

وَمَا يَنْصُرُنَا
عَدُوُّنَا
لَا يَنْصُرُنَا
وَمَا يَنْصُرُنَا

جامع
ترغیبات
مترجم اردو

جلد دوم

PunjabPdf.com



تألیف: للشيخ الفاضل محمد بن عيسى الترمذی

حدیث 2133 – 3956

ابواب القدر – ابواب العلل



ناشر

ترجمہ علامہ مؤلانا بدیع الزمان برادر علامہ وحید الزمان

از تحقیق و تخریج الشیخ ناصر الدین البانی

تسہیل و تہذیب حافظ محمد آنور زاہد

ڈسٹری بیوٹرز
دار الفرقان للنشر والتوزیع

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ



WWW.PUNJABPDF.COM

Download all kinds of Islamic Books,
Kids Books,Urdu Adab,Novels,Magazines,
Hobbies books,Motivational Books,
Ladies Books,Test Preparation Books,
ISSB,NTS,CSS,History Books and Much
more Stuff in Pdf for Free.



WWW.PUNJABPDF.COM

Download all kinds of Islamic Books,
Kids Books,Urdu Adab,Novels,Magazines,
Hobbies books,Motivational Books,
Ladies Books,Test Preparation Books,
ISSB,NTS,CSS,History Books and Much
more Stuff in Pdf for Free.



WWW.PUNJABPDF.COM

Download all kinds of Islamic Books,
Kids Books,Urdu Adab,Novels,Magazines,
Hobbies books,Motivational Books,
Ladies Books,Test Preparation Books,
ISSB,NTS,CSS,History Books and Much
more Stuff in Pdf for Free.

تحقیق و تخریج شدہ جدید ایڈیشن

وَمَا يَنْصُرُهُ

عَدُوُّهُ

وَمَا يَنْصُرُهُ

وَمَا يَنْصُرُهُ

جامع مترجم اردو ترغی

جلد دوم

تألیف: للشيخ الفاضل محمد بن عيسى الترمذی

احادیث 2133 – 3956

ابواب القدر – ابواب العلل



ناشر

ترجمہ علامہ مؤلانا بدیع الزمان برادر علامہ وحید الزمان

از تحقیق و تخریج الشیخ ناصر الدین البانی

تسہیل و تہذیب حافظ محمد آفروز زاہد حفظہ اللہ

ڈسٹری بیوٹرز دار الفرقان للنشر والتوزیع

00966507419921

Download all kinds of Books Free.

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان
نہایت رحم والا ہے



ABU UMAMAH OWAIS

Download all kinds of Books Free.





جملہ حقوق بحق لغمانی کتب خانہ محفوظ ہیں

نام کتاب
جامع ترمذی مترجم اردو

تأليف: الإمام أبو عيسى الترمذی

ترجمہ	علامہ مولانا بدیع الزمان برادر علامہ وحید الزمان
ارتقیت و تخریج	الشیخ ناظم الدین البانی
تسہیل و تہذیب	حافظ محمد افور زاہد حفظہ اللہ
تاریخ اشاعت	مئی ۲۰۱۲ء
مطبوعہ	قرطاس پرنٹرز لاہور
ڈسٹری بیوٹرز	دار الفرقان للنشر والتوزیع
ناشر	لغمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور

COPY RIGHT (All rights reserved)

Exclusive rights by Nomani Kutab Khana Lahore Pakistan. No part of this publication may be translated, reproduced, distributed in any form or by any means or stored in a data base retrieval system, without the prior written permission of the publisher.

NOMANI KUTAB KHANA

Haq Street Urdu Bazar, Lahore-Pakistan Tel: 042-37321865

E-Mail: nomania2000@hotmail.com

جامع ترمذی

(المعجم ۳۰) ابواب القدر عن رسول اللہ ﷺ (تحفة ۲۷) قدر کے بیان میں

- | | | | |
|----|---|---|----|
| ۴۰ | تقدیر میں بحث کرنے کی برائی کے بیان میں | بَابُ : مَا جَاءَ فِي التَّشْدِيدِ فِي الْخَوْصِ | ۱ |
| ۴۱ | آدم و موسیٰ علیہما السلام کے جھگڑے کا بیان | بَابُ : مَا جَاءَ فِي حِجَا جِ آدَمَ وَ مُوسَى عَلَيْهِمَا السَّلَامُ | ۲ |
| ۴۲ | بدبختی اور خوش بختی کے بیان میں | بَابُ : مَا جَاءَ فِي الشَّقَاءِ وَالسَّعَادَةِ | ۳ |
| ۴۳ | اس بیان میں کہ اعمال کا اعتبار خاتمہ پر ہے | بَابُ : مَا جَاءَ أَنَّ الْأَعْمَالَ بِالْخَوَاتِيمِ | ۴ |
| ۴۴ | اس بیان میں کہ ہر پیدا ہونے والا فطرت پر پیدا ہوتا ہے | بَابُ : مَا جَاءَ كُلُّ مَوْلُودٍ يُوَلَّدُ عَلَى الْفِطْرَةِ | ۵ |
| ۴۵ | اس بیان میں کہ قدر کو رو نہیں کرتی مگر دعا | بَابُ : مَا جَاءَ لَا يَرُدُّ الْقَدَرَ إِلَّا الدُّعَاءُ | ۶ |
| ۴۶ | اس بیان میں کہ دل رحمن کی دو انگلیوں میں ہے | بَابُ : مَا جَاءَ أَنَّ الْقُلُوبَ بَيْنَ أَصْبُعَيْ الرَّحْمَنِ | ۷ |
| ۴۷ | اس بیان میں کہ اللہ تعالیٰ نے جنتیوں اور جہنمیوں کے متعلق کتاب لکھی ہوئی ہے | بَابُ : مَا جَاءَ أَنَّ اللَّهَ كَتَبَ كِتَابًا لِأَهْلِ الْجَنَّةِ وَأَهْلِ النَّارِ | ۸ |
| ۴۸ | عدوی اور صفر اور ہامہ کی نفی کے بیان میں | بَابُ : مَا جَاءَ لَا عَدُوِي وَلَا صَفَرَ وَلَا هَامَةَ | ۹ |
| ۴۹ | اچھی اور بری تقدیر پر ایمان رکھنے کے بیان میں | بَابُ : مَا جَاءَ : أَنَّ الْإِيمَانَ بِالْقَدَرِ خَيْرٌ وَشَرٌّ | ۱۰ |
| ۵۰ | اس بیان میں کہ ہر شخص کی موت وہیں آتی ہے جہاں لکھی جاتی ہے | بَابُ : مَا جَاءَ أَنَّ النَّفْسَ تَمُوتُ حَيْثُ لَا تُحِبُّ لَهَا | ۱۱ |
| ۵۱ | اس بیان میں کہ رقیہ (دم جھاڑ) اور دوا اللہ کی تقدیر کو نہیں لوٹاتے | بَابُ : مَا جَاءَ لَا تَرُدُّ الرِّقَى وَلَا الدَّوَاءُ مِنْ قَدَرِ اللَّهِ شَيْئًا | ۱۲ |
| ۵۱ | قدریوں کی مذمت کے بیان میں | بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْقَدَرِيَّةِ | ۱۳ |
| ۵۲ | اگر ابن آدم خواہشات تمناؤں سے محفوظ بھی رہے تو | بَابُ الْمَنَابِإِ إِنْ أَخْطَأَتْ ابْنُ آدَمَ وَقَعَ فِي الْهَرَمِ | ۱۴ |
| ۵۳ | رضا بالقضاء کے بیان میں | بَابُ : مَا جَاءَ فِي الرِّضَا بِالْقَضَاءِ | ۱۵ |

- ۵۳ تقدیر کو جھٹلانے والوں کی وعید کے بیان میں
- ۵۴ تقدیر پر ایمان لانے کے معاملے کا بڑا ہونا
- بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمُكَذِّبِينَ بِالْقَدَرِ مِنَ الْوَعْدِ
- بَابُ: اعظام أمر الإيمان بالقدر

(المعجم ۳۱) ابواب الفتن عن رسول الله ﷺ (تحفة ۲۸) فتنوں کے بیان میں

- بَابُ: مَا جَاءَ لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ إِلَّا بِأَخْذِي ثَلَاثٍ
- ۵۸ اس بیان میں کہ تین باتوں کے علاوہ کسی مسلمان کا خون بہانا حلال نہیں
- بَابُ: مَا جَاءَ فِي تَحْرِيمِ الرَّمَاءِ وَالْأَمْوَالِ
- ۶۰ باب: جان و مال کی حرمت کے بیان میں
- بَابُ: مَا جَاءَ لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَرَوْعَ مُسْلِمًا
- ۶۱ اس بیان میں کہ مسلمان کو حلال نہیں کہ وہ کسی مسلمان کو ڈرائے
- بَابُ: مَا جَاءَ فِي إِشَارَةِ الْمُسْلِمِ إِلَى أَخِيهِ بِالسَّلَاحِ
- ۶۱ کسی مسلمان بھائی کی طرف ہتھیار سے اشارہ کرنے (کی ممانعت) کے بیان میں
- بَابُ: مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنْ تَعَاطِي السَّيْفِ مَسْلُولا
- ۶۲ ننگی تلوار لینے دینے کے بیان میں
- بَابُ: مَا جَاءَ مَنْ صَلَّى الصُّبْحَ فَهُوَ فِي ذِمَّةِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ
- ۶۲ اس بیان میں کہ جس نے صبح کی نماز (فجر) پڑھی وہ اللہ تعالیٰ کی پناہ میں ہے
- بَابُ: مَا جَاءَ فِي لُزُومِ الْجَمَاعَةِ
- ۶۳ لزوم جماعت کے بیان میں
- بَابُ: مَا جَاءَ فِي نَزْوِلِ الْعَذَابِ إِذَا لَمْ يُغَيَّرِ الْمُنْكَرُ
- ۶۵ اس بیان میں کہ برائی کو نہ روکنا نزول عذاب کا باعث ہے
- بَابُ: مَا جَاءَ فِي الْأَمْرِ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيِ عَنِ الْمُنْكَرِ
- ۶۷ نیکی کا حکم دینے اور برائی سے روکنے کے بیان میں
- بَابُ: حَدِيثُ النُّخَسَفِ بِحَيْشِ الْبِرَاءِ
- ۶۸ مقام بیداء کے لشکر کے زمین میں دھنسنے کا بیان
- بَابُ: مَا جَاءَ فِي تَغْيِيرِ الْمُنْكَرِ بِالْيَدِ أَوْ بِاللِّسَانِ أَوْ بِالْقَلْبِ
- ۶۸ تغیر منکر کے درجات کے میں
- بَابُ مِنْهُ
- ۶۹ باب دوسرا اسی بیان میں
- بَابُ: مَا جَاءَ أَفْضَلُ الْجِهَادِ كَلِمَةُ عَدَلٍ عِنْدَ سُلْطَانٍ جَائِرٍ
- ۷۰ اس بیان میں کہ کلمہ حق ظالم بادشاہ سے کہہ دینا افضل جہاد ہے
- بَابُ: مَا جَاءَ فِي سُؤَالِ النَّبِيِّ ﷺ ثَلَاثًا فِي أُمَّتِهِ
- ۷۰ امت کے لیے نبی ﷺ کے سوالات ثلاثہ کے بیان میں
- بَابُ: مَا جَاءَ كَيْفَ يَكُونُ الرَّجُلُ فِي الْفِتْنَةِ
- ۷۲ اس بیان میں کہ فتنے کے وقت آدمی کو کیسا ہونا چاہیے
- بَابُ فِي كَفِّ اللِّسَانِ فِي الْفِتْنَةِ
- ۷۳ فتنوں میں زبان روکنے کے بیان میں
- بَابُ: مَا جَاءَ فِي رَفْعِ الْأَمَانَةِ
- ۷۳ امانت کے اٹھ جانے کے بیان میں

۷۵.....	سابقہ امتوں کی عادات اس امت میں منتشر ہونے کے بیان میں	بَابُ: مَا جَاءَ لَتَرْكِبَيْنِ سُنَّ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ
۷۶.....	دردوں کے کلام کے بیان میں	بَابُ: مَا جَاءَ فِي كَلَامِ السَّبَاعِ
۷۶.....	چاند کے پھٹنے کے بیان میں	بَابُ: مَا جَاءَ فِي انْشِقَاقِ الْقَمَرِ
۷۷.....	زمین کے دھسنے کے بیان میں	بَابُ: مَا جَاءَ فِي الْخَسْفِ
۸۳.....	مغرب سے سورج طلوع ہونے کے بیان میں	بَابُ: مَا جَاءَ فِي طُلُوعِ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا
۸۳.....	یا جوج اور ماجوج کے نکلنے کے بیان میں	بَابُ: مَا جَاءَ فِي خُرُوجِ يَاجُوجَ وَمَاجُوجَ
۸۵.....	خارجی گروہ کی نشانی کے بیان میں	بَابُ: مَا جَاءَ فِي صِفَةِ الْمَارِقَةِ
۸۹.....	اثرہ کے بیان میں	بَابُ: مَا جَاءَ فِي الْأَثَرَةِ
۸۹.....	اس بیان میں کہ نبی ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو قیامت تک کے واقعات کی خبر دی	بَابُ: مَا أَخْبَرَ النَّبِيُّ ﷺ أَصْحَابَهُ بِمَا هُوَ كَائِنٌ إِلَى يَوْمِ الْقِيَمَةِ
۹۲.....	اہل شام کی فضیلت کے بیان میں	بَابُ: مَا جَاءَ فِي أَهْلِ الشَّامِ
۹۳.....	اس بیان میں کہ: میرے بعد کافر ہو کر ایک دوسرے کو قتل نہ کرنے لگ جانا	بَابُ: مَا جَاءَ ((لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ))
۹۳.....	اس فتنہ کے بیان میں کہ بیٹھے رہنے والا اس میں بہتر ہے کھڑے ہونے والے سے	بَابُ: مَا جَاءَ إِنَّهُ تَكُونُ فِتْنَةٌ الْقَاعِدُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْقَائِمِ
۹۴.....	ایسے فتنہ کے بیان میں کہ جو اندھیری رات کی طرح ہوگا	بَابُ: مَا جَاءَ سَتُكُونُ فِتْنَةٌ كَقَطْعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ
۹۶.....	قتل کے بیان میں	بَابُ: مَا جَاءَ فِي الْهَرْجِ [وَالْعِبَادَةِ فِيهِ]
۹۷.....	جب رکھی جائے گی میری امت میں تلوار تو پھر قیامت تک ان کے درمیان نہ اٹھائی جائے گی	بَابُ: حَدِيثُ إِذَا وَضِعَ السَّيْفُ فِي أُمْتِي لَمْ يُرْفَعْ عَنْهَا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ
۹۷.....	فتنہ میں نکزی کی تلوار بنانے کے حکم میں	بَابُ: مَا جَاءَ فِي اتِّحَاذِ سَيْفٍ مِنْ خَشَبٍ فِي الْفِتْنَةِ
۹۸.....	علامات قیامت کے بیان میں	بَابُ: مَا جَاءَ فِي أَشْرَاطِ السَّاعَةِ
۹۹.....	اسی بیان میں	بَابُ مِنْهُ
۹۹.....	اسی بیان میں	بَابُ مِنْهُ
۱۰۰.....	اسی بیان میں	بَابُ مِنْهُ
۱۰۰.....	شکلوں کے مسخ ہونے اور زمین میں دھسنے کے جائز ہونے کی نشانیوں کے بیان میں	بَابُ: مَا جَاءَ فِي غَلَامَةِ حُلُولِ الْمَسْخِ وَالْخَسْفِ

۱۰۲.....	بعثت نبی ﷺ اور قیامت کے قرب میں	بَاب: مَا جَاءَ فِي قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ ((بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةَ كَهَاتَيْنِ يَعْنِي السَّابِقَةَ وَالْوَسْطَى))
۱۰۳.....	ترکوں سے قتال کے بیان میں	بَاب: مَا جَاءَ فِي قِتَالِ التُّرُكِ
۱۰۴.....	اس بیان میں کہ کسریٰ کے جانے کے بعد پھر کوئی کسریٰ نہیں ہوگا	بَاب: مَا جَاءَ إِذَا ذَهَبَ كِسْرَى فَلَا كِسْرَى بَعْدَهُ
۱۰۴.....	اس بیان میں کہ مجاز سے آگ نکلنے سے پہلے قیامت قائم نہیں ہوگی	بَاب: مَا جَاءَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَخْرُجَ نَارٌ مِنْ قِبَلِ الْحِجَازِ
۱۰۴.....	اس بیان میں کہ جب تک جھوٹے کذاب نہ نکلیں اس وقت تک قیامت قائم نہیں ہوگی	بَاب: لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَخْرُجَ كَذَّابُونَ
۱۰۵.....	باب: اس بیان میں کہ بنی ثقیف میں ایک کذاب اور ایک خون ریز ہوگا	بَاب: مَا جَاءَ فِي ثَقِيفٍ كَذَّابٌ وَ مُبِيرٌ
۱۰۹.....	تیسری صدی کے بیان میں	بَاب: مَا جَاءَ فِي الْقُرْنِ الثَّالِثِ
۱۱۰.....	خلفاء کے بیان میں	بَاب: مَا جَاءَ فِي الْخُلَفَاءِ
۱۱۰.....	بادشاہ کی اہانت کی کراہت میں	بَاب: كِرَاهِيَةِ إِهَانَةِ السُّلْطَانِ
۱۱۱.....	خلافت کے بیان میں	بَاب: مَا جَاءَ فِي الْخِلَافَةِ
۱۱۱.....	اس بیان میں کہ قیامت تک خلفاء قریش ہی میں سے ہوں گے	بَاب: مَا جَاءَ أَنَّ الْخُلَفَاءَ مِنْ قُرَيْشٍ إِلَى أَنْ تَقُومَ السَّاعَةُ
۱۱۲.....	غلاموں میں سے ایک آدمی سلطنت کرے گا، اسے ججاء کہتے ہوں گے	بَاب: مَلِكٌ رَجُلٌ مِنَ الْمَوَالِي يَقَالُ لَهُ جَهْجَاهُ
۱۱۳.....	گمراہ حکمرانوں کے بیان میں	بَاب: مَا جَاءَ فِي الْأَيْمَةِ الْمُضِلِّينَ
۱۱۳.....	امام مہدی کے بیان میں	بَاب: مَا جَاءَ فِي الْمَهْدِيِّ
۱۱۴.....	مہدی کی زندگی اور اس کی جود و سخا کے بیان میں	بَاب: فِي عَيْشِ الْمَهْدِيِّ وَعَطَانِهِ
۱۱۵.....	باب: عیسیٰ بن مریم کے نزول کے بیان میں	بَاب: مَا جَاءَ فِي نَزُولِ عِيسَى بْنِ مَرْيَمَ
۱۱۶.....	دجال کے بیان میں	بَاب: مَا جَاءَ فِي الدَّجَالِ
۱۱۷.....	دجال کی نشانیوں کے بیان میں	بَاب: مَا جَاءَ فِي عَلَامَةِ الدَّجَالِ
۱۱۸.....	اس بیان میں کہ دجال کہاں سے نکلے گا	بَاب: مَا جَاءَ مِنْ أَيْنَ يَخْرُجُ الدَّجَالُ
۱۱۸.....	دجال کے نکلنے کی نشانیوں کے بیان میں	بَاب: مَا جَاءَ فِي عَلَامَاتِ خُرُوجِ الدَّجَالِ
۱۱۹.....	دجال کے فتنے کے بیان میں	بَاب: مَا جَاءَ فِي فِتْنَةِ الدَّجَالِ
۱۲۳.....	رجال کی صفت کے بیان میں	بَاب: مَا جَاءَ فِي صِفَةِ الدَّجَالِ

- ۱۲۵ اس بیان میں کہ دجال مدینہ طیبہ میں داخل نہ ہو سکے گا۔
- ۱۲۶ اس بیان میں کہ عیسیٰ بن مریم علیہ السلام دجال کو قتل کریں گے۔
- ۱۲۷ ابن صیاد کے بیان میں۔
- ۱۲۸ آج زندہ جانوں میں سے کوئی بھی سو برس تک زندہ نہ رہے گا۔
- ۱۳۰ منفوسۃ اليوم
- ۱۳۲ ہوا کو برا کہنے (گالی دینے) کی ممانعت میں۔
- ۱۳۳ دجال کے بارے میں تمیم الداری کی حدیث۔
- ۱۳۵ جس آزمائش کو برداشت کرنے کی طاقت نہ ہو اس کا سامنا نہ کرے
- ۱۳۵ اپنے بھائی کی مدد کر دخواہ وہ ظالم ہو یا مظلوم
- ۱۳۶ جو حاکم کے دروازے پر گیا وہ فتنے میں مبتلا ہو گیا۔
- ۱۳۶ فتح اور نصرت کے وقت اللہ تعالیٰ کے ڈر کو لازم پکڑنے میں۔
- ۱۳۷ اُس فتنے کے بارے میں جو موج مارے گا سمندر کی موج کی طرح
- ۱۳۸ برے حاکموں کی موافقت سے ڈرتے رہنے کے بیان میں۔
- ۱۳۹ فتنوں میں اپنے دین پر صبر کرنے والا ایسا (مصیبت میں) ہوگا جیسے
- ۱۳۹ چنگاری کا ہاتھ میں لینے والا۔
- ۱۳۹ میری امت کے نیک لوگوں پر برے لوگ کب مسلط کر دیئے جائیں گے۔
- ۱۴۰ وہ قوم کبھی کامیاب نہیں ہو سکتی جس پر عورت حکمرانی کرتی ہو۔
- ۱۴۱ تم میں سے نیک وہ ہے جس سے لوگ بھلائی کی امید رکھیں اور اس کے شر سے بے خوف ہوں۔
- ۱۴۲ نیک اور برے حکمرانوں کے بیان میں۔
- ۱۴۳ زمین کے اندر کا حصہ اس کے باہر والے سے کب بہتر اور کب برا ہوگا؟
- ۱۴۳ فتنوں کے دور میں عمل کرنے اور فتنوں کی زمین اور نشانیوں کا بیان
- بَابُ مَا جَاءَ فِي الدَّجَالِ لَا يَدْخُلُ الْمَدِينَةَ
- بَابُ مَا جَاءَ فِي قَتْلِ عِيسَى بْنِ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ الدَّجَالُ
- بَابُ مَا جَاءَ فِي ذِكْرِ ابْنِ صَيَّادٍ
- بَابُ لَا تَأْتِي مِائَةَ سَنَةٍ وَعَلَى الْأَرْضِ نَفْسٌ
- بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنْ سَبِّ الرِّيَاحِ
- بَابُ حَدِيثِ تَمِيمِ الدَّارِيِّ فِي الدَّجَالِ
- بَابُ لَا يَتَعَرَّضُ مِنَ الْبَلَاءِ لِمَا لَا يَطِيقُ
- بَابُ: انْصَرِ أَخَاكَ ظَالِمًا أَوْ مَظْلُومًا
- بَابُ: مَنْ أَحْيَى أَبْوَابَ السُّلْطَانِ افْتَتَنَ
- بَابُ: فِي لُزُومِ تَقْوَى اللَّهِ عِنْدَ الْفَتْحِ وَالنَّصْرِ
- بَابُ: الْفِتْنَةُ الَّتِي تَمُوجُ كَمَوْجِ الْبَحْرِ
- بَابُ فِي التَّحْذِيرِ عَنْ مَوَافَقَةِ أَمْرَاءِ السُّوءِ
- بَابُ الصَّابِرِ عَلَى دِينِهِ فِي الْفِتَنِ كَالْقَابِضِ عَلَى الْجَمْرِ
- بَابُ مَتَى يَسْلُطُ شَرَارُ أُمَّتِي عَلَى خِيَارِهَا
- بَابُ: مَا جَاءَ ((لَنْ يُفْلِحَ قَوْمٌ وَلَوْ أَمَرَهُمْ امْرَأَةٌ))
- بَابُ: حَدِيثُ: ((خَيْرُكُمْ مَنْ يَرْجِي خَيْرَهُ وَيُؤْمِنُ شِرَّهُ))
- بَابُ: فِي خِيَارِ الْأَمْرَاءِ وَشَرَارِهِمْ
- بَابُ: مَتَى يَكُونُ ظَهْرُ الْأَرْضِ خَيْرًا مِنْ بَطْنِهَا، وَمَتَى يَكُونُ شَرًّا
- بَابُ: فِي الْعَمَلِ فِي الْفِتَنِ وَأَرْضِ الْفِتَنِ

(المعجم ۳۲) ابواب الرؤیاء عن رسول اللہ ﷺ (تحفة ۲۹) خوابوں کی تعبیر کے بیان میں

- ۱۵۱ بَابُ : أَنَّ رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِّنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعِينَ
- ۱۵۲ بَابُ : دَهَبَتِ النَّبُوءَةُ وَبَقِيَتِ الْمُبَشِّرَاتُ
- ۱۵۳ بَابُ : قَوْلُهُ تَعَالَى ﴿لَهُمُ الْبُشْرَىٰ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا﴾
- ۱۵۴ بَابُ : مَا جَاءَ فِي قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ ((مَنْ رَأَىٰ))
- ۱۵۵ بَابُ : إِذَا رَأَىٰ فِي الْمَنَامِ مَا يَكْرَهُ مَا يَضَعُ
- ۱۵۶ بَابُ : مَا جَاءَ فِي تَعْبِيرِ الرُّؤْيَا
- ۱۵۷ بَابُ : فِي تَأْوِيلِ الرُّؤْيَا مِنْهَا وَمَا يُكْوَهُ
- ۱۵۸ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الَّذِي يَكْذِبُ فِي حُلُمِهِ
- ۱۵۹ بَابُ : مَا جَاءَ فِي رُؤْيَا النَّبِيِّ ﷺ اللَّبَنَ وَالْقَمَصَ
- ۱۶۰ بَابُ : مَا جَاءَ فِي رُؤْيَا النَّبِيِّ ﷺ فِي الْمِيزَانِ وَالذَّلْوِ
- ۱۶۱ بَابُ : مَا جَاءَ فِي رُؤْيَا النَّبِيِّ ﷺ فِي الْمِيزَانِ وَالذَّلْوِ
- ۱۶۲ بَابُ : مَا جَاءَ فِي رُؤْيَا النَّبِيِّ ﷺ فِي الْمِيزَانِ وَالذَّلْوِ

(المعجم ۳۳) ابواب الشهادات عن رسول اللہ ﷺ (تحفة ۳۰) گواہوں کے متعلق مسائل کے بیان میں

- ۱۶۱ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الشُّهَادَةِ أَيُّهُمْ خَيْرٌ
- ۱۶۲ بَابُ : مَا جَاءَ فِي مَنْ لَا تَجُوزُ شَهَادَتُهُ
- ۱۶۳ بَابُ : مَا جَاءَ فِي شَهَادَةِ الزُّورِ
- ۱۶۴ بَابُ مِنْهُ

(المعجم ۳۴) ابواب الزهد عن رسول اللہ ﷺ (تحفة ۳۱) زہد کے بیان میں

- ۱۶۸ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْمُبَادَرَةِ بِالْعَمَلِ
- ۱۶۹ بَابُ : مَا جَاءَ فِي ذِكْرِ الْمَوْتِ
- ۱۷۰ بَابُ : مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ أَحَبَّ اللَّهُ لِقَاءَهُ

- ۱۸۰..... پسند کرتا ہے۔
- ۱۸۰..... نبی اکرم ﷺ کا اپنی قوم کو ڈرانے کے بیان میں
- ۱۸۱..... اللہ تعالیٰ کے ڈر سے رونے کی فضیلت کے بیان میں
- ۱۸۱..... نبی اکرم ﷺ کے اس فرمان کے بیان میں اگر تم وہ جان لو جو میں جانتا ہوں تو تم تھوڑا ہنسو.....
- ۱۸۲..... اس کے بیان میں کہ جو شخص لوگوں کو ہنسانے کے لیے کوئی بات کرے۔۔۔
- ۱۸۳..... انسان کے حسن اسلام سے ہے کہ وہ بے فائدہ کاموں کو چھوڑ دے
- ۱۸۴..... قلت کلام کی خوبی میں
- ۱۸۵..... اللہ عزوجل کے نزدیک دنیا کے ذلیل ہونے کے بیان میں
- ۱۸۶..... اسی سے یہ حدیث ہے کہ بلاشبہ دنیا ملعون ہے.....
- اسی سے یہ حدیث ہے کہ دنیا آخرت کے مقابلے میں صرف ایسے ہے جیسے تمہارا ایک دریا میں اپنی انگلی ڈالے.....
- ۱۸۷..... اس بیان میں کہ دنیا مومن کا قید خانہ اور کافر کی جنت ہے.....
- ۱۸۸..... دنیا کی مثال چار شخصوں کے مانند ہونے کے بیان میں
- ۱۸۹..... محبت دنیا اور اس کی فکر کے بیان میں
- ۱۹۰..... اس کے بیان میں جو آدمی کو اس کے سبب مال میں سے کافی ہے.....
- ۱۹۰.....
- ۱۹۱..... مومن کے لیے لمبی عمر کے بیان میں
- ۱۹۱.....
- ۱۹۱..... عمریں ساٹھ سے ستر سال کے درمیان ہونے کے بیان میں
- ۱۹۲..... زمانے کے قریب ہونے اور امید کے چھوٹا ہونے کے بیان میں
- ۱۹۲..... امید کے چھوٹا ہونے کے بیان میں
- بَابُ: مَا جَاءَ فِي إِنْذَارِ النَّبِيِّ
- بَابُ: مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الْبِكَاءِ مِنْ خَشْيَةِ اللَّهِ تَعَالَى
- بَابُ: مَا جَاءَ فِي قَوْلِ النَّبِيِّ ((لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمَ لَضَحِكْتُمْ قَلِيلًا))
- بَابُ: مَا جَاءَ مَنْ تَكَلَّمَ بِالْكَلِمَةِ لِيُضْحِكَ النَّاسَ
- بَابُ: مِنْ حُسْنِ إِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْكُهُ مَا لَا يَعْنِيهِ
- بَابُ: مَا جَاءَ فِي قِلَّةِ الْكَلَامِ
- بَابُ: مَا جَاءَ فِي هَوَانِ الدُّنْيَا عَلَى اللَّهْلِ
- باب: منه حديث: ((ان الدنيا المعونة))
- باب منه حديث: ((ما الدنيا في الآخرة الا مثل ما يجعل احدكم اصبعه في اليم))
- بَابُ: مَا جَاءَ أَنَّ الدُّنْيَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّةُ الْكَافِرِ
- بَابُ: مَا جَاءَ مِثْلُ الدُّنْيَا مِثْلُ أَرْبَعَةِ نَفَرٍ
- بَابُ: مَا جَاءَ فِي هَمِّ الدُّنْيَا وَحُبِّهَا
- باب: ما جاء فيما يكفى المر من جميع ماله
- باب منه حديث: ((لا تتخذوا الضيعة فترغبوا في الدنيا))
- بَابُ: مَا جَاءَ فِي طُولِ الْعُمَرِ لِلْمُؤْمِنِ
- باب منه ای الناس خير وأبهم شر
- بَابُ: مَا جَاءَ فِي أَعْمَارِ هَذِهِ الْأُمَّةِ مَا بَيَّنَّ السَّيِّئِينَ إِلَى سَبْعِينَ
- بَابُ: مَا جَاءَ فِي تَقَارُبِ الزَّمَنِ وَقَصْرِ الْأَمَلِ
- بَابُ: مَا جَاءَ فِي قَصْرِ الْأَمَلِ

- ۱۹۳ اس بیان میں کہ فتنہ اس امت کا مال میں ہے
- ۱۹۵ اس بیان میں کہ اگر انسان کی مال کی دو ادایاں ہوں تو وہ تیسری کی حرص کرتا ہے
- ۱۹۵ اس بیان میں کہ بوڑھے کا دل دو چیزوں کی محبت پر جوان ہے
- ۱۹۶ دنیا سے بے رغبتی کے بیان میں
- ۱۹۶ ان خصلتوں کا بیان جن کے سوا اور چیزوں میں انسان کا کوئی حق نہیں ہے
- ۱۹۷ اسی سے یہ حدیث ہے کہ انسان کہتا ہے: میرا مال، میرا مال
- ۱۹۷ برابر سربراہ مال پر اکتفا کرنا اور زائد مال خرچ کرنا
- ۱۹۸ اللہ پر توکل کرنے کے بیان میں
- ۱۹۸ اس کے وصف کے بیان میں جس کے لیے دنیا جمع کر دی گئی
- ۲۰۰ برابر سربراہ روزی پر صبر کرنے کے بیان میں
- ۲۰۲ فضیلت فقر کے بیان میں
- اس بیان میں کہ فقراء مہاجرین مالداروں سے پہلے جنت میں داخل ہوں گے
- ۲۰۳ نبی ﷺ اور آپ کے گھر والوں کی معاش کے بیان میں
- ۲۰۵ نبی ﷺ کے صحابہ کی معیشت کے بیان میں
- ۲۱۵ اس بیان میں کہ اصل تو نگرہ دل کی تو نگرہی ہے
- ۲۱۵ مال لینے کے بیان میں
- ۲۱۶ درہم و دینار کے بندے کے بیان میں
- ۲۱۶ حدیث ”دو بھوکے بھیڑیے اگر بکریوں میں چھوڑ دیے جائیں
- بَابُ: مَا جَاءَ أَنَّ فِتْنَةَ هَذِهِ الْأُمَّةِ فِي الْمَالِ
- بَابُ: مَا جَاءَ ((لَوْ كَانَ لِابْنِ آدَمَ وَادِيَانِ مِنْ مَالٍ لَا يَتَغْنَى تَالِفًا))
- بَابُ: مَا جَاءَ فِي: قَلْبِ الشَّيْخِ شَابٌّ عَلَى حُبِّ اثْنَتَيْنِ
- بَابُ: مَا جَاءَ فِي الرَّهَازَةِ فِي الدُّنْيَا
- باب: منه الخصال التي ليس لابن آدم حق في سواها
- باب: منه حديث ((يقول ابن آدم: مالي مالي))
- باب منه في فضل الاكتفاء بالكفاف وبذل الفضل
- باب في التوكل على الله
- باب: في الوصف من حيزت له الدنيا
- بَابُ: مَا جَاءَ فِي الْكُفَافِ وَالصَّبْرِ عَلَيْهِ
- بَابُ: مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الْفَقْرِ
- بَابُ: مَا جَاءَ أَنَّ فَقْرَاءَ الْمُهَاجِرِينَ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ قَبْلَ أَغْنِيَانِهِمْ
- بَابُ: مَا جَاءَ فِي مَعِيشَةِ النَّبِيِّ وَأَهْلِهِ
- بَابُ: مَا جَاءَ فِي مَعِيشَةِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ
- بَابُ: مَا جَاءَ أَنَّ الْغِنَاءَ غَنَى النَّفْسِ
- بَابُ: مَا جَاءَ فِي اخْذِ الْمَالِ
- بَابُ: فيما جاء في عبد الدينار وعبد الدرهم
- بَابُ: [حديث: ((مَا ذُبَّانَ جَانِعَانِ أُرْسَلَا فِي غَنَمٍ))]

- ۲۱۷ حدیث ”دنیا ایک مسافر کی طرح ہے جو سایہ حاصل کرتا ہے“ ۲۱۷
- ۲۱۷ حدیث ”آدمی اپنے دوست کے دین پر ہے“ ۲۱۷
- ابن آدم اور اس کے اہل، اولاد، مال اور صل کی مثال کے بیان میں
- ۲۱۷ وماله وعمله
- ۲۱۸ زیادہ کھانے کے ناپسندیدہ ہونے کے بیان میں ۲۱۸
- ۲۱۸ دکھاوا اور سنوائی کے بیان میں ۲۱۸
- ۲۲۲ نیک عمل چھپانے کے بیان میں ۲۲۲
- ۲۲۳ اس بیان میں کہ آدمی اس کے ساتھ ہے جسے دوست رکھے ۲۲۳
- ۲۲۵ اللہ عزوجل کے ساتھ حسن ظن رکھنے کے بیان میں ۲۲۵
- ۲۲۵ نیکی اور بدی کی پہچان میں ۲۲۵
- ۲۲۵ اللہ کے لیے محبت کرنے کے بیان میں ۲۲۵
- ۲۲۷ محبت کی خبر دینے کے بیان میں ۲۲۷
- ۲۲۷ تعریف اور تعریف کرنے والوں کی ناپسندیدگی کے بیان میں ۲۲۷
- ۲۲۸ مومن کی صحبت کے بیان میں ۲۲۸
- ۲۲۸ آزمائش پر صبر کرنے کے بیان میں ۲۲۸
- ۲۳۰ آنکھیں جاتی رہنے کے بیان میں ۲۳۰
- ۲۳۱ قیامت کے دن نیکوکار اور گناہ گار کا شرمندہ ہونا ۲۳۱
- دین کے ذریعے سے دنیا طلب کرنے والوں اور ان کی سزا کے بیان میں
- ۲۳۲ حدیث ۲۳۲
- ۲۳۳ زبان کی حفاظت کے بیان میں ۲۳۳
- اس میں ہے ممانعت زیادہ باتیں کرنے سے سوائے اللہ تعالیٰ کے
- ۲۳۵ ذکر کے ۲۳۵
- اسی سے یہ حدیث ہے کہ انسان کی ہر بات اس پر وبال ہے، اس کے حق میں نہیں ہے
- ۲۳۶ نفس، پروردگار، مہمان اور گھر والوں کے حقوق ادا کرنے کے بارے میں
- باب: (ما الدنيا الا كراكب استظل) [حدیث: ((الرجل علی دین خلیلہ...))]
- باب: ما جاء مثل ابن آدم واهله وولده
- باب: ما جاء في كراهية كثرة الأكل
- باب: ما جاء في الرياء والسُمعة
- باب: عمل السیر
- باب: ما جاء أن الممرأ مع من أحب
- باب: ما جاء في حسن الظن بالله تعالى
- باب: ما جاء في البر والإثم
- باب: باب: ما جاء في الحب في الله
- باب: ما جاء في إغلام الحب
- باب: ما جاء في كراهية الممدحة والممدحين
- باب: ما جاء في صُحبة المؤمن
- باب: ما جاء في الصبر على البلاء
- باب: ما جاء في ذهاب البصر
- باب: يوم القيامة وندامة المحسن والمسيء
- باب: حدیث خاتلی الدنيا بالدين وعقوبتهم
- باب: ما جاء في حفظ اللسان
- باب: منه النهی، عن كثرة الكلام الا بذكر الله
- باب: منه حدیث ((كُلُّ كَلَامٍ ابْنِ آدَمَ عَلَيْهِ لَا لَه))
- باب: فی اعطائه حقوق النفس والرب

۲۳۶.....	والضیف والاہل
اللہ تعالیٰ کو ناراض کر کے لوگوں کو راضی کرنے اور اس کے برعکس	بَابُ: مِنْهُ عَاقِبَةُ مِنَ التَّمَسُّ رِضَا النَّاسِ بِسَخَطِ
۲۳۸.....	اللہ ومن عکسہ
کرنے کا انجام.....	

(المعجم ۳۵) ابواب الصفة القيامة (والرفائق والورع) (تحریر مولانا محمد رفیع) (تحفة.....) قیامت کے بیان میں

۲۳۶.....	رسول اللہ ﷺ سے قیامت کے احوال اور دلوں کو نرم کرنے والی چیزوں	۱۱	أَبْوَابُ صِفَةِ الْقِيَامَةِ وَالرَّقَائِنِ وَالْوَرَّاعِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ
۲۴۰.....	اور ورع کے بیان کے ابواب	۱۲	بَابُ: مَا جَاءَ فِي شَأْنِ الْحِسَابِ وَالْقِصَاصِ
۲۴۲.....	حساب اور قصاص کے بیان میں	۱۳	بَابُ: مَا جَاءَ فِي شَأْنِ الْحَشْرِ
۲۴۶.....	حشر کی کیفیت کے بیان میں	۱۴	بَابُ: مَا جَاءَ فِي الْعَرْضِ
۲۴۸.....	آخرت کی پیشی کے بیان میں	۱۵	بَابُ: مَا جَاءَ فِي نَوْقِ هَلِكِ
۲۴۸.....	جس سے مناقشہ کیا گیا وہ ہلاک ہو گیا	۱۶	بَابُ: مِنْهُ سَوَالُ الرَّبِّ عَبْدَهُ عَمَّا خُوْلَهُ فِي الدُّنْيَا
۲۴۸.....	پروردگار کا اپنے بندے سے ان چیزوں کے بارے میں پوچھنا جو اسے دنیا میں عطا کی تھیں	۱۷	بَابُ: مِنْهُ تَفْسِيرُ قَوْلِهِ تَعَالَى ﴿يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ أَخْبَارَهَا﴾
۲۴۸.....	اللہ تعالیٰ کے فرمان: ”اس دن وہ (زمین) اپنے حالات بیان کرے گی“ کی تفسیر	۱۸	بَابُ: مَا جَاءَ فِي شَأْنِ الصُّورِ
۲۴۹.....	صور کی کیفیت کے بیان میں	۱۹	بَابُ: مَا جَاءَ فِي شَأْنِ الصِّرَاطِ
۲۵۰.....	صراط کی کیفیت کے بیان میں	۲۰	بَابُ: مَا جَاءَ فِي الشَّفَاعَةِ
۲۵۱.....	شفاعت کے بیان میں	۲۱	بَابُ: مِنْهُ
۲۵۲.....	دوسرا باب اسی بیان میں	۲۲	بَابُ: مِنْهُ دُخُولُ سَبْعِينَ أَلْفٍ بِغَيْرِ حِسَابٍ وَبَعْضُ مَنْ يَشْفَعُ لَهُ
۲۵۸.....	اسی سے ستر ہزار کا بغیر حساب کے جنت میں داخل ہونا ہے اور بعض کے لیے سفارش کی جائے گی	۲۳	بَابُ: مِنْهُ حَدِيثُ تَخْيِيرِ النَّبِيِّ ﷺ بَيْنَ دُخُولِ نِصْفِ أَمْتِهِ الْجَنَّةِ وَبَيْنَ الشَّفَاعَةِ وَاخْتِيَارِهِ الثَّانِي
۲۵۸.....	اسی سے نبی ﷺ کو اپنی آدمی امت کے جنت میں جانے یا شفاعت کا اختیار دینے والی حدیث ہے اور آپ نے دوسری چیز کو اختیار کیا ۲۶۰	۲۴	بَابُ: مَا جَاءَ فِي صِفَةِ الْحَوْضِ
۲۶۱.....	حوض کوثر کی صفت کے بیان میں	۲۵	بَابُ: مَا جَاءَ فِي صِفَةِ أَوَائِي الْحَوْضِ
۲۶۱.....	ظروف حوض کی صفت کے بیان میں	۲۶	بَابُ: صِفَةُ الَّذِينَ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ
۲۶۳.....	ان لوگوں کے بیان میں جو بغیر حساب داخل جنت ہوں گے		

لوگوں کے نماز ضائع کرنے اور قابل مذمت بندوں کا بیان

باب: حدیث اضاعة الناس الصلاة وحديث

ذمائم العباد

۲۶۵.....

کھانا کھلانے اور پانی پلانے کے ثواب کا بیان اور حدیث کہ جو ڈر گیا وہ

باب: فی ثواب الاطعام والسقی ولا کسو

رات کے ابتدائی حصے میں نکلا..... ۲۶۷

وحديث من خاف ادلج

تقوے کی علامت اور بچنے کے لیے ان کاموں کو چھوڑ دے جن میں کوئی

باب: علامة التقوی ودع ما لا باس به حذرًا

حرج نہیں ہے..... ۲۶۸

باب: حدیث لو انکم تکتونون کما تکتونون عندی

حدیث کہ اگر تم ایسے ہوتے جیسے تم میرے پاس ہوتے ہو..... ۲۶۹

باب: منه حدیث ((ان لكل شیء شرة))

اسی بیان میں حدیث کہ بیشک ہر چیز کے لیے ایک حرص و نشاط ہے... ۲۶۹

باب: فی تمثیل طول الامل وازدیاد حرص

لمی امید کی مثال اور اس بیان میں کہ آدمی جب کبھی بوڑھا ہوتا ہے تو اس

المرء كلما هرم ووقوعه فی الهرم آخر الامر

کی حرص بڑھ جاتی ہے اور اس کا بوڑھا ہونا آخری معاملہ ہے..... ۲۷۰

باب: فی الترغیب فی ذکر اللہ و ذکر

اللہ کے ذکر اور رات کے آخری حصے میں موت کو یاد کرنے کی ترغیب اور

الموت آخر الليل و فضل اکثار الصلاة

نبی ﷺ پر کثرت سے درود بھیجنے کی فضیلت

علی النبی ﷺ

۲۷۱.....

باب: فی بیان ما یقتضیه الاستحیاء من

اللہ تعالیٰ سے کما حقہ شرم کھانے کے تقاضوں کے بیان میں

اللہ حق الحیاء

۲۷۲.....

باب: حدیث الکیس من دان نفسه و

حدیث کہ عقل مند وہ ہے جو اپنے نفس کا محاسبہ کرے اور موت کے بعد

عمل لما بعد المړت

کے مراحل کے لیے عمل کرے..... ۲۷۳

باب حدیث اکثر وامن ذکرها ذم اللذات

حدیث کہ لذتوں کو توڑنے والی چیز کو کثرت سے یاد کرو..... ۲۷۴

باب: حدیث مختصر: ما لی وللدنیا وما

مختصر حدیث کہ مجھے دنیا سے کیا سرکار میں تو صرف ایک مسافر کی

انا الا کراکب

طرح ہوں..... ۲۷۵

باب: باب حدیث: واللہ ما الفقراء خشی علیکم

حدیث کہ اللہ کی قسم! میں تم پر فقر سے نہیں ڈرتا..... ۲۷۸

باب: احادیث ابقلینا بالضرء، ومن کانت

کہ ہمیں تکلیف کے ساتھ آزما یا گیا، اور جس کی فکر آخرت میں

الآخرة همه، وابن آدم تفرغ لعبادتی حدیثیں

ہو، اور ابن آدم! میری عبادت کے لیے فارغ ہو جا..... ۲۸۰

باب: حدیث عائشة: توفي رسول اللہ ﷺ

عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث کہ رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوئی..... ۲۸۱

باب: قوله فی القرام: انه یذکرنی الدنیا.....

نبی اکرم ﷺ کا نقش و نگار والے پردے کے بارے میں کہنا کہ یہ مجھے

۲۸۱.....	دنیا یاد دلاتا ہے	باب: قوله ﷺ في الشاة.....
۲۸۲.....	نبی ﷺ کا فرمان کبریٰ کے بارے میں	باب: احادیث عائشة و انس و علی و ابی ہریرۃ ؓ
۲۸۳.....	عائشہ، انس، علی اور ابو ہریرہ ؓ کی حدیثیں	باب حدیث علی فی ذکر مصعب بن عمیر
۲۸۹.....	مصعب بن عمیر ؓ کی حدیث	باب: قصة اصحاب الصفة.....
۲۹۰.....	اصحاب صفہ کا قصہ	باب: حديث اكثرهم شعباً في الدنيا.....
۲۹۲.....	حدیث کہ ان میں بہت زیادہ پیٹ بھرنا دنیا میں	باب في لبس الصوف.....
۲۹۳.....	اون پہننے کے بیان میں	باب: البناء كله وبال.....
۲۹۳.....	تعمیر ساری وبال ہے	باب: النفقة كلها في سبيل الله الا البناء
۲۹۳.....	نفقہ سب اللہ کی راہ میں ہے سوائے تعمیر کے	باب: ما جاء في ثواب من كسا مسلماً
۲۹۴.....	اس کے ثواب کے بیان میں جو کسی مسلمان کو لباس پہنائے	باب: باب حدیث: الطاعم الشاكر
۲۹۶.....	حدیث کہ کھانے والا شکر کرنے والا	باب: ثناء المهاجرين على صنع الانصار معهم
۲۹۶.....	مہاجرین کا اپنے ساتھ انصار کے سلوک پر ان کی تعریف کرنا	باب: فضل کلی قریب هین سهل
۲۹۷.....	ہر قریب رہنے والے، آسانی کرنے والے اور باوقار و سنجیدہ کی فضیلت	

(المعجم ۳۶) ابواب الصفة الجنة عز رسول الله ﷺ (تحفة ۳۲) جنت کے بیان میں

۳۱۸.....	جنت کے درختوں کی صفت کے بیان میں	باب: مَا جَاءَ فِي صِفَةِ شَجَرِ الْجَنَّةِ
۳۱۹.....	جنت اور اس کی نعمتوں کی صفت کے بیان میں	باب: مَا جَاءَ فِي صِفَةِ الْجَنَّةِ وَنَعِيمِهَا
۳۲۰.....	جنت کے غرفوں کی صفت کے بیان میں	باب: مَا جَاءَ فِي صِفَةِ عُزْرِ الْجَنَّةِ
۳۲۱.....	جنت کے درجات کی صفت کے بیان میں	باب: مَا جَاءَ فِي صِفَةِ دَرَجَاتِ الْجَنَّةِ
۳۲۳.....	نساء اہل جنت کی صفت کے بیان میں	باب: مَا جَاءَ فِي صِفَةِ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ
۳۲۷.....	جماع اہل جنت کی صفت کے بیان میں	باب: مَا جَاءَ فِي صِفَةِ جَمَاعِ أَهْلِ الْجَنَّةِ
۳۲۸.....	صفت میں اہل جنت کے	باب: مَا جَاءَ فِي صِفَةِ أَهْلِ الْجَنَّةِ
۳۲۹.....	اہل جنت کے کپڑوں کی صفت کے بیان میں	باب: مَا جَاءَ فِي صِفَةِ ثِيَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ
۳۳۰.....	جنت کے پھلوں کے بیان میں	باب: مَا جَاءَ فِي صِفَةِ ثَمَارِ أَهْلِ الْجَنَّةِ
۳۳۱.....	طیور جنت کے بیان میں	باب: مَا جَاءَ فِي صِفَةِ طَيْرِ الْجَنَّةِ
۳۳۳.....	خیل جنت کے بیان میں	باب: مَا جَاءَ فِي صِفَةِ خَيْلِ الْجَنَّةِ

۳۳۵	اہل جنت کی عمر کے بیان میں	بَابُ: مَا جَاءَ فِي سِنِّ أَهْلِ الْجَنَّةِ
۳۳۵	اہل جنت کی صفوں کے بیان میں	بَابُ: مَا جَاءَ فِي كُمْ صَفِّ أَهْلِ الْجَنَّةِ
۳۳۶	ابواب جنت کے بیان میں	بَابُ: مَا جَاءَ فِي صِفَةِ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ
۳۳۷	بازار جنت کے بیان میں	بَابُ: مَا جَاءَ فِي سُوقِ الْجَنَّةِ
۳۳۹	دیدار الہی کے بیان میں	بَابُ: مَا جَاءَ فِي رُؤْيَا رَبِّ تَبَارَكَ وَتَعَالَى
۳۴۰	اسی سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کی تفسیر کہ اس روز بہت سے چہرے ترو تازہ ہوں گے	بَابُ: مِنْهُ تَفْسِيرُ قَوْلِهِ: وَجْهُهُ يَوْمَئِذٍ نَاضِرٌ
۳۴۱	پروردگار کا اہل جنت سے گفتگو کرنا	بَابُ: مُحَاوَرَةُ رَبِّ أَهْلِ الْجَنَّةِ
۳۴۳	اہل جنت کا غروں سے دیکھنے کے بیان میں	بَابُ: مَا جَاءَ فِي تَرَائِي أَهْلِ الْجَنَّةِ فِي الْغُرُفِ
۳۴۴	اہل جنت اور اہل نار کے خلود کے بیان میں	بَابُ: مَا جَاءَ فِي خُلُودِ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَأَهْلِ النَّارِ
۳۴۸	جنت کے تکلیفوں کے ساتھ اور دوزخ کے خواہشات کے ساتھ گھرے جانے کے بیان میں	بَابُ: مَا جَاءَ حَقَّتِ الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ وَحَقَّتِ النَّارُ بِالشَّهَوَاتِ
۳۵۰	جنت اور نار کی تکرار کے بیان میں	بَابُ: مَا جَاءَ فِي احْتِجَاجِ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ
۳۵۰	ادنیٰ جنت کی عزت افزائی کا بیان	بَابُ: مَا جَاءَ مَا لِأَدْنَى أَهْلِ الْجَنَّةِ مِنَ الْكَرَامَةِ
۳۵۲	حور عین کی کلام شیریں کے بیان میں	بَابُ: مَا جَاءَ فِي كَلَامِ حُورِ الْعَيْنِ
۳۵۲	ان تین لوگوں کی صفت کے بیان میں جن سے اللہ تعالیٰ محبت کرتا ہے	بَابُ: أَحَادِيثُ فِي صِفَةِ الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ يُحِبُّهُمْ اللَّهُ
۳۵۷	حدیث کہ قریب ہے کہ فرات سونے کا خزانہ کھولے گا	بَابُ: حَدِيثُ يَوْشَلَتِ الْفَرَاتِ يَحْسِرُ، عَنْ كَنْزٍ مِنْ ذَهَبٍ
۳۵۹	انہار جنت کے بیان میں	بَابُ: مَا جَاءَ فِي صِفَةِ أَنْهَارِ الْجَنَّةِ
(المعجم ۳۷) ابواب الصفة الجہنم، رسول اللہ ﷺ (تحفة ۳۳) دوزخ کے بیان میں		
۳۶۱	جہنم کے بیان میں	بَابُ: مَا جَاءَ فِي صِفَةِ النَّارِ
۳۶۲	جہنم کی گہرائی کے بیان میں	بَابُ: مَا جَاءَ فِي صِفَةِ قَعْرِ جَهَنَّمَ
۳۶۳	اہل نار کے جشہ کے بیان میں	بَابُ: مَا جَاءَ فِي عِظَمِ أَهْلِ النَّارِ
۳۶۵	جہنمیوں کے مشروبات کے بیان میں	بَابُ: مَا جَاءَ فِي صِفَةِ شَرَابِ أَهْلِ النَّارِ
۳۷۰	جہنمیوں کے کھانے کے بیان میں	بَابُ: مَا جَاءَ فِي صِفَةِ طَعَامِ أَهْلِ النَّارِ

- ۳۷۲ جہنم کی گہرائی کے بیان میں
- ۳۷۳ اس بیان میں کہ دنیا کی (یہ) آگ جہنم کی آگ کا سترواں (حصہ ہے
- ۳۷۴ اسی بیان میں کہ جہنم کی آگ سیاہ اور تاریک ہے
- ۳۷۵ جہنم کے لیے دوسائیں لینے اور موحدوں کا اس میں سے نکلنے کے بیان میں
- ۳۸۱ اس بیان میں کہ جہنم میں اکثریت عورتوں کی ہوگی
- ۳۸۲ قیامت کے دن سب سے ہلکا عذاب پانے والے جہنمی کی حالت
- ۳۸۳ کون جنتی ہیں اور کون جہنمی ہیں
- باب فی بعد قعر جہنم
- بَابُ: مَا جَاءَ أَنَّ نَارَكُمْ هَذِهِ جُزْءٌ مِنْ سَبْعِينَ جُزْءٍ مِنْ نَارِ جَهَنَّمَ
- بَابُ: مِنْهُ فِي صِفَةِ النَّارِ أَنَهَا سَوَى مَظْلَمَةٍ
- بَابُ: مَا جَاءَ أَنَّ لِلنَّارِ نَفْسَيْنِ وَمَا ذُكِرَ مَنْ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مِنْ أَهْلِ التَّوْحِيدِ
- بَابُ: مَا جَاءَ أَنَّ أَكْثَرَ أَهْلِ النَّارِ النِّسَاءَ
- بَابُ: صِفَةُ أَهْلِ النَّارِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ
- بَابُ: مَنْ هُمْ أَهْلُ الْجَنَّةِ وَمَنْ هُمْ أَهْلُ النَّارِ

(المعجم ۳۸) ابواب الایمان (تحفة ۳۴) ایمان کیے بیان میں

- ۳۸۷ اس بیان میں کہ مجھے لوگوں سے قتال کا حکم دیا گیا ہے یہاں تک کہ وہ لا الہ الا اللہ کہیں
- ۳۹۱ نبی ﷺ کے اس قول کے بیان میں کہ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ اس وقت تک لوگوں سے لڑوں جب تک یہ ”لا الہ الا اللہ“ کہیں اور نماز پڑھیں
- ۳۹۲ اس بیان میں کہ اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے
- ۳۹۲ اس بیان میں کہ جبریل علیہ السلام نے نبی ﷺ سے ایمان اور اسلام کی کیا صفات بیان کیں
- ۳۹۸ اس بیان میں کہ فرائض ایمان میں داخل ہیں
- ۴۰۰ ایمان کے مکمل ہونے اور اس میں کمی اور زیادتی ہونے کے بیان میں
- ۴۰۲ اس بیان میں کہ حیا ایمان سے ہے
- ۴۰۳ نماز کی عظمت کے بیان میں
- ۴۰۶ نماز کو ترک کر دینے کی وعید کے بیان میں
- ۴۰۷ حدیث ”ایمان کا مزا چکھا“ اور حدیث ”تین چیزیں جس میں ہوگی وہ ان کی وجہ سے ایمان کا مزہ پالے گا“
- بَابُ: مَا جَاءَ أَمْرُكَ أَنْ أَقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
- بَابُ: مَا جَاءَ فِي قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ أَمْرُكَ أَنْ أَقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ: ((وَيَقْمُوا الصَّلَاةَ))
- بَابُ: مَا جَاءَ بِنَبِيِّ الْإِسْلَامِ عَلَى خَمْسٍ
- بَابُ: مَا وَصَفَ جِبْرِيلُ لِلنَّبِيِّ الْإِيمَانَ وَالْإِسْلَامَ
- بَابُ: مَا جَاءَ فِي إِضَافَةِ الْفَرَائِضِ إِلَى الْإِيمَانِ
- بَابُ: فِي إِسْتِكْمَالِ الْإِيمَانِ وَالزِّيَادَةِ وَالنَّقْصَانِ
- بَابُ: مَا جَاءَ: ((أَنَّ الْحَيَاةَ مِنَ الْإِيمَانِ))
- بَابُ: مَا جَاءَ فِي حُرْمَةِ الصَّلَاةِ
- بَابُ: مَا جَاءَ فِي تَرْكِ الصَّلَاةِ
- بَابُ: حَدِيثُ ((ذَاقَ طَعْمَ الْإِيمَانِ)) وَحَدِيثُ ((ثَلَاثٌ مَنْ كُنَ فِيهِ وَجَدْنَهُ طَعْمَ الْإِيمَانِ))

- (المعجم ۳۹) ابواب العلم عن رسول اللہ ﷺ (تحفة ۳۵) طلب علم کی فضیلت کے بیان میں

- | | |
|--|--|
| باب : إِذَا أَرَادَ اللَّهُ بَعْدَ خَيْرٍ فَقَهَهُ فِي الدِّينِ | اس بیان میں کہ جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے بھلائی کا ارادہ کرتا ہے تو |
| | اسے دین کی سمجھ عطا کر دیتا ہے |
| باب : فَضْلُ طَلَبِ الْعِلْمِ | طلب علم کی فضیلت میں |
| باب : مَا جَاءَ فِي كَيْفِيَّةِ الْعِلْمِ | علم کو چھپانے کی مذمت کے بیان میں |
| باب : مَا جَاءَ فِي الْإِسْتِصَاءِ بِمَنْ يَطْلُبُ الْعِلْمَ | طالب علم کے خیر خواہی کرنے کے بیان میں |
| باب : مَا جَاءَ فِي ذَهَابِ الْعِلْمِ | (دنیا سے) علم کے اٹھ جانے کے بیان میں |
| باب : فِيمَنْ يَطْلُبُ بِعِلْمِهِ الدُّنْيَا | اس شخص کے متعلق جو اپنے علم سے دنیا طلب کرے |
| باب : فِي الْحَثِّ عَلَى تَلْيِغِ السَّمَاعِ | لوگوں کے سامنے احادیث بیان کرنے کی فضیلت میں |
| باب : فِي تَعْظِيمِ الْكُذْبِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ | رسول اللہ ﷺ پر جھوٹ باندھنے کی ممانعت میں |
| باب : فِي مَنْ رَوَى حَدِيثًا وَهُوَ يُزَيِّ أَنَّهُ كَذِبٌ | موضوع احادیث روایت کرنے کی مذمت کے بیان میں |
| باب : مَا نَهَى عَنْهُ أَنْ يَقَالَ عِنْدَ حَدِيثِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ | استماع حدیث کے آداب میں |
| باب : فِي كَرَاهِيَةِ كِتَابَةِ الْعِلْمِ | کتابت علم کی کراہت کے بیان میں |
| باب : مَا جَاءَ فِي الرُّخْصَةِ فِيهِ | کتابت علم کی رخصت کے بیان میں |

- ۴۳۸ باب: مَا جَاءَ فِي الْحَدِيثِ عَنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ
 اس بیان میں کہ نیکی کا راستہ بتانے والا اس پر عمل کرنے والے کی
 طرح ہے باب: مَا جَاءَ إِنْ الدَّالَّ عَلَى الْخَيْرِ كَفَاعِلِهِ
 ۴۳۹ اس شخص کے ثواب میں جس نے ہدایت کی طرف بلایا اور لوگوں نے اس
 کی تابعداری کی یا گراہی کی طرف باب: فَيَمْنُ دَعَا إِلَى هُدًى فَاتَّبَعَ أَوْ إِلَى ضَلَالَةٍ
 ۴۴۰ سنت کی پابندی اور بدعت سے اجتناب کرنے کے بیان میں باب: مَا جَاءَ فِي الْأَخْذِ بِالسُّنَّةِ وَإِجْتِنَابِ الْبِدْعَةِ
 ۴۴۱ جن چیزوں سے رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا انہیں ترک کرنے کے
 بیان میں باب: فِي الْإِنْتِهَاءِ عَمَّا نَهَى عَنْهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
 ۴۴۲ مدینہ کے عالم کی فضیلت کے بیان میں باب: مَا جَاءَ فِي عَالِمِ الْمَدِينَةِ
 ۴۴۳ علم کا عبادت سے افضل ہونے کے بیان میں باب: مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الْفَقْهِ عَلَى الْعِبَادَةِ

(المعجم ۴۱-۴۰) ابواب الاستئذان والآداب من رسول الله ﷺ (تحفة ۳۶) الاستئذان وآداب كنه بيان میں

- ۴۵۱ اسلام کو پھیلانے کے بیان میں باب: مَا جَاءَ فِي إِفْشَاءِ السَّلَامِ
 ۴۵۱ سلام کی فضیلت کے بیان میں باب: مَا ذَكَرَ فِي فَضْلِ السَّلَامِ
 ۴۵۲ تین مرتبہ اجازت لینے کے بیان میں باب: مَا جَاءَ فِي أَنَّ السَّلَامَ ثَلَاثٌ
 ۴۵۳ سلام کا جواب کیسے دیا جائے باب: كَيْفَ رَدُّ السَّلَامِ
 ۴۵۴ سلام کہلا بھیجے اور سلام لے جانے کے بیان میں باب: مَا جَاءَ فِي تَبْلِيغِ السَّلَامِ
 ۴۵۴ اس کی فضیلت میں جو پہلے سلام کرے باب: مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الَّذِي يَبْدَأُ بِالسَّلَامِ
 ۴۵۵ سلام میں ہاتھ سے اشارہ کرنے کی کراہت میں باب: مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ إِشَارَةِ الْيَدِ فِي السَّلَامِ
 ۴۵۶ بچوں پر سلام کرنے کے بیان میں باب: مَا جَاءَ فِي التَّسْلِيمِ عَلَى الصِّبْيَانِ
 ۴۵۶ عورتوں پر سلام کرنے کے بیان میں باب: مَا جَاءَ فِي التَّسْلِيمِ عَلَى النِّسَاءِ
 ۴۵۶ اپنے گھر میں داخل ہوتے وقت سلام کرنے کے بیان میں باب: مَا جَاءَ فِي التَّسْلِيمِ إِذَا دَخَلَ بَيْتَهُ
 ۴۵۷ کلام سے پہلے سلام کرنے کے بیان میں باب: مَا جَاءَ فِي السَّلَامِ قَبْلَ الْكَلَامِ
 ۴۵۷ ذی (کافر) پر سلام کرنے کی کراہت کے بیان میں باب: مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ التَّسْلِيمِ عَلَى الذِّمِّيِّ
 جس جماعت میں کافر و مسلمان دونوں ہوں اس پر سلام کرنے کے باب: مَا جَاءَ فِي السَّلَامِ عَلَى مَجْلِسٍ فِيهِ
 بیان میں الْمُسْلِمُونَ وَغَيْرُهُمْ

Download all kinds of Books Free.

- ۴۷۶..... اس بیان میں کہ چھینکنے والے کے جواب میں کیا کہا جائے
- ۴۷۸..... واجب ہے
- ۴۷۸..... اس بیان میں کہ کتنی بار چھینک کا جواب دیا جائے
- ۴۷۹..... چھینکنے کے وقت آواز پست رکھنے اور چہرہ چھپانے کے بیان میں
- ۴۸۰..... اس بیان میں کہ بے شک اللہ تعالیٰ چھینک کو پسند کرتا ہے اور جہائی کو ناپسند کرتا ہے
- ۴۸۰..... اس بیان میں کہ نماز میں چھینک آنا شیطان کی طرف سے ہے
- ۴۸۱..... کسی کو اٹھا کر اس کی جگہ بیٹھنے کی کراہت کے بیان میں
- ۴۸۱..... اس بیان میں کہ جب کوئی شخص مجلس سے اٹھ کر جائے اور پھر واپس آئے تو وہ اپنی جگہ بیٹھنے کا زیادہ مستحق ہے
- ۴۸۲..... دو آدمیوں کے درمیان میں ان کی بغیر اجازت بیٹھنے کی کراہت کے بیان میں
- ۴۸۲..... حلقے کے درمیان میں بیٹھنے کی کراہت کے بیان میں
- ۴۸۳..... کسی کی تعظیم میں کھڑے ہونے کی کراہت کے بیان میں
- ۴۸۵..... ناخن تراشنے کے بیان میں
- ۴۸۵..... ناخن اور مونچھیں تراشنے کی مدت کے بیان میں
- ۴۸۵..... مونچھیں کترنے کے بیان میں
- ۴۸۷..... داڑھی کی اطراف سے کچھ بال لینے کے بیان میں
- ۴۸۷..... داڑھی بڑھانے کے بیان میں
- ۴۸۷..... ٹانگ پر ٹانگ رکھ کر لیٹنے کے بیان میں
- ۴۸۸.....
- بَاب: مَا جَاءَ كَيْفَ يُشَمَّتُ الْعَاطِسُ
- بَاب: مَا جَاءَ فِي إِيْجَابِ التَّشْمِيْتِ بِحَمْدِ الْعَاطِسِ
- بَاب: مَا جَاءَ كُمْ يُشَمَّتُ الْعَاطِسُ
- بَاب: مَا جَاءَ فِي خَفْضِ الصَّوْتِ وَتَخْوِيْرِ
- الرَّوْحَةِ عِنْدَ الْعُطَاسِ
- بَاب: مَا جَاءَ أَنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْعُطَاسَ وَيَكْرَهُ التَّائِبُ
- بَاب: مَا جَاءَ أَنَّ الْعُطَاسَ فِي الصَّلَاةِ مِنَ الشَّيْطَانِ
- بَاب: مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ أَنْ يَقَامَ الرَّجُلُ مِنْ
- مَجْلِسِهِ ثُمَّ يُجْلِسُ فِيهِ
- بَاب: مَا جَاءَ إِذَا قَامَ الرَّجُلُ مِنْ مَجْلِسِهِ ثُمَّ
- رَجَعَ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ
- بَاب: مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْجُلُوسِ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ
- بَغَيْرِ إِذْنِهِمَا
- بَاب: مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْقُعُودِ وَسَطِ الْحَلَقَةِ
- بَاب: مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ قِيَامِ الرَّجُلِ لِلرَّجُلِ
- بَاب: مَا جَاءَ فِي تَقْلِيمِ الْأَظْفَارِ
- بَاب: مَا جَاءَ فِي تَوَقِيْتِ تَقْلِيمِ الْأَظْفَارِ
- وَأَخَذِ الشَّارِبِ
- بَاب: مَا جَاءَ فِي قَصِّ الشَّارِبِ
- بَاب: مَا جَاءَ فِي الْأَخْذِ مِنَ اللَّحْيَةِ
- بَاب: مَا جَاءَ فِي إِعْقَاءِ اللَّحْيَةِ
- بَاب: مَا جَاءَ فِي وَضْعِ إِحْدَى الرَّجْلَيْنِ
- عَلَى الْأُخْرَى مُسْتَلْقِيًا

فہرست مضامین جلد دوم

۴۸۹.....	اس کی کراہت کے بیان میں	بَابُ: مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ فِي ذَلِكَ
۴۸۹.....	اوندا لٹینے کی کراہت کے بیان میں	بَابُ: مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْإِضْطِجَاعِ عَلَى الْبُطْنِ
۴۸۹.....	ستر کی حفاظت کے بیان میں	بَابُ: مَا جَاءَ فِي حِفْظِ الْعَوْرَةِ
۴۹۰.....	تکیہ لگا کر بیٹھنے کے بیان میں	بَابُ: مَا جَاءَ فِي الْإِتِكَاءِ
۴۹۰.....	حدیث ”کسی شخص کو اس کی حکومت میں مقتدی نہ بنایا جائے“	بَابُ: حَدِيثُ لَا يَوْمَ الرَّجُلِ فِي سُلْطَانِهِ
۴۹۱.....	اس بیان میں کہ سواری کا مالک اس پر آگے بیٹھنے کا زیادہ حق دار ہے	بَابُ: مَا جَاءَ أَنَّ الرَّجُلَ أَحَقُّ بِصُدْرِ ذَاتِهِ
۴۹۱.....	انماط (قالین) کے استعمال کی اجازت کے بیان میں	بَابُ: مَا جَاءَ فِي الرُّحْصَةِ فِي اتِّخَاذِ الْأَنْمَاطِ
۴۹۲.....	ایک جانور پر تین شخص کے سوار ہونے کے بیان میں	بَابُ: مَا جَاءَ فِي رَكُوبِ ثَلَاثَةِ عَلَى دَابَّةٍ
۴۹۲.....	اچانک نظر پڑ جانے کے بیان میں	بَابُ: مَا جَاءَ فِي نَظَرَةِ الْفُجَاءَةِ
۴۹۳.....	عورتوں کو مردوں سے پردہ کے بیان میں	بَابُ: مَا جَاءَ فِي إِحْتِجَابِ النِّسَاءِ مِنَ الرِّجَالِ
۴۹۳.....	اس بیان میں کہ عورتوں کے ہاں ان کے خاندنوں کی اجازت کے بغیر جانا منع ہے	بَابُ: مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنِ الدُّخُولِ عَلَى النِّسَاءِ إِلَّا بِإِذْنِ أَزْوَاجِهِنَّ
۴۹۴.....	عورتوں کے فتنے سے بچنے کے بیان میں	بَابُ: مَا جَاءَ فِي تَحْذِيرِ فِتْنَةِ النِّسَاءِ
۴۹۴.....	بالوں کا گچھا بنانے کی برائی میں	بَابُ: مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ اتِّخَاذِ الْقُصَّةِ
۴۹۵.....	بال گودنے والی، گلگد دانے والی اور بالوں کو جوڑنے اور جڑوانے والیوں کے بیان میں	بَابُ: مَا جَاءَ فِي الْوَاصِلَةِ وَالْمُسْتَوْصِلَةِ وَالْوَاشِمَةِ وَالْمُسْتَوْشِمَةِ
۴۹۶.....	ان عورتوں کے بیان میں جو مردوں سے مشابہت کرتی ہیں	بَابُ: مَا جَاءَ فِي الْمُتَشَبِّهَاتِ بِالرِّجَالِ مِنَ النِّسَاءِ
۴۹۶.....	عورت کو خوشبو لگا کر نکلنے کی کراہت کے بیان میں	بَابُ: مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ خُرُوجِ الْمَرْأَةِ مُتَعَطِّرَةً
۴۹۷.....	مردوں اور عورتوں کی خوشبو کے بیان میں	بَابُ: مَا جَاءَ فِي طِيبِ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ
۴۹۸.....	خوشبو پھیر دینے کی کراہت کے بیان میں	بَابُ: مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ رَدِّ الطِّيبِ
۴۹۹.....	مباشرت ممنوعہ کے بیان میں	بَابُ: مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ مُبَاشَرَةِ الرَّجُلِ الرَّجُلِ وَالْمَرْأَةِ الْمَرْأَةَ
۵۰۰.....	ستر عورت کی حفاظت کے بیان میں	بَابُ: مَا جَاءَ فِي حِفْظِ الْعَوْرَةِ
۵۰۰.....	اس بیان میں کہ ران ستر میں داخل ہے	بَابُ: مَا جَاءَ أَنَّ الْفَخِذَ عَوْرَةٌ
۵۰۱.....	پاکیزگی کے بیان میں	بَابُ: مَا جَاءَ فِي النَّظَافَةِ

فہرست مضامین

۵۰۲.....	جماع کے وقت پردہ کرنے کے بیان میں	بَابُ: مَا جَاءَ فِي الْإِسْتِثَارِ عِنْدَ الْجَمَاعِ
۵۰۳.....	حمام میں جانے کے بیان میں	بَابُ: مَا جَاءَ فِي دُخُولِ الْحَمَامِ
۵۰۴.....	جس گھر میں تصویر اور کتا ہو اس میں فرشتوں کے نہ داخل ہونے کے بیان میں	بَابُ: مَا جَاءَ أَنَّ الْمَلَائِكَةَ لَا تَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ صُورَةٌ وَلَا كَلْبٌ
۵۰۵.....	کسم کے رنگے ہوئے کپڑے کی مردوں کے لیے پہننے کی کراہت کے بیان میں	بَابُ: مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ لُبْسِ الْمُعْصَفِرِ لِلرِّجَالِ
۵۰۶.....	سفید کپڑے پہننے کے بیان میں	بَابُ: مَا جَاءَ فِي لُبْسِ الْبَيَاضِ
۵۰۷.....	مردوں کے لیے سرخ کپڑے پہننے کی اجازت کے بیان میں	بَابُ: مَا جَاءَ فِي الرُّخْصَةِ فِي لُبْسِ الْحُمْرَةِ لِلرِّجَالِ
۵۰۷.....	بہز کپڑوں کے بیان میں	بَابُ: مَا جَاءَ فِي الثُّوبِ الْأَخْضَرِ
۵۰۸.....	سیاہ کپڑوں کے بیان میں	بَابُ: مَا جَاءَ فِي الثُّوبِ الْأَسْوَدِ
۵۰۸.....	زرد کپڑوں کے بیان میں	بَابُ: مَا جَاءَ فِي الثُّوبِ الْأَصْفَرِ
۵۰۹.....	اس بیان میں کہ مردوں کو زعفران اور خلوق منع ہے	بَابُ: مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ التَّرْغُفْرِ وَالْخُلُوقِ لِلرِّجَالِ
۵۱۰.....	حریر اور دیباچ کی کراہت کے بیان میں	بَابُ: مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْحَرِيرِ وَالْدِّيْبَاجِ
۵۱۰.....	نبی اکرم ﷺ کا حرمہ رضی اللہ عنہ کے لیے قباء رکھنا اور ان کے ساتھ شفقت و نرمی کرنا	بَابُ: قِصَّةُ غَيْبِهِ ﷺ قَبَاءَ لِمُخْرَمَةٍ وَمَلَاطِفَتِهِ مَعَهُ
۵۱۱.....	اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے کہ دیکھا جائے اس کی نعمت کا اثر اس کے بندے پر	بَابُ: مَا جَاءَ أَنَّ اللَّهَ يُحِبُّ أَنْ يُرَى أَثَرُ نِعْمَتِهِ عَلَى عَبْدِهِ
۵۱۱.....	سیاہ موزہ کے بیان میں	بَابُ: مَا جَاءَ فِي الْخُفِّ الْأَسْوَدِ
۵۱۱.....	بوڑھے بال نکالنے کی نہیں میں	بَابُ: مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنْ نَتْفِيشِ الشَّيْبِ
۵۱۲.....	صاحب مشورہ کے امانت دار ہونے کے بیان میں	بَابُ: مَا جَاءَ أَنَّ الْمُسْتَشَارَ مُؤْتَمَنٌ
۵۱۲.....	نخوست کے بیان میں	بَابُ: مَا جَاءَ فِي الشُّؤْمِ
۵۱۳.....	اس بیان میں کہ تیسرے آدمی کی موجودگی میں دو آدمی سرگوشی نہ کریں	بَابُ: مَا جَاءَ لَا يَتَنَاجَى اثْنَانِ دُونَ الثَّالِثِ
۵۱۳.....	عہد و اقرار کے بیان میں	بَابُ: مَا جَاءَ فِي الْعِدَّةِ
۵۱۵.....	فداک ابی و امی کہنے کے بیان میں	بَابُ: مَا جَاءَ فِي فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي
۵۱۶.....	کسی کو شفقتاً بیٹا کہنے کے بیان میں	بَابُ: مَا جَاءَ فِي يَا بُنَيَّ

- ۵۱۶ بچے کا نام جلدی رکھنے کے بیان میں
- ۵۱۶ مستحب ناموں کے بیان میں
- ۵۱۷ مکروہ ناموں کے بیان میں
- ۵۱۸ نام بدلنے کے بیان میں
- ۵۱۹ نبی ﷺ کے اسماء کے بیان میں
- ۵۱۹ نبی ﷺ کے نام اور کنیت جمع کرنے کی کراہت کے بیان میں
- ۵۲۰ اس بیان میں کہ بعض شعر حکمت ہے
- ۵۲۱ شعر پڑھنے کے بیان میں
- ۵۲۲ اس بیان میں کہ کسی کو اپنے پیٹ کو پیپ سے بھر لینا، شعروں سے بھر لینے سے بہتر ہے
- ۵۲۳ فصاحت اور بیان کے متعلق
- ۵۲۴ زیادہ پسندیدہ عمل وہ ہے جس پر ہمیشگی کی جائے اگرچہ وہ تھوڑا ہو ..
- ۵۲۶ برتنوں کو ڈھانپ دو اور مشکوں کے منہ باندھ دو
- شادابی و ہریالی میں اونٹوں کا لحاظ رکھنا اور قحط و خشک سالی میں سفر کرنا
- ۵۲۶ باب: مَا جَاءَ فِي تَعَجُّلِ إِسْمِ الْمُؤَلَّدِ
- باب: مَا جَاءَ مَا يُسْتَحَبُّ مِنَ الْأَسْمَاءِ
- باب: مَا جَاءَ مَا يُكْرَهُ مِنَ الْأَسْمَاءِ
- باب: مَا جَاءَ فِي تَغْيِيرِ الْأَسْمَاءِ
- باب: مَا جَاءَ فِي أَسْمَاءِ النَّبِيِّ ﷺ
- باب: مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْجُمُعِ بَيْنَ إِسْمِ النَّبِيِّ ﷺ وَكُنْيَتِهِ
- باب: مَا جَاءَ أَنَّ مِنَ الشُّعْرِ حِكْمَةٌ
- باب: مَا جَاءَ فِي إِنْشَادِ الشُّعْرِ
- باب: مَا جَاءَ لِأَنْ يَمْتَلَى جَوْفُ أَحَدِكُمْ قَيْحًا خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَمْتَلَى شِعْرًا
- باب: مَا جَاءَ فِي الْفَصَاحَةِ وَالْبَيَانِ
- باب: أَحِبَّ الْعَمَلَ مَا دِيمَ عَلَيْهِ وَأَنْ قَلَّ
- باب: خَمَرُوا الْآيَةَ وَأَوْكُوا الْأَسْقِيَةَ
- باب: مِرَاعَاةُ الْأَبْلِ فِي الْخَصْبِ وَالسَّنَةِ فِي السَّفَرِ

(المعجم) أبواب الامثال ع. رسول (للہ) (تحفة ۳۷) مثالوں کے بیان میں

- ۵۲۷ باب: مَا جَاءَ فِي مَثَلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ لِعِبَادِهِ
- ۵۳۱ باب: مَا جَاءَ مَثَلُ النَّبِيِّ ﷺ وَالْأَنْبِيَاءِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِمْ وَآلِهِمْ أَجْمَعِينَ وَسَلَّم
- ۵۳۱ باب: مَا جَاءَ مَثَلُ الصَّلَاةِ وَالصَّيَامِ وَالصَّدَقَةِ
- ۵۳۱ باب: مَا جَاءَ فِي مَثَلِ الْمُؤْمِنِ الْقَارِي لِلْقُرْآنِ وَغَيْرِ الْقَارِي
- ۵۳۲ باب: مَا جَاءَ مَثَلُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ
- ۵۳۵ باب: مَثَلُ أُمْتِي مَثَلُ الْمَطَرِ
- ۵۳۶ باب: مَا جَاءَ فِي مَثَلِ الْبَارِشِ كَيْفَ يَكُونُ

باب: مَا جَاءَ مَثَلُ ابْنِ آدَمَ وَأَجَلِهِ وَأَمَلِهِ آدمی کی اجل اور امید کے بیان میں ۵۳۶

(المعجم ۴۲) ابواب فضائل القرآن من رسول اللہ ﷺ (تحفة ۳۸) فضائل قرآن کے بیان میں

- باب: مَا جَاءَ فِي فَضْلِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ سورہ فاتحہ کی فضیلت میں ۵۳۹
- باب: مَا جَاءَ فِي سُورَةِ الْبَقَرَةِ وَآيَةِ الْكُرْسِيِّ سورہ بقرہ اور آیہ الکرسی کی فضیلت کے بیان میں ۵۴۱
- باب: حَدِيثُ أَبِي أَيُّوبَ فِي الْغُولِ ابوالیوب رضی اللہ عنہ کی حدیث جن کے متعلق ۵۴۳
- باب: مَا جَاءَ فِي آخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ سورہ بقرہ کی آخری آیات کی فضیلت میں ۵۴۳
- باب: مَا جَاءَ فِي سُورَةِ آلِ عِمْرَانَ سورہ آل عمران کی فضیلت کے بیان میں ۵۴۴
- باب: مَا جَاءَ فِي فَضْلِ سُورَةِ الْكَهْفِ سورہ کہف کی فضیلت کے بیان میں ۵۴۴
- باب: مَا جَاءَ فِي فَضْلِ يَسٍ سورہ یسین کی فضیلت کے بیان میں ۵۴۶
- باب: مَا جَاءَ فِي فَضْلِ حَمِّ الدَّخَانِ سورہ دخان کی فضیلت کے بیان میں ۵۴۶
- باب: مَا جَاءَ فِي فَضْلِ سُورَةِ الْمُلْتَمِ سورہ ملک کی فضیلت کے بیان میں ۵۴۷
- باب: مَا جَاءَ فِي إِذَا زُلْزِلَتْ سورہ زلزال کی فضیلت میں ۵۴۸
- باب: مَا جَاءَ فِي سُورَةِ الْإِخْلَاصِ وَ سُوْرَةِ إِذَا زُلْزِلَتْ سورہ اخلاص اور سورہ زلزال کی فضیلت کے بیان میں ۵۴۹
- باب: مَا جَاءَ فِي الْمَعْوِدَتَيْنِ معوذتین کی فضیلت کے بیان میں ۵۵۰
- باب: مَا جَاءَ فِي فَضْلِ قَارِئِ الْقُرْآنِ قاری قرآن کی فضیلت کے بیان میں ۵۵۳
- باب: مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الْقُرْآنِ قرآن عظیم الشان کی فضیلت کے بیان میں ۵۵۴
- باب: مَا جَاءَ فِي تَعْلِيمِ الْقُرْآنِ تعلیم قرآن کی فضیلت کے بیان میں ۵۵۵
- باب: مَا جَاءَ فِي مَنْ قَرَأَ حَرْفًا مِّنَ الْقُرْآنِ قرآن میں سے ایک حرف پڑھنے کے اجر کے بیان میں ۵۵۶
- باب: مَا تَقَرَّبَ الْعِبَادُ إِلَى اللَّهِ بِمِثْلِ مَا خَرَجَ مِنْهُ مالہ من الاجر ۵۵۸
- باب: إِنَّ الْإِنْسَانَ لِرَبِّهِ لَكَنُفٍ نہیں نزدیک ہوتے بندے اللہ تعالیٰ سے جیسا کہ نزدیک ہوتے ہیں ۵۵۸
- باب: كَاتِبُيبِ الْحَزَبِ سبب اس چیز کے جو نگلی ہے اللہ تعالیٰ سے ۵۵۸
- باب: لَمْ أَرْ ذَنْبًا أَكْبَرُ مِنْ سُورَةِ أَوْفِيهَا رَجُلٌ لَّمْ نَسِيَهَا جس دل کے اندر قرآن میں سے کچھ نہیں ہے وہ ان گھر کی مانند ہے ۵۵۹
- باب: لَمْ أَرْ ذَنْبًا أَكْبَرُ مِنْ سُورَةِ أَوْفِيهَا رَجُلٌ لَّمْ نَسِيَهَا میں نے نہ دیکھا کوئی گناہ اس سے بڑھ کر کہ کسی کو دی گئی ہو کوئی سورت

- ۵۶۰..... پھر وہ اسے بھول جائے
- ۵۶۱..... جو شخص قرآن پڑھے اسے چاہیے کہ اللہ تعالیٰ سے سوال کریں
- ۵۶۲..... سونے سے پہلے سورۃ بنی اسرائیل اور زمر پڑھنا
- ۵۶۳..... سورۃ حشر کی آخری آیات پڑھنے کی فضیلت
- ۵۶۳..... نبی ﷺ کی قراءت کے بیان میں
- کیا تم لوگوں میں سے کوئی ایسا ہے جو مجھے اپنی قوم کے پاس لے چلے
- تاکہ میں انہیں اپنے رب کا کلام سناؤں

- بَابُ: مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ فَلْيَسْأَلِ اللَّهَ بِهِ.....
- بَابُ: قِرَاءَةُ سُورَةِ بَنِي إِسْرَائِيلَ وَالزُّمَرِ قَبْلَ النُّومِ
- بَابُ: فِي فَضْلِ قِرَاءَةِ آخِرِ سُورَةِ الْحَشْرِ
- بَابُ: مَا جَاءَ كَيْفَ كَانَتْ قِرَاءَةُ النَّبِيِّ ﷺ
- بَابُ: أَلَا رَجُلٌ يَحْمِلُنِي إِلَى قَوْمِهِ لَا يُبْلَغُ كَلَامَ رَبِّي

(المعجم ۴۳) ابواب القرات

- ۵۶۷..... سورۃ فاتحہ میں سے
- ۵۶۹..... سورۃ ہود میں سے
- ۵۶۹..... سورۃ کہف میں سے
- ۵۷۰..... سورۃ روم
- ۵۷۱..... سورۃ قمر میں
- ۵۷۱..... سورۃ واقعہ میں سے
- ۵۷۱..... سورۃ یس میں سے
- ۵۷۲..... سورۃ ذاریات میں سے
- ۵۷۳..... یاد کرتے رہو قرآن شریف کو
- ۵۷۳..... اس بیان میں کہ قرآن نازل ہوا سات حرفوں پر
- نہ بیٹھی کوئی قوم مسجد میں کہ پڑھتے ہوں وہ اللہ کی کتاب مگر نازل ہوئی ان پر تسکین
- ۵۷۵..... کتنے دنوں میں قرآن ختم کر لیا کروں؟
- ۵۷۶.....
- بَابُ: فِي فَاتِحَةِ الْكِتَابِ
- بَابُ: وَمِنْ سُورَةِ هُودٍ
- بَابُ: وَمِنْ سُورَةِ الْكَهْفِ
- بَابُ: سُورَةُ رُومٍ
- بَابُ: وَمِنْ سُورَةِ الْقَمَرِ
- بَابُ: مِنْ سُورَةِ الْوَاقِعَةِ
- بَابُ: وَمِنْ سُورَةِ الْيُسِّ
- بَابُ: وَمِنْ سُورَةِ الذَّارِيَّاتِ
- بَابُ: فَاسْتَذْكُرُوا الْقُرْآنَ
- بَابُ: مَا جَاءَ أَنَّ الْقُرْآنَ أُنْزِلَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرَافٍ
- بَابُ: مَا قَعَدَ قَوْمٌ فِي مَسْجِدٍ يَتْلُونَ كِتَابَ اللَّهِ إِلَّا نَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِينَةُ
- بَابُ: فِي كَمْ اقْرَأَ الْقُرْآنَ؟

(المعجم ۴۴) ابواب تفسير القرآن

- ۵۷۸..... اپنی رائے سے قرآن کی تفسیر کرنے کی مذمت میں
- ۵۷۹..... سورۃ فاتحہ کی تفسیر میں
- بَابُ: مَا جَاءَ فِي الَّذِي يُفَسِّرُ الْقُرْآنَ بِرَأْيِهِ
- بَابُ: وَمِنْ سُورَةِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ

۵۸۳	تفسیر سورۃ بقرہ	باب: وَمِنْ سُورَةِ الْبَقَرَةِ
۶۰۵	تفسیر سورۃ آل عمران	باب: وَمِنْ سُورَةِ آلِ عِمْرَانَ
۶۱۹	تفسیر سورۃ نساء	باب: وَمِنْ سُورَةِ النَّسَاءِ
۶۴۰	تفسیر سورۃ مائدہ	باب: وَمِنْ سُورَةِ الْمَائِدَةِ
۶۵۳	تفسیر سورۃ انعام	باب: وَمِنْ سُورَةِ الْأَنْعَامِ
۶۶۰	تفسیر سورۃ اعراف	باب: وَمِنْ سُورَةِ الْأَعْرَافِ
۶۶۳	تفسیر سورۃ انفال	باب: وَمِنْ سُورَةِ الْأَنْفَالِ
۶۶۷	تفسیر سورۃ توبہ	باب: وَمِنْ سُورَةِ التَّوْبَةِ
۶۸۸	تفسیر سورۃ یونس	وَمِنْ سُورَةِ يُوسُفَ
۶۹۱	تفسیر سورۃ ہود	باب: وَمِنْ سُورَةِ هُودٍ
۶۹۵	تفسیر سورۃ یوسف	وَمِنْ سُورَةِ يُوسُفَ
۶۹۷	تفسیر سورۃ زمر	وَمِنْ سُورَةِ الزُّمَرِ
۶۹۸	تفسیر سورۃ ابراہیم	باب: وَمِنْ سُورَةِ إِبْرَاهِيمَ
۷۰۰	تفسیر سورۃ حجر	باب: وَمِنْ سُورَةِ الْحَجَرِ
۷۰۲	تفسیر سورۃ نحل	باب: وَمِنْ سُورَةِ النَّحْلِ
۷۰۴	تفسیر سورۃ بنی اسرائیل	باب: وَمِنْ سُورَةِ بَنِي إِسْرَائِيلَ
۷۱۵	تفسیر سورۃ کہف	باب: وَمِنْ سُورَةِ الْكَهْفِ
۷۲۲	تفسیر سورۃ مریم	باب: وَمِنْ سُورَةِ مَرْيَمَ
۷۲۶	تفسیر سورۃ طہ	باب: وَمِنْ سُورَةِ طه
۷۲۷	تفسیر سورۃ انبیاء	وَمِنْ سُورَةِ الْأَنْبِيَاءِ
۷۳۰	تفسیر سورۃ حج	باب: وَمِنْ سُورَةِ الْحَجِّ
۷۳۳	تفسیر سورۃ مؤمنین	باب: وَمِنْ سُورَةِ الْمُؤْمِنِينَ
۷۳۷	تفسیر سورۃ نور	باب: وَمِنْ سُورَةِ النُّورِ
۷۴۹	تفسیر سورۃ الفرقان	باب: وَمِنْ سُورَةِ الْفُرْقَانِ
۷۵۱	تفسیر سورۃ الشعراء	باب: وَمِنْ سُورَةِ الشُّعَرَاءِ

۷۵۳	تفسیر سورہ نمل	باب وَمِنْ سُورَةِ النَّملِ
۷۵۴	تفسیر سورہ قصص	باب: وَمِنْ سُورَةِ الْقَصَصِ
۷۵۴	تفسیر سورہ عنکبوت	باب وَمِنْ سُورَةِ الْعَنْكَبُوتِ
۷۵۶	تفسیر سورہ روم	باب: وَمِنْ سُورَةِ الرُّومِ
۷۶۰	تفسیر سورہ لقمان	باب: وَمِنْ سُورَةِ لُقْمَانَ
۷۶۱	تفسیر سورہ سجدہ	باب: وَمِنْ سُورَةِ السَّجْدَةِ
۷۶۳	تفسیر سورہ احزاب	باب وَمِنْ سُورَةِ الْاَحْزَابِ
۷۸۰	تفسیر سورہ سبا	باب: وَمِنْ سُورَةِ السَّبَا
۷۸۳	تفسیر سورہ فاطر	باب: وَمِنْ سُورَةِ الْمَلٰئِكَةِ
۷۸۴	تفسیر سورہ یٰسین	باب: وَمِنْ سُورَةِ يٰسَیْ
۷۸۶	سورہ والصفات کی تفسیر	باب: وَمِنْ سُورَةِ وَالصَّافَاتِ
۷۸۷	سورہ ص کی تفسیر	باب: وَمِنْ سُورَةِ صَیْ
۷۹۲	تفسیر سورہ زمر	باب: وَمِنْ سُورَةِ زُمَرٍ
۷۹۸	تفسیر سورہ مؤمن	باب: وَمِنْ سُورَةِ الْمُؤْمِنِیْنَ
۷۹۹	تفسیر سورہ سجدہ	باب: وَمِنْ سُورَةِ حَمِ السَّجْدَةِ
۸۰۱	تفسیر سورہ شورٰی	باب: وَمِنْ سُورَةِ الشُّوْرٰی
۸۰۳	تفسیر سورہ زخرف	باب: وَمِنْ سُورَةِ الزُّخْرَفِ
۸۰۴	تفسیر سورہ دخان	باب: وَمِنْ سُورَةِ الدُّخَانِ
۸۰۶	تفسیر سورہ احقاف	باب: وَمِنْ سُورَةِ الْاَحْقَافِ
۸۰۹	تفسیر سورہ محمد ﷺ	باب: وَمِنْ سُورَةِ مُحَمَّدٍ (۱)
۸۱۱	تفسیر سورہ فتح	باب: وَمِنْ سُورَةِ الْفَتْحِ
۸۱۳	تفسیر سورہ حجرات	باب: وَمِنْ سُورَةِ الْحُجْرَاتِ
۸۱۶	تفسیر سورہ ق	باب: وَمِنْ سُورَةِ قَیْ
۸۱۶	تفسیر سورہ الذاریات	باب: وَمِنْ سُورَةِ الذَّارِیَاتِ
۸۱۸	تفسیر سورہ طور	باب: وَمِنْ سُورَةِ الطُّوْرِ

۸۱۹	تفسیر سورہ نجم	باب: وَمِنْ سُورَةِ النَّجْمِ
۸۲۳	تفسیر سورہ قمر	باب: وَمِنْ سُورَةِ الْقَمَرِ
۸۲۵	تفسیر سورہ الرحمن	باب: وَمِنْ سُورَةِ الرَّحْمَنِ
۸۲۶	سورہ واقعہ کی تفسیر	باب: وَمِنْ سُورَةِ الْوَاقِعَةِ
۸۲۹	تفسیر سورہ حدید	باب: وَمِنْ سُورَةِ الْحَدِيدِ
۸۳۱	تفسیر سورہ مجادلہ	باب: وَمِنْ سُورَةِ الْمُجَادَلَةِ
۸۳۳	تفسیر سورہ حشر	باب: وَمِنْ سُورَةِ الْحَشْرِ
۸۳۶	سورہ ممتحنہ کی تفسیر	باب: وَمِنْ سُورَةِ الْمُتَمَحِّنَةِ
۸۴۰	سورہ الصف کی تفسیر	باب: وَمِنْ سُورَةِ الصَّفِّ
۸۴۱	تفسیر سورہ الجمعۃ	باب: وَمِنْ سُورَةِ الْجُمُعَةِ
۸۴۲	تفسیر سورہ منافقون	باب: وَمِنْ سُورَةِ الْمُنَافِقِينَ
۸۴۷	تفسیر سورہ تغابن	باب: وَمِنْ سُورَةِ التَّغَابُنِ
۸۴۸	تفسیر سورہ تحریم	باب: وَمِنْ سُورَةِ التَّحْرِيمِ
۸۵۲	سورہ نون والقلم کی تفسیر	باب: وَمِنْ سُورَةِ نُونٍ وَالْقَلَمِ
۸۵۳	سورہ حاقہ کی تفسیر	باب: وَمِنْ سُورَةِ الْحَاقَةِ
۸۵۴	سورہ معارج کی تفسیر	باب: وَمِنْ سُورَةِ سَائِلِ
۸۵۵	تفسیر سورہ نوح	باب: وَمِنْ سُورَةِ نُوحٍ
۸۵۵	تفسیر سورہ جن	باب: وَمِنْ سُورَةِ الْجِنِّ
۸۵۸	سورہ مزمل کی تفسیر	وَمِنْ سُورَةِ الْمَزْمَلِ
۸۵۸	سورہ مدثر کی تفسیر	باب: وَمِنْ سُورَةِ الْمَدْثَرِ
۸۶۰	سورہ قیامہ کی تفسیر	باب: وَمِنْ سُورَةِ الْقِيَامَةِ
۸۶۱	سورہ دھر کی تفسیر	باب: وَمِنْ سُورَةِ دَهْرٍ
۸۶۲	سورہ مرسلات کی تفسیر	باب: وَمِنْ سُورَةِ الْمُرْسَلَاتِ
۸۶۲	سورہ نبا کی تفسیر	باب: وَمِنْ سُورَةِ نَبَاٍ
۸۶۲	سورہ النازعات کی تفسیر	باب: وَمِنْ سُورَةِ النَّازِعَاتِ

۸۶۲	سورہ عبس کی تفسیر	باب: وَمِنْ سُورَةِ عَبَسَ
۸۶۳	سورہ کورت کی تفسیر	باب: وَمِنْ سُورَةِ إِذَا الشَّمْسُ كُرِّرَتْ
۸۶۳	سورہ مطففین کی تفسیر	باب: وَمِنْ سُورَةِ وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِينَ
۸۶۵	اذا السماء انشقت کی تفسیر	باب: وَمِنْ سُورَةِ ﴿إِذَا السَّمَاءُ انشَقَّتْ﴾
۸۶۶	سورہ بروج کی تفسیر	باب: وَمِنْ سُورَةِ الْبُرُوجِ
۸۷۰		سورہ اعلیٰ
۸۷۰	تفسیر سورہ غاشیہ	باب: وَمِنْ سُورَةِ الْغَاشِيَةِ
۸۷۱	تفسیر سورہ فجر	باب: وَمِنْ سُورَةِ الْفَجْرِ
۸۷۱		سورہ بلد
۸۷۱	تفسیر سورہ الشمس	باب: وَمِنْ سُورَةِ ﴿وَالشَّمْسِ وَضُحَاهَا﴾
۸۷۲	سورہ الیل کی تفسیر	باب: وَمِنْ سُورَةِ ﴿وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى﴾
۸۷۵	سورہ الضحیٰ کی تفسیر	وَمِنْ سُورَةِ وَالضُّحَى
۸۷۳	سورہ الم نشرح کی تفسیر	باب: وَمِنْ سُورَةِ أَلَمْ نَشْرَحْ
۸۷۳	سورہ التین کی تفسیر	باب: وَمِنْ سُورَةِ وَالتِّينِ
۸۷۵	تفسیر سورہ اقرأ باسم ربک	باب: وَمِنْ سُورَةِ اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ
۸۷۶	تفسیر سورہ قدر	باب: وَمِنْ سُورَةِ الْقَدْرِ
۸۷۷	سورہ لم یکن	باب: وَمِنْ سُورَةِ لَمْ يَكُنْ
۸۷۸	تفسیر سورہ زلزال	باب: وَمِنْ سُورَةِ إِذَا زُلْزِلَتْ
۸۷۸	سورہ عادیات کی تفسیر	باب: سُورَةُ الْعَادِيَاتِ
۸۷۹	سورہ قارعہ کی تفسیر	باب: سُورَةُ الْقَارِعَةِ
۸۷۹	تفسیر سورہ اَلْهٰکُمُ التَّکٰوُثُ	باب: وَمِنْ سُورَةِ اَلْهٰکُمُ التَّکٰوُثُ
۸۸۱	تفسیر سورہ العصر	سورہ العصر
۸۸۱	تفسیر سورہ الحمزہ	سورہ الهمزة
۸۸۱	تفسیر سورہ فیل	سورہ فیل
۸۸۱	تفسیر سورہ قریش	سورہ قریش

۸۸۱	تفسیر سورۃ ماعون	سورۃ ماعون
۸۸۱	تفسیر سورۃ کوثر	باب: وَمِنْ سُورَةِ الْكُوثَرِ
۸۸۱	تفسیر سورۃ کافرون	سُورَةُ الْكَافِرُونَ
۸۸۲	تفسیر سورۃ فتح	باب: وَمِنْ سُورَةِ الْفَتْحِ
۸۸۲	تفسیر سورۃ لہب	باب: وَمِنْ سُورَةِ قَبَبْ
۸۸۳	تفسیر سورۃ اخلاص	باب: وَمِنْ سُورَةِ الْاِخْلَاصِ
۸۸۳	تفسیر سورۃ معوذتین	باب: وَمِنْ سُورَةِ الْمُعَوِّذَتَيْنِ
		باب: فی قصۃ خلق آدم وبدء التسليم
۸۸۵		والشمسیت وجحدہ وجحد ذریئہ
۸۸۷		باب: فی حکمۃ خلق الجبال فی الارض
		لتقر بعد میدھا

دعاؤں کے بیان میں

احادیث شنی أبواب الدعوات

۸۸۸	دعا کی فضیلت	بَابُ : مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الدَّعَاءِ
۸۸۹	دعا عبادت کا مغز ہے	بَابُ مِنْهُ
۸۸۹	جو اللہ تعالیٰ سے سوال نہیں کرتا اللہ تعالیٰ اس پر غصہ ہوتا ہے	بَابُ مِنْهُ ((من لم يسأل الله يغضب عليه))
	ذکر تمہارے اعمال میں زیادہ بہتر ہے اور تمہارے مالک کے نزدیک	باب منه (كون الزكر خيرا عمالكم وازكاها عند مليككم)
۸۸۹	زیادہ پاکیزہ ہے	بَابُ : مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الذِّكْرِ
۸۹۰	ذکر کی فضیلت کے بیان میں	بَابُ مِنْهُ : فِي أَنْ ذَاكَرَ اللَّهِ كَثِيرًا أَفْضَلُ مِنْ
	کثرت سے اللہ کا ذکر کرنے والا اللہ کے رستے میں جہاد کرنے والے	الغازي سبيل الله
۸۹۰	سے افضل ہے	بَابُ مِنْهُ
۸۹۱	اسی بیان میں	بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْقَوْمِ يَجْلِسُونَ فَيَذْكُرُونَ
	مجلس ذکر کی فضیلت کے بیان میں	اللَّهُ مَا لَهُمْ مِنَ الْفَضْلِ
۸۹۱		بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْقَوْمِ يَجْلِسُونَ وَلَا يَذْكُرُونَ اللَّهَ
۸۹۳	جس مجلس میں اللہ تعالیٰ ذکر نہ ہو اس کی مذمت کے بیان میں	بَابُ : مَا جَاءَ أَنَّ دَعْوَةَ الْمُسْلِمِ مُسْتَجَابَةٌ
۸۹۳	اس بیان میں کہ مسلمان کی دعا قبول ہے	

- ۸۹۳ اس بیان میں کہ دعا کرنے والا پہلے اپنے لیے دعا کرے ۸۹۳
- ۸۹۵ دعا کے وقت ہاتھ اٹھانے کے بیان میں ۸۹۵
- ۸۹۵ دعا میں جو جلدی کرتا ہے اس کے بیان میں ۸۹۵
- ۸۹۵ صبح اور شام کی دعا کے بیان میں ۸۹۵
- ۸۹۷ ۸۹۷
- ۸۹۸ سب استغفاروں کی سردار ۸۹۸
- ۸۹۹ سوتے وقت پڑھنے والی دعاؤں کے بیان میں ۸۹۹
- ۹۰۰ ۹۰۰
- ۹۰۱ ۹۰۱
- ۹۰۱ ۹۰۱
- ۹۰۲ ۹۰۲
- ۹۰۳ سوتے وقت کچھ قرآن پڑھنے کی فضیلت کے بیان میں ۹۰۳
- ۹۰۳ سورۃ کافرون اور سجدہ اور ملک اور زمر اور بنی اسرائیل اور مسحات کا پڑھنا ۹۰۳
- ۹۰۳ والملك والزمر وبنی اسرائیل والمسحات ۹۰۳
- ۹۰۳ باب منہ: دعاء: ((اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْبَاقَاتِ فِي الْأُمُورِ.....)) ۹۰۳
- ۹۰۵ ۹۰۵
- ۹۰۶ سوتے وقت تسبیح و تکبیر اور تحمید کے بیان میں ۹۰۶
- ۹۰۸ نمازوں کے بعد اور سوتے وقت تسبیح، تحمید اور تکبیر کی فضیلت ۹۰۸
- ۹۱۰ رات کو آنکھ کھل جانے پر پڑھی جانے والی دعا ۹۱۰
- بَابُ : مَا جَاءَ أَنَّ الدَّاعِيَ يَبْدَأُ بِنَفْسِهِ ۸۹۳
- بَابُ : مَا جَاءَ فِي رَفْعِ الْأَيْدِي عِنْدَ الدُّعَاءِ ۸۹۵
- بَابُ : مَا جَاءَ فِي مَنْ يَسْتَعِجِلُ فِي دُعَائِهِ ۸۹۵
- بَابُ : مَا جَاءَ فِي الدُّعَاءِ إِذَا أَصْبَحَ وَإِذَا أَمْسَى ۸۹۵
- بَابُ مِنْهُ: دعاء: ((اللَّهُمَّ عَالِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَاطِرَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ...)) ۸۹۷
- بَابُ مِنْهُ: دعاء سيد الاستغفار ۸۹۸
- بَابُ : مَا جَاءَ فِي الدُّعَاءِ إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ ۸۹۹
- بَابُ مِنْهُ: دعاء: ((أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ)) ۹۰۰
- بَابُ مِنْهُ: دعاء: ((اللَّهُمَّ قِنِي عَذَابَكَ يَوْمَ تَجْمَعُ عِبَادَكَ)) ۹۰۱
- بَابُ مِنْهُ: دعاء: اللَّهُمَّ رَبَّ السَّمَاوَاتِ وَرَبَّ الْأَرْضِينَ.....)) ۹۰۱
- بَابُ مِنْهُ: دعاء: ((بِاسْمِكَ رَبِّي وَضَعْتُ جَنْبِي.....)) ۹۰۲
- بَابُ : مَا جَاءَ فِي مَنْ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ عِنْدَ الْمَنَامِ ۹۰۳
- بَابُ مِنْهُ: [في قراءة سور: الكافرون والسجدة والملك والزمر وبنی اسرائیل والمسحات] ۹۰۳
- باب منہ: دعاء: ((اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْبَاقَاتِ فِي الْأُمُورِ.....)) ۹۰۳
- بَابُ : مَا جَاءَ فِي التَّسْبِيحِ وَالتَّكْبِيرِ وَالتَّحْمِيدِ عِنْدَ الْمَنَامِ ۹۰۶
- بَابُ مِنْهُ: في فضل التسبيح و التحميد والتكبير في دبر الصلوات وعند النوم ۹۰۸
- بَابُ : مَا جَاءَ فِي الدُّعَاءِ إِذَا انْتَبَهَ مِنَ اللَّيْلِ ۹۱۰

فہرست مضامین

۹۱۰	بَابُ مِنْهُ: دعاء: ((الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَحْيَا نَفْسِي...))
۹۱۰	تہجد کے وقت اٹھنے کی دعاؤں کے بیان میں	بَابُ: مَا جَاءَ مَا يَقُولُ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ إِلَى الصَّلَاةِ
	اے اللہ مانگتا ہوں میں تجھ سے ایسی رحمت تیرے پاس کی...	بَابُ مِنْهُ: دعاء: ((اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ رَحْمَةً مِنْ عِنْدِكَ))
۹۱۱	
۹۱۳	تہجد نماز شروع کرتے وقت کی دعاؤں کا بیان	بَابُ: مَا جَاءَ فِي الدُّعَاءِ عِنْدَ افْتِتَاحِ الصَّلَاةِ بِاللَّيْلِ
	متوجہ کیا میں نے اپنے چہرہ کو اس کی طرف جس نے پیدا کیا آسمانوں کو	بَابُ مِنْهُ: دعاء: ((وَجْهْتُ وَجْهِي لِلَّذِي فَطَرَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ...))
۹۱۴	اور زمینوں کو	
۹۱۸	سجدہ تلاوت کی دعاؤں کے بیان میں	بَابُ: مَا جَاءَ مَا يَقُولُ فِي سُجُودِ الْقُرْآنِ
۹۲۰	اس بیان میں کہ گھر سے نکلتے وقت کیا کہے	بَابُ: مَا يَقُولُ إِذَا خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ
۹۲۰	دوسرا اسی بیان میں	بَابُ مِنْهُ
۹۲۱	بازار میں داخل ہوتے وقت پڑنے کی دعا کا بیان	بَابُ: مَا يَقُولُ إِذَا دَخَلَ السُّوقَ
۹۲۲	جب بندہ بیمار ہو تو کیا دعا پڑھے	بَابُ: مَا جَاءَ مَا يَقُولُ الْعَبْدُ إِذَا مَرَضَ
۹۲۳	اس بیان میں کہ جب کسی مصیبت زدہ کو دیکھے تو کیا کہے	بَابُ: مَا جَاءَ مَا يَقُولُ إِذَا رَأَى مُبْتَلًى
۹۲۴	مجلس سے اٹھتے وقت کی دعا	بَابُ: مَا يَقُولُ إِذَا قَامَ مِنْ مَجْلِسِهِ
۹۲۴	پریشانی کے وقت کی دعا کا بیان	بَابُ: مَا جَاءَ مَا يَقُولُ عِنْدَ الْكَرْبِ
۹۲۵	اس بیان میں کہ جب کسی جگہ اترے تو کیا دعا پڑھے	بَابُ: مَا جَاءَ مَا يَقُولُ إِذَا نَزَلَ مِنْزِلًا
۹۲۶	اس بیان میں کہ سفر میں جاتے وقت کیا دعا پڑھے	بَابُ: مَا يَقُولُ إِذَا خَرَجَ مُسَافِرًا
۹۲۷	اس بیان میں کہ سفر سے واپسی کیا کہے	بَابُ: مَا يَقُولُ إِذَا رَجَعَ مِنْ سَفَرِهِ
۹۲۸	اسی بیان میں	بَابُ مِنْهُ
۹۲۸	اس بیان میں کہ کسی کو رخصت کرتے وقت کیا کہے	بَابُ: مَا يَقُولُ إِذَا وَدَّعَ إِنْسَانًا
۹۲۹	اسی بیان میں	بَابُ مِنْهُ
۹۲۹	اسی بیان میں	بَابُ مِنْهُ
۹۲۹	اس بیان میں کہ جب سواری پر سوار ہو تو کیا دعا پڑھے	بَابُ: مَا جَاءَ مَا يَقُولُ إِذَا رَكِبَ دَابَّةً
۹۳۱	مسافر کی دعا مقبول ہونے کے بیان میں	بَابُ: مَا ذُكِرَ فِي دَعْوَةِ الْمُسَافِرِ
۹۳۱	آندھی کے وقت پڑھنے کی دعا کے بیان میں	بَابُ: مَا يَقُولُ إِذَا هَاجَتِ الرِّيحُ

- ۹۳۲..... اس بیان میں کہ جب بادل کی گرج سننے تو کیا دعا پڑھے ۹۳۲
- چاند دیکھنے کی دعا کے بیان میں ۹۳۲
- غصہ کے وقت کیا کہے ۹۳۳
- اس بیان میں کہ جب کوئی برا خواب دیکھے تو کیا کہے ۹۳۳
- اس بیان میں کہ جب کوئی نیا پھل دیکھے تو کیا کہے ۹۳۳
- اس بیان میں کہ جب کھانا کھائے تو کیا کہے ۹۳۳
- اس بیان میں کہ جب کھانے سے فارغ ہوئے تو کیا دعا پڑھے ۹۳۵
- اس بیان میں کہ جب گدھے کی آواز سننے تو کیا دعا پڑھے ۹۳۶
- تبیخ اور تکبیر اور تہلیل اور تحمید کی فضیلت کے بیان میں ۹۳۷
- جنت کی کاشت کاری سبحان اللہ، الحمد للہ ہے ۹۳۸
- ۹۳۸
- سبحان اللہ و بحمدہ کے فضائل ۹۳۹
- سومرتیہ سبحان اللہ و بحمدہ کا ذکر کرنا ۹۴۰
- تبیخ، تحمید، تہلیل اور تکبیر کا اجر و ثواب ۹۴۱
- ۹۴۱
- جس کلمہ توحید میں ((الہا واحد صمدا.....)) کے الفاظ ہوں اس کا اجر ۹۴۲
- ۹۴۲
- باب: مَا يَقُولُ إِذَا سَمِعَ الرَّعْدَ ۹۴۳
- باب: مَا يَقُولُ إِذَا رَأَى رُؤْيَا يَكْرَهُهَا ۹۴۳
- باب: مَا يَقُولُ إِذَا رَأَى الْبَاكُورَةَ مِنَ الْفَمْرِ ۹۴۳
- باب: مَا يَقُولُ إِذَا أَكَلَ طَعَامًا ۹۴۳
- باب: مَا يَقُولُ إِذَا فَرَغَ مِنَ الطَّعَامِ ۹۴۳
- باب: مَا يَقُولُ إِذَا سَمِعَ نَهْيَ الْجَمَارِ ۹۴۳
- باب: مَا جَاءَ فِي فَضْلِ التَّسْبِيحِ وَالتَّكْبِيرِ وَالتَّهْلِيلِ وَالتَّحْمِيدِ ۹۴۳
- باب: فِي أَنْ غَرَسَ الْجَنَّةَ: سُبْحَانَ اللَّهِ ۹۴۳
- الحمد لله ۹۴۳
- باب: فِي فَضَائِلِ: ((سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ.....)) ۹۴۳
- باب: فِي ذِكْرِ: سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ مِائَةَ مَرَّةٍ ۹۴۳
- باب: فِي ثَوَابِ التَّسْبِيحِ وَالتَّحْمِيدِ وَالتَّهْلِيلِ وَالتَّكْبِيرِ ۹۴۳
- باب: فِي ثَوَابِ كَلِمَةِ التَّوْحِيدِ الَّتِي فِيهَا: ' ۹۴۳
- ((الها واحد أحدا صمدا.....)) ۹۴۳
- باب: مَا جَاءَ فِي جَمَاعِ الدَّعَوَاتِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ جَامِعَ دَعَاؤِ كَيْفِ ۹۴۳
- باب: فِي إِجَابِ الدَّعَاءِ بِتَقْدِيمِ الْحَمْدِ وَالنَّشَاءِ ۹۴۳
- وَالصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ قَلْبُهُ ۹۴۳
- باب: دَعَاءُ: اللَّهُمَّ عَافِنِي فِي جَسَدِي ۹۴۳
- باب: الدَّعَاءُ الَّذِي عَلَّمَهَا فَاطِمَةُ حِينَ سَأَلَتْهُ النَّخَامَ ۹۴۳
- آپ سے خادم کا مطالعہ کیا ۹۴۳
- باب: دَعَاءُ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُكَ مِنْ قَلْبٍ لَا يَخْشَعُ ۹۴۳
- دعا: اے اللہ! مجھے میرے جسم میں عافیت عطا فرما ۹۴۳
- وہ دعا جو نبی ﷺ نے فاطمہ رضی اللہ عنہا کو اس وقت سکھائی تھی جب انہوں نے ۹۴۳
- آپ سے خادم کا مطالعہ کیا ۹۴۳
- دعا: اے اللہ! بے شک میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس دل سے جو ۹۴۳

32

Download all kinds of Books Free.

فہرست مضامین

- باب: دعاء عرفہ: ((اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ.....)) عرفہ کی دعا: اے اللہ! تمام تعریفیں تیرے لیے ہیں ہیں..... ۹۶۷
- باب: دعاء: ((اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا سَأَلْتَ نَبِيَّكَ مُحَمَّدًا)) دعا: اے اللہ! ہم تجھ سے ہر اس خیر کا سوال کرتے ہیں جس کا تیرے نبی محمد ﷺ نے سوال کیا..... ۹۶۸
- باب: دعاء: ((يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوبِ.....)) دعا: اے دلوں کے پھیرنے والے..... ۹۶۸
- باب: دعاء دفع الارق ((اللَّهُمَّ رَبَّ السَّمَوَاتِ.....)) خوف یا وسوسہ دور کرنے کی دعا ”اللھم رب السماوات“..... ۹۶۹
- باب: قول ((يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ..... وَالْأَطْلُؤَا بِيَاذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ)) قول: اے زندہ قائم رکھنے والے..... اور لازم پکڑو تم یا ذا الجلال والاكرام کو..... ۹۷۰
- باب: فضل من اوى الى فراشه طاهرا يذكر الله جو جائے اپنے بستر پر طہارت کے ساتھ اور یاد کرتا رہے اللہ تعالیٰ کو اس کی فضیلت..... ۹۷۰
- باب: دعاء علمها ابا بکر..... دعا جو آپ ﷺ نے ابو بکر رضی اللہ عنہ کو سکھائی..... ۹۷۲
- باب: ((لَا أَحَدٌ غَيْرُكَ مِنَ اللَّهِ.....)) اللہ تعالیٰ سے بڑھ کر کوئی غیرت والا نہیں..... ۹۷۳
- باب: ((اللَّهُمَّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي ظُلْمًا كَبِيرًا.....)) دعا: اے اللہ! میں نے ظلم کیا اپنی جان پر بہت..... ۹۷۳
- باب: فی تساقط الذنوب گناہوں کو چھاڑ دینے والے کلمات..... ۹۷۴
- باب: مَا جَاءَ فِي فَضْلِ التَّوْبَةِ وَالْإِسْتِغْفَارِ وَمَا دُكِرَ مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ لِعِبَادِهِ توبہ اور استغفار کی فضیلت کے بیان میں اور اللہ تعالیٰ کی رحمت کا اپنے بندوں پر..... ۹۷۵
- باب: ((خَلَقَ اللَّهُ مَائَةَ رَحْمَةٍ)) اللہ تعالیٰ نے سو رحمتوں کو پیدا کیا..... ۹۷۹
- باب: ((رَغِمَ أَنْفُ رَجُلٍ ذُكِرَتْ عِنْدَهُ.....)) اس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے پاس میرا ذکر ہو..... ۹۸۱
- باب: دعا ((اللهم برد قلبي.....)) دعا: اے اللہ میرے دل کو ٹھنڈا کر دے..... ۹۸۲
- باب: ((رَبِّ أَعْنِي وَلَا تَعْنِ عَلَيَّ.....)) اے اللہ! مدد کر میری اور نہ مدد کر کسی کی میرے اوپر..... ۹۸۳
- باب: مَنْ قَالَ كَلِمَةَ التَّوْحِيدِ الْمُفْصِلَ عَشْرَ مَرَّاتٍ جو کلمہ ”لا اله الا الله“ دس بار کہے اس کی فضیلت... ۹۸۵
- باب: ((إِنَّ اللَّهَ حَبِيْبِي كَرِيْمٌ.....)) اللہ تعالیٰ حیا دار اور کریم ہے..... ۹۸۶
- أَحَادِيثُ شَتَّى..... ۹۸۷
- باب: ((سَلُّوْا اللَّهَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ.....)) مانگو اللہ تعالیٰ سے عفو اور عافیت..... ۹۸۷
- باب: ((مَا أَصْرَ مِنْ اسْتِغْفَرٍ.....)) جس نے استغفار کی اپنے گناہ پر اس نے اصرار نہ کیا..... ۹۸۷
- باب: فی دعاء المريض مریض کی دعا کے بیان میں..... ۹۹۰

فہرست مضامین

جلد دوم

- باب: فی دعاء الوتر ۹۹۰
- باب: فی دُعَاءِ النَّبِيِّ ﷺ وَتَعَوُّذِهِ فِي ذُبْرِ كُلِّ صَلَاةٍ ۹۹۱
- باب: فی دعاء الحفظ ۹۹۲
- باب: فی انتظار الفرج و غیر ذلک ۹۹۳
- باب: الدعاء عند النوم ۹۹۶
- باب: فی دعاء الضیف ۹۹۷
- باب: فی فضل لا حول ولا قوة الا بالله ۱۰۰۰
- باب: فی فضل التَّسْبِيحِ وَالتَّهْلِيلِ وَالتَّقْدِيسِ ۱۰۰۰
- باب: فی دعاء یوم عرفة ۱۰۰۱
- باب: دعاء: ((اللَّهُمَّ اجْعَلْ سِرِّي خَيْرًا مِنْ عَلَانِيَتِي)) ۱۰۰۱
- باب: دعاء: ((يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوبِ ثَبِّتْ قَلْبِي...)) ۱۰۰۲
- باب: فی الرقية إذا اشتلی ۱۰۰۲
- باب: دعاء ام سلمة ۱۰۰۳
- باب: اَيُّ الْكَلَامِ اَحَبُّ اِلَى اللَّهِ ۱۰۰۳
- باب: فی الْعَفْوِ وَالْعَافِيَةِ ۱۰۰۵
- باب: ماجاء ان لله ملائكة سياحين فی الارض ۱۰۰۷
- باب: فضل لا حول ولا قوة الا بالله ۱۰۰۸
- باب: فی حسن الظن بالله عزوجل ۱۰۰۹
- باب: فی الاستعاذه ۱۰۱۰
- باب: فی فضیلت کے بیان میں ۱۰۱۳
- باب: فی پیدائش کے بیان میں ۱۰۲۰
- باب: ابتداء نبوت کے بیان میں ۱۰۲۱

(المعجم ۷۶) ابواب المناقب ع. رسول الله ﷺ (تحفة ۷۲) فضیلتوں کے بیانات میں

- باب: مَا جَاءَ فِي فَضْلِ النَّبِيِّ ﷺ ۱۰۱۳
- باب: مَا جَاءَ فِي مِلَادِ النَّبِيِّ ﷺ ۱۰۲۰
- باب: مَا جَاءَ فِي بَدْءِ نُبُوَّةِ النَّبِيِّ ﷺ ۱۰۲۱

فہرست مضامین

جلد دوم

- ❶ باب : مَا جَاءَ فِي مَبْعَثِ النَّبِيِّ ﷺ وَأَيْنُ كَمْ
كَانَ حِينَ بُعِثَ
..... ۱۰۲۴
- ❷ باب : مَا جَاءَ فِي آيَاتِ نُبُوَةِ النَّبِيِّ ﷺ وَمَا
قَدْ خَصَّهُ اللَّهُ بِهِ
..... ۱۰۲۳
- ❸ باب : فِي قَوْلِ عَلِيٍّ فِي اسْتِقْبَالِ كُلِّ جَبَلٍ وَ
شَجَرٍ النَّبِيَّ بِالتَّسْلِيمِ
..... ۱۰۲۳
- ❹ باب : مَا جَاءَ كَيْفَ يَنْزِلُ الْوَحْيُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ
..... ۱۰۲۸
- ❺ باب : مَا جَاءَ فِي صِفَةِ النَّبِيِّ ﷺ
..... ۱۰۲۹
- ❻ باب : قَوْلُ عَائِشَةَ: كَأَنَّ يَتَكَلَّمُ بِكَلَامِ يَسِيئَةٍ
فَضْلٌ.....
..... ۱۰۳۱
- ❼ باب : قَوْلُ ابْنِ جُرَاجٍ: مَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَكْثَرَ تَبَسُّمًا.....
..... ۱۰۳۲
- ❽ باب : مَا جَاءَ فِي خَاتَمِ النُّبُوَةِ
..... ۱۰۳۲
- ❾ باب : قَوْلُ ابْنِ سَمُرَةَ: كَانَ فِي سَاقِ
رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حُمُوشَةٌ.....
..... ۱۰۳۳
- ❿ باب : مَا جَاءَ فِي سِنِّ النَّبِيِّ ﷺ وَأَيْنُ كَمْ
كَانَ حِينَ مَاتَ
..... ۱۰۳۵
- ⓫ باب : مَنَاقِبُ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ ﷺ وَاسْمُهُ
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَانَ وَلَقَبُهُ عَتِيقٌ
..... ۱۰۳۶
- ⓬ باب : ((لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا لَا تَتَّخِذُ
أَبَا بَكْرٍ خَلِيلًا))
..... ۱۰۳۷
- ⓭ باب : ((اَقْتُلُوا بِاللَّيْنِ مَنْ بَعْدِي أَبِي بَكْرٍ وَ عُمَرُ))
..... ۱۰۴۰
- ⓮ مَنَاقِبُ أَبِي حَفْصٍ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ﷺ
..... ۱۰۵۲
- ⓯ باب : مَنَاقِبُ عُفْمَانَ بْنِ عَفَّانَ ﷺ وَلَهُ كُتَيْبَانِ
يُقَالُ أَبُو عُمَرُو وَأَبُو عَبْدِ اللَّهِ
..... ۱۰۶۱
- نبی ﷺ کی بعثت کے بیان میں اور آپ کی عمر اس وقت کتنی تھی
..... ۱۰۲۴
- نبی ﷺ کے معجزات اور خصوصیات کے بیان میں
..... ۱۰۲۳
- ہر پہاڑ اور درخت کے نبی ﷺ کا سلام کے ساتھ استقبال کرنے کے
بارے میں علی رضی اللہ عنہ کا قول ۱۰۲۳
- نزول وحی کی کیفیت کے بیان میں ۱۰۲۸
- نبی ﷺ کی صفات کے بیان میں ۱۰۲۹
- عائشہ رضی اللہ عنہا کا قول کہ نبی ﷺ ایسی گفتگو کرے جیسے خوب واضح فرماتے
..... ۱۰۳۱
- ابن جریر رضی اللہ عنہ کا قول کہ میں نے کسی کو بھی زیادہ مسکراتے نہیں دیکھا
..... ۱۰۳۲
- مہر نبوت کے بیان میں ۱۰۳۲
- ابن سمرہ رضی اللہ عنہ کا قول کہ رسول اللہ ﷺ کی دونوں پنڈلیوں میں باریکی
تھی ۱۰۳۳
- نبی ﷺ کی وفات کے وقت عمر کے بیان میں
..... ۱۰۳۵
- ابو بکر رضی اللہ عنہ صدیق رضی اللہ عنہ کے مناقب ان کا نام عبداللہ بن عثمان اور لقب
عتیق ہے ۱۰۳۶
- اگر میں کسی کو دوست بناتا تو ابو بکر رضی اللہ عنہ کو بناتا
..... ۱۰۳۷
- پیروی کرو میرے بعد ابو بکر رضی اللہ عنہ و عمر کی ۱۰۴۰
- مناقب ابو حفص عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ ۱۰۵۲
- مناقب عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے اور ان کی دو کھیتیں ہیں ابو عمرو اور
ابو عبداللہ ۱۰۶۱

- ۱۰۶۱ مناقب علی ابن طالب رضی اللہ عنہ باب: مَنَاقِبُ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ۞ يُقَالُ: ۞
 ۱۰۷۲ وَلَهُ كُتَيْبَانِ: أَبُو تَرَابٍ وَأَبُو الْحَسَنِ
 انصار کا قول کہ ہم لوگ پہنچاتے ہیں منافقین کو کہ وہ عداوت رکھتے ہیں باب: قول الأنصار: كنا لنعرف المنافقين
 ۱۰۷۵ علی بن ابی طالب یغضهم علی بن ابی طالب
 ۱۰۸۵ مناقب طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ باب: مَنَاقِبُ أَبِي مُحَمَّدٍ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ۞
 ۱۰۸۷ مناقب زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ باب: مَنَاقِبُ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ ۞
 ۱۰۸۷ ہر نبی کے حواری ہیں باب: ((ان لكل نبي حواریا...))
 مناقب عبدالرحمن بن عوف بن عبدعوف زہری رضی اللہ عنہ باب: مَنَاقِبُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ بْنِ عَبْدِ
 ۱۰۸۹ عوف الزہری
 ۱۰۹۲ مناقب ابی اسحاق سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ باب: مَنَاقِبُ أَبِي إِسْحَاقَ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ ۞
 ۱۰۹۲ وَأَسْمُهُ أَبِي وَقَّاصٍ مَالِكُ بْنُ وَهَبٍ
 ۱۰۹۳ مناقب ابی العور سعید بن عزیر رضی اللہ عنہ باب: مَنَاقِبُ أَبِي الْأَعْوَرِ
 ۱۰۹۳ وَأَسْمُهُ: سَعِيدُ بْنُ زَيْدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ نُفَيْلٍ ۞
 ۱۰۹۵ مناقب ابو عبیدہ عامر بن جراح رضی اللہ عنہ باب: مَنَاقِبُ أَبِي عُيَيْدَةَ عَامِرِ بْنِ الْجَرَّاحِ ۞
 مناقب عباس رضی اللہ عنہ کے اور کنیت ان کی ابو الفضل ہے اور وہ چچا ہیں باب: مَنَاقِبُ أَبِي الْفَضْلِ عَمِّ النَّبِيِّ ۞ وَهُوَ
 ۱۰۹۶ نبی ﷺ کے بیٹے ہیں عبدالمطلب کے الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ ۞
 ۱۰۹۷ مناقب برادر علی جعفر بن ابی طالب کے رضی اللہ عنہ باب: مَنَاقِبُ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ۞
 ابو محمد حسن بن علی بن ابی طالب اور حسین بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ باب: مَنَاقِبُ أَبِي مُحَمَّدٍ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ
 ۱۰۹۹ کے مناقب ابی طالب رضی اللہ عنہ ابْنِ أَبِي طَالِبٍ وَالْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ۞
 ۱۱۰۵ نبی ﷺ کے اہل بیت کے مناقب باب: مَنَاقِبُ أَهْلِ بَيْتِ النَّبِيِّ ۞
 مناقب معاذ بن جبل اور زید بن ثابت اور ابی بن کعب اور عبیدہ بن باب: مَنَاقِبُ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ وَزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ
 ۱۱۰۸ جراح رضی اللہ عنہ وَأَبِي بِنِ كَعْبٍ وَعُيَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ
 مناقب سلمان فارسی رضی اللہ عنہ باب: مَنَاقِبُ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ ۞
 ۱۱۱۱ مناقب عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ باب: مَنَاقِبُ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ وَكُتَيْبَةَ أَبُو الْيُقْطَانِصِ
 ۱۱۱۲ مناقب ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ باب: مَنَاقِبُ أَبِي ذَرِّ الْغِفَارِيِّ ۞

باب: مناقب عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ ﷺ	مناقب عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کے	۱۱۱۳
باب: مناقب عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ ﷺ		۱۱۱۵
باب: مناقب حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ ﷺ	مناقب حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کے	۱۱۱۸
باب: مناقب زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ ﷺ	مناقب زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کے	۱۱۱۸
باب: مناقب أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ ﷺ	مناقب اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کے	۱۱۲۰
باب: مناقب جُرَيْجِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْجَلِّيِّ ﷺ	مناقب جریر بن عبد اللہ الجلی رضی اللہ عنہ کے	۱۱۲۲
باب: مناقب عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْعَبَّاسِ ﷺ	مناقب عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے	۱۱۲۲
باب: مناقب عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا	مناقب عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے	۱۱۲۳
باب: مناقب لعبد الله بن الزبير ﷺ	مناقب عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے	۱۱۲۳
باب: مناقب أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ	مناقب انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے	۱۱۲۴
باب: مناقب أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ	مناقب ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے	۱۱۲۶
باب: مناقب مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ ﷺ	مناقب معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ کے	۱۱۲۹
باب: مناقب عُمَرُو بْنِ الْعَاصِ ﷺ	مناقب عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کے	۱۱۳۰
باب: مناقب خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ ﷺ	مناقب خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے	۱۱۳۱
باب: مناقب سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ ﷺ	مناقب سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے	۱۱۳۱
باب: مناقب قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ بْنِ عَبَادَةَ ﷺ	مناقب قیس بن سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کے	۱۱۳۳
باب: مناقب جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا	مناقب جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما کے	۱۱۳۳
باب: مناقب مُصْعَبِ بْنِ عُمَيْرٍ ﷺ	مناقب مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کے	۱۱۳۴
باب: مناقب الْبَرَاءِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ	مناقب براء بن مالک رضی اللہ عنہ کے	۱۱۳۴
باب: مناقب أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ ﷺ	مناقب ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے	۱۱۳۵
باب: مناقب سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ ﷺ	مناقب سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کے	۱۱۳۵
باب: مَا جَاءَ فِي فَضْلِ مَنْ رَأَى النَّبِيَّ أَوْ صَحْبَهُ	صحابہ رضی اللہ عنہم کی فضیلت کے بیان میں	۱۱۳۶
باب: مَا جَاءَ فِي فَضْلِ مَنْ بَاعَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ	بیعت رضوان والوں کی فضیلت کے بیان میں	۱۱۳۸
باب: فَيَمُنْ سَبَّ أَصْحَابَ النَّبِيِّ ﷺ	نبی ﷺ کے صحابہ کو جو برا بھلا کہے اس کے بیان میں	۱۱۳۹
باب: مَا جَاءَ فِي فَضْلِ فَاطِمَةَ [بنت محمد] رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا	سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت کے بیان میں	۱۱۴۱

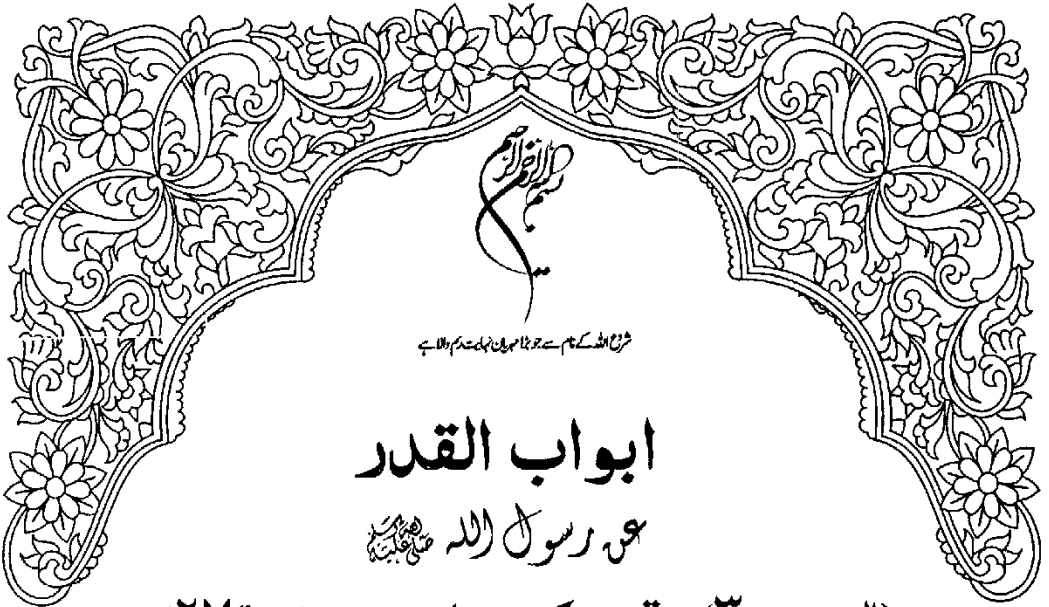
۱۱۴۴	ام المؤمنین خدیجہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت میں	باب: فی فضْلِ خَدِیجَةَ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا
۱۱۴۶	ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت میں	باب: مِنْ فَضْلِ عَائِشَةَ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا
۱۱۵۰	نبی ﷺ کی بیویوں کی فضیلت میں	باب: فی فَضْلِ اَزْوَاجِ النَّبِیِّ ﷺ
۱۱۵۳	فضیلت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی	باب: فَضْلُ اَبِی بِنِ کَعْبٍ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ
۱۱۵۵	انصار و قریش کی فضیلت میں	فی فَضْلِ الْاَنْصَارِ وَ قُرَیْشٍ
۱۱۵۹	انصار کے گھروں کی فضیلت کے بیان میں	باب: مَا جَاءَ فِی اٰی دُوْرِ الْاَنْصَارِ خَیْرٌ
۱۱۶۰	مدینہ کی فضیلت کے بیان میں	باب: مَا جَاءَ فِی فَضْلِ الْمَدِیْنَةِ
۱۱۶۳	مکہ معظمہ کی فضیلت میں	باب: فِی فَضْلِ مَكَّةَ
۱۱۶۳	عرب کی فضیلت میں	باب: فِی فَضْلِ الْعَرَبِ
۱۱۶۶	عجم کی فضیلت میں	باب: فِی فَضْلِ الْعَجَمِ
۱۱۶۷	يمن کی فضیلت میں	باب: فِی فَضْلِ الْیَمَنِ
۱۱۶۹	غفار اسلم جہینہ اور مزینہ کی فضیلتوں میں	باب: فِی غَفَارٍ وَّ اَسْلَمَ وَ جُھینَہَ وَ مَزِیْنَةَ
۱۱۷۰	ثقیف اور بنی حنیفہ کی فضیلت میں	باب: فِی ثَقِیْفٍ وَ بَنِی حَنِیْفَةَ
۱۱۷۳	يمن اور شام کی فضیلت میں	باب: فِی فَضْلِ الشَّامِ وَ الْیَمَنِ

(المعجم ۴۷) ابواب العلل عن رسول اللہ ﷺ (تحفة ۴۳) راویوں کے بیان میں

حدیث کی علتوں اور راویوں کی جرح و تعدیل کے متعلق ۱۱۷۶



ABU UMAMAH OWAIS



(المعجم ۳۰) قدر کے بیان میں (تحفة ۲۷)

مترجم: قدر بجز کمال قضا و حکم۔ اور نہایہ میں ہے کہ قدر وہ ہے جو حکم کیا باری تعالیٰ شانہ نے، اور سکون دال سے بھی آیا ہے اور لیلۃ القدر وہ رات ہے کہ جس میں حکم فرمایا اور اندازہ کیا اللہ تعالیٰ نے کاموں کا، اور بندوں کے رزق و عمر اور خیر و شر کا۔ اور صراح میں ہے کہ قدر اندازہ کیا ہوا اللہ تعالیٰ کا بندہ کے اوپر حکم ہے اور اس عبارت سے ظاہر ہوا کہ قضا و قدر دونوں کے ایک ہی معنی ہیں اور کبھی دونوں میں فرق کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ قضا حکم ازلی ہے اور قدر وقوع اس کا اور اس معنی سے قضا سابق ہوئی قدر پر جیسا کہ فرمایا ﴿يَسْمُحُوا اللَّهَ مَا يَشَاءُ وَيُنَبِّئُ وَعِنْدَهُ أُمُّ الْكِتَابِ مَحْوُ﴾ اثبات عبارت ہے قدر سے، اور عندہ ام الكتاب میں اشارہ ہے طرف قضا کی اور اس کے برعکس بھی اطلاق ہوتا ہے ایمان قدر پر لانے سے یہ مراد ہے کہ یقین لریں، ہم کہ جو کچھ عالم میں واقع ہوتا ہے خیر و شر سے یا افعال سے بندوں کے، اور سوا اس کے اور چیزوں سے سب تقدیر الہی سے ہے، اور پروردگار تعالیٰ شانہ نے کائنات کو ازل میں اندازہ کر رکھا تھا اور کوئی ذرہ اس کی تقدیر اور اندازہ سے باہر نہیں اور باوجود اس کے بندوں کو اپنے کام میں اختیار بھی ہے کہ ثواب و عقاب اسی پر مرتب ہوتا ہے، اور تقدیر اور اختیار کے جمع ہونے میں جو اشکال ہے وہ کتب کلامیہ میں مذکور ہے اور جس کا جاننا یہاں ضرور ہے وہ اتنا ہے کہ آدمی میں ایک صفت ہے کہ اسے اختیار کہتے ہیں کہ دیدہ و دانستہ ایک فعل کو اس کے ترک پر اختیار کرتا ہے اور کبھی اس کے ترک کو فعل پر ترجیح دیتا ہے، بخلاف حرکت مرتش کے کہ اصلاً اس میں اختیار نہیں ہے پس مذہب

جبر یہ کہہ سکتے ہیں حرکات آدمی کے مثل حرکات جماد کے ہے باطل ہے اور یہ خود مشاہدے سے بھی معلوم ہوا، اور کتاب وسنت کی گواہی سے بھی ثابت ہوا کہ ہر چیز کا ازل میں اندازہ ہوا ہے۔ اور ہر چیز ارادہ اور مشیت الہی سے ظہور میں آئی ہے اور اس سے مذہب قدریوں کا کہہ سکتے ہیں آدمی اپنے افعال کا آپ خالق ہے باطل ہو گیا پس حقیقت میں حال درمیان قدر و جبر کے ہے، جیسا کہ امام عارفین ابو عبد اللہ جعفر صادق رحمہ اللہ فرماتے ہیں لَا جَبْرَ وَلَا قَدَرَ وَلَكِنْ أَمْرَيْنِ أَمْرَيْنِ اور حقیقت میں اللہ تعالیٰ نے خلق و ایجاد اشیاء میں اسباب و شرائط بطریق جریان عادت کے پیدا کیے ہیں جیسے کہ آگ جلانے کو پانی، بجھانے کو اور کھانا کھانے کو، اور تلوار سراڑانے کو یہ سب اس کی خلق و ایجاد سے ہے لیکن اس میں اسباب کو بھی دخل ہے پھر جب چاہے بغیر اسباب کے بھی جسے چاہے پیدا کر دے اور چاہے تو باوجود جمعیت اسباب کے ایجاد نہ کرے آدمی اور قصد اور اختیار اس کا سبب ہے اللہ تعالیٰ کے افعال پیدا کرنے کا اور پیدا کرنے والا وہی ہے ہر چیز کا اور جو اسباب و مسببات اور شرائط اور مشروطات کا سبب اس کے حیثہ قضا و قدر میں داخل ہے اور اس کے قضا و قدر سے منافات نہیں رکھتا اور امر و نبی کا مبنی ربوبیت و عبودیت پر ہے اور ثواب و عقاب تصرف اس کا ہے اپنے ملک میں مَنْ يَفْعَلْ مَا يَشَاءُ وَيَحْكُمُ مَا يُرِيدُ وَلَا يُسْأَلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَهُمْ يُسْأَلُونَ ہے۔ اتنی ماذکرہ الشیخ فی شرح مشکوٰۃ۔

۱۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي التَّشْدِيدِ فِي الْخَوْضِ فِي الْقَدَرِ

تقدیر میں بحث کرنے کی برائی کے بیان میں

(۲۱۳۳) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَنَحْنُ نَتَنَازَعُ فِي الْقَدَرِ فَعَضَبَ حَتَّى احْمَرَّ وَجْهُهُ حَتَّى كَانَمَا فُقِيَ فِي وَجْنَتَيْهِ الرِّمَانُ فَقَالَ ((أَبْهَذَا أَمْرُكُمْ أَمْ بِهَذَا أُرْسِلْتُ إِلَيْكُمْ؟ إِنَّمَا هَلَكْتُ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ حِينَ تَنَازَعُوا فِي هَذَا الْأَمْرِ. عَزَمْتُ عَلَيْكُمْ أَلَّا تَنَازَعُوا فِيهِ)).

(حسن - المشكاة : ۹۸، ۹۹) الظلال الحنة (۴۰۶) التعليق الرغيب (۸۱/۱ - ۸۲)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا نکلے ہمارے اوپر رسول اللہ ﷺ اور ہم بحث کر رہے تھے قدر میں، سو غصے ہو گئے آنحضرت ﷺ یہاں تک کہ سرخ ہو گیا آپ ﷺ کا منہ ایسا کہ گویا توڑا ہے آپ ﷺ کے گالوں پر انار کے دانوں کو، پھر فرمایا آپ ﷺ نے کیا اس کا حکم کیے گئے ہو تم یا میں اس واسطے بھیجا گیا ہوں تمہاری طرف سوا اس کے نہیں ہے کہ ہلاک ہوئیں ہیں تم سے اگلی تو میں جب کہ بحث کی انہوں نے اس امر میں قسم دیتا ہوں میں تم کو کہ مت بحث و تکرار کرو تم اس میں۔

فائدہ: اس باب میں عمر اور عائشہ اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم اسے مگر اسی سند سے صالح مری کی روایت سے۔ اور صالح مری کے بہت غرائب ہیں کہ وہ متفرد ہیں ان کے ساتھ۔



۲۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي حِجَاجِ آدَمَ وَمُوسَى عَلَيْهِمَا السَّلَامُ

آدم و موسیٰ علیہما السلام کے جھگڑے کا بیان

(۲۱۳۴) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((اُحْتَجَّ آدَمُ وَمُوسَى فَقَالَ مُوسَى: يَا آدَمُ! أَنْتَ الَّذِي خَلَقَكَ اللَّهُ بِيَدِهِ وَنَفَخَ فِيكَ مِنْ رُوحِهِ، أَغَوَيْتَ النَّاسَ وَأَخْرَجْتَهُمْ مِنَ الْجَنَّةِ، قَالَ: فَقَالَ آدَمُ! أَنْتَ مُوسَى الَّذِي اصْطَفَاكَ اللَّهُ بِكَلَامِهِ، أَتَلُومُنِي عَلَى عَمَلٍ عَمِلْتَهُ كَتَبَهُ اللَّهُ عَلَيَّ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ السَّمُوتِ وَالْأَرْضَ)) قَالَ: ((فَحَجَّ آدَمُ مُوسَى)) صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِمَا. (صحيح) الظلال الحنة (۳۵۶)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا تقریر کی آدم و موسیٰ علیہما السلام نے، سو کہا موسیٰ علیہ السلام نے: اے آدم! آپ ایسے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا آپ کو اپنے ہاتھ سے اور پھونکی اپنی روح آپ میں، پھر گمراہ کیا آپ نے لوگوں کو اور نکالا ان کو جنت سے، فرمایا آپ ﷺ نے: پھر جواب دیا حضرت آدم علیہ السلام نے: کہ تم موسیٰ ہو کہ خاص کیا تم کو اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام کے واسطے کیا ملامت کرتے ہو مجھے اس عمل پر کہ کیا میں نے حالانکہ لکھ رکھا تھا اسے اللہ تعالیٰ نے مجھ پر آسمان و زمین کی پیدائش سے قبل، فرمایا آپ نے: پھر جیت گئے آدم علیہ السلام موسیٰ علیہ السلام سے تقریر میں۔

فائدہ: اس باب میں عمر اور جناب رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے۔ یعنی سلیمان کی روایت سے جو مروی ہے اعمش سے۔ اور روایت کی بعض اصحاب اعمش نے اعمش سے انہوں نے ابوصالح سے انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس کے۔ اور بعض نے سند میں یوں کہا عن الاعمش عن ابی صالح عن ابی سعید عن النبی ﷺ اور مروی ہے یہ حدیث کئی سندوں سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے روایت کی ہے نبی ﷺ سے۔

مترجم: مسلم کی روایت میں ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے حضرت آدم علیہ السلام کی تعریف میں یہ بھی کہا کہ تم کو سجدہ کیا فرشتوں نے اور بسایا اللہ تعالیٰ نے تم کو جنت میں، اور آدم علیہ السلام نے موسیٰ علیہ السلام کی تعریف میں یہ بھی کہا کہ تم وہ موسیٰ ہو کہ دی تم کو الواح کہ اس میں بیان ہے ہر چیز کا، اور قریب کیا تم کو پروردگار نے کان میں باتیں کرنے کو پھر تو نے توراۃ میں دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے اسے میری پیدائش کے کتنے سال آگے لکھا۔ کہا موسیٰ علیہ السلام نے چالیس برس، پھر فرمایا آدم علیہ السلام نے بھلا تم نے یہ بھی پڑھا اس میں وعصیٰ آدم ربہ فغوی انہوں نے کہا ہاں باقی گفتگو وہی ہے جو اوپر مذکور ہوئی۔ اتنی۔ مگر اس حدیث میں ایک اشکال ہے تقدیر اشکال یہ ہے کہ ہر فاسق و فاجر اسی طرح تقدیر کے ساتھ متمسک ہو کر کہہ سکتا ہے کہ مجھے ملامت مت کرو جو کچھ اللہ تعالیٰ نے میرے واسطے لکھا تھا وہ مجھ سے صادر ہوا اور جواب اس کا یہ ہے کہ یہ کہنے والا دار النکلیف میں ہے کہ جاری ہیں وہاں احکام تکلیف شرعیہ عقوبت زجر و توبخ سے اور اس لوم و عقوبت میں ایک فائدہ ہے اور وہ یہ ہے، کہ اس میں روکنا ہے اس عاصی کو عصیان سے اور وہ محتاج ہے زجر کا جب تک کہ

مرا نہیں جیسے محتاج ہے تریاق کا زہر کھانے کے بعد جب تک کہ مرانہیں بخلاف آدم علیہ السلام کے کہ ان سے جب یہ گفتگو ہوئی وہ خارج تھے دارالتکلیف سے اور محتاج نہ تھے زہر و قوتیخ کی بلکہ مغفور و مرحوم تھے اور کفارہ ہو چکا تھا ان کی خطا کا اب زہر کرنا ان کی خطا پر بے فائدہ ہے کہ بجز ان کے نخل اور شرمندہ کرنے کے اور کچھ حاصل نہیں، اور ظاہر ہے کہ جب وہ بھی دارالتکلیف میں تھے اس وقت متمسک اس قول کے ساتھ نہ ہوئے بلکہ عاجز اندر بنا ظلمنا انفسنا کے سوا زبان پر کچھ نہ لائے۔ اور ابوالحسن قابلی نے کہا ہے کہ ارواح دونوں کی آسمان میں جمع ہوئیں اور وہاں یہ تقریر ہوئی۔ قاضی عیاض نے کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان دونوں اشخاص کو مجتمع کر دیا ہو، اور ثابت ہے کہ لیلیۃ الاسراء میں مجتمع ہوئے انبیاء علیہم السلام آسمانوں میں اور بیت المقدس میں، اور آپ نے امامت کی ان کی نماز میں، اور احتمال ہے کہ موسیٰ علیہ السلام زندہ ہوں دارالتکلیف میں، اور آدم علیہ السلام عالم ارواح میں، اور یہ توجیہ فقیر کے نزدیک بہت پسند ہے اس لیے کہ اس صورت میں حضرت موسیٰ علیہ السلام نے مواخذہ خطا پر جو کیا یہ حق ہے دارالتکلیف کا، اور حضرت آدم علیہ السلام نے جو اپنے تئیں معذور کیا یہ حق ہے بندہ مغفور کا، اور مناسب ہے دارالسرور کے۔ (خلاصۃ مافی النودی)



۳۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الشَّقَاءِ وَالسَّعَادَةِ

بدبختی اور خوش بختی کے بیان میں

(۲۱۳۵) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ : قَالَ عُمَرُ : يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَرَأَيْتَ مَا نَعْمَلُ فِيهِ أَمْرٌ مُبْتَدَأٌ أَوْ مُبْتَدَأٌ أَوْ فِيمَا فُرِعَ مِنْهُ قَالَ : ((فِيْمَا قَدْ فُرِعَ مِنْهُ يَا ابْنَ الْخَطَابِ وَكُلُّ مُبَسَّرٍ، أَمَّا مَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ السَّعَادَةِ، فَإِنَّهُ يَعْمَلُ لِلْسَّعَادَةِ وَأَمَّا مَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الشَّقَاءِ فَإِنَّهُ يَعْمَلُ لِلشَّقَاءِ)) .

(صحیح - ظلال الجنة : ۱۶۱، ۱۶۷)

ترجمہ: روایت ہے عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ یا رسول اللہ ﷺ خبر دیجیے ہم کو کہ ہم جو عمل کرتے ہیں یہ ایک امر ہے یا ناکلا ہوا یا کہا نیا شروع ہوا یا ایک امر ہے کہ فراغت ہو چکی ہے اس سے؟ فرمایا آپ ﷺ نے: ایک امر ہے کہ فراغت ہو چکی ہے اس سے اے ابن خطاب ہر ایک پر آسان کی گئی ہے وہ چیز کہ پیدا کیا گیا ہے وہ اس کے لیے، سو جوابل سعادت سے ہے وہ عمل کرتا ہے واسطے سعادت کے، اور جوابل شقاوت سے ہے وہ عمل کرتا ہے واسطے شقاوت کے۔

فائدہ: اس باب میں علی اور حدیث بن اسید اور انس اور عمران بن حصین رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔



(۲۱۳۶) عَنْ عَلِيٍّ قَالَ : بَيْنَمَا نَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ يَنْكُثُ فِي الْأَرْضِ، إِذْ رَفَعَ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ

ثُمَّ قَالَ: ((مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا قَدْ عَلِمَ)) وَقَالَ وَكَيْفَ: ((إِلَّا قَدْ كُتِبَ مَقْعَدُهُ مِنَ النَّارِ وَمَقْعَدُهُ مِنَ الْجَنَّةِ)) قَالُوا: أَفَلَا نَتَكَلَّمُ بِأَرْسُولِ اللَّهِ؟ قَالَ: ((لَا، اْعْمَلُوا فَكُلُّ مُيسِّرٍ لِمَا خُلِقَ لَهُ)).

(صحیح) الظلال (۱۷۱) الروض (۷۰۱)

ترجمہ: روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا ایک دن ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے اور آپ ﷺ زمین میں کرید رہے تھے کہ ایک باریک آپ ﷺ نے سر اٹھایا آسمان کی طرف پھر فرمایا کوئی تم سے ایسا نہیں کہ جس کا حال معلوم نہ ہو چکا ہو یعنی مقرر ہو چکا ہے کہ وہ دوزخی ہے یا جنتی، کہا کوچ نے کوئی ایسا نہیں ہے مگر کہ لکھی ہے جگہ اس کی دوزخ سے یا جگہ اس کی جنت سے، کہا صحابہ رضی اللہ عنہم نے پھر کیا بھروسہ کریں ہم یا رسول اللہ (ﷺ) یعنی اپنی قسمت کے لکھے پر؟ فرمایا آپ ﷺ نے: نہیں عمل کرو کہ ہر ایک آسان کیا گیا ہے اس کام کے لیے جس کے لیے وہ پیدا ہوا ہے۔

فالا: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: اول روایت میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ یہ عمل جو ہم کرتے ہیں یہ ایک امر ہے یا الخ، یعنی ہمارے اعمال پہلے سے مقدر اور مکتوب ہو چکے ہیں کہ اس کے موافق ظہور میں آتے ہیں، یا اول کچھ تحریر و تقدیر نہ تھی تو آپ نے جواب دیا کہ نہیں پہلے سے مکتوب تھی اور اس کی کتابت و اندازہ اور ہر صاحب عمل کا انجام و خمیازہ مقرر ہو چکا ہے، اور دوسری روایت میں قولہ: آپ ﷺ زمین کرید رہے تھے، یعنی جیسے کوئی تفکر کی حالت میں لکڑی وغیرہ سے زمین پر کچھ نقش بناتا ہے۔ قولہ: ہر ایک آسان کیا گیا ہے، الخ۔ یعنی سعید کو اعمال صالحہ کی توفیق ہوتی ہے اور شقی کو اعمال سیئہ کی۔



۴۔ بَابُ: مَا جَاءَ أَنَّ الْأَعْمَالَ بِالْخَوَاتِيمِ

اس بیان میں کہ اعمال کا اعتبار خاتمہ پر ہے

(۲۱۳۷) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ الصَّادِقُ الْمَصْدُوقُ: ((أَنَّ أَحَدَكُمْ يُجْمَعُ خَلْقُهُ فِي بَطْنِ أُمِّهِ فِي أَرْبَعِينَ يَوْمًا ثُمَّ يَكُونُ عِلَاقَةً مِثْلَ ذَلِكَ، ثُمَّ يَكُونُ مُضْغَةً مِثْلَ ذَلِكَ، ثُمَّ يُرْسَلُ اللَّهُ إِلَيْهِ الْمَلَكُ فَيَنْفُخُ فِيهِ وَيُؤْمَرُ بِأَرْبَعٍ: يَكْتُبُ رِزْقَهُ وَاجَلَهُ وَعَمَلَهُ وَشَقِيَّ أَوْ سَعِيدَهُ، فَوَالَّذِي لَا إِلَهَ غَيْرُهُ إِنَّ أَحَدَكُمْ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ حَتَّى مَا يَكُونُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا إِلَّا ذِرَاعٌ ثُمَّ يُسَبِّقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيُخْتَمُ لَهُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ فَيَدْخُلُهَا، وَإِنْ أَحَدَكُمْ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ حَتَّى مَا يَكُونُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا إِلَّا ذِرَاعٌ، ثُمَّ يُسَبِّقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيُخْتَمُ لَهُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَيَدْخُلُهَا)). (صحیح) (ظلال الجنة (۱۷۵-۱۷۶) ارواء الغلیل (۲۱۴۳))

ترجمہ: روایت ہے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہاروایت کی ہم سے رسول اللہ ﷺ نے اور وہ سچے ہیں اور سچے کہے گئے یا سچی بات کہی گئی ان سے اور مراد اس سے وحی ہے کہ جمع کیا جاتا ہے نطفہ ایک تم میں سے ماں کے پیٹ میں چالیس دن تک، پھر ہو جاتا ہے وہ علقہ مثل اس کے، پھر ہو جاتا ہے وہ مضغہ مثل اس کے یعنی چالیس روز کے، بعد یہ حالتیں اس کی بدلتی رہتی ہیں پھر بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی طرف ایک فرشتہ، سو وہ پھونکتا ہے اس میں روح اور حکم کیا جاتا ہے اس کو چار چیزوں کا یعنی لکھتا ہے وہ رزق اس کا اور موت اس کی اور عمل اس کا اور یہ کہ وہ شقی ہے یا سعید، سقم ہے اس پروردگار کی کوئی معبود نہیں سوا اس کے کہ ایک تم میں سے کرتا ہے کام جنت والوں کے یہاں تک کہ رہ جاتا ہے اس کے اور جنت کے بیچ میں ایک ہاتھ کا فاصلہ پھر آگے بڑھتی ہے اس کی تقدیر جو لکھی تھی، سو خاتمہ کیا جاتا ہے اس کا دوزخیوں کے کام پر پھر داخل ہوتا ہے وہ اس میں، اور ایک تم میں سے عمل کرتا ہے دوزخ والوں کے یہاں تک کہ رہ جاتا اس کے اور دوزخ کے بیچ میں ایک ہاتھ، پھر آگے بڑھتی ہے اس کی تقدیر جو لکھی تھی، سو خاتمہ کیا جاتا ہے اس کا جنت والوں کے کام پر اور داخل ہوتا ہے وہ جنت میں۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے زید بن وہب سے انہوں نے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہا بیان فرمایا ہم سے رسول اللہ ﷺ نے، اور ذکر کی حدیث مثل اس کے۔ اس باب میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور انس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ سنائیں نے احمد بن حسن سے کہا سنائیں نے احمد بن حنبل سے کہتے تھے نہیں دیکھا میں نے اپنی دونوں آنکھوں سے یحییٰ بن سعید قطان کی مثل۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور روایت کی یہ شعبہ نے اور ثوری نے اعمش سے مانند اس کے۔ روایت کی ہم سے محمد بن علاء نے انہوں نے وکیع سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے زید رضی اللہ عنہ سے مانند اس کے۔



۵۔ بَابُ : مَا جَاءَ كُلُّ مَوْلُودٍ يُوَلَّدُ عَلَى الْفِطْرَةِ

اس بیان میں کہ ہر پیدا ہونے والا فطرت پر پیدا ہوتا ہے

(۳۱۳۸) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((كُلُّ مَوْلُودٍ يُوَلَّدُ عَلَى الْفِطْرَةِ فَأَبَوَاهُ يَهُودَانِهِ وَيُنَصْرَانِهِ وَيُسْرَّانِهِ)) قِيلَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ فَمَنْ هَلَكَ قَبْلَ ذَلِكَ؟ قَالَ : ((اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ بِهِ)) . (صحيح - الارواء : ۱۲۲۰)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: ہر مولود پیدا ہوتا ہے اوپر ملت اسلام کے، سوماں باپ اس کے یہودی کر دیتے ہیں، اس کو اور نصرانی کر دیتے ہیں اس کو اور مشرک کر دیتے ہیں اس کو عرض کیا یا رسول اللہ (ﷺ) جو ہلاک ہو گیا اس سے پہلے یعنی قبل بلوغ کے اور یہودی نصرانی ہونے سے پہلے؟ فرمایا: اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے اگر وہ بڑے

ہوتے تو کیا عمل کرتے۔

فائدہ : روایت کی ہم سے ابو کریم اور حسین بن حریش نے دونوں نے کعب سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابوصالح سے انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس کی معنوں میں۔ اور اس میں ملت کی جگہ فطرت کہا۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور روایت کی ہے شعبہ وغیرہ نے اعمش سے انہوں نے ابوصالح سے انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے کہ فرمایا آپ ﷺ نے ((يُؤَلِّدُ عَلَى الْفِطْرَةِ))۔

مترجم : ہر مولود پیدا ہوتا ہے ملت اسلام پر اور یا فطرت پر فطرت اور فطرت میں چرنا ہے اور نو پیدا کرنا، اور پیدا کرنا اور معنی فطرت کے یہاں وہ خلقت و ہیئت انسانی ہے کہ جس پر مخلوق ہوا ہے انسان اور مستعد اور آمادہ ہے بسبب اس ہیئت کے معرفت حق اور قبول احکام اور اختیار دین اسلام کے لیے اور طیار ہے تمیز کرنے کو حق اور باطل میں اس لیے کہ ودیعت رکھی ہے اس میں صفت عقل کی، اور مرکب کیا ہے اس کو اس کے جوہر ذات میں کہ اس کی وجہ سے قادر ہوتا ہے قبول حق پر اگر نظر صحیح اور فکر وغور کرے اور عوارض وموانع نہ آویں، اور انہی موانع کا بیان ہے فَأَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهِ سے آخر تک۔ قولہ: کہ اگر وہ بڑے ہوتے تو کیا عمل کرتے۔ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ دوزخ و بہشت میں جانا منوط بعمل ہے۔ اور دوسری روایت میں آیا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: پیدا کیا اللہ تعالیٰ نے ایک گروہ کو جنت کے لیے اور وہ اصلا بآباء میں ہیں، اور پیدا کیا ایک گروہ کو دوزخ کے لیے اور وہ اصلا بآباء میں ہیں۔ اور اجماع اہل دین کا اس پر منعقد ہوا ہے کہ اطفال مسلمانوں کے بہشت میں ہیں، اور کفار کے اطفال میں تین قول ہیں: اول جانا دوزخ میں، دوسرے توقف، تیسرے جانا بہشت میں۔ اور یہی قول صحیح تر ہے اس لیے کہ ضرورہ معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ بے گناہ کسی کو عذاب نہ کرے گا۔ اور اس حدیث میں آپ ﷺ نے تفویض کیا ان کے حال کو باری تعالیٰ کے علم پر پس صواب یہ ہے کہ صدور اس قول کا حضرت نبوت سے قبل اس کے تھا کہ اللہ تعالیٰ وحی کرے آپ ﷺ کی طرف کہ اطفال مشرکین بھی جنت میں جائیں گے اور بعد اس کے وحی آئی۔ وہ جنتی ہیں اور ماں باپ ان کے اگر مسلمان ہیں تو وہ ان کے شفیع ہیں۔ (کذا ذکر الاشیخ فی شرح مشکوٰۃ)

۶۔ بَابُ : مَا جَاءَ لَا يُؤَدُّ الْقَدَرَ إِلَّا الدُّعَاءُ

اس بیان میں کہ قدر کو رد نہیں کرتی مگر دعا °

(۲۱۳۹) عَنْ سَلْمَانَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((لَا يَرُدُّ الْقَضَاءُ إِلَّا الدُّعَاءُ ، وَلَا يَزِيدُ فِي الْعُمُرِ إِلَّا الْبُرُّ)) . (حسن - الصحيحة : ۱۵۴)

۱۔ اور مؤید اس قول کا جو مروی ہے بخاری میں کہ رسول اللہ ﷺ نے دیکھا حضرت ابراہیم علیہ السلام کو شب معراج میں جنت میں، اور گردان کے اولاد ناس سے بہت کچھ تھے، پوچھا صحابہ نے کہ یا رسول اللہ وہ اولاد تھی مشرکین کی؟ کہا ہاں اولاد مشرکین کی اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے ﴿ وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِينَ حَتَّى نَبْعَثَ رَسُولًا ﴾ یعنی ہم عذاب کرنے والے نہیں جب تک نہ بھیجیں رسول۔ اور ظاہر ہے کہ تکلیف شری نہیں ہوتی قبل بلوغ کے جیسے نہیں ہوتی قبل نچکی رسول کے۔

ترجمہ: روایت ہے سلمان سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: رد نہیں کرتی ہے قضا کو کوئی چیز مگر دعا، اور نہیں بڑھاتی عمر کو مگر نیکی۔
فائدہ: اس باب میں ابو اسید سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم اس کو مگر یحییٰ بن ضریس کی روایت سے۔ اور ابو مودود ہیں ایک کو ان میں سے فضہ کہتے ہیں، اور دوسرے کو عبد العزیز بن ابی سلیمان، اور ایک ان میں سے بصری ہیں اور دوسرے مدینی، اور دونوں ایک زمانہ میں تھے، اور ابو مودود جنہوں نے یہ روایت کی وہ فضہ بصری ہیں۔
 مترجم: اس حدیث میں مبالغہ ہے تا شیعہ دعا کا اور دفع بلا کا گویا مراد یہ ہے کہ اگر ممکن ہوتا قضا کا کسی چیز سے لوٹ جانا تو سوا دعا کے کوئی ایسی چیز نہ تھی۔ اور بعض نے کہا ہے کہ مراد رد قضا سے آسان اور سہل ہو جانا ہے مرد کثیر الدعاء پر کہ گویا قضا نازل ہی نہیں ہوئی۔ اور بعض نے کہا ہے کہ مراد قضا سے بلا ہے کہ اس کے مکروہ ہونے اور اس سے ایذا اٹھانے سے آدمی ڈرتا ہے اور پرہیز کرتا ہے مگر یہ سب تکلف ہے معنی حقیقی یہ ہیں کہ مراد قضا سے قضاے معلق ہے اور وہ قضا ہے کہ جس کا رد ہو جانا بسبب دعا کے علم الہی میں مقرر ہو چکا ہے اس لیے کہ قضا منافات نہیں رکھتی ترتب مسببات سے اسباب پر اور یہ سب قضا ہے اور قضا میں ہو چکا ہے کہ یہ بلا اس دعا سے رد ہو جائے گی، اگر کہیں پھر اس کلام سے کیا فائدہ ہوا آخر میں جو قضا میں ہے وہی وقوع میں آیا ہے تو جواب اس کا یہ ہے کہ شاید مبالغہ اثر دعا میں منظور ہو جیسا کہ اوپر بیان ہوا۔ انتہی۔



۷۔ بَابُ : مَا جَاءَ أَنَّ الْقُلُوبَ بَيْنَ أَصْبَعِي الرَّحْمَنِ

اس بیان میں کہ دل رحمن کی دو انگلیوں میں ہے

(۲۱۴۰) عَنْ أَنَسٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُكْثِرُ أَنْ يَقُولَ ((يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوبِ بَثِّ قَلْبِي عَلَى دِينِكَ)) فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ! أَمَّا بِكَ وَبِمَا جِئْتَ بِهِ فَهَلْ تَخَافُ عَلَيْنَا؟ قَالَ: ((نَعَمْ إِنَّ الْقُلُوبَ بَيْنَ أَصْبَعَيْنِ مِنْ أَصَابِعِ اللَّهِ يَقْلِبُهَا كَيْفَ يَشَاءُ)).

(صحیح) ظلال الجنة (۲۲۵) تخريج الايمان لابن ابی شیبہ ۷/ ۵۵-۵۸

ترجمہ: روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہا کہ تھے رسول اللہ ﷺ اکثر فرماتے تھے اے اے مقرب القلوب ثابت رکھ میرے دل کو اپنے دین پر، سو کہا میں نے اے نبی اللہ کے! ایمان لائے ہم آپ (ﷺ) پر اور اس چیز پر کہ آپ (ﷺ) لائے پھر آپ (ﷺ) ڈرتے ہیں ہم پر؟ فرمایا آپ (ﷺ) نے: ہاں دل دو انگلیوں میں ہیں اللہ تعالیٰ کی انگلیوں میں سے پھیرتا ہے انہیں جیسا چاہتا ہے۔

فائدہ: اس باب میں نواس بن سمان اور ام سلمہ اور عائشہ اور ابوذر رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور ایسے ہی روایت کی کئی لوگوں نے اعمش سے انہوں نے ابوسفیان سے انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے۔ اور روایت کی بعض نے اعمش سے

انہوں نے ابوسفیان سے انہوں نے جابر رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے۔ اور حدیث ابوسفیان کی انس رضی اللہ عنہ سے صحیح تر ہے۔



بَابُ: مَا جَاءَ أَنَّ اللَّهَ كَتَبَ كِتَابًا لِأَهْلِ الْجَنَّةِ وَأَهْلِ النَّارِ

اس بیان میں کہ اللہ تعالیٰ نے جنتیوں اور جہنمیوں کے متعلق کتاب لکھی ہوئی ہے

(۲۱۴۱) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ : خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَفِي يَدِهِ كِتَابَانِ فَقَالَ ((اتْلُوهَا مَا هَذَانِ الْكِتَابَانِ؟)) فَقُلْنَا: لَا، يَا رَسُولَ اللَّهِ إِلَّا أَنْ تُخْبِرَنَا، فَقَالَ لِلَّذِي فِي يَدِهِ الْيُمْنَى ((هَذَا كِتَابُ مَنْ رَبَّ الْعَالَمِينَ فِيهِ أَسْمَاءُ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَأَسْمَاءُ آبَائِهِمْ وَقَبَائِلِهِمْ، ثُمَّ أُجْمِلُ عَلَى آخِرِهِمْ فَلَا يَزَادُ فِيهِمْ وَلَا يُنْقُصُ مِنْهُمْ أَبَدًا)) ثُمَّ قَالَ لِلَّذِي فِي شِمَالِهِ ((هَذَا كِتَابُ مَنْ رَبَّ الْعَالَمِينَ فِيهِ أَسْمَاءُ أَهْلِ النَّارِ وَأَسْمَاءُ آبَائِهِمْ وَقَبَائِلِهِمْ ثُمَّ أُجْمِلُ عَلَى آخِرِهِمْ فَلَا يَزَادُ فِيهِمْ وَلَا يُنْقُصُ مِنْهُمْ أَبَدًا)) فَقَالَ أَصْحَابُهُ: فَفِيمَ الْعَمَلِ يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنْ كَانَ أَمْرٌ قَدْ فُرِعَ مِنْهُ؟ فَقَالَ ((سَدُّوا وَقَارِبُوا فَإِنَّ صَاحِبَ الْجَنَّةِ يُخْتَمُ لَهُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَإِنْ عَمِلَ أَيْ عَمَلٍ وَإِنْ صَاحِبَ النَّارِ يُخْتَمُ لَهُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ وَإِنْ عَمِلَ أَيْ عَمَلٍ)) ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَيْهِ فَبَدَّاهُمَا ثُمَّ قَالَ: ((فَرُغَ رَبُّكُمْ مِنَ الْعِبَادَةِ، فَرِيقٌ فِي الْجَنَّةِ وَفَرِيقٌ فِي السَّعِيرِ)).

(حسن - المشكاة : ۹۶ - الصحيحة : ۸۴۸ - الظلال : ۳۴۸)

ترجمہ: روایت ہے عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے کہا نکلے ہم پر رسول اللہ ﷺ اور آپ کے ہاتھ میں دو کتابیں تھیں، پھر فرمایا تم جانتے ہو کیا ہیں یہ دونوں کتابیں؟ کہا ہم نے نہیں یا رسول اللہ (ﷺ) مگر آپ خبر دیویں ہم کو، سو فرمایا آپ ﷺ نے اس کتاب کو جو ان کے داہنے ہاتھ میں تھی: یہ کتاب ہے رب العالمین کی طرف سے اس میں نام ہیں جنت والوں کے اور نام ہیں ان کے باپ دادوں کے اور ان کے قبیلوں کے، پھر میزان لگائی گئی ہے اس کے اخیر میں پھر نہ بڑھیں گے ان میں اور نہ گھٹیں گے ان سے ہرگز۔ پھر فرمایا اس کو جو ان کے بائیں ہاتھ میں تھی: یہ کتاب ہے رب العالمین کی طرف سے اس میں نام ہیں دوزخ والوں کے اور نام ہیں ان کے باپ دادوں کے اور ان کے قبیلوں کے، پھر میزان لگادی گئی ہے اس کے اخیر میں سونہ بڑھیں گے ان میں اور نہ گھٹیں گے ان سے ہرگز سو کہا اصحاب نے پھر کیا فائدہ ہے عمل سے یا رسول اللہ (ﷺ) بے شک یہ تو ایک ایسا امر ہے کہ فراغت ہو چکی اس سے؟ یعنی دوزخی جنتی جب مقرر ہو چکے پھر عمل سے کیا حاصل۔ فرمایا آپ ﷺ نے: متوسط چال چلو سیدھے رہو اور صواب کے قریب ہوتے جاؤ اس لیے کہ جنت والا ختم کیا جائے گا عمل پر جنت والوں کے، اور اگر چہ عمل کرے قبل خاتمہ کے کیا ہی عمل اور دوزخ والا ختم کیا جائے گا دوزخ کے عمل پر اگرچہ عمل کرے قبل خاتمہ کیا ہی

عمل۔ پھر اشارہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے اور پھینک دیا ان دونوں کتابوں کو، پھر فرمایا فارغ ہو چکا تمہارا رب بندوں سے، ایک فرقہ جنت میں ہے اور ایک فرقہ دوزخ میں۔



(۲۱۴۲) عَنْ أَنَسٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((إِنَّ اللَّهَ إِذَا أَرَادَ بِعَبْدٍ خَيْرًا اسْتَعْمَلَهُ)) فَقِيلَ : كَيْفَ يَسْتَعْمَلُهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ : ((يُوقِّفُهُ لِعَمَلٍ صَالِحٍ قَبْلَ الْمَوْتِ)) .

(صحیح - الروض النضیر ۸۷/۲ - المشكاة : ۵۲۸۸ - الظلال : ۳۹۷، ۳۹۹)

ترجمہ: روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: بے شک اللہ تعالیٰ جب چاہتا ہے کسی بندے کی بھلائی عمل میں لگاتا ہے اس کو، پوچھا کیسے عمل میں لگاتا ہے یا رسول اللہ (ﷺ) فرمایا: توفیق دیتا ہے اس کو عمل نیک کی قبل موت کے۔
فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: یہ دو کتابوں کا ہونا آنحضرت ﷺ کے دست مبارک میں یا تو تشبیہ اور تمثیل ہے کہ ایک امر معنوی کو آپ ﷺ نے تشبیہ دی امر محسوس سے تاکہ ذہن سامع میں مضمون اس کا بخوبی آجائے اور کشاکش وہم سے مفہوم سخن کو نجات ہووے۔ اور اہل مشاہدہ کہتے ہیں کہ یہ دونوں کتابیں خارج ہیں موجود و محسوس تھیں بلکہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے بھی دیکھیں مگر مضمون پر اطلاع بغیر آنحضرت ﷺ کے فرمانے کے حاصل نہ ہوئی۔ واللہ اعلم بحقیقۃ الحال۔



۹۔ بَابُ : مَا جَاءَ لَا عَذْوَى وَلَا صَفْرَ وَلَا هَامَةَ

عدوی اور صفر اور ہامہ کی نفی کے بیان میں

(۲۱۴۳) عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ : قَامَ فِينَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ : ((لَا يُعْدَى شَيْءٌ شَيْئًا)) فَقَالَ أَعْرَابِيٌّ : يَا رَسُولَ اللَّهِ! الْبُعِيرُ أَجْرَبُ الْحَشَفَةِ نُذْبَنُهُ فَيَجْرُبُ الْإِبِلَ كُلَّهَا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((فَمَنْ أَجْرَبُ الْأَوَّلُ؟ لَا عَذْوَى وَلَا صَفْرَ، خَلَقَ اللَّهُ كُلَّ نَفْسٍ فَكَتَبَ حَيَاتَهَا وَرَزَقَهَا وَمَصَائِبَهَا)).

(صحیح - الصحيحة : ۱۱۵۲)

ترجمہ: روایت ہے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہا کہ کھڑے ہوئے ہمارے درمیان رسول اللہ ﷺ یعنی خطبہ پڑھنے کو اور فرمایا: نہیں لگ جاتی ہے کسی کی بیماری کسی کو سو کہا ایک اعرابی نے یا رسول اللہ (ﷺ) ایک اونٹ جس کی قرن میں کھلی ہو جب حظیرہ میں آتا ہے کھلی والا کر دیتا ہے سب اونٹوں کو، سو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ پھر کس کی کھلی لگی پہلے اونٹ کو، ایک کی بیماری دوسرے کو نہیں لگتی اور نہ صفر ہے، پیدا کیا اللہ تعالیٰ نے ہر جان کو اور لکھی اس کی زندگی اور رزق اور مصیبتیں۔

فائدہ : اس باب میں ابو ہریرہ اور ابن عباس اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ اور سنائیں نے علی بن مدینی سے کہتے تھے اگر مجھے قسم دلائی جائے رکن اور مقام کے بیچ میں تو میں قسم کھاؤں کہ میں نے نہ دیکھا کسی کو علم میں زیادہ عبد الرحمن بن مہدی سے۔ مترجم: تحقیق عدوی اور صفری اور ہامہ اور غول اور انواء کی کتاب الطب کے آخر میں گزری۔ اور تطبیق حدیث عدوی کے ساتھ حدیث قُرْمَنِ الْمَحْزُومِ کی بھی کتاب الاطعمہ میں گزری۔ فلا نطیل باعادتھا۔



۱۰۔ بَابُ : مَا جَاءَ : أَنَّ الْإِيمَانَ بِالْقَدْرِ خَيْرٌ وَشَرُّهُ

اچھی اور بری تقدیر پر ایمان رکھنے کے بیان میں

(۲۱۴۴) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((لَا يُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتَّى يُؤْمِنَ بِالْقَدْرِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ حَتَّى يَعْلَمَ أَنَّ مَا أَصَابَهُ لَمْ يَكُنْ لِيُخْطِئْهُ ، وَأَنَّ مَا أَخْطَأَهُ لَمْ يَكُنْ لِيُصِيبْهُ)) .

(صحیح - سلسلة الاحادیث الصحيحة : ۲۴۳۹)

ترجمہ : روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سے کہ کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے : نہیں مومن ہوتا ہے کوئی بندہ یہاں تک کہ ایمان لائے ساتھ تقدیر کے کہ خیر و شر سب تقدیر سے ہے اور یہاں تک کہ یقین کرے کہ جو کچھ پہنچا اس کو اس سے خطا کرنے والا نہ تھا، اور جس نے خطا کی اس سے وہ ہرگز اس کو کوئی غصے والا نہ تھا۔

فائدہ : اس باب میں عبادہ اور جابر اور عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث غریب ہے جابر رضی اللہ عنہ کی روایت سے۔ نہیں جانتے ہم اسے مگر عبد اللہ بن میمون کی اسناد سے۔ اور عبد اللہ بن میمون مکر الحدیث ہے۔



(۲۱۴۵) عَنْ عَلِيٍّ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((لَا يُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتَّى يُؤْمِنَ بِأَرْبَعٍ : يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ، وَأَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بَعَثَنِي بِالْحَقِّ ، وَيُؤْمِنُ بِالْمَوْتِ ، وَيُؤْمِنُ بِالْبُعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ ، وَيُؤْمِنُ بِالْقَدْرِ)) . (صحیح) تخريج مشكاة المصابيح (۱۰۴) ظلال الجنة (۱۳۰) تخريج احاديث المختارة (۴۱۶ - ۴۲۰)

ترجمہ : روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہ کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے : نہیں مومن ہوتا کوئی شخص جب تک ایمان نہ لائے چار چیزوں پر اول گواہی دیوے کہ کوئی معبود بحق نہیں سوائے اللہ عزوجل کے اور میں رسول ہوں اللہ تعالیٰ کا، بھیجا اس نے مجھے حق کے ساتھ، دوسرے ایمان لائے موت پر یعنی تیاری کرے اس کے عقائد صحیحہ اور اعمال صالحہ سے، تیسرے ایمان لائے موت کے بعد زندہ ہونے پر، اور حشر و نشر پر چوتھے ایمان لائے تقدیر پر کہ خیر و شر سب تقدیر سے ہے۔

فائدہ : روایت کی ہم سے محمود بن غیلان نے انہوں نے نصر بن شمیل سے انہوں نے شعبہ سے مانند اس کے۔ لیکن کہا ربی نے روایت ہے ایک مرد سے وہ روایت کرتے ہیں علی رضی اللہ عنہ۔ اور حدیث ابو داؤد کی جو شعبہ سے مروی ہے میرے نزدیک صحیح تر ہے نصر کی حدیث سے۔ اور اسی طرح روایت کی ہے کئی لوگوں نے منصور سے انہوں نے ربیع سے انہوں نے علی رضی اللہ عنہ سے۔ روایت کی ہم سے جارود نے کہا سنا میں نے کعب سے کہہتے تھے خبر پہنچی ہے مجھے ربی بن خراش نے کبھی جھوٹ نہ بولا اسلام میں ایک بار بھی۔



۱۱۔ بَابُ : مَا جَاءَ أَنَّ النَّفْسَ تَمُوتُ حَيْثُ لَا كُتِبَ لَهَا

اس بیان میں کہ ہر شخص کی موت وہیں آتی ہے جہاں لکھی جاتی ہے

(۲۱۴۶) عَنْ مَطَرِ بْنِ عَكَّاسٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((إِذَا قَضَى اللَّهُ لِعَبْدٍ أَنْ يَمُوتَ بَارِضٍ جَعَلَ لَهُ إِلَيْهَا حَاجَةً)) . (صحیح - المشكاة : ۱۱۰ - الصحيحة : ۱۲۲۱)

ترجمہ : روایت ہے مطر بن عکاس سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے : جب کہ حکم فرماتا ہے اللہ تعالیٰ کسی بندہ کے لیے موت کا کسی زمین میں مقرر کر دیتا ہے اس کے لیے وہاں کوئی حاجت۔ یعنی وہ اس حاجت کے لیے وہاں جاتا ہے اور مر جاتا ہے۔

فائدہ : اس باب میں ابو عزرہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ اور مطر بن عکاس کی کوئی حدیث ہم نہیں جانتے سوا اس حدیث کے روایت کی ہم سے محمود بن غیلان نے انہوں نے مؤمل اور ابو داؤد حنفی سے انہوں نے سفیان سے مانند اس کی۔ روایت کی ہم سے احمد بن منیع اور علی بن حجر نے اور معنی دونوں کی روایتوں کے ایک ہی ہیں دونوں نے کہا روایت کی ہم سے اسماعیل بن ابراہیم نے انہوں نے ایوب سے انہوں نے ابی السلیح سے انہوں نے ابی العزہ سے انہوں نے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جب تقدیر کرتا ہے اللہ تعالیٰ کسی بندے کے لیے مرنا کسی زمین میں مقرر کرتا ہے اس کے لیے کوئی حاجت طرف اس کی۔ الیہا حاجۃ کی جگہ بھا حاجۃ کہا، یہ شک راوی کو ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے۔ اور ابو عزرہ کو صحبت ہے یعنی رسول اللہ ﷺ کی اور نام اس کا یار بن عبد ہے، اور ابو السلیح بن اسامہ کا نام عامر بن اسامہ ہے، اور اسامہ بیٹے ہیں عمیر بڈلی کے۔



(۲۱۴۷) عَنْ أَبِي عَزْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((إِذَا قَضَى اللَّهُ لِعَبْدٍ أَنْ يَمُوتَ بَارِضٍ جَعَلَ لَهُ إِلَيْهَا حَاجَةً)) أَوْ قَالَ ((بِهَا حَاجَةً)) . (صحیح - انظر ما قبلہ)

ترجمہ : روایت ہے ابو عزرہ رضی اللہ عنہ سے کہ انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا : جب حکم فرماتا ہے اللہ تعالیٰ کسی بندہ کے لیے موت کا کسی زمین میں تو مقرر کر دیتا ہے اس کے لیے وہاں کوئی حاجت۔



۱۲۔ بَابُ : مَا جَاءَ لَا تَرُدُّ الرُّقْيَ وَلَا الدَّوَاءَ مِنْ قَدْرِ اللَّهِ شَيْئًا

اس بیان میں کہ رقیہ (دم جھاڑ) اور دوا اللہ کی تقدیر کو نہیں لوٹاتے

(۲۱۴۸) عَنْ ابْنِ أَبِي حُزَامَةَ عَنْ أَبِيهِ : أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَرَأَيْتَ رُقْيَ نَسْتَرَقِيهَا دَوَاءً تَنْدَاوِي بِهِ وَتُقَاتَلُ نَتَقِيهَا هَلْ تَرُدُّ مِنْ قَدْرِ اللَّهِ شَيْئًا؟ قَالَ : ((هِيَ مِنْ قَدْرِ اللَّهِ)).

(ضعیف) التعليقات الرضیہ علی الروضة الندیہ (۲/۲۲۸) تخریج مشکاة المصابیح حدیث (۹۸)

ترجمہ: روایت ہے ابو خزیمہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ ایک مرد آیا نبی ﷺ کے پاس اور عرض کی بھلا خبر دیجیے ہم کو کہ یہ رقیہ جن سے جھاڑ پھونک کرتے ہیں ہم اور دوائیں جن سے علاج کرتے ہیں ہم اور وہ بچاؤ کی چیزیں جن سے بچاؤ اپنا کرتے ہیں ہم یعنی مثل زرہ اور سپر کیا لوٹا دیتے ہیں یہ اللہ کی تقدیر میں سے کچھ؟ فرمایا آپ ﷺ نے: یہ خود اللہ تعالیٰ کی تقدیر سے ہیں۔

فائدہ: یہ حدیث ایسی ہے کہ نہیں جانتے اسے ہم مگر زہری کی روایت سے۔ روایت کی کئی شخصوں نے یہ حدیث سفیان سے انہوں نے زہری سے انہوں نے ابو خزیمہ سے انہوں نے اپنے باپ سے۔ اور یہ صحیح تر ہے اسی طرح، روایت کی کئی لوگوں نے زہری سے انہوں نے ابی خزیمہ سے انہوں نے اپنے باپ سے۔

مترجم: یعنی یہ سب چیزیں اللہ تعالیٰ کی تقدیر سے بنی ہیں اور ان میں اور ان کی مقاصد و اغراض میں علاقہ سبب اور مسبب کا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو سبب ٹھہرایا ہے، پھر وہ مسبب الاسباب ان کے بعد مسبب کو ظاہر فرماتا ہے اور جہاں چاہتا ہے باوجود سبب کے مسبب کا ظہور نہیں کرتا اور جب چاہتا ہے بغیر سبب کے مسبب کو ظاہر فرماتا ہے۔ يَفْعَلُ مَا يَشَاءُ وَيَحْكُمُ مَا يُرِيدُ اسی کی شان ہے۔



۱۳۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْقَدَرِيَّةِ

قدریوں کی مذمت کے بیان میں

(۲۱۴۹) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((صِنْفَانِ مِنْ أُمَّتِي لَيْسَ لَهُمَا فِي الْإِسْلَامِ نَصِيبٌ :

الْمُرْجِئَةُ وَالْقَدَرِيَّةُ)). (ضعیف - المشكاة : ۱۰۵ - الظلال : ۳۳۴، ۳۳۵) تخریج مشکاة المصابیح

(۱۰۵/ظلال الحنة (۳۳۴، ۳۳۵) اس میں زرارہ راوی ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: دو گروہ ہیں میری امت سے ان کو حصہ نہیں اسلام میں سے کچھ ایک مرتبہ دوسرے قدریہ۔

فائل: اس باب میں عمر اور ابن عمر اور رافع بن خدیج رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ روایت کی ہم سے محمد بن رافع نے انہوں نے محمد بن بشر سے انہوں نے سلام بن ابی عمرہ سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے انہوں نے نبی کریم ﷺ سے کہا محمد بن رافع نے اور روایت کی ہم سے محمد بن بشر نے انہوں نے علی سے انہوں نے زرارہ سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے انہوں نے نبی کریم ﷺ سے مانند اس کے۔

مترجم: مروجہ ایک فرقہ ہے فرقہ خالہ میں سے کہ اعتقاد رکھتا ہے کہ افعال سب اللہ کی تقدیر سے ہیں اور بندے کو کسی طرح کا مطلق اختیار نہیں بلکہ جمادات کی طرح اپنے افعال میں مجبور محض ہے، اور کہتے ہیں کہ ایمان کے ساتھ کوئی معصیت ضرر نہیں کرتی جیسے کفر کے۔ ساتھ کوئی طاعات نفع نہیں دیتی (لمعات) اور قدیر یہ منکران تقدیر ہیں کہتے ہیں کہ افعال عباد مخلوق عباد میں کہ بقدرت ان کے مخلوق ہوئے ہیں نہ بقدرت و ارادۃ الہی اور ان کو قدر یہ اس لیے کہتے ہیں کہ انہوں نے عقیدہ تقدیر میں افراط کی جیسے مرجوں نے تفریط کی اور مروجہ کمرہ اس لیے کہتے ہیں کہ انہوں نے رجاء میں افراط کی یعنی کہا مؤمن کو کوئی گناہ نقصان ہی نہیں کرتا ہے، اور عقیدہ اہل سنت کا بین الافراط والتفریط اور بین الغالی والجابی۔ چنانچہ کچھ تفصیل اس کی ابتدائے باب میں گزری۔



۱۴۔ بَابُ الْمَنَایَا إِنْ أَخْطَأَ ابْنُ آدَمَ وَقَعَ فِي الْهَرَمِ

اگر ابن آدم خواہشات (تمناؤں) سے محفوظ بھی رہے تو بڑھاپے میں گرفتار ہو جاتا ہے

(۲۱۵۰) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الشَّخِيرِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مُثَلَّ ابْنُ آدَمَ وَالْإِلَى جَنْبِهِ تِسْعٌ وَتِسْعُونَ مَنِيَّةً، إِنْ أَخْطَأَتْهُ الْمَنَایَا وَقَعَ فِي الْهَرَمِ حَتَّى يَمُوتَ)) . (حسن - المشكاة : ۱۵۶۹)

ترجمہ: روایت ہے عبد اللہ بن شخیر سے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تصویر بنائی گئی ابن آدم کی اس طرح پر کہ اس کے بازو میں ننانوے موت ہیں اگر بچاؤ ان موتوں سے تو گرفتار ہوا بڑھاپے میں یہاں تک کہ مرے۔

فائل: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم اسے مگر اسی سند سے اور ابوالعوام کا نام عمران قطان ہے۔

مترجم: مَنِيَّةٌ یعنی موت اور مراد اس سے بلیات نہ آفات مہلکہ ہیں کہ ہر ایک میں ہلاکت اور فنا تصور ہے اگر ان سب بلیات و آفات سے بچا تو بڑھاپے نے لے لیا۔ مصرعہ پیری و صدع چہیں گفتن اند۔ رسول اللہ ﷺ نے ہرم یعنی بڑھاپے سے اپنی ادعیات میں بپناہ مانگی ہے، اور اللہ تعالیٰ نے لِكَيْلَا يَعْلَمَ بَعْدَ عِلْمٍ شَيْئًا بوڑھوں کی شان میں ارشاد کیا ہے، شاید یہ مثل یہیں سے لوگوں نے نکالی ہے کہ بوڑھا بالابراہر ہے۔



۱۵۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الرِّضَا بِالْقَضَاءِ

رضا بالقضا کے بیان میں

(۲۱۵۱) عَنْ سَعْدٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((مِنْ سَعَادَةِ ابْنِ آدَمَ رِضَاهُ بِمَا قَضَى اللَّهُ لَهُ ، وَمِنْ شَقَاوَةِ ابْنِ آدَمَ تَرْكُهُ اسْتِخَارَةَ اللَّهِ ، وَمِنْ شَقَاوَةِ ابْنِ آدَمَ سَخَطُهُ بِمَا قَضَى اللَّهُ لَهُ)) .

(ضعیف - الضعیفہ : ۱۹۰۶ - التعلیق الرغیب ۱ / ۲۴۴) اس میں محمد بن ابی حمید راوی ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے سعد سے فرمایا کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: سعادت سے ابن آدم کے ہے راضی رہنا اس کا اللہ کی تقدیر پر، اور شقاوت سے ابن آدم کے ہے اللہ تعالیٰ سے طلب خیر نہ کرنا، اور شقاوت سے ابن آدم کے ہے کہ اللہ تعالیٰ کی تقدیر سے ناراض ہونا۔

فائل: یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اس کو محمد بن ابی حمید کی روایت سے اور ان کو حماد بن ابی حمید بھی کہتے ہیں اور وہ ابوالبراء تیم مدینی ہیں، اور وہ اہل حدیث کے نزدیک قوی نہیں۔



۱۶۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمُكَذِّبِينَ بِالْقَدْرِ مِنَ الْوَعِيدِ

تقدیر کو جھٹلانے والوں کی وعید کے بیان میں

(۲۱۵۲) عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ : إِنَّ فَلَانًا يُقْرِئُ عَلَيْكَ السَّلَامَ ، فَقَالَ : إِنَّهُ بَلَغَنِي أَنَّهُ قَدْ أَحَدَتْ ، فَإِنْ كَانَ قَدْ أَحَدَتْ فَلَا تُقْرِئُهُ مِنِّي السَّلَامَ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ : ((فِي هَذِهِ الْأُمَّةِ أَوْ أُمَّتِي)) الشُّكُّ مِنْهُ ((خَسَفٌ أَوْ مَسْخٌ أَوْ قَذْفٌ فِي أَهْلِ الْقَدْرِ)) .

(حسن) تخریج مشکاة المصابیح (۱۰۶ - ۱۱۶) الروض النضیر (۱۰۰۴)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ آئے ان کے پاس ایک شخص اور کہا کہ فلاں تم کو سلام کہتا ہے، سو کہا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ مجھے خبر پہنچی ہے کہ اس نے نیا عقیدہ نکالا ہے دین میں، پھر اگر اس نے نیا عقیدہ نکالا ہو دین میں تو میرا سلام ان کو نہ کہنا اس لیے کہ میں نے سنا ہے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے اس امت میں یا میری امت میں راوی کو شک ہے خسف ہوگا یا مسخ یا قذف مکران قدر میں۔

فائل: یہ حدیث صحیح ہے غریب ہے۔ اور ابوصخر کا نام حمید بن زیاد ہے۔



(۲۱۵۳) عَنْ أَبِي عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ : ((يَكُونُ فِي أُمْتِي خَسْفٌ وَمَسْخٌ وَذَلِكُ فِي الْمَكْذِبِينَ بِالْقَدْرِ)) . (حسن - الصحيحة : ۴ / ۳۹۴)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: میری امت میں خسف (دھنسا) اور مسخ (چروں کا بگڑنا) ہوگا، اور یہ تقدیر کو جھٹلانے والوں میں ہوگا۔



۱۷۔ باب: اعظام أمر الإيمان بالقدر

تقدیر پر ایمان لانے کے معاملے کا بڑا ہونا

(۲۱۵۴) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((سِتَّةٌ لَعْنَتْهُمْ لَعْنَهُمُ اللَّهُ وَكُلُّ نَبِيٍّ كَانَ : الزَّائِدُ فِي كِتَابِ اللَّهِ وَالْمُكَذِّبُ بِقَدْرِ اللَّهِ وَالْمُتَسَلِّطُ بِالْجَبَرُوتِ ؛ لِيُعْزَ بِذَلِكَ مَنْ أَدَلَ اللَّهُ وَيُذِلَّ مَنْ أَعَزَّ اللَّهُ وَالْمُسْتَحِلُّ لِحُرْمِ اللَّهِ ، وَالْمُسْتَحِلُّ مِنْ عِزَّتِي مَا حَرَّمَ اللَّهُ وَالتَّارِكُ لِسُنَّتِي)) . (ضعيف - سلسلة الاحاديث الضعيفة (۱۹۰۶) التعليق الرغيب (۱/ ۲۴۴) ضعيف الجامع الصغير (۳۲۴۸)

ترجمہ: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایات ہے کہ کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: چھ قسم کے آدمیوں پر لعنت ہے، اور فرمایا ان پر اللہ نے: لعنت کی اور ہر نبی نے کتاب اللہ میں زیادتی کرنے والا تقدیر کو جھٹلانے والا زبردستی حکومت کرنے والا تاکہ عزت دے جس کو اللہ نے ذلیل کیا اور ذلیل کرے جس کو اللہ نے عزت دی، اور اللہ کے حرام کو حلال کرنے والا، اور حلال سمجھنے والا میری اولاد کی بے حرمتی جس کو حرام کیا اللہ تعالیٰ نے، اور میری سنت کا تارک۔



(۲۱۵۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ سُلَيْمٍ قَالَ : قَدِمْتُ مَكَّةَ فَلَقِيْتُ عَطَاءَ بْنَ أَبِي رَبَاحٍ فَقُلْتُ لَهُ : يَا أَبَا مُحَمَّدٍ! إِنَّ أَهْلَ الْبَصْرَةِ يَقُولُونَ فِي الْقَدْرِ قَالَ : يَا بَنِي! اتَّقُوا الْقُرْآنَ؟ قُلْتُ : نَعَمْ، قَالَ : فَاقْرَأُوا الرُّحْرَفَ، قَالَ : فَقَرَأْتُ ﴿حَمَّ﴾ وَالْكِتَابِ الْمُبِينِ. إِنَّا جَعَلْنَاهُ قُرْآنًا عَرَبِيًّا لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ. وَإِنَّهُ فِي أُمِّ الْكِتَابِ لَدَيْنَا لَعَلِّي حَكِيمٌ فَقَالَ أَتَدْرِي مَا أُمُّ الْكِتَابِ؟ قُلْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ. قَالَ : فَإِنَّهُ كِتَابُ كِتَبِهِ اللَّهُ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ السَّمَاءَ وَقَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ الْأَرْضَ، فِيهِ : إِنَّ فِرْعَوْنَ مِنَ أَهْلِ النَّارِ، وَفِيهِ ﴿تَبَّتْ يُدَا أَبِي لَهَبٍ وَتَبَّ﴾ قَالَ عَطَاءٌ : فَلَقِيْتُ الْوَلِيدَ بْنَ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ صَاحِبِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَسَأَلْتُهُ : مَا كَانَ وَصِيَّةَ أَبِيكَ عِنْدَ الْمَوْتِ؟ قَالَ : دَعَانِي أَبِي فَقَالَ : يَا بَنِي! اتَّقِ اللَّهَ وَاعْلَمْ أَنَّكَ لَنْ تَتَّقِيَ اللَّهَ حَتَّى تُؤْمِنَ بِاللَّهِ وَتُؤْمِنَ بِالْقَدْرِ كُلِّهِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ فَإِنْ مِتَّ عَلَى غَيْرِ هَذَا دَخَلْتَ النَّارَ، إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ

اللَّهُ يَقُولُ : ((إِنَّ أَوَّلَ مَا خَلَقَ اللَّهُ الْقَلَمَ . فَقَالَ : اكْتُبْ ؟ قَالَ : مَا اَكْتُبُ قَالَ : اَكْتُبِ الْقَدْرَ مَا كَانَ وَمَا هُوَ كَاتِنٌ إِلَى الْآبِدِ)) .

(صحیح - الصحیحہ : ۱۳۳ - تخريج الطحاوی : ۲۳۲ - مشکاة : ۹۴ - الظلال : ۱۰۲، ۱۰۵)

بیان کیا ہم سے عبد الواحد بن سلیم نے کہا انہوں نے کہا آیا میں مکہ میں اور ملاقات کی میں نے عطاء بن ابی رباح سے اور کہا میں نے ان سے اے ابو محمد! اہل بصرہ کچھ گفتگو کرتے ہیں تقدیر میں یعنی برسمیل انکار کچھ کہتے ہیں، کہا انہوں نے اے بیٹے میرے کیا تو قرآن پڑھتا ہے؟ کہا میں نے کہ ہاں فرمایا پڑھ تو سورہ زخرف، پھر پڑھی میں نے حتم سے علیٰ حَکِیْم تک تو فرمایا انہوں نے کیا جانتا ہے تو کیا ہے ام الکتاب؟ کہا میں نے اللہ اور رسول خوب جانتا ہے۔ فرمایا وہ ایک کتاب ہے کہ لکھی اللہ تعالیٰ نے آسمان پیدا کرنے سے پیشتر زمین پیدا کرنے سے پیشتر اس میں لکھا ہے کہ فرعون دوزخیوں میں سے ہے اور اس میں لکھا ہے کہ ٹوٹ گئے دونوں ہاتھ ابولہب کے اور ٹوٹ گیا وہ آپ۔ کہا عطاء نے پھر ملا میں ولید بن عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے جو صحابی تھے رسول اللہ ﷺ کے پھر پوچھا میں نے ان سے کیا تھی وصیت تمہارے والد کی موت کے وقت؟ کہا انہوں نے بلایا مجھ کو اور کہا میرے بیٹے ڈر اللہ تعالیٰ سے اور جان رکھ کہ تو نہ ڈرے گا اللہ سے یہاں تک کہ ایمان لائے تو اس پر اور ایمان لائے تقدیر پر کہ خیر و شر سب اسی سے ہے، سوا اگر مر تو اس کے سوا اور عقیدہ پر داخل ہوا تو دوزخ میں، بے شک میں نے سنا رسول اللہ ﷺ کو فرماتے تھے کہ پہلے جو پیدا کیا اللہ تعالیٰ نے قلم ہے، پھر فرمایا اس کو لکھ، عرض کیا اس نے کیا لکھوں؟ فرمایا: لکھ اندازہ ہر چیز کا جو ہوئی اور ہونے والی ہے ابد تک یعنی قیامت تک۔

مترجم: ان آیتوں کے معنی یہ ہیں: قسم ہے کتاب مبین کی ہم نے کیا ہے اس کتاب کو قرآن عربی تاکہ تم سمجھو اور بے شک وہ ام الکتاب میں ہمارے نزدیک بلند قدر حکمت بھرا ہے۔ اور ام الکتاب سے مراد لوح محفوظ ہے۔ ام الکتاب اس کو اس لیے کہا کہ گویا وہ اصل ہے سب کتابوں کی جیسی ماں اصل ہوتی ہے اولاد کی۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ صدر میں اس لوح کے مرقوم ہے کوئی معبود برحق نہیں سوا اللہ تعالیٰ کے کیلا ہے دین اس کا اسلام ہے اور محمد ﷺ بندہ اس کا ہے اور رسول اس کا جو ایمان لایا اللہ عزوجل پر، اور سچا جانا اس کے وعدے کو، اور اطاعت کی اس کے رسولوں کی، داخل ہوا جنت میں۔ اور کہا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے: لوح محفوظ ایک تختہ ہے موتی کا سفید طول اس کا ہے برابر آسمان زمین کے اور چوڑائی اس کی مشرق سے مغرب تک، کنارے اس کے درو یا قوت کے ہیں اور دونوں وقتی اس کے یا قوت سرخ سے ہے اور قلم اس کا نور ہے اور کلام اس کا قدیم ہے اور ہر شئی اس پر لکھی ہوئی ہے۔ اور بعض نے کہا ہے اعلیٰ اس کا عرش میں لٹکا ہوا ہے اور اصل اس کی ایک فرشتہ کی گود میں ہے۔ اور مقاتل نے کہا ہے لوح محفوظ عرش کے داہنی طرف ہے (بغوی) اور ابد سے مراد قیامت ہے نہ وہ زمانہ کہ جس کی انتہا نہ ہو اس لیے کہ انحصار بے انتہا چیز کافی الحال محال ہے۔ چنانچہ درمنثور میں اس کی تصریح وارد ہوئی ہے کہ مروی ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے پہلے جو

چیز بنائی اللہ تعالیٰ نے قلم ہے پھر نون یعنی دوات پھر فرمایا قلم سے لکھ، اس نے کہا کیا لکھوں؟ فرمایا: لکھ ما کان وما هو کائن الی
یوم القيمة یعنی جو ہوا اور ہونے والا ہے قیامت کے دن تک۔ (مرقاۃ)



(۲۱۵۶) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو يَقُولُ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ : ((قَدَّرَ اللَّهُ الْمَقَادِيرَ قَبْلَ أَنْ
يَخْلُقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ بِخَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ)) . (صحیح)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن عمرو سے کہا انہوں نے سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے: اندازہ کیا اللہ تعالیٰ نے
مخلوقات کا آسمان اور زمینیں پیدا کرنے کے پچاس ہزار برس پیشتر۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔



(۲۱۵۷) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : جَاءَ مُشْرِكُو قُرَيْشٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يُخَاصِمُونَ فِي الْقَدْرِ فَنَزَلَتْ هَذِهِ
الآيَةُ: ﴿يَوْمَ يُسْحَبُونَ فِي النَّارِ عَلَى وُجُوهِِهِمْ ذُوقُوا مَسَّ سَقَرَ﴾. إِنَّا كُلَّ شَيْءٍ خَلَقْنَاهُ بِقَدَرٍ ﴿﴾ .

(صحیح) ظلال الحنة (۳۴۹)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ آئے مشرکین قریش کے رسول اللہ ﷺ کے پاس جھگڑتے ہوئے تقدیر میں، سواتری
یہ آیت ﴿يَوْمَ يُسْحَبُونَ﴾ سے اخیر تک۔ یعنی جس دن گھیٹے جائیں گے آگ میں اپنے مونہوں پر اور کہیں گے ان
سے فرشتے چکھومزہ دوزخ کا ہم نے جو پیدا کیا سو تقدیر کے ساتھ۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: اس آیت کریمہ میں تصریح ہے اثبات تقدیر کی، اور تصریح ہے اس کی کہ تقدیر عام ہے اور سب کچھ اندازہ کیا ہوا ہے اللہ
تعالیٰ کا اور معلوم ہے اس کو اور کوئی مخلوق اس کے اندازہ سے باہر نہیں۔





(المعجم ۳۱) فتنوں کے بیان میں (تحفة ۲۸)

مترجم: فتن جمع ہے فتنہ کی، جیسے محن جمع ہے محنت کی بمعنی آزمائش اور خوش رکھنا کسی شے کا اور فریفتہ ہونا اس پر اور گمراہ ہونا اور گمراہ کرنا اور گناہ اور کفر اور فضیحت اور عذاب اور پکھلا نا سونا چاندی کا اور جنون اور محنت اور مال اور اولاد اور اختلاف آدمیوں کی رائے میں اور فعل اس کا باب نصر منصر سے آتا ہے، اور فتن بفتح فاء وسکون تا حال وگوئے اسی سے ہے قول عرب کا اَلْعَيْشُ فِتْنَانٌ یعنی عیش و قسم ہے شر میں اور تلخ۔ اور فتنین فتنہ میں ڈالنا کسی کو، اور یہی معنی ہیں افتنان کے (منہجی) اور پناہ مانگی ہے رسول اللہ ﷺ نے

① فتنہ دنیا ② فتنہ قبر ③ فتنہ دجال ④ فتنہ غنی و ⑤ فقر ⑥ فتنہ حیا ⑦ فتنہ ممت ⑧ اور فتنہ نار وغیرہ سے۔ اور فتنہ دنیا یہ ہے کہ (۱) محبت میں اس کی اللہ کو بھول جانا، اور (۲) حرام و حلال میں پرہیز نہ کرنا، (۳) اور اس کی اور لذات و شہوات میں مشغول ہو کر لذت ذکر و مناجات سے محروم رہنا اور (۴) تدبیر آخرت سے غافل ہو جانا (۵) اور اس کو اپنا گھر اور وطن ٹھہرانا اور (۶) سرائے فانی نہ جانا اور (۷) باز آ آخرت نہ سمجھنا (۸) اور فتنہ قبر سوال ہے منکر و نکیر کا اور عذاب ہے عرض نار کا غداؤا وُعْثِیْبٌ اور حسرت ہے ذہاب عمر اور دولت و مال و جاہ حشم پر، اور غم ہے عزیز و اقارب کے فراق اور جدائی کا الی غیر ذلك من التکالیف والشدائد۔ اور فتنہ دجال بچانا ہے دین سے اور پھسلنا ہے صراط مستقیم سے اور سستی و تہاؤن ہے ادائے فرائض اور واجبات میں، اور گھس جانا ہے

عقائد فاسدہ اور اعمال کا سدھ کا قلوب عوام و خواص میں، اور غافل ہو جانا ہے اکثر ناس کا کتاب و سنت سے بلکہ طعن کرنا اس کے متمسکین اور عالمین پر، اور مشغول ہونا ایک جم غفیر کا معارف و حزم امیر میں اور غنا اور لبس حریر میں اور کثرت زنا کی اور قلت علم و حیا کی، اور رفع امانت قلوب سے، اور کثرت شرب خمر کی اور فوہر مسکرات کا اور ہجوم مغنیات کا اور نفرت زوجات صالحات سے، اور رغبت زانیات سے، الی غیر ذلک من الفتن ماضیہ و ما بطن اور فتنہ غنی رتھنا ہے مال پر، اور عجب کرنا ہے اپنے حال پر اور حقیر جاننا فقیر کا اور مد اہنت فی الدین کرنا امیر سے، اور مجالست امراء کی اور مجانبت غرباء سے، اور غفلت و بطر آخرت سے اور قلت فرصت عبادت کے لیے الی غیر ذلک من الاوقات و البلیات اور فتنہ فقر راضی نہ رہنا تقدیر پر، اور معرض ہونا تقسم رب قدر پر اور پریشانی قلت کی اور کثرت خیالات فاسدہ اور افکار کا سدھ کی یہاں تک کہ خوف ہے اس میں کفر کا معاذ اللہ من ذلک۔ اور فتنہ حیا جو کچھ مذکور ہوا سوائے فتنہ قبر کے۔ اور فتنہ مہمات شدت سکران کی اور سوء خاتمت اور ظلم فی الوصیت وغیر ذلک۔ اور فتنہ نار احراق اور عذاب اس کا اور تبدیل جلود و محرقہ مکرر سے کرر آفاقاً و اعادنا اللہ من ذلک کلتھا۔

۱۔ بَابُ: مَا جَاءَ لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ إِلَّا بِإِخْدَى ثَلَاثٍ

اس بیان میں کہ تین باتوں کے علاوہ کسی مسلمان کا خون بہانا حلال نہیں

(۲۱۵۸) عَنْ أَبِي أُسَامَةَ بْنِ سَهْلٍ بْنِ حُنَيْفٍ أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ أَشْرَفَ يَوْمَ الدَّارِ فَقَالَ: ائْتِدُوا كُمْ بِاللَّهِ اَتَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ إِلَّا بِإِخْدَى ثَلَاثٍ: زَنًا بَعْدَ إِحْصَانٍ أَوْ ارْتِدَادٍ بَعْدَ إِسْلَامٍ أَوْ قَتْلِ نَفْسٍ بَغْيٍ حَقٍّ فَقَتِيلٍ بِهِ)) فَوَاللَّهِ مَا زَنَيْتُ فِي جَاهِلِيَّةٍ وَلَا فِي إِسْلَامٍ وَلَا ارْتَدَدْتُ مُنْذُ بَايَعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَلَا قَتَلْتُ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ فِيمَ تَقْتُلُونَنِي .

(صحیح) الارواء (۲۰۴/۷) تخریج الاحادیث المختارة (۳۰۰-۳۰۲، ۳۴۶-۳۴۷)

میں سے روایت ہے ابو امامہ سے کہ عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ چڑھے کوٹھے پر ان دنوں میں کہ وہ بیٹھ رہے تھے اپنے گھر میں بخوف اہل فتنہ اور فرمایا قسم دیتا ہوں میں تم کو اللہ تعالیٰ کی کیا تم نہیں جانتے ہو کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حلال نہیں خون کسی مرد مسلمان کا مگر تین باتوں کے عوض میں: اول زنا ہے احصان کے بعد، دوسرے مرتد ہونا اسلام کے بعد، تیسرے مار ڈالنا کسی کا ناحق پس قتل کیا جاتا ہے وہ شخص اس کے بدلے، قسم ہے اللہ تعالیٰ کی نہیں زنا کیا میں نے جاہلیت میں اور نہ اسلام میں اور نہ مرتد ہوا میں جب سے کہ بیعت کی رسول اللہ ﷺ کی، اور نہ قتل کیا میں نے کسی نفس کو کہ حرام کیا ہو اللہ نے قتل اس کا سو تم کس کی عوض میں مجھے قتل کرتے ہو۔

فائلا: اس باب میں ابن مسعود اور عائشہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔ اور روایت کی حماد بن سلمہ

نے یحییٰ بن سعید سے یہ حدیث، اور مرفوع کیا۔ اور روایت کی یحییٰ بن سعید قطان اور کئی لوگوں نے یحییٰ بن سعید سے یہ حدیث سو موقوف کیا انہوں نے اور مرفوع نہیں کیا اس روایت کو۔ اور مروی ہوئی یہ حدیث کئی سندوں سے عثمان رضی اللہ عنہ سے انہوں نے روایت کی نبی ﷺ سے۔

مترجم: خلاصہ قصہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے محبوس و مقتول ہونے کا یوں مروی ہے ابو سعید سے کہ سنا عثمان رضی اللہ عنہ نے کہ وفد اہل مصر آئے ہیں، اور ان کے استقبال کو آپ ﷺ مدینہ سے باہر تشریف لے گئے اور جب ان سے ملے انہوں نے کہا قرآن منگاؤ اور سورہ یونس میں یہ آیت نکالی۔ ﴿قُلْ أَرَأَيْتُمْ مَّا أَنزَلَ اللَّهُ لَكُمْ مِّن رِّزْقٍ فَجَعَلْتُمْ مِّنْهُ حَرَامًا وَحَلَالًا قُلْ اللَّهُ أَذِنَ لَكُمْ أَمْ عَلَى اللَّهِ تَفْتَرُونَ﴾ اور کہا یہ جو آپ نے رمنہ مقرر کیے ہیں کیا اللہ تعالیٰ نے آپ کو حکم کیا ہے یا آپ جھوٹ باندھتے ہیں اللہ تعالیٰ پر؟ فرمایا حضرت عثمان ذی النورین نے کہ یہ آیت فلاں باب میں اتری ہے اور رمنہ مقرر کیا ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اور میں نے صدقہ کے انٹوں کی کثرت کے سبب سے اور بڑھا دیا۔ غرض اسی طرح جو انہوں نے اعتراض کیا آپ نے معقول جواب دیا اور کچھ شرط بھی انہوں نے چاہی آپ نے وہ بھی ان کو لکھ دی پھر انہوں نے فرمائش کی کہ اموال غنیمت میں سے کسی کو کچھ نہ دیا جائے بلکہ وہ سب کا سب مقاتلین کا حق سمجھا جائے اور شیوخ اصحاب کا، آپ نے اس کا بھی خطبہ پڑھ دیا، اور لوگوں کو حکم کیا کہ تجارت وغیرہ کریں اور اس مال سے کچھ نہ لیں۔ جب ان سب امور سے وہ وفد فارغ ہو کر مصر کو لوٹے راہ میں ایک شخص کو پایا اور اس کو تہمت لگائی کہ تیرے پاس کوئی خط ہے غرض کہ اس کے پاس سے ایک خط نکالا کہ اس پر مہر تھی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی اور وہ خط حاکم مصر کے نام تھا اور مضمون اس کا یہ تھا کہ یہ گروہ وفود جب تمہارے پاس پہنچیں تو ان کو قتل کرنا یا ہاتھ پیر کاٹنا۔ غرض جب ان لوگوں نے یہ خط پایا لوٹے اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے کہا کہ یہ خط آپ نے لکھا انہوں نے انکار فرمایا اور فرمایا کہ دو امر ہیں اثبات کے، اول یہ کہ تم دو گواہ اس پر لاؤ کہ میں نے یہ خط بھیجا ہے، دوسرے یہ کہ مجھ سے قسم لو، اور یہ بھی قرینہ فرمایا اگر میرا خط ہوتا تو میری لسان میں ہوتا اور نقش خاتم کا خاتمہ کتاب میں ہوتا۔ اور یہ دونوں باتیں اس میں نہ تھیں پس ان نالائقوں کا فریب ثابت ہوا مگر انہوں نے آپ کو گھیرا اور ایک مدت محاصرہ کیا آپ اس عرصہ میں کوٹھے پر چڑھتے تھے اور اپنی براءت کی احادیث اور فضائل کی روایات ارشاد کرتے تھے۔ چنانچہ وہ روایت جو اوپر مذکور ہوئی ہے وہ بھی اس قبیل سے ہے۔ مگر لوگوں کا یہ حال تھا کہ پہلے پہل ان کو نصیحت اثر کرتی تھی اور پھر دوبارہ جب آپ نصیحت فرماتے تھے اثر نہ کرتی تھی آپ نے دروازہ کھول دیا اور قرآن شریف لے کر گھر میں بیٹھے کہ اتنے میں محمد بن ابی بکر آئے، اور آپ کی ریش مبارک پکڑی اور چھاتی پر چڑھے حضرت ذی النورین رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تم ایسے جگہ بیٹھے ہو کہ تمہارے باپ ابو بکر کبھی ایسی جگہ نہیں بیٹھے تھے غرض یہ کہ وہ میرا احترام فرماتے تھے اور تم اس طرح پیش آتے ہو اس پر وہ لوٹ گئے اور آپ کو چھوڑ دیا، اور دوسرا شخص گھر میں گھسا کہ اس کا نام موت الاسود تھا اس بے ادب نے آپ کا گلا گھونٹا اور باہر نکل کر لوگوں سے کہنے لگا میں نے ایسی نرم چیز کوئی نہ پائی جیسا گلا تھا عثمان (رضی اللہ عنہ) کا اور میں نے اس کا گلا یہاں تک گھونٹا کہ جان ان کی سانپ کی

طرح بدن میں تڑپنے لگی، پھر تیسرا شخص گھسا اور آپ نے اس سے فرمایا کہ میرے اور تیرے درمیان قرآن عظیم الشان ہے اس مردود نے تلوار نکال کر آپ پر حملہ کیا اور آپ نے ہاتھ سے روکا اور دست مبارک اس سے کٹ کر جدا ہوا یا زخمی ہوا، راوی کو شک ہے پس آپ نے فرمایا یہ پہلا ہاتھ ہے جس نے مفصل قرآن کو لکھا ہے۔ اور ایک روایت میں وارد ہوا ہے کہ ایک شخص کنانہ بن بشر گھسا اور اس نے مشقص سے آپ کو شہید کیا اور مشقص ایک تیر ہوتا ہے چوڑی بھال کا اور خون مبارک آپ کا اس آیت پر گرا ﴿فَسَيَكْفِيكَهُمُ اللَّهُ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ﴾ اور اس کا ایک داغ مدور مصحف مطہر میں ہو گیا اور آپ کی زوجہ بنت القرافصہ نے آپ کو گود میں لے لیا تھا قبل قتل کے، اور بعد قتل کے ان میں سے بعض لوگ کہنے لگے اللہ کی مار اس پر کیا بڑے سرین ہیں اس کے۔ راوی کہتا ہے مجھے یقین ہوا کہ نہ مارا انہوں نے اس خلیفہ رسول کو مگر دنیا نے دنی کے واسطے۔

معاذ اللہ من ذلک، اناللہ وانا الیہ راجعون رضی اللہ عنہ، وحذللہ اللہ اعداءہ۔ (ازالۃ الخفا)

۲۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي تَحْرِيمِ الرَّمَاةِ وَالْأَمْوَالِ

باب: جان و مال کی حرمت کے بیان میں

(۲۱۵۹) عَنْ عَمْرِو بْنِ الْأَخْوَصِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ لِلنَّاسِ: ((أَيُّ يَوْمٍ هَذَا؟ قَالُوا: يَوْمُ الْحَجِّ الْأَكْبَرِ قَالَ: ((فَإِنَّ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ وَأَعْرَاضَكُمْ بَيْنَكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا فِي بَلَدِكُمْ هَذَا، أَلَا لَا يَجْنِي جَانُ نَفْسِهِ، أَلَا لَا يَجْنِي جَانُ عَلَى وَلَدِهِ وَلَا مَوْلُودٌ عَلَى وَالِدِهِ، أَلَا وَإِنَّ الشَّيْطَانَ قَدْ أَبْسَأَ أَنْ يُعْبَدَ فِي بِلَادِكُمْ هَذِهِ أَبَدًا، وَلَكِنْ سَتَكُونُ لَهُ طَاعَةٌ فِيمَا تُحَقِّرُونَ مِنْ أَعْمَالِكُمْ فَسِيرْ ضَى بِهِ)).

(صحیح) ارواء الغلیل (۲۷۹/۵) صحیح ابی داود تحت الحدیث (۱۷۰۰)

ترجمہ: روایت ہے عمرو بن احوص سے کہا انہوں نے کہ سنائیں نے رسول اللہ ﷺ سے فرماتے تھے حجۃ الوداع میں آدمیوں سے کون سا دن ہے یہ؟ بولے حج اکبر کا، فرمایا آپ ﷺ نے: سو بے شک خون تمہارے اور مال تمہارے اور عزتیں تمہاری ایک دوسرے پر حرام ہیں، اور حرمت ان کی ایسی ہے جیسی حرمت تمہاری اس دن کی اس تمہارے شہر میں آگاہ ہو کہ جنایت کرنے والا جنایت نہیں کرتا مگر اپنے نفس پر یعنی اس کا وبال و سزا اسی پر ہوتے ہیں آگاہ ہو کہ کوئی جنایت کرنے والا جنایت نہیں کرتا ہے اپنے لڑکے پر نہ لڑکا اپنے والد پر، آگاہ ہو کہ شیطان مایوس ہو گیا ہے اس سے کہ عبادت کی جائے اس کی تمہارے ان شہروں میں کبھی و لیکن کچھ اطاعت اس کی ہوگی ان عملوں میں کہ جنہیں تم حقیر سمجھتے ہو اور اس پر وہ راضی ہوگا۔

۱۔ سورہ حجرات سے آخر تک کو مفصل کہتے ہیں۔

فائدہ: اس باب میں ابو بکرہ اور ابن عباس اور جابر اور جندب بن عمرو السعدی رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور روایت کی زائدہ نے حمیب بن غرقہ کی سند سے۔

مترجم: جنایت یعنی زخمی کرنا یا قتل وغیرہ، اور عرب قدیم الایام سے یوم عرفہ اور بلد مکہ کی تعظیم و توقیر کرتے تھے اس لیے حرمت دماء وغیرہ کو اس کے ساتھ تشبیہ دی کہ سامعین کے خوب ذہن نشین ہو جائے۔ اور شیطان مایوس ہو گیا الخ، یعنی جیسے زمانہ جاہلیت میں بت پرستی پھیلی تھی اور شعائر ملت حنیفیہ کے یک قلم منہدم ہو گئے تھے ایسا کبھی نہ ہوگا اگرچہ بعض افراد میں محقرات ذنوب مصغرات عیوب کا ارتکاب پایا جائے۔



۳۔ بَابُ: مَا جَاءَ لَا يَجِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يُرَوِّعَ مُسْلِمًا

اس بیان میں کہ مسلمان کو حلال نہیں کہ وہ کسی مسلمان کو ڈرائے

(۲۱۶۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ السَّائِبِ بْنُ يَزِيدَ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَا يَأْخُذُ أَحَدُكُمْ عَصَا أَخِيهِ لَا عِيبًا أَوْ جَادًّا، لِمَنْ أَخَذَ عَصَا أَخِيهِ فَلْيُرَوِّعْهَا إِلَيْهِ)) .

(صحیح لغیرہ۔ سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ: ۹۲۱)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن سائب بن یزید سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے انہوں نے کہا کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: نہ لے کوئی شخص لاشعی اپنے بھائی کی دل لگی سے اس کے ستانے کے لیے، اور جس نے لی ہو لاشعی اپنے بھائی کی تو چاہیے کہ پھیر دے اس کو۔

فائدہ: اس باب میں ابن عمر اور سلیمان بن مرد اور جعدہ اور ابی ہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ اور نہیں جانتے ہم اسے مگر ابن ابی ذئب کی روایت سے۔ اور سائب بن یزید کو صحبت ہے اور سنا ہے انہوں نے آنحضرت ﷺ سے اور وفات ہوئی آنحضرت ﷺ کی جب سائب سات برس کے تھے، اور ابو یزید بن سائب وہ اصحاب نبی ﷺ سے ہیں اور روایت کی ہیں انہوں نے نبی ﷺ سے کئی احادیث۔



(۲۱۶۱) عَنْ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ: حَجَّ يَزِيدُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ حَجَّةَ الْوَدَاعِ وَأَنَا ابْنُ سَبْعِ سِنِينَ. فَقَالَ عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْقَطَّانِ: كَانَ مُحَمَّدٌ بْنُ يُوسُفَ ثَبَّتًا صَاحِبَ حَدِيثٍ وَكَانَ السَّائِبُ بْنُ يَزِيدَ جَدَّهُ، وَكَانَ مُحَمَّدٌ بْنُ يُوسُفَ يَقُولُ: حَدَّثَنِي السَّائِبُ بْنُ يَزِيدَ وَهُوَ جَدِّي، مِنْ قَبْلِ أُمِّي .

(اسنادہ حسن موقوف)

فیترہؑ: روایت ہے سائب بن یزید سے کہتے ہیں کہ یزید نے نبی ﷺ کے ساتھ حجۃ الوداع میں حج کیا جبکہ میں سات برس کا تھا۔ تو علی بن مدینی نے کہا: یحییٰ بن سعید القطان سے مروی ہے کہ محمد بن یوسف ثبت اور صاحب حدیث تھے۔ اور سائب بن یزید ان کے نانا تھے۔ اور محمد بن یوسف کہتے تھے مجھے سائب بن یزید نے حدیث بیان کی ہے اور وہ میری ماں کی طرف سے نانا ہیں۔



۴۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي إِشَارَةِ الْمُسْلِمِ إِلَى أَخِيهِ بِالسَّلَاحِ

کسی مسلمان بھائی کی طرف ہتھیار سے اشارہ کرنے (کی ممانعت) کے بیان میں

(۲۱۶۲) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((مَنْ أَشَارَ عَلَى أَخِيهِ بِحَدِيدَةٍ لَعَنَتْهُ الْمَلَائِكَةُ)). (اسنادہ صحیح - غایۃ المرام: ۴۴۶)

فیترہؑ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جس نے اشارہ کیا اپنے بھائی پر لوہے سے یعنی چھری، تلوار وغیرہ سے لعنت کرتے ہیں اس پر فرشتے۔

فائدہ: اس باب میں ابو بکرہ اور عائشہ اور جابر رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے۔ اور غریب سمجھی جاتی ہے خالد حذافی کی روایت سے اور روایت کی گئی محمد بن سیرین سے انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مانند اس کی اور مرفوع نہ کیا اس کو اور زیادہ کیے اس میں یہ لفظ وَإِنْ كَانَ أَخَاهُ لَا يَبِيْهُ وَأُمُّهُ یعنی ہتھیار سے اشارہ کرنے میں فرشتے لعنت کرتے ہیں اگرچہ حقیقی بھائی پر اشارہ کرے۔ روایت کی ہم سے قتیبہ نے انہوں نے حماد بن زید سے انہوں نے ایوب سے یہی حدیث۔ مترجم: اور حقیقی بھائی کی قید اس لیے فرمائی کہ مستبعد ہے ان میں عداوت اور خواہ مخواہ ان میں ڈرانا علی سبیل الاستہزاء ہوگا مگر اسے بھی احتیاطاً موجب لعن فرمایا پھر کسی اور پر اشارہ بدرجہ اولیٰ منع ہوا اور جب استہزاء میں یہ لعن ہو تو پھر عداوت کی راہ سے اگر اس کا مرتکب ہوگا تو کیا عذاب ہوگا۔ معاذ اللہ من ذلک۔



۵۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنْ تَعَاطِي السَّيْفِ مَسْلُوًا

نگلی تلوار لینے دینے کے بیان میں

(۲۱۶۳) عَنْ جَابِرٍ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يُتَعَاطَى السَّيْفُ مَسْلُوًا.

(اسنادہ صحیح - المشكاة: ۳۵۲۷ - التحقیق الثانی)

ترجمہ: روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سے کہا منع فرمایا رسول اللہ ﷺ نے تلوار کے ننگا لینے اور دینے سے بغیر میان کے۔

فائدہ: اور اس باب میں ابو بکرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے حماد بن سلمہ کی روایت سے۔ اور روایت کی ابن لہیعہ نے یہ حدیث ابی الزبیر سے انہوں نے جابر سے انہوں بسۃ الجہنی سے انہوں نے نبی ﷺ سے۔ اور حدیث حماد بن سلمہ کی میرے نزدیک صحیح ہے۔

مترجم: تلوار ننگی لینے دینے کی نہی سے یا تو مجاز اقل وقع مراد ہے کہ آپس میں ایک دوسرے کو نہ ماریں اور یا ھقیقۃً بغیر قتال کے بھی تلوار کسی کو نہ دینا چاہیے، بلکہ ضرور ہے کہ میان میں کر دے کہ اس میں اندیشہ ہے کہ پھسل جائے تو زخمی کرے یا لینے والا عدد ہو اور بے محابا مار بیٹھے۔

۶۔ بَابُ: مَا جَاءَ مَنْ صَلَّى الصُّبْحَ فَهُوَ فِي ذِمَّةِ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ

اس بیان میں کہ جس نے صبح کی نماز (فجر) پڑھی وہ اللہ تعالیٰ کی پناہ میں ہے

(۲۱۶۴) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ صَلَّى الصُّبْحَ فَهُوَ فِي ذِمَّةِ اللَّهِ فَلَا يَتَّبِعَنَّكُمْ اللَّهُ

بِشَيْءٍ مِنْ ذِمَّتِهِ)). (صحیح - صحیح الترغیب: ۴۶۱ - التعلیق الرغیب: ۱/۱۴۱، ۱۰۵۵، ۱۶۳)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جس نے نماز پڑھی صبح کی وہ اللہ کی پناہ میں ہے پھر دیکھو درپے نہ ہوئے اللہ تعالیٰ تم میں سے کسی کا اس کی پناہ توڑنے کے سبب سے۔

فائدہ: اس باب میں جندب اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے۔



۷۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي لُزُومِ الْجَمَاعَةِ

لزوم جماعت کے بیان میں

(۲۱۶۵) عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: خَطَبَنَا عُمَرُ بِالْحَابِيَةِ فَقَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ! إِنِّي قُضْتُ فِيكُمْ كَقَمَامِ رَسُولِ

اللَّهِ ﷺ فِينَا، فَقَالَ: ((أَوْصِيكُمْ بِأَصْحَابِي ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ يَفْشُو الْكَذِبُ

حَتَّى يَخْلِفَ الرَّجُلُ وَلَا يُسْتَحْلَفُ، وَيَشْهَدُ الشَّاهِدُ وَلَا يُسْتَشْهَدُ، إِلَّا لَا يَخْلُونَنَّ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ إِلَّا

كَانَ ثَالِثَهُمَا الشَّيْطَانُ، عَلَيْكُمْ بِالْجَمَاعَةِ، وَإِيَّاكُمْ وَالْفُرْقَةَ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ مَعَ الْوَاحِدِ وَهُوَ مِنَ

الْإِنْسَانِ أَبْعَدُ. مَنْ أَرَادَ بُحْبُوحَةَ الْجَنَّةِ فَلْيَلْزِمِ الْجَمَاعَةَ، مَنْ سَرَّتْهُ حَسَنَتُهُ وَسَاءَتْ تَهْ سَيِّئَتُهُ فَلْيَلْزِمِ

الْمُؤْمِنُ)). (صحیح) الروض النضیر (۳۴۷) سلسلۃ الأحادیث الصحیحۃ (۴۳۱/۱۱۱۶)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا خطبہ پڑھا ہم پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جابیہ میں پھر کہا اے لوگو! میں تمہارے بیچ میں کھڑا ہوں جیسا کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے درمیان کھڑے ہوئے تھے، اور فرمایا آنحضرت ﷺ نے وصیت کرتا ہوں میں اپنے اصحاب کے اطاعت کی پھر ان کی جوان سے ملے ہوں یعنی تابعین کی پھر ان کی جوان سے ملے ہوں یعنی تبع تابعین کی پھر ان زمانوں کے بعد مروج ہو جائے گا کذب، یہاں تک کہ قسم کھانے لگے گا آدمی بے قسم کھلائے اور گواہی دینے کو منو جو ہوگا بے بلائے خبردار ہوتا نہیں ہوتا کوئی مرد کسی عورت کے ساتھ مگر یہ کہ ہوتا ہے تیسرا ان کا شیطان، لازم پکڑو تم جماعت مذکور کو جس کو خوش لگے اس کی نیکی اور بری لگے اس کی برائی وہی مؤمن ہے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے۔ اور روایت کی یہ ابن مبارک نے محمد بن سوقة سے مروی ہے یہ حدیث کئی سندوں سے نبی ﷺ سے بواسطہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے۔



(۲۱۶۶) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((يَذِلُّ اللَّهُ مَعَ الْجَمَاعَةِ)).

(صحیح - تعریج اصلاح المساجد: ۶۱ ظلال الجنة: ۸۱، ۱ - المشكاة: ۱۷۳ - تحقیق بداية السؤل: ۷۰ / ۱۳۳)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا انہوں نے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا ہاتھ جماعت کے ساتھ ہے۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت سے مگر اسی سند سے۔



(۲۱۶۷) عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ اللَّهَ لَا يَجْمَعُ أُمَّتِي - أَوْ قَالَ: أُمَّةٌ مُحَمَّدٌ ﷺ - عَلَى ضَلَالَةٍ، وَيَذِلُّ اللَّهُ عَلَى الْجَمَاعَةِ، وَمَنْ شَذَّ شَذَّ إِلَى النَّارِ)).

(صحیح دون "ومن شذ" المشكاة: ۱۱ / ۳ - الظلال: ۸۰)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جمع نہیں کرتا اللہ تعالیٰ میری امت کو یا فرمایا امت محمد ﷺ کو

ضلالت پر، اور اللہ تعالیٰ کا ہاتھ ہے جماعت پر، اور جو جدا ہوا جماعت سے گرا آگ میں۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے۔ اس سند سے اور میرے نزدیک سلیمان مدنی سلیمان بن سفیان ہیں اور اس باب میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔



۸۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي نُزُولِ الْعَذَابِ إِذَا لَمْ يُغَيَّرِ الْمُنْكَرُ

اس بیان میں کہ برائی کو نہ روکنا نزول عذاب کا باعث ہے

(۲۱۶۸) عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصَّدِيقِ أَنَّهُ قَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ! إِنَّكُمْ تَقْرَأُونَ هَذِهِ الْآيَةَ: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا عَلَيَكُمْ أَنْفُسُكُمْ لَا يَضُرُّكُمْ مَنْ ضَلَّ إِذَا اهْتَدَيْتُمْ﴾ وَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((إِنَّ النَّاسَ إِذَا رَأَوْا الظَّالِمَ فَلَمْ يَأْخُذُوا عَلَى يَدَيْهِ أَوْ شَلَّتْ أَنْ يَعْصِيَهُمُ اللَّهُ بِعِقَابٍ مِنْهُ)). (صحيح) تخریج

مشكاة المصابيح (۵۱۴۲) تخریج الاحادیث المختارة (۵۴-۵۸) سلسلة الاحادیث الصحيحة (۱۵۶۴)

ترجمہ: روایت ہے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے کہ انہوں نے فرمایا اے آدمیو! تم پڑھتے ہو یہ آیت: اے ایمان والو! لازم پکڑو اور فکر کرو اپنی جانوں کی نہیں ضرر کرے گا تم کو جو گمراہ ہو جب کہ تم نے ہدایت پائی، اور خیال کرتے ہو بمطوق آیہ مذکورہ کے کہ امر معروف ضرور نہیں حالانکہ میں نے سنا ہے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے لوگ جب کہ دیکھیں ظلم یعنی فتنہ و فجور اور نہ روک لیں ہاتھ اس کے مرتکب کے قریب ہے کہ عام کر دے اللہ تعالیٰ ان پر عذاب کو۔ یعنی عذاب عام بھیجے کہ ظالم و غیر ظالم سب ہلاک ہوں۔

فائدہ: روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے یزید بن ہارون سے انہوں نے اسماعیل بن خالد سے یہی حدیث مانند اس کے۔ اور اس باب میں عائشہ اور ام سلمہ اور نعمان بن بشیر اور عبد اللہ بن عمر اور حذیفہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ اور اسی طرح روایت کی کئی لوگوں نے اسماعیل سے یزید کی روایت کی مانند، اور مرفوع کیا اس کو بعض نے اسماعیل سے اور موقوف کیا اس کو بعض نے۔ مترجم: ظاہر آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ امر معروف اور نہی منکر ضرور نہیں ہے بلکہ جب آدمی خود ہدایت پا چکا پھر سارا عالم اگر گمراہ رہے تو اسے کچھ نقصان نہیں مگر علماء نے اس آیت میں کئی تاویلیں ذکر کیں ہیں، اول تو ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی حدیث میں مذکور ہوئیں گویا انہوں نے اشارہ کیا یہ آیت منسوخ ہے اور نسخ کتاب کا حدیث سے جائز ہے۔ اور بعض نے کہا کہ نسخ کچھ ضرور نہیں بلکہ آیت سے مراد افعال ہیں ذمیوں کے اور شرک ان کا انکار اس پر ضرور نہیں اس لیے صلح کی ہے مسلمانوں نے ان سے اسی پر باقی رہے فتنہ و فجور اہل اسلام کے وہ اس آیت میں داخل نہیں پس کچھ منافات نہ رہی آیت وحدیث میں۔ اور یہ قول ہے ابو عبیدہ کا اور مجاہد۔ اور سعید بن جبیر نے کہا ہے کہ مراد اس سے یہود و نصاریٰ ہیں گویا ارشاد ہوتا ہے کہ جب تم مسلمان ہو گئے تو ان کا یہودیت نصرانیت پر قائم رہنا تم کو مضرت نہیں ان سے جزیہ لو اور ان کے حال پر چھوڑو۔ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا امر معروف اور نہی منکر کرو جب تک امید ہو قبول کی اور جب مایوسی ہو جائے قبول سے اور رد کیا جائے قول تمہارا تم پر تو لازم پکڑو اپنی جانوں کو پس گویا مراد آیت کی وقت مایوسی ہے، اور مراد حدیث کی وقت قبول ہونے کا امر معروف اور نہی منکر کے جب بھی منافات نہ

رہی۔ پھر ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ قرآن کی آیات کئی قسم ہیں۔ اول وہ آیات ہیں کہ تاویل ان کی گزر گئی قبل نزول کے، دوسرے وہ کہ تاویل ان کی واقع ہوئی رسول اللہ ﷺ کے زمانہ مبارک میں، تیسرے وہ کہ واقع ہوئی تاویل ان کی بعد زمانہ مبارک کے، چوتھے وہ ہیں کہ واقع ہوگی تاویل ان کے آخر زمانہ میں، اور پانچویں وہ ہیں کہ واقع ہوں گی تاویل ان کی قیامت کے دن، جیسے وہ آیتیں جن میں حساب و کتاب و جنت و نار کا مذکور ہے پھر جب تک کہ قلوب اور خواہشیں تمہاری ایک رہیں اور پھوٹ نہ ہو تمہارے درمیان اور لڑائی نہ ہو ایک دوسرے سے جب تک معروف کرو اور نہی منکر اور جب مختلف ہو جائیں دل اور جدا ہو جائیں خواہشیں اور لڑائی پڑے آپس میں پس لازم کرے ہر شخص فکر اپنی جان کی، اور جان لو کہ اس وقت آئی تاویل اس آیت کی۔ اور ابو امیہ شعبان سے روایت ہے کہ آیا میں ابونعبلہ حسنی کے پاس اور کہا میں نے اے ابونعبلہ! کیا کہتے ہو تم اس آیت میں پوچھا انہوں نے کون سی آیت کہا میں نے قول اللہ عز وجل کا ﴿علیکم انفسکم الایۃ﴾ سو کہا انہوں نے آگاہ ہو کہ میں نے پوچھی یہ آیت جبر سے انہوں نے کہا میں نے پوچھی رسول اللہ ﷺ سے تو فرمایا آپ ﷺ نے امر معروف کرو اور نہی منکر یہاں تک کہ جب دیکھو تم بخیلی ایسی کہ اطاعت کی جاتی ہے اور ہوئے نفسانی ایسی کہ اتباع کیا جاتا ہے اس کا اور دنیا مقدم سمجھی جاتی ہے آخرت پر اور مقاصد دینیہ پر، اور مجب ہے ہر شخص اپنی رائے پر، اور دیکھو تو ایسا کام کہ لابد ہے وہ پس لازم پڑ لے تو اپنے نفس کی تہذیب کو، اور چھوڑ دے خیال عوام کا اس لیے کہ بعد تمہارے دن ہیں صبر کے، پھر جس نے کہ صبر کیا ان دنوں میں یعنی باوجود کثرت منکرات کے حق پر ثابت رہا ہوگا مانند اس شخص کے کہ لیے ہوا آگ اپنی مٹھی میں عامل سنت کو ان دنوں میں ثواب ہے پچاس آدمیوں کے برابر جو اس کے مانند عمل کرتے ہوں۔ کہا ابن مبارک نے اور زیادہ بیان کیا مجھ سے عتبہ کے سوا اور راوی نے یہ عبارت بھی کہ پوچھا صحابہ رضی اللہ عنہم میں نے یا رسول اللہ ﷺ پچاس آدمیوں کا اس زمانہ کے لوگوں میں سے یعنی جو ثابت قدم رہے گا آخر زمانہ میں دین پر اس کو پچاس صحابی کے برابر اجر ہوگا۔ اور بعض لوگوں نے کہا مراد آیت کی یہ ہے کہ ضرر نہیں کریں گے تم کو اہل ہوا یعنی اصحاب فرق باطلہ۔ چنانچہ ابو جعفر سے مروی ہے کہ داخل ہوا صفوان بن محرز پر ایک جوان اہل اہوا سے اور اس نے ذکر کیا کچھ اپنے ہوئے باطل کا پس پڑھی صفوان نے یہی آیت اور فرمایا خاص کیا اللہ تعالیٰ نے اپنے دوستوں کو اسی آیت میں یعنی ان کو اہل اہوا سے کچھ ضرر نہیں (بغوی) اور صاحب مدارک نے کہا ہے اہل اسلام کفار کے حال پر افسوس و غم کرتے تھے اور حسرت کھاتے تھے اللہ تعالیٰ نے ان کی تسکین اس آیت میں فرمائی کہ تم کو ان کی گمراہی کچھ مضرت نہیں ہے اور مراد آیت یہ نہیں کہ ترک امر معروف کرے بلکہ باوجود قدرت کے ترک اس کا جائز نہیں۔ انتہی۔ اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے پوچھا اس آیت کو تو فرمایا انہوں نے کہ یہ زمانہ نہیں ہے اس آیت کا ابھی مقبول ہوتا ہے امر معروف اور نہی منکر زمانہ اس کا بعد چند آئے گا کہ امر بالمعروف کے ساتھ ایسا کیا جائے گا۔ اور ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ پڑھی میں نے یہ آیت رسول اللہ ﷺ کے آگے تو فرمایا ابھی تاویل اس کی آئی نہیں ہے نہ آئے گی تاویل اس کی جب تک کہ قریب نہ ہو نزول عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کا۔ یعنی نہ آجائے زمانہ فتن کا جیسا کہ اب ہے۔ اور ابن مبارک سے

مروی ہے کہ جس قدر تاکید امر معروف کی اس آیت سے ثابت ہوتی ہے ایسی تو کسی سے ثابت نہیں ہوتی اس لیے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ﴿عَلَيْكُمْ أَنْفُسُكُمْ﴾ یعنی فکر کرو اور تدبیر کرو تم سب اہل اسلام کی جانوں کی تو ہر ایک کو ضرور ہوا ہر مسلمان کی فکر کرنا اور نصیحت اور خیر خواہی اس کی لازم سمجھنا اور ہر ایک کو رغبت دلانا خیر کی اور نفرت دلانا شر سے اور روکنا قباح اور منکرات سے اور باز رکھنا زمام اور سنایات سے (فتح البیان) اور احادیث امر معروف میں بہت ہیں اور اس قدر نقل سے تطبیق ان احادیث میں، اور آیہ مبارکہ میں معلوم ہوگی الحمد للہ علی ذلک۔



۹۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي الْأَمْرِ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيِ عَنِ الْمُنْكَرِ

نیکی کا حکم دینے اور برائی سے روکنے کے بیان میں

(۲۱۶۹) عَنْ حُدَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَتَأْمُرُنَّ بِالْمَعْرُوفِ وَلَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ أَوْ لَيُوشِكَنَّ اللَّهُ أَنْ يَبْعَثَ عَلَيْكُمْ عِقَابًا مِنْهُ ثُمَّ تَدْعُوهُ فَلَا يَسْتَجِيبُ لَكُمْ)). (صحيح - سلسلة الاحاديث الصحيحة: ۲۸۶۸)

ترجمہ: روایت ہے حدیفہ رضی اللہ عنہ سے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: قسم ہے اس پروردگار کی کہ میری جان اس کے ہاتھ میں ہے امر کرو ساتھ اچھی بات کے اور منع کرتے رہو بری بات سے ورنہ قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ بھیجے گا تم پر عذاب بہت بڑا اپنی درگاہ سے، پھر تم اس سے دعا کرو گے اور وہ قبول نہ کرے گا تمہاری دعا کو۔

فائدہ: روایت کی ہم سے علی بن حجر نے انہوں نے اسماعیل بن جعفر سے انہوں نے عمرو بن ابی عمرو سے اسی اسناد سے مانند اس کی۔ یہ حدیث حسن ہے۔



(۲۱۷۰) عَنْ حُدَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَقْتُلُوا إِمَامَكُمْ، وَتَجْتَلِدُوا بِأَسْيَافِكُمْ، وَيَرِثَ دُنْيَاكُمْ شِرَارُكُمْ)). (ضعيف) سلسلة الاحاديث الضعيفة (۲۰۴۶) ابن ماجہ (۴۰۴۲) اس میں عبداللہ بن عبدالرحمن انصاری غیر معروف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے حدیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قسم ہے اس پروردگار کی کہ میری بقائے روح اس کے مبارک ہاتھ میں ہے نہ قائم ہوگی قیامت جب تک قتل نہ کرو گے تم امام اپنے کو اور آپس میں ایک دوسرے کو نہ مارو گے اپنی تلواروں سے، اور وارث نہ ہوں گے جب تک تمہاری دنیا کے تم میں سے بدتر لوگ۔ یعنی حکومت اور امارت فساد کو ہوگی۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔ (امام ترمذی)

۱۰۔ باب: حدیث الخسف بحیش البیراء

مقام بیداء کے لشکر کے زمین میں دھسنے کا بیان

(۲۱۷۱) عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ ذَكَرَ الْحَيْشَ الَّذِي يُخَسَفُ بِهِمْ فَقَالَتْ: أُمُّ سَلَمَةَ: لَعَلَّ فِيهِمُ الْمَكْرَةَ قَالَ: ((إِنَّهُمْ يُعْعَنُونَ عَلَى نِيَّاتِهِمْ)). (صحيح) [التعليق على ابن ماجه]

ترجمہ: روایت ہے ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے کہ نبی ﷺ نے ذکر کیا ایک لشکر کا کہ وہ دھنس جائے گا۔ یعنی بسبب اپنے ذنوب کے عذاب عام سے ہلاک ہوگا، تو عرض کی ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہ شاید اس میں بعض لوگ مجبور ہوں اور گناہ سے اپنے ساتھیوں کے ناراض ہوں، فرمایا آپ ﷺ نے: اٹھائیں جائیں گے وہ اپنی نیتوں پر۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے۔ اور روایت کی گئی یہ حدیث نافع سے انہوں نے روایت کی ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے نبی ﷺ سے۔

مترجم: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو قوم امر معروف اور نہی منکر ترک کرنے سے یا اپنے گناہ اور شامت اعمال سے عذاب عام میں ہلاک ہوتے ہیں اور اس میں کچھ لوگ صالحین ان کے ذنوب اور عیوب سے بدل ناراض ہوتے ہیں اگرچہ وہ بھی اس وقت عذاب میں گرفتار ہو جاتے ہیں مگر آخرت میں ان کی نیتوں کے موافق ان کا حشر ہوگا، اور اپنی نیک نیتی سے نجات پائیں گے۔ الحمد للہ علی ذلک۔



۱۱۔ باب: مَا جَاءَ فِي تَغْيِيرِ الْمُنْكَرِ بِالْيَدِ أَوْ بِاللِّسَانِ أَوْ بِالْقَلْبِ

تغیر منکر کے درجات کے میں

(۲۱۷۲) عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَوَّلُ مَنْ قَدَّمَ الْخُطْبَةَ قَبْلَ الصَّلَاةِ مَرْوَانُ فَقَالَ لِمَرْوَانَ: خَالَفْتَ السُّنَّةَ فَقَالَ: يَا فُلَانُ تَرِكَ مَا هُنَاكَ فَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ: أَمَّا هَذَا فَقَدْ قَضَى مَا عَلَيْهِ. سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَنْ رَأَى مُنْكَرًا فَلْيُنْكِرْهُ بِيَدِهِ، وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَلْيَسَانِهِ، وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَلْيَقْلِبْهُ، وَذَلِكَ أَوْعَفُ الْإِيمَانِ)). (تخریج مشکاة الفقر (۶۶) صحيح أبي داود (۱۰۳۴))

ترجمہ: روایت ہے طارق بن شہاب سے کہا پہلے جس نے خطبہ پڑھا نماز سے پیشتر مروان تھا، سو کھڑا ہوا ایک مرد اور کہا اس نے مروان سے خلاف کیا تو نے سنت کا۔ تو کہا مروان نے اے فلا نے چھوڑ دی گئی یعنی وہ سنت جسے تو ڈھونڈتا ہے، سو کہا ابو سعید نے آگاہ ہو کہ اس شخص نے پورا کر دیا جو اس کے ذمہ تھا۔ یعنی حق امر معروف کا، سنائیں نے رسول اللہ ﷺ سے

فرماتے تھے جو کوئی منکر دیکھے تو چاہیے کہ بدل دیوے اس کو اپنے ہاتھ سے اور جو نہ ہو سکے تو اپنی زبان سے، یعنی اس کی برائی بیان کر دے اور جو نہ ہو سکے تو اپنے دل سے اسے برا جانے اور یہ سب سے کم درجہ ہے ایمان کا۔
فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔



۱۲۔ بَابُ مِنْهُ

باب دوسرا اسی بیان میں

(۲۱۷۳) عَنْ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَثَلُ الْقَائِمِ عَلَى حُدُودِ اللَّهِ وَالْمُدْهِنِ فِيهَا كَمَثَلِ قَوْمٍ اسْتَهْمُوا عَلَى سَفِينَةٍ فِي الْبَحْرِ، فَأَصَابَ بَعْضُهُمْ أَعْلَاهَا وَأَصَابَ بَعْضُهُمْ أَسْفَلُهَا، فَكَانَ الَّذِينَ فِي أَسْفَلِهَا يَصْعَدُونَ فَيَسْتَقُونَ الْمَاءَ فَيَصُبُّونَ عَلَى الَّذِينَ فِي أَعْلَاهَا، فَقَالَ الَّذِينَ فِي أَعْلَاهَا: لَا نَدْعُكُمْ تَصْعَدُونَ فَنُودُونَ، فَقَالَ الَّذِينَ فِي أَسْفَلِهَا: فَإِنَّا نَنْقُبُهَا فِي أَسْفَلِهَا فَنَسْتَقِي، فَإِنِ اخَذُوا عَلَى أَيْدِيهِمْ فَمَنَعُواهُمْ نَجَوْا جَمِيعًا، وَإِنِ تَرَكُوهُمْ غَرِقُوا جَمِيعًا)).

(صحیح - سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ: ۶۹ - التعلیق الرغیب: ۱۶۸/۲)

ترجمہ: روایت ہے نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: مثال اس کی جو قائم ہے حدود الہی پر اور جو سستی کرتا ہے اس میں اس قوم کی مانند ہے کہ قمرہ ڈال کر دریا میں ایک کشتی پر سوار ہوئے، سوئی بعض کو جگہ اوپر کی اور بعض کو نیچے کی۔ پھر نیچے والے چڑھ کر پانی لینے کو اوپر آتے تھے اور گر جاتا تھا پانی اوپر والوں پر، سوا پر والوں نے کہا ہم تمہیں نہ چھوڑیں گے کہ تم چڑھ کر ہمیں تکلیف دو، سو نیچے والوں نے کہا ہم ایک سوراخ کر لیں کشتی کے نیچے اور اس میں سے پانی لے لیں، پھر اگر سب کشتی والے ان کا ہاتھ پکڑ لیں اور روکیں نجات پائیں سب کے سب، اور اگر چھوڑ دیں ان کو ڈوبیں سب کے سب۔
فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: امر معروف اور نہی منکر واجب ہے باجماع امت اور کتاب و سنت اس کے ساتھ ناطق ہے اور مراتب اس کے تین ہیں۔ جیسا حدیث میں مذکور ہے یعنی بالید واللسان والقلب، اور جس نے ادائے واجب کیا اور مخاطب نے قبول نہ کیا واجب اس کے ذمہ سے ساقط ہو گیا اور علماء نے کہا کہ فرضیت اس کی بطریق کفایت ہے، چنانچہ آیت ﴿وَلَتَكُنَّ مِنْكُمْ أُمَّةٌ﴾ بھی اسی پر دال ہے اور جو باوجود قدرت ترک کرے آثم ہے۔ اور کبھی فرض عین بھی ہو جاتا ہے جیسے ایک زمین میں کوئی شخص ہو اور اس کے سوا کوئی اس مسئلہ سے واقف نہ ہو، پس اسی کے ذمہ فرض ہے نہ غیر کے اوپر۔ اور وجوب امر معروف میں یہ شرط نہیں کہ آمر خود بھی عامل ہو بغیر عمل بھی امر معروف درست ہے۔ اس لیے کہ امر کرنا اپنے نفس کو ایک واجب ہے اور امر کرنا دوسرے شخص کو دوسرا واجب ہے پس اگر

اول فوت ہو تو ضرور نہیں کہ ثانی کو بھی چھوڑ دے، اور جو کہ مذکور ہے اس آیہ مبارکہ میں ﴿لِمَ تَقُولُونَ مَا لَا تَفْعَلُونَ﴾ اگر تسلیم بھی کیا جائے کہ درود اس کا امر معروف اور نہی منکر میں ہے تو مراد اس سے زجر کرنا اپنے ترک عمل پر نہ منع کرنا قول حق کہنے سے، اور یہ ظاہر ہے کہ خود عمل کر کے دوسرے کو امر کرنا نہایت مستحسن ہے اس لیے کہ امر اس شخص کا جو خود عامل نہیں چنداں اثر نہیں رکھتا۔ اور امر، معروف اور نہی منکر حکام کے ساتھ مخصوص نہیں ادنیٰ مسلمان بھی کر سکتا ہے لیکن مار پیٹ کے لیے آمر والی ضرور ہے۔ اور امر نہی ضرور ہے کہ امور متفق علیہ میں ہونہ مختلف میں علی الخصوص اس کے نزدیک جو کہتا ہے ہر مجتہد مصیب ہے، اور ضرور ہے کہ رفق و ملائمت سے ہو اور اللہ کے لیے، نہ طلب جاہ و مال اور جلب عز و منال کے لیے کہ ثواب اس پر مرتب ہو۔ اور کہا ہے کہ نصیحت ملائین نصیحت ہے۔ (شرح مشکوٰۃ)



۱۳۔ بَابُ: مَا جَاءَ أَفْضَلُ الْجِهَادِ كَلِمَةً عَدْلٍ عِنْدَ سُلْطَانٍ جَائِرٍ

اس بیان میں کہ کلمہ حق ظالم بادشاہ سے کہہ دینا افضل جہاد ہے

(۲۱۷۴) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِنَّ مِنْ أَعْظَمِ الْجِهَادِ كَلِمَةً عَدْلٍ عِنْدَ سُلْطَانٍ جَائِرٍ)). (صحيح) تخريج مشكاة المصابيح (۳۷۰۵-۳۷۰۶) الروض النضير (۹۰۹) سلسلة الاحاديث الصحيحة (۴۹۱)

ترجمہ: روایت ہے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: سب سے بڑا جہاد کلمہ عدل کہنا ہے سلطان ظالم کے سامنے۔

فائدہ: اس باب میں ابو امامہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے۔

مترجم: سلطان ظالم بد مزاج متکبر مغرور کے آگے کلمہ حق کہنا اور اس پر خلاف شرع میں انکار کرنا ایک کمال جرأت اور بہادری اور تصلب فی الدین کی بات ہے، اور چونکہ اس میں اتلاف جان و مال کا اور عزت و جاہ کا یقین ہے اس لیے افضل جہاد ہے۔ اللهم وفقنا به۔



۱۴۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي سُؤَالِ النَّبِيِّ ﷺ ثَلَاثًا فِي أُمَّتِهِ

امت کے لیے نبی ﷺ کے سوالات ثلاثہ کے بیان میں

(۲۱۷۵) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَبَّابٍ بْنِ الْأَرْتِّ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَاةً فَأَطَاعَهَا فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! صَلَّيْتَ صَلَاةً لَمْ تَكُنْ تُصَلِّيْهَا؟ قَالَ: ((أَجَلُ إِنَّهَا صَلَاةُ رَغْبَةٍ وَرَهْبَةٍ، إِنِّي سَأَلْتُ اللَّهَ

فِيهَا ثَلَاثًا فَأَعْطَانِي اثْنَيْنِ وَمَنْعَنِي وَاحِدَةً: سَأَلْتُهُ أَنْ لَا يُهْلِكَ أُمَّتِي بِسَنَةِ فَأَعْطَانِيهَا، وَسَأَلْتُهُ أَنْ لَا يُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِنْ غَيْرِهِمْ فَأَعْطَانِيهَا، وَسَأَلْتُهُ أَنْ لَا يُدْبِقَ بَعْضُهُمْ بَأْسَ بَعْضٍ فَمَنْعَنِيهَا)).

(صحیح - صفحہ الصلاة)

ترجمہ

روایت ہے خواب بن ارت رضی اللہ عنہ سے کہ ایک نماز پڑھی رسول اللہ ﷺ نے اور دراز کیا اس کو، سو عرض کی صحابہ رضی اللہ عنہم نے یا رسول اللہ ﷺ آج آپ ﷺ نے ایسی نماز پڑھی کہ روز نہ پڑھتے تھے، فرمایا آپ ﷺ نے: ہاں بے شک یہ نماز تھی امید و خوف کی میں نے مانگیں اللہ تعالیٰ سے اس میں تین چیزیں، سو عنایت کیس مجھے دو اور باز رکھی مجھ سے ایک سو سنو کہ مانگا میں نے اس سے یہ کہ ہلاک نہ ہو میری ساری امت قحط میں، سو عنایت کیا مجھے اور مانگا میں نے یہ کہ مسلط نہ ہوان پر کوئی دشمن ان کے غیر میں سے، سو عنایت کیا مجھ کو اور مانگا میں نے کہ نہ چکھا ان کے بعض کو مزہ بعض کی لڑائی کا، سو نہ دیا مجھے یہ۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے اور اس باب میں سعد اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔



(۲۱۷۶) عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِنَّ اللَّهَ زَوَى لِيَ الْأَرْضَ فَرَأَيْتُ مَشَارِقَهَا وَمَغَارِبَهَا وَإِنْ أُمَّتِي سَبَّلُغَ مُلْكُهَا مَا زَوَى لِيَ مِنْهَا، وَأُعْطِيتُ الْكَنْزَيْنِ الْأَحْمَرَ وَالْأَصْفَرَ، وَإِنِّي سَأَلْتُ رَبِّي لِأُمَّتِي أَنْ لَا يُهْلِكَهَا بِسَنَةِ عَامَةٍ، وَأَنْ لَا يُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِنْ سِوَى أَنْفُسِهِمْ فَيَسْتَبِيحَ بَيْضَتَهُمْ، وَإِنْ رَبِّي قَالَ: يَا مُحَمَّدُ! إِنِّي إِذَا قَضَيْتُ قَضَاءَ فَإِنَّهُ لَا يَرُدُّ، وَإِنِّي أُعْطِيتُكَ لِأُمَّتِكَ أَنْ لَا أَهْلِكَهُمْ بِسَنَةِ عَامَةٍ وَلَا أُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِنْ سِوَى أَنْفُسِهِمْ فَيَسْتَبِيحَ بَيْضَتَهُمْ، وَلَوْ اجْتَمَعَ عَلَيْهِمْ مَنْ بِأَقْطَارِهَا - أَوْ قَالَ: مِنْ بَيْنِ أَقْطَارِهَا حَتَّى يَكُونَ بَعْضُهُمْ يُهْلِكُ بَعْضًا وَيَسْبِي بَعْضُهُمْ بَعْضًا)). (صحيح) الروض النضير (۶۱، ۱۱۷۰) الصحيحة ۲۵۲/۴ و (۱۹۵۷)

ترجمہ: روایت ہے ثوبان رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: بے شک اللہ تعالیٰ نے لپیٹ دی میرے لیے زمین اور میں نے دیکھا اس کے مشرق اور مغرب کو اور میری امت کی سلطنت پہنچے گی جہاں تک کہ لپٹی گئی ہے میرے لیے زمین، اور دیئے گئے مجھے دو خزانے ایک سرخ اور ایک سفید اور میں نے مانگا اپنے پردو گار سے کہ ہلاک نہ کرے میری امت کو قحط عام میں، اور نہ مسلط ہوان پر کوئی دشمن سوا ان کے لوگوں کے کہ توڑ ڈالے بیضہ ان کا، اور تحقیق کہ میرے رب نے کہا اے محمد (ﷺ) جب مقرر کر چکا میں کوئی حکم تو پھر وہ لوٹا نہیں، اور میں نے عنایت کی تیری امت کو کہ ہلاک نہ کروں گا میں ان کو قحط عام سے، اور مسلط نہ کروں گا ان پر کوئی دشمن ان کے غیر میں سے کہ توڑ ڈالے بیضہ ان کا یعنی ہلاک کر دے ان کی ساری

جماعت و اگرچہ جمع ہو جائیں زمین کے کناروں کے لوگ یا یہ فرمایا کہ جو لوگ ہیں زمین کے کناروں میں یہاں تک کہ انہیں کے لوگ بعض ہلاک کریں گے بعض کو، اور قید کریں گے بعض کو۔ یعنی باہر کا دشمن ان پر مسلط نہ ہوگا۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: پلیٹ دی میرے لیے زمین، اس میں استدلال ہے اہل مکاشفہ کو۔ اور آپ ﷺ کو بوجی معلوم ہوا کہ جہاں تک زمین دیکھی ہے وہاں تک سلطنت آپ کی امت کی ہوگی ازمنہ مختلفہ میں اور دیئے گئے مجھے دو خزانے یعنی روپیہ اور اشرفی یا چاندی سونے کی کہ برکات اس کی ظاہر ہوئی امت پر اور وہ خزانہ عالم مثال میں آپ کو عنایت ہوئے تھے اور حقیقت اس کی بعد میں ظاہر ہوئی اور ایسا قحط آپ ﷺ کی امت میں نہ ہوا ہے اور نہ ہوگا کہ جس سے ساری امت ہلاک ہو جائے اور کوئی دشمن ان پر مسلط نہ ہو اگرچہ ان کے بعض افراد پر کفار وغیرہ حاکم ہوئے ہیں مگر کسی زمانہ میں تمام امت پر حکومت کسی کافر کی نہ ہوئی اور نہ ہوگی یا مسلط ہونے سے ارادہ ہلاک مراد ہے کسی کافر صاحب شوکت کا یہ ارادہ نہیں کہ تمام امت کو ہلاک کرے اور اگر ہو بھی تو بھی وہ قادر نہ ہوگا۔ قولہ: توڑ ڈالے بیضہ ان کا، مراد اس سے ساری جماعت کا ہلاک ہونا ہے۔ قاعدہ ہے کہ جب جانور کے انڈے تلک توڑ ڈالے جاویں تو ان کی نسل منقطع ہو جاتی ہے اور بیخ و بنیاد باقی نہیں رہتی۔ پس انڈے کا توڑنا کنایہ ہے ساری جماعت کے ہلاک کرنے سے۔ قولہ: یہاں تک کہ ہلاک کریں گے بعض ان کے بعض کو، یعنی آپس میں جنگ و جدال رہے گا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا بلکہ کفار کے ہاتھ سے صالحین امت کو اتنی ایذا نہیں پہنچی ہے جتنی کلمہ گو یوں سے۔



۱۵۔ باب: مَا جَاءَ كَيْفَ يَكُونُ الرَّجُلُ فِي الْفِتْنَةِ

اس بیان میں کہ فتنے کے وقت آدمی کو کیسا ہونا چاہیے

(۲۱۷۷) عَنْ أُمِّ مَالِكٍ الْبُهَزِيِّ قَالَتْ: ذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِتْنَةً فَقَرَّبَهَا قَالَتْ: قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَنْ خَيْرُ النَّاسِ فِيهَا؟ قَالَ: ((رَجُلٌ فِي مَاشِيَتِهِ يُؤَدِّي حَقَّهَا وَيَعْبُدُ رَبَّهُ، وَرَجُلٌ أَخَذَ بِرَأْسِ فَرَسِهِ يُخِيفُ الْعَدُوَّ وَيُخَوِّفُونَهُ)). (صحیح - سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ: ۶۹۸ - التعلیق الرغیب: ۱۵۳/۲)

ترجمہ: روایت ہے ام مالک بنہزیہ رضی اللہ عنہا سے کہ ذکر کیا رسول اللہ ﷺ نے فتنہ کا اور بہت قریب فرمایا اس کا ظاہر ہونا۔ کہاراویہ نے عرض کی میں نے یا رسول اللہ ﷺ کون شخص بہتر ہوگا سب لوگوں میں اس وقت؟ فرمایا آپ ﷺ نے: ایک تو وہ شخص کہ اپنے جانوروں میں ہوا کرتا ہو حق اس کا یعنی چراتا ہو اور عبادت کرتا ہو اپنے رب کی، اور دوسرا وہ کہ پکڑے ہو سراپے گھوڑے کا ڈراتا ہو دشمن کو، یعنی کافروں کو، اور ڈراتے ہوں وہ اس کو۔

فائدہ: اس باب میں ام مبشر اور ابوسعید خدری اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث غریب ہے اس سند سے۔ اور روایت کی لیث بن ابی سلیم نے طاؤس سے انہوں نے نبی ﷺ سے۔



۱۶۔ بَابُ فِي كَفِّ اللِّسَانِ فِي الْفِتْنَةِ

فتنوں میں زبان روکنے کے بیان میں

(۲۱۷۸) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((تَكُونُ الْفِتْنَةُ تَسْتَظْفِرُ الْعَرَبَ، فَتَلَاهَا فِي النَّارِ، اللِّسَانُ فِيهَا أَشَدُّ مِنَ السَّيْفِ)).

(ضعیف) سلسلہ الاحادیث الضعیفة (۳۲۲۹) اس میں لیث بن ابی سلیم راوی ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے: ایک فتنہ ایسا ہوگا کہ گھیر لے گا عرب کو مقتول، اس کے دوزخی ہیں، زبان کھولنا اُس میں تلوار مارنے سے زیادہ ہے۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے۔ سنائیں نے محمد بن اسماعیل بخاری رحمہ اللہ سے فرماتے تھے نہیں جانتے ہم زیاد بن سمین گوش کی کوئی حدیث سوا اس حدیث کے لیث سے۔ اور روایت کی حماد بن سلمہ نے یہ حدیث لیث سے، اور مرفوع کیا اس کو۔ اور روایت کی حماد بن زید نے لیث سے اور موقوف کیا۔

مترجم: مراد اس فتنہ سے وہ حروب ہیں جو سلاطین و حکام میں فقط بغرض دنیا واقع ہوئے نہ بہ نیت اعلائی کلمۃ اللہ۔ اور زبان تلوار سے زیادہ ہے یعنی کلمہ حق کہنا اس وقت جہاد فی سبیل اللہ سے بڑھ کر ہے یا وہ لوگ ایسے بد مزاج و مغرور و متکبر ہیں کہ اپنے طاعن کو مار ڈالتے ہیں جیسے کوئی اپنے اوپر تلوار کھینچنے والے کو مارے۔



۱۷۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي رَفْعِ الْأَمَانَةِ

امانت کے اٹھ جانے کے بیان میں

(۲۱۷۹) عَنْ حُدَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ قَالَ: حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَدِيثَيْنِ قَدْ رَأَيْتُ أَحَدَهُمَا وَأَنَا أَنْتَظِرُ الْآخَرَ: حَدَّثَنَا أَنَّ الْأَمَانَةَ نَزَلَتْ فِي جَذْرِ قُلُوبِ الرِّجَالِ ثُمَّ نَزَلَ الْقُرْآنُ فَعَلِمُوا مِنَ الْقُرْآنِ وَعَلِمُوا مِنَ السُّنَّةِ، ثُمَّ حَدَّثَنَا عَنْ رَفْعِ الْأَمَانَةِ فَقَالَ: ((يَنَامُ الرَّجُلُ النَّوْمَةَ فَتَقْبِضُ الْأَمَانَةُ مِنْ قَلْبِهِ فَيُظِلُّ أَثَرَهَا مِثْلَ الْوَكْتِ، ثُمَّ يَنَامُ نَوْمَةً فَتُقْبِضُ الْأَمَانَةُ مِنْ قَلْبِهِ فَيُظِلُّ أَثَرَهَا مِثْلَ أَثَرِ الْمَجْلِ كَجَمْرِ دُخْرَجَتِهِ عَلَى

میں نے ان میں سے حقیقت ایک کی اور منتظر ہوں میں دوسری کا، پہلی حدیث ان میں کی یہ ہے کہ فرمایا آپ ﷺ نے اتری ہے مردوں کے دلوں میں امانت پھر اتر اقرآن، اور پہچانا انہوں نے حق امانت کا قرآن سے اور پہچانا سنت سے یعنی دونوں میں تاکید ہے اداے امانت کی۔ دوسری حدیث ان میں سے یہ ہے کہ ذکر کیا ہم سے رفع امانت کا۔ اور فرمایا سوئے گا آدمی ایک بار بس پھین لی جائے گی امانت اس کے دل سے، سورہ جائے گا اثر اس کا مثل دھبہ کے پھر سوئے گا ایک بار اور جھین لی جائے گی امانت اور رہ جائے گا اثر اس کا مثل گھٹے کی جیسے کہ گھما دے اور پھیرے تو اپنے پیر پر چنگاری اور جھالا پڑ جائے اس سے، پھر دیکھے تو اسے اٹھا ہوا اور اس میں کچھ نہیں ہے پھر لی آپ نے ایک کنکری اور پھیر اس کو اپنے پیر پر اور فرمایا: پھر صبح کریں گے لوگ خرید و فروخت کرتے ہوں گے کوئی ایسا معلوم نہ ہوگا کہ ادا کرے امانت کو یہاں تک کہ کہا جائے گا تحقیق فلا نے قبیلہ میں ایک شخص امین ہے۔ اور کہا جائے گا مرد کو یعنی اس کی تعریف میں کیا چست و چالاک آدمی ہے یعنی کاروبار دنیا میں، اور کیا ہوشیار و خوش تقریر ہے، اور کیا عقل مند اور دانا ہے، اور اس کے دل میں ایک رائی کے دانہ برابر ایمان نہیں۔ اور بے شک آپ کا مجھ پر ایک زمانہ کہ میں پر واہ نہ رکھتا تھا جس کسی سے معاملہ کروں کہ اگر وہ مسلمان ہوتا تھا تو دیوانہ تھا حق میرا تدین اس کا، اور اگر وہ یہودی یا نصرانی ہوتا تھا تو دیوانہ تھا مجھ کو حق میرا سردار اس کا، مگر آج کے دن میں معاملہ کرنے والا نہیں ہوں کسی سے مگر فلاں فلاں سے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: قولہ: دیکھ لی میں نے اِخ۔ یعنی جیسے آپ نے خبر دی تھی ویسا ہی وقوع میں آیا۔ قولہ: اتری ہے مردوں کے دل میں امانت، اِخ۔ مراد امانت سے ایمان ہے جیسا کہ اشارہ کیا اس کی طرف آخر حدیث میں کہ فرمایا ((وَمَا فِي قُلُوبِهِ مِنْ خَوْذَلٍ مِنْ اِيْمَانٍ)) قولہ: سورہ جائے گا اثر اس کا مثل دھبہ کے، اِخ۔ یہ مستل فرمائی آپ نے امانت کے دل سے نکل جانے کی کہ جیسے آگ کا اثر اور چھالا بدن پر رہ جاتا ہے اور اونچا معلوم ہوتا ہے ایسا ہی آدمی بلند رتبہ معلوم ہوگا مگر اس میں امانت کا نام نہ ہوگا۔ قولہ: اور بے شک آچکا مجھ پر زمانہ، اِخ۔ یعنی وہ زمانہ تھا رسول اللہ ﷺ کا کہ اس میں بلا خوف و خطر ہر ایک سے معاملہ کرتا تھا اور اگر میرا حق کسی

مسلمان پر ہوتا تو وہ اپنی دینداری اور امانت کی وجہ سے میراث حق تلف نہ کرتا، اور اگر یہودی یا نصرانی پر ہوتا تو سردار اس کے دلو اتے تھے، اور اب کوئی لائق اطمینان نہیں مگر فلاں فلاں۔



۱۸۔ باب: مَا جَاءَ لَتَرْكَبَنَّ سُنَنَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ

سابقہ امتوں کی عادات اس امت میں منتشر ہونے کے بیان میں

(۲۱۸۰) عَنْ أَبِي وَاقِدٍ اللَّيْثِيِّ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَمَّا خَرَجَ إِلَى حُثَيْنٍ مَرَّ بِشَجَرَةٍ لِلْمُشْرِكِينَ يُقَالُ لَهَا: ذَاتُ أَنْوَاطٍ يُعَلَّقُونَ عَلَيْهَا أَسْلِحَتَهُمْ فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ اجْعَلْ لَنَا ذَاتَ أَنْوَاطٍ، كَمَا لَهُمْ ذَاتُ أَنْوَاطٍ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((سُبْحَانَ اللَّهِ! هَذَا كَمَا قَالَ قَوْمُ مُوسَى: اجْعَلْ لَنَا إِلَهًا كَمَا لَهُمْ آلِهَةٌ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَتَرْكَبَنَّ سُنَّةَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ)). (صحيح - ظلال الحنة: ۷۶ - المشكاة: ۵۳۶۹)

ترجمہ: روایت ہے ابو واقد لیثی سے کہ رسول اللہ ﷺ جب نکلے حنین کو گزرے ایک درخت پر مشرکوں کے کہ اس کو ذات انواط کہتے تھے لٹکاتے تھے اس میں مشرک لوگ ہتھیار اپنے، پس عرض کی صحابہ رضی اللہ عنہم نے یا رسول اللہ ﷺ مقرر کر دیجیے ہمارے لیے بھی ایک ذات انواط جیسا کہ مشرکوں کا ایک ذات انواط ہے سو فرمایا نبی ﷺ نے: یہ تو ویسی ہی بات ہوئی جیسے موسیٰ علیہ السلام کی قوم نے کہا اجعل لنا الہا یعنی بنا دے ہمارے لیے ایک معبود قسم ہے اس پروردگار کی کہ میری جان اس کے ہاتھ میں ہے تم مرتکب ہو گے اپنے اگلوں کے افعال کے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور ابو واقد لیثی کا نام حارث بن عوف ہے۔ اس باب میں ابوسعید اور ابی ہریرہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔

مترجم: ذات انواط ایک درخت تھا جھاؤ کا اور آپ ﷺ کو برا معلوم ہوا سوال صحابہ رضی اللہ عنہم کا ایسی چیز کے لیے جس میں مشابہت ہو مشرکین کی، اور فرمایا کہ مرتکب ہو گے تم افعال ام سابقہ کے۔ اور متبع ہو گے ان کی عادات کے ویسا ہی ہوا کہ اس جزو مان میں محافل علماء سوء کے مثل یہود کے ہیں، اور محافل مشائخ مبتدعین کے مثل محافل نصاریٰ کے۔ اور عقائد اور اعمال ان کے طابق العمل بالعلل مثل اہل کتاب کے ہو گئے ہیں، اور شادی اور بیاہ میں اور موت وغنی میں ہزاروں رسمیں یہود و نصاریٰ کی مسلمان نے اختیار کر لی ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اور تفصیل اس کی دراز ہے کہ یہ ترجمہ مختصر محل اس کا نہیں۔



۱۹۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي كَلَامِ السَّبَاعِ

درندوں کے کلام کے بیان میں

(۲۱۸۱) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَكَلِّمَ السَّبَاعُ الْإِنْسَ، وَحَتَّى يُكَلِّمَ الرَّجُلُ عَذْبَةَ سَوْطِهِ وَشِرَاكَ نَعْلِهِ وَتُخْبِرَهُ فَخِذَهُ بِمَا أَخَذَتْ أَهْلُهُ مِنْ بَعْدِهِ)). (صحيح - سلسلة الاحاديث الصحيحة: ۱۲۲ - المشكاة: ۵۴۵۹)

ترجمہ: روایت ہے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہ کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: قسم ہے اس پروردگار کی کہ میری بقائے روح جس کے قبضہ میں ہے قیامت قائم نہ ہوگی جب تک کہ بات نہ کریں درندے آدمیوں سے اور جب تک کہ کلام نہ کرے مرد سے وچھندا اس کے کوڑے کا اور تسمہ اس کی نعل کا، اور خبر دے گی ران اس کی اس نئے کام سے کہ کیا اس کی پیوی نے اس کے بعد۔ یعنی اس کی غیبت میں۔

فائدہ: اس باب میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم اسے مگر قاسم بن فضل کی روایت سے، اور قاسم بن فضل ثقہ ہیں مامون ہیں اہل حدیث کے نزدیک، اور ثقہ کہا ان کو یحییٰ بن سعید اور عبد الرحمن بن مہدی نے۔



۲۰۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي انْشِقَاقِ الْقَمَرِ

چاند کے پھٹنے کے بیان میں

(۲۱۸۲) عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: انْفَلَقَ الْقَمَرُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اشْهَدُوا. (صحيح)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ انہوں نے: پھٹ گیا چاند رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں، سو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: گواہ رہو۔ فائدہ: اس باب میں ابن مسعود اور انس اور جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: چاند کا پھٹنا قیامت کی نشانی بھی ہے اور آنحضرت ﷺ کا معجزہ بھی، تفصیل اس کی یہ ہے کہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اہل مکہ نے سوال کیا رسول اللہ ﷺ سے کہ ہم کو کوئی معجزہ دکھاؤ پس دکھایا آپ ﷺ نے ان کو پھٹنا چاند کا یہاں تک کہ دیکھا انہوں نے حرا کو اس کے نیچے میں۔ اور قنادہ سے مروی ہے کہ دکھایا ان کو شق القمر دو بار۔ اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ پھٹا چاند رسول اللہ ﷺ کے زمانہ مبارک میں اور دو ٹکڑے ہو گیا ایک ٹکڑا نظر آتا تھا جبل پر اور ایک ٹکڑا اس کے نیچے پھر فرمایا

آنحضرت ﷺ نے: گواہ رہو۔ عبداللہ سے مروی ہے کہ یہ معاملہ مکہ میں ہوا اور مروی ہے کہ قریش نے پوچھا مسافروں سے اس گمان پر کہ شاید محمد ﷺ نے ہم پر جادو کر دیا ہو، پھر مسافروں نے کہا ہم نے بھی چاند پھٹتے دیکھا پھر یہ آیت اتری ﴿اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ﴾ پس پھٹنا چاند کا مقدمہ ہے قیامت کا کہ اس سے ثابت ہوا کہ خرق والتیام اجرام علویہ میں جائز ہے۔ اس نظر سے یہ نشانی قیامت کی ہے، اور چونکہ کفار نے فرمائش کی تھی معجزہ کی اور اس کے بعد اس کا ظہور ہوا۔ اور آپ ﷺ نے فرمایا یہی کہ گواہ رہو اس نظر سے معجزہ ہوا آنحضرت ﷺ کا اور ہزاروں درجہ یہ معجزہ بڑھ کر ہوا دریا ئے نیل کے شق ہونے سے اس لیے کہ اول تو دریا کا پھٹنا چنداں خلاف عادت نہیں، دوسرے خرق والتیام اجزاء ارضیہ چنداں مستبعد نہیں بخلاف اجرام علویہ کے۔ وَذَلِكَ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ.



۲۱ باب: مَا جَاءَ فِي الْخُسْفِ

زمین کے دھسنے کے بیان میں

(۲۱۸۳) عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ أُسَيْدٍ قَالَ: أَشْرَفَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ غُرْفَةٍ وَنَحْنُ نَنْذَكِرُ السَّاعَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَرَوْا عَشْرَ آيَاتٍ طُلُوعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَيَأْجُوجُ وَمَأْجُوجُ وَالذَّابَّةُ وَثَلَاثَةُ خُسُوفٍ: خُسْفٌ بِالشَّمْرِ وَخُسْفٌ بِالشَّمْرِ وَخُسْفٌ بِجَزِيرَةِ الْعَرَبِ، وَنَارٌ تَخْرُجُ مِنْ قَعْرِ عَدْنٍ تَسُوقُ النَّاسَ أَوْ تَحْشُرُ النَّاسَ فَتَبِيتَ مَعَهُمْ حَيْثُ بَاتُوا، وَتَقِيلُ مَعَهُمْ حَيْثُ قَالُوا)). (اسنادہ صحیح)

تفسیر: روایت ہے حذیفہ بن اسید سے کہا جھانکا ہم پر رسول اللہ ﷺ نے غرفہ سے اور ہم آپس میں چرچہ کر رہے تھے قیامت کا، سو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: قیامت قائم نہ ہوگی جب تک نہ دیکھو گے تم اس سے پیشتر دس نشانیاں: اول نکلنا آفتاب کا مغرب سے، دوسرے یا جوج و ماجوج، تیسرے نکلنا دابۃ الارض کا، اور تین جگہ زمین کا دھسنا ایک مشرق میں، دوسرا مغرب میں تیسرا جزیرہ عرب میں، اور یہ چھ نشانیاں ہوئی، ساتویں نکلنا ایک آگ کا عدن کی جڑ سے کہ ہانکے گی آدمیوں کو یا فرمایا جمع کرے گی لوگوں کو یعنی ملک شام میں شب کو ٹھہرے گی ان کے ساتھ جب وہ ٹھہریں گے، اور دو پہر کو ٹھہرے گی ان کے ساتھ جب وہ قیلولہ کریں گے۔

فائدہ: روایت کی ہم سے محمود بن غیلان نے انہوں نے وکج سے انہوں نے سفیان سے مانند اس کے۔ اور بڑھائی اس میں آٹھویں چیز دخان یعنی دھواں۔ روایت کی ہم سے ہناد نے انہوں نے ابوالاحوص سے انہوں نے فرات قزاز سے جیسے حدیث وکج کی ہے انہوں نے سفیان سے۔ روایت کی ہم سے محمود بن غیلان نے انہوں نے ابوداؤد طیالسی سے انہوں نے شعبہ سے اور مسعودی سے

دونوں نے سافرات قزاز سے مثل حدیث عبدالرحمن کے جو مروی ہے سفیان سے انہوں نے روایت کی ہے فرات سے اور زیادہ کی اس میں نویں نشانی دجال کا ظاہر ہونا اور ذکر کیا دھان کا بھی۔ روایت کی ہم سے ابو موسیٰ نے انہوں نے ابو العمان سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے فرات سے ابو داؤد کی روایت کے مانند جو مروی ہے شعبہ سے۔ اور زیادہ کی اس میں دسویں چیز ہوا کہ اڑا کر پھینک دے گی ان کو دریا میں یا ترنا عیسیٰ بن مریم کا فقط۔ اس باب میں علی رضی اللہ عنہ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور ام سلمہ رضی اللہ عنہا اور صفیہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔



(۲۱۸۴) عَنْ صَفِيَّةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَا يَنْتَهِي النَّاسُ عَنْ غَزْوِ هَذَا الْبَيْتِ حَتَّى يَغْزَوْا جَيْشُ حَتَّى إِذَا كَانُوا بِالْبَيْدَاءِ أَوْ بَبْنَدَاءٍ مِنَ الْأَرْضِ خَسِفَ بِأَوَّلِهِمْ وَآخِرِهِمْ وَلَمْ يَنْجُ أَوْسَطُهُمْ)) قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! فَمَنْ كَرِهَ مِنْهُمْ؟ قَالَ: ((يَبْعَثُهُمُ اللَّهُ عَلَى مَا فِي أَنْفُسِهِمْ)). (صحیح)

ترجمہ: روایت ہے سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: باز نہ رہیں گے لوگ لڑنے سے اس گھر میں یہاں تک کہ آئے گا ایک لشکر اور جب پہنچے گا بیداء میں یا بربنداء میں کہ پہنچے زمین بیداء میں دھنس جائے گا اس کا اڈل اور آخر اور نہ بچے گا اس کا بیچ یعنی سب ہلاک ہو جائیں گے۔ عرض کی میں نے یا رسول اللہ ﷺ جو برا جانتا ہے ان میں سے ان کے فعلوں کو؟ فرمایا آپ ﷺ نے: اٹھائے گا اللہ تعالیٰ ان کو اس حال پر جو ان کے دلوں میں ہے۔ یعنی وہاں نیک و بد ممتاز ہو جائیں گے مگر یہاں سب ہلاک ہوں گے۔
فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔



(۲۱۸۵) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((يَكُونُ فِي آخِرِ هَذِهِ الْأُمَّةِ خَسْفٌ وَمَسْخٌ وَقَدْفٌ)) قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَتُهْلِكُ وَفِينَا الصَّالِحُونَ؟ قَالَ: ((نَعَمْ إِذَا ظَهَرَ الْخَبَثُ)).

(صحیح - الصحیحة: ۹۸۷ - الروض النضر: ۲ / ۳۹۴)

ترجمہ: روایت ہے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: ہوگا آخر میں اس امت کے زمین میں دھنسا اور صورت کا بدلنا اور پتھروں کا آسمان سے برسا۔ کہا انہوں نے عرض کی ہم نے یا رسول اللہ ﷺ کیا ہم ہلاک ہو جائیں گے باوجود اس کے کہ ہم میں صالحین ہوں؟ فرمایا آپ ﷺ نے: ہاں جب کہ غالب ہو جائے خباثت یعنی فسق و فجور۔
فائدہ: یہ حدیث غریب ہے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت سے۔ نہیں جانتے ہم اسے مگر اسی سند سے اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما میں کلام کیا ہے یحییٰ بن سعید نے ان کے حافظہ کی طرف سے۔

مترجم: ابن مردودہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ ہمیشہ جاری رہے گا آفتاب کا نکلنا مطلع سے اور جانا مغرب کو یہاں تک کہ وہ وقت آئے جو اللہ تعالیٰ نے مقرر کیا ہے اپنے بندوں کی توبہ کے لیے پس اجازت چاہے گا آفتاب کہ کہاں سے طلوع کرے اور اسی طرح چاند اذان مانگے گا کہ کہاں سے نکلے سواذن نہ ملے گا ان میں سے کسی کو اور مجبوس رکھے گا آفتاب تین شب اور چاند دو شب اور نہ پہچانیں گے مقدار جس کو مگر تھوڑے لوگ بقیۃ الارض حاملان قرآن کہ پڑھ لے گا ہر شخص ورد اپنا اور پھر دیکھے گا کہ رات اپنے اپنے حال پر ہے اور نہ معلوم ہوگا مقدار رات کا مگر حاملان قرآن عظیم الشان کو اور پکارے گا بعض ان کا بعض کو اور جمع ہو جائیں گے مسجدوں میں اور کائیں گے بقیۃ شب آہ وزاری و تضرع و بکائیں بعد اس کے بھیجے گا اللہ جل جلالہ جبرئیل کو سورج اور چاند کی طرف اور کہیں گے وہ کہ امر فرماتا ہے تم کو باری تعالیٰ شانہ کہ تم دونوں لوٹ جاؤ اپنے مغارب کی طرف اور طلوع کر دو ہاں سے اور نہیں ہے آج تمہارے لیے ہماری درگاہ میں نور اور نہ چمک دمک۔ سورونے لگیں سورج اور چاند قیامت کے خوف سے اور اپنی موت کے ڈر سے اور لوٹ کر طلوع کریں گے دونوں مغرب سے، سواسی حال میں کہ لوگ تضرع و زاری کر رہے ہوں گے اللہ تعالیٰ کی طرف سے اور غافل اپنے نشہ غفلت میں مست ہوں گے کہ اچانک آواز آئے گی باری تعالیٰ شانہ کی طرف سے کہ آگاہ رہو دروازہ توبہ کا بند ہو گیا۔ اور مہر و ماہ نے مغرب سے طلوع کیا سو لوگ دیکھیں گے ان دونوں کو کہ وہ دونوں حکم کی مانند ہیں کہ نہ ان میں روشنی ہے اور نہ آب و تاب۔ اسی کی خبر دیتا ہے اللہ تعالیٰ اپنے قول مبارک میں ﴿وَجَمِيعَ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ﴾ یعنی اکٹھا کیے گئے مہر و ماہ اور حکم خراجی ہے اونٹ پر لادیں گے یا گٹھری کپڑوں کی سو بلند ہوں گے یہ دونوں مانند دو اونٹوں کے کہ نزاع کرتا ہے ہر ایک دوسرے سے اور چاہتا ہے ہر ایک کہ میں آگے بڑھ جاؤں اس وقت فریاد کرنے لگیں گے دنیا کے لوگ اور غافل ہو جائیں گی مائیں اپنی اولاد سے اور گر بڑیں گے حمل، اور صالحوں اور ابرار کو نفع دے گا رونا اور لکھی جائے گی ان کی عبادت، مگر ظالموں اور فاجروں کے رونے سے کچھ فائدہ نہ ہوگا، اور لکھی جائے گی ان پر حسرت و ندامت، اور جب یہ دونوں مہر و ماہ ناف آسمان میں پہنچیں گے جبرائیل آ کر ان دونوں کے قرون پکڑ کر مغرب کی طرف لوٹا دیں گے اور مشرق کو جانے نہ دیں گے بلکہ مغرب ہی میں لوٹ کر ڈوب جائیں گے جہاں دروازہ ہے توبہ کا۔ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے آنحضرت ﷺ سے پوچھا کہ دروازہ توبہ کا کیا ہے؟ فرمایا آپ ﷺ نے: اے عمر! پیدا کیا اللہ تعالیٰ نے ایک دروازہ توبہ کے لیے مغرب کے پیچھے اور وہ جنت کے دروازوں میں سے ہے، اس کے دو پٹ ہیں سونے کے مکمل جو اہرات سے ان دونوں پٹوں میں مسافت ہے چالیس برس کی راہ کی سوار تیز رو کے لیے، اور یہ دروازہ کھلا ہوا ہے جب سے کہ خداوند تعالیٰ نے اپنی مخلوق کو پیدا کیا ہے اور کھلا رہے گا اس شب کی صبح تک کہ شمس و قمر مغرب سے طلوع کریں، اور توبہ نہ کی کسی بندے نے اللہ کے بندوں میں سے توبہ نصوح آدم علیہ السلام کے زمانہ سے اس دن تک مگر یہ کہ توبہ آتی ہے انہی دروازہ سے اور اوپر چڑھ جاتی ہے باری تعالیٰ شانہ کی طرف۔ پوچھا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے: اے اللہ کے رسول ﷺ کیا ہے توبہ نصوح؟ فرمایا: نادم ہوتا ہے بندہ اپنے گناہوں پر اور بھگتا ہے اس سے اللہ تعالیٰ کی طرف اور پھر نہیں لوٹا گناہوں کی طرف جیسے دودھ پستان سے نکل کر پھر عود

نہیں کرتا اس کی طرف، پس ڈوبادیں گے جبرئیل ان دونوں کو اس دروازہ میں پھر بند کر دیئے جائیں گے وہ دونوں پٹ اور مل جنائیں گے وہ دونوں ایسے کہ گویا کبھی ان میں شکاف و دراڑ نہ تھی اور جب دروازہ توبہ کا بند ہوگا قبول نہ ہوگی کسی بندے کی توبہ اس کے بعد اور فائدہ نہ دے گا اسے کوئی حسہ مگر وہ حسہ کہ اس سے پہلے کیا ہے کہ وہ جاری رہے گا ان کے لیے بعد اس کے جیسا کہ جاری تھا قبل اس کے اور اسی طرف اشارہ ہے اللہ تعالیٰ کے اس قول میں ﴿يَوْمَ يَأْتِي بَعْضُ آيَاتِ رَبِّكَ الْاِيَةِ﴾

پھر عرض کی ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے: اے اللہ کے رسول میرے ماں باپ فدا ہوں آپ پر کیا معاملہ ہوگا اس کے بعد سورج اور چاند سے اور کیا حال ہوگا آدمیوں کا اور دنیا کا اس کے بعد فرمایا آپ ﷺ نے: اے ابی! پہنایا جائے گا شمس و قمر کو اس کے بعد جامہ نور و ضیاء اور پھر طلوع کریں گے آدمیوں پر اور ظاہر ہوں گے جیسا کہ اس سے پیشتر تھے لیکن لوگ جب اس آیت کبریٰ کو دیکھ لیں گے اور عظمت اس کی مشاہدہ کر لیں گے پھر مشغول ہوں گے دنیا میں اور آباد کریں گے اس کو اور جاری کریں گے اس میں نہریں اور لگائیں گے اس میں درخت اور بنائیں گے اس میں لیکن عمر دنیا کی ایسی ہوگی بعد طلوع شمس کے مغرب سے کہ اگر جنے گی کسی کی گھوڑی تو وہ بچہ سواری کے لائق نہ ہوگا کہ صورت پھونکا جائے گا۔ اتنی۔

اور ابن ابی شیبہ نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ اشرا بعد اخیار کے ایک سو بیس سال تک ہیں۔ یعنی بعد طلوع آفتاب کے مغرب سے کہ وہ زمانہ اشرا کا ہے ایک سو بیس سال تک عمر دنیا ہے۔ اور روایت اس باب میں مختلف ہیں وجہ تطبیق یہ ہے کہ باعتبار بقائے مؤمنین مدت قلیل ہے اور باعتبار بقائے کفار و شرار یک صد و بست سال اور دابة الارض ایک مخلوق ہے اللہ تعالیٰ کی مخلوقات عجیبہ سے کہ ابن زبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے وصف کیا اس کا اس طرح پر کہ سر اس کا گائے کا سا ہے اور چشم خوک کی سی اور کان فیل کے اور سینک بڑ کوئی کے اور گردن شتر مرغ کی اور سینہ شیر کا اور رنگ پلنگ کا اور کمر بلی کی اور دم بکری کی اور پیر اونٹ کے۔ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ گردن اس کی دراز ہے کہ دیکھے گا اس کو جو مشرق میں ہے جیسا کہ دیکھتا ہے اسے جو کہ مغرب میں ہے اور اس کا منہ ہے مثل انسان کے منہ کے اور چونچ ہے مثل طائر کے پروریش ہے یعنی پشم و پر رکھتا ہے اور ہر رنگ میں موجود ہے اور اس کے چار پیر ہیں۔ اور حذیفہ نے کہا لسن یدر کھا طالب ولا یفو تھا ہارب یعنی نہ پائے گا اسے ڈھونڈنے والا۔ یعنی بسبب تیز روی کے اور نہ بھاگ سکے گا اس سے کوئی بھاگنے والا اور حضرت علی کرم وجہہ اللہ نے کہا کہ ان لوگوں کو گمان ہے کہ دابة الارض آپ ہی ہیں انہوں نے فرمایا: کہ واللہ دابة کو پروموتے کو چک زرد ہوں گے اور مجھے پرو زغب نہیں اور اسے سم ہوگا مجھے سم نہیں اور وہ نکلے گا اسپ تیز رو کے مانند تین بار اور ابھی دو ٹلٹ بھی اس کے باہر نہ آئے ہوں گے۔ اور عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سر اس کا آسمان میں لگے گا اور باہر نہ آئے ہوں گے پیر اس کے زمین سے۔ اور ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا وہ نکلے گا دوڑتے گھوڑے کی مانند تین دن تک اور ابھی اس کا ایک ٹلٹ بھی نہ نکلا ہوگا یعنی تین دن کے عرصہ میں۔ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا مائیس قرنہا فرسخ للراکب المحمد یعنی درمیان دونوں شاخ اس کے کے فاصلہ ہے ایک فرسخ کا سوار تیز رو کے لیے اور یہ سب

قدرت ہے مصور حقیقی کی کہ کیونکر تصویر کی اس کی اور نقش طرازی اور عجوبہ کاری ہے اس باری تعالیٰ شانہ کی کہ کیونکر تقدیر کی اس کی ﴿فتبارك الله احسن الخالقين﴾ اور نکلنا اس کا سو وارد ہوا ہے کہ خروج اس کا عالم میں تین بار ہوگا ایک بار اقصائے بادیہ میں اور ایک روایت میں منہائے یمن میں اور داخل نہ ہوگا ذکر اس کا قریہ میں یعنی مکہ میں پھر چھپا رہے گا زمانہ دراز تک پھر دوبارہ نکلے گا اول سے کمتر اور پہنچے گا ذکر اس کا اہل بادیہ میں اور آئے گی خبر اس کی مکہ میں پھر تیسری بار نکلے گا ایسے وقت میں کہ لوگ مجتمع ہوں گے افضل مساجد میں اور مراد اس سے مسجد الحرام ہے۔ اور نہ ڈرائے گا ان کو مگر یہ کہ وہ چرتا ہوگا رکن و مقام میں اور جھڑتا ہوگا اپنے سر پر خاک اور جدا ہو جائیں گے اس سے۔ ایسا ہی مردی ہوا ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما اور حذیفہ رضی اللہ عنہ سے اور حذیفہ رضی اللہ عنہ کی روایت کے بعض طرق صحیح ہیں۔ اور ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ باہر آئے گا دابہ بعض اودیہ تہامہ سے۔ اور ابن عمر رضی اللہ عنہ نے آنحضرت ﷺ سے روایت کی کہ فرمایا آپ ﷺ نے: میں دیکھتا ہوں اس جگہ کو کہ نکلے گا جہاں سے دابہ اور وہ جگہ شگاف ہے صفا کا۔ اور ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ خروج اس کا صفا سے ہوگا منیٰ کی شب میں اور صبح کریں گے لوگ اس کے سر اور دم کے بیچ میں اور نہ پھسلے گا کوئی پھسلنے والا اور نہ باہر آئے گا اس سے کوئی باہر آنے والا یہاں تک کہ فارغ ہوگا اس کام سے کہ حکم فرمایا ہے اس کا حکم الحاکمین نے پھر ہلاک ہوگا ہلاک ہونے والا اور نجات پائے گا نجات پانے والا، اور اول قدم جو رکھے گا وہ انطاکیہ میں رکھے گا۔ اور رسالہ حشریہ میں ہے کہ طلوع شمس مغرب سے جب ہوگا اسی دن کہ صفا زلزلہ سے پھٹ جائے گا اور آدب الارض نکلے گا اور ایک ہاتھ میں اس کے عصائے موسیٰ اور دوسرے میں خاتم سلیمان ہوگی سیر کرے گا تمام شہروں میں کمال سرعت سے اور نشان کرے گا عصائے موسیٰ علیہ السلام سے مؤمن کی پیشانی پر اور ایک خط نورانی کھینچ دے گا کہ تمام چہرہ اس کا نورانی ہو جائے گا اور کافر کی ناک پر یا گردن پر مہر کر دے گا سلیمان علیہ السلام کی کہ سارا چہرہ اس کا ظلماتی اور مکدر ہو جائے گا۔ انتہی۔ اور دغان کی تفصیل یہ ہے کہ ایک دھواں آسمان سے ظاہر ہوگا اور زمین پر اترے گا اور مومنوں کو اس سے زکام ہو جائے گا، اور تشنگی دماغ اور کدورت حواس کی لاحق ہوگی۔ اور منافقوں اور کافروں کو بے ہوشی آجائے گی اور بعض ایک روز اور بعض دو روز اور بعض تین روز میں آفاقہ پائیں گے اور وہ دھواں چالیس روز تک رہے گا بعد اس کے آسمان صاف ہو جائے گا۔ لہذا فی الرسالۃ الحشریہ۔

اور احمد اور مسلم نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ بھیجے گا اللہ تعالیٰ عیسیٰ علیہ السلام کی موت کے بعد ایک ہوائے سرد شام کی طرف سے روئے زمین پر کہ جس کے دل میں ایک ذرہ بھی ایمان ہوگا اس کی روح قبض ہو جائے گی یہاں تک کہ اگر کوئی پہاڑ کے جگر میں گھس جائے گا وہاں بھی وہ ہوا پہنچے گی اور اس کی روح قبض کرے گی اور باقی رہ جائیں گے لوگ بدترین خلق کے چڑیوں اور درندوں کی عقل والے نہ نیکی کو پہچانیں گے نہ برائی سے انکار کریں گے، اور متمثل ہوں گے ان کے آگے شیطان اور کہیں گے تم قبول نہیں کرتے وہ کہیں گے کیا حکم کرتے ہو تم پس سکھادیں گے وہ انہیں عبادت بتوں کی اور بت پرستی کریں گے اور رزق دیا جائے گا انہیں اس حال میں بھی بہت اور عیش خوش کہ ناگاہ صورت پھونکے گا۔ انتہی۔

اور روایت حذیفہ بن اسید کی جو ابتدائے باب میں مذکور ہے اصحاب ستہ نے روایت کی سوا بخاری کے صاحب اشاعہ نے کہا ہے کہ یہ تینوں حنف واقع ہو چکے۔ چنانچہ سلمان بن عبد الملک کے عہد میں ابن ہبیرہ نے انہیں لکھا کہ بخارا میں صبح کے وقت ایک آواز عظیم آسمان سے آئی اور ایک صوت مہیب مثل رعد کے مسموع ہوئی کہ اس سے حاملہ عورتوں کے حمل گر گئے جب نظر کی تو آسمان میں ایک شگاف عظیم تھا اور اس میں بڑے بڑے قد و قامت کے لوگ اترے کہ سران کے آسمان میں تھے اور پیرز مین میں اور ان میں ایک کہنے والا کہتا تھا اے اہل زمین! عبرت پکڑو، اور اے اہل آسمان! ڈرو کہ یہ صفوا نیل فرشتہ ہے کہ نافرمانی کی اس نے خداوند تعالیٰ کی اور معذب ہوا، جب روز روشن ہوا لوگ اس جگہ جمع ہوئے کیا دیکھتے ہیں کہ وہاں ایک حنف عظیم ہے کہ اس کو ترار نہیں ہے اور اور اس سے سیاہ دھواں نکل رہا ہے۔

قاضی بخارا نے اس واقعہ کو چالیس شخصوں کی گواہی سے پایہ ثبوت کو پہنچایا۔ صاحب اشاعہ نے کہا ہے کہ اس قصہ میں نظر ہے اس لیے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ﴿لَا يَعْصُونَ اللَّهَ مَا أَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُونَ مَا يُؤْمَرُونَ﴾ مگر ہو سکتا ہے کہ جس طرح مستثنیٰ ہیں ان سے ہاروت و ماروت اسی طرح جائز ہے کہ یہ بھی ہو اور اللہ تعالیٰ ہر شے پر قادر ہے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ قول اللہ تعالیٰ کا باعتبار غالب و اکثر ملائکہ کے ہونہ باعتبار ہر ہر فرد کے ملائکہ سے۔ واللہ اعلم۔

اور ۲۰۸ء دو سو آٹھ ہجری میں تیرہ دیہہ حنف ہو گئے مغرب میں۔ اور ۳۳۴ء تین سو چونتیس میں ماہ شعبان میں غرناطہ میں زلزلہ واقع ہوا کہ اس سے اماکن اور بہت جگہ حنف ہو گئیں اور بعض قلاع منہدم ہوئے۔ اور ۳۴۶ء ہجری میں بلدہ رے اور اس کے نواحی میں زلزلہ عظیم واقع ہوا کہ ڈیڑھ سو قریہ اس سے حنف ہو گئے اور نقصان اس کا حلوان تک پہنچا اور اکثر لوگ حلوان کے بھی حنف ہو گئے اور زمین نے مردوں کی ہڈیاں باہر پھینک دیں، اور مقام حنف سے چشمے پانی کے جاری ہوئے، اور بلدہ طالقان تمام حنف ہو گیا قریب تیس آدمیوں کے اس سے نجات پائی اور پھٹ گیا رے میں ایک پہاڑ اور معلق ہوا ایک قریہ آسمان وزمین میں مع اہل قریہ دو پہر کے وقت اور پھر حنف ہو گیا اور زمین پھٹ گئی، اور اس سے پانی بہنے لگا، بدبودار دھواں نکلنے لگا بہت کذا نقلہ السیوطی عن ابن الجوزی اور ۵۹۶ء میں پانچ سو ستانوے ہجری میں ایک قریہ نواحی بصرہ سے حنف ہوا۔ اور ۵۳۳ء پانچ سو تینتیس میں بلدہ بحیر احنف ہوا اور اس جگہ کالا پانی ہو گیا۔ صاحب اشاعہ نے کہا کہ اس کے بعد ہمارے زمانہ میں نواحی آذربائیجان کے دیہات حنف ہوئے جو دیار عجم سے تھے آہنی اور نار کی تفصیل یہ ہے کہ نکلے گی وہ نارقریہ عدن میں سے چنانچہ ایک روایت میں من قعر عبدن ابین وارد ہوا ہے اور ابین بروزن احمر نام ہے اس بادشاہ کا جس نے اسے آباد کیا ہے اور کھینچ لے جائے گی لوگوں کو محشر میں۔ مراد محشر سے زمین شام ہے کہ اسے ارض مقدس بھی کہتے ہیں، اور مراد اس سے وہ زمین ہے جو درمیان فرات اور بحر قلزم کے واقع ہوئی ہے طول میں اور ساحل بحر عمان سے بحر اسود تک عرض میں، اور کیفیت اس کے ہانکنے کی لوگوں کی خود حدیث میں مذکور ہے، اور دجال اور یاجوج ماجوج کا حال آگے مذکور ہے۔ (تحج الکرامۃ)



۲۲۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي طُلُوعِ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا

مغرب سے سورج طلوع ہونے کے بیان میں

(۲۱۸۶) عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ حِينَ غَابَتِ الشَّمْسُ وَالنَّبِيُّ ﷺ جَالِسٌ فَقَالَ: ((يَا أَبَا ذَرٍّ! أَلَدَرِي أَيْنَ تَذْهَبُ هَذِهِ؟)) قَالَ: قُلْتُ: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ. قَالَ: ((فَإِنَّهَا تَذْهَبُ لِيَسْتَأْذِنَ فِي السُّجُودِ فَيُؤْذَنُ لَهَا وَكَانَهَا قَدْ قِيلَ لَهَا أَطْلَعِي مِنْ حَيْثُ جِئْتَ فَتَطْلُعْ مِنْ مَغْرِبِهَا)) قَالَ: ثُمَّ قَرَأَ: وَذَلِكَ مُسْتَقَرُّهَا وَقَالَ: ذَلِكَ قِرَاءَةُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ. (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: روایت ہے ابو ذر رضی اللہ عنہ سے کہا داخل ہوا میں مسجد میں جب ڈوب گیا آفتاب اور نبی ﷺ بیٹھے ہوئے تھے۔ پھر فرمایا آپ ﷺ نے اے ابا ذر! آیا جانتا ہے تو کہ کہاں گیا یہ آفتاب۔ کہا راوی نے عرض کی میں نے کہ اللہ اور اس کا رسول خوب جانتے ہیں۔ فرمایا آپ ﷺ نے: وہ جاتا ہے تاکہ اجازت مانگے عبادہ کی، سوا اجازت ملتی ہے اس کو اور گویا اس کو حکم ہوتا ہے پھر طلوع کر جہاں سے آیا تو پس طلوع کرے گا وہ مغرب سے۔ کہا راوی نے پھر پڑھی آپ ﷺ نے یہ آیت [وذلك مستقر لها] اور کہا راوی نے یہی ہے قرأت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی۔

فائدہ: اس باب میں صفوان بن عسال اور حذیفہ بن اسید اور انس اور ابو موسیٰ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم: تفصیل اس کی اوپر خوب مذکور ہوئی۔

۲۳۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي خُرُوجِ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ

یا جوج اور ما جوج کے نکلنے کے بیان میں

(۲۱۸۷) عَنْ زَيْنَبِ بِنْتِ جَحْشٍ قَالَتْ: اسْتَيْقَظَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نَوْمٍ مُحَرَّمًا وَجْهَهُ وَهُوَ يَقُولُ ((لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ)) يُرَدِّدُهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ((وَيَلُّ لِّلْعَرَبِ، مِنْ شَرِّ قَدْ اقْتَرَبَ، فُتِخَ الْيَوْمَ مِنْ رَدَمِ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ مِثْلُ هَذِهِ)) وَعَقَدَ عَشْرًا قَالَتْ زَيْنَبُ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَفَنُهْلِكُ وَفِينَا الصَّالِحُونَ؟ قَالَ: ((نَعَمْ إِذَا كَثُرَ الْخَبَثُ)). (صحیح) سلسلة الاحادیث الصحيحة (۹۸۷) تخريج مشكاة المصابيح (۵۴۰۴)

ترجمہ: روایت ہے سیدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا سے کہا جاگے رسول اللہ ﷺ خواب سے کہ سرخ تھا چہرہ مبارک آپ ﷺ کا اور فرماتے تھے آپ ﷺ تین بار: لا الہ الا اللہ خرابی ہے اس عرب کی اس شر سے جو قریب ہو گیا ہے۔ اور تفصیل اس کی یہ ہے کہ کھل گیا آج کے دن ایک سوراخ یا جوج اور ما جوج کی دیوار میں مثل اس کے اور عقد کیا آپ ﷺ نے دس کا یعنی دائرہ

بنایا کلمہ شہادت کی انگلی اور انگوٹھے سے۔ کہا زینب نے عرض کی میں نے یا رسول اللہ ﷺ! کیا ہم ہلاک ہو جائیں گے اور ہمارے درمیان صالحین ہوں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں جب زیادہ ہو جائے گی خباثت یعنی فتنہ و فحور۔

خاندان: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ جید کہا سفیان نے اس حدیث کو۔ اور کہا حمیدی نے کہ کہا سفیان نے یاد کیا میں نے اس اسناد میں زہری سے چار عورتوں کو زینب بنت ابی سلمہ رضی اللہ عنہا کو کہ وہ راویہ ہیں حبیبہ رضی اللہ عنہا سے اور یہ دونوں ربیعہ ہیں رسول اللہ ﷺ کی۔ اور روایت کرتی ہیں حبیبہ رضی اللہ عنہا ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے کہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا سے وہ دونوں بیٹیاں ہیں نبی ﷺ کی۔ اور روایت کی معمر نے یہی حدیث زہری سے اور نہیں ذکر کیا حبیبہ رضی اللہ عنہا کا۔

مترجم: یا جوج ماجوج اولاد سے ہیں حضرت نوح علیہ السلام کی بقول صحیح۔ چنانچہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بیٹے نوح علیہ السلام کے تین تھے سام اور حام اور یافث، پس اولاد سام کی عرب اور فارس اور روم، اور اولاد حام کی قبط اور بربر اور سوڈان، اور اولاد یافث بن نوح کی یا جوج ماجوج و ترک و صقالہ۔ رسالہ حشریہ میں ہے کہ ملک ان کا قصائے بلاد شمالیہ میں ہے قفقاز سے باہر اور جانب شمال ان کے دریائے شور ہے کہ پانی اس کا بسبب شدت برد کے ایسا غلیظ ہے کہ گزرنا کشتی کا دشوار ہے۔ اور جانب میں شرق و غرب کے دو کوہ عظیم ایسے واقع ہیں کہ چڑھنا اتارنا بھی ان پر ممکن نہیں اور چڑیں ان کی پانی میں ہیں۔ اور جنوب کی طرف وہ دونوں پہاڑ آہستہ آہستہ قریب ہوتے جاتے ہیں کہ درمیان ان کے فاصلہ قلیل رہ گیا ہے۔ اسکندر ذوالقرنین نے اسی فاصلہ پر دیوار آہنی بنائی ہے جو بہ سد سکندری معروف ہے، بلندی اس کی قلعہ کوہ کے برابر ہے اور عرض اس کا ساٹھ گز ہے۔ اور وہ خبیث ہمیشہ اسے کو دتے ہیں مگر باری تعالیٰ شب کو پھر درست فرما دیتا ہے آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں دو انگشت کے حلقہ کے برابر سوراخ ہو گیا تھا، جیسا کہ اوپر گزرا اور وہ تین قسم ہیں: ایک قسم مانند درخت صنوبر کے بلند بالا، دوسرے چار بالشت طول و عرض میں، تیسرے اپنا ایک کان بچھاتے ایک اوڑھتے ہیں۔ اور قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ یا جوج و ماجوج بائیس قبیلہ ہیں۔ ذوالقرنین نے اکیس پر سد بنائی ہے اور ایک قبیلہ کہ غائب تھا اور جہاد کو گیا تھا وہ باہر رہ گیا اور وہی ترک ہیں روایت کیا اس کو ابن ابی حاتم نے اور کثیر الاولاد ایسے کہ کوئی نہیں مرتا ان میں سے جب تک کہ نہیں دیکھ لیتا اپنے ہزار فرزند صلی اور نہایت کثیر الجماع ہیں۔ چنانچہ ابن مردویہ اور ابن ابی حاتم نے روایت کیا کہ یا جوج و ماجوج کی عورتیں ہیں وہ جماع کرتے ہیں جب چاہتے ہیں بلکہ وہ مانند درخت کے ہیں کہ پھل لاتے ہیں جب چاہتے ہیں اور جتنا چاہتے ہیں۔ انتہی۔

اور ابن ابی حاتم نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ کہا انہوں نے اَلْجَنِّ وَالْإِنْسَ عَشْرَةُ أَجْزَاءٍ فَتَسْعَةُ أَجْزَاءٍ يَأْجُوجُ وَمَاجُوجُ وَجُزْءُ سَائِرِ النَّاسِ۔ یعنی جن و انس سب دس حصہ ہیں نو حصے ان میں سے یا جوج و ماجوج ہیں اور ایک حصہ اور سب لوگ۔ اور جب اللہ تعالیٰ کو منظور ہوگا نکلنا ان کا کہے گا حاکم ان کا شام کو کہ چھوڑ دو جو باقی ہے سد سے انشاء اللہ تعالیٰ ہم کل پوری کھود لیں گے۔ پس انشاء اللہ تعالیٰ کی برکت سے وہ درست نہ ہوگی اور ویسی ہی رہے گی کہ دوسرے روز جب وہ آئیں گے بخوبی

کھود کر اپنی راہ بنائیں گے۔ چنانچہ کیفیت ان کے خروج کی جو بہ روایت نواس بن سمعان مروی ہے ایک حدیث طویل میں مفصل آگے مذکور ہے۔ ابن عربی نے کہا ہے کہ حدیث استثناء سے تین آیات الہی معلوم ہوئی ہیں: ایک یہ کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو باوصف اس قوت کے اس پر قادر نہ کیا کہ روز و شب برابر سد کو کھودیں اور نکل آئیں، دوسرے یہ بھی قدرت نہ دی کہ وہ زربان و غیرہ سے اوپر چڑھ کر ادھر اتر آویں۔ اور بندگان الہی کو ضرر پہنچائیں، تیسرے یہ کہ قدرت نہ دی ان کو انشاء اللہ کہنے کی جب تک کہ وقت معبود نہ پہنچے۔ اور حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے کہا کہ اس روایت سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ وہ اہل صناعات اور اہل ولایت و سلطنت و رعیت ہیں۔ اور ان میں سے ایسے بھی لوگ ہیں کہ اللہ تعالیٰ کو پہچانتے ہیں اور اقرار اس کی قدرت و مشیت کا رکھتے ہیں، اور یہ بھی احتمال ہے کہ کلمہ انشاء اللہ ان کی زبان سے بے ساختہ نکل جائے اگرچہ اس کے معنی و مطلب سے واقف نہ ہوں، اور برکت اس کلمہ مطہرہ کی باوجود جہالت کے بھی اپنا کام کر جائے۔ اور اختلاف ہے اسباب میں کہ اشتقاق یا جوج و ماجوج کا کس مادہ سے ہے، بعضوں نے کہا ہے اجماع نار سے مشتق ہے، اور اجماع التہاب اور شعلہ مارنا ہے آگ کا۔ اور بعض نے کہا اُج سے کہ بمعنی اختلاط اور شدت گرما کی ہے، اور بعض نے کہا اُج سے کہ تیز دوڑنے کے معنی ہیں۔ اور بعضوں نے کہا اُج سے کہ بمعنی آب شور کے ہے اور بہر تقدیر دونوں یفعل اور مفعول کے وزن پر ہیں، اور بعضوں نے کہا وزن ان کا فاعول ہے تَج اور ج سے، اور بعض نے کہا وزن ان کا فاعول ہے اُماج سے بمعنی اضطراب کے فقط۔ اور پوچھنا نہ ب کا کہ کیا ہم ہلاک ہو جائیں گے اور ہمارے درمیان صالحین ہوں گے تعجب سے ہے کہ یہ کیوں کر ہو سکتا ہے کہ باوصف صالحین نزول عذاب ہم پر ہو۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اعتبار کثرت کا ہے جب صالحین کی کثرت ہوتی ہے طالحین ان کے ذیل میں عذاب سے محفوظ رہتے ہیں۔ اسی طرح جب طالحین کی کثرت ہوتی ہے صالحین ان کے ساتھ معذب ہو جاتے ہیں اور آفات دنیا مثل قحط و وباء خف و مسخ میں گرفتار ہو جاتے ہیں، پھر آخرت میں اپنے بواطن کے موافق محشور ہوتے ہیں، عادت الہی یوں ہی جاری ہے اور یہ جو فرمایا خرابی ہے عرب کی الخ، بنظر مزید عنایت ہے۔ ورنہ فساد خروج یا جوج کا ساری دنیا میں منتشر ہو جائے گا۔ اور ظاہر ہے کہ اس وقت اسلام عرب ہی میں تھا اور آپ ﷺ کو بھی انہیں کی فکر تھی۔ (ج)



۲۴۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي صِفَةِ الْمَارِقَةِ

خارجی گروہ کی نشانی کے بیان میں

(۲۱۸۸) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((يَخْرُجُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ أَحْدَاثُ الْأَسْنَانِ سُفَهَاءُ الْأَحْلَامِ يَقْرَأُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيهِمْ يَقُولُونَ مِنْ قَوْلِ خَيْرِ الْكَبِيرَةِ يَمُرُّونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمُرُّ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَةِ)). (حسن صحيح) الظلال (۹۱۴) الروض (۶۸۴)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے نکلے گی آ خر زمانہ میں ایک قوم ہوں گے لوگ ان کے جوان جوان ہلکی عقلوں والے، پڑھیں گے قرآن نیچے نہ اترے گا ان کے گلوں سے، کہیں گے بات خیر البریہ کی، نکل جائیں گے دین سے جیسا کہ نکل جاتا ہے تیرشکار سے۔

فائدہ: اس باب میں علی اور ابوسعید اور ابوذر رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور مروی ہے اس کے سوا اور حدیثوں میں نبی ﷺ سے وصف اس قوم کا کہ وہ پڑھتے ہیں قرآن نہیں تجاوز کرتا ان کے چنبر گردن سے نکل جاتے ہیں دین سے جیسا کہ نکل جاتا ہے تیرشکار سے اور حقیقت میں وہ خوارج حروریہ ہیں یا اور خوارج ان کے سوا۔

مترجم: فرقہ خارجیہ کو فرقہ مارقہ اس لیے کہتے ہیں کہ حدیث میں ان کی صفت یمرقون من الدین آئی ہے۔ کیفیت ان کے ظہور کی اور حقیقت ان کے خروج کی اس طرح ہے کہ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے جنگ صفین میں ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ اور عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کو حکم کیا اور اس کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فدا کر دیا اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ شام کو لوٹ گئے اور لڑائی موقوف ہو گئی اسی درمیان میں ایک جماعت قاریان قرآن کی اس حکم کرنے سے ناراض ہوئی اور معاذ اللہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ دونوں کی تکفیر کرنے لگے، اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی رفاقت سے منہ موڑ کر رشتہ بیعت توڑ کر حروراء چلے گئے کہ نام ہے ایک بستی کا اور خوارج حروریہ کہنے کا سبب بھی یہی ہے کہ اول اقامت ان کی وہاں ہوئی اور وہ جماعت دس ہزار سے کچھ زیادہ تھی۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ ان کی طرف آ دی بھیجا اور پیغام بھیجا کہ تم لوٹ آؤ اور خلیفہ برحق سے نفقہ بیعت نہ کرو، انہوں نے نہ مانا اور کہا ہم ڈرتے ہیں فتنہ سے آخر الامر کچھ لوگ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی اطاعت میں آ گئے اور اس ضلالت سے تائب ہوئے اور باقیوں نے بغاوت پر کمر باندھی اور کہنے لگے کہ اگر حضرت علی رضی اللہ عنہ اور معاویہ رضی اللہ عنہ قضیہ تحکیم کو قبول کریں گے ہم دونوں سے لڑیں گے۔

غرض یہ کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے اصحاب سے فرمایا کہ اگر تم ان سے لڑو گے تو دس شخص بھی تم میں سے مارے نہ جائیں گے اور ان کے دس بھی نجات نہ پائیں گے۔ اور بعونہ تعالیٰ ویسا ہی ہوا کہ عندالمقابلہ فتح و فیروزی نصیب اصحاب علی رضی اللہ عنہ ہوئی اور وہ سب مقتول ہوئے پھر بعد فتح آپ نے فرمایا: ڈھونڈو اس شخص کو جس کی صفت بیان کی تھی رسول اللہ ﷺ نے، اور دو بار ڈھونڈا تیسری بار میں وہ ملا اور خبر دی تھی آنحضرت ﷺ نے فرقہ مارقہ کی علامت یہ ہے کہ ہوگا ان میں ایک مرد کہ شانہ پر اس کے ہاتھ نہیں بلکہ مثل پستان ہے اور اس پر کچھ بال ہیں سفید۔ اور حسن سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا آیا یہ کفار ہیں اے امیرالمومنین؟ فرمایا آپ نے نہیں یہ تو کفر سے بھاگے ہیں پوچھا منافق ہیں؟ فرمایا آپ نے منافق ذکر نہیں کرتے اللہ کا مگر تھوڑا اور یہ تو اللہ کو بہت یاد کرتے ہیں یعنی منافق بھی نہیں پھر پوچھا کون ہیں؟ فرمایا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک لوگ ہیں کہ پہنچا ان کو فتنہ اور یہ کوڑا کرکٹ ہو گئے۔ اشاعہ میں ہے کہ بقایاے حروریہ میں سے ہیں۔ قرامطہ اور باطنیہ اور اسماعلیہ اور فتنہ ان کا مشہور ہے ہلاک کیا انہوں نے عباد کو کتابہ کیا بلا دیکو (جج الکرامۃ)۔

اور خوارج کو خوارج اس لیے کہا کہ خروج کیا انہوں نے امام برحق یعنی حضرت علی رضی اللہ عنہ پر اور حکمیہ بھی انہیں کہتے ہیں اس لیے کہ انہوں نے انکار کیا حکم ہونے پر ابو موسیٰ اور عمرو بن العاص کے اور کہا لا حُکْمَ إِلَّا لِلَّهِ اور شراۃ بھی انہیں کہتے ہیں، اس لیے کہ انہوں نے کہا شَرِئْنَا أَنْفُسَنَا فِي اللَّهِ یعنی بیچ ڈالا ہم نے اپنی جانوں کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں اور مارقہ اور حروریہ کی وجہ تسمیہ اور پرگزرنی اور انہوں نے مفارقت کی ملت کو چھوڑ دیا جماعت کو، خروج کیا سلطان پر، تلوار نکالی اپنی ائمہ پر، اور حلال کیا ان کے دماء و اموال کو، اور کافر کہا اپنے مخالف کو اور تبرا کیا اصحاب رسول اللہ ﷺ اور ان کے اصہار پر، اور نسبت کی ان کی طرف کفر کے [معاذ اللہ من ذلک] اور قائل نہیں وہ عذاب قبر کے اور نہ حوض کے اور نہ شفاعت کے اور قائل نہیں اور اس بات کے کہ کوئی دوزخ میں سے جا کر پھر نکلے گا، اور کہتے ہیں کہ جس نے جھوٹ بولا ایک باریا مرتکب ہوا کسی صغیرہ یا کبیرہ کا گناہوں میں سے اور بغیر توبہ کے مر گیا وہ کافر ہے اور ہمیشہ دوزخ میں رہے گا، اور نماز جماعت کو جائز نہیں جانتے مگر اپنے امام کے پیچھے اور جائز جانتے ہیں تاخیر کرنا نماز کا اس کے وقت سے اور روا جانتے ہیں تقدیم صوم رمضان کی رویت ہلال پر اور فطر کے بھی اسی طرح اور روا جانتے ہیں نظر اور نکاح بغیر ولی کے اور حلال جانتے ہیں متعہ کو اور بیع درہم کو بعض درہمین کے اور جائز نہیں کہتے موزے پہن کر نماز پڑھنے کو اور نہ مسح موزے کو اور نہ طاعت سلطان کو اور نہ خلافت قریش کو اور اکثر خوارج جزیرہ عمان اور موصل اور حضرموت اور نواحی عرب میں ہیں۔ اور صاحبان کتاب ان میں عبد اللہ بن زید اور محمد بن حرب اور یحییٰ بن کامل اور سعید بن ہارون ہیں۔ اور وہ چندہ گروہ ہیں نجدات کہ منسوب ہیں نجدہ بن عامر کی طرف اور وہ اصحاب ہیں عبد اللہ بن ناصر کے، عقیدہ ان کا یہ ہے کہ جس نے ایک جھوٹ بولا یا ایک صغیرہ کا مرتکب ہوا وہ مشرک ہے اگر اس پر اصرار کیا اور اگر زنا اور چوری اور شرب و فحشاء کا مرتکب ہوا بغیر اصرار کے تو وہ مسلم ہے اور کہتے ہیں کہ حاجت نہیں کسی امام کی فقط علم کتاب اللہ کافی ہے اور اذارۃ کہ اصحاب ہیں نافع بن ازرق کے، مذہب ان کا یہ ہے کہ ہر کبیرہ کفر ہے اور تمام دنیا دار کفر ہے اور معاذ اللہ ابو موسیٰ اور عمرو بن العاص نے کفر کیا اللہ تعالیٰ کے ساتھ جب تحکیم کی انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ اور معاویہ رضی اللہ عنہ کے بیچ میں۔ اور جائز جانتے ہیں قتل اولاد مشرکین کا اور حرام جانتے ہیں رجم کو، اور قازف حصن کو حد نہیں مارتے بخلاف قازف محصنات کے کہ اسے حد مارتے ہیں۔

اور فونکیہ کہ منسوب ہیں ابن فرنگ کی طرف اور عطویہ کہ منسوب ہیں عطیہ بن اسود کی طرف اور بخاری کہ منسوب ہیں عبد الرحمن بن عجر کی طرف اور یہ بہت فرقے ہیں، اور موافق میں کہا ہے کہ دس گروہ ہیں اور میمونہ کہ اصحاب ہیں میمون بن عمر کے یہ سب حلال جانتے ہیں پوتیوں کے ساتھ نکاح کرنے کو اور نو اسیوں اور بھتیجیوں اور بھانجیوں کے ساتھ، اور کہتے ہیں کہ سورہ یوسف قرآن میں داخل نہیں۔ اور حازمہ کہ اصحاب حازم بن عاصم کے منفرد ہوئے اس کے ساتھ کہ ولایت اور عداوت دو ذاتی صفیتیں ہیں باری تعالیٰ شانہ کی اور مشتبہ ہوئے حازمہ سے معلومیہ وہ کہتے ہیں کہ جو اللہ تعالیٰ کو کھج اسماء نہ جانے وہ جاہل ہے، اور کہا انہوں نے کہ افعال عباد مخلوق الہی نہیں۔ اور کہتے ہیں کہ قدرت اور توانائی فعل کے مقارن نہیں بلکہ اس پر مقدم ہیں اور مھولیہ کہتے ہیں کہ

جس نے بعض اساءہ الہیہ کو جانا وہ عالم بخدا ہے نہ جاہل اور صلتیہ کہ منسوب ہے عثمان بن صلت کی طرف انہوں نے دعویٰ کیا کہ جس نے ہمارے مذہب کو مانا اس کے اطفال صغار کو اسلام نہیں جب تک کہ بالغ نہ ہوں اور ہماری دعوت مذہب کو قبول نہ کریں۔ اور احنسیہ کہ منسوب ہیں ایک شخص کی طرف کہ اخس اس کا نام تھا، ان کا مذہب ہے کہ سید لے لیوے زکوٰۃ اپنے غلام کی اور دیوے اس کو اپنی زکوٰۃ اگر محتاج ہو، اور ظفریہ کوخصیہ بھی ایک طائفہ انہیں میں سے ہے، کہتے ہیں کہ جس نے اللہ تعالیٰ کو پہچانا اگرچہ منکر ہوا اس کے سوا اور چیزوں کا مثلاً رسالت آحضرت ﷺ کا اور جنت اور نار کا، اور مرتکب ہوا تمامی جنایات کا مثل، قتل نفس اور استحلال زنا وغیرہ کے، پس وہ شرک سے بری ہے اور شرک وہی ہے کہ جو اللہ تعالیٰ کو نہ جانے اور انکار کرے اس کا فقط اور عقیدہ رکھتے ہیں وہ کہ حَبْرَانِ جو قرآن میں اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں فرمایا ہے ﴿كَأَلَذَى اسْتَهْوَتْهُ الشَّيَاطِينُ فِي الْأَرْضِ حَبْرَانِ لَهُ أَصْحَابٌ يَدْعُوْنَهُ إِلَى الْهُدَىٰ﴾ مراد اس سے حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حزب واصحاب ان کے ہیں اور ﴿يَدْعُوْنَ إِلَى الْهُدَىٰ﴾ سے اہل نہروان ہیں۔ اور اُباضیہ کہ اصحاب عبداللہ بن ایاض کے ان کا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو فرض کیا ہے اپنے بندوں پر وہ ایمان ہے اور ہر کبیرہ کفر نعمت ہے نہ کفر و شرک۔ اور بھنسیہ کہ منسوب ہے ابی بھنس بن جابر خارجی کی طرف، منفرد ہوئے ہیں وہ اس میں کہ آدمی مسلمان نہیں ہوتا ہے جب تک کہ جمع حلال و حرام سے واقف نہ ہو جو اس کے نفس پر ہیں۔ اور بعض بھنسیہ قائل ہیں کہ جو مرتکب ہو احرام کا کافر نہیں جب تک کہ نہ لے جائے سلطان کی طرف پھر جب سلطان کی طرف، لے گئے اور اس پر حد قائم کی حکم کیا جائے گا اس پر کفر کا۔ اور شمرانیہ منسوب ہیں عبداللہ بن شمران کی طرف، وہ کہتے ہیں کہ قتل ابویں حلال ہے اور جب اس کا دعویٰ کیا اس نے دارالتقیہ میں خوارج اس سے بیزار ہو گئے۔ اور ایک گروہ خوارج کا بدعیہ ہیں کہ قول ان کا ازارتہ کے قول کے مانند ہے مگر منفرد ہوئے ہیں وہ اس کے ساتھ کہ نماز دو رکعت ہے صبح اور شام اس لیے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ﴿اقِمِ الصَّلَاةَ طَرَفِي النَّهَارِ وَزُلْفَا مِنْ اللَّيْلِ إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ الْآيَةُ﴾ اور متفق ہوئے وہ ازارتہ سے قید زمان کفار کے جواز میں اور قتل اطفال کفار میں بقولہ تعالیٰ ﴿لَا تَنْذِرُ عَلَى الْأَرْضِ مِنَ الْكُفْرَيْنِ دِيَارًا﴾ اور متفق ہوئے ہیں جمع خوارج کفر پر علی رضی اللہ عنہ کے بوجہ تحکیم کے اور تکفیر پر مرتکب کبیرہ کے مگر نجدات کہ وہ ان سے موافق نہیں اس میں یہ عقائد ان کے، ہیں مفصلاً (غنیۃ الطالبین) فقیر کہتا ہے مشاء ان کی گمراہی کا اعراض کرنا ہے حدیث رسول معصوم سے، اور نہ لینا قرآن کو اور نہ سمجھنا اس کو حسب تفہیم نبی ﷺ کے اور انکشاف کرنا اپنی فہم پر اور بہتر جاننا اس کو اصحاب کرام کے فہم بلکہ نبی ﷺ کے فہم سے، معاذ اللہ من ذلک کلہا، دیکھیے تو ہر گمراہ کو ان مرضوں میں سے ایک نہ ایک میں گرفتار ہوگا۔ اَللّٰهُمَّ اغْصِنْنَا مِنَ الْفِتَنِ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَ مَا بَطَّنَ۔



۲۵۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي الْأَثَرِ

اثرہ کے بیان میں

(۲۱۸۹) عَنْ أُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ: أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! اسْتَعْمَلْتُ فَلَانًا وَ لَمْ تَسْتَعْمِلْنِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِنَّكُمْ سَتَرُونَ بَعْدِي أَثَرَةَ فَاصْبِرُوا حَتَّى تَلْقَوْنِي عَلَى الْحَوْضِ)).

(اسنادہ صحیح - الظلال: ۷۵۲، ۷۵۳)

ترجمہ: روایت ہے اسید بن حضیر سے کہا ایک مرد نے انصار میں سے عرض کی کہ یا رسول اللہ ﷺ عامل کر دیا آپ نے فلا نے شخص کو اور مجھ کو عامل نہ کیا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: بے شک تم دیکھو گے بعد میرے اثرہ پس صبر کرو تم یہاں تک کہ ملاقات کرو مجھ سے حوض کوثر پر۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔



(۲۱۹۰) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّكُمْ سَتَرُونَ بَعْدِي أَثَرَةَ وَأُمُورًا تُنْكِرُونَهَا)) قَالُوا: فَمَا تَأْمُرُنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: ((أَذُوا إِلَيْهِمْ حَقَّهُمْ وَاسْأَلُوا اللَّهَ الَّذِي لَكُمْ)). (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: روایت ہے عبد اللہ عن نبی ﷺ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا بے شک تم دیکھو گے بعد میرے اثرہ اور بہت سے کام کہ جنہیں تم برا جانو گے پوچھا صحابہ رضی اللہ عنہم نے پھر کیا حکم فرماتے ہیں آپ ہم کو اس وقت میں؟ فرمایا آپ ﷺ نے: دو تم حق ان کا یعنی حاکموں کا ان کے تئیں اور مانگو اپنا حق اللہ تعالیٰ سے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: اثرہ لغت میں مقدم کرنا ہے کسی کو کسی پر، اور یہاں یہ مراد ہے کہ میرے بعد اور حاکم تمہارے اوپر غیروں کو مقدم کریں گے مال غنیمت اور فنی میں، اور جو میں تم کو دیتا ہوں وہ اوروں کو دیں گے حالانکہ تم زیادہ تر مستحق ہو گے۔ قولہ فرمایا دو تم حق ان کا یعنی حکام کا جو حق ہے کہ ان پر خروج نہ کرنا اور اطاعت ان کی بجالانا جب تک کہ وہ خلاف شرع حکم نہ کریں یہ تم ادا کرو اور بیت المال وغیرہ میں جو تمہارا حق ہے وہ اگر نہ دیں تو صبر کرو اور اللہ سے اس کی جزا چاہو فقط۔



۲۶۔ بَابُ مَا أَخْبَرَ النَّبِيُّ ﷺ أَصْحَابَهُ بِمَا هُوَ كَائِنٌ إِلَى يَوْمِ الْقِيَمَةِ

اس بیان میں کہ نبی ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو قیامت تک کے واقعات کی خبر دی

(۲۱۹۱) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمًا صَلَاةَ الْعَصْرِ بِنَهَارٍ ثُمَّ قَامَ حَظِيئًا

فَلَمْ يَدْعُ شَيْئًا يَكُونُ إِلَى قِيَامِ السَّاعَةِ إِلَّا أَخْبَرَنَا بِهِ حَفِظَهُ مَنْ حَفِظَهُ وَنَسِيَهُ مَنْ نَسِيَهُ فَكَانَ فِيمَا قَالَ: ((إِنَّ الدُّنْيَا حُلُوَّةٌ خَصْرَةٌ وَإِنَّ اللَّهَ مُسْتَخْلِفُكُمْ فِيهَا فَنَاطِرٌ كَيْفَ تَعْمَلُونَ، أَلَا فَاتَّقُوا الدُّنْيَا وَاتَّقُوا النِّسَاءَ)) وَكَانَ فِيمَا قَالَ: ((أَلَا لَا تَمْنَعَنَّ رَجُلًا هَيْبَةُ النَّاسِ أَنْ يَقُولَ بِحَقِّ إِذَا عَلِمَهُ)) قَالَ: فَبَكَى أَبُو سَعِيدٍ فَقَالَ: قَدْ وَاللَّهِ رَأَيْنَا أَشْيَاءَ فَهَبْنَا فَكَانَ فِيمَا قَالَ: ((أَلَا إِنَّهُ يُنْصَبُ لِكُلِّ غَادِرٍ لَوَاءٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِقَدْرِ غَدْرِهِ وَلَا غَدْرَةَ أَعْظَمَ مِنْ غَدْرَةِ إِمَامٍ عَامَّةٍ يَرْكُزُ لَوَاءُهُ عِنْدَ اسْتِثْنَاءِهِ)) وَكَانَ فِيمَا حَفِظْنَا يَوْمَئِذٍ: ((أَلَا إِنَّ بَنِي آدَمَ خُلِقُوا عَلَى طَبَقَاتٍ شَتَّى، فَمِنْهُمْ مَنْ يُؤَلِّدُ مُؤْمِنًا وَيَحْيَا مُؤْمِنًا وَيَمُوتُ مُؤْمِنًا، وَمِنْهُمْ مَنْ يُؤَلِّدُ كَافِرًا وَيَحْيَا كَافِرًا وَيَمُوتُ كَافِرًا، وَمِنْهُمْ مَنْ يُؤَلِّدُ مُؤْمِنًا وَيَحْيَا مُؤْمِنًا وَيَمُوتُ كَافِرًا، وَمِنْهُمْ مَنْ يُؤَلِّدُ كَافِرًا وَيَحْيَا كَافِرًا وَيَمُوتُ مُؤْمِنًا، أَلَا وَإِنَّ مِنْهُمْ الْبَطِيءَ الْغَضَبِ سَرِيعَ الْفِيءِ، وَمِنْهُمْ سَرِيعُ الْغَضَبِ سَرِيعَ الْفِيءِ، فِتْلَتُكَ بِتْلَتِكَ، أَلَا وَإِنَّ مِنْهُمْ سَرِيعَ الْغَضَبِ بَطِيءَ الْفِيءِ أَلَا وَخَيْرُهُمْ بَطِيءُ الْغَضَبِ سَرِيعَ الْفِيءِ، أَلَا وَشَرُّهُمْ سَرِيعُ الْغَضَبِ بَطِيءَ الْفِيءِ، أَلَا وَإِنَّ مِنْهُمْ حَسَنَ الْقَضَاءِ حَسَنَ الطَّلَبِ، وَمِنْهُمْ سَيِّئُ الْقَضَاءِ حَسَنَ الطَّلَبِ، وَمِنْهُمْ حَسَنَ الْقَضَاءِ سَيِّئُ الطَّلَبِ، فِتْلَتُكَ بِتْلَتِكَ، أَلَا وَإِنَّ مِنْهُمْ السَّيِّئَ الْقَضَاءِ السَّيِّئَ الطَّلَبِ، أَلَا وَخَيْرُهُمُ الْحَسَنُ الْقَضَاءُ الْحَسَنُ الطَّلَبِ، أَلَا وَشَرُّهُمْ سَيِّئُ الْقَضَاءِ سَيِّئُ الطَّلَبِ، أَلَا وَإِنَّ الْغَضَبَ جَمْرَةً فِي قَلْبِ ابْنِ آدَمَ أَمَا رَأَيْتُمْ، إِلَى حُمْرَةِ عَيْنَيْهِ وَانْتِفَاحِ أَوْدَاجِهِ، فَمَنْ أَحْسَسَ بِشَيْءٍ مِنْ ذَلِكَ فَلْيَلِصِقْ بِالْأَرْضِ)) قَالَ: وَجَعَلْنَا نَلْتَفِتُ إِلَى الشَّمْسِ هَلْ بَقِيَ مِنْهَا شَيْءٌ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((أَلَا إِنَّهُ لَمْ يَبْقَ مِنَ الدُّنْيَا فِيمَا مَضَى مِنْهَا إِلَّا كَمَا بَقِيَ مِنْ يَوْمِكُمْ هَذَا فِيمَا مَضَى مِنْهُ)). (ضعيف - الرد على بليق: ٨٦) (اس میں علی بن زید بن جعدان راوی ضعیف ہے)

ترجمہ: روایت ہے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہ نماز پڑھی ہمارے ساتھ رسول اللہ ﷺ نے ایک دن عصر کی پھر کھڑے ہوئے ہمارے درمیان خطبہ پڑھنے کو اور نہ چھوڑی کوئی چیز قیام ساعت تک مگر خبر دی ہم کو اس کی، یاد رکھا جس نے یاد رکھا اور بھول گیا جو بھول گیا سو اس میں سے یہ بھی ہے کہ فرمایا بے شک دنیا ہری ہری ہے میٹھی میٹھی اور اللہ تعالیٰ تم کو اگلوں کا خلیفہ کرنے والا ہے دنیا میں، پھر دیکھے گا کہ تم کیا عمل کرتے ہو آگاہ ہو بچو دنیا سے اور بچو عورتوں سے اور اسی میں سے یہ بھی ہے کہ فرمایا کہ خبردار نہ باز رکھے کسی شخص کو ہیبت لوگوں کی حق کہنے سے جب کہ وہ جان لے حق کو۔ کہا راوی نے کہ روئے ابو سعید جب روایت کرنے لگے یہ بات اور کہا: قسم ہے اللہ تعالیٰ کی ہم بہت چیزوں کو دیکھ کر ڈر گئے۔ اور تھا ان مقولوں میں سے جو آپ نے فرمایا کہ آگاہ ہو بے شک ہر عہد شکن کے لیے ایک جھنڈا ہے قیامت کے دن اس کی عہد شکنی کے موافق، اور کوئی عہد شکنی

نہیں امام عام کی عہد شکنی سے بڑھ کر کھونس دیا جائے گا وہ جھنڈا اس عہد شکن کے سرین کے پاس۔ اور تھی ان حدیثوں میں جو ہم نے یاد کر لی اس دن کہ فرمایا آپ ﷺ نے آگاہ ہو بے شک بنی آدم پیدا ہوئے ہیں کئی درجوں پر پھر بعض ان میں سے پیدا ہوتا ہے مؤمن اور جیتا ہے مؤمن اور مرتا ہے مؤمن (اور یہ سب سے کامل تر ہے ایمان میں) اور بعض ان میں پیدا ہوتا ہے کافر اور جیتا ہے کافر اور مرتا ہے کافر (اور یہ سب سے زیادہ ہے کفر میں) اور اس میں بعض پیدا ہوتا ہے مؤمن زندہ رہتا ہے مؤمن اور مرتا ہے کافر (اور یہ سب سے زیادہ عذاب میں ہے) اور ان میں سے بعض پیدا ہوتا ہے کافر اور جیتا ہے کافر اور مرتا ہے مؤمن (اور وہ مغفور مرحوم ہے) آگاہ ہوا ان میں سے بعض شخص دیر میں غصہ کرتا ہے جلدی مل جاتا ہے اور بعض جلدی غصہ کرتا ہے جلدی مل جاتا ہے، سو یہ برابر برابر ہے اور بعض ان میں جلدی غصہ کرتا ہے دیر میں ملتا ہے آگاہ ہو بہتر ان میں وہ ہے جو دیر میں غصہ کرے جلد ملے۔ اور بدتر ان میں وہ ہے جو جلدی غصہ کرے اور دیر میں ملے۔ (مترجم: باقی رہی ایک صورت یعنی دیر میں غصہ کرے اور دیر میں ملے، سو وہ برابر برابر ہے انتہی) اور فرمایا کہ ان میں سے بعض قرض جلد ادا کرتا ہے اور تقاضا سہولت اور خوبی سے ادا کرتا ہے اور بعض بری طرح ادا کرتا ہے اور سہولت سے تقاضا کرتا ہے اور بعض اچھی طرح ادا کرتا ہے شدت سے تقاضا کرتا ہے، سو وہ برابر برابر ہے اور آگاہ ہو بعض ان میں بری طرح ادا کرنے والا ہے اور بری طرح تقاضا کرنے والا ہے اور یہ سب سے بدتر ہے کہ اپنا حق لے لے اور پرایا نہ دے اور آگاہ ہو بہتر ان میں اچھی طرح ادا کرنے والا اور سہولت سے تقاضا کرنے والا، اور آگاہ ہو کہ بدتر ان میں بری طرح ادا کرنے والا بری طرح شدت سے تقاضا کرنے والا آگاہ ہو کہ غضب ایک چنگاری ہے آگ کی ابن آدم کے دل میں کیا تم دیکھتے نہیں اسی کی آنکھوں کی سرخی اور اس کی رگہائے گردن کے پھولنے کو پھر جس کو کچھ بھی اس کا اثر معلوم ہو، تو چاہیے زمین سے لپٹ جائے تاکہ یقین ہو کہ میں خاکی ہوں نہ ناری کہا راوی۔ نے اور ہم کنکھوں سے دیکھتے تھے آفتاب کو کہ کچھ باقی ہے یا نہیں، سو فرمایا نبی ﷺ نے: آگاہ ہو باقی نہ رہا دنیا سے بہ نسبت اس کی جو گزر چکا مگر اتنا کہ جتنا باقی ہے تمہارے دن سے بہ نسبت اس کی جو گزر چکا اس میں سے۔

فائدہ: اس باب میں مغیرہ بن شعبہ اور ابو یزید بن اخطب اور حذیفہ اور ابی مریم سے بھی روایت ہے۔ اور ذکر کیا ہے ان راویوں نے کہ نبی ﷺ نے خبر دی ان کو اس چیز کی کہ ہونے والی تھی قیامت تک۔

مترجم: اس حدیث میں بڑے بڑے فوائد ہیں۔ اول مسنون ہونا خطبہ کا قیاماً۔ دوسرے جائز ہونا نسیان کا انسان کے لیے حتیٰ کہ صحابہ رضی اللہ عنہم رسول اللہ ﷺ کے لیے بھی۔ تیسرے مذمت دنیا کی۔ چوتھے اخبار ساتھ خلافت اور حکومت امت کے کہ ویسا ہی واقع ہوا۔ پانچویں یہ کہ حکومت میں آزمائش ہے بندے کی۔ چھٹے تحویف دنیا اور عورتوں کے شر و فساد و کرم و عناد سے۔ ساتویں نہ ڈرنا خلق سے اظہار حق میں اور مامور ہونا ہر انسان کا اس کے ساتھ۔ آٹھویں مذمت نقص عہد کی۔ نویں درجات مردم کفر و ایمان میں اور

تفاوت فیما بینہم۔ دسویں تفاوت درجات غضب وئی میں۔ گیارہویں تفاوت درجات ادائے دین اور تقاضا میں۔ بارہویں مذمت غضب کی۔ تیرہویں دوا اس کی چودھویں استدلال جائز ہونا حالت قلبی پر آثار سے چہرہ کے۔ پندرہویں قلت عمر باقیہ دنیا۔



۲۷۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي أَهْلِ الشَّامِ

اہل شام کی فضیلت کے بیان میں

(۲۱۹۲) عَنْ قُرَّةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِذَا فَسَدَ أَهْلُ الشَّامِ فَلَا خَيْرَ فِيكُمْ لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي مَنْصُورِينَ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَذَلَهُمْ حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ)). (صحیح) قَالَ: مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ: هُمْ أَصْحَابُ الْحَدِيثِ. سلسلة الاحاديث الصحيحة (۱/۳۵/۳) (تحریر فضائل الشام (۵)

ترجمہ: روایت ہے قرہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جب بگڑ جائیں شام کے لوگ پھر خیر نہیں تم میں ہمیشہ رہے گا ایک فرقہ میری امت سے مدد کیا گیا نہ ضرر کرے گا جو ان کی مدد چھوڑ دے یہاں تک کہ قائم ہوگی قیامت۔ کہا محمد بن اسماعیل نے کہا علی بن مدینی نے وہ فرقہ اصحاب حدیث ہیں۔

فائدہ: اس باب میں عبد اللہ بن حوالہ اور ابن عمر اور زید بن ثابت اور عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔



☆ عَنْ بَهْزُ بْنُ حَكِيمٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَيْنَ تَأْمُرُنِي؟ قَالَ: ((هَهْنًا)) وَنَحَابِيْدِهِ نَحْوُ الشَّامِ. (صحیح۔ فضائل الشام، حدیث ۱۳) [انظر السابق]

ترجمہ: ہمیں خبر دی بہز بن حکیم نے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے اپنے دادا سے کہ انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ! کہاں حکم فرماتے ہیں آپ مجھ کو یعنی ہجرت کا یا قیام کا؟ فرمایا آپ ﷺ نے اس طرف اور اشارہ کیا آپ نے مبارک ہاتھ سے شام کی طرف۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

برکت رکھی ہے اللہ تعالیٰ نے ساتھ ارزانی غلہ کے اور کثرت اشجار و ثمار کے اور جریان عیون و انہار کے اور مبعوث ہوئے اکثر انبیاء و ہیں سے۔ اور ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے کہا اللہ تعالیٰ نے اس کو مبارک اس لیے فرمایا کہ کوئی بیٹھا پانی دنیا میں نہیں مگر جڑ اس کی پھوٹی ہے صخرہ بیت المقدس کے نیچے سے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے کعب احبار سے فرمایا کہ تم سکونت کیوں نہیں

(۲۱۹۶) عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اسْتَيْقَظَ لَيْلَةً فَقَالَ: ((سُبْحَانَ اللَّهِ! مَاذَا أَنْزَلَ اللَّيْلَةَ مِنَ الْفِتْنَةِ؟ مَاذَا أَنْزَلَ مِنَ الْخَزَائِنِ؟ مَنْ يُوقِظُ صَوَاحِبَ الْحُجُرَاتِ؟ يَا رَبُّ كَاسِيَةٍ فِي الدُّنْيَا، عَارِيَةٌ فِي الْآخِرَةِ)).

(صحیح)

ترجمہ: روایت ہے سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے کہ نبی ﷺ جاگے ایک رات اور فرمایا سبحان اللہ! کتنے اترے ہیں آج کی رات فتنہ کتنے اترے ہیں خزانہ کون ہے کہ جگادے حجروں کی عورتوں کو یعنی امہات المؤمنین کو کہ بہت سی اور ہنسی پہننے والیاں ہیں دنیا میں کہنگی ہوں گی آخرت میں۔

فائدہ: یہ حدیث صحیح ہے۔

مترجم: بہت سی اور ہنسی والیاں آنے لگیں۔ مراد اس سے وہ عورتیں ہیں جو باریک کپڑے پہنتی ہیں کہ بدن نظر آتا ہے یا مال حرام سے لباس بناتی ہیں کہ آخرت میں لباس تقویٰ سے محروم رہیں گی یا بہت سے کپڑے پہنتی ہیں زینت کے لیے لیکن اپنے اعضاء نہیں ڈھانپتی جیسے اکثر اس زمانہ کی عورتیں ہیں۔



(۲۱۹۷) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((تَكُونُ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ فِتْنٌ كَقَطْعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ يُصْبِحُ الرَّجُلُ فِيهَا مُؤْمِنًا وَيُمْسِي كَافِرًا، وَيُمْسِي مُؤْمِنًا وَيُصْبِحُ كَافِرًا يَبِيعُ أَقْوَامَ دِينِهِمْ بَعْرَضٍ مِنَ الدُّنْيَا)). (حسن صحیح - الصحیحہ: ۷۵۸، ۸۱۰)

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے ہوں گے قیامت کے قبل بہت سے فتنے شب تاریک کے ٹکڑوں کی مانند صبح کو ہوگا مرد اس میں مومن اور شام کو کافر اور شام کو کافر مومن اور صبح کو کافر، بیچیں گی بہت سی قومیں اپنے دین مال دنیا کے عوض میں۔

فائدہ: اس باب میں ابو ہریرہ اور جناب اور نعمان بن بشیر اور ابو موسیٰ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث غریب ہے اس سند سے۔



(۲۱۹۸) عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: كَانَ يَقُولُ فِي هَذَا الْحَدِيثِ: يُصْبِحُ الرَّجُلُ مُؤْمِنًا وَيُمْسِي كَافِرًا، وَيُمْسِي مُؤْمِنًا وَيُصْبِحُ كَافِرًا، قَالَ: يُصْبِحُ الرَّجُلُ مُحَرَّمًا لِدَمِ أَخِيهِ وَعَرَضِهِ وَمَالِهِ وَيُمْسِي مُسْتَحِلًّا لَهُ، وَيُمْسِي مُحَرَّمًا لِدَمِ أَخِيهِ وَعَرَضِهِ وَمَالِهِ وَيُصْبِحُ مُسْتَحِلًّا لَهُ. (صحیح الاسناد عن الحسن وهو البصری)

ترجمہ: روایت ہے حسن سے وہ کہتے تھے یہ جو آپ ﷺ نے فرمایا کہ صبح کو ہوگا مرد مومن اور شام کو کافر اور شام کو مومن اور صبح کو کافر، مطلب اس کا یہ ہے کہ صبح کو حرام سمجھے گا خون اپنے بھائی کا اور عزت اور مال اس کا اور شام کو حلال سمجھے گا ان تینوں کو،

اور شام کو ہوگا حرام سمجھنے والا اپنے بھائی کے خون اور عزت اور مال کو اور صبح کو ہوگا حلال سمجھنے والا اُن تینوں کو۔
مترجم: خلاصہ حسن کے قول کا یہ ہے کہ استحلال محرمات کا کفر ہے۔ انتہی۔



(۲۱۹۹) عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَرَجُلٌ يَسْأَلُهُ فَقَالَ: أَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ عَلَيْنَا امْرَأَةٌ يَمْنَعُونَا حَقًّا وَيَسْأَلُونَا حَقَّهُمْ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَسْمَعُوا وَأَطِيعُوا فَإِنَّمَا عَلَيْهِمْ مَا حُمِّلُوا وَإِنَّمَا عَلَيْكُمْ مَا حُمِّلْتُمْ)). (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: روایت ہے وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے کہ کہا انہوں نے سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے اور ایک مرد آپ ﷺ سے پوچھتا تھا پھر کہا اس سائل نے خبر دیجیے مجھے اگر ہوں ہم پر ایسے حاکم کہ نہ دیں ہمارا حق اور طلب کریں ہم سے اپنا حق تو میں کیا کروں؟ فرمایا آپ ﷺ نے: سنو تم ان کی بات اور کہا مانو ان کا کہ ان پر ہے جو کچھ انہوں نے اٹھایا یعنی جو عمل کیا اور تم پر ہے جو تم نے اٹھایا۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: غرض یہ کہ اگر وہ تمہارا حق نہ دیوں اموال غنیمت وغیرہ میں سے جب بھی تم ان کی اطاعت کرو اور ان پر خروج مت کرو اور تمہارا حق آخرت میں ملے گا جیسے ان کو ان کے ظلم کی سزا ملے گی۔



۳۱۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي الْهَرْجِ وَالْعِبَادَةِ فِيهِ

قتل کے بیان میں

(۲۲۰۰) عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِنَّ مِنْ وَرَائِكُمْ أَيَّامًا يُرْفَعُ فِيهَا الْعِلْمُ وَيَكْثُرُ فِيهَا الْهَرْجُ)) قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَا الْهَرْجُ؟ قَالَ: ((الْقَتْلُ)). (صحیح - صحیح الجامع: ۲۲۲۹)

ترجمہ: روایت ہے ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے تمہارے بعد ایک زمانہ ہے کہ اٹھایا جائے گا اس میں علم اور زیادہ ہوگا اس میں ہرج۔ عرض کی صحابہ رضی اللہ عنہم نے یا رسول اللہ! کیا ہے؟ ہرج فرمایا آپ ﷺ نے: قتل۔

فائدہ: اس باب میں ابو ہریرہ اور خالد بن ولید اور معقل بن یسار رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔



(۲۲۰۱) عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ رَدَّهٖ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((الْعِبَادَةُ فِي الْهَرْجِ كَالْهَجْرَةِ إِلَى)).

(صحیح) الروض النفر (۸۶۹)

ترجمہ: روایت ہے معقل بن یسار سے پہنچائی انہوں نے یہ حدیث رسول اللہ ﷺ تک کہ فرمایا آپ ﷺ نے: عبادت ایام قتل میں ایسی ہے جیسے ہجرت کرنا میری طرف۔

فائدہ: یہ حدیث صحیح ہے غریب ہے جانتے ہیں ہم اسے فقط معقل بن زیاد کی روایت سے۔
مترجم: ایام قتل سے ایام فتنہ مراد ہیں۔



۳۷۔ بَابُ: حَدِيثُ إِذَا وُضِعَ السَّيْفُ فِي أُمَّتِي لَمْ يُرْفَعْ عَنْهَا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ

جب رکھی جائے گی میری امت میں تلوار تو پھر قیامت تک ان کے درمیان نہ اٹھائی جائے گی
(۲۲۰۲) عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِذَا وُضِعَ السَّيْفُ فِي أُمَّتِي لَمْ يُرْفَعْ عَنْهَا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ)). (صحيح - المشكاة: ۵۴۰۶) والحاكم في المستدرک (۴/ ۴۴۹ - ۴۵۰) وقال
صحيح على شرط شيخين وقره الذهبي

ترجمہ: روایت ہے ثوبان رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: جب رکھی جائے گی تلوار میری امت میں نہ اٹھائی جائے گی ان کے درمیان سے قیامت تک۔
فائدہ: یہ حدیث صحیح ہے۔



۳۸۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي اتِّخَاذِ سَيْفٍ مِنْ حَشَبٍ فِي الْفِتْنَةِ

(۲۲۰۳) عَنْ عَبْدِ بَسَةَ بِنْتِ أَهْبَانَ بْنِ صَبِيحٍ الْعَفَارِيِّ قَالَتْ: جَاءَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ إِلَى أَبِي فِدْعَاهُ إِلَى الْخُرُوجِ مَعَهُ، فَقَالَ لَهُ أَبِي: إِنَّ خَلِيلِي وَأَبْنَ عَمِّكَ عَهْدَ إِلَيَّ إِذَا اخْتَلَفَ النَّاسُ أَنْ اتَّخِذَ سَيْفًا مِنْ حَشَبٍ فَقَدْ اتَّخَذْتُهُ فَإِنْ شِئْتَ خَرَجْتُ بِهِ مَعَكَ: قَالَتْ: فَتَرَكْتُهُ.

(حسن صحيح) سلسلة الاحاديث الصحيحة (۱۳۸۰)

ترجمہ: روایت ہے عدیہ سے کہا انہوں نے آئے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ میرے باپ کے پاس اور بلایا ان کو کہ نکلیں وہ ان کے ساتھ یعنی لڑائی میں تو کہا ان سے میرے باپ نے کہ میرے دوست اور تمہارے ابن عم یعنی رسول اللہ ﷺ نے عہد لیا مجھ سے کہ

جب اختلاف پڑے لوگوں میں تو بناؤں میں تلوار لکڑی کی پھر اگر آپ چاہیں تو میں نکلوں آپ کے ساتھ۔ کہا راویہ نے پھر چھوڑ دیا ان کو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے۔

فائدہ: اس باب میں محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر عبد اللہ بن عبید کی روایت سے۔



(۲۲۰۴) عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ فِي الْفِتْنَةِ: ((كَسَرُوا فِيهَا فِيسَكُمْ، وَقَطَّعُوا فِيهَا أَوْتَارَكُمْ، وَالزَّمُوا فِيهَا أَجْوَافَ بُيُوتِكُمْ، وَكُونُوا كَأَبْنِ آدَمَ)).

(صحیح) ارواء الغلیل (۲۴۵۱) سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ (۱۵۳۵)

ترجمہ: روایت ہے ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ فتنہ کے زمانہ میں توڑ ڈالو اپنی کمائیں اور کاٹ ڈالو ان کی زین اور لازم پکڑو گوشہ مکان کو اور ہو جاؤ ابن آدم کی مانند یعنی ہاتیل کی مثل کہ مقتول ہونے پر صبر کیا۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ اور عبد الرحمن بن ثروان البقیس اودی کا نام ہے۔ مترجم: لکڑی کی تلوار بنانا کتنا یہ ہے ترک قتال سے اور زمانہ فتن میں خلوت بہتر ہے جلوت سے۔



۳۴۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي أَشْرَاطِ السَّاعَةِ

علامات قیامت کے بیان میں

(۲۲۰۵) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ قَالَ: أُحَدِّثُكُمْ حَدِيثًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لَا يُحَدِّثُكُمْ أَحَدٌ بَعْدِي أَنَّهُ سَمِعَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِنَّ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ يُرْفَعَ الْعِلْمُ وَيُظْهَرَ الْجَهْلُ وَيَفْشُو الزُّنَا وَيُشْرَبَ الْخُمْرُ وَيَكْثُرَ النِّسَاءُ وَيَقِلَّ الرَّجَالُ حَتَّى يَكُونَ لِخُمُسَيْنِ امْرَأَةٌ قَيِّمٌ وَاحِدٌ)) . (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہا کہ بیان کروں میں ایک حدیث کہ سنی میں نے رسول اللہ ﷺ سے نہ بیان کرے گا کوئی تم سے بعد میرے تحقیق کہ سنی میں نے وہ رسول اللہ ﷺ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: قیامت کی نشانیوں میں سے ہے علم کا اٹھ جانا اور جہل کا پھیل جانا اور زنا کا فاش ہو جانا اور شراب بہت پیا جانا، اور کثرت نساء کی، اور قلت رجال کی یہاں تک کہ ہوگا پچاس عورتوں پر حاکم ایک مرد۔

فائدہ: اس باب میں ابو موسیٰ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۳۵۔ بَابُ مِنْهُ

اسی بیان میں

(۲۲۰۶) عَنْ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيِّ قَالَ: دَخَلْنَا عَلَى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: فَشَكَّوْنَا إِلَيْهِ مَا نَلْقَى مِنَ الْحَجَّاجِ، فَقَالَ: مَا مِنْ عَامٍ إِلَّا الَّذِي بَعْدَهُ شَرُّ مِنْهُ حَتَّى تَلْقَوْا رَبَّكُمْ. سَمِعْتُ هَذَا مِنْ نَبِيِّكُمْ ﷺ.

(صحیح - سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ: ۱/۱۰، ۱۲۱۸)

ترجمہ: روایت ہے زبیر بن عدی سے کہا داخل ہوا میں انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے پاس اور شکایت کی، ہم نے ان امور کی جو پہنچی، ہم کو حجّاج سے، سو کہا انس رضی اللہ عنہ نے کوئی سال ایسا نہیں ہے کہ بعد اس کے اس سے بدتر نہ ہو یہاں تک کہ ملاقات کرو گے تم اپنے رب سے، سنائیں نے یہ تمہارے نبی ﷺ سے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔



(۲۲۰۷) عَنْ أَنَسِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى لَا يُقَالَ فِي الْأَرْضِ اللَّهُ اللَّهُ)) . (صحیح - سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ: ۳۰۱۶)

ترجمہ: روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے قیامت قائم نہ ہوگی جب تک زمین ایسی جہل سے بھرنے نہ جائے کہ کہا جائے گا اس میں اللہ اللہ۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔ روایت کی ہم سے محمد بن ثنی نے انہوں نے خالد بن حارث سے انہوں نے حمید سے انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے مانند اس کی۔ اور مرفوع نہیں کیا اور یہ زیادہ صحیح ہے اول سے۔



۳۶۔ بَابُ مِنْهُ

اسی بیان میں

(۲۲۰۸) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((تَقْبَى الْأَرْضُ أَفْلا ذَكْبِدَهَا أَمْثَالَ الْأَسْطُوانِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ)) قَالَ: أَفِيحْيَى السَّارِقِ فَيَقُولُ فِي مِثْلِ هَذَا قُطِعَتْ يَدِي، وَبِحْيَى الْقَاتِلِ فَيَقُولُ فِي هَذَا قُتِلْتُ، وَبِحْيَى الْقَاطِعِ فَيَقُولُ فِي هَذَا قُطِعَتْ رَجَمِي، ثُمَّ يَدْعُوهُ

۱۔ اس حدیث سے ذاکرین کی کمال فضیلت معلوم ہوئی گویا عالم انہی کے لیے ہے اور سب طفلی ہیں۔

فَلَا يَأْخُذُونَ مِنْهُ شَيْئًا)) (صحیح)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے قے کر دے گی زمین اپنے جگر گوشوں کو مثل کھنوں کے سونے اور چاندی سے۔ فرمایا آپ ﷺ نے: پھر آئے گا چور اور کہے گا اسی کے لیے کاٹا گیا میرا ہاتھ، اور آئے گا قاتل اور کہے گا اسی کے لیے میں نے خون کیا اور آئے گا قاطع رحم اور کہے گا اسی کے لیے میں نے قطع رحم کیا، پھر چھوڑ دیں گے یہ سب لوگ اور کچھ نہ لیں گے اس میں سے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم اسے مگر اسی سند سے۔



۳۷۔ بَابُ مِنْهُ

اسی بیان میں

(۲۲۰۹) عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَكُونَ أَسْعَدُ النَّاسِ

بِالدُّنْيَا لُكْعُ بَنِي لُكْعٍ)) (صحیح - المشكاة: ۲۳۶۵ - التحقيق: الثانی)

ترجمہ: روایت ہے حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ بڑا نصیب ورنہ دنیا میں لکع ابن لکع ہوئے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔ اور نہیں جانتے ہم اسے مگر عمرو بن ابی عمرو کی روایت سے۔

مترجم: لکع بضم لام وفتح کاف لیم اور غلام اور احمق و بے وقوف کو کہتے ہیں۔ مراد یہ ہے کہ حقاء کو امارت اور تو نگری ہوگی جن کی پشت ہاپشت سے بیوقوفی اور حماقت وراشہ چلی آتی ہو۔

4



۳۸۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي عِلَامَةِ خُلُولِ الْمَسْخِ وَالْخَسْفِ

شکلوں کے مسخ ہونے اور زمین میں دھسنے کے جائز ہونے کی نشانیوں کے بیان میں

(۲۲۱۰) عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِذَا فَعَلْتُ أُمْتِي خَمْسَ عَشْرَةَ خَصْلَةً حَلَّ

بِهَا الْبَلَاءُ)) قِيلَ: وَمَا هِيَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: ((إِذَا كَانَ الْمَغْنَمُ دُولًا، وَالْأَمَانَةُ مَغْنَمًا، وَالزَّكَاةُ

مَغْرَمًا، وَأَطَاعَ الرَّجُلُ زَوْجَتَهُ وَعَقَّ أُمَّهُ، وَبَرَّ صَدِيقَهُ وَجَفَّ أَبَاهُ، وَارْتَفَعَتِ الْأَصْوَاتُ فِي

الْمَسَاجِدِ، وَكَانَ زَعِيمُ الْقَوْمِ أَرَذْلَهُمْ، وَأَكْرَمَ الرَّجُلُ مَخَافَةَ شَرِّهِ، وَشَرِبَتِ الْخُمُورُ وَلَبِسَ

الْحَرِيرُ، وَاتَّخَذَتِ الْقِيَانُ وَالْمَعَارِفُ، وَلَعَنَ آخِرُ هَذِهِ الْأُمَّةِ أَوْلَهَا، فَلْيَرْتَقِبُوا عِنْدَ ذَلِكَ رِيحًا حَمْرَاءَ، أَوْ خَسْفًا وَمَسْخًا)).

(ضعیف - المشكاة: ۵۴۵۱) ضعیف الجامع الصغیر (۶۰۸) اس میں فرج بن فضالہ ضعیف راوی ہے
 بیہوشی میں روایت ہے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: جب کرنے لگے میری امت چندہ کام اتریں گی اس پر بلائیں پوچھا اصحاب نے کون سے کام ہیں وہ یا رسول اللہ! فرمایا آپ ﷺ نے: جب ہو جائے مال غنیمت دولت اور ہو جائے امانت غنیمت، اور زکوٰۃ چٹی اور کہا مانے آدمی اپنی بیوی کا اور ناراض کرے اپنی ماں کو اور احسان کرے اپنے دوست سے، اور ظلم کرے اپنے باپ پر اور بلند ہوں آوازیں مسجدوں میں، اور چودھری قوم کا رذالہ ہو، اور تعظیم کی جائے آدمی کی اس کے شر کے خوف سے اور پیسے جائیں شراب، اور پہنے جاویں ریشمی کپڑے، اور لے جائیں گانے والی لونڈیاں اور باجے، اور لعنت کرے آخر امت اول کو، پس منتظر رہو اس وقت سرخ ہوا کے یا حنف و مسخ کے۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم اسے علی رضی اللہ عنہ کی روایت سے مگر اسی سند سے اور نہیں جانتے ہم کہ کسی نے روایت کی ہو یہ حدیث یحییٰ بن سعید سے سو فرج بن فضالہ کے۔ اور کلام کیا ہے ان میں بعض اہل حدیث نے۔ اور ضعیف کہا بسبب حافظہ ان کے۔ اور روایت کی ان سے کچھ اور کئی اماموں نے۔



(۲۲۱۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِذَا اتَّخَذَ الْفَقِيءُ دُولًا وَالْأَمَانَةُ مَغْنَمًا، وَالزَّكَاةُ مَغْرَمًا، وَتُعَلِّمَ لَغَيْرِ الدِّينِ وَأَطَاعَ الرَّجُلُ أَمْرًا وَعَقَّ أُمَّهُ وَأَذْنَى صَدِيقَهُ وَأَقْضَى أَبَاهُ، وَظَهَرَتِ الْأَصْوَاتُ فِي الْمَسَاجِدِ، وَسَادَ الْقَبِيلَةُ فَاسِقُهُمْ، وَكَانَ زَعِيمُ الْقَوْمِ أَرْدَلَهُمْ، وَاکْرَمَ الرَّجُلُ مَخَافَةَ شَرِّهِ، وَظَهَرَتِ الْقِيَانُ وَالْمَعَارِفُ، وَشَرِبَتِ الْخُمُورُ، وَلَعَنَ آخِرُ هَذِهِ الْأُمَّةِ أَوْلَهَا فَلْيَرْتَقِبُوا عِنْدَ ذَلِكَ رِيحًا حَمْرَاءَ وَزَلْزَلَةً وَخَسْفًا وَمَسْخًا وَقَدْفًا، وَإِيَّاتٍ تَتَابَعُ كِنِطَامٍ بِأَلٍ قُطِعَ سِلْكُهُ فَتَسَابَعُ)).

(ضعیف - المشكاة: ۵۴۵۰ سلسلہ الاحادیث الضعیفہ (۱۷۲۷) اس میں ریح الجذامی مجھول راوی ہے)
 بیہوشی میں روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جب کہ ٹھہرایا جائے مال غنیمت دولت اور امانت غنیمت اور زکوٰۃ چٹی اور علم سیکھا جائے غیر دین کے لیے اور کہا مانے مرد اپنی بیوی کا، اور نافرمانی کرے ماں کی اور ملے دوستوں سے اور دور بھاگے باپ سے، اور بلند ہوں آوازیں مسجدوں میں، اور سردار ہو قبیلہ کا فاسق ان کا اور چودھری ہوں قوم کا رذالہ ان میں کا اور تعظیم کی جائے آدمی کی اس کے شر کے خوف سے، اور پھیل پڑیں گانے والیاں اور باجے، اور پیسے شراب اور لعنت کرے آخر امت اول کو۔ پس منتظر رہو اس وقت سرخ ہوا اور زلزلہ اور حنف اور مسخ اور آسمان سے پتھر

برسنے کے، اور ظہور آیات کے کہ پے در پے ظاہر ہوں گویا کہ ٹوٹ گیا پرانا تاگا کسی لڑی کا۔ سو پے در پے گرنے لگے دانے یعنی ایسا جلدی جلدی آثار قیامت کا ظہور ہوگا۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم اسے مگر اسی سند سے۔



(۲۲۱۲) عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((فِي هَذِهِ الْأُمَّةِ خَسْفٌ وَمَسْخٌ وَقَذْفٌ)) فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَمَتَى ذَاكَ؟ قَالَ: ((إِذَا ظَهَرَتِ الْفَيَافِي وَالْمَعَارِيفُ وَشَرِبَتِ الْخُمُورُ)). (حسن - الصحيحة: ۱۶۰۴)

ترجمہ: روایت ہے عمران بن حصین سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس امت میں خسف و مسخ و قذف ہے۔ سو عرض کی ایک مرد نے مسلمانوں میں سے یا رسول اللہ ﷺ کب ہوگا یہ؟ فرمایا جب کہ پھیل پڑیں گانے والیاں اور باجے اور پی جائے شراب۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے۔ اور مروی ہوئی یہ عیسیٰ سے انہوں نے روایت کی عبدالرحمن بن سابط سے انہوں نے نبی ﷺ سے مرسل۔



۳۹۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ ((بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ

يَعْنِي السَّبَابَةَ وَالْوُسْطَى))

بعثت نبی ﷺ اور قیامت کے قرب میں

(۲۲۱۳) عَنْ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ شَدَّادٍ الْفَهْرِيِّ، رَوَاهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((بُعِثْتُ أَنَا فِي نَفْسِ السَّاعَةِ فَسَبَقْتُهَا كَمَا سَبَقَتْ هَذِهِ هَذِهِ لِأَضْبَعِيهِ السَّبَابَةَ وَالْوُسْطَى)).

(ضعیف - المشكاة: ۵۵۱۳) اس میں مجالد بن سعید راوی ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے مستورد بن شداد فہری سے روایت کی انہوں نے یہ حدیث نبی ﷺ سے کہ فرمایا آپ ﷺ نے: بھیجا گیا ہوں میں نفس قیامت میں پھر آگے بڑھ گیا میں اس سے جیسا کہ آگے بڑھ گئی یہ انگلی اس انگلی سے، اور اشارہ کیا آپ ﷺ نے شہادت اور بیچ کی انگلی کی طرف۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے مستورد بن شداد کی روایت سے۔ نہیں جانتے ہم اسے مگر اسی سند سے۔

مترجم: نفس قیامت سے مراد ہے وقت قیام و قرب اس کا اور بعض نے کہا کہ مجاز آپ ﷺ نے قیامت کو ذی نفس ٹھہرایا مثل

انسان کے یعنی قرب سے گزرنے والا اپنے نزدیک والے کے دم سے آگاہ ہوتا ہے ویسا ہی میں قیامت کے دم سے آگاہ ہوا بسبب قرب کے اور مبعوث ہوا میں اس کے ظہور اور اشراط کے وقت میں۔ اور بعض روایتوں میں نسیم الساعۃ بھی وارد ہوا ہے۔



(۲۲۱۴) عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ)) وَأَشَارَ أَبُو دَاوُدَ بِالسَّابَةِ وَالْوُسْطَى - فَمَا فَضَّلُ إِحْدَاهُمَا عَلَى الْأُخْرَى. (صحیح)

ترجمہ: روایت ہے انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے بھیجا گیا میں اور قیامت مانند اس کے اور اشارہ کیا ابوداؤد نے انگشت شہادت اور بیچ کی انگلی سے پھر کیا ہے زیادتی ایک کی دوسرے پر یعنی بہت تھوڑی ہے۔
فائلا: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: اس حدیث میں اشارہ ہے قرب قیامت کی طرف مجازاً اور اگر ساری دنیا کی عمر کو زمان آدم سے قیامت تک مثل ایک انسان کے فرض کریں تو جو فرق اس کی انگشت شہادت اور بیچ کی انگلی میں نکلے گا اتنا ہی زمانہ آنحضرت ﷺ کے وقت سے قیامت تک ہے۔



۴۰۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي قِتَالِ التُّرُكِ

ترکوں سے قتال کے بیان میں

(۲۲۱۵) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تُقَاتِلُوا قَوْمًا نَعَالُهُمُ الشَّعْرُ، وَلَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تُقَاتِلُوا قَوْمًا كَانَ وَجُوهُهُمْ الْمَجَانُ الْمَطْرَفَةُ)) . (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: قیامت نہ ہوگی یہاں تک کہ تم لڑو گے ایک قوم سے کہ نعلین ان کی بالوں کی ہیں اور قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ لڑو تم ایک قوم سے کہ منہ ان کے مثل ڈھالوں تہ برتہ کے ہیں۔

فائلا: اس باب میں ابوبکر صدیق اور بریدہ اور ابوسعید اور عمرو بن تغلب اور معاویہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: اس حدیث میں خطاب ہے عرب کو اور کئی روایتوں میں عرب اور ترک کے مقاتلہ کی خبر آئی ہے۔ اور بخاری میں مروی ہے کہ قائم نہ ہوگی قیامت یہاں تک کہ لڑو گے تم خوز و کرمان سے کہ ایک قوم ہے عاجم سے سرخ رُو اور ایک لفظ میں چوڑے منہ چھوٹی ناک خور چشم آیا ہے۔ گویا کہ منہ ان کے ڈھالیں ہیں تہ برتہ۔ اور اشاعہ میں کہا ہے کہ نعلین ان کی جلوہ موندار سے ہے جو غیر مدبوغ ہو اور احتمال ہے کہ کثرت بالوں کی مراد ہو کہ بال ان کے پالال ہوتے ہیں جیسے کہ نعل پالال ہوتی ہے۔ انتہی۔

مگر یہ احتمال اخیر ظاہر حدیث سے بعید معلوم ہوتا ہے۔ اور ایک روایت میں آیا ہے کہ ترک کرو ترک کو۔ جب تک کہ

ترک کریں وہ تم کو اور ایک روایت میں آیا ہے کہ وہ اصحاب باس شدید ہیں اور صاحبانِ غنائمِ قلیلہ۔ اور چھٹی صدی میں خروج کیا چنگیز خاں نے اور قنہ اس کا تمامی قریٰ و امصار میں پہنچا اور اس کے قبل بھی عرب اور ترک کے درمیان کئی مقابلے ہوئے۔ اور تاج الدین بکی نے طبقات میں کہا ہے کہ نہیں ہوا کوئی قنہ مثل قنہ تار کے جب سے پیدا کیا اللہ تعالیٰ نے دنیا کو اس لیے کہ ویران کیا انہوں نے مساجد کو، خراب کیا معابد کو، بے چراغ کیا امصار کو، برباد کیا دیار کو، جلایا مصاحف کو اور کتب کو، قتل کیا مردوں کو، قید کیا عورتوں کو، پیٹ پھاڑ ڈالے مستورات کے، اور نکالا اولاد کو ان کے بطنوں سے۔ انتہی (ج)۔



۴۱۔ باب: مَا جَاءَ إِذَا ذَهَبَ كِسْرَى فَلَا كِسْرَى بَعْدَهُ

اس بیان میں کہ کسریٰ کے جانے کے بعد پھر کوئی کسریٰ نہیں ہوگا

(۲۲۱۶) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِذَا هَلَكَ كِسْرَى فَلَا كِسْرَى بَعْدَهُ وَإِذَا هَلَكَ قَيْصَرٌ فَلَا قَيْصَرَ بَعْدَهُ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَتُنْفَقَنَّ كُنُوزُهُمَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ)) . (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: جب ہلاک ہو جائے گا کسریٰ تو کسریٰ نہیں اس کے بعد، اور جب ہلاک ہو جائے گا قیصر تو پھر کوئی قیصر اس کے بعد نہیں، اور قسم ہے اس پروردگار کی کہ میری بقائے روح اس کے قبضہ قدرت میں ہے، بے شک تم خرچ کرو گے خزانے کسریٰ و قیصر کے اللہ کی راہ میں یعنی جہاد میں۔
فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: کسریٰ لقب ہے شاہ فارس کا اور قیصر لقب ہے سلطان روم کا اور زمانہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ کے اکثر ممالک روم و فارس فتح ہوئے بعض صلحا بعض عنوۃ کہ تفصیل اس کی کتب تواریخ میں مذکور ہے۔



۴۲۔ باب: مَا جَاءَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَخْرُجَ نَارٌ مِنْ قِبَلِ الْحِجَازِ

اس بیان میں کہ حجاز سے آگ نکلنے سے پہلے قیامت قائم نہیں ہوگی

(۲۲۱۷) عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((سَتَخْرُجُ نَارٌ مِنْ حَضْرَمَوْتَ أَوْ مِنْ نَحْوِ بَحْرِ حَضْرَمَوْتَ قَبْلَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ تَحْشُرُ النَّاسَ)) قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ فَمَا تَأْمُرُنَا؟ قَالَ: ((عَلَيْكُمْ بِالشَّامِ)) . (صحیح - فضائل الشام: ۱۱ - المشكاة: ۶۲۶۵)

ترجمہ: روایت ہے سالم بن عبد اللہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے قریب ہے کہ نکلے گی

نکلے گی ایک آگ حضرت موت سے یا یہ فرمایا کہ نکلے گی حضرت موت کے دریا کی طرف سے روز قیامت کے پہلے کہ جمع کر دے گی لوگوں کو۔ عرض کیا صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نے پھر آپ کیا حکم فرماتے ہیں ہم کو؟ فرمایا آپ ﷺ نے: لازم پکڑو تم سکونت شام کی۔
فائدہ: اس باب میں حذیفہ بن اسید اور انس اور ابو ہریرہ اور ابو ذر رضوان اللہ علیہم اجمعین سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت سے۔



۴۳۔ بَابُ: لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَخْرُجَ كَذَّابُونَ

اس بیان میں کہ جب تک جھوٹے کذاب نہ نکلیں اس وقت تک قیامت قائم نہیں ہوگی
 (۲۲۱۸) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَنْبُعَتْ كَذَّابُونَ دَجَالُونَ قَرِيبٌ مِنْ ثَلَاثِينَ كُلُّهُمْ يَزْعُمُ أَنَّهُ رَسُولُ اللَّهِ)) . (صحیح - سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ: ۱۶۸۳)
 ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: قیامت قائم نہ ہوگی جب تک کہ نہ انھیں کذابوں دجالوں قریب تیس شخصوں کے کہ ہر ایک ان میں سے دعویٰ کرتا ہوگا کہ وہ رسول ہے اللہ تعالیٰ کا۔

فائدہ: اس باب میں جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔
 مترجم: انہیں میں سے ہے اسود غسانی صاحب صنعا اور مسیلہ کذاب صاحب یمامہ کہ آنحضرت ﷺ نے خواب میں دیکھا کہ آپ کے ہاتھ میں دو ننگن ہیں سونے کے پھر برے لگے وہ آپ ﷺ کو تو حکم ہوا کہ پھونک دو اس کو پھر پھونک دیا آپ ﷺ نے اور وہ اڑ گئے، سونا ویل کی آپ ﷺ نے کہ یہ دونوں ننگن سے مراد کاذبان مذکور ہیں۔

پس اسود غسانی ایک مرد شعبہ باز تھا اور دو شیطان اس کے مخرتھے کہ احوال مردم سے خبر دیتے تھے۔ ایک شفیق دوسرا سبقت نامی اور ایک خرم معلم اس کے ساتھ تھا کہ جب اسے کہتے کہ اپنے رب کو سجدہ کرا سے سجدہ کرتا تھا اس لیے اسے ذوالحمار کہتے تھے اہل نجران مرتد ہو کر اس کے مطیع ہوئے اور وہ اس میں سے چھ سو آدمی لے کر صنعا میں اترا اور فیروز کے ہاتھ سے مارا گیا نام اس کا عیہلہ بن کعب تھا۔

دوسرا مسیلہ کذاب کہ وحشی قاتل حمزہ کے ہاتھ سے مقتول ہوا اور جہنم میں پہنچا اور وہ ملعون کج ہائے ناموزون گھڑتا تھا۔ اور مقابلہ قرآن کا قصد کرتا تھا چنانچہ یہ عبارت کفر اشارت اسی کی ہے اَلْقَبِيلُ مَا اَلْقَبِيلُ لَهٗ خُرْطُومٌ طَوِيلٌ اِنَّ ذٰلِكَ مِنْ خَلْقِ رَبِّنَا الْحَلِيلِ۔ تیسرا ان میں ابن صیاد ہے مگر اسے دجال کبیر نہ کہیں۔ اور حافظ ابن حجر نے فتح الباری میں ترجیح بھی اسی کو دی ہے کہ وہ دجال کبیر نہیں۔ چنانچہ روایت تمیم داری کی بھی اسی پر دال ہے۔

چوتھا طلحہ بن خویلد اسدی کہ بنی اسد میں ظاہر ہوا کہ نوحی خیر میں ہے اور غطفان نے اس کی مدد کی اور بعد دعویٰ نبوت

کے تابع ہوا اور رجوع کیا اسلام کی طرف زمان ابوبکر رضی اللہ عنہ میں۔

پانچویں سبب بنت سید عورت نے دعویٰ نبوت کیا تمام قبیلہ تمیم اس کی نصرت پر مجتمع ہو گئے وہ مسیلہ کذاب کے نکاح میں آئی اور اپنی نبوت باطلہ اپنے خصم کو بخش دی اور اپنے مہر میں نماز عصر اپنی امت ملعونہ پر سے معاف کر دی۔ رشاطی نے کہا بنو تمیم اب تک نماز عصر نہیں پڑھتے اور کہتے ہیں یہ مہر ہے ہماری کریمہ کا اس کو ہم ہاتھ سے نہ دیں گے پھر سبب زمان معاویہ میں مشرف باسلام ہوئی۔

چھٹا مختار ثقفی ہے کہ ابن زبیر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں ظاہر ہوا اس کا دعویٰ تھا کہ مجھ پر وحی آتی ہے اور میں رسول اللہ ﷺ کا مختار ہوں چنانچہ اسماء بنتی نہضہ سے مروی ہے کہ فرمایا آنحضرت ﷺ نے کہ نکلیں گے ثقیف سے تین شخص کذاب وزیال ویمیر۔ روایت کیا اس کو ابونعیم بن حماد نے۔ اور ایک روایت میں ہے کہ نکلے گا ثقیف سے کذاب ویمیر کہا گیا ہے کہ مراد کذاب سے مختار بن عبید ثقفی ہے اور مراد یمیر سے حجاج بن یوسف۔

ساتواں متنبی شاعر مشہور کہ بعد نبوت تابع ہوا۔

آٹھواں یہود کہ معتمد باللہ کے زمانہ میں ظاہر ہوا اس کا دعویٰ تھا کہ مجھے خلق کی طرف بھیجا ہے مگر رسالت کو رد کیا اور دعویٰ کرتا تھا کہ مجھے مغیبات پر اطلاع حاصل ہے۔

نواں یحییٰ رکروہی قرطبی کہ مکتفی باللہ کی خلافت میں ظاہر ہوا۔

دسواں بعد اس کے بھائی اس کا ظاہر ہوا حسین اس کے بعد ابن عم اس کا عیسیٰ بن مہروہ کہ اس نے گمان کیا کہ آیہ ﴿يَا أَيُّهَا الْمَدَّثِرُ﴾ میں لفظ مدثر خطاب اسی کو ہے اور غلام مطوق کو اپنے نور کے ساتھ سکی کر کے ملک شام پر غالب ہوا اور بہت تباہی اور خرابی کی۔ اور لوگوں نے اس کے لیے منابر پر بدعا کی وہ مارا گیا لعنۃ اللہ علیہ۔

اور زمانہ مقتدر میں ابوطاہر قرطبی ظاہر ہوا کہ حجر اسود کو کعبہ سے کھود کر لے گیا اور زمانہ راضی باللہ میں محمد بن علی شلمغانی ظاہر ہوا کہ اسے ابن ابی العراق کہتے تھے اور اس نے مشہور کیا کہ مدعی الوہیت ہے اور زندہ کرتا ہے مردہ کو پس ایک جماعت کے مقتول و مصلوب ہوا اور خلافت مطیع باللہ میں ایک قوم ظاہر ہوئی قائل تناخ اور اس میں ایک جوان تھا کہ گمان کرتا تھا کہ روح حضرت علی رضی اللہ عنہ کی نے اس میں انتقال کی ہے اور اس کی بیوی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے انتقال روح کی مدعی تھی اپنے میں اور اس نے یہ بھی گمان کیا تھا کہ میں جبریل ہوں اور بھر بعد زود و کوب کے اس نے اپنے کو سیدوں میں منسوب کیا اور بحکم معز الدولہ رہا ہوا۔

اور خلافت مستظہر میں ایک شخص ظاہر ہوا نواحی نہادند میں اور دعویٰ نبوت کیا اور ایک جماعت اس کے ساتھ ہو گئی پھر وہ بعد گرفتاری مقتول ہوا اور ایک جماعت مردوں عورتوں کی نے مغرب میں ظہور کیا ان میں ایک مرد تھا موسوم بہ لا اور مدعی تھا کہ حدیث میں جو وارد ہوا ہے ((لَا نَبِيَّ بَعْدِي)) اس لاسے میں ہی مراد ہوں یعنی مسیحی باسم لانی ہے اور نہی میں ہے غازی ساحر کہ ابو جعفر کے ہاتھ سے مقتول ہوا اور انہی میں ایک عورت ہے کہ مدعیہ نبوت تھی جب اس سے کہتے کہ آپ نے فرمایا ((لَا نَبِيَّ بَعْدِي)) وہ

کہتے کہ آپ نے نفی کی ہے۔ نبی کہ نہ نبیہ کی اور میں تو نبیہ ہوں۔ بیت المقدس میں ایک یہودی نے دعویٰ کیا کہ وہ مسیح بن مریم علیہ السلام ہے مرد خوش بیان شیرین زبان تھا۔ جب اسے گرفتار کرنا چاہا وہ بھاگ گیا بعد گرفتاری مسلمان ہوا۔

ایک اور مرد نے دعویٰ کیا مہدی ہونے کا اور مقتول ہوا۔

اور ہندوستان میں ۱۰۰۰ھ میں اکبر بادشاہ ظاہر ہوا دعویٰ نبوت بلکہ خدائی کا کیا۔ اور علماء و مشائخ و پندار پر ظلم و جفا کیا اور ایک نیا دین نکال کر دین الہی کے ساتھ موسوم کیا اور فتنہ عظیم اور غوغائے فتنم اس سے ظاہر ہوا۔ ابوالفضل اور فیضی دونوں نے اس کے خوشامد خوروں میں سے تھے۔ اور لوگوں کو اس کے باطل کی طرف دعوت کرتے تھے چنانچہ کسی شاعر نے کہا ہے بیت:

خد پناہ و بداز جلیس بد مذہب خراب کرد ابوالفضل شاہ اکبر را

اور از انجملہ رتن ہندی ہے کہ اس نے دعویٰ صحابیت کیا۔ حالانکہ ظہور اس کا قرن سادس میں ہوا اور بہت سی خرافات لوگوں نے اس کے باب میں کہیں اور وہ ایک جھوٹا خبیث تھا اور منجملہ مدعیان نبوت اسحاق اخرس کہ آخر میں خلافت سفاح کے ظاہر ہوا اور دعویٰ نبوت کیا اور خلق کثیر اس کے تابع ہوئی اور بصرہ اور عمان وغیرہ میں غالب ہوا۔ آخر مقتول ہوا۔

اور فارس بن یحییٰ سباطی خلافت مغرب میں بلدہ تینس میں مدعی نبوت ہوا اور بذریعہ شعبدہ اعیاء اموات و اہل رابرص وغیرہ کو اپنا معجزہ قرار دیا۔ اور ایک مرد راعی نے ایک عصا بنایا اور مسلک موسوی اختیار کیا اور عصا نظر خلعت میں اڑا دیا ہو جاتا تھا اور نظارگی مسکور ہو جاتی تھی۔

اور مامون کے زمانہ میں عبداللہ بن میمون نے دعویٰ نبوت کیا مامون نے اس کو قید کیا یہاں تک کہ قید ہی میں دارالہوار کو واصل ہوا۔ (ج)



(۲۲۱۹) عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَلْحَقَ قَبَائِلُ مِنْ أُمَّتِي بِالْمُشْرِكِينَ وَحَتَّى يَعْبُدُوا الْأَوْثَانَ وَانَّهُ سَيَكُونُ فِي أُمَّتِي ثَلَاثُونَ كَذَّابُونَ كُلُّهُمْ يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ وَأَنَا خَاتِمُ النَّبِيِّينَ لَا نَبِيَّ بَعْدِي)) . (صحيح) (المشكاة: ۵۴۰۶، الصحيحة: ۱۶۸۳)

ترجمہ: روایت ہے ثوبان رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ ملحق ہو جائیں گے کئی قبیلہ میری امت کے مشرکوں سے اور یہاں تک کہ پوچھیں اوٹان کو اور قریب ہے کہ ہوں گے میری امت میں تیس جھوٹے کہ ہر ایک دعویٰ کرتا ہوگا کہ وہ نبی ہے اور فرمایا میں خاتم النبیین ہوں۔ کوئی نبی نہیں میرے بعد۔

فائدہ: یہ حدیث صحیح ہے۔

مترجم: ادنان جمع ہے وثن کی جیسے اوطان جمع ہے وطن کی۔ اور وثن وہ ہے کہ جس کو جشہ ہے بنایا گیا جو ہر ارض یا خشب و چارہ سے مثل صورت آدمی کی اور صنم تصویر ہے بغیر جشہ کے کاغذ یا دیوار پر کچی ہو یا کسی اور چیز پر۔ اور بعض نے کہا ہے کہ دونوں برابر ہیں اور کبھی وثن کو غیر صورت کے لیے استعمال کرتے ہیں اس صورت میں کہ عام ہوگا معنی اول سے اور اسی قبیل سے ہے حدیث عدی کی کہ کہا انہوں نے حاضر ہوا میں خدمت میں آنحضرت ﷺ کے اور میرے گلے میں صلیب تھی سونے کی، سو فرمایا آپ ﷺ نے ﴿الْقِيَٰ هَٰذَا الْوَتْنُ عَنكَ﴾ یعنی دور کر اس وثن کو اپنے سے۔ اور بعض نے کہا ہے ہر معبود باطل اگر جسم و صورت کھتا ہے صنم ہے ورنہ وثن ہے۔ اور جمع اس کی ادنان بھی آتی ہے چنانچہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ﴿إِنْ يَدْعُونَ مِنْ دُونِهِ إِلَّا إِنَّا﴾ پڑھا ہے کہ اصل میں وثناً تھا واؤ ہمزہ سے بدل گیا اور قرأت مشہور انا ثا ہے اور داخل ہیں اس خبر میں بے جشہ پرست، ستارہ پرست، گور پرست، پیر پرست، شجر پرست، حجر پرست، چلہ پرست، جھنڈا پرست، چھڑی پرست غرض یہ کہ جو غیر اللہ کے ساتھ افعال عبادت بجاتے ہیں مثل سجدہ و رکوع وغیرہ کے جو مخصوص ہیں باری تعالیٰ کے ساتھ سب ملحق بالشرکین ہیں نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْهُمْ وَمِنْ اَفْعَالِهِمْ۔ اور تفصیل کذابوں کی اوپر گزری۔



۴۴۔ باب: مَا جَاءَ فِي ثَقِيفٍ كَذَابٌ وَ مُبِيرٌ

باب: اس بیان میں کہ بنی ثقیف میں ایک کذاب اور ایک خون ریز ہوگا

(۲۲۲۰) عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((فِي ثَقِيفٍ كَذَابٌ وَ مُبِيرٌ)) . (صحیح)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے بنی ثقیف کے قبیلہ میں ایک کذاب ہوگا اور دوسرا ہلاک کرنے والا۔

فائدہ: اس باب میں سیدہ اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے۔ روایت کی ہم سے عبدالرحمن بن واقد نے انہوں نے شریک سے مانند اس کے۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت سے نہیں جانتے ہم اس کو مگر شریک کی روایت سے۔ اور شریک کہتے تھے راوی کا نام عبدالرحمن بن عصم اور اسرائیل کہتے تھے عبداللہ بن عصم۔ اور کہا گیا ہے کہ کذاب سے مراد مختار بن ابی عبید ثقفی ہے۔ اور میر سے مراد حجاج بن یوسف ثقفی۔ روایت کی ہم سے ابوداؤد سلیمان بن مسلم بخاری نے انہوں نے نصر بن شمیل سے انہوں نے ہشام بن حسان سے کہ کہا ہشام نے شمار کیا مقتولان حجاج کو جن کو اس نے باندھ کر مارا تھا تو پچنی گنتی ان کی ایک لاکھ بیس ہزار تک۔ معاذ اللہ من هذا الظلم۔



۴۵۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي الْقُرُونِ الثَّالِثِ

تیسری صدی کے بیان میں

(۲۲۲۱) عَنْ عُمَرَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((خَيْرُ النَّاسِ قَرْنِي، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ يَأْتِي مِنْ بَعْدِهِمْ قَوْمٌ يَتَسَمَّنُونَ وَيَحْبُونَ السَّمَنَ يُعْطُونَ الشَّهَادَةَ قَبْلَ أَنْ يُسْأَلُوا)). (اسنادہ صحیح - الصحيحة: ۱۸۴۰)

ترجمہ: روایت ہے عمران بن حصین سے کہنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے فرماتے تھے بہتر سب لوگوں میں میرے زمانہ کے لوگ ہیں پھر جو ان کے بعد ہوں پھر جو ان کے بعد ہوں پھر آئیں گے بعد ان کے ایک لوگ کہ فرہی چاہیں گے اور دوست رکھیں گے فرہی کو گواہی دیں گے قبل طلب کے۔

فائدہ: ایسی ہی روایت کی محمد بن فضیل نے یہ حدیث اعمش سے انہوں نے علی بن مدرک سے انہوں نے ہلال بن یاف سے۔ اور روایت کی کئی لوگوں نے حفاظ سے اعمش سے انہوں نے ہلال بن یاف سے اور نبی ذکر کیا اس میں علی بن مدرک کا۔ روایت کی ہم سے حسین بن حریش نے انہوں نے کعب سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ہلال بن یاف سے انہوں نے عمران بن حصین سے انہوں نے نبی ﷺ سے۔ اور ذکر کی حدیث مانند اس کے اور یہ میرے نزدیک زیادہ صحیح ہے محمد بن فضیل کی حدیث سے اور تحقیق کہ روایت کی گئی یہ حدیث کئی سندوں سے عمران بن حصین سے انہوں نے نبی ﷺ سے۔



(۲۲۲۲) عَنْ عُمَرَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((خَيْرُ أُمَّتِي الْقُرُونِ الَّتِي بُعِثَ فِيهَا ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ)) قَالَ: وَلَا أَعْلَمُ أَذْكَرَ الثَّالِثِ أَمْ لَا، ثُمَّ يَنْشَأُ أَقْوَامٌ يَشْهَدُونَ وَلَا يَسْتَشْهَدُونَ، وَيَحْوَنُونَ، وَلَا يُؤْتَمَنُونَ وَيَقْشَرُونَ فِيهِمُ السَّمَنُ)). (صحیح - سلسلة الاحاديث الصحيحة: ۱۸۴۰)

ترجمہ: روایت ہے عمران بن حصین سے کہنا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے میری امت کے لوگوں میں بہتر اس زمانہ کے لوگ ہیں جس میں مبعوث ہوئیں، پھر جو ان کے بعد ہیں۔ کہاراوی نے نہیں جانتا میں کہ ذکر کیا تیسرے زمانہ کا بھی یا نہیں یعنی ثم الذين يلونهم يلوونهم ایک بار فرمایا دو بار۔ پھر فرمایا پیدا ہوں گے اس کے بعد قومیں کہ گواہی دیں گی اور کوئی طلب نہ کرے گا ان سے گواہی اور خیانت کریں گے اور امین نہ ہوں گے اور ظاہر ہوگی ان میں فرہی۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: يَتَسَمَّنُونَ فرہی چاہیں گے یا دعویٰ کریں گے ان بزرگیوں کا کہ ان میں نہ ہوں گی۔ اور بعض نے کہا جمع کریں گے مال۔

کو اور بعض نے کہا کہ بہت ہوتے جائیں گے یادوست رکھیں گے تو سب کو مآکل و مشارب میں کہ موجب فرہی ہے۔



۴۶۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي الْخُلَفَاءِ

خلفاء کے بیان میں

(۲۲۲۳) عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((يَكُونُ مِنْ بَعْدِي اثْنَا عَشَرَ أَمِيرًا)) قَالَ: ثُمَّ تَكَلَّمَ بِشَيْءٍ لَمْ أَفْهَمُهُ، فَسَأَلْتُ الَّذِي يَلِينِي فَقَالَ: قَالَ: ((كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ)).

(صحیح - سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ: ۱۰۷۵)

ترجمہ: روایت ہے جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: ہوں گے میرے بعد بارہ امیر۔ کہا راوی نے پھر کلام کیا آپ نے کہ میں نہ سمجھا، سو پوچھا میں نے اپنے پاس والے سے تو کہا اس نے فرمایا آپ ﷺ نے: وہ بارہ امیر سب کے سب قریش میں سے ہیں۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہوئی ہے یہ حدیث کئی سندوں سے جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے۔ روایت کی ہم سے ابو کریب نے انہوں نے عمرو بن عبید سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابوبکر بن ابی موسیٰ سے انہوں نے جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مثل اس حدیث کے یہ حدیث غریب ہے غریب سمجھی جاتی ہے جابر کی روایت سے بواسطہ ابوبکر بن ابی موسیٰ کے۔ اور اس باب میں ابن مسعود اور عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔



۴۷۔ بَابُ: كَرَاهِيَةُ إِهَانَةِ السُّلْطَانِ

بادشاہ کی اہانت کی کراہت میں

(۲۲۲۴) عَنْ زَيْدِ بْنِ كُسَيْبٍ الْعَدَوِيِّ، قَالَ: كُنْتُ مَعَ أَبِي بَكْرَةَ تَحْتَ مَنِيرِ ابْنِ عَامِرٍ وَهُوَ يَخْطُبُ وَعَلَيْهِ ثِيَابٌ رِقَاقٌ، فَقَالَ أَبُو بَلَالٍ: انْظُرُوا إِلَى أَمِيرِنَا يَلْبَسُ ثِيَابَ الْفُسَّاقِ فَقَالَ أَبُو بَكْرَةَ: اسْكُتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَنْ أَهَانَ سُلْطَانَ اللَّهِ فِي الْأَرْضِ أَهَانَهُ اللَّهُ)).

(حسن - سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ: ۲۲۹۶)

ترجمہ: روایت ہے زید بن کسیب عدوی سے کہا کہ تھامیں ساتھ ابوبکرہ کے ابن عامر کے منبر کے نیچے اور وہ خطبہ پڑھتا تھا اور اس کے بدن پر باریک کپڑے تھے، سو کہا ابو بلال رضی اللہ عنہ نے دیکھو ہمارے امیر کو پہنتا ہے کپڑے فاسقوں کے، سو کہا ابوبکرہ

ﷺ نے چپ رہ کہ سنائیں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے جو شخص کہ اہانت کرے اللہ کے بنائے ہوئے بادشاہ کی زمین میں ذلیل کرے گا اس کو اللہ تعالیٰ۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔



۴۸۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي الْخِلَافَةِ

خلافت کے بیان میں

(۲۲۲۵) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: قِيلَ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ: لَوْ اسْتَخْلَفْتَ. قَالَ: إِنْ اسْتَخْلَفْتُ فَقَدْ اسْتَخْلَفْتُ أَبُوبَكْرٍ وَإِنْ لَمْ اسْتَخْلَفْ لَمْ يَسْتَخْلَفْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ. (صحیح) صحیح ابی داود (۲۶۰۵) ترجمہ: روایت ہے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ کہا گیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کاش کہ خلیفہ کر دیتے آپ کسی کو تو فرمایا انہوں نے اگر میں خلیفہ کروں تو خلیفہ کیا ہے ابوبکر رضی اللہ عنہ نے یعنی ان کی اقتداء ہوگی اور اگر نہ خلیفہ کروں تو خلیفہ نہیں کیا ہے رسول اللہ ﷺ نے (یعنی ان کی سنت ہوگئی)۔



(۲۲۲۶) حَدَّثَنِي سَفِينَةُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((الْخِلَافَةُ فِي أُمَّتِي ثَلَاثُونَ سَنَةً ثُمَّ مُلْكٌ بَعْدَ ذَلِكَ)). (صحیح - سلسلة الاحادیث الصحیحة: ۴۵۹، ۱۵۳۴، ۱۵۳۵) ثُمَّ قَالَ وَخِلَافَةُ عُمَرَ وَخِلَافَةُ عُثْمَانَ، ثُمَّ قَالَ لِي: أَمْسِكْ خِلَافَةَ عَلِيٍّ قَالَ: فَوَجَدْنَاهَا ثَلَاثَيْنِ سَنَةً. قَالَ سَعِيدٌ: فَقُلْتُ لَهُ: إِنَّ بَنِي أُمَيَّةَ يَزْعُمُونَ أَنَّ الْخِلَافَةَ فِيهِمْ، قَالَ: كَذَبُوا بَنُو الزَّرْقَاءِ بَلْ هُمْ مُلُوكٌ مِنْ شَرِّ الْمُلُوكِ.

ترجمہ: مجھ سے بیان کیا سفینہ نے کہا کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: خلافت راشدہ میری امت میں تیس برس تک ہے پھر ہو جائے گی سلطنت بعد اس کے۔ پھر کہا مجھ سے سفینہ نے گن لے تو خلافت ابوبکر رضی اللہ عنہ، کو پھر خلافت عمر رضی اللہ عنہ اور عثمان رضی اللہ عنہ، کو پھر گن لے خلافت حضرت علی رضی اللہ عنہ کی، سو گنا ہم نے اور پایا اسے تیس سال۔ کہا سعید نے پھر کہا میں نے سفینہ سے کہ بنی امیہ دعویٰ کرتے ہیں خلافت ان میں ہے، کہا سفینہ نے جھوٹے ہیں بنی الزرقاء بلکہ وہ بادشاہ ہیں بدترین بادشاہوں میں سے۔

فائدہ: اس باب میں عمر رضی اللہ عنہ اور علی رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ اور کہا ان دونوں نے کہ ولی عہد مقرر نہیں کیا کسی کو رسول اللہ ﷺ نے خلافت کے واسطے۔ یہ حدیث حسن ہے۔ روایت کی اس کو کئی لوگوں نے سعید بن جہان سے۔ اور نہیں جانتے ہم اس کو مگر انہیں کی روایت سے۔

۴۹۔ بَابُ: مَا جَاءَ أَنَّ الْخُلَفَاءَ مِنْ قُرَيْشٍ إِلَى أَنْ تَقُومَ السَّاعَةُ

اس بیان میں کہ قیامت تک خلفاء قریش ہی میں سے ہوں گے

(۲۲۲۷) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي الْهَدَيْلِ يَقُولُ: كَانَ نَاسٌ مِّنْ رَّبِيعَةَ عِنْدَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنْ بَكْرِ بْنِ وَائِلٍ: لَتَسْتَهَيِّنَ قُرَيْشٌ أَوْ لَيَجْعَلَنَّ اللَّهُ هَذَا الْأَمْرَ فِي جُمُحُورٍ مِّنَ الْعَرَبِ غَيْرِهِمْ، فَقَالَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ: كَذَبْتَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((قُرَيْشٌ وَلَاةُ النَّاسِ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ)). (صحیح - سلسلہ الاحادیث الصحیحة: ۱۱۵۵)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن ابی الہذیل سے کہتے تھے کہ کچھ لوگ ربیعہ کے عمرو بن العاص کے پاس بیٹھے تھے پھر کہا ایک مرد نے بکر بن وائل سے چاہیے کہ باز ہیں قریش نہیں تو کر دے گا اللہ تعالیٰ اس امر خلافت کو جمہور عرب میں سوا ان کے، سو کہا عمرو بن العاص نے جھوٹ کہا تو نے سنا ہے میں نے رسول اللہ ﷺ سے فرماتے تھے قریش حاکم ہیں آدمیوں کے خیر و شر میں قیامت کے دن تک یعنی مستحق حکومت ہیں۔

فائدہ: اس باب میں ابن عمر اور ابن مسعود اور جابر رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔



۵۰۔ بَابُ: مَلِكٌ رَجُلٌ مِنَ الْمَوَالِي يُقَالُ لَهُ جَهْجَاهُ

غلاموں میں سے ایک آدمی سلطنت کرے گا، اسے جہجہا کہتے ہوں گے

(۲۲۲۸) عَنْ عُمَرَ بْنِ الْحَكَمِ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَا يَذْهَبُ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ حَتَّى يَمْلِكَ رَجُلٌ مِّنَ الْمَوَالِي يُقَالُ لَهُ جَهْجَاهُ)).

(صحیح - سلسلہ الاحادیث الصحیحة: ۲۴۴۱)

ترجمہ: روایت ہے عمر بن حکم سے کہا کہ سنا میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: نہ جاویں گے رات اور دن یہاں تک کہ سلطنت کرے گا ایک مرد موالی میں سے کہ کہتے ہوں گے اسے جہجہا۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

مترجم: طبرانی میں علیاء سلمیٰ سے بھی مروی ہے کہ آپ نے فرمایا: قائم نہ ہوگی قیامت یہاں تک کہ مالک ہو آدمیوں کا غلاموں سے جہجہا نامی۔ شیخین سے مروی ہے کہ قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ نکلے ایک مرد بنی قحطان سے کہ ہانکتا ہو لوگوں کو اپنے عصا سے۔ اور طبرانی نے کبیر میں اور ابن مندہ اور ابو نعیم اور ابن عساکر نے قیس بن جابر سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کی ہے

کہ آپ نے فرمایا: ہوں گے میرے بعد خلیفہ اور ان کے بعد امیر اور ان کے بعد ملوک جبار پھر نکلے گا میرے اہل بیت سے ایک مرد کہ بھڑے گا زمین کو عدل سے جیسا کہ بھرگئی ہوگی ظلم سے پھر امیر ہوگا قحطانی، قسم ہے اس پر دروگاری جس نے مجھے بھیجا ہے ساتھ حق کے کہ وہ کچھ مہدی سے کم نہیں۔ یعنی حسن سیرت میں۔ پس ان احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ بجاء قبیلہ بنی قحطان سے ہے اور ملک اس کا بعد امام مہدی کے ہے اور وہ سلاطین صالحین میں سے ہے۔ (جنگ الکرامۃ)



۵۱۔ باب: مَا جَاءَ فِي الْأَيِّمَةِ الْمُضِلِّينَ

گمراہ حکمرانوں کے بیان میں

(۲۲۲۹) عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِنَّمَا أَخَافُ عَلَى أُمَّتِي أَيْمَةً مُضِلِّينَ)) قَالَ: وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِّنْ أُمَّتِي عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِينَ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَذَلَهُمْ حَتَّى يَأْتِيَ أَمْرُ اللَّهِ)) (صحیح - سلسلۃ الاحادیث الصحیحة: ۴ / ۱۱۰، ۱۹۵۷)

ترجمہ: روایت ہے ثوبان رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: بے شک میں ڈرتا ہوں اپنی امت پر گمراہ حاکموں سے۔ کہا راوی نے اور فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: ہمیشہ رہے گا ایک گروہ میری امت سے حق پر غالب اپنے اعداء پر ضرر نہ کرے گا ان کو جو کہ ان کی مدد چھوڑ دے یہاں تک کہ آئے حکم اللہ تعالیٰ کا۔ یعنی قیامت۔

فائدہ: یہ حدیث صحیح ہے۔

مترجم: ائمہ مصلین میں داخل ہے وہ حاکم جو قرآن کے خلاف حکم دے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ﴿ وَمَنْ لَّمْ يَحْكَمْ بِمَا أَنزَلَ اللَّهُ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ ﴾ اور قانون عقلی پر چلے، اور انفصال مقدمات میں قواعد عقلیہ کو ضوابط نقلیہ پر مقدم رکھے، اور تراویح بدعات اور تشویر سیئات اور احداث فی الدین اور بتاویہ مبتدعین اور اعزاز فاسقین کا مرتکب ہوا، اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر نہ کرے، اور اپنی رعایا اور توالیع و برابرا کو کتاب و سنت کے موافق نہ کھینچے۔ معاذ اللہ من ذلک۔



۵۲۔ باب: مَا جَاءَ فِي الْمَهْدِيِّ

امام مہدی کے بیان میں

(۲۲۳۰) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَا تَذْهَبُ الدُّنْيَا حَتَّى يَمْلِكَ الْعَرَبَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي يُوَاطِئُ اسْمُهُ اسْمِي)) .

(اسنادہ حسن صحیح - المشكاة: ۵۴۵۲ - فضائل الشام: ۱۶ - الروض النضير: ۶۴۷)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: نہیں جائے گی دنیا یعنی ملک عدم میں یہاں تک کہ حاکم ہوگا ایک مرد میرے اہل بیت سے کہ موافق ہوگا اس کا نام میرے نام کے۔

فائدہ: اس باب میں علی رضی اللہ عنہ اور ابو سعید رضی اللہ عنہ اور ام سلمہ رضی اللہ عنہا اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔



(۲۲۳۱) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((يَلْبِي رَجُلٌ مِّنْ أَهْلِ بَيْتِي يُوَاطِيءُ اسْمَهُ اسْمِي)). (اسنادہ حسن صحیح - انظر ما قبله)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ رضی اللہ عنہ سے وہ روایت کرتے ہیں نبی ﷺ سے کہ آپ نے فرمایا: والی ہوگا ایک مرد یعنی دنیا کا میرے اہل بیت سے کہ موافق ہوگا اس کا نام میرے نام کے۔



☆ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: لَوْ لَمْ يَبْقَ مِنَ الدُّنْيَا إِلَّا يَوْمًا لَطَوَّلَ اللَّهُ ذَلِكَ الْيَوْمَ حَتَّى يَلْبِي. ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا اگر باقی نہ رہی دنیا میں سے مگر ایک دن تو دراز کرے گا اللہ تعالیٰ اس دن کو تاکہ حکومت کرے وہ شخص یعنی مہدی۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔



۵۳۔ باب: فی عیش المہدی وعطائہ

مہدی کی زندگی اور اس کی جو دوستی کے بیان میں

(۲۲۳۲) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: خَشِينَا أَنْ يَكُونَ بَعْدَ نَبِيِّنَا حَدَثٌ فَسَأَلْنَا نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: ((إِنَّ فِي أُمَّتِي الْمَهْدِيَّ يَخْرُجُ يَعِيشُ خَمْسًا أَوْ سَبْعًا أَوْ تِسْعًا)) زَيْدُ الشَّائِكُ قَالَ: قُلْنَا: وَمَا ذَاكَ؟ قَالَ: سِنِينَ قَالَ: فَيَسْجِيءُ إِلَيْهِ الرَّجُلُ فَيَقُولُ: يَا مَهْدِيَّ اعْطِنِي اعْطِنِي، قَالَ: ((فَيَسْجِيءُ لَهُ فِي ثَوْبِهِ مَا اسْتَطَاعَ أَنْ يَحْمِلَهُ)). (حسن) الروض النضر (۶۴۷)

ترجمہ: روایت ہے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہا کہ ڈرے ہم اس سے کہ ہوئے ہمارے نبی ﷺ کے بعد کوئی نئی بات، سو پوچھا ہم نے نبی ﷺ سے تو فرمایا آپ ﷺ نے: میری امت میں مہدی نکلے گا زندہ رہے گا پانچ یا سات یا نو۔ زید جو راوی حدیث ہے وہی شک کرنے والا ہے اس عدد میں۔ کہا راوی نے وہ گنتی کس کی ہے؟ کہا برسوں کی فرمایا آپ ﷺ نے: پھر آئے گا آدمی ان کے پاس اور کہے گا: اے مہدی دو مجھے دو مجھے، فرمایا آپ ﷺ نے: پھر لپ بھر دے گا وہ اس کے کپڑے میں یعنی

دینار و درہم جہاں تک وہ اٹھا سکے گا۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے اور روایت کی گئی ہے کئی سندوں سے ابو سعید رضی اللہ عنہ نے انہوں نے روایت کی نبی ﷺ سے۔ اور ابو الصدیق ناجی کا نام بکر بن عمرو ہے اور ان کو بکر بن قیس بھی کہتے ہیں۔



۵۴۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي نَزُولِ عِيسَى بْنِ مَرْيَمَ

باب: عیسیٰ بن مریم کے نزول کے بیان میں

(۲۲۳۳) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَيُوشِكَنَّ أَنْ يَنْزَلَ فِيكُمْ ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا مُقْسِطًا فَيَكْسِرَ الصَّلِيبَ وَيَقْتُلَ الْخَنزِيرَ وَيَضَعُ النِّجْزِيَّةَ، وَيَقْضِيَ الْمَالَ حَتَّى لَا يَقْبَلَهُ أَحَدٌ)) .

(صحیح - سلسلة الاحادیث الصحیحة: ۲۴۵۷)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: قسم ہے اس پروردگار کی کہ میری جان جس کے ہاتھ میں ہے کہ اترے گا تمہارے درمیان ابن مریم حاکم عادل اور توڑے گا صلیب کو اور مارے گا خنزیر کو اور موقوف کر دے گا جزیہ کو اور یہاں تک کثرت سے دے گا لوگوں کو مال کہ قبول نہ کرے گا کوئی۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: حلیہ حضرت عیسیٰ بن مریم کا جو احادیث متفرقہ میں وارد ہوا ہے خلاصہ اس کا یہ ہے کہ وہ ایک مرد سرخ رنگ ہیں مرغول موئے پہنا سینہ خویصورت ترین مردم بال سر کے لٹکے ہوئے اور کنگھی کیے ہوئے گویا پانی ان سے ٹپک رہا ہے۔ اور ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: دیکھا میں نے عیسیٰ علیہ السلام کو میانہ قد سرخ و سفید رنگ لٹکے موئے سر۔ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں یہ بھی ہے کہ گویا نکلے ہیں حمام سے اور سیرت پاکیزہ ان کی یہ ہے کہ صلیب کو توڑیں گے خوک ماریں گے اور بوزینہ کو، اور موقوف کر دیں گے جزیہ کو اور قبول نہ کریں گے مگر اسلام کو، اور ایک ہو جائے گا ان کے وقت میں دین اور عبادت نہ ہوگی کسی کی سوا اللہ کے اور نہ دی جاوے گی زکوٰۃ اس لیے کہ کوئی زکوٰۃ لینے والا نہ ہوگا اور ظاہر ہو جائیں گے کنوز و خزان ان کے زمانہ میں اور رغبت نہ کرے گا کوئی جمع اموال میں بسبب قرب قیامت کے، اور جاتا رہے گا لوگوں کے دل سے بغض و کینہ و عداوت و حسد بسبب فقدان اسباب ان کے، اور جاتی رہے گی سمیت ہر ذی سم کی یہاں تک کہ اطفال حیات و عقارب سے کھیلیں گے، اور گرگ و گوسفند ایک جگہ چریں گے اور بھر جائے گی زمین صلح سے اور منعدم ہو جائے گا جنگ و جدال، اور اگائے گی زمین اپنی روئیدگی آدم علیہ السلام کے زمانہ کی مانند، یہاں تک کہ لوگ جمع ہوں گے ایک خوشہ انگور پر اور سیر کرے گا وہ ان کو، آسودہ ہوگی ایک انار سے جماعت اور ارزاں ہوں گے گھوڑے بسبب عدم قمار کے اور گراں ہوں گے تیل بسبب حرث کے کہ ساری زمین محروث ہوگی۔

اور مدت حکومت ان کی اس میں روایات مختلف ہیں۔ چنانچہ طبرانی اور ابن عساکر کے نزدیک ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ فرمایا آنحضرت ﷺ نے اتریں گے عیسیٰ بن مریم اور بھڑیں گے زمین میں چالیس سال۔ اور ابن ابی شیبہ اور احمد اور ابی داؤد اور ابن جریر اور ابن حبان نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ چالیس برس تک رہیں گے وہ زمین میں پھر وفات پائیں گے اور نماز پڑھیں گے ان پر مسلمان اور دفن کریں گے ان کو نبی ﷺ کے پاس۔ اور ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی چالیس ہی برس مذکور ہے۔ اور ایک روایت میں پینتالیس برس آئے ہیں اور قلیل منافی کثیر نہیں ہے اور شاید کہ چالیس کا ذکر کسر کو محذوف کر کے فرمایا ہو۔ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آئیں گے حضرت عیسیٰ علیہ السلام موضع روعاء میں اور وہاں سے عمرہ لائیں گے یا حج کریں گے یا دونوں کو جمع فرمائیں گے۔ اور روحاً ایک مقام کا نام ہے مابین مدینہ طیبہ اور وادی صفر کے راہ میں مکہ کے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا: اے میرے بھتیجے! اگر دیکھو تم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو تو کہو کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے تم کو سلام کہا ہے۔ اور حاکم نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو پائے تم میں سے عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کو تو میرا سلام کہے۔ ملا علی قاری رحمہ اللہ نے مشرب دردی میں کہا ہے ان روایات سے ثابت ہوا کہ تمنا روایت انبیاء علیہم السلام کی اور صلحاء کی ہر آدی کو ضرور ہے، اور اس میں بڑے فوائد اخروی ہیں۔



۵۵۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي الدَّجَالِ

دجال کے بیان میں

(۲۲۳۴) عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((إِنَّهُ لَمْ يَكُنْ نَبِيٌّ بَعْدَ نُوحٍ إِلَّا قَدْ أُنْذِرَ قَوْمَهُ الدَّجَالَ وَإِنِّي أُنْذِرُكُمْوَهُ)). فَوصَفَهُ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: ((لَعَلَّهُ سَيَذَرُكُمْهُ بَعْضُ مَنْ رَأَى أَوْ سَمِعَ كَلَامِي)) قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! فَكَيْفَ قُلُوبُنَا يَوْمَئِذٍ؟ فَقَالَ: ((مِثْلَهَا يَعْنِي الْيَوْمَ أَوْ خَيْرٌ)). (ضعيف - المشكاة: ۵۴۸۶ - التحقيق الثاني) اس میں عبد اللہ بن سراقہ مجھول ہے نیز اس کا ابو عبیدہ بن جراح سے سماع ثابت نہیں۔

بیرونی روایت ہے ابو عبیدہ بن جراح سے کہا انہوں نے سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے کوئی نبی نہیں ہوا بعد نوح علیہ السلام کے مگر ڈرایا اس نے اپنی قوم کو دجال لعین سے، اور میں بھی تم کو ڈراتا ہوں اس سے۔ پھر بیان کیا حال اس کا رسول اللہ ﷺ نے ہم سے اور فرمایا: شاید کہ پائے اس کو ہمارے دیکھنے والوں میں سے کوئی یا بات ہماری سننے والوں میں سے کوئی۔ پھر پوچھا صحابہ رضی اللہ عنہم میں نے یا رسول اللہ ﷺ کیا ہوگا اس دن ہمارا دل؟ سو فرمایا آپ ﷺ نے: مثل اس کے یعنی جیسا کہ آج ہے یا اس سے بہتر۔

فائل: اس باب میں عبداللہ بن بسر اور عبداللہ بن مغفل اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور ابو عبیدہ بن جراح کی روایت سے نہیں جانتے ہم اسے مگر خالد حذاء کی سند سے۔ اور ابو عبیدہ بن عامر کا نام عامر بن عبداللہ ہے اور وہ بیٹے ہیں جراح کے۔



۵۶۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي عِلَامَةِ الدَّجَالِ

دجال کی نشانیوں کے بیان میں

(۲۲۳۵) عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى النَّاسِ فَأَتَى عَلَى اللَّهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ، ثُمَّ ذَكَرَ الدَّجَالَ فَقَالَ: ((إِنِّي لَا نَذِيرُكُمْ هُوَ وَمَا مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا وَقَدْ أَنْذَرْتُ قَوْمَهُ، وَلَقَدْ أَنْذَرَهُ نُوْحٌ قَوْمَهُ وَلَكِنْ سَاقُولُ لَكُمْ فِيهِ قَوْلًا لَمْ يَقْلَهُ نَبِيٌّ لِقَوْمِهِ: تَعْلَمُونَ أَنَّهُ أَعْوَرُ وَإِنَّ اللَّهَ لَيْسَ بِأَعْوَرَ)).

(اسنادہ صحیح - سلسلۃ الاحادیث صحیح الادب المفرد)

قَالَ الزُّهْرِيُّ: وَآخَبَنِي عُمَرُ بْنُ ثَابِتٍ الْبَصَارِيُّ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ بَعْضُ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ يَوْمَئِذٍ لِلنَّاسِ وَهُوَ يُحَذِّرُهُمْ فِتْنَةً: ((تَعْلَمُونَ أَنَّهُ لَنْ يَرَى أَحَدٌ مِنْكُمْ رَبَّهُ حَتَّى يَمُوتَ، وَإِنَّهُ مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَافِرٌ يَقْرَأُهُ مِنْ كَرِهٍ عَمَلُهُ)). (صحیح - الصحیحة: ۲۸۶۱)

ترجمہ: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہا کھڑے ہوئے ہمارے درمیان رسول اللہ ﷺ یعنی خطبہ پڑھنے کو اور تعریف کی اللہ تعالیٰ کی جیسے اس کے لائق ہے، پھر ذکر کیا دجال کا اور فرمایا کہ میں تم کو ڈراتا ہوں اس سے اور کوئی نبی نہیں جس نے ڈرایا نہ ہو اپنی قوم کو اس سے اور ڈرایا نوح علیہ السلام نے اپنی قوم کو اس سے لیکن میں اس کے باب میں ایک ایسی بات کہتا ہوں کہ نہیں کہی کسی نبی نے اپنی قوم سے اور وہ یہ ہے کہ تم بخوبی جانتے ہو کہ وہ کانا ہے اور اللہ تعالیٰ کا نا نہیں۔ پس دعویٰ الوہیت اس کا باطل ہے۔ کہا زہری نے اور خبر دی مجھ کو عمر بن ثابت نے کہ ان کو خبر دی بعض اصحاب نبی ﷺ نے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اسی دن ایسے حال میں کہ وہ ڈرا رہے تھے اس کے فتنے سے کہ تم لوگ بخوبی جانتے ہو کہ نہ دیکھے گا کوئی شخص اپنے پروردگار حقیقی کو یہاں تک کہ مرے یعنی اس نظر سے بھی اس کا دعویٰ باطل ہے کہ وہ حیاۃ دنیا میں نظر آئے گا اور اس کی دونوں آنکھوں کے بیچ میں لکھا ہوا ہے لفظ کافر کا پڑھ لے گا اس کو جو برا جانے گا اس کے کروت کو یعنی وہی لوگ اس کے کفر سے آگاہ ہوں گے جو اس کے عمل سے بے زار ہوں گے۔

فائل: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔



(۲۲۳۶) عَنْ أَبِي عُمَرَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((تُقَاتِلُكُمْ الْيَهُودُ فَتَسْلُطُونَ عَلَيْهِمْ حَتَّى يَقُولَ الْحَجَرُ: يَا مُسْلِمُ! هَذَا يَهُودِيٌّ وَرَأَيْتُ فَاقْتُلْهُ)). (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لڑیں گے تم سے یہود اور مسلط ہو جاؤ گے تم ان پر یہاں تک کہ کہے گا پتھر: اے مسلم! یہ یہودی ہے میرے پیچھے قتل کرو اس کو۔



۵۷۔ بَابُ: مَا جَاءَ مِنْ أَيْنَ يَخْرُجُ الدَّجَالُ

اس بیان میں کہ دجال کہاں سے نکلے گا

(۲۲۳۷) عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصَّدِيقِ قَالَ: حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((الدَّجَالُ يَخْرُجُ مِنْ أَرْضِ الْمَشْرِقِ يُقَالُ لَهَا: خُرَاسَانُ يَتَّبِعُهُ أَقْوَامٌ كَأَنَّ وَجُوهُهُمْ الْمَجَانُ الْمُمْطَرَقَةُ)). (صحیح) (الروض النضر (۱۱۸۴))

تخریج الاحادیث المختارة (۳۳-۳۷) سلسلة الاحادیث الصحيحة (۱۵۹۱)

ترجمہ: روایت ہے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ دجال نکلے گا مشرق کی ایک زمین سے کہ اسے خراسان کہتے ہیں ساتھ ہوں گی اس کے قومیں گویا کہ منہ ان کے ڈھالیں ہیں تہہ برتہ۔

فائدہ: اس باب میں روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ اور روایت کی یہ عبد اللہ بن شاذب نے انہوں نے ابو التیاح سے اور معلوم نہیں ہوتی یہ روایت مگر ابو التیاح سے۔

مترجم: محان جمع ہے محن کی بمعنی ڈھال اور مطرقہ بضم میم وفتح راء مخففہ طارقت العل سے مشتق ہے عرب کہتا ہے طارقت العل یعنی ایک چڑے پر دوسرا چڑہ جوڑا میں نے مراد اس سے یہ ہے کہ منہ ان کے چوڑے چوڑے ہوں گے۔



۵۸۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي عِلَامَاتِ خُرُوجِ الدَّجَالِ

دجال کے نکلنے کی نشانیوں کے بیان میں

(۲۲۳۸) عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((الْمَلَحْمَةُ الْعُظْمَى وَفُتْحُ الْقُسْطَنْطِينِيَّةِ وَخُرُوجُ الدَّجَالِ فِي سَبْعَةِ أَشْهُرٍ)). (ضعیف) تخریج مشکاة المصابیح (۵۴۲۵) اس میں ابو بکر بن مریم ضعیف اور غلط

راوی ہے نیز اس میں قطبی السکونی مجھول ہے۔

ترجمہ: روایت ہے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ملحمہ عظمیٰ اور فتح قسطنطنیہ اور خروج دجال سات مہینے میں ہیں۔

فائدہ: اس باب میں صعب بن جثامہ اور عبد اللہ بن بسر اور عبد اللہ بن مسعود اور ابوسعید خدری رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔ نہیں جانتے ہم اسے مگر اسی سند سے۔



(۲۲۳۹) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: فَتَحَ الْقُسْطَنْطِينِيَّةُ مَعَ قِيَامِ السَّاعَةِ. (صحيح الأسناد موقوف)

ترجمہ: روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا کہ فتح قسطنطنیہ قیام ساعت کے قریب ہے۔

فائدہ: کہا محمود نے یہ حدیث غریب ہے۔ اور قسطنطنیہ وہ مدینہ روم ہے فتح ہوگا نزدیک خروج دجال کے۔ اور قسطنطنیہ فتح ہو چکا ہے بعض اصحاب کے زمانہ میں۔

مترجم: یعنی ایک بار مسلمانوں کے قبضہ میں قسطنطنیہ اصحاب کے وقت سے آچکا ہے اور فی الحال اہل اسلام ہی کے ہاتھ میں ہے مگر امام مہدی کے وقت میں نصاریٰ کے قبضہ میں ہوگا تب قسطنطنیہ پر چڑھائی کریں گے اور اس کے فتح کے بعد دجال خروج کرے گا۔ چنانچہ احادیث باب میں یہی فتح مراد ہے نہ فتح اول۔



۵۹۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي فِتْنَةِ الدَّجَالِ

دجال کے فتنے کے بیان میں

(۲۲۴۰) عَنِ النَّوَاسِ بْنِ سَمْعَانَ الْكِلَابِيِّ، قَالَ: ذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الدَّجَالَ ذَاتَ غَدَاةٍ، فَخَفَضَ فِيهِ وَرَفَعَ حَتَّى ظَنَنَاهُ فِي طَائِفَةِ النَّخْلِ، قَالَ: فَأَنْصَرَفْنَا مِنْ عِنْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ثُمَّ رَجَعْنَا إِلَيْهِ، فَعَرَفَ ذَلِكَ فِينَا، فَقَالَ: ((مَا شَأْنُكُمْ؟)) قَالَ: قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! ذَكَرْتَ الدَّجَالَ الْغَدَاةَ فَخَفَضْتَ وَرَفَعْتَ حَتَّى ظَنَنَاهُ فِي طَائِفَةِ النَّخْلِ، قَالَ: ((غَيْرُ الدَّجَالِ أَخَوْفُ لِي عَلَيْكُمْ، إِنْ يَخْرُجْ وَأَنَا فِيكُمْ فَأَنَا حَاجِبُكُمْ دُونَكُمْ، وَإِنْ يَخْرُجْ وَلَسْتُ فِيكُمْ فَأَمُرُّوْ حَاجِبُكُمْ نَفْسِهِ، وَاللَّهِ خَلِيفَتِي عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ، إِنَّهُ شَابٌّ قَطَطٌ عَيْنُهُ قَائِمَةٌ، شَبِيهٌ بِعَبْدِ الْعُزَّى بْنِ قُطَيْنٍ، فَمَنْ رَأَاهُ مِنْكُمْ، فَلْيَقْرَأْ فَوَاتِحَ سُورَةِ أَصْحَابِ الْكُھْبِ)). قَالَ: ((يَخْرُجُ مَا بَيْنَ الشَّامِ وَالْعِرَاقِ فَعَاثَ يَمِينًا وَشِمَالًا، يَا عِبَادَ اللَّهِ! ابْشُرُوا)) قَالَ: قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَمَا لَبَنُهُ فِي الْأَرْضِ؟ قَالَ: ((أَرْبَعِينَ يَوْمًا، يَوْمٌ كَسَنَهُ، وَيَوْمٌ كَشَّهْرٌ، وَيَوْمٌ كَجُمُعَةٍ، وَسَائِرُ أَيَّامِهِ كَأَيَّامِكُمْ)) قَالَ: قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَرَأَيْتَ الْيَوْمَ الَّذِي كَالسَّنَةِ، أَتَكْفِينَا فِيهِ صَلَاةَ يَوْمٍ؟ قَالَ: ((لَا، وَلَكِنْ أَقْدُرُوا لَهُ)) قَالَ: قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! فَمَا سُرْعَتُهُ فِي الْأَرْضِ؟ قَالَ: ((كَالْعَيْثِ اسْتَدْبَرْتُهُ الرِّيحُ فَيَأْتِي الْقَوْمَ فَيَدْعُوهُمْ فَيَكْذِبُونَهُ وَ يَرُدُّونَ عَلَيْهِ قَوْلَهُ فَيَنْصَرِفُ عَنْهُمْ، فَتَتَّبِعُهُ أَمْوَالُهُمْ وَيُصْبِحُونَ لَيْسَ بِأَيْدِيهِمْ شَيْءٌ، ثُمَّ يَأْتِي الْقَوْمَ

فَيَدْعُوهُمْ فَيَسْتَجِيبُونَ لَهُ وَيُصَدِّقُونَهُ فَيَأْمُرُ السَّمَاءَ أَنْ تُمْطِرَ فَتُمْطِرُ، وَيَأْمُرُ الْأَرْضَ أَنْ تُنْبِتَ فَتُنْبِتُ فَتَرُوحُ عَلَيْهِمْ سَارِحَتُهُمْ كَأَطْوَلِ مَا كَانَتْ دُرَاىَ وَأُمْدُهُ خَوَاصِرَ وَأُدْرَهُ ضُرُوعًا)) قَالَ: ((ثُمَّ يَأْتِي الْخَرْبَةَ، فَيَقُولُ لَهَا: أَخْرِجِي كُنُوزَكَ فَيُنْصَرِفُ مِنْهَا فِتْنَبُعُهُ كَيْعَاسِيبِ النَّحْلِ، ثُمَّ يَدْعُو رَجُلًا شَابًا مُمْتَلِكًا شَبَابًا فَيَضْرِبُهُ بِالسَّيْفِ فَيَقْطَعُهُ جَزَلَتَيْنِ، ثُمَّ يَدْعُوهُ فَيَقْبَلُ يَهْلَلُ وَجْهَهُ يَضْحَكُ، فَبَيْنَا هُوَ كَذَلِكَ إِذَا هَبَطَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِشَرَفِي دِمَشَقٍ عِنْدَ الْمَنَارَةِ الْبَيْضَاءِ بَيْنَ مَهْرُودَتَيْنِ وَاضْعَا يَدَيْهِ عَلَى أَجْنِحَةِ مَلَكَيْنِ إِذَا طَاطَأَ رَأْسَهُ فَطَرَ، وَ إِذَا رَفَعَهُ تَحَلَّرَ مِنْهُ جُحْمَانٌ كَاللُّوْلُؤِ، قَالَ: وَلَا يَجِدُ رِيحَ نَفْسِهِ. يَعْنِي أَحَدٌ. إِلَّا مَاتَ، وَ رِيحُ نَفْسِهِ مُنْتَهَى بَصَرِهِ)) قَالَ: ((فَيُطْلَبُهُ حَتَّى يَذُرَّكَه بَابَ لَيْدٍ فَيَقْتُلُهُ)) قَالَ: ((فَيَلْبِثُ كَذَلِكَ مَا شَاءَ اللَّهُ)) قَالَ: ((ثُمَّ يُوحِي اللَّهُ إِلَيْهِ أَنْ حَوِّزْ عِبَادِي إِلَى الطُّورِ؛ فَإِنِّي قَدْ أَنْزَلْتُ عِبَادًا لِي لَا يَدَانِ لِأَحَدٍ بِقِتَالِهِمْ)) قَالَ: ((يَبْعَثُ اللَّهُ يَأْجُوجَ وَ مَاجُوجَ وَهُمْ كَمَا قَالَ اللَّهُ)) : ((وَهُمْ مِنْ كُلِّ حَدَبٍ يَنْسِلُونَ)) [الأنبياء: ٩٦]، قَالَ: ((فَيَمُرُّ أَوَّلُهُمْ بِخَيْرَةِ الطَّبَرِيَّةِ فَيَشْرَبُ مَا فِيهَا، ثُمَّ يَمُرُّ بِهَا آخِرُهُمْ فَيَقُولُونَ: لَقَدْ كَانَ بِهِدْمَ مَرَّةٍ مَاءً، ثُمَّ يَسِيرُونَ حَتَّى يَنْتَهَوْا إِلَى جَبَلٍ بَيْتِ الْمَقْدِسِ فَيَقُولُونَ: لَقَدْ قَتَلْنَا مَنْ فِي الْأَرْضِ، فَهَلَمْ فَلْنَقْتُلْ مَنْ فِي السَّمَاءِ، فَيَرْمُونَ بِشَائِبِهِمْ إِلَى السَّمَاءِ فَيَرُدُّ اللَّهُ عَلَيْهِمْ نَشَابَهُمْ مُحْمَرًا دَمًا، وَ يُحَاصِرُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ وَأَصْحَابَهُ حَتَّى يَكُونَ رَأْسُ الثَّوْرِ يَوْمِيذٍ خَيْرًا لِأَحَدِهِمْ مِنْ مِائَةِ دِينَارٍ لِأَحَدِكُمْ الْيَوْمَ)). قَالَ: ((فَيَرْغَبُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ إِلَى اللَّهِ وَ أَصْحَابَهُ)) قَالَ: ((فَيُرْسِلُ اللَّهُ عَلَيْهِمُ النَّعْفَ فِي رِقَابِهِمْ فَيَصْبَحُونَ فَرَسَى مَوْتَى كَمَوْتِ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ)) قَالَ: ((وَيَهْبِطُ عِيسَى وَ أَصْحَابُهُ فَلَا يَجِدُ مَوْضِعَ شِبْرٍ إِلَّا وَقَدْ مَلَأَتْهُ زَهْمَتُهُمْ وَ نَتْنُهُمْ وَ دِمَاؤُهُمْ)) قَالَ: ((فَيَرْغَبُ عِيسَى إِلَى اللَّهِ وَ أَصْحَابَهُ، قَالَ فَيُرْسِلُ اللَّهُ عَلَيْهِمْ طَيْرًا كَأَغْنَقِ الْبُحْتِ)) قَالَ: ((فَتَحْمِلُهُمْ فَتَطْرَحُهُمْ بِالْمِهْلِ وَ يَسْتَوْفِدُ الْمُسْلِمُونَ مِنْ قِسِيِّهِمْ وَ نَشَابِهِمْ وَ جَعَابِهِمْ سَبْعَ سِنِينَ)) قَالَ: ((وَيُرْسِلُ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مَطَرًا لَا يُكْنُ مِنْهُ بَيْتٌ وَبَرٌّ وَلَا مَدِيرٌ، قَالَ: فَيَغْسِلُ الْأَرْضَ فَيَتْرُكُهَا كَالزَّلْفَةِ)) قَالَ: ((ثُمَّ يُقَالُ لِلْأَرْضِ: أَخْرِجِي ثَمَرَتِكَ وَرُدِّي بَرَكَتَكَ فَيَوْمِيذٍ تَأْكُلُ الْعِصَابَةُ مِنَ الرَّمَانَةِ وَ يَسْتَظِلُّونَ بِقَفْهِهَا وَ يَبَارِكُ فِي الرُّسْلِ حَتَّى إِنَّ الْفِئَامَ مِنَ النَّاسِ لَيَكْتَفُونَ بِاللَّقْحَةِ مِنَ الْإِبِلِ وَأَنَّ الْفَخْدَ لَيَكْتَفُونَ بِاللَّقْحَةِ مِنَ الْبَقَرِ، وَإِنَّ الْفَخْدَ لَيَكْتَفُونَ بِاللَّقْحَةِ الْغَنَمِ، فَبَيْنَمَا هُمْ كَذَلِكَ، إِذْ بَعَثَ اللَّهُ رِيحًا فَفَقِضَتْ رُوحُ كُلِّ مُؤْمِنٍ وَ يَبْقَى سَائِرُ النَّاسِ يَتَهَارَجُونَ كَمَا تَتَهَارَجُ الْحُمُرُ، فَعَلَيْهِمْ تَقُومُ السَّاعَةُ)).

(صحيح - الصحيحة: ٤٨١ - تخريج فضائل الشام: ٢٥)

ترجمہ: روایت ہے نواس بن سمان کلابی رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کہ ذکر کیا رسول اللہ ﷺ نے دجال کا ایک دن پس ذلت اور حقارت بیان کی اس کی اور بڑائی کی اس کے فتنہ اور خوارق عادات کی یہاں تک کہ یقین کیا ہم نے کہ وہ کھجوروں کے آڑ میں ہے۔ کہا راوی نے پھرے ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس سے پھر گئے ہم آپ ﷺ کے پاس اور پہچانا آپ ﷺ نے ہم میں اثر خوف دجال کا، سو فرمایا آپ ﷺ نے: کیا حال ہے تمہارا؟ کہا راوی نے عرض کی ہم نے یا رسول اللہ ﷺ ذکر کیا آپ نے دجال کا کل اور اہانت بیان کی اس کی اور بڑائی کی اس کے فتنہ کی یہاں تک کہ گمان کیا کہ وہ کھجوروں کی آڑ میں ہے یہاں تک اس کے آنے کا یقین ہو گیا۔ فرمایا آپ ﷺ نے: دجال کے سوا اور چیزوں کا خوف تم پر اس سے زیادہ ہے اور وہ تو اگر نکلا اور میں تمہارے درمیان ہوا تو میں حجت کرنے والا ہوں اس سے تمہارے سوا اور اگر وہ نکلا اور میں نہ ہوا تو ہر شخص اپنے نفس کی طرف سے حجت کرنے والا ہے اس سے اور اللہ تعالیٰ میرا خلیفہ ہے ہر مسلمان کے نزدیک تحقیق کہ وہ جوان ہے گھوگرالے بالوں والا ایک آنکھ اس کی قائم ہے یعنی باقی ہے۔ اپنے حقدہ میں ہم شکل ہے عبدالعزیٰ بن قطن کے پھر جو دیکھ پائے اسے تم میں سے ضرور ہے کہ پڑھ دے شروع سورہ کہف کا اس پر۔ پھر فرمایا کہ نکلے گا شام و عراق کے درمیان سے پھر خراب کر دے گا داہنے اور بائیں۔ اے بندو اللہ کے ثابت رہو یعنی دین حق پر۔ عرض کی ہم نے کہ یا رسول اللہ ﷺ کتنی مدت ٹھہرنا اس کا ہے زمین میں؟ فرمایا آپ ﷺ نے چالیس دن ایک دن ایک سال کے برابر۔ اور ایک دن ایک مہینے کے برابر اور ایک دن ایک ہفتہ کے برابر اور باقی دن تمہارے سب دنوں کے برابر کہا راوی نے پھر عرض کی ہم نے یا رسول اللہ ﷺ بھلا خبر دیجیے ہم کو کہ وہ دن جو سال کے برابر ہوگا کیا کافی ہوگی ہم کو نماز ایک دن کی؟ فرمایا آپ ﷺ نے: نہیں۔ لیکن اندازہ کر لینا تم اوقات نماز کا غرضیکہ پورے سال کی نماز پڑھنا۔ عرض کی ہم نے یا رسول اللہ ﷺ کیسی ہے چال اس کی زمین میں؟ فرمایا مانند مینہ کے ہے کہ پیچھے رہ جاتی ہے اس سے ہوا یعنی ایسا تیز رو ہوگا اور آئے گا ایک قوم کے پاس اور دعوت کرے گا ان کو اپنی خرافات کی طرف۔ سو وہ جھٹلا دیں گے اس کو اور رد کر دیں گے اس کی، بات کو پس پھرے گا وہ ان کے پاس سوا اس کے ساتھ ہو جائیں گے اموال اس قوم کے پھر صبح کو وہ دیکھیں گے کہ ان کے ہاتھ میں کچھ نہیں پھر آئے گا دوسری قوم کے پاس پھر دعوت دے گا ان کو اور قبول کر لیں گے اس کی بات کو اور تصدیق کریں گے اس کی سو وہ حکم کرے گا آسمان کو کہ برسائے ان پر پھر وہ برسا دے گا اور حکم کرے گا زمین کو کہ اگائے پھر وہ اگائے گی پھر پھریں گے ان پر جانور ان کے یعنی چراگاہ سے بہت اچھے کو ہان والے اور کوکین پھولائی ہوئے اور دودھیرے تھن والے پھر آئے گا ویرانہ پر اور کہے گا کہ نکال تو اپنا خزانہ پھر وہ پھرے گا وہاں سے اور خزانے اس کے ساتھ ہوں گے۔ یعاسب نخل کی مانند، پھر بلائے گا ایک مرد جوان کو کہ بھرا ہوگا جوانی سنے پھر مارے گا اسے تلوار سے اور دو ٹکڑے کر ڈالے گا پھر پکارے گا اسے اور وہ زندہ ہو کر سامنے آ جائے گا چمکتا ہوگا منہ اس کا اور ہنستا ہوگا، پھر وہ اسی حال میں ہوگا کہ اتریں گے عیسیٰ بن مریم جانب شرقی میں دمشق کے سفید منارہ کے نزدیک دو پتروں زرد میں ہاتھ رکھے ہوئے بازوؤں پر دو فرشتوں کے جب

جھکائیں گے سر عرق ٹپکے گا اور جب سر اٹھائیں گے اتارے گا ان سے مثل جمان کے کہ چمک ان کی مانند موتی کے ہوگی کہانہ پائے گا، ہوا ان کے دم کی یعنی کوئی شخص کافروں میں سے مگر مر جائے گا اور پہنچتی ہے ہوا ان کے دم کی جہاں تک پہنچتی ہے نظر ان کی۔ فرمایا سوڈھو نہ ٹھیں گے دجال کو اور پائیں گے اس کو باب لد پر اور قتل کریں گے اس کو فرمایا پھر رہیں گے وہ زمین پر اسی حال میں جب تک چاہے گا اللہ تعالیٰ فرمایا پھر وحی کرے گا اللہ تعالیٰ ان کی طرف کہ جمع کر لے جاؤ میرے بندوں کو طور کی طرف اس لیے کہ میں نے اتارے ہیں اپنے کچھ ایسے بندے کہ نہیں تاب ہے ان سے کسی کو لڑنے کی فرمایا آپ ﷺ نے: پھر بھیجے گا اللہ تعالیٰ یا جوج ماجوج اور وہ اس طرح چلے آئیں گے جیسا کہ فرماتا ہے اللہ تعالیٰ ﴿وَهُمْ مِّنْ كُلِّ خَلْقٍ يَنْبَسِلُونَ﴾ یعنی وہ ہر بلندی سے پھیل پڑیں گے۔ فرمایا اور گزرے گا پہلا فرقہ ان کا بحیرہ طبریہ پر اور پانی جائے گا جو کچھ اس میں ہے پانی پھر گزرے گا اس پر سے دوسرا گروہ ان کا اور وہ کہیں گے کہ کبھی تھا اس مقام میں پانی پھر چلیں گے وہ یہاں تک کہ پہنچیں گے بیت المقدس کے ایک پہاڑ پر اور کہیں گے بے شک قتل کیا ہم نے تمام زمین والوں کو، سو آؤ قتل کریں ہم آسمان والوں کو پھر پھینکیں گے اپنے تیر آسمان کی طرف اور لوٹا دے گا اللہ تعالیٰ ان کے تیروں کو سرخ کر کے خون سے اور گھرے رہیں گے عیسیٰ بن مریم اور اصحاب ان کے یعنی کوہ طور پر یہاں تک کہ ہووے گی ایک سری گائے کی بہتر اس دن سودینار سے۔ فرمایا پھر متوجہ ہوں گے عیسیٰ بن مریم اللہ تعالیٰ کی طرف اور اصحاب ان کے فرمایا پھر بھیجے گا اللہ تعالیٰ ان پر نعت کہ نلکے گا ان کی گردنوں میں صبح کو ہو جائیں گے وہ سب مقتول مردہ گویا ایک آدمی تھا کہ مر گیا۔ فرمایا پھر اتریں گے عیسیٰ علیہ السلام اور اصحاب ان کے پھر نہ پائیں گے ایک بالشت بھر جگہ کہ بھری نہ ہوگی ان کی چریوں سے اور بد بوؤں سے اور خونوں سے۔ فرمایا آپ ﷺ نے: پھر التجا کریں گے عیسیٰ علیہ السلام اور اصحاب ان کے پھر بھیجے گا اللہ تعالیٰ ان پر چنیاں کہ ہوں گی گردنیں ان کی جیسے گردنیں اونٹوں کی پھر اٹھائیں گے وہ ان کی لاشوں کو اور پھینک دیں گے انہیں مہبل میں اور ایندھن جلائیں گے مسلمان ان کی کمانوں اور تیروں اور ترکشوں سے سات برس۔ اور بھیجے گا اللہ تعالیٰ ایک مینہ ایسا کہ نہ روک سکے گا اس کو گھر پشم کا یعنی خیمہ اور نہ گھر مٹی کا۔ فرمایا پھر دھو جائے گی زمین اور صاف کر دے گا مینہ اسے مانند آئینہ کے فرمایا پھر حکم ہوگا زمین کو کہ نکال تو پھل اپنا اور پھیر لا اپنی برکت کو یعنی جو بذنوب عباد کم ہو گئی تھی پھر اس دن کھائے گا ایک گروہ ایک انار سے اور سایہ کریں گے اس کے چھلکے کا اور برکت دی جائے گی دودھ میں یہاں تک کہ ایک جماعت آدمیوں کی سیر ہو جائے گی ایک اونٹنی کے دودھ میں اور ایک قبیلہ کو کفایت کرے گا دودھ ایک گائے کا اور ایک فخر کو کفایت کرے گا دودھ ایک بکری کا پھر وہ لوگ اسی خیر و برکت میں ہوں گے کہ بھیجے گا اللہ تعالیٰ ایک ہوا پس قبض ہو جائے گی روح ہر مؤمن کی اور باقی رہ جائیں گے ایسے لوگ کہ جماع کریں گے راہوں میں جیسا کہ جماع کرتے ہیں گدھے پھر انہیں پر قائم ہوگی قیامت۔

فالک: یہ حدیث غریب ہے حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: قولہ اللہ تعالیٰ میرا خلیفہ ہے الخ یعنی وہ اس کے شرعاً سے محفوظ رکھنے والا ہے۔ اور اس کے شبہات کا جواب تفصیل سے ہر مسلم کو الہاماً تعلیم کرنے والا ہے قطط لغت میں ان بالوں کو کہتے ہیں جو انبوه کے ساتھ ہو بہت گھونگروالے اور قط بھی آیا ہے عینہ قائمہ یعنی آنکھ اس کی حد قہ چشم میں باقی ہے مگر بے نور ہے اور عبد العزیز ایک شخص تھا خزاعہ سے کہ باشاہ تھا عہد جاہلیت میں۔ اور بعض نے کہا کہ نام ہے ایک یہودی کا اور مضمون نام سے معلوم ہوتا ہے کہ مشرک تھا اور فاتحہ سورہ کہف کا مشتمل ہے اوپر توحید الہی کے اور اثبات رسالت کے اور انزال قرآن کے اور عقیدہ ان کے نبیوں کا پاش پاش کر دیتا ہے جمیع فتنوں کو کہ واقع ہوں دین میں۔ اور ایک روایت میں آیا ہے فَإِنَّهَا جَوَارُ مِنْ فِتْنَتِهِ یعنی آیتوں کا پڑھنا پناہ ہے اس کے فتنہ سے جیسا کہ اصحاب کہف کو فتنہ دیا نوس منحوس سے پناہ ہوئی قولہ وہ نکلے گا شام و عراق کے درمیان سے۔ اور ایک روایت میں آیا ہے خَارُجُ خَلَّةٍ بَيْنَ الشَّامِ وَالْعِرَاقِ یعنی وہ نکلنے والا ہے اس راہ سے کہ جو درمیان ہے شام و عراق کے۔ اور غل فتح خاء اور تشدید لام وہ راہ ہے کہ درمیان ریگستان کے ہو فقط۔ قولہ فَعَاتُ يَمِينًا وَشِمَالًا بعض لوگوں نے اس کو بصرہ ماضی پڑھا ہے اور بعض نے اسم فاعل یعنی فساد کرنے والا ہے اور وہ داہنی اور بائیں اور اس میں عموم فساد اس کا بیان کرنا مقصود ہے کہ فساد اس کا ایسا نہیں کہ فقط اس کے ممر پر اثر کرے یمناً و شمالاً خلق اس سے متضرر ہو رہی ہے۔ قولہ ایک دن ایک سال کے برابر طول ایام کا سبب یہ ہوگا کہ وہ ملعون باستدرج اپنے آفتاب کو کبد ساء میں روک دے گا اور یہ قدرت اللہ تعالیٰ نے اسے اس لیے دی ہوگی کہ بندوں کا امتحان ہو جیسے عرب کہتا ہے ﴿وَعِنْدَ الْإِمْتِحَانِ يَعْزُ الرِّجْلُ أَوْ يَهْـلُـكُ﴾ پھر جو اس امتحان میں صراط مستقیم پر قائم رہا نعمت ابدی کا مستحق ہوا اور جو بچلا ہادی جمیم میں گرا۔ قولہ يعايب نخل کے يعايب جمع ہے يعسوب کے اور نخل شہد کی مکھی اور يعسوب نام ہے ان مکھیوں کے سردار کا قاعدہ ہے کہ يعسوب جہاں کہیں جاتا ہے سب کھیاں اس کے ساتھ ہوتی ہیں۔ آپ ﷺ نے تشبیہ دی کہ خزانے دجال کے ساتھ بھی ایسے ہی پھریں گے۔ چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا: میں يعسوب ہوں مؤمنوں کا اور مال يعسوب ہے کافروں کا کہ کافر درپے مال ہیں اور مؤمن میری صحبت میں خوشحال۔

قولہ جب جھکائیں گے سر عرق ٹپکے گا الخ۔ جہاں بروزن غراب دانے چاندی کے کہ مثل موتی کے بنائیں۔ اور بعض نے بہ تشدید میم چھوٹے موتی کو کہتے ہیں اور یہاں معنی اول مراد ہیں یعنی جب وہ سر جھکائیں گے تو ان کے مونے سر سے قطرات نورانی ٹپکتے ہیں اور جب سر اونچا کرتے ہیں تو نیچے اتر آتے ہیں وہ قطرات اور یہ کنایہ ہے نہایت نورانیت اور نضارت اور طراوت سے ان کے جمال باکمال کے۔ قولہ باب لد پر اور لد نام ہے ایک قریہ کا بیت المقدس کے قری سے۔ اور قاموس میں کہا ہے کہ ایک قریہ ہے فلسطین میں کہ ماریں گے حضرت عیسیٰ ﷺ دجال کو اسی جگہ۔ قولہ پھینک دیں گے انہیں مہبل میں الخ۔ قاموس میں باب اللام اور فصل الیم میں بروزن منزل گرنا سر کوہ سے۔ اور بعض نے بنون مفتوحہ اور مسکون ہا اور فتح باء کہا ہے کہ ایک موضع ہے بیت المقدس میں۔ اور بعض نے کہا نام ہے اس جگہ کا جہاں سے آفتاب نکلتا ہے مگر صحیح بیم ہے اور بنون سے تصحیف ہے کاتبوں کی۔ کذا قال الشيخ فی شرح مشکوٰۃ۔ قولہ فیتسر کھا کا لزلہ لزلہ کے کئی معنی ہیں کہ یہاں مناسب ہیں اول وہ جگہ ہے کہ جہاں پانی ٹھہرے اور اسے

پاک کر دے۔ دوسرے کا سہ بنزاد خرم بنز رنگ کہ جب اس میں پانی بھروسہ معلوم ہوتا ہے اس تشبیہ سے بھی صفائی زمین کی مراد ہے تیسرے صدف و سنگ ہموار اور زمین جھاڑ و دی ہوئی۔ قولہ تامل العصابة الرمانۃ یعنی کھالے گا ایک گروہ ایک انار سے عصابہ وہ جماعت ہے کہ عدد اس کے دس سے چالیس تک ہوں۔ قولہ اور ایک فخذ کو کفایت کرے گا الخ۔ فخذ یعنی بفتح فاء و سکون خاء چھوٹی جماعت بطن سے اور بطن چھوٹا ہے قبیلہ سے اور فخذ جو بمعنی ران کے ہے وہ بکسر خاء ہے۔ احوزی نے کہا ہے کہ احادیث باب میں کئی فوائد ہیں۔

اول یہ کہ ہر نبی نے امت کو فتنہ دجال سے ڈرایا ہے اس میں بہت تحدیر ہے قلوب کے فتن سے۔ دوسرے یہ کہ نبی ﷺ نے بھی براہ زیادت تحدیر اس سے خوف دلایا کہ اگر فتنہ دجال قریب نہ بھی ہو تو اتباع ائمہ مصلین اس کے فتنہ سے کیا کم ہے۔ تیسرے یہ کہ جب اصحاب نے یہ بات سنی پوچھا کہ ہمارا دل اس دن کیسا ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: کہ آج کے جیسا یا اس سے بہتر یہ روایت ساقط الاعتبار ہے اور کیوں کر نہ ہو کہ دجال اس کے مستور الحال ہیں اور حقیقت یہ ہے کہ قلوب مفارقت کے وقت نبی ﷺ کے ویسے نہیں رہے تھے نہ کہ بعد موت آنحضرت ﷺ کے اور وقت ظہور فتن کے بلکہ انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نہیں جھاڑے ہم نے ہاتھ رسول اللہ ﷺ کی تربت مبارک سے یعنی بعد دفن کے مگر فرق پایا ہم نے اپنے دلوں میں یعنی وہ انوار و برکات جو آنحضرت ﷺ کی زندگی میں تھے نہ رہے۔ چوتھے یہ کہ وہ دجال اعمور ہے پس وہ درست نہیں کر سکتا اپنی صورت و خلقت کو تو پھر دعویٰ کیا کرے گا الوہیت کا مگر بات اتنی ہے کہ استدراج اس کا امتحان ہے بندوں کا۔ پانچویں یہ کہ بعض روایات میں وارد ہوا ہے کہ داہنی آنکھ اس کی کافی ہے۔ اور مسلم میں بائیں آنکھ مذکور ہے۔ اور ابوداؤد میں بھی بائیں آنکھ کا ذکر ہے۔ تطبیق اس میں یوں ہے کہ یہ عیوب مختلف ہوتے رہیں گے اس پر باختلاف اوقات تاکہ جن کی چشم بصیرت واہود کچھ لیں کہ یہ اپنے نقصان کو درست نہیں کر سکتا اور کیا کر سکے گا۔ چھٹے یہ کہ فرمایا کہ نہ دیکھے گا کوئی تم میں سے اپنے رب کو جب تک نہ مرے اس میں کئی فوائد ہیں:

اول ابطال اس کی الوہیت کا۔ دوسرے اثبات اللہ تعالیٰ کی رویت کا آخرت میں چشم سر جیسا مذہب ہے اہل سنت کا۔ تیسرے ابطال مبشنان رویت الہی کا دنیا میں جیسا مذہب ہے جہلمہ صوفیاء کا۔

ساتویں یہ جو فرمایا کہ تم اندازہ کر لینا اوقات نماز کا اس سے معلوم ہوا کہ اشکال کے وقت تحریری اور تقدیری اوقات صلوٰۃ میں

جانز ہے۔ انتہی تبغیر یمیر۔



۶۰۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ الدَّجَالِ

دجال کی صفت کے بیان میں

(۲۲۴۱) عَنْ أَبِي عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الدَّجَالِ فَقَالَ: ((الْأَنْ رِبِّكُمْ لَيْسَ بِأَعْوَرَ إِلَّا وَانَّةُ

أَعْوَرَ عَيْنُهُ الْيَمْنَى كَأَنَّهَا عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ)) . (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ نبی ﷺ سے پوچھا کسی نے حال دجال کا سو فرمایا آپ ﷺ نے: آگاہو کہ رب تمہارا کانا نہیں اور بے شک اس کی تو داہنی آنکھ کافی ہے گویا وہ ایک انگور ہے پھولا ہوا۔

فائدہ: اس باب میں سیدنا سعد اور حذیفہ اور ابو ہریرہ اور جابر بن عبد اللہ اور ابو بکرہ اور ام المؤمنین عائشہ اور انس اور ابن عباس اور فلتان بن عاصم رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت سے۔



۶۱۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي الدَّجَالِ لَا يَدْخُلُ الْمَدِينَةَ

اس بیان میں کہ دجال مدینہ طیبہ میں داخل نہ ہو سکے گا

(۲۲۴۲) عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((يَأْتِي الدَّجَالُ الْمَدِينَةَ فَيَجِدُ الْمَلَائِكَةَ يَحْرُسُونَهَا، فَلَا

يَدْخُلُهَا الطَّاعُونَ وَلَا الدَّجَالُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ)) . (اسنادہ صحیح - سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ: ۲۴۵۷)

ترجمہ: روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے آئے گا دجال قریب مدینہ کے سو پائے گا فرشتوں کو کہ حفاظت کر رہے ہیں اس کی، پس داخل نہ ہوگا مدینہ میں طاعون اور نہ دجال اگر چاہا اللہ تعالیٰ نے۔

فائدہ: اس باب میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا اور مجن رضی اللہ عنہ اور اسامہ بن یزید رضی اللہ عنہ اور سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے۔



(۲۲۴۳) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((الْإِيمَانُ يَمَانٌ وَالْكَفَرُ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ وَالسَّكِينَةُ

لَأَهْلِ الْغَنَمِ، وَالْفَخْرُ وَالرِّيَاءُ فِي الْفُتَادِينِ: أَهْلُ الْخَيْلِ وَأَهْلُ الْوَبَرِ، يَأْتِي الْمَسِيحُ [أَيُّ: الدَّجَالُ]

إِذَا جَاءَ دُبُرُ أَحَدٍ صَرَفَتْ الْمَلَائِكَةُ وَجْهَهُ قِبَلِ الشَّامِ وَهُنَالِكَ يَهْلِكُ)) .

(اسنادہ صحیح - سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ: ۱۷۷۰)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایمان یمن کی طرف سے نکلا ہے اور کفر مشرق کی طرف سے اور تسکین بکری والوں میں ہے اور فخر و ریاء فدا دین میں ہے گھوڑے والے ہوں یا اونٹنوں والے آئے گا مسیح جب پیچھے احد کے پھیر دیں گے فرشتے منہ اس کا شام کی طرف اور وہیں ہلاک ہوگا۔

فائدہ: یہ حدیث صحیح ہے۔

مترجم: فدا دون جمع ہے فدا کی بمعنی شربان اور چوپان اور اوجہ کہ ہمیشہ اونٹوں میں رہے اور جو کہ آواز بلند درشت رکھے کھیتوں

میں اور اپنے بیلوں میں اور ایک روایت میں یہ لفظ آئے ہیں إِنَّ الْفُجَاءَ وَالْقَسْوَةَ فِي الْفَدَّادِينَ یعنی جفا اور سختی دل کی فدا دین میں ہے اور تخفیف دال بھی مروی ہے معنی اس کے اہل بقر ہیں کہ حراشت کرتے ہیں اور وہ جمع ہے فدان کی کہ نام ہے ہل وغیرہ کا کہ تیل جس سے حراشت کرتے ہیں اور وبراوٹ کے بالوں کو کہتے ہیں۔ اہل وبراوٹ سے مراد وٹ والے۔ خلاصہ یہ ہے کہ بکری والوں میں عجز ہے اور گھوڑے اور وٹ والوں میں تکبر اور غرور۔

لطیفہ: جانور کی صحبت میں یہ اثر ہے افسوس ہے کہ آدمی کی صحبت میں کچھ اثر نہ ہو۔



۶۲۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي قَتْلِ عِيسَى بْنِ مَرْيَمَ الدَّجَالِ

اس بیان میں کہ عیسیٰ بن مریم علیہ السلام دجال کو قتل کریں گے

(۲۲۴۴) عَنْ مُجَمِّعِ بْنِ جَارِيَةَ الْأَنْصَارِيِّ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((يَقْتُلُ ابْنُ مَرْيَمَ

الدَّجَالُ بَابِ لُدٍّ)). (اسنادہ صحیح) [قصۃ الدجال و قتلہ]

ترجمہ: روایت ہے مجمع بن جاریہ سے کہا انہوں نے سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے قتل کریں گے ابن مریم دجال کو باب لد میں۔ اور تحقیق باب لد کی اوپر گزری۔

فائدہ: اس باب میں عمران بن حصین اور نافع بن عتبہ اور ابو ہریرہ اور اسید اور ابو ہریرہ اور کیسان اور عثمان بن ابی العاص اور جابر اور ابو امامہ اور ابن مسعود اور عبد اللہ بن عمر اور سمرہ بن جندب اور نواس بن سمعان اور عمرو بن عوف اور حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے۔



(۲۲۴۵) عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسًا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَا مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا وَقَدْ أُنْذِرُ أُمَّتَهُ الْأَعْوَرُ

الْكُذَّابَ. إِلَّا أَنَّهُ أَعْوَرُ، وَإِنَّ رَبَّكُمْ لَيْسَ بِأَعْوَرٍ، مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَافِرٌ)).

(صحیح - تخریج شرح العقیدۃ الطحاوی: ۷۶۲) [قصۃ المسیح الدجال]

ترجمہ: روایت ہے قتادہ رضی اللہ عنہ سے بواسطہ انس رضی اللہ عنہ کے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: نہیں کوئی نبی مگر ڈرایا اس نے اپنی امت کو اور کذاب سے آگاہ ہودہ یعنی دجال کا نا ہے اور بے شک رب تمہارا کا نا نہیں، لکھا ہوا ہے دجال کی دونوں آنکھوں کے بیچ میں یعنی پیشانی پر کافر۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔



۶۳۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي ذِكْرِ ابْنِ صَيَّادٍ

ابن صیاد کے بیان میں

(۲۲۴۶) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: صَحِبَنِي ابْنُ صَيَّادٍ، إِمَّا حَجَّاجًا وَإِمَّا مُعْتَمِرِينَ، فَاَنْطَلَقَ النَّاسُ وَتَرَكْتُ أَنَا وَهُوَ، فَلَمَّا خَلَصْتُ بِهِ أَقْشَعَرْتُ مِنْهُ وَاسْتَوْحَشْتُ مِنْهُ مِمَّا يَقُولُ النَّاسُ فِيهِ، فَلَمَّا نَزَلْتُ قُلْتُ لَهُ: ضَعُ مَتَاعَكَ حَيْثُ تِلْكَ الشَّجَرَةُ. قَالَ: فَأَبْصَرُ غَنَمًا فَأَخَذَ الْقَدْحَ فَاَنْطَلَقَ فَاسْتَحْلَبَ ثُمَّ أَتَانِي بِلَبَنٍ فَقَالَ لِي: يَا أَبَا سَعِيدٍ! اشْرَبْ، فَكَرِهْتُ أَنْ أَشْرَبَ عَنْ يَدِهِ شَيْئًا لِمَا يَقُولُ النَّاسُ فِيهِ، فَقُلْتُ لَهُ: هَذَا الْيَوْمُ يَوْمُ صَائِفٍ وَإِنِّي أَكْرَهُ فِيهِ اللَّبَنَ، فَقَالَ لِي: يَا أَبَا سَعِيدٍ! لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أَخُذَ حَبْلًا فَأُوْتِقَهُ إِلَى الشَّجَرَةِ ثُمَّ أَخْتَنِقَ لِمَا يَقُولُ النَّاسُ لِي وَفِيَّ، أَرَأَيْتَ مَنْ خَفِيَ عَلَيْهِ حَدِيثِي فَلَنْ يَخْفَى عَلَيْكُمْ؟ أَنْتُمْ أَعْلَمَ النَّاسِ بِحَدِيثِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ: يَامَعْشَرَ الْأَنْصَارِ أَلَمْ يَقُلْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِنَّهُ كَافِرٌ)) وَأَنَا مُسْلِمٌ، أَلَمْ يَقُلْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِنَّهُ عَقِيمٌ لَا يُولِدُ لَهُ)) وَقَدْ خَلَقْتُ وَلَدِي بِالْمَدِينَةِ، أَلَمْ يَقُلْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَا يَدْخُلُ أَوْلَا تَحِلُّ لَهُ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةَ)) أَلَسْتُ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ وَهُوَ ذَا أَنْطَلِقَ مَعَكَ إِلَى مَكَّةَ، قَالَ: فَوَاللَّهِ مَا زَالَ يَجِيءُ بِهَذَا حَتَّى قُلْتُ: فَلَعَلَّهُ مَكْذُوبٌ عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: يَا أَبَا سَعِيدٍ! وَاللَّهِ لَا خَيْرَ لَكَ خَيْرًا حَقًّا وَاللَّهِ! إِنِّي لَا عَرِفُهُ وَلَا عَرِفَ وَالِدَهُ وَاعْرِفَ أَيْنَ هُوَ السَّاعَةَ مِنَ الْأَرْضِ، فَقُلْتُ: تَبَا لَكَ سَائِرَ الْيَوْمِ. (صحیح)

ترجمہ: روایت ہے ابوسعید سے کہا کہ ساتھ رہا میرے ابن صیاد حج میں یا عمرہ میں اور آگے بڑھ گئے لوگ اور میں اور وہ پیچھے رہ گئے، پھر جب میں اکیلا رہ گیا اس کے ساتھ روئیں کھڑی ہو گئی میری اور متوحش ہوا میں اس سے بسبب اس چیز کے کہ لوگ کہتے تھے اس کے حق میں یعنی یہ کہتے تھے کہ دجال وہی ہے پھر جب میں اتر آیا میں نے رکھ دے اپنا اسباب یعنی تو بھی ٹھہر اس درخت کے پاس۔ کہا ابوسعید نے پھر دیکھا اس نے کچھ بکریوں کو پس اٹھالیا ایک پیالہ اور گیا اور دودھ دوہا اور لایا وہ دودھ میرے پاس اور کہا مجھ سے اے ابوسعید پیو، سو برا معلوم ہوا مجھے کہ میں اس کے ہاتھ سے کچھ پیوں اس خیال سے کہ لوگ اس کے حق میں کہتے تھے، یعنی اسے دجال جانتے تھے۔ سو کہا میں نے کہ آج کا دن گرمی کا دن ہے اور میں بہتر نہیں جانتا آج دودھ پینے کو سو کہا اس نے اے ابوسعید میں نے قصد کیا کہ لوں میں ایک رسی اور باندھوں اسے درخت میں اور گلا گھونٹ کر مر جاؤں میں اس خیال سے کہ جو بدگمانی کرتے ہیں لوگ میرے لیے اور کہتے ہیں وہ میرے حق میں بھلا دیکھو تو میری بات کسی پر پوشیدہ رہی تو رہی مگر تم پر پوشیدہ نہ رہے گی اس لیے کہ تم خوب جانتے ہو حدیث رسول اللہ ﷺ کے اے گروہ انصار کے کیا نہیں کہا ہے رسول اللہ ﷺ نے کہ دجال کافر ہے اور میں تو مسلمان ہوں، اور کیا نہیں کہا ہے رسول اللہ

ﷺ نے کہ بچو نہا ہے کہ وہ اس کی اولاد نہ ہوگی اور میں نے چھوڑی ہے اپنی اولاد مدینہ میں، اور کیا نہیں کہا ہے رسول اللہ ﷺ نے کہ نہ اتارے گا اس کو مکہ یعنی اس میں داخل نہ ہو سکے گا اور میں تو اہل مدینہ سے ہوں اور میں تو تمہارے ساتھ چلا جاتا ہوں مکہ تک۔ کہا ابوسعید نے پھر قسم ہے اللہ تعالیٰ کی کہ وہ ایسی ہی دلیلیں لاتا رہا کہ میں نے کہا شاید لوگ اس پر جھوٹی باتیں باندھتے ہیں۔ پھر کہا اس نے ابوسعید قسم ہے اللہ تعالیٰ کی میں تم کو خبر دوں کجی قسم اللہ تعالیٰ کی میں پہچانتا ہوں دجال کو اور اس کے باپ کو اور جانتا ہوں یہ بھی کہ وہ اس گھڑی کس زمین میں ہے جب اس نے یہ کہا تب میرا وہ حسن خیال بالکل جاتا رہا اور میں نے کہا خرابی ہو تیری سارے دن۔ یعنی اخیر میں تو نے ایک بات کہہ دی کہ پھر مجھے تجھ سے بدگمانی ہوگئی۔

فائل: یہ حدیث حسن ہے۔



(۲۲۴۷) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: لَقِيَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ابْنَ صَائِدٍ فِي بَعْضِ طُرُقِ الْمَدِينَةِ فَاحْتَبَسَهُ وَهُوَ غُلَامٌ يَهُودِيٌّ وَلَهُ ذَوَابَّةٌ وَمَعَهُ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((أَتَشْهَدُ أَنَّي رَسُولُ اللَّهِ؟)) فَقَالَ: أَتَشْهَدُ أَنَّي رَسُولُ اللَّهِ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((أَمَنْتُ بِاللَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ)) فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((مَا تَرَى؟)) قَالَ: أَرَى عَرْشًا فَوْقَ الْمَاءِ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((يَرَى عَرْشَ إِبْلِيسَ فَوْقَ الْبُحْرِ)) قَالَ: ((مَا تَرَى؟)) قَالَ: أَرَى صَادِقًا وَكَاذِبَيْنِ أَوْ صَادِقَيْنِ وَكَاذِبًا قَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((لَبَسَ عَلَيْهِ)) فَدَعَاهُ. (اسنادہ صحیح - سلسلة الاحادیث الصحیحة) (۱۷۰۷)

ترجمہ: روایت ہے ابوسعید رضی اللہ عنہ سے کہ طے رسول اللہ ﷺ ابن صائد کو بعض راہوں میں مدینہ کے، سوروا کا اس کو اور وہ ایک لڑکا تھا یہودی اور اس کے سر پر چوٹی تھی اور آپ کے ساتھ تھے ابو بکر رضی اللہ عنہ و عمر رضی اللہ عنہ پس فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کیا تو گواہی دیتا ہے کہ میں رسول ہوں اللہ تعالیٰ کا تو کہا اس نے آپ گواہی دیتے ہیں کہ میں رسول ہوں اللہ تعالیٰ کا؟ فرمایا نبی ﷺ نے: ایمان لایا میں اللہ پر اور اس کی کتابوں اور رسولوں پر اور آخرت کے دن پر۔ پھر فرمایا اس سے نبی ﷺ نے کیا دیکھتا ہے تو یعنی مغیبات سے؟ کہا اس نے دیکھتا ہوں میں ایک تخت پانی پر۔ فرمایا نبی ﷺ نے دیکھتا ہے وہ تخت ابلیس لعین کا دریا پر۔ پھر فرمایا اور بھی کچھ دیکھتا ہے؟ یعنی اخبار مغیبات سے۔ کہا اس نے دیکھتا ہوں ایک سچ اور دو جھوٹ یا دو سچ اور ایک جھوٹ۔ فرمایا نبی ﷺ نے: مشتبہ ہو گیا ہے اس کا کام۔ پھر چھوڑ دیا اس کو۔

فائل: اس باب میں عمر اور حسین بن علی اور ابن عمر اور ابو ذر اور ابن مسعود اور جابر اور حفصہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔

مترجم: صحابہ و من بعد ہم نے اختلاف کیا ہے اس باب میں کہ ابن صائد وہی موعود ہے یا دوسرا سو اس کے فتح الباری نے دونوں قول میں تطبیق دی ہے۔ خلاصہ اس کا یہ ہے کہ جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ قسم کھاتے کہ ابن صائد وہی دجال موعود ہے اور کہتے تھے کہ

میں نے سنا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو کہ وہ بھی اس بات پر قسم کھاتے تھے آنحضرت ﷺ کے آگے اور آپ ﷺ ساکت تھے۔ اور ابوسعید سے جو کیفیت سفر میں ابن صیاد کی گزری اوپر مذکور ہوئی ہے اور ایک روایت میں اسی کی اخیر میں وارد ہوا ہے کہ ابن صیاد نے کہا کہ اگر مجھ پر عرض کریں کہ میں دجال ہوں تو میں مکروہ نہ رکھوں بلکہ قبول کر لوں۔ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے کہا کہ یہ سب احادیث نص صریح نہیں ہیں اس کے دجال ہونے پر اس لیے کہ آنحضرت ﷺ نے اس کے حق میں ایک شبہ کی بات فرمادی کہ إِنْ يَكُنْ هُوَ چنانچہ یہ لفظ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے جواب میں ابھی اوپر گزرا اور یہ سب اس وقت کی حدیثیں ہیں کہ جب آپ ﷺ نے اول اول مدینہ میں قدم رنج فرمایا تھا۔ اور امر دجال میں متردد تھے۔ پھر جب تمیم داری نے آپ کو دجال محبوس کی خبر دی آپ نے جزم کیا کہ دجال وہی ہے اور حلف عمر کی بنا پر غلبہ ظن تھی اور سکوت آپ کا مبنی بر تردد اور حلف جابر رضی اللہ عنہ کی مبنی بر حلف عمر رضی اللہ عنہ اور غایت حدیث ابوسعید یہ ہے کہ ابن صیاد ایک دجال کذابین میں سے ہوا اجتماع دجال کبیر سے۔ اور یہ بھی احتمال ہے کہ ابوسعید نے حدیث تمیم داری کی نہ سنی ہو اور اسی طرح جو لوگ ابن صیاد کے دجال ہونے کی طرف گئے ہیں ان کو یہ حدیث نہ پہنچی ہو۔ اور حافظ نے کہا کہ بعض نے گمان کیا ہے کہ تمیم داری کی حدیث کے ساتھ منفرد ہوئی ہیں فاطمہ بنت قیس، حالانکہ ایسا نہیں ہے اس لیے کہ فاطمہ کے ساتھ ہیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا اور جابر رضی اللہ عنہ کہ ان سب نے بھی اسے روایت کیا ہے۔ اور وہ روایت مفصل آگے آتی ہے۔ غرض خلاصہ مقصود اور حاصل کلام ابن حجر رحمہ اللہ کا یہ ہے کہ دجال غیر ابن صیاد ہے۔ اور بقیہ تحریر ابن حجر رحمہ اللہ کی تمیم داری کی روایت کے بعد مذکور ہوگی انشاء اللہ تعالیٰ (ج)



(۲۲۴۸) عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((يَمُوتُ أَبُو الدَّجَالِ وَأُمُّهُ ثَلَاثِينَ عَامًا لَا يُؤَلِّدُ لَهُمَا وَلَدٌ ثُمَّ يُؤَلِّدُ لَهُمَا غُلَامٌ أَعْوَرُ أَصْرُ شَيْءٍ وَأَقْلَهُ مَنَفَعَةٍ تَنَامُ عَيْنَاهُ وَلَا يَنَامُ قَلْبُهُ)) ثُمَّ نَعَتْ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَبُوهُ فَقَالَ: ((أَبُوهُ طَوَالُ ضَرْبِ اللَّحْمِ كَانَ أَنْفَهُ مَنْقَارًا، وَأُمُّهُ امْرَأَةٌ فَرُضَاخِيَّةٌ طَوِيلَةُ الشَّدْيَيْنِ)) فَقَالَ أَبُو بَكْرَةَ: فَسَمِعْنَا بِمَوْلُودٍ فِي الْيَهُودِ بِالْمَدِينَةِ فَذَهَبْتُ أَنَا وَالزُّبَيْرُ بْنُ الْعَوَّامِ حَتَّى دَخَلْنَا عَلَى أَبِيهِ فَإِذَا نَعَتْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِيهِمَا. قُلْنَا: هَلْ لَكُمَا وَلَدٌ؟ فَقَالَا: مَكَثْنَا ثَلَاثِينَ عَامًا لَا يُؤَلِّدُ لَنَا وَلَدٌ ثُمَّ وُلِدَ لَنَا غُلَامٌ أَعْوَرُ أَصْرُ شَيْءٍ وَأَقْلَهُ مَنَفَعَةٍ، تَنَامُ عَيْنَاهُ وَلَا يَنَامُ قَلْبُهُ، قَالَ: فَخَرَجْنَا مِنْ عِنْدِهِمَا فَإِذَا هُوَ مُنْجِدِلٌ فِي الشَّمْسِ فِي قُطَيْفَةٍ لَهُ وَلَهُ هَمِيمَةٌ فَكَشَفَ عَنْ رَأْسِهِ فَقَالَ: مَا قُلْتُمَا؟ قُلْنَا: وَهَلْ سَمِعْتَ مَا قُلْنَا؟ قَالَ: نَعَمْ، تَنَامُ عَيْنَايَ وَلَا يَنَامُ قَلْبِي.

(ضعیف - المشكاة: ۵۰۳ - التحقیق الثانی) اس میں علی بن زید بن جدعان ضعیف راوی ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ابو بکرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: رہیں گے ماں باپ دجال کے تیس برس اس طرح کہ نہ ہوگا ان کو لڑکا پھر ہوئے گا ان کو ایک لڑکا کا ناجس میں ضرر زیادہ ہوگا منفعت کم، سوئیں گی آنکھیں اس کی اور نہ سوئے گا دل اس کا پھر

حال وحلیہ بیان کیا ہم سے رسول اللہ ﷺ نے اس کے ماں باپ کا اور فرمایا باپ اس کا بہت دراز قد ہے دبلا پتلا یعنی بدن میں گوشت کم ہے ناک اس کی گویا مرغ کی چونچ ہے، اور ماں اس کی ایک عورت ہے لمبی چوڑی دراز پستان۔ اور مشکوٰۃ کے بعض نسخوں میں طویل الیدین ہے یعنی لمبے ہاتھوں والی۔ کہا ابو بکرہ رضی اللہ عنہ نے پھر سنا ہم نے ایک لڑکے کا حال یہود مدینہ میں، سو گیا میں اور زبیر بن عوام یہاں تک کہ داخل ہوئے ہم دونوں اس کے ماں باپ پر بس ناگہاں وہ تو ویسے ہی تھے جیسی تعریف کی تھی رسول اللہ ﷺ نے ان دونوں کی پھر پوچھا ہم نے ان سے کہ تمہارے کوئی لڑکا ہے انہوں نے کہا تیس برس تک تو ہمارے ہاں کوئی لڑکا نہ ہوا اب ایک لڑکا ہوا ہے کا نا جس میں ضرر زیادہ ہے منفعت کم، سوتی ہیں دونوں آنکھیں بس کی اور نہیں سوتا دل اس کا کہا راوی نے پھر نکلے ہم ان کے پاس سے تو یکایک وہ بڑا ہوا تھا دھوپ میں ایک موٹی روئیں دار چادر میں اور وہ کچھ گنگنا تھا سوا اس نے اپنا سر کھولا اور پوچھا کہ کیا کہا تم نے ہم نے کہا کہ تو نے؟ سن لیا جو ہم نے کہا؟ اس نے کہا ہاں سوتی ہیں آنکھیں میری اور نہیں سوتا دل میرا۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر حماد بن سلمہ کی روایت سے۔

مترجم: اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ دجال یہی مولود ہے۔ اور تمیم داری کی روایت باعلی صوت پکارتی ہے کہ وہ مجوس ہے جزائر میں۔ پس جواب اس روایت کا یہ بتی نے یوں دیا ہے کہ منفرد ہوا ہے اس کے ساتھ علی بن زید بن جدعان اور وہ قوی نہیں ہے پس یہ روایت قابل احتجاج نہیں۔ اور حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کہ ایک وجہ اس روایت کے ضعف کی یہ بھی ہے کہ اسلام ابو بکرہ کا طائف سے نزول کے وقت میں ہے۔ جب محاصرہ ہوا (۸ھ) آٹھ ہجری میں۔ اور صحیحین میں مردی ہے کہ جب مجتمع ہوئے اس کے ساتھ رسول اللہ ﷺ نخلستان میں تو وہ محتلم تھا یعنی قریب البلوغ۔ اور ایک روایت میں آیا کہ قدقارب الحلم پس ابو بکرہ نے زمان مولد اس کا کہاں سے پایا حالانکہ وہ مدینہ میں ساکن نہیں ہوئے مگر رسول اللہ ﷺ کی وفات کے دو برس پیشتر پس کیونکر زمانہ میں آنحضرت ﷺ کے محتلم ہوگا۔ پس جو کچھ صحیحین میں ہے وہ معتبر ہے۔ انتہی ماقال حافظ ابن حجر کذبانی الحج۔



۶۴۔ باب: لَا تَاتِي مِائَةُ سَنَةٍ وَعَلَى الْأَرْضِ نَفْسٌ مِّنْفُوسَةِ الْيَوْمِ

آج زندہ جانوں میں سے کوئی بھی سو برس تک زندہ نہ رہے گا

(۲۲۴۹) عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَرَّ بِابْنِ صَيَّادٍ فِي نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِهِ فِيهِمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَهُوَ يَلْعَبُ مَعَ الْغُلَّامَانِ عِنْدَ أَطْمِ بَنِي مَغَالَةَ وَهُوَ غُلَامٌ، فَلَمْ يَشْعُرْ حَتَّى ضَرَبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ظَهْرَهُ بِيَدِهِ ثُمَّ قَالَ: ((أَتَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللَّهِ)) فَنَظَرَ إِلَيْهِ ابْنُ صَيَّادٍ قَالَ: أَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُولُ الْأُمِّيِّينَ قَالَ: ثُمَّ قَالَ ابْنُ صَيَّادٍ لِلنَّبِيِّ ﷺ: أَتَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((أَمَنْتُ بِاللَّهِ وَرُسُلِهِ)) ثُمَّ قَالَ

النَّبِيُّ ﷺ: ((مَا يَأْتِيكَ؟)) قَالَ ابْنُ صَيَّادٍ: يَأْتِينِي صَادِقٌ وَكَاذِبٌ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((خُلِّطَ عَلَيْكَ الْأُمُورُ)) ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنِّي قَدْ خَبَأْتُ لَكَ خَبِيئًا)) وَخَبَأَ لَهُ: ﴿ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُبِينٍ ﴾ [الدخان: ١٠] فَقَالَ ابْنُ صَيَّادٍ: هُوَ الدُّخَانُ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((اخْسَأْ فَلَنْ تَعْلَمُوا قَدْ زِلْتَ)) قَالَ عُمَرُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَتَذُنُّ لِي فَأَضْرِبَ عُنُقَهُ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ يَلُوكَ حَقًّا فَلَنْ تَسْلُطَ عَلَيْهِ، وَإِنْ لَا يَلُوكَ فَلَا خَيْرَ لَكَ فِي قَتْلِهِ. قَالَ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ يَعْنِي الدَّجَالَ.

(اسنادہ صحیح - صحیح الادب المفرد)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ رسول اللہ ﷺ گزرے ابن صیاد پر اور آپ ﷺ کے ساتھ چند اصحاب تھے کہ ان میں عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بھی اور ابن صیاد کھیل رہا تھا لڑکوں کے ساتھ بنی مغالہ کے قلعے کے پاس، اور وہ لڑکا تھا، سو اس کو خبر نہ ہوئی آنحضرت ﷺ کے آنے کی یہاں تک مارا رسول ﷺ نے اپنا ہاتھ اس کی پیٹھ پر اور فرمایا تو گواہی دیتا ہے کہ میں رسول ہوں اللہ تعالیٰ کا؟ پس نظر کی آپ ﷺ کی طرف ابن صیاد نے اور کہا گواہی دیتا ہوں میں کہ تم رسول ہو امیوں کے۔ کہا راوی نے پھر کہا ابن صیاد نے نبی ﷺ سے آپ گواہی دیتے ہیں کہ میں رسول ہوں اللہ کا؟ فرمایا نبی ﷺ نے: ایمان لایا میں اللہ پر اور اس کے رسولوں پر پھر پوچھا اس سے نبی ﷺ نے کیسے آتی ہیں تجھ پر خبریں؟ کہا ابن صیاد نے آتی ہیں میرے پاس جھوٹی بھی سچی بھی۔ سو فرمایا نبی ﷺ نے مختلط ہو گیا تیرا کام۔ پھر فرمایا رسول اللہ ﷺ نے میں نے کچھ دل میں بات لی ہے تیرے لیے اور آپ ﷺ نے اپنے دل میں اس آیت کا خیال کیا ﴿ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُبِينٍ ﴾ پس کہا ابن صیاد نے وہ دہخ ہے۔ پس فرمایا رسول اللہ ﷺ نے پھٹکار ہی ہے تجھ کو تیری قدر کچھ زیادہ نہ ہوگی۔ عرض کی عمر رضی اللہ عنہ نے یا رسول اللہ ﷺ اجازت دیجیے مجھ کو کہ گردن مار دوں میں اس کی۔ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: اگر حقیقت میں یہ وہی ہے تو تم اس پر قادر نہ ہو سکو گے اور اگر یہ وہ نہیں ہے تو اس کے مارنے میں تمہارے لیے کچھ خیر نہیں۔ کہا عبد الرزاق نے مراد لیا آپ ﷺ نے اس شخص سے دجال کو۔

فائدہ: ابن صیاد ایک ایسا شخص تھا کہ جن اس کو جھوٹی سچی خبریں جیسے کانہوں کو دیتے ہیں دیا کرتے تھے۔ اور آپ ﷺ نے آیہ مذکور اپنے دل میں چھپائی اور اس سے فرمایا کہ بتاؤ میرے دل میں کیا ہے تو گمان ہے کہ آپ ﷺ نے یا آپ ﷺ کے اصحاب نے کسی نے اس کے ساتھ تکلم کیا تھا شیطان نے اس پر مطلع ہو کر اسے خبر کر دی مگر خبر کامل اس کو نہ پہنچی یا وہ قرأت آیت پر بسبب شامت نفس کے قادر نہ ہو سکا۔ مگر اس ناقص بے معنی لفظ دہخ پر کہ جز ہے دجال کا۔



(۲۵۰) عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَا عَلَى الْأَرْضِ نَفْسٍ مَفْهُوسَةٌ، يَعْنِي الْيَوْمَ

تَأْتِي عَلَيْهَا مِائَةُ سَنَةٍ)) . (اسنادہ صحیح - الروض النضر: ۱۱۰۰ - صحیح الادب المفرد: ۷۵۵)

ترجمہ: روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی نفس منفسہ نہیں ہے یعنی آج کے دن کہ گزرے اس پر یعنی سو برس تک سب ہلاک ہو جائیں گے۔

فائدہ: اس باب میں ابو عمر اور ابو سعید اور بریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔

(۲۲۵۱) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ذَاتَ لَيْلَةٍ صَلَاةَ الْعِشَاءِ فِي آخِرِ حَيَاتِهِ، فَلَمَّا سَلَّمَ قَامَ فَقَالَ: ((أَرَأَيْتُمْ كَيْفَ لَيْسَتْ كُمْ هَذِهِ عَلَى رَأْسِ مِائَةِ سَنَةٍ مِنْهَا لَا يَبْقَى مِمَّنْ هُوَ عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ أَحَدٌ)) قَالَ ابْنُ عُمَرَ: فَوَهْلَ النَّاسِ فِي مَقَالَةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ تِلْكَ فِيمَا يَتَحَدَّثُونَ بِهِ ذِهِ الْأَحَادِيثُ نَحْوَ مِائَةِ سَنَةٍ، وَإِنَّمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((لَا يَبْقَى مِمَّنْ هُوَ الْيَوْمَ عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ أَحَدٌ)) يُرِيدُ بِذَلِكَ أَنْ يَنْحَرِمَ ذَلِكَ الْقَرْنُ. (صحيح - الروض أيضا (۱۱۰))

ترجمہ: روایت ہے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے کہ نماز پڑھی ہمارے ساتھ رسول اللہ ﷺ نے ایک رات عشاء کی اپنے آخر حیات میں پھر جب سلام پھیرا کھڑے ہوئے یعنی خطبہ پڑھنے کو اور فرمایا: بھلا دیکھو تو تم اس رات کو اپنی کہ اس کے سو برس کے بعد کوئی باقی نہ رہے گا پشت زمین پر ان میں سے جو اس پر اب موجود ہیں۔ کہا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے پھر غلطی کی لوگوں نے آنحضرت ﷺ سے نقل کرنے میں سو برس کی۔ اور یہ جو فرمایا آپ نے کہ باقی نہ رہے گا زمین کی پیٹھ پر کوئی شخص مراد اس سے تھی کہ تمام ہو جائیں گے اس قرن کے لوگ۔

فائدہ: یہ حدیث صحیح ہے۔

مترجم: غرض یہ کہ لوگوں نے سمجھا کہ سو برس کے بعد قیامت ہوگی حالانکہ ان کی غلطی تھی، آپ ﷺ کا مطلب یہ تھا کہ سو برس کے بعد اس قرن کے لوگ نہ رہیں گے بلکہ سب مر جائیں گے۔



۶۵۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنْ سَبِّ الرِّيَاحِ

ہوا کو برا کہنے (گالی دینے) کی ممانعت میں

(۲۲۵۲) عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَا تَسُبُّوا الرِّيحَ، فَإِذَا رَأَيْتُمْ مَا تَكْرَهُونَ فَقُولُوا: اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ هَذِهِ الرِّيحِ وَخَيْرِ مَا فِيهَا وَخَيْرِ مَا أَمَرْتُ بِهِ وَنَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ هَذِهِ الرِّيحِ وَشَرِّ مَا فِيهَا وَشَرِّ مَا أَمَرْتُ بِهِ)). (اسنادہ صحیح - المشكاة: ۱۵۱۸ - سلسلة الاحاديث

الصحيحة: ۲۷۵۶ - الروض النضير: ۱۱۰۷ - الكلم الطيب: ۱۵۴)

ترجمہ: روایت ہے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: برا مت کہو ہوا کو پھر جب دیکھو تم اس سے کچھ مکروہ تو کہو

اللهم..... آخر تک۔ اور معنی اس کے یہ ہیں یا اللہ ہم مانگتے ہیں بہتری اس ہوا کی اور جو بہتری کہ اس میں ہے اور بہتری اس چیز کی جس کی وہ مامور ہے اور پناہ مانگتے ہیں ہم ساتھ تیرے برائی سے اس ہوا کی اور جو برائی کہ اس میں ہے اور برائی اس چیز کی جس کا اسے حکم ہوا ہے۔

فائدہ: اس باب میں عائشہ رضی اللہ عنہا اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور عثمان بن العاص رضی اللہ عنہ اور انس رضی اللہ عنہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما اور جابر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔



۶۶۔ باب: حدیث تمیم الداری فی الدجال

دجال کے بارے میں تمیم داری رضی اللہ عنہ کی حدیث

(۲۲۵۳) عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ: أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ صَعِدَ الْمِنْبَرَ فَصَحَّحَكَ فَقَالَ: ((إِنَّ تَمِيمًا الدَّارِيَّ حَدَّثَنِي بِحَدِيثٍ فَفَرِحْتُ فَأَحْبَبْتُ أَنْ أُحَدِّثَكُمْ بِهِ حَدَّثَنِي أَنَّ نَاسًا مِنْ أَهْلِ فَلَسْطِينَ رَكِبُوا سَفِينَةً فِي الْبَحْرِ فَجَالَتْ بِهِمْ حَتَّى قَذَفْتَهُمْ فِي جَزِيرَةٍ مِنْ جَزَائِرِ الْبَحْرِ فَأَذَا هُمْ بِدَابَّةٍ لَبَّاسَةٍ نَاشِرَةٍ شَعْرَهَا فَقَالُوا: مَا أَنْتِ؟ قَالَتْ: أَنَا الْجَسَّاسَةُ. قَالُوا: فَأَخْبِرُنَا. قَالَتْ: لَا أُخْبِرُكُمْ وَلَا أَسْتَخْبِرُكُمْ وَلَكِنْ ائْتُوا أَقْصَى الْقَرْيَةِ فَإِنَّ ثَمَّ مَنْ يُخْبِرُكُمْ وَيَسْتَخْبِرُكُمْ، فَأَتَيْنَا أَقْصَى الْقَرْيَةِ فَأَذَا رَجُلٌ مُوثِقٌ بِسِلْسِلَةٍ فَقَالَ: أَخْبِرُونِي عَنْ عَيْنِ رُغْمٍ. قُلْنَا: مَلَايَ تَدْفُقُ. قَالَ: أَخْبِرُونِي عَنِ الْبَحِيرَةِ؟ قُلْنَا: مَلَايَ تَدْفُقُ. قَالَ: أَخْبِرُونِي عَنْ نَخْلٍ بَيْسَانَ الَّذِي بَيْنَ الْأُرْدُنِّ وَفِلَسْطِينَ هَلْ أَطْعَمَ؟ قُلْنَا: نَعَمْ. قَالَ: أَخْبِرُونِي عَنِ النَّبِيِّ هَلْ بُعِثَ؟ قُلْنَا: نَعَمْ. قَالَ: أَخْبِرُونِي كَيْفَ النَّاسُ إِلَيْهِ؟ قُلْنَا: سِرَاعٌ. قَالَ: فَزَيَّ نَزْوَةً حَتَّى كَادَ. قُلْنَا: فَمَا أَنْتَ؟ قَالَ: أَنَا الدَّجَالُ وَإِنَّهُ يَدْخُلُ الْأَمْصَارَ كُلَّهَا إِلَّا طَبِيعَةَ، وَطَبِيعَةَ الْمَدِينَةِ)). (صحيح)

ترجمہ: روایت ہے فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا سے کہ نبی ﷺ چڑھے منبر پر اور بنے اور فرمایا کہ تمیم داری نے بیان کی مجھ سے ایک حدیث اور میں اس سے خوش ہوا، پس آرزو کی میں نے کہ تم سے کہوں اور وہ یہ ہے کہ کچھ لوگ فلسطین کے سوار ہوئے کشتی میں دریائے شور میں پس وہ طوفان میں آگئے یہاں تک کہ ڈال دیا ان کو دریا نے ایک جزیرہ میں جزائر بحر سے پھر انہوں نے دیکھا ایک چلنے والی فریبی عورت کو لمبے لمبے تھے بال اس کے، پھر لوگوں نے اس سے پوچھا کہ تو کون ہے اس نے کہا میں جساسہ ہوں اور جساسہ شاید اسے اس لیے کہا گیا ہے کہ وہ جاسوسی کرتی ہے اور لے جاتی ہے خبریں دجال کے پاس۔ کہا انہوں نے پھر تو ہم کو خبر دے اس نے کہا نہ میں تم کو کچھ خبر دوں گی اور نہ تم سے خبر پوچھوں گی لیکن تم آؤ کنارہ پر قریہ کہ کہ

وہاں ایک شخص ہے کہ تم کو خبر دے گا اور خبر تم سے پوچھے گا بھی۔ پھر گئے ہم کنارہ پر قریہ کے تو کیا دیکھتے ہیں ایک مرد ہے زنجیریں بندھا ہوا، سواس نے پوچھا خبر دو مجھے چشمہ زغر سے، کہا ہم نے وہ بھرا ہوا ہے چھلک رہا ہے، کہا اس نے خبر دو مجھ کو بحیرہ سے، کہا ہم نے وہ بھرا چھلک رہا ہے، کہا اس نے خبر دو مجھ کو بلیسان کی کھجوروں سے جو کہ اردن اور فلسطین کے درمیان ہیں کہ وہ میوہ لاتی ہیں یا نہیں؟ کہا ہم نے ہاں کہا خبر دو ہم کو نبیؐ سے کہ مبعوث ہوئے یا نہیں؟ کہا ہم نے ہاں مبعوث ہوئے کہا خبر دو مجھ کہ لوگ ان کی طرف کیسے آتے ہیں؟ کہا ہم نے دوڑتے ہوئے۔ کہا تمہیں نے پھر جنبش کی اس نے بہت بڑی یہاں تک کہ قریب ہوا یعنی قید سے نکل جانے کے۔ پھر پوچھا ہم نے کہ تو کون ہے کہا اس نے میں دجال ہوں اور وہ یعنی میں داخل ہوگا سب شہروں میں مگر طیبہ میں اور طیبہ سے مراد مدینہ ہے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے قنادہ کی روایت سے کہ وہ شععی سے روایت کرتے ہیں۔ اور روایت کی کئی لوگوں نے شععی سے انہوں نے فاطمہ بنت قیس سے۔

مترجم: تمیم داری کی روایت صحیح مسلم میں بھی ہے اور ابوداؤد میں بھی۔ اور مسلم کی روایت میں ہے کہ ملاقات کی ان سے داہلب نے یعنی ایک حیوان نے کہ بہت بال تھے اس کے بدن پر اور نہایت غلیظ۔ اور ابوداؤد کی روایت میں ہے کہ ناگاہ ملی ان کو ایک عورت کہ کھینچی تھی وہ بالوں اپنے کو۔ اور جسامہ فتح جیم اور تشدید سین اول مشرق ہے تحس سے۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آیتہ الارض جو آ خر زمانہ میں نکلے گا وہی ہے۔ اور مروی ہے کہ جب پہنچی کشتی دجال کے پاس دیکھا اسے کہ ایک مرد ہے عظیم الجثہ دونوں ہاتھ اس کے گردن میں بندھے ہوئے ہیں اور دونوں گھٹنوں سے ٹخنوں تک زنجیر میں کسا ہے اور پوچھا اس نے چشمہ زغر سے زغر بضم زء وغین معجمہ بروزن صرد ایک بلدہ معروف ہے جانب شرقی میں دمشق کے اور اس میں ایک چشمہ آب ہے کہ اہل بلد اسے زراعت کرتے ہیں پھر پوچھا اس نے حال آنحضرت ﷺ کے نازل ہونے کا اثر ہے اور بہتر کہا عرب کے حق میں اطاعت رسول ﷺ کو اور آخر میں اس روایت کے ہے کہ کہا اس نے میں مسیح ہوں اور نزدیک ہے کہ اذن دیا جائے مجھے نکلنے کا اور باہر نکلوں میں اور سیر کروں زمین میں اور نہ چھوڑوں میں کوئی قریہ کہ نہ اتروں وہاں چالیس شب میں سوا مکہ اور طیبہ کے اور میں چاہوں گا کہ داخل ہوں ان میں مگر انقباب پران کے ملائکہ ہیں کہ حفاظت کرتے ہیں ان کی۔ پھر اشارہ کیا اور کو نچا رسول اللہ ﷺ نے اپنی چو بدستی کو جو ہاتھ میں تھی تین بار اور فرمایا یہی ہے طیبہ پھر فرمایا آپ ﷺ نے آگاہ رہو تم کہ میں نے بیان کر دیا تم سے حال اس کا کہا لوگوں نے ہاں۔ پھر فرمایا وہ بحر شام میں ہے یا بحرین میں نہیں بلکہ جانب مشرق میں ہے۔ پھر اشارہ کیا آپ ﷺ نے مشرق کی طرف اپنے دست مبارک سے اور بعض طرق میں یہ بھی ہے کہ یہ بھی فرمایا آپ ﷺ نے وہ کہنہ سال ہے اور سند اس کی صحیح ہے۔ اور یہ بھی ہے کہ اس میں تصریح ہے کہ دجال اکبر جو آ خر زمانہ میں خروج کرے گا وہ غیر ابن صیاد ہے اور ابن صیاد دجالین کذابین میں سے ہے نہ دجال اکبر اور جن لوگوں

نے اسے دجال اکبر کہا ہے گویا تمیم کی روایت ان کے گوش مبارک میں نہیں پہنچی ورنہ جمع دونوں روایت میں بہت دشوار ہے اس واسطے کیونکر ہو سکتی ہے یہ بات کہ اثنائی حیات میں نبی ﷺ کے وہ قریب الاحتام ہو جیسا کہ حال میں ابن صیاد کے مروی ہے اور آنحضرت ﷺ سے اس نے ملاقات بھی کی ہو مدینہ میں پھر آپ ﷺ کے آخر حیات میں وہ شیخ کبیر اسن مسمون ہو جزیرہ عرب میں جزائر بحر سے اور موثوق بحدید ہو اور پھر لوگوں سے نبی ﷺ کا حال پوچھتا ہو کہ آیا ان کا ظہور ہوا یا نہیں۔ پس اولیٰ یہی ہے کہ وہ غیر ابن صیاد ہو۔ الیٰ آخر ما قال التیمی۔ (ج)



۶۷۔ بَابُ: لَا يَتَعَرَّضُ مِنَ الْبَلَاءِ لِمَا لَا يَطِيقُ

جس آزمائش کو برداشت کرنے کی طاقت نہ ہو اس کا سامنا نہ کرے

(۲۲۵۴) عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَا يَتَّبِعُ لِلْمُؤْمِنِ أَنْ يُدَلَّ نَفْسَهُ)) قَالُوا: وَكَيْفَ يُدَلُّ

نَفْسَهُ؟ قَالَ: ((يَتَعَرَّضُ مِنَ الْبَلَاءِ لِمَا لَا يَطِيقُ)). (صحیح) سلسلة الاحادیث الضعیفة (۶۱۳)

ترجمہ: روایت ہے حذیفہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: لائق نہیں مومن کو کہ ذلیل کرے اپنے نفس کو پوچھا لوگوں نے کہ کیونکر ذلیل کرے اپنے نفس کو فرمایا ذلیل کرنا اپنے نفس کا یہ ہے کہ اپنے کو معرض بلا میں ڈال دے کہ جس کے اٹھانے کی طاقت نہ رکھتا ہو۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔



۶۸۔ بَابُ: انْصِرْ أَخَاكَ ظَالِمًا أَوْ مَظْلُومًا

اپنے بھائی کی مدد کرو خواہ وہ ظالم ہو یا مظلوم

(۲۲۵۵) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((انْصِرْ أَخَاكَ ظَالِمًا أَوْ مَظْلُومًا)) قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ!

نَصْرُهُ مَظْلُومًا فَكَيْفَ انْصَرُّهُ ظَالِمًا؟ قَالَ: ((كُفُّهُ عَنِ الظُّلْمِ؛ فَذَاكَ نَصْرُكَ إِيَّاهُ)).

(صحیح - الارواء: ۲۴۴۹ - الروض النضیر: ۳۲)

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا نبی ﷺ نے مدد کرو تو اپنے بھائی کی خواہ وہ ظالم ہو خواہ مظلوم، پوچھا کسی نے یا رسول اللہ ﷺ مدد کی میں نے اس کے مظلوم ہونے کے وقت پھر کیونکر مدد کروں میں اس کے ظالم ہونے کے وقت؟ فرمایا تو اس کو ظلم سے پس یہی اس کا مدد کرنا ہے۔

فائدہ: اس باب میں عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔



۶۹۔ بَابُ: مِنْ أَحْيَ أَبْوَابِ السُّلْطَانِ افْتَتِنَ

جو حاکم کے دروازے پر گیا وہ فتنے میں مبتلا ہو گیا

(۲۲۵۶) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ سَكَنَ الْبَادِيَةَ جَفَا، وَمَنِ اتَّبَعَ الصَّيْدَ غَفَلَ، وَمَنْ أَتَى

أَبْوَابَ السُّلْطَانِ افْتَتِنَ)) . (صحیح - المشكاة: ۳۷۰۱ - التحقیق الثانی) صحیح ابی داود (۲۵۴۷)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جس نے سکونت اختیار کی جنگل کی سخت خواہ بدخلق ہو گیا۔ اس لیے

کہ لوگوں سے ملنے کا اتفاق نہ ہوا۔ اور جس نے پیچھا کیا شکار کا غافل ہو گیا، اور جو گیا دروازوں پر سلاطین کے فتنے میں پڑا۔

یعنی مداخلت میں گرفتار ہوا۔

فائدہ: اس باب میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت سے نہیں

جانتے ہم اسے مکرثوری کے اسناد سے۔



۷۰۔ بَابُ: فِي لزوم تقوى الله عند الفتح والنصر

فتح اور نصرت کے وقت اللہ تعالیٰ کے ڈر کو لازم پکڑنے میں

(۲۲۵۷) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((إِنَّكُمْ مَنْصُورُونَ وَمُصِيبُونَ

وَمَفْتُوحٌ لَكُمْ، فَمَنْ أَدْرَكَ ذَلِكَ مِنْكُمْ فَلْيَتَّقِ اللَّهَ وَلْيَأْمُرْ بِالْمَعْرُوفِ وَلْيَنْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَمَنْ

يَكْذِبُ عَلَى مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَّبِعُوا مَعْقِدَهُ مِنَ النَّارِ)) . (صحیح - الصحيحة: ۱۳۸۳) انظر الحديث (۲۶۵۹)

ترجمہ: روایت ہے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے فرماتے تھے تم کو مدد دی جائے گی یعنی تمہارے

دشمنوں پر اور تم کو ملنے والے ہیں یعنی اموال کثیرہ اور تمہارے لیے کھولے جائیں گے یعنی حصون مستحضرہ و بلاد متعدده، پھر جو

شخص پائے تم میں سے مال و امارت وغیرہ کو تو چاہیے کہ ڈرے اللہ تعالیٰ سے اور حکم کرے اچھے کام کا اور منع کرے برے کام

سے، اور جو جھوٹ باندھے گا مجھ پر وہ اپنی جگہ ڈھونڈ لے دوزخ میں۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: اس حدیث میں پیشین گوئی ہے امت مبارک کے لیے کہ تم کو بڑی بڑی فتوحات حاصل ہوگی، اور غنائم اوفی میں اموال

کثیرہ ہاتھ آئیں گے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا اب اس زمانہ میں زمین پر کوئی حاکم نہیں سوائے امت محمدیہ کے یا نصاریٰ کے اور جمیع اقوام اور اہل مذاہب سے حکومت مسلوب ہے اور انصاری بھی تھوڑے عرصہ سے اہل اسلام کے شریک حکومت ہوئے ہیں ورنہ ایک مدت تک اس امت نے بلا شرکت غیر زمین پر حکومت کی، اور ظہور مہدی کے وقت سے پھر آخر دنیا تک یہی زمین پر حاکم رہے گی مگر افسوس ہے کہ باوجود اس حکومت طویلہ کے آمران بالمعروف و ناهیان عن المنکر بہت کم ہوئے اور تھوڑوں نے اس وصیت پر آپ کے عمل کیا اور جھوٹ باندھنا آپ پر احادیث موضوعہ بیان کرنا سے یا اس پر عمل کرنا تحریض و ترغیب کرنا عوام کو۔



۱۷۔ بَابُ: الْفِتْنَةُ الَّتِي تَمُوجُ كَمَوْجِ الْبَحْرِ

اُس فتنے کے بارے میں جو موج مارے گا سمندر کی موج کی طرح

(۲۲۵۸) عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: قَالَ عُمَرُ: أَيُّكُمْ يَحْفَظُ مَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي الْفِتْنَةِ؟ فَقَالَ حُذَيْفَةُ: أَنَا. قَالَ حُذَيْفَةُ: فِتْنَةُ الرَّجُلِ فِي أَهْلِهِ وَمَالِهِ وَوَلَدِهِ وَجَارِهِ تُكْفِرُهَا الصَّلَاةُ وَالصَّوْمُ وَالصَّدَقَةُ وَالْأَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ. فَقَالَ عُمَرُ: لَسْتُ عَنْ هَذَا أَسْأَلُكَ وَلَكِنْ عَنِ الْفِتْنَةِ الَّتِي تَمُوجُ كَمَوْجِ الْبَحْرِ. قَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ! إِنَّ بَيْنَكَ وَبَيْنَهَا بَابٌ مُغْلَقٌ. قَالَ عُمَرُ: أَيْفَتُحُّ أَمْ يُكْسَرُ؟ قَالَ: بَلْ يُكْسَرُ، قَالَ: إِذَا لَا يُعْلَقُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ. قَالَ أَبُو وَائِلٍ فِي حَدِيثِ حَمَادٍ: فَقُلْتُ لِمَسْرُوقٍ: سَلْ حُذَيْفَةَ عَنِ الْبَابِ فَسَأَلَهُ؟ فَقَالَ: عُمَرُ. (السناده صحيح) تخريج فقہ اسیرۃ (۶۴۳)

ترجمہ: روایت ہے حذیفہ رضی اللہ عنہ سے کہ کہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کون شخص یاد رکھتا ہے آپ ﷺ کے قول کو جو فتنہ کے باب میں ہے؟ کہا حذیفہ رضی اللہ عنہ نے میں۔ پھر بیان کیا حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فتنہ مرد کا اس کے اہل و مال میں اور ولد و ہمسایہ میں کہ کفارہ ہو جاتے ہیں ان کے فتنوں کے نماز و روزہ و صدقہ اور امر معروف اور نہی عن المنکر۔ کہا عمر رضی اللہ عنہ نے میں اس کو نہیں پوچھتا میں تو اس فتنہ کو پوچھتا ہوں جو موج مارے گا مثل دریا کے موج کے۔ کہا حذیفہ رضی اللہ عنہ نے: اے امیر المؤمنین! تمہارے اور اس فتنہ عظیم الشان کے بیچ میں ایک دروازہ ہے قفل دیا ہوا۔ پوچھا عمر رضی اللہ عنہ نے کہ وہ دروازہ کھولا جائے گا؟ یا توڑا جائے گا حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ توڑا جائے گا۔ فرمایا عمر رضی اللہ عنہ نے پھر بند نہ ہوگا اقیامت کے دن تک۔ کہا ابو وائل نے حماد کی روایت میں کہا میں نے مسروق سے پوچھا حذیفہ رضی اللہ عنہ سے کہ وہ دروازہ کون ہے؟ سو پوچھا انہوں نے اور کہا حذیفہ رضی اللہ عنہ نے وہ دروازہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی ذات مقدس ہے۔

فائدہ: یہ حدیث صحیح ہے۔

مترجم: قولہ فتنہ مرد کا اس کے اہل و عیال و مال میں الخ۔ یعنی آدمی گرفتار اور مبتلا ہے ان کے ادائے حقوق میں اور واقع ہوتی ہے

اس میں تقصیریں اور مرتکب ہوتا ہے ان کے سبب سے منہیات کا اور محنت و تعب کھینچتا ہے ان کی پرورش میں۔ قولہ جو موج مارے گا مثل دریا کے اٹخ۔ مراد اس فتنے سے محاربت و مقاتلہ ہے کہ واقع ہو اور میان امت کے اور رکھی گئی تلوار ان کے بیچ میں کہ نہ اٹھی قیامت تک اور پھیل گیا اس کا شر اور محنت سائر امت میں۔ قولہ اے امیر المؤمنین! تمہارے اور اس فتنے کے بیچ میں ایک دروازہ ہے اٹخ۔ یعنی وجود باوجود تمہارا جب تک درمیان ہے اس فتنہ عظیم الشان سے امن و امان ہے اور جب آپ ﷺ دنیا سے تشریف لے گئے وہ فتنہ اٹھے گا اور دنیا میں پھیل پڑے گا۔ قولہ وہ دروازہ کھولا جائے گا۔ یہ پوچھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس لیے کہ دروازہ جب کھولا جائے تو پھر بند ہو سکتا ہے اور اگر توڑ دیا جائے تو امید بند ہونے کی نہیں ہوتی مراد اس سے یہ کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کنایہ کیا فتح باب سے طرف اپنی موت کے اور کسر باب سے طرف اپنے قتل کے اور گویا یہ پوچھا کہ میں اپنی موت سے مروں گا یا مقتول ہوں گا۔ کہا حذیفہ رضی اللہ عنہ نے آپ مقتول ہوں گے اور صحیحین کی روایت میں یہ بھی ہے کہ حذیفہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ پہچانتے تھے اس دروازہ کو انہوں نے کہا کہ ہاں ایسا پہچانتے تھے جیسا جانتے تھے کہ فردا سے پہلے رات ہے۔



۷۲۔ بَابُ فِي التَّحْذِيرِ عَنْ مُوَافَقَةِ أُمَرَاءِ السُّوءِ

برے حاکموں کی موافقت سے ڈرتے رہنے کے بیان میں

(۲۲۵۹) عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ: خَرَجَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ تِسْعَةُ خَمْسَةِ وَأَرْبَعَةٍ، أَخَذَ الْعَدْدَيْنِ مِنَ الْعَرَبِ وَالْآخَرُ مِنَ الْعَجَمِ فَقَالَ: ((اسْمَعُوا هَلْ سَمِعْتُمْ أَنَّهُ سَبَّكُونُ بَعْدِي أُمَرَاءُ فَمَنْ دَخَلَ عَلَيْهِمْ فَصَدَّقَهُمْ بِكَذِبِهِمْ وَأَعَانَهُمْ عَلَى ظُلْمِهِمْ فَلَيْسَ مِنِّي وَلَكُنْتُ مِنْهُ وَلَيْسَ بِوَارِدٍ عَلَى الْحَوْضِ وَمَنْ لَمْ يَدْخُلْ عَلَيْهِمْ وَلَمْ يُعْنَهُمْ عَلَى ظُلْمِهِمْ وَلَمْ يُصَدِّقْهُمْ بِكَذِبِهِمْ فَهُوَ مِنِّي وَأَنَا مِنْهُ وَهُوَ وَارِدٌ عَلَى الْحَوْضِ)). (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: روایت ہے کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے کہا نیکے ہماری طرف رسول اللہ ﷺ ہم نو آدمی تھے اور پانچ اور چار اور ایک گنہگار والے اس میں سے عربی تھے اور دوسرے عجمی، سو فرمایا آپ ﷺ نے آیا سنا تم نے کہ ہوں گے بعد میرے حاکم پھر جو داخل ہوا ان پر اور تصدیق کی ان کی جھوٹی باتوں کی اور اعانت کی ان کے ظلم میں پس وہ مجھ سے نہیں اور نہ میں اس سے ہوں اور نہ وہ میرے حوض پر آنے والا ہے یعنی کوثر پر اور جو نہ داخل ہوا ان پر اور نہ اعانت کی ان کے ظلم پر اور نہ تصدیق کی ان کے جھوٹ کی پس وہ مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں اور وہ آنے والا ہے میرے حوض پر۔

فائدہ: یہ حدیث صحیح ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مسعر کی روایت سے مگر اسی سند سے۔ اور کہا ہارون نے حدیث بیان کی مجھ سے محمد بن عبد الوہاب نے انہوں نے سفیان سے انہوں نے ابی حصین سے انہوں نے شعیب سے انہوں نے عاصم عدوی سے ا

انہوں نے کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس کے۔ کہا ہارون نے اور روایت کی مجھ سے محمد نے انہوں نے سفیان سے انہوں نے زبید سے انہوں نے ابراہیم سے اور وہ ابراہیم خنی نہیں ہیں یعنی کوئی اور ابراہیم ہیں انہوں نے کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے حدیث مسعر کے مانند۔ اور اس باب میں حذیفہ رضی اللہ عنہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔



۶۰۔ بَابُ الصَّابِرِ عَلَى دِينِهِ فِي الْفِتَنِ كَالْقَابِضِ عَلَى الْجَمْرِ

فتنوں میں اپنے دین پر صبر کرنے والا ایسا (مصیبت میں) ہوگا جیسے چنگاری کا ہاتھ میں لینے والا (۲۲۶۰) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ الصَّابِرُ فِيهِمْ عَلَى دِينِهِ كَالْقَابِضِ عَلَى الْجَمْرِ)). (اسنادہ صحیح - سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ: ۹۵۷)

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: آئے گا لوگوں پر ایک زمانہ کہ صابر اس وقت اپنے دین پر ایسا مصیبت میں ہوگا جیسے چنگاری کا ہاتھ میں لینے والا۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے اس سند سے۔ اور عمر بن شاکر سے روایت کی ہے کئی لوگوں نے اہل علم سے اور وہ شیخ بصری ہیں۔



۷۴۔ بَابُ مَتَى يَسْلُطُ شِرَارُ أُمَّتِي عَلَى خِيَارِهَا

میری امت کے نیک لوگوں پر برے لوگ کب مسلط کر دیئے جائیں گے (۲۲۶۱) عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِذَا مَشَتْ أُمَّتِي الْمُطِيطِيَاءُ وَخَدَمَهَا أَبْنَاءُ الْمُؤَلُوثِ أَبْنَاءُ فَارِسَ وَالرُّومِ سُلُطُوا شِرَارُهَا عَلَى خِيَارِهَا)). (صحیح - سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ: ۹۵۴)

ترجمہ: روایت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جب کہ چلے امت میری اکڑا کر اور خدمت کریں ان کی بادشاہوں کی اولاد یعنی بادشاہان فارس و روم کی اولاد تب مسلط کر دیئے جائیں گے بدترین لوگ اس امت کے نیکوں پر۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے۔ اور روایت کی یہ ابو معاویہ نے یحییٰ بن سعید انصاری سے۔ روایت کی ہم سے یہ محمد بن اسماعیل نے انہوں ابو معاویہ سے انہوں نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے عبد اللہ بن دینار سے انہوں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس کی۔ اور نہیں معلوم ہوتی ہے ابو معاویہ کی حدیث کے لیے جو مروی ہے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے روایت کی عبد اللہ بن دینار سے انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کچھ اصل یعنی معتبر نہیں اور مشہور حدیث موسیٰ بن عبیدہ کی ہے۔ اور روایت کی مالک بن انس نے یہ حدیث یحییٰ بن سعید سے مرسل اور نہیں ذکر کیا اس کی سند میں عبد اللہ بن دینار کا کہ وہ روایت کرتے ہیں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے۔

۷۵۔ بَابُ: مَا جَاءَ ((لَنْ يُفْلِحَ قَوْمٌ وَلَوْ أَمَرَهُمْ امْرَأَةٌ))

وہ قوم کبھی کامیاب نہیں ہو سکتی جس پر عورت حکمرانی کرتی ہو

(۲۲۶۲) عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ: عَصَمَنِي اللَّهُ بِشَيْءٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، لَمَّا هَلَكَ كِسْرَى قَالَ: ((مَنِ اسْتَخْلَفُونَا؟)) قَالُوا: ابْنَتُهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((لَنْ يُفْلِحَ قَوْمٌ وَلَوْ أَمَرَهُمْ امْرَأَةٌ)). قَالَ: فَلَمَّا قَدِمَتْ عَائِشَةُ يُعْنَى الْبَصْرَةَ ذَكَرْتُ قَوْلَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَعَصَمَنِي اللَّهُ بِهِ. (صحيح) ارواء الغليل (۲۴۵)

ترجمہ: روایت ہے ابو بکرہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ بچایا مجھ کو اللہ تعالیٰ نے اس چیز کی برکت سے جو نبی میں نے رسول اللہ ﷺ سے ایک فتنہ سے اور وہ چیز یہ ہے کہ جب ہلاک ہوا کسرئی یعنی بادشاہ فارس کا فرمایا آپ ﷺ نے کس کو خلیفہ کیا لوگوں نے کہا اس کی بیٹی کو تب فرمایا نبی ﷺ نے کبھی مراد کو نہ پہنچے گی وہ قوم جس کے کام کی متولی ہو عورت۔ کہا ابو بکرہ رضی اللہ عنہ نے جب آئیں ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا بصرہ میں یاد کیا میں نے آنحضرت ﷺ کے اس قول کو پس اللہ نے بچایا مجھ کو ان کی معیت سے اس قول کی برکت سے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: اس حدیث میں اشارہ ہے قصہ جمل کی طرف اور مختصر کیفیت اس کی یہ ہے کہ جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ شہید ہوئے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ اپنے گھر سے نکلے اُشتر نے اور چند لوگوں نے آپ رضی اللہ عنہ سے بازار میں بیعت کی بعد اس کے آپ نے کسی کو طلحہ رضی اللہ عنہ اور زبیر رضی اللہ عنہ کی طرف بھیجا انہوں نے بھی آپ سے بیعت کی، اور پھر یہ دونوں بیعت علی رضی اللہ عنہ سے اور خذلان عثمان رضی اللہ عنہ سے نادم ہو کر طالب قتل قاتلان عثمان رضی اللہ عنہ ہوئے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے منظر تھے کہ لوگ اس کی فریاد کریں تو دریافت عمل میں آئے اس میں طلحہ رضی اللہ عنہ اور زبیر رضی اللہ عنہ دونوں نے اجازت چاہی حضرت امیر سے عمرہ کی۔ آپ نے ان دونوں سے اقرار واثق لے کر اجازت دی۔ اور یہ دونوں ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے متفق ہو کر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے قصاص کے طالب ہوئے۔ اور یعلیٰ بن امیہ کہ آدمی متول تھا، اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی طرف سے عامل تھا صنعاء پر وہ حج کے لیے آیا ہوا تھا اس نے ان کی تائید کی اس طرح پر کہ چار لاکھ اور ستر مرد کو سواری دی قریش سے اور ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کے واسطے ایک اونٹ خریدا کہ اسے عسکر کہتے تھے پس یہ سب متوجہ ہوئے بصرہ کی طرف اور اترے ایک پانی پر ابن عامر کے اور وہاں آواز کرنے لگے کہ، پوچھا عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ اس مقام کا کیا نام ہے؟ لوگوں نے کہا اب بردن کو کب صاحب قاموس نے کہا ہے کہ ایک موضع ہے بصرہ میں اور دیر نے کہا ایک نہر ہے قریب بصرہ کے غرض ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ سن کر فرمایا کہ یقین ہے کہ میں لوٹ جاؤں اور اس لڑائی میں شریک نہ ہوں اس لیے کہ سنا ہے میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے کیا حال ہو گا تم میں سے ایک نبی کا جب کہ آواز کریں گے اس کے پاس کتے حَوَابْ کے۔ روایت کیا اس کو احمد اور یعلیٰ بزار اور حاکم اور بیہقی اور ابونعیم نے تیس سے پھر جرب بصرہ میں داخل

ہوئے آدمی بصرہ کے تعجب کرنے لگے اور پوچھنے لگے ان سے وجہ آنے کی انہوں نے کہا کہ ہم حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے قصاص لینے کو خشنماک ہوئے ہیں۔ اور ابن الاحنف جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف سے حاکم بصرہ تھے ان کو قید کر لیا۔ اس طرف حضرت علی رضی اللہ عنہ نوی سوار سے نہضت فرما ہوئے، اور حسن اور عمار رضی اللہ عنہما کو کوفہ کی طرف بھیجا کہ وہاں سے مدد لائیں۔

حسن رضی اللہ عنہ کوفہ میں داخل ہو کر منبر پر چڑھے اور عمار نیچے کھڑے رہے پھر حسن رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ امیر المؤمنین نے ہم کو تمہاری طرف بھیجا ہے مدد کے واسطے اس لیے کہ ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا و عن مجاہد بصرہ کی طرف تشریف لے گئے ہیں اور ہم معتقد ہیں کہ وہ بیوی ہیں رسول اللہ ﷺ کی دنیا اور آخرت میں لیکن اللہ تعالیٰ اہم کو آزماتا ہے کہ ہم اطاعت کرتے ہیں ان کی یا اطاعت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ کی۔ اور فرمایا ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے تم میری طرف نکلو اگر میں مظلوم ہوں تو میری مدد کرو اگر ظالم ہوں تو مجھ سے انتقام لو، اور طلحہ اور زبیر رضی اللہ عنہما نے اول مجھ سے بیعت کی اور پھر نقض بیت کیا، حالانکہ میں نے نہیں لیا کسی مال کو اور نہیں بدلا کسی حکم کو۔ پس آئے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف کوفہ سے بارہ ہزار آدمی جنگی پھر انہوں نے بعد ملاقات علی رضی اللہ عنہ کی حال پوچھا طلحہ رضی اللہ عنہ اور زبیر رضی اللہ عنہ کا۔ حضرت امیر نے فرمایا ان دونوں نے بیعت کی میری مدینہ میں پھر خلع کیا مجھ سے بصرہ میں پھر دعوت کی ان کی تین روز جب تیسرا روز ہوا قاتلان عثمان رضی اللہ عنہ کے دونوں لشکروں میں آئے ڈرے اس امر سے کہ یہ دونوں لشکر اتفاق نہ کر لیں ہمارے قتل پر۔ پس لڑائی شروع کروادی انہوں نے، اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا اپنے ساتھیوں سے کہ اگر لڑو تم تو پیچھا نہ کرو بھاگنے والے کا اور حملہ نہ کرو زخمی پر اور نہ لو ان کے اموال سے کچھ مگر جو پاؤ مقل میں باقی سب ان کے وارثوں کا ہے۔

پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو بلایا اور فرمایا کہ آؤ تم کو امان ہے، جب وہ آئے آپ نے فرمایا قسم ہے اللہ تعالیٰ کی تمہیں یاد ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا تھا کہ لڑو گے تم علی سے اور تم ظالم ہو گے، پھر مدد کی جائے گی علی کی۔ پس زبیر رضی اللہ عنہ نے کہا یا دولائی تم نے مجھے وہ بات کہ میں بھول گیا تھا پس پھرے وہ لڑائی سے اور ان کے صاحبزادہ نے کہا نہیں آئے تھے تم لڑائی کو بلکہ آئے تھے صلح کو اب ایک غلام آزاد کرو اور لوٹ جاؤ، پس انہوں نے اپنا ایک غلام آزاد کیا اور لوٹ گئے، اور جب دیکھا کہ ہنگامہ جنگ گرم تھا اور صلح سے ناامید ہوئے دونوں لشکروں سے جدا ہو گئے اور اصحاب امیر المؤمنین غالب آئے طلحہ رضی اللہ عنہ پر اور تیرہ ہزار آدمی ہمارا ہیان طلحہ رضی اللہ عنہ سے مقتول ہوئے حاکم نے ثور بن مجزاء سے روایت کی ہے کہ جب طلحہ مجروح ہوئے میں ان کے پاس گیا حالانکہ آخر رفق ان میں باقی تھا مجھ سے پوچھا کہ تم کس کے ہمارے ہیں میں سے ہو میں نے کہا امیر المؤمنین علی رضی اللہ عنہ کے انہوں نے کہا اپنا ہاتھ بڑھاؤ کہ میں بیعت کروں پھر بیعت کی اور انتقال فرمایا پس خبر دی میں نے اس امر کی علی رضی اللہ عنہ کو فرمایا انہوں نے اللہ اکبر صدق رسول ﷺ اللہ تعالیٰ کو پسند نہ ہوا کہ طلحہ رضی اللہ عنہ جنت میں جائے بغیر اس کے کہ بیعت میری اس کے گلے میں ہو۔ پھر جمع کیا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے باقی لوگوں کو اور بیعت لی ان سے۔ اور کئے عبداللہ بن یزید بن ورقاء خزاعی ام المؤمنین کے پاس اور کہا میں حاضر ہوا تھا آپ کے پاس جب کہ مقتول ہوئے تھے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور پوچھا تھا آپ سے کہ میں کس کے ساتھ رہوں تو آپ نے وصیت فرمائی تھی حضرت علی رضی اللہ عنہ کی رفاقت کی پس ام المؤمنین چپ ہو گئیں پس کوئیں کاٹ دیں اونٹ کی اور بٹھا لیا اس کو، اور

ابو بکر ان کے بھائی اور ایک مرد اترے اور ہودج مبارک ان کا لاکر حضرت علی رضی اللہ عنہ کے روبرو رکھ دیا اور آپ نے باکرام تمام اور تعظیم تام مدینہ طیبہ میں ام المؤمنین کو روانہ فرمایا اور کسی طرح کی سرزنش اور توہین نہ کی۔ اور جب زبیر رضی اللہ عنہ دونوں لشکروں سے باہر گئے، عمر بن جرموز ان کے پیچھے گیا اور ان کو قتل کیا پھر جب حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آن کر ظاہر کیا آپ نے فرمایا کہ تو نے ابن صفیہ کو قتل کیا اور فخر کرتا ہے لی اپنی جگہ دوزخ میں۔ عروہ سے مروی ہے کہ ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے میں نے عرض کیا کہ کیا سبب تھا آپ کے خروج کرنے کا حضرت علی رضی اللہ عنہ پر؟ فرمایا کہ کیا سبب تھا جو تیری ماں کو جو رو بنایا تیرے باپ نے؟ انہوں نے عرض کی تقدیر الہی، آپ نے فرمایا یہ بھی تقدیر الہی تھے ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے خروج کرے گی ایک قوم ہلاک ہونے والی کہ نجات نہ پائے گی، قائدان کی ایک عورت ہوگی اور قائد جنتی ہے مراد اس سے ام المؤمنین ہیں اور پوچھا حضرت علی رضی اللہ عنہ سے حال اہل جمل کا؟ فرمایا آپ نے نہ وہ کافر ہیں نہ منافق بلکہ ہمارے بھائی ہیں لیکن ہم پر بغاوت کی انہوں نے۔ اخواننا بغوا علینا۔ یہ تھا اصل قصہ جس کی طرف اشارہ ہوا ابو بکرہ کی روایت میں۔ نقل کیا ہم نے اس کو حج الکرامہ سے باختصار و تنخیص۔



۷۶۔ باب: حدیث: ((خیر کم من یرجی خیرہ ویؤمن شرہ))

تم میں سے نیک وہ ہے جس سے لوگ بھلائی کی امید رکھیں اور اس کے شر سے بے خوف ہوں

(۲۲۶۳) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَقَفَ عَلَى أَنَسٍ جُلُوسٍ فَقَالَ: ((الْأَخْبِرُكُمْ بِخَيْرِكُمْ مِنْ شَرِّكُمْ؟)) قَالَ: فَسَكَتُوا، فَقَالَ ذَلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَقَالَ رَجُلٌ بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَخْبَرْنَا بِخَيْرِنَا مِنْ شَرِّنَا، قَالَ: ((خَيْرُكُمْ مَنْ يُرْجَى خَيْرُهُ وَيُؤْمَنُ شَرُّهُ، وَشَرُّكُمْ مَنْ لَا يُرْجَى خَيْرُهُ وَلَا يُؤْمَنُ شَرُّهُ)). (اسنادہ صحیح - المشكاة: ۴۹۹۳)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے چند آدمیوں کے پاس جو بیٹھے ہوئے تھے پھر فرمایا کیا خبر نہ دوں میں تم کو تمہارے اچھوں کی بروں سے؟ یعنی کون اچھا ہے کون برا ہے؟ کہا راوی نے پس چپ ہو رہے سب لوگ پھر فرمایا آنحضرت ﷺ نے اس بات کو تین بار، تب عرض کی ایک مرد نے یا رسول اللہ ﷺ خبر دیجیے ہم کو کہ کون ہم میں نیک ہے کون بد ہے، فرمایا آپ ﷺ نے: نیک تم میں وہ ہے جس کی نیکی کی امید رکھی جائے اور اس کے شر سے لوگ بے خوف ہوں اور بدوہ ہے کہ جس کی نیکی کی امید نہ رکھی جائے اور لوگ اس کے شر سے بے خوف نہ ہوں۔

فائدہ: یہ حدیث صحیح ہے۔



۷۷۔ بَابُ: فِي خِيَارِ الْأَمْرَاءِ وَشِرَارِهِمْ

نیک اور برے حکمرانوں کے بیان میں

(۲۲۶۴) عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((الْأَخْبِرُكُمْ بِخِيَارِ أَمْرَائِكُمْ وَشِرَارِهِمْ: خِيَارُهُمُ الَّذِينَ تُحِبُّونَهُمْ وَيُحِبُّونَكُمْ وَتَدْعُونَ لَهُمْ وَيَدْعُونَ لَكُمْ، وَشِرَارُ أَمْرَائِكُمُ الَّذِينَ تُبْغِضُونَهُمْ وَيُبْغِضُونَكُمْ وَتَلْعَنُونَهُمْ وَيَلْعَنُونَكُمْ)). (اسنادہ صحیح - سلسلة الاحادیث الصحيحة: ۹۰۷)

ترجمہ: روایت ہے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: کیا خبر نہ دوں میں تم کو تمہارے نیک حاکموں کی اور بدکی: نیک حاکم تمہارے وہ ہیں کہ دوست رکھتے ہو تم ان کو اور دوست رکھتے ہیں وہ تم کو اور دعائے خیر کرتے ہو تم ان کے واسطے اور وہ تمہارے واسطے، اور بد حاکم تمہارے وہ ہیں کہ دشمن رکھتے ہو تم ان کو اور دشمن رکھتے ہیں وہ تم کو اور لعنت کرتے ہو تم ان پر اور لعنت کرتے ہیں وہ تم پر۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم اسے مگر محمد بن حمید کی روایت سے اور محمد بن حمید ضعیف ہیں حافظہ کی طرف سے۔



۷۸۔ بَابُ: مَتَى يَكُونُ ظَهْرُ الْأَرْضِ خَيْرًا مِنْ بَطْنِهَا، وَمَتَى يَكُونُ شَرًّا

زمین کے اندر کا حصہ اس کے باہر والے حصے سے کب بہتر اور کب برا ہوگا؟

(۲۲۶۵) عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِنَّهُ سَيَكُونُ عَلَيْكُمْ أَيْمَةٌ تَعْرِفُونَ وَتُنْكِرُونَ، فَمَنْ أَنْكَرَ فَقَدْ بَرِيَءٌ، وَمَنْ كَرِهَ فَقَدْ سَلِمَ، وَلَكِنْ مَنْ رَضِيَ وَتَابَعَ)) فَقِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَلَا نَقَاتِلُهُمْ؟ قَالَ: ((لَا، مَا صَلُّوا)). (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: روایت ہے ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: قریب ہے کہ ہوں گے تم پر کچھ حاکم کہ اچھا جانو گے تم ان کو بسبب بعض افعال کے، اور برا جانو گے تم ان کو یعنی بسبب بعض دوسرے فعلوں کے پھر جس نے کہ برا جانا ان کے منکرات کو پس وہ پاک ہوا اور جس نے برا جانا ان کے سیئات کو وہ بچا ان کی آفتوں سے یا ان کی شرارت کے گناہ سے لیکن جو راضی ہو گیا اور ان کے ساتھ ہو گیا یعنی پس وہ ہلاک ہو گیا۔ پھر پوچھا کسی نے یا رسول اللہ ﷺ کیا نہ لڑیں ہم ان سے؟ فرمایا: نہ لڑو ان سے جب تک وہ نماز پڑھتے رہیں۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔



(۲۲۶۶) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِذَا كَانَ أَمْرُكُمْ خِيَارَكُمْ وَاعْنِيَاكُمْ سَمَحَاءَكُمْ وَأُمُورُكُمْ سُورَى بَيْنَكُمْ فَظَهَرُ الْأَرْضِ خَيْرُكُمْ مِنْ بَطْنِهَا، وَإِذَا كَانَ أَمْرُكُمْ شِرَارَكُمْ وَاعْنِيَاكُمْ بُخْلًاوَكُمْ وَأُمُورُكُمْ إِلَى نِسَاءٍكُمْ فَبَطْنُ الْأَرْضِ خَيْرُكُمْ مِنْ ظَهْرِهَا)).

(اسنادہ ضعیف - المشکاة: ۵۳۶۸ - التحقیق الثانی) اس میں صالح المری تحت ضعیف اور منکر الحدیث ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جب ہوویں حاکم تمہارے نیک لوگ تم میں کے اور غنی تمہارے نخی تر تم میں کے اور کام تمہارے آپس کے شورئ سے تو زمین کی پیٹھ بہتر ہے تمہارے لیے اس کے پیٹ سے۔ یعنی زندگی اولیٰ ہے موت سے۔ اور جب ہو جائیں حاکم تمہارے بدتر لوگ تم میں کے اور امیر تمہارے بخیل تم میں کے اور کام تمہارے سپرد ہوں عورتوں کے تو پیٹ زمین کا بہتر ہے تمہارے لیے اس کی پیٹھ سے۔ یعنی موت بہتر ہے زندگی سے۔

فائل: یہ حدیث غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم اسے مگر صالح مری کی روایت سے۔ اور صالح مری کی روایتوں میں ایسی غریب روایتیں ہیں کہ ان کو کسی اور نے روایت نہیں کیا۔ اور وہ مرد صالح نیک ہیں۔

۷۹۔ بَابُ: فِي الْعَمَلِ فِي الْفِتَنِ وَأَرْضِ الْفِتَنِ، وَعَلَامَةُ الْفِتَنِ

فتنوں کے دور میں عمل کرنے اور فتنوں کی زمین اور نشانیوں کا بیان

(۲۲۶۷) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّكُمْ فِي زَمَانٍ مَنْ تَرَكَ مِنْكُمْ عَشْرَ مَا أُمِرَ بِهِ هَلَكَ ثُمَّ يَأْتِي زَمَانٌ مَنْ عَمِلَ مِنْهُمْ بِعَشْرٍ مَا أُمِرَ بِهِ نَجَا)). (اسنادہ صحیح - سلسلہ الاحادیث الصحیحة: ۲۵۱۰)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: تم ایسے زمانہ میں ہو کہ جو شخص چھوڑ دے دسواں حصہ اس چیز کا جس کا حکم کیا گیا ہے ہلاک ہو جائے گا پھر آئے، ایک زمانہ کہ جو عمل کرے گا دسویں حصہ پر اس کے جس کا حکم ہوا ہے نجات پائے گا۔

فائل: یہ حدیث غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم مگر نعیم بن حماد کی روایت سے کہ انہوں نے سفیان بن عیینہ سے روایت کی ہے۔ اس باب میں ابو ذر رضی اللہ عنہ اور ابو سعید رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔

(۲۲۶۸) عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ: ((هَٰهُنَا أَرْضُ الْفِتَنِ)) وَأَشَارَ إِلَى الْمَشْرِقِ يَعْْنِي ((حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ)) أَوْ قَالَ: ((قَرْنُ الشَّمْسِ)).

(اسنادہ صحیح - تخریج فضائل الشام، حدیث: ۸)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ کھڑے ہوئے رسول اللہ ﷺ منبر پر یعنی خطبہ پڑھنے کو اور فرمایا: اس طرف ہے زمین فتنوں کی، اور اشارہ کیا مشرق کی طرف جہاں سے نکلتا ہے سینگ شیطان کا یا کہا جہاں سے نکلتا ہے سینگ آفتاب کا۔

فائل: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

(۲۲۶۹) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((يَخْرُجُ مِنْ خُرَاسَانَ رَايَاتٌ سُودٌ لَا يَرُدُّهَا شَيْءٌ حَتَّى تَنْصَبَ بِأَبِلِيَاءَ)). (ضعيف الاسناد) اس میں رشد بن سعد ضعیف راوی ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: نکلیں گے خراسان سے سیاہ جھنڈے پس نہ دور کرے گی ان کو کوئی چیز یہاں تک کہ نصب ہوویں گے بیت المقدس میں۔
فائدہ: یہ حدیث غریب ہے حسن ہے۔

مترجم: چونکہ قیامت نہایت قریب ہے اور اشراف متوسطہ ساعت نے بدرجہ کمال روانہ پایا ہے کہ کوئی قریہ اور مصر و بدو خالی نہیں جہاں اشراف مستہرنہ ہو چکے ہوں، اور مردمانِ زماں سے فقیر و امیر و صغیر و کبیر کوئی ایسا نہیں رہا جس میں یہ اثر نہ کر چکے ہوں، لہذا کچھ تفصیل اشراف متوسطہ کی بغایت اختصار بیان کی جاتی ہے کہ اہل بصیرت کو عبرت ہو اور اہل ادراک کو خبرت مجملہ ان اشراف کے ہے: کہ کثرت عباد جہاں کی، اور قاریانِ فاسق کی، اور فخر و مباہات لوگوں کا ساتھ مساجد کے، اور فحش و فحش و قطعیت رحم و خیانت امین اور امین ہونا خائن کا نا، اور انتفاخ اہل، اور کثرت باران اور قلت نبات، اور کثرت قراء یعنی عباد و قلت فقہاء، و کثرت امراء و قلت امناء، اور باقی رہنا ان لوگوں کا جو مانند سبوس جو کے ہیں یا تمر کے اور زہد کا روایت ہو جانا اور ورع کا تضحیح ہو جانا اور ہونا، فرزند کا غیظ اور باران کا قبض، اور ہونا کاذب کا صادق اور صادق کا کاذب، یعنی لوگ صادق کو کاذب جانیں و برعکس، اور پیوند کریں ابا عدو و جانب سے اور قطع کریں عزیز و اقارب سے اور سردار ہوں ہر قبیلہ کے منافق اور ہر بازار کے فاجر و فاسق اور مومن قبیلہ میں ذلیل ہونقہ سے اور تزئین محاریب و تخریب قلوب، اور مشغول ہونا مردوں کا مردوں سے، اور عورتوں کا عورتوں سے اور آبادی ویرانہ اور ویرانی آبادی اور ظہور معارف و شرب خمر اور کثرت شرط اور ہماژون اور نماژون اور کثرت اولاد و زنا کی اور فشو تجارت اور فشو قلم یعنی کثرت کتاباں، اور ظہور شہادت زور اور کتمان شہادت حق اور تحلیل شراب بہ تسمیہ بہ بنیذ و تحلیل ربا بہ تسمیہ بہ بیج و تحلیل سحت بہ تسمیہ بہ ہدیہ، اور تجارت کرنا مال زکوٰۃ میں اور مال غنیمت کا دولت ہونا اور امانت کا غنیمت ہونا اور زکوٰۃ کا تاوان ہونا اور علم سیکھنے جانا غیر دین کے لیے اور اطاعت زوجات اور حقوق امہات اور نزدیک کرنا یا دور فتنہ کا اور دور کرنا پدر شفیق کا، اور رفع اصوات مساجد میں اور اعزاز اکرام یاروں کا اور توہین اور تذلیل ماں باپ کی اور کثرت کلام دنیا کی مساجد میں اور عیم قوم ہونا اراذل کا اور سردار ہونا فاسق کا اور باہر پھرنا عورتوں کا ساتھ زینت اور زیور کے اور لعنت کرنا آخر امت کا اول امت کو، اور کثرت لبس طبلسان کے اور کثرت تاجراں

۱۔ یہ روایات سودا مام مہدی کے وقت نکلیں گے، اور صاحب روایات ان کے مددگاروں میں ہوں گے جب وہ نہیں گے کہ امام نے مکہ میں ظہور کیا وہ لوگوں کو جمع کر کے شام میں آ کر حضرت سے مل جائیں گے۔

۲۔ یعنی پہلی رات کا چاند معلوم ہو کہ دوسری یا تیسری شب کا۔

۳۔ یعنی فقط زبانی جمع خرچ رہ جائے یا حکایتیں اس کی زبانوں پر ہوں۔

۴۔ یعنی فرزند فقط والدین کے غصہ دلائے کا سبب ہو اور کسی کام کا نہ ہو۔

اور کثرت مال، اور تعظیم کیے جانا لوگوں کی بسبب مال کے اور امارت لڑکوں کی اور کثرت عورتوں کی اور جو بادشاہ کا اور کی مکیاں اور میزان کی، اور متمثل ہونا شیطان کا بصورت آدمی اور آنا کلام کرنا اور پھر جب متفرق ہو جائیں لوگ کہیں ہم نے سنا ہے ایسے شخص سے کہ پہچانتے ہیں ہم اس کی صورت اور نہیں جانتے نام اس کا۔ رواہ مسلم۔ اور نکلتا ان شیاطین کا لوگوں پر جن کو بند کیا ہے حضرت سلیمان علیہ السلام نے دریا میں اور پڑھنا ان کا قرآن کا لوگوں پر۔ رواہ مسلم۔ اور تقارب زمان اور بہتر ہونا بچہ سگ کی پرورش کا اپنی اولاد کی پرورش سے اور توقیر نہ ہونا کبیر کی۔ اور رحم نہ کیے جانا صغیر پر۔ اور زنا کرنا لوگوں کا شاہراہوں میں اور پہنچنا چڑوں کا اور ہونا دلوں کا مانند گرگوں کے، اور افضل ہونا ان لوگوں کا جو مدائن ہوں دین میں اخراجہ الحاکم والطبرانی عن ابی ذر اور ہونا فواحش کا کبار میں۔ اور ملک کا صغار میں اور علم کا رذال میں اور مدائمت کا خیار میں (احمد) اور تنقیہ کرنا موت کا خیار امت کو جیسے چتا ہے ایک تم میں کا خیار رطب کو طبق سے، اور تقاول مردم بنیان میں اور تفاخر کرنا ننگے پیر برہنہ تن چرواہوں کا بنیاد و مکان میں، اور تقویٰ امور بہنا اہل بے شعور اور تدافع اہل مساجد کا امامت کے لیے یہاں تک کہ نہ پادیں کسی کو نماز پڑھانے ان کو، اور لوٹنا اہل اسلام کا قبروں پر اور آرزو کرنا کہ کاش میں اندر ہوتا اور نہ ہونا دین کا سوا بلا کے اور قتال کرنا امت کا اپنے امام سے اور وارث دنیا ہونا بدوں کا، اور قتل کرنا بھائی کو اور کثرت و عاظ کی منابر پر اور میلان علماء کا والیان ملک پر اور تحلیل محرمات کی ان کے لیے اور برعکس، اور دینا فتوؤں کا موافق خواہش ان کی کے اور سیکھنا علم کا طلب دراہم و دنیا نیز کے لیے اور بنالینا قرآن کو آ لہ تجارت اور پڑھنا قرآن کا اجرت پر اور مقبوض ہونا علم کا اور کثرت ستقاروں لکی، اور نکاح کرنا کمینہ عورتوں سے بطبع مال اور ترک کرنا بنت عم کو اور قطع ارحام اور اخذ مال بوجہ ناجائز اور وفور قتل ناحق اور جریان شکایات مابین اہل قرابت اور گردش سائل کے اور نہ ہاتھ آنا کسی شے کا۔ رواہ ابن ابی شیبہ عن عبد اللہ۔ اور کتاب اللہ کا عار ہو جانا اور اسلام کا غریب ہو جانا اور ظہور عداوت مردم میں اور کم ہونا عمروں کا اور قلت اولاد کی اور ثمرات کی اور امین ہونا اہل تہمت کا اور متہم ہونا امین کا اور کثرت غرف اور مکانات کی اور تمکین ہونا زنان صاحبان اولاد کا۔ یعنی بسبب حقوق اولاد کے اور شاد ہونا زنان عقیقہ کا اور کثرت نفی اور حمیت اور بخل اور ہلاک اور قلت صدق کی اور کثرت دروغ کی اور اتباع ہوا کا اور حکم کرنا گمان پر اور کثرت باران اور قلت بار، اور کم ہونا علم کا اور زیادہ ہونا جہل کا اور جہر بالفحشاء اور قیام خطباء کا ساتھ کذب کے اور تسافذ جماع مردم مانند بہائم اور پر شوارع عام کے۔ چنانچہ حاکم نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ قائم نہ ہوگی قیامت جب تک کہ عورتوں سے دن کو جماع نہ کیا جائے راستوں کے بیچ میں اور انکار نہ کرے اس پر کوئی شخص افضل ان میں کا وہ ہوگا کہ کہے گا کاش کہ راہ سے ذرا الگ ہو جاتے پس یہ شخص ان میں ایسا ہوگا جیسے تم میں ابو بکر رضی اللہ عنہ و عمر رضی اللہ عنہما انتہی۔ دیلمی نے حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ قائم نہ ہوگی قیامت جب تک کہ تین چیز کم یاب نہ ہو جائیں درہم حلال کا اور علم مفید اور دوستی اللہ کے واسطے اور گراں و کم ہونا

۱۔ وہ لوگ ہیں کہ تحیت ان کی ملاقات کے وقت آپس میں اخنت کرتا ہے اشاعرہ میں کہا ہے کہ یہ فلائین نعالین سفولن میں بہت ہے اور اس زمانہ میں تو شر فاء میں بھی اس کی کثرت ہے۔ کہ جب ایک دوسرے سے ملتے ہیں بجائے سلام سب و شتم کرتے ہیں۔

صدقات کا اور خراب ہونا عمر اناث کا اور بازی کرنا مردکا امانات سے یا دین سے جیسا کہ اونٹ بازی کرتا ہے شجر سے اور حیف ائمہ اور تصدیق نجوم اور تکذیب قدر کی اور از انجملہ یہ ہے کہ نہ جائیں گے مردم جب تک کہ نہ کہیں کہ قرآن مخلوق ہے نہ خالق ولیکن کلام خدا ہے کہ اسی سے ظاہر ہوا اور اسی کی طرف عود کرے گا۔ رواہ اللاکائی و لاصہبانی عن علی رضی اللہ عنہ اور یہ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے وقت واقع ہوا اور فتنہ عظیم اس امر پر برپا ہوا اور بہت لوگ مقتول و مجبوس و مجنون ہوئے اور از انجملہ یہ ہے کہ جمع ہوں گے بیس شخص یا ان سے زیادہ اور ایک ان میں ایسا ہوگا کہ جو اللہ سے ڈرا ہو۔

اور از انجملہ یہ ہے کہ گزرے گا ایک مرد مسجد میں اور اذانہ کرے گا وہاں دور کعت، اور جماع کرنا بی بی یا لونڈی سے اس کے در میں اور مشورہ کرنا لونڈیوں سے اور حکومت عورتوں کی اور امارت نادانوں کی اور مختصر ہونا سلام کا موقت پر اور راستہ ٹھہرانا مسجدوں کو اور سجدہ نہ ہونا ان میں خالص اللہ کے واسطے اور بھیجنا لڑکوں کا بڈھوں کو بطور قاصد کے درمیان دونوں افتی کے اور پھرنا سوداگر کا دونوں افتی میں اور نہ پانا فائدہ کا، اور قائم ہونا خیار عراق کا شام میں اور شرار شام کا عراق میں اور سلامتی نہ ہونا دین کی مگر اس میں کہ بھاگے آدمی شافعی بٹا ہق اور سورخ بسورخ مانند روبہ کے کہ اپنے بچوں کو لے کر بھاگتی ہے، اور ہووے ہلاک مردم کا ماں باپ کے ہاتھ سے اگر اس کے ماں باپ ہوں ورنہ بیوی کے ہاتھ سے ورنہ عزیز و اقارب اور جار کے ہاتھ سے اور عارضیں اس کو یہ لوگ تنگی معاش پر اور تکلیف دیں ملایطاق کی یہاں تک کہ جان اپنی ہلاکت میں ڈالے۔

از انجملہ چھپتے پھرنا مؤمن کا جیسے پھرتے تھے زمان سابق میں منافق۔ رواہ ابن السنی۔ از انجملہ یہ کہ آئے گا آدمیوں پر ایک زمانہ کہ ہوگی ہمت ان کی شکم پروری اور خواہش ان کی متاع دنیا اور قبلہ ان کا عورتیں اور دین ان کا دراہم و دینار اور وہ بدترین خلق ہیں نہیں بہرہ ان کا اللہ سے۔ رواہ المسلمی عن علی رضی اللہ عنہ۔ اور از انجملہ یہ کہ آئے گا لوگوں پر ایک زمانہ کہ قتل کیے جائیں گے علماء جیسے قتل کیے جاتے ہیں کتے، سوکاش کہ علماء اس وقت تھامق کریں۔ رواہ الدیلمی وابن عساکر عن علی رضی اللہ عنہ۔ اور آئے گا لوگوں پر ایک زمانہ کہ علماء کو موت عزیز ہوگی زرسرخ سے زیادہ رواہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، عن نعیم عن ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ۔ اور بخاوے رات اور دن یہاں تک کہ پرانا ہو جائے لوگوں کے سینوں میں جیسا کہ پرانا ہو جاتا ہے کپڑا اور ماسوائی قرآن اعجب ہوگا ان کی طرف اور بالکل طمع ہوگی ان کے دلوں میں کہ نہ ملے گا اس سے خوف اگرچہ حقوق الہیہ میں کمی کرتے ہوں، اور منتہای نفس ان کا آرزوئیں ہوں اگرچہ تجاوز ہو جائیں وہ منہیات الہی تک اور کہیں گے کہ امید رکھتے ہیں ہم اللہ سے کہ درگزر کرے گا وہ ہم کو پچائیں گے پوست گوشتوں کے گرگوں کے دلوں پر افضل ان کا وہ ہوگا کہ مداہن ہونہ امر معروف کرے اور نہ نبی عن المنکر۔ رواہ ابو نعیم عن معقل بن یسار۔ اور آئے گا لوگوں پر ایک وقت کہ پیروی نہ کیا جائے گا علیم اور شرم نہ کیا جائے گا علیم اور تو قیر نہ ہو کبیر کی اور رحم نہ ہو صغیر پر، ماریں بعض ان کے بعض کو، دل ان کے عجی اور زبان عربی نہ پچائیں معروف کو اور نہ انکار کریں منکر کا، صالحین ان کے پوشیدہ ہیں وہ بدترین خلق خدا ہیں نظر نہ کرے گا اللہ تعالیٰ ان کی طرف قیامت کے دن۔ رواہ الدیلمی عن علی رضی اللہ عنہ۔ اور جب کہ مخرّف کرو تم مسجدوں کو اور محلی کرو مصحفوں کو ہلاکی

ہے تمہاری رواہ الحکیم بن ابی الدرداء۔ اور نماز پڑھیں گے پچاس آدمی اور قبول نہ ہوگی کسی کی ایک بھی نماز۔ رواہ ابوالشیخ عن ابن مسعود۔ اور قیامت قائم نہ ہوئے جب تک کہ تقسیم نہ ہوئے میراث اور خوشی نہ ہو ساتھ غنیمت کے رواہ مسلم۔

اور تقارب اسواق اور افشای غیبت اور ظہور اہل منکر اور سوء جوار اور تعطیل سیف جہاد ہے اور اختیار دنیا بعوض دین اور سوء خلق و موت بدارنا گہان، اور ہونا عورتوں کا کاسیات عاریات کا سران کے مانند کوہان شتر بختی کے ہیں، لعنت کروان کو کہ وہ ملعونات ہیں۔ اخرجہ احمد۔ اور نکلیں گے اس امت میں وہ کہ ان کے ساتھ تازیانہ ہیں مانند دم کاؤ لے کے صبح کرتے ہیں وہ اللہ کے خط میں اور شام کرتے ہیں اس کے غضب میں۔ اخرجہ احمد۔ اور باقی نہ رہنا اسلام سے سوانام کے اور قرآن کے سوانقش کے اور تحلیہ مصمّمہ، بزر اور فرہبی ذکر امت اور خطبہ پڑھنا لڑکوں کا تیروں پر اور کثرت صفوں کی دلہائے متباغضہ اور السہ منغلغہ اور ہوائے منکاثرہ کے ساتھ حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اقتراب ساعت سے ہیں بہتر خصلتیں جب دیکھو تم لوگوں کو کہ مارتے ہیں نماز کو ضائع کرتے ہیں امانت کو کھاتے ہیں ربوا اور کہتے ہیں دروغ کو سبک جانتے ہیں خونریزی کو مشغول ہیں ساتھ بنا تمیر کے بیچتے ہیں دین کو ساتھ دنیا کے اور قطع کرتے ہیں رحم کو اور ہوا حکم ضعف اور کذب صدق اور حریر لباس اور ظاہر ہوا جور، اور بہت ہوئی طلاق اور بہت ہوا قذف اور بہت ہوئے لہام اور کم ہوئے کرام اور امیر ہوئے فاجر اور وزیر کا زب اور عرفاء ظلمہ اور قراء فقہ اور ظاہر ہوئے اثرنی اور مطلوب ہوئے بیضاء روپیہ اور دراز ہوئیں منابر اور خراب ہوئیں قلوب اور مشروب ہو شراب اور معطل ہوں حدود اور جنے لونڈی اپنے مالک کو اور پیادہ پابرہنہ تن سلطان ہوں اور شریک ہو عورت مرد کی تجارت میں اور تشبہ کریں مرد عورتوں سے اور عورتیں مردوں سے اور قسمیں کھائیں غیر اللہ کی اور گواہی دیں بدون طلب، اور نفقہ کریں برائے غیر اللہ، اور طلب کی جائے دنیا عمل آخرت سے اور لے جاویں مغنیات اور معازف اور ظلم پر فخر کریں اور حکم بیچا جائے اور قرآن کو مزامیر ٹھہرائیں پس انتظار کرو باد سرخ اور مسخ و قذف کا۔ الحدیث و فیہ آیات کثیرہ حذفہا التکرار اخرجہ ابو نعیم فی الحلیۃ اور انظار علم اور تفضیل عمل اور دوست بڑبان اور دشمنی بدل۔ رواہ ابن ابی الدنیانی کتاب العلم اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے علامات اقتراب ساعت میں استحلال کبار کا اور اکل ربوا اور اکل رشا اور تشنید بنیان اور تہاون بطلاق و استحلال معازف و نقض شہور و نقض مواثیق اور صعود جہال کا منابر پر اور پہننا مردوں کا ٹوپیوں کو یعنی بغیر عمامہ کے اور تصنیق طرقات اور رکون علماء بسوی ولایۃ اور لعب ساتھ میسر کے، اور بجانا طبل و ساز و مزامیر کا، اور اختلاف اہوا کا اور سوء اس کے اور بہت علامات ہیں کو اگر جمع کیے جائیں ایک بحر طویل درکار ہو، عاقل بصیر کو اتنا کافی ہے اور عالم خیر

۱۔ مراد اس سے یہ ہے کہ ایک دوسرے سے شکایت کریں گے قلت نفع کی۔

۲۔ مراد اس سے چوہدار ہیں کہ امراء اور حکام اور ملوک و قضاات و نواب کے دروازوں پر مقرر ہیں کہ فریادیوں اور مظلوموں کو ہانکتے ہیں اور کسی کو ان کے پاس جانے نہیں دیتے کہ اپنا عرض حال کرے۔

۳۔ مراد اس سے صفوں کا تمام نہ کرنا ہے اور قبل اتمام صفوف مقدمہ صف متاخر کا قائم کرنا ہے۔

۴۔ مسئلہ نہ بتائیں جب تک کہ کچھ روپیہ نہ لے لیں، یا حاکم فیصلہ نہ کرے جب تک رشوت نہ لے لے۔

کو اس قدر وافی غرض بہر حال ظہور منکرات و رواج سیئات و شرذعات اور فحش سیئات اور احداثِ محدثات روز بروز ترقی پاتا جاتا ہے، اور بہت کم لوگ ہیں جو ان امراض سے آگاہ ہوں اور ان سے بھی کم وہ ہیں جو ان سے نفور ہوں، اور ان سے بھی کم وہ ہیں جو ان امراض سے دور ہوں۔ غرض صلحاء اقل قلیل ہیں اور نظرِ خلاق میں اول ذلیل ہم لوگ انہی فتنوں کے ذیل میں بازار دنیا میں آئے ہیں دیکھئے آگے اللہ تعالیٰ کو کیا منظور ہے حتی المقدور بندوں کو خوف اللہ ضروری ہے۔ اور عزالت عن الخلق موجب فرح و سرور دیکھئے و خالق کون و مکان پر وہ غیب سے اس امت مظلومہ کی استمالت کب فرماتا ہے اور ظہور مہدی مقدس اور بہ نزول عیسیٰ علیہ السلام غربت اسلام کا علاج کب کرتا ہے۔ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا مِنْ رُقَقَاءِ الْمُهْدِيَّ وَاَجْعَلْنَا مِنْ خَدَمِ الْعِيسَى اَللّٰهُمَّ اَحْيِنَا مَعَهُمْ وَاَمِتْنَا مَعَهُمْ وَاَحْشُرْنَا فِي الْاٰخِرَةِ مَعَهُمْ۔ وَاَدْخِلْنَا فِي الْجَنَّةِ مَعَهُمْ اٰمِيْنَ يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ وَيَا مُجِيبَ دَعْوَةِ الْمُضْطَرِّينَ وَالصَّلٰوَةِ وَالسَّلَامُ عَلٰى خَيْرِ الْخَلَائِقِ مُحَمَّدٍ وَاٰلِهٖ اَصْحَابِهٖ وَاَجْمَعِيْنَ .



ABU UMAMAH OWAIS



(المعجم ۳۲) خوابوں کی تعبیر کے بیان میں (تحفة ۲۹)

مترجم: رؤیا اصل میں مصدر ہے بمعنی رویت کے مگر مستعمل ہو گیا ہے اس چیز کے لیے کہ دیکھی جائے خواب میں صورتوں سے، قاموس میں ہے الرؤیا مارآئنه فی منامک یعنی رؤیا وہ ہے جو کہ دیکھے تو خواب میں، اور رؤیا مقصود وہ ہمزہ ہے اور کبھی ہمزہ کو واو سے بدل کر دیتے ہیں تخفیف کے لیے اور رؤیا میں اختلاف ہے عقلاء کا بسبب ایک اشکال وارد کے اور وہ اشکال یہ ہے کہ نوم ضد ادراک ہے پس جو کوئی مرئی ہوتا ہے وہ کیا ہے اکثر متکلمین اشاعرہ سے اور معتزلہ اس طرف گئے ہیں کہ وہ خیال باطل ہے نہ حقیقت ادراک لیکن معتزلہ کہتے ہیں کہ دیکھنے کے شرائط میں مثلاً مقابلہ رائی اور مرئی میں اور خروج شعاع باصرہ سے اور توسطہ ہوائی شفاف کا مانند اس کی اور یہ سب مفقود ہیں منام میں پس سوائے خیالات فاسدہ اور اہام باطلہ کے اور کچھ نہیں۔ اور اشاعرہ کہتے ہیں چونکہ نوم ضد ادراک ہے اور جاری نہیں ہوئی عادت الہی ساتھ خلق ادراک کے قائم میں پس جو مدرک ہوتا ہے حقیقت ادراک نہیں بلکہ خیال باطل اور وہم عاقل ہے۔ اور یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ مراد بطلان سے ان کے نزدیک اتنا ہے کہ رؤیا حقیقت ادراک نہیں ہے بلکہ ایک چیز ہے مشابہ ادراک اور یہ مراد نہیں کہ رؤیا صحیح نہیں یا اعتبار اس کا کچھ نہیں۔

اس لیے کہ صحت پر رؤیا صالحہ کے اور حقیقت پر اس کے اجماع اہل حق منعقد ہے پس گویا وہ کہتے ہیں کہ رؤیا حقیقت ادراک نہیں ہے لیکن باوجود اس کے ثبوت رکھتا ہے اور اس کی تعبیر ہے اور اولیٰ یہ ہے کہ لفظ باطل رؤیا کی حق میں نہ کہیں بلکہ بجائے

اس کے محض یا صرف استعمال کریں تو اولیٰ ہے۔ اور ابواسحاق اسفرائی نے کہا ہے کہ رؤیا ادراک ہے حقیقۃً بے شبہ اس لیے کہ کچھ فرق نہیں اس چیز میں جو پاتا ہے نام نم میں اور مستقیظ یقظہ میں، ادراکات سے پس تشکیک ادراک نام نم میں مستلزم ہے وقوع شک کو ادراک مستقیظ میں اور یہ مستلزم ہے انکار بدیہی کو اور استاد مذکور بھی قائل ہے کہ نوم ضد ادراک ہے مگر کہتا ہے نوم قائم ہے بعض اجزائے انسان سے، اور ادراک قائم ہے بعض دوسرے کے ساتھ اس کے اجزاء سے اس لیے اجتماع ضدین مقام واحد میں لازم نہ آیا۔ کذا فی شرح المواقف و شرحہ اور طبیبی نے کہا ہے حقیقت رؤیا کی پیدا کرنا ہے حق تعالیٰ کا دل نام نم میں علوم و ادراکات کو جیسا کہ پیدا کرنا ہے اس کا دل یقظان میں اور وہ اللہ تعالیٰ خالق ہے علوم و ادراکات کا نہ یہ کہ یقظ موجب اس کا نہ نوم مانع اس کا خلق ان ادراکات کا نام نم میں علامت اس کی دوسرے امور ہیں کہ عارض ہوتے ہیں ثانی الحال میں جیسے کہ تعبیر اس کی ہے اور خواب مانند ابر کے ہے کہ دلیل ہے باران کی اور اس قول کی رو سے روایہ حقیقت ادراک ہے اور نوم اور ادراک میں ضدیت نہیں، اوفیر یعنی مترجم کے نزدیک یہی قول کتاب وسنت سے قریب تر معلوم ہوتا ہے۔ شرح مشکوٰۃ۔

۱۔ بَابُ: أَنْ رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النَّبُوَّةِ

اس بیان میں کہ مومن کا خواب چھالیسواں حصہ ہے نبوت کا

(۲۲۷۰) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِذَا اقْتَرَبَ الزَّمَانُ لَمْ تَكَدْ رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ تَكْدِبُ، وَأَصْدَقُهُمْ رُؤْيَا أَصْدَقُهُمْ حَدِيثًا وَرُؤْيَا الْمُسْلِمِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النَّبُوَّةِ، وَالرُّؤْيَا ثَلَاثٌ: فَالرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ بُشْرَى مِنَ اللَّهِ، وَالرُّؤْيَا مِنْ تَحْزِينِ الشَّيْطَانِ، وَالرُّؤْيَا مِمَّا يُحَدِّثُ بِهَا الرَّجُلُ نَفْسَهُ، فَإِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ مَا يَكْرَهُ فَلْيَقُمْ وَلْيَتَّقِلْ وَلَا يُحَدِّثْ بِهَا النَّاسَ - قَالَ: وَأُحِبُّ الْقَيْدَ فِي النَّوْمِ وَأَكْرَهُ الْغُلَّ. الْقَيْدُ: ثَبَاتٌ فِي الدِّينِ)) . (صحیح)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: جب قریب ہو جائے زمانہ نہ ہوئے گا خواب مومن کا جھوٹ، اور سچا خواب اس کا ہے جس کی بات سچی ہے یعنی جو صادق ہے اور خواب مسلمان کا چھالیسواں حصہ ہے نبوت کا اور خواب تین قسم ہے ایک خواب نیک کہ بشارت ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے اور دوسرا وہ خواب کہ غمگین کرتا ہے اس میں شیطان کی طرف سے اور ایک خواب حدیث نفس ہے مرد کی یعنی خیالات ہیں کہ متصور ہوتے ہیں پھر جب دیکھے کوئی خواب میں وہ چیز کہ مکر وہ رکھے تو کھڑا ہو جائے اور تھو کے اور نہ بیان کرے لوگوں سے۔ اور فرمایا: دوست رکھتا ہوں میں زنجیر کو دیکھنا خواب میں اور مکروہ جانتا ہوں طوق کو دیکھنا یعنی گلے میں اور زنجیر کی تعبیر دین پر ثابت رہنا ہے۔

فائلا: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔



(۲۲۷۱) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النَّبُوءَةِ)). (صحيح)

ترجمہ: عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا نبی ﷺ نے: خواب مؤمن کا ایک ٹکڑا ہے چھیالیس ٹکڑوں میں سے نبوت کے۔
فائدہ: اس باب میں ابو ہریرہ اور ابو رزین عقیلی اور انس اور ابوسعید اور عبداللہ بن عمر اور عوف بن مالک اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ حدیث عبادہ کی صحیح ہے۔

مترجم: قولہ: جب قریب ہو جائے زمانہ۔ اس میں تین قول میں بعض نے کہا مراد قرب ساعت ہے کہ جب قیامت قریب ہوگی خواب صحیح بہت کثرت سے ہوں گی، اور یہ پہلا قول ہے۔ اور دوسرا قول یہ ہے کہ مراد اقتراب زبان سے برابر ہونا دن اور رات کا ہے۔ چنانچہ معمر بن کا قول ہے اصدق الازمان للعبارة وقت انفتاق الانورا وادراك الثمار وحينئذ يستوى الليل والنهار۔ تیسرا قول یہ ہے کہ مراد اس سے زمانہ کا چھوٹا ہونا ہے قریب قیامت کے ہوگا کہ سال برابر ہوگا ماہ کے اور ماہ برابر ہفتہ کے اور ہفتہ برابر ایک دن کے اور دن برابر ایک گھڑی کے۔ قولہ: اور سچا خواب اس کا جس کی بات سچی الخ۔ یعنی جو شخص عادت کرے صدق کی اور بچے کذب سے اور حاصل کرے عقائد صحیحہ اور اعتقادات صادقہ اور صدق احوال و افعال و اقوال کا اس کا خواب روز بروز سچا ہوتا جاتا ہے اور بشارات غیبیہ سے اس کی تائید ہوتی جاتی ہے، اور بڑے بڑے عمدہ علوم اور پسندیدہ فہوم بذریعہ رؤیا اسے تعلیم ہوتے ہیں اور لقاء انبیاء و صلحا اور فیوض ارواح شہداء اور طرح طرح کی نعماء غیبیہ اور الاء لاریبہ اسے حاصل ہوتے ہیں کہ انبائی زمان اس کے سننے سے متحیر اور احوال دوران اس کے استماع سے ششدر ہوں۔ قولہ: اور خواب مسلمان کا چھیالیسواں حصہ ہے۔ اس میں روایات مختلف ہیں۔

چنانچہ مسلم کی روایت میں پینتالیسویں حصہ کا ذکر ہے اور ایک روایت میں جزء من سبعین جزء من النبوة مذکور ہے اربعین جزء بھی وارد ہوا ہے اور تسعہ و اربعین بھی۔ اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے ایک روایت میں خمسین بھی آیا ہے۔ اور ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت میں ستہ و عشرين۔ اور عبادہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں اربعہ و اربعین۔ قاضی عیاض سے مروی ہے کہ طبری رضی اللہ عنہ نے کہا ہے کہ یہ اختلاف ہوتا ہے بسبب اختلاف رائی کے کہ مؤمن صالح کا رؤیا چھیالیسواں جزء ہے اور مؤمن فاسق کا ستر اجزاء کا ایک جزء۔ اور بعض نے کہا ہے کہ جس کی تعبیر خفی ہو وہ ستر (۷۰) اجزاء کا ایک جزء ہے۔ اور جس کی تعبیر جلی ہو وہ چھیالیسواں جزء ہے۔ خطابی نے کہا ہے کہ بعض علماء نے فرمایا کہ ایام وحی کے رسول اللہ ﷺ پر تیس برس ہیں دس برس مدینہ میں اور تیرہ برس مکہ میں اور اس سے قبل چھ مہینے خواب صالح میں آپ ﷺ کو وحی ہوتی تھی اور چھ مہینے چھیالیسواں حصہ ہیں تیس برس کا۔ پس اس حدیث میں اشارہ اس کی طرف ہے۔ اور بعض نے اس پر یہ اعتراض کیا ہے کہ مدت رؤیا صالح کی نقل سے ثابت نہیں اور بصورت ثبوت بھی بعد اس کے بہت سے خواب آنحضرت ﷺ نے دیکھے ہیں پھر ان خوابوں کی مدت اگر ملائی جائے تو چھ مہینے سے زیادہ ہوں گے اور

نسبت متغیر ہو جائے گی مگر مازری نے اس کا جواب دیا ہے کہ یہ اعتراض باطل ہے اس لیے کہ بعد وحی کے خواب چونکہ بار سال ملک ہوئے ہیں وہ وحی میں داخل ہیں۔ اور بعض نے کہا چونکہ خواب میں اکثر اخبار بالغیب بھی ہوتا ہے اس لیے آپ نے اسے جزو نبوت فرمایا ہے۔ خطابی نے کہا یہ حدیث موکد ہے امر رویا کی، اور محقق ہے اس کی، منزلت کی اور کہا جزو نبوت ہونا رویا کا انبیاء کے حق میں ہے یعنی انہیں کے خواب جزو نبوت ہیں نہ ان کے غیر کے اس لیے کہ انبیاء پر وحی بھیجی جاتی ہے خواب میں جیسا کہ جاگنے میں۔ اور خطابی نے کہا بعض علماء کا قول ہے کہ مراد حدیث سے یہ ہے کہ رویا آتے ہیں موافقت پر نبوت کے اس لیے کہ وہ ایک جزو باقی ہے نبوت کا یعنی قیامت تک اور مترجم کے نزدیک یہی قول صحیح تر ہے اور مؤید ہیں اس کی بہت حدیثیں یعنی تخصیص رویا انبیاء کی جزء نبوت ہونے میں خوب نہیں۔ (واللہ اعلم نووی)۔

قولہ: جب دیکھے خواب میں کوئی چیز مکروہ الخ۔ نووی رحمہ اللہ نے کہا ہے کہ مناسب ہے کہ جمع کرے سب روایتوں کو یعنی جب کچھ مکروہ دیکھے تو تھو کے بائیں طرف تین بار اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم من شرہا پڑھتا جائے اور کروٹ بدل لیوے اور اٹھ کر دو رکعت پڑھ لے، پھر جس نے ایسا کیا اس نے سب روایتوں پر عمل کیا جو اس باب میں وارد ہوئی ہیں۔ اور اگر اقتصار کیا بعض پر تو بھی دفع ضرر کو کافی ہے جیسا کہ مصرح ہے حدیثوں میں۔ اتھلی۔ قولہ: اور نہ بیان کرے لوگوں سے، اس لیے کہ شاید اگر تعبیر دی اس کی کسی دشمن نے خراب تو واقع ہوگی اس لیے کہ کہا گیا ہے کہ رویا بمنزلہ جائز کے ہے جب تعبیر دی گئی اس کی اتر آیا اور اگر تعبیر نہ دی گئی اڑ گیا۔

قولہ: دوست رکھتا ہوں میں زنجیر کو الخ اس لیے کہ زنجیریں پیروں میں ہوتی ہیں اور اشارہ ہے اس میں معاصی اور شرور اور انواع باطل سے باز رہنے کا اور طوق کا محل گردن ہے اور وہ زنجیر ہے اہل نار کا چنانچہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے ﴿إِنَّا جَعَلْنَا فِيْهِ أَغْلَالًا﴾ اور فرمایا ﴿إِذَا الْأَغْلَالُ فِیْهِ أَعْنَقَتْهُمْ﴾ اور اہل تعبیر نے اس میں ایک تفصیل کی ہے اور وہ یہ کہ جب دیکھے کوئی شخص زنجیر اپنے میں اور وہ مسجد میں ہے یا کسی مشہد خیر میں یا کسی اور اچھی حالت میں پس وہ دلیل ہے اثبات کی اس کی حالت مذکورہ پر، اور اسی طرح اگر دیکھے اسے صاحب ولایت تو وہ دلیل ہے اس کے اثبات ولایت پر، اور اگر دیکھے مریض و مسجون و مسافر و مکروب وغیرہ تو دلیل ہے اس کے ثبات پر ان حالتوں میں اور کہا ہے کہ اگر مخلوق ہو جائے اس کے ساتھ کوئی اور مکروہ بھی، مثلاً: زنجیر کے ساتھ طوق بھی دیکھا تو تعبیر ہے زیادہ مکروہ کی اس لیے کہ وہ صفت ہے معذبین کی اور طوق اگر گردن میں ہے مذموم ہے اور اگر ہاتھ میں ہے تعبیر اس کی کف عن الشر ہے اور کبھی دلالت اس کی بخل پر بھی ہے اور کبھی منع پر ان فعلوں کے جس کی نیت کی ہے (نووی) فقیر کہتا ہے دونوں ہاتھوں کو اپنے مغلول دیکھنا گردن میں اشارہ ہے بخل کی طرف چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ﴿وَلَا تَجْعَلْ يَدَكَ مَغْلُولَةً إِلَىٰ عُنُقِكَ﴾ الایۃ۔ اشارہ ہے ذہاب خیر و برکت کی طرف چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ﴿عُلْتُ أَيْدِيْهُمْ﴾ اور اگر کسی ظالم کو خواب میں مغلول دیکھے اشارہ ہے مواخذہ الہی کی طرف۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ﴿خُذُوْهُ فَعْلُوْهُ﴾



۲۔ بَابُ : ذَهَبَتِ النُّبُوَّةُ وَبَقِيَتِ الْمُبَشِّرَاتُ

نبوت چلی گئی اور بشارتیں باقی ہیں

(۲۲۷۲) حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((إِنَّ الرِّسَالَةَ وَالنُّبُوَّةَ قَدْ انْقَطَعَتْ فَلَا رَسُولَ بَعْدِي وَلَا نَبِيٍّ)) قَالَ : فَشَقَّ ذَلِكَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ : ((لَكِنَّ الْمُبَشِّرَاتِ)) فَقَالُوا : يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا الْمُبَشِّرَاتُ ؟ قَالَ : ((رُؤْيَا الْمُسْلِمِ وَهِيَ جُزْءٌ مِّنْ أَجْزَاءِ النُّبُوَّةِ)) . (صحيح الاسناد)

آنس بن مالک کہا کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ رسالت اور نبوت تمام ہو گئی پس اب کوئی رسول نہیں میرے بعد اور نہ کوئی نبی۔ کہا راوی نے: پس گراں ہوئی لوگوں پر یہ بات تب فرمایا آپ ﷺ نے: لیکن بشارت باقی ہیں عرض کی لوگوں نے یا رسول اللہ ﷺ بشارت کیا چیز ہے فرمایا آپ ﷺ نے خواب مسلمان کا اور یہ ایک ٹکڑا ہے نبوت کے ٹکڑوں سے۔

فائدہ: اس باب میں ابو ہریرہ اور حذیفہ بن اسید اور ابن عباس اور ام کرزہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے غریب ہے اس سند سے یعنی مختار بن قفل کی روایت سے۔



۳۔ بَابُ : قَوْلُهُ تَعَالَى ﴿لَهُمُ الْبُشْرَىٰ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا﴾

اللہ تعالیٰ کا فرمان ”ان کے لیے خوشخبری ہے دنیا کی زندگی میں“

(۲۲۷۳) عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَّارٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ مِصْرَ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : ﴿لَهُمُ الْبُشْرَىٰ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا﴾ [يونس : ۶۴] فَقَالَ : مَا سَأَلَنِي عَنْهَا أَحَدٌ غَيْرُكَ إِلَّا رَجُلٌ وَاحِدٌ مُنْذُ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ : سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ : ((مَا سَأَلَنِي عَنْهَا أَحَدٌ غَيْرُكَ مُنْذُ أَنْزَلْتُ : هِيَ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ يَرَاهَا الْمُسْلِمُ أَوْ تَرَى لَهُ)) .

(صحيح - الصحيحه : ۱۷۸۶)

ترجمہ: روایت ہے عطاء بن یسار سے وہ روایت کرتے ہیں ایک مرد سے اہل مصر کے کہا اس مرد نے پوچھا میں نے ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے معنی اس قول اللہ تعالیٰ عزوجل کے ﴿لَهُمُ الْبُشْرَىٰ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا﴾ سو فرمایا ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے: نہیں پوچھا مجھ سے کسی نے سوا تیرے مگر ایک شخص نے جب سے کہ پوچھ رکھا ہے میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا میں نے رسول اللہ ﷺ سے سو فرمایا آپ ﷺ نے نہیں پوچھا مجھ سے کسی نے جب سے اتری یہ آیت سوا تیرے مراد بشریٰ سے اس آیت میں

خواب نیک ہے کہ دیکھتا ہے اس کو مسلمان یا فرمایا دکھایا جاتا ہے اس کو یعنی من جانب اللہ۔

خاتلہ : اس باب میں عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔

مترجم : بشری قرآن عظیم الشان میں چندرہ جگہ آیا ہے اور منجملہ اس کے یہ آیت ہے کہ گیارہویں پارے کے بارہویں رکوع میں واقع ہے ﴿لَهُمُ الْبُشْرَىٰ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ﴾ اور اختلاف کیا ہے مفسرین نے بشری میں کہ مراد اس سے کیا ہے پس ایک قول تو وہی جو اوپر گزرا ہے اور عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے بھی یہی مروی ہے یعنی وہ خواب صالح سے اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی ایک روایت میں آیا ہے۔ اور دوسرا قول یہ ہے کہ مراد اس سے ثناء حسن ہے دنیا میں اور جنت ہے آخرت میں۔ چنانچہ ابوذر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ پوچھا انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ آدمی عمل کرتا ہے اپنے نفس کے لیے اور لوگ دوست رکھتے ہیں اس کو فرمایا آپ ﷺ نے: ((تلك عاجل بشرى المؤمن)) یعنی یہ دنیا میں بشری ہے مؤمن کا۔ اور زہری اور قتادہ سے مروی ہے کہ مراد اس سے نزول ملائکہ ہے ساتھ بشارت کے اللہ تعالیٰ کی طرف موت کے قریب چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ﴿تَنْزِيلُ عَلَيْهِمُ الْمَلَائِكَةُ أَنْ لَا تَخَافُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَأَبْشِرُوا بِالْجَنَّةِ الَّتِي كُنتُمْ تُوعَدُونَ﴾ اور عطاء رضی اللہ عنہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ بشری دنیوی سے مراد ہے آنا فرشتوں کا قریب قرب موت کے بشارت کے ساتھ اور آخرت میں بعد خروج نفس مؤمن کے کہ لے چڑھتے ہیں اسے اللہ تعالیٰ کی طرف اور بشارت دیتے ہیں اسے رضوان الہی کی غرض یہ تیسرا قول ہے اور چوتھا حسن بصری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ مراد اس سے وہ بشارتیں ہیں جو اللہ تعالیٰ نے مومنوں کے لیے اپنی کتاب کریم میں فرمائی ہیں ثواب عظیم سے اور انواع نعیم سے جیسا ان آیتوں میں ﴿وَبَشِّرِ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِينَ وَأَبْشِرُوا بِالْجَنَّةِ الَّتِي كُنتُمْ تُوعَدُونَ﴾ (بغوی) فقیر کہتا ہے کہ قولین اولین مؤید بالحدیث ہیں پس وہی اولیٰ ہیں قبول کے لیے اگرچہ قولین آخرین میں بھی استدلال کتاب اللہ سے موجود ہے۔



(۲۲۷۴) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ : قَالَ ((أَصْدَقُ الرُّؤْيَا بِالْأَسْحَارِ)) .

(ضعیف - الضعیفہ : ۱۷۳۲) اس کی سند عبداللہ ابن لہیعہ و زجاج عن ابی الہیثم کی وجہ سے ضعیف ہے۔

ترجمہ : روایت ہے ابو سعید رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: سب سے زیادہ سچے وہ خواب ہیں جو سحر کے وقت دیکھے جائیں۔

مترجم : سحر چھٹا حصہ اخیر ہے رات کا اور وہ وقت ہے نزول برکات کا اور قبول اذعیات، اور ہوتا ہے اس وقت باری تعالیٰ شانہ آسمان اول پر، اور رجوع ہے تمام عالم قدس اور عالم ملکوت عالم شہادت کی طرف، اور نورانی ہوتے ہیں اس وقت دل اور نکلتی ہیں اس وقت دعائیں صالحین کی، اور مشغول عبادت ہوتے ہیں اس وقت تخلصین بے ریا صاحبان اخلاص بندگان باوفا، پس ایسی تاثیر ہے اس وقت میں کہ اثر کر جاتی ہے ناغین میں یعنی وہ صداقت ہے خوابوں کی پس جو فائدہ حاصل ہوگا اس وقت میں بیداروں کو کہ وہ کب تحریر میں آ سکتا ہے۔

(۲۲۷۵) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ : سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْ قَوْلِهِ تَعَالَى : ﴿ لَّهُمُ الْبُشْرَى فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ﴾ [يونس: ۶۴] قَالَ : ((هِيَ الرُّوْيَا الصَّالِحَةُ يَرَاهَا الْمُؤْمِنُ أَوْ تُرَى لَهُ)) .

(صحیح - سلسلہ الاحادیث الصحیحة : ۱۷۸۶)

ترجمہ: روایت ہے عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے کہ پوچھی میں نے رسول اللہ ﷺ سے مراد آیہ ﴿ لَّهُمُ الْبُشْرَى ﴾ کی فرمایا آپ ﷺ نے: وہ خواب صالح ہے کہ دیکھتا ہے اسے مومن یا دکھایا جاتا ہے اسے اللہ کی طرف سے۔
فائدہ: عرب نے اپنی روایت میں حدیثا یحییٰ کہا یعنی بجائے عن یحییٰ کے۔



۴۔ **بَابُ : مَا جَاءَ فِي قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ ((مَنْ رَأَى فِي الْمَنَامِ فَقَدْ رَأَى))**

نبی ﷺ کے اس قول کے بیان میں کہ جس نے خواب میں مجھے دیکھا

بے شک اس نے مجھے ہی دیکھا

(۲۲۷۶) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : ((مَنْ رَأَى فِي الْمَنَامِ فَقَدْ رَأَى فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَتَمَثَّلُ بِي)) .

(صحیح) الروض النضر (۹۹۵) سلسلہ الأحادیث الصحیحة (۲۷۲۹) مختصر الشمائل المحمدية (۳۴۳)

ترجمہ: روایت ہے عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جس نے مجھ کو دیکھا خواب میں، سو بے شک مجھ کو دیکھا اس لیے کہ شیطان تمہیں نہیں ہوتا میری صورت کے ساتھ۔

فائدہ: اس باب میں ابو ہریرہ اور ابو قتادہ اور ابن عباس اور ابوسعید اور جابر اور انس اور ابو مالک اشجعی رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں۔ اور ابوبکرہ رضی اللہ عنہ اور ابو جحیفہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: الفاظ حدیث کے کئی طرح مروی ہیں چنانچہ ایک روایت میں: مَنْ رَأَى فِي الْمَنَامِ فَقَدْ رَأَى، اور ایک روایت میں: لَا يَنْبَغِي لِلشَّيْطَانِ أَنْ يَتَمَثَّلَ فِي صُورَتِي، ہے اور مَنْ رَأَى فَقَدْ رَأَى الْحَقَّ، اور: مَنْ رَأَى فِي الْمَنَامِ فَسَيَرَانِي فِي الْيَقَظَةِ أَوْ كَأَنَّمَا رَأَى فِي الْيَقَظَةِ. اور اختلاف کیا ہے علماء نے کہ فقد رانی سے کیا مراد ہے بعض نے کہا مراد اس سے یہ ہے کہ جس نے مجھے دیکھا اس نے سچ دیکھا اور وہ خواب اس کا اغواٹ احلام سے نہیں اور نہ شبہات شیطانیہ سے مؤید ہے اس معنی کی روایت فقہ رای الحق کہ مراد اس سے رویت صحیحہ ہے اور کبھی دیکھتا ہے دیکھنے والا ان کی صفت کے خلاف اور حلیہ مبارک کے مخالف اور اس میں کچھ اشکال نہیں اس لیے کہ ذات مقدس ان کی مرئی ہے اور صفات متخلیہ غیر مرئی اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ بعض صور

خوابوں کی تعبیر کے بیان میں

جلد دوم

متخلیہ کو گمان کرتا ہے کہ میں نے دیکھا ہے حالانکہ اس نے دیکھا نہیں ہوتا اور اسی طرح کچھ اشکال نہیں اس میں کہ وقت واحد میں دیکھا دو شخصوں نے اپنی جگہوں میں اور ایک مشرق میں ہے اور دوسرا مغرب میں اس لیے کہ خواب فقط ادراک ہے اور شرط نہیں اس میں تصدیق البصاری اور نہ قرب مسافت کا اور نہ مدفون ہونا مرنے کا زمین میں اور نہ ظہر زمین پر ہونا فقط کافی ہے۔ اور اک صحیح واقعی کے لیے وجود جسم مبارک کا اور موجود ہونا جسم مبارک کا فنا سے محفوظ ہونا اس کا احادیث صحیحہ سے ثابت ہے۔ اور اگر دیکھا کسی نے کہ آپ نے حکم کیا کسی کے قتل کا کہ حرام ہے اس کا قتل پس دیکھنا اس کا ذات مقدس کو صحیح ہے اور وہ فرمان تخیل اس کا ہے اور تصور ہے رائی کا۔ نہ مرنے کا اور قاضی نے کہا احتمال ہے کہ فقد رانی اور فقد رای الحق سے یہ مراد ہو کہ شیطان متمثل نہیں ہوتا میری صورت میں یعنی جب کہ دیکھا آپ کو اس صفت پر جو معروف تھی آپ کی حیوۃ مبارک میں پھر اگر اس کے خلاف دیکھا تو رویا تاویل ہوا۔ نہ رویا حقیقی مگر یہ قول قاضی کا ضعیف ہے۔ صحیح یہی ہے کہ رویت آپ کی بہر حال حقیقی ہے خواہ صفت معروفہ پر دیکھیں یا اور طرح پر جیسا کہ ذکر کیا مازری نے کہا قاضی نے کہ قول ہے بعض علماء کا کہ خاص کیا اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کو اس فضیلت سے کہ رویت آپ ﷺ کی صحیح اور صدق ہے اور رو کا شیطان کو کہ متصور ہو آپ ﷺ کی صورت میں تاکہ جھوٹ نہ باندھ سکے آپ ﷺ پر خواب میں بھی جیسے کہ خرق عادت ہے انبیاء کے واسطے کہ معجزہ کے لیے اور جیسا کہ محال کیا متصور ہونا شیطان کا ان کی صورت میں بیداری میں اور اگر واقع ہوتا یہ امر تو مشتبہ ہوتا حق ساتھ باطل کے اور وثوق نہ ہوتا انبیاء کے فرمودوں کا، پس روک دیا اللہ تعالیٰ نے نزیغ شیطان کو اور دوسوسہ اور القاء اور کید اس کے کو اور کہا قاضی نے اتفاق کیا ہے علماء نے جو رویت الہی پر اور صحت پر اس کے خواب میں اگرچہ بندہ دیکھے اس صفت پر کہ جو اس کے حال کے لائق نہیں صفات اجسام سے اس لیے کہ یہ مرنے کی غیر ذات الہی ہے اور جائز نہیں اللہ تعالیٰ پر تجسیم غرض جو کچھ کہ مرنے ہے وہ تجلیات الہیہ ہے نہ ذات الہیہ اور وہ قادر ہے کہ جس طرح پر چاہے تجلی فرمادے، اور جس صورت میں چاہے متجلی ہو۔ ابن باقلانی نے کہا ہے کہ رویت الہی خواب میں خواطر قلبیہ ہیں یا دلالات ہیں رائی کو امور ماسکان او یکون کی طرف مانند سائر مریات کی۔ اتنی۔ اور قول آنحضرت ﷺ کا: من رانی فی المنام فسیرانی فی البقطة۔ اس میں تین قول ہیں:

اول یہ کہ مراد اس سے آپ کے ہم عصر لوگ ہیں گویا آپ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے میری طرف ہجرت نہ کی اور مجھے خواب میں دیکھا عنقریب وہ موافق ہجرت کے ہوگا اور عالم بیداری میں مجھے دیکھے گا۔ دوسرا قول یہ ہے کہ تصدیق اس خواب کی آخرت میں ہوگی کہ وہاں سب لوگ آپ کو دیکھیں گے۔ تیسرا قول یہ ہے کہ جس نے آپ کو یہاں خواب میں دیکھا اس کو آخرت میں ایک رویت خاص ہوگی اور قرب و اختصاص بہ نسبت سائر ناس کے زیادہ ہوگا اور دولت شفاعت سے بھی فیض یاب ہوگا۔ (نودی)



۵۔ بَابُ : إِذَا رَأَى فِي الْمَنَامِ مَا يَكْرَهُ مَا يَصْنَعُ

اس بیان میں کہ اگر خواب میں کوئی مکروہ (بری) چیز دیکھے تو کیا کرے

(۲۲۷۷) عَنْ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ : ((الرُّؤْيَا مِنَ اللَّهِ وَالْحُلُمُ مِنَ الشَّيْطَانِ، فَإِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ شَيْئًا يَكْرَهُهُ فَلْيَنْفُتْ عَنْ يَسَارِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، وَلْيَسْتَعِذْ بِاللَّهِ مِنْ شَرِّهَا، فَإِنَّهَا لَا تَضُرُّهُ)). (صحیح)

ترجمہ: روایت ہے ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اچھا خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور برا خواب شیطان کی طرف سے پھر جب دیکھے کوئی تم میں کا کسی ایسی چیز کو کہ بری لگے اس کو تو تھو کے اپنی بائیں طرف تین بار اور پناہ مانگے اللہ تعالیٰ سے اس خواب کے شر سے پس وہ ضرر نہیں کرے گا اس کو۔

فائدہ: اس باب میں عبد اللہ بن عمر اور ابوسعید اور جابر اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: کچھ بیان اس کا ابھی اوپر گزرا اور خاص کیا آپ نے بائیں طرف کو کہ جانب ہے شیطان کے آنے کی اور نجاسات کی اور منسوب کیا خواب بد کو شیطان کی طرف منسوب کرنا مسببات کا اسباب کی طرف اور منسوب کیا خواب نیک کو باری تعالیٰ کی طرف تادباً حالانکہ خلق ادراک کا دونوں قسم کے خوابوں میں باری تعالیٰ شانہ کی طرف سے ہے بلا شرکت احد کے وہو الحق الصریح۔



۶۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي تَعْبِيرِ الرُّؤْيَا

خواب کی تعبیر کے بیان میں

(۲۲۷۸) عَنْ أَبِي رَزِينٍ الْعُقَيْلِيِّ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِنْ أَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النَّبُوءَةِ، وَهِيَ عَلَى رَجُلٍ طَائِرٌ مَا لَمْ يُحَدِّثْ بِهَا، فَإِذَا تَحَدَّثَ بِهَا سَقَطَتْ)) قَالَ : وَأَحْسَبُهُ قَالَ : ((وَلَا تَحَدَّثُ بِهَا إِلَّا لَيِّبًا أَوْ حَبِيًّا)).

(صحیح - سلسلة الأحاديث الصحيحة : ۱۲۰ - المشكاة : ۴۶۲۲ - التحقیق الثانی)

ترجمہ: روایت ہے ابورزین سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: خواب مؤمن کا ایک ٹکڑا ہے چالیس ٹکڑوں میں سے نبوت کے اور یہ مرد پرایسا ہے جیسے کہ کسی کے سر پر چڑیا ہو جب تک کہ بیان نہیں کیا اس کو پھر جب بیان کر دیا اس کو گر پڑی۔ کہا راوی نے اور گمان کرتا ہوں میں کہ یہ بھی فرمایا آپ ﷺ نے کہ مت بیان کر خواب کو مگر کسی عقلمند سے یا کسی دوست سے۔



(۲۲۷۹) عَنْ أَبِي زَرْبٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((رُؤْيَا الْمُسْلِمِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النَّبُوءَةِ وَهِيَ عَلَى رَجُلٍ طَائِرٌ مَا لَمْ يُحَدِّثْ بِهَا وَإِذَا حَدَّثَ بِهَا وَقَعَتْ)) . (صحیح - انظر ما قبله)

ترجمہ: روایت ہے ابو زربین سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: خواب مسلمان کا ایک ٹکڑا ہے چھیالیس ٹکڑوں میں سے نبوت کے اور وہ مرد پر بمنزلہ ایک پرندہ کی ہے جب تک کہ بیان نہ کرے، اور جب کہ بیان کیا وہ گر پڑا یعنی واقع ہوئی جو تعبیر اس کی ہے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور ابو زربین عقیلی کا نام لقیط بن عامر ہے۔ اور روایت کی حماد بن سلمہ نے یعلیٰ بن عطاء سے۔ اور کہا روایت ہے کعب بن حدس سے۔ اور کہا شعبہ ابو عوانہ اور مشیم نے یعلیٰ بن عطاء سے انہوں نے کعب بن حدس سے اور یہ صحیح تر ہے۔

مترجم: خواب بمنزلہ ایک پرندہ کے ہے یہ کنایہ ہے عدم استقرار سے یعنی ساقط ہے اور قرار پانے والا نہیں جب تک کہ دل میں پوشیدہ ہے اور زبان پر نہیں آیا اس کا اعتبار نہیں اور وقوع نہیں پاتا جب اسے زبان پر لایا اور غیر سے ذکر کیا اس نے تعبیر دی واقع ہوا، پس اسے کسی سے کہنا نہ چاہیے اور یہ اس خواب کا حکم ہے کہ جس کے وقوع سے آدمی ڈرتا ہے اور متضمن ہے وہ کسی شرکاء اور باقی رہا خواب نیک اس کو بھی دشمن اور بدخواہ اور سفیہ اور بے شعور سے نہ کہنا چاہیے کہ وہ الٹی تعبیر دے گا کہ موجب حزن ہوگا بلکہ خیر خواہ آدمی علم فہمیدہ آدمی سے ذکر کرنا چاہیے کہ وہ تعبیر نیک دے اور طبیعت اس سے محفوظ ہو۔



۷۔ بَابُ : فِي تَأْوِيلِ الرُّؤْيَا مِنْهَا وَمَا يُكْرَهُ

خواب کی تعبیر اور نا پسندیدہ خواب کے بیان میں -

(۲۲۸۰) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((الرُّؤْيَا ثَلَاثٌ : فَرُؤْيَا حَقٌّ وَرُؤْيَا يُحَدِّثُ الرَّجُلَ بِهَا نَفْسَهُ وَرُؤْيَا تَحْزِينٌ مِنَ الشَّيْطَانِ ، فَمَنْ رَأَى مَا يَكْرَهُ فَلْيَقُمْ فَلْيُصَلِّ)) وَكَانَ يَقُولُ : ((يُعْجِبُنِي الْقَيْدُ وَأَكْرَهُ الْفُلَّ ، الْقَيْدُ ثَبَاتٌ فِي الدِّينِ)) وَكَانَ يَقُولُ : ((مَنْ رَأَى فَانِيًّا أَنَا هُوَ ؛ فَإِنَّهُ لَيْسَ لِلشَّيْطَانِ أَنْ يَتَمَثَّلَ بِي)) وَكَانَ يَقُولُ : ((لَا تَقْصُ الرُّؤْيَا إِلَّا عَلَى عَالِمٍ أَوْ نَاصِحٍ)) .

(صحیح - سلسلة الاحاديث الصحيحة : ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۳۴۱ - الروض النضير : ۱۱۶۲)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: خواب تین ہیں: ایک سچا خواب، ایک وہ کہ خیال کرتا ہے آدمی اپنے دل میں، اور ایک غم دلانا ہے شیطان کا، پھر جس نے دیکھا ایسا خواب کہ برا جانتا ہے اسے تو اٹھے اور نماز پڑھے۔ اور فرماتے تھے پسند آتا ہے مجھے زنجیر کا خواب میں دیکھنا اور برا لگتا ہے مجھے طوق کا دیکھنا اس لیے کہ زنجیر کی تعبیر ثبات فی الدین ہے۔ اور فرماتے تھے جس نے مجھ کو دیکھا پس میں ہی ہوں وہ اس لیے کہ شیطان کی یہ مجال نہیں کہ میری صورت بنے۔ اور فرماتے تھے مت بیان کر خواب کو مگر عالم ہے یا ناصح سے۔

فائل: اس باب میں انس رضی اللہ عنہ اور ابو بکرہ رضی اللہ عنہ اور ام علاء رضی اللہ عنہا اور ابن عمر رضی اللہ عنہما اور عائشہ رضی اللہ عنہا اور ابو سعید رضی اللہ عنہ اور جابر رضی اللہ عنہ اور ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ اور ابن عباس اور عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے۔
مترجم: تفصیل ان سب کی اوپر گزری۔



۸۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الَّذِي يَكْذِبُ فِي حُلْمِهِ

جھوٹا خواب بیان کرنے کی مذمت میں

(۲۲۸۱) عَنْ عَلِيٍّ قَالَ : أَرَاهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : ((مَنْ كَذَبَ فِي حُلْمِهِ كُلَّفَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَقْدَ شَعِيرَةٍ)) . (صحیح - سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ : ۲۳۵۹)

ترجمہ: روایت ہے علی رضی اللہ عنہ سے کہہ رادوی نے گمان کرتا ہوں میں کہ روایت کی انہوں نے نبی ﷺ سے کہ فرمایا آپ ﷺ نے: کہ جس نے جھوٹ باندھا اپنی خواب کا مضمون حکم دیا جائے گا اس کو قیامت کے دن کہ دو جو میں گرہ لگا دے۔

فائل: روایت کی قتبہ نے انہوں نے ابوعوانہ سے انہوں نے عبدالاعلیٰ سے انہوں نے ابوعبدالرحمن سلمیٰ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس کی۔ اس باب میں ابن عباس رضی اللہ عنہما اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور ابو شریح اور واثلہ بن اسقع سے بھی روایت ہے۔ اور یہ صحیح تر ہے پہلی حدیث سے۔



(۲۲۸۲) عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ .
ترجمہ: روایت ہے علی رضی اللہ عنہ سے انہوں نے روایت کیا نبی ﷺ سے مانند اس کی۔



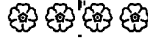
(۲۲۸۳) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((مَنْ تَحَلَّمَ كَاذِبًا كُلَّفَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَنْ يَعْقِدَ بَيْنَ شَعِيرَتَيْنِ وَلَنْ يَعْقِدَ بَيْنَهُمَا)) . (صحیح) سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ (۲۳۵۹)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جس نے جھوٹا خواب بیان کیا حکم کیا جائے گا قیامت کے دن کہ گرہ لگائے دو جو میں اور گرہ نہ لگا سکے گا کبھی وہ ان میں۔

فائل: یہ حدیث صحیح ہے۔

مترجم: چونکہ خواب محل ہے اخبار غیبیہ کا اور خصوصاً خواب صالح ایک شعبہ ہے نبوت کا پس جھوٹ باندھنا اس میں گویا شعبہ ہے دعویٰ کا ذبہ نبوت کا، یہی سبب ہے اس میں وعید وارد ہونے کا۔ اتنی۔ اور بعضوں نے کہا سبب وعید شدید کا یہ ہے کہ روایا کا ذبہ میں

جھوٹ باندھا ہے اللہ تعالیٰ پر اور خصیص شاعر کے گرہ لگانے کے لیے اس واسطے کہ مادہ اس کا اور شعور کا قریب قریب ہے گویا اشارہ ہے کہ یہ تیری بے شعوری کی سزا ہے کہ عقد شاعر گلے پڑا۔



۹۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي رُؤْيَا النَّبِيِّ ﷺ اللَّبَنَ وَالْقُمَصَ

نبی ﷺ کا خواب میں دودھ اور قمیص دیکھنے کے بیان میں

(۲۲۸۴) عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ : ((بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ إِذْ أَتَيْتُ بِقَدَحٍ لَبَنٍ فَشَرِبْتُ مِنْهُ ثُمَّ أُعْطِيتُ فَضْلِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ)) قَالُوا : فَمَا أَوْلَتْهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ؟ قَالَ : الْعِلْمُ .

(صحیح) (التعلیقات الحسان : ۶۸۱۵، ۶۸۳۹)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا انہوں نے سنا ہے میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہہ فرماتے تھے اس حال میں کہ میں سوتا تھا کہ لایا گیا میرے پاس ایک پیالہ دودھ کا، سو پیا میں نے پھر دیا بچا ہوا اپنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما کو لوگوں نے پوچھا کہ کیا تعبیر فرمائی آپ نے اس کی یا رسول اللہ ﷺ آپ ﷺ نے فرمایا: تعبیر کی اس کی میں نے علم۔

فائدہ: اس باب میں ابو ہریرہ اور ابو بکرہ اور ابن عباس اور عبد اللہ بن سلام اور خزیمہ اور طفیل بن سنجہ اور سمرہ اور ابو امامہ اور جابر رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما کی صحیح ہے۔

مترجم: اس حدیث میں معلوم ہوا کہ دودھ کی تعبیر علم ہے اور اسی طرح داخل ہے اس میں ہر خیر و برکت و نیکی و صلاح اور خوبی دنیا و آخرت اور ترقی دین اور بہبودی داریں۔ اور اہل بقر کی تعبیر مال و خصب و غنا ہے اگر اسے لیتے ہوئے دیکھے اور اگر دیکھے کہ دودھ دوبا اور پیا تو مر فقیر امیر ہوگا اور مطلق بن فطرہ اسلام ہے اور سنت ہے نبی ﷺ کی اور مال حلال اور رزق حسن، اور وہی کا دیکھنا ہم و غم ہے اور ضرر و حزن۔



(۲۲۸۵) عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ بْنِ حُنَيْفٍ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : ((بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُ النَّاسَ يُعْرَضُونَ عَلَيَّ وَعَلَيْهِمْ قُمَصٌ مِنْهَا مَا يَبْلُغُ الثُّدَى وَمِنْهَا مَا يَبْلُغُ السَّفْلَ مِنْ ذَلِكَ)) قَالَ : ((فَعَرَضَ عَلَيَّ عُمَرُ وَعَلَيْهِ قَمِيصٌ يَجْرُهُ)) قَالُوا : فَمَا أَوْلَتْهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ؟ قَالَ : ((الدِّينُ)) . (صحیح)

ترجمہ: روایت ہے ابو امامہ سے وہ روایت کرتے ہیں بعض اصحاب سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ اس درمیان میں کہ میں سو رہا تھا دیکھا میں نے آدمیوں کو کہ پیش کیے جاتے ہیں مجھ پر ان پر کرتے ہیں سو بعض ان میں سے پہنچتے ہیں چھاتی تک۔ اور بعض

اس سے نیچے یعنی ناف یا گھٹنے تک فرمایا آپ ﷺ نے: پھر جب پیش کیے گئے مجھ پر عمر تو ان پر ایک کریمہ تھا کہ کھینچتے تھے وہ اس کو یعنی زمین پر لٹکتا تھا۔ لوگوں نے پوچھا کیا تعبیر سوچی آپ نے؟ فرمایا: تعبیر اس کی دین ہے۔

فائدہ: روایت کی ہم سے عبد بن حمید نے انہوں نے یعقوب بن ابراہیم بن سعد سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے صالح بن کیسان سے انہوں نے زہری سے انہوں نے ابوامامہ سے انہوں نے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے ہم معنی اس کے اور یہ صحیح تر ہے پہلی روایت سے۔

مترجم: قمیص میں جیسا فرق تھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اور لوگوں کے وہی فرق تھا ان کے دین میں اور اور لوگوں کے دین میں یعنی تدین میں آپ اور لوگوں سے ایسے زیادہ تھے کہ جیسا لٹکتا ہو قمیص اور قمیصوں سے زیادہ تھا اور اس سے لازم نہیں آتی فضیلت آپ کی ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ پر اس لیے کہ حدیث میں تصریح نہیں اس کی اور فضیلت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی اور حدیثوں سے معلوم ہو چکی تھی اس لیے یہاں سکوت فرمایا اس سے اور اگر کوئی کہے کہ کیا مناسبت ہے قمیص کو دین سے تو کہیں گے کہ جیسا قمیص ساتر عورت ہے ویسا ہی دین ساتر عیوب و ذنوب ہے اور دین اور تقویٰ قریب سے قریب ہے اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ﴿وَلِبَاسُ التَّقْوَىٰ ذَٰلِكَ خَيْرٌ﴾ پس تقویٰ لباس فرمایا دال ہے اس پر کہ قمیص اور دین میں مناسبت ہے۔



(۲۲۸۶) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ قَالَ : وَهَذَا أَصَحُّ .

ترجمہ: روایت ہے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے انہوں نے روایت کی نبی ﷺ سے ہم معنی اس کے اور یہ صحیح تر ہے پہلی روایت سے۔



۱۰۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي رُؤْيَا النَّبِيِّ ﷺ فِي الْمِيزَانِ وَالذَّلْوِ

نبی ﷺ کا میزان اور ڈول کی تعبیر بتانے کے بیان میں

(۲۲۸۷) عَنْ أَبِي بَكْرَةَ : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ذَاتَ يَوْمٍ : ((مَنْ رَأَى مِنْكُمْ رُؤْيَا)) فَقَالَ رَجُلٌ أَنَا رَأَيْتُ كَأَنَّ مِيزَانًا نَزَلَ مِنَ السَّمَاءِ فَوَزَنْتُ أَنْتَ وَأَبُو بَكْرٍ فَرَجَحْتَ أَنْتَ بَابِي بَكْرٍ، وَوَزَنَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ فَرَجَحَ أَبُو بَكْرٍ، وَوَزَنَ عُمَرُ وَعُثْمَانُ فَرَجَحَ عُمَرُ، ثُمَّ رَفَعَ الْمِيزَانُ، فَرَأَيْنَا الْكَرَاهِيَةَ فِي وَجْهِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. (صحيح - المشكاة : ۶۰۵۷ - التحقيق الثاني)

ترجمہ: روایت ہے ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا ایک دن کسی نے دیکھا ہے تم میں سے کوئی خواب تو کہا ایک مرد نے میں نے دیکھا خواب کہ گویا ایک ترازو اتر آ رہی آسمان سے اور تولے گئے اس میں آپ ﷺ اور ابوبکر رضی اللہ عنہ سو بھاری نکلے آپ ﷺ اور پھر تولے گئے اس میں ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ اور بھاری نکلے ابوبکر رضی اللہ عنہ اور تولے گئے اس میں عمر رضی اللہ عنہ

اور عثمان رضی اللہ عنہ پس بھاری نلکے عمر رضی اللہ عنہ پھر اٹھالی گئی میزان، پھر دیکھی ہم نے کراہت چہرے میں رسول اللہ ﷺ کے یعنی اس خواب کے سننے سے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: شاید کراہیت کی وجہ یہ ہوئی کہ آپ ﷺ نے سمجھا خلافت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ہی تک ہوگی اور یہ سمجھنا بھی آپ کا موافق واقع کے ہوا یعنی وہ خلافت کہ جو باتفاق اصحاب ہوا اور مومنوں میں اختلاف نہ ہو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ہی کے زمانہ تک ہوئی حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خلافت میں اختلاف اصحاب رہا اگرچہ شرط خلافت راشدہ باجمعا ذات مقدس میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے تھے اور جس نے خلاف کیا آپ سے اس کی خطا اجتہادی تھی اور بھی دلالت کرتا ہے یہ خواب مراتب اصحاب اور فضیلت ان کی علی ترتیب الخلافت یعنی اول سب سے ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں بعد ان کے عمر رضی اللہ عنہ بعد ان کے عثمان رضی اللہ عنہ اور یہی ہے عقیدہ اہل سنت کا۔



(۲۲۸۸) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ وَرَقَةٍ، فَقَالَتْ لَهُ نَجْدِيحَةٌ: إِنَّهُ كَانَ صَدَقَكَ وَأَنَّهُ مَاتَ قَبْلَ أَنْ تَظْهَرَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أُرِيتُهُ فِي الْمَنَامِ وَعَلَيْهِ ثِيَابٌ بَيَاضٌ، وَلَوْ كَانَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ لَكَانَ عَلَيْهِ لِبَاسٌ غَيْرُ ذَلِكِ)). (ضعيف - المشكاة: ۴۶۲۳) (اس میں عثمان بن عبد الرحمن ضعیف ہے۔)

مترجم: روایت ہے ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ کہا پوچھا کسی نے رسول اللہ ﷺ سے ورقہ بن نوفل کا سوعرض کی ام المومنین خدیجہ رضی اللہ عنہا نے کہ انہوں نے تصدیق کی تھی آپ ﷺ کی رسالت کی اور انتقال کر چکے وہ قبل اس کے کہ ظاہر کریں آپ ﷺ رسالت اپنی، سو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: دکھائے گئے مجھے وہ خواب میں اور ان کے بدن پر کپڑے تھے سفید اور اگر ہوتے وہ اہل نار سے تو ہوتے ان پر اور طرح کے کپڑے سو اس کے یعنی سیاہ وغیرہ۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے۔ اور عثمان بن عبد الرحمن اہل حدیث کے نزدیک قوی نہیں۔

مترجم: ورقہ بن نوفل چچیرے بھائی تھے ام المومنین خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے اور تصدیق کی تھی انہوں نے آپ کی رسالت کی آپ ﷺ کا حال سن کر اور کہا تھا وہ فرشتہ جہنم ہارے پاس آتا ہے وہ قاموس اکبر ہے۔ اور افسوس کیا تھا انہوں نے اپنے بڑھاپے پر اور آرزو کی تھی کہ میں اس وقت جو اس ہوتا جب کہ قوم آپ کی آپ کو نکالے گی تو آپ کی مدد کرتا۔ چنانچہ تفصیل اس کی ابتدائے بخاری میں مذکور ہے اور قبل اشتہار رسالت کے انتقال فرمایا پھر آپ ﷺ نے فرمایا: کہ وہ اہل نار سے نہیں اس لیے کہ ان کے بدن پر میں نے سفید کپڑے دیکھے خواب میں۔ اس حدیث میں تصریح ہے کہ سفید کپڑوں میں کسی میت کو دیکھنا دلالت رکھتا ہے اس کے حسن خاتمہ پر اور کوئی عاقبت پر اور رنگوں میں پسندیدہ تر سفید رنگ ہے۔



(۲۲۸۹) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ رُؤْيَا النَّبِيِّ ﷺ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ فَقَالَ: ((رَأَيْتُ النَّاسَ اجْتَمَعُوا فَفَنَزَعَ أَبُو بَكْرٍ ذُنُوبًا أَوْ ذُنُوبَيْنِ فِيهِ ضَعْفٌ وَاللَّهُ يَغْفِرُكَ، ثُمَّ قَامَ عُمَرُ فَفَنَزَعَ فَاسْتَحَالَتْ غَرْبًا، فَلَمْ أَرَ عُبْقَرِيًّا يَقْرِي قَرِيَّهُ حَتَّى ضَرَبَ النَّاسُ بِالْعَطَنِ)). (صحیح)

ترجمہ: روایت ہے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا انہوں نے خواب نبی ﷺ سے جس میں دیکھا تھا آپ ﷺ نے ابو بکر رضی اللہ عنہ و عمر رضی اللہ عنہ کو، سو فرمایا آپ نے کہ دیکھا میں نے لوگوں کو کہ مجتمع ہوئے ہیں یعنی ایک کنوئیں پر پھر پانی کھینچا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ایک یا دو ڈول اور ان کے کھینچنے میں ضعف ہے اور اللہ تعالیٰ بخشے گا ان کو پھر کھڑے ہوئے عمر رضی اللہ عنہ اور کھینچا انہوں نے اور وہ ڈول بہت بڑا ہو گیا پھر نہ دیکھا میں نے کسی پہلوان کو کہ کام کرے مثل اس کے کام کرنے کو یہاں تک کہ جگہ پکڑی لوگوں نے اپنی آرام گاہوں میں یعنی بخوبی سیراب ہو گئے۔

فائدہ: اس باب میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے غریب ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت سے۔
مترجم: اس حدیث میں اشارہ ہے خلافت کی طرف خلفائے راشدین یعنی شیخین کے۔ قولہ کھینچا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ایک یا دو ڈول یعنی خلافت ان کی ایک یا دو سال ہے۔ چنانچہ ایسا ہی واقع ہوا کہ خلافت ان کی دو سال اور تین ماہ تھی۔ قولہ: اور ان کے کھینچنے میں ضعف ہے اشارہ ہے کہ ان کے ایام میں اضطراب اور ارتداد واقع ہو گیا اشارہ ہے لین اور مدارات اور قلت سیاست کی طرف یا اجراء کرنا امور سلطنت کا تامل و تانی کے ساتھ۔ قولہ: اور اللہ تعالیٰ بخشے گا۔ یعنی ارتداد امت وغیرہ ان کے منصب عالی میں کچھ نقصان نہ پہنچائے گی اور امر خلافت میں خلل نہ ہوں گے بلکہ عنایت الہی تائیدات غیبیہ سے اس کی مکافات کر دے گی اور غرب بڑا ڈول ہے اونٹوں کے پانی پلانے کا فاسد حالت غربا یعنی استیصال ہو گیا اور بدل گیا جھوٹا ڈول بڑے سے۔ قولہ: نہ دیکھا میں نے کسی پہلوان کو الخ۔ اس میں اشارہ ہے تعظیم دین کا اور اعلائے کلمۃ اللہ کا اور کثرت فتوحات اور فتح کنوز و خزائن اور جمع رجال اور نصب قتال کا جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمان فیض تو امان میں منصب شہود پر آیا کہ اثر آپ کی حسن سعی اور خوبی عزم اور صحت نیت اور جہد کثیر کا مشارق الارض سے مغارب تک پہنچا۔ اور عبقری کا معنی رجل قوی شدید القوة قولہ: ضرب الناس بعطن۔ عطن اونٹوں کے بٹھانے کی جگہ مراد اس کلمہ سے یہ ہے کہ لوگ یہاں تک سیر ہوئے اور اپنے اونٹوں کو آسودہ کیا کہ کسی کو حاجت نہیں رہی پانی کی اور بٹھا دیا اونٹوں کو ان کے مقاموں میں اور کھول دیا اپنے رحال کو بسبب فراغت حال اور بشارت بال کے اور مقصود اس سے کمال سیرابی ہے۔ الغرض اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر کسی کو خواب میں پانی پلاتے دیکھے تو تعبیر اس کی فیضان علوم ہے اور ایصال منافع دینیہ اور انتشار سنن نبویہ اور ترویج حسنات اور تنشیر واجبات اور اجرائی احکام اور اقامت حدود وغیر ذلک من الأمور التی ظہرت فی زمان الخلافة علی یدی الخلفاء الراشدين رضی اللہ عنہم۔



(۲۲۹۰) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ رُؤْيَا النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((رَأَيْتُ امْرَأَةً سَوْدَاءَ ثَائِرَةَ الرَّأْسِ خَرَجَتْ مِنَ الْمَدِينَةِ حَتَّى قَامَتْ بِمَهْبِيعَةٍ وَهِيَ الْجُحْفَةُ فَأَوَلَّتْهَا وَبَاءَ الْمَدِينَةُ يُنْقَلُ إِلَى الْجُحْفَةِ)) .

(صحیح) التعلیق الرغیب (۱۴۰/۲)

ترجمہ: روایت ہے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ روایت کرنے لگے وہ خواب سے رسول اللہ ﷺ کے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: دیکھا میں نے ایک عورت سیاہ فام کو نکھرے ہوئے بال سر کے نکلے مدینہ سے یہاں تک کہ ٹھہر گئی مہیچہ میں اور نام ہے جھہ کہ وہ بستی ہے تو تعبیر کی میں نے اس کی کہ وہ وباء ہے مدینہ کی کہ چلی جائے گی جھہ میں۔

فائدہ: یہ حدیث صحیح ہے غریب ہے۔

مترجم: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عورت سیاہ فام کی تعبیر وباء ہے یا اور کوئی بلائے عام کہ جس سے اکثر خلائق متضرر ہو جیسے ظلم حکام کا جفا قضا کی جو کسی قوم کا چنانچہ حدیث میں آیا ہے: ((الظُّلْمُ ظُلُمَاتٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)) پس ظلم بصورت زن سیاہ فام ظاہر ہوتا ہے خواب میں یا وہ کثرت ہے ذنوب کی اور جفا ہے اپنے انفس پر غرض تاریکی اور سیاہی مشعر ہے ذنوب و عیوب سے اور مبر ہے جو رو جفا سے جیسے کہ انوار و بیاض مبر بہ طاعت و سعادت سے و مبر یا قبال و دولت اور نور مبر ہے بعلم و فہم و صفائی ذہن و صفائی باطن اور ظلمت، و سیاہی مبر ہے بکدورت طبع و قساوت قلب جہل و حق و عقائد خبیثہ و ارتکاب بدع و غیر ذلک۔



(۲۲۹۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((فِي آخِرِ الزَّمَانِ لَا تَكَاذُ رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ تَكْذِبُ وَأَصْدَقُهُمْ رُؤْيَا أَصْدَقُهُمْ حَدِيثًا، وَالرُّؤْيَا ثَلَاثٌ : الْحَسَنَةُ بُشْرَى مِنَ اللَّهِ، وَالرُّؤْيَا يُحَدِّثُ الرَّجُلُ بِهَا نَفْسَهُ، وَالرُّؤْيَا تَحْزِينٌ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ رُؤْيَا يَكْرَهُهَا فَلَا يُحَدِّثُ بِهَا أَحَدًا وَلْيَقُمْ فَلْيَصَلِّ)) . قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ يُعْجِبُنِي الْقَيْدُ وَأَكْرَهُ الْعُلَّ الْقَيْدُ : ثَبَاتٌ فِي الدِّينِ . قَالَ : وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : ((رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ)) . (صحیح) انظر الحديث (۲۲۸۰)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ آخر زمانہ میں جھوٹ نہ ہوگا روایا مومن کا یعنی جو دیکھے گا وہی وقوع میں آئے گا اور سب سے سچا خواب اس کا ہے جس کی بات سچی ہے اور خواب تین ہیں ایک اچھا خواب کہ بشارت ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے اور ایک خواب وہ ہے کہ خیال کرتا ہے آدمی اپنے دل میں اور ایک خواب غم میں ڈالنا ہے شیطان کا، پھر جب دیکھے کوئی تم میں سے ایسے خواب کو کہ مکرورہ کہے اس کو پس نہ بیان کرے اس کو کسی سے اور چاہیے کہ اٹھ کر نماز پڑھے۔ کہا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے: پسند آتا ہے مجھے زنجیر کا دیکھنا اور برا لگتا ہے طوق کا دیکھنا اس لیے کہ زنجیر کا دیکھنا تعبیر اس کی ثابت رہنا دین میں۔ کہا راوی نے: اور فرمایا نبی ﷺ نے خواب مومن کا ایک ٹکڑا ہے چھیالیس ٹکڑوں کا نبوت کے۔

فائدہ: اور روایت کی عبد الوہاب ثقفی نے یہ حدیث ایوب سے مرفوعاً۔ اور روایت کی حماد بن زید نے ایوب سے موقوفاً۔

مترجم: تفصیل اس کی اوپر گزری۔

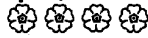


(۲۲۹۲) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَأَن فِي يَدَيَّ سِوَارِينَ مِنْ ذَهَبٍ فَهَمَمْتُ شَانَهُمَا فَأَوْجَحِي إِلَيَّ أَنْ أَنْفُخَهُمَا فَنَفَخْتُهُمَا فَطَارَا ، فَأَوَلْتُهُمَا كَأَذِيبَيْنِ يَخْرُجَانِ مِنْ بَعْدِي يُقَالُ لَا أَحَدَهُمَا : مُسَلَّمَةٌ صَاحِبُ الْيَمَامَةِ ، وَالْعَنَسِيُّ صَاحِبُ صَنْعَاءَ)) . (صحیح)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے خواب میں دیکھا میں نے کہ میرے دونوں ہاتھوں میں دو ننگے ہیں سونے کے پس فکر میں ڈال دیا مجھ کو ان کے حال نے، سو جی بھیجی گئی مجھ پر یعنی خواب ہی میں کہ پھونک دو ان دونوں کو، سو پھونک دیا میں نے ان کو، سو وہ دونوں اڑ گئے پھر تعبیر دی میں نے ان دونوں کی ساتھ دو جھوٹوں کے کہ نکلے گے بعد میرے کہ ایک کو ان میں سے مسلّمہ کہتے ہیں وہ نکلے گا یمامہ سے، اور دوسرا عنسی کہ ہے خروج اس کا صنعاء میں۔

فائدہ: یہ حدیث صحیح ہے غریب ہے۔

مترجم: اس حدیث میں دلالت ہے اس پر کہ دیکھنا زیور کا جو ممنوع ہے مرد کو اپنے بدن پر تعبیر اس کی کسی کا تہمت باندھنا اور جھوٹ لگانا اور طوفان باندھنا ہے، اور دور ہونا اس کا یا اتارنا اس تہمت سے چٹنا ہے۔



(۲۲۹۳) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : كَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ : أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ : إِنِّي رَأَيْتُ اللَّيْلَةَ ظِلَّةً يَنْطُفُ مِنْهَا السَّمْنُ وَالْعَسَلُ وَرَأَيْتُ النَّاسَ يَسْتَقُونَ بِأَيْدِيهِمْ ، فَأَلُمْتُ كَثِيرٌ وَالْمُسْتَقِلُّ وَرَأَيْتُ سَبَبًا وَاصِلًا مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ فَأَرَاكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَخَذْتُ بِهِ فَعَلَوْتُ ، ثُمَّ أَخَذَ بِهِ رَجُلٌ بَعْدَكَ فَعَلَا ، ثُمَّ أَخَذَهُ رَجُلٌ بَعْدَهُ فَعَلَا ، ثُمَّ أَخَذَ بِهِ رَجُلٌ فَقَطَعَ بِهِ ثُمَّ وُصِلَ لَهُ فَعَلَا بِهِ ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ : أَيُّ رَسُولِ اللَّهِ يَا بَنِيَّ أَنْتَ وَأُمِّي وَاللَّهِ لَتَدْعَنِي أَعْبُرُهَا فَقَالَ : ((اعْبُرُهَا)) فَقَالَ : أَمَّا الظِّلَّةُ فَظِلَّةُ الْإِسْلَامِ ، وَأَمَّا مَا يَنْطُفُ مِنَ السَّمْنِ وَالْعَسَلِ فَهُوَ الْقُرْآنُ لِيْنَهُ وَحَلَاوَتُهُ ، وَأَمَّا الْمُسْتَكْبِرُ وَالْمُسْتَقِلُّ فَهُوَ الْمُسْتَكْبِرُ مِنَ الْقُرْآنِ وَالْمُسْتَقِلُّ مِنْهُ ، وَأَمَّا السَّبَبُ الْوَاصِلُ مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ ، فَهُوَ الْحَقُّ الَّذِي أَنْتَ عَلَيْهِ فَاخْذَتْ بِهِ فَيَعْلِيكَ اللَّهُ ، ثُمَّ يَأْخُذُ بِهِ بَعْدَكَ رَجُلٌ آخَرُ فَيَعْلُو بِهِ ، ثُمَّ يَأْخُذُ بَعْدَهُ رَجُلٌ آخَرُ فَيَعْلُو بِهِ ، ثُمَّ يَأْخُذُ رَجُلٌ آخَرُ فَيَنْقُطِعُ بِهِ ، ثُمَّ يُوَصَّلُ فَيَعْلُو بِهِ ، أَيُّ رَسُولِ اللَّهِ لَتَحْدِثَنِي أَصَبْتُ أَمْ أَخْطَأْتُ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : ((أَصَبْتُ بَعْضًا وَأَخْطَأْتُ بَعْضًا)) قَالَ : أَقْسَمْتُ يَا بَنِيَّ أَنْتَ وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللَّهِ لَتُخْبِرَنِي مَا الَّذِي أَخْطَأْتُ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : ((لَا تُقْسِمُ)) .

(صحیح) ظلال الحنة (۱۱۴۳)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے تھے کہ ایک مرد آیا رسول اللہ ﷺ کے پاس اور کہا میں نے دیکھا آج کی رات ایک چھتا کہ ٹپکتا ہے اس سے گھی اور شہد اور دیکھا میں نے لوگوں کو کہ وہ پیتے ہیں اپنے ہاتھوں میں لے کر پھر ان میں بہت پینے والے بھی ہیں اور تھوڑے پینے والے بھی اور دیکھی میں نے ایک رسی لٹکتی ہوئی آسمان سے زمین تک، سو دیکھا میں نے آپ کو یا رسول اللہ ﷺ کہ پکڑا آپ نے اس کو اور اوپر چڑھ گئے آپ پھر پکڑا آپ (ﷺ) کے بعد ایک اور آدمی نے اور وہ بھی چڑھ گیا پھر اس کے بعد ایک اور آدمی نے پکڑا اس رسی کو اور وہ بھی چڑھ گیا پھر پکڑا اس کو ایک اور مرد نے پس ٹوٹ گئی وہ اور پھر جوڑی گئی اس کے لیے پھر وہ بھی چڑھ گیا۔ سو عرض کی ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اے اللہ کے رسول میرے ماں باپ فدا ہیں آپ پر قسم ہے اللہ کی آپ (ﷺ) مجھے رخصت دیں کہ میں تعبیر کہوں اس کی، سو فرمایا آپ (ﷺ) نے: اچھا تعبیر کہو اس کی۔ سو کہا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے وہ چھتا تو اسلام ہے اور گھی اور شہد جو ٹپکتا ہے وہ قرآن ہے کہ نرمی اور شریں اس کی گھی اور شہد سے مناسبت رکھتی ہے اور بہت پینے والے اور تھوڑے پینے والے سے مراد قرآن کے بہت سیکھنے والے اور کم سیکھنے والے ہیں اور وہ رسی جو آسمان سے زمین تک لٹک رہی ہے پس وہ حق ہے کہ جس پر آپ (ﷺ) ہیں اور پکڑا اس حق کو آپ (ﷺ) نے اور چڑھادے گا آپ کو اللہ تعالیٰ یعنی آپ مقبوض ہوں گے حالانکہ ثابت ہوں گے اسی حق پر پھر لے گا تمہارا کرے گا یعنی خلیفہ ہوگا آپ (ﷺ) کے بعد اسی حق پر ایک مرد دوسرا اور چڑھ جائے گا وہ بھی اعلیٰ علین کو پھر لے گا ایک مرد دوسرا اور چڑھ جائے گا وہ پھر لے گا اس حق کو ایک مرد تیسرا اور ٹوٹ جائے گا وہ یعنی اس کی خلافت میں کچھ رخنہ واقع ہوگا پھر جوڑ دیا جائے گا اس کے لیے یعنی مکافات اس رخنہ کی ہو جائے گی پھر چڑھ جائے گا وہ بھی اور تعبیر تمام ہوئی، پھر عرض کی ابو بکر رضی اللہ عنہ نے: اے اللہ کے رسول ﷺ خبر دیجیے مجھے کہ کون ٹھیک کہی میں نے یہ تعبیر خواب کی یا خطا کی میں نے؟ فرمایا نبی ﷺ نے: ٹھیک کہا تم نے کچھ۔ اور خطا کی تم نے کچھ عرض کی ابو بکر رضی اللہ عنہ نے: قسم دیتا ہوں میں آپ کو فدا ہیں آپ (ﷺ) پر میرے ماں باپ اے اللہ کے رسول کے خبر دیجیے مجھے کہ کیا خطا کی میں نے؟ فرمایا آپ (ﷺ) نے: مت قسم دو۔

فائدہ: یہ حدیث صحیح ہے۔

مترجم: ایک چھتا مشابہ بدلی کے اور لغت میں غلہ اس چیز کے تئیں کہتے ہیں کہ جو تجھے ڈھانپے اور جس کے سایہ میں آدمی ہو جائے۔ بعض اہل شروح نے اس کا ترجمہ بدلی کیا ہے یعنی ایک پکڑا بدلی کا دیکھا کہ اس میں سے شہد وغیرہ ٹپکتا ہے۔ قولہ: ٹھیک کہی تم نے کچھ اور خطا کی تم نے کچھ اس میں اختلاف ہے علماء کا کہ مراد اس خطا سے کیا ہے۔ سو ابن قتیبہ اور بعض نے کہا کہ مراد اس سے یہ ہے کہ ٹھیک کہی تم نے تعبیر خواب کی مگر بغیر میری اجازت کے جو کہی یہ خطا ہوئی۔ اور اس معنی کو بعض نے فاسد کہا ہے اس لیے کہ آپ ﷺ نے ان کو اجازت دی تھی اور فرمایا اعبر بلکہ مراد اس سے یہ ہے کہ ترک کی تم نے تعبیر بعض چیز کی۔ چنانچہ خواب دیکھنے

والے نے دیکھا تھا کہ ٹپکتا ہے اس میں گھی اور شہد اور تعبیر دی تم نے فقط قرآن سے حالانکہ ضرور تھا کہ قرآن وحدیث کہتے کہ تعبیر دونوں کی آجاتی گھی اور شہد سے۔ اور اسی طرف اشارہ کیا طحاوی رحمہ اللہ نے اور بعض نے کہا کہ فرمائش کرنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا یا قسم دینا آپ ﷺ کو یہی خطا تھی۔ اتنی مافی النودی۔

فقیر کہتا ہے غلطی اتنی تھی کہ آنحضرت ﷺ پر اس کی تعبیر تفویض نہ کی اور خود اس کے متکفل ہوئے حالانکہ اگر زبان فیض ترجمان سے اس کی تعبیر بیان ہوتی علم اس کا یقینی ہوتا نہ ظنی واجتہادی اور جو بشارت خلافت آپ کے بیان سے حاصل ہوتی وہ زیادہ موجب اثبات فضیلت اور سبب اطمینان امت ہوتی فقط۔ اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ابراء قسم کا جب ہی ضرور ہے کہ اس کے ابراء میں کچھ مفسدہ نہ ہو اور در صورتیکہ کہ اس میں کچھ مفسدہ متصور ہوا ابراء اس کا کچھ ضرور نہیں۔ جیسے کہ ابراء نہ کیا آنحضرت ﷺ نے ابو بکر رضی اللہ عنہ کی قسم کا، اور شاید کہ مفسدہ وہی تھا جو کہ جانا اس کو رسول اللہ ﷺ نے سی کے ٹوٹنے سے کہ ظہور اس کا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے واسطے ہوا۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جواز تعبیر کا اور یہ عابر مصیب اور خطی ہوتا ہے۔ اور قاضی عیاض نے کہا جس نے اتنا کہا کہ قسم کھاتا ہوں میں اس پر کفارہ نہیں۔ جیسا کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا، مگر قاضی عیاض نے جو یہ کہا ہے جب ہے اس لیے کہ صحیح مسلم کے جامع نسخوں میں وارد ہوا ہے کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا واللہ یا رسول اللہ لتحدثنی اور یہ صریح یحییٰ ہے۔ اتنی۔



(۲۲۹۴) عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا صَلَّى بِنَا الصُّبْحِ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ بِوَجْهِهِ وَقَالَ : ((هَلْ رَأَى أَحَدٌ مِنْكُمْ رُؤْيَا اللَّيْلَةِ)). (صحیح - التعلیق الرغیب : ۱ / ۱۹۸، ۱۹۹)

ترجمہ: روایت ہے سرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے کہا تھے نبی ﷺ جب نماز پڑھ چکے ہمارے ساتھ صبح کی متوجہ ہوتے آدمیوں پر اور فرماتے آیا دیکھا ہے کسی نے تم میں سے کوئی خواب آج کی رات۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور مروی ہے عوف اور جریر بن حازم سے انہوں نے روایت کی ابو رجاء سے انہوں نے سرہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے ایک قصہ طویلہ کے ساتھ۔ اور ایسی ہی روایت کی ہے ہندار نے یہ حدیث وہب بن جریر سے مختصراً۔ مترجم: آپ ﷺ کا پوچھنا خواب کو تعبیر دینے کے واسطے تھا پھر جب کوئی صحابی کوئی خواب بیان کرتا آپ ﷺ اس کی تعبیر ارشاد فرماتے اور قصہ اس حدیث کا مفصل بخاری میں مذکور ہے یہاں بخوف طویل ذکر نہ کیا۔ معلوم کرنا چاہیے کہ تعبیر رؤیا کی کبھی قرآن سے ہوتی ہے کبھی حدیث سے اور کبھی ان امثلہ سے جو زبان زد خلاق ہیں قرآن سے مثلاً تعبیر بیض یعنی انڈے کی عورتوں سے بدلیل قولہ تعالیٰ ﴿كَانَ هُنَّ بَيْضٌ مَّكُونُونَ﴾ اور تعبیر پتھر کی تسوتِ قلوب سے جیسے قول اللہ تعالیٰ ﴿ثُمَّ قَسَتْ قُلُوبُكُمْ مِنْ بَعْدِ ذَلِكَ فَهِيَ كَالْحِجَارَةِ﴾ الآية اور تعبیر لحم کی غنیت سے جیسے قول اللہ تعالیٰ ﴿يُحِبُّ أَحَدُكُمْ أَنْ يَأْكُلَ لَحْمَ أَخِيهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوهُ﴾ الآية اور تعبیر مفاخ کی خزانوں سے جیسے قول اللہ تعالیٰ ﴿وَآتَيْنَهُ مِنَ الْكُنُوزِ مَا إِنَّ مَفَاتِحَهُ لَتَنُوءَ وَبِالْعَصْبَةِ

﴿أُولَى الْقُوَّةِ﴾ اور تعبیر سفینہ کی نجات سے جیسے قول اللہ تعالیٰ ﴿وَأَنْجَيْنَاهُ وَأَصْحَابَ السَّفِينَةِ﴾ اور ﴿فَأَنْجَيْنَاهُ وَمَنْ مَعَهُ فِي الْفُلِّ﴾ اور تعبیر دخول ملک کے دار یا بلدہ باغیہ میں ساتھ فساد اور خرابی اور بربادی اس دار و بلدہ کے۔ جیسے قول اللہ تعالیٰ ﴿إِنَّ الْمُلُوكَ إِذَا دَخَلُوا قَرْيَةً أَفْسَدُوهَا وَجَعَلُوا أَعِزَّةَ أَهْلِهَا أَذِلَّةً﴾ اور تعبیر لباس کی ساتھ عورتوں کے، اگر نام مرد ہو اور ساتھ مردوں کے اگر نام عورت ہو جیسے قول اللہ تعالیٰ ﴿هَنَ لِبَاسٌ لَكُمْ وَأَنْتُمْ لِبَاسٌ لَهُنَّ﴾ اور مروی ہے ابن سیرین رحمہ اللہ سے کہ آیا ان کے پاس ایک مرد اور اس نے کہا میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ مجھے کوئی پکارتا ہے پس دیکھا اس کی طرف ابن سیرین رحمہ اللہ نے کہا تیرا ہاتھ کاٹا جائے گا۔ پھر آیا دوسرا شخص اور اس نے بھی یہی خواب کہا آپ نے اس کی طرف دیکھ کر کہا کہ تجھے حج نصیب ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ۔ پھر پوچھی لوگوں نے علت اس کی فرمایا انہوں نے دیکھی میں نے پہلے شخص کے چہرے میں علامت فسق کی پس یاد کیا میں نے قرآن کی ندا اس کو ﴿فَإِذَا نَ مُؤَدَّنُ أَيَّتْهَا الْعِیْرُ أَنْتُمْ لَسَارِقُونَ﴾۔ اور دیکھی میں نے دوسرے میں سیما صالحین کی پس یاد کی میں نے نداء قرآن کی ﴿وَإِذْ فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ﴾ پس ویسا ہی واقع ہوا جیسے تعبیر دی تھی۔ اسی طرح تعبیر اکل ناری کی ساتھ اکل مال یتیم کے بقولہ تعالیٰ ﴿إِنَّمَا يَأْكُلُونَ فِي بُطُونِهِمْ نَارًا﴾ اور تعبیر رعد مع الریح کے ساتھ سلطان جائز قوی کے اور برق کی ساتھ خوف کے مسافر کے لیے اور ساتھ طمع کے مقیم کے لیے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ﴿وَهُوَ الَّذِي يُرِيكُمْ الْبَرْقَ خَوْفًا وَطَمَعًا﴾ اور تعبیر حدیث سے جیسے غراب کے رجل فاسق سے کہ حدیث میں آیا ہے کہ عورت پہلی سے پیدا ہوئی ہے اور نے فاسق فرمایا ہے اور فارہ کی زن فاسقہ ہے اور ضلع کی عورت سے کہ حدیث میں آیا ہے کہ عورت پہلی سے پیدا ہوئی ہے اور آستان در کے ساتھ بیوی کی۔ چنانچہ مروی ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا کہ بدل دو آستان در اپنا اور مراد اس سے بیوی کا بدلنا تھا۔ اور امثلہ متعارفہ سے جیسے لمبے ہاتھ والا مرد سخی ہے اور لمبے ہاتھ والی عورت سخیہ ہے اس لیے کہ عرب کہتا ہے: هَذَا أَطْوَلُ مِنْكَ بَاعًا أَوْ يَدًا۔ پھر امثلہ میں جس ملک کا خواب دیکھنے والا ہو اس ملک کے امثلہ کا اعتبار ہے، اور تعبیر عین جاریہ کی عمل صالح سے اور ذبح بقر کی کثرت مقتولین سے اور امراة سوداء کی وباء سے اور انقطاع صدر سیف کی مؤمنوں کے مقتول ہونے سے احادیث صحیحہ سے روایت بخاری ثابت ہے اور علم تعبیر رُویا علوم انبیاء علیہم السلام سے ہے۔

وهذا اخر ما أردنا يراده في هذا المقام والله لملك العلام





ابواب الشہادت

عن رسول اللہ ﷺ

(المعجم ۳۳) گواہوں کے متعلق مسائل کے بیان میں (تحفة ۳۰)

مترجم: شہادات جمع ہے شہادت کی اور شہادت اور شہود اور مشاہدات اصل میں بمعنی حضور اور ادراک بصر کے ہیں۔ اور کبھی اطلاق ہوتا ہے اس کا اور پر علم یقینی کے جو حاصل ہو ساتھ بصیرت کے، اور کبھی آتا ہے بمعنی خبر قاطع کے کہ صادر ہو ساتھ موافقت قلب کے اور شریعت میں خبر دینا ساتھ حق غیر کے جو ہو اور پر دوسرے کے، جیسا کہ اقرار اخبار ہے ساتھ حق غیر کے اوپر اپنے اور دعویٰ اخبار ہے ساتھ حق اپنے کے اوپر غیر کے۔ اور بعض نے شہادت کی تعریف میں کہا ہے: ہی الأخبار عند الحاکم بما یعتقد الإنسان اور گواہ کو شاہد کہتے ہیں اور شاہد ایک نام ہے رسول اللہ ﷺ کے نامہائے مبارک سے۔ اور شہود اور شہداء اس کی جمع آتی ہے، اور اشہاد بھی اور شاہد بمعنی زبان اور فرشتہ اور روز جمعہ اور ثریا بھی وارد ہے، اور شہود ناقہ آثار و ولادت اس کے خون وغیرہ سے صلوة شاہد نماز مغرب شاہدہ زمین ہے اور احکام اس کے ضمن احادیث میں مذکور ہوں گے۔ اور وجوب شہادت کا سبب درخواست ہی ہے صاحب حق کی یا خوف ہے صاحب حق کے حق فوت ہونے کا۔ اور شرائط شہادت بالاستیعاب اکیس ہیں جن میں سے پانچ وجوب قبول کی ہیں یعنی: بلوغ اور حریت اور بصارت اور نطق اور عدالت، اور شاہد کا محدود فی القذف نہ ہونا اور اپنی ذات کے واسطے جرم منفعیت نہ کرنا، اور دفع تاوان اپنی ذات سے نہ کرنا اور شاہد کا خصم وعدو نہ ہونا پس شہادت وحی کی یتیم کے واسطے اور وکیل کے موکل کے واسطے درست نہیں، اور یاد ہونا مشہود بہ کا اور اگر شاہد متعدد ہوں تو دونوں کا اتفاق ہونا، اور یہ شرط عام ہیں جمیع انواع شہادت میں۔ اور جو بعض انواع سے مخصوص ہیں ان میں سے اسلام ہے اگر مشہود علیہ مسلم ہو اور ذکوریت حدود و قصاص میں اور تقدیم دعویٰ حقوق عباد میں

اور موافقت شہادت کی دعویٰ سے جس میں توافق شرط ہے اور قیام رات شرب خمر کی شہادت میں مگر بعد مسافت سے، اور اصالۃ اداۓ شہادت کرنا حدود و قصاص کی شہادت میں اور حضور اصل کا حقدار ہونا شہادت علی الشہادت میں سو یہ اداۓ شہادت کے مشروط شرطیں ہیں۔ اور مکان شہادت یعنی مجلس قضا اور عقل و بصارت یہ دونوں تو قتل اور ادا دونوں میں شرط ہے اور معائنۃ مشہود بہ فقط قتل کی شرط ہے۔ نداد کی تو یہ سب بیس شرطیں ہوئیں۔ کذافی الطحاوی۔ اور امتیاز کرنا سماعت سے جو بہ تسامع ثابت ہوتی ہے اکیسویں شرط ہے۔

۱۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي الشُّهَدَاءِ أَيُّهُمْ خَيْرٌ

گواہوں کے بیان میں کہ کون بہترین (گواہ) ہے

(۲۲۹۵) عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((الْأَخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ الشُّهَدَاءِ؟ الَّذِي يَأْتِي بِشَهَادَتِهِ قَبْلَ أَنْ يُسْأَلَهَا)) : (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: روایت ہے زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا خبر دوں میں تم کو بہترین گواہوں میں وہ ہے جو گواہی دے قبل سوال کے۔

فائلا: روایت کی ہم سے احمد بن حسن نے انہوں نے عبد اللہ بن مسلمہ سے انہوں نے مالک سے یہ حدیث۔ اور کہا ابن ابی عمرہ نے یہ حدیث حسن ہے اور اکثر آدمیوں نے کہا ہے عبد الرحمن بن ابی عمرہ اور اختلاف کیا مالک پر اس حدیث کے روایت کرنے میں۔ سو روایت کی بعض نے ابی عمرہ سے اور بعض نے ابن ابی عمرہ سے اور وہ عبد الرحمن بن ابی عمرہ انصاری ہیں اور یہ صحیح ہے نزدیک ہمارے اس واسطے کہ ایسا ہی مروی ہوا ہے مالک کی روایت کے سوا اور روایتوں میں بھی یعنی روایت ہے عبد الرحمن بن ابی عمرہ انصاری سے وہ روایت کرتے ہیں زید بن خالد سے۔ اور مروی ہوا ہے ابی عمرہ سے کہ وہ روایت کرتے ہیں زید بن خالد سے اس حدیث کے سوا اور وہ بھی صحیح ہے اور ابو عمرہ مولیٰ ہیں زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ کے اور ان کی ایک حدیث ہے کہ جس میں ذکر ہے غلول کا۔ اور مروی ہے وہ ابی عمرہ سے۔

مترجم: قولہ: بہترین گواہوں کے وہ ہیں کہ گواہی دیوے قبل سوال کے۔ مراد اس سے وہ شخص ہے کہ صاحب حق نہ جانتا ہو کہ یہ میرے اثبات حق کا گواہ ہے پس اس صورت میں صاحب حق اس کو طلب نہ کر سکے گا تو اس کو بغیر طلب کے گواہی دینا موجب ثواب ہے کہ اس کا حق تلف نہ ہو پس کچھ منافات نہ رہی حدیث مذکور میں۔ اور حدیث یأتی قوم یشهدون ولا یستشهدون میں۔ اور بعض نے کہا مراد اس حدیث سے گواہان کا ذب ہیں۔ اور بعض نے کہا حدیث باب سے مراد ہے امانت اور ودیعت کی گواہی کہ اسے کوئی نہ جانتا ہوں سوا اس گواہ کے۔ اور بعض نے کہا حدیث باب خاص ہیں۔ اور حدیث یأتی قوم عام ہے۔



(۲۲۹۶) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلِمَةَ عَنْ مَالِكٍ بِهِ وَقَالَ: ابْنُ أَبِي عُمَرَ. قَالَ: هَذَا

حَدِيثٌ حَسَنٌ وَكَثَرُ النَّاسِ يَقُولُونَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي عُمَرَ .

ترجمہ: بیان کیا ہم سے احمد بن حسن نے انہوں نے عبد اللہ بن مسلمہ سے انہوں نے مالک سے یہ حدیث۔ اور کہا ابن ابی عمرہ نے یہ حدیث حسن ہے۔ اور اکثر آدمیوں نے کہا ہے عبد الرحمن بن ابی عمرہ۔



(۲۲۹۷) حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ خَالِدٍ الْجُهَنِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ : ((خَيْرُ الشُّهَدَاءِ مَنْ أَدَّى شَهَادَتَهُ قَبْلَ أَنْ يُسْأَلَ)) . (اسنادہ صحیح) [انظر ماقبله]

ترجمہ: مجھ سے بیان کیا زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ نے کہ سنا انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے آپ نے فرمایا: بہترین گواہوں میں وہ ہے جو گواہی دے قبل سوال کے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے۔



۲۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِيْمَنْ لَا تَجُوزُ شَهَادَتُهُ

اس بیان میں کہ جس کی گواہی جائز (اور مقبول) نہیں

(۲۲۹۸) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((لَا تَجُوزُ شَهَادَةُ خَائِنٍ وَلَا خَائِنَةٍ وَلَا مَجْلُودٍ حَدًّا وَلَا مَجْلُودَةٍ وَلَا ذِي عَمْرٍِ لِاخْنَةِ وَلَا مُجَرَّبٍ شَهَادَةٍ، وَلَا الْقَانِعِ أَهْلَ الْبَيْتِ لَهُمْ، وَلَا ظَنِينٍ فِيْ وَلَا قَرَابَةِ)) . قَالَ : الْفَزَارِيُّ الْقَانِعِ التَّابِعِ .

(ضعیف۔ الارواء : ۲۶۷۵ - المشكاة : ۳۷۸۱ - التحقیق الثانی) اس میں یزید بن ابی زیاد راوی ضعیف ہے

ترجمہ: روایت ہے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: جائز نہیں اور مقبول نہیں شہادت خائن مرد کی اور نہ عورت کی جو خیانت کرنے والی ہو اور نہ اس کی جس کو پڑ چکی ہو حد خواہ مرد ہو یا عورت اور نہ عداوت رکھنے والا اپنے بھائی سے یعنی دشمن کی گواہی دشمن پر اور نہ اس کی گواہی کہ جس کی ایک گواہی جھوٹی آزمائے ہوئے ہیں، اور نہ گھر کے قانع کی، اور نہ تہمت زدہ کی جو جھوٹ کے ساتھ مشہور ہو چکا ہے، ولاء میں یا قرابت میں۔ فزاری نے کہا: قانع اہل بیت سے مراد ہے تابع کسی کے گھر کا۔

۱۔ یعنی جس کا قریب نہ تھا اس سے قرابت ظاہر کی اور جس نے آزاد کیا ہو نہ تھا اس کو اپنا معتق کہا اور اس جھوٹ کے ساتھ مشہور ہو چکا ہے اس کی گواہی قبول نہیں اس لیے کہ وہ عدل نہیں۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم اسے مگر یزید بن زیاد دمشقی کی روایت سے۔ اور یزید ضعیف ہیں حدیث میں اور یہ حدیث معلوم نہیں ہوئی کسی روایت سے کہ اس نے زہری سے روایت کی ہو سو ان کے۔ اور اس باب میں عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے اور نہیں جانتے ہم مراد اس حدیث کی اور ہمارے نزدیک یہ قلیل اسناد سے بھی صحیح نہیں اور اہل علم کے نزدیک یوں ہے کہ شہادت قریب کی جائز ہے قریب کے واسطے، اور اختلاف ہے اہل علم کا شہادت میں والد کی ولد کے لیے اور شہادت میں والد کی والد کے لیے۔ سو اکثر اہل علم نے کہا جائز نہیں شہادت اولاد کی والد کے لئے اور نہ شہادت والد کی اولاد کے لئے اور بعض اہل علم نے کہا کہ جائز ہے شہادت والد کی ولد کو اور اسی طرح شہادت والد کی والد کو اگر عدل ہوں۔ اور جائز ہے شہادت بھائی کی بھائی کے واسطے اس میں کچھ اختلاف نہیں۔ اور اسی طرح اور قرابت والوں کی آپس میں۔ اور شافعی رحمہ اللہ نے کہا کسی کی شہادت کسی پر جائز نہیں جب ان دونوں میں عداوت ہو اگرچہ شاہد عدل بھی ہو۔ اور گئے ہیں وہ عبد الرحمن کی روایت کی طرف کہ نبی ﷺ سے مرسل مروی ہے کہ فرمایا آپ ﷺ نے: ((لَا تَجُوزُ شَهَادَةُ صَاحِبِ حَنَاءٍ)) یعنی جائز نہیں گواہی صاحب عداوت کی۔ اور یہی مراد ہے اس حدیث کی جس کا متن اوپر مذکور ہوا کہ فرمایا اس میں آنحضرت ﷺ نے کہ جائز نہیں ہے شہادت ذی غم یعنی صاحب عداوت کی۔



۳۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي شَهَادَةِ الزُّوْرِ

جھوٹی گواہی کے بیان میں

(۲۲۹۹) عَنْ أَيْمَنَ بْنِ خُرَيْمٍ : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَامَ خَطِيبًا فَقَالَ : ((يَا أَيُّهَا النَّاسُ عَذَلْتُ شَهَادَةَ الزُّوْرِ إِشْرَاكَ بِاللَّهِ ثُمَّ قَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ﴿ فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْأَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوا قَوْلَ الزُّوْرِ ﴾)) [الحج : ۳۰] .

(ضعیف) اس میں فاکہ بن فضالہ مجھول راوی ہے نیز ائمن بن خرم کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے علی کہتے ہیں تابعی ہے۔ روایت ہے ائمن بن خرم سے کہ نبی ﷺ کھڑے ہوئے خطبہ پڑھنے کو سو کہا اے آدمیو! برابر کی گئی ہے جھوٹی گواہی اشراک باللہ کے ساتھ پھر پڑھی آیات رسول اللہ ﷺ نے ﴿ فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْأَوْثَانِ ﴾ ایہ یعنی بچو تم پلیدی سے اوثان کی اور بچو تم جھوٹی بات سے۔

فائدہ : اس حدیث کو نہیں جانتے ہم مگر سفیان بن زیاد کی روایت سے۔ اور اختلاف کیا ہے اس حدیث کی روایت کرنے میں سفیان بن زیاد سے۔ اور ائمن بن خرم کو ہم نہیں جانتے کہ رسول اللہ ﷺ سے سماع ہوئے۔



(۲۳۰۰) عَنْ خُرَيْمِ بْنِ قَاتِلِ بْنِ الْأَسَدِيِّ : أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَّى صَلَاةَ الصُّبْحِ، فَلَمَّا انْصَرَفَ قَامَ قَائِمًا

فَقَالَ: ((عَدِلْتُ شَهَادَةَ الزُّوْرِ بِاللَّهِ)) ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ تَلَا هَذِهِ الْآيَةَ: ﴿وَاجْتَنِبُوا قَوْلَ الزُّوْرِ﴾ (إلى آخر الآية)). (ضعيف - سلسلة الأحاديث الضعيفة: ١١١٠) اس میں حبیب بن نعمان مجھول راوی ہے۔ اس کی ابن حبان کے علاوہ کسی نے توثیق بیان نہیں کی۔

ترجمہ: روایت ہے خرم بن فاک اسدی سے کہ رسول اللہ ﷺ نے صبح کی نماز پڑھائی، پھر جب فارغ ہوئے تو کھڑے ہو گئے اور فرمایا کہ برابر کی گئی ہے جھوٹی گواہی شرک باللہ کے ساتھ، پھر پڑھی آپ نے یہ آیت ﴿وَاجْتَنِبُوا قَوْلَ الزُّوْرِ﴾ یعنی ”اور بچو تم جھوٹی بات سے“ آخر آیت تک۔



(٢٣٠١) عَنْ أَبِي بَكْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((الْأُخْبَرُكُمْ بِأَكْبَرِ الْكِبَائِرِ؟)) قَالُوا: بَلَى، يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: ((الْإِشْرَاكُ بِاللَّهِ وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ، وَشَهَادَةُ الزُّوْرِ)) أَوْ ((قَوْلُ الزُّوْرِ)) قَالَ: فَمَا زَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُولُهَا حَتَّى قُلْنَا لَيْتَهُ سَكَتَ. (صحيح - غايۃ المرام: ٢٧٧)

ترجمہ: روایت ہے ابو بکرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: کیا نہ خبر دوں میں تم کو بڑے سے بڑے گناہ کی؟ بولے ہم ہاں یا رسول اللہ ﷺ، کہا: شریک کرنا ساتھ اللہ کے اور ناراض کرنا والدین کے اور گواہی جھوٹی یا بات جھوٹی۔ کہا راوی نے پھر فرماتے رہے آپ یعنی شہادت زور کو بار بار یہاں تک کہ کہا ہم نے کاش کہ آپ ﷺ چپ ہوتے۔

فائدہ: یہ حدیث صحیح ہے۔



٤۔ بَابُ مِنْهُ

اسی بیان میں

(٢٣٠٢) عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((خَيْرُ النَّاسِ قَرْنِي ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ)) ثَلَاثًا، ((ثُمَّ يَجِيءُ قَوْمٌ مِنْ بَعْدِهِمْ يَتَسَمَّنُونَ وَيُحِبُّونَ السَّمْنَ يُعْطُونَ الشَّهَادَةَ قَبْلَ أَنْ يُسْأَلُوا)) (صحيح معنی: ٢٢٢١)

ترجمہ: روایت ہے عمران بن حصین سے کہنا میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے تھے بہتر سب زمانوں کے لوگوں سے میرے زمانہ کے لوگ ہیں پھر جو ان کے بعد ہوں پھر جو ان کے بعد ہوں پھر جو ان کے بعد ہوں۔ یہ فرمایا آپ ﷺ نے تین بار۔ پھر آئے گی ایک قوم ان کے بعد کہ موٹا ہونا چاہیں گے اور دوست رکھیں گے موٹا ہونے کو اور ادائے شہادت کو موجود ہوں گے قبل درخواست کے۔

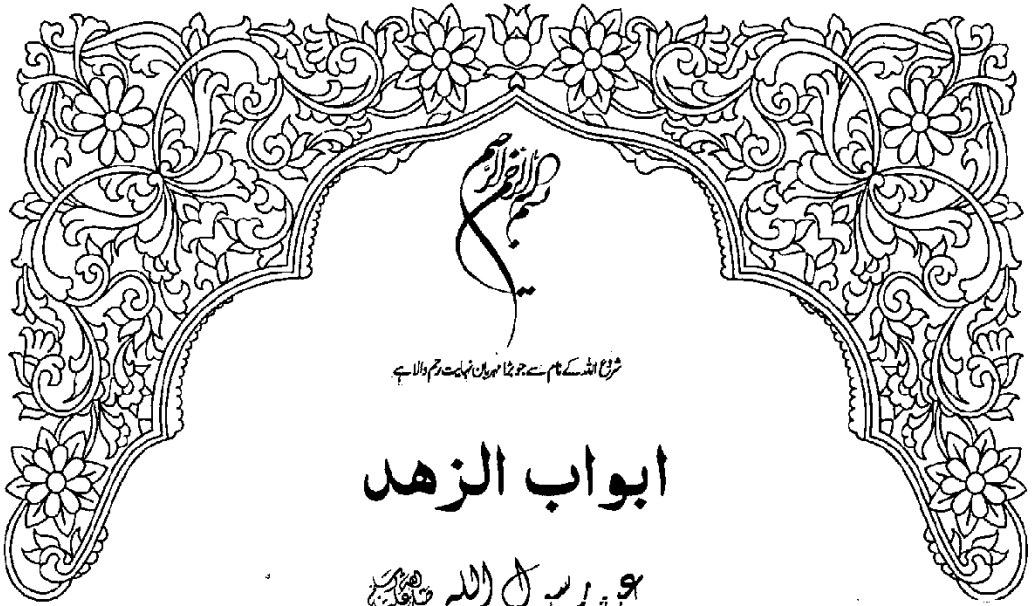
فائدہ: یہ حدیث غریب ہے بروایت اعمش عن علی بن مدارک۔ اور اصحاب اعمش نے اس سند سے روایت کی ہے عن الاعمش عن ہلال بن یساف عن عمران بن حصین۔ چنانچہ روایت کی ہم سے ابوعمار نے انہوں نے کعب سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ہلال بن یساف سے انہوں نے عمران بن حصین سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس کے۔ اور یہ صحیح تر ہے محمد بن فضیل کی حدیث سے اور اس حدیث سے بعض اہل علم کے نزدیک وہ شاہد مراد ہیں کہ بغیر سوال کے جھوٹی گواہی دیں۔ چنانچہ محدثین نے کہا ہے کہ یہ لفظ جو آپ سے مروی ہیں شہادۃً اَحدِہُمْ مِنْ غَیْرِ اَنْ یُسْتَشْہَدَ وَاَیَّانِ اس کا عمر بن خطاب کی حدیث میں ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: سب زمانوں سے بہتر میرے زمانے کے لوگ ہیں پھر جو ان کے بعد ہوں پھر جو ان کے بعد ہوں پھر ظاہر ہو جائے گا جھوٹ یہاں تک کہ گواہی دے گا آدمی اور گواہی طلب نہ کی جائے گی اس سے اور تم کھانے لگے گا آدمی قبل اس کے کہ قسم لی جائے اس سے اور یہ جو آپ ﷺ نے فرمایا ہے کہ بہترین شہداء وہ ہیں کہ قبل درخواست کے گواہی دیں۔ مراد اس سے یہی ہے کہ جب درخواست کرے صاحب حق فوراً گواہی دینے کو حاضر ہوں اور حیلہ و حوالہ نہ کریں یہ نہیں کہ بغیر بلائے دوڑیں۔ یہ تطبیق ہے ان حدیثوں میں نزدیک بعض اہل علم کے۔ مترجم: مؤلف رحمہ اللہ نے ایک وجہ تطبیق یہ بھی بیان فرمائی ان حدیثوں میں اور وجوہ تطبیق اس کی ہم اوپر ذکر کر چکے ہیں فقط۔



(۲۳۰۳) عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((خَيْرُ النَّاسِ قَرْنِي، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، ثُمَّ يَفْشُوا الْكُذْبَ حَتَّى يَشْهَدَ الرَّجُلُ وَلَا يُسْتَشْہَدَ وَيَحْلِفَ الرَّجُلُ وَلَا يُسْتَحْلَفُ)) وَمَعْنَى حَدِيثِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((خَيْرُ الشُّہَدَاءِ الَّذِي يَأْتِي بِشَہَادَتِهِ قَبْلَ أَنْ يُسَالَهَا)) هُوَ إِذَا اسْتَشْہَدَ الرَّجُلُ عَلَى الشَّيْءِ، أَنْ يُؤَدِّي شَہَادَتَهُ وَلَا يَمْتَنِعَ مِنَ الشَّہَادَةِ. هَكَذَا وَجْهُ الْحَدِيثِ عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ. (صحيح - مجمع الزوائد ۱۹ / ۱۰)

ترجمہ: عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: سب زمانوں سے بہتر میرے زمانے کے لوگ ہیں پھر جو ان کے بعد ہوں پھر جو ان کے بعد ہوں پھر ظاہر ہو جائے گا جھوٹ یہاں تک کہ گواہی دے گا آدمی اور گواہی طلب نہ کی جائے گی اس سے اور قسم اٹھائے گا آدمی قبل اس کے کہ قسم لی جائے اس سے۔ اور یہ جو آپ ﷺ نے فرمایا ہے کہ بہترین شہداء وہ ہیں کہ قبل درخواست کے گواہی دیں۔ مراد اس سے یہی ہے کہ جب درخواست کرے صاحب حق فوراً گواہی دینے کو حاضر ہوں اور حیلہ نہ کریں۔ یہ نہیں کہ بغیر بلائے دوڑیں۔ یہ تطبیق ہے ان حدیثوں میں نزدیک بعض اہل علم کے۔





ابواب الزہد

عن رسول اللہ ﷺ

(المعجم ۳۴) زہد کے بیان میں (تحفة ۳۱)

مترجم: زہد بالفتح لغت میں بمعنی قدر واد ہوا ہے چنانچہ عرب کہتا ہے۔ خُذْ زَهْدًا مَا يَكْفِيكَ اور زہد بالضم بے رغبتی اور طیب کسب اور اور قصر اہل اور زہد بفتح ز کو ذوق، اور زہد بے رغبتی کرنے والا اور زہد بن عبد اللہ اور ابو زہد نام ہے دو بڑے محدثوں کا اور زہاد وہ زمین کہ بغیر آب کثیر کے رواں نہ ہو اور زہید ہر چیز سے تھوڑے کو کہتے ہیں۔ اور زہد فیہ یعنی بے رغبتی کی اس چیز سے اور اسی سے ہے قول اللہ تعالیٰ وَكَانُوا فِيهِ مِنَ الزَّاهِدِينَ یعنی بے رغبتی کرنے والے تھے یوسف علیہ السلام سے بھائی اس کے، اور ترہید کسی کو زہد پر برا سمجھنا کرنا (مفتی الارب) اور اصطلاح شرع میں زہد بے رغبتی کرنا ہے دنیائے فانی سے واسطے حصول نعمہ اور باقیہ اخروی کے اور یہ ادنیٰ درجہ ہے اور بے رغبتی کرنا ہے غیر خدا سے واسطے تحصیل وصال الہی کے اور قرب اس کے اور یہ اعلیٰ درجہ ہے اور ترک کرنا حظ نفس کا باختیار خود اور وہ مرکب ہے حال اور علم اور عمل سے، مراد حال سے رغبت قلبی کا پھیرنا ہے ایک ادنیٰ چیز سے طرف اعلیٰ چیز کے پس جس طرف سے پھیرا ہے اس کو مرغوب عنہ کہتے ہیں اور مرز ہو وہ فیہ اور جدھر پھیرا ہے اسے مرغوب فیہ کہتے ہیں اور مرز ہو وہ فیہ ضرور ہوا کہ جس طرف سے دل کو پھیرا ہے وہ بھی مرغوب شئی من وجہ ہو ورنہ یہ پھیرنا زہد نہ کہلائے گا جیسا کہ تارک حجر و تراب کا زہد نہ کہلائے گا برخلاف تارک دنیا، ہم دنیا نیر کے اور شرط مرغوب فیہ کی یہ ہے کہ بہتر ہو اس کے نزدیک مرغوب عنہ سے اس لیے کہ بائع اقدام نہیں کرتا بیع پر جب تک کہ نہیں سمجھ لیتا کہ شے بہتر ہے بیع سے پس وہ کہا جاتا ہے باعتبار بیع کے زہد اور باعتبار شے کے راغب

اسی طرح کہا جاتا ہے زہد کو زہد باعتبار دنیا کے اور راغب باعتبار عقبی کے یا زہد کہا جاتا ہے باعتبار ماسوا کے اور راغب باعتبار مولیٰ کے اور مراد علم سے اس مقام میں وہ علم ہے کہ مشر ہوئے اس حال کا جو اوپر مذکور ہوا اور وہ یہ ہے کہ شے متروک کو حقیر جانے باعتبار شے ماخوذ کے اور جب تک یہ علم حاصل نہیں ہوتا جیسے بائع جب تک کہ شے کو بیع سے بہتر نہ سمجھ لے تب تک ترک بیع اور اخذ شے جائز نہیں رکھتا، اسی طرح جس شخص نے بخوبی جان لیا کہ دنیا فانی ہے بمنزلہ برف کے اور عقبی باقی اور بہتر ہے بمنزلہ دراہم و دنانیر کے، پس اس کو بدلنا برف کا دینار سے دشوار نہیں خصوصاً ایسے حال میں کہ برف دھوپ میں گھلتی ہو اور قیمت ہزار گنی لاگت سے ملتی ہو اور مشتری اس کا امین ہو اور خازن برف خان۔ پس یہ علم جب درجہ یقین کو پہنچتا ہے، حالت مذکورہ کو کمال قوت دیتا ہے اور واقع میں دنیا برف سے جلدی فانی ہونے والی ہے۔ اس لیے کہ وہ فقط گرمی میں گھلتی ہے اور یہ گرمی، جائزے، برسات بلکہ دن اور رات معرض زوال میں ہے اور عقبی دراہم و دینار سے ہزار درجہ اولیٰ، اس لیے کہ یہ بھی فانی ہیں اگرچہ برف سے فنا ان کی متاخر ہو بخلاف عقبی کے کہ ابدالاً باد ہے اور فنا و زوال کا ہرگز اس میں مجال نہیں اور مراد عملاً سے ترک مطلق ہے اور بدل دنیا اس چیز کا جو ادنیٰ ہے اور لے لینا بخلی کا اس کے عوض میں اسی طرح زہد واجب کرتا ہے مزہد فیز کے ترک کو بالکل یہ اور وہ ساری دنیا ہے مع اسباب اور متعلقات اور مقدمات اپنے کے پس نکال دے اپنے دل سے محبت اس کی اتنا مہا اور داخل کرے اس کے عوض میں محبت طاعات و عبادات کی اور اتباع سنن اور ریاضات کی اور نکال دے اس چیز کو ہاتھ سے اور آنکھوں سے جیسے نکال دیا دل سے اور مشغول کرے چشم و دل کو و طائف طاعات میں جیسا کہ مشغول تھے پہلے دنیا کی لذت میں اور مستیشر ہو اس بیج و بدل کے ساتھ (كَذَٰلِكَ ذَكَرَ الْغَزَالِيُّ) اور باقی احکام زہد کے ضمن میں احادیث میں مذکور ہوں گے۔

(۲۳۰۴) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((نِعْمَتَانِ مَغْبُونٌ فِيهِمَا كَثِيرٌ مِنَ النَّاسِ الصِّحَّةُ وَالْفَرَاغُ)) .

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: دو نعمتیں ہیں کہ بھولے ہوئے ہیں ان میں بہت سے لوگ غافل ہیں۔ ایک تندرستی دوسرے فراغت۔ (صحیح)

فائدہ: روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے، انہوں نے یحییٰ سے، انہوں نے عبد اللہ بن سعید بن ابی ہند سے اور مرفوع کیا اس کو اور موقوفاً روایت کی بعضوں نے عبد اللہ بن سعید بن ابی ہند سے۔ مترجم کہتا ہے یعنی ان دونوں نعمتوں کی اکثر لوگ قدر نہیں جانتے اور قدر دانی نہیں کرتے، حالانکہ لازم ہے کہ تندرستی کو قبل مرض کے اور فراغت کو قبل شغل کے غنیمت جانیں۔



(۲۳۰۵) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((مَنْ يَأْخُذْ عَنِّي هَؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ فَيَعْمَلْ بِهِنَّ أَوْ يُعَلِّمْ مَنْ يَعْمَلْ بِهِنَّ؟)) فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ : أَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ! فَأَخَذَ بِيَدِي فَقَدَّ خَمْسًا

((اتَّقِ الْمَحَارِمَ تَكُنْ أَعْبَدَ النَّاسِ، وَارْضَ بِمَا قَسَمَ اللَّهُ لَكَ تَكُنْ أَعْنَى النَّاسِ، وَأَحْسِنُ إِلَى جَارِكَ تَكُنْ مُؤْمِنًا، وَاحِبٌ لِلنَّاسِ تُحِبُّ لِنَفْسِكَ تَكُنْ مُسْلِمًا، وَلَا تُكْثِرِ الضَّحِكَ فَإِنَّ كَثْرَةَ الضَّحِكِ تُمِيتُ الْقَلْبَ)).

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: کون شخص یاد کرتا ہے مجھ سے سن کر یا نچ باتیں، پھر عمل کرتا ہے ان پر یا سکھاتا ہے کسی ایسے شخص کو جو عمل کرے ان پر، سو کہا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے میں نے: عرض کی کہ میں سیکھتا ہوں ان کو یا رسول اللہ ﷺ! پس پکڑا آپ ﷺ نے ہاتھ میرا اور گنا پانچ باتوں کو اور فرمایا: نچ تو حرام چیزوں سے ہو جائے گا سب لوگوں سے زیادہ عابد اور راضی رہ تو اللہ کی تقسیم پر ہو جائے گا سب سے زیادہ بے پروا اور احسان کراپنے ہمسائے پر ہو جائے گا تو مؤمن اور دوست رکھ لوگوں کے لیے وہ چیز جو کہ دوست رکھتا ہے تو تو اپنے لیے ہو جائے گا تو مسلمان اور بہت نہ ہنس، اس لیے کہ بہت ہنسنا مار ڈالتا ہے دل کو۔ (اسنادہ حسن - سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ: ۹۳) تخریج مشکوٰۃ (۱۷)

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے، نہیں جانتے ہم اسے مگر جعفر بن سلیمان کی روایت سے اور حسن کو سماع نہیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مطلق ایسا ہی مروی ہے ایوب سے اور یونس بن عبید سے اور علی بن زید سے ان سب نے کہا کہ حسن کو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں اور روایت کی ابو عبیدہ ناجی نے حسن سے یہ حدیث اور ٹھہرایا اسے قول حسن اور نہیں ذکر کیا اس میں کہ روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ روایت کرتے ہیں نبی ﷺ سے۔



۴۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي الْمُبَادَرَةِ بِالْعَمَلِ

نیک کاموں میں جلدی کرنے کے بیان میں

(۲۳۰۶) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((بَادِرُوا بِالْأَعْمَالِ سَبْعًا، هَلْ تَنْظُرُونَ إِلَّا إِلَى فَقْرٍ مُنْسٍ، أَوْ غِنًى مُطْعٍ، أَوْ مَرَضٍ مُفْسِدٍ أَوْ هَرَمٍ مُفْنِدٍ أَوْ مَوْتٍ مُجْهِزٍ أَوْ الدَّجَالِ فَشَرُّ غَائِبٍ يُنْتَظَرُ أَوِ السَّاعَةِ؟ فَالْسَّاعَةُ أَذْهَى وَأَمَرُّ)). [اسنادہ ضعیف] سلسلۃ الاحادیث الضعیفہ (۱۶۶۶) اس میں محرز بن ہارون کو امام بخاری اور نسائی نے منکر الحدیث کہا ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو نیکی کرنا ہوسات چیزوں سے پہلے کرلو، اس لیے کہ منتظر نہیں ہوتم مگر محتاجی متحیر کرنے والی کے یا غنا غافل کرنے والے کے یا مرض مفسد کے، یعنی جو طاعت میں خلل ڈالے یا بڑھاپے عقل کھونے والے کے یا موت جلدی آنے والی کے یا دجال کے پس شر غائب کا انتظار کیا جاتا ہے یا قیامت کے اور قیامت نہایت سخت ہے اور کڑوی۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے حسن ہے نہیں جانتے ہم اسے اعراب کی روایت سے کہ وہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہوں مگر محرز بن ہارون سے اور روایت کی عمر نے یہ حدیث اس شخص سے کہ جس نے سنی سعید مقبری سے، انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس کے۔



۵۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي ذِكْرِ الْمَوْتِ

موت کو یاد کرانے کے بارے میں

(۲۳۰۷) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((أَكْثِرُوا ذِكْرَهَا ذِمَّ اللَّذَاتِ)) يَعْنِي الْمَوْتَ .
ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: بہت یاد کرو لذتوں کو مٹانے والی کو، یعنی موت کو۔ (حسن صحیح)
تخریج مشکاة المصابیح (۱۶۱۰) ارواء الغلیل (۶۸۲)

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے حسن ہے، اس باب میں ابو سعید سے بھی روایت ہے۔



(۲۳۰۸) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُجَيْرٍ أَنَّهُ سَمِعَ هَانِئًا مَوْلَىٰ عُثْمَانَ قَالَ : كَانَ عُثْمَانُ إِذَا وَقَفَ عَلَى قَبْرِ بَكِي حَتَّى يَبْلُغَ لِحْيَتَهُ، فَقِيلَ لَهُ تَذْكُرُ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ فَلَا تَبْكِي وَتَبْكِي مِنْ هَذَا؟ فَقَالَ : إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ : ((إِنَّ الْقَبْرَ أَوَّلُ مَنْزِلٍ مِنَ مَنَازِلِ الْآخِرَةِ فَإِنْ نَجَّاهُ فَمَا بَعْدَهُ أَيْسَرُ مِنْهُ، وَإِنْ لَمْ يَنْجُ مِنْهُ فَمَا بَعْدَهُ أَشَدُّ مِنْهُ)) قَالَ : وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَا رَأَيْتُ مَنْظَرًا قَطُّ إِلَّا وَالْقَبْرُ أَفْطَحَ مِنْهُ)).
[اسنادہ حسن] تخریج مشکاة المصابیح (۱۳۲) تخریج الاحادیث المختارة (۳۶۶ - ۳۶۷)

ترجمہ: روایت ہے عبد اللہ بن بجیر سے کہ انہوں نے سنا ہانی سے جو مولیٰ تھے عثمان رضی اللہ عنہ کے، کہا: تھے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے جب کھڑے ہوتے کسی قبر پر روتے یہاں تک کہ تر ہو جاتی لیش مبارک ان کی، سو کہا ان سے کسی نے: یاد کرتے ہیں آپ جنت کو اور دوزخ کو اور بیان فرماتے ہیں ان کا اور نہیں روتے اور روتے ہیں آپ قبر کو دیکھ کر، کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ قبر پہلی منزل ہے منازل آخرت سے، سو اگر نجات پائی اس کے ہول و عذاب سے کسی نے تو جو بعد اس کے ہے آسان ہے اس سے اور اگر کسی نے نہ نجات پائی اس کے ہول و عذاب سے تو جو بعد اس کے ہے سخت تر ہے اس سے اور کہا عثمان نے: فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: نہیں دیکھی میں نے کوئی دیکھنے کی جگہ قبر سے بڑھ کر گھبراہٹ میں اور سختی میں۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے، ہم اس کو مگر شام بن یوسف کی روایت سے۔



۶۔ بَابُ مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ أَحَبَّ اللَّهُ لِقَاءَهُ

جس نے اللہ تعالیٰ سے ملاقات کو پسند کیا اللہ تعالیٰ بھی اس سے ملاقات کو پسند کرتا ہے
(۲۳۰۹) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ أَحَبَّ اللَّهُ لِقَاءَهُ، وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللَّهِ كَرِهَ اللَّهُ لِقَاءَهُ))۔ (صحیح)

ترجمہ: روایت ہے عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جو دوست رکھے اللہ تعالیٰ کی ملاقات کو اللہ بھی دوست رکھتا ہے اس کی ملاقات کو اور جو مکروہ جانے اللہ عزوجل کی ملاقات کو اللہ بھی مکروہ جانتا ہے اس کی ملاقات کو۔
فائدہ: اس باب میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا اور ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ اور انس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث عبادہ کی صحیح ہے۔



۷۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي إِنْذَارِ النَّبِيِّ ﷺ

نبی اکرم ﷺ کا اپنی قوم کو ڈرانے کے بیان میں

(۲۳۱۰) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ [وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ] قَالَ رَسُولُ اللَّهِ: ((يَا صَفِيَّةُ بِنْتُ عَبْدِ الْمُطَّلَبِ، يَا فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ يَا بِنْتِ عَبْدِ الْمُطَّلَبِ: إِنِّي لَا أَمْلِكُ لَكُمْ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا سَلُونِي مِنْ مَالِي مَا شِئْتُمْ))۔ (صحیح)

ترجمہ: روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے، فرمایا انہوں نے کہ جب نازل ہوئی یہ آیت ﴿وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ﴾ الایہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے: ڈرا دے اے نبی ﷺ! اپنے ساتھیوں قرابت والوں کو، فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: اے صفیہ بیٹی عبدالمطلب کی! (اور یہ پھوپھی ہیں آنحضرت ﷺ کی) اے فاطمہ بیٹی محمد ﷺ کی! اے اولاد عبدالمطلب! میں اختیار نہیں رکھتا ہوں تمہارے نفع و ضرر کا اللہ کی درگاہ میں، کچھ مانگ لو مجھ سے جو چاہو میرے مال سے۔

فائدہ: اس باب میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما اور ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا کی حسن ہے اور روایت کی بعضوں نے ہشام بن عروہ سے، انہوں نے اپنے باپ سے، انہوں نے نبی ﷺ سے مثل اس کے۔ مترجم کہتا ہے کہ ان اس حدیث میں بہت خوف دلانا ہے اقربائے نبی ﷺ کو اور تمام امت کو، چنانچہ حضرت ﷺ نے جب آیت مذکورہ اتری، ایک ایک عزیز کو پکارا اور فرمادیا کہ میں آخرت میں تمہارے کچھ کام نہ آؤں گا، دنیا میں میرا مال جو چاہو مجھ سے مانگ لو، آخرت میں سوا تمہارے عملوں کے اور سوا رحمت کے صرف میری قرابت کچھ کام نہ آئے گی تو تم میری قرابت پر بھروسہ مت کرو۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جیسے بعض سنبھاء بعض دیوں کی اولاد میں ہونے کو فخر جانتے ہیں اور عمل نیک میں سستی کرتے ہیں اور یقین کرتے ہیں کہ

ہم خواہ عمل کریں یا نہ کریں ہم تو بزرگ زادے ہیں اللہ ہم کو خواہ مخواہ بخش دے گا اور ان کے معتقد باوجود فسق و فجور کے ان سے تبرک ڈھونڈتے ہیں، وہ محض سفیہ اور بے عقل ہیں جب آنحضرت ﷺ کے اقرباء کو اللہ تعالیٰ نے ڈرایا تو اور کسی کی کیا حقیقت رہی۔



۸۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الْبَكَاءِ مِنْ خَشْيَةِ اللَّهِ تَعَالَى

اللہ تعالیٰ کے ڈر سے رونے کی فضیلت کے بیان میں

(۲۳۱۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَا يَلِجُ النَّارَ رَجُلٌ بَكَى مِنْ خَشْيَةِ اللَّهِ حَتَّى يَعُودَ اللَّبَنُ فِي الضَّرْعِ، وَلَا يَجْتَمِعُ غُبَارٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَدُخَانٌ جَهَنَّمَ))۔

(اسنادہ صحیح، المشكاة: ۳۸۲۸۔ التعليق الرغیب: ۱۶۶/۲) الروض النضیر (۱۱۸۰)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: داخل نہ ہوگا دوزخ میں وہ مرد کہ رویا اللہ تعالیٰ کے خوف سے یہاں تک کہ دوبارہ چلا جائے دودھ پستان میں اور نہیں جمع ہوتا غبار اللہ کی راہ، یعنی جہاد کا اور دھواں جہنم کا۔

فائدہ: اس باب میں ابو ریحانہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے اور محمد بن عبد الرحمن مولیٰ ہیں آل طلحہ کے، مدینی ہیں، ثقہ ہیں روایت کی ان سے سفیان ثوری اور شعبہ نے۔ (مترجم) اس حدیث میں آنحضرت ﷺ نے تعلق بالجمال فرمائی، یعنی جیسے دودھ کا پستان زن میں دوبارہ جانا محال ہے ویسا ہی اللہ تعالیٰ کے خوف سے رونے والے کا دوزخ میں جانا محال ہے یعنی بسبب رحمت اور فضل باری تعالیٰ کے کہ وہ رونے سے اس قدر مہربان ہوتا ہے نہ باعتبار قدرت و امکان کے اور جس کے بدن و کپڑوں وغیرہ پر غبار جہاد پڑے، اس پر دھواں جہنم کا حرام ہے، پھر دخول جہنم کا کیا ذکر ہے اس میں بڑی فضیلت ہے جہاد کی اور معلوم ہوا کہ جہاد کفارہ ہو جاتا ہے گناہوں کا اور سبب ہے ناردوزخ سے محفوظ رہنے کا، اَللّٰهُمَّ اَدْخِلْنَا فِي الْمُجَاهِدِيْنَ وَ اَحْيَا مَعَهُمْ وَ اَمِتْنَا مَوْتَ الصّٰلِحِيْنَ وَ اَحْشِرْنَا مَعَهُمْ۔



۹۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ ((لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيلًا

نبی اکرم ﷺ کے اس فرمان کے بیان میں اگر تم وہ جان لو جو میں جانتا ہوں تو تم تھوڑا ہنسو

(۲۳۱۲) عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((رَأَيْتُ أَرَى مَا لَا تَرَوْنَ وَ أَسْمَعُ مَا لَا تَسْمَعُونَ، أَطَبَّ السَّمَاءُ وَ حَقٌّ لَهَا أَنْ تَنْطَ مَا فِيهَا مَوْضِعُ أَرْبَعِ أَصَابِعٍ إِلَّا وَ مَلَكَتْ وَ أَضَعُ جَبْهَتَهُ لِلَّهِ سَاجِدًا وَ اللَّهُ لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيلًا وَ لَبَكَيْتُمْ كَثِيرًا، وَ مَا تَلَذَّذْتُمْ بِالنِّسَاءِ عَلَى الْفُرْشِ، وَ لَخَرَجْتُمْ

إِلَى الصُّعْدَاتِ تَجَارُونَ إِلَى اللَّهِ لَوَدِدْتُ أَنِّي كُنْتُ شَجَرَةً تُعْصَدُ)). [اسنادہ حسن] دون قولہ

لوددت سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ (۱۷۲۲) (تخریج مشکاة المصابیح (۵۳۴۷) التحقیق الثانی۔

ترجمہ: روایت ہے ابو ذر رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: میں دیکھتا ہوں جو تم نہیں دیکھتے اور سنتا ہوں جو تم نہیں سنتے، چڑھتا ہے آسمان اور حق ہے اس کو کہ چڑھاوے اس لیے کہ نہیں ہے اس میں چار انگل کی جگہ جہاں ایک فرشتہ سر رکھے ہوئے نہ ہو سجدہ کرنے کو اللہ عزوجل کے واسطے اور قسم ہے اللہ تعالیٰ کی اگر جانو تم جو میں جانتا ہوں تو ہنسو تھوڑا اور رُو بہت اور لذت نہ اٹھاؤ عورتوں سے بچھونے پر اور بے شک نکل جاؤ تم میدانوں میں فریاد کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے، یعنی اپنے ذنوب کی مغفرت کے لیے اور ابو ذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: کاش کہ میں ایک درخت ہوتا کہ لوگ اسے کاٹ ڈالتے۔

فائل: اس باب میں عائشہ رضی اللہ عنہا اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما اور انس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے، غریب ہے اور مروی ہے اور سند سے کہ ابو ذر رضی اللہ عنہ فرماتے تھے: کاش کہ میں ایک درخت ہوتا کہ لوگ مجھے کاٹ ڈالتے اور مروی ہے یہ روایت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے موقوف۔



(۲۳۱۳) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُ لَصَحَحْتُمْ قَلِيلًا وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيرًا)). [اسنادہ صحیح] فقه السيرة (۴۷۹)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے اگر جانے تم جو میں جانتا ہوں تو ہنسو تھوڑا اور رُو بہت۔

فائل: یہ حدیث صحیح ہے۔



۱۰۔ بَابُ: مَا جَاءَ مَنْ تَكَلَّمَ بِالْكَلِمَةِ لِيُضْحِكَ النَّاسَ

اس کے بیان میں کہ جو شخص لوگوں کو ہنسانے کے لیے کوئی بات کرے

(۲۳۱۴) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ الرَّجُلَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ لَا يَزِي بِهَا بَاسًا يَهْوِي بِهَا سَبْعِينَ خَرِيفًا فِي النَّارِ)). (اسنادہ حسن، سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ (۵۴۰) صحیح)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: بے شک آدمی کلام کرتا ہے ساتھ ایک بات کے اور نہیں دیکھتا اس میں کچھ مضائقہ، حالانکہ گر جاتا ہے اس کی شامت سے ستر برس کی راہ دوزخ میں۔

فائل: یہ حدیث حسن ہے، غریب ہے اس سند سے۔



(۲۳۱۵) حَدَّثَنَا بَهْزُ بْنُ حَكِيمٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: ((وَيْلٌ لِلَّذِي

يُحَدِّثُ بِالْحَدِيثِ لِيُضْحِكَ بِهِ الْقَوْمَ فَيَكْذِبُ، وَيُلُّ لَهُ وَيُلُّ لَهُ).

(حسن غایۃ المرام: ۳۷۶ - المشكاة: ۴۸۳۸ - التحقيق الثاني)

ترجمہ: روایت ہے بہز بن حکیم کے دادا سے، کہا انہوں نے سنا میں نے نبی ﷺ کو کہہ فرماتے تھے کہ خرابی ہے اس شخص کو کہ ایک بات ایسی کہتا ہے کہ ہنسی ہے اس کو تو موروہ بات جھوٹی ہوتی ہے، خرابی ہے اس کے لیے، خرابی ہے اس کے لیے۔

فائل: اس باب میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے۔



۱۱۔ بَابُ: مِنْ حُسْنِ إِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْكُهُ مَا لَا يَغْنِيهِ

انسان کے حسن اسلام سے ہے کہ وہ بے فائدہ کاموں کو چھوڑ دے

(۲۳۱۶) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: تُوَفِّي رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِهِ، فَقَالَ: يَغْنِي رَجُلًا: أَبَشِرُ بِالْجَنَّةِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((أَوَلَا تَدْرِي فَلَعَلَّهُ تَكَلَّمَ فِيمَا لَا يَغْنِيهِ أَوْ بَخَلَ بِمَا لَا يَنْقُصُهُ)). [اسنادہ ضعیف] التعليق
الرجیب (۱۱/۴) اعمش کا سیدنا انسؓ سے سماع ثابت نہیں

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے، کہا: وفات پائی ایک مرد نے نبی ﷺ کے اصحاب سے تو کہا ایک مرد نے بشارت ہو تجھ کو جنت کی، سو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: کیا تو نہیں جانتا شاید کہ اس نے کہی ہو کوئی بات بے فائدہ یا بخل کیا ہو ایسی چیز کے ساتھ جس کے خرچ کرنے سے اس کا کچھ نقصان نہ ہوتا۔

فائل: یہ حدیث غریب ہے۔



(۲۳۱۷) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مِنْ حُسْنِ إِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْكُهُ مَا لَا يَغْنِيهِ)).

[اسنادہ صحیح] الروض النضر (۲۹۳ و ۳۲۱) تخریج شرح عقیدہ الطحاوی (۲۷۶)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا: فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: مرد کی خوبی اسلام سے ہے چھوڑنا بے فائدہ باتوں کا۔

فائل: یہ حدیث غریب ہے، نہیں جانتے ہم اسے ابوسلمہ کی روایت سے کہ وہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ نبی ﷺ سے مگر اسی سند سے روایت کی ہم سے قتیہ نے انہوں نے مالک سے انہوں نے زہری سے انہوں نے علی بن حسین سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: بے شک خوبی اسلام سے مرد کی ہے چھوڑنا بے فائدہ باتوں کا، اسی طرح روایت کی کئی شخصوں نے اصحاب زہری سے انہوں نے علی بن حسین سے انہوں نے نبی ﷺ سے مالک کی روایت کی مانند۔



(۲۳۱۸) عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((إِنَّ مِنْ حُسْنِ إِسْلَامِ الْمَرْءِ، تَرْكُهُ مَا لَا يُغْنِيهِ)). (صحيح بما قبله)

ترجمہ: روایت ہے علی بن حسین سے کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا آدمی کی خوبی اسلام سے ہے چھوڑنا بے فائدہ باتوں کا۔



۱۲۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي قِلَّةِ الْكَلَامِ

قلت کلام کی خوبی میں

(۲۳۱۹) عَنْ بِلَالِ بْنِ الْحَارِثِ الْمُزَنِيِّ صَاحِبِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ : ((إِنَّ أَحَدَكُمْ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ رِضْوَانِ اللَّهِ مَا يَظُنُّ أَنْ تَبْلُغَ مَا بَلَغَتْ فَيَكْتُبُ اللَّهُ لَهُ بِهَا رِضْوَانَهُ إِلَى يَوْمٍ يَلْقَاهُ، وَإِنْ أَحَدَكُمْ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ سَخَطِ اللَّهِ مَا يَظُنُّ أَنْ تَبْلُغَ مَا بَلَغَتْ فَيَكْتُبُ اللَّهُ عَلَيْهِ بِهَا سَخَطَهُ إِلَى يَوْمٍ يَلْقَاهُ)). [اسنادہ صحیح] سلسلہ الاحديث الصحيحة (۸۸۸) الروض النضير (۱۷۲) التعليق الرغيب (۱۵۱/۳ - ۱۵۲)

ترجمہ: روایت ہے بلال بن حارث رضی اللہ عنہ جو صحابی ہیں رسول اللہ ﷺ کے فرماتے تھے کہ سنائیں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے: کلام کرتا ہے ایک تم میں کا ساتھ ایک بات کے اللہ کی رضامندیوں سے یہ نہیں جانتا کہ اس کا رتبہ کہاں تک پہنچے گا پھر لکھی جاتی ہے اس کے لیے رضامندی اللہ تعالیٰ کی اس دن تک کہ ملاقات کرے اللہ تعالیٰ سے اور ایک تم میں کا نکالتا ہے ایک بات خدا تعالیٰ کے غصے کی نہیں جانتا کہ کہاں تک پہنچے گا وہاں اس کا، پھر لکھا جاتا ہے غصہ اللہ تعالیٰ کا اس کے لیے اس دن تک کہ ملاقات کرے گا وہ اس سے یعنی قیامت تک۔

فائدہ: اور اس باب میں ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے، یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے، اسی طرح روایت کی کئی شخصوں نے محمد بن عمرو سے مانند اس کے اور کہا انہوں نے سند میں عن محمد بن عمرو عن ابیہ عن جدہ بلال بن الحارث اور روایت کی مالک بن انس نے یہ حدیث اس سند سے عن محمد بن عمرو عن ابیہ عن بلال بن الحارث اور ذکر نہ کیا اس میں محمد بن عمرو کے دادا کا یعنی عن جدہ کہا۔ مترجم کہتا ہے کہ اس حدیث میں اشارہ ہوا کہ شرائط زہد سے ہے فضول کلام سے پرہیز کرنا جیسے فضول مال سے پرہیز کرنا اس کی ضروریات سے ہے اور خوفناک رہنا کلام کے حساب سے اور ہمیشہ رضا جوئے الہی رہنا اپنے کلمات میں بھی اس لیے کہ زبان معبر جنان ہے اور جنان میں یوں فرمانِ رحمن ہے: إِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ أُولَئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُولًا۔



۱۳۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي هَوَانِ الدُّنْيَا عَلَى اللَّهِ وَعَلَى

اللہ عزوجل کے نزدیک دنیا کے ذلیل ہونے کے بیان میں

(۲۳۲۰) عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((لَوْ كَانَتِ الدُّنْيَا تَعْدِلُ عِنْدَ اللَّهِ جَنَاحَ بُعُوضَةٍ

مَا سَقَى كَافِرًا مِنْهَا شَرْبَةَ مَاءٍ)). (اسنادہ صحیح) سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ (۹۴۰)

ترجمہ: روایت ہے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: اگر دنیا اللہ تعالیٰ کی درگاہ میں ایک پریشہ کے برابر عزت رکھتی ہوتی تو نہ پلاتا اللہ تعالیٰ کسی کافر کو ایک گھونٹ پانی یعنی سب مومنوں کو عنایت فرماتا چونکہ نہایت ذلیل تھی اس لیے کفار کے حصہ میں آئی۔

فائدہ: اس باب میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے غریب ہے اس سند سے۔

مترجم: اس حدیث میں اور آگے کی دونوں حدیثوں میں اشارہ ہے مزہود فیہ کی حقارت کی طرف اور موجب ان تینوں حدیثوں کا وہ علم ہے جو زاہد کو ضرور ہے وہ یہ کہ حقارت اور ذلت اور ہوان دنیا کا آخرت کے سامنے اس کی ذہن نشین ہو جانا ہے اور اسی طرح ہو ان سارے جہان بلکہ تمام کون و مکان کی ذلت مقدس باری تعالیٰ کے سامنے اسی طرح یقین کو پہنچنا کہ ترک کرنا تمام عالم کا رب العالمین کے واسطے دشوار نہ ہو اور ابھی یہ ادنیٰ درجہ ہے زہد کا اس لیے کہ ابھی اسکی کچھ قدر باقی ہے، اعلیٰ درجہ یہ ہے کہ اس کے ترک کو کچھ کام نہ جاننا اور یہ نہ سمجھنا کہ میں نے کوئی چیز عمدہ ترک کی اور اس پر متغیر نہ ہونا بلکہ اس امر کے اضافت کرنے سے اپنی جانب شرمنا جیسے کوئی جو ہر بیش بہا کے آگے ایک کلوخ گلی کی ترک کو کچھ کام نہیں جانتا اور اگر ثنا کیا جائے اس پر تو شرماتا ہے اور یہ متوسط درجہ ہے زہد کا اس لیے کہ مزہود فیہ کے وجود کی خبر بھی زاہد کو ہے اگرچہ برابر کلوخ کے ہو اور تیسرا درجہ کہ وہ سب سے اعلیٰ ہے یہ ہے کہ زاہد کو اپنے زہد سے خبر نہ ہونا اور یہ مقام ہے وصال الہی کا حقیقت اس کی یہ ہے کہ جب متلذذ ہوتا ہے وہ ساتھ ذکر الہی کے اور تلذذ اٹھاتا ہے وہ ساتھ قرآن کے اور خوش ہوتا ہے وہ اپنے پروردگار کی ہم کلامی سے اور بھر جاتا ہے قلب اس کا اور نورانی ہو جاتی ہے روح اس کی اور دمک جاتا ہے جسم اس کا پس خبر نہیں رہتی اس کو موجودات کی اور یقین کرتا ہے کہ عالم میں کوئی شے باری تعالیٰ کے ذکر سے لذیذ نہیں اور کوئی ذات اس ذات مقدس کے آگے موجود نہیں بلکہ معرض فنا میں ہے اور جہان مقام زوال میں، اور متغیر ہے زاہد مخلص باری تعالیٰ کے جاہ و جلال میں زبان حال میں یوں گویا ہے اور مقام قرب میں ہر دم پویا۔

ہرچہ گویم از تو گویم اے عزیز ہرچہ جویم از تو جویم اے عزیز
اے مریض عشق راہر دم طیب ے ندانم غیر ذات اے حبیب
از جہاں صائم شدم اے بحر انور تابقائے تو شود مارا حضور



(۲۳۲۱) عَنْ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ شَدَّادٍ قَالَ: كُنْتُ مَعَ الرُّكْبِ الَّذِينَ وَقَفُوا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَلَى السَّخْلَةِ الْمَيْتَةِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((اتَرَوْنَ هَذِهِ هَانَتْ عَلَى أَهْلِهَا حِينَ أَلْقَوْهَا؟)) قَالُوا مِنْ هَوَانِهَا أَلْقَوْهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ ((الدُّنْيَا أَهْوَنُ عَلَى اللَّهِ مِنْ هَذِهِ عَلَى أَهْلِهَا)).

(اسنادہ صحیح) التعليق الرغیب (۱۰۱/۴) سلسلة الاحادیث الصحيحة (۲۴۸۲)

ترجمہ: روایت ہے مستورد بن شداد رضی اللہ عنہ سے کہا کہ تھا میں ان سواروں کے ساتھ کہ کھڑے ہوئے وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک چھوٹے بچہ مرے ہوئے پر بکری کے اور فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: کیا دیکھتے ہو تم اس کو ذلیل اور حقیر ہو گیا یہ اپنے لوگوں کے سامنے جب تو پھینک دیا انہوں نے اس کو۔ عرض کی صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہ ہاں بسبب ذلیل و حقیر جاننے کے پھینک دیا اس کو یا رسول اللہ ﷺ! فرمایا: دنیا اللہ تعالیٰ کے سامنے اس سے زیادہ ذلیل ہے جیسا یہ اپنے مالکوں کے سامنے ذلیل ہے۔
فائدہ: اس باب میں جابر رضی اللہ عنہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے، حدیث مستورد رضی اللہ عنہ کی حسن ہے۔



۱۴۔ باب: منه حدیث: ((ان الدنيا ملعونة))

اسی سے یہ حدیث ہے کہ بلاشبہ دنیا ملعون ہے

(۲۳۲۲) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((أَلَا إِنَّ الدُّنْيَا مَلْعُونَةٌ مَعْلُونٌ مَا فِيهَا إِلَّا ذِكْرُ اللَّهِ وَمَا وَالَاهُ وَعَالِمٌ أَوْ مُتَعَلِّمٌ)). (اسنادہ حسن) تخریج مشکاة المصابیح (۵۱۷۶) سلسلة الاحادیث الصحيحة (۲۷۹۷) التعليق الرغیب (۵۶/۱)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہتے تھے میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے بے شک دنیا ملعون ہے، ملعون ہے جو کچھ اس میں ہے مگر ذکر اللہ تعالیٰ کا اور جو اس کی مدد کرے اور عالم یا شاگرد عالم کا۔
فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

مترجم: جناب مولانا روم رضی اللہ عنہ نے خوب کہا ہے۔

اہل دنیا کا فران مطلق اند روز و شب در زق در زق در بق بق اند

دنیا ایک زن مکارہ ہے فریفتہ کرنے والی اپنے لوگوں کو اور دعا دینے والی ہے اپنے اہل کو، غافل کر دیتی ہے باری تعالیٰ کے ذکر سے، روک دیتی ہے زاد آخرت کے حاصل کرنے سے، تارک اس کی زینت کا مرحوم ہے مشغول اس کے تکلفات میں مرحوم، وہ رحمت کا مستحق یہ زحمت کا مستوجب، اس کو جنت بے منت اس کو ذلت بے ضمت، غرض دنیا ملعونہ ہے اور اہل اس کے ملعون انہیں کے حق میں ہے ﴿وَيَمْنُونَ الْمَاعُونَ﴾ فرعون بے عون یہی ہیں اور مردود دوگون یہی دین بدنیا فروش ابطال حق میں پر جوش

ایک کا معاملہ اس کے ساتھ چار قسم میں سے ایک قسم سے ہوگا ایک بندہ وہ کہ عنایت فرمایا اس کو اللہ تعالیٰ نے مال اور علم سووہ ڈرتا ہے اپنے پروردگار سے اس مال کے کمانے اور خرچ کرنے میں اور حسن سلوک کرتا ہے اس مال سے اپنے رشتہ داروں کے ساتھ اور پہچانتا ہے یعنی ادا کرتا ہے اس میں حق اللہ تعالیٰ کا یعنی زکوٰۃ دیتا ہے، صدقہ فطر ادا کرتا ہے اور غرباء و مساکین کی خدمت ادا کرتا ہے کہ جن کا حق اللہ نے مال میں رکھا ہے سو اس کا درجہ سب درجوں سے افضل ہے اور دوسرا وہ کہ عنایت فرمایا اس کو اللہ تعالیٰ نے علم اور نہ دیا اس کو مال حالانکہ وہ صادق النیۃ ہے کہتا ہے: کاش کہ اگر مجھے مال ملتا تو میں ایسے ہی عمل کرتا جیسے فلاں شخص کرتا ہے یعنی شخص اول پس وہ اپنی نیت کا اجر پانے والا ہے اور اجر ان دونوں کا برابر ہے اور ایک بندہ وہ ہے کہ دیا اللہ تعالیٰ نے اس کو مال اور نہ دیا اس کو علم خراب کرتا ہے اپنے مال کو بغیر علم کے یعنی خرچ کرتا ہے شہوات نفسانیہ اور بدعات شیطانیہ میں نہیں ڈرتا اس کے کمانے اور خرچ کرنے میں اپنے پروردگار سے اور نہیں حسن سلوک کرتا اس سے کسی اپنے قربت والے سے اور نہیں جانتا اللہ تعالیٰ کا اس میں کچھ حق یعنی اس کی رضا کی راہ میں ایک دمڑی نہیں دیتا پس اس کا درجہ سب درجوں سے بدرجہ ہے اور ایک بندہ وہ ہے کہ نہ دیا اس کو اللہ تعالیٰ نے مال اور نہ علم اور وہ کہتا ہے ہائے اگر مجھے مال ملتا تو میں عمل کرتا جیسے فلاں عمل کرتا ہے یعنی وہ جاہل مالدار سووہ اپنی نیت کا وبال پانے والا ہے اور عذاب اور بارگناہ ان دونوں کا برابر ہے۔ [اسنادہ صحیح] التعلیق الرغیب (۲۷/۱)

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم کہتا ہے کہ الغرض اس حدیث میں آپ ﷺ نے یہ فرمایا کہ دنیا کے ساتھ جو لوگ معاملہ رکھتے ہیں وہ چار طرح ہیں ایک عالم مال دار، دوسرا عالم مال کی آرزو کرنے والا کہ اس میں پہلے کا درجہ اول ہے اور دوسرا اس کا رفیق ہے ﴿وَحُسْنٌ أَوْلَيْتَكَ رَفِيقًا﴾ تیسرے جاہل مالدار حرام خوار نابکار، چوتھا جاہل مفلس پورا نکھٹوا لو کا ٹٹو باوجود جہل و افلاس کے فق و فقر کی آرزو کرنے والا وہ اس کا عشر ہے و بنس العشیر۔



۱۸۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي هِمِّ الدُّنْيَا وَحُبِّهَا

محبت دنیا اور اس کی فکر کے بیان میں

(۲۳۲۶) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ نَزَلَتْ بِهِ فَاقَةٌ فَأَنْزَلَهَا بِالنَّاسِ لَمْ تُسَدِّدْ فَاقَتَهُ، وَمَنْ نَزَلَتْ بِهِ فَاقَةٌ فَأَنْزَلَهَا بِاللَّهِ فَيُوشِكُ اللَّهُ لَهُ بِرِزْقٍ عَاجِلٍ أَوْ أَجَلٍ))۔ (صحیح بلفظ

بموت عاجل، أو غنى عاجل) صحیح ابی داؤد (۱۴۵۲) سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ (۲۸۸۷)

ترجمہ: روایت ہے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جس کو ہوا فاقہ پھر بیان کیا لوگوں سے اس نے اور چاہا

اس کا آدمیوں سے نہ بند کیا جائے گا فائدہ اس کا اور جس کو ہوا فائدہ پھر اتارا اس کو اللہ تعالیٰ کی طرف یعنی صبر کیا اور رضائے الہی پر راضی ہوا تو قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ رزق دے اس کو جلدی یادیر میں یا دنیا میں رزق دے یا آخرت میں ثواب دے۔
فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے۔



۱۹۔ باب: ما جاء فيما يكفى المر من جميع ماله

اس کے بیان میں جو آدمی کو اس کے سبب مال میں سے کافی ہے

(۲۳۲۷) عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ : جَاءَ مُعَاوِيَةُ إِلَى أَبِي هَاشِمٍ بْنِ عُثْبَةَ وَهُوَ مَرِيضٌ يَبْعُوهُ، فَقَالَ : يَا خَالَ مَا يُبْكِيكَ؟ أَوْحَعَ يُشْزِرُكَ أَوْ حَرَصَ عَلَى الدُّنْيَا؟ قَالَ : كُلُّ لَا وَلَكِنَّ رَسُولَ اللَّهِ عَهْدَ إِلَيَّ عَهْدًا لَمْ أَخْذُ بِهِ قَالَ : ((إِنَّمَا يَكْفِيكَ مِنْ جَمْعِ الْمَالِ خَادِمٌ وَمَرْكَبٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ))، وَأَجِدُ نَبِيَّ الْيَوْمِ قَدْ جَمَعْتُ.
ترجمہ: روایت ہے ابو وائل سے کہا کہ آئے معاویہ، ابو ہاشم بن عتبہ رضی اللہ عنہ کے پاس اور وہ مریض تھے عیادت کے لیے پھر کہا معاویہ نے اے خال! کس چیز نے رلایا تم کو کیا کوئی درد ہے کہ اذیت دیتا ہے تم کو یا حرص ہے دنیا کی؟ فرمایا ابو ہاشم نے یہ کچھ نہیں لیکن رسول اللہ ﷺ نے وصیت کی تھی مجھ کو ایک ایسی وصیت کہ بجانہ لایا میں اس کو اور وہ وصیت یہ کہ فرمایا تھا آپ ﷺ نے: کافی ہے تجھ کو جمع مال سے ایک خادم اور ایک سواری کہ جو کام آوے اللہ کی راہ میں اور میں اپنے تئیں دیکھتا ہوں کہ میں نے بہت کچھ جمع کیا۔

(اسنادہ حسن) التعلیق الرغیب (۱۲۳/۴) تخریج مشکاة المصابیح (۵۱۸۵) التحقیق الثانی

فائدہ: روایت کیا اس کو زائدہ اور عبیدہ بن حمید نے منصور سے انہوں نے ابو وائل سے انہوں نے سمرہ بن سہم سے کہ داخل ہوئے معاویہ ابو ہاشم بن عتبہ کے پاس پس ذکر کی حدیث مانند اس کے اور اس باب میں بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے نبی ﷺ سے۔



۲۰۔ باب منه حدیث: ((لا تتخذوا الضیعة فترغبوا فی الدنیا))

(۲۳۲۸) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ [بْنِ مَسْعُودٍ] قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((لَا تَتَّخِذُوا الضَّيْعَةَ فَتَرْغَبُوا فِي الدُّنْيَا)) . [اسنادہ صحیح سلسلۃ الاحادیث] (الصحيحہ ۱۲)

ترجمہ: روایت ہے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: مت جمع کرو ضیعہ کہ رغبت ہو جائے گی تم کو دنیا کی۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔ مترجم کہتا ہے: ضیعہ سے مراد ہے باغ اور کھیت اور گاؤں اور جائیداد غیر منقولہ کہ جب یہ قبضے میں آتی ہیں آدمی اپنی زندگی کو درست رکھتا ہے اور موت کو کمر وہ رکھتا ہے اور دنیا کی محبت زیادہ ہو جاتی ہے۔

عُمُرُهُ وَحَسَنَ عَمَلُهُ)).

(اسنادہ صحیح) سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ: ۱۸۳۶۔ مشکاة: ۵۲۸۵۔ التحقیق الثانی۔ الروض النضیر (۹۲۶)

ترجمہ: روایت ہے عبد اللہ بن بسر رضی اللہ عنہ سے کہ ایک اعرابی نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! کون شخص سب لوگوں میں بہتر ہے؟ فرمایا: جس کی عمر زیادہ ہو اور عمل نیک۔

فائل: اس باب میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور جابر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث غریب ہے اس سند سے۔



۲۲۔ باب منہ ای الناس خیر وأیہم شر

(۲۳۳۰) عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ؟ قَالَ: ((مَنْ طَالَ عُمُرُهُ وَحَسَنَ عَمَلُهُ)) قَالَ: فَأَيُّ النَّاسِ شَرٌّ؟ قَالَ: ((مَنْ طَالَ عُمُرُهُ وَسَاءَ عَمَلُهُ)).

(صحیح بما قبلہ)

ترجمہ: روایت ہے ابو بکرہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ ایک مرد نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! کون سا آدمی بہتر ہے؟ فرمایا آپ ﷺ نے: جس کی عمر دراز ہو۔ اور عمل نیک ہو پھر پوچھا اس نے: کون سا آدمی سب میں بدتر ہے؟ فرمایا آپ ﷺ نے: جس کی عمر دراز ہو اور عمل بد ہو۔

فائل: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔



۲۳۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي أَعْمَارِ هَذِهِ الْأُمَّةِ مَا بَيْنَ السَّتِينَ إِلَى سَبْعِينَ

عمریں ساٹھ سے ستر سال کے درمیان ہونے کے بیان میں

(۲۳۳۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((عُمُرُ أُمَّتِي مِنْ سِتِينَ سَنَةً إِلَى سَبْعِينَ سَنَةً)). حسن

صحیح۔ بلفظ (اعمار اُمّتی ما بین) تخریج مشکاة المصابیح (۵۲۸۰) سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ (۷۵۷)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: عمر میری امت کی ساٹھ برس سے ستر (۷۰) برس تک ہے۔



زمانے کے قریب ہونے اور امید کے چھوٹا ہونے کے بیان میں

(۲۳۳۲) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَتَقَارَبَ الزَّمَانُ فَتَكُونَ السَّنَةُ كَالشَّهْرِ، وَالشَّهْرُ كَالْجُمُعَةِ، وَتَكُونَ الْجُمُعَةُ كَالْيَوْمِ وَيَكُونُ الْيَوْمُ كَالسَّاعَةِ، تَكُونُ السَّاعَةُ كَالضَّرْمَةِ بِالنَّارِ)). (اسنادہ صحیح) المشكاة: ۵۴۴۸۔ التحقیق الثانی۔

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ قریب ہو جائے زمانہ اور ہووے سال برابر ایک ماہ کے اور ایک مہینہ برابر ہفتہ کے اور ہفتہ برابر ایک دن کے اور ہوگا دن برابر ایک ساعت کے اور ساعت برابر داغ دینے کے آگ سے۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے اس سند سے اور سعد بن سعید بھائی ہیں یحییٰ بن سعید انصاری کے۔



۲۵۔ باب: مَا جَاءَ فِي قَصْرِ الْأَمَلِ

امید کے چھوٹا ہونے کے بیان میں

(۲۳۳۳) عَنْ ابْنِ عُمرَ قَالَ: أَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِيَعْضِ حَسَدِي قَالَ: ((كُنْ فِي الدُّنْيَا كَأَنَّكَ غَرِيبٌ أَوْ غَابِرٌ سَبِيلٍ وَعُدَّ نَفْسَكَ فِي أَهْلِ الْقُبُورِ))، فَقَالَ لِي ابْنُ عُمرَ: إِذَا أَصْبَحْتَ فَلَا تُحَدِّثْ نَفْسَكَ بِالْمَسَاءِ وَإِذَا أَمْسَيْتَ فَلَا تُحَدِّثْ نَفْسَكَ بِالصَّبَاحِ وَخُذْ مِنْ صِحَّتِكَ قَبْلَ سَقَمِكَ، وَمِنْ حَيَاتِكَ قَبْلَ مَوْتِكَ، فَإِنَّكَ لَا تَدْرِي يَا عَبْدَ اللَّهِ مَا اسْمُكَ غَدًا. (اسنادہ صحیح) سلسلة الاحادیث الصحیحة: ۱۱۵۷)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا کہ پکڑا رسول اللہ ﷺ نے بعض بدن میرا اور فرمایا کہ رہ دنیا میں گویا کہ تو مسافر ہے یا راہ چلنے والا اور گن تو اپنی ذات کو قبر والوں میں۔ سو کہا مجھ سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے: جب صبح کرے تو یقین مت رکھ اپنے دل میں شام کا اور جب شام کرے تو تو بھر وسامت رکھ دل میں صبح کا اور توشہ لے صحت و تندرستی کی حالت میں قبل بیماری کے اور زندگی کی حالت میں قبل موت کے اس لیے کہ تو نہیں جانتا اے عبد اللہ کہ کیا نام ہوگا تیرا کل یعنی کل معلوم نہیں کہ زندہ کہلائے

گایا مردہ یا عاصی یا مطیع۔

فائل : روایت کی ہم سے احمد بن عبدہ نے انہوں نے حماد بن زید سے انہوں نے لیث سے انہوں نے مجاہد سے انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس کے اور روایت کی یہ حدیث انمش نے مجاہد سے انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مانند اس کے۔



(۲۳۳۴) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((هَذَا ابْنُ آدَمَ وَهَذَا أَجَلُهُ)) وَوَضَعَ يَدَهُ عِنْدَ قَفَاهُ ثُمَّ بَسَطَهَا فَقَالَ : ((وَتَمَّ أَمَلُهُ وَتَمَّ أَمَلُهُ)) .

(اسنادہ صحیح) تخریج مشکاة المصابیح (۵۲۷۷۔ التحقیق الثانی)

ترجمہ : روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے : یہ ابن آدم ہے اور یہ اس کی موت ہے۔ اور ہاتھ رکھا گدی پر پھر کھولا اور پھیلا یا ہاتھ اور دراز کیا اور فرمایا : یہ اس کی امید ہے اور یہ اس کی امید ہے۔

فائل : اس باب میں ابوسعید سے بھی روایت ہے، یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم کہتا ہے کہ حدیث اول میں جو فرمایا راوی نے کہ پکڑا آنحضرت ﷺ نے بدن میرا..... الخ جیسے شانہ یا ہاتھ پکڑ کر بات کہتے ہیں اور یہ مزید اہتمام اور وفور عنایت اور کمال اعتناء کے واسطے ہوتا ہے تاکہ وہ امر خوب یاد رہے۔ قولہ : رہ تو دنیا میں گویا کہ مسافر ہے مراد اس سے اتباع سنت سلف صالح ہے اور اجتناب کلی عمل کرنے سے مسائل واہیہ پر کہ جن کی سند کتاب و سنت سے نہ ہو اس لیے کہ اہل سنت اور اتباع سلف ہمیشہ غریب رہے ہیں دنیا میں گویا کہ وہ یتیمی ہیں کہ پرورش نہ کی ان کے باپ نے اور دودھ نہ دیا ان کو ماؤں نے اور ساتھ نہ دیا ان کا رفیقوں نے اور صلہ رحم نہ کیا ان سے قربت والوں نے دور ہیں قریب ان کے مجبور ہیں حبیب ان کے۔ شمشیر ظلم ان پر آہیختہ ہے اور خوان ان کے بختہ شہداء ہیں وہ اللہ کی زمین پر اور نجوم ہیں وہ آسمان دین پر، دنیا میں گم نام آخرت میں عالی مقام، اے فقیر مسکین محمد بدیع الزمان! اگر تو چاہے نجات اپنی عذاب ابدی سے تو ساتھ ہوان کے رجال اور رفیق بن ان کے رجال کا، آگے بڑھ گئے تو اہل ان کے، دور ہو گئے مراحل ان کے ﴿الْأَسْبَقُونَ الْأَسْبِقُونَ أُولَئِكَ الْمُقَرَّبُونَ﴾ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ان کا کوس ہے اور ناموس اکبر جو رب اکبر سے لائے ہیں ان کا ناموس ہے، کفانا کتاب اللہ ان کی سیف قاطع ہے اور انوار سنت ان کے سیما ساطع خود را پیش رسول معصوم محبوب مکند یعنی خوشن ربا حاد امت منسوب نہ کنند سنت سے قریب، بدعت سے دور، احداث فی الدین سے مجبور، اتباع رسول سے پر نور، قول رسول پر مریں، قیل وقال پر نظر نہ کریں۔ اَللّٰهُمَّ اَحْيِنَا مَعَهُمْ وَاحْشُرْنَا مَعَهُمْ وَادْخُلْنَا فِيْ نَعِيْمِ رِضْوَانِكَ مَعَهُمْ قولہ : گن تو اپنی ذات کو قبر والوں میں یعنی زندگی کا بھروسہ نہ رکھ، یاد موت کا مزہ چکھ، وجود تیرا بین العدمین ہے کالطهر المتخلل بین الدمین ہے، توشہ آخرت ساتھ لے، شمع سنت ہاتھ لے، راہ تیرہ و تار یک ہے، پل صراط نہایت باریک ہے، اے مجہول! موت کو نہ بھول، صبح کو جو تیری صف میں تھے اب ملک الموت کے کف میں ہیں، ظہر میں جن کا

ظہور تھا اب نام ان کا اہل قبور ہے، عصر میں جو وحید تھے عاصموت نے ان کو نہ چھوڑا اور اہل عشاء کو غذا تک نہ چھوڑا۔

ابیات

حریفاں بادہا خوردتہ درختہ تہی نچانہ ہا کردند درختہ
توئی بے پاؤ سرافادہ برراہ رفیقان رنجاہ بردند درختہ

حدیث ثانی میں جو فرمایا یہ اس کی موت ہے، یہ اس کی امید یعنی موت قریب ہے گردن سے لگی امید تا فلک پہنچی مدامی حفر آباء حفر و کری انہار و تعمیر اماکن و ترمیم مساکن میں اور ترتیب باغ و تہذیب راغ میں گزارتا ہے اور اپنا جنم اسی لغویات فانیہ میں گزارتا ہے نیو مکان کی زمین ہفتم پر رکھتا ہے اور بلندی اس کی اوج فلک تک پہنچاتا ہے بیشکی کے سامان کرتا ہے آخر اسی حال میں مرتا ہے، نشہ غفلت در دوسرے ندائے غیبی سے کور کر ہے۔

ابیات

لَهُ مَلَكٌ يُنَادِي كُلَّ يَوْمٍ لِدُوا لِلْمَوْتِ وَأَنْتُوا لِلْخَرَابِ
أَلَا يَا سَاكِنَ الْقَصْرِ الْمُعَلَى سَتَذْفَنُ عَنْ قَرِيبٍ فِي الثُّرَابِ

(۲۳۳۵) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: مَرَّ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَنَحْنُ نَعَالِجُ خُصًّا لَنَا فَقَالَ: ((مَا هَذَا؟))
فَقُلْنَا قَدْ وَهِيَ فَنَحْنُ نُصْلِحُهُ فَقَالَ: ((مَا أَرَى الْأَمْرَ إِلَّا أَعْجَلَ مِنْ ذَلِكَ)) . (اسنادہ صحیح) تخریج

مشكاة المصابيح: ۵۲۷۵۔ التحقيق الثاني

ترجمہ: روایت ہے عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے کہا کہ گزرے ہم پر رسول اللہ ﷺ اور ہم گارا لہنا رہے تھے اپنے مکان کے لیے سو پوچھا آپ ﷺ نے: یہ کیا ہے؟ عرض کی ہم نے: یہ گھر بودا ہو گیا ہے سوائے ہم مرمت کرتے ہیں۔ فرمایا آپ ﷺ نے! بے شک میں دیکھتا ہوں امر موت کو اس سے بھی جلدی یعنی اس سے بھی جلد آنے والی۔

فائلا: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابوالسفر کا نام سعید بن محمد ہے اور ان کو ابو احمد ثوری بھی کہتے ہیں۔

۲۶۔ بَابُ: مَا جَاءَ أَنَّ فِتْنَةَ هَذِهِ الْأُمَّةِ فِي الْمَالِ

اس بیان میں کہ فتنہ اس امت کا مال میں ہے

(۲۳۳۶) عَنْ كَعْبِ بْنِ عِيَّاضٍ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: ((إِنَّ لِكُلِّ أُمَّةٍ فِتْنَةً وَفِتْنَةُ أُمَّتِي الْمَالُ)) .

ترجمہ: روایت ہے کعب بن عیاض رضی اللہ عنہ سے کہ سنائیں کہ رسول اللہ ﷺ کو فرماتے تھے کہ ہر امت کی آزمائش اور امتحان

اور ابتلاء ایک چیز میں ہوتی ہے اور میری امت کی آزمائش مال ہے۔ (اسنادہ صحیح) (سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ: ۵۹۴)

۱۔ بلہان مدارس پکڑکار ہے تھے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے، غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر معاویہ بن صالح کی روایت سے۔ مترجم کہتا ہے: یعنی ہر امت ایک ابتلاء میں گرفتار ہو کر ذلیل و خوار ہوئی، چنانچہ پہلا فتنہ جو زمین پر ہوا وہ قتل تھا ہابیل مرحوم کا وہ بسبب نساء کے واقع ہوا، اور فتنہ قوم نوح کا تعظیم اولیاء میں حد سے بڑھ جانا اور آداب صلحاء اور عبادت خدا میں فرق نہ رکھنا اور فتنہ قوم لوط کا امار کے ساتھ اختلاط کرنا اور ان سے دور نہ رہنا اور فتنہ قوم موسیٰ علیہ السلام کا سحر اور افعال طیبہ میں توغل کرنا اور فلسفیات میں غرق ہونا، چنانچہ اقوال فرعون اس پر دال ہیں اور تفصیل اس کی یہاں موجب تطویل ہے اسی طرح فتنہ اس امت کا کثرت مال اور فراغت حال کہ اس میں کیا کیا ظلم ہوئے اور کیسے کیسے لوگوں کے خون بیٹے گئے شاید یہ مثل یہیں سے ہو کہ فساد کا سبب تین چیزیں ہیں، زر، زمین، زن اور چونکہ فتنہ اس امت کا مال ہے اور یہ مثل اسی کی حسب حال ہے اس لیے کہ زمین مال ہے، زمین وزن پر مقدم ہوا اور واقع میں زمین وزن بغیر زر کے میسر نہیں اس لیے اصل فساد زر ہے باقی اس سے مؤخر ہے۔



۲۷۔ بَابُ : مَا جَاءَ ((لَوْ كَانَ لِابْنِ آدَمَ وَادِيَانِ مِنْ مَالٍ لَا يَتَغَيَّرُ ثَلَاثًا))

اس بیان میں کہ اگر انسان کی مال کی دو وادیاں ہوں تو وہ تیسری کی حرص کرتا ہے

(۲۳۳۷) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((لَوْ كَانَ لِابْنِ آدَمَ وَادِيَانِ مِنْ ذَهَبٍ لَأَحَبَّ أَنْ يَكُونَ لَهُ ثَانِيَا وَلَا يَمْلَأُ فَاهُ إِلَّا التُّرَابُ وَيَتَوَبُّ اللَّهُ عَلَى مَنْ تَابَ)) .

(صحیح) (تخریج مشکلة الفقر) ۱۴ : ق)

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: اگر ہوا بن آدم کا ایک جنگل سونے کا تو بھی وہ چاہے کہ دوسرا جنگل اور ہوتا۔ اور نہیں بھرتی منہ اس کا مگر خاک اور توبہ قبول کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی جو توبہ کرے (یعنی حرص اور جمع مال سے)۔

فائدہ : اس باب میں ابی بن کعب اور ابوسعید اور عائشہ رضی اللہ عنہا اور ابن زبیر اور ابو اقدار اور جابر اور ابن عباس اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔

یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے۔

مترجم : مراد حدیث یہ ہے کہ بغیر موت کے آدمی قانع نہیں ہوتا جب تک جیتا ہے مال پر مرتا ہے جب مرتا ہے جب ہی قناعت کرتا ہے۔ کسی نے خوب کہا ہے، بیت

گفت چشم تنگ دنیا دار را یا قناعت پُر کند یا خاک گور

اور جو بندہ بتوفیق الہی ہدایت پاتا ہے اور زہد و قناعت پر مستعد ہو جاتا ہے تو ارب حقیقی اسے افکار دنیوی سے اور آخرت میں شدت حساب سے بچاتا ہے سختی جان کندن بھی اس پر آسان ہے، امراء سے آگے فقراء کا نشان ہے یہ شراب طہور میں سرشار ہوں گے وہ حساب و کتاب میں گرفتار ہوں گے، یہ پانچ سو برس پہلے جنت کو سدھارے وہ سیکڑوں برس جان ہارے، بہتر مال مومن کا زوجہ صالح ہے یا لسان ذاکر اور بہتر خزانہ قناعت ہے یا قلب شاکر، زہد دنیا میں راحت، گور میں استراحت، آخرت میں روح و ریحان، دنیا دار زندگی میں گرفتار، افکار گور میں حسرت شعرا، آخرت میں فانی النار، نہ نفس رام نہ راحت و آرام۔



۲۸۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي : قَلْبِ الشَّيْخِ شَابٍ عَلَى حُبِّ اثْنَتَيْنِ

اس بیان میں کہ بوڑھے کا دل دو چیزوں کی محبت پر جوان ہے

(۲۳۳۸) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : ((قَلْبُ الشَّيْخِ شَابٌ عَلَى حُبِّ اثْنَتَيْنِ : طُولُ الْحَيَاةِ وَكَثْرَةُ الْمَالِ)) .
ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: دل بوڑھے کا جوان ہے دو چیزوں کی محبت میں زندگی کی درازی اور مال کی کثرت پر۔ (اسناد حسن صحیح) (التعلیق الرغیب (۱۰/۳) سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ (۱۹۰۶))

فائدہ: اس باب میں انس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔



(۲۳۳۹) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ : ((يَهْرُمُ بَنُ آدَمَ وَيَشَبُّ مِنْهُ اثْنَتَانِ : عَلَى الْعُمُرِ وَالْجِرْصِ عَلَى الْمَالِ)) . (اسنادہ صحیح) سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ (۱۹۰۶)
ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بوڑھا ہو جاتا ہے آدمی اور جوان ہو جاتی ہیں اس میں دو چیزیں ایک حرص زندگی کی دوسرے حرص مال کی۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۲۹۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الزَّهَادَةِ فِي الدُّنْيَا

دنیا سے بے رغبتی کے بیان میں

(۲۳۴۰) عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((الزَّهَادَةُ فِي الدُّنْيَا لَيْسَتْ بِتَحْرِيمِ الْحَلَالِ وَلَا إِضَاعَةِ الْمَالِ وَلَكِنَّ الزَّهَادَةَ فِي الدُّنْيَا أَنْ لَا تَكُونَ بِمَا فِي يَدَيْكَ أَوْثَقَ مِمَّا فِي يَدِ اللَّهِ، وَأَنْ تَكُونَ فِي ثَوَابِ الْمُصِيبَةِ إِذَا أَنْتَ أَصَبْتَ بِهَا أَرْغَبَ فِيهَا لَوْ أَنَّهَا أَبْقَيْتُ لَكَ)) .

(ضعیف جداً) تخریج مشکاھ المصابیح (۵۳۰۱)۔ التحقیق اس میں عمرو بن راوی مکر الحدیث ہے

ترجمہ: روایت ہے ابو ذر رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ زہد اور ترک دنیا کے یہ معنی نہیں کہ آدمی حلال چیزوں کو اپنے اوپر حرام کر لے اور نہ یہ کہ مال کو ضائع کرے، لیکن زہد کے معنی یہ ہیں کہ تجھے وثوق اور اعتماد اور بھر و ساز زیادہ ہو اس چیز پر جو اللہ کے ہاتھ میں ہے بہ نسبت اس چیز کے جو تیرے ہاتھ میں ہے اور تجھے اس قدر ثواب مصیبت کی رغبت ہو جب تو مصیبت میں گرفتار ہو کہ خواہش کرے تو کہ یہ مصیبت باقی رہے یعنی تاکہ تجھے ثواب ملا کرے۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے، نہیں جانتے ہم اسے مگر اسی سند سے اور ابو ادریس خولانی کا نام عائد اللہ بن عبد اللہ ہے اور عمرو بن واقد منکر الحدیث ہے۔



۳۰۔ باب: منه الخصال التي ليس لابن آدم حق في سواها

ان خصلتوں کا بیان جن کے سوا اور چیزوں میں انسان کا کوئی حق نہیں ہے

(۲۳۴۱) عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَيْسَ لِابْنِ آدَمَ حَقٌّ فِي سِوَى هَذِهِ الْخِصَالِ: بَيْتٍ يَسْكُنُهُ، وَتُوبٍ يُؤَارِي عَوْرَتَهُ، وَجِلْفٍ الْخُبْزِ وَالْمَاءِ)). (اسنادہ ضعیف) سلسلۃ الاحادیث الضعیفہ:

۱۰۶۳۔ نقد الکتانی ص ۲۲) وصححه الحاكم (۳۱۲/۴)

ترجمہ: روایت ہے عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: نہیں ہے ابن آدم کا کچھ حق یعنی دنیا کی چیزوں میں سوا ایک گھر کے کہ جس میں بقدر کفالت بسر کر سکے اور اتنے کپڑے کہ اپنا ستر ڈھانپ سکے اور روٹی اور پانی کے برتن۔

فائدہ: یہ حدیث صحیح ہے یعنی حریث بن سائب کی اور سنائیں نے ابو داؤد اور سلیمان بن سلم بخنی سے کہتے تھے کہ نصر بن شمیل نے کہا جلف الخبز یعنی اس کے سالن نہ ہو۔



۳۱۔ باب: منه حدیث ((یقول ابن آدم: مالی مالی.....))

اسی سے یہ حدیث ہے کہ انسان کہتا ہے: میرا مال، میرا مال

(۲۳۴۲) عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ انْتَهَى إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ يَقُولُ: ((الْهَكُمُ التَّكَاثُرُ قَالَ: يَقُولُ ابْنُ آدَمَ مَالِي مَالِي، وَهَلْ لَكَ مِنْ مَالِكَ إِلَّا مَا تَصَدَّقْتَ فَأَمْضَيْتَ أَوْ أَكَلْتَ فَأَفْنَيْتَ أَوْ لَبَسْتَ

فَابْلَيْتَ)). (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: روایت ہے مطرف سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ وہ پہنچے نبی ﷺ کے پاس اور آپ پڑھ رہے تھے:

﴿ اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ ﴾ پھر فرمایا کہتا ہے ابن آدم یہ میرا مال ہے یہ میرا مال ہے اور نہیں ہے مال تیرا مگر جو تو نے صدقہ دیا تو زجلدی کر دیا اس کو یعنی اس کا اجر اللہ کے یہاں پائے گا یا کھایا اور فنا کر دیا یا پہنا اور پرانا کر دیا۔
فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔



۳۲۔ باب منه فی فضل الاکتفاء بالكفاف وبذل الفضل

برابر سہ برابر مال پر اکتفا کرنا اور زائد مال خرچ کرنا

(۲۳۴۳) عَنْ أَبِي أُمَامَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : «يَا ابْنَ آدَمَ إِنَّكَ إِن تَبَذَّلَ الْفَضْلَ خَيْرٌ لَّكَ، وَإِنْ تُمْسِكُهُ شَرٌّ لَّكَ، وَلَا تَلَامْ عَلَى كَفَافٍ وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُولُ، وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى».

(اسنادہ صحیح) (الارواء: ۲/۳۱۸)

ترجمہ: روایت ہے ابو امامہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: اے بیٹے آدم کے! اگر خرچ کر دے تو اپنی حاجت سے زیادہ چیز کو یعنی صدقات و خیرات میں یا بھائیوں کی مدارات میں تو بہتر ہے تیرے لیے اور اگر روک رکھے تو بدتر ہے تیرے لیے اور ملامت نہ کیا جائے گا تو اپنے بقدر کفاف خرچ کرنے میں اور صدقات و خیرات میں شروع کر اس کے دینے سے جس کے تو خرچ کا متکفل ہوتا ہے اور اوپر کا ہاتھ یعنی دینے والا بہتر ہے نیچے والے ہاتھ سے یعنی لینے والے ہاتھ سے۔
فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور شہاد بن عبد اللہ کی کنیت ابوعمار ہے۔



۳۳۔ باب فی التوکل علی اللہ

اللہ پر توکل کرنے کے بیان میں

(۲۳۴۴) عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : «لَوْ أَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَوَكَّلُونَ عَلَى اللَّهِ حَقَّ تَوَكُّلِهِ لَرُزِقْتُمْ كَمَا تُرْزَقُ الطَّيْرُ تَغْدُوَ اِخْمَاصًا وَتَرُوحُ بِطَانًا».

(اسنادہ صحیح) تخریج الاحادیث المختارة (۲۱۷-۲۱۸) سلسلة الاحادیث الصحيحة (۳۱۰) ((احادیث البيوع))

ترجمہ: روایت ہے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: اگر تم توکل کرو اللہ پر جو حق ہے توکل کرنے کا تو رزق ملے تم کو جیسا کہ ملتا ہے چڑیوں کو صبح کو نکلتی ہیں بھوک اور شام کو آتی ہیں پیٹ بھرے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر اسی سند سے اور ابویم جیشانی کا نام عبداللہ بن مالک ہے۔



(۲۳۴۵) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كَانَ أَخَوَانٌ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَكَانَ أَحَدُهُمَا يَأْتِي النَّبِيَّ وَالْآخَرَ يَحْتَرِفُ، فَشَنَّكَ الْمُحْتَرِفُ أَخَاهُ إِلَى النَّبِيِّ: ((فَقَالَ لَعَلَّكَ تُرْزَقُ بِهِ)).

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہا تھے دو بھائی زمانہ مبارک رسول اللہ ﷺ میں ایک ان میں سے حاضر رہتا تھا نبی ﷺ کی خدمت میں اور دوسرا محنت مزدوری کرتا تھا پس شکایت کی مزدوری کرنے والے نے اپنے بھائی کی نبی ﷺ کے پاس سو فرمایا آپ ﷺ نے: شاید کہ تجھے اسی کی برکت سے روٹی ملتی ہو۔

(اسنادہ صحیح) مشکاۃ: ۵۳۰۸۔ سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ (۲۷۶۹)



۳۴۔ باب: فی الوصف من حیزت له دنیا

اس کے وصف کے بیان میں جس کے لیے دنیا جمع کر دی گئی

(۲۳۴۶) عَنْ سَلَمَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ مَحْصَنٍ الْخَطَمِيِّ عَنْ أَبِيهِ - وَكَانَتْ صُحْبَةً - قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ أَصْبَحَ مِنْكُمْ آمِنًا فَمِنْ سِرْبِهِ مَعَاظِي فِي جَسَدِهِ، عِنْدَهُ قُوَّةٌ يَوْمَهُ فَكَانَ جِيزًا لَهُ الدُّنْيَا)). [اسنادہ حسن] سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ (۲۳۱۸) ((التعلیق الرغیب))

ترجمہ: روایت ہے عبید اللہ رضی اللہ عنہ سے اور ان کو صحبت ہے رسول اللہ ﷺ کی کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: جس نے صبح کی تم میں سے فارغ البالی اور خوش حالی کے ساتھ اپنے نفس پر تندرستی کے ساتھ اپنے جسد سے اس کے پاس قوت ہے اس دن کا تو اس کے لیے گویا سب دنیا سمیٹی گئی۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر مروان بن معاویہ کی روایت سے اور مراد جیزت سے یہ کہ جمع کی گئی یعنی لذت اور خوش وقتی دنیا کی، روایت کی ہم سے محمد بن اسماعیل نے انہوں نے حمیدی سے انہوں نے مروان بن معاویہ سے مانند اس کے۔ مترجم کہتا ہے: خلاصہ باب اور سلالہ تفسیر زہد یہ ہے کہ اعتماد علی رب العباد اس قدر ہو کہ اپنے ہاتھ کی چیز سے چندیس ہزار درجہ بڑھ کر اطمینان ہو خزانہ غیبی پر اور وہ ایک صفت قلبی ہے کہ مزید یقین سے حاصل ہوتی ہے اور جب یقین اللہ تعالیٰ کے وعدوں پر ہو جاتا ہے تو رزق کی طرف سے آدمی مطمئن ہو جاتا ہے اس وقت خرچ کرنا مال کا رضائے الہی میں اور صبر کرنا مصیبت میں بنظر حصول صلوات الہی اور رحمت کے نہایت آسان ہو جاتا ہے۔ یہ حقیقت ہے زہد کی نہ وہ کہ سمجھ رکھی ہے بعض ابنائے زمان نے اور اپنی طرف سے گھڑ رکھی ہے کتنے اخوان دوران نے اوز یہ خیال کیا ہے کہ گوشت اور دودھ دہی چھوڑ دینا اور حال چیزوں سے متمتع

نہ ہونا اسی کا نام زہد ہے یا ترک نکاح یا ترک جماعت صلوٰۃ یا ترک حقوق نفس کو زہد سمجھا ہے، سو باطل کیا حدیث اول نے اس زہد مخترع کو اور انکار کیا زہد ان جاہل پر کہ جو حقوق نفس اور حظوظ نفس میں تمیز نہ کر سکے اس بلا میں گرفتار ہوئے ہیں اور مباح کیا نفس انسان کے لیے حقوق ضروریہ کو اور جائز کیا اس سے منفع ہونے کو حدیث ثانی نے مثل سکینی اور ثوب و ظروف ضروری وغیرہ کے پس منفع ہونا اس سے خلاف زہد نہیں مگر یہ کہ ان اشیاء میں اس قدر تکلف کرے اور تکاثر کا خواہاں ہو کہ حد شرعی سے بڑھ جائے اور جمع اثواب و ظروف و دیگر متاع خانگی میں اپنی اوقات خراب کرے کہ اس صورت میں زہد سے نکل جائے گا اور لہو میں گرفتار ہو جائے گا بیان کیا اس کو حدیث ثالث نے بلکہ یہ تعلیم فرمائی کہ اصل مال انسان کا تین قسم ہے ❶ جو صدقہ دیا ❷ یا کھایا ❸ یا پہنا اور باقی سب وارثوں کا ہے کہ خرچ وہ کریں گے اور حساب اسے دینا پڑے گا اور مال خرچ کرنے اور اپنے پاس جمع رکھنے کی تفصیل حدیث رابع میں فرمادی کہ جو حاجت سے زیادہ ہو اس سے اور بھائیوں کو منفع ہونے دے اور حاجت کے موافق اپنے پاس رکھے اور حاجتوں کی تفصیل وہ ہے جو حدیث ثانی میں گزری، پس حد باندھ دی شارع نے انفاق و امساک مال کی حدیث رابع میں اور اجازت دی امساک کی بقدر کفاف کے اور یہ بھی فرمادیا کہ پہلے ان کو دینا جن کی روٹی اپنے ذمہ ہے۔ پھر فرمایا کہ اگر اس فضل مال کے خرچ کرنے میں یہ خیال آئے کہ رہے گا تو ہمارے کام آئے گا اور شاید ہم کو اور نہ ملے تو حدیث خامس میں فرمادیا کہ اگر تو کل کرو گے تو چیزوں کی طرح تم کو رزق ملے گا بغیر محنت و مزدوری و مشقت کے اس لیے کہ جو ان کا رزق ہے وہی تمہارا بھی ہے پھر وہ ہر روز بھوکے اٹھتے ہیں پیٹ بھرے آشیانوں میں آتے ہیں، تعجب ہے کہ تم انسان ہو کر توکل میں ان سے کم ہو پھر یہ بھی فرمادیا کہ فضل مال سے اپنے بھائیوں کی مدد ادا کرنے میں اور رزق میں برکت ہوتی ہے نہ حرکت چنانچہ حدیث سادس جس میں دو بھائیوں کا ذکر ہے اسی پر دال ہے پھر جمع مال کی ایک حد معین کردی کہ ایک روز کا قوت آدی کے پاس ہو تو سمجھے کہ ساری دنیا کی نعمت ہے نہ یہ کہ طالب ہو ہزار برس کے رزق کا کہ خلاف زہد ہے چنانچہ یہی مضمون ہے حدیث سابع کا، انتہی مافی الباب۔



۳۵۔ باب: مَا جَاءَ فِي الْكَفَافِ وَالصَّبْرِ عَلَيْهِ

برابر سرا بر روزی پر صبر کرنے کے بیان میں

(۲۳۴۷) عَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((إِنَّ أَغْبَطَ أَوْلِيَائِي عِنْدِي لِمُؤْمِنٍ خَفِيفُ الْحَادِ ذَوْحَظٍ مِنَ الصَّلَاةِ، أَحْسَنَ عِبَادَةِ رَبِّهِ وَأَطَاعَهُ فِي السِّرِّ وَكَانَ غَامِضًا فِي النَّاسِ لَا يُشَارُ إِلَيْهِ بِالْأَصَابِعِ، وَكَانَ رِزْقُهُ كَفَافًا فَصَبَرَ عَلَى ذَلِكَ. ثُمَّ نَفَضَ بِيَدَيْهِ فَقَالَ عَجَلْتُ مِيتَتَهُ قُلْتُ بَوَاكِهَ قُلْ تَرَأْتَهُ)) وَبِهَذَا الْإِسْنَادَ عَنِ النَّبِيِّ قَالَ : ((عَرَضَ عَلَيَّ رَبِّي لِيَجْعَلَ بَطْحَاءَ مَكَّةَ ذَهَبًا. قُلْتُ: لَا يَأْرَبَ وَلَكِنْ أَشْبَعُ يَوْمًا، وَأَجُوعُ يَوْمًا وَقَالَ ثَلَاثًا أَوْ نَحْوُ هَذَا، فَإِذَا جُعْتُ تَصَرَّعْتُ إِلَيْكَ وَذَكَرْتُكَ، فَإِذَا

شَبَعْتُ شَكَرْتُكَ وَحَمَدْتُكَ)) . [اسنادہ ضعیف] تخريج مشکاة المصابيح (۵۱۸۹ - التحقيق الثاني)
اس کی سند علی بن یزید کی وجہ سے ضعیف ہے

تہجد: روایت ہے ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا، رشک کرنے کے لائق میرے دوستوں میں میرے نزدیک ہلکی بار برداری والا نماز میں بہت حصہ رکھنے والا کہ اچھی کی اس نے عبادت اپنے رب کی اور فرمانبرداری کی اس نے خلوت میں اور دبا ہوا رہا لوگوں میں کہ اشارہ نہیں کیا جاتا اس کی طرف انگلیوں سے یعنی بسبب شہرت کے اور ہو رزق اس کا بقدر کفایت پھر صبر کیا اس نے اس پر۔ پھر ٹھونکا زمین کو اپنے ہاتھ سے اور فرمایا: جلدی آئی موت اس کی تھوڑی ہوئیں رونے والیاں اس کی کم ہوئی میراث اس کی۔ اور اسی اسناد سے مروی ہے نبی ﷺ سے کہ فرمایا آپ ﷺ نے: پیش کیا میرے رب نے مجھ پر اس بات کو کہ کر دے کنکر ملی زمین مکہ کی سونا، کہا میں نے نہیں اے پروردگار میرے! لیکن میں چاہتا ہوں کہ آسودہ سیر رہوں ایک دن، اور بھوکا رہوں ایک دن، یا فرمایا تین دن یا اس کی مانند اور کچھ فرمایا، پھر جب میں بھوکا ہوں عاجزی اور مسکنت ظاہر کروں تیری طرف اور یاد کروں تجھ کو اور جب میں آسودہ وسیر ہوں شکر کروں تیرا اور حمد بجالاؤں تیری۔

فائدہ: اس باب میں فضالہ بن عبیدہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے اور قاسم بیٹے ہیں عبدالرحمن کے اور کنیت ان کی ابوعبدالرحمن ہے اور وہ مولیٰ ہیں عبدالرحمن بن خالد بن یزید بن معاویہ کے اور وہ شامی ہیں ثقہ ہیں اور علی بن زید ضعیف ہیں حدیث میں اور کنیت ان کی عبدالملک ہے۔ مترجم کہتا ہے کہ قول: ہلکی بار برداری والا یعنی اہل وعیال اور دنیا کے اشغال اور ساز و سامان کم رکھتا ہے۔ قول: نماز میں..... الخ یعنی نماز دل لگا کر خلوص سے بادائے سنن و مستحبات و حفظ فرائض و واجبات ادا کرتا ہے اور جمعہ اور جماعات میں بطیب خاطر حاضر رہتا ہے۔ قول: اور دبا ہوا رہا..... الخ یعنی لوگوں میں شہرت اور نام نہیں چاہتا اور ان پر غلبہ اور تسلط اور سلطان کا خواہاں اور جو یاں نہیں بلکہ گوشہ خمول میں اپنے رب کی عبادت میں جلوۂ و خلوۃ اس کی اطاعت میں مشغول ہے۔ قول: پھر ٹھونکا زمین کو آنحضرت ﷺ نے۔ تو ریشتی نے کہا مراد اس سے نوک انگشت کا مارنا ہے زمین پر یا دوسرے ہاتھ کی انگلیوں پر غرض بہر حال بیان کرنا تقلیل شے کا جب منظور ہوتا ہے تب ایسا کرتے ہیں پس بیان فرمائی آپ نے اس کے بعد کی عمر کی اور قلت عورتوں کی جو اس پر رودیں خواہ پیہیاں ہوں یا اور عزیز و اقارب اور قلت اس کی میراث کی کہ بہت سامان و متاع جمع نہ کیا اور بہت ساز و سامان دنیا کا نہ چھوڑا کچھ ضروری چیزیں اپنے استعمال میں لایا اور چل بسا۔ قول: فرمایا آپ نے: پیش کیا میرے رب نے..... الخ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ فقر رسول اللہ ﷺ کا اختیاری تھا نہ اضطراری اور یہی موجب فضیلت ہے اور سبب فخر اور اضطراری کہ جس سے بندہ مضطر ہے اس کو سبب کفر فرمایا۔



(۲۳۴۸) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((قَدْ أَفْلَحَ مَنْ أَسْلَمَ وَرَزَقَ كَفَافًا وَقَعَهُ اللَّهُ
[اسنادہ صحیح] سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ (۱۲۹) تخريج مشکاة الفقہ (۱۸)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مراد کو پہنچا اور عذاب اخروی سے نجات پائی اس شخص نے کہ اسلام لایا اور رزق ملا اس کو بقدر کفایت اور قناعت دے اسے اللہ عزوجل۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح۔



(۲۳۴۹) عَنْ فُضَّالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «طُوبَى لِمَنْ هَدَىٰ لِلْإِسْلَامِ وَكَانَ عَيْشُهُ كِفَافًا وَقَنَعَ»۔ (اسنادہ صحیح) التعليق الرغيب: ۱۱/۲۔ سلسلة الاحاديث الصحيحة: (۱۵۰۶)

ترجمہ: روایت ہے فضالہ بن عبید اللہ سے کہ انہوں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے: مبارکبادی ہے اس شخص کو کہ ہدایت پائی اس نے طرف اسلام کے اور روٹی ملی اس کو بقدر کفایت اور قناعت کی اس نے۔

فائدہ: یہ حدیث صحیح ہے اور ابوبہانی خولانی کا نام حمید بن ہانی ہے۔



۳۶۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الْفَقْرِ

فضیلت فقر کے بیان میں

(۲۳۵۰) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُغْفَلٍ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ ﷺ يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَاللَّهِ إِنِّي لِأَجِبُكَ، فَقَالَ: «انْظُرْ مَا تَقُولُ» قَالَ وَاللَّهِ إِنِّي لِأَجِبُكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، قَالَ: «إِنْ كُنْتُ تُحِبُّنِي فَأَعِدْ لِلْفَقْرِ تَجْفَافًا فَإِنَّ الْفَقْرَ أَسْرَعَ إِلَى مَنْ يُحِبُّنِي مِنَ السَّيْلِ إِلَى مُنْتَهَاهُ»۔ (اسنادہ ضعیف۔ سلسلة الاحاديث الضعيفة:

۱۶۸۱۔ ضعیف الجامع الصغير: ۱۲۹۷) ((اس میں روح بن اسلم راوی ضعیف ہے۔))

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے کہ کہا ایک مرد نے نبی ﷺ سے کہ یا رسول اللہ ﷺ! قسم ہے اللہ کی میں آپ کو دوست رکھتا ہوں تو فرمایا آپ ﷺ نے: دیکھ سمجھ تو کیا کہتا ہے کہا اس نے میں دوست رکھتا ہوں آپ کو، کہا یہ تین بار، فرمایا آپ ﷺ نے: اگر تو مجھے دوست رکھتا ہے تو تیار کر فقر کے لیے ایک جھول اس لیے کہ فقر بہت جلد آنے والا ہے اس کی طرف جو مجھے دوست رکھے بھیاسے بھی زیادہ اپنے منتہا کی طرف۔

فائدہ: روایت کی ہم سے نظر بن علی نے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے شہاد بن ابی طلحہ سے اس کی مانند ہم معنی یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور ابوداؤد راسبی کا نام جابر بن عمرو ہے اور وہ بصری ہیں۔ مترجم کہتا ہے أَعَدَّ لِلْفَقْرِ تَجْفَافًا یعنی تیار کر فقر کے لیے تجفاف کو۔ تجفاف بکسر تا سکون جیم ایک چیز ہے مثل زرہ کی اس کو لڑائی کے وقت گھوڑے کو پہناتے ہیں مراد اس سے یہ ہے کہ فقر کے لیے مستعد رہو اگر مجھے دوست رکھتا ہے۔

۳۷۔ بَابُ : مَا جَاءَ أَنَّ فَقَرَاءَ الْمُهَاجِرِينَ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ قَبْلَ أَغْنِيَائِهِمْ

اس بیان میں کہ فقراء مہاجرین مالداروں سے پہلے جنت میں داخل ہوں گے

(۲۳۵۱) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((فُقَرَاءُ الْمُحَاجِرِينَ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ قَبْلَ أَغْنِيَائِهِمْ بِخُمْسِ مِائَةِ عَامٍ)). (اسنادہ صحیح) تخریج مشکاة المصابیح ۲۱۹۸ - التحقیق الثانی) تحقیق رفع الاستار لا یطال ادلة القائلین بفناء النار (ص ۱۰۶)

ترجمہ: روایت ہے ابو سعید رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: فقراء مہاجرین داخل ہوں گے جنت میں اغنیاء سے پانچ سو برس پیشتر۔

فائدہ: اس باب میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اور جابر رضی اللہ عنہ بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے۔



(۲۳۵۲) عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ : ((اللَّهُمَّ أَحْيِنِي مُسْكِينًا وَأَمِتْنِي مُسْكِينًا وَأَخْشُرْنِي فِي زُمْرَةِ الْمَسَاكِينِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)) فَقَالَتْ عَائِشَةُ لِمَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ : ((إِنَّهُمْ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ قَبْلَ أَغْنِيَائِهِمْ بِأَرْبَعِينَ خَرْبُفًا، يَا عَائِشَةُ! لَا تَرْدِي الْمُسْكِينَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ، يَا عَائِشَةُ! أَحْبَبِي الْمَسَاكِينَ وَقَرِّبِيهِمْ فَإِنَّ اللَّهَ يُقَرِّبُكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)).

(اسنادہ صحیح) سلسلة الاحادیث الصحيحة (۳۰۸) ارواء الغلیل (۸۶۱)

ترجمہ: روایت ہے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے دعا کی کہ یا اللہ! زندہ رکھ مجھے مسکین اور مار مجھے مسکین اور اٹھا مجھے مسکینوں کے گروہ سے قیامت کے دن۔ سو کہا عائشہ رضی اللہ عنہا نے کیوں یا رسول اللہ ﷺ! فرمایا آپ ﷺ نے: داخل ہوں گے مساکین جنت میں اغنیاء سے چالیس برس پیشتر، اے عائشہ! مت پھیر مسکین کو اور دے اسے اگرچہ ایک کھجور کی بھانک ہو، اے عائشہ! دوست رکھ مساکین کو اور نزدیک ہو تو ان سے کہ بے شک اللہ تعالیٰ نزدیک کرے گا تجھ کو قیامت کے دن (یعنی اپنی درگاہ میں مراتب و مناقب عنایت فرمائے گا)۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے۔ مترجم کہتا ہے کہ اختلاف ہے علماء کا مساکین اور فقراء کی تعریف میں، سو ابن عباس رضی اللہ عنہما اور قتادہ رضی اللہ عنہ اور عمرہ رضی اللہ عنہ نے کہا فقیر وہ ہے جو سوال نہ کرے اور مسکین جو سوال کرے اور ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا فقیر وہ نہیں جو درہم پر درہم جوڑ جوڑ کر رکھے اور تمر پر تمر لیکن فقیر وہ ہے جو اپنے نفس سے متقی ہو اور نہ ہو اس کے پاس مگر کپڑا واسطے عورت کے اور قدرت نہ رکھتا ہو کسی شے پر جہاں اس کو عدم سوال کے سبب غنی جانتے ہوں اور قتادہ رضی اللہ عنہ نے کہا فقیر محتاج زمن اور مسکین محتاج تدرست ہے

اور عکرمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ فقراء مسلمین میں سے ہیں اور مساکین اہل کتاب سے اور امام شافعی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ فقیر وہ ہے جو مال اور حرفہ نہ رکھتا ہو زمن ہو خواہ غیر زمن اور مسکین وہ ہے جسے مال و حرفہ نہ ہو مگر کفایت نہ کرتا ہو سائل ہو خواہ غیر سائل اور مسکین ان کے نزدیک خوشحال ہے فقیر سے اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ﴿ اَمَّا السَّفِيْنَةُ فَكَانَتْ لِمَسَاكِيْنٍ ﴾ پس مسکین کہاں کو باوجود اس کے کہ ان کے مال سے تھا سفینہ اور وہ اس میں اہل حرفہ تھے اور یہ قول مستند بکتاب اللہ ہے اور اصحاب رائے کے نزدیک فقیر خوشحال ہے مسکین سے اور قتیبی نے کہا فقیر وہ ہے جو بقدر کفایت روٹی رکھتا ہو اور مسکین وہ ہے کہ جس کے پاس کچھ نہ ہو اور بعضوں نے کہا فقیر وہ ہے کہ جس کا مسکن و خادم ہو اور مسکین وہ جو کچھ نہ رکھتا ہو اور بعضوں نے کہا جو کسی شے کا مفتقر ہو وہ فقیر ہے اگرچہ اپنے غیر سے غنی ہو اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ﴿ اَنْتُمْ الْفُقَرَاءُ اِلَى اللّٰهِ ﴾ اور مسکین وہ ہے جو ہر شے کا محتاج ہو کیا تو تمہیں دیکھتا کہ اللہ تعالیٰ نے ترغیب دی اس کے طعام کی اور طعام کا مفارہ کا مستحق اس کو کیا اور کوئی محتاجی زیادہ نہیں ہے اس سے کہ بشر سد جوع کا محتاج ہو اور ابراہیم نخعی نے کہا فقراء وہ ہیں جو ہجرت کر چکے ہوں اور مساکین جنہوں نے ہجرت نہ کی ہو۔

حاصل کلام یہ ہے کہ فقر و مسکنت دونوں عبارت ہیں حاجت سے اور ضعف حال سے سو فقیر وہ ہے کہ حاجت نے اس کی فقار ظہر تو زدی ہو اور مسکین وہ ہے کہ ضعیف ہو گیا نفس اس کا اور ساکن ہو گیا طلب قوت کی حرکت سے، غرض فقیر فقار سے مشتق ہے اور مسکین سکون سے (ہذا ما ذکر البغوی رضی اللہ عنہ فی قولہ تعالیٰ ﴿ اِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ وَالْمَسْكِيْنِ ﴾)۔



(۲۳۵۳) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((يَدْخُلُ الْفُقَرَاءُ الْجَنَّةَ قَبْلَ الْاَغْنِيَاءِ بِخَمْسِ مِائَةِ

عام، نِصْفِ يَوْمٍ))۔ (حسن صحیح) تخریج مشکاة المصابیح (۵۲۴۳/ التحقیق الثانی) (تحقیق الاستاد) (ایضاً) بیہقیہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: داخل ہوں گے فقراء جنت میں پانچ سو برس پیشتر اغنیاء سے کہ وہ آدھا دن ہے قیامت کا۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔



(۲۳۵۴) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((يَدْخُلُ فُقَرَاءُ الْمُسْلِمِيْنَ الْجَنَّةَ قَبْلَ اَغْنِيَائِهِمْ

بِنِصْفِ يَوْمٍ، وَهُوَ خَمْسُ مِائَةِ عَامٍ))۔ (حسن صحیح) انظر الحديث (۲۳۵۳) بیہقیہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: داخل ہوں گے فقراء مسلمین جنت میں اغنیاء سے آدھا دن پیشتر اور وہ پانچ سو برس ہے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم کہتا ہے کہ بعض روایتوں میں مدت تقدیم فقراء کی اغنیاء پر پانچ سو برس وارد ہوئے ہیں



اور بعض میں چالیس برس، تطبیق اس میں اس طرح ہے کہ فقیر دو قسم کے ہیں ایک قانع دوسرے غیر قانع پس اول پانچ سو برس تقدّم رکھتے ہیں اور دوسرے چالیس برس۔



(۲۳۵۵) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ : ((يَدْخُلُ فَقَرَاءُ الْمُسْلِمِينَ الْجَنَّةَ قَبْلَ اغْنِيَاءِهِمْ بِأَرْبَعِينَ خَرِيفًا)) . (اسنادہ صحیح) بلفظ : فقراء المهاجرين .

ترجمہ: روایت ہے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: داخل ہوں گے فقراء مسلمان جنت میں ان کے اغنیاء سے چالیس برس پیشتر۔

فائلا : یہ حدیث حسن ہے۔



۳۸۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي مَعِيشَةِ النَّبِيِّ ﷺ وَاهله نبی ﷺ اور آپ کے گھر والوں کی معاش کے بیان میں

(۲۳۵۶) عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ : دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ فَدَعَتْ لِي بِطَعَامٍ وَقَالَتْ مَا أَشْبَعُ مِنْ طَعَامٍ فَأَشَاءُ أَنْ أَبْكِيَ إِلَّا بَكَيْتُ۔ قَالَ: قُلْتُ: لِمَ؟ قَالَتْ۔ أَذْكَرُ الْحَالِ الَّذِي فَارَقَ عَلَيْهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الدُّنْيَا: وَاللَّهِ مَا شَبِعَ مِنْ خُبْزٍ وَلَحْمٍ مَرَّتَيْنِ فِي يَوْمٍ . (اسنادہ ضعیف) التعليق الرغيب : ۱۰۹/۴۔ مختصر الشمائل (۱۲۸)

ترجمہ: روایت ہے مسروق سے کہا داخل ہوا میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں سو گویا انہوں نے میرے لیے کھانا اور فرمایا: میں سیر نہیں ہوتی کسی کھانے سے کہ پھر رونا چاہوں پھر روتی ہوں۔ کہا مسروق نے میں نے عرض کی کیوں؟ فرمایا انہوں نے: یاد کرتی ہوں میں اس حال کو کہ چھوڑا اس پر رسول اللہ ﷺ نے دنیا کو، قسم ہے اللہ تعالیٰ کی! نہ سیر ہوئے آپ روٹی اور گوشت سے دو بار ایک دن میں۔

فائلا : یہ حدیث حسن ہے۔



(۲۳۵۷) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: مَا شَبِعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ خُبْزٍ شَعِيرٍ يَوْمَئِذٍ مِثْلَ مِثْلَيْنِ حَتَّى قُبِضَ . (اسنادہ صحیح۔ مختصر الشمائل : ۱۲۳)

ترجمہ: روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ فرمایا انہوں نے: سیر نہ ہوئے رسول اللہ ﷺ جو کی روٹی سے دو دن پے درپے یہاں تک کہ وفات پائی۔

فائلا : اس باب میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

(۲۳۵۸) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: مَا شَبِعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَهْلُهُ ثَلَاثًا تَبَاعًا مِنْ خُبْرِ الْبَرِّ حَتَّى قَارَقَ الدُّنْيَا.

(اسنادہ صحیح) التعليق الرغیب (۱۰۸/۴)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا انہوں نے: نہ سیر ہوئے رسول اللہ ﷺ اور گھر والے آپ کے تین روز پے درپے گیہوں کی روٹی سے یہاں تک کہ چھوڑا دنیا کو۔

فائلا: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔



(۲۳۵۹) عَنْ سُلَيْمِ بْنِ عَامِرٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ يَقُولُ: مَا كَانَ يَفْضُلُ، عَنْ أَهْلِ بَيْتِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ

خُبْرُ الشَّعْبِ. (اسنادہ صحیح) مختصر الشمائل: ۱۲۴۔ التعليق الرغیب: (۱۱۰/۴)

ترجمہ: روایت ہے ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے کہتے تھے کہ نہ زیادہ ہوتی تھی رسول اللہ ﷺ کے گھر سے روٹی جو کی، یعنی حاجت سے نہ بڑھتی تھی۔

فائلا: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے۔



(۲۳۶۰) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَبِيتُ اللَّيْلَ الْيُسْبَغَةَ طَائِرًا وَأَهْلُهُ لَا يَجِدُونَ عَشَاءً، وَكَانَ أَكْثَرُ خُبْرِهِمْ شُعْبَ الشَّعْبِ.

(حسن) سلسلة الاحاديث الصحيحة (۲۱۱۹) مختصر الشمائل المحمدية (۱۲۵)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ تھے رسول اللہ ﷺ اور گھر والے آپ کے کاٹتے تھے پے درپے راتوں کو خالی پیٹ نہ پاتے تھے کھانا رات کا اور اکثر خوراک ان کی جو کی روٹی تھی۔

فائلا: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔



(۲۳۶۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((اللَّهُمَّ اجْعَلْ رِزْقَ آلِ مُحَمَّدٍ قُوتًا)).

(اسنادہ صحیح) سلسلة الاحاديث الصحيحة (۱۳۰)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: یا اللہ! کر دے رزق آل محمد کا بقدر کفایت کے۔

فائلا: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔



(۲۳۶۲) عَنْ أَنَسٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ لَا يَدْخِرُ شَيْئًا لِغَدٍ.

(اسنادہ صحیح) مختصر الشمائل (۳۰۴) التعليق الرغیب: (۴۲/۲)



ترجمہ: روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہاتھے رسول اللہ ﷺ کہ رکھ نہ چھوڑتے کل کے لیے کچھ۔
 فائلا: یہ حدیث غریب ہے اور مروی ہے جعفر بن سلیمان کے سوا اور لوگوں سے کہ روایت کی انہوں نے نبی ﷺ سے مرسل۔



(۲۳۶۳) عَنْ أَنَسٍ قَالَ : مَا أَكَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى حَيَّوَانٍ وَلَا أَكَلَ خُبْرًا مُرَقَّقًا حَتَّى مَاتَ .
 (أسانده صحيح) مختصر الشرائع المحمديه (۱۲۷)

ترجمہ: روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہ نہ کھایا رسول اللہ ﷺ نے خوان پر کھانا رکھ کر اور نہ کھائی روٹی باریک یعنی چپاتی یہاں تک کہ وفات پائی۔

فائلا: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے، غریب ہے سعید بن ابوعروبہ کی روایت سے۔



(۲۳۶۴) عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ : أَنَّهُ قِيلَ لَهُ : أَكَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ النَّعْيَ - يَعْنِي الْحَوَازِيَّ - ؟ فَقَالَ سَهْلٌ : مَا رَأَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ النَّعْيَ حَتَّى لَقِيَ اللَّهَ فَقِيلَ لَهُ : هَلْ كَانَتْ لَكُمْ مَنَاجِلُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ؟ قَالَ : مَا كَانَتْ لَنَا مَنَاجِلُ - قِيلَ : فَكَيْفَ كُنْتُمْ تَصْنَعُونَ بِالشَّعِيرِ ؟ قَالَ : كُنَّا نَنْفُخُهُ فَيَطِيرُ مِنْهُ مَا طَارْتُمْ نَتْرِيهِ فَنَعَجِنُهُ .

ترجمہ: روایت ہے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے کہ ان سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ نے کبھی کھایا ہے نعی یعنی میدہ؟ سو کہا سہل نے نہ دیکھا رسول اللہ ﷺ نے میدہ یہاں تک کہ ملاقات کی اللہ سے یعنی کھانے کا کیا ذکر ہے آنکھ سے بھی نہیں دیکھا پھر پوچھا ان سے آیا تمہارے پاس چھلنیاں رسول اللہ ﷺ کے زمانہ مبارک میں تھیں کہا نہیں تھیں؟ ہمارے پاس چھلنیاں، پوچھا کیا کرتے تھے جو کے آنے کو؟ کہا پھونک لیتے ہم اسے پھراڑتا تھا جوڑنا ہوتا تھا پھر پانی ڈالتے ہم اس پر اور گوندھ لیتے۔

(اسنادہ صحیح) مختصر الشرائع المحمديه (۱۲۶) التعليق الرغيب (۱۱۱/۴)

فائلا: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی یہ مالک بن انس نے ابو حازم سے۔



۳۹۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي مَعِيشَةِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ

نبی ﷺ کے صحابہ کی معیشت کے بیان میں

(۲۳۶۵) عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ، قَالَ : سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ وَقَاصٍ يَقُولُ : إِنِّي لَأَوَّلُ رَجُلٍ أَهْرَاقَ دَمًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ، وَإِنِّي لَأَوَّلُ رَجُلٍ رَمَى بِسَهْمٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، وَلَقَدْ رَأَيْتُنِي أَغْزَوُ فِي الْعِصَابَةِ مِنْ أَصْحَابِ

مُحَمَّدٌ ﷺ مَا نَأْكُلُ إِلَّا وَرَقَ الشَّجَرِ وَالْحُبْلَةَ حَتَّىٰ إِنَّ أَحَدَنَا لَيَضَعُ كَمَا تَضَعُ الشَّاةُ وَالْبَعِيرُ وَأَصْبَحَتْ بُنُو أَسَدٍ يُعْزِرُونِي فِي الدِّينِ، لَقَدْ خَبْتُ إِذَا وَصَلْتُ عَمَلِي. (اسنادہ صحیح) مختصر الشرائع: (۱۱۴)

ترجمہ: روایت ہے سعد بن وقاص رضی اللہ عنہ سے کہ فرماتے تھے میں پہلا شخص ہوں کہ بہایا خون اللہ کی راہ میں یعنی کفار کو قتل کیا اور میں پہلا شخص ہوں کہ تیر پھیکا اللہ کی راہ میں اور میں نے دیکھا اپنے کو جہاد کرتے ہوئے ایک جماعت میں اصحاب نبی ﷺ سے نہ کھاتے تھے ہم مگر پتے درختوں کے اور جملہ یہاں تک کہ ایک ہم میں میٹگیاں کرتا تھا جیسے میٹگیاں کرتی ہے بکری یا اونٹ اور اب لگے بنو اسد کے لوگ مجھے طعن کرنے دین میں اگر میں ان کے طعن کے لائق ہوں تو بڑا محروم ہوں اور ضائع کئے میرے عمل۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے بیان کی روایت سے۔



(۲۳۶۶) حَدَّثَنِي قَيْسٌ قَالَ: سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: إِنِّي أَوَّلُ رَجُلٍ مِنَ الْعَرَبِ رَمَى بِسَهْمٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، وَلَقَدْ رَأَيْنَا نَعْرُومًا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَمَا لَنَا طَعَامٌ إِلَّا الْحُبْلَةُ وَهَذَا السَّمَرُ، حَتَّىٰ إِنَّ أَحَدَنَا لَيَضَعُ كَمَا تَضَعُ الشَّاةُ، ثُمَّ أَصْبَحَتْ بُنُو أَسَدٍ تُعَذِّرُنِي فِي الدِّينِ لَقَدْ خَبْتُ إِذَنْ وَصَلْتُ عَمَلِي.

(صحیح) [انظر ماقبله]

ترجمہ: روایت ہے سعد بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہتے تھے کہ میں پہلا آدمی ہوں عرب سے کہ تیر پھیکا اللہ کی راہ میں یعنی جہاد میں اور میں نے دیکھا اپنے کو جہاد کرتے ہوئے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اور نہ تھا ہمارے واسطے کھانا مگر جملہ اور یہ سر یہاں تک کہ ایک ہم کا میٹگیاں کرتا تھا جیسا کہ میٹگنی کرتی ہے بکری پھر اب لگے بنو اسد کے لوگ مجھے ملامت کرنے دین میں اگر میں ان کی ملامت کے لائق ہوا تو محروم ہوا اس وقت اور ضائع ہو گئیں میری سب نیکیاں۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں عتبہ بن غزو ان سے بھی روایت ہے۔ مترجم کہتا ہے کہ خبلہ ہے کہ خبلہ بالضم انگور اور بنج انگور اور میوہ خاردار درختوں کا یا میوہ درخت سلم اور طح و سیال کا کہ ایک نوع ہے درخت پر خار سے جل بروزن قفل اس کی جمع ہے اور معنی ثالث مراد ہے اور سمر بھی ایک درخت کا نام ہے کہ طح کی قسم سے ہے واحد اس کا سمرہ ہے اور حضرت سعد امام تھے قبیلہ بنی اسد میں اور انہوں نے ان کی شکایت بے جا کی اور شکوہ کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس کہ اُن کو نماز خوب نہیں آتی اس کے جواب میں حضرت سعد نے یہ مضمون فرمایا اور اپنا سابقہ اسلام اور حسن تائید اسلام میں بیان کیے۔



(۲۳۶۷) عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ أَبِي هُرَيْرَةَ وَعَلَيْهِ نَوْبَانِ مُمَشَّقَانِ مِنْ كَتَّانٍ فَمَخَطَ فِي أَحَدِهِمَا ثُمَّ قَالَ بَخْ بَخْ يَتَمَخَّطُ أَبُو هُرَيْرَةَ فِي الْكَتَّانِ، لَقَدْ رَأَيْتُنِي وَإِنِّي لَأَخِرُ فِيمَا بَيْنَ مَنِيرِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ

وَحُجْرَةٌ عَائِشَةَ مِنَ الْجُوعِ مَغْشِيًا عَلَى فَيْحِيءِ الْحَائِي فَيَضَعُ رِجْلَهُ عَلَى عُنُقِي يَرَى أَنَّ بِي الْجُنُونَ وَمَا بِي جُنُونٌ وَمَا هُوَ إِلَّا الْجُوعُ. (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: روایت ہے محمد بن سیرین سے کہا تھے ہم ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس اور ان کے دو کپڑے تھے رنگے ہوئے مشق میں بنے ہوئے کتان سے پس ناک پونچھی انہوں نے ان میں سے ایک کپڑے میں پھر کہا واہ واہ ناک پونچھتا ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کتان میں بے شک میں نے دیکھا اپنے کو کہ گر پڑا تھا میں رسول اللہ ﷺ کے منبر کے آگے اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ کے پاس مارے بھوک کے بے ہوش ہو کر پھر آنے والا آتا تھا اور میری گردن پر پیر رکھتا تھا اور مجھے سمجھاتا تھا کہ جنون ہے اور مجھے کچھ جنون نہ تھا سوائے بھوک کے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔ مترجم کہتا ہے کہ کتان بالفتح وتشدید تا ایک نبات ہے بقدر ایک ذراع کے پتا اس کا باریک اور پھول لا جو ردی پوست اس کا ماند روئی کے کات کر کپڑا بناتے ہیں اور کپڑا اس کا معتدل ہوتا ہے گرمی اور سردی میں اور بدن میں نہیں لپٹتا اور رافع حرارت اور باعث ہے تقلیل عرق کا اور کھلی اور نرم کونا ف ہے اور جوئیں اس میں کم پڑتی ہیں اور تخم کو اس کے ہندی میں اسی کہتے ہیں اور ملک شام اور دمشق سے اس کی چھال کے کپڑے بہت آتے ہیں اور حرین شریفین زاد ہما اللہ شرفاً وتعظیماً میں اکثر قمیض اس کی بناتے ہیں اور اور مشق بکسریم گل سرخ رنگ کہ اس میں کپڑے رنگتے ہیں۔



(۲۳۶۸) عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ : أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا صَلَّى بِالنَّاسِ يَجْرُ رِجَالٌ مِنْ قَامَتِهِمْ فِي الصَّلَاةِ مِنَ الْحَصَاةِ وَبِهِمْ أَصْحَابُ الْبُصْفَةِ حَتَّى يَقُولَ الْأَعْرَابُ: هَوْلَاءَ مَجَانِينُ أَوْ مَجَانُونَ، فَإِذَا صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْصَرَفَ إِلَيْهِمْ، فَقَالَ: ((لَوْ تَعْلَمُونَ مَا لَكُمْ عِنْدَ اللَّهِ لَا حَبِيبُكُمْ أَنْ تَزْدَادُوا فَاقَةً وَحَاجَةً)) قَالَ فَضَالَةُ وَأَنَا يَوْمَئِذٍ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ.

(اسنادہ صحیح) (التعلیق الرغیب: ۱۲۰/۴)

ترجمہ: روایت ہے فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز پڑھتے لوگوں کو گر پڑتے بہت لوگ کھڑے کھڑے نماز میں بھوک کے سبب سے اور وہ اصحاب صفہ تھے یہاں تک کہ اعراب کہتے یہ مجنون ہیں پھر جب نماز پڑھ چکے رسول اللہ ﷺ جاتے ان کے پاس اور فرماتے اگر تم کو معلوم ہو جو مرتبہ تمہارا ہے اللہ کے نزدیک اور جو ثواب ہے اس فقر وفاقہ کا اس کی درگاہ میں تو دوست رکھتے تم کہ زیادہ ہو تم کو فاقہ اور حاجت، کہا فضالہ رضی اللہ عنہ نے میں اس وقت ساتھ تھا رسول اللہ ﷺ کے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے مترجم کہتا ہے کہ صفۃ الدار پیش والان اور اصحاب صفہ کچھ صحابی تھے رسول اللہ ﷺ کے کہ مسجد کے پیش والان میں رہتے تھے اور کسی طرح کا حرفہ اور امور دنیوی میں مشغول نہ ہوتے بلکہ شبانہ روز تحصیل علوم دین اور حفظ احادیث

نبوی میں شامل رہتے، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بھی انہی میں تھے اور عددان کے باختلاف زمان مختلف ہوتے تھے لفظ صوفی بھی اسی سے مشتق ہے اور اعراب گاؤں کے رہنے والے جن کو عربی میں بدوی اور ہندی میں گنوار کہتے ہیں۔



(۲۳۶۹) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ فِي سَاعَةٍ لَا يَخْرُجُ فِيهَا، وَلَا يَلْقَاهُ فِيهَا أَحَدٌ، فَأَتَاهُ أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ: ((مَا جَاءَ بِكَ يَا أَبَا بَكْرٍ؟)) فَقَالَ: خَرَجْتُ أَلْقَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَأَنْظُرُ فِي وَجْهِهِ وَالتَّسْلِيمَ عَلَيْهِ، فَلَمْ يَلْبَثْ أَنْ جَاءَ عُمَرُ، فَقَالَ ((مَا جَاءَ بِكَ يَا عُمَرُ؟)) قَالَ الْجُوعُ يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((وَأَنَا قَدْ وَجَدْتُ بَعْضَ ذَلِكَ)) فَأَنْطَلَقُوا إِلَى مَنْزِلِ أَبِي الْهَيْثَمِ بْنِ التَّيْهَانِ الْأَنْصَارِيِّ، وَكَانَ رَجُلًا كَثِيرَ النَّحْلِ وَالشَّيْءِ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ خَدَمٌ فَلَمْ يَجِدُوهُ، فَقَالُوا لِمَرَأَتِهِ: أَيْنَ صَاحِبُكَ؟ فَقَالَتْ: انْطَلَقَ يَسْتَعِذُّ لَنَا الْمَاءَ، وَلَمْ يَلْبَثُوا أَنْ جَاءَ أَبُو الْهَيْثَمِ بِقِرْبَةٍ يَزُغُّهَا فَوَضَعَهَا ثُمَّ جَاءَ يَلْتَزِمُ النَّبِيَّ ﷺ وَيَقْدِيهِ بِأَبِيهِ وَأُمِّهِ، ثُمَّ انْطَلَقَ بِهِمْ إِلَى حَدِيقَتِهِ فَبَسَطَ لَهُمْ بَسَاطًا، ثُمَّ انْطَلَقَ إِلَى نَخْلَةٍ فَجَاءَ بِقِنُوقِ وَضَعَهُ۔ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((أَفَلَا تَنْقِيتُ لَنَا مِنْ رُطْبِهِ؟)) فَقَالَ يَارَسُولَ اللَّهِ! إِنِّي أَرَدْتُ أَنْ تَخْتَارُوا أَوْ قَالَ تَخَيَّرُوا مِنْ رُطْبِهِ وَبُسْرِهِ فَأَكْلُوا وَشَرَبُوا مِنْ ذَلِكَ الْمَاءِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((هَذَا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مِنَ النَّعِيمِ الَّذِي تُسْأَلُونَ عَنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ظِلٌّ بَارِدٌ وَرُطْبٌ طَيِّبٌ وَمَاءٌ بَارِدٌ)). فَأَنْطَلَقَ أَبُو الْهَيْثَمِ لِيَصْنَعَ لَهُمْ طَعَامًا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((لَا تَذْبَحَنَّ ذَاتَ دَرٍ)). قَالَ فَلَذَبَحَ لَهُمْ عَنَاقًا أَوْ حَذِيًّا فَأَتَاهُمْ بِهَا فَأَكَلُوا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((هَلْ لَكَ خَادِمٌ؟)) قَالَ: لَا قَالَ: ((فَإِذَا أَتَانَا سَبِيٌّ فَأَتِنَا))، فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ بِرَأْسَيْنِ لَيْسَ مَعَهُمَا ثَالِثٌ فَأَتَاهُ أَبُو الْهَيْثَمِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((اخْتَرِ مِنْهُمَا)). قَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ! اخْتَرِلِي فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((إِنَّ الْمُسْتَشَارَ مُؤْتَمَنٌ خُذْ هَذَا فَإِنِّي رَأَيْتُهُ يُصَلِّي وَاسْتَوْصَ بِهِ مَعْرُوفًا)). فَأَنْطَلَقَ أَبُو الْهَيْثَمِ إِلَى امْرَأَتِهِ فَأَخْبَرَهَا بِقَوْلِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَتْ امْرَأَتُهُ مَا أَنْتَ بِبَالِغٍ مَا قَالَ فِيهِ النَّبِيُّ ﷺ إِلَّا أَنْ تُعْتَقَ قَالَ هُوَ عَتِيقٌ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((إِنَّ اللَّهَ لَمْ يَعْثُ نَبِيًّا وَلَا خَلِيفَةً إِلَّا وَلَهُ بَطَانَتَانِ بَطَانَةٌ تَأْمُرُهُ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَاهُ عَنِ الْمُنْكَرِ وَبَطَانَةٌ لَا تَأْلُوهُ خَبَالًا وَمَنْ يُوْقُ بِطَانَةَ السُّوءِ فَقَدْ وُقِيَ)).

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نکلے نبی ﷺ ایسے وقت میں کہ نکلتے تھے اور نہ ملاقات کرتا تھا کوئی شخص ان سے اس وقت میں یعنی آرام و راحت اور گھر میں رہنے کا وقت تھا پھر آئے ان کے پاس ابو بکر سو پوچھا آپ نے کیا چیز لائی تم کو

اے ابوبکر؟ سو عرض کی انہوں نے نکلا میں اس لیے کہ ملاقات کروں رسول اللہ ﷺ سے اور نظر کروں ان کے چہرہ مبارک کی طرف اور سلام کروں ان پر پھر ان باتوں کو کچھ دیر نہیں ہوئی کہ اتنے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی حاضر ہوئے سو پوچھا: کیا چیز لائی تم کو اے عمر؟ عرض کی انہوں نے بھوک لائی مجھ کو یا رسول اللہ ﷺ فرمایا آپ نے: میں نے بھی کچھ اٹھایا بھوک کا، پس مل کر گئے ابوالہیثم بن ابیہثم بن تیہان کے گھر جو انصار میں سے ایک مرد تھے کہ کھجور اور بکریاں بہت رکھتے تھے اور کوئی ان کا خادم نہ تھا سو نہ پایا ابوالہیثم رضی اللہ عنہ کو گھر میں پس پوچھا ان کی بی بی سے کہ تمہارے صاحب کہاں ہیں؟ سو عرض کی اس نے کہ گئے ہیں بیٹھا پانی لینے کو ہمارے واسطے اور کچھ دیر نہ ٹھہرے یہ لوگ کہ اتنے میں ابوالہیثم رضی اللہ عنہ آئے ایک مشک لیے ہوئے کہ اٹھائے ہوئے تھے اس کو سوراخ دیا انہوں نے مشک کو پھر آ کر لپٹ گئے رسول اللہ ﷺ سے اور کہنے لگے کہ میرے ماں باپ فدا ہیں آپ پر پھر لے گئے ابوالہیثم رضی اللہ عنہ ان سب کو اپنے باغ میں اور ایک بچھوتا بچھایا ان کے لیے پھر گئے کھجور کے درخت کے پاس اور لے آئے وہاں سے ایک گچھا کھجوروں کا اور رکھ دیا ان کو نبی ﷺ کے آگے اور فرمایا آپ نے: تم جن کر کیوں نہ لائے رطب ہمارے لیے سو عرض کی انہوں نے یا رسول اللہ ﷺ! میں نے چاہا کہ آپ خود پسند کر لیں ان میں سے یا یہ کہا کہ آپ پسند کر لیجیے پکی اس کی کچوں سے پس کھائی وہ کھجوریں اور پیا اس پانی سے یعنی جو وہ لائے تھے پس فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: قسم ہے اس پروردگار کی کہ میری جان اس کے ہاتھ میں ہے! یہ ان نعمتوں سے ہے کہ جس کا سوال کیا جائے گا تم سے قیامت کے دن، تفصیل ان کی یہ ہے سایہ ٹھنڈا یعنی باغ کا اور کھجور خوش مزہ پکی ہوئی پاکیزہ اور پانی سرد پھر گئے ابوالہیثم رضی اللہ عنہ کہ کچھ کھانا تیار کریں آپ کے واسطے سو فرمایا نبی ﷺ نے: ذبح نہ کرنا تم دودھ والا جانور پھر ذبح کیا انہوں نے ایک بکری کا بچہ مادہ یا نہ پھر اسے پکلائے پھر کھایا ان سب بزرگواروں نے پھر فرمایا نبی ﷺ نے ابوالہیثم رضی اللہ عنہ سے: کیا تمہارے پاس کوئی خادم ہے؟ انہوں نے عرض کی نہیں فرمایا آپ نے: پھر جب آئیں ہمارے پاس قیدی یعنی غنیمت کے تو تم آؤ ہمارے پاس پھر آئے نبی ﷺ کے پاس دو نفر قیدی کہ نہ تھا ان کے ساتھ کوئی تیسرا پھر حاضر ہوئے ان کے پاس ابوالہیثم رضی اللہ عنہ حسب الارشاد آنحضرت ﷺ کے سو فرمایا نبی ﷺ نے: پسند کرو ان دونوں میں سے۔ سو عرض کی کہ انہوں نے آپ ہی پسند کر دیجیے ان میں سے یا رسول اللہ ﷺ! سو فرمایا نبی ﷺ نے کہ جس سے مشورہ لیا جائے وہ امین ہے یعنی امانت اس کو ضرور ہے اور خیر خواہی اور اچھی بات پر اطلاع دینا سو لو تم اس کو یعنی اشارہ کیا ایک غلام کی طرف اور وجہ ترجیح یہ بیان فرمائی کہ میں نے دیکھا ہے اس کو نماز پڑھتے ہوئے اور حسن معاملت کرو اس کے ساتھ یعنی آرام و راحت سے رکھو سو آئے ابوالہیثم رضی اللہ عنہ اپنی بیوی کے پاس اور خبر دی ان کو رسول اللہ ﷺ کے قول مبارک کی یعنی حضرت ﷺ نے فرمایا کہ اس غلام کو آرام سے رکھنا سو کہا ان کی بی بی نے کہ تم پوری نہ کر سکو گے وصیت رسول اللہ ﷺ کی جو اس غلام کے باب میں انہوں نے فرمایا ہے یعنی حق تربیت اس غلام کا ادا نہ کر سکو گے مگر یہ کہ آزاد کرو تم اہل کو کہا ابوالہیثم نے کہ اسی وقت آزاد ہے

پس فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ اللہ تعالیٰ نہیں بھیجتا کسی نبی اور کسی خلیفہ یعنی سلطان کو مگر اس کے دو قسم کے رفیق ہوتے ہیں ایک ایسے کہ حکم کرتے ہیں اس کو اچھے کاموں کا اور روکتے ہیں اسے برے کاموں سے، یعنی مشورہ نیک دیتے ہیں اور برائی بھلائی سے آگاہ کرتے ہیں اور دوسرے قسم وہ کہ قصور کرتے ہیں اس کے خراب کرنے میں پھر جو بچایا گیا رفیقوں کی برائی سے وہ بچایا گیا بڑی آفتوں سے۔ (اسناد صحیح) سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ: ۱۶۴۱: مختصر الشماہل (۱۱۳)

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے، روایت کی ہم سے صالح بن عبد اللہ نے انہوں نے ابو عوانہ سے انہوں نے عبد الملک بن عیسر سے انہوں نے ابوسلمہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نکلے ایک دن اور ابو بکر اور عمر پھر ذکر کی حدیث ہم معنی حدیث مذکور کے اور نہیں ذکر کیا اس میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہونے کا اور حدیث شیبان کی اتم ہے اور اطول ابو عوانہ کی حدیث سے اور شیبان ثقہ ہیں اہل حدیث کے نزدیک اور صاحب کتاب ہیں یعنی صاحب تعلیم۔ مترجم کہتا ہے کہ اس حدیث میں بڑے بڑے فوائد ہیں اول یہ کہ نفرت اور زہد آنحضرت ﷺ کا اور آپ کے اصحاب مبارک کا اور قلت دنیا کی ان کے پاس اور امتیاز ان کا جو ع اور ضیق عیش میں کسی کسی وقت اور بعضوں نے خیال کیا ہے کہ یہ حال قبل فتوح بلا دھتا اور بعد فتوح یہ حال نہ رہا حالانکہ یہ زعم باطل ہے اس لیے کہ راوی حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہیں اور معلوم ہے کہ وہ اسلام لائے ہیں بعد فتح خیبر کے پھر اگر کوئی کہے کہ ممکن ہے کہ راوی نے یہ حال چشم خود نہ دیکھا ہو بلکہ حضرت سے سن کر بیان کیا ہو اور اس صورت میں جائز ہو سکتا ہے کہ یہ قصہ پیشتر کا ہو تو جواب اس کا یہ ہے کہ یہ خلاف ظاہر ہے ومن ادعی خلاف الظاهر فعليه البيان بلکہ امر صواب یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہمیشہ راحت وتکلیف میں زندگی گزارتے رہے اور کبھی وسعت خرچ کی پاتے تھے اور کبھی سب خرچ کر کے صبر فرماتے تھے جیسا کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بروایت صحیح ثابت ہوا ہے کہ نکلے رسول اللہ ﷺ دنیا سے اور آسودہ نہ ہوئے تھے خیمہ شعیب سے اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آل محمد ﷺ جب سے مدینہ میں آئے تین روز پے در پے سیر نہ ہوئے کسی کھانے سے یہاں تک کہ وفات پائی۔ چنانچہ اس مضمون کی کچھ روایتیں اوپر بھی مذکور ہو چکی ہیں غرض آنحضرت ﷺ کو کبھی فارغ البالی ہوتی تھی پھر بعد تھوڑے عرصہ کے آپ جو کچھ موجود ہوتا تھا سب اطاعت الہی میں اور وجہ بروایت میں صرف فرمادیتے تھے اور ضیافت اور دین اور اطعام مساکین اور ایتاء طارقیں میں خرچ کر دیتے تھے اور یہی عادت تھی شیخین بلکہ اکثر اصحاب کی اور اہل بیار مہاجرین و انصار سے باوجود اس کے کہ خیال خدمت گزاری آپ کی کا بہت رکھتے تھے مگر کسی وقت آپ کی حاجت سے مطلع نہ ہوتے تھے اور کبھی ایسا بھی ہوتا تھا کہ وقت اطلاع کے وہ خودنگی میں ہوتے تھے اور جو خبردار ہوتا تھا آپ کی حاجت مبارک سے اور قدرت اس کے رفع کی رکھتا تھا فوراً مبادرت فرماتا تھا اس کے پورا کرنے میں لیکن آنحضرت ﷺ باوصف اس کے کبھی اپنا حال ان سے چھپاتے بھی تھے اور ان کی سبکداری چاہتے تھے اور مبادرت کی ابو طلحہ نے جب سنی آواز حضرت ﷺ کی اور پیچانی بھوک آپ کی اور ایسی ہی ہے روایت جابر رضی اللہ عنہ کی خندق میں، اور روایت ابو شعیبہ انصاری رضی اللہ عنہ کی کہ انہوں نے پیچانا اثر بھوک کا آپ کے چہرہ مبارک میں اور حکم کیا کھانا پکانے کا اور ماندا اس کے بہت سی

روایتیں اس باب میں مشہور ہیں اور ایسا ہی معاملہ اصحاب کا تھا آپس میں کہ نہ واقف ہوتا تھا ایک بھائی دوسرے کی خواہش پر گریہ کہ سنی کرتا تھا اس کے انجاء مرام میں اور تعریف کی اللہ تعالیٰ نے ان کی اور فرمایا: ﴿وَيُؤْتِيهِمْ عَلَىٰ أَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ﴾ اور فرمایا ﴿رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ﴾ دوسرے یہ کہ جمع ہونا اور ٹکٹا ان کا رفع گرسنگی کے لیے سبب اس کا یہ ہے کہ جب وہ مراقبہ الہی میں مستغرق اور مشاہدہ صفات لامتناہی میں غرق تھے اور بھوک نے ان کو قفلت میں ڈالا اور نشاط عبادت میں حارج و مانع ہوئی تو سعی کی انہوں نے اس کے ازالہ میں بطریق مباح اور یہ اکمل طاعات اور مبلغ انواع مراقبات ہے اس لیے کہ منع ہے ادائے صلوٰۃ مدافعت اخشین کے وقت اور جب کھانا حاضر ہو اس لیے کہ نفس اس طرف میلان رکھتا ہے اور اسی طرح منع ہے نماز پھولدار کپڑے میں کہ مانع حضور قلب ہو اور باتیں کرنے والوں کے سامنے وغیرہ ذلک اور قاضی کو منع ہے کہ حکم نہ کرے غضب کے وقت اور جوع وہم و شدت فرح کے وقت میں جو چیزیں کہ اس کو غور و فکر سے روکتی ہوں۔

قولہ: عرض کی انہوں نے کہ بھوک لائی، اس سے ثابت ہوا کہ آدمی کو اگر کسی طرح کا الم ورنج پہنچے تو اس کا ذکر کرنا دوسرے سے روا ہے مگر یہ کہ ذکر کرنا بہ نیت تصمیر و تسلی ہو نہ بہ نیت شکوہ و تشکی جیسے کہ حضرت سے ذکر کرنے میں امید تھی کہ آپ دعا فرمادیں گے اور مساعدت کریں گے اس کے ازالہ اور دفع میں پس یہ مذموم نہیں بلکہ جائز اور مباح ہے۔ قولہ: فرمایا آپ نے میں نے بھی کچھ اثر پایا بھوک کا اور مسلم کی روایت میں ہے کہ قسم ہے اس پروردگار کی کہ جان میری اس کے ہاتھ میں ہے..... الخ اور اس میں ثابت ہوا کہ جواز حلف کا بغیر اختلاف کے اور یہ تیسرا فائدہ ہے اور ابو الہیثم رحمہ اللہ کا نام مالک ہے اور اگر گھر جانے میں جائز ہو ادلال کرنا ایسے شخص کی طرف جو انجاء مرام کرے صاحب حاجت کا اور آنحضرت ﷺ کا ان کو خلص و جاثرا اور یار و فادار سمجھنا اس میں کمال شرف ہے ان کا اس لیے کہ یہ معاملہ نہیں ہوتا ہے مگر نہایت دوست کے ساتھ پس جائز ہوا بغیر بلائے کسی دوست کے گھر جانا اور اس سے طالب اطعام ہونا اگر یقین ہو کہ وہ اس سے خوش ہوگا اور یہ چوتھا فائدہ ہے۔

اور مسلم کی روایت میں ہے کہ جب دیکھا ابو الہیثم رحمہ اللہ کی بی بی نے آپ کو کہ کہا مرحباً و اھلاً اور یہ دونوں کلمے معروف ہیں عرب میں یعنی آیا تو مکان وسیع میں اور ایسے اہل میں کہ انس کرے گا تو ان سے اور ابو الہیثم رحمہ اللہ جب آئے تو انہوں نے کہا الحمد للہ آج کسی کے گھر میں میرے گھر سے بہتر مہمان نہیں، اس سے ثابت ہوا کہ اظہار سرور مہمان کے آنے سے اور الحمد للہ کہنا اس کے دیکھنے سے مسنون ہے اس لیے آنحضرت ﷺ نے فرمایا جو ایمان رکھتا ہو اللہ پر اور بچھلے دن پر تو چاہے کہ تعظیم کرے اپنے مہمان کی اور یہ پانچواں فائدہ ہے۔ قولہ: پھر پوچھا ان کی بی بی نے، اس میں ثابت ہوا جواز کلام اجنبی کے ساتھ اور جواب دینا اس کا وقت ضرورت کے اور یہ چھٹا فائدہ ہے اور ثابت ہوا جواز اجازت دینے کا عورت کو اپنے گھر میں ایسے شخص کو یقین رکھتی ہو کہ اس کے آنے سے شوہر خوش ہوگا اس طرح پر کہ خلوت محرمہ لازم نہ آئے اور یہ ساتواں فائدہ ہے۔ قولہ: گئے ہیں میٹھا پانی لینے، اس میں میٹھا پانی لانے کا جواز ثابت ہوا اور اس کے پینے اور طلب کرنے کا اور یہ آٹھواں فائدہ ہے۔ قولہ: اور لے کر آئے ایک گچھا کھجوروں کا، اس

سے ثابت ہوا کہ تقدیم فاکہہ خیر لحم پر مستحب ہے اور مبادرت کرنا اور جلدی حاضر کرنا مہمان کے لیے جو میسر ہو علی الخصوص جب اس کی حاجت شدید معلوم ہو مستحب ہے اور بے تکلفی نہایت عمدہ چیز ہے، چنانچہ مکروہ رکھا ہے اکثر سلف نے مہمان کے لیے تکلف کرنا اور مراد اس سے وہ تکلف ہے جو تکلیف میں ڈالے میزبان کو کہ جب مہمان اس سے آگاہ ہوتا ہے وہ بھی اس کی مشقت کو دیکھ کر تکلیف کو برا جانتا ہے اور دونوں کو ایذا ہوتی ہے اور یہ نواں فائدہ ہے۔ قولہ: پھر کھایا ان سب بزرگواروں نے، مسلم کی روایت میں ہے کہ آسودہ ہو گئے اور سیر ہو گئے، اس سے ثابت ہوا کہ گاہ گاہ سیر ہو کر کھانا بھی جائز ہے مگر دوام اس کا موجب قسوت قلب ہے اور نبی آسودگی اور سیری پر محمول ہے دوام پر اور یہ دسواں فائدہ ہے۔ قولہ: یہ ان نعمتوں سے ہے کہ سوال کیا جائے گا ان سے قیامت کے دن یعنی سوال اٹلہا راتھان کا اور تعداد احسان کا نہ سوال تو بخ و تہدید کا اور یہ گیا رھواں فائدہ ہے۔ قولہ: فرمایا آپ نے: پھر جب آئیں ہمارے پاس قیدی..... الخ اس میں ثابت ہوا کہ بدلہ کرنا اور عوض دینا احسان اور نیکی کا جائز ہے بقدر طاقت کے اور پہلے سے وعدہ کرنا اس چیز کا جس کی توقع ہو جائز ہے اور یہ بارھواں فائدہ ہے۔ قولہ: میں نے دیکھا اسے نماز پڑھتے ہوئے اس سے فضیلت نمازی کی بے نمازی پر ثابت ہوئی اور ثابت ہوا کہ حتی المقدور آدمی کے لونڈی غلام نوکر چاکر نمازی ہوں تو بہتر ہے اور یہ تیرھواں فائدہ ہے۔ قولہ: اور حسن معاملت کرو اس کے ساتھ، ثابت ہوا اس سے موکل اور ضروری ہونا حسن معاملت کا غلام و لونڈی سے خصوصاً جبکہ وہ مائل ہوں دین کی طرف اور نمازی یا متقی ہوں اور یہ چودھواں فائدہ ہے۔ قولہ: مگر یہ کہ آزاد کرو تم اس کو۔ کہا ابوالہیثم رضی اللہ عنہ: وہ اسی وقت آزاد ہے، ثابت ہوا اس سے کمال علو ہمت ازواج صحابہ کا اور جلد مبادرت کرنا امر خیر میں اور بہت ڈرنا حقوق عباد سے حتیٰ کہ عبید و اماء کے حقوق سے اور یہ پندرھواں فائدہ ہے۔ قولہ: مگر اس کے دو قسم کے رفیق ہوتے ہیں..... الخ اس میں احتیاط کی تعلیم کرنا ہے رفیق بد سے اور حذر کرنا اس کے شر سے اور دلجوئی کرنا اور قدر دانی رفیق نیک کی اور امتحان کرتے رہنا اور پہچاننا ان کا کہ مرد کی دانیوں سے ہے پرکھنا آدمیوں کا۔ قولہ: پچایا گیا بڑی آفتوں سے اس سے معلوم ہوا کہ شر و فسادات سے رفقاء کے بچنا طاقت بشری سے خارج ہے جب تک تائید غیبی نہ ہو ممکن نہیں پس پناہ مانگنا اللہ تعالیٰ سے اور بھروسہ کرنا اس پر ضروری ہے اور یہ سولہواں فائدہ ہے۔ انتہی (بعضہا فی النوی)



(۲۳۷۰) عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ؛ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ خَرَجَ يَوْمًا وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ، فَذَكَرَ نَحْوَ هَذَا الْحَدِيثِ بِمَعْنَاهُ، وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، وَحَدِيثُ [شَيْبَانَ] أَيْ مِنْ حَدِيثِ أَبِي عَوَانَةَ وَأَطُولُ، وَشَيْبَانَ ثِقَّةٌ عِنْدَهُمْ صَاحِبُ كِتَابٍ. (اسنادہ صحیح) [انظر ماقبلہ]

ترجمہ: ابوسلمہ بن عبد الرحمن سے روایت ہے کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ اور ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما باہر تشریف لائے۔ اس کے بعد مذکورہ بالا حدیث کے ہم معنی روایت نقل کی۔ لیکن اس میں سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا واسطہ ذکر نہیں کیا۔ شیبان کی حدیث ابو عوانہ کی حدیث سے زیادہ مکمل اور طویل ہے۔ شیبان محدثین کے نزدیک ثقہ اور صاحب کتاب (یعنی علم والے) ہیں۔



(۲۳۷۱) عَنْ أَبِي طَلْحَةَ قَالَ : شَكُونَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ الْجُوعَ وَرَفَعْنَا عَنْ بَطُونِنَا عَنْ حَجَرٍ حَجَرٍ، فَرَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ حَجَرَيْنِ. (اسنادہ ضعیف) مختصر الشمائل: (۱۱۲)

اس میں سیار بن حاتم راوی صدوق ہے جس کے بہت سے اوہام ہیں
 ترمذی: روایت ہے ابو طلحہ رضی اللہ عنہ سے کہ بیان کیا ہم نے رسول اللہ ﷺ سے حال بھوک کا اور اٹھایا ہم نے کپڑا اپنے پیٹوں سے کہ
 ایک ایک پتھر بندھا تھا ان پر سو اٹھایا آپ نے اپنے شکم مبارک سے کپڑا کہ دو پتھر بندھے تھے آپ کے پیٹ پر۔
 فائدہ: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مکرر اس سند سے۔



(۲۳۷۲) عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ : سَمِعْتُ النُّعْمَانَ ابْنَ بَشِيرٍ يَقُولُ : أَلَسْتُمْ فِي طَعَامٍ وَشَرَابٍ مَا شِئْتُمْ؟ لَقَدْ رَأَيْتُ نَبِيَّكُمْ ﷺ وَمَا يَجِدُ مِنَ الدَّقْلِ مَا يَمْلَأُ بِهِ بَطْنُهُ. (اسنادہ صحیح) مختصر الشمائل: (۱۱۰)
 ترمذی: روایت ہے سماک بن حرب سے کہنا میں نے نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے کہ فرماتے تھے تم جو چاہتے ہو کھاتے پیتے ہو
 حالانکہ میں نے دیکھا تھا ہمارے نبی ﷺ کو کہ نہ پاتے تھے وہ کھجور ادنیٰ قسم کی اس قدر کہ بھریں وہ شکم مبارک اپنا۔
 فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کی ہم سے ابو عوانہ اور کئی لوگوں نے سماک بن حرب سے مانند حدیث ابوالاحوص کے اور
 روایت کی شعبہ نے یہ حدیث سماک سے انہوں نے نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے۔



۴۰۔ بَابُ: مَا جَاءَ أَنَّ الْغِنَا غِنَى النَّفْسِ

اس بیان میں کہ اصل تو نگرہ دل کی تو نگرہ ہے

(۲۳۷۳) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((لَيْسَ الْغِنَا عَنْ كَثْرَةِ الْعَرَضِ وَلَكِنَّ الْغِنَا غِنَى النَّفْسِ)) . (اسنادہ صحیح) تخریج مشكله الفقر (۱۶) صحیح الترغیب (۸۱۸)
 ترمذی: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے نہیں ہے غنا اسباب و سامان کے بہت ہونے سے بلکہ غنا دل کی ہے۔
 فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔



۴۱۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي اخْذِ الْمَالِ

مال لینے کے بیان میں

(۲۳۷۴) عَنْ أَبِي الْوَلِيدِ قَالَ : سَمِعْتُ حُوْلَةَ بِنْتَ قَيْسٍ وَكَانَتْ تَحْتَ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ تَقُولُ : سَمِعْتُ

رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ : ((إِنَّ هَذَا الْمَالَ خَصْرَةٌ حُلُوءٌ مَنْ أَصَابَهُ بِحَقِّهِ بُورِكَ لَهُ فِيهِ، وَزُبُّ مُتَخَوِّضٍ فِيمَا شَاءَتْ بِهِ نَفْسُهُ مِنْ مَالِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ لَيْسَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا النَّارُ))۔
 تفسیر: روایت ہے ابو الولید سے کہنا میں نے خولہ بنت قیس رضی اللہ عنہا سے اور تھیں وہ نکاح میں حمزہ بن عبدالمطلب کے فرماتی تھیں وہ کہنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے یہ مال ہر اہرا ہے بیٹھا جس نے لیا اس کو حق کے ساتھ برکت دی گئی اس کے لیے اس میں اور بہت سے گھنے والے ہیں اس چیز میں کہ چاہتا ہے اس کا دل اللہ اور اس کے رسول کے مال سے نہیں ہے قیامت میں ان کے لیے گرد و زخ کی آگ۔ (اسنادہ صحیح) سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ: ۱۵۹۲۔ مشکاۃ: ۴۰۱۷۔ التحقیق الثانی) **فائدہ:** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابو الولید کا نام عبید سطاء ہے۔
 مترجم: مال ہر اہرا ہے بیٹھا یعنی مرغوب خاطر ہے جس نے بوجہ حلال حاصل کیا تھا اس کو برکت ہوئی اور جس نے بوجہ ناجائز لیا وہ دوزخ میں گرا۔



۴۲۔ بَابُ: فِيمَا جَاءَ فِي عَبْدِ الدِّينَارِ وَعَبْدِ الدَّرْهِمِ

درہم و دینار کے بندے کے بیان میں

(۲۳۷۵) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((لُعِنَ عَبْدُ الدِّينَارِ، لُعِنَ عَبْدُ الدَّرْهِمِ))۔
 (اسنادہ ضعیف) (المشکاة: ۵۱۸۰، التحقیق الثانی) (ضعیف الجامع الصغير (۴۶۶۵))
 تفسیر: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے ملعون ہے بندہ دینار کا ملعون ہے بندہ درہم کا۔
فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور اس سند سے مروی ہوئی ہے سو اس کے اور سند سے بھی بواسطہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے نبی ﷺ سے اور اس سے زیادہ پوری ہے۔



۴۳۔ بَابُ: [حَدِيث: ((مَا ذُنْبَانِ جَائِعَانِ أُرْسَلَا فِي غَنَمٍ.....))]

حدیث ”دو بھوکے بھیڑیے اگر بکریوں میں چھوڑ دیے جائیں.....

(۲۳۷۶) عَنْ ابْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكِ الْأَنْصَارِيِّ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((مَا ذُنْبَانِ جَائِعَانِ - - أُرْسَلَا فِي غَنَمٍ يَأْفَسِدَلَهَا مِنْ حِرْصِ الْمَرْءِ عَلَى الْمَالِ وَالشَّرَفِ لِدِينِهِ))۔

(اسنادہ صحیح) (الروض البضیر (۷-۵))

تفسیر: روایت ہے کعب بن مالک انصاری رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے دو بھڑیے بھوکے اگر چھوڑ دیے جائیں بکریوں

میں تو اتنا فساد اور خرابی نہ کریں جتنا آدمی کا دین مال و جاہ کی حرص خراب کرتی ہے۔
فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے اس باب میں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے وہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں مگر ان کی اسناد صحیح نہیں۔



۴۴۔ باب حدیث ((ما الدنیا الا کراکب استظل))

حدیث ”دنیا ایک مسافر کی طرح ہے جو سایہ حاصل کرتا ہے“

(۲۳۷۷) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: نَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى حَصِيرٍ فَقَامَ وَقَدْ أَثَرُ فِي جَنْبِهِ، فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ! لَوْ اتَّخَذْنَا لَكَ وَطَاءً فَقَالَ: ((مَالِي وَلِلدُّنْيَا، مَا أَنَا فِي الدُّنْيَا إِلَّا كَرَائِبٍ اسْتَظَلَّ تَحْتَ شَجَرَةٍ، ثُمَّ رَاحَ وَتَرَكَهَا)). [اسنادہ صحیح] سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ (۴۳۹ - ۴۴۰) تخریج فقہ السیرۃ (۴۷۸)

ترجمہ: روایت ہے عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ سوئے رسول اللہ ﷺ ایک بورے پر پھر اٹھے اور اثر کر گیا تھا نقش بوریا آپ کی کروٹ میں پس عرض کی صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہ بنا دیں ہم آپ کے واسطے ایک بچھونا فرمایا آپ نے: مجھے دنیا سے کیا کام ہے، میری اور دنیا کی مثال ایسی ہے جیسے ایک سوار سایہ کے لیے اتر ایک درخت کے نیچے پھر چلا گیا اور درخت کو چھوڑ گیا۔ (صحیح)
فائدہ: اس باب میں ابن عمر رضی اللہ عنہما اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے۔



۴۵۔ باب: [حدیث ((الرجل علی دین خلیلہ.....))]

حدیث ”آدمی اپنے دوست کے دین پر ہے.....“

(۲۳۷۸) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((الرَّجُلُ عَلَى دِينِ خَلِيلِهِ فَلْيَنْظُرْ أَحَدُكُمْ مَنْ يُخَالِلُ)).
ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے آدمی اپنے دوست کے دین پر ہے سوچا ہے کہ خیال رکھے کہ کس سے دوستی ہے یعنی دیدار سے دوستی کرے نہ بے دین سے۔ (اسنادہ حسن)

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔



۴۶۔ باب: ما جاء مثل ابن آدم واهله وولده وماله وعمله

ابن آدم اور اس کے اہل، اولاد، مال اور عمل کی مثال کے بیان میں

(۲۳۷۹) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((يَتَّبِعُ الْمَيِّتَ ثَلَاثٌ، فَيَرْجِعُ اثْنَانِ، وَيَبْقَى

وَاحِدًا: يَتَّبِعُهُ أَهْلُهُ وَمَالُهُ وَعَمَلُهُ، فَيَرْجِعُ أَهْلُهُ وَمَالُهُ وَيَبْقَى عَمَلُهُ)). (صحیح)

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: ساتھ جاتی ہیں میت کے تین چیزیں پھر لوٹ آتی ہیں دو اور باقی رہ جاتی ہے اس کے ساتھ ایک ساتھ جاتے ہیں اہل و مال و عمل پھر لوٹ آتے ہیں اہل و مال اور باقی رہتا ہے اس کے ساتھ عمل اس کا۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔



۴۷۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ كَثْرَةِ الْأَكْلِ

زیادہ کھانے کے ناپسندیدہ ہونے کے بیان میں

(۲۳۸۰) عَنْ مِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيكَرِبَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَا مَلَأَ أَدَمِيَّ وَعَاءٌ شَرًّا مِنْ بَطْنٍ بِحَسْبِ ابْنِ آدَمَ أَكْلَاتٍ يَقْمُنُ صَلْبُهُ، فَإِنْ كَانَ لَامِحَالَةً فَتُلْتُ لِبَطْنِهِ وَتُلْتُ لِشَرَابِهِ وَتُلْتُ لِنَفْسِهِ)).
ترجمہ: روایت ہے مقدم بن معدیکرب رضی اللہ عنہ سے کہنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے: نہیں بھری انسان نے کوئی تھیلی بدتر پیٹ سے کافی ہے ابن آدم کو چند لقمے کہ سیدھا رکھیں اس کی پیٹھ پھر اگر ضرورت ہو اس سے زیادہ کی تو تہائی پیٹ کھانے کے لیے اور تہائی پانی پینے کو اور تہائی دم لینے کے لیے مقرر رکھے۔

(اسنادہ صحیح) (ارواء الغلیل (۱۹۸۳) التعلیق الرغیب (۱۲۲/۳) سلسلة الاحادیث الصحيحة (۲۲۶: ۵))

فائدہ: روایت کی ہم سے حسن بن عرفہ نے انہوں نے اسماعیل بن عیاش سے ماندا اس کے اور کہا مقدم رضی اللہ عنہ نے روایت ہے نبی ﷺ سے اور نہیں ذکر کیا اس کا کہنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔



۴۸۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي الرِّيَاءِ وَالسَّمْعَةِ

دکھاوا اور سنوائی کے بیان میں

(۲۳۸۱) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ يُرَائِي يُرَائِي اللَّهُ بِهِ وَمَنْ يُسْمِعْ يُسْمِعْ اللَّهُ بِهِ)).
وَقَالَ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ لَا يَرْحَمِ النَّاسُ لَا يَرْحَمُهُ اللَّهُ)).

(اسنادہ صحیح۔ تخریج المشكاة: ۱۰۸۔ الصحيح: ۴۸۳) صحیح الترغیب (۲۴)

ترجمہ: روایت ہے ابوسعید رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: جو شخص دکھا نا چاہے اپنی عبادت لوگوں کو اللہ تعالیٰ دکھا دیتا ہے

اس کی عبادت لوگوں کو اور جو شخص سنانا چاہے اپنی عبادت لوگوں کو سنا دیتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی عبادت لوگوں کو اور کہا راوی نے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: جو رحم نہ کرے لوگوں پر اللہ رحم نہ کرے اس پر۔

فائدہ: اس باب میں جندب اور عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے۔



(۲۳۸۲) حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ أَجْبَى الْوَلِيدِ أَبُو عُمَانَ الْمُرَائِسِيُّ، أَنَّ عُقْبَةَ بْنَ مُسْلِمٍ حَدَّثَهُ أَنَّ شُفْيَا الْأَصْبَحِيَّ : حَدَّثَهُ أَنَّهُ دَخَلَ الْمَدِينَةَ فَإِذَا هُوَ بِرَجُلٍ قَدْ اجْتَمَعَ عَلَيْهِ النَّاسُ فَقَالَ مَنْ هَذَا؟ فَقَالُوا: أَبُو هُرَيْرَةَ، فَدَنَوْتُ مِنْهُ حَتَّى قَعَدْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ وَهُوَ يُحَدِّثُ النَّاسَ. فَلَمَّا سَكَتَ وَخَلَا قُلْتُ لَهُ: أَسَأَلُكَ بِحَقِّ وَ بِحَقِّ لَمَّا حَدَّثْتَنِي حَدِيثًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَقَلْتَهُ، وَعَلِمْتُهُ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: أَفَعَلَ لَا حَدَّثْتُكَ حَدِيثًا حَدَّثَنِيهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَقَلْتَهُ وَعَلِمْتُهُ، ثُمَّ نَشَعَ أَبُو هُرَيْرَةَ نَشْعَةً، فَمَكَّنَا قَلِيلًا ثُمَّ أَفَاقَ فَقَالَ: لَا حَدَّثْتُكَ حَدِيثًا حَدَّثَنِيهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي هَذَا الْبَيْتِ مَا مَعَنَا أَحَدٌ غَيْرِي وَغَيْرُهُ، ثُمَّ نَشَعَ أَبُو هُرَيْرَةَ نَشْعَةً شَدِيدَةً ثُمَّ أَفَاقَ وَمَسَحَ وَجْهَهُ وَقَالَ: أَفَعَلَ لَا حَدَّثْتُكَ حَدِيثًا حَدَّثَنِيهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنَا وَهُوَ فِي هَذَا الْبَيْتِ مَا مَعَنَا أَحَدٌ غَيْرِي وَغَيْرُهُ، ثُمَّ نَشَعَ أَبُو هُرَيْرَةَ نَشْعَةً شَدِيدَةً، مَا لَ خَارًا عَلَى وَجْهِهِ فَاسْتَدْنَتْهُ طَوِيلًا ثُمَّ أَفَاقَ فَقَالَ: حَدَّثَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ يَنْزِلُ إِلَى الْعِبَادَ لِيَقْضَى بَيْنَهُمْ وَكُلُّ أُمَّةٍ حَائِثَةٌ فَأَوَّلُ مَنْ يَدْعُو بِهِ رَجُلٌ جَمَعَ الْقُرْآنَ، وَرَجُلٌ قُتِلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، وَرَجُلٌ كَثِيرُ الْمَالِ، فَيَقُولُ اللَّهُ لِلْقَارِئِ أَلَمْ أَعْلَمَكَ مَا أَنْزَلْتُ عَلَى رَسُولِي؟ قَالَ بَلَى يَا رَبِّ قَالَ: فَمَاذَا عَمِلْتَ؟ فِيمَا عَمِلْتَ قَالَ: كُنْتُ أَقُومُ بِهِ آتَاءَ اللَّيْلِ وَآتَاءَ النَّهَارِ، فَيَقُولُ اللَّهُ لَهُ: كَذَبْتَ وَتَقُولُ لَهُ الْمَلَائِكَةُ كَذَبْتَ وَيَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى بَلْ أَرَدْتُ أَنْ يُقَالَ فُلَانٌ قَارِئٌ فَقَدْ قِيلَ ذَلِكَ وَبُؤْنَى بِصَاحِبِ الْمَالِ فَيَقُولُ اللَّهُ لَهُ أَلَمْ أَوْسِعْ عَلَيْكَ حَتَّى لَمْ أَدْعَكَ تَحْتَاجُ إِلَى أَحَدٍ؟ قَالَ بَلَى يَا رَبِّ قَالَ: فَمَاذَا عَمِلْتَ فِيمَا آتَيْتُكَ؟ قَالَ: كُنْتُ أَصِلُ الرَّجِمَ وَأَتَصَدَّقُ، فَيَقُولُ اللَّهُ لَهُ كَذَبْتَ وَتَقُولُ لَهُ الْمَلَائِكَةُ كَذَبْتَ، وَيَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى بَلْ أَرَدْتُ أَنْ يُقَالَ فُلَانٌ جَوَادٌ وَقَدْ قِيلَ ذَلِكَ وَبُؤْنَى بِالَّذِي قُتِلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَيَقُولُ اللَّهُ لَهُ: فِي مَاذَا قُتِلْتَ؟ فَيَقُولُ أَمُرْتُ بِالْجِهَادِ فِي سَبِيلِكَ فَقَاتَلْتُ. حَتَّى قُتِلْتُ فَيَقُولُ اللَّهُ لَهُ كَذَبْتَ وَتَقُولُ لَهُ الْمَلَائِكَةُ كَذَبْتَ وَيَقُولُ اللَّهُ: بَلْ أَرَدْتُ أَنْ يُقَالَ فُلَانٌ جَرِيءٌ فَقَدْ قِيلَ ذَلِكَ ثُمَّ ضَرَبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى رُكْبَتَيْ فَقَالَ يَا أَبَاهُ رَيْرَةَ: ((أُولَئِكَ الثَّلَاثَةُ أَوَّلُ خَلْقِ اللَّهِ تُسَعَّرُ بِهِمُ النَّارُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)).

(صحيح - التعليق الرغيب: ۱/۲۹، ۳۰ - التعليق على ابن خزيمة: ۲۴۸۲)

ترجمہ: روایت ہے شفیاء الصباحی سے کہ وہ داخل ہوئے مدینہ میں سویکا یک دیکھا ایک شخص کو کہ جمع ہوئے اس کے پاس لوگ سو پوچھا کون شخص ہے یہ؟ لوگوں نے کہا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، پس سو قریب ہوا میں ان کے یہاں تک کہ بیٹھا ان کے آگے اور وہ حدیث بیان کرتے تھے لوگوں سے پھر جب چپ ہو گئے اور اکیلے رہ گئے کہا میں نے ان سے: پوچھتا ہوں میں آپ سے رسول اللہ ﷺ کے واسطے کہ البتہ آپ بیان کیجیے مجھ سے ایک ایسی حدیث کہ سنی ہو آپ نے رسول اللہ ﷺ سے اور خوب سمجھا اور بوجھا ہوا سے آپ نے، سو کہا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اچھا کرتا ہوں میں جو کہا تم نے بے شک بیان کروں گا میں ایک حدیث کہ بیان فرمائی مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے اور میں سمجھا بوجھا اس کو پھر چیخ ماری اور بے ہوش ہو گئے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ایک بار پھر ٹھہرے ہم تھوڑی دیر پھر ہوش میں آئے اور کہا بیان کرتا ہوں میں تم سے ایک حدیث کہ بیان کی مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے اسی گھر میں کہ نہ تھا ہمارے ساتھ ان کے اور میرے ساتھ کوئی اور پھر چیخ ماری ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بڑے زور سے اور بے ہوش ہو گئے اور پھر ہوش میں آئے اور پوچھا اپنا منہ اور کہا کرتا ہوں میں جو تم نے کہا بیان کرتا ہوں میں ایک حدیث کہ بیان فرمائی مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے اور میں اور وہ اسی گھر میں تھے نہ تھا ہمارے ساتھ کوئی سوا میرے اور ان کے پھر چیخ ماری ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بڑے زور سے اور بے ہوش ہو گئے۔ پھر گر پڑے بے ہوش ہو کر اپنے منہ کے بل سو میں ٹیکا دیئے رہا ان کو بڑی دیر تک اور بے ہوش رہے وہ پھر ہوش میں آئے اور کہا بیان فرمایا مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے کہ بے شک اللہ جل جلالہ جب ہوگا قیامت کا دن نزول فرمادے گا اپنے بندوں کے پاس تاکہ فیصلہ کرے ان کے درمیان اور ہر گروہ اس وقت گھٹنوں پر پڑا ہوگا سوال جس کو بلائے گا پروردگار تعالیٰ شانہ ایک مرد ہوگا کہ اس نے جمع کیا ہوگا قرآن اپنے سینہ میں اور ایک مرد ہوگا کہ قتل کیا گیا ہوگا اللہ کی راہ میں یعنی شہید ہوگا اور ایک مرد ہوگا کہ بہت مال رکھتا ہوگا سو فرمائے گا اللہ تعالیٰ قاری قرآن سے: کیا نہ سکھلایا میں نے تجھ کو جو اتارا میں نے اپنے رسول پر؟ اس نے عرض کی کہ ہاں اے پروردگار میرے فرمایا پھر کیا عمل کیا تو نے اس علم میں سے کہ تو نے حاصل کیا تھا؟ کہا اس نے: میں قیام کرتا تھا اس کے ساتھ رات کے وقتوں اور دن کے وقتوں میں یعنی تہجد اور نمازوں میں قرآن پڑھتا تھا سو فرمائے گا اللہ تعالیٰ: جھوٹ کہا تو نے اور فرشتے بھی بول اٹھیں گے کہ جھوٹ کہا تو نے اور فرمائے گا اللہ تعالیٰ اس سے بلکہ ارادہ کیا تو نے یہ کہ کہا جائے گا فلاں قاری ہے یعنی تو اپنا نام چاہتا تھا سو یہ تو دنیا میں کہا گیا اور لائیں گے صاحب مال کو پھر فرمائے گا اس سے اللہ عزوجل: کیا نہ وسعت دی میں نے تجھ کو اور نہ چھوڑا میں نے تجھ کو کہ تو کسی کا محتاج ہو؟ عرض کی اس نے کہ ہاں اے رب میرے! فرمائے گا: پھر کیا عمل کیا تو نے اس چیز میں کہ میں نے دی تجھ کو؟ عرض کرے گا وہ: صلہ رحم کیا میں نے اور صدقہ دیتا رہا سو فرمائے گا: اللہ تعالیٰ اس سے: جھوٹ کہا تو نے اور بول اٹھیں گے فرشتے کہ جھوٹ کہا تو نے اور فرمائے گا اللہ تعالیٰ بلکہ ارادہ کیا تو نے کہ کہا جائے فلاں نجی ہے اور یہ تو کہا گیا یعنی دنیا میں

پھر لائیں گے اس کو جو قتل کیا گیا اللہ کی راہ میں سو فرمائے گا اللہ تعالیٰ اس سے: تو کس لیے قتل کیا گیا؟ وہ عرض کرے گا کہ تو نے حکم فرمایا تھا جہاد کا اپنی راہ میں پس لڑا میں یہاں تک کہ قتل کیا گیا میں پس فرمائے گا اس سے اللہ جل جلالہ: جھوٹ کہا تو نے اور بول انھیں گے فرشتے کہ جھوٹ کہا تو نے اور فرمائے گا: اللہ تعالیٰ بلکہ ارادہ کیا تو نے کہ کہا جائے کہ تو بہادر ہے سو کہا گیا پھر مارا رسول اللہ ﷺ نے یعنی ہاتھ میرے زانو پر اور کہا: اے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ! یہ تین تو پہلے شخص ہیں کہ بھڑکائی اور سلگائی جائے گی ان سے آگ دوزخ کی قیامت کے دن۔

فائدہ: کہا ولید ابو عثمان مدائنی نے کہ خبر دی مجھ کو عقبہ نے کہ شفیاء وہی ہیں کہ داخل ہوئے معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس اور خبر دی ان کو اس روایت کی کہا ابو عثمان نے اور روایت کی مجھ سے علاء بن ابو حکیم نے کہ وہ سیاف یعنی جلاد تھے معاویہ رضی اللہ عنہ کے انہوں نے کہا کہ داخل ہوا معاویہ کے پاس ایک مرد سو خبر دی ان کو اس روایت کی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سو کہا معاویہ رضی اللہ عنہ نے: یہ معاملہ تو ہوا ان تینوں کے ساتھ پھر کیا حال ہوگا باقی لوگوں کا۔ پھر روئے معاویہ رضی اللہ عنہ بہت رونا یہاں تک کہ گمان کیا ہم نے کہ وہ ہلاک ہو جائیں گے اور کہا ہم نے لایا یہ شخص اپنے ساتھ ایک شر پھر ہوش میں آئے معاویہ رضی اللہ عنہ اور پوچھا اپنا منہ اور فرمایا سچ کہا اللہ نے اور اس کے رسول ﷺ نے اور پڑھی یہ آیت:

﴿مَنْ كَانَ يُرِيدُ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا وَزَيَّنَتْهَا نُوفِ إِلَيْهِمْ أَعْمَالُهُمْ فِيهَا وَهُمْ فِيهَا لَا يُحْسِنُونَ ۝ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ لَيْسَ لَهُمْ فِي الْأَجْرَةِ إِلَّا النَّارُ وَحَبِطَ مَا صَنَعُوا فِيهَا وَبَاطِلٌ مَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ﴾ (ہود: ۱۶-۱۷)

”جو ارادہ کرے دنیا کی زندگی کا اور اس کی زینت کا پورا دیں گے ہم بدلا ان کے عملوں کا دنیا میں اور وہ ان کے عملوں سے کچھ کم نہ دیئے جائیں گے۔ وہ لوگ ہیں کہ نہیں ان کو آخرت میں مگر دوزخ اور ضائع ہو گئے جو کیا تھا انہوں نے دنیا میں اور باطل ہے جو وہ کرتے تھے۔“ (اسنادہ صحیح التعلیق الرغیب: ۲۹/۱، ۳۰۔ التعلیق علی ابن خزيمة: ۲۴۸۲)

یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

مترجم: قولہ: اللہ کے واسطے، مقرر کیا اس قول کو تاکید کے واسطے، قولہ: پھر چیخ ماری اور بے ہوش ہو گئے، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ خوف اللہ تعالیٰ اور دہشت اس کی جو کچھ اصحاب کے قلوب میں تھی اور لرزاں اور ترساں تھے وہ باوجود تقویٰ کے اور کمال ورع کے تھی، قولہ: نزول فرمادے گا اللہ تعالیٰ، آء نزول فرمانا باری تعالیٰ کا قیامت کے دن اور اسی طرح ہر شب کے اخیر میں جو احادیث صحیحہ میں وارد ہوا ہے ایمان لانا چاہیے اس پر اور جاننا چاہیے کہ یہ صفات ہیں باری تعالیٰ شانہ کی معلوم المعنی مجہول الکفایت پس اس کے لفظ اور معنی پر ایمان لانا ضروری ہے اور کیفیت اس کی علام الغیوب کو سوچنا چاہیے اور یہی مسلک صحیح ہے محدثین و اکابر سلف کا نہیں خلاف کیا اس کا مگر جہلائے جہمیہ اور ان کے اتباع معتزلہ وغیرہ نے۔ قول معاویہ رضی اللہ عنہ: کا پھر کیا حال ہوگا باقی لوگوں کا یعنی جب قاری شہید تھی کہ جو

فضائلِ دینیہ میں ممتاز تھے ان کا یہ حال ہوا اور لوگوں کا کیا حال ہوگا اور پڑھی یہ آیۃ مبارک کہ خلاصہ اس کا یہ ہے کہ جن لوگوں نے اپنے اعمال سے حیوۃ دنیا اور زینت طلب کی اور آخرت کے روزِ رضائے الہی کے طالب نہ ہوئے ان کے اعمال ضائعِ حسناتِ حیطِ خیرات و صدقات ضبط۔



(۲۳۸۳) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((تَعَوَّذُوا بِاللَّهِ مِنْ جُبِّ الْحُزْنِ)) قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ ! وَمَا جُبُّ الْحُزْنِ ؟ قَالَ : ((وَادٍ فِي جَهَنَّمَ يَتَعَوَّذُ مِنْهُ جَهَنَّمُ كُلُّ يَوْمٍ ، مِائَةَ مَرَّةٍ)) . قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ! وَمَنْ يَدْخُلُهُ ؟ قَالَ : ((الْقُرْأَاءُ الْمُرَاوُونَ بِأَعْمَالِهِمْ)) . (اسنادہ ضعیف) التعلیق الرغیب (۳۳/۱) تخریج مشکاة المصابیح (۱۷۵) سلسلۃ الاحادیث الضعیفہ (۵۰۲۳) اس میں عمار بن سیف راوی ضعیف الحدیث ہے۔ اور اس کا شیخ مجہول ہے

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: پناہ مانگو اللہ تعالیٰ کے ساتھ جُبِّ حزن سے۔ عرض کی صحابہ رضی اللہ عنہم نے: کیا چیز ہے جب حزن اے اللہ کے رسول ﷺ؟ فرمایا: ایک نالہ ہے جہنم میں کہ پناہ مانگتی ہے اس سے جہنم ہر دن سو بار۔ عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! کون داخل ہوگا اس میں؟ فرمایا: قاری جو اپنے عملوں میں ریا کرنے والے ہیں۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے۔

مترجم: اس وقت میں اکثر حفاظ اس بلا میں گرفتار ہیں الا ماشاء اللہ یہاں تک کہ یہ نوبت ہے کہ آپس میں فخر ہوتا ہے کہ میں ایسا ختم کرتا ہوں اور وہ کیا میرے سامنے پڑھ سکتا ہے اس کے استاد کا دم میرے آگے بند ہو گیا ایک ہی لقمہ میں میں نے ان کا گلابا دیا پھر لقمہ دینے سے وہ بزرگ ایسے ناراض ہوتے ہیں کہ گویا اس امر کو ہتک عزت سمجھتے ہیں اور ضد کے مارے غلط پڑھنا بہتر جانتے ہیں مگر لقمہ لینے سے پیٹ بھر کر عار ہے اور بغیر اجرت ٹھہرائے ہوئے کہیں ایک آیت نہیں پڑھتے۔ پانچ آیت پڑھ کر اگر دو ہرا حصہ نہ پائیں تو پانچا خیت کی نوبت پانچائیں، ختموں کی دکان لگائے ہوئے بیٹھے رہتے ہیں، خریدار آ کر پوچھتا ہے کیوں حافظ جی! میری اماں جان کا انتقال ہو گیا ہے آپ کے پاس کوئی ختم ہے؟ پھر قیمت چکا کر لے لیتا ہے۔ معاذ اللہ من ذالک اور قبائح ان کے اگر لکھے جائیں تو ایک بحر طویل ہو جائے ان سب کے حق میں وہی وعید ہے جو اوپر مذکور ہوئی اللہ تعالیٰ اس سے نجات دے۔



۴۹۔ بَابُ عَمَلِ السِّرِّ

نیک عمل چھپانے کے بیان میں

(۲۳۸۴) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَجُلٌ : يَا رَسُولَ اللَّهِ ! الرَّجُلُ يَعْمَلُ الْعَمَلَ فَيَسِّرُهُ فَإِذَا أَطْلَعَ عَلَيْهِ

أَعْجَبَهُ ذَلِكَ قَالَ: رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَهُ أَجْرَانِ أَجْرُ السِّرِّ وَأَجْرُ الْعَلَانِيَةِ)). (اسنادہ ضعیف)

سلسلہ الاحادیث الضعیفہ (۴۳۴۴) اس میں حبیب بن ابی ثابت مدلس ہے اور عن سے روایت کر رہا ہے
 ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ ایک مرد نے عرض کی کہ یا رسول اللہ ﷺ آدمی جب عمل کرتا ہے اور چھپاتا ہے وہ اس
 عمل نیک کو پھر جب لوگوں کو اس پر اطلاع ہو جاتی ہے دوست رکھتا ہے اس بات کو اور پسند آتی ہے اس کو یہ بات، کہا راوی
 نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: اس کو دو ثواب ہیں ایک ثواب نیکی کے چھپانے کا اور دوسرا اس کے ظاہر ہو جانے کا۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے اور روایت کی اعمش نے حبیب بن ابی ثابت سے انہوں نے ابوصالح سے انہوں نے نبی ﷺ سے
 مرسلہ اور تفسیر کی بعض اہل علم نے اس حدیث کی اس طور پر کہ مراد اطلاع ناس کے دوست رکھنے سے یہ ہے کہ پسند آتی ہے اس کو
 تعریف لوگوں کی اور ثنائے خیر جو اس کے لیے کرتے ہیں اس لیے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ تم گواہ ہو اللہ کی زمین میں، پس خوش
 آتی ہے اس کو ثنائے خیر اپنے لیے جو لوگوں کی زبان سے سنتا ہے یعنی جب نیک لوگ اسے اچھا کہتے ہیں تو امید ہوتی ہے اس کو حسن
 آخرت کی لیکن جو شخص لوگوں کے مطلع ہونے کو اس لیے دوست رکھے کہ اس کے خیر سے مطلع ہو کر اس کی تعظیم و تکریم کریں گے پس یہ ریا
 ہے اور بعض اہل علم نے فرمایا کہ جب لوگوں کو اس کی نیکی پر اطلاع ہو جائے تو وہ اس نظر سے خوش ہو کہ اور لوگ بھی اس کے امر نیک
 میں اقتداء کریں گے اور اس کو ان عملوں کے اجر ملیں گے تو یہ بھی ایک راہ ہے یعنی یہ خوشی مناسب ہے۔



۵۰۔ بَابُ: مَا جَاءَ أَنَّ الْمَرْءَ مَعَ مَنْ أَحَبَّ

اس بیان میں کہ آدمی اس کے ساتھ ہے جسے دوست رکھے

(۲۳۸۵) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((الْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ وَلَهُ مَا اُكْتَسَبَ)).

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: آدمی اسی کے ساتھ ہوگا جسے دوست رکھے، قیامت کے

دن اور اس کو اجر ملے گا جو عمل کرے گا۔ (اسنادہ صحیح) (الروض النضر ۱۰۴)

فائدہ: اس باب میں علی اور عبد اللہ بن مسعود اور صفوان بن عسال اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث
 حسن ہے غریب ہے حسن بصری کی روایت سے کہ وہ انس سے روایت کرتے ہیں۔

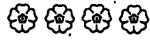
(۲۳۸۶) عَنْ أَنَسِ أَنَّهُ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَتَى قِيَامُ السَّاعَةِ؟ فَقَامَ
 النَّبِيُّ ﷺ إِلَى الصَّلَاةِ فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ قَالَ: ((أَيُّنَ السَّائِلُ عَنْ قِيَامِ السَّاعَةِ؟)) فَقَالَ الرَّجُلُ: أَنَا
 يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: ((مَا أَغْدُذْتُ لَهَا؟)) قَالَ: مَا أَغْدُذْتُ لَهَا كَثِيرَ صَلَاةٍ وَلَا صَوْمٍ إِلَّا أَنِّي أُحِبُّ اللَّهَ
 وَرَسُولَهُ فَقَالَ: رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((الْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ، وَأَنْتَ مَعَ مَنْ أَحَبَّتْ))، فَمَا رَأَيْتُ فَرَحَ

الْمُسْلِمُونَ بَعْدَ الْإِسْلَامِ فَرَحَهُمْ بِهَذَا.

ترجمہ: روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہ آیا ایک مرد رسول اللہ ﷺ کے پاس اور عرض کی اس نے یا رسول اللہ ﷺ! کب ہے قائم ہونا قیامت کا؟ سو کھڑے ہو گئے رسول اللہ ﷺ نماز کی طرف پھر جب تمام فرما چکے اپنی نماز فرمایا آپ نے: کہاں ہے وہ سائل جو قیام ساعت کا وقت پوچھتا تھا؟ سو عرض کی اس نے کہ میں ہوں یا رسول اللہ ﷺ! فرمایا آپ ﷺ نے: کیا تیار کیا تو نے قیامت کے لیے؟ عرض کی اس نے یا رسول اللہ ﷺ! نہیں تیار کی میں نے اس کے لیے بڑی بڑی نمازیں نہ بہت روزے مگر اتنا ہی کہ میں دوست رکھتا ہوں اللہ کو اور اس کے رسول ﷺ کو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: آدمی اسی کے ساتھ ہوگا، یعنی قیامت میں جسے دوست رکھتا ہے اور تو بھی اسی کے ساتھ ہوگا جسے دوست رکھتا ہے۔ راوی کہتا ہے نہ دیکھا میں نے مسلمانوں کو کہ خوش ہوئے ہوں بعد اسلام کے اتنا جتنا کہ خوش ہوئے اس حدیث سے۔

(صحیح بلفظ: انت مع من احببت ولك ما احتسبت) سلسلة الاحادیث الصحيحة: (۳۲۵۳)

فائدہ: یہ حدیث صحیح ہے۔



(۲۳۸۷) عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ قَالَ: جَاءَ أَعْرَابِيٌّ جَهْوَرِيٌّ الصَّوْتُ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ! الرَّجُلُ يُحِبُّ الْقَوْمَ

وَلَمَّا يَخْلُقُ بِهِمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((الْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ)). (حسن) الروض النضير: (۳۶۰)

ترجمہ: روایت ہے صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ سے کہ آیا ایک اعرابی بلند آواز اور عرض کی اس نے یا محمد ﷺ! آدمی دوست رکھتا ہے ایک قوم کو اور نہیں ملا ان سے یعنی عمل میں ان کے برابر نہیں یا وہ اس پر زما نا مقدم ہیں۔ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: آدمی اسی کے ساتھ ہے یعنی قیامت میں جسے دوست رکھتا ہے۔

فائدہ: یہ حدیث صحیح ہے روایت کی ہم سے احمد بن عبدہ فضی نے انہوں نے حماد بن زید سے انہوں نے عاصم سے انہوں نے زر سے انہوں نے صفوان رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے حدیث محمود کی مانند۔

مترجم: قولہ: فرمایا آپ نے: کیا تیار کیا، آہ یعنی سوال کرنا قیامت کے وقت سنے دلالت کرتا ہے کہ تو نے بہت کچھ عبادت اور حسن اطاعت تیار کی ہے کہ اس کے اجر ملنے کے لیے قیامت میں جلدی کرتا ہے اور یہ سوال حضرت کا کمال حکمت اور غایت فطانت اور نہایت ذکاوت پر دال ہے پھر اس نے عاجزانہ جواب دیا کہ سوائے محبت الہی کے اور الفت رسول الہی کے جیب عمل خالی ہے نہ کثرت صلوٰۃ ساتھ ہے نہ وفور صیام فرمایا آپ نے: تو ملتی ہے اپنی محبوب قوم سے۔ گویا اشارہ کیا اس آیت مبارکہ کی طرف ﴿فَأُولَٰئِكَ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّينَ وَالصَّادِقِينَ وَالشَّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ وَحَسُنَ أُولَٰئِكَ رَفِيقًا﴾ یعنی اطاعت کرنے والے اللہ اور رسول کے ان لوگوں کے ساتھ ہیں جن پر انعام کیا اللہ تعالیٰ نے نبیوں اور صدیقیوں اور شہیدوں اور صالحوں سے اور نیک ہے ان کا رفیق اتنی ایسا ہی ذکر کیا طبیب نے اور مجمع میں ہے کہ معیت مستزیم تساوی درجات کے نہیں

اتنی اور شرح مسلم میں بھی کہا ہے کہ محبت قوم جو اس قوم کے ساتھ ہوگا اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ مرتبہ اور جزا اس کی مثل ان کے ہو جائے من جمیع الوجوه واللہ اعلم فقیر کہتا ہے جیسے کوئی کسی بادشاہ کے قافلہ میں ہو اسے کہہ سکتے ہیں کہ بادشاہ کے ساتھ ہے اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ وہ بھی بادشاہ ہو جائے مگر یہ معیت جب بھی فضیلت سے خالی نہیں۔



۵۱۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي حُسْنِ الظَّنِّ بِاللَّهِ تَعَالَى

اللہ عزوجل کے ساتھ حسن ظن رکھنے کے بیان میں

(۲۳۸۸) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَقُولُ : أَنَا عَبْدُ ظَنِّ عَبْدِي بِي وَأَنَا مَعَهُ

إِذَا دَعَانِي)). (صحیح) (خ (۷۴۰۵) بلفظ ((إذا ذكرني))

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں اپنے بندے کے گمان کے پاس ہوں اور میں اس کے ساتھ ہوں وہ جب مجھے پکارے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔



۵۲۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي الْبِرِّ وَالْإِيمَانِ

نیکی اور بدی کی پہچان میں

(۲۳۸۹) عَنْ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ : أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْبِرِّ وَالْإِيمَانِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : ((الْبِرُّ:

حُسْنُ الْخُلُقِ، وَالْإِيمَانُ مَا حَاكَ فِي نَفْسِكَ وَكَرِهْتَ أَنْ يَطَّلِعَ عَلَيْهِ النَّاسُ)). (صحیح)

ترجمہ: روایت ہے نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ سے کہ ایک مرد نے پوچھی رسول اللہ ﷺ سے حقیقت نیکی اور بدی کی فرمایا آپ نے: نیکی حسن خلق ہے اور بدی جو تیرے دل میں چھپے اور برا جانے تو کہ لوگ اس پر مطلع ہوں۔

فائدہ: روایت کی ہم سے بندار نے انہوں نے عبدالرحمن بن مہدی سے انہوں نے معاویہ بن صالح سے انہوں نے عبدالرحمن سے مانند اس کے مگر انہوں نے اس روایت میں کہا کہ پوچھا میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ حدیث صحیح ہے۔

۵۳۔ بَابُ: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْحُبِّ فِي اللَّهِ

اللہ کے لیے محبت کرنے کے بیان میں

(۲۳۹۰) حَدَّثَنِي مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ يَقُولُ : ((قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: الْمُتَحَابُّونَ فِي

جَلَّالِي لَهُمْ مَنَابِرُ مِنْ نُورٍ يَغِيْطُهُمُ النَّبِيُّونَ وَالشَّهَدَاءُ)). (استنادہ صحیح) (المشكاة: ۵۰۱۱۔ التحقيق

الثانی۔ التعليق الرغيب: ۴/۴۷۱) وصحيحه الحاكم (۱۶۹/۱۔ ۱۷۰)

ترجمہ: روایت ہے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ محبت کرنے والے آپس میں میری بزرگی کے لیے ان کے واسطے منبر ہیں نور کے کہ رشک کرتے ہیں ان پر پیغمبر اور شہید۔

فائدہ: اس باب میں ابو الدرداء اور ابن مسعود اور عبادہ بن صامت اور ابو مالک اشعری اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابو مسلم خولانی کا نام عبد اللہ بن ثوب ہے۔



(۲۳۹۱) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمْ اللَّهُ فِي ظِلِّهِ: يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ إِمَامٌ عَادِلٌ، وَشَابٌّ نَشَأَ بِعِبَادَةِ اللَّهِ، وَرَجُلٌ كَانَ قَلْبُهُ مُعَلِّقًا بِالْمَسْجِدِ إِذَا خَرَجَ مِنْهُ حَتَّى يَعُودَ إِلَيْهِ، وَرَجُلَانِ تَحَابَّا فِي اللَّهِ فَاجْتَمَعَا عَلَى ذَلِكَ وَتَفَرَّقَا، وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللَّهَ خَالِيًا ففَاضَتْ عَيْنَاهُ، وَرَجُلٌ دَعَتْهُ امْرَأَةٌ ذَاتُ حَسَبٍ وَجَمَالٍ فَقَالَ: إِنِّي أَخَافُ اللَّهَ عَزَّوَجَلَّ، وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَاحْفَافَهَا حَتَّى لَا تَعْلَمَ بِشِمَالَةِ مَا تُنْفِقُ يَمِينَهُ)). (صحیح) (الاوراء: ۸۸۷)

ترجمہ: روایت ہے ابو سعید رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سات شخص ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو اپنے سایہ میں رکھے گا جس دن کوئی سایہ نہ ہوگا سوا اس کے سایہ کے، پہلے ان میں امام عادل ہے۔ دوسرے وہ جوان کہ بڑھا ہوا ہو اللہ تعالیٰ کی عبادت میں تیسرے وہ کہ دل لگا ہوا ہو اس کا مسجد میں جب وہ نکلا مسجد میں سے جب تک کہ لوٹ کر نہ جائے اس میں چوتھے وہ شخص کہ محبت رکھتے ہیں خالص اللہ تعالیٰ کے واسطے جمع ہوتے ہیں اسی کے واسطے اور جدا ہوتے ہیں اسی کے واسطے پانچویں وہ شخص کہ یاد کیا اس نے اللہ تعالیٰ کو خالی مکان میں اور جوش کر آئیں اس کی آنکھیں یعنی خوف الہی یا ذوق شوق سے رونے لگا۔ چھٹے وہ شخص کہ بلایا اس کو ایک عورت حسب و جمال والی نے یعنی زنا کی طرف اور اس نے کہا کہ میں ڈرتا ہوں اللہ عز وجل سے ساتویں وہ شخص کہ صدقہ دیا اس نے کچھ اور چھپایا اس کو یہاں تک کہ نہ جانا اس کے بائیں ہاتھ نے کہ کیا دیتا ہے داہنا ہاتھ۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ایسی ہی مروی ہوئی ہے یہ حدیث مالک بن انس سے کئی سندوں سے مثل اس کی اور اس میں شک کیا اور کہا روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ یا ابوسعید رضی اللہ عنہ سے اور روایت کی عبد اللہ بن عمر نے خیب بن عبد الرحمن سے انہوں نے حفص بن عاصم سے انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے روایت کی ہم سے سوار بن عبد اللہ اور محمد بن ثنی نے دونوں نے کہا روایت کی ہم سے یحییٰ بن سعید نے انہوں نے نبی اللہ بن عمر سے انہوں نے خیب بن عبد الرحمن سے انہوں نے حفص بن عاصم سے

انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مالک بن انس کی حدیث کے مانند معنوں میں مگر اس میں اتنا کہا ہے کہ تیسرا شخص وہ ہے کہ اس کا دل لگا ہو مساجد میں اور ذات حسب کی جگہ ذات منصب کہا۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

۵۴۔ باب: مَا جَاءَ فِي إِعْلَامِ الْحُبِّ

محبت کی خبر دینے کے بیان میں

عَنِ الْمَقْدَامِ بْنِ مَعْدِيكَرِبٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((إِذَا أَحَبَّ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ فَلْيُعَلِّمْهُ إِنِّيَاهُ)) .
روایت ہے مقدم بن معدیکرب رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: جب دوست رکھے کوئی تم میں کا اپنے بھائی کو تو چاہیے کہ اس کو خبر کر دے۔ (صحیح) (الصحيحه سلسلة الاحاديث: ۴۱۷ و ۲۵۱۵)
فائدہ: اس باب میں میں ابو ذر اور انس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے حدیث مقدم بن معدیکرب کی حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔



(۲۳۹۲) عَنْ يَزِيدَ بْنِ نُعَامَةَ الضَّبِّيِّ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((إِذَا آخَا الرَّجُلُ الرَّجُلَ فَلْيَسْأَلْهُ عَنْ إِسْمِهِ وَإِسْمِ أَبِيهِ وَمَنْ هُوَ؟ فَإِنَّهُ أَوْصَلُ لِلْمَوَدَّةِ)) . (اسنادہ ضعیف) سلسلة الاحاديث الضعيفه:
(۱۷۲۶) امام ترمذی کہتے ہیں یہ ضعیف ہے۔ یزید بن نعامة نے نبی کریم سے کچھ نہیں سنا۔
روایت ہے یزید بن نعامة رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: جب بھائی چارہ کرے ایک مرد دوسرے مرد سے تو پوچھ لے ہر ایک دوسرے سے نام اس کا اور نام اس کے باپ کا اور کس قبیلہ سے ہے وہ اس لیے کہ یہ خوب ملانے والا ہے محبت کا یعنی ترقی دینے والا۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر اسی سند سے اور نہیں جانتے ہم کہ یزید بن نعامة کو سماع ہو نبی ﷺ سے اور مروی ہوا ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے وہ روایت کرتے ہیں نبی ﷺ سے مثل اس حدیث کی اور اس کی اسناد صحیح نہیں۔



۵۵۔ باب: مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْمَدْحَةِ وَالْمَدِّاحِينَ

تعریف اور تعریف کرنے والوں کی ناپسندیدگی کے بیان میں

(۲۳۹۳) عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ قَالَ : قَامَ رَجُلٌ فَأَثْنَى عَلَى أَمِيرٍ مِنَ الْأَمْرَاءِ، فَجَعَلَ الْمَقْدَادُ ابْنُ الْأَسْوَدِ يَحْتُوِي

وَجْهَهُ التُّرَابَ وَقَالَ: أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ أَنْ نَحْثُو فِي وَجْهِهِ الْمَدَّاحِينَ التُّرَابَ.

(اسنادہ صحیح) سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ (۹۱۱)

ترجمہ: روایت ہے ابو عمر سے کہا کہ کھڑا ہوا ایک مرد تعریف کرنے لگا کسی امیر کی امیروں میں سے سوڈا لے لگے مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ اس کے منہ میں مٹی اور فرمایا حکم کیا ہے ہم کو رسول اللہ ﷺ نے کہ مٹی ڈالیں ہم مدح کرنے والوں کے منہ میں۔

فائدہ: اس باب میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی زائدہ نے یزید بن ابی زیاد سے انہوں نے مجاہد سے انہوں نے ابن عباس سے اور حدیث مجاہد کی ابو عمر سے صحیح تر ہے یعنی جس کا متن مذکور ہوا اور ابو عمر کا نام عبد اللہ بن ثمرہ ہے اور مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ وہ مقداد بن عمرو کندی ہیں اور کنیت ان کی ابو معبد ہے اور منسوب ہیں وہ اسود بن عبد یغوث کی طرف اس لیے کہ انہوں نے ان کو متبنی کیا تھا لڑکپن میں۔



(۲۳۹۴) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَنْ نَحْثُو فِي أَفْوَاهِ الْمَدَّاحِينَ التُّرَابَ.

(صحیح) [بما قبلہ]

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ حکم کیا ہم کو رسول اللہ ﷺ نے کہ خاک ڈالیں ہم مداحوں کے منہ میں۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث سے۔



۵۶۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي صُحْبَةِ الْمُؤْمِنِ

مومن کی صحبت کے بیان میں

(۲۳۹۵) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((لَا تُصَاحِبْ إِلَّا مُؤْمِنًا وَلَا يَأْكُلْ طَعَامَكَ إِلَّا تَقِيٌّ)).

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ انہوں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے: مت صحبت میں رہ مگر مومن کی اور نہ کھائے کھانا تیرا مگر متقی۔ (اسنادہ حسن) تخریج المشکاۃ: ۵۰۱۸)

فائدہ: اس حدیث کو نہیں جانتے ہم گمراہی سند سے۔

۵۷۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي الصَّبْرِ عَلَى الْبَلَاءِ

آزمائش پر صبر کرنے کے بیان میں

(۲۳۹۶) عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِذَا أَرَادَ اللَّهُ بِعَبْدِهِ الْخَيْرَ عَجَّلَ لَهُ الْعُقُوبَةَ فِي الدُّنْيَا،

وَإِذَا أَرَادَ بَعْدَهُ الشَّرَّ أَمْسَكَ عَنْهُ بِذَنْبِهِ حَتَّى يُؤْفَى بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)) وَبِهَذَا الْإِسْنَادَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ عِظَمَ الْخِزْيَاءِ مَعَ عِظَمِ الْبَلَاءِ، وَإِنَّ اللَّهَ إِذَا أَحَبَّ قَوْمًا ابْتَلَاهُمْ، فَمَنْ رَضِيَ فَلَهُ الرِّضَى وَمَنْ سَخِطَ فَلَهُ السَّخَطُ)).

(حسن صحیح) سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ: (۱۲۲۰) تخريج المشكاة: (۱۵۶۵)

ترجمہ: روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: جب ارادہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ کسی اپنے بندے کے ساتھ خیر کا جلدی گرفتار کرتا ہے اس کو دنیا کے عذاب میں اور جب ارادہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ کسی بندے کے ساتھ شر کا روک رکھتا ہے اس کے گناہوں کو سزا کو یہاں تک کہ پوری کر دیتا ہے اسے سزا قیامت کے دن اور اسی اسناد سے مروی ہے نبی ﷺ سے کہ فرمایا آپ نے: بڑا ثواب بڑی بلا کے ساتھ ہے یعنی جس کا ثواب زیادہ ہے آخرت میں اس کی بلا زیادہ ہے دنیا میں اور بے شک اللہ تعالیٰ جب دوست رکھتا ہے کسی قوم کو گرفتار کرتا ہے ان کو بلا میں پھر جو راضی رہے تقدیر الہی پر اس کے لیے رضا اس کی اور جو ناراض ہو اس سے اس کے لیے ناراضی ہے اس کی۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔



(۲۳۹۷) عَنْ الْأَعْمَشِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ يَقُولُ: قَالَتْ عَائِشَةُ: مَا رَأَيْتُ الْوَجَعَ عَلَى أَحَدٍ أَشَدَّ مِنْهُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. [اسنادہ صحیح]

ترجمہ: روایت ہے اعمش سے کہ اس میں نے ابواوائل سے وہ کہتے تھے کہ فرمایا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے: نہیں دیکھا میں نے کسی شخص کا درد سخت تر رسول اللہ ﷺ کے درد سے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔



(۲۳۹۸) عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَيُّ النَّاسِ أَشَدُّ بَلَاءً قَالَ: ((الْأَنْبِيَاءُ ثُمَّ الْأَمْثَلُ فَلَا مِثْلَ يُتْلَى الرَّجُلُ عَلَى حَسَبِ دِينِهِ، فَإِنْ كَانَ فِي دِينِهِ ضَلْبًا إِشْتَدَّ بَلَاءُهُ، وَإِنْ كَانَ فِي دِينِهِ رَقَّةٌ ابْتُلِيَ عَلَى قَدَرِ دِينِهِ، فَمَا يَبْرُحُ الْبَلَاءُ بِالْعَبْدِ حَتَّى يَتْرُكَهُ يَمْشِيَ عَلَى الْأَرْضِ وَمَا عَلَيْهِ خَطِيئَةٌ)). (حسن صحیح) تخريج مشكاة المصابيح (۱۵۶۲) سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ (۱۴۳)

ترجمہ: روایت ہے سعد بن سعد رضی اللہ عنہ سے کہا عرض کی میں نے یا رسول اللہ ﷺ! کون لوگ زیادہ ہیں از روئے بلا کے فرمایا: پیغمبر پھر جو ان کی مثل ہوں پھر جو ان کی مثل ہوں یعنی اطاعت الہی اور سنت میں بلا میں گرفتار کیا جاتا ہے آدمی موافق اپنے دین کے

پھر اگر وہ اپنے دین میں سخت ہے زیادہ ہوتی ہے بلا اس کی اگر وہ اپنے دین میں نرم ہے مثلاً ہوتا ہے اپنے دین کے موافق پھر ہمیشہ رہتی ہے بلا بندہ پر یہاں تک کہ چھوڑ دیتی ہے اس کو کہ زمیں پر چلتا ہے اور کوئی گناہ اس پر نہیں ہوتا۔
فائلا: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: پیغمبروں میں سے ہر ایک اکیلا سارے جہان سے مقابل ہوتا ہے اور کمال علوم ہمت اور فو ر شجاعت سے کسی وقت کسی طرح دعوت سے باز نہیں آتا اور سارے جہان کے مبتدعین فساق فجار ہر طرف سے اس پر ہجوم کرتے ہیں اور منافق بھی ہر جانب سے اسے گھیر لیتے ہیں اور مخلصین موافقین ان مخالفین کی بہ نسبت اتنے بھی نہیں ہوتے کہ جیسے کالے نیل کی پیٹھ پر ایک دو بال سفید ہوں یہی سبب ہے ان کی شدت بلاء اور کثرت ابتلاء کا اور پھر جب وہ دنیا سے تشریف لے جاتے ہیں ہر طرف سے مبتدعین اور فساق جو اس کی صولت و شوکت سے سرد ہائے گوشہ میں منزوی تھے سب برسر میدان آتے ہیں اور جس کو اس نبی ﷺ کے طریقہ مسنونہ پر اور صراط محمودہ پر پاتے ہیں طرح طرح کی تکالیف و مصائب پہنچاتے ہیں غرض یہی سلسلہ ان کے اتباع اور اتباع اتباع میں جاری رہتا ہے خوب کہا ہے کسی بزرگ نے کہ سنت ہمیشہ ظالم اور مظلوم کے بیچ میں رہتی ہے مظلوم اس کا عامل ہوتا ہے اور ظالم اپنا جہنم کھوتا ہے مظلوم مرحوم ہے ظالم مرحوم علیٰ ہذا القیاس اخوان زمان بھی اسی اوصاف سے موصوف ہیں اور انہیں کمالات میں معروف واللہ کہ ان کے سامنے منکر معروف ہے اور معروف منکر سنت کے عدو بدعت خو عقیدہ حقہ کے دشمن جانی عقائد باطلہ کے دوست جاودانی محدثین کے عقائد پاکیزہ کی مذمت اور ان کے پیروں کی تکفیر کو بکوب ہے اور ہمیشہ محدثات امور اور بدعات بے نور کی جستجو۔

اللَّهُمَّ آدِنَا الْحَقَّ حَقًّا وَارْزُقْنَا اتِّبَاعَهُ وَآدِنَا الْبَاطِلَ بَاطِلًا وَارْزُقْنَا اخْتِنَانَهُ.



(۲۳۹۹) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((مَا يَزَالُ الْبَلَاءُ بِالْمُؤْمِنِ وَالْمُؤْمِنَةِ فِي نَفْسِهِ وَوَلَدِهِ وَمَالِهِ حَتَّى يَلْقَى اللَّهَ وَمَا عَلَيْهِ خَطِيئَةٌ)) . (حسن صحيح) الصحيحة : (۲۲۸۰)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: ہمیشہ رہتی ہے مومن مرد پر بلاء اور مومن عورت پر اس کی ذات اور اولاد اور مال میں یہاں تک کہ ملتا ہے وہ اللہ تعالیٰ سے اور اس پر کوئی گناہ نہیں ہوتا۔

فائلا: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اس باب میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کی بہن سے بھی روایت ہے۔



۵۷۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي ذَهَابِ الْبَصَرِ

آنکھیں جاتی رہنے کے بیان میں

(۲۴۰۰) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((إِنَّ اللَّهَ يَقُولُ إِذَا أَخَذْتُ كَرِيْمَتِي عَبْدِي فِي

الدُّنْيَا لَمْ يَكُنْ لَهُ جَزَاءٌ عِنْدِي إِلَّا الْجَنَّةُ)). (صحيح) (التعليق الرغيب : ١٥٦، ١٥٥ / ٤)
 تترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: بے شک اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جب لیس میں نے دو پیاریاں اپنے بندے کی دنیا میں یعنی آنکھیں نہیں ہے اس کا کچھ بدلہ میرے نزدیک مگر جنت۔
فائلا: اس باب میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے اور ابوظلال کا نام ہلال ہے۔



(٢٤٠١) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((يَقُولُ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ: مَنْ أَذْهَبْتُ حَبِيبَتِيهِ فَصَبَرَ وَاحْتَسَبَ لَمْ أَرْضَ لَهُ ثَوَابًا دُونَ الْجَنَّةِ)). (اسنادہ صحيح) (التعليق الرغيب : ١٥٦ / ٤)
 تترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوع کیا انہوں نے اس حدیث کو رسول اللہ ﷺ تک کہ فرمایا آپ نے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جس کی دونوں پیاری چیزیں لے جاؤں میں یعنی آنکھیں اور وہ صبر کرے اور ثواب چاہے یعنی تقدیر پر راضی رہے یعنی شکایت نہ کرے نہیں راضی ہوں گا میں اس کے لیے کسی بدلہ دینے پر سوائے جنت کے۔
فائلا: اس باب میں عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔



۵۸۔ باب: يوم القيامة وندامة المحسن والمسيء

قیامت کے دن نیکو کار اور گناہ گار کا شرمندہ ہونا

(٢٤٠٢) عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((يُودُّ أَهْلَ الْعَافِيَةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حِينَ يُعْطَى أَهْلُ الْبَلَاءِ الثَّوَابَ لَوْ أَنَّ جُلُودَهُمْ كَانَتْ قُرْحُصَتْ فِي الدُّنْيَا بِالْمَقَارِئِ)). (اسنادہ حسن) سلسلة الاحاديث الصحيحة: ٢٢٠٦ - التعليق الرغيب: ١٤٦/٤ - تخريج المشكاة: ١٥٧٠

تترجمہ: روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: دوست رکھیں گے اہل عافیت قیامت کے دن جب ملے گا تکلیف والوں کو ثواب کہ کاش کہ کتری جاتیں کھالیں ان کی دنیا میں قینچیوں سے یعنی تاکہ وہ بھی ثواب مذکور کے مستحق ہوتے۔

فائلا: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے اس اسناد سے مگر اسی روایت سے اور روایت کی بعضوں نے یہ حدیث اعمش سے انہوں نے طلحہ بن مصرف سے انہوں نے مسروق سے کچھ مضمون اس کا۔



(۲۴۰۳) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَا مِنْ أَحَدٍ يَمُوتُ إِلَّا نَدِمَ)) قَالُوا وَمَا نَدَامَتُهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: ((إِنْ كَانَ مُحْسِنًا نَدِمَ أَنْ لَا يَكُونَ أَزْدَادًا، إِنْ كَانَ مُسِيئًا نَدِمَ أَنْ لَا يَكُونَ نَزْعًا)).

ترجمہ: ہم سے یحییٰ بن عبد اللہ نے بیان کیا کہ میں نے اپنے باپ سے سنا وہ کہتے ہیں میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: کوئی نہیں ہے کہ مر کر نادم نہ ہو۔ پوچھا اصحاب نے: کیا سبب ہے ندامت کا یا رسول اللہ ﷺ؟ فرمایا: اگر نیک ہے اس لیے نادم ہے کہ میں نے نیکی زیادہ نہ کی اور اگر بد ہے کہ میں نے اپنے نفس کو کیوں نہ نکالا اس بدی سے۔ (ضعیف جدا تخریج مشکاة: ۵۵۳۵) اس میں یحییٰ بن عبد اللہ متروک اور مہتم ہے

فائدہ: اس حدیث کو نہیں جانتے ہم گمراہی سند سے اور یحییٰ بن عبد اللہ میں کلام کیا شعبہ نے۔



۵۹۔ باب: حدیث خاتلی الدنیا بالدين وعقوبتهم

دین کے ذریعے سے دنیا طلب کرنے والوں اور ان کی سزا کے بیان میں حدیث

(۲۴۰۴) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((يَخْرُجُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ رَجُلٌ يَحْتَلُونَ الدُّنْيَا بِالْأَدْنَى، يَلْبَسُونَ لِلنَّاسِ جُلُودَ الصَّانِ مِنَ اللَّيْنِ، أَلَسْتُمْ أَهْلَى مِنَ السُّكْرِ وَقُلُوبُهُمْ قُلُوبُ الذَّنَابِ. يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَبِي تَغْتَرُّونَ أَمْ عَلَيَّ تَجْتَرُّونَ فَبِي حَلَفْتُ لَا بَعَثَنَّا عَلَى أُولَئِكَ مِنْهُمْ فِتْنَةً تَدْعُ الْحَلِيمَ مِنْهُمْ حَيْرَانًا)).

ترجمہ: ہم سے یحییٰ بن عبد اللہ نے بیان کیا کہ میں نے اپنے باپ سے سنا وہ کہتے ہیں میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: نکلیں گے آخر زمانہ میں کچھ لوگ اور طلب کریں گے دنیا کو ساتھ دین کے یعنی کمالات دینیہ حاصل کریں گے طلب دنیا کے واسطے، پھینکیں گے لوگوں کو معتقد کرنے کو کھالیں دنبوں کی نرمی سے زبانیں ان کی میٹھی ہیں شکر سے زیادہ دل ان کے بدتر ہیں بھیڑیوں کے دلوں سے، فرماتا ہے اللہ عزوجل کیا تم ساتھ میرے مغرور ہو یا مجھ پر جرأت کرتے ہو سو میں اپنی ذات مقدس کی قسم کھاتا ہوں کہ اٹھاؤں گا ان پر ایک ایسا فتنہ کہ حیران رہ جائے گا اس میں ان کا عقل مند بھی۔ (ضعیف جدا۔ التحلیق الرغیب: ۳۲/۱) اس کی سند بھی یحییٰ بن عبد اللہ راوی کی وجہ سے ضعیف ہے

فائدہ: اس باب میں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔



(۲۴۰۵) عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى قَالَ : لَقَدْ خَلَقْتُ خَلْقًا أَلَسْتُهُمْ أَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ وَقُلُوبُهُمْ أَمْرٌ مِنَ الصَّبْرِ فَبِي خَلَقْتُ لَا تِيحْنُهُمْ فِتْنَةٌ تَدْعُ الْحَلِيمَ مِنْهُمْ حَيْرَانًا، فَبِي يَغْتَرُونَ أَمْ عَلَيَّ يَجْتَرُونَ وَنَ)) . (اسنادہ ضعیف) اس میں حمزہ بن ابی حمزہ راوی ضعیف ہے

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: پیدا کی ہے میں نے ایک خلق کہ زبانیں ان کی شیریں ہیں شہد سے زیادہ اور دل ان کے کڑوے ہیں صبر سے زیادہ سو میں قسم کھاتا ہوں اپنی ذات مقدس کی کہ اٹھاؤں گا میں ان کے لیے ایسا فتنہ کہ عقل مند بھی اس میں حیران ہو جائے سودہ کیا میرے ساتھ غرور کرتے ہیں یا مجھ پر جرأت کرتے ہیں۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت سے نہیں جانتے ہم اسے مگر اسی سند سے۔

مترجم: اگرچہ محدثین نے ان احادیث کا مورد خوارج وغیرہ کو کہا ہے مگر عموم الفاظ میں ہمارے زمانہ کے مبتدعین مشائخ بھی اس میں داخل ہیں کہ شیریں زبانی ان کی اس قدر ہے کہ کسیوں تک سے بھی سوائے اماں جان کے بات نہیں کرتے اور غایت شیریں زبانی اور خوش خلقی انہوں نے امر معروف اور نہی منکر کے ترک میں سمجھ رکھی ہے بلکہ امران بالمعروف کو بدخلق و ترش و قرار دیتے ہیں اور قلوب ان کے بسبب عقائد فاسدہ اور معتقدات شرکیہ کے گرک دین ہیں اور باوجود کثرت ابتداء اور ترک اتباع کے اپنے حال پر ایسے مغرور ہیں اور اعمال پر اس قدر مجب ہیں کہ اللہ کی پناہ اللہم اِنَّا نَجْعَلُكَ فِیْ نَحْوِهِمْ وَنَعُوْذُ بِكَ مِنْ شُرُورِهِمْ۔ مرگی چھالا ان کا بچھونا ہے شب و روز اسی پر سونا ہے اللہ عزوجل کے ساتھ ہزاروں بے ادبیاں کرتے ہیں اور اس متمتع حقیقی کی خدمت میں سینکڑوں گستاخیاں۔



۶۰۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي حِفْظِ اللِّسَانِ

زبان کی حفاظت کے بیان میں

(۲۴۰۶) عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ : قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَا النَّجَاهُ؟ قَالَ : ((أَمْلِكُ عَلَيْكَ لِسَانَكَ وَلْيَسْعَكَ يَتُّكَ وَأَبْكُ عَلَى خَطِيئَتِكَ)) . (اسنادہ صحیح) سلسلة الاحادیث الصحیحة: (۸۸۸)

ترجمہ: روایت ہے عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے کہ کہا انہوں نے عرض کی میں نے یا رسول اللہ ﷺ کیا صورت ہے نجات کی؟ فرمایا آپ نے: اختیار میں کر اور روک رکھا اپنی زبان اور جگہ دیوے تجھ کو گھرتیر یعنی خانہ نشین ہو جا اور روتا رہ اپنی خطا پر۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔



(۲۴۰۷) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَفَعَهُ قَالَ: ((إِذَا أَصْبَحَ بُنُ آدَمَ فَإِنَّ الْأَعْضَاءَ كُلَّهَا تُكْفِّرُ اللِّسَانَ فَتَقُولُ: اتَّقِ اللَّهَ فِينَا فَإِنَّمَا نَحْنُ بِلَكَ، فَإِنْ اسْتَقَمَّتْ اسْتَقَمْنَا، وَإِنْ اعْوَجَجَتْ اعْوَجَجْنَا)).

(اسنادہ حسن) تخريج المشكاة: ۴۸۳۸۔ التحقیق الثانی۔

ترجمہ: روایت ہے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مرفوع کیا انہوں نے اس حدیث کو یعنی قول رسول اللہ ﷺ ٹھہرایا کہ فرمایا آپ نے: جب صبح کرتا ہے آدمی سب اعضا اس کے عاجزی کرتے ہیں زبان کے آگے اور کہتے ہیں ڈرتو اللہ تعالیٰ سے ہمارے مقدمہ میں اس لیے کہ ہم تیرے ساتھ ہیں اگر تو سیدھی ہوئی تو ہم سب سیدھے ہوئے اور اگر تو ٹیڑھی ہوئی تو ہم سب ٹیڑھے ہوئے۔

فائدہ: روایت کی ہم سے ہناد نے انہوں نے ابو اسامہ سے انہوں نے حماد بن زید سے مانند اس کے اور مرفوع نہ کیا اس کو اور یہ زیادہ صحیح ہے محمد بن موسیٰ کی حدیث سے۔ اس حدیث کو نہیں جانتے ہم مگر حماد کی روایت سے اور یہ است کی یہ کئی لوگوں نے حماد بن زید سے اور مرفوع نہ کیا اس کو۔



(۲۴۰۸) عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ يَتَكَفَّلُ لِي مَا بَيْنَ لِحْيَيْهِ وَمَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ اتَّكَفَّلَ لَهُ بِالْجَنَّةِ)). (اسنادہ صحیح) التعليق الرغیب: ۱۹۷/۳۔ سلسلة الاحادیث الضعیفہ: ۲۳۰۲۔

ترجمہ: روایت ہے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: جو ضامن ہو مجھ سے اپنی دونوں داڑھوں اور دونوں پیروں کے بیچ کی چیز کا ضامن ہوں گا میں اس کے لیے جنت کا۔

فائدہ: اس باب میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔ مترجم: داڑھوں کے بیچ میں زبان ہے اس کا ضامن ہونا یہ کہ کذب وغیبت و بہتان و افتراء و کلمات کفر سے اسے بچائے اور پیروں کے بیچ میں عورت غلیظہ اس کا ضامن ہونا یہ کہ زنا و لواطت و سحاق و زلق سے بچائے چونکہ ان دونوں اعضاء سے بڑے بڑے گناہ واقع ہوتے ہیں اس لیے خاص کر لیا ان کو ساتھ ذکر کے اور یقین ہے کہ جب آدمی ان اعضاء کی آفات سے محفوظ رہے گا تو اور بلیات سے بھی غالب ہے کہ بچتا رہے۔



(۲۴۰۹) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ وَقَاهُ اللَّهُ شَرَّ مَا بَيْنَ لِحْيَيْهِ وَشَرَّ مَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ)). (حسن صحیح) سلسلة الاحادیث الصحیحة: (۵۱۰)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: جس کو بچایا اللہ تعالیٰ نے دونوں داڑھوں کے درمیان اور دونوں پیروں کے درمیان کی چیز کے فساد سے داخل ہوا وہ جنت میں۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابو حازم جو سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں وہ ابو حازم زاہد مدنی ہیں نام ان کا سلمہ بن دینار

ہے اور وہ ابو حازم جو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں نام ان کا سلمان بن اشعثی ہے وہ مولیٰ میں عزة الاشجعیہ کے زور و کوفی ہیں۔



(۲۴۱۰) عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ التَّقِيفِيِّ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! حَدِّثْنِي بِأَمْرٍ أَعْتَصِمُ بِهِ. قَالَ: ((قُلْ رَبِّیَ اللَّهُ ثُمَّ اسْتَقِمْ)) قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَا أَخَوْفُ مَا تَخَافُ عَلَيَّ؟ فَأَخَذَ بِلِسَانِ نَفْسِهِ ثُمَّ قَالَ ((هَذَا)). [اسنادہ صحیح] ظلال الجنة (۲۲، ۲۱)

ترجمہ: روایت ہے سفیان بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے کہا عرض کی میں نے یا رسول اللہ ﷺ! بیان فرمائیں مجھ سے ایک ایسی بات کہ مضبوط پکڑوں میں اس کو فرمایا آپ نے: کہہ تو رب میرا اللہ ہے پھر قائم رہ اس بات پر پھر عرض کی میں نے یا رسول اللہ ﷺ! کیا چیز ہے خوف کی اور کس چیز سے ڈرتے ہیں آپ مجھ سے؟ سو پکڑی آپ ﷺ نے اپنی زبان اور فرمایا یہ۔
فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہوئی کئی سندوں سے سفیان بن عبد اللہ ثقفی رضی اللہ عنہ سے۔

مترجم: یعنی اللہ تعالیٰ کی ربوبیت کا قائل ہونا اور اس پر استقامت کرنا اس میں سب دینداری کا معاملہ داخل ہو گیا اس لیے کہ ربوبیت اس کی مستزم ہے اس کی عبادت و طاعت کو اور عبادت اس کی دو قسم ہے ایک دل سے یعنی عقائد صحیحہ حاصل کرنا دوسرے جوارح سے یعنی اعمال صالحہ بجالانا۔



۶۲۔ باب: منه النهی، عن كثرة الكلام الا بذكر الله

اس میں ہے ممانعت زیادہ باتیں کرنے سے سوائے اللہ تعالیٰ کے ذکر کے

(۲۴۱۱) عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَا تُكْثِرِ الْكَلَامَ بِغَيْرِ ذِكْرِ اللَّهِ، فَإِنَّ كَثْرَةَ الْكَلَامِ بِغَيْرِ ذِكْرِ اللَّهِ قُسُوءٌ لِلْقَلْبِ، وَإِنْ أَبْعَدَ النَّاسُ مِنَ اللَّهِ الْقَلْبُ الْقَاسِي)).

(اسنادہ ضعیف) سلسلہ الاحادیث الضعیفہ (۹۲۰) تخریج المشکاة (۲۲۷۶) (التحقیق الثانی)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: مت کلام زیادہ کرو سوا ذکر الہی کے اس لیے کہ کثرت کلام کی بغیر ذکر الہی کے سبب ہے دل کی سختی کا اور دور تر آدمیوں کا اللہ تعالیٰ سے سخت دل والا ہے۔

فائدہ: روایت کی ہم سے ابو بکر بن ابوالنضر نے انہوں نے ابوالنضر سے انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے عبد اللہ بن دینار سے انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس کے معنوں میں یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر ابراہیم بن عبد اللہ بن حاطب کی روایت سے۔



۶۳۔ باب: منہ حدیث ((كُلُّ كَلَامٍ ابْنِ آدَمَ عَلَيْهِ لَا لَهُ))

اسی سے یہ حدیث ہے کہ انسان کی ہر بات اس پر وبال ہے، اس کے حق میں نہیں ہے (۲۴۱۲) عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((كَلَامُ ابْنِ آدَمَ عَلَيْهِ لَا لَهُ إِلَّا أَمْرٌ بِمَعْرُوفٍ أَوْ نَهْيٌ عَنِ الْمُنْكَرِ أَوْ ذِكْرُ اللَّهِ)). (اسنادہ ضعیف) التعلیق الرغیب (۱۰/۴) (اس میں اصحاب راویہ کے حالات معلوم نہیں) **ترجمہ:** روایت ہے ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے جو بی بی ہیں رسول اللہ ﷺ کی کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جتنی باتیں انسان کی ہیں سب اس کی گردن پر ہیں نہیں ہے اس کو کچھ ثواب مگر امر بالمعروف اور نہی منکر یا ذکر الہی۔
فائدہ: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر محمد بن یزید بن خنیس کی روایت سے۔



۶۴۔ باب: فی اعطائه حقوق النفس والرب والضيف والاهل

نفس، پروردگار، مہمان اور گھر والوں کے حقوق ادا کرنے کے بارے میں

(۲۴۱۳) عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: أَخَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَيْنَ سَلْمَانَ وَإِبَى الدَّرْدَاءِ فَرَأَى سَلْمَانَ أَبَا الدَّرْدَاءِ فَرَأَى أُمَّ الدَّرْدَاءِ مُتَبَدِّلَةً. قَالَ: مَا شَأْنُكَ مُتَبَدِّلَةً قَالَتْ: إِنَّ أَخَاكَ أَبَا الدَّرْدَاءِ لَيْسَ لَهُ حَاجَةٌ فِي الدُّنْيَا، قَالَتْ: فَلَمَّا جَاءَ أَبُو الدَّرْدَاءِ قَرَّبَ إِلَيْهِ طَعَامًا فَقَالَ: كُلْ فَإِنِّي سَائِمٌ. قَالَ: مَا أَنَا بِإِكْلِ حَتَّى تَأْكُلَ، قَالَ فَأَكَلَ. فَلَمَّا كَانَ اللَّيْلُ ذَهَبَ أَبُو الدَّرْدَاءِ لِيَقُومَ. فَقَالَ لَهُ سَلْمَانُ: نَمْ فَنَامَ. ثُمَّ ذَهَبَ لِيَقُومَ فَقَالَ لَهُ نَمْ فَنَامَ فَلَمَّا كَانَ عِنْدَ الصُّبْحِ فَقَالَ لَهُ سَلْمَانُ فَمَ الْآنَ، فَقَامَا فَصَلَّيَا. فَقَالَ: إِنَّ لِنَفْسِكَ عَلَيْكَ حَقًّا، وَلِرَبِّكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَلِضَيْفِكَ عَلَيْكَ حَقًّا، وَإِنَّ لِهَيْلِكَ عَلَيْكَ حَقًّا، فَأَعْطَ كُلُّ ذِي حَقٍّ حَقَّهُ، فَاتَّيَا النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرَا ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ: ((صَدَقَ سَلْمَانُ)). (اسنادہ صحیح) مختصر البخاری (۹۶۵)

ترجمہ: روایت ہے ابو جحیفہ سے کہا کہ بھائی چارہ کروادیا رسول اللہ ﷺ نے سلمان رضی اللہ عنہ اور ابو الدرداء رضی اللہ عنہ میں پھر ملاقات کو آئے سلمان ابو الدرداء کے یہاں اور دیکھا ام الدرداء یعنی ان کی بیوی کو میلی کھلی پوچھا کیا حال ہے تمہارا تم میلی کھلی ہو رہی ہو وہ بولیں تمہارے بھائی ابو الدرداء کو کچھ رغبت نہیں دنیا کی کہا انہوں نے پھر جب آئے ابو الدرداء کھانا سامنے لائے سلمان کے اور کہا ابو الدرداء نے کہ تم کھاؤ میں روزے سے ہوں تو سلمان نے کہا میں ہرگز کھانے والا نہیں جب تک کہ تم نہ کھاؤ۔ کہا راوی نے پھر کھایا ابو الدرداء نے بھی پھر جب رات ہوئی گئے ابو الدرداء کہ نماز شب ادا کریں یعنی نوافل سو کہا ان

سے سلمان نے سو جاؤ، پھر وہ سو گئے پھر اٹھے کہ چلیں اور نماز پڑھیں پھر کہا سلمان نے سو جا پھر سو رہے پھر جب صبح نزدیک ہوئی یعنی تھوڑی شب رہی تو کہا سلمان نے کہ اٹھو اب پھر دونوں اٹھے اور نماز تہجد ادا کی پھر کہا سلمان نے ابو الدرداء سے کہ تمہارے نفس کا تم پر حق ہے یعنی کھانا پینا سونا وغیرہ الگ اور تمہارے رب کا تم پر حق ہے یعنی صوم و صلوٰۃ وغیرہ اور تمہارے مہمان کا تم پر حق ہے یعنی اطعام طعام وغیرہ اور تمہاری بیوی کا تم پر حق ہے یعنی جماع و مباشرت وغیرہ پس ادا کرو ہر صاحب حق کا حق پھر دونوں حاضر ہوئے نبی ﷺ کے پاس اور ذکر کیا دونوں نے اس گفتگو کا جو آپس میں ہوئی تھی تو فرمایا آنحضرت ﷺ نے: سچ کہا سلمان نے۔

فائدہ: یہ حدیث صحیح ہے اور ابو العیسٰی کا نام عتبہ بن عبد اللہ ہے اور وہ بھائی ہیں عبد الرحمن بن عبد اللہ المسعودی کے۔ مترجم: اس حدیث میں بڑے فائدہ ہیں:

اول یہ کہ عبادت وہی ہے کہ موافق سنت کے ہو اور جو شخص سنت کی حد سے متجاوز ہوا اختلاف حقوق میں پھنسا اور واللہ کہ کوئی پیر اور مرشد تجھ کو نہ ملے گا جو توسط حقیقی پر تجھے چلا دے اور جمع اطراف کی رعایت رکھے اور حقوق کی مراعات کرے سنت رسول اللہ ﷺ سے بڑھ کر۔ دوسرے یہ کہ حق اخوت یہ ہے کہ تفقہ کرنا بھائی کے حالات کا اور نصیحت کرنا جس میں بھلائی ہو دارین کی اور اپنے بھائی کی نصیحت کو قبول کرنا اور اس کی خاطر کے لیے نفل روزہ کھول دینا۔ تیسرے مسنون ہے، اول شب میں آرام فرمانا آخر شب کو زندہ رکھنا۔

چوتھے تفصیل حقوق کی اور حقوق دو حال سے خالی نہیں یا اپنے نفس کے یا غیر اپنے کے، نفس کے حقوق جیسے اکل و شرب و نوم و لباس اور بول و بزار سے فارغ ہونا کہ بعض اوقات مقدم ہے ان کا ادا کرنا حقوق الہیہ پر چنانچہ مدافعت انہیں کے وقت نماز نہ پڑھنا چاہیے جب تک فارغ نہ ہو اور اسی طرح جب کھانا سامنے آئے تو پہلے کھانا کھالینا اور جب نیند کا غلبہ ہو سو رہنا۔ شارع نے اس کی اجازت دی۔ اسی لیے سلمان رضی اللہ عنہ نے بھی اسی کو مقدم کیا اور چونکہ مشکوٰۃ نبوت سے قلب ان کا نورانی تھا پہلے اسی کو ذکر کیا۔ دوسرے قسم حقوق غیر ہیں کہ اس میں سب سے مقدم اللہ تعالیٰ کا حق ہے اور وہ تین قسم ہے ایک متعلق ہے قلب سے اور وہ معرفت اس کی اور پہچاننا اس کی ذات و صفات کو اور مراد معرفت سے اس مقام میں وہ معرفت ہے جو انبیاء نے اپنی امتوں کو تعلیم کی ہے اور بندے اسی معرفت کے مکلف ہیں اور بروایات صحیحہ و باخبار صریحہ ہم تک پہنچے ہیں نہ وہ معرفت کہ منکران نبوت اور اہل بدعت نے خود بخود گھڑ لی ہے اور فلاسفہ یا ملاحدہ نے تصور کر لی ہے۔ دوسرے اطاعت اس کی جو ارجح سے جیسے صوم و صلوٰۃ۔ تیسرے اطاعت اس کی مال سے جیسے ادا زکوٰۃ و صدقات و میراث و انفاق مال فی سبیل اللہ اور اطعام طعام یتامی و مساکین و اہل مال کو اور دوسرے قسم حق غیر کے حقوق الہیہ کے بعد اپنے گھر والوں کے حق ہیں کہ لفظ اہل کا ان کو شامل ہے اور وہ نان و نفقہ ہے بیوی کا اور حسن معاشرت اور جماع و مباشرت اس کی اور سکنتی اور لباس موافق طاقت کے اور پرورش عیال کی۔

۶۵۔ بَابُ: مِنْهُ عَاقِبَةُ مِنَ التَّمَسُّ رِضَا النَّاسِ بِسَخَطِ اللَّهِ وَمِنْ عَكْسِهِ

اللہ تعالیٰ کو ناراض کر کے لوگوں کو راضی کرنے اور اس کے برعکس کرنے کا انجام

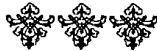
(۲۴۱۴) عَنْ عَبْدِ الْوَهَّابِ بْنِ الْوَرْدِ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ قَالَ: كَتَبَ مُعَاوِيَةُ إِلَى عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ أَنْ اكْتُبِي إِلَيَّ كِتَابًا تُوصِنِي فِيهِ وَلَا تُكْثِرِي عَلَيَّ، قَالَ: فَكَتَبَتْ عَائِشَةُ [رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا] إِلَى مُعَاوِيَةَ: سَلَامٌ عَلَيْكَ أَمَّا بَعْدُ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَنْ التَّمَسَّ رِضَا اللَّهِ بِسَخَطِ النَّاسِ كَفَاهُ اللَّهُ مُؤْنَةَ النَّاسِ، وَمَنْ التَّمَسَّ رِضَا النَّاسِ بِسَخَطِ اللَّهِ وَكَلَهُ اللَّهُ إِلَى النَّاسِ)) وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ.

(اسنادہ صحیح) (سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ: (۲۳۱۱) تخریج الطحاویہ: (۲۷۸)

ترجمہ: روایت ہے عبد الوہاب بن ورد سے کہ ایک مرد نے مدینہ کے کہا کہ لکھ بھیجا معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضرت ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرف کہ مجھے ایک خط لکھئے اور اس میں وصیت کیجیے مجھ کو اور بہت نہ لکھئے کہا راوی نے پھر لکھوا بھیجا حضرت ام المؤمنین رضی اللہ عنہا نے معاویہ کو کہ سلام علیک کے بعد معلوم کہ میں نے سنا رسول اللہ ﷺ کو کہ فرماتے تھے جوڑھو نہ دے اور طلب کرے رضامندی اللہ کی لوگوں کے غصہ میں کفایت کرے گا اللہ تعالیٰ لوگوں کی تکلیف کو اس سے اور جوڑھو نہ دے رضامندی لوگوں کی اللہ تعالیٰ کے غصہ میں اللہ تعالیٰ مقرر کر دے گا انہیں لوگوں کو اس کے تکلیف دینے کے لیے اور سلام ہے تم پر۔

فائدہ: روایت کی ہم سے محمد بن یحییٰ نے انہوں نے محمد بن یوسف سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ لکھ بھیجا انہوں نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو پھر ذکر کی حدیث ہم معنی حدیث اول کے اور مرفوع نہ کیا اس کو۔

مترجم: یعنی ایک امر ایسا ہے کہ اس میں اللہ تعالیٰ کی رضامندی ہے اور لوگ غصہ ہوں گے تو اس میں جو اللہ کی رضامندی کے لیے قدم رکھے اور لوگوں کے غصہ ہونے سے خوف نہ کرے اللہ تعالیٰ اسے اپنی رضامندی بھی عنایت کرے گا اور لوگوں کے شر سے بھی محفوظ رکھے گا اور اگر لوگوں کی رضامندی سے اسے ترک کر دے اور اللہ کی رضامندی کی پرواہ نہ کرے تو اللہ تعالیٰ انہیں لوگوں کے ہاتھ سے اسے ایذا اور تکلیف پہنچائے گا اور اپنے فیض مدد سے محروم کرے گا۔ اس حدیث میں بڑی تنبیہ ہے ان لوگوں کو جو بخوف خلق امر معروف اور نہی منکر چھوڑ کر بیٹھ رہیں اور ڈر کے مارے زبان نہیں کھولتے آخر جب وہ لوگ ہدایت پا جاتے ہیں خود ان کے دشمن بن جاتے ہیں کہ یہ مولوی اتنے دن سے ہمارے شہر یا محلہ میں ہے اور ہم کو اس راہ نیک کی خبر نہ دی اور چاہ ضلالت سے نہ نکالا بے شک یہ ہمارا دشمن ہے اور اگر یہ معاملہ دنیا میں نہ ہو تو آخرت میں ہوتا ہے۔





(المعجم ۳۵) قیامت کے بیان میں (تحفة.....)

مترجم: قیامت اور قیام مصدر ہے کھڑا ہونا اور اصل اس کی قوام تھی واؤ بسبب کسرہ ماقبل کے مبدل پیاء ہوا۔
یوم القيامة روز رستخیز یعنی قیامت کا دن اور روز قیامت شاید اس لیے کہا لائنَ النَّاسِ يَقُومُونَ بَيْنَ يَدَي رَّبِّهِمْ کہ لوگ کھڑے ہوں گے اس دن اپنے پروردگار کے آگے یا مشتق ہے قَامَتِ السُّوْفِي سے عرب جب بازار گرم ہوتا ہے اور خوب چلنے لگتا ہے تو کہتا ہے قَامَتِ السُّوْفِي چونکہ اس دن بھی بازار دارو گیر گرم ہوگا اور مار دھاڑ کی راہ نکلے گی اور اعمال مقوم باجر ہوں گے اور خریداران حور و قصور اور مشتریان نار و نور جمع ہوں گے اس لیے وہ دن مسکمی بقیامت ہو یا مشتق ہے قَامَ الْأَمْرُ سے جب کسی کا کام درست ہو جاتا ہے عرب کہتا ہے قَامَ أَمْرُهُ چونکہ اس دن اہل حق کا سب کام درست ہو جائے گا جنت میں ان کا مقام اور درجہ درجہ ان کا مکان ہو جائے گا اعداء ان کے فتنی النار دشمن داخل دارالباور ہو جائیں گے اس لیے وہ دن معروف یوم القيامة ہو یا مشتق ہے یہ لفظ قَامَتِ الْمَرْأَةُ تَنْوُحُ سے جب کوئی عورت نوحہ کرنے کھڑی ہوتی ہے عرب وہی کلمہ کہتا ہے چونکہ اس دن طالبان دنیا کہ مؤنثان حقیقی ہیں سر پر ہاتھ رکھ کر روئیں گے اور اپنا منہ اشک ندامت سے دھوئیں گے اس لیے یہ دن مشہور یوم القيامة ہوا۔ اسراء الفاتحہ میں ہے کہ قیامت کے ایک سو ایک نام ہیں۔ از انجملہ قرآن عظیم الشان میں سے چونتیس مذکور ہیں گیارہ ناموں میں یوم کا لفظ نہیں وہ یہ ہیں سَاعَةٌ حَادَّةٌ صَاخَةٌ خَافِضَةٌ رَافِعَةٌ وَاقِعَةٌ رَاجِعَةٌ لَادَةٌ طَامَةٌ غَاشِيَةٌ قَارِعَةٌ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى:

﴿يَوْمَ تَقُومُ السَّاعَةُ﴾، ﴿الْحَاقَّةُ مَا الْحَاقَّةُ﴾، ﴿فَإِذَا جَاءَ تِ الصَّاحَّةُ﴾، ﴿خَافِضَةُ الرَّافِعَةُ﴾،
﴿إِذَا وَقَعَتِ الْوَاقِعَةُ﴾، ﴿تَرْجُفُ الرَّاجِفَةُ﴾، ﴿تَتَّبِعُهَا الرَّادِفَةُ﴾، ﴿فَإِذَا جَاءَ تِ الطَّامَةُ﴾
﴿الْكُبْرَى﴾، ﴿هَلْ أَتَكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ﴾، ﴿الْقَارِعَةُ مَا الْقَارِعَةُ﴾.

اور تیس ناموں میں یوم کا لفظ ہے وہ یہ ہیں: آخر، ازف، تلاق، تغابن، تاذمج، حسرت، حساب، حق، خروج، غلود، عبوس،
قطر، عظیم، عسیر، فصل، قیامت، معلوم، مجموع، مشہود، وعید، موعود، دین۔ قال اللہ تعالیٰ:

﴿مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ﴾، ﴿أَنذَرْنَاهُمْ يَوْمَ الْآرِثَةِ يَوْمَ التَّلَاقِ﴾، ﴿ذَلِكَ يَوْمُ التَّغَابُنِ﴾،
﴿إِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ﴾، ﴿يَوْمَ التَّنَادِ يَوْمَ يَجْمَعُكُمْ لِيَوْمِ الْجَمْعِ﴾، ﴿وَأَنذَرْنَاهُمْ يَوْمَ﴾
﴿الْحُسْرَةِ﴾، ﴿مَاتُوا عَدُونَ لِيَوْمِ الْحِسَابِ﴾، ﴿ذَلِكَ الْيَوْمُ الْحَقِّ﴾، ﴿ذَلِكَ يَوْمُ الْخُرُوجِ﴾،
﴿ذَلِكَ يَوْمُ الْخُلُودِ﴾، ﴿يَوْمًا غُوبًا قَمَطِرًا﴾، ﴿أَنَّهُمْ مَبْعُوثُونَ﴾، ﴿لِيَوْمٍ عَظِيمٍ﴾،
﴿يَوْمٍ عَسِيرٍ عَلَى الْكَافِرِينَ غَيْرُ يَسِيرٍ﴾، ﴿يَوْمَ الْفُصْلِ جَمْعُكُمْ﴾، ﴿لَا أُقْسِمُ بِيَوْمِ الْقِيَامَةِ﴾
﴿إِلَى مِيقَاتٍ يَوْمَ مَعْلُومٍ﴾، ﴿ذَلِكَ يَوْمٌ مَجْمُوعٌ لَهُ النَّاسُ وَذَلِكَ يَوْمٌ مَشْهُودٌ﴾، ﴿ذَلِكَ يَوْمٌ﴾
﴿الْوَعْدِ﴾، ﴿وَالْيَوْمِ الْمَوْعُودِ﴾، ﴿مَلِئَتْ يَوْمَ الدِّينِ﴾.

اور خلاصہ احوال قیامت کی چیزیں ہیں نسخہ صورت اور بعثت یعنی قبروں سے اٹھنا اور حشر یعنی محشر کے میدان میں چلنا اور
اطارات نامہ اعمال اور میزان اور صراط اور حوض کوثر اور شفاعت اور اعراف اور نار اور درکات اور جنت اور درجات اور تفصیل ان اشیاء
کی ضمن ابواب میں مذکور ہے۔



۳۵۔ أَبْوَابُ صَفَةِ الْقِيَامَةِ وَالرَّقَائِقِ وَالْوَرَاكِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ

رسول اللہ ﷺ سے قیامت کے احوال اور دلوں کو نرم کرنے والی چیزوں اور ورع کے بیان کے ابواب
(۲۴۱۵) عَنْ عَبْدِ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((مَا مِنْكُمْ مِنْ رَجُلٍ إِلَّا سَيَكْلِمُهُ رَبُّهُ يَوْمَ
الْقِيَامَةِ وَلَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ تَرْجُمَانٌ ثُمَّ يَنْظُرُ أَيْمَنَ مِنْهُ فَلَا يَرَى شَيْئًا إِلَّا شَيْئًا قَدَمَهُ، ثُمَّ يَنْظُرُ أَشْأَمَ مِنْهُ
فَلَا يَرَى شَيْئًا إِلَّا شَيْئًا قَدَمَهُ، ثُمَّ يَنْظُرُ تَلْقَاءَ وَجْهِهِ فَتَسْتَقْبِلُهُ النَّارُ)). قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ :
((مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يَقِيَ وَجْهَهُ حَرَّ النَّارِ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَلْيَفْعَلْ)).

(اسنادہ صحیح) تخریج مشکاة الفقر (۱۱۵) ظلال الجنة (۶۰۶)

ترجمہ: روایت ہے عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: کوئی تم میں سے ایسا شخص نہیں ہے مگر کلام کرے گا وہ اپنے

پروردگار سے قیامت کے دن اور نہ ہوگا اس کے اور اس کے بیچ میں کوئی ترجمان پھر دیکھے گا وہ اپنی داہنی طرف پس دکھائی نہ دے گی اسے کوئی چیز وہ جو آگے بھیجی اس نے یعنی عمل اپنے اور دیکھے گا اپنے بائیں طرف پس نہ دیکھے گا کوئی چیز مگر وہ چیز کہ آگے بھیجی اس نے پھر دیکھے گا اپنے منہ کے سامنے سو آگے نظر آئے گی اس کو دوزخ۔ کہا راوی نے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو طاقت رکھے تم میں سے اور جس سے ہو سکے بچائے اپنا منہ دوزخ سے اگرچہ ایک پھانک کھجور کی دے کر بچا سکے پھر جس سے ہو سکے اب کر لے۔

مترجم: جمہیہ ایک فرقہ ہے فرق باطلہ سے اور جہم بن صفوان کی طرف منسوب ہے اور منکر ہے صفات الہی کا اور رؤیت و کلام و استواء و نزول و وحی کا کہ قرآن و احادیث میں مذکور ہے اور اکثر اہل اسلام میں خصوصاً اس زمان پر فتن میں عقائد باطلہ اس کے ایسے سمائے ہیں کہ چندیں ہزار عوام کا لانعام بلکہ بعض خاص ناس بھی ان عقائد کو اہل سنت کے عقائد خیال کئے ہوئے ہیں حالانکہ وہ اسی گمراہ فرقہ کے عقائد باطلہ ہیں اور ساتھ ہو گیا ہے اس فرقہ باطلہ کے ایک گروہ متکلمین کا کہ ترجیح دی انہوں نے عقائد فلاسفہ اور مفہومات حکماء کو کتاب و سنت پر اور انکار کیا انہوں نے نصوص قرآنیہ اور روایات صحیحہ کا جو وارد ہوئے تھے صفات الہیہ میں اور پھیل گیا فتنہ ان عقائد باطلہ کا ایک جہان میں اور بہت بڑا مسئلہ کہ جس میں خلاف کیا جمہیہ نے اہل سنت کا یہی مسئلہ صفات ہے اور آیات و احادیث صفات میں تین قول ہیں اہل قبلہ کے اور ہر قول پر دو جماعتیں قائم ہیں قول اول یہ کہ جاری کرو ان آیات و احادیث کو ظاہر پر قول ثانی یہ کہ کل آیات و احادیث صفات خلاف ظاہر ہیں قول ثالث یہ کہ ان آیات و احادیث میں سکوت کرنا ضرور ہے۔ اب قول اول کی رو سے جو جاری کرنے والے ہیں ان آیات و احادیث کو ظاہر پر دو جماعتیں ہیں پہلی جماعت جاری کرتی ہے آیات کو اوپر ظاہر ان کے اور ٹھہراتی ہے ان کے ظاہر کو جنس سے صفات مخلوقات کے اور یہ لوگ مشبہ ہیں اور مذہب ان کا باطل ہے انکار کیا ان پر سلف نے اور اہل حق ان کی طرف متوجہ ہوئے رد کرنے کو۔ دوسری جماعت ان دونوں میں سے وہ ہے کہ جاری کرتی ہے ان آیتوں کو اوپر ظاہر ان کے جیسا کہ لائق ہے ساتھ بزرگی اللہ تعالیٰ کے جس طرح کہ جاری کرتی ہے اسمِ علیم و قدیر اور رب اور اللہ اور موجود اور ذات کا اور سوا ان کے اوپر ظاہر ان کے جیسا کہ لائق ہے ساتھ جلال اللہ عز و جل کے کیونکہ ظاہر ان صفات کا بیچ حق مخلوق کے یا جو ہر ہیں نو پیدا یا عرض ہیں قائم ساتھ اس جو ہر کے پس علم اور قدرت اور کلام اور مشیت اور رحمت اور رضا اور غضب اور مثل ان کے بندوں کے حق میں اعراض ہیں اور منہ اور ہاتھ اور آنکھ بندوں کے حق میں اجسام ہیں اور جب موصوف ہوا اللہ عز و جل اہل ثبات کے نزدیک ساتھ علم اور قدرت اور کلام و مشیت کے اگرچہ ان میں سے کوئی ایسا عرض نہیں کہ جاری ہوں اس پر صفتیں مخلوقین کی پس جائز ہوا یہ کہ ہوا اللہ تعالیٰ کا منہ اور دونوں ہاتھ ایسی صفت اس کی کہ جاری نہ ہوں اس پر صفات مخلوقین کی اور یہ وہ مذہب ہے کہ حکایت کیا اس کو خطابی نے اور اور لوگوں نے سلف سے اور اسی پر دلالت کرتا ہے کلام جمہور سلف کا اور کلام باقی اماموں کا بھی اس کے مخالف نہیں اور یہ امر واضح ہے کیونکہ ذات مثل صفات ہوتی ہیں۔

پس جب ذات الہی ثابت ہے ہقیقۃً بغیر اس امر کے کہ جنس سے ذوات مخلوقات کی ہو اسی طرح صفات اللہ کی ثابت ہیں ہقیقۃً بغیر اس امر کے کہ جنس سے صفات مخلوقات کے ہوں پس اگر کوئی شخص کہے کہ نہیں سمجھتا ہوں میں علم اور ید کو مگر جنس سے اس علم اور ید کے جو مقرر اور مشہور ہیں کہا جائے گا اس سے کس طرح سمجھتا ہے تو ذات الہی کو بغیر جنس مخلوقات کے اور یہ بات تو معلوم ہے کہ صفات ہر موصوف کے مناسب ہوتے ہیں اس کی ذات کے اور مناسب ہوتے ہیں اس کی حقیقت کے پس جو شخص یہ نہ سمجھے صفات رب کو کہ ﴿لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ﴾ ہیں مگر مشابہ صفات مخلوقین کے پس گمراہ ہوا اپنی عقل میں اور دین میں کیا خوب کہا ہے بعضوں نے جس وقت کہے تھے کو چھی کہ استواء کس طرح ہے اور کس طرح ہے اترنا رب کا آسمان دنیا میں اور کس طرح ہیں دونوں ہاتھ اس کے یا مثل اس کے اور مفتوں کو کہے تو کہہ تو اس کو کہ کس طرح ہے وہ ذات اپنی میں جب کہے چھی اس کے جواب میں کہ نہیں جانتا کوئی اس کو مگر وہی اور کنہ باری تعالیٰ کی غیر معلوم ہے واسطے بشر کے پس تو کہہ اس کو کہ علم کیفیت صفات کا مستلزم ہے علم کیفیت موصوف کو پس کیونکر معلوم ہو کیفیت اس کی صفت کی جس کی خود کیفیت معلوم نہ ہو۔ اور وہ دگر وہ کہ نفی کرتے ہیں ان آیات کے ظاہر کی یعنی کہتے ہیں کہ ان آیتوں کے باطن میں کوئی معنی ایسے نہیں ہیں کہ وہ صفت ہوں باری تعالیٰ کی بلکہ اللہ تعالیٰ کی کوئی ثبوتی صفت نہیں ہے بلکہ صفات اس کے یا سلبی ہیں یا اضافی یا مرکب ہیں ان دونوں سے اور ثابت کرتے ہیں بعض صفات کو کہ وہ صفات سب سے ہیں یا ثنائیہ یا خمسہ عشر یعنی سات یا آٹھ یا پندرہ ہیں اور ثابت کرتے ہیں احوال کو نہ صفات کو جیسا کہ معلوم ہے مذاہب سے متکلمین کے پس یہ بھی دو قسم ہیں ایک قسم تاویل کرتے ہیں آیات کی اور مقرر کرتے ہیں مراد کو جیسے کہتے ہیں استواء بمعنی استولی ہے یعنی بمعنی غالب اور کہتے ہیں مراد استواء سے علوم کا فی ہے اور قدر اور ظہور نور اس کے کا واسطے عرش کے یا بمعنی انتہاء ہے خلق کی طرف اس کے اور سوا اس کے اور معانی جو متکلمین ذکر کرتے ہیں اور دوسری قسم کہتے ہیں کہ اللہ جانتا ہے ارادہ اپنا ان آیات سے لیکن اس قدر جانتے ہیں ہم کہ نہیں ارادہ کیا اللہ تعالیٰ نے ان آیات سے اثبات ایسی صفت کا جو خارج ہو جائے ہمارے علم سے۔

اب رہا تیسرا قول یعنی سکوت اور توقف کرنا ان آیتوں میں ایک گروہ ان میں سے کہتا ہے جائز ہے کہ ہو مراد ان آیات سے ظاہر معنی ان کے کہ لائق ہوں ساتھ اللہ تعالیٰ کے اور جائز ہے کہ نہ ہو صفت اللہ تعالیٰ کی اور اسی طرح کے اور اقوال ہیں ان کے اور یہ طریقہ ہے اکثر فقہاء وغیرہ کا اور دوسرا گروہ کہتا ہے کہ ہم بالکل خاموش ہیں ان سے اور نہیں پڑھتے اور تلاوت قرآن کے اور اوپر تلاوت حدیث کے یعنی اس کی قسمت میں صرف تلاوت کرنا ہے قرآن کا بے سمجھے اور روکتے ہیں دل اور زبان کو اپنی سب باتوں سے اور صواب اکثر آیات و احادیث کی رو سے قول اول میں طریقہ دوسرے گروہ کا ہے کہ دلالت کرتے ہیں آیات و احادیث کہ وہ تعالیٰ عرش پر ہے۔ انہی ما قال ابن تیمیہ فی الجمویہ۔

۱۔ غرض یہی مذہب ہے محدثین اور کابر سلف اور محققین کا جمیع صفات الہیہ میں کہ حقائق ان کے ثابت ہیں اور کیفیات مجہول یعنی کہ حقیقت ذات ثابت ہے اور کیفیت اس کی مجہول۔

اقول غرض مذہب صحیح صفات میں یہی ہے کہ یہ سب صفات محمول ہیں اپنے معنی ظاہری پر جیسا کہ شان الوہیت کے لائق ہیں بلا تشبیہ و تاویل و بلا کیف و تعطیل اور یہی مذہب ہے اکابر سلف اور صلحائے خلف کا اور صفات الہی سے کہ ناطق ہوا اس کے ساتھ قرآن اور وارد ہوئیں اس کے ساتھ روایات صحیحہ نفس ہے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے ناقلاً عَنْ عِيسَى عَلَيْهِ السَّلَام ﴿تَعْلَمُ مَا فِي نَفْسِي وَلَا أَعْلَمُ مَا فِي نَفْسِكَ﴾ اور اصابع چنانچہ وارد ہوا حدیث میں قُلُوبُ الْعِبَادِ بَيْنَ أَصْبَعَيْنِ مِنْ أَصَابِعِ الرَّحْمَنِ يُقَلِّبُهَا كَيْفَ يَشَاءُ اور مجہول یعنی آنا اس باری تعالیٰ کا قیامت کے دن جیسا کہ فرمایا ﴿وَجَاءَ رَبُّكَ وَالْمَلَكُ صَفًّا صَفًّا﴾ اور قریب ہوتا ہے وہ اپنی خلق سے جیسا چاہیے چنانچہ فرمایا ﴿وَنَحْنُ أَقْرَبُ إِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيدِ﴾ اور اسی قبل سے ہے دونوں ہاتھ یعنی فرمایا: ﴿بَلْ يَدَاهُ مَبْسُوطَتَانِ يُنفِقُ كَيْفَ يَشَاءُ﴾ اور یمن والسموت مطویات یمینہ اور قبضہ یعنی مٹھی ﴿وَالْأَرْضُ جَمِيعًا قَبْضَتُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ﴾ اور قدم اور رجل اور وجہ اور عین اور نزول اور اتیان اور کلام اور قول اور ساق اور حق اور جب اور فوق اور استواء اور قوۃ اور قرب اور بعد اور خشک اور تعب اور حب اور کراہت اور مقت اور رضا اور غضب اور خط اور علم اور حیوۃ اور قدرت اور ارادہ اور مشیت اور سمع اور بصر اور معیت اور فرح وغیرہ کہ وارد ہوئے ہیں احادیث صحیحہ اور آیات قرآنیہ میں اور داخل ہوا جہم بن صفوان امام مالک کی مجلس میں اور پڑھا ﴿الْرَّحْمَنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوَى﴾ کو اور پوچھا کیف استوی یعنی کیونکر استوی کیا اللہ تعالیٰ نے عرش پر آپ نے فرمایا لَا اسْتَوَاءَ مَعْلُومٌ وَالْكَيفُ مَجْهُولٌ وَالْإِيمَانُ بِهِ وَاجِبٌ وَالسُّوَالُ عَنْهُ بِدْعَةٌ یعنی استواء باعتبار معنی ظاہر کے معلوم ہے اور کیفیت اس کی مثل کیفیت سائر صفات کے مجہول ہے اور ایمان اس کے لفظ و معنی پر واجب ہے اور سوال کیفیت سے بدعت ہے اور یہ ایک کلیہ ہے جمع صفات الہیہ میں مثل ید و وجہ وغیرہ کے جو اوپر مذکور ہوئے۔

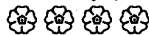


(۲۴۱۶) عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((لَا تَزُولُ قَدَمَا ابْنِ آدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ عِنْدِ رَبِّهِ حَتَّى يُسْئَلَ عَنْ خَمْسٍ عَنْ عُمْرِهِ فِيمَا أَفْنَاهُ، وَعَنْ شَبَابِهِ فِيمَا أَبْلَاهُ، وَعَنْ مَالِهِ مِنْ أَيْنَ اكْتَسَبَهُ، وَفِيمَا أَنْفَقَهُ وَمَاذَا عَمِلَ فِيمَا عَلِمَ)) .

(اسنادہ صحیح) سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ (۹۴۶) التعلیق الرغیب: ۷۶/۱ - الروض النضیر: ۶۴۸)

ترجمہ: روایت ہے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: نہ نہیں گے دونوں قدم ابن آدم کے قیامت کے دن اس کے رب کے پاس سے یہاں تک کہ پوچھی جائیں اس سے پانچ چیزیں اول عمر اس کی کہ کس میں صرف کی دوسرے جوانی اس کی کہ کس میں خرچ کی تیسرے مال اس کا کہ کہاں کمایا اور چوتھے کس کام میں لگایا پانچویں کیا عمل کیا اپنے علم میں سے۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت سے کہ وہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں مگر حسین بن قیس کی اسناد سے اور حسین ضعیف ہیں حدیث میں اور اس باب میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور ابوسعید رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔



(۲۴۱۷) عَنْ أَبِي بَرزَةَ الْأَسْلَمِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَا تَزُولُ قَدَمَا عَبْدٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتَّى يُسْأَلَ عَنْ عُمْرِهِ فِيمَا أَفْنَاهُ، وَعَنْ عِلْمِهِ فِيمَا فَعَلَ، وَعَنْ مَالِهِ مِنْ أَيْنَ اكْتَسَبَهُ وَفِيمَا أَنْفَقَهُ، وَعَنْ جِسْمِهِ فِيمَا أَبْلَاهُ)). [اسنادہ صحیح] تخریج اقتضاء العلم العمل (۱/۱۵)

ترجمہ: روایت ہے ابو برزہ اسلمی رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: نہ نہیں گے قدم کسی بندے کے یہاں تک کہ پوچھا جائے اس سے کہ عمر اپنی کس میں فنا کی اور علم سے اپنے کس پر عمل کیا اور مال کہاں سے کمایا اور کس میں خرچ کیا اور جسم کو کس میں لگایا؟
فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور سعید بن عبد اللہ بن جریج مولیٰ ہیں ابو برزہ اسلمی رضی اللہ عنہ کے اور ابو برزہ اسلمی رضی اللہ عنہ کا نام نھلمہ بن عبید ہے۔



۲۔ باب: مَا جَاءَ فِي شَأْنِ الْحِسَابِ وَالْقِصَاصِ

حساب اور قصاص کے بیان میں

(۲۴۱۸) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((أَتَذَرُونَ مِنَ الْمُفْلِسِ؟)) قَالُوا: الْمُفْلِسُ فِينَا يَارَسُولَ اللَّهِ! مَنْ لَا دِرْهَمَ لَهُ وَلَا مَتَاعَ۔ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((الْمُفْلِسُ مَنْ أُمِتِيَ مِنْ يَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِصَلْوَةٍ وَصِيَامٍ وَزَكَاةٍ وَيَأْتِي قَدْ شَتَمَ هَذَا وَقَذَفَ هَذَا وَأَكَلَ هَذَا وَسَفَكَ دَمَ هَذَا وَضَرَبَ هَذَا فَيُقْتَصُّ هَذَا مِنْ حَسَنَاتِهِ وَهَذَا مِنْ حَسَنَاتِهِ، فَإِنْ فُيِّتَ حَسَنَاتُهُ قَبْلَ أَنْ يُقْتَصَّ مَا عَلَيْهِ مِنَ الْخَطَايَا أُخِذَ مِنْ خَطَايَاهُمْ فَطُرِحَ عَلَيْهِ ثُمَّ طُرِحَ فِي النَّارِ)).

(اسنادہ صحیح) سلسلۃ الاحادیث (الصحيحه: ۸۴۵، احکام الجنائز: ۴)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بھلا خبر دو مجھے کہ مفلس کون ہے؟ عرض کی صحابہ نے کہ مفلس ہماری اصطلاح میں یا رسول اللہ ﷺ وہ ہے کہ درہم و متاع خالی نہ رکھتا ہو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: مفلس میری امت میں وہ ہے کہ قیامت کے دن روزہ، نماز اور زکوٰۃ لے کر آدمی اس صورت سے آئے گا کہ برا کہا ہو کسی کو اور گالی دی ہو کسی کو اور کھایا مال کسی کا اور بہایا ہو خون کسی کا اور مارا ہو کسی کو پس بٹھادیں اس کو بدلہ میں دیویں مظلوموں کو نیکیاں اس کی پھر اگر نیکیاں اس کی تمام ہو گئیں اس سے پیشتر کہ بدلہ پورا ہو اس کے ظلموں کا تو لیے جائیں گناہ مظلوموں کے اور رکھ دیئے جاویں اس پر اور ڈال دیا جائے دوزخ میں۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔



(۲۴۱۹) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((رَجِمَ اللَّهُ عَبْدًا كَانَتْ لِأَخِيهِ عِنْدَهُ مَظْلَمَةٌ فِي عَرْضِ أَوْ مَالٍ، فَجَاءَهُ فَاسْتَحْلَهَ قَبْلَ أَنْ يُؤْخَذَ وَلَيْسَ تَمَّ دَيْنَارًا وَلَا دِرْهَمًا فَإِنْ كَانَتْ لَهُ حَسَنَاتٌ أَخِذَ مِنْ حَسَنَاتِهِ وَإِنْ لَمْ تَكُنْ لَهُ حَسَنَاتٌ حَمَلُوا عَلَيْهِ مِنْ سَيِّئَاتِهِمْ)).

(اسنادہ صحیح) (سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ: ۳۲۶۵)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: رحمت کرے اللہ تعالیٰ اس بندے پر کہ جس پر کچھ مظلمہ ہوا اپنے بھائی کا اس کی عزت یا مال میں پھر آیا وہ اور اس سے معاف کر دیا قبل مواخذہ آخرت کے اور وہاں تو نہ ہوگا درہم اور نہ دینار پھر اگر ہوئیں ظالم کی نیکیاں لیا جائے گا بدلہ اس کی نیکیوں سے اور اگر نہ ہوئیں نیکیاں رکھ دیئے جاویں گے گناہ مظلوم کے ظالم کی گردن پر۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی مالک بن انس نے سعید مقبری سے انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس کی۔



(۲۴۲۰) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ : ((لَتُؤَدَّنَ الْحُقُوفُ إِلَى أَهْلِهَا حَتَّى تَقَادَ الشَّاةُ الْجَلْحَاءُ مِنَ الشَّاةِ الْقَرْنَاءِ)). (اسنادہ صحیح) (سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ: ۱۵۹۸)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پورے دیئے جائیں گے اہل حقوق کو حق ان کے یہاں تک کہ بدلہ لیا جائے گا بے سینگ والی بکری کا سینگ والی بکری سے۔

فائدہ: اس باب میں ابو ذر رضی اللہ عنہ اور عبد اللہ بن انیس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے۔



(۲۴۲۱) حَدَّثَنَا الْمُقَدَّادُ صَاحِبُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ : ((إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ أُذْنِبَتِ الشَّمْسُ مِنَ الْعِبَادِ حَتَّى يَكُونَ قَيْدَ مِيلٍ أَوْ اثْنَتَيْنِ))، قَالَ سَلِيمُ بْنُ عَامِرٍ : لَا أَدْرِي أَيُّ الْمِيلَيْنِ عَلَى أَمْسَافَةِ الْأَرْضِ أَمْ الْمِيلُ الَّذِي يُكْحَلُ بِهِ الْعَيْنُ؟ قَالَ : ((فَصَهْرُهُمُ الشَّمْسُ فَيَكُونُونَ فِي الْعَرَقِ بِقَدْرِ أَعْمَالِهِمْ : فَمِنْهُمْ مَنْ يَأْخُذُهُ إِلَى عَقِبِهِ، وَمِنْهُمْ مَنْ يَأْخُذُهُ إِلَى رُكْبَتَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَأْخُذُهُ إِلَى حَقْوَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يُلْجِمُهُ الْجَمَامُ)). فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يُشِيرُ بِيَدِهِ إِلَى فِيهِ أَيُّ يُلْجِمُهُ الْجَمَامُ. [اسنادہ صحیح] (سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ: ۱۳۸۲)

ترجمہ: روایت ہے مقداد رضی اللہ عنہ سے جو صحابی ہیں رسول اللہ ﷺ کے کہا انہوں نے سنا میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے تھے: جب ہوگا قیامت کا دن قریب کیا جائے گا آفتاب بندوں سے یہاں تک کہ ہو جائے گا بقدر ایک میل کے یا دو میل کے یعنی

اتنے فاصلے پر ہوگا، کہا سلیم بن عامر نے نہیں جانتا میں کون سی میل مراد لی آنحضرت ﷺ نے آیا مراد لی مسافت زمین کی یعنی جسے کوس کہتے ہیں یا سلائی جس سے سرمہ لگاتے ہیں آنکھ میں پس فرمایا آپ نے: پس پگھلا دے گا ان کو آفتاب پھر ڈوب جائیں گے وہ پسینے میں اپنے اعمال کے موافق سو کسی کو پہنچے گا پسینہ ایڑی تک کسی کو دونوں گھٹنوں تک کسی کو کمر تک کسی کو منہ تک کہ لگام کی ماند ہو جائے گا پھر دیکھا میں نے رسول اللہ ﷺ کو کہ ارشاد فرماتے تھے اپنے دست مبارک سے اپنے منہ کی طرف یعنی پسینہ یوں لگ جائے گا اس کے منہ تک جیسے لگام لگی ہوتی ہے۔

فائدہ: اس باب میں ابن عمر رضی اللہ عنہما اور ابو سعید رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کی ہم سے ابو زکریا نے انہوں نے حماد بن زید سے انہوں نے ایوب سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا حماد نے اور یہ روایت ہمارے نزدیک مرفوع ہے اور وہ تفسیر ہے اس آیت کی ﴿يَوْمَ يَقُومُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ﴾ یعنی جس دن کھڑے ہوں گے لوگ رب العالمین کے آگے فرمایا آپ نے: کھڑے ہوں گے پسینے میں کہ ان کے آدھے کانوں تک ہوگا۔ یہ حدیث حسن ہے روایت کی ہم سے ہناد نے انہوں نے عیسیٰ سے انہوں نے ابن عون سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے نبی ﷺ سے ماندا اس کے۔



(۲۴۲۲) عَنْ ابْنِ عَمْرٍو قَالَ حَمَّادٌ وَهُوَ عِنْدَنَا مَرْفُوعٌ ﴿يَوْمَ يَقُومُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ﴾ [المطففين: ۶]، قَالَ: ((يَقُومُونَ فِي الرُّشْحِ إِلَى أَنْصَافِ آذَانِهِمْ)). (اسنادہ صحیح) التعليق الرغیب (۱۹۵/۴-۱۹۶)

روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا حماد نے اور یہ روایت ہمارے نزدیک مرفوع ہے اور وہ تفسیر ہے اس آیت کی، یعنی: جس دن کھڑے ہوں گے لوگ رب العالمین کے سامنے، آپ نے فرمایا: کھڑے ہوں گے پسینے میں کہ ان کے آدھے کانوں تک ہوگا۔



۳۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي شَأْنِ الْحَشْرِ

حشر کی کیفیت کے بیان میں

(۲۴۲۳) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حُفَاةَ عَرَاةٍ غُرُلًا كَمَا خُلِقُوا)) ثُمَّ قَرَأَ: {كَمَا بَدَأْنَا أَوَّلَ خَلْقٍ نُعِيدُهُ وَعَدًا عَلَيْنَا إِنَّا كُنَّا فَاعِلِينَ} وَأَوَّلُ مَنْ يُكْسَى مِنَ الْخَلَائِقِ إِبْرَاهِيمُ، وَيُؤْخَذُ مِنْ أَصْحَابِي بِرِجَالِ ذَاتِ الْيَمِينِ وَذَاتِ الشِّمَالِ، فَأَقُولُ يَا رَبِّ أَصْحَابِي فَيَقَالُ: إِنَّكَ لَا تَذَرِي مَا أَحَدْتُمَا بَعْدَكَ إِنَّهُمْ لَمْ يَزَالُوا مُرْتَدِّينَ عَلَيَّ أَعْقَابَهُمْ مُنْذُ فَارَقْتَهُمْ، فَأَقُولُ كَمَا قَالَ الْعَبْدُ الصَّالِحُ {إِنْ تَعَذَّبْتَهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَإِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَإِنَّكَ أَنْتَ

الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ}۔ (صحیح)

تہذیب: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: حشر میں لائے جائیں گے لوگ قیامت کے دن ننگے بدن ننگے پیر بغیر ختنہ کے، پھر پڑھی آپ نے یہ آیت ﴿كَمَا بَدَأْنَا أَوَّلَ خَلْقٍ نُعِيدُهُ﴾ الایہ یعنی جیسے پہلے پیدا کیا ہم نے دوبارہ ویسے ہی پیدا کریں گے ہم وعدہ ہے ہمارے ذمہ پر بے شک ہم کرنے والے ہیں اتنی اور پہلے جسے کپڑے پہنائے جائیں گے خلائق میں سے ابراہیم علیہ السلام ہوں گے اور لے جائیں گے بعض اصحاب کو میری داہنے طرف یعنی عرش کے اور بعض کو بائیں طرف پھر میں کہوں گا یعنی بائیں طرف والوں کے لیے اے رب! یہ اصحاب ہیں میرے پھر کہا جائے گا کہ تم نہیں جانتے کہ کیا نئی بات نکالی انہوں نے بعد تمہارے اور ہمیشہ رہے گا پیچھے لوٹتے اپنی ایڑیوں پر جب سے کہ جدا ہوا تو ان سے سو کہوں گا میں جیسے کہا بھرے صالح نے یعنی عیسیٰ علیہ السلام نے ﴿إِنْ تُعَذِّبْهُمْ﴾ الایہ یعنی اگر عذاب کرے تو ان کو تو وہ تیرے بندے ہیں اور اگر تو بخشنے تو زبردست ہے حکمت والا۔

فائدہ: نیز روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے اور محمد بن ثنیٰ نے دونوں نے محمد بن جعفر سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے مغیرہ سے پھر ذکر کی حدیث مانند حدیث مذکور کے۔

مترجم: اور پہلے جسے کپڑے پہنائے جائیں گے ابراہیم علیہ السلام ہوں گے اس لیے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے کپڑے راہ خدا میں سب سے پہلے اتارے گئے اور آگ میں ڈالے گئے۔ قولہ اور بعض کو بائیں طرف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب تک عمل و ایمان درست نہ ہو آدمی عذاب سے بچ نہیں سکتا اگرچہ صحبت یافتہ رسول ﷺ کے ہوں پھر اور کسی صحبت پر فخر کرنا اور مغرور ہو کر عمل میں سستی کرنا محض جہالت ہے۔ اکثر صحبت یافتہ مشائخین کے اس مرض مہلک میں گرفتار ہیں۔ قولہ تم نہیں جانتے کہ کیا نئی بات نکالی انہوں نے بعد تمہارے۔ آہ معلوم ہوا کہ دین میں نئی بات نکالنا اور اس پر عامل اور مصر ہونا اس سے بڑھ کر کوئی گناہ نہیں چنانچہ فرمایا آپ نے دوسرے مقام میں شَرُّ الْأُمُورِ مُحَدَّثَاتُهَا قولہ اور ہمیشہ رہے پیچھے لوٹتے اپنی ایڑیوں پر یعنی مرتد ہو گئے دین سے یعنی جیسے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے وقت مانعان زکوٰۃ مرتد ہو گئے تھے۔



(۲۴۲۴) حَدَّثَنَا بَهْزُ بْنُ حَكِيمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((إِنَّكُمْ تَحْشَرُونَ

رِجَالًا وَرُكْبَانًا وَتَجْرُونَ عَلَى وُجُوْهِكُمْ)). (اسنادہ صحیح) فضائل الشام (۱۰۳)

تہذیب: بسند مذکور روایت ہے کہ فرماتے تھے آنحضرت ﷺ کہ تم میدان حشر میں لائے جاؤ گے پیدل اور سوار اور گھیسے جائیں گے بعض لوگ اپنے مونہوں پر۔

فائدہ: اس باب میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے۔

۴۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي الْعَرَضِ

آخرت کی پیشی کے بیان میں

(۲۴۲۵) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((يُعَرَّضُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثَلَاثَ عَرَضَاتٍ، فَأَمَّا عَرَضَتَانِ فَجَدَالٌ وَمَعَاذِيرُ وَأَمَّا الْعَرَضَةُ الثَّلَاثَةُ فَعِنْدَ ذَلِكَ تَطِيرُ الصُّحُفُ فِي الْأَيْدِي فَأَخِذْ بِمِصْنَبِهِ وَأَخِذْ بِشِمَالِهِ)). (اسنادہ ضعیف) تخریج شرح العقیدہ الطحاوی (۴۶۸) تخریج مشکاة المصابیح

(۵۵۵۷ و ۵۵۵۸) منقطع ہے حسن بصری کا ابو ہریرہ سے سماع ثابت نہیں

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: پیش کیے جائیں گے اور روکاری میں آئیں گے لوگ قیامت کے دن پھر دوبار میں گفت و شنید اور عذر و معذرت ہے اور تیسرے بار اڑیں گے نامہ اعمال ہاتھوں میں تو کوئی داسنے ہاتھ میں لینے والا ہے کوئی بائیں میں۔

فائل: اور صحیح نہیں یہ حدیث اس نظر سے کہ حسن کو سماع نہیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے پس کوئی راوی دونوں کے بیچ میں چھوٹ گیا ہے اور سند متصل نہیں اور روایت کی بعضوں نے علی بن علی سے اور وہ رفاعی ہیں انہوں نے حسن سے انہوں نے ابو موسیٰ سے انہوں نے نبی ﷺ سے۔



۵۔ بَابُ مِّنْهُ مِنْ نُّوْقَشِ هَلَاكِ

جس سے مناقشہ کیا گیا وہ ہلاک ہو گیا

(۲۴۲۶) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ : ((مَنْ نُوقِشَ الْحِسَابَ هَلَكَ))، قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّ اللَّهَ [تَعَالَى] يَقُولُ : {فَأَمَّا مَنْ أُوْتِيَ كِتَابَهُ بِمِصْنَبِهِ فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَّسِيرًا} قَالَ : ((ذَلِكَ الْعَرَضُ)).

ترجمہ: روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ فرمایا آنحضرت ﷺ نے: جو سختی کیا گیا اور نفیر و قطیر سے پوچھا گیا حساب میں ہلاک ہوا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ بے شک اللہ تعالیٰ تو فرماتا ہے کہ جس کو کتاب ملی داسنے ہاتھ میں اس سے حساب لیا جائے گا آسانی سے فرمایا آپ نے: وہ فقط علموں کا روبرو کر دینا ہے۔

(اسنادہ صحیح) (ظلال الجنة : ۸۸۵)

فائل: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی یہ ایوب نے بھی ابن ابی ملیکہ سے۔



۶۔ بَابُ مِنْهُ سَوَالُ الرَّبِّ عَبْدَهُ عَمَّا خَوْلَهُ فِي الدُّنْيَا

پروردگار کا اپنے بندے سے ان چیزوں کے بارے میں پوچھنا جو اسے دنیا میں عطا کی تھیں (۲۴۲۷) عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : (يُجَاءُ بِابْنِ آدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَأَنَّهُ بَذَجٌ، فَيُوقَفُ بَيْنَ يَدَيِ اللَّهِ تَعَالَى فَيَقُولُ اللَّهُ لَهُ: أَعْطَيْتُكَ وَخَوَّلْتُكَ وَأَنْعَمْتُ عَلَيْكَ، فَمَاذَا صَنَعْتَ؟ فَيَقُولُ: يَا رَبِّ جَمَعْتُهُ وَثَمَرْتُهُ فَتَرَكْتُهُ أَكْثَرَ مَا كَانَ فَأَرْجِعْنِي إِلَيْكَ بِهِ فَيَقُولُ لَهُ: أَرِنِي مَا قَدَّمْتُ فَيَقُولُ يَا رَبِّ جَمَعْتُهُ وَثَمَرْتُهُ فَتَرَكْتُهُ أَكْثَرَ مَا كَانَ، فَأَرْجِعْنِي إِلَيْكَ بِهِ كُلِّهِ فَإِذَا عَبْدُكَ يَقْدِمُ خَيْرًا فَيَمُضِي بِهِ إِلَى النَّارِ)). (اسنادہ ضعیف) (التعلیق الرغیب: ۱/۳) (اس میں اسماعیل بن مسلم راوی ضعیف ہے)

ترجمہ: روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: لائیں گے ایک ابن آدم کو قیامت کے دن گویا کہ وہ بچہ ہے بھڑیا کا یعنی کمال ذلت سے لائیں گے پھر کھڑا کیا جائے گا اللہ تعالیٰ کے سامنے پھر فرمائے گا اللہ تعالیٰ: دیا میں نے تجھ کو مال و اسباب اور عنایت کیے تجھ کو لونڈی اور غلام اور انعام کیا میں نے تجھ پر پھر کیا عمل کیا تو نے؟ سو کہے گا جمع کیا میں نے اس مال کو اور بڑھایا اس کو اور چھوڑا اسے دنیا میں اس سے زیادہ کہ جتنا پہلے تھا سو مجھے پھر بھیج دنیا میں کہ اسے لے کر آؤں سب کا سب تب فرمائے گا اللہ تعالیٰ: دکھا مجھے جو تو نے آگے بھیجا ہو یعنی صدقات و خیرات میں دیا ہو۔ پھر وہ کہے گا اے رب میں نے تو جمع کیا اور بڑھایا اور چھوڑا اسے زیادہ اس سے کہ جتنا پہلے تھا سو مجھے پھر دنیا میں پھیر کہ میں سب لے کر آؤں اور یہ اس بندے کا حال ہوگا کہ اس نے کسی امر خیر میں مال نہ خرچا ہوگا پھر لے جائیں گے اسے دوزخ میں۔

فائدہ: کہا ابو یسیٰ نے اور روایت کی یہ حدیث کئی لوگوں نے حسن سے اور کہا اس کو انہیں کا قول اور مرفوع نہ کیا یعنی آنحضرت ﷺ کا مقولہ نہ ٹھہرایا اور اسماعیل بن مسلم ضعیف سمجھے جاتے ہیں حدیث میں اور اس باب میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔



(۲۴۲۸) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَا، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((يُؤْتَى بِالْعَبْدِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَقُولُ اللَّهُ لَهُ: أَلَمْ أَجْعَلَ لَكَ سَمْعًا وَبَصَرًا وَمَالًا وَوَلَدًا وَسَخَرْتُ لَكَ الْأَنْعَامَ وَالْحَرْثَ وَتَرَكْتُكَ تَرَأْسَ وَتَرْبُعَ فَكُنْتَ تَظُنُّ أَنَّكَ مُلَاقِي يَوْمَكَ هَذَا؟ قَالَ: فَيَقُولُ: لَا فَيَقُولُ لَهُ: الْيَوْمَ أَنْسَاكَ كَمَا نَسِيتَنِي)).

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور ابو سعید رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: لائیں گے ایک بندہ کو قیامت کے دن اور فرمائے گا باری تعالیٰ اس سے کیوں میں نے تجھ کو نہ دیئے تھے کان اور آنکھ اور مال اور اولاد اور تابع نہ کر دیا تیرا چارپایوں اور کھیتی کو اور چھوڑ دیا تجھے کہ رئیس بنا پھرے قوم کا اور جو تھ لیا کرے ان سے پھر تجھے خیال تھا کہ ایک دن مجھ سے ملنا ہے تجھ کو

اور وہ دن ہے آج کا سو وہ کہے گا مجھے تو خیال نہ تھا اس کا فرمائے گا اللہ تعالیٰ: سو آج میں تجھے بھول جاتا ہوں جیسے تو مجھے بھول گیا تھا دنیا میں۔ (اسنادہ صحیح) (طلال البیہ: ۶۳۲)

مترجم: بھولنے سے مراد ہے کہ آج کے دن چھوڑ دوں گا میں تجھے عذاب میں پڑا رہے گا تو جیسے بھولی چیز پڑی رہتی ہے ایسے ہی تفسیر کی ہے بعض اہل علم نے اس آیت کی بھی ﴿فَالْيَوْمَ نَسَاهُمْ﴾ یعنی آج کے دن ہم ان کو بھول جائیں گے یعنی چھوڑ دیں گے ان کو عذاب میں پڑا ہوا۔



بَابُ مِنْهُ تَفْسِيرُ قَوْلِهِ تَعَالَى ﴿يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ أَخْبَارَهَا﴾

اللہ تعالیٰ کے فرمان: ”اس دن وہ (زمین) اپنے حالات بیان کرے گی“ کی تفسیر

(۲۴۲۹) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ﴿يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ أَخْبَارَهَا﴾ (الزلزلة: ۴) قَالَ : اتَدْرُونَ مَا أَخْبَارُهَا؟ قَالُوا: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ۔ قَالَ: فَإِنَّ أَخْبَارَهَا أَنْ تَشْهَدَ عَلَى كُلِّ عَبْدٍ أَوْ أَمَةٍ بِمَا عَمِلَ عَلَى ظَهْرِهَا، أَنْ تَقُولَ عَمِلَ كَذَا وَكَذَا فِي يَوْمٍ كَذَا وَكَذَا، قَالَ ((بِهَذَا أَمْرُهَا)). (ضعيف الاسناد) (اس میں یحییٰ بن ابی سلیمان راوی ضعیف ہے)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا پڑھی رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت ﴿يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ أَخْبَارَهَا﴾ یعنی اس دن بیان کرے گی زمین اپنی خبریں پھر فرمایا اصحاب سے: جانتے ہو تم کیا ہیں خبریں اس کی؟ عرض کی انہوں نے اللہ اور رسول خوب جانتا ہے فرمایا آپ نے: اخبار اس کے یہ ہیں کہ گواہی دے گی ہر غلام اور باندی پر اللہ تعالیٰ کے آگے اس عمل کے جو کیا اس نے اس کی پیٹھ پر اس طرح پر کہ کہے گی وہ عمل کیا اس نے ایسا اور ایسا فلاں فلاں دن میں فرمایا آپ نے اسی کا حکم دیا اس زمین کو اللہ تعالیٰ نے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔



۸۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي شَانِ الصُّورِ

صور کی کیفیت کے بیان میں

مترجم: صور کی حقیقت میں کئی قول ہیں مفسرین کے بعضوں نے کہا وہ ایک قرن ہے کہ پھونکا جاتا ہے جس میں مجاہد نے کہا صوت اس کی مانند بوق کے بعضوں نے کہا صور جمع ہے صورت کی اور یہی قول ہے حسن کا اور اصح قول اول ہے اور احادیث باب اس کی موید ہیں۔

(۲۴۳۰) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ قَالَ : جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ : مَا الصُّورُ؟ قَالَ : ((قَرْنٌ يُنْفَخُ فِيهِ)). (اسنادہ صحیح) سلسلۃ الاحادیث (الصحیحہ : ۱۰۸۰)

ترجمہ: روایت ہے عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے کہ آیا ایک گنوار نبی ﷺ کے پاس اور پوچھا صور کیا ہے؟ فرمایا آپ نے ایک زنگا ہے کہ اس میں پھونکا جائے گا قیامت کے دن۔

فائل: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی کئی لوگوں نے یہ حدیث سلیمان تمیمی سے اور نہیں جانتے ہم اسے مگر انہی کی روایت سے۔



(۲۴۳۱) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((وَكَيْفَ أَنْعَمُ وَصَاحِبُ الْقُرْنِ قَدْ التَّقَمَ الْقُرْنُ وَاسْتَمَعَ الْأُذُنُ مَتَى يُؤْمَرُ بِالنَّفْعِ)) فَيَنْفَخُ فَكَانَ ذَلِكَ ثَقْلًا عَلَى أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ لَهُمْ: قُولُوا: ((حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ عَلَى اللَّهِ تَوَكَّلْنَا)). (اسنادہ صحیح) سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ : (۲۰۷۹)

ترجمہ: روایت ہے ابوسعید رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: کیونکر آرام کروں میں اور صاحب قرن یعنی اسرائیل علیہ السلام قرن کو منہ میں لیے ہوئے اور کان لگائے ہوئے ہے کہ کب حکم ہو پھونکنے کا کہ اسی وقت پھونک دے۔ سو گویا یہ امر سخت گزرا اصحاب رسول اللہ ﷺ پر پس فرمایا آپ نے: کہ ہم تمہیں اللہ و نفع الوکیل علی اللہ تو کھنا یعنی کافی ہے ہم کو اللہ اور اچھا ہے وکیل اللہ پر توکل کیا ہم نے۔

فائل: یہ حدیث حسن ہے اور مروی ہے کئی سندوں سے عطیہ سے اور انہوں نے روایت کی ابوسعید رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس کے۔



۹۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي شَانِ الصَّرَاطِ

صراط کی کیفیت کے بیان میں

(۲۴۳۲) عَنْ الْمَغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((شِعَارُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَى الصَّرَاطِ: رَبِّ سَلِّمْ سَلِّمْ)). (شعاع بن شعبة رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: شعار مومنوں کا پل صراط پر یہی ہے اے رب سلامت رکھ اے رب سلامت رکھ۔) (اسنادہ ضعیف) سلسلۃ الاحادیث الضعیفہ (۱۹۷۳) امام ترمذی نے اس کو ضعیف قرار دیا ہے

فائل: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر عبد الرحمن بن اسحاق کی روایت سے۔



(۲۴۳۳) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ((قَالَ: سَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ أَنْ يَشْفَعَ لِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَقَالَ: أَنَا فَاعِلٌ)). قَالَ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! فَأَيْنَ أَطْلُبُكَ؟ قَالَ: ((أُطْلِبُنِي أَوَّلَ مَا تَطْلُبُنِي عَلَى الصِّرَاطِ))، قَالَ قُلْتُ: فَإِنْ لَمْ أَلْقَكَ عَلَى الصِّرَاطِ قَالَ: ((فَأُطْلِبُنِي عِنْدَ الْمِيزَانِ))، قُلْتُ فَإِنْ لَمْ أَلْقَكَ عِنْدَ الْمِيزَانِ؟ قَالَ: ((فَأُطْلِبُنِي عِنْدَ الْحَوْضِ فَإِنِّي لَا أُحْطِي هَذِهِ الثَّلَاثَ الْمَوَاطِنَ)). (اسنادہ صحیح) تخريج (المشكاة: ۵۵۹۵، التعليق الرغيب: ۲۱۱/۴)

ترجمہ: روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہا سوال کیا اور درخواست کی میں نے نبی ﷺ سے کہ آپ شفاعت کریں میری قیامت کے دن فرمایا آپ نے: میں کرنے والا ہوں پھر عرض کی میں نے یا رسول اللہ ﷺ کہاں ڈھونڈوں میں آپ کو؟ فرمایا: پہلے تو مجھے پل صراط پر ڈھونڈھو۔ میں نے کہا اگر وہاں نہ ملوں میں آپ سے فرمایا آپ نے: ڈھونڈو میزان کے پاس۔ میں نے کہا اگر وہاں بھی نہ ملوں میں آپ سے فرمایا: ڈھونڈو مجھے حوض کوثر پر اور میں خطانہ کروں گا ان تین مواضع سے یعنی خواہ مخواہ ملوں گا انہیں تین مقاموں میں سے کسی مقام پر۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے، غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے گمراہی سند سے۔



۱۰۔ باب: مَا جَاءَ فِي الشَّفَاعَةِ

شفاعت کے بیان میں

مترجم: شفع اور شفاعت مصدر ہے معنی اس کے سوال کرنا واسطے تجاوز کے جرائم و ذنوب سے اور مشفع بکسر فاء شخص ہے کہ شفاعت قبول کرے اور بفتح فاء جس کی شفاعت قبول کی جائے اور تشفع قبول کرنا شفاعت کا اسی سے ہے حدیث اِشْفَعُ تُشْفَعُ یعنی شفاعت کرو تمہاری شفاعت قبول کی جائے گی پس تشفع کا مصدر تشفع ہے اور شفاعت پر جب الف لازم آتا ہے تو شفاعت عظمیٰ مراد ہوتی ہے۔ چنانچہ حدیث اُعْطِیْتُ الشَّفَاعَةَ میں شکر یہ ہے شفاعت عظمیٰ کے عنایت ہونے کا، ورنہ مطلق شفاعت عام ہے جمیع انبیاء بلکہ علماء اور شہداء کو بھی یا مراد ہے شفاعت کبار کی کہ مخصوص ہے بنجام رسالت کے ساتھ یا شفاعت مقبولہ کہ کبھی رد نہ ہو یا شفاعت اس کی کہ جس کے دل میں ذرہ بھرا ایمان ہو اور شفاعت مطلق کئی قسم ہے یعنی سوا شفاعت عظمیٰ کے کبھی تسخیل اعمال امت کے لیے ہے میزان پر کبھی خروج کے لیے ہے نار سے کبھی ادخال جنت کے لیے بغیر حساب و کتاب کے کبھی تخفیف عذاب کے لیے اور تخفیف کبھی انواع عذاب میں ہے کبھی تسخیل ملک میں اسی طرح شفاعت کبھی رفع درجات کے لیے ہے جنت میں کبھی اسم جہنمی کے لیے بہشت میں کبھی اقامت قدم کے لیے صراط پر کبھی تکثیر حور کے لیے جنان میں اور حدیث میں ہے کہ آپ نے فرمایا: اَنَا أَوَّلُ شَافِعٍ وَأَوَّلُ مُشْفَعٍ بفتح فاء ہے یعنی میں پہلے باب شفاعت کھولنے والا ہوں اور پہلا وہ شخص ہوں جس کی شفاعت قبول کی جائے گی اور فرمایا

آپ نے: اَنَا أَوَّلُ شَافِعٍ فِي الْجَنَّةِ مراد اس سے دخول جنت ہے یا رفع درجات جنت میں اور نزول برکات بہشت میں اور یہ جو وارد ہوا ہے حدیث میں فَيُؤَذِّنُ لَهُ فِي الشَّفَاعَةِ مراد اس سے مقام محمود ہے اور پہلے شفاعت راحت اہل موقف کے لیے ہوگی ہول اور خوف قیامت سے اور اس شفاعت کے منکر معتزلہ بھی نہیں اور اسی طرح رفع درجات کے لیے جو شفاعت ہے معتزلہ کو انکار اسی شفاعت کا ہے جس میں خروج عن النار مذکور ہے اور اہل سنت کے نزدیک خروج عن النار بشفاعت انبیاء و صلحاء علی الخصوص بشفاعت سید الانبیاء و سند الاصفیاء یا سنانید صحیح ثابت ہے اور یہ جو وارد ہوا ہے حدیث میں کہ ابوطالب کو میری شفاعت نفع دے گی مراد اس سے تخفیف عذاب ہے نہ خروج عن النار اور شفاعت جیسے مفید ہے شفع لہ کو ویسی ہی موجب ثواب و اجر ہے شفع کو چنانچہ وارد ہوا ہے اِشْفَعُوا فَلْتُؤْجَرُوا یعنی شفاعت کرو تا کہ اجر حاصل ہو اور آیت ﴿مَنْ يَشْفَعُ شَفَاعَةً حَسَنَةً﴾ بھی شاہد اس مقصود کی ہے اور شفع کے معنی لغت میں جوڑے کے ہیں چنانچہ ﴿وَالشَّفْعُ وَالْوَتْرُ﴾ میں یہی مراد ہے یعنی جفت اور طاق اور حدیث اَمَرَ بِلَالٍ اَنْ يَشْفَعَ الْاَذَانَ میں بھی یہی مراد ہے یعنی اذان کے کلمے دو دو بار کہیں اور تکبیر کے ایک ایک بار اور بعض مفسرین نے کہا ہے کہ الشفع والوتر میں یوم الآخر مراد ہے کہ ایام شریق سے مل کر جنت ہو جاتا ہے اور وتر سے یوم عرفہ یا وتر سے ذات مقدس باری تعالیٰ مراد ہے کہ ثانی نظیر اس کا مفقود ہے اور شفع سے مخلوقات کہ ہر ایک کا جفت و جوڑا موجود ہے۔

(۲۴۳۴) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : اَتَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِلَحْمٍ فَرَفَعَ إِلَيْهِ الذَّرَاعَ فَأَكَلَهُ وَكَانَ يُعْجِبُهُ فَهَشَّ مِنْهُ نَهْشَةً ثُمَّ قَالَ : ((اَنَا سَيِّدُ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ هَلْ تَذَرُونَ لِمَ ذَاكَ ؟ يَجْمَعُ اللَّهُ النَّاسَ الْاَوَّلِينَ وَالْاٰخِرِينَ فِي صَعِيدٍ وَاحِدٍ فَيُسْمِعُهُمُ الدَّاعِيَ وَيَنْفُذُهُمُ الْبَصْرَ وَتَذْنُو الشَّمْسُ مِنْهُمْ فَيُلْغِ النَّاسَ مِنَ الْغَمِّ وَالْكَرْبِ مَا لَا يَطْبِقُونَ وَلَا يَحْتَمِلُونَ فَيَقُولُ النَّاسُ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ : اَلَا تَرَوْنَ مَا قَدْ بَلَّغَكُمْ ؟ اَلَا تَنْظُرُونَ مَنْ يَشْفَعُ لَكُمْ اِلَى رَبِّكُمْ ؟ فَيَقُولُ النَّاسُ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَلَيَكُمْ بِاَدَمَ فَيَاْتُونَ اَدَمَ فَيَقُولُونَ : اَنْتَ اَبُو الْبَشَرِ خَلَقْتَ اللَّهَ بِيَدِهِ وَنَفَخَ فِيكَ مِنْ رُوْحِهِ وَاَمَرَ الْمَلٰٓئِكَةَ فَسَجَدُوا لَكَ ، اِشْفَعْ لَنَا اِلَى رَبِّكَ اَلَا تَرَى مَا نَحْنُ فِيْهِ ؟ اَلَا تَرَى مَا قَدْ بَلَّغْنَا ؟ فَيَقُولُ لَهُمْ اَدَمُ اِنَّ رَبِّيْ قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ وَلَنْ يَغْضَبَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ وَاِنَّهٗ قَدْ نَهَانِيْ عَنِ الشَّجَرَةِ فَعَصَيْتُهُ . نَفْسِيْ نَفْسِيْ نَفْسِيْ ، اِذْهَبُوْا اِلَى غَيْرِيْ اِذْهَبُوْا اِلَى نُوْحٍ ، فَيَاْتُونَ نُوْحًا فَيَقُولُونَ . يَا نُوْحُ . اَنْتَ اَوَّلُ الرُّسُلِ اِلَى اَهْلِ الْاَرْضِ وَقَدْ سَمَاكَ اللَّهُ عَبْدًا شَكُوْرًا اِشْفَعْ لَنَا اِلَى رَبِّكَ اَلَا تَرَى مَا نَحْنُ فِيْهِ ؟ اَلَا تَرَى مَا قَدْ بَلَّغْنَا ؟ فَيَقُولُ لَهُمْ نُوْحٌ : اِنَّ رَبِّيْ قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ وَلَنْ يَغْضَبَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ وَاِنَّهٗ قَدْ كَانَتْ لِيْ دَعْوَةٌ دَعَوْتُهَا عَلٰى قَوْمِيْ نَفْسِيْ نَفْسِيْ نَفْسِيْ ، اِذْهَبُوْا اِلَى غَيْرِيْ اِذْهَبُوْا اِلَى اِبْرٰهِيْمَ ، فَيَاْتُونَ اِبْرٰهِيْمَ فَيَقُولُونَ : يَا اِبْرٰهِيْمُ !

أَنْتَ نَبِيُّ اللَّهِ وَخَلِيلُهُ مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ فَاشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ أَلَا تَرَى مَا نَحْنُ فِيهِ؟ فَيَقُولُ إِنَّ رَبِّي قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ وَلَنْ يَغْضَبَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ وَإِنِّي قَدْ كَذَبْتُ ثَلَاثَ كَذِبَاتٍ. فَذَكَرْهُمْ أَبُو حَيَّانَ فِي الْحَدِيثِ. نَفْسِي نَفْسِي نَفْسِي إِذْهَبُوا إِلَى غَيْرِي إِذْهَبُوا إِلَى مُوسَى، فَيَأْتُونَ مُوسَى فَيَقُولُونَ: يَا مُوسَى أَنْتَ رَسُولُ اللَّهِ فَصَلِّكَ اللَّهُ بِرِسَالَتِهِ وَكَلَامِهِ عَلَى النَّاسِ، إِشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ. أَلَا تَرَى مَا نَحْنُ فِيهِ؟ فَيَقُولُ: إِنَّ رَبِّي قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ وَلَنْ يَغْضَبَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ وَإِنِّي قَدْ قَتَلْتُ نَفْسًا لَمْ أُوْمَرْ بِقَتْلِهَا نَفْسِي نَفْسِي نَفْسِي، إِذْهَبُوا إِلَى غَيْرِي إِذْهَبُوا إِلَى عِيسَى، فَيَأْتُونَ عِيسَى فَيَقُولُونَ: يَا عِيسَى أَنْتَ رَسُولُ اللَّهِ وَكَلِمَتُهُ أَقْلَاهَا إِلَى مَرْيَمَ وَرُوحٌ مِنْهُ وَكَلِمَتُ النَّاسِ فِي الْمُهْدِ. إِشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ أَلَا تَرَى مَا نَحْنُ فِيهِ؟ فَيَقُولُ عِيسَى إِنَّ رَبِّي قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ وَلَنْ يَغْضَبَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ ذَنْبًا نَفْسِي نَفْسِي نَفْسِي إِذْهَبُوا إِلَى غَيْرِي إِذْهَبُوا إِلَى مُحَمَّدٍ ﷺ قَالَ: فَيَأْتُونَ مُحَمَّدًا ﷺ فَيَقُولُونَ: يَا مُحَمَّدُ أَنْتَ رَسُولُ اللَّهِ وَخَاتِمُ الْأَنْبِيَاءِ: وَغُفِرَ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ إِشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ أَلَا تَرَى مَا نَحْنُ فِيهِ؟ فَانْطَلَقَ فَاتَى تَحْتَ الْعَرْشِ فَأَخِرَ سَاجِدًا لِلرَّبِّ ثُمَّ يَفْتَحُ اللَّهُ عَلَى مَنْ مَحَامِدِهِ وَحُسْنِ الثَّنَاءِ عَلَيْهِ شَيْئًا لَمْ يَفْتَحْهُ عَلَى أَحَدٍ قَبْلِي. ثُمَّ يُقَالُ: يَا مُحَمَّدُ! اِرْفَعْ رَأْسَكَ سَلْ تَعْطَهُ وَاشْفَعْ تَشْفَعْ: فَارْفَعْ رَأْسِي فَأَقُولُ يَا رَبِّ! أُمِّتِي، يَا رَبِّ! أُمِّتِي، فَيَقُولُ: يَا مُحَمَّدُ! اذْخُلْ مِنْ أُمِّتِكَ مَنْ لَا حِسَابَ عَلَيْهِ مِنَ الْبَابِ الْأَيْمَنِ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ وَهُمْ شُرَكَاءُ النَّاسِ فِيمَا سِوَى ذَلِكَ مِنَ الْأَبْوَابِ)). ثُمَّ قَالَ: ((وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ أَنَّ مَا بَيْنَ الْمَصْرَاعَيْنِ مِنْ مَصَارِيعِ الْجَنَّةِ كَمَا بَيْنَ مَكَّةَ وَهَجَرَ وَكَمَا بَيْنَ مَكَّةَ وَبُصْرَى)).

(اسنادہ صحیح) (تخریج الطحاویہ: ۱۹۸، ظلال الحنہ: ۸۱۱)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ لائے رسول اللہ ﷺ کے پاس گوشت پھراٹھایا آپ نے اس میں سے دست اور اچھا لگتا تھا اور پسند آتا تھا وہ آپ ﷺ کو پھر نوچا آپ نے ایک بار اس میں سے اپنے دندان مبارک یاد اڑھوں سے پھر فرمایا: میں سردار ہوں آدمیوں کا قیامت کے دن تم جانے ہو کہ کیوں؟ اس لیے کہ جمع کرے گا اللہ عز وجل اگلے پچھلے لوگوں کو ایک پٹیر زمین پر پھر اس طرح اکٹھے ہوں گے کہ سنا سکے گا ان کو آواز ایک پکارنے والا اور دیکھ سکے گا ان کو صاحب بصر اور قریب ہوگا ان سے آفتاب اور لوگوں میں غم و کرب اس درجہ پہنچ جائے گا کہ طاقت نہ رکھ سکیں گے اور متمل نہ ہو سکیں گے وہ اس کے کہیں گے بعضے لوگ بعض سے کیا نہیں دیکھتے ہو کہ کہاں تک پہنچی مصیبت تمہاری؟ کیا دیکھتے نہیں تم ایسے شخص کو جو شفاعت کرے

تمہارے رب کے پاس؟ سو کہیں گے بعضے بعض سے چلو تم آدم علیہ السلام کے پاس پھر آئیں گے وہ آدم علیہ السلام کے پاس اور کہیں گے تم ابوالبشر ہو پیدا کیا اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے دست مبارک سے اور پھونگی آپ میں اپنی پیدا کی ہوئی روح اور حکم فرمایا فرشتوں کو کہ انہوں نے سجدہ کیا آپ کو سوشفاعت کیجیے ہماری اپنے رب کے پاس کیا دیکھتے نہیں! آپ کہ ہم سب کس بلا میں گرفتار ہیں کیا دیکھتے نہیں آپ کہ کہاں تک پہنچی مصیبت ہماری سو کہیں گے ان کو آدم علیہ السلام کہ میرا رب آج ایسا غصہ ہوا ہے ایسا کبھی اس سے پہلے اور نہ غصہ ہوگا کبھی اس کے بعد اور اس نے مجھے منع فرمایا تھا ایک درخت نے سونا فرمائی کی میں نے اس تعالیٰ شانہ کی نفسی نفسی نفسی جاؤ تم کسی اور کے پاس جاؤ نوح علیہ السلام کے پاس پھر آئیں گے وہ سب نوح علیہ السلام کے پاس اور کہیں گے اے نوح تم پہلے رسول ہو کہ بھیجے گئے زمین والوں کی طرف اور نام رکھ دیا تمہارا اللہ جل جلالہ نے بندہ شکر گزار شفاعت کرو ہماری اپنے پروردگار کے پاس کیا نہیں دیکھتے ہو تم ہم کس بلا میں ہیں کیا نہیں دیکھتے تم کہ کہاں تک پہنچی مصیبت ہماری سو کہیں گے ان سے نوح علیہ السلام میرا رب آج کے دن غصہ میں ہے ایسا کہ کبھی غصہ میں نہ ہوا اس سے پہلے اور نہ غصہ ہوگا اس کے بعد اور میرے واسطے ایک دعائے مقبول و مستجاب تھی تو وہ خرچ کردی میں نے اپنی قوم کی ہلاکت کے لیے نفسی نفسی نفسی جاؤ تم میرے سوا کسی اور کے پاس جاؤ ابراہیم علیہ السلام کے پاس لوگ ابراہیم علیہ السلام کے پاس آئیں گے او رکہیں گے اے ابراہیم تم اللہ کے نبی ہو اور خلیل یعنی دوست اس کے زمین والوں میں سے سوشفاعت کرو ہمارے واسطے اپنے رب کے پاس کیا نہیں دیکھتے ہو تم کہ ہم کس بلا میں ہیں سو وہ کہیں گے بے شک میرا رب ایسا غضب ناک ہے آج کے روز کہ کبھی ایسا نہ ہوا اور نہ ہوگا اور میں نے تین جھوٹ بولے پھر ذکر کیا ابوحیان نے اپنی روایت میں نفسی نفسی نفسی جاؤ تم کسی اور کے پاس سوا میرے جاؤ تم موسیٰ علیہ السلام کے پاس پھر آئیں گے موسیٰ علیہ السلام کے پاس اور کہیں گے اے موسیٰ تم رسول ہو اللہ کے فضیلت دی تم کو اللہ تعالیٰ نے ساتھ اپنی رسالت کے اور کلام کے تمام لوگوں پر تم شفاعت کرو ہماری اپنے رب کے پاس کیا نہیں دیکھتے تم کہ ہم کس بلا میں ہیں سو وہ کہیں گے بے شک رب میرا آج کے روز اس قدر غضب ناک ہے کہ کبھی ایسا نہ ہوا نہ ہوگا اور میں نے مار ڈالی ہے ایک جان یعنی قبلی کہ نہیں حکم ہوا تھا مجھے اس کے مارنے کا مجھے آج اپنی جان کی فکر ہے نفسی نفسی نفسی جاؤ تم میرے سوا کسی اور کے پاس جاؤ عیسیٰ علیہ السلام کے پاس پھر آئیں گے سب عیسیٰ علیہ السلام کے پاس اور کہیں گے اے عیسیٰ علیہ السلام تم رسول ہو اللہ تعالیٰ کے اور کلمہ اس کا کہ ڈالا اس نے مریم کی طرف یعنی بغیر اسباب ولادت کے فقط اللہ کے کن فرمانے سے پیدا ہو گئے ہو اور روح اس کی طرف سے اور کلام کیا تم نے لوگوں سے گود میں یعنی اپنی ماں کے تم شفاعت کرو ہماری اپنے پروردگار کے پاس کیا نہیں دیکھتے تم کہ ہم کس مصیبت میں ہیں پھر کہیں گے حضرت عیسیٰ علیہ السلام بے شک آج میرا رب غصہ ہوا ایسا کہ کبھی نہ ہوا تھا اور نہ ہوگا اور نہ ذکر کیا حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے کسی اپنی خطا کا اور کہا نفسی نفسی جاؤ

تم میرے سوا کسی اور کے پاس جاؤ محمد ﷺ کے پاس سو آئیں گے وہ سب محمد ﷺ کے پاس اور کہیں گے اے محمد (ﷺ) تم رسول ہو اللہ عزوجل کے اور خاتم الانبیاء ہو اور بخشے گئے تمہارے لیے گناہ تمہارے اگلے پچھلے شفاعت کرو تم ہماری اپنے پروردگار کے پاس کیا نہیں دیکھتے آپ کہ ہم کس مصیبت اور بلا میں ہیں سو میں چلوں گا اور آؤں گا نیچے عرش کے اور گر پڑوں گا سجدہ میں اپنے رب کی تعظیم کے لیے پھر کھولے گا اللہ تعالیٰ میری جنان و لسان پر اپنی محمد اور حسن و ثنا کو اس قدر کہ نہ کھولا ہو گا کسی پر مجھ سے پہلے پھر کہا جائے گا مجھ سے اے محمد ﷺ اٹھاؤ سر اپنا اور سوال کرو تم پاؤ گے اور شفاعت کرو تمہاری شفاعت قبول کی جائے گی پھر اٹھاؤں گا میں اپنا سر اور کہوں گا اے رب مانگتا ہوں میں نجات اور فلاح اپنی امت کی اے رب مانگتا ہوں میں نجات اور فلاح اپنی امت کی پھر فرمائے گا باری تعالیٰ شانہ: اے محمد ﷺ داخل کرو تم اپنی امت میں سے ان لوگوں کو جن پر حساب و کتاب نہیں ہے دہانے دروازے میں جنت کے اور وہ لوگ شریک ہوں گے اور دروازوں میں سے بھی لوگوں کے یعنی داخل ہونے میں پھر فرمایا قسم ہے اس پروردگار کی کہ میری جان اس کے ہاتھ میں ہے کہ دوپٹ میں جنت کی پٹوں سے ایسا فاصلہ ہے جیسا مکہ اور بصرہ میں یا جیسا مکہ اور بصرہ میں۔

فائدہ: اس باب میں ابو بکر صدیق اور انس اور عقبہ بن عامر اور ابوسعید رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم: قولہ اٹھایا دست اور اچھا لگتا تھا آپ کو الخ دست چونکہ نجاست سے دور ہوتا ہے اس لیے حضرت ﷺ کو پسند تھا۔ قولہ فَنَهَشَ نَهَشَةً یعنی نوچا ایک بار نوچنا اور یہ لفظ بسین مہملہ بھی وارد ہوا ہے اور اگر بسین معجمہ پڑھا جائے تو معنی اس کے نوچنا گوشت کا بڑی پر سے دانت کے کناروں سے اور بسین مہملہ نوچنا گوشت کا داڑھوں سے (علی ماقالہ الطیبی) قولہ میں سردار ہوں آدمیوں کا غرض سید کے دو معنی ہیں اول مالک و متصرف کہ جو چاہے سو کرے اس معنی کو رسول اللہ ﷺ کسی چیز کے سید نہیں بلکہ سوا باری تعالیٰ کے یہ معنی کسی میں پائے نہیں جاتے۔ اس معنی سے حدیث میں وارد ہوا "الْأَسِيدُ هُوَ اللَّهُ" یعنی سید اللہ ہی ہے اور دوسرے معنی یہ ہیں کہ جب مالک کا حکم ملوگوں کی طرف اترے تو پہلے اس شخص پر اترے اور وہ سب لوگوں کو سنا دے اس معنی میں رسول اللہ ﷺ سارے جہان کے سردار ہیں۔ چنانچہ اس حدیث میں اس معنی کی تفصیل مذکور ہے قولہ پیدا کیا اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے دست مبارک سے الخ اللہ جل جلالہ کی صفات میں سے ہے ید و وجہ وغیرہ اور ثابت ہیں وہ اس ذات مقدس کے لیے جیسے کہ ثابت ہیں سمع اور بصر اور ایمان ان سب پر ضرور ہے اور بلا تشبیہ اور بلا کیف ان کو ثابت کرنا پر ضرور ہے۔ نہیں انکار کیا ان کا مگر ملاعنہ جمیہ نے خَذَلَهُمُ اللَّهُ اور فرمایا اللہ عزوجل نے ﴿لَمَّا خَلَقْتُ بَيْدَى﴾ اور نہ انکار کیا اس کا آدم علیہ السلام کے شیطان نے بھی اور اگر مراد ہوتی ید سے قدرت وغیرہ تو فوراً کہتا وہ کہ کیا میں تیری قدرت سے نہیں بنا ہوں پس باطل ہو قول ان کا جو تاویل کرتے ہیں اس کی ساتھ قدرت اور قوت وغیرہ کے اور نہ انکار کیا اس کا یہود نے بلکہ عیب لگایا اس کو مغللول ہونے کا باوجود اثبات ید کے اور ملعون ہو گئے وہ فقط عیب لگانے سے اس میں پھر کیا حال ہو گا ان کا جو بالکل اس کی نفی کے درپے ہیں اور تفسیر معالم التنزیل میں ہے يَذَّ اللَّهُ

صِفَةً مِّنْ ذَاتِهِ كَالسَّمْعِ وَالْبَصَرِ وَالْوَجْهِ وَقَالَ حَلَّ ذِكْرُهُ ﴿لَمَّا خَلَقْتُ بَيْدَتِي﴾ وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ كَلَّمَا يَدِيهِ يَمِينٌ وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِصِفَاتِهِ فَعَلَى الْعِبَادِ فِيهَا الْإِيمَانُ وَالتَّسْلِيمُ وَقَالَ آئِمَّةُ السَّلَفِ وَأَهْلُ السُّنَّةِ فِي هَذِهِ الصِّفَاتِ أَمْرٌ وَهِيَ كَمَا جَاءَتْ بِلاَ كَيْفٍ۔

یعنی یہ ایک صفت ہے اللہ تعالیٰ کی اس کی صفات میں سے مانند سمع و بصر و وجہ کے چنانچہ فرمایا اللہ عز و جل نے ﴿لَمَّا خَلَقْتُ بَيْدَتِي﴾ اور فرمایا نبی ﷺ نے: دونوں ہاتھ اس تعالیٰ شانہ کے برکت والے ہیں اور اللہ خوب جانتا ہے اپنی صفتوں کو اور واجب ہے بندوں پر ایمان لانا اس پر اور مان لینا اور کہا ائمہ سلف اور اہل سنت نے ان صفتوں کے باب میں کہ جاری کرو ان کو جیسے آئی ہیں بلا کیف انتہی۔

قولہ 'نفسی نفسی' الخ یعنی میرا نفس خود مستحق ہے کہ کوئی شفاعت اس کی کرے (مجمع) وہ خرچ کی میں نے اپنی قوم کی ہلاکت کے لیے آہ حدیث میں وارد ہوا ہے کہ ہر نبی کی ایک دعا مقبول ہے میں نے اپنی دعا کو رکھ چھوڑا ہے کہ اپنی امت کی شفاعت میں خرچ کروں گا۔ اور حضرت نوح علیہ السلام کی دعا سے مراد ہے یہ دعا: ﴿لَا تَذَرْ عَلَى الْأَرْضِ مِنَ الْكَافِرِينَ ذَيَّارًا﴾ قولہ اور میں نے تین جھوٹ بولے الخ پہلا یہ کہ کفار سے آپ نے فرمایا جب انہوں نے اپنے میلہ میں بلایا ﴿إِنِّي سَقِيمٌ﴾ یعنی میں بیمار ہوں اور جب کفار نے پوچھا بتوں کو تم نے توڑا تو آپ نے فرمایا ﴿بَلْ فَعَلَهُ كَبِيرُهُمْ﴾ یعنی بڑے بت نے توڑا اور جب ایک بادشاہ جابر کے ملک سے آپ کا گزر ہوا تو سارہ ﷺ کو اپنی بہن فرمایا۔ انتہی۔

فائدہ: نووی نے کہا کہ قاضی عیاض نے بیان کیا ہے کہ مذہب اہل سنت کا جواز شفاعت ہے عقلاً اور وجہ اس کا سمعاً بدلیل قولہ تعالیٰ ﴿يَوْمَئِذٍ لَا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ إِلَّا مَنْ أَذِنَ لَهُ الرَّحْمَنُ وَرَضِيَ لَهُ قَوْلًا﴾ اور روایات صحیحہ اس قدر ثبوت شفاعت میں وارد ہوئی ہیں کہ تو اتر معنوی کو پہنچ گئی ہیں اور اجماع ہے سلف صالح کا اس پر اور انکار کیا بعض خوارج اور معتزلہ نے اس لیے کہ ان کا مذہب ہے کہ مذہبیں مخلد فی النار ہیں اور استدلال کیا انہوں نے ان آیتوں سے ﴿مَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ حَمِيمٍ وَلَا شَفِيعٍ يُطَاعُ﴾ اور آیت ﴿فَمَا تَنْفَعُهُمْ شَفَاعَةُ الشَّافِعِينَ﴾ سے اور جواب دیا ہے اہل سنت نے مراد آئیہ اول میں ظلم سے شرک ہے اور آئیہ ثانی کفار کے حق میں ہے اور معتزلہ احادیث شفاعت کی تاویل یہ کرتے ہیں کہ مراد ان سب شفاعتوں سے زیادت درجات ہے نہ خروج عن النار حالانکہ یہ باطل ہے اور الفاظ احادیث صراحۃً ان کے بطلان مذہب پر دال ہیں اور مثبت ہیں خروج مذہب کے نار سے اور شفاعت پانچ قسم ہے اول واسطے نجات اہوال موقف سے اور یہ مخصوص ہے آنحضرت ﷺ کے ساتھ دوسرے دخول جنت کے لئے تیسرے مستوجبان نار کے لیے چوتھے خروج مذہب کے لیے نار سے کہ خروج ان کا ثابت ہے بہ شفاعت نبی ﷺ اور شفاعت ملائکہ اور اخوان مؤمنین کے پانچویں رفع درجات کے لیے۔



۱۱۔ بَابُ مِنْهُ

دوسرا باب اسی بیان میں

(۲۴۳۵) عَنْ أَنَسٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((شَفَاعَتِي لِأَهْلِ الْكِبَايَرِ مِنْ أُمَّتِي)). (اسنادہ صحیح)

تخریج المشكاة : ۵۵۹۹۔ الظلال (۸۳۱) الروض النضیر (۶۵)

ترجمہ: روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: شفاعت میری ہے اہل کبار کے لیے میری امت سے۔

فائدہ: اس باب میں جابر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے۔



(۲۴۳۶) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((شَفَاعَتِي لِأَهْلِ الْكِبَايَرِ مِنْ أُمَّتِي)). قَالَ

مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ : فَقَالَ لِي جَابِرٌ : يَا مُحَمَّدُ مَنْ لَمْ يَكُنْ مِنْ أَهْلِ الْكِبَايَرِ فَمَا لَهُ وَلِلشَّفَاعَةِ.

(صحیح) المشكاة : ۵۵۹۹۔ الظلال : (۸۳۱-۸۳۲) الروض النضیر (۶۵)

ترجمہ: روایت ہے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے شفاعت میری میری امت کے اہل کبار کے لیے ہے۔

کہا محمد بن علی نے کہا مجھ سے جابر رضی اللہ عنہ نے اے محمد جو نہ ہو اہل کبار سے اسے شفاعت سے کیا تعلق۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے اس سند سے۔

مترجم: یہاں وہی شفاعت مراد ہے جو خروج عن النار کے واسطے ہے اور وہ مخصوص ہے اہل کبار کے ساتھ یہی مطلب ہے

جابر رضی اللہ عنہ کے قول کا۔



۱۲۔ باب منه دخول سبعين الف بغير حساب و بعض من يشفع له

اسی سے ستر ہزار کا بغیر حساب کے جنت میں داخل ہونا ہے اور بعض کے لیے سفارش کی جائے گی

(۲۴۳۷) عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ الْأَلْهَانِيِّ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ :

((وَعَدَنِي رَبِّي أَنْ يُدْخِلَ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي سَبْعِينَ أَلْفًا لَا حِسَابَ عَلَيْهِمْ وَلَا عَذَابَ، مَعَ كُلِّ أَلْفٍ

سَبْعُونَ أَلْفًا وَثَلَاثَ حَيَاتٍ مِنْ حَيَاتِ رَبِّي)). [اسنادہ صحیح] سلسلة الاحاديث الصحيحة (۲۱۷۹)

ترجمہ: روایت ہے ابی امامہ سے کہا انہوں نے کہ سنائیں نے ابو امامہ سے کہا انہوں نے کہ سنائیں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ

فرماتے تھے وعدہ کیا ہے مجھ سے میرے پروردگار نے کہ داخل کرے گا جنت میں میری امت کے ستر ہزار شخص کہ نہ حساب

ہے ان پر نہ عذاب ہزار شخص کے ساتھ پھر ستر ہزار اور تین لپ بھر کر میرے پروردگار کے ہاتھوں سے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

مترجم: جہیہ اس حدیث کو کف افسوس ملتے ہیں، معتر لہ اپنے ہاتھوں آپ جلتے ہیں۔ غرض منکران صفات ہر طرف ہاتھ پیر مارتے ہیں اور مؤولین بہر حال جان ہارتے ہیں، محدثین کا دل ہاتھوں بڑھ رہا ہے وہ کہتے ہیں ایمان لائے ہم حثیات پر اپنے پروردگار کے اور سونپا ان کی کیفیت کو علم الہی پر اور یہ الفاظ مجہول ہیں اپنے معانی ظاہر پر بلاتا ویل و بلا تشبیہ و تعطیل۔



(۲۴۳۸) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيبٍ قَالَ : كُنْتُ مَعَ رَهْطٍ بِأَبِلَاءَ، فَقَالَ رَجُلٌ مِنْهُمْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ :

((يَدْخُلُ الْجَنَّةَ بِشَفَاعَةِ رَجُلٍ مِنْ أُمَّتِي أَكْثَرُ مِنْ بَنِي تَيْمٍ)) قِيلَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ! سِوَاكَ؟ قَالَ :

((سِوَايَ)). فَلَمَّا قَامَ قُلْتُ مَنْ هَذَا؟ قَالُوا: هَذَا ابْنُ أَبِي الْحَدَّاءِ. (اسنادہ صحیح) سلسلہ الاحادیث

الصحيحة (۲۱۶۸) تخريج مشكاة المصابيح (۵۶۰۱)

ترجمہ: روایت ہے عبد اللہ بن شقیق سے کہا تھا میں ایک جماعت کے ساتھ ایلپاء میں سو کہا ایک مرد نے ان میں سے سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے فرماتے تھے کہ داخل ہوں گے جنت میں ایک مرد کی شفاعت سے جو میری امت سے ہوگا بنی تیم کے لوگوں سے بڑھ کر، عرض کیا صحابہ نے یا رسول اللہ ﷺ وہ مرد سوا آپ کے ہے فرمایا آپ نے: ہاں میرے سوا ہے پھر جب کھڑا ہوا وہ شخص پوچھا میں نے لوگوں سے کون ہے یہ جس نے یہ روایت بیان کی لوگوں نے کہا یہ ابن ابی الحداء ہے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور ابن ابی الحداء کا نام عبد اللہ ہے اور ان کی یہی ایک حدیث معلوم ہوتی ہے۔

مترجم: مراد اس شخص سے عثمان رضی اللہ عنہ ہیں یا اویس قرنی رضی اللہ عنہ۔



(۲۴۳۹) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ : ((إِنَّ مِنْ أُمَّتِي مَنْ يَشْفَعُ لِلْفِتَامِ مِنَ النَّاسِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَشْفَعُ

لِلْقَبِيلَةِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَشْفَعُ لِلْعَصْبَةِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَشْفَعُ لِلرَّجُلِ حَتَّى يَدْخُلُوا الْجَنَّةَ)). (اسنادہ ضعیف)

تخريج (المشكاة : ۵۶۰۲) اس میں عطیہ عوفی راوی ضعیف ہے

ترجمہ: روایت ہے ابو سعید رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: میری امت میں سے کوئی شفاعت کرے گا کئی جماعتوں کی آدمیوں سے اور کوئی ان میں سے شفاعت کرے گا ایک قبیلہ کی اور کوئی شفاعت کرے گا ایک عصبہ کی اور کوئی شفاعت کرے گا ایک مرد کی یہاں تک کہ داخل ہوں گے جنت میں۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔

مترجم: فِئَامَ کہا ہے بعضوں نے کہ جمع ہے فِئَہ کی اور فِئَہ بمعنی جماعت اور بعضوں نے کہا فِئَامَ بمعنی جماعات متعددہ اور واحد اس کا لفظ سے کوئی نہیں اور عصبہ وہ جماعت ہے کہ افراد اس کے دس سے چالیس تک ہوں۔



(۲۴۴۰) عَنْ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((يَشْفَعُ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانٍ لِلَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِمِثْلِ رُبْعَةٍ وَمُضَرٍّ)). مرسل (ضعیف) ہے۔ ترمذی کے اکثر نسخہ میں یہ حدیث نہیں ہے نیز اس میں حسین بن جعفر کے حالات معلوم نہیں

ترجمہ: حسن بصری سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ شفاعت کریں گے عثمان بن عفان، قیامت کے دن ربیعہ اور مضر قبیلہ کے افراد کے برابر۔



۱۳۔ باب: منہ حدیث تخییر النبی ﷺ بین دخول نصف

امتہ الجنة و بین الشفاعة و اختیارہ الثانی

اسی سے نبی ﷺ کو اپنی آدمی امت کے جنت میں جانے یا شفاعت کا اختیار

دینے والی حدیث ہے اور آپ نے دوسری چیز کو اختیار کیا

(۲۴۴۱) عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((أَتَانِي آبُ مِنْ عِنْدِ رَبِّي فَخَيَّرَنِي بَيْنَ أَنْ يَدْخُلَ نِصْفُ أُمَّتِي الْجَنَّةَ وَيَبْنِي الشَّفَاعَةَ فَأَخْتَرْتُ الشَّفَاعَةَ وَهِيَ لِمَنْ مَاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا)).

ترجمہ: روایت ہے عوف سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: ایک آنے والا میرے پاس آیا میرے رب کی طرف سے اور مجھے اختیار دیا اس باب میں کہ داخل ہو میری آدمی امت جنت میں یا طے مجھے درجہ شفاعت کا تو میں نے اختیار کیا درجہ شفاعت کا اور وہ شفاعت اس کے واسطے ہے جو مرے اور شریک نہ کیا ہو اس نے اللہ تعالیٰ کا کسی چیز کو۔

(استاد صحیح) ظلال الجنة (۸۱۸ - ۸۲۰) التعليق الرغيب (۲۱۵/۴)

فائدہ: اور مروی ہوئی یہ حدیث ابوالخیر سے وہ روایت کرتے ہیں ایک اور صحابی سے رسول اللہ ﷺ کے وہ آنحضرت ﷺ سے اور نہیں ذکر کیا اس میں عوف بن مالک رضی اللہ عنہ کا۔

مترجم: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ پنجہ پرست شدہ پرست نعل پرستوں کو شفاعت سے کچھ تعلق نہیں اور جب تک آدمی میں ایک ذرہ شرک کا باقی ہے وہ شفاعت کا مستحق نہیں اور بات بھی یہی ہے اس لیے کہ آنحضرت ﷺ شفیع المذہبین ہیں نہ کہ شفیع المشرکین۔



۱۴۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي صِفَةِ الْحَوْضِ

حوض کوثر کی صفت کے بیان میں

(۲۴۴۲) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ : ((إِنَّ فِي حَوْضِي مِنَ الْبَارِئِ بَعْدَ نُجُومِ

السَّمَاءِ)). (صحیح) [اسنادہ صحیح] ظلال الحنة (۷۱۱)

ترجمہ: روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: بے شک میرے حوض میں صراحیاں ہیں آسمان کے ستاروں کے شمار کے برابر۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے۔

(۲۴۴۳) عَنْ سَمُرَةَ قَالَتْ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((إِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوْضًا وَإِنَّهُمْ يَتَبَاهَوْنَ أَيُّهُمْ أَكْثَرُ وَارِدَةٌ

وَأَنَايَ أَرْجُوا أَنْ أَكُونَ أَكْثَرَهُمْ وَارِدَةً)). (اسنادہ صحیح) تخریج شرح عقيدة الطحاویہ: ۱۹۷۔ تخریج

المشكاة : ۵۵۹۴۔ سلسلة الاحادیث الصحیحة: ۱۵۸۹)

ترجمہ: روایت ہے سمرہ رضی اللہ عنہا سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: ہر نبی کا ایک حوض ہے اور وہ فخر کرتے ہیں آپس میں ایک دوسرے پر اس باب میں کہ کس کے حوض پر پانی پینے والے زیادہ جمع ہوتے ہیں اور میں امید رکھتا ہوں یعنی اللہ کے فضل سے کہ میرے حوض پر سب سے زیادہ جمع ہوں۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے اور روایت کی اشعث بن عید الملک نے یہ حدیث حسن ہے انہوں نے نبی ﷺ سے مرسلہ اور مذکر کیا اس میں سمرہ رضی اللہ عنہا کا اور وہ صحیح تر ہے۔



۱۵۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي صِفَةِ أَوَانِي الْحَوْضِ

ظروف حوض کی صفت کے بیان میں

(۲۴۴۴) عَنْ أَبِي سَلَامٍ الْهَبَشِيِّ قَالَ : بَعَثَ إِلَيَّ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ فُحِمْلَتُ عَلَى الْبَرِيدِ قَالَ : فَلَمَّا دَخَلَ

عَلَيْهِ قَالَ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ! لَقَدْ شَقَّ عَلَى مَرْكَبِي الْبَرِيدُ۔ فَقَالَ : يَا أَبَا سَلَامٍ! مَا أَرَدْتُ أَنْ أَشُقَّ عَلَيْكَ

وَلَكِنْ بَلَّغْنِي عَنْكَ حَدِيثَهُ عَنْ ثَوْبَانَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْحَوْضِ، فَاحْبَبْتُ أَنْ تُشَافِهَنِي بِهِ۔ قَالَ أَبُو سَلَامٍ: حَدَّثَنِي ثَوْبَانُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ قَالَ: ((حَوْضِي مِنْ عَدْنٍ إِلَى عَمَّانَ الْبُلْقَاءِ وَمَاوُهُ أَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ وَأَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ وَأَكْوَابُهُ عَدَدُ نَجُومِ السَّمَاءِ مَنْ شَرِبَ مِنْهُ شَرْبَةً لَمْ يَظْمَأْ بَعْدَهَا أَبَدًا، أَوَّلُ النَّاسِ وَرُودًا عَلَيْهِ فَقَرَاءُ الْمُهَاجِرِينَ الشُّعْثُ رُءُوسًا، الدَّنَسُ ثِيَابًا الَّذِينَ لَا يَنْكَحُونَ الْمُتَتَعَمَاتِ وَلَا يُفْتَحُ لَهُمُ السُّدَدُ)). قَالَ عُمَرُ: لَكِنِّي نَكَحْتُ الْمُتَتَعَمَاتِ وَفُتِحَتْ لِي السُّدَدُ نَكَحْتُ فَاطِمَةَ بِنْتَ عَبْدِ الْمَلِكِ لَا جَرَمَ إِنِّي لَا أَعْغِشُ رَأْسِي حَتَّى يَشَعْتَ وَلَا أَعْغِشُ ثَوْبِي الَّذِي يَلِي جَسَدِي حَتَّى يَنْسَخَ. (اسنادہ صحیح) سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ (۱۰۸۲) ظلال الحنة (۷۰۷، ۷۰۸) تخریج المشکاة (۵۵۹۲)

ترجمہ: روایت ہے ابوسلام حبشی سے کہا انہوں نے بھیجا میری طرف عمر بن عبدالعزیز نے پیغام اور میں سوار کیا گیا برید پر بھر جب داخل ہوا میں ان پر کہا اے امیر المومنین شاق گزری مجھ پر سواری برید کی فرمایا عمر بن عبدالعزیز نے اے ابوسلام مجھے یہ منظور نہیں کہ تم پر مشقت ہو مگر میں نے تمہیں اس لیے تکلیف دی کہ میں نے سنا ہے کہ تم ایک حدیث بیان کرتے ہو بواسطہ ثوبان رضی اللہ عنہ کے رسول اللہ ﷺ سے حوض کوثر کے بارے میں تو میں نے چاہا کہ تم سے بالمشافہت لوں کہا ابوسلام نے روایت کی مجھ سے ثوبان رضی اللہ عنہ نے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے حوض میرا عدن سے عمان تک ہے پانی اس کا زیادہ سفید ہے دودھ سے اور زیادہ میٹھا ہے شہد سے آنچورے اس کے جتنے آسمان کے تارے۔ جس نے ایک بار اس میں سے پیایا سانہ ہوگا بعد اس کے کبھی پہلے جو لوگ اس پر آئیں گے فقراء مہاجرین ہوں گے گرد آلود سران کے میلے کھیلے کپڑے نکاح نہیں کرتے ناز پروردہ عورتوں سے اور نہیں کھولے جاتے ان کے لیے دروازے کہا عمر بن عبدالعزیز نے لیکن میں نے تو نکاح کیا ناز پروردہ عورتوں سے اور کھولے گئے میرے لیے دوازے نکاح کیا میں نے فاطمہ بنت عبدالملک سے مگر اتنی بات ضرور ہے کہ میں نہیں دھوتا اپنا سر جب تک کہ چمک نہ جائے اور نہیں دھوتا اپنے وہ کپڑے کہ میرے بدن سے لگے ہیں جب تک کہ میلے کھیلے نہ ہوں۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے اس سند سے اور مردی ہوئی ہے یہ حدیث معدان بن ابوطلحہ سے انہوں نے روایت کی ثوبان رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے اور ابوسلام حبشی کا نام مطور ہے۔

مترجم: برید لفظ فارسی ہے اصل میں خچر کہتے ہیں اور ترجمہ ندوی میں کہا ہے برید وہ خچر ہے کہ بارہ میل کی سواری کے لیے مستعد رکھیں اور عمان بفتح عین اور بفتح یمیم ایک موضع ہے شام میں اور بضم عین اور بضم یمیم ایک موضع بحرین میں اور بقاء ایک شہر ہے شام میں اور عدن جزیرہ مشہور ہے کہ ممر ہے حجاج کا اور یہ لفظ منصرف ہے اور غیر منصرف بھی وارد ہوا ہے اور اختلاف احادیث کا تقدیر حوض میں مٹی اس پر ہے کہ سامع کے ذہن میں اس کی بڑائی آجائے یہ مقصود نہیں کہ مقدار اس کا بعینہ مذکور ہو اس لیے ہر مقام میں

حسب اور اک مخاطب جیسا مناسب ہو اور یا ارشاد ہوا۔ قولہ نکاح نہیں کرتے یعنی خود بھی صحبت ناز پروردہ عورتوں کی نہیں چاہی اور اگر چاہیں اور طلب کریں تو کوئی ان کے خطبہ کو قبول نہ کرے قولہ اور نہیں کھولے جاتے دروازے یعنی کسی کے دروازے پر اذن مانگیں داخل ہونے کو تو اجازت نہ ملے غرض یہ کہ نہایت ابتذال و عجز سے وہ دنیا میں رہے ہیں اور کسی طرح کا جاہ و منزلت اور علوم و تربیت زمین پر نہیں چاہتے مظہر عبدیت ہیں اور معدن کسروا کسار نہ طالب حشمت ہیں نہ راغب جاہ افتخار۔



(۲۴۴۵) عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَا آيَةُ الْحَوْضِ؟ قَالَ: ((وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يَنْتُهُ أَكْثَرُ مَنْ عَدَدِ نُجُومِ السَّمَاءِ وَكَوَاكِبِهَا فِي لَيْلَةٍ مُظْلِمَةٍ مُصْحِيَةٍ مِنْ آيَةِ الْجَنَّةِ مَنْ شَرِبَ مِنْهَا لَمْ يَظْمَأْ آخِرَ مَا عَلَيْهِ عَرَضُهُ مِثْلُ طُولِهِ، مَا بَيْنَ عَمَّانَ إِلَى أَيْلَةَ مَاءَ هُ أَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ وَأَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ)).

ترجمہ: روایت ہے ابو ذر رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے عرض کی میں نے یا رسول اللہ ﷺ کیسے ہیں برتن حوض کوثر کے؟ فرمایا آپ ﷺ نے: قسم ہے اس پروردگار کی کہ میری جان اس کے ہاتھ میں ہے۔ بے شک برتن اس کے آسمان کے تاروں سے زیادہ ہیں اس رات میں کہ اندھیری ہو اور ابر فلک سے کھل گیا ہو اور وہ برتن جنت کے برتنوں سے ہیں جس نے پیاس میں سے کبھی پیسا نہ ہوگا آخر وقت تک عرض اس کا طول کے برابر ہے یعنی چوکور ہے عمان سے ایلہ تک پانی اس کا دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا۔ (اسنادہ صحیح) (الظلال ۷۲۱)

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اور اس باب میں حذیفہ بن الیمان اور عبد اللہ بن عمرو اور ابو ہریرہ سلمیٰ اور ابن عمر اور حارث بن وہب اور مستورد بن شداد رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے اور مروی ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: حوض میرا کوفہ سے حجر اسود تک ہے۔

مترجم: قولہ برتن اس کے آسمان کے تاروں سے الخ یعنی جس رات میں اندھیرا ہو چاندنی نہ ہو اس لیے کہ چاندنی میں اکثر چھوٹے تارے نظر نہیں آتے اور ابر فلک سے کھل گیا یعنی مینہ برس کر بدلی کھل گئی ہو کہ جو ماء گرد و غبار سے پاک ہو اور کوئی شئی حائل نہ ہو رانی اور فلک کے درمیان اس رات میں جیسے تارے کثرت سے چھٹکے ہوئے ان گنت نظر آتے ہیں اس سے زیادہ برتن ہیں اس حوض کے۔



۱۲۔ بَابُ: صِفَةُ الَّذِينَ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ

ان لوگوں کے بیان میں جو بغیر حساب داخل جنت ہوں گے

(۲۴۴۶) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: لَمَّا أُسْرِى النَّبِيُّ جَعَلَ يَمُرُّ بِالنَّبِيِّ وَالنَّبِيِّينَ وَمَعَهُمُ الْقَوْمُ وَالنَّبِيُّ وَالنَّبِيِّينَ

وَمَعَهُمُ الرُّهْطُ وَالنَّبِيَّ وَالنَّبِيَّ وَلَيْسَ مَعَهُمْ أَحَدٌ حَتَّى مَرَّ بِسَوَادٍ عَظِيمٍ، فَقُلْتُ مَنْ هَذَا قِيلَ سِبْؤُا مُوسَى وَقَوْمُهُ وَلَكِنْ أَرْفَعُ رَأْسَكَ فَانْظُرْ۔ قَالَ فَإِذَا هُوَ سَوَادٌ عَظِيمٌ قَدْ سَدَّ الْأَفْقَ مِنْ ذَا الْجَانِبِ، وَمِنْ ذَا الْجَانِبِ فَقِيلَ هَؤُلَاءِ أُمَّتُكَ وَسِبْؤُا هَؤُلَاءِ مِنْ أُمَّتِكَ سَبْعُونَ أَلْفًا يَدْخُلُونَ الْحَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ، فَدَخَلَ وَلَمْ يَسْأَلُوهُ وَلَمْ يَفْهَمُوا لِقَائَهُمْ۔ فَقَالُوا نَحْنُ هُمْ وَقَالَ قَائِلُونَ هُمْ أَبْنَاءُ الَّذِينَ وَلِدُوا عَلَى الْفِطْرَةِ وَالْإِسْلَامِ۔ فَخَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: ((هُمُ الَّذِينَ لَا يَكْتُمُونَ وَلَا يَسْتَرْقُونَ وَلَا يَنْطَيَّرُونَ وَعَلَى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ))، فَنَامَ عُكَاشَةُ بْنُ مُحْصِنٍ فَقَالَ: أَنَا مِنْهُمْ يَارَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: ((نَعَمْ))، ثُمَّ جَاءَهُ أُخْرُ فَقَالَ أَنَا مِنْهُمْ؟ فَقَالَ: ((سَبَقْتُ بِهَا عُكَاشَةَ))، (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا انہوں نے کہ جب شب معراج میں تشریف لے گئے رسول اللہ ﷺ تو گزرے آپ ایک یا کئی نبیوں پر کہ ان کے ساتھ ایک قوم تھی یعنی ان کی امت اور گزرے ایک یا کئی نبیوں پر کہ ان کے ساتھ ایک رہط تھی اور گزرے ایک یا کئی نبیوں پر کہ ان کے ساتھ کوئی آدمی نہ تھا یہاں تک کہ گزرے آپ ﷺ ایک بڑے گروہ پر سو پوچھا میں نے کہ کون ہے یہ کہا گیا یہ موسیٰ علیہ السلام ہیں اور ان کی قوم ولیکن بلند کرو سر اور نظر کرو تو یکا یک دیکھا میں نے ایک گروہ بہت بڑا کہ گھیر لیا اس نے کناروں کو آسمان کی اس جانب سے اور اس جانب سے سو کہا گیا مجھ سے کہ یہ تمہاری امت ہے اور اس کے سوا تمہاری امت کے ستر ہزار اور ہیں کہ داخل ہوں گے جنت میں بغیر حساب کے پھر یہاں تک فرمایا کہ آنحضرت ﷺ گھر میں تشریف لے گئے اور لوگوں نے نہ پوچھا کہ ستر ہزار کون لوگ ہیں اور آپ نے تفسیر بھی نہ کی ان کی سبب بعض اصحاب کہنے لگے شاید وہ ہم لوگ ہوں یعنی اصحاب آپ کے اور بعضوں نے کہا وہ لڑکے ہیں کہ فطرت اسلام پر پیدا ہوئے پھر نکل آئے رسول اللہ ﷺ اور فرمایا: وہ لوگ ہیں کہ نہ داغ کرتے ہیں اور نہ منتر کرواتے ہیں اور نہ بد فالی لیتے ہیں اور اپنے رب پر توکل کرتے ہیں سو کھڑے ہو گئے عکاشہ بن محسن اور عرض کی کہ میں ان میں ہوں یا رسول اللہ ﷺ فرمایا آپ نے: ہاں! پھر آئے دوسرے صاحب اور عرض کی کہ میں بھی ان میں ہوں فرمایا آپ نے سبقت کی تم پر عکاشہ نے۔

فائدہ: اس باب میں ابن مسعود رضی اللہ عنہ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: رہط جماعت مردوں کی جو دس سے کم ہو اور بعضوں نے کہا چالیس تک اور نہ ہو اس میں کوئی عورت اور واحد اس کا اس کے لفظ سے نہیں اور جمع اس کی اربط اور رابط اور جمع الجمع اربط آتی ہے اور تصغیر اس کی رہیط ہے اور اس حدیث میں بیان ہے توکل کا اور فضیلت متوکلین کی اور توکل لغت میں اظہار عجز اپنا اور شرع میں عبارت ہے اس سے کہ بندہ اپنا کام کار ساز حقیقی پر چھوڑ دے اور اس کی تقدیر پر مفوض کرے اور حرکات و سکنات میں کسی کو متصرف نہ جان کر کاملیت فی الیوم اس فعال لما یرید کے سامنے ہو جائے اور نظر اپنی اسباب پر نہ رکھے اور اسباب تین قسم ہیں یقینی، ظنی، وہمی، یقینی جیسے لقمہ منہ میں رکھنا اور چپانا کہ سبب ہے سیری کا

مباشرت ان افعال کی منافی توکل نہیں بلکہ ترک اس کا جہل و سفاہت ہے اور موجب اثم و معصیت اور ظنی وہ کہ جاری ہوئی سنت الہی اور تقدیر اس کی عامہ خلأق میں جیسے کسب قوت اور معالجت اور مداومت بادویہ طیبہ کہ حاصل ہوا ہے ظن اس کے نفع کے ساتھ اور مانند احتیاط نفس کے اس چیز سے کہ غالب اس میں ہلاک ہے جیسے خواب کرنا ایسی چیز میں کہ عادت ہے وہاں سیل اور شیر وغیرہ کے آنے کی مثلاً اور یہ قسم کبھی ساقط ہو جاتی ہے نظر سے اہل توکل کے اور یقین ہوتا ہے ان کو قدرت حق کے مشاہدہ پر اور اس کی تقدیر پر اور یقین ہوتا ہے کہ ایک ذرہ بے اذن پروردگار کے نہیں بل سکتا اور کوئی چیز بے تقدیر اور اندازہ اس کے وقوع میں نہیں آ سکتی اور اسباب و ہمی واجب ہے ترک اس کا مرد متوکل کو اور مباشرت اس کی منافی توکل ہے بالکل جیسے کہ قیام و مقام نہ کرنا ایسے مقام میں کہ جہاں کبھی سیل اور شیر نہیں آتا اور ہجر دو تم اس سے محترز ہونا اور افسوس نہائے جاہلیت اور نظیر اور مانند اس کے جن چیزوں کی شارع نفی کی ہے اس قسم سے ہیں اور ترک تدبیرات اور معالجات عادیہ کا قسم ثانی سے ہے۔ فافہم، کذا ذکر الشیخ فی شرح مشکوٰۃ۔

قولہ وہ لوگ ہیں کہ نہ داغ کرتے ہیں الخ اس لیے کہ داغ اسباب و ہمی سے ہے اور وارد ہوئی ہے اس سے نبی قولہ اور نہ منتر کرو اتے ہیں الخ مراد اس سے منتر جاہلیت کے ہیں کہ جس میں احتمال ہے شرک کا اور داخل ہیں اس میں جمع منتر کہ جس کے معنی معلوم نہ ہوں کہ احتمال ہے اس میں کفر و شرک کا قولہ سوکھڑے ہوئے عکاشہ بن محسن رضی اللہ عنہ الخ اس میں دلالت ہے اوپر مسارعت اور مسابقت کے نیکیوں میں اور طلب دعا کی صالحین سے دوسری روایتوں میں تصریح وارد ہوئی ہے کہ انہوں نے عرض کیا کہ آپ دعا کیجیے کہ اللہ مجھے اس گروہ میں داخل کر دے۔ قولہ سبقت کی تم پر عکاشہ نے دوسری روایت میں وارد ہوا ہے کہ مرد دوسرے سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ تھے گویا آپ کو وحی خفی ہوئی کہ ایک شخص اسی مجلس میں اس جماعت میں داخل ہو سکتا ہے پھر جو سابق ہو وہ مقدم ہے اور مستحق اور عکاشہ صحابی مشہور ہیں حاضر ہوئے بدز میں اور جو مشاہد کہ بعد اس کے ہیں اور ٹوٹ گئی ان کی تلوار بدر کے دن پس دی آنحضرت ﷺ نے ان کو ایک چوب یا شاخ خرمائے خشک شک راوی ہے سو ہو گئی ان کے ہاتھ میں شمشیر اور وہ پہلے شخص ہیں کہ بیعت رضوان کی اور بشارت دی آنحضرت ﷺ نے ان کو بہشت کی اور وہ فضلاء صحابہ سے تھے اور وفات پائی خلافت صدیق رضی اللہ عنہ میں زمن ردت میں اور عمر مبارک ان کی پینتالیس سال ہے روایت کی ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بہن ان کی ام قیس بنت محسن ہیں۔ (شرح مشکوٰۃ)



۱۷۔ باب: حدیث اضاعة الناس الصلاة وحديث ذمائم العباد

لوگوں کے نماز ضائع کرنے اور قابل مذمت بندوں کا بیان

(۲۴۴۷) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ : مَا أَعْرِفُ شَيْئًا مِمَّا كُنَّا عَلَيْهِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ فَقُلْتُ : أَيْنَ الصَّلَاةُ؟

قَالَ: أَوَلَمْ تَصْنَعُوا فِي صَلَاتِكُمْ مَا قَدْ عَلِمْتُمْ. (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے نہیں دیکھا میں اب کوئی شے ان میں سے جس پر تھے رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں ہم لوگ۔ ابو عمران جوہی کہتے ہیں کہا میں نے کہاں ہے نماز؟ فرمایا انس رضی اللہ عنہ نے: کیا تم نے نہیں کی نماز میں ایسی چیز کہ تم جانتے ہو یعنی اس میں بھی تم سستی اور کابلی کرتے ہو۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے اور مروی ہوئی ہے کئی سندوں سے انس رضی اللہ عنہ سے۔

مترجم: اللہ اللہ! اس حدیث سے تغیر زمان اور اہل زماں معلوم ہوتا ہے اور ذہاب علم و کمال ایمان کا اور ظہور قصور ایقان کا کہ صحابی جلیل القدر قریب العهد آنحضرت ﷺ سے کہتے ہیں کہ میں حضرت کے زمانے کی کوئی چیز نہیں دیکھتا افسوس صد افسوس پھر اس زمانہ کا کیا حال خیال کیا جائے کہ وفات مبارک سے آنحضرت ﷺ کے تیرہ سو برس کامل ہونے کو ہیں دو چار سال باقی ہیں وہ بھی فتن و زلازل ورنج و محن سے دو چار ہیں اور اکثر بلاد اہل اسلام کے نصاریٰ کے قبضہ اقتدار میں آ گئے ہیں اور انہدام شعائر اسلام کا اور انہدام حدود شرعیہ کا بدرجہ اتم ہے تفر لوگوں کے احزب میں اثر کرتا جاتا ہے تسنن مثل عنقاگم ہے بندگان بیدار روتے ہیں اور ناعمان غفلت سوتے ہیں اور نہ ان میں جوش مردانہ ہے نہ ان میں ہوش عاقلانہ قوانین ریاست اہل اسلام سے مسلوب اور قواعد سیاست ان کے پاس معیوب نہ اس پر قوف نہ اس پر شعور ہزار ہا مساجد بے چراغ اور معابد آشیانہ زائغ ہو رہے ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون اللہم اجرنّا فِی مُصِیْبَتِنَا وَاحْلُفْ لَنَا خَیْرًا مِّنْهَا۔



(۲۴۴۸) عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ الْخَثْعَمِيَّةِ قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((بُنْسُ الْعَبْدِ عَبْدٌ تَحِيلٌ وَاحْتَالٌ، وَنَسِيَ الْكَبِيرَ الْمُتَعَالِ. وَبُنْسُ الْعَبْدِ عَبْدٌ تَجَبَّرَ وَاعْتَدَى، وَنَسِيَ الْجَبَّارَ الْأَعْلَى أَبْنُسُ الْعَبْدِ عَبْدٌ سَهَى وَلَهَى، وَنَسِيَ الْمَقَابِرَ وَالْبَلَى، بُنْسُ الْعَبْدِ عَبْدٌ عَتَا وَطَفَى، وَنَسِيَ الْمُتَبَدَّ وَالْمُتَنَهَى بُنْسُ الْعَبْدِ عَبْدٌ يَحْتِلُ الدُّنْيَا بِالْدِّينِ. بُنْسُ الْعَبْدِ عَبْدٌ يَحْتِلُ الدِّينَ بِالشُّبُهَاتِ. بُنْسُ الْعَبْدِ عَبْدٌ طَمَعٌ يَقْوَدُهُ. بُنْسُ الْعَبْدِ عَبْدٌ هَوَى يُضِلُّهُ. بُنْسُ الْعَبْدِ عَبْدٌ رُغْبٌ يَذِلُّهُ)). (اسنادہ

ضعیف) تخريج المشكاة: ۵۱۱۵۔ التحقيق الثانی۔ سلسلة الاحادیث الضعیفه (۲۰۲۶) الظلال (۹-۱۰)

ضعیف الجامع الصغیر (۲۳۵۰) اس میں زید الخثعمی مجھول راوی ہے۔

ترجمہ: روایت ہے اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا سے کہا انہوں نے کہہ سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے کہ برا ہے وہ بندہ کہ خیال خام پکایا اور اترا یا اور بھول گیا خدائے بزرگ و برتر کو اور برا ہے وہ بندہ کہ تکبر کیا اس نے اور زیادتی کی اور بھول گیا

جبار برتر کو برا ہے وہ بندہ کہ کھیل میں مشغول ہو گیا اور بھول گیا قبروں کو اور ہڈیوں کے گل سڑ جانے کو برا ہے وہ بندہ کہ حد سے تجاوز کیا اس نے اور سرکشی کی اور بھول گیا اپنی ابتداء خلقت کو اور انتہائے کار کو برا ہے وہ بندہ کہ طلب کرتا ہے دنیا کو امور دین سے برا ہے وہ بندہ کہ ملاتا ہے دین اپنا ساتھ شہوں کے برا ہے وہ بندہ کہ اس کو طمع کھینچنے پھرتی ہے برا ہے وہ بندہ کہ اس کو ہوائے نفسانی گمراہ کرتی ہے برا ہے وہ بندہ کہ اس کو حرص ذلیل کرتی ہے۔
فائلا: اس حدیث کو نہیں پہچانتے ہم مگر اسی سند سے اور اسناد اس کی قوی نہیں۔



۱۸۔ باب: فی ثواب الاطعام والسقی ولا کسو وحديث من خاف ادلج

کھانا کھلانے اور پانی پلانے کے ثواب کا بیان اور حدیث کہ جو ڈر گیا

وہ رات کے ابتدائی حصے میں نکلا

(۲۴۴۹) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((أَيُّمَا مُؤْمِنٍ أَطْعَمَ مُؤْمِنًا عَلَى جُوعٍ أَطْعَمَهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ ثَمَارِ الْجَنَّةِ، وَأَيُّمَا مُؤْمِنٍ سَقَى مُؤْمِنًا عَلَى ظَمَأٍ سَقَاهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنَ الرَّحِيقِ الْمَخْتُومِ، وَأَيُّمَا مُؤْمِنٍ كَسَا مُؤْمِنًا عَلَى عُرْيٍ كَسَاهُ اللَّهُ مِنْ خَضِرِ الْجَنَّةِ)). (اسنادہ ضعیف)

تخریج (المشكاة: ۱۹۱۳) ضعیف ابی داؤد (۳۰۰) اس میں عطیہ عوفی راوی ضعیف ہے

ترجمہ: روایت ہے ابی سعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: جو مومن کھلائے کسی مومن کو بھوک کے وقت، کھلائے گا اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن جنت کے میوؤں سے اور جو مومن کہ پلائے کسی مومن کو پیاس کے وقت، پلائے گا اسے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن رحیق مختوم سے اور جو مومن پہنائے کسی مومن کو ننگے بدن ہونے کے وقت، پہنائے گا اسے اللہ تعالیٰ سبز حلوں سے جنت کے۔

فائلا: یہ حدیث غریب ہے اور مروی ہوئی ہے عطیہ سے انہوں نے روایت کی ابوسعید رضی اللہ عنہ سے موقوفاً اور یہ صحیح تر ہے میرے نزدیک اور اشد۔

مترجم: رحیق نام ہے شراب کا، مختوم مہر لگی ہوئی اس کے شے پر۔



(۲۴۵۰) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((مَنْ خَافَ أَذْلَجَ وَمَنْ أَذْلَجَ بَلَغَ الْمَنْزِلَ أَلَا إِنَّ

سِلْعَةُ اللَّهِ غَالِيَةٌ إِلَّا إِنَّ سِلْعَةَ اللَّهِ الْجَنَّةَ)). (اسنادہ صحیح) سلسلة الاحادیث (الصحيحه : ۹۵۴۔

۲۳۳۵۔ تحریج المشكاة : ۵۳۴۸۔ التحقیق الثانی)

ترجمہ: مجھ سے کبیر بن فیروز نے بیان کیا انہوں نے کہا میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا انہوں نے کہا کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: جو ڈر اول شب سے چلا اور جو اول شب سے چلا منزل کو پہنچا آگاہ ہو کہ پونجی اللہ تعالیٰ کی گراں قیمت ہے آگاہ ہو کہ پونجی اللہ تعالیٰ کی جنت ہے۔

فانلا: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر ابو النضر کی روایت سے۔

مترجم: جو ڈر اشب خون سے کہ ایک قوم رات کو آ کر اپنی بستی اور شہر اور عورتوں و بچوں کو قتل کرے گی پھر اول شب سے بستی چھوڑ بھاگا اور صبح تک امن کی جگہ میں پہنچ گیا۔ یہ حضرت نے بطور مثال کے فرمایا کہ جو اللہ تعالیٰ کے عذاب سے کہ لپٹا اور نہارا سر پر کھڑا ہے یا موت سے ڈرا کہ دائماً سر پر سوار ہے اور نیک عمل میں سعی کرنے کا طریقہ اختیار کیا اور عادات سابقہ اور معاصی ماضیہ کے شہر سے بقدیم تو بہ نکلا اور بقیہ عمر چلتا رہا طریق حسنت میں سے صبح قیامت کو یا صبح موت کے وقت منزل مقصود کو پہنچ گیا اور راحت پائی اور جو نہ نکلا نہ چلا فوج نے آ کر اس کا مال لوٹا اور اس کے اہل و عیال اسیر کیے اور وہ ہلاک ہو گیا اور سلعہ متاع خاگی یا جو چیز کہ معرض بیع میں لائی جائے اسی طرح جنت کہ مسلمانوں کے اعمال صالحہ کے عوض میں بیع ہوئی ہے مگر قیمت اس کی بہت گراں ہے جب تک رضائے مولیٰ نہ ہو اس کا ملنا دشوار ہے۔



۱۹۔ باب: علامة التقوى ودع ما لا باس به حذرًا

تقوے کی علامت اور بچنے کے لیے ان کاموں کو چھوڑ دے جن میں کوئی حرج نہیں ہے

(۲۴۵۱) عَنْ عَطِيَّةِ السَّعْدِيِّ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : ((لَا يَبْلُغُ الْعَبْدُ أَنْ يَكُونَ

مِنَ الْمُتَّقِينَ حَتَّى يَدَعَ مَا لَا بَأْسَ بِهِ حَذَرًا لِمَا بِهِ بَأْسٌ))۔ (اسنادہ ضعیف) غاية المرام (۱۷۸)

((احادیث البیوع)) التعليق الرغیب (۱۷/۳) اس میں عبد اللہ بن یزید کو جو زبانی وغیرہ نے ضعیف کہا ہے۔

ترجمہ: سیدنا عطیہ سعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اور وہ نبی ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے تھے انہوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

کوئی شخص اس وقت تک پرہیزگاروں (متقین) کے درجے پر نہیں پہنچ سکتا جب تک وہ شبہ والی چیز سے بچنے کے لئے اس چیز کو نہ چھوڑے جس میں شبہ نہیں ہے۔

فانلا: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر اسی سند سے۔



۲۰۔ باب: حَدِيثُ لَوْ اَنَّكُمْ تَكُونُونَ كَمَا تَكُونُونَ عِنْدِي

حدیث کہ اگر تم ایسے ہوتے جیسے تم میرے پاس ہوتے ہو

(۲۴۵۲) عَنْ حَنْظَلَةَ الْأَسَدِيِّ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((لَوْ أَنَّكُمْ تَكُونُونَ كَمَا تَكُونُونَ عِنْدِي

لَأُظْلِمْتُكُمُ الْمَلَائِكَةُ بِأَجْبَحِيَّتِهَا)). (حسن صحيح) سلسلة الاحاديث الصحيحة (۱۹۷۶)

ترجمہ: روایت ہے حنظلہ اسیدی رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: اگر تمہارے دل ویسے رہیں جیسا کہ میرے پاس رہتے ہیں تو سایہ کریں تم پر فرشتے اپنے پروں سے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے اور مروی ہے یہ حدیث اس سند کے سوا کئی سندوں سے حنظلہ اسیدی رضی اللہ عنہ سے اور اس باب میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔

مترجم: اس حدیث میں دلالت ہے تاثیر پر صحبت رسول مکرم ﷺ کی اور علی ہذا القیاس اثر صحبت پر صالحین کے اور اشارہ ہے فضیلت بشر پر کہ حاصل ہوتی ہے بہ صحبت انبیاء علیہم التحیۃ والثناء۔



۲۱۔ باب: مِنْهُ حَدِيثُ ((ان لكل شيء شرة))

اسی بیان میں حدیث کہ بیشک ہر چیز کے لیے ایک حرص و نشاط ہے

(۲۴۵۳) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((إِنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ شِرَّةً، وَلِكُلِّ شِرَّةٍ فَتْرَةٌ، فَإِنْ صَاحِبُهَا سَدَّدَ

قَارَبَ فَارْجُوهُ، وَإِنْ أَشِيرَ إِلَيْهِ بِأَلْأَصَابِعِ فَلَا تَعْدُوهُ)). (اسنادہ حسن) تحریج (المشكاة: ۵۳۲۵،

التحقيق الثاني التعليق الرغيب: ۴۶/۱ - الظلال: ۲۸/۱)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ہر شے کی ایک حرص و نشاط ہے اور ہر حرص و نشاط کی ایک فترت ہے پھر اگر صاحب اس کا متوسط چال چلا اور حق سے نزدیک ہوتا رہا تو امید رکھو اس کی بہتری کی اور اگر اشارہ کیا جائے اس کی طرف انگلیوں سے تو اسے کچھ شمار میں نہ لاؤ۔

یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے اور مروی ہوئی ہے یہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے انہوں نے روایت کی نبی ﷺ سے کہ فرمایا آپ نے: کافی ہے آدمی کو اتنا شرکہا اشارہ کیا جائے انگلیوں سے دنیا میں یا دین میں مگر جس کو بچائے اللہ تعالیٰ۔

مترجم: یعنی ہر شے کی ابتداء میں ایک نشاط و خوشی و فرحت و جوش ہوتا ہے، اسی طرح عبادت و زہد و ریاضت کی ابتداء میں بھی آدمی

کو خوب شوق و ذوق رہتا ہے، پس اگر محتجب رہا آدمی افراط و تفریط سے اور ثابت رہا صراطِ مستقیم پر اور قریب ہوتا گیا حق سے تو امید ہے کہ منزلِ مقصود کو پہنچے اور اگر شہرت ان کی ایسی ہوئی کہ جدھر نکلا انگلیاں اٹھنے لگیں کہ یہ بڑا عابد ہے بڑا زاہد ہے تو فتنہ سے بچنا اور ذلت سے محفوظ رہنا معتذر ہے مگر جسے اللہ تعالیٰ بچائے غرض اقتصاد فی الامور یعنی بچ کی چال پر مستقیم رہنا اور مشہور نہ ہونا طریقہ سلامت ہے اور شہرت کا انجام حسرت و ندامت۔



۲۲۔ باب: فی تمثیل طول الامل وازدیاد حرص المرء کما

هرم ووقوعه فی الهم آخر الامر

لمی امید کی مثال اور اس بیان میں کہ آدمی جب کبھی بوڑھا ہوتا ہے تو اس کی حرص بڑھ جاتی ہے اور

اس کا بوڑھا ہونا آخری معاملہ ہے

(۲۴۵۴) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: خَطَّ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ خَطًّا مُرَبَّعًا وَخَطَّ فِي وَسْطِ الْخَطِّ خَطًّا وَخَطَّ خَارِجًا مِنَ الْخَطِّ خَطًّا وَحَوْلَ الَّذِي فِي الْوَسْطِ خُطُوطًا، فَقَالَ: ((هَذَا ابْنُ آدَمَ وَهَذَا أَجَلُهُ مُحِيطٌ بِهِ وَهَذَا الَّذِي فِي الْوَسْطِ الْإِنْسَانُ وَهَذِهِ الْخُطُوطُ عُرُوضُهُ إِنْ نَجَا مِنْهُ هَذَا، يَنْهَشُهُ هَذَا وَالْخَطُّ الْخَارِجُ الْأَمَلُ)). (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: روایت ہے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہا کہ کھینچی رسول اللہ ﷺ نے ایک کثیر مربع اور مربع کثیر کے اندر ایک کثیر اور کھینچی اور کثیر اس مربع کے باہر اور کھینچی اس خط کے گرد جو وسط مربع میں واقع تھا کئی کثیریں کھینچیں پھر فرمایا یہ ابنِ آدم ہے یعنی وسط مربع میں اور یہ اجل اس کی ہے یعنی وہ خطوط جو اسے ہر طرف سے گھیرے ہیں اور یہ جو بیچوں بیچ میں ہے انسان ہے اور یہ خطوط بلیات و آفات اس کے ہیں اگر ان سے بچا تو لیا اس خطِ عریض نے اس کو اور خطِ خارج اس کی امید ہے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

مترجم: خطِ مربع جو الف ب ج د سے مرکب ہے موت انسان ہے جو جو انب اربعہ سے اسے گھیرے ہوئی ہے اور ف ک کا جو خط وسط مربع میں ہے انسان ہے اور خطوطِ صغاراں کے بین و یسا عوارض و بلیات و آفات و امراض و حوادث ہیں کہ اس سے احتراز ممکن نہیں اور خطِ بیروں مربع جو م ن سے مرکب ہے اہل اور امید دراز اس کی ہے کہ اس خیالِ خام میں دوڑتا دھوپتا ہے اور سعی اور کوشش کرتا ہے آخرش مرجاتا ہے اور کفِ افسوس ملتا ہے۔



(۲۴۵۵) عَنْ أَنَسٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((يُهْرَمُ بْنُ آدَمَ وَتَشِبُّ مِنْهُ اثْنَتَانِ الْحِرْصُ عَلَى الْمَالِ وَالْحِرْصُ عَلَى الْعُمْرِ)). (اسنادہ صحیح) سلسلۃ الاحادیث الصحیحة (۱۹۰۶)

ترجمہ: روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: بوڑھا ہو جاتا ہے آدمی اور جوان ہو جاتی ہیں اس میں دو چیزیں ایک حرص مال کی دوسرے حرص زندگی کی۔

فائدہ: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(۲۴۵۶) عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الشَّخِيرِ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((مُثِلَ ابْنِ آدَمَ وَالْمِ جَنْبِهِ تِسْعَةُ وَتَسْعُونَ مِثْنَةً إِنْ أَخْطَأَتْهُ الْمَنَآيَا وَقَعَ فِي الْهَرَمِ)). [اسنادہ حسن]

ترجمہ: روایت ہے مطرف بن عبد اللہ بن شخیر انہوں نے اپنے باپ سے روایت کیا انہوں نے کہا کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: صورت بنائی گئی انسان کی اور اس کے بازو پر ننانوے موتیں ہیں اگر ان موتوں سے بچ گیا تو گرفتار پیری ہوا۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: صورت بنائی گئی یعنی عالم مثال میں اس طرح مثل ہوا یا خلقت اس کی مستلزم ہے ان امراض و آفات کی جس کا انجام موت ہو پھر اگر ان سے بحفاظت الہی محفوظ رہا اور موت نہ آئی تو ایک اور مرض لا دو اس میں گرفتار ہوا اور وہ پیری ہے کسی نے خوب کہا ہے: ع پیری و صد عیب چہیں گفتہ اند

اور آنحضرت ﷺ نے ہرم سے یعنی پیری سے پناہ مانگی ہے۔



۲۳۔ باب: فی الترغیب فی ذکر اللہ و ذکر الموت آخر اللیل

و فضل اکثار الصلاة علی النبی ﷺ

اللہ کے ذکر اور رات کے آخری حصے میں موت کو یاد کرنے کی ترغیب اور نبی ﷺ

پر کثرت سے درود بھیجنے کی فضیلت

(۲۴۵۷) عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللَّهِ إِذَا ذَهَبَ ثُلُثَا اللَّيْلِ قَامَ فَقَالَ : ((يَا أَيُّهَا النَّاسُ! اذْكُرُوا اللَّهَ اذْكُرُوا اللَّهَ جَاءَتْ الرَّاجِفَةُ تَتَّبِعُهَا الرَّادِفَةُ جَاءَ الْمَوْتُ بِمَا فِيهِ، جَاءَ الْمَوْتُ بِمَا فِيهِ)). قَالَ أَبُو : فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنِّي أَكْثِرُ الصَّلَاةَ عَلَيْكَ فَكَمْ أَجْعَلُ لَكَ مِنْ صَلَوَتِي؟ قَالَ : ((مَا شِئْتَ)). قُلْتُ الرَّبُّعُ؟ قَالَ : ((مَا شِئْتَ فَإِنْ زِدْتُ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ)). قُلْتُ : فَالنِّصْفُ؟ قَالَ :

((مَا شِئْتَ فَإِنْ زِدْتُ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ)). قُلْتُ فَأَلْتَلِئِينَ؟ قَالَ: ((مَا شِئْتَ فَإِنْ زِدْتُ فَهُوَ خَيْرٌ)).
قُلْتُ أَجْعَلُ لَكَ صَلَوتِي كُلَّهَا؟ قَالَ: ((إِذَا تَكْفَى هَمَّكَ وَيُغْفِرَ لَكَ ذَنْبَكَ)).

[اسنادہ حسن] سلسلۃ الاحادیث (الصحيحہ: ۹۵۴، فضل الصلاة على النبي ﷺ رقم ۱۳-۴۱)

ترجمہ: روایت ہے طفیل بن ابی بن کعب سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ اٹھتے جب دو ٹکٹ رات گزر جاتی اور فرماتے: اے آدمیو! یاد کرو اللہ کو یاد کرو اللہ کو آگئی کھڑکھڑانے والی ساتھ لگی ہے اس کے دوسری آگئی موت اپنی فوج لے کر آگئی موت اپنی فوج لے کر۔ کہا ابی بکرؓ نے پھر عرض کی میں نے یا رسول اللہ میں بہت درود پڑھا کرتا ہوں آپ پر سو کتنا وقت مقرر کروں آپ پر درود پڑھنے کے لیے یعنی اپنے وظیفہ کے وقت میں سے فرمایا آپ نے: جتنا تم چاہو۔ میں نے کہا چوتھائی آپ نے فرمایا: جتنا تم چاہو اور اگر اس سے زیادہ کرو تو بہتر ہے تمہارے حق میں میں نے کہا نصف آپ نے فرمایا: جتنا تم چاہو اور اگر زیادہ کرو تو بہتر ہے تمہارے لیے میں نے کہا دو ٹکٹ آپ نے فرمایا: جتنا تم چاہو اور اگر زیادہ کرو تو بہتر ہے تمہارے لیے کہا میں نے تمام وقت میں وظیفہ کے درود ہی پڑھا کروں گا آپ پر آپ نے فرمایا: تو اب کفایت کرے گا درود تمہارے سب گروں کو اور بخشے جائیں گے گناہ تمہارے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔



۲۴۔ باب: فی بیان ما یقتضیہ الاستحیاء من اللہ حق الحیاء

اللہ تعالیٰ سے کما حقہ شرم کھانے کے تقاضوں کے بیان میں

(۲۴۵۸) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((اسْتَحْيُوا مِنَ اللَّهِ حَقَّ الْحَيَاءِ)). قَالَ: قُلْنَا: يَا نَبِيَّ اللَّهِ! إِنَّا لَنَسْتَحْيِي وَالْحَمْدُ لِلَّهِ، قَالَ: ((لَيْسَ ذَلِكَ وَلَكِنَّ الْإِسْتَحْيَاءَ مِنَ اللَّهِ حَقُّ الْحَيَاءِ أَنْ تَحْفَظَ الرَّأْسَ وَمَا وَعَى وَتَحْفَظَ الْبُطْنَ وَمَا حَوَى وَتَذْكُرَ الْمَوْتَ وَالْبَلَى، وَمَنْ أَرَادَ الْآخِرَةَ تَرَكَ زِينَةَ الدُّنْيَا، فَمَنْ فَعَلَ ذَلِكَ فَقَدْ اسْتَحْيَى يَعْنِي مِنَ اللَّهِ حَقَّ الْحَيَاءِ)). (اسنادہ حسن)

(حسن) تخريج (الروض النضير (۶۰۱) المشكاة: ۱۶۰۸، التحقيق الثانی)

ترجمہ: روایت ہے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: حیا کرو اللہ تعالیٰ سے جیسا حق ہے حیا کا۔ ہم نے کہا اے نبی اللہ کے ہم حیا کرتے ہیں اور شکر ہے اللہ کا فرمایا آپ نے: یہ حق ہے لیکن حیا کرنا اس سے جو حق ہے حیا کا یہ ہے کہ حفاظت کرے تو سر کی اور جو سر میں ہے یعنی چشم و گوش و لسان کی اور حفاظت کرے تو پیٹ کی اور جس کو اس نے جمع کیا اور یاد رکھے تو موت اور ہڈیوں کے گل سڑ جانے کو اور جس نے ارادہ کیا فوز آخرت کا چھوڑ دے زینت دنیا کی پس جس نے یہ

سب پورا کیا اس نے حیا کی اللہ تعالیٰ سے یعنی جیسا حق ہے اس سے حیا کا۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر اسی سند سے یعنی روایت سے ابان بن اسحاق کی وہ روایت کرتے ہیں صباح بن محمد سے۔ مترجم: قولہ ہم حیا کرتے ہیں یعنی محرمات سے بچتے ہیں اور کبار سے اور یہ پہلا درجہ ہے حیا کا اصحاب نے اس کو بیان کیا حضرت نے فرمایا میری غرض یہ نہیں بلکہ میں اعلیٰ درجہ کے حیا کی تعلیم دینا چاہتا ہوں پھر اسے بیان فرمایا۔ قولہ حفاظت کرے تو سر کی اور جو اس میں ہے یعنی آنکھ کو نظر بد سے اور گوش کو استماع غیبت سے اور ملاہی وغیرہ سے اور لسان کو کلام لغو و بیہودہ اور کذب و افتراء سے باز رکھے اور اس حفاظت کا خوگر ہو۔ قولہ اور حفاظت کرے تو پیٹ کی یعنی حرام و شبہات سے نہ بھرے بلکہ ورع و زہد اختیار کرے قولہ اور جس کو اس نے جمع کیا یعنی پیٹ نے مراد اس سے اعضاء باقیہ ہیں مثل فرج اور ہاتھ اور پاؤں کے کہ ان کو لواطت، سحاق، زنا، مباشرت اجنبیہ سے بچائے اور ان سب اعضاء کو رضائے الہی میں اور خوشنودی باری تعالیٰ میں لگائے اور اس پر موت کو یاد کرتا رہے اور زینت دنیا اور جاہ منزلت کا طالب نہ ہو اس نے حق اللہ سے حیا کرنے کا پورا کیا اور جس میں کچھ نقصان ہے اس کی حیا میں اتنی ہی کمی ہے۔



۲۵۔ باب: حدیث الکیس من دان نفسه و عمل لما بعد الموت

حدیث کہ عقل مند وہ ہے جو اپنے نفس کا محاسبہ کرے اور موت کے بعد کے مراحل کے لیے عمل کرے

(۲۴۵۹) عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((الْكَيْسُ مَنْ دَانَ نَفْسَهُ وَعَمِلَ لِمَا بَعْدَ الْمَوْتِ، وَالْعَاجِزُ مَنْ اتَّبَعَ نَفْسَهُ هَوَاهَا وَتَمَنَّى عَلَى اللَّهِ)). (اسنادہ ضعیف) تخریج مشکاة المصابیح (۵۲۸۹)

الروض النفیر (۳۵۶) سلسلۃ الاحادیث الضعیفۃ (۵۳۱۹) اس کی سند ابی بکر بن ابی مریم کی وجہ سے ضعیف ہے

ترجمہ: روایت ہے شداد بن اوس سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: عقل مند وہ ہے کہ عبادت میں لگائے اپنے نفس کو اور عمل کرے ما بعد موت کے واسطے اور بے وقوف وہی ہے کہ پیچھے پڑا رہے خواہش نفس کے اور غرور کرے اللہ کی رحمت پر۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے اور یہ جو فرمایا من دان نفسه یعنی حساب کرے اپنے نفس کا دنیا میں قبل اس کے کہ حساب کیا جائے قیامت کے دن اور مروی ہے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا انہوں نے حساب کرو اپنے نفوس کا قبل اس کے کہ تم سے حساب لیا جائے اور تدبیر کرو پہلے سے عرض اکبر کے لیے یعنی روبرو کاری آخرت کے لیے اور حساب ہلکا ہوگا قیامت کے دن اس شخص پر جو حساب کر لیا رہے اپنے نفس کا دنیا میں اور مروی ہے میمون بن مہران سے کہہ متقی نہیں ہوتا بندہ جب تک کہ وہ حساب نہ کرے اپنے نفس سے اس طرح کہ جیسے حساب کرتا ہے اپنے شریک سے اور خیال کرے کہ میرا کھانا کہاں سے ہے یعنی حلال سے یا حرام سے عیاشیہات سے۔

مترجم: قولہ اور غرور کرے یعنی گناہ سے باز نہ آئے اور اللہ تعالیٰ پر بطور حکومت اپنی مغفرت کا حق ثابت کرے جیسے بعض بے وقوف

کہتے ہیں کہ آخر اس کو اپنے کیے کی شرم آئے گی اور ہم کتنا گناہ کریں اس کی مغفرت سے بخش دیئے جائیں گے اور ہمارا وسیلہ بہت بڑا ہے یہ سب باتیں بے وقوفی کی ہیں۔



۲۶۔ باب حدیث اکثروا من ذکرها ذم اللذات

حدیث کہ لذتوں کو توڑنے والی چیز کو کثرت سے یاد کرو

(۲۴۶۰) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مُصَلًّا فَرَأَى نَاسًا كَانَتْهُمْ يَكْتَشِرُونَ قَالَ: ((أَمَا إِنَّكُمْ لَوْ أَكْثَرْتُمْ ذِكْرَ هَازِمِ اللَّذَاتِ لَشَغَلَكُمْ عَمَّا أَرَى [الْمَوْتَ] فَأَكْثِرُوا مِنْ ذِكْرِهَا ذِمَّ اللَّذَاتِ الْمَوْتُ، فَإِنَّهُ لَمْ يَأْتِ عَلَى الْقَبْرِ يَوْمٌ إِلَّا تَكَلَّمَ يَقُولُ: أَنَا بَيْتُ الْغُرْبَةِ، وَأَنَا بَيْتُ الْوَحْدَةِ وَأَنَا بَيْتُ التَّرَابِ وَأَنَا بَيْتُ الدُّودِ، فَإِذَا دُفِنَ الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ قَالَ لَهُ الْقَبْرُ: مَرْحَبًا وَاهْلًا، أَمَا إِنْ كُنْتُ لَا حَبَّ مَنْ يَمْشِي عَلَى ظَهْرِي إِلَى فَإِذَا وَلَيْتَكَ الْيَوْمَ وَصِرْتُ إِلَيَّ فَسْتَرَى صَنِيعِي بِكَ، فَيَتَسَّعُ لَهُ مَدَّ بَصَرِهِ وَيُفْتَحُ لَهُ بَابٌ إِلَى الْجَنَّةِ. وَإِذَا دُفِنَ الْعَبْدُ الْفَاجِرُ أَوِ الْكَافِرُ قَالَ لَهُ الْقَبْرُ: لَا مَرْحَبًا وَلَا أَهْلًا أَمَا إِنْ كُنْتُ لَا بَعْضَ مَنْ يَمْشِي عَلَى ظَهْرِي إِلَى فَإِذَا وَلَيْتَكَ الْيَوْمَ وَصِرْتُ إِلَيَّ فَسْتَرَى صَنِيعِي بِكَ. قَالَ فَلَيْتَنِي عَلَيْهِ حَتَّى يَلْتَقِيَ عَلَيْهِ وَتَخْتَلِفَ أَضْلَاعُهُ)). قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَأَصَابِعِهِ فَأَدْخَلَ بَعْضَهَا فِي حَوْفٍ بَعْضُ قَالَ: ((وَيَقْبِضُ لَهُ سَبْعُونَ تَيْنًا لَوْ أَنَّ وَاحِدًا مِنْهَا نَفَخَ فِي الْأَرْضِ مَا أَثْبَتَ شَيْئًا مَّا بَقِيَتِ الدُّنْيَا فَيَنْهَشُنَهُ وَيَخْدِشُنَهُ حَتَّى يَقْضَى بِهِ إِلَى الْحِسَابِ)). قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّمَا الْقَبْرُ رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ، أَوْ حُفْرَةٌ مِنْ حُفْرِ النَّارِ)). (ضعیف جدا)

سلسلہ الاحادیث الضعیفہ: (۴۹۹۰) لکن جملہ ”ہازم اللذات“ صحیحہ فانظر الحدیث (۲۳۰۷) اس میں

عطیہ غوثی اور عبید اللہ بن الولید الوصانی دونوں ضعیف ہیں

ترجمہ: روایت ہے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہا داخل ہوئے رسول اللہ ﷺ اپنے مصلیٰ میں اور دیکھا کئی شخصوں کو کہ وہ ہنس رہے تھے فرمایا آپ نے: آگاہ ہوا اگر یاد کرو تم بہت ہازم لذات کو تو باز رکھتے تم کو اس سے کہ جس میں تمہیں دیکھتا ہوں سو بہت یاد کرو تم ہازم لذات کو یعنی موت کو اس لیے کہ نہیں آتا قبر پر کوئی دن مگر کلام کرتی ہے وہ سو کہتی ہے میں گھر ہوں غربت کا میں گھر ہوں تنہائی کا میں گھر ہوں خاک کا میں گھر ہوں کیڑوں کا پھر جب دفن ہوتا ہے بندہ مومن کہتی ہے قبر اس سے مرحبا و اہلا آگاہ ہو بے شک تو بہت پیارا تھا میرا ان لوگوں سے جو میری پیٹھ پر چلتے ہیں پھر اب جو میں متولی ہوئی تیرے کام کی اور تو میری طرف آگیا تو دیکھے گا تو میرے حسن سلوک کو جو میں تیرے ساتھ کروں گی پھر کشادہ ہو جاتی ہے اس کے لیے

جہاں تک کہ اس کی نظر پہنچتی ہے اور کھول دیا جاتا ہے اس کے لیے ایک دروازہ طرف جنت کے اور جب دفن کیا جاتا ہے بندہ فاجر یا کافر کہتی ہے اس کو قبر لا مرحباً ولا اھلاً بے شک تو بڑا دشمن تھا میرا ان لوگوں سے جو میری پیٹھ پر چلتے ہیں، پھر اب جو میں متولی ہوئی تیرے کام کی اور تو آن پڑا میری طرف سودیکھے گا تو میری بدسلوکیاں جو تیرے ساتھ کروں گی پھر دباتی ہے وہ اس کو اور زور دالتی ہے ہر طرف سے اس پر اور مختلف ہو جاتی ہیں پسلیاں اس کی، کہا راوی نے اشارہ کیا رسول اللہ ﷺ نے اپنی انگلیوں سے اور داخل کیا بعض کو بعض میں، فرمایا اور مقرر کیے جاتے ہیں اس پر ستر اڑھا اگر ایک ان میں سے پھونک دے زمین پر ایک بار تو کبھی گھاس نہ اگے جب تک کہ دنیا باقی رہے پھر کاٹنے ہیں اس کو دانتوں سے اور نوچتے ہیں یہاں تک کہ لے جائیں گے اسے حساب کی طرف کہا راوی نے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: بے شک قبر ایک باغ ہے جنت کے باغوں سے یا ایک گڑھا ہے دوزخ کے گڑھوں سے۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر اسی سند سے۔

مترجم: قولہ ہا ذم اللذات یہ لفظ بذال مجہد اور مہملہ دونوں طرح مردی ہے اور دونوں صحیح ہیں قولہ لا مرحباً ولا اھلاً یہ کلمہ ہے کہ عرب قادم کو کہتے ہیں یعنی آیا تو مکان وسیع میں اور ملا تو ایسے اہل سے کہ جن سے انس کرے گا قولہ بے شک تو بہت پیارا تھا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو اللہ تعالیٰ کا دوست ہے اس کو جمادات و نباتات سب دوست رکھتے ہیں اور اس کے دشمن کی سب چیز دشمن ہے۔



۲۷۔ باب: حدیث مختصر: مالی وللدنیا وما اتا الا کراکب

مختصر حدیث کہ مجھے دنیا سے کیا سروکار میں تو صرف ایک مسافر کی طرح ہوں

(۲۴۶۱) عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي ثَوْرٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ: أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ

قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَإِذَا هُوَ مُتَكِيٌّ عَلَى رَمْلٍ حَصِيرٍ فَرَأَيْتُ أَثَرَهُ فِي جُنْبِهِ. وَفِي الْحَدِيثِ

قِصَّةٌ طَوِيلَةٌ. (اسنادہ صحیح) (تخریج الترغیب: ۱۱۴/۴)

ترجمہ: روایت ہے عبید اللہ بن عبد اللہ بن ابی ثور سے انہوں نے کہا میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا وہ فرماتے تھے کہ خبر دی مجھ کو

عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کہا داخل ہوا میں رسول اللہ ﷺ کے پاس اور تکیہ لگائے ہوئے تھے رمل حصیر پر سودیکھا میں نے کہ اثر

کر گیا تھا وہ آپ کے بازو میں اور اس حدیث میں ایک قصہ ہے طویل۔

فائدہ: یہ حدیث صحیح ہے۔

مترجم: قولہ رمل حصیر رمل یعنی بناوٹ اور حصیر بوریا مراد یہ ہے کہ بوریے کے اور آپ کے بیچ میں کوئی اور

فرش نہ تھا اور بوریا کی بناوٹ کے نقش نے آپ ﷺ کے بدن میں چھ کر اثر کیا تھا اور بعض روایتوں میں رمال حصیر آیا ہے اور سن قبل

اضافت جنس کے ہے نوع کی طرف ای رمال من حصیر منسوج من ورق النخل یعنی بناوٹ حصیر کی جو بنا ہوا تھا ورق نخل سے اور وہ قصہ بخاری میں اسی طرح مروی ہے کہ فرمایا ابن عباس رضی اللہ عنہما میں آرزو رکھتا تھا کہ پوچھوں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے حال ان دو عورتوں کا ازواج نبی ﷺ سے جن کے باب میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ﴿إِنْ تَتُوبَا إِلَى اللَّهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوبُكُمَا﴾ یعنی اگر توبہ کرو تم دونوں تو جھک رہے ہیں تمہارے دل سوچ گیا میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ اور راہ سے کنارے ہوئے وہ اور کنارے ہوا میں ان کے ساتھ چھاگل لے کر پھر وہ پاخانہ گئے اور آئے اور ڈالا میں نے ان کے ہاتھوں پر پانی چھاگل سے اور وضو کیا انہوں نے پھر کہا میں نے اے امیر المومنین وہ دو عورتیں کون ہیں ازواج نبی ﷺ سے کہ جن کے حق میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اگر توبہ کرو تم جھکے ہیں تمہارے دل تو انہوں نے کہا تعجب ہے تم کو اے ابن عباس رضی اللہ عنہما تم کو اب تک یہ بات معلوم نہیں وہ دونوں عائشہ رضی اللہ عنہا اور حفصہ رضی اللہ عنہا ہیں پھر بیان کرنے لگے عمر رضی اللہ عنہ قصہ ان کا اور کہا انہوں نے کہ میرا ایک ہمسایہ تھا انصاری بنی امیہ کے قبیلہ سے اور میں اور وہ عوالی مدینہ سے نوبت بہ نوبت آتے تھے رسول اللہ ﷺ کے پاس یعنی ایک دن وہ اور ایک دن میں پھر جب میں حضرت کے پاس آتا تھا تو لوٹ کر اس دن کی کیفیت سے اس کو اطلاع دیتا تھا اور وہ بھی ایسا ہی کرتا تھا اور ہم مشرق قریش تھے کہ دبار رکھتے تھے اپنی عورتوں کو پھر جب انصار میں آئے تو وہ ایسے تھے کہ عورتیں ان پر غالب تھیں تو ہماری عورتیں ان کی عادتیں سیکھنے لگیں سو ایک دن ڈانٹا میں نے اپنی عورت کو تو وہ مجھے جواب دینے لگی تو میں نے تعجب کیا اس کے جواب دینے پر سو اس نے کہا تم کو کیوں تعجب ہوتا ہے میرے جواب دینے کا قسم ہے اللہ کی کہ ازواج نبی ﷺ حضرت کو خواب دیتی ہیں اور ایک ایک ان میں کی حضرت سے الگ ہو بیٹھتی ہے یعنی خفا ہو کر سارے دن رات تک سو میں یہ سن کر گھبرایا اور میں نے کہا وہ بڑی کم بخت ہے جو ایسا کرے پھر لئے میں نے اپنے کپڑے یعنی باہر جانے کے اور داخل ہوا میں حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس اور کہا میں نے اے حفصہ تم میں سے ایک ایک خفا کر دیتی ہے رسول اللہ ﷺ کو سارے دن رات تک۔ سو انہوں نے کہا ہاں میں نے کہا محروم ہوئی خیر سے اور نقصان پایا اس نے کیا تو نڈر ہے اس سے کہ غصہ کرے تجھ پر اللہ تعالیٰ بسبب غصہ رسول ﷺ کے اور ہلاک ہو جائے تو مت زیادہ مانگ رسول اللہ ﷺ سے اور کبھی جواب نہ دے ان کو کسی بات کا اور مت جدا ہوا کر ان سے اور مانگ لے مجھ سے جو تجھے ضرورت ہو اور دھوکا مت کھا تو اس پر کہ ساتھی تیری تجھ سے زیادہ خوبصورت ہے اور پیاری ہے رسول اللہ ﷺ کو یعنی عائشہ رضی اللہ عنہا مراد یہ ہے کہ تو اس کی برابری مت کر اور انہیں دنوں میں چرچا تھا کہ بنی غسان کے لوگ تیاری کر رہے ہیں ہم سے لڑنے کی سو گیا میرا ہمسایہ اپنی باری کے دن آنحضرت کے پاس اور لوٹ کر آیا وہ رات کو اور میرا دروازہ ٹھونکا بہت اور اسے کہا گیا سو گئے ہیں سو میں گھبرایا اور نکل کر اس کے پاس آیا اس نے کہا ایک بڑا حادثہ ہوا میں نے کہا کیا آئے بنی غسان اس نے کہا نہیں اس سے بھی بڑا اور طویل ایک حادثہ یہ ہے کہ طلاق دے دی رسول اللہ ﷺ نے اپنی بیویوں کو میں نے کہا محروم ہوئی اور نقصان پایا حفصہ نے میں پہلے ہی خیال کرتا تھا کہ ایسا ہوگا سو لیے میں نے اپنے کپڑے اور نماز پڑھی میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ فجر کی اور داخل ہو گئے آپ ﷺ عرفہ میں اور اکیلے بیٹھ گئے وہاں سو گیا میں

حصہ کے پاس اور وہ رو رہی تھی میں نے کہا کیوں روتی ہے میں تجھے ڈراتا نہیں تھا اور منع نہیں کرتا تھا یعنی حضور ﷺ کے ساتھ گستاخی کرنے سے کیا طلاق دی تم کو رسول اللہ ﷺ نے کہا اس نے میں نہیں جانتی اور وہ اس عرفہ میں تشریف رکھتے تھے سو نکلا میں اور آیا منبر کے پاس یعنی مسجد میں اور منبر کے پاس کچھ لوگ تھے کہ بعض ان میں رو رہے تھے سو تھوڑی دیر بیٹھا میں ان کے ساتھ بھر غالب ہوا مجھ پر جو خیال مجھے تھا اور آیا میں عرفہ کے پاس جس میں حضرت تھے سو کہا میں نے حضرت کے غلام سیاہ سے کہ اجازت مانگ تو عمر کے لیے اندر آنے کی سو وہ اندر گیا اور حضرت سے عرض کی پھر نکلا اور کہا میں نے تمہارا ذکر کیا تو حضرت چپ ہو رہے پھر میں لوٹا اور بیٹھ گیا منبر کے پاس لوگوں میں پھر غالب ہوا مجھ پر وہی خیال اور آیا میں اور کہا میں نے اسی غلام سے اور پھر اس نے آ کر وہی جواب دیا جو پہلے دیا تھا پھر بیٹھا میں منبر والوں کے پاس پھر غالب ہوا مجھ پر یہی خیال اور گیا میں غلام کے پاس اور کہا میں نے اجازت مانگ عمر کے لیے سو پھر اس نے وہی جواب دیا جو پہلے دیا تھا پھر جب میں نے بیٹھ پھیری لوٹنے کو تو غلام نے مجھے بلایا اور کہا کہ اجازت دی تم کو رسول اللہ ﷺ نے پھر داخل ہوا میں آپ کے پاس اور وہ لیٹے ہوئے تھے رومال حیر پر کہ حیر کے اور آپ کے درمیان کوئی بچھونا نہ تھا اور اثر گر گئی تھی اس کی بناوٹ آپ کے بازوئے مبارک پر نکا دیئے ہوئے تھے آپ ایک تکیہ پر کہ چڑے کا تھا اس میں کھجور کی چھال بھری تھی پھر سلام کیا میں نے اور کہا کھڑے کھڑے کیا طلاق دی آپ نے اپنی عورتوں کو پھر نظر اٹھا کر دیکھا میری طرف حضرت نے اور فرمایا نہیں پھر میں نے کہا اور میں کھڑا تھا حضرت کے دل بہلانے کو کہ یا رسول اللہ بھلا دیکھئے آپ کہ ہم گروہ قریش دبا کر رکھتے ہیں اپنی عورتوں کو یعنی ڈرا دھمکا کر پھر جب آئے ہم ایک قوم پر تو وہ قوم ایسی ہے کہ ان کی عورتیں مردوں پر غالب ہیں پھر یاد کیا آپ نے اور مسکرائے نبی ﷺ پھر عرض کی کاش آپ دیکھتے جب میں داخل ہوا حصہ کے پاس اور میں نے کہا تو اس بھر سے نہ رہ کہ سوت تیری تجھ سے زیادہ خوبصورت ہے اور زیادہ پیاری ہے نبی ﷺ کو مراد سوت سے عائشہ رضی اللہ عنہا ہیں تو پھر دوبارہ مسکرائے اور میں بیٹھ گیا جب آپ کو مسکراتے دیکھا پھر میں نے آپ کے گھر میں نگاہ کی تو قسم ہے اللہ کی کہ کوئی چیز نہ پائی کہ جس کو دیکھ کر میری نگاہ لوٹے جز تین چیزوں کے سو کہا میں نے دعا کیجیے آپ کہ اللہ وسعت دے آپ کی امت کو اس لیے کہ فارس و روم کو فرانی دی گئی ہے اور دنیا عنایت کی گئی ہے حالانکہ وہ اللہ کی عبادت نہیں کرتے اور آپ تکیہ لگائے تھے پھر کہا ابھی تم شک میں ہو اے ابن خطاب فارس و روم وہ لوگ ہیں کہ دیئے گئے طیبات ان کے دنیا کی زندگی میں یعنی آخرت میں ان کا کچھ حصہ نہیں سو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ استغفار کیجیے میرے واسطے نوکنارہ کیا تھا رسول اللہ ﷺ نے یعنی عورتوں سے اس بات کے سبب سے جو پہنچا یا حصہ رضی اللہ عنہا نے عائشہ رضی اللہ عنہا تک اور فرمایا تھا کہ میں داخل نہ ہوں گا تم پر ایک مہینہ اور آپ کو غصہ اس لیے آیا کہ عتاب کیا باری تعالیٰ نے آپ پر یعنی گویا سبب عتاب وہی ہوئیں پھر جب گزر گئے انتیس روز داخل ہوئے آپ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر اور شروع کیا آپ نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور عرض کی عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ قسم کھائی تھی آپ نے کہ داخل نہ ہوں گے ہم پر ایک مہینہ تک اور

یعنی بیان کرنا آیات تخمیر کا۔

آج ہم نے صبح کی اٹیسیوں رات کی اور میں تو ایک ایک دن گنتی تھی سو فرمایا نبی ﷺ نے کہ مہینہ انتیس دن کا بھی تو ہوتا ہے اور وہ مہینہ انتیس ہی کا تھا کہا عائشہ رضی اللہ عنہا نے پھر نازل ہوئی یہ آیت تخییر سو شروع کیا حضرت ﷺ نے مجھ سے یعنی اس کا بیان کرنا سب عورتوں سے پیشتر اور فرمایا میں تم سے ایک بات کہتا ہوں اور تم جلدی نہ کرنا اس کے جواب دینے میں جب تک کہ مشورہ نہ لے لینا اپنے ماں باپ سے کہا عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ آپ نے اس لیے فرمایا کہ خوب جانتے تھے آپ کہ میرے ماں باپ مجھے جدا ہونے کا حکم نہ دیں گے آپ سے پھر پڑی آپ نے یہ آیت ﴿يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّزَوْجِكَ﴾ سے ﴿عَظِيمًا﴾ تک پس میں نے عرض کی کہ اس میں کیا مشورہ لوں اپنے ماں باپ سے میں نے اختیار کیا اللہ کو اور رسول ﷺ اس کے کو اور دار آخرت کو پھر تخییر فرمائی رسول اللہ ﷺ نے اپنی سب بیبیوں کو اور سب نے وہی جواب دیا جو عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا تھا یعنی سب نے ترک دنیا اور تحصیل آخرت اختیار کی اور رسول اللہ ﷺ کا ساتھ دیا۔



۲۸۔ باب: باب حدیث: واللہ ما الفقراء خشی علیکم

حدیث کہ اللہ کی قسم! میں تم پر فقر سے نہیں ڈرتا

(۲۴۶۲) عَنْ الزُّهْرِيِّ أَنَّ عُرْوَةَ بِنَ الزُّبَيْرِ أَخْبَرَهُ أَنَّ الْمُسَوَّرَ بْنَ مَخْرَمَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَمْرَو بْنَ عَوْفٍ وَهُوَ خَلِيفُ بَنِي عَامِرٍ بْنِ لُؤَيٍّ، وَكَانَ شَهِيدَ بَدْرًا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَخْبَرَهُ : أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بَعَثَ أَبَا عُبَيْدَةَ بْنِ الْحَرَّاحِ فَقَدِمَ بِمَالٍ مِنَ الْبَحْرَيْنِ فَسَمِعَتْ الْأَنْصَارُ بِقُدُومِ أَبِي عُبَيْدَةَ فَأَوَاصِلُواةَ الْفَجْرِ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَلَمَّا صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْصَرَفَ فَتَعَرَّضُوا لَهُ، فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حِينَ رَأَوْهُ ثُمَّ قَالَ: ((أَظُنُّكُمْ سَمِعْتُمْ أَنَّ أَبَا عُبَيْدَةَ قَدِمَ بِشَيْءٍ)) قَالُوا: أَجَلْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ: ((فَأَبَشِرُوا وَأَمْلُوا مَا يَسُرُّكُمْ فَوَاللَّهِ مَا الْفَقْرُ أَخْشَى عَلَيْكُمْ وَلَكِنْ أَخْشَى عَلَيْكُمْ أَنَّ تُبْسِطَ الدُّنْيَا عَلَيْكُمْ كَمَا بُسِطَتْ عَلَى مَنْ قَبْلَكُمْ فَتَنَّا فُتْسُوهُمَا كَمَا تَنَافَسُوهُمَا فَتُهْلِكُكُمْ كَمَا أَهْلَكْتَهُمْ)).

(اسنادہ صحیح) ارواء الغلیل (۸۹/۵ - ۹۰)

ترجمہ: روایت ہے زہری سے کہ انہیں خبر دی عروہ بن زبیر نے، انہیں خبر دی مسور بن مخرمہ نے کہ عمرو بن عوف جو خلیفہ تھے بنی عامر بن لوی کے اور حاضر ہوئے تھے جنگ بدر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ انہوں نے خبر دی مسور کو کہ رسول اللہ ﷺ نے بھیجا ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کو پھر وہ کچھ مال لے کر آئے بحرین سے سنا اور انصار نے کہ ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ آئے ہیں پھر حاضر ہوئے صلوٰۃ فجر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ پھر جب نماز پڑھ چکے رسول اللہ ﷺ پھر کر بیٹھے اور انصار آپ کے سامنے ہوئے سو مسکرائے رسول اللہ ﷺ جب ان کو دیکھا اور فرمایا: میں گمان کرتا ہوں کہ سنا تم نے ابوعبیدہ کچھ لے کر آئے ہیں۔ انہوں

نے عرض کی کہ ہاں یا رسول اللہ ﷺ فرمایا آپ نے: پھر خوشخبری سنو اور امید رکھو جو تمہیں خوش کرے پس قسم ہے اللہ تعالیٰ کی میں تم پر فقر سے نہیں ڈرتا ہوں لیکن ڈرتا ہوں اس سے کہ کشادہ کی جائے تم پر دنیا جیسے کہ کشادہ کی گئی تم سے اگلوں پر اور رغبت اور حرص کرو تم اس کی جیسے رغبت کی تم سے اگلوں نے پس ہلاک کرے وہ تم کو جیسا کہ ہلاک کیا اس نے تم سے اگلوں کو۔

فائدہ: یہ حدیث صحیح ہے۔



(۲۴۶۳) عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ وَابْنِ الْمُسَيَّبِ، أَنَّ حَكِيمَ بْنَ حِزَامٍ قَالَ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَأَعْطَانِي ثُمَّ سَأَلْتُهُ فَأَعْطَانِي ثُمَّ سَأَلْتُهُ فَأَعْطَانِي ثُمَّ قَالَ: ((بِحَاكِمِيْمٍ! إِنَّ هَذَا الْمَالَ خَصْرَةٌ حُلُوَّةٌ فَمَنْ أَخَذَهُ بِسَخَاوَةٍ نَفْسُ بُورِكَ لَهُ فِيهِ وَمَنْ أَخَذَهُ بِإِشْرَافٍ نَفْسُ لَمْ يُبَارَكَ لَهُ فِيهِ، وَكَانَ كَالَّذِي يَأْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى)). فَقَالَ حَكِيمٌ: فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا أَرْزَأُ أَحَدًا بَعْدَكَ شَيْئًا حَتَّى أَفَارِقَ الدُّنْيَا فَكَانَ أَبُو بَكْرٍ يَدْعُو حَكِيمًا إِلَى الْعَطَاءِ فَيَأْتِيهِ أَنْ يَقْبَلَهُ، ثُمَّ إِنَّ عُمَرَ دَعَاهُ لِيُعْطِيَهُ فَأَتَى أَنْ يَقْبَلَ مِنْهُ شَيْئًا فَقَالَ عُمَرُ: إِنِّي أَشْهَدُكُمْ يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ عَلَى حَكِيمٍ أَنِّي أَعْرِضُ عَلَيْهِ حَقَّهُ مِنْ هَذَا الْفَيْ فَيَأْتِيهِ أَنْ يَأْخُذَهُ، فَلَمْ يَرْزَأُ حَكِيمٌ أَحَدًا مِنَ النَّاسِ شَيْئًا بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حَتَّى تُوَفِّيَ. (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: روایت ہے عروہ بن زبیر اور ابن مسیب سے کہ حکیم بن حزام رضی اللہ عنہما کہا مانگا میں نے رسول اللہ ﷺ سے یعنی کچھ مال سوعطا کیا مجھ کو پھر مانگا میں نے پھر دیا مجھ کو پھر مانگا میں نے پھر دیا مجھ کو پھر فرمایا آپ نے: اے حکیم تحقیق یہ مال ہر ابراہیٹھا بیٹھا ہے پھر جس نے لیا اسے سخاوت نفس سے برکت دیا جاتا ہے اس میں اور جس نے لیا اپنے نفس کو ذلیل کر کے برکت نہ دی جائے گی اس کو اور اس کی مثال ایسی ہوگی کہ جیسے کھائے کوئی شخص اور پیٹ نہ بھرے اس کا اور اوپر کا ہاتھ یعنی دینے والا بہتر ہے نیچے کے ہاتھ سے یعنی لینے والے سے سوعرض کی حکیم نے اے رسول اللہ ﷺ کہ قسم ہے اس پروردگار کی کہ جس نے آپ کو بھیجا ہے حق کے ساتھ کسی کا مال نہ گھناؤں گا میں آپ کے بعد یعنی کسی سے سوال نہ کروں گا یہاں تک کہ چھوڑوں میں دنیا کو پس تھے ابو بکر رضی اللہ عنہما کہ بلاتے تھے حکیم کو کہ کچھ دیں پس وہ انکار کرتے تھے اس کے قبول کرنے سے پھر عمر رضی اللہ عنہ نے بلایا ان کو تا کہ کچھ دیں تو بھی قبول نہ کیا ان سے کچھ پھر کہا عمرؓ نے میں گواہ کرتا ہوں تم کو اے گروہ مسلمانوں کے حکیم پر اس بات کا کہ میں پیش کرتا ہوں اس پر اس کا حق نے سے اور وہ انکار کرتا ہے اس کے لینے سے پھر نہ گھنایا (یعنی نہ لیا) حکیم نے کسی شخص کے مال سے کچھ بعد رسول اللہ ﷺ کے یہاں تک کہ وفات پائی۔

فائدہ: یہ حدیث صحیح ہے۔

مترجم: زہد اور بے رغبتی دنیا سے اس کا نام ہے کہ مال دنیا باوجود اپنے کے بھی قبول نہ کرے نہ یہ کہ عصمت بی بی از بے چادری فقر اضطرابی کو بصورت زہد ظاہر کرے اور دل میں محبت اموال دنیوی کی بھری ہو فقط۔



۳۰۔ باب: احادیث ابقلینا بالضراء، ومن كانت الآخرة همه،

و ابن آدم تفرغ لعبادتی

حدیثیں کہ ہمیں تکلیف کے ساتھ آزمایا گیا، اور جس کی فکر آخرت میں ہو،

اور ابن آدم! میری عبادت کے لیے فارغ ہو جا

(۲۴۶۴) عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ: ابْتُلِينَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِالْضَّرَاءِ فَصَبَرْنَا، ثُمَّ ابْتُلِينَا بَعْدَهُ بِالسَّرَّاءِ فَلَمْ نَصْبِرْ. (صحیح الاسناد)

ترجمہ: روایت ہے عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ سے کہ کہا انہوں نے آزمائے گئے ہم ساتھ رسول اللہ ﷺ کے تکلیف اور تنگی میں سو صبر کیا ہم نے پھر آزمائے گئے ہم بعد ان کے ساتھ وسعت اور خوشی کے سو صبر نہ کر سکے ہم۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔



(۲۴۶۵) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ كَانَتِ الْآخِرَةُ هَمَّهُ جَعَلَ اللَّهُ غِنَاهُ فِي قَلْبِهِ وَجَمَعَ لَهُ شَمْلَهُ وَأَتَتْهُ الدُّنْيَا وَهِيَ رَاغِمَةٌ، وَمَنْ كَانَتِ الدُّنْيَا هَمَّهُ جَعَلَ اللَّهُ فَقْرَهُ بَيْنَ عَيْنَيْهِ وَفَرَّقَ عَلَيْهِ شَمْلَهُ وَلَمْ يَأْتِهِ مِنَ الدُّنْيَا إِلَّا مَا قُدِرَ لَهُ)).

(اسنادہ صحیح) سلسلة الأحاديث الصحيحة (۹۴۹-۹۵۰)

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: جس کا مقصود آخرت ہو اللہ تعالیٰ رکھ دیتا ہے بے پروائی اس کے دل میں اور جمع کر دیتا ہے خاطر اس کی اور آتی ہے دنیا اس کے پاس ذلیل ہو کر اور جس کا مقصود دنیا ہو اللہ تعالیٰ رکھ دیتا ہے محتاجی اس کی دونوں آنکھوں کے سامنے اور پریشان کر دیتا ہے خاطر اس کی اور نہیں آتی دنیا اس کے پاس مگر جتنی مقدر ہو۔

مترجم: یعنی طلب دنیا سے کچھ زیادہ نہیں ملتا اور طلب آخرت سے کچھ کم نہیں ملتا جتنا مقدر ہے اتنا ہی ملتا ہے مگر طالب دنیا کو ذلت سے اور طالب عقبی کو عزت سے۔



(۲۴۶۶) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَقُولُ : يَا ابْنَ آدَمَ ! تَفَرَّغْ لِعِبَادَتِي أُمَلَأْ صَدْرَكَ غِنًى وَأَسَدُ فَقْرِكَ وَإِنْ لَا تَفْعَلْ مَلَأْتُ يَدَيْكَ شُغْلًا وَلَمْ أَسَدُ فَقْرَكَ)).

(اسنادہ صحیح) سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ (۱۳۵۹)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: بے شک فرماتا ہے اللہ جل جلالہ اے بیٹے آدم کے مشغول رہ تو میری عبادت میں بھر دوں گا میں تیرا سینہ غنا سے اور دور رکھوں گا تجھ سے محتاجی کو اور اگر نہ کرے گا تو میری عبادت تو بھر دوں گا میں دونوں ہاتھ تیرے محنت مزدوری میں اور نہ دور کروں گا تجھ سے محتاجی تیری۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور ابو خالد والبی کا نام ہر مز ہے۔



۳۱۔ باب: حدیث عائشہ: توفی رسول اللہ ﷺ

عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث کہ رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوئی

(۲۴۶۷) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : تُوْفِيَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَعِنْدَنَا شَطْرٌ مِنْ شَعِيرٍ فَأَكَلْنَا مِنْهُ مَا شَاءَ اللَّهُ، ثُمَّ قُلْتُ لِلْحَارِثِيَّةِ : كَيْلِيهِ، فَكَالَتْهُ، فَلَمْ يَلْبَثْ أَنْ فَنِيَ، قَالَتْ : فَلَوْ كُنَّا تَرَكْنَاهُ لَأَكَلْنَا مِنْهُ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ.

[اسنادہ صحیح]

ترجمہ: ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوئی تو ہمارے پاس کچھ جو تھے۔ چنانچہ ہم اس میں سے اتنی مدت تک کھاتے رہے جتنی کہ اللہ کی چاہت تھی۔ پھر میں نے اپنی لونڈی سے کہا کہ اس کا وزن کرو۔ اس نے وزن کیا تو وہ بہت جلد ختم ہو گئے۔ ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ اگر ہم اسے اسی طرح چھوڑ دیتے اور وزن نہ کرتے تو اس سے مدت دراز تک کھاتے رہتے۔



۳۲۔ باب: قوله في القرام: انه يذكركني الدنيا.....

نبی اکرم ﷺ کا نقش و نگار والے پردے کے بارے میں کہنا کہ یہ مجھے دنیا یاد دلاتا ہے

(۲۴۶۸) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : كَانَ لَنَا قِرَامٌ سِتْرٌ فِيهِ تَمَائِيلٌ عَلَى بَابِي فَرَأَاهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ : ((إِنْزِعِيهِ فَإِنَّهُ يُذَكِّرُنِي الدُّنْيَا)) قَالَتْ : وَكَانَ لَنَا سَمَلٌ قَطِيفَةٌ تَقُولُ عَلَمَهَا حَرِيرٌ كُنَّا نَلْبَسُهَا.

(اسنادہ صحیح) (غایۃ المرام : ۱۳۶)

ترجمہ: روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ کہا انہوں نے کہ ہمارے ہاں ایک باریک پردہ تھا کہ اس میں تصویریں تھیں اور میرے دوازے پر پڑا تھا سودیکھا اس کو رسول اللہ ﷺ نے اور فرمایا: اس کو دور کرو اس لیے کہ وہ یاد دلاتا ہے مجھے دنیا کو کہا انہوں نے کہ تھی ہمارے یہاں ایک چادر پرانی روئی دار کہ اس میں نشان بنے ہوئے تھے ریشم سے کہ ہم اسے اوڑھتے تھے۔

فائدہ: کہا ابو یسی نے یہ حدیث حسن ہے۔

مترجم: قرام ستر یعنی پردہ باریک اور بعضوں نے کہا کہ قرام وہ ہے کہ خوب گف ہو صوف سے اور رگ رگ ہو اور اضافت اس کی مثل ثوب قمیص کے ہے اور بعضوں نے کہا قرام پردہ باریک ہے پردہ غلیظ کے سوا۔



(۲۴۶۹) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَتْ وَسَادَةُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ الَّتِي يَضْطَجِعُ عَلَيْهَا مِنْ أَدَمِ حَشْوُهَا لَيْفٌ.

(اسنادہ صحیح) مختصر الشمائل (۲۸۲)

ترجمہ: روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ تھا ایک چڑے کا تکیہ رسول اللہ ﷺ کا کہ اس پر لیٹتے تھے بھرتی اس کی کھجور کی چھال تھی۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔



۳۳۔ باب: قوله ﷺ في الشاة.....

نبی ﷺ کا فرمان بکری کے بارے میں

(۲۴۷۰) عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهُمْ ذَبَحُوا شَاةً فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : ((مَا بَقِيَ مِنْهَا؟)) قَالَتْ: مَا بَقِيَ مِنْهَا إِلَّا كَتِفُهَا۔

قَالَ: ((بَقِيَ كُلُّهَا غَيْرَ كَتِفِهَا)). (اسنادہ صحیح) سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ: (۲۵۴۴)

ترجمہ: روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ انہوں نے ذبح کی ایک بکری سو نبی ﷺ نے پوچھا کیا باقی رہا اس میں سے کہا حضرت

عائشہ رضی اللہ عنہا نے نہیں باقی رہا اس میں سے مگر دست اس کا فرمایا آپ نے: باقی رہا سب سوا دست کے۔

فائدہ: یہ حدیث صحیح ہے اور ابو میسرہ ہمدانی کا نام عمرو بن شرحبیل ہے۔

مترجم: وہ بکری ذبح کر کے خیرات دے دی اور ایک دست باقی تھا سو حضرت نے فرمایا: جو اللہ کی راہ میں دے دی وہی باقی ہے اور

جو ہمارے خرچ میں آئے گی وہ فانی ہے گویا اشارہ کیا آپ نے اس آیت کی طرف:

﴿مَا عِنْدَكُمْ يَنْفَدُ وَمَا عِنْدَ اللَّهِ بَاقٍ﴾

”یعنی جو تمہارے نزدیک ہے فنا ہوتی ہے اور جو اللہ کے نزدیک ہے وہ باقی ہے۔“



۳۴۔ باب: احادیث عائشہ و انس و علی و ابی ہریرہ.....

عائشہ، انس، علی اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم کی حدیثیں

(۲۴۷۱) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: إِنْ كُنَّا آلَ مُحَمَّدٍ نَمُكُّ شَهْرًا مَا نَسْتَوْفِدُ نَارًا إِنْ هُوَ إِلَّا الْمَاءُ وَالنَّعْمُ.
ترجمہ: روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا انہوں نے کہ ہم آل محمد ﷺ ایسے تھے کہ ایک ایک مہینہ نہ جلاتے تھے آگ یعنی کچھ نہ پکاتے ہماری خوراک تھی فقط پانی اور کھجور۔ (اسناد صحیح) (مختصر الشماہل: ۱۱۱)
فائدہ: یہ حدیث صحیح ہے۔



(۲۴۷۲) عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَقَدْ أُخِفْتُ فِي اللَّهِ وَمَا يَخَافُ أَحَدٌ، وَلَقَدْ أُذِيتُ فِي اللَّهِ لَمْ يُؤْذِ أَحَدٌ وَلَقَدْ أَتْتُ عَلَى ثَلَاثُونَ مِنْ بَيْنِ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ وَمَالِي وَلِبَالٍ طَعَامٌ يَأْكُلُهُ ذُو كَبِدٍ إِلَّا شَيْءٌ يُؤَارِيهِ (بَطْلُ بِلَالٍ)).» (اسناد صحیح) (تخریج مشکاة المصابیح (۵۳۵۳) سلسلہ الاحادیث الصحیحة (۲۲۲۲) مختصر الشماہل المحدثہ (۱۱۵))

ترجمہ: روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: میں ڈرایا گیا ہوں اللہ تعالیٰ کی راہ میں ایسا کہ نہیں ڈرایا گیا کوئی اور بے شک ایذا دیا گیا ہوں میں ایسی کہ نہیں ایذا دیا گیا کوئی اور اور گزرے ہیں مجھ پر تیس دن اور رات کہ میرے اور بلال کے لیے کوئی کھانا نہیں تھا کہ جس کو ذو کبد کھاوے مگر کچھ قدرے کہ چھپاتی تھی اس کو بغل بلال رضی اللہ عنہ کی۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مراد اس حدیث سے وہ دن ہیں کہ جب نکلے رسول اللہ ﷺ بیزار ہو کر اہل مکہ سے آپ کے ساتھ بلال تھے اور بلال کے ساتھ کچھ کھانا تھا کہ وہ اپنے بغل میں دبائے تھے۔

مترجم: یہ خروج سوائے ہجرت مدینہ ہے اس لیے کہ مدینہ کی ہجرت میں بلال ساتھ نہ تھے آنحضرت ﷺ کے اور شاید اس سے وہ سفر مراد ہو کہ جب آپ ابتدائے نبوت میں طائف کی طرف تشریف لے گئے عبدیاللیل کے پاس جو حاکم طائف تھا اس لیے کہ وہ حمایت کرے آپ کی اہل مکہ کے مقابلہ میں کہ آپ پوری کریں رسالت باری تعالیٰ شانہ کی پھر مسلط کر دیا اس نے آپ پر لڑکوں کو کہ وہ ڈھیلے مارتے تھے اور زخمی ہو گئے آپ کے ٹخنے اور اس سفر میں آپ کے ساتھ زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ تھے نہ بلال رضی اللہ عنہ و اللہ اعلم بمرادہ و رسولہ (لمعات)
سوال: عمر مبارک آپ کی بہ نسبت اکثر انبیاء کے کم تھی پھر یہ فرمانا آپ کا کہ کسی کو اللہ کی راہ میں اس قدر اذیت نہ ہوئی جیسی مجھ کو ہوئی کیونکہ صحیح ہوگا حالانکہ مرض حضرت ایوب علیہ السلام کا سنگ زنی کفار کی حضرت نوح علیہ السلام کو آگ میں ڈالنا حضرت ابراہیم علیہ السلام کا نہایت مشہور ہے۔

ظاہر یہ ہے یعنی ان دنوں میں اور کوئی اللہ کے دین میں نہیں ڈرایا جاتا تھا کہ مسلمان کوئی نہ تھا واللہ اعلم۔

جواب: جواب اس کا کئی طور پر ہے، اولاً یہ کہ فرمانا آپ کا بہ نسبت اپنے زمانہ کے لوگوں کے ہے اور ظاہر ہے کہ آپ کے زمانہ مبارک میں جو تکلیف آپ کو ہوئی کسی کو نہ ہوئی ہوگی۔ ثانیاً یہ کہ آپ بہ نسبت اکثر انبیاء کے کثیر الاتباع تھے اور تابعین آپ کے مہاجرین و انصار سے سب نے کچھ نہ کچھ اذیت پائی ہے اور وہ اذیت گویا عینہ آپ ﷺ کو ہوئی اس لیے کہ عربی کی مثل ہے ضَرْبُ الْعِلَامِ إِهَانَةُ الْمُؤَلَّى بلکہ رئیس مشفق اور امیر شفیق رعیت کی مصیبت اور تکلیف کو اپنی ذاتی مصیبت سے بڑھ کر جانتا ہے اور استاد شفیق شاگرد رفیق کی اذیت اپنی اذنی نفسی سے وہ چند قیاس کرتا ہے پس اس نظر سے اذیت آپ کی سائر انبیاء سے صد چنداں زیادہ ہوگی اور حقیقت میں آپ کے اصحاب نے وہ وہ اذیتیں پائی ہیں اور آپ کی رفاقت میں وہ وہ بلائیں اٹھائی ہیں کہ قلم کا سینہ ان کی تحریر سے شق ہوتا ہے اور زبان کا چہرہ اس کے بیان سے فق، سینکڑوں کفار کے ہاتھ سے مقتول و مصلوب ہوئے ہزاروں محزون و مضروب کتنوں کے زن و بچہ درجہ شہادت کو پہنچے کتنوں کے آب و جد اس سعادت پر فائز ہوئے پھر قیامت تک جو کچھ علمائے حقانی اور فقہائے ربانی پر آلام و مصائب امر معروف اور نہی منکر اور اقامت حدود اللہ میں گزری اور گزرے گی وہ سب گویا آپ کے نفس نفس پر تھی جزا اللہ عنہا خیر الجزا۔ صرف ایک شہید ہونا حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کا حیات مبارک میں اور شہادت حسین کی خبر دینا ایسی اذیت ہے کہ احاطہ تحریر سے باہر ہے اور پھر لطف یہ کہ ان مصائب میں آپ راضی برضا تھے اور شا کر بقضاء بلکہ جالب فقر و اذی و طالب اذیت و بلا چنانچہ فرمایا:

أَشَدُّ النَّاسِ بَلَاءً: الْأَنْبِيَاءُ ثُمَّ الْأَمَمُلُ فَلَا مَثَلُ.



(۲۴۷۳) عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرْظِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَنْ سَمِعَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ يَقُولُ: خَرَجْتُ فِي يَوْمٍ شَاتٍ مِنْ بَيْتِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَقَدْ أَخَذْتُ إِهَابًا مَعْطُونًا فَجَوْتُ وَسُطُهُ فَأَدْخَلْتُهُ عُقْيِي وَشَدَدْتُ وَسِطِي فَحَزَمْتُهُ بِخَوْصِ النَّخْلِ وَإِنِّي لَشَدِيدُ الْجُوعِ وَلَوْ كَانَ فِي بَيْتِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ طَعَامٌ لَطَعِمْتُ مِنْهُ فَخَرَجْتُ أَلْتَمِسُ شَيْئًا فَمَرَرْتُ بِيَهُودِيٍّ فِي مَالٍ لَهُ وَهُوَ يَسْقِي بِبَكْرَةٍ لَهُ فَاطْلَعْتُ عَلَيْهِ مِنْ ثُلْمَةٍ فِي الْحَائِطِ، فَقَالَ: مَا لَكَ يَا أَعْرَابِي! هَلْ لَكَ فِي دَلْوٍ بِتَمْرَةٍ فَقُلْتُ: نَعَمْ فَافْتَحَ الْبَابَ حَتَّى أَدْخُلَ، فَفَتَحَ فَدَخَلْتُ فَأَعْطَانِي دَلْوَةً، فَكَلَّمَا نَزَعْتُ دَلْوًا أَعْطَانِي تَمْرَةً حَتَّى إِذَا امْتَلَأْتُ كَفَيْتُ أَرْسَلْتُ دَلْوَةً وَقُلْتُ حَسْبِي فَكَالَتْهَا ثُمَّ جَرَعْتُ مِنَ الْمَاءِ فَشَرِبْتُ ثُمَّ جِئْتُ الْمَسْجِدَ فَوَجَدْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِيهِ. (اسنادہ ضعیف) التعلیق الرغیب: ۱۰۹/۳۔ ۱۱۰۔ اس میں ایک راوی کا نام نہیں لیا گیا۔

ترجمہ: روایت ہے محمد بن کعب قرظی سے انہوں نے کہا مجھ سے اس نے بیان کیا ج سے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے سنا وہ فرماتے تھے کہ نکلا میں سردی کے دنوں میں رسول اللہ ﷺ کے گھر سے اور لیا میں نے ایک چڑا بدو دار جس کے بال جھڑے ہوئے

تھے پھر کاٹ ڈالا میں نے اس کو بیچ سے اور ڈال لیا میں نے اس کو گردن میں اور باندھ دی میں نے اپنی کمرسوز باندھا میں نے اس کو شاخ نخل سے اور مجھے بہت بھوک تھی اور اگر رسول اللہ ﷺ کے گھر میں کچھ کھانا ہوتا تو میں کھاتا اس میں سے سو نکلا میں طلب کرتا ہوا کسی چیز کو سوز رانی میں ایک یہودی پر کہ وہ اپنے باغ میں تھا اور پانی دے رہا تھا ساتھ ایک بکرہ کے سوجھانکا میں نے اس کو ایک دیوار کے سوراخ سے سوکھا اس نے کیا ہے اے اعرابی کیا تو ایک کھجور پر ایک ڈول کھینچے گا میں نے کہا ہاں پس کھول دے تو دروازہ کہ میں داخل ہوں پھر کھولا اس نے دروازہ سو میں داخل ہوا اور دیا مجھے اس نے ڈول اپنا جب میں ایک ڈول نکالتا تھا وہ مجھے ایک کھجور دیتا تھا یہاں تک کہ جب بھر گئی میری مٹھی چھوڑ دیا میں نے اس کا ڈول اور کہا میں نے بس ہے مجھ کو اور کھائی میں نے وہ اور دو تین گھونٹ پانی پیا پھر آیا میں مسجد میں اور پایا میں نے رسول اللہ ﷺ کو اس میں۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

مترجم: اباب چڑا ہے معطوباً یعنی بدبودار کہ جس کے بال جھڑ گئے ہوں، بکرہ ایک خشب مستر یہ ہے کہ اس کے بیچ میں ایک لکڑی ڈال کر پانی کھینچتے ہیں فارسی میں اسے چرخ اور ہندی میں اسے گراری کہتے ہیں اس حدیث سے کسب حلال اور قناعت اصحاب اور فقر رسالت مآب اور زہد اہل بیت ثابت ہوا۔



(۲۴۷۴) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ : أَنَّهُمْ أَصَابَهُمْ جُوعٌ، فَأَعْطَاهُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ تَمْرَةً تَمْرَةً. (شاذ)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ بچہ اصحاب کو بھوک اور دی ان کو رسول اللہ ﷺ نے ایک ایک کھجور۔

فائدہ: یہ حدیث صحیح ہے۔

مترجم: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اصحاب صفہ میں ہیں اور اصحاب صفہ حاضر باش خدمت شریف میں تھے اس لیے اکثر ایسا اتفاق ہوتا تھا پھر غلبہ جوع کے وقت جو حاضر ہوتا تھا آنحضرت ﷺ ان سب کو تقسیم فرماتے اکیلے تناول نہ فرماتے۔

(۲۴۷۵) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ : بَعَثَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَنَحْنُ ثَلَاثُ مِائَةٍ نَحْمِلُ زَادَنَا عَلَى رِقَابِنَا فَفَنِي زَادُنَا حَتَّى كَانَتْ نَحْمِلُ لِلرَّجُلِ مِنْ كُلِّ يَوْمٍ تَمْرَةً، فَقِيلَ لَهُ: يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ! وَإِنْ كَانَتْ تَقَعُ التَّمْرَةُ مِنْ الرَّجُلِ؟ قَالَ: لَقَدْ وَجَدْنَا فَقْدَهَا حِينَ فَقَدْنَاهَا فَاتَيْنَا الْبَحْرَ فَإِذَا نَحْنُ بِحُوتٍ قَدْ قَدَفَهُ الْبَحْرُ فَأَكَلْنَا مِنْهُ ثَمَانِيَةَ عَشْرَ يَوْمًا مَا أَحْبَبْنَا. (اسنادہ صحیح) غایۃ المرام (۲۳)

ترجمہ: روایت ہے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ بھیجا ہم کو رسول اللہ ﷺ نے اور ہم تین سو تھے اٹھائے ہوئے اپنا اپنا تو شہ اپنی گردنوں پر یعنی قلیل الزاد تھے یہاں تک نوبت پہنچی کہ ہوتی تھی ہر آدمی کے حصہ میں ایک ایک کھجور سولوگوں نے کہا اے اباب عبد اللہ اور کیا ہوتا ہوگا ایک آدمی کا ایک کھجور میں فرمایا انہوں نے پایا ہم نے فقدا ان اس کا بھی جب کہ وہ ہو چکی یعنی وہ

قیامت کے بیان میں جلد دوم

ایک ملنا بھی موقوف ہوگئی پھر پہنچے ہم دریائے شور کے کنارہ پر اور یکا یک وہاں ایک مچھلی ہے کہ پھینک دیا ہے اس کو دریائے سوکھایا ہم نے اس میں سے اٹھا رہ دن جس قدر چاہا یعنی خوب سیر ہو کر۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: یہ روایت صحیح مسلم اور مؤطا میں بھی ہے، مسلم میں مروی ہے کہ امیر اس سریر پر ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ تھے اور تلاش تھی ان کو ایک قافلہ قریش کی کہ ان کو لوٹیں اور جراب (تھیلہ) تھان کے ساتھ تھی اور ایک ایک تر روز بتاتا تھا پھر راوی سے پوچھا کہ تم کیا کرتے تھے انہوں نے کہا ہم سے ہر ایک اسے چوستا تھا جیسے لڑکا پستان چوستا ہے پھر اس پر پانی پی لیتے تھے پھر سارا دن ہم کو کفایت کرتا تھا اور اپنی لائیوں سے ہم پتے درختوں کے جھاڑ لیتے تھے اور پانی میں بھگو کر کھاتے سو جب گزرے ہم کنارہ دریاء پر وہاں ایک اونچی چیز مثل ٹیلے کے نظر آئی پھر جب ہم نے اس کو پاس جا کر دیکھا تو وہ ایک دابہ ہے یعنی دریائی جانور کہ اسے غبر کہتے ہیں ابو عبیدہ نے کہا وہ میہ ہے پھر کہا نہیں بلکہ ہم بھیجے ہوئے ہیں رسول اللہ ﷺ کے اور اللہ کی راہ میں ہیں یعنی جہاد میں اور تم لوگ بھوک کے مارے مضطر ہو سو کھاؤ کھارادی نے کہ ہم اس کے پاس ایک ماہ کامل ٹھہرے اور ہم تین سو تھے اور یہاں تک کھایا کہ موٹے ہو گئے ہم کھارادی نے کہ میں نے اپنے تئیں دیکھا کہ بھر بھر لاتے تھے اس کے ہدقہ چشم سے بڑے بڑے مکے چربی کے اور کاٹ کاٹ لاتے تھے اس میں سے مکڑے تیل کے برابر اور لیا ہم سے ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ نے تیرہ آدمیوں کو اور بٹھلایا ان کو ہدقہ چشم میں اور لی ایک پسلی کی ہڈی اس کی ہڈیوں سے اور اسے بطور محراب کھڑا کیا پھر سب سے بڑا اونٹ کس کر اس کے نیچے سے نکالا تو نکل گیا پھر توشہ لے لیا ہم نے اس کے گوشت سے ابال کر پھر جب ہم مدینہ میں آئے ذکر کیا ہم نے رسول اللہ ﷺ سے اور فرمایا آپ نے: وہ رزق تھا کہ نکالا اللہ تعالیٰ نے واسطے تمہارے پھر فرمایا اس کے گوشت سے کچھ ہو تو ہم کو کھلاؤ پھر بھیجا ہم نے گوشت اور کھایا آپ ﷺ نے۔ تمام ہوئی روایت مسلم کی۔ اور اس جیش کو جیش خبط کہتے ہیں اور خبط اصل میں جھاڑے ہوئے پتے ہیں درختوں کے چونکہ وہ اس لشکر مبارک میں کھائے گئے تھے اس لیے اسی نام سے مشہور ہوا اور مطلب حدیث کا یہ ہے کہ اولاً ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ نے بطور اجتہاد فرمایا کہ یہ میتہ ہے اور میتہ حرام ہے پھر متغیر ہوا اجتہاد ان کا اور انہوں نے کہا وہ حلال ہے اگرچہ میتہ ہو اس لیے کہ تم جہاد میں ہو اور مضطر ہو اور مباح کیا اللہ تعالیٰ نے میتہ مضطر غیر باغ ولا عاد کو سوکھاؤ اس میں سے اور طلب کرنا نبی ﷺ کا اس کے گوشت میں سے اور کھانا اس واسطے تھا کہ خوش ہوں ان کے دل اور اطمینان کامل ہو ان کو اس کی اباحت اور حلت کا اور شک نہ رہے اس میں کسی طرح کا یا اس واسطے ہو کہ قصد کیا آپ ﷺ نے اس سے تبرک کا اس لیے کہ وہ طعمہ نبی تھا کہ منجانب اللہ بطور خرق عادت کے عنایت ہوا تھا گویا ضیافت تھی رب العباد کی طرف سے قاصدان جہاد کے لیے اور اس سے ثابت ہوا کہ سوال کرنا اور مانگنا ایسی چیز کا کہ دینے والے کو ناگوار نہ ہو بلکہ خوش ہو اپنے رفیق سے جائز ہے اور یہ سوال منہی عنہ سے نہیں اس لیے کہ سوال منع وہ ہے جو بہ نیت تکثیر مال ہو یا جانب سے اور یہ سوال تو ملاطفت اور موانست کی نیت سے تھا اور اس سے ثابت ہوا جواز اجتہاد کا زمان نبی ﷺ میں جیسا کہ ثابت ہے جواز اس کا بعد آپ کے اور ثابت

ہوا استحاب اس امر کا کہ مفتی کو ضرور ہے کہ کوئی چیز جس میں شک ہو مستفتی کو اس سے مانگ کر خود استعمال کرے تاکہ مستفتی کو شفی اور تسلی کامل ہو جیسا آنحضرت ﷺ نے گوشت مانگ کر کھالیا اور ثابت ہوئی اس حدیث سے اباحت جمیع میقات بحر کی برابر ہے یہ کہ وہ جانور خود مر گیا ہو یا شکار کرنے سے مرا ہو اور اجماع ہے مسلمانوں کا اباحت سمک میں، کہا اصحاب شافعی نے کہ حرام ہے مینڈک اس سے کہ نبی وارد ہوئی ہے حدیث میں اس کے قتل کی اور اس کے ماسوا میں تین قول ہیں۔

قول اصح یہی ہے کہ حلال ہے سب چیز دریا کی اسی حدیث کی رو سے جو ابھی گزری اور دوسرا قول عدم حل ہے اور تیسرا قول یہ ہے کہ جس نظیر بر میں ماکول ہے وہ حلال ہے والا فلا تو اس قول کی رو سے گھوڑا دریائی اور بکری اور ہرن کھایا جائے اور کلب و خنزیر اور حمار نہیں۔ اور اصحاب شافعی نے کہا کہ حمار بر میں اگر چہ ماکول بھی ہے یعنی حمار وحشی مگر غالب اس میں غیر ماکول ہے پس قیاس کیا حمار بحر کی حمار غیر ماکول بری پر۔ یہ تفصیل ہے مذہب شافعی کی اور جو لوگ قائل ہیں جمیع حیوانات دریائی کی حلت کے سوا مینڈک کے ابوبکر ہیں عمرو اور عثمان اور ابن عباس رضی اللہ عنہم اور امام مالک نے صفدع اور جمیع حیوانات بحر کی حلال کہا ہے اور ابو حنیفہ نے کہا حلال نہیں سوا سمک کے اور لیکن سمک طانی یعنی جو دریا میں مرجائے بغیر کسی سبب کے تو مذہب شافعی کا اس کی اباحت ہے اور یہی مذہب ہے جماہیر علمائے صحابہ رضی اللہ عنہم کا اور جو ان کے بعد ہیں انہیں میں ہیں ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور ابویوب اور عطا اور مکحول اور امام نخعی اور امام مالک اور امام احمد اور ابو ثور اور داؤد وغیرہم اور کہا جابر بن عبد اللہ اور جابر بن زید اور طاؤس اور ابو حنیفہ نے کہ طانی حلال نہیں دلیل ان کی جو حلال کہتے ہیں قول ہے اللہ تعالیٰ کا: ﴿ اَحْلَلْ لَكُمْ صَيْدَ الْبَحْرِ وَطَعَامَهُ ﴾ کہا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اور جمہور نے کہ وہ صید وہ ہے کہ جسے تم شکار کرو اور طعام وہ ہے جسے دریا نے پھینک دیا یعنی طانی دوسرے یہی حدیث جو اوپر گزری تیسری حدیث ھُوَ الطَّهْوُزُ مَاءٌ ۚ وَالْحِلُّ مَيْتَةٌ اور یہ حدیث صحیح ہے اور سوا اس کے اور اشیاء مشہورہ کہ جس کو ہم نے ذکر نہیں کیا اور وہ حدیث جو جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے یعنی حنیفہ نے جس سے استدلال کیا ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: مَا أَلْقَاهُ الْبَحْرُ اور حَرَزَ عَنْهُ فَكُلُوهُ وَمَا مَاتَ فِيهِ فَطَفًا فَلَا تَأْكُلُوهُ پس باتفاق ائمہ حدیث ضعیف ہے ہرگز احتجاج اور استدلال کے لائق نہیں اگر کوئی حدیث اس کے معارض بھی نہ ہو اور جب کہ معارض ہوئیں وہ چیزیں جو اوپر مذکور ہوئیں آیات و احادیث سے تو پھر کب لائق احتجاج رہی، کہا نووی نے بیان کیا ہے میں نے اس کا ضعف اور حال شرح مہذب کے بَابُ الْأَطْعِمَةِ میں اور اگر کوئی کہے حدیث غیر سے حلت طانی کی ثابت نہیں ہوتی اس لیے کہ اس میں خود مذکور ہے کہ وہ مضطر ہے تو ہم کہیں گے احتجاج اس میں اصحاب کے کھانے سے نہیں بلکہ آنحضرت ﷺ کے لیے ضرورت مانگ کر نوش فرمانے سے ہے اور یہ جو کسی روایت میں مذکور ہے کہ ہم نے اس میں سے اٹھارہ دن تک کھایا کسی میں ہے کہ مہینہ بھر تک تطبیق اس کی یوں ہے کہ مراد ایام اول میں تروتازہ گوشت اس کا ہے اور مراد ایام ثانی میں قدید اور سوکھا ہوا گوشت ہے کہ وہ مہینہ بھر تک کھاتے رہے بلکہ مدینہ طیبہ تک پہنچا اور وہاں بھی ماکول و مستعمل ہوا۔ (خلاصہ مافی النہوی) فقیر کہتا ہے کہ مذہب صحیح قرآن و حدیث کی رو سے حلت جمیع حیوانات بحر کی ہے اور طانی حلال ہے بہر حال حق یہی ہے

وَمَا ذَا بَعْدَ الْحَقِّ إِلَّا الضَّلَالُ اور حرمت اس کی جو بروایت صحیحہ ماکول نبی ﷺ ہو چکی ہو اور آپ کے لب ہائے مبارک تک پہنچ چکی ہو بلکہ جزو بدن مقدس و مکرم ہوئی ہو ثابت کرنا بجز تعصب اور ترک تادب کے اور کیا ہوگا۔ غرض مذہب حنفیہ کا اس باب میں نہایت ضعیف ہے اور مذہب مالکی اوسع اور اوثق بالقرآن چنانچہ لکھا شاہ ولی اللہ قدس سرہ نے مسوٰی شرح مؤلفی میں کہ ظاہر قرآن و حدیث اباحت ہے میتات بحر کی اور مراد اس سے وہ جانور ہے کہ جو زندہ رہے دریا میں اور جب نکالا جائے تو زندگی اس کی مثل مذبوح و سئل کے ہو یعنی تڑپ تڑپ کر جان دینے لگے جیسے مچھلی کا حال ہے پس اس قسم کے سب جانور حلال ہیں بغیر ذبح کے برابر ہے کہ مثل اس کا بریں کھایا جائے جیسے بقر و غنم یا نہ کھایا جائے جیسے کلب و خنزیر اور یہ سب کے سب سمک ہیں یعنی کلب و خنزیر دیر پائی بھی مچھلی میں داخل ہے اور حکم ان کا بھی حلت میں مثل مچھلی کے ہے اگرچہ صورت میں مختلف ہوں بخلاف اس جانور کے جو دریا میں زندگی کرتا ہے مگر جب خشکی پر نکالا جائے تو پھر بھی اس کی حیات باقی رہتی ہے پھر اگر وہ طائر ہے جیسے بظا اگر ذبح کی جائے حلال ہے اور میت اس کی حلال نہیں اور اگر غیر طائر ہے مثل شفعہ اور سرطان اور سلحفاۃ اور ذوات سموم کے جیسے حیدہ اور عقرب پس وہ حرام ہے اور یہی قول ہے شافعی کا۔ میں کہتا ہوں اس تقدیر پر قول اللہ تعالیٰ کا ﴿ اُحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ وَطَعَامُهُ ﴾ مراد صید سے شکار ہے کہ لوگ باختیار و بقصد شکار کریں اور طعام سے میتات بحر کہ باختیار و بقصد شکار نہ ہوں اور اس کو طعام فرمایا اور میتہ نہ فرمایا اس لیے کہ میتہ کا ذکر کھانے پینے کے مقام میں کراہت سے خالی نہیں اور ﴿ مَتَاعًا لَّكُمْ ﴾ اسے مراد اباحت ہے اہل حضر کو اور ﴿ لِلسَّيَارَةِ ﴾ سے مراد ہے اباحت اہل سفر کو اور ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے کہا کہ جمیع حیوانات بحر حرام ہیں مگر سمک معروف امام محمد رحمہ اللہ نے کہا کہ مچھلیاں جب مرجائیں گرمی سے یا سردی سے یا قتل کر ڈالے ایک ان کی تو کچھ مضائقہ نہیں ان کے کھانے میں پھر اگر وہ خود مرجائے اور طافی ہو جائے وہ مکروہ ہے اگر مچھلی کی قسم سے ہو اور ماسوا مچھلی کی اگر ہو تو اس میں بھی کچھ مضائقہ نہیں اور علی العموم حلال کہا امام شافعی رحمہ اللہ نے در پائی میتہ کو۔ (انتہی ما قال شاہ ولی اللہ فی المسوٰی)

اور مؤطا میں نافع سے مروی ہے کہ عبدالرحمن بن ابو ہریرہ رحمہ اللہ نے سوال کیا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے اس چیز سے کہ پھینک دیا اسے دریائے یعنی طافی سے پس منع کیا انہوں نے اس کے کھانے سے کہنا نافع نے پھر پھرے عبداللہ اور منکویا قرآن پھر پڑھی یہ آیت: اُحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ وَطَعَامُهُ مَتَاعًا لَّكُمْ یعنی طعام عام ہے خواہ شکار کرو یا نہ کرو یعنی طافی بھی اس میں داخل ہے پھر کہنا نافع نے کہ بھیجا مجھے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے عبدالرحمن بن ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی طرف اور کہلا بھیجا کہ طافی کے کھانے میں کچھ مضائقہ نہیں ہے اور روایت ہے سعد جاری سے کہ پوچھا میں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ان مچھلیوں کے کھانے سے کہ قتل کرے بعض ان کا بعض کو یا مرجائیں سردی سے تو فرمایا ان میں کچھ مضائقہ نہیں کہا سعد نے پھر پوچھا میں نے عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے تو انہوں نے بھی مثل اس کے کہا جیسا سعد نے کہا تھا اور ابو ہریرہ اور زید بن ثابت سے مروی ہے کہ یہ دونوں اس کے کھانے میں مضائقہ نہ کرتے تھے جسے دریائے باہر ڈال دیا ہو۔ (کلہا فی المؤطا)

۳۵۔ باب حدیث علی فی ذکر مصعب بن عمیر.....

مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کے ذکر میں علی رضی اللہ عنہ کی حدیث

(۲۴۷۶) حَدَّثَنِي مَنْ سَمِعَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ يَقُولُ : إِنَّا لَجُلُوسٌ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي الْمَسْجِدِ إِذْ طَلَعَ عَلَيْنَا مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ مَا عَلَيْهِ إِلَّا بُرْدَةٌ لَهُ مَرْفُوعَةٌ بَقَرٍ، فَلَمَّا رَأَاهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَكَى لِلَّذِي كَانَ فِيهِ مِنَ النِّعْمَةِ وَالَّذِي هُوَ فِيهِ الْيَوْمُ۔ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((كَيْفَ بَكُمْ إِذَا عَدَا أَحَدُكُمْ فِي حُلَّةٍ وَرَاحَ فِي حُلَّةٍ وَوَضَعَتْ بَيْنَ يَدَيْهِ صَحْفَةٌ وَرُفِعَتْ أُخْرَى وَسَتَرْتُمْ بَيُوتَكُمْ كَمَا تُسْتَرُّ الْكَعْبَةُ؟)) قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! نَحْنُ يَوْمَئِذٍ خَيْرٌ مِنَّا الْيَوْمَ نَتَفَرَّغُ لِلْعِبَادَةِ وَنُكْفَى الْمُؤَنَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((لَا أَنْتُمْ الْيَوْمَ خَيْرٌ مِنْكُمْ يَوْمَئِذٍ)).

(اسنادہ ضعیف) تخریج المشكاة : (۵۳۶۶) التحقیق الثانی) اس میں محمد کعب القرظی کے شیخ کا نام معلوم نہیں

بشیر علی: روایت ہے ان سے جنہوں نے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے سنا وہ فرماتے تھے ہم بیٹھے ہوئے تھے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مسجد میں کہ آئے ہم پر مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کہ نہ تھی ان کے بدن پر مگر ایک چادر کہ پیوند لگے ہوئے تھے اس میں پوتین کے پھر جب دیکھا ان کو رسول اللہ ﷺ نے رونے لگے اس ناز و نعمت کو خیال کر کے جس میں وہ پہلے تھے اور ان دنوں کا حال ان کا دیکھ کر فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: کیا حال ہو گا تمہارا کہ تم میں سے ایک شخص صبح کرے گا ایک جوڑے میں اور شام کرے گا دوسرے جوڑے میں یعنی صبح و شام کپڑے بدلے گا اور رکھا جائے گا اس کے آگے ایک برتن کھانے کا اور اٹھایا جائے گا دوسرا یعنی قسم قسم کے کھانے ہوں گے اور پردہ ڈالو گے تم اپنے مکانوں میں جیسے پردہ ڈالا جاتا ہے کعبہ میں۔ عرض کی صحابہ رضی اللہ عنہم نے اس دن ہم بہت اچھے ہوں گے آج سے فارغ ہوں گے عبادت کے لیے اور بچپن کے محنت و مشقت سے سو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: نہیں بلکہ تم آج کے دن بہتر ہو ان دنوں سے۔

فائل: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور یزید بن زیاد مدینی ہیں روایت کی ان سے مالک بن انس نے اور کئی اہل علم نے اور یزید بن زیاد دمشق کہ جن سے زہری نے روایت کی ہے ان سے کعب نے اور مروان بن معاویہ نے اور یزید بن ابی زیاد کوئی ہے کہ روایت کی ان سے سفیان نے اور شعبہ نے اور ابن عیینہ اور کئی لوگوں نے ائمہ سے۔

مترجم: اس حدیث میں زہد اور بے رغبتی ہے اصحاب کی دنیا سے اور شفقت اور رافت اور محبت آنحضرت ﷺ کی ان کے حال پر اور فضیلت فقر کی غنا پر کہ اس میں راحت ہے جسم کی اور قلت ہے فکر کی دنیا میں اور خفت ہے حساب کی آخرت میں اور دست رکھنا مال کا فراغ عبادت کے لیے نہ اتباع شہوات کے لیے اور کراہیت تکلف کی لباس اور طعام میں اور کمروہ ہونا دنوں کی کثرت کا۔



۳۶۔ باب: قضاہ اصحاب الصفة.....

اصحاب صفة کا قصہ

(۲۴۷۷) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : كَانَ أَهْلُ الصُّفَّةِ أَضْيَافَ أَهْلِ الْإِسْلَامِ لَا يَأْوُونَ عَلَى أَهْلِ وَلَا مَالٍ، وَاللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ إِنْ كُنْتُ لَأَعْتَمِدُ بِكَبِدِي عَلَى الْأَرْضِ مِنَ الْجُوعِ وَأَشَدُّ الْحَجَرِ عَلَى بَطْنِي مِنَ الْجُوعِ۔ وَلَقَدْ قَعَدْتُ يَوْمًا عَلَى طَرِيقِهِمْ الَّذِي يَخْرُجُونَ فِيهِ۔ فَمَرَّ بِي أَبُو بَكْرٍ فَسَأَلْتُهُ عَنْ آيَةٍ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ مَا سَأَلْتُهُ إِلَّا لِيَسْتَبْعِنِي فَمَرَّ وَلَمْ يَفْعَلْ ثُمَّ مَرَّ عُمَرُ فَسَأَلْتُهُ عَنْ آيَةٍ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ مَا سَأَلْتُهُ إِلَّا لِيَسْتَبْعِنِي فَمَرَّ وَلَمْ يَفْعَلْ ثُمَّ مَرَّ أَبُو الْقَاسِمِ ۖ فَتَبَسَّمَ حِينَ رَأَانِي وَقَالَ : ((أَبُو هُرَيْرَةَ؟)) قُلْتُ لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ : ((الْحَقُّ)) وَمَضَى فَاتَّبَعْتُهُ وَدَخَلَ مَنْزِلَهُ فَاسْتَأْذَنْتُ فَأَذِنَ لِي فَوَجَدَ قَدَحًا مِنَ اللَّبَنِ قَالَ : ((مِنْ أَيْنَ هَذَا اللَّبَنُ لَكُمْ؟)) قِيلَ أَهْدَاهُ لَنَا فُلَانٌ۔ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ : ((أَبَا هُرَيْرَةَ)) قُلْتُ لَبَّيْكَ قَالَ : ((الْحَقُّ إِلَى أَهْلِ الصُّفَّةِ فَأَذْعُهُمْ)) وَهُمْ أَضْيَافُ أَهْلِ الْإِسْلَامِ لَا يَأْوُونَ عَلَى أَهْلِ وَلَا مَالٍ إِذَا آتَتْهُ الصَّدَقَةُ بَعَثَ بِهَا إِلَيْهِمْ وَلَمْ يَتَنَاوَلْ مِنْهَا شَيْئًا وَإِذَا آتَتْهُ هَدِيَّةٌ أَرْسَلَ إِلَيْهِمْ فَاصَابَ مِنْهَا وَأَشْرَكَهُمْ فِيهَا فَسَاءَ بِي ذَلِكَ وَقُلْتُ مَا هَذَا الْقَدَحُ بَيْنَ أَهْلِ الصُّفَّةِ وَأَنَا رَسُولُهُ إِلَيْهِمْ فَسَيَأْمُرُنِي أَنْ أُدِيرَهُ عَلَيْهِمْ فَمَا عَسَى أَنْ يُصِيبَنِي مِنْهُ؟ وَقَدْ كُنْتُ أَرْجُو أَنْ أُصِيبَ مِنْهُ مَا يُغْنِينِي وَلَمْ يَكُ بَدًّا مِنْ طَاعَةِ اللَّهِ وَطَاعَةِ رَسُولِهِ فَاتَّبَعْتُهُمْ فَدَعَوْتُهُمْ۔ فَلَمَّا دَخَلُوا عَلَيْهِ فَأَخَذُوا مَحَالِسَهُمْ قَالَ : ((أَبَا هُرَيْرَةَ خُذِ الْقَدَحَ فَأَعْطِهِمْ)) فَأَخَذْتُ الْقَدَحَ فَجَعَلْتُ أَنَا وَلَهُ الرَّجُلُ فَيَشْرَبُ حَتَّى يَرَوْى ثُمَّ يَرُدُّهُ فَأَنَا وَلَهُ الْآخِرَ حَتَّى انْتَهَيْتُ بِهِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَقَدْ رَوَى الْقَوْمُ كُلُّهُمْ، فَأَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْقَدَحَ فَوَضَعَهُ عَلَى يَدِهِ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَتَبَسَّمَ وَقَالَ : ((أَبَا هُرَيْرَةَ اشْرَبْ))، فَشَرِبْتُ ثُمَّ قَالَ : ((اشْرَبْ)) فَلَمْ أَزَلْ أَشْرَبُ وَيُقُولُ : ((اشْرَبْ)) ثُمَّ قُلْتُ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا أَجِدُ لَهُ مَسْلَكًا، فَأَخَذَ الْقَدَحَ فَحَمِدَ اللَّهَ وَسَمَّى وَشَرِبَ. (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ اہل صفہ مہمان تھے مسلمانوں کے نہیں جگہ پکڑتے تھے وہ اہل کی طرف نہ مال کی طرف اور قسم ہے اس معبود برحق کی کہ کوئی معبود نہیں سوا اس کے کہ میں البتہ نیت کرتا تھا اپنا کلیجز زمین پر مارے بھوک کے اور باندھتا تھا پتھر اپنے پیٹ پر بھوک سے اور ایک دن میں بیٹھا تھا مسلمانوں کی راہ میں کہ نکلتے تھے وہ اسی طرف سے سوگزرے مجھ پر ابو بکر رضی اللہ عنہ اور پوچھی میں نے ان سے ایک آیت کلام اللہ کی نہیں پوچھی میں نے مگر اس لیے کہ وہ مجھے اپنے ساتھ

۳۸۔ باب فی لبس الصوف.....

اولن پہننے کے بیان میں

(۲۴۷۹) عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ : يَا بَنِي لَوْ رَأَيْتَنَا وَنَحْنُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ وَأَصَابَتْنَا السَّمَاءُ لَحَسِبْتُ أَنَّ رِيحَنَا رِيحُ الصَّانِ . (اسنادہ صحیح) التعلیق الرغیب (۱۰۹/۳)

ترجمہ: روایت ہے ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے اپنے بیٹے سے اے بیٹے میرے اگر دیکھتا تو ہم کو اور ہم نبی ﷺ کے ساتھ تھے اور جب پڑتا تھا ہم پر مینہ تو یقین کرتا کہ بوبھڑکی جیسے بوبھڑکی۔

فائدہ: یہ حدیث صحیح ہے مراد اس سے یہ ہے کہ کپڑے اصحاب کے صوف کے تھے پھر جب ان پر مینہ پڑتا تو بھیڑکی سی بو آنے لگتی تھی۔ اس حدیث میں زہد و قناعت ہے اصحاب کی اور قلت ان کے کپڑوں کی دنیا میں کہ موجب ہے کثرت ثواب کا عقبیٰ میں۔



۳۹۔ باب: البناء کله وبال.....

تعمیر ساری وبال ہے

(۲۴۸۰) عَنْ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ قَالَ : كُلُّ بِنَاءٍ وَبَالٌ عَلَيْكَ، قُلْتُ أَرَأَيْتَ مَا لَا بُدَّ مِنْهُ؟ قَالَ : لَا أَجْرَ وَلَا وَزَرَ .

ترجمہ: روایت ہے ابراہیم سے کہا انہوں نے ہر بناو بال ہے تجھ پر کہا میں نے خبر دیجیے مجھے اس عمارت سے جو ضروری ہو اور بغیر اس کے کام نہ چلے کہا نہ اس میں اجر ہے نہ وزر۔ (ضعیف الاسناد مقطوع)



(۲۴۸۱) عَنْ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ : ((مَنْ تَرَكَ الْبِلَاسَ تَوَاضَعًا لِلَّهِ وَهُوَ يَقْدِرُ عَلَيْهِ، دَعَاَهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى رُءُوسِ الْخَلَائِقِ حَتَّى يُخَيِّرَهُ مِنْ أَى حُلَلِ الْإِيمَانِ شَاءَ يَلْبُسُهَا)).

ترجمہ: روایت ہے معاذ بن انس سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص چھوڑ دے لباس زینت کا واسطے تواضع کے اللہ تعالیٰ کے لیے اور وہ قدرت رکھتا ہے لباس زینت کی بلائے گا اسے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن تمام خلایق کے سامنے تاکہ پسند کر لے وہ لباس اہل ایمان سے جسے چاہے۔ (اسنادہ حسن) سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ: (۷۱۷)



۴۰۔ باب: النفقة کلها فی سبیل اللہ الا البناء

نفقہ سب اللہ کی راہ میں ہے سوائے تعمیر کے

(۲۴۸۲) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : «الْنَّفَقَةُ كُلُّهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ إِلَّا الْبِنَاءَ فَلَا خَيْرَ فِيهِ».

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: نفقہ شرعی سب اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہے مگر جو خرچ ہوتا ہے عمارت میں پس اس میں خیر نہیں ہے۔

(اسنادہ ضعیف) (التعلیق الرغیب: ۱۱۳/۲) (سلسلة الاحادیث الضعيفة (۱۰۶۱)

فائل: یہ حدیث غریب ہے ایسا ہی کہا محمد بن حبیب نے شیب بن بشر سے اور وہ شیب بن بشر ہیں۔



(۲۴۸۳) عَنْ حَارِثَةَ بْنِ مُضَرَّبٍ قَالَ : أَتَيْنَا حَبَابًا نَعُوذُ وَقَدْ اكْتَوَى سَبْعَ كَيَّاتٍ، فَقَالَ : لَقَدْ تَطَاوَلَ مَرَضِي وَلَوْلَا أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ يَقُولُ : «(لَا تَمْنُوا الْمَوْتَ)» لَتَمَنَيْتُهُ وَقَالَ : «(يُوجِرُ الرَّجُلُ فِي نَفَقَتِهِ كُلِّهَا إِلَّا التُّرَابَ أَوْ قَالَ فِي التُّرَابِ)» . (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: روایت ہے حارث بن مضرب سے کہا آئے ہم خباب کے پاس عیادت کو اور انہوں نے سات داغ لگوائے تھے سو کہا انہوں نے دراز ہوا مرض میرا اور اگر میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ بات نہ سنی ہوتی کہ آپ فرماتے تھے کہ آرزو مت کرو موت کی تو بے شک میں آرزو کرتا اس کی اور فرمایا کہ اجر و ثواب ملتا ہے آدمی کو ہر مال خرچ کرنے میں مگر مٹی کا یا فرمایا جو مٹی میں خرچ ہو۔

فائل: یہ حدیث صحیح ہے۔

مترجم: اس حدیث میں مذمت ہے بنا کی اور عدم اجر عمارات کے خرچ پر اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے مروی ہے کہ آپ فرماتے تھے دیرانہ دیگر مال مراباں است۔



۴۱۔ باب: ما جاء فی ثواب من کسا مسلماً.....

اس کے ثواب کے بیان میں جو کسی مسلمان کو لباس پہنائے

(۲۴۸۴) حَدَّثَنِي حُصَيْنٌ قَالَ : جَاءَ سَائِلٌ فَسَأَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لِلْسَّائِلِ أَتَشْهَدُ أَنَّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ؟ قَالَ : نَعَمْ، قَالَ : أَتَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ؟ قَالَ : نَعَمْ قَالَ وَتَصُومُ رَمَضَانَ؟ قَالَ : نَعَمْ، قَالَ : سَأَلْتُ وَلِلْسَّائِلِ حَقٌّ إِنَّهُ لَحَقٌّ عَلَيْنَا أَنْ نَصْلِكَ فَأَعْطَاهُ ثَوْبًا ثُمَّ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ

قیامت کے بیان میں

جلد دوم

يَقُولُ: ((مَا مِنْ مُسْلِمٍ كَسَا مُسْلِمًا ثَوْبًا إِلَّا كَانَ فِي حِفْظِ اللَّهِ مَا دَامَ مِنْهُ عَلَيْهِ خِرْقَةٌ)).
 (اسنادہ ضعیف) التعلیق الرغیب: ۱۱۲/۳) تخریج مشکاة المصابیح (۱۹۲۰) اس میں خالد بن طہمان ضعیف ہے۔
 ترجمہ: مجھ سے صحابین نے بیان کیا کہا کہ آیا ایک سائل اور سوال کیا اس نے تو پوچھا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس سے کہ تو گواہی دیتا ہے اس امر کی کہ کوئی معبود برحق نہیں سوا خداوند تعالیٰ کے اس نے کہا ہاں پھر کہا گواہی دیتا ہے تو کہ محمد ﷺ رسول اس کے ہیں اس نے کہا ہاں پھر پوچھا کہ روزے رکھتا ہے تو رمضان کے کہا ہاں فرمایا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے سوال کیا تو نے اور سائل کا حق ہے اور ہم پر ضرور ہے کہ ہم کچھ سلوک کریں تیرے ساتھ پھر دیا اس کو ایک کپڑا پھر فرمایا سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے: کوئی مسلمان ایسا نہیں کہ پہنائے کسی مسلمان کو کوئی کپڑا مگر وہ رہے گا اللہ تعالیٰ کی امان میں جب تک کہ اس کپڑے سے رہے اس کے بدن پر ایک پارچہ۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے۔

مترجم: اس سائل نے جب کچھ مانگا تو ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس کا اسلام دریافت کیا اس لیے کہ حدیث میں مسلمان کو پہنانے کی فضیلت وارد ہوئی ہے۔



(۲۴۸۵) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ: لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَعْزِي الْمَدِينَةَ، انْجَفَلَ النَّاسُ إِلَيْهِ وَقِيلَ قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَجِئْتُ فِي النَّاسِ لَأَنْظُرَ إِلَيْهِ فَلَمَّا اسْتَبْنْتُ وَجْهَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَرَفْتُ أَنَّ وَجْهَهُ لَيْسَ بِوَجْهِ كَذَّابٍ، وَكَانَ أَوَّلَ شَيْءٍ تَكَلَّمَ بِهِ أَنْ قَالَ: ((يَا أَيُّهَا النَّاسُ! أَقْشُوا السَّلَامَ وَأَطْعِمُوا الطَّعَامَ وَصَلُّوا وَالنَّاسُ نِيَامٌ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ)). (اسنادہ صحیح) ارواء الغلیل (۲۳۹/۳) التعلیق الرغیب

(۲۱۴/۱) صحیح الترغیب (۶۱۲) سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ (۵۶۹) تخریج فقہ السیرۃ (۲۱۳)

ترجمہ: روایت ہے عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے کہا کہ جب آئے رسول اللہ ﷺ یعنی مدینہ میں لوگ دوڑے آپ کی طرف اور کہا گیا آئے رسول اللہ ﷺ سو میں بھی آیا لوگوں کے ساتھ کہ دیکھوں آپ کو پھر جب ظاہر ہوا مجھ پر چہرہ مبارک رسول اللہ ﷺ کا پہچان میں نے کہ یہ چہرہ جھوٹ بولنے والے کا نہیں اور پہلے جو کلام کیا آپ نے یہ تھا کہ فرمایا اے لوگو پھیلا یا کرو سلام کو اور کھلاؤ کھانا اور نماز پڑھو جب لوگ سوتے ہوں تہجد کی داخل ہو جاؤ جنت میں سلامتی سے۔

فائدہ: یہ حدیث صحیح ہے۔

مترجم: عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کبار علمائے یہود سے تھے اور کتب سابقہ میں آنحضرت ﷺ کی تعریف و ثناء دیکھ کر مشتاق قدوم تھے جب حضرت ﷺ مدینہ میں پہنچے حضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر مشرف باسلام ہوئے۔ قولہ افشا کرو یعنی پھیلاؤ اور رواج دو

اور خوگر ہو سلام کے اور سلام کرو جس کو پہچانو اس پر بھی اور جسے نہ پہچانو اس پر بھی اور سلام کے فضائل احادیث میں بہت ہیں اور قرآن میں اللہ تعالیٰ نے ﴿ تَحِيَّةٌ مُّبَارَكَةٌ طَيِّبَةٌ ﴾ فرمایا ہے۔ اور عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کو دیکھتے ہی سلام کا بیان فرمانا اور ختم کلام بھی لفظ سلام پر کرنا عجیب لطافت لفظی ہے کہ فصیحان عرب و عجم پر پوشیدہ نہیں ہے مگر فطرت سلیم چاہیے۔



۴۳۔ باب: باب حدیث: الطاعم الشاکر.....

حدیث کہ کھانے والا شکر کرنے والا

(۲۴۸۶) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((الطَّاعِمُ الشَّاكِرُ بِمَنْزِلَةِ الصَّائِمِ الصَّابِرِ)). [اسنادہ صحیح]
سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ (۶۵۵) التعليق علی ابن خزيمة (۱۸۹۸ - ۱۸۹۹)
ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: کھانے والا شکر گزار ثواب میں برابر ہے صابر روزہ دار کے۔
فائل: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔



۴۴۔ باب: ثناء المهاجرين علی صنيع الانصار معهم

مہاجرین کا اپنے ساتھ انصار کے سلوک پر ان کی تعریف کرنا

(۲۴۸۷) عَنْ أَنَسٍ قَالَ : لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ الْمَدِينَةَ أَتَاهُ الْمُهَاجِرُونَ فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَا رَأَيْنَا قَوْمًا أَبْدَلَ مِنْ كَثِيرٍ وَلَا أَحْسَنَ مَوَاسَاةً مِنْ قَوْمٍ قَلِيلٍ مِنْ قَوْمٍ نَزَلْنَا بَيْنَ أَظْهُرِهِمْ لَقَدْ كَفَوْنَا الْمَوْنَةَ وَأَشْرَكُونَا فِي الْمَهْنَاءِ حَتَّى لَقَدْ خِفْنَا أَنْ يَذْهَبُوا بِالْأَجْرِ كُلِّهِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : ((لَا مَا دَعَوْتُمْ اللَّهُ لَهُمْ وَأَنْتُمْ عَلَيْهِمْ)).
ترجمہ: روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہا کہ جب آئے نبی ﷺ مدینہ میں حاضر ہوئے ان کے پاس مہاجرین اور انصار کی کہ اے رسول اللہ ﷺ کہ نہیں دیکھی ہم نے کوئی قوم بڑی خرچ کرنے والی مال کثیر سے اور نہ حسن مواساة کرنے والی مال قلیل سے اس قوم سے بڑھ کر جس کے درمیان ہم اترے ہیں اور تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ باز رکھا انہوں نے ہم کو محنت و مشقت سے اور شریک کیا ہم کو آرام و راحت میں یہاں تک کہ ہم ڈر رہے ہیں کہ سب ثواب ہماری نیکیوں کا وہی نہ لے جائیں فرمایا نبی ﷺ نے: ہمیں جب تک تم دعا کرتے رہو گے ان کے لیے اور شکر یہ ادا کرتے رہو گے ان کا۔

(اسنادہ صحیح) (تخریج مشکاة: ۳۲۰۶۔ التعليق الرغیب: ۵۶/۲)

فائل: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔

ہے ابالے لگی اور جوش میں لائے گی ان کو آگ آتشوں کی پلائے جائیں گے عصارہ دوزخیوں کا جسے طینیۃ الخبال کہتے ہیں۔
فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔

مترجم: مانند چھوٹی چیونٹیوں کے انخ بعضوں نے کہا مراد اس سے فقط ذلت اور ہوان ہے کہ لوگ ان کو روندیں گے جیسے چیونٹیوں کو روندتے ہیں پس ان کو چیونٹی کی مانند فرمانا مجاز ہے ذلت سے۔ چنانچہ آگے بھی یہی فرماتے ہیں کہ ڈھانپنے کی ان کو ذلت پس یہ قرینہ ہے مجاز کا اور بعضوں نے کہا بلکہ وہ حقیقت ہے اور جثہ ان کا چیونٹیوں ہی کے برابر ہوگا اگرچہ صورت مردوں کی ہو اور بولس بفتح باء اکثر شروح میں وارد ہوا ہے اور قاموس میں بضم باء نام ہے جنم میں ایک قید خانہ کا ہے جو کہ مخصوص ہے متکبروں کے واسطے قولہ تَعْلُوْهُمْ یعنی ابالے لگی غلی اس کا مصدر ہے بمعنی جوش دینے اور کھولنے کے۔ قولہ نار الانیاری یعنی آگ آگوں کی مراد اس سے یہ ہے کہ اس سجن میں وہ آگ ہے کہ دوزخ کی آگ بھی اس سے ایسے پناہ مانگتی ہے جیسے اور اجسام آگ سے پناہ مانگتے ہیں سو وہ آگوں کی آگ ہے۔ قولہ عصارہ دوزخیوں کا عصارہ ہر چیز کا وہ ہے جو اس کے نچوڑنے سے ٹپکے جیسے عصارہ انگور یعنی شیرہ اس کا مراد اس مقام میں وہ پیپ اور لہو اور زرد آب ہے کہ دوزخیوں کے زخموں اور دامیل سے بہہ رہا ہے۔ قولہ طینیۃ الخبال طینہ کچڑ ہے کہ پانی اور مٹی مل کر سڑگئی ہو اور خبال بمعنی فساد ہے یعنی بگڑی ہوئی چیز یعنی وہ کچڑ کہ خوب سڑی ہوئی متعفن ہوگئی ہے اور عصارہ اہل نار سے مرکب ہے جو ان کی خوراک ہوگی معاذ اللہ من ذلک۔



(۲۴۹۳) عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذٍ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ : قَالَ : ((مَنْ كَظَمَ غَيْظًا، وَهُوَ يَقْدِرُ عَلَى أَنْ يُنْفِذَهُ دَعَاهُ اللَّهُ عَلَى رُءُوسِ الْخَلَائِقِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتَّى يُخَيَّرَهُ فِي أَيِّ الْحُورِ شَاءَ)).

(اسنادہ حسن) الروض النضر: (۴۸۱، ۸۵۴) التعليق الرغیب: (۲۷۹/۳)

ترجمہ: سہل بن معاذ بن انس اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جس نے غصے کو پی لیا، حالانکہ وہ اسے نافذ کرنے پر قادر تھا، اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن تمام مخلوقات کے سامنے بلائے گا اور اسے اختیار عطا فرمائے گا کہ حور میں سے جسے پسند کرے اسے منتخب کرے۔



(۲۴۹۴) عَنْ جَابِرٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ نَشَرَ اللَّهُ عَلَيْهِ كَنَفَهُ وَأَدْخَلَهُ الْجَنَّةَ: رَفَقٌ بِالضَّعِيفِ وَالشَّفَقَةُ عَلَى الْوَالِدَيْنِ وَالْإِحْسَانُ إِلَى الْمَمْلُوكِ)). (موضوع) سلسلة الاحاديث

(الضعيفہ: ۹۲) اس میں عبد اللہ بن ابراہیم کے متعلق ابن حبان کہتے ہیں یہ احادیث وضع کیا کرتا تھا حاکم کہتے ہیں اس نے ضعیفاء

کی ایک جماعت سے موضوع احادیث روایت کی ہیں نیز اس کا والد مجہول ہے

ترجمہ: روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: تین چیزیں ہیں کہ جس میں ہوں پھیلائے گا اس پر اللہ تعالیٰ

کف اپنا یعنی قیامت کے دن اور داخل کرے گا اس کو جنت میں پہلے نرمی ضعیف پر دوسرے شفقت والدین پر تیسرے احسان لونڈی غلام پر۔

فائل: یہ حدیث غریب ہے۔



(۲۴۹۵) عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَا عِبَادِي! كُلُّكُمْ صَالٌ إِلَّا مَنْ هَدَيْتُ فَسَلُونِي الْهُدَى أَهْدِيكُمْ، وَكُلُّكُمْ فَقِيرٌ إِلَّا مَنْ أَعْنَيْتُ فَسَلُونِي أَرْزُقْكُمْ وَكُلُّكُمْ مُذِيبٌ إِلَّا مَنْ عَافَيْتُ فَمَنْ عَلِمَ مِنْكُمْ أُنْبَى دُوقُدْرَةٍ عَلَى الْمَغْفِرَةِ فَاسْتَغْفِرْنِي غَفَرْتُ لَهُ وَلَا أَبَالِي وَلَوْ أَنَّ أَوْلَكُمْ وَآخِرَكُمْ وَحَيِّكُمْ وَمَيِّتَكُمْ وَرَطْبَكُمْ وَيَابِسَكُمْ اجْتَمَعُوا عَلَى اتَّقَى قَلْبِ عَبْدٍ مِنْ عِبَادِي، مَا زَادَ ذَلِكَ فِي مُلْكِي جَنَاحَ بَعُوضَةٍ، وَلَوْ أَنَّ أَوْلَكُمْ وَآخِرَكُمْ وَحَيِّكُمْ وَمَيِّتَكُمْ وَرَطْبَكُمْ وَيَابِسَكُمْ اجْتَمَعُوا عَلَى أَشْفَى قَلْبِ عَبْدٍ مِنْ عِبَادِي مَا نَقَصَ ذَلِكَ مِنْ مُلْكِي جَنَاحَ بَعُوضَةٍ، وَلَوْ أَنَّ أَوْلَكُمْ وَآخِرَكُمْ وَجَنَّتُمْ وَأَنَسَكُمْ وَحَيِّكُمْ وَمَيِّتَكُمْ وَرَطْبَكُمْ وَيَابِسَكُمْ اجْتَمَعُوا فِي صَعِيدٍ وَاحِدٍ فَسَأَلَ كُلُّ إِنْسَانٍ مِنْكُمْ مَا بَلَغَتْ أُمْنِيَّتُهُ فَأَعْطِيَتْ كُلَّ سَائِلٍ مِنْكُمْ، مَا نَقَصَ ذَلِكَ مِنْ مُلْكِي إِلَّا كَمَا لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ مَرَّ بِالْبَحْرِ فَعَمَسَ فِيهِ إِبْرَةً ثُمَّ رَفَعَهَا إِلَيْهِ ذَلِكَ بَانِي جَوَادٍ وَاحِدٌ مَا جَدَّ أَفْعُلُ مَا أَرِيدُ، عَطَانِي كَلَامٌ وَعَذَابِي كَلَامٌ، إِنَّمَا أَمْرِي لَشَيْءٍ إِذَا أَرَدْتُ أَنْ أَقُولَ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ)). (ضعیف بهذا السياق، واكثره صحيح فی (مسلم) التعلیق الرغیب (۲/۲۶۸ و ۲۷۰) تخریج

مشكاة المصابيح (۲۳۵۰۔ التحقیق الثانی) اس میں شہر بن حوشب ضعیف راوی ہے

ترجمہ: روایت ہے ابو ذر رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ فرماتا ہے اللہ بزرگ و برتر ہے میرے بندو! تم سب گمراہ ہو مگر جسے میں راہ بتاؤں سو تم مجھ سے مانگو ہدایت تاکہ میں تمہیں ہدایت کروں اور تم سب فقیر ہو مگر جسے میں غنی کروں سو تم سوال کرو مجھ سے تاکہ میں تمہیں رزق دوں اور تم گنہگار ہو مگر جسے میں بچاؤں گناہ سے پھر جو شخص جانے کہ میں قدرت رکھنے والا ہوں بخشے پر اور مجھ سے مغفرت مانگے بخش دوں گا میں اس کو اور پرواہ نہیں رکھتا میں اور اگر اگلے اور پچھلے تمہارے اور زندے اور مردے تمہارے اور تر و خشک تمہارے جمع ہو جائیں اتنی قلب عبد پر میرے بندوں سے تو نہ بڑھے میری سلطنت ایک چھبر کے پر کے برابر اور اگر تمہارے اگلے اور پچھلے اور زندے اور مردے اور تر و خشک جمع ہو جائیں اتنی قلب عبد پر میرے بندوں سے نہ گھٹے گا میرے ملک سے ایک چھبر کے برابر اور اگر اگلے تمہارے اور پچھلے اور جن والے تمہارے اور زندے اور مردے اور تر و خشک تمہارے جمع ہو جائیں ایک زمین پر اور سوال کرے ہر انسان تم میں سے وہ چیز کہ معہائے آرزو ہو اس کی اور دوں میں ہر سائل کو تم میں سے نہ گھٹے میرے ملک سے کچھ مگر اتنا کہ کوئی تم میں کا گزرے دریا پر اور ڈبو دے اس

مترجم: قول نہیں دیکھی ہم نے کوئی قوم الخ مراد قوم سے انصار ہیں کہ جب مہاجرین ان کے وطن میں آئے اور ایک مہاجر کو ایک ایک انصار کے ساتھ بھائی چارہ ہو گیا تو انہوں نے اپنے مال تقسیم کر دیئے بلکہ اپنی حاجات پر ان کی حاجات کو مقدم کیا اللہ تعالیٰ نے انہیں کی تعریف میں فرمایا ﴿وَيُؤْتِيهِمْ عَلَىٰ أَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ﴾ تو مہاجرین نے ان کا شکریہ حضرت کے سامنے بیان کیا کہ اگر ان کے پاس مال بہت ہوتا تو بھی بے دریغ خرچ کرتے ہیں اور اگر تھوڑا ہوتا ہے تو بھی مروت اور مدارت سے بھائیوں سے کنارہ نہیں کرتے چنانچہ تفصیل اس کی یہ کہی کہ انہوں نے محنت و مشقت کسب و تجارت و زراعت وغیرہ کی تو اپنے ذمہ لی ہے اور نفع اور چرند خوردم میں ہم کو بھی شریک کیا ہے۔ قول ہم ڈر رہے ہیں آہ یعنی آخرت میں ہماری سب نیکیوں کا ثواب انہیں کو مل جائے اور ہم محروم رہیں حضرت ﷺ نے فرمایا ان کی محنت اور مشقت کا بدلہ اگر تم کرتے رہو گے تو یہ بات نہ ہوگی اور وہ دو چیزیں فرمائیں ایک دعائے خیر ان کے واسطے دوسری شائے خیر کہ ہر ممنون کو اپنے محسن کے لیے ضرور ہے۔



۴۰۔ باب: فضل کلی قریب ھین سہل

ہر قریب رہنے والے، آسانی کرنے والے اور باوقار و سنجیدہ کی فضیلت

(۲۴۸۸) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِمَنْ يَحْرُمُ عَلَى النَّارِ، وَبِمَنْ وَتَحْرُمُ عَلَيْهِ النَّارُ؟ عَلَى كُلِّ قَرِيبٍ ھَيْنٍ سَهْلٌ)).

(اسنادہ صحیح) (سلسلہ الاحادیث الصحیحہ: ۹۳۵)

ترجمہ: روایت ہے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کیا نہ خبر دوں میں تم کو کہ کون حرام ہے آگ پر اور کس پر حرام ہے آگ یعنی دوزخ کی اوپر ہر قریب سکی نہ اور وقار اور آسانی کرنے والے کے۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے۔



(۲۴۸۹) عَنْ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدٍ قَالَ : قُلْتُ يَا عَائِشَةُ! أَيُّ شَيْءٍ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَصْنَعُ إِذَا دَخَلَ بَيْتَهُ قَالَتْ :

كَانَ يَكُونُ فِي مِهْنَةٍ أَهْلِهِ فَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ قَامَ فَصَلَّى . (اسنادہ صحیح) (مختصر الشرائع: ۲۹۳)

ترجمہ: روایت ہے اسود بن یزید سے کہا انہوں نے عرض کی میں نے کہ اے عائشہ ام المومنین کیا کرنے لگتے تھے رسول اللہ ﷺ جب داخل ہوتے اپنے گھر میں فرمایا انہوں نے کام کاج کرنے لگتے اپنے گھر کا پھر جب وقت آتا نماز کا کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگتے۔

فائدہ: یہ حدیث صحیح ہے۔



(۲۴۹۰) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ إِذَا اسْتَقْبَلَهُ الرَّجُلُ فَصَافَحَهُ لَا يَنْزِعُ يَدَهُ مِنْ يَدِهِ حَتَّى يَكُونَ الرَّجُلُ يَنْزِعُ، وَلَا يَصْرِفُ وَجْهَهُ عَنْ وَجْهِهِ حَتَّى يَكُونَ الرَّجُلُ هُوَ الَّذِي يَصْرِفُهُ وَلَمْ يُرْمَقْدَمَا رُكِبَتْ يَدَا يَدَيْ جَلِيسٍ لَهُ. (اسنادہ ضعیف : الا جملة المصافحة فهي ثابتة) سلسلة الاحاديث الصحيحة (۴۲۸۵) اس میں زید العمی راوی ضعیف ہے

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہاتھے نبی ﷺ جب سامنے آتا آپ کے کوئی مرد اور مصافحہ کرتا آپ سے نہ نکالتے اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ سے یہاں تک کہ وہی نکالتا اپنا ہاتھ اور نہ پھیرتے اس کی طرف سے نہ اپنا یہاں تک کہ وہی پھیرتا اپنا منہ اور نہ دیکھے ان کے پیر پھیلے کسی نے ان کے ہم نشین کے آگے۔
فائلا : یہ حدیث غریب ہے۔



(۲۴۹۱) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ : ((خَرَجَ رَجُلٌ مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فِي حُلَّةٍ لَهُ يَخْتَالُ فِيهَا، فَأَمَرَ اللَّهُ الْأَرْضَ فَأَخَذَتْهُ فَهُوَ يَتَجَلَجَلُ فِيهَا أَوْ قَالَ يَتَلَجَّلُجُ فِيهَا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ)).

(اسنادہ صحیح) صحیح الجامع : (۳۲۱۷)

ترجمہ: روایت ہے عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ نکلا ایک مرد تم سے اگلوں میں کا ایک جوڑا اپنا پاپہن کر اتراتا تھا وہ اس میں سو حکم فرمایا اللہ تعالیٰ نے زمین کو پس پکڑا اس کو زمین نے اور وہ دھنستا چلا جاتا ہے زمین میں قیامت کے دن تک راوی کو شک ہے کہ یتجلجل فرمایا آپ نے یا یتلجلج۔
فائلا : کہا ابویسی نے یہ حدیث صحیح ہیں۔

مترجم: یتجلجل کا مصدر جلجلہ ہے اور جلجلہ وہ حرکت ہے کہ جس کے ساتھ آواز ہو اور یتلجلج کا مصدر تلجلج بمعنی تردد کے۔ غرض کہ وہ ادھر ادھر کروٹیں لیتا مثل غریق کے دھنستا چلا جاتا ہے اور کہیں قرار نہیں پاتا، معاذ اللہ من ذالک۔



(۲۴۹۲) عَنْ عَمْرٍو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((يُخْشَرُ الْمُتَكَبِّرُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَمْثَالَ الدَّرِّ فِي صُورِ الرِّجَالِ يَغْشَاهُمُ الدُّلُّ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ، يُسَاقُونَ إِلَى سِجْنٍ فِي جَهَنَّمَ يُسَمَّى بُولَسَ تَعْلُوهُمْ نَارُ الْأَنْبِيَاءِ يُسْقَوْنَ مِنْ عَصَاةِ أَهْلِ النَّارِ طِينَةِ الْحَبَالِ)). (اسنادہ حسن) تخریج

المشكاة : ۵۱۱۲ - التحقيق الثاني - التعليق الرغيب : ۱۸/۴

ترجمہ: بسند مذکور روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: حشر میں لائے جائیں گے متکبر لوگ قیامت کے دن مانند چھوٹی چیونٹیوں کی صورتوں میں مردوں کی ڈھانچے کی ان کو ذلت ہر جگہ سے، ہٹائے جائیں گے جہنم کے ایک قید خانہ کی طرف کہ اس کا نام بولس

ہے ابالے لگی اور جوش میں لائے گی ان کو آگ آتشوں کی پلائے جائیں گے عصارہ دوزخیوں کا جسے طینۃ الخبال کہتے ہیں۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔

مترجم: مانند چھوٹی چیونٹیوں کے الخ بعضوں نے کہا مراد اس سے فقط ذلت اور ہوان ہے کہ لوگ ان کو روندیں گے جیسے چیونٹیوں کو روندتے ہیں پس ان کو چیونٹی کی مانند فرمانا مجاز ہے ذلت سے۔ چنانچہ آگے بھی یہی فرماتے ہیں کہ ڈھانپنے کی ان کو ذلت پس یہ قرینہ ہے مجاز کا اور بعضوں نے کہا بلکہ وہ حقیقت ہے اور جثہ ان کا چیونٹیوں ہی کے برابر ہوگا اگرچہ صورت مردوں کی ہو اور بولس بفتح باء اکثر شروح میں وارد ہوا ہے اور قاموس میں بضم باء نام ہے جہنم میں ایک قید خانہ کا ہے جو کہ مخصوص ہے متکبروں کے واسطے قولہ تَعْلُوْهُمْ یعنی ابالے لگی غلی اس کا مصدر ہے بمعنی جوش دینے اور کھولنے کے۔ قولہ نار الانیاء یعنی آگ آگوں کی مراد اس سے یہ ہے کہ اس جہنم میں وہ آگ ہے کہ دوزخ کی آگ بھی اس سے ایسے پناہ مانگتی ہے جیسے اور اجسام آگ سے پناہ مانگتے ہیں سو وہ آگوں کی آگ ہے۔ قولہ عصارہ دوزخیوں کا عصارہ ہر چیز کا وہ ہے جو اس کے نچوڑنے سے ٹپکے جیسے عصارہ انگور یعنی شیرہ اس کا مراد اس مقام میں وہ پیپ اور لہو اور زرد آب ہے کہ دوزخیوں کے زخموں اور دامیل سے بہہ رہا ہے۔ قولہ طینۃ الخبال طینہ کیچڑ ہے کہ پانی اور مٹی مل کر سڑگئی ہو اور خبال بمعنی فساد ہے یعنی گڑبی ہوئی چیز یعنی وہ کیچڑ کہ خوب سڑی ہوئی متعفن ہوگئی ہے اور عصارہ اہل نار سے مرکب ہے جو ان کی خوراک ہوگی معاذ اللہ من ذلک۔



(۲۴۹۳) عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذٍ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ : قَالَ : ((مَنْ كَظَمَ غَيْظًا، وَهُوَ يَقْدِرُ عَلَى أَنْ يُنْفِذَهُ دَعَاهُ اللَّهُ عَلَى رُءُوسِ الْخَلَائِقِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتَّى يُخَيَّرَهُ فِي أَيِّ الْحُورِ شَاءَ)).

(اسنادہ حسن) الروض النضير : (۸۵۴، ۴۸۱) (التعليق الرغيب : ۲۷۹/۳)

ترجمہ: سہل بن معاذ بن انس اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جس نے غصے کو پی لیا، حالانکہ وہ اسے نافذ کرنے پر قادر تھا، اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن تمام مخلوقات کے سامنے بلائے گا اور اسے اختیار عطا فرمائے گا کہ حور میں سے جسے پسند کرے اسے منتخب کرے۔



(۲۴۹۴) عَنْ جَابِرٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ نَشَرَ اللَّهُ عَلَيْهِ كَنَفَهُ وَأَدْخَلَهُ الْجَنَّةَ: رَفَقٌ بِالضَّعِيفِ وَالشَّفَقَةُ عَلَى الْوَالِدَيْنِ وَالْإِحْسَانُ إِلَى الْمَمْلُوكِ)). (موضوع) سلسلة الاحاديث

(الضعيفه: ۹۲) اس میں عبد اللہ بن ابراہیم کے متعلق ابن حبان کہتے ہیں یہ احادیث وضع کیا کرتا تھا حاکم کہتے ہیں اس نے ضعیف

کی ایک جماعت سے موضوع احادیث روایت کی ہیں نیز اس کا والد مجہول ہے

ترجمہ: روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: تین چیزیں ہیں کہ جس میں ہوں پھیلائے گا اس پر اللہ تعالیٰ

کف اپنا یعنی قیامت کے دن اور داخل کرے گا اس کو جنت میں پہلے نرمی ضعیف پر دوسرے شفقت والدین پر تیسرے احسان لونڈی غلام پر۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے۔



(۲۴۹۵) عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَا عَبْدِي! كُلُّكُمْ صَالٌّ إِلَّا مَنْ هَدَيْتَ فَسَلُونِي الْهَدَى اهْدِكُمْ، وَكُلُّكُمْ فَقِيرٌ إِلَّا مَنْ أَعْنَيْتَ فَسَلُونِي أَرْزُقْكُمْ وَكُلُّكُمْ مُذْنِبٌ إِلَّا مَنْ عَافَيْتَ فَمَنْ عَلِمَ مِنْكُمْ أَنِّي دُوْقُدْرَةٌ عَلَى الْمَغْفِرَةِ فَاسْتَغْفِرْنِي عَفَرْتُ لَهُ وَلَا أَبَالِي وَلَوْ أَنَّ أَوْلَكُمْ وَآخِرَكُمْ وَحَيِّكُمْ وَمَيِّتَكُمْ وَرَطْبَكُمْ وَيَابِسَكُمْ اجْتَمَعُوا عَلَى اتَّقَى قَلْبِ عَبْدٍ مِنْ عِبَادِي، مَا زَادَ ذَلِكَ فِي مُلْكِي جَنَاحَ بَعُوضَةٍ، وَلَوْ أَنَّ أَوْلَكُمْ وَآخِرَكُمْ وَحَيِّكُمْ وَمَيِّتَكُمْ وَرَطْبَكُمْ وَيَابِسَكُمْ اجْتَمَعُوا عَلَى أَشَقَى قَلْبِ عَبْدٍ مِنْ عِبَادِي مَا نَقَصَ ذَلِكَ مِنْ مُلْكِي جَنَاحَ بَعُوضَةٍ، وَلَوْ أَنَّ أَوْلَكُمْ وَآخِرَكُمْ وَجَنَّتُمْ وَأَنْسَكُمْ وَحَيِّكُمْ وَمَيِّتَكُمْ وَرَطْبَكُمْ وَيَابِسَكُمْ اجْتَمَعُوا فِي صَعِيدٍ وَاحِدٍ فَسَأَلَ كُلُّ إِنْسَانٍ مِنْكُمْ مَا بَلَغَتْ أُمْنِيَّتُهُ فَأُعْطِيَتْ كُلُّ سَائِلٍ مِنْكُمْ، مَا نَقَصَ ذَلِكَ مِنْ مُلْكِي إِلَّا كَمَا لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ مَرَّ بِالْبَحْرِ فَعَمَسَ فِيهِ إِبْرَةً ثُمَّ رَفَعَهَا إِلَيْهِ ذَلِكَ بِأَنِّي جَوَادٌ وَاجِدٌ مَا جِدْتُ أَفْعَلُ مَا أُرِيدُ، عَطَانِي كَلَامٌ وَعَذَابِي كَلَامٌ، إِنَّمَا أَمْرِي لِشَيْءٍ إِذَا أَرَدْتُ أَنْ أَقُولَ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ)). (ضعیف بهذا السياق، واكثره صحيح فی (مسلم) التعليق الرغیب (۲/ ۲۶۸ و ۲۷۰) تحریج

مشكاة المصابيح (۲۳۵۰۔ التحقیق الثانی) اس میں شہر بن حوشب ضعیف راوی ہے

ترجمہ: روایت ہے ابو ذر رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ فرماتا ہے اللہ بزرگ و برتر ہے میرے بندو! تم سب گمراہ ہو مگر جسے میں راہ بتاؤں سو تم مجھ سے مانگو ہدایت تاکہ میں تمہیں ہدایت کروں اور تم سب فقیر ہو مگر جسے میں غنی کروں سو تم سوال کرو مجھ سے تاکہ میں تمہیں رزق دوں اور تم گنہگار ہو مگر جسے میں بچاؤں گناہ سے پھر شخص جانے کہ میں قدرت رکھنے والا ہوں بخشے پر اور مجھ سے مغفرت مانگے بخش دوں گا میں اس کو اور پرواہ نہیں رکھتا میں اور اگر اگلے اور پچھلے تمہارے اور زندے اور مردے تمہارے اور تر و خشک تمہارے جمع ہو جائیں اتنی قلب عبد پر میرے بندوں سے تو نہ بڑھے میری سلطنت ایک چمچر کے پر کے برابر اور اگر تمہارے اگلے اور پچھلے اور زندے اور مردے اور تر و خشک جمع ہو جائیں اتنی قلب عبد پر میرے بندوں سے نہ گھٹے گا میرے ملک سے ایک چمچر کے پر برابر اور اگر اگلے تمہارے اور پچھلے اور جن و انس تمہارے اور زندے اور مردے اور تر و خشک تمہارے جمع ہو جائیں ایک زمین پر اور سوال کرے ہر انسان تم میں سے وہ چیز کہ معجائے آرزو ہو اس کی اور دوں میں ہر سائل کو تم میں سے نہ گھٹے میرے ملک سے کچھ مگر اتنا کہ کوئی تم میں کا گزرے دریا پر اور ڈبو دے اس

میں ایک سوئی پھر نکالے اس کو اور یہ اس سبب سے ہے کہ میں جواد ہوں واجد ہوں ماجد ہوں کرتا ہوں جو چاہتا ہوں دین دنیا میرا فقط کلام ہے اور عذاب میرا فقط کلام ہے بے شک میرا حکم کسی چیز کے لیے جب میں چاہتا ہوں تو یہی ہے کہ میں کہتا ہوں ہو جائیں وہ ہو جاتا ہے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے اور روایت کی بعضوں نے یہ حدیث شہر بن حوشب سے انہوں نے معد کرب سے انہوں نے ابو ذر رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی کریم ﷺ سے ماندا اس کی۔

مترجم: قولہ جمع ہو جائیں اتنی قلب عبد پر میرے بندوں سے یعنی اگر تمام جہان کے لوگ محمد ﷺ اور جبریل علیہ السلام کے برابر تقویٰ میں ہو جائیں تو سلطنت اس شہنشاہ عالی جاہ بے پرواہ کی مچھر کے برابر نہ بڑھے اور اگر سارے جہان کے لوگ دجال اور فرعون کے برابر شقی اور بد بخت ہو جائیں تو ایک مچھر کے برابر اس کی سلطنت نہ گھٹے، قولہ میں جواد ہوں واجد ہوں ماجد ہوں جو ادنیٰ برابر ہے اس میں مذکور مؤنث اور اجواد اور اجاد اور جودہ اس کی جمع ہے (متنبی) بعضوں نے کہا مخی وہ ہے جو مانگنے اور سوال کرنے سے دے اور جواد وہ ہے کہ اگر نہ مانگو تو خفا ہو جائے اور بے مانگے عطا کرے اور یہ صفت باری تعالیٰ شانہ کی ہے نہیں پاسکتے یہ کسی مخلوق میں اس لیے کہ خزانہ اس کا بے حد ہے اور عطا اس کی بے عدد نہ اس کی انتہاء ہے نہ اس کی معبأ اور جواد وہ غنی ہے کہ مستغنی ہو اور وہ امیر ہے کہ کبھی فقیر نہ ہو اور یہ شان ہے باری تعالیٰ شانہ کی کہ وہ تمام مخلوقات سے بے پرواہ ہے اور سائر موجودات سے مستغنی اور ماجد صاحب فضیلت و شرافت اور مجد لغت میں شرف واسع کا نام ہے اور مجید میں زیادت معنی ہے ماجد سے اس لیے کہ لفظ مجید گویا جامع ہے معنی جلیل و وہاب و کریم کو اور یہ صفت ہے باری تعالیٰ شانہ کی کہ شرف اس کا غیر متنبی اور فضل اس کا غیر متناہی، قولہ دین میری فقط کلام ہے اور عذاب میرا فقط کلام ہے یعنی جیسے اور مخلوقات کو عطا کے وقت ہزاروں چیزوں کی ضرورت ہوتی ہے مثلاً:

(۱) اولاً موجود ہونا اس چیز کا جسے دینا منظور ہو (۲) دوسرے زائد ہونا اپنی حاجت سے (۳) تیسرے متعلق نہ ہونا حق غیر کا اس میں اور بغیر اس کے اور کو مشکل ہوتی ہے اور باری تعالیٰ کو اس کی کچھ حاجت نہیں اس لیے کہ وہاں فقط کن کے کہنے سے معدوم موجود ہو جاتا ہے اور پھر اس موجود سے کمال بے پروائی اس ذات مقدس کو ہوتی ہے چنانچہ فرمایا: ﴿وَاللَّهُ غَنِيٌّ عَنِ الْعَالَمِينَ﴾ اور متعلق نہیں ہوتا اس میں حق کسی غیر کا بلکہ ملک خاص ہوتی ہے وہ شئی باری تعالیٰ شانہ کی اور اسی طرح عذاب میں فقط حکم دینے کی حاجت ہوتی ہے چاہے شے مولم اور مایعذب بہ موجود ہو یا نہ غرض اس حدیث میں بڑی عظمت اور کبریائی باری تعالیٰ شانہ کی مذکور ہے اور ہادی و رزاق و قادر و غفور ہونا اس ذات مقدس کا مسطور ہے۔ افسوس ہے ان بندوں پر جو اس درگاہ کی بندگی کا اقرار کر کے اپنی حاجات اوروں سے مانگتے ہیں اور اس کی عطا اور رزاقیت کا حال سن سمجھ کر اولیاء اور انبیاء اور پیرو شہید سے التجاء کرتے ہیں معاذ اللہ من ذلک گویا مضمون اس شعر کا ان کے گوش ہوش میں نہیں۔ شعر:

حاجت طلبی بغیر مولے عیب است غلام با وفارا



(۲۴۹۶) عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ: يُحَدِّثُ حَدِيثًا لَوْ لَمْ أَسْمَعْهُ إِلَّا مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ حَتَّى عَدَّ سَبْعَ مَرَّاتٍ وَلَكِنِّي سَمِعْتُهُ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((كَانَ الْكَفْلُ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ لَا يَتَوَرَّعُ مِنْ ذَنْبِ عَمَلِهِ فَاتَتْهُ امْرَأَةٌ فَأَعْطَاهَا سِتِينَ دِينَارًا عَلَى أَنْ يَطَّاهَا فَلَمَّا قَعَدَ مِنْهَا مَقْعَدَ الرَّجُلِ مِنْ امْرَأَتِهِ أُرْعِدَتْ وَبَكَتْ فَقَالَ: مَا يُبْكِيكِ؟ أَكْرَهْتِكِ لَكَ؟ لَا وَلَكِنَّهُ عَمَلٌ مَا عَمَلْتُهُ قَطُّ وَمَا حَمَلْنِي عَلَيْهِ إِلَّا الْحَاجَةُ فَقَالَ: تَفْعَلِينَ أَنْتِ هَذَا وَمَا فَعَلْتِهِ إِذْ هَبْتِ فَهِيَ لَكَ وَقَالَ: لَا وَاللَّهِ لَا أَعْصِي اللَّهَ بَعْدَهَا أَبَدًا فَمَاتَ مِنْ لَيْلَتِهِ فَاصْبَحَ مَكْتُوبًا عَلَى بَابِهِ أَنَّ اللَّهَ قَدْ غَفَرَ لِّلْكَفْلِ)). (اسنادہ ضعیف) سلسلہ الاحادیث الضعیفہ: (۴۹۸۳) اس میں سعد بن ابی طحہ بھول راوی ہے

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا کہ انہوں نے سنا میں نے نبی ﷺ سے کہ فرماتے تھے ایک حدیث کہ اگر سنی ہوئی میں نے ایک یا دو بار یہاں تک کہ گناہات تک تو نہ بیان کرتا میں بلکہ سنی ہے میں نے ان سے اس سے زیادہ مرتبہ سنا میں نے ان کو کہ فرماتے تھے: ایک مرد بنی اسرائیل سے کہ نام اس کا کفل تھا کہ وہ پرہیز نہ کرتا تھا کسی گناہ سے سو آئی اس کے پاس ایک عورت اور دیئے اس نے اس کو ساٹھ دینار اس بات پر کہ جماع کرے اس عورت سے پھر جب بیٹا وہ اس کے آگے جیسا کہ بیٹھتا ہے مرد اپنی عورت کے آگے کانپی وہ اور رونے لگی سو پوچھا اس نے کیوں روئی تو کیا میں نے زبردستی کی تجھ پر وہ بولی کہ نہیں آج میں وہ کام کرتی ہوں جو کبھی نہیں کیا اور باعث اس کا کوئی نہیں سوا حاجت کے سو کہا اس نے تو یہ کام کرتی ہے اور کبھی تو نے نہیں کیا جاوہ تیرے دینار تیرے لیے ہیں اور کہا اس مرد نے قسم ہے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہ کروں گا میں اللہ تعالیٰ کی اس کے بعد کبھی سوا انتقال کر گیا وہ اسی رات کو صبح اس کے دروازے پر لکھا ہوا تھا کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے بخش دیا کفل کو۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے اور روایت کی یہ شیان اور کئی لوگوں نے اعمش سے اور مرفوع کیا اس کو اور روایت کی بعضوں نے اعمش سے اور مرفوع نہ کیا اس کو اور روایت کی ابو بکر بن عیاش نے یہ حدیث اعمش سے اور خطا کی اس میں اور کہا عن عبد اللہ بن عبد اللہ عن سعید بن جبیر عن ابن عمر اور وہ غیر محفوظ ہے اور عبد اللہ بن عبد اللہ الرازی کوئی ہیں اور جدہ ان کی سر یہ تھیں علی بن ابی طالب کی اور روایت کی عبد اللہ بن عبد اللہ الرازی سے عیدہ صنفی اور حجاج بن ارطاة اور کئی لوگوں نے۔



(۲۴۹۷) عَنْ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بِحَدِيثَيْنِ أَحَدُهُمَا عَنْ نَفْسِهِ وَالْآخَرُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: إِنَّ الْمُؤْمِنَ يَرَى ذُنُوبَهُ كَأَنَّهُ فِي أَصْلِ جَبَلٍ يُحَافُ أَنْ يَقَعَ عَلَيْهِ وَإِنَّ الْفَاجِرَ يَرَى ذُنُوبَهُ كَذُبَابٍ وَقَعَ عَلَى أَنْفِهِ قَالَ بِهِ هَكَذَا. (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: روایت ہے حارث بن سويد سے کہا انہوں نے کہ بیان کیں ہم سے عبد اللہ نے دو حدیثیں ایک اپنی جانب سے یعنی موقوف

اور دوسری نبی ﷺ کی طرف سے یعنی مرفوعاً کہا عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے: مومن اپنے گناہ کو ایسا دیکھتا ہے کہ گویا وہ ایک پہاڑ کی جڑ میں ہے اور ڈرتا ہے کہ وہ اس پر گر پڑے یعنی عذاب الہی کا پہاڑ سامنے نظر آتا ہے اور فاجر دیکھتا ہے اپنے گناہ کو مانند ایک کھسی کے کہ بیٹھی اس کی ناک پر اور اس نے ہاتھ سے اشارہ کیا اور وہ اڑ گئی اور یہ حدیث موقوف تھی۔



(۲۴۹۸) قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَللَّهِ أَفْرَحُ بِتَوْبَةِ أَحَدِكُمْ مِنْ رَجُلٍ بَارِضٍ قَلَاةٍ ذَوِيَّةٍ مَهْلِكَةٍ مَعَهُ رَاحِلَتُهُ عَلَيْهَا زَادُهُ وَطَعَامُهُ وَشَرَابُهُ وَمَا يُصْلِحُهُ فَأَضْلَلَهَا فَخَرَجَ فِي طَلَبِهَا حَتَّى إِذَا أَدْرَكَهُ الْمَوْتُ قَالَ: أَرْجِعْ إِلَى مَكَانِي الَّذِي أَضَلَلْتُهَا فِيهِ فَأَمُوتُ فِيهِ، فَرَجَعَ إِلَى مَكَانِهِ فَعَلَبَتُهُ عَيْنُهُ فَاسْتَقِظَ فَإِذَا رَاحِلَتُهُ عِنْدَ رَأْسِهِ، عَلَيْهَا طَعَامُهُ وَشَرَابُهُ وَمَا يُصْلِحُهُ)). (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: فرمایا رسول اللہ ﷺ نے اللہ تعالیٰ عزوجل بے شک زیادہ خوش ہونے والا ہے تم میں سے ایک کی توبہ پر بہ نسبت اس مرد کے کہ تھا وہ چیل زمین میں کہ جس میں گھاس نہ تھی یا ہلاک کرنے والی تھی وہ زمین اس کے ساتھ تھی اونٹنی اس کی کہ اس پر تھا تو شد اس کا اور کھانا پینا اس کا اور جس کی اس کو حاجت ہو پس کھو دیا اس نے اس اونٹنی کو سو نکلا وہ اس کے ڈھونڈنے کو یہاں تک کہ جب وہ قریب ہلاک کے پہنچا کہا اس نے کہ لوٹوں میں اس جگہ میں جہاں کھو یا میں نے اس اونٹنی کو اور مریاؤں وہیں پس لوٹا وہ اس مکان کی طرف سو لگ گئی اس کی آنکھ پھر جاگا تو کیا دیکھتا ہے کہ اونٹنی اس کی اس کے سر کے پاس موجود ہے اس پر ہے اس کا کھانا اور پینا اور جس کی اسے حاجت ہو۔

فانلا: کہا ابو یسٰی نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں ابو ہریرہ اور نعمان بن بشیر اور انس بن مالک رحمہم سے بھی روایت ہے کہ وہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔

مترجم: مسلم میں باختلاف سیر یہ روایت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے اور اس کے آخر میں یہ بھی ہے کہ جب وہ اونٹنی اس کو مل گئی پکڑ لی اس نے مہار اس کی اور خوشی کے مارے کہنا لا: اَللّٰهُمَّ اَنْتَ عَبْدِيْ وَاَنَا رَبُّكَ لَعَنِي يٰاَللّٰهُ تو میرا بندہ ہے اور میں تیرا رب، خطا کی اس نے شدت فرح سے انتہی اور یہ ایک مثال ہے اور تشبیہ ہے باری تعالیٰ کے خوش ہونے کی جیسے وہ بندہ اپنی جان دینے پر مستعد ہو گیا تھا اور کوئی صورت حیوٰۃ کی نظر نہ آتی تھی پھر یکبارگی سب سامان راحت اور استراحت مجتمع ہو گیا اور خوشی کے مارے کچھ کا کچھ زبان سے نکل گیا حالانکہ ایسی خطا باری تعالیٰ پر محال ہے مگر یہ اس کے خوش ہونے کے باعتبار فضل و کرم کے ایک مثال ہے غرض یہ کہ بندہ جیسے اپنی زندگی پر خوش ہوتا ہے ویسی ہی باری تعالیٰ اس کی زندگی ابدی پر کہ سبب توبہ کے حاصل ہوئی ہے اور ہلاکت گناہ سے بندہ کو نجات ملی ہے خوش ہوتا ہے۔ وَذَلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ۔



(۲۴۹۹) عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ : قَالَ : ((كُلُّ ابْنِ آدَمَ خَطَّاءٌ وَخَيْرُ الْخَطَّائِينَ التَّوَّابُونَ)). (اسنادہ حسن)

تخریج مشکاة المصابیح (۲۳۴۱)

ترجمہ: روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ہر بیٹا آدم کا خطا کار ہے اور بہتر خطا کاروں کے توبہ کرنے والے ہیں۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر علی بن مسعود کی روایت سے کہ وہ قتادہ سے روایت کرتے ہیں۔



۵۰۔ بَابُ: حَدِيثُ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ فَلْيَكْرَمُ ضِيفَهُ

حدیث کہ جو اللہ پر ایمان رکھتا ہے پس چاہیے کہ وہ اپنے مہمان کی عزت کرے

(۲۵۰۰) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ : قَالَ : ((مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمُ ضِيفَهُ، وَمَنْ

كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَصْمُتْ)). (اسنادہ صحیح (الارواء: ۲۵۲۵)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جو ایمان رکھتا ہو اللہ پر اور پچھلے دن پر پس چاہیے کہ اکرام و تعظیم کرے

اپنے مہمان کی اور جو ایمان رکھتا ہوں اللہ پر اور پچھلے دن پر تو چاہیے کہ نیک بات کہے یا چپ رہے۔

فائدہ: یہ حدیث صحیح ہے اس باب میں عائشہ رضی اللہ عنہا اور انس رضی اللہ عنہ اور ابو شریح کعبی رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے اور ابو شریح عدوی ہیں

اور نام ان کا خولید بن عمرو ہے۔



(۲۵۰۱) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((مَنْ صَمَتَ نَجَا)).

(اسنادہ صحیح) سلسلة الاحادیث الصحيحة: ۵۳۵

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے: جو چپ رہا اس نے نجات پائی۔

فائدہ: اس حدیث کو نہیں پہچانتے ہم مگر ابن ابیہ کی روایت سے۔



۵۱۔ بَابُ: حَدِيثُ لَوْ مَزَجَ بَهَا مَاءُ الْبَحْرِ

حدیث کہ اگر اس گلے کو دریا کے پانی کے ساتھ ملا یا جائے

(۲۵۰۲) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : حَكَيْتُ لِلنَّبِيِّ ﷺ رَجُلًا فَقَالَ : ((مَا يَسْرُنِي أَنِّي حَكَيْتُ رَجُلًا وَإِنَّ لِي كَذًا



وَكَذَّاءٍ)) قَالَتْ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّ صَفِيَّةَ امْرَأَةً وَقَالَتْ يَدِيهَا هَكَذَا كَانَتْهَا تَعْنِي قَصِيرَةً، فَقَالَ: ((لَقَدْ مَزَجَ بِكَلِمَةٍ لَوْ مَزَجَتْ بِهَا مَاءُ الْبَحْرِ لَمْزَجَ)).

(اسنادہ صحیح) تخریج (المشکاة: ۴۸۵۳، ۴۸۵۷ - التحقیق الثانی - غایۃ المرام: ۴۲۷)

ترجمہ: روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا انہوں نے کہ ذکر کیا میں نے رسول اللہ ﷺ کے آگے ایک مرد کا سو فرمایا آپ نے کہ نہیں پسند آتا مجھ کو کہ میں ذکر کروں کسی مرد کا اگرچہ مجھے ملے اتنا اور اتنا یعنی مال، کہا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی میں نے یا رسول اللہ ﷺ بے شک صفیہ ایک عورت ہے اور اشارہ کیا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اپنے ہاتھ سے اسی طرح یعنی وہ ٹھگنی ہے سو فرمایا رسول اللہ ﷺ: بے شک تو نے ایسی بات ملائی اپنی باتوں میں کہ اگر ملائی جائے وہ دریا کے پانی میں تو بدل جائے یعنی خراب ہو جائے۔

مترجم: یہ ہاتھ سے اشارہ کرنے کو بھی آپ نے غیبت قرار دیا معلوم ہوا کہ غیبت ہاتھ سے یا منہ سے یا آنکھ سے اشارہ کرنے سے بھی ہو جاتی ہے اور پھر اس کی خرابی بیان فرمائی کہ اگر دریا میں ملا دی جائے تو وہ بھی متغیر اور خراب ہو جائے یہ ایک تمثیل ہے اس کی خرابی کی۔

(۲۵۰۳) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَا أَحَبُّ إِلَيَّ حَكِيئَةُ أَحَدًا وَأَنِّي لِي كَذَّاءٌ وَكَذَّاءٌ)).

(اسنادہ صحیح) تخریج (المشکاة: ۴۸۵۷ - التحقیق الثانی)

ترجمہ: روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: نہیں دوست رکھتا ہوں میں کہ ذکر کروں کسی شخص کا اگرچہ مجھے اتنا اتنا ہو یعنی مال دنیا سے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔



بَابُ

(۲۵۰۴) عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ: سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَيُّ الْمُسْلِمِينَ أَفْضَلُ؟ قَالَ: ((مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ)). (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: روایت ہے ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے کہا پوچھا کسی نے رسول اللہ ﷺ سے کہ مسلمانوں میں افضل کون شخص ہے؟ فرمایا آپ نے: جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان بچے رہیں۔

فائدہ: یہ حدیث صحیح ہے غریب ہے ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کی روایت سے۔



۵۳۔ باب: فی وعید من غیر اخاہ یذنب

اس وعید کے بیان میں کہ جو اپنے بھائی کو کسی گناہ سے عار دلانے

(۲۵۰۵) عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((مَنْ عَيَّرَ أَخَاهُ بِذَنْبٍ لَمْ يَمُتْ حَتَّى يَعْمَلَهُ)).

قَالَ أَحْمَدُ قَالُوا: مِنْ ذَنْبٍ قَدْ تَابَ مِنْهُ. (اسنادہ موضوع) سلسلۃ الاحادیث (الضعیفہ: ۱۷۸) (خالد بن

معدان نے معاذ بن جبل کو نہیں پایا۔ نیز محمد بن حسن راوی کو ابن معین اور امام ابوداؤد نے کذاب کہا ہے)

ترجمہ: روایت ہے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: جس نے عار دلایا اپنے بھائی کو کسی گناہ کے ساتھ نہ مرے گا جب تک کہ اس سے وہ گناہ صادر نہ ہو۔ کہا احمد رحمہ اللہ نے کہ محدثین کا قول ہے کہ مراد اس سے وہ گناہ ہے کہ جس سے وہ شخص توبہ کر چکا ہو یعنی بعد توبہ کے پھر عار نہ دلانا چاہیے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور اسناد اس کی متصل نہیں خالد بن معدان نے نہیں پایا معاذ بن جبل کو اور مروی ہے کہ خالد بن معدان نے ملاقات کی ہے ستر صحابیوں سے رسول اللہ ﷺ کے۔



۵۴۔ باب: لا تظهر الشماتۃ لایخیت.....

اپنے بھائی کی تکلیف پر خوشی کا اظہار نہ کرو

(۲۵۰۶) عَنْ وَالِثَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((لَا تُظْهِرِ الشَّمَاتَةَ لِأَخِيكَ فَيَرْحِمَهُ اللَّهُ وَيَتَلَيَّكَ)).

ترجمہ: روایت ہے واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: مت ظاہر کر و شماتت اپنے بھائی کے لیے کہ اللہ رحم کرے گا اس پر اور مبتلا کرے گا تجھ کو یعنی اس بلا میں کہ جس پر تو نے شماتت کی تھی۔ اسنادہ ضعیف (تخریج المشکاۃ: ۳۸۵۶)۔ التحقین

الاثنی) وابن حبان فی البحر وجین (۲/۲۱۳) وذكره السخاوی فی المقاصد الحسنہ (۱۲۹۳) والقضاعي فی مسند الشهاب (۵۹۲) اس میں قاسم بن

انسیہ کا ذکر ابن حبان نے العقیاء میں کیا ہے اور کہا ہے کہ اس نے حفص بن غیاث سے منکر روایات بیان کی ہیں

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے اور مکحول نے سنا ہے واثلہ بن اسقع سے اور انس بن مالک اور ابی ہند داری سے اور بعضوں نے کہا ہے

کہ ان کو کسی صحابی سے سنا نہیں مگر ان تین شخصوں سے اور مکحول شامی کی کنیت ابو عبد اللہ ہے اور وہ غلام تھے پس آزاد کیے گئے اور

مکحول ازدی بصری نے سنا ہے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے اور روایت کرتے ہیں ان سے عمارہ بن زاذان روایت کی ہم سے علی بن حجر

نے انہوں نے اسماعیل بن عیاش سے انہوں نے تمیم سے انہوں نے عطیہ سے کہا انہوں نے کہ بہت سنا میں نے مکحول سے کہ لوگ

ان سے کوئی مسئلہ پوچھتے تھے تو وہ کہتے تھے ندائم یعنی میں نہیں جانتا۔

۵۵۔ باب: فی فضل المخالطة مع الصبر علی اذی الناس

لوگوں کی تکلیفوں پر صبر کرتے ہوئے ان سے میل جول رکھنے کی رخصت

(۲۵۰۷) عَنْ یَحْیٰی بْنِ وَثَّابٍ عَنْ شَيْخٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ أَرَاهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((إِنَّ الْمُسْلِمَ إِذَا كَانَ يُخَالِطُ النَّاسَ وَيَصْبِرُ عَلَىٰ أَذَاهُمْ خَيْرٌ مِنَ الْمُسْلِمِ الَّذِي لَا يُخَالِطُ النَّاسَ وَلَا يَصْبِرُ عَلَىٰ أَذَاهُمْ)). [اسنادہ صحیح | سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ (۹۳۶) تخریج مشکاة المصابیح (۵۰۸۷)]

ترجمہ: روایت ہے یحییٰ بن وثاب سے وہ روایت کرتے ہیں ایک شیخ سے جو اصحاب نبی ﷺ میں سے ہیں، کہا یحییٰ نے گمان کرتا ہوں میں کہ کہا اس شخص نے فرمایا نبی ﷺ نے: جو مسلمان کہ ملے لوگوں سے اور صبر کرے ان کی تکلیف پر بہتر ہے اس مسلمان سے کہ نہ ملے لوگوں سے اور نہ صبر کرے۔ ان کی تکلیف پر۔

فائدہ: کہا ابن عدی نے گمان کرتا ہوں میں کہ وہ راوی ابن عمر رضی اللہ عنہما ہیں۔



۵۶۔ باب: فی فضل صلاح ذات البین

آپس میں صلح کرانے کی فضیلت

(۲۵۰۸) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : ((إِيَّاكُمْ وَسُوءَ ذَاتِ الْبَيْنِ فَإِنَّهَا الْحَالِقَةُ)).

(اسنادہ حسن) تخریج مشکاة : ۵۰۴۱۔ التحقیق الثانی

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جو تم آپس کی برائی سے یعنی پھوٹ اور بغض و عداوت سے کہ وہ مونڈنے والی ہیں۔

فائدہ: کہا ابویسی نے یہ حدیث صحیح ہے غریب ہے اس سند سے اور سوء ذات البین سے مراد عداوت و بغض آ آپس کی اور یہ جو فرمایا کہ مونڈنے والی ہے یعنی دین کی مونڈنے والی ہے۔



(۲۵۰۹) عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَفْضَلِ مِنْ دَرَجَةِ الصَّيَامِ وَالصَّلَاةِ وَالصَّدَقَةِ؟)) قَالُوا: بَلَىٰ قَالَ : ((صَلَاحُ ذَاتِ الْبَيْنِ، فَإِنَّ فُسَادَ ذَاتِ الْبَيْنِ هِيَ الْحَالِقَةُ)).

(اسنادہ صحیح) غایۃ المرام (۴۱۴) تخریج مشکاة : ۵۰۳۸۔ التحقیق الثانی

قیامت کے بیان میں

ترجمہ: روایت ہے ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: کیا خبر نہ دوں میں تم کو ایسی چیز کی جو درجہ میں افضل ہے صیام و صلوة و صدقہ؟ سے کہا صحابہؓ نے کیوں نہیں فرمایا آپؐ نے ملاپ اور محبت آپس میں اس لیے کہ پھوٹ آپس کی مونڈنے والی ہے۔

فائلا: یہ حدیث صحیح ہے اور مروی ہے نبی ﷺ سے کہ فرمایا آپؐ نے پھوٹ آپس کی مونڈنے والی ہے نہیں کہتا میں کہ مونڈتی ہے بال کو بلکہ مونڈتی ہے دین کو یعنی استیصال کر دیتی ہے دین کا۔



(۲۵۱۰) عَنْ يَعِيْشَ بْنِ الْوَلَيْدِ أَنَّ مَوْلىَ الرُّبَيْرِ حَدَّثَهُ أَنَّ الرُّبَيْرَ بْنَ الْعَوَّامِ حَدَّثَهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : ((دَبَّ إِلَيْكُمْ دَاءُ الْأَمَمِ قَبْلَكُمْ: الْحَسَدُ وَالْبَغْضَاءُ هِيَ الْحَالِقَةُ، لَا أَقُولُ تَخْلِقُ الشَّعْرَ وَلَكِنْ تَخْلِقُ الدِّينَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ حَتَّى تُؤْمِنُوا وَلَا تُؤْمِنُوا حَتَّى تَحَابُّوا، أَفَلَا أَنْبَأُكُمْ بِمَا يُثَبِّتُ ذَلِكَ لَكُمْ: أَفْشُوا السَّلَامَ بَيْنَكُمْ)). (اسنادہ حسن) التعليق الرغيب: ۱۲/۳ - الاوراء (۲۳۸)

تخریج مشکلة الفقر (۲۰) غایة المرام (۴۱۴) صحیح الادب المفرد (۱۹۷)

ترجمہ: روایت ہے زبیر بن عوام سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: گھس گیا ہے تم میں مرض اگلی امتوں کا یعنی حسد اور بغض اور مونڈنے والا ہے نہیں کہتا ہوں میں کہ مونڈتا ہے بالوں کو لیکن مونڈتا ہے دین کو اور قسم ہے اس پروردگار کی کہ میری جان اس کے ہاتھ میں ہے داخل نہ ہو گے تم جنت میں جب تک مومن نہ ہو گے اور مومن نہ ہو گے جب تک آپس میں محبت نہ کرو گے اور بتادوں میں تم کو ایسی چیز کہ جو جمائے تم کو محبت میں رواج و سلام کو آپس میں۔



۵۷۔ باب: فی عظم الوعید علی البغی وقطیعة الرحم

سرکشی اور قطع رحمی پر بہت بڑی وعید کا بیان

(۲۵۱۱) عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((مَا مِنْ ذَنْبٍ أَجْدَرُ أَنْ يُعْجَلَ اللَّهُ لِصَاحِبِهِ الْعُقُوبَةَ فِي الدُّنْيَا مَعَ مَا يَدْخُرُ لَهُ فِي الْآخِرَةِ مِنَ الْبَغْيِ وَقَطِيعَةِ الرَّحِمِ)). (صحیح)

ترجمہ: روایت ہے ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: کوئی گناہ لائق تر نہیں کہ سزا اس کے مرتکب کو جلد دنیا میں ملے اور کچھ جمع بھی رہے آخرت میں بغی اور قطع رحم سے زیادہ۔

فائلا: یہ حدیث صحیح ہے۔

مترجم: یعنی خروج کرنا حاکم اسلام کی اطاعت سے کہ اس کی سزا اللہ تعالیٰ دنیا میں بھی دیتا ہے۔ قتل و اسرو نہب اموال وغیرہ سے اور آخرت میں بھی اس پر عذاب ہوگا اور اسی طرح قطع رحم کا حال ہے یعنی ناتے داروں سے بدسلوکی کا بھی یہی منوال ہے۔



(۲۵۱۲) عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((خَصْلَتَانِ مَنْ كَانَتْ فِيهِ كَتَبَهُ اللَّهُ شَاكِرًا صَابِرًا، وَمَنْ لَمْ تَكُنَا فِيهِ لَمْ يَكْتُبْهُ اللَّهُ، شَاكِرًا وَلَا صَابِرًا. مَنْ نَظَرَ فِي دِينِهِ إِلَى مَنْ هُوَ فَوْقَهُ فَافْتَدَى بِهِ، وَمَنْ نَظَرَ فِي دُنْيَاهُ إِلَى مَنْ هُوَ دُونَهُ فَحَمَدَ اللَّهَ عَلَى مَا فَضَّلَهُ بِهِ عَلَيْهِ، كَتَبَهُ اللَّهُ شَاكِرًا صَابِرًا، وَمَنْ نَظَرَ فِي دِينِهِ إِلَى مَنْ هُوَ دُونَهُ وَنَظَرَ فِي دُنْيَاهُ، إِلَى مَنْ هُوَ فَوْقَهُ فَاسِفَ عَلَى مَا فَاتَهُ مِنْهُ لَمْ يَكْتُبْهُ اللَّهُ شَاكِرًا وَلَا صَابِرًا)).

(اسنادہ ضعیف) سلسلۃ الاحادیث الضعیفہ: ۶۳۳ و ۱۹۲۴) اس میں شی بن صباح راوی ضعیف ہے۔

ترجمہ: بسند مذکور روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے: دو خصلتیں ہیں کہ جس میں ہوں گی لکھے گا اللہ تعالیٰ اسے شاکر اور صابر، اور جس میں نہ ہوں گی نہ لکھے گا اسے شاکر اور نہ صابر، تفصیل ان کی یہ ہے کہ جس نے نظر کی دین میں اس شخص کی طرف جو اس سے بڑھ کر ہے اور پیروی کی اس کی اور نظر کی دنیا میں اس شخص کی طرف جو اس سے کم ہے اور حمد کی اللہ تعالیٰ کی اس فضل پر کہ اس پر ہوا۔ لکھے گا اللہ تعالیٰ اس کو شاکر اور صابر، اور جس نے نظر کی دین میں اپنے سے کم پر اور نظر کی دنیا میں اپنے سے زیادہ پر اور افسوس کیا اس دنیا پر جو اسے نہ ملی نہ لکھے گا اللہ تعالیٰ اس کو شاکر اور نہ صابر۔

مترجم: یعنی دین میں اپنے سے زیادہ پر نظر کرنے سے قصور اپنا معلوم ہوتا ہے اور رغبت مزید عبادت پر ہوتی ہے۔ بخلاف اس کے جو دین میں اپنے سے کم ہو اس پر نظر کرنے سے عجب اور خوش پسندی اپنی نظر میں آتی ہے اور تھوڑی عبادت بھی اپنی بہت دکھائی دیتی ہے اور دنیا میں جو مال و متاع اپنے سے زیادہ رکھتا ہے اس پر نظر کرنے سے ناشکری اللہ تعالیٰ کی ہوتی ہے اور رغبت تحصیل دنیا کی زیادہ ہوتی ہے اور جو نعمت حق اپنے پاس موجود ہے وہ نظر میں حقیر ہو جاتی ہے اور اپنے سے کم پر نظر کرنے سے شکر ہوتا ہے اور نعمت شناسی اللہ تعالیٰ کی حاصل ہوتی ہے اور تھوڑی نعمت بہت نظر آتی ہے۔ انتہی کلام المترجم۔

روایت کی ہم سے موسیٰ بن حزام نے انہوں نے علی بن اسحاق سے انہوں نے عبد اللہ سے انہوں نے شی بن صباح سے انہوں نے عمرو بن شعیب سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے اپنے دادا سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس کی، یہ حدیث غریب ہے اور نہیں ذکر کیا سوید نے عمرو بن شعیب کے بعد ان کے باپ کا اپنی روایت میں۔



(۲۰۱۳) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((اُنْظُرُوا إِلَى مَنْ هُوَ أَسْفَلَ مِنْكُمْ وَلَا تَنْظُرُوا إِلَى مَنْ هُوَ فَوْقَكُمْ ، فَإِنَّهُ أَجْدَرُ أَنْ لَا تَزِدُّوا نِعْمَةَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ)) . (اسنادہ صحیح) (الروض النعیر) (۶۰۴)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے نظیر کرو اس کی طرف جو تم سے کم ہے یعنی نعماء دنیوی میں اور مت نظر کرو اس کی طرف جو تم سے زیادہ ہے اس لیے کہ اس میں امید ہے کہ تم حقیر نہ جانو گے اللہ تعالیٰ کی نعمت کو جو تمہارے پاس ہے۔



۵۹۔ باب: حدیث حنظلہ.....

حنظلہ رضی اللہ عنہ کی حدیث

(۲۰۱۴) عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ حَنْظَلَةَ الْأَسَدِيِّ وَكَانَ مِنْ كُتَّابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ مَرَّ بِأَبِي بَكْرٍ وَهُوَ يَبْكِي فَقَالَ : مَا لَكَ يَا حَنْظَلَةُ؟ قَالَ : نَافَقَ حَنْظَلَةُ يَا أَبَا بَكْرٍ! نَكُونُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ، يُذَكِّرُنَا بِالنَّارِ وَالْجَنَّةِ كَأَنَّا رَأَى عَيْنٍ فَإِذَا رَجَعْنَا عَافَسْنَا الْأَرْوَاحَ وَالضُّيْعَةَ وَنَسِينَا كَثِيرًا قَالَ قَوْلَ اللَّهِ إِنَّا كَذَلِكَ إِنُطَلِّقُ بَنَاءَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ، فَانْطَلَقْنَا فَلَمَّا رَأَاهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((قَالَ مَا لَكَ يَا حَنْظَلَةُ؟)) قَالَ نَافَقَ حَنْظَلَةُ يَا رَسُولَ اللَّهِ! نَكُونُ عِنْدَكَ تُذَكِّرُنَا بِالنَّارِ وَالْجَنَّةِ حَتَّى كَأَنَّا رَأَى عَيْنٍ فَإِذَا رَجَعْنَا عَافَسْنَا الْأَرْوَاحَ وَالضُّيْعَةَ وَنَسِينَا كَثِيرًا : قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ : ((لَوْ تَدْرُومُونَ عَلَى الْحَالِ الَّذِي تَقُومُونَ بِهَا مِنْ عِنْدِي لَصَافَحْتُمْ الْمَلَائِكَةَ فِي مَجَالِسِكُمْ وَعَلَى فُرُشِكُمْ وَفِي طُرُقِكُمْ وَلَكِنْ يَحْظِلُ سَاعَةً وَسَاعَةً)) . (اسنادہ صحیح) (سلسلة الاحاديث الصحيحة (۱۹۴۸)

ترجمہ: روایت ہے ابو عثمان سے کہ حنظلہ اسیدی جو کاتب تھے رسول اللہ ﷺ کے روتے ہوئے گزرے ابو بکر رضی اللہ عنہ پر سو فرمایا ابو بکر نے: کیا ہوا تم کو اے حنظلہ؟ کہا انہوں نے کہ منافق ہو گیا حنظلہ اے ابو بکر اور کیفیت اس کی یوں ہے کہ جب رہتے ہیں ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس اور وہ یاد دلاتے ہیں ہم کو دوزخ اور جنت تو گویا ہم آنکھوں سے دیکھتے ہیں پھر جب لوٹتے ہیں ہم ان کے پاس سے اور ملتے ہیں اور مشغول ہوتے ہیں ہم بیسیوں اور سامان دنیوی میں بھول جاتے ہیں ہم بہت کچھ ان نصیحتوں میں سے۔ پس کہا ابو بکر نے قسم ہے اللہ کی ہمارا بھی یہی حال ہے چلو ہمارے ساتھ رسول اللہ ﷺ کی طرف پھر گئے ہم پھر جب دیکھا ان کو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا حال ہے تمہارا اے حنظلہ؟ عرض کی کہ حنظلہ منافق ہو گیا یا رسول اللہ! ہوتے ہیں ہم آپ کے پاس اور آپ خوف دلاتے ہیں ہم کو نارسے اور امید دلاتے ہیں جنت کی یہاں تک کہ گویا ہم آنکھوں سے دیکھتے ہیں ان دونوں کو یعنی ایسا یقین ہوتا ہے پھر جب لوٹتے ہیں ہم آپ کے پاس سے اور ملتے ہیں اور اختلاط کرتے ہیں

عورتوں سے اور مشغول ہوتے ہیں سامانِ دنیا میں بھول جاتے ہیں بہت سی باتیں ان میں کی کہارادی نے پھر فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ اگر تم مداومت کرو اور ہمیشہ رہو اسی حال پر کہ اٹھتے ہو جس حال میں میرے پاس سے تو مضائقہ کریں تم سے فرشتے تمہاری مجلسوں میں اور تمہارے بچھونوں پر اور تمہاری راہوں میں لیکن اے حنظلہ کوئی گھڑی کیسی ہوتی ہے کوئی کیسی۔

فائلا: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: یہ کمال ایمان تھا صحابہ رضی اللہ عنہم کا کہ غفلت اور نسیان کو بٹملہ نفاق شمار کیا اور اپنے نفس پر نفاق سے ڈرے، سو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ تم دوامِ حضور کے ساتھ مکلف نہیں مگر ساعتِ فساعت۔



(۲۰۱۵) عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّى يُحِبَّ لِأَخِيهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ)) . (اسنادہ

صحیح) سلسلة الاحادیث الصحيحة (۷۳) الروض النضیر (۱۲۹)

ترجمہ: روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا مومن کامل نہیں ہوتا کوئی تم میں کا یہاں تک کہ دوست رکھے اپنے بھائی کے لیے جو دوست رکھتا ہے اپنے نفس کے لیے۔

فائلا: یہ حدیث صحیح ہے۔

(۲۰۱۶) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : كُنْتُ خَلَفَ النَّبِيِّ ﷺ يَوْمًا فَقَالَ : ((يَا غُلَامُ! إِنِّي أَعْلَمُكَ كَلِمَاتٍ إِحْفَظِ اللَّهَ يَحْفَظْكَ، إِحْفَظِ اللَّهَ تَجِدْهُ تُجَاهَكَ إِذَا سَأَلْتَ فَاسْأَلِ اللَّهَ وَإِذَا سَأَعْتَ فَاسْتَعِنْ بِاللَّهِ، وَاعْلَمْ أَنَّ الْأُمَّةَ لَوِ اجْتَمَعَتْ عَلَى أَنْ يَنْفَعُوكَ بِشَيْءٍ لَمْ يَنْفَعُوكَ إِلَّا بِشَيْءٍ قَدْ كَتَبَهُ اللَّهُ لَكَ وَ أَنْ اجْتَمَعُوا عَلَى أَنْ يَضُرُّوكَ بِشَيْءٍ لَمْ يَضُرُّوكَ إِلَّا بِشَيْءٍ قَدْ كَتَبَهُ اللَّهُ عَلَيْكَ، رُفِعَتِ الْأَقْلَامُ وَ جُفِّتِ الصُّحُفُ)) . (اسنادہ صحیح) (تخریج: مشکوٰۃ المصابیح ۵۳۰۲۔ ظلال الحنة : ۳۱۶-۳۱۸)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا کہ تھا میں پیچھے نبی ﷺ کے ایک دن تو فرمایا آپ ﷺ نے اے لڑکے سکھاؤں میں تجھے چند کلمات یاد رکھ تو اللہ کو کہ وہ یاد رکھے گا تجھ کو یاد رکھ اللہ کو کہ پاوے گا تو اس کو اپنے آگے اور جب مانگے تو مانگ اللہ تعالیٰ سے اور جب مدد چاہے تو مدد چاہ اللہ تعالیٰ سے اور جان تو کہ اگر لوگ ہو جائیں اس پر کہ نفع پہنچائیں تجھ کو کچھ تو ہرگز نہ پہنچا سکیں گے مگر اتنا کہ لکھا ہے اسے اللہ تعالیٰ نے تیرے لیے اور اگر جمع ہو جائیں اس پر کہ ضرر پہنچائیں تجھ کو کچھ تو ضرر نہ پہنچا سکیں گے تجھ کو مگر اتنا کہ اللہ تعالیٰ نے لکھا ہے تیرے لیے، اٹھا لیے گئے قلم اور سوکھ گئے حیفے یعنی کتابتِ تقدیر کی۔

فائلا: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: یاد رکھنا بندہ کا اللہ کو ذر لسان اور جان ہے اور اطاعت اور فرمانبرداری اس کی اور یاد رکھنا اللہ کا بندہ کو بچانا ہے اسے معاصی

سے اور توفیق خیر بخشا اس کا اور مدد و اعانت کرنی اس کی توائب و مصائب میں اور فرمایا جب مانگے تو ماگ اللہ تعالیٰ سے، اس میں رد ہوا ان مبتدعین و مشرکین پر جو اولیاء و انبیاء سے اپنی حاجات طلب کرتے ہیں اور دعائیں کرتے ہیں اور دور دور سے ان کو پکارتے ہیں اور ان کی تائید اور مدد کی امید پر نذریں نیاز کرتے ہیں کوئی پڑھتا ہے یا شیخ عبدالقادر جیلانی شینا لہ کوئی کہتا ہے یا سید احمد مدد دے کوئی کہتا ہے یا علی مدد یا پیر مدد حالانکہ یہ سب عاجز ہیں اللہ تعالیٰ کے روبرو اور ایک ذرہ نفع و ضرر پر اختیار نہیں رکھتے تو لے اٹھالے گئے قلم یہ کتنا یہ ہے تقدیر کے تمام ہو جانے سے اور اس سے فراغت تام حاصل ہونے سے۔



۶۰۔ باب: حدیث اعقلها وتوکل

حدیث کہ اونٹنی کو باندھ اور بھروسہ کر

(۲۵۱۷) حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ ابْنُ أَبِي قُرَّةَ السَّدُوسِيُّ قَالَ أُنْسَ بَنَ مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَعْقَلَهَا وَأَتَوَكَّلُ أَوْ أَطْلُقَهَا وَأَتَوَكَّلُ قَالَ: ((أَعْقَلَهَا وَتَوَكَّلْ)). (اسنادہ حسن) تخریج مشکلة: (۲۲)

ترجمہ: ہم سے مغیرہ بن ابوقرہ نے بیان کیا کہنا میں نے انس رضی اللہ عنہ سے کہ ایک مرد نے کہا یا رسول اللہ! کیا باندھوں میں پیر اونٹ کا اور توکل کروں یا اس کو چھوڑ کر توکل کروں؟ فرمایا آپ نے اونٹ کا پیر باندھ اور توکل کر۔

فائدہ: کہا عمرو بن علی نے کہا یحییٰ نے اور یہ میرے نزدیک حدیث منکر ہے کہا ابوعلیٰ نے یہ حدیث غریب ہے انس کی روایت سے نہیں جانتے ہم گمراہی سند سے اور مردی ہوئی ہے عمرو بن امیہ ضمری سے انہوں نے روایت کی نبی ﷺ سے مانند اس کے۔

مترجم: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ توکل ترک اسباب کا نام نہیں ہے جیسے بعض لوگوں نے سمجھا ہے بلکہ توکل یہی ہے کہ اسباب کو بجالا کر مسبب الاسباب پر بھروسہ کرنا اور نظر اور اعتماد اسباب پر نہ کرنا۔



(۲۵۱۸) عَنْ أَبِي الْخَوَرَاءِ السَّعْدِيِّ قَالَ: قُلْتُ لِلْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ مَا حَفِظْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ؟ قَالَ: حَفِظْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ((دَعُ مَا يَرِيئُكَ إِلَى مَا لَا يَرِيئُكَ، فَإِنَّ الصِّدْقَ أَطْمَأْنِينَةٌ وَإِنَّ الْكَذِبَ رَيْبٌ))

وفی الحدیث قصۃ. (اسنادہ صحیح) الارواء: ۱۲ و ۲۰۷۴۔ الظلال: ۱۷۹۔ الروض النضیر: ۱۵۲)

ترجمہ: روایت ہے ابو الخوراء سعدی سے کہا انہوں نے حسن بن علی سے، کیا یاد کیا تم نے رسول اللہ ﷺ سے؟ فرمایا انہوں نے کہ یاد کیا میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرمایا آپ نے چھوڑ دے وہ چیز کہ شک میں ڈالے تجھ کو طرف اس چیز کے کہ شک میں نہ ڈالے تجھ کو اس لیے کہ صدق اطمینان ہے دل میں اور کذب اضطراب ہے، اور اس حدیث میں ایک قصہ ہے۔

فائل: یہ حدیث صحیح ہے اور ابوالخوار کا نام ربیعہ بن شیمان ہے روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے محمد بن جعفر سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے برید سے ماندا سے۔

مترجم: یعنی چھوڑ دے شک کی بات کو جیسے محرمات کو چھوڑ دیا تو نے کہ جس میں شک نہیں اور صدق پر دل مطمئن ہو جاتا ہے اور قلب کو تسلی ہو جاتی ہے اور کذب میں اضطراب اور بے قراری اور دل میں حرکت رہتی ہے۔



(۲۵۱۹) عَنْ جَابِرٍ قَالَ: ذُكِرَ رَجُلٌ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ بِعِبَادَةٍ وَاجْتِهَادٍ، وَذُكِرَ آخِرُ بَرْعَةٍ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((لَا يُعْدَلُ بِالرَّعَةِ)). (اسنادہ ضعیف) سلسلۃ الاحادیث (الضعیفہ: ۴۸۱۷) (اس میں محمد بن عبدالرحمن مجہول راوی ہے)

ترجمہ: روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سے کہا ذکر کیا گیا ایک مرد کا نبی ﷺ کے سامنے ساتھ عبادت اور ریاضت کے اور ذکر کیا گیا دوسرے کا ساتھ ورع کے سوا فرمایا نبی ﷺ نے: برابر نہیں کی جاتی ہے کوئی عبادت ساتھ ورع کے۔

فائل: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر اسی وجہ سے۔
مترجم: اس حدیث سے فضیلت ورع کی معلوم ہوئی اور ورع یہی ہے کہ آدمی شہادت سے بچے اس خوف سے کہ محرمات میں نہ پڑے اور چونکہ شر سے بچنا مقدم ہے اس لیے عبادت کثیرہ کی کچھ حقیقت نہیں ورع قلیل کے آگے اور مثال اس کی یہ ہے کہ ایک مریض پر ہیز کرتا ہوا اگر چہ دوا کا کم استعمال کرے اکثر تندرست ہو جاتا ہے اور دوسرا اگر چہ دوا بہت کرے مگر بد پرہیزی اختیار کرے تو دوا ضائع ہوتی ہے اور مرض بڑھتا ہے۔



(۲۵۲۰) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ أَكَلَ طَيِّبًا وَعَمِلَ فِي سُنَّةٍ وَأَمِنَ النَّاسُ بِوَأَثْقِهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ)). فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّ هَذَا الْيَوْمَ فِي النَّاسِ لَكَثِيرٌ۔ قَالَ: ((فَسَيَكُونُ فِي قُرُونٍ بَعْدِي)).

(اسنادہ ضعیف) تخریج (المشکاة: ۱۷۸۔ التعلیق الرغیب: ۱/۴۱) (اس میں ابی بشر راوی مجہول ہے)

ترجمہ: روایت ہے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جس نے کھایا حلال اور عمل کیا سنت پر اور امن میں رہے لوگ اس کے شر سے داخل ہوا جنت میں، سوعرض کی ایک شخص نے یا رسول اللہ ایسے لوگ تو اس زمانہ میں بہت ہیں، آپ نے فرمایا: میرے بعد کے زمانوں میں بھی ہوں گے۔

فائل: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر اسی سند سے اسرائیل کی روایت سے روایت کی، ہم سے عباس نے انہوں نے یحییٰ سے انہوں نے اسرائیل سے انہوں نے ہلال بن مقلاص سے مانند حدیث قبیصہ کے جو اسرائیل سے مروی ہے۔



(۲۵۲۱) عَنْ مُعَاذِ الْجُهَنِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : (مَنْ أُعْطِيَ لِلَّهِ وَمَنَعَ لِلَّهِ وَأَحَبَّ لِلَّهِ وَأَبْغَضَ لِلَّهِ وَأَنْكَحَ لِلَّهِ، فَقَدْ اسْتَكْمَلَ إِيمَانَهُ). (اسنادہ حسن) سلسلۃ الاحادیث الضحیحۃ: ۱/۱۱۳

ترجمہ: روایت ہے معاذ جہنی سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جس نے دیا اللہ کے لیے اور روکا اللہ کے لیے اور محبت کی اللہ کے لیے اور عداوت کی اللہ کے لیے اور نکاح کیا اللہ کے لیے سو پورا ہو گیا ایمان اس کا۔ (صحیح) الصحیحۃ: ۱/۱۴۳۶



(۲۵۲۲) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((أَوَّلُ زُمْرَةٍ تَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَلَى صُورَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ، وَالثَّانِيَةُ عَلَى لَوْنِ أَحْسَنِ كَوْكَبٍ دُرِّيٍّ فِي السَّمَاءِ لِكُلِّ رَجُلٍ مِنْهُمْ زَوْجَتَانِ عَلَى كُلِّ زَوْجَةٍ سَبْعُونَ حُلَّةً يَبْدُو مِثْلَ سَاقِهَا مِنْ وَرَائِهَا)).

(اسنادہ صحیح) سلسلۃ الاحادیث الضحیحۃ: ۱/۱۷۳۶

ترجمہ: ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا پہلا گروہ جو جنت میں داخل ہوگا ان کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی طرح ہوں گے اور دوسرے گروہ کے (چہرے) آسمان میں جو بہت خوبصورت ستارہ ہے ان کے رنگ پر ہوں گے۔ ان میں سے ہر مرد کے لئے دو بیویاں ہوں گی، اور ہر بیوی پر ستر جوڑے ہوں گے اس میں سے اس کی پنڈلی کی ہڈی کا گودا باہر سے نظر آئے گا۔





(المعجم ۳۶) جنت کے بیان میں (تحفة ۳۲)

مقدمہ من المترجم: جنت اصل لغت میں بمعنی چھپانے کے ہے اور ترکیب ان حروف کی ستر و اخفا کے واسطے ہے چنانچہ جنین بھی اسی سے مشتق ہے کہ بطن مادر میں پوشیدہ ہے اور جنون بھی اس سے نکلا ہے کہ وہ عقل کو چھپانے والا ہے اور جنان بھی کہ بمعنی قلب ہے کہ سینہ میں پوشیدہ ہے اور جنت نام ہو گیا سایہ دار درختوں کا کہ وہ بھی اپنے ماتحت کی زمین کو چھپاتے ہیں یا اپنے جوانب کو مستور کر دیتے ہیں بعد اس کے نام ہو گیا بستان و باغ کا کہ درختان سایہ دار رکھتا ہو۔ اور اصطلاح شرع میں نام ہے دار الثواب کا جیسے جہنم نام : نَارُ الْعَذَابِ کا اور صراح میں کہا ہے کہ جنت باغ و بہشت ہے اتمی۔ اور جنت کو جنت اس لیے کہا کہ وہ بھی نظر خلاق سے پوشیدہ ہے چنانچہ اس سے ہے قول اللہ تعالیٰ کا ﴿جَنَّ عَلَيْهِ اللَّيْلُ﴾ یعنی ڈھانپا اس کو رات نے اور جن کو جن کہا ہے اسی لیے کہ وہ نظر انس سے مستور و مخفی ہیں اور اسی سے ہے حدیث ولی دفنہ ﷺ وَاجْنَانَهُ عَلَيَّ وَعَبَّاسُ لِيَعْنِي مَتَوَلَّى ہونے آپ کے دفن و اخفا کے علی رضی اللہ عنہ اور عباس رضی اللہ عنہ اسی لیے قبر کو جَنَّا کہتے ہیں کہ وہ مردوں کو چھپاتی ہے اور اس سے ہے قول اللہ تعالیٰ کا ﴿اتَّخَذُوا أَيْمَانَهُمْ جُنَّةً﴾ یعنی ٹھہرایا منافقوں نے اپنے قسموں کو ستر اور اسی سے ہے حدیث اِنَّمَا الْإِمَامُ جُنَّةٌ لِّعِزَّةِ الْإِمَامِ موجب ستر ہے اور اسی سے ہے جَنَّةٌ کہ بمعنی سپر ہے اس لیے کہ وہ بھی چھپاتی اور بچاتی ہے اہل اپنے کو شمشیر و تیر سے (مجمع) اور قرآن عظیم الشان میں جو تعریف و توصیف جنت کی وارد ہوئی ہے اگر تمام جہان کے عقلاء اور ملاء جمع ہو کر ہزاروں برس فکر و تدبر

کریں ممکن نہیں کہ اس سے بہتر یا برابر اس کے کوئی مکان قیاس میں آسکے چنانچہ خلاصہ اس کا ہم اس مقام میں تحریر کرتے ہیں اور جج صفات قرانیہ دو قسم ہیں ایک ثبوتی دوسرے سلبی۔ اول ہم ذکر کرتے ہیں ثبوتی کو بعد اس کے سلبی کو دو فصلوں میں۔



فصل اول

دوصفات ثبوتیہ جنت کہ قرآن عظیم الشان بہ بیان آں پر داخستہ است

اللہ تعالیٰ نے دارالثواب کو جنت فرمایا اِنَّ لَهُمْ حَنَاطَ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهَارُ اور روضہ بھی فہمُ فِی رَوْضَۃِ یُخْبِرُوْنَ اور جنت عالیہ فِی حَنَۃِ عَلِیَۃٍ اور ماکولات میں سے ذکر کیا ہے آٹھ چیزوں کا فواکہ لَہُمْ فِیْہَا فَاکِہَۃٌ وَلَہُمْ مَا یَدْعُوْنَ وَفَاکِہَۃٌ کَثِیْرَۃٌ لَا مَقْطُوْعَۃٌ وَلَا مَمْنُوْعَۃٌ سَدْرِ فِیْ سِدْرٍ مَّحْضُوْدٍ مَّوْزٍ وَطَلْحٍ مَّنْضُوْدٍ خُوشہا فُطُوْہَا دَانِیَۃٌ ثَمَرَاتٍ کُلَّمَا رُزِقُوْا مِنْہَا مِنْ ثَمَرٍ رَّزَقًا قَالُوْا هٰذَا الَّذِیْ رُزِقْنَا مِنْ قَبْلُ لَہُمْ طِیْرٌ لِّعِنِیْ غُوشَتِ پرندوں کا وَلَحْمٌ طَیْرٍ مِّمَّا یَسْتَهْوُوْنَ اور صبح و شام اس کا وقت بیان فرمایا کہ اکثر بلاد متوسط میں متمتعین کی عادت یہی ہے وَلَہُمْ رِزْقُہُمْ فِیْہَا بُکْرَۃٌ وَعَشِیَّۃٌ اور نخل و رمان فِیْہَا فَاکِہَۃٌ وَنَخْلٌ وَرَمَٰنٌ اور مشروبات کے ذیل میں بارہ چیزوں کا ذکر فرمایا اِنَّ لَهُمْ حَنَاطَ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهَارُ اور تفصیلاً فِیْہَا اَنْهَارٌ مِنْ مَّآءٍ غَیْرِ اَسِیٍّ وَاَنْهَارٌ مِنْ لَّبَنِ لَّمْ یَتَغَیَّرْ طَعْمُہُ وَاَنْهَارٌ مِنْ خَمْرٍ لَّدَیْہِ لِّلشَّارِبِیْنَ وَاَنْهَارٌ مِنْ عَسَلٍ مُّصَفًّیٍّ اور تفسیر ان کی عیناً یَشْرَبُ بِہَا عِبَادُ اللّٰہِ یُفَجِّرُوْنَہَا تَفْجِیْرًا اور جریان ان کا فِیْہَا عِیْنٌ جَارِیۃٌ اور سکوب پانی کا وَمَآءٌ مَّسْکُوْبٌ اور اسماء ان کے ذکر کیا سلسیل کو عِیْنًا فِیْہَا تُسَمًّی سَلْسَبِیْلًا اور تنہیم کو وَمِزَاجُہُ مِنْ تَسْنِیْمٍ عِیْنًا یَشْرَبُ بِہَا الْمُقَرَّبُوْنَ اور ذکر کیا تین کاسوں کا کَاسٌ مَعِیْنٌ یُطَافُ عَلَیْہِمُ بِکَاسٍ مِنْ مَّعِیْنٍ اور کاس کا نَور اِنَّ الْاَبْرَارَ یَشْرَبُوْنَ مِنْ کَاسٍ کَانَ مِزَاجُہَا کَاوُفَرًا اور کاس زُجَیْلٌ وَیُسْقَوْنَ فِیْہَا کَآسًا کَانَ مِزَاجُہَا زَنْجَبِیْلًا اور سقایت میں وَسَقَّہُمْ رُہْمٌ شَرَابًا طَہُوْرًا۔

اور مشروبات کے ختم میں یُسْقَوْنَ مِنْ رَّحِیْقٍ مَّخْتُوْمٍ خِتَامُہُ مِسْکٌ اور متاعِ خاگی میں سے ذکر کیا ❶ اکواب ❷ اَبَارِیْقٌ ❸ وکاس کا اَبَکُوَابٌ وَاَبَارِیْقٌ وَکَاسٌ مِنْ مَّعِیْنٍ اور شِیَابٌ وعلیہ کا عَلَیْہُمْ یَثَابُ سُنْدُسٍ خُضْرٌ وَاسْتَبْرَقٌ وَحُلُوْا اَسَاوِرٌ مِنْ فِضَّةٍ اور اَرَاثِلُکَ کا مُتَکَبِّیْنَ فِیْہَا عَلَی الْاَرَاثِلِکَ اور عَلَی الْاَرَاثِلِکَ یَنْظُرُوْنَ اور ہُمُ وَاَزْوَاجُہُمْ فِی ظِلَالٍ عَلَی الْاَرَاثِلِکَ مُتَکَبِّیْنَ اور فرشتوں کا مُتَکَبِّیْنَ عَلَی فُرُشٍ بَطَانِئُہَا مِنْ اِسْتَبْرِیْقٍ وَفُرُشٍ مَرْفُوْعَۃٌ اور زراری کا وَزَرَایِیْ مَبْنُوْۃٌ اور نمارق کا وَنَمَارِقٌ مَصْفُوْفَۃٌ اور لباس کا وَلِبَاسُہُمْ فِیْہَا حَرِیْرٌ اور صحاف کا یُطَافُ عَلَیْہِمُ بِصَحَافٍ مِّنْ ذَہَبٍ وَاَنْکُوَابٍ اور رُفْرَفٌ وعبقری کا مُتَکَبِّیْنَ عَلَی رَفْرَفٍ خُضْرٍ وَعَبْقَرِیِّ حَسَنٍ اور اساور اور لؤلؤ کا یُحَلُّوْنَ فِیْہَا مِنْ اَسَاوِرٍ مِنْ ذَہَبٍ وَلَوْلُؤًا اور مکانوں سے ابواب کا حَنَاطٌ عَدَنٌ مُّفْتَحَۃٌ لَّہُمْ الْاَبْوَابُ اور غُرُفوں کا وَہُمْ فِی الْغُرَفِیِّ اٰمِنُوْنَ اور اَوَّلِکَ یُجْزَوْنَ الْغُرَفَۃُ بِمَا صَبَرُوْا۔

اور مساکن وَمَسَاكِينَ طَيِّبَةً فِي جَنَّةٍ عَذْنٍ اور امن کا مقام إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي مَقَامٍ آمِينَ اور ساکنان جنت سے ازواج اہل جنت کے وَلَهُمْ فِيهَا أَزْوَاجٌ مُطَهَّرَةٌ اور حور و زَوْجَتُهُمْ بِحُورٍ عِينٍ اور بیان کی حیا ان کی وَعِنْدَهُمْ قَاصِرَاتُ الطَّرْفِ عِينٌ کَاتِهْنَ بَيَّضٌ مَكْنُونٌ اور رنگ بدن ان کا کَاتِهْنَ الْيَاقُوتُ وَالْمَرْجَانُ کَاتِهْنَ بَيَّضٌ مَكْنُونٌ وَحُورٌ عِينٌ کَامَالِ اللُّؤْلُؤِ الْمَكْنُونِ اور ہم عمری ان کی فَجَعَلْنَهُنَّ أَبْكَارًا عُرُبًا أَتْرَابًا لَا صُحْبَ الْيَمِينِ اور سایہ پروردگی ان کی حُورٌ مَقْصُورَاتٌ فِي الْحِيَامِ اور بکارت ان کی فَجَعَلْنَاهُنَّ أَبْكَارًا اور لَمْ يَطْمِثْهُنَّ إِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَانٌ اور حسن ان کا فِينَهُنَّ خَيْرَاتٌ حِسَانٌ اور تعجب ان کا وَكَوَاعِبٌ أَتْرَابًا اور پیار ان کا اپنے شوہروں پر عُرُبًا أَتْرَابًا اور نشوونما ان کا بطور عجب برخلاف دوسری مخلوقات کے إِنَّا نَأْنِشْنَاهُنَّ بِإِنْشَاءِ آيٍ إِنْشَاءً عَجِيبًا غَرِيبًا اور ترویج ان کی غیبی طور پر وَزَوْجَتُهُمْ بِحُورٍ عِينٍ اور ذکر کیا ساکنان جنت سے غلامان کو وَيَطُوفُ عَلَيْهِمْ غِلْمَانٌ لَهُمْ كَأَنَّهُمْ لُؤْلُؤٌ مَكْنُونٌ اور ولدان کو وَيَطُوفُ عَلَيْهِمْ وَلَذَٰكَ مَحْذُوقٌ اور تشبیہ دی لُؤْلُؤٌ منشور سے إِذَا رَأَيْتَهُمْ حَسِبْتَهُمْ لُؤْلُؤًا مَّنْثُورًا اور خازن کو وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَا سَلَامٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوهَا خَالِدِينَ.

جنتیوں کے افعال و احوال سے ذکر کیا حضرت و سرور کو وَلَقَهُمْ نَضْرَةٌ وَسُرُورًا اور حمد باری تعالیٰ کی الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَدَانَا لِهَٰذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَا أَنَّ هَدَانَا اللَّهُ، وَآخِرُ دَعْوَاهُمْ أَنِ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَذْهَبَ عَنَّا الْحَزْنَ اور سلام اللہ تعالیٰ کا ان پر سَلَامٌ قَوْلًا مِّن رَّبِّ الرَّحِيمِ اور سلام خزنہ جنت کا ان پر وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَا سَلَامٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوهَا خَالِدِينَ اور سلام دوسرے فرشتوں کا ان پر وَالْمَلٰٓئِكَةُ يَدْخُلُوْنَ عَلَيْهِمْ مِّن كُلِّ بَابٍ، سَلَامٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ اور ان کا سلام آپس میں وَتَحِيَّتُهُمْ فِيهَا سَلَامٌ لَا يَسْمَعُونَ فِيهَا لَغْوًا إِلَّا سَلَامًا، وَيُقَلِّقُونَ فِيهَا حَاجَةً وَسَلَامًا کلام ان کا آپس میں إِنَّ أَصْحَابَ الْحَنَّةِ الْيَوْمَ فِي شُغُلٍ فَاكِهُونَ اور جھانکنا ان کا اہل ناری پر فَاطَّلَعَ قَرَأَهُ فِي سَوَاءِ الْحَجِيمِ اور پکارنا ان کا دوزخیوں کو وَنَادَىٰ أَصْحَابُ الْحَنَّةِ أَصْحَابُ النَّارِ الْآيَةِ اور ہنسنا ان کا کفار پر فَالْيَوْمَ الَّذِينَ آمَنُوا مِنَ الْكُفَّارِ يَضْحَكُونَ اور مطلق ہنسی خوشی ان کی وَجُوهٌ يَوْمَئِذٍ مُّسْفِرَةٌ ضَاحِكَةٌ مُّسْتَبْشِرَةٌ اور عیش خوش ان کا فہو فِي عَيْشَةٍ رَّاضِيَةٍ اور شہود ان کا ہُمْ فِيهَا خَالِدُونَ، خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا اور صاف دلی ان کی آپس میں وَنَزَعْنَا مَا فِي صُدُورِهِمْ مِّنْ غَلِيٍّ إِخْوَانًا عَلَىٰ سُرُرٍ مُّتَقَابِلِينَ اور راضی ہونا باری تعالیٰ شانہ کا ان سے وَرَضُوا مِنَ اللَّهِ أَكْبَرًا اور رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ اور نظر کرنا ان کا اس تعالیٰ شانہ کی طرف چشم سر سے بھبت فوق میں وَجُوهٌ يَوْمَئِذٍ نَّاصِرَةٌ إِلَىٰ رَبِّهَا نَاطِرَةٌ یہ ہیں صفات ثبوتیہ جنت اور اہل جنت کے کہ قرآن عظیم الشان نے ان کو مقامات متعدد میں اسالیب مختلفہ سے بیان فرمایا اور عبارات بلیغہ اور تعبیرات مانوسہ فصیحہ سے اس کا اثبات کیا کہ گوش ہوش سامعین کے اس سے پرشوق ہیں اور کلام حافظین کی اس سے پرذوق ہزاروں نے اس مژدہ کے استماع سے جام شہادت پی لیے اور لاکھوں بصدور یا صحت و عبادت جی لیے غرض شوق نے مومنوں کو بے قرار کیا اور اشتیاق نے پراز اضطراب۔ بیت

نہ تنہا عشق از دیدار خیزد بسا کین دولت از گفتار خیزد

فصل دوم

در صفات سلبیہ جنت کے قرآن عظیم الشان بہ نئی آں پرداختہ است

اور وہ بارہ چیزیں ہیں کہ قرآن نے دامن جنت کو اس سے پاک کیا اور برأت ساخت اہل جنت کی ان چیزوں سے فرمائی اس میں لغو ہے چنانچہ فرمایا لَا تَسْمَعُ فِيهَا لَاغِيَةً، لَا يَسْمَعُونَ فِيهَا لَغْوًا إِلَّا سَلَامًا اور مرگ لَا يَذُوقُونَ فِيهَا الْمَوْتَ إِلَّا الْمَوْتَةَ الْأُولَى اور عریانی إِنَّ لَكَ أَنْ لَا تَجُوعَ فِيهَا وَلَا تَعْرَىٰ اور دھوپ وَإِنَّكَ لَا تَظْمَأُ فِيهَا وَلَا تَصْحَىٰ اور کذب لَا يَسْمَعُونَ فِيهَا لَغْوًا وَلَا كِذَابًا اور تاشیم یعنی گناہ کی بات لَا يَسْمَعُونَ فِيهَا لَغْوًا وَلَا تَأْتِيهَا إِلَّا قِيْلًا سَلَامًا اور سردی اور گرمی لَا يَرَوْنَ فِيهَا شَمْسًا وَلَا زَمْهَرِيرًا اور تکلیف اس میں اور خروج اس سے لَا يَمْسُهُمْ فِيهَا نَصَبٌ وَمَا هُمْ بِمُخْرِجِينَ یہ صفات ہیں جنت کے کہ وارد ہوئے ہیں قرآن عظیم الشان میں اور نہ پائے گاتو اکثر مقام میں اس اختصار کے ساتھ تفصیل اس کی کہ موافق ہوایہ فقیر اس کے بیان کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے فضل عیم سے واللہ ذو الفضل العظیم اور مزید تفصیل اس کی وارد ہوئی ہے احادیث میں یا اقوال مفسرین میں پائے گاتو اسے ابواب ذیل میں انشاء اللہ تعالیٰ اتنی قول المترجم بفضل خالق المتمم۔

۱۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي صِفَةِ شَجَرِ الْجَنَّةِ

جنت کے درختوں کی صفت کے بیان میں

(۲۵۲۳) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: ((إِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَشَجَرَةً يَسِيرُ الرَّكِبُ فِي ظِلِّهَا مِائَةَ عَامٍ)).
ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ جنت میں ایک درخت ایسا ہے کہ چلا جائے سوار اس کے سایہ میں سو برس تک۔ (اسناد صحیح)

فائدہ: اس باب میں انس اور ابی سعید رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے یہ حدیث صحیح ہے۔



(۲۵۲۴) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((فِي الْجَنَّةِ شَجَرَةٌ يَسِيرُ الرَّكِبُ فِي ظِلِّهَا مِائَةَ عَامٍ لَا يَقْطَعُهَا)). قَالَ: وَذَلِكَ الظِّلُّ الْمَمْدُودُ)). (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: روایت ہے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جنت میں ایسے درخت ہیں کہ چلا جائے سوار اس کے سایہ میں سو برس تک اور پورانہ ہوسایہ اس کا فرمایا آپ نے: مراد ظل ممدود سے جو قرآن میں مذکور ہے وہی سایہ ہے۔



(۲۵۲۵) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((مَا فِي الْجَنَّةِ شَجَرَةٌ إِلَّا وَسَاقُهَا مِنْ ذَهَبٍ)) .
(اسنادہ صحیح) (التعلیق الرغیب: ۴/۲۵۷)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: جنت میں کوئی درخت ایسا نہیں کہ جس کا تناسو نے کانہ ہو۔
فائدہ: یہ حدیث غریب ہے حسن ہے۔

مترجم: ایک روایت میں آیا ہے کہ سیر الراكب الجواد المضممر السريع یعنی اگر چلے سوار مضممر گھوڑے کا تیز و سوبرس تک تو بھی قطع نہ کرے مسافت اس کے ظل کی اور مضمروہ گھوڑا ہے کہ جس کو اول دانہ چارہ دے کر خوب موٹا تازہ کریں اور بعد اس کے بتدریج خوراک اس کی کم کریں کہ دبلا ہو مگر قوت غذائے سابق کے باقی رہے اور بدن ہلکا ہو جائے اور اس کے برابر کوئی گھوڑا دوڑ نہیں سکتا اور مزاد سایہ درخت سے وہ مقام ہے جہاں تک اس کی شاخیں پھیلی ہوں اور اعضا منتشر ہوں۔ (نودی)



بَابُ: مَا جَاءَ فِي صِفَةِ الْجَنَّةِ وَنَعِيمِهَا

جنت اور اس کی نعمتوں کی صفت کے بیان میں

(۲۵۲۶) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَا لَنَا إِذَا كُنَّا عِنْدَكَ رَقَّتْ قُلُوبُنَا، وَزَهَدْنَا وَكُنَّا مِنْ أَهْلِ الْآخِرَةِ، فَإِذَا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِكَ فَأَنْسَنَا أَهْلَانَا وَشَمَمْنَا الْأَوْلَادَ أَنْ كُنَّا أَنْفُسَنَا؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((لَوْ أَنَّكُمْ تَكُونُونَ إِذَا خَرَجْتُمْ مِنْ عِنْدِي كُنْتُمْ عَلَى حَالِكُمْ ذَلِكَ لَزَارَتْكُمْ الْمَلَائِكَةُ فِي بُيُوتِكُمْ، وَلَوْ لَمْ تُدْبُوا الْجَاءَ اللَّهُ بِخَلْقٍ جَدِيدٍ كَي يُذْنِبُوا فَيَغْفِرَ لَهُمْ)) . قَالَ: قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ! مِمَّ خُلِقَ الْخَلْقُ؟ قَالَ: ((مِنَ الْمَاءِ)) . قُلْتُ الْجَنَّةُ مَا بَنَؤُهَا؟ قَالَ: ((مِنْ فِضَّةٍ وَلَبَنَةٍ مِنْ ذَهَبٍ، وَمِلَاطِهَا الْمِسْلُ الْأَذْفَرُ وَحَصْبَاؤُهَا اللَّوْلُو وَالْيَاقُوتُ وَتُرْبَتُهَا الرَّعْفَرَانُ مَنْ يَدْخُلُهَا يَنْعَمَ لَا يَبْأَسُ وَيَخْلُدُ لَا يَمُوتُ وَلَا تَبْلَى ثِيَابُهُمْ)) وَلَا يَفْنَى شَبَابُهُمْ)) . ثُمَّ قَالَ: ((ثَلَاثَةٌ لَا يَرُدُّ دَعْوَتُهُمْ)) الْإِمَامُ الْعَادِلُ وَالصَّائِمُ حِينَ يُفْطِرُ وَدَعْوَةُ الْمَظْلُومِ يَرْفَعُهَا فَوْقَ الْغَمَامِ، وَيُفْتَحُ لَهَا أَبْوَابُ السَّمَاءِ وَيَقُولُ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: وَعَزَّيْ لَا نُصْرَتِكَ وَلَوْ بَعْدَ حِينٍ)) .

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا عرض کی ہم نے کہ اے اللہ کے رسول ﷺ کیا حال ہے ہمارا کہ جب ہوتے ہیں ہم آپ کی خدمت میں نرم رہتے ہیں دل ہمارے اور بیزار ہوتے ہیں ہم آپ یعنی دنیا سے اور ہوتے ہیں ہم اہل آخرت سے پھر جب کہ ہم نکل جاتے ہیں آپ کے پاس سے اور انس کرتے ہیں ہم اپنے گھر والوں سے اور سو گھمتے ہیں یعنی پیار کرتے ہیں اولاد کو بدلا ہوا پاتے ہیں ہم اپنے دلوں کو پس فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: اگر تم اسی حال پر رہو جس حال سے میرے پاس

سے نکلتے ہو تو ملاقات کریں تم سے فرشتے تمہارے گھروں میں اور اگر تم گناہ نہ کرو تو اللہ تعالیٰ لائے اور مخلوقات کو یعنی تمہارے سوا کہ وہ گناہ کریں اور اللہ تعالیٰ ان کے گناہ معاف کرے یعنی بعد ان کے استغفار کے یا قبل اس کے۔ کہا راوی نے پھر عرض کی میں نے یا رسول اللہ کس سے پیدا کی گئی مخلوق؟ فرمایا: پانی سے۔ عرض کی میں نے جنت کس چیز سے بنی ہے؟ فرمایا آپ نے: ایک اینٹ چاندی کی ہے ایک اینٹ سونے کی اور گارا اس کا مشک اذفر ہے اور نکر اس کے موتی اور یا قوت ہے اور خاک اس کی زعفران، جو داخل ہوگا اس میں عیش کرے گا اور تکلیف نہ پائے گا اور ہمیشہ رہے گا اور مرے گا نہیں نہ پرانے ہوں گے کپڑے اس کے اور نہ فنا ہوگی جوانی اس کی پھر فرمایا آپ نے تین شخصوں کی دعا پھیری نہیں جاتی یعنی ضرور قبول ہوتی ہے امام عادل کی اور روزے دار کی جب افطار کرے اور مظلوم کی کہ بلند کر لیتا ہے اس کو اللہ تعالیٰ بدلی کے اوپر یعنی جاتی ہے آسمان پر اور کھولے جاتے ہیں اس کے لیے دروازے آسمان کے اور فرماتا ہے اللہ تبارک و تعالیٰ قسم ہے مجھے اپنی عزت کی میں ضرور تیری مدد کروں گا اگرچہ کچھ دیر کے بعد کروں۔

(اسنادہ صحیح) (دون قولہ مم خلق الخلق، سلسلة الاحادیث الصحيحة: ۶۹۲/۲، ۶۹۳۔ غایۃ المرام: ۳۷۳)

فائدہ: اس حدیث کی اسناد کچھ قوی نہیں اور میرے نزدیک وہ متصل نہیں اور مروی ہوئی یہ حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور اسناد سے۔



۳۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي صِفَةِ غُرَفِ الْجَنَّةِ

جنت کے غرفوں کی صفت کے بیان میں

(۲۵۲۷) عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَغُرَفًا يُرَى ظُهُورُهَا مِنْ بُطُونِهَا وَبُطُونُهَا مِنْ ظُهُورِهَا))، فَقَامَ إِلَيْهِ أَعْرَابِيٌّ، فَقَالَ: لِمَنْ هِيَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ؟ قَالَ: ((هِيَ لِمَنْ أَطَابَ الْكَلَامَ وَأَطْعَمَ الطَّعَامَ وَأَدَامَ الصِّيَامَ وَصَلَّى لِلَّهِ بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ)).

(اسنادہ حسن) (التعليق الرغيب: ۴۶/۲۔ تحريج المشكاة: ۱۲۳۳)

ترجمہ: روایت ہے علی رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ جنت میں جھروکے ہیں کہ نظر آتا ہے ان کا باہر ان کے اندر سے اور ان کا اندر ان کے باہر سے، سو کھڑا ہو گیا آپ کے سامنے ایک اعرابی اور عرض کی کہ وہ کن لوگوں کے لیے ہیں اے نبی اللہ کے، فرمایا آپ نے وہ ان کے واسطے ہیں کہ اچھا کیا انہوں نے کلام یعنی شیریں زبانی سے حق گوئی کی اور کھلایا کھانا اور پے درپے ہمیشہ روزے رکھے یعنی سوائے ایام منوعہ کے اور نماز پڑھے اللہ کے لیے رات کو جب لوگ سوتے ہیں یعنی تہجد کی۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے اور کلام کیا بعض اہل حدیث نے عبدالرحمن بن اسحاق میں ان کے حافظہ کی طرف سے اور وہ کوفہ کے رہنے والے ہیں اور عبدالرحمن بن اسحاق قرشی مدینہ کے رہنے والے ہیں اور وہ اشدت ہیں عبدالرحمن کوئی سے۔

(۲۵۲۸) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَيْسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((إِنَّ فِي الْجَنَّةِ جَنَّتَيْنِ فِيهِمَا مِنْ فِضَّةٍ آيَتُهُمَا وَمَا فِيهِمَا، آجَنَّتَيْنِ مِنْ ذَهَبٍ آيَتُهُمَا وَمَا فِيهِمَا وَمَا بَيْنَ الْقَوْمِ وَبَيْنَ أَنْ يَنْظُرُوا إِلَى رَبِّهِمْ إِلَّا رَدَّاءَ الْكِبْرِيَاءِ عَلَى وَجْهِهِ فِي جَنَّةِ عَدْنٍ)) وَبِهَذَا الْأَسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((إِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَحَيْمَةً مِّنْ دُرَّةٍ مُّجَوَّفَةٍ عَرْضُهَا سِتُونَ مِثْلًا فِي كُلِّ زَاوِيَةٍ مِنْهَا أَهْلٌ لَا يَرَوْنَ الْآخِرِينَ يَطُوفُ عَلَيْهِمُ الْمَوْمِنُ)). (اسنادہ صحیح) ظلال الجنة (۶۱۳)

ترجمہ: روایت ہے عبد اللہ بن قیس سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا بے شک جنت میں دو باغ ہیں ایک چاندی کا کہ برتن اس کے اور جتنی چیزیں اس میں ہیں سب چاندی کی ہیں۔ اور دوسرا سونے کا کہ برتن اس کے اور جتنی چیزیں اس میں ہیں سب سونے کی ہیں اور جنت کے لوگوں میں اور ان کے پروردگار میں اگر نظر کریں تو کوئی چیز مانع نہیں مگر چادر اس کی بڑائی کہ ہے اس کے مبارک منہ پر جنت عدن میں، اور اسی اسناد سے مروی ہے نبی ﷺ سے کہ فرمایا آپ نے جنت میں ایک خیمہ ہے ایک موتی کا اندر سے تراشا ہوا کہ چوڑا ان اس کی ساٹھ میل ہے ہر کونے میں اس کے کچھ لوگ ہیں کہ نہیں دیکھتے دوسرے کو طواف کرے گا ان پر مومن۔

فائدہ: یہ حدیث صحیح ہے اور ابو عمران جوئی کا نام عبد الملک بن حبیب ہے اور ابو بکر بن ابی موسیٰ کا نام معلوم نہیں ہے ایسا ہی کہا احمد بن حنبل نے اور ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کا نام عبد اللہ بن قیس ہے۔
مترجم: سورہ رحمن کے اخیر رکوع میں بھی اللہ جل جلالہ نے بالتفصیل دو باغوں کا ذکر فرمایا ہے اور ہر ایک کی نعمتیں جدا جدا شمار کی ہیں یہ حدیث اس کی مصدق ہے قولہ ہر کونے میں اس کے کچھ لوگ ہیں یعنی حوریں ہیں، قولہ طواف کرے گا یعنی جماع کرے گا۔



۴۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي صِفَةِ دَرَجاتِ الْجَنَّةِ

جنت کے درجات کی صفت کے بیان میں

(۲۵۲۹) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((فِي الْجَنَّةِ مِائَةٌ دَرَجَةٍ مَا بَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ مِائَةٌ عَامٌ)).
ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: جنت میں سو درجے ہیں ایک درجے سے دوسرے درجے تک سو برس کا فاصلہ ہے۔ (اسنادہ صحیح) سلسلۃ الاحادیث (الصحيحة: ۹۲۲، المشكاة: ۵۶۳۲)
فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔



(۲۵۳۰) عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ صَامَ رَمَضَانَ وَصَلَّى الصَّلَاةَ وَحَجَّ الْبَيْتَ، لَا أُدْرِي أَذَكَرَ الزُّكُوتَ أَمْ لَا إِلَّا كَانَ حَقًّا عَلَى اللَّهِ أَنْ يَغْفِرَ لَهُ: ((إِنْ هَاجَرْتُ سَبِيلَ اللَّهِ أَوْ مَكَتَ بِأَرْضِهِ الَّتِي وُلِدَ بِهَا)). قَالَ مُعَاذٌ أَلَا أُخْبِرُ بِهَذَا النَّاسِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((فَرِ النَّاسُ يَعْمَلُونَ فَإِنَّ فِي الْجَنَّةِ مِائَةَ دَرَجَةٍ مَا بَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَالْفِرْدَوْسُ أَعْلَى الْجَنَّةِ وَأَوْسَطُهَا فَوْقَ ذَلِكَ عَرْشُ الرَّحْمَنِ وَمِنْهَا تُفَجَّرُ أَنْهَارُ الْجَنَّةِ فَإِذَا سَأَلْتُمُ اللَّهَ فَاسْأَلُوهُ الْفِرْدَوْسَ)). (اسنادہ صحیح) (سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ: ۹۲۱)

ترجمہ: روایت ہے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے روزہ رکھا رمضان کا اور نماز پڑھی اور حج کیا بیت اللہ کا کباراوی نے نہیں جانتا میں کہ ذکر کیا زکوٰۃ کا یا نہیں پھر فرمایا حق ہے اس کا اللہ تعالیٰ پر یعنی براہِ فضل و کرم یہ کہ بخشے اس کو خواہ وہ ہجرت کرے اللہ کی راہ میں یا رہے اسی زمین پر جہاں پیدا ہوا ہو۔ کہا معاذ نے کیا خبر دوں میں اس کی لوگوں کو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے چھوڑ دو لوگوں کو کہ عمل کرتے رہیں اس لیے کہ جنت میں سو درجہ ہیں ہر دو درجوں میں اتنا فاصلہ ہے جتنا آسمان و زمین میں اور فردوس سب سے اوپر ہے جنت میں اور سب کے نیچوں نیچ اور اس کے اوپر ہے عرشِ رحمن کا اور اسی میں سے بہتی ہیں نہریں جنت کی پھر جب تم مانگو اللہ تعالیٰ سے تو فردوس مانگو۔

فائدہ: ایسی ہی مروی ہوئی ہے یہ حدیث ہشام سے انہوں نے روایت کی زید بن اسلم سے انہوں نے عطاء بن یسار سے انہوں نے معاذ بن جبل سے اور یہ حدیث میرے نزدیک زیادہ صحیح ہے ہمام کی روایت سے جو زید بن اسلم سے مروی ہے وہ روایت کرتے ہیں عطاء سے وہ عبادہ بن صامت سے اور عطاء نے نہیں پایا معاذ بن جبل کو اور معاذ مدت ہوئی تھی کہ انتقال کر چکے۔ انتقال کیا زمانہ میں خلافت عمر رضی اللہ عنہ کے۔



(۲۵۳۱) عَنْ عُבَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((فِي الْجَنَّةِ مِائَةُ دَرَجَةٍ مَا بَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ، وَالْفِرْدَوْسُ أَعْلَاهَا دَرَجَةٌ وَمِنْهَا تُفَجَّرُ أَنْهَارُ الْجَنَّةِ الْأَرْبَعَةُ، وَمِنْ فَوْقِهَا يَكُونُ الْعَرْشُ فَإِذَا سَأَلْتُمُ اللَّهَ فَاسْأَلُوهُ الْفِرْدَوْسَ)). (اسنادہ صحیح) [المصدر نفسه]

ترجمہ: روایت ہے عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا: جنت کے سو درجہ ہیں، ہر دو درجوں میں اتنا فاصلہ ہے جتنا آسمان و زمین میں اور فردوس سب سے اوپر کا درجہ ہے کہ اسی میں سے بہتی ہیں نہریں جنت کی چاروں اور اس کے اوپر عرش ہے پھر جب سوال کرو تم اللہ تعالیٰ سے تو سوال کرو فردوس کا۔

فائدہ: روایت کی ہم سے احمد بن منیع نے انہوں نے یزید بن ہارون سے انہوں نے ہمام سے انہوں نے زید بن اسلم سے مانند اس کے۔



(۲۵۳۲) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((إِنَّ فِي الْجَنَّةِ مِائَةَ دَرَجَةٍ لَوْ أَنَّ الْعَالَمِينَ اجْتَمَعُوا فِي إِحْدَاهُنَّ لَوَسِعَتْهُمْ)). (اسنادہ ضعیف، تخریج المشکاة: ۵۶۳۳۔ سلسلہ الاحادیث الضعیفہ: ۱۸۸۶)

(اس کی سند ابن لہیعہ اور دراج عن ابی الہیثم کی وجہ سے ضعیف ہے)

ترجمہ: روایت ہے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جنت کے سو درجہ ہیں اگر سارے جہان کے لوگ جمع ہو جائیں ایک درجہ میں تو سما جائیں۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے۔

مترجم: اللہ جل جلالہ نے بھی کئی مقامات میں درجات مومنین کے بیان فرمائے ہیں منجملہ اس کے یہ آیت ہے فَضَّلَ اللَّهُ الْمُجَاهِدِينَ عَلَى الْقَاعِدِينَ دَرَجَةً لِعَنَى مَالٍ وَجَانٍ سے جہاد کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ نے قاعدین پر ایک درجہ فضیلت عنایت فرمائی ہے اور فرمایا فَضَّلَ اللَّهُ الْمُجَاهِدِينَ عَلَى الْقَاعِدِينَ أَجْرًا عَظِيمًا دَرَجَاتٍ مِنْهُ وَمَغْفِرَةً وَرَحْمَةً۔ (آلایہ) اور کہا ابن محریز نے مجاہدین اور قاعدین کے درمیان ستر درجہ ہیں ایک درجہ سے دوسرے درجہ تک اتنا فاصلہ ہے کہ اگر فردوس جو امضردوڑایا جائے تو ستر برس میں پہنچے اور سلمہ بن عبط سے مروی ہے کہ ضحاک نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا لَهُمْ دَرَجَاتٍ عِنْدَ رَبِّهِمْ کہ بعض اصحاب درجہ میں افضل ہیں بعض سے اور افضل ان میں کا دیکھتا ہے اپنے فضل کو اور ادنیٰ نہیں دیکھتا کہ مجھ سے کوئی افضل ہے اور اوپر کی آیت میں اللہ تعالیٰ نے مجاہدین کو قاعدین پر اولاً ایک درجہ افضل فرمایا پھر درجات فرمائے اس میں یہ نکتہ ہے کہ مراد اول سے قاعدین معذورین ہیں ثانی سے غیر معذورین اور ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: اہل جنت دیکھیں گے غرفہ والوں کو اپنے اوپر جیسا دیکھتے ہیں کو کب دری کو جو ڈوبنے کو جاتا ہو مشرق کی طرف یا مغرب کی طرف بسبب اس تفاضل کے کہ ان کے درمیان ہے لوگوں نے عرض کی یا رسول اللہ یہ منازل انبیاء ہیں کہ نہ پہنچے گا ان پر غیر ان کا فرمایا آپ نے نہیں بلکہ قسم ہے اس پروردگار کی کہ میری جان اس کے ہاتھ میں ہے وہ کچھ لوگ ہیں کہ ایمان لائے ہیں اللہ پر اور تصدیق کی ہے انہوں نے پیغمبروں کی یعنی پیغمبر نہیں بلکہ ان کے مصدقین و مؤمنین ہیں اور مسند میں ابو سعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے آپس میں اللہ کے واسطے محبت کرنے والوں کے غرفہ ہیں جنت میں اور وہ ایسے نظر آئیں گے جیسے کو کب طالع شرق میں یا غرب میں اور کہا جائے گا یہ وہ لوگ ہیں کہ محبت رکھتے تھے آپس میں اللہ کے واسطے اور مروی ہے نبی ﷺ سے کہ فرمایا آپ نے کہا جائے گا صاحب قرآن کو جب داخل ہوگا جنت میں پڑھ اور چڑھ پھر پڑھے گا وہ قرآن اور چڑھے گا نبی ﷺ سے کہ فرمایا آپ نے کہا جائے گا آخر آیت کہ اس کے ساتھ ہے اتنی اور اس حدیث میں تصریح ہے کہ درجات جنت سو سے زیادہ ہیں اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت اور اسی طرح اور روایات باب دال ہیں کہ درجے اس کے سو ہیں پس تطبیق اس میں اس طرح ہے کہ درجات اگرچہ زیادہ ہیں مگر شارع نے ان حدیثوں میں سو کا ذکر فرمایا یہ کہ سو درجے بہت بڑے بڑے ہیں اور ان کے بیچ میں اور درجات ہیں صغار لا تعد و لا تحصی کہ مومن ترقی کریں

گے ان پر اپنے اعمال کے موافق بفضل الہی (حادی الارواح لابن القیم)

۵۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي صِفَةِ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ

نساء اہل جنت کی صفت کے بیان میں

(۲۵۳۳) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((إِنَّ الْمَرْأَةَ مِنْ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ لَيُرَى بَيَاضُ سَاقِهَا مِنْ وَرَاءِ سَبْعِينَ حُلَّةً حَتَّى يُرَى مُخْهَا وَذَلِكَ بِأَنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَقُولُ: ﴿كَانَتْهُنَّ الْيَاقُوتُ وَالْمَرْجَانُ﴾، فَأَمَّا الْيَاقُوتُ فَإِنَّهُ حَجَرٌ لَوْ أُدْخِلْتَ فِيهِ سِلْكَا، ثُمَّ اسْتَصْفَيْتَهُ لَأَرَيْتَهُ مِنْ وَرَائِهِ)).

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ اہل جنت کی عورتوں سے ہر ایک عورت کی بیاض ساق نظر آتی ہے ستر حلوں کے اندر سے یہاں تک کہ دکھائی دیتا ہے گود اس کی ہڈیوں کا اور یہ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ گویا وہ یاقوت اور مرجان ہیں سو یاقوت ایک پتھر ہے اگر اس میں ڈورا ڈالا تو نے اور اس کو صاف کیا تو نے نظر آئے گا وہ ڈورا باہر سے یعنی جب پتھر میں دنیا کے یہ صفت ہے تو حور میں عقبی کے کیا کچھ نہ ہوگا۔ (اسنادہ ضعیف۔ التعلیق الرغیب: ۲۶۳/۳)

فائدہ: روایت کی ہم سے ہناد نے انہوں نے عیدہ سے انہوں نے عطاء سے انہوں نے عمرو سے انہوں نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس کے اور روایت کی ہم سے ہناد نے انہوں نے ابوالاحوص سے انہوں نے عطاء سے انہوں نے عمرو بن میمون سے انہوں نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مانند اس کے معنوں میں اور مرفوع نہیں کیا اس کو اور یہ صحیح تر ہے عیدہ بن حمید کی روایت سے یعنی جس کا متن اوپر مذکور ہوا اور ایسی ہی روایت کی جریر نے اور کئی لوگوں نے عطاء بن سائب سے اور مرفوع نہ کیا اس کو۔



(۲۵۳۵) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((إِنَّ أَوَّلَ زُمْرَةٍ تَدْخُلُ الْجَنَّةَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ عَلَى مِثْلِ ضَوْءِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ، وَالزُّمَرَةُ الثَّانِيَةُ عَلَى مِثْلِ أَحْسَنِ كَوْكَبٍ دُرِّيٍّ فِي السَّمَاءِ، لِكُلِّ رَجُلٍ مِنْهُمْ زَوْجَتَانِ، عَلَى كُلِّ زَوْجَةٍ سَبْعُونَ حُلَّةً يُرَى مُخُّ سَاقِهَا مِنْ وَرَائِهَا)). [اسنادہ صحیح] (انظر مابعدہ)

ترجمہ: روایت ہے ابوسعید رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ پہلا گروہ جو داخل ہوگا جنت میں قیامت کے دن چمک ان کے چہروں کی مانند چودھویں رات کے چاند کی ہے اور دوسرا گروہ چمک ان کی مانند بہتر ستارے چمکتے ہوئے کی ہے آسمان میں ہر ایک مرد کو ان میں سے دو بیویاں ہیں ہر بی بی پر ستر (۷۰) حلتے ہیں اور پھر نظر آتی ہے پنڈلی اس کی ان حلوں کے باہر سے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔



(۲۵۳۵) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((إِنَّ أَوَّلَ زُمْرَةٍ تَدْخُلُ الْجَنَّةَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ عَلَى مِثْلِ ضَوْءِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ، وَالزُّمَرَةُ الثَّانِيَةُ عَلَى مِثْلِ أَحْسَنِ كَوْكَبٍ دُرِّيٍّ فِي السَّمَاءِ، لِكُلِّ رَجُلٍ مِنْهُمْ زَوْجَتَانِ، عَلَى كُلِّ زَوْجَةٍ سَبْعُونَ حُلَّةً يُرَى مِنْهُنَّ سَاقِيهِنَّ وَرَأْسُهُنَّ)). [اسنادہ صحیح] (انظر مابعدہ)

ترجمہ: روایت ہے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا پہلا گروہ جو داخل ہوگا جنت میں صورت ان کی چودھویں رات کے چاند کی سی ہے اور دوسرا بہتر ستارہ روشن جو آسمان میں ہے اس کے رنگ پر ہے ہر مرد کو ان میں سے دو بیبیاں ہیں ہر بی بی پر ستر ملتے ہیں کہ دکھائی دیتا ہے مغز اس کی پنڈلی کا باہر سے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

مترجم: ازواج اہل جنت کا حال اور ان کی دس صفتیں ہم نے ابتدائے ابواب میں لکھ دیں بعون اللہ وقوتہ اور یہاں تفصیل اور تفسیر ان آیتوں کی مستعیناً باللہ تحریر کرتے ہیں سو آیت اول وَلَهُمْ فِيهَا أَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ ہے آیت پس اللہ جل جلالہ نے ان کو مطہر فرمایا یعنی پاک ہیں وہ غائب اور بول اور حیض اور نفاس اور بلاق اور مخاط اور منی اور ولد اور ہر قدر اور نجس سے۔ ابراہیم خفی نے کہا جنت میں جماع ہے مگر ولد نہیں، حسن نے کہا یہ دنیا کی عورتیں چند ہی دہندگی کہ پاک ہوگئی ہیں قذارت دنیا سے اور بعضوں نے کہا کہ پاک ہیں مساوی اخلاق سے (بخاری) اور یہ آیت الم کے پارہ اول میں وارد ہوئی ہے اللہ جل جلالہ نے اس آیت مبارکہ میں جمع فرمایا نعیم بدن کو جنات نعیم سے اور انہار و شمار سے اور نعیم نفس کو ازواج مطہرہ سے اور نعیم قلب کو قرۃ عین وغیرہ سے اور دوام اس عیش کا ابدیت اور عدم انقطاع اس کا اور ازواج جمع کے زوج کی عورت زوج سے مرد کی اور مرد زوج ہے عورت کا اور یہی لغت فصیح ہے قریش کی کہ نازل ہوا ان کی زبان میں قرآن اور عبدالرحمن بن زید سے مروی ہے کہ حوا کو پیدا کیا اللہ جل جلالہ نے اور وہ حائضہ نہ ہوتی تھی پھر جب نافرمانی ہوئی ان سے فرمایا باری تعالیٰ نے میں تجھ سے جاری کروں گا خون جیسے جاری کیا تو نے شجرہ منہیہ سے دوسری آیت وَزَوْجَانَهُمْ بِحُورٍ عِیْنٍ یعنی قرین کر یا اور نزدیک کر دیا ہم نے ان کو حور عین سے اور مراد اس سے عقد تزویج نہیں ہے اس لیے کہ عرب نہیں کہتا زوجتہ بامرأۃ ابو عبیدہ نے کہا حور انہیں اس لیے کہا کہ آنکھیں دیکھنے سے حیران اور متحیر ہوتی ہیں اور بیاض اور صفائی لون سے ان پر نظر نہیں ٹھہرتی ابو عبیدہ نے کہا حور وہ عورت ہے کہ اس کی آنکھ کی سفیدی اور سفیدی دونوں بشتت ہوں واحد اس کا احور ہے اور عین جمع ہے عینا کی اور عینا بڑی آنکھ والی عورت ہے (بخاری) ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حور کلام عرب میں گوری عورت ہے اور قنادہ کا بھی یہی قول ہے اور مقاتل نے کہا بیض الوجہ ابو عمر نے کہا حور سیاہی آنکھ ہے جیسے چشم آہو میں ہوتی ہے (حاوی الارواح) تیسری آیت وَعِنْدَهُمْ قَصِيرَاتُ الطَّرَفِ عِیْنٌ کَانَتْھُنَّ یَبِیضٌ مَّکْنُونٌ یعنی نیچی نگاہ والیاں روکی ہوئی ہیں نگاہیں اپنی کہ نظر نہیں کرتیں سو اپنے شوہر کے اور ارادہ نہیں کرتیں ان کے سوا غیر کا۔ ابن زید نے کہا وہ اپنے شوہر سے کہتی ہے کہ قسم ہے میرے

پروردگار کی عزت کی میں جنت میں کوئی چیز تم سے بہتر نہیں دیکھتی سب تعریف اس اللہ کو کہ جس نے تم کو میرا جوڑا بنایا اور مجھ کو تمہاری بیوی (بغوی) قوله تعالیٰ كَانَهُنَّ بَيْضٌ مَّكْنُونٌ یعنی وہ گویا انڈے ہیں محفوظ و مستور تشبیہ دی اللہ جل جلالہ نے ان کو بیض نعامہ سے کہ مکنون و مستور ہو اس کے پروں میں اور محفوظ ہو گرد و غبار سے سورنگ اس کا سفید ہے زردی مائل اور کہا ہے کہ یہ احسن الوانِ نساء ہے کہ گوری ہو تو ملی ہو ساتھ مصفرۃ کے اور عرب عورت کو تشبیہ دیتا ہے بیض نعامہ سے اور بیض جمع ہے بیضہ کی۔

چوتھی آیت كَانَهُنَّ الْيَاقُوتُ وَالْمَرْجَانُ قنادہ نے کہا صفائی بدن ان کی مثل یا قوت کے ہے اور بیاض ان کی مثل مرجان کے، عمرو بن ميمون سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا حور عین ستر حلے پہنے ہے اور مخ ساق اس کا اوپر سے نظر آتا ہے جیسے شراب سرخ شیشہ سپید میں نظر آتی ہے۔

پانچویں آیت وَعِنْدَهُمْ قَاصِرَاتُ الطَّرْفِ أَتْرَابٌ وَعُرُبًا أَتْرَابًا اور اتراب مستویات الانسان ہیں یعنی جن کی عمریں برابر ہوں اور وہ سب تینتیس برس کی ہیں اور اتراب جمع ہے تراب کی مشتق ہے تراب سے۔ عرب دولہ کے جو وقت واحد میں پیدا ہوں ان کو اتراب کہتا ہے اس لیے کہ دونوں کو ایک وقت میں تراب نے مس کیا ہے اور مجاہد سے مروی ہے کہ آپس میں محبت کرنے والیاں ہیں بغض و مغارت نہیں رکھتیں (بغوی) اور عرباً میں دو قراءتیں ہیں حمزہ اور اسماعیل نے نافع اور ابوبکر سے مسکون راء روایت کیا ہے اور باقیوں نے بضم راء پڑھا ہے اور وہ جمع ہے عرب کی یعنی عاشق اور پیار کرنے والی ہیں اپنے شوہروں کو یا چیتیاں کہ بے حد ہے سہاگ ان کا عکرمہ نے کہا غنچ و دلال والیاں ہیں اسامہ بن زید نے اپنے باپ سے روایت کی کہ خوش تقریر ہیں شیریں زبان۔

چھٹی آیت حُورٌ مَّقْصُورَاتٌ فِي الْبُحَيْرَاتِ اور کچھ تفسیر اس کی قاصرات کے ضمن میں تیسری آیت کے ذیل میں گزری۔

ساتویں آیت فَجَعَلْنَاهُنَّ ابْكَارًا الْبَكَارِ جمع ہے بکر کی مسیب بن شریک نے کہا وہ دنیا کی بوڑھیاں ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو خلق جدید باکرہ کر دیا ہے جب ان کے شوہران کے پاس آتے ہیں باکرہ پاتے ہیں اور مقاتل وغیرہ نے کہا کہ وہ حور عین ہیں کہ پیدا کیا ان کو اللہ تعالیٰ نے نہیں واقع ہوئی ان پر ولادت نہ اور اللہ نے ان کو باکرہ کیا ہے اور انہیں درد نہیں ہوتا۔

آٹھویں آیت فِيْهِنَّ خَيْرَاتٌ حِسَانٌ حسن نے اپنے باپ سے انہوں نے ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ میں نے عرض کی رسول اللہ ﷺ سے کہ خبر دیجیے مجھے خیرات سے فرمایا آپ نے وہ خیرات لا خلاق ہیں اور حسان الوجہ۔

نویں کَوَاعِبُ أَتْرَابًا بغوی نے فرمایا ہے جواری نواہد قد تلعبت تدبہن واحد تھا کا عب یعنی وہ نوجوان نوعمر ہیں کہ اوچی ہیں چھاتیاں ان کی او کو کا عب جمع ہے کا عب کی اور مراد یہ ہے کہ چھاتیاں ان کی گول ہیں اور بلند نیچے لٹکی ہوئی نہیں ہیں۔

دسویں گیارھویں عُرُبًا أَتْرَابًا اس کی شرح اوپر گزری اِنَّا اَنْشَاْنَاهُنَّ اِنْشَاءً اس میں ضمیر ہُنَّ کی حوروں کی طرف راجع ہے اگرچہ اوپر اس کا ذکر نہیں اس لیے کہ اوپر اس کے مذکور ہے کہ وَفُرُشٍ مَّرْفُوعَةٍ اور قرینہ فرش کا دلالت کرتا ہے طرف حوروں کے اس

لیے کہ وہ محل ان کا ہے۔ اور بعض مفسرین نے کہا بھی ہے کہ فرش مرفوعہ سے مراد ازواج جنت ہیں اور رفعت سے ان کی رفعت شان مراد ہے اور بلندی قدر۔ اور عرب فرش سے کنایہ کرتا ہے عورتوں کی طرف جیسے قواری وغیرہ سے مگر قول صائب یہی ہے کہ مراد اس سے بستر ہیں۔ قتادہ نے کہا خَلَقْنَا هُنَّ خَلْقًا جَدِيدًا اور مراد اس سے عورتیں دنیا کی ہیں یا حوریں اس میں مفسرین کے دو قول ہیں۔



۶۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي صِفَةِ جَمَاعِ أَهْلِ الْجَنَّةِ

جماع اہل جنت کی صفت کے بیان میں

(۲۵۳۶) عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((يُعْطَى الْمُؤْمِنُ فِي الْجَنَّةِ قُوَّةٌ كَذَا وَكَذَا مِنَ الْجَمَاعِ)) قِيلَ : يَارَسُولَ اللَّهِ! أَوْ يُطِيقُ ذَلِكَ؟ قَالَ : ((يُعْطَى قُوَّةٌ مَائَةً)).

(اسنادہ حسن صحیح) تخریج المشكاة: (۵۶۳۶) وابن حبان (۲۶۳۵)

ترجمہ: روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ دی جائے گی جنت میں قوت اتنی اتنی جماع کی کہا گیا یا رسول اللہ کیا طاقت رکھے گا وہ اس کی فرمایا آپ نے دی جائے گی اس کو قوت سو آدمیوں کی۔

فائدہ: اس باب میں زید بن ارقم سے بھی روایت یہ حدیث صحیح ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے قتادہ کی روایت سے کہ وہ انس سے روایت کرتے ہوں مگر عمران قطان کی روایت سے۔

مترجم: فرمایا اللہ عزوجل نے اِنَّ اصْحَبَ الْجَنَّةِ الْيَوْمَ فِي شُغْلٍ فَاكِهُونَ۔ ابن کثیر اور نافع نے شغل بسکون وغین پڑھا ہے اور باقیوں نے بضم شین وغین اور لغت میں دونوں وارد ہوئے ہیں مثل سُحْبٍ اور سُحْتِ کے اور اختلاف کیا ہے مفسرین نے معنی شغل میں ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا مراد اس سے اختصاص جماع البکار ہے اور کعب بن جراح نے کہا سماع ہے۔ قلبی نے کہا مشغول ہیں وہ اہل نار سے یعنی غافل ہیں کہ ان کو یاد نہیں کرتے ہیں اور ان کی فکر میں نہیں ہیں، حسن نے کہا مشغول ہیں نعماء جنت میں غافل ہیں عذاب نار سے ابن کسان نے کہا ملاقات میں ہیں بعض بعض کی، بعض نے کہا ضیافت الہی میں ہیں۔ (بخاری)

روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا انہوں نے کہ یا رسول اللہ ﷺ جماع کریں گے ہم جنت میں فرمایا آپ نے ہاں قسم ہے اس پروردگار کی کہ میری جان اس کے ہاتھ میں ہے کہ جماع کریں گے اہل جنت بار بار کمال قوت سے پھر جدا ہوں گے اپنی بی بی سے وہ پاک ہوگی اور باکرہ اور روایت ہے ابو امامہ سے کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا کہ کیا جماع کریں گے اہل جنت فرمایا آپ نے دحماً دحماً اور دہم لغت میں بمعنی نکاح و طہی واقع ہوا ہے کہ کمال انزعاج کے ساتھ ہو اور تکرار تاکید کے لیے ہے لیکن نہ مٹی ہے نہ منیہ یعنی موت سے مراد یہ ہے کہ نہ انزال ہے نہ موت۔ (حاوی الارواح لابن القیم)



۷۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي صِفَةِ أَهْلِ الْجَنَّةِ

صفت میں اہل جنت کے

(۲۰۳۷) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((أَوَّلُ زُمْرَةٍ تَلِجُ الْجَنَّةَ صُورَتُهُمْ عَلَى صُورَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ لَا يَبْصُقُونَ وَلَا يَمْتَحِطُونَ وَلَا يَتَغَوَّطُونَ آيَتُهُمْ فِيهَا مِنَ الذَّهَبِ وَأَمْشَاطُهُمْ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفُضَّةِ وَمَجَامِرُهُمْ مِنَ الْأَلْوَةِ وَرَشْحُهُمُ الْمِسْكُ، وَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ زَوْجَتَانِ يَرَى مُحْ سَوْقِيَهُمَا مِنْ زَوَآءِ اللَّحْمِ مِنَ الْحُسْنِ، لَا اخْتِلَافَ بَيْنَهُمْ وَلَا تَبَاغُضَ قُلُوبُهُمْ قَلْبَ رَجُلٍ وَاحِدٍ يُسَبِّحُونَ اللَّهَ بُكْرَةً وَعَشِيًّا)). (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے پہلا گروہ جو داخل ہوگا جنت میں صورت ان کی چودھویں رات کے چاند کی مانند ہوگی نہ وہ تھوکیں گے اور نہ ناک سکیں گے اور نہ پاخانہ پھریں گے برتن ان کے جنت میں سونے کے ہیں اور کنگھیاں ان کی سونے اور چاندی کی ہیں اور انگلیٹھیاں ان کی عود سے ہیں اور پسینہ ان کا مسک ہے ہر ایک کو ان میں سے دو بیبیاں ہیں کہ دکھائی دیتا ہے گودا ان کی رانوں کا گوشت کے باہر سے بسبب کمال حسن کے ان لوگوں میں اختلاف نہیں ہے اور نہ عداوت ہے دل ان کے مانند ایک دل کے ہیں تسبیح کرتے ہیں وہ اللہ تعالیٰ کی صبح و شام۔

فائدہ: یہ حدیث صحیح ہے۔

مترجم: قولہ مجامیرہم من الالوة مجر بالکسر مفرد ہے مجامیر اس کی جمع ہے اور معنی اس کے موضع نار ہیں یعنی انگلیٹھی اور مجر بضم میم چیز کہ انگلیٹھی میں جلائی جائے۔



(۲۰۳۸) عَنْ دَاوُدَ بْنِ عَامِرٍ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((لَوْ أَنَّ مَا يُقْلُ ظَفَرٌ مِمَّا فِي الْجَنَّةِ بَدَأَ لَتَزَخَّرَتْ لَهُ مَا بَيْنَ خَوَافِقِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَلَوْ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ إِطَّلَعَ فَبَدَأَ أَسَاوِرُهُ لَطَمَسَ ضَوْءَ الشَّمْسِ كَمَا تَطْمَسُ الشَّمْسُ ضَوْءَ النُّجُومِ)).

(اسنادہ صحیح) تخريج (المشكاة: ۵۶۳۷۔ التعليق الرغيب)

ترجمہ: روایت ہے داود بن عامر بن سعد بن ابوقاص سے وہ روایت کرتے ہے اپنے باپ سے اور وہ روایت کرتے ہے اپنے دادا سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا ایک ناخون کے برابر اگر ظاہر ہوں جنت کی چیزوں میں سے تو چکا دیے جو کچھ آسمان و زمین کے کناروں میں ہے اور اگر ایک مرد اہل جنت سے جھانکے اور ظاہر ہوں اس کے کنگن تو مٹا دیں روشنی آفتاب کی جیسے آفتاب مٹا دیتا ہے روشنی تاروں کی۔

فائل: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے اس اسناد سے مگر ابن لہیعہ کی روایت سے اور روایت کی یحییٰ بن ایوب نے یہ حدیث یزید بن ابی حبیب سے اور کہا اس میں عن عمر بن سعد بن ابی وقاص عن النبی ﷺ۔



۸۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي صِفَةِ ثِيَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ

اہل جنت کے کپڑوں کی صفت کے بیان میں

(۲۵۳۹) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((أَهْلُ الْجَنَّةِ جُرُودٌ مُرْدُّ كَحُلَى لَا يَقْنِي شَبَابُهُمْ، وَلَا تَبْلَى ثِيَابُهُمْ)). (اسنادہ حسن) تخريج المشكاة: ۵۶۳۸ و ۵۶۳۹۔ التحقيق الثاني۔ التعليق الرغيب: ۲۴۵/۴

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: جنت کے لوگ جرد مرد ہیں کھلی نہیں فنا ہوگی جوانی ان کی اور نہ پرانے ہوں گے کپڑے ان کے۔

فائل: یہ حدیث غریب ہے۔

مترجم: جرد وہ شخص ہے کہ اس کے بدن پر بال نہ ہوں اور مرد اس کے بغل کے بال اور زیر ناف وغیرہ کے ہیں کہ جس کا نہ ہونا موجب حسن ہے اور مرد جمع ہے امر کی اور امر وہ ہے کہ داڑھی مونچھ نہ رکھتا ہوں اور جوان ہو عالم شباب میں کھلی جمع ہے کھیل سی معنی اکمل مراد اس سے وہ شخص ہے کہ پلکیں اس کی دراز ہو اور نسبت اس کے سیاہ گویا بغیر سرمہ لگائے معلوم ہوتا ہے کہ سرمہ لگا ہوا ہے۔ (لمعات)



(۲۵۴۰) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي قَوْلِهِ - «وَفَرُشٍ مَرْفُوعَةٍ» قَالَ : ((ارْتِفَاعُهَا كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ مَسِيرَةُ خَمْسِ مِائَةِ عَامٍ)).

(اسنادہ ضعیف) تخريج المشكاة: (۵۶۳۴) (اس کی سند دراج عن ابی الہیثم کی وجہ سے ضعیف ہے)

ترجمہ: روایت ہے ابو سعید رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا تفسیر میں قول الہی کے وفرش مرفوعة کہ بلندی ان کی فرشوں کی زمین سے آسمان تک ہے پانچ سو برس کی راہ۔

فائل: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر رشید بن سعد کی روایت سے اور بعض اہل علم نے تفسیر اس کی یوں کی ہے کہ مراد فرش سے درجات جنت ہیں کہ ایک درجہ سے دوسرے درجہ تک اتنا فاصلہ ہے جتنا آسمان و زمین میں۔

مترجم: علی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ فرش مرفوعة علی الاسرة یعنی بچھونے ہیں کہ بلند پلنگوں پر بچھے ہوئے ہیں اور ایک جماعت نے مفسرین کی کہا ہے کہ ایک دوسرے پر بچھے ہوئے اس لیے مرفوع و عالی ہیں اور بعضوں نے کہا کہ مراد فرش سے عورتیں ہیں اور عرب عورت کو فرش و لباس کہتا ہے بطور استعارہ کے اور مرفوعہ سے مراد رفعت ان کے حسن و جمال کی کہ نساء دنیا سے ان کا درجہ بلند ہے چنانچہ آیت لاحقہ

إِنَّا أَنْشَأْنَاهُنَّ إِنْشَاءً اِسَىٰ كى مؤيد هے اس ليے كه ضمير هن كى عورتوں كى طرف راجع هے اور فرش سے اگر عورتیں مراد نه لیں تو اضمار قبل الذكر لازم آتا هے مگر اس كے جواب ميں كهها هے كه فرش سے اگر بستر مراد لیں تو بهي اضمار قبل الذكر لازم نهیں آتا اس ليے كه قرينه فرشوں كا دلالت كرتا هے عورتوں پر اس ليے كه وه محل هے ان كا پس اس قرينه سے اضمار اس كا جائز هوا اور فرمايا اللہ تعالٰى نے مُتَكَيِّفِينَ عَلَىٰ فُرُشٍ بَطَآئِنُهَا مِنْ اِسْتَبْرَقٍ اور يه آيت دلالت كرتى هے اوپر دو امر كے اول يه كه بطائن اس كے استبرق كے هیں اور بطائن استر هے جو اندر هوتا هے پھر جب بطائن استبرق سے هے تو ظهار اس سے بهي عمدہ اور بهتر هے اس ليے كه ظهار سے مقصود هوتا هے جمال و تزئين اور مراد هوتى هے اس پر مباشرت اور استراحت پھر وه خواه بخواه بطائن سے بهتر هوتا هے پس فرمايا باري تعالٰى نے حال بطائن كا كه بدرجه اولىٰ معلوم هو جائے حال ظهار كا دوسرے يه معلوم هوا كه فرش عاليه هیں كه ان ميں حشو اور بھرن هے اور اس كى بھرن اور بلندی ميں آثار مروى هیں منجمله ان كے حديث باب جور شدين بن سعد سے مروى هے اور ر شدين صاحب مناكير هے دارقطنى نے كهها وه قوى نهیں احمد نے كهها اسے احتياط نهیں هريك سے روايت كرتا هے مگر وه لاياس به هے رفاق ميں اور كهها انهوں نے كه اميد هے مجھے كه وه صالح الحديث هوا وريكي بن معين نے كهها ليس بشى ء اور ابو زرعه نے كهها ضعيف هے۔



۹۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي صِفَةِ ثَمَارِ أَهْلِ الْجَنَّةِ

جنت كے پھلوں كے بيان ميں

(۲۵۴۱) عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَذَكَرَ سِدْرَةَ الْمُتَنَهَّى قَالَ: ((بَسِيرُ الزَّارِكِبِ فِي ظِلِّ الْفَنَنِ مِنْهَا مِائَةُ سَنَةٍ، أَوْ يَسْتَظِلُّ بِظِلِّهَا مِائَةُ رَاكِبٍ. شَلَتْ يَحْيَى. فِيهَا فِرَاشُ الذَّهَبِ كَأَنَّ ثَمَرَهَا الْقِلَاقُ)).

(اسنادہ ضعيف) تخريج المشكاة: ۵۶۴۰۔ التحقيق الثانی۔ التعليق الرغيب: ۲۵۶/۴ (اس ميں محمد بن اسحاق مدلس هے)

ترجمہ: روايت هے اسماء بنت ابوبكر رضی اللہ عنہا سے كهها انهوں نے سنا ميں نے رسول اللہ ﷺ سے اور ذكر كيا آپ نے سدرۃ المتنبیٰ كا اور فرمايا سوار اس كى شاخوں ميں چلا جائے گا سو برس تك يا فرمايا ر هیں گے اس كے سايه ميں سو سوار شك كيا اس ميں يكي نے اس پر پتنگے هیں سو كے گویا كه پھل اس كے مٹكے هیں بڑے بڑے۔

فائدہ: يه حديث حسن هے صحيح هے غريب هے۔

مترجم: سدرۃ لغت ميں بيري كے درخت كو كہتے هیں متنبیٰ اسے اس ليے كهها كه جو چیز اوپر سے اترتى هے و هیں ٹھهر جاتى هے اور نيچے سے جوا پر چڑھتى هے و هیں تك متنبیٰ هوتى هے اور بعضوں نے كهها كه متنبیٰ هوا علم خلق كا و هیں تك اور پوچھا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے حال

سدرۃ المنتہی کا تو کہا کعب نے وہ ایک درخت ہے اصل عرش میں حملہ عرش کے سر پر منبئی ہوتا ہے علم خلاق کا اس تک کہ اس کے بعد غیب ہے کہ نہیں جانتا اس کو مگر اللہ تعالیٰ مقاتل نے کہا کہ وہ ایک درخت ہے کہ حامل ہے زبور کا اہل جنت کے لیے اور حلوان کا اور پھولوں کا جمیع الوان سے اگر ایک پتہ اس کا رکھ دیا جائے زمین پر تو روشن کر دے اہل زمین کو اور بعض مفسرین نے کہا طوبیٰ لہم وحسن مآب میں طوبیٰ سے وہی شجر پر ثمر مراد ہے۔ چنانچہ ابو امامہ اور ابو ہریرہ اور ابو الدرداء رضی اللہ عنہم سے مروی ہے کہ وہ ایک درخت ہے جنت میں کہ سایہ کر رہا ہے تمام جنتیوں کو اور عبید بن عمیر نے کہا وہ درخت ہے جنت عدن میں کہ جڑ اس کی نبی ﷺ کے خانہ نور کا شانہ میں ہے اور ہر گھر میں جنت کے اور غرہ میں اس کی ایک شاخ ہے اور اللہ تعالیٰ نے کوئی رنگ اور رونق نہیں پیدا کی کہ اس میں نہ پائی جاتی ہو مگر سیاہی اور کوئی فواکہ اور ثمر نہیں پیدا کیا کہ اس میں موجود نہیں اور اس کی جڑ میں دو نہریں بہتی ہیں ایک کا فور کی اور دوسری سلسبیل کی اور مقاتل نے کہا اس کے ہر پتہ میں اتنی وسعت ہے کہ گھیر لے ایک امت کو اور ہر پتہ پر ایک فرشتہ ہے تسبیح کرتا ہے اللہ عزوجل کی با نواع تسبیح۔

اور ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرد نے پوچھا رسول اللہ ﷺ سے کہ طوبیٰ سے کیا مراد ہے؟ فرمایا آپ نے ایک درخت ہے جنت میں کہ سایہ اس کا سو برس کی راہ تک ہے کپڑے اہل جنت کے اسی کے گا بھوں سے نکلتے ہیں۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ فرمایا انہوں نے کہ جنت میں ایک درخت ہے کہ راکب اس کے سایہ میں سو برس تک چلا جائے اور قطع نہ کر سکے پڑھو اگر تم چاہو وَظِلِّ مَمْدُودٍ۔ سو پہنچی یہ خبر کعب کو انہوں نے فرمایا کہ سچ کہا ہے قسم ہے اس پروردگار کی جس نے توراۃ اتاری موسیٰ پر اور قرآن محمد ﷺ پر اور کہا کہ اگر ایک مرد جو ان تین برس کی اونٹنی پر سوار ہو کر چلے تو بڈھا ہو کر جائے مگر اس کی جڑ کا دورہ پورا نہ کر سکے اللہ تعالیٰ نے اس کو اپنے ہاتھ سے بویا ہے اور اپنی قدرت سے اس میں روح پھونکی ہے اور شاخیں اس کی تفصیل جنت سے باہر نکلی ہوئی ہیں جنت میں کوئی نہر نہیں جو اس کی جڑ سے نہ نکلی ہو نام اس کا طوبیٰ ہے اللہ عزوجل فرماتا ہے جو چیز تجھ سے مانگیں اہل جنت اور فرمائش کریں تو شق ہو جا اور ان کو نکال دے سو نکلتے ہیں اس میں سے گھوڑے زین لگے ہوئے اور لجام بندھے ہوئے جیسا جنتی چاہتا ہے اور نکلتی ہے اس میں سے اونٹنی مع کجاوہ اور مہار کے جیسا کہ چاہے اور کپڑے جو درخواست کرے جنتی۔ (بخاری)



۱۰۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي صِفَةِ طَيْرِ الْجَنَّةِ

طیور جنت کے بیان میں

(۲۵۴۲) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا الْكَوْثَرُ؟ قَالَ: ((ذَلِكَ نَهْرٌ أَعْطَانِيهِ اللَّهُ يَغْنِي فِي الْجَنَّةِ أَشَدَّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ وَأَحْلَى مِنَ الْعُسَلِ فِيهِ طَيْرٌ أَعْنَاقُهَا كَأَعْنَاقِ الْجُرُودِ)). قَالَ

عُمَرُ: إِنَّ هَذِهِ لَنَاعِمَةٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَكَلْتُهَا أَنْعَمُ مِنْهَا)).

(اسنادہ حسن صحیح) تخریج المشكاة: ۵۶۴۱۔ سلسلۃ الاحادیث الصحیحة: ۲۵۱۴)

تفسیر: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کسی نے پوچھا رسول اللہ ﷺ سے کہ کوثر کیا چیز ہے؟ فرمایا آپ ﷺ نے وہ ایک نہر ہے کہ دی مجھے اللہ تعالیٰ نے یعنی جنت میں پانی اس کا سفید زیادہ ہے دودھ سے اور شیریں زیادہ ہے شہد سے اس میں چڑیاں ہیں کہ گردیں ان کی اونیوں کی سی ہیں عمر نے کہا وہ تو بڑی نعمت میں ہیں فرمایا آپ نے ان کے کھانے والے ان سے زیادہ نعمت میں ہیں۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے اور محمد بن عبد اللہ بن مسلم بھیجتے ہیں ابن شہاب زہری کے۔

مترجم: قولہ تعالیٰ وَلَحْمٍ طَيِّرٍ مِمَّا يَشْتَهُونَ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جب جی چاہتا ہے جنتی کا پرندوں کے گوشت کھانے کو تو اسی وقت وہ مثل ہو جاتا ہے اس کے سامنے جیسا چاہتا تھا اور کہتے ہیں کہ گر پڑتی ہے چڑیا برتن میں جنتی کے اور وہ کھاتا ہے جتنا چاہتا ہے اس میں سے پھر وہ زندہ ہو کر اڑ جاتی ہے۔ (بخاری)

اور اللہ جل جلالہ نے ماکولات میں سے ذکر کیا آٹھ چیزوں کا جس کو ہم اجمالاً مقدمہ ابواب میں ذکر کر چکے ہیں۔ اور اس مقام میں ہم تفسیر اس کی تحریر کرتے ہیں چنانچہ پہلی چیز ان میں کی فاکہہ ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَفَاكِهَةٍ كَثِيرَةٍ لَا مَقْطُوعَةٍ وَلَا مَمْنُوعَةٍ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ وہ مقطع اور تمام نہیں ہوتا اگر میوہ توڑا جائے اور کسی کو اس میوہ کا لینا مشکل نہیں ہوتا۔ اور بعضوں نے کہا مقطوع نہیں طول زمان سے اور ممنوع نہیں بالاثمان یعنی فصل اس کی تمام نہیں ہوتی اور کچھ قیمت اس میں نہیں لگتی جیسے شمار دنیا میں اور وارد ہوا ہے کہ جب توڑ لیا جاتا ہے کچھ میوہ اس میں سے فوراً پیدا ہو جاتا ہے بدل اس کا دونا اس سے اور مسلم میں جابر سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کھائیں گے اہل جنت اور پیئیں گے اور نہ تھوکیں گے اور نہ پاخانے جائیں گے اور نہ پیشاب کریں گے کھانا ان کا ہضم ہو جائے گا ایک ڈکار میں کہ خوشبو اس کی مثل مشک کے ہے الہام ہوگی ان کو تسبیح اور تکبیر جیسے دنیا میں دم آتا جاتا ہے۔

اور حاکم نے اپنی صحیح میں روایت کی ہے کہ آیا نبی ﷺ کے پاس ایک یہودی اور اس نے کہا اے ابوالقاسم تم کہتے ہو کہ جنتی جنت میں کھاتے پیتے ہیں اور اپنے لوگوں سے وہ یہودی کہتا تھا کہ اگر وہ اقرار کریں گے اس بات کا تو میں ان سے تقریر کروں گا یعنی آنحضرت ﷺ سے سو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے قسم ہے اس پر درودگار کی کہ میری جان اس کے ہاتھ میں ہے کہ اہل جنت کو دی جائے گی ہر ایک کو ان میں سے قوت سومردوں کے کھانے پینے اور جماع کی سو کہا یہودی نے جو کھائے گا ہوگی اور پئے گا اس کو حاجت یعنی بول و براز کی سو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے حاجت ان کی رفع ہوگی اس طرح کہ ایک پسینہ ان کا ہے گان کی جلدوں میں مثل مشک کے پھر پیٹ ان کا خالی ہو جائے گا۔ اور لَحْمٍ طَيِّرٍ سِوَابِ مَسْعُودٍ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ فرمایا آنحضرت ﷺ نے جب تو نظر کرے گا جنت کے پرندوں کی طرف اور خواہش کرے گا تو ان کی سو اسی وقت وہ گر پڑے گا تیرے آگے بھونا ہوا۔ (بخاری)

اور روایت ہے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے ہوگی ساری زمین قیامت کے دن ایک روٹی کے تھکے گا اسے جبار اپنے ہاتھ سے جیسا کہ تھکتا ہے ایک تم میں سے اپنی روٹی سفر میں مہمان کے لیے اہل جنت کے پھر آیا مرد یہود سے اور اس نے کہا بابرک الرحمن یا ابا القاسم کیا خبر دوں میں تم کو اہل جنت کی مہمانی کی قیامت کے دن کہا آپ نے ہاں کہا اس نے ہو جائے گی ساری زمین ایک روٹی جیسا کہ حضرت فرما چکے تھے سودیکھا آپ نے اصحاب کی طرف اور بیٹے یہاں تک کہ کھل گئیں کچلیاں آپ کی پھر کہا اس یہودی نے کیا خبر دوں میں تم کو ان کے سالن کی کہ بالام دونوں ہے اصحاب نے کہا وہ کیا ہے اس نے کہا بیل اور بچھلی کہ کھالے گا اس کے زائد کبد سے ستر ہزار آدمی (متفق علیہ)

اور سدر معضود یعنی جس میں کانٹا نہیں گویا چن ڈالے گئے ہیں کانٹے اس کے یہ قول ہے ابن عباس اور عمر مرہ کا اور حسن نے کہا ہاتھ زخمی نہیں کرتا ابن کیسان نے کہا اس میں اذیت نہیں اور میوؤں پر جنت کے غلاف اور چھلکا اور اندر اس کے گھٹلی ٹکی نہیں جیسا کہ دنیا کے میوؤں میں ہے بلکہ سب چیز ان میں ماکول و مشوم و منظور ہے اور قابل اکل اور لائق تلذذ سعید بن جبیر نے کہا شمار اس کے منکوں کے برابر ہیں بلکہ اس سے بڑے اور ابو العالیہ اور سخاک سے مروی ہے کہ نظر کی مسلمانوں نے ہر طرف وادی دج کی طائف میں اور پسند آئے ان کو پیر وہاں کے اور آرزو کی انہوں نے اس کے مثل کی پس اتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت فی سبذ مَّخْضُودٍ وَ طَلْحٍ مَّنْضُودٍ یعنی موز اور طلح کا واحد طلح ہے اکثر مفسرین کا یہی قول ہے اور حسن نے کہا وہ موز نہیں بلکہ ایک درخت ہے کہ ظل بارد و طیب رکھتا ہے۔ فراء اور ابو عبیدہ نے کہا طلح عرب میں ایک درخت ہے بڑا کہ اس میں کانٹا ہے اور منضود کے معنی متر اکم و تدبہتہ سروق نے کہا اشجار جنت سر سے لے کر جڑ تک ثمر ہیں لائق اکل اور خوشوں میں جنت کے فرمایا قطفوها دانیہ یعنی میوہ اس کا سہل الوصول ہے کہ جنتی تناول کرتا ہے اسے قائماً قاعداً مضطجعاً اور توڑ لیتا ہے جس طرح چاہتا ہے چنانچہ کہا گیا ہے کہ اصول ان کے فوقانی اور فروغ نیچے لٹکے ہوئے اور پھیلے ہوئے اور اوقات طعام میں دو وقت بیان فرمائے باری تعالیٰ نے چنانچہ فرمایا و لھم رزقھم فیما بکرہ و عشیا اہل تفسیر نے کہا جنت میں رات نہیں کہ بکرہ اور عشی معلوم ہو بلکہ اہل جنت نور میں ہیں دائم و لیکن رزق ان کو دن کے دونوں کناروں کے انداز پر اور مقدار پر پہنچتا ہے جیسے متعین کی دنیا میں عادت تھی غرض اللہ تعالیٰ نے اس مقدار کو بکرہ و عشی فرمایا نہ یہ کہ وہاں صبح و شام ہے حقیقہً اور بعضوں نے کہا کہ پہچان لیں گے جنتی دن کو پردوں کے اٹھ جانے سے اور رات کو پردوں کے گر جانے سے اور بعضوں نے کہا مراد اس سے رفائیت عیش اور وسعت رزق ہے کہ جس میں تنگی نہ ہو نہ اوقات مذکور اور حسن بصری فرماتے ہیں کہ عرب اس سے افضل کوئی عیش نہیں جانتا کہ صبح و شام اطعام طعام ہو اور بکرہ و عشی رزق پائیں پس اللہ تعالیٰ نے جنتیوں کو موصوف کیا اسی صفت کے ساتھ اور فرمایا نخل و رمان کے بیان میں فِیْہَا فَاکِہَۃٌ وَ نَبَہْلٌ وَ رُمَّانٌ مفسرین نے کہا کہ نخل و رُمَّان فواکہ میں داخل نہیں اس لیے عطف کیا اس کا اللہ تعالیٰ نے فاکہتہ پر اور بعضوں نے کہا ہے کہ اگرچہ یہ دونوں فواکہ میں داخل

ہیں مگر عطف ان کا فو کہہ پر تخصیص اور تفصیل کے لیے ہے جیسے عطف جبریل و میکائیل کا ملائکہ پر اس آیت میں ﴿مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِلَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَرُسُلِهِ وَجِبْرِيلَ وَمِيكَالَ﴾ (بنغوی) اور فرمایا اللہ تعالیٰ کہ کہا جائے گا اہل جنت سے کُلُّوْا وَاشْرَبُوا هَنِيئًا بِمَا أَسْلَفْتُمْ فِي الْأَيَّامِ الْخَالِيَةِ یعنی کھاؤ پیو گوارا غرض میں ان عملوں کے کہ کیے تم نے ایام ماضیہ میں یعنی دنیا میں یہ ہے تفسیر ان آیات کی جن کا ذکر کیا تھا ہم نے مقدمہ ابواب میں۔



۱۱۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي صِفَةِ خَيْلِ الْجَنَّةِ

خیل جنت کے بیان میں

(۲۵۴۳) عَنْ بُرَيْدَةَ عَنْ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ! هَلْ فِي الْجَنَّةِ مِنْ خَيْلٍ؟ قَالَ: ((إِنَّ اللَّهَ أَدْخَلَكَ الْجَنَّةَ فَلَا تَشَاءُ أَنْ تُحْمَلَ فِيهَا عَلَى فَرَسٍ مِنْ يَأْقُوتِهِ حُمْرَاءُ تَطِيرُ بِكَ فِي الْجَنَّةِ حَيْثُ شِئْتَ إِلَّا فَعَلْتَ)). قَالَ وَسَأَلَهُ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! هَلْ فِي الْجَنَّةِ مِنْ إِبِلٍ؟ قَالَ فَلَمْ يَقُلْ لَهُ مَا قَالَ لِصَاحِبِهِ فَقَالَ: ((إِنَّ يُدْخِلُكَ اللَّهُ الْجَنَّةَ، يَكُنْ لَكَ فِيهَا مَا اشْتَهَتْ نَفْسُكَ وَلَذَّتْ عَيْنُكَ)). (اسنادہ ضعیف) تخريج (المشكاة: ۵۶۴۲۔ الضعیفة: ۱۹۸۰) (اس میں مسعودی مغلط راوی ہے)

ترجمہ: روایت ہے بریدہ سے کہ ایک مرد نے پوچھا رسول اللہ ﷺ سے اور کہا اس نے یا رسول اللہ آیا جنت میں گھوڑے ہیں فرمایا آپ ﷺ نے اگر تجھ کو داخل کیا اللہ تعالیٰ نے جنت میں تو جب چاہے گا تو سوار کیا جائے گا گھوڑے پر یا قوت سرخ کے کہ وہ تجھے لے کر اڑتا پھرے گا جنت میں جہاں تو چاہے گا۔ کہا راوی نے کہ پھر پوچھا آپ سے ایک اور مرد نے یا رسول اللہ آیا جنت میں اونٹ ہیں۔ کہا راوی نے پھر جواب نہ دیا آپ نے اس کو جیسے جواب دیا تھا اس کے صاحب کو یعنی سائل اول کو اور فرمایا اگر داخل کرے گا تجھے اللہ تعالیٰ جنت میں ہوگی تیرے لیے جو چیز کہ تیرا ہی چاہے اور جس سے تیری آنکھیں لذت پائیں۔

فائدہ: روایت کی ہم سے سوید نے انہوں نے عبد اللہ بن مبارک سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے علقمہ بن مرثد سے انہوں نے عبد الرحمن بن باسط سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس کے اسی کے ہم معنی اور یہ روایت صحیح تر ہے حدیث مسعودی سے۔



(۲۵۴۴) عَنْ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ: أَتَى النَّبِيَّ ﷺ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنِّي أُحِبُّ الْخَيْلَ أَفِي الْجَنَّةِ خَيْلٌ؟ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ أَدْخَلَكَ الْجَنَّةَ أُتِيَتْ بِفَرَسٍ مِنْ يَأْقُوتِهِ لَهُ جَنَاحَانِ فَحُمِلَتْ عَلَيْهِ، ثُمَّ طَارَ بِكَ حَيْثُ شِئْتَ)).

(اسنادہ ضعیف) تخريج (المشكاة: ۵۶۴۳۔ الضعیفة: ۱۹۸۰) (اس میں ابی سورہ راوی ضعیف ہے)

ترجمہ: روایت ہے ابویوب رضی اللہ عنہ سے کہا کہ آیا نبی ﷺ کے پاس ایک اعرابی اور اس نے کہا یا رسول اللہ میں دوست رکھتا ہوں گھوڑوں کو آیا جنت میں گھوڑے ہیں؟ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے اگر داخل کیا جائے تو جنت میں تو ملے گا تجھے گھوڑا یا قوت کا کہ اس کے دو بازو ہیں اور سوار کیا جائے گا تو اس پر پھر وہ تجھے لے کر اڑے گا جہاں تو چاہے۔

فائدہ: اس حدیث کی اسناد قوی نہیں اور نہیں جانتے ہم اسے ابویوب کی روایت سے مگر اسی سند سے اور ابوسورہ بھیجتے ہیں ابویوب کے اور ضعیف ہیں حدیث میں بہت ضعیف کہا ان کو یحییٰ بن معین نے اور سنائیں نے محمد بن اسماعیل سے کہتے تھے کہ ابوسورہ یہ منکر الحدیث ہیں روایت کرتے ہیں ایسی مناکیر ابویوب سے کہ کوئی متابعت نہیں کرتا ان کے راویوں کی۔



۱۲۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي سِنِّ أَهْلِ الْجَنَّةِ

اہل جنت کی عمر کے بیان میں

(۲۵۴۵) عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((يَدْخُلُ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ جُرُودًا مُرْدًا مُكْحَلِينَ أَبْنَاءَ ثَلَاثِينَ أَوْ ثَلَاثِينَ وَثَلَاثِينَ سَنَةً)). (اسنادہ حسن) انظر الحديث (۲۵۳۹)

ترجمہ: روایت ہے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا داخل ہوں گے جنت کے لوگ بست بین کہ بدن پر ان کے بال نہ ہوں گے اور نہ داڑھی مونچھ ہے سرمہ گول آنکھیں ان کی بغیر سرمہ لگائے تیس یا تینتیس برس کے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور بعض اصحاب قنادہ نے روایت کی یہ مرسل اور اسکو مرفوع نہیں کیا۔



۱۳۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي كَيْفِ صَفِّ أَهْلِ الْجَنَّةِ

اہل جنت کی صفوں کے بیان میں

(۲۵۴۶) عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَهْلُ الْجَنَّةِ عِشْرُونَ وَمِائَةُ صَفٍّ: ثَمَانُونَ مِنْهَا مِنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ وَأَرْبَعُونَ مِنْ سَائِرِ الْأُمَمِ)). (اسنادہ صحیح) تخريج مشكاة المصابيح (۵۶۴۴) الروض النضر (۶۰۸)

ترجمہ: روایت ہے بریدہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: جنت کے لوگ ایک سو بیس صفیں ہیں اسی صفیں اس امت کی اور چالیس اور امتوں سے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے اور مروی ہوئی علقمہ بن مرثد سے انہوں نے روایت کی سلیمان بن بریدہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے

۱۔ قاموس میں ہے خیل گھوڑوں کی اس کا واحد نہیں یا واحد اس کا خائل ہے کہ اس میں اختیار ہوتا ہے یعنی تکبر۔

مرسلہ اور بعضوں نے کہا روایت ہے سلیمان بن بریدہ سے انہوں نے روایت کی اپنے باپ سے اور حدیث ابی سان کی محارب بن دثار سے حسن ہے اور ابوسنان کا نام ضرار بن مرہ ہے اور ابوسنان شیبانی کا نام سعید بن سان ہے اور وہ بصری ہیں اور ابوسنان شامی کا نام عیسیٰ بن سان ہے اور وہ قسملی ہے۔



(۲۵۴۷) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ قُبَّةِ نَحْوِ أَرْبَعِينَ، فَقَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((اتْرَضُونَ أَنْ تَكُونُوا رُبْعَ أَهْلِ الْجَنَّةِ؟)) قَالُوا: نَعَمْ قَالَ: ((اتْرَضُونَ أَنْ تَكُونُوا ثُلُثَ أَهْلِ الْجَنَّةِ؟)) قَالُوا: نَعَمْ قَالَ: ((اتْرَضُونَ أَنْ تَكُونُوا شَطْرَ أَهْلِ الْجَنَّةِ؟ إِنَّ الْجَنَّةَ لَا يَدْخُلُهَا إِلَّا نَفْسٌ مُسْلِمَةٌ مَا أَنْتُمْ فِي الشِّرْثِ إِلَّا كَالشَّعْرَةِ الْبَيْضَاءِ فِي جِلْدِ الثَّوْرِ الْأَسْوَدِ أَوْ كَالشَّعْرَةِ السَّوْدَاءِ فِي جِلْدِ الثَّوْرِ الْأَحْمَرِ)). (اسنادہ ضحیح) الروض النضر (۶۰۸، ۱۰۷۹) سلسلة الاحادیث الصحیحة (۸۴۹)

روایت ہے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہ تھے ہم نبی ﷺ کے ساتھ ایک خیمہ میں قریب چالیس آدمی کے سو فرمایا ہم سے رسول اللہ ﷺ نے کیا راضی ہو تم اس پر کہ ہو چوتھائی جنت والوں کی کہا انہوں نے کہ ہاں فرمایا کیا راضی ہو تم کہ ہو تہائی جنت والوں کی کہا صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہ ہاں فرمایا کیا راضی ہو تم کہ ہو نصف جنت والوں کے بے شک جنت میں داخل نہ ہوگا مگر نفس مسلمان اس لیے کہ نہیں ہو تم اہل شرک کی نسبت مگر اتنے کہ جیسے ایک بال سفید ہوکا لے تیل کی کھال پر یا ایک بال سیاہ ہو سرخ تیل کی کھال پر۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں عمران بن حصین اور ابوسعید خدری سے بھی روایت ہے۔



۱۴۔ باب: مَا جَاءَ فِي صِفَةِ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ

ابواب جنت کے بیان میں

(۲۵۴۸) عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((بَابُ أُمِّي الَّذِي يَدْخُلُونَ مِنْهُ الْجَنَّةَ عَرْضُهُ مَسِيرَةُ الرَّائِبِ الْمَجُودِ ثَلَاثًا، ثُمَّ إِنَّهُمْ لَيُضْغَطُونَ عَلَيْهِ حَتَّى تَكَادَ مِنْ كِبِهِمْ تَرْوُلُ)).

ترجمہ: روایت ہے سالم بن عبداللہ سے روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے وہ دروازہ کہ میری امت داخل ہوگی اس سے جنت میں چوڑائی اس کی برابر ہے راکب مجود کے سیر کی جو تین دن تک چلا جائے پھر باوجود اس کے ایسی مزاحمت ہوگی ان کو کہ قریب ہے کہ ان کے بازو اتر جائیں۔ (اسنادہ ضعیف) تخریج (المشکوۃ: ۵۱۳۵۔ التحقیق الثانی) (اس کی سند خالد بن ابی بکر کی وجہ سے ضعیف ہے)

فائل : یہ حدیث غریب ہے اور پوچھی میں نے محمد سے یہ حدیث تو نہ پہچانی انہوں نے اور کہا کہ خالد بن ابی بکر کی بہت منکر روایتیں ہیں کہ سالم بن عبداللہ سے مروی ہیں۔



۱۵۔ باب: مَا جَاءَ فِي سُوقِ الْجَنَّةِ

بازار جنت کے بیان میں

(۲۵۴۹) عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ لَقِيَ أَبَاهُ رِيَّةَ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: أَسْأَلُ اللَّهَ أَنْ يَجْمَعَ بَيْنِي وَبَيْنَكَ فِي سُوقِ أَهْلِ الْجَنَّةِ، فَقَالَ سَعِيدٌ أَفِيهَا سُوقٌ؟ قَالَ: نَعَمْ أَخْبَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ إِذَا دَخَلُوهَا نَزَلُوا فِيهَا بِفَضْلِ أَعْمَالِهِمْ، ثُمَّ يُؤَدَّنُ فِي مِقْدَارِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ مِنْ أَيَّامِ الدُّنْيَا فَيَزُورُونَ رَبَّهُمْ وَيَبْرُزُ لَهُمْ عَرْشُهُ وَيَتَبَدَّى لَهُمْ فِي رَوْضَةٍ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ، فَيُوضَعُ لَهُمْ مَنَابِرُ مِنْ نُورٍ وَمِنْ بَرَمٍ لَوْلُوءٍ وَمَنَابِرُ مِنْ يَاقُوتٍ وَمَنَابِرُ مِنْ زَبَرَجَدٍ وَمَنَابِرُ مِنْ ذَهَبٍ وَمَنَابِرُ مِنْ فِصَّةٍ وَيَجْلِسُ أَذْنَاهُمْ وَمَا فِيهِمْ مِنْ دَنِيٍّ عَلَى كُثْبَانِ الْمِسْكِ وَالْكَافُورِ وَمَا يَرَوْنَ أَنَّ أَصْحَابَ الْكِرَاسِيِّ بِأَفْضَلٍ مِنْهُمْ مَجْلِسًا)). قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَهَلْ نَرَى رَبَّنَا؟ قَالَ: ((نَعَمْ، هَلْ تَتَمَارَوْنَ مِنْ رُؤْيَةِ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ؟)) قُلْنَا لَا قَالَ: ((كَذَلِكَ لَا تَتَمَارَوْنَ فِي رُؤْيَةِ رَبِّكُمْ، وَلَا يَبْقَى فِي ذَلِكَ الْمَجْلِسِ رَجُلٌ إِلَّا حَاضَرَهُ اللَّهُ مُحَاضَرَةً حَتَّى يَقُولَ لِلرَّجُلِ مِنْهُمْ يَا فُلَانُ ابْنُ فُلَانٍ! اتَذَكُرْ يَوْمَ قُلْتُ كَذَا وَكَذَا فَيَذْكُرُهُ بَعْضُ عَدْرَاتِهِ فِي الدُّنْيَا، فَيَقُولُ يَا رَبِّ! أَقَلِمْتَ تَغْفِرْ لِي؟ فَيَقُولُ: بَلَى فَيَسَعَةَ مَغْفِرَتِي بَلَغَتْ مَنَزِلَتِكَ هَذِهِ فَيُنِمَاهُمْ عَلَى ذَلِكَ غَشِيَتُهُمْ سَحَابَةٌ مِنْ قُورِهِمْ فَأَمْطَرَتْ عَلَيْهِمْ طَيْبًا لَمْ يَجِدُوا مِثْلَ رِيحِهِ شَيْئًا قَطُّ، وَيَقُولُ رَبُّنَا قَوْمُوا أَعْدَدْتُ لَكُمْ مِنَ الْكِرَامَةِ فَخُذُوا مَا اسْتَهَيْتُمْ فَنَاتِي سَوْقًا قَدْ خَفَّتْ بِهِ الْمَلَكَةُ فِيهِ مَا لَمْ تَنْظُرِ الْعُيُونُ إِلَى مِثْلِهِ وَلَمْ تَسْمَعْ الْأَذَانُ وَلَمْ يَخْطُرْ عَلَى الْقُلُوبِ، فَيَحْمَلُ إِلَيْنَا مَا اسْتَهَيْتُمْ لَيْسَ يَبَاعُ فِيهَا وَلَا يُشْتَرَى وَفِي ذَلِكَ السُّوقِ يَلْقَى أَهْلَ الْجَنَّةِ بَعْضُهُمْ بَعْضًا. قَالَ فَيُقْبِلُ الرَّجُلُ دُوَ الْمَنْزِلَةِ الْمَرْتَفِعَةِ فَيَلْقَى مَنْ هُوَ دُونَهُ وَمَا فِيهِمْ دَنِيٌّ فَيَرَوْعُهُ مَا يَرَى عَلَيْهِ مِنَ اللَّبَاسِ فَمَا يَنْقُضِي آخِرُ حَدِيثِهِ حَتَّى يَتَخَيَّلَ عَلَيْهِ مَا هُوَ أَحْسَنُ مِنْهُ وَذَلِكَ أَنَّهُ لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ أَنْ يَحْزَنَ فِيهَا، ثُمَّ تَنْصَرِفُ إِلَى مَنَازِلِنَا فَيَتَلَقَّانَا أَرْوَاجُنَا فَيَقْلُنَ مَرَحِبًا وَاهَلًا لَقَدْ جِئْتَ وَإِنَّ لَكَ مِنَ الْجَمَالِ أَفْضَلَ مِمَّا فَارَقْتَنَا عَلَيْهِ فَنَقُولُ: إِنَّا جَالِسُنَا الْيَوْمَ رَبَّنَا الْجَبَّارَ وَحَقًّا أَنْ نَنْقَلِبَ بِمِثْلِ مَا انْقَلَبْنَا)). (اسنادہ ضعیف) سلسلہ الاحادیث

الضعيفة (۱۷۲۲) تخریج مشکاة المصابیح (۵۶۴۷) اس کی سند ہشام بن عمار کی وجہ سے ضعیف ہے
 روایت ہے سعید بن مسیب سے کہ ملے وہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سو کہا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے سوال کرتا ہوں میں اللہ تعالیٰ سے کہ
 جمع کر دے مجھ کو اور تم کو جنت کے بازار میں سو کہا سعید نے کیا جنت میں بازار ہے؟ کہا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ہاں خبر دی مجھ کو
 رسول اللہ ﷺ نے کہ اہل جنت جب داخل ہوں گے جنت میں اتریں گے وہاں اپنے اعمال کے موافق پھر پکارے جائیں
 گے مقدار پر جمعہ کے ایام دنیا سے سوزیارت کریں گے وہ اپنے رب کی اور ظاہر ہوگا ان کو عرش اس کا اور نظر آئے گا وہ ان کو
 ایک باغ میں جنت کے باغوں سے اور رکھے جائیں گے ان کے لیے منبر نور کے اور منبر موتی کے اور منبر یاقوت کے اور منبر
 زمرد کے اور منبر سونے کے اور منبر چاندی کے اور بیٹھیں گے ادنیٰ درجہ والے اگر چنانچہ میں ادنیٰ کوئی نہیں ٹیلوں پر متک
 کا نور کے اور نہ خیال کریں گے وہ لوگ کہ کرسی والے ان سے افضل جبکہ بیٹھے ہیں یعنی کوئی اپنے تئیں ادنیٰ سمجھ کر محزون نہ ہوگا
 کہا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی میں نے یا رسول اللہ کیا دیکھیں گے ہم اپنے رب کو فرمایا آپ نے ہاں بھلا تم کچھ شک کرتے
 ہو سورج اور چاند کے دیکھنے میں چودھویں رات میں ہم نے عرض کی کہ نہیں فرمایا آپ نے ایسا ہی شک نہ کرو گے اپنے
 پروردگار کے دیکھنے میں اور باقی نہ رہے گا اس مجلس میں کوئی مرد کہ درود نہ ہوگا اس کے اللہ تعالیٰ بالمشافہ یہاں تک کہ
 فرمائے گا کسی مرد کو ان میں سے اے فلاں بیٹے فلاں کے تجھے یاد ہے جس دن تو نے ایسا ویسا کیا تھا پھر یاد دلائے گا اس
 کو بعض گناہ اس کے جو صادر ہوئے تھے اس سے دنیا میں سو وہ عرض کرے گا کیا تو نے مجھے بخش نہیں دیا اے رب میرے،
 تب فرمائے گا اللہ تعالیٰ کیوں نہیں میری بنی وسعت مغفرت کے سبب سے تو تو اس مرتبہ کو پہنچا سو وہ اسی قیل وقال میں ہوں
 گے کہ ڈھانپ لے گی ان کو ایک بدلی اوپر سے اور برسے گی ان پر ایسی خوشبو کہ نہ پانی ہوگی انہوں نے اس کے برابر کوئی بو
 کبھی اور فرمائے گا ان سے رب ہمارا کہ اٹھو جاؤ اس کرامت کی طرف کہ تیار کی ہے میں نے واسطے تمہارے سو تم جو چاہو لو
 پھر آئیں گے ہم ایک بازار میں کہ گھیرے ہوئے ہوں گے اس کو فرشتے اور اس میں وہ چیزیں ہوں گی کہ نہیں دیکھیں ان کی
 مثل کبھی آنکھوں نے اور نہ سنی کانوں نے اور نہ خیال آیا اس کا کسی دل میں سولا ئی جائے گی ہمارے پاس جو چیز کہ ہم
 چاہیں گے کہ نہ ہوگی وہاں بیچ اور نہ شراء اور اسی بازار میں ملاقات کریں گے بعض جنتی بعض سے فرمایا آپ نے پھر متوجہ ہوگا
 اور ملے گا ایک مرد بلند رتبہ والا اپنے کم درجہ سے اور نہیں ہے ان میں کوئی کم درجہ والا سو پسند کرے گا اور عجب معلوم ہوگا اس کو
 وہ لباس جو بلند رتبہ والے پر ہے سو نہیں پوری ہوگی بات اس کی کہ ظاہر ہوگا اس کے بدن پر اس سے بہتر لباس یعنی جس کی
 آرزو کی تھی اور یہ ایسے ہوگا کہ شان نہیں کسی کی کہ ٹمکین ہو وہاں پھر لوٹیں گے ہم سب اپنے مکانوں کی طرف اور ملاقات
 کریں گے اپنی بیویوں سے سو کہیں گی مرحباً و اہلآتم ہمارے پاس اس سے بہتر جمال لے کر آئے ہو کہ جس پر جدا
 ہوئے تھے ہم سے سو ہم کہیں گے محالست کی ہے ہم نے آج اپنے پروردگار جبار کے ساتھ اور مستحق ہیں ہم کہ ایسا ہی جمال
 لے کر پھریں جیسا کہ لے کر پھرے ہیں۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر اسی سند سے۔

مترجم: قولہ پھر پکارے جائیں گے مقدار پر جمعہ کے الخ یعنی جیسے ہر ہفتہ میں دنیا میں ایک دن جمعہ کا ہوتا ہے اسی طرح اس اندازہ اور مقدار پر وہاں ہمیشہ وہ ندا اور پکار ہوگی اگرچہ جنت میں دن اور رات نہیں اور اس میں فضیلت ہے جمعہ کی اور ترغیب و تحریم ہے اس کے ادائے حقوق کی سنن و واجبات سے اور حضور صلوٰۃ و جماعات سے وغیرہ ذالک قولہ سوزیارت کریں گے یعنی دیکھیں گے اپنے رب کو چشم سر سے جیسا کہ مذہب ہے محدثین اور سلف اور باتیں کریں گے اس سے سنے گا ہر ایک ان میں سے کلام پاک اس تعالیٰ شانہ کا حروف اور اصوات کے ساتھ نہ جیسا کہ سمجھ رکھا ہے بعض متکلمین محققین نے یا فلاسفہ قشیرہ نے۔ قولہ مگر ان میں ادنیٰ کوئی نہیں الخ، یعنی اگرچہ تفاوت درجات کا ان کے درمیان ہے مگر ادنیٰ اس میں کوئی نہیں یعنی خسیس اور بخیل کہ مشتق ہے دناءت سے کہ بمعنی خست کے ہیں، قولہ اور نہیں ہے کوئی ان میں کم درجہ والا یعنی خسیس نہیں۔

(۲۵۵۰) عَنْ عَلِيٍّ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((إِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَسُوقًا مَا فِيهَا شِرَاءٌ وَلَا بَيْعٌ إِلَّا الصُّورَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ فَإِذَا اشْتَهَى الرَّجُلُ صُورَةً دَخَلَ فِيهَا)). (اسنادہ ضعیف) تخریج (المشكاة):

۵۶۴۶۔ سلسلۃ الاحادیث الضعیفہ: (۱۹۸۲) اس میں عبدالرحمن بن اسحاق ضعیف راوی ہے

ترجمہ: روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جنت میں ایک بازار ہے کہ نہیں ہے اس میں خرید اور نہ فروخت مگر اس میں تصویریں ہیں مردوں اور عورتوں کی پھر جب پسند کرے گا آدمی کسی صورت کو داخل ہو جائے گا وہ اس میں یعنی وہی صورت اس کی ہو جائے گی۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔



۱۶۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي رُؤْيَا الرَّبِّ تَبَارَكَ وَتَعَالَى

دیدار الہی کے بیان میں

(۲۵۵۱) عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْبَحْلِيِّ قَالَ : كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَنَظَرَ إِلَى الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ فَقَالَ : ((أَنْتُمْ سَتَعْرَضُونَ عَلَى رَبِّكُمْ فَتَرَوْنَهُ كَمَا تَرَوْنَ هَذَا الْقَمَرَ لَا تَضَامُونَ فِي رُؤْيَاهِ فَإِنْ اسْتَطَعْتُمْ أَنْ لَا تَغْلَبُوا عَلَى صَلَوةٍ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَصَلَاةٍ قَبْلَ غُرُوبِهَا فَافْعَلُوا. ثُمَّ قَرَأَ ﴿أَفَسَبِّحُ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوبِ﴾)). (اسنادہ صحیح) ظلال الجنة (۴۴۶-۴۵۱)

ترجمہ: روایت ہے جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے کہ انہوں نے کہا ہم بیٹھے تھے نبی ﷺ کے پاس سو نظر کی آپ نے چاند کی طرف کہ چودھویں رات کا تھا اور فرمایا پیش کیے جاؤ گے تم اپنے پروردگار پر سو دیکھو گے تم اس کو جیسا کہ دیکھتے ہو اس چاند کو اور زحمت

نہ اٹھاؤ گے تم اس کی رویت میں سواگر ہو سکتے تم سے کہ مغلوب نہ ہو تم اس نماز میں کہ قبل طلوع شمس ہے اور اس نماز میں کہ قبل غروب ہے تو کرو پھر پڑھی آپ نے یہ آیت فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوبِ یعنی تسبیح کرتو ساتھ حمد رب اپنے کے قبل طلوع شمس اور قبل غروب کے۔

فائدہ : یہ حدیث صحیح ہے۔

مترجم : قولہ دیکھو گے تم اس کو جیسا کہ دیکھتے ہو چاند کو یہ تشبیہ ہے فقط اوپر نظر آنے میں اور عدم زحمت میں اور ثابت ہے اس سے فوقیت باری تعالیٰ شانہ کی حقیقت اور اوپر ہونا اس خالق اکبر کا جمیع مخلوقات کے جیسا کہ فرمایا اللہ تعالیٰ شانہ نے يَخَافُونَ رَبَّهُ مِنْ فَوْقِهِمْ یعنی ڈرتے ہیں فرشتے اپنے رب سے کہ اوپر ان کے ہے اور وارد ہوا حدیث افعال میں ثم الله فوق ذلك یعنی اللہ ہے اوپر ان سب مخلوقات کے اور فرمایا اِلَيْهِ يَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ يَرْفَعُهُ یعنی اس کی طرف چڑھتے ہیں کلمہ پاک اور عمل صالح کو بلند کرتا ہے اور فرمایا بَلْ رَفَعَهُ اللَّهُ اِلَيْهِ یعنی بلکہ اٹھالیا اسے اللہ تعالیٰ نے اپنی طرف یعنی عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کو اور کہا حضرت زینب رضی اللہ عنہا نے زوجہ جنیک الرحمن فوق العرش یعنی نکاح کر دیا میرا تم سے اللہ تعالیٰ نے عرش کے اوپر اور یہی ہے عقیدہ سلف صالحین کا اور ائمہ و محدثین کا اور تمامی کبرائے صالحین کا کہ وہ تعالیٰ شانہ بائن ہے مخلوقات سے بلند ہے موجودات سے مستقر ہے عرش عظیم الشان پر مستوی ہے بذات اس پر بلند و عالی ہے اور متعالی و برتر نہ مخلوق اس کے اندر ہے نہ وہ مخلوق کے اندر اور نہیں خلاف کیا اس میں ہمارا مگر جہلائے جمیہ اور سفہائے فلاسفہ نے خذلیم اللہ نے قولہ سواگر ہو سکتے تم سے کہ مغلوب نہ ہو تم آہ یعنی اگر ہو سکتے تم سے کہ مانع نہ ہو تم کو اس کے ادا سے کوئی چیز تو بجا لاؤ اور ادا کرو اس کو کجی سنن و مستحبات و فرائض و واجبات اور مراد ان سے نماز صبح ہے اور عصر کہ ان وقتوں میں سستی اور اشغال دنیوی مانع حضوری جماعت ہوتے ہیں اور پڑھی آپ نے یہ آیت کہ اشارہ ہے اس میں انہی نمازوں کی طرف اور مراد تسبیح سے نماز ہے۔



(۲۵۵۲) عَنْ صُهَيْبٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي قَوْلِهِ ﴿لِلَّذِينَ أَحْسَنُوا الْحُسْنَىٰ وَزِيَادَةٌ﴾ قَالَ : ((إِذَا دَخَلَ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ نَادَىٰ مُنَادٍ إِنَّ لَكُمْ عِنْدَ اللَّهِ مَوْعِدًا، قَالُوا أَلَمْ يَبَيِّضْ وَجُوهَنَا وَيُنَجِّنَا مِنَ النَّارِ وَيُدْخِلْنَا الْجَنَّةَ؟ قَالُوا: بَلَىٰ فَيُنْكَشِفُ الْحِجَابَ قَالَ: فَوَاللَّهِ مَا أُعْطَاهُمْ شَيْئًا أَحَبَّ إِلَيْهِمْ مِنَ النَّظَرِ إِلَيْهِ)). (اسنادہ صحیح) ظلال الجنة (۴۷۲) (تخریج شرح العقیدہ الطحاریہ (۱۶۱))

ترجمہ : روایت ہے صہیب سے کہ نبی ﷺ نے آیت لِلَّذِينَ أَحْسَنُوا الْحُسْنَىٰ وَزِيَادَةٌ کی تفسیر میں فرمایا جب داخل ہوں گے جنت میں جنت والے پکارے گا ایک پکارنے والا کہ تمہیں اللہ تعالیٰ کے نزدیک سے ایک چیز اور ملنے والی ہے کہ جس کا وعدہ کیا گیا ہے تو وہ کہیں گے کہ کیا نہیں روشن کیا اس نے ہمارے چہروں کو اور نجات دی ہم کو یعنی عذاب نار وغیرہ سے اور

داخل کیا ہم کو جنت میں یعنی ہمیں اب کس چیز کی حاجت ہے تو جواب دیں گے پکارنے والے کہ ہاں پھر کھولا جائے گا پردہ فرمایا آپ نے پس قسم ہے اللہ تعالیٰ کی کوئی چیز ان کو پیاری نہیں اس جل شانہ کی طرف نظر کرنے سے۔

فائدہ : اس حدیث کو مسند اور مرفوع کیا حماد بن سلمہ نے اور روایت کی سلمان بن مغیرہ نے یہ حدیث ثابت بنانی سے انہوں نے عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ سے قول ان کا۔

مترجم : یہ آ یہ مبارکہ للذین احسوا الحسنیٰ و زیاد یعنی جن لوگوں نے نیک عمل کیے ان کے لیے حسنیٰ یعنی جنت اور زیادہ، مراد زیادہ سے نظر کرنا ہے وجہ مبارک پر اس تعالیٰ و تبارک کے اور یہ حدیث بھی مؤید اسی معنی کی ہے اور یہی قول ہے ایک جماعت اصحاب کا کہ اسی میں ہیں ابو بکر صدیق اور حدیفہ اور ابو موسیٰ اور عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہم اور یہی قول ہے حسن اور عکرمہ اور عطا اور مقاتل اور ضحاک اور سدی و ترمذی کا اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ بھی مروی ہے کہ حسنیٰ سے مراد مثل اس کا جزا سے اور زیادہ سے مراد ہے تضعیف اس کی دس گنا یا سات سو تک اور مجاہد نے کہا حسنیٰ حسنہ سے ہے اور زیادہ مغفرت اور رضوان فقیر کہتا ہے کہ قول اول بہت صحیح اور مؤید باحدیث (بخاری) اور بیضاوی نے فرمایا حسنیٰ صفت ہے مثنویہ کی یعنی تقدیر آیت یوں ہے للذین احسنوا المثوبة الحسنیٰ اور زیادہ سے مراد وہ زیادتی کہ جو براہ فضل جزاء سے عنایت ہو جیسا فرمایا اللہ تعالیٰ نے ویزیدہم من فضله۔



۱۷۔ باب: منه تفسیر قوله: وجوه يومئذ ناضرة

اسی سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کی تفسیر کہ اس روز بہت سے چہرے تروتازہ ہوں گے

(۲۵۵۳) عَنْ ثَوْبٍ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ أَذْنَىٰ أَهْلِ الْجَنَّةِ سَنَرَلَهُ لَمَنْ يَنْظُرُ إِلَىٰ جَنَانِهِ وَزَوْجَاتِهِ وَنَعِيمِهِ وَخَدَمِهِ وَسُرُورِهِ مَسِيرَةَ أَلْفِ سَنَةٍ، وَكَرَّمَهُمْ عَلَى اللَّهِ مَنْ يَنْظُرُ إِلَىٰ وَجْهِهِ غَدَوَةً وَعَشِيَّةً، ثُمَّ قَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ﴿وَجْوهُ يَوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ إِلَىٰ رَبِّهَا نَاطِرَةٌ﴾)). (اسنادہ ضعیف) سلسلۃ الاحادیث الضعیفہ (۱۹۸۵) (اس میں ثور بن فاختہ ضعیف راوی ہے)

ترجمہ : روایت ہے ثور سے انہوں نے کہا کہ سنائیں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جنت میں ادنیٰ درجہ والا وہ ہے کہ نظر کرے گا اپنے باغوں اور بیسیوں اور نعمتوں اور خدمت گاروں اور تختوں کی طرف کہ ہیں وہ ایک ہزار برس کی مسافت تک اور سب سے زیادہ نزدیک وہ ہوگا کہ نظر کرے گا اس اللہ تعالیٰ کے چہرے کی طرف صبح اور شام پھر پڑھی رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت وجوه يومئذ یعنی بہت سے منہ اس دن تازہ ہیں اپنے رب کی طرف نظر کرنے والے۔

فائدہ : اور مروی ہوئی ہے یہ حدیث کئی سندوں سے اسرائیل سے انہوں نے روایت کی سویر سے انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مرفوعاً اور روایت کی یہ عبد الملک بن الحمر نے سویر سے انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے موقوفاً اور روایت کی عبید اللہ الشجعی نے سفیان سے

انہوں نے سویر سے انہوں نے مجاہد سے انہوں نے ابن عمر سے قول ان کا اور مرفوع نہ کیا اس کو۔ روایت کی یہ ہم سے ابو کریب محمد بن علانہ انہوں نے عبید اللہ اشجعی سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے سویر سے انہوں نے مجاہد سے انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مانند اس کے اور مرفوع نہ کیا اس کو۔

مترجم: آیت مبارک کی تفسیر میں ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا ناظرۃ سے مراد حسنہ ہے یعنی چہرے ان کے خوبصورت ہیں مجاہد نے کہا مسرورہ ابن زید نے کہا ناعمہ مقاتل نے کہا بیض یعلوہا النور سدی نے کہا مہیہ یمان نے کہا مسفرة فراء نے کہا مشرقہ بالنعیم الی رہا ناظرۃ ابن عباس رضی اللہ عنہما اور اکثر مفسرین نے کہا نظر کریں گے وہ اپنے رب کی طرف عیا نا بغیر حجاب کے حسن نے کہا نظر کریں گے وہ اپنے خالق کی طرف اور کیوں نہ تازہ ہوں وہ چہرے کہ دیکھتے ہوں اپنے خالق کو (بغوی) بعد اس کے ذکر کی بغوی رحمہ اللہ نے وہی حدیث جو اوپر گزری۔

(۲۵۵۴) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((تَضَامُونَ فِي رُؤْيَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ وَتَضَامُونَ فِي رُؤْيَةِ الشَّمْسِ؟)) قَالُوا : لَا قَالَ : ((فَإِنَّكُمْ سَتَرُونَ رَبَّكُمْ كَمَا تَرَوْنَ الْقَمَرَ لَيْلَةَ الْبَدْرِ، لَا تَضَامُونَ فِي رُؤْيَيْهِ)). (اسنادہ صحیح) ظلال الحنة (۴۴۴ و ۴۵۳)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کیا مزاحمت ہوتی ہے تم کو رؤیتِ قمر میں چودھویں رات کو یا مزاحمت کی جاتی ہے تم پر رؤیتِ شمس میں عرض کی صحابہ نے کہ نہیں فرمایا بے شک دیکھو گے تم اپنے رب کو جیسا کہ دیکھتے ہو چاند چودھویں رات کا نہیں مزاحمت ہوگی اس میں تم کو کسی طرح۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے حسن ہے اور ایسا ہی روایت کیا ہے یحییٰ بن عیسیٰ اور کئی لوگوں نے اعمش سے انہوں نے ابوصالح سے انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے اور روایت کی عبد اللہ بن ادریس نے اعمش سے انہوں نے ابوسعید سے انہوں نے نبی ﷺ سے اور مروی ہوئی ہے یہ ابوسعید سے انہوں نے روایت کی نبی ﷺ سے کئی سندوں سے مثل اسی حدیث کے اور یہ روایت بھی صحیح ہے۔



۱۸۔ بَابُ: مُحَاوَرَةُ الرَّبِّ أَهْلَ الْجَنَّةِ

پروردگار کا اہل جنت سے گفتگو کرنا

(۲۵۵۵) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((إِنَّ اللَّهَ يَقُولُ لِأَهْلِ الْجَنَّةِ يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ! فَيَقُولُونَ رَبَّنَا وَسَعْدَيْكَ، فَيَقُولُ: هَلْ رَضِيتُمْ؟ فَيَقُولُونَ: مَا لَنَا نَرْضَى وَقَدْ أُعْطِينَا مَا لَمْ نَعْطِ أَحَدًا مِنْ خَلْقِكَ فَيَقُولُ أَنَا أُعْطِيتُكُمْ أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ؟ قَالُوا: وَأَيُّ شَيْءٍ أَفْضَلُ مِنْ ذَلِكَ؟

قَالَ أُحِلَّ عَلَيْكُمْ رِضْوَانِي فَلَا أَسْخَطُ عَلَيْكُمْ أَبَدًا)). (اسنادہ صحیح) ق

ترجمہ: روایت ہے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے بے شک اللہ تعالیٰ فرمائے گا جنت والوں کو اے اہل جنت! وہ عرض گے لبیک اے رب ہمارے اور سعدیک پھر فرمائے گا آیاتم راضی ہوئے سو وہ عرض کریں گے کیا ہوا ہم کو کہ راضی نہ ہوں گے اور تو نے عنایت فرمائی ہم کو ایسی چیز کہ نہیں دی کسی کو اپنی مخلوقات سے سو فرمائے گا باری تعالیٰ میں دوں گا تم کو اس سے بھی افضل وہ کہیں گے کہ وہ کیا چیز ہے جو اس سے افضل ہو فرمائے گا اللہ تعالیٰ اتارتا ہوں میں تم پر رضامندی ایسی کہ ناراض نہ ہوں گا میں تم سے کبھی۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: یعنی اللہ جل جلالہ کی ناراضی فسق و فجور اور اس کی نافرمانی سے ہوتی ہے اور مداراس کا تکلیف شرعی پر ہے اور تکلیف کے ایام تمام ہو گئے پس رضامندی الہی ابدی ان کے لیے ثابت ہوئی اور نہیں ہے یہ مگر فضل اس اللہ تعالیٰ کا وَهُوَ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ اَللّٰهُمَّ ادْخُلْنَا الْجَنَّةَ بِفَضْلِكَ وَكَرَمِكَ وَارْضِ عَنَّا بِرَحْمَتِكَ رِضَاءً اِلَّا تَسْخَطُ بَعْدَهُ اَبَدًا رَبَّ الْعَالَمِينَ۔



۱۹۔ بَاب: مَا جَاءَ فِي تَرَائِي أَهْلِ الْجَنَّةِ فِي الْغُرَفِ

اہل جنت کا غرفوں سے دیکھنے کے بیان میں

(۲۵۵۶) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ لَيَتَرَاءَوْنَ فِي الْغُرَفِ كَمَا يَتَرَاءَوْنَ الْمَكُوكِبَ الشَّرْقِيَّ أَوِ الْمَكُوكِبَ الْغَرْبِيَّ الْغَارِبَ فِي الْأَفْقِ وَالطَّالِعَ فِي تَفَاضُلِ الدَّرَجَاتِ)) فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَوَلَيْكَ النَّبِيُّونَ؟ قَالَ: ((بَلَى وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! وَأَقْوَامٌ آمَنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَصَدَّقُوا الْمُرْسَلِينَ)). (اسنادہ صحیح) الروض النضير: ۳۶۰/۲-۳۶۱ التعليق الرغيب: ۲۵۱/۴

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا اہل جنت آپس میں ایک دوسرے کو دیکھیں گے غرفوں میں جیسے دکھائی دیتا ہے تارہ شرقی یا غربی غروب ہونے والا کنارہ آسمان میں یا طلوع کرنے والا تفاضل درجات میں۔ سو عرض کی صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہ یا رسول اللہ وہ لوگ انبیاء ہیں؟ فرمایا نہیں بلکہ قسم ہے اس پر دروگاہ کی کہ میری جان اس کے ہاتھ میں ہے وہ ایسے لوگ ہیں کہ ایمان لائے ہیں اللہ تعالیٰ پر اور اس کے رسول پر اور تصدیق کی ہے پیغمبروں کی یعنی مومنین ہیں انبیاء نہیں۔

فائدہ: یہ حدیث صحیح ہے۔

مترجم: اس حدیث میں آپ نے تشبیہ دی تفاضل درجات کی کہ آپس میں ایسا فرق رکھتے ہیں کہ جیسے تارہ دور نظر آتا ہے اسی طرح

وہ ایک دوسرے کو نظر آتے ہیں پھر صفت کی اس تارہ کی کہ کنارہ شرق میں ہے یا غرب میں اور قریب الغروب ہے یا قریب الطلوع تاکہ دلالت کرے کمال بعد پر اس لیے کہ دیکھنے والے کے سر پر جو تارہ ہے اس کی بہ نسبت نزدیک ہے اور دنیا میں کوئی چیز مریات میں اس سے بڑھ کر نہیں۔



۲۰۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي خُلُودِ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَأَهْلِ النَّارِ

اہل جنت اور اہل نار کے خلود کے بیان میں

(۲۵۵۷) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ : ((يَجْمَعُ اللَّهُ النَّاسَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي صَعِيدٍ وَاحِدٍ، ثُمَّ يَطْلُعُ عَلَيْهِمْ رَبُّ الْعَالَمِينَ فَيَقُولُ أَلَا يَتَّبِعُ كُلُّ إِنْسَانٍ مَا كَانُوا يَعْبُدُونَ فَيَمَثُلُ لِصَاحِبِ الصَّلَيبِ صَلَيبُهُ وَلِصَاحِبِ التَّصَاوِيرِ تَصَاوِيرُهُ، وَلِصَاحِبِ النَّارِ نَارُهُ فَيَتَّبِعُونَ مَا كَانُوا يَعْبُدُونَ وَيَبْقَى الْمُسْلِمُونَ فَيَطْلُعُ عَلَيْهِمْ رَبُّ الْعَالَمِينَ فَيَقُولُ: لَا تَتَّبِعُونَ النَّاسَ؟ فَيَقُولُونَ: نَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْكَ، وَنَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْكَ، اللَّهُ رَبَّنَا، وَهَذَا مَكَانُنَا حَتَّى نَرَى رَبَّنَا، وَهُوَ يَأْمُرُهُمْ وَيَنْهَاهُمْ))، قَالُوا: وَهَلْ نَرَاهُ يَارَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: ((وَهَلْ تَصَارُونَ فِي رُؤْيَا الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ؟)) قَالُوا: لَا يَارَسُولَ اللَّهِ قَالَ: فَإِنَّكُمْ لَا تَصَارُونَ فِي رُؤْيَا تِلْكَ السَّاعَةِ؟ ثُمَّ يَتَوَارَى ثُمَّ يَطْلُعُ فَيَعْرِفُهُمْ نَفْسَهُ ثُمَّ يَقُولُ: أَنَا رَبُّكُمْ فَاتَّبِعُونِي، فَيَقُومُ الْمُسْلِمُونَ وَيُوضَعُ الصِّرَاطُ فَيَمُرُّ عَلَيْهِ مِثْلُ جِيَادِ الْخَيْلِ وَالرِّكَابِ وَقَوْلُهُمْ عَلَيْهِ: سَلَّمَ وَسَلَّمَ وَيَبْقَى أَهْلُ النَّارِ فَيَطْرَحُ مِنْهُمْ فِيهَا فَوْجٌ فَيَقَالُ: هَلِ امْتَلَأَتْ فَتَقُولُ: ﴿هَلْ مِنْ مَزِيدٍ﴾ ثُمَّ يَطْرَحُ فِيهَا فَوْجٌ فَيَقَالُ: هَلِ امْتَلَأَتْ فَتَقُولُ ﴿هَلْ مِنْ مَزِيدٍ﴾ حَتَّى إِذَا أَوْعِبُوا فِيهَا وَضَعَ الرَّحْمَنُ قَدَمَهُ فِيهَا وَأَزْوَى بَعْضَهَا إِلَى بَعْضٍ ثُمَّ قَالَ: قَطُّ قَالَتْ قَطُّ قَطُّ، فَإِذَا أَدْخَلَ اللَّهُ تَعَالَى أَهْلَ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ وَأَهْلَ النَّارِ النَّارَ أَتَى بِالْمَوْتِ مَلَكًا فَيُوقِفُ عَلَى السُّورِ الَّذِي بَيْنَ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَأَهْلِ النَّارِ، ثُمَّ يُقَالُ: يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ فَيَطْلَعُونَ خَائِفِينَ، ثُمَّ يُقَالُ: يَا أَهْلَ النَّارِ! فَيَطْلَعُونَ مُسْتَبْشِرِينَ يَرْجُونَ الشَّفَاعَةَ فَيَقَالُ لِأَهْلِ الْجَنَّةِ وَأَهْلِ النَّارِ هَلْ تَعْرِفُونَ هَذَا؟ فَيَقُولُونَ هُوَ لَا وَهُوَ لَا: قَدْ عَرَفْنَاهُ هُوَ الْمَوْتُ الَّذِي وَكَّلَ بِنَا، فَيُضْجَعُ فَيَذْبَحُ ذَبْحًا عَلَى السُّورِ، ثُمَّ يُقَالُ: يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ! خُلُودٌ لَا مَوْتَ، وَيَا أَهْلَ النَّارِ! خُلُودٌ لَا مَوْتَ)).

(اسنادہ صحیح) تخریج شرح عقیدۃ الطحاوی (۵۷۶)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جمع کرے گا اللہ تعالیٰ آدمیوں کو قیامت کے دن ایک زمین پر پھر جھانکے گا ان پر رب العالمین اور فرمائے گا کیوں نہیں چلا جاتا ہے ہر انسان اپنے معبود کے ساتھ پس صورت بن کر آئے گی صاحب صلیب کے آگے صلیب اس کی اور صاحب تصویر کے آگے تصویریں اس کی اور صاحب نار کے آگے نار اس کی یعنی جسے وہ پوجتے تھے سوساٹھ ہو جائیں گے تمام لوگ جن کو پوجتے تھے اور باقی رہ جائے گے میدانِ حشر میں مسلمان سو جھانکے گا ان پر رب العالمین اور فرمائے گا تم کیوں نہیں ساتھ گئے لوگوں کے وہ عرض کریں گے نعوذ باللہ منک نعوذ باللہ منک یعنی اللہ کی پناہ تجھ سے اللہ کی پناہ تجھ سے ہمارا معبود تو اللہ ہے ہم یہیں رہیں گے یہاں تک کہ دیکھیں گے ہم اپنے رب کو اور وہ حکم کرے گا ان کو اور ثابت قدمی دے گا ان کو پھر چھپ جائے گا پھر مطلع ہوگا اور فرمائے گا تم کیوں نہ گئے آدمیوں کے ساتھ پھر وہ کہیں گے پناہ ہے اللہ کی تجھ سے پناہ ہے اللہ کی تجھ سے ہمارا معبود تو اللہ ہی ہے اور ہم یہیں رہیں گے یہاں تک کہ دیکھیں ہم اس اللہ تعالیٰ شانہ کو، انہوں نے کہا یا رسول اللہ کیا ہم اسے دیکھیں گے؟ فرمایا آپ نے کیا تم پر کچھ مزاحمت ہوتی ہے چاند کے دیکھنے میں چودھویں رات کو انہوں نے عرض کی کہ نہیں یا رسول اللہ فرما اسی طرح تم کو کچھ مزاحمت نہ ہوگی اس کے دیکھنے میں اس وقت پھر چھپ جائے گا پھر مطلع ہوگا اور معرفت اپنی ذات کی عنایت فرمائے گا ان کو پھر فرمائے گا میں ہوں رب تمہارا سو میرے ساتھ چلو تب کھڑے ہو جائیں گے مسلمان اور رکھی جائے گی صراط یعنی پشت دوزخ پر سو گزرے گا اس پر ایک گروہ مثل عمدہ گھوڑوں کے اور ایک گروہ مثل عمدہ اونٹوں کے اور ان کا یہی کہنا ہوگا اس پر سَلَّمَ سَلَّمَ یعنی سلامت رکھ سلامت رکھ اور باقی رہ جائیں گے اہل نار، سو ڈالی جائے گی ایک فوج اس میں اور کہا جائے گا نار سے کیا تو سیر ہوگی سو وہ کہے گی کہ اور کچھ پھر ایک فوج ڈالی جائے گی اس میں اور کہا جائے گا تو سیر ہوگی وہ کہے گی کچھ اور ہے یہاں تک کہ جب سب ڈالے جائیں گے اس میں جب بھی وہ سیر نہ ہوگی تو رکھ دے گا اس میں رحمن قدم اپنا اور سمٹ جائے گا ایک ٹکڑا اس کا دوسرے پر پھر فرمائے گا یعنی رحمن بس ہے وہ کہے گی بس ہے بس ہے پھر جب داخل کرے گا اللہ تعالیٰ اہل جنت کو جنت میں اور اہل نار کو نار میں لائیں گے موت کو کھینچتے ہوئے سوکھڑا کریں گے اسے دیوار پر کہ اہل جنت اور اہل نار کے بیچ میں ہے اور پکارا جائے گا اے جنت والو سو وہ جھانکنے لگیں گے ڈر کر پھر پکارا جائے گا اے دوزخ والو سو وہ جھانکنے لگیں گے خوش ہو کر امید ہوگی ان کو شفاعت کی پھر کہا جائے گا اہل جنت اور اہل نار کو تم پہچانتے ہو اس کو تو کہیں گے یہ بھی اور وہ بھی کہ ہم نے خوب پہچانا ہے اسے وہ موت ہے کہ ہم پر مَوکل تھی سو لٹائی جائے گی وہ اور ذبح کر دی جائے گی اور ایک بارگی اس دیوار پر اور منادی کی جائے گی اے اہل جنت! تمہیں ہمیشہ جنت میں رہنا ہے، اور جنت میں موت نہیں، اور اے اہل دوزخ! تمہیں ہمیشہ رہنا ہے دوزخ میں اور موت نہیں۔

فائل: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: اس حدیث میں بڑے بڑے فوائد ہیں کہ بعد شرح حدیث تحریر ہوں گے، قولہ سوچھانکے ان پر رب العالمین اور فرمائے گا تم کیوں نہ ساتھ گئے لوگوں کے الخ، اس تجلی اور اطلاع میں دو قول ہیں محدثین کے اول یہ کہ یہ جھانکنے والا ملک ہے نہ مالک الملک اور اسناد جھانکنے کا اللہ تعالیٰ کی طرف مجازاً ہے گویا مامور کے فعل کو امر کا فعل فرمایا اب جو انہوں نے جواب دیا کہ نعوذ باللہ منک یعنی ہم پناہ مانگتے ہیں تجھ سے اس میں کچھ اشکال نہ رہا اور دوسرا قول یہ کہ فرمانے والا اور مطلع خود باری تعالیٰ ہے اور اس میں امتحان مومنین کا منظور ہے اور امتحان کے جواز میں قیامت کے دن تک کچھ اختلاف نہیں چنانچہ نووی نے کہا ہے یہ آخر امتحان مومنین کا پھر جب منظور ہوگا باری تعالیٰ کو کہ میں اپنی معرفت ان کو عنایت کر دوں اس وقت پہچانیں گے اور کہیں گے کہ تو ہمارا رب ہے اور اس کے ساتھ چلیں گے، قولہ اور رکھی جائے گی صراط الخ، اس میں ثبوت ہے صراط کا اور مذہب اہل حق کا ہے اثبات اس کا اور اجماع ہے سلف کا اس کے اثبات پر اور وہ ایک بل ہے کہ رکھا جائے گا پشت دوزخ پر اور متکلمین وغیرہم نے کہا ہے کہ صراط بال سے زیادہ باریک تلواریں سے زیادہ تیز ہے۔ قولہ رکھ دے گا رجس اس میں قدم اپنا اپنا قدم ایک صفت ہے باری تعالیٰ کی معلوم المعنی مجہول الکلیف اس کے لفظ اور معنی پر بلا تشبیہ ایمان ہے مومنین کا اور نہیں انکار کیا ان صفتوں کا مگر چند افراخ فلاسفہ اور بعض متکلمین قشیریہ نے کہ لازم کر لی جنہوں نے اپنے نفوس پر تقلید معتزلہ کی اور چھوڑ دی صراط مستقیم سنت کی اور پکڑ گئے ہادیہ جمیع بدعت میں اعاذنا اللہ منہا۔ قولہ لائیں گے موت کو، بعض روایات میں ہے کہ موت کو بصورت ذنبہ ارزق لائیں گے اور بعد تعریف مردم کے ذبح فرمائیں گے، قولہ اے اہل دوزخ تمہیں ہمیشہ رہنا ہے اس میں اثبات خلود ناکار ہے جیسا کہ خلود ہے اہل جنت کو جنت میں اور نہیں اختلاف اس میں اہل حق کا اور نہیں ثابت ہے خروج کفار و مشرکین کا نار سے ہرگز، تمام ہوئی شرح حدیث کی۔

اس حدیث میں اثبات ہے کلام الہی کا اور معلوم ہوتا ہے کہ وہ کلام ایسے حروف و اصوات سے مرکب ہے کہ سامعین کو حنفہوم ہوتا ہے محض تخیل اور خیال نہیں جیسا کہ سمجھا ہے بعض لوگوں نے اور داخل ہیں صاحب تصاویر میں وہ لوگ کہ تصاویر اذہیاء اور انبیاء کی تعظیم بجالاتے ہیں اور آداب عابدانہ ان کے سامنے کرتے ہیں اور اسی طرح داخل ہیں عابدان نار میں اکثر اہل دکن جو محرم میں الاوہ کے گرد گھومتے ہیں اور طواف کرتے ہیں اور اس کی نذر و نیاز منت کرتے ہیں۔ روایت الہی کی تشبیہ قمر سے دینے میں اثبات ہے مرنے کے فوقیت کا اور ثابت ہے فوقیت باری تعالیٰ کی آیت منکارہ اور احادیث متواترۃ المعنی سے نہیں انکار کیا اس کا مگر افراخ فلاسفہ نے۔



(۲۵۵۸) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ يَرْفَعُهُ قَالَ : ((إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ أَتَى بِالْمَوْتِ كَالْكَبِشِ الْأَمْلَحِ فَيُوقِفُ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ فَيَذْبَحُ وَهُمْ يَنْظُرُونَ، فَلَوْ أَنَّ أَحَدًا مَاتَ فَرَحًا لَمَاتَ أَهْلُ الْجَنَّةِ، وَلَوْ أَنَّ أَحَدًا مَاتَ حَزَنًا لَمَاتَ أَهْلُ النَّارِ)). (اسنادہ صحیح) دون قولہ: ”فلو أن أحدًا“۔ سلسلة الاحادیث الضعیفة: ۲۶۶۹

فیترہ: روایت ہے ابو سعید سے کہ مرفوع کرتے تھے وہ اس روایت کو یعنی کہتے تھے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جب ہوگا دن قیامت کالائیں گے موت کو مانند چت کبریٰ بھیڑ کے سوکھڑی کی جائے گی جنت اور دوزخ کے درمیان اور ذبح کی جائے گی اور وہ نظر کرتے ہوں گے سواگر کوئی مرتا ہوتا ان دنوں خوشی سے تو مر جاتے جنت والے اور اگر کوئی مرتا ہوتا غم سے تو مر جاتے دوزخ والے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے اور مروی ہیں نبی ﷺ سے بہت سی روایتیں مثل اس کے کہ جن میں مذکور ہے دیدار الہی کا کہ اس طرح دیکھیں گے لوگ اپنے پروردگار کو اور مذکور ہے قدم کا اور جو مشابہ ہے ان اشیاء کے یعنی ید و وجہ و ساق و جنب و عین و سمع و بصر وغیرہ اور مذہب ائمہ اہل علم کا مثل سفیان ثوری اور مالک بن انس اور سفیان بن عیینہ اور ابن مبارک اور وکیع وغیرہم کا یہ ہے کہ روایت کیں انہوں نے یہ چیزیں اور کہا روایت کرتے ہیں ہم ان حدیثوں کو اور ایمان لاتے ہیں ہم ساتھ ان کے اور نہیں کہی جاتیں یہ صفتیں کہ کیسے ہیں اور کیونکر ہیں اور یہی مختار ہے اہل حدیث کا کہ روایت کی جائیں یہ اشیاء جس طرح کہ آئی ہیں اور اس پر ایمان رکھا جائے اور تفسیر اس کی نہ کی جائے اور وہم نہ کیا جائے اس میں اور نہ کہا جائے کہ وہ کیسے ہیں اور یہی مذہب مختار ہے اہل علم کا کہ گئے ہیں اس طرف اور مراد فیعر فہم نفسہ سے جو اوپر کی حدیث میں مذکور ہوا ہے کہ تجلی کرے گا ان پر۔

مترجم: قولہ اور روایت کرتے ہیں ہم ان حدیثوں کو اور ایمان لاتے ہیں ہم ساتھ ان کے یعنی ایمان لاتے ہیں ہم ان کے لفظ اور معنی پر اس لیے کہ یہ الفاظ معلوم المعنی ہیں کہ عرب ہمیشہ اپنی لسان میں استعمال کرتا ہے اور عوام اور خواص ہر ایک ان کے مفہوم کو بخوبی جانتا ہے اس لیے کہا ہے علماء نے کہ یہ آیات و احادیث متشابہ کیفی ہیں اور محکم المعنی اور فرق کیف اور معنی میں ظاہر ہے کہ اول ان میں سے مجہول ہے اور ثانی معلوم اور اگر دونوں مجہول ہوتے تو ایمان ان آیات و احادیث پر ممکن نہ تھا اس لیے کہ ایمان فرع ہے معرفت کی پھر معرفت اس لفظ کی کہ جو اوضاع نے ایک معنی کے لیے وضع کیا ہے بغیر پہچاننے معنی کے کچھ معنی نہیں رکھتے اور اگر کیف و معنی دونوں مجہول ہوتے تو اوائل سور اور آیات صفات دونوں یکساں ہو جاتے حالانکہ تصریح کی ہے علماء نے کہ ان دونوں میں بون بائن ہے چنانچہ کہا فخر الاسلام بزدوی نے اثبات الید والوجه حق عندنا لکنہ معلوم باصلہ ومتشابہ بوصفہ ولا يجوز ابطال الاصل بالعجز عن درک الصفات بالکیف وانما ضلّت المعتزلة من هذا الوجه فانهم ردوا الاصول بجهلهم بالصفات على الوجه المعقول فصاروا معطلة (کذا فی الازھر شرح الفقه الاکبر) یعنی اثبات ہاتھ اور منہ کا اللہ تعالیٰ کے واسطے حق ہے نزدیک ہمارے لیکن معلوم ہے اصل اس کی اور متشابہ ہے وصف ان کا یعنی کیف ان کا اور نہیں جائز ہے باطل کرنا اصل کا بسبب عجز کے کیف صفات کی ادراک سے اور گمراہ ہو گئے معتزلہ اسی سبب سے کہ انہوں نے رد کر دیا اصول صفات کو بسبب نہ جاننے صفتوں کے علی وجہ المعقول اور ہو گئے معطلہ اور ایسا ہی ذکر کیا شمس الاعلمہ سرخسی نے اور پھر فرمایا اہل السنة والجماعة اثبتوا ما هو الاصل المعلوم بالنص اے بالآیات القطعية والدلالات اليقينية وتوفقوا فيما هو المتشابه وهو الكيفية ولم يجوزوا والاشتغال بطلب ذلك انتهى یعنی اہل سنت اور جماعت نے ثابت کیا اس اصل کو کہ معلوم ہے

ساتھ نص کے ساتھ یعنی ساتھ آیات قطعیہ کے اور دلالات یقینیہ کے اور مراد اس سے معنی معلوم ہے اور توقف کیا اس میں جو متشابہ ہے اور وہ فقط کیفیت ہے اور جائز نہ رکھا اشتغال اس کی طلب میں آتی۔

اور فرمایا شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب غنیۃ الطالبین میں وَهِيَ صِفَةُ الْاِزْمَةِ لَهُ وَلَا يَلْقَاهُ كَالْيَدِ وَالْوَجْهِ وَالْعَيْنِ وَالسَّمْعِ وَالْبَصَرِ وَالْحَيَاةَ وَالْقُدْرَةَ وَكَوْنَهُ خَالِقًا وَرَازِقًا مُحْيِيًا وَمُمِيتًا مَوْصُوفًا بِهَا وَلَا يَخْرُجُ مِنَ الْكِتَابِ وَالسَّنَةِ فَقَرَاتِ الْآيَةِ وَالْخَبَرَ وَنُومِنُ بِهَا فِيهَا وَنُكَلِّ الْكَيْفِيَّةَ فِي الصِّفَاتِ الَّتِي عِلْمُ اللَّهِ أَتَمُّ لَهَا - یعنی یہ صفت یعنی استواء وغیرہ لازم ہے اس کو اور لائق ہے اس کے مانند دید و وجہ و سمع و بصر و حیا و قدرت کی اور لازم ہے ایسے جیسے لازم ہے ان کا خالق و رازق و مچی و ممیت ہونا موصوف ہے وہ ساتھ ان کے اور نہ نکالے جائیں کتاب و سنت سے وہ فقرے آیتوں اور حدیثوں کے اور ایمان لاتے ہیں ہم ساتھ ان کے اور سوچتے ہیں ہم کیفیت صفتوں کی اللہ پاک کے علم پر آتی اس قول میں بھی تصریح ہے کہ مفوض بعلم الہی فقط کیفیت ہے نہ لفظ و معنی پس مدار ایمان ان دونوں پر ہے اور فرمایا امام ابو سعید قاسم بن سلام معاصر امام احمد بن حنبل نے ہذہ احادیث صحاح حملہا اہل الحدیث والفقہاء بعضهم عن بعض وہی عندنا حق لا شک فیہا ولا کن اذا قیل کیف یضحک قلنا لا نفسہر هذا ولا سمعنا احدا یفسرہ (رواہ الذہبی فی کتاب العرش باسنادہ) یعنی یہ احادیث صحیح ہیں روایت کیا ان کو اہل حدیث نے اور فقہاء نے بعض نے بعض سے اور وہ ہمارے نزدیک حق ہے یعنی موصوف ہونا باری تعالیٰ کا ان صفات سے کہ ان حدیثوں میں مذکور ہے، حق ہے کسی طرح کا شک نہیں اس میں، لیکن جب کہا جائے کہ کیسے ہوتا ہے باری تعالیٰ اور کیا کیفیت ہے اس کی کہیں گے ہم تفسیر نہیں کرتے ہم اس کی اور نہیں سنی ہم نے تفسیر اس کی کسی سے کہ کوئی کرتا ہو، آتی اس قول سے معلوم ہوا کہ مراد اس تفسیر سے جو اس مقام میں منع ہے بیان کرنا کیفیت کا اور یہی مراد ہے ترمذی رحمۃ اللہ علیہ کی نہ یہ کہ ترجمہ اس کا نہ کیا جائے۔ قولہ اور وہم نہ کیا جائے اس میں یعنی کیفیت اس کی جو وہم و خیال میں آئے اس سے تزییہ باری تعالیٰ کی ضرور ہے اور نفی ان صفات کی اس خیال سے کہ اس میں تشبیہ یا تجسیم لازم آتی ہے ہرگز نہ چاہیے جیسے کہ سمع و بصر کا اثبات بلا تشبیہ و تکلیف کہا جاتا ہے اسی طرح دید و وجہ کا اثبات بلا تشبیہ و تکلیف ضرور ہے، تعجب ہے ان لوگوں سے کہ اثبات سمع و بصر بلا تکلف کرتے ہیں اور ثبوت دید و وجہ میں تجسیم سے ڈرتے ہیں حالانکہ شارع نے ثبوت ان جمیع صفات کا برابر کیا ہے۔



۲۱۔ بَابُ: مَا جَاءَ حُفَّتِ الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ وَحُفَّتِ النَّارُ بِالشَّهَوَاتِ

جنت کے تکلیفوں کے ساتھ اور دوزخ کے خواہشات کے ساتھ گھیرے جانے کے بیان میں

(۲۵۵۹) عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ : ((حُفَّتِ الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ وَحُفَّتِ النَّارُ بِالشَّهَوَاتِ)) .

(اسنادہ صحیح)

مترجم: یعنی جنت عبادات شاقہ اور ریاضات شرعیہ کے بجالانے سے ملتی ہے اور مصائب و بلیات میں اور زہد و طاعات میں صبر کرنا اس کی تحصیل کے لیے ضرور ہے پھر شہوات نفسانیہ اور تلذذات محرمہ جسمانیہ سے بھی دور رہنا اس کے طالب کا دستور ہے گویا ان مکارہ کے کانٹے اس کے گرد اگر دلوگائے گئے ہیں جیسے باغ و راغ کے گرد کانٹے لگاتے ہیں اسی طرح اتباع شہوات نفسانیہ اور انہماک تلذذات جسمانیہ موجب دخول نار ہے۔



(٢٥٦٠) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ : ((لَمَّا خَلَقَ اللَّهُ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ أَرْسَلَ جِبْرِيلَ إِلَى الْجَنَّةِ فَقَالَ : انْظُرْ إِلَيْهَا وَإِلَى مَا أَعَدَدْتُ لَأَهْلِهَا، فِيهَا قَالَ : فَجَاءَ مَا فَنَظَرَ إِلَيْهَا وَإِلَى مَا أَعَدَّ اللَّهُ لَأَهْلِهَا فِيهَا قَالَ : فَرَجَعَ إِلَيْهِ قَالَ : فَوَعَزْتِكَ لَا يَسْمَعُ بِهَا أَحَدٌ إِلَّا دَخَلَهَا، فَأَمَرَبَهَا فَحُفَّتْ بِالْمَكَارِهِ، فَقَالَ : ارْجِعْ إِلَيْهَا فَانْظُرْ إِلَيْهَا وَإِلَى مَا أَعَدَدْتُ لَأَهْلِهَا فِيهَا قَالَ : فَرَجَعَ إِلَيْهَا فَإِذَا هِيَ قَدْ حُفَّتْ بِالْمَكَارِهِ، فَرَجَعَ إِلَيْهِ فَقَالَ : فَوَعَزْتِكَ لَقَدْ خِفْتُ أَنْ لَا يَدْخُلَهَا أَحَدٌ. قَالَ أَذْهَبَ إِلَى النَّارِ فَانْظُرْ إِلَيْهَا وَإِلَى مَا أَعَدَدْتُ لَأَهْلِهَا فِيهَا فَإِذَا هِيَ يَرْكَبُ بَعْضُهَا بَعْضًا فَرَجَعَ إِلَيْهِ، فَقَالَ : فَوَعَزْتِكَ لَا يَسْمَعُ بِهَا أَحَدٌ فَيَدْخُلَهَا، فَأَمَرَبَهَا فَحُفَّتْ بِالشَّهَوَاتِ، فَقَالَ : ارْجِعْ إِلَيْهَا فَارْجِعْ إِلَيْهَا فَقَالَ : فَوَعَزْتِكَ لَقَدْ خَشِيتُ أَنْ لَا يَنْجُو مِنْهَا أَحَدٌ إِلَّا دَخَلَهَا)). (حسن، صحيح) تخريج التنكيل: (١٧٧/٢)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب پیدا کیا اللہ تعالیٰ نے جنت کو اور دوزخ کو بھیجا جبرائیل علیہ السلام کو جنت کی طرف اور فرمایا نظر کر اس کی طرف اور جو تیار کیا ہے میں نے اس کے رہنے والوں کے لیے جنت میں فرمایا آپ نے پھر آئے جبرائیل اور دیکھا اس کو اور جو تیار کیا تھا اللہ تعالیٰ نے اس کے اہل کے لیے اس میں کہا پھر لوٹ کر آئے اللہ تعالیٰ کی طرف اور عرض کی کہ قسم ہے تیری عزت کی نہ سنے گا کوئی اس کا حال مگر ہوگا اس میں پھر حکم فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ وہ گھیر دی گئی ساتھ تکلیفوں کے پھر فرمایا اللہ تعالیٰ نے پھر جا اس کی طرف اور دیکھ کیا تیار کیا ہے میں نے اس میں اس کے اہل کے لیے فرمایا آپ نے پھر گئے جبرائیل اس کی طرف اور دیکھا کہ وہ گھیری ہوئی ہے تکلیفوں سے اور لوٹ کر آئے باری تعالیٰ کی طرف اور عرض کیا کہ قسم ہے تیری عزت کی میں خوف کرتا ہوں کہ داخل نہ ہوگا اس میں کوئی یعنی ان تکلیفوں کے سبب سے جو اس کے گرد ہیں پھر فرمایا اللہ تعالیٰ نے یعنی جبرائیل کو با طرف دوزخ کے اور نظر کر اس کی طرف اور جو تیار کیا میں نے اس کے اہل کے لیے اس میں پھر گئے وہ اس کی طرف اور دیکھا کہ چڑھا جاتا ہے ایک ٹکڑا اس کا

دوسرے پر رسولوت کرائے وہ باری تعالیٰ کی طرف اور عرض کی قسم ہے تیری عزت کی نہ سنے گا اس کا حال کوئی شخص کہ پھر داخل ہوا اس میں سو حکم فرمایا اللہ تعالیٰ نے گھیر دی گئی وہ شہوتوں سے اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے پھر جاؤ اس کی طرف اور وہ پھر گئے اس کی طرف اور عرض کی قسم ہے تیری عزت کی کہ میں خوف کرتا ہوں کہ نہ نجات پائے گا اس سے کوئی شخص مگر یہ کہ داخل ہو جائے گا اس میں۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔



۲۲۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي اخْتِجَاجِ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ

جنت اور نار کی تکرار کے بیان میں

(۲۵۶۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «اِخْتِجَّتِ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ فَقَالَتِ الْجَنَّةُ: يَدْخُلْنِي الضُّعَفَاءُ وَالْمَسَاكِينُ، وَقَالَتِ النَّارُ يَدْخُلْنِي الْجَبَّارُونَ وَالْمُتَكَبِّرُونَ، فَقَالَ لِلنَّارِ: أَنْتِ عَذَابِي أَنْتَقِمُ بِكَ مِنْ شَيْءٍ، وَقَالَ لِلْجَنَّةِ أَنْتِ رَحِمَتِي أَرْحَمُ بِكَ مِنْ شَيْءٍ».

(حسن صحیح) (ظلال الجنة: ۵۲۸)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: تکرار ہوئی جنت اور نار میں سو کہا جنت نے داخل ہوں گے مجھ میں ضعیف اور مسکین اور کہا دوزخ نے داخل ہوں گے مجھ میں ظالم اور متکبر سو فرمایا اللہ تعالیٰ نے فیصلہ کرنے کو ان کے درمیان دوزخ سے کہ تو عذاب میرا ہے میں بدلہ لوں گا ساتھ تیرے جس سے چاہوں اور فرمایا جنت سے تو رحمت میری ہے رحم کروں گا تیرے ساتھ جس پر چاہوں۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔



۲۳۔ بَابُ: مَا جَاءَ مَا لِأَذْنَى أَهْلِ الْجَنَّةِ مِنَ الْكَرَامَةِ

ادنیٰ جنتی کی عزت افزائی کا بیان

(۲۵۶۲) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَذْنَى أَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلَةُ الَّذِي لَهُ ثَمَانُونَ أَلْفَ خَادِمٍ وَاثْنَتَانِ وَسَبْعُونَ زَوْجَةً وَتُنْصَبُ لَهُ قُبَّةٌ مِنْ لُؤْلُؤٍ وَزَبَرْجَدٍ وَيَأْقُوتُ كَمَا بَيْنَ الْجَابِيَةِ إِلَى صُنْعَاءَ)). وَبِهَذَا الْإِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ مَاتَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ مِنْ صَغِيرٍ أَوْ كَبِيرٍ يُرَدُّونَ

بَنِي ثَلَاثِينَ فِي الْجَنَّةِ لَا يَزِيدُونَ عَلَيْهَا أَبَدًا، وَكَذَلِكَ أَهْلُ النَّارِ)) وَبِهَذَا الْإِسْنَادُ عَنِ النَّبِيِّ قَالَ :
 ((إِنَّ عَلَيْهِمُ النَّجَبَانَ إِنَّ أَذْنَى لَوْلَاةٍ مِنْهَا لَتَضِيَّ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ)). (اسنادہ ضعیف
 تخريج (المشكاة: ۵۶۴۸ - ضعیف الجامع الصغير: ۲۶۶) (اس میں رشدین بن سعد ضعیف اور دراج کی ابوالہیثم

سے روایت ضعیف ہوتی ہے) ضعیف الجامع الصغير (۵۸۵۲) و (۱۸۸۲)

ترجمہ: روایت ہے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: اونی جنتی وہ ہے کہ جس کے اسی (۸۰) ہزار خادم ہیں اور
 بہتر (۷۲) بیبیاں ہیں اور لگایا جائے گا اس کے لیے ایک خیمہ موتی اور زمرہ اور یاقوت سے جابیہ ہے صنعاء تک اور اسی
 اسناد سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرمایا آپ نے جو مرتا ہے اہل جنت سے چھوٹا ہو یا بڑا یعنی دنیا میں ہو جائے گا
 تینتیس (۳۳) برس کا جنت میں اس پر زیادہ نہ ہوں گے کبھی بھی یعنی یہی سن رہے گا اور یہی عمر ہوگی اہل دوزخ کی اور اسی
 اسناد سے مروی ہے نبی ﷺ سے کہ فرمایا آپ نے ان پر تاج ہیں کہ کم سے کم اس میں موتی ہے ایسا کہ چمک ہوگی اس سے
 مابین مشرق و مغرب۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر رشدین بن سعد کی روایت سے۔



(۲۵۶۳) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((الْمُؤْمِنُ إِذَا اشْتَهَى الْوَلَدَ فِي الْجَنَّةِ كَانَ
 حَمْلُهُ وَوَضْعُهُ وَسَنَّهُ فِي سَاعَةٍ كَمَا يَشْتَهَى)). (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: روایت ہے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے مؤمن جب خواہش کرے گا ولد کی جنت میں تو حمل اور
 جنانا اور عمر اس کی یعنی برابر جنتیوں کے ہو جائے گی ایک ساعت میں جیسا کہ وہ چاہے گا۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور اختلاف کیا ہے اہل علم نے اس میں سولہ حصوں نے کہا جنت میں جماع ہے اولاد نہیں ایسا
 ہی مروی ہے طاؤس اور مجاہد اور ابراہیم نخعی رضی اللہ عنہ سے اور کہا محمد نے اسحاق بن ابراہیم سے روایت میں نبی ﷺ سے کہ جب
 خواہش کرے گا مؤمن ولد کی جنت میں ہوگی ایک ساعت میں جیسا کہ وہ چاہتا ہوگا لیکن وہ نہ چاہے گا اور آرزو نہ کرے گا ولد کی کہا
 محمد نے اور مروی ہے بواسطہ ابی رزین عقیلی کے نبی ﷺ سے کہ اہل جنت کے ولد نہ ہوگا اور ابو صدیق ناجی کا نام بکر بن عمرو ہے اور بکر
 بن قیس بھی کہتے ہیں۔

مترجم: ظاہر اولد میں کچھ اختلاف ہے نہیں اس لیے کہ جو لوگ اس کی نفی کرتے ہیں مراد ان کی یہ ہے کہ ولد مقنا نہیں جیسے دنیا میں
 عادت ہے کہ ولد نتیجہ جماع و نکاح ہے اور جنہوں نے اثبات ولد کیا ہے مراد ان کی یہ ہے کہ علی سبیل الخذوذ اگر کوئی جنتی خواہش
 کرے تو امکان رکھتا ہے اس لیے کہ جنتیوں کی سب خواہشیں پوری کی جائیں گی اور کسی آرزو میں تاخیر و تاویل نہ ہوگی۔



۲۴۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي كَلَامِ حُورِ الْعَيْنِ

حور عین کی کلام شیریں کے بیان میں

(۲۵۶۴) عَنْ عَلِيٍّ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : «إِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَمُجْتَمَعًا لِلْحُورِ الْعَيْنِ يَرْفَعْنَ بِأَصْوَاتٍ لَمْ يَسْمَعْ الْخَلَائِقُ مِثْلَهَا [قَالَ] يَقُلْنَ: نَحْنُ الْخَالِدَاتُ فَلَا نَبِيدُ، وَنَحْنُ النَّاعِمَاتُ فَلَا نَبَأُ، وَنَحْنُ الرَّاغِيَاتُ فَلَا نَسْخَطُ طُوبَى لِمَنْ كَانَ لَنَا وَكُنَّا لَهُ».

(اسنادہ ضعیف) سلسلة الاحادیث الضعیفة: ۱۹۸۲

ترجمہ: روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ جنت میں حور عین جمع ہوتی ہیں اور آواز بلند کرتی ہیں کہ خلایق نے کبھی ویسی آواز نہیں سنی۔ کہتی ہیں ہم ہمیشہ رہنے والی ہیں کبھی فنا ہونے والی نہیں اور ہم ناز و نعمت میں رہنے والی ہیں کبھی تکلیف اٹھانے والی نہیں اور ہم اپنے شوہروں سے راضی رہنے والی ہیں کبھی ناراض ہونے والی نہیں، مبارکباد ہے جو ہمارے لیے ہو اور ہم اس کے لیے ہوں۔

فائدہ: اس باب میں ابو ہریرہ اور ابو سعید اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ حدیث علی رضی اللہ عنہ کی غریب ہے۔

مترجم: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جیسے حور عین کی صورت ظاہری موزون اور حسین ہے ویسی ہی طبیعت بھی ان کی کمال موزون ہے اور نہایت فصاحت خیز اور بلاغت انگیز کہ تھوڑا سا کلام ان کا جو منقول ہوا عجیب قوافی اور اسجاع سے بھرا ہوا ہے اگرچہ شعر نہیں مگر وزن شاعرانہ ہے اور ان کا یہ فرمانا مجاز نہیں بلکہ محققانہ ہے ناز پروردگی اور خلود میں دعویٰ انہیں کا سچا ہے اور مبارکبادی کا مستحق ہونا انہی کے لیے اچھا وہی ہیں خالدا ت بے فنا اور ناعما ت بے عنا۔



(۲۵۶۵) عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ ﴿فَهُمْ فِي رَوْضَةٍ يُحْبَرُونَ﴾ [الروم: ۱۵] قَالَ: السَّمَاعُ

وَمَعْنَى السَّمَاعِ مِثْلُ مَا وَرَدَ فِي الْحَدِيثِ أَنَّ الْحُورَ الْعَيْنِ يَرْفَعْنَ بِأَصْوَاتِهِنَّ. (صحيح الإسناد مقطوعاً)

ترجمہ: یحییٰ بن ابی کثیر سے روایت ہے کہ اللہ عز و جل کے فرمان ”وہ تو جنت میں خوش و خرم کر دیے جائیں گے“ سے مراد سماع ہے اور سماع کا مطلب، جیسے حدیث میں وارد ہوا ہے کہ موٹی آنکھوں والی دوشیزائیں آواز بلند کرتی (ہوئی گنگنائی) ہیں۔



۲۵۔ بَابُ أَحَادِيثِ فِي صِفَةِ الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ يُحِبُّهُمْ اللَّهُ

ان تین لوگوں کی صفت کے بیان میں جن سے اللہ تعالیٰ محبت کرتا ہے

(۲۵۶۶) عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : «ثَلَاثَةٌ عَلَى كُنُفَانِ الْمُسْلِمِ. أَرَاهُ قَالَ. يَوْمَ الْقِيَامَةِ

يَغِيْطُهُمُ الْاَوَّلُوْنَ وَالْآخِرُوْنَ: رَجُلٌ يُّنَادِي بِالصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَكَيْلَةً وَرَجُلٌ يَوْمَ قَوْمًا وَهُمْ بِهِ رَاضُونَ، وَعَبْدٌ اَذَى حَقَّ اللّٰهِ وَحَقَّ مَوَالِيْهِ)). (اسنادہ ضعیف) تخريج (المشكاة: ۶۶۶ - نقد

التاج (۱۸۴ - التعلیق الرغیب: ۱/۱۱۰) انظر الحديث (۱۹۸۶)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے تین شخص ہیں کہ مشک کے ٹیلوں پر ہوں گے، کہا راوی نے کہ گمان کرتا ہوں میں کہ فرمایا آپ نے قیامت کے دن کہ رشک کریں گے ان پر اگلے اور پچھلے ایک وہ مرد کہ اذان دیتا ہے نماز پنجگانہ کی ہر رات اور دن میں دوسرے وہ مرد کہ امامت کرے ایک قوم کی اور وہ اس سے راضی ہوں تیسرے وہ غلام کہ ادا کرے حق اللہ تعالیٰ کا اور حق اپنے آقاؤں کا۔

فائل: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر سفیان ثوری کی روایت سے اور ابوالیقظان کا نام عثمان بن عمیر ہے اور ان کو ابن قیس بھی کہتے ہیں۔



(۲۵۶۷) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ يَرْفَعُهُ قَالَ: ((ثَلَاثَةٌ يُحِبُّهُمُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: رَجُلٌ قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَتْلُو كِتَابَ اللَّهِ، وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ صَدَقَةً بِإِمِينِهِ يُخْفِيهَا، قَالَ أَرَاهُ مِنْ شِمَالِهِ وَرَجُلٌ كَانَ فِي سِرِّيَّةٍ فَأَنْهَزَمَ أَصْحَابُهُ فَاسْتَقْبَلَ الْعُدُوَّ)). (اسنادہ ضعیف) تخريج (المشكاة: ۱۹۲۱، التحقيق الثانی) (اس کی سند ابی بکر بن عیاش کی وجہ سے ضعیف ہے)

ترجمہ: روایت ہے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مرفوع کرتے تھے وہ اس حدیث کو یعنی فرمایا آنحضرت ﷺ نے تین شخص ہیں دوست رکھتا ہے ان کو اللہ عزوجل ایک وہ مرد کہ کھڑا ہو کرات کو تلاوت کرتا ہے قرآن کی دوسرا وہ کہ صدقہ دیتا ہے داسنے ہاتھ سے اور چھپاتا ہے اسے کہا راوی نے گمان کرتا ہوں کہ فرمایا آپ نے بائیں ہاتھ سے تیسرے وہ مرد کہ ایک چھوٹے لشکر میں تھا اور شکست کھائی اصحاب اس کے نے اور اس نے مقابلہ کیا دشمن کا یعنی اکیلے۔

فائل: یہ حدیث غریب ہے غیر محفوظ ہے اس سند سے اور صحیح وہ ہے جو روایت کی شعبہ وغیرہ نے منصور سے انہوں نے ربیع بن حراش سے انہوں نے زید بن ظبیان سے انہوں نے ابوذر رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے اور ابو بکر بن عیاش کثیر الغلط ہیں۔

مترجم: سریہ ایک لڑا ہے بڑے لشکر سے کہ جسے جیش کہتے ہیں انتہائی عدد اس کا چار سو تک ہے جمع اس کی سرایا ہے مسیٰ ہوا وہ اس نام سے اس لیے کہ وہ خلاصہ لشکر ہے اور چنا ہوا ان میں کا عرب کہتا ہے السری النفیس والسرّی خلاصۃ الشیء اور جو بعض اہل لغت نے کہا وہ بھیجا جاتا ہے سر یعنی خفیہ اس لیے اسے سریہ کہا سو یہ غلط ہے اس لیے کہ سر جو بمعنی انخفا ہے وہ مضاعف ہے اور سریہ ناقص ہے ہفت اقسام میں سے پس اشتقاق اس کا سر سے باطل ہے۔ قولہ اور چھپایا ہے اپنے بائیں ہاتھ سے مراد اس سے چھپانا اس شخص سے

ہے کہ جو بائیں طرف ہے یا مبالغہ ہے کمال اخفاء میں۔



(۲۵۶۸) عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((ثَلَاثَةٌ يُحِبُّهُمُ اللَّهُ وَثَلَاثَةٌ يُبْغِضُهُمْ، فَأَمَّا الَّذِينَ يُحِبُّهُمْ اللَّهُ فَرَجُلٌ أَنَّى قَوْمًا فَسَأَلْتُهُم بِاللَّهِ وَلَمْ يَسْأَلْتُهُمْ لِقَرَابَةٍ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُمْ فَمَنْعُوهُ فَتَخَلَّفَ رَجُلٌ بِأَعْقَابِهِمْ فَأَعْطَاهُ سِرًّا لَا يَعْلَمُ بِعَطِيَّتِهِ إِلَّا اللَّهُ، وَالَّذِي أَعْطَاهُ. وَقَوْمٌ سَارُوا أَلَيْتَهُمْ حَتَّى إِذَا كَانَ النُّومُ أَحَبَّ إِلَيْهِمْ مِمَّا يُعَدُّ بِهِ فَوَضَعُوا رُءُوسَهُمْ فَأَمَ رَجُلٌ يَتَمَلَّقُنِي وَيَتَلَوُّوا آيَاتِي وَرَجُلٌ كَانَ فِي سِرِّيَةِ فَلَقَنِي الْعُدُوَّ فَهَزَمُوا فَأَقْبَلَ بِصَدْرِهِ حَتَّى يُقْتَلَ أَوْ يُفْتَحَ لَهُ، وَالثَّلَاثَةُ الَّذِينَ يُبْغِضُهُمُ اللَّهُ: الشَّيْخُ الزَّانِي، وَالْفَقِيرُ الْمُخْتَالُ، وَالْغَنِيُّ الظُّلُمُ)). (اسنادہ ضعیف) تخریج المشكاة: (۱۹۲۲)

ترجمہ: روایت ہے ابو ذر سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا تین شخص ہیں کہ دوست رکھتا ہے ان کو اللہ عزوجل اور تین شخص ہیں کہ دشمن رکھتا ہے ان کو اللہ عزوجل سو جن لوگوں کو دوست رکھتا ہے ان میں پہلا وہ مرد ہے کہ ایک سائل آیا کسی قوم کے پاس اور سوال کیا بواسطہ اللہ تعالیٰ کے اور نہیں سوال کیا بواسطہ کسی قرابت کے جو اس کے اور قوم کے بیچ میں ہو سو نہ دیا قوم نے اسے کچھ پس پیچھے پھر ایک شخص ان میں سے اور دیا اس نے سائل کو ایسا چھپا کر کہ نہ جانا اس کے عطیہ کو مگر اللہ تعالیٰ نے یا اس نے کہ جس کو دیا اور دوسرا وہ شخص کہ ایک قوم میں ہے اور چلی وہ قوم رات کو یہاں تک کہ جب نیند ان کو پیاری ہوئی ان چیزوں سے جو نیند کے برابر ہیں اور رکھے انہوں نے سر اپنے کھڑا ہوا وہ شخص اور عاجزی اور چالپوسی کرنے لگا میری اور پڑھنے لگا میری آیتیں اور تیسرا وہ مرد کہ لشکر میں تھا اور مقابلہ ہوا دشمن سے اور شکست کھائی لشکر نے سو وہ سینہ سپر ہو کر دشمن کے مقابلہ میں گیا کہ قتل کیا جائے یا کہ فتح ہو اس کے ہاتھ پر۔ اور وہ تین شخص جن کو دشمن رکھتا ہے اللہ تعالیٰ پہلا بوڑھا زانی، دوسرا فقیر متکبر اترانے والا تیسرا غنی ظالم۔

فائدہ: روایت کی ہم سے محمود غیلان نے انہوں نے نصر بن شمس سے انہوں نے شعبہ سے مانند اس کی یہ حدیث صحیح ہے اور ایسی ہی روایت کی شبان نے منصور سے مانند اس کے اور صحیح تر ہے ابو بکر بن عیاش کی روایت سے۔

مترجم: مؤلف رحمہ اللہ نے اگرچہ چند احادیث متفرقہ اس باب میں ذکر کیں مگر منعقد کیا تھا اس باب کو انہار جنت کے بیان میں اور انہار نجلہ مشروبات ہیں پس تفصیل مشروبات کی حسب اجمال مقدمہ سابق مذکور ہوتی ہے قولہ تعالیٰ تجری من تحتها الانہار یعنی بہتی ہیں نیچے ان باغوں کے نہریں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ انہار جنت بہتی ہیں جبال مسک کے نیچے سے اور انہار جمع ہے نہر کی اور وہ مجری واسع ہے جدول سے زیادہ اور بحر سے کم مانند نیل اور فرات کے اور مراد جریان انہار سے جریان ان کے پانیوں کا ہے اور اسناد جریان کا انہار کی طرف مجازاً ہے۔ مسروق سے مروی ہے کہ وہ بغیر اخدود کے بہتی ہیں یعنی پانی ان کا زمین سے اونچا بہتا ہے نہ گڑھے کے اندر۔ اور بیضاوی نے فرمایا ہے تجری من تحت اشجارھا یعنی مضاف اس جگہ

محذوف ہے۔ مراد یہ ہے کہ بہتی ہیں نہریں جنات کے درختوں کے نیچے سے۔ یا تقدیر عبارت یہ ہے کہ من تحت اہلہا یعنی بہتی ہیں نہریں جنت والوں کے حکم پر جیسے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ناقلاً عن فرعون هذه الانهار تجري من تحتي اے بامری اور نہر اصل لغت میں وسعت اور ضیاء کو کہتے ہیں چنانچہ نہار اس سے مشتق ہے اسی لیے نہر کو نہر بسبب کمال وسعت اور صفائی آپ کے قولہ تعالیٰ فیہا انہار من ماء غیر آسن یعنی اس میں نہریں ہیں پانی سے جو بگڑا اور سڑا نہیں لفظ آسن بعضوں نے بد اور بعضوں نے بقصر پڑھا ہے مصدر اس کا آسن ہے اور اسون اور اجون دونوں بمنزلہ تغیر وارد ہوئے ہیں آسن یعنی آجمن مراد اس سے متغیر اللون منتن الريح ہے۔

قولہ تعالیٰ وأنہار من لبن لم يتغير طعمہ، یعنی نہریں ہیں دودھ کی کہ نہیں بدلا مزہ ان کا یعنی محفوظ ہے وہ پھٹ جانے سے اور دہی ہو جانے سے اور مٹا بن جانے سے۔ قولہ تعالیٰ وأنہار من خمر لذة للشاربین یعنی اور نہریں ہیں شراب سے کہ لذت ہے پینے والوں کے لیے اٹھتی۔ اور لذت اگرچہ مصدر ہے مگر محمول کیا اس کو کمال مبالغہ کے واسطے اور بیان فرمایا کہ کمال تباہن اس کا نمود دنیا سے اس لیے کہ نمود دنیا کراہت غائلہ اور ریح متنہر کھتی ہیں بد مزہ بد بودار ہوتی ہیں اور اگر اس کو مقصود نہ ہو تو کبھی کوئی اس کا استعمال نہ کرے بخلاف خمر جنت کے کہ کمال لذت اور خوش مزگی سے ممتاز ہیں اور سکر اور خمار سے بے نیاز اور لفظ لذت کو بعضوں نے مرفوع پڑھا ہے اس لیے کہ صفت ہے انہار کی اور بعضوں نے منصوب اس لیے کہ علت ہے جیسے ضربہ تادیباً قولہ وأنہار من عسل مصفیٰ یعنی اور نہریں ہیں عسل مصفیٰ سے کہ صاف اور پاک ہے موم سے اور فضلات نخل وغیرہ سے اور محفوظ ہے گرد و غبار سے اور مصنون ہے خس و خوار سے نہیں ڈالا اس میں کسی نے ہاتھ اپنا اور نہیں ماکول و مشروب ہوا کسی آکل و شارب کا اور ان چیزوں کو بضمن انہار بیان فرمایا کہ دلالت ہو کمال ضیاء اور صفا پر اور دلیل ہو اس کی دفور و تکارث کی اس لیے کہ جریان موجب صفا و نور ہے جیسے مستلزم تکارث و دفور۔ قولہ تعالیٰ یفجر و نہا تفجیر اُبھاتے ہیں اس کو جیسا حق ہے بہانے کا۔ بغوی رحمہ اللہ نے فرمایا کھینچ لے جاتے ہیں ان کو جہاں چاہتے ہیں اور اپنے منازل اور قصور میں یعنی وہ نہریں جنتیوں کے اختیار میں ہیں جیسے کہ ناقہ مہار دار قاند کے اختیار میں ہے۔ قولہ تعالیٰ فیہا عین جاریۃ یعنی اس میں نہر ہے بہنے والی یعنی ہمیشہ بہتی ہے کہ منقطع نہیں ہوتا جریان اس کا قولہ تعالیٰ وماء مسکوب یعنی مصبوب یعنی پانی بہایا گیا کہ بہتا ہے دائماً یعنی بغیر اخدود کے موقوف نہیں ہوتا بہنا اس کا گویا بطور چادر کے اوپر سے گر رہا ہے نہیں ٹوٹا سلسلہ اس کا قولہ تعالیٰ عیناً فیہا تسمیٰ سلسبیل یعنی ایک نہر ہے اس میں کہ نام ہے اس کا سلسبیل قنادہ نے فرمایا کہ وہ سلسلہ ہے کہ مطیع و منقاد جنتیوں کے پھیرتے ہیں اسے جس طرف چاہتے ہیں مجاہد نے کہا حدیدۃ! الحریۃ یعنی تیز بہنے والی ابو العالیہ اور مقاتل بن حیان نے کہا سلسبیل اسے اس لیے کہا کہ سیلان ہوتا ہے اس کا راستوں میں جنتیوں کے اور ان کے مکانوں میں یعنی مثل سبیل کے بہتے ہیں یعنی نہایت زور سے منبع اس کا اصل عرش ہے جنت عدن میں بہتی ہیں اہل جنان کی طرف اور مشروب ہے وہ اہل جنت کی برودت اس کی کافور کی ہے اور مزہ و تحمیل کا اور بومسک کی زجاج نے کہا وہ موسوم بہ سلسبیل اس لیے ہوئی کہ پانی اس کا غایت سلاست میں ہے کہ نہیں ٹوٹا سلسلہ اس کا حلق میں اترنے کے وقت یعنی کمال آسانی بغایت خوشگوار گی لو میں

اُترتا ہے اور تسنیم بمعنی توصف ہے اس لیے کہ اکثر علماء قائل ہیں کہ سلسیل صفت ہے اسم نہیں (بغوی) قولہ تعالیٰ و مزاجہ من تسنیم اور طونی اس کی تسنیم سے ہے اُتھلی اور تسنیم سینام سے مشتق ہے اسی سے نام بعیر یعنی کوہان اونٹ کا کہ اس کے اعضاء میں سب سے بلند ہے اس لیے بعض مفسرین نے کہا کہ وہ ایک نہر ہے کہ ہوا میں بہتی ہے بلند اور جنتیوں کے غروفوں اور منازل میں انصباب اس کا ہوتا ہے حسب خواہش ان کے اور اسی طرح ادنیٰ اور ظروف ہیں اہل جنت کے علی قدر ملہا پانی اس کا اُترتا ہے پھر جب وہ بھر جاتا ہے پھر جاتا ہے۔

یہ مضمون ہے قتادہ کے قول کا اور خماک نے کہا وہ ایک اشرف شراب ہے، ابن مسعود اور ابن عباس نے کہا وہ خالص مقررین کے لیے ہے کہ وہ اس کو بغیر طونی کے پیتے ہیں اور سائر اہل جنت اسے مثل گلاب اور کیوڑے کے اور مشروبات میں ملا کر استعمال کرتے ہیں۔ قولہ تعالیٰ و کاس من معین یعنی پیالہ شراب جاری سے کہ جس کی نہریں بہتی ہیں اور وہ دنان میں دھرا ہوا نہیں کہ کیڑے پڑیں اور بہت درماں سڑیں اور پینے والوں کو اس سے بدبو آئے اور طبیعت متغیر ہو جائے بلکہ بسبب جریان کے کمال صفائی اور نظافت اس میں ہے اور شراب اس کا صداع، خمار، غول اور سکر و نرف سے مبرا ہے اور غفلت اور غلیان اور بے ہوشی اور ہذیان سے معرا۔ قولہ تعالیٰ یشربون من کاس کان مزاجھا کافوراً اور مہر لگائی جائے گی اس میں مسک کی، عکرمہ نے کہا مزاج سے اس کا مزہ مراد ہے اہل معانی نے کہا کہ بیاض اس کی مثل کا نور کے ہے اور طیب ریح اور برودت اس لیے کہ کا نور بمثلہ مشروبات نہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا حتیٰ اذا جعلہ ناراً یعنی کنار یہ مضمون ہے مقاتل کے قول کا اور مجاہد نے کہا خوشبو اس میں کا نور کی ملائے جائے گی۔ ابن کیمان نے کہا مطیب کیا ہے اس کو کا نور و مسک و زنجبیل سے عطاء اور کلیبی نے کہا کا نور نام ہے ایک چشمہ آب کا جنت میں (بغوی)

قولہ تعالیٰ ویسقون فیہا کاساً کان مزاجھا زنجبیل یعنی پلایا جائے گا ان کو وہ پیالہ کہ مزاج اس کا زنجبیل ہے اور زنجبیل مہج ہے طبائع کی طرف جماع کے وقت اور حرارت پیدا کرتی ہے اور نفوٹ لاتی ہے اور گرم کرتی ہے امزجہ بارہ کو اور انزعاج اور ہیجان زیادہ کرتی ہے اور شوق اور طرب لاتی ہے اور عرب اس کو اپنے خوشبوؤں اور قہوؤں میں استعمال کرتے ہیں۔ سو وعدہ کیا رازق حقیقی نے کہ پلایا جائے گی وہ جنت میں۔ مقاتل نے کہا وہ زنجبیل دنیا سے مشابہ نہیں۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ جو کچھ کہ اللہ تعالیٰ نے ذکر کیا ہے قرآن میں جنت کی چیزوں کا اور نام لیا ہے اس کا اس کی مثل دنیا میں کوئی شے نہیں اور بعضوں نے کہا وہ ایک نہر ہے جنت میں کہ پایا جاتا ہے اس میں مزہ زنجبیل کا، قتادہ نے کہا کہ مقررین اس کو بغیر طونی کے صرف استعمال کریں گے اور سائر اہل جنت بطور طونی کے جیسا کہ ذکر کیا ہم نے تسنیم میں۔

قولہ تعالیٰ و سقاھم ربھم شراباً طہوراً۔ یعنی پلایا ان کو رب نے شراب طہور یعنی پاک و صاف و مطہر کہ اپنے شراب تک کہ اخلاقی رویہ اور عادات قبیحہ سے پاک کر دے اور قلب و روح میں ایک طہارت ابدی اور نظافتِ سرمدی بخشنے اور طبائع میں نشہ محبت الہی اور مودتِ لامتناہی پیدا کرے۔ دماغ میں علو اور طبیعت میں لہیت اور حسنِ خو کا سبب ہو بدن میں جا کر مولدِ نجاست و انذار نہ ہو بلکہ موجد قویٰ و انوار ہو، مفسرین نے کہا ہے کہ متدنس نہیں کیا اس کو ایدی اور ار جل نے مثلِ خمر دنیا کی۔ ابو قلابہ اور ابراہیم نے کہا

ہے کہ بطن میں جا کر بول نخس نہیں ہوتا بلکہ پسینہ ہو جاتا ہے کہ خوشبو اس کی مثل مسک کے ہے اور عادت اہل جنت کی یہ ہے کہ پہلے وہ طعام تناول فرماتے ہیں اور جب اس سے فارغ ہوتے ہیں شراب بطور پلائے جاتے ہیں کہ بطون ان کے پاکیزہ ہو جاتے ہیں اور وہ کھانا ایک پسینہ خوشبودار ہو کر ان کے جلود سے بہہ جاتا ہے اور پیٹ ان کا لگ جاتا ہے اور شہوت عود کرتی ہے۔ مقاتل نے کہا وہ ایک نہر ہے باب جنت پر جس نے اس میں سے پیا اللہ تعالیٰ نے اس کے دل سے بغض و حسد اور غل و غش نکال لیا۔ قولہ تعالیٰ يُسْقَوْنَ مِنْ رَحِيقٍ مِخْتَلَمٍ مِثْلُ مَسْكٍ یعنی پلائے جائیں گے شراب صاف کہ اس پر مہر ہے مسک کی انتہی رَحِيقٍ خمر صافی طیب ہے۔ مقاتل نے کہا خمر بیضاء یعنی سفید مِخْتَلَمٍ یعنی مہر لگایا ہوا ہے تاکہ کسی کا ہاتھ اس میں نہ لگے اور تصرف غیر سے بالکل محفوظ رہے جیسے کہ سلاطین اور امراء کی توروں اور صراحیوں پر ان کے داروغہ معتبر مہر لگاتے ہیں کہ وہ ان کے سامنے کھولی جاتی ہے۔ مجاہد نے کہا کہ مِخْتَلَمٍ سے مراد مطمئن ہے ختم یعنی طین کہ جس پر مہر لگائی جائے گی مسک سے یہ مراد ہے کہ اخیر میں اس کے مزہ مسک کا آ جاتا ہے یعنی ختم سے ختم اس کا مراد ہے۔ قتادہ نے کہا اس میں کافور ملا کر مسک کی مہر لگا دیتے ہیں اور قرأت عامہ ختمہ ہے بہ تقدیم تاء اور کسائی نے ختمہ پڑھا ہے بہ تقدیم الف اور یہی قرأت ہے علی اور علقمہ کی اور معنی ان دونوں کے ایک ہیں جیسے عرب کہتا ہے فلان کریم الطابع والطباع اور خاتم اور ختام آخر ہر شی کا۔ یہ ہے تفسیر ان آیتوں کی کہ ذکر کی تھی ہم نے مقدمۃ ابواب میں بحمد اللہ والحمدہ کہ تمام ہوا بیان جنت کا۔ اللہ تعالیٰ مؤلف کتاب کے ساتھ بجمع احباب اس فقیر کو جنت میں پہنچائے اور عذاب دوزخ سے بچائے اور سائر مومنین و مسلمین کو اس نعمت ابدیت سے سرفراز فرمائے۔ آمین یا رب العالمین۔



۲۶۔ باب حدیث یوشک الفرات یحسر، عن کنز من ذهب

حدیث کہ قریب ہے کہ فرات سونے کا خزانہ کھولے گا

(۲۵۶۹) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((يُوشِكُ الْفُرَاتُ يَحْسِرُ عَنْ كَنْزٍ مِنَ الذَّهَبِ، فَمَنْ حَضَرَهُ فَلَا يَأْخُذْ مِنْهُ شَيْئًا)). [اسنادہ صحیح]

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے قریب ہے کہ کھولے گا فرات ایک خزانہ سونے کا پھر جو حاضر ہو اس پر نہ لے اس میں سے کچھ۔

فائدہ: یہ حدیث صحیح ہے روایت کی ہم سے ابو سعید اشج نے انہوں نے عقبہ بن خالد سے انہوں نے عبید اللہ بن عمر سے انہوں نے ابی الزناد سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مثل اس کے مگر یہ کہ انہوں نے اپنی روایت میں کہا یحسر عن جبل من ذهب یعنی کھول دے گا فرات ایک پہاڑ سونے کا یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔



(۲۵۷۰) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ، إِلَّا أَنَّهُ قَالَ : ((يَحْسِرُ عَنْ جَبَلٍ مِنْ ذَهَبٍ)). [اسنادہ صحیح]

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مثل اس کے مگر یہ کہ انہوں نے اپنی روایت میں کہا: کھول دے گا فرات ایک پہاڑ سونے کا۔

۲۷۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي صِفَةِ أَنْهَارِ الْجَنَّةِ

انہار جنت کے بیان میں

(۵۲۷۱) عَنْ مُعَاوِيَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((إِنَّ فِي الْجَنَّةِ بَحْرَ الْمَاءِ وَبَحْرَ الْعَسَلِ، وَبَحْرَ اللَّبَنِ، وَبَحْرَ الْخَمْرِ، ثُمَّ تُشَقَّقُ الْأَنْهَارُ بَعْدُ)). [اسنادہ صحیح] تخریج مشکاة المصابیح (۵۶۵۰)

ترجمہ: روایت ہے معاویہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جنت میں دریا ہے پانی کا اور دریا ہے شہد کا اور دریا ہے دودھ کا اور دریا ہے شراب کا پھر نکل رہی ہیں نہریں اس کے بعد، یا نکلیں گی جب جنتی جنت میں داخل ہوں گے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور حکیم بن معاویہ وہ والد ہیں بہر کے۔

مترجم: یعنی تو یہ بمنزلہ دریا کے چاروں بھری ہیں جب جنتی جنت میں جائیں گے بہتی نہریں پائیں گے کہ ہر ایک کے گھر میں ایک نہر ہوگی۔



(۲۵۷۲) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((مَنْ سَأَلَ اللَّهَ الْجَنَّةَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَتْ الْجَنَّةُ: اللَّهُمَّ أَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ وَمِنْ اسْتَجَارَ مِنَ النَّارِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، قَالَتْ النَّارُ: اللَّهُمَّ أَجِرْهُ مِنَ النَّارِ)).

[اسنادہ صحیح] تخریج مشکاة المصابیح (۳۴۷۸) التحقیق الثانی التعلیق الرغیب (۲۲۲/۴)

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جس نے مانگی اللہ تعالیٰ سے جنت تین بار، کہتی ہے جنت یا اللہ داخل کر اس کو جنت میں اور جس نے پناہ مانگی دوزخ سے تین بار کہتی ہے دوزخ یا اللہ پناہ دے اس کو دوزخ سے۔

فائدہ: اسی طرح روایت کی یہ یونس نے ابو اسحاق سے انہوں نے ابن ابی ہریرہ بن مریم سے انہوں نے انس سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس کے اور مروی ہوئی ابی اسحاق سے انہوں نے روایت کی برید بن ابی مریم سے انہوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے قول ان کا۔ مترجم: اس حدیث میں فضیلت ہے تین کی اعداد میں سے اور معلوم ہوتا ہے کہ یہ ایک نصاب کامل ہے گنتی میں کہ مرتب ہوتے ہیں اس پر فوائد معتد بہا اور ترغیب و تحریض ہے جنت کے طلب کرنے پر اور دوزخ سے پناہ مانگنے پر اور معلوم ہوتا ہے کہ جنت اور دوزخ عقل و فہم رکھتے ہیں اور یہی مذہب صحیح ہے کہ ثابت ہے احادیث صحیحہ سے اور معلوم ہوتا ہے کہ جیسے صالحین مشتاق جنت ہیں ویسی ہی جنت بھی مشتاق صالحین ہے۔





(المعجم ۳۷) دوزخ کے بیان میں (تحفة ۳۳)

مقدمة عن المترجم: صاحب نہایہ نے کہا ہے کہ جہنم لفظ عجیبی ہے۔ اور بعضوں نے کہا عربی ہے موسوم ہوا وہ اس نام سے بسبب بعد قعر اپنے کے اسی سے ہے قول عرب کارِ کَیۃ جَہَنَّمَ بکسر جیم و ہا و تشدید نون یعنی کنواں بعید القعر۔ اور اسی سے ہے حدیث ”یقال لہم الجہنمیون“ یعنی ان کو جہنمی کہیں گے۔ مراد ان سے وہ لوگ ہیں کہ جہنم سے نکل کر جنت میں داخل ہوں گے، اور عتقاء اللہ کہلائیں گے اور ان کو جہنمی کہتے ہیں، تنقیص شان منظور نہیں بلکہ تذکیر ہے ان کے نجات کی تا کہ سبب ہو مزید شکر و فرح کا اور حاصل ہو ان کو مسرت و فوز نجات پر اور اہل علم نے کہا ہے کہ جہنم اعلیٰ درجاتِ نار ہے کہ مختص عصاة امت محمد ﷺ کے لیے اور وہی ہے کہ چند روز میں اپنے سناٹوں سے خالی ہو جائے گی، اور ہوائیں اس کے دروازوں کو بجائیں گی غرض وہ پہلا طبقہ ہے دوزخ کا نہایت خفیف العذاب بہ نسبت اور طبقات کے۔ پھر اس کو جہنم اس لیے کہا کہ وہ تجہم کرتی ہے عورتوں اور مردوں کے مونہوں پر اور کھا جاتی ہے ان کے گوشتوں کو۔ اور دوسرا طبقہ لظیٰ ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے نَزَاعَةُ لِلْمَشْوٰی یعنی کھا جانے والی ہے اطرافِ یدین اور جلیمن کو۔ لغت میں شوئی ہاتھ پیر کے کناروں کو کہتے ہیں۔ مجاہد نے کہا شوئی سے مراد سر کی کھال ہے۔ ابراہیم نے کہا کھینچ لیتی ہے لحم کو عظام سے۔ سخاک نے کہا جلد و لحم کو عظام سے کھینچ لیتی ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا عصب اور عقب کو کھینچ لیتی ہے۔ کلی نے کہا خوراک اس آگ کی ام داغ ہے کہ جب وہ اسے کھا جاتی ہے پھر از سر نو عود کرتا ہے یہی اس کا داب ہے قتادہ نے کہا مکارم خلق

کھا جاتی ہے۔ ابو العالیہ نے کہا محاسن و جہ نکل جاتی ہے بلاتی ہے جو پیٹھ موڑے حق سے اور تولی کرے شریعت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ و التحیہ سے۔

تیسرا طبقہ سَفَر ہے اور ستر اسے اس لیے کہا کہ کھا جاتی ہے گوشت عورتوں اور مردوں کے کہ نہیں باقی رہتا ان کی ہڈیوں پر گوشت۔ اور اللہ تعالیٰ نے اس کے حال میں فرمایا ﴿لَا تَبْقَىٰ وَلَا تَذَرُ﴾ یعنی نہ باقی رکھتی ہے نہ چھوڑتی ہے۔ انتہی۔ بغوی رحمہ اللہ نے فرمایا: نہیں باقی رکھتی کوئی چیز مگر کھا جاتی ہے اسے اور ہلاک کر دیتی ہے۔ مجاہد نے کہا: نہ مرنے دیتی ہے نہ جینے دیتی ہے۔ سدی نے کہا نہ باقی رکھتی ہے لحم کو نہ چھوڑتی ہے ہڈیوں کو۔ ضحاک نے کہا: جب وہ انہیں پکڑتی ہے باقی نہیں رکھتی کوئی جگہ اور جب یہ اس کی طرف جاتے ہیں نہیں چھوڑتی ان کو اور ہرشی کو ملالت اور فترت ہے، مگر جنہم کو ﴿لَوَاحِۃٌ لِّلْبَشَرِ﴾ یعنی چمکنے والی ہے پڑے پر اور مغیر ہے جلد کی کہ اس کو کالا کر دیتی ہے عرب کہتا ہے لَاحِۃُ السَّقَمِ وَالْحُزَنِ یعنی رنگ بدل دیا اور صورت متغیر کر دی اس کی مرض اور غم نے۔ مجاہد نے کہا جھلسا دیتی ہے جلد کو یہاں تک کالی ہو جاتی ہے وہ شب تاریک سے زیادہ۔ ابن عباس اور زید بن اسلم نے فرمایا مُحْرِقَةٌ لِّلْجِلْدِ۔ ابن کیسان نے کہا دور سے نظر پڑے گی ان کو جنہم لواحد یعنی دور سے نظر آنے والی جیسے فرمایا ﴿وَبَرَزَتِ الْجَحِيمُ لِّلْغَاوِينِ﴾ اور بشر جمع ہے بشرہ کی۔

چوتھا طبقہ حطمہ ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿لَيُنْبَذَنَّ فِي الْحُطَمَةِ﴾ یعنی ڈالا جائے گا وہ حطمہ میں۔ انتہی۔ اور حطمہ حطم سے مشتق ہے۔ حطم لغت میں توڑنے کو کہتے ہیں، حطمہ اسے اس لیے کہا کہ وہ ہڈی پسلی کفار کی توڑے گی اور عظام راس ہر خناس کا پھوڑے گی۔ بیضاوی نے فرمایا اس کی شان یہ ہے کہ جو ڈالو توڑ ڈالے اللہ تعالیٰ خود اس کی شان میں فرماتا ہے ﴿نَارُ اللَّهِ الْمَوْقَدَةُ الَّتِي تَطَّلِعُ عَلَى الْآفِينَةِ﴾ یعنی وہ آگ ہے اللہ تعالیٰ کی بھڑکائی ہوئی کہ چمکتی ہے دلوں پر انتہی۔ اور اس آیت میں کمال تخویف ہے اس نار سے اور نہایت مبالغہ ہے اس کے ایقاد اور بھڑکانے کا، اس لیے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ ہماری بھڑکائی ہوئی ہے پھر کسی کی کیا مجال ہے کہ اسے بجھا سکے یا اس کے التہاب اور اشتعال کو مٹا سکے۔ اللہم احرقنا منه (کذا اقال البیضاوی)۔ چمکتی ہے دلوں پر یعنی اثر اس کے الم اور وجع کا اور درد اس کے لہب اور احراق کا پہنچتا ہے دلوں تک۔ اور اطلاع اور بلوغ اور تطلع سب کے ایک معنی ہیں۔ عرب کہتا ہے مَتَى "طَلَعَتْ اَرْضُنَا" اَيْ بَنَعَتْ یعنی کب پہنچے تم ہمارے ملک میں۔ مراد آتی یہ ہے کہ وہ جلا دیتی ہے عظیم و کم و جلد کو یہاں تک کہ پہنچ جاتی ہے دل تک۔ یہی قول ہے قرطبی اور کبھی کا۔ ﴿اِنَّهَا عَلَيْهِمْ مُّوَصَّدَةٌ﴾ یعنی مَطْبَقَةٌ مُّغْلَقَةٌ ﴿فِيْ غَمَدٍ مُّمَدَّدَةٍ﴾۔ حمزہ اور کسائی اور ابو بکر نے غُمَد بضم عین و میم پڑھا ہے، اور دوسرے قاریوں نے بفتحہما یعنی وہ مندی ہوئی ہے لہے لہے ستونوں میں۔ انتہی اور عمد بضم اولین و بفتحہما جمع ہے۔ عمود کی مثل اودیم کے کہ جمع ہے اس کی ادم اور آدم دونوں آتی ہے، یہ قول ہے فراء کا۔ اور ابو عبیدہ نے کہا جمع عماد کی ہے مثل اہاب اور اُہب اور اُہب کے۔ بیضاوی نے فرمایا باندھے گئے وہ عمودے میں کہ مثل مقاطر کے ہے کہ جس میں قید کیے جاتے ہیں، لصوص اور مقاطر وہ لکڑی دراز ہے کہ اس میں سوراخ ہوتے ہیں موافق پیروں کے اس میں چوروں کا پیر ڈال کر قفل لگا دیتے ہیں، اہل ہند اسے کاٹ ٹھوکنے بولتے ہیں بعض اسے لاٹ کہتے ہیں۔

قہار نے کہا پہنچا ہے، ہم کو کہ وہ ستون ہیں کہ معذب ہوں گے اہل نار اس سے۔ اور بعضوں نے کہا وہ میخیں ہیں قفل در کی کہ بند کیے جائیں گے اس سے دروازے۔ مقاتل نے کہا کہ بند کیے گئے دروازے ان پر پھر ماری گئیں اس میں میخیں لوہے کی جو آگ سے تھیں یہاں تک کہ گھٹن اور گرمی نے اس کی گھیر لیا جو سین کو اور نہ کھلے گا ان پر کوئی دروازہ اور نہ داخل ہوگی ان پر ہوائے بیرونی اور مددہ صفت ہے عہد کی یعنی مطولہ کہ دراز میخ زیادہ مضبوط ہوتی ہے قصیر سے۔

پانچواں طبقہ تجیم ہے۔ وجہ تسمیہ اس کی یہ ہے کہ وہ عظیم الحجرہ چنگاری ہے کہ ایک ایک چنگاری اس کی ساری دنیا سے بڑھ کر ہے۔ بیضاوی نے فرمایا الححیم المتاجع من النار یعنی آگ شعلہ دار۔ اور بغوی نے کہا الححیم معظم النار، بعضوں نے کہا نار شديدة التاجع یعنی آگ بہت زور سے شعلہ مارنے والی اور وہ آگ کہ بعض اس کا اوپر نار کے ہے کہ تہ بہ تہ ڈھیر لگی ہوئی ہے۔ ابو مالک نے کہا ححیم ماعظم من النار (یقظہ)۔

چھٹا طبقہ سعیر ہے۔ اس لیے اسے سعیر کہا کہ وہ سلگانے والی ہے آگ کی اس میں تین سو قصر ہیں ہر قصر میں تین سو بیت ہیں، ہر بیت میں تین سو طرح کا عذاب ہے اور اس میں سانپ اور بچھو ہیں اور قیود اور سلاسل اور اغلال اور انکال اور اسی میں ہے جب الحزن اور اس سے اشد عذاب کسی طبقہ میں نہیں جب جُبُ الحزن کھولا جاتا ہے اہل نار حزن شدید ہوتا ہے (یقظہ)

ساتواں طبقہ ہاویہ ہے کہ جو اس میں گرا کبھی نہ نکلا۔ اسی میں ہے ہیر الہب کہ جب کھولا جاتا ہے دوزخ اس سے پناہ مانگتی ہے۔ اور اسی میں ہے صعود کہ وہ ایک پہاڑ ہے کہ چڑھیں گے دشمنان خدا اس پر اپنے منہ کے بل بندھے ہوں گے ہاتھ ان کے گردنوں میں اور زبانیہ کھڑے ہوں گے ان کے سروں پر ان کے ہاتھوں میں مونگریاں ہیں لوہے کی جب ایک چوٹ مارتا ہے سنتے ہیں آواز اس کی ثقلین اور دروازے اس کے لوہے کے ہیں، فرش اس کا چنگاریاں ہیں، غشاوہ اس کا ظلمت ہے زمین اس کی تانبے کی ہے اور صاص اور زجاج کی اوپر اور نیچے اس کے آگ ہے اوپر ان کے ظل ہیں نار کے، اور نیچے ان کے ظل ہیں سلگائے گئے وہ ہزار برس تک کہ وہ سرخ ہو گئے پھر ہزار برس تک کہ سپید ہو گئے پھر ہزار برس تک کہ سیاہ ہو گئے۔ اب وہ نہایت تیرہ دن تاریک ہے اور مزوج ہے ساتھ غضب الہی کے (یقظہ)

یہ ہے تفصیل اس کے طبقات کی اور تفصیل اس کے احوال و احوال کی ضمن ابواب میں اور کچھ خاتمہ میں مذکور ہوگی انشاء اللہ تعالیٰ۔

۱۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي صِفَةِ النَّارِ

جہنم کے بیان میں

(۲۰۷۳) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((يُؤْتَى بِجَهَنَّمَ يَوْمَئِذٍ لَهَا سَبْعُونَ أَلْفَ زِمَامٍ مَعَ كُلِّ زِمَامٍ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ يَجُرُّونَهَا)). (استادہ صحیح)

ترجمہ: روایت ہے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے، کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: لائی جائے گی جہنم اور اس دن اس کی ستر ہزار لگا میں ہوں گی، ہر لگام کے ساتھ ستر ہزار فرشتے کہ کھینچ رہے ہوں گے اس کو۔

فائدہ : کہا عبد اللہ بن عبد الرحمن نے اور ثوری سے مرفوع نہ کرتے تھے۔ روایت کی ہم سے عبد الرحمن بن حمید نے انہوں نے عبد الملک سے اور ابو عامر عقدی سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے علاء سے اسی اسناد سے مانند اس کے اور مرفوع نہ کیا اس کو۔



(۲۵۷۴) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((يَخْرُجُ عَنْقُ مِنَ النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَهُ عَيْنَانِ تُبْصِرَانِ وَأُذُنَانِ تَسْمَعَانِ وَلِسَانٌ يَنْطِقُ يَقُولُ : إِنِّي وَكَلْتُ بِثَلَاثَةٍ : بِكُلِّ جَبَّارٍ عَنِيدٍ، وَبِكُلِّ مَنْ دَعَا مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ، وَبِالْمُصَوِّرِينَ)). (اسنادہ صحیح) سلسلہ الاحادیث الصحیحة : ۵۱۲ (التعلیق الرغیب : ۵۶/۴)

ترجمہ : روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے : نکلے گی ایک گردن دوزخ سے قیامت کے دن اس کی دو آنکھیں ہوں گی کہ دیکھتی ہوں گی اور دو کان ہوں گے کہ سنتے ہوں گے اور ایک زبان کہ بولتی ہوگی، کہے گی کہ میں مقرر ہوئی ہوں تین شخصوں کے نکلنے کو ایک جبار عنید، دوسرے جس نے اللہ کے ساتھ کسی دوسرے کو پکارا۔ تیسرے مصور لوگ۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔

مترجم : اس حدیث میں بڑی مذمت اور تحریف ہوئی مصوروں کی جو جاندار چیزوں کی تصویر بناتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ان کو مشرکوں کے ساتھ ذکر کیا اور وہ مشرکوں کے ساتھ ایک ہی گردن کا لقمہ ہوں گے اس وقت میں۔ بعض سفہاء تصویروں کی طرف بہت راغب ہیں بلکہ اس کے جواز میں تحریر و تقریر سے پیش آتے ہیں ہداهم اللہ۔ مگر تعجب ہے کہ کتا اور تصویر دونوں حکم میں برابر ہیں کہ جس گھر میں ہوں فرشتہ رحمت قدم نہ رکھے اور آدمی اشرف المخلوقات ہو کر اس سے دل لگائے معاذ اللہ من ذالک اور مؤلف رحمہ اللہ نے ذکر کیا اس باب میں جہنم کے میدان حشر میں لانے کا اللہ تعالیٰ نے قرآن عظیم الشان میں کئی مقام میں یہ مضمون فرمایا : عَرْضْنَا جَهَنَّمَ يَوْمَئِذٍ لِلْكَافِرِينَ عَرْضًا الَّذِيْنَ كَانَتْ اَعْيُنُهُمْ فِي غِطَاءٍ عَنْ ذِكْرِيْ وَكَانُوْا لَا يَسْتَطِيعُوْنَ سَمْعًا۔ یعنی ہم سامنے لائیں گے جہنم کو اس دن کافروں کے لیے کہ آنکھیں ان کی پردہ میں تھیں ہمارے ذکر سے اور طاقت رکھتے تھے سننے کی۔ ابھی۔ قولہ سامنے لائیں گے یعنی سب لوگ اسے بخوبی دیکھیں گے عیاں اور غطاء اور غشا جو چیز کہ ڈھانپنے کسی کو اور طاقت نہ رکھتے تھے سننے یعنی سمع قبول نہ رکھتے تھے۔



۲۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ قَعْرِ جَهَنَّمَ

جہنم کی گہرائی کے بیان میں

(۲۵۷۵) عَنْ الْحَسَنِ قَالَ : قَالَ عُتْبَةُ بْنُ عَزْوَانَ عَلَى مِنْبَرِنَا هَذَا، مِنْبَرِ الْبَصْرَةِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((إِنَّ

ترمذی کے دو نسخہ مطبوعہ میں الْبَصْرَةِ کا لفظ ہے۔ اور مترجم نے الصَّلَاةَ کا لفظ لکھا ہے اور ترجمہ بھی اسی کے موافق کیا ہے۔ واللہ اعلم۔

الصَّخْرَةَ الْعَظِيمَةَ لَتُلْقَى مِنْ شَفِيرِ جَهَنَّمَ فَتَهْوَى فِيهَا سَبْعِينَ عَامًا مَا تُفَضِّي إِلَى قَرَارِهَا)). قَالَ: وَكَانَ عُمَرُ يَقُولُ: أَكْثَرُوا ذِكْرَ النَّارِ، فَإِنَّ حَرَّهَا شَدِيدَةٌ، وَإِنَّ قَعْرَهَا بَعِيدٌ، وَإِنَّ مَقَامِعَهَا حَدِيدٌ.

(اسنادہ صحیح) سلسلۃ الاحادیث الصحیحة: ۱۶۱۲

ترجمہ: روایت ہے حسن سے کہا فرمایا عتبہ بن غزو ان نے ہمارے اس منبر پر جو منبر ہے ہماری نماز کا کہ فرمایا نبی ﷺ نے اگر ایک بڑا پتھر ڈالا جائے کنارہ جہنم سے اور چلا جائے وہ گرتا ہوا ستر برس تک تو بھی نہ پہنچے اس کی جڑ میں۔ کہا عتبہ نے اور تھے سیدنا عمر رضی اللہ عنہما کہ فرماتے تھے بہت یاد کرو دوزخ کی آگ کو کہ گرمی اس کی شدید ہے اور قعر اس کا بعید اور موگیاں اس کی ہیں حدید۔

فائدہ: ہم نہیں جانتے کہ حسن کو سماع ہو عتبہ بن غزو ان سے۔ اور آئے تھے عتبہ بصرہ میں حضرت عمرؓ کے زمانہ خلافت میں۔ اور پیدا ہوئے حسن جب باقی رہی خلافت عمر دوسرے۔



(۲۵۷۶) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((الصَّعُودُ جَبَلٌ مِنْ نَّارٍ يُتَّصَعَّدُ فِيهِ الْكَافِرُ سَبْعِينَ خَرِيفًا وَيَهْوَى فِيهِ كَذَلِكَ مِنْهُ أَبَدًا))

(اسنادہ ضعیف) تخریج المشکاة: ۵۶۷۷ اس کی سند ابن لہیعہ اور درج عن ابی الہیثم کی وجہ سے ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ابی سعید سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ صعود ایک پہاڑ ہے آگ کا کہ چڑھتا ہے اس پر کافر ستر برس تک پھر گرتا ہے اتنی ہی مدت میں ہمیشہ اسی عذاب میں ہے۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم اسے مرفوع مگر ابن لہیعہ کی روایت سے۔

مترجم: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ﴿سَارِهُقَّةً صَعُودًا﴾ یعنی چڑھاویں گے ہم اسے صعود پر۔ صعود کو صعود اس لیے کہا کہ کافر اس پر صعود کرتا ہے یا مکلف کریں گے ہم اسے ایسی مشقت کا کہ اسے راحت نہ ہو اس میں۔ اور مروی ہے آپ ﷺ سے کہ فرمایا آپ نے کہ وہ پہاڑ ہے دوزخ میں آگ کا کہ کافر کو اس پر چڑھائیں گے پھر جب وہ ہاتھ رکھے گا پہاڑ پگھل جائے گا پھر جب اٹھالے گا ویسا ہی ہو جائے گا جیسا تھا۔ کبھی نے کہا صعود ایک سنگ اُلس (چکنا) ہے کہ کافر کو اس پر چڑھنے کی تکلیف دیں گے اور اس کو سانس نہ لینے دیں گے چڑھنے میں اور آگ کے کھینچیں گے اسے سلاسل حدید سے اور پیچھے سے ماریں گے مقامح حدید سے، پھر چڑھے گا وہ چالیس برس میں پھر جب اس کی ذرہ چوٹی پر پہنچ جائے گا کھیل دیا جائے گا نیچے کو پھر اسی طرح چڑھایا جائے گا اسی طرح ہوتا رہے گا ہمیشہ۔ اور ضمیر سَارِهُقَّةً کی ولید بن مغیرہ مخزومی کی طرف راجع ہے کہ عرب میں وہ وحید مشہور تھا اور اپنی قوم میں کثیر المال والا اولاد۔ یہ آیات سورہ مدثر میں اسی کے حق میں نازل ہوئی ہیں (بنغوی)



بَابُ: مَا جَاءَ فِي عَظَمِ أَهْلِ النَّارِ

اہل نار کے جہنم کے بیان میں

(۲۵۷۷) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((إِنَّ غِلْظَ جِلْدِ الْكَافِرِ اثْنَتَانِ وَارْبَعُونَ ذِرَاعًا وَإِنَّ ضِرْسَهُ مِثْلَ أُحُدٍ وَإِنَّ مَجْلِسَهُ مِنْ جَهَنَّمَ مَا بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ)).

(اسنادہ صحیح) تحریج المشکاة: ۵۶۷۵۔ سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ: (۱۱۰۵) (الظلال: ۶۱۰)

ترجمہ: بیان کیا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ کافر کی کھال کا ڈل یا لیس گز ہے اور اس کی ڈاڑھ احد کے برابر اور اس کے پیٹھ کی جگہ جہنم میں جیسے مکہ سے مدینہ۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے روایت سے۔

مترجم: جلد اور اعضاء کی مقدار میں جو روایات مختلف ہیں محمول ہیں اختلاف اعمال پر یعنی جس قدر کفر و بطور اور فساد و شر کافر کا زیادہ ہوگا اسی قدر اس کا جسم عریض و طویل زیادہ ہوگا کہ جمع کرے اقسام عذاب اور انواع نکال کو اپنے بدن پر، اور یہی حال ہے عصاة مومنین کا۔ چنانچہ حارث بن قیس سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میری امت میں سے کسی شخص کا بدن اتنا بڑا ہو جائے گا دوزخ میں کہ دوزخ کا ایک کونا بھر جائے گا۔ اتنی۔ یہی مضمون ہے قرطبی کے قول کا (یقظ)



(۲۵۷۸) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((ضِرْسُ الْكَافِرِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِثْلُ أُحُدٍ وَفَخْدُهُ مِثْلُ الْبَيْضَاءِ وَمَقْعَدُهُ مِنَ النَّارِ مَسِيرَةُ ثَلَاثِ مِثْلِ الرِّبْدَةِ يَعْنِي بِهِ كَمَا بَيْنَ الْمَدِينَةِ وَالرِّبْدَةِ وَالْبَيْضَاءُ جَبَلٌ)).

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے ڈاڑھ کافر کی قیامت کے دن احد کے برابر ہے اور ران اس کی بیضاء کے برابر اور اس کے پیٹھ کی جگہ دوزخ میں تین دن کی راہ تک ہے مثل ربذہ کے اور یہ جو فرمایا آپ نے مثل ربذہ کے یعنی جتنا فاصلہ ہے مدینہ سے ربذہ تک اور بیضاء ایک پہاڑ کا نام ہے۔

(اسنادہ حسن) سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ: (۹۵/۳)

فائدہ: اس حدیث کو نہیں پہچانتے ہم مگر اسی سند سے اور فضل بن یزید کو فی روایت کی ان سے کئی اماموں نے اور ابو الحارث کچھ مشہور نہیں۔



(۲۵۷۹) قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو كَرَيْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُصْعَبُ بْنُ الْمِقْدَامِ، عَنْ فَضِيلِ بْنِ غَزْوَانَ، عَنْ أَبِي

حَازِمٌ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَفَعَهُ، قَالَ ((ضُرْسُ الْكَافِرِ مُثْلُ أُحُدٍ)). قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ، وَأَبُو حَازِمٍ هُوَ: الْأَشْجَعِيُّ، اسْمُهُ: [سَلْمَانٌ] مَوْلَى عَزَّةَ الْأَشْجَعِيَّةِ.

ترجمہ: روایت کی ہم سے ابوعریب نے انہوں نے مصعب بن مقدم سے انہوں نے فضیل سے انہوں نے ابو حازم سے انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوع کیا انہوں نے اس کو کہ فرمایا آپ نے: داڑھ کافر کی مثل احد کے ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔ اور ابو حازم اشجعی ہیں اور نام ان کا سلمان ہے اور وہ مولیٰ ہیں عزة الاشجعية کے۔ [اسنادہ صحیح] التعليق الرغیب (۲۳۷/۴) سلسلہ الاحادیث الصحیحة (۹۶/۳)



(۲۵۸۰) عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ الْكَافِرَ لَيَسْحَبُ لِسَانَهُ الْقُرْسَخَ وَالْقُرْسَخُ سَخِينٌ يَتَوَطَّأُهُ النَّاسُ)). (اسنادہ ضعیف) تخريج المشكاة: ۵۶۷۶۔ سلسلہ الاحادیث الضعیفة: ۱۹۸۶ (اس میں ابی الحارث محمول راوی ہے)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کہ کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: بے شک کافر کھینچے گا اپنی زبان ایک یاد دفرخ تک، روندیں گے اس کو لوگ۔



۴۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي صِفَةِ شَرَابِ أَهْلِ النَّارِ

جہنمیوں کے مشروبات کے بیان میں

(۲۵۸۱) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي قَوْلِهِ: [كَالْمُهْلِ] قَالَ: ((كَعَكْرِ الزَّيْتِ، فَإِذَا قَرَّبَهُ إِلَى وَجْهِهِ سَقَطَتْ قَرْوَةٌ وَجْهِهِ فِيهِ)). (اسنادہ ضعیف) تخريج المشكاة: ۵۶۷۸۔ التعليق الرغیب: ۲۳۴/۴ اس کی سند درج عن ابی الہیثم کی وجہ سے ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے مہل کی تفسیر میں فرمایا کہ وہ تیل کی تلچھٹ کی مانند ہے پھر جب دوزخی اپنے منہ کے پاس لے جائے گا گر پڑے گی کھال اس کے منہ کی اس پیالہ کے اندر۔

فائدہ: اس حدیث کو نہیں جانتے ہم مگر رشیدین بن سعد کی روایت سے، اور رشیدین میں کلام کیا گیا ہے ان کے حافظہ کی طرف سے۔ مترجم: فردہ اصل میں کھال ہے سر کی مع بالوں کے پھر استعارہ کیا اس لفظ کو منہ کی کھال کے لیے اور قولہ مہل کی تفسیر یعنی قرآن میں جو وارد ہوا ہے ﴿وَأَنْ يَسْتَعِثُّوا يُعَاثُوا بِمَاءٍ كَالْمُهْلِ يَشْوِي الْوُجُوهَ﴾ الآية۔ اس کی تفسیر میں آپ نے فرمایا کہ وہ

تیل کے تھنٹ کے مانند ہے یعنی رگ میں۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ وہ آب غلیظ ہے مثل ورد زیت کے۔ مجاہد نے کہا کہ وہ تھن دم ہے اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ بھل کیا چیز ہے، سو منگوایا انہوں نے سونا اور چاندی اور پگھلایا اسے اور کہا کہ یہ بہت اشبہ ہے بھل سے۔



(۲۵۸۲) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((إِنَّ الْحَمِيمَ لَيَصَّبُ عَلَى رُؤُوسِهِمْ فَيَنْفُذُ الْحَمِيمُ حَتَّى يَخْلُصَ إِلَى جَوْفِهِ فَيَسْلِتُ مَا فِي جَوْفِهِ حَتَّى يَمُرَّقَ مِنْ قَدَمَيْهِ وَهُوَ الصَّهْرُ، ثُمَّ يَعَادُ كَمَا كَانَ)).
روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جیم ڈالا جائے گا ان کے سروں پر سو نفوذ کر جائے گا یہاں تک کہ پہنچ جائے گا دوزخی کے جوف میں اور کاٹ ڈالے گا جو کچھ اس کے جوف میں ہے یعنی آنتوں اور کلیجے اور گردوں وغیرہ کو یہاں تک کہ نکل جائیں گی یہ چیزیں اس کے قدموں کے نیچے سے یعنی دبر سے۔ اور یہی مراد ہے صہر سے جو مذکور ہے قرآن میں پھر ہو جاتا ہے اس کا جوف جیسا تھا۔ (اسنادہ ضعیف) تخریج المشکاۃ: ۵۶۷۹، التعلیق الرغیب: ۲۳۴/۴۔ اس میں لیٹ بن سعد راوی ضعیف ہے۔

فائدہ: ابن حجرہ کا نام عبدالرحمن بن حجرہ مصری ہے یہ حدیث حسن ہے۔ غریب ہے صحیح ہے۔

مترجم: قولہ: نفاذ کر جائے گا۔ یعنی اندر سما جائے گا اور دماغ و دل و بطن میں اتر جائے گا۔ قولہ: اور یہی مراد ہے صہر سے، صہر کے معنی اصل لغت میں پکھلنے کے ہیں چنانچہ عرب کہتا ہے صہرت اثم اصہرہ اذا اذبتہ یعنی پگھلایا میں نے چربی کو اور پگھلاتا ہوں میں اس کو جب پگھلائے تو اس کو اور یہاں اشارہ ہے اس آیت مبارکہ کی طرف ﴿يُصَّبُ مِنْ فَوْقِ رُءُوسِهِمُ الْحَمِيمُ يُصْهَرُ بِهِ مَا فِي بُطُونِهِمْ وَالْجُلُودُ﴾ الایہ۔ یعنی ڈالا جائے گا ان کے سروں پر جیم کہ پکھل جائے گا اس سے جو کہ ان کے پیٹوں میں ہے اور کھالیں۔ اتنی۔ بغوی نے فرمایا جیم گرم پانی ہے کہ انتہا کو پہنچ گئی ہو حرارت اس کی یصہرأی یذاب بِالْحَمِيمِ یعنی پکھل جائے گا بسبب جیم کے یعنی جب ان کے سروں پر پڑے گا شحوم اور احشاء اور جلود کہ پگھلا دے گا اور بھون دے گا کہ وہ جل کر بدن سے جدا ہو جائیں گے۔ بیضاوی نے فرمایا حرارت اس کی اثر کرتی ہے باطن میں جیسا اثر کرتی ہے ظاہر میں، سو پکھل جاتا ہے اس سے احشاء اس کا جیسے کہ پکھل جاتی ہے جلود اور یصہر کو بعضوں نے بہ تشدید ہاء پڑھا ہے تاکہ دلالت کرے کثرت لفظ کثرت معنی پر جیسے شہر مصری کو عرب نے شغنداف کہا، بسبب بڑا ہونے کے، شغادیف سے۔ کما ذکرہ صاحب الکشاف فی تفسیر ہ۔



(۲۵۸۳) عَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي قَوْلِهِ ﴿وَيُسْقَى مِنْ مَاءٍ صَدِيدٍ﴾ يَتَجَرَّعُهُ ﴿قَالَ : ((يُقَرَّبُ إِلَى فِيهِ فَيَكْرَهُهُ، فَإِذَا أُذْنِي مِنْهُ سَوَى وَجْهَهُ وَوَقَعَتْ قُرُوءُ رَأْسِهِ، فَإِذَا شَرِبَهُ قَطَعَ أَمْعَاءَهُ حَتَّى

يَخْرُجُ مِنْ دُبُرِهِ. يَقُولُ اللَّهُ تَبَارَكَ ﴿وَتَعَالَى سُقُوا مَاءً حَمِيمًا فَقَطَّعَ أَمْعَاءَهُمْ﴾ وَيَقُولُ ﴿وَأِنْ يَسْتَغِيثُوا يُعَاثُوا بِمَاءٍ كَالْمُهْلِ يَشْوِي الْوُجُوهَ بِئْسَ الشَّرَابُ وَسَاءَتْ مُرْتَفَقًا﴾.

(اسنادہ ضعیف) تخریج المشکا: ۵۶۸۰۔ التعلیق ایضاً

ترجمہ: روایت ہے ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے اس آیت کی تفسیر میں ﴿وَيُسْفَى﴾ الایہ فرمایا کہ قریب کیا جائے گا ماء صدید اس کے منہ کے اور وہ کراہت کرے گا اس سے، پھر جب اور نزدیک کیا جائے گا بھن جائے گا اس سے منہ اس کا اور گر پڑے گی کھال اس کے سر کی، پھر جب اسے پئے گا کٹ جائیں گی اس سے آنتیں اس کی یہاں تک کہ نکل جائیں گی اس کی دبر سے۔ چنانچہ فرماتا ہے اللہ جل جلالہ وجل شانہ ﴿وَسُقُوا مَاءً﴾ الایہ یعنی پلایا جائے گا ان کو گرم پانی سوکٹ جائیں گی آنتیں ان کی اور فرماتا ہے وہ تعالیٰ شانہ ﴿وَأِنْ يَسْتَغِيثُوا﴾ الایہ اگر فریاد کریں گے وہ ملے گا پانی ان کو مانند مہل کے کہ بھون دے گا ان کے منہ کو، بری ہے پینے کی چیز اور بری ہے آرام گاہ۔ انہی اور باقی تفسیر اس کی اوپر گزری۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے۔ ایسا ہی کہا محمد بن اسماعیل نے روایۃ عبید اللہ بن بسر سے اور عبید اللہ بن بسر پہچانے نہیں جاتے مگر اسی روایت سے۔ اور روایت کی صفوان بن عمرو نے عبد اللہ بن بسر سے جو صحابی ہیں رسول اللہ ﷺ کے اس کے سوا اور حدیثیں اور عبد اللہ بن بسر کے ایک بھائی ہیں کہ انہوں نے سنا ہے رسول اللہ ﷺ سے اور ایک بہن بھی کہ ان کو بھی سنا ہے آنحضرت ﷺ سے اور عبید اللہ بن بسر کہ جن سے صفوان بن عمرو نے روایت کی حدیث ابوامامہ کی یعنی جس کا متن اوپر گزرا شاید بھائی ہوں عبد اللہ بن بسر کے۔



(۲۵۸۴) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ﴿كَالْمُهْلِ﴾ قَالَ: ((كَعَكَرَ الزَّيْبُ فَإِذَا قَرَبَ إِلَيْهِ سَقَطَتْ فَرْوَةٌ وَجْهَهُ فِيهِ)). وَبِهَذَا الْإِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَسْرَادِقِ النَّارِ أَرْبَعَةُ جُدُرٍ، كِثْفٌ كُلِّ جِدَارٍ مَسِيرَةٌ أَرْبَعِينَ سَنَةً)). وَبِهَذَا الْإِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَوْ أَنَّ دُلُومًا مِنْ غَسَاقٍ يَهْرَاقُ فِي الدُّنْيَا لَأَنْتَنَ أَهْلُ الدُّنْيَا)).

(اسنادہ ضعیف) المشکا: (۵۶۸۱ و ۵۶۸۲) التعلیق الرغیب: ۲۳۱/۴۔ اس کی سند رشیدین بن سعد اور دراج عن

ابی الہیثم کی وجہ سے ضعیف ہے

ترجمہ: روایت ہے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا ﴿كَالْمُهْلِ﴾ کی تفسیر میں کہ مہل تیل کے تلمچٹ کی مانند ہے پھر جب قریب کیا جائے گا دوزخی کے گر پڑے گا اس کے منہ کا گوشت اور پوست اس پیالہ میں اور اسی اسناد سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرمایا آپ نے سرادق نار چار دیواریں ہیں کہ ہر ایک کا دل چالیس برس کی راہ تک ہے اور اسی اسناد سے مروی ہے نبی ﷺ سے کہ فرمایا آپ ﷺ نے: اگر ایک ڈول غساق کا ڈال دیا جائے دنیا میں تو سڑ جائیں سب اہل دنیا۔

فائدہ: اس حدیث کو نہیں جانتے ہم مگر رشید بن سعد کی روایت سے اور رشید بن سعد میں مقال ہے چنانچہ اوپر کی جگہ مذکور ہوا کہ وہ ضعیف ہیں۔

مترجم: سراق ما احاط الشی من حائط او غیرہ یعنی سراق وہ چیز ہے جو گھیر لے کسی چیز کو دیوار وغیرہ سے اور بغوی رحمہ اللہ نے لکھا ہے السراق الحجرة التي تطيف بالفساطيط یعنی سراق وہ چیز ہے کہ گھیر لیتی ہے خیموں کو جسے قنات کہتے ہیں۔ پھر بعد اس کے نقل کی یہی روایت باب کی پھر کہا کہ فرمایا ابن عباس رضی اللہ عنہما: وہ دیوار ہے ناری۔ کبھی نے کہا کہ وہ ایک گردن ہے کہ دوزخ سے نکل کر کافروں کو مثل حظیرہ کے گھیر لے گی اور حظیرہ وہ دیوار ہے جو کانٹوں سے جنگلوں میں گھیر دیتے ہیں کہ اس میں جانور درندوں سے محفوظ رہیں، مگر یہ قول بعید ہے اور بعضوں نے کہا وہ دخان ہے کہ گھیر لے گا دوزخیوں کو اسی کا ذکر کیا اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں ﴿انطلقوا الى ظلي ذي فلت شعبة﴾ الایۃ۔ اتنی مانی بغوی۔ اور غساق کے لفظ میں دو قرأتیں ہیں حمزہ اور کسائی اور حفص نے بہ تشدید سین پڑھا ہے جہاں کہیں وارد ہوا ہے اور دوسرے قاریوں نے بہ تخفیف۔ سو جنہوں نے بہ تشدید پڑھا ہے اسم ٹھہرایا حجاز اور طبخ کے وزن پر، اور جنہوں نے بہ تخفیف پڑھا انہوں نے عذاب و ثواب کے وزن پر کہا۔ اور غساق کے معنوں میں مفسرین کے کئی قول ہیں۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ وہ زمہریر ہے کہ جلانے گا ان کو بسبب کمال برودت کے جیسے جلاتی ہے آگ بسبب اپنی حرارت کے۔ مقاتل اور مجاہد نے کہا غساق وہ ہے کہ حد کو پہنچ گئی ہو برودت اس کی۔ اور بعضوں نے کہا کہ غساق زبان ترک میں بدبو ہے۔ قتادہ نے کہا ہوما یفسق یعنی وہ چیز ہے کہ بے دوزخیوں کے لحوم و جلود سے از حد قح یا صدید یا بے فروں سے زانیوں کے۔ عرب کہتا ہے غسقت عینہ اذا نصبت یعنی یہی اور جاری ہوئی نہر اس کی اور غسقان لغت میں انصہاب و جریان ہے (بغوی)



(۲۵۸۵) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَرَأَ هَذِهِ الْآيَةَ: ﴿اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تَقَاتِهِ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ﴾ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَوْ أَنَّ قَطْرَةً مِنَ الزَّقُّومِ قَطَرَتْ فِي دَارِ الدُّنْيَا لَأَفْسَدَتْ عَلَى أَهْلِ الدُّنْيَا مَعَايِشَهُمْ، فَكَيْفَ بِمَنْ يَكُونُ طَعَامَهُ)).

(اسنادہ ضعیف) التعليق الرغیب (۴/۲۳۶) الروض النضر (۴۵۱)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ رسول اللہ ﷺ نے پڑھی یہ آیت ﴿اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تَقَاتِهِ﴾ الایۃ۔ یعنی ڈرو اللہ تعالیٰ سے جو حق ہے ڈرنے کا اور نہ مردم مگر مسلمان۔ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: اگر ایک قطرہ زقوم سے ٹپکا دیا جائے دنیا کے گھر میں تو بگڑ جائے اہل دنیا پر معیشت ان کی پھر کیا حال ہوگا اس کا جس کی وہ غذا ہوگی۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: زقوم کا بیان اللہ جل جلالہ نے اپنی کتاب مقدس میں فرمایا ہے ﴿أَذِلَّتْ خَيْرٌ نَزَلًا أَمْ شَجَرَةُ الزَّقُّومِ إِنَّا جَعَلْنَاهَا فِتْنَةً لِلظَّالِمِينَ إِنَّهَا شَجَرَةٌ تَخْرُجُ فِي أَصْلِ الْجَبَّحِيمِ طَلْعُهَا كَأَنَّهُ رُءُوسُ الشَّيَاطِينِ فَإِنَّهُمْ لَا كَلُونَ مِنْهَا فَمَا لَنُؤَنَ

مِنْهَا الْبُطُونُ ﴿ یعنی بھلا یہ بہتر ہے مہمانی یا درخت زقوم کا ہم نے اس کو رکھا ہے خراب کرنے اور آزمانے کے لیے ظالموں کو وہ ایک درخت ہے کہ نکلتا ہے دوزخ کی جڑ میں اس کا خوشہ جیسے سریشطانوں کے سووہ کھائیں گے اس میں سے پھر بھریں گے اس سے پیٹ۔ انتہی۔ اور زقوم ایک شجرہ خشک ہے کہ یہیہ الطعم ذی مرارہ کہ مرورہ رکھیں گے اہل نار اس کے تناول کو سوز بردتی کھلایا جائے گا وہ ان کو۔ چنانچہ عرب کہتا ہے تَزَقَّمُ الطَّعَامُ یعنی تناول کرے گا اس کو کراہت اور مشقت سے اور معلوم ہوا اس سے اشتقاق اس کا۔ قولہ ہم نے اس کے آزمانے کو آ، یعنی کفار کہتے ہیں کہ درخت سبز نار میں کیونکر ہوگا حالانکہ نار حرق اشجار ہے۔ چنانچہ ابن الزبیری کافر صنادید قریش سے کہتا تھا کہ محمد ڈراتے ہیں ہم کو زقوم سے حالانکہ زقوم لسان بربر میں زبد اور تر کا نام ہے، سولے گیا اس کو ابو جہل اپنے گھر میں اور کہا اپنی باندی سے يَا حَارِیۃُ زُقْمًا سووہ زبد اور تر سامنے لائی، اور کہا ابو جہل نے تَزَقَّمُوا فَهَذَا مَا يُوعِدُكُمْ بِہ مُحَمَّدٌ یعنی زقوم کھاؤ کہ اس سے ڈراتے ہیں تمہیں محمد۔ قولہ: وہ نکلتا ہے دوزخ کی جڑ سے۔ انتہی۔ یعنی قعر نار سے اور حسن نے کہا کہ اصل اور بیخ اس کی قعر جہنم میں ہے اور اغصان اس کی مرتفع ہیں تمام درکات نار میں۔ قولہ: طَلَعَهَا مراد طلوع سے ثمر ہے مسمی ہوا ساتھ طلوع کے بسبب طلوع کرنے اس کے کے اغصان سے مثل طلوع آفتاب کے مشرق اور کنارہ آسمان سے۔

قولہ: جیسے کہ سر ہیں شیطانوں کے آ، مراد شیطا طین سے ہفتۂ جن اور شیطان ہیں کہ تشبیہ دی اللہ تعالیٰ نے ان کے سروں کے ساتھ اس سبب سے کہ قح اور برائی ان کے آدمیوں کے ذہن میں ہے اگرچہ دیکھا نہیں۔ چنانچہ عرب کسی کی مذمت کرتا ہے اور اس کا قح بیان کرنا چاہتا ہے تو کہتا ہے کَأَنَّهُ شَيْطَانٌ گویا شیطان ان کے ذہنوں میں نہایت ڈراؤنی اور خوفناک اور پر عیوب مذموم و قبیح شئی ہے اگرچہ ان کی نگاہوں نے اسے احاطہ نہ کیا ہو اور آنکھوں نے کبھی دیکھا نہ ہو مگر صورت قبیح اس ملعون کی بغایت قح اس کی تصور و خیال میں موجود ہے پس تشبیہ صحیح ہوگئی اور رفع ہو گیا اس تقریر سے ہمارا وہ اعتراض کہ جو علمائے بیان کی طرف سے قرآن عظیم الشان پر وارد ہوتا ہے اور تقریر اعتراض یہ ہے کہ تشبیہ زقوم کی کیونکر صحیح ہوگی اس لیے کہ مخاطبین نے نہیں دیکھا سر شیطانوں کا اور جواب کا خلاصہ یہ ہے کہ اگرچہ نہیں دیکھا مگر ان کے اذہان میں قح اس کی صورت اور سر کا موجود ہے اور یہ کافی ہے صحت تشبیہ کو۔ یہی مراد ہے ابن عباس اور قرظی کے قول کی۔ اور بعضوں نے کہا مراد شیطا طین سے حیات ہیں اس لیے کہ عرب حیہ قبیحہ المنظر کہ یہیہ المرئی کو شیطان کہتا ہے اور بعضوں نے کہا کہ وہ ایک درخت ہے قبیح متن بد مزہ کہ بادیہ عرب میں ہوتا ہے۔ اور اہل بوادی اسے رؤس الشیاطین کہتے ہیں اللہ تعالیٰ نے اس سے تشبیہ دی اور شاید اہل ہند اس کو سینڈھ کہتے ہوں۔ قولہ ﴿ فَمَا لَنُونَ ﴾ لخت میں ملو کہتے ہیں ظرف کے اس قدر بھرنے کو کہ محمل نہ ہو پھر زیادت کا پس بھرے جائیں گے اسی طرح بطون ان کے۔ معاذ اللہ من ذالک (بنوئی) اور بیضاوی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ زقوم ایک شجر ہے کہ ثمر اس کا نُزُل ہے اہل نار کا اور منصوب ہے نزلا اس لیے کہ تمیز ہے یا حال ہے اور لفظ نزل میں اشارہ ہے کہ جو کچھ نعمائے جنت اوپر مذکور ہوئے یعنی آن آیتوں سے قبل تو وہ بمنزلہ اس چیز کے ہیں کہ جلد تیار کر کے مسافر کے لیے قبل از طعام پیش کی جاتی ہے عرب اسے نزل کہتا ہے اس لیے کہ وقت نزول نازل سامنے آتی ہے اور جو اس

کے ماوراء ہے وہ ذہن بشر سے بعید ہے۔ اسی طرح زقوم نزل اہل نار ہے اور عذاب جو اس کے سوا ہے خیال سے دور ہے احاطہ بیان میں نہیں آ سکتا۔ اور زقوم نام ہے ایک شجرہ صغیرۃ الورق بد مزہ تلخ و ناگوار کا کہ ملک تہامہ میں ہوتا ہے۔ انتہی۔



۵۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي صِفَةِ طَعَامِ أَهْلِ النَّارِ

جہنمیوں کے کھانے کے بیان میں

(۲۵۸۶) عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : (يُلْقَى عَلَى أَهْلِ النَّارِ الْجُوعُ فَيَعْدِلُ مَا هُمْ فِيهِ مِنَ الْعَذَابِ فَيَسْتَعِثُّونَ فَيَعَاتُونَ بِطَعَامٍ مِنْ ضَرِيعٍ لَا يُسْمِنُ وَلَا يُغْنِي مِنْ جُوعٍ، فَيَسْتَعِثُّونَ بِالطَّعَامِ فَيَعَاتُونَ بِطَعَامٍ ذِي غُصَّةٍ، فَيَذْكُرُونَ أَنَّهُمْ كَانُوا يُجِيزُونَ الْغُصَصَ فِي الدُّنْيَا بِالشَّرَابِ فَيَسْتَعِثُّونَ بِالشَّرَابِ فَيُدْفَعُ إِلَيْهِمُ الْحَمِيمُ بِكَالِإِبِ الْحَدِيدِ فَإِذَا ذَنَتْ مِنْ وُجُوهِهِمْ شَوْثٌ وَجُوهِهُمْ، فَإِذَا دَخَلَتْ بُطُونُهُمْ قَطَعَتْ مَا فِي بُطُونِهِمْ، فَيَقُولُونَ ادْعُوا خَزَنَةَ جَهَنَّمَ، فَيَقُولُونَ: ﴿أَوَلَمْ تَكُنْ تَأْتِيكُمْ رُسُلُكُمْ بِالْبَيِّنَاتِ قَالُوا بَلَى قَالُوا فَادْعُوا وَمَا دُعَاءُ الْكَافِرِينَ إِلَّا فِي ضَلَالٍ﴾ قَالَ: فَيَقُولُونَ ادْعُوا مَالِكًا، فَيَقُولُونَ ﴿يَمْلِكُ لِيَقْضِ عَلَيْنَا رَبُّكَ﴾ قَالَ: فَيَجِيبُهُمْ ﴿إِنَّكُمْ مَا كُنْتُمْ﴾ قَالَ: الْأَعْمَشُ: بُنْتُ أَنْ بَيْنَ دُعَائِهِمْ، وَبَيْنَ إِبْجَابَةِ مَالِكٍ إِنَّهُمْ أَلْفَ عَامٍ، قَالَ: فَيَقُولُونَ ادْعُوا رَبَّكُمْ فَلَا أَحَدَ خَيْرٍ مِنْ رَبِّكُمْ، فَيَقُولُونَ: ﴿رَبَّنَا عَلَبْتَ عَلَيْنَا شِقْوَتَنَا وَكُنَّا قَوْمًا ضَالِّينَ رَبَّنَا أَخْرِجْنَا مِنْهَا فَإِنْ عُدْنَا فَإِنَّا ظَالِمُونَ﴾ قَالَ: فَيَجِيبُهُمْ ﴿إِخْسَنُوا فِيهَا وَلَا تَكْلُمُونَ﴾ قَالَ: فَعِنْدَ ذَلِكَ يَسْتَوْسُوا مِنْ كُلِّ خَيْرٍ وَعِنْدَ ذَلِكَ يَأْخُذُونَ فِي الرَّقِيرِ وَالْحَسْرَةِ وَالْوَيْلِ)).

(اسنادہ ضعیف) تخریج (المشكاة: ۵۶۸۶، التعليق الرغیب: ۴/۲۳۶) اس میں شہر بن حوشب راوی ضعیف ہے

ترجمہ: روایت ہے ابو درداء رضی اللہ عنہ سے کہ کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے ڈالی جائے گی اہل نار پر بھوک سو برابر ہو جائے گی تکلیف بھوک کی دوسرے اور عذابوں کی کہ وہ اس میں گرفتار ہوئیں گے سو فریاد کریں گے وہ اور ملے گا ان کو طعام ضریع سے کہ نہ فرہ کرے گا وہ بدن کو اور نہ دور کرے گا وہ بھوک پھر فریاد کریں گے وہ کھانے کے لے، سو ملے گا ان کو کھانا گلے میں اٹکنے والا، سو یاد کریں گے وہ دنیا میں اتارا کرتے تھے اٹکنے ہوئے نوا لے سو فریاد کریں گے وہ کچھ پینے کے لیے سو دیا جائے گا ان کو حمیم کالایب حدید سے پھر جب نزدیک کیا جائے گا ان کے مونہوں کے بھون دے گا ان کے مونہوں کو پھر جب داخل ہو گا ان کے بطون میں کاٹ ڈالے گا جو کچھ ان کے بطون میں سوکھیں گے پکارو جہنم کے خزانچوں کو سو وہ جواب دیں گے ان کو اور کہیں گے کیا نہ آئے تھے تمہارے پاس رسول کھلے معجزے اور روشن دلیل لے کر کہیں گے وہ کیوں نہیں آئے یعنی آئے

تھے ہمارے پاس رسول سو کہیں گے فرشتے پھر پکارو اور نہیں ہے پکار کا فروں کی مگر گمراہی میں فرمایا آپ ﷺ نے پھر کہیں گے وہ کہ پکارو مالک کو اور کہیں گے وہ اے مالک چاہیے کہ فیصلہ کر دے ہمارا رب تیرا فرمایا آپ نے کہ مالک ان کو جواب دے گا کہ تمہارا فیصلہ ہو گیا کہ تم ہمیشہ رہنے والے ہو دوزخ میں۔ اعمش راوی حدیث نے کہا کہ خبر دی گئی ہے مجھے کہ ان کی پکار میں اور مالک کے جواب میں ہزار برس کا فاصلہ ہے فرمایا آپ نے سو وہ کہیں گے کہ پکارو تم اپنے رب کو اس لیے کہ کوئی بہتر نہیں رب سے سو پکاریں گے اور کہیں گے اے رب ہمارے غالب ہو گئی ہم پر شقاوت ہماری اور ہم گمراہ لوگ تھے، اے رب ہمارے نکال ہم کو اس سے اگر ہم پھر وہی کام کریں تو ہم ظالم ہیں۔ فرمایا آپ نے پھر جواب دے گا ان کو اللہ تعالیٰ کہ دور ہو پھنکار ہے تم پر مجھ سے بات نہ کرو فرمایا پھر اس وقت مایوس ہو جائیں گے وہ ہر خیر سے اور اس وقت وہ گدھے کی طرح ڈنکنے لگیں گے اور حسرت اور ویل پکاریں گے۔

فائدہ : کہا عبد اللہ بن عبد الرحمن نے لوگ مرفوع نہیں کرتے اس حدیث کو یعنی رسول اللہ ﷺ تک نہیں پہنچاتے۔ کہا اور مروی ہوئی یہ حدیث اس سند سے عن الاعمش عن شمر بن عطیہ عن شہر بن حوشب عن ام الدرداء عن ابی الدرداء۔ اور روایت کیا گیا قول ابو الدرداء کا اور مرفوع نہ ہوئی اور قطبہ بن عبد العزیز ثقہ ہیں اہل حدیث کے نزدیک۔

مترجم : معلوم ہوتا ہے یقیناً یہ حال مشرکوں کا ہے اس لیے کہ مشرک کی عادت ہے کہ جب کوئی مصیبت پڑتی ہے تو دوبلہ اولیٰ میں کبھی خدا کو نہیں پکارتا اور اس سے دعا نہیں کرتا بلکہ غیر اللہ کی نذر و نیاز و منت شروع کرتا ہے اور انہیں سے گڑگڑا کر مدد مانگتا ہے اعانت چاہتا رہتا ہے اور ایک پیر سے حاجت روائی نہیں ہوتی تو دوسروں کے پیر پکڑتا ہے اور ایک چلہ سے کامیابی نہیں ہوتی تو دوسرے پر چلا جاتا ہے ایک نال سے بے نیل مراد رہتا ہے تو دوسروں کے آگے نالہ کرتا ہے غرض جب سب طرف سے راندہ از ہر جانب ماندہ ہو جاتا ہے باری نیاؤ خداوند تعالیٰ کو پکارتا ہے بخلاف موحد پاک سیرت صاف سریرت کے کہ سوا اللہ کے کسی کو جانتا ہی نہیں دفع مصائب اور رفع معایب میں بجز اس کے کسی کو مانتا ہی نہیں اول و آخر اسی کے دراجابت پر مستقیم ہے اور ظاہر و باطن اسی کے اعانت پر قائم نہ کسی کی نذر مانے نہ منت نہ کسی سے حور چاہیے نہ جنت مجیب الداعین پر اس کا بھروسہ ہے اور رب العالمین پر اس کا تکیہ اب مشرکوں کا سردھننے اور شرح حدیث سنئے۔

قولہ ملے گا ان کو طعام ضریح سے۔ مجاہد اور عکرمہ اور قتادہ نے کہا ہے کہ ضریح ایک نبات ہے کانٹے دار زمین میں لگی ہوئی کہ قریش اس کو شہرق کہتے ہیں پھر جب سوکھ جاتی ہے اسے ضریح کہتے ہیں اور وہ بہت بد مزہ ہے نہایت کٹھکی۔ کلبی نے کہا جب سوکھ جاتی ہے جب بھی کوئی جانور اس کے پاس نہیں جاتا۔ ابن زید نے کہا دنیا میں ضریح سوکھا ہوا کانٹا ہے کہ جس میں پتانہ ہو اور آخرت میں کانٹے ہیں آگ کے اور ایک روایت مرفوع میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ضریح نار میں ایک چیز ہے مشابہ کانٹے کے تلخ ترابیوہ سے بد بو زیادہ مردار سے گرم زیادہ آگ سے اور مفسرین نے کہا ہے جب نازل ہوئی یہ آیت ﴿لَيْسَ لَهُمْ طَعَامٌ إِلَّا مِنْ ضَرْبِ﴾ اور کچھ کھانا نہیں سوائے ضریح کے تو مشرکین نے کہا کہ ضریح کھا کھا کر تو ہمارے اونٹ خوب غربہ ہوتے ہیں حالانکہ یہ

انہوں نے جھوٹ کہا اس لیے کہ اونٹ اسے جب ہی کھاتا ہے کہ وہ تر ہے اور شہرق کہتے ہیں جیسا کہ اوپر گزرا پھر جب سوکھے اور ضریح ہوئی پھر اس کے پاس نہیں جاتا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ان کے جواب میں اتارا ﴿لَا يُسْمِنُ وَلَا يُغْنِي مِنْ جُوعٍ﴾ (بنغوی) قولہ کلا یلب حدید کلا یلب جمع ہے کلوب کی اور کلوب بہ تشدید لام وہ لوہا ہے کہ جس پر عرب گوشت لٹکاتا ہے اور یہاں مراد وہ آلے ہیں کہ جن میں حمیم بھر کر ان کے منہ میں ڈالیں گے۔ قولہ: یاخذون فی الزفر، زفر گدھے کی پہلی آواز ہے جیسے شہیق اس کی آخری آواز۔ قولہ: ﴿غَلَبَتْ عَلَيْنَا شِقْوَتُنَا﴾ شقوت میں دو قرأتیں ہیں حمزہ اور کسائی نے بفتح شین اور بالف پڑھا ہے اور باقیوں نے بکسر شین و سکون قاف بغیر الف پڑھا ہے۔ قولہ تعالیٰ ﴿إِخْسَنُوا فِيهَا﴾ اخسار ایک کلمہ ہے زجر و توبیخ کا کتے کے دھتکار نے کو موضوع ہے۔ قولہ ﴿وَلَا تَكْلَمُونَ﴾ یعنی مجھ سے بات نہ کرو تخفیف عذاب اور طلب ثواب میں اور نہ مانگو کسی طرح راحت اپنے نفسوں کے لیے اس لیے کہ عذاب تمہارا ابدی ہے اور نکال سردی۔ حسن نے کہا یہ آخر کلام ہے اہل نار کا نہ کلام کریں گے وہ اس کے بعد سوا شہیق و زفر کے اور اس کے بعد عواء ہوگی مثل عواء کلب کے کہ نہ خود سمجھیں گے نہ دوسرا قریبی نے کہا منقطع ہو جائے گی اس کے بعد امید ان کی اور بھونکنے کا ہر ایک ان میں کا دوسرے کے منہ کے آگے اور بند کر دی جائے گی دوزخ ان پر۔ (بنغوی)



(۲۵۸۷) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ﴿وَهُمْ فِيهَا كَالْحُونَ﴾ قَالَ تَشْوِيهِ النَّارُ فَتَقْلَصُ شَفْتُهُ الْعُلْيَا حَتَّى تَبْلُغَ وَسَطَ رَأْسِهِ وَتَسْتَرْخِي شَفْتَهُ السُّفْلَى حَتَّى تَضْرِبَ سُرَّتَهُ۔

(اسنادہ ضعیف، تخریج المشکاۃ: ۵۶۸۴) (اس میں ابی اسح ضعیف ہے)

ترجمہ: روایت ہے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا اس آیت کی تفسیر میں ﴿وَهُمْ فِيهَا كَالْحُونَ﴾ یعنی وہ اس میں بد شکل اور ترشردہور ہے ہیں کہ حقیقت ان کی بھن جانا آگ میں ہے کہ سکر ا جائے گا اس کا اوپر کا ہونٹ یہاں تک کہ بچنے کا سر کے بیچ میں اور لنگ پڑے گا نیچے کا ہونٹ یہاں تک کہ لگنے لگے گا ناف تک۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اور ابوالہیثم کا نام سلیمان بن عمرو بن عبد العزازی ہے اور وہ یتیم تھے کہ پرورش پائی تھی انہوں نے ابو سعید رضی اللہ عنہ کے پاس۔



۶۔ باب فی بعد قعر جہنم

جہنم کی گہرائی کے بیان میں

(۲۵۸۸) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ﴿لَوْ أَنَّ رَصَاصَةً مِثْلَ هَذِهِ،

وَأَشَارَ إِلَى مِثْلِ الْجُمُوحَةِ أُرْسِلَتْ مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ وَهِيَ مَسِيرَةُ خُمُسٍ مِائَةِ سَنَةٍ لَبَلَّتِ الْأَرْضُ قَبْلَ اللَّيْلِ، وَلَوْ أَنَّهَا أُرْسِلَتْ مِنْ رَأْسِ السِّلْسِلَةِ لَسَارَتْ أَرْبَعِينَ خَرِيفًا اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ قَبْلَ أَنْ تَبْلُغَ أَصْلَهَا أَوْ قَعَهَا)). (اسنادہ ضعیف) تخريج المشكاة: ۵۶۸۸۔ التعليق الرغیب: ۲۳۲/۴ (اس میں ابوالرحمہ دراج ضعیف راوی ہے)

ترجمہ: روایت ہے عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: اگر ایک رصاص کا گولہ مثل اس کے اور اشارہ کیا آپ نے سر کی طرف یعنی برابر سر کے صبح کو چھوڑ دیا جائے آسمان سے زمین کی طرف اور مسافت ان دونوں میں پانچ سو برس کی ہے تو پہنچ جائے گا زمین تک رات سے پہلے اگر وہی گولہ چھوڑا جائے سلسلہ کی سر پر سے تو چلا جائے چالیس برس تک رات اور دن قبل اس کے پہنچے اس کی اصل میں یا فرمایا اس کے قعر میں۔

فائدہ: اس حدیث کی اسناد حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: طبیبی نے کہا مراد اس سے قعر جہنم ہے کہ وہ رصاص کا گولہ قعر جہنم میں نہ پہنچے اور چالیس برس گزر جائیں اس لیے کہ زنجیر کا قعر نہیں ہوتا۔ اور بعضوں نے کہا مراد اس سے وہ زنجیر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں فرمائی ہے ﴿فِي سِلْسِلَةٍ ذَرْعُهَا سَبْعُونَ ذِرَاعًا﴾ الغرض اگر زنجیر مراد ہے تو قعر سے اس کا طول مقصود ہے یعنی وہ اس قدر لمبی ہے کہ اگر لٹکا جائے تو وہ رصاص اوپر سے نیچے تک مدت مذکور میں نہ پہنچے۔ واللہ اعلم۔



۷۔ بَابُ: مَا جَاءَ أَنَّ نَارَكُمْ هَذِهِ جُزْءٌ مِنْ سَبْعِينَ جُزْءٍ مِنْ نَارِ جَهَنَّمَ

اس بیان میں کہ دنیا کی (یہ) آگ جہنم کی آگ کا سترواں (۷۰) حصہ ہے

(۲۵۸۹) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((نَارُكُمْ هَذِهِ الَّتِي يُوقَدُ بُنَوَادِمُ جُزْءٌ وَاحِدٌ مِنْ سَبْعِينَ جُزْءًا مِنْ حَرِّ جَهَنَّمَ)). قَالُوا وَاللَّهِ! إِنْ كَانَتْ لَكَاغِيَةً يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ ((فَإِنَّهَا فَضِلَتْ بِتِسْعَةِ وَسِتِّينَ جُزْءًا أَكْلَهُنَّ مِثْلَ حَرِّهَا)). (اسنادہ صحیح) التعليق الرغیب: ۲۲۶/۴

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا تمہاری یہ آگ کہ جس کو بنی آدم سلگاتے ہیں ایک ٹکڑا ہے جہنم کی آگ کے ستر ٹکڑوں میں، صحابہ نے عرض کی قسم ہے اللہ کی یہی آگ دنیا کی کافی تھی جلانے کو معذبین کے اے رسول اللہ ﷺ فرمایا وہ زیادہ ہے اس سے اہتر درجہ حرارت میں ہر درجہ دنیا کی آگ کے مثل۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور ہمام بن منبہ بھائی ہیں وہب بن منبہ کے۔ اور روایت کی ہے ان سے وہب نے۔



۸۔ بَابُ : منه فی صفة النار انها سوى مظلمة

اسی بیان میں کہ جہنم کی آگ سیاہ اور تاریک ہے

(۲۵۹۰) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((نَارُكُمْ هَذِهِ جُزْءٌ مِنْ سَبْعِينَ جُزْءًا مِنْ نَارِ جَهَنَّمَ لِكُلِّ جُزْءٍ مِنْهَا حَرُّهَا)). (صحیح بما قبلہ)

ترجمہ: روایت ہے ابو سعید سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ تمہاری یہ آگ ایک ٹکڑا ہے نارِ جہنم کے ستر ٹکڑوں میں سے کہ ہر ٹکڑے میں ایسی ہی گرمی ہے جیسے تمہاری نار میں۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے ابو سعید کی روایت سے۔

(۲۵۹۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((أُوقِدَ عَلَى النَّارِ أَلْفَ سَنَةٍ حَتَّى احْمَرَّتْ، ثُمَّ أُوقِدَ عَلَيْهَا أَلْفَ سَنَةٍ حَتَّى ابْيَضَّتْ، ثُمَّ أُوقِدَ عَلَيْهَا أَلْفَ سَنَةٍ حَتَّى اسْوَدَّتْ فَهِيَ سَوْدَاءُ مُظْلِمَةٌ)).

(اسنادہ ضعیف) سلسلة الاحادیث الضعيفة (۱۳۰۵)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: دھونکائی اور روشن کی گئی آگ دوزخ کی ہزار برس تک کہ سرخ ہو گئی پھر دھونکائی گئی ہزار برس تک کہ سیاہ ہو گئی، سو وہ اب سیاہ و تاریک ہے۔

فائدہ: روایت کی ہم سے سوید بن نصر نے انہوں نے عبد اللہ سے انہوں نے شریک سے انہوں نے عاصم سے انہوں نے ابو صالح سے یا کسی اور مرد سے انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مانند اس کی اور مرفوع نہ کیا اس کو اور حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی موقوفاً اس باب میں صحیح تر ہے اور نہیں جانتا میں کسی کو کہ مرفوع کیا ہو اس کو سوا یحییٰ بن کبیر کے انہوں نے شریک سے روایت کی ہے۔

مترجم: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ یہ ایک ٹکڑا ہے جہنم کی آگ کے سو ٹکڑوں میں سے۔ روایت کیا اس کو احمد نے اور رجال اس کے رجال صحیح کے ہیں اور سلمان سے مروی ہے کہ نار دوزخ سوداء ہے کہ نہیں چمکتا شعلہ اور انگارہ اس کا اور ابو ہریرہ سے مرفوعاً مروی ہے کہ اگر اس آگ پر نہ مارا جاتا پانی دوبارہ تو کسی کی مجال نہ تھی کہ اس سے منفعت اٹھاتا روایت کیا اس کو سفیان بن عیینہ نے۔ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ اس آگ پر سات مرتبہ دریا مارا گیا ہے اور اگر یہ نہ ہوتا تو منتفع نہ ہوتا کوئی شخص اس آگ سے۔ ذکر کیا اس کو ابو عمرو نے اور عبد اللہ بن مسعود نے فرمایا اگر اس پر دس بار دریا کو نہ جھونکتے تو تم ہرگز منتفع نہ ہو سکتے اس سے اور سوال کیا گیا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ دنیا کی آگ کس چیز سے پیدا ہوئی ہے تو فرمایا انہوں نے نارِ جہنم سے کہ بجھایا اس کو پانی سے ستر بار اور اگر نہ بجھاتے تو کوئی اس کے نزدیک نہ جاسکتا اس لیے کہ اصل اس کی نارِ جہنم ہے۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: اگر کوئی جہنمی اہل جہنم سے نکالے اپنی تھیلی اہل دنیا کی طرف کہ دیکھ لیں اس کو لوگ تو فوراً اہل جائے دنیا اس کی حرارت سے اور اگر کوئی خازن خازنان جہنم سے نکلے اہل دنیا کی طرف کہ اس کو دیکھ لیں تو مرجائیں اہل دنیا جب

کہ نظر پڑے ان کی اس پر غضب الہی کے خوف سے روایت کیا اس کو ابراہیم بن ہدیہ نے۔ اور ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ اگر جمع ہوں کسی مسجد میں ایک لاکھ آدمی یا اس سے زیادہ پھر سانس لے ایک مرد اہل نار سے ان پر تو پھونک دے ان کو یعنی اپنی گرمی سے۔ روایت کی یہ بزار نے۔ (یقظہ)



۹۔ بَابُ : مَا جَاءَ أَنَّ لِلنَّارِ نَفْسَيْنِ وَمَا ذَكَرَ مَنْ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مِنْ أَهْلِ التَّوْحِيدِ

جہنم کے لیے دو سانس لینے اور موحدوں کا اس میں سے نکلنے کے بیان میں

(۲۵۹۲) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((اشْتَكَتِ النَّارُ إِلَى رَبِّهَا وَقَالَتْ أَكُلُ بَعْضِي بَعْضًا فَجَعَلَ لَهَا نَفْسَيْنِ : نَفْسًا فِي الشِّتَاءِ وَنَفْسًا فِي الصَّيْفِ. فَأَمَّا نَفْسُهَا فِي الشِّتَاءِ فَرَمْهَرِيرٌ، وَأَمَّا نَفْسُهَا فِي الصَّيْفِ فَسُمُومٌ)). (اسنادہ صحیح) سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ (۱۴۵۷)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ شکایت کی اور عرض حال کیا اپنا نار دوزخ نے اپنے پروردگار کے سامنے اور کہا کہ کھا گئے بعض اجزا میرے بعض کو، سوا اجازت دی اور مقرر کر دیئے اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے دو سانس، ایک سانس جاڑے میں اور ایک سانس گرمی میں، سو سانس اس کے جاڑے میں سبب ہے شدتِ برود کا اور سانس اس کی گرمی میں سبب ہے سوم کا۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔ صحیح ہے اور مروی ہے ابو ہریرہؓ سے کئی سندوں سے اور مفصل بن صالح اہل حدیث کے نزدیک کچھ ایسے صاحب حفظ نہیں۔



(۲۵۹۳) عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ - قَالَ هِشَامٌ : ((يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ)) وَقَالَ شُعْبَةُ : ((أَخْرَجُوا مِنَ النَّارِ. مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَكَانَ فِي قَلْبِهِ مِنَ الْخَيْرِ مَا يَزِنُ شَعِيرَةً أَخْرَجُوا مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَكَانَ فِي قَلْبِهِ مِنَ الْخَيْرِ مَا يَزِنُ بُرَّةً، أَخْرَجُوا مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَكَانَ فِي قَلْبِهِ مِنَ الْخَيْرِ مَا يَزِنُ ذَرَّةً)). وَقَالَ شُعْبَةُ : مَا يَزِنُ ذَرَّةً مُحَقَّقَةً.

(اسنادہ صحیح) ظلال الجنة (۸۰۴ - ۸۱۰ و ۸۴۹)

ترجمہ: روایت ہے انسؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا (ہشام کی روایت میں) کہ نکلے گا دوزخ سے (شعبہ کی روایت

میں ہے) کہ حکم ہوگا نکالو دوزخ سے جس شخص نے کہ لا الہ الا اللہ کہا ہو اور اس کے دل میں جو کے برابر نیکی ہو اور نکالو دوزخ سے جس شخص تکہ لا الہ الا اللہ کہا ہو اور اس کے دل میں گہبوں کے دانہ کے برابر نیکی ہو، اور نکالو دوزخ سے جس نے کہا ہو لا الہ الا اللہ اور اس کے دل میں ایک ذرہ کے برابر نیکی ہو، اور شعبہ نے اپنی روایت میں کہا کہ اس کے دل میں ایک جوار کے دانہ کے برابر نیکی ہو۔

فائدہ: اس باب میں جابر اور عمران بن حصین سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔



(۲۵۹۴) عَنْ أَنَسٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((يَقُولُ اللَّهُ : أَخْرِجُوا مِنَ النَّارِ مَنْ ذَكَرَنِي يَوْمًا أَوْ خَافَنِي فِي مَقَامٍ)).

(اسنادہ ضعیف) الظلال: (۸۳۳)، التعليق الرغیب: ۱۳۸/۴، تخریج المشکاة: (۵۳۴۹) التحقیق الثانی اس میں مبارک بن فضالہ راوی ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرمائے گا یعنی قیامت میں نکالو آگ سے دوزخ کی اس شخص کو جس نے مجھے یاد کیا ہو ایک دن یا ذرا ہو مجھ سے کسی جگہ میں۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔



(۲۵۹۵) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((إِنِّي لَأَعْرِفُ أَخِيرَ أَهْلِ النَّارِ خُرُوجًا رَجُلٌ يَخْرُجُ مِنْهَا زَحْفًا يَقُولُ : يَا رَبِّ! قَدْ أَخَذَ النَّاسُ الْمَنَازِلَ)) قَالَ : ((فَيَقَالُ لَهُ : انْطَلِقْ إِلَى الْجَنَّةِ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ))، قَالَ : ((فَيَذْهَبُ لِيَدْخُلَ فَيَجِدُ النَّاسَ قَدْ أَخَذُوا الْمَنَازِلَ فَيَرْجِعُ فَيَقُولُ يَا رَبِّ! قَدْ أَخَذَ النَّاسُ الْمَنَازِلَ)) قَالَ : ((فَيَقَالُ لَهُ أَتَذْكُرُ الزَّمَانَ الَّذِي كُنْتَ فِيهِ؟ فَيَقُولُ : نَعَمْ، فَيَقَالُ لَهُ تَمَنَّ)) قَالَ : ((فَيَتَمَنَّى، فَيَقَالُ أُنْ : فَإِنَّ لَكَ الَّذِي تَمَنَيْتَ وَعَشْرَةَ أَضْعَافِ الدُّنْيَا)) قَالَ : ((فَيَقُولُ أَتَسْخَرُ مِنِّي وَأَنْتَ الْمَلِكُ)) قَالَ : فَلَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ضَحِكَ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ. (اسنادہ صحیح) مختصر الشمائل المحمدیہ (۱۹۷)

ترجمہ: روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے میں خوب پہچانتا ہوں اس شخص کو کہ آخر میں نکلے گا اہل نار سے کہ ایک مرد ہوگا کہ نکلے گا اس سے گھٹنوں پر چلتا ہو اور کہے گا اے رب لوگوں نے لے لیے ہوں گے جنت کے سب گھر فرمایا آپ نے سو کہا جائے گا اس کو جاتو جنت میں اور داخل ہو اس میں، فرمایا آپ نے پھر وہ چلے گا کہ اس میں داخل ہو سو لوگوں کو پائے گا کہ لے لیے انہوں نے سب مکان جنت کے، یعنی اور نہ چھوڑی اس کے لیے کوئی جگہ سو پھر لوٹے گا وہ اور

عرض کرے گا اے رب میرے لوگوں نے تو لے لیے سب مکان جنت کے فرمایا آپ نے پھر کہا جائے گا اس سے تجھے یاد ہے وہ وقت کہ جس میں تو تھا یعنی عذاب دوزخ کا وہ کہے گا کہ ہاں سو کہا جائے گا اس سے کہ اب تو آرزو کر فرمایا آپ ﷺ نے کہ پھر وہ آرزو کرے گا اور کہا جائے گا اس سے تیرے لیے ہے جو تو نے آرزو کی اور دس گنا ساری دنیا کا فرمایا آپ نے وہ عرض کرے گا تعجب کی راہ سے نہ انکار سے کہ کیا مخری کرتا ہے تو مجھ سے حالانکہ تو مالک الملک ہے۔ کہا راوی نے اور بے شک دیکھا میں نے رسول اللہ ﷺ کو کہ بنے آپ یہاں تک کہ کھل گئیں کچلیاں آپ کی۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔



(۲۵۹۶) عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((إِنِّي لَا أَعْرِفُ أَهْلَ النَّارِ خُرُوجًا مِنَ النَّارِ وَآخِرَ أَهْلِ الْجَنَّةِ دُخُولًا الْجَنَّةِ، يُؤْتَى بِرَجُلٍ، فَيَقُولُ: سَلُّوا عَنْ صَغَارِ ذُنُوبِهِ وَأَخْبِئُوا كِبَارَهَا، فَيَقَالُ لَهُ: عَمِلْتَ كَذَا وَكَذَا يَوْمَ كَذَا وَكَذَا، عَمِلْتَ كَذَا وَكَذَا فِي يَوْمٍ كَذَا وَكَذَا، قَالَ: فَيَقَالُ لَهُ: فَإِنَّ لَكَ مَكَانَ كُلِّ سَيِّئَةٍ حَسَنَةً قَالَ: فَيَقُولُ: يَا رَبِّ! لَقَدْ عَمِلْتُ أَشْيَاءَ مَا أَرَاهَا هَهُنَا))، قَالَ: فَلَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَضْحَكُ حَتَّى يَدَثَ نَوَاجِذُهُ. (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: روایت ہے ابو ذر رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں خوب پہچانتا ہوں اس کو کہ آخر میں نکلے گا دوزخ سے اور آخر میں داخل ہوگا جنت میں کیفیت مفصل اس کی یہ ہے کہ لائیں گے ایک مرد کو اور فرمائے گا اللہ تعالیٰ فرشتوں کو کہ اس سے سوال کرو چھوٹے گناہوں کا اور چھپاؤ بڑے گناہوں کو، سو کہا جائے گا اس سے کیوں تو نے ایسا ایسا کیا تھا فلا نے فلا نے دن اور ایسا ایسا کیا تھا فلا نے فلا نے دن فرمایا آپ نے کہا جائے گا اس سے کہ تیرے لیے ہر بدی کے عوض ایک نیکی ہے فرمایا آپ نے پھر وہ عرض کرے گا اے رب میں نے اور بھی بہت ہی گناہ کئے تھے کہ ان کو میں یہاں نہیں دیکھتا۔ کہا راوی نے کہ پھر دیکھا میں نے رسول اللہ ﷺ کو کہ آپ بنے یہاں تک کہ کھل گئیں کچلیاں آپ کی یعنی اللہ تعالیٰ نے اس کے بڑے گناہوں کو بخش دیا اور چھوٹوں کو حسانت سے بدل دیا اور یہ فضل ہے اللہ تعالیٰ کا۔ واللہ ذو الفضل العظیم۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: اللہ تعالیٰ تبدیل سینات بحسانت کے باب میں فرماتا ہے ﴿مَنْ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَأُولَٰئِكَ يَبْدِلُ اللَّهُ سَيِّئَاتِهِمْ حَسَنَاتٍ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَّحِيمًا﴾ جو توبہ کرے اور ایمان لائے اور عمل نیک کرے وہ لوگ ہیں کہ بدل دے گا اللہ تعالیٰ ان کی برائیوں کو بھلائیوں سے اور اللہ تعالیٰ غفور و رحیم ہے۔ اتھلی۔ ایک جماعت مفسرین کی اس طرف گئی ہے کہ یہ تبدیلی دنیا میں ہوتی ہے۔ چنانچہ ابن عباس اور سعید بن جبیر اور حسن اور مجاہد اور سدی اور ضحاک نے فرمایا کہ بدل دیتا ہے اللہ تعالیٰ بشرف اسلام اس کے قبائح اعمال کو جو حالت شرک و کفر میں کیے تھے ساتھ محاسن اعمال کے اسلام میں اور بدل دیتا ہے شرک کو تو حید سے اور

۱۔ یا مراد ملک ہے دنیا کی جو دنیا میں سلطنت ہوتی ہے واللہ اعلم۔

قتل مومنین کو قتل مشرکین سے اور زنا کو عفت و احسان اور بدعت کو سنت سے اور قباح اخلاق کو محاسن عادات سے اور ملکات رویہ کو عادات سجیہ سے علیٰ ہذا القیاس۔ غرض جس طرح سنیاات میں شاغل تھا قبل اسلام کے اسی طرح حسناات میں مشغول رہتا ہے بعد اسلام کے پس یہی تبدیل ہے سنیاات کی حسناات سے۔ اور ایک جماعت نے کہا کہ بدل دیتا ہے اللہ تعالیٰ سنیاات دنیا کو جو بعد اسلام کے اس سے صادر ہوئی ہیں قیامت کے دن حسناات سے، اور یہ قول ہے سعید بن مسیب اور کھول کا۔ اور روایت باب بھی اس پر دال ہے پس یہی قول رائج ہے اور بعضوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ مٹا دیتا ہے سنیاات کو بسبب ندامت کے اور عنایت کرتا ہے اس کے عوض میں ہر سیدہ کے ایک حسنہ۔ (انہی مافی البغوی)

فقیر کہتا ہے کہ شرطیں اس تبدیل کی اللہ تعالیٰ نے تین فرمائیں اول توبہ، دوسرے ایمان، تیسرے عمل صالح، پھر جب بندہ ان تینوں کو بجالایا اور حقوق ان تینوں کے بخوبی ادا کیے دنیا میں بھی جیسا کہ سنیاات میں گرفتار تھا اب موفق بحسناات ہوتا ہے اور آخرت میں بھی وہ فضل الہی کا مستحق ہے۔ انہی۔



(۲۵۹۷) عَنْ جَابِرٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((يُعَذَّبُ نَاسٌ مِنْ أَهْلِ التَّوْحِيدِ فِي النَّارِ حَتَّى يَكُونُوا فِيهَا حُمَمًا، ثُمَّ تُذَرُّهُمْ الرَّحْمَةُ فَيُخْرَجُونَ وَيُطْرَحُونَ عَلَى أَبْوَابِ الْجَنَّةِ. قَالَ: فَيَرُشُ عَلَيْهِمْ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْمَاءَ، فَيَنْبُتُونَ كَمَا يَنْبُتُ الْغُثَاءُ فِي حِمَالَةِ السَّيْلِ، ثُمَّ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ)).

(اسنادہ صحیح) سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ: ۲۴۵۱

ترجمہ: روایت ہے جابرؓ سے کہ انہوں نے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: معذب ہوں گے کچھ لوگ اہل توحید سے دوزخ میں یہاں تک کہ وہ ہو جائیں اس میں کوئلہ پھر تدارک کرے گی ان کا رحمت الہی، سو نکالے جائیں گے وہ اور ڈالے جائیں گے وہ دروازوں پر جنت کے، فرمایا آپ نے سوچھڑکیں گے ان پر جنت کے لوگ پانی اور اگیں گے وہ جیسے کہ اگتا ہے دانہ کنارہ سیل کے پھر داخل ہوں گے جنت میں۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے کہ مروی ہوئی کئی سندوں سے جابرؓ سے۔

مترجم: غنا بالضم والمد جو سیل کے اوپر بہہ کر آجائے کوڑے کرکٹ سے اور حمالۃ السیل بہا لے جائے سیل مثل زبد وغیرہ کے پھر اگر اس میں کوئی دانہ اتفاقاً آ جاتا ہے تو ایک رات دن میں اگ جاتا ہے اور سرسبز ہو جاتا ہے اس طرح پر وہ دوزخی جنت کے پانی پہنچنے سے جلد سرسبز ہو جائیں گے، اور تروتازہ حسین خوبصورت بن جائیں گے وہ کالا رنگ بیاض و حسن سے متبدل ہو جائے گا اور جنت میں داخل ہوں گے۔



(۲۵۹۸) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنَ الْإِيمَانِ» قَالَ أَبُو سَعِيدٍ فَمَنْ شَكَّ فَلْيَقْرَأْ ﴿إِنَّ اللَّهَ لَا يَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ﴾. (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: روایت ہے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا نکلے گا دوزخ سے جس کے دل میں ایک ذرہ کے برابر ایمان ہوگا۔ کہا ابو سعید نے اور جس کو شک ہو اس میں تو پڑھ لے یہ آیت ﴿إِنَّ اللَّهَ لَا يَظْلِمُ﴾ یعنی اللہ تعالیٰ ظلم نہیں کرتا ایک ذرہ کے برابر۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: ذرہ ایک چھوٹی چینی ہے یا وہ غبار جو روشن دانوں کی روشنی میں اڑتا ہوا نظر آتا ہے کہ ہر جز اس کا ذرہ ہے گویا مراد آیت یہ ہوئی کہ اللہ تعالیٰ کچھ ظلم نہیں کرتا۔ چنانچہ دوسری جگہ فرماتا ہے ﴿إِنَّ اللَّهَ لَا يَظْلِمُ النَّاسَ شَيْئًا﴾ چنانچہ انسؓ سے مروی ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ ظلم نہیں کرتا مومن کی کسی حسنه پر بلکہ رزق دیتا ہے اسے حسنه پر دنیا میں اور بدلہ دیتا ہے اس کا آخرت میں مگر کافر سو وہ اپنی نیکیوں کا بدلہ کھا جاتا ہے دنیا میں پھر جب آخرت میں پہنچتا ہے کوئی نیکی اس کی نہیں رہتی کہ جس کے عوض میں کچھ بھلائی کی جائے اس کے ساتھ۔ اور عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ قیامت کے دن ایک بندے کو لائیں گے اور منادی اولین و آخرین میں ندا کرے گا کہ یہ فلا نابیٹا فلانے کا ہے پھر جس کا اس پر کچھ حق ہو وہ آ کر اپنا حق لے لے پھر کہا جائے گا اس سے کہ دے دے ان سب لوگوں کو حقوق وہ کہے گا کہاں سے دوں اے رب اور دنیا تو رہی نہیں، فرمائے گا اللہ عزوجل فرشتوں کو کہ نظر کرو اس کے اعمال صالحہ میں اور دو اس کے اہل حقوق کو، سو باقی رہ جائے گا اس کے لیے ایک ذرہ نیکی کا، کہیں گے فرشتے اے رب ہمارے باقی رہ گیا اس کے لیے ایک ذرہ نیکی کا تو فرمائے گا اللہ تعالیٰ دو گنا چو گنا کر دو میرے بندے کے لیے اس ایک ذرہ کو اور داخل کرو میرے فضل و رحمت سے جنت میں اور مصداق اس کا کتاب اللہ میں موجود ہے ﴿إِنَّ اللَّهَ لَا يَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ وَإِنْ تَلَتْ حَسَنَةً يَضَاعِفْهَا﴾ (بخاری) اور وجہ استدلال اس آیت سے خروج ناریاں اس طرح ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے ذرہ برابر نیکی کو ضائع نہ کیا اور صاحب اس کا اپنے اعمال کی شامت سے دوزخ میں ہے تو ضرور ہے کہ وہ اس نیکی کا ثواب پائے اور وجود ثواب کا دوزخ میں ممکن نہیں اس لیے کہ وہ دار العذاب ہے نہ دار الثواب، پس ضرور ہوا کہ وہ دار الثواب میں جائے اور بفضل الہی اپنا ثواب پائے۔



(۲۵۹۹) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّ رَجُلَيْنِ مِمَّنْ دَخَلَ النَّارَ اِشْتَدَّ صِيَاحُهُمَا فَقَالَ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَخْرِجُوهُمَا، فَلَمَّا أَخْرِجَا، قَالَ لَهُمَا: لِأَيِّ شَيْءٍ اِشْتَدَّ صِيَاحُكُمَا؟ قَالَا: فَعَلْنَا ذَلِكَ لِتَرْحَمَنَا، قَالَ: رَحِمْتِي لَكُمَا أَنْ تَنْطَلِقَا فُتَلْقَيَا أَنْفُسَكُمَا حَيْثُ كُنْتُمَا مِنَ النَّارِ، فَيَنْطَلِقَانِ، فَيُلْقِي أَحَدُهُمَا نَفْسَهُ فَيَجْعَلُهَا عَلَيْهِ بَرْدًا وَسَلَامًا، وَيَقُومُ الْآخَرُ فَلَا يُلْقِي نَفْسَهُ، فَيَقُولُ

لَهُ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: مَا مَنَعَكَ أَنْ تُلْقَى نَفْسَكَ كَمَا أُلْقِيَ صَاحِبُكَ: فَيَقُولُ يَا رَبِّ! إِنِّي
لَأَرْجُو أَنْ لَا تُعِيدَنِي فِيهَا بَعْدَ مَا أَخْرَجْتَنِي، فَيَقُولُ لَهُ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: لَكَ رَجَاؤُكَ
فَيَدْخُلَانِ الْجَنَّةَ جَمِيعًا بِرَحْمَةِ اللَّهِ)).

(اسنادہ ضعیف) المشکاة: (۵۶۰۵) سلسلۃ الاحادیث الضعیفہ: (۱۹۷۷) اس میں رشدین بن سعد راوی ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ دو شخصوں کا ان لوگوں میں جو داخل ہو چکے تھے دوزخ میں
بلند ہوا چیخا، سو فرمایا اللہ تبارک و تعالیٰ نے: نکالو ان دونوں کو پھر جب نکالا ان دونوں کو فرمایا ان سے کیوں بلند ہوا چیخا
تمہارا؟ ان دونوں نے عرض کی تاکہ رحم کرے تو ہم پر فرمایا اللہ تعالیٰ نے میری رحمت یہی ہے واسطے تمہارے کہ تم دونوں
چلے جاؤ اور ڈال دو اپنی جانوں کو اسی عذاب میں دوزخ کے جہاں تم تھے، سو دونوں جائیں گے اور ڈال دے گا ایک شخص
اپنی جان آگ میں سو اللہ تعالیٰ کر دے گا اس پر آگ ٹھنڈی اور سلامتی والی اور کھڑا رہے گا دوسرا اور نہ ڈالے گا اپنی جان کو
آگ میں، سو فرمائے گا اس سے پروردگار تعالیٰ شانہ کہ کس چیز نے روکا تجھ کو اس سے کہ ڈال دے تو اپنی جان کو آگ میں جیسا
کہ ڈال دی تیرے صاحب نے؟ سو وہ عرض کرے گا اے رب میں امید رکھتا ہوں کہ پھر نہ بھیجے گا تو مجھ کو دوبارہ دوزخ میں اس
کے بعد کہ نکالا تو نے مجھے اس میں سے، سو فرمائے گا اللہ تبارک و تعالیٰ تیرے لیے ہے امید تیری۔ اور داخل ہوں گے دونوں
جنت میں برحمت الہی یعنی اول بسبب بجالا نے حکم الہی کے اور ثانی بسبب اپنی رجاء کے جو ساتھ اللہ تعالیٰ کے رکھتا تھا۔

فائدہ: اس حدیث کی اسناد ضعیف ہے اس لیے کہ وہ مروی ہے رشدین بن سعد سے اور رشدین بن سعد ضعیف ہیں اہل حدیث کے
نزدیک اور رشدین روایت کرتے ہیں ابن الغم سے اور وہ افریقی ہیں اور افریقی ضعیف ہیں اہل حدیث کے نزدیک۔



(۲۶۰۰) عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَيُخْرَجَنَّ قَوْمٌ مِنْ أُمَّتِي مِنَ النَّارِ بِشَفَاعَتِي يُسَمُّونَ
الْجَهَنَّمِيِّينَ)). (اسنادہ صحیح) صحیح الجامع (۵۲۳۸)

ترجمہ: روایت ہے عمران بن حصین سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: بے شک نکلے گی ایک قوم میری امت سے دوزخ سے بسبب
شفاعت میری کے کہ نام ان کا جہنمی ہوگا۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور ابو رجاء عطاردی کا نام عمران بن تیم ہے اور ان کو ابن ملحان بھی کہتے ہیں۔



(۲۶۰۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَا رَأَيْتُ مِثْلَ النَّارِ نَامَ هَارِبُهَا، وَلَا مِثْلَ الْجَنَّةِ
نَامَ طَالِبُهَا)).

دوزخ کے بیان میں

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے نہ دیکھا میں نے دوزخ کے برابر کسی کو کہ اس سے بھاگنے والا سو جائے، اور نہ جنت کے برابر کسی کو کہ اس کا طالب سو جائے۔ یعنی جنت اور دوزخ کے ہوتے سونا جائے تعجب ہے۔ (اسنادہ حسن) سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ: (۹۵۱)

فائدہ: اس حدیث کو نہیں پہچانتے ہم مگر یحییٰ بن عبید اللہ کی روایت سے اور یحییٰ بن عبید اللہ ضعیف ہیں اہل حدیث کے نزدیک، کلام کیا ہے ان میں شعبہ نے۔

مترجم: موحدین کے دوزخ سے نکلنے کے بارے میں بہت احادیث وارد ہوئی ہیں اور اتفاق ہے اس پر اہل سنت کا، نہیں خلاف کیا اس میں ہمارا مگر معتزلہ نے، کہا انہوں نے: نہ نکلیں گے ارباب کبار دوزخ سے حالانکہ بخندیب کرتی ہیں ان کے قول کی روایات باب اور بہت روایتیں اور دیکھا ہے فقیر نے بعض احباب معتزلہ کو اس زمانہ میں کہ ان کا بھی یہی دعویٰ باطل ہے کہ نہ نکلے گا کوئی دوزخ میں جا کر اور مناظرہ کیا اس باب میں مگر نہ دیکھا ان میں سوا انکار حدیث کے اور کچھ۔ اللہ ہدایت کرے ان کو اور ان کی ذریات کو۔ آمین یا رب العالمین۔



۱۱۔ بَابُ: مَا جَاءَ أَنَّ أَكْثَرَ أَهْلِ النَّارِ النِّسَاءُ

اس بیان میں کہ جہنم میں اکثریت عورتوں کی ہوگی

(۲۶۰۲) عَنْ أَبِي رَجَاءٍ الْعُطَارِ دِي قَالَ: ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَطْلَعْتُ فِي الْجَنَّةِ فَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا الْفُقَرَاءَ، وَأَطْلَعْتُ فِي النَّارِ فَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا النِّسَاءَ».

(اسنادہ صحیح) الضعیفۃ تحت الحدیث (۲۸۰۰)

ترجمہ: روایت ہے ابو رجاء عطاردی سے، کہا سنا میں نے ابن عباسؓ سے، وہ کہتے تھے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جہانکا میں نے جنت میں تو دیکھا کہ اکثر لوگ اس کے فقراء ہیں، اور جہانکا میں نے دوزخ میں تو دیکھا کہ اکثر ان کی عورتیں ہیں۔



(۲۶۰۳) عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أَطْلَعْتُ فِي النَّارِ فَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا النِّسَاءَ، وَأَطْلَعْتُ فِي الْجَنَّةِ فَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا الْفُقَرَاءَ».

(اسنادہ صحیح) [انظر ما قبلہ]

ترجمہ: روایت ہے عمران بن حصین سے کہ انہوں نے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جہانکا میں نے دوزخ میں سو دیکھا کہ اکثر لوگ اس کی رہنے والی عورتیں ہیں، اور جہانکا میں نے جنت میں تو دیکھا کہ اکثر اہل اس کے فقراء ہیں۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اس طرح کہتے تھے عوف کہ روایت ہے ابورجاء سے وہ روایت کرتے ہیں عمران بن حصین سے ایوب کہتے تھے روایت ہے ابورجاء سے وہ روایت کرتے ہیں ابن عباس سے اور دونوں اسنادوں میں کچھ گفتگو نہیں ہے اور ممکن ہے کہ ابورجاء نے دونوں سے سنا ہو یعنی عمران اور ابن عباس سے۔ اور روایت کی عوف کے سوا اور لوگوں نے بھی یہ حدیث عمران بن حصین سے بواسطہ ابورجاء کے۔

مترجم: عورتیں جیسے دوزخ میں زیادہ ہیں ویسی ہی جنت میں بہ نسبت مردوں کے زیادہ ہیں۔ چنانچہ ہر مرد کی دو عورتیں تو ضرور ہوں گی اہل دنیا کی عورتوں سے اور بعضوں کی اس سے زیادہ ہوں گی پس تتبع روایات سے ثابت ہوتا ہے کہ عورتوں کی تولید آدم میں مردوں کی بہ نسبت زیادہ ہے خصوصاً آخر زمانہ میں۔ اور ان احادیث سے معلوم ہوئی فضیلت فقر کی اور خوف دلانا ہوا عورتوں کو فقط۔



۱۲۔ بَابُ: صفة اهل النار عذابا بايوم القيامة

قیامت کے دن سب سے ہلکا عذاب پانے والے جہنمی کی حالت

(۲۶۰۴) عَنْ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ أَهْلَ النَّارِ عَذَابًا [يَوْمَ الْقِيَامَةِ] رَجُلٌ فِي أَحْمَصِ قَدَمَيْهِ جَمْرَتَانِ يَغْلِي مِنْهُمَا دِمَاعُهُ)). (اسنادہ صحیح) سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ (۱۶۸۰)

ترجمہ: روایت ہے نعمان بن بشیر سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ خفیف تر عذاب میں دوزخ والوں سے ایک مرد ہوگا کہ اس کے دونوں پیروں کے تلووں میں دو چنگاریاں ہوں گی کہ جوش کرتا ہوگا ان سے دماغ اس کا۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور اس باب میں ابو ہریرہ اور عباس بن عبدالمطلب اور ابوسعید رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔

مترجم: روایت کیا اس حدیث کو مسلم نے بھی۔ اور بخاری میں ابن عباس سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا خفیف تر عذاب میں اہل دوزخ میں سے ابوطالب ہیں اور ان کو دو نعل پہنائے گئے ہیں کہ پک رہا ہے اس سے دماغ ان کا۔ اتنی۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ محبت اور رفاقت رسول اللہ ﷺ کی مستفید ہوتے ہیں اس سے کفار بھی کہ یہ تخفیف عذاب ابوطالب کو فقط آنحضرت ﷺ کی تائید اور حمایت کی برکت سے ہے۔ پھر کیا مرتبہ ہوگا اس مومن کامل کا جو حالت ایمان میں پھیلا دے احادیث رسول اللہ ﷺ کی اور مؤید ہو آپ کی سنن متبرکہ کا اور نشر علوم دینیہ اور انتشار احکام نبویہ میں مال اور جان خرچے۔

ذَلِكَ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ۔



۱۔ یہ فقط رحما بالغیب ہے کہ دو عورتیں ہر جنتی کے واسطے اہل دنیا سے ہوں گی اس تقریر میں جو مقصود تھا شارع کا صریحاً فوت ہوا تعجب ہے ایسی دلیری سے اللہ تعالیٰ عنقریب غرض یہ کہ مردوں سے عورتیں زیادہ ہیں گناہ میں یعنی ناشکری اور لعن میں اس سبب سے اکثر وہ دوزخ میں ہوں گی۔

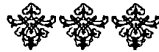
۱۳۔ باب: مَنْ هُمْ أَهْلُ الْجَنَّةِ وَمَنْ هُمْ أَهْلُ النَّارِ

کون جنتی ہیں اور کون جہنمی ہیں

(۲۶۰۵) عَنْ مَعْبِدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ: سَمِعْتُ حَارِثَةَ بْنَ وَهْبٍ الْخَزَاعِيَّ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَهْلِ الْجَنَّةِ)) كُلُّ ضَعِيفٍ مُتَضَعِّفٍ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللَّهِ لَا بَرَّةَ إِلَّا أُخْبِرُكُمْ بِأَهْلِ النَّارِ: كُلُّ عُتْلٍ جَوَاطٍ مُتَكَبِّرٍ)). [اسنادہ صحیح] تخريج مشكلة الفقر (۱۲۵)

ترجمہ: روایت ہے معبد بن خالد سے کہا میں نے حارثہ بن وہب خزاعی سے کہہ سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہہ سنا کہ فرماتے تھے کیا نہ خبر دوں میں تم کو اہل جنت سے اہل جنت میں ہے ہر ضعیف کہ حقیر جانیں اسے لوگ اگر قسم کھائے اللہ تعالیٰ کے بھروسے پر تو اللہ تعالیٰ سچی کر دے قسم اس کی، اور کیا نہ خبر دوں میں تم کو دوزخ والوں کی دوزخ والا ہے ہر عتل و جواظ و متکبر۔
فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: یہ فرمانا آپ کا باعتبار اکثر افراد کے ہے یا مقصود ہے بیان کرنا ان صفوں کے نتائج کا۔ ضعیف سے مراد کم قوت منڈل اور خاشع اور متحمل اور بردبار شخص ہے کہ اظہار اپنے زور و قوت کا اور اشتہار اپنا لوگوں میں نہ چاہتا ہو۔ مضعف وہ ہے کہ جس کو لوگ ضعیف سمجھیں، اور رقیق القلب اور لین دین نرم دل نرم زبان ہو عتلیٰ بضم تین وتشدید لام سخت مزاج ہیں اہل جفا تند خو و بدگو۔ جواظ بفتح تین کثیر المال بخیل کہ نہ آپ کھائے نہ کسی کو دے کسی کو دیتے دیکھے تو منہ کیا پیٹ تک پھول جائے۔ اور بعضوں نے کہا کثیر اللحم یعنی خریطہ بلغم اترانے والا متکبر اپنی بڑائی چاہنے والا۔ پھر اگر یہ صفات ایک فرد میں جمع ہوں تو کیر یا اور نیم چڑھا۔ اور زیادہ تلخ کلامی کا سبب ہے اور اگر ایک فرد سے متصف نہ ہو تو بھی ڈرے اور تاب ہو کہ اللہ تعالیٰ نار دوزخ سے بچائے۔





(المعجم ۳۸) ایمان کے بیان میں (تحفة ۳۴)

مقدمة از مترجم: ایمان افعال ہے امن ہے۔ اور مومن کو مومن اسی لیے کہتے ہیں کہ وہ اپنے نفس کو امن میں کرتا ہے عذاب الہی سے یا بچاتا ہے انکار سے اور ایمان اصل لغت میں بمعنی تصدیق بھی وارد ہوا ہے چنانچہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے سورہ یوسف میں ﴿وَمَا أَنْتَ بِمُؤْمِنٍ لَّنَا﴾ یعنی تو مصدق نہیں ہے ہماری بات کا۔ اور یہ مقولہ ہے برادران یوسف علیہ السلام کا کہ خطاب کیا انہوں نے اس کے ساتھ اپنے باپ سے۔ پھر کبھی وہ متعدی ہوتا ہے ساتھ باکے چنانچہ ﴿يُؤْمِنُونَ بِالْغَيْبِ﴾ میں اس لیے کہ وہ محضمن ہے معنی اعتراف اور اقرار کو یا شامل ہے معنی وثوق کو اور المؤمن ایک نام مبارک ہے اللہ تعالیٰ کے پاک ناموں سے مراد اس سے بھی تصدیق کرنے والا کہ سچا کرتا ہے اپنے بندوں سے اپنے وعدوں کو دنیا اور آخرت میں یا امن دیتا ہے ان کو عذاب سے آخرت میں اور کفر و بطر سے دنیا میں اور اسی سے ہے حدیث ”إِحْلِسْ بِنَا نُؤْمِنُ سَاعَةً“ یعنی بیٹھو ہمارے ساتھ تا ہم یہ حرکت ذکر الہی مامون رہیں وساوس و خطرات سے یا اور ہوا حس نفسانیہ سے۔ اور اسی سے ہے حدیث یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا قول ﴿أَمَنْتُ بِكِتَابِ اللَّهِ وَكَذَّبْتُ نَفْسِي﴾ یعنی تصدیق کی میں نے کتاب اللہ کی اور جھٹلایا اپنے نفس کو خطاب کیا آپ نے اس کے ساتھ ایک چور سے اور اسی سے ہے ﴿مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا﴾ جس نے قیام کیا رمضان کا در آنحالیکہ تصدیق

بلکہ بمعنی زیادت ایمان کے ہے کہ اس کے اجزاء ہیں واللہ اعلم۔

کرنے والا ہے اس کی فضیلت کا۔ اور شریعت میں ایمان سے مراد ہے تصدیق ان چیزوں کی کہ خبر دی اس کی رسول اللہ ﷺ نے اشراط ساعت اور عذاب قبر اور حشر و نشر اور صراط و میزان و جنت و نار وغیرہ سے۔ اور یہ ایمان شرعی ہے کہ اشارہ کیا اس حدیث میں اس کی طرف جہاں فرمایا نبی ﷺ نے ”فَأَخْبِرْنِي عَنِ الْإِيمَانِ قَالَ: ((أَنْ تُؤْمِنَ بِاللَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَتُؤْمِنُ بِالْقَدَرِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ)) قَالَ: ((صَدَقْتَ))“ انتہی۔

اور تابعین کی تعریف ایمان شرعی میں کئی قول ہیں۔ ابن کثیر نے کہا ہے کہ ایمان جو شرع میں مطلوب ہے وہ نہیں ہوتا بغیر اعتقاد اور قول اور عمل کے یعنی اعتقاد قلبی اور قول لسانی اور عمل جوارح جب یہ تینوں پائے جائیں گے مطلوب شرعی حاصل ہوگا اور اس کی طرف اکثر ائمہ گئے ہیں بلکہ حکایت کی اس کی شافعی اور احمد اور ابو عبیدہ اور کئی لوگوں نے اجماعاً اور کہا کہ ایمان قول ہے اور عمل ہے زیادہ ہوتا ہے اور کم ہوتا ہے ساتھ زیادت اعمال اور نقصان اس کے کے۔ اور وارد ہوئے ہیں اس قول کے مؤید آثار کثیرہ انتہی۔ اور انکار کیا اکثر متکلمین نے زیادت ایمان اور اس کے نقصان کا، اور اہل سنت نے کہا کہ نفس تصدیق نہ بڑھتی ہے نہ گھٹتی ہے اور ایمان شرعی بڑھتا ہے اور گھٹتا ہے ساتھ زیادت اعمال کے اور نقصان اعمال کے۔ اور اس تقریر سے ممکن ہے توفیق اور جمع مابین ظواہر نصوص کتاب و سنت کے کہ وارد ہوئے ہیں ساتھ زیادت اور نقصان ایمان کے اور درمیان اصل لغت کے کہ تصدیق نہ بڑھتی ہے نہ گھٹتی ہے اور ایمان داخل ایمان ہیں اس پر یہ حدیث دال ہے کہ فرمایا آنحضرتؐ نے کہ ایمان کے ستر درجے اور کئی شاخیں ہیں افضل ان کا قول لا الہ الا اللہ ہے اور ادنیٰ اس کا دور کرنا ڈی کا طریق سے۔ اور حیا ایک شعبہ ہے ایمان کا کہ روایت کیا اس کو شیخین نے ابو ہریرہؓ سے (فتح البیان فی مقاصد القرآن) اور شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمہ اللہ نے حجۃ البالغہ میں فرمایا ہے کہ چونکہ مبعوث تھے نبی ﷺ خواص و عام بلکہ کافرانام کی طرف، اور منظور الہی تھا کہ دین آپ ﷺ کا غالب ہوا جمیع ادیان پر بَغَرِ عَزِيزٍ يَابِذِلِ ذَلِيلٍ اور داخل ہوئے آپ کے دین میں قسم قسم کے لوگ تو ضرور ہوا تمیز درمیان ان لوگوں کے جو متدین بدین اسلام ہوئے اور درمیان غیران کے کے اور اسی طرح ضرور ہوا تمیز درمیان ان لوگوں کے جنہوں نے بدل قبول کیا ہدایت کو اور رنگ چڑھ گیا ان پر انوار ہدایت اور ایمان کا ان لوگوں سے کہ داخل نہیں ہوئی بشارت ایمان کی ان کے دلوں میں پس اس تمیز کے حاصل ہونے کو آپ نے ایمان کی دو قسمیں ٹھہرائیں۔

قسم اول: وہ ایمان کہ دائر ہوں اس پر احکام دنیا کے، یعنی محفوظ رہے خون اور مال اس کے صاحب کا غازیوں کے ہاتھ سے اور اسیر نہ ہو اور رقیبت نہ آئے اس میں۔ اور ضبط کیا اس کو ساتھ ان امور کے کہ ظاہر ہو اس سے انقیاد اور فرمانبرداری۔ چنانچہ فرمایا ((أَمَرْتُ أَنْ أَقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَشْهَدُوا أَنَّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ وَيَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَيُؤْتُوا الزَّكَاةَ فَإِذَا فَعَلُوا ذَلِكَ عَصَمُوا مِنِّي دِمَاءَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ إِلَّا بِحَقِّ الْإِسْلَامِ وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللَّهِ)) اور فرمایا آپ نے ((مَنْ صَلَّى صَلَاتِنَا وَاسْتَقْبَلَ قِبْلَتَنَا وَأَكَلَ ذَبِيحَتَنَا فَلَيْلِكَ الْمُسْلِمُ الَّذِي لَهُ ذِمَّةُ اللَّهِ وَرَسُولِهِ فَلَا تُخْفَرُوا

اللَّهُ فِي ذِمَّتِهِ)) اور فرمایا آپ نے ((قُلْتُ مِنْ أَصْلِ الْإِيمَانِ الْكَفُّ عَمَّنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ لَا تُكْفِرُهُ بِذَنْبٍ وَلَا تُخْرِجُهُ مِنَ الْإِسْلَامِ بِعَمَلِ الْحَدِيثِ))

قسم ثانی: وہ کہ دائر ہوں اس پر احکام آخرت کے نجات اور فوز بدرجات وغیر ذلک اور وہ شامل ہے ہر اعتقاد حقہ کو اور عمل پسندیدہ اور ملکہ فاضلہ کو یعنی ہر ایک کو ان میں سے کہہ سکتے ہیں اور لفظ ایمان ان سب کو شامل ہے اور وہ زیادہ ہوتا ہے اور ناقص ہوتا ہے اور عادت شارع کی اس طرح جاری ہے کہ مسی کرتا ہے ہر ایک چیز کو ان کے ساتھ ایمان کے تاکہ تنبیہ بلغ ہو اس پر کہ یہ بھی جز ہے ایمان کا مثلاً فرمایا رسول اللہ ﷺ نے ((لَا إِيْمَانُ لِمَنْ لَا أَمَانَةَ لَهُ وَلَا دِيْنٌ لِمَنْ لَا عَهْدَ لَهُ)) اور فرمایا ((الْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ)) الحدیث اور اس کے شعبے بہت ہیں اور مثال اس کی ایک شجر پر ثمر کے مانند ہے کہ اس کے دوہ (تینہ درخت) اور اغصان (شاخیں) اور ثمار (پھل) اور اوراق (پتے) اور ازہار (شگوفہ) سب کو شجر کہہ سکتے ہیں۔ پھر جب اس کی اغصان کاٹ ڈالیں اور اوراق توڑ ڈالیں اور ثمار چن لیں تو کہا جائے گا شجرۂ ناقصہ۔ غرض کہ اطلاق شجر کا اب بھی اس پر ہو سکتا ہے اگرچہ مقید بہ نقص ہو پھر جب اس کا دوہ کاٹ پھینکیں تو شجر کا نام و نشان نہ رہا۔

چنانچہ فرمایا اللہ تبارک و تعالیٰ نے: ﴿إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ إِذَا ذُكِرَ اللَّهُ وَجِلَتْ قُلُوبُهُمْ وَإِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ آيَاتُهُ زَادَتْهُمْ إِيمَانًا وَعَلَىٰ رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ﴾ یعنی اس آیت میں مومنان کامل الایمان مراد ہیں کہ ان کے شجرۂ ایمان میں ذکر الہی کے ثمر اور توکل کی بہار ہو رہی ہے اور تلاوت آیات بمنزلہ آب باران کے اس کی سرسبزی اور شادابی میں ترقی بے پایاں دے رہی ہے۔ پھر جب ہر عقیدہ حقہ اور عمل پسندیدہ ایمان کامل کے شاخ ٹھہرا تو نبی ﷺ نے ان شاخوں کو دو قسم کیا:

قسم اول: ارکان ہیں کہ وہ عمدہ ترین اجزاء ہیں ایمان کے اسی طرف اشارہ کیا ہے اس حدیث میں: ((بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلَىٰ خَمْسٍ شَهَادَةٍ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَإِقَامَ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءَ الزَّكَاةِ وَالْحَجَّ وَصَوْمَ رَمَضَانَ)) اور قسم ثانی اور شعبے ہیں اس کے کہ فرمایا آپ نے ((الْإِيْمَانُ بِضْعٌ وَسَبْعُونَ شُعْبَةً أَفْضَلُهَا قَوْلُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأُذْنَاهَا إِطَاعَةُ الْأَمْرِ عَنِ الطَّرِيقِ وَالْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِنَ الْإِيْمَانِ))۔

اور ایمان اول کے مقابل میں عین کفر ہے، اور ایمان ثانی کے مقابل میں اگر تصدیق قلبی معدوم ہے اور انقیاد بغلبہ سیف ہے تو نفاق اصلی ہے اور منافق میں اس معنی سے اور کافر میں کچھ فرق نہیں آخرت میں اور انہیں کے حق میں ارشاد ہوا ہے کہ وہ در کہ اسفل میں ہیں نار کے اور اگر تصدیق قلبی موجود ہے مگر وظیفہ جو ارح اس نے فوت کیا ہے۔ مثلاً ترک کیا نماز کو یا صوم فرض کو تو نام اس کا فاسق ہے۔ یا وظیفہ جنان کو فوت کیا سو تصدیق کے پس وہ منافق بہ نفاق آخر اور بعض سلف نے اس کو نفاق عمل کہا ہے اور تفصیل اس کی یہ ہے کہ غالب ہو جائے حجاب طبع کا یا رسم یا سوء معرفت کا پس منہمک ہو جائے وہ دنیا کی محبت میں اور عشائر اور اولاد کی الفت میں اور آجائے اس کے دل میں استبعاد مجازات کا اور ہو جائے جرأت معاصی پر اگرچہ معترف ہو آخرت

وغیرہ کا بنظر برہانی یاد کیا اس نے شدائد اسلام کو اور مکروہ رکھا اس کو یا کافروں سے دوستی ہوگئی اس کو کہ اعلاء کلمۃ اللہ سے باز رہا وہ بسبب ان چیزوں کے۔

اور ایمان کے دو معنی اور بھی ہیں: اول تصدیق جنان کی ان چیزوں کے لیے کہ جن کی تصدیق ضرور ہے۔ چنانچہ جواب جبرائیل میں جو آپ ﷺ نے فرمایا کہ ایمان یہی ہے کہ ایمان لائے تو اللہ پر اور اس کے فرشتوں پر اَلْحَمْدِ اِیْثِ اِسی پر دال ہیں۔ دوسرے سیکنے اور ہیئت وجدانیہ اور وقار اور طمانیت دل کی اور نورانیت روح کی کہ حاصل ہوتی ہے مقررین کو کہ حدیث ((الطَّهْوَرُ شَطْرُ الْإِيْمَانِ)) میں یہی مراد ہے اور حدیث ((إِذَا زَنَى الْعَبْدُ خَرَجَ مِنْهُ الْإِيْمَانُ فَكَانَ فَوْقَ رَأْسِهِ كَالظِّلَّةِ فَإِذَا خَرَجَ مِنْ ذَلِكَ الْعَمَلِ رَجَعَ إِلَيْهِ الْإِيْمَانُ)) وہی معنی مقصود ہیں اور اسی طرح قول معاذ میں ”إِجْلِسَ بَنَانُ بْنُ سَاعَةَ“ پس ایمان کے یہ چار معنی ہیں کہ مستعمل ہیں شرع میں اور اگر اتارے تو ہر حدیث کو اس کے محل پر تو جو حدیثیں کہ بادی النظر میں متعارض معلوم ہوتی ہیں ان میں توفیق و تطبیق ہو جائے اور کسی طرح کا شک و شبہ راہ نہ پائے اور اسلام کا استعمال اکثر معنی اول میں ہوتا ہے۔ اسی لیے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ﴿قُلْ لَّمْ تُؤْمِنُوا وَلَكِنْ قُولُوا أَسْلَمْنَا﴾۔

اور فرمایا نبی ﷺ نے سعد سے اور مسلمًا اور احسان کا استعمال اکثر معنی رابع ہیں اور چونکہ نفاق عملی اور اخلاص دلی ایک امر خفی تھا ضرور ہوا کہ علامات کی ہر ایک ان میں سے بیان کی جائیں۔ چنانچہ فرمایا آپ نے ((أَرْبَعٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ كَانَ مُنَافِقًا خَالِصًا وَمَنْ كَانَتْ فِيهِ خَصْلَةٌ مِنْهُنَّ كَانَتْ فِيهِ خَصْلَةٌ مِنَ الْيَنَاقِ حَتَّى يَدْعَهَا: إِذَا تَمَنَّيَ خَانَ وَإِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَإِذَا عَاهَدَ غَدَرَ وَإِذَا خَاصَمَ فَجَرَ)) اور فرمایا: ((ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ وَجَدَ بِهِنَّ حَالَةَ الْإِيْمَانِ مَنْ كَانَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا وَمَنْ أَحَبَّ عَبْدًا لَا يُحِبُّهُ إِلَّا لِلَّهِ وَمَنْ يَكْرَهُ أَنْ يَعُوذَ فِي الْكُفْرِ بَعْدَ أَنْ أَنْقَذَهُ اللَّهُ مِنْهُ كَمَا يَكْرَهُ أَنْ يُلْقَى فِي النَّارِ))۔ انتہی ما قال سیدنا و شیخنا رحمۃ اللہ علیہ فی حجۃ اللہ۔ باقی دلائل زیادت اور نقصان ایمان کے اور علامات مومنان کامل کے قرآن عظیم الشان سے اور تفسیر ان آیتوں کی ابواب کے ذیل میں اور خاتمہ میں وارد ہوگی انشاء اللہ تعالیٰ۔

۱۔ بَابُ: مَا جَاءَ أَمْرُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

اس بیان میں کہ مجھے لوگوں سے قتال کا حکم دیا گیا ہے یہاں تک کہ وہ لا الہ الا اللہ کہیں (۲۶۰۶) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((أَمْرُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، فَإِذَا قَالُوا هَا عَصَمُوا مِنِّي دِمَاءَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ إِلَّا بِحَقِّهَا وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللَّهِ)).

(صحیح، متواتر) سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ (۴۰۷)



ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: حکم کیا گیا ہوں میں کہ لڑوں لوگوں سے یہاں تک کہ وہ کہیں لا الہ الا اللہ پھر جب وہ اس کے قاتل ہوئے بچا لیا انہوں نے اپنی جانوں کو اور مالوں کو میرے ہاتھ سے مگر ساتھ حقوق جان و مال کے اور حساب ان کا اللہ پر ہے۔

فائدہ: اس باب میں جابر اور ابو سعید اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے۔ مترجم: پس اس حدیث میں حسب تحقیق مقدمہ جناب شاہ صاحب رضی اللہ عنہ آپ ﷺ نے پہلے درجہ کا ایمان بیان فرمادیا۔ قولہ: مگر ساتھ حقوق آہ یعنی اگر کسی نے کسی کی جان ماری ہے تو اس کا قصاص ہوگا یا کسی کا مال کسی نے چھین لیا تو اس کے مال میں سے میں دلوادوں گا باقی اور کسی طرح کسی کے جان و مال سے تعرض نہیں۔ قولہ: اور حساب ان کا اللہ تعالیٰ پر ہے یعنی مجھے یہ تفتیش ضرور نہیں کہ ان کے دل میں بھی توحید ہے یا فقط بخوف سیف توحید کا اقرار کرتے ہیں۔ بلکہ اس کا حساب و کتاب اللہ تعالیٰ ان سے آخرت میں لے گا۔



(۲۶۰۷) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: لَمَّا تُوَفِّي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَاسْتُخْلِفَ أَبُو بَكْرٍ بَعْدَهُ كَفَرَ مَنْ كَفَرَ مِنَ الْعَرَبِ، فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لِأَبِي بَكْرٍ كَيْفَ تَقَاتِلُ النَّاسَ، وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((أُمِرْتُ أَنْ أَقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَمَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ عَصَمَ مِنِّي مَالَهُ وَنَفْسَهُ إِلَّا بِحَقِّهِ وَحِسَابِهِ عَلَى اللَّهِ؟)) فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: وَاللَّهِ لَأَقَاتِلَنَّ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ، فَإِنَّ الزَّكَاةَ حَقُّ الْمَالِ. وَاللَّهُ لَوْ مَنَعُونِي عَقْلًا كَانُوا يُودُّونَهُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لَقَاتَلْتُهُمْ عَلَى مَنْعِهِ، فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: فَوَاللَّهِ مَا هُوَ إِلَّا أَنْ رَأَيْتُ أَنَّ اللَّهَ قَدْ شَرَحَ صَدْرَ أَبِي بَكْرٍ لِلْقِتَالِ فَعَرَفْتُ إِنَّهُ الْحَقُّ.

(اسنادہ صحیح) سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ (۴۰۷) صحیح ابی داؤد ۱۳۹۱-۱۳۹۳

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ کہا انہوں نے جب وفات پائی رسول اللہ ﷺ نے اور خلیفہ ہوئے ابو بکر بعد آپ کے کافر ہو گئے جو لوگ کافر ہو گئے سو کہا عمر بن الخطاب نے ابو بکر سے کیوں کر لڑیں گے آپ لوگوں سے اور حالانکہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ حکم کیا گیا ہوں میں کہ لڑوں لوگوں سے یہاں تک کہ کہیں وہ لا الہ الا اللہ اور جس نے کہہ دیا لا الہ الا اللہ بچایا اس نے اپنا مال اور جان اپنی مگر ساتھ حق اس کے کے، اور حساب اس کا اللہ تعالیٰ پر ہے؟ سو جواب دیا ابو بکر نے کہ قسم ہے اللہ تعالیٰ کی بے شک میں لڑوں گا اس شخص سے کہ پھوٹ ڈالے اور فرق کرے نماز و زکوٰۃ میں اس لیے کہ زکوٰۃ وظیفہ مال ہے یعنی جیسے کہ نماز و وظیفہ بدن ہے۔ کہا عمر رضی اللہ عنہ نے اور قسم ہے اللہ تعالیٰ کی نہیں ہے یہ مگر یہ کہ دیکھا میں نے کہ اللہ تعالیٰ نے کھول دیا سینہ ابو بکر رضی اللہ عنہ کا قتال کے لیے اور جان لیا میں نے کہ یہی حق ہے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی طرح روایت کیا شعیب بن ابی حمزہ نے زہری سے انہوں نے عبید اللہ بن عبد اللہ سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے اور روایت کی عمران قطان نے یہ حدیث معمرؓ سے انہوں نے زہری سے انہوں نے انس بن مالک سے انہوں نے ابو بکرؓ سے اور اس سند میں خطا ہے اس لیے کہ خلاف کیا گیا عمران کا معمر سے روایت کرنے میں۔

مترجم: قولہ: کافر ہو گئے جو لوگ کافر ہو گئے۔ واضح ہو کہ اہل رذت دو قسم تھے ایک گروہ نے بالکل دین سے انکار کیا اور ہند ملت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والتحیہ یک قلم اختیار کیا اور ابو ہریرہؓ نے اپنے قول (کفر من کفر من العرب) اسی گروہ کو مراد لیا اور یہ گروہ دو قسم تھا ایک قسم اصحاب میلہ کذاب اور اسود غسی تھے، اور دونوں کی مفصل کیفیت اوپر مذکور ہو چکی ہے۔ دوسری قسم نے جمیع شرائع کا انکار کیا تھا اور نماز زکوٰۃ وغیرہما کو بالکل چھوڑ دیا تھا اور مذہب جاہلیت پر ہو گئے تھے اور یہاں تک کہ ارتداد کا زور اور کفر کا شور ہوا کہ تین مسجدوں کے سوا کہیں اللہ عز وجل مجبور نہ تھا، اور اہل اسلام کا کوئی گروہ ان تین جگہ کے سوا موجود نہ تھا اول مسجد مکہ دوسری مسجد مدینہ تیسری مسجد عبدالقیس بحرین میں ایک قریہ میں واقع ہے کہ نام اس قریہ کا جوائنا تھا کہ وہاں کچھ لوگ دین حق پر ثابت تھے اور بخوف کفار محصور و مجبور۔ چنانچہ بنی بکر بن کلاب سے ان کے ایک شاعر نے حضرت ابو بکرؓ سے فریاد کرتے ہوئے کہا: ۛ

الا ابلغ ابابکر رسولا
وفتیان المدینۃ اجمعینا
فہل لکم الی قوم کرام
قعود فی جوائنا محصرینا
کان دمائہم فی کل فج
دماء البدن تغشی الناظرینا
توکلنا علی الرحمن انا
وجدنا النصر للمتوکلینا

اور دوسرے گروہ نے فرق کیا تھا صلوٰۃ و زکوٰۃ میں کہ مقرر تھے صلوٰۃ کے اور منکر تھے فرضیت زکوٰۃ کے اور اس کے امام وقت کو ادا کرنے کے اور یہ حقیقت میں اہل بغی تھے مگر اس وقت میں ان کو باغی نہ کہا گیا بلکہ مرتد کا خطاب دیا گیا اس لیے کہ انہوں نے بھی گویا شراکت کی تھی مرتدین کی کیونکہ ارتداد اعظم امر تھا بغی سے اور بعضی مانعین زکوٰۃ میں ایسے تھے کہ وہ قبول کرتے تھے زکوٰۃ دینا مگر ان کے رؤساء اور سرداروں نے انہیں روکا تھا کہ وہ زکوٰۃ امام برحق تک پہنچا دیں۔ چنانچہ بنی ربیع نے اموال زکوٰۃ مجتمع کیے اور چاہا کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پہنچیں کہ روک دیا ان کو مالک بن نویرہ نے۔ انہی لوگوں کے بارے میں شبہ پڑا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اور مراجعت (دہرار) کی انہوں نے ابو بکرؓ سے اور خیال نہ فرمایا حضرت عمرؓ نے کہ ارشاد فرمایا آپ ﷺ نے کہ میں مامور ہوں ساتھ مقاتلہ ناس کے یہاں تک کہ وہ کہیں لا الہ الا اللہ مشروط بشرائط ہے۔ یعنی مراد ہے اس سے قبول کرنا جمیع شرائع اسلام کا چنانچہ دوسری روایت میں تصریح اس کی آئی ہے جیسے مروی ہے اور سند سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا آپ ﷺ نے ((أَمِرْتُ أَنْ أَقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَشْهَدُوا أَنَّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَيُؤْمِنُوا بِي وَبِمَا جِئْتُ بِهِ فَإِذَا فَعَلُوا

ذَلِكَ عَصَمُوا مِنِّي دِمَائَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ إِلَّا بَحَقَّهَا)) اور مروی ہے انس رضی اللہ عنہ سے ((أَمُرْتُ أَنْ أَقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَشْهَدُوا أَنَّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَأَنْ يَسْتَقْبِلُوا قِبَلَتَنَا وَأَنْ يَأْكُلُوا ذَبِيعَتَنَا وَإِنْ يَصَلُّوا صَلَوَاتَنَا فَإِذَا فَعَلُوا ذَلِكَ حُرِّمَتْ عَلَيْنَا دِمَاءُهُمْ وَأَمْوَالُهُمْ إِلَّا بَحَقَّهَا لَهُمْ مَا لِلْمُسْلِمِينَ وَعَلَيْهِمْ مَا عَلَى الْمُسْلِمِينَ)) مگر کیفیت یہ ہوئی کہ ان روایتوں سے اطلاع نہ ہوئی اس وقت شیخین کو ورنہ حضرت عمرؓ مراجعت نہ فرماتے اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ قیاس نہ کرتے، پھر قیاس ابو بکر رضی اللہ عنہ کا جب مدلل بدلیل ہوا یعنی انہوں نے فرمایا کہ میں لڑوں گا جو فرق کرے نماز و زکوٰۃ میں تو قبول کر لیا اس کو حضرت عمرؓ نے تحقیقاً تقلیداً کہ تقلید ایک مجتہد کی دوسرے کو جائز نہیں اور اس قول سے ابو بکرؓ کے یہ بھی واضح ہوا کہ مانع صلوة سے قتال کرنا صحابہ ضروری جانتے تھے۔

چنانچہ اسی پر قیاس کیا ابو بکرؓ نے مانع زکوٰۃ کو گویا یوں کہا کہ جب صلوة و زکوٰۃ دونوں فرض ہیں تو قتال دونوں کے تارک سے ضروری ہے ورنہ لازم آئے گی ترجیح بلا مرجح پس قیاس کیا مختلف فیہ کو متفق علیہ پر۔ قولہ: ممنوعی عقلاً بعضوں نے کہا عقلاً سے زکوٰۃ عام مراد لی ہے مگر یہ قول خطا ہے صحیح وہی ہے کہ مراد اس سے اونٹ باندھنے کی رسی ہے جیسا ترجمہ کیا ہم نے بعون اللہ و توفیق۔ چنانچہ خطابی نے بعض اہل علم سے نقل کیا ہے کہ عقلاً بھی لیا جائے ساتھ فریضہ کے اس لیے کہ اس کے صاحب پر تسلیم اس کی ضرور ہے اور وہ کامل نہیں ہوتی جب تک کہ اس کے باندھنے کا سامان نہ ہو۔ اور خطابی نے کہا کہ ابن ابی عائشہ نے کہا کہ عادت مصدق کی تھی کہ جب صدقہ کا جانور لیتا اس کے ساتھ ایک قرن بھی لیتا تھا۔ اور قرن وہ رسی ہے کہ قرن کر دے دو اونٹوں کو آپس میں یعنی اس کے دونوں سروں میں ایک ایک اونٹ باندھ دیا جاتا ہے کہ پھر دونوں بھاگ نہیں سکتے اور ابو عبیدہ نے کہا کہ بھجنا نبی ﷺ نے محمد بن مسلمہ کو زکوٰۃ لینے کو تو وہ ہر دو اونٹ میں ان کا عقلاً اور قرن لیتے تھے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی ہر فریضہ کے ساتھ عقلاً لیتے تھے اور یہ حدیث بطرقہ مشتمل ہے انواع علوم اور اقسام فوائد پر اولاً اس میں دلیل ہے کہ کمال شجاعت پر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے اس موطن عظیم میں انہوں نے کمر ہمت قتال کے کس کے باندھی اور ساتھ دقت نظر اور رصانت فکر کے استنباط ایسے علوم کا کیا کہ اس وقت میں کوئی ان کا شریک نہ ہوا اگرچہ بعد اس کے سب پر حقیقت اس کی ظاہر ہوئی اور علماء نے ان کے دلائل رجحان اور ترجیح تقدم میں سارے صحابہؓ پر تصانیف کثیرہ کئے ہیں کہ عمدہ تر اس میں کتاب فضائل صحابہؓ ہے۔

امام ابی المظفر منصور بن محمد السمعانی شافعی کی ثانیاً اس میں جواز ہے تقریر و مناظرہ کرنے کا بڑوں سے اور سرداروں سے اظہار حق کے لیے جیسا کہ حضرت عمرؓ وغیرہ نے کیا حضرت ابو بکرؓ سے ثالثاً۔ اس سے معلوم ہوا کہ ایمان کی صحت کے لیے اقرار شہادتین کے ساتھ اعتقاد کی جمیع ما آتی بہ الرسول کا بھی ضرور ہے۔ چنانچہ روایت اس کی اوپر گزری۔ رابعاً اس میں وجوب ہے جہاد کا۔ خامساً اس میں صیانت ہے جان و مال کی اس شخص کی کہ کلمہ توحید زبان پر لائے اگرچہ عند السیف ہو۔ سادساً اس سے معلوم ہوا کہ جریان احکام ظاہر پر ہے۔ اور اللہ تعالیٰ متولی سائر ہے۔ سابعاً اس میں جواز قیاس ہے اور جواز اس پر عمل

کرنے کا۔ ثامنًا وجوب قتال مانع صلوة و زکوٰۃ وغیرہما سے اور مانع واجبات اسلام سے قلیل ہو یا کثیر۔ تاسعًا وجوب قتال اہل نفی۔
عاشرًا اجتہاد آئمہ کا نوازل میں اور دو مناظرہ اہل علم کا اس میں تاکہ ظاہر ہو حق اور رجوع کرنا ایک مجتہد کا دوسرے مجتہد کی طرف
جب حق ظاہر ہو اور دلیل اس کی ساتھ ہو اس سے ترک تخطیہ مجتہدین کا کہ اختلاف کرتے ہوں فروغ میں ایک دوسرے کے
ساتھ۔ یہ ہیں فوائد اور شرح اس حدیث کی کہ اتقاط کیا ہم نے اس کو نووی سے بعونہ تعالیٰ و فضلہ۔



۲۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ أُمِرْتُ أَنْ أَقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ: ((وَيُقِمُوا الصَّلَاةَ))

نبی ﷺ کے اس قول کے بیان میں کہ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ اس وقت تک لوگوں سے لڑوں جب
تک یہ ”لا الہ الا اللہ“ کہیں اور نماز پڑھیں

(۲۶۰۸) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أُمِرْتُ أَنْ أَقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَشْهَدُوا أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَأَنْ يَسْتَقْبِلُوا قَبْلَتَنَا، وَيَأْكُلُوا ذَبِيحَتَنَا، وَأَنْ يُصَلُّوا صَلَاتَنَا، فَإِذَا فَعَلُوا ذَلِكَ حُرِّمَتْ عَلَيْنَا دِمَاؤُهُمْ وَأَمْوَالُهُمْ إِلَّا بِحَقِّهَا، لَهُمْ مَا لِلْمُسْلِمِينَ وَعَلَيْهِمْ مَا عَلَى الْمُسْلِمِينَ)). (إسناده صحيح) سلسلة الاحاديث الصحيحة (۳۰۳ و ۱۵۲/۱) صحيح ابی داود (۲۳۷۴)

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے حکم کیا گیا ہے مجھے کہ لڑوں میں لوگوں سے یہاں تک
کہ وہ گواہی دیں کہ کوئی معبود برحق نہیں سوا اللہ تعالیٰ کے اور محمد ﷺ بندے اس کے اور رسول اس کے ہیں۔ اور یہ کہ منہ
کریں وہ ہمارے قبلہ کی طرف یعنی نماز ادا کریں ہمارے طریق پر اور کھائیں ذبیحہ ہمارا اور نماز پڑھیں ہماری نماز کی سی
پھر جب وہ یہ سب کام بجا لائیں حرام ہو گیا ہم پر ان کا خون اور ان کا مال مگر ساتھ حق اس کے کے اور ان کا حق ہم پر جو
سب مسلمانوں کا حق ہے اور ان پر حکم ہے جو سب مسلمانوں پر ہے۔

فائدہ: اس باب میں معاذ بن جبلؓ اور ابو ہریرہؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے اور
روایت کیا یحییٰ بن ایوب نے حمید سے انہوں نے انسؓ سے مانند اس کے۔



۳۔ بَابُ: مَا جَاءَ بُنَى الْإِسْلَامُ عَلَى خَمْسٍ

اس بیان میں کہ اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے

(۲۶۰۹) عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلَى خَمْسٍ : شَهَادَةُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ، وَإِقَامُ الصَّلَاةِ، وَإِيتَاءُ الزَّكَاةِ وَصَوْمُ رَمَضَانَ، وَحَجُّ الْبَيْتِ)).

(اسنادہ صحیح) الارواء (۷۸۱) ایمان ابی عبید (۲) الروض النضیر (۲۷۰) .

بیرونی رحمہ اللہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: بنایا گیا ہے اسلام پانچ چیزوں پر، اول گواہی دینا اس کی کہ کوئی معبود برحق نہیں سوائے اللہ تعالیٰ کے اور محمد رسول اس کے ہیں، اور دوسرے قائم کرنا نماز کا، تیسرے ادا کرنا زکوٰۃ کا، چوتھے روزے رمضان کے، پانچویں حج بیت اللہ کا۔

فائدہ: اس باب میں عبد اللہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور مروی ہوئی ہے کئی سندوں سے ابن عمرؓ سے انہوں نے روایت کیا نبی ﷺ سے مانند اس کے اور سعیر بن الحس ثقہ ہیں اہل حدیث کے نزدیک۔ روایت کیا ہم سے ابو کریب نے انہوں نے وکیع سے انہوں نے حنظلہ بن سفیان سے انہوں نے عکرمہ بن خالد مخزومی سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس کی۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔



۴۔ بَابُ: مَا وَصَفَ جَبْرِيلُ لِلنَّبِيِّ ﷺ الْإِيمَانَ وَالْإِسْلَامَ

اس بیان میں کہ جبریل علیہ السلام نے نبی ﷺ سے ایمان اور اسلام کی کیا صفات بیان کیں

(۲۶۱۰) عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ قَالَ : أَوَّلُ مَنْ تَكَلَّمَ فِي الْقَدْرِ مَعْبُدُ الْجَهَنَّمِيِّ قَالَ : خَرَجْتُ أَنَا وَحُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْجَمْعِيُّ حَتَّى أَتَيْنَا الْمَدِينَةَ، فَقُلْنَا لَوْ لَقِينَا رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ فَسَأَلْنَاهُ عَمَّا أُحْدِثَ هَؤُلَاءِ الْقَوْمُ قَالَ : فَلَقِينَاهُ، يَعْنِي عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو وَهُوَ خَارِجٌ مِنَ الْمَسْجِدِ، قَالَ فَاسْتَفْتَنَاهُ أَنَا وَصَاحِبِي فَقُلْتُ : يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ! إِنَّ قَوْمًا يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ وَيَتَفَقَّرُونَ الْعِلْمَ، وَيَزْعُمُونَ أَنَّ لَا قَدَرَ، وَأَنَّ الْأَمْرَ أَنْفٌ قَالَ : فَإِذَا لَقِيتَ أُولَئِكَ فَأَخْبِرْهُمْ أَنِّي مِنْهُمْ بَرِيءٌ وَأَنَّهُمْ مِنِّي بَرَاءٌ. وَالَّذِي يَحْلِفُ بِهِ عَبْدُ اللَّهِ لَوْ أَنَّ أَحَدَهُمْ أَنْفَقَ مِثْلَ أُحُدٍ ذَهَبًا مَا قُبِلَ ذَلِكَ مِنْهُ حَتَّى يُؤْمِنَ بِالْقَدْرِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ. قَالَ : ثُمَّ أَنْشَأَ يُحَدِّثُ، فَقَالَ : قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ : كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَجَاءَ رَجُلٌ شَدِيدُ بَيَاضِ الْفَيَافِ شَدِيدُ سَوَادِ الشَّعْرِ، لَا يُرَى عَلَيْهِ أَثَرُ السَّفَرِ، وَلَا يَعْرِفُهُ مِنَّا أَحَدٌ حَتَّى أَتَى النَّبِيَّ ﷺ، فَالْزَقَ

رُكِبَتْهُ بِرُكْبَتِهِ، ثُمَّ قَالَ: يَا مُحَمَّدُ! مَا الْإِيمَانُ؟ قَالَ: أَنْ تُؤْمِنَ بِاللَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ وَالْيَوْمِ
الْآخِرِ، وَالْقَدَرِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ. قَالَ: فَمَا الْإِسْلَامُ، قَالَ: شَهَادَةُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ
وَرَسُولُهُ، وَإِقَامُ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءُ الزَّكَاةِ وَحُجُّ الْبَيْتِ، وَصَوْمُ رَمَضَانَ. قَالَ: فَمَا الْإِحْسَانُ؟ قَالَ أَنْ
تَعْبُدَ اللَّهَ كَأَنَّكَ تَرَاهُ، فَإِنْ لَمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَاكَ. قَالَ: فِي كُلِّ ذَلِكَ يَقُولُ لَهُ صَدَقْتَ. قَالَ:
فَتَعَجَّبْنَا مِنْهُ بَسْأَلُهُ وَبِصِدْقِهِ. قَالَ فَمَتَى السَّاعَةُ؟ قَالَ مَا الْمَسْئُولُ عَنْهَا بِأَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ، قَالَ: فَمَا
أَمَارَتُهَا؟ قَالَ: أَنْ تَلِدَ الْأُمَةُ رَبَّتَهَا، وَأَنْ تَرَى الْجُفَاءَ الْعُرَاءَ الْعَالَةَ ((رِعَاءَ الشَّيْءِ يَتَطَاوَلُونَ فِي
الْبُنْيَانِ)) قَالَ عُمَرُ: فَلَقِينِي النَّبِيَّ ﷺ بَعْدَ ذَلِكَ بِثَلَاثٍ، فَقَالَ: يَا عُمَرُ! ((هَلْ تَدْرِي مِنَ السَّائِلِ؟
ذَلِكَ جَبْرِيلُ أَتَاكُمْ يَعْلَمُكُمْ أَمْرَ دِينِكُمْ)).

(اسنادہ صحیح) ظلال الحنة (۱۲۰-۱۲۷) ارواء الغلیل (۱/۳۳-۳۴)

ترجمہ: روایت ہے یحییٰ بن یمر سے کہ کہا اس نے پہلے پہل جو گفتگو کی انکار میں تقدیر کے تو معبد جہنی نے کی، سو کہا یحییٰ نے کہ
نکلا میں اور حمید بن عبد الرحمن یہاں تک کہ آئے ہم دونوں مدینہ میں سو کہا ہم نے کہ اللہ کرے کہ ملاقات ہو ہم سے کسی
مرزد کی اصحاب نبی ﷺ سے تاکہ ہم پوچھیں ان سے حقیقت اس مسئلہ کی کہ نئی نکالی ہے اس میں گفتگو ان لوگوں نے، سو
ملاقات کی ہم نے ان سے یعنی عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے اور وہ نکل رہے تھے مسجد سے، کہا یحییٰ نے سو گھیر لیا میں نے اور
میرے صاحب نے ان کو یعنی ہم میں سے ایک ان کے داہنے ہو گیا ایک بائیں سو کہا میں نے کہ اے اباعبد الرحمن کچھ
لوگ ہیں کہ پڑھتے ہیں قرآن اور طلب کرتے ہیں علم کو اور باوجود اس کے عقیدہ رکھتے ہیں کہ تقدیر نہیں ہے اور امر
مخلوقات کا ابتدائی ہے کہ پہلے سے اس کا اندازہ نہیں ہوا۔ تو جواب دیا عبد اللہ بن عمرؓ نے کہ جب تو ان لوگوں سے ملے تو
خبر دے ان کو کہ میں ان سے بیزار ہوں اور وہ مجھ سے بیزار ہیں یعنی بسبب مخالفت عقیدہ کے، اور قسم ہے اس ذات کی
کہ عبد اللہ جس کی قسم کھاتا رہتا ہے اگر کوئی ان میں کا احد کے برابر سونا خرچ کرے ہرگز اس میں سے کچھ مقبول نہ ہوگا
یہاں تک کہ ایمان لائے قدر پر اور اس کے خیر و شر پر۔ کہا یحییٰ نے کہ پھر حدیث بیان کرنے لگے عبد اللہ اور کہا کہ فرمایا
عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کہ ہم حاضر تھے خدمت میں رسول اللہ ﷺ کے سو آیا ایک مرد بہت سفید کپڑے والا اور بہت سیاہ
بالوں والا کہ نہ دیکھا جاتا تھا اس پر اثر سفر کا اور نہ پہچانتا تھا ہم میں سے اس کو کوئی یہاں تک کہ آیا وہ قریب نبی ﷺ کے
اور ملا دیئے اپنے گھٹنے آپ ﷺ کے گھٹنوں سے یعنی بیٹھنے میں پھر کہا اے محمد ﷺ کیا حقیقت ہے ایمان کی؟ فرمایا آپ
نے ایمان کی حقیقت یہ ہے کہ تصدیق کرے تو اللہ کی اور فرشتوں کی اور اس کی کتابوں اور رسولوں کی اور تصدیق کرے
پچھلے دن کی اور تقدیر کی اس کے خیر و شر کی پھر کہا اس نے اور کیا ہے اسلام؟ فرمایا آپ نے اسلام گواہی دینا ہے اس

بات کی کہ کوئی معبود برحق نہیں سوا اللہ کے اور محمد بندے اس کے ہیں اور قائم کرنا نماز کا اور ادا کرنا زکوٰۃ کا، اور حج بیت اللہ کا، اور روزہ رمضان کا۔ کہا اس نے پھر کیا ہے احسان؟ فرمایا آپ ﷺ نے احسان یہ ہے کہ پوجے اور عبادت کرے تو اللہ تعالیٰ کی اس خشوع خضوع سے کہ گویا تو اسے دیکھتا ہے، پھر اگر یہ تجھ سے نہ ہو سکے تو یہ یقین کر کہ وہ تجھے دیکھتا ہے۔ کہا راوی نے کہ پھر وہ سائل ہر بات میں آپ ﷺ کی کہتا جاتا تھا کہ سچ فرمایا آپ ﷺ نے۔ کہا راوی نے سو تعجب کیا ہم نے کہ کیسا پوچھتا ہے یہ اور جلدی سے مان لیتا ہے۔ پھر کہا اس سائل نے کہ کب ہے قیامت؟ تو فرمایا آپ نے جس سے تم پوچھتے ہو اسے کچھ زیادہ علم نہیں اس کا تم سے۔ یعنی جیسے تم اس کا وقت نہیں جانتے ویسا ہی میں بھی نہیں جانتا۔ پھر کہا سائل نے کہ کیا ہے نشانی اس کی؟ فرمایا آپ نے نشانی اس کی یہ ہے کہ جنے گی لونڈی اپنی بی بی کو اور یہ کہ دیکھے گا تو ننگے پیر برہنہ تن محتاج بکریوں کے چرانے والوں کو کہ لمبی لمبی عمارتیں بناتے ہوں گے۔ کہا عمرؓ نے سولے مجھ سے نبی اس کے تین دن بعد اور فرمایا اے عمرؓ تم جانتے ہو کہ کون تھا یہ پوچھنے والا؟ البتہ یہ جبریل تھا کہ آیا تھا تمہارے پاس کہ سکھلا دے تم کو دین تمہارا۔

فائدہ : روایت کیا ہم سے احمد بن محمد نے انہوں نے ابن مبارک سے انہوں نے کہمس بن الحسن سے اسی اسناد سے مانند اس کے اور روایت کیا ہم سے محمد بن ثنیٰ نے انہوں نے معاذ بن ہشام سے انہوں نے کہمس سے اسی اسناد سے مانند اس کے معنوں میں اور اس باب میں طلحہ بن عبید اللہ اور انس بن مالک اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہوئی ہے کئی سندوں سے اسی کے مانند۔ اور مروی ہوئی ہے یہ حدیث ابن عمرؓ سے انہوں نے روایت کیا نبی ﷺ سے۔ اور صحیح یہ ہے کہ روایت ہے ابن عمرؓ سے وہ روایت کرتے ہیں حضرت عمرؓ سے وہ روایت کرتے ہیں نبی ﷺ سے۔

مترجم : قولہ: پہلے پہل جو گفتگو کی تھی انکار تقدیر میں تو معبد جہنمی نے۔ یعنی نئی نکالی اس نے بدعت اور احداث فی الدین کیا اور اختلاف کیا اہل حق کا حالانکہ اہل حق اثبات کرتے ہیں قدر کا۔ اور قدر فتح دال اور باسکان دونوں طرح لغت مشہور ہے اور مراد اثبات قدر سے یہ ہے اللہ تبارک و تعالیٰ نے اندازہ کیا اشیاء کا ازل میں اور محیط تھا علم قدیم اس کا اس پر کہ یہ واقع ہوں فلاں فلاں اوقات معلومہ میں فلاں فلاں صفات مخصوصہ پر پھر وہ اشیاء انہی اوقات میں انہی صفات پر منصہ شہود میں آتی ہیں اور کتم عدم سے مطابق علم الہی ساخت وجود پر مصور ہوتی ہیں اور قدر یہ اس کا انکار کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے کوئی اندازہ نہیں کیا قبل مخلوقات کے اور نہیں متعلق ہوا علم اس کا اشیاء موجودہ سے قبل وجود کے بلکہ جانا اللہ تعالیٰ نے اشیاء کو بعد موجود ہونے کے اور جھوٹ باندھا انہوں نے اللہ تعالیٰ پر اور انکار کیا اخبار رسول کا تعالیٰ اللہ عن اقوالہم الباطلۃ علوا کبیرا اور موسوم ہوا یہ فرقہ بد قدر یہ بسبب انکار قدر کے صاحب مقالات نے کہ متکلمین میں سے ہے کہا ہے کہ باقی نہ رہے وہ قدر یہ کہ جن کا یہ قول شنیع تھا اور اہل قبلہ سے اب کوئی اس کا قائل نہیں اور فی زمانہ جو قدر یہ پائے جاتے ہیں وہ معتقد ہیں اثبات قدر کے مگر کہتے ہیں

کہ غیر اللہ کی طرف سے ہے اور شر اس کے غیر کی طرف سے۔ تعالیٰ اللہ عن قولہم۔ امام الحرمین نے فرمایا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد کیا کہ قدر یہ مجوس اس امت کے ہیں اور تشبیہ دی آپ ﷺ نے ان کو مجوس سے اس لیے کہ انہوں نے بھی خیر و شر کی تقسیم کی ہے۔

چنانچہ کہا ہے خیر یزدان کی طرف سے ہے اور شر اہرمن کی طرف سے۔ اور اس حدیث کو روایت کیا ابن عمرؓ نے رسول اللہ ﷺ سے۔ اخراج کیا اس کو ابوداؤد نے اپنے سنن میں اور حاکم نے مستدرک میں اور کہا یہ حدیث صحیح ہے شیخین کی شرط پر اور مذہب اہل حق کا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ خالق ہے خیر و شر سب کا نہیں موجود ہوتی ہے کوئی چیز مگر اس کی مشیت سے سو وہ دونوں منسوب ہیں اس کی طرف خلق اور ایجاد جیسے منسوب ہیں فاعلین کی طرف اس کے بندوں سے فعلاً اور اکتساباً۔ خطابی نے فرمایا ہے کہ بعض عوام کے خیال خام میں ہے کہ معنی قضا کے جبر کرنا ہے اللہ تعالیٰ کا بندے پر اس چیز کے ساتھ کہ مقدر کیا اس کے لیے اور سلب کرنا ہے اس کے اختیار کا، حالانکہ ایسا نہیں ہے بلکہ مراد اثبات قدر سے فقط ثابت کرنا ہے اللہ تعالیٰ شانہ کے علم قدیم کا قبل اکتساب عبد کے خیر و شر کو اور قبل پیدا کرنے خیر و شر کے اپنی قدرت کاملہ سے۔ اور قدر اسم ہے اس چیز کا کہ صادر ہوئی مقدر بقدرت قادر کہا جاتا ہے قدرت الشئی و قدرتہ بہ تخفیف و تثقیل ایک ہی معنی کے لیے اور قضا کے معنی پیدا کرنا ہے۔

چنانچہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے ﴿فَقَضَاهُنَّ سَبْعَ سَمَوَاتٍ فِي يَوْمَيْنِ﴾ اُنَّ خَلَقَهُنَّ۔ یعنی پیدا کیا ان کو سات آسمان دوروز میں اور ظاہر اولہ قطعیہ کتاب و سنت کے اور اجماع ہے صحابہ کا اور اتفاق اہل حل عقد کا سلف خلف سے اثبات قدر پر اور بہت ہوئی ہیں تصانیف اس باب میں چنانچہ احسن اور مفید تر اس میں سے کتاب حافظ فقیہ ابو بکر بیہقی کی ہے۔ قولہ: ویتفقرون العلم تقفر تقدیم قاف علی الفاء بمعنی طلب ہے یہی مشہور ہے اور بعضوں نے کہا ہے معنی اس کے جمع کرنا ہے یتفقرون العلم یعنی جمع کرتے ہیں علم کو۔ اور بعض شیوخ مغاربہ نے بتقدیم فا کہا ہے یعنی بحث کرتے ہیں غوامض علم سے اور استخراج کرتے ہیں اس کے خفیات کا یہ روایتیں مسلم کی ہیں اور غیر مسلم میں یتفقرون بہ تقدیم قاف و بحذف را وارد ہوا ہے اور وہ بھی صحیح ہے معنی اس کے متبع کے ہیں۔ اور قاضی عیاض نے کہا میں نے بعضوں سے یتفقرون بعین مہملہ بعد القاف سنا ہے یعنی طلب کرتے ہیں قعر علم کو اور ڈھونڈتے ہیں اس کے غوامض اور خفیات کو۔ محاورہ ہے تفر فی کلامہ جب کسی کے کلام میں غرابت پائی جائے اور ابویعلیٰ موصلی کی روایت میں یتفقرون مروی ہے اور معنی اس کے ظاہر میں۔ قولہ: اور امر مخلوق کا ابتدائی ہے یعنی قبل وقوع وقائع کے، اللہ تعالیٰ کو اس کا علم نہ تھا اور اس کے علم قدیم میں اس کا اندازہ اور مقدار معین نہ ہوا تھا بلکہ بعد وقوع کے اس کا علم بطور ابتداء کے اللہ تعالیٰ کو حاصل ہوتا ہے اور لازم آتی ہے اس قول سے تجہیل اللہ پاک کی قبل وقوع وقائع کے اللہ تعالیٰ عن ذلک علواً کبیرا اور یہ قول ان کے غلا کا اور جو قائل ہے اس کا کافر ہے بلا خلاف ایسا ہی کہا تھا قاضی عیاض نے اور بے شک منکر اس قدر فلاسفہ ہیں۔

قولہ: جواب دیا عبد اللہ نے کہ جب تو ان سے ملے آہ اس قول سے ظاہر ہے کہ مراد عبد اللہ کی تکفیر تھی ان قدریوں کی جو نفی کرتے ہیں علم قدیم کی اللہ تعالیٰ کے اور شاید مراد اس سے کفر ان نعمت ہو اور جائز ہے کہ عمل مسلم کو غیر مقبول کہیں باوصف صحت کے جیسے نماز مکان مقصوبہ میں صحیح ہے کہ اس کی قضا واجب نہیں باوجود اس کے غیر مقبول ہے یعنی ثواب نہیں اس کا جما ہیر علماء کے نزدیک اور باجماع سلف اس پر مترتب نہیں اجرا اور ایسا ہی شافعیہ کے نزدیک ہے اور نقطہ یہ نے کہا ہے ذہب کو ذہب کہا ہے لسرعة ذہابہ یعنی بسبب جلد چلے جانے اس کے۔ قولہ: لا یری علیہ اثر السفر اور بعض روایتوں میں لا نری نون سے مروی ہے۔ یعنی نہیں دیکھتے ہم اس پر اثر سفر کا اور دونوں صحیح ہیں۔

قولہ: فرمایا آپ نے احسان یہ ہے کہ عبادت کرے تو اور یہ کلام آپ کا جو امع الکلم سے ہے یعنی تھوڑے لفظوں میں وہ مضمون ارشاد کیا کہ عبادات طویلہ میں ادا نہ ہو سکے اور یہاں پر جاننا چاہیے کہ عبادت تین قسم ہے: اول اس طرح بجالانا کہ وظیفہ تکلیف کا ساقط ہو جائے اور شرعاً اس کا تارک نہ رہے، یعنی بجالانا اس کا باستیفاء شرائط اور ارکان اور مقام، دوسرا مراقبہ کا ہے اور وہ بجالانا عبادت کا ہے اس طور پر کہ یقین ہو اس کو کہ اللہ تعالیٰ مجھے دیکھتا ہے اور ظاہر ہے کہ جب اس امر کا یقین ہوگا تو بندہ کوئی چیز نہ چھوڑے گا خشوع و خضوع و حسن سمت اور اجتماع ظاہری اور باطنی سے کہ بجالائے اس کو اور تیسرا مقام اس سے ارفع ہے کہ وہ مقام مشاہدہ ہے۔ اور وہ مقام ہے رسول اللہ ﷺ کا اور تفصیل اس کی یہ ہے کہ بجالائے عبادت بشرائط مذکورہ اور مستغرق ہو اس کے ساتھ بحار مکاشفہ میں گویا کہ وہ دیکھ رہا ہے اللہ تعالیٰ جل جلالہ وجل شانہ کو اور یہ مقام آپ کا ہے کہ فرمایا آپ ﷺ نے ”جعلت قرۃ عینی فی الصلوۃ“ بسبب حصول استلذاد کے ساتھ طاعت کے اور وصول راحت کے ساتھ عبادت کے اور مسدود ہونے مسا لک التفات الی الغیر کے بسبب استیلاء انوار مکاشفہ کے اور یہ ثمرہ ہے امتلاء زوایا قلب کا محبوب ہے، اور اشتغال باطن کا ساتھ اس کے اور نتیجہ اس کا نسیان احوال معلوم ہے اور اضمحلال رسوم اور ہر ایک ان درجات ثلثہ سے احسان ہے مگر مقام اول ان میں سے شرط ہے صحت اعمال کی اور مقامین اخرین شرط ہیں کمال کی اور لفظ احسان کا اکثر مستعمل ہوتا ہے مقامین اخرین کے لیے اور کمال ایمان کے واسطے۔

چنانچہ تحقیق اس کی مقدمہ میں گزری اور آخر میں سوال کیا اس کا جبرئیل علیہ السلام نے کہ اہل اس کے قلیل ہیں و قلیل ماہم اللہم اجعلنا من القلیل اور ایک وجہ یہ بھی ہے کہ احسان صفات افعال سے ہے یا شرائط سے اور صفت اور شرط کا درجہ متاخر ہے موصوف سے اور مشروط کے درجہ سے۔ قولہ: فرمایا آپ نے جس سے تم پوچھتے ہو اسے کچھ زیادہ علم نہیں آہ اس سے معلوم ہوا کہ مسئول اور مفتی کو ضرور ہے کہ جو چیز اسے معلوم نہ ہو تو لا علم ولا ادری کہہ دے اور اس میں شرمائے نہیں۔ اور یہ خیال نہ کرے کہ میری کسر شان ہوگی بلکہ اس سے اور اس کا ورع و تقویٰ اور محتاط ہونا لوگوں میں ظاہر ہوگا اسی لیے کہا گیا ہے کہ لا ادری نصف العلم اور یہ سوال جبرئیل علیہ السلام کا اس نظر سے نہ تھا کہ لوگ اس کے وقت کو جان لیں بلکہ اس مقصود کے لیے تھا کہ لوگ اس کا

وقت پوچھنے سے باز رہیں۔ چنانچہ یہ سوال وجواب حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت جبرئیل علیہ السلام کے درمیان میں ہو چکا تھا مگر فرق اتنا تھا کہ وہاں جبرئیل علیہ السلام مسئول عنہ تھے اور یہاں سائل اور جبرئیل نے بھی وہی جواب دیا تھا جو آنحضرت ﷺ نے ان کو دیا اور اس میں عجیب لطف ہوا کہ لیبب ذکی پر پوشیدہ نہیں۔ قولہ: فَمَا اِمَارَتَهَا بعضی روایتوں میں امارات کا لفظ ہے اور بعضی میں اشراط کا امارات جمع ہے امارت کی امارت باثبات ہاد حذف ہا بمعنی علامت ہے اور اشراط جمع ہے شرط کی وہ بھی بمعنی علامت مگر یہاں امارت سے امارات وسطی قیامت مراد ہیں کہ مقدمہ قیامت اور مقارن اس کے ہیں۔ قولہ: ان تلد الامة رہتا بعضی روایتوں میں رہا آیا ہے بغیر تاء کے اور رب کے معنی سید اور رتبہ کے معنی سیدہ یعنی جنے گی لونڈی اپنی بی بی کو اور مالک کو یا اپنے میاں اور مالک کو۔ چنانچہ بعضی روایتوں میں بعلہا ہے اور بعل سے مراد بھی سید اور مالک ہے اور یہ کنایہ ہے کثرت اولاد سرائی سے کہ جب لونڈیوں سے اولاد ہوگی تو ماں ان کی گویا اولاد کی لونڈی ہے اس لیے کہ ملک ہے ان کے باپ کے۔ اور بعضوں نے کہا ہے کہ مراد یہ ہے کہ سلاطین اکثر کنیز زادے ہوں گے کہ ان کی ماں ان کی رعیت ہوگی اور وہ اس کے حاکم اور سید۔ اور بعضوں نے کہا مراد اس سے فساد حال ہے اور کثرت بیع امہات اولاد کے آخرام ولد بکتے بکتے اپنی اولاد کے ملک میں آجائے گی اور وہ نہ جانے گا کہ یہ میری ماں ہے تاکہ اس کی تعظیم و تکریم کرے۔ اور بعضوں نے کہا مراد اس سے کثرت عقوق ہے یعنی اولاد ماں سے ایسا معاملہ کرے گی اور کام خدمت لے گی کہ جیسے لونڈیوں سے لیتے ہیں۔ اور نووی نے فرمایا کہ اس حدیث میں دلیل نہیں ہے جو از بیع پر ام ولد کے اور نہ اس کے منع پر، اور لطف یہ ہے کہ دو بڑے کبار علماء نے اس سے استدلال کیا ہے ایک نے جواز پر اور ایک نے منع پر۔ قولہ: اور یہ کہ دیکھے گا تو ننگے پیر برہنہ تن کو انچ۔ مراد اس سے ارتفاع اسافل ہے اور تمول اراذل کہ کینے لوگ اور خبیث امیر ہوں گے اور رئیس۔ چنانچہ شاعر عرب نے کہا ہے نعر:

إِذَا التَّحَقَّ الْأَسَافِلُ بِالْأَعَالِي فَقَدْ طَابَتْ مَنَادِمَةُ الْمَنَابَا

اور اس قول میں حضرت کے اخبار ہے انتشار اسلام سے، اور استیلاء اہل اسلام سے کہ وہ غالب ہوں گے ملکوں پر اور قید کریں گے کفار کی عورتوں کو اور کثرت سے ہوگی ان کی اولاد۔ قولہ: سکھائے گا تم کو دین تمہارا اس سے معلوم ہوا کہ لفظ دین کا شامل ہے اسلام و ایمان و احسان کو، جیسا کہ ہم نے تصریح کی مقدمہ میں اور بعضی روایتوں میں آیا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا قسم ہے اس پر درگاہ کی کہ میری جان اس کے ہاتھ میں ہے کہ جبرئیل علیہ السلام جب میرے پاس آئے ہیں میں نے ان کو پہچانا ہے مگر اس بار کہ نہ پہچانا میں نے ان کو مگر جب پیٹھ پھیری انہوں نے۔ (وہذا اخر ما ردنا ایرادہ فی شرح هذا الحديث والتقطنا كله من النووی والقسطلانی)



۵۔ باب: مَا جَاءَ فِي إِضَافَةِ الْفَرَائِضِ إِلَى الْإِيمَانِ

اس بیان میں کہ فرائض ایمان میں داخل ہیں

(۲۶۱۱) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَدِمَ وَفَدَ عَبْدُ الْقَيْسِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالُوا: إِنَّا هَذَا الْحَيَّ مِنْ رَبِّعَةٍ وَلَسْنَا نَصِلُ إِلَيْكَ إِلَّا فِي الشَّهْرِ الْحَرَامِ، فَمُرْنَا بِشَيْءٍ نَأْخُذَهُ عَنْكَ وَنَدْعُوا إِلَيْهِ مِنْ وَرَاءَنَا، فَقَالَ: ((أَمْرُكُمْ بِأَرْبَعٍ: الْإِيمَانُ بِاللَّهِ، ثُمَّ فَسَّرَهَا لَهُمْ: شَهَادَةُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنِّي رَسُولُ اللَّهِ، وَإِقَامُ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءُ الزَّكَاةِ، وَأَنْ تُوَدُّوا خُمُسَ مَا غَنِمْتُمْ)). (اسنادہ صحیح) ایمان ابی عبید ص ۵۸-۵۹

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا کہ آئے قاصد عبد القیس کے رسول اللہ ﷺ کے پاس اور عرض کیا کہ ہمارے آپ کے درمیان یہ قبیلہ ہے ربیعہ کہ اس کے سبب سے ہم ہمیشہ حاضر نہیں ہو سکتے آپ کی خدمت میں مگر حرام کے مہینوں میں یعنی اشہر حج میں کہ عرب ان دنوں کسی کو لوٹتے مارتے نہ تھے، سو آپ حکم کر دیجیے ہم کو ایسی چیز کا کہ ہم اس پر عمل کریں اور ترغیب و تحریض کریں اس کی اور لوگوں کو اپنے سوا، سو فرمایا آپ نے کہ میں تم کو حکم کرتا ہوں چار چیزوں کا: اول ایمان لا انا اللہ تعالیٰ پر اور تفسیر کی آپ نے ایمان کی کہ ایمان گواہی دینا ہے اس امر کی کہ کوئی معبود برحق نہیں سوا اللہ کے اور میں رسول ہوں اللہ تعالیٰ کا، اور قائم کرنا نماز کا، اور ادا کرنا زکوٰۃ کا اور یہ کہ دو تم خمس غنیمت سے۔ یعنی آپ ﷺ نے تفسیر ایمان ان عملوں سے کی۔

فائدہ: روایت کیا ہم سے قتیبہ نے انہوں نے حماد بن زید سے انہوں نے ابی حمزہ سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے انہوں نے نبی ﷺ سے مثل اس کی۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابو حمزہ ضعیفی کا نام نصر بن عمران ہے اور روایت کیا شعبہ نے ابو حمزہ سے بھی اور زیادہ کیے اس میں یہ لفظ ”تَدْرُونَ مَا الْإِيمَانُ شَهَادَةُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنِّي رَسُولُ اللَّهِ“ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ۔ یعنی کیا تم جانتے ہو کیا ہے ایمان؟ گواہی دینا کہ کوئی معبود برحق نہیں سوا اللہ کے اور میں رسول ہوں اللہ کا۔ پھر ذکر کیا آخر حدیث تک سنائیں نے قتیبہ سے کہ وہ فرماتے تھے نہیں دیکھا میں نے مثل ان چار فقہاء بزرگ کے کسی کو مالک بن انس اور لیث بن سعد اور عباد بن عباد مہلبی اور عبد الوہاب ثقفی، کہا قتیبہ نے اور راضی تھے ہم اس پر کہ ہر دن لوٹیں ہم عباد بن عباد کے پاس سے دو ہی حدیث سن کر اور عباد بن عباد اولاد سے ہیں مہلب بن ابی صفرہ کی۔

مترجم: غرض مصنف رحمہ اللہ کی اس بات سے یہ ہے کہ اعمال ایمان میں داخل ہیں اور یہی مذہب صحیح ہے۔

چنانچہ بخاری نے تعریف ایمان میں فرمایا ہے: ”الایمان قول و فعل و یزید و ینقص“ اور حاکم کے نزدیک یہ لفظ ہیں الایمان قول و عمل و یزید و ینقص اور ایسا ہی نقل کیا اللہ اکائی نے ”کتاب السنہ“ میں شافعی اور احمد بن حنبل اور اسحاق

بن راہویہ سے بلکہ قائل ہیں اس کے اصحاب رسول اللہ ﷺ میں سے عمر بن الخطاب اور علی بن ابی طالب اور ابن مسعود اور معاذ بن جبل اور ابوالدرداء اور ابن عباس اور ابن عمر اور عمارہ اور ابو ہریرہ اور حذیفہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا وغیرہم۔ اور تابعین سے کعب احبار اور عروہ اور طاؤس اور عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ وغیرہم اور روایت کیا اللہ اکائی نے بسند صحیح بخاری سے کہ فرمایا امام بخاری رحمہ اللہ نے کہ ملاقات کی میں نے ہزار مردوں سے زیادہ علماء امصار اور فقہائے دیار سے پھر ایک کو بھی نہ دیکھا میں نے کہ وہ اختلاف کرتا اس قول میں کہ ایمان قول ہے اور عمل ہے اور زیادہ ہوتا ہے اور کم ہوتا ہے لیکن مالک نے جو توقف کیا ہے اس کے نقصان میں تو فقط اس خیال سے کوئی ان پر موافقت خوارج کی تہمت نہ لگائے، اور یہ نہ سمجھے کہ وہ موافق خوارج ہیں۔ اور استدلال کیا ہے بخاری رحمہ اللہ نے زیادت ایمان پر کتنی ہی آیتوں سے چنانچہ فرمایا اللہ سبحانہ نے سورہ فتح میں ﴿لِيَزِدْكُمْ دِينًا مَعَ إِيْمَانِهِمْ﴾ اور سورہ کہف میں ﴿وَزِدْنَاهُمْ هُدًى﴾ اور سورہ مریم میں ﴿وَيَزِدْهُمُ اللَّهُ دِينًا لِّدِينِهِمْ﴾ اور سورہ براءت میں ﴿أَيُّكُمْ زَادَتْهُ هَذِهِ إِيْمَانًا فَأَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا فَرَزَدَتْهُمْ إِيْمَانًا﴾ اور آل عمران میں ﴿فَاخْشَوْهُمْ فَرَازَهُمْ إِيْمَانًا﴾ اور سورہ احزاب میں ﴿وَمَا زَادَهُمْ إِلَّا إِيْمَانًا وَتَسْلِيمًا﴾ پھر اگر کوئی معترض ہو اور کہے کہ ایمان تصدیق باللہ کا نام ہے اور تصدیق بالرسول کا اور تصدیق ایک شے واحد کہ متجری نہیں ہوتی پس اس میں زیادت اور نقصان کیونکر جائز ہوگا۔ جواب دیا جائے گا کہ در صورت یہ کہ قول اور فعل تعریف ایمان میں داخل ہوں پس زیادت اس کی اظہر من الشمس ہے کہ افعال حسنہ جتنے بڑھتے جائیں گے ایمان بڑھتا جائے گا اور در صورت یہ کہ قول و فعل اس میں داخل نہ ہوں تب بھی کمی بیشی اس کی مشاہدہ میں آتی ہے اس لیے کہ ہر ایک جانتا ہے کہ جو تصدیق اس کے قلب میں ہے وہ کم و بیش ہوتی رہتی ہے اس طرح پر کہ بعض احیان میں یقین اور اخلاص قلب میں زیادہ معلوم ہوتا ہے اور توکل مسبب الاسباب پر زیادہ ہو جاتا ہے اور آخرت گویا سامنے نظر آتی ہے۔ چنانچہ محافل علماء اور صلحاء میں اس کا مشاہدہ کیا جاتا ہے اور بعض اوقات میں بحسب ظہور براہین و سطوح دلائل مزید یقین ہوتا ہے اور بعض احیان میں کم۔

اسی جگہ سے معلوم ہوا کہ ایمان صدیقین کا قویٰ ہے ایمان غیر سے اور اس مضمون پر حدیث حظلہ دال ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ یا رسول اللہ ﷺ جب ہم آپ کی خدمت میں ہوتے ہیں گویا آخرت کو دیکھتے ہیں پھر جب اپنے اموال و اولاد میں مشغول ہو جاتے ہیں وہ تصدیق نہیں پاتے اور وہ یقین اپنے دلوں میں مشاہدہ نہیں فرماتے۔ اور اسی پر مبنی ہے محققین اشاعرہ کا یہ قول کہ نفس تصدیق کم و بیش نہیں ہوتی مگر ایمان شرعی کم و بیش ہوتا ہے بزیادت و کمی ثمرات اس کی کہ وہ اعمال ہیں۔ اور اس تقریر سے حاصل ہوتی ہے توفیق خواہر نصوص میں جو دال ہیں زیادت پر اور اقوال سلف میں اور اصل وضع لغوی میں اور اکثر متکلمین کے قول ہیں ہاں البتہ زیادت قوت اور ضعف کی راہ سے اور اجمال و تفصیل کے راہ سے اور تعدد کی راہ سے باعتبار کثرت افراد مسلمین کے مسلم الطرفین ہے۔ اور پسند کیا اس تقریر کو نووی نے اور منسوب کیا علامہ نفتازانی نے شرح عقائد نسفی

میں اس قول کو طرف بعض محققین کے اور مواقف میں کہا کہ یہی حق ہے۔

اور انکار کیا اکثر متکلمین نے اور حنفیہ نے اور کہا انہوں نے کہ اگر یہ قول قبول نہ کیا جائے تو لازم آتا ہے شک اور کفر یعنی جب تصدیق کم ہو جائے تو منکر ہو طرف شک کے اور وہ کفر ہے اور جواب دیا آیات وغیرہ کا جیسا کہ نقل کیا ہے انہوں نے اپنے امام سے کہ زیادت ایمان کی مخصوص تھی آپ ﷺ کی زبان مبارک کے ساتھ اس لیے کہ ہمیشہ فرائض و احکام وہاں زیادہ ہوتے تھے۔ پھر جو فرض زیادہ ہوتا تھا اس پر وہ لوگ ایمان لاتے تھے پس یہی زیادتی ایمان تھی اور بعد آپ کے یہ ممکن نہیں حاصل اس کا یہ ہے کہ زیادتی ایمان بزیادت کی مایجب بہ الایمان تھی اور یہ اس زمانے کے سوا متصور نہیں مگر اس میں نظر ہے اس لیے کہ اطلاع تفصیل فرائض پر ممکن ہے۔ غیر زبان مبارک میں اور ایمان واجب ہے اجمالاً اس چیز میں کہ جو معلوم ہے اجمالاً اور واجب ہے تفصیلاً اس چیز میں کہ جو معلوم ہے تفصیلاً اور یہ امر پوشیدہ نہیں کہ تفصیل زیادہ ہے اجمالی سے پس ممکن ہوئی زیادتی ایمان کی بعد زمانہ مبارک کے بھی مثلاً ایک شخص اُمی ایمان لایا اجمالاً اور بعد اس کے تحصیل علم میں مشغول ہوا اور وہ اجمال روز بروز تفصیل سے منشرح ہوتا رہا اور ایمان تفصیلی حاصل ہوتا رہا۔ پس یہ زیادتی ہے اصل ایمان کی اور انکار اس کا انکار بدیہی ہے۔ (قطلانی مع شے زائد)



۶۔ بَابُ: فِي إِسْتِكْمَالِ الْإِيمَانِ وَالزِّيَادَةِ وَالنَّقْصَانِ

ایمان کے مکمل ہونے اور اس میں کمی اور زیادتی ہونے کے بیان میں

(۲۶۱۲) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ مِنْ أَكْمَلِ الْمُؤْمِنِينَ إِيْمَانًا أَحْسَنُهُمْ خُلُقًا وَالْأَفْقَهُمْ بِأَهْلِهِ)).
ترجمہ: روایت ہے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کامل تر مؤمنین میں ایمان کی رو سے اچھے خلق والا ہے اور اپنے اہل سے نرمی کرنے والا۔ (اسنادہ ضعیف) سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ تحت الحدیث (۲۸۴)

فائدہ: اس باب میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور مالک رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے اور نہیں جانتے ہم کہ ابوقلابہ کو سماع ہو ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور روایت کی ہے ابوقلابہ نے عبد اللہ بن یزید سے جو کہ رضع ہیں عائشہ رضی اللہ عنہا کے۔ وہ روایت کرتے ہیں عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس روایت کے سوا اور روایتیں۔ اور ابوقلابہ کا نام عبد اللہ بن زید جری ہے۔ روایت کی ہم سے ابن ابی عمرو نے انہوں نے سفیان سے کہا سفیان نے کہ ذکر کیا ایوب سختیابی نے ابوقلابہ کا اور کہا واللہ وہ فقہائے ذوی الالباب سے تھے۔ مترجم: یہ حدیث دال ہے کمال ایمان پر، اور جس میں کمال ہوتا ہے اس میں نقصان بھی راہ پاتا ہے اور یہی مقصود ہے مولف رضی اللہ عنہ کا۔

(۲۶۱۳) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ خَطَبَ النَّاسَ فَوَعَّظَهُمْ ثُمَّ قَالَ: ((يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ تَصَدَّقْنَ فَإِنَّكُمْ أَكْثَرُ أَهْلِ النَّارِ))، فَقَالَتِ امْرَأَةٌ مِنْهُنَّ: وَلِمَ ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: ((لَكثْرَةُ لَعْنِكُنَّ))، يَغْنِي وَكُفْرُ كُنَّ الْعَشِيرَ قَالَ: ((وَمَا رَأَيْتُ مِنْ نَاقِصَاتِ عَقْلِ وَدِينٍ أَغْلَبَ لِدَوَى الْأَلْطَابِ وَدَوَى الرَّأْيِ مِنْكُمْ))، قَالَتِ امْرَأَةٌ مِنْهُنَّ: وَمَا نَقْصَانُ عَقْلِهَا وَدِينِهَا؟ قَالَ: ((شَهَادَةُ امْرَأَتَيْنِ مِنْكُمْ بِشَهَادَةِ رَجُلٍ، وَنَقْصَانُ دِينِكُنَّ الْحَيْضَةُ فَتَمُكِّتُ إِحْدَاكُنَّ الثَّلَاثَ وَلَا رُبَعَ لَا تُصَلِّيْ)).

(اسنادہ صحیح) الارواء: ۲۰۵/۱ (الظلال: ۹۵۶)۔

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے خطبہ پڑھا لوگوں پر اور نصیحت کی ان کو پھر فرمایا اے گروہ عورتوں کے! صدقہ دو کہ تم اکثر اہل نار ہو۔ عرض کی ایک عورت نے ان میں سے اور کیوں ہے یہ یا رسول اللہ فرمایا بسبب کثرت لعن تمہارے کے یعنی اور ناشکری کرتی ہو تم شوہر کی۔ اور فرمایا میں نے نہ دیکھا کسی ناقص عقل ناقص دین والی کو کہ غالب ہو جاتی ہو عقلمندوں پر اور ہوشیار لوگوں پر تم سے زیادہ۔ پھر عرض کی ایک عورت نے ان میں سے کہ کیا ہے نقصان عورتوں کی عقل کا۔ فرمایا: دو عورتوں کی گواہی ایک مرد کی گواہی کے برابر ہے یعنی یہ نقصان اس کی عقل کا اور نقصان ان کے دین کا حیض ہے ایک جب حائضہ ہوتی ہے رک جاتی ہے ایک تم میں کی تین یا چار دن کہ نماز نہیں پڑھتی۔

فائدہ: اس باب میں ابوسعید اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔



(۲۶۱۴) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((رَأَى الْإِيمَانُ بَضْعٌ وَسَبْعُونَ بَابًا فَأَذْنَاهَا إِمَاطَةُ الْأَذَى عَنِ الطَّرِيقِ، وَأَرْفَعَهَا قَوْلُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ)).

(اسنادہ صحیح) سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ (۱۳۶۹) - تخریج الایمان: ۶۷/۲۱

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ ایمان کے ستر پر کئی باب ہیں سوادنی باب دور کرنا ڈی کا ہے راہ سے اور اعلیٰ باب قول لا الہ الا اللہ۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ایسی ہی روایت کی سہیل بن ابوصالح نے انہوں نے عبد اللہ بن دینار سے انہوں نے ابو صالح سے انہوں نے ابو ہریرہ سے۔ اور روایت کی عمارہ بن غزیہ نے یہ حدیث ابوصالح سے انہوں نے ابو ہریرہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے کہ فرمایا آپ نے: ایمان کے چونتھ باب ہیں۔ روایت کی ہم سے یہ حدیث قتیبہ نے انہوں نے بکر بن مضر سے انہوں نے عمارہ سے جو بیٹے ہیں غزیہ کے انہوں نے ابوصالح سے انہوں نے ابو ہریرہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے۔

مترجم: اس حدیث سے مؤلف رحمہ اللہ نے استدلال کیا کہ ایمان ذی اجزاء شے ہے اور جو ذی اجزاء ہو اس میں باجماع اجزاء

تکمیل اور بہ تنقیص اجزاء نقص راہ پاتا ہے پس ایمان کی زیادتی و کمی بیشی ثابت ہوئی۔ وذلك المقصود۔ قولہ: بضع و سبعون آہ بضع بکسر موحده وقد تفتح۔ فرانے کہا ہے کہ خاص ہے ساتھ عشرات کے تسعین تک، سونہ کہا جائے گا بضع و مائتہ اور نہ بضع والف۔ اور قاموس میں ہے کہ بضع ما بین ثلاث و تسع یا خمس یک یا واحد سے چار سے نو تک یا مراد اس سے سات ہیں اور جب متجاوز ہوا عشر سے گیا بضع سو نہیں کہا جاتا بضع و عشرون اور دوسرا قول یہ ہے کہ کہا جاتا ہے مگر مذکر میں بہا اور مؤنث میں بے ہا کے سو کہے گا تو بضعۃ و عشرون رجلاً و بضع و عشرون امرأة اور اس کا عکس نہیں ہوتا (قسطانی) اور مسلم میں سہیل بن ابوصالح نے عبد اللہ بن دینار سے بضع و سبعون اور بضع و ستون برسمیل شک روایت کیا ہے۔

اور اصحاب سنن ثلاثہ نے ان کے طریق سے بضع و سبعون بغیر شک کے روایت کیا ہے۔ اور زیہتی نے روایت بخاری کو ترجیح دی ہے اس لیے کہ سلیمان نے بغیر شک کے بضع و ستون روایت کیا ہے اور ترجیح اس طرح بھی ہے کہ وہ متقین ہے اور ماعدا اس کا بضع و سبعون مشکوک ہے۔ اور زیہتی کی ایک کتاب ہے شعب الایمان کہ اس میں ایمان کے شعبوں کا بیان ہے اور وہ نفع پر منہاج کے تالیف ہوئی ہے اور منہاج ایک عمدہ کتاب ہے ابو عبد اللہ طلیعی کی کہ وہ امام ہیں شافعیوں کے۔ قاضی عیاض نے کہا ہے کہ بضع اور بضعۃ بفتح با اور بکسر بادونوں ہے عدد میں بخلاف بضعۃ اللحم کے کہ وہ بالفتح ہے لا غیر۔ امام حافظ ابو حاتم بن حبان سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا تتبع کیا میں نے طاعات کا تو وہ بہت ہو جاتے تھے پھر رجوع کی میں نے سنن کی طرف اور گنا ان طاعتوں کو کہ آپ ﷺ نے جنہیں ایمان سے شمار کیا ہے تو وہ گھٹ جاتی تھیں بضع و سبعین سے پھر ڈھونڈھا میں نے قرآن سے اور قرأت کی اس کی تدبر سے اور گنا ان طاعتوں کو کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے ان کو ایمان سے تو وہ گھٹ جاتی تھیں بضع و سبعین سے پس ملا میں نے ستر (۷۰) پر سے ان چیزوں کو کہ گنا ان کو آپ نے ایمان سے ساتھ طاعت قرآن کے اور گر آیا مکرران کو پس وہ ستر پر گئے نہ بڑھے اس سے نہ گھٹے، سو یقین کر لیا میں نے کہ یہی مراد ہے رسول اللہ ﷺ کے اور ذکر کیا ابو حاتم نے ان سب کو کتاب وصف الایمان میں۔ (نووی)



۷۔ بَابُ : مَا جَاءَ : ((أَنَّ الْحَيَاءَ مِنَ الْإِيمَانِ))

اس بیان میں کہ حیا ایمان سے ہے

(۲۶۱۵) عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ : أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَرَّ بِرَجُلٍ وَهُوَ يَعْظُ أَخَاهُ فِي الْحَيَاءِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ :

((الْحَيَاءُ مِنَ الْإِيمَانِ)). (اسنادہ صحیح) الروض النضیر (۵۱۳ و ۷۴۳)

ترجمہ: روایت ہے سالم سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ رسول اللہ ﷺ گزرے ایک مرد پر اور وہ منع کر رہا تھا

اپنے بھائی کو حیا سے، سو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: کہ حیا تو ایمان میں داخل ہے۔ یعنی منع کرنا اس سے بے محل ہے۔
فائدہ: کہا احمد بن منیع نے اپنی حدیث میں کہ نبی ﷺ نے سنا ایک مرد کو کہ وہ منع کر رہا تھا اپنے بھائی کو حیا سے الحدیث۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔
مترجم: مولف رحمہ اللہ نے استدلال کیا اس حدیث سے اس پر کہ اعمال داخل ایمان ہیں۔ چنانچہ حیا کہ ایک عمل ہے اس کو آپ ﷺ نے ایمان سے فرمایا پس اور افعال بھی اسی طرح اس میں داخل ہوئے ورنہ ترجیح بلا مرجح لازم آئے گی۔



۸۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي حُرْمَةِ الصَّلَاةِ

نماز کی عظمت کے بیان میں

(۲۶۱۶) عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي سَفَرٍ فَأَصْبَحْتُ يَوْمًا قَرِيبًا مِنْهُ وَنَحْنُ نَسِيرُ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَخْبِرْنِي بِعَمَلٍ يُدْخِلُنِي الْجَنَّةَ وَيُبَاعِدُنِي عَنِ النَّارِ، قَالَ: ((لَقَدْ سَأَلْتَنِي عَنْ عَظِيمٍ وَإِنَّهُ لَيَسِيرٌ عَلَى مَنْ يَسِرْهُ اللَّهُ عَلَيْهِ: تَعَبُدُ اللَّهَ وَلَا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا، وَتُقِيمُ الصَّلَاةَ، وَتُؤْتِي الزَّكَاةَ وَتَصُومُ رَمَضَانَ وَتَحُجُّ الْبَيْتَ))، ثُمَّ قَالَ: ((أَلَا أَذْكَتُ عَلَى أَبْوَابِ الْخَيْرِ: الصَّوْمُ جَنَّةٌ، وَالصَّدَقَةُ تُطْفِئُ الْخَطِيئَةَ كَمَا يُطْفِئُ الْمَاءُ النَّارَ، وَصَلَاةُ الرَّجُلِ مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ)). قَالَ: ثُمَّ تَلَا: «تَتَجَافَى جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ» حَتَّى بَلَغَ «يَعْمَلُونَ» ثُمَّ قَالَ: ((أَلَا أَخْبِرُكَ بِرَأْسِ الْأَمْرِ كُلِّهِ وَعَمُودِهِ وَذِرْوَةِ سَنَامِهِ))، قُلْتُ: بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: ((رَأْسُ الْأَمْرِ الْإِسْلَامُ، وَعَمُودُهُ الصَّلَاةُ، وَذِرْوَةُ سَنَامِهِ الْجِهَادُ)) ثُمَّ قَالَ: ((أَلَا أَخْبِرُكَ بِمَلَائِكٍ ذَلِكُ كُلِّهِ)). قُلْتُ: بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: ((فَأَخَذَ بِلِسَانِهِ)) قَالَ: ((كُفَّ عَلَيْكَ هَذَا)) فَقُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ! وَإِنَّا لَمَوَاحِدُونَ بِمَا تَكَلَّمُ بِهِ فَقَالَ: ((تَكَلَّمْتُ أُمْلَكَ يَا مُعَاذُ! وَهَلْ يَكُفُّ النَّاسَ فِي النَّارِ عَلَى وُجُوهِهِمْ أَوْ عَلَى مَنَاخِرِهِمْ، إِلَّا حَصَائِدُ السِّنَتِهِمْ)).

(اسنادہ صحیح) ارواء الغلیل (۴۱۳) التعلیق الرغیب (۴/۵-۶) تخريج الايمان لابن ابی شیبہ (۱/۳-۲)

ترجمہ: روایت ہے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کہ تھا میں نبی ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں، صبح کو ایک دن میں قریب تھا آپ ﷺ کے اور ہم سب لوگ چلے جاتے تھے، سو میں نے عرض کی یا رسول اللہ! خبر دیجیے مجھے ایسے عمل کی کہ داخل کرے مجھے وہ جنت میں اور دور کر دے مجھے دوزخ سے، فرمایا آپ نے تم نے بڑی بات پوچھی اور وہ آسان ہے جس پر

ایمان کہ بیان میں

جلد دوم

اللہ آسان کر دے: عبادت کرے تو اللہ کی، اور شریک نہ کرے اس کا کسی کو اور قائم کرے تو نماز، اور ادا کرے تو زکوٰۃ کو اور روزے رکھے تو رمضان کے، اور حج کرے تو بیت اللہ کا، پھر فرمایا آپ نے کیا خبر نہ دوں میں تجھ کو خیر کے دروازوں کی؟ روزہ سپر ہے، صدقہ بجاتا ہے گناہوں کو جیسا کہ پانی بجھاتا ہے آگ کو، اور نماز مرد کی رات کے سچ میں یعنی یہ بھی اور خیر ہے۔ پھر پڑھی آپ نے یہ آیت ﴿تَتَجَافَىٰ﴾ سے ﴿يَعْمَلُونَ﴾ تک۔ پھر فرمایا کیا نہ خبر دوں میں تجھ کو راس الامر کی اور اس کی عمود اور ذرہ سنام کی؟ عرض کی میں نے کیوں نہیں اے اللہ کے رسول فرمایا آپ نے: راس الامر تو اسلام ہے اور عمود اس کا نماز اور ذرہ سنام اس کا جہاد ہے۔ پھر فرمایا آپ نے: کیا خبر نہ دوں میں ان سب کی جڑ کی؟ کہا میں نے کیوں نہیں اے اللہ کے رسول، کہا راوی نے: سو پکڑی رسول اللہ ﷺ نے زبان اور فرمایا روک رکھ اس کو اپنے اوپر سوعرض کی میں نے اے اللہ کے نبی کیا ہم پکڑے جائیں گے اپنی باتوں پر بھی جو کرتے ہیں؟ فرمایا آپ ﷺ نے: روئے تجھ پر تیری ماں اے معاذ کیا اور کوئی چیز گراتی ہے لوگوں کو دوزخ میں ان کے مونہوں کے بل یا ان کے نتھنوں کے بل سوا حصائد لسان ان کے کے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: قولہ: خیر کے دروازوں کی کہ خیر اس راہ سے داخل ہوا اور اپنے بجالانے والے کو موافق بخیر کرے یا اس کے فاعل ان کے افعال کی برکت سے ارباب خیر میں داخل ہو۔ قولہ: روزہ سپر ہے۔ یعنی روزہ رکھنے سے آدمی گناہ سے بچتا ہے اس لیے کہ اکثر گناہ بنی آدم کے شہوت اور غضب سے ہوتے ہیں اور روزے سے دونوں کا زور گھٹ جاتا ہے۔ پس گویا وہ سپر ہے دنیا میں آفات شہوت و غضب سے اور آخرت میں عذاب رب سے۔ قولہ: پھر پڑھی آپ ﷺ نے یہ آیت ﴿تَتَجَافَىٰ﴾ سے ﴿يَعْمَلُونَ﴾ تک پوری آیت یہ ہے ﴿تَتَجَافَىٰ جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَطَمَعًا وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنفِقُونَ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا أُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ﴾ یعنی الگ رہتی ہیں ان کی کروٹیں اپنے سونے کی جگہ سے پکارتے ہیں اپنے رب کو ڈر سے اور لالچ سے اور ہمارا دیا ہوا کچھ خرچ کرتے ہیں۔

فائدہ: اللہ تعالیٰ سے لالچ برا نہیں نہ اس سے ڈر اور اس واسطے بندگی کرے تو قبول ہے ڈر اور لالچ دنیا کا ہو یا آخرت کا اگر کسی اور کے خوف درجہ سے بندگی کرے تو ریا ہے کچھ قبول نہیں (موضح القرآن) سو کسی جی کو معلوم نہیں جو چھپا دھرا ہے ان کے واسطے ٹھنڈک سے آنکھوں کے بدلا اس کا جو کرتے تھے۔

اور مفسرین کا اختلاف ہے کہ مراد اس آیت سے کیا ہے۔ چنانچہ انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یہ آیت ہمارے درمیان معشر انصار میں اتری ہے کہ ہم مغرب پڑھ کر مسجد میں حاضر رہتے تھے گھر نہ جاتے تھے یہاں تک کہ عشاء پڑھ لیتے تھے آپ ﷺ کے ساتھ۔ اور انس رضی اللہ عنہ سے یہ بھی ہے کہ یہ ان صحابہ کے حق میں نازل ہوئی ہے جو مغرب سے عشاء تک نماز پڑھتے رہتے

تھے۔ اور یہی قول ہے ابو حازم اور محمد بن منکدر کا کہ ان دونوں نے کہا ہے کہ مراد اس سے صلوٰۃ ادا کرنا ہے۔ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ملائکہ گھیر لیتے ہیں ان کو جو نماز پڑھتے رہتے ہیں مغرب اور عشاء کے درمیان، اور وہ صلوٰۃ ادا نہیں ہے۔ عطاء نے کہا یہ لوگ ہیں کہ نہیں سوتے جب تک عشاء نہیں پڑھ لیتے۔ ابو درداء اور ابو ذر اور عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہم نے کہا ہے کہ یہ وہ لوگ ہیں کہ جو عشاء اور صبح کی نماز باجماعت ادا کرتے ہیں چنانچہ مروی ہے نبی ﷺ سے کہ جس نے عشاء کی نماز باجماعت پڑھی گویا نصف شب جاگا۔ اور جس نے صبح کی نماز باجماعت ادا کی گویا ساری رات عبادت میں جاگا مگر ان سب قولوں میں مشہور وہی قول ہے جس پر حدیث باب دال ہے۔ اور وہی قول ہے حسنؓ اور مجاہدؓ اور مالکؓ اور اوزاعیؓ کا اور ایک جماعت مفسرین کا۔ اس کے بعد بغوی نے ذکر کیا حدیث باب کو، اور پھر کہا روایت ہے ابو امامہ باہلی سے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: لازم پکڑو تم قیام لیل کو کہ وہ داب ہے اگلے صالحوں کا اور موجب قربت ہے تمہارے رب کی طرف اور مکفر ہے سینات کا اور روکنے والا ہے گناہ سے۔

اور کہا روایت ہے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: تعجب کیا ہمارے رب نے دو مردوں پر، ایک وہ مرد کہ اٹھا اپنے بچھونے اور لحاف سے اپنے محبوب و اہل کے درمیان سے نماز کی طرف، سو فرماتا ہے اللہ تعالیٰ دیکھو میرے بندھے کی طرف کہ اٹھا اپنے بچھونے اور بستر سے اپنے محبوب اور اہل کے درمیان سے طرف نماز کی برابر رغبت طرف اس چیز کی جو میرے پاس ہے یعنی جنت اور دیدار الہی سے اور خوف سے اس چیز کے کہ نزدیک میرے ہے یعنی دوزخ اور عذاب حشر وغیرہ سے۔ دوسرے وہ مرد کہ لڑا اللہ کی راہ میں اور شکست کھا گئے رفیق اس کے، سو جانا اس نے اور خیال کیا جو عذاب ہے بھاگ جانے میں اور ثواب ہے لوٹ جانے میں، سو لوٹا اور لڑا کافروں سے یہاں تک کہ بہادیا گیا خون اس کا سو فرماتا ہے اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں سے کہ دیکھو میرے بندے کو لوٹا رغبت کر کے اس کی طرف جو میرے پاس ہے۔ یعنی ثواب شہادت سے، اور خوف کر کے اس چیز سے کہ جو میرے پاس ہے عذاب سے یہاں تک کہ بہادیا گیا خون اس کا۔ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ فرمایا آپ ﷺ نے: افضل صیام بعد رمضان کے شہر اللہ المحرم ہے، اور افضل صلوٰۃ بعد فیضہ کی صلوٰۃ اللیل ہے۔ (بغوی)



(۲۶۱۷) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : «إِذَا رَأَيْتُمُ الرَّجُلَ يَتَعَاهَدُ الْمَسْجِدَ فَاشْهَدُوا لَهُ بِالْإِيْمَانِ» فَإِنَّ اللَّهَ يَقُولُ ﴿ إِنَّمَا يَعْمُرُ مَسَاجِدَ اللَّهِ مِنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَأَقَامَ الصَّلَاةَ وَآتَى الزَّكَاةَ ﴾ الآية. (اسنادہ ضعیف) تخريج مشکاة المصابيح (۷۲۳) سلسلة الاحاديث الضعيفة تحت الحديث (۱۶۸۲)

التعليق الرغيب (۱۳۱/۱-۱۳۲) (اس میں درج راوی بکثرت منکر حدیثیں بیان کرتا ہے)

ترجمہ: روایت ہے ابوسعید رضی اللہ عنہ سے کہ کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: جب دیکھو تم کسی مرد کو کہ خدمت کرتا ہے مسجد کی حاضر باشی اور صفائی اور جاروب کشی وغیرہ سے تو گواہی دو اس کے لیے ایمان کی، اس لیے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

کہ بے شک آباد کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کی مسجدوں کو وہ لوگ جو ایمان لائے اللہ پر اور پچھلے دن پر اور قائم کی جنہوں نے نماز اور دی زکوٰۃ۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

مترجم: آیت مبارک ﴿إِنَّمَا يَعْمُرُ مَسَاجِدَ اللَّهِ مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَأَقَامَ الصَّلَاةَ وَآتَى الزَّكَاةَ وَلَمْ يَخْشَ إِلَّا اللَّهَ فَعَسَىٰ أُولَٰئِكَ أَن يَكُونُوا مِنَ الْمُهْتَدِينَ﴾ سورہ برأت میں ہے یعنی آباد نہیں کرتے ہیں اللہ کی مسجدوں کو مگر جو ایمان لائے اللہ پر اور پچھلے دن پر اور قائم رکھی نماز اور ادا کی زکوٰۃ اور نہ ڈرے سوا اللہ تعالیٰ کے کسی سے، سو یقین ہے کہ وہ ہوئیں ہدایت پائے ہوؤں سے انتہی بغوی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ عسی اللہ تعالیٰ کی جانب سے یقینی ہے پس وہ لوگ مہتدین میں سے ہیں یقیناً اور متمسک ہیں طاعت الہی کے ساتھ تھمتا کہ آخر کار اس کا جنت ہے۔ پھر اس کے بعد حدیث باب نقل فرمائی پھر فرمایا روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جو صبح کو چلا مسجد کو یا شام کو، تیار کرے گا اللہ تعالیٰ مہمانی اس کی جنت سے صبح اور شام اور محمود بن لبید سے روایت ہے کہ ارادہ کیا حضرت عثمان نے مسجد بنانے کا اور لوگوں نے مکروہ جانا اس کو، اور دوست جانا اس کو اپنی حالت پر چھوڑ دیں اور مراد اس سے ظاہر مسجد نبوی ہے۔ سو فرمایا انہوں نے کہ سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے کہ جو بنائے اللہ تعالیٰ کے لیے ایک مسجد بناتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لیے ایک گھر اسی نقشے کا جنت میں۔ انتہی ماقال سیدنا و شیخنا بغوی رضی اللہ عنہ۔



۹۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي تَرْكِ الصَّلَاةِ

نماز کو ترک کر دینے کی وعید کے بیان میں

(۲۶۱۸) عَنْ جَابِرٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((بَيْنَ الْكُفْرِ وَالْإِيمَانِ تَرْكُ الصَّلَاةِ)). (اسنادہ صحیح) (الروض

النضیر (۲۲۴، ۲۲۵) التعليق الرغیب (۱/۱۹۴) (تخریج (۴۵-۴۴/۱۴)

فیترجمہ: روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کفر اور ایمان میں ترک صلوٰۃ کا فرق ہے۔ یعنی ادا کرنا اس کا ایمان ہے اور ترک اس کا قریب الکفر۔



(۲۶۱۹) عَنْ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ قَالَ: ((بَيْنَ الْعُبْدِ وَبَيْنَ الشِّرْكِ أَوْ لِكُفْرِ تَرْكُ الصَّلَاةِ)).

(صحیح، بما قبلہ)

فیترجمہ: اور باسناد حدیث اول مروی ہے اعمش سے کہ فرمایا آپ ﷺ نے بندہ کے کفر یا شرک کے درمیان ترک صلوٰۃ کا فرق ہے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے اور ابوسفیان کا نام طلحہ بن نافع ہے۔

(۲۶۲۰) عَنْ جَابِرٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((بَيْنَ الْعَبْدِ وَبَيْنَ الْكُفْرِ تَرْكُ الصَّلَاةِ)). (صحیح بمقابلہ
تبیحہ: روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: بندہ کے کفر یا شرک کے درمیان ترک صلوٰۃ کا فرق ہے۔
فائلا: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابو الزبیر کا نام محمد بن مسلم بن تدرس ہے۔



(۲۶۲۱) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((الْعَهْدُ الَّذِي بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمُ الصَّلَاةُ
فَمَنْ تَرَكَهَا فَقَدْ كَفَرَ)). (اسنادہ صحیح) تخریج مشکاة المصابیح (۵۷۴) التعليق الرغیب (۱۹۴/۱)
تقد التاج (۷۱) تخریج الايمان (۴۶/۱۴)

تبیحہ: روایت ہے عبد اللہ بن بریدہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے، انہوں نے کہا کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے وہ
عہد کہ ہمارے اور کافروں کے درمیان میں ہے نماز ہے، پھر جس نے اسے چھوڑ دیا وہ کافر ہو گیا۔
فائلا: اس باب میں انس اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔



(۲۶۲۲) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ الْعُقَيْلِيِّ قَالَ كَانَ أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ ﷺ لَا يَرَوْنَ شَيْئًا مِنَ الْأَعْمَالِ تَرَكَهُ كُفْرٌ
غَيْرَ الصَّلَاةِ. (اسنادہ صحیح) صحیح الترغیب: ۲۲۷/۱ رقم: ۵۶۴۔
تبیحہ: روایت ہے عبد اللہ بن شقیق عقیلی سے کہ اصحاب رسول اللہ ﷺ کے کسی چیز کے ترک کو اعمال میں سے کفر نہ جانتے
تھے سوا نماز کے۔



۱۰۔ بَابُ: حَدِيثُ ((ذَاقَ طَعْمَ الْإِيمَانِ)) وَحَدِيثُ ((ثَلَاثٌ مِنْ كُنْ فِيهِ

وَجَدَ بَهْنِ طَعْمَ الْإِيمَانِ))

حدیث ”ایمان کا مزہ اچکھا“ اور حدیث ”تین چیزیں جس میں ہوگی وہ ان

کی وجہ سے ایمان کا مزہ پالے گا“

(۲۶۲۳) عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ : ((ذَاقَ طَعْمَ الْإِيمَانِ مَنْ رَضِيَ بِاللَّهِ
رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا)). (صحیح)

ترجمہ: روایت ہے عباس بن عبدالمطلب سے کہ انہوں نے سارے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے: چکھنا ایمان کا اس شخص نے کہ راضی ہو اللہ کو رب ٹھہرا کر اور اسلام کو دین قرار دے کر اور محمد ﷺ کو نبی جان کر۔
فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔



(۲۶۲۴) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ وَجَدَ بِهِنَّ طَعْمَ الْإِيمَانِ: مَنْ كَانَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا وَأَنْ يُحِبَّ الْمَرْءَ لَا يُحِبُّهُ إِلَّا لِلَّهِ وَأَنْ يَكْرَهُ أَنْ يَعُودَ فِي الْكُفْرِ بَعْدَ إِذْ أَنْقَذَهُ اللَّهُ مِنْهُ، كَمَا يَكْرَهُ أَنْ يُقَذَّفَ فِي النَّارِ)).

(صحیح) تخریج فقہ السیرۃ (۲۱۱) الروض النضیر (۵۲)

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تین چیزیں جس میں ہوں گی پائے گا وہ ان کے سبب سے مزہ ایمان کا ایک یہ کہ اللہ و رسول دوست ہوں اس کی طرف ماسوا ان کے سے، اور دوسرے یہ کہ جسے دوست رکھے نہ دوست رکھے مگر اللہ کے واسطے، اور تیسرے یہ کہ مکروہ جانے کفر میں گرنے کو بعد اس کے نکالا اس کو اور بچایا اس کو اللہ نے جیسا کہ مکروہ جانتا ہے آگ میں گرنے کو۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور روایت کیا اس کو قتادہ نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے۔

مترجم: یہ دونوں حدیثیں اصول ایمان سے ہیں اور مذکور ہے ان میں کمال ایمان کا اور مرد طعم ایمان سے حلاوت اور شربنی ہے ایمان کی یعنی متلذذ ہونا طاعات سے اور لذت روحانی پانا مناجات سے اور راضی ہونا تحمل مشاق پر اللہ کی رضا مندی اور خوشنودی میں ایثار کرنا رضائے الہی کا عرض دنیا پر اور مرد محبت اللہ اور رسول سے اطاعت اور فرمانبرداری ان کی ہے اور ترک کرنا مخالفت کا اور علامات اس محبت کی مکروہ جاننا افعال کفر کا، اور حب فی اللہ اور بغض فی اللہ، اور راضی رہنا اس کی تقدیر پر اگر چہ ناگوار ہوں نفس شقی پر اور پسند و اختیار کرنا سنت رسول کو بدعات جہول پر، اور نصرت دین اسلام کی قول و فعل و مال سے اور ذب عن الشریعہ المقدسہ، اور علامات سے اس محبت کے ہے تخلیق باخلاق رسول ﷺ جو دوا یا ر و حلم و صبر و تواضع و شکر و غیر ذلک میں۔



۱۱۔ بَابُ: لَا يَزْنِي الزَّانِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ

زانی کو مومن نہ کہنے کے بیان میں

(۲۶۲۵) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَا يَزْنِي الزَّانِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَلَا يَسْرِقُ السَّارِقُ

وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَكِنَّ التَّوْبَةَ مَعْرُوضَةٌ. (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: زنا کرتا ہے زانی اور اس حال میں کہ وہ مومن ہے، اور نہیں چوری کرتا چور اس حال میں کہ وہ مومن ہے لیکن توبہ مقبول ہے۔

فائدہ: اس باب میں ابن عباس اور عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے غریب ہے صحیح ہے اس سند سے اور مروی ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جب زنا کرتا ہے بندہ نکل جاتا ہے اس سے ایمان او رہو جاتا ہے اس کے سر پر مانند چھتری کے پھر جب نکل جاتا ہے وہ اس عمل سے لوٹ آتا ہے اس کی طرف ایمان۔ اور مروی ہے ابو جعفر محمد بن علی سے کہ انہوں نے کہا مراد اس حدیث سے خروج ہے زانی کا ایمان سے طرف اسلام کے اور مروی ہے کئی سندوں سے نبی ﷺ سے کہ فرمایا آپ ﷺ نے: زنا اور سرقہ کے باب میں کہ جو مرتکب ہو ان کا اور قائم کی جائے اس پر حد وہ کفارہ ہو گیا اس کا یعنی باقی نہ رہا گناہ اس کا اور جو مرتکب ہو اور اللہ تعالیٰ نے اس کا پردہ ڈھانپا تو وہ اللہ تعالیٰ کی مشیت پر ہے چاہے عذاب کرے اسے قیامت کے دن چاہے بخش دے۔ روایت کی یہ علی بن ابی طالب اور عبادہ بن صامت اور خذیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہم نے نبی ﷺ سے۔ سلسلہ الاحادیث الصحیحة (۲۳۱۷)

مترجم: غرض مؤلف رحمہ اللہ کی اس تقریر سے یہ ہے کہ زانی اور سارق سے جو نام مومن کا سلب کیا گیا اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ کافر مخلد فی النار ہو جائے جیسا معتزلہ وغیرہم کہتے ہیں بلکہ مراد اس سے نفی ہے کمال ایمان کی اور لفظ مومن علی الاطلاق دلالت کرتا ہے مومن کامل پر جیسے لفظ مولوی عالم فاضل طبیب کا۔ اور ابو جعفر کے قول میں تصریح ہے اسی پر اور حدیث بھی دلالت کرتی ہے اسی معنی پر۔ چنانچہ تفصیل اس کی بخوبی اوپر گزری۔



(۲۶۲۶) عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ أَصَابَ حَدًّا فَعَجَلَ عِقُوبَتُهُ فِي الدُّنْيَا، فَاللَّهُ أَعْدَلُ مِنْ أَنْ يُثَنِّيَ عَلَى عَبْدِهِ الْعُقُوبَةَ فِي الْآخِرَةِ، وَمَنْ أَصَابَ حَدًّا فَسَتَرَهُ عَلَيْهِ وَعَفَا عَنْهُ، فَاللَّهُ أَكْرَمُ مِنْ أَنْ يَعُودَ فِي شَيْءٍ قَدْ عَفَا عَنْهُ)). (ضعیف) الروض النضر (۷۰۵) اس میں ابواسحاق مدلس ہے اور سماع کی صراحت نہیں۔

ترجمہ: روایت ہے علی بن ابوطالب سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جو مرتکب ہو کسی ایسے کام کا کہ آئی اس پر حد اس کو سزا مل گئی دنیا میں یعنی جلد قطع وغیرہ سے، سو اللہ تعالیٰ عادل زیادہ ہے اس سے کہ پھر دوبارہ اپنے بندے کو سزا دے آخرت میں اور جس نے ایسا کام کیا کہ حد اس پر آئی اور پردہ ڈھانپ دیا اس کا اللہ تعالیٰ نے اور معاف کر دیا اس کا قصور تو اللہ تعالیٰ بزرگ زیادہ ہے اس سے کہ پھر دوبارہ سزا دے اس قصور کی جو ایک بار معاف کر دیا۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ اور یہی قول ہے اہل علم کا، نہیں جانتے ہم کسی کو کہ کافر کہا ہو اس نے مرتکب زنا اور سرقت اور شراب پینے والے کو۔

مترجم: مرتکب کبائر کے باب میں یہی عقیدہ ہے اہل سنت کا کہ وہ خارج الملتہ اور کافر نہیں۔ جیسا مؤلف رحمہ اللہ نے فرمایا اور اسی پر دلالت کرتی ہیں آیات و احادیث اور تصریحات صحابہ رضی اللہ عنہم۔ قاضی عیاض نے فرمایا ہے کہ اختلاف کیا لوگوں نے حق میں عاصی کے جو اہل شہادتین میں سے ہو۔ پس مرجیہ نے کہا ہے کہ معصیت اس کو ضرر نہیں کرتی ایمان کے ہوتے ہوئے۔ اور خوارج نے کہا ہے ضرر کرتی ہے یہاں تک کہ کافر ہو جاتا ہے اس کے سبب سے۔ معتزلہ نے کہا ہے وہ خالد فی النار ہے اگر معصیت کبیرہ ہے اور نہ اس کو مومن کہیں گے نہ کافر بلکہ فاسق کہیں گے۔ اور اشاعرہ نے کہا ہے بلکہ وہ مومن ہے اور اگر اس کا گناہ نہ بخشا جائے تو معذب ہوگا وہ نار میں پھر نکلے گا اور داخل ہوگا جنت میں اور مراد مومن سے ناقص الایمان ہے نہ کامل۔ غرضیکہ خروج اہل کبائر کا نار سے اہل سنت کے نزدیک ثابت ہے۔ اور اختلاف اہل بدعت کا قابل اعتبار نہیں۔ چنانچہ تفصیل اس کی آگے آئے گی۔ ان شاء اللہ تعالیٰ (نووی)



۱۲۔ بَابُ: مَا جَاءَ ((الْمُسْلِمُ مِّنْ سَلَمِ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ))

اس بیان میں کہ مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہے

(۲۶۲۷) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((الْمُسْلِمُ مِّنْ سَلَمِ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ، وَالْمُؤْمِنُ مِّنْ أَمْنِهِ النَّاسُ عَلَى دِمَائِهِمْ وَأَمْوَالِهِمْ)) وَيُرْوَى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: أَنَّهُ سَأَلَ أَيُّ الْمُسْلِمِينَ أَفْضَلُ؟ قَالَ: ((مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ)).

(حسن صحیح) المشكاة (۳۳) التحقیق الثانی۔ الصبیحة (۵۴۹)۔

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے مسلمان کامل وہ ہے کہ بچے رہیں مسلمان اس کی زبان اور ہاتھ سے، اور مومن کامل وہ ہے کہ امین سمجھیں اس کو لوگ اپنی جانوں اور مالوں کا اور مروی ہے نبی ﷺ سے کہ کسی نے پوچھا آپ سے کہ کون مسلمان افضل ہے؟ تو فرمایا آپ ﷺ نے: جس کی زبان اور ہاتھ سے لوگ بچے رہیں۔

فائدہ: روایت کی ہم سے یہ ابراہیم بن سعید جوہری، نے انہوں نے ابواسامہ سے انہوں نے برید بن عبد اللہ سے انہوں نے اپنے دادا بردہ سے انہوں نے ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے کہ سوال کیا کسی نے آپ سے کہ کون سا مسلمان افضل ہے؟ فرمایا آپ ﷺ نے جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان بچے رہیں۔ یہ حدیث صحیح ہے غریب ہے۔ ابو موسیٰ

اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔ اور اس باب میں جابر اور ابو موسیٰ اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم سے روایت ہے۔ حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: اس حدیث میں بڑی فصاحت ہے۔ گویا استدلال کیا آپ نے کہ مسلم کا لفظ سلامت سے نکلا ہے پھر مسلمان جس کی آفت سے سلامت رہیں وہ مسلم ہے اور ایسے ہی مومن کا لفظ امانت سے ہے پھر جس میں امانت ہو وہ مومن کامل ہے اور مخصوص کیا بیان میں ہاتھ اور زبان کو کہ اکثر ایذا و قسم کی ہوتی ہے فعلی یا قولی۔ پس پہلی ہاتھ سے ہے دوسری زبان سے۔



(۲۶۲۸) عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سُئِلَ: أَيُّ الْمُسْلِمِينَ أَفْضَلُ؟ قَالَ: ((مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ)). (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ سے سوال کیا گیا کہ کون سا مسلمان افضل ہے؟ فرمایا آپ ﷺ نے: جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان محفوظ رہیں۔

بَابُ: مَا جَاءَ أَنَّ الْإِسْلَامَ بَدَأَ غَرِيبًا وَسَيَعُودُ غَرِيبًا

اس بیان میں کہ اسلام غربت سے شروع ہوا اور عنقریب پھر غریب ہو جائے گا

(۲۶۲۹) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ الْإِسْلَامَ بَدَأَ غَرِيبًا وَسَيَعُودُ غَرِيبًا كَمَا بَدَأَ فَطُوبَى لِلْغُرَبَاءِ)). (صحیح) سلسلہ الاحادیث الصحیحة (۲۶۹/۳)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول کہا انہوں نے کہ اللہ ﷺ نے کہ اسلام ظاہر ہوا ہے غریب اور پھر دوبارہ عنقریب ہو جائے گا غریب جیسا کہ پہلے ظاہر ہوا تھا، سو مبارکبادی ہے غرباء کو۔

فائدہ: اس باب میں سعد اور ابن عمر اور جابر اور انس اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت سے۔ اور نہیں جانتے اسے ہم مگر حفص بن غیاث کی روایت سے کہ وہ اعمش سے روایت کرتے ہیں اور ابوالاحوص کا نام عوف بن مالک بن نھله جشمی ہے اور متفرد ہوئے اس روایت میں حفص یعنی اور کسی نے روایت نہ کی سو ان کے۔



(۲۶۳۰) حَدَّثَنِي كَثِيرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ عَوْفٍ بْنِ زَيْدٍ بْنِ مِلْحَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ الدِّينَ لَيَأْتِي إِلَى الْحِجَازِ كَمَا تَأْتِي الْحَيَّةُ إِلَى حُجْرِهَا، وَلَيَعْقِلَنَّ الدِّينُ فِي الْحِجَازِ مَعْقَلًا

الْأُرْوِيَّةُ مِنْ رَأْسِ الْجَبَلِ، إِنَّ الدِّينَ بَدَأَ غَرِيْبًا وَيَرْجِعُ غَرِيْبًا فَطُوْبَى لِلْغُرَبَاءِ الَّذِينَ يُصْلِحُونَ مَا أَفْسَدَ النَّاسُ مِنْ بَعْدِي مِنْ سُنَّتِي)). (ضعیف جداً) الصحيحة تحت الحديث (۱۲۷۳) المشكاة (۱۷۰). اس میں کثیر بن عبد اللہ کے ضعیف پر محدثین کا اتفاق ہے

ترجمہ: مجھ سے کثیر بن عبد اللہ بن عمرو بن عوف بن ملحہ نے بیان کیا انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے اپنے دادا سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دین پناہ پکڑے گا ملک حجاز کی طرف جیسا کہ سانپ پناہ پکڑتا ہے اپنے سوراخ کی طرف، اور پناہ لے گا دین ملک حجاز میں مثل پناہ لینے جنگلی بکری کے پہاڑ کی چوٹی پر، بے شک دین شروع ہوا ہے غریب اور پھر ہو جائے گا غریب، سوماہر کہادی ہے ان غریبوں کو کہ درست کرتے ہیں اس چیز کو جسے بگاڑ دیا لوگوں نے میرے بعد میری سنت سے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔

مترجم: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ غریبوں سے مراد پیر و ان سنت ہیں کہ جو مری ہوئی سنتوں کے جاری کرنے میں جان و مال سے لگے ہوئے ہیں اور دشمنوں کی ایذا سہتے ہیں مگر جادہ مستقیم سنت پر رہتے ہیں قدم ان کا احکام نبوی ﷺ پر مضبوط ہے اور دل احادیث محمدی ﷺ سے مربوط، واقع میں وہی عاشقان رسول ہیں اور دشمن ان کے فاسقان بوالفصول۔



۱۴۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي عِلَامَةِ الْمُنَافِقِ

منافق کی علامت کے بیان میں

(۲۶۳۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((آيَةُ الْمُنَافِقِ ثَلَاثٌ: إِذَا حَدَّثَ كَذَبَ، وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ، وَإِذَا اتَّيَمَنَ خَانَ)). (صحیح) ایمان ابی عبید ص: ۹۵)۔

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: نشانی منافق کی تین ہیں: ایک یہ کہ جب بات کرے جھوٹ کہے، اور جب وعدہ کرے خلاف کرے، اور جب امانت رکھی جائے اس کے پاس خیانت کرے۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے علماء کی روایت سے اور مروی ہے یہ کئی سندوں سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی ﷺ سے اور اس باب میں عبد اللہ بن مسعود اور انس اور جابر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ روایت کی ہم سے علی بن حجر نے انہوں نے اسماعیل بن جعفر سے انہوں نے ابو ہریرہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس کے۔ اور ابو ہریرہ وہ چچا ہیں مالک بن انس کے اور نام ان کا نافع بن مالک بن ابی عامر الحولانی الاصبی ہے۔





(۲۶۳۲) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((أَرْبَعٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ كَانَ مُنَافِقًا وَإِنْ كَانَتْ فِيهِ خَصْلَةٌ مِنْهُنَّ كَانَتْ فِيهِ خَصْلَةٌ مِنَ النِّفَاقِ حَتَّى يَدْعَهَا: مَنْ إِذَا حَدَّثَكَ كَذَبَ، وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ، وَإِذَا خَاصَمَ فَجَرَ، وَإِذَا عَاهَدَ غَدَرَ)). (اسنادہ صحیح) (التعلیق الرغیب: ۲۷/۴).

ترجمہ: روایت ہے عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: چار چیزیں ہیں کہ جس میں ہوں وہ منافق ہے یعنی از روئے عمل کے، اور اگر اس میں ایک خصلت ہے ان چاروں میں کی تو ایک خصلت ہے اس میں نفاق کی جب تک کہ نہ چھوڑے اس کو۔ ایک یہ کہ جب بات کرے جھوٹ بولے، اور جب وعدہ کرے خلاف کرے، اور جب جھگڑا کرے تو گالیاں دے اور جب وعدہ کرے تو خلاف کرے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اہل علم کے نزدیک مراد اس سے نفاق عملی ہے۔ رہا نفاق تکذیب تو وہ رسول اللہ ہی کے زمانہ مبارک میں تھا ایسا ہی کچھ مروی ہے حسن بصری سے۔ روایت کی ہم سے حسن بن علی بن خلال نے انہوں نے عبد اللہ بن نمیر سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے عبد اللہ بن مرہ سے اسی اسناد سے مانند اس کے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔



(۲۶۳۳) عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((إِذَا وَعَدَ الرَّجُلُ وَيَتَوَى أَنْ يَفِي بِهِ فَلَمْ يَفِ بِهِ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ)). (اسنادہ ضعیف) (تخریج المشکاة (۴۸۸۱) سلسلۃ الاحادیث الضعیفہ: ۱۴۴۷) اس میں ابو النعمان اور ابی وقاص دونوں مجہول راوی ہیں

ترجمہ: روایت ہے زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: جب وعدہ کرے آدمی اور نیت کرے کہ میں اپنا وعدہ پورا کروں گا پھر وہ پورا نہ کیا۔ یعنی کسی عذر سے تو اس پر گناہ نہیں۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے اور اسناد اس کی کچھ قوی نہیں اور علی بن عبد اللہ ثقہ ہیں اور ابو النعمان مجہول اور ابو وقاص۔ مترجم: تفصیل نفاق عمل اور نفاق اعتقاد کی ابن قیم رحمہ اللہ کی کتاب الصلوٰۃ میں ہے۔ فلیر جمع الیہ۔



۱۵۔ بَابُ: مَا جَاءَ سَبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوقٌ

اس بیان میں کہ مسلمان کو گالی دینا فسق ہے

(۲۶۳۴) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((قِتَالُ الْمُسْلِمِ أَخَاهُ كُفْرٌ وَسَبَابُهُ فُسُوقٌ)). (ترجمہ: روایت ہے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے، قتل کرنا مسلمان کا اپنے بھائی مسلمان کو کفر ہے، اور

گالی دینا اس کو فسق ہے۔ (اسنادہ صحیح)

فائدہ : اس باب میں سعد اور عبداللہ بن مغفل سے بھی روایت ہے۔ حدیث ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہوئی ہے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کئی سندوں سے۔ روایت کی ہم سے محمود بن غیلان نے انہوں نے وکیع سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے زبید سے انہوں نے ابو داؤد سے انہوں نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ گالی دینا کسی مسلمان کو فسق ہے اور قتل کرنا اس کا کفر ہے۔
فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔



(۲۶۳۵) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((سَبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوقٌ، وَقِتَالُهُ كُفْرٌ)).

(صحیح)

ترجمہ : روایت ہے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہ کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: گالی دینا کسی مسلمان کو فسق ہے اور قتل کرنا اس کا کفر ہے۔



۱۶۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِيْمَنْ رَمَى أَخَاهُ بِكُفْرٍ

اس بیان میں کہ جو شخص اپنے مسلمان بھائی کی تکفیر کرے

(۲۶۳۶) عَنْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((لَيْسَ عَلَى الْعَبْدِ نَذْرٌ فِيمَا لَا يَمْلِكُ، وَلَا عَنِ الْمُؤْمِنِ كَفَاتِيلَهُ، وَمَنْ قَذَفَ مُؤْمِنًا بِكُفْرٍ فَهُوَ كَفَاتِيلُهُ، وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِشَيْءٍ عَدَبَهُ اللَّهُ بِمَا قَتَلَ بِهِ نَفْسَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)). (اسنادہ صحیح)

ترجمہ : روایت ہے ثابت بن ضحاک سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ نہیں واجب ہوتی بندہ پر نذر اس چیز کی جس کا وہ مالک نہیں، اور لعنت کرنے والا مومن کا گناہ میں اس کے قاتل کے برابر ہے، اور جس نے نسبت کی مومن کی طرف کفر کی سودہ بھی گناہ میں اس کے قاتل کے مانند ہے اور جس نے قتل کیا اپنے تئیں کسی چیز سے یعنی تھپیار وغیرہ سے عذاب کرے گا اسے اللہ تعالیٰ اسی چیز سے جس سے اس نے اپنی جان ماری قیامت کے دن۔

فائدہ : اس باب میں ابو ذر اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔



(۲۶۳۷) عَنْ أَبِي عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((أَيُّمَا رَجُلٍ قَالَ لَا خِيَةَ كَافِرٌ فَقَدْ بَاءَ بِهَا أَحَدُهُمَا)).

(اسنادہ صحیح)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جو آدمی کافر کہے اپنے بھائی مسلمان کو سو کمالا یا ایک ان کا کفر کو۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: تحقیق اس کی ابن قیم کی کتاب الصلوٰۃ میں واضح ہے۔



۱۷۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِيمَنْ يَمُوتُ وَهُوَ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

اس شخص کے بیان میں جو اس حالت میں مرے کہ وہ گواہی دیتا ہو

کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں

(۲۶۳۸) عَنْ الصُّنَابِجِيِّ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّهُ قَالَ : دَخَلْتُ عَلَيْهِ وَهُوَ فِي الْمَوْتِ فَبَكَيْتُ فَقَالَ مُهَلَّا لِمَ تَبْكِي، فَوَاللَّهِ! لَيْسَ اسْتُشْهِدْتُ لَا شَهِدَنَّا لَكَ وَلَيْسَ شَفَعْتُ لَا شَفَعَنَّا لَكَ وَلَيْسَ اسْتَطَعْتُ لَا نَنْفَعَنَّكَ، ثُمَّ قَالَ : وَاللَّهِ! مَا مِنْ حَدِيثٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لَكُمْ فِيهِ خَيْرٌ إِلَّا حَدَّثْتُكُمْ بِهِ إِلَّا حَدِيثًا وَاحِدًا وَسَأَحَدُتُكُمْ بِهِ الْيَوْمَ وَقَدْ أُحِيطَ بِنَفْسِي، سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ : ((مَنْ شَهِدَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ النَّارَ)). (اسنادہ حسن)

ترجمہ: روایت ہے صنابجی سے وہ روایت کرتے ہیں عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے کہا صنابجی نے داخل ہوا میں عبادہ کے پاس اور وہ قریب الموت تھے، سو میں رویا۔ سو کہا عبادہ نے چپ رہو کیوں روتے ہو قسم ہے اللہ تعالیٰ کی اگر مجھ سے گواہی پوچھی گئی یعنی تمہارے ایمان کی آخرت میں تو بے شک میں گواہی دوں گا تمہارے لیے اور اگر مجھے اجازت شفاعت کرنے کی ملے گی تو میں شفاعت بھی کروں گا تمہاری اور مجھے اگر کچھ استطاعت ہوئی تو نفع پہنچاؤں گا میں تمہیں پھر کہا قسم ہے اللہ پاک کی کوئی حدیث ایسی نہیں کہ میں نے سنی ہو رسول اللہ ﷺ سے کہ اس میں تمہارے لیے خیر ہو مگر بیان کردی میں نے تم سے مگر ایک حدیث اور بیان کرتا ہوں میں اس کو اب آج کے دن اور اب موت نے گھیرا ہے میری جان کو، سنائیں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے جو گواہی دے اس امر کی کہ کوئی معبود برحق نہیں سوا اللہ تعالیٰ کے اور بے شک محمد ﷺ رسول اس کے ہیں حرام کر دے گا اللہ تعالیٰ اس پر آگ دوزخ کی یعنی دوام اس کا۔

فائدہ: اس باب میں ابو بکر اور عمر اور عثمان اور علی اور طلحہ اور ابن عمر اور زید بن خالد رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ اور صنابجی کا نام

عبدالرحمن بن عسیلہ ہے، کنیت ان کی ابو عبداللہ ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے اور مروی ہے زہری سے کہ ان سے پوچھا کسی نے کہ آپ نے جو فرمایا ہے کہ جو کہے لا الہ الا اللہ داخل ہوگا جنت میں اس کا مطلب کیا ہے تو فرمایا انہوں نے یہ حکم ابتدائے اسلام میں تھا کہ جب تک فرائض اور امر و نہی نازل نہ ہوئے تھے اور مطلب اس حدیث کا بعض اہل علم کے نزدیک یہ ہے کہ اہل توحید داخل ہوں گے جنت میں اگرچہ معذب ہوں دوزخ میں اپنے گناہوں کی شامت سے مگر ہمیشہ نہ رہیں گے وہ دوزخ میں۔ اور مروی ہے ابن مسعود اور ابو ذر اور عمران بن حصین اور جابر بن عبداللہ اور ابن عباس اور ابوسعید خدری اور انس رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: نکلے گی ایک قوم اہل توحید کی دوزخ سے اور داخل ہوں گے وہ جنت میں۔ اور ایسا ہی مروی ہے سعید بن جبیر اور ابراہیم نخعی اور کئی لوگوں سے تابعین کی تفسیر میں اس آیت کے ﴿رَبَّمَا يُؤَذِّدُ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْ كَانُوا مُسْلِمِينَ﴾ یعنی آرزو کریں گے ایک دن کفار کہ کاش مسلمان ہوتے۔ اتنی۔ اور کفار کو یہ آرزو اس دن ہوگی کہ اہل توحید نار سے نکلیں گے اور داخل ہوں گے جنت میں تب یہ کفار پچھتائیں گے اور کہیں گے کہ ہم بھی مسلمان ہوتے کہ آج کے دن دوزخ سے نکلنا ہمیں بھی نصیب ہوتا۔

مترجم: مؤلف رحمہ اللہ نے اس حدیث کی شرح میں یعنی جو کہے لا الہ الا اللہ داخل ہوگا جنت میں دو قول ذکر کیے ہیں اول یہ کہ یہ حکم ابتدائے اسلام میں تھا کہ اس وقت میں سوا توحید اور اقرار رسالت ہمارے نبی ﷺ کے اور کچھ فرض نہ تھا، اور رسالت کا ذکر اس لیے نہ کیا کہ وہ مستلزم ہے توحید کا یعنی جب توحید کو اس نبی سے سیکھے گا تو خواہ مخواہ اقرار رسالت بھی کرے گا اور دوسری یہ کہ یہ فرمانا آپ ﷺ کا باعتبار حالت اخیرہ کے ہے کہ جو توحید پر مرا ہے اور منکر رسالت بھی نہیں وہ اگرچہ اپنے گناہوں کی شامت سے گرفتار ہوگا مگر آخر کار نجات پائے گا۔ چنانچہ مذہب اہل سنت کا اور جس پر گزرے ہیں اسلاف صالحین اور سائر صحابہ اور تابعین یہی ہے کہ جو شخص موحد مرے گا داخل ہوگا جنت میں قطعاً بہر حال پھر اگر سالم ہے معاصی سے مانند صغیر اور مجنون کے کہ متصل ہو گیا جنون اس کا بلوغ کے ساتھ یا تابع ہے توبہ صحیحہ شرک وغیرہ اور جمع معاصی سے اور پھر حادثہ نہ ہوئی اس سے توبہ کے بعد کوئی معصیت یا ایسا موقوف ہے کہ ملوث معصیت نہ ہو بفضل الہی اصلاً، سو یہ صنف داخل ہو جائے گی جنت میں بغیر دخول نار کے لیکن ورود ان کا نار پر ہے ضرور ہے علی الاختلاف المعروف فیہ اور صحیح یہ ہے کہ ورود سے دخول نار مراد نہیں بلکہ مرور بر صراط مراد ہے کہ وہ منصوب ہے نار پر اور جو لوگ مرتکب کبیرہ ہیں اور بغیر توبہ مرے ہیں پس وہ اللہ تعالیٰ کی مشیت میں ہیں چاہے عفو کر دے اور داخل کر دے ان کو جنت میں۔ ایک بارگی اور ملا دے ان کو قسم اول سے اور چاہے عذاب کرے جب تک اس کا ارادہ ہو اور اس کے بعد داخل کرے جنت میں غرضیکہ خالد و دائم و ابداً نہ رہے گا کوئی شخص نار میں جو مرا ہوگا توحید پر اگرچہ اس نے معاصی کبیرہ سے کچھ بھی کیا ہوگا جیسا کہ نہ داخل ہوگا جنت میں کوئی شخص ان میں سے جو مرے ہوں گے کفر پر اگرچہ اس نے اعمال حسنہ میں سے کچھ بھی کیا ہو یہ مختصر مذہب ہے اہل حق کا اس باب میں اور متظاہر ہیں اس پرادلہ کتاب و سنت کے اور منعقد ہوا

ہے اس پر اجماع ان لوگوں کا کہ جن کا اجماع معتبر ہے پھر جب یہ قاعدہ ٹھہر چکا اب ظاہراً اگر کوئی روایت اس کے خلاف پائی جائے تو وہ تاویل طلب ہے اور ضروری ہے کہ اس کو اپنے معنی ظاہری سے مؤول کر کے اس کی طرف پھیر لیں۔ ہذا ماذکرہ النووی رحمہ اللہ فی شرح مسلم۔



(۱۶۳۹) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((إِنَّ اللَّهَ سَيَخْلَصُ رَجُلًا مِّنْ أُمَّتِي عَلَى رَأْسِ الْخَلَائِقِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَنْشُرُ عَلَيْهِ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ سَجَلًا، كُلُّ سَجَلٍ مِّثْلُ مَدِّ الْبَصْرِ ثُمَّ يَقُولُ: أَتَنْكِرُ مِنْ هَذَا شَيْئًا؟ أَظْلَمْتُ كَتَبْتَنِي الْحَافِظُونَ؟ يَقُولُ: لَا، يَارَبِّ! فَيَقُولُ: أَفَلَنْتَ عَذْرًا؟ فَيَقُولُ: لَا، يَارَبِّ! فَيَقُولُ: بَلَى، إِنَّ لَكَ عِنْدَنَا حَسَنَةً فَإِنَّهُ لَا ظُلْمَ عَلَيْكَ الْيَوْمَ، فَيُخْرِجُ بِطَاقَةً فِيهَا أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ فَيَقُولُ: أَحْضَرُوا زَنْتَكَ فَيَقُولُ يَارَبِّ! مَا هَذِهِ الْبِطَاقَةُ مَعَ هَذِهِ السَّجَلَاتِ؟ فَقَالَ: فَإِنَّكَ لَا تُظْلَمُ: قَالَ فَتَوَضَّعَ السَّجَلَاتِ فِي كِفَّةٍ وَالْبِطَاقَةُ فِي كِفَّةٍ فَطَاشَتِ السَّجَلَاتُ وَثَقَلَتِ الْبِطَاقَةُ، وَلَا يَثْقُلُ مَعَ اسْمِ اللَّهِ شَيْءٌ)). (اسنادہ صحیح) تخویج: مشکوٰۃ المصابیح (۵۵۵۹) سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ

(۱۳۵) التعلیق الرغیب (۳/۲۴۰-۲۴۱)

ترجمہ: روایت ہے عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے تھے کہ سنائیں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے تھے کہ اللہ تعالیٰ جدا کرے گا ایک مرد کو میری امت سے اور سامنے لائے گا اس کو لوگوں کے قیامت کے دن پھر کھولے جائیں گے اس کے ننانوے دفتر گناہوں کے کہ ہر دفتر اتنا بڑا ہوگا کہ جہاں تک نظر پہنچے، پھر فرمائے گا تو انکار کرتا ہے اس میں سے کسی گناہ کا کیا ظلم کیا ہے تجھ پر میرے کاتبوں حفاظت کرنے والوں نے کہے گا وہ نہیں اے رب میری سو فرمائے گا اللہ تعالیٰ کیا تجھے کچھ عذر ہے وہ کہے گا نہیں اے رب میرے فرمائے گا اللہ تعالیٰ کہ نہیں تیری نیکی بھی ہے ہمارے پاس اور تحقیق نہیں ہے تجھ پر کچھ ظلم، سو نکالے گا اللہ تعالیٰ ایک پرچہ کہ اس میں لکھا ہوگا کہ گواہی دیتا ہوں میں کہ کوئی معبود برحق نہیں سوائے اللہ تعالیٰ کے اور گواہی دیتا ہوں میں کہ محمد ﷺ بندے اس کے ہیں اور رسول اس کے پھر فرمائے گا کہ جا اپنے اعمال تو لانے کو سو وہ عرض کرے کہ اے رب میرے اس پرچہ کا کیا وزن ہوگا ان دفتروں کے رو برو سوا اللہ تعالیٰ فرمائے گا تجھ پر ظلم نہ کیا جائے گا، فرمایا آپ ﷺ نے پھر رکھ دیئے جائیں گے وہ دفتر ایک پلہ میں، میزان کے اور وہ پرچہ ایک پلہ میں سو ہلکے ہو جائیں گے وہ دفتر اور بھاری ہو جائے گا وہ پرچہ اور برابر نہیں ہو سکتی کوئی چیز اللہ کے نام مبارک کے آگے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ روایت کی ہم سے قتیبہ نے انہوں نے ابن لہیعہ سے انہوں نے عامر بن یحییٰ سے اسی

اسناد سے مانند اس کے۔ اور بپاۃ پرچہ ہے۔

مترجم: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ توحید اور اتباع سنت بڑی چیز ہے اور اقرار توحید اور اقرار رسالت اصل اصول ہے نجات کا مگر افسوس ہے ہمارے اخوان زمان نے انہیں دونوں چیزوں کو نہایت ادنیٰ اور کمتر سمجھ رکھا ہے توحید کو تو یوں خراب کیا کہ پنجہ پرستی اور شدہ پرستی میں عمر گزاری اور چلہ گور پوجنے میں اوقات خراب کیے اولیاء انبیاء کی نذر مانتے رہے۔ شادی بیاہ موت غمی میں شیخ سدوکا بکراشاہ راول کا مینڈھا کبھی ان کے گھر سے باہر نہ گیا لکنہ ان کا دستگیر اور سہرہ لگو گیر رہا اولاد کی پرورش میں ہر ایک چھٹی چلہ میں پائز نجیر رہا بڈھے باپ کے روٹ اور راجہ بصری کی کچھڑی نے کبھی ان کا تو اہنڈیا نہ چھوڑا۔ نعوذ باللہ منہا۔ اور اتباع سنت کو جو شعبہ اقرار رسالت تھا اس کو یوں برباد کیا کہ کوئی مہینہ اور ہفتہ بدعت سے خالی نہ چھوڑا یہاں تک کہ ان کا اہتمام کیا کہ ممکن نہیں کہ قضا ہو جائے قرض لے لیں، سودے لائیں مگر طعام بدعت ضرور پکوائیں۔ یتامیٰ اور مساکین کو نہ کھلائیں اور امراء اور اغنیاء کے یہاں حصے خوان بھجوادیں۔ چنانچہ تفصیل بعض بدعات کی ہم اوپر بیان کر چکے ہیں تکرار کی مہلت نہیں۔ اَللّٰهُمَّ حَبِّبْنَا مِنْ كُلِّهَا وَارْزُقْنَا اتِّبَاعَ السُّنَّةِ وَامْتَنَّا عَلَيْهَا۔



۱۸۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي إِفْتِرَاقِ هَذِهِ الْأُمَّةِ

امت میں افتراق کے بیان میں

(۲۶۴۰) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((تَفَرَّقَتِ الْيَهُودُ عَلَى إِحْدَى وَسَبْعِينَ فِرْقَةً، وَأَوْتِنْتَيْنِ وَسَبْعِينَ فِرْقَةً وَالنَّصَارَى مِثْلَ ذَلِكَ وَتَفْتَرِقُ أُمَّتِي عَلَى ثَلَاثٍ وَسَبْعِينَ فِرْقَةً)).

(حسن صحیح) الرض النفر (۵۰) سلسلة الاحادیث (الصحة (۲۰۳) التعليق على التنكيل (۵۳/۲)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: متفرق ہو گئے یہود اکہتر یا بہتر فرقوں پر اور نصاریٰ بھی اسی کی مانند اور ہو جائے گی میری امت تہتر فرقے۔

فائدہ: اس باب میں سعد اور عبد اللہ بن عمرو اور عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے۔



(۲۶۴۱) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَيَأْتِيَنَّ عَلَى أُمَّتِي مَا أَتَى عَلَى بَنِي إِسْرَائِيلَ حَذَوَالنَّعْلِ بِالنَّعْلِ حَتَّىٰ إِنْ كَانَ مِنْهُمْ مَنْ أَتَى أُمَّةً عَلَانِيَةً لَّكَانَ فِي أُمَّتِي مَنْ يَصْنَعُ ذَلِكَ وَإِنَّ بَنِي

إِسْرَائِيلَ تَفَرَّقَتْ عَلَى ثِنْتَيْنِ وَسَبْعِينَ مِلَّةً، وَتَفَتَّرَقَ أُمَّتِي عَلَى ثَلَاثٍ وَسَبْعِينَ مِلَّةً كُلُّهُمْ فِي النَّارِ إِلَّا مِلَّةً وَاحِدَةً))، قَالَ: وَمَنْ هِيَ يَارَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: ((مَا أَنَا عَلَيْهِ وَأَصْحَابِي)).

(حسن) تخریج مشکاة المصابیح (۱۷۱) التحقیق الثانی سلسلة الاحادیث الصحيحة: ۳۴۸

ترجمہ: روایت ہے عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے آئے گا میری امت پر ایک ایسا زمانہ جیسا کہ آیا تھا بنی اسرائیل پر اور مطابق ہوں گے دونوں کے زمانہ جیسے مطابق ہوتی ہے ایک نعل دوسرے نعل کے یہاں تک کہ اگر ہوگا ان میں کوئی شخص ایسا کہ وہ زنا کرے اپنی ماں سے علانیہ تو ہوگا میری امت میں سے ایسا شخص کہ مرتکب ہو اس امر شنیع کا، اور بنی اسرائیل متفرق ہوئے بہتر مذہبوں پر، اور متفرق ہوگی میری امت تہتر مذہبوں پر سب اہل مذہب دوزخی ہیں مگر ایک مذہب والے۔ عرض کی کہ وہ کون ہیں یا رسول اللہ! فرمایا آپ ﷺ نے: جس پر میں ہوں اور میرے اصحاب۔ یعنی کتاب وسنت پر۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے مفسر ہے۔ نہیں جانتے ہم مثل اس کی مگر اسی سند سے۔

مترجم: شاہ ولی اللہ قدس سرہ نے حجۃ اللہ میں لکھا ہے کہ فرقہ ناجیہ وہ ہے کہ تمسک ہو اس نے عقیدہ اور عمل میں بالکلیہ ظاہر کتاب وسنت پر اور جس پر گزرے ہیں جمہود صحابہ رضی اللہ عنہم اگرچہ مختلف ہوں وہ فیما بینہم ان چیزوں میں کہ جس میں نص جلی نہ ہو اور نہ ظاہر ہو اوصحابہ سے اس میں کوئی امر متفق علیہ اور وجہ ان کے اختلاف کی استدلال کرنا ہو ان کا بعض کتاب وسنت پر سے یا تفسیر ہو ان میں سے کسی مجمل کی اور غیر ناجیہ وہ فرقہ ہے کہ منتقل ہو گیا ہو کسی عقیدہ میں خلاف عقیدہ سلف کے یا کسی عمل میں سوا ان کے عملوں کے۔ انتہی اور یہ قول گویا بعینہ تفسیر ہے آپ ﷺ کے قول مبارک کی (جس پر میں ہوں اور میرے اصحاب، اور اس حدیث میں کلام ہے اس سے زیادہ کہ تفصیل اس کی مذکور ہے۔) (یقظہ اولی الاعتبار ممدارونی ذکر النار واصحاب النار میں۔ اور یہ کتاب بیان نار میں بے نظیر ہے کہ اسلام میں شاید اس کا ثانی تصنیف نہ ہوا ہو۔



(۲۶۴۲) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى خَلَقَ خَلْقَهُ فِي ظُلْمَةٍ فَأَلْقَى عَلَيْهِمْ مِنْ نُورِهِ، فَمَنْ أَصَابَهُ ذَلِكَ النُّورُ اهْتَدَى، وَمَنْ أَخْطَاهُ ضَلَّ، فَلِذَلِكَ أَقُولُ جَفَّ الْقَلَمُ عَلَى عِلْمِ اللَّهِ)).

(اسنادہ صحیح) تخریج مشکاة (۱۰۱) سلسلة الاحادیث الصحيحة (۱۰۷۶) الظلال (۲۴۱ - ۲۴۴)

ترجمہ: روایت ہے عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے کہتے تھے کہ سنائیں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے بے شک اللہ بزرگ و برتر نے پیدا کیا اپنی مخلوق کو یعنی جن و انس کو تاریکی میں پھر ڈالا ان پر نور سو جس پر پہنچا وہ نور اس نے راہ پائی۔ اور جس

کو نہ پہنچا وہ گمراہ ہو گیا، اس لیے میں کہتا ہوں کہ سوکھ گیا قلم علم الہی پر۔

فائل: یہ حدیث حسن ہے۔

مترجم: مراد ان سے جن و انس ہیں کہ جن میں مادہ ہدایت کا اور تخم ضلالت کا دونوں رکھے گئے ہوں اور تخم ضلالت جو مبعثر الظلمت ہے مراد ہے اس سے شہوتیں نفس امارہ کی اور بری عادتیں بشریت کی اور مذموم خصلتیں جہالت کی۔ اور مراد ہے نور سے نور علم کا اور تدین و تشرع و عبادت و توحید و احسان و طاعت کا (مرقات)



(۲۶۴۳) عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((أَتَدْرِي مَا حَقُّ اللَّهِ عَلَى الْعِبَادِ؟)) فَقُلْتُ : اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ : قَالَ : ((فَإِنَّ حَقَّهُ عَلَيْهِمْ أَنْ يَعْبُدُوهُ وَلَا يُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا))، قَالَ : ((أَتَدْرِي مَا حَقُّهُمُ عَلَى اللَّهِ إِذَا فَعَلُوا ذَلِكَ؟)) قُلْتُ : اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالَ : ((أَنْ لَا يُعَذِّبَهُمْ)).

(اسنادہ صحیح)

ترجمہ: روایت ہے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: آیا جانتا ہے تو کہ کیا ہے اللہ تعالیٰ کا حق بندوں پر؟ عرض کیا میں نے کہ اللہ و رسول خوب جانتے ہیں۔ فرمایا آپ نے: حق اللہ کا بندوں پر یہ ہے کہ عبادت کریں خاص اس کی اور شریک نہ کریں اس کا کسی کو، فرمایا آپ نے بھلا جانتا ہے تو کہ کیا ہے حق ان کا اللہ پر جب وہ بجلائیں یہ؟ کہا معاذ رضی اللہ عنہ نے کہ اللہ و رسول اس کو خوب جانتے ہیں۔ فرمایا آپ نے: یہ ہے حق ان کا اللہ پر کہ ان کو عذاب نہ کرے۔

فائل: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور مروی ہے کئی سندوں سے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے۔



(۲۶۴۴) عَنْ أَبِي ذَرٍّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ : ((أَتَانِي جِبْرِيلُ فَبَشَّرَنِي أَنَّهُ مِنْ مَائِ لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ)). قُلْتُ : وَإِنْ زَلْنِي وَإِنْ سَرَقَ؟ قَالَ : نَعَمْ)). (اسنادہ صحیح) سلسلة الاحاديث الصحيحة (۸۲۶)۔

ترجمہ: روایت ہے ابو ذر رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آئے میرے پاس جبریل اور بشارت دی مجھ کو کہ جو مر جائے یعنی میری امت سے کہ نہ شریک کرتا ہو وہ اللہ تعالیٰ کا کسی چیز کو داخل ہوگا جنت میں۔ کہا میں نے اگرچہ زنا کیا ہو اس نے اور چوری کی اس نے؟ فرمایا آپ ﷺ نے: ہاں۔ یعنی اگرچہ مرتکب زنا و سرقت ہو مگر انجام اس کا جنت ہے اگر موحد مرا۔

فائل: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور اس باب میں ابو الدرداء سے بھی روایت ہے۔





(المعجم ۳۹) طلب علم کی فضیلت کے بیان میں (تحفة ۳۵)

مقدمہ مترجم: علم بالفتح پیدا کرنا اور جو کچھ کہ احاطہ آسمان میں ہے اور علم بالکسر جاننا ہے، علوم جمع، اور کبھی علم بمعنی معلوم کے بھی آتا ہے۔ چنانچہ بعضوں نے کہا ﴿وَلَا يُحِيطُونَ بِشَيْءٍ مِنْ عِلْمِهِ﴾ ای معلومہ اور علم بفتح تین حد فاصل درمیان دو زمینوں کے اور نشانی کہ راہ کی شناخت کے واسطے بنائیں اور اسی سے ہے قول اللہ تعالیٰ کا ﴿إِنَّهُ لَعَلَّمَ قُلُوبَهُمْ﴾ یعنی ظہور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نشان قیامت ہے۔ اور ایام معلومات سے مراد ہیں عشرۃ ذی الحجۃ۔ اور علم بفتح تین کی جمع اعلام آتی ہے اور عَلَّمَ السَّعْدَ ایک پہاڑ کا نام ہے۔ اور علیم اسم فاعل ہے علم بالکسر سے، یعنی جاننے والا اور نود نہ نام باری تعالیٰ میں سے ہے کہ علم اس کا محیط ہے جمیع اشیاء کو ظاہر اور باطن، اور کوئی نقیر و ظمیر اس کے علم سے باہر نہیں، شامل ہے جزئیات و کلیات کو اَعْلَمَ اَفْعَلِ التَّفْصِيلِ دانا تر اور زیادہ جاننے والا، اعلام جمع علم نشان و علامت علامہ صیغہ مبالغہ خوب جاننے والا ولا يجوز اطلاقه علی اللہ سبحانہ بالتاء وتشبیہہ بالتانیث معلوم وہ نشان کہ راہ میں رکھ دیں اور علم جو جاننے کے معنی میں ہے وہ باب سَمِعَ يَسْمَعُ سے ہے اور جو بمعنی نشان کر۔ کہ ہے وہ باب نَصَرَ يَنْصُرُ سے اور ضَرَبَ يَضْرِبُ سے ہے اعلام آگاہ کرنا اور خبردار کرنا باب افعال سے تعلیم سکھانا اور آگاہ کرنا تَعَلَّمَ سیکھنا اور جاننا اور مضبوط کرنا کام کا اور اسی سے ہے حدیث: ((مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ.....)) آہ یعنی بہتر تم میں سے وہ ہے جو قرآن سیکھے اور سکھائے اور علوم مدونہ علم صرف ہے اور علم نحو، علم لغت، علم معانی، علم بیان کہ آلات

ہیں علوم دینیہ کے اور علوم دینیہ علم قراءت ہے اور علم تفسیر، اور علم حدیث، اور علم فقہ، اور علم فرائض، اور علم اصول، اور علم کلام۔ اور علوم دنیا سے ہے علم عروض اور علم قاضیہ، علم انشا، علم رسم الخط، علم معما، علم منطق، علم حکمت شامل ہے۔

بہت سے علوم کو چنانچہ علم ہیئت، علم ہندسہ، علم عدد، علم طب، علم فلاح، علم کیمیا، علم نجوم، علم موسیقی، علم مناظرہ اور مرایا، علم جراثیم، علم جبر و مقابلہ، علم جفر، علم طسّم، علم قیافہ، علم مساحت، علم اصطراب، علم محاضرات اسی میں داخل ہیں۔ اور ان میں سے بعض منہی عنہ ہیں اور بعض جائز اور بعض مفید ہیں اور بعض غیر مفید بلکہ مضرب اعتبار تفسیح اوقات کے۔ اور علوم منہیہ سے ہے منطق کہ قول مشرق نے تحریم المنطق میں کہا فن منطق فن مذموم ہے حرام ہے اشتغال بعض مافیہ کا۔ چنانچہ قائل ہونا ہیوے کا کہ وہ کفر ہے کہ منجر ہوتا ہے فلسفہ اور زندگی کی طرف اور کچھ اس کا شرہ نہیں دین میں بلکہ نہ دنیا میں تخصیص کی ہے اس پر ائمہ دین اور علماء شریعت نے سواول جس نے بیان کیا اس کی حرمت کو امام شافعی رضی اللہ عنہ ہیں۔ اور بیان کیا ان کے اصحابوں میں سے امام الحرمین نے، اور غزالی نے اپنے آخر امر میں اور بیان کیا ابن صباغ صاحب شامل اور ابن قیسری نے اور تخصیص کی اس پر مقدسی اور عمار بن یونس اور سلفی اور ابن مندہ اور ابن اثیر اور ابن الصلاح اور ابن عبد السلام اور ابو اسامہ اور نووی اور ابن دقیق العید اور برہان جویری اور ابو حیان اور شرف دمیاطی اور ذہبی اور ملوی اور راستوی اور اوزاعی اور الوی العراقی اور شرف ابن مقری نے۔ اور فتویٰ دیا اس کی حرمت پر ہمارے شیخ قاضی مناوی نے اور نص کیا اس پر آئمہ مالکیہ سے ابن ابی زید مالکی صاحب الرسالة اور قاضی ابوبکر بن عربی اور ابوبکر طوسی اور ابن الولید الباجی اور ابوطالب المالکی صاحب الفتوح نے اور ابوالحسن بن البصاری اور ابو عامر بن الریج اور ابوالحسن بن الحبیب اور ابوالمنیر اور ابن رشید اور ابن حمزہ اور عامہ اہل مغرب نے اور تخصیص کی اس کی حرمت پر آئمہ حنفیہ میں سے ابوسعید شیرازی اور سراج قزوینی اور عینی نے ہدون کی ایک کتاب اس کی تحریم پر اور تخصیص کی اس کی حرمت پر ائمہ حنابلہ سے ابن الجوزی اور سعید الحارثی اور شیخ الاسلام اتقی ابن تیمیہ نے اور تالیف کی شیخ قدس سرہ نے اس کی مذمت میں ایک کتاب۔ انتہی اور یہ علم زمانہ صحابہ اور تابعین میں ملت اسلامیہ میں موجود نہ تھا بلکہ عربین خطاب رضی اللہ عنہ نے کتابخانہ فلسفہ کا جلوہ دیا کذا فی ہدایۃ السائل الی ادلة المسائل اور ظاہراً اور علوم دنیاویہ بھی جو بکار آمد نہیں ہیں اور موجب غفلت اور کبر و غرور و عجب ہوتے ہیں ایسے ہی ہیں۔ آنحضرتؐ نے تو ان علوم سے پناہ مانگی ہے جو نفع نہ دیں چہ جائیکہ موجب ضرر ہوں۔ باقی تحقیقات متعلقات علم کے اور فضائل اور برکات اور نتائج اور ثمرات علوم دینیہ کے ضمن ابواب میں مذکور ہوں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

۱۔ بَابُ: إِذَا أَرَادَ اللَّهُ بِعَبْدٍ خَيْرًا فَقَهَّهْ فِي الدِّينِ

اس بیان میں کہ جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے بھلائی کا ارادہ کرتا ہے تو اسے دین کی سمجھ عطا کر دیتا ہے (۲۶۴۵) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ يُرِدِ اللَّهُ بِهِ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّينِ)).

(اسنادہ صحیح) سلسلة الأحادیث (۱۱۹۴، ۱۱۹۵) الروض (۱۱۶۰)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ جس کی بہتری چاہتا ہے اسے دین کی سمجھ دیتا ہے۔

فائدہ: اس باب میں عمر اور ابو ہریرہ اور معاویہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: قولہ: دین کی سمجھ دیتا ہے۔ یعنی اس کو علم دین عنایت فرماتا ہے اور بصیرت کامل اور فہم راشد اور ذہن ثاقب اور حافظہ قوی دیتا ہے کہ چند عرصہ میں علوم دینیہ سے سرفراز ہو کر اپنے اقربان میں ممتاز ہو جاتا ہے اور احکام شریعت اور اسرار طریقت اور انوار حقیقت و معرفت سے اس کا سینہ نورانی ہو جاتا ہے۔ اور نہیں خاص ہے یہ حدیث ساتھ فقہ مصطلحہ کے جیسا کہ گمان کیا ہے بعض اشخاص نے اس لیے کہ مروی ہے دارمی میں عمران سے کہ انہوں نے کہا کہ میں نے حسن بصری سے کہا ایک دن کہ ایسا ہی کہا ہے فقہاء نے انہوں نے فرمایا خرابی ہے تیری تو نے کوئی فقیہ دیکھا بھی ہے فقیہ تو وہی ہے جو زہد ہو دنیا سے راغب ہو آخرت کا بصیر ہو امر دین کا مداوم ہو عبادت الہی پر اور ایک روایت میں ہے کہ فقیہ وہ ہے کہ کھل گئیں جس کی دونوں آنکھیں دل کی اور دیکھا اس نے اپنے رب کو یعنی چشم دل سے۔ انتہی اور منقول ہے محدثین سے کہ فقہ الرجل بصیرتہ بالحدیث یعنی فقہ سے مراد کمال بصیرت ہے حدیث میں اور بخوبی پہچاننا اس کے نسخ و منسوخ اور ضعیف و قوی اور مقدم اور مؤخر کو اور واقف ہونا جرح و تعدیل سے رواۃ کے حالات سے ثقات کے اور مروی ہے مرفوعاً کہ جس نے یاد کیا میری حدیثوں میں سے چالیس حدیثوں کو سنت سے ملاقات کرے گا وہ اللہ عزوجل سے قیامت کے دن فقیہ و عالم ہو کر۔ اور ایک روایت میں ہے کہ جس نے یاد کیں چالیس حدیثیں امر دین میں اٹھائے گا اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے دن زمرہ فقہاء اور علماء میں اور یہ حدیث اگرچہ ضعیف ہے باتفاق محدثین مگر مؤید قول مذکور ہے۔



۲۔ بَابُ: فَضْلِ طَلَبِ الْعِلْمِ

طلب علم کی فضیلت میں

(۲۶۴۶) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : «مَنْ سَلَكَ طَرِيقًا يَلْتَمِسُ فِيهِ عِلْمًا سَهَّلَ اللَّهُ لَهُ طَرِيقًا إِلَى الْجَنَّةِ» . (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو چلا کسی راہ میں طلب کرتا ہو علم کو، آسان کرے گا اللہ تعالیٰ اس کے لیے ایک راہ جنت کی طرف۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔



(۲۶۴۷) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : «مَنْ خَرَجَ فِي طَلَبِ الْعِلْمِ فَهُوَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ

حَتَّى يَرْجِعَ)). (اسنادہ ضعیف) تخریج المشكاة (۲۲۰) سلسلة الاحادیث الضعیفة (۲۰۳۷) الروض
النضیر (۱۰۹)۔ اس کی سند ریح بن انس کی وجہ سے ضعیف ہے۔ ضعیف الجامع الصغیر (۵۵۷۰)

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: جو نکلے طلب علم میں وہ اللہ کی راہ میں ہے جب تک کہ لوٹے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ اور روایت کی یہ بعضوں نے اور مرفوع نہ کی۔



(۲۶۴۸) عَنْ سَخْبَرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ كَانَ كَفَّارَةً لِمَا مَضَى)). (اسنادہ موضوع)
تخریج المشكاة (۲۲۱) الضعیفة (۵۰۱۷)۔ اس میں ابو داؤد راوی سخت ضعیف ہے۔ اور سخرہ کے صحابی ہونے میں
اختلاف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے سخرہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جس نے طلب کیا علم کو اس کے اگلے گناہوں کا کفارہ ہو گیا۔
فائدہ: یہ حدیث ضعیف الاسناد ہے۔ اور ابو داؤد کا نام نفعی اعمیٰ ہے وہ ضعیف ہیں حدیث میں اور نہیں معلوم ہوئی ہیں عبد اللہ بن
سخرہ کی زیادہ حدیثیں اور نہ ان کے باپ کی۔



۳۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي كِتْمَانِ الْعِلْمِ

علم کو چھپانے کی مذمت کے بیان میں

(۲۶۴۹) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((مَنْ سِئِلَ عَنْ عِلْمٍ عَلَيْهِ ثُمَّ كَتَمَهُ أَلْجَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
بِلِجَامٍ مِنْ نَارٍ)). (اسنادہ صحیح) تخریج مشكاة المصابيح (۲۲۳-۲۲۴) الروض (۱۱۵۰-۱۱۵۲)
التعلیق الرغیب (۷۳/۲)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو سوال کیا جائے اس علم سے کہ جانتا ہے اس کو پھر
چھپائے اس کو، لیام لگائی جائے گی اس کو قیامت کے دن آگ سے۔

فائدہ: اس باب میں جابر اور عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے۔

مترجم: مراد اس سے بقول علماء علم ضروری ہے اور چھپانا اس کا ایسے وقت میں کہ دوسرا کوئی بتانے والا نہ ہو اور کوئی مانع صحیح بھی نہ ہو
بلکہ نہ بتانا فقط براہِ مجلس ہو زیادہ برا ہے۔ اور روایت کیا ہے اس حدیث کو احمد اور ابو داؤد نے۔ اور روایت کیا ابن ماجہ نے انسؓ سے۔



۴۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي الْإِسْتِیْصَاءِ بِمَنْ يَطْلُبُ الْعِلْمَ

طالب علم کے خیر خواہی کرنے کے بیان میں

(۲۶۵۰) عَنْ أَبِي هَارُونَ قَالَ: كُنَّا نَأْتِي أَبَا سَعِيدٍ فَيَقُولُ: مَرْحَبًا بِوَصِيَّةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ النَّاسَ لَكُمْ تَبَعٌ وَإِنَّ رَجُلًا يَأْتُوَكُمْ مِنْ أَقْطَارِ الْأَرْضِ يَتَفَقَّهُونَ فِي الدِّينِ، فَإِذَا أَتَوْكُمْ فَاسْتَوْصُوا بِهِمْ خَيْرًا)). (اسنادہ ضعیف) تخریج مشکاة المصابیح (۲۱۵) اس میں ابو ہارون العبدي راوی ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ابو ہارون سے کہا کہ ہم آتے تھے ابوسعید کے پاس یعنی علم حدیث کے لیے سو وہ فرماتے تھے مرحبا تم کو موافق وصیت رسول اللہ ﷺ کے اس لیے کہ نبی ﷺ نے فرمایا تھا یعنی اپنے اصحاب سے کہ لوگ تمہارے تابع ہیں اور بہت سے مرد آئیں گے تمہارے پاس کناروں سے زمین کے سمجھ حاصل کرنے کو دین کی پھر جب وہ تمہارے پاس آئیں پس طلب کرو ان کے لیے خیر کو۔ یعنی ان کو نصیحت و وعظ کرو اور شیریں زبان سے ان کی دل جوئی کرو کہ وہ طالب دین ہیں۔

فائدہ: علی بن عبد اللہ نے نقل کی کہ یحییٰ بن سعید کہتے تھے کہ شعبہ ضعیف کہا کرتے تھے ابو ہارون عبدي کو۔ اور کہا یحییٰ نے کہ ہمیشہ ابن عون روایت کرتے رہے ابو ہارون عبدي سے یہاں تک کہ انتقال کیا انہوں نے اور ابو ہارون کا نام عمارہ بن جویں ہے۔ مترجم: عمار بن جویں نجیم صغر کہ کنیت ان کی ابو ہارون ہے اور اپنی کنیت سے مشہور ہیں۔ متروک الحدیث ہے اور بعض محدثین نے ان کو منسوب کیا کذب کی طرف اور وہ شیعی ہے طبقہ رابعہ سے، وفات پائی ۱۳۳ھ میں۔ (تقریب)



(۲۶۵۱) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((يَأْتِيَكُمْ رَجُلٌ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ يَتَعَلَّمُونَ، فَإِذَا جَاءَ وَكُمْ فَاسْتَوْصُوا بِهِمْ خَيْرًا)). (اسنادہ ضعیف، انظر ما قبلہ) اس میں بھی ابو ہارون العبدي راوی ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا آئیں گے تمہارے پاس مشرق کی جانب سے بہت لوگ علم حاصل کرنے کو پھر جب وہ تمہارے پاس آئیں تو بھلی بات کہو ان کے لیے، سو ابوسعید جو راوی حدیث ہیں ہمیشہ جب دیکھتے ہم کو مرحبا کہتے تھے موافق وصیت رسول اللہ ﷺ کے۔

فائدہ: اس حدیث کو نہیں جانتے ہم مگر ہارون بن عبدي کی روایت سے کہ وہ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔



۵۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي ذَهَابِ الْعِلْمِ

(دنیا سے) علم کے اٹھ جانے کے بیان میں

(۲۶۵۲) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((إِنَّ اللَّهَ لَا يَقْبِضُ الْعِلْمَ انْتِزَاعًا يَتَدَعُهُ مِنَ النَّاسِ، وَلَكِنْ يَقْبِضُ الْعِلْمَ بَقْبُضِ الْعُلَمَاءِ، حَتَّى إِذَا لَمْ يَتْرُكْ عَالِمًا اتَّخَذَ النَّاسُ رُؤُوسًا جُهَلًا فَاسْتَلَوْا فَافْتَوُوا بِغَيْرِ عِلْمٍ فَضَلُّوا وَأَضَلُّوا)). (اسنادہ صحیح) الروض النضر (۵۷۹)

ترجمہ: روایت ہے عبد اللہ بن عمرو بن عاص سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ تحقیق اللہ تعالیٰ قبض نہ کرے گا علم کو اس طرح کہ یکبارگی چھین لے اس کو لوگوں سے بلکہ قبض کرے گا علم کو ساتھ وفات دینے علماء کے یہاں تک کہ جب کوئی عالم نہ رہے گا بنا لیں گے لوگ جاہلوں کو سردار، سوان سے پوچھیں گے اور وہ فتویٰ دیں گے بغیر علم کے، سو خود بھی گمراہ ہوں گے اور ان کو بھی گمراہ کریں گے۔

فائدہ: اس باب ام المومنین میں عائشہ رضی اللہ عنہا اور زیادہ بن لبید سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے اور روایت کی یہ حدیث زہری نے عروہ سے انہوں نے عبد اللہ بن عمرو سے اور عروہ سے انہوں نے عائشہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے اس کی مانند۔



(۲۶۵۳) عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ : كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَشَخَصَ بَبَصَرِهِ إِلَى السَّمَاءِ، ثُمَّ قَالَ : ((هَذَا أَوَانٌ يُخْتَلَسُ الْعِلْمُ مِنَ النَّاسِ حَتَّى لَا يَقْدِرُوا مِنْهُ عَلَى شَيْءٍ)). فَقَالَ زَيْدُ بْنُ لَبِيدٍ الْأَنْصَارِيُّ: كَيْفَ يُخْتَلَسُ مِنَّا، وَقَدْ قَرَأْنَا الْقُرْآنَ فَوَاللَّهِ لَنَقْرَأَنَّهُ، وَلَنُقَرِّئَنَّهُ نِسَاءَنَا وَأَبْنَاءَنَا، قَالَ : ((ثَكَلْتُكَ أُمْلَكَ يَا زَيْدًا إِنْ كُنْتُ لَأَعْدِلُكَ مِنْ فَقَهَاءِ أَهْلِ الْمَدِينَةِ: هَذِهِ التَّوْرَةُ وَالْإِنْجِيلُ عِنْدَ الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى فَمَاذَا تُغْنِي عَنْهُمْ؟)) قَالَ جُبَيْرٌ: فَلَقِيتُ عَبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ فَقُلْتُ: أَلَا تَسْمَعُ مَا يَقُولُ أَخُوكَ أَبُو الدَّرْدَاءِ فَاخْبَرْتَهُ بِالَّذِي قَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ، قَالَ: صَدَقَ أَبُو الدَّرْدَاءِ إِنْ شِئْتُ لَأُحَدِّثَنَّكَ بِأَوَّلِ عِلْمٍ يَرْفَعُ مِنَ النَّاسِ: الْخُشُوعُ، يُوشِكُ أَنْ تَدْخُلَ مَسْجِدَ الْجَمِيعِ فَلَا تَرَى فِيهِ رَجُلًا خَاشِعًا.

(اسنادہ صحیح) تخريج اقتضاء العلم العمل (۸۹)

ترجمہ: روایت ہے ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے کہا کہ تھے ہم نبی ﷺ کے ساتھ سو نظر کی آپ نے آسمان کی طرف پھر فرمایا یہ ایسا وقت ہے کہ چھینا جا رہا ہے علم آدمیوں سے یہاں تک کہ نہ قادر ہوں گے اس میں سے کسی چیز پر، سو کہا زیادہ بن لبید انصاری نے کیونکر چھینا جائے گا ہم سے علم اور ہم نے پڑھا ہے قرآن اور قسم ہے اللہ تعالیٰ کی کہ ہم پڑھیں گے اور

پڑھائیں گے اپنی عورتوں کو اور لڑکوں کو۔ یعنی یہی سلسلہ سلا بعد نسل جاری رہے گا۔ تو فرمایا آپ نے روئے تجھ پر ماں تیری اے زیاد میں تجھ کو مدینہ کے سمجھ داروں میں گنتا تھا، کیا تو راۃ وانجیل یہود و نصاریٰ کے پاس نہیں مگر کیا کام آتی ہے ان کو۔ کہا جبیر نے سولما میں عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے اور کہا میں نے سنا تم نے کہ کیا کہتے ہیں بھائی تمہارے ابوالدرداء رضی اللہ عنہ اور خبردی میں نے ان کو ابوالدرداء کے قول کی تو کہا انہوں نے کہ سچ کہا ابوالدرداء نے اگر چاہے تو تو بیان کروں میں تجھ سے کہ علم سے پہلی جو چیز اٹھے گی لوگوں کے پاس سے وہ خشوع ہے قریب ہے ایسا وقت کہ داخل ہوگا تو جامع مسجد میں اور نہ دیکھے گا تو اس میں مرد خاشع۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ اور معاویہ بن صالح ثقہ ہیں اہل حدیث کے نزدیک اور نہیں جانتے ہم کسی کو کہ کلام کیا ہو اس نے ان میں مگر یحییٰ بن سعید قطان نے۔ اور روایت کی معاویہ بن صالح نے مانند اس کے اور روایت کی بعضوں نے یہ حدیث عبدالرحمن بن جبیر بن نفیر سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے عوف بن مالک سے انہوں نے نبی ﷺ سے۔ مترجم: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قریب ہے کہ آئے گا لوگوں پر ایک زمانہ کہ نہ باقی رہے گا اسلام سے مگر نام اس کا اور نہ باقی رہے گا قرآن سے مگر رسم اس کی۔ مساجد ان کی آباد ہیں یعنی نقش دار ہیں اور چونہ گچ کی ہوئی اور مناروں سے، اور ویران ہیں ہدایت سے یعنی ہدایت کا نام نہیں، علماء ان کے بدترین خلایق ہیں نیچے آسمان کے، اور انہیں سے نکلتا ہے فتنہ اور انہیں کی طرف عود کرتا ہے۔ روایت کیا اس کو بیہقی نے شعب الایمان میں، اور ابن خباب سے مروی ہے کہ انہوں نے پوچھا سعید بن جبیر سے کہ اے اباعبداللہ کیا علامت ہے لوگوں کے ہلاک ہونے کی؟ کہا انہوں نے کہ ہلاک ہونا علماء کا۔ اور سلمان سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا ہمیشہ رہیں گے لوگ خیر کے ساتھ جب تلک کہ باقی رہیں اگلے یہاں تلک کہ تعلیم پالیں پچھلے اور اگر ہلاک ہو جائیں اگلے قبل اس کے کہ تعلیم پائیں پچھلے تو ہلاک ہو گئے لوگ۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرمایا انہوں نے تم جانتے ہو کیا ہے ذہاب علم کا؟ ہم نے کہا نہیں، انہوں نے فرمایا ذہاب علماء کا ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا کیا ہے علماء کو میں دیکھتا ہوں کہ چلے جاتے ہیں اور جاہل لوگ حاصل نہیں کرتے ان سے تعلیم کو، سو حاصل کرو علم کو قبل اس کے کہ اٹھایا جائے اس لیے کہ رفع علم جانا ہے علماء کا اور انہی نے فرمایا کہ آدمی عالم ہیں یا متعلم اور اس کے بعد پھر کچھ خیر نہیں اور انہوں نے فرمایا کہ معلم خیر اور متعلم اجر میں برابر ہیں اور ان کے سوا اور لوگوں میں کچھ خیر نہیں۔ اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا متفقہ ہو قبل سردار ہونے کے اور تمیم داری سے مروی ہے کہ لوگ بہت بہت مکان بنانے لگے حضرت عمرؓ کے وقت میں تو فرمایا آپ نے: اے گروہ عرب کے! بچو زمین سے۔ یعنی بچو تعمیر سے بے شک اسلام نہیں ہے مگر جماعت سے، اور جماعت نہیں مگر امارت سے، اور امارت نہیں مگر اطاعت سے، پھر جو سردار اپنی قوم کا دین کی سمجھ پیدا کرے وہ سرداری اس کی اور لوگوں کی حیات ابدی کا سبب ہے اور جو سردار ہوا بغیر سمجھ دین کے وہ سرداری اس کی اور لوگوں کی ہلاکت کا سبب ہے۔ (کلہا فی الدارمی)

۶۔ بَابُ: فِيمَنْ يَطْلُبُ بَعْلِمِهِ الدُّنْيَا

اس شخص کے متعلق جو اپنے علم سے دنیا طلب کرے

(۲۶۵۴) عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ لِيُجَارِيَ بِهِ الْعُلَمَاءَ أَوْ لِيُكَاوِرَ بِهِ السُّفَهَاءَ وَيَصْرِفَ بِهِ وَجْهَهُ النَّاسَ إِلَيْهِ أَدْخَلَهُ اللَّهُ النَّارَ)).

(اسنادہ حسن) المشكاة: ۳۲۳-۲۲۵-التعليق الرغيب: ۶۸/۱.

ترجمہ: روایت ہے کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کہ سنائیں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے جو طلب کرے علم اس لیے کہ فخر کرے اس کے ساتھ علماء میں یا تکرار کرے اس کے ساتھ سفہاء سے اور متوجہ کرے اپنی طرف منہ لوگوں کا داخل کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو جہنم میں۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے اور اسحاق بن یحییٰ بن طلحہ کچھ ایسے قوی نہیں نزدیک محدثین کے۔ کلام کیا گیا ہے ان میں حافظہ کی طرف سے۔



(۲۶۵۵) عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ تَعَلَّمَ عِلْمًا لِيُغَيِّرَ اللَّهُ أَوْ أَرَادَ بِهِ غَيْرَ اللَّهِ فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ)).

(اسنادہ ضعیف) سلسلة الاحادیث الضعیفة (۵۰۱۷) التعليق الرغيب (۶۹/۱) خالد بن دریک نے ابن عمر رضی اللہ عنہما کو

نہیں دیکھا۔

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جو کچھ دین کا کوئی علم غیر اللہ کے لیے یا فرمایا ارادہ کرے اس سے غیر اللہ کا تو ڈھونڈ لے جگہ اپنی دوزخ میں۔

مترجم: یہ فرمانا آپ ﷺ کا معنی اس کے یاد دعا ہے یا خبر ہے۔



۷۔ بَابُ: فِي الْحَثِّ عَلَى تَبْلِيغِ السَّمَاعِ

لوگوں کے سامنے احادیث بیان کرنے کی فضیلت میں

(۲۶۵۶) عَنْ أَبِي بَنِی عُثْمَانَ قَالَ: خَرَجَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ مِنْ عِنْدَ مَرْوَانَ نِصْفَ النَّهَارِ، فَلَمَّا مَآ بَعَثَ إِلَيْهِ هَذِهِ

السَّاعَةَ إِلَّا لِشَيْءٍ يَسْأَلُهُ عَنْهُ، فَقُمْنَا فَسَأَلْنَاهُ فَقَالَ: نَعَمْ سَأَلْنَا عَنْ أَشْيَاءَ سَمِعْنَاهَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ،

سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ : ((نَصَرَ اللَّهُ أَمْرًا سَمِعَ مِنَّا حَدِيثًا فَحَفِظَهُ حَتَّى يُبْلَغَهُ غَيْرَهُ، قُرْبَ حَامِلٍ فَقِهِ إِلَى مَنْ هُوَ أَفْقَهُ مِنْهُ، وَرُبَّ حَامِلٍ فَقِهِ لَيْسَ بِفَقِيهِ)). (اسنادہ صحیح) التعليق الرغیب

(۶۴/۱) الروض النضر (۲۷۶) تخريج مساجلة علمية (ص ۳۲) سلسلة الاحاديث الصحيحة (۴۰۳)

ترجمہ: روایت ہے ابان بن عثمان سے کہا کہ نکلے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ مروان کے پاس سے دوپہر کے وقت میں دن کو، سوکھا ہم نے کہ نہیں بلایا تھا ان کو مروان نے مگر کسی چیز کے پوچھنے کو سوکھڑے ہوئے ہم اور پوچھا ہم نے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے تو کہا انہوں نے کہ ہاں پوچھیں ہم نے کتنی ہی چیزیں کہ سنی تھیں ہم نے رسول اللہ ﷺ سے پھر بیان کی ان میں سے ایک روایت کہ سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے کہ تازہ رکھے اللہ تعالیٰ اس شخص کو کہ سنے ہماری کسی حدیث کو اور یاد رکھے اس کو یہاں تک کہ پہنچا دے اس کو دوسرے تک اس لیے کہ بہت سے اٹھانے والے فقہ کے لے جاتے ہیں فقہ کو اپنے سے زیادہ فقیہ کے پاس، اور بہت سے فقہ کے اٹھانے والے خود فقیہ نہیں ہیں۔

فائدہ: اس باب میں عبد اللہ بن مسعود اور معاذ بن جبل اور جبیر بن مطعم اور ابی الدرداء اور انس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ حدیث زید بن ثابت کی حسن ہے۔

مترجم: اس حدیث سے بخوبی معلوم ہوا کہ فقہ نام ہے حدیث رسول ﷺ کا اور اسی کے جاننے اور تحقیق سے آدمی عند اللہ فقیہ ہوتا ہے اور بشارت ہے اس میں کہ بعد زمانہ صحابہ کے تابعین میں بکثرت فقہا ہوں گے اور احادیث جمع کریں گے اور حفاظت کریں گے اور ید طولیٰ اور کعب علیا اس علم میں حاصل کریں گے اور امور دین میں تفقہ اور تدبر انہیں عنایت ہوگا اور دعائے خیر ہے اس میں تمامی خادمان حدیث کو کہ مدام ان کے چہرے تروتازہ رہیں گے اور قلوب مسرور اور چشم پر نور۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذٰلِکَ۔ اَللّٰہُمَّ اجْعَلْنَا مِنْهُمْ بِفَضْلِكَ وَكَرَمِكَ۔ آمین۔



(۲۶۵۷) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ : قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ : ((نَصَرَ اللَّهُ أَمْرًا سَمِعَ مِنَّا حَدِيثًا فَحَفِظَهُ حَتَّى يُبْلَغَهُ غَيْرَهُ، قُرْبَ حَامِلٍ فَقِهِ إِلَى مَنْ هُوَ أَفْقَهُ مِنْهُ، وَرُبَّ حَامِلٍ فَقِهِ لَيْسَ بِفَقِيهِ)). (اسنادہ صحیح) التعليق الرغیب (۶۳/۱) تخريج مشكاة المصابيح (۲۳۰)

ترجمہ: روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہا سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے تروتازہ رکھے اللہ تعالیٰ اس شخص کو کہ سنے ہم سے کوئی بات اور پہنچائے اس کو جیسا کہ سنا ہے اسے اس لیے کہ بہت سے لوگ کہ جن کو حدیث پہنچے گی زیادہ یاد رکھنے والے ہوں گے سننے والے سے۔

مترجم: اس حدیث میں دعائے خیر ہے تمام اہل حدیث کے لیے اور دعا آنحضرت ﷺ کی مقبول ہے اور بشارت ہے اس کی

کہ بعد قرن صحابہ اور قرون میں حفاظ اور حراس حدیث پیدا ہوں گے کہ وہ ایک ایک حدیث بحفاظت تامہ و حراست جمع کریں گے اور ان کے تدوینات اور تالیفات سے ایک عالم کو فائدہ ہوگا چنانچہ ایسا ہی واقع ہوا۔



(۲۶۵۸) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((نَضَرَ اللَّهُ أَمْرًا سَمِعَ مَقَالَتِي فَوَعَاها وَحَفِظَهَا وَبَلَّغَهَا، فَرُبَّ حَامِلٍ فِقْهِ إِلَى مَنْ هُوَ أَفْقَهُ مِنْهُ، ثَلَاثٌ لَا يَغْلُ عَلَيْهِنَّ قَلْبُ مُسْلِمٍ: إِخْلَاصُ الْعَمَلِ لِلَّهِ، وَمُنَاصَحَةُ أَيْمَةِ الْمُسْلِمِينَ، وَلُزُومُ جَمَاعَتِهِمْ، فَإِنَّ الدَّعْوَةَ تُحِيطُ مِنْ وَرَائِهِمْ)).

(اسنادہ صحیح) سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ (۴۰۴)۔

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے وہ روایت کرتے ہیں نبی ﷺ سے، آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس شخص کو خوش و خرم رکھے جو میری حدیث کو سنے، اسے سمجھے اسے یاد کرے اور آگے پہنچائے۔ اس لیے کہ بہت سے فقیہ اسے اپنے سے زیادہ فقیہ شخص کے پاس لے جاتے ہیں۔ تین چیزوں پر مسلمان کا دل خیانت نہیں کرتا۔ عمل کو اللہ تعالیٰ کے لیے خالص کرنا، اور مسلمانوں کے اماموں کی خیر خواہی کرنا، اور ان کی جماعت کو لازم پکڑنا۔ بلاشبہ (ان کی) دعوت انہیں ان کے پیچھے سے گھیر لے گی (ان کی حفاظت کرے گی)۔



۸۔ بَابُ: فِي تَعْظِيمِ الْكَذِبِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ

رسول اللہ ﷺ پر جھوٹ باندھنے کی ممانعت میں

(۲۶۵۹) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((مَنْ كَذَبَ عَلَى مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَّبِعُوا مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ)).

(صحیح متواتر) الروض النضیر (۷۰۷ و ۸۸۵) سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ (۱۳۸۳)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ جس نے جھوٹ باندھا مجھ پر وہ اپنی جگہ ڈھونڈ لے جہنم میں۔



(۲۶۶۰) عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((لَا تَكْذِبُوا عَلَيَّ فَإِنَّهُ مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ يَلْجُ النَّارَ)). (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: روایت ہے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: مت جھوٹ باندھا مجھ پر اس لیے کہ جس نے جھوٹ باندھا مجھ پر داخل ہوا جہنم میں۔

فائل: اس باب میں ابو بکر اور عمر اور عثمان اور زبیر اور سعد بن زید اور عبداللہ بن عمر اور انس اور جابر اور ابن عباس اور ابوسعید اور عمرو بن عبسہ اور عقبہ بن عامر اور معاویہ اور بریدہ اور ابوموسیٰ اور ابوامامہ اور عبداللہ بن عمر اور منفع اور اوس ثقفی رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ حدیث علی وکیع نے ربیع بن حراش نے اسلام میں کبھی جھوٹ نہ بولا۔



(۲۶۶۱) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ. حَسِبْتُ أَنَّهُ قَالَ مُتَعَمِّدًا. فَلْيَتَّبِعُوا بَيْتَهُ مِنَ النَّارِ)). (صحیح متواتر) [انظر ماقبله]

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: جس نے جھوٹ باندھا مجھ پر گمان کرتا ہوں میں کہ فرمایا قصداً وہ ڈھونڈ لے اپنا گھر جہنم میں۔

فائل: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے اس سند سے یعنی زہری کی روایت سے کہ وہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ اور مروی ہوئی یہ حدیث کئی سندوں سے انس رضی اللہ عنہ سے کہ وہ روایت کرتے ہیں نبی ﷺ سے۔

مترجم: ابن صلاح نے کہا ہے کہ حدیث "مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ" متواتر ہے اور نہیں ہے احادیث میں کوئی حدیث اس مرتبہ کی کہ پہنچی ہو تواتر میں اس کے برابر اس لیے کہ ناقلین اس کے صحابہ سے ایک جم غفیر ہیں یہاں تک کہ بعض نے کہا ہے کہ راوی اس کے باسٹھ (۶۲) اصحاب ہیں کہ عشرہ مبشرہ بھی ان میں داخل ہیں اور پھر اسی طرح عدد اس کے رواۃ کے ہر قرن میں بڑھتے گئے۔ (کذا فی المرقاة والطبی)



۹۔ بَابُ: فِي مَنْ رَوَى حَدِيثًا وَهُوَ يُرَى أَنَّهُ كَذِبٌ

موضوع احادیث روایت کرنے کی مذمت کے بیان میں

(۲۶۶۲) عَنْ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((مَنْ حَدَّثَ عَنِّي حَدِيثًا وَهُوَ يُرَى أَنَّهُ كَذِبٌ فَهُوَ أَحَدُ الْكَاذِبِينَ)). (صحیح) مقدمہ سلسلۃ الاحادیث الضعیفہ : ۱۲/۱ .

ترجمہ: روایت ہے مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جو بیان کرے ہمارے نام سے کوئی حدیث اور وہ گمان کرتا ہے کہ جھوٹ ہے پس وہ دو جھوٹوں میں کا ایک جھوٹا ہے۔

فائدہ : اس باب میں علی بن ابی طالب اور سرہ مٹھٹا سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی شعبہ نے حکم سے انہوں نے عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ سے انہوں نے سرہ مٹھٹا سے انہوں نے نبی ﷺ سے یہ حدیث اور روایت کی اعمش اور ابن ابی لیلیٰ نے حکم سے انہوں نے عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ سے انہوں نے علیؑ سے انہوں نے نبی ﷺ اور حدیث عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ کی جو مروی ہے سرہ سے اہل حدیث کے نزدیک صحیح ہے۔ کہا پوچھا میں نے عبداللہ بن عبدالرحمن سے جن کی کنیت ابو محمد ہے مراد اس کی جو فرمایا نبی ﷺ نے کہ جو بیان کرے ہمارے نام سے کوئی حدیث اور وہ گمان کرتا ہو کہ وہ جھوٹ ہے وہ دو جھوٹوں میں کا ایک جھوٹا ہے۔ اور کہا میں نے کہ جس نے روایت کی کوئی حدیث اور وہ جانتا ہے کہ سند میں اس کے کچھ خطا ہے تو میں خوف کرتا ہوں کہ داخل ہو گیا وہ وعید میں اس حدیث نبی ﷺ کے اور میں نے جیسے کہ بعض لوگ حدیث مرسل کو مرفوع کر دیتے ہیں یا بدل دیتے ہیں اس کی اسناد کو تو وہ بھی داخل ہوگا اس وعید میں اور یہ سب تقریر تھی سائل کی پس جواب دیا عبداللہ نے کہ نہیں یہ لوگ جن کا تم نے ذکر کیا داخل نہیں اس وعید میں بلکہ وہ داخل ہے جو روایت کرے ایسی حدیث کو کہ نہیں جانتا نبی ﷺ سے اس کی کچھ اصل اور روایت کر دے آپ ﷺ کے نام سے، سو مجھے خوف ہے کہ داخل ہوگا وہ شخص اس وعید میں۔

مترجم : اس وعید میں داخل وہ لوگ ہیں کہ احادیث موضوعہ برسر وعظ بیان کرتے ہیں یا ترغیب و ترہیب کے لیے جھوٹی حدیثیں بناتے ہیں جیسے انگلیاں چومنے کی روایت وقت اذان کے کہ با اتفاق محدثین موضوع ہے۔ اور سخاوی وغیرہ اکابرین محققین نے اس کے وضع پر تصریح کر دی ہے اور اسی طرح موضوع ہیں وہ حدیثیں کہ فضائل سور میں صاحب کشف نے ہر ہر سورۃ کے ذیل میں نقل کر دی ہیں۔ اہل علم کو لازم ہے کہ ان کو روایت نہ کریں۔



۱۰۔ بَابُ: مَا نُهِیَ عَنْهُ أَنْ يُقَالَ عِنْدَ حَدِيثِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ

استماع حدیث کے آداب میں

(۲۶۶۳) عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ وَسَالِمِ أَبِي النَّضْرِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ وَغَيْرِهِ رَفَعَهُ قَالَ: ((لَا الْفَيِّنَ أَحَدَكُمْ مُتَكِنًا عَلَى أَرِيكَتِهِ يَأْتِيهِ أَمْرٌ مِمَّا أَمَرْتُ بِهِ أَوْ نَهَيْتُ عَنْهُ فَيَقُولُ: لَا أَذِرُ، مَا وَجَدْنَا فِي كِتَابِ اللَّهِ اتَّبَعْنَاهُ)). (اسنادہ صحیح) تخریج مشکاة المصابیح (۱۶۲)

ترجمہ : روایت ہے محمد بن منکدر اور سالم سے وہ دونوں روایت کرتے ہیں عبداللہ بن ابی رافع سے وہ ابورافع سے اور ابورافع کے سوا اور راویوں نے اس کو مرفوع کیا یعنی یوں کہا کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: میں تم میں سے کسی کو اپنی مسند پر تکیہ لگائے ہوئے نہ پاؤں کہ اس کے پاس میری کوئی حدیث آئے جس میں میرا کوئی جاری کردہ حکم یا ممانعت ہو اور وہ کہے: میں اسے نہیں

جانتا بس ہم تو صرف کتاب اللہ میں موجود حکم ہی کی پیروی کریں گے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے۔ اور روایت کی بعضوں نے سفیان سے انہوں نے ابن المنکدر سے انہوں نے نبی ﷺ سے اور روایت کی سالم ابی النضر نے عبید اللہ بن ابی رافع سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے نبی ﷺ سے۔ اور ابن عیینہ جب روایت کرتے اس حدیث کو علیحدہ تو جدا کر دیتے حدیث محمد بن منکدر کی سالم کی حدیث سے اور جب جمع کر دیتے دونوں روایتوں کو اسی طرح روایت کرتے اور ابورافع مولیٰ ہیں نبی ﷺ کے نام ان کا اسلم ہے۔



(۲۶۶۴) عَنْ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيكَرَبَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : (أَلَا هَلْ عَسَى رَجُلٌ يُلْفُهُ الْحَدِيثُ غَنِيٌّ وَهُوَ مُتَكَيٌّ عَلَى أُرَيْكِيَّتِهِ، فَيَقُولُ: بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ كِتَابُ اللَّهِ، فَمَا وَجَدْنَا فِيهِ حَلَالًا إِلَّا اسْتَحْلَلْنَاهُ وَمَا وَجَدْنَا فِيهِ حَرَامًا حَرَّمْنَاهُ! وَإِنَّ مَا حَرَّمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كَمَا حَرَّمَ اللَّهُ)).

(صحیح) تخریج مشکاة المصابیح (۱۶۳)

ترجمہ : روایت ہے مقدم بن معدیکرب سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: آگاہ ہو کہ قریب ہے کہ پہنچے گی ایک آدمی کو ایک حدیث میری اور وہ تکیہ لگائے ہوگا اپنی مسند پر اور کہے گا کہ ہمارے اور تمہارے درمیان اللہ کی کتاب ہے پھر ہم جو اس میں حلال پائیں گے اسی کو حلال کہیں گے اور جس کو حرام پائیں گے اسی کو حرام کہیں گے۔ اور بے شک جس کو حرام کہا اللہ کے رسول نے اللہ کی رحمت ہو ان پر اور سلام، حرمت میں اس چیز کے مانند ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے حرام فرمایا۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے اس سند سے۔

مترجم : ان حدیثوں میں بڑی تنبیہ ہے مقلدین متعصبین کو اور ان لوگوں کو کہ آراء رجال کو ترجیح دیتے ہیں احادیث مطہرہ پر اور احادیث کے اقوال کو جو صریح احادیث سے مخالفت رکھتے ہیں ان کو توجیہات بارودہ سے مزین کر کے قبول فرماتے ہیں اور احادیث صحیحہ صریحہ غیر منسوخہ کو تاویلات فاسدہ سے رد کرنا چاہتے ہیں معاذ اللہ من ذالک ﴿يُرِيدُونَ لِيُطْفِئُوا نُورَ اللَّهِ بِأَفْوَاهِهِمْ وَاللَّهُ مُتِمُّ نُورِهِ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ﴾۔ حالانکہ اکابر امت اور ائمہ ملت نے ان کو وصیت کی ہے کہ جب حدیث رسول ﷺ کو پاؤ تو ہمارے اقوال کو وراء جڈر پھینک دو اور بالکل ان سے قطع نظر کرو چنانچہ محی السنہ نے نقل کی حدیث ابو رافع کی اور کہا کہ اس حدیث میں دلالت واضحہ ہے کہ حاجت نہیں پیش کرنے کی حدیث رسول ﷺ کو کتاب اللہ پر اس لیے کہ جب ثابت ہوگئی رسول اللہ ﷺ سے کوئی چیز پس وہ حجت ہے امت پر بنفسہ حاجت نہیں اس کو کسی پر پیش کرنے کی میں کہتا ہوں کہ جب حدیث کا پیش کرنا کتاب اللہ پر ضرور نہ ہوا بلکہ بجز دسماع اس کو قبول کرنا اور ماننا چاہیے تو غیر کتاب پر عرض کرنے کی بدرجہ اولیٰ حاجت نہیں مگر کسی حدیث کا اس نظر سے دیکھنا کہ معلوم ہو جائے کہ یہ صحیح ہے اس میں کچھ مضائقہ نہیں پھر اللہ کی طرف

شکایت ہے ان لوگوں کی کہ جن کے خیال خام ہیں یہ امر مستقر ہیں کہ احادیث صحیحہ محتاج ہیں بعد صحت اور ثبوت کے کہ عرض کی جائیں قول امام پر جن کے ہم تابع ہیں سو اگر انہوں نے قبول کیا تو لائق حجت ہیں اور نہیں تو نہیں سوان کے عقیدہ باطل میں یہ بات ہے کہ احادیث ثابتہ رسول اللہ ﷺ کی حجت نہیں بذاتہ بلکہ قول امام حجت ہے سہولت اور حرمت اور وجوب اور نہی ثابت نہیں ہوتی ان کے نزدیک احادیث سے بلکہ ثابت ہوتے ہیں یہ امور قول امام سے اور یہ عقیدہ بالکل فاسد و باطل ہے۔ اور مسلم میں عمران بن حصین سے روایت ہے کہ وہ حدیث بیان کر رہے تھے کہ نبی ﷺ نے فرمایا ((الْحَيَاءُ لَا يَأْتِي إِلَّا بِخَيْرٍ)) تو بشیر بن کعب نے کہا کہ ایسا ہی لکھا ہوا ہے کتب حکمت میں کہ اسی سے ہے وقار اور سکینہ تو عمران نے فرمایا کہ میں تجھ کو سنا تا ہوں حدیث رسول ﷺ کی اور تو مجھے سناتا ہے بات اپنے صحیفہ کی۔ اور دوسری روایت میں ہے کہ غصے ہو گئے عمران یہاں تک کہ سرخ ہو گئیں ان کی دونوں آنکھیں اور کہا کہ کبھی نہ دیکھوں گا میں تجھے اس حال میں کہ میں روایت کرتا ہوں تیرے آگے رسول اللہ ﷺ سے اور تو درمیان میں لائے اور بات۔ انتہی۔ اور مستند ہوئی اس حدیث سے شاعت اور برائی اس کی جو کہتا ہے حدیث سن کر کہ یہ موافق نہیں ہے فقہ ابوحنیفہؒ کے مثلاً یا نقل کر دیتا ہے اس کے خلاف میں قول کسی کا چہ جائیکہ وہ مرتکب ہو اس خطائے کبیر کا کہ کہہ بیٹھے کہ یہ حدیث مخالف ہے فقہ کے اور ہم فقہ جانتے ہیں حدیث نہیں جانتے یا اسی طرح کی اور گستاخی اور بے ادب بات کہے اور اس زمانہ پر فتن میں تو یہ عادت ہو گئی ہے اکثر طلبہ علم کی اور دیدن ٹھہر گیا ہے خواص کا عوام کا تو کیا ذکر ہے اور غور کرنا چاہیے کہ بشیر بن کعب نے عمران کے سامنے جو ذکر کیا قول حکمت کا اس سے منظور نہ تھی مخالفت حدیث کی بلکہ مطلوب تھی تائید اس کی مگر خفا ہوئے اس پر عمران اور جھڑکا اور عتاب اور غصہ کیا ان پر اس لیے کہ ذکر کرنا مجلس حدیث میں قول کسی کا مشغول کرنا ہے سامعین کا نبی ﷺ کی طرف سے غیر کی طرف اور مانع ہونا ہے تفکر اور تدبر سے آپ کے کلام نور التیام میں اور متفرق کرنا ہے ان کے قبلہ توجہ کو جناب سے شارع ﷺ کے اور خلل اور زل ڈال دینا ہے ان انوار میں کہ جو آپ ﷺ کے قول میں توجہ کرنے سے امت کو حاصل ہو رہے تھے اور محروم کرنا ہے ان برکات سے سامعین اور ناقلین کو کہ بسبب کمال توجہ ان کی کہ حدیث مطہرہ کی طرف ان کے قلوب پر عالم قدس سے نازل ہو رہے تھے۔

پس انہیں وجہ سے عمران نے نام رکھا اس کا معارضہ اور مزاحمہ ساتھ کلام رسول ﷺ کے جو ناطق ہیں وحی الہی کے ساتھ اور گنا اس گستاخی کو خیانت بادیہ اور خطا ظاہرہ یہاں تک کہ سرخ ہو گئیں ان کی آنکھیں اور غیرت کھائی انہوں نے واسطے کلام رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اور غضب کیا سوء ادب پر ناقل کے۔ پھر کیا حال ہے اس شخص کا جو نقل کر دیتا ہے احکام حلال و حرام میں صاحب وحی کے مقابلہ میں قول مخالف زید و عمر کا اور کیا فضیلت ہوتی اس کی اگر ہوتا وہ عمران رضی اللہ عنہ کے سامنے اور مسلم میں مروی ہے کہ حاضرین نے تسکین دی عمران کے غصہ کو یہ کہہ کر کہ بشیر منافق نہیں ہے یعنی مومن ہے اور یقین کیا حاضرین نے کہ عمران نے اس گستاخی کے سبب سے اسے منافق سمجھا ہے۔ پھر جب ایسی بات سے صحابہ کو شک نفاق کا ہو جائے کہ جس میں

کسی طرح کی مخالفت حدیث نہ تھی تو کیا حال ہوتا اگر وہ سنتے گستاخیاں اور بے ادبیاں متعصبن زمان کی کہ کوئی کہتا ہے: قال قال بسیار است ترا قال ابو حنیفہ درکار است، اور کوئی کہتا ہے اس حدیث کو ہمارے امام نے نہیں لیا ہم کیونکر عمل کریں، اور کوئی کہتا ہے ہم کیا جانیں حدیث کیا ہے ہم کو فقہ کافی ہے یا قول امام وانی ہے معاذ اللہ من ذالک کُلّھا، وَتَحَسُّوْهُ هَيِّنًا وَهُوَ عِنْدَ اللّٰهِ عَظِيْمٌ۔

اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب انہوں نے روایت کی حدیث مرفوع کہ وضو کرو اس چیز سے کہ جس کو آگ نے چھوا ہے تو ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کیا وضو کریں ہم گھی اور پانی گرم سے؟ تو کہا ابو ہریرہؓ نے: اے ابن اخی جب تو نے حدیث رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تو باتیں مت بنا یعنی بلا عذر قبول کرو اور تقریریں مت چھانٹ۔ رواہ الترمذی۔ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے جب روایت کیا قول رسول اللہ ﷺ کا کہ فرمایا ہے آپ نے جب کوئی سوکراٹھے تو نہ ڈبوئے ہاتھ اپنا برتن میں جب تک کہ نہ دھو لے اسے تین بار تو کہا قین اشجعی نے کہ کیا کریں ہم مہر اس کے ساتھ تو فرمایا ابو ہریرہؓ نے: نعوذ باللہ من شرک یعنی اللہ کی پناہ تیرے فساد سے اور مہر ایک سنگ منقور ہوتا ہے مانند حوض کے کہ اسے کوئی اٹھا نہیں سکتا، اور یہ جو فرمایا ابو ہریرہؓ نے کہ ابن اخی جب سنے تو حدیث تو باتیں مت بنا اس میں اشارہ ہے کہ جب حدیث سنے تو اس کے مقابلہ میں معانی قیاسیہ نہ لائے اور معارضات عقلیہ نہ پیش کرے اور نصوص قاطعہ کو مقدمات عقلیہ سے رد نہ کرے۔ اور اس طرح کی تصریحات صحابہ کی بہت ہیں کہ اگر جمع کی جانیں تو اس کے لیے ایک دفتر طویل کی حاجت ہو اور تابعین وغیرہم سے بھی ایسے اقوال بہت مروی ہیں چنانچہ امام مالک رحمہ اللہ نے فرمایا ہر ایک شخص کہ بعض قول اس کا ماخوذ ہوگا اور بعض قول اس کا پھیر دیا جائے گا یعنی قابل قبول نہ ہوگا مگر صاحب اس قبر کے اور اشارہ کیا قبر مبارک کی طرف آپ ﷺ کی۔ اور امام احمد بن حنبل نے نہ تصنیف کی کوئی کتاب فقہ میں اور حفظ کیا ان سے لوگوں نے جو حفظ کیا سینوں میں اور ان سے عرض کی ایک بار لوگوں نے کہ کیوں نہیں تصنیف کرتے آپ فقہ میں تو فرمایا انہوں نے کس کی مجال ہے کہ کلام کرے اللہ تعالیٰ کے کلام کے آگے یا اس کے رسول ﷺ کے کلام کے آگے۔ اور ابن مبارک نے فرمایا کہ لوگ ہمیشہ خیر و صلاح سے رہیں گے جب تک کہ ان میں طالبان حدیث ہوں گے پھر جب طلب کریں گے علم کو غیر حدیث سے بگڑ جائیں گے۔ اور امام شعراوی نے کہا منہج میں کہ اجماع امت ہے اس پر کہ سنت حاکم ہے کتاب اللہ پر اور نہیں ہے کتاب حاکم سنت پر۔ اٹھئی۔ یعنی کتاب اللہ اور حدیث میں اگر تعارض ہو بادی النظر میں تو سنت اور حدیث قابل قبول ہے، اس لیے کہ کتاب مجمل ہے اور حدیث اس کی مفسر اور فرمایا امام اعظم رحمہ اللہ نے: ((اتر کوا قولی بقول الرسول ﷺ)) یعنی چھوڑ دو میرا قول رسول اللہ ﷺ کے قول کے آگے۔ اور روایت کی حاکم اور بیہقی نے شافعی سے کہ وہ فرماتے تھے جب صحیح ہو جائے حدیث تو وہی میرا مذہب ہے۔ اور فرماتے تھے جب دیکھو کلام سیرا کہ مخالف ہے کلام رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کے تو پھینک دو کلام میرا دیوار پر۔ (هذا خلاصة ما في الدراسات)

۱۱۔ بَابُ: فِي كَرَاهِيَةِ كِتَابَةِ الْعِلْمِ

کتابت علم کی کراہت کے بیان میں

(۲۶۶۵) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ : ((إِسْتَأْذَنَّا النَّبِيَّ ﷺ فِي الْكِتَابَةِ فَلَمْ يَأْذَنْ لَنَا)). (اسنادہ صحیح)
ترجمہ: روایت ہے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کہ اجازت چاہی ہم نے نبی ﷺ سے حدیث لکھنے کی تو اجازت نہ دی ہم کو یعنی ابتدائے اسلام میں۔

فائدہ: اور مروی ہوئی یہ حدیث کئی سندوں سے اس سند کے سوا بھی زید بن اسلم سے۔ اور روایت کیا اس کو ہام نے زید بن اسلم سے۔ مترجم: یعنی ابتدائے اسلام میں حکم تھا کہ کوئی چیز مت لکھو سوا قرآن کے اس خیال سے کہ شاید حدیث قرآن میں مل جائے اور زمانہ صحابہ جب منقرض ہو جائے تو جو کچھ لکھا ہو سب کو لوگ قرآن جاننے لگیں پھر اخیر میں جب صحابہ محتاط اور فقیہ ہو گئے اور وحی منقو اور غیر متلو میں فرق بین جاننے لگے تو آپ ﷺ نے حدیث لکھنے کی بھی اجازت دے دی تب بھی بعض احادیث برسبیل ندرت کتابت میں آئیں نہ یہ کہ تدوین ان کی شروع ہو گئی۔



۱۲۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي الرُّخْصَةِ فِيهِ

کتابت علم کی رخصت کے بیان میں

(۲۶۶۶) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: كَانَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ يَجْلِسُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَيَسْمَعُ مِنَ النَّبِيِّ الْحَدِيثَ فَيُعْجِبُهُ، وَلَا يَحْفَظُهُ فَشَكَى ذَلِكَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنِّي لَأَسْمَعُ مِنْكَ الْحَدِيثَ فَيُعْجِبُنِي وَلَا أَحْفَظُهُ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((اسْتَعِنْ بِمِثْلِكَ)) وَأَوْمَأَ بِيَدِهِ الْخَطَّ.

(اسنادہ ضعیف) سلسلہ الاحادیث الضعیفہ (۲۷۶۱) اس میں خلیل بن عرہ منکر الحدیث ہے

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ تھا ایک مرد انصار سے کہ بیٹھتا تھا مجلس میں رسول اللہ ﷺ کے اور سنتا تھا نبی ﷺ سے حدیثیں اور پسند آتی تھیں اس کو اور یاد نہ رہتی تھیں۔ سو شکایت کی اس نے اپنی یاد نہ رہنے کی رسول اللہ ﷺ کے پاس اور عرض کی کہ یا رسول اللہ! میں سنتا ہوں آپ کی حدیثیں اور مجھے اچھی لگتی ہیں اور یاد نہیں رہتیں۔ مجھ کو۔ سو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: مدد لے تو اپنے داہنے ہاتھ سے، اور اشارہ کیا آپ نے ہاتھ سے لکھنے کی طرف۔

فائدہ: اس باب میں عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ اس حدیث کی اسناد کچھ قائم نہیں یعنی قوی نہیں۔ سنائیں نے محمد بن اسماعیل سے فرماتے تھے کہ خلیل بن مرہ منکر الحدیث ہیں۔

(۲۶۶۷) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَطَبَ فَذَكَرَ قِصَّةً فِي الْحَدِيثِ فَقَالَ أَبُو شَاهٍ: أَكْتُبُوا لِي يَا رَسُولَ اللَّهِ! فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَكْتُبُوا لِأَبِي شَاهٍ)). وَفِي الْحَدِيثِ قِصَّةٌ. (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے خطبہ پڑھا اور ذکر کیا راوی نے ایک قصہ حدیث میں یعنی خطبہ کی تقریر بیان کی تو کہا ابو شاہ نے لکھوادیتجیے مجھ کو یا رسول اللہ تو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: لکھ دو ابو شاہ کو۔ اس حدیث میں ایک قصہ ہے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور روایت کی شبان نے یحییٰ بن ابی کثیر سے مانند اس کے۔

مترجم: پوری روایت صحیح مسلم میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یوں مروی ہے کہ فرمایا انہوں نے: جب فتح دی اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو مکہ پر کھڑے ہوئے آپ لوگوں میں یعنی خطبہ پڑھنے کو اور تعریف کی اللہ تعالیٰ کی اور شاہ کی اس پر پھر فرمایا اللہ تعالیٰ نے روکا مکہ سے اصحاب فیل کو اور مسلط کیا اس پر اپنے رسول کو اور مومنوں کو اور وہ حلال نہیں ہوا کسی کے لیے قبل میرے، اور میرے لیے حلال ہوا ایک ساعت دن کی اور نہ حلال ہوگا بعد میرے کسی کے لیے، سو نہ بھگا جائے شکار اس کا، اور نہ توڑا جائے کانٹے دار درخت اس کا اور حلال نہیں گری پڑی چیز اس کی اٹھانا مگر جو بتاتا پھرے اور جس کا کوئی شخص مارا جائے وہ دوا میں مختار ہے یا دیت لے لے یا قصاص میں قاتل کو قتل کرے سو عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کی مگر آخر یا رسول اللہ ہم اس کو اپنی قبور اور بیوت میں ڈالتے ہیں تو فرمایا آپ نے کہ خیر آخر کے اکھاڑنے کا مضائقہ نہیں، سو کھڑے ہوئے ابو شاہ کہ ایک مرد تھے یمن کے اور عرض کی انہوں نے کہ مجھے لکھوادیتجیے یا رسول اللہ! تو فرمایا آپ نے لکھ دو ابو شاہ کو ولید نے کہا میں نے اوزاعی سے پوچھا کہ کیا چیز وہ لکھواتے تھے؟ کہا انہوں نے یہی خطبہ جو رسول اللہ ﷺ نے فتح مکہ میں پڑھا۔ اتنی۔ پس اس حدیث سے اجازت ہوئی اصحاب کو تحریر حدیث کی اور یہ آخر امر تھا رسول اللہ ﷺ کا پس نبی اول منسوخ ہے جیسا ہم نے باب گزشتہ میں اشارہ کیا تھا طرف اس کی۔



(۲۶۶۸) عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: لَيْسَ أَحَدٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَكْثَرَ حَدِيثًا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنِّي إِلَّا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو فَإِنَّهُ كَانَ يَكْتُبُ وَكُنْتُ لَا أَكْتُبُ. (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: روایت ہے ہمام بن منبہ سے کہا انہوں نے کہ سنا میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ وہ کہتے تھے کہ کوئی نہیں اصحاب رسول اللہ ﷺ سے مجھ سے زیادہ حدیث جاننے والا آنحضرت ﷺ کی مگر عبد اللہ بن عمرو کہ وہ لکھتے تھے اور میں نہ لکھتا تھا۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔ اور وہب بن منبہ جو راوی ہیں اپنے بھائی سے تو ان کے بھائی کا نام ہمام بن منبہ ہے۔



۱۳۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي الْحَدِيثِ عَنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ

بنی اسرائیل سے روایت کرنے کے بیان میں

(۲۶۶۹) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((يَلْعَنُوا عَنِّي وَلَوْ آيَةً، وَحَدِّثُوا عَنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ وَلَا حَرَجَ. وَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَّخِذْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ)).

(صحیح) تخریج العلم لابی خثیمہ (۴۵/۱۱۹) الروض النضیر (۵۸۲)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے پہنچاؤ مجھ سے اگر ایک آیت ہو یعنی غائبین کو، اور روایت کرو بنی اسرائیل سے کہ اس میں کچھ حرج نہیں۔ اور جو مجھ پر جھوٹ باندھے قصداً وہ اپنی جگہ ڈھونڈ لے دوزخ میں۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے ابو عاصم سے انہوں نے اوزاعی سے انہوں نے حسان بن عطیہ سے انہوں نے ابوبکرہ سلولی سے انہوں نے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس کے۔ اور یہ حدیث صحیح ہے۔

مترجم: قولہ: پہنچاؤ مجھ سے اگرچہ ایک آیت ہو۔ ظاہراً آیت سے مراد آیات کلام اللہ ہیں اور احادیث بھی اسی میں داخل ہیں اس لیے جب قرآن باوجود اس کے کہ منتشر و منتشر ہے اور حاملین اور ناقلین اس کے بہت ہیں اور رب العالمین نے اس کی حفاظت کا وعدہ بھی کیا ہے اس کے پہنچانے کا ہم کو حکم ہوا تو حدیث کا پہنچانا تو بدرجہ اولیٰ ضرور ہوا۔ یا مراد آیت سے کلام مفید جامع احکام شرعیہ ہے جو از قبیل جوامع الکلم ہو جیسے کہ اکثر احادیث ہیں رسول اللہ ﷺ کی، تو معنی حدیث یہ ہوں گے کہ پہنچاؤ مجھ سے اگر ایک حدیث ہو اور وجہ تخصیص یہ ہوگی کہ قرآن کا تو اللہ تعالیٰ خود حافظ ہے اب امت کو حفاظت احادیث پر ضرور ہے کہ وہ تفسیر کتاب پر نور ہے۔

قولہ: اور روایت کرو بنی اسرائیل سے، الخ۔ یعنی حکایت کرو اور خبر دو ان چیزوں کی کہ ان سے سنتے ہو اور ننگ نہ کرو ان سے روایت کرنے میں اس خیال سے کہ حمل روایت میں احتیاط واجب ہے اور رعایت اتصال سند کی پر ضرورت تھی اور نقل کرنا عدل ثقہ ضابطہ سے لازم ہے اور چونکہ قبل اس کے لکھنے سے منع فرمایا تھا اور فرمایا تھا کہ کیا تم متحیر ہو چاہتے ہو اپنے دین میں جیسے کہ یہود نصاریٰ متحیر ہیں۔ چنانچہ جابر رضی اللہ عنہ سے یہ مضمون مروی ہے۔ اس حدیث میں اتنی اجازت دی کہ اگر قصص و مواعظ و امثال ان کے ان سے نقل کر دو اور ان سے عبرت لو تو کچھ مضائقہ نہیں نہ شرائع اور احکام کہ وہ شریعت محمدیہ ﷺ سے منسوخ ہو چکے ہیں، اور اگر ان کی سند متصل انبیاء تک نہ ملے تو کچھ مضائقہ نہیں اس لیے کہ مقصود عبرت لینا ہے نہ اثبات کسی حکم جدید کا یا تحصیل کسی عقیدہ کی کہ اس کے لیے شریعت محمدیہ کافی ہے۔ کذا فی قال الشیخ فی شرح مشکوٰۃ۔



۱۴۔ بَابُ: مَا جَاءَ إِنَّ الدَّالَّ عَلَى الْخَيْرِ كَفَاعِلِهِ

اس بیان میں کہ نیکی کا راستہ بتانے والا اس پر عمل کرنے والے کی طرح ہے
(۲۶۷۰) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: أَتَى النَّبِيَّ ﷺ رَجُلٌ يَسْتَحْمِلُهُ، فَلَمْ يَجِدْ عِنْدَهُ مَا يَحْمِلُهُ فَذَلَّهُ عَلَى آخِرِ
فَحْمَلِهِ فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ: ((إِنَّ الدَّالَّ عَلَى الْخَيْرِ كَفَاعِلِهِ)).

(حسن صحیح) سلسلۃ الاحادیث الصحیحة (۱۱۶۰) التعلیق الرغیب (۸۲/۱)

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے، کہا انہوں نے کہ آیا نبی ﷺ کے پاس ایک مرد سواری مانگنے کو سونہ پائی آپ کے پاس سواری کہ سوار ہوتا اس پر سو بھج دیا آپ نے اس کو ایسے شخص کے پاس کہ سواری دی اس نے اس شخص کو اور خبر دی اس کی آنحضرت ﷺ کو تو فرمایا آپ نے: بتلانے والا خیر کا ثواب میں مثل کرنے والے کے ہے۔

فائدہ: اس باب میں ابو مسعود اور بریدہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث غریب ہے اس سند سے یعنی انس رضی اللہ عنہ کی روایت سے کہ وہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔



(۲۶۷۱) عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْبَدْرِيِّ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ يَسْتَحْمِلُهُ، فَقَالَ: إِنَّهُ قَدْ أَبْدَعَ بِي. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنِّي فُلَانًا))، فَأَتَاهُ فَحْمَلُهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ دَلَّ عَلَى خَيْرٍ فَلَهُ مِثْلُ أَجْرِ فَاعِلِهِ. أَوْ قَالَ - عَامِلِهِ)). (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: روایت ہے ابو مسعود بدری سے کہ ایک مرد آیا نبی ﷺ کے پاس سواری مانگتا ہوا اور عرض کی اس نے کہ میرا جانور مر گیا ہے، سو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ جاؤ تم فلا نے شخص کے پاس سو گیا وہ اس کے پاس، اور سواری دی اس نے اس شخص کو تو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: جو دلالت کرے کسی چیز پر اس کو ثواب ہے مثل کرنے والے کے یا فرمایا مثل عامل کے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور ابو عمر و شیبانی کا نام سعید بن ایاس ہے اور ابو مسعود بدری کا نام عقبہ بن عمرو ہے۔ روایت کی ہم سے حسن بن علی خلال نے انہوں نے عبد اللہ بن نمیر سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابو عمرو و شیبانی سے انہوں نے ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس کے اور کہا اس میں مثل اجر فاعلہ کے اور شک نہ کیا اس میں۔



(۲۶۷۲) عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِشْفَعُوا وَلْتَوْجَرُوا وَلْيَقْضِيَ اللَّهُ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ مَا شَاءَ)). (اسنادہ صحیح) سلسلۃ الاحادیث الصحیحة: ۱۴۴۶۔

ترجمہ: روایت ہے ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: شفاعت کرو تا کہ اجر پاؤ اور جاری کرتا ہے اللہ تعالیٰ اپنے نبی کی زبان پر جو چاہے۔

فائل: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور برید بن عبد اللہ بن ابو بردہ ابن ابی موسیٰ ہیں، کہ روایت کی ان سے ثوری اور سفیان بن عیینہ نے اور برید کی کنیت ابو بردہ ہے وہ بیٹے ہیں ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے۔



(۲۶۷۳) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((مَا مِنْ نَفْسٍ تُقْتَلُ ظُلْمًا إِلَّا كَانَ عَلَى ابْنِ آدَمَ كِفْلٌ مِنْ دِمَهِهَا ذَلِكَ لِأَنَّهُ أَوَّلُ مَنْ أَسَنَ الْقَتْلَ . وَقَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ - سَنَ الْقَتْلَ)) .

(اسنادہ صحیح) التعليق الرغيب (۱ / ۴۸)

ترجمہ: روایت ہے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: کوئی آدمی ایسا نہیں کہ قتل کیا جائے ظلم سے مگر یہ کہ ہوتا ہے ابن آدم پر ایک بار گناہ اس کے خون سے اور یہ اس لیے ہے کہ اس نے پہلی راہ ڈالی قتل کی۔ اور عبد الرزاق نے کہا سن اور معنی اسن اور سن کے ایک ہی ہیں۔

فائل: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔



۱۵۔ بَابُ : فِيمَنْ دَعَا إِلَى هُدًى فَاتَّبَعَ أَوْ إِلَى ضَلَالَةٍ

اس شخص کے ثواب میں جس نے ہدایت کی طرف بلایا اور لوگوں نے

اس کی تابعداری کی یا گمراہی کی طرف

(۲۶۷۴) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((مَنْ دَعَا إِلَى هُدًى كَانَ لَهُ مِنَ الْأَجْرِ مِثْلُ أُجُورِ مَنْ يَتَّبِعُهُ ، لَا يَنْقُصُ ذَلِكَ بَيْنَ أُجُورِهِمْ شَيْئًا ، وَمَنْ دَعَا إِلَى ضَلَالَةٍ كَانَ عَلَيْهِ مِنَ الْإِثْمِ مِثْلُ آثَامِ مَنْ يَتَّبِعُهُ لَا يَنْقُصُ ذَلِكَ مِنْ آثَامِهِمْ شَيْئًا)) .

(اسنادہ صحیح) سلسلة الاحاديث الصحيحة (۷۶۵) ظلال الجنة (۱۱۳)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے، کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: جس نے بلایا لوگوں کو ہدایت کی طرف اس کو ثواب ہوگا مانند ثواب ان لوگوں کے جنہوں نے اس کی فرمانبرداری کی بغیر اس کے کہ ان کے ثوابوں سے کچھ گھٹے یعنی اللہ تعالیٰ اپنے خزانہ غیب سے دعوت دینے والے کو ماننے والوں کے برابر ثواب دے گا یہ نہیں کہ ان کے ثواب سے

کاٹ کر اسے دیا جائے اور جس نے بلایا ضلالت کی طرف اس کو گناہ ہوگا ان لوگوں کے گناہ کے مانند جنہوں نے اس کی بات مانی نہ گھٹے گا ان کے گناہوں سے کچھ۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم : جس نے بلایا لوگوں کو ہدایت کی طرف یعنی ایمان و توحید اور اتباع سنت کی طرف اور تائید کی اقامت سنت اور احیاء امور ملت میں اور پھیلایا علوم دینیہ کو تصنیف و تالیف و طبع کتابت سے بصر اموال بذل سعی لساناً و جناناً اس کو اجر ہے قیامت تک ان سب کا جتنے تابع ہوں اس کے اور قبول کریں اس کی دعوت کو اور داخل ہیں اس میں محدثین بابرکت کہ جن کی تالیف سے ایک جہان کو فائدہ ہوا اور قیامت تک ان کے ثمرات و برکات سے سائر امت مالا مال ہے اور شامل ہیں اس میں مجتہدین امت کہ جن کے استنباطات صحیحہ سے ایک عالم مستفید ہوا اور حشر تک ان کے انوار اجتہادات سے ہر ایک خوش حال ہے اور اسی طرح ہر وعظ و ناصح و داعی الی الخیر و مؤید ملت و تبع سنت کو اس بشارت سے اپنے حوصلہ کے موافق اور سعی کے مطابق حصہ ہے۔

قولہ : جس نے بلایا ضلالت کی طرف یعنی بدعت نکال کر سنت مٹائی، ظلم و جور و جفا کی رسم ڈالی، افعال شرکیہ امت میں پھیلانے، امور بدعیہ اور محرمات شرعیہ اور قوانین جو یہ لوگوں کو سکھائے، فسق و فجور کی ترغیب، کذب و زور کی ترغیب، محدثات امور کی ترمیم لوگوں کے ذہن نشین کی اس نے اپنے بارگناہ کے ساتھ اپنے اتباع کا بھی وبال و نکال گردن پر لیا اور عاقبت تباہ اور نامہ سیاہ ہوا۔ معاذ اللہ من ذالک اور داخل ہے اس وعید میں ہر داعی بدعت اور ماحی سنت اور رافع احکام ملت اور مروج محدثات اور مزین محرمات مشیر فتن باعث آفات موجد سسیات و خطیبات۔



(۲۶۷۵) عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((مَنْ سَنَّ سُنَّةً خَيْرَ فَاتَّبَعَ عَلَيْهَا فَلَهُ أَجْرُهَا وَمِثْلُ أَجْوَرٍ مِنْ أَتْبَعَهُ غَيْرَ مَنْقُوصٍ مِنْ أَجْوَرِهِمْ شَيْئًا، وَمَنْ سَنَّ سُنَّةً شَرًّا فَاتَّبَعَ عَلَيْهَا، كَانَ عَلَيْهِ وَزْرُهَا وَمِثْلُ أَوْزَارٍ مِنْ أَتْبَعَهُ غَيْرَ مَنْقُوصٍ مِنْ أَوْزَارِهِمْ شَيْئًا)).

(اسنادہ صحیح) احکام الجنائز (۱۷۸) التعلیق الرغیب (۴۷/۱)

ترجمہ : روایت ہے جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے کہ کہا انہوں نے: فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: جس نے اچھا طریقہ پھیلایا اور لوگ تابع ہو گئے اس کے اس طریقہ حسن میں سوا اس کے لیے ثواب ہے اپنے عمل کا اور ثواب ہے اس کے تابعین کے مانند بغیر اس کے کہ گھٹایا جائے ان کے ثوابوں سے کچھ، اور جس نے نکالا برا طریقہ اور لوگوں نے تابعداری کی اس کی ہوگا اس پر بوجھ اس کے عمل کا اور بوجھ ان لوگوں کا کہ تابع ہوئے اس کے بغیر اس کے کہ گھٹایا جائے ان کے بارگناہ سے کچھ۔

فائدہ : اس باب میں حدیثہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہوئی کئی سندوں سے جریر بن

عبداللہ ﷺ سے انہوں نے روایت کی نبی ﷺ سے مانند اس کے۔ اور مروی ہوئی یہ حدیث منذر بن جریر بن عبداللہ سے انہوں نے روایت کی اپنے باپ سے انہوں نے نبی ﷺ سے۔ اور مروی ہوئی عبید اللہ بن جریر سے بھی انہوں نے روایت کی اپنے باپ سے انہوں نے نبی ﷺ سے۔

مترجم: قولہ: اچھا طریقہ پھیلا دیا۔ یعنی کسی مری ہوئی سنت کو جلا دیا، یا کسی شعار اسلام کو جاری کر دیا یا صدقات و خیرات کو موافق طریقہ مسنون کے جاری کر دیا اور رواج دے دیا کہ لوگ اس کے خوگر اور مقتاد ہو گئے، اور یہ مراد نہیں کہ کوئی بدعت نئی نکالی یا کوئی طریقہ محدثہ جاری کیا یا کوئی رسم جدید احداث کی اس لیے کہ آپ ﷺ نے دوسری حدیث میں فرمایا ہے: ((مَنْ أَمَرَ بِشَيْءٍ مُّحَدَّثًا تَأْتِيهِ)) پھر طریقہ محدث کو حضرت سنت خیر کیوں فرمائیں گے۔

قولہ: اور جس نے نکالا برا طریقہ یعنی احداث فی الدین کیا اور رسم جدید نکالی اس پر قیامت تک اتباع کا وبال پڑے گا اس میں بڑی تہدید ہے جبلاء صوفیہ کو اور بطلہ مبتدعہ کو جو رات اور دن ہزار ہا بدعات نکالتے چلے جاتے ہیں اور ان کے اتباع بلا تامل قبول کرتے ہیں، اور رسوم مشائخین کو سنت رسول ﷺ سے افضل و اکمل جانتے ہیں اور اعراس و اعیاد میں ان کا اجراء موجب برکت اور ترک موجب ہلاکت جانتے ہیں۔



۱۶۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي الْأَخْذِ بِالسُّنَّةِ وَإِجْتِنَابِ الْبِدْعَةِ

سنت کی پابندی اور بدعت سے اجتناب کرنے کے بیان میں

(۲۶۷۶) عَنْ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ قَالَ : وَعَظَّنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمًا بَعْدَ صَلَاةِ الْغَدَاةِ مَوْعِظَةً بَلِيغَةً ذَرَفَتْ مِنْهَا الْعُيُونُ وَوَجَلَّتْ مِنْهَا الْقُلُوبُ فَقَالَ رَجُلٌ: إِنَّ هَذِهِ مَوْعِظَةٌ مُّودَّعٌ فَبِمَاذَا تَعْهَدُ إِلَيْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: أَوْصِيكُمْ بِتَقْوَى اللَّهِ، وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ، وَإِنْ عَبْدٌ حَبِشِيٌّ فَإِنَّهُ مِنْ يَعْشِ مِنْكُمْ يَرَى إِيَّائَكُمْ وَمُحَدَّثَاتِ الْأُمُورِ، فَإِنَّهَا ضَلَالَةٌ فَمَنْ أَدْرَكَ ذَلِكَ مِنْكُمْ فَعَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ الْمَهْدِيِّينَ عَصُوا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِدِ)). (اسنادہ صحیح)

ارواء الغلیل (۲۴۵۵) تخریج مشکاة المصابیح (۱۶۵) ظلال الجنة (۲۶-۳۴) صلاة التراویح (۸۸-۸۹)

سلسلة الاحادیث الصحيحة (۹۳۸)

ترجمہ: روایت ہے عرباض بن ساریہ سے کہا نصیحت کی ہم کو رسول اللہ ﷺ نے ایک دن صبح کی نماز کے بعد بڑی کامل اور پوری نصیحت کہ بننے لگیں اس سے آنکھیں یعنی ہم سب رونے لگے اور کانپ گئے اس سے دل یعنی خوف خدا سے، سو

عرض کی ایک مرد نے کہ یہ نصیحت تو رخصت ہونے والے کی ہے سو کیا وصیت فرماتے ہیں آپ ہم کو اے رسول اللہ؟ فرمایا آپ نے وصیت کرتا ہوں میں تم کو اللہ سے ڈرنے کی اور بات سننے اور کہا ماننے کی اگرچہ حاکم ہو تم پر ایک بندہ جشی اس لیے کہ جو زندہ رہے گا تم میں سے دیکھے گا اختلاف کثیر، سو جو تم نئے نکلے ہوئے کاموں سے اس لیے کہ نئے کام پر چلنا گمراہی ہے، سو جس نے پایا تم میں سے اس وقت کو تو لازم پکڑے میری سنت کو اور خلفائے راشدین ہدایت والوں کی سنت کو مضبوط پکڑو دانتوں سے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور روایت کی ثور بن یزید نے خالد بن معدان سے انہوں نے عبدالرحمن سے انہوں نے عرباض سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس کے۔ روایت کی ہم سے یہ حسن بن علی خلال نے اور کئی لوگوں نے کہا انہوں نے کہ روایت کی ہم سے ابو عاصم نے انہوں نے ثور بن یزید سے انہوں نے خالد بن معدان سے انہوں نے عبدالرحمن بن عمرو سلمی سے انہوں نے عرباض بن ساریہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس کے۔ اور عرباض بن ساریہ کی کنیت ابوحج ہے۔ اور روایت کی گئی یہ حدیث حجر بن حجر سے انہوں نے روایت کی عرباض بن ساریہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس کے۔



(۲۶۷۷) عَنْ كَثِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِبَلَالِ بْنِ الْحَارِثِ: ((إِعْلَمْ)). قَالَ: أَعْلَمُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((إِنَّهُ مَنْ أَحْيَا سُنَّةً مِنْ سُنَّتِي قَدْ أُهِنَتْ بَعْدِي كَانَ لَهُ مِنَ الْأَجْرِ مِثْلُ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ غَيْرِ أَنْ يَنْقُصَ مِنْ أَجْوَرِهِمْ شَيْئًا، وَمَنْ ابْتَدَعَ بِدْعَةً ضَلَالَةٍ لَا يَرْضَاهَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ كَانَ عَلَيْهِ مِثْلُ آثَامِ مَنْ عَمِلَ بِهَا لَا يَنْقُصُ ذَلِكَ مِنْ أَوْزَارِ النَّاسِ شَيْئًا)). (إسناده ضعيف)

ظلال الحنة (۴۲) تخریج مشکاة المصابیح (۱۶۸) اس میں کثیر بن عبد اللہ راوی ضعیف ہے

ترجمہ: روایت ہے کثیر بن عبد اللہ سے کہ وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا بلال بن حارث سے کہ جانو اور معلوم کرو۔ عرض کی انہوں نے کہ جانتا ہوں میں اے اللہ کے رسول فرمایا آپ نے: بے شک جس نے زندہ کی ایک سنت میری سنتوں سے کہ مرگئی ہو وہ میرے بعد ہوگا اس کو ثواب ان لوگوں کے برابر کہ عمل کیا انہوں نے اس پر بغیر اس کے کہ گھٹے ان کے ثوابوں سے کچھ اور جس نے نئی بدعت نکالی گمراہی کی کہ نہیں پسند کرتا اس کو اللہ اور رسول اس کا ہوگا اس پر وبال اور گناہ مثل گناہ ان لوگوں کے کہ عمل کیا انہوں نے اس پر نہ گھٹے گا ان کے گناہوں سے کچھ۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔ اور محمد بن عیینہ وہ مصیصی ہیں شامی اور کثیر بن عبد اللہ وہ بیٹے ہیں عمرو بن عوف مزی کے۔



(۲۶۷۸) عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ: قَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((يَا بُنَيَّ إِنْ قَدَرْتَ أَنْ تَصْبِحَ وَتُمْسِيَ لَيْسَ فِي قَلْبِكَ غِشٌّ لِأَحَدٍ فَأَفْعَلْ))، ثُمَّ قَالَ لِي: ((يَا بُنَيَّ وَذَلِكَ مِنْ سُنَّتِي، وَمَنْ أَحْيَا سُنَّتِي فَقَدْ أَحْيَانِي وَمَنْ أَجَبَنِي كَانَ مَعِيَ فِي الْجَنَّةِ)). (اسنادہ ضعیف) تخریج المشكاة (۱۷۵) ضعیف الجامع الصغیر (۶۳۸۹) اس میں علی بن زید بن جعدان راوی ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے سعید بن مسیب سے، کہا کہ انس بن مالک نے کہا کہ مجھ سے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: اے میرے بیٹے اگر قدرت رکھے تو اس امر کی کہ صبح کرے تو اور شام کرے تو اور نہ ہو تیرے دل میں بدخواہی اور حسد اور بغض کسی کی طرف سے تو کر پھر فرمایا مجھ سے اے میرے بیٹے اور یہ میری سنت ہے جس نے زندہ کیا میری سنت کو اس نے زندہ کیا مجھ کو ہوگا میرے ساتھ جنت میں۔

فائدہ: اس حدیث میں ایک قصہ طویل ہے۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے اور محمد بن عبد اللہ انصاری ثقہ ہیں اور باپ ان کے ثقہ ہیں اور علی بن زید صدوق ہیں مگر یہ کہ وہ مرفوع کہہ دیتے ہیں اس روایت کو جسے اور راوی موقوفاً روایت کرتے ہیں۔ سنائیں نے محمد بن بشار سے کہتے تھے کہ کہا ابوالولید نے کہ کہا شعبہ نے روایت کی ہم سے علی بن زید نے اور وہ رفاع تھے یعنی موقوف روایتوں کو مرفوع کر دینے والے اور نہیں جانتے ہم سعید بن مسیب کی انس رضی اللہ عنہ سے کوئی روایت مگر یہی حدیث طویل اور روایت کی عباد مرقی نے یہ حدیث علی سے جو بیٹے ہیں زید کے انہوں نے انس سے اور نہ ذکر کیا اس میں سعید بن مسیب کا اور ذکر کیا میں نے اس حدیث کا محمد بن اسماعیل بخاری سے تو نہ پہچانا انہوں نے سعید بن مسیب سے یہ حدیث کہ وہ روایت کرتے ہوں انس رضی اللہ عنہ سے اور نہ غیر ان کے اور انتقال کیا انس بن مالک نے ۹۳ھ میں اور سعید بن مسیب نے ان کے دو برس بعد ۹۵ھ میں۔



۱۷۔ بَابُ: فِي الْإِنْتِهَاءِ عَمَّا نَهَى عَنْهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

جن چیزوں سے رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا انہیں ترک کرنے کے بیان میں

(۲۶۷۹) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَتْرَكُونِي مَا تَرَكْتُكُمْ، فَإِذَا حَدَّثْتُمْ فَحَذُّوا عَنِّي فَإِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِكَثْرَةِ سُؤَالِهِمْ وَاخْتِلَافِهِمْ عَلَى أَنْبِيَائِهِمْ)). (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: جھوڑ دو تم مجھے اس پر جس پر چھوڑ دوں میں تم کو پھر جب بیان کروں میں تم سے کوئی چیز تو سیکھ لو تم اس کو مجھ سے اور بکڑو اس کو اس لیے کہ ہلاک ہو گئے تم سے اگلے اپنے نبیوں سے بہت سوال اور اختلاف کرنے کے سبب سے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: ”چھوڑ دو مجھے اس پر جس پر میں تمہیں چھوڑ دوں۔“ یعنی بغیر ضرورت کے مجھ سے سوال نہ کرو اور جس کو میں حکم کر دوں اس کو بجالاؤ اور جس سے منع کروں اس سے باز رہو اس لیے کہ ہر چیز پوچھنے سے احکام زیادہ ہوں گے پھر ان کی بجا آوری مشکل ہوگی۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سلف نے جس میں سکوت کیا ہے اس میں ساکت رہنا اولیٰ ہے اور بنی اسرائیل پر کثرتِ سوال سے جو بلا آئی سورہ بقرہ میں موجود ہے۔



۱۸۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي عَالِمِ الْمَدِينَةِ

مدینہ کے عالم کی فضیلت کے بیان میں

(۲۶۸۰) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَوَايَةً: يُؤْشِكُ أَنْ يَضْرِبَ النَّاسُ الْإِبِلَ يَطْلُبُونَ الْعِلْمَ فَلَا يَجِدُونَ أَحَدًا أَعْلَمَ مِنْ عَالِمِ الْمَدِينَةِ. (اسنادہ ضعیف) تخریج المشكاة (۲۴۶) التعليق على التكميل: ۱/۳۸۵ سلسلہ الاحادیث الضعیفة (۴۸۳۳). ضعیف الجامع الصغیر (۶۴۴۸) اس میں ابن جریر اور ابوالزبیر دونوں مدلس ہیں اور عن سے روایت کر رہے ہیں۔

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً کہ قریب ہے کہ ماریں گے لوگ کلیجے اونٹوں کے طلب کرتے ہوں گے علم کو پھر نہ پائیں گے کسی کو علم میں زیادہ مدینہ کے عالم سے بڑھ کر۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔ یعنی جو ابن عیینہ سے مروی ہے، اور ابن عیینہ سے یوں بھی مروی ہے کہ انہوں نے کہا مراد عالم مدینہ سے امام مالک بن انس ہیں۔ کہا اسحاق بن موسیٰ نے سنا میں نے ابن عیینہ سے کہ وہ عمری زاہد ہیں اور نام ان کا عبدالعزیز بن عبداللہ ہے۔ سنا میں نے یحییٰ بن موسیٰ سے کہتے تھے کہ کہا عبدالرزاق نے مراد اس سے مالک بن انس ہیں۔

مترجم: امام مالک رحمہ اللہ امام المحدثین ہیں اور افضل المجتہدین، کنیت ان کی ابو عبداللہ ہے پیدا ہوئے ۹۵ ہجری میں اور حمل میں رہے تین برس اور بعضوں نے کہا دو برس اور سترھویں سال میں بیٹھے وہ مجلس تدریس میں یعنی لوگوں کو درس دینے لگے اور پہچانی گئی ان کے لیے امامت۔ ابن خلکان نے کہا وفات پائی انہوں نے ربیع الاول میں ۱۷۹ھ میں پس عمر مبارک ان کی چوراسی سال ہے اور مدفون ہوئے بقیع میں شیخ عبدالحق دہلوی نے کہا کہ وہ ثقہ تھے، مامون تھے، نہایت پرہیزگار اور فقیہ تھے اور محدث حجت الہی تھے خلق پر، اور کبار تبع تابعین تھے۔ ابن خلکان نے کہا لیا انہوں نے علم قرأت نافع بن ابی نعیم سے اور سنا انہوں نے زہری سے اور نافع سے جو مولیٰ تھے ابن عمر کے اور روایت کی ان سے یحییٰ نے اور اوزاعی اور یحییٰ بن سعید نے۔ امام مالک نے

فرمایا کہ اکثر ایسا اتفاق ہوا ہے کہ جس سے میں نے علم حاصل کیا وہ نہ مرا یہاں تک کہ میرے پاس آیا اور فتویٰ پوچھا ابن وہب نے کہ میں نے ایک منادی کو سنا کہ ندا کرتا تھا مدینہ میں کہ فتویٰ نہ دے لوگوں کو سوا مالک بن انس کے اور ابن ابی ذئب کے۔ اور تیسیر الاصول میں ہے کہ علم حاصل کیا امام مالک سے ایک خلق کثیر نے کہ انہی میں ہیں شافعی اور محمد بن ابراہیم بن دینار اور ابن عبد الرحمن مخزومی اور عبد العزیز بن ابی حازم، اور یہ لوگ ان کی نظیر ہیں اصحاب سے اور لیا ان سے علم کو معین بن عیسیٰ فراء اور عبد الملک بن عبد العزیز ماضون اور یحییٰ بن یحییٰ اندلسی اور عبد اللہ بن مسلمہ قعنبنی اور عبد اللہ بن وہب، اور اصغ بن فرج اور یہ لوگ استاد ہیں بخاری اور مسلم اور ابو داؤد اور ترمذی اور یحییٰ بن معین اور احمد بن حنبل وغیرہم کے جو امام ہیں حدیث کے اور وہب بن خالد نے کہا مشرق سے مغرب تک کوئی زیادہ امین نہیں رسول اللہ ﷺ کی حدیث کا امام مالک سے بڑھ کر۔ یحییٰ بن سعید نے کہا قوم میں کوئی اصح نہیں امام مالک سے زیادہ۔ امام شافعی نے فرمایا کہ اگر امام مالک اور ابن عیینہ نہ ہوتے تو علم اہل حجاز کا تشریف لے جاتا۔ اور کہا کہ جہاں کا ذکر ہو تو امام مالک ایک ستارہ روشن ہیں اور اس قدر علم حدیث کا ادب ان کی نظر میں تھا کہ عبد اللہ بن مبارک فرماتے ہیں کہ ایک دن میں امام مالک کی محفل میں ان کی منزل میں حاضر تھا اور وہ حدیث بیان کر رہے تھے اور ان کے کپڑوں میں ایک بچھو تھا کہ اس نے سولہ جگہ ڈنگ مارا اور چہرہ ان کا متغیر ہو جاتا تھا اور رنگ زرد ہو جاتا تھا مگر سلسلہ حدیث رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کا منقطع نہ کرتے تھے پھر جب فارغ ہوئے مجلس سے اور لوگ متفرق ہوئے میں نے کہا اب عبد اللہ میں نے تمہارا عجب حال دیکھا انہوں نے فرمایا ہاں اور مجھے خبر کی اور کہا کہ میں نے صبر کیا اس بلا پر بنظر جلال حدیث رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کے۔

اور جعفر بن سلیمان سے لوگوں نے کہا کہ امام مالک تمہاری بیعت کو کچھ نہیں سمجھتے، سو وہ غضبناک ہوا اور ان کو بلایا اور بہت ایذا دی اور کوڑے مارے اور ہاتھ کھینچے یہاں تک کہ شانہ ان کا اتر گیا اور اس کے بعد ان کی بزرگی اور عزت لوگوں میں اور زیادہ ہو گئی چنانچہ اس شانہ کے اترنے کے عذر سے وہ ہاتھ نہ باندھ سکتے تھے نہ یہ کہ کسی دلیل سے متمسک ہوں۔ مگر افسوس ہے کہ یہ امر پوشیدہ رہا اکثر مالکیہ پر اور قعنبنی نے کہا میں داخل ہوا امام مالک پر مرض موت میں ان کو روتے دیکھا، سو میں نے سبب رونے کا پوچھا انہوں نے فرمایا کیوں نہ روؤں البتہ میں دوست رکھتا ہوں کہ جو فتویٰ میں نے اپنی رائے اور قیاس سے دیئے ہیں ہر ایک کے عوض میں ایک ایک کوڑا دنیا میں کھا لیتا اور آخرت کے خوف سے بچ جاتا کاش کہ میں نے کوئی فتویٰ اپنی رائے سے نہ دیا ہوتا۔ اور یہ قول دلالت کرتا ہے ان کے کمال ورع اور تقویٰ اور احتیاط پر۔ اللہ تعالیٰ رحم فرمائے ان پر اور بلند کرے درجہ ان کا اعلیٰ علیین میں اور داخل کرے اس فقیر کو ان کے محبین اور مخلصین میں اور جگہ دے جنت الماویٰ میں بمعیت ان کے۔ آمین یا رب العالمین۔



۱۹۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الْفَقْهِ عَلَى الْعِبَادَةِ

علم کا عبادت سے افضل ہونے کے بیان میں

(۲۶۸۱) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((فَقِيهُ أَشَدُّ عَلَى الشَّيْطَانِ مِنَ أَلْفِ عَابِدٍ)). (اسنادہ

موضوع) اس میں روح بن جناح کو جمہور نے ضعیف قرار دیا ہے۔ اور ابن حبان نے اس کو مہتمم کہا ہے ضعیف الجامع (۳۹۸۷)۔

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: ایک فقیہ یعنی عالم بالحدیث سخت تر ہے شیطان پر ہزار عابد

سے زیادہ۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے۔ نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے ولید بن مسلم کی روایت سے۔



(۲۶۸۲) عَنْ قَيْسِ بْنِ كَثِيرٍ قَالَ: قَدِمَ رَجُلٌ مِنَ الْمَدِينَةِ عَلَى أَبِي الدَّرْدَاءِ وَهُوَ بِدِمَشْقَ فَقَالَ: مَا أَقْدَمَكَ يَا

أَجْحَى فَقَالَ: حَدِيثٌ بَلَغَنِي أَنَّكَ تُحَدِّثُهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، قَالَ: أَمَا جِئْتَ لِحَاجَةٍ؟ قَالَ: لَا قَالَ:

أَمَا قَدِمْتَ لِنَجَارَةٍ؟ قَالَ: لَا قَالَ ﷺ: أَمَا جِئْتَ إِلَّا فِي طَلَبِ هَذَا الْحَدِيثِ. قَالَ: فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ

اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَنْ سَلَكَ طَرِيقًا يَبْتَغِي فِيهِ عِلْمًا سَلَكَ اللَّهُ بِهِ طَرِيقًا إِلَى الْجَنَّةِ، وَإِنَّ

الْمَلَائِكَةَ لَتَضَعُ أَجْنِحَتَهَا رِضَى لِطَالِبِ الْعِلْمِ، وَإِنَّ الْعَالِمَ لَيَسْتَغْفِرُ لَهُ مَنْ فِي السَّمَوَاتِ وَمَنْ فِي

الْأَرْضِ حَتَّى الْجِبَتَانِ فِي الْمَاءِ، وَفَضْلُ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِ الْقَمَرِ عَلَى سَائِرِ الْكَوَاكِبِ،

وَإِنَّ الْعُلَمَاءَ وَرَثَةُ الْأَنْبِيَاءِ إِنَّ الْأَنْبِيَاءَ لَمْ يُوَرِّثُوا دِينَارًا وَلَا دِرْهَمًا، إِنَّمَا وَرَّثُوا الْعِلْمَ، فَمَنْ أَخَذَ بِهِ فَقَدْ

أَخَذَ بِحِطِّ وَافِرٍ)). (اسنادہ صحیح) صحیح الترغیب (۱/۳۳/۶۸)

ترجمہ: روایت ہے قیس بن کثیر سے کہ آیا ایک مرد مدینہ سے ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کے پاس اور وہ دمشق میں تھے تو پوچھا ابوالدرداء

نے کیوں آئے تم اے بھائی میرے؟ کہا اس نے کہ مجھے خبر پہنچی ہے ایک حدیث کی کہ تم بیان کرتے ہو اسے رسول

اللہ ﷺ سے، کہا ابوالدرداء نے کیا تم نہیں آئے کسی اور حاجت کو؟ اس نے کہا نہیں، ابوالدرداء نے نہیں آئے تم

تجارت کو؟ کہا نہیں، کہا نہیں آیا میں مگر اس حدیث کی طلب کو۔ پھر کہا ابوالدرداء نے کہ بے شک میں نے سنا ہے رسول

اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے: جو چلے کوئی راستہ ڈھونڈتا ہو اس میں علم کو آسان کر دے گا اسی کے لیے اللہ تعالیٰ بسبب

اس کے ایک رستہ طرف جنت کے، اور بے شک فرشتے بچھاتے ہیں اپنے بازو طالب علم کی رضا مندی کے لیے اور عالم

کے لیے مغفرت مانگتے ہیں جو لوگ ہیں آسمانوں میں اور زمین میں یہاں تک کہ مچھلیاں پانی میں، اور فضیلت عالم کی

عابد پر ایسی ہے جیسے فضیلت چاند کی تاروں پر اور بے شک علماء وارث ہیں پیغمبروں کے، اور پیغمبروں نے ورثہ نہ چھوڑا

دینار و درہم کا بلکہ ورثہ چھوڑا ہے علم کا، سو جس نے علم حاصل کیا اس نے حصہ وافر لیا۔

فائدہ: اور نہیں جانتے ہم اس حدیث کو مگر عاصم بن رجا بن حیوہ کی روایت سے۔ اور اسناد اس کی میرے نزدیک متصل نہیں۔ اسی طرح روایت کی ہم سے محمود بن خدّاش نے یہ حدیث۔ اور مروی ہوئی یہ حدیث عاصم بن رجا بن حیوہ سے انہوں نے روایت کی داؤد بن جمیل سے انہوں نے کثیر بن قیس سے انہوں نے ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے۔ اور یہ صحیح تر ہے محمود خدّاش کی روایت سے۔



(۲۶۸۳) عَنْ يَزِيدَ بْنِ سَلَمَةَ الْجُعْفِيِّ قَالَ : قَالَ يَزِيدُ بْنُ سَلَمَةَ : يَارَسُولَ اللَّهِ إِنِّي سَمِعْتُ مِنْكَ حَدِيثًا كَثِيرًا أَخَافُ أَنْ يُنْسَى أَوَّلُهُ آخِرُهُ فَحَدِّثْنِي بِكَلِمَةٍ تَكُونُ جَمَاعًا، قَالَ : ((اتَّقِ اللَّهَ فِيمَا تَعْلَمُ)). (اسنادہ ضعیف) سلسلۃ الأحادیث الضعیفہ (۱۶۹۶) اس میں ابن اشوع نے یزید بن سلمہ کو نہیں دیکھا۔

ترجمہ: روایت ہے یزید بن سلمہ جعفی سے کہا کہ یزید بن سلمہ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ ﷺ میں سنتا ہوں آپ سے بہت سی حدیثیں اور ڈرتا ہوں میں کہ بھلا دیں مجھے آخر ان کا اول ان کے کو یعنی پچھلی حدیثوں کو یاد کرنے لگوں تو خوف ہے کہ بھول جائیں پس فرمادیجیے مجھ سے ایک ایسی بات کہ وہ جامع ہو فوائد کثیرہ اور احادیث وافرہ کے باعتبار معنی اور مطلب کے تو فرمایا آپ نے ڈرتو اللہ تعالیٰ سے ان چیزوں میں کہ جسے تو جانتا ہے یعنی محرمات شرعیہ سے جو تجھے معلوم ہیں ان سے محترز رہ۔ بخوف رب تعالیٰ۔

فائدہ: یہ حدیث ایسی ہے کہ اسناد اس کی متصل نہیں اور میرے نزدیک وہ مرسل ہے۔ اور میرے خیال میں یوں ہے کہ ابن اشوع نے یزید بن سلمہ کو نہیں پایا اور ابن اشوع کا نام سعید بن اشوع ہے۔



(۲۶۸۴) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((حَصَلَتَانِ لَا تَجْتَمِعَانِ فِي مُنَافِقٍ: حُسْنُ سَمْتٍ، وَلَا فِقْهٌ فِي الدِّينِ)). (اسنادہ صحیح) تخریج المشکاة (۲۱۹) التحقیق الثانی۔ سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ (۲۷۸)۔

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: دو خصائیں ہیں کہ کبھی جمع نہیں ہوتیں منافق میں: ایک حسن اخلاق، اور دوسری سمجھ دین میں۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے۔ اور نہیں جانتے ہم اس حدیث کو عوف کی اسناد سے مگر خلف بن ایوب کی روایت سے۔ اور نہیں دیکھا ہم نے کہ کوئی روایت کرتا ہو ان سے سوا محمد بن علا کے اور ہم نہیں جانتے کہ وہ کیسے شخص ہیں۔

(۲۶۸۵) عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ قَالَ : ذُكِرَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ رَجُلَانِ أَحَدُهُمَا: عَابِدٌ وَالْآخَرُ عَالِمٌ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((فَضْلُ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِي عَلَى أَذْنَاكُمْ))، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((إِنَّ



اللَّهُ وَمَلَائِكَتَهُ وَأَهْلَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِينَ حَتَّى النَّمْلَةِ فِي جُحُورِهَا وَحَتَّى الْحُوتِ لِيَصَلُّوا عَلَى

مُعَلِّمِ النَّاسِ الْخَيْرِ)). (اسنادہ صحیح) تخريج المشكاة (۲۱۳) التحقیق الثانی۔ التعليق الرغیب ۶۰/۱

ترجمہ: روایت ہے ابو امامہ باہلی سے کہ ذکر کیا گیا رسول اللہ ﷺ کے آگے دو مردوں کا ایک ان میں سے عابد تھا اور دوسرا عالم فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: فضیلت عالم کی عابد پر ایسی ہے جیسے فضیلت میری تمہارے ادنیٰ پر، پھر فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: بے شک اللہ تعالیٰ اور فرشتے اس کے اور آسمان اور زمین کے سب لوگ یہاں تک کہ چیونٹی اپنے سوراخ میں، اور مچھلی یعنی پانی میں دعائے خیر کرتے ہیں اور رحمت بھیجتے ہیں اس شخص کے لیے جو لوگوں کو نیک بات سکھائے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ صحیح ہے سنائیں نے ابوعمار حسین بن حریش خزاعی سے کہ فرماتے تھے سنائیں نے فضل بن عیاض سے کہ عالم عامل معلم خیر بڑا شخص پکارا جاتا ہے ملکوت مساوات میں۔



(۲۶۸۶) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((لَنْ يُشْبَعَ الْمُؤْمِنُ مِنْ خَيْرٍ يَسْمَعُهُ حَتَّى يَكُونَ

مُنْتَهَاهُ الْجَنَّةُ)). (اسنادہ ضعیف) تخريج المشكاة (۲۲۲)۔ (اس کی سند دراج عن ابی الہیثم کی وجہ سے ضعیف ہے)

ترجمہ: روایت ہے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: سیر نہیں ہوتا مومن خیر سے کہ جس کو سنتا ہے یہاں تک کہ ہو جاتی ہے جگہ اس کی جنت میں۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔



(۲۶۸۷) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((الْكَلِمَةُ الْحَكْمَةُ ضَالَّةُ الْمُؤْمِنِ، فَحَيْثُ وَجَدَهَا فَهُوَ أَحَقُّ

بِهَا)). (اسنادہ ضعیف جدا) تخريج المشكاة (۲۱۶) اس میں ابراہیم بن الفضل ضعیف بلکہ متروک ہے

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: کلمہ حکمت کا کھوئی ہوئی چیز ہے مومن کی، سو جہاں پائے وہ اس کو مستحق ہے وہ اس کا۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے۔ اور ابراہیم بن فضل مخزومی ضعیف ہیں حدیث میں۔





(المعجم ۴۱-۴۰) الاستیذان وآداب کے بیان میں (تحفة ۳۶)

مقدمة المترجم: اذن بآسر دستوری اور جاننا۔ عرب کہتا ہے فَعَلَهُ بآذْنِي یعنی یہ کام اس نے میری اجازت اور حکم سے کیا۔ اور عرب کہتا ہے اُذِنَ بِالشَّيْءِ اِذْنًا وَاذْنًا وَاذْنًا اِذْنًا یعنی آگاہ و خبردار ہو اس چیز سے اور اسی سے ہے قول اللہ تعالیٰ کا ﴿فَاذْنُوا بِخُزْبٍ مِنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ﴾ یعنی خبردار ہو اور آگاہ رہو اور ہوشیار ہو جاؤ اللہ اور رسول سے لڑنے کو۔ اُذِنَ لَكَ فِي الشَّيْءِ اِذْنًا وَاذْنًا، اجازت اور دستوری دی اس کو فلاں چیز کی اور فلاں کام کی اور اذن لی علی الامیر یعنی اجازت دے مجھے امیر کے پاس جانے کی اور اس پر داخل ہونے کی اور اسی سے ہے استیذان یعنی دستوری اور اجازت چاہنا اور مراد اس مقام میں یہ ہے کہ قادم جب دروازہ پر آئے بغیر اجازت گھر میں نہ جائے اور یہ امر منصوص ہے کہ تفصیل اس کی ضمن ابواب میں مذکور ہے۔ اور آداب جمع ہے ادب کی اور ادب بالفتح شگفت اور عجب، اور بفتحین زیر کی اور نگاہ رکھنا ہر چیز کی حد کا اور ظاہر ہے کہ یہاں معنی اخیر مراد ہیں۔ اس سے ادب کہ تعجب اور شگفت کے معنی میں آتا ہے اور نام ہے طعام مہمانی اور کھدائی کا اسی سے ہے مادبہ یعنی طعام دعوت۔ چنانچہ حدیث میں آیا ہے ”وَجَعَلَ فِيْهَا مَادْبَتَهُ“ یعنی تیار کیا اس میں ایک طعام دعوت کا۔ اور یہاں مراد ہے نگہداشت حدود و شرعیہ اور حفاظت سنت سنیہ، نشست و برخاست و عادات و غیر ہا میں کہ تفصیل اس کی ضمن ابواب میں مذکور ہے۔

۱۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي إِفْشَاءِ السَّلَامِ

اسلام کو پھیلانے کے بیان میں

(۲۶۸۸) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ حَتَّى تُؤْمِنُوا، وَلَا تُؤْمِنُوا حَتَّى تَحَابُّوا، أَلَا أَدْلِكُمْ عَلَى أَمْرٍ إِذَا أَنْتُمْ فَعَلْتُمُوهُ تَحَابَبْتُمْ؟ أَفْشُوا السَّلَامَ بَيْنَكُمْ)).

(اسنادہ صحیح) ارواء الغلیل (۷۷۱)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: قسم ہے پروردگار کی کہ میری جان اس کے ہاتھ میں ہے کہ نہ داخل ہو گے تم جنت میں جب تک مومن نہ ہو گے اور مومن نہ ہو گے جب تک کہ آپس میں محبت نہ کرو گے اور کیا نہ بتاؤں میں تم کو ایک ایسی چیز کہ جب تم اس کو بجالاؤ آپس میں ایک دوسرے کے دوست ہو جاؤ وہ چیز یہ ہے کہ جاری کرو سلام کو اور پھیلاؤ اسے آپس میں۔

فائدہ: اس باب میں عبداللہ بن سلام اور شریح بن ہانی سے بھی روایت ہے کہ وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں۔ اور عبداللہ بن عمرو اور براء اور انس اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔



۲۔ بَابُ: مَا ذَكَرَ فِي فَضْلِ السَّلَامِ

سلام کی فضیلت کے بیان میں

(۲۶۸۹) عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ: أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ فَقَالَ : السَّلَامُ عَلَيْكُمْ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : ((عَشْرُ))، وَجَاءَ آخَرُ فَقَالَ : السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : ((عَشْرُونَ))، ثُمَّ جَاءَ آخَرُ فَقَالَ : السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : ثَلَاثُونَ)).

(اسنادہ صحیح) التعلیق الرغیب: ۲۶۸/۳

ترجمہ: روایت ہے عمران بن حصین سے کہ ایک مرد آیا رسول اللہ ﷺ کے پاس اور اس نے کہا السلام علیکم تو فرمایا نبی ﷺ نے دس نیکیاں ہیں یعنی اس قائل کے لیے۔ پھر آیا دوسرا اور اس نے کہا السلام علیکم ورحمۃ اللہ، تو فرمایا نبی ﷺ نے بیس۔ پھر آیا تیسرا اور اس نے کہا السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، تو فرمایا نبی ﷺ نے تیس یعنی ہر لفظ کے عوض میں دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے اس سند سے عمران بن حصین کی روایت سے۔ اور اس باب میں ابوسعید اور علی اور سہل بن حذیف

سے بھی روایت ہے۔

۳۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي أَنْ الِاسْتِذْنَانَ ثَلَاثَ

تین مرتبہ اجازت لینے کے بیان میں

(۲۶۹۰) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ : اسْتَأْذَنَ أَبُو مُوسَى عَلَى عُمَرَ . فَقَالَ : السَّلَامُ عَلَيْكُمْ اأَدْخُلْ؟ فَقَالَ عُمَرُ : وَاحِدَةً، ثُمَّ سَكَتَ سَاعَةً، ثُمَّ قَالَ : السَّلَامُ عَلَيْكُمْ اأَدْخُلْ؟ فَقَالَ عُمَرُ : ثِنْتَانِ، ثُمَّ سَكَتَ سَاعَةً، فَقَالَ : السَّلَامُ عَلَيْكُمْ اأَدْخُلْ؟ فَقَالَ عُمَرُ : ثَلَاثَ، ثُمَّ رَجَعَ، فَقَالَ عُمَرُ لِلْبَوَّابِ : مَا صَنَعَ؟ قَالَ رَجَعَ، قَالَ : عَلَى بِهِ . فَلَمَّا جَاءَهُ قَالَ مَا هَذَا الَّذِي صَنَعْتَ، قَالَ : السُّنَّةُ؟ قَالَ السُّنَّةُ وَاللَّهِ لَتَأْتِيَنِي عَلَى هَذَا بِيْرُهُانِ وَبَيِّنَةٌ أَوْ لَا فَعَلَنْ بِكَ، قَالَ : فَأَتَانَا وَنَحْنُ رُفَقَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ، فَقَالَ : يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ اأَلَسْتُمْ أَعْلَمَ النَّاسَ بِحَدِيثِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ؟ أَلَمْ يَقُلْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((الِاسْتِذْنَانُ ثَلَاثَ، فَإِنْ أَذِنَ لَكَ وَإِلَّا فَارْجِعْ)). فَجَعَلَ الْقَوْمُ يَمَارِ حَوْنَهُ، قَالَ أَبُو سَعِيدٍ : ثُمَّ رَفَعْتُ رَأْسِي إِلَيْهِ فَقُلْتُ مَا أَصَابَكَ فِي هَذَا مِنَ الْعُقُوبَةِ فَأَنَا شَرِيكَكَ قَالَ : فَأَتَى عُمَرُ فَأَخْبَرَهُ بِذَلِكَ، فَقَالَ عُمَرُ : مَا كُنْتُ عَلِمْتُ بِهِذَا . (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: روایت ہے ابوسعید سے کہا کہ اذن مانگا ابوموسیٰ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے گھر میں آنے کا اور کہا السلام علیکم کیا داخل ہوں میں؟ سو کہا عمرؓ نے ابھی ایک بار تو اذن مانگا ہے انہوں نے پھر چپ رہے ابوموسیٰ تھوڑی دیر پھر کہا السلام علیکم کیا داخل ہوں میں؟ تو کہا عمرؓ نے دوبارہ ہوا ان کا اذن پھر چپ رہے ابوموسیٰ تھوڑی دیر پھر کہا السلام علیکم کیا داخل ہوں میں؟ تو کہا عمر رضی اللہ عنہ نے تین بار ہوا ان کا اذن مانگنا پھر لوٹ چلے ابوموسیٰ سو عمرؓ نے اپنے دربان سے کہا کیا کیا ابوموسیٰ نے؟ دربان نے کہا لوٹ گئے فرمایا عمرؓ نے میرے پاس لاؤ ان کو، پھر جب لایا وہ ابوموسیٰ کو عمرؓ کے پاس، کہا حضرت عمرؓ نے کیوں کیا تم نے یہ کام؟ انہوں نے کہا یہ سنت ہے کہا سنت ہے؟ قسم اللہ کی کہ لاؤ تم میرے پاس دلیل اس کے سنت ہونے کی یا گواہ نہیں تو میں بہت کچھ تنبیہ کروں گا تم کو، کہا ابوسعید نے پھر آئے ابوموسیٰ میرے پاس اور ہم انصار کی ایک جماعت کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے، سو کہا انہوں نے اے گروہ انصار کے کیا تم نہیں سب سے زیادہ جاننے والے رسول اللہ ﷺ کی حدیث کو؟ کیا نہیں فرمایا ہے رسول اللہ ﷺ نے کہ اذن مانگنا چاہیے تین بار پھر اگر اذن ملا تو داخل ہو گھر میں ورنہ لوٹ جائے؟ پھر لوگ ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے خوش طبعی کرنے لگے یعنی کہنے لگے کہ بہتر ہے کہ عمر تمہیں خوب تنبیہ کریں اور ایسی ہی باتیں ظرافت کی کہنے لگے کہا ابوسعید نے: سواٹھایا میں نے اپنا سر ان کی طرف اور کہا میں نے کہ میں شریک ہوں تمہارا اس سزا میں یعنی جو عمرؓ سے تم کو پہنچے۔ کہا راوی نے کہ پھر آئے ابوسعید حضرت عمرؓ کے پاس

اور خبر دی ان کو اس امر کی یعنی کہا کہ آپ نے ایسا ہی فرمایا ہے کہ تین بار اذن مانگے پھر اگر اذن نہ ملے تو لوٹ جائے، تب فرمایا سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہ میں یہ نہ جانتا تھا۔

فائلا : اس باب میں علی اور ام طارق مولانا سعد سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور جریری کا نام سعید بن ایاس ہے اور کنیت ابو مسعود۔ اور روایت کی یہ حدیث اور لوگوں نے بھی ان کے سوا ابو نصرہ سے اور ابو نصرہ عبدی کا نام منذر بن مالک بن قطعہ ہے۔



(۲۶۹۱) حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَ : اسْتَأْذَنْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ثَلَاثًا فَأَذِنَ لِي .

(ضعیف الاسناد، منکر المتن)

ترجمہ : مجھ سے عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہا انہوں نے کہ اذن مانگا میں نے رسول اللہ ﷺ سے تین بار پس مجھ کو اذن دیا اندر آنے کا۔

فائلا : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ اور ابو زمیل کا نام ساک حنفی ہے۔ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جو اعتراض کیا ابو موسیٰ پر تو اس امر میں کہ انہوں نے روایت کیا کہ اذن مانگنا تین بار چاہیے پھر اگر اذن ملا تو خیر نہیں تو لوٹ جائے۔ اور عمر رضی اللہ عنہ نے اذن مانگا نبی ﷺ سے تین بار پھر اذن ملا ان کو۔ اور نہیں معلوم تھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یہ بات جو روایت کی ابو موسیٰ نے نبی ﷺ سے کہ فرمایا آپ نے کہ اگر اذن نہ ملے تو لوٹ جائے غرض یہ کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو معلوم نہ تھا کہ آپ نے تین بار اجازت مانگنے کے بعد لوٹ جانے کا حکم فرمایا ہے اسی لیے وہ ابو موسیٰ پر معترض ہوئے۔



۴۔ بَابُ : كَيْفَ رَدُّ السَّلَامِ

سلام کا جواب کیسے دیا جائے

(۲۶۹۲) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : دَخَلَ رَجُلٌ الْمَسْجِدَ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ جَالِسٌ فِي نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ فَصَلَّى ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((وَعَلَيْكَ، اِرْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ)) فَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِطَوِيلِهِ . (اسنادہ صحیح)

ترجمہ : روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ کہا انہوں نے کہ داخل ہوا ایک مرد مسجد میں اور رسول اللہ ﷺ بیٹھے ہوئے تھے مسجد کے ایک کنارے میں پھر نماز پڑھی اس نے یعنی جلدی جلدی بغیر تعدیل ارکان کے پھر آیا آپ ﷺ کے پاس اور سلام کیا آپ پر، سو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے : وعلیک یعنی تجھ پر بھی سلام ہے اور جا پھر نماز پڑھ اس لیے کہ تو نے نماز کامل ادا

نہیں کی۔ اور ذکر کی راوی نے حدیث طویل۔

فائلا : یہ حدیث حسن ہے۔ اور روایت کی یحییٰ بن سعید قتان نے یہ حدیث عبید اللہ بن عمر سے انہوں نے سعید مقبری سے سوا اس میں یوں کہا کہ روایت ہے سعید مقبری کے باپ سے وہ روایت کرتے ہیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے۔ اور حدیث یحییٰ بن سعید کی اصح ہے۔



۵۔ بَابُ: فِي تَبْلِيغِ السَّلَامِ

سلام کہلا بھیجنے اور سلام لے جانے کے بیان میں

(۲۶۹۳) حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ أَنَّ عَائِشَةَ حَدَّثَتْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَهَا: ((إِنَّ جِبْرِيلَ يَقْرَأُكَ السَّلَامَ))، قَالَتْ: وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ. (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: بیان کیا مجھ سے ابوسلمہ نے کہ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا ان سے کہ رسول اللہ ﷺ نے بیان فرمایا عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ جبریل علیہ السلام تم کو سلام کہتے ہیں سو جواب دیا ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے ان لفظوں سے وعليہ السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ یعنی ان پر سلام ہے اور رحمت اللہ کی اور برکتیں اس کی۔

فائلا : اس باب میں ایک اور شخص سے بھی روایت ہے کہ وہ ابن نمیر سے روایت کرتے ہیں وہ اپنے باپ سے وہ ان کے دادا سے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور روایت کی زہری نے بھی ابوسلمہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے۔



۶۔ بَابُ: فِي فَضْلِ الَّذِي يَبْدَأُ بِالسَّلَامِ

اس کی فضیلت میں جو پہلے سلام کرے

(۲۶۹۴) عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ: قِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! الرَّجُلَانِ يَلْتَقِيَانِ أَيُّهُمَا يَبْدَأُ بِالسَّلَامِ؟ فَقَالَ: ((أَوَّلَاهُمَا بِاللَّهِ)). (اسنادہ صحیح) تخريج المشكاة (۴۶۴۶) تخريج الكلم الطيب (۱۹۸)۔

ترجمہ: روایت ہے ابوامامہ سے کہا کہ پوچھا کسی نے رسول اللہ ﷺ سے کہ یا رسول اللہ! دو مرد جب ملیں آپس میں تو کون ان میں سے پہلے سلام کرتا ہے؟ فرمایا: جو زدیک تر ہے ان میں سے اللہ تعالیٰ کی طرف۔ یعنی وہی پہلے سلام کرتا ہے۔

فائلا : یہ حدیث حسن ہے۔ کہا محمد بن اسماعیل بخاری رحمہ اللہ نے ابوفروہ رہاوی مقارب الحدیث ہیں لیکن بیٹے ان کے محمد بن یزید ان سے مناکیر روایت کرتے ہیں۔



۷۔ بَابُ: فِي كَرَاهِيَةِ إِشَارَةِ الْيَدِ فِي السَّلَامِ

سلام میں ہاتھ سے اشارہ کرنے کی کراہت میں

(۲۶۹۵) عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ قَالَ : ((لَيْسَ مِنَّا مَنْ تَشَبَّهَ بِغَيْرِنَا لَا تَشَبَّهُوا بِالْيَهُودِ وَلَا النَّصَارَى، فَإِنَّ تَسْلِيمَ الْيَهُودِ الْإِشَارَةُ بِالْأَصَابِعِ، وَتَسْلِيمَ النَّصَارَى الْإِشَارَةُ بِالْأَكْفَفِ)). (اسنادہ حسن) سلسلة الاحاديث الصحيحة (۲۱۹۴)

ترجمہ: روایت عمرو بن شعیب سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ہم میں سے نہیں جو تشبیہ کرے ہمارے غیر کے ساتھ مت تشبیہ کرو یہود اور نصاریٰ کے ساتھ اس لیے کہ تسلیم یہود کی اشارہ کرنا انگلیوں سے اور تسلیم نصاریٰ کی اشارہ کرنا تھیلیوں کے ساتھ۔ یعنی پس تم ایسا مت کرو۔

فائدہ: اس حدیث کی اسناد ضعیف ہے۔ اور روایت کی ابن مبارک نے یہ حدیث ابن لہیعہ سے اور مرفوع نہ کیا اس کو۔
مترجم: یعنی مشابہت نہ کرو یہود و نصاریٰ کی کسی فعل میں خصوصاً ان دو خصلتوں میں اور شاید وہ اکتفا کرتے ہوں گے سلام میں یا جواب میں اشارہ پر بہ ترک لفظ سلام کہ سنت انبیاء ہے۔ اور یہ حدیث جامع صغیر میں بھی مذکور ہے۔ (شرح مشکوٰۃ)



۸۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي التَّسْلِيمِ عَلَى الصِّبْيَانِ

بچوں پر سلام کرنے کے بیان میں

(۲۶۹۶) عَنْ سَيَّارٍ قَالَ كُنْتُ أُمَشِي مَعَ ثَابِتِ بْنِ أَنَسٍ فَمَرَّ عَلَيَّ صَبْيَانٌ فَسَلَّمَ عَلَيَّهِمْ، فَقَالَ ثَابِتٌ كُنْتُ مَعَ أَنَسٍ فَمَرَّ عَلَيَّ صَبْيَانٌ فَسَلَّمَ عَلَيَّهِمْ، فَقَالَ أَنَسٌ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَمَرَّ عَلَيَّ صَبْيَانٌ فَسَلَّمَ عَلَيَّهِمْ.

(اسنادہ صحیح)

ترجمہ: روایت ہے سیار سے کہا انہوں نے کہ میں چلا جاتا تھا ثابت بنانی کے ساتھ، سو گزرے وہ لڑکوں پر اور سلام کیا ان پر اور کہا مجھ سے ثابت نے کہ میں چلا جاتا تھا انس رضی اللہ عنہ کے ساتھ، سو گزرے وہ لڑکوں پر اور سلام کیا ان پر اور کہا مجھ سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جاتا تھا، سو گزرے آپ لڑکوں پر اور سلام کیا ان پر۔

فائدہ: یہ حدیث صحیح ہے۔ اور روایت کیا اس کو کئی لوگوں نے ثابت سے اور مروی ہوئی یہ کئی سندوں سے انس رضی اللہ عنہ سے۔ روایت کی ہم سے قتیبہ نے انہوں نے جعفر بن سلیمان سے انہوں نے ثابت سے انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس کے۔

۱۔ یعنی محمد بن اسماعیل بخاری رحمہ اللہ۔

۹۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي التَّسْلِيمِ عَلَى النِّسَاءِ

عورتوں پر سلام کرنے کے بیان میں

(۲۶۹۷) عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ تَحَدَّثُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَرَّ فِي الْمَسْجِدِ يَوْمًا وَعُصْبَةٌ مِنَ النِّسَاءِ قُعُودٌ فَأَلْوَى بِيَدِهِ بِالتَّسْلِيمِ. وَأَشَارَ عَبْدُ الْحَمِيدِ بِيَدِهِ. [اسنادہ صحیح،] الا الا لواء باليد، جلباب المرأة المسلمة: ۱۹۴-۱۹۶.

ترجمہ: روایت ہے اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا سے وہ فرماتی ہیں کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ گزرے ایک مسجد میں اور ایک گروہ عورتوں کا وہاں بیٹھا تھا، پس اشارہ کیا آپ نے اپنے ہاتھ سے سلام کا۔ اور اشارہ کیا عبد الحمید راوی نے اپنے ہاتھ سے۔
فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔ کہا احمد بن حنبل نے عبد الحمید بن بہرام کی روایت شہر بن حوشب سے لایا اس ہے۔ اور کہا محمد بن شہر بن حوشب حسن الحدیث ہے اور قوی کہا ان کو اور کہا کہ کلام کیا ان میں ابن عون نے پھر روایت کی انہوں نے بلال بن ابی زینب سے انہوں نے شہر بن حوشب سے۔ روایت کی مجھ سے ابو داؤد نے انہوں نے نصر بن شمیل سے انہوں نے ابن عون سے، کہا ابن عون نے کہ شہر کو چھوڑ دیا محدثین نے۔ کہا نصر نے نزکوہ ۱ یعنی طعن کیا ان پر۔



۱۰۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي التَّسْلِيمِ إِذَا دَخَلَ بَيْتَهُ

اپنے گھر میں داخل ہوتے وقت سلام کرنے کے بیان میں

(۲۶۹۸) عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ: قَالَ أَنَسُ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((يَا بَنِي! إِذَا دَخَلْتَ عَلَى أَهْلِكَ فَسَلِّمْ يَكُونُ بَرَكَةً عَلَيْكَ وَعَلَى أَهْلِ بَيْتِكَ)).

(اسنادہ ضعیف) اس میں علی بن زید ضعیف راوی ہے۔

ترجمہ: روایت ہے سعید بن مسیب سے کہا انہوں نے کہ بیان کیا مجھ سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ فرمایا مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے: اے بیٹے میرے! جب داخل ہو تو اپنے گھر والوں پر تو سلام کر ان پر کہ برکت ہوگی تجھ پر اور تیرے گھر والوں پر۔
فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔

مترجم: اس زمانہ کے بعض نادانوں کو دیکھا ہے کہ وہ اپنے گھر والوں کو یا بی بی بہن اور عورتوں کو سلام کرتے نہایت شرماتے ہیں اور اگر کسی نے مردانگی کر کے سلام کہہ بھی لیا تو عورتیں جواب دینے کو عار جانتی ہیں ان کی شرم کو سلام ہے۔

۱۔ نزکوہ بنون وزائے معجم یعنی طعن نمودند برآں۔

۱۱۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي السَّلَامِ قَبْلَ الْكَلَامِ

کلام سے پہلے سلام کرنے کے بیان میں

(۲۶۹۹) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((السَّلَامُ قَبْلَ الْكَلَامِ)) (استادہ حسن) سلسلۃ

الاحادیث الصحیحہ (۲/۲۶۹۹) وَبِهَذَا الْإِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَا تَدْعُوا أَحَدًا إِلَى الطَّعَامِ حَتَّى

يُسَلِّمَ)). (موضوع) ضعیف الجامع (۳۳۷۴) اس میں عنہ ضعیف اور محمد بن زاذان منکر الحدیث ہے۔

ترجمہ: روایت ہے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے سلام کلام سے اول کرنا چاہیے۔ اور اسی اسناد سے

مروی ہے نبی ﷺ سے کہ فرمایا آپ نے: مت بلاؤ کسی کو کھانے کی طرف جب تک وہ سلام نہ کر لے۔

فائدہ: یہ حدیث منکر ہے۔ نہیں جانتے ہم اسے اس سند سے سنائیں نے محمد سے کہتے تھے عنہ بن عبد الرحمن ضعیف ہیں

حدیث میں ذاہب ہیں اور محمد بن زاذان منکر الحدیث ہیں۔



۱۲۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ التَّسْلِيمِ عَلَى الذِّمِّيِّ

ذمی (کافر) پر سلام کرنے کی کراہت کے بیان میں

(۲۷۰۰) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ قَالَ: ((لَا تَبْدُوا الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى بِالسَّلَامِ فَإِذَا لَقِيتُمْ أَحَدَهُمْ فِي

طَرِيقٍ فَاضْطَرُّوهُ إِلَى أَضْيَقِهِ)). (استادہ صحیح)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مت شروع کرو تم یہود و نصاریٰ پر سلام کو یعنی ان سے پہلے

مت کرو اور جب ملو تم ان سے راہ میں تو لاچار کرو اس کو راہ تنگ کی طرف۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: ابتداءً بسلام یہود و نصاریٰ سے بظاہر حدیث مذکور مکروہ ہے، اور جواب دینا ان کے آگے مستور ہے، اور لاچار کرو یعنی

وسط طریق میں ان کو چلنے نہ دو بلکہ کناروں میں راہ کے چلیں۔

(۲۷۰۱) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: إِنَّ رَهْطًا مِنَ الْيَهُودِ دَخَلُوا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالُوا: أَلَسَامُ عَلَيْكَ، فَقَالَ

النَّبِيُّ ﷺ: ((عَلَيْكُمْ)). فَقَالَتْ عَائِشَةُ: فَقُلْتُ: عَلَيْكُمُ السَّلَامُ وَاللَّعْنَةُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((يَا عَائِشَةُ

إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الرِّفْقَ فِي الْأَمْرِ كُلِّهِ)). قَالَتْ عَائِشَةُ: أَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالُوا؟ قَالَ: قَدْ قُلْتُ: عَلَيْكُمْ)).

(استادہ صحیح) الروض النضر (۷۶۴)۔

ترجمہ: روایت ہے ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ کئی لوگ یہود سے داخل ہوئے نبی ﷺ کے پاس اور کہا انہوں نے السام علیک یعنی بجائے سلام علیک کے، سو فرمایا نبی ﷺ نے علیکم یعنی تمہیں پر، سو کہا عائشہ رضی اللہ عنہا نے جب سنی ان کی بے ادبی تو کہا میں نے تم پر ہی سام ہوا اور لعنت، تب فرمایا نبی ﷺ نے اے عائشہ! بے شک اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہے نرمی کو سب کاموں میں عرض کیا ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ آپ نے نہیں سنا کہ انہوں نے کیا بے ادب بات کہی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے بھی ان کا جواب دے دیا تھا کہ تم ہی پر ہے۔ یعنی اتنا ہی کافی ہے زیادہ سختی ضرور نہ تھی۔

فائدہ: اس باب میں ابو بصرہ غفاری اور ابن عمر اور انس اور ابو عبد الرحمن جہنی رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ حدیث ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کی حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ یہود و نصاریٰ کے جواب میں علیکم فقط کہنا چاہیے اور وہ ام آپ سے براہ عداوت السام علیکم کہتے تھے یعنی تم پر موت پڑے۔



۱۳۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي السَّلَامِ عَلَى مَجْلِسٍ فِيهِ الْمُسْلِمُونَ وَغَيْرُهُمْ

جس جماعت میں کافر و مسلمان دونوں ہوں اس پر سلام کرنے کے بیان میں

(۲۷۰۲) عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ أَسْمَةَ بِنَ زَيْدٍ : أَخْبَرَهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ مَرَّ بِمَجْلِسٍ فِيهِ أَخْلَاطٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَالْيَهُودِ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ. (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: روایت ہے عروہ سے کہ اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ نے انہیں خبر دی کہ نبی ﷺ گزرے ایک مجلس پر کہ اس میں مسلمان اور یہود ملے ہوئے بیٹھے تھے پھر سلام کیا آپ نے ان پر۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔



۱۴۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي تَسْلِيمِ الرََّاكِبِ عَلَى الْمَاشِي

اس بیان میں کہ سوار سلام کرے پیدل چلنے والے پر

(۲۷۰۳) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((يُسَلِّمُ الرََّاكِبُ عَلَى الْمَاشِي وَالْمَاشِي عَلَى الْقَاعِدِ وَالْقَلِيلُ عَلَى الْكَثِيرِ)). وَزَادَ ابْنُ الْمُثَنَّى فِي حَدِيثِهِ : ((وَيُسَلِّمُ الصَّغِيرُ عَلَى الْكَبِيرِ)).

(اسنادہ صحیح) سلسلة الاحاديث الصحيحة (۱۱۴۵)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: سلام کرے سوار پیادہ پر اور پیادہ بیٹھے ہوئے پر اور تھوڑی جماعت کے لوگ بڑی جماعت پر۔ اور زیادہ کہا ابن شنی نے اپنی روایت میں کہ سلام کرے چھوٹا بڑے پر۔

فائدہ: اس باب میں عبدالرحمن بن شبل سے بھی روایت ہے۔ اور فضالہ بن عبید اور جابر سے بھی۔ اور یہ حدیث مروی ہوئی ہے ابو ہریرہ سے کئی سندوں سے اور ایوب سختیانی اور یونس بن عبید اور علی بن یزید نے کہا ہے کہ حسن کو ابو ہریرہ سے سماع نہیں۔



(۲۷۰۴) عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((يُسَلِّمُ الْفَارِسُ عَلَى الْمَاشِي، وَالْمَاشِي عَلَى الْقَائِمِ، وَالْقَائِمُ عَلَى الْكَثِيرِ)). (اسنادہ صحیح) [المصدر نفسه (۱۱۴۹)]

ترجمہ: روایت ہے فضالہ بن عبید سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سلام کرے سوار پیادے پر اور پیادہ کھڑے ہوئے پر اور تھوڑے لوگ بہت پر۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور ابو علی جنی کا نام عمرو بن مالک ہے۔



(۲۷۰۵) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((يُسَلِّمُ الصَّغِيرُ عَلَى الْكَبِيرِ وَالْمَارُّ عَلَى الْقَاعِدِ وَالْقَلِيلُ عَلَى الْكَثِيرِ)). (صحیح) [المصدر نفسه (۱۱۵۰)]

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ سلام کرے چھوٹا بڑے پر اور چلنے والا بیٹھے ہوئے پر اور تھوڑے لوگ بہت پر۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔



۱۵۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّسْلِيمِ عِنْدَ الْقِيَامِ وَالْقُعُودِ

مجلس میں بیٹھتے اٹھتے وقت سلام کرنے کے بیان میں

(۲۷۰۶) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((إِذَا انْتَهَى أَحَدُكُمْ إِلَى مَجْلِسٍ فَلْيُسَلِّمْ، فَإِنْ بَدَأَ لَهُ أَنْ يَجْلِسَ فَلْيَجْلِسْ، ثُمَّ إِذَا قَامَ فَلْيُسَلِّمْ فَلْيَسْبِ الْأُولَى بِأَحَقَّ مِنَ الْآخِرَةِ)).

(حسن صحیح) سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ (۱۸۳) تخریج الکلم الطیب (۲۰۱)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب پہنچے کوئی تم میں سے کسی مجلس پر تو چاہیے کہ سلام کرے وہاں کے لوگوں پر پھر اگر اس کا جی چاہے بیٹھنے کو بیٹھ جائے، پھر جب کھڑا ہو تو پھر سلام کرے اور پہلا زیادہ ضرور نہیں

ہے پچھلے سے یعنی دونوں ضرور ہیں۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔ اور مروی ہوئی یہ حدیث ابن عجلان سے بھی انہوں نے روایت کی سعید مقبری سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے۔



۱۶۔ بَابُ: الْإِسْتِذَانِ قُبَالَةَ الْبَيْتِ

گھر کے سامنے کھڑے ہو کر اجازت مانگنے کے بیان میں

(۲۷۰۷) عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ كَشَفَ سِتْرًا فَأَدْخَلَ بَصَرَهُ فِي الْبَيْتِ قَبْلَ أَنْ يُؤْذَنَ لَهُ فَرَأَى عَوْرَةَ أَهْلِهِ فَقَدْ أَتَى حَدًّا لَا يَحِلُّ لَهُ أَنْ يَأْتِيَهُ: لَوْ أَنَّهُ حِينَ أَدْخَلَ بَصَرَهُ اسْتَقْبَلَهُ رَجُلٌ فَقَفَا عَلَيْهِ مَا عَيَّرْتُ عَلَيْهِ، وَإِنْ مَرَّ رَجُلٌ عَلَى بَابٍ لَا سِتْرَ لَهُ غَيْرِ مُغْلَقٍ فَنَظَرَ فَلَا خَطِيئَةَ عَلَيْهِ إِنَّمَا الْخَطِيئَةُ عَلَى أَهْلِ الْبَيْتِ)). (اسنادہ ضعیف) تخریج المشكاة (۳۵۲۶۔ التحقیق الثانی) اس میں عبد اللہ بن لہیعہ راوی ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ابو ذر رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جس نے کھولا پردہ کسی کے دروازہ کا اور داخل کی نظر اپنی اس کے گھر میں قبل اس کے کہ اجازت ملے اس کو اندر آنے کی اور دیکھ لی اس نے چھپی چیز گھروالوں کی تو اس نے وہ کام کیا کہ اس کو حلال نہ تھا کرنا اس کا، اور اگر ایک مرد نے جب نظر کی اور جھانکا اس نے تو پھوڑ دیں اس کی دونوں آنکھیں تو میں بند لالوں گا اس کے کام کو یعنی پسند کروں گا اس کے پھوڑ دینے کو۔ اور اگر گزرا ایک مرد دروازہ پر سے کہ اس پر پردہ نہیں اور وہ دروازہ بند بھی نہیں اور نظر پڑ گئی اس کے گھر والوں پر تو اس کی کچھ خطا نہیں بلکہ خطا اس صورت میں گھر والوں کی ہے کہ انہوں نے پردہ کیوں نہ ڈالا اور دروازہ کیوں نہ بند کیا۔

فائدہ: اس باب میں ابو ہریرہ اور ابو امامہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم مثل اس کے مگر ابن لہیعہ کی روایت سے۔ اور ابو عبد الرحمن حلی کا نام عبد اللہ بن یزید ہے۔



۱۷۔ بَابُ: مَنْ أَطْلَعَ فِي دَارِ قَوْمٍ بَغَيْرِ إِذْنِهِمْ

بغیر اجازت کسی کے گھر میں جھانکنے کی سزا میں

(۲۷۰۸) عَنْ أَنَسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ فِي بَيْتِهِ فَاطَّلَعَ عَلَيْهِ رَجُلٌ فَأَهْوَى إِلَيْهِ بِمَشْقَصٍ فَتَأَخَّرَ الرَّجُلُ.

(اسنادہ صحیح)

ترجمہ: روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ اپنے گھر میں تھے کہ جھانکا ایک مرد نے آپ کے گھر میں، سو جھکے آپ اس کی طرف تیر کے گانے لے کر کہ پھوڑ دیں اس کی آنکھ پس پیچھے ہٹ گیا وہ شخص۔

فائلا: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔



(۲۷۰۹) عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ أَنَّ رَجُلًا اطَّلَعَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنْ جُحْرِ فِي حُجْرَةِ النَّبِيِّ وَمَعَ النَّبِيِّ مَذْرَأَةً يَحُلْتُ بِهَا رَأْسَهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((لَوْ عَلِمْتُ إِنَّكَ تَنْظُرُ لَطَعْتُ بِهَا فِي عَيْنِكَ، إِنَّمَا جُعِلَ الْإِسْتِذَانُ مِنْ أَجْلِ الْبَصَرِ)). (اسنادہ صحیح) (صحیح الرغیب: ۲۷۲/۳).

ترجمہ: روایت ہے سہل سے کہ ایک مرد نے جھانکا رسول اللہ ﷺ کے گھر میں ایک سوراخ در سے اور نبی ﷺ کے ہاتھ میں پشت خارتھا کہ اس سے کھجار رہے تھے آپ اپنے سر مبارک کو، سو فرمایا نبی ﷺ نے اگر مجھے معلوم ہوتا کہ تو جھانک رہا ہے تو میں تیری آنکھ میں کوچ دیتا بے شک اذن مانگنا جو مقرر ہوا ہے یعنی ہماری شریعت میں تو آنکھ کے سبب سے یعنی سارا پردہ آنکھ کے لیے ہے جب آدمی نے جھانکا تو اندر داخل ہو گیا اور پردہ نہ رہا۔

فائلا: اس باب میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے حسن ہے۔



۱۸۔ بَابُ: التَّسْلِيمِ قَبْلَ الْإِسْتِذَانِ

اجازت مانگنے سے پہلے سلام کرنے کے بیان میں

(۲۷۱۰) عَنْ كَلْدَةَ بِنِ حَبَلٍ أَنَّ صَفْوَانَ بْنَ أُمَيَّةَ بَعَثَهُ بِلَبَنٍ وَلَبَنًا وَصَغَا يَبِيسَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَالنَّبِيُّ ﷺ بِأَعْلَى الْوَادِي، قَالَ: فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ وَلَمْ أُسْتَذِنْ، وَلَمْ أُسَلِّمْ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((ارْجِعْ فَقُلْ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَدْخُلْ؟)) وَذَلِكَ بَعْدَ مَا أَسْلَمَ صَفْوَانُ. قَالَ عَمْرُو: وَأَخْبَرَنِي بِهَذَا الْحَدِيثِ أُمَيَّةُ بْنُ صَفْوَانَ. وَلَمْ يَقُلْ سَمِعْتُهُ مِنْ كَلْدَةَ. (اسنادہ صحیح) (سلسلة الاحاديث الصحيحة (۸۸))

ترجمہ: روایت ہے کلدہ بن حبل سے کہ صفوان بن امیہ نے بھیجا ان کو دودھ اور پیوی اور ککڑی کے ٹکڑے دے کر نبی ﷺ کے پاس اور نبی ﷺ ان دنوں اعلیٰ وادی میں تھے۔ کہا راوی نے میں داخل ہوا آپ کی خدمت میں اور نہ اذن مانگا میں نے اور نہ سلام کیا، سو فرمایا نبی ﷺ نے پھر باہر جا اور کہہ السلام علیکم کیا داخل ہوں میں اور یہ واقعہ صفوان کے اسلام لانے کے بعد کا ہے۔ کہا عمرو نے اور خبر دی مجھ کو اس حدیث کی امیہ بن صفوان نے۔ اور نہیں کہا امیہ نے کہ سنی میں نے یہ حدیث کلدہ سے۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے۔ نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر ابن جریج کی روایت سے۔ اور روایت کی یہ ابو عاصم نے بھی ابن جریج سے مثل اس کی۔



(۲۷۱۱) عَنْ جَابِرٍ قَالَ: إِسْتَأْذَنْتُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فِي دِينٍ كَانَ عَلَى أَبِي، فَقَالَ: ((مَنْ هَذَا؟)) فَقُلْتُ أَنَا، فَقَالَ: ((أَنَا أَنَا))؟! كَأَنَّهُ كَرِهَ ذَلِكَ. (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سے کہ کہا انہوں نے اجازت مانگی میں نے نبی ﷺ کے گھر میں حاضر ہونے کی کہ کچھ عرض کروں اس قرض کے باب میں جو میرے باپ پر تھا اور وہ شہید ہو چکے تھے جنگ احد میں، سو پوچھا آپ نے یعنی اندر سے کہ کون ہے تو عرض کیا میں نے کہ میں ہوں تو فرمایا آپ نے کہ میں میں، گویا مکروہ جانا اس لفظ کو۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: آپ نے پوچھا کہ کون ہے؟ جابر نے کہا ”میں“ اس میں کو آپ ﷺ نے مکروہ جانا اس لیے کہ یہ تعریف مجہول بالمجہول ہے۔ سائل کی غرض اس سے حاصل نہیں ہوتی اور معلوم نہیں ہوتا کہ کون شخص ہے۔ اور یہ لفظ مشعر انانیت بھی ہے، یہ بھی موجب کراہت ہے۔



۱۹۔ بَابُ: فِي كَرَاهِيَةِ طُرُقِ الرَّجُلِ أَهْلَهُ لَيْلًا

سفر سے واپسی میں رات کو گھر میں داخل ہونے کی کراہت کے بیان میں

(۲۷۱۲) عَنْ جَابِرٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَاهُمْ أَنْ يَطْرُقُوا النِّسَاءَ لَيْلًا. (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے منع فرمایا ان کو اس سے کہ جب سفر سے آئیں تو رات کو اپنی عورتوں کے پاس داخل ہوں۔

فائدہ: اس باب میں انس اور ابن عمر اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہوئی ہے کئی سندوں سے جابر رضی اللہ عنہ سے کہ انہوں نے روایت کی نبی ﷺ سے۔ اور مروی ہے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے منع فرمایا ان کو اس سے کہ رات کو داخل ہوں اپنی عورتوں پر جب سفر سے آئیں اور فرمایا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ داخل ہوئے دو شخص رات کو اپنے گھر میں آپ ﷺ کے منع فرمانے کے بعد، سو پایا ہر ایک نے اپنی عورت کے پاس ایک مرد کو یہ وبال ہوا ان پر آپ ﷺ کی نافرمانی کے سبب سے۔



۲۰۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي تَرْيِبِ الْكِتَابِ

مکتوب (خط) کو خاک آلود کرنے کے بیان میں

(۲۷۱۳) عَنْ جَابِرٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((إِذَا كَتَبَ أَحَدُكُمْ كِتَابًا فَلْيُتَرَبِّهِ فَإِنَّهُ أَنْجَحُ لِلْحَاجَةِ)).
ترجمہ: روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب لکھے کوئی تم میں سے کچھ تو چاہیے کہ اس کو خاک آلود کرے اس لیے کہ اس میں امید ہے انجام مرام کی۔ (اسنادہ ضعیف) تخریج المشكاة (۵۶۵۷)۔ سلسلۃ الاحادیث الضعیفہ (۱۷۳۸) اس میں ابو حمزہ متروک متہم بالوضع ہے۔

فائدہ: یہ حدیث منکر ہے۔ نہیں پہچانتے ہم اس کو ابی الزبیر کی روایت سے مگر اسی سند سے اور حمزہ بیٹے ہیں عمرو نصیبی کے اور وہ ضعیف ہیں حدیث میں۔



۲۱۔ باب: حدیث ((ضع القلم علی اذنک))

حدیث کہ قلم اپنے کان پر رکھ

(۲۷۱۴) عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَبَيْنَ يَدَيْهِ كَاتِبٌ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: ((ضَعِ الْقَلَمَ عَلَى أُذُنِكَ فَإِنَّهُ أَذْكُرٌ لِلْمَمْلُوكِ)). (اسنادہ موضوع) سلسلۃ الاحادیث الضعیفہ (۸۶۵) اس میں عنبہ متروک اور محمد بن زاذان ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے کہا کہ داخل ہوا میں رسول اللہ ﷺ کے پاس اور ان کے آگے ایک کاتب تھا، سوسنا میں نے کہ آپ فرماتے تھے رکھ لے تو قلم اپنے کان پر اس لیے کہ وہ خوب یاد دلاتا ہے مضامین بتانے والے کو۔
فائدہ: اس حدیث کو نہیں پہچانتے ہم مگر اسی سند سے۔ اور اسناد اس کی ضعیف ہے محمد بن زاذان اور عنبہ ضعیف سمجھے جاتے ہیں حدیث میں۔



۲۲۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي تَعْلِيمِ السُّرْيَانِيَّةِ

سریانی زبان سیکھنے کے بیان میں

(۲۷۱۵) عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ: أَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَنْ أَعَلَّمَ لَهُ كَلِمَاتٍ مِنْ كِتَابِ يَهُودَ وَقَالَ:

((إِنِّي وَاللَّهِ مَا أَمِنُ يَهُودَ عَلَى كِتَابِي))، قَالَ: فَمَا مَرَّبِي نَصْفُ شَهْرٍ حَتَّى تَعْلَمْتُهُ لَهُ، قَالَ فَلَمَّا تَعْلَمْتُهُ كَانَ إِذَا كَتَبَ إِلَى يَهُودَ كَتَبْتُ إِلَيْهِمْ وَإِذَا كَتَبُوا إِلَيْهِ قَرَأْتُ لَهُ كِتَابَهُمْ.

(حسن صحیح) تخریج المشكاة (۴۶۵۹)

ترجمہ: روایت ہے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے حکم دیا کہ سیکھ لوں میں ان کے واسطے چند کلمات کتاب یہود سے اور فرمایا کہ مجھے قسم ہے اللہ تعالیٰ کی بالکل اطمینان نہیں یہودی تحریر پر جو میرے لیے کرتے ہیں۔ کہا راوی نے کہ پھر نہ گزرا مجھ پر نصف ماہ کہ سیکھ لی میں نے زبان سریانی ان کے لیے کہا راوی نے پھر جب سیکھ لیا میں نے اس کو تو آپ ﷺ جب یہود کو کچھ لکھنا چاہتے تھے میں ان کو لکھ بھیجتا، اور جب وہ کچھ لکھ کر بھیجتے تو میں اسے آپ کے آگے پڑھ دیتا۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے اور مروی ہوئی کئی سندوں سے زید بن ثابت سے سوا اس سند کے۔ اور روایت کی یہ اعمش نے ثابت بن عبید سے انہوں نے زید بن ثابت سے کہتے تھے زید بن ثابت کہ مجھے حکم دیا رسول اللہ ﷺ نے زبان سریانی سیکھنا۔ مترجم: ابتدائے ہجرت میں آپ کے اصحاب میں چونکہ کوئی کاتب نہ تھا اکثر خط و کتابت یہود کرتے تھے اور آپ ان سے بوقت ضرورت جو چاہتے لکھواتے پھر جب صحابہ کتابت سے خود واقف ہو گئے یہود سے لکھوانا موقوف کیا اور زبان سریانی ایک زبان ہے زبان عربی سے مشابہ کتب سادہ میں بعض اسی زبان میں نازل ہوئی ہیں اس وقت وہ زبان یہود میں مشہور اور متعارف تھی اور اس حدیث سے سیکھنا ہر زبان کا جائز ہوا جب تک کہ اس میں کوئی مفسدہ شرعی نہ ہو۔



۲۳۔ بَابُ: فِي مَكَاتِبِ الْمُشْرِكِينَ

مشرکین سے خط و کتابت کرنے کے بیان میں

(۲۷۱۶) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَتَبَ قَبْلَ مَوْتِهِ إِلَى كِسْرَى وَإِلَى قَيْصَرَ، وَإِلَى النَّحَاشِيِّ وَإِلَى كُلِّ جَبَّارٍ يَدْعُوهُمْ إِلَى اللَّهِ، وَلَيْسَ بِالنَّحَاشِيِّ الَّذِي صَلَّى عَلَيْهِ. (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے خط لکھے اپنی وفات سے قبل کسریٰ اور قیصر اور نجاشی اور ہر جابر حاکم کو دعوت دیتے تھے ان کو اللہ پر ایمان لانے کی اور یہ نجاشی وہ نہیں ہے جس پر نماز جنازہ پڑھی تھی رسول اللہ ﷺ نے یعنی وہ نجاشی جن کی نماز پڑھی حاکم حبش تھے آپ پر ایمان لائے تھے اور جس کو خط لکھا تھا وہ کافر تھا۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔



۲۴۔ بَابُ: مَا جَاءَ كَيْفَ يَكْتُبُ إِلَى أَهْلِ الشَّرِكِ

مشرکوں کو خط لکھنے کی کیفیت کے بیان میں

(۲۷۱۷) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ: أَنَّ أَبَا سَفْيَانَ بْنَ حَرْبٍ أَخْبَرَهُ: أَنَّ هِرَقْلَ أَرْسَلَ إِلَيْهِ فِي نَفَرٍ مِنْ قُرَيْشٍ، وَكَانُوا تُجَارًا بِالشَّامِ فَأَتَوْهُ. وَذَكَرَ الْحَدِيثُ قَالَ: ثُمَّ دَعَا بِكِتَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَقَرَأَ فِيهِ: ((بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ، مِنْ مُحَمَّدٍ عَبْدِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ إِلَى هِرَقْلَ عَظِيمِ الرُّومِ، السَّلَامُ عَلَى مَنْ اتَّبَعَ الْهُدَى، أَمَّا بَعْدُ)). (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ ابوسفیان نے خبر دی ان کو ہرقل نے پیغام بھیجا ابوسفیان کی طرف اور وہ قریش کے چند آدمیوں کے ساتھ برسبیل تجارت شام کو گئے تھے پس یہ سب قریشی حاضر ہوئے دربار میں ہرقل کے، اور ذکر کیا ابوسفیان نے حدیث کو پھر کہا کہ منگوا یا ہرقل نے خط مبارک آپ ﷺ کا اور وہ پڑھا گیا اس کے آگے تو اس میں یہ عبارت تھی بسم اللہ سے اخیر تک یعنی شروع کرتا ہوں ساتھ نام اللہ الرحمن ورحیم کے یہ تحریر ہے محمد (ﷺ) کی طرف سے جو بندے ہیں اللہ کے اور رسول ہیں اس کے، بھیجی گئی ہرقل کی طرف جو بڑا حاکم ہے روم کا، سلام ہے اس پر جو تابع ہو راہ حق کا، اما بعد الخ۔

فائلا: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ ابوسفیان کا نام صخر بن حرب ہے۔

مترجم: پوری روایت ابتدائے بخاری میں موجود ہے۔



۲۵۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي خَتْمِ الْكِتَابِ

مکتوب (خط) پر مہر کرنے کے بیان میں

(۲۷۱۸) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: لَمَّا أَرَادَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ أَنْ يَكْتُبَ إِلَى الْعَجَمِ قِيلَ لَهُ إِنَّ الْعَجَمَ لَا يَقْبَلُونَ إِلَّا كِتَابًا عَلَيْهِ خَاتَمٌ فَاصْطَنَعَ خَاتَمًا. قَالَ فَكَانَتِي أَنْظُرُ إِلَى بَيَاضِهِ فِي كَفِّهِ. (اسنادہ صحیح) مختصر الشمائل (۷۴)

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کہ جب ارادہ کیا نبی ﷺ نے کہ خط لکھیں عجم کی طرف تو لوگوں نے عرض کی عجم خط نہیں لیتے جب تک اس پر مہر نہ ہو تو بنوائی آپ نے مہر۔ راوی نے کہا گویا کہ میں اب دیکھتا ہوں چمک اس انگلی کی جس میں مہر تھی ان کی ہتھیلی میں۔

فائلا: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: آپ جب انگٹھی پہنتے تھے اس کا ہتھیلی کی طرف کرتے۔

۲۶۔ بَابُ: كَيْفَ السَّلَامُ

سلام کی کیفیت کے بیان میں

(۲۷۱۹) عَنْ الْمُقَدَّادِ بْنِ الْأَسْوَدِ قَالَ: أَقْبَلْتُ أَنَا وَصَاحِبَانِ لِي قَدْ ذَهَبَتْ أَسْمَاعُنَا وَأَبْصَارُنَا مِنَ الْجُحْدِ، فَجَعَلْنَا نَعْرِضُ عَلَى أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ فَلَيْسَ أَحَدٌ يَقْبَلُنَا، فَاتَيْنَا النَّبِيَّ ﷺ فَأَتَى بِنَاهُكِهِ فَإِذَا ثَلَاثَةٌ أَعْنَبُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((اِحْتَلِبُوا هَذَا اللَّبَنَ)). وَكُنَّا نَحْتَلِبُهُ فَيُشْرَبُ كُلُّ إِنْسَانٍ نَصِيبَهُ وَتَرْفَعُ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ نَصِيبُهُ فَيَجِيءُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنَ اللَّيْلِ فَيَسْلِمُ تَسْلِيمًا لَا يُوقِظُ النَّائِمَ وَيُسْمِعُ الْيَقْظَانَ ثُمَّ يَأْتِي الْمَسْجِدَ فَيُصَلِّي، ثُمَّ يَأْتِي شَرَابَهُ فَيُشْرَبُهُ. (اسنادہ صحیح) آداب الزفاف (۱۶۷-۱۹۶۔ الطبعة الجديدة)

ترجمہ: روایت ہے مقداد بن اسود سے کہا انہوں نے کہ آیا میں اور دو رفیق میرے یعنی مدینہ میں کہ ضعیف ہو گئے کان اور آنکھیں ہماری فقر اور فاقہ سے اور پیش کرتے تھے اپنے نفوس کو اصحاب نبی ﷺ پر سو کوئی ہم کو قبول نہ کرتا تھا۔ سو آئے ہم نبی ﷺ کے پاس اور آپ ہم کو اپنے گھر لے آئے اور وہاں تین بکریاں تھیں، سو فرمایا نبی ﷺ نے دودھ دو ہوان کا۔ پس ہم دو ہتے تھے دودھ کو اور پیتا تھا ہر آدمی اپنا حصہ اور اٹھا رکھتا تھا رسول اللہ ﷺ کا حصہ سو رسول اللہ ﷺ تشریف لائے رات کو اور اس طرح سلام کرتے تھے کہ نہ جگاتے تھے سونے والے کو اور سنائی دیتی تھی جاگتے کو پھر تشریف لائے مسجد میں اور نماز پڑھتے تھے یعنی تہجد کی پھر آتے تھے اپنے حصہ کی طرف۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: یہ حسن آداب تھا آپ ﷺ کا کہ اس طرح سلام کرتے کہ سوتا نہ جاگے اور جاگتا نہ لے۔



۲۷۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ التَّسْلِيمِ عَلَى مَنْ يُبُولُ

جو پیشاب کرتا ہو اس پر سلام کرنے کی کراہت کے بیان میں

(۲۷۲۰) عَنْ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَجُلًا سَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ يُبُولُ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ السَّلَامَ. ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ ایک مرد نے سلام کیا رسول اللہ ﷺ پر اور آپ ﷺ پیشاب کرتے تھے پھر جواب نہ دیا آپ نے اس کو سلام کا۔ (حسن صحیح)

فائدہ: روایت کی ہم سے محمد بن یحییٰ نے انہوں نے محمد بن یوسف سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے ضحاک بن عثمان سے

اسی اسناد سے مانند اس کے۔ اور اس باب میں علقمہ بن فغواء اور جابر اور براء اور مہاجر بن قنفذ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: بحر میں کہا جاتا ہے کہ مکروہ ہے سلام کرنا مصلے پر اور قاری پر جو مجلس قضا پر حکم دے رہا ہو یا بحث کر رہا ہو فقہ و تفسیر وغیرہ کی پانچاں پیشاب کرتا ہو اور اگر سلام کیا بھی ان پر تو ان کو جواب دینا واجب نہیں اس لیے کہ سلام اس کا غیر محل میں ہے۔



۲۸۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ أَنْ يَقُولَ عَلَيْكَ السَّلَامُ مُبْتَدِئًا

ابتداء میں علیک السلام کہنے کی کراہت کے بیان میں

(۲۷۲۱) عَنْ أَبِي تَمِيمَةَ الْهَجِيمِيِّ عَنْ رَجُلٍ مِنْ قَوْمِهِ قَالَ: طَلَبْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَلَمْ أَقْدِرْ عَلَيْهِ فَجَلَسْتُ فَإِذَا نَفَرٌ هُوَ فِيهِمْ، وَلَا أَعْرِفُهُ وَهُوَ يُصَلِّحُ بَيْنَهُمْ فَلَمَّا فَرَغَ قَامَ مَعَهُ بَعْضُهُمْ، فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! فَلَمَّا رَأَيْتُ ذَلِكَ، قُلْتُ: عَلَيْكَ السَّلَامُ يَا رَسُولَ اللَّهِ، عَلَيْكَ السَّلَامُ يَا رَسُولَ اللَّهِ، عَلَيْكَ السَّلَامُ يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: ((إِنَّ عَلَيْكَ السَّلَامَ تَحِيَّةَ الْمَيِّتِ))، ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيَّ فَقَالَ ((إِذَا لَقِيَ الرَّجُلُ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ فَلْيَقُلْ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ))، ثُمَّ رَدَّ عَلَيَّ النَّبِيُّ ﷺ قَالَ: ((وَعَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللَّهِ، وَعَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللَّهِ، وَعَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللَّهِ)). (اسنادہ صحیح) سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ (۱۴۰۳)

ترجمہ: روایت ہے ابو تیمہ جعفی سے وہ روایت کرتے ہیں ایک مرد سے اپنی قوم کے کہا اس مرد نے کہ طلب کیا میں نے نبی ﷺ کو اور نہ پاس کا میں ان کو سو بیٹھ گیا میں پھر چند لوگ آئے کہ ان میں آپ بھی تھے اور میں آپ کو نہ پہچانتا تھا اور آپ صلح کراتے تھے ان کے بیچ میں پھر جب فارغ ہوئے آپ کھڑے ہوئے آپ کے ساتھ کچھ لوگ ان میں سے اور کہنے لگے یا رسول اللہ جب میں نے یہ کیفیت دیکھی تو میں کہنے لگا علیک السلام یا رسول اللہ، علیک السلام یا رسول اللہ، علیک السلام یا رسول اللہ تو فرمایا آپ نے یہ دعا ہے میت کی پھر میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا جب ملے آدمی اپنے بھائی مسلمان سے تو کہے السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ پھر جواب دیا مجھے نبی ﷺ نے یعنی سلام کا اور فرمایا علیک ورحمۃ اللہ تین بار۔

فائدہ: روایت کی یہ حدیث ابو غفران نے ابو تیمہ جعفی سے انہوں نے ابو جری سے کہ جن کا نام جابر بن سلیم جعفی ہے کہا انہوں نے کہ آیا میں نبی ﷺ کے پاس پھر ذکر کی حدیث آخر تک۔ اور ابو تیمہ کا نام ظریف بن مجالد ہے۔ روایت کی ہم سے حسن بن علی نے انہوں نے ابو اسامہ سے انہوں نے ابی غفار ثنی سے انہوں نے ابی تیمہ جعفی سے انہوں نے جابر بن سلیم سے انہوں نے کہا آیا میں نبی ﷺ کے پاس اور کہا علیک السلام فرمایا مت کہو بلکہ السلام علیکم کہو اور ذکر کیا قصہ طویل۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے۔



(۲۷۲۲) عَنْ جَابِرِ بْنِ سُلَيْمٍ، قَالَ : أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقُلْتُ : عَلَيْكَ السَّلَامُ، فَقَالَ : ((لَا تَقُلْ عَلَيْكَ السَّلَامُ، وَلَكِنْ قُلْ : السَّلَامُ عَلَيْكَ)) وَذَكَرَ قِصَّةً طَوِيلَةً. (اسنادہ صحیح) [انظر ماقبلہ]
 ترجمہ: سیدنا جابر بن سلیم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا ”علیک السلام“ آپ ﷺ نے فرمایا ”علیک السلام“ نہ کہو بلکہ ”السلام علیک“ کہو۔ پھر راوی نے پورا واقعہ بیان کیا۔



(۲۷۲۳) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ : أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ كَانَ إِذَا سَلَّمَ سَلَّمَ ثَلَاثًا، وَإِذَا تَكَلَّمَ بِكَلِمَةٍ أَعَادَهَا ثَلَاثًا.
 ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ جب سلام کرتے تو تین بار کرتے اور جب کوئی بات فرماتے تو تین بار اسے تکرار کرتے یعنی تاکہ مخاطب خوب سمجھ لیں۔ (اسنادہ حسن صحیح) مختصر الشماہل (۱۹۲)۔
 فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے۔



۲۹۔ بَابُ: فِي الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ أَقْبَلُوا فِي مَجْلِسِ النَّبِيِّ ﷺ وَحَدِيثُ

جلوسہم فی المجلس حیث انتہوا

ان تین آدمیوں کا بیان جو نبی ﷺ کی مجلس میں آئے اور ان کا مجلس میں جہاں جگہ ملی وہاں بیٹھنا
 (۲۷۲۴) عَنْ أَبِي وَاقِدٍ اللَّيْثِيِّ : أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بَيْنَمَا هُوَ جَالِسٌ فِي الْمَسْجِدِ، وَالنَّاسُ مَعَهُ إِذَا أَقْبَلَ ثَلَاثَةٌ نَفَرٍ، فَأَقْبَلَ إِيَّانَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، وَذَهَبَ وَاحِدٌ، فَلَمَّا وَقَفَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ سَلَّمَا، فَأَمَّا أَحَدُهُمَا فَرَأَى فُرْجَةً فِي الْحُلْفَةِ فَجَلَسَ فِيهَا، وَأَمَّا الْآخَرُ فَجَلَسَ خَلْفَهُمْ، وَأَمَّا الْآخَرُ فَأَذْبَرَ ذَاهِبًا، فَلَمَّا فَرَغَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ : ((أَلَا أُخْبِرُكُمْ عَنِ النَّفَرِ الثَّلَاثَةِ؟ أَمَّا أَحَدُهُمْ فَأَوَى إِلَى اللَّهِ فَأَوَاهُ اللَّهُ، وَأَمَّا الْآخَرُ فَاسْتَحْيَى فَاسْتَحْيَى اللَّهُ مِنْهُ، وَأَمَّا الْآخَرُ فَأَعْرَضَ فَأَعْرَضَ اللَّهُ عَنْهُ)). (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: روایت ہے ابو واقد لیثی سے کہ رسول اللہ ﷺ بیٹھے ہوئے تھے مسجد میں اور لوگ آپ کے پاس تھے کہ اتنے میں تین شخص سامنے سے آئے سو آگے بڑھ آئے دو شخص رسول اللہ ﷺ کی طرف اور چلا گیا ایک ان میں سے پھر جب کھڑے ہوئے وہ مجلس پر رسول اللہ ﷺ پر سلام کیا ان دونوں نے اور ایک نے ان میں سے دیکھی کچھ جگہ حلقے کے اندر سودا دخل ہوا وہ مجلس میں اور بیٹھ گیا وہ اس جگہ میں، اور دوسرا بیٹھ گیا اہل مجلس کے پیچھے، اور تیسرا پیٹھ موڑ کر چلا ہی گیا۔ پھر جب فارغ ہوئے رسول اللہ ﷺ اس وعظ نصیحت سے جو فرما رہے تھے تو فرمایا آپ نے۔ کیا نہ خبر دوں میں تم کو ان

تینوں کے حال کی؟ سوا یک نے ان میں سے جگہ چاہی اللہ کی طرف سو جگہ دی اس کو اللہ تعالیٰ نے، یعنی حلقہ میں صالحین کے داخل ہوا اور انوار حدیث سے قرب الہی حاصل کیا۔ اور دوسرے نے شرم کی یعنی حلقہ میں داخل ہونے سے شو شرم کی اللہ تعالیٰ نے اس سے یعنی بخش دیا اس کو اور مؤاخذہ نہ کیا اس کے ذنوب کا، اور تیسرا سو اس نے منہ پھیرا تو اللہ تعالیٰ نے بھی منہ پھیرا اس سے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور ابو داؤد قد لیش کا نام حارث بن عوف ہے اور ابو مرہ مولیٰ ہیں ام ہانی بنت ابی طالب کے اور نام ان کا یزید ہے۔ اور بعضوں نے کہا مولیٰ ہیں عقیل بن ابی طالب کے۔



(۲۷۲۵) عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ : كُنَّا إِذَا أَتَيْنَا النَّبِيَّ ﷺ جَلَسَ أَحَدُنَا حَيْثُ يَنْتَهِي.

ترجمہ: روایت ہے جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کہ جب آتے ہم نبی ﷺ کے پاس بیٹھ جاتا ہر ایک ان میں سے جہاں پہنچتا یعنی محفل میں جہاں جگہ پاتا۔ (اسناد صحیح) سلسلۃ الاحادیث الصحیحة (۳۳۰) تخریج العلم لابی خبثمة (۱۰۰)

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ اور روایت کی یہ زیر بن معاویہ نے سناک سے۔

مترجم: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سنت صحابہ رضی اللہ عنہم یہی تھی کہ محفل میں جہاں جگہ پاتے وہیں بیٹھ جاتے طالب مقامات عالیہ اور راغب مسندات علیہ نہ ہوتے جیسے اب ہمارے ابنائے زمان اور اخوان دوران اس پر مرتے ہیں اور مراتب جلوس میں تکرار کرتے ہیں۔ نعوذ باللہ منها۔



۳۰۔ بَابُ: مَا جَاءَ عَلَى الْمَجَالِسِ فِي الطَّرِيقِ

راستے میں بیٹھنے والوں کی ذمہ داری کے بیان میں

(۲۷۲۶) عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ وَلَمْ يَسْمَعْهُ مِنْهُ : أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَرَّ بَنَاسٍ مِنَ الْأَنْصَارِ وَهُمْ جُلُوسٌ فِي الطَّرِيقِ، فَقَالَ : ((إِنْ كُنْتُمْ لَا بُدَّ فَاعْلَيْنِ فَرُدُّوا السَّلَامَ وَأَعِينُوا الْمَظْلُومَ وَاهْدُوا السَّبِيلَ)).

(صحیح المتن)

ترجمہ: بسند مذکور مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ گزرے چند لوگوں پر انصار کے وہ لوگ بیٹھے ہوئے تھے راہوں میں، سو فرمایا آپ نے: اگر تم کو ضرور ہے یہاں بیٹھنا تو جواب دو سلام کرنے والے کا، اور اعانت کرو مظلوم کی، اور راہ بتاؤ بھولے ہوئے کو، یعنی ان شروط سے بیٹھو تو خیر روا ہے۔

فائدہ: اس باب میں ابو ہریرہ اور ابو شریح خزاعی رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ اور یہ حدیث حسن ہے۔

مترجم: راہوں میں بیٹھنا موجب فتنوں کا ہے اور مشابہت ہے قطاع الطریق کی اور سبب ہے غفلت کا ذکر الہی سے اس لیے کہ بازار مساجد ہیں شیطان کی اور بدترین جگہ ہے دنیا کی، پھر وہاں ضرورت بیٹھے بھی تو یہ امور اپنے اوپر لازم جانے ورنہ بہر حال اس سے اجتناب اولیٰ ہے۔



۳۱۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي الْمَصَافِحَةِ

مصافحہ کے بیان میں

(۲۷۲۷) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ الرَّجُلُ مِنَّا يَلْقَى أَخَاهُ أَوْ صَدِيقَهُ أَيْنَحَى لَهُ قَالَ: ((لَا)) قَالَ: أَفِيَلْتَرِيْمُهُ وَيُقْبَلُهُ قَالَ: ((لَا)) قَالَ: فَيَأْخُذُ بِيَدِهِ وَيُصَافِحُهُ، قَالَ: ((نَعَمْ)). (اسنادہ حسن)

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا کہ عرض کی ایک مرد نے کہ یا رسول اللہ ﷺ ایک آدمی ہم میں سے ملے اپنے بھائی یا دوست سے تو کیا جھکے اس کے لیے، فرمایا آپ نے نہیں۔ اس نے عرض کی کیا لپٹ جائے اس سے اور بوسہ دے؟ فرمایا آپ نے نہیں۔ عرض کی اس نے پکڑے ہاتھ اس کا اور مصافحہ کرے اس سے؟ فرمایا آپ نے: ہاں۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔



(۲۷۲۸) عَنْ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَا مِنْ مُسْلِمَيْنِ يَلْتَقِيَانِ فَيَتَصَافِحَانِ إِلَّا غُفِرَ اللَّهُ وَلَهُمَا قَبْلُ أَنْ يَتَفَرَّقَا)).

(اسنادہ صحیح) سلسلة الاحادیث الصحيحة (۵۲۵ و ۵۲۶) تخريج مشكاة المصابيح (۴۶۷۹)

ترجمہ: روایت ہے براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے کہ کہا انہوں نے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: کوئی دو مسلمان نہیں ہیں کہ وہ آپس میں ملیں اور مصافحہ کریں مگر یہ کہ بخشے جاتے ہیں وہ دونوں قبل اس کے کہ جدا ہوں۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے ابواسحاق کی روایت سے کہ وہ براء رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ اور مروی ہے یہ حدیث کئی سندوں سے براء رضی اللہ عنہ سے۔

مترجم: مصافحہ کہ صفح سے مشتق ہے یعنی صفحہ یک کو صفحہ یک سے ملانا ایک ہی ہاتھ سے سنت ہے اور لغت بھی اسی کا مؤید ہے۔ چنانچہ قاموس میں ہے: الْمَصَافِحَةُ الْاِخْذُ بِالْيَدِ۔ اور مجمع البحار میں ہے المصافحة مفاعلة من الصاق الكف بالكف و اقبال الوجه بالوجه۔ اور قسطلانی نے شرح بخاری میں کہا ہے المصافحة الافضاء بصفحة اليد الى صفحة اليد۔



(۲۷۲۹) عَنْ قَتَادَةَ قَالَ : قُلْتُ لِأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ : هَلْ كَانَتْ الْمُصَافِحَةُ فِي أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ؟ قَالَ : نَعَمْ. (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: روایت ہے قتادہ سے کہا انہوں نے انس بن مالک سے کہ کیا مصافحہ مروج تھا اصحاب رسول اللہ ﷺ میں؟ تو کہا انس بن مالک نے کہ ہاں۔
فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔



(۲۷۳۰) عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ قَالَ : ((مَنْ تَمَامَ التَّحِيَّةِ الْأَخْذُ بِالْيَدِ)).

(اسنادہ ضعیف) سلسلۃ الاحادیث الضعیفہ (۲۶۹۱) (اس میں ایک راوی کا نام نہیں لیا گیا۔)

ترجمہ: روایت ہے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا تحیہ کا پورا کرنا یہ ہے کہ ہاتھ پکڑے۔ یعنی مصافحہ کرے۔
فائدہ: یہ حدیث غریب ہے صحیح ہے۔ اور نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر یحییٰ بن سلیم کی روایت سے کہ وہ سفیان سے روایت کرتے ہیں۔ اور پوچھا میں نے محمد بن اسماعیل سے حال اس حدیث کا تو انہوں نے محفوظ نہیں گنا اور کہا انہوں نے کہ میرے نزدیک شاید ارادہ کیا یحییٰ نے حدیث سفیان کی جو روایت کی ہے سفیان نے منصور سے انہوں نے خیمہ سے انہوں نے اس شخص سے کہ سنا اس نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے کہ فرمایا آپ نے رات کو باتیں کرنا جائز نہیں مگر اس کو جو ارادہ نماز کا رکھتا ہو یا مسافر ہو۔ کہا محمد نے اور روایت کی گئی ہے منصور سے انہوں نے روایت کی ابواسحاق سے انہوں نے عبدالرحمن سے یا کسی اور سے سوال ان کے فرمایا تمام تحیہ سے ہاتھ پکڑنا یعنی مصافحہ کرنا۔



(۲۷۳۱) عَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ : ((مَنْ تَمَامَ عِيَادَةِ الْمَرِيضِ أَنْ يَضَعَ أَحَدُكُمْ يَدَهُ عَلَى جَبْهَتِهِ. أَوْ قَالَ: عَلَى يَدِهِ. فَيَسْأَلُهُ كَيْفَ هُوَ، وَتَمَامَ تَحِيَّتِكُمْ بَيْنَكُمْ الْمُصَافِحَةُ)).

(اسنادہ ضعیف) سلسلۃ الاحادیث الضعیفہ (۲۱۸۸) اس میں علی بن یزید ضعیف راوی ہے

ترجمہ: روایت ہے ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پوری عیادت مریض یہ ہے کہ رکھے ایک تم میں کا اپنا ہاتھ مریض کی پیشانی پر یا فرمایا اس کے ہاتھ پر پھر پوچھے کہ کیسا ہے وہ اور پورا تحیہ تمہارا تمہارے درمیان مصافحہ ہے۔
فائدہ: اس حدیث کی اسناد کچھ قوی نہیں۔ کہا محمد نے عبید اللہ بن زحرث ثقہ ہیں اور علی بن یزید ضعیف اور قاسم بنی عبدالرحمن کے ہیں اور کنیت ان کی ابوعبدالرحمن ہے اور وہ ثقہ ہیں اور مولا ہیں عبدالرحمن بن خالد بن یزید بن معاویہ کے اور قاسم شامی ہیں۔



بَابُ: مَا جَاءَ فِي الْمَعَانِقَةِ وَالْقُبْلَةِ

معانقہ اور بوسہ کے بیان میں

(۲۷۳۲) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَدِمَ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ الْمَدِينَةَ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي بَيْتِي فَأَتَاهُ فَقَرَعَ الْبَابَ، فَقَامَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ غُرْيَانًا يَجْرُثُوهُ وَاللَّهُ مَا رَأَيْتُهُ غُرْيَانًا قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ فَاعْتَنَقَهُ وَقَبَّلَهُ.

(اسنادہ ضعیف) تخریج المشكاة (۴۶۸۲)، نقد الکنانی (۱۶). اس میں ابراہیم بن یحییٰ ضعیف اور ابی یحییٰ مجہول ہے

ترجمہ: روایت ہے ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا انہوں نے کہ آئے زید بن حارثہ مدینہ میں اور رسول اللہ ﷺ میرے گھر میں تھے۔ پس حاضر ہوئے وہ اور دروازہ ٹھونکا، سو کھڑے ہو گئے رسول اللہ ﷺ ان کی طرف جانے کو برہنہ کھینچتے تھے کپڑے اپنے اور قسم ہے اللہ تعالیٰ کی نہیں دیکھا میں نے ان کا بدن کھلا ہوا قبل اس کے اور نہ بعد اس کے پس باہر جا کر ان کو گلے لگایا اور بوسہ دیا۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم اس کو زہری کی روایت سے مگر اسی سند سے۔

مترجم: زید بن حارثہ متحنی تھے رسول اللہ ﷺ کے اور صحابی جلیل القدر ہیں قرآن عظیم الشان میں، ان کے سوا اور کسی صحابی کا نام مذکور نہیں۔ آپ ان کو بہت چاہتے تھے، یہ مکہ سے ہجرت کر کے مدینہ میں آپ کے پاس حاضر ہوئے تھے، یہ اس وقت کا ذکر ہے۔ اور برہنہ اٹھنے سے یہ مراد ہے کہ چادر مبارک کندھوں سے گر گئی اور خوشی کے مارے آپ نے پوری چادر نہ اوڑھی جلد دوڑے کہ ان سے ملیں۔ اور معانقہ سنت ہے اس شخص سے کہ سفر سے آیا ہو۔



۳۳۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي قُبْلَةِ الْيَدِ وَالرِّجْلِ

ہاتھ اور پاؤں پر بوسہ دینے کے بیان میں

(۲۷۳۳) عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ قَالَ: قَالَ يَهُودِيُّ لِصَاحِبِهِ: إِذْهَبْ بِنَا إِلَى هَذَا النَّبِيِّ. فَقَالَ صَاحِبُهُ: لَا تَقُلْ: نَبِيُّ إِنَّهُ لَوْ سَمِعَلْتُ كَانَ لَهُ أَرْبَعَةُ أَعْيُنٍ فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَسَأَلَاهُ عَنْ تِسْعِ آيَاتٍ بَيِّنَاتٍ، فَقَالَ لَهُمْ: ((لَا تُشْرِكُوا بِاللَّهِ شَيْئًا، وَلَا تَسْرِقُوا، وَلَا تَزْنُوا، وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ، وَلَا تَمْشُوا فِي بَرِّيٍّ إِلَى ذِي سُلْطَانٍ يُقْتُلُهُ، وَلَا تَسْخَرُوا، وَلَا تَأْكُلُوا الرِّبَا، وَلَا تَقْدِفُوا مُحْصَنَةً، وَلَا تَوَلُّوا الْفِرَارَ يَوْمَ الزَّحْفِ وَعَلَيْكُمْ خَاصَّةُ الْيَهُودِ أَلَّا تَعْتَدُوا فِي السَّبْتِ)). قَالَ: فَقَبَّلُوا يَدَيْهِ وَرِجْلَيْهِ فَقَالَا: نَشْهَدُ أَنَّكَ نَبِيٌّ. قَالَ: ((فَمَا يَمْنَعُكُمْ أَنْ تَتَّبِعُونِي؟)) قَالَ قَالُوا: إِنَّ

دَاوُدَ دَعَا رَبَّهُ أَنْ لَا يَزَالَ مِنْ دُرَيْتِهِ نَبِيٌّ، وَإِنَّا نَخَافُ أَنْ تَبْعَنَّاكَ يَمُوتُنَا الْيَهُودُ.

(اسنادہ ضعیف) ((نقد النصوص)) (ص ۱۵)

ترجمہ: روایت ہے صفوان بن عسال سے کہا انہوں نے کہ ایک یہودی نے کہا اپنے رفیق سے کہ چل ہمارے ساتھ اس نبی کی طرف تو جواب دیا اس کے رفیق نے کہ ان کو نبی نہ کہو اگر وہ سن لیں گے تو ان کی چار آنکھیں ہو جائیں گی یعنی بہت خوش ہوں گے۔ غرض وہ دونوں حاضر ہوئے خدمت میں رسول اللہ ﷺ کے اور سوال کیا انہوں نے ان نو باتوں کا جو کھلے ہوئے احکام تھے اللہ تعالیٰ کے اور توراۃ کے سرے پر لکھے جاتے تھے۔ سو فرمایا آپ ﷺ نے کہ وہ نو حکم یہ ہیں کہ شریک مت کرو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو، اور چوری مت کرو، اور زنا مت کرو، اور مت مارو وہ جان کہ حرام کیا اللہ تعالیٰ نے اس کا مارنا مگر ساتھ حق کے، اور مت لے جاؤ بے گناہ بے قصور شخص کو حاکم کے پاس تاکہ وہ اسے قتل کرے یعنی تہمت باندھ کے، کسی کا خون ناحق مت گراؤ، اور سحر مت کرو، اور سود مت کھاؤ اور پارسا عورت کو زنا کی تہمت مت لگاؤ، اور کافروں کے مقابلہ سے جہاد میں مت بھاگو۔ غرض یہ حکم تو سب بندوں کے لیے ہیں اور خاص تمہارے لیے اے یہود یہ بھی حکم ہے کہ تم ظلم و زیادتی اور حد سے مجاوزت مت کرو ہفتہ کے دن، کہا راوی نے کہ پس چوم لیے انہوں نے دونوں ہاتھ اور دونوں پیر آپ ﷺ کے اور کہنے لگے کہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ بے شک تم نبی ہو۔ تب فرمایا آپ نے کہ پھر کیا چیز باز رکھتی ہے تم کو اس سے کہ تابع ہو تم میرے کہا راوی نے انہوں نے کہا کہ یہود قائل ہیں کہ داؤد علیہ السلام نے دعا کی ہے کہ ہمیشہ ان کی اولاد میں نبی ہوا کریں اور ہم ڈرتے ہیں کہ اگر آپ ﷺ کے ہم تابع ہوں تو یہود ہم کو قتل کر ڈالیں گے۔

فائدہ: اس باب میں یزید بن اسود سے اور ابن عمر اور کعب بن مالک رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: جو یہود نے کہا داؤد علیہ السلام نے دعا کی آہ یہ مکر ہے ان کا اور صریح ان کے قول میں تناقض ہے اس لیے کہ وہ خود آپ ﷺ کی رسالت کی گواہی دے چکے، پھر عذر ان کا سوائے مکر و فریب اور کیا تصور کیا جائے اور شربلالی نے رسالہ میں کہا ہے کہ مستفاد ہوتے ہیں کلام مذکور سے یعنی جو اس رسالہ میں سابقاً گزرا ہے اور بوسہ دینے میں یعنی ہاتھ پر سر پر پانچ قول ہیں: اول تو کراہت مطلقاً اور یہ قول ہے امام کا، دوسرے لا باس یہ مطلقاً اور یہ قول ہے صاحبین کا، تیسرے تفصیل کہ اگر بوسہ دینا تبرک کے ہے جیسا کہ بوسہ دینا عالم متورع یا سلطان عادل کے ہاتھ پر تو رخصت دی ہے اس کی بعض متاخرین نے، چوتھے بوسہ دینا اس کے ہاتھ کا کہ اس سے تبرک مراد نہیں بلکہ غرض فاعل کی طلب دنیا اور اکرام اہل دنیا ہے اور یہ مکروہ ہے، پانچویں اگر ارادہ کیا اس کے فاعل نے تعظیم مسلم اور اکرام اسلام کا تو لا باس یہ ہے۔ انتہی۔ فقیر کہتا ہے کہ احادیث بوسہ کے باب میں دو طور پر وارد ہوئے ہیں بعض میں ان کی نہی وارد ہے۔ چنانچہ حدیث انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی ابتدائے باب مصافحہ میں گزری۔ اور بعض میں جواز اس کا جیسا کہ حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا کی زید بن حارث کے حال میں۔ پس دونوں روایتوں سے معلوم ہوا کہ بوسہ دینا آپ ﷺ کے

زمان مبارک میں مصافحہ اور سلام کی طرح رائج نہ تھا اور بسبیل مذرت واقع ہوا ہے پس تطبیق اس کی دو طرح پر ہے اول یہ کہ نبی کو محمول کریں اس بوسہ پر جو موجب فتنہ ہو اور برسیبیل شہوت اور جواز کو حمل کریں اس پر جو برسیبیل کرامت ہوں۔ دوسرے یہ کہ نبی کو حمل کریں اور فعل کو بیان جواز پر۔ غرض عادت اس کی خلاف عادات زمان رسالت ہے۔



۳۴۔ باب: مَا جَاءَ فِي مَرْحَبَا

مرحبا کہنے کے بیان میں

(۲۷۳۴) عَنْ أُمِّ هَانِيٍّ تَقُولُ: ذَهَبْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَامَ الْفَتْحِ فَوَجَدْتُهُ يَغْتَسِلُ وَفَاطِمَةُ تَسْتُرُهُ بِثَوْبٍ، قَالَتْ: فَسَلَّمْتُ، فَقَالَ: ((مَنْ هَذِهِ؟)) قُلْتُ: أَنَا أُمُّ هَانِيٍّ قَالَتْ: ((مَرْحَبَا بِأُمِّ هَانِيٍّ)). قَالَ: فَذَكَرَ فِي الْحَدِيثِ قِصَّةَ طَوِيلَةً. (إسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے سیدہ ام ہانی رضی اللہ عنہا سے وہ کہتی ہیں کہ گئی میں رسول اللہ ﷺ کے پاس جس سال مکہ فتح ہوا، سو پایا میں نے کہ وہ غسل کرتے تھے اور سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا ان کی آڑ کر رہی تھیں ایک کپڑے سے۔ کہا ام ہانی رضی اللہ عنہا نے پھر سلام کیا میں نے ان پر اور فرمایا انہوں نے کون ہے یہ؟ میں نے عرض کی کہ میں ام ہانی ہوں۔ فرمایا آپ نے: مرحبا ام ہانی کو۔ اور ذکر کیا راوی نے ایک قصہ اس حدیث میں۔

فائدہ: یہ حدیث صحیح ہے۔



(۲۷۳۵) عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ أَبِي جَهْلٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَرْحَبَا بِالرَّايِبِ الْمُهَاجِرِ)).

(ضعیف الاسناد) اس میں موسیٰ بن مسعود راوی ضعیف ہے

ترجمہ: روایت ہے عکرمہ بن ابوجہل سے کہا انہوں نے کہ جس دن میں آیا رسول اللہ ﷺ کے پاس تو فرمایا آپ نے: مرحبا ہے سوار مہاجر کو۔

فائدہ: اس باب میں بریدہ اور ابن عباس اور ابی جحیفہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ اور اس حدیث کی اسناد صحیح نہیں اور نہیں جانتے ہم اس کو مگر موسیٰ بن مسعود کی روایت سے کہ وہ سفیان سے روایت کرتے ہیں۔ اور موسیٰ بن مسعود ضعیف ہیں حدیث میں اور روایت کی عبدالرحمن بن مہدی نے سفیان سے انہوں نے ابواسحاق سے مرسلہ اور نہیں ذکر کیا اس سند میں مصعب بن سعد کا، اور یہ صحیح تر ہے۔ اور سنائیں نے محمد بشار سے کہتے تھے موسیٰ بن مسعود ضعیف ہیں حدیث میں، کہا محمد بن بشار نے کہ لکھیں میں نے بہت سی حدیثیں موسیٰ بن مسعود سے پھر چھوڑ دیا میں نے ان کو بسبب ضعف کے۔

۴۱۔ ابواب الادب

۱۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي تَشْمِيتِ الْعَاطِسِ

چھینکنے والے کے جواب میں یرحمک اللہ کہنا

(۲۷۳۶) عَنْ عَلِيٍّ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((لِلْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ سِتُّ بِالْمَعْرُوفِ : يُسَلِّمُ عَلَيْهِ إِذَا لَقِيَهُ وَيُجِيبُهُ إِذَا دَعَاهُ، وَيُسَمِّتُهُ إِذَا عَطَسَ، وَيَعُوذُهُ إِذَا مَرَضَ وَيَتَّبِعُ جَنَازَتَهُ إِذَا مَاتَ، وَيُحِبُّ لَهُ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ)). (اسنادہ ضعیف) اس میں حارث اعور ضعیف ہے۔ بعض محققین نے شواہد کے بنا پر اس کو صحیح کہا ہے

تبرہجہ: روایت ہے سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: مسلمان کے مسلمان پر چھ حق ہیں: اول یہ کہ جب ملے اس سے سلام کرے، اور دوسرے یہ کہ قبول کرے اور حاضر ہو جب بلائے اس کو، تیسرے یہ کہ جواب دے اس کی چھینک کا جب وہ چھینکے یعنی یرحمک اللہ کہے جب چھینکنے والا الحمد للہ کہے، چوتھے یہ کہ عیادت کرے اس کی جب وہ بیمار ہو، پانچویں یہ کہ چلے اس کے جنازے کے ساتھ جب وہ مرے، چھٹے یہ کہ دوست رکھے اس کے لیے جو دوست رکھے اپنے لیے۔

فائدہ: اس باب میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ اور ابویوب اور ابو مسعود رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔ اور مروی ہوئی ہے کئی سندوں سے نبی ﷺ سے۔ اور کلام کیا بعض محدثین نے حارث اعور میں۔



(۲۷۳۷) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((لِلْمُؤْمِنِ عَلَى الْمُؤْمِنِ سِتُّ خِصَالٍ : يَعُوذُهُ إِذَا مَرَضَ، وَيَشْهَدُهُ إِذَا مَاتَ، وَيُجِيبُهُ إِذَا دَعَاهُ، وَيُسَلِّمُ عَلَيْهِ إِذَا لَقِيَهُ وَيُسَمِّتُهُ إِذَا عَطَسَ، وَيَنْصَحُ لَهُ إِذَا غَابَ أَوْ شَهِدَ)). (اسنادہ صحیح) سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ (۸۳۲)

تبرہجہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ مومن کے مومن پر چھ حق ہیں: عیادت کرے اس کی جب وہ بیمار ہو، اور حاضر ہو اس کی تجنیز و تکفین میں جب وہ مرے، اور حاضر ہو جب وہ بلائے اس کو، اور سلام کرے اس پر جب وہ ملے اس سے اور جواب میں اس کے یرحمک اللہ کہے جب وہ چھینکے، اور خیر خواہی کرے اس کی جب اس کا پیٹھ پیچھا ہو یا سامنا ہو۔

فائدہ: یہ حدیث صحیح ہے۔ اور محمد بن موسیٰ مخزومی مدینی ہیں اور ثقہ ہیں۔ روایت کی ان سے عبدالعزیز بن محمد نے اور ابن ابو ندیک نے۔

۲۔ بَابُ: مَا يَقُولُ الْعَاطِسُ إِذَا عَطَسَ

جب چھینک آئے تو کیا کہے

(۲۷۳۸) عَنْ نَافِعٍ: أَنَّ رَجُلًا عَطَسَ إِلَى حَنْبِ ابْنِ عُمَرَ فَقَالَ: الْحَمْدُ لِلَّهِ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: وَأَنَا أَقُولُ الْحَمْدُ لِلَّهِ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ، وَلَيْسَ هَكَذَا عَلَّمَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، عَلَّمَنَا أَنْ نَقُولَ الْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ. (اسنادہ حسن) تخريج المشكاة (۴۷۴۴)۔ الارواء: (۲۴۵/۳)

ترجمہ: روایت ہے نافع سے کہ ایک مرد نے چھینکا بازو کی طرف ابن عمر رضی اللہ عنہما کے سوکھا اس نے الحمد لله والسلام على رسول الله یعنی سب تعریف اللہ تعالیٰ کو ہے اور سلام ہے رسول اللہ ﷺ پر، کہا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ میں بھی کہتا ہوں الحمد لله والسلام على رسول الله مگر اس طرح نہیں بتایا ہم کو رسول اللہ ﷺ نے، یعنی ضم کرنا سلام کا چھینک کے بعد، ہم کو چھینک کے بعد یہ بتایا ہے کہ ہم کہیں الحمد لله على كل حال۔ یعنی سب تعریف اللہ تعالیٰ کو ہے ہر حال میں۔
فائدہ: یہ حدیث غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم اسے مگر زیاد بن ربیع کی روایت سے۔



۳۔ بَابُ: مَا جَاءَ كَيْفَ يُشَمَّتُ الْعَاطِسُ

اس بیان میں کہ چھینکنے والے کے جواب میں کیا کہا جائے

(۲۷۳۹) عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ: كَانَ الْيَهُودُ يَتَعَاطَسُونَ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ يَرْجُونَ أَنْ يَقُولَ لَهُمْ: يَرْحَمُكُمُ اللَّهُ، فَيَقُولُ: ((يَهْدِيكُمُ اللَّهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ)). (اسنادہ صحیح) تخريج المشكاة (۴۷۴۰)

ترجمہ: روایت ہے ابو موسیٰ سے کہا انہوں نے کہ تھے یہود چھینکتے رہتے نبی ﷺ کی محفل میں امید رکھتے تھے اس کی کہ آپ ان کے لیے یرحمکم اللہ کہیں مگر آپ یہی فرماتے تھے کہ اللہ تم کو ہدایت دے اور تمہارا حال درست کرے۔
فائدہ: اس باب میں علی اور ابو ایوب اور سالم بن عبید اور عبد اللہ بن جعفر اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔



(۲۷۴۰) عَنْ سَالِمِ بْنِ عُبَيْدٍ: أَنَّهُ كَانَ مَعَ الْقَوْمِ فِي سَفَرٍ، فَعَطَسَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ، فَقَالَ: عَلَيْكَ وَعَلَى أُمِّكَ. فَكَانَ الرَّجُلُ وَجَدَ فِي نَفْسِهِ فَقَالَ: أَمَا إِنِّي لَمْ أَقُلْ إِلَّا مَا قَالَ النَّبِيُّ ﷺ. عَطَسَ رَجُلٌ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((عَلَيْكَ وَعَلَى أُمِّكَ، إِذَا

عَطَسَ أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلْ: الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، وَلْيَقُلْ لَهُ مَنْ يَرُدُّ عَلَيْهِ: يَرْحَمُكَ اللَّهُ، وَلْيَقُلْ يَغْفِرُ اللَّهُ لِي وَلَكُمْ)).

(اسنادہ ضعیف) الارواء ۳/۲۴۶، ۲۴۷۔ تخریج المشكاة (۴۷۴۱)۔ التحقیق الثانی) اس میں حلال بن ییاف نے

سالم بن عبید کو نہیں پایا

ترجمہ: روایت ہے سالم بن عبید سے کہ وہ تھے ایک قوم کے ساتھ سفر میں سو چھینک آئی ایک شخص کو قوم میں سے، پس کہا اس نے السلام علیکم تو کہا سالم نے: سلام ہے تجھ پر اور تیری ماں پر سو وہ شخص غصے ہو گیا اپنے دل میں تب کہا سالم نے آگاہ ہو کہ میں نے نہیں کہا کچھ مگر وہی جو کہا تھا رسول اللہ ﷺ نے، پھر بیان کی یہ روایت سالم نے کہ چھینکا ایک مرد نے نبی ﷺ کے پاس اور کہا اس نے السلام علیکم سو فرمایا نبی ﷺ نے: سلام ہے تجھ پر اور تیری ماں پر، پھر فرمایا جب چھینکے ایک تم میں سے تو چاہیے کہ الحمد لله رب العالمین کہے اور اس کا جواب دینے والا یرحمک الله کہے اور وہ کہے یغفر الله لی ولکم یعنی بخش دے اللہ تعالیٰ مجھ کو اور تجھ کو۔

فائدہ: اس حدیث کی روایت میں اختلاف کیا ہے منصور نے اور داخل کیا ہے بعض راویوں نے ہلال بن ییاف اور سالم کے درمیان ایک راوی کو۔

مترجم: قولہ: کہا سالم نے سلام ہے تجھ پر اور تیری ماں پر، کہنا سالم کا اور فرمانا آنحضرت ﷺ کا اس نظریہ سے تھا کہ مسنون یہ اہم ہے کہ بعد چھینک کے آدمی الحمد لله کہے اور اس نے کہ الحمد لله کے عوض میں السلام علیکم کہا پس آپ نے جواب دیا کہ تجھ پر اور تیری ماں پر یعنی سلام ہے۔ اس میں اشارہ ہوا اس کی طرف کہ ماں نے تجھے آداب شرعی تعلیم نہ کئے کہ تو چھینک کے جواب میں سلام کہتا ہے۔ هذا خلاصة ما فی للمعات۔



(۲۷۴۱) عَنْ أَبِي أَيُّوبَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((إِذَا عَطَسَ أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلْ: الْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ، وَلْيَقُلْ الَّذِي يَرُدُّ عَلَيْهِ يَرْحَمُكَ اللَّهُ، وَلْيَقُلْ هُوَ: يَهْدِيكُمْ اللَّهُ وَيُصْلِحْ بَالَكُمْ)). (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: روایت ہے ابوایوب سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب چھینکے کوئی تم میں سے تو کہے الحمد لله علی کل حال یعنی سب تشریف ہے اللہ تعالیٰ کو ہر حال میں اور چاہیے کہ وہ کہے جو جواب دیتا ہے اس کو یرحمک الله یعنی رحم کرے اللہ تعالیٰ تجھ پر اور چاہیے کہ وہ چھینکنے والا پھر جواب دے اور کہے یهدیکم الله ویصلح بالکم یعنی ثابت رکھے تم کو اللہ تعالیٰ ہدایت پر اور درست رکھے تمہارا حال۔

فائدہ: روایت کی ہلم سے محمد بن ثنی نے انہوں نے محمد بن جعفر سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے ابن ابی لیلیٰ سے اسی اسناد

سے مانند اس کے۔ اور ایسی ہی روایت کی شعبہ نے یہ حدیث ابن ابی لیلیٰ سے انہوں نے کہا روایت ہے ابو ایوب سے انہوں نے روایت کی نبی ﷺ سے۔ اور ابن ابی لیلیٰ اضطراب کرتے تھے اس حدیث میں یعنی کبھی کہتے تھے کہ روایت ہے ابو ایوب سے اور وہ روایت کرتے ہیں نبی ﷺ سے۔ اور کبھی کہتے تھے روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے وہ روایت کرتے ہیں نبی ﷺ سے۔ روایت کی ہم سے محمد بن بشار اور محمد بن یحییٰ نے دونوں نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے ابن ابی لیلیٰ سے انہوں نے اپنے بھائی عیسیٰ سے انہوں نے علیؑ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس کے۔



۴۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي إِيْجَابِ التَّشْمِيْتِ بِحَمْدِ الْعَاطِسِ

اس بیان میں کہ اگر چھینکے والا الحمد للہ کہے تو اسے جواب دینا واجب ہے

(۲۷۴۲) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ : أَنَّ رَجُلَيْنِ عَطَسَا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَشَمَّتْ أَحَدُهُمَا وَلَمْ يُشَمِّتِ الْآخَرَ، فَقَالَ الَّذِي لَمْ يُشَمِّتْهُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ شَمَّتْ هَذَا وَلَمْ تُشَمِّتْنِي؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّهُ حَمِدَ اللَّهَ وَإِنَّكَ لَمْ تَحْمَدْ)). (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: روایت کے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ دو شخصوں کو چھینک آئی نبی ﷺ کے پاس، پس جواب دیا آپ نے ایک کو اور نہ جواب دیا دوسرے کو۔ پھر جس کو جواب نہ دیا تھا آپ نے اس نے کہا یا رسول اللہ ﷺ! آپ نے جواب دیا اس کو اور مجھے جواب نہ دیا، تو فرمایا آپ ﷺ نے: اس نے حمد کی اللہ تعالیٰ کی یعنی الحمد للہ کہا اور تو نے حمد نہ کی اللہ تعالیٰ کی۔
فائلا: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔



۵۔ بَابُ: مَا جَاءَ كُمْ يُشَمِّتُ الْعَاطِسَ

اس بیان میں کہ کتنی بار چھینک کا جواب دیا جائے

(۲۷۴۳) عَنْ سَلَمَةَ قَالَ : عَطَسَ رَجُلٌ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَأَنَا شَاهِدٌ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((يَرْحَمُكَ اللَّهُ، ثُمَّ عَطَسَ الثَّانِيَةَ وَالثَّالِثَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((هَذَا رَجُلٌ مَرْكُومٌ)).

(اسنادہ صحیح) تخریج مشکاة المصابیح (۴۷۴۳) (التحقیق الثانی)

ترجمہ: روایت ہے سلمہ رضی اللہ عنہ سے کہ چھینکا رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک مرد نے اور میں حاضر تھا، سو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے:

یرحمك الله پھر چھینکا وہ دوسری اور تیسری مرتبہ تو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے اس مرد کو زکام ہے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے ایاس سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے اپنے باپ سلمہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس کی۔ مگر اس میں یہ مروی ہے کہ تیسری بار آپ ﷺ نے فرمایا: یہ شخص مزکوم ہے۔ اور یہ زیادہ صحیح ہے ابن مبارک کی حدیث سے یعنی جس کا متن اوپر مذکور ہوا۔ اور روایت کی شعبہ نے عکرمہ بن عمار سے یہی حدیث مانند یحییٰ بن سعید کے روایت کی ہم سے یہ حدیث احمد بن حکم نے انہوں نے محمد بن جعفر سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے عکرمہ بن عمار۔



(۲۷۴۴) عَنْ عُمَرَ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِيهَا قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((شَمِيتِ الْعَاطِسَ ثَلَاثًا، فَإِذَا زَادَ فَإِنْ شِئْتَ فَشَمِيتُهُ وَإِنْ شِئْتَ فَلَا)).

(اسنادہ ضعیف) سلسلۃ الاحادیث الضعیفہ (۴۸۳۰) (سند میں مجھول راوی ہیں۔)

ترجمہ: روایت ہے عمر بن اسحاق بن ابوطلمحہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنی ماں سے وہ اپنے باپ سے، انہوں نے کہا کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: جواب دو چھینک والے کا تین بار۔ پھر اگر اس سے زیادہ چھینکے تو تجھے اختیار ہے چاہے جواب دے چاہے نہ دے۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے۔ اور اسناد اس کی مجھول ہے۔



۶۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي خَفْضِ الصَّوْتِ وَتَحْمِيرِ الْوَجْهِ عِنْدَ الْعَاطِسِ

چھینکنے کے وقت آواز پست رکھنے اور چہرہ چھپانے کے بیان میں

(۲۷۴۵) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا عَطَسَ غَطَّى وَجْهَهُ بِيَدِهِ أَوْ بِنُوبِهِ وَغَضَّ بِهَا صَوْتَهُ.

(حسن صحیح) الروض النضر (۱۱۰۹)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ کو جب چھینک آتی تو اپنا منہ ڈھانپ لیتے اپنے ہاتھ سے یا اپنے کپڑے سے اور پست فرماتے اپنی آواز کو۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔



بَابُ: مَا جَاءَ أَنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْعُطَاسَ وَيَكْرَهُ التَّثَاؤُبَ

اس بیان میں کہ بے شک اللہ تعالیٰ چھینک کو پسند کرتا ہے اور جمائی کو ناپسند کرتا ہے

(۲۷۴۶) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ : أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ : «الْعُطَاسُ مِنَ اللَّهِ وَالتَّثَاؤُبُ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِذَا تَثَاءَبَ أَحَدُكُمْ فَلْيَضَعْ يَدَهُ عَلَى فِيهِ وَإِذَا قَالَ آه آه فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَصْحَكُ مِنْ جَوْفِهِ. وَإِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْعُطَاسَ وَيَكْرَهُ التَّثَاؤُبَ، فَإِذَا قَالَ الرَّجُلُ آه آه إِذَا تَثَاءَبَ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَصْحَكُ مِنْ جَوْفِهِ».

(حسن صحیح) التعلیق علی ابن خزیمة (۹۲۱، ۹۲۲) الارواء (۷۷۹)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: چھینکنا اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور جمائی لینا شیطان کی طرف سے ہے پھر جب چھینکے ایک تم میں سے تو چاہیے کہ رکھ لے ہاتھ اپنا اپنے منہ پر اور جب کہتا ہے جمائی لینے والا آہ آہ تو شیطان ہنستا ہے اس کے اندر سے، اور بے شک اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہے چھینک کو اور کمرہ رکھتا ہے جمائی کو پھر جب کوئی شخص آہ آہ کہتا ہے جمائی لیتے وقت تو شیطان ہنستا ہے اس کے اندر سے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔

مترجم: بعض نسخوں میں جو مطبوعہ دہلی ہیں ان میں یہ روایت یہیں تک مروی ہے کہ جب کہتا ہے جمائی لینے والا تو شیطان ہنستا ہے اندر سے۔ اور بعض نسخوں میں اس کے بعد بھی عبارت تحریر ہوئی موجود ہے۔



(۲۷۴۷) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : «إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْعُطَاسَ وَيَكْرَهُ التَّثَاؤُبَ، فَإِذَا عَطَسَ أَحَدُكُمْ فَقَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ، فَحَقَّقْ عَلَى كُلِّ مَنْ سَمِعَهُ أَنْ يَقُولَ يَرْحَمَكَ اللَّهُ. وَأَمَّا التَّثَاؤُبُ، فَإِذَا تَثَاءَبَ أَحَدُكُمْ فَلْيَرُدُّهُ مَا اسْتَطَاعَ وَلَا يَقُولُ هَاهُ هَاهُ، فَإِنَّمَا ذَلِكَ مِنَ الشَّيْطَانِ يَصْحَكُ مِنْهُ».

(اسنادہ صحیح) الارواء (۷۷۶)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ بے شک اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہے چھینک کو اور کمرہ رکھتا ہے جمائی کو پھر جب چھینکے کوئی تم میں سے اور کہے الحمد للہ تو لازم ہے کہ جو نے اس کو کہے یرحمک اللہ یعنی رحمت کرے اللہ تعالیٰ تجھ پر اور رہی جمائی، سو جب جمائی آئے تم میں سے کسی کو تو چاہیے کہ اس کو روکے جہاں تک ہو سکے اور ہا ہا نہ کہے اس لیے کہ یہ شیطان کی طرف سے ہے شیطان اس سے ہنستا ہے۔

فائدہ: یہ حدیث صحیح ہے۔ اور یہ صحیح تر ہے ابن عجلان کی روایت سے یعنی جو اس کے اوپر مذکور ہوئی اور ابن ابی ذئب خوب یاد

رکھنے والے ہیں سعید مقبری کی روایت کو اور ثابت ہیں ابن عجلان سے۔ اور سنائیں نے ابو بکر عطاء بھری سے روایت کرتے تھے علی بن مدینی سے وہ یحییٰ بن سعید سے۔ کہا یحییٰ نے کہا محمد بن عجلان نے کہ حدیثیں سعید مقبری کی روایت کیں سعید نے بعض ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور بلا واسطہ اور بعض بواسطہ ایک مرد کے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور مجھ پر مختلط ہو گئیں وہ روایتیں یعنی یہ یاد نہ رہا کہ بلا واسطہ کون سی تھیں اور بواسطہ کون کون سی تھیں۔ سو میں نے سب کو یوں روایت کیا عن سعید عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ۔



۸۔ بَابُ : مَا جَاءَ أَنَّ الْعُطَّاسَ فِي الصَّلَاةِ مِنَ الشَّيْطَانِ

اس بیان میں کہ نماز میں چھینک آنا شیطان کی طرف سے ہے

(۲۷۴۸) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نَابِثٍ - وَهُوَ ابْنُ نَابِثٍ - عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ رَفَعَهُ قَالَ : ((الْعُطَّاسُ وَالنَّعَّاسُ وَالنَّشَاؤُ فِي الصَّلَاةِ، وَالْحَيْضُ وَالْقَيْءُ وَالرُّعَاثُ مِنَ الشَّيْطَانِ)). (اسنادہ ضعیف) تخریج المشكاة (۹۹۹) سلسلۃ الاحادیث الضعیفۃ (۳۳۷۹) (اس میں ثابت مجھول اور شریک بن عبد اللہ ضعیف ہے)

ترجمہ: عدی سے روایت ہے، اور وہ ثابت کے بیٹے ہیں، انہوں نے اپنے باپ سے روایت کی انہوں نے اپنے دادا سے، مرفوعاً مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ چھینک اور اونگھ اور جمائی نماز میں، اور حیض اور تے اور نکسیر پھوٹنا شیطان کی طرف سے ہے۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے۔ نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر شریک کی روایت سے کہ وہ ابی الیقطان سے روایت کرتے ہیں۔ اور پوچھا میں نے محمد بن اسماعیل سے اس سند میں عن عدی بن ثابت عن ابیہ عن جدہ اور کہا میں نے نام عدی کے دادا کا لیا ہے تو فرمایا انہوں نے کہ میں نہیں جانتا۔ اور مذکور ہے یحییٰ بن معین سے کہ نام ان کا دینار ہے۔



۹۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ أَنْ يُقَامَ الرَّجُلُ مِنْ مَجْلِسِهِ ثُمَّ يُجْلَسُ فِيهِ

کسی کو اٹھا کر اس کی جگہ بیٹھنے کی کراہت کے بیان میں

(۲۷۴۹) عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ : ((لَا يُقِمُّ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ مِنْ مَجْلِسِهِ، ثُمَّ يَجْلَسُ فِيهِ)).

(اسنادہ صحیح)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نہ اٹھائے کوئی شخص اپنے بھائی کو اس کی جگہ سے اور پھر بیٹھ جائے اس کی جگہ میں۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ روایت کی ہم سے حسن بن علی خلال نے انہوں نے عبدالرزاق سے انہوں نے معمر سے انہوں نے زہری سے انہوں نے سالم سے انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: ایسا نہ کرے کوئی شخص تم میں سے کہ اٹھا دے اپنے بھائی کو اس کی جگہ سے اور پھر اس جگہ میں بیٹھ جائے۔ کہا راوی نے کہ تھے لوگ جگہ خالی کر دیتے ابن عمر رضی اللہ عنہما کے لیے تو وہ اس جگہ میں نہ بیٹھتے تھے بسبب اسی نبی مذکور کے۔



(۲۷۵۰) عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((لَا يُقِمُّ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ مِنْ مَجْلِسِهِ، ثُمَّ يَجْلِسُ فِيهِ)) . (اسنادہ صحیح)
ترجمہ : ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ نہ اٹھائے تم میں سے کوئی شخص اپنے بھائی کو اس کی جگہ سے اور پھر خود بیٹھ جائے اس کی جگہ پر۔



۱۰۔ بَابُ: مَا جَاءَ إِذَا قَامَ الرَّجُلُ مِنْ مَجْلِسِهِ ثُمَّ رَجَعَ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ

اس بیان میں کہ جب کوئی شخص مجلس سے اٹھ کر جائے اور پھر واپس آئے

تو وہ اپنی جگہ بیٹھنے کا زیادہ مستحق ہے

(۲۷۵۱) عَنْ وَهَبِ بْنِ حُدَيْفَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ : ((الرَّجُلُ أَحَقُّ بِمَجْلِسِهِ، وَإِنْ خَرَجَ لِحَاجَتِهِ، ثُمَّ عَادَ فَهُوَ أَحَقُّ بِمَجْلِسِهِ)) . (اسنادہ صحیح) الارواء: ۲/ ۲۵۸۔

ترجمہ : روایت ہے وہب بن حذیفہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آدمی مستحق ہے اپنی جگہ کا اور اگر وہ گیا کسی حاجت کو پھر آیا لوٹ کر تو وہ مستحق ہے اپنی جگہ کا جہاں وہ بیٹھا ہوا تھا۔

فائدہ : یہ حدیث صحیح ہے غریب ہے۔ اور اس باب میں ابوبکرہ اور ابوسعید اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔



۱۱۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْجُلُوسِ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ بَعِيرًا ذُنُومًا

دو آدمیوں کے درمیان میں ان کی بغیر اجازت بیٹھنے کی کراہت کے بیان میں

(۲۷۵۲) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ : ((لَا يَحِلُّ لِرَجُلٍ أَنْ يُفَرِّقَ بَيْنَ اثْنَيْنِ إِلَّا بِإِذْنِهِمَا)) .

ترجمہ: روایت ہے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: درست نہیں کسی شخص کو کہ تفریق کرے دو شخصوں میں یعنی بیچ میں بیٹھ جائے مگر ان کی اجازت سے۔ (حسن صحیح) تخریج المشکاۃ (۷۴۰۳/۷) التحقیق الثانی) **فائدہ:** یہ حدیث حسن ہے۔ اور روایت کی یہ عامرا حول نے عمرو بن شعیب سے بھی۔



۱۲۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْقُعُودِ وَسَطِ الْحَلَقَةِ

حلقے کے درمیان میں بیٹھنے کی کراہت کے بیان میں

(۲۷۵۳) عَنْ أَبِي مِجَلَزٍ: أَنَّ رَجُلًا قَعَدَ وَسَطَ الْحَلَقَةِ، فَقَالَ حَذِيفَةُ: مَلْعُونٌ عَلَى لِسَانِ مُحَمَّدٍ. أَوْ: لَعَنَ اللَّهُ عَلَى لِسَانِ مُحَمَّدٍ ۖ مَنْ قَعَدَ وَسَطَ الْحَلَقَةِ. (اسنادہ ضعیف) سلسلة الاحاديث الضعيفة (۶۳۸) تخریج المشکاۃ (۴۷۲۲)۔ اس میں ابو مجلز مدلس ہے اس نے حذیفہ کو نہیں دیکھا۔

ترجمہ: روایت ہے ابو مجلز سے کہ ایک مرد بیٹھا حلقے کے بیچ میں تو کہا حذیفہ نے ملعون ہے محمد (ﷺ) کے فرمانے کے بموجب یا یہ کہا کہ لعنت کی اللہ تعالیٰ نے بلسان محمد ﷺ اس شخص کو جو بیٹھے حلقے کے بیچ میں۔ یعنی جیسے دائرہ کے بیچ میں مرکز ہوتا ہے کہ بموجب تحریریت اور تفسیک ہے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور ابو مجلز کا نام لاحق بن حید ہے۔



۱۳۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ قِيَامِ الرَّجُلِ لِلرَّجُلِ

کسی کی تعظیم میں کھڑے ہونے کی کراہت کے بیان میں

(۲۷۵۴) عَنْ أَنَسٍ قَالَ: لَمْ يَكُنْ شَخْصٌ أَحَبَّ إِلَيْهِمْ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، كَانُوا إِذَا رَأَوْهُ لَمْ يَقُومُوا لِمَا يَعْلَمُونَ مِنْ كَرَاهِيَتِهِ لِذَلِكَ)). (اسنادہ صحیح) مختصر الشرائع (۲۸۹) سلسلة الاحاديث الضعيفة

تحت الحديث (۳۴۶) تخریج المشکاۃ (۴۶۹۸) نقد الکتاب ص (۵۱)

ترجمہ: روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہ کہا انہوں نے کہ کوئی شخص پیارا نہ تھا اصحاب کی طرف رسول اللہ ﷺ سے بڑھ کر اور پھر بھی وہ باوجود اس محبت کے کبھی کھڑے نہ ہوتے تھے جب آپ کو دیکھتے تھے اس لیے کہ جانتے تھے کہ آپ اس کو برا جانتے تھے۔ یعنی کھڑا ہونے کو تعظیم کے لیے۔

فائدہ: اس حدیث سے اور دوسری بھی احادیث سے تعظیم کے لیے کھڑے ہو جانا مکروہ ہے۔ اور جو لوگ اپنے بلاد کی رسم و

رواج کو علت جواز ٹھہراتے ہیں وہ سخت احمق ہیں اس لیے کہ احادیث صحیحہ کے مقابل میں قیاس مجتہدین بھی قابل قبول نہیں ہے، رواج و معمول کی کیا اصل ہے۔ نعر:

گفتن برخورشید کہ من چشمہ نورم داند بزرگان کہ سزاوار سہانیمت



(۲۷۵۵) عَنْ أَبِي مُجَلِّزٍ قَالَ : خَرَجَ مُعَاوِيَةُ فَقَامَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الزُّبَيْرِ وَابْنُ صَفْوَانَ حِينَ رَأَوْهُ فَقَالَ اجْلِسَا، سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ : ((مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَتَمَثَّلَ لَهُ الرِّجَالُ قِيَامًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ)).

(اسنادہ صحیح) تخریج المشكاة (۴۶۹۹)

ترجمہ: روایت ہے ابو مجلز سے کہا کہ باہر نکلے معاویہ، سو کھڑے ہو گئے عبد اللہ بن زبیر اور ابن صفوان ان کو دیکھ کر تو فرمایا حضرت معاویہؓ نے: بیٹھ جاؤ تم دونوں اس لیے کہ سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے کہ جس کو خوش لگے اور پسند آئے یہ کہ کھڑے رہیں لوگ اس کے سامنے تصویر کی طرح تو وہ اپنی جگہ ڈھونڈ لے دوزخ میں۔

فائدہ: اس باب میں ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ اور یہ حدیث حسن ہے روایت کی ہم سے ہناد نے انہوں نے ابو اسامہ سے انہوں نے حبیب سے انہوں نے ابو مجلز سے انہوں نے معاویہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس کے۔ مترجم: سبحان اللہ تقویٰ اور پرہیز گاری کے یہ معنی ہیں کہ باوجود اس کے کہ حضرت معاویہ امیر شام تھے مگر ذرا سی تعظیم اپنی خلاف سنت گورانہ کی اور فوراً ایسے جلیل القدر لوگوں سے بھی جب خلاف شرع ایک امر صادر ہوا ان کو روک دیا اور باز رکھا۔ افسوس ہے ہمارے اخوان زمان اور مشائخ دوران پر کہ اگر ان کی تعظیم کو کوئی بھولے سے کھرا نہ ہو تو لڑنے کو تیار ہوں اور قصد اگر اس فعل کو خلاف سنت جان کر ترک کرے تو ان کے نزدیک مورد تکفیر ہو اور قابل تعزیر۔



۱۴۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي تَقْلِيمِ الْأَطْفَارِ

ناخن تراشنے کے بیان میں

(۲۷۵۶) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((خُمْسٌ مِنَ الْفِطْرَةِ: الْإِسْتِحْدَادُ وَالْحِثَانُ وَقَصُّ الشَّارِبِ وَتَقْلِيمُ الْأَطْفَارِ)). (اسنادہ صحیح) ارواء الغلیل (۷۳) آداب الزفاف (۱۱۷)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: پانچ چیزیں فطرت سے ہیں زیر ناف کے بال لینا، اور ختنہ، اور مونچھیں کترنا اور بغل کے بال اکھاڑنا، اور ناخن تراشنا۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

(۲۷۵۷) عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : ((عَشْرٌ مِنَ الْفِطْرَةِ: قَصُّ الشَّارِبِ وَإِعْفَاءُ الْمَلْحِيَةِ وَالسَّوَاكُ وَالْبُسْتِشَاقُ وَقَصُّ الْأُظْفَارِ وَغَسْلُ الْبَرَاجِمِ وَتَنْفِ الْإِبْطِ وَحَلْقُ الْعَانَةِ وَانْتِقَاصُ الْمَاءِ)) قَالَ زَكْرِيَّا قَالَ مُصْعَبٌ : وَنَسِيتُ الْعَاشِرَةَ إِلَّا أَنْ تَكُونَ الْمَضْمَضَةُ . (اسنادہ صحیح) صحیح ابی داؤد (۴۳)

ترجمہ: روایت ہے عائشہ ام المؤمنین رضی اللہ عنہا سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: دس خصلتیں فطرت سے ہیں کترنا مونچھوں کا، دوسرے بڑھانا داڑھی کا اور تو قیراس کی، تیسرے مسواک کرنا، چوتھے ناک میں پانی ڈالنا، پانچویں ناخن کترنا چھٹے پشتہائے انگشتان دھونا، ساتویں بغل کے بال اکھاڑنا، آٹھواں زیر ناف بال مونڈنا، نویں پانی سے استنجا کرنا۔ زکریا نے کہا کہ مصعب نے کہا بھول گیا میں دسویں چیز مگر یہ کہ وہ کلی کرنا ہو۔

فائدہ: اس باب میں عمار بن یاسر اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔ کہا ابو یسٰی نے انتقاص ماء سے مراد ہے استنجا کرنا پانی سے۔



۱۵۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي تَوْقِيتِ تَقْلِيمِ الْأُظْفَارِ وَأَخْذِ الشَّارِبِ

ناخن اور مونچھیں تراشنے کی مدت کے بیان میں

(۲۷۵۸) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ : أَنَّهُ وَقَّتَ لَهُمْ فِي كُلِّ أَرْبَعِينَ كَلِمَةً تَقْلِيمَ الْأُظْفَارِ وَأَخْذِ الشَّارِبِ وَحَلْقِ الْعَانَةِ . (صحیح) آداب الزفاف (۱۱۸)

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے مقرر کر دیا لوگوں کے لیے چالیس دن ناخن کاٹنے اور لبیں لینی اور زیر ناف کے بال مونڈنے کو۔ یعنی اس مدت سے متجاوز نہ ہوں۔



(۲۷۵۹) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ : وَقَّتْ لَنَا فِي قَصِّ الشَّارِبِ وَتَقْلِيمِ الْأُظْفَارِ وَحَلْقِ الْعَانَةِ وَتَنْفِ الْإِبْطِ أَنْ لَا تَبْرُكَ أَكْثَرَ مِنْ أَرْبَعِينَ يَوْمًا . (صحیح) [انظر ماقبله]

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہا کہ وقت مقرر کیا گیا ہمارے لیے مونچھیں کترنے اور ناخن تراشنے اور زیر ناف کے بال لینے اور بغل کے بال اکھاڑنے کا یہ کہ نہ چھوڑیں ہم ان کاموں کو چالیس دن سے زیادہ۔ یعنی اس کے اندر اگر مکرر کریں تو نہایت خوب ہے مگر اس سے متجاوز نہ ہوں کہ اشد کراہت ہے۔

فائدہ: یہ حدیث حدیث اول سے زیادہ صحیح ہے۔ اور صدقہ بن موسیٰ جو حدیث اول کی سند میں ہیں محدثین کے نزدیک حافظ نہیں۔

۱۶۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي قَصِّ الشَّارِبِ

مونچھیں کترنے کے بیان میں

(۲۷۶۰) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقْصُ أَوْ يَأْخُذُ مِنْ شَارِبِهِ، وَكَانَ خَلِيلُ الرَّحْمَنِ إِبرَاهِيمَ يَفْعَلُهُ. **ترجمہ:** روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ تھے نبی ﷺ کہ کترتے تھے اور لیتے تھے اپنے لب مبارک یعنی مونچھیں اور فرماتے تھے کہ خلیل ابراہیم علیہ السلام بھی ایسا ہی کرتے تھے۔ (ضعیف الاسناد) مشکاة المصابیح، حدیث (۴۴۳۷) **فائدہ:** یہ حدیث حسن ہے۔ غریب ہے۔



(۲۷۶۱) عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ : أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ : ((مَنْ لَمْ يَأْخُذْ مِنْ شَارِبِهِ فَلَيْسَ مِنَّا)).

(اسنادہ صحیح) الروض النضر (۳۱۳) تخريج المشكاة (۴۴۳۸)

ترجمہ: روایت ہے زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے نہ لیے اپنے لب یعنی مونچھیں نہ تراشیں وہ ہم میں سے نہیں۔ یعنی ہماری سنت کے مخالف ہے۔

فائدہ: اس باب میں مغیرہ بن شعبہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے یحییٰ سے انہوں نے یوسف بن صہیب سے اسی اسناد سے مانند اس کے۔



۱۷۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي الْأَخْذِ مِنَ اللَّحْيَةِ

داڑھی کی اطراف سے کچھ بال لینے کے بیان میں

(۲۷۶۲) عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَأْخُذُ مِنْ لِحْيَتِهِ مِنْ عَرَضِهَا وَطُولِهَا. **ترجمہ:** روایت ہے عمرو بن شعیب سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے کہ نبی ﷺ کچھ تراشا کرتے تھے اپنی ریش مبارک عرض و طول کی طرف سے۔

(اسنادہ موضوع) سلسلۃ الاحادیث الضعیفۃ (۲۸۸) سند میں عمر بن ہارون بن یزید متروک ہے ابن معین نے اس کو جھوٹا کہا ہے۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے۔ اور سنائیں نے محمد بن اسماعیل بخاری رحمہ اللہ کو کہتے تھے عمر بن ہارون مقارب الحدیث ہیں ان کی کوئی حدیث ایسی نہیں جانتا جس کی اصل نہ ہو یا یہ کہا کہ ان کی کوئی حدیث نہیں جانتا جس میں وہ متفرد ہوں سو اس حدیث کے کہ نبی ﷺ کچھ بال تراشتے تھے اپنی داڑھی کے عرض سے۔ اور طول سے اور نہیں جانتا میں اس کو مگر عمر بن ہارون کی روایت

سے۔ اور دیکھا میں نے ان کو یعنی بخاری کو بہتر رائے والا یعنی اچھا عقیدہ رکھنے والا عمر بن ہارون کے باب میں۔ اور سنا میں نے قتیبہ سے کہ عمر بن ہارون صاحب حدیث تھے اور فرماتے تھے کہ ایمان قول ہے اور عمل ہے۔ کہا قتیبہ نے روایت بیان کی ہم سے وکیع بن جراح نے انہوں نے ایک مرد سے انہوں نے ثور بن یزید سے کہ نبی ﷺ نے کھڑے کئے منجیق اہل طائف پر۔ کہا قتیبہ نے نے پوچھا میں نے وکیع سے کون ہے یہ صاحب یعنی جو روایت کرتے ہیں نصب مجانیق کی انہوں نے کہا یہ تمہارے صاحب ہیں عمر بن ہارون۔

مترجم: روایت مجانیق مؤلف رحمہ اللہ نے فقط عمر بن ہارون کی توثیق کے لیے یہاں بیان کی۔



۱۸۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي إِعْفَاءِ اللَّحْيَةِ

داڑھی بڑھانے کے بیان میں

(۲۷۶۳) عَنْ أَبِي عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أُخْفُوا الشَّوَارِبَ وَأَعْفُوا اللَّحْيَ)).

(اسنادہ صحیح) آداب الزفاف (۲۰۹۔ الطبعة الجديدة)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مبالغہ کرو مونچھوں کے کترنے میں اور داڑھیوں کو بڑھاؤ۔



(۲۷۶۴) عَنْ أَبِي عُمَرَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَمَرَ بِإِخْفَاءِ الشَّوَارِبِ وَإِعْفَاءِ اللَّحْيِ. (اسنادہ صحیح) [انظر ماقبله]

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ رسول اللہ ﷺ نے حکم فرمایا مونچھوں کے خوب کترنے کا اور داڑھیوں کے بڑھانے کا۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور ابو بکر بن نافع جو مولیٰ ہیں ابن عمر رضی اللہ عنہما کے ثقہ ہیں۔ اور عمر بن نافع ثقہ ہیں اور عبد اللہ بن نافع ضعیف سمجھے جاتے ہیں۔



۱۹۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي وَضْعِ إِحْدَى الرَّجُلَيْنِ عَلَى الْأُخْرَى مُسْتَلْقِيًا

ٹانگ پر ٹانگ رکھ کر لیٹنے کے بیان میں

(۲۷۶۵) عَنْ عَبَادِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ عَمِّهِ: أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ ﷺ مُسْتَلْقِيًا فِي الْمَسْجِدِ، وَاضِعًا إِحْدَى رِجْلَيْهِ عَلَى

الْأُخْرَى. (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: روایت ہے عباد بن تیمم سے کہ ان کے چچا نے دیکھا نبی ﷺ کو چت لیٹے ہوئے مسجد میں ایک پیر دوسرے پر رکھے ہوئے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور عباد بن تمیم کے چچا کا نام عبد اللہ ہے وہ بیٹے ہیں زید کے وہ عاصم مازنی کے۔
مترجم: بعض نادان تلے اور اوپر پیر رکھ کر لیٹنے کو منحوس جانے ہیں واقع میں یہ سنت ہے البتہ ایک پیر کے گھٹنے پر دوسرا پیر رکھنا ایسے وقت میں کہ آدمی تہبند باندھے ہو اور ستر کھلنے کا خیال ہو البتہ باعتبار کشف ستر کے مکروہ ہو سکتا ہے باقی اگر کشف ستر کا اندیشہ نہ ہو تو فعل مسنون ہے جو منحوس جانے وہ خود منحوس ہے۔



۲۰۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ فِي ذَلِكَ

اس کی کراہیت کے بیان میں

(۲۷۶۶) عَنْ جَابِرٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنِ اسْتِمَالِ الصَّمَاءِ وَالْإِحْتِبَاءِ فِي نَوْبٍ وَاحِدٍ، وَأَنْ يَرْفَعَ الرَّجُلُ إِحْدَى رِجْلَيْهِ عَلَى الْأُخْرَى وَهُوَ مُسْتَلْقٍ عَلَى ظَهْرِهِ۔

(اسنادہ صحیح) سلسلہ احادیث الصحیحہ: ۳/۲۵۴

ترجمہ: سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا اس سے کہ بدن پر لیٹے کپڑا اس طرح کہ ہاتھ بھی اس کے اندر آ جائیں اور گوٹ مار کر بیٹھیں ایک ہی کپڑے میں کہ یقین ہے اس میں ستر کھلنے کا، اور یہ کہ رکھے آدمی ایک پیر دوسرے پیر پر اور وہ چپٹ لیٹا ہوز مین پر کہ اس میں بھی ستر کھلنے کا احتمال ہو۔



(۲۷۶۷) عَنْ جَابِرٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنِ اسْتِمَالِ الصَّمَاءِ وَالْإِحْتِبَاءِ فِي نَوْبٍ وَاحِدٍ وَأَنْ يَرْفَعَ الرَّجُلُ إِحْدَى رِجْلَيْهِ عَلَى الْأُخْرَى وَهُوَ مُسْتَلْقٍ عَلَى ظَهْرِهِ۔

(اسنادہ صحیح) سلسلہ الاحادیث الصحیحہ (۱۲۵۵)

ترجمہ: روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا اس سے کہ بدن پر لیٹے کپڑا اس طرح کہ ہاتھ بھی اس کے اندر آ جائیں اور گوٹ مار کر بیٹھیں ایک ہی کپڑے میں کہ یقین ہے اس میں ستر کھلنے کا اور یہ کہ رکھے آدمی ایک پیر دوسرے پیر پر اور وہ چپٹ لیٹا ہوز مین پر کہ اس میں بھی ستر کھلنے کا احتمال ہو۔

فائدہ: اس حدیث کو روایت کیا کئی لوگوں نے سلیمان تمیمی سے۔ اور نہیں جانتے ہم خدشہ کو جو اس حدیث کی سند میں مذکور ہیں کہ وہ کون ہیں۔ اور روایت کیں ان سے سلیمان تمیمی نے کئی حدیثیں۔ روایت کی ہم سے قتیہ نے انہوں نے لیٹ سے انہوں نے ابی الزبیر سے انہوں نے جابر سے کہ رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا ایک کپڑے کو اس طرح لیٹنے سے کہ ہاتھ بھی اندر

ہو جائیں، اور ایک ہی کپڑے سے گوٹ مار کر بیٹھنے سے اور اس سے کہہ رکھے آدمی ایک پر دوسرے پیر کو اور وہ لیٹا ہوا اپنی پیٹھ پر۔
فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔



۲۱۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْإِضْطِجَاعِ عَلَى الْبُطْنِ

اوندھا لیٹنے کی کراہت کے بیان میں

(۲۷۶۸) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: رَأَى رَسُولُ اللَّهِ رَجُلًا مُضْطَجِعًا عَلَى بَطْنِهِ، فَقَالَ: ((إِنَّ هَذِهِ ضِجْعَةٌ لَا يُحِبُّهَا اللَّهُ)).

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ دیکھا رسول اللہ ﷺ نے ایک مرد کو لیٹا ہوا پیٹ کے بل تو فرمایا یہ ایسا لیٹنا ہے کہ دوست نہیں رکھتا اس کو اللہ تعالیٰ۔ (حسن صحیح) تخریج مشکاة (۴۷۱۹، ۴۷۱۸)

فائدہ : اس باب میں طہفہ اور ابن عمرؓ سے بھی روایت ہے اور روایت کی یحییٰ بن ابی کثیر نے یہ حدیث ابوسلمہ سے انہوں نے یعیش بن طبقہ سے انہوں نے اپنے باپ سے اور ان کو طحفہ بخائے معجمہ ہے کہتے ہیں اور صحیح طہفہ بہائے ہوز ہے اور بعضوں نے طحفہ بغین معجمہ کہا ہے اور بعض حفاظ حدیث نے طحفہ بخائے معجمہ کو صحیح کہا ہے۔



۲۲۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي حِفْظِ الْعَوْرَةِ

ستر کی حفاظت کے بیان میں

(۲۷۶۹) حَدَّثَنَا بِهِزُ بْنُ حَكِيمٍ ثَنِي أَبِي عَنْ حَدِي قَالَ: قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ! عَوْرَاتُنَا مَنَاتِي مِنْهَا وَمَا نَذَرُ؟ قَالَ: ((أَحْفَظْ عَوْرَتَكَ إِلَّا مِنْ زَوْجَتِكَ أَوْ مَا مَلَكَتْ يَمِينُكَ)) فَقَالَ: الرَّجُلُ يَكُونُ مَعَ الرَّجُلِ؟ قَالَ: ((أَنْ اسْتَطَعْتَ أَنْ لَا يَرَاهَا أَحَدٌ فَاَفْعَلْ))، قُلْتُ: فَالرَّجُلُ يَكُونُ خَالِيًا، قَالَ: ((فَاللَّهُ أَحَقُّ أَنْ يُسْتَحْيَا مِنْهُ)). (اسنادہ حسن) تخریج مشکاة المصابیح (۳۱۱۷) الآداب (۳۶)

ترجمہ: روایت ہے بہز بن حکیم سے انہوں نے روایت کی اپنے باپ سے انہوں نے بہز کے دادا سے کہا بہز کے دادا نے عرض کی میں نے یا رسول اللہ ستر اپنے کن سے چھپائیں ہم اور کن کو چھوڑ دیں یعنی ان سے نہ چھپائیں؟ فرمایا آپ نے ڈھانپ اور چھپا تو اپنے ستر کو مگر اپنی بیوی سے یا اپنی باندی سے کہ مالک ہوئے تیرے ہاتھ اس کے ساتھ۔ یعنی دو ہی شخص ہوتے ہیں زیادہ نہیں تو فرمایا جہاں تک ہو سکے تجھ سے کہ نہ دیکھے ستر تیرا کوئی پس کر۔ تو کہا میں نے پھر بعضی جگہ

ہوتا ہے آدمی خالی یعنی وہاں ستر کی کیا ضرورت ہے؟ تو فرمایا آپ نے: بے شک اللہ تعالیٰ زیادہ مستحق ہے اس کا کہ اس سے شرم کی جائے۔ یعنی وہاں بخوف خدا ستر ضرور ہے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے ابو ہریرہ کے دادا کا نام معاویہ بن حیدہ قشیری ہے اور روایت کی جریری نے حکیم بن معادیہ سے اور وہ والد ہیں ہریرہ کے۔



۲۳۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي الْإِتِّكَاءِ

تکیہ لگا کر بیٹھنے کے بیان میں

(۲۷۷۰) عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مُتَّكِئًا عَلَى وَسَادَةٍ عَلَى يَسَارِهِ.

(اسنادہ صحیح) مختصر الشمائل (۱۰۴)

ترجمہ: روایت ہے جابر بن سمرہ سے کہا انہوں نے کہ دیکھا میں نے نبی ﷺ کو تکیہ لگائے ہوئے وسادہ پر اپنی بائیں طرف۔
فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ اور روایت کی کئی لوگوں نے یہ حدیث اسرائیل سے انہوں نے سماک سے انہوں نے جابر رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے دیکھا میں نے نبی ﷺ کو ٹیکا دیئے ہوئے تکیے پر۔ اور انہیں ذکر کیا انہوں نے بائیں طرف کا۔ روایت کی ہم سے یوسف عیسیٰ نے انہوں نے وکیع سے انہوں نے اسرائیل سے انہوں نے سماک بن حرب سے انہوں نے جابر رضی اللہ عنہ سے کہا جابر رضی اللہ عنہ نے دیکھا میں نے نبی ﷺ کو ٹیکا دیئے ہوئے تکیے پر۔ یہ حدیث صحیح ہے۔



(۲۷۷۱) عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ مُتَّكِئًا عَلَى وَسَادَةٍ. (صحیح) [انظر ما قبلہ]

ترجمہ: سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ دیکھا میں نے نبی ﷺ کو تکیہ لگائے ہوئے وسادہ پر اپنی بائیں طرف۔



۲۴۔ بَابُ: حَدِيثُ لَا يَوْمَ الرَّجُلِ فِي سُلْطَانِهِ

حدیث ”کسی شخص کو اس کی حکومت میں مقتدی نہ بنایا جائے“

(۲۷۷۲) عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: لَا يَوْمُ الرَّجُلِ فِي سُلْطَانِهِ، وَلَا يُجْلَسُ عَلَى تَكْرِمَتِهِ

فِي بَيْتِهِ إِلَّا بِإِذْنِهِ. (اسنادہ صحیح) الارواء (۴۹۴) صحیح ابی داؤد (۵۹۴)

(۲۷۷۷) عَنْ بُرَيْدَةَ رَفَعَهُ قَالَ : يَا عَلِيُّ! لَا تَتَّبِعِ النَّظْرَةَ النَّظْرَةَ، فَإِنَّ لَكَ الْأُولَى، وَلَيْسَتْ لَكَ الْآخِرَةُ. (اسنادہ حسن) حجاب المرأة (۳۴) صحيح ابى داؤد (۱۸۶۵)

ترجمہ: روایت ہے بریدہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے مرفوع کیا اس کو یعنی کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اے علی! پہلی نگاہ کے بعد دوسری نگاہ مت کر اس لیے کہ پہلی نگاہ تیرے لیے ہے یعنی چونکہ اچانک پڑ گئی معاف ہے اور نہیں ہے تیرے لیے دوسری۔ یعنی اس میں مواخذہ ہے۔

فائلا : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر شریک کی روایت سے۔



۲۹۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي إِحْتِجَابِ النِّسَاءِ مِنَ الرِّجَالِ عورتوں کو مردوں سے پردہ کے بیان میں

(۲۷۷۸) عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّهَا كَانَتْ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَمِيمُونَةُ قَالَتْ : فَبَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَهُ أَقْبَلَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ، فَدَخَلَ عَلَيْهِ وَذَلِكَ بَعْدَ مَا أُمِرْنَا بِالْحِجَابِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((اِحْتَجِبَا مِنْهُ))، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَلَيْسَ هُوَ أَعْمَى لَا يُبْصِرُنَا لَا يَعْرِفُنَا؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَفَعَمِيَا وَإِنْ أَنْتُمَا أَلَسْتُمَا تُبْصِرَانِهِ؟)). (اسنادہ ضعیف) تخریج المشكاة (۳۱۱۶) الارواء (۱۸۰۶) اس میں نبھان مولیٰ ام سلمہ بحمول راوی ہے

ترجمہ: روایت ہے ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے کہ وہ بیٹھی تھیں رسول اللہ ﷺ کے پاس اور میمونہ بھی سو کہا ام سلمہ نے کہ سامنے آئے عبداللہ بن مکتوم رضی اللہ عنہ اور داخل ہوئے آپ پر اور یہ قصہ بعد اس کے ہے کہ ہم کو حکم ہو چکا تھا پردہ کا۔ سو کہا رسول اللہ ﷺ نے چھپو تم دونوں عبداللہ سے۔ سو میں نے عرض کی یا رسول اللہ وہ تو نابینا ہے کہ ہم کو نہیں دیکھتا اور نہ پہچانتا ہے ہم کو سو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: کیا تم دونوں بھی اندھی ہو اور کیا تم دونوں نہیں دیکھتیں اس کو؟ یعنی وہ نہیں دیکھتا تو تم تو دیکھتی ہو۔

فائلا : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔



۳۰۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنِ الدُّخُولِ عَلَى النِّسَاءِ إِلَّا بِإِذْنِ أَرْوَاحِهِنَّ

اس بیان میں کہ عورتوں کے ہاں ان کے خاوندوں کی اجازت کے بغیر جانا منع ہے

(۲۷۷۹) عَنْ ذَكْوَانَ، عَنْ مَوْلَى عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ : أَنَّ عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ أُرْسِلَهُ إِلَى عَلِيٍّ يَسْتَأْذِنُهُ عَلَى أَسْمَاءَ ابْنَةِ عُمَيْسٍ فَأَذِنَ لَهُ حَتَّى إِذَا فَرَغَ مِنْ حَاجَتِهِ سَأَلَ الْمَوْلَى عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ عَنْ ذَلِكَ،

فَقَالَ: إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَانَا - أَوْنَهَى - أَنْ نَدْخُلَ عَلَى النِّسَاءِ بِغَيْرِ إِذْنٍ أَوْ وَاجِهَةٍ)).

(اسنادہ صحیح) آداب الزفاف (۲۸۲-۲۸۳ - الطبعة الجديدة)

ترجمہ: روایت ہے ذکوان سے وہ روایت کرتے ہیں مولیٰ سے عمرو بن عاص کے کہ عمرو بن عاص نے بھیجا ان کو علی رضی اللہ عنہ کی طرف کہ اجازت مانگے عمرو بن عاص کے لیے اسماء بنت عمیس کے پاس جانے کی سوا اجازت دی علی رضی اللہ عنہ نے اسماء کے پاس جانے کی کہ علی ان کے شوہر تھے پھر جب وہ فارغ ہوئے عمرو اپنے کام سے یعنی جو کچھ کہا سنا تھا کہہ چکے تو پوچھا مولیٰ نے عمرو بن عاص سے سبب اجازت مانگنے کا تو فرمایا انہوں نے کہ نبی ﷺ نے ہم کو منع کیا ہے یا یہ کہا کہ منع کیا ہے اس سے کہ داخل ہوں بیبیوں پر بے اجازت ان کے شوہروں کے۔

فائدہ: اس باب میں عقبہ بن عامر اور عبداللہ بن عمر اور جابر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔



بَابُ: مَا جَاءَ فِي تَحْذِيرِ فِتْنَةِ النِّسَاءِ

عورتوں کے فتنے سے بچنے کے بیان میں

(۲۷۸۰) عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ وَسَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ عُمَرَو بْنِ نُفَيْلٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَا تَرَكَتُ بَعْدِي فِي

النَّاسِ فِتْنَةً أَضَرَّ عَلَى الرِّجَالِ مِنَ النِّسَاءِ)). (اسنادہ صحیح) سلسلة الاحاديث الصحيحة (۲۷۰۱)

ترجمہ: روایت ہے اسامہ بن زید اور سعید بن زید رضی اللہ عنہما سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: نہیں چھوڑا میں نے اپنے بعد لوگوں میں کوئی فتنہ ضرر پہنچانے والا مردوں کو عورتوں کے فتنے سے بڑھ کر۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور روایت کی یہ حدیث کئی ثقہ لوگوں نے سلیمان تیمی سے انہوں نے ابو عثمان سے انہوں نے اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے۔ اور نہیں ذکر کیا انہوں نے سعید بن زید بن عمرو بن نفیل کا اس سند میں۔ اور نہیں جانتے ہم کسی راوی کو کہ اس نے کہا ہو روایت ہے اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے سوا معتمر کے۔ اور اس باب میں ابو سعید سے بھی روایت ہے۔



۳۲۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ اتِّخَاذِ الْقَصَّةِ

بالوں کا گچھا بنانے کی برائی میں

(۲۷۸۱) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ: أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ خَطَبَ بِالْمَدِينَةِ يَقُولُ: أَيُّنَ عُلَمَاؤُكُمْ يَا أَهْلَ الْمَدِينَةِ؟



[إِنِّي] سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَنْهَى عَنْ هَذِهِ الْقُصَّةِ وَيَقُولُ: ((إِنَّمَا هَلَكْتُ بَنُو إِسْرَائِيلَ حِينَ اتَّخَذَهَا نِسَاءُ هُمْ)). (اسنادہ صحیح) غایۃ المرام (۱۰۰)

ترجمہ: حمید بن عبد الرحمن نے بیان کیا، انہوں نے کہا سنا میں نے معاویہ رضی اللہ عنہ کو کہ خطبہ پڑھا انہوں نے مدینہ میں یعنی اپنے ایام امارت میں تو فرمانے لگے کہاں ہیں عالم تمہارے اے مدینہ والو؟ سنا ہے میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ منع فرماتے تھے ان چوٹیوں سے اور کہتے تھے کہ ہلاک ہوئے بنی اسرائیل جب ڈالیں ان کی عورتوں نے چوٹیاں۔
فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور مروی ہوئی کئی وجہ سے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے۔
مترجم: مراد یہ ہے کہ کپڑا یا بال بہت سے لگا کر بڑی چوٹی ڈالنا موجب ہلاکت ہے اس لیے کہ وہ شعار ہے زانیات کا اور دستور ہے فاسقات کا۔



۳۳۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي الْوَاصِلَةِ وَالْمُسْتَوْصِلَةِ وَالْوَاشِمَةِ وَالْمُسْتَوْشِمَةِ

بال گودنے والی، گلہ دانے والی اور بالوں کو جوڑنے اور جڑوانے والیوں کے بیان میں
 (۲۷۸۲) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَعَنَ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُسْتَوْشِمَاتِ وَالْمُتَمَصِّصَاتِ مُبْتَغِيَاتِ لِحْصَنِ مُغَيَّرَاتِ خَلْقِ اللَّهِ. (اسنادہ صحیح) آداب الزفاف (۲۰۲-۲۰۴ - الطبعۃ الحدیدہ)
 ترجمہ: روایت ہے عبد اللہ سے کہ نبی ﷺ نے لعنت فرمائی گودنا گودنے والی عورتوں کو اور جو گودنا گودوائیں اور جو دانتوں کو سوہن کر کے باریک کرتی ہیں ڈھونڈتی ہیں ان کاموں سے حسن اور خوبصورتی بدلنے والیاں ہیں اللہ تعالیٰ کی پیدا کی ہوئی چیز کو۔
فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔



(۲۷۸۳) عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: لَعَنَ اللَّهُ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ). وَقَالَ نَافِعُ الْوَشْمُ فِي اللَّيْثَةِ. (اسنادہ صحیح) التعلیق الرغیب (۱۱۴/۳) غایۃ المرام (۹۳)
 ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: لعنت کرے اللہ تعالیٰ اس عورت کو جو بالوں میں جوڑ لگائے اور اس عورت کو جو اپنے بالوں میں جوڑ لگوائے تاکہ دراز اور زیادہ معلوم ہوں، اور لعنت کرے گودنا گودنے والی عورت کو اور گودوانے والی کو۔ اور کہا نافع نے کہ گودنا مسوڑھوں میں ہوتا ہے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں ام المومنین عائشہ اور معقل بن یسار اور اسماء بنت ابوبکر اور ابن عباس رضی اللہ عنہم



سے بھی روایت ہے۔ روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے عبید اللہ بن عمر سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند روایت مذکور کے مگر نہ ذکر کیا قول نافع کا اس میں۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: شاید اس زمانہ میں گودنا سی مقام میں مروج ہوگا اس لیے نافع نے یہ تفسیر کی ورنہ گودنا کہیں بھی ہو ممنوع اور غیر مشروع ہے۔



۳۴۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي الْمُتَشَبِّهَاتِ بِالرِّجَالِ مِنَ النِّسَاءِ

ان عورتوں کے بیان میں جو مردوں سے مشابہت کرتی ہیں

(۲۷۸۴) عَنْ أَبِي عَبَّاسٍ قَالَ: لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمُتَشَبِّهَاتِ بِالرِّجَالِ مِنَ النِّسَاءِ وَالْمُتَشَبِّهِينَ بِالنِّسَاءِ

مِنَ الرِّجَالِ (اسنادہ صحیح) الروض النضر (۴۴۷) الآداب (۶۲۱) جلباب المرأة (۱۴۵)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا انہوں نے کہ لعنت کی رسول اللہ ﷺ نے ان عورتوں کو جو مردوں سے مشابہت کرتی ہیں (یعنی لباس اور بات چیت وغیرہ میں) اور لعنت کی ان مردوں کو جو عورتوں سے مشابہت کرتے ہیں۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔



(۲۷۸۵) عَنْ أَبِي عَبَّاسٍ قَالَ: لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمُخَنَّثِينَ مِنَ الرِّجَالِ وَالْمُتَرَجِّلَاتِ مِنَ النِّسَاءِ.

(اسنادہ صحیح) [انظر ما قبلہ]

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا انہوں نے کہ لعنت کی رسول اللہ ﷺ نے مخنثوں کو مردوں میں سے اور جوتشبیہ کرے مردوں سے عورتوں میں سے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے۔

مترجم: عورت مرد کی مشابہت کرے۔ یعنی لباس اور بولی اور وضع وغیرہ میں جو چیز مردوں کے ساتھ خاص ہے اختیار کرے مثلاً اگر کھاپنے یا عمامہ باندھے کھڑی بولی بولے سر پر پٹی رکھے یا سر منڈائے وغیرہ ذلک۔



۳۵۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ خُرُوجِ الْمَرْأَةِ مُتَعَطِّرَةً

عورت کو خوشبو لگا کر نکلنے کی کراہت کے بیان میں

(۲۷۸۶) عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((كُلُّ عَيْنٍ زَانِيَةٌ، وَالْمَرْأَةُ إِذَا اسْتَعْطَرَتْ فَمَرَّتْ

بِالْمَجْلِسِ، فَهِيَ كَذَا وَكَذَا))، يَعْنِي زَانِيَةً.

(اسنادہ حسن) (تخریج الایمان لابی عبید: ۹۶/۱۱۰؛ تخریج المشکاة: ۶۵، حجاب المرأة: ۶۴)

ترجمہ: روایت ہے ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ ہر آنکھ زانیہ ہے، اور عورت جب خوشبو لگائے اور مردوں کے بیٹھنے کی جگہ پر گزرے سو وہ ایسی تیس ہے یعنی زانیہ ہے۔

فائدہ: اس باب میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: ہر آنکھ زانیہ ہے۔ یعنی آنکھ کا بچانا غیر عورت پر نہ پڑے نہایت مشکل ہے اور بہت کم لوگ اس سے پرہیز کرتے ہیں۔ اکثر ایسے ہیں جن کی نظر نامحرم پر براہ شہوت پڑتی ہے اور یہ ہی آنکھ کا زنا ہے۔



۳۶۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي طَيْبِ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ

مردوں اور عورتوں کی خوشبو کے بیان میں

(۲۷۸۷) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((طَيْبُ الرِّجَالِ مَا ظَهَرَ رِيحُهُ وَخَفِيَ لَوْنُهُ وَطَيْبُ النِّسَاءِ مَا ظَهَرَ لَوْنُهُ وَخَفِيَ رِيحُهُ)).

(اسنادہ صحیح) (تخریج المشکاة: ۴۴۳) مختصر الشمائل (۱۸۸) الرد علی الکفانی ص (۱۱)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ خوشبو مردوں کی وہ ہے کہ ظاہر ہو بواں کی اور چھپا ہو رنگ اس کا۔ اور خوشبو عورتوں کی وہ ہے کہ ظاہر ہو رنگ اس کا اور چھپی ہو بواں کی۔

فائدہ: روایت کی ہم سے علی بن حجر نے انہوں نے اسماعیل سے انہوں نے جریری سے انہوں نے ابونضرہ سے انہوں نے طفاوی سے انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس کی۔ اور یہ حدیث حسن ہے۔ لیکن طفاوی کو نہیں پہچانتے ہم مگر اسی روایت سے اور نہیں جانتے ہم نام ان کا۔ اور حدیث اسماعیل بن ابراہیم کی اتم سے اور اطول ہے اس باب میں عمران بن حصین سے بھی روایت ہے۔



(۲۷۸۸) عَنْ عُمَرَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : ((إِنَّ خَيْرَ طَيْبِ الرِّجَالِ مَا ظَهَرَ رِيحُهُ وَخَفِيَ لَوْنُهُ وَخَيْرَ طَيْبِ النِّسَاءِ مَا ظَهَرَ لَوْنُهُ وَخَفِيَ رِيحُهُ)) وَنَهَى عَنِ مِثْرَةِ الْأَرْجَوَانِ. (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: روایت ہے عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ بہتر خوشبو مردوں کی وہ ہے کہ ظاہر ہو بواں کی اور پوشیدہ ہو رنگ اس کا، اور بہتر خوشبو عورتوں کی وہ ہے کہ ظاہر ہو رنگ اس کا اور پوشیدہ ہو بواں کی۔ اور منع فرمایا آپ

ﷺ نے زین پوش سرخ یعنی ریشی سے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے۔

مترجم : مراد ان حدیثوں کی یہ ہے کہ مرد کو ایسی خوشبو لگانا چاہیے کہ جس میں بو ہو اور رنگ نہ ہو مثل عطر وغیرہ کے۔ اور عورت کو وہ کہ جس میں رنگ ہو اور بو نہ ہو مثل حنا وغیرہ کے۔



۳۷۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ رَدِّ الطِّيبِ

خوشبو پھیر دینے کی کراہت کے بیان میں

(۲۷۸۹) عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ : كَانَ أَنَسٌ لَا يَرُدُّ الطِّيبَ، وَقَالَ أَنَسٌ : إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ لَا يَرُدُّ الطِّيبَ.

ترجمہ : روایت ہے ثمامہ بن عبد اللہ سے کہا انہوں نے کہ انس رضی اللہ عنہ کی عادت تھی کہ خوشبو کی چیز نہ پھیرتے تھے اور کہا انس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی ﷺ بھی خوشبو نہ پھیرتے تھے۔ (اسنادہ صحیح) مختصر الشمائل (۱۸۶)۔

فائدہ : اس باب میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔



(۲۷۹۰) عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((ثَلَاثٌ لَا تُرَدُّ: الْوَسَائِدُ وَالذَّهْنُ وَاللَّبَنُ)).

[اسنادہ حسن] [المصدر نفسه (۱۸۷)]

ترجمہ : روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ تین چیزیں ہیں کہ وہ پھیری نہیں جاتیں ایک تکیہ دوسری خوشبو تیسری دودھ۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے۔ اور عبد اللہ بن مسلم بیٹے ہیں جندب کے اور وہ مدائن کے رہنے والے ہیں۔



(۲۷۹۱) عَنْ أَبِي عُمَرَ النَّهْدِيِّ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((إِذَا أُعْطِيَ أَحَدُكُمْ الرَّيْحَانَ فَلَا يَرُدُّهُ فَإِنَّهُ

خَوَّجَ مِنَ الْجَنَّةِ. (اسنادہ ضعیف) مختصر الشمائل (۱۸۹) سلسلة الاحادیث الضعیفة (۷۶۴) ابو عثمان

نہدی نے نبی سے کچھ نہیں سنا۔

ترجمہ : روایت ہے ابو عثمان نہدی سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے : جب دی جائے تم میں کسی کو خوشبو تو نہ پھیرے اس کو اس لیے کہ وہ جنت سے نکلی ہے۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے حسن ہے۔ اور نہیں جانتے ہم حنان کی کوئی روایت سوا اس کے۔ اور ابو عثمان نہدی کا نام عبد الرحمن

بن مل ہے اور پایا انہوں نے زمانہ مبارک نبی ﷺ کا اور نہیں دیکھا ان کو اور نہ ہی آپ سے کوئی حدیث۔



۳۸۔ بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ مُبَاشَرَةِ الرَّجُلِ الرَّجُلَ وَالْمَرْأَةَ الْمَرْأَةَ

مباشرت ممنوعہ کے بیان میں

(۲۷۹۲) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((لَا تُبَاشِرُ الْمَرْأَةَ الْمَرْأَةَ حَتَّى تَصِفَهَا لِزَوْجِهَا كَأَنَّهُ يَنْظُرُ إِلَيْهَا)) . (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: روایت ہے عبد اللہ سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ نہ ملے عورت سے عورت اور نہ ملاقات کرے کہ بیان کرے اس کا اپنے شوہر کے آگے اس طرح کہ گویا کہ وہ اس کو دیکھ رہا ہے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: یعنی عورت کو نہ چاہیے کہ کسی اپنی ملاقاتی عورت کا اپنے شوہر کے سامنے ایسا ذکر کرے کہ گویا وہ اس کو دیکھتا ہو کہ اس میں خوف فتنہ کا ہے اور ڈر ہے زنا میں گرفتار ہو جانے کا اور مباشرت مشتق ہے بشرہ ظاہر بدن اور جلد کو کہتے ہیں۔ مباشرت لغوی معنی اپنا بدن دوسرے کے بدن سے لگانا مگر یہاں ملاقات اور ملنا مراد ہے۔



(۲۷۹۳) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((لَا يَنْظُرُ الرَّجُلُ إِلَى عَوْرَةِ الرَّجُلِ، وَلَا تَنْظُرُ الْمَرْأَةُ إِلَى عَوْرَةِ الْمَرْأَةِ، وَلَا يُقْضَى الرَّجُلُ إِلَى الرَّجُلِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ، وَلَا تُقْضَى الْمَرْأَةُ إِلَى الْمَرْأَةِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ)) . (اسنادہ صحیح) غایۃ المرام (۱۸۵) الروض النفیر (۱۱۷۹) ارواء الغلیل (۱۸۰۸)

ترجمہ: روایت ہے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ نہ نظر کرے کوئی مرد کسی مرد کے ستر کی طرف اور نہ کوئی عورت کسی عورت کے ستر کی طرف اور نہ ملے کوئی مرد کسی مرد سے ایک کپڑے میں۔ یعنی دونوں ایک کپڑا اوڑھ کر اندر سے برہنہ ہو کر نہ لیٹیں اور نہ ملے کوئی عورت کسی عورت سے ایک کپڑے میں۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

مترجم: یعنی جیسے ستر ڈھانپنا عورت کو مرد سے ضروری ہے اسی طرح عورت سے بھی ضروری ہے اکثر عورتیں آپس میں بے ستری کو حرام نہیں جانتی اور اس میں تساہل کرتی ہیں۔ معاذ اللہ من ذلک اللہ اس بلا سے بچائے۔

۱۔ بلکہ مراد اس کی آئندہ دوسری حدیث میں واضح ہے۔

۳۹۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي حِفْظِ الْعَوْرَةِ

ستر عورت کی حفاظت کے بیان میں

(۲۷۹۴) أَخْبَرَنَا يَهُزُّ بْنُ حَكِيمٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ : قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ! عَوْرَاتُنَا مَا نَأْتِي مِنْهَا وَمَا نَذَرُ؟ قَالَ : ((أَحْفَظْ عَوْرَتَكَ إِلَّا مِنْ زَوْجَتِكَ أَوْ مَا مَلَكَتْ يَمِينُكَ)). قَالَ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِذَا كَانَ الْقَوْمُ بَعْضُهُمْ فِي بَعْضٍ؟ قَالَ : ((إِنْ اسْتَطَعْتَ أَنْ لَا يَرَاهَا أَحَدٌ فَلَا تُرَبِّنَهَا)) قَالَ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ إِذَا كَانَ أَحَدُنَا خَالِيًا؟ قَالَ : ((فَاللَّهُ أَحَقُّ أَنْ يُسْتَحْيَ مِنْهُ النَّاسُ)). (اسنادہ حسن)

ترجمہ: ہمیں خبر دی بہن بن حکیم نے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ دادا سے کہا ان کے دادا نے کہ پوچھا میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ یا رسول اللہ ستر ہمارے کیا چھپائیں ہم اس میں سے اور کیا چھوڑ دیں یعنی کس سے ستر ڈھانپیں اور کس سے نہ ڈھانپیں۔ فرمایا آپ نے کہ چھپا تو ستر اپنے کو مگر اپنی بی بی سے یا جس کے مالک ہوئے تیرے ہاتھ یعنی باندی سے کہا راوی نے عرض کی میں نے یا رسول اللہ جب کہ لوگ ملے جملے ہوں آپس میں، فرمایا آپ نے: اگر ہو سکے تجھ سے کہ نہ دیکھے شرمگاہ تیری کوئی شخص تو نہ دکھلا تو اس کو کسی کو۔ کہا میں نے یا نبی اللہ جب کہ ہوئے کوئی ہم میں سے اکیلا یعنی خلوت میں ہو؟ فرمایا آپ نے: اللہ تعالیٰ زیادہ مستحق ہے بہ نسبت آدمیوں کے کہ حیا کی جائے اس سے۔ یعنی تنہائی میں بھی برہنہ نہ ہونا چاہیے اور اللہ سے شرم کرنا چاہیے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے۔



۴۰۔ بَابُ: مَا جَاءَ أَنَّ الْفَخْدَ عَوْرَةٌ

اس بیان میں کہ ران ستر میں داخل ہے

(۲۷۹۵) عَنْ جَرَهْدٍ قَالَ: مَرَّ النَّبِيُّ ﷺ بِجَرَهْدٍ فِي الْمَسْجِدِ، وَقَدْ انْكَشَفَ فَخِذُهُ فَقَالَ : ((إِنَّ الْفَخْدَ عَوْرَةٌ)). (اسنادہ صحیح) الارواء: ۱/۲۹۷-۲۹۸ تخريج المشكاة (۳۱۱۴)

ترجمہ: روایت ہے جرہد سے کہا کہ گزرے نبی ﷺ ان کے پاس سے مسجد میں اور ان کی ران کھلی ہوئی تھی تو فرمایا آپ نے کہ ران بھی ستر میں داخل ہے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے مگر اس کی اسناد میں متصل نہیں دیکھتا۔



(۲۷۹۶) عَنْ جَرَهْدٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ مَرَّ بِهِ وَهُوَ كَاشِفٌ عَنْ فَحِذِهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((غَطِّ فَحِذَكَ فَإِنَّهَا مِنْ الْعَوْرَةِ)). [اسنادہ صحیح]

ترجمہ: روایت ہے جرہد رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ گزرے ان کے پاس اور وہ کھولے ہوئے تھے ران اپنی سو فرمایا نبی ﷺ نے: ڈھانپ لو تم اپنی ران کو وہ ستر میں داخل ہے۔
فائلا: یہ حدیث حسن ہے۔



(۲۷۹۷) عَنْ جَرَهْدِ الْأَسْلَمِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((الْفَحِذُ عَوْرَةٌ)). (اسنادہ صحیح)
ترجمہ: روایت ہے جرہد رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ ران عورت میں داخل ہے۔
فائلا: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے۔



(۲۷۹۸) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((الْفَحِذُ عَوْرَةٌ)). (اسنادہ صحیح)
ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ ران عورت میں داخل ہے۔
فائلا: اس باب میں علی اور محمد بن عبداللہ بن جحش سے بھی روایت ہے۔ اور یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ اور عبداللہ بن جحش اور ان کے بیٹے کو صحبت ہے جناب رسالت مآب ﷺ کی۔



۴۱۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي النَّظَافَةِ

پاکیزگی کے بیان میں

(۲۷۹۹) عَنْ صَالِحِ بْنِ أَبِي حَسَّانَ قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ: ((إِنَّ اللَّهَ طَيِّبٌ يُحِبُّ الطَّيِّبَ نَظِيفٌ يُحِبُّ النَّظَافَةَ، كَرِيمٌ يُحِبُّ الْكَرَمَ، جَوَادٌ يُحِبُّ الْجُودَ، فَتَظَفُّوا أَرَاهُ قَالَ۔ أَفْنَيْتُكُمْ وَلَا تَشَبَّهُوا بِالْيَهُودِ، قَالَ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِمُهَاجِرِ بْنِ مُسْمَارٍ، فَقَالَ حَدَّثَنِيهِ عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ إِلَّا إِنَّهُ قَالَ: ((نَظَفُوا أَفْنَيْتُكُمْ)). (ضعیف، لکن قولہ: ((ان الله جواد)) الخ صحیح) غایۃ المرام (۱۱۳) سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ (۲۳۶-۱۶۲۷) حجاب المرأة (۱۰۱)

ترجمہ: روایت ہے صالح بن ابوحسان سے کہا انہوں نے کہ سنا میں نے سعید بن مسیب سے کہ فرماتے تھے کہ بے شک اللہ

تعالیٰ پاک ہے دوست رکھتا ہے پاکیزگی اور نظیف ہے دوست رکھتا ہے نظافت کو۔ کریم ہے دوست رکھتا ہے کرم کو، جواد ہے دوست رکھتا ہے جو دو کو، سوتم پاک و صاف رکھو۔ کہا صالح نے کہ گمان کرتا ہوں میں کہ فرمایا سعید بن مسیب نے صاف و پاک رکھو اپنے صحنوں کو اور مشابہت نہ کرو ساتھ یہود کے یعنی وہ اپنے صحنوں میں کوڑا جمع کرتے ہیں تم نہ کرو، کہا صالح نے ذکر کی میں نے یہ روایت مہاجر بن مسار سے کہا انہوں نے کہ روایت کی مجھ سے عامر بن سعد نے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مثل اس کی مگر یہ کہ کہا کہ صاف کرو تم اپنے صحنوں کو یعنی گمان کرتا ہوں کہ الفاظ نہیں ذکر کئے۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے۔ اور خالد بن ایاس ضعیف سمجھے جاتے ہیں۔ اور ان کو ابن ایاس بھی کہتے ہیں۔
مترجم: اللہ تعالیٰ نظیف ہے الخ۔ نظافت کے معنی کمال طہارت اور صفائی کے ہیں۔ اور یہاں مراد ہے پاک ہونا باری تعالیٰ شانہ کا صفات حدوث سے اور سمات زوال و نقص سے۔ اور نظافت کرو یعنی صاف و پاک کرو مکانوں کو کوڑے کرکٹ سے اور بدن کو نجاست سے اور دل کو کبر و حسد سے اور عقائد فاسدہ سے، اور روح کو ماسویٰ اللہ تعالیٰ سے۔



۴۲۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي الْإِسْتِثَارِ عِنْدَ الْجَمَاعِ

جماع کے وقت پردہ کرنے کے بیان میں

(۲۸۰۰) عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ : ((إِيَّاكُمْ وَالتَّعَرُّى، فَإِنَّ مَعَكُمْ مَنْ لَا يُفَارِقُكُمْ إِلَّا عِنْدَ الْغَائِطِ وَحِينَ يُفْضَى الرَّجُلُ إِلَى أَهْلِهِ، فَاسْتَحْيُوهُمْ وَأَكْرِمُوهُمْ)). (اسنادہ ضعیف) الارواء (۶۴)
 تخریج المشکاة (۳۱۱۵۔ التحقیق الثانی) اس کو امام ترمذی نے غریب (ضعیف) کہا ہے

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بچو تم برہنہ ہونے سے اس لیے کہ تمہارے ساتھ وہ لوگ ہیں کہ نہیں جدا ہوتے ہیں تم سے مگر پانچھانے کے وقت، اور جب جماع کرتا ہے مرد اپنی عورت سے سوتم حیا کرو ان سے اور تعظیم کرو ان کی۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے۔ اور ابو حمیاء کا نام یحییٰ بن یعلیٰ ہے۔
مترجم: وہ ساتھی ملائکہ ہیں کہ حفاظت عباد کے لیے ہر ایک کے ساتھ ہیں اور تحریر اعمال وغیرہ کے واسطے۔



۴۳۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي دُخُولِ الْحَمَامِ

حمام میں جانے کے بیان میں

(۲۸۰۱) عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : ((مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يَدْخُلُ حَلِيلَتَهُ الْحَمَامَ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يَدْخُلُ الْحَمَامَ بَغَيْرِ إِزَارٍ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يَجْلِسُ عَلَى مَائِدَةٍ يُدَارُ عَلَيْهِمُ الْحُمْرُ)).

(اسنادہ حسن) التعليق الرغيب: ۱/ ۸۸-۸۹) الارواء (۱۹۴۹ غایۃ المرام (۱۹۰).

ترجمہ: روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جو ایمان رکھتا ہو اللہ تعالیٰ پر اور پچھلے دن پر تو نہ بھیجے اپنی عورت کو حمام میں کہ وہاں بے ستری اور بے حیائی اور کشف ستر ہوتا ہے اور جو ایمان رکھتا ہو اللہ تعالیٰ پر اور پچھلے دن پر تو نہ داخل ہو حمام میں بغیر تہبند کے یعنی برہنہ نہ نہائے، جیسے کہ جہاں اور سفہاء کی عادت تھی اور جو ایمان رکھتا ہو اللہ تعالیٰ پر اور پچھلے دن پر تو نہ بیٹھے ان لوگوں کے دسترخوان پر کہ جس پر دور چلتا ہو شراب کا۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم اس کو مگر طاؤس کی روایت سے کہ وہ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہوں مگر اسی سند سے۔ کہا محمد بن اسماعیل نے لیث بن ابی سلیم صدوق ہیں مگر اکثر وہم کر جاتے ہیں کسی روایت میں۔ اور کہا محمد نے کہ کہا احمد بن حنبل نے کہ لیث کی روایت سے دل خوش نہیں ہوتا۔



(۲۸۰۲) عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى الرِّجَالَ وَالنِّسَاءَ عَنِ الْحَمَامَاتِ، ثُمَّ رَخَّصَ لِلرِّجَالِ فِي الْمَيَازِرِ.

[اسنادہ ضعیف] غایۃ المرام (۱۹۱) نقد التاج (۶۰) التعليق الرغيب (۸۹/۱) اس میں ابی عذرہ مجحول راوی ہے

ترجمہ: روایت ہے ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ نبی ﷺ نے پہلے منع فرمایا مردوں اور عورتوں کو حمام میں جانے سے پھر رخصت دی مردوں کو کہ تہ بند باندھ کر جائیں۔

فائدہ: اس حدیث کو نہیں جانتے ہم مگر حماد بن سلمہ کی روایت سے۔ اور اسناد اس کی کچھ مضبوط نہیں۔



(۲۸۰۳) عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ الْهَذَلِيِّ أَنَّ نِسَاءً مِنْ أَهْلِ حِمَصَ أَوْ مِنْ أَهْلِ الشَّامِ دَخَلْنَ عَلَى عَائِشَةَ، فَقَالَتْ: أَنْتُنَّ اللَّاتِي يَدْخُلْنَ نِسَاءً وَكُنَّ الْحَمَامَاتِ؟ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَا مِنْ أَمْرَأَةٍ تَضَعُ ثِيَابَهَا فِي غَيْرِ بَيْتِ زَوْجِهَا إِلَّا هَتَكَتِ السِّتْرَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ رَبِّهَا)).

[اسنادہ صحیح] التعليق الرغيب (۱/ ۹۰-۹۱) صحيح الترغيب (۱۶۴ و ۱۶۵) (تمام المنة)

ترجمہ: روایت ہے ابی لیح ہذلی سے کہ کچھ عورتیں اہل حمص سے یا اہل شام سے داخل ہوئیں ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس، سو کہا آپ رضی اللہ عنہا نے کہ تم وہی ہو کہ داخل ہوتی ہیں عورتیں تمہاری یہاں حماموں میں سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے کوئی عورت ایسی نہیں ہے کہ اتارے اپنے کپڑے اپنے شوہر کے سوا اور گھر مگر یہ کہ کہ بھاڑ ڈالا اس نے وہ پردہ کہ اس کے اور اس کے رب کے درمیان تھا۔

فائلا : یہ حدیث حسن ہے۔



۴۴۔ بَابُ: مَا جَاءَ أَنَّ الْمَلَائِكَةَ لَا تَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ صُورَةٌ وَلَا كَلْبٌ

جس گھر میں تصویر اور کتا ہو اس میں فرشتوں کے نہ داخل ہونے کے بیان میں

(۲۸۰۴) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ يَقُولُ : سَمِعْتُ أَبَا طَلْحَةَ يَقُولُ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ : ((لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ وَلَا صُورَةٌ تَمَائِيلَ)) . (اسنادہ صحیح) غایۃ المرام (۸۸)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ کہتے تھے سنا میں نے ابو طلحہ سے کہتے تھے کہ سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے: نہیں داخل ہوتے ہیں فرشتے اس گھر میں کہ جس میں کتا یا تصویر ہو جاندار چیزوں کی۔

فائلا : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔



(۲۸۰۵) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَخْبَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((أَنَّ الْمَلَائِكَةَ لَا تَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ تَمَائِيلٌ أَوْ صُورَةٌ)) . شَلَتْ إِسْحَاقُ لَا يَذَرِي أَيُّهُمَا قَالَ . (اسنادہ صحیح) غایۃ المرام (۱۱۸)

ترجمہ: روایت ہے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہ انہوں نے کہ خبر دی رسول اللہ ﷺ نے کہ فرشتے داخل نہیں ہوتے اس گھر میں کہ جس میں تمثال ہو یا تصویر۔ شک کیا اسحاق نے کہ ان میں سے کیا کہا یعنی تمثال کہا یا صورت۔

فائلا : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔



(۲۸۰۶) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((أَتَانِي جِبْرِيلُ فَقَالَ إِنِّي كُنْتُ أَتَيْتُكَ الْبَارِحَةَ فَلَمْ يَمْنَعْنِي أَنْ أَكُونَ دَخَلْتُ عَلَيْكَ الْبَيْتَ الَّذِي كُنْتُ فِيهِ إِلَّا أَنَّهُ كَانَ فِي بَابِ الْبَيْتِ تِمْنَالٌ الرَّجَالِ وَكَانَ فِي الْبَيْتِ قِرَامٌ سِتْرٌ فِيهِ تَمَائِيلٌ، وَكَانَ فِي الْبَيْتِ كَلْبٌ. فَمُرْ بِرَأْسِ التَّمْنَالِ الَّذِي

بَابُ فَلْيَقْطَعْ فَيَصِيرُ كَهَيْئَةِ الشَّجَرَةِ وَمُرُّ بِالسَّيْرِ فَلْيَقْطَعْ وَيُجْعَلْ مِنْهُ وَسَادَتَيْنِ مُتَبَدِّلَتَيْنِ تَوَطَّانَ، وَمُرُّ بِالْكَلْبِ فَيُخْرِجُ. فَقَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، وَكَانَ ذَلِكَ الْكَلْبُ جِرْوًا لِلْحُسَيْنِ أَوَّلِ الْحُسَيْنِ

تَحْتَ نَصْدِهِ لَهُ، فَأَمَرَ بِهِ فَأُخْرِجَ. (اسنادہ صحیح) آداب الزفاف (۱۹۰-۱۹۶۔ الطبعة الجديدة)

ترجمہ: ہم سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہا کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ آئے میرے پاس جبریل اور کہا انہوں نے کہ آیا تمہاری آپ کے پاس کل کی رات کو سونہ روکا مجھے اس سے کہ داخل ہوتا میں نزدیک آپ کے گھر میں کہ جس میں آپ تھے مگر یہی کہ دروازہ پر گھر کے تصویریں تھیں مردوں کی اور گھر میں کپڑا تھا پردہ کا کہ اس میں تصویریں تھیں اور تھا گھر میں ایک کتاب سو حکم کریں آپ کہ سر اس تصویر کا جو دروازہ پر ہے کاٹ ڈالا جائے کہ حکم اس کا شجر کا سا ہو جائے اور پردہ کے لیے حکم کریں کہ اس کو قطع کر کے دو تکیے بنائے جائیں کہ پڑے رہیں اور روندے جائیں اور حکم کریں کہ اس کو نکال دیا جائے۔ رسول اللہ ﷺ نے ایسا ہی کیا اور وہ کتاب ایک بچہ تھا کہتے کاسین کا یا حسن رضی اللہ عنہ کا یعنی ان کے کھیلنے کے لیے تھا ان کے پلنگ کے نیچے، سو حکم کیا آپ نے تو وہ نکالا گیا۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور اس باب میں ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے۔

مترجم: اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ جو تصویر ذی روح کی کہ سر اس کا کٹا ہو رکھنا اس کا جائز ہے، اور اسی طرح درختوں اور پھولوں وغیرہ غیر ذی روح کی تصویریں۔



۴۵۔ باب: مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ لُبْسِ الْمُعْصَرِ لِلرِّجَالِ

کسم کے رنگے ہوئے کپڑے کی مردوں کے لیے پہننے کی کراہت کے بیان میں

(۲۸۰۷) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: مَرَّ رَجُلٌ وَعَلَيْهِ ثَوْبَانِ أَحْمَرَانِ فَلَسَّمَا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَلَمْ يُرَدْ عَلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ السَّلَامَ. (ضعيف الاسناد) اس میں ابویکی قات راوی ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کہ گزرا ایک شخص رسول اللہ ﷺ کے پاس سے اور اس پر دو کپڑے تھے سرخ رنگ کے اور سلام کیا اس نے نبی ﷺ پر سو جواب نہ دیا نبی ﷺ نے اس کو سلام کا۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے۔ اور مراد حدیث کی اہل علم کے نزدیک یہ ہے کہ مکروہ رکھا آپ نے کسم کے رنگ کا کپڑا مرد کو پہنانا۔ اور تجویز کیا علماء نے کہ جو رنگا جائے مرد وغیرہ میں تو اس میں کچھ مضا لفقہ نہیں جب کہ وہ کسم کا نہ ہوئے۔ مترجم: مدریغی گیر وغیرہ۔



(۲۸۰۸) عَنْ هُبَيْرَةَ بْنِ يَرِيمَ قَالَ: قَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ عَنْ خَاتِمِ الذَّهَبِ وَعَنِ الْقَسِيِّ وَعَنِ الْمَيْثَرَةِ وَعَنِ الْحَجَّةِ قَالَ أَبُو الْأَحْوَصِ وَهُوَ شَرَابٌ يَتَّخَذُ بِمِصْرَ مِنَ الشَّعِيرِ.

(صحیح المتن) سلسلۃ الأحادیث الصحیحہ [۲۳۹۴]۔

ترجمہ: روایت ہے ہبیرہ بن یریم سے کہا کہ علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ نے کہا کہ منع فرمایا رسول اللہ ﷺ نے مرد کو سونے کی انگوٹھی پہننے سے اور ریشمی کپڑا پہننے سے اور ریشمی زین پوش سے اور جہ سے۔ اور ابوالاحوص نے کہا کہ وہ ایک شراب ہے مصر کی کہ جو سے بناتے ہیں۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔



(۲۸۰۹) عَنْ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ: أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِسَبْعٍ وَنَهَانَا عَنْ سَبْعٍ: أَمَرَنَا بِاتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ، وَعِيَادَةِ الْمَرِيضِ، وَتَشْمِيطِ الْعَاطِسِ وَإِجَابَةِ الدَّاعِي، وَنَصْرِ الْمَظْلُومِ، وَإِبْرَارِ الْمُقْسِمِ وَرَدِّ السَّلَامِ. وَنَهَانَا عَنْ سَبْعٍ: عَنْ خَاتِمِ الذَّهَبِ أَوْ حَلَقَةِ الذَّهَبِ، وَأَنِيبَةِ الْفِضَّةِ، وَلُبْسِ الْحَرِيرِ، وَالذِّيَّاجِ، وَالْإِسْتَبْرَقِ، وَالْقَسِيِّ. (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: روایت ہے براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کہ حکم کیا ہم کو رسول اللہ ﷺ نے سات چیزوں کا اور منع فرمایا ہم کو سات چیزوں سے، حکم کیا ہم کو جنازوں کے ساتھ چلنے سے، اور مریض کی عیادت کا، اور جھینکنے والے کے جواب دینے کا، اور بلانے والے کی بات قبول کرنے کا اور مظلوم کی مدد کا اور قسم کھانے والے کی قسم سچا کرنے کا، اور سلام کے جواب دینے کا۔ اور منع فرمایا ہم کو سات چیزوں سے سونے کی انگوٹھی پہننے سے یعنی مردوں کو اور سونے کے چھلے پہننے سے یعنی مردوں کو اور چاندی کے برتنوں سے اور حریر اور دیباچ اور استبرق اور قسی کے پہننے سے کہ یہ سب ریشمی کپڑے ہیں۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور اشعث بن سلیم بیٹے ہیں ابی الشعثاء کے یعنی ابی الشعثاء کا نام سلیم ہے اور سلیم بیٹے ہیں اسود کے۔



بَابُ: مَا جَاءَ فِي لُبْسِ الْبَيَاضِ

سفید کپڑے پہننے کے بیان میں

(۲۸۱۰) عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: اَلْبُسُوا الْبَيَاضَ فَإِنَّهَا أَطْهَرُ وَأَطْيَبُ، وَكَفَنُوا فِيهَا مَوْتَاكُمْ. (صحیح الاحکام (۶۲) تخريج مشكاة المصابيح (۱۶۳۸) الروض (۴۰۷) مختصر الشماثل (۵۴)۔)

ترجمہ: روایت ہے سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: پہنوتم سفید کپڑے اس لیے کہ وہ پاکیزہ اور عمدہ ہیں اور کفن دو اس میں اپنے مردوں کو۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں ابن عباس اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔



۴۸۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي الرُّخْصَةِ فِي لُبْسِ الْحُمْرَةِ لِلرِّجَالِ

مردوں کے لیے سرخ کپڑے پہننے کی اجازت کے بیان میں

(۲۸۱۱) عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فِي لَبْلَةٍ إِضْحِيَانٍ، فَجَعَلْتُ أَنْظُرَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَإِلَى الْقَمَرِ وَعَلَيْهِ حُلَّةٌ حَمْرَاءُ فَإِذَا هُوَ عِنْدِي أَحْسَنُ مِنَ الْقَمَرِ.

(اسنادہ ضعیف) مختصر الشمائل (۸) اس میں اشعث بن سوار ضعیف اور ابواسحاق مدلس ہے

ترجمہ: روایت ہے جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے نہ دیکھا میں نے نبی ﷺ کو چاندنی رات میں سو میں نظر کرنے لگا رسول اللہ ﷺ کی طرف اور چاند کی طرف اور آپ پر جوڑا تھا سرخ رنگ کا تو اس وقت میرے نزدیک وہ زیادہ حسین تھے چاند سے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔ غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر اشعث کی روایت سے۔ اور روایت کی شعبہ نے اور ثوری نے ابواسحاق سے انہوں نے براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے دیکھا میں نے رسول اللہ ﷺ کے جسم مبارک پر سرخ جوڑا یعنی اس میں خطوط سرخ تھے نہ یہ کہ بالکل سرخ ہو۔ روایت کی ہم سے یہ محمود بن غیلان نے انہوں نے وکیع سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے ابواسحاق سے۔ اور روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے محمد بن جعفر سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے ابواسحاق سے یہی روایت۔ اور اس حدیث میں یہی ذکر ہے اور اس سے زیادہ پوچھا میں نے محمد بن اسماعیل بخاری سے اور کہا میں نے کہ حدیث ابواسحاق کی جو مروی ہے براء سے وہ زیادہ صحیح ہے یا حدیث جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کی تو تجویز کیا انہوں نے کہ دونوں حدیثیں صحیح ہیں۔ اور اس باب میں براء اور ابو حنیفہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔



۴۸۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي الثُّوبِ الْأَخْضَرِ

سبز کپڑوں کے بیان میں

(۲۸۱۲) عَنْ أَبِي رَمَثَةَ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَعَلَيْهِ بُرْدَانِ أَخْضَرَانِ. (اسنادہ صحیح) مختصر الشمائل (۳۶).

ترجمہ: روایت ہے ابو رمثہ سے کہا انہوں نے کہ دیکھا میں نے رسول اللہ ﷺ کو اور ان پر دو کپڑے بڑے تھے۔
فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ ہم اس کو مگر عبید اللہ بن ایاد کی روایت سے اور رمثہ تمیمی کا نام حبیب بن حیان ہے۔ اور بعضوں نے کہا کہ رفاعہ بن یثرب ہے۔



۴۹۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي الثَّوْبِ الْأَسْوَدِ

سیاہ کپڑوں کے بیان میں

(۲۸۱۳) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ ذَاتَ غَدَاةٍ وَعَلَيْهِ مِرْطٌ مِنْ شَعْرِ أَسْوَدَ.
 (اسنادہ صحیح) مختصر الشمائل (۵۶)
 ترجمہ: روایت ہے ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ نکلے نبی ﷺ ایک دن صبح کو اور ان پر چادر تھی کالے بالوں کی۔
فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔



۵۰۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي الثَّوْبِ الْأَصْفَرِ

زرد کپڑوں کے بیان میں

(۲۸۱۴) عَنْ قَيْلَةَ بِنْتِ مَخْرَمَةَ أَنَّهَا قَالَتْ: قَدِمْنَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَذَكَرَتِ الْحَدِيثَ بِطَوِيلِهِ حَتَّى جَاءَ رَجُلٌ وَقَدْ ارْتَفَعَتِ الشَّمْسُ، فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ! فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((وَعَلَيْكَ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ))، وَعَلَيْهِ تَعْنِي النَّبِيُّ ﷺ أَسْمَالُ مُلَيَّتَيْنِ كَانَتَا بِزَعْفَرَانَ وَقَدْ نَفَضَتَا وَمَعَهُ عُسَيْبُ نَخْلَةٍ. (اسنادہ حسن) مختصر الشمائل (۵۳، التحقيق الثاني)

ترجمہ: روایت ہے بنت مخرمہ قیلہ سے کہا انہوں نے کہ آئے ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس اور ذکر کی انہوں نے اس کے بعد حدیث بہت لمبی یہاں تک کہ کہا انہوں نے کہا آیا آپ کے پاس ایک مرد اور بلند ہو چکا تھا آفتاب سو کہا السلام علیک یا رسول اللہ تو فرمایا آپ نے علیک السلام ورحمۃ اللہ اور آپ ﷺ پر دو کپڑے تھے پرانے اور بے سینے ہوئے رنگے گئے تھے زعفران میں اور جھڑ گیا تھا ان سے رنگ زعفران کا یعنی بسبب کثرت استعمال کے اور آپ ﷺ کے پاس ایک شاخ تھی کھجور کی۔

فائل: قیلہ کی حدیث کو ہم نہیں جانتے مگر عبداللہ بن حسان کی روایت سے۔
مترجم: مراد حدیث یہ ہے کہ رنگ زعفران کا ان کپڑوں سے جھڑ گیا تھا اور کچھ اثر باقی نہ رہا تھا۔



۵۱۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ التَّزَعُّفِ وَالْخُلُوقِ لِلرِّجَالِ

اس بیان میں کہ مردوں کو زعفران اور خلوق منع ہے

(۲۸۱۵) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ التَّزَعُّفِ لِلرِّجَالِ. (اسنادہ صحیح)
 ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کہ منع کیا رسول اللہ ﷺ نے تزعفر سے مردوں کو۔

فائل: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور روایت کی شعبہ نے یہ حدیث اسماعیل بن علیہ سے انہوں نے عبدالعزیز بن صہیب سے انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے منع فرمایا زعفران کے لگانے سے یعنی مردوں کو۔ روایت کی یہ حدیث ہم سے عبداللہ بن عبد الرحمن نے انہوں نے آدم سے انہوں نے شعبہ سے کہا شعبہ نے معنی کراہت تزعفر کے مردوں کے لیے یہ ہیں کہ مرد خوشبو کے لیے بجائے عطر کے زعفران لگائے۔



(۲۸۱۶) عَنْ يَعْلَى بْنِ مُرَّةٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَبْصَرَ رَجُلًا مُتَخَلِّقًا، قَالَ: ((اَذْهَبْ فَاغْسِلْهُ ثُمَّ اغْسِلْهُ ثُمَّ لَا تَعُدَّ)). (ضعيف الاسناد)

ترجمہ: روایت ہے یعلیٰ بن مرہ سے کہ نبی ﷺ نے دیکھا ایک شخص کو خلوق لگائے ہوئے تب فرمایا جاتو اور دھو اس کو اور پھر دھو اور پھر دوبارہ نہ لگا اس کو۔

فائل: یہ حدیث حسن ہے۔ اور اختلاف کیا بعضوں نے اس کی اسناد میں جو مروی ہے عطاء بن سائب سے۔ کہا علی نے کہا یحییٰ بن سعید نے جس نے کہ سنا ہے عطاء بن سائب سے زمانہ قدیم میں یعنی ان کی اول عمر میں سوسہ اس کا صحیح ہے اور سماع شعبہ اور سفیان کا عطاء بن سائب سے صحیح ہے مگر دو حدیثیں کہ جو مروی ہیں، عطاء سے وہ روایت کرتے ہیں رادان سے کہا شعبہ نے سنا میں نے ان دونوں حدیثوں کو عطاء سے آخر عمر میں۔ اور کہا جاتا ہے سطاء بن سائب کا آخر عمر میں حافظہ بگڑ گیا تھا۔ اس باب میں عمار اور ابی موسیٰ اور انس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔

مترجم: خلوق ایک خوشبو ہے کہ مرکب ہے زعفران وغیرہ سے اور غالب ہوتی ہے اس پر سرخی یا سفیدی۔ اور اکثر احادیث میں اس سے نبی وارد ہوئی ہے کہ وہ خوشبو مخصوص ہے نساء کے واسطے۔

۵۴۔ باب: مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْحَرِيرِ وَالذِّبَاجِ

حریر اور ذباج کی کراہت کے بیان میں

(۲۸۱۷) عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ يُذَكِّرُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ لَبَسَ الْحَرِيرَ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الْآخِرَةِ)). (اسنادہ صحیح) غایۃ المرام (۷۸)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا انہوں نے سنا میں نے عمر رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جس نے پہناریشمی کپڑا دنیا میں وہ نہ پہنے گا اسے آخرت میں۔ یعنی جنت میں۔

فائدہ: اس باب میں علی اور حذیفہ اور انس رضی اللہ عنہم اور کئی لوگوں سے روایت ہے جن کا ذکر کیا ہے ہم نے کتاب اللباس میں۔ اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہوئی ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کئی سندوں سے۔ اور اسامہ رضی اللہ عنہ جو بیٹی ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی ہیں ان کے مولیٰ کا نام عبداللہ اور کنیت ان کی ابو عمر ہے۔ اور روایت کی ان سے عطاء بن ابورباح اور عمرو بن دینار نے۔



۵۳۔ باب قصة غيبه ﷺ قباء لمخرمة وملاطفته معه

نبی اکرم ﷺ کا مخرمہ رضی اللہ عنہا کے لیے قباء رکھنا اور ان کے ساتھ شفقت و نرمی کرنا

(۲۸۱۸) عَنْ الْمُسَوِّرِ بْنِ مَخْرَمَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ قَسَمَ أَقْبِيَّةً وَلَمْ يُعْطِ مَخْرَمَةَ شَيْئًا، فَقَالَ: يَا بَنِي! انْطَلِقُوا بِنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَاَنْطَلَقْتُ مَعَهُ، قَالَ: ادْخُلْ فَادْعُهُ لِي، فَدَعَوْتُهُ لَهُ، فَخَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ وَعَلَيْهِ قُبَاءٌ مِنْهَا، فَقَالَ: ((خَبَأْتُ لَكَ هَذَا))، قَالَ: فَتَنَظَّرَ إِلَيْهِ فَقَالَ: رَضِيَ مَخْرَمَةَ. (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: روایت ہے مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کہ تقسیم کیں رسول اللہ ﷺ نے قبائیں اور نہ دیا مخرمہ کو ان میں سے کچھ سو کہا مخرمہ نے کہ اے میرے بیٹے چلو میرے ساتھ نبی ﷺ کے پاس، کہا مسور نے کہ گیا میں ان کے ساتھ تو کہا انہوں نے کہ داخل ہو تو بلا لے آنحضرت ﷺ کو میرے لیے، سو بلا یا میں نے ان کو مخرمہ کے لیے اور نکلے رسول اللہ ﷺ اور آپ کے اوپر ایک قبائیں ان ہی قبائوں میں سے، سو فرمایا آپ نے مخرمہ سے کہ یہ بچا رکھی تھی میں نے تمہارے لیے۔ کہا راوی نے پھر دیکھا آپ ﷺ نے مخرمہ کی طرف اور فرمایا راضی ہو گئے مخرمہ۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور ابن ابوملیکہ کا نام عبداللہ بن عبید اللہ بن ابوملیکہ ہے۔



۵۴۔ بَابُ: مَا جَاءَ أَنَّ اللَّهَ يُحِبُّ أَنْ يُرَى أَثَرُ نِعْمَتِهِ عَلَى عَبْدِهِ

اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے کہ دیکھا جائے اس کی نعمت کا اثر اس کے بندے پر
(۲۸۱۹) عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ أَنْ يُرَى أَثَرُ نِعْمَتِهِ عَلَى عَبْدِهِ)). (حسن صحيح) غايۃ المرام (۷۵)
ترجمہ: مسند مذکور مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ بے شک اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہے کہ دیکھا جائے اس کی نعمت کا اس کے بندے پر۔ یعنی کپڑے سفید ہوں اور زینت شرعی سے بدن آراستہ ہو۔
فائدہ: اس باب میں ابی الاحوص سے بھی روایت ہے کہ وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں۔ اور عمران بن حصین اور ابن مسعود رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔



۵۵۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي الْخَفِّ الْأَسْوَدِ

سیاہ موزہ کے بیان میں

(۲۸۲۰) عَنْ بُرَيْدَةَ : أَنَّ النَّجَاشِيَّ أَهْدَى لِلنَّبِيِّ ﷺ خُفَّيْنِ أَسْوَدَيْنِ سَادَجَيْنِ، فَلَبِسَهُمَا ثُمَّ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَيْهِمَا. (اسنادہ صحيح) مختصر الشمائل (۵۸) صحيح ابی داؤد (۱۴۴)
ترجمہ: روایت ہے بریدہ سے کہ نجاشی والے حبش نے ہدیے میں بھیجا نبی ﷺ کو ایک جوڑا موزے کا کہ وہ دونوں سیاہ تھے اور ان میں کچھ نقش نہ تھے پھر پہنا آپ نے ان کو اور وضو کیا اور مسح کیا ان پر۔
فائدہ: یہ حدیث حسن ہے نہیں جانتے۔ ہم اس کو مگر ولہم کی روایت سے اور روایت کی یہ محمد بن ربیعہ نے ولہم سے کہ نام ہے راوی کا۔



۵۶۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنْ نَتْفِ الشَّيْبِ

بوڑھے بال نکالنے کی نہی میں

(۲۸۲۱) عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنْ نَتْفِ الشَّيْبِ وَقَالَ : ((إِنَّهُ نُورُ الْمُسْلِمِ)). (اسنادہ صحيح) تخریج المشکاۃ (۴۴۵۸) سلسلة الاحادیث الصحیحة (۱۲۴۳)

ترجمہ: روایت ہے عمرو بن شعیب سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے کہ نبی ﷺ نے منع فرمایا سفید بال اکھاڑنے سے اور فرمایا کہ وہ نور ہے مسلمان کا۔

فائل: یہ حدیث حسن ہے اور روایت کی یہ عبدالرحمن بن حارث نے اور کئی لوگوں نے عمرو بن شعیب سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے دادا سے۔



۵۷۔ بَابُ: مَا جَاءَ أَنَّ الْمُسْتَشَارَ مُؤْتَمَنٌ

صاحب مشورہ کے امانت دار ہونے کے بیان میں

(۲۸۲۲) عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((الْمُسْتَشَارُ مُؤْتَمَنٌ)). (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: روایت ہے ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ جس سے مشورہ لیا جائے اس کو امانت داری ضرور ہے۔ یعنی اس کو افشائے راز نہ کرنا چاہیے۔

فائل: اس باب میں ابن مسعود اور ابو ہریرہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث غریب ہے ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی روایت سے۔



(۲۸۲۳) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((الْمُسْتَشَارُ مُؤْتَمَنٌ)). (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ جس سے مشورہ لیا جائے اس کو امانت داری ضرور ہے۔

فائل: اس حدیث کو روایت کیا کئی لوگوں نے شیبان بن عبدالرحمن نخعی سے۔ اور شیبان صاحب کتاب ہیں اور صحیح الحدیث ہیں اور کنیت ان کی ابو معاویہ ہے۔ روایت کی ہم سے عبدالجبار بن علاء عطار نے انہوں نے سفیان بن عیینہ سے۔ کہا سفیان نے کہ کہا عبدالملک نے جو راوی ہیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث کے کہ میں جو حدیث بیان کرتا ہوں اس میں سے کوئی حرف کاٹ نہیں رکھتا۔ یعنی پوری پوری بیان کرتا ہوں۔



۵۸۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي الشُّؤْمِ

نحوست کے بیان میں

(۲۸۲۴) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((الشُّؤْمُ فِي ثَلَاثٍ: فِي الْمَرَأَةِ وَالْمُسْكَنِ

وَالَّذَابَةِ)). (صحیح بزیادة: ان كان الشؤم في شيء ففى: ق؛ وهودو نهاشاذ) سلسلة الاحاديث الصحيحة (١٨٩٧ و ٧٩٩ و ٤٤٣)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ نحوست تین چیزوں میں ہے: عورت اور گھر اور جانور میں۔
فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور بعض اصحاب زہری نے سند میں اس حدیث کے ذکر نہیں کیا حمزہ کا اور یوں کہا کہ روایت ہے سالم سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ نبی ﷺ سے۔ اور ایسی ہی روایت کی ہم سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے یہ حدیث انہوں نے سفیان سے انہوں نے زہری سے انہوں نے سالم اور حمزہ سے کہ دونوں بیٹے ہیں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے اور ان دونوں نے اپنے باپ سے انہوں نے نبی ﷺ سے۔ روایت کی ہم سے سعید بن عبد الرحمن نے انہوں نے سفیان سے انہوں نے زہری سے انہوں نے سالم سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس کے۔ اور نہیں ذکر کیا اس میں اس کا کہ روایت ہے سعید بن عبد الرحمن سے وہ روایت کرتے ہیں حمزہ سے۔ اور روایت سعید کی صحیح تر ہے اس واسطے کہ علی بن مدینی اور حمیدی دونوں نے روایت کی سفیان سے اور نہ روایت کی زہری نے ہم سے یہ حدیث مگر سالم سے انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے۔ اور روایت کی مالک بن انس نے یہ حدیث زہری سے، اور کہا اس کی سند میں کہ روایت کی زہری نے سالم سے اور حمزہ سے کہ دونوں بیٹے ہیں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے انہوں نے روایت کی اپنے باپ سے اور اس باب میں ہبل بن سعد اور عائشہ اور انس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ اور مردی ہے نبی ﷺ سے کہ آپ نے فرمایا کہ اگر نحوست ہوتی۔ کسی چیز میں تو عورت اور جانور اور گھر میں ہوتی یعنی کسی چیز میں نحوست نہیں۔ اور روایت کی حکیم بن معاویہ نے کہا انہوں نے کہ سنائیں نے نبی ﷺ سے کہ فرماتے تھے شوم یعنی نحوست نہیں ہے کس شے میں اور کبھی ہوتی ہے برکت گھر میں اور عورت اور گھوڑے میں۔ روایت کی ہم سے یہ حدیث علی بن بحر نے انہوں نے اسماعیل بن عیاش سے انہوں نے سلیمان سے انہوں نے یحییٰ بن جابر سے انہوں نے معاویہ سے انہوں نے اپنے عم حکیم بن معاویہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے۔



۵۹۔ بَابُ: مَا جَاءَ لَا يَتَنَاجَى اثْنَانِ دُونَ الثَّالِثِ

اس بیان میں کہ تیسرے آدمی کی موجودگی میں دو آدمی سرگوشی نہ کریں

(۲۸۲۵) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِذَا كُنْتُمْ ثَلَاثَةً فَلَا يَتَنَاجَى اثْنَانِ دُونَ صَاحِبِهِمَا)). وَقَالَ سُفْيَانُ فِي حَدِيثِهِ: ((لَا يَتَنَاجَى اثْنَانِ دُونَ الثَّالِثِ، فَإِنْ ذَلِكَ يُحْزَنُ)).

(اسنادہ صحیح) الروض النضر (۵۷۳) سلسلة الاحاديث الصحيحة (۳/۳۹۲)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: جب تم تین شخص ہو تو نہ کان میں باتیں کریں ان

میں سے دو شخص ایک اپنے رفیق کو چھوڑ کر۔ اور سفیان نے اپنی روایت میں لا یَنْتَجِیٰ کی بجائے لا یَنْتَاجِیٰ کہا ہے اس لیے کہ یہ بات اس کو غم میں ڈالتی ہے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور روایت کی گئی ہے نبی ﷺ سے کہ انہوں نے فرمایا: کان میں باتیں نہ کریں دو شخص ایک کو اکیلا چھوڑ کر اس لیے کہ اس سے مومن کو ایذا ہوتی ہے۔ یعنی سب اکیلے رہ جانے کے۔ اور اللہ تعالیٰ کو بری معلوم ہوتی ہے ایذا مومن کی۔ اس باب میں ابن عمر اور ابو ہریرہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔

مترجم : یہ سرگوشی سے ممانعت تین ہی شخصوں کے ساتھ مخصوص ہے کہ اس میں ایک شخص اکیلا رہ کر گھبراتا ہے اور بدظنی میں گرفتار ہوتا ہے اور اگر چار آدمی یا زیادہ ہوں تو سرگوشی منع نہیں۔



۶۰۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي الْعِدَّةِ

عہد و اقرار کے بیان میں

(۲۸۲۶) عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ قَالَ : رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَيْبَضَ قَدْ شَابَ، وَكَانَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ يُشَبِّهُهُ، وَأَمَرْنَا بِثَلَاثَةِ عَشَرَ قُلُوصًا فَلَدَّهَبْنَا نَقَبُضُهَا فَأَتَانَا مَوْتُهُ فَلَمْ يُعْطُونَا شَيْئًا، فَلَمَّا قَامَ أَبُو بَكْرٍ قَالَ : مَنْ كَانَتْ لَهُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عِدَّةٌ فَلْيُجِئْ، فَقُمْتُ إِلَيْهِ فَأَخْبَرْتُهُ فَأَمَرْنَا بِهَا. (اسنادہ صحیح)

ترجمہ : روایت ہے ابو جحیفہ سے کہا انہوں نے کہ دیکھا میں نے رسول اللہ ﷺ کو کہ گورے تھے اور بڑھا پا آ چلا تھا آپ پر یعنی قریب بیس بالوں کے سفید ہو چکے تھے اور حسن بن علی مشابہ تھے آپ سے یعنی صورت میں اور حکم کیا تھا ہمارے لیے تیرہ اونٹنیوں کا جو ان کا تو ہم ان اونٹنیوں کے لینے کو گئے، سو آگئی ہر کو خبر ان کی وفات کی، سو نہ دیا ہم کو لوگوں نے کچھ پھر جب قائم ہو گئے ابو بکر رضی اللہ عنہ امور خلافت پر تو کہا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہ جس سے کچھ وعدہ ہو رسول اللہ ﷺ کا تو وہ ہمارے پاس آئے، سو اٹھا میں اور خبر کی میں نے ان کو آپ کے وعدہ کی، سو حکم فرمایا ہم کو ان اونٹنیوں کے دینے کا۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے۔ اور روایت کی مروان بن معاویہ نے یہ حدیث اپنی اسناد سے ابو جحیفہ سے مانند اس کے۔ اور روایت کی کئی لوگوں نے اسماعیل بن ابوالخالد سے کہا ابو جحیفہ نے دیکھا میں نے رسول اللہ ﷺ کو اور حسن بن علی مشابہ ان کے تھے یعنی شکل و صورت میں اور اس سے زیادہ کچھ روایت نہ کیا یعنی اونٹنیوں کا ذکر اس روایت میں نہیں۔ روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے یحییٰ سے انہوں نے اسماعیل بن ابوالخالد سے انہوں نے ابو جحیفہ سے کہا انہوں نے کہ دیکھا میں نے رسول اللہ ﷺ کو اور حسن بن علی مشابہ تھے ان کے۔ اور ایسے ہی روایت کیا کئی لوگوں نے اسماعیل سے مانند اس کی۔ اور اس باب میں جابر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ اور ابو جحیفہ کا نام وہب السوائی ہے۔

(۲۸۲۷) حَدَّثَنَا أَبُو جُحَيْفَةَ قَالَ : رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَكَانَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ يُشَبِّهُهُ . (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: ہم سے ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا اور سیدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہما ان سے مشابہت رکھتے تھے۔



۶۱۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي

فداک ابی وامی کہنے کے بیان میں

(۲۸۲۸) عَنْ عَلِيٍّ قَالَ : سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ جَمَعَ أَبُوهُ لِأَحَدٍ غَيْرِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ . (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: روایت ہے سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کہ نہیں سنا میں نے نبی ﷺ کو کہ جمع کیا ہو آپ نے اپنے ماں باپ کو یعنی یہ کہا ہو کہ فدا ہیں تجھ پر ماں باپ میرے سوا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے۔



(۲۸۲۹) عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ : قَالَ عَلِيٌّ : مَا جَمَعَ رَسُولُ اللَّهِ أَبَاهُ وَأُمَّهُ لِأَحَدٍ إِلَّا لِسَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ ، قَالَ لَهُ يَوْمَ أُحُدٍ : ((إِذْ أَمَّا الْغُلَامُ الْحَزُونُ)) .

(منکر بذکر الغلام الحزور)

ترجمہ: روایت ہے سعید بن مسیب سے کہ فرمایا حضرت علیؑ نے: نہیں جمع کیا رسول اللہ ﷺ نے اپنے ماں باپ کو کسی کے لیے سوا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے کہ فرمایا ان کو جنگ احد کے دن: مارتو ایک تیر فدا ہیں تجھ پر ماں باپ میرے۔ اور کہا ان سے مارو تیراے جوان پہلوان۔

فائدہ: اس باب میں زیر اور جابر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور مروی ہوئی ہے کئی سندوں سے سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے۔ اور روایت کی کئی لوگوں نے یہ حدیث یحییٰ بن سعید بن مسیب سے انہوں نے سعد بن ابی وقاص سے، کہا سعد نے کہ جمع کیا میرے لیے رسول اللہ ﷺ نے اپنے ماں باپ کو دن احد کے۔ یعنی فداک ابی وامی فرمایا۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور دونوں حدیثیں صحیح ہیں۔



(۲۸۳۰) عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ ، قَالَ : جَمَعَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَبُوهُ يَوْمَ أُحُدٍ .

[اسنادہ صحیح]

بیرونی: سعید بن مسیب سے روایت ہے انہوں نے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے غزوہ اُحد کے دن میرے لیے اپنے والدین کو جمع فرمایا یعنی فداک اُمی و اُمی فرمایا۔



۶۲۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي يَأْ بُنَيَّ

کسی کو شفقتاً بیٹا کہنے کے بیان میں

(۲۸۳۱) عَنْ أَنَسٍ : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَهُ: ((يَا بُنَيَّ)). (اسنادہ صحیح) سلسلة الاحاديث الصحيحة (۱۰۶۷، ۲۸۳۱) بیرونی: روایت ہے سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے کہ ان کو رسول اللہ ﷺ نے اپنا بیٹا فرمایا۔

فائدہ: اس باب میں مغیرہ اور عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے۔ اور مروی ہوئی ہے اور سند سے سوا اس سند کے انس سے اور ابو عثمان شیخ ثقہ ہیں اور نام ان کا جعد بن عثمان ہے اور ان کو ابن دینار بھی کہتے ہیں اور بصرہ کے رہنے والے ہیں۔ اور روایت کی ان سے یونس بن عبید نے اور شعبہ اور کئی ائمہ حدیث نے۔



۶۳۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي تَعْجِيلِ إِسْمِ الْمَوْلُودِ

بچے کا نام جلدی رکھنے کے بیان میں

(۲۸۳۲) عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَ بِتَسْمِيَةِ الْمَوْلُودِ يَوْمَ سَابِعِهِ وَ وَضَعِ الْأَذَى عَنْهُ وَالْعَقِي. (اسنادہ حسن) الارواء: ۴/۳۳۹-۴۰۰۔ التحقیق الثانی

بیرونی: بسند مذکور مروی ہے کہ نبی ﷺ نے حکم فرمایا لڑکے کے نام رکھنے کا ساتویں دن۔ یعنی ولادت سے۔ اور اس کے بال وغیرہ جدا کرنے کا جو موجب اذیت ہیں اور عقیقہ کرنے کا۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔



۶۴۔ بَابُ: مَا جَاءَ مَا يُسْتَحَبُّ مِنَ الْأَسْمَاءِ

مستحب ناموں کے بیان میں

(۲۸۳۳) عَنْ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: أَحَبُّ الْأَسْمَاءِ إِلَى اللَّهِ [عَزَّوَجَلَّ] عَبْدُ اللَّهِ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ).

(اسنادہ صحیح) ارواء الغلیل (۱۱۷۶)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: سب سے زیادہ پیارے نام اللہ تعالیٰ کے نزدیک عبد اللہ اور عبد الرحمن ہیں۔ یعنی اس لیے کہ اس میں اقرار ہے اللہ تعالیٰ کی بندگی کا۔
فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے۔



(۲۸۳۴) عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : ((إِنَّ أَحَبَّ الْأَسْمَاءِ إِلَى اللَّهِ عَبْدُ اللَّهِ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ)).

[اسنادہ صحیح] [انظر ماقبلہ]

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: سب سے زیادہ پیارے نام اللہ تعالیٰ کے نزدیک عبد اللہ اور عبد الرحمن ہیں۔



۶۵۔ بَابُ: مَا جَاءَ مَا يُكْرَهُ مِنَ الْأَسْمَاءِ

مکروہ ناموں کے بیان میں

(۲۸۳۵) عَنْ عُمَرَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((لَا تُهَيِّنَنَّ أَنْ يُسَمَّى رَافِعٌ وَبَرَكَهٌ وَيَسَارٌ)).

(اسنادہ صحیح) سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ (۲۱۴۳)

ترجمہ: روایت ہے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ بے شک میں منع کرتا ہوں کہ نام رکھا جائے کسی کا رافع اور برکت اور یسار۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے۔ ایسی ہی روایت کی ابواحمد نے سفیان سے انہوں نے ابو یزید سے انہوں نے جابر سے انہوں نے عمر رضی اللہ عنہ سے اور ابواحمد ثقہ ہیں حافظ ہیں اور مشہور لوگوں کے نزدیک روایت ہے جابر کی نبی ﷺ سے۔ اور نہیں ہیں اس کی سند میں عمر رضی اللہ عنہ۔

مترجم: رافع کے معنی بلند کرنے والا اور برکت معروف ہے اور یسار کے معنی آسانی اور راحت پس ان ناموں میں یہ نقصان ہے کہ کبھی اس نام والا نہ ہو تو زبان پر آتا ہے کہ برکت نہیں یا آسانی نہیں اور یہ غیر مستحسن ہے۔



(۲۸۳۶) عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ : أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ : ((لَا تُسَمِّ غُلَامَكَ رَبَاحَ وَلَا أَفْلَحَ وَلَا يَسَارَ وَلَا نَجِيحًا يُقَالُ: أَثَمٌ هُوَ؟ فَيَقَالُ: لَا)).

(اسنادہ صحیح) ارواء الغلیل (۳۷۳۰)

ترجمہ: روایت ہے سرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مت نام رکھو اپنے غلام کا رباح یعنی زندہ دینے والا اور نہ فالح یعنی نجات والا اور نہ یسار اور نہ نوح فالح کے مرادف ہے اس لیے کہ کہا جائے گا کہ وہ یہاں ہے پھر جواب دیا جائے گا کہ نہیں۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔



(۲۸۳۷) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ قَالَ : ((أُخْنِعُ إِسْمَ عِنْدَ اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ رَجُلٌ تَسْمَى مَلِكِ الْأُمَلِكِ)). قَالَ سُفْيَانُ شَاهَان شَاهَ. (اسنادہ صحیح) سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ (۹۱۴)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ وہ پہنچاتے ہیں اس روایت کو نبی ﷺ تک کہ فرمایا آپؐ نے بدترین سب ناموں میں اللہ تعالیٰ کے نزدیک قیامت کے دن اس شخص کا نام ہے کہ جس نے نام رکھا ملک الاملاک کہا سفیان نے کہ معنی اس کے شہنشاہ ہیں۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور اخنع کے معنی قبیح تر ہیں۔



۶۶۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي تَغْيِيرِ الْأَسْمَاءِ

نام بدلنے کے بیان میں

(۲۸۳۸) عَنْ ابْنِ عُمَرَ : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ غَيَّرَ إِسْمَ عَاصِيَةَ وَقَالَ : ((أَنْتِ جَمِيلَةٌ)).

(اسنادہ صحیح) سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ (۲۱۳)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ نبی ﷺ نے بدل دیا عاصیہ کا نام اور فرمایا کہ تو جمیلہ ہے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ اور مرفوع کیا یحییٰ بن سعید قطان نے اس حدیث کو۔ اور روایت کی عبید اللہ سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مرسل۔ اور اس باب میں عبدالرحمن بن عوف سے اور عبداللہ بن سلام اور عبداللہ بن مطیع اور ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا اور حکیم بن سعید اور مسلم اور اسامہ بن اخدری اور شریک بن ہانی سے بھی روایت ہے کہ شریک اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں۔ اور خیمہ بن عبدالرحمن سے بھی روایت ہے کہ وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں۔



(۲۸۳۹) عَنْ عَائِشَةَ : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُغَيِّرُ الْإِسْمَ الْقَبِيحَ.

(اسنادہ صحیح) سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ (۲۰۷-۲۰۸)

ترجمہ: روایت ہے ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ نبی ﷺ بدل دیا کرتے تھے برے نام کو۔
فائلا: کہا ابو بکر بن نافع نے جو راوی ہیں اس حدیث کے کہ کبھی کہا عمر بن علی نے اس حدیث کی سند میں کہ روایت ہے ہشام بن عروہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ نبی ﷺ سے مرسلہ۔ اور نہیں ذکر کیا اس میں ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کا۔



۶۷۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي أَسْمَاءِ النَّبِيِّ ﷺ

نبی ﷺ کے اسماء کے بیان میں

(۲۸۴۰) عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((إِنَّ لِي أَسْمَاءً: أَنَا مُحَمَّدٌ، وَأَنَا أَحْمَدُ، وَأَنَا الْمَاحِي الَّذِي يَمْحُو اللَّهُ بِي الْكُفْرَ، وَأَنَا الْحَاشِرُ الَّذِي يُحْشَرُ النَّاسُ عَلَى قَدَمَيَّ، وَأَنَا الْعَاقِبُ الَّذِي لَيْسَ بَعْدَهُ نَبِيٌّ)). (اسنادہ صحیح) مختصر الشمائل (۳۱۵) الروض النضير ۱/۳۴۰.

ترجمہ: روایت ہے جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ میرے بہت سے نام ہیں میں محمد ہوں اور میں احمد ہوں اور میں مٹانے والا ہوں کہ مٹاتا ہے اللہ تعالیٰ بسبب میرے کفر کو اور میں حاشر ہوں یعنی جمع کرنے والا ہوں کہ لوگ میرے قدموں پر جمع کیے جائیں گے یعنی میرے پیچھے ہوں گے پہلے میں میدان حشر میں آؤں گا۔ اور میں عاقب یعنی پیچھے آنے والا ہوں کہ اس کے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔
فائلا: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔



۶۸۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْجَمْعِ بَيْنَ إِسْمِ النَّبِيِّ ﷺ وَكُنْيَتِهِ

نبی ﷺ کے نام اور کنیت جمع کرنے کی کراہت کے بیان میں

(۲۸۴۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى أَنْ يَجْمَعَ أَحَدٌ بَيْنَ إِسْمِهِ وَكُنْيَتِهِ، وَيُسَمَّى مُحَمَّدًا أَبَا الْقَاسِمِ.

(حسن صحیح) تخريج المشكاة (۴۷۶۹) التحقيق الثاني۔ سلسلة الاحاديث الصحيحة (۲۹۴۶)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ منع فرمایا رسول اللہ ﷺ نے اس میں کہ جمع کرے کوئی شخص آپ کے نام اور کنیت کو اور نام رکھے اپنا محمد ابو القاسم۔ یعنی اگر محمد نام رکھے تو چاہیے کہ کنیت کچھ اور رکھے اور اگر کنیت ابو القاسم رکھے، تو محمد نام نہ رکھے غرض دونوں کے جمع کرنے سے منع فرمایا۔

فائدہ : اس باب میں جابر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔



(۲۸۴۲) عَنْ جَابِرٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((إِذَا تَسَمَّيْتُمْ بِي فَلَا تَكْنُوا بِي)).

(اسنادہ صحیح) مختصر تحفة المودود (صحیح الادب المفرد (۳۵۵)

ترجمہ : روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: جب کہ نام رکھو تم میرے نام کے ساتھ یعنی محمد تو کنیت نہ رکھو میری یعنی ابوالقاسم۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ اور کروہ رکھا ہے بعض علماء نے جمع کرنا نام مبارک اور کنیت کو آنحضرت ﷺ کی۔ اور بعضوں نے ایسا کیا بھی ہے یعنی انہوں نے کراہت کو تنزیہی جانا یا مخصوص جانا آپ کی حیات کے ساتھ۔ اور مروی ہے نبی ﷺ سے کہ آپ نے سنا ایک شخص کو بازار میں کہ پکارتا ہے یا ابوالقاسم تو مخاطب ہوئے اس کی طرف آنحضرت ﷺ تو کہا اس نے کہ میں نے آپ کو نہیں پکارا، تب فرمایا نبی ﷺ نے کہ نہ رکھو میری کنیت، روایت کی ہم سے یہ حدیث حسن بن علی خلال نے انہوں نے یزید بن ہارون سے انہوں نے حمید سے انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے۔ انہوں نے نبی ﷺ سے اور اس حدیث سے معلوم ہوئی کراہت اس کی کہ کوئی شخص اپنی کنیت ابوالقاسم رکھے۔



(۲۸۴۳) عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ : إِنَّهُ قَالَ : يَارَسُولَ اللَّهِ! أَرَأَيْتَ إِنْ وَلِدَ لِي بَعْدَكَ أُسْمِيهِ مُحَمَّدًا وَأُكْنِيهِ بِكُنْيَتِكَ؟ قَالَ : ((نَعَمْ))، قَالَ : فَكَانَتْ رُخْصَةً لِي.

(اسنادہ صحیح) مختصر تحفة المودود (تخریج المشكاة ۴۷۷۲ / التحقيق الثانی)

ترجمہ : روایت ہے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے کہ عرض کی انہوں نے یا رسول اللہ بھلا فرمائیے تو اگر ہوا میرے لیے کوئی لڑکا آپ کے بعد تو نام رکھوں میں اس کا محمد اور کنیت رکھوں اس کی جو آپ کی کنیت ہے؟ یعنی ابوالقاسم۔ تو فرمایا آپ ﷺ نے کہ ہاں، کہا حضرت علیؑ نے کہ پھر یہ رخصت خاص میرے ہی لیے تھی۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔



۶۹۔ بَابُ: مَا جَاءَ أَنَّ مِنَ الشَّعْرِ حِكْمَةٌ

اس بیان میں کہ بعض شعر حکمت ہے

(۲۸۴۴) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((إِنَّ مِنَ الشَّعْرِ حِكْمَةً)). (حسن صحیح)

ترجمہ: روایت ہے عبد اللہ سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ بے شک بعض شعر حکمت ہے۔

فائل: یہ حدیث غریب ہے اس سند سے مرفوع کیا اس کو فقط ابو سعید اشج نے ابن ابی عیینہ کی روایت سے۔ اور روایت کی اور لوگوں نے ان کے سوا ابن ابی عیینہ کی روایت سے یہ حدیث موقوفاً۔ اور مروی ہوئی ہے یہ حدیث کئی سندوں سے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے انہوں نے روایت کی نبی ﷺ سے۔ اور اس باب میں ابی بن کعب اور ابن عباس اور عائشہ اور بریدہ اور کثیر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ اور کثیر اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں وہ اپنے دادا سے۔



(۲۸۴۵) عَنْ أَبِي عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ مِنَ الشَّعْرِ حِكْمًا)).

(حسن صحیح) سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ (۱۷۳۱)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ نے کہ بے شک بعض شعر حکمت ہے۔

فائل: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔



۷۰۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي إِنْشَادِ الشَّعْرِ

شعر پڑھنے کے بیان میں

(۲۸۴۶) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَضَعُ لِحْسَانَ مِنْبَرًا فِي الْمَسْجِدِ يَقُومُ عَلَيْهِ قَائِمًا يُفَاجِرُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَوْ قَالَتْ: يُنَافِحُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، وَيَقُولُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ اللَّهَ يُؤَيِّدُ حَسَانَ بَرُوحِ الْقُدُسِ مَا يُفَاجِرُ أَوْ يُنَافِحُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ)).

(اسنادہ حسن) سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ (۱۶۵۷)

ترجمہ: روایت ہے ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ تھے نبی ﷺ رکھتے حسان کے لیے منبر کہ وہ اس پر کھڑے ہو کر فخر کرتے تھے ساتھ رسول اللہ ﷺ کے یا کہا ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے بنافع یعنی جواب دیتے تھے اور دفع اعتراضات کرتے تھے رسول اللہ ﷺ کی طرف سے یعنی راوی کو شک ہے اور فرماتے تھے رسول اللہ ﷺ بے شک اللہ تعالیٰ مدد کرتا ہے حسان بن ثابت کی روح القدس یعنی جبرائیل کے ساتھ جب تک وہ فخر کرتے رہتے ہیں یا جواب دیتے رہتے ہیں رسول اللہ ﷺ کی طرف سے۔

فائل: روایت کی ہم سے اسماعیل اور علی بن حجر نے ابن ابی الزناد سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے عروہ سے انہوں

نے ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے نبی ﷺ سے۔ اور اس باب میں ابو ہریرہ اور براء رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے یعنی حدیث ابن ابی الزنادکی۔



(۲۸۴۷) عَنْ أَنَسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ مَكَّةَ فِي عُمْرَةِ الْقَضَاءِ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَوَاحَةَ بَيْنَ يَدَيْهِ يَمْشِي وَهُوَ يَقُولُ:

خَلُّوا بَنِي الْكُفَّارِ عَنْ سَبِيلِهِ - الْيَوْمَ نَضْرِبُكُمْ عَلَى تَنْزِيلِهِ

ضَرْبًا يُزِيلُ الْهَامَ عَنْ مَقِيلِهِ - وَيُذْهِلُ الْحَلِيلَ عَنْ حَلِيلِهِ

فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: يَا ابْنَ رَوَاحَةَ! بَيْنَ يَدَي رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَفِي حَرَمِ اللَّهِ تَقُولُ الشِّعْرَ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((خَلِّ عَنْهُ يَا عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فَلْيَهَيِّ أَسْرِعْ فِيهِمْ مِنْ نَضْحِ النَّبْلِ)).

(اسنادہ صحیح) مختصر الشماثل (۲۱۰)

ترجمہ: روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ داخل ہوئے مکہ میں عمرہ قضا کے سال اور عبد اللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ ان کے آگے تھے اور یہ اشعار پڑھتے جاتے تھے: یعنی چھوڑ دو اور خالی کر دو اے اولاد کفار کی راستہ اس کا، آج کے دن ماریں گے ہم تم کو اس کے اترنے پر۔ ایسی مار کہ ہلا دے دماغ کو اس کی جگہ سے، اور بھلا دے اور غافل کر دے دوست کو دوست سے، سو کہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اے ابن رواحہ آگے رسول اللہ ﷺ کے اور اللہ تعالیٰ کے حرم محترم میں تم یہ شعر پڑھتے ہو؟ تب فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: چھوڑ دو اس کو اے عمر! اس لیے کہ یہ شعر پڑھنا کافروں میں زیادہ اثر کرتا ہے تیر مارنے سے۔ یعنی ان کو بہت گراں گزرتا ہے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے۔ اور روایت کی عبدالرزاق نے یہ حدیث معمر سے بھی انہوں نے زہری سے انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے مانند اس کی اور مروی ہے اور حدیث میں کہ نبی ﷺ داخل ہوئے مکہ کو عمرہ قضا میں اور کعب بن مالک ان کے آگے تھے۔ اور یہ زیادہ صحیح ہے بعض اہل حدیث کے نزدیک اس لیے کہ عبد اللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ مقتول ہوئے موتہ کے دن اور عمرہ قضا اس کے بعد ہوا اور موتہ ایک موضع ہے شام میں۔

مترجم: حافظ ابن حجر نے ترمذی کے اس قول پر ایراد کیا ہے اور کہا کہ عمرہ قضا کو بعد یوم موتہ کے کہنا صریح غلطی ہے۔ اور تعجب ہے کہ امام ترمذی سے کیونکر یہ ذہول اور غفلت واقع ہوئی اس لیے کہ عمرہ قضا میں اختتام ہوا ہے جعفر کا اور ان کے بھائی کا بنت حمزہ کے لیے اور زید بن حارثہ اور جعفر اور عبد اللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ سب ایک جگہ میں مقتول ہوئے ہیں سو یہ امر امام ترمذی رضی اللہ عنہ پر کیوں کر غفلت رہا۔



(۲۸۴۸) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قِيلَ لَهَا هَلْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَتَمَثَّلُ بِشَيْءٍ مِنَ الشَّعْرِ؟ قَالَتْ: كَانَ يَتَمَثَّلُ بِشَعْرِ ابْنِ رَوَاحَةَ، وَيَقُولُ ((وَيَأْتِيكَ بِالْأَخْبَارِ مَنْ لَمْ تَزُودِ)).

(اسنادہ صحیح) سلسلة الاحاديث الصحيحة (۲۰۵۷).

ترجمہ: روایت ہے ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ ان سے پوچھا کہ نبی ﷺ کبھی کوئی شعر پڑھتے تھے؟ تو کہا انہوں نے کہ ہاں پڑھتے تھے شعر ابن رواحہ کا اور فرماتے تھے وَيَأْتِيكَ..... الخ۔

فائدہ: اس باب میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: پورا شعر ابن رواحہ کا یہ ہے۔

یعنی کھول دیں گے اور ظاہر کر دیں گے تجھ پر اس دن وہ چیزیں کہ جس سے تو جاہل تھا اور لائیں گے تیرے پاس وہ شخص خبریں کہ جن کے تو نے طیائے رنگے تھے



(۲۸۴۹) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((أَشْعُرُ كَلِمَةً تَكَلَّمْتُ بِهَا الْغُرَبُ قَوْلُ لَبِيدٍ أَلَا كُلُّ شَيْءٍ مَا

خَلَا اللَّهَ بَاطِلٌ)). (صحیح بلفظ: أصدق) مختصر الشمائل (۲۰۷)۔ فقہ السيرة (۲۷)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا نبی ﷺ نے کہ بہترین کلام کہ متکلم ہوئے اس کے ساتھ شعرا نے عرب یہ قول ہے لبید کا اَلَا كُلُّ شَيْءٍ مَا خَلَا اللَّهَ بَاطِلٌ۔ یعنی آگاہ ہو کہ ہر چیز اللہ تعالیٰ کے سوا باطل ہے یعنی برسبیل فنا ہے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور روایت کی یہ ثوری نے عبد الملک بن عمیر سے۔



(۲۸۵۰) عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ: جَالَسْتُ النَّبِيَّ ﷺ أَكْثَرَ مِنْ مِائَةِ مَرَّةٍ، فَكَانَ أَصْحَابُهُ يَتَنَاشَدُونَ الشَّعْرَ

وَيَتَذَكَّرُونَ أَشْيَاءَ مِنْ أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ، وَهُوَ سَاكِتٌ قَرِيبًا يَتَبَسَّمُ مَعَهُمْ.

(اسنادہ صحیح) مختصر الشمائل (۲۱۱)

ترجمہ: روایت ہے جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ بیٹھا میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سو بار سے زیادہ سو آپ کے اصحاب اشعار پڑھتے تھے اور مذاکرہ کرتے تھے امور جاہلیت کا اور آپ ﷺ چپ بیٹھے رہتے تھے اور کبھی مسکراتے تھے ان کے ساتھ۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور روایت کی زہری نے سماک سے بھی۔



۷۱۔ بَابُ: مَا جَاءَ لِأَنْ يَمْتَلِيَ جَوْفُ أَحَدِكُمْ قَيْحًا خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَمْتَلِيَ شَعْرًا

اس بیان میں کہ کسی کو اپنے پیٹ کو پیپ سے بھر لینا، شعروں سے بھر لینے سے بہتر ہے (۲۸۵۱) عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَأَنْ يَمْتَلِيَ جَوْفُ أَحَدِكُمْ قَيْحًا خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَمْتَلِيَ شَعْرًا)). (اسنادہ صحیح) سلسلۃ الاحادیث الصحیحة (۳۳۶)

ترجمہ: روایت ہے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: البتہ اگر بھرا جائے پیٹ کسی کا پیپ سے تو بہتر ہے اس سے کہ بھرا جائے شعروں سے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔



(۲۸۵۲) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَأَنْ يَمْتَلِيَ جَوْفُ أَحَدِكُمْ قَيْحًا يَرِيهِ، خَيْرٌ مِنْ أَنْ يَمْتَلِيَ شَعْرًا)). (اسنادہ صحیح) سلسلۃ الاحادیث الصحیحة (۳۳۶)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: البتہ اگر بھرا جائے پیٹ کسی کا ایسی پیپ سے کہ سڑا دے اور فاسد کر دے اس کے پیٹ کو تو بہتر ہے اس سے کہ بھرا جائے شعروں سے۔

فائدہ: اس باب میں سعد اور ابو سعید اور ابن عمر اور ابو الدرداء رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔



۷۲۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي الْفَصَاحَةِ وَالْيَبَانِ فصاحت اور بیان کے متعلق

(۲۸۵۳) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ اللَّهَ يُغْضُ الْبَلِغَ مِنَ الرِّجَالِ الَّذِي يَتَخَلَّلُ بِلِسَانِهِ كَمَا تَتَخَلَّلُ الْبَقْرَةُ)). (اسنادہ صحیح) سلسلۃ الاحادیث الصحیحة (۸۷۸)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بے شک اللہ تعالیٰ دشمن رکھتا ہے بلیغ کو مردوں میں سے جو زبان سے اپنی لپیٹتا ہے باتوں کو جیسا کہ گائے لپیٹتی ہے اپنی زبان سے چارہ کو۔ یعنی بہت کثیر الکلام ہے اور بے فائدہ یا وہ گوئی کرتا ہے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس اسناد سے۔ اس باب میں سعد بن ابی وقاص سے بھی روایت ہے۔

بَابُ

(۲۸۵۴) عَنْ جَابِرٍ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يَنَامَ الرَّجُلُ عَلَى سَطْحٍ لَيْسَ بِمَحْجُورٍ عَلَيْهِ.

(اسنادہ صحیح) سلسلة الاحادیث الصحيحة (۸۲۶).

ترجمہ: روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کہ منع فرمایا رسول اللہ ﷺ نے آدمی ایسے کوٹھے پر سوئے کہ جس کے گرد منڈیر یا دیوار نہ ہو۔ یعنی خوف ہو کہ لڑھک کر گر جائے گانیند کی حالت میں۔



(۲۸۵۵) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَتَخَوَّنَا بِالْمَوْعِظَةِ فِي الْأَيَّامِ مَخَافَةَ السَّامَةِ عَلَيْنَا. (صحیح)

ترجمہ: روایت ہے عبد اللہ سے کہا انہوں نے کہ تھے رسول اللہ ﷺ فرصت دیتے تھے ہم کو ساتھ نصیحت کے دنوں میں یعنی ہر وقت وعظ و نصیحت نہ کرتے اس خوف سے کہ ہم ملول نہ ہو جائیں اور اکتانہ جائیں۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے سلیمان سے انہوں نے شقیق بن سلمہ سے انہوں نے عبد اللہ بن مسعود سے مانند اس کے۔



۷۳۔ بَابُ: أَحَبُّ الْعَمَلِ مَا دِيمَ عَلَيْهِ وَانْ قَلْ

زیادہ پسندیدہ عمل وہ ہے جس پر ہمیشگی کی جائے اگرچہ وہ تھوڑا ہو

(۲۸۵۶) عَنْ أَبِي صَالِحٍ قَالَ: سُئِلَتْ عَائِشَةُ وَأُمُّ سَلَمَةَ: أَيُّ الْعَمَلِ كَانَ أَحَبَّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ؟ قَالَتَا:

مَا دِيمَ عَلَيْهِ وَإِنْ قَلَّ. (اسنادہ صحیح) صحیح ابی داؤد (۱۲۳۸)

ترجمہ: روایت ہے ابو صالح سے کہا انہوں نے کہ کسی نے پوچھا ام المومنین عائشہ اور ام سلمہ رضی اللہ عنہما سے کہ کون سا عمل پیارا تھا رسول اللہ ﷺ کو؟ تو فرمایا ان دونوں نے کہ جس پر ہمیشگی کی جائے اگرچہ تھوڑا ہو۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اس سند سے۔ اور مروی ہوا ہے ہشام سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ عروہ سے ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا انہوں نے کہ بہت پیارا عمل رسول اللہ ﷺ کو وہ تھا کہ جس پر ہمیشگی کی جائے۔ روایت کی ہم سے ہارون بن اسحاق نے انہوں نے عروہ سے انہوں نے ہشام سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اسی کے معنوں میں۔ اور یہ حدیث صحیح ہے۔

۷۴۔ باب: حَمَرُوا الْآيَةَ وَأَوَكُوا الْأَسْقِيَةَ

برتنوں کو ڈھانپ دو اور مشکوں کے منہ باندھ دو

(۲۸۵۷) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((حَمَرُوا الْآيَةَ، وَأَوَكُوا الْأَسْقِيَةَ، وَأَجِفُّوا الْأَبْوَابَ

وَأَطْفِنُوا الْمَصَابِيحَ، فَإِنَّ الْفُورِيَسَقَةَ رُبَّمَا جَرَّتِ الْفَتِيلَةُ، فَأَخْرَقَتْ أَهْلَ الْبَيْتِ)). (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: روایت ہے عبد اللہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: ڈھانپ دو برتنوں کو یعنی شب کو اور باندھ دو منہ مشکوں کا اور بجھڑ

دو دروازوں کو اور بجھا دو چراغوں کو اس لیے کہ چوہا کٹر لے جاتا ہے بتی اور جلا دیتا ہے گھر والوں کو۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے مروی ہوئی جابر رضی اللہ عنہ سے کئی سندوں سے وہ روایت کرتے ہیں نبی ﷺ سے۔



۷۵۔ باب: مراعاة الابل في الخصب والسنة في السفر

شادابی و ہریالی میں اونٹوں کا لحاظ رکھنا اور قحط و خشک سالی میں سفر کرنا

(۲۸۵۸) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ : ((إِذَا سَافَرْتُمْ فِي الْخِصْبِ، فَأَعْطُوا الْإِبِلَ حَظَّهَا مِنَ

الْأَرْضِ، وَإِذَا سَافَرْتُمْ فِي السَّنَةِ فَبَادِرُوا بِقِيَّتِهَا وَإِذَا عَرِسْتُمْ فَاجْتَنِبُوا الطَّرِيقَ، فَإِنَّهَا طُرُقُ

الدَّوَابِّ وَمَأْوَى الْهَوَامِّ بِاللَّيْلِ)). (اسنادہ صحیح) سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ (۱۳۵۷)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم سفر کرو بہار کے ایام اور نباتات کے دنوں میں تو دو تم

اونٹوں کو حصہ ان کا زمین سے یعنی خوب چرنے دو کہ فربہ ہو جائیں اور جب سفر کرو تم خشکی اور خزاں کے دنوں میں تو

جلدی کرو تم اس کی قوت باقی رہنے تک یعنی خشکی میں جب وہ چارہ نہ پائے گا قوت جاتی رہے گی تو جلد اس زمین سے

نکل جاؤ اور جب آخر شب میں آرام کے لیے اتر دو تو راہ سے الگ ہو جاؤ اس لیے کہ وہ راستے ہیں جانوروں کے اور

ٹھکانا ہے کیڑوں کوڑوں کا رات میں۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور اس باب میں انس اور جابر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔





(المعجم) مثالوں کے بیان میں (تحفة ۳۷)

۲۶۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي مَثَلِ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ لِعِبَادِهِ

اللہ تعالیٰ کی اپنے بندوں کے لیے مثال

(۲۸۵۹) عَنْ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ الْكَلَابِيِّ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : «إِنَّ اللَّهَ ضَرَبَ مَثَلًا صِرَاطًا مُسْتَقِيمًا، عَلَى كَنْفِي الصِّرَاطِ رُؤُوسَ الْأَبْوَابِ مُفْتَحَةً، عَلَى الْأَبْوَابِ سُتُورٌ، وَدَاعٌ يَدْعُو عَلَى رَأْسِ الصِّرَاطِ، وَدَاعٌ يَدْعُو فَوْقَهُ، وَاللَّهُ يَدْعُو إِلَى دَارِ السَّلَامِ وَيَهْدِي مَنْ يَشَاءُ إِلَى صِرَاطِ مُسْتَقِيمٍ وَالْأَبْوَابُ الَّتِي عَلَى كَنْفِي الصِّرَاطِ حُدُودُ اللَّهِ، فَلَا يَقَعُ أَحَدٌ فِي حُدُودِ اللَّهِ حَتَّى يُكْشَفَ السِّتْرُ، وَالَّذِي يَدْعُو مِنْ فَوْقِهِ، وَاعِظُ رَبَّهُ» . (اسنادہ صحیح) تخريج المشكاة (۱۹۱ و ۱۹۲)

ترجمہ: روایت ہے نواس بن سمان بن سمان سے جو قبیلہ بنی کلاب سے ہیں کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ البتہ اللہ تعالیٰ نے بیان فرمائی ایک مثال صراط مستقیم کی کہ وہ ایسی راہ ہے کہ اس کے دونوں جانب یعنی داہنے بائیں دو دیواریں ہیں، اور ان دیواروں میں جا بجا دروازے کھلے ہوئے ہیں اور دروازوں پر پردے پڑے ہوئے ہیں اور ایک بلائے والا

بلا رہا ہے اس راہ کے سرے پر اور ایک بلا رہا ہے اس کے اوپر۔ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی ﴿وَاللّٰهُ يَدْعُوْا اِلٰى دَارِ السَّلَامِ﴾ آخر تک۔ یعنی اللہ تعالیٰ بلاتا ہے جنت کی طرف اور وہ راہ بتاتا ہے جس کو چاہتا ہے سیدھی راہ۔ اور وہ دروازے جو راہ کے داہنے بائیں کناروں پر ہیں وہ حدود ہیں اللہ تعالیٰ کی یعنی محرمات ہیں مثل زنا اور شراب خورد وغیرہ کے سو نہیں گرفتار ہوتا ان حدود میں اللہ تعالیٰ کی جب تک کہ پردہ نہ کھولے یعنی پہلے صفائے میں گرفتار ہوتا ہے پھر اس کے بعد کپڑے میں اور اسی طرح اور شبہات میں پڑتا ہے بعد محرمات میں گرتا ہے اور جو پکارنے والا ہے اس راہ کے اوپر ایک فرشتہ ہے نصیحت کرنے والا اللہ تعالیٰ کی طرف سے یعنی ہر مومن کے دل میں۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ سنائیں نے عبد اللہ بن عبد الرحمن سے کہ کہتے تھے کہ سنائیں نے زکریا بن عدی سے وہ کہتے تھے کہ کہا ابو اسحاق فزاری نے کہ لومہ روایتیں یقینہ بن ولید کی جو روایت کریں وہ ثقہ لوگوں سے اور مت لومہ روایت اسماعیل بن عیاش سے خواہ وہ روایت کریں ثقہ سے خواہ غیر ثقہ سے۔



(۲۸۶۰) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ : خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمًا ، فَقَالَ : ((إِنِّي رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَأَنَّ جِبْرِئِيلَ عِنْدَ رَأْسِي وَمِيكَائِيلَ عِنْدَ رِجْلِي ، يَقُولُ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ إِضْرِبْ لَهُ مَثَلًا ، فَقَالَ : اسْمَعْ ، سَمِعْتُ أَذْنُكَ ، وَأَعْقِلْ ، عَقْلَ قَلْبِكَ ، إِنَّمَا مَثَلُكَ ، وَمَثَلُ أُمَّتِكَ ، كَمَثَلِ مَلِكٍ اتَّخَذَ دَارًا ، ثُمَّ بَنَى فِيهَا بَيْتًا ، ثُمَّ جَعَلَ فِيهَا مَائِدَةً ، ثُمَّ بَعَثَ رَسُولًا يَدْعُو النَّاسَ إِلَى طَعَامِهِ ، فَمِنْهُمْ مَنْ أَجَابَ الرَّسُولَ ، وَمِنْهُمْ مَنْ تَرَكَهُ ، فَاللَّهُ هُوَ الْمَلِكُ وَالِدَارُ الْإِسْلَامُ ، وَالْبَيْتُ الْجَنَّةُ ، وَأَنْتَ يَا مُحَمَّدُ! رَسُولٌ فَمَنْ أَجَابَكَ دَخَلَ الْإِسْلَامَ ، وَمَنْ دَخَلَ الْإِسْلَامَ دَخَلَ الْجَنَّةَ ، وَمَنْ دَخَلَ الْجَنَّةَ أَكَلَ مَا فِيهَا)). (ضعيف الاسناد)

ترجمہ : روایت ہے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کہ نکلے ہماری طرف رسول اللہ ﷺ ایک دن اور فرمایا کہ میں نے خواب دیکھا کہ جبرائیل میرے سر پہنے ہیں اور میکائیل میرے پائنتی کہتا ہے ایک ان میں کا اپنے ساتھی سے کہ بیان کرو اس نبی کے لیے کوئی مثال تو کہا دوسرے نے کہ سن تو یعنی خطاب کیا اس نے آپ ﷺ کی طرف ہمیشہ سنتے رہیں کان تیرے یہ دعا ہے اور سمجھ تو ہمیشہ سمجھتا رہے دل تیرا البتہ مثال تیری اور تیری امت کی ایسی ہے جیسے ایک بادشاہ نے ایک کٹہہ بنایا اور اس میں ایک گھر تیار کیا پھر اس گھر میں دسترخوان چنا یعنی انواع و اقسام کے کولالات اور مشروبات سے پھر بھیجا ایک رسول کو بلائے لوگوں کو اس کے طعام کی طرف، سو بعضوں نے قبول کیا بلاوا رسول کا۔ اور بعضوں نے چھوڑ دیا اور نہ مانا اس کے بلاوے کو اب حقیقت اس مثال کی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ جل جلالہ بادشاہ ہے کہ وہ کٹہہ اسلام ہے اور گھر جنت۔

ہے اور تم اے محمد رسول ہو، سو جس نے تمہارے بلاوے کو قبول کیا داخل ہوا اسلام میں، اور جو داخل ہوا اسلام میں داخل ہوا جنت میں، اور جو داخل ہوا جنت میں کھایا جو کچھ اس میں ہے۔

فائدہ: یہ حدیث مرسل ہے۔ سعید بن ابی ہلال نے نہیں پایا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما کو یعنی درمیان میں کوئی راوی چھوٹ گیا ہے۔ اور اس باب میں ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ اور مروی ہوئی یہ حدیث نبی ﷺ سے اور سند سے سوا اس سند کے اور وہ سند صحیح تر ہے اس سے۔



(۲۸۶۱) عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْعِشَاءَ ثُمَّ انْصَرَفَ فَأَخَذَ بِيَدِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ حَتَّى خَرَجَ بِهِ إِلَى بَطْحَاءِ مَكَّةَ فَأَجْلَسَهُ ثُمَّ خَطَّ عَلَيْهِ خَطًّا، ثُمَّ قَالَ: ((لَا تَبْرَحَنَّ خَطَّتْ سَيِّئَتُهَا إِلَيْكَ رَجُلًا فَلَا تَكَلِّمُهُمْ فَإِنَّهُمْ لَنْ يَكَلِّمُوكَ))، ثُمَّ مَضَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَيْثُ أَرَادَ، فَبَيْنَا أَنَا جَالِسٌ فِي خَطِي إِذْ أَتَانِي رَجُلَانِ كَانَهُمَا الرُّطُّ: أَشْعَارُهُمْ وَأَجْسَامُهُمْ. لَا أَرَى عَوْرَةً وَلَا أَرَى قِشْرًا، وَيَنْتَهُونَ إِلَيَّ وَلَا يُجَاوِزُونَ الْخَطَّ، ثُمَّ يَصْذَرُونَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حَتَّى إِذَا كَانَ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ، لَكِنْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَدْ جَاءَ نَبِيٌّ وَأَنَا جَالِسٌ. فَقَالَ: ((لَقَدْ أَرَانِي مُنْذُ اللَّيْلَةِ))، ثُمَّ دَخَلَ عَلَيَّ فِي خَطِي فَتَوَسَّدَ فَحِذِي وَرَقْدَ، وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا رَقَدَ نَفَخَ فَبَيْنَا أَنَا قَاعِدٌ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ مُتَوَسِّدٌ فَحِذِي، إِذَا أَنَا بِرَجَالٍ عَلَيْهِمْ ثِيَابٌ بِيضٌ. اللَّهُ أَعْلَمُ مَا بِهِمْ مِنَ الْحِمَالِ فَانْتَهَوْا إِلَيَّ، فَجَلَسَ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ عِنْدَ رَأْسِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَطَائِفَةٌ مِنْهُمْ عِنْدَ رِجْلَيْهِ، ثُمَّ قَالُوا بَيْنَهُمْ: مَا رَأَيْنَا عَبْدًا قَطُّ أُوتِيَ مِثْلَ مَا أُوتِيَ هَذَا النَّبِيُّ ﷺ، إِنَّ عَيْنَيْهِ تَنَامَانِ وَقَلْبُهُ يَقْطَانُ، إِضْرِبُوا لَهُ مِثْلًا. مِثْلُ سَيِّدٍ بَنَى قَصْرًا ثُمَّ جَعَلَ مَائِدَةً فَدَعَا النَّاسَ إِلَى طَعَامِهِ وَشَرَابِهِ، فَمَنْ أَجَابَهُ أَكَلَ مِنْ طَعَامِهِ وَشَرِبَ مِنْ شَرَابِهِ، وَمَنْ لَمْ يُجِبْهُ عَاقِبَهُ، أَوْ قَالَ عَذَّبَهُ. ثُمَّ ارْتَفَعُوا وَاسْتَقِظَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عِنْدَ ذَلِكَ، فَقَالَ: ((سَمِعْتُ مَا قَالَ هَؤُلَاءِ، وَهَلْ تَذَرِي مَنْ هُمْ؟)) قُلْتُ: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالَ: ((هُمْ الْمَلِكَةُ، فَتَذَرِي مَا الْمَثَلُ الَّذِي ضَرَبُوهُ؟)) قُلْتُ: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالَ: ((الْمَثَلُ الَّذِي ضَرَبُوهُ: الرَّحْمَنُ [تبارك وتعالى] بَنَى الْجَنَّةَ وَدَعَى إِلَيْهَا عِبَادَهُ، فَمَنْ أَجَابَهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ، وَمَنْ لَمْ يُجِبْهُ عَاقِبَهُ أَوْ عَذَّبَهُ)).

(حسن صحیح)

ترجمہ: روایت ہے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کہ نماز پڑھی رسول اللہ ﷺ نے عشاء کی یعنی ایک دن اور پھرے پھر پکڑ لیا تاہ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا یہاں تک کہ نکل گئے کنکریلی زمین کی طرف مکہ کی سو بٹھلا دیا ان کو پھر کھینچا ان کے

گرد ایک خط اور فرمایا رہی تو اسی خط میں یعنی باہر نہ نکلا اس سے اس لیے آئیں گے تیرے پاس بہت سے مرد سونہ بات کرنا تو ان سے اور نہ بات کریں گے وہ تجھ سے پھر چلے گئے رسول اللہ ﷺ جہاں کا ارادہ رکھتے تھے سو اس درمیان میں کہ میں بیٹھا ہوا تھا اپنے خط میں کہ آئے بہت سے مرد گویا کہ وہ زط ہیں بال ان کے اور بدن ان کے نہ تو میں ننگے دیکھتا تھا اور نہ ان پر کپڑا تھا آتے تھے وہ میری طرف مگر نہ آگے بڑھتے تھے میرے خط سے پھر چلے جاتے تھے رسول اللہ ﷺ کے پاس یہاں تک کہ جب ہوئی آخر شب کوئی نہ آیا مگر رسول اللہ ﷺ آئے میرے پاس اور میں بیٹھا ہوا تھا، سو فرمایا آپ نے دیکھا اپنے تئیں آج کی رات یعنی نہیں سویا میں بالکل بھر داخل ہوئے مجھ پر میرے خط میں اور تکیہ لگایا مبری ران پر اور سو گئے اور رسول اللہ ﷺ جب سو جاتے تھے تو خراٹے لینے لگتے تھے سو اس حال میں کہ میں بیٹھا ہوا تھا اور رسول اللہ ﷺ تکیہ لگائے ہوئے تھے میری ران پر یکا یک آگئے میرے پاس چند مرد کہ ان کے بدن پر سفید کپڑے تھے اور اللہ خوب جانتا ہے جو کچھ خوبصورتی ان میں تھی یعنی نہایت حسین تھے، سو پہنچ گئے وہ مجھ تک سو بیٹھ گیا ایک گروہ ان میں رسول اللہ ﷺ کے سر ہانے اور ایک گروہ ان کے پیروں کے پاس اور وہ آپس میں کہنے لگے نہیں دیکھا ہم نے کوئی بندہ ایسا کہ اس کو ملا ہو جو کچھ کہ ان کو ملا ہے تحقیق کہ آنکھیں اس نبی کی سوتی ہیں اور دل جاگتا ہے یعنی اور اک رکھتا ہے جیسا بیداری میں ہو بیان کرو اس کے لیے ایک مثل سرداری کی کہ اس نے بنایا ایک محل پھر تیار کیا اس میں ایک دسترخوان اور بلایا لوگوں کو اپنے کھانے اور پینے کی طرف سو جس نے قبول کیا اس کے بلاوے کو کھایا اس کا کھانا اور پیا اس کا پانی، اور جس نے قبول نہ کیا بلاوا اس کا عذاب کرے گا وہ سردار اس کو۔ راوی کو شک ہے کہ عاقبہ کہا یا عذبه معنی دونوں کے ایک ہیں پھر اٹھ گئے وہ لوگ یعنی میرے پاس سے اور جاگ اٹھے رسول اللہ ﷺ اسی وقت اور فرمایا آپ نے سنا تو نے جو کچھ ان لوگوں نے کہا اور تم جانتے ہو کہ یہ لوگ کون تھے کہا میں نے اللہ اور رسول اس کو خوب جانتے ہیں فرمایا آپ نے وہ فرشتے تھے اور تم سمجھتے جو مثل انہوں نے بیان کی۔ میں نے کہا اللہ اور رسول خوب جانتے ہیں کہا وہ مثل جو انہوں نے بیان کی حقیقت اس کی یہ ہے کہ رحمن نے جنت یعنی سردار سے رحمن اور محل سے جنت مراد ہے اور بلایا اپنے بندوں کو، سو جس نے قبول کیا اس کے بلاوے کو داخل ہوا جنت میں اور جس نے نہ مانا عذاب کرے گا اس کو۔ راوی کو شک ہے کہ عاقبہ فرمایا یا عذبه۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے اس سند سے اور ابو تمیمہ کا نام طریف ہے اور وہ بیٹے ہیں مجالد کے اور ابو عثمان مہدی کا نام عبدالرحمن ہے اور وہ بیٹے ہیں بل کے اور سلمان تیمی وہ بیٹے ہیں طرخاں کے اور وہ اتراکرتے تھے قبیلہ بنی تمیم میں اس لیے تیمی مشہور ہو گئے کہا علی نے یحییٰ بن سعید نے نہیں دیکھا کہ کسی کو اللہ سے ڈرتے ہوئے سلیمان سے زیادہ۔

مترجم : وہ لوگ جو اول ابن مسعود پر ظاہر ہوئے جن تھے اور زط ایک ملک ہے آدمیوں کا کہ زطی اس طرف منسوب ہے جیسے

زنج کی طرف زنجی اور روم کی طرف رومی اور نہایہ میں ہے کہ وہ ایک قسم ہے سودان کی اور ہنود کی اور صاحب قاموس نے کہا کہ زنج ایک قسم ہے آدمیوں کی ہند کے لوگوں میں سے اور وہ معرب ہے جٹ کا۔



۷۷۔ بَابُ: مَا جَاءَ مَثَلُ النَّبِيِّ ﷺ وَالْأَنْبِيَاءِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِمْ أَجْمَعِينَ وَسَلَّمَ
نبی ﷺ اور تمام انبیاء کی مثال میں

(۲۸۶۲) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((إِنَّمَا مَثَلِي وَمَثَلُ الْأَنْبِيَاءِ كَرَجُلٍ بَنَى دَارًا فَأَكْمَلَهَا وَأَحْسَنَهَا إِلَّا مَوْضِعَ لَبَنَةٍ، فَجَعَلَ النَّاسُ يَدْخُلُونَهَا وَيَتَعَجَّبُونَ مِنْهَا وَيَقُولُونَ: لَوْلَا مَوْضِعُ اللَّبَنَةِ)). (اسنادہ صحیح) فقہ السیرة (۱۴۱)

ترجمہ: روایت ہے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ البتہ مثال میری اور مثال سب انبیاء کی ایسی ہے جیسے ایک شخص نے بنایا ایک گھر اور اس کو کامل کیا اور خوبصورت بنایا یعنی زیب و زینت بخوبی کی مگر چھوڑی دی اس میں جگہ ایک اینٹ کی سولوگ داخل ہونے لگے اور تعجب کرتے تھے اس کی خوبی پر اور کہتے تھے کہ کاش یہ جگہ خالی نہ ہوتی تو کیا خوب ہوتا مراد یہ ہے کہ وہ اینٹ گویا نفس نفیس آپ کا ہے کہ جس سے قصر انبیاء پورا ہو گیا۔

فائدہ: اس باب میں ابو ہریرہ اور ابی بن کعب رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے اس سند سے۔



۷۸۔ بَابُ: مَا جَاءَ مَثَلُ الصَّلَاةِ وَالصِّيَامِ وَالصَّدَقَةِ

نماز روزہ اور صدقہ کی مثال میں

(۲۸۶۳) عَنِ الْحَارِثِ الْأَشْعَرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ : ((إِنَّ اللَّهَ أَمَرَ يَحْيَى بْنَ زَكَرِيَّا بِخَمْسِ كَلِمَاتٍ أَنْ يَعْمَلَ بِهَا وَيَأْمُرَ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَنْ يَعْمَلُوا بِهَا، وَإِنَّهُ كَادَ أَنْ يُبْطِئَ بِهَا. قَالَ عِيسَى: إِنَّ اللَّهَ أَمَرَكَ بِخَمْسِ كَلِمَاتٍ لِتَعْمَلَ بِهَا وَتَأْمُرَ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَنْ يَعْمَلُوا بِهَا، فِيمَا أَنْ تَأْمُرَهُمْ وَإِمَّا أَنْ تُؤْمِرَهُمْ، فَقَالَ يَحْيَى أَخْشَى أَنْ سَبَقْتَنِي بِهَا أَنْ يُخَسَفَ بِي أَوْ أُعَذَّبَ، فَجَمَعَ النَّاسُ فِي بَيْتِ الْمَقْدِسِ فَامْتَلَأَ الْمَسْجِدُ وَقَعَدُوا عَلَى الشَّرَفِ، فَقَالَ: إِنَّ اللَّهَ أَمَرَنِي بِخَمْسِ كَلِمَاتٍ أَنْ أَعْمَلَ بِهِنَّ وَأُؤْمِرَهُمْ أَنْ يَعْمَلُوا بِهِنَّ: أَوَّلُهُنَّ أَنْ تَعْبُدُوا اللَّهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا، وَإِنَّ مَثَلَ مَنْ أَشْرَكَ بِاللَّهِ كَمَثَلِ رَجُلٍ اشْتَرَى عَبْدًا مِنْ خَالِصٍ مَالِهِ بِذَهَبٍ أَوْ وَرِقٍ فَقَالَ: هَذِهِ دَارِي وَهَذَا عَمَلِي

فَاعْمَلْ وَأَدِ إِلَيَّ، فَكَانَ يَعْمَلُ وَيُودِي إِلَى غَيْرِ سَيِّدِهِ فَأَيُّكُمْ يَرْضَى أَنْ يَكُونَ عَبْدُهُ كَذَلِكَ؟ وَإِنَّ اللَّهَ أَمَرَكُمْ بِالصَّلَاةِ إِذَا صَلَّيْتُمْ فَلَا تَلْتَفِتُوا فَإِنَّ اللَّهَ يَنْصِبُ وَجْهَهُ لَوَجْهِ عَبْدِهِ فِي صَلَاتِهِ مَا لَمْ يَلْتَفِتْ، وَأَمَرَكُمْ بِالصَّيَامِ، فَإِنْ مَثَلَ ذَلِكَ كَمَثَلِ رَجُلٍ فِي عِصَابَةٍ مَعَهُ صُرَّةٌ فِيهَا مِسْكٌ فَكُلُّهُمْ يُعْجَبُ أَوْ يُعْجِبُهُ رِيحُهَا، وَإِنْ رِيحُ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ، وَأَمَرَكُمْ بِالصَّدَقَةِ، فَإِنْ مَثَلَ ذَلِكَ كَمَثَلِ رَجُلٍ أَسْرَهُ الْعَدُوَّ فَأَوْثَقُوا إِيْدَهُ إِلَى عُقْبِهِ وَقَدَمُوهُ لِيَضْرِبُوا عُقْبَهُ، فَقَالَ أَنَا أَقْدِيهِ مِنْكُمْ بِالْقَلِيلِ وَالْكَثِيرِ فَقَدَا نَفْسَهُ مِنْهُمْ، وَأَمَرَكُمْ أَنْ تَذْكُرُوا اللَّهَ فَإِنْ خَلَّ ذَلِكَ كَمَثَلِ رَجُلٍ خَرَجَ الْعَدُوُّ فِي أَثَرِهِ سِرَاعًا حَتَّى إِذَا أَتَى عَلَى حِصْنٍ حَصِينٍ فَأَحْزَرَ نَفْسَهُ مِنْهُمْ كَذَلِكَ الْعَبْدُ لَا يُحْزِرُ نَفْسَهُ مِنَ الشَّيْطَانِ إِلَّا بِذِكْرِ اللَّهِ. قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((وَأَنَا أَمَرُكُمْ بِخُمْسٍ اللَّهُ أَمَرَنِي بِهِنَ: السَّمْعُ وَالطَّاعَةُ وَالْجِهَادُ وَالْهَجْرَةُ وَالْجَمَاعَةُ، فَإِنَّهُ مَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ قِيدَ شِبْرٍ، فَقَدْ خَلَعَ رِبْقَةَ الْإِسْلَامِ مِنْ عُقْبِهِ إِلَّا أَنْ يَرْجِعَ. وَمَنْ أَدْعَى دَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ، فَإِنَّهُ مِنْ جُنَى جَهَنَّمَ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَإِنْ صَلَّى وَصَامَ؟ فَقَالَ وَإِنْ صَلَّى وَصَامَ. فَادْعُوا بِدَعْوَى اللَّهِ، الَّذِي سَمَّاكُمْ الْمُسْلِمِينَ الْمُؤْمِنِينَ عِبَادَ اللَّهِ)).

(اسنادہ صحیح) تخریج المشكاة (۳۶۹۴) التعلیق الرغیب: ۱۸۹، ۱۹۰۔ صحیح الجامع (۱۷۲۴)۔

ترجمہ: روایت ہے حارث اشعری رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا مجھے ﷺ کو پانچ باتوں کا کہ وہ عمل کریں اس پر اور حکم کریں بنی اسرائیل کو وہ بھی عمل کریں اس پر اور وہ ان کے پہنچانے میں تاخیر کرتے تھے یعنی سوچتے تھے کہ بنی اسرائیل کو کس طرح پہنچاؤں، تب کہا عیسیٰ علیہ السلام نے کہ اللہ تعالیٰ نے حکم کیا ہے تم کو پانچ باتوں کا کہ تم عمل کرو اور بنی اسرائیل کو حکم کرو کہ وہ بھی اس پر عمل کریں، سو تم بنی اسرائیل کو حکم کر دو نہیں تو میں حکم کر دیتا ہوں سو کہا مجھے نے کہ میں ڈرتا ہوں کہ اگر سبقت کی تم نے مجھ پر ان امور کی تبلیغ میں تو دُشمن نہ جاؤں میں یا کہیں عذاب نہ کیا جاؤں میں تو جمع کیا مجھے ﷺ نے لوگوں کو بیت المقدس میں، سو بھر گئے وہ لوگ اس میں اور بیٹھے بلندیوں پر، سو فرمایا حضرت یحییٰ علیہ السلام نے کہ اللہ تعالیٰ نے حکم کیا مجھ کو پانچ باتوں کا تاکہ عمل کروں ان پر اور حکم کروں میں تم کو کہ تم بھی عمل کرو ان پر۔ پہلی ان کی یہ بات ہے کہ عبادت کرو اللہ تعالیٰ کی اور مت شریک کرو اس کے ساتھ کسی کو اور بے شک مثال اس شخص کی کہ جس نے شریک کیا اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی چیز کو مانند اس شخص کی ہے کہ خرید اس نے ایک غلام اپنے خالص مال سے یعنی بلا شرکت غیر سے سونے سے یا چاندی سے اور کہا اس غلام سے کہ یہ گھر میرا ہے اور یہ پیشہ میرا ہے سو یہ پیشہ کرتا اور نفع اس کا مجھ کو دے سو وہ پیشہ کرتا ہے اور نفع اس کا کسی اور کو دیتا ہے اپنے آقا کے سوا سو کون راضی ہوگا تم

میں سے کہ اس کا غلام ایسا ناکام ہو اور اللہ تعالیٰ نے حکم کیا تم کو نماز کا سو جب تم نماز پڑھو تو پڑھو اور نہ دیکھو اس لیے کہ اللہ تعالیٰ اپنا منہ کیے رہتا ہے بندے کی طرف اس کی نماز میں جب تک وہ ادھر ادھر نہ دیکھے اور حکم کیا تم کو روزہ کا سو مثال روزہ دار کی اس شخص کی مانند ہے جو ایک گروہ میں ہے اور اس کے ساتھ ایک تھیلی ہے کہ اس میں مشک ہے سو سب کو اچھی لگتی ہے بواں کی اور اس کو بھی پسند آتی ہے بواں کی اور بوروزہ دار کے منہ کی اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک سے زیادہ پاکیزہ ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے حکم کیا تم کو صدقہ کا سو بے شک مثال صدقہ دینے والے کی مانند اس شخص کے ہے کہ قید کیا اس کو دشمن نے اور باندھے اس کے ہاتھ اس کی گردن میں اور لے چلے اس کو تاکہ اس کی گردن ماریں، سو اس نے کہا کہ میں فدیہ دیتا ہوں جو کچھ میرے پاس ہے قلیل کثیر سے، سو فدیہ دے کر چھڑائی اس نے اپنی جان یعنی اسی طرح صدقہ دینے والا عذاب الہی سے نجات پاتا ہے اور حکم کیا اس نے تم کو کہ یاد کرو تم اللہ تعالیٰ کو اس لیے کہ مثال اللہ تعالیٰ کو یاد کرنے والے کی ایسی ہے جیسے ایک شخص ہے کہ نکلا دشمن اس کے پیچھے دوڑتا ہوا اور وہ بھاگا یہاں تک کہ آیا وہ ایک مضبوط قلعہ میں اور پچالی اس نے اپنی جان اس سے۔ اسی طرح بندہ نہیں بچا سکتا اپنی جان شیطان سے مگر اللہ تعالیٰ کے ذکر کے ساتھ۔ پھر فرمایا نبی ﷺ نے میں حکم کرتا ہوں تم کو پانچ باتوں کا کہ اللہ تعالیٰ نے حکم کیا ہے مجھ کو ان کا۔ (۱) بات سنا ہے (۲) کہا ماننا حاکم کا یعنی جو خلاف خدا حکم نہ کرے (۳) جہاد (۴) ہجرت (۵) التزام جماعت مسلمین کا۔ اس لیے کہ جو جدا ہوا جماعت سے ایک بالشت کے برابر اس نے نکال دی رسی اسلام کی اپنی گردن سے مگر یہ کہ پھر آجائے جماعت کی طرف اور جس نے پکارا پکارنا زمانہ جاہلیت کا یعنی لوگوں کو فتنی و فساد خانہ جنگی کے لیے جمع کیا تو وہ جہنم کی آگ میں ہے، سو عرض کیا ایک مرد نے کہ یا رسول اللہ اگر چہ وہ نماز پڑھے اور روزہ رکھے یعنی تب بھی جہنمی ہے فرمایا اگرچہ نماز پڑھے اور روزہ رکھے، سو پکارو تم اللہ تعالیٰ کی پکار کے موافق جب کہ نام رکھا تمہارا اس نے مسلمان مومن بندے اللہ کے یعنی جب مجتمع ہو تو اطاعت الہی کے لیے نہ فتنی نہ فساد کے واسطے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔ کہا محمد بن اسماعیل نے حارث اشعری کو صحبت ہے آنحضرت ﷺ کی اور ان کی بھی حدیثیں ہیں سو اس کے۔ روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے ان سے ابو داؤد طیالسی نے ان سے ابان بن یزید نے ان سے یحییٰ نے ان سے زید بن سلام نے ان سے ابو سلام نے ان سے حارث اشعری رضی اللہ عنہ نے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اسی کے معنوں میں۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ اور ابو سلام کا نام مطور ہے اور روایت کی یہ حدیث علی بن مبارک نے یحییٰ بن کثیر سے۔



(۲۸۶۴) عَنْ زَيْدِ بْنِ سَلَامٍ، عَنْ أَبِي سَلَامٍ عَنِ الْحَارِثِ الْأَشْعَرِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ : نَحْوُهُ بِمَعْنَاهُ.

ترجمہ: روایت ہے زید بن سلام سے انہوں نے روایت کیا ابو سلام سے انہوں نے حارث اشعری سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اسی کے معنوں میں۔

۷۹۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي مَثَلِ الْمُؤْمِنِ الْقَارِي لِلْقُرْآنِ وَغَيْرِ الْقَارِي

قرآن پڑھنے اور قرآن نہ پڑھنے والے مومن کی مثال کے بیان میں

(۲۸۶۵) عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : «مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الْأُتْرُنْجَةِ رِيحُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا طَيِّبٌ، وَمَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ التَّمْرَةِ لَا رِيحَ لَهَا وَطَعْمُهَا حُلْوٌ، وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الرِّيحَانَةِ رِيحُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا مُرٌّ، وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الْحَنْظَلَةِ رِيحُهَا مُرٌّ وَطَعْمُهَا مُرٌّ».

(اسنادہ صحیح) نقد الکتانی (۴۳)

ترجمہ: روایت ہے ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: مثال اس مومن کی کہ قرآن پڑھتا ہے مانند ترنج کی ہے کہ بواس کی خوش ہے اور مزہ اس کا اچھا ہے اور مثال اس کی مومن کی کہ قرآن نہیں پڑھتا ہے مانند کھجور کے ہے کہ اس میں خوشبو نہیں اور مزہ اس کا میٹھا ہے اور مثال اس منافق کی کہ پڑھتا ہے قرآن مانند مثال ریحان کے ہے کہ بواس کی خوش ہے اور مزہ اس کا کڑوا ہے اور مثال اس منافق کی کہ قرآن نہیں پڑھتا ہے مانند مثال حنظل کے ہے کہ بواس کی بد ہے اور مزہ اس کا برا ہے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور روایت کی ہے شعبہ نے قتادہ سے بھی۔



(۲۸۶۶) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ «مَثَلُ الْمُؤْمِنِ كَمَثَلِ الزَّرْعِ لَا تَزَالُ الرِّيحُ تُفَيْتُهُ وَلَا يَزَالُ الْمُؤْمِنُ يُصِيبُهُ بَلَاءٌ، وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ كَمَثَلِ شَجَرَةِ الْأَرْزِ لَا تَهْتَرُ حَتَّى تُسْتَحْصَدَ».

(صحیح) تخریج الایمان لابن ابی شیبہ (۸۶) سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ (۲۸۸۳)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: مثال مومن کی مانند کھیتی کے ہے کہ ہمیشہ اس کو ہوا جھکاتی رہتی ہے یعنی کبھی داہنے اور کبھی بائیں اور مومن ہمیشہ رہتا ہے کہ پختی ہے اس کو بلا، اور مثال منافق کی مانند درخت صنوبر کے ہے کہ ہرگز ہلتا نہیں یہاں تک کہ جڑ سے کاٹ ڈالا جائے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔



(۲۸۶۷) عَنْ أَبِي عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ : «إِنَّ مِنَ الشَّجَرِ شَجَرَةً لَا يَسْقُطُ وَرَقُهَا وَهِيَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ. حَلْدُثُونِي مَا هِيَ؟» قَالَ عَبْدُ اللَّهِ : فَوَقَعَ النَّاسُ فِي شَجَرِ الْبَوَادِي وَوَقَعَ فِي نَفْسِي أَنَّهَا النَّخْلَةُ.

فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((هِيَ النَّخْلَةُ))، فَاسْتَحْيَيْتُ - يَعْنِي أَنْ أَقُولَ -، قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: فَحَدَّثْتُ عُمَرَ بِالَّذِي وَقَعَ فِي نَفْسِي فَقَالَ: لَأَنْ تَكُونَ قُلْتَهَا أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ يَكُونَ لِي كَذَا وَكَذَا. (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ درختوں میں سے کہ ایک درخت ایسا ہے کہ ایام خزاں میں اس کے پتے نہیں جھڑتے اور وہ مومن کی مانند ہے یعنی کثرتِ منافع اور فورِ مصالح میں۔ سو بیان کرو تم مجھ سے کہ وہ کون سا درخت ہے؟ کہا عبد اللہ نے کہ لوگ خیال کرنے لگے جنگل کے درختوں میں اور میرے دل میں آیا کہ وہ کھجور کا درخت ہے، سو فرمایا نبی ﷺ نے کہ وہ کھجور ہے اور حیا کی میں نے یعنی اس سے کہ میں بول اٹھوں یعنی چھوٹا ہو کر بڑوں کے سامنے شرمایا۔ کہا عبد اللہ نے کہ پھر ذکر کیا میں نے عمر رضی اللہ عنہ سے اس درخت کا کہ میرے دل میں آیا تھا تو فرمایا مجھ سے عمر نے کہ اگر تو کہہ دیتا یعنی آپ ﷺ کے آگے تو مجھے زیادہ دوست ہوتا اس سے کہ مجھے ایسا ایسا مال ملتا یعنی آپ کے آگے ذکر کرنے سے آپ خوش ہوتے اور خوشی آپ کی ساری دنیا کے مال سے بہتر ہے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور اس باب میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔



۸۰۔ باب: مَا جَاءَ مَثَلُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ

پانچ نمازوں کی مثال میں

(۲۸۶۸) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((أَرَأَيْتُمْ لَوْ أَنَّ نَهْرًا بِبَابِ أَحَدِكُمْ يَغْتَسِلُ فِيهِ كُلُّ يَوْمٍ خَمْسَ مَرَّاتٍ هَلْ يَبْقَى مِنْ دَرَنِهِ شَيْءٌ؟)) قَالُوا: لَا يَبْقَى مِنْ دَرَنِهِ شَيْءٌ قُل: ((قَدْ لِكَ مَثَلُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ يَمْحُو اللَّهُ بِهِنَ الْخَطَايَا)). (اسنادہ صحیح) (الإنشاء (۱۵))

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بھلا دیکھو تو اگر کسی کے دروازے پر ایک نہر ہو اور وہ اس میں ہر دن میں پانچ بار غسل کرتا ہو آیا باقی رہے گا اس کے بدن پر میل؟ عرض کی صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہ نہ باقی رہے گی اس کے بدن پر کچھ میل، تب فرمایا آپ نے کہ یہی مثال ہے نماز پنجگانہ کی کہ مٹاتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی برکت سے گناہوں کو۔

فائدہ: اس باب میں جابر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ روایت کی ہم سے تہیہ نے انہوں نے بکر بن مضر سے انہوں نے ابن ہاد سے مانند اس کی۔



۸۱۔ بَابُ: مَثَلُ أُمَّتِي مَثَلُ الْمَطَرِ.....

میری امت کی مثال بارش کی طرح ہے

(۲۸۶۹) عَنْ أَنَسٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((مَثَلُ أُمَّتِي مَثَلُ الْمَطَرِ لَا يُدْرَى أَوَّلُهُ خَيْرٌ أَمْ آخِرُهُ)).
ترجمہ: روایت انس رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ مثال میری امت کی مانند بارش کی ہے کہ معلوم نہیں ہوتا کہ اول اس کا بہتر ہے یا آخر اس کا۔ (صحیح صحیح) تخریج المشكاة (۶۲۲۷) - سلسلة الاحاديث الصحيحة (۲۲۸۶)
فائل: اس باب میں عمار اور عبد اللہ بن عمرو اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے۔
اور مروی ہے عبد الرحمن بن مہدی سے کہ وہ ثبت کہتے تھے حماد بن یحییٰ کو اور کہتے تھے کہ وہ ہمارے استادوں سے ہیں۔



۸۲۔ بَابُ: مَا جَاءَ مَثَلُ ابْنِ آدَمَ وَأَجَلِهِ وَأَمَلِهِ

آدمی کی اجل اور امید کے بیان میں

(۲۸۷۰) عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : ((هَلْ تَذَرُونَ مَا مَثَلُ هَذِهِ وَهَذِهِ؟ وَرَفَمِي بِحَصَاتَيْنِ)). قَالُوا: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ. قَالَ : ((هَذَاكَ الْأَمَلُ وَهَذَاكَ الْأَجَلُ)).

(اسنادہ ضعیف) التعليق الرغيب: ۴/۱۳۳ (اس میں بشیر بن المہاجر جلیل الحدیث ہے)۔
ترجمہ: روایت ہے بریدہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا نبی ﷺ نے: آیا جانتے ہو تم کہ کیا ہے مثال ان کی؟ اور ان کی اور پھینکی آپ نے دو کنکریاں۔ عرض کی صحابہ نے کہ اللہ اور رسول اس کا خوب جاننے والا ہے۔ فرمایا آپ ﷺ نے یہ تیری امید ہے اور یہ تیری اجل ہے۔

فائل: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے۔



(۲۸۷۱) عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ : ((إِنَّمَا أَجَلُكُمْ فِيمَا خَلَا مِنَ الْأَمَمِ كَمَا بَيْنَ صَلَوةِ الْعَصْرِ إِلَى مَغَارِبِ الشَّمْسِ، وَإِنَّمَا مَثَلُكُمْ وَمَثَلُ الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى كَرَجُلٍ اسْتَعْمَلَ عَمَلًا، فَقَالَ مَنْ يَعْمَلُ لِي إِلَى نِصْفِ النَّهَارِ عَلَى قِيَرَاطٍ قِيَرَاطٍ فَعَمِلْتُ الْيَهُودَ عَلَى قِيَرَاطٍ قِيَرَاطٍ، ثُمَّ قَالَ مَنْ يَعْمَلُ لِي مِنْ نِصْفِ النَّهَارِ إِلَى صَلَوةِ الْعَصْرِ عَلَى قِيَرَاطٍ قِيَرَاطٍ، فَعَمِلْتُ النَّصَارَى عَلَى قِيَرَاطٍ قِيَرَاطٍ ثُمَّ أَنْتُمْ تَعْمَلُونَ مِنْ صَلَوةِ الْعَصْرِ إِلَى مَغَارِبِ الشَّمْسِ عَلَى قِيَرَاطَيْنِ، قِيَرَاطَيْنِ فَعُصِبَتْ

الْيَهُودُ وَالنَّصَارَى وَقَالُوا نَحْنُ أَكْثَرُ عَمَلًا وَأَقْلُ عَطَاءً؟ فَقَالَ هَلْ ظَلَمْتُمْكُمْ مِنْ حَقِّكُمْ شَيْئًا، قَالُوا لَا، قَالَ: فَإِنَّهُ فَضِّلِي أَوْتِيَهُ مَنْ أَشَاءُ)). (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: البتہ مدت بقا تمہاری یعنی آپ کی امت کی مقابلہ میں ان امتوں کے جو گزر گئیں ایسی ہے جیسے عصر سے غروب شمس تک یعنی تھوڑی ہے اور البتہ مثال تمہاری اور یہود و نصاریٰ کی مانند ایک مرد کے ہے کہ اس نے کام میں لگایا کئی مزدوروں کو اور کہا ان سے کہ کون عمل کرتا ہے میرے لیے دوپہر تک ایک ایک قیراط پر سو، عمل کیا یہود نے ایک ایک قیراط پر پھر کہا اس نے کہ کون عمل کرتا ہے میرے لیے دوپہر سے نماز عصر تک ایک ایک قیراط پر، سو عمل کیا نصاریٰ نے ایک ایک قیراط پر پھر اب تم عمل کرتے ہو نماز عصر سے غروب شمس تک دو قیراط پر۔ یہ خطاب کیا آنحضرت ﷺ نے اپنی امت کی طرف، سو غضب ناک ہوئے یہود اور نصاریٰ اور کہا انہوں نے کہ ہم نے محنت زیادہ کی اور مزدوری کم پائی، سو کہا اس شخص نے کہ آیا میں نے کاٹ رکھا تھا تمہارا حق؟ انہوں نے کہا نہیں۔ سو کہا اس مرد نے کہ پھر یہ فضل میرا ہے جسے چاہوں دوں۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: مراد حدیث یہ ہے کہ آپ کی امت کی عمریں تھوڑی ہیں اور عمل قلیل مگر بفضل رب مستحق اجر جزیل ہیں۔



(۲۸۷۲) عَنْ أَبِي عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّمَا النَّاسُ كِبَابِلُ مَائَةٍ لَا يَجِدُ الرَّجُلُ فِيهَا رَاحِلَةً)).

(اسنادہ صحیح) (الروض النضیر (۵۰۲))

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ البتہ لوگ ایسے ہیں جیسے سواونٹ کہ اس میں نہ پائے آدمی ایک اونٹ بھی قابل سواری کے اور لادنے کے۔ یعنی اسی طرح کام کا آدمی نہیں مانتا۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ روایت کی ہم سے سعید نے انہوں نے سفیان سے انہوں نے زہری سے اسی اسناد سے مانند اس کی اور اس میں کہا کہ نہ پائے تو یعنی ان اونٹوں میں ایک اونٹ قابل سواری کے۔



(۲۸۷۳) عَنْ أَبِي عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّمَا النَّاسُ كِبَابِلُ مَائَةٍ لَا تَجِدُ فِيهَا رَاحِلَةً أَوْ: لَا تَجِدُ

فِيهَا رَاحِلَةً)). (صحیح) [انظر ماقبله]

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ البتہ لوگ مانند سواونٹوں کے ہیں کہ نہ پائے تو اس میں ایک بھی اونٹ قابل سواری کے یا فرمایا کہ نہ پائے تو اس میں مگر ایک اونٹ قابل رکوب و حمل۔ اور یہ بھی آپ کے زمانہ

میں تھا کہ سو میں ایک کام کا نکل آتا تھا اب لاکھوں میں بھی ایک کام کا نکلنا مشکل ہے۔

(۲۸۸۴) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ : ((إِنَّمَا مَثَلِي وَمَثَلُ أُمَّتِي كَمَثَلِ رَجُلٍ اسْتَوْقَدَ نَارًا فَجَعَلَ الدَّوَابُّ وَالْفَرَاشُ يَقَعْنَ فِيهَا فَأَنَا أَخِذٌ بِحُجُرِكُمْ وَأَنْتُمْ تَقَحْمُونَ فِيهَا)).

(اسنادہ صحیح) الضعيفة تحت الحديث (۳۰۸۲).

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میری اور میری امت کی مثال ایسی ہے کہ جیسے ایک مرد نے آگ سلگائی، سو کیڑے اور پتنگے اس میں گرنے لگے، سو میں پکڑتا ہوں کمر تنہاری اور تم گرے پڑتے ہو آگ میں۔ یعنی معاصی میں کہ جو سبب ہیں دخول نار کا۔
فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔





(المعجم ۴۲) فضائل قرآن کے بیان میں (تحفة ۳۸)

بَابُ: مَا جَاءَ فِي فَضْلِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ

سورة فاتحہ کی فضیلت میں

(۲۸۷۵) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَخَرَجَ عَلَى أَبِي بَنِ كَعْبٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((يَا أَبُي وَهُوَ يُصَلِّيُ فَالْتَمَسْتُ أَبُي فَلَمْ يَجِبْ وَصَلَّى أَبُي فَخَفَّفْتُ ثُمَّ انْصَرَفْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : وَعَلَيْكَ السَّلَامُ مَا مَنَعَكَ يَا أَبُي أَنْ تُجِيبَنِي إِذَا دَعَوْتُكَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي كُنْتُ فِي الصَّلَاةِ قَالَ أَقْلَمْتَ تَجِدُ فِيمَا أَوْحَى اللَّهُ إِلَيَّ أَنْ اسْتَجِيبُوا لِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ إِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيكُمْ قَالَ بَلَى وَلَا أَعُودُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ قَالَ أَتُحِبُّ أَنْ أَعْلِمَكَ سُورَةً لَمْ يُنْزَلْ فِي التَّوْرَةِ وَلَا فِي الْإِنْجِيلِ وَلَا فِي الزَّبُورِ وَلَا فِي الْقُرْآنِ مِثْلُهَا قَالَ نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كَيْفَ تَقْرَأُ فِي الصَّلَاةِ قَالَ قَرَأْتُ الْقُرْآنَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا أُنْزِلَتْ فِي التَّوْرَةِ وَلَا فِي الْإِنْجِيلِ وَلَا فِي الزَّبُورِ وَلَا فِي الْقُرْآنِ مِثْلُهَا وَإِنَّهَا سَبْعُ

مِنَ الْمَثَانِي وَالْقُرْآنِ الْعَظِيمِ الَّذِي أُعْطِيَتْهُ).

(اسنادہ صحیح) المشكاة (۲۱۴۲۔ التحقیق الثانی) التعلیق الرغیب : ۲/۲۱۶) صحیح ابی داؤد (۱۳۱۰)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نکلے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے پاس ہو کر، سو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: اے ابی! اور وہ نماز پڑھ رہے تھے، سو پھر کر دیکھا ابی نے اور جواب نہ دیا آپ ﷺ کو اور نماز تمام کی اور جلدی پڑھی پھر آئے آنحضرت ﷺ کی طرف اور کہا السلام علیک یا رسول اللہ یعنی سلامتی ہو تم پر اے اللہ کے رسول تو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے سلام ہے تجھ پر کس چیز نے روکا تجھ کو اے ابی اس سے کہ تو جواب دے مجھ کو میں نے پکارا تھا تجھ کو سو عرض کی انہوں نے اے رسول اللہ کے! میں نماز میں تھا تب فرمایا آپ نے کہ نہیں پایا تو نے اس میں کہ وحی کی میری طرف اللہ تعالیٰ نے یعنی قرآن میں اس آیت کو ﴿اَسْتَجِیْبُوْا لِلّٰہِ وَلِلرَّسُوْلِ﴾ سے آخر آیت تک۔ یعنی قبول کرو اور جواب دو اللہ تعالیٰ کو اور اس کے رسول کو جب پکارے وہ تم کو اس چیز کے لیے کہ زندہ کرے تم کو کہا ابی نے کہ ہاں پایا میں نے اس مضمون کو اور اب دوبارہ نہ کروں گا میں اگر چاہا اللہ تعالیٰ نے یعنی ادائے جواب میں دیر نہ کروں گا اگرچہ نماز میں ہوں پھر فرمایا آپ نے کیا دوست رکھتا ہے تو کہ سکھاؤں میں تجھ کو ایسی سورت کہ نہیں توراۃ میں اور نہ انجیل میں اور نہ زبور میں اور نہ قرآن میں اس کے مثل؟ عرض کی انہوں نے کیوں نہیں یا رسول اللہ یعنی ضرور سکھائیے، سو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کیوں کر پڑھتا ہے جب تو کھڑا ہوتا ہے نماز میں کہا راوی نے کہ پڑھی ابی نے ماں قرآن کی یعنی سورت فاتحہ سو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے قسم ہے اس پروردگار کی کہ میری جان اس کے ہاتھ میں ہے کہ نہیں اتری توراۃ میں اور نہ انجیل میں اور نہ زبور میں اور نہ قرآن میں اس کی مثل کوئی سورت اور وہی سبع مثنوی ہے کہ سات آیتیں ہیں کہ بار بار ہر رکعت میں پڑھی جاتی ہے اور وہی قرآن عظیم ہے کہ جو مجھے دیا گیا ہے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور اس باب میں انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔

مترجم: اس سورہ مبارک کے بہت سے نام ہیں مجملہ ان کے تین نام اس حدیث میں مذکور ہیں ایک ام القرآن یعنی اصل اور جز قرآن کی اور اساس اور بنیاد اس کے مضامین عظیم الشان کی کہ اصل درمشاء اس کا ہے اور وجہ تسمیہ اس کی یہ ہے کہ یہ سورہ شامل ہے مطالب قرآنیہ اور مقاصد فرقانیہ کو مثل ثناء و حمد الہی کی اور تعبد اور وعد و وعید کی اور اجمالاً مشتمل ہے اور حکمتوں نظریہ اور احکام عملیہ پر کہ وہی سلوک ہے صراط مستقیم کا اور متضمن ہے اوپر مراتب سعد اور منازل اشقیاء کے دوسرے سبع مثنوی یعنی سات آیتیں دوبار اتری ہوئی ہیں اس لیے کہ یہ سورت ایک بار مکہ میں نازل ہوئی ایک بار مدینہ میں جب کہ قبلہ تحول ہوا اور تیسرے قرآن عظیم اور یہ دونوں نام آخر کے سورہ حج میں مذکور ہیں۔ اور اس کو سورۃ الحمد اور سورۃ الشکر اور سورۃ الدعا اور شافیہ بھی کہتے ہیں اور کثرت اسماء کی دلالت کرتی ہے عظمت شان پر مستی کے، سو معلوم ہوا کہ یہ سورہ مبارک رحمن کے نزدیک بڑی شان رکھتی ہے اور

آپ نے خود اس کو بھی مثل فرمایا اس سے زیادہ کیا ہوگا مگر افسوس ہے کہ جو لوگ اس کو بدعات محدثہ اور اوقات مبتدعہ کے وقت پڑھتے ہیں وہ اس کی برکات سے لایعقل محض ہیں اور غافل بخت۔



۲۔ باب: مَا جَاءَ فِي سُورَةِ الْبَقَرَةِ وَآيَةِ الْكُرْسِيِّ

سورہ بقرہ اور آیہ الکرسی کی فضیلت کے بیان میں

(۲۸۷۶) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : ((بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَعَثًا وَهُمْ ذُو عَدَدٍ فَاسْتَقْرَأَهُمْ فَاسْتَقْرَأَ كُلَّ رَجُلٍ مِنْهُمْ يَعْني مَا مَعَهُ مِنَ الْقُرْآنِ فَاتَى عَلَى رَجُلٍ مِنْهُمْ مِنْ أَحَدِهِمْ سِنًا فَقَالَ مَا مَعَكَ يَا فُلَانُ فَقَالَ مَعِيَ كَذَا وَكَذَا وَسُورَةُ الْبَقَرَةِ فَقَالَ أَمَعَكَ سُورَةُ الْبَقَرَةِ قَالَ نَعَمْ قَالَ أَذْهَبُ فَأَنْتَ أَمِيرُهُمْ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ أَشْرَافِهِمْ وَاللَّهِ مَا مَنَعْنِي أَنْ أَتَعَلَّمَ الْبَقَرَةَ إِلَّا خَشْيَةُ أَنْ لَا أَقُومَ بِهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ تَعَلَّمُوا الْقُرْآنَ وَاقْرَأُوهُ فَإِنَّ مِثْلَ الْقُرْآنِ لِمَنْ تَعَلَّمَهُ فَقَرَأَهُ وَقَامَ بِهِ كَمَثَلِ جِرَابٍ مَحْشُورٍ مُسْكًا يَفُوحُ رِيحُهُ فِي كُلِّ مَكَانٍ وَمِثْلُ مَنْ تَعَلَّمَهُ فَيَرْقُدُ وَهُوَ فِي جَوْفِهِ كَمَثَلِ جِرَابٍ أَوْكِيٍّ عَلَى مُسْلٍ)). (اسنادہ ضعیف) التعلیق الرغیب (۲/۲۶۰) التعلیق علی ابن خزیمہ (۱۵۰۹) تخریج مشکاة المصابیح (۲۱۴۳)۔

التحقیق الثانی ضعیف الجامع الصغیر (۲۴۵۳)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کہ بھیجا رسول اللہ ﷺ نے ایک لشکر اور وہ گنتی کے لوگ تھے سوان سے قرآن پڑھوایا آپ نے سو پڑھوایا ہر ایک شخص سے ان میں سے یعنی جتنا اس کو یاد تھا قرآن سے۔ سو گزرے آپ ایک مرد پر ان میں سے کہ وہ نون تھا ان سب میں سو پوچھا آپ نے کہ تیرے ساتھ کیا ہے قرآن سے اے فلاں نے سوعرض کی اس نے کہ مجھے یاد ہے فلاں فلاں سورہ اور سورہ بقرہ، سو فرمایا آپ نے یعنی بطریق شہابی کے تیرے ساتھ سورہ بقرہ بھی ہے اس نے عرض کی کہ ہاں فرمایا آپ نے کہ جاتو ان سب لشکریوں کا امیر ہے، سو کہا ایک مرد نے ان کے اشراف میں سے کہ قسم ہے اللہ کی نہیں روکا مجھے کسی نے اس سورہ کے سیکھنے سے مگر اس امر کے خوف نے کہ میں تہجد میں ہمیشہ نہ پڑھ سکوں گا اس کو، سو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے سیکھو قرآن کو اور پڑھو اس کو اس لیے کہ مثال اس شخص کی کہ جس نے سیکھا اور پڑھا اس کو یعنی تہجد وغیرہ میں اور عمل کیا اس پر مانند ایک کیسہ کے ہے کہ بھرا ہوا ہے مشک سے کہ خوشبو اس کی پھیل رہی ہے ہر مکان میں اور مثال اس کی جس نے سیکھا قرآن اور سورہ یعنی تہجد میں نہ پڑھا اس کو اور وہ اس کے دل میں ہے یعنی محفوظ ہے مانند اس کیسہ کے ہے کہ باندھ دیا منہ اس کا اس میں مشک بھر کر۔

فضائل قرآن کے بیان میں جلد دوم

فائل: یہ حدیث حسن ہے۔ اور مروی ہوئی ہے یہ حدیث سعید مقبری سے انہوں نے روایت کی عطاء سے جو مولیٰ ہیں ابو احمد کے انہوں نے نبی ﷺ سے مرسل مانند اس کی۔ روایت کی یہ ہم سے قتیہ نے انہوں نے لیث بن سعد سے انہوں نے سعید مقبری سے انہوں نے عطاء سے انہوں نے نبی ﷺ سے مرسل مانند اس کی ہم معنی اس کے۔ اور نہیں ذکر کیا اس سند میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا۔ اور اس باب میں ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔



(۲۸۷۷) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ : ((لَا تَجْعَلُوا بُيُوتَكُمْ مَقَابِرَ وَإِنَّ الْبَيْتَ الَّذِي تَقْرَأُ الْبَقْرَةَ فِيهِ لَا يَدْخُلُهُ الشَّيْطَانُ)) . (اسنادہ صحیح) احکام الجنائز (۲۱۲)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے نہ بناؤ تم اپنے گھروں کو قبریں یعنی مثل موتی کے غافل اور تارک الذکر میت بن جاؤ اور تحقیق وہ گھر کہ جس میں سورہ بقرہ پڑھی جاتی ہے شیطان اس میں داخل نہیں ہوتا۔

فائل: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے



(۲۸۷۸) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((لِكُلِّ شَيْءٍ سَنَامٌ وَإِنَّ سَنَامَ الْقُرْآنِ سُورَةُ الْبَقْرَةِ وَفِيهَا آيَةٌ هِيَ سَيِّدَةُ آيِ الْقُرْآنِ آيَةُ الْكُرْسِيِّ)) .

(اسنادہ ضعیف) سلسلہ الاحادیث الضعیفہ (۱۳۴۸) التعليق الرغیب (۲/۲۱۸)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: ہر چیز کا ایک کوہان ہے اور کوہان قرآن عظیم الشان کا سورہ بقرہ ہے اور اس میں ایک آیت ہے کہ وہ مردار ہے قرآن کی سب آیتوں کی اور وہ آیت الکرسی ہے۔

فائل: یہ حدیث غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم اس کو مگر حکیم بن جبیر کی روایت سے۔ اور کلام کیا ہے اس میں شعبہ نے اور ضعیف کہا ہے ان و۔



(۲۸۷۹) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((مَنْ قَرَأَ حَمَّ الْمُؤْمِنِ إِلَى إِلَهِهِ الْمَصِيرُ وَآيَةُ الْكُرْسِيِّ حِينَ يُصْبِحُ حِفْظٌ بِهِمَا حَتَّى يُمَسِيَ وَمَنْ قَرَأَهُمَا حِينَ يُمَسِّي حِفْظٌ بِهِمَا حَتَّى يُصْبِحَ)) . (اسنادہ

ضعیف) المشكاة (۲۱۴۴/ التحقیق الثانی) اس میں عبدالرحمن بن ابی بکر بن ابی ملیکہ کمزور حافظ کے وجہ سے ضعیف ہے

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جس نے پڑھی حم مومن ﴿ الیہ المصیر ﴾ تک اور آیت الکرسی جب کہ صبح کی اس نے تو حفاظت کیا جائے گا وہ ان کی برکت سے یہاں تک کہ شام

کرے اور جس نے پڑھا ان کو جب کہ شام کی حفاظت کیا جائے گا وہ یہاں تک کہ صبح کرے۔
فائدہ : یہ حدیث غریب ہے۔ اور کلام کیا بعض اہل علم نے عبدالرحمن بن ابوبکر بن ابوملیکہ میں ان کے حافظ کی طرف سے۔



۳۔ باب: حدیث ابی ایوب فی الغول

ابو ایوب رضی اللہ عنہ کی حدیث جن کے متعلق

(۲۸۸۰) عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّهُ كَانَتْ لَهُ سَهْوَةٌ فِيهَا تَمَرٌ فَكَانَتْ تَحِيُّ الْعَوَّلَ فَنَاقَضْتُهُ فَشَكَيْتُ ذَلِكَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: ((أَذْهَبْ إِذَا رَأَيْتَهَا فَقُلْ بِسْمِ اللَّهِ أَجِيبِي رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ فَآخَذَهَا فَحَلَقْتُ أَنْ لَا تَعُودَ فَارْسَلَهَا فَجَاءَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ مَا فَعَلَ أَسِيرُكَ قَالَ حَلَقْتُ أَنْ لَا تَعُودَ قَالَ كَذَبْتَ وَهِيَ مُعَاوِدَةٌ لِلْكَذِبِ قَالَ فَآخَذَهَا فَحَلَقْتُ أَنْ لَا تَعُودَ فَارْسَلَهَا فَجَاءَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ مَا فَعَلَ أَسِيرُكَ قَالَ فَحَلَقْتُ أَنْ لَا تَعُودَ فَقَالَ كَذَبْتَ وَهِيَ مُعَاوِدَةٌ لِلْكَذِبِ فَآخَذَهَا فَقَالَ مَا أَنَا بِتَارِكِكَ حَتَّى أَذْهَبَ بِكَ إِلَى النَّبِيِّ فَقَالَتْ إِنِّي ذَاكِرَةٌ لَكَ شَيْئًا آيَةُ الْكُرْسِيِّ أَقْرَأُهَا فِي بَيْتِكَ فَلَا يَقْرُبُكَ شَيْطَانٌ وَلَا غَيْرُهُ فَجَاءَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ مَا فَعَلَ أَسِيرُكَ قَالَ فَآخِزْهُ بِمَا قَالَتْ قَالَ صَدَقَتْ وَهِيَ كَذُوبٌ)).

(اسنادہ صحیح) (التعلیق الرغیب: ۲/۲۲۰)

ترجمہ: روایت ہے ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے کہ ان کا ایک کھتا تھا کہ اس میں کھجوریں بہترین تھیں، سو غول آتا تھا اور اس میں سے لے جاتا تھا، سوشکایت کی انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے آگے، سو فرمایا آپ نے کہ جاؤ تم جب دیکھو تم اس کو تو کہو ساتھ نام اللہ تعالیٰ کے حکم مان رسول اللہ ﷺ کا۔ کہا راوی نے کہ پھر پکڑ اس کو ابو ایوب نے یعنی تاکہ لے جائیں اسے آپ کے پاس سواس نے قسم کھائی کہ پھر نہ آئے گا سو چھوڑ دیا انہوں نے اس کو اور آئے نبی ﷺ کے پاس سو پوچھا آپ نے کہ کیا کیا تمہارے قیدی نے عرض کی اس نے قسم کھائی کہ اب نہ آئے گا سو آپ نے فرمایا کہ جھوٹ کہا اس نے اور وہ پھر آنے والا ہے طرف جھوٹ کی۔ کہا راوی نے کہ پھر پکڑ اس کو ابو ایوب نے سو پھر قسم کھائی اس نے کہ میں اب نہ آؤں گا سو پھر چھوڑ دیا اس کو اور آئے آنحضرت ﷺ کی خدمت میں اور پوچھا آپ نے کہ کیا کیا تمہارے قیدی نے عرض کی انہوں نے کہ قسم کھائی اس نے کہ اب نہ آئے گا فرمایا کہ جھوٹا ہے وہ اور وہ پھر آنے والا ہے طرف جھوٹ بولنے کی سو پکڑ اس کو ابو ایوب رضی اللہ عنہ نے اور کہا میں تجھے ہرگز چھوڑنے والا نہیں یہاں تک کہ لے جاؤں گا میں تجھ کو نبی ﷺ تک، سو کہا اس نے کہ میں ذکر کرتا ہوں ایک چیز کا اور وہ آیہ الکرسی ہے پڑھ تو اس کو اپنے گھر میں، سو قریب نہ

آئے گا تیرے شیطان اور نہ کوئی اور یعنی بلیات، سو حاضر ہوئے ابوالیوب خدمت میں آنحضرت ﷺ کے اور پوچھا آپ نے کہ کیا کیا تمہارے قیدی نے کہا راوی نے کہ خبر دی انہوں نے اس کے حال سے تب فرمایا آپ ﷺ نے سچ کہا اس نے کہ اگرچہ وہ جھوٹا ہے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔



۴۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي آخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ

سورۃ بقرہ کی آخری آیات کی فضیلت میں

(۲۸۸۱) عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((مَنْ قَرَأَ الْآيَتَيْنِ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ فِي لَيْلَةٍ كَفَتَاهُ)). (اسنادہ صحیح) صحیح ابی داؤد (۱۲۶۳)

ترجمہ: روایت ہے ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ جس نے کہ پڑھیں دو آیتیں سورۃ بقرہ کے آخر سے ایک رات میں کافی ہو گئیں اس کو۔ یعنی قیام شب سے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔



(۲۸۸۲) عَنْ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((إِنَّ اللَّهَ كَتَبَ كِتَابًا قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ بِالْفَلَقِ عَامَ أَنْزَلِ مِنْهُ آيَتَيْنِ خُتِمَ بِهَا سُورَةُ الْبَقَرَةِ وَلَا يُقْرَأُ فِي دَارٍ ثَلَاثَ لَيَالٍ فَيَقْرُبُهَا شَيْطَانٌ)). (اسنادہ صحیح) الروض النضر (۸۸۶) التعليق الرغیب : ۲/۲۱۹ تخريج المشكاة (۲۱۴۵)

ترجمہ: روایت ہے نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے لکھی ایک کتاب آسمان و زمین پیدا کرنے سے دو ہزار برس پیشتر اتاریں اس کتاب میں دو آیتیں کہ ختم کیا ان کے ساتھ سورۃ بقرہ کو اور نہ پڑھی جائیں گی کسی مکان میں تین رات کہ پھر اس میں شیطان آئے۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے۔



بَابُ: مَا جَاءَ فِي سُورَةِ آلِ عِمْرَانَ

سورۃ آل عمران کی فضیلت کے بیان میں

(۲۸۸۳) عَنْ نَوَاسِ بْنِ سَمْعَانَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((يَأْتِي الْقُرْآنُ وَأَهْلُهُ الَّذِينَ يَعْمَلُونَ بِهِ فِي الدُّنْيَا

تَقْدُمُهُ سُورَةُ الْبَقَرَةِ وَالْ عِمْرَانَ قَالَ نُوَاسٌ وَضَرَبَ لَهُمَا رَسُولُ اللَّهِ ثَلَاثَةَ أَهْشَالٍ مَا نَسِيْتُهُنَّ بَعْدَ قَالَ يَأْتِيَانِ كَانَهُمَا غَيَابَتَانِ وَبَيْنَهُمَا شَرْقٌ أَوْ كَانَهُمَا عَمَامَتَانِ سَوْدَا وَانِ أَوْ كَانَهُمَا ظُلَّةٌ مِنْ طَيْرٍ صَوَافٍ تُجَادِلَانِ عَنْ صَاحِبِهِمَا)). (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: روایت ہے نواس بن سمان رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: آئے گا قرآن اور لوگ اس کے جو عمل کرتے تھے اس پر دنیا میں آگے اس کے ہوگی سورہ بقرہ اور آل عمران، سو کہا نواس نے کہ بیان کیسے رسول اللہ ﷺ نے ان دونوں سورتوں کی تین مثالیں کہ پھر میں نہ بھولا ان کو اس کے بعد فرمایا آپ نے وہ دونوں آئیں گی گویا کہ وہ چھتیاں ہیں کہ ان کے بیچ میں ایک فرقہ ہے یا فرمایا گویا کہ وہ ٹکڑے ہیں کالی بدلی کے اور فرمایا کہ وہ گویا سانپان ہیں پرندوں سے کہ صف باندھے ہوئے ہیں جھگڑتے ہیں اپنے صاحب کی طرف سے۔ یعنی شفاعت کرتے ہیں اس کی۔

فائدہ: اس باب میں ابوامامہ اور بریدہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور معنی اس حدیث کے بعض اہل علم کے نزدیک یہ ہیں کہ آئے گا ثواب ان سورتوں کا یعنی سورتوں کے آنے سے ثواب آنا مراد ہے ایسی ہی تفسیر کی ہے بعض اہل علم نے اس حدیث کی اور جو مشابہ اس کے ہیں احادیث سے کہ آئے گا ثواب قراءت قرآن کا۔ اور نواس بن سمان کی روایت میں جو نبی ﷺ سے مروی ہے اشارہ ہے اس معنی کی طرف اس لیے کہ آپ نے فرمایا ہے اس میں کہ آئیں گے لوگ اہل اس قرآن کے کہ یہ عمل کرتے تھے اس پر دنیا میں اس میں پس دلالت ہے کہ مراد قرآن کے آنے سے ثواب ہے ان کے عملوں کا۔ اور خبر دی مجھ کو محمد بن اسماعیل نے ان کو حمیدی نے کہا حمیدی نے کہا سفیان بن عیینہ نے عبد اللہ بن مسعود کی حدیث کی تفسیر میں جس میں یہ مذکور ہے کہ نہیں پیدا کی اللہ تعالیٰ نے آسمان وزمین میں کوئی چیز بڑی آیۃ الکرسی سے۔ انتہی۔ سو کہا سفیان نے کہ آیۃ الکرسی کلام ہے اللہ تعالیٰ کا اور کلام اللہ تعالیٰ کا بڑا ہے اس کے پیدا کئے ہوئے زمین و آسمان سے۔ مترجم: غرض یہی ہے کہ آیۃ الکرسی مخلوق نہیں قدیم ہے اور آسمان وزمین وغیرہ مخلوق ہیں۔



(۲۸۸۴) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ، قَالَ: مَا خَلَقَ اللَّهُ مِنْ سَمَاءٍ وَلَا أَرْضٍ أَعْظَمَ مِنْ آيَةِ الْكُرْسِيِّ، قَالَ: سُفْيَانُ: لَا آيَةَ الْكُرْسِيِّ هُوَ كَلَامُ اللَّهِ، وَكَلَامَ اللَّهِ أَعْظَمُ مِنْ خَلْقِ اللَّهِ مِنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ.

(اسنادہ صحیح) [انظر ماقبلہ]

ترجمہ: اور خبر دی مجھ کو محمد بن اسماعیل نے انہیں حمیدی نے، کہا حمیدی نے کہا سفیان بن عیینہ نے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث کی تفسیر میں جس میں یہ مذکور ہے کہ نہیں پیدا کی اللہ تعالیٰ نے آسمان وزمین میں کوئی چیز بڑی آیۃ الکرسی سے۔ سو کہا سفیان نے کہ آیۃ الکرسی کلام ہے اللہ تعالیٰ کا، اور کلام اللہ تعالیٰ کا بڑا ہے اس کے پیدا کئے ہوئے زمین و آسمان سے۔

۶۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي فَضْلِ سُورَةِ الْكَهْفِ

سورہ کہف کی فضیلت کے بیان میں

(۲۸۸۵) عَنْ الْبَرَاءِ يَقُولُ : «بَيْنَمَا رَجُلٌ يَقْرَأُ سُورَةَ الْكَهْفِ إِذْ رَأَى دَابَّةً تَرْكُضُ فَنَظَرَ فَإِذَا مِثْلُ الْعَمَامَةِ أَوْ السَّحَابَةِ فَاتَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ تِلْكَ السَّكِينَةُ نَزَلَتْ مَعَ الْقُرْآنِ أَوْ نَزَلَتْ عَلَى الْقُرْآنِ»۔ (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: روایت ہے براء رضی اللہ عنہ سے کہ وہ کہتے تھے اس حالت میں کہ ایک مرد سورہ کہف پڑھتا تھا یعنی تہجد میں کہ دیکھا اس نے اپنی سواری کے جانور کو کہ وہ کودتا ہے، سو نظر کی اس نے آسمان کی طرف سویکا یک دیکھا مثل ابر کے راوی کو شک ہے کہ غمامہ کہا یا سحابہ، سو آیا وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس اور ذکر کیا آپ سے تب فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ یہ تسکین ہے کہ نازل ہوئی ساتھ قرآن کے یا فرمایا اوپر قرآن کے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور اس باب میں اسید بن خضیر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔



(۲۲۸۶) عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : «مَنْ قَرَأَ ثَلَاثَ آيَاتٍ مِنْ أَوَّلِ الْكَهْفِ عُصِمَ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَالِ»۔

(صحیح) بلفظ "من حفظ عشر آيات....، وهو بلفظ الكتاب شاذ۔ سلسلة الاحاديث الصحيحه (۵۸۲) الضعيفة (۱۳۳۶)

ترجمہ: روایت ہے ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ جس نے پڑھیں تین آیتیں سورہ کہف کی اول سے بچایا گیا وہ دجال کے فتنے سے۔

فائدہ: کہا محمد بن بشار نے خبر دی ہم کو معاذ بن ہشام نے انہوں نے خبر دی مجھ کو میرے باپ نے قنادہ سے اس اسناد کے

ساتھ مانند اس روایت کے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ (حسن) التعليق الرغيب: ۲/۲۲۳۔ المشكاة (۲۱۵۳)



۷۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي فَضْلِ يُسَٰ

سورہ یسین کی فضیلت کے بیان میں

(۲۸۸۷) عَنْ أَنَسٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : «إِنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ قَلْبًا وَقَلْبُ الْقُرْآنِ يَسَٰ وَمَنْ قَرَأَ يَسَٰ كَتَبَ اللَّهُ لَهُ بِقُرْآنِهَا قِرَاءَةَ الْقُرْآنِ عَشْرَ مَرَّاتٍ»۔

(اسنادہ موضوع) سلسلة الاحاديث الضعيفة (۱۶۹) (اس میں ہارون راوی متہم ہے)

فضائل قرآن کے بیان میں جلد دوم

ترجمہ: روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ ہر چیز کا ایک دل ہے اور دل قرآن شریف کا سورہ یسین ہے اور جس نے پڑھی سورہ یسین لکھے گا اللہ تعالیٰ بعوض اس کے دس بار قرآن پڑھنے کا ثواب۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر حمید بن عبد الرحمن کی روایت سے اور بصرہ میں یہ روایت قنادہ سے مروی ہونا نہیں جانتے ہیں لوگ مگر اس سند سے اور ہارون کہ جن کی کنیت ابو محمد ہے شیخ مجہول ہیں روایت کی ہم سے ابو موسیٰ نے ان سے احمد بن سعید نے ان سے قتیبہ نے ان سے حمید بن عبد الرحمن نے یہی حدیث اور اس باب میں ابو بکر سے بھی روایت ہے اور صحیح نہیں ہے حدیث ابی بکر کے از روئے اسناد کے اور اسناد اس کی ضعیف ہے۔



۸۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي فَضْلِ حَمِّ الدُّخَانِ

سورہ دخان کی فضیلت کے بیان میں

(۲۸۸۸) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((حَمِّ قَرَاءِ الدُّخَانِ فِي لَيْلَةٍ أَصْبَحَ يَسْتَغْفِرُ لَهُ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ)). (اسنادہ موضوع) تخریج المشكاة (۲۱۴۹) الموضوعات لابن جوزی (۲۴۸/۱) اس میں عمر بن ابو نعیم مکر الحدیث نیز یحییٰ بن ابو کثیر سخت ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ جس نے پڑھی سورہ دخان کسی رات میں صبح کرے گا وہ اور ستر ہزار فرشتے اس کے لیے مغفرت مانگتے ہوں گے۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے اور عمر بن ابو نعیم ضعیف ہیں۔ کہا محمد نے کہ وہ مکر الحدیث ہیں۔



(۲۸۸۹) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ قَرَأَ حَمَّ الدُّخَانِ فِي لَيْلَةِ الْجُمُعَةِ عُفِّرَ لَهُ)). (اسنادہ ضعیف) سلسلۃ الاحادیث الضعیفہ (۴۶۳۲) تخریج المشكاة (۲۱۵۰/التحقیق الثانی) (اس میں ہشام ضعیف اور حسن بصری کا ابو ہریرہ سے سماع ثابت نہیں)۔

فائدہ: اس حدیث کو نہیں جانتے ہم مگر اسی سند سے اور ہشام کہ جن کی کنیت ابو المقدام ہے ضعیف ہیں۔ اور ان کو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں۔ ایسا ہی کہا ابوب اور یونس بن عبید اور علی بن زید نے۔



۹۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي فَضْلِ سُورَةِ الْمُلْكِ

سورہ ملک کی فضیلت کے بیان میں

(۲۸۹۰) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: ((ضَرَبَ بَعْضُ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ خَبَاءً عَلَى قَبْرِ وَهُوَ لَا يَحْسِبُ أَنَّهُ قَبْرُ فَإِذَا قَبْرُ الْإِنْسَانِ يَقْرَأُ سُورَةَ الْمُلْكِ حَتَّى خَتَمَهَا فَاتَى النَّبِيَّ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ضَرَبْتُ خَبَاءً نَبِيٍّ عَلَى قَبْرِ وَأَنَا لَا أَحْسِبُ أَنَّهُ قَبْرُ فَإِذَا فِيهِ إِنْسَانٌ يَقْرَأُ سُورَةَ الْمُلْكِ حَتَّى خَتَمَهَا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ هِيَ الْمُنْجِيَةُ تُنْجِيهِ مِنَ عَذَابِ الْقَبْرِ)). ضعيف وانما يصح منه قوله "هي المانعة" الصحيحة (۱۱۴۰) اس میں یحییٰ بن عمرو بن مالک ضعیف ہے المشکاۃ (۲۱۵۴) ضعیف جامع الصغیر (۶/۱۰۱)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا انہوں نے کہ بعض اصحاب نے نبی ﷺ سے ایک خیمہ لگایا کسی قبر پر اور وہ نہ جانتے تھے کہ یہاں قبر ہے اور وہاں قبر تھی ایک آدمی کی کہ وہ سورہ ملک پڑھتا تھا یہاں تک کہ ختم کیا اس نے اس سورہ مبارک کو، سو آئے وہ صحابی اور عرض کی انہوں نے کہ یا رسول اللہ لگایا میں نے خیمہ اپنا ایک قبر پر اور میں نہ جانتا تھا کہ وہاں قبر ہے، سو وہاں قبر تھی ایک آدمی کی کہ وہ اس میں سورہ ملک پڑھتا تھا یہاں تک کہ ختم کیا اس نے اس کو فرمایا نبی ﷺ نے یہ مانع ہے یعنی عذاب قبر سے نجات دیتی ہے اپنے قاری کو عذاب قبر سے۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے اس سند سے۔ اور اس باب میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔



(۲۸۹۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ سُورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ ثَلَاثُونَ آيَةً شَفَعَتْ لِرَجُلٍ حَتَّى غُفِرَ لَهُ وَهِيَ تَبَارَكَ الَّذِي بِيَدِهِ الْمُلْكُ)).

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ ایک سورہ قرآن میں تیس آیتوں کی ہے شفاعت کی اس نے ایک مرد کی یہاں تک کہ بخشا گیا اور وہ سورت تبارک الذی بیدہ الملک ہے۔ (اسنادہ حسن) التعليق الرغیب (۲۲۳/۲) تخریج المشکاۃ (۲۱۵۳)۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔



(۲۸۹۲) عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ: ((كَانَ لَا يَنَامُ حَتَّى يَقْرَأَ آلَمْ تَنْزِيلُ وَتَبَارَكَ الَّذِي بِيَدِهِ الْمُلْكُ)).

(اسنادہ صحیح) سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ (۵۸۵) الروض النضیر (۲۲۷) المشکاۃ (۲۱۵۵) التحقیق الثانی) ترجمہ: روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نہ سوتے تھے جب تک کہ نہ پڑھ لیتے سورہ المیزیل اور سورہ تبارک الذی بیدہ الملک۔

فائدہ : اس حدیث کو روایت کیا ہے کئی لوگوں نے لیث بن ابوسلمہ سے مثل اس کے۔ اور روایت کیا اس کو مغیرہ بن مسلم نے ابی الزبیر سے انہوں نے جابر رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس کے۔ اور روایت کی زہیر نے کہا انہوں نے کہا میں نے ابی الزبیر سے کہ سنا تم نے جابر رضی اللہ عنہ سے کہ ذکر کرتے تھے اس حدیث کو، سو کہا ابوزبیر نے کہ مجھے تو خبر دی ہے صفوان نے یا ابن صفوان نے اور گویا کہ زہیر نے انکار کیا کہ یہ حدیث مروی ہو ابوزبیر سے اور وہ جابر سے روایت کرتے ہوں۔ روایت کی ہم سے ہناد نے ان سے ابوالاحوص نے ان سے لیث نے ان سے ابی الزبیر نے ان سے جابر رضی اللہ عنہ نے انہوں نے روایت کی نبی ﷺ سے مانند اس کے روایت کی ہم سے ہریم بن مسعر نے ان سے فضیل نے ان سے لیث نے ان سے طاؤس نے کہا طاؤس نے کہ یہ دونوں سورتیں یعنی الم تنزيل اور سورہ ملک فضیلت رکھتی ہیں قرآن کی ہر سورت پر ستر نیکیاں یعنی ستر درجے۔ [اسنادہ ضعیف مقطوع]



بَابُ: مَا جَاءَ فِي إِذَا زُلْزِلَتْ

سورۃ زلزال کی فضیلت میں

(۲۸۹۳) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ قَرَأَ إِذَا زُلْزِلَتْ عُذِلَتْ لَهُ بِنِصْفِ الْقُرْآنِ وَمَنْ قَرَأَ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ عُذِلَتْ لَهُ بِرُبْعِ الْقُرْآنِ وَمَنْ قَرَأَ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ عُذِلَتْ لَهُ بِثُلُثِ الْقُرْآنِ».

(اسناد حسن دون فضل زلزلت) [انظر الحديث (۲۸۹۵)]

ترجمہ : روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: جس نے پڑھی سورۃ اذا زلزلت برابر ہوگا ثواب اس کا آدھے قرآن کے، اور جس نے پڑھی قل یا ایہا الکفرون تو ثواب اس کا چوتھائی قرآن کے برابر ہے، اور جس نے پڑھی سورۃ قل ہو اللہ احد ثواب اس کا برابر تہائی قرآن کے ہے۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم اس کو مگر اس شیخ یعنی حسن بن سلم کی روایت سے۔ اور اس باب میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔



(۲۸۹۴) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا زُلْزِلَتْ تَعْدِلُ نِصْفُ الْقُرْآنِ وَقُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ

تَعْدِلُ ثُلُثُ الْقُرْآنِ وَقُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ تَعْدِلُ رُبْعُ الْقُرْآنِ»۔ (اسنادہ صحیح) دون فضل (زلزلت)

ترجمہ : روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے اذا زلزلت برابر ہے نصف قرآن کے یعنی ثواب واجر

میں اور قل ہوا اللہ احد برابر ہے ثلث قرآن کے اور قل یا ایہا الکفرون برابر ہے چوتھائی قرآن کے۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر ایمان بن مغیرہ کی روایت ہے۔



(۲۸۹۵) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ : ((لِرَجُلٍ مِّنْ أَصْحَابِهِ هَلْ تَزَوَّجْتَ يَا فُلَانُ قَالَ لَا وَاللَّهِ يَارَسُولَ اللَّهِ وَلَا عِنْدِي مَا اتَزَوَّجُ قَالَ أَلَيْسَ مَعَكَ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ قَالَ بَلَى قَالَ ثَلَاثُ الْقُرْآنِ قَالَ أَلَيْسَ مَعَكَ إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ قَالَ بَلَى قَالَ رُبُّعُ الْقُرْآنِ قَالَ أَلَيْسَ مَعَكَ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ قَالَ بَلَى قَالَ رُبُّعُ الْقُرْآنِ قَالَ أَلَيْسَ مَعَكَ إِذَا زُلْزِلَتِ الْأَرْضُ قَالَ بَلَى قَالَ رُبُّعُ الْقُرْآنِ قَالَ تَزَوَّجْ تَزَوَّجْ)). (اسنادہ ضعیف) (التعلیق الرغیب : ۲/۲۲۴) اس میں سلمہ بن وردان راوی ضعیف ہے

ترجمہ : روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے ایک مرد کو اپنے اصحاب میں سے کہ نکاح کیا تو نے اے فلا نے کہا اس نے کہ نہیں قسم ہے اللہ تعالیٰ کی اے رسول اللہ کے اور نہیں ہے میرے پاس اتنا کچھ کہ نکاح کروں میں کہا آپ نے کیا نہیں ہے تیرے پاس قل ہوا اللہ احد یعنی تجھے یاد نہیں اس نے عرض کی کہ کیوں نہیں آپ نے فرمایا کہ دو تہائی قرآن کے برابر ہے یعنی ثواب میں پھر پوچھا آپ نے کہ آیا نہیں ساتھ تیرے اذا جاء نصر اللہ والفتح عرض کی اس نے کہ کیوں نہیں فرمایا برابر ہے وہ چوتھائی قرآن کے پھر پوچھا آپ نے کیا نہیں ساتھ قل یا ایہا الکفرون عرض کی اس نے کہ کیوں نہیں فرمایا آپ نے برابر ہے وہ چوتھائی قرآن کے پھر پوچھا آپ نے کیا نہیں ساتھ اذا زلزلت الارض عرض کی اس نے کہ کیوں نہیں فرمایا آپ نے برابر ہے وہ چوتھائی قرآن کے پھر فرمایا آپ نے نکاح کرو تو نکاح کر تو۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے۔



۱۱۔ باب: مَا جَاءَ فِي سُورَةِ الْإِخْلَاصِ وَ سُورَةِ إِذَا زُلْزِلَتْ

سورۂ اخلاص اور سورۂ زلزال کی فضیلت کے بیان میں

(۲۸۹۶) عَنْ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((أَيَعِجْرُ أَحَدُكُمْ أَنْ يَقْرَأَ فِي لَيْلَةٍ ثَلَاثُ الْقُرْآنِ مَنْ قَرَأَ اللَّهُ الْوَاحِدَ الصَّمَدَ فَقَدْ قَرَأَ ثَلَاثُ الْقُرْآنِ)). (اسنادہ صحیح) (التعلیق الرغیب : ۲/۲۲۵)

ترجمہ : روایت ہے ابو ایوب رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کیا تھکتا ہے تم میں سے کوئی کہ پڑھ لیا کرے ایک رات میں تہائی قرآن جس نے پڑھی اللہ الواحد الصمد یعنی سورۂ اخلاص، سو اس نے بے شک پڑھا تہائی قرآن۔

فائدہ : اس باب میں ابو الدرداء اور ابو سعید اور قتادہ بن نعمان اور ابو ہریرہ اور انس اور ابن عمر اور ابو مسعود رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔ اور نہیں جانتے ہم کسی کو کہ روایت کی ہو اس نے یہ حدیث زائدہ سے بہتر اور متابعت کی زائدہ کی اس روایت میں اسرائیل اور فضیل بن عیاض نے۔ اور روایت کی شعبہ اور کئی لوگوں نے ثقات سے یہ حدیث منصور سے اور اضطراب کیا اس میں۔



(۲۸۹۷) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : أَقْبَلْتُ مَعَ النَّبِيِّ فَمَسَمِعَ رَجُلًا يَقْرَأُ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((وَجَبَتْ قُلْتُ مَا وَجَبَتْ قَالَ الْجَنَّةُ)). (اسنادہ صحیح) (التعلیق : ۲۲۴/۲)

ترجمہ : روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کہ میں نبی ﷺ کے ساتھ یعنی کسی مقام میں تھا تو سنا آپ ﷺ نے ایک مرد کو کہ پڑھتا تھا وہ قل هو الله احد سو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے : واجب ہوگی پس پوچھا میں نے کہ کیا واجب ہوئی؟ فرمایا آپ نے : جنت۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم اس کو مگر مالک بن انس کی روایت سے۔ اور ابو حنین وہ عبید بن حنین ہیں۔



(۲۸۹۸) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((مَنْ قَرَأَ كُلَّ يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ مُجِبِي عَنْهُ دُئُوبٌ خَمْسِينَ سَنَةً إِلَّا أَنْ يَكُونَ عَلَيْهِ دَيْنٌ وَبِهَذَا الْإِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ أَرَادَ أَنْ يَنَامَ عَلَى فِرَاشِهِ فَنَامَ عَلَى يَمِينِهِ ثُمَّ قَرَأَ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ مِائَةَ مَرَّةٍ فَإِذَا كَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَقُولُ لَهُ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَا عَبْدِي أُدْخِلْ عَلَى يَمِينِكَ الْجَنَّةَ)). (اسنادہ ضعیف) سلسلہ الاحادیث الضعیفہ (۳۰۰۔ تخریج المشکاة (۲۱۵۸۔ ۲۱۵۹) اس میں حاتم بن میمون قابل حجت نہیں

ترجمہ : روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جس نے پڑھی ہر دن میں دوسو بار قل هو الله احد مائے جائیں گے اس کے گناہ پچاس سال کے گمر یہ کہ ہو اس پر قرض۔ اور اسی اسناد سے مروی ہے نبی ﷺ سے کہ فرمایا آپ نے جو ارادہ کرے سونے کا اپنے بچھونے پر اور پھر لیٹے اپنی داہنی کروٹ پر اور پڑھے قل هو الله احد سو بار تو جب دن ہوگا قیامت کا فرمائے گا پروردگار تبارک و تعالیٰ اے میرے بندے داخل ہو تو اپنے داہنی طرف پر جنت میں۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے ثابت کی روایت سے کہ وہ انس سے روایت کرتے ہیں۔ اور مروی ہوئی یہ حدیث اس سند کے سوا اور سند سے بھی ثابت ہے۔



(۲۸۹۹) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ تَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْآنِ»۔ (اسنادہ صحیح)
 ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے قل هو الله احد برابر ہے تہائی قرآن کے۔
 فائلا: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔



(۲۹۰۰) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «(أُحْسِدُوا فَإِنِّي سَافِرٌ عَلَيْكُمْ ثُلُثَ الْقُرْآنِ قَالَ فَحَشَدَ مَنْ حَشَدَ ثُمَّ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَرَأَ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ ثُمَّ دَخَلَ فَقَالَ بَعْضُنَا لِبَعْضٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَإِنِّي سَافِرٌ عَلَيْكُمْ ثُلُثَ الْقُرْآنِ إِنِّي لَأَرَى هَذَا خَيْرٌ جَاءَهُ مِنَ السَّمَاءِ ثُمَّ خَرَجَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ إِنِّي قُلْتُ سَافِرٌ عَلَيْكُمْ ثُلُثَ الْقُرْآنِ إِلَّا وَانْهَآ تَعْدِلُ بِثُلُثِ الْقُرْآنِ»۔

(اسنادہ صحیح) التعليق الرغيب: ۲/۲۲۴۔ صفة الصلاة (۸۵)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: جمع ہو جاؤ تم کہ میں پڑھوں گا تم پر تہائی قرآن کہا راوی نے کہ پھر جمع ہو گئے اصحاب میں سے جو جمع ہو سکے پھر نکلے رسول اللہ ﷺ اور پڑھی آپ نے سورہ قل هو الله احد پھر داخل ہو گئے اپنے حجرہ میں، سو کہنے لگے بعض ہمارے بعض سے کہ فرمایا تھا رسول اللہ ﷺ نے کہ میں پڑھوں گا تم پر تہائی قرآن، سو میں گمان کرتا ہوں کہ یہ داخل ہونا آپ کا کسی خبر کے واسطے ہے جو آئی ہے ان کے پاس آسمان سے پھر نکلے نبی ﷺ اور فرمایا آپ نے میں نے تم سے کہا تھا کہ پڑھوں گا تم پر تہائی قرآن آگاہ ہو کہ یہ سورت برابر ہے تہائی قرآن کے۔

فائلا: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے۔ اور ابو حازم اشجعی کا نام سلمان ہے۔



(۲۹۰۱) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: «كَانَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ يَوْمُهُمْ فِي مَسْجِدٍ قُبَاً فَكَانَ كُلُّ مَا افْتَتَحَ سُورَةً يَقْرَأُ لَهَا فِي الصَّلَاةِ يَقْرَأُ بِهَا افْتَتَحَ بِقُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ حَتَّى يَفْرَغَ مِنْهَا ثُمَّ يَقْرَأُ سُورَةً أُخْرَى ذَلِكَ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ فَكَلَّمَهُ أَصْحَابُهُ فَقَالُوا إِنَّكَ تَقْرَأُ بِهَذَا السُّورَةِ ثُمَّ لَا تَرَى أَنَّهَا تُجْزِلُكَ حَتَّى تَقْرَأَ بِسُورَةٍ أُخْرَى فَلَمَّا أَنْ تَقْرَأُ بِهَا وَإِنَّمَا أَنْ تَدْعَاهَا وَتَقْرَأَ بِسُورَةٍ أُخْرَى قَالَ مَا أَنَا بِتَارِكِهَا إِنِّي أَحْبَبْتُ أَنْ أُؤَمِّمَ بِهَا فَعَلْتُ وَإِنْ كَرِهْتُمْ تَرَكْتُمْ وَكَانُوا يَرَوْنَهُ أَفْضَلَهُمْ وَكَرِهُوا أَنْ يُؤَمِّمَهُمْ غَيْرُهُ فَلَمَّا آتَاهُمُ النَّبِيُّ ﷺ أَخْبَرُوهُ الْخَبْرَ فَقَالَ يَا فُلَانُ مَا يَمْنَعُكَ مِمَّا يَأْمُرُ بِهِ أَصْحَابُكَ وَمَا يَحْمِلُكَ أَنْ تَقْرَأَ هَذِهِ السُّورَةَ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أُحِبُّهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

إِنَّ حُبَّهَا أَذْخَلَكَ الْجَنَّةَ).

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کہ تھا ایک مرد انصار سے کہ امامت کرتا تھا ان کی مسجد قبا میں اور عادت تھی اس کی کہ جب ارادہ کرتا کہ شروع کرے کوئی سورت کہ پڑھے اس کو ان کے لیے نماز میں تو شروع کرتا قل هو اللہ احد کے ساتھ یعنی بعد فاتحہ کے پہلے قل ہو اللہ پڑھ لیتا یہاں تک کہ فارغ ہو جاتا اس سے پھر پڑھتا دوسری سورت اس کے ساتھ اور ایسا ہی کیا کرتا وہ ہر رکعت میں، سو کلام کیا اس سے اس کے اصحاب نے اور کہا کہ تم پہلے پڑھ لیتے ہو سورت اخلاص پھر گمان کرتے ہو کہ یہ کافی نہیں تمہاری صحت نماز کے لیے یہاں تک کہ پڑھتے ہو تم دوسری سورت سو یا پڑھا کرو تم اسی سورت کو یا اس کو چھوڑ کر دوسری سورت پڑھو، سو کہا ان صحابی نے نہیں ہوں میں اس کا چھوڑنے والا اگر دوست رکھتے ہو تم کہ امامت کروں میں تمہاری اس سورت کو پڑھ کر تو خیر امامت کروں گا میں تمہاری اور اگر برا مانو تم تو چھوڑوں گا میں تم کو یعنی امامت نہ کروں گا اور انصار ان کو اپنے لوگوں میں افضل جانتے تھے اور برا جانتے تھے کہ کوئی اور امامت کرے ان کی سوا اس کے پھر جب آئے آنحضرت ﷺ ان کے پاس خبر دی آپ ﷺ کو اس صحابی کے حال کی، سو فرمایا آپ نے کیا چیز باز رکھتی ہے تم کو اس سے کہ جو حکم کرتے ہیں تم کو اصحاب تمہارے اور کیا سبب ہے کہ تم پڑھا کرتے ہو سورۃ اخلاص کو ہر رکعت میں، سو عرض کی اس نے اے رسول، اللہ تعالیٰ کے میں بے شک دوست رکھتا ہوں اس سورت کو سو فرمایا نبی ﷺ نے کہ بے شک محبت اس کی لے جائے گی تجھ کو جنت میں۔

(حسن صحیح) التعليق الرغيب: ۲/ ۲۴۴۔ صفة الصلاة (۸۵)۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے یعنی عبید اللہ بن عمر کی روایت سے کہ وہ ثابت بنانی سے روایت کرتے ہوں۔ اور روایت کی مبارک بن فضالہ نے ثابت بنانی سے انہوں نے انس سے کہ ایک مرد نے عرض کی کہ یا رسول اللہ میں دوست رکھتا ہوں اس سورت کو یعنی قل هو اللہ احد کو فرمایا آپ نے کہ محبت اس کی تجھ کو داخل کرے گی جنت میں۔ [صحیح بمقابلہ]۔



۱۲۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي الْمُعَوَّذَتَيْنِ

معوذتین کی فضیلت کے بیان میں

(۲۹۰۲) عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «قَدْ أَنْزَلَ اللَّهُ عَلَيَّ آيَاتٍ لَمْ يَرِ مِثْلُهُنَّ قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ إِلَى آخِرِ السُّورَةِ قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ إِلَى آخِرِ السُّورَةِ قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ إِلَى آخِرِ السُّورَةِ» (استنادہ صحیح)

ترجمہ: روایت ہے عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ نے اتاریں ہیں مجھ پر کچھ آیتیں کہ نہیں دیکھا کسی نے ان کا مثل وہ قل اعوذ برب الفلق ہے آخر سورت تک۔
فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔



(۲۹۰۳) عَنْ عَلِيٍّ بْنِ رَبَاحٍ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ : أَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : أَنْ أَقْرَأَ بِالْمَعْوَذَتَيْنِ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ . (اسنادہ صحیح) سلسلۃ الاحادیث الصحیحة (۱۰۱۴) التعليق علی ابن خزيمة (۷۵۵) صحیح ابی داؤد (۱۳۶۳)
 ترجمہ: روایت ہے عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا انہوں نے حکم کیا مجھ کو رسول اللہ ﷺ نے کہ پڑھا کروں میں معوذتین ہر نماز کے پیچھے۔



۱۳۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي فَضْلِ قَارِي الْقُرْآنِ

قاری قرآن کی فضیلت کے بیان میں

(۲۹۰۴) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَهُوَ مَاهِرٌ بِهِ مَعَ السَّفَرَةِ الْبِرَّةِ وَالَّذِي يَقْرَأُ قَالَ هَشَامٌ وَهُوَ شَدِيدٌ عَلَيْهِ قَالَ شُعْبَةُ وَهُوَ عَلَيْهِ شَاقٌ لَهُ أَجْرَانِ)). (اسنادہ صحیح)
 صحیح ابی داؤد (۱۳۰۷)

ترجمہ: روایت ہے ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو کہ پڑھتا ہے قرآن اور وہ ماہر ہے یعنی خوب یاد رکھتا ہے اس کو وہ ہے بزرگ نیک فرشتوں کے ساتھ جو عہدہ سفارت رکھتے ہیں یعنی رسول ہوتے ہیں آدمیوں کی طرف اور جو پڑھتا ہے قرآن ہشام نے اپنی روایت میں کہا اور وہ قرآن اس پر سخت ہے یعنی دشوار ہے۔ اور کہا شعبہ نے اپنی روایت میں کہ وہ قرآن پڑھنا اس پر شاق ہے اس کے لیے دونا اجر ہے یعنی ایک قراءت کا دوسرے مشقت کا۔
فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔



(۲۹۰۵) عَنْ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ فَاسْتَظْهَرَهُ فَاحْلَ حَلَالَهُ وَحَرَّمَ حَرَامَهُ أَذْخَلَهُ اللَّهُ بِهِ الْجَنَّةَ وَشَفَعَهُ فِي عَشْرَةِ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ كُلُّهُمْ قَدْ وَجِبَتْ لَهُ النَّارُ)). (ضعیف جدا) تخريج مشكاة المصابيح (۲۱۴۱) التعليق الرغيب (۲ / ۲۱۰) ضعيف الجامع الصغير (۵۷۶۱) (اس میں حفص بن سلیمان ضعیف متروک اور کثیر بن زاذان مجہول ہے)

ترجمہ: روایت ہے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: جس نے پڑھا قرآن اور یاد کر لیا یا پشت پناہ کیا اپنا اس کو اور حلال کیا اس کے حلال کو اور حرام کیا اس کے حرام کو داخل کرے گا اس کو اللہ تعالیٰ بسبب اس کے جنت میں اور شفاعت قبول کرے گا اس کی دس شخصوں کے حق میں اس کے اہل سے کہ واجب ہو چکی ہوگی ہر ایک کے لیے ان میں سے دوزخ۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے۔ نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے اور اس کی کوئی اسناد صحیح نہیں۔ اور حفص بن سلیمان جن کی کنیت ابو عمر ہے اور وہ بزاز ہیں کوفہ کے رہنے والے اور ضعیف ہیں حدیث میں۔



۱۴۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الْقُرْآنِ

قرآن عظیم الشان کی فضیلت کے بیان میں

(۲۹۰۶) عَنْ الْحَارِثِ الْأَعْوَرِ قَالَ : ((مَرَرْتُ فِي الْمَسْجِدِ فَإِذَا النَّاسُ يَخُوضُونَ فِي الْأَحَادِيثِ فَقَدْ خَلْتُ عَلَى عَلِيٍّ فَقُلْتُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَلَا تَرَى أَنَّ النَّاسَ قَدْ خَاصُوا فِي الْأَحَادِيثِ قَالَ وَقَدْ فَعَلُوا قُلْتُ نَعَمْ قَالَ أَمَّا أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ لَا إِنَّهَا سَتَكُونُ فِتْنَةٌ فَقُلْتُ مَا الْمَخْرُجُ مِنْهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ كِتَابُ اللَّهِ فِيهِ نَبَأُ مَا كَانَ قَبْلَكُمْ وَخَيْرٌ مَا بَعْدَكُمْ وَحُكْمٌ مَا بَيْنَكُمْ وَهُوَ الْفَضْلُ لَيْسَ بِالْهَزَلِ مَنْ تَرَكَهُ مِنْ جَبَّارٍ قَصَمَهُ اللَّهُ وَمَنْ ابْتَغَى الْهُدَى فِي غَيْرِهِ أَضَلَّهُ اللَّهُ وَهُوَ حَبْلُ اللَّهِ الْمَتِينُ وَهُوَ الذِّكْرُ الْحَكِيمُ وَهُوَ الصِّرَاطُ الْمُسْتَقِيمُ وَهُوَ الَّذِي لَا يَزِيغُ بِهِ الْأَهْوَاءُ وَلَا تَلْتَبِسُ بِهِ الْأَلْسِنَةُ وَلَا يَشْبَعُ مِنْهُ الْعُلَمَاءُ وَلَا يَخْلُقُ عَنْ كَثْرَةِ الرَّدِّ وَلَا تَنْقَضِي عَجَابُهُ هُوَ الَّذِي لَمْ تَنْتَهُ الْجِنَّ إِذَا سَمِعَتْهُ حَتَّى قَالُوا إِنَّا سَمِعْنَا قُرْآنًا عَجَبًا يَهْدِي إِلَى الرُّشْدِ فَأَمِنَّا بِهِ مَنْ قَالَ بِهِ صَدَقَ وَمَنْ عَمِلَ بِهِ أُجِرَ وَمَنْ حَكَمَ بِهِ عَدَلَ وَمَنْ دَعَى إِلَيْهِ هُدِيَ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ خُذْهَا إِلَيْكَ يَا أَعْوَرُ)). (اسنادہ ضعیف) (المشكاة : ۲۱۳۸، التحقيق الثاني) اس میں حارث اعور ضعیف راوی ہے

ترجمہ: روایت ہے حارث اعور سے کہا انہوں نے کہ گزرا میں مسجد میں سولوگ باتیں بنا رہے تھے پھر داخل ہوا میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس اور کہا میں نے اے امیر المؤمنین کیا نہیں دیکھتے آپ لوگوں کو کہ باتیں بنا رہے ہیں فرمایا آپ نے کہ ہاں انہوں نے ایسا کیا میں نے کہا ہاں فرمایا حضرت علیؑ نے آگاہ ہو کہ تحقیق سنا ہے میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے آگاہ ہو تحقیق کہ قریب ہوگا ایک فتنہ سو کہا میں نے کیا ہے راستہ اس سے نکلنے کا اے رسول اللہ تعالیٰ کے فرمایا آپ نے کتاب اللہ یعنی قرآن سبب ہے اس سے بچنے کا اس لیے کہ اس میں خبر ہے تم سے اگلوں کی اور خبر ہے جو تم سے بعد

ہوں گے اور حکم ہے تمہارے درمیان کا یعنی جو معاملات کہ تمہارے فیما بین ہوں اور وہ دو ٹوک ہے نہیں ہے اس میں ہنسی ٹھٹھے کی بات جس نے چھوڑا اس کو حقیر جان کر نکڑے کر ڈالے گا اللہ تعالیٰ اس کے اور جس نے ڈھونڈھی ہدایت اس کے غیر میں گمراہ کرے گا اس کو اللہ تعالیٰ اور وہ رسی ہے اللہ تعالیٰ کی مضبوط ہے اور وہ ذکر ہے حکم کیا ہوا۔ اور وہ سیدھی راہ ہے وہ ایسی کتاب ہے کہ نہیں کج کر سکتی اس کو ہوائے نفسانی اور نہیں مل سکتیں اس میں زبانیں اور پیٹ نہیں بھرتا اس سے عالموں کا اور پرانا نہیں ہوتا بار بار پڑھنے سے اور تمام نہیں ہوتے عجائب اس کے وہی ایسی کتاب ہے کہ نہ رہ سکے جن جب سنا انہوں نے اس کو یہاں تک کہ بول اٹھے ہم نے سنا ایک قرآن عجیب کہ راہ بتاتا ہے طرف بہتری کے سوا ایمان لائے ہم اس پر جس نے کلام کیا مطابق اس کے سچ کہا اور جس نے عمل کیا موافق اس کے ثواب دیا گیا اور جس نے حکم کیا اس پر عدل کیا اور جس نے بلایا اس کی طرف راہ بتایا گیا وہ سیدھی راہ لے لو تم اس حدیث کو اے اعمور۔

فائل: یہ حدیث غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم اس کو حمزہ زیات کی روایت سے اور اسناد اس کی مجہول ہے۔ اور حارث کی روایت میں مقال ہے۔



بَابُ: مَا جَاءَ فِي تَعْلِيمِ الْقُرْآنِ

تعلیم قرآن کی فضیلت کے بیان میں

(۲۹۰۷) عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ فَلَذَلِكَ الَّذِي أَقْعَدَنِي مَقْعَدِي هَذَا وَعَلَّمَ الْقُرْآنَ فِي زَمَانِ عُثْمَانَ حَتَّى بَلَغَ الْحُجَّاجُ بْنُ يُوسُفَ)). (اسنادہ صحیح) سلسلة الاحاديث الصحيحة (۱۱۷۳) الروض النضر (۵۵)

التعليق الرغيب (۲۰۵/۳) صحيح ابی داؤد (۱۳۰۶)

ترجمہ: روایت ہے عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بہتر تم میں سے وہ ہے کہ جس نے سیکھا قرآن اور سکھایا دوسروں کو۔ اور کہا ابو عبد الرحمن نے جو راوی اس حدیث کے ہیں کہ اسی روایت نے مجھے بٹھایا اس جگہ اور قرآن سکھاتے رہے وہ لوگوں کو حجاج بن یوسف کے زمانہ تک۔

فائل: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔



(۲۹۰۸) عَنْ عُثْمَانَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((خَيْرُكُمْ أَوْ أَفْضَلُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ)).

(صحیح) [انظر ما قبله]

فضائل قرآن کے بیان میں جلد دوم

ترجمہ: روایت ہے عثمان رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: بہتر تم میں سے یا افضل تم میں سے وہ شخص ہے کہ جس نے سیکھا قرآن اور سکھایا اس کو اور لوگوں کو۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور ایسی ہی روایت کی عبدالرحمن بن مہدی نے اور کئی لوگوں نے سفیان ثوری سے انہوں نے علقمہ بن مرثد سے انہوں نے ابو عبدالرحمن سے انہوں نے عثمان سے۔ انہوں نے نبی ﷺ سے اور سفیان نہیں ذکر کرتے اس سند میں سعد بن عبیدہ کا۔ اور روایت کی یحییٰ بن سعید قطان نے یہ حدیث سفیان سے اور شعبہ سے انہوں نے علقمہ بن مرثد سے انہوں نے سعد بن عبیدہ سے انہوں نے ابو عبدالرحمن سے انہوں نے عثمان سے۔ انہوں نے نبی ﷺ سے روایت کی ہم سے یہ محمد بن بشار نے ان سے یحییٰ بن سعید نے ان سے سفیان اور شعبہ نے۔ کہا محمد بن بشار نے اور ایسا ہی ذکر کیا اس روایت کو یحییٰ بن سعید نے انہوں نے روایت کی سفیان اور شعبہ سے کئی مرتبہ انہوں نے علقمہ بن مرثد سے انہوں نے سعید بن ابوعبیدہ سے انہوں نے ابو عبدالرحمن سے انہوں نے عثمان رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے کہا محمد بن بشار نے۔

اور اصحاب سفیان کے نہیں ذکر کرتے اس روایت اس بات کا کہ روایت ہے سفیان سے وہ روایت کرتے ہیں سعد بن عبیدہ سے کہا محمد بن بشار نے اور یہ صحیح تر ہے۔ کہا ابویعلیٰ نے اور تحقیق کہ زیادہ کیا شعبہ نے اس حدیث کی سند میں سعد بن عبیدہ کو اور حدیث سفیان کی اشبہ ہے یعنی صحت کے ساتھ۔ کہا علی بن عبداللہ نے کہ کہا یحییٰ بن سعید نے میرے نزدیک کوئی شعبہ کے برابر نہیں یعنی ثقاہت اور حفظ روایت میں اور جب مخالفت کرتے ہیں شعبہ کی سفیان تو میں لے لیتا ہوں قول سفیان کا سنا میں نے ابوعمار سے کہ وہ ذکر کرتے تھے وکیع سے کہ کہا شعبہ نے کہ سفیان مجھ سے زیادہ یاد رکھنے والے ہیں اور نہیں روایت کی مجھ سے سفیان نے کسی شخص سے کوئی چیز پھر پوچھا میں نے اس شخص سے مگر پایا میں نے اس روایت کو جیسا سفیان نے روایت کیا تھا۔ اور اس باب میں علی اور سعد رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔



(۲۹۰۹) عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : «خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ».

(صحیح بسا فیلہ)

ترجمہ: روایت ہے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: بہتر تم میں سے وہ شخص ہے کہ جس نے سیکھا قرآن اور سکھایا اس کو اور لوگوں کو۔

فائدہ: اس حدیث کو نہیں جانتے ہم علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی روایت سے کہ وہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہوں مگر عبدالرحمن بن اسحاق کی سند سے۔



۱۶۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي مَنْ قَرَأَ حَرْفًا مِّنَ الْقُرْآنِ مَالَهُ مِنَ الْآخِرِ

قرآن میں سے ایک حرف پڑھنے کے اجر کے بیان میں

(۲۹۱۰) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ قَرَأَ حَرْفًا مِنْ كِتَابِ اللَّهِ فَلَهُ بِهِ حَسَنَةٌ وَالْحَسَنَةُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا لَا أَقُولُ أَلَمْ حَرْفٌ وَلَكِنْ أَلِفٌ حَرْفٌ وَلَا مٌ حَرْفٌ وَمِمْ حَرْفٌ)).

(اسنادہ صحیح) تخریج شرح عقیدہ الطحاوی (۱۳۸) تخریج المشکاة (۲۱۳۷)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہتے تھے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: جس نے پڑھا اللہ کی کتاب سے ایک حرف اس کے لیے ایک نیکی ہے اور ہر نیکی کا ثواب دس گنا ہے میں نہیں کہتا ہوں کہ الف لام میم ایک حرف ہے بلکہ الف ایک حرف ہے میم ایک حرف ہے۔ اور لام ایک حرف ہے یعنی الف لام میم کہنے میں تیس نیکیوں کا اجر ہے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے۔ سنائیں نے قتیبہ بن سعید سے کہتے تھے کہ پہنچا ہے مجھ کو کہ محمد بن کعب قرظی پیدا ہوئے حیات میں نبی ﷺ کے۔ اور مروی ہوئی یہ حدیث اور سند سے بھی سوا اس کے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے۔ روایت کیا اس کو ابوالاحوص نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے اور مرفوع کیا اس کو بعضوں نے اور موقوف کیا بعضوں نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے یعنی انہیں کا قول ٹھہرایا اور محمد بن کعب قرظی کی کنیت ابوجزہ ہے۔



۱۷۔ بَابُ: مَا تَقَرَّبَ الْعِبَادُ إِلَى اللَّهِ بِمِثْلِ مَا خَرَجَ مِنْهُ

نہیں نزدیک ہوتے بندے اللہ تعالیٰ سے جیسا کہ نزدیک ہوتے ہیں

بسبب اس چیز کے جو نکلی ہے اللہ تعالیٰ سے

(۲۹۱۱) عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((مَا أَذِنَ اللَّهُ لِعَبْدٍ فِي شَيْءٍ أَفْضَلَ مِنْ رُكْعَتَيْنِ يُصَلِّيَهُمَا وَإِنَّ الْبِرَّ لَيُذَرُّ عَلَى رَأْسِ الْعَبْدِ مَا دَامَ فِي صَلَوَتِهِ وَمَا تَقَرَّبَ الْعِبَادُ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ بِمِثْلِ مَا خَرَجَ مِنْهُ قَالَ أَبُو النَّضْرِ يَعْنِي الْقُرْآنَ)). (اسنادہ ضعیف) المشکاة (۱۳۳۲) سلسلة الاحادیث الضعیفة

(۱۹۵۷) اس بکر بن حبیب اور لیث بن ابی سلیم دونوں ضعیف ہیں

ترجمہ: روایت ہے ابوامامہ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا نبی ﷺ نے نہیں کان لگا کر سنتا ہے اللہ تعالیٰ کسی بندے کی بات کو کسی چیز میں افضل دو رکعتوں سے کہ پڑھتا ہے وہ ان کو اور نیکی چھڑکی جاتی ہے بندے کے سر پر جب تک کہ وہ نماز میں ہوتا

فضائل قرآن کے بیان میں

ہے اور نزدیک نہیں ہوتے بندے اللہ تعالیٰ سے جیسا کہ نزدیک ہوتے ہیں بسبب اس چیز کے جو نگلی ہے اللہ تعالیٰ شانہ سے۔ کہا ابو نصر نے مراد لیتے تھے آپ اس قول سے قرآن عظیم الشان کو۔ یعنی جیسا قرب الہی قرآن پڑھنے سے بندوں کو حاصل ہوتا ہے ایسا کسی اور چیز سے حاصل نہیں ہوتا۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم اس کو مگر اس سند سے اور بکر بن خنیس میں کلام کیا ہے ابن مبارک نے اور چھوڑ دیا ان سے روایت آخر عمر میں یعنی بسبب ضعف کے۔



(۲۹۱۲) عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ، قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : ((إِنَّكُمْ لَنْ تَرْجِعُوا إِلَى اللَّهِ بِأَفْضَلِ مِمَّا خَرَجَ مِنْهُ - يَعْنِي الْقُرْآنَ)). (اسنادہ ضعیف) سلسلۃ الاحادیث (الضعیفہ) (۱۹۵۷) اس کی سند اس سال کی وجہ سے ضعیف ہے۔
ترجمہ: روایت ہے جبیر بن نفیر سے، کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ تم میں سے کوئی کسی چیز سے اللہ کی طرف اتنا رجوع نہیں کر سکتا جتنا کہ اس کے پاس سے نکلی ہوئی چیز (یعنی قرآن) سے۔

۱۸۔ باب: إِنَّ الَّذِي لَيْسَ فِي جَوْفِهِ شَيْءٌ مِنَ الْقُرْآنِ كَالْبَيْتِ الْحَرَبِ

جس دل کے اندر قرآن میں سے کچھ نہیں وہ ویران گھر کی مانند ہے

(۲۹۱۳) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((إِنَّ الَّذِي لَيْسَ فِي جَوْفِهِ شَيْءٌ مِنَ الْقُرْآنِ كَالْبَيْتِ الْحَرَبِ)). (اسنادہ ضعیف) تخریج المشکاة (۲۱۳۵) (اس میں قابوس بن ابی ظبیان ضعیف ہے۔)
ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: بے شک جس کے اندر قرآن میں سے نہیں یعنی کچھ یا نہیں وہ ویران گھر کے مانند ہے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔



(۲۹۱۴) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((يُقَالُ - يَعْنِي لِصَاحِبِ الْقُرْآنِ إِفْرَأَ وَارْقَ وَرَتَلَ كَمَا كُنْتَ تَرْتَلُ فِي الدُّنْيَا فَإِنَّ مَنَزِلَتَكَ عِنْدَ آخِرِ آيَةٍ تَقْرَأُ بِهَا)). (اسنادہ حسن) تخریج المشکاة (۲۱۳۴) التعليق الرغیب: (۲۰۹/۲) سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ (۲۲۴۰) صحیح ابی داؤد (۱۳۱۷) موارد الظمان (۱۷۹۰)

ترجمہ: روایت ہے عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ کہا جائے گا یعنی صاحب قرآن سے کہ پڑھ تو اور چڑھ تا جا

یعنی درجات جنت میں اور ٹھہر ٹھہر کر پڑھتا جا جیسے تو ٹھہر ٹھہر کر پڑھتا تھا دنیا میں اس لیے کہ منزل تیری آخر آیت تک ہے کہ تو اس کو پڑھے گا۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے عبدالرحمن بن مہدی سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے عاصم سے اسی اسناد سے مانند اس کے۔



(۲۹۱۵) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((يَجِيئُ صَاحِبُ الْقُرْآنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَقُولُ يَا رَبِّ حَلِّهِ فَيَلْبَسُ تَاجَ الْكَرَامَةِ ثُمَّ يَقُولُ يَا رَبِّ ارْضَ عَنْهُ فَيَرْضَى عَنْهُ فَيُقَالُ اقْرَأْ وَارْقًا وَيَزْدَادُ بِكُلِّ آيَةٍ حَسَنَةً)). (اسنادہ حسن) (التعليق الرغيب : ۲۰۷/۲)

ترجمہ : روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ آئے گا صاحب قرآن قیامت کے دن پھر کہے گا قرآن کہ اے رب میرے اس کو جوڑا پہنا پس اسے پہنایا جائے گا تاج کرامت کا پھر کہے گا قرآن عظیم الشان اے رب زیادہ دے اس کو تو پہنایا جائے گا اس کو جوڑا کرامت کا پھر کہے گا اے رب راضی ہو اس سے، سوراخی ہوگا اس سے پروردگار تعالیٰ شائف پھر کہا جائے گا اسے کہ پڑھ تو اور چڑھ اور زیادہ کی جائے گی ہر آیت کے بدلے ایک نیکی۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے۔ روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے ان سے محمد بن جعفر نے ان سے شعبہ نے ان سے عاصم بن بہدلہ نے ان سے ابوصالح نے ان سے ابو ہریرہ نے مانند اس کی۔ اور مرفوع نہ کیا اس کو اور یہ صحیح تر ہے ہمارے نزدیک عبدالصمد کی روایت سے کہ وہ شعبہ سے روایت کرتے ہیں۔



۱۹۔ بَابُ - لَمْ أَرْ ذَنْبًا أَعْظَمَ مِنْ سُورَةِ أُوتِيَهَا رَجُلٌ ثُمَّ نَسِيَهَا

میں نے نہ دیکھا کوئی گناہ اس سے بڑھ کر کہ کسی کو دی گئی ہو کوئی سورت پھر وہ اسے بھول جائے (۲۹۱۶) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((عُرِضَتْ عَلَيَّ أُجُورٌ أُمْتِي حَتَّى الْقَذَاةُ يُخْرِجُهَا الرَّجُلُ مِنَ الْمَسْجِدِ وَعُرِضَتْ عَلَيَّ ذُنُوبٌ أُمْتِي فَلَمْ أَرْ ذَنْبًا أَعْظَمَ مِنْ سُورَةٍ مِنَ الْقُرْآنِ أَوْ آيَةٍ أُوتِيَهَا رَجُلٌ ثُمَّ نَسِيَهَا)). [اسنادہ ضعیف] تخريج المشكاة (۷۲۰) الروض النضر (۷۲) ضعیف ابی

داؤد (۷۱) اس میں مطلب بن عبداللہ راوی کا سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے سماع ثابت نہیں۔ نیز اس میں ابن جریج راوی مدلس ہے **ترجمہ :** روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ پیش کئے گئے میرے آگے ثواب اور

نیکیاں میری امت کی یہاں تک کہ تنکا بھی جو نکال کر پھینک دیا ہو کسی آدمی نے مسجد میں سے اور پیش کی گئیں مجھ پر برائیاں اور گناہ میری امت کے، سو نہ دیکھا میں نے کوئی گناہ اس سے بڑھ کر کہ دی گئی ہو کسی کو کوئی سورت یا آیت قرآن شریف کی یعنی یاد ہو پھر اسے بھول جائے۔

: یہ حدیث غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے اور ذکر کی میں نے یہ حدیث محمد بن اسماعیل سے سو نہ پہچانی انہوں نے اور غریب کہا اس کو اور کہا محمد نے نہیں جانتا میں کہ مطلب بن عبد اللہ بن حنطب کو سماع ہو کسی صحابی سے نبی ﷺ کے مگر یہ کہ قول مطلب کا کہ روایت کی مجھ سے اس شخص نے جو حاضر ہوا تھا خطبہ میں رسول اللہ ﷺ کے یعنی یہی قول دلالت کرتا ہے کہ ان کو کسی صحابی سے سماع ہے اور سو اس کے اور کوئی چیز وال نہیں۔ اور سنا میں نے عبد اللہ بن عبد الرحمن سے کہ وہ کہتے تھے نہیں جانتے ہم مطلب کو کہ سماع ہوا ان کو کسی صحابی سے نبی ﷺ کے۔ کہا عبد اللہ نے اور انکار کیا علی بن مدینی نے اس امر کا کہ مطلب نے سنا ہو کچھ انس سے۔



۲۰۔ بَابُ: مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ فَلْيَسْأَلِ اللَّهَ بِهِ.....

جو شخص قرآن پڑھے اسے چاہیے کہ اللہ تعالیٰ سے سوال کریں

(۲۹۱۷) عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّهُ مَرَّ عَلَى قَارِيٍّ يَقْرَأُ ثُمَّ سَأَلَ فَاسْتَرْجَعَ ثُمَّ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ فَلْيَسْأَلِ اللَّهَ بِهِ فَإِنَّهُ سَيَجِئُ أَقْوَامٌ يَقْرَأُونَ الْقُرْآنَ يَسْأَلُونَ بِهِ النَّاسَ وَقَالَ مَحْمُودٌ هَذَا خَيْثَمَةُ الْبَصْرِيُّ الَّذِي رَوَى عَنْهُ جَابِرُ الْجُعْفِيُّ وَلَيْسَ هُوَ خَيْثَمَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ)). (اسنادہ حسن) سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ (۲۵۷)

ترجمہ: روایت ہے عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے کہ وہ گزرے ایک قاری پر کہ وہ پڑھ رہا تھا قرآن پھر مانگا اس نے کچھ تب عمران نے انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا پھر کہا کہ سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے جس نے پڑھا قرآن چاہیے کہ سوال کرے اللہ تعالیٰ سے اس لیے کہ آئیں گی کچھ قومیں کہ وہ قرآن پڑھیں گی پھر طلب کریں گی آدمیوں سے اور کہا محمود نے کہ یہ خثیمہ بصری جس سے روایت کی جابر جعفی نے وہ خثیمہ بن عبد الرحمن نہیں۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔ اور خثیمہ شیخ بصری ہیں کہ کنیت ان کی ابو نصر ہے روایت کی ہیں انہوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کئی حدیثیں اور روایت کی ہے جابر جعفی نے ان خثیمہ سے بھی۔



(۲۹۱۸) عَنْ صُهَيْبٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَا أَمَنَ بِالْقُرْآنِ مَنِ اسْتَحْلَ مَحَارِمَهُ)). (اسنادہ ضعیف) المشكاة تخريج (۲۲۰۳/التحقيق الثاني) ضعيف الجامع الصغير (۴۹۷۵) اس میں ابن مبارک مجہول راوی ہے نیز اس نے صہیب کو نہیں دیکھا۔

ترجمہ: روایت ہے صہیب سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: نہ ایمان لایا وہ شخص قرآن پر جس نے حلال جانا یا مرتکب ہو اس کی حرام کی ہوئی چیزوں کا۔

فائدہ: روایت کی محمد بن یزید بن سان نے اپنے باپ سے یہ حدیث، سوزیادہ کیا انہوں نے اس کی اسناد میں یہ کہہ کر روایت کی مجاہد نے سعید بن مسیب سے انہوں نے صہیب سے۔ اور متابعت نہ کی محمد بن یزید کی روایت کی کسی نے اور وہ ضعیف ہیں اور ابوالبارک ایک مرد مجہول ہیں اس حدیث کی اسناد کچھ ایسی نہیں اور خلاف کیا گیا وکج کا ان کی روایت میں۔ اور محمد نے کہا ابو فروہ یزید بن سان راہوی کی حدیث میں کچھ مضائقہ نہیں مگر جو روایت کریں ان سے ان کے بیٹے محمد اس لیے کہ وہ روایت کرتے ہیں ان سے مناکیر۔



(۲۹۱۹) عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((الْجَاهِرُ بِالْقُرْآنِ كَالْجَاهِرِ بِالصَّدَقَةِ وَالْمُسِرُّ بِالْقُرْآنِ كَالْمُسِرِّ بِالصَّدَقَةِ)).

(اسنادہ صحیح) تخريج المشكاة (۲۲۰۲) التحقيق الثاني (صحیح الجامع) (۳۱۰۵) ترجمہ: روایت ہے عقبہ بن عامر سے کہا انہوں نے کہ سنائیں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے پکار کر قرآن پڑھنے والا ایسا ہے جیسے آشکارا صدقہ دینے والا اور آہستہ قرآن پڑھنے والا ایسا ہے جیسے چھپا کر صدقہ دینے والا۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ اور مراد حدیث کی یہ ہے کہ آہستہ قرآن پڑھنا افضل ہے پکار کر پڑھنے سے اس لیے کہ چھپا کر صدقہ دینا افضل ہے آشکارا سے اہل علم کے نزدیک۔ اور اہل علم نے اس کو اس لیے افضل کہا ہے کہ صدقہ چھپا کر دینے سے آدمی عجب سے بچتا ہے اس لیے کہ چھپا کر نیکی کرنے والا محفوظ رہتا ہے اور خوف نہیں ہوتا اس پر عجب کا جیسا کہ خوف ہوتا ہے علانیہ پر۔



۲۱۔ بَابُ: قِرَاءَةُ سُورَةِ بَنِي إِسْرَائِيلَ وَالزَّمَرِ قَبْلَ النَّوْمِ

سونے سے پہلے سورہ بنی اسرائیل اور زمر پڑھنا

(۲۹۲۰) عَنْ أَبِي لُبَابَةَ قَالَ: قَالَتْ عَائِشَةُ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ: ((لَا يَنَامُ حَتَّى يَقْرَأَ بَنِي إِسْرَائِيلَ وَالزَّمَرَ)).

ترجمہ: روایت ہے ابولبابہ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا ام المؤمنین عائشہ ام المؤمنین رضی اللہ عنہا نے کہ آنحضرت ﷺ نہ سوتے تھے جب تک کہ بنی اسرائیل اور سورہ زمر نہ پڑھ لیتے۔ (اسنادہ صحیح) سلسلۃ الاحادیث الصحیحة (۲۴۱)۔

فائل: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ اور ابولبابہ شیخ بصری ہیں کہ روایت کی ان سے حماد بن زید نے کتنی حدیثیں اور کہتے ہیں کہ نام ان کا مروان ہے۔ روایت کی ہم سے یہ محمد بن اسماعیل نے کتاب التاریخ میں۔



(۲۹۲۱) عَنْ عَرَبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ أَنَّهُ حَدَّثَهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ : ((كَانَ يَقْرَأُ الْمُسَبِّحَاتِ قَبْلَ أَنْ يَرُقُدَ يَقُولُ إِنَّ فِيْهِنَّ آيَةً خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ آيَةٍ)). (ضعيف الاسناد) التعليق الرغيب: ۲۱۰/۱ اس میں عبداللہ بن ابی بلال مجہول راوی ہے

ترجمہ: روایت ہے عرباض بن ساریہ سے کہ رسول اللہ ﷺ پڑھا کرتے تھے وہ سورتیں کہ شروع ہیں سبحان اللہ اور سبح اور یسبح سے سونے سے پہلے اور فرماتے تھے کہ ان میں ایک آیت ہے جو بہتر ہے ہزار آیت سے۔

فائل: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔



۲۲۔ بَابُ: فِي فَضْلِ قِرَاءَةِ آخِرِ سُورَةِ الْحَشْرِ

سورہ حشر کی آخری آیات پڑھنے کی فضیلت

(۲۹۲۲) عَنْ مُعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((مَنْ قَالَ حِينَ يُصْبِحُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيعِ الْعَلِيمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ وَقَرَأَ ثَلَاثَ آيَاتٍ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْحَشْرِ وَكَلَّمَ اللّٰهُ بِهِ سَبْعِينَ أَلْفَ مَلَكٍ يُصَلُّونَ عَلَيْهِ حَتَّى يُمْسِيَ وَإِنْ مَاتَ فِي ذَلِكَ الْيَوْمِ مَاتَ شَهِيدًا وَمَنْ قَالَهَا حِينَ يُمْسِي كَانَ بِتِلْكَ الْمُنْزِلَةِ)). (اسنادہ ضعیف) (التعليق الرغيب: ۲۲۵/۲) قال الالبانی فی ضعیف الجامع (۲۲۷/۶) ((ضعیف)) (اس میں خالد بن طہان مخط ہے)

ترجمہ: روایت ہے معقل بن یسار سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جس نے پڑھا صبح کو تین بار اعوذ باللہ سے رجیم تک اور پڑھیں تین آیتیں سورہ حشر کی اخیر سے متعین کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر ستر ہزار فرشتے کہ وہ مغفرت مانگتے ہیں اس کے لیے شام تک اور اگر مر جائے اس دن میں تو مراد وہ شہید اور جس نے کہا ان کو جب شام کرتا ہے ہوگا وہ بھی اس درجہ میں یعنی شب کو بھی یہی ثواب پائے گا اور اگر مرے گا تو شہید ہوگا۔

فائل: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم اس کو کمر اس سند سے۔

۲۳۔ باب: مَا جَاءَ كَيْفَ كَانَتْ قِرَاءَةُ النَّبِيِّ ﷺ

نبی ﷺ کی قراءت کے بیان میں

(۲۹۲۳) عَنْ يَعْلَى بْنِ مَمْلُكٍ أَنَّهُ سَأَلَ أُمَّ سَلَمَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ : ((عَنْ قِرَاءَةِ النَّبِيِّ ﷺ وَصَلَوْتِهِ فَقَالَتْ وَمَا لَكُمْ وَصَلَوْتُهُ وَكَانَ يُصَلِّي قَدْرَ مَا نَامَ ثُمَّ يَنَامُ قَدْرَ مَا صَلَّى حَتَّى يُصْبِحَ ثُمَّ تَنَعَّتْ قِرَاءَةً فَإِذَا هِيَ تَنَعَّتْ قِرَاءَةً مَفْسُورَةً حَرْفًا حَرْفًا)). (اسنادہ ضعیف) تخريج المشكاة (۱۲۱۰) التحقیق الثانی) ضعیف ابی

داؤد (۲۶۰) اس میں یعلیٰ بن مملک مجھول ہے

ترجمہ: روایت ہے یعلیٰ بن مملک سے کہ انہوں نے پوچھا ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے جو بیوی ہیں رسول اللہ ﷺ کی کہ کیسی تھی قراءت اور نماز رسول اللہ ﷺ کی؟ سو فرمایا ام المومنین نے کہ کیا نسبت ہے تم کو ان کی نماز سے یعنی تم ویسے کہاں ادا کر سکتے ہو پھر کہا کہ آپ کی عادت تھی کہ نماز پڑھتے تھے یعنی شب کو پھر سو جاتے تھے اس قدر کہ جتنی دیر نماز پڑھی تھی پھر نماز پڑھتے اس قدر کہ جتنا سوتے تھے پھر سوتے جس قدر کہ نماز پڑھی تھی یہاں تک کہ صبح ہو جاتی پھر بیان کی کیفیت ان کی قراءت کی تو وہ کہتی تھیں کہ قراءت ان کی جدا جدا تھی حرف حرف۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر لیث بن سعد کی روایت سے کہ وہ ابن ابی ملیکہ سے روایت کرتے ہیں اور وہ یعلیٰ سے اور وہ ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے۔ اور روایت کی ابن جریج نے یہ حدیث ابن ابی ملیکہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے ام سلمہ سے کہ نبی ﷺ الگ الگ کرتے تھے قراءت اپنی یعنی ایک ایک حرف جدا جدا معلوم ہوتا تھا۔ اور حدیث لیث کی صحیح تر ہے۔



(۲۹۲۴) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَيْسٍ قَالَ: ((سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ وَتَرِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ كَيْفَ كَانَ يُؤْتِرُ مِنْ أَوَّلِ اللَّيْلِ أَمْ مِنْ آخِرِهِ فَقَالَتْ كُلُّ ذَلِكَ قَدْ كَانَ يَصْنَعُ رُبَّمَا أَوْتَرُ مِنْ أَوَّلِ اللَّيْلِ وَرُبَّمَا أَوْتَرُ مِنْ آخِرِهِ قُلْتُ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي جَعَلَ فِي الْأَمْرِ سَعَةً فَقُلْتُ كَيْفَ كَانَ قِرَاءَتُهُ أَكَانَ يُسِرُّ بِالْقِرَاءَةِ أَوْ يَجْهَرُ قَالَتْ كُلُّ ذَلِكَ كَانَ يَفْعَلُ قَدْ كَانَ رُبَّمَا أَسْرَو رُبَّمَا جَهَرَ قَالَ قُلْتُ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي جَعَلَ فِي الْأَمْرِ سَعَةً قَالَ قُلْتُ كَيْفَ كَانَ يَصْنَعُ فِي الْجَنَابَةِ أَكَانَ يَغْتَسِلُ قَبْلَ أَنْ يَنَامَ أَمْ يَنَامُ قَبْلَ أَنْ يَغْتَسِلَ قَالَتْ كُلُّ ذَلِكَ قَدْ كَانَ يَفْعَلُ رُبَّمَا اغْتَسَلَ فَنَامَ وَرُبَّمَا تَوَضَّأَ فَنَامَ قُلْتُ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي جَعَلَ فِي الْأَمْرِ

سَعَةً)). (اسنادہ صحیح) صحیح ابی داؤد (۲۲۲ - ۱۲۹۱)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن ابوقیس سے کہا انہوں نے کہ پوچھا میں نے عائشہ ام المؤمنین رضی اللہ عنہا سے حال رسول اللہ ﷺ کے وتر کا کہ کیونکر پڑھتے تھے اول شب میں یا آخر شب میں سو فرمایا ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ دونوں طرح بجاتے کبھی وتر پڑھتے اول شب میں اور کبھی آخر شب میں کہا میں نے کہ سب تعریف اللہ تعالیٰ کو ہے کہ جس نے امر دین میں وسعت رکھی پھر کہا میں نے کہ کیسی تھی قراءت آپ کی یعنی نماز شب میں کیا چپکے سے پڑھتے تھے یا جہر کرتے تھے ساتھ قراءت کے، سو فرمایا ام المؤمنین نے کہ دونوں طرح کرتے کبھی چپکے پڑھتے کبھی جہر فرماتے کہا راوی نے کہ کہا میں نے سب تعریف اللہ تعالیٰ کو ہے کہ اس نے امر دین میں وسعت رکھی۔ کہا راوی نے پھر کہا میں نے کیا کرتے تھے جنابت میں کیا غسل کرتے قبل سونے کے یا سو جاتے قبل نہانے کے کہا ام المؤمنین نے کہ دونوں طرح کرتے کبھی غسل کر کے سوتے اور کبھی فقط وضو کر کے سو جاتے کہا میں نے کہ سب تعریف اللہ تعالیٰ کو ہے کہ اس نے امر دین میں وسعت رکھی۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے۔



۲۴۔ باب: اَلَا رَجُلٌ يَّحْمِلُنِي اِلٰى قَوْمِهِ لِأُبَلِّغَ كَلَامَ رَبِّي

کیا تم لوگوں میں سے کوئی ایسا ہے جو مجھے اپنی قوم کے پاس لے چلے

تاکہ میں انہیں اپنے رب کا کلام سناؤں

(۲۹۲۵) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ : ((كَانَ النَّبِيُّ ﷺ قَدْ يُعْرِضُ نَفْسَهُ بِالْمَوْقِفِ فَقَالَ اَلَا رَجُلٌ يَّحْمِلُنِي اِلٰى قَوْمِهِ فَاِنْ قُرِئَتْ قَدْ مَنَعُونِي اَنْ اُبَلِّغَ كَلَامَ رَبِّي)) . (اسنادہ صحیح) سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ (۱۹۴۷)

ترجمہ: روایت ہے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کہ تھے نبی ﷺ پیش کرتے اپنی ذات کو موقف عرفات میں اور فرماتے کہ کوئی مرد ایسا ہے کہ مجھے لے چلے اپنی قوم کی طرف اس لیے کہ قریش نے باز رکھا ہے مجھ کو اس سے کہ پہنچاؤں میں کلام اپنے رب کا یعنی اس کے بندوں کو۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔



۴۵۔ باب:

(۲۹۲۶) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((يَقُولُ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالَى مَنْ شَغَلَهُ الْقُرْآنُ عَنْ ذِكْرِي وَمَسْأَلَتِي أُعْطِيَتْهُ أَفْضَلُ مَا أُعْطِيَ السَّائِلِينَ وَفُضِّلَ كَلَامُ اللَّهِ عَلَى سَائِرِ الْكَلَامِ كَفُضِّلَ

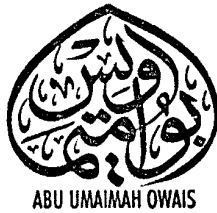
اللہ علی خلقہ))۔ (اسنادہ ضعیف) تخریج المشکاة (۲۱۳۶) سلسلة الاحادیث الضعیفة (۱۳۳۵) ضعیف

الجامع الصغير (۶۴۳۵) اس میں محمد بن حسن بن ابی یزید ضعیف ہے

ترجمہ: روایت ہے ابوسعید سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ فرماتا ہے اللہ تعالیٰ جس کو مشغول کیا قرآن نے میری یاد سے اور مجھ سے سوال کرنے سے دوں گا میں اس کو بہتر اس چیز سے کہ دیتا ہوں مانگنے والوں کو اور بزرگی کلام اللہ تعالیٰ کی تمام کلاموں پر ایسی ہے جیسے بزرگی اللہ عزوجل کی اپنی مخلوق پر۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

مترجم: جس کو مشغول کیا قرآن نے میری یاد سے۔ یعنی اوراد اور وظائف میں مشغول نہ ہو بلکہ قرآن ہی کی قراءت اور فہم معانی اور درک مطالب اور تحصیل مآرب میں سعی اور کوشش کرتا رہا تو اس کو اجر و ثواب دنیا اور آخرت میں تمام سالکین سے زیادہ عنایت ہوگا اس سے معلوم ہوا کہ قرآن کا وظیفہ سب وظیفوں سے افضل و اعلیٰ ہے اور یہ ان وظیفوں کا حال ہے جو شارع سے تعلیم ہوئے ہیں کہ قرآن ان سب سے بہتر ہے وائے اوپر حال ان لوگوں کے کہ جنہوں نے قرآن کو بھی چھوڑا اور وظائف مسنونہ سے بھی منہ موڑا اور اوراد مبتدعہ اور وظائف محدثہ میں اپنے اوقات کاٹے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔





(المعجم ۴۳) قرأت کے بیان میں (تحفة ۳۹)

۱۔ باب: فی فاتحة الكتاب

سورۃ فاتحہ میں سے

(۲۹۲۷) عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ : «كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقْطَعُ قِرَاءَةً تَقْرَأُ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ثُمَّ يَقِفُ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ ثُمَّ يَقِفُ وَكَانَ يَقْرَأُ مَالِكُ يَوْمَ الدِّينِ».

(اسنادہ صحیح) الارواء (۳۴۳) تخريج المشكاة (۲۲۰۵) صفة الصلاة مختصر الشماثل (۲۷۰)

ترجمہ: روایت ہے ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے کہا انہوں نے کہ تھے رسول اللہ ﷺ الگ الگ کرتے اپنی قراءت کو پڑھتے الحمد للہ رب العالمین پھر ٹھہر جاتے پھر پڑھتے الرحمن الرحیم پھر ٹھہر جاتے اور پڑھتے ملک یوم الدین۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے۔ اور یہی پڑھتے تھے ابو عبیدہ اور اختیار کرتے تھے اسی کو یعنی مالک یوم الدین کی جگہ ملک یوم الدین پڑھتے ایسی ہی روایت کی بجلی بن سعید اموی نے اور ان کے سوا اور لوگوں نے ابن جریج سے انہوں نے ابن ابی ملیک سے انہوں نے ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے۔ اور اسناد اس حدیث کی متصل نہیں اس لیے کہ لیث بن سعد نے روایت کی ابو ملیک سے

انہوں نے یعلیٰ بن مملک سے انہوں نے ام سلمہ سے کہ انہوں نے وصف کیا قراءت نبی ﷺ کا الگ الگ ایک ایک حرف اور حدیث لیث کی صحیح تر ہے۔ اور لیث کی حدیث میں یہ ذکر نہیں کہ آپ مملک یوم الدین پڑھتے تھے۔



(۲۹۲۸) عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرُ وَآرَاهُ قَالَ: ((وَعُفْمَانُ كَانُوا يَقْرَأُونَ مِلْكَ يَوْمَ الدِّينِ)). (ضعیف الاسناد) اس میں ایوب بن سوید ضعیف ہے

ترجمہ: روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ اور ابو بکرؓ اور عمرؓ اور آراہہؓ کہتے ہیں کہ گمان کرتا ہوں میں انس رضی اللہ عنہ کو کہ انہوں نے عثمان رضی اللہ عنہ کا نام بھی لیا اور کہا کہ یہ سب لوگ پڑھتے تھے مالک یوم الدین۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم اس کو زہری کی روایت سے کہ وہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہوں مگر شیخ ایوب سوید ملی کی روایت سے۔ اور روایت کی بعض اصحاب زہری نے یہ حدیث زہری سے کہ نبی ﷺ اور ابو بکرؓ اور عمرؓ پڑھتے تھے مالک یوم الدین اور روایت کی عبدالرزاق نے معمر سے انہوں نے زہری سے انہوں نے سعید بن مسیب سے کہ نبی ﷺ اور ابو بکرؓ اور عمرؓ پڑھتے تھے مالک یوم الدین۔



(۲۹۲۹) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: ((أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَرَأَ أَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ وَالْعَيْنَ بِالْعَيْنِ قَالَ سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ أَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ بِهَذَا الْأَسْنَادِ نَحْوَهُ)).

(ضعیف الاسناد) اس میں ابی علی بن یزید مجہول ہے

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے پڑھا ان النفس بالنفس والعین بالعين قال سويد بن نصر انا ابن المبارک عن یونس بن یزید سے اسی اسناد سے مانند اس کے۔

فائدہ: کہا مؤلف رحمہ اللہ نے روایت کی ہم سے سويد بن نصر نے انہوں نے ابن مبارک سے انہوں نے یونس بن یزید سے اسی اسناد سے مانند اس کے۔ اور ابوعلی بن یزید بھائی ہیں یونس بن یزید کے۔ اور یہ حدیث حسن ہے۔ غریب ہے کہا محمد نے مفرد ہوئے ابن مبارک اس حدیث کے ساتھ یونس بن یزید سے روایت کرنے میں۔ اور اسی طرح پڑھا ابو عبید نے والعین بالعين بنظر اتباع اسی حدیث کے۔



(۲۹۳۰) عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ: ((إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَرَأَ هَلْ يَسْتَطِيعُ رَبُّكَ)).

(ضعیف الاسناد) اس میں رشد بن سعد اور عبدالرحمن افريقی دونوں ضعیف ہیں

ترجمہ: روایت ہے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے پڑھا هل يستطيع ربك یعنی بتاء ماثلاً فوقاً قانیه اور نصب لفظ رب

کے اور مراد ہے کہ آیا تو طاقت رکھتا ہے کہ مانگے اپنے رب سے۔
 یہ حدیث غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم اس کو مگر رشیدین کی روایت سے اور اسناد اس کی قوی نہیں اور رشیدین بن سعد اور عبد الرحمن بن زیاد بن انعم افریقی ضعیف ہیں حدیث میں۔



۲۔ باب: ومن سورة هود

سورة هود میں سے

(۲۹۳۱) عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ : ((أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقْرَأُ هَا إِنَّهُ عَمِلُ غَيْرُ صَالِحٍ)).

(اسنادہ صحیح) سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ (۲۸۰۹)

ترجمہ: روایت ہے ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے کہ نبی ﷺ پڑھتے تھے إِنَّهُ عَمِلُ غَيْرُ صَالِحٍ یعنی عمل کیا اس نے غیر صالح، مراد فرزند نوح ہے جو غرق ہو گیا۔

فائدہ: اس حدیث کو روایت کیا ہے کئی لوگوں نے ثابت بنانی سے مانند اس کے۔ اور یہ حدیث بنانی کی ہے۔ اور روایت کی یہی حدیث شہر بن حوشب نے بھی اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا سے۔ اور سنائیں نے عبد بن حمید سے کہتے تھے اسماء بنت یزید یہی ام سلمہ انصاریہ ہیں اور دونوں حدیثیں میرے نزدیک ایک ہیں اور روایت کی شہر بن حوشب نے کئی حدیثیں ام سلمہ انصاریہ رضی اللہ عنہا سے اور وہ اسماء بنت یزید ہیں اور روایت کی انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس کے۔



(۲۹۳۲) عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ : إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَرَأَ هَذِهِ الْآيَةَ : ﴿إِنَّهُ عَمِلُ غَيْرُ صَالِحٍ﴾

(اسنادہ صحیح) سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ (۲۸۰۹)

ترجمہ: ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت پڑھی: ﴿إِنَّهُ عَمِلُ غَيْرُ صَالِحٍ﴾



۳۔ باب: ومن سورة الكهف

سورة كهف میں سے

(۲۹۳۳) عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ : ((عَنِ النَّبِيِّ ﷺ إِنَّهُ قَرَأَ قَدْ بَلَغَتْ مِنْ لَدُنِّي عُذْرًا مُثْقَلَةً)).

(ضعیف الاسناد) (اس میں ابوالجاریۃ العبدی مجہول ہے)



ترجمہ: روایت ہے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے پڑھا ﴿قَدْ بَلَغْتَ مِنْ لَدُنِّي عُذْرًا﴾ ثقل کے ساتھ یعنی بھرم ڈال غُذْرًا کے جو سکون ڈال سے ثقیل ہے۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے اور امیہ بن خالد ثقہ ہیں اور ابوالجاریہ عبدی شیخ مجہول ہیں کہ نہیں جانتے ہم نام اس کا۔



(۲۹۳۴) عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ : ((أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَرَأَ فِي عَيْنِ حِمَّةٍ)). (صحيح المتن)

ترجمہ: روایت ہے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے پڑھا ﴿فِي عَيْنِ حِمَّةٍ﴾۔

فائدہ: اس حدیث کو نہیں جانتے ہم مگر اسی سند سے اور صحیح وہ ہے جو مروی ہے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے قراءت ان کی اور مروی ہے کہ ابن عباس اور عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے اختلاف کیا اس آیت کی قراءت میں اور مرتفع کیا انہوں نے اپنے اختلاف کو کعب احبار کی طرف سوا اگر اس بارے میں روایت ہوتی نبی ﷺ سے تو وہ محتاج نہ ہوتے کعب احبار کی طرف اور کافی ہوتی روایت نبی ﷺ کی۔



باب: سورہ روم

سورہ روم

(۲۹۳۵) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ : ((لَمَّا كَانَ يَوْمُ بَدْرٍ ظَهَرَتِ الرُّومُ عَلَى فَارِسَ فَأَعْجَبَ ذَلِكَ الْمُؤْمِنِينَ فَنَزَلَتْ أَلَمْ غَلِبَتِ الرُّومُ إِلَى قَوْلِهِ يَفْرَحُ الْمُؤْمِنُونَ بِظُهُورِ الرُّومِ عَلَى فَارِسَ)). (صحيح) سیاتی برقم (۳۱۹۲)

ترجمہ: روایت ہے ابوسعید سے کہا انہوں نے کہ جب تھا دن بدر کا غالب ہوئے اہل روم یعنی نصاریٰ مشرکان فارس پر سو پسند آئی یہ بات مومنوں کو پس نازل ہوئی یہ آیت الم سے یفرح المومنون تک۔ سو خوش ہوئے مومن بسبب غالب ہونے روم کے فارس پر اس لیے کہ روم اہل کتاب تھے اور مسلمانوں سے موافقت رکھتے تھے انبیاء کے ماننے میں اور مشرکان فارس موافقت رکھتے تھے مشرکان مکہ سے بت پرستی اور شرک میں۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے۔ اور پڑھا گیا ہے لفظ غلبت بفتح غین اور بضم غین اور کہتے ہیں کہ پہلے اہل روم مغلوب ہو گئے تھے پھر غالب ہوئے پس غَلَبَتْ بفتح غین میں خبر ہے ان کے غالب ہونے کی ایسا ہی پڑھا ہے نصر بن علی نے غَلَبَتْ بفتح غین وباء۔

(۲۹۳۶) عَنْ أَبِي عُمَرَ: ((إِنَّهُ قَرَأَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ خَلَقَكُمْ مِنْ ضَعْفٍ فَقَالَ مِنْ ضَعْفٍ)).

(اسنادہ حسن) الروض النضير (۵۳۰)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ انہوں نے پڑھا نبی ﷺ کے آگے خلقکم من ضعف یعنی نفع ضاد معجمہ تو آپ نے فرمایا کہ من ضعف پڑھو یعنی بضم ضاد معجمہ۔

فائدہ: روایت کی ہم سے عبد بن حمید نے انہوں نے یزید بن ہارون سے انہوں نے فضیل بن مرزوق سے مانند اس کے۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مکر فضیل بن مرزوق کی روایت سے۔



باب: ومن سورة القمر

سورة قمر میں

(۲۹۳۷) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ: ((أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَقْرَأُ فَهَلْ مِنْ مُدْكِرٍ)). (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: روایت ہے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ پڑھتے تھے فَهَلْ مِنْ مُدْكِرٍ یعنی بدال مہملہ اور قراءت مشہور بھی یہی ہے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔



باب: من سورة الواقعة

سورة واقعة میں سے

(۲۹۳۸) عَنْ عَائِشَةَ: ((أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقْرَأُ فَرُوحَ وَرِيحَانَ وَجَنَّةَ نَعِيمٍ)). (صحیح الاسناد)

ترجمہ: روایت ہے ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ نبی ﷺ پڑھتے تھے فَرُوحَ وَرِيحَانَ وَجَنَّةَ نَعِيمٍ یعنی بضم رالفظ روح کو قراءت کرتے تھے اور یہ قراءت شاذ ہے قراءت مشہور نفع را ہے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو ہارون اعور کی روایت سے۔



۵۔ باب: ومن سورة الليل

سورة لیل میں سے

(۲۹۳۹) عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ: قَدِمْنَا الشَّامَ فَاتَانَا أَبُو الدَّرْدَاءِ فَقَالَ: ((أَفِيْكُمْ أَحَدٌ يَقْرَأُ عَلَى قِرَاءَةِ عَبْدِ اللَّهِ

قَالَ فَاشَارُوا إِلَيَّ فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ كَيْفَ سَمِعْتَ عَبْدَ اللَّهِ يَقْرَأُ هَذِهِ الْآيَةَ وَاللَّيْلَ إِذَا يَغْشَى قَالَ قُلْتُ سَمِعْتُهُ يَقْرَأُهَا وَاللَّيْلَ إِذَا يَغْشَى وَالذِّكْرَ وَالْأُنْثَى فَقَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ وَأَنَا وَاللَّهِ هَكَذَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ يَقْرَأُهَا وَهُوَ لَا يُرِيدُونِي أَنْ أَقْرَأَهَا وَمَا خَلَقَ فَلَا أَتَابِعُهُمْ)). [اسنادہ صحیح]

ترجمہ: روایت ہے علقمہ سے کہا کہ بچے ہم شام میں سو آئے ہمارے پاس ابو الدرداء رضی اللہ عنہ اور کہا انہوں نے کہ تم میں کوئی ایسا شخص ہے کہ پڑھتا ہو یعنی قرآن عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی قرأت سے کہا علقمہ نے کہ لوگوں نے اشارہ کیا میری طرف اور میں نے کہا کہ ہاں میں پڑھتا ہوں عبد اللہ کی قراءت پر کہا ابو الدرداء نے کیوں کر سنا تم نے عبد اللہ کو کہ وہ پڑھتے تھے وَاللَّيْلَ إِذَا يَغْشَى کہا علقمہ نے کہ میں نے سنا عبد اللہ کو کہ وہ پڑھتے تھے وَاللَّيْلَ إِذَا يَغْشَى وَالذِّكْرَ وَالْأُنْثَى کہا ابو الدرداء رضی اللہ عنہ نے اور میں نے بھی قسم ہے اللہ تعالیٰ کی ایسا ہی سنا ہے رسول اللہ ﷺ سے کہ آپ ﷺ بھی ایسا ہی پڑھتے تھے اور یہ لوگ چاہتے ہیں کہ وَمَا خَلَقَ الذَّكَرَ وَالْأُنْثَى پڑھوں سو میں ان کا کہنا نہ مانوں گا۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور ایسی ہی ہے قراءت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی یعنی واللَّيْلَ إِذَا يَغْشَى والنَّهَارَ إِذَا تَجَلَّى وَالذِّكْرَ وَالْأُنْثَى۔ (صحیح)



۶۔ باب: ومن سورة الذاریات

سورة ذاریات میں سے

(۲۹۴۰) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: ((أَقْرَأَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنِّي أَنَا الرَّزَاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِينُ)). (صحیح المتن) ترجمہ: روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہا انہوں نے کہ پڑھایا مجھ کو رسول اللہ ﷺ نے ﴿إِنَّ اللَّهَ هُوَ الرَّزَاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِينُ﴾ ہے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔



(۲۹۴۱) عَنْ عُمَرَ بْنِ حُصَيْنٍ: ((أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَرَأَ وَتَرَى النَّاسَ سُكَارَى وَمَاهُمْ بِسُكَارَى)). (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: روایت ہے عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے پڑھا ﴿وَتَرَى النَّاسَ سُكَارَى وَمَاهُمْ بِسُكَارَى﴾ فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔ اور ایسی ہی روایت کی حسن بن عبد الملک نے قتادہ سے اور نہیں جانتے ہم کہ قتادہ کو سماع ہو کسی صحابی سے نبی ﷺ کے مگر انس سے اور ابی الطفیل سے۔ اور یہ روایت میرے نزدیک مختصر ہے یعنی پوری اسناد اس کی یوں ہے کہ روایت ہے قتادہ سے وہ روایت کرتے ہیں حسن سے وہ عمران بن حصین سے کہ تھے ہم نبی ﷺ کے ساتھ سفر میں سو پڑھی آپ

نے یہ آیت ﴿يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّ﴾ الایہ آخر حدیث تک اپنے طول کے ساتھ مروی ہے اور حدیث حکم بن عبد الملک کی میرے نزدیک اسی روایت سے مختصر ہے۔



۸۔ باب فَاسْتَذْكُرُوا الْقُرْآنَ

یاد کرتے رہو قرآن شریف کو

(۲۹۴۲) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((بِسْمَا لَا أَحَدِهِمْ أَوْلَا حَدِيثَكُمْ أَنْ يَقُولَ نَسِيتُ آيَةً كَيْتَ وَكَيْتَ بَلْ هُوَ نُسِيٌّ فَاسْتَذْكُرُوا الْقُرْآنَ فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَهُوَ أَشَدُّ تَقْصِيًّا مِنْ صُدُورِ الرِّجَالِ مِنَ النِّعَمِ مِنْ عَقْلِهِ)). (اسنادہ صحیح) الظلال (۴۲۲)۔

ترجمہ: روایت ہے عبد اللہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا برا ہے ان میں سے کسی کے واسطے یا فرمایا برا ہے تم میں سے کسی کے واسطے یہ کہ کہے بھول گیا میں فلائی آیت کلام اللہ کی بلکہ یوں کہنا چاہیے کہ بھلا دیا گیا میں فلائی آیت اور یاد کرتے رہو قرآن شریف کو کہ قسم ہے اس پروردگار کی کہ میری جان اس کے ہاتھ میں ہے کہ قرآن بہت بھاگنے والا ہے لوگوں کے سینے سے بہ نسبت چار پاؤں کے اپنے باندھنے کی رسی سے۔
فائلا: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔



۹۔ باب: مَا جَاءَ أَنْ الْقُرْآنَ أَنْزَلَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرَفٍ

اس بیان میں کہ قرآن نازل ہوا سات حرفوں پر

(۲۹۴۳) عَنْ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ عَبْدِ الْقَارِيِّ أَنَّهُمَا سَمِعَا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ : ((مَرَرْتُ بِهَيْشَامِ بْنِ حَكِيمٍ بْنِ حَزَامٍ وَهُوَ يَقْرَأُ سُورَةَ الْفُرْقَانِ فِي حَيَاةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَاسْتَعْمْتُ قِرَاءَتَهُ فَإِذَا هُوَ يَقْرَأُ عَلَى حُرُوفٍ كَثِيرَةٍ لَمْ يَقْرَأْ نَبِيَّهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَكِدْتُ أُسَاوِرُهُ فِي الصَّلَاةِ فَظَنَرْتُ حَتَّى سَلَّمَ فَلَمَّا سَلَّمَ لَبِيتُهُ بِرَدَائِهِ فَقُلْتُ مَنْ أَقْرَأَكَ هَذِهِ السُّورَةَ الَّتِي سَمِعْتُكَ تَقْرَأُهَا فَقَالَ أَقْرَأَ نَبِيَّهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قُلْتُ لَهُ كَذَبْتَ وَاللَّهِ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَهُوَ أَقْرَأَنِي هَذِهِ السُّورَةَ الَّتِي تَقْرَأُهَا فَانْطَلَقْتُ أَقُودُهُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي سَمِعْتُ هَذَا يَقْرَأُ سُورَةَ الْفُرْقَانِ عَلَى حُرُوفٍ لَمْ تَقْرَأْ نَبِيَّهَا وَأَنْتَ أَقْرَأْتَنِي سُورَةَ الْفُرْقَانِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ أَرْسَلَهُ يَاعْمَرُ اقْرَأْ

يَاهَشَامُ فَقَرَأَ عَلَيْهِ الْقِرَاءَةَ الَّتِي سَمِعْتُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ هَكَذَا أَنْزَلْتُ ثُمَّ قَالَ لِيَ النَّبِيُّ ﷺ اقْرَأْ يَاعُمَرُ فَقَرَأْتُ الَّتِي أَقْرَأَنِي النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ هَكَذَا أَنْزَلْتُ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ إِنَّ هَذَا الْقُرْآنَ أَنْزَلَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرَفٍ فَاقْرَءُوا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ)). (صحیح) صحیح ابی داؤد (۱۳۲۵)

ترجمہ: روایت ہے مسور بن مخرمہ اور عبدالرحمن بن عبدالقاری سے کہ ان دونوں نے سنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے کہتے تھے گزرا میں ہشام بن حکیم بن حزام پر اور وہ سورہ فرقان پڑھتے تھے کئی حرفوں پر ایسے کہ نہیں پڑھایا تھا مجھ کو رسول اللہ ﷺ نے ان حرفوں پر سو قریب تھا کہ میں لڑوں ان سے نماز میں سوا انتظار کیا میں نے یہاں تک کہ سلام پھیرا انہوں نے پھر جب سلام پھیرا ان کی گردن میں ڈال دی میں نے یعنی چادر ان کی اور کہا میں نے کس نے پڑھائی تم کو یہ سورت جو میں نے سنی تم سے ابھی کہ تم پڑھتے تھے اس کو، سو کہا ہشام نے کہ پڑھائی ہے مجھ کو یہ سورت رسول اللہ ﷺ نے سو کہا میں نے جھوٹ کہا تم نے قسم ہے اللہ تعالیٰ کی کہ رسول اللہ ﷺ نے پڑھائی ہے مجھ کو یہ سورت کہ جو پڑھی تم نے پس چلا میں انہیں کھینچتا ہوں رسول اللہ ﷺ کی طرف اور کہا میں نے اے رسول اللہ کے میں نے سنا اس کو سورہ فرقان پڑھتے ہوئے ایسے حرفوں پر کہ نہیں پڑھائی آپ نے مجھ کو ان حرفوں پر اور آپ ہی نے پڑھائی مجھ کو سورہ فرقان، سو فرمایا نبی ﷺ نے چھوڑ دو اس کو اے عمر اور فرمایا کہ پڑھ تو اے ہشام سو پڑھا انہوں نے اسی قرأت پر کہ میں نے سنا تھا ان سے سو فرمایا نبی ﷺ نے کہ ایسی ہی نازل ہوئی ہے یہ سورت پھر فرمایا مجھ سے نبی ﷺ نے: پڑھ تو اے عمر۔ سو پڑھی میں نے اس قرأت پر جو پڑھائی تھی مجھ کو نبی ﷺ نے۔ سو فرمایا نبی ﷺ نے: ایسی ہی اتری ہے۔ پھر فرمایا نبی ﷺ نے کہ یہ قرآن اتارا گیا ہے سات حرفوں پر، سو پڑھو تم اس میں سے جو تم پر آسان ہو ان میں سے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور روایت کی یہ مالک بن انس نے زہری سے اسی اسناد سے مانند اس کے مگر ذکر نہ کیا اس میں مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ کا۔



(۲۹۴۴) عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ قَالَ: لَقِيَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ جَبْرِئِيلَ فَقَالَ: ((يَا جَبْرِئِيلُ إِنِّي بُعِثْتُ إِلَى أُمَّةٍ أُمِّيئِينَ مِنْهُمْ الْعُجُورُ وَالشَّيْخُ الْكَبِيرُ وَالْعُلَامُ وَالْجَارِيَةُ وَالرَّجُلُ الذِّي لَمْ يَقْرَأْ كِتَابًا قَطُّ قَالَ يَامُحَمَّدُ إِنَّ الْقُرْآنَ أَنْزَلَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرَفٍ)). (حسن صحیح) صحیح ابی داؤد (۱۳۲۸)

ترجمہ: روایت ہے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کہ ملاقات کی رسول اللہ ﷺ نے جبرئیل سے اور فرمایا کہ اے جبرئیل میں بھیجا گیا ہوں ایک امت پر کہ جو ان پڑھی ہے کہ اس میں بوڑھے ہیں اور بڑے سن والے اور لڑکے اور لڑکیاں اور ایسے لوگ کہ جنہوں نے کبھی کوئی کتاب نہیں پڑھی کہا جبرائیل نے اے محمدؐ بے شک قرآن اتارا گیا ہے سات حرفوں پر یعنی جس سے جس طرح ادا ہو موجب ثواب ہے اور اس کی قرأتوں میں آسانی اور وسعت ہے۔

فائدہ : اس باب میں عمر اور حذیفہ بن یمان اور ابو ہریرہ اور ام ایوب رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے اور ام ایوب رضی اللہ عنہا یہ بیوی ہیں ابویوب انصاری کی اور سرہ اور ابن عباس اور ابی جہم بن حارث بن صمد رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہوئی ہے ابی بن کعب سے کئی سندوں سے۔



۱۰۔ بَابُ: مَا قَعَدَ قَوْمٌ فِي مَسْجِدٍ يَتْلُونَ كِتَابَ اللَّهِ إِلَّا نَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِينَةُ

نہ بیٹھی کوئی قوم مسجد میں کہ پڑھتے ہوں وہ اللہ کی کتاب مگر نازل ہوئی ان پر تسکین

(۲۹۴۵) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((مَنْ نَفَسَ عَنْ أَخِيهِ كُرْبَةً مِنْ كُرْبِ الدُّنْيَا نَفَسَ اللَّهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرْبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللَّهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَمَنْ يَسَّرَ عَلَى مُعْسِرٍ يَسِّرَ اللَّهُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَاللَّهُ فِي عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِي عَوْنِ أَخِيهِ وَمَنْ سَلَكَ طَرِيقًا يَلْتَمِسُ فِيهِ عِلْمًا سَهَّلَ اللَّهُ لَهُ طَرِيقًا إِلَى الْجَنَّةِ وَمَا قَعَدَ قَوْمٌ فِي مَسْجِدٍ يَتْلُونَ كِتَابَ اللَّهِ وَيَتَذَكَّرُونَ بَيْنَهُمْ إِلَّا نَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِينَةُ وَعَشِيَتْهُمْ الرَّحْمَةُ وَحَفَّتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ وَمَنْ أَبْطَأَ بِهِ عَمَلُهُ لَمْ يُسْرِعْ بِهِ نَسَبُهُ)). (صحیح) تخریج العلم (۱۷/۱۱۳) صحیح ابی داؤد

(۱۳۰۸) التعليق الرغيب (۲۵/۱) صحيح الترغيب (۶۷/۳۱/۱)

ترجمہ : روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جس نے کھول دی اپنے بھائی سے ایک مصیبت دنیا کی مصیبتوں سے کھول دے گا اللہ تعالیٰ اس کی ایک مصیبت روز قیامت کی مصیبتوں سے اور جس نے پردہ ڈھانپا کسی مسلمان کا یعنی اس کا عیب چھپایا پردہ ڈھانپے گا اللہ تعالیٰ اس کا دنیا میں اور آخرت میں اور جس نے آسانی کی کسی تنگ دست پر یعنی اپنا قرض وصول کرنے میں آسانی کرے گا اللہ تعالیٰ اس پر دنیا اور آخرت میں اور اللہ تعالیٰ بندے کی مدد میں ہے جب تک کہ بندہ اپنے بھائی کی مدد میں ہے اور جو چلا ایسی راہ کہ ڈھونڈتا رہے اس میں علم کو یعنی دین کی آسانی کرے گا اللہ تعالیٰ اس پر ایک راہ جنت کی اور نہ بیٹھی کوئی قوم مسجد میں کہ پڑھتے ہوں وہ کتاب اللہ کی یاد دہانی لیتے ہوں وہ اس کا آپس میں مگر نازل ہوئی ان پر تسکین اور ڈھانپ لیا ان کو رحمت الہی نے اور گھیر لیا ان کو فرشتوں نے اور جس کو عمل نے ست کیا نہیں بڑھایا اس کو نسب اس کے نے۔

فائدہ : ایسی ہی روایت کی کئی لوگوں نے اعمش سے انہوں نے ابوصالح سے انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مثل اس حدیث کے۔ اسباط بن محمد نے اعمش سے کہا کہ بچہ مجھ کو روایت ابوصالح سے اور ان کو ابو ہریرہ سے ان کو نبی ﷺ سے پھر ذکر کی تھوڑی حدیث اس میں سے۔

۱۱۔ باب: فی کم اقرا القرآن؟

کتنے دنوں میں قرآن ختم کر لیا کروں؟

(۲۹۴۶) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ : قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فِي كُمْ أَقْرَأُ الْقُرْآنَ قَالَ : ((اُخْتِمُهُ فِي شَهْرٍ قُلْتُ إِنِّي أُطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ قَالَ اُخْتِمُهُ فِي عَشْرِينَ قُلْتُ إِنِّي أُطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ قَالَ اُخْتِمُهُ فِي عَشْرٍ قُلْتُ إِنِّي أُطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ قَالَ اُخْتِمُهُ فِي خَمْسٍ إِنِّي أُطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ قَالَ فَمَا رَخَّصَ لِي)). (ضعيف الاسناد)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کہ عرض کی میں نے اے رسول اللہ کے کتنے دنوں میں ختم کروں میں قرآن شریف کو فرمایا آپ نے ختم کرو تو اس کو ایک مہینے میں عرض کی میں نے کہ میں اس سے افضل کی طاقت رکھتا ہوں فرمایا آپ نے ختم کرو تم میں دن میں عرض کی میں نے کہ میں طاقت رکھتا ہوں اس سے افضل کی فرمایا آپ نے ختم کرو تم اس کو دس دن میں عرض کی میں نے کہ میں طاقت رکھتا ہوں اس سے افضل کی فرمایا آپ نے ختم کرو تم اس کو پانچ دن میں عرض کی میں نے کہ میں طاقت رکھتا ہوں اس سے افضل کی، سو اجازت نہ دی آپ نے مجھے اس سے کم دنوں میں ختم کرنے کی۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے ابو بردہ کی روایت سے کہ جو عبداللہ بن عمرو سے روایت کرتے ہیں اور مروی ہوئی ہے یہ حدیث کئی سندوں سے عبداللہ بن عمرو سے۔ اور روایت کی عبداللہ بن عمرو نے نبی ﷺ سے کہ فرمایا آپ ﷺ نے نہ سمجھا وہ قرآن کو جس نے پڑھا اس کو تین دن سے کم میں۔ اور مروی ہے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا پڑھو قرآن کو چالیس دن میں۔ اور کہا اسحاق بن ابراہیم نے کہ نہیں دوست رکھتے ہم کہ گزر جائیں آدمی پر چالیس دن کہ نہ پڑھا ہو اس نے قرآن کو موافق اس حدیث کے یعنی ہر چلہ میں ختم کرنا بہتر ہے۔ اور بعض علماء نے کہا ہے کہ نہ پڑھے قرآن کو تین دن سے کم میں مطابق اس حدیث کے جو مروی ہوئی نبی ﷺ سے۔ اور رخصت دی بعض اہل علم نے اس کی۔ اور مروی ہوئی عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے کہ وہ پڑھتے تھے قرآن ایک رکعت میں وتر کی۔ اور مروی ہے سعید بن جبیر سے کہ انہوں نے قرآن پڑھا دو رکعتوں میں کعبہ کے اندر اور تر تیل قرآن کی مستحب ہے اہل علم کے نزدیک۔



(۲۹۴۷) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : ((لَهُ إِقْرَأِ الْقُرْآنَ فِي أَرْبَعِينَ)).

(اسنادہ صحیح) (الصحيحہ (۱۵۱۲))

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے ان سے فرمایا کہ تم پڑھا کرو قرآن چالیس دن میں۔

قرأت کے بیان میں جلد دوم

فائلا : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ اور روایت کی بعضوں نے معمر سے انہوں نے سماک بن فضیل سے انہوں نے وہب بن منبہ سے کہ نبی ﷺ نے حکم کیا عبداللہ بن عمرو کو کہ پڑھیں قرآن چالیس روز میں۔



(۲۹۴۸) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَيُّ الْعَمَلِ أَحَبُّ إِلَى اللَّهِ قَالَ : ((الْحَالُ الْمُرْتَجِلُ)). (ضعیف الاسناد) (اس میں ابیہثم بن الربیع اور صالح المری دونوں ضعیف ہیں)

ترجمہ : روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا انہوں نے کہ پوچھا ایک شخص نے کہ اے رسول اللہ کے! کون سا شخص از روئے عمل کے بہتر ہے اللہ تعالیٰ کے نزدیک؟ فرمایا آپؐ نے کہ اترنے والا۔ اور کوچ کرنے والا یعنی ختم قرآن کر کے شروع کرنے والا۔

فائلا : یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت سے مگر اسی سند سے۔ روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے مسلم بن ابراہیم سے انہوں نے صالح مری سے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے زرارہ بن اوئی سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس کے معنوں میں۔ اور نہیں ذکر ہے اس میں ابن عباس کا۔ اور یہ سند میرے نزدیک زیادہ صحیح ہے نصر بن علی کی روایت سے جوہیم بن ربیع سے مروی ہے۔



(۲۹۴۹) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : ((لَمْ يَفْقَهُ مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ فِي أَقَلِّ مِنْ ثَلَاثٍ)).

(اسنادہ صحیح) المشكاة (۲۲۱۰) سلسلة الاحادیث الصحيحة (۱۵۱۳)

ترجمہ : روایت ہے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: نہ سمجھا وہ قرآن کو جس نے پڑھا تین دن سے کم میں۔

فائلا : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے ان سے محمد بن جعفر نے ان سے شعبہ نے اسی اسناد سے مانند اس کے۔





(المعجم ۷۷) قرآن کی تفسیر کے بیان میں (تحفة ۷۰)

بَاب: مَا جَاءَ فِي الَّذِي يُفَسِّرُ الْقُرْآنَ بِرَأْيِهِ

اپنی رائے سے قرآن کی تفسیر کرنے کی مذمت میں

(۲۹۵۰) عَنْ أَبِي عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ قَالَ فِي الْقُرْآنِ بِغَيْرِ عِلْمٍ فَلْيَتَّبِعُوا مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ)).

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ جس نے کہا قرآن کی تفسیر میں بغیر جانے بوجھے تو چاہیے کہ وہ ڈھونڈ لے اپنی جگہ دوزخ میں۔ (اسنادہ ضعیف) تخريج المشكاة (۲۳۵) سلسلة الأحاديث

الضعيفة (۱۷۸۳) صفة الصلاة. ((نقد التاج)) ضعيف الجامع الصغير (۵۷۳۷)

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔



(۲۹۵۱) عَنْ أَبِي عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((اتَّقُوا الْخِدْيَةَ عَنِّي إِلَّا مَا عَلِمْتُمْ، فَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا

فَلْيَتَّبِعُوا مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ، وَمَنْ قَالَ فِي الْقُرْآنِ بِرَأْيِهِ فَلْيَتَّبِعُوا مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ)).

(اسنادہ ضعیف) تخريج المشكاة (۲۳۵) سلسلة الأحاديث الضعيفة (۱۷۸۳) (صفة الصلاة)

قرآن کی تفسیر کے بیان میں جلد دوم

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ مت بیان کرو میری طرف سے کوئی بات مگر یہ کہ تم اس کو خوب جان لو یعنی یقین ہو کہ یہ میری کہی ہوئی ہے اس لیے کہ جس نے جھوٹ باندھا مجھ پر قصد اُسوچا ہے اس کو جگہ ڈھونڈ لے اپنی دوزخ سے اور جس نے قرآن میں کچھ کہا اپنی عقل سے یعنی بغیر علم کے تو چاہیے کہ وہ جگہ اپنی ڈھونڈ لے دوزخ میں۔
فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔



(۲۹۰۲) عَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ قَالَ فِي الْقُرْآنِ بِرَأْيِهِ فَأَصَابَ فَقَدْ أَخْطَأَ))۔
 ترجمہ: روایت ہے جندب بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ جس نے کہا قرآن کی تفسیر میں اپنی رائے سے اور ٹھیک پڑی اس کی رائے جب بھی اس نے خطا کی یعنی بے جا کہنے پر کیوں مبادرت کی۔ (اسنادہ ضعیف)
 تخریج المشکاۃ (۲۳۵) سیہیل بن ابو حزم راوی ضعیف ہے۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے۔ اور تحقیق کلام کیا بعض اہل حدیث نے سیہیل بن ابو حزم میں یعنی ان کو ضعیف کہا۔ اور ایسے ہی مروی ہے بعض اہل علم سے اصحاب نبی ﷺ سے اور سوا ان کے اور علماء سے کہ انہوں نے بہت برا کہا ہے اس شخص کو کہ قرآن کی تفسیر کرے بغیر علم کے اور جو روایت آئی ہے مجاہد اور قتادہ وغیرہما سے کہ انہوں نے تفسیر کی تو یہ گمان ان کی ذوات ستودہ صفات پر نہیں ہو سکتا کہ انہوں نے بغیر علم کے تفسیر کی ہو یا اپنے دل سے کچھ بات بنا کر کہہ دی ہو۔ اور مروی ہوا ہے ان سے ایسا کچھ کہ دلالت کرتا ہے ہمارے اس قول پر کہ انہوں نے اپنے دل سے کچھ نہیں کہا بغیر علم کے۔ ہم سے حسین بن مہدی نے عبد الرزاق سے انہوں نے معمر سے انہوں نے قتادہ سے کہ فرمایا قتادہ نے نہیں ہے قرآن شریف میں کوئی آیت کہ سنی نہیں میں نے اس کی تفسیر میں کوئی بات یعنی ہر آیت کے متعلق روایت موجود ہے۔ روایت کی ہم سے ابن ابی عمر نے ان سے سفیان نے ان سے اعش نے کہ کہا مجاہد نے اگر پڑھتا میں قراءت ابن مسعود کی تو محتاج ہوتا کہ سوال کروں میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بہت جگہ قرآن میں جس کا کہ میں نے سوال کیا ہے۔



۱۔ باب: وَمِنْ سُورَةِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ

سورہ فاتحہ کی تفسیر میں

(۲۹۰۳) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ صَلَّى صَلَاةً لَمْ يَقْرَأْ فِيهَا بِأَمِّ الْقُرْآنِ فَهِيَ خَدَاجٌ فَهِيَ خَدَاجٌ غَيْرُ تَمَامٍ)) قَالَ: قُلْتُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ إِنِّي أَحْيَانًا أَكُونُ وَرَاءَ الْإِمَامِ قَالَ: يَا ابْنَ الْفَارَسِيِّ فَأَقْرَأْهَا فِي نَفْسِكَ، فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: قَسَمْتُ الصَّلَاةَ بَيْنِي وَبَيْنَ عَبْدِي نِصْفَيْنِ فَنِصْفُهَا لِي وَنِصْفُهَا لِعَبْدِي وَلِعَبْدِي مَا سَأَلَ، يَقُومُ الْعَبْدُ فَقِيلَ:)) الْحَمْدُ

قرآن کی تفسیر کے بیان میں

جلد دوم

لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿۱﴾، فَيَقُولُ: اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: حَمْدُنِي عَبْدِي، فَيَقُولُ: ﴿الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ﴾، فَيَقُولُ اللَّهُ: أَتُنِي عَلَى عَبْدِي، فَيَقُولُ: ﴿مَالِكِ يَوْمِ الدِّينِ﴾، فَيَقُولُ: مَعَجَدُنِي عَبْدِي، وَهَذَا لِي، وَبَيْنِي وَبَيْنَ عَبْدِي ﴿إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ﴾. وَآخِرُ السُّورَةِ لِعَبْدِي وَلِعَبْدِي مَا سَأَلَ، يَقُولُ: ﴿إِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ﴾ صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ ﴿۲﴾. (اسنادہ صحیح) الروض (۸۰۰) صحیح ابی داود (۷۷۹) ((صفة الصلاة))

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے پڑھی کوئی نماز کہ نہ پڑھی اس میں ام القرآن یعنی سورہ فاتحہ پڑھے وہ نماز ناقص ہے وہ نماز ناقص ہے اور ناقص ہے۔ کہا راوی نے ابو ہریرہ سے کہ میں کبھی ہوتا ہوں پیچھے امام کے کہا ابو ہریرہ نے اے فارسی کے بیٹے پڑھ لیا کہ اس کو تو اپنے دل میں یعنی چپکے چپکے اس لیے کہ میں نے سنا ہے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تقسیم کی میں نے نماز اپنے بندے کے درمیان آدھوں آدھ، سو آدھی میری ہے اور آدھی میرے بندے کی اور میرے بندے کے لیے ہے جو وہ مانگے پھر جب بندہ کھڑا ہوتا ہے نماز میں اور کہتا ہے الحمد لله رب العالمین یعنی سب تعریف ہے اللہ تعالیٰ کو جو پالنے والا ہے سارے جہانوں کا تب فرماتا ہے اللہ تبارک وتعالیٰ حمد کی میرے بندے نے پھر جب کہتا ہے الرحمن الرحیم تب فرماتا ہے اللہ تعالیٰ ثناء کی میرے لیے میرے بندے نے پھر بندہ کہتا ہے مالک يوم الدين یعنی مالک ہے قیامت کے دن کا تب فرماتا ہے اللہ تعالیٰ: تعظیم کی میری میرے بندے نے اور یہ میرے لیے ہے یعنی خاص میری تعریف ہے بندے کا سوال نہیں اور میرے بندے کے بیچ میں ہے ایاک نعبد و ایاک نستعین یعنی تجھ ہی کو پوجتے ہیں ہم اور تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں ہم، اور آخر سورت میرے بندے کے لیے ہے اور میرے بندے کے لیے ہے جو وہ مانگے کہتا ہے بندہ اهدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم غیر المغضوب علیہم ولا الضالین۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔ اور روایت کی شعبہ نے اور اسماعیل بن جعفر نے اور کئی لوگوں نے علاء بن عبد الرحمن سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابو ہریرہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس حدیث کے۔ اور روایت کی ابن جریج اور مالک بن انس نے علاء بن عبد الرحمن سے انہوں نے ابوالسائب سے جو مولیٰ ہیں ہشام کے انہوں نے ابو ہریرہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس کے یعنی یہ کہ نماز بغیر سورہ فاتحہ کے ناقص ہے۔ اور روایت کی ابن ابی اسیر نے اپنے باپ سے انہوں نے علاء بن عبد الرحمن سے کہا انہوں نے کہ روایت بیان کی مجھ سے میرے باپ نے اور ابوالسائب نے ابو ہریرہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس کی۔ (اسنادہ صحیح) [انظر ماقبلہ]۔



عَنْ عَبْدِ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ: أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ حَالِسٌ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ الْقَوْمُ: هَذَا عَبْدِي ابْنُ

حَاتِمٌ، وَجِئْتُ بِغَيْرِ أَمَانٍ وَلَا كِتَابٍ. فَلَمَّا دَفَعْتُ إِلَيْهِ أَخَذَ بِيَدِي وَقَدْ كَانَ قَالَ قَبْلَ ذَلِكَ: ((إِنِّي لَأَرْجُوا أَنْ يَجْعَلَ اللَّهُ يَدَهُ فِي يَدِي))، قَالَ فَقَامَ بِي فَلَقِيْتُهُ إِمْرَأَةً وَصَبِيٍّ مَعَهَا فَقَالَا: إِنَّ لَنَا عَلَيْكَ حَاجَةً. فَقَامَ مَعَهُمَا حَتَّى قَضَى حَاجَتَهُمَا، ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِي حَتَّى أَتَى بِي ذَارَةً فَأَلَقْتُ لَهُ الْوَلِيدَةَ وَسَادَةً فَجَلَسَ عَلَيْهَا وَجَلَسْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَحَمِدَ اللَّهُ وَأَثْنَى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: ((مَا يُفْرُكَ أَنْ تَقُولَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، فَهَلْ تَعْلَمُ مِنْ إِلَهٍ سِوَى اللَّهِ؟)) قَالَ: قُلْتُ لَا. قَالَ: ثُمَّ تَكَلَّمَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ: ((إِنَّمَا تَفِرُّ أَنْ تَقُولَ اللَّهُ أَكْبَرُ، وَتَعْلَمُ شَيْئًا أَكْبَرُ مِنَ اللَّهِ؟)) قَالَ: قُلْتُ لَا، قَالَ: ((فَإِنَّ الْيَهُودَ مَغْضُوبٌ عَلَيْهِمْ وَإِنَّ النَّصَارَى ضَلَالٌ))، قَالَ: قُلْتُ فَإِنِّي خَشِيفٌ مُسْلِمٌ. قَالَ: فَزَأَيْتُ وَجْهَهُ تَبَسُّطَ فَرْحًا. قَالَ ثُمَّ أَمْرَبِي فَأَنْزَلْتُ عِنْدَ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ جَعَلْتُ أَغْشَاهُ طَرْفِي النَّهَارِ، قَالَ: فَبَيْنَمَا أَنَا عِنْدَهُ عَشِيَّةً إِذْ جَاءَهُ قَوْمٌ فِي ثِيَابٍ مِنَ الصُّوفِ مِنْ هَذِهِ الْبِمَارِ. قَالَ: فَصَلَّى وَقَامَ فَحَثَّ عَلَيْهِمْ. ثُمَّ قَالَ: ((وَلَوْ صَاعٌ وَلَوْ بِنِصْفِ صَاعٍ وَلَوْ قُبْضَةً وَلَوْ بَبَعْضِ قُبْضَةٍ يَبْقَى أَحَدُكُمْ وَجْهَهُ حَرَّ جَهَنَّمَ أَوْ النَّارِ وَلَوْ بِتَمْرَةٍ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَإِنَّ أَحَدَكُمْ لَا فِيهِ اللَّهُ وَقَائِلٌ لَهُ مَا أَقُولُ لَكُمْ: أَلَمْ أَجْعَلْ لَكَ سَمْعًا وَبَصَرًا؟ فَيَقُولُ: بَلَى. فَيَقُولُ: أَلَمْ أَجْعَلْ لَكَ مَالًا وَوَلَدًا؟ فَيَقُولُ: بَلَى، فَيَقُولُ أَيْنَ مَا قَدَّمْتَ لِنَفْسِكَ؟ فَيَنْظُرُ قُدَّامَهُ وَبَعْدَهُ وَعَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ. ثُمَّ لَا يَجِدُ شَيْئًا يَبْقَى بِهِ وَجْهَهُ حَرَّ جَهَنَّمَ. لَبِقَى أَحَدُكُمْ وَجْهَهُ النَّارِ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ، فَإِنْ لَمْ يَجِدْ فَبِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ فَإِنِّي لَا أَخَافُ عَلَيْكُمْ الْفَاقَةَ فَإِنَّ اللَّهَ نَاصِرُكُمْ وَمُعْطِيكُمْ حَتَّى تَسِيرَ الطَّعْنَةُ فِيمَا بَيْنَ يَثْرِبَ وَالْحِجْرَةِ أَوْ أَكْثَرَ، مَا يَخَافُ عَلَى مَطِيئَتِهَا السَّرَقُ))، فَجَعَلْتُ أَقُولُ فِي نَفْسِي فَأَيْنَ لُصُوصُ طَيِّبٍ. (حسن)

ترجمہ: روایت ہے عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کہ آیا میں رسول اللہ ﷺ کے پاس اور وہ مسجد میں بیٹھے تھے، سولوگوں نے کہا یہ عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ ہے اور آگیا میں آپ کے پاس بغیر امان کے اور بغیر تحریر کے پھر جب لوگ مجھے آپ کے پاس لے گئے پکڑ لیا آپ نے میرا ہاتھ اور پہلے سے آپ یہ خبر دے چکے تھے یعنی اپنے اصحاب کو کہ میں امید رکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اس کا ہاتھ میرے ہاتھ میں دے دے گا پھر کہا عدی نے پھر کھڑے ہوئے آپ مجھے لے کر سولات کی ان سے ایک عورت نے اور ایک لڑکا اس کے ساتھ تھا، سو عرض کی انہوں نے کہ ہم کو آپ سے کچھ کام ہے سو کھڑے ہو گئے آپ ان کے ساتھ اور ان کا کام پورا کر دیا پھر پکڑا میرا ہاتھ یہاں تک کہ لائے مجھے اپنے گھر میں سو بچھا دیا ان کے لیے ایک لڑکی نے بچھونا سو بیٹھے آپ اس پر اور بیٹھا میں سامنے آپ کے سوا تعریف کی آپ نے اللہ کی اور ثنا کی اس کی پھر فرمایا کیا چیز بہکاتی ہے تجھ کو اس سے کہ تو لا الہ الا اللہ کہے کیا تو جانتا ہے کوئی معبود سوا اللہ تعالیٰ کے کہا عدی نے کہ کہا میں نے نہیں کہا راوی نے

کہ پھر باتیں کیں آپ نے ایک گھڑی پھر فرمایا تو بھاگتا ہے اس سے کہ کہے تو اللہ اکبر اور جانتا ہے تو کوئی شے بڑی اللہ تعالیٰ سے کہا عدی نے کہ کہا میں نے نہیں فرمایا آپ نے کہ یہود پر غصہ ہے اللہ تعالیٰ کا اور نصاریٰ گمراہ ہیں کہا عدی نے پھر کہا میں نے کہ میں ایک طرف کا ہوں مسلمان کہا عدی نے پس دیکھا میں نے آپ کا منہ چمکتا ہے خوشی سے کہا عدی نے کہ پھر حکم کیا میرے لیے کہ میں اتارا گیا انصار کے ایک مرد کے پاس اور میں حاضر ہونے لگا آپ کے پاس دن کے دونوں کناروں میں یعنی صبح اور شام۔ کہا عدی نے کہ پھر اس درمیان میں کہ میں ان کے پاس تھا ایک رات کو کہ آئی ایک قوم کپڑوں میں صوف کی اپنی چادروں سے جو محظوظ ہوتی ہیں کہا عدی نے کہ پھر نماز پڑھی آپ نے اور کھڑے ہوئے یعنی خطبہ پڑھنے کو اور رغبت دلائی ان کے لیے صدقہ دینے کی یعنی اصحاب کو پھر فرمایا اگرچہ ایک صاع ہو یعنی صدقہ سے اور اگرچہ نصف صاع ہو اور اگرچہ ایک مٹھی اور اگرچہ ایک مٹھی سے بھی کم ہو بچائے ایک تم میں سے اپنے منہ کو جہنم کی گرمی سے یا فرمایا آگ کی گرمی سے اگرچہ ایک کھجور دے کر ہو یا ایک کھجور کا ٹکڑا اس لیے کہ ہر ایک تم میں کا ملاقات کرنے والا ہے اللہ تعالیٰ سے اور فرمانے والا ہے اللہ تعالیٰ اس سے جو میں تم سے کہتا ہوں اور فرمانے گا کیا نہیں بنایا ہم نے تیرے لیے کان اور آنکھیں سو عرض کرے گا وہ کے ہاں کیوں نہیں پھر فرمانے گا اللہ تعالیٰ نہیں بنایا ہم نے تیرے لیے مال اور لڑکا وہ کہے گا کیوں نہیں پھر فرمانے گا کیا آگے بھیجا تو نے اپنی ذات کے لیے، سو دیکھے گا وہ اپنے آگے اور پیچھے اور داہنے اور بائیں اور نہ پائے گا کوئی چیز کہ بچائے اس کے ساتھ اپنے منہ کو جہنم کی گرمی سے چاہے کہ بچائے ایک تم میں سے اپنا منہ آگ سے اگرچہ ایک ٹکڑا کھجور کا دے کر ہو سو اگر وہ بھی پناہ دے تو ایک اچھی بات کے ساتھ یعنی کلمہ خیر سے جس سے کسی کا بھلا ہو اس لیے کہ میں نہیں ڈرتا ہوں تم پر فاقہ سے اس لیے کہ اللہ تعالیٰ تمہارا مددگار ہے اور تم کو دینے والا ہے یہاں تک کہ چلی جائے گی اکیلی عورت یثرب یعنی مدینہ سے حیرہ تک اور نہ ڈرے گی کہ اس کی سوراہی چور لے جائے یعنی عملداری اسلام کی اس امن وامان سے قائم ہو جائے گی۔ پھر کہا عدی نے کہ میں اپنے دل میں کہنے لگا کہ چور قبیلہ بنی طے کے کہاں ہوں گے یعنی اس وقت میں۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر ساک بن حرب کی روایت سے۔ اور روایت کی شعبہ نے ساک سے انہوں نے عباد بن حبیش سے انہوں نے عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے حدیث لینی روایت کی ہم سے محمد بن ثنی اور محمد بن بشار نے دونوں نے کہا روایت کی ہم سے محمد بن جعفر نے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے ساک بن حرب سے انہوں نے عباد بن حبیش سے انہوں نے عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے کہ فرمایا آپ نے یہود مغضوب علیہم ہیں اور نصاریٰ گمراہ ہیں پس ذکر کی حدیث لمبی۔

مترجم : عدی کی روایت سے معلوم ہوا کہ سورۃ فاتحہ میں مغضوب علیہم سے یہود مراد ہے اور ضالین سے نصاریٰ غرض ان دونوں کی راہیں اور طریقے مردود ہیں حالانکہ یہ اہل کتاب ہیں پھر جو مشرکین بے کتاب ہیں مثل ہنود وغیرہ تو ان کے رسم و رواج تو ان سے بھی

بدتر ہوئے مگر تعجب ہے ان مسلمانوں پر کہ سورہ فاتحہ پڑھتے ہیں اور پھر رسوم ہنود اپنی شادی بیاہ میں کیا کرتے ہیں۔ معاذ اللہ من ذلک۔ اور ابو ہریرہ کی روایت سے معلوم ہوا کہ مقتدی بھی اپنے امام کے پیچھے فاتحہ خفیہ پڑھ لے۔ اور یہی مذہب صحیح و ثابت ہے اور دلالت کرتی ہیں اسی پر اکثر احادیث اور اختیار کیا ہے اسی کو محققین محدثین نے جن کو منظور ہے اتباع حدیث مطہرہ کی اور یہ سورہ خلاصہ ہے سارے قرآن کا دوبار نازل ہوئی ایک بار مکہ میں ایک بار مدینہ میں اسی لیے اس کو مثنیٰ اور قرآن عظیم فرمایا ہے اور شروع ہوتی ہے اس سے نماز اور ابتدا کی جاتی ہے اس سے کتاب اللہ کی اسی لیے اس کا نام فاتحہ ہے کہ کھول دیتی ہے دروازہ قرأت کا قاری پر اور تلاوت کا تالی پر۔



(۲۹۰۴) عَنْ عَبْدِ بْنِ حَاتِمٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((الْيَهُودُ مَغْضُوبٌ عَلَيْهِمْ وَالنَّصَارَى ضَلَالٌ)) . فَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِطَوِيلِهِ .

(اسنادہ صحیح) تخریج شرح العقیدۃ الطحاوی (۵۳۱) سلسلۃ الأحادیث الصحیحہ (۳۲۶۳)

ترجمہ: سیدنا عدی بن حاتم رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے نبی ﷺ سے آپ نے فرمایا: یہود مغضوب علیہم (یعنی یہودیوں پر غضب کیا گیا ہے) اور نصاریٰ (عیسائی) گمراہ ہیں۔ پھر طویل حدیث ذکر کی۔



۴۔ باب: وَمِنْ سُورَةِ الْبَقَرَةِ

تفسیر سورہ بقرہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

(۲۹۰۵) عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ اللَّهَ خَلَقَ آدَمَ مِنْ قُبْضَةٍ قَبْضَهَا مِنْ جَمِيعِ الْأَرْضِ، فَجَاءَ بَنُو آدَمَ عَلَى قَدْرِ الْأَرْضِ، فَجَاءَ مِنْهُمْ الْأَحْمَرُ وَالْأَبْيَضُ وَالْأَسْوَدُ وَبَيْنَ ذَلِكَ وَالسَّهْلُ وَالْحَزَنُ وَالْحَيِثُ وَالطَّيْبُ)) .

(اسنادہ صحیح) تخریج المشکاة (۱۰۰) سلسلۃ الأحادیث الصحیحہ (۱۶۳۰)

ترجمہ: روایت ہے ابو موسیٰ اشعری سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا آدم علیہ السلام کو ایک مٹی سے کہ لیا اس کو ساری زمین سے سو آئی اولاد آدم علیہ السلام کی انواع زمین کے موافق، سو آئے بعض ان کے سرخ رنگ اور بعض سفید اور بعض سیاہ اور بعض ان رنگوں کے درمیان میں اور نرم مزاج اور سخت اور ناپاک اور پاک۔

فائلا: کہا ابویسی نے: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔



(۲۹۵۶) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿أَدْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا﴾ قَالَ: ((دَخَلُوا مُتَّحِفِينَ عَلَى أَوْرَاقِهِمْ)) (أَيُّ مُنْحَرِفِينَ). (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کے اس قول کی تفسیر میں ﴿ادخلوا الباب سجدا﴾ کہ داخل ہوئے بنی اسرائیل کہتے ہوئے اپنے چوتروں پر یعنی گھٹنوں پر چلتے ہوئے۔

فائلا: اور اسی اسناد سے مروی ہے نبی ﷺ سے اس قول کی تفسیر میں ﴿فَبَدَّلَ الَّذِينَ ظَلَمُوا قَوْلًا غَيْرَ الَّذِي قِيلَ لَهُمْ﴾ کہ فرمایا آپ نے کہ کہا بنی اسرائیل کے لوگوں نے حَبَّةٌ فِي شَعِيرَةٍ۔ انتہی۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔



(۲۹۵۷) عَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي سَفَرٍ فِي لَيْلَةٍ مُظْلِمَةٍ فَلَمْ نَدْرِ أَيْنَ الْقِبْلَةَ فَصَلَّى كُلُّ رَجُلٍ مِنَّا عَلَى حَيْالِهِ، فَلَمَّا أَصْبَحْنَا ذَكَرْنَا ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ ﴿فَنَزَلَتْ فَأَيْنَمَا تُولُوا فَنَمَّ وَجْهُ اللَّهِ﴾. (اسنادہ حسن) ارواء الغلیل (۲۹۱) ((صفة الصلاة))

ترجمہ: روایت ہے عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کہ تھے ہم نبی ﷺ کے ساتھ کسی سفر میں شب تاریک میں کہ نہ جانتے تھے ہم کہ قبلہ کس طرف ہے سو نماز پڑھ لی ہر آدمی نے ہم میں سے اپنے سامنے پھر جب صبح ہوئی ذکر کیا ہم نے اس کا رسول اللہ ﷺ سے پس اتری یہ آیت ﴿فَأَيْنَمَا تُولُوا فَنَمَّ وَجْهُ اللَّهِ﴾۔

فائلا: یہ حدیث غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم اس کو گمراشت بن سلمان ابوالربع کی روایت سے کہ وہ عاصم بن عبد اللہ سے روایت کرتے ہیں۔ اور اشعث ضعیف ہیں حدیث میں۔



(۲۹۵۸) عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي عَلَى رَأْسِهِ تَطَوُّعًا حَيْثُمَا تَوَجَّهْتُ بِهِ وَهُوَ جَاءٌ مِنْ مَكَّةَ إِلَى الْمَدِينَةِ، ثُمَّ قَرَأَ ابْنُ عُمَرَ هَذِهِ الْآيَةَ ﴿وَلِلَّهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ﴾ الْآيَةَ. وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ فِي هَذَا أَنْزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ. (اسنادہ صحیح) صفة الصلاة.

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا انہوں نے کہ تھے نبی ﷺ نماز پڑھتے اپنی اونٹنی پر نفل جدھر وہ منہ پھیرتی ان کو لے کر اور وہ آنے والے تھے مدینہ کی طرف یعنی ظاہر ہے کہ اکثر مکہ کی طرف بیٹھ ہوگی پھر پڑھی ابن عمر نے یہ آیت ﴿وللہ المشرق والمغرب﴾ یعنی اللہ تعالیٰ کا ہے مشرق اور مغرب جدھر منہ پھیرو تم ادھر منہ ہے اللہ تعالیٰ کا یعنی خواہ مشرق کی

طرف ہو یا مغرب کی طرف۔ اور کہا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اسی باب میں نازل ہوئی یہ آیت یعنی نماز علی الداہ کے باب میں الغرض آیت کا خلاصہ یہی ہے کہ جدھر تم بحکم الہی متوجہ ہو گے نماز ادا کرو گے قبول ہوگی۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور مروی ہے قتادہ سے کہ انہوں نے کہا اس آیت کی تفسیر میں ﴿وَلِلَّهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ فَأَيْنَمَا تُولُوا فَانْجِبُوا وُجْهَ اللَّهِ﴾ یہ آیت منسوخ ہے ناخ اس کی یہ آیت ہے قَوْلِ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ یعنی پھیر لے تو منہ اپنا طرف مسجد الحرام کی۔ روایت کی یہ ہم سے محمد بن عبد الملک بن ابوالشوارب نے ان سے یزید بن زریج نے ان سے سعید نے ان سے قتادہ نے اور مروی ہے مجاہد سے اس آیت کی تفسیر میں فانما تولوا فافتم وجہ اللہ یعنی جدھر منہ کروادھر قبلہ ہے اللہ تعالیٰ کا یعنی مقبول ہوگی نماز اس طرف [صحیح الاسنادہ موقوف] روایت کی یہ ہم سے ابو کریب نے ان سے کعب نے ان سے نصر بن عربی نے ان سے مجاہد نے یہی مضمون جو اوپر مذکور ہوا۔

مترجم: بعض وضلال پر ضلال اس آیت شریفہ کو اپنے مقصود باطل پر دال سمجھتے ہیں اور اس کی تفسیر پر تنویر میں اپنی ظلمت نفسانی کو شریک کر کے کہتے ہیں کہ مراد یہ ہے کہ جدھر منہ کروادھر ذات ہے اللہ تعالیٰ کی یعنی وہ ہر جگہ موجود ہے اور اس تقریر سے ابطال استوئی الرحمن علی العرش کا ارادہ رکھتے ہیں حالانکہ تفسیر ان کی کئی طرح مردود ہے اولاً یہ کہ خلاف ہے تمامی علمائے سلف کے کہ اقوال ان کے اوپر مذکور ہوئے۔ ثانیاً یہ کہ انکار کرتا ہے اس سے شان نزول اس کا جیسا کہ اوپر مذکور ہوا ثالثاً یہ کہ اگرچہ وجہ کے معنی ذات لے لیے جائیں تو بھی مراد جانبین ہوں گی جو آیت میں مذکور ہیں یعنی مشرق اور مغرب، اور ظاہر ہے کہ یہ دونوں اوپر ہیں پس مراد آیت یہ ہوئی کہ اوپر کی جانب میں جدھر توجہ کرو وہ ذات باری موجود ہے کہ علو ذاتی اور استعلائی مکانی سے موصوف ہے غرض بہر نوع یہ آیت آیت استوئی سے کچھ مخالفت نہیں رکھتی نہ مقصود اہل ضلال پر دال ہے۔



(۲۹۵۹) عَنْ أَنَسٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! لَوْ صَلَّيْنَا خَلْفَ الْمَقَامِ، فَنَزَلَتْ ﴿وَاتَّخِذُوا مِنْ مَّقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى﴾. (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عرض کی اے اللہ کے رسول! کے کاش کہ ہم نماز پڑھتے مقام ابراہیم کے پیچھے، پس نازل ہوئی یہ آیت ﴿وَاتَّخِذُوا﴾ الایہ یعنی مقرر کرو مقام ابراہیم کو نماز کی جگہ۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔ روایت کی ہم سے احمد بن منیع نے ان سے ہشیم نے ان سے حمید طویل نے ان سے انس رضی اللہ عنہ نے کہ کہا عمر بن خطاب نے کہ عرض کی میں نے یا رسول اللہ کاش کہ مقرر فرماتے آپ مقام ابراہیم کو نماز کی جگہ پس اتری یہ آیت ﴿وَاتَّخِذُوا مِنْ مَّقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى﴾ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور اس باب میں عمر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔

مترجم: اس میں بڑی فضیلت ہے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی کہ ان کی فرمائش اور آرزو کے موافق قرآن نازل ہوا اور اللہ تعالیٰ

نے ان کے منہ سے جو لفظ نکلے تھے وہی قبول فرمائے مگر انہوں نے روافض نامقبول پر کہ وہ ان کی فضیلت قبول نہیں کرتے۔



(۲۹۶۰) عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ! لَوِ اتَّخَذْتُ مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى فَنَزَلْتُ: ﴿وَاتَّخِذُوا مِنْ مَّقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى﴾. (صحیح)

ترجمہ: سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے عرض کی اے اللہ کے رسول! کاش آپ مقام ابراہیم کو نماز کی جگہ بناتے۔ اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی ﴿وَاتَّخِذُوا مِنْ مَّقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى﴾۔



(۲۹۶۱) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي قَوْلِهِ ﴿وَكَذَلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطًا﴾ قَالَ عَدَلًا. (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: روایت ہے ابوسعید رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا ﴿وَكَذَلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطًا﴾ یعنی اسی طرح ظہر ایا تم کو ہم نے امت بیچ کی یعنی عادل مراد یہ ہے کہ علم و عمل سے آراستہ ہے اور افراط و تفریط سے برخاستہ بلکہ عقائد و اعمال میں عین توسط سے پیراستہ۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔



(۲۹۶۲) عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ: لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمَدِينَةَ صَلَّى نَحْوَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ سِتَّةَ أَوْ سَبْعَةِ عَشَرَ شَهْرًا، وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُحِبُّ أَنْ يُوجَّهَ إِلَى الْكُعْبَةِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ ﴿قَدْ نَرَى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَاءِ فَلَنُوَلِّنَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضَاهَا فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ﴾ فَوَجَّهَ نَحْوَ الْكُعْبَةِ وَكَانَ يُحِبُّ ذَلِكَ، فَصَلَّى رَجُلٌ مَعَهُ الْعَصْرَ قَالَ: ثُمَّ مَرَّ عَلَى قَوْمٍ مِنَ الْأَنْصَارِ وَهُمْ رُكُوعٌ فِي صَلَوةِ الْعَصْرِ نَحْوَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ فَقَالَ هُوَ يَشْهَدُ أَنَّهُ صَلَّى مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَأَنَّهُ قَدْ وَجَّهَ إِلَى الْكُعْبَةِ، قَالَ فَانْحَرَفُوا وَهُمْ رُكُوعٌ. (اسنادہ صحیح) [صفة الصلاة]

ترجمہ: روایت ہے براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کہ جب آئے رسول اللہ ﷺ مدینہ میں نماز پڑھتے رہے بیت المقدس کی طرف سولہ یا سترہ مہینے اور دوست رکھتے تھے رسول اللہ ﷺ کہ پھیر دیے جائیں کعبہ کی طرف، سو اتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت ﴿قَدْ نَرَى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَاءِ﴾ یعنی دیکھتے ہیں ہم پھرنا تیرے منہ کا آسمان کی طرف سو پھیر دیں گے ہم تجھ کو اس قبلہ کی طرف جسے تو دوست رکھتا ہے، سو پھیر لے منہ اپنا مسجد حرام کی طرف، سو متوجہ ہو گئے آپ ﷺ کعبہ کی طرف اور یہی چاہتے تھے سو نماز پڑھی آپ کے ساتھ ایک شخص نے عصر کی۔ کہا راوی نے کہ پھر وہ گزرا کچھ لوگوں پر انصار سے اور وہ رکوع میں تھے عصر کی نماز میں بیت المقدس کی طرف سو کہا اس نے کہ وہ شخص گواہی دیتا ہے کہ اس نے نماز

پڑھی ہے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اور آپ ﷺ پھیرے گئے کعبہ کی طرف کہا راوی نے کہ فوراً پھر گئے وہ لوگ جب انہوں نے یہ بات سنی حالانکہ وہ رکوع میں تھے سبحان اللہ اطاعت رسول ایسی ہی چاہیے کہ حدیث سنتے ہی اپنے قبلہ سے پھر گئے یہ نہیں کہ قبلہ و کعبہ کی خاطر سے حدیث میں تاویلیں کرنے لگے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور روایت کی ہے یہ سفیان ثوری نے ابواسحاق سے روایت کی ہم سے ہناد نے ان سے وکیع نے ان سے سفیان نے ان سے عبد اللہ بن دینار نے ان سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا ابن عمر نے کہ وہ لوگ رکوع میں تھے نماز فجر میں۔ اور اس باب میں عمرو بن عوف مزی اور ابن عمر اور عمارہ بن اوس اور انس بن مالک رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حسن ہے صحیح ہے۔



(۲۹۶۳) عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: كَانُوا رُكُوعًا فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ. (اسنادہ صحیح) الارواء (۲۹۰)

ترجمہ: سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ وہ (لوگ) فجر کی نماز پڑھ رہے تھے اور رکوع میں تھے۔

(۲۹۶۴) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: لَمَّا وَجَّهَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَى الْكُعْبَةِ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! كَيْفَ يَا خَوَانِنَا الَّذِينَ

مَاتُوا وَهُمْ يُصَلُّونَ إِلَى بَيْتِ الْمَقْدِسِ؟ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى ﴿وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُضِيعَ إِيمَانَكُمْ﴾

الآية. (صحیح لغیرہ) التعلیقات الحسان (۱۷۱۴)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا انہوں نے کہ جب پھیر دیئے گئے رسول اللہ ﷺ کعبہ کی طرف، تو صحابہ نے عرض کی کہ اے رسول اللہ کے کیا حال ہو گا ہمارے ان بھائیوں کا کہ جو مر گئے اور وہ نماز پڑھتے تھے بیت المقدس کی طرف سواتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت ﴿وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُضِيعَ إِيمَانَكُمْ﴾ یعنی اللہ ایسا نہیں کہ ضائع کر دے ایمان تمہارا یعنی قبول نہ کرے تمہاری نماز۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔



(۲۹۶۵) عَنْ عُرْوَةَ قَالَ: قُلْتُ لِعَائِشَةَ: مَا أَرَى عَلَى أَحَدٍ لَمْ يَطُفْ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ شَيْئًا وَلَا أَتَاهِيَ أَنْ لَا أَطُوفَ بَيْنَهُمَا، فَقَالَتْ بَشَسَ مَا قُلْتُ يَا ابْنُ أُخْتِي، طَافَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَطَافَ الْمُسْلِمُونَ، وَإِنَّمَا

كَانَ مِنْ أَهْلِ لِمَنَاةَ الطَّاعِيَةِ النَّبِيِّ بِالْمُشَلِّي لَا يَطُوفُونَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى

﴿فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوْ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطُوفَ بِهِمَا﴾ وَلَوْ كَانَتْ كَمَا تَقُولُ لَكَانَتْ:

فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ لَا يَطُوفَ بِهِمَا.

قَالَ الزُّهْرِيُّ: فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِأَبِي بَكْرٍ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ فَأَعَجَبَنِي ذَلِكَ وَقَالَ إِنَّ

هَذَا لَعَلِّمْ وَلَقَدْ سَمِعْتُ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ يَقُولُ: وَنَ إِنَّمَا كَانَ مَنْ لَا يَطُوفُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ مِنَ الْعَرَبِ يَقُولُونَ: إِنَّ طَوَافَنَا بَيْنَ هَذَيْنِ الْحَجَرَيْنِ مِنْ أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ وَقَالَ آخَرُونَ مِنَ الْأَنْصَارِ: إِنَّمَا أُمِرْنَا بِالطَّوَافِ بِالْبَيْتِ وَلَمْ نُؤْمَرْ بِهِ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى ﴿إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ﴾ قَالَ أَبُو بَكْرٍ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ فَأَرَاهَا قَدْ نَزَلَتْ فِي هَوْلَاءِ وَهَوْلَاءِ.

(اسنادہ صحیح) ارواء الغلیل (۱۰۸۱) صحیح ابی داود (۱۶۵۹)

ترجمہ: روایت ہے عروہ سے کہ کہا انہوں نے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ میں کچھ حرج نہیں دیکھتا اس شخص پر جو طواف نہ کرے صفا اور مروہ کے بیچ میں اور میں کچھ پرواہ نہیں رکھتا کہ نہ طواف کروں میں ان میں یعنی کچھ مضائقہ نہیں جانتا ان کے ترک میں، سو جواب دیا ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ برابر کہا تو نے اے بیٹے میری بہن کے حالانکہ طواف کیا ہے رسول اللہ ﷺ نے اور طواف کیا ہے مسلمانوں نے اور جاہلیت کی عادت تھی کہ جو بلیک پکارتا تھا مناة سرکش کے لیے کہ وہ مشکل میں تھا نہیں طواف کرتا تھا صفا اور مروہ کے بیچ میں سواتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت ﴿فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوْ اعْتَمَرَ﴾ الآیۃ یعنی جو حج کرے بیت اللہ کا یا عمرہ کرے سو اس پر کچھ گناہ نہیں یہ کہ طواف کرے صفا اور مروہ کے بیچ میں۔ پھر فرمایا ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ اگر وہی ہوتی مراد اللہ تعالیٰ کی جیسا تم کہتے ہو تو یوں فرماتا فلا جناح علیہ ان لا یطوف یعنی گناہ نہیں حاجی اور معتمر پر اگر طواف نہ کرے صفا اور مروہ کا۔ کہا زہری نے کہ پس ذکر کیا میں نے اس کا ابو بکر بن عبد الرحمن سے تو انہوں نے کہا کہ اس روایت میں بڑا علم ہے یعنی نہایت عمدہ بات ہے علم کی اور میں نے سنا ہے علم والے لوگوں سے کہ کہتے تھے عرب میں وہ لوگ کہ طواف نہ کرتے تھے صفا اور مروہ کے بیچ میں اور کہتے تھے کہ طواف ہمارا ان دو پتھروں کے بیچ میں امور جاہلیت سے ہے اور دوسرے لوگوں نے انصار میں سے کہا کہ ہم کو حکم ہوا ہے فقط بیت اللہ کے طواف کا اور صفا و مروہ میں حکم نہیں طواف کا سو اس پر اتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت مبارک ﴿ان الصفا والمروة من شعائر الله﴾ کہا ابو بکر بن عبد الرحمن نے کہ یقین کرتا ہوں میں کہ یہ آیت انہیں لوگوں کے باب میں اتری ہے یعنی جنہوں نے طواف صفا اور مروہ میں حرج سمجھا تھا۔

فانلا: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔



(۲۹۶۶) عَنْ عَاصِمِ الْأَحْوَلِ قَالَ: سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، عَنِ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَقَالَ: كَانَا مِنْ شَعَائِرِ الْجَاهِلِيَّةِ، قَالَ: فَلَمَّا كَانَ الْإِسْلَامُ أَمْسَكْنَا عَنْهُمَا فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى ﴿إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوْ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطُوفَ بِهِمَا﴾ قَالَ: هُمَا نَطُوعٌ ﴿وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَإِنَّ اللَّهَ شَاكِرٌ عَلِيمٌ﴾. (اسنادہ صحیح)

قرآن کی تفسیر کے بیان میں جلد دوم

ترجمہ: روایت ہے شعی سے انہوں نے کہا مجھ سے بیان کیا عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ نے کہ جب نازل ہوئی یہ آیت ﴿حَتَّىٰ يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ﴾ یعنی کھاؤ پیو یہاں تک کہ ظاہر ہو سفید دھاگا سیاہ دھاگے سے فجر سے تب فرمایا مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے کہ مراد اس سے روشنی دن کی ہے کہ ظاہر ہوتا رہی شب سے۔

فائلا: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ روایت کی ہم سے احمد بن منیع نے انہوں نے ہشیم سے انہوں نے مجالد سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مثل اس کے۔



(۲۹۷۱) عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنِ الصَّوْمِ فَقَالَ: ﴿حَتَّىٰ يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ﴾ قَالَ: فَأَخَذْتُ عِقَالَيْنِ أَحَدُهُمَا أَبْيَضُ وَالْآخَرُ أَسْوَدُ فَجَعَلْتُ أَنْظُرُ إِلَيْهِمَا، فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ شَيْئًا لَمْ يَحْفَظْهُ سَفِيَانٌ، فَقَالَ: ((إِنَّمَا هُوَ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ)).

[صحیح] [المصدر نفسه]

ترجمہ: روایت ہے عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے پوچھا میں نے رسول اللہ ﷺ سے روزہ کا فرمایا آپ نے کہ رات کو کھاتے پیتے رہو یہاں تک کہ ظاہر ہو تم پر سفید دھاگا سیاہ دھاگے سے۔ کہا راوی نے کہ لی میں نے دو رسیاں کہ ایک ان میں سفید تھی اور دوسری سیاہ سو میں ان کو دیکھ لیا کرتا تھا یعنی آخر شب میں سو کہا مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے کچھ کہ یاد نہ رہا سفیان کو سو کہا کہ مراد اس سے رات اور دن ہے یعنی تاریکی اور نوران کا۔

فائلا: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔



(۲۹۷۲) عَنْ أَسْلَمَ أَبِي عِمْرَانَ التَّجِيبِيِّ قَالَ: كُنَّا بِمَدِينَةِ الرُّومِ فَأَخْرَجُوا إِلَيْنَا صَفًّا عَظِيمًا مِنَ الرُّومِ فَخَرَجَ إِلَيْهِمْ مِنَ الْمُسْلِمِينَ مِثْلُهُمْ أَوْ أَكْثَرُ، وَعَلَى أَهْلِ مِصْرَ عُقْبَةُ بْنُ غَامِرٍ وَعَلَى الْجَمَاعَةِ فَضَالَةُ بْنُ عُبَيْدٍ فَحَمَلَ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ عَلَى صَفِّ الرُّومِ حَتَّى دَخَلَ فِيهِمْ فَصَّاحَ النَّاسُ وَقَالُوا: سُبْحَانَ اللَّهِ يُلْقَى بِيَدِهِ إِلَى التَّهْلُكَةِ، فَقَامَ أَبُو أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيُّ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّكُمْ لَتَأُولُونَ هَذِهِ الْآيَةَ هَذَا التَّأْوِيلُ، وَإِنَّمَا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ فِينَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ لَمَّا أَعَزَّ اللَّهُ الْإِسْلَامَ وَكَثُرَ نَاصِرُوهُ. فَقَالَ بَعْضُنَا لِبَعْضٍ سِرًّا دُونَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِنَّ أَمْوَالَنَا قَدْ ضَاعَتْ وَإِنَّ اللَّهَ قَدْ أَعَزَّ الْإِسْلَامَ وَكَثُرَ نَاصِرُوهُ فَلَوْ أَمْنَا فِي أَمْوَالِنَا فَأَصْلَحْنَا مَا ضَاعَ مِنْهَا، فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى عَلَى نَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرُدُّ عَلَيْنَا مَا قُلْنَا ﴿وَأَنْفِقُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلَا تُلْقُوا بِأَيْدِيكُمْ إِلَى التَّهْلُكَةِ﴾ فَكَانَتِ التَّهْلُكَةُ الْأَقَامَةُ عَلَى الْأَمْوَالِ

وَإِصْلَاحِهَا وَتَرْكُنَا الْغَزْوَ. فَمَا زَالَ أَبُو أَيُّوبَ شَاحِصًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ حَتَّى دُفِنَ بِأَرْضِ الرُّومِ.

(صحیح) سلسلۃ الأحادیث الصحیحۃ (۱۳)

ترجمہ: روایت ہے اسلم ابو عمر ان سے کہا کہ تھے ہم شہر روم میں سوئگی ہماری طرف ایک صف بڑی روم کی لوگوں سے یعنی لڑنے کو سو نکلے ان کی طرف مسلمانوں سے مثل ان کے یا زیادہ اور اہل مصر پر عقبہ بن عامر حاکم تھے اور باقی جماعت پر فضالہ بن عبید، سو حملہ کیا ایک مرد نے مسلمانوں میں سے روم پر یعنی نصاریٰ کی صف پر یہاں تک کہ گھس گیا ان میں سولوگ پکارنے لگے اور کہنے لگے کہ سبحان اللہ یہ اپنے ہاتھوں ہلاکت میں پڑتا ہے یعنی اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ﴿وَلَا تَلْقُوا بِأَيْدِيكُمْ إِلَى التَّهْلُكَةِ﴾ پس یہ اس کے خلاف کرتا ہے سو کھڑے ہوئے ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ اور پکارا اے آدمیوں تم یہ معنی کرتے ہو اس آیت کے اور یہ آیت ہمارے انصاری کی جماعت میں اتری ہے اور کیفیت اس کی یوں ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے غالب کر دیا اسلام کو اور بہت ہو گئے مددگار اس کے سو کہا بعض نے ہمارے بعض سے آہستہ رسول اللہ ﷺ سے چھپا کر کہ اموال ہمارے ضائع ہو گئے یعنی کھیت باڑیاں اور اللہ تعالیٰ نے غالب کر دیا اسلام کو اور بہت ہو گئے مددگار اس کے، سو اگر ہم مشغول ہوں اپنے اموال کی طرف اور درست کریں جو اس میں سے ضائع ہو گیا ہے تو بہتر ہو، سو اس پر اتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اپنے نبی ﷺ پر اس بات کی رد میں جو ہم نے کبھی تھی وانفقو فی سبیل اللہ یعنی خرچ کرو اللہ کے راہ میں اور مت ڈالو اپنے ہاتھ ہلاکت میں۔ سو مراد ہلاکت سے اموال کی درستی میں مشغول ہونا اور اس کی اصلاح کرنا اور جہاد کو چھوڑ دینا تھا ہم لوگوں کا یعنی جیسا ارادہ تھا بعض کا سو ہمیشہ رہے ابو ایوب نکلے ہوئے اللہ کی راہ میں یعنی جہاد میں یہاں تک کہ مدفون ہوئے زمین روم میں۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

مترجم: غرض یہ لوگ انفاق جان و مال فی سبیل اللہ کو جہاد میں ہلاکت اور تہلکہ جانتے ہیں یہ ان کی نا فہمی ہے۔ اصل تہلکہ ترک جہاد ہے اور مشغولی بکون و فساد۔



(۲۹۷۳) عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: قَالَ كَعْبُ بْنُ عُجْرَةَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَفِيَّ أَنْزَلْتَ هَذِهِ الْآيَةَ وَلَا يَأْتِي عَنْهَا بِهَا ﴿فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيضًا أَوْ بِهِ أَذًى مِنْ رَأْسِهِ فَفِدْيَةٌ مِنْ صِيَامٍ أَوْ صَدَقَةٍ أَوْ نُسُكٍ﴾ قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ بِالْحُدَيْبِيَّةِ وَنَحْنُ مُحْرَمُونَ، وَقَدْ حَصَرَنَا الْمُشْرِكُونَ وَكَانَتْ لِي وَفْرَةٌ فَجَعَلْتُ الْهَوَامَّ تَسَاقُطُ عَلَى وَجْهِ فَرَسِي النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ لِي: ((كَأَنَّ هَوَامَّ رَأْسِكَ تُؤْذِنُكَ)) قَالَ: قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: ((فَأُخْلِقُ)). وَنَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ. قَالَ مُجَاهِدٌ: الصِّيَامُ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ وَالطَّعَامُ لِسِتَّةِ مَسَاكِينَ وَالنُّسُكُ شَاةٌ فَصَاعِدًا. (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: روایت ہے مجاہد سے کہا انہوں نے کہ کہا کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ نے قسم ہے اس پروردگار کی کہ میری جان اس کے ہاتھ میں ہے میرے ہی حق میں اتری ہے یہ آیت اور میں ہی مراد ہوں اس آیت سے ﴿فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيضًا﴾ الآية یعنی تم میں سے جو بیمار ہو یا اس کو دکھ دیا ہو اس کے سر نے تو بدلا دے روزہ یا خیرات یا ذبح کرنا۔ اٹھی۔ کہا راوی نے کہ تھے ہم نبی ﷺ کے ساتھ حدیبیہ میں اور ہم محرم تھے اور محاصرہ کیا ہمارا مشرکوں نے اور میرے بال تھے کانوں تک سولگیں جو میں جھڑنے میرے منہ پر سوز گز رہے مجھ پر نبی ﷺ اور فرمایا کہ شاید جو میں تمہارے سر کی تکلیف دے رہی ہیں اور تم کو۔ کہا کعب نے کہ ہاں، فرمایا آپؐ نے بال مونڈ ڈالو اور وہیں اتری یہ آیت مبارک۔ کہا مجاہد نے روزے اگر رکھے تو تین رکھے یعنی حلق کی جنایت میں اور کھانا چھ مساکین کو دے اور قربانی میں ایک بکری یا اس سے زیادہ۔

فائدہ: روایت کی ہم سے علی بن حجر نے ان سے ہشیم نے ان سے ابو بشر نے ان سے مجاہد نے ان سے عبدالرحمن بن ابولیلی نے ان سے کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ نے مانند اس کے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ روایت کی ہم سے علی بن حجر نے ان سے ہشیم نے ان سے اشعث بن سوار نے ان سے شعیب نے ان سے عبداللہ بن معقل نے اور عبداللہ بن معقل بھی روایت کرتے ہیں کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے مانند اس کے اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور روایت کی عبدالرحمن بن اصہبانی نے بھی عبداللہ بن معقل سے روایت کی ہم سے علی بن حجر نے ان سے اسماعیل نے ان سے ایوب نے ان سے مجاہد نے ان سے عبدالرحمن نے ان سے کعب بن عجرہ نے کہا کعب نے کہ تشریف لائے میرے پاس رسول اللہ ﷺ اور میں ایک ہانڈی کے نیچے آگ سلگاتا تھا اور جو میں جھڑتی تھیں میری پیشانی پر یا کہا میرے بہوؤں پر سو فرمایا آپؐ نے کیا تکلیف دیتی ہیں تم کو جو میں تمہاری کہا میں نے کہ ہاں تو فرمایا آپؐ نے کہ مونڈ ڈالو اپنا سر اور کچھ قربانی دے دو یا روزہ رکھو تین یا کھلاؤ چھ مساکین کو کھانا۔ کہا ایوب نے کہ یہ یاد نہ رہا مجھ کو کہ کون سی چیز پہلے فرمائی۔ اٹھی۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔



(۲۹۷۴) عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ: أَتَى عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَأَنَا أَوْقَدُ تَحْتَ قَدْرِ، وَالْقَمْلُ يَنْتَابِرُ عَلَى جَبْهَتِي أَوْ قَالَ حَاجِبِي فَقَالَ: ((أَتُوذِيكَ هَوَامْلُكَ؟)) قَالَ: قُلْتُ نَعَمْ، قَالَ: ((فَاحْلِقْ رَأْسَكَ وَأَنْسَلْ نِسْكَ، أَوْ صُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ أَوْ أَطْعِمْ سِتَّةَ مَسَاكِينَ))، قَالَ أَيُّوبُ: لَا أَذْرِي بَابَتِيهِنَّ بَدَأُ.

(صحیح) [انظر مقابلة]

ترجمہ: سیدنا کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے اور میں ایک ہانڈی کے نیچے آگ سلگا رہا تھا اور جو میں میری پیشانی پر جھڑ رہی تھیں یا کہا میرے بہوؤں پر۔ سو فرمایا آپؐ نے پوچھا کیا تمہارے سر کی جو میں تمہیں تکلیف دیتی ہیں؟ میں نے کہا: ہاں۔ آپؐ نے فرمایا: سر کے بال منڈو دادو اور کچھ قربانی کرو یا تین روزے رکھو یا پھر چھ مسکینوں کو کھانا کھلاؤ۔ ایوب کہتے ہیں کہ مجھے یاد نہیں رہا کون سی چیز پہلے فرمائی۔

﴿قرآن کی تفسیر کے بیان میں﴾ جلد دوم

(۲۹۷۵) عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَعْمَرَ. قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: الْحَجُّ عَرَفَاتُ، الْحَجُّ عَرَفَاتُ، الْحَجُّ عَرَفَاتُ. أَيَّامُ مِنًى ثَلَاثٌ ﴿فَمَنْ تَعَجَّلَ فِي يَوْمَيْنِ فَلَا إِيَّامَ عَلَيْهِ وَمَنْ تَأَخَّرَ فَلَا إِيَّامَ عَلَيْهِ﴾ وَمَنْ أَدْرَكَ عَرَفَةَ قَبْلَ أَنْ يَطْلُعَ الْفَجْرُ فَقَدْ أَدْرَكَ الْحَجَّ. (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: روایت ہے عبد الرحمن بن یعمر سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ حج عرفات میں حاضر ہونا ہے حج عرفات میں حاضر ہونا ہے حج عرفات میں حاضر ہونا ہے ایام منی کے تین ہیں سو جو جلدی کر کے دو ہی دنوں میں چلا گیا تو اس پر کچھ گناہ نہیں اور تین دن ٹھہرا اس پر بھی کچھ گناہ نہیں اور جس نے پالیا وقوف عرفات کو قبل طلوع فجر کے سو اس نے پالیا حج کو۔

فائدہ: کہا ابن عمر نے کہا سفیان بن عیینہ نے یہ بہت عمدہ حدیث ہے جو روایت کی ہے ثوری نے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور روایت کی یہ حدیث شعبہ نے کبیر سے اور نہیں جانتے ہم اس روایت کو مگر کبیر کی سند سے۔ مترجم: قولہ حج عرفات ہے۔ یعنی بڑا رکن حج کا عرفات ہے کہ اس کے کل جانے سے حج مل جاتا ہے اور اس کے فوت ہو جانے سے حج فوت ہو جاتا ہے اور اتفاق ہے اہل علم کا اس پر اور وقت اس کا نویں تاریخ کے زوال سے یوم نحر کے طلوع فجر تک ہے۔



(۲۹۷۶) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أُبْغِضُ الرَّجَالَ إِلَى اللَّهِ الَّذِي الْخَصِمُ)) (اسنادہ صحیح) ترجمہ: روایت ہے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: دشمن ترین لوگوں کا اللہ تعالیٰ کے نزدیک سخت جھگڑالو ہے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔

مؤلف رحمہ اللہ کو اس حدیث سے تفسیر اس آیت کی منظور ہے ﴿وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُعْجِبُكَ قَوْلُهُ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَيُشْهَدُ اللَّهُ عَلَى مَا فِي قَلْبِهِ وَهُوَ أَلَدُّ الْخِصَامِ﴾ یعنی بعض آدمی ایسا ہے کہ تجھ کو خوش لگے بات اس کی دنیا کی زندگی میں گواہ اور ٹھہراتا ہے اللہ تعالیٰ کو اپنے دل کی بات پر اور وہ سخت جھگڑالو ہے۔ انتہی۔ اور یہ آیت اخس بن شریق منافق کے حق میں نازل ہوئی کہ اس میں ایسے خصال بد تھے۔ معاذ اللہ من ذلک۔



(۲۹۷۷) عَنْ أَنَسٍ قَالَ: كَانَتْ الْيَهُودُ إِذَا حَاصَتْ إِمْرَأَةً مِنْهُمْ لَا يَأْكُلُهَا وَلَمْ يُشَارِبُوهَا وَلَمْ يُحَامِئُوهَا فِي الْبُيُوتِ، فَسَيَّلَ النَّبِيُّ ﷺ عَنْ ذَلِكَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى ﴿وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْمَحِيضِ قُلْ فِي الْبُيُوتِ﴾

یقول ترمذی رحمۃ اللہ علیہ کا ہے۔ ۱۲

هُوَ أَذَى ﴿ فَأَمَرَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يُوَكِلُوهُمْ وَيُشَارِبُوهُمْ وَأَنْ يَكُونُوا مَعَهُمْ فِي الْبُيُوتِ وَأَنْ يَفْعَلُوا كُلَّ شَيْءٍ مَخَالَا النِّكَاحِ. فَقَالَتِ الْيَهُودُ: مَا يُرِيدُ أَنْ يَدْعَ مِنْ أَمْرِنَا إِلَّا خَالَفَنَا فِيهِ فَجَاءَ عَبْدُ بَنِ بَشِيرٍ وَأَسِيدُ بْنُ حُضَيْرٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأَخْبَرَاهُ بِذَلِكَ. وَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَفَلَا تَنْكِحُهُنَّ فِي الْمَحِيضِ فَمَتَّعَ وَجْهَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حَتَّى ظَنَّنَا أَنَّهُ قَدْ غَضِبَ عَلَيْهِمَا، فَقَامَا فَاسْتَقْبَلَتْهُمَا هَدِيَّةٌ مِنْ لَبَنٍ فَأَرْسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَثَرِهِمَا فَسَقَاهُمَا فَعَلِمْنَا أَنَّهُ لَمْ يَغْضَبْ عَلَيْهِمَا.

(اسنادہ صحیح) آداب الزفاف (۴۴) صحیح ابی داود (۲۵۰)

ترجمہ: روایت ہے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کہ تھے یہود کہ جب حائضہ ہوتی ان کے یہاں کوئی عورت تو اس کو ساتھ کھانا نہ کھلاتے ساتھ پانی نہ پلاتے اور ایک ساتھ گھر میں بھی رہنے نہ دیتے، سو سوال کیا گیا اس کا رسول اللہ ﷺ سے پس اتاری اللہ تعالیٰ و تبارک نے یہ آیت مبارک ﴿وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْمَحِيضِ﴾ الآية۔ سو حکم فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ ساتھ کھلاؤ حائضہ کو اور ساتھ پلاؤ ان کو اور ان کے ساتھ رہو گھروں میں اور سب کچھ کرو ان کے ساتھ یعنی بوس و کنار وغیرہ سوا جماع کے سو کہنے لگے یہود کہ نہیں ارادہ کرتا یہ شخص ہمارے کام میں سے کسی کا مگر یہ کہ خلاف کرتا ہے ہمارا اس میں کہا راوی نے پس آئے عباد بن بشیر اور اسید بن حذیر رضی اللہ عنہما آپ ﷺ کی خدمت میں اور خبر کی آپ ﷺ کو اس کی اور کہنے لگے کہ یا رسول اللہ کیا جماع نہ کریں ہم ان سے حیض میں یعنی تاکہ پوری مخالفت یہود سے ہو جائے، سو متغیر ہو گیا چہرہ رسول اللہ ﷺ کا یہاں تک کہ یقین کیا ہم نے کہ غضب ناک ہوئے ان پر آپ ﷺ سو وہ اٹھ کھڑے ہوئے یعنی اپنے گھر چلے، سو سامنے آیا ان کے ایک ہدیہ دودھ کا اور بھیجا نبی ﷺ نے ان دونوں کے پیچھے یعنی دودھ لے کر کسی کو، سو پلایا اس نے ان دونوں کو، سو جانا ہم لوگوں نے کہ آپ ﷺ ان دونوں پر غصہ نہیں ہوئے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور روایت کی ہم سے محمد بن عبد الاعلیٰ نے ان سے عبد الرحمن بن مہدی نے ان سے حماد بن سلمہ نے مانند اس کے معنوں میں۔

مترجم: قولہ: یا رسول اللہ کیا جماع نہ کریں۔ الخ۔ یہ ان صحابی نے اس نظر سے پوچھا کہ اگر آپ حیض میں جماع کی بھی اجازت دے دیں تو یہود کی پوری مخالفت ہو جائے اور آپ کو غصہ اس پر آیا کہ مرتکب معاصی ہو کر کفار کا خلاف کرنا کب درست ہے۔



(۲۹۷۸) عَنْ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ سَمِعَ جَابِرًا يَقُولُ: كَانَتِ الْيَهُودُ تَقُولُ: مَنْ أَتَى امْرَأَتَهُ فِي قُبُلِهَا مِنْ دُبُرِهَا كَانَ الْوَلَدُ أَحْوَلُ، فَتَزَلَّتْ ﴿ نِسَاءُكُمْ حَرَّتُمْ لَكُمْ فَأَتُوا حَرَّتْكُمْ أَنَّى شِئْتُمْ ﴾.

(اسنادہ صحیح) ارواء الغلیل (۶۲/۷) الآداب (۲۵) صحیح ابی داود (۱۸۸۶-۱۸۸۸)

ترجمہ: روایت ہے ابن مسعودؓ سے کہ سنا انہوں نے جابرؓ سے کہتے تھے کہ یہود کا مقولہ تھا کہ جو کوئی صحبت کرے اپنی عورت سے پیچھے سے اگرچہ دخول کرے اس کے قتل میں تو لڑکا بھیگا ہوتا ہے، سو اس پر اتاری یہ آیت ﴿نِسَاءَ كُمْ حَرِّثَ لَكُمْ﴾ الآیہ۔ یعنی عورتیں تمہاری بھیتی ہیں سو جاؤ اپنی بھیتی میں جہاں سے چاہو۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: یعنی جس راہ سے چاہو جاؤ لیکن بھیتی میں۔ بھیتی وہی ہے جہاں بیج ڈالو تو اگے نہ یہ کہ اندھے کنویں میں گر جاؤ کہ تخم بھی ضائع ہو اور محنت برباد گناہ لازم ہو۔



(۲۹۷۹) عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي قَوْلِهِ: ﴿نِسَاءَ كُمْ حَرِّثَ لَكُمْ فَأَتُوا حَرْثَكُمْ أَنِّي شِئْتُمْ﴾ يَعْنِي

صِمَامًا وَاحِدًا. (اسنادہ صحیح) آداب الزفاف: (۲۸۰۲۷)

ترجمہ: روایت ہے ام سلمہؓ سے کہ نبی ﷺ نے آیت ﴿نِسَاءَ كُمْ حَرِّثَ لَكُمْ﴾ کی تفسیر میں فرمایا کہ مراد اس سے دخول کرنا ہے ایک سوراخ میں یعنی قتل میں۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور ابن خثیم کا نام عبد اللہ ہے اور وہ بیٹے ہیں عثمان کے وہ خثیم کے اور ابن سابط کا نام عبد الرحمن ہے وہ بیٹے ہیں عبد اللہ کے جو حنی کی ہیں اور حفصہ بیٹی ہیں عبد الرحمن بن ابوبکر الصدیق کی ہے۔ اور بعض روایت میں فی سمام واحد مروی ہوا ہے اور معنی دونوں ایک ہیں۔



(۲۹۸۰) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: جَاءَ عُمَرُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! هَلَكْتُ، قَالَ: ((وَمَا أَهْلَكُكَ؟)) قَالَ: حَوَّلْتُ رَحْلِي اللَّيْلَةَ، قَالَ: فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ شَيْئًا قَالَ فَأَنْزَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ هَذِهِ الْآيَةُ ﴿نِسَاءَ كُمْ حَرِّثَ لَكُمْ فَأَتُوا حَرْثَكُمْ أَنِّي شِئْتُمْ﴾ أَقْبِلْ وَأَذْبِرْ وَاتَّقِ الدُّبُرَ وَالْحَيْضَةَ. (اسنادہ حسن) آداب الزفاف (۲۸-۲۹)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ کے پاس اور کہا یا رسول اللہ ﷺ ہلاک ہوا میں فرمایا آپؐ نے کس چیز نے ہلاک کیا تجھ کو کہا کہ پھیر دی میں نے سواری اپنی آج کی رات سو کچھ جواب نہ دیا ان کو رسول اللہ ﷺ نے کہا راوی نے کہ پھر اتاری رسول اللہ ﷺ پر یہ آیت ﴿نِسَاءَ كُمْ حَرِّثَ لَكُمْ﴾ الآیہ سامنے سے صحبت کرتو اور پیچھے سے صحبت کر مگر بیچ در میں دخول کرنے سے اور حیض میں صحبت کرنے سے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ اور یعقوب بیٹے ہیں عبد اللہ اشعری کے اور وہ یعقوب تہی ہیں۔

مترجم: قولہ پھر دی میں نے اپنی سواری۔ آہ۔ مراد سواری سے بیوی ہے کہ آدمی اس کو وقت جماع کے ڈھانپ لیتا ہے مثل سواری کے اور پھر ناس کا یہ کہ صحبت کی اس کی قبل میں پیٹھ کی طرف سے غرض کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ڈرے کہ اس میں شاید معصیت ہو اللہ تعالیٰ نے اس کی اجازت دی خوف زائل ہوا۔ قولہ: سامنے سے صحبت کر۔ آہ۔ یہ خطاب عام ہے غرض بہر حال دخول قبل میں ہو پھر چاہے صحبت کی طرف سے ہو۔



(۲۹۸۱) عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ: أَنَّهُ زَوَّجَ أُخْتَهُ رَجُلًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَكَانَتْ عِنْدَهُ مَا كَانَتْ، ثُمَّ طَلَقَهَا تَطْلِيقَةً لَمْ يَرِاجِعْهَا حَتَّى انْقَضَتِ الْعِدَّةُ فَهَوِيَهَا وَهَوَيْتُهُ، ثُمَّ خَطَبَهَا مَعَ الْخُطَّابِ فَقَالَ لَهُ: يَا لَكُوعٍ أَكْرَمْتَكِ بِهَا وَزَوَّجْتُكَهَا فَطَلَّقْتُهَا، وَاللَّهِ لَا تَرْجِعْ، إِلَيْكَ أَبَدًا آخِرُ مَا عَلَيْكَ، قَالَ فَعَلِمَ اللَّهُ حَاجَتَهُ إِلَيْهَا وَحَاجَتَهَا إِلَيْهِمَا، فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى ﴿إِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَلَبُغْنَ أَجَلَهُنَّ﴾ إِلَى قَوْلِهِ ﴿وَأَنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ﴾ فَلَمَّا سَمِعَهَا مَعْقِلٌ قَالَ سَمِعَا لِرَبِّي وَطَاعَةً، ثُمَّ دَعَاهُ فَقَالَ: أَزَوَّجَكَ وَأَكْرَمَكَ . (اسنادہ صحیح) الارواء (۱۸۴۳) صحیح ابی داود (۱۸۲۰)

ترجمہ: روایت ہے معقل بن یسار سے کہ انہوں نے نکاح کر دیا اپنی بہن کا ایک مرد سے مسلمانوں میں سے زمانے میں رسول اللہ ﷺ کے پھر رہیں وہ اس کے نزدیک جب تک رہیں پھر طلاق دی اس نے ان کو ایک اور رجعت نہ کی یہاں تک کہ عدت گزر گئی پھر خواہش کی اس مرد نے ان کی اور خواہش کی انہوں نے اس کی پھر پیغام دیا ان کا اس مرد نے اور پیغام دینے والوں کے ساتھ، سو کہا ان سے معقل نے اے دیوانے میں نے بزرگی دی تھی تجھ کو اسے دے کر اور نکاح کر دیا تھا اس کا تجھ سے سوطاق دے دی تو نے اس کو قسم ہے اللہ تعالیٰ کی وہ نہ رجوع کرے گی تیری طرف آخر عمر تک۔ کہا راوی نے پھر جانی اللہ تعالیٰ نے حاجت اس مرد کی طرف اس عورت کے اور اس عورت کی طرف اپنے شوہر کے سوا تاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت ﴿وَإِذَا طَلَقْتُمُ النِّسَاءَ﴾ سے ﴿وَأَنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ﴾ تک پھر جب سنا اس کو کہ بات سنی چاہیے اپنے رب کی اور اطاعت کرنی چاہیے اس کی پھر بلایا ان کے شوہر کو اور کہا کہ نکاح کر دیتا ہوں میں تجھ کو اور بزرگی دیتا ہوں میں تجھ کو۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور کئی سندوں سے مروی ہوئی ہے حسن سے اور اس حدیث میں دلالت ہے اس پر کہ نہیں جائز ہے نکاح بغیر ولی کے اس لیے کہ بہن معقل کی شیبہ تھیں اگر اختیار نکاح کا انہیں کو ہوتا تو وہ اپنا نکاح آپ کر لیتیں اور محتاج نہ ہوتیں ولی کی یعنی معقل بن یسار کی۔ اور خطاب کیا اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں اولیاء کو سو فرمایا ﴿فَلَا تَعْضَلُوهُنَّ أَنْ يَنْكَحْنَ أَزْوَاجَهُنَّ﴾ یعنی جب طلاق دی تم نے عورتوں کو پھر پہنچ چکیں وہ اپنی عدت کو تو اب نہ روکو ان کو کہ نکاح کر لیں اپنے خاوندوں سے سو اس آیت میں بھی دلالت ہے کہ اختیار نکاح اولیاء کو ہے مع رضامندی عورتوں کی۔

مترجم: قولہ سواتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت۔ آہ۔ پوری آیت یوں ہے: ﴿وَإِذَا طَلَقْتُمُ النِّسَاءَ فَبَلَّغْنِ أَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوهُنَّ أَنْ يَنْكِحْنَ أَزْوَاجَهُنَّ إِذَا تَرَاضَوْا بَيْنَهُمْ بِالْمَعْرُوفِ ذَلِكَ يُوعَظُ بِهِ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ذَلِكَمْ أَزْكَى لَكُمْ وَأَطْهَرُ وَاللَّهُ يَعْلَمُ وَأَنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ﴾ یعنی جب طلاق دی تم نے عورتوں کو پھر پہنچ چکیں وہ اپنی عدت تک تو اب نہ روکو ان کو کہ وہ نکاح کر لیں اپنے خاوندوں سے جب راضی ہو جائیں آپس میں موافق دستور کے یہ نصیحت ملتی ہے اس کو جو کوئی تم میں سے یقین رکھتا ہے اللہ تعالیٰ پر اور پچھلے دن پر اور اسی میں سنوار زیادہ ہے تم کو اور سحرائی اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے تم نہیں جانتے۔ انتہی۔



(۲۹۸۲) عَنْ أَبِي يُونسٍ مَوْلَى عَائِشَةَ قَالَتْ: أَمَرَتْنِي عَائِشَةُ أَنْ أَكْتُبَ لَهَا مُصْحَفًا فَقَالَتْ: إِذَا بَلَغَتْ هَذِهِ الْآيَةَ فَاذْنِي ﴿حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطَى﴾ فَمَا بَلَغْتُهَا أَذْنَتْهَا فَأَمَلْتُ عَلَى: (حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطَى وَصَلَاةِ الْعَصْرِ وَقُومُوا لِلَّهِ قَانِتِينَ). وَقَالَتْ: سَمِعْتُهَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. (اسنادہ صحیح) صحیح ابی داود (۴۳۷)

ترجمہ: روایت ہے ابو یونس سے جو مولیٰ ہیں ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کے کہا انہوں نے کہ حکم کیا مجھ کو ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ لکھوں میں ان کے واسطے ایک مصحف اور فرمایا انہوں نے کہ جب پہنچے تو اس آیت پر تو مجھے خبر کر دینا ﴿حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ﴾ الآیہ پھر جب پہنچا میں اس آیت پر تو خبر کر دی میں نے ان کو سو لکھایا انہوں نے مجھ کو ﴿حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطَى وَصَلَاةِ الْعَصْرِ وَقُومُوا لِلَّهِ خَائِفِينَ﴾ الخ۔ یعنی حفاظت کرو نمازوں کی اور بیچ کی نماز کی اور نماز عصر کی اور کھڑے رہو اللہ تعالیٰ کے لیے ادب سے یعنی سکوت و خشوع سے، اور فرمایا ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ ایسا ہی سنائیں نے اس کو رسول اللہ ﷺ سے۔

فائدہ: اس باب میں حصہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے۔ اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔



(۲۹۸۳) عَنْ سَمُرَةَ بِنْتِ جُنْدُبٍ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((صَلَاةُ الْوُسْطَى صَلَاةُ الْعَصْرِ)).

(اسنادہ صحیح) تخريج المشكاة (۶۳۴)

ترجمہ: روایت ہے سرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ بیچ کی نماز نماز عصر ہے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔



(۲۹۸۴) عَنْ عُبَيْدَةَ السَّلْمَانِيِّ أَنَّ عَلِيًّا حَدَّثَهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ يَوْمَ الْأَحْزَابِ: ((اَللّٰهُمَّ اَمْلَأْ قُبُورَهُمْ وَيَبُوتَهُمْ نَارًا كَمَا شَعَلُونَا عَنْ صَلَوةِ الْوُسْطَى حَتَّى غَابَتِ الشَّمْسُ)).

(اسنادہ صحیح) صحیح ابی داود (۴۳۶)

ترجمہ: روایت ہے عیدہ سلمانی سے کہ علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ان سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا دن احزاب کے یا اللہ بھر دے ان کی قبریں اور گھر آگ سے جیسا کہ انہوں نے باز رکھا ہم کو نماز وسطیٰ سے یہاں تک کہ ڈوب گیا آفتاب۔
فائل: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور مروی ہوئی ہے کئی سندوں سے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اور ابو حسان اعرج کا نام مسلم ہے۔



(۲۹۸۵) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((صَلَوةُ الْوُسْطَى صَلَوةُ الْعَصْرِ)).

(اسنادہ صحیح) تخریج المشکاة (۶۳۴)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ صلوٰۃ وسطیٰ صلوٰۃ عصر ہے۔
فائل: اس باب میں زید بن ثابت اور ابو ہاشم بن عتبہ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔
 مترجم: صلوٰۃ وسطیٰ یعنی بیچ کی نماز میں کئی قول ہیں محدثین کے۔ چنانچہ ابراہیم نخعی اور قنادہ اور حسن اور ابو حنیفہ اور ان کے اصحاب کا قول ہے کہ مراد صلوٰۃ وسطیٰ سے صلوٰۃ عصر ہے اور ایک گروہ اس طرف گیا ہے کہ نماز فجر ہے۔ اور یہی قول ہے عمر اور ابن عمر اور ابن عباس اور معاذ اور جابر رضی اللہ عنہم کا۔ اور اسی کے قائل ہیں عطاء اور عکرمہ اور مجاہد رحمۃ اللہ علیہم اور اسی طرف گئے ہیں مالک اور شافعی۔
 کذا فی شرح الموطأ للقاری۔



(۲۹۸۶) عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ: كُنَّا نَتَكَلَّمُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي الصَّلَاةِ فَنَزَلَتْ ﴿ وَقُومُوا لِلَّهِ قَانِتِينَ ﴾ فَأَمَرْنَا بِالسُّكُوتِ. (صحیح) صحیح ابی داود (۸۷۵)

ترجمہ: روایت ہے زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کہ ہم باتیں کرتے تھے زمانے میں رسول اللہ ﷺ کے نماز میں، سواتری یہ آیت مبارک ﴿ وَقُومُوا لِلَّهِ قَانِتِينَ ﴾ یعنی کھڑے رہو اللہ کے لیے ادب سے پس حکم کئے گئے ہم چپ رہنے کا۔

فائل: روایت کی ہم سے احمد بن منیع نے ان سے ہشیم نے ان سے اسماعیل بن ابی خالد نے مانند اس کے اور زیادہ کیا اس میں یہ لفظ ”ونہینا عن الكلام“ یعنی منع کئے گئے ہم باتیں کرنے سے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور ابو عمرو شیبانی کا نام سعد بن ایاس ہے۔ (اسنادہ صحیح)



(۲۹۸۷) عَنِ الْبَرَاءِ: ﴿ وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيثَ مِنْهُ تُنْفِقُونَ ﴾ قَالَ: نَزَلَتْ فِينَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ كُنَّا أَصْحَابَ

نَحْلٍ، فَكَانَ الرَّجُلُ يَأْتِي مِنْ نَحْلِهِ عَلَى قَدَرِ كَثْرَتِهِ وَقَلَّتِهِ وَكَانَ الرَّجُلُ يَأْتِي بِالْقَنُوبِ وَالْقَنْوَيْنِ فَيَعْلَقُهُ فِي الْمَسْجِدِ، وَكَانَ أَهْلُ الصَّفَةِ لَيْسَ لَهُمْ طَعَامٌ فَكَانَ أَحَدُهُمْ إِذَا جَاءَ أَتَى الْقَنُوبَ فَضَرَبَهُ بَعَصَاهُ فَيَسْقُطُ الْبُسْرُ وَالْتَمُرُ فَيَأْكُلُ، وَكَانَ نَاسٌ مِمَّنْ لَا يَرْعُبُ فِي الْخَيْرِ يَأْتِي الرَّجُلُ بِالْقَنُوبِ فِيهِ الشَّبْصُ وَالْحَشْفُ وَبِالْقَنُوبِ قَدْ انْكَسَرَ فَيَعْلَقُهُ، فَانْزَلَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا انْفِقُوا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا كَسَبْتُمْ وَمِمَّا أَخْرَجْنَا لَكُمْ مِنَ الْأَرْضِ وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيثَ مِنْهُ تُنْفِقُونَ وَلَسْتُمْ بِآخِذِيهِ إِلَّا أَنْ تُغْمِضُوا فِيهِ﴾ قَالُوا: لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ أَهْدَى مِنْهُ مَا أُعْطِيَ لَمْ يَأْخُذْهُ إِلَّا عَلَى إِغْمَاضٍ أَوْ حَيَاءٍ. قَالَ: فَكُنَّا بَعْدَ ذَلِكَ يَأْتِي أَحَدُنَا بِصَالِحٍ مَا عِنْدَهُ. (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: روایت ہے براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے کہ کہا انہوں نے کہ آیت ﴿لَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيثَ﴾ اتری ہے ہمارے انصار کے گروہ میں کہ ہم تھے کھجوروں والے سو ہر شخص لاتا تھا اپنی کھجوروں میں سے بہت یا تھوڑی اپنے مقدور کے موافق یعنی آپ کے پاس اور بعض لوگ لاتے تھے کچھ یا دو گچھے اور لٹکا دیتے تھے مسجد میں اور اہل صفہ کا کہیں سے کھانا مقرر نہ ہوتا تھا سوان میں کا کوئی آدمی جب آتا تھا گچھے کے پاس اور مارتا تھا اپنی لاٹھی تو گر پڑتی تھی گزر کھجور اور پکی ہوئی پس وہ کھا لیتا اور بعض لوگ ایسے تھے کہ وہ خیرات دینے کی رغبت نہ رکھتے تھے سوان میں کا آدمی لاتا تھا ایسا گچھا کہ اس میں خراب گزر ہوتے تھے اور خراب پکی ہوئی کھجور اور بعض گچھا ایسا لاتا کہ ٹوٹا ہوا ہوتا تھا، سو لٹکا دیتا اس کو مسجد میں سوان تاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا انْفِقُوا مِنْ طَيِّبَاتِ﴾ الآية۔ یعنی اے ایمان والو خرچ کرو پاکیزہ چیزیں اس میں سے کہ کمائیں تم نے اور جو نکالی ہم نے تمہارے لیے زمین سے اور نیت نہ رکھو گندی چیز پر کہ خرچ کرو اور تم آپ نہ لو گے مگر جو آنکھیں موند لو۔ انتہی۔ کہا راوی نے کہ اگر کوئی کسی کو تم میں سے ہدیہ دی جائے ایسی چیز جو اس نے خیرات میں دی ہے تو ہرگز نہ لے مگر براء چشم پوشی یا حیا۔ کہا راوی نے کہ پھر تھے ہم بعد اس کے کہ لاتا تھا ہم میں کا ہر شخص عمدہ چیز جو اس کے پاس ہوتی تھی۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ غریب ہے۔ اور ابوالک وہ قبیلہ بنی عقرار سے ہیں اور کہتے ہیں نام ان کا غزو ان ہے۔ اور روایت کی سفیان ثوری نے سدی سے کچھ اس روایت میں سے۔



(۲۹۸۸) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ لِلشَّيْطَانِ لَمَّةً بِإِبْنِ آدَمَ وَلِلْمَلَكِ لَمَّةً، فَأَمَّا لَمَّةُ الشَّيْطَانِ فإِبْعَادُ بِالْشَّرِّ وَتَكْذِيبُ بِالْحَقِّ، وَأَمَّا لَمَّةُ الْمَلِكِ فإِبْعَادُ بِالْخَيْرِ وَتَصْدِيقُ بِالْحَقِّ، فَمَنْ وَجَدَ ذَلِكَ فَلْيَعْلَمْ أَنَّهُ مِنَ اللَّهِ فَلْيَحْمَدِ اللَّهَ، وَمَنْ وَجَدَ الْآخَرَ فَلْيَتَعَوَّذْ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ ثُمَّ قَرَأَ: الشَّيْطَانُ يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ وَيَأْمُرُكُمْ بِالْفَحْشَاءِ﴾ الآية.

[اسنادہ ضعیف] المشكاة (۷۴) التحقیق الثانی. اس میں عطاء بن سائب راوی مختلط ہے۔

ترجمہ: روایت ہے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے تحقیق کہ شیطان کا ایک اثر ہے آدم کے بیٹے میں اور ایک اثر ہے فرشتے کا سواثر شیطان کا وعدہ دینا ہے شر کا یعنی زینت دینا اس کا اور جھٹلایا ناحق کو اور اثر فرشتے کا وعدہ دینا خیر کا اور تصدیق حق کی سو جو شخص کہ یہ پائے یعنی اپنے دل میں اثر فرشتے کا تو جانے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے تو چاہیے کہ حمد کرے اللہ تعالیٰ کی اور جو پائے اثر دوسرا یعنی شیطان کا تو چاہیے کہ پناہ پکڑے اللہ تعالیٰ کے ساتھ شیطان سے پھر پڑھی آپؐ نے یہ آیت ﴿الشَّيْطَانُ يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ وَيَأْمُرُكُمْ بِالْفَحْشَاءِ﴾ الآية۔ یعنی شیطان تم کو ڈراتا ہے محتاجی سے یعنی خیرات دینے کے وقت اور حکم کرتا ہے تم کو بے حیائی کا۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ اور وہ روایت ہے ابوالاحوص کی نہیں پہچانتے ہم اس کو مرفوع کیا مگر ابوالاحوص کی روایت سے۔



(۲۹۸۹) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((يَا أَيُّهَا النَّاسُ! إِنَّ اللَّهَ طَيِّبٌ وَلَا يَقْبَلُ إِلَّا طَيِّبًا، وَإِنَّ اللَّهَ أَمَرَ الْمُؤْمِنِينَ بِمَا أَمَرَ بِهِ الْمُرْسَلِينَ، فَقَالَ ﴿يَا أَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُّوْا مِنَ الطَّيِّبِ وَاعْمَلُوا صَالِحًا إِنِّي بِمَا تَعْمَلُونَ عَلِيمٌ﴾ وَقَالَ: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُلُّوْا مِنْ طَيِّبٍ مَّا رَزَقْنَكُمْ﴾)) قَالَ: ((وَذَكَرَ الرَّجُلُ يُطِيلُ السَّفَرَ أَشْعَثَ أَغْبَرَ يَمُدُّ يَدَهُ إِلَى السَّمَاءِ يَارَبِّ يَارَبِّ وَمَطْعَمُهُ حَرَامٌ، وَمَشْرَبُهُ حَرَامٌ وَمَلْبَسُهُ حَرَامٌ وَعُذْيٌ بِالْحَرَامِ فَأَنَّى يُسْتَجَابَ لِذَلِكَ)) (اسنادہ حسن) غایۃ المرام (۱۷)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: اے لوگو! اللہ تعالیٰ پاکیزہ ہے نہیں قبول کرتا مگر پاکیزہ چیز کو اور اللہ تعالیٰ نے حکم کیا ہے مومنوں کو جس کا حکم کیا ہے پیغمبروں کو، سو فرمایا ﴿یا ایہا الرسل﴾ پاکیزہ۔ یعنی اے رسول لو کھاؤ تم پاکیزہ چیزوں میں سے اور عمل کرو نیک میں تمہارے عمل جانتا ہوں۔ اور فرمایا ﴿یا ایہا الذین امنوا﴾ پاکیزہ۔ یعنی اے ایمان والو کھاؤ تم پاکیزہ چیزیں جو ہم نے دی ہیں تم کو۔ کہا راوی نے پھر ذکر کیا رسول اللہ ﷺ نے اس مرد کا کہ لمبا سفر کرتا ہے پریشان ہیں بال اس کے خاک پڑی ہے اس پر پھیلاتا ہے اپنے ہاتھ آسمان کی طرف اور کہتا ہے اے رب! اے رب! اور کھانا اس کا حرام ہے اور پینا اس کا حرام ہے اور کپڑے اس کے حرام کے ہیں اور خوراک دی جاتی ہے اس کو حرام کی پھر کیوں کر دعا قبول ہو اس کی۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسناد سے فضیل بن مرزوق کے اور ابو حازم وہ قبیلہ بنی النضج سے ہیں نام ان کا سلمان ہے وہ مولیٰ ہیں عزاہ اشجعیہ کے۔



(۲۹۹۰) عَنْ السُّدِّيِّ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَنْ سَمِعَ عَلِيًّا يَقُولُ: : لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ ﴿إِنْ تَبَدُّوا مَا فِي أَنْفُسِكُمْ أَوْ تُخَفُّوهُ يَحَاسِبْكُمْ بِهِ اللَّهُ فَيَغْفِرْ لِمَنْ يَشَاءُ وَيُعَذِّبْ مَنْ يَشَاءُ﴾ الْآيَةُ أَحْزَنَتْنَا. قَالَ: قُلْنَا يُحَدِّثُ أَحَدُنَا نَفْسَهُ فَيَحَاسِبُ بِهِ لَا نَدْرِي مَا يُغْفَرُ مِنْهُ وَمَا لَا يُغْفَرُ مِنْهُ فَنَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ بَعْدَهَا فَتَسَخَّنَهَا ﴿لَا يَكْلِفُ اللَّهُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ﴾.

(ضعیف الاسناد) (سندیں راوی مجھول ہے۔)

ترجمہ: روایت ہے سدی سے کہا کہ بیان کیا مجھ سے اس شخص نے کہ جس نے سنا حضرت علیؑ سے کہ وہ فرماتے تھے کہ جب اتری آیت ﴿إِنْ تَبَدُّوا مَا فِي أَنْفُسِكُمْ﴾ الْآيَةُ۔ یعنی اگر ظاہر کرو تم جو تمہارے دل میں ہے یا چھپاؤ اس کو حساب کرے گا اس کا تم سے اللہ عزوجل پھر بخشے گا جس کو چاہے گا اور عذاب کرے گا جس کو چاہے آخر آیت تک۔ انتہی۔ غمگین کر دیا اس نے ہم کو اور کہا ہم نے کہ خیال کرتا ہے ایک ہم میں کا اپنے دل میں یعنی کسی گناہ کا سواں پر بھی حساب ہوگا پھر معلوم نہیں کہ کیا بخشا جائے اس میں سے اور کس پر عذاب کیا جائے پھر اتری بعد اس کے یہ آیت ﴿لَا يَكْلِفُ اللَّهُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ﴾ الْآيَةُ۔ یعنی تکلیف نہیں دیتا اللہ تعالیٰ کسی کو مگر اس کی طاقت کے موافق اس کے لیے ہے ثواب اس نیکی کا جو کمائے اور اس پر ہے عذاب اس بدی کا جو کمائے یعنی خیال پر پکڑ نہیں۔ انتہی۔ سو فرماتے ہیں حضرت علیؑ رضی اللہ عنہ کہ منسوخ کر دیا اس آیت نے آیت سابق کو۔



(۲۹۹۱) عَنْ أُمِّهِ أَنَّهَا سَأَلَتْ عَائِشَةَ، عَنْ قَوْلِ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى ﴿إِنْ تَبَدُّوا مَا فِي أَنْفُسِكُمْ أَوْ تُخَفُّوهُ يَحَاسِبْكُمْ بِهِ اللَّهُ﴾ وَعَنْ قَوْلِهِ: ﴿مَنْ يَعْمَلْ سُوءًا يُجْزِ بِهِ﴾ فَقَالَتْ: مَا سَأَلَنِي عَنْهَا أَحَدٌ مُنْذُ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: ((هَذِهِ مُعَاتَبَةُ اللَّهِ الْعَبْدَ فِيمَا يُصِيبُهُ مِنَ الْحُمَى وَالنَّكْبَةِ حَتَّى الْبُضَاعَةِ يَضَعُهَا فِي يَدِ قَمِيصِهِ فَيَقْلُدُهَا فَيَفْرَغُ لَهَا، حَتَّى إِنَّ الْعَبْدَ لَيَخْرُجُ مِنْ ذُنُوبِهِ كَمَا يَخْرُجُ الْبَيْرُ الْأَحْمَرُ مِنَ الْكَبِيرِ)). (ضعیف الاسناد) (اس میں علی بن زید بن جدعان ضعیف ہے۔)

ترجمہ: روایت ہے امیر سے کہ انہوں نے پوچھا ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے مطلب ان دونوں آیتوں کا ﴿إِنْ تَبَدُّوا مَا فِي أَنْفُسِكُمْ أَوْ تُخَفُّوهُ يَحَاسِبْكُمْ بِهِ اللَّهُ﴾ اور ﴿مَنْ يَعْمَلْ سُوءًا يُجْزِ بِهِ﴾ الْآيَةُ۔ یعنی جو برائی کرے گا اس کی سزا پائے گا پس فرمایا ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے نہ پوچھا کسی نے مجھ سے مطلب ان کا جب سے کہ پوچھا میں نے اس کو آنحضرت ﷺ سے، سو فرمایا آنحضرت ﷺ نے مراد ان سے گرفتار کرنا ہے اللہ تعالیٰ کا اپنے بندے کو ان مصیبتوں میں جو پہنچتی ہیں بخار اور بدبختیوں سے یہاں تک کہ کوئی چیز رکھ دیتا ہے اپنے کرتے کی بانہ میں پھر خیال کرتا ہے کہ کھو گئی اور گھبرایا کرتا ہے اس کے

قرآن کی تفسیر کے بیان میں جلد دوم

لیے یعنی اس گنہگار سے بھی گناہ معاف ہو جاتے ہیں یہاں تک کہ نکل جاتا ہے بندہ اپنے گناہوں سے جیسا کہ نکلتا ہے سونا سرخ آگیا ٹھہری سے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے روایت سے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کی نہیں جانتے ہم اس کو مگر حماد بن سلمہ کی روایت سے۔ مترجم: غرض یہ کہ ان دونوں آیتوں میں جو مذکور ہے کہ ہریدی کی سزا ملے گی تو آپ نے فرمایا کہ مراد اس سے سزا دنیاوی ہے نہ عذاب اخروی پھر آگے اس کی تفسیر کی اس صورت میں آیت ﴿ان تبدوا ما فی انفسکم﴾ منسوخ کہنے کی حاجت نہ رہی جیسے کہ اوپر حضرت علی رضی اللہ عنہ کے قول میں مذکور ہے۔



(۲۹۹۲) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ: ﴿وَإِنْ تَبَدُّوْا مَا فِیْ اَنْفُسِكُمْ اَوْ تَخَفُوْهُ يُحَاسِبْکُمْ بِهٖ اللّٰهُ﴾ قَالَ: دَخَلَ قُلُوْبُهُمْ مِنْهُ شَيْءٌ لَّمْ يَدْخُلْ مِنْ شَيْءٍ فَقَالُوْا لِلنَّبِیِّ ﷺ فَقَالَ: ((قُولُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا)) فَالْقَى اللّٰهُ الْاِيْمَانَ فِیْ قُلُوْبِهِمْ فَانْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی: ﴿اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَا اُنْزِلَ اِلَیْهِ مِنْ رَّبِّهِ وَالْمُؤْمِنُوْنَ﴾ الْآیَةُ ﴿لَا یُکَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا لَهَا مَا کَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اٰکْتَسَبَتْ رَبَّنَا لَا تَوَاضِعُنَا اِنْ نَّسِیْنَا اَوْ اَخْطَاْنَا﴾ قَالَ: ((قَدْ فَعَلْتُ)) رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَیْنَا اِصْرًا کَمَا حَمَلْتَهُ عَلَی الدِّیْنِ مِنْ قَبْلِنَا﴾ قَالَ: ((قَدْ فَعَلْتُ)) رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ وَاعْفُ عَنَّا وَارْحَمْنَا﴾ الْآیَةُ: ((قَالَ قَدْ فَعَلْتُ)) (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا انہوں نے کہ جب نازل ہوئی یہ آیت ﴿وَإِنْ تَبَدُّوْا مَا فِیْ اَنْفُسِكُمْ﴾ الْآیَةُ یعنی اگر ظاہر کرو گے تم جو تمہارے دلوں میں ہے یا چھپاؤ گے اس کو جب حساب کرے گا اس کا تم سے اللہ تعالیٰ۔ انتہی۔ داخل ہوا اصحاب کے دلوں میں اس سے ایسا خوف و خطر کہ کسی چیز سے نہ ہوا تھا۔ سو عرض کیا یہ مقدمہ آنحضرت ﷺ سے سو فرمایا آپ نے کہو تم کہ سنا ہم نے، اور اطاعت کی ہم نے سوڈالا اللہ تعالیٰ نے ایمان ان کے دلوں میں یعنی قبول و تسلیم پھر اتاریں اللہ تعالیٰ نے یہ آیتیں ﴿اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَا اُنْزِلَ اِلَیْهِ مِنْ رَّبِّهِ وَالْمُؤْمِنُوْنَ﴾ الْآیَةُ یعنی ایمان لایا رسول اس پر جو اتاری گئی اس کی طرف اس کے رب سے اور ایمان لائے مومن لوگ۔ آخر آیت تک ﴿لَا یُکَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا﴾ الْآیَةُ یعنی نہیں تکلیف دیتا اللہ تعالیٰ کسی جی کو مگر اس کی طاقت کے موافق اسی لیے ہیں جو نیکیاں کمائیں اور اسی پر ہے وبال ان برائیوں کا جو کمائیں اے رب ہمارے مت پکڑ ہم کو اگر ہم بھول جائیں یا چوک جائیں پس فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ میں نے قبول کیا یعنی تمہاری اس دعا کو ﴿رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَیْنَا اِصْرًا کَمَا حَمَلْتَهُ عَلَی الدِّیْنِ مِنْ قَبْلِنَا﴾ یعنی اے رب ہمارے اور مت رکھ ہم پر ایسا بوجھ جیسا رکھا تو نے ہم سے اگلوں پر یعنی احکام شدیدہ اور اوامر مشککہ۔ انتہی۔ فرمایا اللہ جل

قرآن کی تفسیر کے بیان میں

جلد دوم

جلالہ نے کہ میں نے ایسا کیا ہے یعنی سخت احکام تم پر نہ رکھوں گا۔ ﴿وَلَا تُحْمِلُنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهِ وَاعْفُ عَنَّا وَاعْفِرْ لَنَا﴾ الآية۔ یعنی مت رکھ ہم پر ایسا بوجھ کہ جس کی طاقت نہ ہو ہم میں اور غفور ہم سے اور بخش ہم کو اور رحم کر ہم پر۔ آخر آیت تک۔ انتہی، سو فرمایا اللہ تعالیٰ نے: میں نے ایسا ہی کیا۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور مروی ہوئی ہے یہ اور سند سے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے۔ اور اس باب میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ اور آدم بن سلیمان کہا جاتا ہے کہ وہ والد ہیں یحییٰ کے۔

مترجم: مطلب اس حدیث کا یہ ہے کہ جب یہ آیات نازل ہوئیں اور آنحضرت نے اصحاب رضی اللہ عنہم پر پڑھیں تو اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے ان دعاؤں کو قبول فرمایا اور ہر دعا کا جواب دیا یا قاری جب پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ جل جلالہ جواب دیتا ہے اور قبول فرماتا ہے۔ اور فضیلت اس خاتمہ سورہ بقرہ کی احادیث میں بہت آئی ہے۔ چنانچہ وارد ہے جبر بن نصیر سے کہ رسول اللہ نے ختم کیا ہے سورہ بقرہ کو ایسی دو آیتوں پر کہ عنایت ہوئیں ہیں مجھے اس خزانے سے کہ جو عرش کے نیچے ہے سو یکھوان کو اور سکھاؤ اپنی عورتوں کو اس لیے کہ وہ رحمت ہیں اور موجب قرب الہی ہیں اور دعا ہیں۔ روایت کیا اس کو داری نے مرسلہ اور ابیہ بن عبد اللہ کاعی سے مروی ہے کہ ایک مرد نے کہا یا رسول اللہ کون سی سورت قرآن میں بڑی ہے فرمایا آپؐ نے قل هو اللہ احد پھر کہا اس نے کون سی آیت قرآن میں بڑی ہے فرمایا آپؐ نے آیت الکرسی ﴿اللہ لا الہ الا هو الحی القيوم﴾ الایہ پھر عرض کی اس نے کہ کس آیت کو دوست رکھتے ہیں آپؐ کہ پہنچے وہ آپؐ کو اور آپؐ کی امت مرحومہ کو یعنی اس کے موافق معاملہ کیا جائے فرمایا آپؐ نے خاتمہ سورہ بقرہ کا اس لیے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ان خزانے رحمت سے ہے جو اس کے عرش کے نیچے ہیں عنایت کیا اس خاتمہ کو اللہ تعالیٰ نے اس امت کو نہ چھوڑی اس خاتمہ نے کوئی خیر دنیا اور آخرت سے کہ جس پر شامل نہ ہو یہ۔ روایت کیا اس کو بھی داری نے۔ انتہی۔

اب جاننا چاہیے کہ یہ سورہ اکبر سورہ قرآنی ہے اور مشتمل بر مضامین کثیرہ ومعانی اس میں قصص ماضیہ سے مذکور ہے۔ قصہ آدم علیہ السلام کا اور حالات اہل کتاب کے اور جواب ان کے اعتراضات کے اور قصہ گائے کا اور قصہ ابتلائے ابراہیم اور بنائے کعبہ اور قصہ طالوت و جالوت اور گزرنا حضرت عزیر کا بیت المقدس پر اور تقریر ابراہیم علیہ السلام کی نمرود سے توحید کے باب میں اور فرمائش ابراہیم علیہ السلام کی اللہ تعالیٰ سے واسطے احیائے موتی کے اور تمثیلات سے مذکور ہیں۔ دو مثالیں منافقوں کی اور تمثیل مصارف جہاد کی سبع سنابل سے اور تمثیل ریاکاروں کی ساتھ اس مزارع کے جو سنگ سخت پر دانہ ڈالے اور تمثیل مصارف اہل اخلاص کی ساتھ باغ بلند کے کہ وہ چند میوہ دے اور تمثیل ریاکاروں کے مصارف کی ساتھ اس باغ کے جو پیرانہ سالی میں صاحب باغ کے جل جائے اور تمثیل اور تشبیہ سود خواروں کی ساتھ اس شخص کے کہ جس پر شیطان سوار ہوا، اور احکام و اوامر میں سے حکم عبادت الہی کا اور اقامت صلوٰۃ اور ایتاء زکوٰۃ اور حکم مقام ابراہیم کے مصلیٰ ٹھہرانے کا اور امر کتب سابقہ پر ایمان لانے کا اور امر استقبال قبلہ کا اور سبقت ڈھونڈنے کا نیکیوں میں اور امر ذکر اور شکر اور امر استعانت ڈھونڈنے کا صبر و تحمل کے ساتھ اور امر اکل حلال کا۔ اور امر ادائے شکر کا

اور امر قصاص کا مقتولین کے اور امر وصیت کا جو منسوخ ہو چکا ہے اور امر قتال فی سبیل اللہ کا اور حکم کافروں کے اخراج کا اور ان کی لڑائی کا مسجد حرام کے پاس اور حکم قتال کا اشہر حرم میں اور امر مال خرچ کرنے کا جہاد میں اور احکام حج کے اور امر تکمیل اسلام کا اور حکم مرتد کا اور حکم حیض اور طلاق اور عدت اور خلع اور حکم رضاعت کا اور عدت اس عورت کی جس کا شوہر مر گیا ہو اور حکم نکاح کے پیغام دینے کا اور حکم طلاق کا قبل مس کے اور امر حفاظت صلوٰۃ کا علی الخصوص صلوٰۃ وسطیٰ کا اور حکم سواری پر نماز ادا کرنے کا خوف کے وقت اور امر متعہ کا مطلقات کے لیے اور امر پاکیزہ مال سے خرچ کرنے کا اور امر صدقہ دینے کا ان لوگوں کو کہ راہ اللہ میں محصور ہیں اور حکم ان لوگوں کا جو حجر و زول حرمت ربو اس سے باز رہے اور امر تقویٰ کا اور مابقی سود کے ترک کا اور امر قرض دار کو مہلت دینے کا اگر تنگ دست ہو اور امر قرض کے لکھ لینے کا اور حکم رہن کا اور نو اہی سے نہی راعنا کہنے سے اور امتراء یعنی شک کرنے سے اور خوف سے غیر اللہ کے اور شہداء کو موتی کہنے سے اور اتباع خطبات سے شیطان کے اور باطل کے ساتھ لوگوں کا مال کھا جانے سے اور نہی رفت و فسوق و جدال سے حج میں اور نہی مشرکوں میں نکاح کرنے سے اور کثرت سے قسم کھانے کے اور نہی صدقات کے ابطال سے من واذی کے ساتھ اور نہی کتمان شہادت سے اور فضائل اعمال سے فضیلت اتباع ہدیٰ کی اور جماعت اور صبر و صلوٰۃ کی اور ایمان اور عمل صالح کی اور فضیلت طالب رضائے حق کی اور فضیلت اصلاح یتامیٰ اور طہارت کی اور نکاح ثانی کی اور مصارف جہاد کی اور فضیلت ان لوگوں کی جو جہاد میں مال خرچ کرتے ہیں اور فضیلت حکمت کی اور فضیلت اہل سخا کی اور ذمائم افعال سے رد شرک کا اور مذمت اتباع امانی کی اور سوال بے ضرورت کے اور مذمت اس کی جو مساجد میں ذکر الہی سے مانع ہو اور مذمت اتباع اہل کتاب، اور مذمت اس کی جو ملت ابراہیم سے اعراض کرے اور مذمت تقلید آباء کی اور مذمت اشراک فی الدعاء کی اور مذمت کتمان آیات الہی کی اور ثمن قلیل اس پر لینے کی اور کتاب اللہ میں اختلاف کرنے کی اور مذمت لد اور فساد کی اور تعدی کی کہ حدود شرعیہ سے۔ وغیر ذلک۔ اسی طرح سے اور بھی بہت سے احکام اس سورہ متبرکہ میں مذکور ہیں کہ قلم اس کی تحریر سے عاجز ہے بیان کئے ہم نے بعض اس میں سے سبکیۃ الذہب الا بریز میں۔



۳۔ باب: وَمِنْ سُورَةِ آلِ عِمْرَانَ

تفسیر سورہ آل عمران

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

(۲۹۹۳) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْ قَوْلِهِ ﴿فَأَمَّا الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُونَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَاءَ الْفِتْنَةِ وَابْتِغَاءَ تَأْوِيلِهِ﴾ قَالَ : «(فَإِذَا رَأَيْتَهُمْ فَاعْرِضْهُمْ)»، وَقَالَ يَزِيدُ : فَإِذَا

رَأَيْتُمُوهُمْ فَاعْرِفُوهُمْ، قَالَهَا مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا. (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: روایت ہے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ انہوں نے کہا کہ پوچھی میں نے رسول اللہ ﷺ سے تفسیر اس آیت کی ﴿فَأَمَّا الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ زَيْغٌ﴾ الآية یعنی جن کے دلوں میں کجی ہے پس وہ پیچھے لگتے ہیں اس کے مشابہ کے قنہ اور اس کی تاویل ڈھونڈھنے کو۔ اتنی۔ پس فرمایا آپؐ نے کہ جب دیکھے تو ان کو تو پہچان رکھ ان کو۔ اور کہا زید بنے اپنی روایت میں کہ آپؐ نے فرمایا کہ جب دیکھو تم ان کو۔ تو پہچان رکھو اس کو دوبار کہا تین بار۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اس طرح روایت کی کئی لوگوں نے یہ حدیث ابن ابوملیکہ سے انہوں نے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور نہیں ذکر کیا ابن ابوملیکہ کے بعد قاسم بن محمد کا اور ذکر کیا قاسم کا فقط زید بن ابراہیم نے اور ابن ابوملیکہ نام ان کا عبداللہ ہے وہ بیٹے ہیں عبید اللہ بن ابوملیکہ کے اور ان کو سماع ہے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی۔



(۲۹۹۴) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ هَذِهِ الْآيَةِ ﴿هُوَ الَّذِي أَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ مِنْهُ آيَاتٌ مُحْكَمَاتٌ﴾ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِذَا رَأَيْتُمُ الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ فَأُولَٰئِكَ الَّذِينَ سَمَّاهُمُ اللَّهُ فَاحْذَرُوهُمْ)). (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: روایت ہے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ انہوں نے کہ سوال کیا گیا رسول اللہ ﷺ سے اس آیت کی تفسیر کا ﴿هُوَ الَّذِي أَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ﴾ الآية تب فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ جب تم دیکھو ان لوگوں کہ پیچھے پڑتے ہیں آیات تشابہات کے پس وہی لوگ ہیں کہ نام لیا ان کا اللہ تعالیٰ نے سو پرہیز کرو ان سے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور مروی ہے یہ حدیث ایوب سے وہ روایت کرتے ہیں ابن ابوملیکہ سے وہ ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے۔

مترجم: اللہ جل جلالہ نے کہیں ساری کتاب کو متشابہ فرمایا ہے جیسے اس آیت میں ﴿اللَّهُ نَزَّلَ أَحْسَنَ الْحَدِيثِ كِتَابًا مُتَشَابِهًا﴾ یعنی مشابہت رکھتی ہے ہر آیت اس کی دوسری آیت سے فصاحت اور بلاغت اور صحت معنی اور جزالت الفاظ میں اور دوسرے مقام میں ساری کتاب کو محکم فرمایا مراد اس سے یہ ہے کہ اس میں عبث اور ہزل نہیں اور صدق وعدل سے بھری ہے اور اس مقام میں یعنی آل عمران میں تقسیم کی کہ بعض آیات محکم ہیں اور بعض متشابہ پس اس میں کئی قول ہیں اکابر دین کے۔ چنانچہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حکمتا تین آیتیں ہیں سورہ انعام کی ﴿قُلْ نَعْلَمُ أَنْتَ لِمَا حَرَّمَ رَبُّكُمُ عَلَيْكُمْ﴾ اور نظیر ان آیتوں کی بنی اسرائیل میں ہے ﴿وَقَضَىٰ رَبُّكَ أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا إِيَّاهُ﴾ اور انہی کا قول ہے کہ حروف تجوی جو اوائل سورہ میں ہیں۔ یہی متشابہ ہیں اور مجاہد اور عکرمہ نے کہا کہ جن آیتوں میں حلال و حرام مذکور ہے وہ محکم ہیں اور باقی سب متشابہ کہ شبہ ہے ہر ایک دوسرے کی صدق

وحسن میں۔ اور قادمہ اور ضحاک اور سدی نے کہا کہ محکم ناخ ہے کہ جن پر عمل ہے اور متشابہ منسوخ ہے کہ ایمان لایا جاتا ہے اس پر اور عمل نہیں کیا جاتا اور روایت کی علی بن ابوطلمہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ فرمایا انہوں نے کہ حکمت قرآن اس کی ناخ اور حلال و حرام اور حدود و فرائض ہیں کہ ان پر ایمان بھی لایا جاتا ہے اور متشابہ منسوخ اس کے اور مقدم و مؤخر اور امثال اور اقسام کہ اس پر ایمان لایا جاتا ہے اور عمل نہیں ہوتا اور بعض مفسرین نے کہا کہ محکم وہ ہیں کہ جن کا علم اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو عنایت کیا ہے اور متشابہ وہ ہے کہ اس کا علم کسی مخلوق کو نہ دیا جیسے کہ اشراط ساعت اور خروج دجال اور نزول عیسیٰ علیہ السلام اور طلوع شمس مغرب سے اور قیام ساعت اور فنائے دنیا کہ اوقات ان کے سوائے اللہ تعالیٰ کے کسی کو معلوم نہیں اور محمد بن جعفر بن زبیر نے کہا کہ محکم وہ ہے کہ محتمل ایک ہی معنی کے ہو اور متشابہ وہ ہے کہ معانی متعددہ کے محتمل ہو کذا فی البغوی اور بعض اکابر دین نے آیات صفات کو جیسے ید اللہ فوق ایدیہم متشابہ کہا ہے اگرچہ معانی ان کے واضح ہیں اور مطالب لائح مگر کیفیات ان کی مجہول جیسے کہ اشراط ساعت میں اوقات مجہول ہیں پس اس انخاف کی وجہ سے ان کو متشابہ کہا ہے چنانچہ امام مالک فرماتے ہیں الاستواء معلوم والکیف مجهول یعنی استواء باعتبار معنی کے معلوم ہے اور باعتبار کیف کے مجہول ہے مگر بعضے جہول ابو الفضل اس کے معنوں کو بھی مجہول قرار دے کر اپنے تئیں جاہل ٹھہراتے ہیں اور ان کے معانی واضحہ پر ایمان نہیں لاتے۔ ہذاہم اللہ الی صراط مستقیم۔



(۲۹۹۵) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ وُلَاةً مِنَ النَّبِيِّينَ، وَإِنَّ وَلِيَّ أَبِي وَخَلِيلُ رَبِّي، ثُمَّ قَرَأَ: ﴿إِنَّ أَوْلَى النَّاسِ بِإِبْرَاهِيمَ لَلَّذِينَ اتَّبَعُوهُ وَهَذَا النَّبِيُّ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَاللَّهُ وَلِيُّ الْمُؤْمِنِينَ﴾. (اسنادہ صحیح) تخريج المشكاة (۵۷۶۹) (التحقيق الثاني)

ترجمہ: روایت ہے عبد اللہ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ ہر نبی کے دوست ہیں نبیوں میں سے اور میرے دوست میرے باپ خلیل میرے رب کے پھر پڑھی آپ نے یہ آیت ﴿ان اولی الناس بابراهیم﴾ الایۃ۔ یعنی زیادہ قریب آدمیوں سے ابراہیم کی طرف وہ لوگ ہیں کہ جنہوں نے تابعداری کی ان کی یعنی توحید پر چلے اور یہ نبی اور جو ایمان لائے یعنی اس نبی کے ساتھ اور اللہ تعالیٰ دوست ہے مؤمنوں کا۔

فائدہ: روایت کی ہم سے محمود نے ان سے ابو نعیم نے ان سے سفیان نے ان سے ان کے باپ نے ان سے ابو الضحیٰ نے ان سے عبد اللہ نے انہوں نے نبی ﷺ سے مثل اس کی اور نہیں ذکر کیا اس سند میں مسروق کا اور یہ سند صحیح تر ہے۔ روایت سے ابو الضحیٰ کی جو مروی ہے مسروق سے۔ اور ابو الضحیٰ کا نام مسلم بن صبیح ہے۔ روایت کی ہم سے ابو کریب نے انہوں نے وکیع سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابو الضحیٰ سے انہوں نے عبد اللہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے ابو نعیم کی روایت کے مطابق اور اس میں بھی مسروق کا ذکر نہیں۔

قرآن کی تفسیر کے بیان میں

جلد دوم

(۲۹۹۶) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ هُوَ فِيهَا فَاجِرٌ لِيَقْتَطَعَ بِهَا مَالٌ أَمْرِي مُسْلِمٌ، لَقِيَ اللَّهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضَبَانٌ)) فَقَالَ الْأَشْعَثُ بْنُ قَيْسٍ: فَبَيَّ وَاللَّهِ كَانَ ذَلِكَ، كَانَ بَنِي وَبَيْنَ رَجُلٍ مِنَ الْيَهُودِ أَرْضٌ فَحَدَّنِي فَقَدَّمْتُهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَلَيْكَ بَيِّنَةٌ؟)) قُلْتُ: لَا، فَقَالَ لِلْيَهُودِيِّ: ((أُحْلِفُ))، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِذَنْ يَحْلِفُ فَيَذْهَبَ بِمَالِي، فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: ﴿إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا﴾ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ.

(اسنادہ صحیح) الروض النضیر (۲۴۰ - ۲۴۱)

ترجمہ: روایت ہے عبد اللہ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: جس نے قسم کھائی کسی امر پر اور وہ اس میں جھوٹا ہے اس لیے کہ کاٹ کر لے جائے اس قسم سے مال مرد مسلمان کا وہ ملے گا اللہ تعالیٰ سے اور اللہ تعالیٰ اس پر غصہ ہوگا۔ سو کہا اشعث بن قیس نے کہ میرے بارے میں ہے یہ حدیث قسم ہے اللہ تعالیٰ کی اور تفصیل اس کی یہ ہے کہ میری اور یہودی کی شراکت تھی ایک زمین میں سو وہ منکر ہو گیا یعنی میرے حصہ کا پس لے گیا میں اس کو نبی ﷺ کی طرف سو فرمایا مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے کہ تمہارے پاس گواہ ہیں میں نے عرض کی کہ نہیں پھر فرمایا آپ نے یہودی سے کہ تو قسم کھا سوں میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ اب وہ قسم کھا کر میرا مال مار لے گا، سو اتاری اللہ تعالیٰ نے اس پر یہ آیت ﴿ان الذین﴾ سے آخر تک۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور اس باب میں علی بن اوفی سے بھی روایت ہے۔

مترجم: پوری آیت یوں ہے ﴿إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا أُولَٰئِكَ لَا خَلَاقَ لَهُمْ فِي الْآخِرَةِ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللَّهُ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ﴾ جو لوگ کہ خریدتے ہیں اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کے ساتھ مول توڑا وہ لوگ ہیں کہ ان کو آخرت میں کچھ حصہ نہیں اور نہ بات کرے گا ان سے اللہ تعالیٰ اور نہ نظر کرے گا ان کی طرف قیامت کے دن اور نہ پاک کرے گا ان کو اور ان کے لیے عذاب ہے دردناک۔ اتمی۔



(۲۹۹۷) عَنْ أَنَسٍ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ ﴿لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ﴾ أَوْ ﴿مَنْ ذَا الَّذِي يُقْرِضُ اللَّهَ قَرْضًا حَسَنًا﴾ قَالَ أَبُو طَلْحَةَ، وَكَانَ لَهُ حَائِطٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ حَائِطِي لِلَّهِ وَلَوْ اسْتَطَعْتُ أَنْ أُسِيرَهُ لَمْ أُغْلِبْهُ، فَقَالَ: ((اجْعَلْهُ فِي قَرَابَتِكَ أَوْ أَقْرَبِلَكَ)).

(اسنادہ صحیح) صحیح ابی داود (۱۴۸۲)

ترجمہ: روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کہ جب نازل ہوئی یہ آیت ﴿لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ﴾ الْآيَةُ يَا ﴿مَنْ ذَا الَّذِي يُقْرِضُ اللَّهَ قَرْضًا حَسَنًا﴾ الْآيَةُ۔ کہا ابو طلحہ نے اور ان کا ایک باغ تھا کہ یا رسول اللہ میرا باغ اللہ کی راہ میں صدقہ ہے اور اگر میں اس امر کو چھپا سکتا تو ہرگز ظاہر نہ کرتا سو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ تقسیم کر دو اس کو اپنے قرابت والوں میں راوی کو

شک ہے کہ قرآن تک فرمایا یا افریک معنی دونوں کے ایک ہی ہیں۔
فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور روایت کی یہ مالک بن انس نے اسحاق بن عبداللہ بن ابوطحہ سے انہوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے۔



(۲۹۹۸) عَنْ أَبِي عُمَرَ قَالَ: قَامَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: مِنَ الْحَاجِّ يَارَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: ((الشَّعْثُ التَّلْفُلُ))، فَقَامَ رَجُلٌ آخَرُ، فَقَالَ: أَيُّ الْحَجِّ أَفْضَلُ يَارَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: ((الْعَجُّ وَالشَّجُّ))، فَقَامَ رَجُلٌ آخَرُ، فَقَالَ: مَا السَّيْلُ يَارَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: ((الزَّادُ وَالرَّاحِلَةُ)).

(ضعیف جدا) لکن جملہ ”الحجّ والشجّ“ ثبت فی حدیث آخر۔ ابن ماجہ (۲۸۹۶) ارواء الغلیل (۹۸۸)
 ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ انہوں نے کہا کہ کھڑا ہوا ایک مرد نبی ﷺ کے پاس اور اس نے عرض کی کہ کون حاجی افضل ہے یا رسول اللہ فرمایا آپ نے کہ جس کا سر گرد آلود ہو اور کپڑے میلے کھیلے ہوں پھر کھڑا ہوا ایک مرد دوسرا اور عرض کی اس نے کہ ارکان حج میں کیا افضل ہے یا رسول اللہ فرمایا آپ ﷺ نے آواز بلند کرنا یعنی لبیک کے ساتھ اور خون بہانا یعنی قربانی کرنا پھر کھڑا ہوا ایک اور مرد اور کہا اس نے کہ آیت ﴿وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ﴾ میں سبیل سے کیا مراد ہے یا رسول اللہ فرمایا آپ نے کہ توشہ اور سواری یعنی جو اس پر قادر ہو اس پر حج فرض ہے۔
فائدہ: اس حدیث کو نہیں پہچانتے ہم مگر ابراہیم بن یزید خوزی مکی کی روایت سے اور کلام کیا بعض اہل علم نے ابراہیم بن یزید میں ان کے حافظہ کی طرف سے۔



(۲۹۹۹) عَنْ سَعْدٍ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ ﴿تَعَالَوْا نَدْعُ أَبْنَاءَنَا وَأَبْنَاءَكُمْ وَنِسَاءَنَا وَنِسَاءَكُمْ﴾ الْآيَةُ دَعَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلِيًّا وَفَاطِمَةَ وَحَسَنًا وَحُسَيْنًا، فَقَالَ ((اللَّهُمَّ هَؤُلَاءِ أَهْلِيَّ)). (صحيح الاسناد)
 ترجمہ: روایت ہے سعد سے کہا انہوں نے کہ جب نازل ہوئی یہ آیت ﴿نَدْعُ أَبْنَاءَنَا وَأَبْنَاءَكُمْ وَنِسَاءَنَا وَنِسَاءَكُمْ﴾ الْآيَةُ بلایا رسول اللہ ﷺ نے علی اور فاطمہ اور حسن اور حسین رضی اللہ عنہم کو اور کہا یا اللہ یہ لوگ میرے اہل ہیں۔
فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے۔

مترجم: اس آیت مبارک کو آیت مباہلہ کہتے ہیں شان نزول اس کا یہ ہے کہ نصاریٰ نجران جب حضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اپنے شبہات کے جواب باصواب آنحضرت ﷺ سے سن چکے تب یہ آیت نازل ہوئی ﴿فَمَنْ حَاجَّكَ فِيهِ مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَكَ مِنَ الْعِلْمِ فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ أَبْنَاءَنَا وَأَبْنَاءَكُمْ وَنِسَاءَنَا وَنِسَاءَكُمْ وَأَنْفُسَنَا وَأَنْفُسَكُمْ ثُمَّ نَبْتَهِلْ فَنَجْعَلْ لَعْنَةَ اللَّهِ عَلَى الْكَاذِبِينَ﴾ یعنی جو شخص حجت کرے تم سے اے نبی عیسیٰ کے باب میں بعد اس کے کہ آپ کا تم کو علم سوکھو آؤ بلائیں ہم

اپنے بیٹوں کو اور تم اپنے بیٹوں کو اور ہم اپنی عورتوں کو اور ہم اپنی جانوں کو اور تم اپنی جانوں کو پھر دعا کریں ہم سب اور ڈالیں لعنت اللہ کی جھوٹوں پر۔ انتہا۔ پس آنحضرت ﷺ حضرت علیؓ وغیرہ کو لے کر حاضر ہوئے مگر عاقب جوان میں عقیل و ہوشیار تھا اس نے اپنے صاحب سے کہا اے عبدالمسیح تیری کیا رائے ہے اس نے کہا کہ محمدؐ بے شک مرسل ہیں اور جس نے مباہلہ کیا نبی ﷺ سے نہ ان کا بڑا جیا اور نہ چھوٹا بڑا غرض مباہلہ سے وہ لوگ ڈر گئے اور دو ہزار حلوں پر صلح ٹھہری کہ وہ ہر سال آپ کی خدمت میں بھیجا کرتے تھے۔ اتنی خلاصہ ما فی البغوی۔



(۳۰۰۰) عَنْ أَبِي غَالِبٍ قَالَ: رَأَى أَبُو أُمَامَةَ رُءً وَسًا مَنُصُوبَةً عَلَى دَرَجٍ دِمَشْقَ، فَقَالَ أَبُو أُمَامَةَ: كِلَابُ النَّارِ شَرُّ قَتْلَى تَحْتَ أَدِيمِ السَّمَاءِ خَيْرٌ قَتْلَى مَنْ قَتَلُوهُ، ثُمَّ قَرَأَ: ﴿يَوْمَ تَبْيَضُّ وَجُوهٌُ وَتَسْوَدُّ وَجُوهٌُ﴾ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ. قُلْتُ لِأَبِي أُمَامَةَ: أَنْتَ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ؟ قَالَ: لَوْ لَمْ أَسْمَعُهُ إِلَّا مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا أَوْ أَرْبَعًا حَتَّى عَدَّ سَبْعًا مَا حَدَّثْتُكُمْ بِهِ. (حسن صحيح) الروض النضر (۱/۹۰۸)

ترجمہ: روایت ہے ابو غالب سے کہا انہوں نے کہ دیکھا ابوامامہ نے سروں کو لٹکے ہوئے میڑھی پر دمشق کے تو کہا انہوں نے کہ یہ کتے ہیں دوزخ کے اور بدترین مقتولین آسمان کے چمڑے کے نیچے اور بہتر مقتول وہ ہیں جو ان کے ہاتھ سے مارے گئے یعنی خوارج یا مبتدعین یا مرتدین کے ہاتھ سے پھر پڑھی انہوں نے یہ آیت ﴿یوم تبیض وجوہ و تسود وجوہ﴾ آایہ کہا ابو غالب نے کہ کہا میں نے ابوامامہ سے کہ کیا سنا ہے تم نے اس امر کو رسول اللہ ﷺ سے فرمایا انہوں نے اگر میں نے نہ سنا ہوتا اس کو یعنی ان لوگوں کی برائی کو مگر ایک بار یا دو بار یا تین بار یہاں تک کہ گنا انہوں نے سات تک تو میں ہرگز بیان نہ کرتا تم سے غرض یہ کہ بیسیوں بار میں نے آپ سے سنا ہے جب تم سے بیان کیا۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔ اور ابو غالب کا نام حزرو ہے اور ابوامامہ بابلی کا نام صدی بن عجلان ہے اور وہ سردار ہیں قبیلہ بابلہ کے۔



(۳۰۰۱) عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ: أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: فِي قَوْلِهِ تَعَالَى ﴿كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ﴾ قَالَ: ((أَنْتُمْ تُتِمُّونَ سَبْعِينَ أُمَّةً أَنْتُمْ خَيْرُهَا وَأَكْرَمُهَا عَلَى اللَّهِ)). (اسنادہ حسن) تخریج مشکاة المصابیح (۶۲۸۵)

ترجمہ: روایت ہے بہز بن حکیم سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ دادا سے کہ سنا انہوں نے نبی ﷺ سے کہ فرماتے تھے تفسیر میں اس آیت کی ﴿كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ﴾ آایہ۔ کہ تم پورا کرتے ہو ستر امتوں کو کہ تم بہتر ہو اور بزرگ ہو ان سب میں اللہ تعالیٰ کے آگے۔

قرآن کی تفسیر کے بیان میں جلد دوم

فائل ۱: یہ حدیث حسن ہے۔ اور روایت کی کئی لوگوں نے یہ حدیث بہز بن حکیم سے ماندا سی کی۔ اور ذکر نہ کیا اس میں آیہ ﴿کنتم خیر امة﴾ کا۔



(۳۰۰۲) عَنْ أَنَسٍ : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كُسِرَتْ رِجْلُهُ يَوْمَ أُحُدٍ وَشُجَّ وَجْهُهُ شَجَّةٌ فِي جَبْهَتِهِ حَتَّى سَأَلَ الدَّمَ عَلَى وَجْهِهِ، فَقَالَ: ((كَيْفَ يُفْلَحُ قَوْمٌ فَعَلُوا هَذَا بِنَبِيِّهِمْ وَهُوَ يَدْعُوهُمْ إِلَى اللَّهِ؟)) فَتَرَلْتُ ﴿لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ أَوْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ أَوْ يُعَذِّبُهُمْ﴾ إِلَى آخِرِهَا. (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: روایت ہے انس سے کہ نبی ﷺ کی کچل توڑی گئی احد کے دن اور سر مبارک زخمی کیا گیا اور زخم لگا آپ ﷺ کی پیشانی میں یہاں تک کہ خون بہا آپ کے روئے مبارک پر سو فرمایا آپ نے کیوں کر نجات پائے گی وہ قوم کہ انہوں نے اپنے نبی کے ساتھ یہ سلوک کیا ہو اور وہ بلاتا ہوا ان کو اللہ کی طرف پس اتری یہ آیت ﴿لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ﴾ الایہ یعنی تجھے اختیار نہیں اللہ تعالیٰ تو بدے ان کو یا عذاب کرے۔

فائل ۲: یہ حدیث صحیح ہے۔



(۳۰۰۳) عَنْ أَنَسٍ : أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شُجَّ فِي وَجْهِهِ وَكُسِرَتْ رِجْلُهُ وَرُمِيَ رَمِيَّةً عَلَى كَتِفِهِ فَجَعَلَ الدَّمُ يَسِيلُ عَلَى وَجْهِهِ وَهُوَ يَمْسَحُهُ وَيَقُولُ: ((كَيْفَ تُفْلَحُ أُمَّةٌ فَعَلُوا هَذَا بِنَبِيِّهِمْ وَهُوَ يَدْعُوهُمْ إِلَى اللَّهِ؟)) فَانْزَلَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى ﴿لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ أَوْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ أَوْ يُعَذِّبُهُمْ فَإِنَّهُمْ ظَالِمُونَ﴾. (اسنادہ صحیح) [انظر ما قبلہ]

ترجمہ: روایت ہے انس سے کہ رسول اللہ ﷺ کی پیشانی مبارک میں زخم لگا اور توڑی گئی کچلی آپ ﷺ کی اور مارا گیا ایک پتھر آپ کے شانہ مبارک پر اور رہنے لگا خون آپ کے منہ پر اور آپ خون پونچھتے تھے اور کہتے تھے کیوں کر نجات پائے گی وہ امت کہ جس نے اپنے نبی کے ساتھ یہ بد سلوکی کی اور وہ اللہ تعالیٰ کی طرف بلاتا تھا پس اتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت مبارکہ لیس لك الایہ یعنی تجھے کچھ اختیار نہیں اللہ تعالیٰ تو بہ عطا کرے ان کو یا عذاب کرے اس لیے کہ وہ ظالم ہیں۔

فائل ۳: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔



(۳۰۰۴) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: يَوْمَ أُحُدٍ: ((اللَّهُمَّ الْعَنْ أَبَا سُفْيَانَ اللَّهُمَّ الْعَنْ الْحَارِثَ بْنَ هِشَامٍ، اللَّهُمَّ الْعَنْ صَفْوَانَ بْنَ أُمَيَّةَ، قَالَ فَتَرَلْتُ: ﴿لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ أَوْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ﴾ فَتَابَ عَلَيْهِمْ فَأَسْلَمُوا فَحَسُنَ إِسْلَامُهُمْ)). (اسنادہ صحیح) [خ (۴۰۶۹)]

قرآن کی تفسیر کے بیان میں

جلد دوم

ترجمہ: روایت ہے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے احد کے دن یا اللہ لعنت کر ابو سفیان پر یا اللہ لعنت کر حارث بن ہشام پر یا اللہ لعنت کر صفوان بن امیہ پر کہا راوی نے کہ پس نازل ہوئی یہ آیت مبارکہ ﴿لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ﴾ یعنی تجھے کچھ اختیار نہیں اللہ تعالیٰ تو بہ دے ان کو۔ اتھی۔ پس تو بہ دی ان کو اور وہ لوگ اسلام لائے اور اچھا ہوا اسلام ان کا یعنی مضبوط ہو گئے اسلام میں۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ غریب سمجھی جاتی ہے عمر بن حمزہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے کہ وہ سالم سے روایت کرتے ہیں اور ایسی ہی روایت کی ان سے زہری نے بروایت سالم کہ وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے۔



(۳۰۰۵) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَدْعُو عَلَى أَرْبَعَةِ نَفَرٍ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: ﴿لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ أَوْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ أَوْ يُعَذِّبُهُمْ فَإِنَّهُمْ ظَالِمُونَ﴾ فَهَذَا هُمُ اللَّهُ لِلْإِسْلَامِ.

[حسن صحیح] (خ ۴۰۸۰)

ترجمہ: روایت ہے عبد اللہ بن عمر سے کہ رسول اللہ ﷺ بدعا کرتے تھے چار شخصوں کے لیے سوا تباری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت ﴿لَيْسَ لَكَ﴾ الآیہ۔ اور ہدایت کی ان کو اسلام کی طرف۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ غریب سمجھی جاتی ہے اس سند سے یعنی نافع کی روایت سے کہ وہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں۔ اور روایت کیا اس کو یحییٰ بن ایوب نے ابن عجلان سے۔



(۳۰۰۶) عَنْ أَسْمَاءَ بِنِ الْحَكَمِ الْفَزَارِيِّ قَالَتْ: سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ: «إِنِّي كُنْتُ رَجُلًا إِذَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حَدِيثًا نَفَعَنِي اللَّهُ مِنْهُ بِمَا شَاءَ أَنْ يَنْفَعَنِي، وَإِذَا حَدَّثَنِي رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِهِ اسْتَحْلَفْتُهُ فَإِذَا حَلَفَ لِي صَدَقْتُهُ، وَإِنَّهُ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ وَصَدَّقَ أَبُو بَكْرٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «(مَا مِنْ رَجُلٍ يُذْنِبُ ذَنْبًا، ثُمَّ يَقُومُ فَيَتَطَهَّرُ، ثُمَّ يُصَلِّي ثُمَّ يَسْتَغْفِرُ اللَّهَ إِلَّا غُفِرَ لَهُ)»، ثُمَّ قَرَأَ هَذِهِ الْآيَةَ ﴿وَالَّذِينَ إِذَا فَعَلُوا فَاحِشَةً أَوْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللَّهَ﴾ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ. (اسنادہ حسن) ابن ماجہ (۱۳۹۵)

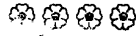
تخریج مشکاة المصابیح (۱۳۲۴) تخریج المختارۃ (۷) التعليق الرغیب (۱/۲۴۱) صحیح أبی داود (۱۳۶۱)

ترجمہ: روایت ہے اسماء بن حکم فزاری سے کہا انہوں نے کہ سنائیں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہ وہ فرماتے تھے کہ میں ایسا آدمی تھا کہ جب سنتا میں رسول اللہ ﷺ سے کوئی حدیث تو نفع بخشا مجھ کو اللہ تعالیٰ اس سے جتنا چاہتا کہ نفع دے مجھ کو اور جب بیان کرتا کوئی شخص آپ کے اصحاب میں سے کوئی حدیث تو قسم دیتا میں اس کو پھر جب وہ قسم کھاتا میرے لیے تب میں تصدیق

کرتا اس کی اور۔ بے شک بیان کیا مجھ سے ابو بکرؓ نے اور سچ کہا ابو بکرؓ نے انہوں نے کہا کہ سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے کوئی شخص ایسا نہیں ہے کہ کوئی گناہ کرے پھر کھڑا ہوا اور طہارت بجالائے یعنی وضو وغیرہ پھر نماز پڑھے پھر مغفرت مانگے اللہ تعالیٰ سے مگر بخش دیا جاتا ہے وہ پھر آپؐ نے یہ آیت پڑھی ﴿وَالَّذِينَ إِذَا فَعَلُوا فَاحِشَةً﴾ الآية۔

فائدہ: اس حدیث کو روایت کیا ہے شعبہ اور کئی لوگوں نے عثمان بن مغیرہ سے اور مرفوع نہ کیا ان دونوں نے اور نہیں جانتے ہم اسماء رضی اللہ عنہا کی مگر یہی حدیث۔

مترجم: پوری آیت یوں ہے ﴿وَالَّذِينَ إِذَا فَعَلُوا فَاحِشَةً أَوْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللَّهَ فَاسْتَغْفَرُوا لِذُنُوبِهِمْ وَمَنْ يَغْفِرِ اللَّهُ فَعَسَىٰ أَنْ يَكُونَ مِنَ الْفَائِزِينَ﴾ یعنی اور وہ لوگ کہ جب کبھی انہیں کچھ کھلا گناہ یا برا کریں اپنے حق میں تو یاد کریں اللہ کو اور بخشش مانگیں اپنے گناہوں کی اور کون ہے گناہ بخشتا اللہ کے سوا اور اڑ نہ رہیں اپنے کئے پر اور وہ جانتے ہیں۔



(۳۰۰۷) عَنْ أَبِي طَلْحَةَ قَالَ: رَفَعْتُ رَأْسِي يَوْمَ أُحُدٍ فَجَعَلْتُ أَنْظُرُ، وَمَا مِنْهُمْ يَوْمَئِذٍ أَحَدٌ إِلَّا يَمِيدُ تَحْتَ حَافَتِهِ مِنَ النَّعَاسِ فَذَلِكَ قَوْلُهُ تَعَالَى: ﴿ثُمَّ أَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِنْ بَعْدِ الْغَمِّ أَمَنَةً نُّعَاسًا﴾ (صحیح الاسناد)

ترجمہ: روایت ہے ابو طلحہ سے کہا انہوں نے کہ اٹھایا میں نے سر اپنا احد کے دن تو میں کیا دیکھتا ہوں کہ کوئی ان میں سے اس دن ایسا نہیں ہے جو جھکا نہ جاتا ہوا اپنے سر کے نیچے اونگھ کے سب سے پس یہی مراد ہے اللہ تعالیٰ کے اس قول کی ﴿ثُمَّ أَنْزَلَ﴾ الآية۔
فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ روایت کی ہم سے عبادہ نے انہوں نے روح بن عبادہ سے انہوں نے حماد بن سلمہ سے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابوالزبیر سے مثل اس کے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

[صحیح الاسناد]



(۳۰۰۸) عَنْ أَنَسٍ أَنَّ أَبَا طَلْحَةَ قَالَ: عُشِينَا وَنَحْنُ فِي مَصَافِنَا يَوْمَ أُحُدٍ، حَدَّثَ أَنَّهُ كَانَ فِيمَنْ عَشِيَهُ النَّعَاسُ يَوْمَئِذٍ قَالَ: فَجَعَلَ سَيْفِي يَسْقُطُ مِنْ يَدِي وَأُخِذَهُ، وَيَسْقُطُ مِنْ يَدِي وَأُخِذَهُ وَالطَّائِفَةُ الْأُخْرَى الْمُنَافِقُونَ لَيْسَ لَهُمْ هَمٌّ إِلَّا أَنْفُسُهُمْ أَجَبَنَ قَوْمٌ وَأَرْعَبَهُ وَأَخَذْلَهُ لِلْحَقِّ. (صحیح) [خ ۴۰۸۶ - ۴۰۶۲]

ترجمہ: روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہ ابو طلحہ نے کہا کہ بے ہوش ہو گئے تھے ہم اور ہم تھے اپنی لڑائی کی جگہ میں احد کے دن پھر بیان کیا ابو طلحہ نے کہ وہ بھی تھے ان لوگوں میں کہ جن کو ڈھانپ لیا تھا اونگھ نے اس دن سو کہا انہوں نے کہ تلوار میری گرنے لگی میرے ہاتھ سے اور میں اسے پکڑتا تھا اور دوسرا گروہ منافقوں کا تھا کہ ان کو کچھ فکر نہ تھی سوا اپنی جان کے وہ لوگ ساری قوم سے زیادہ نامرد تھے اور نہایت ڈرنے والے اور چھوڑنے والے مدد حق کی۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: پوری آیت جس میں نعاں کا ذکر ہے یوں ہے۔ ﴿ثُمَّ أُنْزِلَ عَلَيْكُمْ مِنْ بَعْدِ الْغَمِّ أَمْنٌ نَاعَسًا يَغُشِي طَائِفَةً مِنْكُمْ وَطَائِفَةٌ قَدْ أَهَمَّتْهُمْ أَنْفُسُهُمْ يَظُنُّونَ بِاللَّهِ غَيْرَ الْحَقِّ ظَنَّ الْجَاهِلِيَّةِ يَقُولُ: وَنَ هَلْ لَنَا مِنَ الْأَمْرِ مِنْ شَيْءٍ قُلْ إِنَّ الْأَمْرَ كُلَّهُ لِلَّهِ يُخْفُونَ فِي أَنْفُسِهِمْ مَا لَا يُبْدُونَ لَكَ يَقُولُ: وَنَ لَوْ كَانَ لَنَا مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ مَا قُتِلْنَا هَهُنَا قُلْ لَوْ كُنْتُمْ فِي بُيُوتِكُمْ لَبَرَزَ الَّذِينَ كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقَتْلُ إِلَى مَضَاجِعِهِمْ وَلِيَبْتَلِيَ اللَّهُ مَا فِي صُدُورِكُمْ وَلِيُمَحِصَ مَا فِي قُلُوبِكُمْ وَاللَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ﴾ یعنی پھر تم پر اتاری گئی تنگی کے بعد اس اوگھ کہ گھیر رہی تھی تم میں بعض کو اور بعض کو فکر پڑا تھا اپنے جی کا خیال کرتے تھے اللہ پر جھوٹے خیال جاہلوں کے کہتے تھے کچھ بھی کام ہے ہمارے ہاتھ تو کہہ سب کام اللہ کے ہاتھ میں ہے اپنے جی میں چھپاتے ہیں جو تیرے لیے ظاہر نہیں کرتے کہتے ہیں اگر ہمارے اختیار میں کچھ بھی ہوتا تو یہاں قتل نہ ہوتے تو یہ کہہ اگر تم ہوتے اپنے گھروں میں البتہ باہر نکلتے جن پر لکھا تھا مارے جانا اپنے پڑاؤ پر اور اللہ کو آزمانا تھا جو کچھ تمہارے جی میں ہے اور نکھارنا تھا جو کچھ تمہارے دل میں ہے اور اللہ کو معلوم ہے جی کی بات۔

فائدہ: جنگ احد میں جب شکست کے آثار مسلمانوں پر ظاہر ہوئے اور جن کو شہید ہونا تھا ہو چکے اور جن کو ہٹنا تھا ہٹ چکے پھر جو میدان جنگ میں باقی رہے ان پر اللہ تعالیٰ نے اوگھ اتاری کہ اس سے رعب اور دہشت جاتی رہی اور اتنی دیر آپ کو بھی غشی رہی پھر جب ہوشیار ہوئے آپ کے پاس جمع ہوئے اور لڑائی قائم کی اور سب ایمان والے کہنے لگے کہ کچھ بھی کام ہے ہمارے ہاتھ ظاہر یہ معنی کہ اس شکست کے بعد کچھ بھی ہمارا کام بنارہے گا یا بالکل بگڑ چکا یا یہ معنی کہ اللہ نے جو چاہا سو کہا ہمارا کیا اختیار اور نیت میں یہ معنی تھے کہ ہمارے مشورے پر عمل نہ کیا جو اتنے لوگ مرے اللہ تعالیٰ نے دونوں معنی کا جواب فرمادیا اور بتایا کہ اللہ کو اس میں حکمت منظور تھی تاکہ صادق اور منافق معلوم ہوں۔



(۳۰۰۹) حَدَّثَنَا مِقْسَمٌ قَالَ: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ: ﴿وَمَا كَانَ لِنَبِيٍّ أَنْ يَغُلَّ﴾ فِي قَطِيفَةٍ حَمْرَاءَ افْتَقَدْتُ يَوْمَ بَدْرٍ، فَقَالَ: بَعْضُ النَّاسِ لَعَلَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَخَذَهَا فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: ﴿وَمَا كَانَ لِنَبِيٍّ أَنْ يَغُلَّ﴾ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ. (استادہ صحیح) سلسلۃ الأحادیث الصحیحة (۲۷۸۸)

ترجمہ: روایت ہے مقسم سے کہا انہوں نے کہ فرمایا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ نازل ہوئی یہ آیت ﴿وَمَا كَانَ لِنَبِيٍّ أَنْ يَغُلَّ﴾ الایہ۔ ایک روایت چادر کے باب میں کہ سرخ رنگ تھی اور کھوئی گئی وہ بدر کے دن یعنی مال غنیمت میں سے، سو کہا بعض لوگوں نے کہ شاید رسول اللہ ﷺ نے لے لی ہو، سو اتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت ﴿وَمَا كَانَ لِنَبِيٍّ أَنْ يَغُلَّ﴾ الایہ۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ اور روایت کی عبدالسلام بن حرب نے خفیف سے مانند اس کی۔ اور روایت کی

بعضوں نے یہی حدیث خفیف سے انہوں نے مقسم سے اور نہیں ذکر کیا انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کا اس روایت میں۔
 مترجم: پوری آیت یوں ہے ﴿وَمَا كَانَ لِنَبِيِّ أَنْ يُغْلَ وَمَنْ يُغْلَلْ يَأْتِ بِمَا غَلَّ يَوْمَ الْقِيَمَةِ ثُمَّ تَوَفَّى كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ﴾ یعنی اور نبی کا کام نہیں کہ کچھ چھپا رکھے اور جو کوئی چھپائے گا لائے گا اپنا چھپایا قیامت کے دن بھر پور پائے گا ہر کوئی اپنا کمایا اور ان پر ظلم نہ ہوگا۔

فائدہ: اس سے مراد مسلمانوں کی خاطر جمع کرنی ہے تاکہ نہ جائیں کہ آپ نے ہم کو ظاہر میں معاف اور دل میں خفا ہیں پھر کبھی غلطی نکالیں گے یا مسلمانوں کو سمجھانا ہے کہ آپ پر گمان نہ کریں کہ غیبت کا مال کچھ چھپا رکھیں گے یا بدر کی لڑائی میں جو چادر گم ہو گئی تھی وہی مراد ہے جیسا حدیث میں مذکور ہوا۔



(۳۰۱۰) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ: لَقِينِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ لِي: ((يَا جَابِرُ مَا لِي أَرَاكَ مُنْكَسِرًا؟)) قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أُسْتَشْهِدُ أَبِي وَتَرَكَ عِيَالًا وَدَيْنًا، قَالَ: ((أَلَا أُبَشِّرُكَ بِمَا لَقِيَ اللَّهُ بِهِ أَبَاكَ؟)) قَالَ: بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: ((مَا كَلَّمَ اللَّهُ أَحَدًا قَطُّ إِلَّا مِنْ وَرَاءِ حِجَابٍ وَأَخْبَى أَبَاكَ فَكَلَّمَهُ كَفَّاحًا، فَقَالَ يَا عَبْدِي تَمَنَّ عَلَى أُعْطَيْكَ، قَالَ: يَا رَبِّ تُحْنِي فَأُقْتَلُ فَبَلَكَ ثَانِيَةً: قَالَ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالَى إِنَّهُ قَدْ سَبَقَ مِنِّي ﴿أَنْتُمْ لَا يَرْجِعُونَ﴾)). قَالَ: وَأَنْزَلْتَ هَذِهِ الْآيَةَ ﴿وَلَا تَحْسِبَنَّ الَّذِينَ قَتَلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتًا﴾ الْآيَةَ.

(اسنادہ حسن) ظلال الجنة (۶۰۲) التعليق الرغيب (۱۹۰/۲ - ۱۹۱)

ترجمہ: روایت ہے جابر بن عبد اللہ سے کہتے تھے ملے مجھ سے رسول اللہ ﷺ اور فرمایا مجھ سے کیا سبب ہے کہ دیکھتا ہوں تجھ کو شکستہ خاطر عرض کی میں نے یا رسول اللہ ﷺ شہید ہوئے باپ میرے یعنی جنگ احد میں اور چھوڑ گئے لڑکے بالے اور قرض۔ فرمایا آپ نے کہ نہ بشارت دوں میں تجھ کو اس چیز کی کہ ملاقات کی اللہ تعالیٰ نے اس کے ساتھ تمہارے باپ سے انہوں نے عرض کی کہ ہاں یا رسول اللہ فرمایا آپ نے کلام نہیں کیا اللہ تعالیٰ نے کسی سے کبھی مگر پردہ کے پیچھے سے اور زندہ کیا تمہارے باپ کو پھر کلام کیا ان سے آئے سامنے اور فرمایا اے بندے میرے آرزو کر مجھ سے کسی چیز کی کہ دوں میں تجھ کو عرض کی انہوں نے کہ اے رب آرزو یہ ہے کہ تو زندہ کر مجھ کو اور پھر قتل کیا جاؤں تیری راہ میں دوبارہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ پہلے ہو چکی ہے تقدیر میری کہ جنت کے لوگ دنیا کی طرف نہ لوٹیں گے۔ کہا راوی نے کہ اسی باب میں نازل ہوئی یہ آیت مبارک ﴿وَلَا تَحْسِبَنَّ الَّذِينَ قَتَلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتًا﴾ الْآيَةَ۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے اور نہیں جانتے ہم اس کو مگر موسیٰ بن ابراہیم کی روایت سے۔ اور روایت کی یہ علی

بن عبد اللہ بن مدینی نے اور کئی لوگوں نے کبار محدثین سے اسی طرح موسیٰ بن ابراہیم سے اور روایت کیا عبد اللہ بن محمد بن عقیل نے جابر سے کچھ تھوڑا مضمون اس میں سے۔

مترجم: پوری آیات جو اس بارے میں نازل ہوئیں یہ ہیں ﴿وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتًا بَلْ أَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُونَ ۝ فَرِحِينَ بِمَا أَنَّهُمْ مِنَ اللَّهِ مِنْ فَضْلِهِ وَيَسْتَبْشِرُونَ بِالَّذِينَ لَمْ يَلْحَقُوا بِهِمْ مِنْ خَلْفِهِمْ أَلَّا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ۝ يَسْتَبْشِرُونَ بِنِعْمَةِ مِنَ اللَّهِ وَفَضْلٍ وَأَنَّ اللَّهَ لَا يَضِيعُ أَجْرَ الْمُؤْمِنِينَ﴾ یعنی اور نہ خیال کرو ان لوگوں کو کہ قتل ہوئے اللہ کی راہ میں مردے بلکہ زندہ ہیں اپنے رب کے پاس روزی پاتے خوشی کرتے ہیں اس پر جو دیا ان کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے اور خوش وقت ہوتے ہیں ان کی طرف سے جو ابھی نہیں پہنچے ان میں پیچھے سے اس واسطہ کہ نہ ڈر ہے ان پر اور نہ غم خوش وقت ہوتے ہیں اللہ کی نعمت اور فضل سے اور اس سے کہ اللہ ضائع نہیں کرتا مزدوری ایمان والوں کی۔

فائدہ: شہیدوں کو مرنے کے بعد ایک طرح کی زندگی ہے کہ اور مردوں کو نہیں کھانا پینا اور عیش اور خوشی پوری ہے اور ان کو قیامت کے بعد ہوگی۔



(۳۰۱۱) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ: أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ قَوْلِهِ ﴿وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتًا بَلْ أَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ﴾ فَقَالَ: أَمَا قَدْ سَأَلْنَا عَنْ ذَلِكَ فَأُخْبِرْنَا أَنَّ أَرْوَاحَهُمْ فِي طَيْرٍ خَضِرٍ تَسْرَحُ فِي الْجَنَّةِ حَيْثُ شَاءَتْ وَتَأْوِي إِلَى فَنَادِيلٍ مُعَلَّقَةٍ بِالْعَرْشِ، فَاطَّلَعَ إِلَيْهِمْ رَبُّكَ إِطْلَاعَةً، فَقَالَ هَلْ تَسْتَزِيدُونَ شَيْئًا فَازِيدُكُمْ؟ قَالُوا: رَبَّنَا، وَمَا نَسْتَزِيدُ وَنَحْنُ فِي الْجَنَّةِ نَسْرَحُ حَيْثُ شِئْنَا؟ ثُمَّ اطَّلَعَ عَلَيْهِمُ الثَّانِيَةَ، فَقَالَ: هَلْ تَسْتَزِيدُونَ شَيْئًا فَازِيدُكُمْ فَلَمَّا رَأَوْا أَنَّهُمْ لَا يَتَرَكُونَ قَالُوا: تُعِيدُ أَرْوَاحَنَا فِي أَحْسَادِنَا حَتَّى نَرْجِعَ إِلَى الدُّنْيَا فَنُقْتَلَ فِي سَبِيلِكَ مَرَّةً أُخْرَى. (اسنادہ صحیح) سلسلة الأحاديث الصحيحة (۲۶۳۳)

ترجمہ: روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہ ان سے پوچھی گئی تفسیر اللہ تعالیٰ کے اس قول مبارک کی ﴿وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتًا بَلْ أَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ﴾ الْآیۃ۔ سو کہا انہوں نے کہ آگاہ ہو ہم نے پوچھی تھی تفسیر اس کی یعنی رسول اللہ ﷺ سے اور خبر دی گئی ہم کو کہ ارواح شہیدوں کی یعنی جن کا ان آیتوں میں بیان ہے ہر چڑیوں کے اندر ہیں کہ وہ سیر کرتے ہیں جنت میں جہاں چاہتے ہیں اور آرام کرتے ہیں قدیلوں میں جو عرش میں لٹکے ہیں پھر جہانکا ان پر پروردگار تیرے نے ایک بار اور فرمایا ان سے کہ آیا تم کچھ اور زیادہ چاہتے ہو کہ میں تم کو زیادہ دوں عرض کی انہوں نے کہ اے رب ہمارے اب ہم کیا چاہیں اور ہم ہیں جنت میں کہ سیر کرتے ہیں جہاں چاہتے ہیں پھر جہانکا ان پر پروردگار نے دوبارہ اور پھر فرمایا کہ آیا تم کچھ اور زیادہ چاہتے ہو کہ میں تم کو زیادہ دوں پھر جب دیکھا ان شہیدوں نے کہ ہم نہ چھوٹیں گے یعنی جب

تک کہ کچھ فرمائش نہ کریں تب عرض کی پھیری جائیں روئیں ہماری ہمارے بدنوں میں یہاں تک کہ لوئیں ہم دنیا کی طرف اور پھر قتل کئے جائیں تیرے راہ میں دوبارہ یعنی یہی آرزو ہے سو اس کے کچھ آرزو نہیں۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: ان آیتوں کا ترجمہ ابھی اوپر گزرا ہے۔



☆ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ مِثْلَهُ وَزَادَ فِيهِ: ((وَتَقْرَأُ)) نَبِيْنَا السَّلَامَ وَتُخْبِرُهُ أَنْ قَدْ رَضِينَا وَرَضَى عَنَّا)). (ضعیف الاسناد) (اس میں عطاء بن السائب غلط راوی ہے)

ترجمہ: روایت ہے ابن مسعود سے اور اسی اسناد سے مثل روایت سابق کے یعنی جو ابھی اوپر گزری مگر زیادہ کیا اس میں راوی نے یہ مضمون کہ فرمائش کی ان روحوں نے کہ بھیجا جائے سلام ہمارا ہمارے نبی پر اور خبر دی جائے ان کو کہ راضی ہوئے ہم یعنی اپنے پروردگار سے اور راضی ہوا وہ ہم سے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔



(۳۰۱۲) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ قَالَ: ((مَا مِنْ رَجُلٍ لَا يُؤَدِّي زَكَاةَ مَالِهِ إِلَّا جَعَلَ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي عُنُقِهِ شُجَاعًا))، ثُمَّ قَرَأَ عَلَيْنَا مِصْدَاقَهُ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ لَا عَزَّ وَجَلَّ ﴿وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَبْخُلُونَ بِمَا أَنَّهُمْ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ الْآيَةِ، وَقَالَ مَرَّةً قَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِصْدَاقَهُ﴾ سَيُطَوَّقُونَ مَا بَخَلُوا بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ﴿وَمَنْ أَقْطَعَ مَالَ أَخِيهِ الْمُسْلِمِ بِيَمِينٍ لَقِيَ اللَّهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضَبٌ، ثُمَّ قَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِصْدَاقَهُ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ ﴿إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ﴾ الْآيَةِ.

(اسنادہ صحیح) مشکلة الفقر (۶۰) التعلیق الرغیب: ۱/۶۸).

ترجمہ: روایت ہے عبد اللہ سے وہ پہنچاتے ہیں اس حدیث کو رسول اللہ ﷺ تک کہ فرمایا آپ نے کوئی آدمی نہیں کہ اپنے مال کی زکوٰۃ نہ دیتا ہو مگر بنادے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی گردن میں ایک اڑدہ یعنی اس کے مال کو پھر پڑھی آپ نے ہم پر اس کے مصداق میں یہ آیت اللہ کی کتاب سے ﴿وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَبْخُلُونَ﴾ الآية اور کہا راوی نے دوسری بار میں کہ پڑھی رسول اللہ ﷺ نے اس کے مصداق میں یہ آیت ﴿سَيُطَوَّقُونَ مَا بَخَلُوا بِهِ﴾ الآية۔ اور فرمایا آپ نے کہ جو لے مال اپنے بھائی مسلمان کا جھوٹی قسم کھا کر وہ ملاقات کرے گا اللہ تعالیٰ سے اور اللہ اس پر غصہ ہوگا پھر پڑھی آپ نے یہ آیت اس کے مصداق میں اللہ تعالیٰ کی کتاب سے ﴿إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ﴾ الآية۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور مراد شجاع اقرع سے سانپ ہے یعنی گجاکہ جس کی چوٹی زہر کے سبب سے گر گئی ہو۔

مترجم: بعض روایتوں میں شجاع اقرع بھی وارد ہوا ہے اگرچہ اس روایت میں اقرع مذکور نہیں اسی لیے مصنف نے شجاع اقرع کہا۔ اور پوری آیت جو حدیث میں اولاً مذکور ہوئی یوں ہے ﴿وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَبْخُلُونَ بِمَا أَنَّهُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ هُوَ خَيْرٌ لَّهُمْ بَلْ هُوَ شَرٌّ لَّهُمْ سَيُطَوَّقُونَ مَا بَخَلُوا بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلِلَّهِ مِيرَاثُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ﴾۔ یعنی اور نہ سمجھیں جو لوگ بخل کرتے ہیں ایک چیز پر کہ اللہ نے ان کو دی ہے اپنے فضل سے کہ یہ بخل بہتر ہے ان کے حق میں بلکہ یہ برا ہے ان کے واسطے آگے طوق پڑے گا ان کے واسطے جس پر بخل کیا تھا قیامت کے دن اور اللہ وارث ہے آسمان و زمین کا اور اللہ جو کرتے ہو سو جانتا ہے۔ انتہی۔ اور آیت ﴿إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ﴾ مع ترجمہ اور پرگری۔



(۳۰۱۳) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنْ مَوْضِعَ سَوْطٍ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا، فَرُءُوا إِنْ شِئْتُمْ: ﴿فَمَنْ زُحِرَ عَنِ النَّارِ وَأُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ وَمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا إِلَّا مَتَاعُ الْغُرُورِ﴾))۔ (اسنادہ حسن سلسلة الأحاديث الصحيحة : ۱۹۸۷)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ ایک کوڑا رکھنے کی جگہ جنت میں بہتر ہے ساری دنیا سے اور جو اس میں ہے پڑھ لو تم اگر چاہو یہ آیت مبارک ﴿فَمَنْ زُحِرَ عَنِ النَّارِ﴾ سے آخر تک۔ یعنی پھر جو سر کا دیا گیا آگ سے اور داخل کیا گیا جنت میں اس کا کام بنا اور دنیا کی زندگی تو یہی ہے دعا کی جس۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔



(۳۰۱۴) عَنْ حَمِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّ مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ قَالَ: أَذْهَبَ يَارَافِعُ- لِبَوَائِهِ- إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، فَقُلْتُ لَهُ لَيْنَ كَانَ كُلُّ امْرِئٍ فَرَحَ بِمَا أُوتِيَ وَأَحَبَّ أَنْ يُحْمَدَ بِمَا لَمْ يَفْعَلْ مُعَذِّبًا لِنُعَذِّبَنَّ أَجْمَعُونَ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مَا لَكُمْ وَلِهَذِهِ الْآيَةُ إِنَّمَا أَنْزَلْتُ هَذِهِ فِي أَهْلِ الْكِتَابِ، ثُمَّ تَلَا ابْنُ عَبَّاسٍ ﴿وَإِذْ أَخَذَ اللَّهُ مِيثَاقَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ لَتُبَيِّنُنَّهُ لِلنَّاسِ﴾ وَتَلَا ﴿لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَفْرَحُونَ بِمَا أَتَوْا وَيُحِبُّونَ أَنْ يُحْمَدُوا بِمَا لَمْ يَفْعَلُوا﴾ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: سَأَلَهُمُ النَّبِيُّ ﷺ عَنْ شَيْءٍ فَكَتَمُوهُ وَأَخْبَرُوهُ بِغَيْرِهِ فَخَرَجُوا وَقَدْ أَرَوْهُ أَنَّ قَدْ أَخْبَرُوهُ بِمَا سَأَلَهُمْ عَنْهُ فَاسْتَحْمَدُوا بِذَلِكَ إِلَيْهِ وَفَرَحُوا بِمَا أُوتُوا مِنْ كِتْمَانِهِمْ، وَمَا سَأَلَهُمْ عَنْهُ. (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: روایت ہے حمید سے کہ مروان نے کہا اپنے بواب سے کہ اے رافع جا تو ابن عباس رضی اللہ عنہ کے پاس اور کہہ ان سے کہ اگر ہر شخص معذب ہو اس پر کہ خوش ہو اس پر جو اسے ملے اور دوست رکھے کہ شاباشی دیا جائے اس کام پر جو اس نے نہیں کیا تو ہم سب معذب ہوں، سو فرمایا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ تم کو کیا مطلب اس آیت سے یہ تو نازل ہوئی اہل کتاب کے حق میں پھر

پڑھی ابن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ آیت یعنی اوپر سے ﴿وَإِذْ أَخَذَ اللَّهُ مِيثَاقَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ﴾ سے ﴿بِمَا لَمْ يَفْعَلُوا﴾ تک۔ پھر فرمایا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ پوچھی اہل کتاب سے رسول اللہ ﷺ نے کوئی چیز پس چھپائی انہوں نے اور خبر دی اور چیز کی اس کے سوا اور چلے گئے اور آپ سے ظاہر کیا کہ خبر دی اس چیز کی جو آپ نے پوچھی تھی ان سے اور اپنی تعریف چاہی اور خوش ہوئے اور پھولے اس پر جو خبر دی انہوں نے اپنی کتاب سے اور اس چیز سے کہ آپ نے پوچھی تھی۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے۔

مترجم: پوری آیتیں یوں ہیں ﴿وَإِذْ أَخَذَ اللَّهُ مِيثَاقَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ لَتُبَيِّنُنَّهُ لِلنَّاسِ وَلَا تَكْتُمُونَهُ فَنَبَذُوهُ وَرَاءَ ظُهُورِهِمْ وَاشْتَرَوْا بِهِ ثَمَنًا قَلِيلًا فَبَيَّسَ مَا يَشْتَرُونَ وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَفْرَحُونَ بِمَا أَتَوْا وَيُحِبُّونَ أَنْ يُحْمَدُوا بِمَا لَمْ يَفْعَلُوا فَلَا تَحْسَبَنَّهُمْ بِمَفَازَةٍ مِنَ الْعَذَابِ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ﴾ یعنی اور جب اللہ تعالیٰ نے اقرار لیا کتاب والوں سے کہ اس کو بیان کرو لوگوں کے پاس اور نہ چھپاؤ پھر پھینک دیا وہ اقرار اپنی پیٹھ کے پیچھے اور خرید کیا اس کے بدلے مول تھوڑا سو کیا بری خرید کرتے ہیں تو نہ سمجھ کہ جو لوگ خوش ہوتے ہیں اپنے کیے پر اور تعریف چاہتے ہیں بن کیے پر۔ سو نہ جان کہ وہ خلاص ہونے والے ہیں عذاب سے اور ان کو دکھ کی مار ہے۔

فائدہ: وہی یہود مسئلہ غلط بتاتے اور رشوتیں کھاتے اور پیغمبر کی صفت چھپاتے پھر خوش ہوتے کہ ہم کو کوئی پکڑ نہیں سکتا اور امید رکھتے کہ لوگ ہماری تعریف کریں کہ خوب عالم اور دیندار حق پرست ہیں (موضح القرآن)۔ غرض ابن عباس نے فرمایا کہ ان آیتوں سے یہود مراد ہیں اور جاننا چاہیے کہ سورہ آل عمران جامع اکثر مضامین قرآن ہے اور اس میں تذکیرات اور قصص ہے حال فرعون کا اور حال جنگ بدر کا اور قصہ عمران کی بیوی کی نذر کرنے کا مریم کو اور قصہ ولادت یحییٰ علیہ السلام کا اور ولادت عیسیٰ علیہ السلام کا مذکور ہے اور ادام سے مذکور ہے امر رسول اللہ ﷺ کی اطاعت اور ایمان لانے کا اللہ تعالیٰ پر اور کتب سابقہ پر اور اتباع ملت ابراہیم کا اور توکل اللہ تعالیٰ پر اور جنت کے طلب کرنے کا اور زمین میں سیر کرنے کا اور مشورہ کا اور صبر اور گھوڑے باندھنے کا شعور پر۔ اور نواہی سے مذکور ہے نبی کافروں کی محبت سے اور اختلاف اور تفریق سے اور خفیہ محبت سے کافروں کی اور ان پر حسرت کھانے سے اور سوا اس کے بڑے بڑے فوائد عمدہ مذکور ہیں۔



۴۔ باب: وَمِنْ سُورَةِ النِّسَاءِ

تفسیر سورہ نساء

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

(۳۰۱۵) عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ: : مَرِضْتُ فَأَتَانِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

يُؤْذُنِيَّ وَقَدْ أَعْمَى عَلَيَّ، فَلَمَّا أَفَقْتُ، قُلْتُ: كَيْفَ أَقْضِي فِي مَالِي؟ فَسَكَتَ عَنِّي حَتَّى نَزَلَتْ ﴿يُوصِيكُمُ اللَّهُ فِي أَوْلَادِكُمْ لِلَّذِ كَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنثَيَيْنِ﴾. (اسنادہ صحیح) صحیح ابی داود (۲۷۲۸)

ترجمہ: روایت ہے محمد بن منکر سے کہا انہوں نے کہ سنائیں نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے کہتے تھے کہ بیمار ہوا میں سو آئے میرے پاس رسول اللہ ﷺ اور میں بے ہوش تھا پھر جب مجھے آفاقہ ہوا میں نے کہا کہ کیا حکم کروں میں اپنے مال میں سو آپ چپ ہو رہے یہاں تک کہ نازل ہوئی یہ آیت مبارک ﴿يُوصِيكُمُ اللَّهُ...﴾ الآية۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور روایت کی کئی لوگوں نے محمد بن منکر سے انہوں نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس کے اور فضل بن صباح کی روایت میں کچھ زیادہ کلام ہے اس روایت سے۔

مترجم: پوری آیت یوں ہے۔ ﴿يُوصِيكُمُ اللَّهُ فِي أَوْلَادِكُمْ لِلَّذِ كَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنثَيَيْنِ فَإِنْ كُنَّ نِسَاءً فَوْقَ اثْنَتَيْنِ فَلَهُنَّ ثُلُثَا مَا تَرَكَ وَإِنْ كَانَتْ وَاحِدَةً فَلَهَا النِّصْفُ وَلِأَبَوَيْهِ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ مِمَّا تَرَكَ إِنْ كَانَ لَهُ وَلَدٌ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ وَلَدٌ وَوَرِثَهُ آبَاؤُهُ فَلِلثَّلَةِ فَإِنْ كَانَ لَهُ إِخْوَةٌ فَلِلْأَبِيهِ السُّدُسُ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوصِي بِهَا أَوْ دِينَ إِبْنَاءَهُمْ كُمْ وَأَبْنَاءَهُمْ كُمْ لَا تَذَرُونَ أَيُّهُمْ أَقْرَبُ لَكُمْ نَفْعًا فَرِيضَةٌ مِنَ اللَّهِ إِنْ اللَّهُ كَانَ عَلِيمًا حَكِيمًا﴾۔ یعنی اللہ تعالیٰ کہہ رکھتا ہے تم کو تمہاری اولاد میں مرد کو حصہ برابر دو عورت کے پھر اگر عورتیں ہوں دو سے اوپر تو ان کو دو تہائیاں جو چھوڑ مرا اور اگر ایک ہے تو اس کو آدھا اور میت کے ماں باپ کو ہر ایک کو دونوں میں چھٹا حصہ جو چھوڑ مرا اگر میت کی اولاد ہے پھر اگر اس کی اولاد نہیں اور وارث اس کے ماں باپ ہیں تو اس کی ماں کو تہائی ہے پھر اگر میت کے کئی بھائی ہیں تو اس کی ماں کو چھٹا حصہ پیچھے وصیت کے جو دلو امر یا قرض کے تمہارے باپ اور بیٹے تم کو معلوم نہیں کون شتاب پہنچے ہیں تمہارے کام میں حصہ باندھا اللہ کا ہے اللہ تعالیٰ خبر دار ہے حکمت والا۔

فائدہ: اس آیت میں دو میراثیں فرمائیں اولاد کی اور ماں باپ کی اولاد اگر ملی ہے مرد اور عورت تو مرد کا دو ہر حصہ اور عورت کا اکہ اور اگر فقط عورتیں ہیں تو ایک کو آدھا مال اور زیادہ ہوں تو دو تہائی برابر بانٹ لیں اور ماں کا حصہ اور اگر میت کی اولاد ہے یا بھائی بہن ہیں ایک سے زیادہ تو چھٹا حصہ اور اگر دونوں نہیں تو تہائی اور باپ کا حصہ اگر میت کی اولاد ہے تو چھٹا حصہ اور اگر اولاد نہیں تو عصبہ ہوا اور میت کا مال اس کے ذفن اور کفن میں لگائے جو کچھ بچے وہ اس کے قرض میں دیتیے جو کچھ بچے تو اس کی وصیت میں ایک تہائی تک لگائے اس کے بعد میراث کے حصہ ہیں اور ان حصوں میں عقل کا دخل نہیں اللہ تعالیٰ نے مقرر فرمائے وہ سب سے دانا ہے۔ اتمی۔ موضح القرآن۔



(۳۰۱۶) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ أُوطَاسَ أَصَبْنَا نِسَاءَ لِهِنَّ أَزْوَاجٌ فِي الْمُسْرِكَيْنِ فَكَرِهْنَهُنَّ رِجَالٌ مِنْهُنَّ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى ﴿وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ﴾.

(اسنادہ صحیح) صحیح ابی داود (۱۸۷۱)

ترجمہ: روایت ہے ابوسعید خدریؓ سے کہا انہوں نے کہ جب ہوا دن اوطاس کی لڑائی کا غنیمت میں پایا ہم نے ایسی عورتوں کو کہ ان کے شوہر تھے مشرکوں میں، سو مکروہ جانا یعنی ان سے صحبت کرنے کو بعض مردوں نے، سوا تاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت مبارک ﴿وَالْمُحْصَنَاتُ﴾ الآية۔

فائل: یہ حدیث حسن ہے۔



(۳۰۱۷) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: أَصَبْنَا سَبَايَا يَوْمَ أُوطَاسَ لَهُنَّ أَزْوَاجٌ مِنْ قَوْمِيهِنَّ، فَذَكَرُوا ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَنَزَلَتْ ﴿وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ﴾. (صحیح) [انظر ما قبله]

ترجمہ: روایت ہے ابوسعید خدریؓ سے کہا انہوں نے کہ غنیمت میں لے لیں ہم نے کچھ عورتیں اوطاس کے دن کہ ان کے شوہر تھے ان کی قوم میں، سو ذکر کیا اس کا رسول اللہ ﷺ سے پس اتری یہ آیت ﴿وَالْمُحْصَنَاتُ﴾ الآية۔

فائل: یہ حدیث حسن ہے۔ اور ایسی ہی روایت کی ثوری نے عثمان بنی سے انہوں نے ابوالخلیل سے انہوں نے ابوسعید خدریؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند حدیث مذکور کے۔ اور روایت میں ابوعلقہ کا ذکر نہیں اور نہیں جانتا میں کسی کو کہ اس نے ذکر کیا ہو اس سند میں ابوعلقہ کا مگر ہما م نے روایت ابو قتادہؓ۔ اور ابوالخلیل کا نام صالح بن مریم ہے۔

مترجم: پوری آیت یوں ہے ﴿وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ كِتَابَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ وَأُحِلَّ لَكُمْ مَا وَرَاءَ ذَلِكَ أَنْ تَبْتَغُوا بِأَمْوَالِكُمْ مُحْصِنِينَ غَيْرَ مُسَافِحِينَ فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِهِ مِنْهُنَّ فَآتُوهُنَّ أُجُورَهُنَّ فَرِيضَةً وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا تَرَاضَيْتُمْ بِهِ مِنْ بَعْدِ الْفَرِيضَةِ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلِيمًا حَكِيمًا﴾۔ یعنی اور نکاح بندگی عورتیں بھی حرام ہیں مگر جن کے مالک ہو جائیں تمہارے ہاتھ حکم ہوا اللہ کا تم پر اور حلال ہوئیں تم کو جو ان کے سوا ہیں یوں کہ طلب کرو اپنے مال کے بدلے قید میں لانے کو نہ مستی نکالنے کو پھر جو کام میں لائے تم ان عورتوں میں سے ان کو دو ان کے حق مہر جو مقرر ہوئے اور گناہ نہیں تم کو اس میں جو ٹھہرا لو دونوں کی رضا سے مقرر کیے پیچھے اللہ ہے خبردار حکمت والا۔



(۳۰۱۸) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْكَبَائِرِ: ((الشِّرْكُ بِاللَّهِ وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ وَقَتْلُ النَّفْسِ وَقَوْلُ الزُّوْرِ)) (اسنادہ صحیح) غایۃ المرام (۲۷۷)

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالکؓ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: کبیرہ گناہوں میں ہے شریک کرنا اللہ تعالیٰ کے ساتھ اور ناراض کرنا والدین کا اور قتل کرنا کسی جان کا اور جھوٹ کہنا یا گواہی جھوٹی دینا۔

فائل: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے۔ اور روایت کی یہ روح بن عبادہؓ نے شعبہ سے۔ اور کہا روایت ہے عبد اللہ بن ابوبکرؓ سے مگر یہ صحیح نہیں۔

قرآن کی تفسیر کے بیان میں جلد دوم

(۳۰۱۹) عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَلَا أُحَدِّثُكُمْ بِأَكْبَرِ الْكِبَائِرِ؟)) قَالُوا: بَلَى، يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: ((الْإِشْرَاكُ بِاللَّهِ وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ)) قَالَ: وَجَلَسَ وَكَانَ مَثَكِمًا قَالَ: ((وَشَهَادَةُ الزُّوْرِ)) أَوْ قَوْلُ الزُّوْرِ)) قَالَ: فَمَا زَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: هَا حَتَّى قُلْنَا لَيْتَهُ سَكَتَ.

(اسنادہ صحیح) [المصدر نفسه، ق]

ترجمہ: روایت ہے ابو بکرہ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کیا نہ خبر دوں میں تم کو اکبر کبار کی صحابہؓ نے عرض کیا کہ ہاں یا رسول اللہ خبر دیجیے ہم کو فرمایا آپؐ نے بڑے سے بڑا گناہ شریک کرنا اللہ تعالیٰ کے ساتھ اور ناراض کرنا ماں باپ کا کہا راوی نے اور اٹھ بیٹھے آپؐ اور تھے قبل اس کے تکیہ لگائے ہوئے اور فرمایا آپؐ نے کہ کبار میں داخل ہے جھوٹی گواہی یا فرمایا جھوٹی بات کہہ راوی نے کہ پھر بار بار آپؐ یہی فرماتے رہے یہاں تک کہ ہم نے کہا کہ کاش آپؐ چپ رہتے۔
فائل: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ غریب ہے۔



باب

(۳۰۲۰) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَنَسٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ مِنْ أَكْبَرِ الْكِبَائِرِ الشِّرْكَ بِاللَّهِ وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ وَالْيَمِينَ الْغُمُوسَ، وَمَا حَلَفَ حَالِفٌ بِاللَّهِ يَمِينَ صَبْرٍ، فَأَدْخَلَ فِيهَا مِثْلَ جَنَاحِ بُعْضَةٍ إِلَّا جَعَلَتْ نَكَتَةً فِي قَلْبِهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ)).

(اسنادہ حسن) تخريج المشكاة (۳۷۷۷۔ التحقيق الثانی)

ترجمہ: روایت ہے عبد اللہ بن انیس جہنی رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ بے شک اکبر کبار شریک کرنا ہے اللہ تعالیٰ کے ساتھ اور ناراض کرنا والدین کا اور قسم جھوٹی گزری ہوئی بات پر جانے بوجھے اور نہیں قسم کھائی کسی قسم کھانے والے نے اللہ کی کہ موقوف ہوا اس پر فیصلہ پھر داخل کر دیا مجھ کے برابر یعنی جھوٹ مگر ہو جائے گا ایک نکتہ اس کے دل پر قیامت کے دن تک۔

فائل: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ اور ابوامامہ انصاری بیٹے ہیں ثعلبہ کے اور نہیں جانتے ہم نام ان کا اور روایت کی ہیں انہوں نے نبی ﷺ سے بہت حدیثیں۔



(۳۰۲۱) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((الْكِبَائِرُ الْإِشْرَاكُ بِاللَّهِ وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ)) أَوْ قَالَ: ((الْيَمِينَ الْغُمُوسَ)) شَكَّ شُعْبَةُ. (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ کبیرہ گناہوں میں سے شریک کرنا ساتھ اللہ تعالیٰ کے اور ناراض کرنا والدین کا یا فرمایا تم جھوٹی شک کیا اس میں شعبہ نے۔

فائل: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔



(۳۰۲۲) عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّهَا قَالَتْ : يَغْزُوا الرِّجَالُ، وَلَا تَغْزُوا النِّسَاءَ، وَإِنَّمَا لَنَا نِصْفُ الْمِيرَاثِ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى ﴿وَلَا تَتَمَنَّوْا مَا فَضَّلَ اللَّهُ بِهِ بَعْضُكُمْ عَلَى بَعْضٍ﴾ قَالَ مُجَاهِدٌ : وَأَنْزَلَ فِيهَا ﴿إِنَّ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ﴾ وَكَانَتْ أُمُّ سَلَمَةَ أَوَّلَ ظَلِيعَةٍ قَدِمَتْ الْمَدِينَةَ مُهَاجِرَةً. (صحيح الاسناد)

ترجمہ: روایت ہے ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے کہ انہوں نے کہا بطور غبطہ کے کہ جہاد کرتے ہیں مرد اور نہیں جہاد کرتیں عورتیں اور ہم عورتوں کے لیے ہے آدھی میراث یعنی اور مرد کو دو ہر حصہ سوا تباری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت ﴿وَلَا تَتَمَنَّوْا مَا فَضَّلَ اللَّهُ بِهِ بَعْضُكُمْ عَلَى بَعْضٍ﴾۔ یعنی مت آرزو کرو اس چیز کی کہ فضیلت دی اللہ تعالیٰ نے بسبب اس کے بعض کو بعض پر کہا مجاہد نے اور اتاری ہے ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں یہ آیت ﴿إِنَّ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ﴾ اور تھیں ام سلمہ رضی اللہ عنہا پہلی عورت کہ جو آئیں مدینہ میں ہجرت کر کے۔

فائل: یہ حدیث مرسل ہے۔ اور روایت کی بعض راویوں نے ابن نجیح سے انہوں نے مجاہد سے مرسل کہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے ایسا ایسا کہا۔



(۳۰۲۳) عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ : يَا رَسُولَ اللَّهِ! لَا أَسْمَعُ اللَّهَ ذَكَرَ النِّسَاءَ فِي الْهَجَرَةِ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى ﴿إِنِّي لَا أُضِيعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِنْكُمْ مِنْ ذَكَرٍ أَوْ أُنْثَىٰ بَعْضُكُمْ مِنْ بَعْضٍ﴾. (صحيح بمقابله)

ترجمہ: روایت ہے ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے کہا انہوں نے کہ یا رسول اللہ نہیں سنا میں نے اللہ تعالیٰ کو ذکر کیا ہو اس نے عورتوں کا ہجرت کے باب میں یعنی ان کو ہجرت کا کچھ ثواب ہے یا نہیں سوا تباری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت ﴿إِنِّي لَا أُضِيعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِنْكُمْ﴾ الایہ۔ یعنی میں ضائع نہیں کرتا عمل کسی عامل کا تم میں سے مرد ہو یا عورت بعض تم میں سے ہیں بعض سے آخر تک۔



(۳۰۲۴) عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللَّهِ : أَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ أَقْرَأَ عَلَيْهِ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ، فَقَرَأْتُ عَلَيْهِ مِنْ سُورَةِ النِّسَاءِ حَتَّى إِذَا بَلَغْتُ ﴿فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلَى هَؤُلَاءِ شَهِيدًا﴾ عَمَزَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِيَدِهِ فَتَنْظَرْتُ إِلَيْهِ وَعَيْنَاهُ تَدْمَعَانِ. (صحيح الاسناد)

قرآن کی تفسیر کے بیان میں جلد دوم

ترجمہ: روایت ہے ابراہیم سے وہ روایت کرتے ہیں علقمہ سے کہا انہوں نے کہا عبد اللہ نے حکم کیا مجھ کو رسول اللہ ﷺ نے کہ پڑھوں میں آپ کے آگے قرآن اور آپ ﷺ منبر پر تھے سو پڑھی میں نے سورہ نساء یہاں تک کہ جب پہنچا میں اس آیت پر ﴿فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا﴾ الآية اشارہ کیا رسول اللہ ﷺ نے اپنے ہاتھ سے یعنی بس کرو، سو نظر کی میں نے ان کی طرف اور آنکھیں ان کی آنسو بہاتی تھیں۔

فائدہ: ایسی ہی روایت کی ابوالاحوص نے اعمش سے انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے علقمہ سے انہوں نے عبد اللہ سے اور حقیقت میں وہ سند یوں ہے کہ روایت ہے ابراہیم سے وہ روایت کرتے ہیں عبیدہ سے وہ عبد اللہ سے۔



(۳۰۲۵) عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِقْرَأْ عَلَيَّ)) فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ اقْرَأْ عَلَيَّكَ وَعَلَيْكَ أَنْزَلَ؟ قَالَ: ((إِنِّي أَحَبُّ أَنْ أَسْمَعَهُ مِنْ غَيْرِي)) فَقَرَأْتُ سُورَةَ الْيَا حَتَّى بَلَغْتُ ﴿وَجِئْنَا بِكَ عَلَى هَؤُلَاءِ شَهِيدًا﴾ قَالَ: فَرَأَيْتُ عَيْنِي النَّبِيَّ ﷺ تَهْمَلَانِ. (صحیح) [ق]

ترجمہ: روایت ہے ابراہیم سے وہ روایت کرتے ہیں عبیدہ سے وہ عبد اللہ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے کہ پڑھو تم مجھ پر قرآن سوعرض کی میں نے کہ اے رسول اللہ کے میں پڑھوں آپ کے آگے اور آپ ہی پر تو نازل ہوا ہے تو فرمایا آپ نے میں دوست رکھتا ہوں کہ سنوں اس کو اپنے غیر سے کہ کہا عبد اللہ نے کہ پڑھی میں نے سورہ نساء یہاں تک کہ پہنچا میں اس آیت تک ﴿وَجِئْنَا بِكَ عَلَى هَؤُلَاءِ شَهِيدًا﴾ کہا عبد اللہ نے کہ پھر دیکھا میں نے دونوں آنکھوں کو نبی ﷺ کے کہ آنسو بہاتی تھیں۔

فائدہ: یہ روایت صحیح تر ہے ابوالاحوص کی روایت سے روایت کی ہم سے۔ سوید بن نصر نے انہوں نے ابن مبارک سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے اعمش سے معاویہ بن ہشام کی روایت کی مانند۔

مترجم: پوری آیت یوں ہے ﴿فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلَى هَؤُلَاءِ شَهِيدًا﴾ یعنی پھر کیا حال ہوگا جب بلائیں گے ہم ہر امت میں سے احوال کہنے والا اور بلائیں گے تجھ کو ان لوگوں پر احوال بتانے والا۔ اتنی۔ اور اس آیت میں خطاب ہے رسول اللہ ﷺ کی طرف اور کمال فضیلت ہے آپ کی۔



(۳۰۲۶) عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ: صَنَعَ لَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ طَعَامًا فَدَعَانَا وَسَقَانَا مِنَ الْخَمْرِ، فَأَخَذَتِ الْخَمْرُ مِنَّا وَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ، فَقَدَّمُونِي فَقَرَأْتُ: قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ لَا أَعْبُدُ مَا تَعْبُدُونَ وَأَنْحُنْ نَعْبُدُ مَا تَعْبُدُونَ: فَانْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْرَبُوا الصَّلَاةَ وَأَنْتُمْ سُكَارَى حَتَّى تَعْلَمُوا مَا تَقُولُونَ﴾. (اسنادہ صحیح)

قرآن کی تفسیر کے بیان میں

جلد دوم

ترجمہ: روایت ہے علی بن ابوطالبؓ سے کہا انہوں نے کہ تیار کیا ہمارے لیے عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے کچھ کھانا اور دعوت دی ہم کو اور پلائی ہم کو کچھ شراب سولی شراب نے عقل ہماری اور نماز کا وقت آیا سولوگوں نے مجھے آگے کیا یعنی امام بنایا پس پڑھی میں نے سورہ ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ لَا أَعْبُدُ مَا تَعْبُدُونَ وَنَحْنُ نَعْبُدُ مَا تَعْبُدُونَ﴾ یعنی کہہ دے تو اے نبی کہ کافرو نہیں پوجتا میں جو تم پوجتے ہو اور ہم پوجتے ہیں جو تم پوجتے ہو اور یہ غلطی کی حضرت علیؓ نے پس اتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا﴾ سے آخر تک یعنی اے ایمان والو مت نزدیک جاؤ تم نماز کے اس حال میں کہ تم نشہ میں ہو جب تک کہ نہ جانو تم کہ کیا کہتے ہو یعنی ہوش نہ آئے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے۔

مترجم: یہ دوسری آیت ہے کہ شراب کے باب میں نازل ہوئی اس کے بعد پھر تیسری آیت میں حرمت نازل ہوئی۔



(۳۰۲۷) عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّهُ حَدَّثَهُ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الزُّبَيْرِ حَدَّثَهُ : أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ خَاصَمَ الزُّبَيْرَ فِي شِرَاجِ الْحَرَّةِ الَّتِي يُسْقُونَ بِهَا النَّخْلَ، فَقَالَ الْأَنْصَارِيُّ سَرَحَ الْمَاءَ يَمُرُّ فَأَبَى عَلَيْهِ، فَاحْتَضَمُوا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِلزُّبَيْرِ: ((اسْقِ يَا زُبَيْرُ! وَأَرْسِلِ الْمَاءَ إِلَى جَارِكَ))، فَغَضِبَ الْأَنْصَارِيُّ، وَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنْ كَانَ ابْنُ عَمَّتِكَ؟ فَتَغَيَّرَ وَجْهُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ثُمَّ قَالَ: ((يَا زُبَيْرُ! اسْقِ وَاحْبِسِ الْمَاءَ حَتَّى يَرْجِعَ إِلَى الْجَذْرِ)) فَقَالَ الزُّبَيْرُ: وَاللَّهِ إِنِّي لَا أَحْسِبُ هَذِهِ الْآيَةَ نَزَلَتْ فِي ذَلِكَ فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّى يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ. (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: روایت ہے عروہ بن زبیر سے کہ انہوں نے روایت کی عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے کہا عبداللہ نے کہ ایک مرد انصار میں سے لڑا زبیرؓ سے بھیا کے پانی کے لیے جو پتھریلی زمین سے آتا تھا کہ جس سے وہاں کے لوگ کھجور کے درختوں کو سینچتے تھے سو انصاری نے کہا زبیرؓ سے کہ چھوڑ دو چلا جائے سونہ مانا انہوں نے پس جھگڑتے آئے وہ لوگ رسول اللہ ﷺ کے پاس سو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے زبیرؓ سے کہ تم سیخ لو پہلے اپنا کھیت اے زبیر اور پھر چھوڑ دو پانی اپنے ہمسایہ کے کھیت کی طرف اور زبیر رضی اللہ عنہ کا کھیت بلند تھا اور پانی کے قریب تھا اس کے بعد انصاری کا کھیت تھا سو غصہ ہوا انصاری اور اس نے کہا یا رسول اللہ یہ بات آپ نے اس لیے فرمائی کہ زبیرؓ آپ کے پھوپھیرے بھائی ہیں یعنی آپ نے ان کی طرف داری کی پس متغیر ہو گیا چہرہ مبارک رسول اللہ ﷺ کا اور پھر فرمایا آپ نے کہ اے زبیر! تم سیخ لو اپنا کھیت اور روک رکھو پانی کو یہاں تک کہ پہنچ جائے کھیت کے منڈیر تک، سو کہا زبیر رضی اللہ عنہ نے قسم ہے اللہ تعالیٰ کی میں یقین کرتا ہوں کہ یہ آیت نازل ہوئی اسی مقدمہ میں ﴿فَلَا وَرَبِّكَ﴾ سے آخر تک۔

فائدہ: سنا میں نے محمد سے کہتے تھے روایت کی ابن وہب نے یہ حدیث لیث بن سعد سے اور یونس نے زہری سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما بن زبیر سے اور نہیں ذکر کیا اس میں عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کا۔

مترجم: پوری آیت یوں ہے: ﴿فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّى يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِي أَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا﴾۔ یعنی سو قسم ہے تیرے رب کی ان کو ایمان نہ ہوگا جب تک کہ تجھ کو منصف نہ جانیں جو جھگڑا اٹھے آپس میں پھر نہ پائیں اپنے جی میں خفگی تیرے فیصلہ سے اور قبول رکھیں مان کر۔ انتہی۔ اور وہ شخص منافق تھا اگرچہ قبیلہ انصار میں تھا اور آنحضرت ﷺ نے اولاً ایک امر مصالحت اور احسان کا زبیر کو فرمایا کہ تم کچھ پانی لے کر پانی اپنے ہمسایہ کے لیے چھوڑ دو یہ نہیں کہ وہ کچھ امر شرعی تھا بعد اس کے جب انصاری نے جہالت کی آپ نے زبیر رضی اللہ عنہ کو فرمایا کہ اپنا حق پورا لے لو کہ یہ قابل احسان نہیں۔ اور بعضوں نے کہا ہے کہ حکم ثانی اس انصاری کی سزا تھی اور اس کی جہالت کا عوض اور بدلہ مگر قول اول ظاہر تر ہے۔ (لغات)



(۳۰۲۸) عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّهُ قَالَ فِي هَذِهِ الْآيَةِ: ﴿فَمَا لَكُمْ فِي الْمُنَافِقِينَ فِتْنَةٍ﴾ قَالَ: رَجَعَ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ يَوْمَ أُحُدٍ فَكَانَ النَّاسُ فِيهِمْ فَرِيقَيْنِ فَرِيقٌ مِنْهُمْ يَقُولُ: اقْتُلْهُمْ، وَفَرِيقٌ يَقُولُ: لَا، فَنَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ: ﴿فَمَا لَكُمْ فِي الْمُنَافِقِينَ فِتْنَةٍ﴾ فَقَالَ: ((إِنَّهَا طَبِئَةٌ)) وَقَالَ: ((إِنَّهَا تَنْفِي الْخَبَثَ كَمَا تَنْفِي النَّارُ خَبَثَ الْحَدِيدِ)). (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: روایت ہے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے کہ انہوں نے اس آیت کی تفسیر میں ﴿فَمَا لَكُمْ فِي الْمُنَافِقِينَ فِتْنَةٍ﴾ کہا کہ لوٹ گئے چند لوگ اصحاب نبی ﷺ کے احد کے دن یعنی جہاد سے، سولوگ ان میں دو فریق ہو گئے ایک فریق کہنے لگا کہ ان کو قتل کریں گے ہم اور دوسرا کہنے لگا کہ نہیں یعنی ان کو مارنا نہ چاہیے کہ کلمہ گو ہیں پس یہ آیت نازل ہوئی پھر کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ مدینہ پاک ہے اور کہا کہ وہ دور کرتا ہے ناپاکی کو جیسے دور کرتی ہے آگ میل لوہے کا یعنی مدینہ پاک ہے اللہ تعالیٰ ان ناپاکوں کو وہاں سے نکال دے گا انشاء اللہ تعالیٰ۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: پوری آیت یوں ہے ﴿فَمَا لَكُمْ فِي الْمُنَافِقِينَ فِتْنَةٍ وَاللَّهُ أُرْكَسَهُمْ بِمَا كَسَبُوا أَتَرِيدُونَ أَنْ تَهْدُوا مَنْ أَضَلَّ اللَّهُ وَمَنْ يُضِلِلِ اللَّهُ فَلَنْ تَجِدَهُ سَبِيلًا﴾ یعنی پھر تم کو کیا پڑا ہے منافقوں کے واسطے دو جانب ہو رہے ہو اور اللہ نے الٹ دیا ان کو ان کے کاموں پر کیا تم چاہتے ہو کہ راہ پر لاؤ جس کو بچلایا اللہ تعالیٰ نے اور جس کو اللہ تعالیٰ راہ نہ دے پھر تو نہ پائے اس کے لیے کوئی راہ انتہی اور اس آیت کے شان نزول میں کئی قول ہیں اول تو یہی ہے جو اس روایت میں مذکور ہوا یعنی جو لوگ جنگ احد میں جہاد سے پھر گئے دوسرے مجاہد نے کہا ہے کہ کچھ لوگ مدینہ میں آ کر مسلمان ہوئے اور آپ سے اجازت چاہی کہ ہم مکہ جا کر کچھ مال

تجارت لائیں اور وہاں بیٹھ رہے اور مرتد ہو گئے، ان کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی۔ تیسرے بعض مفسرین نے کہا کہ مراد اس سے وہ لوگ ہیں کہ مکہ میں تھے اور مسلمان ہوئے مگر ہجرت نہ کی اور کافروں کے مددگار رہے۔



(۳۰۲۹) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((يَجِيءُ الْمَقْتُولُ بِالْقَاتِلِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ نَاصِيَتَهُ وَرَأْسُهُ بِيَدِهِ وَأَوْدَاجُهُ تَشْخَبُ دَمًا يَقُولُ: يَا رَبِّ! قَتَلْتَنِي هَذَا حَتَّى يُدْنِيَهُ مِنَ الْعَرْشِ))، قَالَ: فَذَكَّرُوا لِابْنِ عَبَّاسٍ التَّوْبَةَ فَتَلَا هَذِهِ الْآيَةَ: ﴿وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا فَجَزَاءُ جَهَنَّمَ﴾ قَالَ وَ مَا نُسِيختُ هَذِهِ الْآيَةَ وَلَا بَدَلْتُ وَأَنَّى لَهُ التَّوْبَةُ؟ (اسنادہ صحیح) تخريج المشكاة (۳۴۶۵ التحقیق الثانی) التعليق الرغیب (۲۰۳/۳)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ آئے گا مقتول قاتل کے ساتھ قیامت کے دن کہ پیشانی کے بال اور سر قاتل کا مقتول کے ہاتھ میں ہوگا اور مقتول کے گلے کی رگوں سے خون بہتا ہوگا اور وہ کہے گا کہ اے رب میرے اس نے مجھے قتل کیا یہاں تک کہ لے جائے گا وہ قاتل کو عرش کے نزدیک کہا راوی نے کہ پھر ذکر کیا لوگوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے توبہ کا یعنی توبہ اس کی قبول ہے یا نہیں تو پڑھی انہوں نے یہ آیت ﴿وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا فَجَزَاءُ جَهَنَّمَ﴾ اور کہا کہ منسوخ نہیں ہوئی یہ آیت اور نہ بدلی گئی اور اس کی توبہ کہاں قبول ہو سکتی ہے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔ اور روایت کی بعضوں نے یہی حدیث عمرو بن دینار سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مانند اس کے اور مرفوع نہ کیا اس کو یعنی آپ کا قول نہیں ٹھہرایا۔

مترجم: پوری آیت یوں ہے ﴿وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا فَجَزَاءُ جَهَنَّمَ خَالِدًا فِيهَا وَغَضِبَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَلَعَنَهُ وَأَعَدَّ لَهُ عَذَابًا عَظِيمًا﴾۔ یعنی اور جو کوئی مارے مسلمانوں کو قصد کر کے تو اس کی سزا دوزخ ہے پڑا رہے اس میں اور اللہ تعالیٰ کا اس پر غضب ہوا اور اس کو لعنت کی اور اس کے واسطے تیار کیا بڑا عذاب۔

فائدہ: ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول اوپر مذکور ہوا اور بعض علماء نے کہا ہے کہ سزا اسی کی یہی ہے جو یہاں مذکور ہوئی آگے اللہ مالک ہے یعنی چاہے معاف کرے یا نہ کرے لیکن اگر قصاص میں مارا گیا تو سب کے نزدیک پاک ہوا اور بیضادی نے کہا ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے جو توبہ قبول نہ ہونا بیان کیا شاید اس سے تشدید مراد ہو اور ان سے اس کے خلاف بھی مروی ہے اور جمہور قاتل ہیں کہ یہ عذاب جو آیت میں مذکور ہے یہ اسی کے ساتھ مخصوص ہے جس نے توبہ نہ کی اس لیے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ﴿وَأَنَّى لَغَفَارِ لِمَنْ تَابَ﴾ الآية اور یہ عذاب اہل سنت کے نزدیک اسی کے واسطے ہے جس نے قتل مؤمن کو حلال جان کر ارتکاب کیا جیسا کہ عکرمہ وغیرہ نے ذکر کیا ہے یا خلود سے مدت دراز ہے نہ دوام اس لیے کہ بہت سی دلیلوں سے ثابت ہو چکا ہے کہ عذاب عصاة مؤمنین کا دائم نہیں۔

قرآن کی تفسیر کے بیان میں

جلد دوم

(۳۰۳۰) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: مَرَّ رَجُلٌ مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ عَلَى نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَمَعَهُ غَنَمٌ لَهُ، فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ، قَالُوا مَا سَلَّمَ عَلَيْكُمْ إِلَّا لِيَتَعَوَّذَ مِنْكُمْ، فَقَامُوا وَقَتْلُوهُ وَأَخَذُوا غَنَمَهُ، فَاتَّوَا بِهَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا ضَرَبْتُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَتَبَيَّنُوا وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ أَلْقَى إِلَيْكُمُ السَّلَامَ لَسْتَ مُؤْمِنًا﴾. (حسن صحيح) التعليق على الاحسان (۱۲۲/۷)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا انہوں نے کہ گزرا ایک مرد بنی سلیم کے قبیلے کا ایک گروہ پر اصحاب رسول اللہ ﷺ سے اور اس کے ساتھ اس کی بکریاں تھیں پھر سلام کیا اس نے اصحاب پر تو اصحاب بولے کہ اس نے سلام کیا اس لیے تاکہ بچ جائے تم سے پھر کھڑے ہوئے اصحاب اور قتل کیا اس کو اور چھین لیں بکریاں اس کی اور لائے ان کو رسول اللہ ﷺ کے پاس، سو اتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت ﴿یا ایہا الذین امنوا﴾ سے آخر تک۔ یعنی اے ایمان والو! جب تم چلو اللہ کی راہ میں یعنی جہاد کو تو دریافت کرو اور نہ کہو اس کو جو تم پر سلام کرے کہ تو مومن نہیں۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔ اور اس باب میں اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔



(۳۰۳۱) عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ ﴿لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ﴾ الْآيَةُ جَاءَ عَمْرُو بْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَكَانَ ضَرِيرَ الْبَصَرِ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا تَأْمُرُنِي؟ إِنِّي ضَرِيرُ الْبَصَرِ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ هَذِهِ الْآيَةَ ﴿غَيْرُ أُولَى الضَّرَرِ﴾ الْآيَةَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((إِنِّي نَوَيْتُ بِالْكَتِفِ وَالذَّوَاةِ أَوِ اللَّوْحِ وَالذَّوَاةِ)). (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: روایت ہے براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے جب کہ نازل ہوئی یہ آیت ﴿لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ﴾ الْآيَةُ. آئے عمرو بن ام مکتوم نبی ﷺ کے پاس اور وہ نابینا تھے سو کہا انہوں نے کہ یا رسول اللہ آپ مجھے کیا حکم فرماتے ہیں اور میں نابینا ہوں پس اتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت ﴿غَيْرُ أُولَى الضَّرَرِ﴾ یعنی سوائے لوگوں کے جن کو مرض ہے سو فرمایا نبی ﷺ نے لاؤ تم میرے پاس شانہ کی ہڈی اور دوات یا فرمایا تختی اور دوات۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور کہا گیا ہے اس روایت میں عمرو بن ام مکتوم اور بعضوں نے عبد اللہ بن ام مکتوم کہا ہے اور عبد اللہ بیٹے ہیں زائدہ کے اور ام مکتوم ان کی ماں ہیں۔



(۳۰۳۲) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ: ﴿لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ غَيْرُ أُولَى الضَّرَرِ﴾ عَنْ بَدْرٍ وَالْخَارِجُونَ إِلَى بَدْرٍ، لَمَّا نَزَلَتْ غَزْوَةُ بَدْرٍ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَحْشٍ وَأَبْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ: إِنَّا أَعْمَيَانِ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَهَلْ لَنَا رُحْصَةٌ؟ فَنَزَلَتْ ﴿لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ غَيْرُ أُولَى

﴿وَفَضَّلَ اللَّهُ الْمُجَاهِدِينَ عَلَى الْقَاعِدِينَ أَجْرًا عَظِيمًا﴾ فَهَؤُلَاءِ الْقَاعِدُونَ غَيْرُ أُولَى الضَّرِّ ﴿فَضَّلَ اللَّهُ الْمُجَاهِدِينَ عَلَى الْقَاعِدِينَ أَجْرًا عَظِيمًا﴾ دَرَجَاتٍ مِنْهُ عَلَى الْقَاعِدِينَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ غَيْرُ أُولَى الضَّرِّ. (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: روایت ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا تفسیر میں اس آیت کی ﴿لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ﴾ الایہ۔ یعنی برابر نہیں ہیں بیٹھے والے مؤمنوں میں سوا بیمار والوں کے۔ اتنی۔ کہ مراد اس سے یہ ہے کہ برابر نہیں جو لوگ جنگ بدر سے بیٹھ رہے اور جو اس میں نکلے اور جب پیش آیا غزوہ بدر عبداللہ بن جحش اور ابن ام کثوم رضی اللہ عنہما نے کہا ہم دونوں نابینا ہیں یا رسول اللہ سو ہم کو رخصت ہے کہ جہاد میں نہ جائیں پس اتری یہ آیت ﴿لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ غَيْرُ أُولَى الضَّرِّ﴾ ﴿وَفَضَّلَ اللَّهُ الْمُجَاهِدِينَ عَلَى الْقَاعِدِينَ دَرَجَةً﴾۔ یعنی برابر نہیں جہاد سے بیٹھ رہنے والے مؤمنوں میں سے مگر جو بیمار اور معذور ہیں اور فضیلت دی ہے اللہ تعالیٰ نے مجاہدوں کو بیٹھے والوں پر ایک درجہ فضیلت۔ اتنی۔ سو کہا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ بیٹھے والوں سے مراد اس آیت میں غیر معذور لوگ ہیں یعنی باقی رہے معذور لوگ وہ مجاہدوں کے برابر ہیں فرمایا اللہ تعالیٰ نے ﴿فَضَّلَ اللَّهُ الْمُجَاهِدِينَ عَلَى الْقَاعِدِينَ أَجْرًا عَظِيمًا﴾ الخ یعنی فضیلت دی اللہ تعالیٰ نے مجاہدوں کو بیٹھے والوں پر اجر عظیم ہے بہت درجے اپنی طرف سے۔ اتنی۔ کہا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ یہاں بھی قاعدین سے وہی مؤمن مراد ہیں جو بیمار و معذور نہیں۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے روایت ابن عباس رضی اللہ عنہما اور مقسم کو بعض محدثین نے کہا ہے کہ مولیٰ ہیں عبداللہ بن الحارث کے۔ اور بعض نے کہا ہے کہ مولیٰ ہیں عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے اور کنیت مقسم کی ابوالقاسم ہے۔

مترجم: پوری آیتیں یوں ہیں ﴿لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ غَيْرُ أُولَى الضَّرِّ وَالْمُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ فَضَّلَ اللَّهُ الْمُجَاهِدِينَ بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ عَلَى الْقَاعِدِينَ دَرَجَةً وَكُلًّا وَعَدَ اللَّهُ الْحُسْنَى وَفَضَّلَ اللَّهُ الْمُجَاهِدِينَ عَلَى الْقَاعِدِينَ أَجْرًا عَظِيمًا دَرَجَاتٍ مِنْهُ وَمَغْفِرَةً وَرَحْمَةً وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَحِيمًا﴾۔ یعنی نہیں برابر ہوتے بیٹھ رہنے والے مسلمانوں میں سے سوائے ضرر والوں کے یعنی جو بیمار اندھے لنگڑے ہیں اور جہاد کرنے والے اللہ کی راہ میں اپنے مالوں اور جانوں کے ساتھ بیٹھ رہنے والوں پر بزرگی دی اللہ تعالیٰ نے جہاد کرنے والوں کو اپنی جانوں اور مالوں کے ساتھ بیٹھ رہنے والوں ایک درجہ اور ہر ایک کو وعدہ دیا اللہ نے اچھا یعنی جنت کا اور بزرگی دی اللہ تعالیٰ نے جہاد کرنے والوں کو بیٹھ رہنے والوں پر ثواب ہے بڑا کئی درجہ اپنی طرف سے اور بخشش اور مہربانی اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔ اتنی۔ اور غرض ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت مذکور میں یہ ہے کہ پہلی اور دوسری آیت میں قاعدین سے وہی لوگ مراد ہیں جو بیمار و معذور نہیں باقی رہے بیمار و معذور وہ اجر و ثواب میں مجاہدین کے برابر ہیں اور یہ بھی احتمال ہو سکتا ہے کہ پہلی آیت میں قاعدین سے لنگڑے لو لے معذور

مراد ہوں کہ عزم نیت جہاد کی اور ذوق و شوق اس کا رکھتے ہیں مگر اپنی معذوری سے مجبور ہیں پس مجاہدین ان سے ایک درجہ افضل ہیں اس لیے کہ نیت عزم میں دونوں برابر ہیں فقط انواع مشقت و تعب اٹھانے سے مجاہد کو ایک درجہ فضیلت ہے اور دوسری آیت میں قاعدین سے اچھے تندرست لوگ مراد ہیں کہ باذن امیر شریک جہاد نہ ہوئے خواہ اس نظر سے کہ اور لوگ جو ان کے سوا ہیں جہاد کو کافی ہیں یا کسی اور ضرورت دینی سے پس ان پر مجاہدین کو کوئی درجہ فضیلت حاصل ہے۔ انتہی۔ اور صاحب جلالین نے یہی توجیہ اختیار کی ہے غرض ان آیتوں میں بڑی فضیلت ہے مجاہدین کی تمام مؤمنین پر۔



(۳۰۳۳) حَدَّثَنِي سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ السَّاعِدِيُّ قَالَ: رَأَيْتُ مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ جَالِسًا فِي الْمَسْجِدِ فَأَقْبَلْتُ حَتَّى جَلَسْتُ إِلَى جَنْبِهِ، فَأَخْبَرَنَا أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَلَى عَلَيْهِ لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، قَالَ: فَجَاءَهُ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ وَهُوَ يَمْلُهَا عَلَى، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَاللَّهِ لَوْ أَسْتَطِيعُ الْجِهَادَ لَجَاهَدْتُ، وَكَانَ رَجُلٌ أَعْمَى، فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ. وَفَجَدَهُ عَلَى فَخْدِي. فَثَقُلْتُ حَتَّى هَمَمْتُ تَرُضُ فَخْدِي، ثُمَّ سَرَى عَنْهُ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَلَيْهِ ﴿غَيْرُ أُولَى الضَّرَرِ﴾.

(اسنادہ صحیح)

ترجمہ: مجھ سے بیان کیا سہل بن سعد ساعدی نے، کہا انہوں نے کہ دیکھا میں نے مروان کو مسجد میں بیٹھا ہوا سو آیا میں یہاں تک کہ بیٹھ گیا اس کے بازو میں سو خبر دی اس نے ہم کو کہ خبر دی اس کو زید بن ثابت نے کہ نبی ﷺ نے بتلایا ان کو یعنی لکھنے کے لیے ﴿لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ﴾ الآية یعنی برابر نہیں ہوتے قاعدین مؤمنوں میں سے اور جہاد کرنے والے اللہ تعالیٰ کی راہ میں۔ انتہی۔ کہا راوی نے کہ آگئے ان کے پاس ابن ام مکتوم اور آپؐ بتا رہے تھے مجھ کو سو عرض کی ابن ام مکتوم نے کہ یا رسول اللہ ﷺ قسم ہے اللہ کی اگر میں طاقت رکھتا تو بے شک جہاد کرتا اور تھے وہ مردنا بیٹا پھر اتاری اللہ تعالیٰ نے اپنے رسولؐ پر اور آپؐ کی ران میری ران پر تھی سو بھاری ہو گئی کہ قریب تھی کہ کچلی جائے میری ران پھر کھل گئی طبیعت آپؐ کی، سو اتارے اللہ تعالیٰ نے یہ الفاظ آپؐ پر غیر اولی الضرر۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور اس حدیث میں ایک مرد صحابی نے روایت کی ایک تابعی سے روایت کی سہل بن سعد نے مروان بن حکم سے اور مروان کو سماع نہیں ہے نبی ﷺ سے اور وہ تابعین میں سے ہے۔ مترجم: قولہ: سو بھاری ہو گئی۔ آہ۔ وحی کے نزول کے وقت آپؐ کا جسم مبارک بھاری ہو جاتا تھا اور کچھ غشی سی طاری ہو جاتی تھی پھر جب وہ کیفیت کم ہوتی آپؐ صاحب کو جو اترتا ہوتا بتلا دیتے۔



(۳۰۳۴) عَنْ يَعْلَى بْنِ أُمِيَّةَ قَالَ: قُلْتُ لِعُمَرَ إِنَّمَا قَالَ اللَّهُ ﴿أَنْ تَقْصُرُوا مِنَ الصَّلَاةِ إِنْ خِفْتُمْ﴾ وَقَدْ آمَنَ النَّاسُ، فَقَالَ عُمَرُ: عَجِبْتُ مِمَّا عَجِبْتَ مِنْهُ، فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَقَالَ: ((صَدَقَ اللَّهُ بِهَا عَلَيْكُمْ فَأَقْبِلُوا صَدَقَتَهُ)) . (اسنادہ صحیح) صحیح ابو دائود (۱۰۸۳)

ترجمہ: روایت ہے یعلیٰ بن امیہ سے کہا انہوں نے کہ میں نے کہا حضرت عمرؓ سے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ قصر کرو نماز میں اگر تم کو خوف ہو یعنی کافروں کا اور اب تو لوگ امن میں ہیں یعنی اب قصر کیوں کر جائز ہوگا تو کہا حضرت عمرؓ نے تعجب کیا میں نے بھی اس چیز سے کہ جس سے تم نے تعجب کیا، سو ذکر کیا میں نے اس کا رسول اللہ ﷺ سے تو آپؐ نے فرمایا کہ یہ ایک صدقہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے عنایت کیا تم کو سو قبول کرو تم اس کے صدقے کو۔

فائلا : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔



(۳۰۳۵) حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَزَلَ بَيْنَ صَحْنَانَ وَعُسْفَانَ، فَقَالَ الْمُسْرِكُونَ: إِنَّ لِهَؤُلَاءِ صَلَوةً هِيَ أَحَبُّ إِلَيْهِمْ مِنْ آبَائِهِمْ وَأَبْنَائِهِمْ، وَهِيَ الْعَصْرُ فَاجْمِعُوا أَمْرَكُمْ فَمِيلُوا عَلَيْهِمْ مِيلَةً وَاحِدَةً وَأَنَّ جِبْرَائِيلَ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَأَمَرَهُ أَنْ يَقْسِمَ أَصْحَابَهُ شَطْرَيْنِ فَيُصَلِّيَ بِهِمْ، وَتَقُومَ طَائِفَةٌ أُخْرَى وَرَائَهُمْ وَلِيَأْخُذُوا جِذْرَهُمْ وَأَسْلِحَتَهُمْ، ثُمَّ يَأْتِيَ الْآخَرُونَ وَيُصَلُّونَ مَعَهُ رُكْعَةً وَاحِدَةً، ثُمَّ يَأْخُذُ هَؤُلَاءِ جِذْرَهُمْ وَأَسْلِحَتَهُمْ فَتَكُونُ لَهُمْ رُكْعَةٌ رُكْعَةً وَلِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ رُكْعَتَانِ. (صحیح الاسناد)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ اترے صحنان اور عسفان کے بیچ میں سو مشرکوں نے کہا کہ ان لوگوں کی ایک نماز ہے کہ وہ ان کو باپ بیٹوں سے بھی زیادہ عزیز ہے وہ نماز عصر ہے سو تم درست کرو اپنا کام اور دھاوا کرو ان پر ایک بارگی اور بتحقیق جبرائیل آئے نبی ﷺ کے پاس اور حکم کیا آپ کو کر دیں آپ اصحاب کو دو گروہ سو نماز ادا کرے ایک گروہ آپ کے ساتھ اور کھڑا ہو دوسرا گروہ ان سے الگ اور لے لیں اپنی ڈھالیں اور ہتھیار پھر آئیں دوسرے گروہ کے لوگ اور پڑھیں آپ کے ساتھ ایک رکعت پھر لے لیں یہ لوگ اپنی ڈھالیں اور ہتھیار سو ہوئی اصحاب کی ایک ایک رکعت اور رسول اللہ ﷺ کی دو رکعتیں۔

فائلا : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ غریب ہے عبد اللہ بن شقیق کی روایت سے کہ وہ ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں۔ اور اس باب میں عبد اللہ بن مسعود اور زید بن ثابت اور ابن عباس اور جابر اور ابو عیاش زرقی اور ابن عمر اور حذیفہ اور ابو بکرہ اور سہل بن ابو حشمہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ اور ابو عیاش کا نام زید بن صامت ہے۔



(۳۰۳۶) عَنْ قَتَادَةَ بْنِ النُّعْمَانَ، قَالَ: كَانَ أَهْلُ بَيْتٍ مِّنَّا يُقَالُ لَهُمْ بَنُو أُبَيْرِقٍ بِشْرٌ وَبَشِيرٌ وَمُبَشِّرٌ، فَكَانَ بَشِيرٌ رَجُلًا مُنَافِقًا، يَقُولُ: الشَّعْرُ يَهْجُوا بِهِ أَصْحَبَ النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ يَنْحُلُهُ بَعْضُ الْعَرَبِ، ثُمَّ يَقُولُ: قَالَ فُلَانٌ كَذَا وَكَذَا، قَالَ فُلَانٌ كَذَا وَكَذَا، فَإِذَا سَمِعَ أَصْحَابَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ذَلِكَ الشَّعْرَ، قَالُوا: وَاللَّهِ مَا يَقُولُ: هَذَا الشَّعْرُ إِلَّا هَذَا الْحَبِيثُ أَوْ كَمَا قَالَ الرَّجُلُ وَقَالُوا: ابْنُ الْأُبَيْرِقِ قَالَهَا. قَالَ وَكَانُوا أَهْلُ بَيْتٍ حَاجَةٍ وَفَاقَةٍ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَالْإِسْلَامِ وَكَانَ النَّاسُ إِنَّمَا طَعَمُهُمْ بِالْمَدِينَةِ التَّمْرِ وَالشَّعِيرِ، وَكَانَ الرَّجُلُ إِذَا كَانَ لَهُ يَسَارٌ فَقَدِمَتْ ضَافِطَةٌ مِنَ الشَّامِ مِنَ الدَّرْمَكِ إِبْتِغَاءَ الرَّجُلِ مِنْهَا فَخَصَّ بِهَا نَفْسَهُ، وَأَمَّا الْبَيْتُ فَإِنَّمَا طَعَمُهُمُ التَّمْرُ وَالشَّعِيرُ، فَقَدِمَتْ ضَافِطَةٌ مِنَ الشَّامِ فَابْتِغَاءَ عَمِي رِفَاعَةَ بْنِ زَيْدٍ حِمْلًا مِنَ الدَّرْمَكِ فَحَعَلَهُ فِي مَشْرَبَةٍ لَهُ وَفِي الْمَشْرَبَةِ سِلَاحٌ، دِرْعٌ وَسَيْفٌ، فَقَعَدَى عَلَيْهِ مِنْ تَحْتِ الْبَيْتِ، فَتَقَبَّطَ الْمَشْرَبَةُ وَأُخِذَ الطَّعَامُ وَالسِّلَاحُ. فَلَمَّا أَصْبَحَ أَتَانِي عَمِي رِفَاعَةُ، فَقَالَ: يَا ابْنَ أُجْحَى إِنَّهُ قَدْ عُدَى عَلَيْنَا فِي لَيْلَتِنَا هَذِهِ، فَتَقَبَّطَ مَشْرَبَتُنَا وَذَهَبَ بِطَعَامِنَا وَسِلَاحِنَا، قَالَ: فَتَحَسَّسْنَا فِي الدَّارِ وَسَأَلْنَا فَقِيلَ لَنَا قَدَرَانِ ابْنِ أُبَيْرِقٍ اسْتَوْفَدُوا فِي هَذِهِ اللَّيْلَةِ، وَلَا نَرَى فِيْمَا نَرَى إِلَّا عَلَى بَعْضِ طَعَامِكُمْ، قَالَ: وَكَانَ بَنُو أُبَيْرِقٍ، قَالُوا: وَنَحْنُ نَسْأَلُ فِي الدَّارِ- وَاللَّهِ مَا نَرَى صَاحِبَكُمْ إِلَّا لَبِيدَ بْنَ سَهْلٍ رَجُلٌ مِثْلُ، لَهُ صِلَاحٌ وَإِسْلَامٌ فَلَمَّا سَمِعَ لَبِيدٌ اخْتَرَطَ سَيْفَهُ، وَقَالَ: أَنَا أُسْرِقُ فَوَاللَّهِ لِيُخَالِطَنَكُمْ هَذَا السَّيْفُ أَوْ لَتُبَيِّنَنَّ هَذِهِ السَّرِقَةَ قَالُوا: إِلَيْكَ عَنَّا أَيُّهَا الرَّجُلُ فَمَا أَنْتَ بِصَاحِبِهَا فَسَأَلْنَا فِي الدَّارِ حَتَّى لَمْ نَشْكُ أَنَّهُمْ أَصْحَابُهَا، فَقَالَ لِي عَمِي يَا ابْنَ أُجْحَى لَوْ أَتَيْتَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرْتَ ذَلِكَ لَهُ قَالَ قَتَادَةُ فَاتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقُلْتُ إِنَّ أَهْلَ بَيْتٍ مِنَّا أَهْلُ جَفَاءٍ عَمَدُوا إِلَى عَمِي رِفَاعَةَ بْنِ زَيْدٍ فَتَقَبَّوْا مَشْرَبَتَهُ وَأَخَذُوا سِلَاحَهُ وَطَعَامَهُ فَلْيَرُدُّوْا عَلَيْنَا سِلَاحَنَا، فَأَمَّا الطَّعَامُ فَلَا حَاجَةَ لَنَا فِيهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((سَأْمُرُ فِي ذَلِكَ)). فَلَمَّا سَمِعَ بَنُو أُبَيْرِقٍ أَتَوْا رَجُلًا مِنْهُمْ، يُقَالُ لَهُ: أَسِيرُ بْنُ عُرْوَةَ فَكَلَّمُوهُ فِي ذَلِكَ فَاجْتَمَعَ فِي ذَلِكَ نَاسٌ مِنَ أَهْلِ الدَّارِ، فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ قَتَادَةَ بْنَ النُّعْمَانَ وَعَمَّهُ عَمَدَا إِلَى أَهْلِ بَيْتٍ مِنَّا أَهْلِ إِسْلَامٍ وَصَلَاحٍ يَرْمُونَهُمْ بِالسَّرِقَةِ مِنْ غَيْرِ بَيِّنَةٍ، وَلَا بُتِّ. قَالَ قَتَادَةُ: فَاتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَكَلَّمْتُهُ فَقَالَ: ((عَمَدْتُ إِلَى أَهْلِ بَيْتٍ ذَكَرَ مِنْهُمْ إِسْلَامٌ وَصَلَاحٌ تَرْمِيهِمْ بِالسَّرِقَةِ عَلَى غَيْرِ ثَبَتٍ وَبَيِّنَةٍ)). قَالَ: فَارْجَعْتُ وَلَوْ دِدْتُ أَنِّي خَرَجْتُ مِنْ بَعْضِ مَالِي وَلَمْ أَكَلِمِ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي ذَلِكَ، فَاتَانِي عَمِي رِفَاعَةُ، فَقَالَ: يَا ابْنَ أُجْحَى مَا صَنَعْتَ، فَأَخْبَرْتُهُ بِمَا قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، فَقَالَ: اللَّهُ الْمُسْتَعَانُ، فَلَمْ تَلْبَثْ أَنْ نَزَلَ الْقُرْآنُ: ﴿إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ إِلَيْكَ الْكِتَابَ

بِالْحَقِّ لِنَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ بِمَا أَرَاكَ اللَّهُ وَلَا تَكُنْ لِلْخَائِثِينَ خَصِيمًا ﴿١٠﴾. بَنِي إِسْرَافِيلَ ﴿١١﴾ وَاسْتَغْفِرِ اللَّهَ ﴿١٢﴾ مِمَّا قُلْتَ لِقَتَادَةَ ﴿١٣﴾ إِنَّ اللَّهَ كَانَ غَفُورًا رَحِيمًا ﴿١٤﴾، وَلَا تُجَادِلْ عَنِ الَّذِينَ يَخْتَانُونَ أَنْفُسَهُمْ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ خَوَانًا أَثِيمًا ﴿١٥﴾، يَسْتَخْفُونَ مِنَ اللَّهِ وَهُوَ مَعَهُمْ ﴿١٦﴾. إِلَى قَوْلِهِ ﴿١٧﴾ رَحِيمًا ﴿١٨﴾ أَى: لَوْ اسْتَغْفَرُوا اللَّهَ لَغَفَرَ لَهُمْ ﴿١٩﴾ وَمَنْ يَكْسِبْ إِثْمًا فَإِنَّمَا يَكْسِبْهُ عَلَى نَفْسِهِ ﴿٢٠﴾ إِلَى قَوْلِهِ ﴿٢١﴾ إِنَّمَا مِثْلُنَا لِقَوْلِهِمْ لِلْبَيْدِ ﴿٢٢﴾ وَلَوْلَا فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكَ وَرَحْمَتُهُ ﴿٢٣﴾. إِلَى قَوْلِهِ ﴿٢٤﴾ فَسَوْفَ نُؤْتِيهِ أَجْرًا عَظِيمًا ﴿٢٥﴾ فَلَمَّا نَزَلَ الْقُرْآنُ أَنْبَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِالسَّلَاحِ فَرَدَّهُ إِلَى رِفَاعَةَ. فَقَالَ قَتَادَةُ: لَمَّا أَتَيْتُ عَمَى بِالسَّلَاحِ، وَكَانَ شَيْخًا قَدْ عَسَا أَوْ عَسَا الشُّكُّ مِنْ أَبِي عَيْسَى- فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَكُنْتُ أَرَى إِسْلَامَهُ مَذْخُولًا، فَلَمَّا أَتَيْتُهُ قَالَ: يَا ابْنَ أَحِي! هُوَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، فَعَرَفْتُ أَنَّ إِسْلَامَهُ كَانَ صَاحِحًا، فَلَمَّا نَزَلَ الْقُرْآنُ لِحَقِّ بُشَيْرٍ بِالْمُشْرِكِينَ، فَنَزَلَ عَلَى سُلَافَةَ بِنْتِ سَعْدِ بْنِ سُمَيَّةَ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى ﴿٢٦﴾ وَمَنْ يُشَاقِقِ الرَّسُولَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدَى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيلِ الْمُؤْمِنِينَ نُوَلِّهِ مَا تَوَلَّى وَنُصْلِهِ جَهَنَّمَ وَسَاءَتْ مَصِيرًا ﴿٢٧﴾ إِنَّ اللَّهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذَلِكَ لِمَنْ يَشَاءُ وَمَنْ يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا بَعِيدًا ﴿٢٨﴾ فَلَمَّا نَزَلَ عَلَى سُلَافَةَ رَمَاهَا حَسَنًا بِنْتُ ثَابِتٍ بِأُيُوتٍ مِنْ شِعْرِهِ، فَأَخَذَتْ رَحْلَهُ فَوَضَعَتْهُ عَلَى رَأْسِهَا، ثُمَّ خَرَجَتْ بِهِ فَرَمَتْ بِهِ فِي الْأَبْطَحِ، ثُمَّ قَالَتْ: أَهْدَيْتُ لِي شِعْرَ حَسَنَانَ مَا كُنْتُ تَأْتِيْنِي بِخَيْرٍ. (اسنادہ حسن)

تفسیر: روایت ہے قتادہ بن نعمان سے کہا انہوں نے کہ ایک گھروالے لوگ تھے ہم میں سے یعنی انصار میں سے کہ ان کو بنو امیہ قہر کرتے تھے اور وہ تین بھائی بشیر اور بشر اور بشر اور بشر ایک مرد منافق تھا کہ شعر کہتا تھا، جو میں اصحاب رسول اللہ ﷺ کے پھر منسوب کر دیتا تھا ان شعروں کو بعض عرب کی طرف اور کہتا تھا کہ فلا نے ایسا کہا پھر جب سنتے تھے اس کو اصحاب رسول اللہ ﷺ کہتے تھے قسم ہے اللہ کی نہیں کہا یہ شعر مگر اسی خبیث یعنی بشیر نے یا جیسا کہا ہو راوی نے اور کہتے اصحاب کہ یہ شعر ابن امیہ قہر نے کہا ہے راوی نے کہا کہ وہ لوگ محتاج اور فاقہ والے تھے جاہلیت میں بھی اور اسلام میں بھی اور مدینہ میں لوگوں کا کھانا بکھجور اور جوہی تھا اور آدمی کو جب کچھ میسر ہوتا اور کوئی بنجارہ آ جاتا ملک شام سے میدہ لے کر تو وہ اس کو خرید لیتا کچھ خاص اپنے لیے اور لڑکے بالوں کا تو کھانا وہی بکھجور اور جوہر تے، سو آیا ایک بنجارہ شام سے اور خریدی میرے چچا رفاعہ بن زید نے ایک گون میدہ کی اور رکھ دیا اس کو ایک جھرو کے میں اور اس جھرو کے میں ہتھیار بھی تھے زرہ اور تلوار پھر زیادتی کی گئی اس پر گھر کے نیچے سے اور سرگ لگائی گئی جھرو کے میں اور لے لیا گیا وہی میدہ اور ہتھیار یعنی چوری ہو گیا پھر جب صبح ہوئی آئے میرے پاس چچا میرے رفاعہ اور کہا اے میرے بھائی کے بیٹے ہم پر ظلم ہوا آج کی رات اور نقب لگائی گئی ہمارے جھرو کے

میں اور ہمارا امیدہ اور ہتھیار کوئی لے گیا کہہا راوی نے پھر دریافت کیا ہم نے محلہ میں اور پوچھا سو کسی نے ہم سے کہا کہ ہم نے دیکھا بنی امیہ آگ جلا رہے تھے آج کی رات اور ہم تو یہی خیال کرتے ہیں کہ وہ تمہارے ہی طعام پر ہوگی یعنی جو چوری کیا گیا ہے کہہا راوی نے بنی امیہ کہتے تھے کہ ہم نے جو پوچھا محلہ میں تو قسم ہے اللہ کی ہمارے خیال میں نہیں آتا چور تمہارا مگر لبید بن سہل اور وہ ایک مرد صالح اور مسلمان تھا ہم میں سے پھر جب سنی لبید بن سہل نے یہ بات کہ بنو امیہ مجھے چوری لگاتے ہیں نکال لی اپنی تلوار اور کہا کہ میں چوری کرتا ہوں سو قسم ہے اللہ کی کہ میں تم کو بھی تلوار لگاؤں گا نہیں تو تم دریافت کرو اس چوری کو وہ لوگ بولے کہ تو اپنی تلوار تک رہا اے مرد سو تو چوری کرنے والا نہیں پھر اور پوچھ پانچہ کی ہم نے محلہ میں یہاں تک کہ ہم کو کچھ شک نہ رہا اس میں کہ بنی امیہ ہی چور ہیں سو مجھ سے کہا میرے بچانے اے میرے بھائی کے بیٹے اگر تم جاتے رسول اللہ ﷺ کے پاس اور ذکر کرتے ان سے یعنی تو شاید ہماری چیز مل جاتی تو کہا قنادہ نے کہ آیا میں رسول اللہ ﷺ کے پاس اور عرض کی میں نے کہ ایک گھر والے ہم میں سے کہ ظالم ہیں آئے میرے چچا رفاعہ بن زید کے گھر اور نقب لگائی جھروکے میں اور لے گئے ہتھیار اور غلہ ان کا سو ہم چاہتے ہیں کہ پھر ملے ہم کو ہتھیار ہمارے اور غلہ کی ہم کو حاجت نہیں سو فرمایا بنی امیہ نے کہ اب میں فیصلہ کرتا ہوں اس کا پھر جب بنی امیہ نے آئے ایک مرد کے پاس اپنی قوم میں سے کہ اس کا نام اسیر بن عروہ تھا اور گفتگو کی اس سے اس باب میں اور جمع ہوئے اس کے لیے بہت سے لوگ محلہ کے اور عرض کی کہ اے رسول اللہ کے تحقیق قنادہ بن نعمان اور ان کے چچا ہمارے ایک گھر والوں پر جو اہل اسلام اور اہل صلاح ہیں تہمت لگاتے ہیں چوری کی بغیر گواہ اور وجہ ثبوت کے کہا قنادہ نے پھر آیا میں رسول اللہ ﷺ کے پاس اور گفتگو کی میں نے سو فرمایا آپ نے کہ تو ایک گھر والوں پر کہ جن کے اسلام اور صلاح کا چرچا ہوتا ہے چوری لگاتا ہے بغیر کسی وجہ ثبوت اور گواہ کے کہا قنادہ نے کہ پھر میں لوٹا اور دوست رکھتا تھا کہ جاتا رہتا کچھ مال میرا مگر نہ کلام کرتا میں رسول اللہ ﷺ سے اس باب میں پھر آئے میرے چچا رفاعہ اور کہا اے بھتیجے میرے کیا کیا تم نے سو خبر دی میں نے ان کو آپ کے قول کی سو کہا انہوں نے اللہ تعالیٰ مددگار ہے پھر کچھ دیر نہ ہوئی کہ اتری یہ آیت قرآن کی ﴿إِنَّا أَنْزَلْنَا إِلَيْكَ الْكِتَابَ﴾ الْآیۃ۔ یعنی فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ اتاری ہم نے تیری طرف کتاب حق کے ساتھ تاکہ حکم کرے تو لوگوں میں جیسا دکھلائے تجھ کو اللہ اور نہ ہو تو چوروں کی طرف سے جھگڑنے والا اور مراد چوروں سے بنی امیہ ہیں اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے ﴿وَاسْتَغْفِرِ اللَّهُ﴾ یعنی مغفرت مانگ اللہ تعالیٰ سے اس بات کی کہ کہی تو نے قنادہ سے اور فرمایا ﴿إِنَّ اللَّهَ كَانَ غَفُورًا رَحِيمًا وَلَا تُجَادِلْ عَنِ الَّذِينَ يَخْتَانُونَ أَنْفُسَهُمْ﴾ سے ﴿رَحِيمًا﴾ تک یعنی اگر مغفرت مانگیں وہ اللہ تعالیٰ سے تو بخش دے وہ اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے ﴿وَمَنْ يَكْسِبْ إِثْمًا فَإِنَّمَا يَكْسِبْهُ عَلَىٰ نَفْسِهِ﴾ یعنی جو کماتا ہے گناہ اس کا عذاب اسی کی جان پر ہے ﴿إِنَّمَا مِثْلًا﴾ تک اور مراد اس سے بنی امیہ کا قول ہے لبید بن سہل کے لیے یعنی جو اوپر مذکور ہوا اور فرمایا ﴿وَلَوْلَا فَضْلُ

اللہ عَلَیْكَ وَرَحْمَتُهُ ﴿﴾ سے فَسُوفَ نُؤْتِيْهِ أَجْرًا عَظِيْمًا تک پھر جب اتر اقرآن لے آئے رسول اللہ ﷺ کے پاس ہتھیار اور دے دیئے آپؐ نے وہ رفاعہ کو پھر کہا قنادہؓ نے جب لایا میں اپنے چچا کے پاس ہتھیار اور وہ بوڑھے تھے کہ ان کی بینائی میں ضعف تھا اور ابو عیسیٰ کو شک ہے کہ عشاء بنین معجمہ کہا یا بسین مہملہ اور ان کی بینائی میں ضعف ہو گیا تھا ایام جاہلیت میں اور میں گمان کرتا تھا کہ اسلام میں ان کے کچھ خلل ہے پھر جب میں لایا ان کے پاس ہتھیار کہا انہوں نے کہ اے بھتیجے میرے یہ صدقہ ہے اللہ کے راہ میں پس جان لیا میں نے اسلام ان کا صحیح تھا پھر جب اتر اقرآن مل گیا بشیر مشرکوں میں اور اتر اوہ سلفانہ بنت سعد بن سمیہ کے پاس سوا تاروی اللہ تعالیٰ نے اس کے حق میں یہ آیت ﴿وَمَنْ يَشَاقِقِ الرَّسُولَ﴾ سے ﴿بَعْدًا﴾ تک یعنی جو نافرمانی کرے رسول کی بعد اس کے کہ کھل گئی اس پر ہدایت اور چلے مؤمنوں کے راہ سے الگ پھیر دیں گے ہم اس کو جدھر پھرا اور داخل کریں ہم اس کو جہنم میں اور وہ براٹھکانا ہے اللہ تعالیٰ ہرگز نہ بخشے گا یہ کہ شریک کیا جائے اس کے ساتھ اور بخش دے گا اس کے سوا جس کو چاہے اور جس نے شریک کیا اللہ تعالیٰ کے ساتھ وہ گمراہ ہوا پھر جب اتر ابشیر سلفانہ کے پاس بجو کی اس کی حسان بن ثابت رضی اللہ عنہا نے شعروں میں تب اٹھایا اس نے سامان بشیر کا اپنے سر پر پھر نکلی اور پھینک آئی اس کو میدان میں اور کہا بشیر سے کہ ہدیہ لایا تو میرے لیے حسان کا شعر یعنی تیرے سبب سے میری بجو ہوئی تجھ سے کبھی مجھے خیر نہ پہنچے گی۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم کسی کو کہ مرفوع کیا اس کو سوا محمد بن سلمہ حرانی کے اور روایت کی یونس بن بکیر اور کئی لوگوں نے یہ حدیث محمد بن اسحاق سے انہوں نے عاصم بن عمر بن قنادہؓ سے مرسل نہیں ذکر کیا اس میں کہ روایت کی عاصم نے اپنے باپ سے اور انہوں نے ان کے دادا سے اور قنادہ بن نعمان اخانی بھائی ہیں ابوسعید خدریؓ کے اور ابوسعید کا نام سعد بن مالک بن سنان ہے۔



(۳۰۳۷) عَنْ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ: مَا فِي الْقُرْآنِ آيَةٌ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ هَذِهِ الْآيَةِ: ﴿إِنَّ اللَّهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذَلِكَ لِمَنْ يَشَاءُ﴾. (ضعيف الاسناد) (اس میں ثور بن ابوفاختہ ضعیف ہے) **ترجمہ:** روایت ہے علیؓ بن ابوطالب سے کہا انہوں نے کہ نہیں قرآن میں کوئی آیت مجھے زیادہ پیاری اس آیت سے ﴿إِنَّ اللَّهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُشْرَكَ بِهِ﴾ الا یہ۔ یعنی بے شک اللہ تعالیٰ نہ بخشے گا اس کو کہ شریک کیا جائے ساتھ اس کے اور بخش دے گا اس کے سوا جس کو چاہے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ اور ابوفاختہ کا نام سعد بن علاقہ ہے اور ثور بن کنیت ابوجہم ہے اور وہ کوفہ کے رہنے والے ہیں اور ان کو ابن عمرؓ اور ابن زبیرؓ سے سماع ہے۔ اور ابن مہدی ان پر کچھ طعن کرتے تھے۔

مترجم: اس آیت کے پیارے ہونے کی وجہ یہ ہے کہ اس میں امید ہے شرک کے سوا سب گناہوں کے معاف ہونے کی اور شرک بدترین معاصی ہے ہرگز قابل بخشائش نہیں۔ معاذ اللہ من ذلک۔



(۳۰۳۸) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ ﴿مَنْ يَعْمَلْ سُوءًا يُجْزَ بِهِ﴾ شَقَّ ذَلِكَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ فَشَكُّوا ذَلِكَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ قَارِبُوا وَسَدِّدُوا، وَفِي كُلِّ مَا يُصِيبُ الْمُؤْمِنَ كَفَّارَةٌ حَتَّى الشُّوْكَةُ يُشَاكُّهَا وَالنَّكْبَةُ يُنَكِّبُهَا)). (اسنادہ صحیح) تخريج شرح عقيدة الطحاوية ۳۹۰۔ سلسلۃ الاحادیث الضعیفۃ تحت الحدیث (۲۹۲۴)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ جب نازل ہوئی یہ آیت ﴿مَنْ يَعْمَلْ سُوءًا يُجْزَ بِهِ﴾ یعنی جو کوئی برا کرے گا ضرور بدلا پائے گا۔ گراں گزرا مسلمانوں پر اور بیان کیا اس کو رسول اللہ ﷺ سے فرمایا آپ نے نزدیک ہوتے جاؤ حق کے اور سیدھے رہو اور مومن کو ہر مصیبت میں کفارہ ہے گناہوں کا یہاں تک کہ کاٹنا چھبے یا کوئی بلا آئے۔
فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ اور ابن محیسن کا نام عمر ہے جو بیٹے ہیں عبدالرحمن کے وہ بیٹے ہیں محیسن کے۔



(۳۰۳۹) عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَأَنْزَلَتْ عَلَيْهِ هَذِهِ الْآيَةُ ﴿وَمَنْ يَعْمَلْ سُوءًا يُجْزَ بِهِ وَلَا يَجِدْ لَهُ مِنْ دُونِ اللَّهِ وَلِيًّا وَلَا نَصِيرًا﴾ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((يَا أَبَا بَكْرٍ! أَلَا أَقْرَبُكَ آيَةُ أَنْزَلْتُ عَلَيْ؟)) قُلْتُ: بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: فَأَقْرَبُهَا فَلَا أَعْلَمُ إِلَّا إِنِّي وَجَدْتُ إِقْتِصَامًا فِي ظَهْرِي فَتَمَطَّاتُ لَهَا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَا شَأْنُكَ يَا أَبَا بَكْرٍ؟)) قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ بَابِي أَنْتَ وَأُمِّي وَأَيَّتَانِمْ يَعْمَلُ سُوءًا وَإِنَّا تَمُجْزِيُونَ بِمَا عَمَلْنَا؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَمَّا أَنْتَ يَا أَبَا بَكْرٍ وَالْمُؤْمِنُونَ، فَتَجْزَوْنَ بِذَلِكَ فِي الدُّنْيَا حَتَّى تَلْقَوْا اللَّهَ وَلَيْسَ لَكُمْ ذُنُوبٌ، وَأَمَّا الْآخَرُونَ فَيَجْتَمِعُ ذَلِكَ لَهُمْ، حَتَّى يُجْزَوْا بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)). (ضعیف الاسناد) (اس میں موسیٰ بن عبیدہ ضعیف ہے)

ترجمہ: روایت ہے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کہ میں نبی ﷺ کے پاس تھا تب اتری یہ آیت ﴿مَنْ يَعْمَلْ سُوءًا يُجْزَ بِهِ﴾ آیت یعنی جو برائی کرے گا بدلہ پائے گا اور نہ پائے گا اللہ کے سوا کوئی حمایتی نہ مددگار۔ اتنی۔ پس فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ اے ابو بکر آیا نہ پڑھاؤں میں تجھ کو ایک آیت جو اتری ہے مجھ پر عرض کی میں نے کیوں نہیں اے رسول اللہ کے کہا ابو بکرؓ نے پھر پڑھائی مجھ کو آیت مذکورہ تو میں کچھ نہیں جانتا مگر پایا میں نے اپنی کمر کا ٹوٹا سوا انگڑائی لی میں نے اس کے سبب سے پس فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کیا حال ہے تمہارا اے ابو بکر عرض کی میں نے اے رسول اللہ کے میرے ماں

قرآن کی تفسیر کے بیان میں جلد دوم

باپ فدا ہیں آپ پر کون ہم میں سے ایسا ہے کہ برائی نہ کی ہو اس نے تو کیا ضرور ہم بدلہ پائیں گے اپنے عملوں کا تب فرمایا رسول اللہ ﷺ نے آگاہ ہوا ہے ابو بکرؓ تجھے اور مؤمنین کو بدلائل جائے گا برائیوں کا دنیا میں یہاں تک کہ ملاقات کریں گے اللہ تعالیٰ سے اور نہ ہوگا ان پر کوئی گناہ اور دوسرے لوگ یعنی منافق وغیرہ جو ہیں جمع ہوں گی ان کی برائیاں یہاں تک کہ وہ بدلایا پائیں گے ان کا قیامت کے دن۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے۔ اور اس کی اسناد میں گفتگو ہے اور موسیٰ بن عبیدہ ضعیف ہیں حدیث میں ضعیف کہا ہے ان کو یحییٰ بن سعید اور احمد بن حنبل نے اور موسیٰ بن سباع مجہول ہیں اور مروی ہوئی ہے یہ حدیث اس سند کے سوا اور سند سے ابو بکرؓ سے اور اس کی اسناد بھی صحیح نہیں۔ اور اس باب میں ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے۔ مترجم: خلاصہ ان احادیث کا یہ ہے کہ ہدایت دنیاوی کامل الایمان لوگوں کے واسطے کفارہ ذنوب ہیں اور دافع عیوب و ہوا مطلوب ہے۔



(۳۰۴۰) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: خَشِيتُ سَوْدَةَ أَنْ يُطَلِّقَهَا النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَتْ: لَا تُطَلِّقْنِي وَأُمْسِكْنِي. وَاجْعَلْ يَوْمِي لِعَائِشَةَ، فَفَعَلَ فَنَزَلَتْ ﴿فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا أَنْ يُصْلِحَا بَيْنَهُمَا صُلْحًا وَالصُّلْحُ خَيْرٌ﴾ فَمَا اصْطَلَحَا عَلَيْهِ مِنْ شَيْءٍ فَهُوَ جَائِزٌ. (اسنادہ صحیح) الارواء (۲۰۲۰)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کہ خوف ہوا سودہ رضی اللہ عنہا کو کہ طلاق دے دیں گے اس کو نبی ﷺ یعنی بسبب بدھاپے کے، سو عرض کی انہوں نے کہ طلاق نہ دیجیے آپ مجھ کو اور اپنی بیبیوں میں رکھئے اور معاف کر دیتی ہوں میں باری اپنی ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کو سو آپ نے ویسا ہی کیا پس اتری یہ آیت ﴿فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا أَنْ يُصْلِحَا بَيْنَهُمَا صُلْحًا﴾ الآیہ۔ یعنی گناہ نہیں شوہر اور بی بی پر کہ صلح کر لیں دونوں اور صلح بہتر ہے سو جس امر پر انہوں نے صلح کر لی جائز ہے۔ **فائدہ:** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ غریب ہے۔



(۳۰۴۱) عَنْ الْبَرَاءِ قَالَ: اخْرُأِ آيَةَ أَنْزَلْتُ أَوْ اخْرُأِ شَيْءٌ أَنْزَلَ: ﴿يَسْتَفْتُونَكَ قُلِ اللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِي الْكَلَالَةِ﴾. (اسنادہ صحیح) صحیح ابی داود (۲۵۷۰)

ترجمہ: روایت ہے براء بن عازبؓ سے کہا انہوں نے کہ آخر آیت جو نازل ہوئی یا آخر جو چیز نازل ہوئی یہ آیت ہے ﴿يَسْتَفْتُونَكَ قُلِ اللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِي الْكَلَالَةِ﴾ الآیہ۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔ اور ابوالسفر کا نام سعید بن احمد ہے اور بعضوں نے ابن بجمہ ثوری کہا ہے۔



قرآن کی تفسیر کے بیان میں جلد دوم

(۳۰۴۲) عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ: حَاءَ رَجُلٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَسْتَفْتُونَكَ قُلِ اللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِي الْكَلَالَةِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: ((تُجْزِلُكَ آيَةُ الصَّيْفِ)).

(اسنادہ صحیح) صحیح ابی داود (۲۵۷۱)

ترجمہ: روایت ہے براءؓ سے کہ آیا ایک مرد رسول اللہ ﷺ کے پاس اور عرض کی کہ اے رسول اللہ کے کیا تفسیر ہے اس آیت کی ﴿يَسْتَفْتُونَكَ...﴾ الآية سو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کافی ہے تجھ کو اس کی تفسیر کے لیے وہ آیت جو گرمی میں نازل ہوئی۔ مترجم: بغوی فرماتے ہیں کہ یہ آیت حجۃ الوداع کے راہ میں ایام گرمیوں میں نازل ہوئی اس لیے آیت الصیف مشہور ہوئی اور پوری آیت یوں ہے ﴿يَسْتَفْتُونَكَ قُلِ اللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِي الْكَلَالَةِ إِنَّ امْرَأَةً هَلَكَ لَيْسَ لَهُ وَلَدٌ وَلَهُ أُحْتٌ فَلَهَا نِصْفُ مَا تَرَكَ وَهُوَ بِرِثَتِهَا إِنْ لَمْ يَكُنْ لَهَا وَلَدٌ فَإِنْ كَانَتَا اثْنَتَيْنِ فَلَهُمَا الثُّلُثَانِ مِمَّا تَرَكَ وَإِنْ كَانُوا إِخْوَةً رِجَالًا وَنِسَاءً فَلِلَّذَكَرِ مِثْلُ حِظِّ الْأُنثَيَيْنِ﴾ یعنی تجھ سے فتویٰ پوچھتے ہیں کہ اللہ فتویٰ دیتا ہے تم کو کلالہ کا اگر کوئی مر جائے اور نہ ہو اس کی اولاد اور اس کی ایک بہن ہو سو اس کے لیے آدھا ہے اس میں سے کہ چھوڑ گیا اور وہ وارث ہوتا ہے اس بہن کا اگر نہ ہو اس کی اولاد پھر اگر ہیں اس کی دو بہنیں تو ان دونوں کے لیے دو تہائی ہے اس میں سے کہ چھوڑ گیا اور اگر ہوں وہ وارث جماعت مرد اور عورتیں تو مرد کے لیے برابر حصہ دو عورتوں کے ہے۔ انتہی۔ اور کلالہ کا اطلاق تین شخصوں پر آتا ہے ایک وہ میت کہ والد اور ولد نہ چھوڑ گیا ہو۔ اور دوسرے ان وارثوں پر کہ جو میت کے والد و ولد نہ ہوں۔ تیسرے اس قرابت پر جو ولدیت اور والدیت کے نسبت سے نہ ہو پس قول اول پر ہیں ابو بکر صدیق اور عمر اور علی رضی اللہ عنہما اور جمہور اہل علم کہ کہتے ہیں کہ کلالہ سے وہی میت مراد ہے جو والد و ولد نہ چھوڑ گیا ہو اور اسی پر اجماع ہے۔ اور مراد بہن سے اس آیت میں حقیقی بہن ہے یا علاقائی یا اخائی۔

خاتمہ سورہ نساء: ایک دفتر نعمت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے لیے آسمان سے اتارا ہے اس میں بڑے بڑے عمدہ فوائد مذکور ہیں اور بہتر بہتر فوائد مسطور چنانچہ احکام فقہیہ میں سے احکام پرورش یتامی کے اور تعداد منکوحات کی اور امر اداے مہر کا اور امر یتامی کی آزمائش کا وقت تفویض مال کے اور اس پر شاہد کر لینے کا وقت تفویض کے اور حصہ وارثوں کے ترکہ کے مال سے اور امر صدقہ کا وقت تقسیم ترکہ کے اور نبی و مذمت مال یتیم کے کھا جانے کی اور حصہ ذوی الفرائض کے اور حق اصابت کے اور حکم ان بیبیوں کا کہ مرتکب فواحش ہوں قبل نزول حد زنا اور حکم اذیت دینے کا زانیوں کے اور یہ دونوں حکم بعد نزول حد زنا منسوخ ہو گئے اور نبی بجز عورتوں کے وارث ہو جانے سے اور حکم استبدال زن کا اور حرمت منکوحہ پدر کی اور بیان ان چودہ عورتوں کا جن سے نکاح درست نہیں اور فرضیت مہر کی اور جواز لونڈیوں کے نکاح کا باذن مالکان اور آدھا ہو جانا حد زنا کا لونڈیوں پر اور احکام عورتوں کے زود و کوب کے اور حکم فیصلہ کا عورت اور مرد کے جھگڑے میں اور امر عبادت الہی کا اور نبی شرک سے اور امر احسان کرنے کا والدین اور اقرباء اور یتامی اور مساکین اور ہمسایہ ذی قرابت اور ہمسایہ اجنبی اور رفیق سفر اور مسافر اور کنیز اور غلام کے ساتھ۔

اور نبی نماز سے وقت نشہ کے اور جواز یتیم کا واسطے مریض و مسافر اور صاحب غناط اور لاس نساء کے جو پانی نہ پائے اور امر اداے امانات اور عدل کا اور امر اطاعت اللہ اور رسول و اولی الامر کا اور رجوع کرنے کا وقت تنازع کے اللہ اور رسول کی طرف اور امر منافقوں سے اعراض کرنے کا اور اللہ پر توکل کرنے کا اور امر تحریض مؤمنین کا قتال کے لیے اور حکم ان لوگوں کا جو اپنی قوم سے اور مسلمانوں سے امن چاہتے ہیں اور حکم کافروں سے صلح کرنے کا اور حکم قتل خطا اور عہد کا اور نبی تکفیر سے اہل اسلام کے اور حکم نماز کے قصر کا سفر میں اور حکم نماز خوف کا اور حکم ذکر الہی کا قیام و قعود وغیرہ میں اور موقوف ہونا نماز کا اور نبی سستی کرنے سے تعاقب کفار میں اور حکم نکاح زنان یتامیٰ اور حکم نشو و اعراض زن کا اور حکم خلع کا اور نبی معلق چھوڑ دینے سے عورتوں کو اور جواز تفریق کا زوجین میں اور امر عدل و انصاف کا اداے شہادت میں اور نبی کفار کی محبت سے اور حکم ایمان لانے کا رسول ﷺ پر اور نبی دین میں غلو کرنے سے اور نبی تثلیث سے اور شرح کلامہ کی اور حکم اس کا۔ انتہی۔ گویا کہ یہ سورہ کا فل جمع مہمات فقہیہ ہے اور شامل تمام احکام دینیہ اور قصص و حکایات سے اس میں کچھ مذکور نہیں فضائل سے اس میں مسطور ہے فضیلت اطاعت حدود اللہ کی اور فضیلت و ضرورت قتال کی واسطے رہائی مستضعفین کے اور فضیلت مجاہدین کی قاعدین پر اور فضیلت استغفار کی اور فضیلت اسلام کی اور ملت ابراہیمی کی اور فضیلت خیر و غلو کی اور فضیلت و اجر مؤمنوں کا اور فضیلت کتاب اللہ کے ساتھ چنگل مارنے کی اور ذمائم سے مذمت اکل مال یتیم کی اور مذمت عصیان کی اور مذمت حرام خور کی اور مذمت بخیل کی اور مذمت افترا کی اللہ تعالیٰ پر اور مذمت منافقوں سے دوستی کرنے کی اور مذمت تارکان ہجرت کی اور نبی ان سے محبت کرنے سے اور خرابی اور رسوائی تارکان ہجرت اور مذمت خائنین کی اور مذمت اس کی جو مرتکب گناہ ہو کر دوسرے پر تہمت باندھے اور مذمت نافرمانی رسول کی اور مذمت کفر کی اور مذمت مرتدین کی اور عدم مغفرت ان کی اور مذمت غیبت کی اور جواز اس کا مظلوم کے لیے اور چھ خصائل مذمومہ یہود کے یعنی نقض میثاق اور کفر اور قتل انبیاء اور غلبہ کہنا اپنے قلوب کا اور بہتان باندھنا مریم علیہا السلام پر اور دعویٰ قتل عیسیٰ علیہ السلام اور چار خصلتیں ان کی یعنی ظلم اور اللہ کی راہ سے روکنا اور کھانا لوگوں کے مال فریب سے اور سود لینا اور مذمت اللہ کی عبادت سے تکبر کرنے کی اور بہت سے امور ضروری اور بکار آداس میں مذکور ہیں۔

چنانچہ پیدائش انسان کی ایک جان سے اور بیان توبہ کا اور شرائط اس کے قبول ہونے کی اور ارادہ الہی متعلق ہونا واسطے بیان سنن اسلام و ایمان کے اور برائی ہوس اور رشک کی اور پاک ہونا اللہ تعالیٰ کا ظلم سے اور ضلالت سے اور اضلال اہل کتاب کا اور تحریف یہود کی سمعنا اور عصینا کہنے میں اور خطاب اہل کتاب سے اور حکم ایمان لانے کا قبل اس کے کہ چہرے ان کے مسخ ہو جائیں اور بخشہ نہ جانا شرک کا اور شکایت جنت اور طاغوت کی اور لڑنا کافروں کا طاغوت کے لیے اور مؤمنوں کا اللہ تعالیٰ کے لیے اور برائی ان کی جو پہلے سے مشتاق جہاد تھے اور بعد فرض ہونے کے قیل و قال کرنے لگے اور پہنچنا موت کا بہر حال اور نسبت کرنا منافقوں کا خیر کو اللہ کی جانب اور شر کو نبی کی جانب اور جواب اس کا اور عین اطاعت اللہ ہونا اطاعت رسول کا اور بیان اس کا کہ منافق بے تحقیق خبر بد مشہور کر دیتے ہیں اور وعدہ اللہ تعالیٰ کا کہ کفار کی لڑائی بند ہو جائے گی یعنی ان کو تمہارے ساتھ تاب مقاومت نہ رہے گی اور

بیان اچھی اور بری شفاعت کا اور بہتر نہ ہونا اکثر مشوروں کا مگر جو صدقہ وغیرہ کے لیے ہو یا صلح کے واسطے اور منعم علیہم ہونا پیغمبروں اور صدیقوں اور شہیدوں اور صالحوں کا اور برہان اور نور ہونا قرآن کا۔



۵۔ باب: وَمِنْ سُورَةِ الْمَائِدَةِ

تفسیر سورہ مائدہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

(۳۰۴۳) عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْيَهُودِ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ! لَوْ عَلَيْنَا أَنْزَلْتَ هَذِهِ الْآيَةَ: ﴿الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتِمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا﴾، لَا تَخْذُنَا ذَلِكَ الْيَوْمَ عَيْدًا فَقَالَ عُمَرُ: إِنِّي لَا أَعْلَمُ أَيَّ يَوْمٍ أَنْزَلْتَ هَذِهِ الْآيَةَ، أَنْزَلْتَ يَوْمَ عَرَفَةَ فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ. (اسنادہ صحیح)

تفسیر: طارق بن شہاب سے روایت ہے کہ کہا ایک مرد نے یہود میں سے حضرت عمر بن خطابؓ سے کہ اے امیر المؤمنین اگر ہمارے اوپر اترتی یہ آیت ﴿الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتِمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا﴾ یعنی فرماتا ہے اللہ تعالیٰ کہ آج کے دن پورا کر دیا میں نے تمہارا دین اور پوری کر دی تم پر اپنی نعمت اور پسند کیا میں نے تمہارے لیے اسلام کو دین۔ اتنی۔ تو بے شک ہم اس دن کو عید ٹھہراتے یعنی کہ میں خوب جانتا ہوں کہ آیت کس دن اتری ہے یہ آیت عرفہ کے دن جمعہ کے روز یعنی ہم کو عید ٹھہرانے کی ضرورت نہیں وہ خود عید ہے۔

فائلا: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔



(۳۰۴۴) عَنْ عَمَّارِ بْنِ أَبِي عَمَّارٍ قَالَ: قَرَأَ ابْنُ عَبَّاسٍ ﴿الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتِمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا﴾ وَعِنْدَهُ يَهُودِيٌّ فَقَالَ: لَوْ أَنْزَلْتَ هَذِهِ الْآيَةَ عَلَيْنَا لَا تَخْذُنَا يَوْمَهَا عَيْدًا، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَإِنَّهَا نَزَلَتْ فِي يَوْمِ عِيدَيْنِ: فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَيَوْمَ عَرَفَةَ. (صحیح الاسناد)

تفسیر: روایت ہے عمار بن ابوعمار سے انہوں نے کہا کہ پڑھی ابن عباسؓ نے یہ آیت ﴿الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتِمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا﴾ اے اور ان کے پاس ایک یہودی بیٹھا ہوا تھا اس نے کہا اگر یہ آیت اترتی ہم پر تو ہم بے شک اس دن کو عید مقرر کرتے تب ابن عباسؓ نے کہا یہ نازل ہوئی ایسے دن میں کہ اس دن ہمارے یہاں دو عیدیں تھیں ایک جمعہ دوسرا عرفہ۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت سے۔

مترجم: اس آیت مبارک میں بڑی بشارت ہے اول تو دین کامل ہونے کی دوسرے نعمت الہی پوری حاصل ہونے کی تیسرے عمدہ ترین ادیان جو اسلام ہے اس کی عنایت ہونے کی الحمد للہ علی ذلک۔ معاملہ میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جس دن یہ آیت نازل ہوئی اس دن پانچ عیدیں تھیں جمعہ اور عرفہ دو عیدیں مسلمانوں کی اور یہود اور نصاریٰ اور مجوس کی ایک ایک عید اور ایسا اجتماع عیدوں کا کبھی نہ اس کے قبل ہوا اور نہ بعد ہوگا۔ فقیر کہتا ہے کہ اس میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ دین کامل ہو گیا معلوم ہوا کہ اب دین میں کسی امر جدید اور بدعت غیر سدید کے نکالنے کی حاجت نہ رہی اب جو نیا کام نکالے وہ گویا کہ چھٹی انگلی ہے کہ وہ موجب عیب ہے اور معیب لاریب اور معلوم ہوا کہ قرآن سے بڑھ کر کوئی نعمت نہیں کہ قرآن اس آیت پر گویا تمام ہو گیا اس کے بعد کوئی حکم اور فرض نہایت اللہ تعالیٰ نے نازل کیا اس کے بعد تھوڑے ہی دن زندہ رہے پھر گلزار دنیا سے تشریف لے گئے۔



(۳۰۴۵) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((يَمِينُ الرَّحْمَنِ مَلَأَى سَحَاءً لَا يُغِصُّهَا، اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ))، قَالَ: ((أَرَأَيْتُمْ مَا أَتَّفَقَ مِنْهُدُ خَلْقِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ، فَإِنَّهُ لَمْ يَغِصْ مَا فِي يَمِينِهِ وَعَرِشُهُ عَلَى الْمَاءِ وَبِيَدِهِ الْآخَرَى الْمِيزَانُ يَخْفِضُ وَيَرْفَعُ))۔ (اسنادہ صحیح) ظلال الحجة (۷۸۰)

ترجمہ: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کا داہنا ہاتھ یا برکت کا ہاتھ بھرا ہوا ہے خرچ کرنے والا اور بہانے والا ہے نعمتوں کا اور رزق نہیں کم ہوتا ہے کسی طرح اور دن میں فرمایا آپؐ نے کہ خیال تو کر کہ کتنا خرچ کر چکا ہوگا جب سے پیدا کیے آسمان سوا ب تک کچھ کم نہیں ہوا جو اس کے ہاتھ میں ہے اور عرش اس کا پانی پر تھا یعنی قبل پیدائش سموات کے اس کے ہاتھ میں ترازو ہے یعنی اعمال اور رزق کے جھکاتا ہے جس کے لیے چاہے اور بلند کرتا ہے جس کے لیے چاہے یعنی جسے چاہتا ہے زیادہ دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے کم۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور یہ حدیث تفسیر ہے اس آیت کی ﴿وَقَالَتِ الْيَهُودُ يَدُ اللَّهِ مَغْلُولَةٌ غُلَّتْ أَيْدِيهِمْ﴾ یعنی یہود نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کا ہاتھ بندھا ہوا ہے یعنی ہم کو کچھ نہیں دیتا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے بندھے ہوئے ہیں ان کے ہاتھ اور لعنت کئے گئے وہ اس کہنے سے بلکہ اللہ کے دونوں ہاتھ کھلے ہوئے ہیں خرچ کرتا ہے جس طرح چاہتا ہے۔ الآیۃ۔ اور اس حدیث میں ائمہ دین نے فرمایا ہے کہ ایمان لائے یعنی صفات الہی پر مشید و وجہ وغیرہ کے بغیر اس کے کہ تفسیر کرے اس کی یا وہم کرے اس میں ایسا ہی کہا ہے بہت سے ائمہ ہدیٰ نے انہیں میں ہیں سفیان ثوری اور مالک بن انس اور ابن عیینہ اور ابن مبارک کہ کہتے ہیں روایت کی جائیں یہ چیزیں اور اس پر ایمان رکھا جائے اور نہ بیان کی جائے کیفیت ان کی یعنی یہ نہ کہا جائے کہ اس کا ہاتھ ایسا ہے یا ویسا بلکہ صرف ایمان لایا جائے کہ جیسے اس کی ذات ہے ویسا ہی اس کا ہاتھ ہے۔

(۳۰۴۶) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُحَرِّسُ حَتَّى نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ ﴿وَاللَّهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ﴾ فَأَخْرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رَأْسَهُ مِنَ الْقُبَّةِ، فَقَالَ لَهُمْ : ((يَا أَيُّهَا النَّاسُ! انْصَرِفُوا، فَقَدْ عَصَمَنِي اللَّهُ)) . (اسنادہ حسن)

ترجمہ: ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہا انہوں نے تھے نبی ﷺ کہ پہرہ مقرر کیا جاتا آپ کی نگہبانی کے لیے یہاں تک کہ اتری یہ آیت ﴿واللہ یعصمک من الناس﴾ یعنی اللہ نگہبان ہے تیرا لوگوں کے شر سے سو نکالا رسول اللہ ﷺ نے اپنا سر مبارک خیمہ سے اور فرمایا اپنے پہرہ والوں سے اے لوگو! چلے جاؤ میرے پاس سے کہ اللہ تعالیٰ میرا خود نگہبان ہے۔
فائدہ: یہ حدیث غریب ہے۔ اور روایت کی یہ حدیث بعضوں نے جریری سے انہوں نے عبد اللہ بن شقیق سے کہ رسول اللہ ﷺ کی نگہبانی کی جاتی تھی اور نہیں ذکر کیا اس میں ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کا۔



(۳۰۴۷) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((لَمَّا وَقَعَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ فِي الْمَعَاصِي فَفَنَّهُتُهُمْ عِلْمًا وَهُمْ، فَلَمْ يَنْتَهُوا فَجَالَسُوهُمْ فِي مَجَالِسِهِمْ وَآكَلُوهُمْ وَشَارَبُوهُمْ، فَضَرَبَ اللَّهُ قُلُوبَ بَعْضِهِمْ عَلَى بَعْضٍ وَلَعَنَهُمْ عَلَى لِسَانِ دَاوُدَ وَعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ ذَلِكَ بِمَا عَصَوْا وَكَانُوا يَعْتَدُونَ)) قَالَ: فَجَلَسَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَكَانَ مَتَكِّئًا، فَقَالَ: ((لَا وَاللَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، حَتَّى تَأْطُرُوهُمْ عَلَى الْحَقِّ أَطْرًا)) . (اسنادہ ضعیف) تخريج مشكاة المصابيح (۵۱۴۸) ابو عبیدہ کا اپنے والد عبد اللہ بن مسعود سے سماع ثابت نہیں لہذا منقطع ہے۔

ترجمہ: عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب کہ پڑ گئے بنی اسرائیل گناہوں میں منع کیا ان کو عالموں نے اور وہ باز نہ آئے پھر علماء ان کے ساتھ بیٹھنے لگے ان کی مجلسوں میں اور کھانے پینے لگے ان کے ساتھ سولہادیئے اللہ تعالیٰ نے بعضوں کے دل بعض سے اور لعنت کی ان پر داؤد اور عیسیٰ بن مریم کی زبان سے یہ سزا اس امر کی تھی کہ وہ نافرمانی کرتے تھے اور حد شرعی سے بڑھ جاتے تھے۔ کہا راوی نے پھر اٹھ بیٹھے رسول اللہ ﷺ اور وہ نکلیے لگائے ہوئے تھے اور فرمایا قسم ہے اس پروردگار کی کہ میری جان اس کے ہاتھ میں ہے کہ نہ نجات پاؤ گے تم یہاں تک کہ بخوبی نہ رو کو ظالم کو ظلم سے اور نہ دلواد حق مظلوم کا اس سے۔

فائدہ: عبد اللہ بن عبد الرحمن نے کہا کہ یزید نے کہا کہ سفیان ثوری اس روایت میں عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا نام نہ دیتے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ اور مروی ہوئی یہ حدیث محمد بن مسلم بن ابوالواضح سے وہ روایت کرتے ہیں علی بن بدیمہ سے وہ ابو عبیدہ سے وہ عبد اللہ بن مسعود سے وہ نبی ﷺ سے مانند اس کے۔ اور بعضوں نے کہا روایت ہے ابو عبیدہ سے وہ روایت کرتے ہیں نبی ﷺ سے۔

(۳۰۴۸) عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ بَنِي إِسْرَائِيلَ لَمَّا وَقَعَ فِيهِمُ النِّقْصُ، كَانَ الرَّجُلُ يَرَى أَخَاهُ يَقَعُ عَلَى الذَّنْبِ فَيَنْهَاهُ عَنْهُ، فَإِذَا كَانَ الْغَدُ لَمْ يَمْنَعُهُ مَا رَأَى مِنْهُ أَنْ يَكُونَ أَكْبَلَهُ وَشَرِيئَهُ وَخَلِيطَهُ، فَضَرَبَ اللَّهُ قُلُوبَ بَعْضِهِمْ بِبَعْضٍ وَنَزَلَ فِيهِمُ الْقُرْآنُ فَقَالَ: ﴿لُعِنَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ عَلَى لِسَانِ دَاوُدَ وَعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ ذَلِكَ بِمَا عَصَوْا وَكَانُوا يَعْتَدُونَ﴾ وَفَرَأَ حَتَّى بَلَغَ ﴿وَلَوْ كَانُوا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالنَّبِيِّ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْهِ مَا اتَّخَذُوهُمْ أَوْلِيَاءَ وَلَكِنَّ كَثِيرًا مِنْهُمْ فَاسِقُونَ﴾)) قَالَ: وَكَانَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ مُتَكِنًا فَحَلَسَ، فَقَالَ: ((لَا حَتَّى تَأْخُذُوا عَلَى يَدَيِ الظَّالِمِ فَنُاطِرُوهُ عَلَى الْحَقِّ أَطْرًا)) . (اسنادہ ضعیف) انظر ما قبلہ)

بیشرحہ: ابو عبیدہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بنی اسرائیل میں جب نقصان ایمان آ گیا تو یہ حال تھا کہ آدمی ان میں سے اپنے بھائی کو گناہ کرتے دیکھتا تھا اور اس کو روکتا تھا پھر جب دوسرا روز ہوتا اور وہ دیکھتا کہ یہ باز نہیں آتا تو نہ روکتا اس کو وہ گناہ جو دیکھتا تھا گنہگار سے اس کے ساتھ ہم نوالہ اور ہم پیالہ اور شریک ہونے سے پھر ملا دیئے اللہ تعالیٰ نے بعضوں کے دل بعض سے اور اتر ان کے حق میں قرآن اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے لعنت کئے گئے جو منکر ہوئے بنی اسرائیل سے داؤد اور عیسیٰ بن مریم کی زبان سے یہ اس سبب سے کہ وہ نافرمانی کرتے تھے اور حد پر نہ رہتے اور پڑھا آپ نے ان آیتوں کو یہاں تک کہ پہنچے ﴿لَوْ كَانُوا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ﴾ سے آخر تک۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اگر وہ ایمان رکھتے ہوتے اللہ پر اور نبی پر اور جو اتر اس پر تو نہ بناتے گنہگاروں کو دوست لیکن اکثر ان میں بے حکم ہیں۔ کہاروی نے اور نبی اللہ کے تکیہ لگائے ہوئے تھے، سواٹھ بیٹھے اور فرمایا نہ نجات پاؤ گے تم عذاب الہی سے جب تک کہ نہ پکڑو ہاتھ ظالم کا اور نہ مائل کردو اسے حق کی طرف۔ بخوبی۔

فائدہ: روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے کہا کہ لکھو ادا یا مجھ کو اداؤ دے کہ خردی ہم کو محمد بن مسلم بن ابوالوضاح نے وہ روایت کرتے ہیں علی بن بذیمہ سے وہ عبیدہ سے وہ عبد اللہ سے وہ نبی ﷺ سے مانند اس کے۔ مترجم: ان حدیثوں میں بڑی تنبیہ ہے ان لوگوں کو جو اہل بدع اور اہل ہوا اور فساق و فجار سے مخالفت و محبت رکھتے ہیں اور بنی اسرائیل کے ہلاکت کا یہی سبب ہوا کہ جب اہل حق نے اہل باطل سے ملنا جلنا اختیار کیا اور ان سے اجتناب اور اترا نہ رکھا اللہ تعالیٰ نے عذاب عام ساری قوم پر بھیج دیا کہ سب نیک و بد ہلاک ہو گئے جیسے نیکوں کو نیکی ضرور ہے اسی طرح بدوں سے اجتناب و اترا ضرور ہے۔



(۳۰۴۹) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنِّي إِذَا أَصَبْتُ اللَّحْمَ انْتَشَرْتُ

لِّلنِّسَاءِ وَأَخَذْتَنِي شَهْوَتِي فَحَرَمْتُ عَلَيَّ اللَّحْمَ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَحَرِّمُوا طَيِّبَاتِ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوا إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ﴾ وَكُلُوا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللَّهُ حَلَالًا طَيِّبًا﴾.

(اسنادہ صحیح)

ترجمہ: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک مرد آیا رسول اللہ ﷺ کے پاس اور عرض کی کہ اے رسول اللہ کے میں جب گوشت کھاتا ہوں تو پریشان پھرتا ہوں عورتوں کے لیے اور پکڑ لیتی ہے مجھ کو شہوت میری سو میں نے حرام کیا ہے اپنے اوپر گوشت پس اتاری اللہ تعالیٰ نے ﴿یا ایہا الذین امنوا﴾ سے آخر تک۔ یعنی اے ایمان والو مت حرام کرو پاکیزہ چیزیں جو حلال کیں اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے اور حد سے نہ بڑھو اللہ دوست نہیں رکھتا حد سے بڑھنے والوں کو اور کھاؤ اس میں سے کہ دیا تم کو اللہ تعالیٰ نے حلال پاک۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ اور روایت کی بعضوں نے عثمان بن سعد کی سند کے سوا اور سند سے مرسلہ کہ اس میں ذکر نہیں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہونے کا۔ اور روایت کی یہ حدیث خالد حذاء نے عکرمہ سے مرسلہ۔



(۳۰۵۰) عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّهُ قَالَ: أَلَلَّهُمَّ بَيْنَ لَنَا فِي الْخَمْرِ بَيَانَ شِفَاءٍ فَنَزَلَتْ النَّبِيُّ فِي الْبَقَرَةِ ﴿يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ قُلْ فِيهِمَا إِثْمٌ كَبِيرٌ﴾ الْآيَةَ فَذَعَى عُمَرُ فَقَرِئَتْ عَلَيْهِ، فَقَالَ: أَلَلَّهُمَّ بَيْنَ لَنَا فِي الْخَمْرِ بَيَانَ شِفَاءٍ، فَنَزَلَتْ النَّبِيُّ فِي النَّسَاءِ ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْرُبُوا الصَّلَاةَ وَأَنْتُمْ سُكَارَى﴾ فَذَعَى عُمَرُ فَقَرِئَتْ عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: أَلَلَّهُمَّ بَيْنَ لَنَا فِي الْخَمْرِ بَيَانَ شِفَاءٍ، فَنَزَلَتْ النَّبِيُّ فِي الْمَائِدَةِ: ﴿إِنَّمَا يُرِيدُ الشَّيْطَانُ أَنْ يُوقِعَ بَيْنَكُمْ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ فِي الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ﴾. إِلَى قَوْلِهِ ﴿فَهَلْ أَنْتُمْ مُنْتَهُونَ﴾ فَذَعَى عُمَرُ فَقَرِئَتْ عَلَيْهِ: فَقَالَ أَنْتَهَيْنَا أَنْتَهَيْنَا.

(اسنادہ صحیح) سلسلة الأحاديث الصحيحة (۲۳۴۸)

ترجمہ: روایت ہے حضرت عمرؓ سے کہا انہوں نے کہ یا اللہ بیان کر دے ہمارے لیے شراب کا حکم صاف صاف، سواتری وہ آیت جو سورہ بقرہ میں ہے ﴿يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ﴾ آخر آیت تک۔ یعنی پوچھتے ہیں تجھ سے حکم شراب کا اور جوئے کا کہہ دے تو کہ ان دونوں میں گناہ ہے بڑا اور فائدے بھی ہیں لوگوں کو اور گناہ ان کا بڑا ہے ان کے فائدوں سے پھر بلائے گئے حضرت عمرؓ اور پڑھی گئی ان کے آگے یہ آیت پھر کہا انہوں نے یا اللہ بیان کر دے ہمارے لیے شراب کا حکم صاف صاف پھر اتری یہ آیت جو سورہ نساء میں ہے ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْرُبُوا الصَّلَاةَ﴾ الخ۔ یعنی اے ایمان والو نماز کے قریب نہ جاؤ نشہ کے حال میں پھر بلائے گئے حضرت عمرؓ اور پڑھی گئی آپ کے آگے یہ آیت پھر کہا آپ نے یا اللہ بیان کر دے ہمارے لیے حکم شراب کا صاف صاف پس اتری وہ آیت جو سورہ مائدہ میں ہے ﴿إِنَّمَا يُرِيدُ الشَّيْطَانُ أَنْ يُوقِعَ بَيْنَكُمْ

الْعَدَاوَةُ ۝ اَلَا يَٰۤاِیُّهَا الشَّيْطَانُ ارَادَهُ رَكَّطًا هَـۥ كَمَا ذَال دَعَا تَمَّارَۥ دَرَمَانَۥ عَدَاوَتُۥ اَوْرَ بَغْضُ شَرَابُۥ اَوْرَ جَوَّۥ كَسَبُۥ
سے اور اتری یہ آیت ﴿فَهَلْ اَنْتُمْ مُّنتَهُوْنَ﴾ تک فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ اب تو تم باز رہو گے یعنی شراب اور جوئے سے یا
اس کا حکم پوچھنے سے پس کہا عمرؓ نے باز رہے ہم باز رہے ہم۔

☆ عَنْ أَبِي مَيْسَرَةَ : أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، قَالَ : اَللّٰهُمَّ بَيِّنْ لَّنَا فِي الْخَمْرِ بَيَانَ شِفَاءٍ . فَذَكَرَ نَحْوَهُ .
بَيِّنْ جَعَلَا : ابومیسرہ عمرو بن شرحبیل سے روایت ہے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے (دعا کرتے ہوئے) کہا اے اللہ! ہمارے لیے شراب
کے بارے میں واضح حکم بیان فرما۔ پھر پچھلی حدیث بیان کی۔

فائدہ : اور مروی ہوئی یہ حدیث اسرائیل سے مرسل روایت کی ہم سے محمد بن غلاء نے انہوں نے وکیع سے انہوں نے اسرائیل
سے انہوں نے ابواسحاق سے انہوں نے ابومیسرہ سے کہ عمر بن خطابؓ نے کہا یا اللہ بیان کر ہمارے لیے حکم شراب کا صاف صاف
پھر ذکر کی روایت مانند اس کے اور یہ صحیح تر ہے محمد بن یوسف کی روایت سے۔ [صحیح بمقابلہ]



(۳۰۵۱) عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ : مَاتَ رَجُلٌ مِّنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ قَبْلَ أَنْ تُحَرَّمَ الْخَمْرُ، فَلَمَّا حُرِّمَتِ الْخَمْرُ،
قَالَ رَجُلٌ : كَيْفَ بِأَصْحَابِنَا وَقَدْ مَاتُوا يَشْرَبُونَ؟ الْخَمْرُ؟ فَزَكَتْ : ﴿لَيْسَ عَلَى الَّذِينَ آمَنُوا
وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جُنَاحٌ فِيمَا طَعِمُوا إِذَا مَا اتَّقَوْا وَآمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ﴾ . (صحیح) [بمابعدہ]

بَيِّنْ جَعَلَا : روایت ہے براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کہ مر گئے چند لوگ نبی ﷺ کے یاروں سے قبل شراب حرام ہونے
کے پھر جب شراب حرام ہوئی کہنے لگے لوگ کیا حال ہوگا ہمارے ان یاروں کا جو مر گئے شراب پیتے ہوئے پس اتری یہ
آیت ﴿لَيْسَ عَلَى الَّذِينَ آمَنُوا﴾ سے آخر تک یعنی کچھ گناہ نہیں ان لوگوں پر جو ایمان لائے اور عمل کئے نیک اس چیز
میں جو کھائی انہوں نے یعنی قبل حرمت کے جب تقویٰ اختیار کیا انہوں نے اور ایمان لائے اور عمل کیے اچھے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے۔ اور روایت کی شعبہ نے ابواسحاق سے بھی۔ روایت کی ہم سے یہ حدیث محمد بن بشار نے انہوں نے
محمد بن جعفر سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے ابواسحاق سے کہا ابواسحاق نے کہ کہا براء بن عازبؓ نے انتقال کیا کئی شخصوں نے
نبی ﷺ کے یاروں سے اور وہ شراب پیا کرتے تھے پھر جب نازل ہوئی حرمت شراب کی کہا کئی شخصوں نے نبی ﷺ کے یاروں میں
سے کیا حال ہوگا ہمارے ان یاروں کا جو مر گئے شراب پیتے ہوئے کہا راوی نے کہ پھر نازل ہوئی یہ آیت ﴿لَيْسَ عَلَى الَّذِينَ
آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جُنَاحٌ فِيمَا طَعِمُوا﴾ آخر آیت تک۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔



(۳۰۵۲) عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ [بِهَذَا]، قَالَ: قَالَ الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ: مَاتَ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَهُمْ يَشْرَبُونَ الْخَمْرَ، فَلَمَّا نَزَلَتْ تَحْرِيمُهَا قَالَ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ: فَكَيْفَ بِأَصْحَابِنَا الَّذِينَ مَاتُوا وَهُمْ يَشْرَبُونَهَا؟ فَنَزَلَتْ: ﴿لَيْسَ عَلَى الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جُنَاحٌ فِيمَا طَعُمُوا﴾ (الآية). (صحیح الاسناد)

ترجمہ: ابو اسحاق سے روایت ہے کہ براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے کئی آدمی اس حالت میں فوت ہوئے کہ وہ شراب پیا کرتے تھے۔ پس جب شراب کی حرمت کا حکم نازل ہوا تو رسول اللہ ﷺ کے صحابہ میں سے لوگوں نے کہا کہ ہمارے دوستوں کا کیا حال ہوگا جو مر گئے اور وہ شراب پیا کرتے تھے۔ راوی کہتے ہیں پھر یہ آیت نازل ہوئی: ﴿لَيْسَ عَلَى الَّذِينَ آمَنُوا...﴾ (الآية)۔
فائلا: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔



(۳۰۵۳) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَرَأَيْتَ الَّذِينَ مَاتُوا وَهُمْ يَشْرَبُونَ الْخَمْرَ. لَمَّا نَزَلَ تَحْرِيمُ الْخَمْرِ.؟ فَنَزَلَتْ ﴿لَيْسَ عَلَى الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جُنَاحٌ فِيمَا طَعُمُوا إِذَا مَا اتَّقَوْا وَآمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ﴾. (صحیح)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ اصحاب نے پوچھا کہ یا رسول اللہ جو لوگ مر گئے شراب پیتے ہوئے اور یہ سوال جب کیا کہ شراب کی حرمت اتر چکی تھی پس اتری یہ آیت ﴿لَيْسَ عَلَى الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ﴾۔
فائلا: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔



(۳۰۵۴) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ: ﴿لَيْسَ عَلَى الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جُنَاحٌ فِيمَا طَعُمُوا إِذَا مَا اتَّقَوْا وَآمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ﴾ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَنْتَ مِنْهُمْ)) (استناد صحیح)

ترجمہ: روایت ہے عبد اللہ سے کہا انہوں نے کہ جب اتری یہ آیت ﴿لَيْسَ عَلَى الَّذِينَ آمَنُوا﴾ تب فرمایا مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے کہ تو بھی ان میں سے ہے۔

فائلا: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔



(۳۰۵۵) عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ: ﴿وَلِلَّهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ حِجُّ النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا﴾ قَالُوا: يَارَسُولَ اللَّهِ، فِي كُلِّ عَامٍ؟ فَسَكَتَ، فَقَالُوا يَارَسُولَ اللَّهِ، فِي كُلِّ عَامٍ؟ قَالَ: ((لَا، وَلَوْ قُلْتُ: نَعَمْ لَوَجَبَتْ))، فَانْزَلَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَسْأَلُوا عَنْ أَشْيَاءٍ إِنْ تُبَدِّلَ لَكُمْ تَسْؤُكُمْ﴾. (اسنادہ ضعیف) [ارواء الغلیل (۴/۱۵۰) وهو صحيح دون نزول الآية] عبدالاعلیٰ ضعیف ہے۔

ترجمہ: حضرت علیؑ سے روایت ہے کہ جب اتاری یہ آیت ﴿وَلِلَّهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ حِجُّ النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا﴾ یعنی لوگوں پر فرض ہے ارادہ کرنا بیت اللہ کا حوطاقت رکھتا ہو اس کے راہ کی عرض کی صحابہؓ نے کہ اے رسول اللہ کے کیا ہر سال میں حج فرض ہے پس چپ ہو رہے آپؐ پھر عرض کی کہ اے رسول اللہ کے کیا ہر سال میں حج فرض ہے فرمایا آپؐ نے نہیں اور فرمایا اگر میں کہہ دیتا کہ ہاں تو ہر سال فرض ہو جاتا پس اتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت ”اے ایمان والو! امت سوال کرو بہت سی چیزوں سے کہ اگر بیان کی جائیں تو تم کو ناگوار ہو“۔

فائلا: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے حضرت علیؑ کی روایت سے۔ اور اس باب میں ابو ہریرہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔



(۳۰۵۶) أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ أَنَسٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: قَالَ رَجُلٌ: يَارَسُولَ اللَّهِ! مَنْ أَبِي؟ قَالَ: ((أَبُوكَ فَلَانٌ))، قَالَ: فَتَنَزَّلَتْ ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَسْأَلُوا عَنْ أَشْيَاءٍ إِنْ تُبَدِّلَ لَكُمْ تَسْؤُكُمْ﴾. (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: مجھے خبر دی موسیٰ بن انیس نے انہوں نے کہا: میں نے سنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے تھے۔ کہ ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ میرا باپ کون ہے آپؐ نے فرمایا فلا نا شخص کہا راوی نے پھر اتاری یہ آیت ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَسْأَلُوا عَنْ أَشْيَاءٍ إِنْ تُبَدِّلَ لَكُمْ تَسْؤُكُمْ﴾ یعنی اے ایمان والو! امت پوچھو ایسی چیزیں کہ اگر بیان کی جائیں تو تم کو برا لگے۔

فائلا: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ غریب ہے۔



(۳۰۵۷) عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ أَنَّهُ قَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّكُمْ تَقْرَأُونَ هَذِهِ الْآيَةَ: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا عَلَيْكُمْ أَنْفُسُكُمْ لَا يَضُرُّكُمْ مَنْ ضَلَّ إِذَا اهْتَدَيْتُمْ﴾ وَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((إِنَّ النَّاسَ إِذَا رَأَوْا ظَالِمًا فَلَمْ يَأْخُذُوا عَلَى يَدَيْهِ أَوْشَكَ أَنْ يَعْمَهُمُ اللَّهُ بِعِقَابٍ مِنْهُ)). (اسنادہ صحیح)

تخریج مشکاة المصابیح (۵۱۴۲) تخریج الأحادیث المختارة (۵۸-۵۴) سلسلة الأحادیث الصحيحة

(۱۵۶۴)

ترجمہ: ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ اے لوگو تم پڑھتے ہو یہ آیت ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا﴾ یعنی اے ایمان والو! فکر کرو تم اپنی جانوں کی تم کو ضرر نہ پہنچائے گا جو گمراہ رہے گا جب تم ہدایت پا چکے اور حالانکہ میں نے سنا ہے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے جب لوگ دیکھیں ظالم کو اور اس کے دونوں ہاتھ نہ پکڑ لیں تو قریب ہے کہ اللہ کی طرف سے ان پر عام عذاب آجائے یعنی اس آیت سے یہ مراد نہیں کہ امر معروف نہ کرنا چاہیے بلکہ یہ مراد ہے کہ امر معروف اور نہی منکر پر اگر وہ نہ مامیں تو آمرین ماخوذ نہیں۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور روایت کی یہ حدیث کئی لوگوں نے اسماعیل بن خالد سے مانند اس حدیث کے مرفوعاً۔ اور روایت کی بعضوں نے اسماعیل سے انہوں نے قیس سے انہوں نے ابوبکر سے قول ابوبکر کا اور مرفوع نہ کیا اس کو۔



(۳۰۵۸) عَنْ أَبِي أُمَيَّةَ الشَّعْبَانِيِّ قَالَ: أَتَيْتُ أَبَا ثَعْلَبَةَ الْخُسَنِيَّ فَقُلْتُ لَهُ: كَيْفَ تَصْنَعُ فِي هَذِهِ الْآيَةِ؟ قَالَ: آيَةُ آيَةٍ؟ قُلْتُ: قَوْلُهُ تَعَالَى: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا عَلَيْكُمْ أَنْفُسُكُمْ لَا يَصْرُكُمْ مَنْ ضَلَّ إِذَا اهْتَدَيْتُمْ﴾ قَالَ: أَمَّا وَاللَّهِ لَقَدْ سَأَلْتُ عَنْهَا خَيْرًا، سَأَلْتُ عَنْهَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ: ((بَلِ اتَّبِعُوا بِالْمَعْرُوفِ وَتَنَاهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ، حَتَّى إِذَا رَأَيْتُ شُحًّا مُطَاعًا، وَهَوًى مُتَّبَعًا، وَدُنْيَا مُؤَثَّرَةً، وَإِعْجَابَ كُلِّ ذِي رَأْيٍ بِرَأْيِهِ، فَعَلَيْكَ بِخَاصَّةِ نَفْسِكَ وَدَعِ الْعَوَامَّ، فَإِنَّ مِنْ وَرَائِكُمْ أَيَّامًا الصَّبْرُ فِيهِنَّ مِثْلُ الْقَبْضِ عَلَى الْجَمْرِ، لِلْعَامِلِ فِيهِنَّ مِثْلُ أَجْرِ خَمْسِينَ رَجُلًا يَعْمَلُونَ مِثْلَ عَمَلِكُمْ)). قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ: وَزَادَنِي غَيْرُ عَتَبَةٍ قِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَجْرُ خَمْسِينَ رَجُلًا مِثْلًا أَوْ مِنْهُمْ؟ قَالَ: ((لَا، بَلْ أَجْرُ خَمْسِينَ رَجُلًا مِنْكُمْ)). (اسنادہ ضعیف) نقد الکتانی (۲۷) تخریج المشكاة (۵۱۴۴)۔ لیکن بعضہ صحیح، فانظر الحديث المتقدم (۲۳۶۱) لئلسلسلة الأحاديث الصحيحة (۵۹۴) اس میں عمر و بن جاریہ النخعی مچھول راوی ہے۔)

ترجمہ: ابوامیہ شعبانی سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ آیا میں ابوثعلبہ خشنی کے پاس اور میں نے کہا کیا کہتے ہو تم اس آیت میں انہوں نے کہا کون سی آیت میں نے کہا قول اللہ تعالیٰ کا ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا عَلَيْكُمْ أَنْفُسُكُمْ﴾ کہ انہوں نے کہا کہ آگاہ ہو تم ہے اللہ تعالیٰ کی تم نے پوچھا بڑے خبردار سے میں نے پوچھا تھا اس آیت کو رسول اللہ ﷺ سے تو فرمایا آپ نے کہ تم اچھی باتوں کا حکم کرتے رہو اور بری باتوں سے منع کرتے رہو یہاں تک کہ جب دیکھو تم بخلی ایسی کہ جس کا کہنا مانا جائے اور ہوائے نفسانی کہ جس کی تابعداری کی جائے اور دنیا ایسی کہ آخرت پر مقدم رکھی جائے اور ہر عقل والا اپنی ہی عقل کو پسند کرے تو لازم کرو تم فلا اپنی جان کی اور چھوڑ دو تم عوام کو اس لیے کہ ان کی ہدایت ایسی بیمار یوں کے سبب سے محال ہے اس

لیے کہ بے شک بعد تمہارے ایسے دن ہے کہ ان میں صبر کرنا ایسا ہے جیسے جلتی چنگاری ہاتھ میں لینا عامل سنت کو ان دنوں ثواب ہے پچاس آدمیوں کے برابر جو عمل کرتے ہوں مثل تمہارے۔ کہا عبد اللہ بن مبارک نے جو راوی اس حدیث کے ہیں اور زیادہ بیان کیا مجھ سے عتبہ کے سوا اور راویوں نے کہ اصحاب نے پوچھا کہ اے رسول اللہ کے ثواب پچاس آدمیوں کا ہم میں سے یا پچاس آدمیوں کا اس زمانے کے لوگوں سے فرمایا آپؐ نے نہیں بلکہ پچاس آدمیوں کا تم میں سے۔

فلا: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

مترجم: غرض یہ ہے کہ جب عوام کا یہ حال ہو کہ بخیل و کنجوس کبھی چوس ہو جائیں اور اپنی ہوائے نفسانی اور وساوس شیطانی کے سوا کسی کی بات ان میں اثر نہ کرے اور طلب دنیا کے پیچھے ایسے پڑ جائیں کہ آخرت سے کچھ غرض نہ رکھیں اور ہر شخص اپنی ہی زڑ ہانکنے لگے خود رائی کے سوا کسی کا کہنا نہ سنے اور ان کی ہدایت سے مایوسی کامل حاصل ہو اس وقت آدمی کو چاہیے کہ ان سے کنارہ کرے اور آپؐ سنت حقہ اور ملت منورہ پر قائم رہے اور ان نابکاروں کا ساتھ چھوڑ دے اور آیت مذکورہ کے ظاہر پر عمل کرے اور سمجھے کہ اگر یہ ہماری بات نہ مانیں گے تو ہمارا کیا بگڑے گا۔



(۳۰۵۹) عَنْ تَمِيمِ الدَّارِيِّ فِي هَذِهِ الْآيَةِ: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا شَهَادَةُ بَيْنِكُمْ إِذَا حَضَرَ أَحَدُكُمُ الْمَوْتُ﴾ قَالَ: بَرِئُ النَّاسِ مِنْهَا غَيْرِي وَغَيْرَ عَدِيِّ بْنِ بَدَاءٍ، وَكَانَا نَصْرَانِيَيْنِ يَخْتَلِفَانِ إِلَى الشَّامِ قَبْلَ الْإِسْلَامِ، فَاتَّيَا الشَّامَ لِتِجَارَتِهِمَا، وَقَدِمَ عَلَيْهِمَا مَوْلَى لَبْنَى سَهْمٍ يُقَالُ لَهُ بُدَيْلُ بْنُ أَبِي مَرِيَمٍ بِتِجَارَةٍ وَمَعَهُ جَامٌ مِنْ فِضَّةٍ يُرِيدُ بِهِ الْمَمْلَكُ وَهُوَ عَظُمُ تِجَارَتِهِ فَمَرَضَ فَأَوْضَى إِلَيْهِمَا وَأَمَرَهُمَا أَنْ يُبَلِّغَا مَا تَرَكْتُ أَهْلَهُ. قَالَ تَمِيمٌ: فَلَمَّا مَاتَ أَحَدُنَا ذَلِكَ الْحَامَ فَبِعْنَاهُ بِأَلْفٍ دِرْهَمٍ ثُمَّ اقْتَسَمْنَاهُ أَنَا وَعَدِيُّ بْنُ بَدَاءٍ فَلَمَّا أَتَيْنَا إِلَى أَهْلِهِ دَفَعْنَا إِلَيْهِمْ مَا كَانَ مَعَنَا وَفَقَدُوا الْحَامَ، فَسَأَلُونَا عَنْهُ، فَقُلْنَا: مَا تَرَكَ غَيْرَ هَذَا وَمَا دَفَعَ إِلَيْنَا غَيْرُهُ. قَالَ تَمِيمٌ: فَلَمَّا أَسْلَمْتُ بَعْدَ قُدُومِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ الْمَدِينَةَ تَأَمَّلْتُ مِنْ ذَلِكَ، فَاتَّيْتُ أَهْلَهُ، فَأَخْبَرْتُهُمْ، الْخَبَرَ، وَأَدْبَيْتُ إِلَيْهِمْ خَمْسَ مِائَةِ دِرْهَمٍ، وَأَخْبَرْتُهُمْ أَنَّ عِنْدَ صَاحِبِي مِثْلَهَا، فَأَتَوَاهُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، فَسَأَلَهُمُ الْبَيِّنَةَ، فَلَمْ يَجِدُوا، فَأَمَرَهُمْ أَنْ يَسْتَحْلِفُوهُ بِمَا يَعْطُمُ بِهِ عَلَى أَهْلِ دِينِهِ، فَحَلَفَ، فَانْزَلَ اللَّهُ: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا شَهَادَةُ بَيْنِكُمْ إِذَا حَضَرَ أَحَدُكُمُ الْمَوْتُ﴾ إِلَى قَوْلِهِ ﴿لَوْ يَخَافُوا أَنْ تُرَدُّ أَيْمَانٌ بَعْدَ أَيْمَانِهِمْ﴾ فَقَامَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ وَرَجُلٌ آخَرُ فَحَلَفَا، فَتَزَعَتِ الْخَمْسُ مِائَةِ دِرْهَمٍ مِنْ عَدِيِّ بْنِ بَدَاءٍ. (ضعيف الاسناد جدا) اس میں ابو النضر سے مراد محمد بن سائب کلبی ہے اور یہ سخت ضعیف ہے جیسا کہ مصنف نے کہا ہے۔

تفسیر: روایت ہے تمیم داری سے اس آیت کے شان نزول میں ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا شَهَادَةُ بَيْنِكُمْ إِذَا حَضَرَ أَحَدُكُمُ الْمَوْتُ﴾ یعنی اے ایمان والو! گوواہی تمہاری درمیان اپنے جب آپ آجائے تم میں سے کسی کو موت وقت وصیت کے تم میں سے دو شخص ہیں معتبر۔ کہا تمیم نے بری رہے اس سے سب لوگ سوا میرے اور عدی بن بداء کے اور یہ دونوں نصرانی تھے کہ شام کو آتے جاتے تھے اسلام سے پہلے سو دونوں گئے شام کو تجارت کے لیے اور ان کے پاس آیا ایک رفیق بنی سہم کا کہ اس کو بدیل بن ابومریم کہتے تھے تجارت کے لیے اس کے ساتھ ایک پیالہ چاندی کا تھا کہ وہ ارادہ رکھتا تھا کہ بادشاہ کو دوں اور وہ اس کے تجارت کے مال میں بڑی چیز تھی سو وہ بدیل بیمار ہوا اور وصیت کی اس نے ان دونوں کو اور حکم کیا ان کو کہ پہنچا دینا ترکہ میرا میرے گھر والوں کو کہا تمیم نے جب وہ مر گیا لے لیا ہم نے وہ پیالہ اور بیچا اس کو ہزار درہم میں اور تقسیم کر لیا اس کو میں نے اور عدی بن بداء نے پھر جب آئے ہم اس کے گھر والوں میں دے دیا جو کچھ ہمارے پاس تھا اور نہ پایا انہوں نے وہ پیالہ پھر پوچھا انہوں نے ہم سے تو ہم نے کہا کہ نہیں چھوڑا اس نے اس کے سوا کچھ اور نہیں دیا ہم کو اس نے کچھ سوا اس کے۔ کہا تمیم نے پھر جب میں اسلام لایا بعد اس کے کہ رسول اللہ ﷺ مدینہ میں تشریف لائے اس گناہ سے ڈرا اور اس کے گھر والوں کے پاس آیا اور خبر دی میں نے ان کو پیالہ کی اور ادا کر دیئے میں نے ان کو پانچ سو درہم اور خبر دی میں نے ان کو کہ میرے رفیق یعنی عدی پر مثل اس کے ہیں سو پکڑے لائے وہ لوگ عدی کو رسول اللہ ﷺ کے پاس اور مانگا آپ نے ان سے بینہ یعنی گواہ سو نہ پائے انہوں نے گواہ سو حکم کیا آپ نے ان کو کہ عدی سے قسم لو اس چیز کی کہ اس کے دین والے بڑا جانتے ہوں پس قسم کھائی اس نے یعنی جھوٹی، سوا تباری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا﴾ سے ﴿أَوْ يَخَافُوا﴾ اَنْ تُرَدَّ اِيْمَانٌ بَعْدَ اِيْمَانِهِمْ﴾ تک پس کھڑے ہوئے عمرو بن العاص اور ایک مرد یعنی بدیل کے وارثوں میں سے اور قسم کھائی انہوں نے یعنی اس بات پر کہ عدی جھوٹا ہے اور پیالہ بدیل کے پاس تھا پس چھین لئے پانچ سو درہم عدی بن بداء سے۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے اور اسناد اس کی صحیح نہیں اور ابوالنضر جس سے محمد بن اسحاق نے یہ حدیث روایت کی ہے میرے نزدیک محمد بن سائب کلبی ہے کہ کینیت اس کی ابوالنضر ہے اور چھوڑ دیا اس سے اہل علم نے حدیث لینا اور وہ صاحب تفسیر ہیں یعنی مفسرین میں جو کلبی مشہور ہے وہ یہی شخص ہے سنا میں نے محمد بن اسماعیل بخاری سے کہ کہتے تھے کہ محمد بن سائب کی کینیت ابوالنضر ہے اور نہیں جانتے ہم کوئی روایت سالم بن ابوالنضر مدنی کی ابوصالح سے جو مولیٰ ہیں ام ہانی کے اور مروی ہوئی کچھ تھوڑی سی چیز اس روایت میں سے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بطور اختصار کے اور سند سے۔



(۳۰۶۰) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: خَرَجَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي سَهْمٍ مَعَ تَمِيمِ الدَّارِيِّ وَعَدِيِّ بْنِ بَدَاءٍ، فَمَاتَ السَّهْمِيُّ بِأَرْضٍ لَيْسَ بِهَا مُسْلِمٌ، فَلَمَّا قَدِمَا بَرَكِيَّةَ فَقَدُوا جَمَاعًا مِنْ قِصَّةٍ مُخَوَّصًا بِالذَّهَبِ، فَأَخْلَفَهُمَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ،

ثُمَّ وَجَدُوا الْحَمَامَ بِمَكَّةَ، فَقِيلَ: اشْتَرَيْنَاهُ مِنْ تَمِيمٍ وَعَدَيْ، فَقَامَ رَجُلَانِ مِنْ أَوْلِيَاءِ السَّهْمِيِّ فَحَلَفَا بِاللَّهِ لَشَهَادَتِنَا أَحَقُّ مِنْ شَهَادَتِهِمَا، وَإِنَّ الْحَمَامَ لِصَاحِبِهِمَا. قَالَ: وَفِيهِمْ نَزَلَتْ: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا شَهَادَةُ بَيْنُكُمْ﴾ (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا کہ نکلا ایک مرد بنی سہم کے قبیلہ کا تميم داری اور عدی کے ساتھ سہمی ایسی جگہ میں مر گیا کہ وہاں کوئی مسلمان نہ تھا پھر جب تميم داری اور عدی اس کا ترکہ لے آئے تو سہمی کے وارثوں نے اس میں ایک پیالہ چاندی کا نہ پایا جو جڑاؤ تھا سونے سے پھر قسم کھلائی تميم اور عدی کو رسول اللہ ﷺ نے پھر پایا وہ پیالہ مکہ میں اور کہا ان لوگوں نے کہ ہم نے تميم اور عدی سے خریدا ہے سو کھڑے ہوئے سہمی کے وارثوں میں سے دو شخص اور انہوں نے قسم کھائی اللہ کی اور کہا کہ ہماری گواہی سچی ہے ان دونوں کی گواہی سے اور پیالہ ہمارے ہی آدمی کا ہے۔ کہا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ اس بارے میں یہ آیت اتری ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا شَهَادَةُ بَيْنُكُمْ﴾ الآية۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور وہ حدیث ہے ابن ابوزاندہ کی۔

مترجم: پوری آیت مع ترجمہ یہ ہے۔ ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا شَهَادَةُ بَيْنُكُمْ إِذَا حَضَرَ أَحَدُكُمْ الْمَوْتُ حِينَ الْوَصِيَّةِ اثْنَانِ ذَوَا عَدْلٍ مِنْكُمْ أَوْ آخَرَانِ مِنْ غَيْرِكُمْ إِنْ أَنْتُمْ صَرَبْتُمْ فِي الْأَرْضِ فَأَصَابَتْكُمْ مُصِيبَةُ الْمَوْتِ تَحْبِسُونَهُمَا مِنْ بَعْدِ الصَّلَاةِ فَيُقْسِمْنَ بِاللَّهِ إِنْ أَرَبْتُمْ أَنْ تَشْتَرِي بِهِ ثَمَنًا وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبَىٰ وَلَا نَكْتُمُ شَهَادَةَ اللَّهِ إِنَّا إِذَا لَمِنَ الْأَيْمِينَ ۝ فَإِنْ غَيْرَ عَلَىٰ أَنتَهُمَا اسْتَحَقَّا إِثْمًا فَآخَرَانِ يَقُومَانِ مَقَامَهُمَا مِنَ الَّذِينَ اسْتَحَقَّ عَلَيْهِمُ الْأَوْلِيَانِ فَيُقْسِمْنَ بِاللَّهِ لَشَهَادَتُنَا أَحَقُّ مِنْ شَهَادَتِهِمَا وَمَا اغْتَدَيْنَا إِذَا لَمِنَ الظَّالِمِينَ﴾۔ یعنی فرمایا اللہ تعالیٰ نے اے ایمان والو! گواہ تمہارے اندر جب پہنچے کسی کو تم میں سے موت جب لگے وصیت کرنے دو شخص معتبر چاہیں تم میں سے یا دو اور ہوں تمہارے سوا اگر تم نے سفر کیا ہو ملک میں پھر پہنچے تم پر مصیبت موت کی دونوں کو کھڑا کرو بعد نماز کے پھر وہ قسم کھائیں اللہ تعالیٰ کی اگر تم کو شبہ پڑے کہیں ہم نہیں بیچتے قسم مال پر اگر چہ کسی کو ہم سے قرابت ہو اور ہم نہیں چھپاتے اللہ تعالیٰ کی گواہی نہیں تو ہم گنہگار ہیں پھر اگر خبر ہو جائے کہ وہ دونوں حق دبا گئے گناہ سے تو دو اور کھڑے ہوں ان کی جگہ کہ جن کا حق دبا ہے ان میں سے جو بہت نزدیک ہیں پھر قسمیں کھائیں اللہ کی کہ ہماری گواہی ٹھیک ہے ان کی گواہی سے اور ہم نے زیادتی نہیں کی اگر ایسا کریں تو ہم بے انصاف ہیں۔



(۳۰۶۱) عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَنْزَلَتِ الْمَآئِدَةُ مِنَ السَّمَاءِ خُبْزًا وَلَحْمًا، وَأَمْرًا أَنْ لَا يَخُونُوا وَلَا يَدَّخِرُوا لِغَدٍ، فَخَانُوا وَادَّخَرُوا وَرَفَعُوا لِغَدٍ، فَمَسَحُوا فِرْدَةً وَخَنَازِيرَ)).

(ضعیف الاسناد)

ترجمہ: عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اتر اتر خوان آسمان سے کہ اس میں روٹی اور گوشت تھا اور حکم ہوا کہ خیانت نہ کریں اس میں اور جمع نہ کریں کل کے لیے پھر خیانت کی انہوں نے اور جمع کیا اور اٹھا رکھا کل کے لیے سو ہو گئی ان کی صورت بندر اور سور کی۔

فانلا: اس حدیث کو روایت کیا ابو عاصم اور کئی لوگوں نے سعید بن ابوعروبہ سے انہوں نے قناده سے انہوں نے خلاص سے انہوں نے عمار سے موقوفاً اور ہم اس کو مرفوع نہیں جانتے مگر حسن بن قزعة کی سند سے۔ روایت کی ہم سے حمید بن مسعدہ نے انہوں نے سفیان بن حبیب سے انہوں نے سعید بن ابوعروبہ سے مانند اس کے اور مرفوع نہ کیا انہوں نے اس کو اور یہ صحیح تر ہے حسن بن قزعة کی روایت سے اور حدیث مرفوع کی کوئی اصل ہم کو معلوم نہیں ہوئی۔ [اسنادہ ضعیف ایضاً] مترجم: ماندہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی دعا سے ان کی امت پر اتر اٹھا۔ اور مفسرین کے بہت اقوال ہیں کہ اس میں کیا چیز تھی۔



(۳۰۶۲) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: يُلْقَىٰ عِيسَىٰ حُجَّتَهُ فَلَقَاهُ اللَّهُ فِي قَوْلِهِ ﴿وَإِذْ قَالَ اللَّهُ لِعِيسَىٰ بَنِ مَرْيَمَ ءَأَنْتَ قُلْتُ لِلنَّاسِ اتَّخِذُونِي وَأُمِّي إِلَهَيْنِ مِنْ دُونِ اللَّهِ﴾ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، فَلَقَاهُ اللَّهُ: ﴿سُبْحَنَكَ مَا يَكُونُ لِي أَنْ أَقُولَ مَا لَيْسَ لِي بِحَقِّ﴾ (الآية كُلُّهَا). (صحيح الاسناد)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ سکھلائے گا اللہ تعالیٰ عیسیٰ علیہ السلام کو حجت ان کی اور تعلیم کر دی اللہ تعالیٰ نے اور یہ بات اس آیت کی تفسیر میں کہی ﴿وَإِذْ قَالَ اللَّهُ يَا عِيسَى﴾ الخ یعنی جب فرمائے گا اللہ تعالیٰ یعنی قیامت میں کہ اے عیسیٰ بن مریم کیا تو نے کہا تھا لوگوں سے کہ ٹھہر لو مجھ کو اور میری ماں کو معبود اللہ کے سوا کہا ابو ہریرہؓ نے کہ فرمایا نبی ﷺ نے کہ پھر سکھلا دیا اللہ تعالیٰ نے جواب اس کا عیسیٰ علیہ السلام کو آخر آیت تک یعنی پاک ہے تو میری طاقت کہاں ہے کہ میں کہوں جو میرا حق نہیں۔

فانلا: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: بغوی میں مذکور ہے کہ جب اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور مریم علیہ السلام سے یہ سوال کرے گا ان کے ہر بن مو سے خون کی ندیاں بہنے لگیں گی اور مارے خوف کے تھرانے اور کانپنے لگیں گے سبحان اللہ کیا عظمت ہے باری تعالیٰ شانہ کی کہ جس کے سوال میں دھرے اڑے جاتے ہیں کیا مجال ہے کسی نبی و ولی کی کہ معبودیت میں اللہ کا شریک ہونے کا دعویٰ کر سکے معاذ اللہ من ذلك۔ اور اللہ تعالیٰ یہ تماشا مشرکوں کے ذلیل و خوار کرنے کے لیے میدان قیامت میں دکھلائے گا کہ سب معبودان باطل کی مدد اور نصرت سے مایوس ہو جائیں اور جان لیں کہ ہم نے جو کچھ کہ نذریں نیازیں اولیاء اور انبیاء کی کی تھیں اور سجدے اور رکوع قبروں اور چلوں کو کیے تھے وہ سب ضائع ہو گئے اب حسنت ہماری ہباء منبثا اور خیرات و صدقات ہمارے رماد منشور اہو گئے۔

(۳۰۶۳) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: اخِرُ سُورَةٍ اُنْزِلَتْ سُورَةُ الْمَائِدَةِ وَالْفَتْحُ.

(حسن الاسناد • صححه الحاكم دون "الفتح" وروى له شاهداً وصححه ايضاً ووافقه الذهبي)

ترجمہ: روایت ہے عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے کہ کہا انہوں نے اخیر سورت جو نازل ہوئی سورہ مائدہ اور فتح ہے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہ آخر سورت جو نازل ہوئی۔ ﴿اِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ﴾ ہے۔

مترجم: سورہ مائدہ ایک خوان نعمت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے لیے آسمان سے زمین پر بچھایا ہے اور الوان الوان نعمائے دینی و دنیوی اس میں چن دیئے ہیں حفاظ و قراء بلکہ تمامی علماء و فقہاء اس کے زلہ ربا ہیں احکام فقہیہ سے اس میں بہت کچھ منظور ہے کہ خلاصہ اس کا یہاں لکھنا منظور ہے ان میں سے امر بوفائے عہد اور حلت انعام کے اور حرمت صید حالت میں احرام میں اور نہی احلال سے شعائر اللہ کے اور نہی مسجد الحرام میں روکنے سے کافروں کو ضد سے اور حرمت دس چیزوں کی یعنی میتہ اور دم اور لحم خنزیر اور ما احل به بغیر اللہ اور مخفقہ اور موقوذہ اور متردیہ اور نظیرہ اور ماکل السبع اور ما ذبح علی النصب اور تقسیم بالا زلام کے اور حکم مضطر کا اور جواز شکاری کتے کے صید کا اور حلت اہل کتاب کی عورتوں اور کھانے کی اور تفصیل فرائض اربعہ وضو کی اور حکم تیمم کا اور امر تقویٰ کا اور امر عدل کا ادائے شہادت میں اور امر قطع ید سارق و سارقہ اور توبہ ان لوگوں کی اور کفارہ قسم کا ساتھ کھانا کھلانے دس مسکینوں کے یا کپڑا پہنانا ان کو یا آزاد کرنا ایک غلام کا یا لونڈی کا اگر یہ تینوں نہ ہو سکیں تو تین روزے اور حرمت خمر اور میسر اور انصاب و ازلام کی اور جزائے صید جو حالت احرام میں مارا جائے اور حلت صید بحر کی محرم کے لیے اور حکم گواہ کرنے کا وصیت پر اور قسم ان کی بعد نماز عصر اور قصص و اخبار ماضیہ سے حکم کرنا موسیٰ علیہ السلام کا بنی اسرائیل کو بیت المقدس میں جانے کا اور ان کا عذر کرنا اور پریشان پھرنا چالیس برس تک جنگل میں اور قصہ ہاتیل و قاتیل کا اور تفصیل ان تیرہ معجزوں کی جو عیسیٰ علیہ السلام کو عنایت ہوئے تھے اور ربوکاری عیسیٰ علیہ السلام کی اور امر معبودیت میں جس کی تفصیل اخیر حدیث میں ابھی گزری اسی طرح کے اور بہت فوائد و مضامین عمدہ مذکور ہیں۔



۶۔ باب: وَمِنْ سُورَةِ الْأَنْعَامِ

تفسیر سورہ انعام

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

(۳۰۶۴) عَنْ عَلِيٍّ: أَنَّ أَبَا جَهْلٍ قَالَ لِلنَّبِيِّ ﷺ: إِنَّا لَا نُكْذِبُكَ وَلَكِنْ نُكَذِّبُ بِمَا جِئْتَ بِهِ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ

تَعَالَى: ﴿فَإِنَّهُمْ لَا يُكَذِّبُونَكَ وَلَكِنَّ الظَّالِمِينَ بِآيَاتِ اللَّهِ يَجْحَدُونَ﴾. (ضعيف الاسناد)

ترجمہ: روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہ ابو جہل نے کہا نبی ﷺ سے کہ ہم تجھ کو نہیں جھٹلاتے ہیں بلکہ جو تو لایا ہے اسے جھٹلاتے

ہیں یعنی قرآن کو پس اتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت ﴿فَإِنَّهُمْ لَا يُكَذِّبُونَكَ﴾ سے آخر تک۔ یعنی وہ لوگ تجھ کو نہیں جھٹلاتے ہیں لیکن ظالم لوگ اللہ کی آیتوں کے منکر ہیں۔

فائدہ: روایت کی ہم سے اسحاق بن منصور نے انہوں نے عبد الرحمن بن مہدی سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے ابواسحاق سے انہوں نے ناجیہ سے کہ ابو جہل نے نبی ﷺ سے کہا۔ اور ذکر کی حدیث مانند اس کی اور نہیں ذکر کیا اس کی سند میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کا اور یہ روایت صحیح تر ہے۔



(۳۰۶۵) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ: لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ: ﴿قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلَى أَنْ يَبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِنْ فَوْقِكُمْ أَوْ مِنْ تَحْتِ أَرْجُلِكُمْ﴾، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((أَعُوذُ بِوَجْهِكَ))، فَلَمَّا نَزَلَتْ ﴿أَوْ يَلْبَسَكُمْ شِيعًا وَيَذِيقُ بَعْضَكُمْ بَأْسَ بَعْضٍ﴾ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((هَاتَانِ أَهْوَنُ أَوْ هَاتَانِ أَيْسَرُ)).

(صحیح) صحیح ابی داود (۲۰۵۸-۲۰۵۹)

ترجمہ: روایت ہے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے کہ وہ کہتے تھے جب اتری یہ آیت ﴿قُلْ هُوَ الْقَادِرُ﴾ سے ﴿أَرْجُلِكُمْ﴾ تک۔ یعنی کہہ اے محمد کہ وہ پروردگار قادر ہے اس پر کہ بھیج دے عذاب تم پر اوپر سے یا تمہارے پیروں کے نیچے سے تب فرمایا نبی ﷺ نے یا اللہ میں پناہ میں آتا ہوں تیرے منہ کی بھر جب اتری یہ آیت ﴿قُلْ هُوَ الْقَادِرُ﴾ سے آخر تک۔ یعنی قادر ہے وہ اس پر کہ کر دے تم کو فرقہ فرقہ اور چکھادے لڑائی بعض کی بعض کو تب فرمایا نبی ﷺ نے یہ دونوں باتیں آسان ہیں راوی کو شک ہے کہ اہون فرمایا ايسر۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔



(۳۰۶۶) عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي هَذِهِ الْآيَةِ: ﴿قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلَى أَنْ يَبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِنْ فَوْقِكُمْ أَوْ مِنْ تَحْتِ أَرْجُلِكُمْ﴾ فَقَالَ: النَّبِيُّ ﷺ: ((أَمَّا إِنَّهَا كَائِنَةٌ وَلَمْ يَأْتِ تَأْوِيلُهَا بَعْدُ)). (ضعيف الاسناد) اس میں ابوبکر بن ابی مریم راوی ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے سعد بن ابوقاص رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا ﴿قُلْ هُوَ الْقَادِرُ﴾ یعنی کہہ دے تو اے محمد کہ اللہ قادر ہے اس پر کہ بھیجے تم پر عذاب تمہارے اوپر سے یا تمہارے پیروں کے نیچے سے، سو فرمایا نبی ﷺ نے آگاہ ہو کہ بے شک یہ عذاب آنے والا ہے اور ابھی تک نہیں آیا۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے۔



قرآن کی تفسیر کے بیان میں

(۳۰۶۷) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ: ﴿الَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يَلْبِسُوا إِيمَانَهُمْ بِظُلْمٍ﴾ شَقَّ ذَلِكَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَإِنَّا لَا يَظْلِمُ نَفْسَهُ؟ قَالَ: ((لَيْسَ ذَلِكَ إِنَّمَا هُوَ الشِّرْكُ، أَلَمْ تَسْمَعُوا مَا قَالَ لَقْمَانُ لِابْنِهِ: ﴿يَا بُنَيَّ لَا تُشْرِكْ بِاللَّهِ إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ﴾)).

(اسنادہ صحیح)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن مسعودؓ سے کہ کہا انہوں نے جب نازل ہوئی یہ آیت ﴿الَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يَلْبِسُوا إِيمَانَهُمْ بِظُلْمٍ﴾ یعنی جو لوگ ایمان لائے اور نہ ملایا انہوں نے اپنے ایمان کو ساتھ ظلم کے تب گراں ہوا مسلمانوں پر اور عرض کی لوگوں نے کہ اے رسول اللہ کے کون ہم میں سے ایسا ہے کہ ظلم نہیں کرتا اپنی جان پر فرمایا آپ نے اس کا یہ مطلب نہیں مراد اس ظلم سے شرک ہے کیا نہیں سنا تم نے کہ لقمان علیہ السلام نے کیا کہا اپنے بیٹے سے کہ اے میرے بیٹے مت شریک کر تو اللہ کا کسی کو اس لیے کہ شرک بڑا ظلم ہے یعنی مراد ظلم سے گناہان صغیرہ نہیں بلکہ اکبر کبار شرک مراد ہے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔



(۲۰۶۸) عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ: كُنْتُ مُتَكِيًا عِنْدَ عَائِشَةَ، فَقَالَتْ يَا أَبَا عَائِشَةَ! ثَلَاثٌ مَنْ تَكَلَّمَ بِوَاحِدَةٍ مِنْهُنَّ فَقَدْ أَغْطَمَ الْفِرْيَةَ عَلَى اللَّهِ: مَنْ زَعَمَ أَنَّ مُحَمَّدًا رَأَى رَبَّهُ فَقَدْ أَغْطَمَ الْفِرْيَةَ عَلَى اللَّهِ، وَاللَّهُ يَقُولُ: ﴿لَا تُدْرِكُهُ الْأَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْأَبْصَارَ وَهُوَ اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ﴾، وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ أَنْ يُكَلِّمَهُ اللَّهُ إِلَّا وَحْيًا أَوْ مِنْ وَرَاءِ حِجَابٍ ﴿وَكُنْتُ مُتَكِيًا فَحَلَسْتُ فَقُلْتُ: يَا أَيُّهَا الْمُؤْمِنِينَ، أَنْظِرُونِي وَلَا تُعْجِلُونِي، أَلَيْسَ يَقُولُ: اللَّهُ تَعَالَى: ﴿وَلَقَدْ رَأَاهُ نَزْلَةً أُخْرَى﴾، ﴿وَلَقَدْ رَأَاهُ بِالْأَفْقِ الْمُبِينِ﴾ قَالَتْ: أَنَا وَاللَّهِ أَوَّلُ مَنْ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْ هَذَا، قَالَ: ((إِنَّمَا ذَلِكَ جِبْرِئِيلُ، مَا رَأَيْتُهُ فِي الصُّورَةِ الَّتِي خَلَقَ فِيهَا غَيْرَهَا تَيْنِ الْمَرَّتَيْنِ رَأَيْتُهُ مُنْهَبِطًا مِنَ السَّمَاءِ سَادًّا عَظُمَ خَلْقُهُ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ)). وَمَنْ زَعَمَ أَنَّ مُحَمَّدًا كَتَمَ شَيْئًا مِمَّا أَنْزَلَ اللَّهُ عَلَيْهِ فَقَدْ أَغْطَمَ الْفِرْيَةَ عَلَى اللَّهِ، يَقُولُ: ﴿اللَّهُ يَأْتِيهَا الرُّسُولُ بَلِّغْ مَا أَنْزَلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ﴾ وَمَنْ زَعَمَ أَنَّهُ يَعْلَمُ مَا فِي عَدٍ فَقَدْ أَغْطَمَ الْفِرْيَةَ عَلَى اللَّهِ، وَاللَّهُ يَقُولُ: ﴿لَا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ الْغَيْبَ إِلَّا اللَّهُ﴾. (اسناد: صحیح)

ترجمہ: مسروق سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا میں ام المؤمنین عائشہؓ کے پاس بیٹھا تھا سو فرمایا انہوں نے کہ اے اباعائشہ تین باتیں ہیں کہ جس نے کہی ان میں سے ایک بھی اس نے جھوٹ باندھا اللہ تعالیٰ پر جس نے کہا کہ محمدؐ نے دیکھا اپنے رب کو یعنی شب معراج میں تو اس نے بڑا جھوٹ باندھا اللہ پر حالانکہ اللہ جل جلالہ فرماتا ہے ﴿لَا تُدْرِكُهُ الْأَبْصَارُ﴾ یعنی

نہیں پاسکتیں اس کو آنکھیں اور وہ لے لیتا ہے آنکھوں کو اور وہ لطیف و خبردار ہے اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ نہیں طاقت ہے کسی بشر کی کہ کلام کرے اس سے اللہ تعالیٰ مگر وحی بھیجنا یعنی بواسطہ جبرائیل کے یا کلام کرنا پردہ کے پیچھے سے اور میں تکیہ لگائے ہوئے تھا سواٹھ بیٹھا اور کہا میں نے کہ اے مومنوں کی ماں مجھے مہلت دیجیے اور جلدی مت کیجیے کیا اللہ تعالیٰ نہیں فرماتا ہے ﴿وَلَقَدْ رَاَهُ نَزْلَةً أُخْرَىٰ﴾ یعنی بے شک دیکھا اس کو محمدؐ نے دوبارہ اور فرماتا ہے یعنی بے شک دیکھا اس کو محمدؐ نے روشن کنارہ پر آسمان کے تب فرمایا ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے قسم ہے اللہ تعالیٰ کی میں نے سب سے پہلے پوچھیں یہ آیتیں رسول اللہ ﷺ سے تو فرمایا آپؐ نے کہ مراد ان آیتوں سے دیکھنا ہے جبرائیل کا اور نہیں دیکھا میں نے جبرائیل کو اس صورت میں کہ وہ پیدا کئے گئے ہیں مگر انہیں دوسرے میں دیکھا میں نے ان کو آسمان سے اترتے کہ بھریا تھا ان کے جسم کی بڑائی نے آسمان و زمین کے بیچ کو اور فرمایا ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے جس نے کہا کہ محمدؐ نے کچھ چھپالی کچھ چیز اس میں سے جو اتاری اللہ تعالیٰ نے ان پر پس جھوٹ باندھا اس نے اللہ تعالیٰ پر اس لیے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے رسولؐ ہنپا دے جو اترتا تیرے اوپر تیرے رب کی طرف سے اور جس نے کہا کہ محمدؐ کو معلوم ہے جو کل ہونے والا ہے تو اس نے جھوٹ باندھا اللہ پر اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ نہیں جانتا کوئی آسمان و زمین والوں میں سے غیب کو سوا اللہ تعالیٰ کے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور مسروق بن اجدع کی کنیت ابو عائشہ رضی اللہ عنہ ہے۔



(۳۰۶۹) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: أَتَىٰ أَنَسُ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّا كُلُّ مَا نَقْتُلُ وَلَا نَأْكُلُ مَا يَقْتُلُ اللَّهُ؟ فَانْزَلَ اللَّهُ: ﴿فَكُلُوا مِمَّا ذُكِّرَ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ إِنْ كُنْتُمْ بِآيَاتِهِ مُؤْمِنِينَ﴾ إِلَىٰ قَوْلِهِ ﴿وَإِنْ أَطَعْتُمُوهُمْ إِنَّكُمْ لَمُشْرِكُونَ﴾. (صحيح) صحيح أبي داود (۲۰۵۸-۲۰۵۹)

ترجمہ: روایت ہے عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ انہوں نے کہ چند لوگ آئے رسول اللہ ﷺ کے پاس اور عرض کی کہ اے رسول اللہ کے کیا کھائیں ہم اس چیز کو کہ قتل کی ہم نے یعنی جانور مذبح کو اور نہ کھائیں ہم اس کو کہ قتل کیا اس کو اللہ تعالیٰ نے یعنی میہ۔ کو سوا تاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت ﴿فَكُلُوا﴾ سے ﴿مُشْرِكُونَ﴾ تک۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور مروی ہوئی یہ حدیث اور سند سے بھی سوا اس سند کے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اور روایت کی بعضوں نے عطاء بن سائب سے انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے نبی ﷺ سے مرسلہ۔

مترجم: پوری آیت مع ترجمہ یوں ہے ﴿فَكُلُوا مِمَّا ذُكِّرَ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ إِنْ كُنْتُمْ بِآيَاتِهِ مُؤْمِنِينَ﴾۔ یعنی سو تم کھاؤ اس میں سے جس پر نام لیا گیا اللہ کا اگر تم اس کی آیتوں پر یقین رکھتے ہو اور اس کے بعد کی آیتوں کے پیچھے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ﴿وَلَا تَأْكُلُوا مِمَّا لَمْ يُذَكِّرْ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَإِنَّهُ لَفِسْقٌ وَإِنَّ الشَّيَاطِينَ لَيُوحُونَ إِلَىٰ أَوْلِيَآئِهِمْ لِيُجَادِلُوكُمْ وَإِنْ أَطَعْتُمُوهُمْ إِنَّكُمْ

لَمْ شُرْكُوْنَ ﴿ اور اس میں سے نہ کھاؤ جس پر نام نہ لیا گیا ہو اللہ کا اور وہ گناہ ہے اور شیطان دل میں ڈالتے ہیں اپنے رفیقوں کے کہ تم سے جھگڑا کریں اور اگر تم نے ان کا کہا مانا تو تم مشرک ہوئے یعنی یہ وسوسہ شیطان کا ہے کہ تم لوگ اپنا مارا کھاتے ہو اور اللہ کا مارا یعنی میتہ نہیں کھاتے اللہ نے اس کا جواب سکھا دیا کہ میتہ پر اللہ کا نام نہیں لیا گیا اور ذبیحہ اس کے نام سے کاٹا گیا اس لیے میتہ حرام ہے ذبیحہ حلال اور پھر یہ بھی فرمادیا کہ اب بھی اگر تم اس شہ میں پڑے رہو گے تو مشرک ہو جاؤ گے اس لیے کہ شرک فقط یہی نہیں کہ غیر اللہ کو پوجے بلکہ غیر اللہ کی اطاعت حلال و حرام میں کرنا یہ بھی اشراک فی الاطاعت ہے۔



(۳۰۷۰) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى الصَّحِيفَةِ الَّتِي عَلَيْهَا خَاتَمُ مُحَمَّدٍ ﷺ فَلْيَقْرَأْ هُوَ لَا إِيَابَ: ﴿ قُلْ تَعَالَوْا أَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ عَلَيْكُمْ ﴾ إِلَى قَوْلِهِ: ﴿ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ﴾ (ضعيف الاسناد)

ترجمہ: روایت ہے عبد اللہ سے کہ کہا انہوں نے جس کا جی چاہے کہ نظر کرے اس صحیفہ کی طرف جس پر مہر ہے محمد ﷺ کی تو چاہے کہ پڑھ لے یا آیتیں ﴿ قل تعالو ﴾ سے ﴿ تتقون ﴾ تک۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

مترجم: پوری آیت یوں ہے ﴿ قُلْ تَعَالَوْا أَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ عَلَيْكُمْ أَلَّا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا وَلَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ مِنْ إِمْلَاقٍ نَحْنُ نَرْزُقُكُمْ وَإِيَّاهُمْ وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ ذَلِكُمْ وَضَعْنَا لَكُمْ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ ۝ وَلَا تَقْرَبُوا مَالَ الْيَتِيمِ إِلَّا بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ حَتَّىٰ يَبْلُغَ أَشُدَّهُ وَأَوْفُوا بِالْكَيْلِ وَالْمِيزَانِ بِالْقِسْطِ لَا تُكَلِّفُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا وَإِذَا قُلْتُمْ فَاعْدِلُوا وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبَىٰ وَبِعَهْدِ اللَّهِ أَوْفُوا ذَلِكُمْ وَضَعْنَا لَكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ۝ وَأَنَّ هَذَا صِرَاطِي مُسْتَقِيمًا فَاتَّبِعُوهُ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيلِهِ ذَلِكُمْ وَضَعْنَا لَكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ﴾۔ یعنی تو کہہ آؤ میں سادوں جو حرام کیا ہے تم پر تمہارے رب نے کہ شریک نہ کرو اس کے ساتھ کسی چیز کو اور ماں باپ سے نیکی اور مار نہ ڈالو اپنی اولاد کو مغلس سے ہم رزق دیتے ہیں تم کو اور ان کو اور نزدیک نہ ہو بے حیائی کے کام سے جو کھلا ہو اس میں سے اور جو چھپا ہو اور مار نہ ڈالو جان جس کو حرام کیا اللہ نے مگر حق پر یہ تم کو کہہ دیا ہے شاید تم سمجھو اور پاس نہ جاؤ یتیم کے مال کے مگر جس طرح بہتر ہے جب تک وہ پہنچے اپنی قوت کو اور پورا کرو ماپ اور تول انصاف سے ہم کسی کو وہی کہتے ہیں جو اس کو مقدور ہو اور جب بات کہو تو حق کہو اگر چہ وہ ہوا اپنے ناتے والا اور اللہ کا قول پورا کرو یہ تم کو کہہ دیا ہے شاید تم دھیان رکھو یہ راہ ہے سیدھی سواں پر چلو اور مت چلو کئی راہ پر پھر تم کو بھٹکائیں گے اس کی راہ سے یہ کہہ دیا ہے تم کو شاید تم بچتے رہو۔



(۳۰۷۱) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: ﴿أَوْ يَأْتِيَ بَعْضُ آيَاتِ رَبِّكَ﴾ قَالَ: ((طُلُوعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا)). (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: روایت ہے ابو سعید خدریؓ سے کہ نبی ﷺ نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا ﴿أَوْ يَأْتِيَ بَعْضُ آيَاتِ رَبِّكَ﴾ یعنی آجائیں بعض نشانیاں تیرے پروردگار کی، فرمایا آپؐ نے کہ مراد ان نشانیوں سے آفتاب کا نکلنا ہے مغرب سے۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے۔ اور روایت کی یہ حدیث بعضوں نے اور مرفوع کیا اس کو۔



(۳۰۷۲) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((ثَلَاثٌ إِذَا خَرَجْتَ لَمْ يَنْفَعْ نَفْسًا إِيمَانُهَا لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِنْ قَبْلِ الْآيَةِ الدَّجَالُ وَالذَّابَّةُ وَطُلُوعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا أَوْ مِنَ الْمَغْرِبِ)). (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ جب ظاہر ہوں گی تین چیزیں نفع نہ دے گا کسی کو ایمان لانا جو پہلے سے ایمان نہ لایا تھا پہلا ان میں دجال ہے دوسرا ذابۃ الارض تیسرا نکلنا آفتاب کا مغرب اس کے سے یا فرمایا مغرب سے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔



(۳۰۷۳) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى وَقَوْلُهُ الْحَقُّ: إِذَا هَمَّ عَبْدِي بِحَسَنَةٍ فَاتَّكَبُوهَا لَهُ حَسَنَةً، فَإِنْ عَمِلَهَا فَاتَّكَبُوهَا لَهُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا وَإِذَا هَمَّ بِسَيِّئَةٍ فَلَا تَكْتُبُوهَا، فَإِنْ عَمِلَهَا فَاتَّكَبُوهَا بِمِثْلِهَا، فَإِنْ تَرَكَهَا)). وَرُبَّمَا قَالَ: ((فَإِنْ لَمْ يَعْمَلْ بِهَا - فَاتَّكَبُوهَا لَهُ حَسَنَةً))، ثُمَّ قَرَأَ: ((مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ أَمْثَالِهَا)). (اسنادہ صحیح) الروض النضر: (۷۴۲/۲)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتا ہے اور اس کا فرمانا سچ ہے کہ جب میرا بندہ قصد کرے کسی نیکی کا تو لکھو اس کی ایک نیکی پھر اگر وہ کر چکے تو لکھو اس کی دس نیکیاں اور جب قصد کرے برائی کا تو مت لکھو اس کے لیے پھر اگر کرے وہ تو لکھو اس کی ایک برائی پھر اگر چھوڑ دے اور کبھی فرمایا آپؐ نے کہ نہ کرے وہ برائی یعنی بعد ارادے کے تو لکھو اس کے لیے ایک نیکی پھر پڑھی آپؐ نے یہ آیت ﴿مَنْ جَاءَ﴾ سے آخر تک یعنی فرمایا اللہ تعالیٰ نے جو لائے ایک نیکی اس کے لیے دس گنی ہیں۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: سورۃ انعام اللہ تعالیٰ کا ہر انعام ہے جو اس کے قدر نہ جانے وہ بدترین انعام بلکہ بہترین انعام ہے اس میں احکام فقہیہ سے مذکور ہے حلت ذبیحہ کی جو اللہ تعالیٰ کے نام پر ذبح ہوا ہو اور حرمت میتہ کی اور حرمت دم مسفوح اور لحم خنزیر اور ماہل بہ بغیر اللہ کی اور

حرمت ہر ذی ظفر اور شحوم غنم و بقری کی یہود پر بطور اخبار اور نبی شرک اور قتل اولاد اور فواحش اور قتل نفس سے اور نبی مال یتیم سے اور اتباع سبل متفرقہ سے اور حکم والدین سے احسان کرنے کا اور کیل و میزان کے پورا کرنے کا اور باتوں میں عدل کرنے کا اور عہد الہی کے پورا کرنے کا اور اتباع صراط مستقیم کا اور یہ دس احکام ابتداء سے تورات میں لکھے جاتے تھے اور حکم اتباع قرآن کا اور قصص ماضیہ سے قصہ ابراہیم علیہ السلام کا معبود حقیقی کے تلاش کرنے کا اور رویت کوکب و قمر و شمس کے اور توحید ان کی اور برأت شرک سے اور اسامی مبارک اٹھارہ پیغمبروں کے اور اصلاح اور احسان اور توحید ان کی اور حبط ہو جانا ان کے عملوں کا اگر اللہ بخوہے وہ شرک کرتے اور نادانیوں سے کفارنا ہنخاری اعراض ان کا آیات الہی سے اور کہنا کہ نبی پر کوئی فرشتہ کیوں نہ نازل ہوا اور اساطیر الاولین کہنا قرآن کو اور طلب کرنا معجزہ کا نبی سے اور حقیر سمجھنا ان کا مومنوں کو اور جھٹلانا قرآن کو اور چھپانا یہود کا احکام تورات کو اور قسمیں کھانا ان کا اگر ہم کوئی معجزہ دیکھیں تو فوراً ایمان لائیں اور نکالنا مشرکوں کا اپنے معبودوں کے حصے حرث و انعام میں سے جیسے اس وقت کے مشرکوں پیروں کے نام کی جنگی مٹھی نکالتے ہیں اور قتل کرنا اپنی اولاد کو اور بحیرہ اور سائبہ اور حجر مقرر کرنا اور حرام ٹھہرا نا جنین کا عورتوں پر اور حلال کرنا میہ کا عورت اور مرد پر اور تحریم اشیاء کی اپنے جانب سے اور تذکیر بالآء اللہ سے مذکور ہے برکات سماویہ اور ارضیہ جو اگلے لوگوں پر تھے۔

اور سولہ قدرتیں اللہ تعالیٰ کی کہ خلق حب و نوئی ہے اور اخراج حی کا میت سے اور عکس اس کا اور فلق الاصبح اور اسکان لیل اور حسان شمس و قمر اور بنائے نجوم اور انشائے انسان ایک جان سے اور اتارنا پانی کا آسمان سے اور نکالنا نبات کا اور نکالنا سبزیوں کا اور حب متر اکب اور خلیل کا اور پیدا کرنا باغوں کا انگور سے اور زیتون اور انار سے اور تذکیر ساتھ خلق جنات و فحل و زرع مختلف الاکل و زیتون و رمان وغیرہ کے دوسرے مقام میں اور تذکیر کے ساتھ پیدا کرنے چار پایوں کے اور پیدا کرنا آٹھ جوڑوں کے دو بھیڑ سے دو بکری سے اور دو اونٹ سے اور دو گائے سے اور تمنن ساتھ خلیفہ کرنے ہم لوگوں کے زمین میں ﴿و غیر ذلک من النعماء الکثیرة والا لآء الوافرة﴾۔ غرض اس سورہ مبارک میں تذکیر بالآء اللہ میں بہت اہتمام کیا گیا ہے اور ہزاروں نعمتیں دینی اور دنیوی جا بجا بیان کی گئیں ہیں اور صفات الہی سے آیات قدرت اس کی جیسے زمین و آسمان کا بنانا اور ظلمات و نور کا پیدا کرنا اور الوہیت کا مستحق ہونا اور سر و جہر اور اعمال عباد کا جاننا اور سموات و ارض کا مالک ہونا اور اپنے بندوں کا مشکل کشا ہونا اور حاکم ہونا اور حفظہ کا ان پر بھیجنا اور ارواح کا سلب ہو کر اسی کی طرف جانا اور نجات دینا بندوں کو ظلمات بروبحر میں اور پکارنا بندوں کا اسی کو تضرعاً و خفیہ اور قادر ہونا عذاب فوقانی اور تحتانی پر اور شفیع دلی نہ ہونا کسی کا بجز اس تعالیٰ کے قیامت کے دن اور ارادہ الہی اور مالک ہونا اس کا قیامت کے دن اور علم و حکمت اس کی قیامت کے دن اور دس صفتیں ایک مقام میں مذکور ہیں یعنی ابداع سموات و الارض اور نہ ہونا لڑکے اور جور و کاس کے لیے اور پیدا کرنا سب چیزوں کا اور علم کامل اور الوہیت اور ربوبیت اور وکیل ہونا ہر شے پر اور دور ہونا نظروں سے اور لطیف و خبیر ہونا اور اثبات معبودیت کا ان سب صفتوں سے اور غنا اور رحمت اور قدرت اس کی کہ چاہے تم کو فنا کر کے اوروں کو پیدا کرنا اور اسی طرح کے اور فوائد و منافع عمدہ و عمدہ مذکور ہیں کہ جس کی تفصیل کو بڑے بڑے دفتر کفایت نہ کریں علماء اور وعاظ کو چاہیے کہ

غور و تامل سے اس سورہ مبارک میں نظر فرمائیں اور حظوظ روحانیہ اور لذات ایمانیہ اٹھائیں تاکہ بعد مردن حسرت و افسوس سے بچیں اور لقمہ ندامت نہ کھائیں۔



۷۔ باب: وَمِنْ سُورَةِ الْأَعْرَافِ

تفسیر سورہ اعراف

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

(۳۰۷۴) عَنْ أَنَسٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَرَأَ هَذِهِ الْآيَةَ: ﴿فَلَمَّا تَحَلَّى رَبُّهُ لِلْجَبَلِ جَعَلَهُ دَكًّا﴾ قَالَ حَمَّادٌ: هَكَذَا، وَأَمْسَلْتُ سُلَيْمَانَ بِطَرَفِ إِبْهَامِهِ عَلَى أُنْمَلَةٍ إِصْبَعِهِ الْيُمْنَى، قَالَ: فَسَاخَ الْجَبَلُ: ﴿وَخَرَّ مُوسَى صَعِقًا﴾. (اسنادہ صحیح) طلال الحنة (۴۸۰)

ترجمہ: انسؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے پڑھی یہ آیت ﴿فَلَمَّا تَحَلَّى رَبُّهُ لِلْجَبَلِ جَعَلَهُ دَكًّا﴾ یعنی جب تجلی کی موسیٰ کے رب نے پہاڑ پر کر دیا اس کو دہایا ہوا کہا حمادؓ نے اس طرح اور سلیمانؓ جو راوی حدیث ہیں انہوں نے رکھی نوک اپنے انگوٹھے کے داہنی انگلی کے پور پر کہا راوی نے کہ پس پھٹ گیا پہاڑ اور گرے موسیٰؑ بے ہوش ہو کر۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ نہیں جانتے ہم اس کو گر حماد بن سلمہ کی روایت سے۔ روایت کی ہم سے عبد الوہاب و راق نے انہوں نے معاذ بن معاذ سے انہوں نے حماد بن سلمہ سے انہوں نے ثابت سے انہوں نے انسؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس کی۔



(۳۰۷۵) عَنْ مُسْلِمٍ بْنِ يَسَارٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ سُئِلَ عَنْ هَذِهِ الْآيَةِ: ﴿وَإِذَا أَخَذَ رَبُّكَ مِنْ بَنِي آدَمَ مِنْ ظُهُورِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَأَشْهَدَهُمْ عَلَى أَنْفُسِهِمْ أَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قَالُوا بَلَىٰ شَهِدْنَا أَنْ تَقُولُوا يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِنَّا كُنَّا عَنْ هَذَا غَافِلِينَ﴾ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ سُئِلَ عَنْهَا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ اللَّهَ خَلَقَ آدَمَ ثُمَّ مَسَحَ ظَهْرَهُ بِبِمِينِهِ فَاسْتَخْرَجَ مِنْهُ ذُرِّيَّةً، فَقَالَ: خَلَقْتُ هَؤُلَاءَ لِلْجَنَّةِ وَيَعْمَلُ أَهْلُ الْجَنَّةِ يَعْمَلُونَ، ثُمَّ مَسَحَ ظَهْرَهُ فَاسْتَخْرَجَ مِنْهُ ذُرِّيَّةً، فَقَالَ: خَلَقْتُ هَؤُلَاءَ لِلنَّارِ، وَيَعْمَلُ أَهْلُ النَّارِ يَعْمَلُونَ))، فَقَالَ الرَّجُلُ: فَيَمِيزُ الْعَمَلُ بَارِسُورَ اللَّهِ؟ قَالَ: فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ اللَّهَ إِذَا خَلَقَ الْعَبْدَ لِلْجَنَّةِ اسْتَعْمَلَهُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ حَتَّى يَمُوتَ عَلَى عَمَلٍ مِنْ أَعْمَالِ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَيَدْخِلَهُ اللَّهُ الْجَنَّةَ، وَإِذَا خَلَقَ الْعَبْدَ لِلنَّارِ اسْتَعْمَلَهُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ

حَتَّى يَمُوتَ عَلَى عَمَلٍ مِنْ أَعْمَالِ أَهْلِ النَّارِ فَيَذَلُّهُ اللَّهُ النَّارَ)).

(اسنادہ ضعیف) الظلال (۱۹۶) اس میں مسلم بن یسار کا سیدنا عمرؓ سے سماع ثابت نہیں سلسلۃ الأحادیث الضعیفہ (۳۰۷۱)

میں: مسلم بن یسار چنی سے روایت ہے کہ عمر بن خطابؓ سے کسی نے اس آیت کا مطلب پوچھا ﴿وَإِذْ أَخَذَ رَبُّكَ...﴾ یعنی جب نکالی تیرے رب نے بنی آدم کی پیٹھوں سے اولاد ان کی اور گواہ کیا ان کو ان کی جانوں پر اور فرمایا کیا نہیں ہوں میں معبود تمہارا تو کہا سب نے کہ کیوں نہیں تو ہمارا معبود ہے گواہی دیتے ہیں ہم یہ اس لیے کہ کہیں کہنے لگو تم قیامت کے دن کہ ہم تو اس سے غافل تھے سو کہا حضرت عمرؓ نے کہ سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ کسی نے پوچھی آپؐ سے یہی آیت جب فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا آدم علیہ السلام کو پھر پھیرا ان کی پیٹھ پر اپنا داہنا ہاتھ اور نکالی ان سے اولاد اور فرمایا کہ پیدا کی ہے میں نے یہ جنت کے لیے اور جنت ہی کا کام کریں گے یہ لوگ پھر پھیرا اپنا ہاتھ ان کی پیٹھ پر دوبارہ اور نکالی ان سے ایک اولاد اور فرمایا دوزخ کے لیے بنایا میں نے ان کو دوزخ ہی کا کام کریں گے یہ لوگ تب عرض کی ایک شخص نے کہ پھر کیا ضرور ہے عمل یا رسول اللہ یعنی جب دوزخی اور جنتی وہیں سے مقرر ہو گئے تو عمل کی کیا حاجت ہے۔ کہا راوی نے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ اللہ تعالیٰ جب پیدا کرتا ہے بندے کو جنت کے لیے کام میں لگاتا ہے اس کو جنت والوں کے یہاں تک کہ وہ مرتا ہے جنت والوں کے عمل پر پھر داخل کرتا ہے اس کو اللہ تعالیٰ جنت میں اور جب پیدا کرتا ہے اللہ تعالیٰ کسی بندے کو دوزخ کے لیے کام میں لگاتا ہے اس کو دوزخ والوں کے یہاں تک کہ وہ مرتا ہے وہ اوپر کسی عمل کے دوزخ والوں کے عملوں سے پھر داخل کرتا ہے اس کو دوزخ میں۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔ اور مسلم بن یسار کو سماع نہیں ہے عمرؓ سے اور ذکر کیا بعضوں نے اس اسناد میں مسلم بن یسار اور عمرؓ کے بیچ میں ایک مرد کو۔



(۳۰۷۶) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَمَّا خَلَقَ اللَّهُ آدَمَ مَسَحَ ظَهْرَهُ فَسَقَطَ مِنْ ظَهْرِهِ كُلُّ نَسَمَةٍ هُوَ خَالِقُهَا مِنْ ذُرِّيَّتِهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، وَجَعَلَ بَيْنَ عَيْنِي كُلِّ إِنْسَانٍ مِنْهُمْ وَبَيْضًا مِنْ نُورٍ، ثُمَّ عَرَضَهُمْ عَلَى آدَمَ فَقَالَ: أَيُّ رَبِّ، مَنْ هَؤُلَاءِ؟ قَالَ: هَؤُلَاءِ ذُرِّيَّتُكَ، فَرَأَى رَجُلًا مِنْهُمْ فَأَعْجَبَهُ وَبَيَّضَ مَا بَيْنَ عَيْنَيْهِ فَقَالَ: أَيُّ رَبِّ، مَنْ هَذَا فَقَالَ هَذَا رَجُلٌ مِنْ أَحِبِّ الْأُمَمِ مِنْ ذُرِّيَّتِكَ يُقَالُ لَهُ دَاوُدُ، قَالَ: رَبِّ وَكَمْ جَعَلْتَ عُمُرَهُ؟ قَالَ: سِتِّينَ سَنَةً قَالَ أَيُّ رَبِّ، زِدْهُ مِنْ عُمُرِي أَرْبَعِينَ سَنَةً، فَلَمَّا انْقَضَى عُمُرُ آدَمَ جَاءَهُ الْمَوْتُ فَقَالَ: أَوْلَمْ يَبْقَ مِنْ عُمُرِي أَرْبَعُونَ سَنَةً؟ قَالَ: أَوْلَمْ تَعْطَهَا لِأَبْنِكَ دَاوُدَ؟ قَالَ: فَجَحِدَ آدَمُ فَجَحَدَتْ ذُرِّيَّتُهُ وَنَسِيَ آدَمُ فَنَسِيَتْ ذُرِّيَّتُهُ وَخَطِيءُ آدَمَ فَحَطَّتْ ذُرِّيَّتُهُ)).

(اسنادہ صحیح) الظلال (۲۰۶) تخریج شرح عقیدہ الطحاوی (۲۲۰، ۲۲۱)

ترجمہ: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب پیدا کیا اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو چھوٹی ان کی پیٹھ اور نکلیں ان کی پیٹھ سے وہ سب روہیں جن کو اللہ تعالیٰ پیدا کرنے والا ہے ان کی اولاد سے قیامت کے دن تک اور رکھ دی تھی ہر انسان کی دونوں آنکھوں کے بیچ میں ایک چمک نور کی پھر سامنے لایا اللہ تعالیٰ ان سب کو آدم علیہ السلام کے اور کہا آدم نے اے رب یہ کون لوگ ہیں فرمایا اللہ تعالیٰ نے یہ سب تمہاری اولاد ہیں پھر دیکھا ایک مرد کو ان میں سے اور بہت پسند آئی آدم کو چمک ان کی آنکھوں کی بیچ کی اور کہا انہوں نے کہ اے رب یہ کون شخص ہے فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ یہ ایک مرد ہے اخیر کی امتوں کا تیری اولاد میں سے کہ اس کو داؤد کہتے ہیں کہا آدم نے کہ اے رب کتنی بھرائی تو نے عمر اس کی فرمایا اللہ تعالیٰ نے ساٹھ برس کی کہا آدم نے کہ اے رب زیادہ دے اس کو میری عمر سے چالیس برس پھر جب گزر گئی آدم کی باقی عمر اور ملک الموت آئے کہا آدم نے کہ کیا باقی نہیں میری عمر کے چالیس برس کہا ملک الموت نے کہ وہ تو دے دی تم نے اپنے بیٹے داؤد کو فرمایا آپ نے کہ پھر مکر گئے آدم اور مکر نے گئی اولاد ان کی اور بھول گئے آدم اور بھول گئی اولاد ان کی اور چوگ گئے آدم اور چوگ گئی اولاد ان کی۔

فائل: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور مروی ہوئی کئی سندوں سے بواسطہ ابو ہریرہ کے نبی ﷺ سے۔



(۳۰۷۷) عَنْ سُمْرَةَ بِنْتِ جُنْدُبٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَمَّا حَمَلْتُ حَوَاءَ طَافَ بِهَا إِبْلِيسُ وَكَانَ لَا يَعِيشُ لَهَا وَلَدٌ، فَقَالَ: سَمِيَهُ عَبْدَ الْحَارِثِ، فَسَمَّيْتُهُ عَبْدَ الْحَارِثِ، فَعَاشَ وَكَانَ ذَلِكَ مِنْ وَحْيِ الشَّيْطَانِ وَأَمْرِهِ))۔ (استادہ ضعیف) سلسلة الأحاديث الضعيفة (۳۴۲)

ترجمہ: سمرہ بنت جندب رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ جب حاملہ ہوئیں حوا نے لگا ان کے پاس شیطان اور ان کا کوئی لڑکا نہ جیتا تھا تو کہا شیطان نے نام رکھو تم اپنے لڑکے کا عبد الحارث سو یہی نام رکھا انہوں نے اور وہ جیتا رہا اور یہ شیطان کے سکھانے سے اور اس کے حکم سے تھا۔

فائل: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر عمر بن ابراہیم کی روایت سے کہ وہ قتادہ سے روایت کرتے ہیں اور روایت کی یہ بعضوں نے عبد الصمد سے اور مرفوع نہ کیا اس کو۔

مترجم: کہتا ہے سورہ اعراف میں ایک دفتر معرفت ہے کہ عمدہ عمدہ معارف اس میں بھرے ہیں اور عجیب و غریب جواہر مضامین اس میں دھرے ہیں قصص ماضیہ سے اس میں مذکور ہے قصہ آدم علیہ السلام کے جنت سے اترنے کا اوزمین میں جینے اور مرنے کا اور قصہ نوح علیہ السلام کی دعوت کا اور قوم کے ہلاک اور مؤمنین کی نجات کا اور قصہ ہود علیہ السلام اور صالح علیہ السلام اور لوط اور شعیب علیہم السلام کا اور قصہ موسیٰ علیہ السلام کا نہایت تفصیل سے اور مقابلہ سمحہ کا اور آنا طوفان و جراد و قمل و ضفادع و دم کا فرعون پر اور غرق ہونا اس کا اور تجلی باری

تعالیٰ کی کوہ طور پر اور بنانا بنی اسرائیل کا گوسالہ کو اور عذاب ان کا اور فضیلت اس امت کے آمران معروف اور نابیان عن المنکر کی اور وعدہ فلاح و نصرت کا ان کے لیے اور قصہ اصحاب سبت کا اور مخ ہوجانا ان کی صورتوں کا اور قصہ اخراج ذریت کا ظہر آدم سے اور قصہ بلعم باعور کا اور احوال آخرت سے مذکور ہے سوال کرنا امتوں سے ان کے رسولوں کا اور وزن اعمال اور موقوف ہونا نجات کا ثقل مال خیر پر اور شرکوں اور مفتریوں کا اور خطاب کرنا ملائکہ کا ان سے سکرات موت کے وقت اور داخل ہونا امم کا دوزخ میں اور لعنت کرنا ایک کا دوسرے کو اور نہ کھلنا ابواب سموات کا منکروں کے لیے اور مہاد و غواش دوزخیوں کا آگ سے اور وعدہ جنت کا نیکوں کے لیے اور نکالنا حسد و بغض کا ان کے سینوں سے اور ندا کرنا اصحاب جنت کا اصحاب نار کو اور عکس اس کا اور بیان اعراف کا اور بہت سے منافع و فوائد مذکور ہیں کہ تفصیل ان کی بحر طویل ہے عاشقان قرآن کو ضروری ہے کہ اس سورت میں غور تامل فرمائیں اور حظوظ روحانیہ اٹھائیں۔



(۳۰۷۸) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَمَّا خُلِقَ آدَمُ))، الْحَدِيثُ .
ترجمہ: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: جب پیدا کئے گئے آدم۔ پوری حدیث اسی طرح ہے۔



۸۔ باب: وَمِنْ سُورَةِ الْأَنْفَالِ

تفسیر سورہ انفال

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

(۳۰۷۹) عَنْ سَعْدٍ قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ بَدْرٍ جِئْتُ بِسَيْفٍ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّ اللَّهَ قَدْ شَفَى صَدْرِي مِنَ الْمُشْرِكِينَ أَوْ نَحْوِ هَذَا هَبْ لِي هَذَا السَّيْفَ، فَقَالَ: ((هَذَا لَيْسَ لِي وَلَا لَكَ))، فَقُلْتُ عَسَى أَنْ يُعْطَى هَذَا مَنْ لَا يُبْلَى بَلَائِي، فَجَاءَنِي الرَّسُولُ: ((إِنَّكَ سَأَلْتَنِي وَلَيْسَ لِي وَإِنَّهُ قَدْ صَارَ لِي وَهُوَ لَكَ))، قَالَ: فَتَزَلَّكَ ((يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْأَنْفَالِ)) الْآيَةِ. (حسن صحيح) [صحيح أبي داود ۲۷۴۷]

ترجمہ: روایت ہے سعد سے کہ کہا انہوں نے کہ جب ہوا بدر کا دن لایا میں ایک تلوار اور میں نے عرض کی کہ اے رسول اللہ کے! اللہ تعالیٰ نے میرا سیدہ ٹھنڈا کر دیا مشرکوں سے یا مانند اس کے یعنی خوب مارا میں نے ان کو پس دے دیجیے مجھے یہ تلوار یعنی مال غنیمت سے سو فرمایا آپ نے کہ یہ نہ میرا حق ہے نہ تیرا پس میں نے دل میں کہا کہ یہ ایسے شخصوں کو مل جائے گی جس نے میری سی بلا نہ اٹھائی ہو پھر آیا میرے پاس قاصد رسول اللہ ﷺ کا اور کہا آپ کی طرف سے کہ تو نے مجھ سے وہ تلوار مانگی تھی

اور تب میری نہ تھی اور اب مجھے اختیار ہو گیا پس وہ تیری ہے۔ کہا راوی نے کہ تب یہ آیت اتری ﴿يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْإِنْفَالِ﴾

فائل: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور روایت کیا اس کو ساک نے مصعب بن سعد سے۔ اور اس باب میں عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔

مترجم: پوری آیت یوں ہے ﴿يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْإِنْفَالِ قُلِ الْإِنْفَالُ لِلَّهِ وَالرَّسُولِ فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَصْلِحُوا ذَاتَ بَيْنِكُمْ وَأَطِيعُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ﴾۔ یعنی تجھ سے پوچھتے ہیں حکم غنیمت کا تو کہہ مال غنیمت اللہ کا ہے اور رسول کا سوڈرو اللہ سے اور صلح کرو آپس میں اور حکم میں چلو اللہ کے اور اس کے رسول کے اگر ایمان رکھتے ہو۔ اتنی۔ اللہ تعالیٰ نے یہاں اتنا ہی فرمادیا ہے کہ فتح و ظفر اللہ ہی کی مدد سے ہوئی غنیمت اسی کا مال ہے تم اپنا نہ جانو پھر آگے و اعلو میں فرمادیا کہ ایک خمس غنیمت کا اللہ کی نذر نکالو کہ وہ نبی کے اختیار سے خرچ و تقسیم ہو اور رہے چار حصے وہ مجاہدین پر تقسیم ہوں پیادہ کو ایک حصہ اور سوار کو دو۔



(۳۰۸۰) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: لَمَّا فَرَغَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ بَدْرٍ قِيلَ لَهُ: عَلَيْكَ الْغَيْرُ لَيْسَ دُونَهَا شَيْءٌ قَالَ: فَنَادَاهُ الْعَبَّاسُ وَهُوَ فِي وَثَاقِهِ- لَا يَصْلُحُ وَقَالَ: لِأَنَّ اللَّهَ وَعَدَكَ إِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ وَقَدْ أُعْطَاكَ مَا وَعَدَكَ. قَالَ: ((صَدَقْتُ)). (ضعيف الاسناد)

ترجمہ: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب فارغ ہوئے رسول اللہ ﷺ جنگ بدر سے کسی نے کہا چلے آپ قافلہ پر یعنی جو شام سے آتا تھا کہ اس طرف کوئی آپ سے لڑنے والا نہیں۔ کہا راوی نے کہ آواز دی آپ کو عباس رضی اللہ عنہ نے کہ وہ اپنی زنجیروں میں بندھے ہوئے تھے اور کہا کہ آپ کو لائق نہیں اور کہا اللہ تعالیٰ نے آپ سے ایک گروہ کا وعدہ فرمایا تھا یعنی قافلہ کا یا لشکر کا سوڈے چکا وہ ایک پر فتح جس کا وعدہ فرمایا تھا فرمایا آپ نے کہ تم نے سچ کہا۔

فائل: یہ حدیث حسن ہے۔



(۳۰۸۱) حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَ: نَظَرَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ إِلَى الْمُشْرِكِينَ وَهُمْ أَلْفٌ وَأَصْحَابُهُ ثَلَاثُمِائَةٍ وَبِضْعَةُ عَشَرَ رَجُلًا، فَاسْتَقْبَلَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ الْقِبْلَةَ ثُمَّ مَدَّ يَدَيْهِ وَجَعَلَ يَهْتِفُ بِرَبِّهِ: ((اللَّهُمَّ أَنْجِزْ لِي مَا وَعَدْتَنِي، اللَّهُمَّ إِنَّ تَهْلِكَ هَذِهِ الْعِصَابَةُ مِنْ أَهْلِ الْإِسْلَامِ لَا تُعْبَدُ فِي الْأَرْضِ))، فَمَا زَالَ يَهْتِفُ بِرَبِّهِ مَاذَا يَدِيهِ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ حَتَّى سَقَطَ رِدَاؤُهُ مِنْ مَنَكِبَيْهِ، فَأَتَاهُ أَبُو بَكْرٍ فَأَخَذَ رِدَاؤُهُ فَالْقَاهُ عَلَى مَنَكِبَيْهِ ثُمَّ التَزَمَهُ مِنْ وَرَائِهِ وَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ! كَفَاكَ مُنَاشِدَتُكَ رَبَّكَ فَإِنَّهُ سَيُنْجِزُ لَكَ مَا وَعَدَكَ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى ﴿إِذْ تَسْتَغِيثُونَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ لَكُمْ أَنِّي مُمِدُّكُمْ بِأَلْفٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ

مُرْدِفِينَ ﴿ فَأَمَدَّهُمُ اللَّهُ بِالْمَلَأَةِ ۖ ﴾ (اسنادہ حسن)

ترجمہ: مجھ سے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، نظر کی رسول اللہ ﷺ نے مشرکوں کی طرف اور وہ ہزار تھے اور اصحاب آپ کے تین سو اور چند آدمی سونہ کیا اللہ کے نبی ﷺ نے قبلہ کی طرف اور پھیلائے اپنے دونوں ہاتھ اور پکارنے لگے اللہ کو کہ اے اللہ پورا کر دے وہ وعدہ جو تو نے مجھ سے کیا ہے یعنی ظفر کا وعدہ یا اللہ اگر ہلاک کر دے گا تو اس جماعت کو مسلمانوں سے تو نہ عبادت کی جائے گی تیری زمین میں پھر اسی طرح پکارتے رہے اپنے رب کو دونوں ہاتھ پھیلائے قبلہ کی طرف منہ کیے ہوئے یہاں تک کہ گر گئی چادر مبارک آپ کے کندھوں سے اور آئے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اور اٹھائی چادر اور ڈال دیا اس کو آپ کے کندھوں پر پھر لپٹ گئے پیچھے سے اور کہا اے نبی اللہ کے کافی ہے آپ کا عرض کرنا پروردگار کے درگاہ میں اور بے شک وہ پورا کرے گا جو وعدہ کیا ہے اس نے آپ سے، سو اتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت ﴿إِذْ تَسْتَغِيثُونَ﴾ یعنی یاد کرو اس وقت کو کہ فریاد کرتے تھے تم اپنے رب سے اور قبول کر لی اس نے اور فرمایا کہ میں مدد دینے والا ہوں تم کو ہزار فرشتوں سے کہ آگے پیچھے سوار چلے آتے ہیں پھر مدد دی اللہ تعالیٰ نے ملائکہ سے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم اس کو مگر عمر بن عمر کی روایت سے کہ وہ ابو زمیل سے روایت کرتے ہیں اور ابو زمیل کا نام ساک خفی ہے اور یہ بدر کے دن تھا۔



(۳۰۸۲) عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَنْزَلَ اللَّهُ عَلَيَّ أَمَانَيْنِ لِأَمْتِي: ﴿ وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَأَنْتَ فِيهِمْ وَمَا كَانَ اللَّهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُونَ ﴾ فَإِذَا مَضَيْتُ تَرَكْتُ فِيهِمْ الْإِسْتِغْفَارَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ)) (ضعيف الاسناد) اس میں اسماعیل بن ابراہیم ضعیف ہے

ترجمہ: ابو موسیٰ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے اناری میں اللہ تعالیٰ نے دو امان کی چیزیں میری امت کے لیے چنانچہ فرمایا اس نے کہ اللہ تعالیٰ عذاب کرنے والا نہیں ان کو اور تو ان میں ہو اور عذاب کرنے والا نہیں جب وہ مغفرت مانگتے ہوں پھر جب میں چلا جاؤں گا چھوڑ جاؤں گا استغفار ان کے امان کے لیے قیام تک۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے اور اسماعیل بن ابراہیم ضعیف ہیں حدیث میں۔

مترجم: یعنی دو چیزیں عذاب الہی سے بچنے کا سبب ہیں ایک وجود باوجود آنحضرت ﷺ کا دوسرے استغفار۔



(۳۰۸۳) عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَرَأَ هَذِهِ الْآيَةَ عَلَى الْمَنَبَرِ: ﴿وَأَعِدُّوا لَهُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ مِنْ قُوَّةٍ﴾ قَالَ: ((أَلَا إِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْيُ)) - ثَلَاثَ مَرَّاتٍ - ((أَلَا إِنَّ اللَّهَ سَيَفْتَحُ لَكُمْ الْأَرْضَ وَسَتُكْفُونَ

الْمُؤْنَةَ، فَلَا يَعْجِزَنَّ أَحَدُكُمْ أَنْ يَلْهَوْ بِأَسْهَمِهِ).

(حسن صحیح) ارواء الغلیل (۱۵۰۰) غایۃ المرام (۳۸۰) تخریج فقہ السیرۃ (۲۲۴)

ترجمہ: عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے پڑھی یہ آیت منبر پر ﴿وَأَعِدُّوا لَهُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ مِنْ قُوَّةٍ﴾ یعنی تیار کرو کافروں کے مقابلہ کو جہاں تک ہو سکے تم سے قوت اور فرمایا آگاہ ہو کہ قوت سے مراد تیر چلانا ہے کہا اس کو آپ نے تین بار آگاہ ہو کہ اللہ تعالیٰ فتح دے گا تم کو زمین میں اور کفایت کرے گا تم سے محنت کو سونہ تھکے کوئی تم میں اپنے تیر کھیلنے سے یعنی اس میں سستی نہ کرو۔

فائدہ: اور روایت کی بعضوں نے یہ حدیث اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے انہوں نے صاحب بن کیسان سے انہوں نے عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے اور حدیث و کعب کی صحیح تر ہے اور صاحب بن کیسان نے نہیں پایا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کو اور پایا ہے ابن عمر کو۔



(۳۰۸۴) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ : ((لَمْ تَحِلَّ الْغَنَائِمُ لِأَحَدٍ سُودِ الرُّءُوسِ مِنْ قَبْلِكُمْ كَانَتْ تَنْزِيلُ نَارٍ مِنَ السَّمَاءِ فَنَاقَلُهَا)). قَالَ سُلَيْمَانُ الْأَعْمَشُ: فَمَنْ يَقُولُ هَذَا إِلَّا أَبُو هُرَيْرَةَ، الْأَن. فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ بَدْرٍ وَقَعُوا فِي الْغَنَائِمِ قَبْلَ أَنْ تَحِلَّ لَهُمْ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ ﴿لَوْلَا كِتَابٌ مِنَ اللَّهِ سَبَقَ لَمَسَّكُمْ فِيمَا أَخَذْتُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ﴾. (اسنادہ صحیح) سلسلۃ الأحادیث الصحیحۃ (۲۱۵۵)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ نہیں حلال ہوئیں غنیمتیں کسی کا لے سروالے کو یعنی کسی بشر کو تم سے پہلے زمانہ سابق میں یہ دستور تھا کہ اترتی تھی ایک آگ آسمان سے اور اس کو کھا جاتی تھی کہا سلیمان نے کہ کون کہتا ہے یہ سوا ابو ہریرہ کے اس وقت میں اور جب بدر کا دن ہوا لوگ گرے غنیمتوں پر قبل اس کے کہ حلال کی جائیں ان پر سواتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت ﴿لَوْلَا كِتَابٌ مِنَ اللَّهِ﴾ الا یہ یعنی اگر نہ لکھا ہوتا پیشتر سے اللہ کے حکم سے کہ غنیمتیں تم پر حلال ہوں گی تو پہنچتا تم کو اس کے لینے کی سب سے بڑا عذاب۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔



(۳۰۸۵) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ بَدْرٍ وَجِئَءَ بِالْأَسَارَى قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((مَا تَقُولُونَ فِي هَؤُلَاءِ الْأَسَارَى))، فَذَكَرَ فِي الْحَدِيثِ قِصَّةً، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((لَا يَنْفَلِتَنَّ أَحَدٌ مِنْهُمْ إِلَّا بِفِدَاءٍ أَوْ ضَرْبِ عُنُقٍ))، فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِلَّا سَهْلٌ بِنُ بَيْضَاءَ فَإِنِّي قَدْ سَمِعْتُهُ يَذْكُرُ الْإِسْلَامَ. قَالَ: فَسَكَتَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ. قَالَ: فَمَا رَأَيْتَنِي فِي يَوْمٍ أَخَوْفَ أَنْ تَقَعَ عَلَيَّ حِجَارَةٌ مِنَ السَّمَاءِ مِنِّي فِي ذَلِكَ الْيَوْمِ، قَالَ حَتَّى قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((إِلَّا سَهْلٌ بِنُ

الْبَيْضَاءِ)). قَالَ: وَنَزَلَ الْقُرْآنُ بِقَوْلِ عُمَرَ: ﴿مَا كَانَ لِنَبِيِّ أَنْ يُكُونَ لَهُ أُسْرَى حَتَّى يُثَخَّنَ فِي الْأَرْضِ﴾ إِلَى آخِرِ الْآيَاتِ. (ضعيف) ارواء الغليل (٤٧/٥-٤٧) ابو عبیدہ کا اپنے والد سے سماع ثابت نہیں۔

ترجمہ: عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہا انہوں نے کہ جب ہوا دن بدر کا اور قیدی آئے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا کہتے ہو تم ان قیدیوں کے حق میں پھر ذکر کیا اس حدیث میں ایک قصہ یعنی اصحاب کے مشورہ دینے کا پھر فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ نہ بچے گا کوئی ان میں سے مگر ساتھ فدیہ دینے کے یا گردن مارے جانے کے سوعرض کی عبداللہ بن مسعود نے کہ میں نے کہا یا رسول اللہ مگر سہیل بن بیضاء کو میں نے سنا ہے کہ وہ یاد کرتا ہے اسلام کو کہا عبداللہ نے چپ ہو رہے رسول اللہ ﷺ کہا عبداللہ نے کہ نہ دیکھا میں نے اپنے کو کسی دن ڈرنے والا اس سے کہ برسیں مجھ پر آسمان سے پتھر اس دن سے زیادہ اور مجھے یہی ڈر رہا یہاں تک کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے مگر سہیل بن بیضاء کہا عبداللہ نے اور اترا قرآن عمر کے قول کے موافق ﴿مَا كَانَ﴾ سے آخر آیات تک یعنی کسی نبی کو لائق نہیں ہے کہ اس کے پاس قیدی ہوں یہاں تک کہ بہادے خون ان کا زمین میں یعنی فدیہ لے کر چھوڑنا نبی کی شان سے بعید ہے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔ اور ابو عبیدہ بن عبداللہ کو سماع نہیں اپنے باپ سے۔

خاتمہ: چونکہ سورۃ انفال سورۃ توبہ کے ملحقات سے ہے اور اسی سبب سے دونوں کے بیچ میں بسم اللہ تحریر نہیں ہوئی اس لیے فہرست اس کے مضامین کی سورۃ توبہ کے خاتمہ میں لکھی جائے گی۔



۹۔ بَابُ: مِنْ سُورَةِ التَّوْبَةِ

تفسیر سورۃ توبہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

(۳۰۸۶) حَدَّثَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ: قُلْتُ لِعُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ: مَا حَمَلَكُمْ أَنْ عَمَدْتُمْ إِلَى الْأَنْفَالِ وَهِيَ مِنَ الْمَثَانِي، وَإِلَى بَرَاءَةَ وَهِيَ مِنَ الْمِثْنَيْنِ فَقَرَنْتُمْ بَيْنَهُمَا وَلَمْ تَكْتُبُوا سَطَرَ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ، وَوَضَعْتُمُوهَا فِي السَّبْعِ الطُّوْلِ، مَا حَمَلَكُمْ عَلَى ذَلِكَ؟ فَقَالَ عُثْمَانُ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِمَّا يَأْتِي عَلَيْهِ الزَّمَانُ وَهُوَ يُنْزَلُ عَلَيْهِ السُّورُ ذَوَاتُ الْعَدَدِ فَكَانَ، إِذَا نَزَلَ عَلَيْهِ الشَّيْءُ دَعَا بَعْضَ مَنْ كَانَ يَكْتُبُ، فَيَقُولُ: ضَعُوا هَؤُلَاءِ الْآيَاتِ فِي السُّورَةِ الَّتِي يُذَكَّرُ فِيهَا كَذَا وَكَذَا، فَإِذَا نَزَلَتْ عَلَيْهِ الْآيَةُ فَيَقُولُ: ضَعُوا هَذِهِ الْآيَةَ فِي السُّورَةِ الَّتِي يُذَكَّرُ فِيهَا كَذَا وَكَذَا، كَانَتْ الْأَنْفَالُ مِنْ أَوَائِلِ مَا نَزَلَتْ بِالْمَدِينَةِ، وَكَانَتْ بَرَاءَةُ مِنْ آخِرِ الْقُرْآنِ، وَكَانَتْ قِصَّتُهَا شَبِيهَةً بِقِصَّتِهَا، فَظَنَنْتُ أَنَّهَا مِنْهَا، فَقُبِضَ

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَلَمْ يُبَيِّنْ لَنَا أَنَّهَا مِنْهَا فَمِنْ أَجْلِ ذَلِكَ قَرَأْتُ بَيْنَهُمَا وَلَمْ أَكْتُبْ بَيْنَهُمَا سَطَرَ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ، وَوَضَعْتُهَا فِي السَّبْعِ الطُّوْلِ . (اسنادہ ضعیف) ضعیف ابو داود (۱۴۰) (اس میں یزید فارسی میں کلام ہے۔ اس حدیث کو حاکم ذہبی نے صحیح کہا ہے مستدرک للحاکم، تفسیر سورة التوبة، رقم الحدیث: ۳۲۷۲۔

ترجمہ: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ کہا انہوں نے حضرت عثمانؓ سے کہ کیا سبب ہوا تم کو ارادہ کیا تم نے انفال کے اور وہ مثنیٰ میں ہے اور طرف براءۃ کے اور وہ مبین میں ہے پس ملا دیا تم نے ان دونوں کو اور نہ لکھی تم نے ان دونوں کے بیچ میں سطر بسم اللہ الرحمن الرحیم کی اور رکھ دیا تم نے ان دونوں کو سبع طول میں کیا سبب ہوا تمہارے ایسا کرنے کا تو جواب دیا حضرت عثمانؓ نے کہ تھے رسول اللہ ﷺ کہ گزرتا تھا ان پر زمانہ اور اترتی تھیں ان پر سورتیں گنتی کی پھر جب اترتی تھی ان پر کچھ آیتیں کہتے تھے بعض لکھنے والے کو اور فرماتے تھے لکھ دو ان آیتوں کو اس سورت میں کہ جس میں ایسا ایسا مذکور ہے پھر جب اترتی ان پر کوئی آیت کہتے رکھ دو اس آیت کو اس سورت میں کہ جس میں ایسا ایسا مذکور ہے اور تھی انفال کہ مدینہ میں اول اول نازل ہوئی تھی اور تھی سورۃ براءۃ کہ قرآن کے آخر میں اترتی تھی اور بیان اس کا اور انفال کا مشابہ تھا پس گمان کیا میں نے کہ یہ اسی میں سے ہے پھر رسول اللہ ﷺ نے انتقال فرمایا اور نہ بیان کیا ہمارے لیے کہ وہ اس میں سے ہے پس اسی سبب سے میں نے ان دونوں کو ملا دیا اور نہ لکھی ان کے بیچ میں سطر بسم اللہ الرحمن الرحیم کی اور رکھ دیا میں نے ان کو سبع طول میں۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے نہیں جانتے ہم اس کو مکرعوف رضی اللہ عنہ کی روایت سے کہ وہ یزید فارسی سے روایت کرتے ہیں وہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اور یزید فارسی تابعین میں ہیں بصرے والوں میں اور یزید بن ابان رقاشی وہ بھی تابعین سے ہیں بصرے والوں میں اور وہ چھوٹے ہیں یزید فارسی سے اور یزید رقاشی روایت کرتے ہیں انس بن مالکؓ سے۔

مترجم: مثنیٰ وہ سورتیں ہیں کہ مبین سے چھوٹی ہیں اور مفصل سے بڑی۔ اور مبین سو سو آیتوں والی سورتیں ہیں اور اول قرآن میں سات سورتوں کو سبع طول کہتے ہیں پھر اس کے بعد مبین ہیں یعنی سو سو آیتوں والی پھر اس کے بعد مثنیٰ ہیں پھر اس کے بعد مفصل۔ قولہ: اور بیان اس کا اور انفال کا مشابہ تھا۔ یعنی سورۃ انفال میں ذکر ہے عہد و موافق کا جو کافروں اور مسلمانوں میں تھا اور سورۃ براءۃ میں اسی عہدوں کو آگے ڈال دیا اور ان دونوں سورتوں میں تعلیم جہاد کے احکام قتال کے مذکور تھے اس لیے ان دونوں کو ایک کر دیا اور بسم اللہ اس لیے نہ لکھی کہ شاید دونوں ایک ہوں اور آپ نے یہ بیان نہ فرمایا کہ دونوں ایک ہیں۔



(۳۰۸۷) عَنْ عَمْرِو بْنِ الْأَخْوَصِ أَنَّهُ شَهِدَ حَجَّةَ الْوُدَّاعِ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَحَمِدَ اللَّهُ وَأَثْنَى عَلَيْهِ وَذَكَرَ وَعَظَ ثُمَّ قَالَ: ((أَيْ يَوْمٌ أُحْرِمُ، أَيْ يَوْمٌ أُحْرِمُ، أَيْ يَوْمٌ أُحْرِمُ))؟ قَالَ: فَقَالَ النَّاسُ: يَوْمُ الْحَجِّ الْأَكْبَرِ يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: ((فَإِنَّ دِمَائَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ وَأَعْرَاضَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ

هَذَا، فِى بَلَدِكُمْ هَذَا، فِى شَهْرِكُمْ هَذَا، أَلَا لَا يَجْنِي جَانِ إِلَّا عَلَى نَفْسِهِ، وَلَا يَجْنِي وَالِدٌ عَلَى وَلَدِهِ، وَلَا وَلَدٌ عَلَى وَالِدِهِ، أَلَا إِنَّ الْمُسْلِمَ أَخُو الْمُسْلِمِ، فَلَيْسَ يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ مِنْ أَخِيهِ شَيْءٌ إِلَّا مَا أَحَلَّ مِنْ نَفْسِهِ، أَلَا وَإِنَّ كُلَّ رَبَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوعٌ، لَكُمْ رءٌ وَسْ أَمْوَالِكُمْ لَا تَظْلَمُونَ وَلَا تَظْلَمُونَ غَيْرَ رَبَا الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَإِنَّهُ مَوْضُوعٌ كُلُّهُ، أَلَا وَإِنَّ كُلَّ دَمٍ كَانَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوعٌ، وَأَوَّلُ دَمٍ أَصْعَ مِنْ دَمِ الْجَاهِلِيَّةِ دَمُ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، كَانَ مُسْتَرْضَعًا فِي بَنِي لَيْثٍ فَقَتَلْتَهُ هَذِلًا، أَلَا وَأُسْتُصُوا بِالنِّسَاءِ خَيْرًا، فَإِنَّمَا هُنَّ عَوَانٌ عِنْدَكُمْ، لَيْسَ تَمْلِكُونَ مِنْهُنَّ شَيْئًا غَيْرَ ذَلِكَ إِلَّا أَنْ يَأْتِيَنَّ بِفَاحِشَةٍ مُبَيَّنَةٍ، فَإِنْ فَعَلْنَ فَأَهْجَرُوهُنَّ فِي الْمَضَاجِعِ وَاصْبِرْهُنَّ صِرْبًا غَيْرَ مَبْرَحٍ، فَإِنْ أَطَعْنَكُمْ فَلَا تَبْغُوا عَلَيْهِنَّ سَبِيلًا. أَلَا وَإِنَّ لَكُمْ عَلَى نِسَائِكُمْ حَقًّا، وَلِنِسَائِكُمْ عَلَيْكُمْ حَقًّا، فَأَمَّا حَقُّكُمْ عَلَى نِسَائِكُمْ فَلَا يُؤْطِنُ فُرُشَكُمْ مِنْ تَكْرَهُونَ، وَلَا يَأْذَنُ فِي بُيُوتِكُمْ مِنْ تَكْرَهُونَ. أَلَا وَإِنَّ حَقَّهُنَّ عَلَيْكُمْ أَنْ تُحْسِنُوا إِلَيْهِنَّ فِي كِسْوَتِهِنَّ وَطَعَامِهِنَّ)).

(اسنادہ حسن) ارواء الغلیل (۱۹۹۷ - ۲۰۲۰) الآداب (۱۵۶)

ترجمہ: روایت ہے عمرو بن احوص رضی اللہ عنہ سے کہ وہ حاضر ہوئے حجۃ الوداع میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ پھر حمد کی آپ نے اللہ کی اور شاکی اس پر یعنی خطبے میں اور نصیحت کی اور وعظ فرمایا پھر فرمایا آپ نے کون سادن ہے جس کی حرمت بیان کرتا ہوں میں کون سادن ہے جس کی حرمت بیان کرتا ہوں میں۔ کبار اوی نے کہ لوگوں نے عرض کی کہ دن ہے حج اکبر کا اے رسول اللہ کہ فرمایا آپ نے کہ بے شک خون اور مال اور عزتیں تمہاری تم پر حرام ہیں جیسی حرمت آج کے دن کی ہے تمہارے اس شہر میں تمہارے اس مینے میں آگاہ ہو کہ کوئی قصور نہیں کرتا مگر اس کا وبال اور سزا اسی کی جان پر ہے اور نہیں قصور کرتا کوئی باپ کی سزا اس کی اس کے بیٹے پر ہوا اور نہیں قصور کرتا کوئی بیٹا کہ سزا اس کی باپ پر ہو آگاہ ہو کہ مسلمان بھائی مسلمان کا ہے پھر نہیں حلال ہے کسی مسلمان کو اس کے بھائی کی کوئی چیز مگر جو چیز کہ حلال کی اس نے اپنی جان سے آگاہ ہو کہ سب سود جاہلیت کا باطل ہے تمہارے لیے حلال ہے فقط اصل مال تمہارا نہ تم ظلم کرو نہ تم پر کوئی ظلم کرے، اور سود عباس رضی اللہ عنہ بن عبدالمطلب کا سب معاف ہے یعنی اس کی اصل بھی معاف ہے، آگاہ ہو کہ ہر خون جاہلیت کا باطل ہے یعنی اس کا قصاص نہ لیا جائے گا اور پہلا خون جس کو ہم چھوڑ دیتے ہیں اور اس کا قصاص نہیں طلب کرتے حارث بن عبدالمطلب کا خون ہے کہ وہ دودھ پیتے تھے بنی الیث کے قبیلہ میں اور قتل کر دیا ان کو ہذیل نے آگاہ ہو کہ نیک سلوک کرو عورتوں کے ساتھ اس لیے کہ وہ قیدی ہیں تمہارے پاس تم ان کے مالک نہیں ہو سو اس کے مگر یہ کہ وہ کریں کھلی ہوئی بے حیائی پھر اگر وہ نافرمانی کریں تمہاری تو انکے رکھوان سے بستر اور ماروان کو ایسا کہ ہڈی پہلی نہ ٹوٹے پھر اگر وہ تمہارے کہے میں آجائیں تو پھر نہ الزام رکھوان پر آگاہ ہو کہ تحقیق کہ تمہارا حق ہے تمہاری عورتوں پر اور

تمہاری عورتوں کا حق ہے تم پر، سو تمہارا حق تمہاری عورتوں پر یہ ہے کہ نہ آنے دیں تمہارے بچھونوں پر ان لوگوں کو کہ جن کو تم برا جانتے ہو، اور اجازت نہ دیں اپنے گھروں میں ان لوگوں کو جن کو تم برا جانتے ہو آگاہ ہو کہ حق ان کا تم پر احسان کرنا ہے ان پر کپڑے اور کھانے میں۔

فائدہ: یہ حدیث صحیح ہے۔ اور روایت کی یہ ابوالاحوص رضی اللہ عنہ نے شیب سے۔

مترجم: یوم النحر اور مکہ اور حرام کے مہینوں کی حرمت تمام عرب کے ذہنوں میں جمی ہوئی تھی کہ ان دنوں میں ظلم و زیادتی سے بہت بچتے تھے آنحضرتؐ نے فرمایا اسی طرح ہر مسلمان کے خون اور مال اور عزت کی حفاظت ضروری ہے اور جہاں عرب میں دستور تھا کہ جب کسی سے قتل و نہب و خون ہوتا تھا اس کے عزیز و اقارب کو پکڑتے تھے اور ایک جرم میں دوسرے سے مواخذہ کرتے تھے آنحضرتؐ نے اس دستور کو نا منظور کہا کہ یہ صریح ظلم و تعدی ہے اور جاہلیت میں سود و بیاج کا معاملہ ہوتا تھا آپؐ نے بعد حرمت سود کے فرمایا کہ جس پر کسی کا سودی روپیہ آتا ہو وہ اپنا اصل اور رأس المال لے لے سود چڑھا ہوا نہ مانگے کہ ظلم ہے اور اگر وہ قرض دار اصل مال بھی نہ دے تو یہ اس کا ظلم ہے۔ اور ترمذی کی روایت میں حارث بن عبدالمطلب کا مقتول ہونا مذکور ہے۔ اور بخاری میں ربیعہ بن حارث کا۔ اور صواب وہ ہے جو مشکوٰۃ میں ہے کہ وہ مقتول ابن ربیعہ بن حارث تھا طیبی نے کہا کہ جبہور کا قول ہے کہ نام اس کا ایسا تھا اور وہ بیٹا تھا ربیعہ بن حارث بن عبدالمطلب کا اور یہ ایسا چھوٹا تھا کہ اس کو ایک پتھر لگ گیا بنی سعد اور بنی لیث کی لڑائی میں اور ربیعہ بن حارث صحابی ہے رسول اللہ ﷺ کا اور وہ بڑا تھا عباس رضی اللہ عنہ سے وفات پائی اس نے خلافت عمرؓ میں۔



(۳۰۸۸) عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْ يَوْمِ الْحَجِّ الْأَكْبَرِ فَقَالَ: ((يَوْمُ النَّحْرِ)). (اسنادہ صحیح)۔
ترجمہ: حضرت علیؓ سے روایت ہے کہا انہوں نے پوچھا میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ حج اکبر کس دن ہے؟ فرمایا آپؐ نے نحر کے دن یعنی اس لیے کہ اکثر امور حج جیسے طواف زیارت اور رمی اور ذبح اور حلق وغیرہ اسی دن ہوتے ہیں۔



(۳۰۸۹) عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: ((يَوْمُ الْحَجِّ الْأَكْبَرِ يَوْمُ النَّحْرِ)). (اسنادہ صحیح) (انظر ما قبلہ)

ترجمہ: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرمایا حج اکبر نحر کا دن ہے۔

فائدہ: یہ روایت صحیح تر ہے محمد بن اسحاق کی روایت سے یعنی جو اوپر مذکور ہوئی اس لیے کہ مروی ہوئی یہ حدیث کئی سندوں سے ابو اسحاق سے وہ روایت کرتے ہیں حارث سے وہ حضرت علیؓ سے موقوفاً یعنی انہیں کا قول اور نہیں جانتے ہم کہ کسی نے اسے مرفوع کیا ہو مگر محمد بن اسحاق نے۔

فائدہ: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حج اکبر سے حج مراد ہے اور اسی طرح حج اصغر عمرہ ہے اور یہ جو عوام میں مشہور ہے کہ عرفہ کے دن اگر جمعہ پڑے تو وہ حج اکبر ہوتا ہے غلط ہے۔

(۳۰۹۰) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: بَعَثَ النَّبِيُّ ﷺ بَرَاءَ بْنَ مَعْبُورٍ، ثُمَّ دَعَاهُ فَقَالَ: ((لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ أَنْ يُبْلَغَ هَذَا إِلَّا رَجُلٌ مِنْ أَهْلِي))، فَدَعَا عَلِيًّا فَأَعْطَاهُ إِيَّاهُ. (حسن الاسناد)

ترجمہ: انس بن مالک سے روایت ہے کہ انہوں نے کہ بھیجا نبی ﷺ نے براء کو ابوبکر کے ساتھ پھر بلایا ان کو اور فرمایا کہ نہیں لائق ہے کسی کو کہ پہنچائے یہ پیغام مگر کوئی مرد میرے گھر والوں میں سے پھر بلایا علی رضی اللہ عنہ کو اور دی وہ براء ان کو۔
فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے انس رضی اللہ عنہ کی روایت سے۔



(۳۰۹۱) عَنْ أَبِي عَبَّاسٍ قَالَ: بَعَثَ النَّبِيُّ ﷺ أَبَا بَكْرٍ وَأَمْرَةً أَنْ يُنَادِيَ بِهَوْلَاءِ الْكَلِمَاتِ، ثُمَّ اتَّبَعَهُ عَلِيًّا. فَبَيْنَا أَبُو بَكْرٍ فِي بَعْضِ الطَّرِيقِ إِذْ سَمِعَ رُغَاءَ نَاقَةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَخَرَجَ أَبُو بَكْرٍ فِرْعَاءً، فَظَنَّ أَنَّهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، فَإِذَا عَلِيٌّ، فَدَفَعَ إِلَيْهِ كِتَابَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَأَمَرَ عَلِيًّا أَنْ يُنَادِيَ بِهَوْلَاءِ الْكَلِمَاتِ، فَأَنْطَلَقَا، فَحَجَّجَا، فَقَامَ عَلِيٌّ أَيَّامَ التَّشْرِيقِ فَنَادَى: ذِمَّةُ اللَّهِ وَرَسُولِهِ بَرِيَّةٌ مِنْ كُلِّ مُشْرِكٍ، فَسِيحُوا فِي الْأَرْضِ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ، وَلَا يَحْجَنَّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ، وَلَا يَطُوفَنَّ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ، وَلَا يَدْخُلَ الْحَنَّةَ إِلَّا مُؤْمِنٌ. وَكَانَ عَلِيٌّ يُنَادِي، فَإِذَا عَصِيَ قَامَ أَبُو بَكْرٍ فَنَادَى بِهَا. (صحيح الاسناد)

ترجمہ: ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہ بھیجا نبی ﷺ نے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو اور حکم کیا ان کلمات کو جو سورہ توبہ کے ابتداء میں مذکور ہیں حج میں پکار دیں پھر پیچھے بھیجا علی رضی اللہ عنہ کو ابوبکرؓ کے ساتھ کہ سنی انہوں نے آواز رسول اللہ ﷺ کے ناطہ قصویٰ کے بلبلانے کی اور نکلے ابوبکرؓ گھبرائے ہوئے اور خیال کیا کہ شاید رسول اللہ ﷺ تشریف لائے کہ ناگہاں وہ علی رضی اللہ عنہ تھے سو دیا انہوں نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو خط رسول اللہ ﷺ کا اور اس میں حکم تھا کہ پکار دیں ان کلمات کو علی، پھر چلے دونوں اور حج کیا اور کھڑے ہوئے ایام تشریق میں علی اور پکارا کہ ذمہ اللہ اور رسول کا پاک ہے ہر مشرک سے یعنی کسی مشرک کو پناہ نہیں سو پھر لوزمین میں چار مہینے اور حج کو نہ آئے اس سال کے بعد کوئی مشرک اور طواف نہ کرے کوئی بیت اللہ کا نہ گنا اور نہ داخل ہوگا جنت میں مگر مومن اور علی پکارتے رہے پھر جب وہ تھک گئے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کھڑا ہو کر پکارنے لگے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے ابن عباس رضی اللہ عنہ کی سند سے۔



(۳۰۹۲) عَنْ زَيْدِ بْنِ يُثَيْعٍ قَالَ: سَأَلْنَا عَلِيًّا بَابِي شَيْءٍ بُعِثَتْ فِي الْحَجَّةِ؟ قَالَ: بُعِثْتُ بِأَرْبَعٍ: أَنْ لَا يَطُوفَنَّ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ، وَمَنْ كَانَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهْدٌ فَهُوَ إِلَى مَدِينَةٍ، وَمَنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ عَهْدٌ فَاجْلُهُ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَلَا يَدْخُلُ الْحَنَّةَ إِلَّا نَفْسٌ مُؤْمِنَةٌ، وَلَا يَجْتَمِعُ الْمُشْرِكُونَ وَالْمُسْلِمُونَ بَعْدَ غَايِهِمْ هَذَا. (اسنادہ صحيح) ارواء الغلیل (۱۱۰۱)

بیشمار: زید بن شیبہ سے روایت ہے کہا انہوں نے کہ پوچھا ہم نے علیؑ سے کہ کیا پیغام لے کر تم بھیجے گئے تھے حج میں تو کہا انہوں نے کہ چار باتیں ایک یہ کہ طواف نہ کرے کوئی بیت اللہ کا ننگا (جیسے ایام جاہلیت میں دستور تھا) اور جس کافر کے اور نبی ﷺ کے درمیان صلح تھی ایک مدت تک اس کی صلح قائم ہے مدت معینہ تک اور جن سے کچھ صلح و پیمان نہ تھا ان کی مدت مقرر ہوئی چار مہینے اور داخل نہ ہوگا جنت میں مگر ایمان لانے والا شخص اور جن سے ہوں مشرک اور مسلمان (حج میں) اس سال کے بعد۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ یعنی روایت ابو عیینہ کی ابو اسحاق سے اور روایت کی یہ سفیان ثوری نے ابو اسحاق کے بعض اصحاب سے انہوں نے علیؑ سے۔ اور وہ روایت مروی ہے ابو ہریرہؓ سے۔

مترجم: ابتدائے سورہ براءت میں ﴿بِرَأْءَاةٍ مِّنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ﴾ سے ﴿غَفُورٌ رَّحِيمٌ﴾ تک جب یہ آیتیں نازل ہوئیں آپ نے ان کی تعمیل کی اور چھ سال ہجرت کی آپ کو مکے کے لوگوں سے صلح ہوئی تھی اور بھی کئی فرقوں سے جو اُنّا فَتَحْنَا میں مذکور ہے اور عرب کے بہت سے فرقوں سے صلح تھی جب مکہ فتح ہوا اس سے ایک سال کے بعد یہ آیتیں نازل ہوئیں اور حکم ہوا کہ کسی مشرک سے صلح نہ رکھو اور آیات حج میں پکار دو اور صلح کا جواب دے کر چار مہینے فرصت دی کہ اس میں خواہ وطن چھوڑ جائیں یا لڑائی کا سامان کریں یا مسلمان ہوں اور جن سے وعدہ بٹھرا گیا اور دغا ان سے نہ دیکھی ان سے صلح قائم رہی اور جن سے کچھ وعدہ نہ تھا ان کو چار مہینے کی رخصت ملی اور پہلے آپ نے ابو بکر رضی اللہ عنہ کو روانہ کیا تھا پھر اصحابؓ نے آپ سے کہا کہ متولی عہد و میثاق کا اور صلح توڑنے کا آپ کے گھروالوں میں سے ضرور ہے اس لیے آپ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو روانہ فرمایا۔



(۳۰۹۳) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِذَا رَأَيْتُمُ الرَّجُلَ يَتَعَاذُ الْمَسْجِدَ فَاشْهَدُوا لَهُ بِالْإِيمَانِ، قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿إِنَّمَا يَعْمُرُ مَسَاجِدَ اللَّهِ مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ﴾))۔ (اسنادہ ضعیف) تخریج مشکاة المصابیح (۷۲۳) سلسلة الأحادیث الضعیفة (۱۶۸۲) التعلیق الرغیب (۱/۱۳۱)۔ اس کی سند درج عن ابوالہیثم کی وجہ سے ضعیف ہے۔

بیشمار: روایت ہے ابوسعیدؓ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جب کہ دیکھو تم کسی آدمی کو کہ عادت رکھتا ہے مسجد میں آنے کی تو گواہی دو اس کے لیے ایمان کی اس لیے کہ فرمایا ہے اللہ تعالیٰ نے کہ آباد کرتے ہیں مسجدیں اللہ تعالیٰ کی وہی لوگ جو ایمان رکھتے ہیں اللہ پر اور پچھلے دن پر۔

فائدہ: روایت کی ہم سے ابن عمرؓ نے انہوں نے عبد اللہ بن وہبؓ سے انہوں نے عمر بن حارث سے انہوں نے دراج سے انہوں نے ابوالہیثم سے انہوں نے ابوسعیدؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے ماخذ اس کے مگر اس میں یہ کہایت عہد المسجد یعنی خیال رکھتا ہے مسجد میں آنے کا اور غیر حاضر نہیں رہتا۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ اور ابوالہیثم کا نام سلیمان ہے وہ بیٹے عمرو کے وہ بیٹے عبد الغنوار کے اور سلیمان یتیم تھے ابوسعید کی گود میں پرورش پائی۔

(۳۰۹۴) عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ ﴿وَالَّذِينَ يَكْذِبُونَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ﴾ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي بَعْضِ أَصْفَارِهِ، فَقَالَ بَعْضُ أَصْحَابِهِ: أُنْزِلَتْ فِي الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ لَوْ عَلِمْنَا أَيُّ الْمَالِ خَيْرٌ فَتَتَجَدَّدُ. فَقَالَ: ((أَفْضَلُهُ لِسَانٌ ذَاكِرٌ وَقَلْبٌ شَاكِرٌ وَزَوْجَةٌ مُؤْمِنَةٌ تُعِينُهُ عَلَى إِيْمَانِهِ)).

[اسنادہ صحیح] الروض النضیر (۱۷۹) التعلیق الرغیب (۶۸/۳)

ترجمہ: ثوبان سے روایت ہے کہا جب کہ نازل ہوئی یہ آیت ﴿وَالَّذِينَ يَكْذِبُونَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ﴾ ہم ساتھ تھے رسول اللہ ﷺ کے کسی سفر میں تو عرض کیا بعض صحابہ نے کہ چاندی اور سونے کی مذمت اتری اگر ہم جانتے کہ کون سا مال بہتر ہے تو اسی کو جمع کرتے تب فرمایا رسول اللہ ﷺ نے بہتر مال زبان ہے اللہ کو یاد کرنے والی اور دل شکر کرنے والا اور بیوی ایماندار کہ مدد کرے آدمی کے ایمان پر۔

فائل: یہ حدیث حسن ہے۔ پوچھا میں نے محمد بن اسماعیل بخاری سے کہ سالم بن ابوالجعد کو سماع ہے ثوبان سے تو انہوں نے کہا کہ انہیں پھر پوچھا میں نے کسی اور صحابی سے نبی ﷺ کے تو فرمایا انہوں نے کہ سماع ہے ان کو جابر بن عبد اللہ اور انس رضی اللہ عنہما سے اور ذکر کیا انہوں نے کئی شخصوں کا نبی ﷺ کے اصحاب سے۔



(۳۰۹۵) عَنْ عَدِيِّ بْنِ أَبِي حَاتِمٍ قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَفِي عُنْتِي صَنْبِتٌ مِّنْ ذَهَبٍ، فَقَالَ يَا عَدِيُّ: ((اَطْرَحْ عَنْكَ هَذَا الْوَتْنَ))، وَسَمِعْتُهُ يَقْرَأُ فِي سُورَةِ بَرَاءَةِ: ﴿إِتَّخَذُوا أَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ أَرْبَابًا مِنْ دُونِ اللَّهِ﴾، فَقَالَ: أَمَّا إِنَّهُمْ لَمْ يَكُونُوا يَعْبُدُونَهُمْ. وَلَكِنَّهُمْ كَانُوا إِذَا أَحْلَوْا لَهُمْ شَيْئًا إِسْتَحْلَوْهُ، وَإِذَا حَرَّمُوا عَلَيْهِمْ شَيْئًا حَرَّمُوهُ)). (حسن)

ترجمہ: روایت ہے عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کہ آیا میں رسول اللہ ﷺ کے پاس اور میری گردن میں ایک چلیپا تھی سونے کی تو فرمایا آپ ﷺ نے اے عدی دور کر تو اپنے پاس سے اس بت کو اور سنا میں نے ان کو کہ پڑھتے تھے سورہ براءت میں سے یہ آیت ﴿إِتَّخَذُوا أَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ﴾ یعنی ٹھہرا لیا انہوں نے اپنے مولویوں اور درویشوں کو معبود اللہ کے سوا تب فرمایا آپ نے کہ وہ لوگ ان کی عبادت نہ کرتے تھے لیکن جب مولوی اور درویش کسی چیز کو حلال کہہ دیتے تو وہ حلال مان لیتے اور جب وہ حرام ٹھہرا دیتے کسی چیز کو تو وہ حرام جان لیتے اس کو۔

فائل: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم اسے مگر عبد السلام بن حرب کی روایت سے اور غطف بن اعین مشہور نہیں حدیث میں۔

مترجم: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حرام و حلال ٹھہرانا اللہ ہی کا کام ہے کسی مجتہد و پیر کے اختیار میں نہیں اور جو کسی عالم اور مجتہد کو اس کا اختیار ثابت کرے وہ مشرک ہے۔

(۳۰۹۶) عَنْ أَنَسٍ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ حَدَّثَهُ قَالَ: قُلْتُ لِلنَّبِيِّ ﷺ وَنَحْنُ فِي الْعَارِ: لَوْ أَنَّ أَحَدَهُمْ يَنْظُرُ إِلَى قَدَمَيْهِ لَأَبْصَرَنَا تَحْتَ قَدَمَيْهِ فَقَالَ: ((يَا أَبَا بَكْرٍ! مَا ظَنَنْتَ بِأَنْتَيْنِ، اللَّهُ تَالِيَهُمَا؟)).

(اسنادہ صحیح) (تحریر فقہ السیرۃ (۱۷۳))

ترجمہ: روایت ہے انسؓ سے کہ ابو بکرؓ نے ان سے کہا کہ میں نے عرض کی رسول اللہ ﷺ سے اور ہم دونوں غار میں تھے (ہجرت کے وقت) کہ اگر ان کا فروں میں سے کوئی نظر کرے اپنے قدموں کی طرف تو بے شک دیکھ لے، ہم کو اپنے قدموں کے نیچے تو فرمایا آپ ﷺ نے اے ابو بکرؓ! کیا گمان ہے تیرا ان دو شخصوں کے ساتھ کہ اللہ ان کا تیسرا ہے۔ یعنی مدد اور نصرت اس کی ہمارے ساتھ ہے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ غریب ہے اور مروی ہوئی ہے یہ ہام ہی سے اور روایت کی ہے یہ حدیث حبان بن ہلال اور کی لوگوں نے ہام سے مانند اس کی۔



(۳۰۹۷) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ: لَمَّا تَوَفَّى عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي دُعَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِلصَّلَاةِ عَلَيْهِ، فَقَامَ إِلَيْهِ، فَلَمَّا وَقَفَ عَلَيْهِ يُرِيدُ الصَّلَاةَ تَحَوَّلْتُ حَتَّى قُمْتُ فِي صَدْرِهِ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَعْلَى عَبْدُ اللَّهِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي الْقَائِلِ يَوْمَ كَذَا وَكَذَا كَذَا وَكَذَا. يَعُدُّ أَيَّامَهُ. قَالَ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَتَسَمَّى حَتَّى إِذَا أَكْثَرْتُ عَلَيْهِ قَالَ: ((أَجْرُ عَنِّي يَا عُمَرُ، إِنِّي قَدْ خَيْرْتُ فَاخْتَرْتُ، قَدْ قِيلَ لِي ﴿اسْتَغْفِرْلَهُمْ أَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ إِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِينَ مَرَّةً فَلَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لَهُمْ﴾ لَوْ أَعْلَمَ إِنِّي لَوُزِدْتُ عَلَى السَّيِّئِينَ غُفْرَانَهُ لَوُزِدْتُ)). قَالَ: ثُمَّ صَلَّى عَلَيْهِ وَمَشَى مَعَهُ، فَقَامَ عَلَى قَبْرِهِ حَتَّى فَرَّغَ مِنْهُ قَالَ: فَعَجَبْتُ لِي وَجَرَاتِي عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، وَاللَّهِ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، فَوَاللَّهِ مَا كَانَ إِلَّا يَسِيرًا حَتَّى نَزَلْتُ هَاتَانِ الْآيَتَانِ: ﴿وَلَا تُصَلِّ عَلَى أَحَدٍ مِنْهُمْ مَاتَ أَبَدًا وَلَا تَقُمْ عَلَى قَبْرِهِ﴾ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ. قَالَ: فَمَا صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَعْدَهُ عَلَى مُنَافِقٍ وَلَا قَامَ عَلَى قَبْرِهِ حَتَّى قَبَضَهُ اللَّهُ.

(اسنادہ صحیح) (احکام الجنائز (۹۵، ۹۳))

ترجمہ: ابن عباسؓ سے روایت ہے کہا انہوں نے سنائیں نے عمر بن خطابؓ سے کہتے تھے جب کہ مرعہ عبد اللہ بن ابو (کہ منافقوں کا سردار تھا) بلایا رسول اللہ ﷺ کو اس پر پھر آپ ﷺ کھڑے ہوئے اس کی طرف پھر جب کھڑے ہوئے آپ اس کے پاس ارادہ رکھتے تھے نماز کا پھر امیں یہاں تک کہ آپ کے سینہ کے سامنے کھڑا ہوا میں اور عرض کی میں نے کہ اے رسول اللہ کے! کیا نماز پڑھتے ہیں آپ اللہ کے دشمن پر جس کا نام عبد اللہ بن ابو ہے فلا نے فلا نے دن ایسی ایسی باتوں کا کہنے والا بیان کرتے تھے عمرؓ بے ادبی اس کی دن دن گن گن کر کے، کہا عمرؓ نے اور رسول اللہ ﷺ مسکراتے تھے یہاں

تک کہ جب میں نے بہت کچھ کہا آپؐ سے تو فرمایا آپؐ نے دور رہو مجھ سے اے عمرؓ مجھے اختیار دیا گیا سو میں نے اختیار کیا اس کے لیے مغفرت مانگنا کہا گیا ہے مجھ سے یعنی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ﴿اسْتَغْفِرْ لَهُمْ أَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ﴾ الایہ۔ یعنی مغفرت مانگے تو منافقوں کے لیے یا نہ مانگے اگر مغفرت مانگے گا تو ان کے لیے ستر بارت بھی ہرگز نہ بخشے گا ان کو اللہ تعالیٰ۔ انہی۔ اگر میں جانتا کہ اگر ستر بار سے زیادہ مغفرت مانگوں تو وہ بخش دیا جائے گا تو میں زیادہ مانگتا یعنی نماز کی اب تک ممانعت نہیں آئی کہا عمرؓ نے کہ پھر نماز پڑھی آپؐ نے اس پر اور چلے اس کے جنازے کے ساتھ اور کھڑے ہوئے آپؐ اس کی قبر پر یہاں تک کہ فراغت ہو گئی اس کام سے کہا عمرؓ نے کہ تعجب ہوا مجھے اپنی جرات پر جو میں نے کی تھی رسول اللہ ﷺ سے اور رسول ﷺ بہتر جاننے والے ہیں پھر قسم ہے اللہ کی تھوڑی سی دیر ہوئی کہ یہ دونوں آیتیں اتری۔ یعنی ”مت نماز پڑھ کسی پر منافقوں میں سے ہرگز اگر مر جائے کوئی ان میں کا“ کہا عمرؓ نے کہ نماز نہیں پڑھی رسول اللہ ﷺ نے اس کے بعد کسی منافق پر اور نہ کھڑے ہوئے کسی کی قبر پر یہاں تک کہ اٹھا لیا ان کو اللہ نے۔ یعنی وفات پائی۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ غریب ہے۔



(۳۰۹۸) عَنْ أَبِي عُمَرَ قَالَ: جَاءَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حِينَ مَاتَ أَبُوهُ فَقَالَ: أَعْطِنِي قَمِيصَكَ أَكْفِنَهُ وَصَلِّ عَلَيْهِ وَاسْتَغْفِرْ لَهُ، فَأَعْطَاهُ قَمِيصَهُ وَقَالَ: ((إِذَا فَرَعْتُمْ فَأَذِنُونِي))، فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يُصَلِّيَ جَذَبَهُ عُمَرُ وَقَالَ: أَلَيْسَ قَدْ نَهَى اللَّهُ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَى الْمُنَافِقِينَ؟ فَقَالَ: ((أَنَا بَيْنَ الْخَيْرَيْنِ)) ﴿اسْتَغْفِرْ لَهُمْ أَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ﴾ ((فَصَلِّ عَلَيْهِ فَإِنَّ زَلَّ اللَّهُ وَلَا تُصَلِّ عَلَى أَحَدٍ مِنْهُمْ مَاتَ أَبَدًا وَلَا تَقُمْ عَلَى قَبْرِهِ)) فَتَرَكَ الصَّلَاةَ عَلَيْهِمْ. (اسنادہ صحیح) الاحکام (۹۵)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمرؓ سے کہا انہوں نے کہ آیا بیٹا عبد اللہ بن ابوبکر رسول اللہ ﷺ کے پاس جب کہ مرابا آپؐ اس کا اور عرض کی اس نے کہ عنایت کیجیے مجھ کو اپنا کرتا کہ میں کفن دوں اس کو اور نماز پڑھیے اور استغفار کیجیے آپؐ اس کے لیے پھر دیا آپؐ نے اس کو اپنا کرتا اور فرمایا جب فارغ ہو تم یعنی اس کے غسل وغیرہ سے تو خردو مجھ کو پھر جب آپؐ نے چاہا کہ نماز پڑھیں اس پر کھینچ لیا آپؐ کو حضرت عمرؓ نے اور کہا کہ اللہ تعالیٰ نے منع نہیں فرمایا آپؐ کو نماز پڑھنے سے تو فرمایا آپؐ نے مجھے دونوں امر میں اختیار ہے کہ خواہ مغفرت مانگوں یا نہ مانگوں منافقوں کے لیے پھر نماز پڑھی آپؐ نے اس پر اور اتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت ﴿وَلَا تُصَلِّ عَلَى أَحَدٍ مِنْهُمْ﴾ الخ یعنی نماز نہ پڑھ ہرگز ان میں سے کسی پر اگر مر جائے اور نہ کھڑا ہو اس کی قبر پر پھر چھوڑی آپؐ نے منافقوں پر نماز پڑھنی۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

قرآن کی تفسیر کے بیان میں

جلد دوم

مترجم: عبد اللہ بن ابو بڑا منافق تھا اور قرآن میں جا بجا اس کی شکایت مذکور ہے اور آنحضرت ﷺ نے جو اس پر نماز پڑھی تو آپ ﷺ نے یہ قیاس فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے جو فرمایا ہے کہ اگر تو ستر بار مغفرت مانگے جب بھی بخشش نہ ہوگی مراد اس سے تحدید ہے یعنی اس سے زیادہ میں شاید مغفرت کی امید ہے اللہ تعالیٰ نے اس کا جواب اتار دیا کہ مراد اس سے تحدید نہیں بلکہ تکثیر ہے یعنی کسی قدر مغفرت مانگی جائے ہرگز مفید نہ ہوگی۔ اور آپ ﷺ نے جو اپنا قیص عنایت فرمایا اور نماز پڑھی سب کمال اخلاق اور عموم اشفاق کے سبب تھا اور منظور تھی اس میں دل جوئی اس کے فرزند کی کہ وہ مؤمن تھا پھر جب نبی وارد ہوئی آپ ﷺ باز رہے معلوم ہوا کہ یہ قیاس آنحضرت ﷺ کا صائب نہ رہا پھر مجتہدوں کے قیاس کا کیا ذکر ہے وہاں بدرجہ اولیٰ احتمال خطا ہے۔



(۳۰۹۹) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُ قَالَ: تَمَارَى رَجُلَانِ فِي الْمَسْجِدِ الَّذِي أُسِّسَ عَلَى التَّقْوَى مِنْ أَوَّلِ يَوْمٍ، فَقَالَ رَجُلٌ: هُوَ مَسْجِدُ قُبَاءٍ وَقَالَ الْآخَرُ: هُوَ مَسْجِدُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((هُوَ مَسْجِدِي هَذَا)). (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا ٹھکرار کی دو مردوں نے کہ وہ مسجد جو بنائی گئی ہے تقویٰ پر اول دن سے کون سی ہے تو ایک مرد نے کہا کہ وہ مسجد قباء ہے دوسرے نے کہا وہ مسجد ہے رسول اللہ ﷺ کی تب فرمایا رسول اللہ ﷺ نے وہ میری ہی مسجد ہے یعنی جو مدینہ میں ہے۔

فائل: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور مردی ہوئی ہے یہ ابوسعید سے سوا اس سند کے اور سند سے بھی روایت کیا اس کو انیس بن ابو یحییٰ نے اپنی ماں سے انہوں نے ابوسعید سے۔



(۳۱۰۰) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ فِي أَهْلِ قُبَاءٍ: ﴿فِيهِ رِجَالٌ يُحِبُّونَ أَنْ يَتَطَهَّرُوا وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُطَهَّرِينَ﴾)) قَالَ: ((كَانُوا يَسْتَنْجُونَ بِالْمَاءِ فَنَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ فِيهِمْ)). (صحیح) (صحیح ابی داود (۳۴))

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا اتری یہ آیت قباء کے لوگوں میں کہ ﴿رِجَالٌ يُحِبُّونَ﴾ الخ الآية۔ یعنی مسجد قباء میں وہ لوگ ہیں کہ پاک رہیں اور اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہے پاکوں کو۔ اور ان کی عزت تھی کہ استنجاء کرتے تھے پانی سے، سوا اتری یہ آیت انہیں کی شان میں۔

فائل: یہ حدیث غریب ہے اس سند سے۔ اور اس باب میں ابویوب اور انس بن مالک اور محمد بن عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔



(۳۱۰۱) عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: سَمِعْتُ رَجُلًا يَسْتَغْفِرُ لِأَبَوَيْهِ وَهُمَا مُشْرِكَانِ، فَقُلْتُ لَهُ: ائْتَسْتَغْفِرُ لِأَبَوَيْكَ وَهُمَا مُشْرِكَانِ؟ فَقَالَ: أَوْ لَيْسَ اِسْتِغْفَرُ اِبْرَاهِيمَ لِأَبِيهِ وَهُوَ مُشْرِكٌ، فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ، فَتَزَلَّتْ: ﴿مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِينَ آمَنُوا أَنْ يَسْتَغْفِرُوا لِلْمُشْرِكِينَ﴾. (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا میں نے اپنے باپ کے لیے سو میں نے اس سے کہا کہ کیوں تو مغفرت مانگتا ہے اپنے ماں باپ کے لیے اور وہ مشرک تھے سو اس نے جواب دیا کہ کیا ابراہیم علیہ السلام نے مغفرت نہیں مانگی اپنے باپ کے لیے اور وہ مشرک تھا سو ذکر کیا میں نے اس کا نبی ﷺ سے پس اتری اس پر یہ آیت ﴿مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ﴾ الایہ یعنی نبی کو اور مسلمانوں کو نہیں پہنچتا کہ مغفرت مانگیں مشرکوں کے لیے۔

فائل: یہ حدیث حسن ہے۔ اور اس باب میں سعید بن مسیب سے بھی روایت ہے کہ وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں۔
مترجم: پھر اللہ تعالیٰ نے ابراہیم علیہ السلام کے استغفار کی وجہ بھی بیان فرمائی کہ انہوں نے فقط بنظر ایفاء وعدہ استغفار کی تھی پھر جب ان کو معلوم ہوا کہ مشرک اللہ کا دشمن ہے اس سے باز رہے۔



(۳۱۰۲) عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: لَمْ أَتَخَلَّفْ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي غَزْوَةٍ غَزَاهَا حَتَّى كَانَتْ غَزْوَةُ تَبُوكَ إِلَّا بَدْرًا، وَلَمْ يُعَايِبِ النَّبِيُّ ﷺ أَحَدًا تَخَلَّفَ عَنْ بَدْرٍ، إِنَّمَا خَرَجَ يُرِيدُ الْعِيرَ، فَخَرَجْتُ فُرَيْشَ مُعَيَّيْنٍ لِعِيرِهِمْ، فَالْتَقَوْا عَنْ غَيْرِ مَوْعِدٍ كَمَا قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ، وَلَعَمْرِي إِنْ أَشْرَفَ مَشَاهِدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي النَّاسِ لَبَدْرٍ، وَمَا أَحْبَبُّ إِلَيَّ كُنْتُ شَهِدْتُهَا مَكَانَ يَبْعَتِي لَيْلَةَ الْعَقَبَةِ حَيْثُ تَوَاقَفْنَا عَلَى الْإِسْلَامِ، ثُمَّ لَمْ أَتَخَلَّفْ بَعْدَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ حَتَّى كَانَتْ غَزْوَةُ تَبُوكَ وَهِيَ آخِرُ غَزْوَةٍ غَزَاهَا، وَأَذَنَ النَّبِيُّ ﷺ النَّاسَ بِالرَّحِيلِ- فَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِطَوِيلِهِ قَالَ- فَاَنْطَلَقْتُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَإِذَا هُوَ جَالِسٌ فِي الْمَسْجِدِ وَحَوْلَهُ الْمُسْلِمُونَ وَهُوَ يَسْتَنْبِرُ كَاسْتِنَارَةِ الْقَمَرِ، وَكَانَ إِذَا اسْرَّ بِالْأَمْرِ إِسْتِنَارَ فَجِئْتُ فَجَلَسْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ: ((أُبَشِّرُ يَا كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ بِخَيْرِ يَوْمٍ أَتَى عَلَيْكَ مُنْذُ وَلَدْتُكَ أُمْلَكَ)). فَقُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ! أَمِنْ عِنْدَ اللَّهِ أَمْ مِنْ عِنْدِكَ؟ فَقَالَ: ((بَلْ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ)) ثُمَّ تَلَا هَؤُلَاءِ الْآيَاتِ: ﴿لَقَدْ تَابَ اللَّهُ عَلَى النَّبِيِّ وَالْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ الَّذِينَ اتَّبَعُوهُ فِي سَاعَةِ الْعُسْرَةِ مِنْ بَعْدِ مَا كَادَ يَزِيغُ قُلُوبُ فَرِيقٍ مِنْهُمْ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ إِنَّهُ بِهِمْ رَءُوفٌ رَحِيمٌ﴾ قَالَ: وَفِينَا أَنْزَلْتَ أَيْضًا ﴿إِتَّقُوا اللَّهَ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ﴾. قَالَ قُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ! إِنْ مِنْ تَوْبَتِي أَنْ لَا أُحَدِّثَ إِلَّا صِدْقًا، وَأَنْ أَتَخَلَّعَ مِنْ مَالِي كُلِّهِ صَدَقَةً إِلَى اللَّهِ وَإِلَى رَسُولِهِ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((أُمْسِكْ عَلَيْكَ بَعْضَ مَالِكَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ)).

فَقُلْتُ: فَإِنِّي أُمْسِكُ سَهْمِي الَّذِي بِخَيْرٍ. قَالَ: فَمَا أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيَّ نِعْمَةً بَعْدَ الْإِسْلَامِ أَعْظَمَ فِي نَفْسِي مِنْ صَدَقِي رَسُولَ اللَّهِ ﷺ حِينَ صَدَّقْتُهُ أَنَا وَصَاحِبَايَ وَلَا نَكُونُ كَذِبًا فَهَلَكْنَا كَمَا هَلَكُوا، وَإِنِّي لَا رَجُوًا أَن لَّا يَكُونَ اللَّهُ أَكْبَلَى، أَحَدًا فِي الصِّدْقِ مِثْلَ الَّذِي أَكْبَلَانِي مَا تَعَمَّدْتُ لِكَذِبَةٍ بَعْدُ، وَإِنِّي لَا رَجُوًا أَن يَحْفَظَنِي اللَّهُ فِيمَا بَقِيَ. [اسنادہ صحیح] (صحیح ابی داود: ۱۹۱۲)

ترجمہ: کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا میں کبھی پیچھے نہیں رہا نبی ﷺ کو چھوڑ کر کسی غزوہ میں کہ جہاد کیا اس میں آنحضرت ﷺ نے مگر غزوہ بدر میں غزوہ تبوک تک اور خفا نہیں ہوئے نبی ﷺ کسی پر جو نہ گیا بدر میں اور حضرت ﷺ ارادہ رکھتے تھے قافلہ کے لوٹنے کا (جو شام سے آتا تھا) سوکلے قریش فریادری کے لیے اپنے قافلہ کی اور ملے دونوں لشکر و عہدہ کی جگہ کے سوا اور مقام میں جیسا کہ فرمایا ہے اللہ تعالیٰ نے قرآن میں اور قسم ہے میری جان کی کہ سب سے عمدہ جگہ حاضر ہونے کی رسول اللہ ﷺ کے لوگوں میں بدر ہے اور میں نہیں دوست رکھتا کہ حاضر ہوتا بدر میں عوض میں لیلیۃ العقبہ کے لیے کہ مضبوط ہو گئے ہم اس دن اسلام پر پھر میں پیچھے نہیں رہا اس کے بعد نبی ﷺ کو چھوڑ کر یہاں تک کہ ہوا غزوہ تبوک اور اخیر غزوہ ہے جس میں تشریف لے گئے آپ اور خبر کردی رسول اللہ ﷺ نے آدمیوں میں کوچ کی اور ذکر کیا قصہ لبا کہا کعب نے کہ پھر حاضر ہوا میں نبی ﷺ کی خدمت میں (یعنی غزوہ تبوک سے لوٹنے کے بعد نزول تو بہ کے) اور وہ بیٹھے ہوئے تھے مسجد میں اور گردان کے مسلمان تھے اور چہرہ ان کا چمک رہا تھا (خوشی سے فتح و ظفر کے) جیسے چاند چمکتا ہو اور جب خوش ہوتے آپ ﷺ تو چہرہ آپ ﷺ کا چمکنے لگتا سو میں آیا اور آپ ﷺ کے آگے بیٹھ گیا سو فرمایا آپ نے کہ اے کعب بیٹے مالک کے بشارت ہے تجھ کو سب دنوں سے بہتر دن کی جو گزرے ہیں تجھ پر جب سے جانا ہے تجھ کو تیری ماں نے سوعرض کی میں نے کہ اے نبی اللہ کے یہ بشارت آپ کی طرف سے ہے یا اللہ کی طرف سے فرمایا آپ نے کہ نہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے پھر پڑھی آپ نے یہ آیتیں ﴿لَقَدْ نَابَ اللَّهُ عَلَى النَّبِيِّ وَالْمُهَاجِرِينَ﴾ سے آخر تک۔ یعنی رجوع ہوا باری تعالیٰ نبی پر اور مہاجرین اور انصار پر جنہوں نے تابعداری کی نبی کی کنکھن گھڑی میں بعد اس کے کہ قریب تھا کہ پھر جائیں دل ایک فرقے کے ان میں سے پھر رجوع ہوا ان پر اور بے شک وہ نرمی والا ہے مہربان کہا۔ کعب نے اور ہمارے ہی باب میں اتری ہیں آیتیں اور آیت یعنی ڈرو اللہ سے اور ساتھ رہو بچوں کے کہا کعب نے کہ پھر عرض کی میں نے کہ اے نبی اللہ کے یہ بھی میری توبہ میں ہے کہ نہ بولوں گا میں مگر سچ اور جدا ہو جاؤں گا میں اپنے سب مال سے وہ۔ صدقہ ہے اللہ اور رسول ﷺ کی راہ میں فرمایا آپ ﷺ نے روک رکھو تم تھوڑا مال اپنا کہ وہ بہتر ہے تم کو میں نے عرض کی تو میں رکھ چھوڑتا ہوں اپنا حصہ خیر کہا کعب رضی اللہ عنہ نے پھر کوئی نعمت نہ دی ہے مجھے اللہ تعالیٰ نے میرے نزدیک اسلام کے بعد اس سے بڑی کہ میں نے سچ بولا رسول اللہ ﷺ سے اور میرے دونوں ساتھیوں نے اور جھوٹ نہ بولے ہم کہ ہلاک

ہوں جیسے ہلاک ہوئے اور لوگ اور مجھے خیال ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کسی کو نہ آزمایا ہوگا سچ میں جیسا مجھے آزمایا ہے اور قصداً جھوٹ نہ بولا میں اس کے بعد کبھی اور امید ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے محفوظ رکھے باقی عمر میں جھوٹ سے۔

فائدہ : مروی ہوئی یہ حدیث اس اسناد کے سوا اور سند سے زہری سے اس میں یہ ہے کہ روایت ہے عبدالرحمن بن عبد اللہ بن کعب بن مالک سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ کعب سے اور اس کے سوا اور بھی کچھ کہا گیا ہے یعنی اس کی سند میں۔ اور روایت کی یونس بن یزید نے یہ حدیث زہری سے انہوں نے عبدالرحمن بن عبد اللہ بن مالک سے کہ ان کے باپ نے روایت کی کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے۔

مترجم : قولہ میں کبھی پیچھے نہیں رہا۔ یعنی غزوہ تبوک تک کوئی غزوہ ایسا نہیں ہوا کہ جس میں حاضر نہ رہا ہوں سوائے غزوہ بدر کے جس لڑائی میں حضرت ﷺ تشریف لے گئے وہ غزوہ ہے نہیں تو سریہ۔ قولہ اور ملے دونوں لشکر۔ آہ۔ یعنی شام سے قافلہ کفار کا آتا تھا حضرت ﷺ اس کے لوٹنے کو نکلے اور قریش اپنے قافلہ کو بچانے ہزار جوان مسلح زرہ پوش کے ساتھ نکلے اتفاقاً قافلہ الگ سے چلا گیا اور دونوں لشکر مقابل ہو گئے قولہ میں نہیں دوست رکھتا۔ آہ۔ لیلۃ العقبہ وہ رات ہے کہ انصار نے مکہ میں آپ سے بیعت کی اسلام اور تائید پر مردان کی یہ ہے کہ بیعت مذکور میرے نزدیک غزوہ بدر سے اولیٰ ہے کہ اس دن عالی ہمتی انصار کی اور جرأت اور نصرت رسول اللہ ﷺ کی ظاہر ہوئی۔ قولہ اور ذکر کیا قصہ لمبا۔ آہ۔ بغوی نے اس قصہ کو یوں روایت کیا ہے کہ مسلمان غزوہ تبوک میں آنحضرت ﷺ کے ساتھ بہت تھے اور کوئی دفتر تو آپ کے ساتھ رہتا تھا کہ نام حاضرین کے لکھے جائیں پھر جو آپ کے ساتھ نہ ہوا اس نے یہی خیال کیا کہ میرا حال آپ کو کیونکر معلوم ہوگا جب تک وحی نہ اترے اور یہ غزوہ ایسے وقت ہوا کہ پھل پک رہے تھے اور سایہ خوب تھا اور مجھے اسی کی طرف میل تھا کہ تیاری کردی رسول اللہ ﷺ نے اور مسلمانوں نے پھر میں نے قصد کیا تیاری کا مگر کچھ تیاری نہ کی اور میں کہتا تھا جب چاہوں گا کرلوں گا یہاں تک کہ وہ روانہ ہو گئے اور میں نے کہا کہ میں ایک دو روز میں تیاری کر کے ان سے جاملوں گا پھر میں اسی تردد میں رہا کہ غزوہ شروع ہو گیا اور میں قصد کرتا تھا کہ ان سے جاملوں گا اور کاش میں جاملتا اور میں جب آپ ﷺ کے بعد نکلتا تو اپنے ساتھ کسی کو نہ پاتا تھا مگر اس کو جو نفاق میں ڈوبا ہوا تھا یا معذور تھا اور حضرت ﷺ نے مجھے یاد نہ کیا تھا یہاں تک کہ پہنچے تبوک میں پھر جب وہ تبوک میں پہنچے فرمایا آپ ﷺ نے کیا کیا کعب نے عرض کی ایک شخص نے بنی سلمہ سے کہ روک رکھا اس کو محبت زن و مال کی نے۔ کہا معاذ بن جبل نے کہ ہم اس کو اچھا جانتے ہیں پھر اتنے میں ایک شخص دور سے نظر آیا آپ ﷺ نے فرمایا کہ وہ ابوخیثمہ ہے پھر وہ ابوخیثمہ ہی تھے اور وہ صحابی تھے کہ صدقہ دیا تھا انہوں نے ایک صاع تمر اور طعن کیا تھا ان پر منافقوں نے۔

کہا کعب نے جب خبر پہنچی مجھ کو آپ کے لوٹنے کی تو میں نے ارادہ کیا جھوٹ بولنے کا۔ مشورہ لیا میں نے ہر عاقل سے پھر آپ تشریف لائے میرا وہ خیال باطل جاتا رہا اور میں یقین لایا کہ میں ہرگز نہ بچوں گا آپ ﷺ سے جھوٹ بول کر اور مصمم ارادہ

کیا میں نے سچ کا اور آپ کی عادت تھی کہ جب تشریف لاتے سفر سے پہلے مسجد میں آتے اور دو رکعت نماز پڑھتے اور لوگوں میں بیٹھتے پھر جب آپ بیٹھے خلفین آئے اور جھوٹی قسمیں کھانے لگے اور وہ اسی (۸۰) پر کئی آدمی تھے پھر ان کے اظہار کو آپ نے قبول فرمایا اور اسرار ان کا اللہ تعالیٰ کو سونپا اور جب میں حاضر ہوا آپ غضبناک شخص کے طور پر مسکرائے اور فرمایا آؤ میں گیا اور آپ ﷺ کے آگے بیٹھا آپ ﷺ نے فرمایا تو کیوں پیچھے رہ گیا کیا تو نے خریدی تھی سواری اپنی میں نے عرض کیا کہ البتہ یا رسول اللہ ﷺ اگر میں کسی دنیا دار کے پاس ہوتا تو اس کے غضب سے کوئی عذر لے کر بچ جاتا اور مجھے بہت تقریر آتی ہے لیکن مجھے یہ خیال ہے کہ اگر میں جھوٹ بولوں گا آپ ﷺ سے تو آپ ﷺ راضی ہو جائیں گے مگر اللہ تعالیٰ آپ کو پھر مجھ پر غضبناک کر دے گا اور اگر میں سچ کہوں گا تو آپ مجھ سے گراں خاطر ہوں گے مگر امید ہوگی مجھے اللہ تعالیٰ سے غنوی قسم ہے اللہ تعالیٰ کی کہ مجھے کوئی عذر نہ تھا اور میں بہت قوی اور مالدار تھا جب پیچھے رہا آپ ﷺ سے۔

آپ ﷺ نے فرمایا کہ آگاہ ہوں تم سے اللہ کی اس نے سچ کہا جاتا تو جب تک اللہ حکم کرے تیرے حق میں۔ اور کئی لوگ بنی سلمہ کے میرے ساتھ ہوئے اور کہنے لگے کہ ہم نہیں جانتے کہ اس سے قبل تو نے کوئی گناہ کیا ہوا اور تو نے کیوں نہ عذر کر دیا اور پیچھے رہنے والوں کی طرح اور کافی ہو جاتا تیرے گناہ کے لیے استغفار رسول اللہ ﷺ کا۔ اور یہاں تک انہوں نے مجھے ابھارا کہ میں نے ارادہ کیا کہ اب جاؤں اور جھوٹ بولوں آپ ﷺ سے پھر میں نے پوچھا کہ میرا حال کسی اور کا بھی ہوا ہے لوگوں نے کہا کہ ہاں دو شخصوں کا اور ان کو بھی آپ نے یہی کہا جو تجھے کہا میں نے کہا وہ کون ہیں کہا مرارہ بن ربیع اور ہلال بن امیہ رضی اللہ عنہما اور وہ دونوں نیک تھے حاضر ہوئے تھے بدر میں اور ان کی تابعداری بہتر تھی پھر منع کر دیا رسول اللہ ﷺ نے ہم تینوں سے بات کرنے کو پھر لوگ ہم سے الگ رہنے لگے یہاں تک کہ زمین مجھ پر تنگ ہو گئی اور گزریں ہم پر پچاس راتیں اور وہ دونوں صاحب گھر بیٹھے روتے تھے اور میں جوان اور کڑے دل کا تھا سو میں نکلتا اور نماز پڑھتا سابقوں کے ساتھ اور بازاروں میں جاتا اور کوئی مجھ سے بات نہ کرتا اور آپ ﷺ کے پاس حاضر ہوتا اور سلام کرتا جب آپ ﷺ بیٹھے ہوتے نماز کے بعد اور اپنے دل میں کہتا کہ آپ نے ہونٹ ہلائے میرے جواب کے لیے یا نہیں اور آپ ﷺ کے قریب نماز پڑھتا اور نظر چرا کر آپ ﷺ کو دیکھتا پھر جب میں اپنی نماز میں لگ جاتا آپ میری طرف دیکھتے اور جب میں آپ کی طرف دیکھتا آپ ﷺ اور طرف دیکھنے لگتے یہاں تک کہ جب اس کو مدت گزر گئی میں ابو قتادہ کے باغ کے پاس گیا اور وہ پیچھے رہے بھائی تھے میرے اور بڑے دوست تھے اور سلام کیا میں نے اور انہوں نے جواب نہ دیا سو میں نے کہا میں تم کو قسم دیتا ہوں اے ابو قتادہ اللہ تعالیٰ کی کیا تم نہیں جانتے کہ میں دوست رکھتا ہوں اللہ کو اور اس کے رسول کو پھر وہ چپ رہے پھر میں نے ان کو دوبارہ قسم دی پھر چپ رہے پھر قسم دی تو انہوں نے کہا اللہ تعالیٰ اور رسول اس کا خوب جانتا ہے پھر میری آنکھیں بھرائیں اور میں لوٹا اور راہ میں چلا جاتا تھا کہ ایک شخص شام کے لوگوں میں سے جو غلہ لایا تھا اور مدینہ میں بیچتا تھا کہہ رہا تھا کہ بتادو مجھے کعب بن مالک کو پھر لوگ اشارہ کرنے لگے میری طرف یہاں تک کہ وہ میرے پاس آیا اور مجھے ایک خط دیا اس نے

شفقت رکھنے والا ہے مہربان پھر اگر پھر جائیں تو کہہ دے تو کافی ہے مجھے اللہ تعالیٰ کسی کی عبادت نہیں سوائے اس کے اس پر بھروسہ کیا میں نے اور وہ مالک ہے بڑے تحت کا۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔



(۳۱۰۴) عَنْ أَنَسٍ: أَنَّ حُدَيْفَةَ قَدِمَ عَلَى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ، وَكَانَ يُعَازِرُ أَهْلَ الشَّامِ فِي فَتْحِ أَرْمِينِيَّةٍ وَأَذْرُبِجَانَ مَعَ أَهْلِ الْعِرَاقِ فَرَأَى حُدَيْفَةُ اخْتِلَافَهُمْ فِي الْقُرْآنِ، فَقَالَ لِعُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، أَدْرِكْ هَذِهِ الْأُمَّةَ قَبْلَ أَنْ يَخْتَلِفُوا فِي الْكِتَابِ كَمَا اخْتَلَفَتِ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَى، فَأَرْسَلَ إِلَى حَفْصَةَ أَنْ أَرْسِلِي إِلَيْنَا بِالصُّحُفِ نَنْسُخَهَا فِي الْمَصَاحِفِ ثُمَّ نَرُدُّهَا إِلَيْكَ، فَأَرْسَلَتْ حَفْصَةُ إِلَى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ بِالصُّحُفِ، فَأَرْسَلَ عُثْمَانُ إِلَى زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَسَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ وَعَبْدَ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، أَنْ انْسُخُوا الصُّحُفَ فِي الْمَصَاحِفِ، وَقَالَ لِلرُّهْطِ الْقُرَشِيِّينَ الثَّلَاثَةَ: مَا اخْتَلَفْتُمْ فِيهِ أَنْتُمْ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ فَاسْكُتُوا بِلِسَانِ قُرَيْشٍ، فَإِنَّمَا نَزَلَ بِلِسَانِهِمْ، حَتَّى نَسْخُوا الصُّحُفَ فِي الْمَصَاحِفِ، بَعَثَ عُثْمَانُ إِلَى كُلِّ أَقْبَى بِمُصْحَفٍ مِنْ تِلْكَ الْمَصَاحِفِ الَّتِي نَسَخُوا. قَالَ الزُّهْرِيُّ: وَحَدَّثَنِي خَارِجَةُ بْنُ زَيْدٍ أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ قَالَ: فَقَدْتُ آيَةً مِنْ سُورَةِ الْأَحْزَابِ كُنْتُ أَسْمَعُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقْرَأُهَا ﴿مِنَ الْمُؤْمِنِينَ رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللَّهَ عَلَيْهِ فَمِنْهُمْ مَنْ قَضَى نَحْبَهُ وَمِنْهُمْ مَنْ يَنْتَظِرُ﴾ فَالْتَمَسْتُهَا فَوَحَّدْتُهَا مَعَ خَزِيمَةَ بْنِ ثَابِتٍ أَوْ أَبِي خَزِيمَةَ فَالْحَقَّقْتُهَا فِي سُورَتِهَا. قَالَ الزُّهْرِيُّ: فَاخْتَلَفُوا يَوْمَئِذٍ فِي التَّابُوتِ وَالتَّابُوتِ، فَقَالَ الْقُرَشِيُّونَ: التَّابُوتُ، وَقَالَ زَيْدُ: التَّابُوتُ، فَرَفَعَ اخْتِلَافَهُمْ إِلَى عُثْمَانَ فَقَالَ اكْتُبُوهُ التَّابُوتُ فَإِنَّهُ نَزَلَ بِلِسَانِ قُرَيْشٍ. قَالَ الزُّهْرِيُّ فَأَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ كَرِهَ لِزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ نَسْخَ الْمَصَاحِفِ، وَقَالَ: يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ أَعَزَّلَ عَنْ نَسْخِ كِتَابَةِ الْمُصْحَفِ وَيَتَوَلَّاهَا رَجُلٌ، وَاللَّهِ لَقَدْ أَسْلَمْتُ وَإِنَّهُ لَفِي صُلْبِ رَجُلٍ كَافِرٍ. يُرِيدُ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ. وَلِذَلِكَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ: يَا أَهْلَ الْعِرَاقِ اكْتُمُوا الْمَصَاحِفَ الَّتِي عِنْدَكُمْ وَغَلُّوها، فَإِنَّ اللَّهَ يَقُولُ: ﴿وَمَنْ يَغْلُلْ يَأْتِ بِمَا غَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ﴾ فَالْقُوا اللَّهَ بِالْمَصَاحِفِ. قَالَ الزُّهْرِيُّ: فَلَبِغْنِي أَنَّ ذَلِكَ كَرِهَهُ مِنْ مَقَالَةِ ابْنِ مَسْعُودٍ رِجَالٍ مِنْ أَفَاضِلِ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. (صحيح مقطوع)

ترجمہ: انسؓ سے روایت ہے کہ حذیفہؓ آئے عثمان بن عفانؓ کے پاس اور وہ لڑتے تھے اہل شام سے ارمینہ اور آذربائیجان

کی فتح میں اہل عراق کے ساتھ پھر دیکھا حدیثہ رضی اللہ عنہ نے اختلاف ان کا قرآن میں تب کہا عثمان بن عفانؓ سے کہ اے امیر المؤمنین خبر لیجئے اس امت کی اس سے پہلے کہ مختلف ہو جائیں وہ قرآن میں جیسے کہ مختلف ہو گئے یہود و نصاریٰ اپنی کتابوں میں سو عثمان رضی اللہ عنہ نے پیغام بھیجا ام المؤمنین حفصہ رضی اللہ عنہا کی طرف کہ بھیج دو تم ہم کو مصحف کے نقل کر لیں ہم اس سے اور مصحفوں میں پھر بھیجیں گے ہم اس کو تمہارے پاس پھر بھیج دیا حفصہ رضی اللہ عنہا نے مصحف حضرت عثمان کے پاس اور بھیجا عثمانؓ نے زید بن ثابت اور سعید بن عاص اور عبدالرحمن بن حارث بن ہشام اور عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہم کے پاس کہ نقل کریں یہ لوگ مصحف کی اور مصاحف میں اور کہا تینوں قرشیوں سے کہ جب زید بن ثابت رضی اللہ عنہ اور تم میں اختلاف ہو تو اس کو قریش کی زبان میں لکھو اس لیے کہ قرآن انہی کی زبان میں اترا ہے پھر یہاں تک ہوا کہ نقل کی انہوں نے اس مصحف کو کئی مصحفوں میں اور بھیجا حضرت عثمانؓ نے ایک ایک مصحف ہر جانب ان مصحفوں میں سے کہ جو نقل کیے گئے تھے کہا زہریؒ نے اور روایت کی مجھ سے خارجہ بن زید نے کہ زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبلی مجھے ایک آیت سورہ احزاب کی جو میں سنا کرتا تھا رسول اللہ ﷺ کو پڑھتے ہوئے ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اصْبِرُوا﴾ الآية پھر ڈھونڈھا میں نے اس کو اور پایا اسے خزیمہ بن ثابت کے پاس یا ابو خزیمہ کے پاس سولہادی میں نے اس کی سورت میں کہا زہریؒ نے کہ پھر اختلاف کیا اس دن لفظ تابوت میں تو قرشیوں نے کہا تابوت اور زید نے کہا تابوہ اور لے گئے اس اختلاف کو حضرت عثمانؓ کے پاس اور فرمایا آپ نے کہ تابوت لکھو اس لیے کہ قرآن اترا ہے قریش کی زبان میں زہریؒ نے کہا خبر دی مجھ کو عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ نے کہ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو ناگوار ہوا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کا قرآن لکھنا اور کہا انہوں نے کہ اے گروہ مسلمانوں کے میں تو معزول کیا جاؤں قرآن لکھنے سے اور متولی ہوا اس کا وہ شخص کہ قسم ہے اللہ کی کہ میں اسلام لا چکا تھا اور وہ کافر کی بیٹھ میں تھا مراد لیتے تھے اس قول سے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کو اور اسی لیے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اے عراق والو چھپا رکھو تم اپنے قرآن اپنے پاس اور مقفل کر رکھو ان کو اس لیے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو چھپا رکھے گا کوئی چیز لائے گا اس کو قیامت کے دن سو تم ملاقات کرنا اللہ سے اپنے قرآن لے کر۔ زہریؒ نے کہا کہ مجھے خبر پہنچی ہے کہ یہ بات ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی بڑے بڑے افضل اصحاب رسول ﷺ کو ناگوار ہوئی۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ یعنی حدیث زہریؒ کی۔ اور نہیں جانتے ہم اس کو مگر زہریؒ کی روایت سے۔

خاتمہ : سورہ انفال اور براءت گویا کہ تعلیم نامہ ہے جہاد کا اس میں احکام جہاد کا ایسا اہتمام کیا گیا ہے جیسے سورہ حج میں احکام حج اور سورہ یوسف میں ان کے قصہ کا ضروریات جہاد اس میں بکثرت مذکور ہیں اور احکام قتل و اسرہ تفصیل مسطور مجاہد کے لیے یہ پروانہ ہے جنت کا اور غازی کے لیے یہ خوان ہے نعمت کا احکام جہاد سے اس میں مذکور ہے انفال کا۔ اور مملوک ہونا اس کا اللہ اور رسول کے اور تذکیر وعدہ الہی کے ساتھ ایک گروہ کے یعنی قافلہ شام یا لشکر کفار مکہ اور دعا اور استغاثہ رسول اللہ ﷺ کا جنگ بدر میں اور تائید ملائکہ

مسافرے واسطے اور حال جنگ بدر کا اور ملاقات دوسروں کی اور یہیل دیکھنا ہر ستر کا دوسرے کو اور سم ذکر لیتا اور ثابت ہدی کا وقت مقابلہ کفار کے۔ اور امر اللہ تعالیٰ کی اطاعت کا اور نبی تنازع سے اور ہونا جہن کا بسبب تنازع کے اور آنا شیطان کا کفار کے بدر کے پاس اور وعدہ دینا غلبہ کا اور جائز ہونا نقص صلح کا اس شخص سے کہ خوف خیانت ہو اور امر تیاری کا سامان جہاد کے اور گھوڑے باندھنے اور مال خرچ کرنے کا جواز اور قسم ساتھ کفار اور تمنا اللہ تعالیٰ کا تا سید مؤمنین اور ان کی تالیف قلوب کے ساتھ کافی ہونا اللہ کا نبی ﷺ کو اور تابعدار مؤمنوں کو امر مؤمنوں کی ترغیب و تحریض کا قتال و جہاد پر وعدہ میں نفر کے غلبہ کا دوسرا کافر پر۔ اور تخفیف اس حکم کی اور وعدہ ایک سو کے غلبہ کا دوسرا کافر پر۔ انکار فدیہ لینے پر اساری بدر سے۔ تحلیل مال غنیمت کی۔ محبت مؤمنین و مجاہدین و انصار کی ایک دوسرے سے اور محبت و ولایت کافروں کی آپس میں سچے مومن ہونا مجاہدین و مجاہدین اور انصار کا اور الحاق مجاہدین و انصار کا ساتھ سابقین کے تمام ہوئے مضامین جہاد سورہ انفال کے اس کے سوا اور بہت سے فوائد عمدہ مذکور ہیں۔

چنانچہ سات صفتیں مؤمنوں کی خوف الہی اور زیادتی ایمان کے وقت تلاوت قرآن کے اور توکل اور قائم کرنا نماز کا اور خرچ کرنا مال کا اور وعدہ مغفرت کا ان کے لیے اور عزت کی روزی کا امر جواب دینے اور لیک کہنے کا جب اللہ اور رسول کسی کو بلائے۔ حرمت خیانت کی اور فتنہ مال اور اولاد کا اساطیر الاولین کہنا کافروں کا قرآن کو۔ مانع ہونا کافروں کا مسلمانوں کو مسجد حرام سے مشرکوں کی نماز بیت اللہ میں سیٹی بجانا اور تالیاں تھیں نبی ان کی تشبیہ سے جو بطور اور ریا کی راہ سے اپنے گھروں سے نکلے۔ کافروں کا حال وقت مرگ کے اللہ کسی کو نعمت دے کر بدلتا نہیں جب تک وہ اپنی نیت نہ بدلے۔ ہلاک آل فرعون کا اور تبدیل نعمت کی عذاب سے بسبب ذنوب کے۔ خیانت رسول ﷺ کی عین خیانت اللہ کی ہے۔ ہونا وراثت کا اولوالا حرام میں۔ اتنی۔ اور سورہ توبہ میں متعلقات جہاد سے مذکور ہے براءت اللہ اور رسول کی ان مشرکوں سے کہ جن سے صلح تھی اور رخصت چار مہینے کی جن سے صلح نہ تھی اور قتل کا حکم بعد گزرنے مشہور مذکورہ کے حکم ہاتھ اٹھانے کا مشرکوں کے قتل سے بشرط توبہ اور ادائے نماز زکوٰۃ کے حکم متامن کا امر عہد کے پور کرنے کا ان کافروں سے جن سے خیانت سرزد نہ ہوئی۔ لحاظ عہد و قرابت نہ رکھنا مشرکوں کا۔ حکم اس ذمی کے قتل کا جو نقص عہد اور دین پر ہمارے طعن کرے تحریض قتل پر کفار مکہ کے۔ ضرر ہونا مؤمنوں کے امتحان کا ساتھ جہاد کے۔

برابر نہ ہونا سقایت حاج اور عمارت مسجد حرام کا ساتھ جہاد اور ایمان باللہ کے فضیلت مجاہدین اور مجاہدین کی دوسرے مؤمنوں

سے۔ اذن یہاں سے یہ ہرحال میں سب ان خبیثوں پر جو غزوہ جہاد میں سرایت نہ ہوئے مدت مدید سے دوسری جہاد میں۔ کامل الایمان لوگ گھر میں رہنے کا اذن نہیں مانگتے۔ مذمت جہاد سے بیٹھ رہنے والوں کی منافقوں کا جاسوس ہونا لشکر اصحاب میں فتنہ کرنا منافقوں کا جہاد میں۔ اذن طلب کرنا جہاد بن قیس کا جو منافق تھا گھر میں رہنے کے لیے جواب ان منافقوں کا جو مصائب پر مومنوں کے خوش ہوتے تھے۔ قبول نہ ہونا منافقوں کے صدقات کا۔ جہاد میں مال خرچ نہ کرنا اور نماز میں سستی کرنا نفاق ہے۔ نبوی قسمیں: منافقوں کا کہ ہم مومن ہیں۔ عیب کرنا ذی الخویصرہ تسمی کا کافروں اور منافقوں سے قصد کرنا منافقوں کا کہ رسول ﷺ کو قتل کریں۔ شب مقبہ میں غزوہ تبوک سے لوٹتے وقت۔ عہد کرنا منافقوں کا کہ اگر ہم مال پاکین صدقہ دیں اور حال اعلیٰ کا خوش ہونا منافقوں کا۔ بیٹھ رہنے پر جہاد چھوڑ کر۔ خطاب نبی ﷺ کو کہ اگر کوئی منافق پھر اجازت جہاد میں رفیق ہونے کی طلب کرے تو اسے اجازت نہ دو۔ مذمت امیروں کی اور اجازت چاہنا ان کا کہ گھر میں بیٹھ رہیں اور جہاد میں نہ جائیں۔

وعدہ خیرات اور فلاح اور جنات وانہار و غلود اور فوز عظیم کا مجاہدین کے لیے۔ مذمت ان اعراب کی جو گھر میں رہنے کی اجازت مانگتے ہیں۔ رخصت ترک جہاد کی بیماروں اور ضعیفوں اور مفلسوں کے لیے جو سواری نہیں پاتے۔ الزام اور مذمت ان گھر بیٹھنے والوں کی جو امیر ہیں۔ معذرت کا آنا حضرت ﷺ کے پاس بعد غزوہ تبوک کے اور قبول نہ ہونا ان کے عذر کا فضیلت سابقین اولین کے مجاہدین والنصار سے فضیلت مجاہدوں کی اور خریدنا اللہ تعالیٰ کا ان کے جان و مال کو عوض میں جنت کے۔ صفت خریداران جنت کی توبہ اور عبادت اور تحمید اور سیاست اور امر معروف اور نہی منکر وغیرہ سے۔

قبول توبہ مجاہدین والنصار جو غزوہ تبوک میں مطیع رسول ﷺ رہے۔ نزول توبہ کعب بن مالک اور مرارہ بن ربیع یا ابن ربیعہ عامری اور ہلال بن امیہ رضی اللہ عنہم کا۔

اہل مدینہ کو جائز نہیں کہ نبی ﷺ سے تخلف کریں یا اپنی جان ان کی جان سے عزیز رکھیں۔ اجر مجاہدوں کی تشنگی اور گرسنگی اور زمین طے کرنے اور مال خرچ کرنے کا۔

فرض کفایہ ہونا جہاد کا۔ امران کافروں سے لڑنے کا جو مسلمانوں کے ملک سے قریب ہیں۔ یہ مضامین سب متعلق جہاد

ہیں اور چونکہ منافقوں کا امتحان کامل جہاد میں ہوتا ہے اس لیے منافقوں کے احوال بہت اس میں مذکور ہیں۔ چنانچہ منجملہ اس کے ناگوار ہونا یہودی رسول ﷺ کا ان پر اور خوش ہونا ان کا مصیبت سے رسول ﷺ کے اور مؤمنوں کے اور مقبول نہ ہونا ان کے مال کا اور سستی ان کی نماز میں اور وعید ان کی عذاب کے ساتھ اموال و اولاد کی اور بھاگ جانا ان کا رسول ﷺ کے پاس سے اگر کہیں پناہ پائیں۔ اور اذیت دینا ان کا نبی ﷺ کو کہ یہ فقط کان رکھتے ہیں اور جھوٹی قسمیں کھانا ان کا نبی ﷺ اور مؤمنوں کو راضی کرنے کو۔ اور ڈرنا ان کا نزول قرآن سے کہ اس میں اسرار ان کے طشت از بام ہو جاتے تھے۔ اور استہزا کرنا ان کا اللہ اور رسول ﷺ سے۔ اور حیلہ کرنا لہو و لب کا اور کافر ہو جانا ان کا بری بات سکھانا اور اچھی بات سے منع کرنا ان کا۔ وعید نارجم کی ان کے لیے اور لعنت اللہ تعالیٰ کی ان پر اور تشبیہ آپ ﷺ کے زمانے کے منافقوں کی اگلے منافقوں سے اور ہلاک اور خط اعمال اور خسران دارین ان کا۔ تحریض منافقوں کے واسطے توبہ کی طعن کرنا منافقوں کا ان مؤمنوں پر جو اپنے مشقت کے مال سے صدقہ لاتے تھے اور وعید عدم مغفرت کی ان کے لیے۔ نبی نماز جنازہ پڑھنے سے منافقوں کی اور ان کے مال و اولاد کے پسند کرنے سے۔ خبر دینا اللہ تعالیٰ کا بیشتر سے کہ منافق اپنے معذروہ نے پر جھوٹی قسمیں کھائیں گے۔ اشد ہونا اعراب کا کفر اور نفاق میں اور تاوان جانا ان کا اس مال کو جو اللہ کی راہ میں خرچ ہو۔ منافق ہونا بعض اعراب کا حوالی مدینہ میں۔ خطاب منافقوں کو کہ تم عمل کرو اللہ تمہارے عمل دیکھتا ہے۔ مسہرار بنانا منافقوں کا اور نبی ﷺ کو اس مسجد میں کھڑے ہونے سے اور کہنا منافقوں کا وقت نزول سورۃ کہ ایمان کس کا زیادہ ہوا امتحان منافقوں کا ہر سال میں ایک یا دو بار نظر کرنا بعض منافقوں کا بعض پر وقت نزول سورۃ کے اور سو اس کے اور فوائد مقررہ مذکور ہیں۔

چنانچہ منع کرنا مشرک کو مسجد بنانے سے اور بنانا اور آباد کرنا مسجد کا شامل ہے مؤمنین کے اور کہنا یہود و نصاریٰ کا کہ عزیر و عیسیٰ علیہم السلام فرزند ہیں اللہ تعالیٰ کے اور معبود ٹھہرا لینا ان کا اپنے احبار اور رہبان کو سوا اللہ کے اور ارادہ کافروں کا کہ نور الہی اپنے منہ سے بجھادیں اور تمنن ارسال رسول پر اور وعدہ غلبہ دین کا۔ خطاب مؤمنوں کو اور حرام خور ہونا اکثر احبار اور رہبان کا۔ بارہ مہینے ہونا اللہ کی کتاب میں جب سے آسمان وزمین پیدا ہوئے مقرر کرنا کافروں کا ایک مہینے کی جگہ دوسرے کو۔ یاد دلانا قوم نوح اور عاد و ثمود اور قوم ابراہیم اور اصحاب مدین اور موقوفات کی ہلاکت کا بسبب گناہوں کے۔ محبت اور دوستی مؤمنوں کی مؤمنوں سے اور امر معروف اور نہی منکر اور اقامت صلوٰۃ اور ایتاء زکوٰۃ اور اطاعت اللہ و رسول کرنا ان کا اور وعدہ محبت کا ان کے لیے۔ حال اعراب مؤمنین کا اور موجب قربت الہی ہونا دعاء رسول کا ان کے لیے۔ حال ان لوگوں کا کہ جو اعمال نیک و بد رکھتے ہیں۔ صفات باری تعالیٰ کی قبول توبہ عباد اور اخذ صدقات اور توبہ و رحیم ہونا اس کا۔ فضیلت مسجد قباء کی اور بنانا اس کی تقویٰ پر اور مالکیت اور احیاء اور امانت اور ولایت اور نصرت اللہ تعالیٰ کی اور قبول توبہ ان صاحب کی کہ غزوہ تبوک میں رفیق رہے خبر دینا رسول ﷺ کے آنے کی۔ اور حریص ہونا اس کا ہماری ہدایت اور رافت اور رحمت کی مؤمنوں پر۔



۱۰۔ وَمِنْ سُورَةِ يُونُسَ

تفسیر سورہ یونس

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

(۳۱۰۵) عَنْ صُهَيْبٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى : ﴿لِلَّذِينَ أَحْسَنُوا الْحُسْنَىٰ وَزِيَادَةٌ﴾ قَالَ : ((إِذَا دَخَلَ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ نَادَىٰ مُنَادٌ : إِنَّ لَكُمْ عِنْدَ اللَّهِ مَوْعِدًا وَيُرِيدُ أَنْ يُنْجِزَ كُفْمُوهُ قَالُوا : أَلَمْ يَبَيِّنْ وَجُوهَنَا وَيُنْجِنَا مِنَ النَّارِ وَيُدْخِلَنَا الْجَنَّةَ؟)) قَالَ : فَيُكْشَفُ الْحِجَابُ قَالَ : ((قَوْلَ اللَّهِ مَا أَعْطَاهُمْ شَيْئًا أَحَبَّ إِلَيْهِمْ مِنَ النَّظَرِ إِلَيْهِ)).

(اسنادہ صحیح) (ابن ماجہ: ۱۸۷) (الظلال: ۴۷۲) (شرح العقیدہ الجا - ازیة: ۱۶۱)

ترجمہ: صحیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا ﴿لِلَّذِينَ أَحْسَنُوا الْحُسْنَىٰ وَزِيَادَةٌ﴾ یعنی جو لوگ نیک ہیں ان کو اچھا بدلہ ہے اور زیادتی فرمایا آپ نے کہ جب داخل ہوں گے جنتی جنت میں ایک پکارنے والا پکارے گا کہ اللہ تعالیٰ کے پاس تمہارا ایک وعدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو پورا کرنے والا ہے جنتی کہیں گے کیا روشن نہیں ہوئے چہرے ہمارے اور نجات نہیں ہوئی ہم کو دوزخ سے اور داخل نہیں کئے گئے ہم جنت میں یعنی اب کون سی نعمت باقی رہی فرمایا آپ نے پھر کھول دیا جائے گا پردہ (جو خالق اور مخلوق کے بیچ میں ہوگا فرمایا) آپ نے کہ پھر قسم ہے اللہ تعالیٰ کی نہیں دی ان کو کوئی چیز زیادہ پیاری نظر کرنے سے اللہ تعالیٰ کے جمال مبارک پر۔

فائدہ: حدیث حماد بن سلمہ کی اسی طرح روایت کیا اس کو کئی لوگوں نے حماد بن سلمہ سے مرفوعاً۔ اور روایت کی سلیمان بن مغیرہ نے یہی حدیث ثابت سے انہوں نے عبد الرحمن سے قول انہیں کا۔ اور نہیں ذکر کیا اس میں کہ یہ روایت ہے صحیب سے وہ روایت کرتے ہیں نبی ﷺ سے۔



(۳۱۰۶) عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ مِصْرَ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ عَنْ هَذِهِ الْآيَةِ : ﴿لَهُمُ الْبُشْرَىٰ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا﴾ قَالَ : مَا سَأَلْنِي عَنْهَا أَحَدٌ مُنْذُ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْهَا، فَقَالَ : ((مَا سَأَلْنِي عَنْهَا أَحَدٌ غَيْرَكَ مُنْذُ أَنْزَلْتُ: هِيَ الرُّوْبَا الصَّالِحَةُ يَرَاهَا الْمُسْلِمُ أَوْ تَرَىٰ لَهُ)).

(اسنادہ صحیح) سلسلۃ الأحادیث الصحیحة (۱۷۸۶)

ترجمہ: ایک مرد مصری سے روایت ہے اس نے کہا کہ میں نے پوچھی تفسیر اس آیت کی ابوالدرداء سے ﴿لَهُمُ الْبُشْرَىٰ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا﴾ یعنی ان کو بشارت ہے دنیا کی زندگی میں تو فرمایا ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے نہیں پوچھی مجھ سے کسی نے یہ آیت

جب سے میں نے پوچھ رکھی ہے رسول اللہ ﷺ سے تفسیر اس کی اور جب میں نے پوچھی آپ سے تو فرمایا آپ نے نہیں پوچھی مجھ سے کسی نے یہ آیت سواتیرے جب سے یہ نازل ہوئی مراد اس بشارت سے نیک خواب ہے کہ دیکھتا ہے اس کو مسلمان یاد کھایا جاتا ہے وہ یعنی اللہ تعالیٰ کی جانب سے۔

فائلا: روایت کی ہم سے ابن ابی عمر نے انہوں نے سفیان سے انہوں نے عبد العزیز سے انہوں نے ابوصالح سامان سے انہوں نے عطاء بن یسار سے انہوں نے ایک مرد مصری سے انہوں نے ابوالدرداء سے پھر ذکر کی انہوں نے حدیث مانند اس کے۔ روایت کی ہم سے احمد نے انہوں نے حماد بن زید سے انہوں نے عاصم سے انہوں نے ابوصالح سے انہوں نے ابی الدرداء رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس کے۔ اور اس سند میں روایت نہیں ہے عطاء بن یسار سے اور اس باب میں عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔



(۳۱۰۷) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((لَمَّا أَعْرَقَ اللَّهُ فِرْعَوْنَ قَالَ أَمَنْتُ أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَمَنْتُ بِهِ بَنُو إِسْرَائِيلَ. فَقَالَ جِبْرِئِيلُ: يَا مُحَمَّدُ لَوْ رَأَيْتَنِي وَأَنَا أَخُذُ مِنْ حَالِ الْبَحْرِ وَأَدُسُّهُ فِيهِ مَخَافَةً أَنْ تُذَرِّكَهُ الرَّحْمَةُ)). (اسنادہ صحیح) [بما بعدہ]

ترجمہ: ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جب ڈبو یا اللہ تعالیٰ نے فرعون کو تو اس نے کہا میں ایمان لایا کہ بے شک نہیں کوئی معبود مگر وہی جس پر بنی اسرائیل ایمان لائے ہیں۔ جبرئیل نے کہا کاش اے محمد (ﷺ) آپ مجھے دیکھتے اس وقت جب وہ کہتا تھا اور میں لیتا تھا کچھ دریا سے اور ڈالتا تھا اس کے منہ میں اس خوف سے کہ گھیر نہ لے اس کو اللہ تعالیٰ کی رحمت۔

فائلا: یہ حدیث حسن ہے۔



(۳۱۰۸) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: أَنَّهُ ذَكَرَ أَنَّ جِبْرِئِيلَ جَعَلَ يَدُسُّ فِي فِي فِرْعَوْنَ الطِّينَ خَشْيَةً أَنْ يَقُولَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَيَرْحِمَهُ اللَّهُ أَوْ خَشْيَةً أَنْ يَرْحِمَهُ اللَّهُ)). (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ذکر کیا کہ جبرئیل علیہ السلام ڈالتے تھے فرعون کے منہ میں مٹی اس ڈر سے کہ وہ یہ نہ کہہ دے لا الہ الا اللہ اور گھیر لے اس کو اللہ تعالیٰ کی رحمت یا یوں فرمایا اس ڈر سے کہ رحمت کرے اس پر اللہ تعالیٰ۔

فائلا: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ صحیح ہے۔

خاتمہ: سورہ یونس ایک دریاے معرفت ہے کہ تشنہ کا مان معارفِ آلہیہ اس سے سیراب ہیں۔ اور طالبانِ عقائدِ حقہ اس کی طلب میں مانی بے آب۔ اس میں صفاتِ الہی اور اس کی الوہیت کا بیان زمین و آسمان کا چھ دنوں میں پیدا کرنا اور اللہ تعالیٰ کا عرش پر

مستوی ہونا۔ تمام کائنات کے امور کی تدبیر کا مالک ہونا۔ اس کے فیصلوں میں کسی ایک کا بھی شفع نہ ہونا تمام مخلوقات کا وہی مرجع و ماویٰ ہے جہاں کو پیدا کرنا۔ اور پھر جزائے اعمال کے لیے دوبارہ پیدا کرنا اور اللہ تعالیٰ کی قدرتوں کا ذکر مثلاً سورج چاند کو روشن کرنا۔ اور چاند کی منزلوں کا مقرر کرنا۔ دن رات کا بڑھنا اور گھٹنا زمین و آسمان کا پیدا کرنا۔ ہمارے تمام اقوال و اعمال اور احوال پر اپنے علم سے احاطہ کرنا۔ کائنات ارض و سما میں سے کبھی درہ کا بھی اس سے مخفی نہ ہونا۔ اس کے اختیارات میں کسی کا بھی شریک نہ ہونا۔ اور عقائد مذکور یہ کا ذکر کیا ہے اور اس میں اللہ تعالیٰ نے اپنے احسانات کو یوں بیان فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا یہ بہت بڑا احسان ہے کہ اس نے رات کو پرسکون بنایا اور دن کو روشن اور آخرت میں نیکیوں کے لیے جنات و انہار اور گونا گوں بے شمار نعمتوں کا وعدہ فرمایا ہے۔ کراماً کاتبین کا بندوں کے اعمال لکھنے کا بیان اور محسنین کے لیے وعدہ حسنی اور زیارت کا بیان اور قرآن مجید کا من جانب اللہ ہونا اور پہلی تمام کتابوں کا مصدق ہونا اور اس سورہ میں دین کے ہر مسئلہ کی تفصیل ہے اور کفار سے قرآن کی مثل ایک سورت کے لانے کا مطالبہ اور ان کا اس کی مثل لانے سے عاجز ہونے کا بیان اور ایمان لانا بعض کا۔ اس پر اور منکر ہونا بعض کا اور اس میں بیان ہے کہ قرآن مجید ایک بہت بڑی نصیحت و ہدایت اور رحمت ہے اور سینوں کی تمام بیماریوں کے لیے شفا ہے اور دنیا کے تمام خزانوں سے بہتر ہے۔ اور مشرکوں کے حال کا ذکر ہے اس طرح کہ وہ ایسی چیزوں کی عبادت کرتے ہیں جن کے ہاتھ میں نہ نفع ہے اور نہ نقصان اور معبودان باطلہ کو شفعاء کہتے ہیں اور ان سے خالص دعا کرتے ہیں جب کہ کشتی ڈوبے اور نجات کے وقت سرکشی اور شرک میں مبتلا ہونا اور رو بہ کاری مشرکوں کی حشر میں اور انکار کرنا ان کے معبودوں کا اپنی معبودیت سے اور اقرار کرنا مشرکوں کا رزاق اور مالک ہمارے سمع و بصر کا اور نکالنے والا زندہ کا مردے سے اور مردے کا زندہ سے اور مدبر امر وہی اللہ ہے اور پھر شریک کرنا غیروں کو اور تمام حجت کا ان پر اور سوال مشرکوں سے کہ کوئی تمہارے معبودوں میں ایسا ہے کہ خلق اور اعادہ اس کا کر سکے۔ اور بے دلیل ہونا اور اپنے گمان پر چلنا مشرکوں کا اور نفی شرک سے نفی اشراک فی التصرف اور اشراک فی العبادت اور اشراک فی الدعا کی اخیر رکوع میں اور انسان کی شکایات سے مذکور ہے بہت دعا کرنا اس کا مصیبتوں میں اور غافل ہونا اس کا راحت میں اور ناشکری اس کی راحت میں جو مصیبت کے بعد حاصل ہو اور قصص ماضیہ سے مذکور ہے خطاب نوح علیہ السلام کا اپنی قوم سے اور نجات ان کی اور غرق ہونا قوم کا اور حالات موسیٰ علیہ السلام سے بعثت ان کی اور ہارون کی فرعون کی طرف اور ساحر کہنا اس کا اور پھیلانا ساحروں کا اپنے خرافات کو اور حکم الہی واسطے بنائے مساجد کے مصر میں اور واسطے قائم کرنے نماز کے اور بدعا موسیٰ علیہ السلام کے واسطے سخت ہو جانے قلب فرعون کے۔ اور تجاویز کرنا بنی اسرائیل کا بحر بنے اور ایمان لانا فرعون کا غرق کے وقت اور قبول نہ ہونا اس کے ایمان کا۔ اور وعدہ ان کے بدن کی نجات کا۔ اور اختلاف بنی اسرائیل کا علم آنے کے بعد اور معلوم ہونا ان کو محمد رسول اللہ علیہ السلام کے اور سو اس کے اور فوائد عدیدہ اور مضامین پسندیدہ مذکور ہیں منجملہ ان کے نفع نہ دینا کسی قوم کے ایمان کا عذاب دیکھنے کے وقت سو قوم یونس علیہ السلام کے اور موقوف ہونا ایمان کا مشیت ایزدی پر اور نفع نہ دینا آیات کا بے ایمان کے لیے اور ہونا رسولوں اور مومنوں کی نجات کا اللہ تعالیٰ کے ذمہ پر بنظر فضل و احسان کے۔

۱۱۔ باب: وَمِنْ سُورَةِ هُود

تفسیر سورہ ہود

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

(۳۱۰۹) عَنْ أَبِي رَزِينٍ قَالَ : قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللَّهِ ! وَسَلَّمْ أَيْنَ كَانَ رَبُّنَا قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ خَلْقَهُ؟ قَالَ : ((كَانَ فِي عَمَاءٍ مَا تَحْتَهُ هَوَاءٌ وَمَا فَوْقَهُ هَوَاءٌ وَخَلَقَ عَرْشَهُ عَلَى الْمَاءِ)) . قَالَ أَحْمَدُ قَالَ يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ . الْعَمَاءُ ، أَيْ لَيْسَ مَعَهُ شَيْءٌ)) . (اسنادہ ضعیف) ظلال الحنة (۶۱۲) مختصر العلو (۱۹۳ - ۲۵۰)

ترجمہ: ابو رزین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا انہوں نے کہ عرض کی میں نے کہ اے رسول اللہ کے کہاں تھا پروردگار ہمارا اپنی مخلوق کے پیدا کرنے سے پہلے؟ فرمایا آپ نے عماء میں تھا کہ اس کے نیچے بھی کچھ نہ تھا اور اس کے اوپر بھی کچھ نہ تھا اور پیدا کیا اس نے عرش اپنا پانی پر۔ احمد نے کہا عماء کے معنی یہ ہیں کہ اس کے ساتھ کوئی چیز نہ تھی۔

فائدہ : اسی طرح کہتے تھے حماد بن سلمہ اس سند میں کہ روایت ہے وکیع بن حدس سے۔ اور شعبہ اور ابوعوانہ اور ہشیم وکیع بن حدس کہتے تھے یہ حدیث حسن ہے۔



(۳۱۱۰) عَنْ أَبِي مُوسَى : أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ : ((إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يُمْلِي)) ، وَرُبَّمَا قَالَ : ((يُمْلِي الظَّالِمَ حَتَّى إِذَا أَخَذَهُ لَمْ يَفْلِتْ)) ، ثُمَّ قَرَأَ : ((وَكَذَلِكَ أَخْذُ رَبِّكَ إِذَا أَخَذَ الْقُرَى وَهِيَ ظَالِمَةٌ)) (الآية) . (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بے شک اللہ تعالیٰ ظالم کو فرصت دیتا ہے اور کبھی آپ نے یملیٰ کی جگہ یملیٰ فرمایا یہاں تک کہ جب پکڑتا ہے اس کو پھر ہرگز نہیں چھوڑتا پھر آپ نے یہ آیت ﴿وَكَذَلِكَ أَخْذُ رَبِّكَ﴾ سے آخر تک پڑھی۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ غریب ہے۔ اور روایت کی ابواسامہ نے یزید سے مانند اس کے اور یملیٰ کا لفظ کہا۔ روایت کی ہم سے ابراہیم نے انہوں نے ابواسامہ سے انہوں نے یزید بن عبد اللہ سے انہوں نے اپنے دادا ابو بردہ سے انہوں نے ابو موسیٰ سے انہوں نے نبی ﷺ سے اس کے مانند۔ اور یملیٰ کا لفظ کہا اور شک نہیں کیا۔

مترجم: پوری آیت یوں ہے ﴿وَكَذَلِكَ أَخْذُ رَبِّكَ إِذَا أَخَذَ الْقُرَى وَهِيَ ظَالِمَةٌ إِنَّ أَخْذَهُ أَلِيمٌ شَدِيدٌ﴾ یعنی ایسا ہی پکڑتا ہے تیرے رب کا جب کہ وہ پکڑتا ہے کسی گاؤں والوں کو اور وہ ظالم ہوتے ہیں اور پکڑ اس کی سخت دردناک ہے۔



(۳۱۱) عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ : لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ ﴿فَمِنْهُمْ شَقِيٌّ وَسَعِيدٌ﴾ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ! فَعَلَى مَا نَعْمَلُ: عَلَى شَيْءٍ قَدْ فُرِعَ مِنْهُ أَوْ عَلَى شَيْءٍ لَمْ يُفْرَغْ مِنْهُ؟ قَالَ: ((بَلْ عَلَى شَيْءٍ قَدْ فُرِعَ مِنْهُ وَجَرَتْ بِهِ الْأَقْلَامُ يَا عُمَرُ، وَلَكِنْ كُلُّ مُيسَّرٍ لَمَّا خُلِقَ لَهُ)).

(اسنادہ صحیح) (الظلال (۱۶۶، ۱۶۱))

ترجمہ: عمر بن خطابؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا جب اتری یہ آیت ﴿فَمِنْهُمْ شَقِيٌّ وَسَعِيدٌ﴾ یعنی آدمیوں میں بد بخت ہیں اور نیک بخت پوچھا میں نے رسول اللہ ﷺ سے اور کہا میں نے اے اللہ کے نبی! کس چیز کے موافق عمل کرتے ہیں ہم کیا ایسی چیز کے موافق عمل کرتے ہیں کہ جس سے فراغت ہو چکی ہے یا ایسی چیز کہ جس سے فراغت نہیں ہوئی فرمایا آپؐ نے بلکہ ایسی چیز کے موافق عمل کرتے ہو تم کہ اس سے فراغت ہو چکی ہے اور قلم جاری ہو گئے اس پر اے عمر! لیکن ہر شخص پر وہی آسان ہے جس کے لیے وہ پیدا ہوا۔

فائلا: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ اس سند سے نہیں جانتے ہم اس کو مگر عبد الملک کی روایت سے۔

مترجم: غرض یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ بندوں کے اعمال اور ان کی سعادت اور شقاوت پہلے ہی سے لکھ چکا ہے اور اس کے مطابق بندے عمل کرتے ہیں البتہ نیک کو نیک عمل کی اور برے کو برے عمل کی توفیق دی جاتی ہے ہر شخص سے وہی بن پڑتا ہے جس کے لیے وہ بننا ہے۔

بہر کے راہبر کارے ساختہ میل اواندرویش انداختہ



(۳۱۲) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: إِنِّي عَالَجْتُ إِمْرَأَةً فِي أَقْصَى الْمَدِينَةِ وَإِنِّي أَصَبْتُ مِنْهَا مَا دُونَ أَنْ أَمْسَهَا وَأَنَا هَذَا. فَأَقْضَ فِيَّ مَا شِئْتَ، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: لَقَدْ سَتَرَكَ اللَّهُ لَوْ سَتَرْتَ عَلَى نَفْسِكَ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ شَيْئًا، فَاَنْطَلَقَ الرَّجُلُ، فَاتَّبَعَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رَجُلًا فَدَعَاهُ، فَتَلَا عَلَيْهِ: ((وَأَقِمِ الصَّلَاةَ طَرَفِي النَّهَارِ وَزُلْفًا مِنَ اللَّيْلِ إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُدْهَبْنَ السَّيِّئَاتِ ذَلِكَ ذِكْرِي)) لِلَّذَا كَرَيْنَ الْآيَةَ: فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ: هَذَا لَهُ خَاصَّةٌ؟ قَالَ: ((لَا، بَلْ لِلنَّاسِ كَافَّةً)).

(حسن صحیح) ابن ماجہ (۱۳۹۸) ارواء الغلیل (۲۳/۸ - ۲۴) الروض النضیر (۶۷۵)

ترجمہ: عبد اللہؓ سے روایت ہے کہ آیا ایک مرد نبی ﷺ کے پاس اور عرض کی اس نے کہ میں نے چھو ایک عورت کو مدینے کے کنارہ پر اور میں نے اس سے سب کچھ کیا سوا جماع کے اور میں حاضر ہوا ہوں آپؐ جو حکم فرمائیں (سبحان اللہ کیا ایمان تھا کہ سزا کے قبول کرنے کے لیے حاضر ہے) پھر عمرؓ نے کہا اللہ نے تیرا پردہ ڈھانپا تھا اگر تو بھی پردہ ڈھانپتا اور آپؐ نے اسے کچھ جواب نہیں دیا اور وہ چلا گیا پھر ایک مرد کو رسول اللہ ﷺ نے اس کے پیچھے بھیجا اور اسے بلایا اور اس کو یہ آیت پڑھ

کرنسائی ﴿اقم الصلوة﴾ آخر تک۔ یعنی قائم کر نماز کو دن کے دونوں کناروں پر اور رات کے وقت میں بے شک نیکیاں دور کر دیتی ہیں برائیوں کو۔ یہ نصیحت ہے یاد رکھنے والوں کو پھر صحابہ میں سے ایک صحابی نے عرض کی یہ بشارت اس شخص کے لیے خاص ہے؟ آپؐ نے فرمایا: نہیں بلکہ سب کے لیے ہے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور اسی طرح روایت کی اسرائیل نے سماک سے انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے اسود سے انہوں نے عبد اللہؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس کی۔ اور روایت کی سفیان ثوری نے سماک سے انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے عبد الرحمنؓ سے انہوں نے عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مثل اس کی۔ اور ان لوگوں کی روایت زیادہ صحیح ہے سفیان ثوری کی روایت سے۔ روایت کی ہم سے محمد بن یحییٰ نيساپوری نے انہوں نے سفیان ثوری سے انہوں نے اعش سے اور سماک سے ان دونوں نے ابراہیم سے انہوں نے عبد الرحمن بن یزید سے انہوں نے عبد اللہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے اس کی مانند معنوں میں۔ روایت کی ہم سے محمود بن غیلان نے انہوں نے فضل بن موسیٰ سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے سماک سے انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے عبد الرحمن بن یزید سے انہوں نے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے اس کی مانند معنوں میں۔ اور نہیں کہا انہوں نے اس سند میں ”عَنْ سُفْيَانَ بْنِ الْأَعْمَشِ“ اور سلیمان تیمی نے روایت کی یہ حدیث ابو عثمان نہدی سے انہوں نے ابن مسعودؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے۔



(۳۱۱۳) عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ: أَتَى النَّبِيَّ ﷺ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَرَأَيْتَ رَجُلًا لَقِيَ امْرَأَةً وَلَيْسَ بَيْنَهُمَا مَعْرِفَةٌ، فَلَيْسَ يَأْتِي الرَّجُلَ إِلَى امْرَأَتِهِ شَيْئًا إِلَّا قَدْ أَتَى هُوَ إِلَيْهَا، إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يَحْمِئْهَا؟ قَالَ: فَانْزَلِ اللَّهُ ﴿وَأَقِمِ الصَّلَاةَ طَرَفِي النَّهَارِ وَزُلْفَا مِنَ اللَّيْلِ إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ ذَلِكَ ذِكْرَى لِلذَّاكِرِينَ﴾ فَأَمَرَهُ أَنْ يَتَوَضَّأَ وَيُصَلِّيَ. قَالَ مُعَاذٌ: فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَهِيَ لَهُ خَاصَّةٌ أَمْ لِلْمُؤْمِنِينَ عَامَّةٌ؟ قَالَ: ((بَلَى لِلْمُؤْمِنِينَ عَامَّةً)). (ضعيف الاسناد) (اس میں عبد الرحمن ابن ابی لیلیٰ کا معاذ بن جبل سے سماع ثابت نہیں)

ترجمہ: معاذ بن جبلؓ سے روایت ہے کہ آیا نبی ﷺ کے پاس ایک مرد اور اس نے کہا اے اللہ کے رسول! خبر دیجیے مجھے کہ ایک مرد ملا ایک عورت سے اور دونوں میں جان پہچان نہیں یعنی نکاح وغیرہ نہیں اور نہیں کرتا مرد اپنی عورت سے کوئی کام مگر کیا اس نے اس اجنبیہ کے ساتھ یعنی چھونا بوسہ لینا اور سوا اس کے مگر جماع نہ کیا۔ اس سے کہا معاذؓ نے پھر اتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت ﴿اقم الصلوة﴾ سے آخر تک۔ پھر حکم کیا آپؐ نے اس کو کہ وضو کرے اور نماز پڑھے۔ معاذؓ نے عرض کی اے رسول اللہ! کے یہ بشارت خاص اسی کو ہے یا سب مؤمنوں کے لیے عام ہے؟ آپؐ نے فرمایا نہیں سب مؤمنوں کے لیے عام ہے۔

فائدہ: اس حدیث کی اسناد متصل نہیں ہے اس لیے کہ عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ کو سماع نہیں معاذ بن جبلؓ سے۔ اور معاذ بن جبلؓ نے

قرآن کی تفسیر کے بیان میں جلد دوم

وفات پائی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت میں۔ اور جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ شہید ہوئے ہیں تو اس وقت عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ چھ برس کے بچے تھے۔ اور روایت کی ہے انہوں نے عمرؓ سے اور دیکھا ہے ان کو۔ اور روایت کی شعبہ نے یہ حدیث عبدالملک بن عمیر سے انہوں نے عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مرسلہ۔



(۳۱۱۴) عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ : أَنَّ رَجُلًا أَصَابَ مِنْ امْرَأَةٍ قُبْلَةَ حَرَامٍ، فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَسَأَلَهُ عَنْ كَفَّارَتِهَا، فَنَزَلَتْ : ﴿وَأَقِمِ الصَّلَاةَ طَرَفِي النَّهَارِ وَزُلْفَا مِنَ اللَّيْلِ﴾ الْآيَةُ، فَقَالَ الرَّجُلُ أَيْ هَذِهِ يَارَسُولَ اللَّهِ؟ فَقَالَ : ((لَكَ وَلِمَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ أُمَّتِي)). (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ ایک مرد نے بوسہ لیا ایک عورت کا کہ وہ حرام تھا اور آیا وہ نبی ﷺ کے پاس اور پوچھا اس نے کفارہ اس کا پس اتری یہ آیت ﴿وَأَقِمِ الصَّلَاةَ﴾ آخر تک۔ پھر غرض کی اس مرد نے کیا یہ کفارہ میرا ہی ہے اے اللہ کے رسول؟ آپؐ نے فرمایا تیرے لیے بھی اور جو عمل کرے اس پر میری امت سے یعنی جو نماز بجا نہ ادا کرے۔

فائلا : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔



(۳۱۱۵) عَنْ أَبِي الْيَسْرِ قَالَ : أَتَيْتُ امْرَأَةً تَبَاعُ تَمْرًا، فَقُلْتُ : إِنَّ فِي الْبَيْتِ تَمْرًا أَطْيَبَ مِنْهُ فَدَخَلْتُ مَعِيَ فِي الْبَيْتِ، فَأَهْوَيْتُ إِلَيْهَا فَقَبَّلْتُهَا، فَأَتَيْتُ أَبَا بَكْرٍ، فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ، فَقَالَ : اسْتُرْ عَلَى نَفْسِكَ وَتُبْ وَلَا تُخْبِرْ أَحَدًا فَلَمْ أَصْبِرْ. فَأَتَيْتُ عُمَرَ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ. فَقَالَ : اسْتُرْ عَلَى نَفْسِكَ وَتُبْ وَلَا تُخْبِرْ أَحَدًا فَلَمْ أَصْبِرْ. فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ. فَقَالَ لَهُ : ((أَخْلَفْتَ غَارِبًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فِي أَهْلِهِ بِمِثْلِ هَذَا؟)) حَتَّى تَمْنَى أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ أَسْلَمَ إِلَّا تِلْكَ السَّاعَةَ، حَتَّى ظَنُّ أَنَّهُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ قَالَ : وَأَطْرَقَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ طَوِيلًا حَتَّى أَوْحَى اللَّهُ إِلَيْهِ : ﴿وَأَقِمِ الصَّلَاةَ طَرَفِي النَّهَارِ وَزُلْفَا مِنَ اللَّيْلِ إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُدْهِنُ السَّيِّئَاتِ ذَلِكَ ذِكْرِي لِلذَّاكِرِينَ﴾. قَالَ أَبُو الْيَسْرِ فَأَتَيْتُهُ فَقَرَأَهَا عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، فَقَالَ أَصْحَابُهُ: يَارَسُولَ اللَّهِ، أَلِهَذَا خَاصَّةٌ أَمْ لِلنَّاسِ عَامَّةٍ؟ قَالَ : بَلَى لِلنَّاسِ عَامَّةٍ)). (اسنادہ حسن)

ترجمہ: ابی الیسرؓ سے روایت ہے کہا انہوں نے کہ میرے پاس آئی ایک عورت کھجور لینے کو سو میں نے کہا کہ اس سے اچھی کھجور گھر میں ہے سو داخل ہوئی وہ میرے گھر میں سو جھکا میں اس کی طرف اور بوسہ لیا میں نے اس کا پھر آیا میں ابو بکرؓ کے پاس اور ذکر کیا میں نے اس کا۔ تب فرمایا انہوں نے کہ تو پردہ ڈھانپ اپنا اور توبہ کر اور کسی کو خبر مت کر پھر مجھ سے صبر نہ ہوسکا اور میں عمرؓ

کے پاس آیا اور میں نے ذکر کیا اس کا ان سے۔ انہوں نے بھی یہی کہا کہ تو پردہ ڈھانپ اپنا اور تو بہ کر اور مت خبر کر کسی کو پھر مجھ سے مبر نہ ہو سکا اور آیا میں نبی ﷺ کے پاس اور ذکر کیا میں نے آپ سے تب فرمایا آپ نے کیا تو نے ایک غازی کے پیچھے جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں نکلا تھا ایسا کام کیا اس کے گھر والوں کے ساتھ یہاں تک کہ آرزو کی اس نے کہ کاش میں اسلام نہ لایا ہوتا مگر اسی وقت اور گمان کیا اس نے کہ وہ دوزخ والوں میں سے ہے۔ کہا راوی نے کہ سر جھکا لیا رسول اللہ ﷺ نے بڑی دینک یہاں تک کہ وحی بھیجی گئی آپ ﷺ کی طرف ﴿أَقِمْ الصَّلَاةَ﴾ سے آخر تک کہا ابوالیسرؓ نے پھر آیا میں آپ کے پاس اور پڑھی میرے سامنے رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت۔ پھر عرض کی آپ کے اصحاب نے کہ اے رسول اللہ کے یہ بشارت خاص اس کے لیے ہے یا سب آدمیوں کے واسطے فرمایا آپ نے نہیں سب آدمیوں کے لیے ہے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ غریب ہے۔ اور قیس بن ربیع کو ضعیف کہا ہے کعب وغیرہ نے اور شریک نے روایت کی یہ حدیث عثمان بن عبد اللہ سے قیس بن ربیع کی روایت کے مانند۔ اور اس باب میں ابوامامہ اور واثلہ بن اسقع اور انس بن مالک رحمہم اللہ سے بھی روایت ہے۔ اور ابوالیسر کا نام کعب بن عمرو ہے۔

خاتمہ: سورہ ہود عجیب و غریب سورہ ہے اس میں قصص ماضیہ سے مذکور ہے قصہ نوح علیہ السلام کا اور گفتگو ان کی قوم سے اور بنانا کشتی کا اور جوش مارنا تنور کا اور غرق ہونا قوم کا اور ان کے فرزند کنعان کا اور ٹھہرنا کشتی کا جودی پہاڑ پر اور قصہ ہود علیہ السلام کا اور گفتگو ان کی قوم سے اور ہلاک ہونا قوم کا عذاب غلیظ سے اور نجات ہود کی اور مومنوں کی اور قصہ صالح علیہ السلام کا۔ اور دعوت ان کی اور کوٹنے کا ٹاننا تہ کی اور ہلاک قوم کا جبرائیل علیہ السلام کی چنگھاڑ سے اور قصہ اسیاف ابراہیم علیہ السلام کا اور بشارت دینا اسحاق اور یعقوب کی اور آنا ان کا لوط علیہ السلام کے پاس اور ہلاک ہونا قوم کا صبح کے وقت پتھر برسنے سے اور نجات لوط علیہ السلام کی اور قصہ شعیب علیہ السلام کا اور منع کرنا ان کا مکیل اور میزان کے کم کرنے سے اپنی قوم کو اور ہلاک کرنا ان کا چنگھاڑ سے۔ اور نجات شعیب علیہ السلام کی اور مومنوں کی اور اس کے سوا اور بہت سے فوائد مذکور ہیں۔



۱۲۔ وَمِنْ سُورَةِ يُوسُفَ

تفسیر سورہ یوسف

(۳۱۱۶) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((إِنَّ الْكَرِيمَ بْنَ الْكَرِيمِ بْنِ الْكَرِيمِ : يُونُسَ بْنَ يَعْقُوبَ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ)) . قَالَ : ((وَلَوْ لَبِثْتُ فِي السَّجْنِ مَا لَبِثَ يُونُسُ ، ثُمَّ جَاءَ نَبِيَّ الرَّسُولِ أُجِبْتُ)) ، ثُمَّ قَرَأَ ((فَلَمَّا جَاءَهُ الرَّسُولُ قَالَ ارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ فَاسْأَلْهُ مَا بَالُ النِّسْوَةِ الَّتِي قَطَعْنَ أَيْدِيَهُنَّ)) ، قَالَ وَرَحْمَةُ اللَّهِ عَلَى لُوطٍ إِنَّ كَانَ لَيَاوِي إِلَى رُكْنٍ شَدِيدٍ إِذْ

قَالَ: ﴿لَوْ أَنَّ لِي بِكُمْ قُوَّةٌ أَوْ آوَى إِلَيَّ رُكْنٌ شَدِيدٌ﴾ ﴿فَمَا بَعَثَ اللَّهُ مِنْ بَعْدِهِ نَبِيًّا إِلَّا فِي ذُرْوَةٍ مِنْ قَوْمِهِ﴾ (حسن بلفظ (ثروة) سلسلة الأحاديث الصحيحة: ١٨٦٧، ١٦١٧).

تفسیر: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ بزرگ بیٹے بزرگ کے اور وہ بیٹے بزرگ کے اور وہ بیٹے بزرگ کے۔ یوسف بیٹے یعقوب کے اور وہ بیٹے اسحاق کے اور وہ بیٹے ابراہیم علیہ السلام کے ہیں (یعنی چار پشت) تک جن کی نبوت اور شرافت چلی آتی ہے وہ یوسف علیہ السلام ہیں اور فرمایا آپ نے اگر میں قید خانہ میں رہتا جتنی دیر یوسف علیہ السلام رہے اور پھر میرے پاس قاصد آتا ہے (بلانے کو جیسے یوسف علیہ السلام کے بلانے کو بادشاہ مصر کا قاصد آیا تھا) تو بے شک میں قبول کر لیتا اس کے بلانے کو پھر پڑھی آپ نے یہ آیت ﴿قَالَ ارْجِعْ إِلَىٰ رَبِّكَ﴾ یعنی کہا یوسف علیہ السلام نے قاصد شاہ سے کہ تو لوٹ جا اپنے بادشاہ کے پاس اور پوچھ اس سے کہ کیا حال ہے ان عورتوں کا جنہوں نے اپنے ہاتھ کاٹ ڈالے اور فرمایا آپ نے کہ اللہ کی رحمت ہو لوٹ پر کہ وہ آرزو کرتے تھے کہ پناہ پکڑیں کسی مضبوط قلعہ میں پھر نہ بھیجا اللہ تعالیٰ نے ان کے بعد کوئی نبی مگر اسی کے اشراف قوم میں سے۔ یعنی غیر قوم میں کا نبی کسی طرف نہ بھیجا۔

فائدہ: روایت کی ہم سے ابو کریب نے انہوں نے عہدہ سے اور عبدالرحیم سے انہوں نے محمد بن یزید سے فضل بن موسیٰ کی حدیث کی مانند یعنی جو اوپر مذکور ہے مگر اس میں یہ کہا ”مَا بَعَثَ اللَّهُ بَعْدَهُ نَبِيًّا إِلَّا فِي ذُرْوَةٍ مِنْ قَوْمِهِ“ یعنی ذرہ کی جگہ ثرہ کہا ہے اور معنی دونوں کے ایک ہیں۔ محمد بن عمر نے کہا کہ ثرہ کے معنی کثرت اور قوت کے ہیں اور یہ فضل بن موسیٰ کی روایت سے زیادہ صحیح ہے۔ اور یہ حدیث حسن ہے۔

خاتمہ: عکرمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت یوسف علیہ السلام سات برس قید خانہ میں رہے۔ کبھی کہتے ہیں پانچ برس۔ پھر جب بادشاہ کا قاصد آیا آپ علیہ السلام نے چاہ میری براءت بخوبی ثابت ہو جائے جب نکلوں اور جلدی نہ کی اور یہ کمال صبر کی بات ہے اور جب زلیخانے دیکھا کہ عورتیں مجھے ملامت کرتی ہیں ان کی دعوت کی اور گوشت کاٹنے کے لیے چھریاں ان کے ہاتھ میں دیں اور یوسف علیہ السلام کو حکم دیا کہ ان پر نکلیں۔ انہوں نے آپ کو دیکھ کر اپنے ہاتھ کاٹ لیے اللہ تعالیٰ نے ایسا حسن آپ علیہ السلام کو عنایت فرمایا تھا سبحان اللہ ایک ایک مخلوق اس خالق اکبر کی ایسی ہے اس کی تجلی مبارک کیسی ہوگی اللہ تعالیٰ ہم کو اور سب اہل توحید کو اپنے جمال مبارک کے دیدار فرحت آثار سے مشرف فرمائے آمین یا احسن الخالقین۔ اور آنحضرت ﷺ نے اپنی کسر نفسی سے ایسا فرمایا ورنہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو بھی صبر جمیل اور ثبات جزیل عطا فرمایا مگر بڑے لوگوں کا اور مہذب شخصوں کا یہی قاعدہ ہے کہ دوسروں کو بڑھاتے ہیں اور اپنے نفس کو ان سے کم بتاتے ہیں یہی اخلاق حسنہ ہم سب لوگوں کے لیے ضروری ہیں۔ اور لوط علیہ السلام غیر قوم پر مبعوث ہوئے پھر ان کے بعد اللہ تعالیٰ نے جو نبی بھیجا اس کی قوم کی طرف مبعوث کیا کہ اس کی قوم مددگار رہے اگر چہ ان کو اللہ تعالیٰ کی مدد کافی ہے اور اللہ تعالیٰ نے اس سورہ میں فقط ان کے

قصہ پراکتفا فرمایا کہ اس میں بڑی عبرت ہے شہوت پرستوں کو اور بڑی حکمتیں ہیں اور ایسے فوائد ہیں کہ جن سے دنیا اور دین اصلاح پائے اور آدمی اگر اس سورہ مبارک میں غور تامل فرمائے تو فوز دارین پر فائز ہو جائے اور اس میں حسن سیرت ہے بادشاہوں کی اور نصیحت ہے غلاموں کی اور عبرت ہے علماء کی اور بیان ہے عورتوں کے مکر کا اور صبر ہے اذیت اعدا پر اور حسن تجاوز ہے خطا سے۔ خالد بن سعد ان نے فرمایا ہے کہ سورہ یوسف اور سورہ مریم ایسی ہیں کہ جتنی جنت میں اس سے لذت پائیں گے۔ اور عطاء نے فرمایا کہ سورہ یوسف جو محزون و غمگین سنے اور اس میں تامل فرمائے شاد و خرم ہو جائے اور تسکین و راحت پائے۔



۱۳. وَمِنْ سُورَةِ الرَّعْدِ

تفسیر سورہ رعد

(۳۱۱۷) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : أَقْبَلْتُ يَهُودُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالُوا : يَا أَبَا الْقَاسِمِ! أَخْبِرْنَا عَنِ الرَّعْدِ مَا هُوَ؟ قَالَ : ((مَلَكٌ مِنَ الْمَلَائِكَةِ مُوَكَّلٌ بِالسَّحَابِ، مَعَهُ مَخَارِيقُ مِنْ نَارٍ يَسُوقُ بِهَا السَّحَابَ حَيْثُ شَاءَ اللَّهُ)) . فَقَالُوا : فَمَا هَذَا الصَّوْتُ الَّذِي نَسْمَعُ؟ قَالَ : ((زَجْرُهُ بِالسَّحَابِ إِذَا زَجَرَهُ، حَتَّى يَنْتَهِيَ إِلَى حَيْثُ أُمِرَ)) . قَالُوا : صَدَقْتَ . فَقَالُوا : فَأَخْبِرْنَا عَمَّا حَرَّمَ إِسْرَائِيلُ عَلَى نَفْسِهِ . قَالَ : ((اشْتَكَى عِرْقُ النِّسَاءِ فَلَمْ يَجِدْ شَيْئًا يُلَاقِيهِ إِلَّا لُحُومَ الْإِبِلِ وَالْبَنَانِيَاءِ، فَلَذِلَّكَ حَرَمَهَا)) قَالُوا : صَدَقْتَ . (اسنادہ صحیح) سلسلۃ الأحادیث الصحیحة : (۱۸۷۲)

ترجمہ: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آئے یہودی نبی ﷺ کے پاس اور عرض کی آپ سے کہ اے ابوالقاسم بتائیے ہم کو رعد کیا چیز ہے؟ آپ نے فرمایا ایک فرشتہ ہے فرشتوں میں کا مقرر ہے بادل کے ہانکنے پر اس کے ساتھ کوڑے ہیں آگ کے ہانکتا ہے اس سے بدلی کو جہاں چاہتا ہے سوانہوں نے عرض کی کہ یہ آواز کیسی ہے جو ہم سنتے ہیں فرمایا یہ اس کا جھڑکنا ہے بدلی کو وہ جھڑکتا ہے جب تک نہ پہنچے جہاں حکم ہوا ہو۔ کہا یہود نے کہ سچ فرمایا آپ نے پھر عرض کی بتائیے ہم کو کیا چیز حرام کی تھی یعقوب علیہ السلام نے اپنے اوپر؟ فرمایا آپ نے ان کی عرق النساء (ایک رگ کا نام ہے) بیمار ہو گئی تھی اور ان کو تمام چیزوں میں سے اونٹوں کا گوشت ان کا دودھ زیادہ پسند تھا۔ اسی لیے انہوں نے اپنے اوپر اس کو حرام کیا تھا۔ کہا یہود نے: فرمایا آپ نے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ غریب ہے۔



(۳۱۱۸) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى : ﴿ وَنُفِصِلُ بَعْضَهَا عَلَى بَعْضٍ فِي الْأُكُلِ ﴾ قَالَ : ((الدَّقْلُ وَالْفَارِيسِيُّ وَالْحُلُوُّ وَالْحَامِضُ)) . (اسنادہ حسن)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی ﷺ سے اس آیت کی تفسیر میں روایت کرتے ہیں: ﴿ وَنُفِصِلُ بَعْضَهَا عَلَى بَعْضٍ فِي الْأُكُلِ ﴾ یعنی ہم بعض پھلوں کو بعض پر لذت میں فضیلت دیتے ہیں آپؐ نے فرمایا: ردی کھجوروں اور عمدہ میں اور میٹھی اور کڑوی میں۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔ اور اس روایت کو زید بن انیسہ نے بھی اعمش سے اس کی مثل روایت کیا ہے اور سیف بن محمد جو اس روایت کے راویوں میں سے ایک راوی ہیں وہ عمار بن محمد کے بھائی ہیں اور عمار ان سے ثقہ ہیں۔ اور یہ امام ثوریؒ کے بھانجے ہیں۔



۱۴۔ باب : وَمِنْ سُورَةِ إِبْرَاهِيمَ

تفسیر سورۃ ابراہیم

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

(۳۱۱۹) عَنْ شُعَيْبِ بْنِ الْحَبَّابِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ : أَتَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِقَنَاعٍ عَلَيْهِ رُطَبٌ فَقَالَ : ((مَثَلُ كَلِمَةٍ كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ أَصْلُهَا ثَابِتٌ وَفَرْعُهَا فِي السَّمَاءِ ۖ تُؤْتِي أَكْلَهَا كُلَّ حِينٍ بِإِذْنِ رَبِّهَا)) قَالَ : ((هِيَ النَّخْلَةُ)) . ((مَثَلُ كَلِمَةٍ خَبِيثَةٍ كَشَجَرَةٍ خَبِيثَةٍ اجْتُثَّتْ مِنْ فَوْقِ الْأَرْضِ مَا لَهَا مِنْ قَرَارٍ)) قَالَ : ((هِيَ الْحِنْطَلَةُ)) . (اسنادہ ضعیف مرفوعاً)

قَالَ : فَأَخْبِرْتُ بِذَلِكَ أَبَا الْعَالِيَةِ . فَقَالَ : صَدَقَ وَأَحْسَنَ .

☆ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ الْحَبَّابِ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ وَلَمْ يَرْفَعُهُ، وَلَمْ يَذْكُرْ قَوْلَ أَبِي الْعَالِيَةِ . وَهَذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ . وَرَوَى غَيْرٌ وَاحِدٌ مِثْلُ هَذَا مُوَفَّوفاً . وَلَا نَعْلَمُ أَحَدًا رَفَعَهُ غَيْرَ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ . وَرَوَاهُ مُعَمَّرٌ وَحَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ وَغَيْرٌ وَاحِدٌ وَلَمْ يَرْفَعُوهُ .

☆ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الصَّغِيِّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ شُعَيْبِ بْنِ الْحَبَّابِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ نَحْوَهُ

۱۔ ایک دوسرے پر پھلوں کی فضیلت یہ ہے کہ ایک شکل اور ایک قسم کے ہوتے ہیں بعض کا مزہ عمدہ اور بعض کا برا بعض نیٹھے اور بعض کڑوے اور ہڈا ثقہ ہوتے ہیں اس میں پروردگار کی کمال قدرت ہے۔ (اثری)

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ بْنُ شُعَيْبٍ بْنُ الْحَصْبَابِ وَكَمْ يَرْفَعُهُ .

ترجمہ: روایت ہے شعیب بن حجاب سے وہ انس بن مالک سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس کھجوروں کا ایک خوشہ لایا گیا آپ نے فرمایا کلمہ طیبہ یعنی پاکیزہ بات کی مثال پاکیزہ درخت کی طرح ہے جس کی جڑ مضبوط ہے اور اس کی شاخیں آسمان میں ہیں اپنے رب کی توفیق سے ہر وقت پھل دیتا ہے آپ نے فرمایا وہ درخت کھجور ہے اور بری بات مثال برے درخت کی طرح ہے اس کی جڑ زمین کی اوپر کی سطح پر ہے جو کہ بالکل مضبوط نہیں آپ نے فرمایا وہ اندرائن ہے۔

شعیب بن حجاب نے کہا کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کی حدیث کو ابو العالیہ سے بیان کیا تو انہوں نے کہا ”آپ نے سچ اور صحیح فرمایا“۔ امام ترمذی کی اس عبارت سے غرض یہ ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی حدیث میں کلمہ طیبہ اور کلمہ خبیثہ کی بصورت مثال جو تفسیر کی گئی ہے وہ تفسیر آنحضرت ﷺ کی نہیں ہے بلکہ وہ موقوف ہے یعنی خود حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کی ہے۔ کیونکہ حماد بن سلمہ نامی راوی کے علاوہ شعیب بن حجاب کے جتنے بھی شاگرد ہیں وہ سب موقوف یعنی حضرت انس کی خود بیان کی ہوئی تفسیر روایت کرتے ہیں لہذا یہ حدیث موقوف ہے مرفوع نہیں ہے۔

(۳۱۲۰) عَنْ الْبَرَاءِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿يُثَبِّتُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ﴾ قَالَ: ((فِي الْقَبْرِ إِذَا قِيلَ لَهُ: مَنْ رَبُّكَ وَمَا دِينُكَ وَمَنْ نَبِيُّكَ؟)).

(اسنادہ صحیح) الروض النضیر (۱۶۴)

ترجمہ: حضرت براء رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے اس آیت کی تفسیر میں روایت کرتے ہیں ﴿يُثَبِّتُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ﴾ یعنی اللہ تعالیٰ ثابت قدم رکھتا ہے ان لوگوں کو جو ایمان لائے ہیں ساتھ بات محکم کے دنیا کی زندگی میں اور آخرت میں۔ آپ نے فرمایا یہ ثابت رکھنا قبر میں ہے جب کہ اسے کہا جاتا ہے: ”تیرا رب کون ہے؟ تیرا دین کیا ہے؟ اور تیرا نبی کون ہے؟“

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔



(۳۱۲۱) عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ: تَلَّكَ عَائِشَةُ هَذِهِ الْآيَةَ: ﴿يَوْمَ تُبَدَّلُ الْأَرْضُ غَيْرَ الْأَرْضِ﴾ قَالَتْ: يَارَسُولَ اللَّهِ! فَأَيُّنَ يَكُونُ النَّاسُ؟ قَالَ: ((عَلَى الصِّرَاطِ)). (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: مسروق سے روایت ہے کہ ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ آیت پڑھی ﴿يَوْمَ تُبَدَّلُ الْأَرْضُ غَيْرَ الْأَرْضِ﴾ الخ۔ اماں جی نے کہا یا رسول اللہ! اس وقت لوگ کہاں ہوں گے؟ آپ نے فرمایا: پل صراط پر۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کی یہ حدیث اس سند کے علاوہ اور بھی بہت سی سندوں سے مروی ہے۔

۱۔ پنجابی میں اسے ”سُتھا“ کہتے ہیں۔ (اثری)

۱۵۔ باب: وَمِنْ سُورَةِ الْحَجْرِ

تفسیر سورہ حجر

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

(۳۱۲۲) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : كَانَتْ امْرَأَةٌ تُصَلِّي خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حَسَنَاءَ مِنْ أَحْسَنِ النَّاسِ وَكَانَ بَعْضُ الْقَوْمِ يَتَقَدَّمُ حَتَّى يَكُونَ فِي الصَّفِّ الْأَوَّلِ لَنَلَّا يَرَاهَا. وَيَسْتَأْخِرُ بَعْضُهُمْ حَتَّى يَكُونَ فِي الصَّفِّ الْمُؤَخَّرِ، فَإِذَا رَكَعَ نَظَرَ تَحْتَ إِبْطِيهِ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى : ﴿وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَقْدِمِينَ مِنْكُمْ وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَأْخِرِينَ﴾. (اسنادہ صحیح) سلسلہ الأحادیث الصحيحة: (۲۴۷۲) ((الثمر المستطاب))

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک بہت خوبصورت عورت (عورتوں کی صفوں میں) رسول اللہ ﷺ کے پیچھے نماز پڑھا کرتی تھی بعض لوگ پہلی صف میں آگے ہو جاتے تاکہ اس کو نہ دیکھ سکیں اور بعض پچھلی صف میں (جو کہ عورتوں کی صفوں کے قریب ہوتی تھی) پیچھے ہٹ جاتے جب رکوع کرتے تو اپنی بغلوں کے نیچے سے اس کو دیکھتے۔ پس اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی: ﴿وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَقْدِمِينَ﴾ الایۃ یعنی ہم خوب جانتے ہیں تم میں سے ان لوگوں کو جو آگے بڑھنے والے ہیں اور ان لوگوں کو جو پیچھے رہنے والے ہیں۔



(۳۱۲۳) عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((لِحَبْنَمَ سَبْعَةُ أَبْوَابٍ : بَابٌ مِنْهَا لِمَنْ سَلَ السَّيْفَ عَلَى أُمَّتِي)) أَوْ قَالَ : ((عَلَى أُمَّةٍ مُحَمَّدٍ)).

(اسنادہ ضعیف) تخریج المشكاة: (۳۵۳۰۔ التحقیق الثانی) (مصنف نے اس کو ضعیف کہا ہے)

ترجمہ: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: دوزخ کے سات دروازے ہیں اس کا ایک دروازہ ان لوگوں کے لیے ہے جو میری امت پر تلوار اٹھائیں گے یا آپ نے فرمایا امت محمد پر۔

فائلا: یہ حدیث غریب ہے۔



(۳۱۲۴) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((الْحَمْدُ لِلَّهِ)) أَمْ الْقُرْآنِ وَأَمْ الْكِتَابِ وَالسَّعْيِ الْمَثَانِي)) (اسنادہ صحیح) صحیح ابی داود (۱۳۱)

ترجمہ: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے سورۃ الحمد للہ ام القرآن اور ام الکتاب ہے اور دہرائی ہوئی سات آیتیں ہیں۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔



(۳۱۲۵) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((مَا أُنْزِلَ اللَّهُ فِي التَّوْرَةِ وَالْإِنْجِيلِ، مِثْلُ أَمِّ الْقُرْآنِ، وَهِيَ السَّبْعُ الْمَثَانِي، وَهِيَ مَقْسُومَةٌ بَيْنِي وَبَيْنَ عَبْدِي، وَلِعَبْدِي مَا سَأَلَ)): (اسنادہ صحیح) التعلیق الرغیب: ۲/۲۱۶ (صفة الصلاة)

ترجمہ: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: نہیں نازل کی اللہ تعالیٰ نے تورات اور انجیل میں کوئی سورت الحمد کی مثل اور یہ سات آیتیں ہیں کہ دہرائی جاتی ہیں اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہ میرے اور میرے بندے میں تقسیم کی گئی ہے اور میرے بندے کے لیے وہی چیز ہے جو مانگے۔



(۳۱۲۶) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى : ﴿لَسَأَلْنَهُمْ أَجْمَعِينَ ۝ عَمَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ﴾ قَالَ : ((عَنْ قَوْلِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ)) . (ضعيف الاسناد) (اس میں لیث بن ابی سلیم ضعیف ہے)

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے اس آیت کی تفسیر میں روایت کرتے ہیں ﴿لَسَأَلْنَهُمْ أَجْمَعِينَ عَمَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ﴾ الخ یعنی ہم تمام لوگوں سے ان کے اعمال کے متعلق ضرور سوال کریں گے آپ نے فرمایا اس سے کلمہ توحید لا الہ الا اللہ مراد ہے۔

فائدہ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ، إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ لَيْثِ بْنِ أَبِي سُلَيْمٍ وَقَدَرَوَاهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ لَيْثِ بْنِ أَبِي سُلَيْمٍ عَنْ بَشِيرٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ نَحْوَهُ وَلَمْ يَرْفَعَهُ.



(۳۱۲۷) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((اتَّقُوا فِرَاسَةَ الْمُؤْمِنِ، فَإِنَّهُ يَنْظُرُ بِنُورِ اللَّهِ)) ثُمَّ قَرَأَ : ((إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَلْمُتَوَسِّمِينَ)) قَالَ : لِّلْمُتَفَرِّسِينَ. (اسنادہ ضعیف) سلسلۃ الأحادیث الضعیفہ: (۱۸۲۱) (اس میں عطیہ راوی ضعیف ہے)

ترجمہ: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: مؤمن کی فراست سے بچو کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کے نور سے

یعنی یہ سات آیتیں ہر ایک رکعت میں پڑھی جاتی ہیں اس لیے یہ دہرائی ہوئی آیتیں کہلاتی ہیں۔

دیکھتا ہے پھر آپؐ نے یہ آیت پڑھی ﴿إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَاتٍ لِّمَتَوَسِّمِينَ﴾ یعنی یقیناً اس میں نشانیاں ہیں ان لوگوں کے لیے جو (خدا داد صلاحیتوں کی بنا پر) نشان لگانے والے ہیں۔



۱۷۔ باب: وَمِنْ سُورَةِ النَّحْلِ

تفسیر سورہ نحل

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

(۳۱۲۸) عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((أَرْبَعُ قَبْلِ الظُّهْرِ بَعْدَ الزَّوَالِ تُحْسَبُ بِمِثْلِهِنَّ مِنْ صَلَوةِ السَّحْرِ)) قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((وَلَيْسَ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا وَهُوَ يُسَبِّحُ اللَّهَ تِلْكَ السَّاعَةِ)) ثُمَّ قَرَأَ : ﴿ يَتَفَقَّهُوا ظِلَالُهُ عَنِ الْيَمِينِ وَالشَّمَائِلِ سُجَّدًا لِلَّهِ وَهُمْ دَاخِرُونَ ﴾ ((الآية كُلُّهَا. (اسنادہ ضعیف) سلسلہ الأحادیث الصحيحة تحت الحديث (۱۴۳۱) يحيى البكاء- ضعیف ہے۔

ترجمہ: حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: زوال کے بعد نماز ظہر سے پہلے چار رکعتیں پڑھنی تہجد چار رکعتوں کے ثواب کے برابر درجہ رکھتی ہیں فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: زوال کے وقت ہر چیز اللہ تعالیٰ کی تسبیح کہتی ہے پھر آپؐ نے یہ آیت پڑھی ﴿يَتَفَقَّهُوا ظِلَالُهُ عَنِ الْيَمِينِ﴾ الخ۔ یعنی پھرتے ہیں سائے ان کے داہنی طرف اور بائیں طرف اللہ تعالیٰ کے لیے سجدہ کرتے ہوئے اور وہ نہایت ہی عاجز ہیں۔ الخ۔

فاتلا: یہ حدیث غریب ہے۔



(۳۱۲۹) حَدَّثَنِي أَبِي بِنُ كَعْبٍ قَالَ : لَمَّا كَانَ يَوْمَ أُحُدٍ أُصِيبَ مِنَ الْأَنْصَارِ أَرْبَعَةٌ وَسِتُّونَ رَجُلًا، وَمِنْ الْمُهَاجِرِينَ سِتَّةٌ مِنْهُمْ حَمْرَةٌ، فَمَثَلُوا بِهِمْ، فَقَالَتِ الْأَنْصَارُ: لَيْنَ أُصِيبْنَا مِنْهُمْ يَوْمًا مِثْلَ هَذَا لَنُرَبِّينَ عَلَيْهِمْ. قَالَ : فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ فَتْحِ مَكَّةَ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى : ﴿ وَإِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوا بِمِثْلِ مَا عُوِفْتُمْ بِهِ وَلَئِنْ صَبَرْتُمْ لَهُوَ خَيْرٌ لِلصَّابِرِينَ ﴾ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((كُفُّوا عَنِ الْقَوْمِ إِلَّا أَرْبَعَةً))۔

(حسن۔ صحیح الاسناد)

ترجمہ: مجھ سے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا انہوں نے کہا کہ جب جنگ اُحد ہوئی تو انصار کے چونسٹھ آدمی شہید ہو گئے اور مہاجرین کے چھ ان میں حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ بھی تھے اور حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کو کفار نے مثلہ کر دیا تھا پس انصار نے کہا کہ اگر ہم

بھی کسی دن اس طرح ان سے پہنچے تو ہم اس سے دو نے لوگوں کا مثلہ کریں گے (ناک کان کاٹیں گے) کہا ابی بن کعب نے پھر جب فتح مکہ کا دن ہوا اتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت ﴿وَإِنْ عَاقَبْتُمْ﴾ سے ﴿صَابِرِينَ﴾ تک۔ یعنی اگر بدلہ لوتم تو وہ بہتر ہے صابروں کے لیے تب ایک مرد نے کہا آج سے قریش کا نام نہ رہے گا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے ہاتھ روکے رہو (قتل سے) قوم کے مگر چار شخص سے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی روایت سے۔ خاتمہ سورہ نحل میں صفات الہی سے مذکور ہے تزیہہ باری تعالیٰ کی اور قدرتیں اس کی فرشتوں کے اتارنے سے اور آسمان وزمین کے پیدا کرنے سے اور انسان کے پیدا کرنے سے اور منافع انعام کے خیل وبغال وغیرہ سے اور اتارنا پانی کا آسمان سے اور اگانا کھیتوں کا اور زیتون اور کھجور اور انگور اور کام میں لگانا لیل ونہار کا اور شمس و قمر کا اور اختلاف الوان ان کا اور کام میں لگانا دریا کا اور نکالنا گوشت تازہ کا اس سے اور زیور کا اور بہانا کشتی کا اور پیدا کرنا پہاڑوں کا اور اسی طرح کی اور قدرتیں اور اکیلا ہونا اس کا الوہیت میں اور جھلکانا پرچھاٹیوں کا اس کے سجدے کے لیے اور سجدہ جانوروں اور فرشتوں کا اور دوڑنا ان کا کہ رب ہمارا اوپر ہے اور قدرتیں اس کی انزال ماء اور احیاء ارض اور خلق انعام اور لین اور نخیل اور اعناب وغیرہ سے۔ اور پیدا کرنا شہد کی مکھی کا اور وحی کرنا اس کی طرف اور بہت سی نعمتیں اور شریک کرنا لوگوں کا اس کے ساتھ اور مالک ہونا اس کا سموات والارض کی چھپی چیزوں کا اور قدرتیں اور انعام اس کے جیسے نکالنا ہماری ماں کے پیٹوں سے اور عنایت فرمانا آنکھ اور کان اور دل کا اور پیدا کرنا طیور کا اور بنانا گھروں اور خیموں کا جلود انعام سے اور بنانا اثاث البیت کا اور متاع کا اصواف وادبار اور اشعار سے ان کے اور پیدا کرنا سایوں کا اور بنانا گھائیوں کا پہاڑوں میں اور انکار کرنا کافروں کا ان نعمتوں پر اور امر کرنا اللہ تعالیٰ کا ساتھ عدل و احسان کے اور ذوی القربیٰ کو دینے کا۔ اور نبی فحشا اور منکر اور نہی سے اور امر عہد پورا کرنے کا۔ اور نبی نقض عہد سے اور نبی تشبیہ سے اس عورت سے کہ سوت کات کر کھول لیتی تھی۔ اور نبی جھوٹی قسموں سے اور عہد الہی کے پیچھے اور امر اعوذ پڑھنے کا قرأت قرآن کے وقت اور جواز کلمہ کفر کہہ دینے کا جب کفار جبر و اکراہ کریں اور امراء اکل حرام اور ادائے شکر کا اور حرمت میتہ اور دم اور لحم خنزیر اور ما اہل بہ لغیر اللہ کے اور رخصت مضطر کے اور نبی بجائے خود حرام و حلال ٹھہرا لینے سے۔ اور امر اتباع ملت ابراہیم کا اور حنیف ہونا ان کا اور امر نبی کو دعوت کا حکمت اور موعظت حسنہ کے ساتھ اور یہ سب احکام فقہیہ ہیں اور سوا اس کے اور بہت سے فوائد متفرقہ ہیں جیسے منکر ہونا ان لوگوں کا جو آخرت پر یقین نہیں رکھتے۔ اور اساطیر الاولین کہنا قرآن کو۔ اور مکر یہود بنی قریظہ کا اور خطاب ملائکہ کا ارواح کفار سے موت کے وقت اور خطاب ان کا مومنوں کی روح سے اور انتظار کرنا کافروں کا قیامت اور ملائکہ کے دیکھنے کا۔ اور تمثیل معبودان باطل کی ساتھ عبد مملوک کے اور معبود حقیقی کے ساتھ حرو مالک و متصرف کے۔ اور تمثیل دوسری معبود باطل کی۔ گو نگے اور عاجز کے ساتھ وغیر ذلک۔

۱۷۔ باب وَمِنْ سُورَةِ بَنِي إِسْرَآئِيلَ

تفسیر سورہ بنی اسرائیل

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

(۳۱۳۰) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : ((حِينَ أُسْرِى بَنَى لَقِيْتُ مُوسَى)) . قَالَ فَتَعْتَهُ ((فَإِذَا رَجُلٌ)) ، قَالَ حَسِبْتُهُ قَالَ : ((مُضْطَرِبُ الرَّجُلِ الرَّاسِ ، كَأَنَّهُ مِنْ رِجَالِ شَنْوَاءَ)) قَالَ : ((وَلَقِيْتُ عِيسَى)) . قَالَ : فَتَعْتَهُ . قَالَ : ((رَبْعَةُ أَحْمَرُ كَأَنَّهُ خَرَجَ مِنْ دِيْمَاسٍ)) ، يَعْنِي الْحَمَّامَ ، ((وَرَأَيْتُ إِبْرَاهِيمَ)) ، قَالَ : وَأَنَا أَشْبَهُ وَلَدِهِ بِهِ)) ، قَالَ : ((وَأُتِيتُ بِإِنَانَيْنِ أَحَدُهُمَا لَبَنٌ وَالْآخَرُ فِيهِ خَمْرٌ ، فَقِيلَ لِي خُذْ أَتَهُمَا شَيْئٌ ، فَأَخَذْتُ اللَّبَنَ فَشَرِبْتُهُ ، فَقِيلَ لِي : هُدَيْتُ لِلْفِطْرَةِ ، أَوْ أَصَبْتُ الْفِطْرَةَ ، أَمَا إِنَّكَ لَوْ أَخَذْتَ الْخَمْرَ غَوْتُ أُمْتُكَ)) . (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جب لے گئے مجھ کو شب معراج میں ملا میں موسیٰ علیہ السلام سے۔ کہا راوی نے کہ حلیہ بیان کیا آپ نے ان کا راوی کہتا ہے کہ میں گمان کرتا ہوں کہ فرمایا آپ نے موسیٰ علیہ السلام کے بکھرے ہوئے بال تھے سر کے گویا کہ وہ ایک مرد ہیں شنوءہ کے قبیلہ میں سے اور فرمایا کہ ملا میں عیسیٰ علیہ السلام سے اور صورت بیان کی ان کی تو فرمایا کہ وہ میانہ قد ہیں سرخ رنگ گویا ابھی نکلے ہیں ییاس سے یعنی حمام سے اور دیکھا میں نے ابراہیم علیہ السلام کو اور فرمایا کہ میں ان کی اولاد میں بہت مشابہ ہوں ان سے اور فرمایا کہ لائے میرے پاس دو برتن کہ ایک دودھ کا تھا اور دوسرے میں شراب تھی کہا گیا مجھ سے کہ لے تو اس میں سے جو چاہے سو لے لیا میں نے دودھ اور پیا، سو کہا مجھ سے کسی نے کہ راہ پائی تو نے فطرت کی یا کہا پہنچا تو فطرت کو اور بے شک اگر لیتا تو شراب تو گمراہ ہو جاتی امت تیری۔

فائلا : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: آپ نے دودھ پسند کیا اس میں بشارت ہے علم اور کمالات دینیہ کی جو آپ ﷺ کی امت مرحومہ کو حاصل ہوئے اگر شراب لیتے تو فساد و عناد اور گمراہی امت میں پھیل جاتی۔



(۳۱۳۱) عَنْ أَنَسٍ : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَتَى بِالْبَرَقِ لَيْلَةَ أُسْرِى بِهِ مُلْجَمًا مُسْرَجًا ، فَاسْتَصْعَبَ عَلَيْهِ ، فَقَالَ لَهُ جِبْرِئِيلُ : اِمْحَمَّدُ تَفْعَلْ هَذَا ؟ فَمَا وَ مَا رَكِبَكَ أَحَدٌ أَكْرَمَ عَلَى اللَّهِ مِنْهُ . قَالَ : فَأَرْفَضَ عَرَفًا . (صحیح الاسناد)

ترجمہ: انس سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کے لیے براق آیا جس شب کو معراج ہوئی ان کو۔ اور وہ لگام لگا ہوا تھا کاشمی ڈالا ہوا اور

اس نے شوخی کی تب فرمایا جبریل علیہ السلام نے کیا تو محمد ﷺ کے ساتھ شوخی کرتا ہے آج تک کوئی تجھ پر سوار نہیں ہوا جو ان سے زیادہ بزرگ ہو اللہ تعالیٰ کے نزدیک۔ کہا راوی نے کہ پھر پسینہ ٹپکنے لگا براق کا۔
فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم اس کو مگر عبدالرزاق کی روایت سے۔



(۳۱۳۲) عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((لَمَّا انْتَهَيْنَا إِلَى بَيْتِ الْمَقْدِسِ قَالَ جِبْرِيلُ بِإِصْبَعِهِ فَخَرَقَ بِهِ الْحَجَرَ وَشَدَّ بِهِ الْبَرَأَقَ)) . (صحیح الاسناد)
 ترجمہ: بریدہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے۔ جب پہنچے ہم بیت المقدس میں یعنی شب معراج میں اشارہ کیا جبریل نے اپنی انگلی سے اور چیر دیا پتھر اور باندھ دیا اس سے براق۔



(۳۱۳۳) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ : أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ : ((لَمَّا كَذَبْتَنِي قُرَيْشٌ قُمْتُ فِي الْحَجَرِ فَجَلَلَنِي اللَّهُ لِي بَيْتِ الْمَقْدِسِ ، فَطَفَقْتُ أُخْبِرُهُمْ عَنْ آيَاتِهِ وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَيْهِ)) . (اسنادہ صحیح) تخريج فقه السيرة (۱۴۵)
 ترجمہ: جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب جھٹلایا مجھ کو قریش نے یعنی معراج کے بارے میں کھڑا ہوا میں حطیم میں اور ظاہر کر دیا مجھ پر اللہ تعالیٰ نے بیت المقدس کو، سو میں ان کو خبر دینے لگا اس کی نشانیوں سے اور میں اسے دیکھتا تھا۔
فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور اس باب میں مالک بن صعصعہ اور ابوسعید اور ابن عباس اور ابو ذر اور ابن مسعود رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔



(۳۱۳۴) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى : ﴿ وَمَا جَعَلْنَا الرُّءْيَا الَّتِي أَرَيْنَاكَ إِلَّا فِتْنَةً لِلنَّاسِ ﴾ قَالَ : هِيَ رُؤْيَا عَيْنٍ أَرَاهَا النَّبِيُّ ﷺ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِهِ إِلَى بَيْتِ الْمَقْدِسِ ﴿ وَالشَّجَرَةُ الْمَلْعُونَةُ فِي الْقُرْآنِ ﴾ قَالَ : هِيَ شَجَرَةُ الرَّقُومِ . (اسنادہ صحیح)
 ترجمہ: ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو فرمایا ہے ﴿ وَمَا جَعَلْنَا الرُّءْيَا الَّتِي أَرَيْنَاكَ إِلَّا فِتْنَةً لِلنَّاسِ ﴾ قَالَ : هِيَ رُؤْيَا عَيْنٍ أَرَاهَا النَّبِيُّ ﷺ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِهِ إِلَى بَيْتِ الْمَقْدِسِ ﴿ وَالشَّجَرَةُ الْمَلْعُونَةُ فِي الْقُرْآنِ ﴾ قَالَ : هِيَ شَجَرَةُ الرَّقُومِ .

ترجمہ: ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو فرمایا ہے ﴿ وَمَا جَعَلْنَا الرُّءْيَا الَّتِي أَرَيْنَاكَ إِلَّا فِتْنَةً لِلنَّاسِ ﴾ یعنی نہیں دکھایا ہم نے تجھ کو جو کچھ خواب دکھایا مگر لوگوں کے جانچنے کو تو مراد اس سے دیکھنا آنکھ کا ہے کہ دکھایا گیا رسول اللہ ﷺ کو اس رات میں کہ گئے وہ بیت المقدس کو۔ کہا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اور یہ جو فرمایا اللہ تعالیٰ نے ﴿ وَالشَّجَرَةُ الْمَلْعُونَةُ ﴾ یعنی ملعونہ درخت جس کا ذکر ہے قرآن میں مراد اس سے زقوم کا درخت ہے۔



(۳۱۳۵) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿وَقُرْآنَ الْفَجْرِ إِنَّ قُرْآنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُودًا﴾ قَالَ: ((تَشْهَدُهُ مَلَائِكَةُ اللَّيْلِ وَمَلَائِكَةُ النَّهَارِ)). (صحيح الاسناد) تحريج مشكاة المصابيح (۶۳۵)

ترجمہ: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا ﴿وقرآن الفجر﴾ آخر آیت تک۔ یعنی بڑھنا قرآن کا فجر کو حاضر ہونے کا سبب ہے فرمایا آپ نے کہ حاضر ہوتے ہیں اس پر فرشتے رات کے اور فرشتے دن کے۔
فائلا: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور روایت کی یہ علی بن مسرر نے اعمش سے انہوں نے ابوصالح سے انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ان دونوں نے نبی ﷺ سے۔



(۳۱۳۶) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى ﴿يَوْمَ نَدْعُوا كُلَّ أُنَاسٍ بِإِمامِهِمْ﴾ قَالَ: ((يُدْعَى أَحَدُهُمْ، فَيُعْطَى كِتَابُهُ بِإِمامِهِ، وَيُمَدُّ لَهُ فِي جِسْمِهِ سِتُونَ ذِرَاعًا، وَيَبْيَضُ وَجْهُهُ، وَيُجْعَلُ عَلَى رَأْسِهِ تَاجٌ مِنْ لَوْلُؤٍ يَتَلَأَلُ، فَيَنْطَلِقُ إِلَى أَصْحَابِهِ، فَيَرُونَهُ مِنْ بَعْدٍ، فَيَقُولُونَ: اللَّهُمَّ ائْتِنَا بِهَذَا، وَبَارِكْ لَنَا فِي هَذَا، حَتَّى يَأْتِيَهُمْ، فَيَقُولُ لَهُمْ: أَبْشِرُوا، لِكُلِّ رَجُلٍ مِنْكُمْ مِثْلُ هَذَا. وَأَمَّا الْكَافِرُ فَيَسْوَدُ وَجْهُهُ، وَيُمَدُّ لَهُ فِي جِسْمِهِ سِتُونَ ذِرَاعًا عَلَى صُورَةِ آدَمَ، وَيَلْبَسُ تَاجًا، فَيَرَاهُ أَصْحَابُهُ، فَيَقُولُونَ: نَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ شَرِّ هَذَا، اللَّهُمَّ لَا تَأْتِنَا بِهَذَا. قَالَ: فَيَأْتِيَهُمْ، فَيَقُولُونَ: اللَّهُمَّ آخِرُهُ، فَيَقُولُ: أَبْعَدْكُمْ اللَّهُ، فَإِنَّ لِكُلِّ رَجُلٍ مِنْكُمْ مِثْلَ هَذَا)). (ضعيف الاسناد) (اس میں سدی کا والد بھول ہے)

ترجمہ: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا ﴿یوم ندعوا کل اناس بامامہم﴾ یعنی جس دن بلایا جائے گا ہر شخص اپنے امام کے ساتھ فرمایا آپ نے کہ بلایا جائے گا ایک آدمی ان میں کا جتنی اور ملے گا نامہ اس کا داہنے ہاتھ میں اور بڑھا دیا جائے گا بدن اس کا ساٹھ گز اور روشن کیا جائے گا چہرہ اس کا اور اس کے سر پر پہنایا جائے گا ایک تاج موتیوں کا کہ چمکتا ہوگا اور وہ جائے گا اپنے یاروں کی طرف اور وہ اسے دور سے دیکھ کر کہیں گے یا اللہ ایسی ہی نعمتیں ہم کو عنایت کر اور اس میں ہمیں برکت دے یہاں تک کہ وہ آئے گا اور ان سے کہے گا کہ تم کو خوشخبری ہو ہر مرد کو تم میں سے ایسا ہی انعام ہے۔ اور کافر کا منہ کالا ہوگا اور اس کا بدن ساٹھ گز بڑھایا جائے گا جیسے آدم علیہ السلام کا قند و قامت تھا اور پہنایا جائے گا اس کو تاج سودیکھیں گے رفیق اس کے اور کہیں گے پناہ ہے اللہ کی اس کی شر سے یا اللہ یہ ہمارے پاس نہ آئے فرمایا آپ نے کہ پھر وہ ان کے پاس آئے گا اور کہیں گے وہ کہ یا اللہ اس کو ذلیل کر اور وہ کہے گا یا اللہ ان کو مجھ سے دور کر اس لیے کہ ہر ایک کو ان میں سے عذاب ہے مثل اس کے۔

فائلا: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ اور سدی کا نام اسماعیل بن عبد الرحمن ہے۔

مترجم: اس حدیث میں بڑی بشارت ہے مجتہدان شریعت اور امامان طریقت کو جن کو اللہ تعالیٰ نے توفیق دی کہ انہوں نے خلق اللہ کو اللہ کی طرف بلایا اور اتباع سنت اور توحید کی طرف دعوت دی اور عباد صالحین نے ان کی اتباع پر کمر باندھی۔ اور بڑی تہدید اور تنبیہ ہے ان لوگوں کے لیے جنہوں نے دین میں احداث کیا اور بدعتیں نکالیں اور خلق نے ان کو بے وقوفی سے پیشوا اور مقتداء قرار دیا اور متبوع ٹھہرایا۔



(۳۱۳۷) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : فِي قَوْلِهِ : ﴿عَسَى أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا﴾ ، وَسُئِلَ عَنْهَا ، قَالَ : ((هِيَ الشَّفَاعَةُ)).

(اسنادہ صحیح) سلسلۃ الأحادیث الصحیحة (۲۶۳۹، ۲۳۷۰ - الظلال (۷۸۴)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس آیت کی تفسیر میں اور کسی نے آپ سے پوچھا ﴿عَسَىٰ أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا﴾ یعنی قریب ہے کہ اٹھائے گا تجھے اللہ تعالیٰ مقام محمود میں، سو فرمایا آپ نے مراد اس سے شفاعت ہے۔
فائدہ: یہ حدیث حسن ہے اور داؤد زغافری داؤد الادوی ہے اور وہ چچا ہیں عبد اللہ بن ادریس کے۔

مترجم: مقام محمود کے معنی تعریف کی جگہ چونکہ اس مکان والے کی تعریف سارے جہان کے لوگ بدل و جان کریں گے لہذا اس کا نام مقام محمود ہوا اور اللہ تعالیٰ نے اس کا وعدہ خاتم النبیین اور شفیع المذنبین سے فرمایا ہے کہ آپ اس مقام میں باب شفاعت اصحاب توحید پر واکریں گے۔



(۳۱۳۸) عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ : دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَكَّةَ عَامَ الْفَتْحِ وَحَوْلَ الْكُعْبَةِ ثَلَاثُ لُمَائَةٍ وَسِتُّونَ نَضْبًا ، فَجَعَلَ النَّبِيُّ ﷺ يَطْعُنُهَا بِمُخَصَّرَةٍ فِي يَدِهِ ، وَرُبَّمَا قَالَ بِعُودٍ ، وَيَقُولُ : ﴿جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا﴾ وَمَا يُبْدِي الْبَاطِلُ وَمَا يُعِيدُ . (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ جب داخل ہوئے رسول اللہ ﷺ مکہ میں جس سال مکہ فتح ہوا کعبہ کے گرد تین سو ساٹھ پتھر گڑے تھے (کہ ان کی پرستش ہوتی تھی۔ سونبی ﷺ مارنے لگے ان پتھروں کو ایک چھڑی سے کہ آپ کے ہاتھ میں تھی اور کبھی عبد اللہ نے کہا ایک لکڑی سے اور فرماتے تھے آیا حق اور بھاگ گیا باطل۔ باطل بڑا بھگوڑا ہے آیا حق اور نہیں شروع ہوگا باطل اور نہ لوٹ کر آئے گا۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور اس باب میں روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی۔



(۳۱۳۹) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ ﷺ بِمَكَّةَ، ثُمَّ أَمَرَ بِالْهَجْرَةِ فَتَنَزَّلَتْ عَلَيْهِ : ﴿وَقُلْ رَبِّ ادْخِلْنِي مُدْخَلَ صِدْقٍ وَأَخْرِجْنِي مُخْرَجَ صِدْقٍ وَاجْعَلْ لِي مِنْ لَدُنْكَ سُلْطَانًا نَصِيرًا﴾ .

(ضعیف الأسناد) اس میں قابوس بن ابی ظبیان راوی ضعیف ہے۔

ترجمہ: ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہ رسول اللہ ﷺ مکہ میں تھے پھر حکم ہوا آپ کو ہجرت کا اور اتری آپ پر یہ آیت ﴿وقل رب ادخلنی سے آخر تک۔ یعنی کہہ تو اے رب میرے داخل کر مجھے پسندیدہ مقام میں اور نکال مجھے بزرگی سے اور ٹھہرا دے میرے لیے قوی مددگار۔

فائلا : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔



(۳۱۴۰) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : قَالَتْ قُرَيْشٌ لِيَهُودَ : أَعْطُونَا شَيْئًا نَسْأَلُ هَذَا الرَّجُلَ . فَقَالَ : سَلُوهُ عَنِ الرُّوحِ . فَسَأَلُوهُ عَنِ الرُّوحِ ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى : ﴿وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الرُّوحِ قُلِ الرُّوحُ مِنْ أَمْرِ رَبِّي وَمَا أُوتِيتُمْ مِنَ الْعِلْمِ إِلَّا قَلِيلًا﴾ قَالُوا : أَوْتَيْنَا عِلْمًا كَبِيرًا ، أَوْتَيْنَا التَّوْرَةَ وَمَنْ أُوتِيَ التَّوْرَةَ فَقَدْ أُوتِيَ خَيْرًا كَثِيرًا ، فَأَنْزَلَتْ : ﴿قُلْ لَوْ كَانَ الْبَحْرُ مِذَادًا لِكَلِمَاتِ رَبِّي﴾ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ .

(اسنادہ صحیح) التعليقات الحسان (۹۹)

ترجمہ: ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ قریش نے یہود سے فرمائش کی کہ ہم کو ایسی چیز بتاؤ کہ ہم اس شخص سے (آپ سے) پوچھیں تب انہوں نے کہا اس سے پوچھو حقیقت روح کی پس پوچھی انہوں نے حقیقت روح کی سوا تباری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت ﴿يَسْأَلُونَكَ عَنِ الرُّوحِ﴾ سے آخر تک۔ یعنی فرمایا اللہ تعالیٰ نے سوال کرتے ہیں تجھ سے روح کا تو کہہ روح ایک چیز ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے پیدا ہوئی اور تم کو تھوڑا ہی علم دیا گیا ہے یہود کہتے تھے ہم کو بڑا علم ملا ہے ہم کو تورات ملی ہے اور جس کو تورات ملی اس کو بڑی خیر ملی، سو اس پر تباری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت ﴿قُلْ لَوْ كَانَ الْبَحْرُ مِذَادًا﴾ سے آخر آیت تک۔

فائلا : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ غریب ہے اس سند سے۔

مترجم : پوری آیت یوں ہے۔ ﴿قُلْ لَوْ كَانَ الْبَحْرُ مِذَادًا لِكَلِمَاتِ رَبِّي لَنَفَذَ الْبَحْرُ قَبْلَ أَنْ تَنْفَذَ كَلِمَاتُ رَبِّي وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهِ مَادًّا﴾ . یعنی کہہ تو اگر ہوئے دریا ہی میرے رب کی باتیں لکھنے کے لیے البتہ تمام ہو جائے دریا اس سے پہلے کہ تمام باتیں ہوں میرے رب کی اگر چہ لائیں برابر دریا کے اور مدد۔



(۳۱۴۱) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ : كُنْتُ أُمِئِي مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي حَرْثٍ بِالْمَدِينَةِ وَهُوَ يَتَوَكَّأُ عَلَى عَسِيبٍ، فَمَرَّ بَنَفَرٍ مِنَ الْيَهُودِ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ: لَوْ سَأَلْتُمُوهُ. فَقَالَ بَعْضُهُمْ: لَا تَسْأَلُوهُ فَإِنَّهُ يُسْمِعُكُمْ مَا تَكْرَهُونَ. فَقَالُوا: يَا أَبَا الْقَاسِمِ حَدِّثْنَا عَنِ الرُّوحِ، فَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ سَاعَةً وَرَفَعَ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ، فَعَرَفَتْ أَنَّهُ يُوْحَى إِلَيْهِ حَتَّى صَعِدَ الْوُحَى، ثُمَّ قَالَ : ((۞ الرُّوحُ مِنْ أَمْرِ رَبِّي وَمَا أُوتِيتُمْ مِنَ الْعِلْمِ إِلَّا قَلِيلًا ۞)) . (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: روایت ہے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کہ میں جاتا تھا رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مدینہ کے ایک کھیت میں اور آپ ایک لکڑی پر کھجور کے ٹیکادیتے تھے سو گزرے آپ ایک گروہ پر یہود کے اور کہا ان کے بعض نے کاش کہ تم ان سے کچھ سوال کرتے تو بعضوں نے کہا ان سے کچھ مت پوچھو اس لیے کہ وہ تم کو جواب سنائیں گے کہ تمہیں برا لگے گا پس پوچھا انہوں نے اور کہا اے ابوالقاسم بیان کرو تم ہم سے حقیقت روح کی، سو کھڑے رہے رسول اللہ ﷺ ایک گھڑی تک اور اٹھایا اپنا سر آسمان کی طرف اور میں نے جانا کہ آپ کی طرف وحی بھیجی جاتی ہے یہاں تک کہ وحی کے آثار آپ پر ظاہر ہوئے پھر فرمایا آپ نے ۞ الروح من امر ربی ۞ یعنی روح میرے رب کے حکم سے پیدا ہوئی ہے اور تم کو نہیں ملا مگر تھوڑا علم۔
فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔



(۳۱۴۲) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثَلَاثَةَ أَصْنَافٍ: صِنْفًا مُشَاةً وَصِنْفًا رُكْبَانًا وَصِنْفًا عَلَى وَجُوهِهِمْ)) . قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَكَيْفَ يَمْشُونَ عَلَى وَجُوهِهِمْ؟ قَالَ : ((إِنَّ الَّذِي أَمْشَاهُمْ عَلَى أَعْدَائِهِمْ قَادِرٌ عَلَى أَنْ يُمَشِّهِمْ عَلَى وَجُوهِهِمْ، أَمَا إِنَّهُمْ يَنْتَقُونَ بِوُجُوهِهِمْ كُلَّ حَدَبٍ وَشَوْكَةٍ)) .

(اسنادہ ضعیف) تخريج المشكاة: (۵۵۴۶۔ التحقیق الثانی۔ التعلیق الرغیب: ۱۹۴/۴)

ترجمہ: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن لائے جائیں گے لوگ تین قسم سے ایک قسم پیادہ اور ایک سوار اور ایک قسم اپنے مونہوں پر کسی نے کہا یا رسول اللہ! منہ پر کیوں کر چلیں گے آپ نے فرمایا جس نے پیروں سے چلایا ہے وہ منہ پر بھی چلا سکتا ہے آگاہ ہو کہ وہ لوگ اپنے منہ ہی سے ہر بلندی اور کاٹنے سے بچ کر چلیں گے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔ اور روایت کی وہب نے ابن طاووس سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے اس روایت میں سے کچھ مضمون۔



(۳۱۴۳) حَدَّثَنَا بَهْزُ بْنُ حَكِيمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((إِنَّكُمْ مَحْشُورُونَ رِجَالًا وَرُكْبَانًا وَتُجْرُونَ عَلَى وُجُوْهِكُمْ)). (اسنادہ حسن) (التعليق الرغيب).

ترجمہ: ہم سے بیان کیا بہز بن حکیم نے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے اپنے دادا سے، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم حشر میں آؤ گے پیادہ اور سوار اور گھسیٹے جائیں گے بعض تم میں کے اپنے مونہوں پر۔
فائل: یہ حدیث حسن ہے۔



(۳۱۴۴) عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ الْمُرَادِيِّ أَنَّ يَهُودِيَيْنِ قَالَ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ : إِذْهَبْ بِنَا إِلَى هَذَا النَّبِيِّ ﷺ نَسْأَلُهُ. قَالَ : لَا تَقُلْ لَهُ نَبِيٌّ، فَإِنَّهُ إِنْ يَسْمَعَهَا سَمِعَهَا تَقُولُ لَهُ نَبِيٌّ كَأَنَّهُ لَكَ أَرْبَعَةُ أَعْيُنٍ فَأَتَا النَّبِيَّ فَسَأَلَاهُ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى : ﴿ وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَى تِسْعَ آيَاتٍ بَيِّنَاتٍ ﴾ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((لَا تُشْرِكُوا بِاللَّهِ شَيْئًا وَلَا تَزْنُوا وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ، وَلَا تَسْرِقُوا، وَلَا تَسْحَرُوا، وَلَا تَمْشُوا بِرِئْءٍ إِلَى سُلْطَانٍ فَيَقْتُلَهُ، وَلَا تَأْكُلُوا الرِّبَا، وَلَا تَقْدِفُوا مُحْصَنَةً، وَلَا تَفْرُوا مِنَ الزَّحْفِ)). شَكَ شُعْبَةُ. ((وَعَلَيْكُمْ يَا مَعْشَرَ الْيَهُودِ خَاصَّةً، أَلَّا تَعْتَدُوا فِي السَّبْتِ)). فَقَبَّلَا يَدَيْهِ وَرَجُلَيْهِ وَقَالَا : نَشْهَدُ أَنَّكَ نَبِيٌّ. قَالَ : ((فَمَا يَمْنَعُكُمَا أَنْ تُسْلِمَا؟)) قَالََا : إِنَّ دَاوُدَ دَعَا اللَّهَ أَنْ لَا يَزَالَ فِي ذُرِّيَّتِهِ نَبِيٌّ، وَإِنَّا نَخَافُ أَنْ أَسْلَمْنَا أَنْ تَقْتُلَنَا الْيَهُودُ. (اسنادہ ضعیف)

ترجمہ: صفوان سے روایت ہے کہ ایک یہودی نے دوسرے سے کہا چلو اس نبی کی طرف کچھ پوچھیں اس نے کہا ان کو نبی نہ کہو اگر وہ سنیں گے کہ تو ان کو نبی کہتا ہے تو ان کی چار آنکھیں ہو جائیں گی یعنی بہت خوش ہوں گے پھر وہ دونوں آپ کے پاس آئے اور اس آیت کی تفسیر پوچھی یعنی فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ دیں ہم نے موسیٰ علیہ السلام کو نو نشانیاں یعنی پوچھا کہ وہ کیا تھیں آپ نے فرمایا کہ شریک نہ کرو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو اور نہ قتل کرو اس جان دار کو جس کا مارنا اللہ نے حرام کیا مگر قصاص وغیرہ میں اور چوری مت کرو اور جادومت کرو اور نہ لے جاؤ بے قصور کو بادشاہ کے پاس کہ وہ اسے قتل کرے یعنی تہمت خون کی لگا کر اور مت کھاؤ سود اور تہمت زنا کی نہ لگاؤ پاک عورت کو۔ اور نہ بھاگو جہاد سے۔ اور شعبہ کو شک ہے کہ نویں بات یہی تھی کہ فرمایا آپ نے: اور تم پر اے یہود خاصہ منع ہے کہ زیادتی نہ کرو تم ہفتہ کے دن، سوچو منے لگے وہ دونوں ہاتھ پیر آنحضرت ﷺ کے اور کہا کہ گواہی دیتے ہیں ہم کہ بے شک تم نبی ہو آپ نے فرمایا کہ پھر کیا چیز مانع ہے تم کو اسلام سے انہوں نے کہا داؤد علیہ السلام نے دعا کی ہے کہ ہمیشہ ان کی اولاد میں ایک نبی ہو اور ہم اس سے بھی ڈرتے ہیں کہ اگر مسلمان ہوں تو یہود میں مار ڈالیں گے۔

فائل: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

(۳۱۴۵) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ ﴿وَلَا تَجْهَرُ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافُ بِهَا﴾ قَالَ : نَزَلَتْ بِمَكَّةَ، كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا رَفَعَ صَوْتَهُ بِالْقُرْآنِ سَبَّهَ الْمُشْرِكُونَ وَمَنْ أَنْزَلَهُ وَمَنْ جَاءَ بِهِ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ : ﴿وَلَا تَجْهَرُ بِصَلَاتِكَ﴾ فَيَسُبُّوا الْقُرْآنَ وَمَنْ أَنْزَلَهُ وَمَنْ جَاءَ بِهِ ﴿وَلَا تُخَافُ بِهَا﴾ : عَنْ أَصْحَابِكَ يَا نُسَمِعُهُمْ حَتَّى يَأْخُذُوا عَنْكَ الْقُرْآنَ . (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا ﴿وَلَا تَجْهَرُ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافُ بِهَا﴾ یعنی مت پکار کر پڑھ نماز اپنی اور مت چپکے سے پڑھ یہ آیت مکہ میں اتری ہے اور رسول اللہ ﷺ جب آواز بلند سے قرآن پڑھتے گالیاں دیتے مشرک لوگ قرآن کو اور جس نے اسے اتارا اور جو لایا پس اتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت مت پکار کر پڑھ قرآن نماز میں کہ مشرک لوگ اسے اور اس کے اتارنے والے کو گالیاں دیں اور مت آہستہ پڑھواتا کہ صحابہ نہ سنیں ایسا پڑھو کہ وہ سنیں اور سیکھ لیں تمہاری زبان سے قرآن کو۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔



(۳۱۴۶) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ ﴿وَلَا تَجْهَرُ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافُ بِهَا وَابْتَغِ بَيْنَ ذَلِكَ سَبِيلًا﴾ قَالَ : نَزَلَتْ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ مُخْتَفٍ بِمَكَّةَ، وَكَانَ إِذَا صَلَّى بِأَصْحَابِهِ رَفَعَ صَوْتَهُ بِالْقُرْآنِ، فَكَانَ الْمُشْرِكُونَ إِذَا سَمِعُوا شَتَمُوا الْقُرْآنَ وَمَنْ أَنْزَلَهُ وَمَنْ جَاءَ بِهِ، فَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى لِنَبِيِّهِ : ﴿وَلَا تَجْهَرُ بِصَلَاتِكَ﴾ أَيْ : بِقِرَاءَتِكَ فَيَسْمَعُ الْمُشْرِكُونَ فَيَسُبُّ. ﴿الْقُرْآنَ وَلَا تُخَافُ بِهَا﴾ عَنْ أَصْحَابِكَ ﴿وَابْتَغِ بَيْنَ ذَلِكَ سَبِيلًا﴾ . (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا یہ آیت ﴿وَلَا تَجْهَرُ بِصَلَاتِكَ﴾ الایہ یعنی پکار کر مت پڑھ نماز اپنی اور مت آہستہ پڑھ اور ڈھونڈ لے اس کے بیچ کی راہ کہ میں اتری اور رسول اللہ ﷺ چھپے ہوئے تھے اور جب آپ یاروں کے ساتھ نماز پڑھتے قرآن بلند آواز سے پڑھتے اور مشرک گالیاں دیتے قرآن کو جب سنتے اور جس نے اتارا اور لایا اس کو (یعنی اللہ و جبریل کو) تب اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی سے فرمایا ﴿وَلَا تَجْهَرُ بِصَلَاتِكَ﴾ یعنی مت زور سے پڑھ تو نماز کو یعنی قرآن کو کہ مشرک سن کر قرآن کو گالیاں دینے لگیں اور ایسے چپکے سے بھی مت پڑھ کہ تیرے اصحاب نہ سنیں اور اس کے درمیان کی راہ اختیار کر۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔



(۳۱۴۷) عَنْ زَرِّ بْنِ حُبَيْشٍ قَالَ : قُلْتُ لِحَدِيثَةِ بَنِي الْيَمَانِ : أَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي بَيْتِ الْمَقْدِسِ؟ قَالَ : لَا. قُلْتُ : بَلَى ، قَالَ : أَنْتَ تَقُولُ ذَلِكَ يَا أَصْلَعُ، بِمَ تَقُولُ ذَلِكَ؟ قُلْتُ : بِالْقُرْآنِ، يَبْنِي وَبَيْنَكَ الْقُرْآنُ، فَقَالَ حَدِيثُهُ : مَنْ احْتَجَّ بِالْقُرْآنِ فَقَدْ أَفْلَحَ۔ قَالَ سُفْيَانُ : يَقُولُ قَدْ احْتَجَّ وَرُبَّمَا قَالَ : قَدْ فَلَاحَ فَقَالَ : ﴿سُبْحَانَ الَّذِي أَسْرَى بِعَبْدِهِ لَيْلًا مِنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ إِلَى الْمَسْجِدِ الْأَقْصَى﴾ . قَالَ : أَفْتَرَاهُ صَلَّى فِيهِ؟ قُلْتُ : لَا، قَالَ : لَوْ صَلَّى فِيهِ لَكُنَيْتَ عَلَيْكُمْ الصَّلَاةَ فِيهِ كَمَا كُنَيْتَ الصَّلَاةَ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ. قَالَ : حَدِيثُهُ : قَدْ أُوتِيَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِدَايَةِ طَوِيلَةِ الظَّهْرِ۔ مَمْدُودَةٍ هَكَذَا۔ خَطْوُهُ مَدْبُصَرِهِ فَمَا زَايَلًا ظَهَرَ الْبَرَاقُ حَتَّى رَأَى الْجَنَّةَ وَالنَّارَ وَوَعَدَ الْآخِرَةَ أَجْمَعُ، ثُمَّ رَجَعَا عَوْدَهُمَا عَلَى بَدْنَيْهِمَا. قَالَ : وَيَتَحَدَّثُونَ أَنَّهُ رَبَطَهُ. بِمَا؟ لِيَفَرَّ مِنْهُ؟! لَمْ يَفَرَّ مِنْهُ وَإِنَّمَا سَخَرَهُ لَهُ عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ . (حسن الاسناد)

ترجمہ: زر بن حبیش سے روایت ہے کہ انہوں نے حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے کہا کیا نماز پڑھی ہے رسول اللہ ﷺ نے بیت المقدس میں حذیفہ نے کہا نہیں میں نے کہا بے شک پڑھی ہے حذیفہ نے کہا تو ایسا ہی کہتا ہے اے گنجے کیا دلیل ہے تیری جس سے تو یہ دعویٰ کرتا ہے میں نے کہا دلیل میری قرآن ہے میرے اور تمہارے درمیان قرآن ہے حذیفہ نے کہا قرآن سے جس نے دلیل پکڑی تو مراد کو پہنچا۔ سفیان کہتے ہیں کہ کبھی ہمارے شیخ مصر نے کہا کہ جس نے قرآن سے دلیل پکڑی وہ حجت میں غالب آیا اور کبھی کہا کہ مراد کو پہنچا پھر کہا زر بن حبیش نے کہ پکڑی میں نے یہ آیت ﴿سُبْحَانَ الَّذِي أَسْرَى﴾ یعنی پاک ہے وہ پروردگار کہ لے گیا رات ہی رات کو اپنے بندے کو مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک۔ کہا حذیفہ نے پھر پاتا ہے تو اس آیت میں کہ نماز پڑھی آپ نے بیت المقدس میں میں نے کہا نہیں حذیفہ نے کہا کہ اگر آپ وہاں نماز پڑھتے تو تم پر نماز وہاں ادا کرنا فرض ہو جاتا جیسے کہ مسجد حرام میں فرض ہے پھر کہا حذیفہ نے لائے رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک جانور (یعنی براق) لمبی پیٹھ والا قدم اس کا وہاں پڑتا جہاں نظر پہنچتی پھر نہ اترے (یعنی جبریل اور آپ) براق کی پیٹھ پر سے یہاں تک کہ دیکھ لیں جنت اور دوزخ اور آخرت کی وعدہ کی چیزیں سب پھر اٹنے پاؤں لوٹے اور لوگ کہتے ہیں کہ اس کو باندھ دیا تھا (یعنی مسجد بیت المقدس میں) کیا ضرورت تھی اس کے باندھنے کی کیا وہ بھاگ جاتا اس کو تو عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ نے آنحضرت ﷺ کے لیے مسخر کیا تھا۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: حذیفہ نے انکار کیا ہے بیت المقدس میں آپ کی نماز پڑھنے اور براق کے باندھنے کا۔ یہ بھی نے کہا ہے کہ چونکہ اثبات ان دونوں کو اور رواۃ کرتے ہیں اور ثبت کو نافی پر تقدم ہے یعنی جو روایت کرتا ہے کہ آپ نے وہاں نماز پڑھی اور براق باندھا اس کے

پاس ایک شے کا علم زیادہ ہے اور قول اس کا قابل قبول ہے۔ رہا حذیفہ نے جو کہا کہ اگر آپ وہاں نماز پڑھتے تو ہم پر نماز وہاں کی فرض ہو جاتی اگر اس سے مراد فرضیت ہے تو یہ تلازم صحیح نہیں اور اگر تشریح مراد ہے تو وہ ثابت ہے۔ چنانچہ حدیث شد رحال کی اور وہاں نماز کی ادا کی فضیلت میں جو وارد ہوئی ہے اس کے مشروع ہونے پر صاف دلالت کرتی ہے۔



(۳۱۴۸) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((اَنَا سَيِّدُ آدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ، وَبَيْدَى لَوْاءِ الْحَمْدِ وَلَا فَخْرَ، وَمَا مِنْ نَبِيٍّ يَوْمَئِذٍ آدَمَ فَمَنْ سِوَاهُ إِلَّا تَحْتَ لَوَائِي، وَأَنَا أَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْأَرْضُ وَلَا فَخْرَ)). قَالَ : ((فَيَفْزَعُ النَّاسُ ثَلَاثَةَ فَرَغَاتٍ، فَيَأْتُونَ آدَمَ فَيَقُولُونَ: أَنْتَ أَبُونَا آدَمَ فَاشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ، فَيَقُولُ: إِنِّي أَذْنَبْتُ ذَنْبًا أَهْبَطْتُ مِنْهُ إِلَى الْأَرْضِ، وَلَكِنْ أَتُّوا نُوحًا، فَيَأْتُونَ نُوحًا فَيَقُولُونَ: إِنِّي دَعَوْتُ عَلَى أَهْلِ الْأَرْضِ دَعْوَةً فَأَهْلِكُوا، وَلَكِنْ أَذْهَبُوا إِلَى إِبْرَاهِيمَ، فَيَأْتُونَ إِبْرَاهِيمَ فَيَقُولُونَ: إِنِّي كَذَبْتُ ثَلَاثَ كَذِبَاتٍ)). ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((مَا مِنْهَا كَذِبَةٌ إِلَّا مَا حَلَّ بِهَا عَنْ دِينِ اللَّهِ، وَلَكِنْ أَتُّوا مُوسَى، فَيَأْتُونَ مُوسَى فَيَقُولُونَ: إِنِّي قَدْ قَتَلْتُ نَفْسًا وَلَكِنْ أَتُّوا عِيسَى، فَيَأْتُونَ عِيسَى فَيَقُولُونَ: إِنِّي عُذْتُ مِنْ دُونِ اللَّهِ، وَلَكِنْ أَتُّوا مُحَمَّدًا ﷺ. قَالَ : فَيَأْتُونَنِي فَأَنْطَلِقُ مَعَهُمْ)). قَالَ ابْنُ جُدْعَانَ : قَالَ أَنَسٌ : فَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. قَالَ : ((فَأَخَذُ بِحَلَقَةِ بَابِ الْجَنَّةِ فَأُفَقِّعُهَا فَيَقَالُ : مَنْ هَذَا؟ فَيَقَالُ مُحَمَّدٌ. فَيَفْتَحُونَ لِي وَيُرْجَحُونَ بِي، فَيَقُولُونَ: مَرْحَبًا. فَأَخْرَجُ سَاحِدًا، فَيُلْهِمُنِي اللَّهُ مِنَ الشَّأْنِ وَالْحَمْدِ، فَيَقَالُ لِي: ارْفَعْ رَأْسَكَ وَسَلِّ تَعَطَّ، وَاشْفَعْ تَشْفَعْ، وَقُلْ يُسْمَعُ لِقَوْلِكَ، وَهُوَ الْمَقَامُ الْمَحْمُودُ الَّذِي قَالَ اللَّهُ ﴿عَسَى أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا﴾)). قَالَ سُفْيَانُ : لَيْسَ عَنْ أَنَسٍ إِلَّا هَذِهِ الْكَلِمَةُ: ((فَأَخَذُ بِحَلَقَةِ بَابِ الْجَنَّةِ فَأُفَقِّعُهَا)).

(اسنادہ صحیح) تخریج شرح العقيدة الطحاوية (۱۷۰) سلسلہ الأحادیث الصحيحة (۱۰۷۱).

ترجمہ: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں سردار ہوں تمام اولاد آدم کا قیامت کے دن اور اس میں کچھ فخر نہیں اور میرے ہاتھ میں ہوگا نیزہ حمد کا اور اس میں کچھ فخر نہیں اور کوئی نبی نہ ہوگا اس دن آدم اور نبی ان کے سوا سب میرے ہی نیزے کے نیچے ہوں گے اور پہلے میرے ہی لیے زمین شق ہوگی (یعنی بعثت کے وقت) اور اس میں کچھ فخر نہیں فرمایا آپ نے اور تین بار لوگ بہت گھبرائیں گے تو آدم علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور کہیں گے آپ ہمارے باپ ہیں سو سفارش کیجیے ہماری اپنے رب کے پاس وہ کہیں گے مجھ سے ایسا گناہ ہوا ہے کہ اتارا گیا میں اس کے سبب سے زمین

پر لیکن تم نوح علیہ السلام کے پاس جاؤ پھر نوح کے پاس آئیں گے وہ کہیں گے میں نے ساری زمین والوں کے لیے بد دعا کی اور وہ ہلاک ہو گئے لیکن تم ابراہیم علیہ السلام کے پاس جاؤ پھر وہ ابراہیم علیہ السلام کے پاس جائیں گے اور وہ کہیں گے میں نے تین جھوٹ بولے پھر فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کوئی جھوٹ نہیں بولا انہوں نے مگر مقصود تھی اس سے تائید دین کی پھر فرمائیں گے حضرت ابراہیم علیہ السلام تم جاؤ موسیٰ علیہ السلام کے پاس اور وہ آئیں گے موسیٰ علیہ السلام کے پاس اور وہ کہیں گے میں نے ایک شخص کو بے قصور مار ڈالا ہے لیکن تم جاؤ عیسیٰ علیہ السلام کے پاس پھر آئیں گے سب لوگ عیسیٰ علیہ السلام کے پاس اور وہ کہیں گے مجھے اللہ تعالیٰ کے سوا معبود بنایا گیا تھا لیکن تم جاؤ محمد ﷺ کے پاس فرمایا آپ نے پھر سب لوگ میرے پاس آئیں گے سو میں ان کے ساتھ جاؤں گا (در بار الہی) میں ابن جدعان جو راوی حدیث ہیں انہوں نے کہا کہ انس رضی اللہ عنہ نے کہا ہے میں گویا کہ دیکھ رہا ہوں رسول اللہ ﷺ کو کہ آپ فرماتے تھے کہ پڑے کھڑا رہوں گا میں جنت کا دروازہ کھٹکھاؤں گا اس کو سواندر سے کوئی پوچھے گا کون ہے کہ محمد آئے ہیں، آؤ بھگت کریں گے میری اور مجھے مرحبا کہیں گے پھر میں سجدے میں گر پڑوں گا (شکر کے لیے) سو سکھائے گا مجھے اللہ تعالیٰ حمد و ثنا اپنی اور مجھے حکم ہوگا کہ اپنا سراٹھا اور مانگ تیرا سوال پورا ہوگا اور سفارش کر تیری سفارش قبول ہوگی اور کہہ تیری بات سنی جائے گی اور وہ مقام (جہاں یہ باتیں ہوں گی) مقام محمود ہے کہ جس کا وعدہ اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں فرمایا ﴿عَسَىٰ اَنْ يَّبْعَثَكَ﴾ الآية یعنی قریب ہے کہ اٹھائے گا اللہ تعالیٰ مقام محمود میں۔ سفیان نے کہا کہ اس روایت میں انس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے کہ فرمایا آپ نے پکڑوں گا میں دروازہ جنت کا اور اسے ٹھوکوں گا۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے اور روایت کی بعضوں نے یہ حدیث ابونضرہ سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوری حدیث۔

مترجم: اس حدیث میں بہ تفصیل مذکور ہے کہ شفاعت بغیر اذن الہی کے نہ ہوگی اور جو جہاں اپنی جہالت سے اہل حق کو تہمت لگاتے ہیں انکار شفاعت کا محض غلط ہے تابع حدیث کب اس کا منکر ہو سکتا ہے خاتمہ سورہ بنی اسرائیل میں بنی اسرائیل کے حالات سے مذکور ہے دوبار غالب آنا ان کا زمین میں اور غالب ہونا بخت نصر کا یا سخاریب کا اہل نینوی سے یا جالوت جزری کا ان پر وعدہ رحمت کا اور وعید تباہی کی بصورت ارتکاب جرائم اور عطا ہونا معجزوں کا موسیٰ علیہ السلام کو اور اخبار سے خبر آنحضرت کے اسراء کی بیت المقدس تک اور خبر ہلاک اقوام کثیرہ کی بعد نوح علیہ السلام کے اور بیان روایات رسول کا کہ مراد اس سے معراج ہے بقول مقبول اور قصہ آدم علیہ السلام کا اور خباثتیں شیطان کی اور فضائل قرآن سے ہدایت کرنا اس کا طرف راہ راست کے اور بشارت دینا مؤمنوں کو اور مذکور ہونا اس کا اور حجاب ہونا قاری قرآن اور منکر آخرت کے درمیان اور بوجھ ہونا ان کے دلوں اور کانوں پر اور بھاگ جانا منکروں کا توحیدی قرآن سن کر اور شفا و رحمت مؤمنوں کے لیے اور خسران ظالموں کے لیے نزول قرآن میں اور عاجز ہونا جن وانس کا اس کے مقابلہ سے اور ہر مثل کا ہونا قرآن سے اور اتنا قرآن کا حق کے ساتھ اور مبشر اور نذیر ہونا رسول کا اور ٹکڑے ٹکڑے کرنا قرآن کا آسانی قرأت کے لیے اور سجدہ میں گر پڑنا اہل علم کا اسے سن کر اور خاشع ہونا ان کا اور اوار و نواہی سے امر ادائے حقوق ذوی القربی

اور مساکین اور ابن سبیل کا اور نبی اسراف و تبذیر سے اور امر نرم بات کہنے کا اقرباء اور مساکین سے اور تعلیم بطور مناسب خرچ کرنے اور نبی قتل اولاد سے اور نبی زنا سے اور نبی قتل نفس سے بغیر حق کے اور نبی مال یتیم کے کھانے سے اور امر و فائے عہد کا اور وفائے کیل و میزان کا اور نبی اتباع سے ظنون فاسدہ کے اور آراء کاسدہ کے اور نبی تکبرانہ چال سے اور منحصر ہونا حکمت کا ان امور میں اور امر نرم بات کرنے کا اور اقامت صلوٰۃ کا زوال شمس سے غشق لیل تک اور امر قرأت قرآن کا وقت فجر کے۔ اور امر نبی ﷺ کو اس دعا کے پڑھنے کا ﴿رب ادخلنی مدخل صدق﴾ الایۃ اور امر توسط کا سروجہر میں وقت قرأت قرآن اور امور آخرت سے ذکر اعمال ناموں کا اور مذمت طالب دنیا کی اور فضیلت طالب عقبی کی اور حشر سب آدمیوں کا اپنے اپنے اماموں کے ساتھ اور حشر اہل ضلال کا مونہوں پر اندھے بہرے ہو کر اور اسی طرح کے اور فوائد متفرقہ مذکور ہیں۔ چنانچہ خلعت انسان کی اور طلب کرنا اس کا شرک اور نہ آنا عذاب کا جب تلک رسول نہ آئے اور عادت الہی ہونا کہ جب کسی قوم کا ہلاک چاہتا ہے اس کے امراء کو امر فرماتا ہے اور وہ سرکشی اور نافرمانی کرتے ہیں اور ان پر عذاب آ جاتا ہے اور تفاوت درجات دنیا کا نمونہ ہے آخرت کے تفاوت کا اور نبی اشراک فی اللالوہیت سے اور تہج سموات وارض اور ہر شے کی اور مسحور کہنا کفار کا نبی کو اور ضلال ان کا اور تفضیل بعض انبیاء کی بعض پر اور تذکیر کشی کے حال کی۔ اور غافل ہو جانا مشرکوں کا اپنے معبودوں سے وقت غرق کے اور پھر کنارے پر مشرک ہو جانا اور کرامت بنی آدم کی اور سوار لیے پھرنا اس کا بحر و بر میں اور فضیلت اس کی اکثر مخلوقات پر اور قصد کفار کا واسطے اخراج رسول کے مکہ سے اور شکایت حال انسان کی راحت اور تکلیف کی میں۔ اور پوچھنا لوگوں کا روح کی حقیقت کو۔ اور فرمائش کافروں کی رسول سے نہریں جاری کرنے کی اور باغوں کی وغیرہ الک اور جواب اس کا۔



۱۸۔ باب: وَمِنْ سُورَةِ الْكَهْفِ

تفسیر سورہ کہف

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

(۳۱۴۹) عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ : قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ : إِنَّ نَوْفًا الْبِكَالِيَّ يَزْعُمُ أَنَّ مُوسَى صَاحِبَ بَنِي إِسْرَائِيلَ لَيْسَ بِمُوسَى صَاحِبِ الْخَضِرِ . قَالَ : كَذَبَ عَدُوُّ اللَّهِ ، سَمِعْتُ أَبِي بَنَ كَعْبٍ يَقُولُ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ : ((قَامَ مُوسَى خَطِيْبًا فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ ، فَسُئِلَ أَيُّ النَّاسِ أَعْلَمُ ؟ فَقَالَ : أَنَا أَعْلَمُ . فَعَتَبَ اللَّهُ عَلَيْهِ ، إِذْ لَمْ يَرُدَّ الْعِلْمَ إِلَيْهِ ، فَأَوْحَى اللَّهُ إِلَيْهِ أَنَّ عَبْدًا مِنْ عِبَادِي بِمَجْمَعِ الْبَحْرَيْنِ هُوَ أَعْلَمُ مِنْكَ . قَالَ مُوسَى : أَيُّ رَبِّ ، فَكَيْفَ لِي بِهِ ؟ فَقَالَ لَهُ : أَحْمِلْ حُوتًا فِي مِكْتَلٍ ، فَحَيْثُ تَفَقَّدَ الْحُوتَ فَهُوَ نَمَّ . فَانْطَلَقَ وَانْطَلَقَ مَعَهُ فَتَاهُ . وَهُوَ يُوشِعُ بَنُ نُونٍ . فَجَعَلَ

مُوسَى حَوْتًا فِي مِكْتَلٍ، فَأَنْطَلَقَ هُوَ وَفَتَاهُ يَمْشِيَانِ حَتَّى إِذَا أَتَيَا الصَّخْرَةَ، فَرَقَدَ مُوسَى وَفَتَاهُ، فَاضْطَرَبَ الْحَوْتُ فِي الْمِكْتَلِ حَتَّى خَرَجَ مِنَ الْمِكْتَلِ فَسَقَطَ فِي الْبَحْرِ. قَالَ: فَأُمْسِكَ اللَّهُ عَنْهُ جَزِيَّةَ الْمَاءِ حَتَّى كَانَ مِثْلَ الطَّاقِ وَكَانَ لِلْحَوْتِ سَرَبًا، وَكَانَ لِمُوسَى وَفَتَاهُ عَجَبًا، فَأَنْطَلَقَا بَقِيَّةَ يَوْمِهِمَا وَلَيْلَتِهِمَا، وَنَسِيَ صَاحِبُ مُوسَى أَنْ يُخْبِرَهُ، فَلَمَّا أَصْبَحَ مُوسَى قَالَ لِفَتَاهُ: «إِنِّي غَدَاءٌ نَا لَقَدْ لَقِينَا مِنْ سَفَرِنَا هَذَا نَصَبًا». قَالَ: ((وَلَمْ يَنْصَبْ حَتَّى جَاوَزَ الْمَكَانَ الَّذِي أُمِرَ بِهِ قَالَ: «أَرَأَيْتَ إِذْ أَوَيْنَا إِلَى الصَّخْرَةِ فَإِنِّي نَسِيتُ الْحَوْتَ وَمَا أَنْسِيَهُ إِلَّا الشَّيْطَانُ أَنْ أَذْكُرَهُ وَاتَّخَذَ سَبِيلَهُ فِي الْبَحْرِ عَجَبًا»). قَالَ مُوسَى: «ذَلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِ فَارْتَدَّ عَلَى آثَارِهِمَا قَصَصًا». قَالَ: ((فَكَانَ يَقْضَانِ آثَارَهُمَا)) قَالَ سَفِيَانُ: يَزْعُمُ نَاسٌ أَنَّ تِلْكَ الصَّخْرَةَ، عِنْدَهَا عَيْنُ الْحَيَاةِ لَا يَصِيبُ مَاوَهَا مَيِّتًا إِلَّا عَاشَ قَالَ: وَكَانَ الْحَوْتُ قَدْ أَكَلَ مِنْهُ، فَلَمَّا قُطِرَ عَلَيْهِ الْمَاءُ عَاشَ. قَالَ: فَقَصَا آثَارَهُمَا حَتَّى أَتَيَا الصَّخْرَةَ، فَرَأَى رَجُلًا مُسَجًى عَلَيْهِ بِثَوْبٍ، فَسَلَّمَ عَلَيْهِ مُوسَى، فَقَالَ: أَنِّي بِأَرْضِكَ السَّلَامُ؟ فَقَالَ: أَنَا مُوسَى. فَقَالَ: مُوسَى بَنَى إِسْرَائِيلَ؟ قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: يَا مُوسَى! إِنَّكَ عَلَى عِلْمٍ مِنْ عِلْمِ اللَّهِ عِلْمَكَ اللَّهُ لَا أَعْلَمُهُ، وَأَنَا عَلَى عِلْمٍ مِنْ عِلْمِ اللَّهِ عِلْمَنِيهِ لَا تَعْلَمُهُ. فَقَالَ مُوسَى: «هَلْ أَتَّبَعْتُكَ عَلَى أَنْ تُعَلِّمَنِي مِمَّا عَلِمْتَ رُشْدًا» قَالَ: «إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا وَكَيْفَ تَصْبِرُ عَلَى مَا لَمْ تُحِطْ بِهِ خَبْرًا» قَالَ: سَتَجِدُنِي إِنِشَاءَ اللَّهِ صَابِرًا وَلَا أَغْصِي لَكَ أَمْرًا» قَالَ لَهُ الْخَضِرُ «فَإِنْ أَتَّبَعْتَنِي فَلَا تَسْأَلْنِي عَنْ شَيْءٍ حَتَّى أُحْدِثَ لَكَ مِنْهُ ذِكْرًا» قَالَ: نَعَمْ. فَأَنْطَلَقَ الْخَضِرُ وَمُوسَى يَمْشِيَانِ عَلَى سَاحِلِ الْبَحْرِ، فَمَرَّتْ بِهِمَا سَفِينَةٌ، فَكَلَّمَاهُمَا أَنْ يَحْمِلُوَهَا، فَعَرَفُوَا الْخَضِرَ، فَحَمَلُوهُمَا بِغَيْرِ نَوْلٍ، فَعَمَدَ الْخَضِرُ إِلَى لَوْحٍ مِنَ الْوُحِ السَّفِينَةِ فَنَزَعَهُ، فَقَالَ لَهُ مُوسَى ق «وَلَقَدْ أَتَيْنَا مُوسَى تِسْعَ آيَاتٍ بَيِّنَاتٍ» وَمُ حَمَلُونَا بِغَيْرِ نَوْلٍ فَعَمَدْتَ إِلَى سَفِينَتِهِمْ فَحَرَقْتَهَا «لَتُغْرَقَ أَهْلُهَا لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا إِمْرًا» قَالَ: «أَلَمْ أَقُلْ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا» قَالَ: «لَا تُؤَاخِذْنِي بِمَا نَسِيتُ وَلَا تُرْهِقْنِي مِنْ أَمْرِي عُسْرًا» ثُمَّ خَرَجَا مِنَ السَّفِينَةِ، فَبَيْنَمَا هُمَا يَمْشِيَانِ عَلَى السَّاحِلِ وَإِذَا غُلَامٌ يَلْعَبُ مَعَ الْعِلْمَانِ فَأَخَذَ الْخَضِرُ بِرَأْسِهِ فَأَقْبَلَهُ بِيَدِهِ فَقَتَلَهُ، فَقَالَ لَهُ مُوسَى: «أَقْتَلْتَ نَفْسًا زَكِيَّةً بِغَيْرِ نَفْسٍ لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا نُكْرًا» قَالَ: «أَلَمْ أَقُلْ لَكَ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا» قَالَ: وَهَذِهِ أَشَدُّ مِنْ الْأُولَى قَالَ: «إِنْ سَأَلْتِكَ عَنْ شَيْءٍ بَعْدَهَا فَلَا تُصَاحِبْنِي قَدْ بَلَغْتَ مِنْ لَدُنِّي عُذْرًا» فَأَنْطَلَقَا

حَتَّىٰ إِذَا آتَىٰ أَهْلَ قَرْيَةٍ اسْتَطْعَمَ أَهْلُهَا فَأَبَوْا أَنْ يُصَيِّفُوهُمَا فَوَجَدَا فِيهَا جِدَارًا يُرِيدُ أَنْ يَنْقَضَ ۖ يَقُولُ مَائِلٌ ۖ فَقَالَ الْخَضِرُ بِيَدِهِ هَكَذَا ﴿فَأَقَامَهُ﴾ فَقَالَ لَهُ مُوسَى: قَوْمُ آتَيْنَاهُمْ فَلَمْ يُصَيِّفُونَا وَلَمْ يُطْعَمُونَا، ﴿لَوْ شِئْتَ لَا تَخَذُ عَلَيْهِ أَجْرًا﴾ قَالَ هَذَا فِرَاقُ بَيْنِي وَبَيْنَكَ سَأُنَبِّئُكَ بِتَأْوِيلِ مَا لَمْ تَسْتَطِعْ عَلَيْهِ صَبْرًا ۖ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((يَرْحَمُ اللَّهُ مُوسَى لَوَدِدْنَا أَنَّهُ كَانَ صَبَرَ حَتَّى يَقْصَ عَلَيْنَا مِنْ أَحْبَابِهِمَا)). قَالَ: فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((الْأُولَى كَانَتْ مِنْ مُوسَى نِسْيَانًا)). قَالَ: ((وَجَاءَهُ عُصْفُورٌ حَتَّى وَقَعَ عَلَى حَرْفِ السَّفِينَةِ ثُمَّ نَفَرَ فِي الْبَحْرِ، فَقَالَ لَهُ الْخَضِرُ: مَا نَقَصَ عِلْمِي وَعِلْمُكَ مِنْ عِلْمِ اللَّهِ إِلَّا مِثْلَ مَا نَقَصَ هَذَا الْعُصْفُورُ مِنَ الْبَحْرِ)). قَالَ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ وَكَانَ - يَعْنِي ابْنَ عَبَّاسٍ - يَقْرَأُ: (وَكَانَ أَمَامَهُمْ مَلِكٌ يَأْخُذُ كُلَّ سَفِينَةٍ صَالِحَةٍ عِظْبًا)، وَكَانَ يَقْرَأُ: (وَأَمَّا الْغُلَامُ فَكَانَ كَافِرًا) . (اسنادہ صحیح)

سورہ کہف کی تفسیر

سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ: سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ میں نے کہا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ نوف بکالی کہتا ہے کہ موسیٰ بن اسرائیل والے وہ موسیٰ نہیں ہیں جن کا قصہ خضر کے ساتھ مذکور ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ جھوٹ کہا اللہ کے دشمن نے میں نے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے سنا ہے کہ وہ کہتے تھے کہ سنائیں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے موسیٰ علیہ السلام ایک دن خطبہ پڑھتے تھے بنی اسرائیل میں سو کی نے پوچھا ان سے کہ کون شخص علم میں زیادہ ہے کہا موسیٰ نے کہ میں، سو عتاب کیا اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف کہ ایک بندہ میرے بندوں میں سے جہاں دو دریا ملتے ہیں کہ وہ تجھ سے زیادہ علم رکھتا ہے موسیٰ نے عرض کی کہ اے رب میں کیونکر اس تک پہنچوں سو فرمایا اللہ تعالیٰ نے لے لو ایک مچھلی ایک زنبیل میں پھر جہاں وہ کھو جائے وہ اسی جگہ ملے گا پھر موسیٰ چلے اور ان کے ساتھ ان کے خادم یوشع بن نون بھی چلے اور رکھی موسیٰ نے ایک مچھلی ایک زنبیل میں، سو چلے جاتے تھے رفیق ان کے اور وہ یہاں تک کہ پہنچے ایک پتھر پر اور دونوں سو گئے اور مچھلی کودنے لگی زنبیل سے نکل کر دریا میں چلی گئی اور اللہ تعالیٰ نے پانی کو اس کے چلنے کی جگہ میں روک دیا بہنے سے یہاں تک کہ ایک طاق سا بن گیا اور اس کا رستہ ویسا ہی بنا رہا اور موسیٰ علیہ السلام اور ان کے رفیق کے لیے ایک تعجب کی چیز ہو گئی اور دونوں وہاں سے اٹھ کر چلے باقی دن اور رات تک اور بھول گئے رفیق موسیٰ کے کہ خبر دے ان کو مچھلی کے حال سے پھر جب صبح ہوئی موسیٰ علیہ السلام نے اپنے رفیق سے کہا ہمارا ناشتہ لاؤ اس سفر میں ہمیں بہت تھکن ہوئی۔ کہا راوی نے کہ نہیں تھکے موسیٰ مگر جبکہ آگے بڑھ گئے مکان مامور سے کہا رفیق نے دیکھے جب آپ ٹھہرے تھے پتھر پر تو میں بھول گیا مچھلی اور نہیں بھلائی مجھے مگر شیطان نے کہ میں اس کا ذکر کروں آپ سے اور اس نے اپنی راہ لی دریا میں عجیب طور سے موسیٰ علیہ السلام نے کہا اسی کو تو ہم ڈھونڈتے تھے اپنے قدموں کے نشان کو (تا کہ اسی جگہ لوٹ کر

پہنچیں) سفیان نے کہا لوگ کہتے ہیں کہ اسی پتھر کے پاس ہے نہر آب حیات کی جس مردہ کو پہنچتا ہے پانی اس کا فوراً زندہ ہو جاتا ہے اور اس مچھلی سے کچھ کھائی چکے تھے پھر جب اس پر پانی پکا وہ زندہ ہو گئی غرض اٹے پاؤں چلے یہاں تک کہ اس پتھر پر پہنچے سو دیکھا ایک شخص کو کہ اپنا منہ چادر سے ڈھانپے ہوئے ہے موسیٰ علیہ السلام نے ان کو سلام کہا تو انہوں نے کہا تمہارے اس ملک میں سلام کہاں ہے تو کہا انہوں نے کہ میں موسیٰ ہوں کہا خضر علیہ السلام نے کہ موسیٰ بنی اسرائیل کے کہا ہاں کہا اے موسیٰ! تم کو ایک علم ہے اللہ کے علموں میں سے کہ اللہ نے سکھایا ہے تم کو اور میں نہیں جانتا اس کو اور مجھے ایک علم ہے اللہ کے علموں میں سے کہ مجھے سکھایا ہے اللہ تعالیٰ نے کہ نہیں جانتے تم اس کو تو موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ بھلا تمہارے ساتھ چلوں میں کہ تم مجھے سکھاؤ اس میں سے کہ جو سکھائی ہے تم کو اللہ نے کام کی بات خضر علیہ السلام نے کہا تم صبر نہ کر سکو گے اور کیونکر صبر کرو گے تم ایسی بات پر جس کی تم کو خبر نہیں موسیٰ علیہ السلام نے کہا اللہ چاہے گا تو تم مجھے صابر پاؤ گے اور میں تمہاری نافرمانی نہ کروں گا کسی بات میں۔ خضر علیہ السلام نے کہا اگر تم میرے ساتھ رہنا چاہتے ہو تو مجھ سے کوئی خبر نہ پوچھنا جب تک کہ میں خود بیان نہ کروں۔ موسیٰ علیہ السلام نے کہا اچھا پھر خضر علیہ السلام اور موسیٰ علیہ السلام چلے دریا کے کنارے پر اور ان کے پاس ایک کشتی گزری اور دونوں نے کشتی والوں سے کہا کہ ہمیں چڑھالو پھر پہچان لیا انہوں نے خضر علیہ السلام کو اور چڑھالیا انہوں نے ان دونوں کو بغیر کرایہ کے، سو خضر علیہ السلام نے ایک تختہ اس کشتی کا توڑ ڈالا پس موسیٰ نے کہا ان لوگوں نے ہم کو بغیر کرایہ کے چڑھایا اور تم نے ان کی کشتی توڑ ڈالی کہ اس کے لوگ ڈوب جائیں یہ تو بڑا برا کام کیا تم نے خضر علیہ السلام نے کہا میں تم سے پہلے ہی کہہ چکا تھا کہ تم میرے ساتھ صبر نہ کر سکو گے۔ موسیٰ علیہ السلام نے کہا خیر تم مجھ پر الزام نہ رکھو جس کو میں بھول گیا اور میرے کام میں مشکل مت ڈالو پھر دونوں کشتی سے نکلے اور کنارے دریا کے چلے جاتے تھے کہ ایک لڑکا لڑکوں میں کھیل رہا تھا سو خضر علیہ السلام نے اس کا سر پکڑا اور اکھاڑ لیا اپنے ہاتھ سے اور وہ مر گیا موسیٰ علیہ السلام نے کہا تم نے ایک بے قصور جان مار ڈالی بغیر قصاص کے یہ بہت برا کام کیا خضر علیہ السلام نے کہا میں تم سے پہلے ہی کہہ چکا تھا کہ تم میرے ساتھ میں صبر نہ کر سکو گے۔ راوی نے کہا کہ یہ بات (یعنی بے قصور خون کرنا) پہلی بات سے زیادہ تعجب کی تھی موسیٰ علیہ السلام نے کہا اگر میں اب کچھ پوچھوں اس کے بعد تو تم مجھے اپنے ساتھ نہ رہنے دینا۔ میرا عذر اب پورا ہو چکا (یعنی اب عذر نہ کروں گا) پھر دونوں چلے یہاں تک کہ ایک گاؤں میں پہنچے اور وہاں کے لوگوں سے ضیافت طلب کی سو انہوں نے ان کی ضیافت سے انکار کر دیا اور کچھ نہ کھلایا اور اس میں ایک دیوار دیکھی کہ وہ گری پڑتی تھی۔ راوی کہتا ہے کہ وہ جھکی ہوئی تھی سو خضر علیہ السلام نے ہاتھ سے اشارہ کر دیا کہ وہ سیدھی ہو گئی موسیٰ نے کہا یہ ایسے لوگ ہیں کہ ہم ان کے پاس اترے اور انہوں نے ہماری ضیافت تک نہ کی اور نہ کھلایا اگر تم اس دیوار بنانے پر ان سے مزدوری لیتے تو بہت مناسب ہوتا خضر علیہ السلام نے کہا لو اب میری تمہاری جدائی ہے میں تمہیں ان سب باتوں کی حقیقت بتا دیتا ہوں جس پر تم صبر نہ کر سکو۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ رحمت کرے موسیٰ علیہ السلام پر ہم چاہتے تھے کہ وہ ذرا صبر

کرتے کہ ان کی عجیب و غریب خبریں ہم سنتے۔ کہا راوی نے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پہلا سوال تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے سہواً کیا اور فرمایا آپؐ نے کہ ایک چڑی آئی کشتی کے کنارے پر اور اس نے اپنی چونچ ڈبوئی دریا میں سو خضر علیہ السلام نے فرمایا میرے اور تمہارے علم نے اللہ کے علم میں سے کچھ نہیں گھٹایا مگر جتنا کہ اس چڑیا نے دریا سے گھٹایا ہے۔ سعید بن جبیر نے کہا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما اس آیت کو یوں پڑھتے تھے۔ ”وَكَانَ امَامُهُمْ مَلِكٌ يَأْخُذُ كُلَّ سَفِينَةٍ صَالِحَةٍ غَضِبًا“ اور پڑھتے تھے واما الغلام فكان كافرا۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور روایت کی یہ ابواسحاق ہمدانی نے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے انہوں نے ابی بن کعبؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے۔ اور روایت کی یہ زہری نے عبید اللہ سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے انہوں نے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے۔ ابو مزاحم سمرقندی نے کہا کہ میں نے حج کیا فقط اسی نیت سے کہ میں سفیان سے یہ حدیث سنوں کہ وہ اس میں ایک چیز بیان کرتے تھے یہاں تک کہ سنایں ان کو کہ کہتے تھے کہ روایت بیان کی ہم سے عمرو بن دینار نے اور میں سنا کرتا تھا سفیان سے اس سے پہلے اور ذکر نہیں کیا انہوں نے اس چیز کو۔

مترجم: اس قصہ میں بڑی فضیلت ہے علم کی اور معلوم ہوا کہ علم حاصل کرنے میں شرم نہ چاہیے اور اس کے لیے سفر اور طے منازل ضروری ہے اور اطاعت استاد کی موجب مزید علم ہے اور عصیان اس کا موجب حرمان اور یہ بھی جاننا چاہیے کہ اگر استاد یا پیر سے اگر کوئی امر خلاف شرع سرزد ہو تو موسیٰ علیہ السلام کی طرح ضرور اس سے دریافت کر لے اور ہرگز نہ شرمائے اور اسے بے مروتی اور بے ادبی نہ جانے بڑا ادب اللہ کا ہے کہ اس کا علم بے حد ہے اور معلومات بے عدد۔



(۳۱۵۰) عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((الْغُلَامُ الَّذِي قَتَلَهُ الْخَضِرُ طَبِعَ يَوْمَ طَبِعَ كَافِرًا)) .

(اسنادہ صحیح) (طلال الحنة: (۱۹۵، ۱۹۴)

ترجمہ: ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ جس لڑکے کو خضر علیہ السلام نے مار ڈالا تھا وہ کافر پیدا ہوا تھا۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔



(۱۳۵۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((إِنَّمَا سُمِّيَ الْخَضِرُ لِأَنَّهُ جَلَسَ عَلَى قُرْوَةٍ بَيْضَاءَ فَاهْتَزَّتْ تَحْتَهُ خَضِرًا)) . (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ خضر علیہ السلام اس لیے ان کا نام ہوا کہ وہ بیٹھے خشک زمین پر جس

پر گھاس نہ تھی پھر وہ ان کے نیچے ہری ہوئی اور خضر ہری چیز کو کہتے ہیں۔

فائل: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔



(۳۱۵۲) عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي قَوْلِهِ: ﴿وَكَانَ تَحْتَهُ كَنْزُ لَهُمَا﴾ قَالَ: ((ذَهَبٌ وَفِصَّةٌ)).

(اسنادہ ضعیف جدا) الروض النضیر (۹۴۰) اس میں یزید بن یوسف ضعیف ہے (التقریب: ۷۷۹۴)

ترجمہ: ابی الدرداء علیہ السلام سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا ﴿وَكَانَ تَحْتَهُ كَنْزُ لَهُمَا﴾ یعنی اس دیوار کے نیچے جو حضرت خضر علیہ السلام نے بنائی تھی خزانہ تھا ان تینوں کا فرمایا آپ نے سونا اور چاندی تھا۔

فائل: روایت کی ہم سے حسن بن علی بن خلال نے انہوں نے صفوان بن صالح سے انہوں نے ولید بن مسلم سے انہوں نے یزید بن یوسف صنعانی سے انہوں نے یزید بن جابر سے انہوں نے نکول سے اسی اسناد سے مانند اس کے کہ خاتمہ سورہ کہف میں قصص ماضیہ سے مذکور ہے قصہ اصحاب کہف کا اور قصہ دو بھائیوں کا کہ ایک صاحب باغ تھا اور قصہ آدم علیہ السلام کا اور قصہ موسیٰ علیہ السلام اور خضر علیہ السلام کا اور قصہ سکندر ذی القرنین کا اور اوامر سے حکم انشاء اللہ کہنے کا مستقبل کے ارادہ پر اور امر تلاوت قرآن کا اور امر نبی کو ان کے خدا کے ساتھ رہنے کا۔ اور نواہی سے نبی اطاعت سے غافلوں کے احوال آخرت سے اور وعید نار کی ظالموں کے لیے اور بیان دوزخ کے پردوں کا اور وعدہ جنات عدن اور انہار وغیرہ کا مؤمنین صالحین کے لیے اور تسخیر کرنا پہاڑوں کا اور سامنے آنا بندوں کا اور خطاب و عتاب اور تقسیم نامہ اعمال کی اور خوف عاصیوں کا حشر میں اور مشرکوں کو خطاب ہونا کہ اپنے مجبوروں کو پکارا اور جواب نہ دینا ان کا حشر میں اور آثار قیامت سے نفخ صور اور عرض جہنم وغیرہ اور وعید جہنم کی مشرکوں کے لیے اور ان کے لیے جو انبیاء سے ٹھٹھا کرتے ہیں اور وعدہ جنت کا صالحین کے لیے اور مضامین توحید سے رد اشراک فی الحکم کا اور رد اشراک فی العبادت کا اور اثبات توحید کا اور اسی طرح کے اور فوائد پسندیدہ مذکور ہیں۔



(۳۱۵۳) عَنْ أَبِي رَافِعٍ، عَنْ حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي السَّيِّدِ قَالَ: ((يَذْرُؤُنَهُ كُلُّ يَوْمٍ حَتَّى إِذَا كَادُوا يَبْخَرُفُونَهُ قَالَ الَّذِي عَلَيْهِمْ: إِرْجِعُوا فَسْتَخْرِفُونَهُ غَدًا. قَالَ: فَيُعِيدُهُ اللَّهُ كَأَمَثَلِ مَا كَانُ حَتَّى إِذَا بَلَغَ مَدَّتْهُمْ وَأَرَادَ اللَّهُ أَنْ يَبْعَثَهُمْ عَلَى النَّاسِ قَالَ الَّذِي عَلَيْهِمْ: إِرْجِعُوا فَسْتَخْرِفُونَهُ غَدًا إِنْ شَاءَ اللَّهُ، وَاسْتَنْبَى. قَالَ: فَيَرْجِعُونَ فَيَجِدُونَهُ كَهَيْئَتِهِ حِينَ تَرَكُوهُ فَيَبْخَرُفُونَهُ وَيَخْرُجُونَ عَلَى النَّاسِ فَيَسْتَفْتُونَ أَلَمِيَاءَ، وَيَقْرَأُ النَّاسُ مِنْهُمْ فَيَرْمُونَ بِسِهَامِهِمْ إِلَى السَّمَاءِ فَتَرْجِعُ مُخَضَّبَةً بِالْدمَاءِ، فَيَقُولُونَ: قَهَرْنَا مَنْ فِي الْأَرْضِ وَعَلَوْنَا مَنْ فِي السَّمَاءِ. فَسُوءَ وَعُلُوًّا. فَيَبْعَثُ اللَّهُ

عَلَيْهِمْ نَغْفًا فِى أَقْفَانِهِمْ فَيُهْلِكُونُ)). قَالَ : ((فَوَالَّذِى نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ إِنَّ ذَوَابَّ الْأَرْضِ تَسْمُنُ وَتَبْطِرُ وَتَشْكُرُ شُكْرًا مِنْ لُحُومِهِمْ)). (اسنادہ صحیح) سلسلۃ الأحادیث الصحیحة (۱۷۳۵)

ترجمہ: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے دیوار سکندر کے باب میں مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ یا جوج ماجوج اسے روز کھودتے ہیں یہاں تک کہ قریب پھٹنے کے ہو جاتی ہے پھر کہتا ہے جو ان پر حاکم ہے کہ پھر چلو کہ کل اس کو گرا دیں گے فرمایا آپ نے اللہ تعالیٰ اسے پھر اول روز سے زیادہ مضبوط کر دیتا ہے یہاں تک کہ جب ان کا وقت آ جائے گا اور اللہ کا ارادہ ہوگا کہ ان کو لوگوں پر نکالے کہے گا حاکم ان کا کہ پھر چلو کل اسے توڑ لیں گے اگر چاہے گا اللہ تعالیٰ اور انشاء اللہ کہے گا فرمایا آپ نے پھر دوسرے روز لوٹ کر آئیں گے اور اس کو ویسا ہی ناقص پائیں گے جتنا اول روز توڑ گئے تھے پس سوراخ کر ڈالیں گے اس میں اور نکل پڑیں گے لوگوں پر اور سب دریاؤں کا پانی پی ڈالیں گے اور لوگ ان سے بھاگیں گے پھر وہ آسمان کی طرف تیر پھینکیں گے اور ان پر گرے گا تیر خون میں ڈوبا ہوا، سو بولیں گے کہ دبا لیا ہم نے زمین والوں کو اور چڑھائی کی آسمان والے یعنی خداوند تعالیٰ پر کہیں گے یہ اپنے دل کی سختی اور غرور سے، سو بھیجے گا ان پر اللہ تعالیٰ ایک کیڑا کہ پیدا ہوگا ان کی گردنوں میں اور وہ سب مرجائیں گے فرمایا آپ نے قسم ہے اس پروردگار کی کہ جان محمد کی اس کے ہاتھ میں ہے کہ زمین کے جانور اس کا گوشت کھا کھا کر مرنے ہو جائیں گے اور منکلتے پھریں گے اور شکر کریں گے بخوبی۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ اسی طرح پر ہم نہیں جانتے اس کو مگر اسی سند سے۔

مترجم: یا جوج ماجوج دونوں اجیج نار سے مشتق ہیں اور اجیج کے معنی ضوا و شر و اس کا بسبب کثرت اور شدت ان کے سمی ہوئے وہ اس نام سے اور وہ یافث بن نوح کی اولاد سے ہیں۔ ضحاک نے کہا کہ وہ ایک گروہ ہیں ترک میں سے۔ اور سدی نے کہا کہ ترک یا جوج و ماجوج کا ایک گروہ ہے جب حضرت سکندر نے وہاں سد تیار کی تو یہ گروہ باہر رہ گیا۔ اور حذیفہ سے مرفوعاً مروی ہے کہ یا جوج ایک گروہ ہیں اور ماجوج ایک گروہ ہیں اور ہر گروہ چار لاکھ کا ہے اور نہیں مرتا ان میں سے کوئی جب تک نہ دیکھ لے اپنے ہزار لڑکے قابل ہتھیار باندھنے کے اور وہ تین قسم ہیں ایک قسم درخت صنوبر کی مانند ہیں کہ طول ان کا ایک سو بیس گز ہے اور ایک گروہ ان میں ایسا ہے کہ عرض و طول ان کا برابر ہے ایک سو بیس گز ہے قد ان کا اور کوئی پہاڑ اور لوہا ان کی برابری نہیں کر سکتا اور تیسرا گروہ ایک کان بچھاتا ہے ایک اوڑھتا ہے نہیں پاتا وہ ہاتھی کو یا کسی اور وحشی جانور یا سور اور کتے کو مگر کھا جاتا ہے اور جو ان میں سے مرجاتا ہے اسے بھی کھا جاتے ہیں جب وہ نکلیں گے سران کے لشکر کا شام میں ہوگا اور ساقہ ان کا خراسان میں پی جائیں گے وہ نہریں مشرق کی اور بحیرہ طبریہ کہ ایک دریا ہے بہت بڑا غرض خروج ان کا بڑی نشانیوں سے ہے قیامت کے۔



(۳۱۵۴) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ بْنِ أَبِي فَضَالَةَ الْأَنْصَارِيِّ - وَكَانَ مِنَ الصَّحَابَةِ - قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ

يَقُولُ : ((إِذَا جَمَعَ اللَّهُ النَّاسَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لِيَوْمٍ لَا رَيْبَ فِيهِ، نَادَى مُنَادٍ: مَنْ كَانَ أَشْرَكَ فِي عَمَلٍ- عَمِلَهُ لِلَّهِ- أَحَدًا، فَلْيَطْلُبْ ثَوَابَهُ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللَّهِ، فَإِنَّ اللَّهَ أَغْنَى الشُّرَكَاءَ عَنِ الشِّرْكِ)). (اسنادہ حسن)

ترجمہ: ابوسعید بن فضالہ انصاری کہ اصحاب سے ہیں سنا انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے جب کہ اللہ تعالیٰ جمع کرے گا لوگوں کو قیامت کے دن کہ جس میں شک نہیں پکارے گا ایک پکارنے والا کہ جس نے شریک کیا ہو اللہ کا کسی عمل میں کسی کو کہ کیا ہو اللہ کے واسطے تو چاہیے کہ مانگ لے وہ ثواب اس کا اسی شریک سے کہ اللہ تعالیٰ بڑا بیزار ہے بہ نسبت اور شرکاء کے شرک سے۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر محمد بن بکر کی روایت سے۔



۱۹۔ باب: وَمِنْ سُورَةِ مَرْيَمَ

تفسیر سورہ مریم

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

(۳۱۵۵) عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ : بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى نَجْرَانَ، فَقَالُوا لِي: أَلَسْتُمْ تَقْرَأُونَ ﴿يَا أُخْتُ هُرُونَ﴾ وَقَدْ كَانَ بَيْنَ مُوسَى وَعِيسَى مَا كَانَ؟ فَلَمْ أَذَرِ مَا أُجِيبُهُمْ. فَرَجَعْتُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَأَخْبَرْتُهُ، فَقَالَ : ((أَلَا أَخْبَرْتَهُمْ أَنَّهُمْ كَانُوا يُسْمُونَ بِأَنْبِيَائِهِمْ وَالصَّالِحِينَ قَبْلَهُمْ)).

(حسن) مختصر تحفة الودود

ترجمہ: مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ بھیجا مجھ کو رسول اللہ ﷺ نے نجران کے نصاریٰ کی طرف (مناظرہ کو) تو انہوں نے مجھ سے کہا کہ تم پڑھتے ہو ﴿یا اخت ہارون﴾ یعنی اے بہن ہارون کی (اور اس آیت میں خطاب ہے مریم کو) اور موسیٰ اور عیسیٰ کے درمیان بہت کچھ مدت تھی۔ مغیرہ نے کہا میں نے ان کا جواب نہ جانا اور لوٹا میں نبی ﷺ کی طرف اور آپ کو خبر دی تو آپ نے فرمایا کہ تو نے کیوں نہ خبر دی ان کو کہ عادت تھی اگلے لوگوں کی کہ پیغمبروں کے نام رکھا کرتے تھے اور جو صالحین ان سے پیشتر ہوئے۔ (یعنی یہ ہارون مریم کے بھائی ہیں اور موسیٰ علیہ السلام کے بھائی اور۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر ابن ابی ریس کی روایت سے۔



(۳۱۵۶) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ : قَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ﴿وَأَنذِرْهُمْ يَوْمَ الْحَسْرَةِ﴾ قَالَ : ((يُوتَى بِالْمَوْتِ كَأَنَّهُ كَيْشٌ أَمْلَحُ حَتَّى يُوقَفَ عَلَى السُّورِ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ، فَيَقَالُ: يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ! فَيُشْرَبُونَ، وَيُقَالُ: يَا أَهْلَ النَّارِ! فَيُشْرَبُونَ، فَيَقَالُ: هَلْ تَعْرِفُونَ هَذَا؟ فَيَقُولُونَ: نَعَمْ، هَذَا الْمَوْتُ، فَيُضْجَعُ فَيَذْبَحُ، فَلَوْلَا أَنَّ اللَّهَ قَضَى لِأَهْلِ الْجَنَّةِ الْحَيَاةَ وَالْبَقَاءَ لَمَاتُوا فَرَحًا، وَلَوْلَا أَنَّ اللَّهَ قَضَى لِأَهْلِ النَّارِ الْحَيَاةَ فِيهَا وَالْبَقَاءَ لَمَاتُوا تَرَحًا)). [اسنادہ صحیح دون قولہ: فلو ان الله قضی]

ترجمہ: ابو سعید خدریؓ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت پڑھی ﴿وَأَنذِرْهُمْ يَوْمَ الْحَسْرَةِ﴾ یعنی ڈرادے تو ان کو اے نبیؐ حسرت کے دن سے) فرمایا آپؐ نے موت کو لائیں گے ایک چستکبری، بھیڑ کی صورت میں اور کھڑی ہوگی وہ دوزخ اور جنت کے بیچ کی دیوار پر اور کہا جائے گا اے جنت والو! سو وہ سر اٹھا کر دیکھنے لگیں گے اور کہا جائے گا اے دوزخیو! اور وہ بھی سر اٹھا کر دیکھنے لگیں گے پھر کہا جائے گا ان سب سے کہ تم اسے پہچانتے ہو وہ کہیں گے کہ ہاں یہ موت ہے پھر اسے لٹائیں گے اور ذبح کر دیں گے سو اگر اللہ تعالیٰ حکم کر چکا ہوتا جنت والوں کے لیے زندگی اور ہمیشہ رہنے کا تو وہ خوشی کے مارے مرتا جاتے اور اگر حکم نہ کر چکا ہوتا دوزخیوں کے لیے اس میں زندہ اور ہمیشہ رہنے کا تو وہ غم کے مارے مرتا جاتے۔

فائلا : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔



(۳۱۵۷) حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ قَالَ : ((لَمَّا عُرِجَ بِي رَأَيْتُ إِدْرِيسَ فِي السَّمَاءِ الرَّابِعَةِ)). (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: ہم سے بیان کیا انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جب میں آسمان پر گیا معراج میں دیکھا میں نے ادريس علیہ السلام کو جو تھے آسمان پر۔

فائلا : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور اس باب میں ابو سعیدؓ سے بھی روایت ہے کہ وہ نبی ﷺ سے بھی روایت کرتے ہیں۔ اور روایت کی سعید بن ابی عروبہ اور ہمام اور کئی لوگوں نے قتادہؓ سے انہوں نے انس بن مالکؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے یہ حدیث معراج کی طول کے ساتھ اور میرے نزدیک وہ اس سے مختصر ہے۔



(۳۱۵۸) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِحَبْرَيْلَ : ((مَا يَمْنَعُكَ أَنْ تُزَوِّرَنَا أَكْثَرَ مِمَّا تَزَوِّرُنَا؟)) قَالَ : فَتَنَزَّلْتُ هَذِهِ الْآيَةَ ﴿وَمَا نَنْزِلُ إِلَّا بِأَمْرِ رَبِّكَ لَهُ مَا بَيْنَ أَيْدِينَا وَمَا خَلْفَنَا﴾ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ .

(اسنادہ صحیح)

ترجمہ: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جبریل سے کہ تم کیوں نہیں آتے ہمارے پاس اس سے زیادہ جتنا اب آتے ہو۔ راوی نے کہا کہ پھر اس پر یہ آیت اتری ﴿وَمَا نَنْتَزِلُ إِلَّا بِأَمْرِ رَبِّكَ﴾ یعنی نہیں اترتے ہیں ہم مگر تیرے رب کے حکم سے اسی کا ہے جو ہمارے آگے ہے اور پیچھے ہے آخر آیت تک۔ (یہ جبریل کی طرف سے) اللہ تعالیٰ نے فرمایا اور اترتے وقت آسمان پیچھے ہو جاتا ہے زمین آگے چڑھتے وقت زمین پیچھے آسمان آگے۔
فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔



(۳۱۵۹) عَنْ السُّدِّيِّ قَالَ : سَأَلْتُ مَرَّةً الْهَمْدَانِيَّ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى : ﴿وَإِنْ مِنْكُمْ إِلَّا وَارِدُهَا﴾ ، فَحَدَّثَنِي : أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ حَدَّثَهُمْ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((يَرِدُ النَّاسَ النَّارَ ، ثُمَّ يَصْدُرُونَ عَنْهَا بِأَعْمَالِهِمْ ، فَأُولَئِهِمْ كَلَمَحُ الْبَرْقِ ، ثُمَّ كَالرَّيْحِ ، ثُمَّ كَحُضْرِ الْفَرَسِ ، ثُمَّ كَالرَّاكِبِ فِي رَحْلِهِ ، ثُمَّ كَشَدِّ الرَّجُلِ ، ثُمَّ كَمَشْيِهِ)) . (اسنادہ صحیح) سلسلة الأحاديث الصحيحة (۳۱۱)

ترجمہ: سدی نے کہا پوچھا میں نے مرہ ہمدانی سے مطلب اس کا ﴿وَإِنْ مِنْكُمْ إِلَّا وَارِدُهَا﴾ یعنی کوئی تم میں سے ایسا نہیں ہے جو دوزخ پر وارد نہ ہو تو کہا مجھ سے مرہ نے کہ بیان کیا مجھ سے عبد اللہ بن مسعود نے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: وارد ہوں گے لوگ دوزخ میں پھر اس سے نکلیں گے اپنے عملوں کے موافق، سو پہلا گروہ ایسا جائے گا جیسے بجلی چمکتی ہے، دوسرا جیسے ہوا، تیسرا جیسے گھوڑا دوڑے، چوتھا جیسے سوار اونٹ کا، پانچواں جیسے آدمی دوڑتا ہوا، چھٹا جیسے آدمی چلتا ہو۔
فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔ اور روایت کی ہے شعبہ نے سدی سے اور مرفوع نہیں کیا اس کو۔



(۳۱۶۰) عَنْ مَرَّةٍ ، قَالَ عَبْدُ اللَّهِ : ﴿وَإِنْ مِنْكُمْ إِلَّا وَارِدُهَا﴾ قَالَ : يَرِدُونَهَا ثُمَّ يَصْدُرُونَ بِأَعْمَالِهِمْ .

(صحیح موقوف وهو فی حکم المرفوع)

ترجمہ: روایت ہے مرہ سے، کہ عبد اللہ (بن مسعود) نے آیت مذکورہ کی تفسیر میں فرمایا کہ وارد ہوں گے لوگ دوزخ میں پھر نکلیں گے اس سے اپنے عملوں کے مطابق۔

فائدہ: روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے عبد الرحمن سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے سدی سے اس کی مانند۔ عبد الرحمن نے کہا میں نے شعبہ سے کہا کہ اسرائیل نے مجھ سے بیان کیا کہ سدی نے روایت کی مرہ سے انہوں نے عبد اللہ بن مسعود سے انہوں نے نبی ﷺ سے شعبہ نے کہا اور سنی ہے میں نے یہ روایت سدی سے مرفوعاً لیکن میں چھوڑتا ہوں اس کو قصد یعنی رفع نہیں کرتا۔



(۳۱۶۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ : ((إِذَا أَحَبَّ اللَّهُ عَبْدًا نَادَى جِبْرِيلَ : إِنِّي قَدْ أَحْبَبْتُ فَلَانًا فَأَجَبَهُ قَالَ : فِينَادِي فِي السَّمَاءِ ، ثُمَّ تُنْزَلُ لَهُ الْمَحَبَّةُ فِي أَهْلِ الْأَرْضِ ، فَذَلِكَ قَوْلُ اللَّهِ : ﴿ إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ سَيَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمَنُ وُدًّا ﴾) وَإِذَا أَبْغَضَ اللَّهُ عَبْدًا نَادَى جِبْرِيلَ إِنِّي قَدْ أَبْغَضْتُ فَلَانًا ، فِينَادِي فِي السَّمَاءِ ، ثُمَّ تُنْزَلُ لَهُ الْبُغْضَاءُ فِي الْأَرْضِ)) .

(اسنادہ صحیح) سلسلۃ الأحادیث الضعیفۃ تحت الحدیث (۲۲۰۷)

ترجمہ: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب اللہ دوست رکھتا ہے کسی بندے کو جبریل علیہ السلام سے فرماتا ہے کہ میں نے فلاں کو دوست کیا ہے سو تم بھی اسے دوست رکھو پھر جبریل پکار دیتے ہیں آسمان میں پھر اتاری جاتی ہے اس کی محبت زمین والوں میں یہی مطلب ہے اس آیت کا ﴿إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا﴾ یعنی جو لوگ ایمان لائے اور اچھے کام کیے رحمن ان کی محبت ڈال دے گا آخر آیت تک اور جب دشمن رکھتا ہے اللہ تعالیٰ کسی بندے کو فرماتا ہے جبریل علیہ السلام سے میں نے فلاں کو دشمن کیا تم بھی اسے دشمن رکھو پھر جبریل پکار دیتے ہیں آسمان میں اور اتاری جاتی ہے عداوت اس کی زمین والوں کے دل میں۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور روایت کی عبدالرحمن بن عبد اللہ بن دینار نے اپنے باپ سے انہوں نے ابوصالح سے انہوں نے ابو ہریرہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے اس کی مانند۔



(۳۱۶۲) عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ : سَمِعْتُ خَبَّابَ بْنَ الْأَرْتِ يَقُولُ : جِئْتُ الْعَاصِ بْنَ وَائِلٍ السَّهْمِيِّ اتَّقَا ضَاهُ حَقًّا لِي عِنْدَهُ. فَقَالَ : لَا أُعْطِيكَ حَتَّى تَكْفُرَ بِمُحَمَّدٍ. فَقُلْتُ : لَا، ثُمَّ تَمَوْتُ حَتَّى تُبْعَثَ. قَالَ ؟ وَإِنِّي لَمِيتٌ ثُمَّ مَبْعُوثٌ؟ فَقُلْتُ : نَعَمْ. فَقَالَ : إِنَّ لِي هُنَاكَ مَالًا وَلَكِنَّا فَاقُضِيكَ، فَتَزَلْتُ ﴿أَفَرَأَيْتَ الَّذِي كَفَرَ بِآيَاتِنَا وَقَالَ لَأُوتِيَنَّ مَالًا وَلَكِنَّا﴾ الآية. (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: روایت ہے مسروق سے، کہا انہوں نے: سنائیں نے خباب بن ارت سے وہ کہتے ہیں کہ آیا میں عاص بن وائل کے پاس اپنا حق لینے کو (وہ کافر تھا) سو اس نے کہا میں تجھے ہرگز نہ دوں گا جب تک کہ تو منکر نہ ہوگا محمد (ﷺ) کا میں نے کہا میں ان کا کبھی منکر نہ ہوں گا یہاں تک کہ تو مر کر اٹھے اس نے کہا میں مر کر پھر اٹھوں گا؟ میں نے کہا ہاں۔ کہا وہاں میرا مال ہوگا اور اولاد میں وہاں تیرا حق ادا کروں گا اس پر یہ آیت اتری ﴿أَفَرَأَيْتَ﴾ سے آخر تک۔ یعنی بھلا دیکھ تو اس کو جو منکر ہوا ہماری آیتوں کا اور کہا اس نے کہ ملے گا مجھ کو مال اور اولاد۔

فائدہ: روایت کی ہم نے ہناد سے انہوں نے ابومعاویہ سے انہوں نے اعمش سے مانند اس کے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

خاتمہ سورہ مریم میں مذکور ہے قصص ماضیہ سے قصہ زکریا علیہ السلام کا اور پیدا ہونا حضرت یحییٰ علیہ السلام کا اور قصہ مریم علیہا السلام اور پیدا ہونا عیسیٰ علیہ السلام کا اور قصہ ابراہیم علیہ السلام کا اور مناظرہ ان کے باپ کے ساتھ اور تذکرہ موسیٰ اسماعیل اور ادریس علیہم السلام کے حال کی اجمالاً اور سوائے اس کے اور بہت سے فوائد متفرقہ مذکور ہیں۔



۴۰۔ باب: وَمِنْ سُورَةِ طه

تفسیر سورہ طہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

(۳۱۶۳) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : لَمَّا قَفَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ خَيْبَرَ وَأَسْرَى لَيْلَةً حَتَّى أَدْرَكَهُ الْكَرَى أَنَاخَ فَعَرَسَ ثُمَّ قَالَ : ((يَا بِلَالُ! اكْمُلْ لَنَا اللَّيْلَةَ)) . قَالَ : فَصَلَّى بِلَالٌ ، ثُمَّ تَسَاءَدَ إِلَى رَاحِلَتِهِ مُسْتَقْبِلَ الْفَجْرِ ، فَعَلَبَنَتْهُ عَيْنَاهُ فَنَامَ فَلَمْ يَسْتَقِظْ أَحَدٌ مِنْهُمْ ، وَكَانَ أَوَّلُهُمْ اسْتِيقَاطُ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ : ((أَيُّ بِلَالُ)) ، فَقَالَ بِلَالٌ : يَا أَبَتِي أَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخَذَ بِنَفْسِي الَّذِي أَخَذَ بِنَفْسِكَ ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((اقْتَادُوا)) ، ثُمَّ أَنَاخَ فَتَوَضَّأَ فَأَقَامَ الصَّلَاةَ ، ثُمَّ صَلَّى مِثْلَ صَلَاتِهِ فِي الْوَقْتِ فِي تَمَكُّثٍ ، ثُمَّ قَالَ : ((أَقِمِ الصَّلَاةَ لِذِكْرِي)) . (اسنادہ صحیح) الارواء (۲۶۳) صحیح ابی داؤد (۴۶۱-۴۶۳)

ترجمہ: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا جب رسول اللہ ﷺ خیبر سے لوٹے رات کو چلے جاتے تھے کہ بچہ آپ کو نیند اور آپ نے اونٹ بٹھائے اور سو رہے اور فرمایا اے بلال تم ہمارے لیے ہوشیار رہو رات کو۔ کہا راوی نے کہ پھر نماز پڑھی بلال رضی اللہ عنہ نے پھر تکبیر لگایا اپنے کباوے کا اور منہ کیا مشرق کی طرف پھر آنکھ جھپک گئی اور سو گئے اور کوئی نہ جاگا ان میں سے اور پہلے رسول اللہ ﷺ جاگے اور کہا اے بلال! (یہ کیا کیا) سو بلال نے عرض کی میرا باپ فدا ہو آپ پر اے رسول اللہ کہ میرے روح کو اسی نے پکڑ رکھا تھا جس نے آپ کے روح کو پکڑ رکھا تھا تو آپ نے فرمایا چلو اونٹوں کو لے چلو پھر آپ نے آگے جا کر اونٹ بٹھائے اور وضو کیا اور تکبیر کہی اور نماز پڑھی جیسے وقت میں نماز پڑھا کرتے تھے ٹھہر ٹھہر کر پھر فرمایا آپ نے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ قائم کر نماز کو میری یاد کے لیے (یعنی جو بھول جائے نماز کو جب یاد آئے پڑھ لے)۔

فائدہ: یہ حدیث غیر محفوظ ہے۔ روایت کیا اس کو کئی حافظان حدیث نے زہری سے انہوں نے سعید بن مسیب سے انہوں نے نبی ﷺ سے اور نہیں ذکر کیا اس سند میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا۔ اور صالح بن ابی الاخصر ضعیف ہیں حدیث میں۔ ضعیف کہا ان کو یحییٰ بن سعید قطان نے اور لوگوں نے ان کے حافظہ کی طرف سے۔ خاتمہ سورہ طہ میں قصص ماضیہ سے قصہ موسیٰ علیہ السلام کا ہے بالتفصیل اور قصہ

آدم علیہ السلام کا اور صفات الہی سے استواء اللہ تعالیٰ کا عرش پر اور ملکیت اس کی آسمان وزمین پر اور علم اس کا اور توحید الوہیت اور خوبی اس کی اور صفات قرآن سے نازل ہونا اس کا رفع مشقت کے لیے اور نصیحت کے لیے اور عربی ہونا اس کا اور نبی جلد پڑھنے سے اس کے ضال اور شقی نہ ہونا کسی کا اس کے تابعون سے اور وعید تنگی رزق کی اس لیے جو قرآن سے منہ موڑے اور اندھا ہونا اس کا قیامت میں اور مذمت اس پر ایمان نہ لانے کی اور آثار قیامت سے مذکور ہے نفع اور حدیث گنہگاروں کی اور گفتگو ان کی دنیا کی زندگی کی مقدار میں اور پہاڑوں کا اڑنا اور زمین کا برابر ہونا اور اتباع داعی کا یعنی عزرائیل کا اور آوازوں کا بیٹھ جانا رحمن کے خوف سے اور نہ ہونا شفاعت کا بغیر اذن اللہ کے اور ذلیل ہونا مونہوں کا اس کے آگے اور محرومی ظالم کی اور جزا صالح کی اور اسی طرح کے اور فوائد پسندیدہ مذکور ہیں۔



وَمِنْ سُورَةِ الْأَنْبِيَاءِ

تفسیر سورہ انبیاء

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

(۳۱۶۴) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((وَيْلٌ وَادٍ فِى جَهَنَّمَ يَهْوِى فِىهِ الْكَافِرُ أَرْبَعِينَ خَرِيفًا قَبْلَ أَنْ يَبْلُغَ قَعْرَهُ)).

(اسنادہ ضعیف) التعلیق الرغیب (۴/۲۲۹) (اس کی سند دراج عن ابی البیہم اور ابن ابیہم کی وجہ سے ضعیف ہے)

ترجمہ: ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ویل ایک نالہ ہے جہنم میں کہ گرتا چلا جاتا ہے کافر اس میں چالیس برس تک اور نہیں پہنچتا اس کے گہراؤ میں۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے مرفوع نہیں جانتے مگر ابن ابیہم کی روایت سے۔



(۳۱۶۵) عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَجُلًا قَعَدَ بَيْنَ يَدَيِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّ لِي مَمْلُوكَيْنِ

يُكَذِّبُونِنِي وَيَخُونُونِنِي وَيَعْصُونِنِي وَأَشْتُمُهُمْ وَأَضْرِبُهُمْ كَيْفَ أُنَامِنُهُمْ؟ قَالَ: ((يُحْسَبُ مَا

خَانُوكَ وَعَصُوكَ وَكَذَّبُوكَ، وَعِقَابُكَ إِيَّاهُمْ فَإِنْ كَانَ عِقَابُكَ إِيَّاهُمْ بِقَدْرِ ذُنُوبِهِمْ كَانَ

كَفًّا لَأَلِّكَ وَلَا عَلَيْكَ، وَإِنْ كَانَ عِقَابُكَ إِيَّاهُمْ دُونَ ذُنُوبِهِمْ كَانَ فَضْلًا لَكَ، وَإِنْ كَانَ

عِقَابُكَ إِيَّاهُمْ فَوْقَ ذُنُوبِهِمْ أَقْصَصَ لَهُمْ مِنْكَ الْفَضْلُ)) قَالَ: فَتَنَحَّى الرَّجُلُ فَجَعَلَ يَبْكِي

وَيَهْتِفُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَمَّا تَقْرَأُ كِتَابَ اللَّهِ: ﴿وَنَضَعُ الْمَوَازِينَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيَامَةِ فَلَا

تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْئًا﴾ (الآية)) فَقَالَ الرَّجُلُ: وَاللَّهِ! يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَا أَجِدُ لِي وَلَهُمْ شَيْئًا خَيْرًا مِنْ

مُفَارَقَتِهِمْ أَشْهَدُكَ أَنَّهُمْ أَحْرَارٌ كُلُّهُمْ. (صحیح الاسناد)

ترجمہ: ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھا اور اس نے عرض کی کہ اے رسول اللہ کے میرے غلام ہیں کہ مجھ سے جھوٹ بولتے ہیں اور میرے مال میں خیانت کرتے ہیں اور میرا کہنا نہیں مانتے اور میں انہیں گالیاں دیتا ہوں اور مارتا ہوں سو میرا ان کا کیا حال ہوگا فرمایا آپؐ نے شام کی جائے گی خیانت اور نافرمانی اور جھوٹ ان کا اور سزا دینا تیرا ان کے لیے سوا اگر سزا تیری ان کو موافق ان کی تقصیر کے ہوئی تو تو اور وہ برابر ہو گئے نہ تیرا حق ان پر رہا اور نہ ان کا تجھ پر اور اگر سزا تیری ان کے قصور سے کم پہنچی تو تیرا حق ان پر باقی رہا اور اگر سزا تیری ان کی تقصیر سے زیادہ ہوئی تو تجھ سے بدلہ لیا جائے گا زیادتی کا کبارا دیتی کا کبارا دیں پھر جدا ہوا وہ شخص روتا اور چلاتا اور فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: کیا نہیں پڑھی تو نے کتاب اللہ کی کہ فرماتا ہے اس میں ﴿وَنَضْعُ الْمَوَازِينَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيَامَةِ فَلَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْئًا﴾ یعنی رکھیں گے ہم ترازو انصاف کی قیامت کے دن سو ظلم نہ ہوگا کسی شخص پر کچھ، سو اس شخص نے کہا کہ قسم ہے اللہ کی اے رسول اللہ کے میں نہیں پاتا کوئی امر اپنے اور ان کے لیے بہتر اس سے کہ جدا ہوں وہ مجھ سے سو میں آپؐ کو گواہ کرتا ہوں کہ وہ سب آزاد ہیں۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم اس کو مگر عبدالرحمن بن غزوہ کی روایت سے۔



(۳۱۶۶) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((لَمْ يَكْذِبْ إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي شَيْءٍ قَطُّ إِلَّا فِي ثَلَاثٍ : قَوْلِهِ : ﴿ إِنِّي سَقِيمٌ ﴾ وَلَمْ يَكُنْ سَقِيمًا . وَقَوْلِهِ لِسَارَةَ : أُخْتِي وَقَوْلِهِ : ﴿ بَلْ فَعَلَهُ كَبِيرُهُمْ ﴾)) . (اسنادہ صحیح) صحیح ابی داؤد (۱۹۱۶)

ترجمہ: ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ابراہیم علیہ السلام نے کبھی جھوٹ نہیں بولے کسی مقام میں مگر تین جگہ ایک تو کہا (ان کافروں سے جو ان کو اپنی عید گاہ میں لے جانا چاہتے تھے) کہ میں بیمار ہوں اور بیمار نہ تھے دوسرے کہا انہوں نے سارہ کو (کہ بیوی آپ کی تھیں) کہ یہ میری بہن ہیں، تیسرے کہا (بت پرستوں سے جنہوں نے کہا تھا کہ ہمارے بت تم نے توڑے) بلکہ توڑے ہیں ان کے بڑے بت نے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

مترجم: طبی نے کہا کہ اصل میں یہ سب معارض ہیں مگر چونکہ صورت ان کی کذب ہے اس لیے آپؐ نے اس کو کذب فرمایا کہ شان انبیاء سے یہ بعید ہے اور ہر ایک امر کی تاویل صحیح ہو سکتی ہے مثلاً آپؐ نے کہا میں سقیم ہوں یعنی سقیم القلب یعنی رنجیدہ ہوں تمہاری گمراہی دیکھ کر اور سارہ کو جو اپنی بہن فرمایا وہ مؤمنہ تھیں اور آپؐ مؤمن اور مؤمنین و مؤمنات بھائی بہن ہیں اور بت شکنی کی نسبت جو بڑے بت کی طرف کی اس میں یہ کہا کہ اسی نے توڑا ہوگا اگر یہ بولتے ہوں تو یہ جملہ شرطیہ ہے اس سے معلوم ہوا کہ اگر نہیں بولتے تو اور نے توڑا ہوگا مگر وہ بے وقوف اس تعریض کو نہ سمجھے۔

(۳۱۶۷) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : قَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِالْمَوْعِظَةِ فَقَالَ : ((يَا أَيُّهَا النَّاسُ ! إِنَّكُمْ مَحْشُورُونَ إِلَى اللَّهِ عَزَّاءَ غُرْلًا))، ثُمَّ قَرَأَ : ﴿كَمَا بَدَأْنَا أَوَّلَ خَلْقٍ نُعِيدُهُ﴾ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ. قَالَ : ((أَوَّلُ مَنْ يُكْسَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِبْرَاهِيمُ، وَإِنَّهُ سَيُؤْتَنِي بِرَجَالٍ مِنْ أُمَّتِي فَيُؤْخَذُ بِهِمْ ذَاتَ الشِّمَالِ فَأَقُولُ رَبِّ أَصْحَابِي فَقِيلَ : إِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا أَحْدَثُوا بِعَدْلِكَ، فَأَقُولُ كَمَا قَالَ الْعَبْدُ الصَّالِحُ ﴿وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا مَا دُمْتُ فِيهِمْ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي كُنْتُ أَنْتَ الرَّقِيبَ عَلَيْهِمْ وَأَنْتَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ﴾ إِنَّ تُعَذِّبُهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَإِنْ تَغْفِرَ لَهُمْ﴾ الْآيَةَ، فَقِيلَ : هُوَ لَا لَمْ يَزَالُوا مُرْتَدِّينَ عَلَى أَعْقَابِهِمْ مِنْذُ فَارَقْتَهُمْ)). (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ وعظ کو کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ اے لوگو تم حشر میں آؤ گے اللہ تعالیٰ کے سامنے ننگے بغیر ختنہ کے پھر پڑھی آپ نے یہ آیت ﴿کَمَا بَدَأْنَا أَوَّلَ خَلْقٍ نُعِيدُهُ﴾ یعنی فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ جیسے پیدا کیا، ہم نے آدمی کو پھر دوبارہ ویسا ہی پیدا کریں گے۔ آخر آیت تک۔ فرمایا آپ نے پہلے جس کو کپڑے پہنائے جائیں گے قیامت کے دن ابراہیم علیہ السلام ہوں گے اور کچھ اور لوگوں کو لائیں گے میرے اصحاب سے اور ان کو بائیں طرف لے جائیں گے (جدھر دوزخ ہے) میں کہوں گا اے رب یہ تو میرے اصحاب ہیں، سو مجھ سے فرشتے کہیں گے تم نہیں جانتے کہ کیا کیا نئی باتیں نکالیں انہوں نے (دین میں) تمہارے بعد، سو میں کہوں گا جیسے اس نیک بندے نے کہا (یعنی عیسیٰ علیہ السلام نے) ﴿وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا﴾ سے آخر آیت تک۔ یعنی میں واقف تھا ان کے حال سے جب تک میں تھا پھر جب تو نے مجھے اٹھالیا تو نگہبان تھا ان کے حال پر اور تو ہر چیز سے واقف ہے اگر عذاب کرے تو ان کو وہ تیرے بندے ہیں اور اگر بخشے تو ان کو تو تو زبردست ہے حکمت والا پھر کہا جائے گا مجھ سے کہ یہ لوگ پھر گئے اپنے حالتِ اولیٰ پر جب سے تو نے ان کو چھوڑا تھا انہوں نے دین میں بدعتیں نکالیں اور رسومِ جاہلیت کے پابند ہو گئے۔

فائدہ: روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے جعفر بن محمد سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے مغیرہ بن نعمان سے مانند اس حدیث کے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی سفیان ثوری نے مغیرہ بن نعمان سے مانند اس کے۔ مترجم: اس حدیث میں بڑی تنبیہ ہے ان لوگوں کو جو اپنے رسومِ آبائی کے پابند ہیں یا دین میں جنہوں نے نئی باتیں نکالیں ہیں جیسے مولود کی مجلس تعزیت کی مجلسِ مردوں کے عرس قبور کے حیلے فاتحہ کے جھیلے شادیوں کی دھوم غمی کی رسوم۔ اس حدیث سے ظاہر ہے کہ وہ لوگ جو آپ ﷺ کی صحبت سے فیض یاب ہوئے اور آپ کو چشمِ خود دیکھا جب بسببِ احداث فی الدین کے دوزخ میں گئے تو اور کسی کی کیا حقیقت ہے۔ معاذ اللہ من ذالک۔

خاتمہ سورہ انبیاء میں قصصِ ماضیہ سے مذکور ہے قصہ ابراہیم علیہ السلام کا اور منظرہ ان کا باپ سے اور اپنی قوم سے اور گلزار

ہونا آگ کا ان پر اور تذکر لو ط اور نوح علیہما السلام کی احوال کے۔ اور قسہ داؤد علیہ السلام کے فیصلہ کا بکریوں کے بارے میں اور ترمیم کرنا سلیمان علیہ السلام کا اس فیصلہ کو اور تذکر ایوب، اسماعیل، ادریس، ذوالکفل، ذوالنون اور زکریا علیہم السلام کے حال کی۔ اور اوصاف مشترکہ انبیاء محمد و جن کے جیسے نیکیوں میں دوڑنا اللہ کو خوف و امید سے پکارنا اور اس سے ڈرنا اور تذکر اکیس احسان مریم کے اور پھونک دینا روح کا ان کی طرف اور علامات قیامت سے قریب ہونا بندوں کے حساب کا اور اثبات حشر کا اور نفی ولد کی پروردگار سے اور کھنا تر اڑوں کا اور تولنا بندوں کے عملوں کا اور وعدہ یا جوع و ما جوع کے خروج اور حسرت کا فروع کی اپنے حالوں پر اور اترنا معبودانِ باطل کا جہنم میں اور دور رہنا نیکیوں کا جہنم سے اور خوش رہنا ان کا اور نہ گھبرانا نفخہ صور سے۔ اور ملاقات ملائکہ کی اور بشارت دینا ان کا آسمانوں کو خط کی طرح لپیٹ لینا اور وعدہ نیک بندوں کے وارث کر دینے کا زمین میں اور معلوم نہ ہونا قیامت کے وقت کا نبی ﷺ کو۔ اور بہت سے فوائد متفرقہ مذکور ہیں۔ چنانچہ مشورہ کرنا کفار مکہ کا رسول کی ایذا دہی کے بارے میں اور تذکر اکیس سال رجال کے طرف امتوں کے تمنن انزال کتاب پر اور قذف حق او پر باطل کے اور رد اشراک فی الالوہیت کا اور طلب دلیل مشرکوں سے۔ اور اجماع تمام پیغمبروں کا توحید الوہیت پر اور نفی ولد خداوند تعالیٰ سے اور سبقت نہ کرنا ہندوگان مقبولین کا خداوند تعالیٰ کے آگے کلام میں اور ترقی و ترقی آسمانوں کا اور پہاڑوں اور راہوں کا ہونا زمین میں۔ اور پیدا کرنا لیل و نہار و شمس و قمر کا۔ اور مذاق کرنا کافروں کا نبی ﷺ کے ساتھ۔ اور اجماع سب امتوں کا جو آسمانی دین رکھتے ہیں توحید پر۔ اور اختلاف نالائقوں کا اس امر اجماعی میں مشکور ہونا صالحون کی سعی کا۔ اور دور رہنے محسنین کے جہنم سے اور نہ سننا اس کے آواز کا اور رحمۃ اللعالمین ہونا ہمارے نبی ﷺ کا۔



۲۲۔ باب: وَمِنْ سُورَةِ الْحَجِّ

تفسیر سورۃ حج

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

(۳۱۶۸) عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : لَمَّا نَزَلَتْ : ﴿يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ إِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيمٌ﴾ إِلَى قَوْلِهِ ﴿وَلَكِنَّ عَذَابَ اللَّهِ شَدِيدٌ﴾ قَالَ : أُنْزِلَتْ عَلَيْهِ هَذِهِ الْآيَةُ وَهُوَ فِي سَفَرٍ قَالَ : ((أَتَدْرُونَ! أَيُّ يَوْمٍ ذَلِكَ؟)) فَقَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ : ((ذَلِكَ يَوْمٌ يَقُولُ اللَّهُ لَا دَمَ أَنْعَتَ بَعَثَ النَّارَ، فَقَالَ : يَا رَبِّ! وَمَا بَعَثَ النَّارَ؟ قَالَ : تَسْعُمَانِي وَتَسْعَةُ وَتَسْعُونَ فِي النَّارِ وَوَاحِدٌ إِلَى الْجَنَّةِ، فَأَنْشَأَ الْمُسْلِمُونَ يَبْكُونَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((قَارِبُوا وَسَدِّدُوا فَإِنَّهَا لَمْ تَكُنْ نُبُوءَةً قَطُّ إِلَّا كَانَ بَيْنَ يَدَيْهَا جَاهِلِيَّةٌ، قَالَ : فَيُؤْخَذُ الْعِدَدُ مِنَ الْجَاهِلِيَّةِ فَإِنْ تَمَّتْ وَإِلَّا كَمَلَتْ مِنَ الْمُنَافِقِينَ. وَمَا مَثَلُكُمْ وَالْأُمَمُ إِلَّا كَمَثَلِ الرَّقْمَةِ فِي ذِرَاعِ الدَّابَّةِ أَوْ كَالشَّامَةِ فِي جَنْبِ

الْبُعِيرِ) ثُمَّ قَالَ : ((إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ تَكُونُوا رُبْعَ أَهْلِ الْجَنَّةِ)) فَكَبَّرُوا ثُمَّ قَالَ : ((إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ تَكُونُوا نِصْفَ أَهْلِ الْجَنَّةِ)) فَكَبَّرُوا، قَالَ : وَلَا أَذْرِي قَالَ : الثَّلَاثِينَ أَمْ لَا؟. (ضعيف الاسناد) التعليق الرغيب: ٤/ ٢٢٩) (اس میں ابن جعدان ضعیف ہے) ترجمہ: عمران بن حصین سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب اتری یہ آیت اے لوگو! ڈرو تم تحقیق کہ زلزلہ قیامت کا بڑی ڈراؤنی شے ہے ﴿ولكن عذاب الله شديد﴾ تک۔ اور ان دنوں آپ ﷺ سفر میں تھے فرمایا آپ ﷺ نے تم جانتے ہو کہ وہ کون سا دن ہے صحابیوں نے عرض کی کہ اللہ اور رسول اس کا خوب جانتے ہیں آپ نے فرمایا یہ وہ دن ہے کہ فرمائے گا اللہ تعالیٰ آدم علیہ السلام سے کہ چھانو تم لشکر دوزخ کا اور وہ عرض کریں گے اے پروردگار میرے کیا ہے لشکر دوزخ کا فرمائے گا اللہ تعالیٰ نوسونائے شخص دوزخ میں ہیں اور ایک جنت میں سو مسلمان سب یہ سن کر رونے لگے اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ڈھونڈتے رہو نزدیکی اللہ تعالیٰ کی اور درمیان کی راہ چلو اس لیے کہ کبھی نبوت نہیں ہوئی مگر قبل اس کے زمانہ تھا جاہلیت کا (یعنی کفر کا) فرمایا آپ نے کہ پوری کی جائے گی گنتی دوزخیوں کی جاہلیت کے لوگوں سے پھر اگر پوری ہوگی گنتی تو خیر نہیں تو تمام کی جائے گی منافقوں سے اور تمہاری مثال اگلی امتوں کے آگے ایسی ہے جیسے سفید و سیاہ تل کے بازو میں یا ایک تل اونٹ کی پسلی میں پھر فرمایا آپ نے میں امید کرتا ہوں کہ تم چوتھی ہو جنت والوں کے سوسب صحابہ نے اللہ اکبر کہا (شکر کی راہ سے) پھر فرمایا آپ نے میں امید کرتا ہوں کہ ہم تمہاری جنت والوں کے پھر سب نے اللہ اکبر کہا پھر فرمایا آپ نے میں امید کرتا ہوں کہ تم نصف جنت والوں کے پھر سب نے اللہ اکبر کہا۔ راوی نے کہا میں نہیں جانتا کہ آپ نے دو تہائی بھی فرمایا یا نہیں۔

فائدہ : یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور مروی ہے کئی سندوں سے حسن سے انہوں نے روایت کی عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے۔



(٣١٦٩) عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ : كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي سَفَرٍ فَتَفَاوَتْ بَيْنَ أَصْحَابِهِ فِي السَّيْرِ، فَرَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَوْتَهُ بِهَاتَيْنِ الْآيَتَيْنِ ﴿يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ إِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيمٌ﴾ إِلَى قَوْلِهِ ﴿وَلَكِنَّ عَذَابَ اللَّهِ شَدِيدٌ﴾ فَلَمَّا سَمِعَ ذَلِكَ أَصْحَابُهُ حَثُّوا الْمَطْيَ وَعَرَفُوا أَنَّهُ عِنْدَ قَوْلِ يَقُولُهُ. فَقَالَ : ((هَلْ تَدْرُونَ أَيُّ يَوْمٍ ذَلِكَ؟)) قَالُوا: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ. قَالَ : ((ذَلِكَ يَوْمٌ يُنَادِي اللَّهُ فِيهِ آدَمَ فَيَنَادِي رَبُّهُ فَيَقُولُ: يَا آدَمُ! ابْعَثْ بَعْثَ النَّارِ، فَيَقُولُ: أَيُّ رَبِّ وَمَا بَعْثَ النَّارِ؟ فَيَقُولُ: مِنْ كُلِّ أَلْفٍ تِسْعُمِائَةٍ وَتِسْعَةٌ وَتَسْعُونَ إِلَى النَّارِ وَوَاحِدٌ إِلَى الْجَنَّةِ)) فَيَسَّ الْقَوْمُ حَتَّى مَا أَبْذَوْا بِضَاحِكَةٍ. فَلَمَّا رَأَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الَّذِي بِأَصْحَابِهِ قَالَ : ((اعْمَلُوا وَأَبَشِرُوا فَوَالَّذِي

نَفْسٌ مُّحَمَّدٍ بِيَدِهِ إِنَّكُمْ لَمَعَ خَلِيقَتَيْنِ مَا كَانَتْ مَعَ شَيْءٍ إِلَّا كَثُرَتْ نَاهُ: يَأْجُوجُ وَمَأْجُوجُ وَمَنْ مَاتَ مِنْ بَنِي آدَمَ وَبَنِي إِبْلِيسَ)) قَالَ: فَسُرِّي عَنِ الْقَوْمِ بَعْضُ الَّذِي يَجْذُونَ، فَقَالَ: ((اعْمَلُوا وَأُبَشِّرُوا فَوَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ! مَا أَنْتُمْ فِي النَّاسِ إِلَّا كَالشَّامَةِ فِي جَنْبِ الْبُعِيرِ أَوْ كَالرَّقْمَةِ فِي ذِرَاعِ الدَّابَّةِ)). [اسنادہ صحیح] بعض محققین نے اسکو قنادہ دلس اور حسن دلس کی وجہ سے ضعیف کہا ہے۔

ترجمہ: عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ میں نبی ﷺ کے ساتھ تھا سفر میں تو آگے پیچھے ہو گئے اصحاب آپ کے چلنے میں تو آواز بلند کی رسول اللہ ﷺ نے ان دو آیتوں کے ساتھ ﴿يَا أَيُّهَا النَّاسُ﴾ سے ﴿عَذَابُ اللَّهِ﴾ تک پھر جب آپ ﷺ کے صحابہ نے سنا اپنی سواروں کو دوڑا یا اور جان لیا کہ حضرت ﷺ کچھ فرمانے والے ہیں پھر فرمایا آپ ﷺ نے جانتے ہو تم کہ یہ کون سا دن ہے انہوں نے کہا اللہ اور اس کا رسول خوب جانتے ہیں آپ نے فرمایا یہ وقت ہے پکارے گا اللہ تعالیٰ آدم علیہ السلام کو اور وہ جواب دیں گے اپنے رب کو پھر فرمانے گا اللہ اے آدم چھاٹ تو لشکر دوزخ کا وہ عرض کریں گے اے رب میرے کتنا ہے لشکر دوزخ کا فرمانے گا اللہ تعالیٰ ہر ہزار میں سے نو سو ننانوے دوزخ والے ہیں اور ایک جنت والا ساقوم کے لوگ مایوس ہو گئے (جنت میں جانے سے) یہاں تک کہ یقین ہوا کہ یہ اب کبھی نہ بنیں گے پھر جب دیکھی آپ نے گھبراہٹ اصحاب کی فرمایا آپ نے عمل کرو اور بشارت دو۔ تو قسم ہے اس پروردگار کی کہ جان محمد ﷺ کی اس کے ہاتھ میں ہے کہ تمہارے ساتھ دو مخلوق ایسی ہوں گی کہ وہ جن کے ساتھ ہوں وہ بے شک بڑھ جائیں اول یا جوج ماجوج دوسرے جو مر گیا بنی آدم سے یا اولاد سے ابلیس کے (یعنی کفر پر) کہا راوی نے دور ہو گیا کچھ تھوڑا سا رنج ان لوگوں کا فرمایا آپ نے عمل کرو اور خوشخبری دو ایک دوسرے کو قسم ہے اس پروردگار کی کہ محمد ﷺ کی جان اس کے ہاتھ میں ہے نہیں ہو تم اور لوگوں کی بہ نسبت مگر جیسے ایک دھبہ ہواونٹ کے بازو میں یا ایک داغ ہو جانور کے پیر میں (یعنی تم بہت تھوڑے ہو کفار کی بہ نسبت)۔

فائدہ: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔



(۳۱۷۰) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّمَا سُمِّيَ الْيَتِيمُ الْعَتِيقُ لِأَنَّهُ لَمْ يَطْهَرْ عَلَيْهِ جَبَّارٌ)). (ضعیف) سلسلة الأحاديث الضعيفة (۳۲۲۲) اس میں ابن شہاب زہری مدلس ہے۔

ترجمہ: عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بیت اللہ کا نام بیت العتیق اس لیے ہوا کہ غالب نہیں آج تک اس پر کوئی ظالم (عتیق کے معنی آزاد)۔

فائدہ: یہ حدیث حسن غریب ہے۔ اور مروی ہوئی زہری سے انہوں نے روایت کی نبی ﷺ سے مرسلہ۔ روایت کی ہم سے قبیہ

نے انہوں نے لیث سے انہوں نے عقیل سے انہوں نے زہری سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس کے۔



(۳۱۷۱) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : لَمَّا أُخْرِجَ النَّبِيُّ ﷺ مِنْ مَكَّةَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ : أَخْرِجُوا نَبِيَّكُمْ لِيَهْلِكُوا. فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى : ﴿ أَذِنَ لِلَّذِينَ يُقَاتِلُونَ بِأَنَّهُمْ ظَلَمُوا وَإِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ نَصْرِهِمْ لَقَدِيرٌ ۝ الْأَيَّةُ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ : لَقَدْ عَلِمْتُ أَنَّهُ سَيَكُونُ قِتَالٌ . (ضعیف الاسناد)

ترجمہ: ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا جب کہ نکالے گئے نبی ﷺ مکہ سے ابو بکر نے کہا انہوں نے اپنے نبی ﷺ کو نکال دیا بے شک یہ ہلاک ہوں گے پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری ﴿ اذن ﴾ سے آخر آیت تک۔ یعنی اجازت ہوئی ان لوگوں کہ جن سے کفار لڑتے ہیں لڑنے کی اس سبب سے کہ ان پر ظلم ہوا کہ اللہ تعالیٰ ان کی مدد پر قادر ہے سو ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ جانا میں نے اب لڑائی ہوگی (یعنی کافروں مومنوں میں)۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔ اور روایت کی یہ کئی لوگوں نے سفیان سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے مسلم بطین سے انہوں نے سعید بن جبیر سے مرسل اور اس میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت نہیں۔ خاتمہ سورہ حج میں اوامر سے مذکور ہے امر تقویٰ کا اور امر تطہیر بیت اللہ کا طائفین و قائمین وغیرہ کے لیے اور امر حج کے لیے پکار دینے کا اور امر خود کھانے اور کھلانے کا فقیر کے قربانی سے اور میل کیل اتارنے کا اور نذروں کے پورا کرنے کا اور طواف کا اور امر اوٹان اور قول زور سے بچنے کا۔ اور نبی شرک سے اور نبی کافروں سے نزاع کرنے کی اور دوسرے متعلقات حج اور قربانی کے اور مذمت سے مذکور ہے مذمت مجادلہ بے دلیل کی اور مذمت عابدان خام طمع کی کہ ادنیٰ مصیبت میں دین سے پھر جائیں اور مذمت ان کافروں کی کہ مسجد بے باز رکھتے ہیں اور فضائل سے مذکور ہے فضیلت تعظیم حرمت اللہ کی اور فضیلت مہاجر و شہیدوں کی۔ اور عقائد سے مذکور ہے زلزلہ قیامت کا اور ہول ان کا اور اثبات بعثت کا اولاً خلق انسان سے اور ثانیاً ہرے ہو جانے سے زمین خشک کے اور ردا شرک فی الدعا کا اور نفع نہ دینا دعوان باطل کا اور وعدہ جنات و انہار کا صالحین کے لیے اور وعید آگ کی کپڑوں کی اور جہیم کی اور لوہے کی موگریوں کی۔

اور عذاب حریق کے کافروں کے لیے اور وعدہ جنات و انہار کا اور سونے کے کنگنوں کا اور موتی، اور لباس حریر اور جنات نعیم کا مومنوں کے لیے اور وعید عذاب مہین کی کافرین و مکذبین کے لیے اور وعدہ رزق حسن اور دخول جنت کا مہاجر و شہیدوں کے لیے اور وعدہ فیصلہ کا بندوں کے درمیان میں قیامت کے دن کے اور بہت سے عمدہ عمدہ فوائد اور پسندیدہ پسندیدہ مطالب ایجنے مذکور ہیں کہ دوسری سورتوں میں نہیں۔ چنانچہ تشبیہ اس شخص کی جو مدد الہی پر یقین نہ کرے اس کے ساتھ جو آسمان کی طرف رسی باندھ کر لٹکے اور پھر اسے توڑ دے اور سجدہ سموت و الارض کا اور سجدہ شمس و قمر کا اور نجوم و جہاں و شجر و دواب اور اکثر آدمیوں کا اللہ تعالیٰ کے لیے اور مخاصمہ مومن و کافر کا رب الارباب میں اور تذکیر بیت اللہ میں ابراہیم کو جگہ دینے کی اور آنالوگوں کا فاجعہ عمیقہ سے شہود منافع

قرآن کی تفسیر کے بیان میں جلد دوم

کے لیے اور بہت سے متعلقات بیت اللہ کے اور حج کے اور دفع کرنا اللہ تعالیٰ کا بعض آدمیوں کے ساتھ بعض کو اور نصرت اللہ تعالیٰ کی ناصران دین کے لیے اور تسکین نبی ﷺ کی اگلے کافروں کی تکذیب سنا کر اور جلدی کافروں کی ساتھ عذاب کے اور ہونا پروردگار کے ایک دن کا برابر ہزار سال کے اور القاء شیطان کا ہر نبی کے ساتھ اور شک کافروں کا قیامت میں اور وعدہ نصرت الہی کا مظلومان مؤمنین کے لیے اور تذکیر ایلاج لیل کی نہار میں اور عکس اس کا اور تذکیر انزال ماء اور سبزہ زمین کی اور دوسری قدرتوں کے ساتھ اور اجتباء اور مقبولیت اللہ کے مؤمنوں کے لیے اور نہ ہونا حرج کا ہمارے دین میں کہ ملت ہے ہمارے باپ ابراہیم کی اور نام رکھنا انہیں کا مسلمان ہمارے واسطے اور ہونا نبی ﷺ کا گواہ ہم پر اور ہونا ہمارا گواہ دوسروں پر اور اقامت صلوٰۃ اور اتباع زکوٰۃ اور اعتصام باللہ کا اور ولایت اور نصرت اللہ تعالیٰ کی اور خوبی اس جل جلالہ جل شانہ کی۔



(۳۱۷۲) عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، قَالَ: لَمَّا أُخْرِجَ النَّبِيُّ ﷺ مِنْ مَكَّةَ قَالَ رَجُلٌ: أَخْرِجُوا نَبِيَّهُمْ فَنَزَلَتْ: ﴿أُذِنَ لِلَّذِينَ يُقَاتِلُونَ بِأَنَّهُمْ ظَلِمُوا وَإِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ نَصْرِهِمْ لَقَدِيرٌ﴾ الَّذِينَ أَخْرِجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ بِغَيْرِ حَقٍّ ﴿: النَّبِيُّ ﷺ وَأَصْحَابُهُ﴾ (ضعيف) انظر ما قبله۔

ترجمہ: سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ جب نبی ﷺ کو مکہ سے نکالا گیا تو ایک شخص نے کہا کہ انہوں نے اپنے نبی کو نکال دیا ہے تو یہ آیت نازل ہوئی ﴿أُذِنَ لِلَّذِينَ يُقَاتِلُونَ﴾ آخر آیت تک۔ نبی ﷺ اور آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم۔



۲۳۔ باب: وَمِنْ سُورَةِ الْمُؤْمِنِينَ

تفسیر سورہ مؤمنین

(۳۱۷۳) عَنْ عَمْرِو بْنِ الْخَطَّابِ يَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا نَزَلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ سَمِعَ عِنْدَ وَجْهِهِ كَدَوِيَّ النَّحْلِ فَأُنْزِلَ عَلَيْهِ يَوْمًا فَمَكَّنَّا سَاعَةَ فَسَرَّيَ عَنْهُ فَاسْتَقْبَلَ الْقَبِيلَةَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ وَقَالَ: ((اللَّهُمَّ زِدْنَا وَلَا تَنْقُصْنَا، وَأَكْرِمْنَا وَلَا تُهِنَّا، وَأَعْظِمْنَا وَلَا تَحْرِمْنَا، وَابْتِرْنَا وَلَا تُؤْتِرْ عَلَيْنَا، وَأَرْضِنَا وَأَرْضِ عَنَّا)) ثُمَّ قَالَ: ((أُنْزِلْ عَلَيَّ عَشْرَ آيَاتٍ. مَنْ أَقَامَهُنَّ دَخَلَ الْجَنَّةَ؛ ثُمَّ قَرَأَ ﴿قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ﴾ حَتَّى خَتَمَ عَشْرَ آيَاتٍ.

(اسنادہ ضعیف) تخريج المشكاة: (۲۴۹۴) التحقيق الثانی۔ اس میں یونس بن سلیم مجہول ہے۔

تفسیر: عمر بن خطابؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ پر جب وحی اترتی تھی آپ کے منہ کے پاس ایک گنگناہٹ سنی جاتی تھی شہد کی مکھی کی سی تو ایک دن ان پر وحی اتری اور ٹھہرے ہم ایک گھڑی پھر آپ نے قبلہ کی طرف منہ کیا اور دونوں ہاتھ اٹھائے اور یہ دعا کی کہ اے اللہ زیادہ دے ہم کو اور کم مت کر اور عزت دے ہم کو اور ذلیل مت کر اور عنایت کر ہم کو (نعتیں اپنی) اور محروم مت کر اور مقدم کر ہم کو اوروں پر اور نہ مقدم کر ہم پر کسی کو (فوز دارین میں) اور راضی کر ہم کو اور راضی ہو تو ہم سے پھر فرمایا آپ نے اتری ہیں مجھ پر دس آیتیں کہ جو ان پر عمل کرتا رہے داخل ہو جنت میں۔ پھر پڑھیں آپ نے یہ آیتیں ﴿قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ﴾ سے دس آیتوں تک۔

فائلا: روایت کی ہم سے محمد بن ابان نے انہوں نے عبد الرزاق سے انہوں نے یونس بن سلیم سے انہوں نے یونس بن یزید سے انہوں نے زہری سے اسی اسناد سے مانند اس کے معنوں میں۔ اور یہ حدیث صحیح ہے حدیث اول سے۔ سنائیں نے اسحاق بن منصور سے کہتے تھے روایت کی ہم سے احمد بن حنبل اور علی بن مدینی اور اسحاق بن ابراہیم نے عبد الرزاق سے انہوں نے یونس بن سلیم سے انہوں نے یونس بن یزید سے۔ انہوں نے زہری سے یہی حدیث اور جس نے سنا عبد الرزاق سے پہلے اس حدیث کو وہ یونس بن سلیم کے بعد کہتے ہیں روایت ہے یونس بن یزید سے اور بعض نے ذکر نہیں کیا یونس بن یزید کا اور جس نے ذکر کیا ہے یونس بن یزید کا وہ روایت زیادہ صحیح ہے اور عبد الرزاق کبھی یونس بن یزید کا ذکر کرتے اور کبھی نہیں۔ [اسنادہ ضعیف البیضا] مترجم: پوری آیتیں یہ ہیں:

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
﴿قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ ۝ الَّذِينَ هُمْ فِي صَلَاتِهِمْ خَاشِعُونَ ۝ وَالَّذِينَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُونَ ۝ وَالَّذِينَ هُمْ لِلزَّكَاةِ فَاعِلُونَ ۝ وَالَّذِينَ هُمْ لِفُرُوجِهِمْ حَافِظُونَ ۝ إِلَّا عَلَىٰ أَزْوَاجِهِمْ أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ فَإِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُومِينَ ۝ فَمَنِ ابْتَغَىٰ وَرَاءَ ذَلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْعَادُونَ ۝ وَالَّذِينَ هُمْ لِأَمَانَاتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رَاعُونَ ۝ وَالَّذِينَ هُمْ عَلَىٰ صَلَاتِهِمْ يُحَفِظُونَ ۝ أُولَٰئِكَ هُمُ الْوَارِثُونَ ۝ الَّذِينَ يَرِثُونَ ۝ الْفِرْدَوْسَ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ۝﴾

”یعنی فلاح پائی ایمان والوں نے جو اپنی نماز میں عاجزی کرنے والے ہیں اور جو لوگ بے فائدہ کاموں سے منہ پھیرنے والے ہیں اور جو زکوٰۃ دینے والے ہیں اور جو اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرنے والے ہیں مگر اپنی بیویوں پر یا جن کے مالک ہوئے ان کے ہاتھ سوان پر ملامت نہیں اور جو کوئی اس کے سوا چاہے وہ لوگ ہیں حد سے گزرنے والے اور جو لوگ اپنی امانتوں اور عہدوں کی رعایت کرنے والے ہیں اور جو نماز کی حفاظت کرنے والے ہیں یہی لوگ ہیں وارث فردوس کے وہ اس میں ہمیشہ رہ پڑیں گے۔“



قرآن کی تفسیر کے بیان میں جلد دوم

(۳۱۷۴) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ الرَّبِيعَ بِنْتَ النَّضْرِ أُنْتِ النَّبِيِّ ﷺ وَكَانَ ابْنُهَا حَارِثَةُ بِنْتُ سُرَاقَةَ أُصِيبَ يَوْمَ بَدْرٍ أَصَابَهُ سَهْمٌ غَرَبَ فَأَتَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَتْ: أَخْبِرْنِي عَنْ حَارِثَةَ لَعْنِ كَانَ أَصَابَ خَيْرًا احْتَسَبْتُ وَصَبَرْتُ، وَإِنْ لَمْ يَصِبِ الْخَيْرِ اجْتَهَدْتُ فِي الدُّعَاءِ، فَقَالَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ: ((يَا أُمَّ حَارِثَةَ! إِنَّهَا جَنَانٌ فِي جَنَّةٍ وَإِنَّ ابْنَكِ أَصَابَ الْفِرْدَوْسَ الْأَعْلَى. وَالْفِرْدَوْسُ رُبُوعُ الْجَنَّةِ وَأَوْسَطُهَا وَأَفْضَلُهَا)).

(اسنادہ صحیح) سلسلہ الأحادیث الصحيحة: ۱۸۱۱، ۲۰۰۳، مختصر العلو (۷۶)

ترجمہ: انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ربیع بنت النضر رضی اللہ عنہا آئیں نبی ﷺ کے پاس اور ان کا بیٹا حارث بن سراقہ شہید ہو چکا تھا بدر کے دن اس کو ایک تیر بنی لگا تھا کہ معلوم نہ ہوا کس نے مارا پھر آئیں ربیع رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ کے پاس اور عرض کی کہ خبر دیجیے مجھ کو حارث کے حال سے اگر وہ خیر کو پہنچا ہے تو میں امید وار ثواب رہوں اور صبر کروں اور اگر نہیں پہنچا وہ خیر کو تو کوشش کروں میں دعا میں سونبی ﷺ نے فرمایا اے حارث کی ماں بے شک جنت میں کئی باغ ہیں اور تیرا بیٹا داخل ہوا بلند فردوس میں اور فردوس بلند زمین ہے جنت کی اور جنت کے درمیان میں اور بہتر ہے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے انس رضی اللہ عنہ کی روایت سے۔



(۳۱۷۵) عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ وَهَبٍ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْ هَذِهِ الْآيَةِ: ﴿وَالَّذِينَ يُؤْتُونَ مَا آتَوْا وَقُلُوبُهُمْ وَجَلَةٌ﴾ قَالَتْ عَائِشَةُ: أَهْمُ الَّذِينَ يَشْرِبُونَ الْخَمْرَ وَيَسْرِفُونَ؟ قَالَ: ((لَا، يَابْنَ الصَّدِيقِ! وَلَكِنَّهُمْ الَّذِينَ يَصُومُونَ وَيُصَلُّونَ وَيَتَصَدَّقُونَ وَهُمْ يَخَافُونَ أَنْ لَا يُقْبَلَ مِنْهُمْ: ﴿أُولَئِكَ يُسَارِعُونَ فِي الْخَيْرَاتِ وَهُمْ لَهَا سَابِقُونَ﴾)).

(اسنادہ صحیح) [سلسلہ الأحادیث الصحيحة (۱۶۲)]

ترجمہ: عبد الرحمن بن وہب سے روایت ہے کہ ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ پوچھا میں نے رسول اللہ ﷺ سے مطلب اس آیت کا ﴿وَالَّذِينَ يُؤْتُونَ مَا آتَوْا وَقُلُوبُهُمْ وَجَلَةٌ﴾ یعنی جو لوگ دیتے ہیں جو دیا ہے اور دل ان کا ڈر رہا ہے کہ وہ اپنے رب کے پاس جانے والے ہیں۔ عرض کی ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے کیا وہ لوگ شراب پیتے ہیں یا چوری کرتے ہیں؟ فرمایا آپ نے کہ نہیں اے بیٹی صدیق کی بلکہ وہ لوگ روزہ رکھتے ہیں اور نماز پڑھتے ہیں اور صدقہ دیتے ہیں اور باوجود اس کے دوڑتے ہیں نیکیوں کی طرف اور وہ آگے بڑھنے والے ہیں۔

فائدہ: روایت کی یہ حدیث عبد الرحمن بن سعید نے ابو حازم سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے ماندا اس کے۔



(۳۱۷۶) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((وَهُمْ فِيهَا كَالْحُونَ)) قَالَ : تَشْوِيهِ النَّارِ فَتَقْلَصُ شَفَتُهُ الْعَالِيَةَ حَتَّى تَبْلُغَ وَسَطَ رَأْسِهِ، وَتَسْتَرْخِي شَفَتَهُ السُّفْلَى حَتَّى تَضْرِبَ سُرَّتَهُ)) .

(اسنادہ ضعیف) تخریج مشکاة المصابیح (۵۶۸۴) اس میں دراج بن سمعان البورخ ضعیف ہے

ترجمہ: ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے اس آیت کی تفسیر میں ﴿ وَهُمْ فِيهَا كَالْحُونَ ﴾ یعنی اور وہ اس میں تیوری چڑھاتے ہیں فرمایا آپ نے کہ جھلس دے گی کافروں کے منہ کو آگ پس جل کر سڑ جائے گا ان کا اوپر کا ہونٹ یہاں تک کہ پہنچ جائے گاسر کے درمیان میں اور لٹک جائے گا نیچے کا ہونٹ یہاں تک کہ لگنے لگے گاناں میں۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔

خاتمہ سورہ مؤمنوں میں صفات مؤمنین میں سے مذکور ہے ایمان و صلوة و خشوع و اعراض لغو سے اور دینا زکوٰۃ کا اور حفاظت شرم گاہوں کی اور رعایت امانتوں اور عہدوں اور حفاظت نماز کی اور وعدہ فردوس کا ان کے لیے۔ اور بدء خلق سے تفصیل خلق انسان کی مٹی سے نطفہ اور علقہ اور مضغہ ہونا اس کا اور پہنا نا گوشت کا ہڈیوں پر اور اللہ تعالیٰ کی قدرتوں سے پیدا کرنا آسمان کا اور اتارنا پانی کا... ٹھہرانا پانی کا زمین میں اور پیدا کرنا باغوں کا کھجور و انگور سے اور نکالنا اکثر میوؤں کا اس سے اور نکالنا درخت زیتون کا طور سینا سے اور پلانا دودھ کا بطون انعام سے اور خوراک آدمیوں کی اس سے اور سوار ہونا جانوروں پر اور کشتی پر۔ اور قصص ماضیہ سے قصہ نوح علیہ السلام کا اور ہود اور موسیٰ اور ابن مریم علیہم السلام اور خطاب جمیع انبیاء کی طرف اور حکم طیبات کے کھانے اور عمل صالح اور تقویٰ اور توحید کا ان کو اور صفات اہل خیر سے خوف الہی اور یقین کرنا اللہ کی آیتوں پر اور احترام کرنا شرک سے اور خوف کرنا اللہ سے باوجود انفاق مال کے اور احوال آخرت سے گمراہ ہونا منکروں کا آخرت سے اور انکار اہل مکہ کا پر حشر کے اور حسرت کافروں کی وقت موت کے اور آرزو حیات کی واسطے عمل صالح کے اور اثبات برزخ کا اور اٹھ جانا نبسوں کا نفع صور سے اور موقوف ہونا فلاح کا عمل نیک کے گراں ہونے پر اور جھلس جانا مونہوں کا دوزخ کی آگ سے اور اقرار کرنا دوزخیوں کا اپنی شقاوت کا اور دعا کرنا ان کا اور خطاب کرنا اللہ تعالیٰ کا بلفظ ﴿ اَحْسُوا فِيهَا وَلَا تَكْلُمُوْا ﴾ اور یاد دلانا اللہ تعالیٰ کا ان کی مخزئی کو جو مؤمنوں کے ساتھ کی تھی اور عقاب اللہ کا ان پر اور بہت سے فوائد متفرقہ۔



۲۴۔ باب: وَمِنْ سُورَةِ النُّورِ

تفسیر سورہ نور

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

(۳۱۷۷) أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ : كَانَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ مَرْنَدُ بْنُ أَبِي مَرْنَدٍ وَكَانَ

رَجُلًا يَحْمِلُ الْأُسْرَى مِنْ مَكَّةَ حَتَّى يَأْتِيَ بِهِمُ الْمَدِينَةَ. قَالَ : وَكَانَتْ امْرَأَةٌ بَغْيٌ بِمَكَّةَ يُقَالُ لَهَا : عَنَاقٌ وَكَانَتْ صَدِيقَةً لَهُ وَأَنَّهُ كَانَ وَعَدَ رَجُلًا مِنْ أُسَارَى مَكَّةَ يَحْمِلُهُ، قَالَ : فَجِئْتُ حَتَّى انْتَهَيْتُ إِلَى ظِلِّ حَائِطٍ مِنْ حَوَائِطِ مَكَّةَ فِي لَيْلَةٍ مُقَمَّرَةٍ، قَالَ : فَجَاءَتْ عَنَاقٌ فَأَبْصَرْتُ سَوَادَ ظِلِّي بِجَنْبِ الْحَائِطِ فَلَمَّا انْتَهَيْتُ إِلَى عَرَفَتِ، فَقَالَتْ : مَرْتَدًّا؟ فَقُلْتُ : مَرْتَدًّا فَقَالَتْ مَرَحِبًا وَأَهْلًا هَلُمَّ قَبْتُ عِنْدَنَا اللَّيْلَةَ، قُلْتُ : يَا عَنَاقُ! حَرَّمَ اللَّهُ الزَّنا. قَالَتْ : يَا أَهْلَ الْحَيَامِ هَذَا الرَّجُلُ يَحْمِلُ أُسْرَاءَ كُمْ قَالَ : فَتَبِعَنِي ثَمَانِيَةٌ وَسَلَكْتُ الْخُدَمَةَ فَانْتَهَيْتُ إِلَى غَارٍ أَوْ كَهْفٍ فَدَخَلْتُ فَجَاءَ وَاحَتَى قَامُوا عَلَى رَأْسِي فَبَالُوا فَظَلَّ بَوْلُهُمْ عَلَى رَأْسِي وَعَمَّاهُمْ اللَّهُ عَنِّي، قَالَ : ثُمَّ رَجَعُوا وَرَجَعْتُ إِلَى صَاحِبِي فَحَمَلْتُهُ، وَكَانَ رَجُلًا ثَقِيلًا حَتَّى انْتَهَيْتُ إِلَى الْأَذْخِرِ فَفَكَكْتُ عَنْهُ الْأَكْبَلَةَ فَجَعَلْتُ أَحْمِلُهُ وَيُعِينَنِي حَتَّى قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ فَاتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقُلْتُ : يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَنْكِحْ عَنَاقًا [مَرَّتَيْنِ] فَأَمْسَكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ شَيْئًا حَتَّى نَزَلْتُ : ﴿الزَّانِي لَا يَنْكِحُ إِلَّا زَانِيَةً أَوْ مُشْرِكَةً وَالزَّانِيَةُ لَا يَنْكِحُهَا إِلَّا زَانٍ أَوْ مُشْرِكٌ﴾ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ : ((يَا مَرْتَدُّ!)) الزَّانِي لَا يَنْكِحُ إِلَّا زَانِيَةً أَوْ مُشْرِكَةً وَالزَّانِيَةُ لَا يَنْكِحُهَا إِلَّا زَانٍ أَوْ مُشْرِكٌ ﴿ فَلَا تَنْكِحُهَا . (حسن الاسناد)

مختصر: مجھے خبر دی عمرو بن شعیب نے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے اپنے دادا سے انہوں نے کہا ایک شخص کا نام مرثد بن ابی مرثد تھا اور وہ قیدیوں کو مکہ سے مدینے لے جاتا تھا اور مکہ میں ایک عورت زنا کا تھی کہ اس کا نام عناق تھا اور وہ مرثد کی دوست تھی اور اس نے وعدہ کیا تھا مکہ کے قیدیوں میں سے ایک شخص سے کہ لے جائے گا اس کو (مدینہ میں) کہا مرثد نے کہ آیا میں ایک دیوار کے نیچے مکہ کی دیواروں سے چاندنی رات میں اور عناق آگئی اور اس نے دیکھی کا لک میرے سائے کی دیوار کے بازو میں پھر جب وہ میرے پاس پہنچی مجھے پہچانا اور کہا تو مرثد ہے میں نے کہا مرثد ہوں اس نے کہا شاباش مبارک ہو! تو رات کو رہ ہمارے پاس میں نے کہا اے عناق اللہ نے حرام کیا زنا، سو وہ پکار اٹھی اے خیمہ والو یہ شخص تمہارے قیدیوں کو اٹھا لے جاتا ہے، سو میرے پیچھے دوڑے آٹھ مرد اور میں نے خدمت کی راہ لی (وہ ایک پہاڑ کا نام ہے) سو میں پہنچ گیا ایک غار یا کھف کے طرف (راوی کو شک ہے کہ غار کہا یا کھف) اور اس میں گھس گیا اور وہ بھی گھسے اور میرے سر کے پاس آن کھڑے ہوئے اور انہوں نے پیشاب کیا اور پیشاب ان کا میرے سر پر پڑنے لگا اور اللہ نے ان کو اندھا کر دیا کہ انہوں نے مجھے نہ دیکھا پھر وہ لوٹ گئے اور میں بھی اپنے رفیق کے پاس آیا (جس سے وعدہ کیا تھا مدینہ لے جانے کا) اور میں نے اس کو اٹھایا اور وہ بھاری آدمی تھا یہاں تک کہ پہنچا میں اذخر تک (ایک موضع کا نام ہے مکہ مدینہ کے درمیان میں) اور توڑیں میں نے زنجیریں اس کی اور اس کو پیٹھ پر لا دیا اور وہ مجھے تھکائے دیتا تھا یہاں تک کہ میں مدینہ پہنچا اور رسول

اللہ ﷻ کے پاس حاضر ہوا اور میں نے عرض کی کہ اے رسول اللہ کے عناق سے میرا نکاح کر دیجیے اور آپ چپ رہے اور مجھے جواب نہ دیا اور یہ آیت اتری کہ زانی نکاح نہیں کرتا مگر زانیہ سے یا مشرک عورت سے اور زانیہ نکاح نہیں کرتی مگر زانی یا مشرک مرد سے تب فرمایا رسول اللہ ﷻ نے اس سے نکاح نہ کر۔

فانلا : یہ حدیث حسن غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے۔



(۳۱۷۸) عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ : سُئِلْتُ عَنِ الْمُتَلَاعِنِينَ فِي إِمَارَةِ مُصْعَبِ بْنِ الزُّبَيْرِ أَيْفَرَّقَ بَيْنَهُمَا؟ فَمَا دَرَيْتُ مَا أَقُولُ فَقُمْتُ مِنْ مَكَانِي إِلَى مَنْزِلِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ فَاسْتَأْذَنْتُ عَلَيْهِ فَقِيلَ لِي : إِنَّهُ قَائِلٌ فَسَمِعَ كَلَامِي فَقَالَ لِي : ابْنُ جُبَيْرٍ؟ أُدْخِلْ مَا جَاءَ بِكَ إِلَّا حَاجَةً، قَالَ : فَدَخَلْتُ فَإِذَا هُوَ مُفْتَرِشٌ بَرْدَعَةَ رَحُلٍ لَهُ. فَقُلْتُ : يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ، الْمُتَلَاعِنَانِ أَيْفَرَّقُ بَيْنَهُمَا؟ فَقَالَ : سُبْحَانَ اللَّهِ! نَعَمْ إِنَّ أَوَّلَ مَنْ سَأَلَ عَنْ ذَلِكَ فَلَانَ بْنُ فُلَانَ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَرَأَيْتَ لَوْ أَنَّ أَحَدَنَا رَأَى إِمْرَأَتَهُ عَلَى فَاحِشَةٍ كَيْفَ يَصْنَعُ؟ إِنْ تَكَلَّمَ تَكَلَّمَ بِأَمْرِ عَظِيمٍ وَإِنْ سَكَتَ سَكَتَ عَلَى أَمْرِ عَظِيمٍ. فَسَكَتَ النَّبِيُّ ﷺ فَلَمْ يُجِبْهُ فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ ذَلِكَ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ : إِنَّ الَّذِي سَأَلْتُكَ عَنْهُ قَدْ ابْتُلِيتُ بِهِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ الْآيَاتِ فِي سُورَةِ النُّورِ ﴿وَالَّذِينَ يَرْمُونَ أَزْوَاجَهُمْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ شُهَدَاءُ إِلَّا أَنْفُسُهُمْ فَشَهَادَةُ أَحَدِهِمْ أَرْبَعُ شَهَادَاتٍ بِاللَّهِ﴾ حَتَّى خَتَمَ الْآيَاتِ. قَالَ : فَدَعَا الرَّجُلَ فَتَلَاَهُنَّ عَلَيْهِ وَوَعَّظَهُ وَذَكَّرَهُ وَأَخْبَرَهُ أَنَّ عَذَابَ الدُّنْيَا أَهْوَنُ مِنْ عَذَابِ الْآخِرَةِ. فَقَالَ : لَا وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا كَذَبْتُ عَلَيْهَا. ثُمَّ ثَنَّى بِالْمَرْأَةِ وَوَعَّظَهَا وَذَكَّرَهَا وَأَخْبَرَهَا أَنَّ عَذَابَ الدُّنْيَا أَهْوَنُ مِنْ عَذَابِ الْآخِرَةِ. فَقَالَتْ : لَا، وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا صَدَقَ. فَبَدَأَ بِالرَّجُلِ فَشَهِدَ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ بِاللَّهِ إِنَّهُ لَمِنَ الصَّادِقِينَ وَالْخَامِسَةَ أَنَّ لَعْنَةَ اللَّهِ عَلَيْهِ إِنْ كَانَ مِنَ الْكَاذِبِينَ، ثُمَّ ثَنَّى بِالْمَرْأَةِ فَشَهِدَتْ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ بِاللَّهِ إِنَّهُ لَمِنَ الْكَاذِبِينَ وَالْخَامِسَةَ أَنَّ غَضَبَ اللَّهِ عَلَيْهَا إِنْ كَانَ مِنَ الصَّادِقِينَ ثُمَّ فَرَّقَ بَيْنَهُمَا. (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ کسی نے مجھ سے پوچھا لعان کرنے والے مرد اور عورت کا حکم مصعب بن زبیر کے زمانہ امارت میں کہ ان دونوں میں جدائی کر دی جائے تو میں نے نہ جانا کہ کیا جواب دوں میں، سو میں اپنے گھر سے چلا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے گھر کی طرف اور اجازت مانگی میں نے ان کے گھر میں جانے کی سو مجھ سے ان لوگوں نے کہا کہ وہ قیلولہ کر رہے ہیں اور انہوں نے میری بات سن لی تو مجھے پکارا کہ ابن جبیر ہیں آؤ تم نہیں آئے ہو مگر کسی کام کو کہا ابن جبیر نے کہ پھر داخل ہوا میں اور وہ ایک ٹاٹ بچھائے ہوئے جو کجاوے کے نیچے اونٹ کی پیٹھ پر ڈالا جاتا ہے سو کہا میں نے

ابو عبد الرحمن! عورت اور مرد لعان کرنے والے جدائی ڈالی جائے ان کے بیچ میں تو کہا سبحان اللہ! ہاں پہلے جس شخص نے یہ مسئلہ پوچھا فلاں بیٹے فلانے کے تھے آئے وہ نبی ﷺ کے پاس اور کہا اس نے کہ اے رسول اللہ کے بتائیے مجھ کو ایک نے ہم میں سے دیکھا اپنی عورت کو ایک بے حیائی پر یعنی زنا پر کیا کرے اگر بولے تو بڑی بات بولی اور اگر چپ رہے، سو بڑی بات پر چپ رہے تو چپ ہو رہے رسول اللہ ﷺ اور کچھ جواب نہ دیا اس کو پھر اس کے بعد آیا وہ نبی ﷺ کے پاس اور کہا اس نے کہ میں نے جو بات آپ سے پوچھی تھی میں اس میں مبتلا ہوا ہوں اور اتاریں اللہ تعالیٰ نے یہ آیتیں جو سورہ نور میں ہیں ﴿وَالَّذِينَ يَرْمُونَ أَزْوَاجَهُمْ﴾ سے دس آیتوں تک کہا راوی نے پھر بلایا آپ نے اس مرد کو اور پڑھیں اس پر یہ آیتیں اور سمجھایا بجھایا اس کو اور خبر دی اس کو کہ عذاب دنیا کا سہل ہے آخرت کے عذاب سے سو اس نے عرض کی کہ قسم ہے اس پروردگار تعالیٰ کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے کہ میں نے اس عورت پر جھوٹ نہیں باندھا پھر آپ دوبارہ عورت کی طرف متوجہ ہوئے اور اس کو سمجھایا بجھایا اور خبر دی کہ عذاب دنیا کا آخرت کے عذاب سے سہل ہے اس نے عرض کی کہ قسم ہے اس پروردگار کی جس نے آپ کو بھیجا ہے حق کے ساتھ میرے شوہر نے سچ نہیں کہا پھر آپ نے مرد سے شروع کیا اور اس نے چار بار گواہ دی کہ اللہ گواہ ہے کہ وہ شخص سچا ہے اور پانچویں بار یہ کہا کہ لعنت ہے اللہ کی اوپر اس کے اگر وہ ہی جھوٹوں میں ہو پھر متوجہ ہوئے عورت کی طرف اور گواہی دی اس نے چار بار کہ اللہ گواہ ہے کہ شوہر اس کا جھوٹوں میں ہے اور پانچویں بار یہ کہا کہ غصہ اللہ کا ہو اس پر اگر شوہر اس کا چچوں میں ہو پھر جدائی کر دی آپ نے ان دونوں میں۔

فائدہ: اس بارے میں سہل بن سعد سے بھی روایت ہے۔ اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔



(۳۱۷۹) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ هِلَالَ بْنَ أُمَيَّةَ قَذَفَ امْرَأَتَهُ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ بِشَرِّكَ بْنِ سَحْمَاءَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((الْبَيِّنَةُ وَالْأَحَدُ فِي ظَهْرِكَ))، قَالَ: فَقَالَ هِلَالٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِذَا رَأَى أَحَدُنَا رَجُلًا عَلَى امْرَأَتِهِ أَيْلَتَمَسُ الْبَيِّنَةَ، فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((الْبَيِّنَةُ وَالْأَحَدُ فِي ظَهْرِكَ))، قَالَ: فَقَالَ هِلَالٌ: وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ إِنِّي لَصَادِقٌ وَلَكِنَّ لِي فِي أَمْرِي مَا يَبْرِي ظَهْرِي مِنَ الْحَدِّ فَتَزَلْ ﴿وَالَّذِينَ يَرْمُونَ أَزْوَاجَهُمْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ شُهَدَاءُ إِلَّا أَنْفُسُهُمْ فَشَهَادَةُ أَحَدِهِمْ أَرْبَعُ شَهَادَاتٍ بِاللَّهِ إِنَّهُ لَمِنَ الصَّادِقِينَ﴾ فَقَرَأَ إِلَى أَنْ بَلَغَ ﴿وَالْخَامِسَةَ أَنَّ غَضَبَ اللَّهِ عَلَيْهَا إِنْ كَانَ مِنَ الصَّادِقِينَ﴾ قَالَ: فَانْصَرَفَ النَّبِيُّ ﷺ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِمَا فَجَاءَ أَفْقَامَ هِلَالٌ بْنُ أُمَيَّةَ فَشَهِدَ وَالنَّبِيُّ ﷺ يَقُولُ: ((إِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ أَنَّ أَحَدَكُمَا كَاذِبٌ فَهَلْ مِنْكُمَا تَائِبٌ))، ثُمَّ قَامَتْ فَشَهِدَتْ، فَلَمَّا كَانَتْ عِنْدَ الْخَامِسَةِ: ﴿أَنَّ غَضَبَ اللَّهِ عَلَيْهَا إِنْ كَانَ مِنَ الصَّادِقِينَ﴾ قَالُوا لَهَا: إِنَّهَا مُوجِبَةٌ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَتَلَكَّاتُ

وَنَكَسَتْ حَتَّى ظَنَنَّا أَنْ سَرْجَعَ فَقَالَتْ : لَا أَفْضَحُ قَوْمِي سَائِرَ الْيَوْمِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : ((أَبْصُرُوْهَا، فَإِنْ جَاءَتْ بِهِ أَكْحَلُ الْعَيْنَيْنِ سَابِغَ الْإِلْتَيْنِ خَدَلَجَ السَّاقَيْنِ فَهُوَ لَشَرِيْلَتْ بِنِ سَحْمَاءَ)) فَجَاءَتْ بِهِ كَذَلِكَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : ((لَوْلَا مَا مَضَى مِنْ كِتَابِ اللَّهِ لَكَانَ لَنَا وَلَهَا شَانٌ)).

(اسنادہ صحیح ارواء الغلیل (۲۰۹۸) صحیح ابی داؤد (۱۹۵۱))

ترجمہ: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ہلال بن امیہ نے تہمت زنا کی لگائی اپنی عورت کو نبی ﷺ کے آگے شریک بن سحماء کے ساتھ تو آپ نے فرمایا گواہ لاؤ ورنہ حد پڑے گی تیری پیٹھ پر کباراوی نے نہ عرض کی ہلال نے کہ جب دیکھے کوئی ہم میں کا ایک مرد کو اپنی عورت کے پاس تو کیا گواہ ڈھونڈتا پھرے گا؟ پھر آپ یہی فرماتے تھے کہ گواہ لاؤ ورنہ حد پڑے گی تیری پیٹھ پر کباراوی نے نہ عرض کی ہلال نے قسم ہے اس پروردگار تعالیٰ کی جس نے آپ کو بھیجا ہے حق کے ساتھ کہ وہ شخص (یعنی میں) سچا ہے اور بے شک اترے گی میرے حق میں ایسی آیت کہ بجائے گی پیٹھ میری حد سے پھر اتری یہ آیت ﴿وَالَّذِينَ يَرْمُونَ إِزْوَاجَهُمْ﴾ اور پڑھیں آپ نے یہ آیتیں یہاں تک کہ پہنچے آپ ﴿وَالْخَامِسَةَ أَنَّ غَضَبَ اللَّهِ عَلَيْهَا﴾ إِنَّ كَانَ مِنَ الصَّادِقِينَ ﴿تک کہارواوی نے کہ جب فارغ ہوئے ان کے پڑھنے سے آپ نے بلا بھیجا ان دونوں کو اور وہ آئے تو کھڑے ہوئے ہلال اور گواہیاں دیں انہوں نے (جس طرح قرآن میں وارد ہوئی ہیں) اور نبی ﷺ فرماتے تھے کہ اللہ خوب جانتا ہے کہ ایک تم میں کا جھوٹا ہے تو کوئی تم میں سے توبہ کرتا ہے پھر وہ عورت کھڑی ہوئی اور اس نے بھی گواہی دی پھر جب وہ یہ کہنے لگی پانچویں گواہی میں کہ غضب ہے اللہ تعالیٰ کا اس عورت پر اگر وہ مرد (یعنی شوہر میرا) چٹوں میں ہو لوگوں نے کہا یہ گواہی اللہ کے غصہ کو واجب کر دینے والی ہے۔ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ وہ ٹھہر گئی یعنی خوف خدا سے اور پھر یہاں تک کہ گمان کیا ہم نے کہ وہ اپنی گواہی سے لوٹ جائے گی (یعنی اقرار زنا کرنے لگی) پھر کہنے لگی میں برادری کو سارا دن ذلیل نہ کروں گی (یعنی اگر اقرار زنا کروں تو برادری کو دھبہ لگے) پھر آپ نے فرمایا دیکھو اگر اس کا لڑکا کالی آنکھوں والا ہو مونے چوڑا والا بھری ہوئی رانوں والا تو وہ شریک بن سحماء کا نطفہ ہے (یعنی زنا سے ہوا ہے) پھر وہ ایسا ہی ہوا۔ تو آپ نے فرمایا اگر نہ ہو چکنا حکم اللہ کا پہلے سے (یعنی لعان کا) تو میرا اور اس کا عجیب حال ہوتا۔ یعنی میں اس کو حد مارتا۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ اور اسی طرح روایت کی عباد بن منصور نے یہ حدیث عکرمہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے انہوں نے نبی ﷺ سے اور روایت کی یہ ایوب نے عکرمہ سے مرسل اور نہیں ذکر کیا اس میں ابن عباس رضی اللہ عنہما کا۔



(۳۱۸۰) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : لَمَّا ذُكِرَ مِنْ شَأْنِي الَّذِي ذُكِرَ وَمَا عَلِمْتُ بِهِ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي حَظِيْبًا فَتَشَهَّدَ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ : ((أَمَّا بَعْدُ ! أَتَشِيرُونَ عَلَيَّ فِي أَنْاسٍ أَبْنَوْا أَهْلِيَّ

وَاللّٰهُ مَا عَلِمْتُ عَلَىٰ أَهْلِيٍّ مِنْ سُوءٍ قَطُّ، وَأَبْنُوَا بَيْنَ وَاللّٰهِ مَا عَلِمْتُ عَلَيْهِ مِنْ سُوءٍ قَطُّ، وَلَا دَخَلَ بَيْتِي قَطُّ إِلَّا وَأَنَا حَاضِرٌ، وَلَا غَيْبْتُ فِي سَفَرٍ إِلَّا غَابَ مَعِيَ)) فَقَامَ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ فَقَالَ: ائْذَنْ لِي يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنْ تَضْرِبَ أَعْنَاقَهُمْ، وَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الْخَزَرَجِ وَكَانَتْ أُمُّ حَسَّانَ بِنْتُ ثَابِتٍ مِنْ رَهْطٍ ذَلِكَ الرَّجُلِ فَقَالَ: كَذَبْتَ، أَمَا وَاللّٰهِ لَوْ كَانُوا مِنَ الْأَوْسِ مَا أَحْبَبْتَ أَنْ تَضْرِبَ أَعْنَاقَهُمْ حَتَّى كَادَ أَنْ يَكُونُوا بَيْنَ الْأَوْسِ وَالْخَزَرَجِ شَرٌّ فِي الْمَسْجِدِ ﷺ وَمَا عَلِمْتُ بِهِ ﷺ وَلَمَّا كَانَ مَسَاءً ذَلِكَ الْيَوْمِ خَرَجْتُ لِبَعْضِ حَاجَتِي وَمَعِيَ أُمُّ مُسْطَحٍ فَعَثَرْتُ، فَقَالَتْ: تَعَسَ مُسْطَحٌ، فَقُلْتُ لَهَا: أَيْ أُمُّ! تَسْبِيْنُ ابْنِكَ فَسَكَتَتْ ثُمَّ عَثَرْتُ الثَّانِيَةَ فَقَالَتْ: تَعَسَ مُسْطَحٌ! فَقُلْتُ لَهَا أَيْ أُمُّ تَسْبِيْنُ ابْنِكَ فَسَكَتَتْ ثُمَّ عَثَرْتُ الثَّالِثَةَ فَقَالَتْ: تَعَسَ مُسْطَحٌ! فَانْتَهَرْتُهَا فَقُلْتُ لَهَا! أَيْ أُمُّ! تَسْبِيْنُ ابْنِكَ! فَقَالَتْ: وَاللّٰهِ! مَا أَسْبُهُ إِلَّا فِيكَ فَقُلْتُ فِي أَيِّ شَأْنِي؟ قَالَتْ: فَبَقَرْتُ إِلَى الْحَدِيثِ قُلْتُ وَقَدْ كَانَ هَذَا؟! قَالَتْ: نَعَمْ، وَاللّٰهِ! لَقَدْ رَجَعْتُ إِلَى بَيْتِي وَكَانَ الَّذِي خَرَجْتُ لَهُ لَمْ أَخْرُجْ. لَا أَجِدُ مِنْهُ قَلِيلاً وَلَا كَثِيراً وَوُعِكَتُ فَقُلْتُ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ: أُرْسِلْنِي إِلَى بَيْتِ أَبِي فَارْسَلْ مَعِيَ الْعَلَامَ فَدَخَلْتُ الدَّارَ فَوَجَدْتُ أُمَّ رُوْمَانَ فِي السِّفْلِ وَأَبُوبَكْرٍ فَوْقَ الْبَيْتِ يَقْرَأُ، فَقَالَتْ أُمِّي: مَا جَاءَ بِكَ يَا بَنِيَّةُ! قَالَتْ: فَأَخْبَرْتُهَا وَذَكَرْتُ لَهَا الْحَدِيثَ فَإِذَا هُوَ لَمْ يَبْلُغْ مِنْهَا مَا بَلَغَ مِنِّي، فَقَالَتْ: يَا بَنِيَّةُ! خَفِيفِي عَلَيْكَ الشَّانُ، فَإِنَّهُ وَاللّٰهِ! لَقَلَّمَا كَانَتْ أَمْرًا حَسَنًا عِنْدَ رَجُلٍ يُحِبُّهَا لَهَا ضَرَائِرُ إِلَّا حَسَدْنَهَا وَقِيلَ فِيهَا، فَإِذَا هِيَ لَمْ يَبْلُغْ مِنْهَا مَا بَلَغَ مِنِّي، قَالَتْ: قُلْتُ وَقَدْ عَلِمَ بِهِ أَبِي، قَالَتْ: نَعَمْ، قُلْتُ: وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ؟ قَالَتْ: نَعَمْ، وَاسْتَعْبَرْتُ وَبَكَيْتُ فَسَمِعَ أَبُو بَكْرٍ صَوْتِي وَهُوَ فَوْقَ الْبَيْتِ يَقْرَأُ فَتَنَزَّلَ فَقَالَ لِأُمِّي: مَا شَأْنُهَا؟ قَالَتْ: بَلَغَهَا الَّذِي ذَكَرَ مِنْ شَأْنِهَا، فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ فَقَالَ: أَفَسَمِعْتُ عَلَيْكَ يَا بَنِيَّةُ إِلَّا رَجَعْتَ إِلَى بَيْتِكَ فَرَجَعْتُ؟ وَلَقَدْ جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى بَيْتِي وَسَأَلَ عَنِّي خَادِمَتِي فَقَالَتْ: لَا، وَاللّٰهِ! مَا عَلِمْتُ عَلَيْهَا عَيْبًا إِلَّا أَنَّهَا كَانَتْ تَرْفُدُ حَتَّى تَدْخُلَ الشَّاةُ فَتَأْكُلَ حَمِيرَتَهَا أَوْ عَجِينَتَهَا، وَانْتَهَرَهَا بَعْضُ أَصْحَابِهِ فَقَالَ اصْطَفَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَتَّى اسْقَطُوا لَهَا بِهِ فَقَالَتْ: سُبْحَانَ اللَّهِ! وَاللّٰهِ مَا عَلِمْتُ عَلَيْهَا إِلَّا مَا يَعْلَمُ الصَّائِغُ عَلَى تِيرِ الذَّهَبِ الْأَحْمَرِ فَلَبَغَ الْأَمْرُ ذَلِكَ الرَّجُلَ الَّذِي قِيلَ لَهُ، فَقَالَ: سُبْحَانَ اللَّهِ! وَاللّٰهِ مَا كَشَفْتُ كَذِبَ أَنْثَى قَطُّ، قَالَتْ عَائِشَةُ: فَقَتِلَ شَهِيدًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ، قَالَتْ: وَأُصْبَحَ أَبُو آيٍ عِنْدِي فَلَمْ يَزَلْ حَتَّى دَخَلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَقَدْ صَلَّى الْعَصْرُ ثُمَّ دَخَلَ وَقَدْ اكْتَفَفَنِي أَبُو آيٍ عَنْ يَمِينِي وَشِمَالِي فَتَشْهَدُ النَّبِيُّ ﷺ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَنْتَى عَلَيْهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ: ((أَمَّا بَعْدُ يَا عَائِشَةُ! إِنْ كُنْتَ قَارَفْتَ سُوءًا! أَوْ

ظَلَمْتُ فَوُتِبِي إِلَى اللَّهِ فَإِنَّ اللَّهَ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهِ))، قَالَتْ: وَقَدْ جَاءَتْ امْرَأَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ وَهِيَ جَالِسَةٌ بِالْبَابِ، فَقُلْتُ: أَلَا تَسْتَحْيِي مِنْ هَذِهِ الْمَرْأَةِ أَنْ تَذْكُرَ شَيْئًا وَوَعِظَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَالْتَفَتُ إِلَى أَبِي فَقُلْتُ: أَجِبْهُ. قَالَ: فَمَاذَا أَقُولُ؟ فَالْتَفَتُ إِلَى أُمِّي فَقُلْتُ: أَجِيبِيهِ، قَالَتْ: أَقُولُ مَاذَا؟ قَالَتْ: فَلَمَّا لَمْ يُجِيبًا تَشْهَدْتُ فَحَمِدْتُ اللَّهَ وَأَثْنَيْتُ عَلَيْهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ، ثُمَّ قُلْتُ: أَمَا وَاللَّهِ لَئِنْ قُلْتُ لَكُمْ إِنِّي لَمْ أَفْعَلْ، وَاللَّهُ يَشْهَدُ إِنِّي لَصَادِقَةٌ مَا؟ ذَاكَ بِنَافِعِي عِنْدَكُمْ لِي، لَقَدْ تَكَلَّمْتُمْ وَأَشْرَبْتُمْ قُلُوبَكُمْ وَلَئِنْ قُلْتُ: إِنِّي قَدْ فَعَلْتُ وَاللَّهُ يَعْلَمُ إِنِّي لَمْ أَفْعَلْ لَتَقُولَنَّ إِنَّهَا قَدْ بَاءَتْ بِهَا عَلَى نَفْسِهَا. وَاللَّهُ إِنِّي مَا أَجْدَلِي وَلَكُمْ مَثَلًا قَالَتْ وَالتَّمَسْتُ اسْمَ يَعْقُوبَ فَلَمْ أَقْدِرْ عَلَيْهِ إِلَّا أَبَايُوسُفَ حِينَ قَالَ: ﴿فَصَبِّرْ جَمِيلٌ وَاللَّهُ الْمُسْتَعَانُ عَلَى مَا تَصِفُونَ﴾ قَالَتْ: وَأَنْزَلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنْ سَاعِيهِ فَسَكَنَّا فَرَفَعَ عَنْهُ وَإِنِّي لَا تَبِينُ السُّرُورَ فِي وَجْهِهِ وَهُوَ يَمْسُحُ جَبِينَهُ وَيَقُولُ: ((أَبْشِرِي يَا عَائِشَةُ قَدْ أَنْزَلَ اللَّهُ بَرَاءَتَكَ))، قَالَتْ: فَكُنْتُ أَشَدَّ مَا كُنْتُ غَضْبًا فَقَالَ لِي أَبُوَاي: قُومِي إِلَيْهِ، فَقُلْتُ: لَا، وَاللَّهُ لَا أَقُومُ إِلَيْهِ وَلَا أَحْمَدُهُ وَلَا أَحْمَدُكُمْ وَلَكِنْ أَحْمَدُ اللَّهَ الَّذِي أَنْزَلَ بَرَاءَتِي، لَقَدْ سَمِعْتُمُوهُ فَمَا أَنْكَرْتُمُوهُ وَلَا غَيْرْتُمُوهُ. وَكَانَتْ عَائِشَةُ تَقُولُ: أَمَّا زَيْنَبُ بِنْتُ جَحْشٍ فَعَصَمَهَا اللَّهُ بِدَيْبِهَا فَلَمْ تَقُلْ إِلَّا خَيْرًا وَأَمَّا أُخْتُهَا حَمْنَةُ فَهَلَكَتْ فِيمَنْ هَلَكَ وَكَانَ الَّذِي تَكَلَّمُ فِيهِ مُسْطَحٌ وَحَسَنُ بْنُ ثَابِتٍ وَالْمُنَافِقُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي وَهُوَ الَّذِي كَانَ يَسْتَوِيهِ وَيَجْمَعُهُ وَهُوَ الَّذِي تَوَلَّى كِبْرَهُ مِنْهُمْ هُوَ وَحَمْنَةُ. قَالَتْ: فَحَلَفَ أَبُو بَكْرٍ أَنْ لَا يَنْفَعُ مُسْطَحًا بِنَافِعَةٍ أَبَدًا، فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى هَذِهِ الْآيَةَ ﴿وَلَا يَأْتَلِ أُولُو الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ﴾ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ، يَعْنِي أَبُو بَكْرٍ ﴿أَنْ يُؤْتُوا أُولَى الْقُرْبَى وَالْمَسَاكِينَ وَالْمُهَاجِرِينَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ﴾ يَعْنِي مُسْطَحًا إِلَى قَوْلِهِ ﴿أَلَا تَحِبُّونَ أَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لَكُمْ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ﴾ قَالَ أَبُو بَكْرٍ: بَلَى، وَاللَّهُ يَارَبَّنَا! إِنَّا لَنُحِبُّ أَنْ تَغْفِرَ لَنَا وَعَادَ لَهُ بِمَا كَانَ يَصْنَعُ. (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا جب چرچا ہونے لگا میرے حال کا اور مجھے اس کی کچھ خبر نہ تھی رسول اللہ ﷺ ہمارے درمیان خطبہ پڑھنے کھڑے ہوئے اور شہادتیں پڑھیں اور تعریف اور ثنا کی اللہ تعالیٰ کی جیسے اس کی ذات کو لائق ہے پھر فرمایا آپ نے مشورہ دو مجھے ان لوگوں کے بارے میں جنہوں نے میری بیوی پر تہمت لگائی ہے اور قسم ہے اللہ کی میں نہیں جانتا اپنی بیوی میں کوئی برائی کبھی اور متہم کیا ہے ایسے شخص کے ساتھ کہ قسم ہے اللہ کی میں نہیں جانتا اس میں کوئی برائی کبھی اور کبھی داخل نہ ہوا وہ میرے گھر میں مگر جب کہ میں موجود ہوتا اور نہ باہر گیا میں کسی سفر میں مگر وہ بھی میرے ساتھ باہر گیا تو سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور عرض کی کہ حکم دیجیے مجھے اے رسول اللہ کے کہ ماریں ہم

گردنیں ان کی (یعنی جنہوں نے تہمت لگائی ہے) اور کھڑا ہوا ایک مرد خنزرج کے قبیلہ کا اور حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کی ماں اس شخص کی قوم میں سے تھی اور کہا اس شخص نے (سعد سے) کہ جھوٹ کہا تو نے آگاہ ہو کہ قسم ہے اللہ تعالیٰ کی اگر وہ ہوتا (یعنی تہمت لگانے والا) اس میں سے تو کبھی درست نہ رکھتے تم کہ اس کی گردن مارو (یعنی اپنی قوم کی رعایت سے) غرض یہاں تک نوبت پہنچی کہ فساد عظیم ہو جائے اس اور خنزرج کے درمیان (دونوں قبیلے تھے انصار کے) اور مجھے اس کی کچھ خبر نہ تھی (یہ قول ہے ام المؤمنین رضی اللہ عنہا کا) پھر جب اس دن شام ہوئی نکلی میں اپنے کسی کام کو یعنی پاخانے کو اور سطح کی ماں میرے ساتھ تھی اور اس نے ٹھوکر کھائی اور کہنے لگی سطح مرے، سو میں نے کہا اے ماں تو کستی ہے اپنے بیٹے کو پھر وہ ٹھہر گئی پھر دوبارہ ٹھوکر کھائی اور کہا اس نے سطح مرے اور پھر میں نے کہا اے ماں تو کستی ہے اپنے بیٹے کو پھر ٹھہر گئی پھر ٹھوکر کھائی اس نے تیسری بار اور کہا سطح مرے پھر میں نے اس کو جھڑکا اور کہا اے ماں تو کستی ہے اپنے بیٹے کو تب اس نے کہا قسم ہے اللہ کی میں نہیں کستی مگر تیرے واسطے میں نے کہا میرے کس حال کے لیے تو اسے کستی ہے کہا عائشہ رضی اللہ عنہا نے پھر کھولی اس نے ساری حقیقت اس بات کی اور میں نے اس سے پوچھا کہ لوگوں میں اس کا چرچا ہو چکا اس نے کہا ہاں اور قسم ہے اللہ کی لوٹی میں اپنے گھر کو اور گویا میں جس کے لیے نکلی تھی اس کے لیے نکلی ہی نہیں پائی میں نے حاجت اس کی تھوڑی نہ بہت یعنی پاخانے کی اور بخار آ گیا مجھے اور میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہا کہ مجھے میرے باپ کے گھر بھیج دیجیے پھر میرے ساتھ آپ نے ایک لڑکا کر دیا اور میں گھر پہنچی اور پایا میں نے ام رومان کو (یہ ماں ہیں آپ عائشہ رضی اللہ عنہا کی) نیچے کے گھر میں اور ابو بکر رضی اللہ عنہ اوپر قرآن پڑھ رہے تھے، سو میری ماں نے کہا کیوں آئی تم اے میری بیٹی کہا عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ خبر دی میں نے ان کو اور ذکر کیا میں نے اس قصہ کو اور ان کو اس قصہ سے اتنی اذیت نہ ہوئی جو مجھ کو ہوئی تھی تو انہوں نے مجھ سے فرمایا اے میری بیٹی اپنے حال پر تخفیف کرو (یعنی گھبراؤ نہیں) اس لیے کہ قسم ہے اللہ تعالیٰ کی کم ہوتا ہے کہ جس مرد کے پاس ایک خوبصورت عورت ہو اور وہ اسے چاہتا ہو اور اس کے سوتیں بھی ہوں کہ حسد نہ کریں اس پر اور باتیں نہ بنائیں اس کے لیے غرض ان کو اتنی اذیت نہ ہوئی جو مجھ کو ہوئی تھی کہا ام المؤمنین نے کہ جانتے ہیں یہ بات باپ میرے جواب دیا ان کی ماں نے کہ ہاں کہا میں نے اور رسول اللہ کہا انہوں نے کہ ہاں پھر میں غمگین ہوئی اور رونے لگی اور ابو بکرؓ نے میری آواز سنی تو کوٹھے پر قرآن پڑھتے تھے پھر وہ اترے اور کہنے لگے اس کا کیا حال ہے ان کی ماں نے کہا خبر ہو گئی اس کو اپنے حال کی جس کا چرچا ہو رہا ہے تو بھرائیں اس کی آنکھیں تب کہا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے میں تجھے قسم دیتا ہوں اے بیٹی کہ تو پھر جا اپنے گھر میں تو میں پھر گئی اور رسول اللہ ﷺ میرے گھر تشریف لائے اور میرا حال پوچھا میری خادمہ سے اس نے کہا قسم ہے اللہ کی نہیں جانتی میں اس میں کوئی عیب مگر اتنا ہے کہ تو جاتی ہے وہ اور بکری آٹا کھا جاتی ہے راوی کو شک ہے کہ حمیر تھا کہا یا عجبتہا معنی دونوں کے ایک ہیں اور گھر کا اس کو بعض یاروں نے آپ کے اور کہا کہ سچ کہہ رسول اللہ ﷺ سے یہاں تک

کہ سخت ست کہا اس کو اس بات کے لیے اس نے کہا پاک ہے اللہ، قسم ہے اللہ کی میں ان کا کچھ حال نہیں جانتی مگر جتنا جانتا ہے سنا سونے خالص سرخ رنگ کو اور اس مرد کو بھی خبر پہنچی جس کے اوپر تہمت لگائی گئی تھی اس نے کہا اللہ پاک ہے میں نے کبھی ستر نہیں کھولا ہے کسی عورت کا کبھی۔ آپ عائشہ ام المؤمنین رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ پھر وہ شہید مارا گیا اللہ کی راہ میں کہا ام المؤمنین رضی اللہ عنہا نے صبح کو میرے ماں باپ میرے پاس آئے اور وہ میرے ہی پاس تھے کہ رسول اللہ ﷺ بھی آئے اور نماز عصر پڑھ کر وہ تشریف لائے تھے اور میرے ماں باپ داہنے بائیں بیٹھے تھے پس تشہد پڑھا نبی ﷺ نے اور حمد و ثنا کی اللہ تعالیٰ کی جیسی اس کو لائق ہے پھر فرمایا بعد حمد و ثنا کے اے عائشہ! اگر تو مرتکب ہوئی ہو برائی کی یا ظلم کیا ہو تو نے (یعنی اپنی جان پر) تو توبہ کر اللہ کی طرف اور اللہ توبہ قبول کرتا ہے اپنے بندوں کی کہا ام المؤمنین رضی اللہ عنہا نے کہا آئی ایک عورت انصار میں سے اور وہ دروازہ پر بیٹھی تھی میں نے کہا آپ شر مانتے نہیں اس عورت سے کہ ذکر کرتے ہیں اس کے سامنے غرض نصیحت کی رسول اللہ ﷺ نے اور میں متوجہ ہوئی اپنے باپ کی طرف اور میں نے کہا آپ کو جواب دو انہوں نے کہا میں کیا کہہ سکتا ہوں (یہ کمال ادب تھا آپ ابو بکر رضی اللہ عنہ کا اور مؤمن کو انبیاء کا ایسا ہی ادب ضرور ہے خصوصاً سید الانبیاء کا کہ آپ کی حدیث کے آگے بات نہ نکلے اور جواب نہ آئے) پھر میں متوجہ ہوئی اپنی ماں کی طرف اور میں نے کہا تم جواب دو حضرت کو انہوں نے بھی کہا میں آپ کے آگے کیا عرض کروں کہا ام المؤمنین نے کہ پھر جب کچھ جواب نہ دیا ان دونوں نے تشہد پڑھا میں نے اور حمد و ثنا کی اللہ کی جیسے اس کی ذات مقدس کے لائق ہے پھر میں نے کہا اللہ کی قسم ہے اگر میں کہوں کہ میں نے نہیں کیا اور اللہ گواہ ہے کہ میں سچی ہوں جب بھی یہ بات مجھے فائدہ نہ دے گی تمہارے آگے اس لیے کہ تم بول چکے اور تمہارے دل اس سے رنگ گئے اور اگر میں کہوں کہ میں نے کیا ہے اور اللہ خوب جانتا ہے کہ میں نے نہیں کیا تو تم کہو گے کہ اقرار کر لیا اس نے اپنے تصور کا اور اللہ کی قسم میں نہیں جانتی تمہارے اور اپنے لیے کوئی کہاوت۔ کہا ام المؤمنین نے اور سوچا میں نے یعقوب کا نام پھر اس وقت میرے خیال میں نہ آیا مگر میں نے کہا یوسف کے باپ کی، (یعنی ان کی کہاوت برابر ہے) جب کہا انہوں نے ﴿فصبر جميل والله المستعان على ما تصفون﴾ یعنی صبر ہی بہتر ہے اور اللہ مددگار ہے اس پر جسے تم بیان کرتے ہو۔ کہا ام المؤمنین نے اور وحی نازل ہوئی رسول اللہ ﷺ پر اسی وقت اور ہم چپ ہو رہے پھر جاتے رہے آثار وحی کے اور دیکھی میں نے خوشی آپ کے منہ پر اور وہ اپنی پیشانی سے پسینہ پونچھتے تھے اور فرماتے تھے بشارت ہو تجھ کو اے عائشہ کہ اللہ تعالیٰ نے اتاری پاکیزگی تیری۔ کہا ام المؤمنین (رضی اللہ عنہا) کہ میں بڑے غصہ میں تھی کہ مجھ سے میرے ماں باپ نے کہا کہ کھڑی ہو آپ کے آگے (یعنی شکریہ آپ کا ادا کر) میں نے کہا کبھی نہیں قسم ہے اللہ کی میں ان کا شکر ادا کرنے کبھی کھڑی نہ ہوں نہ تعریف کروں گی اور نہ تمہاری دونوں کی تعریف کروں گی پر تعریف کروں گی اللہ تعالیٰ کی جس نے میری پاکیزگی اتاری تم لوگوں نے میری تہمت اور غیبت سنی اور انکار نہ کیا اور نہ اس کو روکا اور ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا

فرمایا کرتی تھیں کہ زینب بنت جحش کی بیٹی کو اللہ تعالیٰ نے بچالیا اس کی دینداری کے سبب سے اور نہ کہی اس نے اس مقدمہ میں مگر اچھی بات پر بہن اس کی حمہ وہ ہلاک ہو گئی ہلاک ہونے والوں کے ساتھ یعنی شریک بہتان ہو گئی اور جو اس کا چرچا کرتے تھے وہ مسطح اور حسان بن ثابت تھے اور عبد اللہ بن ابی منافق اور وہ اس کا ذکر نکالتا تھا پھر اسے پھیلاتا تھا اور اسی نے اس بات کا بڑا بوجھ اٹھایا اور حمہ نے کہا ام المؤمنین نے کہ قسم کھائی ابو بکرؓ نے کہ نفع نہ دیں گے کسی طرح کا مسطح کو کبھی تو اتاری اللہ تعالیٰ نے اس پر یہ آیت ﴿وَلَا يَأْتِلُ أُولُو الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ﴾ یعنی قسم نہ کھائیں بزرگی اور کشائش والے تم میں سے اور مراد اس سے ابو بکرؓ ہیں کہ نہ دیں گے قرابت والوں کو مساکین اور مہاجرین کو جنہوں نے اللہ کی راہ میں ہجرت کی اور مراد اس سے مسطح ہے یہاں تک کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے ﴿إِلَّا تَحِبُّوا أَنْ يَغْفِرَ لَكُمْ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ﴾ یعنی کیا دوست نہیں رکھتے ہو تم کہ اللہ بخش دے تم کو اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ کہا ابو بکرؓ نے بے شک قسم ہے اللہ کی اے رب ہمارے ہم دوست رکھتے ہیں کہ تو بخشنے ہم کو اور پھر دینے لگے مسطح کو جو دیتے تھے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے ہشام بن عروہ کی روایت سے۔ اور روایت کی یونس بن یزید اور معمر اور کئی لوگوں نے زہری سے انہوں نے عروہ بن زبیر اور سعید بن مسیب سے اور علقمہ بن وقاص لیش اور عبید اللہ بن عبد اللہ سے ان سب نے ام المؤمنین عائشہؓ سے یہی حدیث ہشام بن عروہ کی روایت سے پوری اور لمبی حدیث۔ روایت کی ہم سے بندار نے انہوں نے ابن عدی سے انہوں نے محمد بن اسحاق سے انہوں نے عبد اللہ بن ابی بکرؓ سے انہوں نے عمرؓ سے انہوں نے عائشہؓ سے کہ فرمایا انہوں نے جب نازل ہوئی طہارت میری کھڑے ہوئے رسول اللہ ﷺ منبر پر اور ذکر کیا اس کا اور قرآن پڑھا پھر جب منبر سے اترے دو مردوں اور ایک عورت کو حکم کیا کہ ان کو مار پڑی حد قذف کی۔

یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم اسے مگر محمد بن اسحاق کی روایت سے۔

مترجم : اس روایت میں قصہ اقل مذکور ہے کیفیت مفصلہ اس کی یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب کسی سفر میں جاتے قرعڈالتے پھر جب غزوہ مریسہ پیش آیا قرعہ ام المؤمنین عائشہؓ کے نام نکلا پھر وہ آپ کے ساتھ نکلیں بعد نزول حجاب کے اور ہودج میں لوگ حضرت عائشہؓ کو اٹھالیتے تھے اور ہودج سمیت اونٹ سے اتار لیتے پھر جب آپ ﷺ غزوہ سے لوٹے اور مدینہ کے قریب پہنچے حکم دیا رسول اللہ ﷺ نے رات کو چلنے کا آپ عائشہؓ کو چھوڑ دیا کہ میں لشکر کے باہر قضائے حاجت کو گئی اور جب وہاں سے لوٹ کر اپنے فرد گاہ میں پہنچی تو میں نے اپنے سینہ کو ٹٹولا اور ایک ہار جو میرے گلے میں تھا اس کو نہ پایا اور میں اسے ڈھونڈنے لگی اور جو لوگ میرا ہودج اٹھا لیتے تھے وہ آئے اور ہودج میرا اونٹ پر لا دیا اس وقت عورتیں قلت طعام کے سبب سے نہایت ہلکی پھلکی تھیں کہ لوگوں کو نہ معلوم ہوا ہودج کا ہلکا ہونا غرض انہوں نے ہودج لا دیا اور لشکر چلا گیا جب میں اپنی جگہ پہنچی مجھے خیال ہوا کہ لوگ ڈھونڈنے آئیں گے اور میں سو گئی اور صفوان بن معطل سلمیٰ لشکر کے پیچھے تھے پھر جب وہ صبح کو میری جگہ پہنچے اور انہوں نے مجھے پہچانا

کہ قبل نزول حجاب مجھے دیکھا تھا انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا اور ان کی آواز سے میں جاگی اور سوا اس کے کچھ کلام انہوں نے مجھ سے نہ کیا اور میں ان کے اونٹ پر سوار ہو گئی انہوں نے اونٹ لشکر میں پہنچا دیا اور منافق لوگ اپنا منہ کالا کرنے لگے باقی قصہ وہی ہے جو حدیث میں مذکور ہوا۔ اور مروی ہے کہ نبی ﷺ نے جو لوگ اس تہمت میں شریک تھے اسی (۸۰) اسی (۸۰) کوڑے حد ماری اور اللہ تعالیٰ نے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کی طہارت اور برأت میں کتنی ہی آیتیں اتاریں اور ازواج مطہرات کو طیبات فرمایا اور مغفرت اور رزق کریم کا وعدہ فرمایا اور مروی ہے کہ ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی تھیں کئی باتیں ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے کسی عورت کو نہیں عنایت فرمائیں سوا ان کے پہلے یہ کہ جبریل علیہ السلام ان کی تصویر ایک پارہ حریر پر آنحضرتؐ کے پاس لائے اور کہا یہ تمہاری بیوی ہیں اور مروی ہے کہ تصویر ان کی ہتھیلی میں منقش ہوئی تھی دوسرے یہ کہ آپ نے کسی باکرہ عورت سے نکاح نہیں کیا سوا ان کے تیسرے یہ کہ وفات ہوئی رسول اللہ ﷺ کی اور سر آپ کا ان کی گود میں تھا جو تھے یہ کہ آپ انہیں کے گھر میں دفن ہوئے پانچویں یہ کہ آپ پر وحی اترتی تھی اور آپ ان کے لحاف میں ہوتی تھیں، چھٹی یہ کہ اتری برأت ان کی آسمان سے ساتویں یہ کہ وہ نبی ہیں رسول اللہ ﷺ کے خلیفہ اول کی آٹھویں یہ کہ اللہ نے ان کو طیبہ فرمایا، نویں یہ کہ اللہ نے وعدہ کیا ان کے لیے مغفرت اور رزق کریم کا۔

اور مسروق جب روایت کرتے تھے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہتے تھے روایت کی مجھ سے صدیقہ نے جو صدیق کی بیٹی ہیں رسول اللہ ﷺ کی پیاری ہیں جن کی برأت اللہ نے فلک سے اتاری هذا خلاصة ما فی البغوی، ابو مسلمہ سے روایت ہے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اے عائشہ یہ جبریل ہیں کہ تم کو سلام کہتے ہیں ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ ان پر سلام اور رحمت اللہ کی (الحديث) روایت کیا اس کو بخاری نے اور مسلم نے اور انہیں سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا میں نے تین بار تم کو خواب میں دیکھا اور فرشتہ تمہاری تصویر پارہ حریر پر لایا تھا اور کہتا تھا یہ آپ کی بیوی ہے پھر جب میں نے تمہارا منہ کھولا تو وہی صورت پائی جو خواب میں دیکھی تھی پھر میں نے اپنے دل میں کہا کہ اگر اللہ کو منظور ہوگا تو ضرور اس کا ظہور ہوگا روایت کیا اس کو بخاری اور مسلم نے اور اسی طرح بہت سی روایتیں آپ کی فضیلت میں وارد ہوئی ہیں اللہ تعالیٰ ہم قصور واروں کا حشر یوم النشور میں ان کے ساتھ کرے اور ہمارے خطیئات اور سینات کو بخشے آمین یا رب العالمین ”احب الصالحین ولست منهم لعل اللہ یرزقنی صلاحاً۔ ام المؤمنین کو اللہ تعالیٰ نے علم ایسا عنایت فرمایا تھا کہ ابو موسیٰ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ پر جو حدیث مشکل ہوتی ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھتے اور ان کے پاس اس کا علم وافر پاتے اور موسیٰ بن طلحہ سے روایت ہے کہ میں نے کوئی شخص نہ دیکھا فصیح تر ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ان دونوں کو ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔ اَللّٰهُمَّ ارْفَعْ دَرَجَتَهَا فِیْ اَعْلٰی عِلِّیْنَ وَاَكْرِمْ نَزْلَهَا یَوْمَ الدِّیْنِ وَاَنْزِلْهَا مُنْزَلًا مُّبِیْنًا فَاِنَّكَ خَیْرُ الْمُنْزِلِیْنَ۔ اٰمِیْن یا رَبَّ الْعَالَمِیْنَ۔

خاتمہ: سورہ نور چشم بدور آنکھوں کا نور اور دلوں کا سرور ہے اس کی آیات گویا خال چہرہ حور ہیں اور معانی و مطالب شراغ بیت الموعود اشارات و کنایات نمونہ تجلی طور سیاست منزلی سے اس میں بہت کچھ مذکور ہے اور حد و شرعیہ سے اکثر مسطور مجملہ اس کے حد

ہے زانیہ اور زانی کی اور حکم ان کے نکاح کا اور اسی (۸۰) کوڑے ہونا حد زانیہ کے اور حکم لعان کا اور آداب گھر میں جانے کے سلام واستغفار ان سے اور نہی خالی گھروں میں جانے سے بغیر اذن مالک کے اور جواز بیوت غیر مسکونہ میں جانے کا کہ جس میں اپنا سامان رکھا ہو اور حکم غصہ بصر کا اور حفظ فرج کا اور نہی عورتوں کی اپنی زینت ظاہر کرنے کی اور امر گھونگھٹ لٹکانے کا اور بیان محرموں کا جیسے شوہر یا باپ دادے یا خسر وغیرہ ہیں اور نہی پیر پٹ کر چلنے کی عورتوں کی آواز زیور کی معلوم ہو اور حکم رانڈوں کے نکاح کا اور امر مکاتب کر دینے کا لونڈی غلام کو اور نہی لونڈیوں سے زنا کرانے کی اور امر اجازت چاہنے کا گھر میں آنے کے لیے تین وقتوں میں قبل صلوٰۃ فجر کے اور دو پہر کے وقت اور بعد نماز عشا کے اور اس کے سوا اور وقتوں میں جواز آمد و رفت کا اہل بیت کے لیے اور امر اطفال کے اجازت مانگنے کا مثل بالغوں کے جب وہ بالغ ہو جائیں گھر میں آتے وقت اور جواز قناعت کرنے کا تھوڑے کپڑوں پر بڑھیوں کے لیے اور جواز کھانا کھانے کا اپنے گھروں میں اور اپنے باپ دادوں کے اور ماؤں وغیرہ کے گھروں میں اور جواز کرکھانے کا اور جدا جدا کھانے کا اور حکم سلام کا وقت گھر میں آنے کے اور جائز نہ ہونا ایمانداروں کو بغیر اذن کے چلے جانا آپ ﷺ کی محفل سے۔ اور قصص سے مذکور ہے قصہ اقلک و برأت ام المؤمنین کا۔ اور صفات البیہ سے مذکور ہے تمثیل اس کے نور مبارک کی ساتھ ایک طاق کے جس میں ایک چراغ ہو اور وہ چراغ ایک فانوس میں ہو اور موجود ہونا اس کے نور کا ان گھروں میں جہاں صبح و شام اس کی پاکی بولی جاتی ہے اور صلوٰۃ و تسبیح اہل سموت و ارض کی اور مالکیت اللہ تعالیٰ کی سب پر اور قدرتیں اس کی جیسے بدلیوں کا چلانا اور پانی کا ان سے برسانا اور برف اور اولوں کا گرانا اور لیل و نہار کا بدلنے آنا اور مالکیت اور علم اس کا ساتھ اور مخلوقات کے اور فوائد متفرقہ سے مذکور ہے انزال آیات بینات کا اس صورت میں اور احسان رکھنا نزول آیات کے ساتھ اور ہونا نور الہی کا ان لوگوں میں جن کو تجارت اور بیع ذکر الہی سے غافل نہیں رکھتی اور تمثیل اعمال کفار کی سراب سے اور تمثیل دوسرے ظلمات سے اور پھر جاننا مدعیان ایمان کا اللہ تعالیٰ اور رسول کی اطاعت سے اور فضیلت ان لوگوں کی جو اللہ اور رسول کے حکم پر سمعنا و اطعنا کہتے ہیں اور قسم کھانا منافقوں کا رسول کے آگے اگر آپ جہاد کا حکم فرمائیں تو ہم بھی چلیں اور وعدہ خلیفہ کرنے کا اس زمین پر صالحوں کو اور امر اقامت صلوٰۃ اور اتیان زکوٰۃ اور اطاعت رسول کا اور وعید ناری کی کافروں کے لیے اور جمعہ اور حج و جہاد واجب نہ ہونا غمی اور اعرج پر۔



(۳۱۸۱) عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: لَمَّا نَزَلَ عُذْرِي، قَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى الْمَنْبَرِ فَذَكَرَ ذَلِكَ وَتَلَا الْقُرْآنَ، فَلَمَّا نَزَلَ أَمَرَ بِرَجُلَيْنِ وَامْرَأَةٍ فُضِّرُوا حَدَّهُمْ. (اسنادہ حسن)

ترجمہ: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں جب قرآن میں میری براءت کی آیتیں اُتریں تو آپ ﷺ منبر پر کھڑے ہوئے اس کا تذکرہ کرنے لگے اور وہ آیات تلاوت کیں جب منبر سے نیچے اُترے تو دو مردوں اور ایک عورت پر حد لگانے کا حکم دیا۔ چنانچہ ان پر حد لگائی گئی۔



۲۵۔ باب وَمِنْ سُورَةِ الْفُرْقَانِ

تفسیر سورہ الفرقان

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

(۳۱۸۲) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ: أَيُّ الذَّنْبِ أَعْظَمُ قَالَ: ((أَنْ تَجْعَلَ لِلَّهِ نِدًّا وَهُوَ خَلَقَكَ)). قَالَ: قُلْتُ ثُمَّ مَاذَا قَالَ: ((أَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ خَشْيَةً أَنْ يُعْطَمَ مَعْلَكَ)) قَالَ قُلْتُ: ثُمَّ مَاذَا قَالَ: ((أَنْ تَزْنِيَ بِحَلِيلَةِ جَارِكَ)). (اسنادہ صحیح) الارواء (۲۳۳۷) صحیح ابی داؤد (۲۰۰۰)

ترجمہ: عبد اللہ سے روایت ہے انہوں نے کہا اے رسول اللہ کے کون سا گناہ بڑا ہے آپ نے فرمایا یہ کہ ٹھہرا دے تو اللہ کا شریک اور اسی نے پیدا کیا ہے تجھ کو (یعنی بلا شرکت غیر کے) میں نے کہا پھر کون سا گناہ بڑا ہے آپ نے فرمایا کہ قتل کرے اپنے لڑکے کو اس ڈر سے کہ وہ تیرے ساتھ کھانا کھائے گا میں نے کہا پھر کونسا فرمایا آپ نے یہ کہ زنا کرے تو اپنے ہمسائے کی بی بی سے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے روایت کی ہم سے بندار نے انہوں نے عبد الرحمن سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے منصور سے اور اعمش سے انہوں نے ابی وائل سے انہوں نے عمرو بن شرحبیل سے انہوں نے عبد اللہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مثل اس کے اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔



(۳۱۸۳) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ: أَيُّ الذَّنْبِ أَعْظَمُ قَالَ: ((أَنْ تَجْعَلَ لِلَّهِ نِدًّا وَهُوَ خَلَقَكَ وَأَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ مِنْ أَجْلِ أَنْ يَأْكُلَ مَعَكَ أَوْ مِنْ طَعَامِكَ وَأَنْ تَزْنِيَ بِحَلِيلَةِ جَارِكَ)) قَالَ: بَلَا هَذِهِ الْآيَةُ ﴿وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُونَ وَمَنْ يَفْعَلْ ذَلِكَ يَلْقَ أَثَامًا يُضَاعَفْ لَهُ الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَيَخْلُدْ فِيهِ مُهَانًا﴾. (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: عبد اللہ سے روایت ہے کہ میں نے پوچھا رسول اللہ ﷺ سے کہ کون سا گناہ سب سے بڑا ہے آپ نے فرمایا یہ کہ ٹھہرا دے تو اللہ کا شریک اور اس نے تجھے پیدا کیا اور قتل کرے تو اپنے لڑکے کو اس خوف سے کہ وہ کھائے گا تیرے ساتھ یا تیرے کھانے سے اور یہ کہ زنا کرے تو اپنے ہمسائے کی عورت سے کہا راوی نے کہ پھر بڑھی حضرت نے یہ آیت والذین لا يدعون مع الله الهاة آخريتك یعنی رحمان کے وہ بندے ہیں کہ نہیں پکارتے اللہ کے سوا دوسرے کو معبود جان کر اور نہیں

قتل کرتے اس جان کو کہ حرام کیا اللہ نے مگر ساتھ حق کے یعنی قصاص وغیرہ میں اور زنا نہیں کرتے اور جس نے یہ کام کیا پھینچے گا وہ اپنے گناہوں کی سزا کو دو گنا ہوگا اس پر عذاب قیامت کے دن اور داخل ہوگا دوزخ میں ذلیل ہو کر۔

فائدہ: حدیث سفیان کی منسوخ و اعش سے زیادہ صحیح ہے اس حدیث سے جو شعبہ نے واصل سے روایت کی ہے اس لیے کہ واصل کی اسناد میں ایک شخص زیادہ مذکور ہے روایت کی ہم سے محمد بن ثنی نے انہوں نے محمد بن جعفر سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے واصل سے انہوں نے ابی وائل سے انہوں نے عبد اللہ سے اور مذکر کیا اس میں عمر بن شریحیل کا۔ [اسنادہ صحیح]

خاتمہ: سورہ فرقان میں صفات قرآن سے مذکور ہے اترنا اس کا تمام اہل جہان کے ڈرانے کو اٹک مفری اور اساطیر الاولین کہنا کافروں کا اس کو اور کہنا کافروں کا قرآن سارا ایک بارگی کیوں نازل نہ ہوا۔ اور ہونا کافروں کے جمیع اعتراضات کا جواب قرآن میں اور پھر پھر کر سمجھانا قرآن کو اور متعلقات نبوت سے مذکور ہے اعتراض کافروں کا نبی ﷺ کے کھانے اور بازاروں میں پھرنے پر اور نہ ہونا خزانہ اور باغ کا ان کے لیے اور جواب اس کا کہ سارے انبیاء سابقین کھاتے اور بازاروں میں پھرتے تھے اور معترض ہونا منکران قیامت کا کہ ہم پر ملائکہ کیوں نہ نازل ہوئے اور استہزاء کافروں کا رسول کے ساتھ اور کہنا ان کا کہ یہ ہم کو ہمارے معبودوں سے چھڑانا چاہتا ہے اور بمشر اور نذر ہونا ہمارے رسول کا اور کوئی اجر نہ چاہنا دعوت پر اور حالات ماضیہ سے تذکر موسیٰ اور ہارون کے حال کی اور قوم نوح اور ان کے ہلاک ہونے کی۔

اور ہلاک عاد و ثمود و اصحاب رس اور ہلاک قوم لوط کی قریوں کی اور صفات الہی سے مالکیت اس اللہ تعالیٰ کی اور نفی ولد اور شریک کی اس سے اور مخلوق ہونا معبودان باطل کا اور قادر نہ ہونا ان کا نفع و ضرر اور امانت و احیاء پر اور پیدا کرنا آسمانوں کا چھ روز میں اور استواء عرش پر اور بنانا بر جوں کا آسمانوں میں اور رکھنا سراج اور قمر منیر کا ان میں اور پھیر و بدل کرنا لیل و نہار کا اور احوال قیامت سے مذکور ہے جھٹلانا کافروں کا قیامت کو اور وعید سعیر کی ان کے لیے غصہ غیظ اور زفر سعیر کا اور وعدہ جنت کا متقیوں کے لیے اور رویا کی معبودان باطل کی حشر میں اور انکار کرنا ان کا اپنی معبودیت سے اور خوبی اصحاب جنت کے مقاموں کی اور فرشتوں کا اترنا اور کافروں کا اپنے ہاتھ کاٹ کاٹ کر کھانا اور تمنا کرنا اطاعت رسول ﷺ کی اور حسرت کھانا غیر رسول کی اطاعت پر اور شکایت کرنا رسول اللہ ﷺ کا کہ میری قوم نے قرآن کو چھوڑ دیا اور دشمن نبی ﷺ ہونا ایسے مجرموں کا اور محشور ہونا کافروں کے منہ کے بل اور قدرتوں سے اللہ تعالیٰ کے بیان مظل کا اور پھیرنا رات اور دن کا اور لباس کردینا رات کو اور نشور کردینا دن کو اور بھیجنا ہواؤں کا مینہ کی خوشخبری کے لیے اور اتارنا پانی کا آسمان سے اور زندہ کرنا شہر مردہ کا اس سے اور پلانا بہت سی مخلوق کو اور یہ سب ایک مقام میں مذکور ہیں۔ اور صفات صالحین سے بارہ خصال حمیدہ عباد الرحمن کی جیسے زمین پر آہستہ چلنا اور جاہلوں سے اعراض کرنا۔ وغیرہ ذلک اور یہ مقام نہایت قابل وعظ ہے اور اسی طرح کے فوائد عمدہ عمدہ مذکور ہیں۔



۲۶۔ باب وَمِنْ سُورَةِ الشُّعَرَاءِ

تفسیر سورۃ الشعراء

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

(۳۱۸۴) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ ﴿ وَانذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ ﴾ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ :

((يَا صَفِيَّةُ بِنْتُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ ! يَا فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ ! يَا بِنْتَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ ! إِنِّي لَا أُمْلِكُ لَكُمْ مِنْ

اللَّهِ شَيْئًا سَلُونِي مِنْ مَالِي مَا شِئْتُمْ)) . (اسنادہ صحیح) [وہو مکرر الحدیث (۲۳۱۰)]

ترجمہ: عائشہ ام المؤمنین رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب یہ آیت اتری ﴿ وَانذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ ﴾ یعنی ذرا دے تو اے نبی

اپنے قرابت والوں کو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: اے صفیہ (یہ آپ کی چھوٹی بہن ہیں) بنی عبدالمطلب کی اے فاطمہ بنی محمد کی

اے بیٹہ عبدالمطلب کے بے شک میں اختیار نہیں رکھتا اللہ کی درگاہ میں تمہارے لیے کسی چیز کا مانگ لو تم میرے مال میں

سے جو چاہو۔ یعنی آخرت کا معاملہ اللہ ہی کے ہاتھ میں ہے شفاعت بھی بغیر اس کے حکم کے نہیں ہو سکتی۔

فائدہ: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور ایسی ہی روایت کی کج اور کئی لوگوں نے یہی حدیث ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ

سے انہوں نے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے، محمد بن عبد الرحمن طفاوی کی روایت کے مانند۔ اور روایت کی بعض نے ہشام بن عروہ

سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مرسل۔ اور نہیں ذکر کیا اس سند میں عائشہ رضی اللہ عنہا کا۔ اور اس بارے میں علی اور

عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔



(۳۱۸۵) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : لَمَّا نَزَلَتْ ﴿ وَانذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ ﴾ جَمَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قُرَيْشًا

فَخَصَّ وَعَمَّ فَقَالَ : ((يَا مَعْشَرَ قُرَيْشِ ! انْقِدُوا أَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ فَإِنِّي لَا أُمْلِكُ لَكُمْ مِنَ اللَّهِ ضَرًّا

وَلَا نَفْعًا، يَا مَعْشَرَ بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ ! انْقِدُوا أَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ فَإِنِّي لَا أُمْلِكُ لَكُمْ مِنَ اللَّهِ ضَرًّا وَلَا

نَفْعًا، يَا مَعْشَرَ بَنِي قُصَيٍّ ! انْقِدُوا أَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ فَإِنِّي لَا أُمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَلَا نَفْعًا، يَا مَعْشَرَ

بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ ! انْقِدُوا أَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ فَإِنِّي لَا أُمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَلَا نَفْعًا، يَا فَاطِمَةُ بِنْتُ

مُحَمَّدٍ ! انْقِدِي نَفْسَكَ مِنَ النَّارِ فَإِنِّي لَا أُمْلِكُ لَكَ ضَرًّا وَلَا نَفْعًا، إِنَّ لَكَ رَحِمًا وَسَابِلَهَا

بِبَلَالِهَا)) . (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے جب اتری یہ آیت ﴿ وَانذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ ﴾ یعنی ذرا دے تو اے نبی اپنی

قربت والوں کو جمع کیا رسول اللہ ﷺ نے قریش کو اور خاص کی نصیحت ہر ایک کو الگ الگ اور عام بھی کی اور فرمایا اے گروہ قریش کے چھڑاؤ تم اپنی جانوں کو آگ سے اس لیے کہ میں اختیار نہیں رکھتا اللہ کی درگاہ میں تمہارے ضرر کا نہ نفع کا، اے گروہ بنی عبدمناف کے چھڑاؤ تم اپنی جانوں کو آگ سے اس لیے کہ میں اختیار نہیں رکھتا اللہ کی درگاہ میں تمہارے ضرر کا نہ نفع کا، اے نفع کا، اے گروہ بنی قصی کے چھڑاؤ تم اپنی جانوں کو آگ سے اس لیے کہ میں اختیار نہیں رکھتا تمہارے ضرر کا نہ نفع کا، اے گروہ بنی عبدالمطلب کے چھڑاؤ اپنی جان آگ سے اس لیے کہ میں اختیار نہیں رکھتا تمہارے لیے ضرر کا نہ نفع کا اے فاطمہ بیٹی محمد کی چھوڑا تو اپنی جان آگ سے اس لیے کہ میں اختیار نہیں رکھتا تیرے لیے ضرر کا نہ نفع کا تیری قربت کا مجھ پر حق ہے، سو میں اس کو ادا کروں گا (یعنی دنیا میں) باقی رہی آخرت اس میں مجھے اختیار نہیں۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے اس سند سے۔ روایت کی ہم سے علی بن حجر نے انہوں نے شعیب سے انہوں نے عبدالمکک سے انہوں نے موسیٰ بن طلحہ سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے اسی کے معنوں کے موافق۔



(۳۱۸۶) حَدَّثَنِي الْأَشْعَرِيُّ قَالَ : لَمَّا نَزَلَ ﴿ وَانذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ ﴾ وَضَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إصْبَعَهُ فِي أُذُنِهِ فَرَفَعَ صَوْتَهُ فَقَالَ : ((يَا بَنِي عَبْدِ مَنْافٍ يَا صَبَا حَاهُ)) . (حسن صحيح)
 ترجمہ: مجھ سے اشعری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا انہوں نے کہا جب اتری یہ آیت ﴿ وَانذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ ﴾ یعنی ڈرا دے تو اے نبی قربت والوں کو، رسول اللہ ﷺ نے اپنی انگلی کانوں میں رکھی (جیسے مؤذن رکھتا ہے آواز بلند ہو جائے) اور اپنی آواز کو بلند کیا اور فرمایا اے اولاد عبدمناف کی ڈرو تم لشکر آں پہنچا۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے اس سند سے۔ اور روایت کی یہ بعض نے عوف سے انہوں نے قسامہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مرسل۔ اور یہ روایت صحیح تر ہے اور اس میں ابو موسیٰ کا ذکر نہیں۔
 مترجم: عرب کا دستور ہے کہ جب کوئی شخص ان میں کا قوم کو ڈراتا ہے یا صبا حاہ کہتا ہے اور چونکہ لشکر لوٹ کر اکثر صبح کو پہنچتا ہے اس لیے مطلق لشکر کے لیے یہ کلمہ کہتے ہیں۔

خاتمہ : سورہ شعراء میں قصص ماضیہ سے مذکور ہے قصہ موسیٰ علیہ السلام کے فرعون کی طرف جانے کا اور گفتگو ان کی اور ہارون کی فرعون سے ربوبیت الہی کے بارے میں اور مقابلہ سحر کا اور نکلتا بنی اسرائیل کا اور پار ہو جانا دریا سے اور غرق ہونا فرعون کا اور قصہ ابراہیم علیہ السلام کا اور گفتگو ان کی اصنام کے بارے میں اور توصیف باری تعالیٰ کی خلق اور اہدیٰ اور اطعام اور سستی اور شفا دینا مرض کے وقت اور مارنا اور جلانا اور طلب باپ کی مغفرت کی اس اللہ تعالیٰ سے اور قصہ نوح علیہ السلام اور دعوت ان کی اور قصہ ہود صالحؑ لوط اور

شعیب علیہ السلام کا اور بہت سے فوائد متفرقہ جیسے خطاب ہمارے نبی ﷺ کو کہ لوگوں کے ایمان لانے کے لیے اپنی جان مارو گے اور اعراض کافروں کا ذکر جدید سے اور بیان قیامت کا اور نفع ندینا مال اور اولاد کا اس دن مگر قلب سلیم کا اور خطاب مشرکوں کے ساتھ کہ معبود تمہارے کہاں گئے اور کوئی شفیع وحیم نہ ہونا مشرکوں کے واسطے اور نزول قرآن کا بواسطہ روح الامین کے قلب رسول پر اور ذکر آپ کا موجود ہونا کتب سابقہ میں اور پہنچانا نبی اسرائیل کا آپ کو اور ہونا نذیر کا ہر قریہ میں اور خطاب نبی ﷺ کو اور نبی اشراک فی اللالوہیت اور حکم اقرباء کے ڈرانے کا اور بازو جھکانے کا مؤمنوں کے لیے اور امر ساتھ توکل کے اللہ پر اور دیکھنا اس کا نبی ﷺ کو وقت قیام شب کے اور نزول شیاطین کا اور افاک واثیم پر اور غاوی ہونا متبعان شعراء کا اور سرگردانی ان کی ہر جنگل میں اور مذمت ان کی باستثنائے مؤمنین صالحین کے اور ڈرانا شاعران ظالمین کو۔



۲۷۔ باب وَمِنْ سُورَةِ النَّمل

تفسیر سورہ نمل

(۳۱۸۷) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ : ((تَخْرُجُ الدَّابَّةُ مَعَهَا خَاتِمُ سُلَيْمَانَ وَعَصَا مُوسَى، فَتَجْلُوا وَجْهَ الْمُؤْمِنِ وَتَخْتِمُ أَنْفَ الْكَافِرِ بِالْخَاتِمِ حَتَّى إِنَّ أَهْلَ الْخَوَانِ لَيَجْتَمِعُونَ فَيَقُولُ هَذَا يَا مُؤْمِنٌ، وَيَقُولُ هَذَا: يَا كَافِرٌ)) . (اسنادہ ضعیف) سلسلۃ الأحادیث الضعیفۃ (۱۱۰۸) (اس میں علی بن زید بن جلعان ضعیف ہے۔ نیز اس کا شیخ مجہول ہے)

ترجمہ: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دابۃ الارض نکلے گا اور اس کے پاس سلیمان کی مہر ہوگی اور موسیٰ کا عصا اور لکیر کھینچ دے گا وہ مؤمن کے منہ پر کہ وہ چمک جائے گا (یعنی عصائے موسیٰ سے) اور مہر کردے گا کافر کے ناک پر مہر سلیمان سے یہاں تک کہ لوگ ایک خوان پر جمع ہوں گے اور یہ پکارے گا اے مؤمن اور وہ پکارے گا اے کافر (یعنی کافر اور مؤمن ممتاز ہو جائیں گے)۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔ اور روایت کی یہ حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے اور اس سند کے سوا اور سند سے دابتہ الارض کے بیان میں۔ اور اس بارے میں ابو امامہ سے بھی روایت ہے۔

خاتمہ: سورہ نمل میں قصص باضیہ سے مذکور ہے قصہ موسیٰ علیہ السلام کا اور قصہ سلیمان کا اور گزرنا ان کا چوہنیوں کے جنگل پر اور آنا ہد کا ملک سبا سے اور خبر دینا بلقیس کی اور خط بھیجنا سلیمان کا بلقیس کو اور ہدیہ بھیجنا بلقیس کا اور اسلام لانا بلقیس کا اور قصہ صالح علیہ السلام کا اور پندرہ قدر تیں اس کی اور رد اشراک فی الوہیت کا ان کے استدلال سے جیسے پیدا کرنا آسمانوں کا اور زمین کا اور اتارنا پانی کا اور نکالنا

بانگوں کا اور قرار دینا زمین کا اور بہانہوں کا اور پیدا کرنا پہاڑوں کا اور سوا اس کے اور متعلقات قیامت سے انکار کافروں کا بعث پر اور متنیٰ 'ہذا الوعد کہنا ان کا اور توزیع امم کی حشر میں اور فحش صورت اور فزع اہل سلطنت وارض وغیرہ ذلک۔ اور خطاب نبی ﷺ کو کہ کہیں مامور ہوں میں کہ عبادت کروں میں اس شہر مکہ کے مالک کی اور سوائے اس کے بہت سے فوائد مذکور ہیں۔



۲۸۔ باب: وَمِنْ سُورَةِ الْقَصَصِ

تفسیر سورہ قصص

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

(۳۱۸۸) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((لِعَبِيهِ :)) (قُلْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، أَشْهَدُ لَكَ بِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ))، فَقَالَ : لَوْلَا أَنِّي تُعَيِّرَنِي بِهَا قُرَيْشٌ : إِنَّمَا يَحْمِلُهُ عَلَيْهِ الْحَزْعُ لَا فَرَرْتُ بِهَا عَيْنَكَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ ﴿إِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ وَلَكِنَّ اللَّهَ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ﴾ . (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اپنے بیچا (ابوطالب سے) کہ کہو تم کو کہی محبوب نہیں سوا اللہ کے کہ گواہی دوں میں تمہارے ایمان کی اس کے سبب سے قیامت کے دن۔ ابوطالب نے کہا اگر نہ عار دلاتے مجھے قریش وہ کہیں گے کہ اس کلمہ کو کہلا دیا اس سے موت کی گھبراہٹ نے تو میں ٹھنڈی کر دیتا یہ کہہ کر تمہاری آنکھوں کو تو اتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت ﴿إِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ﴾ سے آخر تک۔ یعنی اے نبی تو ہدایت نہیں کر سکتا جس کو چاہے لیکن اللہ ہدایت کرتا ہے جس کو چاہے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر یزید بن کيسان کی روایت سے۔
خاتمہ: سورہ قصص میں مذکور ہے قصہ موسیٰ علیہ السلام کا مفصل اور قصہ قارون کا اور معاملات حشر سے رو بکاری مشرکوں کی دو جگہ اور فضائل سے فضیلت توبہ اور ایمان اور عمل صالح کی اور سوا اس کے اور فوائد متعدد مذکور ہیں جیسے وعدہ فتح مکہ کا وغیرہ ذلک۔



۲۹۔ باب: وَمِنْ سُورَةِ الْعَنْكَبُوتِ

تفسیر سورہ عنکبوت

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

(۳۱۸۹) عَنْ سَعْدِ قَالَ : أُنْزِلَتْ فِي أَرْبَعِ آيَاتٍ - فَذَكَرَ قِصَّةً، وَقَالَتْ أُمُّ سَعْدٍ : أَلَيْسَ قَدْ أَمَرَ اللَّهُ بِالْإِسْرِ وَاللَّهِ!

لَا أَطْعَمُ طَعَامًا وَلَا أَشْرَبُ شَرَابًا حَتَّى أَمُوتَ أَوْ تَكْفُرَ. قَالَ : فَكَانُوا إِذَا أَرَادُوا أَنْ يَطْعَمُوهَا شَجَرُوا فَاهَا، فَتَزَلَّتْ هَذِهِ الْآيَةُ ﴿ وَوَصَّيْنَا الْإِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حُسْنًا وَإِنْ جَاهَدَاكَ لِتُشْرِكَ بِيْ ﴾ الْآيَةَ.

(اسنادہ صحیح)

ترجمہ: سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا میرے باپ میں چار آیتیں نازل ہوئیں پھر ایک قصہ ذکر کیا اور سعد کی ماں نے کہا کیا اللہ نے ذکر نہیں کیا احسان کا قسم ہے اللہ کی نہ میں کھانا کھاؤں گی نہ پانی پیوں گی یہاں تک کہ مر جاؤں یا تو پھر کافر ہو جائے (یعنی جیسے پہلے تھا) کہا راوی نے کہ جب اس کو کھانا چاہتے اس کا منہ چیرتے (یعنی لکڑی وغیرہ ڈال کر) پھر یہ آیت اتری ﴿ وَوَصَّيْنَا الْإِنْسَانَ ... ﴾ یعنی حکم کیا ہم نے انسان کو ماں باپ سے احسان کرنے کا اور اگر وہ چاہیں کہ تو شریک کرے میرے ساتھ اس چیز کو کہ جس کی تجھے خبر نہیں تو کہنا نہ مان ان کا۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: حضرت سعد سابقین اولین میں سے ہیں اور اپنی ماں کی بہت خدمت کرتے تھے ماں نے ان سے کہا کہ تو نے جو دین اختیار کیا ہے اس سے باز نہ آئے گا میں نہ کھاؤں گی نہ پیوں گی یہاں تک کہ مر جاؤں اور لوگ تجھے ہمیشہ برا کہیں گے کہ اس نے اپنی ماں کو مار ڈالا اغرض دو دن کچھ نہ کھانا نہ پیتا تیسرے دن سعد نے کہا اے ماں اگر تیری سوجائیں ہوں اور ایک ایک کر کے نکل جائیں جب بھی میں دین محمدی سے نہ پھروں گا۔ واہ واہ کیا محبت دین کی تھی پھر جب وہ مایوس ہوئیں کھانے پینے لگیں اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری حدیث میں آیا ہے کہ کسی مخلوق کی اطاعت درست نہیں اللہ کی نافرمانی کر کے۔



(۳۱۹۰) عَنْ أُمِّ هَانِيَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي قَوْلِهِ: ﴿ وَتَأْتُونَ فِي نَادِيكُمْ الْمُنْكَرُ ﴾ قَالَ : ((كَانُوا يَخْذِفُونَ أَهْلَ الْأَرْضِ وَيَسْخَرُونَ مِنْهُمْ)) .

(ضعیف الاسناد جدا) (اس میں ابوصالح راوی کو امام بخاری اور نسائی وغیرہ نے ضعیف قرار دیا ہے)

ترجمہ: ام ہانی رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا: ﴿ وَتَأْتُونَ فِي نَادِيكُمْ الْمُنْكَرُ ﴾ یعنی کرتے ہو تم اپنی محفلوں میں گناہ (اور اس آیت میں شکایت ہے قوم لوط کی) تو فرمایا آپ نے کہ وہ کنکریاں پھینکتے تھے زمین والوں پر اور مذاق کرتے ان سے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے۔ نہیں جانتے ہم اس کو مگر حاتم بن ابی صغیرہ کی روایت سے کہ وہ سماک سے روایت کرتے ہیں۔

سورہ عنکبوت میں قصص ماضیہ سے مذکور ہے حال حضرت ابراہیم کا اور ایمان لانا لوط کا ان پر اور ہلاک ہونا قوم لوط کا اور نجات ان کی اور تذکیر شعیب علیہ السلام کے حال کی اور تذکیر عاد و ثمود و قارون و فرعون و ہامان کے ہلاک ہونے کی اور تذکیر نوح علیہ السلام کی

ساڑھے نو سو برس دعوت کرنے کی اور ہلاک قوم کا ساتھ طوفان کے اور تذکیر ابراہیم علیہ السلام کی دعوت کی اور معبودان باطل کی مذمت کی اور مضامین متفرقہ سے ضرور ہونا مسلمانوں کے امتحان کا اور بقائے الہی کا اور مجاہدہ کا مجاہد کو اور وعدہ تکفیر سنیات کا صالحین کے لیے اور وصیت الہی واسطے احسان والدین کے اور نہ ماننا ان کی بات کا شرک میں حال مدعیان خام کا کہ فتنہ ناس کو عذاب الہی سمجھیں کافروں کا مؤمنوں سے کہنا کہ تم ہمارے تابع ہو جاؤ تمہارا گناہ ہم پر ہے اور جواب اس کا، تسلی ہمارے نبی ﷺ کی تکذیب امم سابقہ سنا کر آسان ہونا خلق اول و ثانی کا اللہ تعالیٰ پر حکم زمین میں میر کرنے کا موقوف ہونا عذاب و رحمت کا مشیت ایزدی پر مایوس ہونا کافروں کا رحمت حق سے، تمثیل شرک کی اور معبودان باطل کی مکڑی کے جالے کے ساتھ حکم قرآن کی تلاوت کا اور نماز کے قائم کرنے کا اور مانع ہونا نماز کا بے حیائی اور ہر برائی سے اور بزرگی ذکر الہی کی اور امر اہل کتاب سے اچھی طرح مجاہدہ کرنے کا، احسان رکھنا اللہ تعالیٰ کا نزول کتاب سے اور صدور علماء میں محفوظ رہنا اور رحمت اور ذکر کی ہونا قرآن کا خطاب اصحاب سے اور ترغیب ہجرت کی اور فضیلت مہاجرین کی مشرکوں کا کشتی میں موحدین جانا حرم کے امن کا بیان، ظالم ہونا اس کا جو اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھے، وعدہ ہدایت کا مجاہد کے لیے۔



۳۰۔ باب: وَمِنْ سُورَةِ الرَّؤْمِ

تفسیر سورہ روم

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

(۳۱۹۱) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمٌ بَدَّرَ ظَهَرَتِ الرَّؤْمُ عَلَى فَارِسٍ فَأَعَجَبَ ذَلِكَ الْمُؤْمِنِينَ فَتَنَزَّلَتْ ﴿أَلَمْ غَلِبَتِ الرَّؤْمُ﴾ إِلَى قَوْلِهِ ﴿يَقْرَحُ الْمُؤْمِنُونَ﴾ بِنَصْرِ اللَّهِ ۖ قَالَ: فَفَرَحَ الْمُؤْمِنُونَ بِظُهُورِ الرَّؤْمِ عَلَى فَارِسٍ. (صحیح)

ترجمہ: ابوسعید سے روایت ہے کہ جب بدر کا دن ہوا روم فارس پر غالب ہوئے مؤمنوں کو یہ امر پسند آیا (اس لیے کہ روم کے لوگ اہل کتاب نصاریٰ تھے اور مسلمان بھی کتاب والے ہیں بخلاف فارس کے کہ وہ مشرک تھے) پھر یہ آیت اتری ﴿أَلَمْ غَلِبَتِ الرَّؤْمُ﴾ سے ﴿يَقْرَحُ الْمُؤْمِنُونَ بِنَصْرِ اللَّهِ﴾ تک۔ سو مسلمان خوش ہوئے روم کے فارس پر غالب ہونے سے۔
 فائلا: یہ حدیث غریب ہے اس سند سے۔ اور اسی طرح پڑھا ہے نصر بن علی نے غلبت الرُّوم یعنی عُین اور لام کی زبر سے۔



(۳۱۹۲) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿أَلَمْ غَلِبَتِ الرَّؤْمُ﴾ فِي أَدْنَى الْأَرْضِ ۖ قَالَ: غَلِبَتِ

وَعَلَبَتْ. قَالَ: كَانَ الْمُشْرِكُونَ يُحِبُّونَ أَنْ يَظْهَرَ أَهْلُ فَارِسَ عَلَى الرُّومِ لِأَنَّهُمْ وَإِيَّاهُمْ أَهْلُ الْأَوْتَانِ وَكَانَ الْمُسْلِمُونَ يُحِبُّونَ أَنْ يَظْهَرَ الرُّومُ عَلَى فَارِسَ لِأَنَّهُمْ أَهْلُ الْكِتَابِ فَذَكَرُوهُ لِأَبِي بَكْرٍ فَذَكَرَهُ أَبُو بَكْرٍ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: ((أَمَّا إِنَّهُمْ سَيَعْلَبُونَ)) فَذَكَرَهُ أَبُو بَكْرٍ لَهُمْ فَقَالُوا: اجْعَلْ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ أَجَلًا فَإِنْ ظَهَرْنَا كَانَ لَنَا كَذَا وَكَذَا وَإِنْ ظَهَرْتُمْ كَانَ لَكُمْ كَذَا وَكَذَا، فَجَعَلَ أَجَلَ خَمْسِ سِنِينَ فَلَمْ يَظْهَرُوا فَذَكَرُوا ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: ((الْأَجَلُتُهُ إِلَى دُونَ)) قَالَ: أَرَاهُ ((الْعُشْرَ)). قَالَ: قَالَ سَعِيدٌ: وَالْبِضْعُ مَا دُونَ الْعُشْرِ. قَالَ: ثُمَّ ظَهَرَتِ الرُّومُ بَعْدَ، قَالَ: فَذَلِكَ قَوْلُهُ تَعَالَى: ﴿الْمَ غَلِبَتِ الرُّومُ﴾ إِلَى قَوْلِهِ ﴿وَيَوْمَئِذٍ يَقَرُّحُ الْمُؤْمِنُونَ بِنَصْرِ اللَّهِ يَنْصُرُ مَنْ يَشَاءُ﴾ قَالَ سُفْيَانُ سَمِعْتُ أَنَّهُمْ ظَهَرُوا عَلَيْهِمْ يَوْمَ بَدْرٍ.

(اسنادہ صحیح) سلسلۃ الأحادیث الضعیفۃ تحت الحدیث (۲۲۵۴)

ترجمہ: ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس آیت کی تفسیر میں کہا ﴿الم غلبت الروم﴾ کہا انہوں نے کہ غلبت اور غلبت دونوں پڑھا گیا ہے اور کہا مشرکین دوست رکھتے تھے کہ غالب ہوں فارس کے لوگ روم پر اس لیے کہ مشرک اور فارس دونوں بت پرست تھے اور مسلمان دوست رکھتے تھے کہ روم غالب ہوں فارس پر اس لیے کہ روم اہل کتاب تھے تو ذکر کیا اس کا ابو بکرؓ سے اور ابو بکرؓ نے رسول اللہ ﷺ سے آپ نے فرمایا کہ پھر وہ غالب ہو جائیں گے (یعنی روم) پھر ذکر کیا ابو بکرؓ نے مشرکوں سے انہوں نے کہا ہمارے اور اپنے درمیان کوئی مدت ٹھہراؤ تو اگر اس مدت میں ہم غالب ہوں (یعنی فارس) تو ہم کو تم اتنا اتنا دینا اور اگر تم غالب ہوئے تو ہم اتنا اتنا کچھ دیں گے تو پانچ برس مدت ٹھہری اور اس مدت میں روم غالب نہ ہوئے، سو اس کا ذکر آپ سے کیا آپ نے ابو بکر رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ تم نے کیوں نہ مدت ٹھہرائی قریب۔ کہا راوی نے گمان کرتا ہوں کہ کہا دس کے قریب۔ کہا راوی نے کہ سعید نے کہا بضع دس سے کم کو کہتے ہیں کہا راوی نے پھر غالب ہو گئے روم اور اس کے بعد (یعنی دس سال کے اندر) کہا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ یہی مطلب ہے اللہ تعالیٰ کے اس قول کا ﴿الْمَ غَلِبَتِ الرُّومُ﴾ سے ﴿يَقَرُّحُ الْمُؤْمِنُونَ بِنَصْرِ اللَّهِ﴾ تک۔ سفیان نے کہا میں نے سنا ہے کہ غالب ہوئے روم بدر کے دن۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔ نہیں ہیں جانتے ہم اسے مگر سفیان کی روایت سے کہ وہ حبیب بن ابی عمرو سے روایت کرتے ہیں۔



(۳۱۹۳) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ. أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لِأَبِي بَكْرٍ فِي مُنَاحِبَةٍ: ﴿الْمَ غَلِبَتِ الرُّومُ﴾: أَلَا احْتَطَّتْ يَا أَبَا بَكْرٍ! فَإِنَّ الْبِضْعَ مَا بَيْنَ ثَلَاثٍ إِلَى تِسْعٍ ((ضعيف) الضعیفۃ (۳۳۵۴)).

ترجمہ: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ابوبکر سے کہ تم نے شرط لگانے میں ﴿الم غلبت الروم﴾ کی احتیاط کیوں نہ کی اے ابوبکر اس لیے کہ بضع تین سے نو تک ہے۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے حسن ہے اس سند سے یعنی زہری کی روایت سے کہ وہ عبید اللہ سے وہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں۔



(۳۱۹۴) عَنْ يَنَارِ بْنِ مُكْرَمٍ الْأَسْلَمِيِّ قَالَ : لَمَّا نَزَلَتْ ﴿الْمَ غَلَبَتِ الرُّومُ﴾ فِي أَدْنَى الْأَرْضِ وَهُمْ مِنْ بَعْدِ عَلَيْهِمْ سَيَغْلِبُونَ فِي بَضْعِ سِنِينَ ﴿ فَكَانَتْ فَارِسُ يَوْمَ نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ قَاهِرِينَ لِلرُّومِ وَكَانَ الْمُسْلِمُونَ يُجْبُونَ ظُهُورَ الرُّومِ عَلَيْهِمْ لِأَنَّهُمْ وَإِبَاهُمْ أَهْلُ كِتَابٍ وَفِي ذَلِكَ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى ﴿ وَيَوْمَئِذٍ يَقَرُّحُ الْمُؤْمِنُونَ ﴾ بِنَصْرِ اللَّهِ يَنْصُرُ مَنْ يَشَاءُ وَهُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ ﴿ وَكَانَتْ قُرَيْشٌ تُحِبُّ ظُهُورَ فَارِسٍ لِأَنَّهُمْ وَإِبَاهُمْ لَيْسُوا بِأَهْلِ كِتَابٍ وَلَا إِيمَانَ بِيَعْتِ، فَلَمَّا أَنْزَلَ اللَّهُ هَذِهِ الْآيَةَ خَرَجَ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَصْبِحُ فِي نَوَاحِي مَكَّةَ ﴿الْمَ غَلَبَتِ الرُّومُ﴾ فِي أَدْنَى الْأَرْضِ وَهُمْ مِنْ بَعْدِ عَلَيْهِمْ سَيَغْلِبُونَ فِي بَضْعِ سِنِينَ ﴿ قَالَ نَاسٌ مِنْ قُرَيْشٍ لِأَبِي بَكْرٍ: فَذَلِكَ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ رَعَمٌ صَاحِبُكَ أَنَّ الرُّومَ سَتَغْلِبُ فَارِسًا فِي بَضْعِ سِنِينَ، أَفَلَا نَرَاهُنِكَ عَلَى ذَلِكَ قَالَ : بَلَى۔ وَذَلِكَ قَبْلَ تَحْرِيمِ الرِّهَانِ فَارْتَهَنَ أَبُو بَكْرٍ وَالْمُشْرِكُونَ وَتَوَاضَعُوا الرِّهَانَ۔ وَقَالُوا لِأَبِي بَكْرٍ: كَمْ تَحْعَلُ الْبَضْعُ: ثَلَاثَ سِنِينَ إِلَى تِسْعِ سِنِينَ فَسَمَّ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ وَسَطًا تَنْتَهَى إِلَيْهِ قَالَ : فَسَمُّوا بَيْنَهُمْ سِتَّ سِنِينَ، قَالَ : فَمَضَتْ السِّتُّ سِنِينَ قَبْلَ أَنْ يَظْهَرُوا فَاتَّخَذَ الْمُشْرِكُونَ رَهْنًا أَبِي بَكْرٍ، فَلَمَّا دَخَلَتِ السَّنَةُ السَّابِعَةُ ظَهَرَتِ الرُّومُ عَلَى فَارِسَ، فَغَابَ الْمُسْلِمُونَ عَلَى أَبِي بَكْرٍ تَسْمِيَةَ سِتِّ سِنِينَ قَالَ : لِأَنَّ اللَّهَ تَعَالَى قَالَ : ﴿ فِي بَضْعِ سِنِينَ ﴾، قَالَ : وَأَسْلَمَ عِنْدَ ذَلِكَ نَاسٌ كَثِيرٌ۔

(اسنادہ حسن) سلسلہ الأحادیث الضعيفة تحت الحديث (۳۳۵۴)

ترجمہ: یار بن مکرم اسلمی سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا جب نازل ہوئی ﴿الم غلبت الروم﴾ یعنی مغلوب ہو گئے روم تھوڑی زمین میں (یعنی تھوڑا ملک ان کا فارس نے دبا لیا) اور وہ بعد مغلوب ہونے کے پھر غالب ہو جائیں گے چند سال میں تو فارس کے لوگ جب یہ آیت اتری غالب تھے روم پر اور مسلمان چاہتے تھے کہ غلبہ روم کا فارس پر اس لیے کہ روم اور مسلمانوں دونوں کتاب والے تھے (اور دین آسمانی رکھتے تھے) اور اسی بارے میں اتری یہ آیت ﴿وَيَوْمَئِذٍ يَقَرُّحُ الْمُؤْمِنُونَ﴾ سے ﴿رحیم﴾ تک یعنی اس دن خوش ہوں گے مومن اللہ کی مدد پر، مدد کرتا ہے وہ جس کی چاہتا ہے اور وہ زبردست ہے مہربان اور قریش چاہتے تھے غلبہ فارس کا اس لیے کہ وہ اور فارس دونوں اہل کتاب نہ تھے اور نہ ایمان رکھتے

تھے قیامت پر پھر جب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ پکارتے تھے مکہ کے گرد الم غلبت الروم ﴿یعنی مغلوب ہو گئے روم تھوڑی زمین میں اور وہ بعد مغلوب ہونے کے پھر غالب ہو جائیں گے چند سال میں، سو کچھ لوگوں نے قریش میں سے کہا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے کہ ہمارے تمہارے درمیان شرط ہے تمہارے صاحب کہتے ہیں (یعنی نبی علیہ السلام) کہ روم غالب ہوگا فارس پر چند سال میں تو کیا ہم شرط نہ کریں تم سے اس بات پر انہوں نے کہا کیوں نہیں اور یہ شرط حرام ہونے کے قبل کی بات ہے تو شرط باندھی ابو بکرؓ نے اور مشرکوں نے اور دونوں نے اپنی شرط کا مال کہیں رکھو ادیا اور ابو بکرؓ سے کہا مشرکوں نے کہ تم بضع کو تین سال سے نو تک قرار دیتے ہو، سو ہمارے تمہارے درمیان ایک بات قرار دے لو درمیان کی۔ کہا راوی نے کہ ٹھہرایا انہوں نے اپنے درمیان چھ سال کو اور چھ سال گزر گئے قبل اس کے کہ غالب ہو روم، سو مشرکوں نے ابو بکر رضی اللہ عنہ کا مال شرط لے لیا پھر جب ساتواں سال لگا روم فارس پر غالب ہوا اور مسلمانوں نے ابو بکر پر الزام رکھا کہ تم نے چھ برس کیوں قرار دیئے کہا راوی نے اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے بضع سنین فرمایا تھا اور وہ نو برس تک ہے۔ کہا راوی نے کہ اسلام لائے یہ پیش گوئی دیکھ کر بہت لوگ۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر عبدالرحمن بن ابی الزناد کی روایت سے۔

مترجم: خلاصہ یہ ہے کہ غلبت میں دو قراتیں ہیں جنہوں نے بضم غین بصیغہ مجہول پڑھا انہوں نے کہا جب روم مغلوب ہوئے یہ آیت اتری اور انہوں نے سیغلبون بصیغہ معروف پڑھا ہے کہ آئندہ بشارت ہے اس میں روم کے غالب ہونے کی اور قرات مشہور بھی یہی ہے اور بغوی نے بھی اسی کو اصح کہا ہے اور بعض نے مفتح غین پڑھا ہے اور انہوں نے کہا جب روم فارس پر غالب ہوئے یہ آیت اتری اور انہوں نے سیغلبون بضم یا بصیغہ مجہول پڑھا ہے اور معنی یہ کہے کہ روم ابھی غالب ہو گئے مگر عنقریب مغلوب ہو جائیں گے یعنی مسلمانوں کے ہاتھ سے۔ اور نزول آیت سے دس برس کے اندر مسلمانوں نے روم سے لڑنا شروع کیا اور آخر روم مسلمانوں سے مغلوب ہو گئے اور بغوی نے فرمایا ہے کہ ابو بکرؓ اور ابی بن خلف سے شرط ٹھہری قبل تحریر تمام دس اونٹوں پر اور سات برس کی مدت پر پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ بضع کا اطلاق تین سے نو تک آتا ہے تو تم مال اور مدت دونوں زیادہ کرو پھر سواونٹ اور نو برس مدت ٹھہری اور حدیبیہ کے دن روم فارس پر غالب ہوئے اور ابو بکرؓ نے سواونٹ ابی کے وارثوں سے لیے کہ وہ مرچکا تھا۔ انتہی۔

مترجم: سورہ روم میں خداوند تعالیٰ شانہ کی قدرتوں سے انیس (۱۹) قدرتیں ایک جگہ مذکور ہیں جیسے نکالنا زندہ کا مردہ سے اور مردہ کا زندہ سے اور زمین کا زندہ کرنا بعد موت کے اور انسان کا پیدا کرنا مٹی سے اور پھیلانا ان کا زمین میں اور پیدا کرنا ان کے جوڑوں کا اور مودت اور رحمت ان میں ڈالنا اور پیدا کرنا آسمان و زمین کا اور اختلاف زبانوں اور رنگوں کا وغیرہ ذالک۔ اور چار قدرتیں اس کی اور مقام میں یعنی خلق اور رزق اور امانت اور قدرتیں اس کی جیسے کشتی کا بہانا اور ہواؤں کا بھیجنا اور بدلیوں کا اٹھانا اور تہہ برتہ کرنا بدلیوں کا اور نکالنا یمینہ کا ان کے درمیان سے اور زندہ کرنا مردہ زمین کا اس سے اور بشارت بعث موتی کی اس دلیل سے اور تحریضات

سے تخریض سیر پر اور تفکر پر اور مضامین توحید سے شفیق نہ ہونا مشرکوں کے لیے اور تزیہ باری تعالیٰ کی اور تخریض اس کی تسبیح پر صبح اور شام اور تمثیل معبودان باطل کی غلاموں اور کنیزان دنیا کے ساتھ اور حکم نبی ﷺ کو کہ دین حنیف اور فطرت الہی پر ثابت رہو اور رجوع ہونا مشرکوں کا اس کی جانب مصیبت کے وقت اور شرک اور کفرانِ کارِ حمت کے بعد اور سوائے اس کے اور بہت سے فوائد مذکور ہیں کہ حافظ تاملی اور متفکر پر غیر مستور ہیں۔



۳۱۔ باب: وَمِنْ سُورَةِ لُقْمَانَ

تفسیر سورہ لقمان

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

(۳۱۹۵) عَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ : ((لَا تَبِيعُوا الْقُنْيَاتِ وَلَا تَشْتَرُوهُنَّ، وَلَا تَعْلَمُوهُنَّ وَلَا خَيْرٌ فِي تِجَارَةٍ فِيهِنَّ وَتَمْنَهُنَّ حَرَامٌ)) وَفِي مِثْلِ هَذَا أَنْزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ ﴿ وَمِنَ النَّاسِ مَن يَشْتَرِي لَهْوَ الْحَدِيثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ ﴾ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ . (اسنادہ حسن) ومعنی برقم (۱۲۸۲)

ترجمہ: ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مت بیچو گانے والی لونڈیوں کو اور مت خریدو ان کو اور مت سکھاؤ ان کو گانا اور ان کی تجارت میں بہتری نہیں اور قیمت ان کی حرام ہے اور اسی بارے میں اتری ہے یہ آیت ﴿ وَمِنَ النَّاسِ ﴾ آخر آیت تک۔ یعنی بعض آدمی ایسا ہے کہ خریدتا ہے کھیل کی بات کو تاکہ گمراہ کرے اللہ کی راہ سے۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے سوا اس کے نہیں کہ مروی ہوئی ہے یہ قاسم سے انہوں نے روایت کی ابو امامہ سے۔ اور قاسم ثقہ ہیں اور علی بن یزید ضعیف ہیں حدیث میں، کہی یہ بات محمد بن اسماعیل بخاری نے۔

مترجم: کلبی اور مقاتل نے کہا کہ یہ آیت نصر بن حارث بن کلدہ کے حق میں نازل ہوئی کہ وہ قصہ عجم کے خرید کر لاتا تھا اور عرب کو سنا کر کہتا تھا کہ محمد ﷺ تم کو عادی و شمود کی کہانیاں سناتا ہے اور میں تم کو رستم و اسفندیار کے قصے سناتا ہوں اور سفہاء اور حمقاء اس کی باتوں پر فریفتہ ہو کر استماع قرآن سے محروم رہتے تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری۔ اور حدیث میں آیا ہے کہ جو آدمی اپنی آواز کو بلند کرتا ہے گانے کے ساتھ اللہ تعالیٰ اس پر دو شیطان مقرر فرماتا ہے ایک اس شانہ پر ایک اس شانہ پر پھر وہ اس کو اپنی لاتوں سے مارتے رہتے ہیں جب تک کہ وہ چپ نہ رہے۔ اور ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا کہتے کہ اور گانے والی عورت کے کسب سے۔ مکحول نے کہا جس نے گانے بجانے والی لونڈی خریدی کہ وہ اس کے آگے گائے بجائے اور وہ اسی حال میں مر گیا میں اس کے جنازہ کی نماز نہ پڑھوں گا اس لیے کہ باری تعالیٰ فرماتا ہے ﴿ وَمِنَ النَّاسِ مَن يَشْتَرِي لَهْوَ الْحَدِيثِ ﴾ الایہ اور عبد اللہ بن مسعود ابن عباسؓ حسن عکرمہؓ اور سعید بن جبیر سب کا یہی قول ہے کہ لہو الحدیث سے گانا مراد ہے۔ ابراہیم نخعی نے فرمایا

گناہوں میں نفاق اگاتا ہے اور کہا گیا ہے کہ الغنا رقية الزناء یعنی گناہوں کا منتر ہے تعجب ہے ان مشائخوں سے کہ دعویٰ تقویٰ کا رکھتے ہیں اور پھر غنا کو کہہ کر زنا کا منتر ہے افضل عبادات اور احسن طاعات جانتے ہیں، وما هذا الاضلال بعید۔

خاتمہ: سورہ لقمان میں بڑی بڑی حکمتیں اور نصیحتیں بھری ہیں۔ چنانچہ صفاتِ الہی اور اس کی قدرتوں سے مذکور ہے پیدا کرنا آسمانوں کا بغیر ستون کے اور ڈالنا زمین میں میٹھوں یعنی پہاڑوں کا اور پھیلانا دواب کا اور اتارنا مینہ کا اور گانا نباتات کا اور پیدا نہ کر سکرنا مجبودانِ باطل کا کسی چیز کو اور ظلم مشرکوں کا اور تسخیر آسمان و زمین کی چیزوں پر اور آیاتِ قدرت سے داخل کرنا اوقاتِ لیل کا اوقاتِ نہار میں اور اوقاتِ نہار کا لیل میں اور تسخیر شمس و قمر کی اور اثباتِ توحید کا اور ابطالِ شرک کا ان سب قدرتوں سے اور مخصوص ہونا پانچ چیزوں کا علم کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے یعنی وقتِ قیامت اور وقتِ نزولِ باران اور کیفیتِ ارحام کے اندر کی اور احوالِ کل کا اور کس زمین پر موت ہوگی اور حالِ لقمان کی عطائے حکمت کا اور نصیحتِ ان کی یعنی منع کرنا شرک سے اور وصیتِ ماں باپ سے احسان کرنے کی اور حکمِ اس کی تابعداری کا جو اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع ہو اور امرِ اقامتِ صلوٰۃ کا اور امرِ معروف کا اور نہی عن المنکر اور صبر کرنا مصیبتوں پر اور نہی منہ پھیلانے اور اکڑ کر چلنے سے اور امرِ راہِ متوسط کا اور آواز کے نیچے رکھنے کا اور انکار سچ نہ بولنے پر اور اسی طرح کے اور فوائدِ متفرقہ مذکور ہیں جیسے بے علم اور کتاب اور ہڈی کے مجادلہ کرنا اور مذمتِ باپ دادوں کی تقلید کی اور تمام نہ ہونا کلماتِ الہی کا اگرچہ اشجارِ قلم ہو جائیں اور دریا سیاہی اور توحید مشرکوں کی کشتی میں اور خوفِ دلانا قیامت سے اور کام نہ آنا والد و ولد کا اس دن اور نہی مغرور ہونے سے زندگی دنیا پر وغیرہ ذالک من الفوائد۔



۳۲۔ باب: وَمِنْ سُورَةِ السَّجْدَةِ

تفسیر سورہ سجده

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

(۳۱۹۶) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ هَذِهِ الْآيَةِ ﴿تَتَجَافَى جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ﴾ : نَزَلَتْ فِي أَنْتِظَارِ هَذِهِ الصَّلَاةِ الَّتِي تُدْعَى الْعَتَمَةَ . (اسنادہ صحیح) التعلیق الرغیب: ۱۶۰/۱۔

ترجمہ: انس بن مالک سے روایت ہے کہ یہ آیت ﴿تَتَجَافَى جُنُوبُهُمْ﴾ یعنی جدارتی ہیں ان کی گردنیں خوابگا ہوں سے اتری ہے اس نماز کے انتظار کی فضیلت میں جسے لوگ عتمہ کہتے ہیں یعنی عشا کی نماز۔

فائدہ: یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو گرا سی سند سے۔

مترجم: پوری آیت یہ ہے ﴿تَتَجَافَى جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَطَمَعًا وَمِمَّا رَزَقْنَهُمْ يُنفِقُونَ﴾ یعنی جدارتی ہیں گردنیں ان کی خوابگا ہوں سے پکارتے ہیں اپنے رب کو خوف سے اور طمع سے اور جو ہم نے ان کو دیا ہے اس میں سے

خرچ کرتے ہیں۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے فضیلت ان کی اس آیت میں فرمائی جو آگے کی حدیث میں آتی ہے اور اس آیت میں کئی قول ہیں مفسرین کے بعض نے کہا ہے کہ مراد اس سے تہجد گزار ہیں جو رات کو اپنی خوابگاہوں سے اٹھ کر اللہ کو پکارتے ہیں۔ اور انس کی ایک روایت میں ہے کہ یہ ان لوگوں کی فضیلت میں اتری ہے جو مغرب سے عشاء تک نوافل پڑھتے تھے۔ اور ابو حازم اور محمد بن منکدر نے کہا ہے کہ یہ نماز ادا ہیں ہے۔ جو مغرب اور عشاء کے درمیان میں پڑھی جاتی ہے۔ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ فرشتے ان لوگوں کو ڈھانپ لیتے ہیں جو مغرب اور عشاء کے بیچ میں نماز پڑھتے ہیں اور یہی صلوٰۃ اوابین ہے اور عطاء نے کہا مراد ان سے وہ لوگ ہیں جو بغیر عشاء پڑھے سوتے نہیں۔ ابی الدرداء اور ابو ذر راور عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہم سے مروی ہے کہ مراد اس سے وہ لوگ ہیں جو عشاء اور صبح کی نماز جماعت سے ادا کرتے ہیں۔ خلاصہ ما فی البغوی۔



(۳۱۹۷) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ قَالَ : ((قَالَ اللَّهُ تَعَالَى : أَعَدَدْتُ لِعِبَادِي الصَّالِحِينَ مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ، وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ، وَلَا خَطَرَ عَلَى قَلْبِ بَشَرٍ)) . وَصَدِّقُ ذَلِكَ فِي كِتَابِ اللَّهِ ﴿ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا أُخْفِيَ لَهُمْ مِّن قُرَّةِ أَعْيُنٍ جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴾ . (اسنادہ صحیح) (الروض النصیر (۱۱۰۶)

ترجمہ: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اس حدیث کو نبی کریم ﷺ تک پہنچاتے ہیں کہ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے فرمایا تیار کیا میں نے اپنے بندوں کے لیے ایسا کچھ انعام کہ نہ کسی آنکھ نے دیکھا ہے نہ کسی کان نے سنا ہے نہ کسی بشر کے دل میں اس کا خیال گزرا ہے اور اس کی تصدیق اللہ کی کتاب میں موجود ہے کہ وہ فرماتا ہے ﴿ فَلَا تَعْلَمُ ﴾ سے آخر تک۔ یعنی کوئی شخص نہیں جانتا جو چھپا رکھی ہے ہم نے ان کے لیے آنکھوں کی ٹھنڈک سے بدلا ہے ان کے عملوں کا۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔



(۳۱۹۸) عَنْ الشَّعْبِيِّ يَقُولُ : سَمِعْتُ الْمُغْبِرَةَ بِنَ شُعْبَةَ عَلَى الْمَنْبَرِ يَرْفَعُهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ يَقُولُ : ((إِنَّ مُوسَى سَأَلَ رَبَّهُ فَقَالَ : أَيُّ رَبِّ أَيُّ أَهْلِ الْجَنَّةِ أَذْنَى مَنَزِلَةً، قَالَ : رَجُلٌ يَأْتِي بَعْدَ مَا يَدْخُلُ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ فَيَقَالُ لَهُ أُدْخِلْ. فَيَقُولُ: كَيْفَ أُدْخِلُ وَقَدْ نَزَلُوا مَنَازِلَهُمْ وَأَخَذُوا أَحَادِيثَهُمْ؟ قَالَ : فَيَقَالُ لَهُ: أَتَرْضَى أَنْ يَكُونَ لَكَ مَا كَانَ لِمَلِكٍ مِنْ مُلُوكِ الدُّنْيَا؟ فَيَقُولُ : نَعَمْ أَيُّ رَبِّ قَدْ رَضِيتُ، فَيَقَالُ لَهُ: فَإِنَّ لَكَ هَذَا وَمِثْلَهُ وَمِثْلَهُ وَمِثْلَهُ، فَيَقُولُ رَضِيتُ أَيُّ رَبِّ، فَيَقَالُ لَهُ: فَإِنَّ لَكَ هَذَا وَعَشْرَةَ أَمْثَالِهِ، فَيَقُولُ رَضِيتُ أَيُّ رَبِّ، فَيَقَالُ لَهُ: فَإِنَّ لَكَ مَعَ هَذَا مَا اسْتَهْتِ نَفْسُكَ وَلَذَّتْ عَيْنُكَ)) . (اسنادہ صحیح)

شیعی سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ وہ منبر پر کھڑے اس حدیث کو نبی ﷺ تک پہنچاتے تھے کہ آپ فرماتے تھے کہ موسیٰ علیہ السلام نے پوچھا اپنے رب سے کہ اے رب میرے کون جنت والا درجہ میں سب سے کم ہوگا فرمایا وہ ایک مرد ہوگا کہ جنت میں آئے گا بعد اس کے کہ جنت والے جنت میں داخل ہو جائیں گے، سو اس سے کہا جائے گا کہ داخل ہو تو جنت میں وہ کہے گا کیونکر داخل ہوں میں جنت میں اور لوگوں نے لے لیے اپنے اپنے گھر اور لے لیں اپنی اپنی لینے کی چیزیں فرمایا آپ نے کہ پھر کہا جائے گا اس سے کہ تو راضی ہوگا اس پر کہ تجھ کو اتنی دولت ملے کہ جتنی تھی ایک بادشاہ کو بادشاہان دنیا میں سے وہ کہے گا ہاں اے رب میرے میں راضی ہو گیا سو کہا جائے گا کہ لے تیرے لیے ہے اتنا اور مثل اس کی اور مثل اس کی اور مثل اس کی وہ کہے گا میں راضی ہوا اے رب میرے کہا جائے گا کہ تیرے لیے یہ بھی ہے اور اس کا دس گنا، سو وہ کہے گا کہ راضی ہوں میں اے رب میرے، پھر کہا جائے گا کہ تیرے لیے اس کے ساتھ وہ بھی ہے جو تیرا جی چاہے اور تیری آنکھیں جس سے مزہ پائیں۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور روایت کی بعض نے یہ حدیث شعی سے انہوں نے مغیرہ رضی اللہ عنہ سے۔ اور مرفوع نہیں کیا اس کو اور مرفوع صحیح تر ہے۔

خاتمہ : سورہ سجدہ میں اللہ کی قدرتوں سے مذکور ہے پیدا کرنا آسمان اور زمین کا چھ دن میں اور مستوی ہونا اللہ اس تعالیٰ کا عرش عظیم الشان پر اور نہ ہونا شفیع اور ولی کا سو اس کے اور تدبیر کرنا ہر ایک امر کے انسان کے زمین پر اور چڑھ جانا اس کا ایک دن میں کہ مدت اس کی ہزار سال ہے اور علم ہونا اس کو غیب اور شہادت کا اور پیدا کرنا ہر چیز کا حسن کے ساتھ اور پیدا کرنا انسان کا مٹی سے اور نسل اس کی مٹی سے اور برابر کرنا اس کے اعضاء کا اور روح کا پھونکنا اور کان اور آنکھیں اور دل عنایت فرمانا اور بہت تھوڑا ہونا ہمارے شکر کا اور سوائے اس کے فوائد متفرقہ سے تعجب کرنا کافروں کا بعثت پر اور روح قبض کرنا ملک الموت کا اور صفات مؤمنین سے سجدہ اور تسبیح اور تحمید ان کی جب آیات الہی سے انہیں سمجھائے اور فضیلت تہجد گزاروں کی اور برابر نہ ہونا مؤمن اور فاسق کا اور تذکیر ساتھ ہلاک قرون سابقہ کے اور تذکیر ساتھ پیدا کرنے کھیتوں کے اور مَنیٰ هَذَا الْوَعْدُ کہنا کافروں کا اور نفع نہ دینا کافروں کے ایمان کا قیامت کے دن۔



۳۳۔ باب وَمِنْ سُورَةِ الْأَحْزَابِ

تفسیر سورہ احزاب

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

(۳۱۹۹) عَنْ أَبِي طَبَّيَّانَ قَالَ : قُلْنَا لِأَبِي عَبَّاسٍ : أَرَأَيْتَ قَوْلَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ﴿ مَا جَعَلَ اللَّهُ لِرَجُلٍ مِنْ قَلْبَيْنِ

فِي جُوفِهِ ﴿ مَا غَنَىٰ بِذَلِكَ؟ قَالَ : قَامَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ يَوْمًا يُصَلِّي فَخَطَرَ حَظَرَةً، فَقَالَ الْمُتَأَفِّقُونَ يُصَلُّونَ مَعَهُ: أَلَا تَرَىٰ أَنَّ لَهُ قَلْبَيْنِ قَلْبًا مَعَكُمْ وَقَلْبًا مَعَهُمْ فَأَنْزَلَ اللَّهُ: ﴿ مَا جَعَلَ اللَّهُ لِرَجُلٍ مِنْ قَلْبَيْنِ فِي جُوفِهِ ﴾. (ضعیف الاسناد) اس میں قابوس بن ابوظہیر نے کہا کہ نبی ﷺ نے اس قول کی ﴿مَا جَعَلَ﴾

روایت ہے ابوظہیر نے کہا ہم نے ابن عباسؓ سے کہ بھلا خبر دیجیے اللہ تعالیٰ کے اس قول کی ﴿مَا جَعَلَ﴾ اللہ ﷻ یعنی نہیں بنائے اللہ تعالیٰ نے کسی سینہ میں دو دل کیا مطلب ہے اس کا انہوں نے کہا آنحضرت ﷺ ایک دن کھڑے تھے نماز پڑھتے تھے تو آپ سے کچھ سو ہوا نماز میں اور مناقب کہنے لگے جو آپ کے ساتھ نماز پڑھتے ایک دوسرے سے دیکھ لو تو ان کے دو دل ہیں ایک تمہارے ساتھ ایک اور لوگوں کے ساتھ پھر اس پر اللہ نے یہ آیت اتاری کہ نہیں پیدا کیے اللہ نے کسی کے سینہ میں دو دل۔

فائدہ : روایت کی ہم سے عبد بن حمید نے انہوں نے احمد بن یونس سے انہوں نے زہیر سے مانند اس کے۔ یہ حدیث حسن ہے۔

[اسنادہ ضعیف ایضاً]

مترجم: بغوی نے کہا ہے کہ یہ آیتیں ابو عمر کے حق میں نازل ہوئیں وہ مرہ عقیل اور قوی حافظہ تھا اور جو سنتا یا درکھتا اور کہتا میرے دو دل ہیں ہر ایک سے سمجھتا ہوں محمدؐ سے اچھا پھر جب اللہ تعالیٰ نے بدر کے دن کافروں کو شکست دی وہ اُلوایا گھبرا کر بھاگا کہ ایک جوتی پیر میں اور ایک ہاتھ میں اور رستے میں اسے ابوسفیان ملا پوچھا کیا حال ہے لوگوں کا کہا شکست کھا کر بھاگے ہیں ابوسفیان نے کہا تیرا کیا حال ہے کہ ایک جوتی پیر میں اور ایک ہاتھ میں تب اس بے ہوش نے کہا مجھے خبر نہ تھی میں جانتا تھا کہ دونوں پیر میں ہیں اس دن سے لوگ جان گئے کہ یہ جھوٹا ہے اس کا بھی ایک ہی دل ہے۔ اور زہری اور مقاتل نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے ایک مثال بیان فرمائی متنبی اور مظاہر کے لیے کہ جیسے کسی کے دو دل نہیں ہوتے ایسے ہی اپنی بیوی کو ماں کہنے سے ماں نہیں ہوتی اور کسی کو بیٹا کہنے سے وہ بیٹا نہیں ہو جاتا۔



(۳۲۰۰) عَنْ أَنَسٍ قَالَ : قَالَ عَمِّي أَنَسُ بْنُ النَّضْرِ - سَمِعْتُ بِهِ - لَمْ يَشْهَدْ بَدْرًا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَكَبِرَ عَلَيْهِ فَقَالَ : أَوَّلُ مَشْهَدٍ قَدْ شَهِدَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ غِبْتُ عَنْهُ، أَمَا وَاللَّهِ لَئِنْ أَرَانِي اللَّهَ مَشْهَدًا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لَيَرَيْنَ اللَّهَ مَا أَصْنَعُ. قَالَ : فَهَابَ أَنْ يَقُولَ غَيْرَهَا. فَشَهِدَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ أُحُدٍ مِنَ الْعَامِ الْقَابِلِ، فَاسْتَقْبَلَهُ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ فَقَالَ : يَا أَبَا عَمْرٍو أَيْنَ؟ قَالَ : وَاهَا لِرِيحِ الْحَنَةِ أَجِدُهَا دُونَ أُحُدٍ فَقَاتَلَ حَتَّى قُتِلَ فَوُجِدَ فِي جَسَدِهِ بَضْعٌ ثَمَانُونَ مِنْ بَيْنِ ضَرْبَةٍ وَطَعْنَةٍ وَرَمِيَةٍ. قَالَتْ عَمَّتِي الرَّبِيعُ بِنْتُ النَّضْرِ: فَمَا عَرَفْتُ أَحَدًا إِلَّا بِثَنَانِهِ)) وَنَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ ﴿ رَجُلًا صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللَّهَ عَلَيْهِ

فَمِنْهُمْ مَنْ قَضَىٰ نَحْبَهُ وَمِنْهُمْ مَنْ يَنْتَظِرُ وَمَا بَدَّلُوا تَبْدِيلًا ﴿٣٢٠﴾ (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: انسؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا میرے چچا انس بن نضر کہ جن کے نام پر میرا نام رکھا گیا جنت بدر میں حاضر نہیں ہوئے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اور یہ امر ان کو نہایت گراں ہوا اور کہا انہوں نے کہ پہلے نہ ہونے کی جگہ کہ جس میں آپ تشریف لے گئے میں اس سے غائب رہا آگاہ ہوتم ہے اللہ کی اگر اللہ مجھ کو دکھائے کوئی حاضر ہونے کی جگہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تو دیکھے اللہ تعالیٰ کہ میں کیا کرتا ہوں۔ کہا راوی نے کہ ڈرے وہ اس کے سوا اور کچھ کہیں پھر حاضر ہوئے وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ احد کے دن ایک سال کے بعد، سو ملے ان کو راہ میں سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ اور انہوں نے کہا اے ابو عمر وہاں چلے انہوں نے کہا واہ واہ جنت کی خوشبو میں کوہ احد کی طرف پار ہا ہوں پھر لڑے وہ یہاں تک کہ قتل ہوئے تو ان کے بدن میں اسی (۸۰) پرکئی زخم تھے چوٹ اور نیزہ اور تیر کے تو میری پھوپھی ربیع بنت نضر نے کہا میں نے نقش نہ پہچانی اپنے بھائی کی مگر بسبب اس کے پوروں کے اور یہ آیت اتری ﴿رجال صدقوا﴾ یعنی وہ ایسے مرد ہیں کہ سچ کر دیا انہوں نے جو اقرار کیا اللہ تعالیٰ سے، سوان میں سے بعض وہ ہے کہ پورا کر چکا اپنا کام اور ان میں سے بعض وہ ہے جو انتظار کرتا ہے اور نہیں بدل ڈالا اپنے اقرار کو۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔



(۳۲۰) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ عَمَّهُ غَابَ عَنْ قِتَالِ بَدْرٍ فَقَالَ: غِبْتُ عَنْ أَوَّلِ قِتَالٍ قَاتَلَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمُشْرِكِينَ لَيْسَ اللَّهُ أَشْهَدَنِي قِتَالًا لِلْمُشْرِكِينَ لَيَرَيْنَ اللَّهُ كَيْفَ أَصْنَعُ، فَلَمَّا كَانَ يَوْمَ أُحُدٍ انْكَشَفَ الْمُسْلِمُونَ فَقَالَ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَبْرَأُ إِلَيْكَ مِمَّا جَاءُوا بِهِ هَوْلَاءِ- يَعْنِي الْمُشْرِكِينَ- وَأَعْتَذِرُ إِلَيْكَ مِمَّا صَنَعَ هَوْلَاءِ- يَعْنِي أَصْحَابَهُ- ثُمَّ تَقَدَّمَ فَلَقِيَهُ سَعْدٌ، فَقَالَ: يَا أَخِي مَا فَعَلْتَ أَنَا مَعَكَ، فَلَمْ أَسْتَطِعْ أَنْ أَصْنَعَ مَا صَنَعَ فَوَجَدَ فِيهِ بَضْعًا وَتَمَانِينَ بَيْنَ صَرِيَّةٍ بِسِيفٍ وَطَعْنَةٍ بِرُمَحٍ وَرَمِيَةٍ بِسَهْمٍ فَكُنَّا نَقُولُ: فِيهِ وَفِي أَصْحَابِهِ نَزَلَتْ ﴿فَمِنْهُمْ مَنْ قَضَىٰ نَحْبَهُ وَمِنْهُمْ مَنْ يَنْتَظِرُ﴾ قَالَ يَزِيدُ: يَعْنِي هَذِهِ الْآيَةُ.

ترجمہ: انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ ان کے چچا جنگ بدر میں حاضر نہ ہوئے اور کہا انہوں نے براہ افسوس کہ حاضر نہ ہوا میں پہلی لڑائی میں کہ لڑے اس میں رسول اللہ ﷺ مشرکوں سے اگر اللہ تعالیٰ مجھے لے جائے کسی لڑائی میں مشرکوں کے تو اللہ تعالیٰ دیکھے کہ میں کیا کرتا ہوں پھر جب احد کا دن ہوا شکست کھائی مسلمانوں نے انہوں نے کہا یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں تجھ سے اس بلا سے کہ جسے یہ لوگ لائے ہیں یعنی مشرک لوگ اور میں تیری طرف عذر کرتا ہوں اس کام سے کہ ہوا ہے ان لوگوں سے یعنی اصحاب سے پھر وہ آگے بڑھے اور ملے ان سے سعد اور کہا اے بھائی کیا کیا تم نے میں تمہارے ساتھ ہوں مگر مجھ

سے نہ ہو سکا جو انہوں نے کیا اور ان کی لاش ملی کہ اس میں اسی (۸۰) پرکٹی زخم تھے تلوار کی مار کے اور نیزے کے بھونکنے کے اور تیر کے لگنے کے اور ہم لوگ کہتے تھے کہ انہیں کے اور ان کے صحابہ کے حق میں نازل ہوئی ہے کہ ان میں سے بعض ایسے ہیں کہ پورا کر چکے اپنا کام اور بعض منتظر ہیں۔ یزید نے کہا مراد اس سے آیت ہے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور انس بن مالکؓ کے چچا کا نام بھی انس ہے اور وہ بیٹے ہیں نظر کے۔



(۳۲۰۲) عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ قَالَ : دَخَلْتُ عَلَى مُعَاوِيَةَ فَقَالَ : أَلَا أُبَشِّرُكَ؟ قُلْتُ بَلَى، قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ : ((طَلْحَةُ مِمَّنْ قَضَى نَحْبَهُ)) .

[اسنادہ حسن] سلسلۃ الأحادیث الصحیحة (۱۲۵)

ترجمہ : موسیٰ بن طلحہؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا میں گیا معاویہ کے پاس انہوں نے کہا میں تمہیں ایک بشارت سناؤں میں نے کہا ہاں کہا سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے طلحہ ان لوگوں میں ہے جن کے حق میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ وہ اپنا کام پورا کر چکے۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم اس کو معاویہ سے مگر اسی سند سے اور سوائے اس کے نہیں کہ مروی ہوئی ہے یہ موسیٰ بن طلحہؓ سے انہوں نے روایت کی اپنے باپ سے۔



(۳۲۰۳) عَنْ طَلْحَةَ : أَنَّ أَصْحَابَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالُوا لِأَعْرَابِيٍّ جَاهِلٍ : سَلُّ عَنْ مَنْ قَضَى نَحْبَهُ مَنْ هُوَ؟ وَكَانُوا لَا يَحْتَرِثُونَ عَلَى مَسْأَلَتِهِ يُوقِرُونَهُ۔ وَيَهَابُونَهُ فَسَأَلَهُ الْأَعْرَابِيُّ فَأَعْرَضَ عَنْهُ، ثُمَّ سَأَلَهُ فَأَعْرَضَ عَنْهُ، ثُمَّ سَأَلَهُ فَأَعْرَضَ عَنْهُ، ثُمَّ إِنِّي أَطْلَعْتُ مِنْ بَابِ الْمَسْجِدِ وَعَلَى ثِيَابٍ خُضْرٍ فَلَمَّا رَأَى النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : ((أَتَيْنَ السَّائِلَ عَمَّنْ قَضَى نَحْبَهُ)) قَالَ الْأَعْرَابِيُّ : أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((هَذَا مِمَّنْ قَضَى نَحْبَهُ)) . (حسن صحيح) سلسلۃ الأحادیث الصحیحة (۳۶۱)

ترجمہ : طلحہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ نے ایک عربی یا دیہاتی سے کہا کہ آپ سے پوچھئے کہ اللہ تعالیٰ نے جن کے حق میں فرمایا ہے کہ پورا کر چکے اپنا کام وہ کون لوگ ہیں اور آپ کے صحابہ کو جرات نہ ہوتی تھی سوال کرنے کی وہ آپ کی توقیر کرتے تھے اور ڈرتے تھے سو اس عربی یا دیہاتی نے پوچھا آپ نے التفات نہ کیا اس نے پھر پوچھا آپ نے التفات نہ کیا اس نے پھر پوچھا آپ نے توجہ نہ کیا پھر میں دروازہ سے مسجد کے نکلا یعنی اندر آیا اور میرے بدن پر سبز کپڑے تھے پھر جب مجھ کو آپ نے دیکھا فرمایا کہاں ہے وہ سائل جو پوچھتا ہے ان لوگوں کو کہ اپنا کام تمام پورا کر چکے دیہاتی نے کہا میں

ہوں یا رسول اللہ، سو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے یہی ہے وہ شخص کہ پورا کر چکا اپنا کام۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے مگر یونس بن کبیر کی روایت سے۔



(۳۲۰۴) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : لَمَّا أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِتَحْيِيرِ أَزْوَاجِهِ بَدَأَ بِى فَقَالَ : ((يَا عَائِشَةُ إِنِّى ذَاكِرٌ لَكَ أَمْرًا قَلِيلًا عَلَيَّ أَنْ لَا تَسْتَعْجِلِى حَتَّى تَسْتَأْمِرِى أَبُوبِلَّ))، قَالَتْ : وَقَدْ عَلِمْتُ أَنَّ أَبُوَاى لَمْ يَكُونَا لِيَأْمُرَانِى بِفِرَاقِهِ، قَالَتْ : ثُمَّ قَالَ : ((إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَقُولُ : ﴿ يَا أَيُّهَا النَّبِىُّ قُلْ لِّأَزْوَاجِكَ إِن كُنْتُمْ تُرِيدْنَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا وَزِينَتَهَا فَتَعَالَيْنَ ﴾ - حَتَّى بَلَغَ - ﴿ لِلْمُحْسِنَاتِ مِنْكُنَّ أَجْرٌ أَعْظَمُ ﴾)) قُلْتُ : فِى أَيْ هَذَا أَسْتَأْمِرُ أَبُوَاى فَإِنِّى أُرِيدُ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَالذَّارَ الْآخِرَةَ، وَفَعَلَ أَزْوَاجُ النَّبِىِّ ﷺ مِثْلَ مَا فَعَلْتُ . (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ جب حکم ہوا رسول اللہ ﷺ کو اپنی بیویوں کو اختیار دینے کا (کہ چاہیں دنیا اختیار کریں اور رفاقت رسول چھوڑ دیں اور چاہیں دولت عقبی لیں اور خدمت رسول) سو شروع کیا آپ نے میرے ساتھ اور فرمایا اے عائشہ (رضی اللہ عنہا) میں تم سے ایک بات کا ذکر کرتا ہوں سو تم اس کے جواب میں جلدی نہ کرنا یہاں تک کہ مشورہ لے لینا اپنے ماں باپ سے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آپ جانتے تھے کہ میرے ماں باپ کبھی مجھے آپ سے جدا ہونے کا حکم نہ دیں گے ام المؤمنین عائشہ نے فرمایا کہ پہلے آپ نے کہا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ﴿ يَا أَيُّهَا النَّبِىُّ ﴾ سے ﴿ أَجْرٌ أَعْظَمُ ﴾ تک یعنی اے نبی کہہ دے تو اپنی بیویوں کو کہ اگر تم ارادہ رکھتی ہو دنیا کی زندگی اور اس کی زینت کا تو آؤ میں تم کو کچھ دے دوں (یعنی طلاق کا جوڑا) اور رخصت کروں میں تم کو اچھی طرح اور اگر ارادہ کرتیں ہو تم اللہ کا اور اس کے رسول کا اور آخرت کے گھر کا تو تیار رکھا ہے اللہ تعالیٰ نے تم میں سے نیکوں کے لیے بہت بڑا اجر۔ اتنی۔ تب میں نے کہا کہ میں اس میں کیا مشورہ لوں اپنے ماں باپ سے میں تو اللہ اور رسول اور آخرت کے گھر ہی کو چاہتی ہوں اور پھر اور بیویوں نے بھی یہی کہا جو میں نے کہا تھا (یعنی میرے دیکھا دیکھی)۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور مروی ہوئی ہے یہ زہری سے بھی انہوں نے روایت کی ہے عروہ سے انہوں نے ام المؤمنین رضی اللہ عنہا سے۔

مترجم: ان آیتوں کو آیات تخیر کہتے ہیں کہ اس میں اختیار دیا گیا ہے آپ کی عورتوں کو اور شان نزول اس کا بغوی وغیرہ نے یوں بیان فرمایا ہے کہ بیویوں نے آپس کی رشک سے آپ سے نفقہ زیادہ مانگا اور تنگ کیا آپ نے ان سے خفا ہو کر ایک ماہ تک بات نہ کی اور قسم کھائی کہ ان کے پاس نہ جائیں گے پھر یہ آیت اتری اور اس دن آپ کے پاس نو عورتیں تھیں پانچ قریش میں سے عائشہ

صدیقہ حضرت ابوبکر کی صاحبزادی حصہ حضرت عمر کی بیٹی ام حبیبہ اوسفیان کی بیٹی، ام سلمہ امیہ کی بیٹی، سودہ زمعہ کی بیٹی رضی اللہ عنہن اجمعین اور غیر قرشیات چار تھیں زینب بنت جحش بنی اسد کے قبیلہ کی میمونہ حارث کی بیٹی بنی ہلال کے قبیلہ کی اور صفیہ حبی بنی اخطب کی بیٹی خیبر والی اور جویریہ حارث کی بیٹی بنی مصطلق کے قبیلہ کی بیٹی تھیں اور حکم تحریر میں علماء کا اختلاف ہے۔ مثلاً کسی نے اپنی بیوی سے کہا کہ تجھے اختیار ہے چاہے میرے پاس رہے چاہے جدا ہو جا تو عمر اور ابن مسعود اور ابن عباس رضی اللہ عنہم نے کہا کہ اگر عورت نے اپنے شوہر کو اختیار کر لیا تو کچھ واقعہ نہ ہوگا اور اگر اپنے نفس کو اختیار کیا تو ایک طلاق واقع ہوگی اور یہی قول ہے عمر بن عبدالعزیز، ابن ابی لیلیٰ، سفیان شافعی اور اصحاب رائے کا لیکن اصحاب رائے یعنی حنفیہ کے نزدیک اس صورت میں طلاق بائن ہوتا ہے اور دوسروں کے نزدیک رجعی اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اگر عورت نے اپنے شوہر کو اختیار کیا تو ایک طلاق واقع ہو اور اگر اس نے اپنے نفس کو اختیار کیا تو تین طلاق پڑی، حسن بصری اور مالک کا بھی یہی قول ہے مگر قول اول صحیح تر ہے۔ کل ذالک فی البغوی۔



(۳۲۰۵) عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ - رَضِيَ النَّبِيُّ ﷺ - قَالَ : لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ ﴿إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا﴾ فِي بَيْتٍ أُمِّ سَلَمَةَ فَدَعَا فَاطِمَةَ وَحَسَنًا وَحُسَيْنًا فَجَلَّلَهُمْ بِكِسَاءٍ وَعَلَى نَحْلٍ ظَهَرَهُ فَجَلَّلَهُ بِكِسَاءٍ ثُمَّ قَالَ : ((اللَّهُمَّ هَؤُلَاءِ أَهْلُ بَيْتِي فَأَذْهِبْ عَنْهُمْ الرِّجْسَ وَطَهِّرْهُمْ تَطْهِيرًا)) قَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ : وَأَنَا مَعَهُمْ يَانَبِيَّ اللَّهِ . قَالَ : ((أَنْتِ عَلَى مَكَانِكَ وَأَنْتِ عَلَى خَيْرٍ)) . (اسنادہ صحیح) الروض النضر (۹۷۶، ۱۱۹۰)

ترجمہ: عمر بن ابی سلمہ جو ربیب ہیں نبی ﷺ کے انہوں نے کہا جب اتری یہ آیت نبی ﷺ پر ﴿انما یرید اللہ لیذہب عنکم الریجس﴾ تک۔ یعنی ارادہ رکھتا ہے اللہ تعالیٰ کہ دور کر دے تم سے نجاست گناہ کی اے گھر والو اور پاک کرے تم کو۔ بخوبی پاک کرنا ام سلمہ کے گھر میں بلایا آپ نے فاطمہ، حسن اور حسین کو اور ان سب پر ایک چادر ڈال دی اور آپ کے پیچھے حضرت علی رضی اللہ عنہ تھے پھر ان پر بھی چادر ڈال دی پھر عرض کی آپ نے کہ یا اللہ یہ میرے گھر والے ہیں تو ان کی نجاست گناہ کی دور کر دے اور ان کو پاک کر دے۔ بخوبی پاک کرنا ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی کہ میں بھی ان کے ساتھ ہوں اے نبی اللہ کے (یعنی ارادہ کیا چادر میں آنے کا) فرمایا آپ نے کہ تم اپنی جگہ پر ہو اور تم نیکی پر ہو (یعنی تمہارے تین چادر میں آنے کی بھی ضرورت نہیں گھر والوں کا لفظ خود تم کو شامل ہے)۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے اس سند سے یعنی عطاء کی روایت سے کہ وہ عمرو بن ابی سلمہ سے روایت کرتے ہیں۔



(۳۲۰۶) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَمُرُّ بِبَابِ فَاطِمَةَ سَيِّتَةِ أَشْهُرٍ إِذَا خَرَجَ لِصَلَاةِ الْفَجْرِ يَقُولُ: ((الصَّلَاةُ يَا أَهْلَ الْبَيْتِ، إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا)). (اسنادہ ضعیف) اس میں علی بن زید بن جدعان راوی ضعیف ہے۔

ترجمہ: انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی چھ مہینے تک یہی عادت تھی کہ صبح کو نماز فجر کے لیے نکلتے اور دروازہ پر سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گزر رتے فرماتے نماز کو چلو اے گھر والو اللہ ارادہ رکھتا ہے کہ تمہاری نجاست دور کر دے اور پاک کر دے تم کو بخوبی پاک کرنا۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے نہیں جانتے ہم اس کو گر حماد بن سلمہ کی روایت سے کہ وہ ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں۔ اور اس بارے میں ابی الحمراء اور معقل بن یسار اور ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے۔



(۳۲۰۷) عُمُ عَائِشَةَ قَالَتْ: لَوْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كَاتِمًا شَيْئًا مِنَ الْوَحْيِ لَكَتَمَ هَذِهِ الْآيَةَ ﴿وَإِذْ تَقُولُ لِلَّذِي أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِ﴾ يَعْنِي بِالْإِسْلَامِ ﴿وَأَنْعَمْتَ عَلَيْهِ﴾ يَعْنِي بِالْعِتْقِ، فَأَعْتَقْتَهُ ﴿أَمْسِلْ عَلَيْكَ رُوحُكَ وَأَتَى اللَّهَ وَتَخْفِي فِي نَفْسِكَ مَا اللَّهُ مُبْدِيهِ وَتَخْشَى النَّاسَ وَاللَّهُ أَحَقُّ أَنْ تَخْشَاهُ﴾ إِلَى قَوْلِهِ ﴿وَكَانَ أَمْرُ اللَّهِ مَفْعُولًا﴾. وَأَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَمَّا تَزَوَّجَهَا قَالُوا: تَزَوَّجَ حَلِيلَةَ ابْنِهِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِنْ رِجَالِكُمْ وَلَكِنْ رَسُولُ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ﴾ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ تَبْنَاهُ وَهُوَ صَغِيرٌ، فَلَبِثَ حَتَّى صَارَ رَجُلًا يُقَالُ لَهُ زَيْدُ بْنُ مُحَمَّدٍ فَأَنْزَلَ اللَّهُ: ﴿أَدْعُوهُمْ لِأَبَائِهِمْ هُوَ أَقْسَطُ عِنْدَ اللَّهِ فَإِنْ لَمْ تَعْلَمُوا آبَاءَهُمْ فَاِخْوَانُكُمْ فِي الدِّينِ وَمَوَالِيكُمْ﴾ فَلَانَ مَوْلَى فَلَانَ وَفُلَانُ أَخُو فُلَانَ ﴿هُوَ أَقْسَطُ عِنْدَ اللَّهِ﴾ يَعْنِي أَعْدَلُ عِنْدَ اللَّهِ.

(ضعیف الاسناد حدام) (اس میں داؤد بن الزبرقان متروک ہے)

ترجمہ: ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا اگر رسول اللہ ﷺ وحی آسانی سے کچھ چھپاتے تو یہ آیت ﴿وَإِذْ تَقُولُ لِلَّذِي أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِ﴾ یعنی بالاسلام ﴿وَأَنْعَمْتَ عَلَيْهِ﴾ یعنی بالعتق، فأعتقتہ ﴿أَمْسِلْ عَلَيْكَ رُوحُكَ وَأَتَى اللَّهَ وَتَخْفِي فِي نَفْسِكَ مَا اللَّهُ مُبْدِيهِ وَتَخْشَى النَّاسَ وَاللَّهُ أَحَقُّ أَنْ تَخْشَاهُ﴾ إِلَى قَوْلِهِ ﴿وَكَانَ أَمْرُ اللَّهِ مَفْعُولًا﴾. وَأَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَمَّا تَزَوَّجَهَا قَالُوا: تَزَوَّجَ حَلِيلَةَ ابْنِهِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِنْ رِجَالِكُمْ وَلَكِنْ رَسُولُ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ﴾ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ تَبْنَاهُ وَهُوَ صَغِيرٌ، فَلَبِثَ حَتَّى صَارَ رَجُلًا يُقَالُ لَهُ زَيْدُ بْنُ مُحَمَّدٍ فَأَنْزَلَ اللَّهُ: ﴿أَدْعُوهُمْ لِأَبَائِهِمْ هُوَ أَقْسَطُ عِنْدَ اللَّهِ فَإِنْ لَمْ تَعْلَمُوا آبَاءَهُمْ فَاِخْوَانُكُمْ فِي الدِّينِ وَمَوَالِيكُمْ﴾ فَلَانَ مَوْلَى فَلَانَ وَفُلَانُ أَخُو فُلَانَ ﴿هُوَ أَقْسَطُ عِنْدَ اللَّهِ﴾ يَعْنِي أَعْدَلُ عِنْدَ اللَّهِ.

تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں لیکن وہ تو رسول اللہ کا ہے اور مہر نبیوں پر اور رسول اللہ ﷺ نے ان کو تمہنی یعنی منہ بولا بیٹا کہا تھا جب وہ چھوٹے تھے پھر آپ پاس رہے یہاں تک کہ وہ جوان ہو گئے اور ان کو زید بن محمد کہتے تھے، سو اتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت ﴿ادعوہم﴾ یعنی منہ بولے بیٹوں کو پکاروان کے باپ کی طرف منسوب کر کے یعنی جن کے وہ نطفہ ہیں یہی انصاف کی بات۔ ہے اللہ کے نزدیک پھر اگر تم کو معلوم نہ ہوں ان کے باپ وہ تو تمہارے بھائی ہیں دین میں اور تمہارے رفیق ہیں یعنی یوں پکارو کہ فلا ناریف ہے فلا نے کا یہی قسط کی بات ہے اللہ کے نزدیک یعنی عدل کی۔

فائدہ : یہ حدیث مروی ہوئی ہے داؤد بن ابی ہند سے انہوں نے روایت کی شععی سے انہوں نے مسروق سے انہوں نے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ فرمایا عائشہ رضی اللہ عنہا نے اگر نبی ﷺ وحی آسانی سے کچھ چھپاتے تو بے شک یہ آیت چھپاتے ﴿واذ تقول للذی انعم اللہ﴾ سے آخر آیت تک۔ اور اس حدیث کو اپنے طول کے ساتھ روایت نہیں کیا۔ روایت کی ہم سے حدیث مذکور عبد اللہ بن وضاح کو فی نے انہوں نے عبد اللہ بن ادریس سے انہوں نے داؤد بن ابی ہند سے انہوں نے شععی سے انہوں نے مسروق سے انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا اگر نبی ﷺ وحی آسانی سے کچھ چھپاتے تو اس آیت مبارکہ کو چھپاتے واذ تقول للذی سے آخر تک یہ حدیث حسن صحیح ہے۔



(۳۲۰۸) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ : لَوْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ كَاتِمًا شَيْئًا مِنَ الْوَحْيِ، لَكُنْتُمْ هَذِهِ الْآيَةَ : ﴿وَإِذْ تَقُولُ لِلَّذِي أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَأَنْعَمْتَ عَلَيْهِ﴾ الْآيَةَ. (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں اگر رسول اللہ ﷺ آسانی وحی میں سے کوئی چیز چھپاتے تو اس آیت کو چھپاتے: ﴿وَإِذْ تَقُولُ....﴾ آخر آیت تک۔



(۳۲۰۹) عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : مَا كُنَّا نَدْعُو زَيْدَ بْنَ حَارِثَةَ إِلَّا زَيْدَ بْنَ مُحَمَّدٍ حَتَّى نَزَلَ الْقُرْآنُ : ﴿ادْعُوهُمْ لِآبَائِهِمْ هُوَ أَقْسَطُ عِنْدَ اللَّهِ﴾. (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ ہم نہ پکارتے تھے زید بن حارثہ بلکہ جب پکارتے یہی کہتے زید بن محمد یہاں تک کہ قرآن اتر اکہ پکارو تم ان کو ان کے باپوں کی طرف منسوب کر کے یہی انصاف کی بات ہے اللہ تعالیٰ کے نزدیک۔



قرآن کی تفسیر کے بیان میں

(۳۲۱۰) عَنْ عَامِرِ الشَّعْبِيِّ فِي قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: ﴿مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِنْ رِجَالِكُمْ﴾ قَالَ: مَا كَانَ لِيَعِيشَ لَهُ فِيكُمْ وَلَدٌ ذَكَرٌ. (ضعیف مقطوع)

ترجمہ: عامر بن شعبی نے ماکان ﴿محمد ابا احد﴾ کی تفسیر میں کہا کہ آپ ﷺ کی شان سے یہ بات ہے کہ کوئی لڑکا ان کا تمہارے درمیان زندہ نہ رہا یعنی تاکہ مضمون اس آیت کا صادق آجائے کہ محمد ﷺ کسی کے باپ نہیں تمہارے مردوں میں سے۔



(۳۲۱۱) عَنْ أُمِّ عَمَارَةَ الْأَنْصَارِيَّةِ: أَنَّهَا أَتَتْ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَتْ: مَا أَرَى كُلَّ شَيْءٍ إِلَّا لِلرِّجَالِ وَمَا أَرَى النِّسَاءَ يَذْكُرْنَ بِشَيْءٍ فَتَرَكْتُ هَذِهِ الْآيَةَ: ﴿إِنَّ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ وَالْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ﴾ الْآيَةَ. (صحیح الاسناد)

ترجمہ: ام عمارہ انصاریہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ وہ نبی ﷺ کے پاس حاضر ہوئیں اور عرض کی کہ کیا وجہ ہے کہ میں دیکھتی ہوں کہ سب چیزیں مردوں کے لیے ہیں اور قرآن میں عورتوں کا ذکر کہیں نہیں اس پر یہ آیت اتری ﴿إِنَّ الْمُسْلِمِينَ﴾ سے آخر تک۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور اس حدیث کو ہم اسی سند سے جانتے ہیں۔



(۳۲۱۲) عَنْ أَنَسٍ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ فِي زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ: ﴿فَلَمَّا قَضَى زَيْدٌ مِنْهَا وَطَرًا زَوَّجْنَاهَا﴾ قَالَ: فَكَانَتْ تَفْتَحِرُ عَلَى أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ تَقُولُ: زَوَّجَكُنْ أَهْلُوكُنْ وَزَوَّجَنِي اللَّهُ مِنْ قَوْقٍ سَبْعَ سَمَوَاتٍ. (صحیح) مختصر العلو (۶/۸۴)

ترجمہ: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا جب یہ آیت اتری زینب بنت جحش کی شان میں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ﴿فَلَمَّا قَضَى زَيْدٌ مِنْهَا وَطَرًا زَوَّجْنَاهَا﴾ یعنی جب زید اپنی خواہش اس سے پوری کر چکا یعنی زینب سے بیاہ دیا ہم نے اس کو تیرے ساتھ۔ کہا راوی نے کہ پھر وہ فخر کرتی تھیں ازراہ شکر کے آپ ﷺ کی سب بیویوں پر کہ نکاح کیا تمہارا تمہارے عزیزوں نے اور میرا نکاح کیا ہے اللہ تعالیٰ نے ساتویں آسمان کے اوپر۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ ساتویں آسمان کے اوپر ہے اور آپ کی بیویوں کا جو امہات المؤمنین ہیں یہی عقیدہ تھا کہ سب اس بات کو سن کر پسند کرتی تھیں اب جو اس خلاف عقیدہ رکھے وہ ناخلف ہے۔



قرآن کی تفسیر کے بیان میں

(۳۲۱۳) عَنْ أُمِّ هَانِيٍّ بِنْتِ أَبِي طَالِبٍ قَالَتْ : خَطَبَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَأَعْتَدَرْتُ إِلَيْهِ فَعَدَرَنِي ثُمَّ أَنْزَلَ اللَّهُ : ﴿ إِنَّا أَحْلَلْنَا لَكَ أَزْوَاجَكَ الَّتِي آتَيْتَ أُخُورَهُنَّ وَمَا مَلَكَتْ يَمِينُكَ مِمَّا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَيْكَ وَبَنَاتِ عَمَتِكَ وَبَنَاتِ عَمَّتِكَ وَبَنَاتِ خَالَكَ وَبَنَاتِ فَالْتِكَ اللَّائِي هَاجَرْنَ مَعَكَ وَامْرَأَةً مُؤْمِنَةً إِنْ وَهَبَتْ نَفْسَهَا لِلنَّبِيِّ ﷺ أَلَا بِأَنْ أَجَلَ لَهُ لِأَنِّي لَمْ أَهَاجِرْ، كُنْتُ مِنَ الطَّلَقَاءِ. (ضعیف الاسناد جداً) اس میں ابوصالح راوی ضعیف ہے۔

ترجمہ: ام ہانیؓ سے روایت ہے جو بیٹی ہیں ابی طالب کی (یعنی حضرت محمد ﷺ کی چچری بہن) انہوں نے کہا کہ آپ نے مجھے نکاح کا پیغام دیا اور میں نے عذر کیا (کہ میرے پاس چھوٹے چھوٹے لڑکے ہیں روتے پیٹتے شاید آپ کو ناگوار ہو) آپ نے میرا عذر قبول فرمایا پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری ﴿ إِنَّا أَحْلَلْنَا لَكَ ﴾ سے آخر تک۔ ام ہانی نے کہا کہ پھر میں آپ پر حلال نہیں ہوئی اس لیے کہ میں نے ہجرت نہیں کی تھی میں ان لوگوں میں تھی جو فتح مکہ کے بعد اسلام لائے تھے۔
فائدہ: یہ حدیث حسن ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر سدی کی روایت سے اسی سند سے۔

مترجم: پوری آیت کا ترجمہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے حلال کیس ہم نے تیرے لیے بیویاں تیری جن کا مہر تو نے دے دیا اور وہ جن کے مالک ہوئے تیرے ہاتھ یعنی لونڈیاں جو غنیمت میں عنایت فرمائیں اللہ نے تجھ کو اور تیرے چچا کی بیٹیاں اور تیری پھوپھیوں کی بیٹیاں اور تیرے ماموں کی بیٹیاں اور تیری خالائوں کی بیٹیاں ان میں سے جو ہجرت کر کے آئیں تیرے ساتھ یعنی جنہوں نے ہجرت نہیں کی وہ حلال نہیں آخر آیت تک۔



(۳۲۱۴) عَنْ أَنَسٍ قَالَ : لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ : ﴿ وَتُخْفَىٰ فِي نَفْسِكَ مَا اللَّهُ مُبْدِيهِ ﴾ فِي شَأْنِ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ، جَاءَ زَيْدٌ يَشْكُو فَهَمَّ بِطَلَاقِهَا فَاسْتَأْمَرَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ((أُمْسِكْ عَلَيْكَ زَوْجَكَ وَاتَّقِ اللَّهَ)). (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: انسؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا جب یہ آیت اتری ﴿ وَتُخْفَىٰ فِي نَفْسِكَ ﴾ یعنی چھپاتا تھا تو اے نبی ﷺ اس چیز کو کہ اللہ اس کا کھولنے والا تھا اور یہ آیت نہ بنت جحش کی شان میں اتری اور زید ان کے شوہر تھے اور ارادہ کیا انہوں نے طلاق دینے کا اور مشورہ طلب کیا نبی ﷺ سے تو آپ نے فرمایا روک رکھو تم اپنی بیوی اپنے پاس یعنی طلاق مت دو اور ڈرو اللہ سے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: یعنی آپ کے دل میں تھا کہ اگر زید ان کو طلاق دے گا تو میں ان کی دلجوئی کے لیے ان سے نکاح کر لوں مگر لوگوں سے شرم کے مارے اس امر کو ظاہر نہ کرتے تھے اللہ نے اس کو ظاہر کر دیا اللہ کسی سے شرماتا نہیں ہے۔

(۳۲۱۵) عَنْ شَهْرِيٍّ حَوْشِبٍ قَالَ: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: نُهِيَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ أَصْنَافِ النِّسَاءِ إِلَّا مَا كَانَ مِنَ الْمُؤْمِنَاتِ الْمُهَاجِرَاتِ. قَالَ: ﴿لَا يَحِلُّ لَكَ النِّسَاءَ مِنْ بَعْدُ وَلَا أَنْ تَبَدَّلَ بِهِنَّ مِنْ أَرْوَاحٍ وَلَوْ أَغْنَيْتُكَ حُسْنُهُنَّ إِلَّا مَا مَلَكَتْ يَمِينُكَ﴾ وَأَحَلَّ اللَّهُ فَنِيَاتِكُمُ الْمُؤْمِنَاتِ ﴿وَأَمْرًا مُؤْمِنَةً إِنْ وَهَبَتْ نَفْسَهَا لِلنَّبِيِّ﴾ وَحَرَّمَ كُلَّ ذَاتِ دِينٍ غَيْرِ الْإِسْلَامِ ثُمَّ قَالَ: ﴿وَمَنْ يَكْفُرْ بِالْإِيمَانِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهُ وَهُوَ فِي الْآخِرَةِ مِنَ الْخَاسِرِينَ﴾ وَقَالَ: ﴿إِنَّا أَحْلَلْنَا لَكَ أَزْوَاجَكَ اللَّاتِيَّاتِ اثْنَيْ أَجُورَهُنَّ وَمَا مَلَكَتْ يَمِينُكَ مِمَّا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَيْكَ﴾ إِلَى قَوْلِهِ ﴿خَالِصَةً لَكَ مِنْ دُونِ الْمُؤْمِنِينَ﴾ وَحَرَّمَ مَا سِوَى ذَلِكَ مِنْ أَصْنَافِ النِّسَاءِ. (ضعیف الاسناد) اس میں شہر بن حوشب راوی ضعیف ہے۔

شہر بن حوشب سے روایت ہے، کہا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا منع کیے گئے رسول اللہ ﷺ عورتوں کی اقسام سے مگر جو مؤمنہ ہوں ہجرت کرنے والیاں فرمایا اللہ تعالیٰ نے ﴿لَا يَحِلُّ لَكَ النِّسَاءَ مِنْ بَعْدُ﴾ یعنی حلال نہیں تھے اس کے بعد اور عورتیں اور نہ یہ کہ بدل دے ان عورتوں میں سے یعنی جواب تیرے نکاح میں ہیں اگرچہ تجھ کو پسند آئے خوبصورتی ان کی مگر جو عورتیں کہ مالک ہوں ان پر تیرے ہاتھ (یعنی وہ حلال ہیں) اور حلال کیں اللہ تعالیٰ نے جو ان عورتیں ایمان والیاں اور وہ عورت ایمان والی کہ بخش دے اپنی جان نبی ﷺ کو اور حرام کیا اللہ تعالیٰ نے ہر دین والی عورت کو سوائے اسلام کے پھر فرمایا اللہ نے جو منکر ہو ایمان کا ضائع ہو گئے اس کے عمل نیک اور آخرت میں وہ خسارہ والوں میں ہے اور فرمایا اللہ نے اے نبی حلال کیں ہم نے تیرے لیے بیویاں تیری کہ جن کا مہر تو نے دے دیا اور جو تیرے ہاتھ کے ملک ہوں جو اللہ نے غنیمت میں عنایت فرمائیں تجھ کو یہاں تک کہ فرمایا ﴿خَالِصَةً لَكَ﴾ یعنی یہ امر کہ جو عورت مؤمنہ بخش دے اپنی جان اور ارادہ کرے نبی اس کے نکاح کا وہ حلال ہے نبی کو یہ حکم خاص تیرے لیے ہے اور نہ مؤمنوں کے لیے (یعنی اوروں کا نکاح بغیر مہر نہیں ہو سکتا) اور حرام کیں اللہ تعالیٰ نے ان کے سوا اور قسمیں عورتوں کی۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے ہم اس کو عبد الحمید بن بہرام ہی کی روایت سے جانتے ہیں سنائیں نے احمد بن حسن سے وہ کہتے تھے کہ احمد بن حنبل نے کہا عبد الحمید بن بہرام جو روایت کرتے ہیں حوشب سے اس میں کچھ مضاائق نہیں۔



(۳۲۱۶) عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: قَالَتْ عَائِشَةُ قَالَتْ: مَا مَاتَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَتَّى أُحِلَّ لَهُ النِّسَاءُ. (صحیح الاسناد) شہر بن حوشب سے روایت ہے عطاء سے، کہا کہ فرمایا ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے: کہ وفات نہیں ہوئی رسول اللہ ﷺ کی یہاں تک کہ حلال ہو گئیں آپ کے لیے سب عورتیں۔

فائدہ: یہ حدیث ہے حسن صحیح ہے۔

مترجم: صحابہ کرام کا اختلاف تھا آنحضرتؐ پر اور عورتیں بھی حلال ہوئیں یا نہیں ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کا مذہب اس حدیث میں گزرا۔ انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آخر عمر تک عورتیں آپؐ پر حرام ہی رہیں یعنی موجود بیویوں کے سوا اور سے نکاح جائز نہ تھا جیسے فرمایا اللہ نے ﴿لَا يَحِلُّ لَكَ النِّسَاءُ مِنْ بَعْدِ﴾ یعنی اب ان کے بعد اور عورتیں تجھے حلال نہیں۔ عکرمہ رضی اللہ عنہ اور ضحاک کہتے ہیں کہ عدم حلت سے یہ مراد ہے کہ سوائے ان عورتوں کے جن کا یہ ﴿احللتنا لك ازواجك﴾ میں حلال ہونا مذکور ہے اور عورتیں حرام ہیں اور اختلاف کیا ہے علماء نے اس میں بھی کہ یہ نکاح بلفظ ہبہ امت کے حق میں جائز ہے یا نہیں مثلاً عورت کہے کہ میں نے اپنی جان تجھے ہبہ کی تو نکاح صحیح ہوگا یا نہیں پس اکثر اس طرف گئے ہیں کہ نکاح صحیح نہ ہوگا جب تک نکاح یا تزویج کا لفظ نہ کہا جائے۔ اور سعید بن مسیب زہری مجاہد اور عطاء کا یہی قول ہے ربیعہ مالک اور شافعی بھی اسی کے قائل ہیں اور ایک جماعت اس طرف گئی ہے بلفظ ہبہ اور تملیک بھی صحیح ہو جاتا ہے اور یہی قول ہے ابراہیم نخعی اور اہل کوفہ یعنی احناف کا اور جن کے نزدیک نکاح بغیر لفظ نکاح یا تزویج کے جائز نہیں ہوتا ان کا اختلاف ہے نکاح میں نبی ﷺ کے ایک گروہ تو کہتا ہے کہ آپ ﷺ کا نکاح بلفظ ہبہ بھی جائز ہو جاتا ہے اور یہ خاصہ ہے رسول اللہ ﷺ کا اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ﴿خَالِصَةً لَكَ مِنْ دُونِ الْمُؤْمِنِينَ﴾ اور دوسرا گروہ اس طرف گیا ہے کہ صحیح نہیں ہوتا بغیر لفظ نکاح یا تزویج کے اس لیے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ﴿إِنْ أَرَادَ النِّسَاءُ أَنْ يَسْتَنْكِحَهَا﴾ یعنی نبی کے واسطے بھی اللہ تعالیٰ نے نکاح ہی کا لفظ فرمایا مگر مخصوص آپ ﷺ کے ساتھ فقط ترک مہر ہے یعنی بغیر مہر کے آپ کا نکاح درست ہے اور باقی رہا لفظ نکاح اس میں آپ اور امت دونوں کا ایک حال ہے اور اس میں بھی اختلاف ہے کہ ایسی بھی کوئی بیوی تھی آپ کی جنہوں نے اپنی جان ہبہ کر دی ہو یا نہیں عبداللہ بن عباس اور مجاہد نے کہا ایسی کوئی بیوی نہ تھی اور جو بیوی آپ کے پاس تھیں وہ منکوحہ تھیں یا مملوکہ اور ﴿إِنْ وَهَبْتَ نَفْسَهَا﴾ جملہ شرطیہ ہے اور وہ لازم الوقوع نہیں۔ اور دوسروں نے کہا ہے کہ آپ کے پاس مؤنوبہ بھی تھیں اور اس میں بھی اختلاف ہے کہ وہ کون تھیں۔ علی بن حسین رضی اللہ عنہ اور ضحاک اور مقاتل نے کہا کہ وہ ام شریک بنت جابر تھیں۔ عروہ بن زبیر نے کہا کہ وہ خولہ بنت حکیم تھیں بنی سلیم کے قبیلہ سے۔ ہذا خلاصہ ما فی البغوی بنوع تقدیم و تاخیر۔



(۳۲۱۷) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: بَنَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِأَمْرَأَةٍ مِنْ نِسَائِهِ فَأَرْسَلَنِي فَدَعَوْتُ قَوْمًا إِلَى الطَّعَامِ فَلَمَّا أَكَلُوا وَخَرَجُوا قَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مُنْطَلِقًا قَبْلَ نَيْتِ عَائِشَةَ فَرَأَى رَجُلَيْنِ جَالِسَيْنِ فَأَنْصَرَفَ رَاجِعًا، فَقَامَ الرَّجُلَانِ فَخَرَجَا فَأَنْزَلَ اللَّهُ: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ إِلَّا أَنْ يُؤْذَنَ لَكُمْ إِلَى طَعَامٍ غَيْرٍ نَاظِرِينَ إِنَاهُ﴾ وَفِي الْحَدِيثِ قِصَّةٌ. (آسناده صحيح)

ترجمہ: انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا انہوں نے کہ زفاف کیا رسول اللہ ﷺ نے اپنی بیویوں میں سے ایک عورت سے اور مجھے بلا بھیجا اور میں نے ایک گروہ کو بلایا کھانے کی طرف پھر جب وہ کھا چکے اور باہر نکلے کھڑے ہوئے رسول اللہ ﷺ

چلتے ہوئے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر کی طرف تو دیکھا آپ نے کہ دو شخص بیٹھے ہوئے ہیں پھر آپ لوٹ گئے تو کھڑے ہوئے وہ دونوں اور باہر چلے گئے پس اتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا﴾ سے آخر تک۔ یعنی اے ایمان والو! وہ داخل ہو گھروں میں نبیؐ کے مگر جب وہ اجازت دیں اور بلائیں کھانے کو نہ یہ کہ انتظار کرتے رہو اس کے پکنے کا۔
فائدہ: اس حدیث میں ایک قصہ ہے۔ اور یہ حدیث حسن غریب ہے بیان کی روایت سے اور روایت کی ثابت نے انس رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث اپنے طول کے ساتھ۔



(۳۲۱۸) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ : كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَأَتَانِي بَابَ امْرَأَةٍ عَرَسَ بِهَا، فَإِذَا عِنْدَهَا قَوْمٌ فَأَنْطَلَقَ فَقَضَى حَاجَتَهُ فَأَخْبَسَ ثُمَّ رَجَعَ وَعِنْدَهَا قَوْمٌ فَأَنْطَلَقَ فَقَضَى حَاجَتَهُ فَرَجَعَ وَقَدْ خَرَجُوا، قَالَ : فَدَخَلَ وَأَرْخَى بَيْتِي وَبَيْنَهُ سِتْرًا قَالَ : فَذَكَرْتُهِ لِأَبِي طَلْحَةَ قَالَ - فَقَالَ : لَيْنَ كَانَ كَمَا تَقُولُ لَيَنْزِلَنَّ فِي هَذَا شَيْءٌ، قَالَ : فَنَزَلَتْ آيَةُ الْحِجَابِ . (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ میں نبی ﷺ کے ساتھ تھا اور آپ ایک بیوی کے دروازے پر تشریف لائے کہ آپ نے ان کو بیوی بنایا تھا تو ان کے پاس ایک گروہ کو پایا اور آپ چلے گئے اور اپنا کچھ کام کیا اور پھر آئے اور وہ لوگ باہر جا چکے تھے انس نے کہا کہ پھر آپ داخل ہوئے اور میرے اور اپنے درمیان میں پردہ ڈال کیا کہا انس نے کہ پھر ذکر کیا میں نے اس کا ابو طلحہ سے انہوں نے کہا اگر ایسا ہی ہے جیسا تو کہتا ہے تو بے شک اس بارے میں کچھ اترے گا کہہ راوی نے کہ پھر آیت حجاب اتری۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے۔ اور عمرو بن سعید کو اصلع کہتے ہیں۔

مترجم: جس بیوی کا زفاف تھا وہ زینب بنت جحش تھیں اور آپ کئی بار آئے گئے کہ یہ لوگ جو اس گھر میں بیٹھے ہیں چلے جائیں اور آیت حجاب وہی ہے جو اوپر کی حدیث میں گزری۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ یہ آیت نازل ہوئی ان مسلمانوں کے حق میں کہ منتظر رہتے تھے آنحضرت کے کھانا پکنے کے پھر جب پک جاتا قبل بلانے کے جا بیٹھے اور کھانا کھا کر باہر نہ جاتے آپ کو تکلیف ہوتی آپ کا کوئی آرام کرنے کا مقام سوائے اس کے نہ تھا اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری۔



(۳۲۱۹) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ : تَزَوَّجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَدَخَلَ بِأَهْلِهِ، قَالَ فَصَنَعَتْ أُمِّيُّ أُمُّ سَلِيمٍ حَيْسًا فَجَعَلَتْهُ فِي تَوْرٍ فَقَالَتْ : يَا أَنَسُ، اذْهَبْ بِهَذَا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقُلْ لَهُ : بَعَثْتُ بِهَذَا إِلَيْكَ أُمِّي وَهِيَ تُقْرِئُكَ السَّلَامَ وَتَقُولُ : إِنَّ هَذَا لَكَ مِنْ قَلِيلٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ : فَذَهَبْتُ بِهِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقُلْتُ : إِنَّ أُمِّي تُقْرِئُكَ السَّلَامَ وَتَقُولُ : إِنَّ هَذَا مِنْكَ قَلِيلٌ، فَقَالَ : ((ضَعُوهُ))، ثُمَّ قَالَ : ((اِذْهَبْ))

فَادْعُ لِيْ قُلَانًا وَقُلَانًا وَقُلَانًا وَمَنْ لَقِيْتُ) فَسَمِي رَجَالًا، قَالَ : فَدَعَوْتُ مَنْ سَمِي وَمَنْ لَقِيْتُ، قَالَ : قُلْتُ لِأَنْسٍ عَدَدَ كَمْ كَانُوا؟ قَالَ : زُهَاءٌ ثَلَاثِمِائَةٍ، قَالَ : وَقَالَ لِيْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((يَا أَنْسُ هَاتِ بِالنَّوْرِ))، قَالَ : فَدَخَلُوا حَتَّى امْتَلَأَتِ الصَّفَةُ وَالْحَجَرَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((لِيَتَحَلَّقُوا عَشْرَةَ عَشْرَةَ وَلِيَأْكُلْ كُلُّ إِنْسَانٍ مِمَّا يَلِيهِ))، قَالَ : فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا، قَالَ : فَخَرَجَتْ طَائِفَةٌ وَدَخَلَتْ طَائِفَةٌ حَتَّى أَكَلُوا كُلُّهُمْ، قَالَ : فَقَالَ لِيْ : ((يَا أَنْسُ ارْفَعْ))، قَالَ : فَرَفَعْتُ، فَمَا أَدْرِي جِئْتُ وَضَعْتُ كَانَ أَكْثَرُ أَمْ جِئْتُ رَفَعْتُ، قَالَ : وَجَلَسَ طَوَائِفٌ مِنْهُمْ يَتَحَدَّثُونَ فِي بَيْتِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَرَسُولِ اللَّهِ ﷺ جَالِسٌ وَزَوْجَتُهُ مُوَلِّيَةٌ وَجْهَهَا إِلَى الْحَائِطِ، فَتَقَلُّوا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَسَلَّمَ عَلَى نِسَائِهِ ثُمَّ رَجَعَ، فَلَمَّا رَأَوْا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَدْ رَجَعَ، ظَنُّوا أَنَّهُمْ قَدْ ثَقُلُوا عَلَيْهِ فَاثْبَدَرُوا الْبَابَ فَخَرَجُوا كُلُّهُمْ، وَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَتَّى أَرْخَى السِّتْرَ وَدَخَلَ وَأَنَا جَالِسٌ فِي الْحَجَرَةِ، فَلَمْ يَلْبَثْ إِلَّا يَسِيرًا حَتَّى خَرَجَ عَلَيَّ وَأَنْزَلْتُ هَذِهِ الْآيَاتِ، فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَرَأَهُنَّ عَلَى النَّاسِ : ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ إِلَّا أَنْ يُؤْذَنَ لَكُمْ إِلَى طَعَامٍ غَيْرٍ نَاظِرِينَ إِنَّهُ وَلَكِنْ إِذَا دُعِيتُمْ فَادْخُلُوا فَإِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوا وَلَا مُسْتَأْنِسِينَ لِحَدِيثٍ إِنَّ ذَلِكُمْ كَانَ يُؤْذَى النَّبِيَّ ﷺ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ. قَالَ الْجَعْدُ : قَالَ أَنْسُ : أَنَا أَخَذْتُ النَّاسَ عَهْدًا بِهَذِهِ الْآيَةِ وَحُجِّبَ نِسَاءُ النَّبِيِّ ﷺ. (صحيح)

پیش رو: انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا نکاح کیا رسول اللہ ﷺ نے ایک بیوی (یعنی زینب سے) پھر اپنے گھر میں تشریف لے گئے (یعنی بیوی کے پاس) تو میری ماں ام سلیم نے کچھ حبس پکایا اور ایک پیتل کے یا پتھر کے برتن میں رکھ کے مجھے کہا اے انس لے جا اس کو نبی ﷺ کے پاس اور کہہ کہ بھیجا ہے اس کو میری ماں نے اور وہ آپ کو سلام کہتی ہے اور عرض کرتی ہے کہ یہ ہماری طرف سے آپ کو نہایت قلیل ہے اے رسول اللہ کے۔ انس رضی اللہ عنہ نے کہا پھر میں اسے لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے عرض کی کہ میری ماں آپ کو سلام کہتی ہے اور یہ آپ کو ہماری طرف سے بہت قلیل ہے آپ نے فرمایا رکھ دو پھر فرمایا جاؤ اور فلا نے فلا نے فلا نے شخصوں کو اور جو تم کو ملے ان کو بلاؤ اور کئی آدمیوں کے نام فرمائے انس نے کہا پھر ان سب کو میں نے بلایا جن کے نام آپ نے لیے تھے اور جو مجھے مل گیا راوی کہتا ہے کہ میں نے انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ کتنے لوگ ہوں گے انہوں نے کہا کہ تین سو کے قریب انس نے کہا پھر مجھ سے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے اے انس وہ برتن لاؤ انس نے کہا پھر سب گھر میں داخل ہوئے یہاں تک کہ دالان اور کوٹھڑی سب بھر گئے اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دس آدمی کا حلقہ باندھ لو اور ہر شخص اپنے پاس سے کھائے انس رضی اللہ عنہ نے کہا پھر سب نے کھایا یہاں تک کہ سیر ہو گئے اور ایک گروہ لگتا تھا اور دوسرا داخل ہوتا تھا یہاں تک کہ سب کھا چکے تھے آپ نے مجھ سے فرمایا اے انس اٹھاؤ (یعنی یہ برتن) انس رضی اللہ عنہ نے کہا پھر میں نے اٹھایا تو میں نہیں جانتا تھا کہ جب میں نے رکھا تھا اس وقت زیادہ تھا یا

جب میں نے اٹھایا کہاراوی نے اور بیٹھے رہے کئی آدمی آنے والے ان میں سے باتیں کرتے ہوئے رسول اللہ ﷺ کے گھر میں اور رسول اللہ بھی بیٹھے تھے اور آپ کی بیوی دیوار کی طرف منہ پھیرے بیٹھی تھیں اور آنحضرت ﷺ پر لوگوں کا بیٹھنا گراں گزرا اور آپ نکلے اور سلام کیا آپ نے عورتوں پر یعنی ہر بیوی کے حجر پر تشریف لے گئے پھر لوٹے پھر جب دیکھا انہوں نے کہ رسول اللہ ﷺ لوٹے گمان کیا انہوں نے کہ آپ کو ہمارا بیٹھنا گراں گزرا تو جلدی سے وہ سب دروازہ کے باہر آئے حجرہ کے اور میں بیٹھا تھا تو کچھ دیر نہ ہوئی کہ نکلے آپ میری طرف اور یہ آیتیں اتریں تو آپ نے نکل کر لوگوں پر پڑھیں ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تَقَاتِهِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ﴾ یعنی اے ایمان والو نہ داخل ہوئی کے گھروں میں مگر یہ کہ بلائے جاؤ تم کھانے کو نہ یہ کہ انتظار کرتے رہو اس کے کپنے کا لیکن جب تم بلائے جاؤ تو داخل ہو پھر جب کھا چکو پھیل پڑو اور نہ بیٹھے رہو باتیں بنانے کو اس سے ایذا ہوتی ہے نبی ﷺ کو اور وہ تم سے شرماتا ہے اللہ سچی بات سے نہیں شرماتا اور جب مانگو کوئی چیز تو مانگ لو پردہ کے باہر سے یہ بہت پاک کرنے والا ہے تمہارے دلوں کو اور بیویوں کے دلوں کو اور تم کو لائق نہیں کہ اذیت دو رسول اللہ ﷺ کو اور نہ یہ کہ نکاح کرو اس کے بعد اس کی بیویوں سے یہ اللہ کے نزدیک بڑا گناہ ہے۔ انتہی، جعد نے کہا انس کہتے تھے کہ پہلے سب لوگوں سے مجھ کو پہنچی ہیں یہ آیتیں اور اسی دن سے پردہ کرنے لگیں بیویاں نبی ﷺ کی۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور جعد بیٹے ہیں عثمان لکے اور ان کو ابن دینار کہتے ہیں اور کنیت ان کی ابو عثمان بصری ہے اور وہ ثقہ ہیں اہل حدیث کے نزدیک۔ روایت کی ان سے یونس بن عیینہ اور شعبہ اور حماد بن زید نے۔



(۳۲۲۲۰) عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّهُ قَالَ: أَتَانَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَنَحْنُ فِي مَجْلِسِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ فَقَالَ لَهُ بَشِيرُ بْنُ سَعْدٍ: أَمَرَنَا اللَّهُ أَنْ نُصَلِّيَ عَلَيْكَ فَكَيْفَ نُصَلِّيُ عَلَيْكَ، قَالَ: فَسَكَتَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ لَمْ يَسْأَلْهُ، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((قُولُوا: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ فِي الْعَالَمِينَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مُّجِيدٌ، وَالسَّلَامُ كَمَا قَدْ عَلِمْتُمْ)).

(صحیح) صفة الصلاة . صحیح ابی داود (۹۰۱)

ترجمہ: ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ ہمارے پاس آئے رسول اللہ ﷺ اور ہم سعد بن عبادہ کی مجلس میں تھے، سوعرض کی آپ سے بشیر بن سعد نے حکم دیا ہے ہم کو اللہ تعالیٰ نے کہ درود بھیجیں آپ پر تو کیوں درود بھیجیں آپ پر خفا کہاراوی نے کہ آپ چپ ہو رہے یہاں تک کہ آرزو کی ہم نے کہ اس نے نہ پوچھا ہوتا (یعنی گمان ہوا کہ شاید آپ خفا ہوئے) پھر آپ نے فرمایا تم کہو اللہم سے مسجد تک۔ یعنی یا اللہ رحمت کر محمد پر اور محمد ﷺ کی آل پر جیسے رحمت کی تو نے آل ابراہیم پر اور برکت دے محمد کو اور محمد کی آل کو جیسے برکت دی تو نے ابراہیم کی آل کو جہانوں میں تو بڑی خوبیوں والا ہے

بزرگی رکھتا ہے اور فرمایا سلام تو جیسا تم پہلے جان چکے ہو۔ (یعنی اتحیات میں)۔

فائدہ: اس باب میں علی بن حمید اور کعب بن عجرہ اور طلحہ بن عبید اللہ اور ابوسعید اور زید بن خارجه رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے، اور ان کو ابن جریر بھی کہتے ہیں اور بریدہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

مترجم: آپ پر درود بھیجنے کا حکم اس آیت میں ہوا ہے۔ ﴿إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا﴾ یعنی اللہ اور فرشتے اس کے درود بھیجتے ہیں نبی پر اے ایمان والو درود بھیجو تم بھی اس پر اور سلام بھیجو بخوبی سلام بھیجنا۔ اور اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں کمال تحریض اور ترغیب کی درود بھیجنے پر کئی طرح سے ایک تو یہ کہ فرمایا اللہ درود بھیجتا ہے دوسرے فرشتے بھی اس کے پاس معلوم ہوا کہ اقتداء ان کی ضرور ہے تیسرے صیغہ مضارع کا فرمایا یعنی يصلون کہا کہ جو دوام اور بیشکی پر دلالت کرے یعنی عادت الہی اور عادت ملائکہ ہے کہ درود نبی پر بھیجتے ہیں نہ یہ کہ علی سبیل الحد و ذیہ امر ان سے صادر ہو، چوتھے خطاب کیا لوگوں کو تو صیغہ ایمان معلوم ہوا کہ درود بھیجنا صفات مؤمنین سے ہے اور شیوہ ہے کامل الایمان لوگوں کا، پانچویں صیغہ امر کا یعنی صلوا کر ثبت و وجوب کا ہے، چھٹے منضم کیا اس کے ساتھ سلام کو کہ متمم ہے درود کے مضمون کا، ساتویں تسلیما سے اس کی تاکید کی اور یہ اہتمام شاید کسی اور نیکی کے لیے نہ فرمایا ہوگا، پس معلوم ہوا کہ درود افضل الحسنات ہے اور احسن العبادات و ذلک المقصود۔



(۳۲۲۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: ((أَنَّ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ رَجُلًا حَيًّا سَيِّئًا مَا يُزِي مِنْ جِلْدِهِ شَيْءٌ إِسْتَحْيَاءُ مِنْهُ، فَأَذَاهُ مِنْ آذَاهُ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ، فَقَالُوا مَا يَسْتَبْرِ هَذَا التَّسْتُرُ إِلَّا مِنْ غَيْبٍ بِجِلْدِهِ إِمَّا بَرَصٌ وَإِمَّا أَذْرَةٌ وَإِمَّا آفَةٌ وَإِنَّ اللَّهَ أَرَادَ أَنْ يَبْرَأَهُ مِمَّا قَالُوا، وَإِنَّ مُوسَى خَلَا يَوْمًا وَحْدَهُ فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَى حَجَرٍ ثُمَّ اغْتَسَلَ فَلَمَّا فَرَغَ أَقْبَلَ إِلَى ثِيَابِهِ لِيَأْخُذَهَا وَإِنَّ الْحَجَرَ عَدَا بَنُوهُ فَأَخَذَ مُوسَى عَصَاهُ فَطَلَبَ الْحَجَرَ فَجَعَلَ يَقُولُ: ثَوْبِي حَجَرًا! ثَوْبِي حَجَرًا! حَتَّى انْتَهَى إِلَى مَلَأٍ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ فَرَأَوْهُ غُرَبَانَا أَحْسَنَ النَّاسِ خَلْقًا وَأَبْرَأَهُ مِمَّا كَانُوا يَقُولُونَ، قَالَ: وَقَامَ الْحَجَرُ فَأَخَذَ ثَوْبَهُ فَلَبَسَهُ وَطَفِقَ بِالْحَجَرِ ضَرْبًا بِعَصَاهُ، فَوَاللَّهِ إِنَّ بِالْحَجَرِ لَنَدَبًا مِنْ أَثَرِ عَصَاهُ ثَلَاثًا أَوْ أَرْبَعًا أَوْ خَمْسًا فَذَلِكَ قَوْلُهُ تَعَالَى: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ آذَوْا مُوسَى فَبَرَأَهُ اللَّهُ مِمَّا قَالُوا وَكَانَ عِنْدَ اللَّهِ وَجِيهًا﴾)). (صحیح)

ترجمہ: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ موسیٰ علیہ السلام ایک مرد باحیا پردہ پوش تھے کہ ان کے بدن کو کوئی دیکھتا نہ تھا مارے شرم کے، سو کو ان وایزادی جس نے ایذا دی بنی اسرائیل میں سے اور کہنے لگے یہ جو اپنا بدن ڈھانپتے ہیں تو اس لیے کہ ان کے بدن میں کوئی عیب ہے برص ہو یا حبیبے بڑے ہوں یا کوئی اور آفت ہو اور اللہ تعالیٰ نے چاہا کہ ان کی تہمت سے

بری کر دے، سو تو موسیٰ ایک دن اکیلے اپنے کپڑے پتھر پر رکھ کر نہا رہے تھے (یعنی برہنہ) پھر جب نہا چکے اور اپنے کپڑے لینے آئے تو پتھر بھاگا آپ کے کپڑے لے کر تو موسیٰ علیہ السلام نے اپنا عصا لیا اور اس کے پیچھے دوڑے اور کہتے جاتے تھے میرے کپڑے اے پتھر میرے کپڑے اے پتھر یہاں تک کہ پہنچ گیا وہ بنی اسرائیل کے ایک گروہ پر اور انہوں نے آپ کو ننگا دیکھ لیا کہ صورت شکل میں سب لوگوں سے بہتر ہیں اور اللہ تعالیٰ نے ان کو بری کر دیا ان کی تہمت سے آپ نے فرمایا کہ وہ پتھر کھڑا ہو گیا اور موسیٰ نے اپنے کپڑے لے کر پہن لیے اور پتھر کو عصا مارنے لگے، سو تو قسم ہے اللہ کی پتھر میں پڑ گئیں ان کے عصا کے اثر سے تین یا چار یا پانچ یہی مطلب ہے اللہ تعالیٰ کے اس قول کا یعنی اے ایمان والو مت ہو مثل ان لوگوں کے جنہوں کے ایذا دی موسیٰ کو اور پاک کر دیا اللہ نے ان کو اس تہمت سے کہ انہوں نے لگائی تھی اور وہ اللہ کے نزدیک بڑا آبرودالا ہے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہوئی ہے کئی سندوں سے بواسطہ ابو ہریرہؓ کے نبی ﷺ سے۔

خاتمہ: سورہ احزاب میں بہت سے فوائد جدیدہ اور مضامین پسندیدہ اس ترتیب سے مذکور ہیں کہ خطاب نبی ﷺ کو اور امر تقویٰ کا اور نہی منافقوں اور کافروں کی اطاعت سے اور نہ ہونا و دلدل کا کسی کے سینہ میں اور حکم زنانہ مظاہر کا اولیٰ اور مقدم ہونا نبی کا مومنوں کی جان سے اور مومنوں کی ماں ہونا آپ کی بیویوں کا اقرار لینا تمامی انبیاء سے ازل میں قصہ جنگ احزاب کا اور آجانا کفار کی فوجوں کا ہر طرف سے اور ابتلاء مومنین کی اور مدائمت اور گھبراتنا منافقین کا آیت تخییر ازواج مطہرات سے بات کرنے کی آیت تظہیر اور وعدہ اجر عظیم اور مغفرت کا دس چیزوں پر یعنی اسلام، ایمان، قنوت، صدق، صبر، خشوع، صدقہ، صوم، حفظِ فروج اور ذکرِ الہی، بے اختیار ہو جانا مومنوں کا جب اللہ اور رسول کا حکم آجائے اور باطل ہونا تقلید کا جب حدیث پہنچے قصہ نکاح زینب کا اور فضیلت نکاح ثانی کی امر ذکر کثیر کا اور تسبیح کا صبح اور شام اور درود بھیجنا اللہ کا اور ملائکہ کا مومنوں پر شاہد، مبشر، نذیر، داعی الی اللہ اور سراج منیر ہونا رسول کا، قبل مس جس کو طلاق دیں اس کی عدت کا نہ ہونا، تحلیل ازواج مطہرات اور لونڈیوں کو نبی کے لیے اور تحلیل مہاجرات کی جو آپ کی قربت رکھتی ہوں اور تفصیل ان کی اور تحلیل اس کی جو اپنے نفس کو ہبہ کرے خاص نبی کے واسطے اور آداب گھر میں آنے جانے کے اور حکم چلے جانے کا بعد کھانا کھانے کے اور حکم ازواج مطہرات کے لیے اور بیان ان لوگوں کا جن سے پردہ نہیں ہے اور فضیلت اور امر درود کا اور لعنت ان پر جو نبی کو ستائیں اور امر بڑی چادریں اوڑھنے کا عورتوں کو ننگنے کے وقت، ڈرانا منافقوں کا کہ مدینہ سے نکال دیئے جاؤ گے، قیامت کا علم اللہ ہی کو ہے وعید سعیر کی کافروں کے لیے اور حسرت کھانا ان کا اطاعت رسول کے فوت ہونے پر اور خرابی تقلید کی ان آیتوں میں بیان موسیٰ علیہ السلام کی براءت کا امر تقویٰ کا بیان عرض امانت کا سموات و ارض پر وعید عذاب کی منافقوں کے لیے اور وعدہ مغفرت کا مومنوں کے واسطے۔



۳۴۔ باب: وَمِنْ سُورَةِ السَّبَا

تفسیر سورہ سبا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

(۳۲۲۲) عَنْ فُرَوَّهَ بْنِ مُسَيْكٍ الْمُرَادِيِّ قَالَ : أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقُلْتُ : يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَا أَقَاتِلُ مَنْ أَذْبَرَ مِنْ قَوْمِي يَمْنُ أَقْبَلَ مِنْهُمْ؟ فَأَذِنَ لِي فِي قِتَالِهِمْ وَأَمَرَنِي، فَلَمَّا خَرَجْتُ مِنْ عِنْدِهِ سَأَلَ عَنِّي : ((مَا فَعَلَ الْعُطْفِيُّ؟)) فَأُخْبِرَ أَنِّي قَدْ سِرْتُ، قَالَ : فَأَرْسَلَ فِيَّ أَثَرِي فَرَدَدَنِي فَاتَيْتُهُ وَهُوَ فِي نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِهِ فَقَالَ : ((ادْعُ الْقَوْمَ فَمَنْ أَسْلَمَ مِنْهُمْ فَأَقْبَلَ مِنْهُ، وَمَنْ لَمْ يُسَلِّمْ فَلَا تَعَجَلْ حَتَّى أُحْدِثَ إِلَيْكَ))، قَالَ : وَأُنْزِلَ فِي سَبَا مَا أَنْزَلَ، فَقَالَ رَجُلٌ : يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَمَا سَبَا أَرْضٌ أَوْ امْرَأَةٌ؟ قَالَ : ((لَيْسَ بِأَرْضٍ وَلَا امْرَأَةٍ وَلَكِنَّهُ رَجُلٌ وَلِدَ عَشْرَةَ مِنَ الْعَرَبِ فَتَيَّامَنَ مِنْهُمْ سِتَّةٌ وَتَشَاءَمَ مِنْهُمْ أَرْبَعَةٌ، فَأَمَّا الَّذِينَ تَشَاءَمُوا: فَلَخْمٌ وَجَذَامٌ وَغَسَّانٌ وَعَامِلَةٌ، وَأَمَّا الَّذِينَ تَيَّامَنُوا فَلَازُدٌ وَالْأَشْعَرُونَ وَحِمِيرٌ وَلَبْدَةٌ وَمَذْجَجٌ وَأَنْمَارٌ))، فَقَالَ رَجُلٌ : يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا أَنْمَارٌ؟ قَالَ : ((الَّذِينَ مِنْهُمْ خَشَعُمْ وَبَحِيلَةٌ)).

(حسن صحیح)

ترجمہ: روایت ہے فروہ بن مسیک مرادی رضی اللہ عنہ سے، انہوں نے کہا کہ آیا میں نبی ﷺ کے پاس اور میں نے عرض کی اے رسول اللہ کے کیا نہ لڑوں میں اس شخص سے جو اسلام سے منہ موڑے میری قوم میں سے ان لوگوں کو ساتھ لے کر جو ان میں قبول کر چکے تو آپ نے اجازت دی مجھے اور امیر کیا اپنی قوم کا پھر جب میں آپ کے پاس سے نکلا میرا حال آپ نے پوچھا کہ غطفی کہاں گیا اور خبر ملی آپ کو کہ میں چلا گیا کہہ راوی نے کہ پھر میرے پیچھے بھیجا کسی کو کہ وہ مجھے لونا لایا اور میں حاضر ہوا اور آپ چند اصحاب میں بیٹھے تھے پھر آپ نے فرمایا بلا تو قوم کو پھر جو اسلام لائے قبول کر اور جو اسلام نہ لائے جلدی نہ کر یہاں تک کہ میں تازہ حکم بھیجوں تجھ کو کہہ راوی نے اور اتر چکے تھے کیفیت سب کی تو ایک شخص نے پوچھا اے رسول اللہ کے سب کوئی زمین ہے یا کسی عورت کا نام ہے آپ نے فرمایا نہ زمین ہے نہ عورت مگر ایک مرد تھا عرب کا اس کے دس لڑکے تھے چھ کو ان میں سے مبارک جانا اور چار کو منحوس پھر جن کو منحوس جانا وہ ہم ہیں جذام غسان اور عاملہ، اور جن کو مبارک سمجھا وہ ازد ہیں اشعری ضمیر کندہ مذجج اور انمار پھر ایک شخص نے کہا اے رسول اللہ کے انمار کون سا قبیلہ ہے آپ نے فرمایا جن میں خشم اور بحیلہ ہیں۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے حسن ہے۔

مترجم: سبا بیٹا ہے سخب کا وہ بیٹا ہے یزید کا وہ بیٹا ہے قحطان کا اور مسکن ان کے یمن میں تھے اللہ نے ان کی طرف تیرہ نبی

قرآن کی تفسیر کے بیان میں

بھیجے اور ان کے شہر نہایت کثیر الفوا کہ تھے اور پاکیزہ ان میں کبھی، چھڑ، کھٹکے اور سانپ اور بچھو نہ تھا پھر ان کے پیغمبروں نے اللہ کی طرف بلایا اور اس کی نعمتیں بیان فرمائیں ان نالائقوں نے کہا اللہ کی کوئی نعمت ہم کو نہیں معلوم ہوتی پھر اللہ نے ان کا تالاب توڑ دیا کہ جس سے تمام ملک سینچا جاتا تھا اور اس میں تاثیر نہ رہی دے دی کہ وہ پانی جس زمین پر گزر گیا وہ بخر ہو گئی۔ کذا ذکرہ البغوی۔



(۳۲۲۳) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((إِذَا قَضَى اللَّهُ فِي السَّمَاءِ أَمْرًا ضَرَبَتْ الْمَلَائِكَةُ بَأْجَاحِهَا خَضَعَانًا لِقَوْلِهِ كَانَتْهَا سُلْسِلَةٌ عَلَى صَفْوَانٍ ، فَإِذَا فُزِعَ عَنْ قُلُوبِهِمْ قَالُوا : مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ ؟ قَالُوا : الْحَقُّ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيرُ)) ، قَالَ : ((وَالشَّيْطَانُ بَعْضُهُمْ فَوْقَ بَعْضٍ)) .

(اسنادہ صحیح) (سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ (۸۳/۳))

ترجمہ: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ آسمانوں پر کوئی حکم فرماتا ہے فرشتے اپنے پر مارتے ہیں عاجزی کی راہ سے اللہ کے قول کے لیے اور ایک آواز آتی ہے جیسے ایک زنجیر کھڑکانے کی پتھر پر جب فرشتوں کو جوش آتا ہے ہر ایک دوسرے سے کہتا ہے تمہارے رب نے کیا کہا دوسرے فرشتے جواب دیتے ہیں کہ سچ کہا اور وہ بلند ہے بڑا ہے اور فرمایا آپ نے کہ شیطان آسمان و زمین کے بیچ میں ایک دوسرے پر جمع ہو جاتے ہیں (تاکہ احکام الہی اور خبر آسمانی میں سے کچھ چرائیں)۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔



(۳۲۲۴) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : يَتِمَّا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ جَالِسٌ فِي نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِهِ إِذْ رُمِيَ بِنَجْمٍ فَاسْتَنَارَ ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((مَا كُنْتُمْ تَقُولُونَ لِمِثْلِ هَذَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ إِذَا رَأَيْتُمُوهُ ؟)) قَالُوا : كُنَّا نَقُولُ يَمُوتُ عَظِيمٌ أَوْ يُؤَلَّدُ عَظِيمٌ ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((فَإِنَّهُ لَا يُرْمَى بِهِ لِمَوْتٍ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ وَلَكِنْ رَبَّنَا تَبَارَكَ اسْمُهُ وَتَعَالَى إِذَا قَضَى أَمْرًا سَبَّحَ حَمَلَةُ الْعَرْشِ ، ثُمَّ سَبَّحَ أَهْلُ السَّمَاءِ الَّذِينَ يُلُونَهُمْ ، ثُمَّ الَّذِينَ يُلُونَهُمْ حَتَّى يَبْلُغَ التَّسْبِيحُ إِلَى هَذِهِ السَّمَاءِ ، ثُمَّ سَأَلَ أَهْلُ السَّمَاءِ السَّادِسَةِ أَهْلَ السَّمَاءِ السَّابِعَةِ : مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ ؟)) قَالَ : ((فَيُخْبِرُونَهُمْ ثُمَّ يَسْتَخِيرُ أَهْلُ كُلِّ سَمَاءٍ حَتَّى يَبْلُغَ الْخَبْرَ إِلَى أَهْلِ السَّمَاءِ الدُّنْيَا ، وَتَخْتَلِطُ الشَّيْطَانُ فَيَرْمُونَ فَيَقْدِفُونَهُ إِلَى أَوْلِيَائِهِمْ ، فَمَا جَاءُوا بِهِ عَلَى وَجْهِهِ فَهُوَ حَقٌّ وَلَكِنَّهُمْ يُحَرِّفُونَهُ وَيَزِيدُونَ)) . (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے کہا کہ اپنے اصحاب میں بیٹھے بنوئے تھے کہ

قرآن کی تفسیر کے بیان میں

جلد دوم

یکبارگی ایک تارہ ٹوٹا اور روشنی ہو گئی آپ نے فرمایا کہ تم اس کو جاہلیت میں کیا کہتے تھے جب دیکھتے تھے انہوں نے کہا ہم کہا کرتے تھے کہ جب کوئی شخص بڑا مرتا ہے یا کوئی بڑا پیدا ہوتا ہے تب یہ ٹوٹتا ہے آنحضرتؐ نے فرمایا کہ یہ کسی کی موت و حیات کے سبب سے نہیں ٹوٹتا لیکن ہمارا پروردگار کہ بڑی برکت والا ہے نام اس کا اور بلند ہے ذات اس کی جب وہ حکم کرتا ہے کسی کام کا تسبیح کرتے ہیں حاملان عرش پر پھر تسبیح کرتے ہیں اس آسمان والے فرشتے جو عرش کے قریب ہیں پھر جو اس کے قریب ہیں یہاں تک کہ شہرہ اور غلغلہ سبحان اللہ کا اس آسمان تک پہنچتا ہے پھر چھٹے آسمان والے فرشتے ساتویں آسمان والوں سے پوچھتے ہیں کہ کیا فرمایا ہے تمہارے پروردگار نے پھر ان کو وہ خبر دیتے ہیں پھر اسی طرح ہر نیچے آسمان والے اوپر کے آسمان والوں سے پوچھتے جاتے ہیں یہاں تک کہ دنیا کے آسمان تک خبر پہنچتی ہے اور جن اچک کر سننا چاہتے ہیں سوان پر مار پڑتی ہے اور وہ کچھ بات لا کر ڈال دیتے ہیں اپنے یاروں کی طرف یعنی جو کاہن ہیں پھر جس کو وہ جیسے ہے ویسے پہنچاتے ہیں وہ خبر توجہ ہوتی ہے مگر وہ اس کو بدل لیتے ہیں اور بڑھا گھٹا دیتے ہیں۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہوئی ہے یہ حدیث زہری سے انہوں نے روایت کی علی بن حسین سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے انہوں نے انصار کے کئی مردوں سے کہ ان انصاریوں نے کہا کہ ایک دن حاضر تھے ہم نبی مکرمؐ کے پاس۔ آخر حدیث تک۔

خاتمہ: سورہ سبائیں عمدہ عمدہ مضامین اس ترتیب سے مذکور ہیں کہ پہلے حمد باری تعالیٰ کی بعد اس کے انکار کرنا کافروں کا قیامت پر اور وعدہ مغفرت اور رزق کا مؤمنین صالحین کے لیے جاننا عالموں کا کہ قرآن حق ہے اور ہدایت کرتا ہے صراط مستقیم کی طرف تعجب کافروں کا اور خبر بعثت کے ڈرانا کافروں کو زمین بھٹنے سے اور آسمان گرنے سے، قصہ داؤد علیہ السلام کا اور تسبیح جبال کی ان کے ساتھ اور قصہ سلیمان علیہ السلام کے صبح و شام کی سیر کا اور تانبے کا چشمہ بہنا ان کے لیے اور بنانا جنوں کا محاریب تماثل جفان اور قد و راسیات وغیرہ ذالک۔ اور قصہ اہل سبا کا اور کیفیت ان کے باغوں کی مالک ہونا معبودان باطل کا ایک ذرہ پر آسمان وزمین کے سے اور نہ ہونا شفاعت کا بے اذن اللہ کے، کیفیت اللہ تعالیٰ کے حکم اترنے کی عرش سے قائل ہونا مشرکوں کا بھی اللہ تعالیٰ کی رزاقیت پر اور فیصلہ مشرکوں کا اور موحدوں کا قیامت میں، عام ہونا آپ کی رسالت کا کافراناس کے لیے اور بشیر و نذیر ہونا ان کا اور جلدی کرنا کافروں کا قیامت کے لیے انکار کافروں کا قرآن اور کتب سابقہ سے اور تکبر کرنا ہر قریہ کے امیروں کا کثرت اموال و اولاد پر کشادگی اور تنگی رزق کی اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہونا اموال و اولاد کا موجب قرب الہی نہ ہونا ماسوائے ایمان و عمل صالح کے وعید عذاب کی منکر آیات کے لیے پوچھنا اللہ تعالیٰ کا فرشتوں سے کہ لوگ تم کو پوجتے تھے اور جواب ان کا، کافروں کا قرآن سننے کے وقت کہنا کہ یہ شخص ہمارے باپ دادا کے معبودان سے روکتا ہے عطا نہ ہونا اہل مکہ کو کوئی کتاب قبل نزول قرآن کے ہلاک ہونا اگلے جہلا نے والوں کا باوجود کثرت اموال و اولاد کے خطاب کافروں کو کہ ایک ایک اور دو دو تفکر کریں امر رسول میں اور جانیں کہ اسے جنون نہیں حق کا اترنا

آسمان سے حق آتے ہی باطل کا بھاگ جانا، کہنا نبی کا کہ اگر میں گمراہ ہوں وہاں مجھ پر ہے میری اطاعت میں تمہارا کیا نقصان ہے کافروں کا گھبرانا آخرت میں۔



۳۵۔ باب: وَمِنْ سُورَةِ الْمَلَائِكَةِ

تفسیر سورہ فاطر

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

(۳۲۲۵) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ فِي هَذِهِ الْآيَةِ : ((ثُمَّ أَوْرَثْنَا الْكِتَابَ الَّذِينَ اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهِ وَمِنْهُمْ مُتَّقِدٌ وَمِنْهُمْ سَابِقٌ بِالْخَيْرَاتِ بِإِذْنِ اللَّهِ)) قَالَ : ((هَؤُلَاءِ كُلُّهُمْ بِمَنْزِلَةٍ وَاحِدَةٍ وَكُلُّهُمْ فِي الْجَنَّةِ)) . (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا اس آیت کی تفسیر میں ((ثُمَّ أَوْرَثْنَا الْكِتَابَ الَّذِينَ اصْطَفَيْنَا)) سے ((بِإِذْنِ اللَّهِ)) تک یعنی پھر وارث کیا ہم نے کتاب کا ان لوگوں کو جن کو پسند کیا ہم نے اپنے بندوں سے تو ان میں سے بعض ظالم ہیں اپنی جان کے لیے اور ان میں سے بعض متوسط ہیں اور ان میں سے بعض آگے بڑھنے والے ہیں نیکیوں کے ساتھ اللہ کے حکم سے تو فرمایا آپ نے یہ سب اسلام میں برابر ہیں اور سب جنت میں ہیں۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے حسن ہے۔

مترجم: اسامہ بن زیدؓ سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا یہ تینوں گروہ اسی امت سے ہیں اس آیت میں بڑی فضیلت قرآن پڑھنے والے کی ثابت ہوئی اور عمر بن خطاب نے یہ آیت منبر پر پڑھی اور فرمایا کہ میں نے آپ سے سنا ہے کہ فرماتے تھے آگے بڑھنے والا ہم میں سے وہ تو آگے بڑھنے والا ہی ہے اور متوسط نجات پانے والا اور ظالم بخشا ہوا ہے۔ ابو ثابت سے روایت ہے کہ ایک مرد داخل ہوا مسجد میں اور اس نے دعا کی اے اللہ رحم کر میری غربت پر اور اس دے میری وحشت میں اور عنایت کر مجھ کو ایک ہم نشین نیک، سو ابودرداء جو صحابی تھے انہوں نے فرمایا اگر تو نے سچے دل سے یہ دعا کی ہے تو تیری صحبت سے ہم زیادہ سعادت پائیں گے بہ نسبت تیرے پھر کہا ابودرداء نے سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ آپ نے پڑھی یہ آیت تم اور خدا اور فرمایا سابق بالخیرات داخل ہوگا جنت میں بغیر حساب کے اور مقتصد کا حساب ہوگا آسمانی سے اور ظالم لنفسہ روکا جائے گا قیامت کے میدان میں اور فکر میں پڑ جائے گا پھر داخل ہوگا جنت میں پھر پڑھی آپ نے یہ آیت ((الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَذْهَبَ عَنَّا الْحَزْنَ إِنَّ رَبَّنَا لَغَفُورٌ شَكُورٌ)) وہ بعد فکر کے جنت میں جا کر یہ کہے گا کہ سب تعریف اللہ کو ہے جس نے دور کیا مجھ سے فکر کو میرا رب بخشے والا ہے قدردان اور عقبہ بن صہبان نے کہا میں نے ام المؤمنین عائشہؓ سے یہ آیت پوچھی تم اور شاتوا انہوں نے فرمایا اے میرے بیٹے یہ تینوں

جنت میں ہیں اور سابق بالخیرات وہ لوگ ہیں کہ آپ ﷺ کے زمانہ میں گزر گئے اور حضرت محمد ﷺ نے ان کو جنت کی بشارت دی اور متوسط وہ لوگ ہیں کہ قدم بقدم اصحاب کے چلے یہاں تک کہ ان سے مل گئے اور رہے ظالم لنفسہ سو جیسے میں اور تم پس ام المؤمنین عائشہ نے اپنے نفس نفیس کو ہمارے ساتھ شمار کیا زہے نصیب ہمارے انتہی۔

فقیر کہتا ہے کہ کمال کس نفس تھا ام المؤمنین رضی اللہ عنہا کا ورنہ وہ سابقین بالخیرات میں ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی طہارت اور برأت قرآن میں اتاری۔ ان روایات کلہا من المعالم۔

خاتمہ: سورہ فاطر کہ اسے سورہ ملائکہ بھی کہتے ہیں مضامین عمدہ پر شامل ہے جیسے حمد باری تعالیٰ کی اور قدرت اس کی سمفونی کے پیدا کرنے سے اور رسول کرنے سے ملائکہ کے اور بیان فتح اور امساک رحمت کا بیان رزق کا تسکین ہمارے پیغمبر کی اگلی قوموں کی مکذیب سنا کر حق ہونا وعدہ الہی کا اور ڈرانا فریب دنیا سے بیان شیطان کی عداوت کا انسان سے وعید عذاب شدید کی کافروں کے لیے، وعدہ مغفرت اور اجر کبیر کا مومنوں کے لیے، ہونا ہدایت اور ضلالت کا اللہ کی مشیت سے، بیان ہواؤں کے چلانے اور بدلیوں کے اٹھانے کا، ہونا پوری عزت کا اللہ کے لیے اور چڑھنا پاک کلموں کا اس کی طرف اور عمل صالح کا پیدا ہونا انسان کا مٹی سے اور نطفہ سے بیان اس کی قدرتوں کا جیسے پیدا کرنا میٹھے اور کھاری دریاؤں کا اور پیدا کرنا ترگوشت کا یعنی مچھلی کا اس سے اور نکالنا زیور کا اور چلانا کشتی کا اس میں۔ مگر ہونا مشرکوں کا حشر کے دن اپنے شرک سے محتاج ہونا انسان کا اور غنی ہونا رحمن کا، بیان اس کا کہ کوئی کسی کا گناہ نہ اٹھائے گا قیامت کے دن اگرچہ عزیز ہو بیان اس کا کہ ڈرانا نفع نہیں دیتا مگر انہیں کو جنہیں اللہ کا خوف ہے برابر نہ ہونا اندھے اور انکھاری کا، بیان موتی کے نہ سننے کا بیان اگلی قوموں کے جھٹلانے کا، تذکر آلاء الہی کی جیسے مینہ کا برسانا پھلوں کا نکالنا جبال و دواب و انعام کا پیدا کرنا ڈرتے رہنا عالموں کا پروردگار سے فضیلت قرآن پڑھنے والوں کی تصدیق قرآن کی بیان تین قسم کے وارثان کتاب کا ظالم اور مقتصد اور سابق بالخیرات شکر جنتیوں کا غم کے جانے پر وعدہ جہنم کا کافروں کے لیے ثبوت علم غیب کا اللہ تعالیٰ کے لیے غصہ اور نقصان کافروں پر رد اشراک فی الدعاء کا بیان آسمان کے تھامنے کا جھوٹی قسمیں کھانا کافروں کا کہ اگر ہمارے پاس نبی ﷺ آئیں تو ہم اوروں سے زیادہ ہدایت پائیں، تحویل و تبدیل نہ ہونا عادت الہی میں تحریض اور ترغیب زمین میں سیر کرنے کی۔ اللہ اگر مواخذہ کرے تو کوئی ریگنے والا زمین پر نہ چھوڑے۔



۳۶۔ باب: وَمِنْ سُورَةِ يٰسَ

تفسیر سورہ یس

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

(۳۲۲۶) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ : كَانَتْ بُنُو سَلَمَةَ فِي نَاجِيَةِ الْمَدِينَةِ فَأَرَادُوا النُّقْلَةَ إِلَى قُرْب

قرآن کی تفسیر کے بیان میں

(۳۲۳۰) عَنْ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: ﴿وَجَعَلْنَا ذُرِّيَّتَهُ هُمُ الْبَاقِينَ﴾ قَالَ: ((حَامٌ وَسَامٌ وَيَافِثٌ

بِالْقَاءِ)). (ضعیف الاسناد) اس میں سعید بن بشیر ضعیف ہے

ترجمہ: سمرہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا وَجَعَلْنَا ذُرِّيَّتَهُ هُمُ الْبَاقِينَ یعنی ہم نے نوح ہی کی اولاد کو باقی رکھا فرمایا آپ نے کہ وہ تین بیٹے تھے نوح کے حام اور سام اور یافث تھے۔

فائدہ: کہا ابوعبسیٰ نے کہ یافث اور یافث تے اور ثے دونوں سے کہا جاتا ہے اور یفث بھی کہا جاتا ہے۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر سعید بن بشیر کی روایت سے۔



(۳۲۳۱) عَنْ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((سَامٌ أَبُو الْعَرَبِ وَحَامٌ أَبُو الْحَبَشِ وَيَافِثٌ أَبُو الرُّومِ)).

(اسنادہ ضعیف) سلسلۃ الاحادیث الضعیفہ (۳۶۸۳) (اس میں حسن بصری مدلس ہے)

ترجمہ: سمرہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ سام عرب کا باپ ہے اور حام حبش کا اور یافث روم کا۔

خاتمہ: جب حضرت نوح علیہ السلام کشتی سے اترے سب لوگ جو آپ کے ساتھ تھے ہلاک ہو گئے مگر آپ کے تین بیٹے اور ان کی بیویاں اب ساری دنیا انہیں کی اولاد ہے۔ انتہی۔ سورہ صافات میں یہ مضامین بہ ترتیب مذکور ہیں قسم صافات اور زاجرات اور تالیات کی توحید الوہیت اور ربوبیت پر بیان آسمان کی تزئین کا کوکب سے اور حفاظت اس کی شیاطین سے پیدا کرنا انسان کا چپکتی مٹی سے بیان قیامت کا اور ربوبکاری خالموں کی بیان جنتیوں کا بیان زقوم کا دوزخ میں جانا بسبب تہلیل کے بیان حضرت نوح علیہ السلام کی نجات کا اور قوم کے ہلاک کا، گفتگو ابراہیم علیہ السلام کی باپ سے اور قوم سے قصہ ذبح اسماعیل علیہ السلام کا قصہ موسیٰ و ہارون علیہ السلام کا قصہ یاس علیہ السلام کا قصہ لوط علیہ السلام کا قصہ یونس علیہ السلام کا مردان مشرکوں کا جو اللہ کی بیٹیاں ٹھہراتے ہیں کلام ملائکہ کا اور تسبیح ان کے وعدہ غلبہ عباد مرسلین کا تخویف کافروں کی ساتھ عذاب کے تنزیہ اور عزت باری تعالیٰ کی۔



۳۸۔ باب: وَمِنْ سُورَةِ صٰ

سورہ صٰ کی تفسیر

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

(۳۲۳۲) عَنْ أَبِي عَبَّاسٍ قَالَ: مَرِضَ أَبُو طَالِبٍ فَجَاءَهُ تَهْ قُرَيْشٌ وَجَاءَهُ النَّبِيُّ ﷺ وَعِنْدَ أَبِي طَالِبٍ مَجْلِسُ

رَجُلٍ فَقَامَ أَبُو جَهْلٍ كَيْ يَمْنَعَهُ قَالَ وَشَكَّوْهُ إِلَى أَبِي طَالِبٍ، فَقَالَ: يَا أَبَنُ أَجْنَى مَا تُرِيدُ مِنْ قَوْمِكَ؟

قَالَ: ((إِنِّي أُرِيدُ مِنْهُمْ كَلِمَةً وَاحِدَةً تَدِينُ لَهُمْ بِهَا الْعَرَبُ وَتُوَدِّي إِلَيْهِمُ الْعَجَمُ الْجَزْيَةَ)) قَالَ: كَلِمَةً وَاحِدَةً! قَالَ: ((كَلِمَةً وَاحِدَةً)) فَقَالَ: ((يَا عَمَّ قُولُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ)) فَقَالُوا: ﴿إِلَٰهَا وَاحِدًا﴾ ﴿مَا سَمِعْنَا بِهَذَا فِي الْمِلَّةِ الْأَخِيرَةِ إِنَّ هَذَا إِلَّا اخْتِلَافٌ﴾ قَالَ: فَتَنَزَّلَ فِيهِمُ الْقُرْآنُ ﴿ص وَالْقُرْآنِ ذِي الذِّكْرِ﴾ بَلِ الَّذِينَ كَفَرُوا فِي عِزَّةٍ وَشِقَاقٍ ﴿إِلَى قَوْلِهِ﴾ ﴿مَا سَمِعْنَا بِهَذَا فِي الْمِلَّةِ الْأَخِيرَةِ إِنَّ هَذَا إِلَّا اخْتِلَافٌ﴾ ((ضعيف الاسناد) (اس میں یحییٰ بن عمارہ ضعیف ہے)

ترجمہ: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انہوں نے کہا ابوطالب بیمار ہوئے اور قریش آئے اور نبی ﷺ بھی آئے اور ابوطالب کے پاس ایک آدمی کے بیٹھے کی جگہ تھی، سو ابوجہل اٹھا کہ آپ کو منع کرے (یعنی وہاں بیٹھنے کو) راوی نے کہا کہ شکایت کی لوگوں نے آنحضرت ﷺ کی ابوطالب سے انہوں نے کہا اے میرے بھائی کے بیٹے تم اپنی قوم سے کیا چاہتے ہو آپ نے فرمایا میں چاہتا ہوں ایک کلمہ اگر اس کو قبول کریں تو عرب پر حاکم ہوں اور عجم سے جزیہ لیں ابوطالب نے کہا ایک ہی کلمہ آپ نے فرمایا ایک ہی کلمہ پھر آپ نے فرمایا اے چچا کہو تم لا الہ الا اللہ یعنی کوئی معبود نہیں سوائے اللہ تعالیٰ کے کہا انہوں نے کیا پوچھیں ہم اکیلے ایک اللہ کو ہم نے تو یہ اگلے لوگوں میں نہیں سنا یہ بنائی ہوئی بات ہے۔ راوی نے کہا پھر اتر ان کے حق میں قرآن، ﴿ص وَالْقُرْآنِ ذِي الذِّكْرِ﴾ بَلِ الَّذِينَ كَفَرُوا فِي عِزَّةٍ وَشِقَاقٍ ﴿تک۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

ترجمہ: پوری آیتیں یوں ہیں ﴿ص وَالْقُرْآنِ ذِي الذِّكْرِ﴾ بَلِ الَّذِينَ كَفَرُوا فِي عِزَّةٍ وَشِقَاقٍ ﴿كَمْ أَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِنْ قَرْنٍ فَتَادُوا وَلَا تَجِبْنَ مَنْاصٍ ﴿وَعَجَبُوا أَنْ جَاءَهُمْ مُنْذِرٌ مِنْهُمْ وَقَالَ الْكَافِرُونَ هَذَا سِحْرٌ كَذَّابٌ ﴿أَجْعَلِ الْإِلَٰهَةَ إِلَٰهًا وَاحِدًا إِنَّ هَذَا لَشَيْءٌ عُجَابٌ ﴿وَانْطَلَقَ الْمَلَاءُ مِنْهُمْ أَنْ آمَسُوا وَاصْبِرُوا عَلَىٰ آلِهَتِكُمْ إِنَّ هَذَا لَشَيْءٌ يُرَادُ ﴿مَا سَمِعْنَا بِهَذَا فِي الْمِلَّةِ الْأَخِيرَةِ إِنَّ هَذَا إِلَّا اخْتِلَافٌ﴾۔ یعنی قسم ہے قرآن نصیحت کرنے والے کی بلکہ وہ لوگ جو کافر ہوئے ہیں سرکشی میں ہیں اور ضد میں کتنی ہلاک کیں ہم نے پہلے ان سے سنگتیں پس پکارتے پھرتے اور نہیں تھا وقت خلاص کا اور تعجب کیا انہوں نے کہ آیا ان کے پاس ڈرانے والا ان میں کا اور کافروں نے کہا یہ جادوگر ہے جھوٹا کر دیا انہوں نے سب معبودوں کو ایک معبود بے شک یہ ایک چیز ہے تعجب کی اور چلے سرداران میں کے کہتے ہوئے کہ چلو اور صبر کرو اپنے معبودوں پر تحقیق اس بات میں کچھ غرض معلوم ہوتی ہے نہیں سنی ہم نے یہ بات پیچھلے دین میں نہیں ہے یہ مگردل کی بنائی ہوئی بات۔



(۳۲۳۳) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَتَانِي اللَّيْلَةَ رَبِّي تَبَارَكَ وَتَعَالَى فِي أَحْسَنِ صُورَةٍ. قَالَ: أَحْسِبُهُ قَالَ فِي الْمَنَامِ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ هَلْ تَدْرِي فِيمَا يَخْتَصِمُ الْمَلَأُ الْأَعْلَى؟ قَالَ

قُلْتُ : نَعَمْ، فِي الْكُفَّارَاتِ: وَالْكَفَّارَاتُ: الْمُكُتُّ فِي الْمَسْجِدِ بَعْدَ الصَّلَاةِ وَالْمَشْيُ عَلَى الْأَقْدَامِ إِلَى الْجَمَاعَاتِ وَإِسْبَاحُ الْوُضُوءِ فِي الْمَكَارِهِ، وَمَنْ فَعَلَ ذَلِكَ عَاشَ بِخَيْرٍ وَمَاتَ بِخَيْرٍ وَكَانَ مِنْ خَطِيئَتِهِ كَيَوْمَ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ. وَقَالَ : يَامُحَمَّدُ! إِذَا صَلَّيْتَ فَقُلْ: اللَّهُمَّ، إِنِّي أَسْأَلُكَ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ وَتَرْكَ الْمُنْكَرَاتِ وَحُبَّ الْمَسَاكِينِ، وَإِذَا أُرِدْتَ بِعِبَادَتِكَ فَإِنَّ نَاقِضِي إِلَيْكَ غَيْرَ مَفْتُونٍ. قَالَ وَالذَّرَجَاتُ: أَفْشَاءُ السَّلَامِ وَإِطْعَامُ الطَّعَامِ وَالصَّلَاةُ بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ)).

(اسنادہ صحیح) الظلال (۳۸۸) التعليق الرغیب: ۱/۹۸، ۱۲۶.

ترجمہ: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انہوں نے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ رات کو میرا پروردگار آیا اچھی صورت میں راوی نے کہا گمان کرتا ہوں میں کہ آپ نے فرمایا خواب میں اور فرمایا کہ اے محمد جانتا ہے تو کہ کس میں جھگڑتے ہیں بلند گروہ کے فرشتے میں نے کہا کہ نہیں پھر اپنا ہاتھ اللہ تعالیٰ نے میرے شانوں کے درمیان میں رکھا کہ پائی میں نے اس کی ٹھنڈک اپنی چھاتیوں میں پا فرمایا اپنی ہنسی میں، سو معلوم کر لیا میں نے جو ہے آسمانوں میں اور زمین میں پھر فرمایا اے محمد تو جانتا ہے کہ کس میں جھگڑتے ہیں بلند گروہ کے فرشتے میں نے کہا ہاں کفاروں میں اور کفارہ مسجد میں بعد نماز کے ٹھہرتا ہے اور جماعتوں کی طرف پیدل چلنا ہے اور تکلیفوں میں وضو کا پورا کرنا ہے جس نے یہ کام کیا یعنی ہمیشہ زندہ رہا خیریت سے اور مرا خیریت سے اور اپنے گناہوں سے پاک رہا جیسے اسی دن ماں نے جنا پھر فرمایا اے محمد جب تو نماز پڑھ چکے تو کہہ اللہم سے آخرتک یعنی یا اللہ میں مانگتا ہوں تجھ سے نیک کام کرنا اور برے کام سے دور رہنا اور محبت مسکینوں کی اور جب ارادہ کرے تو اپنے بندوں کو فتنوں میں مبتلا کرنے کا تو موت دے مجھے بغیر باز مائے آپ نے اور درجات یہ ہیں سلام کا پھیلا نا اور کھانا کھانا اور رات کو نماز پڑھنا جب لوگ سوتے ہوں۔

فائدہ: ذکر کیا ہے یعنی بعض رواۃ نے ابو قلابہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما کے بیچ میں ایک امر کا اس سند میں اور قلابہ نے ابی قلابہ سے روایت کی انہوں نے خالد سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے انہوں نے نبی ﷺ سے کہا آیا میرے پاس پروردگار میرا اچھی صورت میں اور فرمایا کہ اے محمد میں نے عرض کی کہ حاضر ہوں میں اے رب میرے اور مستعد ہوں تیری فرمانبرداری میں فرمایا کس میں جھگڑتے ہیں گروہ بلند کے فرشتے میں نے کہا اے رب میں نہیں جانتا، سو رکھا ہاتھ اپنا میرے شانوں کے درمیان میں کہ پائی میں نے اس کی ٹھنڈک اپنی چھاتیوں میں، سو جان لیا میں نے جو مشرق اور مغرب میں ہے، سو فرمایا اے محمد میں نے عرض کی حاضر ہوں میں اور مستعد ہوں تیری فرمانبرداری میں فرمایا کس میں جھگڑتے ہیں گروہ بلند کے فرشتے میں نے کہا درجات میں اور کفارات میں اور جماعتوں کی طرف پیدل جانے میں اور تکلیفوں میں پورا وضو کرنے میں اور ایک نماز کے بعد دوسری کے انتظار میں اور جو اس کی

فرمایا آپ نے اس روایت میں کہ میں سو گیا اور خوب سو گیا تو میں نے دیکھا یعنی رب کو اچھی صورت میں اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے کس میں جھگڑتے ہیں بلند گردہ کے فرشتے۔ آخر حدیث تک۔

خاتمہ: سورہ ص میں قصص ماضیہ سے مذکور ہے قصہ داؤد علیہ السلام کا اور محراب میں دو فرشتوں کے آنے کا اور قصہ سلیمان علیہ السلام کے روبرو گھوڑے پیش ہونے کا اور ایوب علیہ السلام کے بیمار ہونے اور شفا پانے کا اور قصہ آدم علیہ السلام کا اور مضامین متفرقہ سے غرور اور ضد کا کافروں کی اور تشددان کا شرک میں اور بیان قوم نوح اور شمود اور عاد کی تکذیب کا بیان تخیل جبال اور طہور کا داؤد علیہ السلام کے لیے برابر نہ ہونا متقیوں اور فاجروں اور صالحوں کا اور مفسدوں کا مبارک ہونا قرآن کا تذکیر ابراہیم اور اسحاق اور یعقوب اور اسماعیل اور الیہم السلام کے حال سے طلب نہ کرنا نبی ﷺ کا دعوت پر کوئی اجر۔



(۳۲۳۴) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((أَتَانِي رَبِّي فِي أَحْسَنِ صُورَةٍ، فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ! قُلْتُ: لَبَّيْكَ رَبِّي وَسَعْدَيْكَ، فَقَالَ: فِيمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَأُ الْأَعْلَى؟ قُلْتُ: [رَبِّ] لَا أَدْرِي، فَوَضَعَ يَدَهُ بَيْنَ كَتِفَيَّ حَتَّى وَجَدْتُ بَرْدَهَا بَيْنَ ثَدْيَيْ، فَعَلِمْتُ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ، قَالَ: يَا مُحَمَّدُ، فَقُلْتُ: لَبَّيْكَ رَبِّ وَسَعْدَيْكَ، قَالَ: فِيمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَأُ الْأَعْلَى؟ قُلْتُ: فِي الدَّرَجَاتِ وَالْكَفَّارَاتِ، وَفِي نَقْلِ الْأَقْدَامِ إِلَى الْجَمَاعَاتِ، وَإِسْبَاغِ الْوُضُوءِ فِي الْمَكْرُوهَاتِ، وَانْتِظَارِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصَّلَاةِ، وَمَنْ يُحَافِظْ عَلَيْهِنَّ عَاشَ بِخَيْرٍ وَمَاتَ بِخَيْرٍ، وَكَانَ مِنْ ذُنُوبِهِ كَيَوْمٍ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ.)) قَالَ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ. [اسنادہ صحیح] [انظر ماقبلہ]

ترجمہ: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ میرا رب میرے پاس نہایت اچھی صورت میں آیا اور فرمایا اے محمد (ﷺ)! میں نے عرض کیا: میرے رب حاضر ہوں اور تیری فرمانبرداری کے لیے مستعد ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: مقررین فرشتے کس بات میں جھگڑتے ہیں؟ میں نے عرض کیا کہ اے رب مجھے علم نہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اپنا ہاتھ میرے شانوں کے درمیان رکھا جس کی ٹھنڈک میں نے اپنے سینے میں محسوس کی، سو مشرق و مغرب کے درمیان جو کچھ ہے سب کچھ جان لیا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے پوچھا اے محمد (ﷺ)! میں نے عرض کیا اے رب حاضر ہوں اور تیری فرمانبرداری کے لیے مستعد ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: مقرب فرشتے کس چیز کے متعلق جھگڑتے ہیں؟ میں نے عرض کیا درجات اور کفارات میں مساجد کی طرف (باجماعت نماز کے لیے) تبدیل چلنے میں، تکلیف کے باوجود اچھی طرح وضو کرنے میں اور ایک نماز کے

بعد دوسری کا انتظار کرنے میں اور جوان چیزوں کی حفاظت کرے گا، بھلائی کے ساتھ زندہ رہے گا اور خیر پر ہی اس کو موت آئے گی اور اپنے گناہوں سے اس طرح پاک رہے گا گویا کہ آج ہی اس کی ماں نے اسے جنا ہے۔ یہ حدیث غریب ہے حسن ہے اس سند سے۔



(۳۲۳۵) عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: احْتَبَسَ عَنَّا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ذَاتَ غَدَاةٍ مِنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ، حَتَّى كِدْنَا نَرَأَى عَيْنَ الشَّمْسِ، فَخَرَجَ سَرِيعًا فَنُوبَ بِالصَّلَاةِ، فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَتَحَوَّزَ فِي صَلَاتِهِ، فَلَمَّا سَلَّمَ دَعَا بِصَوْتِهِ، فَقَالَ لَنَا: ((عَلَى مَصَافِكُمْ كَمَا أَنْتُمْ)) ثُمَّ انْفَتَلَ إِلَيْنَا، ثُمَّ قَالَ: ((أَمَا إِنِّي سَأُحَدِّثُكُمْ مَا حَبَسَنِي عَنْكُمْ الْغَدَاةَ: إِنِّي قُمْتُ مِنَ اللَّيْلِ، فَتَوَضَّأْتُ وَصَلَّيْتُ مَا قَدَّرَ لِي، فَنَعَسْتُ فِي صَلَاتِي فَاسْتَقَلْتُ، فَإِذَا أَنَا بِرَبِّي تَبَارَكَ وَتَعَالَى فِي أَحْسَنِ صُورَةٍ، فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ، قُلْتُ: رَبِّ لَيْتَكَ، قَالَ فِيمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَأُ الْأَعْلَى؟ قُلْتُ: لَا أَدْرِي رَبِّ، قَالَهَا ثَلَاثًا، قَالَ: فَرَأَيْتَهُ وَضَعَ كَفَّهُ بَيْنَ كَتِفَيْ، حَتَّى وَجَدْتُ بَرْدَ أَنَامِلِهِ بَيْنَ ثَدْيَيْ، فَتَجَلَّى لِي كُلُّ شَيْءٍ وَعَرَفْتُ، فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ! قُلْتُ: لَيْتَكَ رَبِّ، قَالَ: فِيمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَأُ الْأَعْلَى؟ قُلْتُ: فِي الْكُفَّارَاتِ، قَالَ: مَا هُنَّ؟ قُلْتُ: مَشْيُ الْأَقْدَامِ إِلَى الْجَمَاعَاتِ، وَالْجُلُوسُ فِي الْمَسَاجِدِ بَعْدَ الصَّلَاةِ، وَإِسْبَاغُ الْوُضُوءِ فِي الْمَكْرُوهَاتِ، قَالَ ثُمَّ فِيمَ؟ قُلْتُ: إِطْعَامُ الطَّعَامِ، وَلَبْنُ الْكَلَامِ، وَالصَّلَاةُ بِاللَّيْلِ وَالنَّاسِ نِيَامًا. قَالَ: سَلْ، قُلْتُ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ، وَتَرْكَ الْمُنْكَرَاتِ، وَحُبَّ الْمَسَاكِينِ، وَأَنْ تَغْفِرَ لِي وَتَرْحَمَنِي، وَإِذَا أَرَدْتُ فِتْنَةً فِي قَوْمٍ فَتَرْفَعَنِي غَيْرَ مَفْتُونٍ، وَأَسْأَلُكَ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يُحِبُّكَ وَحُبَّ عَمَلٍ يُقَرِّبُ إِلَى حُبِّكَ))، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّهَا حَقٌّ فَادْرُسُوهَا ثُمَّ تَعَلَّمُوهَا)) [اسناده صحيح] مختصر العلو (۸۰/۱۱۹) ظلال الجنة (۳۸۸)

ترجمہ: سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک روز فجر کے وقت ہمارے پاس آنے میں دیر کر دی، قریب تھا کہ ہم سورج کی کرن دیکھ لیتے، آپ جلدی سے نکلے تو نماز کے لئے اقامت کہی گئی تو رسول اللہ ﷺ نے نماز بلکی پڑھائی، جب سلام پھیرا تو ہمیں بلند آواز سے فرمایا: ”تم جیسے ہوا سی طرح اپنی اپنی صفوں میں ٹھہرے رہو۔“ پھر آپ ﷺ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: میں تم کو بتاتا ہوں کہ مجھ کو کس نے تم سے صبح کے وقت روک رکھا، میں رات کے وقت اٹھا اور وضو کیا اور پھر میرے مقدرمیں جتنی نماز تھی میں نے ادا کی، پھر میں نماز میں اوگھنے لگا حتیٰ کہ نیند کا غلبہ ہو گیا تو دریں اثنا میں نے اپنے رب کو حسین و جمیل صورت میں دیکھا اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے محمد (ﷺ)! میں نے عرض کیا اے میرے رب حاضر ہوں، فرمایا: مقرب فرشتے کس بارے میں جھگڑتے ہیں؟ میں نے تین بار کہا میرے رب میں

نہیں جانتا۔ آپ نے فرمایا میں نے اللہ تعالیٰ کو دیکھا کہ اس نے اپنی ہتھیلی میرے کندھوں کے درمیان رکھی جس سے میں نے اپنے سینے میں اللہ تعالیٰ کی انگلیوں کی ٹھنڈک پائی تو میرے لیے ہر چیز روشن ہو گئی اور میں نے جان لیا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے پوچھا اے محمد (ﷺ)! میں نے کہا اے میرے رب حاضر ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: مقرب فرشتے کس بارے میں جھگڑتے ہیں؟ میں نے عرض کیا کفارات میں فرمایا: کفارات سے کیا مراد ہے؟ میں نے کہا نماز باجماعت کی خاطر چل کر جانا نماز کے بعد مسجد میں بیٹھنا اور مشقت کے وقت اچھے طریقے سے وضو کرنے کے بارے میں جھگڑتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اور کس چیز میں؟ میں نے کہا کھانا کھلانے، نرم گفتگو کرنے اور رات کے وقت جب لوگ سوئے ہوئے ہوں نماز پڑھنے (کی فضیلت میں) اللہ تعالیٰ نے فرمایا: کچھ طلب کرو میں نے کہا اے اللہ میں تجھ سے بھلائی کے کاموں کی اور برائیوں کے چھوڑنے کی اور مسکینوں سے محبت کرنے کی اور تیری بخشش اور رحمت کی توفیق چاہتا ہوں اور جب تو کسی قوم کو فتنہ میں مبتلا کرنے کا ارادہ کرے تو تو مجھے فتنہ میں مبتلا ہونے سے پہلے ہی فوت کر لے اے اللہ! میں تجھ سے تیری محبت اور تجھ سے محبت کرنے (والوں) کی محبت اور ایسے عمل کی محبت جو مجھے تیری محبت کے قریب کر دے کا سوال کرتا ہوں۔ رسول اللہ (ﷺ) نے فرمایا: ”یہ (خواب) حق ہے تم (اس کے الفاظ) خود بھی سیکھو اور دوسروں کو بھی سکھاؤ۔“



۳۹۔ باب: وَمِنْ سُورَةِ زَمَرٍ

تفسیر سورہ زمر

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

(۳۲۳۶) عَنْ الزُّبَيْرِ قَالَ : لَمَّا نَزَلَتْ ﴿ ثُمَّ إِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عِنْدَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُونَ ﴾ قَالَ الزُّبَيْرُ :

يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتَكْرَرُ عَلَيْنَا الْخُصُومَةُ بَعْدَ الَّذِي كَانَ بَيْنَنَا فِي الدُّنْيَا؟ قَالَ : ((نَعَمْ)) فَقَالَ : إِنَّ الْأَمْرَ

إِذَا لَشِدِيدٌ. (اسنادہ حسن) سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ (۳۴۰)

زیرِ مِثاق سے روایت ہے انہوں نے کہا جب اتری یہ آیت ﴿ ثُمَّ إِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عِنْدَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُونَ ﴾ یعنی پھر تم قیامت کے دن اپنے

رب کے پاس جھگڑو گے زیر نے عرض کی اے رسول اللہ کے کیا دوبارہ ہوگی ہم میں خصومت بعد اس کے کہ ہمارے

درمیان میں دنیا میں ہو چکی تھی آپ نے فرمایا ہاں زیر نے کہا پھر تو کام بہت مشکل ہے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔



خاتمہ: سورہ زمر میں اللہ تعالیٰ کی قدرتوں سے مذکور ہے پیدا کرنا آسمان وزمین کا اور پلیٹنارات کا دن پر اور دن کارات پر اور کام میں لگانا شمس و قمر کا اور پیدا کرنا لوگوں کا ایک جان سے اور پیدا کرنا لوگوں کا ایک جان سے اور پیدا کرنا آٹھ جوڑوں کا جانوروں کے اور پیدا کرنا انسان کا رحم نادر سے اور اثبات تو حیدر بوبیت کا ان قدرتوں سے یہ سب ایک مقام میں مذکور ہے اور دوسرے رکوع میں اتارنا پانی کا اور بہانا ندیوں کا اور کھانا کھیت کا اور چورا کر دینا اس کا اور احوال آخرت سے مذکور ہے نقصان مشرکوں کا اور آگ کے مکانوں میں ہونا ان کا اور بچانا اللہ کا اپنے بندوں کو ان عذابوں سے اور بصورت موتی کے ہونا دین میں سستی کرنے سے اور تین قول ان کے قیامت کے دن اور منہ کالا ہونا اہل جہنم کا اور بشارت نجات کی متقیوں کو اور مضامین تو حید سے امر اخلاص عبادت کا اور ردان مشرکوں کا جو عبادت غیر اللہ کو موجب قرب الہی کہتے ہیں اور ان لوگوں کو جو اللہ کے لیے بیٹا ٹھہراتے ہیں اور وعید عذاب جہنم کی مشرکوں کو اور مثال مشرک کی ساتھ عبد مشترک کے اور موحی کی ساتھ عبد سالم کے جو خاص ایک شخص کا ہو۔ دعا کرنا مشرکوں کا غیر اللہ سے ردان مشرکوں کا جو اپنے معبودوں کو شفع جان کر پوجتے ہیں تنگ دل ہونا مشرکوں کا تو حید کے ذکر سے رد اشراک فی العبادت کا نہ جانا مشرکوں کا اللہ کی قدر کو اور آخر سورہ میں آثار قیامت سے مذکور ہے پھونکنا صور کا اور زندہ ہونا مردوں کا اور چمکنا زمین کا اللہ کے نور سے اور لانا نامہ اعمال کا اور رو بکاری انبیاء اور شہداء کی اور ہانکے جانا کافروں کا جہنم کی طرف اور متقیوں کا جنت کی طرف اور فوائد متفرقہ سے مذکور ہے غنا اللہ تعالیٰ کی اور رضا اس کی شکر سے اور عدم رضا کفر سے شکایت انسان کی اور بہت دعا کرنا ان کا مصیبتوں میں اور بھول جانا اور شرک کرنا اس آرام میں، تحریض اور ترغیب رات کے جاگنے پر اور قیام و جود پر تحریض ہجرت پر اور وعدہ جنت کی غرضوں کا کے لیے متقیوں کے۔ روئیں کھڑے ہونا قرآن سے اور ہر مثل ہونا قرآن میں خبر آنحضرت ﷺ کی وفات کی فضیلت قرآن لانے والے کی اور اس کے تصدیق کرنے والے کی کافی ہونا پروردگار کا اپنے بندوں کو اور ہدایت اور ضلالت اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے تحریض توکل پر پھیر لینا روجوں کا سوتے وقت قبول نہ کرنا کافروں کے فدیہ کا قیامت میں خطاب ان بندوں سے جو حد شرعی سے تجاوز کریں اور نہی اللہ کی رحمت سے ناامید ہونے سے اور وعدہ جمع ذنوب کی مغفرت کا۔ وغیر ذلک من الفوائد۔



(۳۲۴۲) عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ : يَا رَسُولَ اللَّهِ ﴿وَالْأَرْضُ جَمِيعًا قَبْضَتُهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَالسَّمَوَاتُ مَطْوِيَّتُ بِيَمِينِهِ﴾ ((فَإِنَّ الْمُؤْمِنُونَ يَوْمَئِذٍ؟)) قَالَ : ((عَلَى الصِّرَاطِ يَا عَائِشَةُ)).

[اسنادہ صحیح] [انظر مابقله]

ترجمہ: ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ میں نے آپ ﷺ سے اس آیت کے بارے میں پوچھا ﴿وَالْأَرْضُ﴾ سے آخر تک۔ اس وقت لوگ کہاں ہوں گے۔ آپ نے فرمایا پل صراط پر۔



(۳۲۴۳) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((كَيْفَ أَنْعَمَ وَقَدْ التَّقَمَ صَاحِبُ الْقُرْنِ الْقُرْنُ وَحَنَى جَبْهَتَهُ وَأَصْغَى سَمْعَهُ يَنْتَظِرُ أَنْ يُؤْمَرَ أَنْ يَنْفُخَ فَيَنْفُخُ)) ، قَالَ الْمُسْلِمُونَ : فَكَيْفَ نَقُولُ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ : ((قُولُوا: حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ تَوَكَّلْنَا عَلَى اللَّهِ رَبِّنَا)) وَرُبَّمَا قَالَ سُفْيَانُ : عَلَى اللَّهِ تَوَكَّلْنَا)) . (اسنادہ صحیح) سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ (۱۰۷۸، ۱۰۷۹)

ترجمہ: ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیونکر آرام کروں میں حالانکہ نرسنگے والا نرسنگہ منہ میں لیے ہوئے ہے (یعنی صور) اور اپنی پیشانی جھکائے ہوئے ہے اور کان لٹکائے ہوئے منتظر ہے پھونکنے کے حکم کا کہ فوراً پھونک دے مسلمانوں نے کہا کیا کہیں ہم یا رسول اللہ آپ نے فرمایا کہ ہوا کافی ہے، ہم کو اللہ اور کیا اچھا وکیل ہے توکل کیا ہم نے اللہ پر وہ پروردگار ہمارا ہے اور کبھی آپ نے فرمایا اللہ ہی پر بھروسہ کیا ہم نے۔
فائل: یہ حدیث حسن ہے۔



(۳۲۴۴) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ : قَالَ أَعْرَابِيٌّ : يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَا الصُّورُ؟ قَالَ : ((قُرْنٌ يُنْفَخُ فِيهِ)) .

(اسنادہ صحیح) سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ (۱۰۸۰)

ترجمہ: عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ روایت ہے انہوں نے کہا کہ ایک اعرابی نے عرض کی کہ اے رسول اللہ کے صور کیا چیز ہے آپ نے فرمایا کہ ایک سینگ ہے کہ اس میں پھونکا جائے گا۔

فائل: یہ حدیث حسن ہے۔ نہیں جانتے ہم اسے مگر سلیمان تمہی کی روایت سے۔



(۳۲۴۵) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ يَهُودِيٌّ فِي سُوقِ الْمَدِينَةِ لَا وَالَّذِي اصْطَفَى مُوسَى عَلَى الْبَشَرِ، قَالَ: فَرَفَعَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ يَدَهُ فَصَكَ بِهَا وَجْهَهُ قَالَ : تَقُولُ هَذَا وَفِينَا نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((وَنُفِخَ فِي الصُّورِ فَصَعِقَ مَنْ فِي السَّمَوَاتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ إِلَّا مَنْ شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ نُفِخَ فِيهِ أُخْرَى فَإِذَا هُمْ قِيَامٌ يَنْظُرُونَ)) فَأَكُونُ أَوَّلَ مَنْ رَفَعَ رَأْسَهُ فَإِذَا مُوسَى آخِذٌ بِقَائِمَةٍ مِنْ قَوَائِمِ الْعَرْشِ، فَلَا أَدْرِي أَرَفَعَ رَأْسَهُ قَبْلِي أَوْ كَانَ مِمَّنِ اسْتَشْنَى اللَّهُ. وَمَنْ قَالَ : أَنَا خَيْرٌ مِنْ يُونُسَ بْنِ مَتَّى فَقَدْ كَذَبَ)) . (حسن صحیح) تخریج شرح عقیدہ الطحاوی (۱۶۲)

ترجمہ: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ ایک یہودی نے مدینہ کے بازار میں کہا تم ہے اس اللہ کی جس نے پسند کر لیا موسیٰ کو سب آدمیوں پر کہہ راوی نے ایک مرد نے انصار میں سے ہاتھ اٹھا کر اس کے منہ پر طمانچہ مارا اور کہا کہ تو ایسا کہتا ہے اور ہمارے درمیان اللہ کا نبی موجود ہے (اور وہ دونوں آپ کے پاس حاضر ہوئے) آپ نے فرمایا جب صورت

پھونکے گا آسمان وزمین کے لوگ گھبرا جائیں گے مگر جسے اللہ چاہے پھر دوبارہ پھونکا جائے گا، سو اسی وقت وہ کھڑے دیکھتے ہوں گے تو سب سے پہلے میں سر اٹھاؤں گا (یعنی قبر سے) اور موسیٰ عرش کا پایہ پکڑے ہوئے ہوں گے، سو میں نہیں جانتا کہ مجھ سے پہلے سر اٹھایا انہوں نے یا ان میں داخل تھے جن کو اللہ نے مستثنیٰ کر دیا (یعنی بے ہوش نہ ہوئے نفع صور سے) اور جس نے کہا میں یونس بن متی سے بہتر ہوں اس نے جھوٹ کہا۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

خاتمہ: شیخ نے لمعات میں کہا ہے کہ اس فقہ سے فقہ فزع کے بعد بعثت کے ہوگا۔ بے ہوش ہو جائیں گے اس کے سبب سے لوگ اور موسیٰ علیہ السلام اس وقت بے ہوش نہ ہوں گے اس لیے کہ وہ طور پر بے ہوش ہو چکے ہیں اور اس میں ایک فضیلت خاصہ جزئیہ سے بالکل افضل ہونا ان کا آپ سے لازم نہیں آتا اس لیے کہ فضائل خاصہ آنحضرت کے اس سے زیادہ ہیں۔ انتہی مختصر ابنوع تغیر۔ قولہ: اور جس نے کہا کہ میں یونس بن متی سے، الخ۔ اس کے دو معنی ہو سکتے ہیں ایک یہ کہ آنحضرت ﷺ کو یونس بن متی سے افضل کہے وہ جھوٹا ہے یعنی باعتبار اصل نبوت کے کہ اس میں سب نبی برابر ہیں دوسرے یہ کہ اپنے تئیں ان سے افضل کہے اور یہ پُر ظاہر ہے کہ غیر نبی ﷺ سے افضل نہیں ہو سکتا۔



(۳۲۴۶) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((يُنَادِي مُنَادٍ : إِنَّ لَكُمْ أَنْ تَحْيَوْا فَلَا تَمُوتُوا أَبَدًا، وَإِنَّ لَكُمْ أَنْ تَمُوتُوا فَلَا تَحْيَوْا أَبَدًا، وَإِنَّ لَكُمْ أَنْ تَسْقُمُوا أَبَدًا، وَإِنَّ لَكُمْ أَنْ تَشْبُوا فَلَا تَهْرَمُوا أَبَدًا، وَإِنَّ لَكُمْ أَنْ تَعْمُوا فَلَا تَبْأَسُوا أَبَدًا، فَذَلِكَ قَوْلُهُ تَعَالَى ﴿ وَتِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِي أُورِثْتُمُوهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ﴾ . (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: ابوسعید اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ایک پکارنے والا پکارے گا (یعنی جنت میں) کہ تمہارے لیے زندگی ہے کہ کبھی نہ مرو گے اور تم تندرست رہو گے اور کبھی بیمار نہ ہو گے اور تم جوان رہو گے کہ کبھی بوڑھے نہ ہو گے اور تم ہمیشہ آرام میں رہو گے کہ کبھی تکلیف نہ پاؤ گے یہی مراد ہے اس قول سے اللہ تعالیٰ کی ﴿ وَتِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِي ﴾ آہ۔ یعنی یہی جنت ہے کہ وارث ہوئے تم اس کے اپنے عملوں کے بدلے۔

فائدہ: ابن مبارک وغیرہ نے یہ حدیث ثوری سے روایت کی اور مرفوع نہ کیا اس کو۔



۴۰۔ باب: وَمِنْ سُورَةِ الْمُؤْمِنِ

تفسیر سورہ مؤمن

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

(۳۲۴۷) عَنِ النَّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ : سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ : ((الدُّعَاءُ هُوَ الْعِبَادَةُ))، ثُمَّ قَالَ : ((وَقَالَ رَبُّكُمْ ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ إِنَّ الَّذِينَ يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِي سَيَدْخُلُونَ جَهَنَّمَ دَاخِرِينَ)) . (اسنادہ صحیح) أحکام الجنائز (۱۹۴) الروض النضير (۸۸۸) تخریج مشکاة المصابیح (۲۳۳۰) صحیح أبی داؤد (۱۳۲۹)

نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سنائیں نے نبی ﷺ سے کہ فرماتے تھے دعا وہی تو عبادت ہے پھر پڑھی آپ نے یہ آیت ﴿وَقَالَ رَبُّكُمْ ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ﴾ اور فرمایا تمہارے پروردگار نے دعا کرو مجھ سے قبول کروں دعا تمہاری جو لوگ تکبر کرتے ہیں میری عبادت سے یعنی میری دعا سے داخل ہوں گے جہنم میں ذلیل ہو کر۔
فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

خاتمہ : اس سورت میں صفات الہی سے مذکور ہے غافر الذنب اور قابل التوب اور شدید العقاب اور ذی الطول ہونا اللہ تعالیٰ کا اور رفیع الدرجات اور ذی العرش اور مالک ہونا اس کا اور جاننا اس کا آنکھوں کی چوری کو اور عادت الہی کہ ہمیشہ مدد کرتا ہے نبیوں کی اور مؤمنین کی اور ارحیاء اور اموات اور تعبیر اس کے ارادہ کی ساتھ کن کے اور قصص ماضیہ سے قصہ موسیٰ علیہ السلام کے ارسال کا اور ظلم فرعون کا اہامان اور قارون کا اور قصہ مؤمن آل فرعون کا اور نصیحت اس کی فرعون کو اور قوم کو اور احوال آخرت سے ندا کرنا کافروں کو قیامت میں کہ غصہ اللہ کا اور دشمن رکھنا اس کا بڑھ کر ہے تمہارے غصہ سے اور کہنا تابعان کفار کا اپنے متبوعین سے واسطے تخفیف عذاب دوزخ کے اور جواب ان کا کہنا دوزخیوں کا مالک دوزخ سے کہ رب ہمارا ایک دن عذاب سے ہم پر تخفیف کرے قبول نہ ہونا ظالموں کی معذرت کا قیامت کے دن اغلال اور سلاسل اور تعبیر مجادلان فی الآیات کی جہنم میں اور احوال ملائکہ سے تسبیح اور تحمید اور استغفار حاملان عرش کا تابئیں اور قیام قرآن کے لیے اور قدرتوں سے اللہ تعالیٰ کے لیے رزق کا اتارنا آسمان سے اور تمنن ساتھ سکون لیل اور ابصار نہار کے اور تمنن ساتھ قرار دینے زمین کے اور بناء سماء کی اور صورت بنائی آدم کی اور اثبات توحید الوہیت کا ان صفوں سے اور چھ مرتبے انسان کی پیدائش کے مٹی سے ہونا اور نطفہ اور علقہ اور طفل اور جوان اور پیر ہونا اس کا اور تمنن کشتی اور جانوروں پر سوار ہونے کے ساتھ اور مضامین متفرقہ سے تذکیر قوم نوح اور احزاب کے تکذیب کی اور حملہ کرنا ہر امت کا اپنے نبی پر اور ہلاک قوم کا اور نجات نبی کی اور تذکر عطاء تورات کی موسیٰ علیہ السلام کو اور امر صبر اور استغفار اور تسبیح و تحمید کا صبح اور شام اور برابر نہ ہونا غمی اور بصیر اور

صالح اور مسیٰ کا اور امر دعا کا اور وعدہ اس کے قبول کا اور امر نبی کو کہہ منع کیا گیا ہوں میں عبادت سے غیر اللہ کے بیان کرنا بعض انبیاء کے قصوں کو قرآن میں اور نہ بیان کرنا بعض کا اور عادت الہی ہونا کافروں کے ہلاک کرنے کی۔ وغیر ذلک۔



۴۱۔ باب: وَمِنْ سُورَةِ حَمِ السَّجْدَةِ

تفسیر سورہ سجده

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

(۳۲۴۸) عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ : اخْتَصَمَ عِنْدَ الْبَيْتِ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ قُرَشِيَّانَ وَتَقْفِيٌّ - أَوْ ثَقَفِيَّانَ وَفُرَشِيٌّ - فَلَيْلٌ فَقُهُ قُلُوبُهُمْ، كَثِيرٌ شَحْمٌ بَطُونُهُمْ، فَقَالَ أَحَدُهُمْ أَتَرُونَ أَنَّ اللَّهَ يَسْمَعُ مَا نَقُولُ؟ فَقَالَ الْآخَرُ: يَسْمَعُ إِنْ جَهَرْنَا وَلَا يَسْمَعُ إِنْ أَحْفَيْنَا، وَقَالَ الْآخَرُ: إِنْ كَانَ يَسْمَعُ إِذَا جَهَرْنَا فَهَوَ يَسْمَعُ إِذَا أَحْفَيْنَا. فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ ﴿ وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُونَ أَنْ يَشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلَا أَبْصَارُكُمْ وَلَا جُلُودُكُمْ ﴾ [اسنادہ صحیح]

ترجمہ: عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ بھڑے تین شخص بیت اللہ کے پاس دو قرشی تھے ایک ثقفی یا دو ثقفی تھے ایک قرشی دل میں ان کے سمجھ توڑی تھی اور پیٹ پر ان کے چربی بہت تھی ایک نے کہا بھلا دیکھو تو کیا اللہ سنتا ہے جو ہم کہتے ہیں دوسرے نے کہا سنتا ہے اگر ہم پکاریں اور نہیں سنتا اگر ہم چپکے سے بولیں تیسرے نے کہا اگر ہماری پکار کو سنتا ہے تو چپکے کو بھی سنتا ہوگا سو اللہ تعالیٰ نے اتارا ﴿وما کنتم تشرقون﴾ سے یعنی نہ تھے تم پر راہ کرتے اس خیال سے کہ گواہی دیں گے تم پر تمہارے کان اور تمہاری آنکھیں یعنی غیر سے چھپ کر گناہ کرتے تھے یہ خبر نہ تھی کہ اعضا گواہی دیں گے۔
فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔



(۳۲۴۹) عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ : قَالَ عَبْدُ اللَّهِ : كُنْتُ مُسْتَتِرًا بِأَسْتَارِ الْكَعْبَةِ فَجَاءَ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ كَثِيرٌ شَحْمٌ بَطُونُهُمْ، قُلُوبُهُمْ قُلُوبُهُمْ، قُرَشِيٌّ وَخَتَنَاهُ ثَقَفِيَّانَ أَوْ ثَقَفِيٌّ وَخَتَنَاهُ قُرَشِيَّانَ، فَتَكَلَّمُوا بِكَلَامٍ لَمْ أَفْهَمْهُ، فَقَالَ أَحَدُهُمْ: أَتَرُونَ أَنَّ اللَّهَ يَسْمَعُ كَلَامَنَا هَذَا؟ فَقَالَ الْآخَرُ: إِنَّا إِذَا رَفَعْنَا أَصْوَاتَنَا سَمِعَهُ وَإِذَا لَمْ نَرْفَعْ أَصْوَاتَنَا لَمْ يَسْمَعْهُ. فَقَالَ الْآخَرُ: إِنْ سَمِعَ مِنْهُ، شَيْئًا سَمِعَهُ كُلَّهُ. فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ: فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَأَنْزَلَ اللَّهُ ﴿ وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُونَ أَنْ يَشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلَا أَبْصَارُكُمْ وَلَا جُلُودُكُمْ ﴾ إِلَى قَوْلِهِ ﴿ فَأَصْبَحْتُمْ مِنَ الْخَاسِرِينَ. ﴾ [اسنادہ صحیح]

ترجمہ: عبدالرحمن بن یزید سے روایت ہے کہ عبداللہ نے کہا کہ میں کعبہ کے پردوں میں چھپا ہوا تھا تین شخص آئے کہ ان کے پیٹ پر چربی بہت تھی اور دل میں سمجھ کم قرشی تھا اور دواس کے دامان ثقفی یا ایک ثقفی دوداماداس کے قرشی انہوں نے ایسی بات کہی کہ میں نہ سمجھا پھر ایک بولا بھلا دیکھو کیا اللہ ہماری بات سنتا ہے دوسرے نے کہا جب ہم آواز بلند کرتے ہیں سنتا ہے اور جب بلند نہ کریں نہیں سنتا تیسرے نے کہا اگر تھوڑی سنتا ہے تو سب سن سکتا ہے۔ عبداللہ نے کہا میں نے نبی ﷺ سے اس کا ذکر کیا اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری ﴿وَمَا كُنْتُمْ﴾ سے ﴿خَاسِرِينَ﴾ تک۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔ روایت کی ہم سے محمود بن غیلان نے انہوں نے وکیع سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے عمارہ بن عمیر سے انہوں نے وہب بن ربیعہ سے انہوں نے عبداللہ بن عثمان سے ماندا اس کے۔

مترجم: پوری آیت یہ ہے: ﴿وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَرُونَ اَنْ يَشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلَا ابْصَارُكُمْ وَلَا جُلُودُكُمْ وَلَكِنْ ظَنَنْتُمْ اَنَّ اللّٰهَ لَا يَعْلَمُ كَثِيْرًا مِّمَّا تَعْمَلُوْنَ وَذَلِكُمْ ظَنُّكُمُ الَّذِي ظَنَنْتُمْ بِرَبِّكُمْ اَرَدَكُمْ فَاَصْحَبْتُمْ مِنَ الْخَاسِرِيْنَ﴾۔ یعنی تم پرواہ نہ کرتے تھے اس خیال سے کہ گواہی دیں گے تم پر کان تمہارے اور نہ آنکھیں تمہاری اور نہ کھالیں تمہاری لیکس یقین کیا تم نے کہ اللہ نہیں جانتا تمہارے بہت سے عملوں کو اور اسی گمان نے کہ گمان کیا تم نے اپنے رب کے ساتھ ہلاک کیا اس نے تم کو، سو ہو گئے تم آج نقصان والوں میں۔



(۳۲۵۰) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَرَأَ: ﴿إِنَّ الَّذِينَ قَالُوا رَبُّنَا اللَّهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا﴾ قَالَ: ((قَدْ قَالَ النَّاسُ ثُمَّ كَفَرُوا أَكْثَرُهُمْ فَمَنْ مَاتَ عَلَيْهَا فَهُوَ مِمَّنْ اسْتَقَامَ)).

(ضعیف الاسناد) (اس میں اسمیل بن ابوزم راوی ضعیف ہے)

ترجمہ: انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے پڑھا ﴿إِنَّ الَّذِينَ قَالُوا رَبُّنَا اللَّهُ﴾ یعنی جو لوگ کہتے ہیں کہ معبود ہمارا اللہ ہی ہے پھر اس پر قائم رہے فرمایا آپ نے بہت لوگوں نے یہ کہا پھر منکر ہو گئے، سو جو اسی پر مراہ قائم رہا۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی روایت سے سنائیں نے ابوزرہ سے کہتے تھے عفان نے عمرو بن علی سے ایک حدیث روایت کی۔

خاتمہ: سورہ سجدہ میں بڑے بڑے فوائد اس ترتیب سے مذکور ہیں تفصیل آیات قرآن عربی کی بشیر وندیر ہونا رسول کا اعراض بہت لوگوں کا قرآن سے بشیر ہونا نبی ﷺ کا اور تو حید اللہ کی اور امر استقامت اور استغفار کا خرابی زکوٰۃ نہ دینے والوں کی وعدہ اجر غیر ممنون کا مؤمنین صالحین کے لیے قدر تیں اس کی جیسے دوروز میں زمین بنانا اور پہاڑ گاڑنا اور برکت دینا اور اندازہ کرنا وقتوں کا چار روز میں اور استواء الی السماء اور آنا زمین و آسمان کا طلوع و غروب سے ایک دوسرے کی طرف اور سات عدد کرنا آسمان کا دوروز میں

اور اترنا حکم کا ہر آسمان اور زینت آسمان کی ستاروں سے عاد و ثمود کے صاعقہ کا بیان، اللہ کے دشمنوں کا حشر سمع اور بصر اور جلوہ کی گواہیاں، غل مچانا کافروں کا قرآن پڑھتے وقت مشرکوں کا حشر آرزو کرنا کہ اگر ہم اپنے معبودوں کو پائیں پیر کے نیچے روند ڈالیں۔ بشارت جنت کی اور اترنا فرشتوں کا موحدین کے لیے فضیلت داعی الی اللہ کی امر بدی کو دفع کرنے کا نیکی کے ساتھ امر شیطان سے استعاذہ کرنے کا حرمت غیر اللہ کو سجدہ کرنے کا زمین کا تازہ کرنا اور اثبات بعث کا اس دلیل سے مذمت الحاد کی نہ آنا باطل کا قرآن کے آگے پیچھے سے ہدئی اور شفا ہونا قرآن کا شک و اختلاف یہود کا توراۃ میں نفی ظلم کی اللہ کی ذات سے گم ہونا معبودانِ باطل کا حشر میں ناامیدی انسان کی مصیبت کے وقت انکار قرآن کا جواب آیات قدرت دکھانا نفس و آفاق میں احاطہ اور شہادت اللہ کی ہر شے پر۔



۴۲۔ باب: وَمِنْ سُورَةِ الشُّورَى

تفسیر سورہ شوری

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

(۳۲۰۱) عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ طَاوُسًا قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ هَذِهِ الْآيَةِ: ﴿قُلْ لَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبَى﴾ فَقَالَ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ: قُرْبَى ابْنِ مُحَمَّدٍ ۖ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: أَعْلِمْتُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَمْ يَكُنْ يَطْنُ مِنْ قُرَيْشٍ إِلَّا كَانَ لَهُ فِيهِمْ قَرَابَةٌ فَقَالَ: إِلَّا أَنْ تَصْلَوْا مَا بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ مِنَ الْقَرَابَةِ. (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: روایت ہے عبد الملک بن میسرہ سے، کہا سنا میں نے طاووس سے، انہوں نے کہا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کسی نے آیت کا مطلب پوچھا ﴿قُلْ لَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا﴾ یعنی کہہ تو اسے نبی میں تم سے دعوت اسلام کا کچھ اجر نہیں چاہتا مگر حق قرابت کا سعید بن جبیر نے کہا کہ قرابت آل محمد ﷺ کی ابن عباس رضی اللہ عنہما نے جواب دیا کہ تو نہیں جانتا کہ عرب میں کوئی گھرانہ نہ تھا کہ رسول اللہ ﷺ کی اس میں قرابت نہ ہو، سو فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہہ تو میں نہیں چاہتا تم سے کچھ مگر یہ کہ حسن سلوک کرو تم اس قرابت کے سبب سے جو میرے تمہارے درمیان میں ہے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور کئی سندوں سے مروی ہوئی ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے۔



(۳۲۰۲) حَدَّثَنِي شَيْخٌ مِنْ بَنِي مُرَّةٍ قَالَ: قَدِمْتُ الْكُوفَةَ فَأُخْبِرْتُ عَنْ بِلَالِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ فَقُلْتُ: إِنَّ فِيهِ لَمُعْتَبَرًا فَأَتَيْتُهُ وَهُوَ مُحْبُوسٌ فِي دِرَاهِ الْتِي قَدْ كَانَ بَنَى، قَالَ: وَإِذَا أَكُلَ شَيْءٌ مِنْهُ، قَدْ تَغَيَّرَ مِنَ الْعَذَابِ

(ضعیف الاسناد) (اس میں عمرو بن عاصم مجھول ہے)

بنی مرہ کے ایک شخص سے روایت ہے کہ اس نے کہا میں کوفے میں آیا اور مجھے خبر ہوئی بلال بن ابی بردہ کے حال کی تو میں نے کہا ان کے حال میں عبرت ہے اور میں ان کے پاس آیا وہ قید تھے اپنے اسی گھر میں جو بنوایا تھا اور سب چیز ان کی شکل و صورت کی بدل گئی تھی مار پیٹ سے اور ان کے بدن پر ایک پرانا چیتھر تھا میں نے کہا الحمد للہ یا بلال میں نے تم کو دیکھا تھا کہ جب تم ہمارے اوپر سے گزرتے تھے ناک بھون چڑھاتے تھے بغیر دھول کے اور آج تم اس حال میں ہو انہوں نے کہا تو کس قبیلہ کا ہے میں نے کہا بنو مرہ بن عباد کا کہا کیا بیان کروں میں تجھ سے ایک حدیث کہ شاید اللہ تجھے اس سے فائدہ دے میں نے کہا لاؤ کہاروایت کی مجھ سے ابو بردہ نے انہوں نے اپنے باپ سے جو ابو موسیٰ ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نہیں پہنچتی ہے کسی کو کوئی چوٹ کم ہو یا زیادہ مگر بسبب گناہ کے اور اللہ جو معاف کر دیتا ہے وہ بہت ہے (یعنی اس سے جس کا بدلا ملا) کہاروای نے پھر پڑھی انہوں نے ﴿مَا أَصَابَكُمْ﴾ یعنی پہنچتی تم کو کوئی مصیبت مگر تمہارے ہاتھ کے عملوں سے اور معاف کر دیتا ہے بہت گناہوں کو۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے۔

خاتمہ: سورہ شوریٰ میں عمدہ عمدہ فوائد اس ترتیب سے مذکور ہیں۔ تشبیہ اس وحی کی پہلی وحیوں سے مالک ہونا اللہ تعالیٰ کا آسان وزین پر قریب ہونا آسمان کے پھٹ جانے کا کثرت سے ملنا کہہ کے ایک فرقہ جنتی ہے اور ایک ناری ہدایت اور رحمت اس کی مشیت پر ہے اعتراض شرک پر اور مختلف فیہ امر میں خاص اللہ ہی کا حکم ہے اور ردِ تقلید کا قدرت اللہ کی آسمان اور زمین اور چار پایوں کے پیدا کرنے سے اور مقالید سموات وارض اس کے ہاتھ میں ہونا، ناگوار ہونا مشرکوں پر توحید اور اتباع سنت، مختلف ہونا علم آنے کے بعد امر دعوت اور استقامت کا دین پر واضح ہو جانا حق اور باطل کا نہ ہونا علم قیامت کا نبی مکرمؐ کو لطف اور رزاقیت اور قوت و عزت خداوند تعالیٰ کی دنیا و آخرت کی کھیتی کا حال، ظالموں کا ڈرنا، حشر میں جزائیں کی زیادت کے ساتھ اللہ کی رحمت کا بیان اور توبہ قبول کرنا اور گناہ بخشا، وعید عذاب شدید کی کافروں کے لیے، اگر رزق میں وسعت ہو تو بندے بغاوت کریں مینہ اترنے کا بیان آسمان وزمین اور دواب کا پیدا کرنا کشتی کا بیان و وعید محاذلہ کرنے والے کی اللہ تعالیٰ کی آیتوں کے ساتھ تحقیر دہنا اور فضیلت

توکل و اعتماد کی اللہ تعالیٰ پر صفات مومنوں کی فضیلت صبر و عفو کی حال خالموں کا حشر میں انسان کی شکایت نبیؐ پر احسان رکھنا فرشتوں کے بھیجنے کا اور وحی اتارنے کا راہ سیدھی بتانا ان کا۔



۴۳۔ باب: وَمِنْ سُورَةِ الزُّخْرِفِ

تفسیر سورہ زخرف

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

(۳۲۵۳) عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((مَا ضَلَّ قَوْمٌ بَعْدَ هُدًى كَانُوا عَلَيْهِ إِلَّا أَوْتُوا الْجَدَلَ)) (ثُمَّ تَلَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ هَذِهِ الْآيَةَ): ﴿ مَا ضَرَبُوهُ لَكَ إِلَّا جَدَلًا بَلْ هُمْ قَوْمٌ

خَصِمُونَ ﴾ . (اسنادہ حسن) صحیح الترغیب (۱۳۷)

ترجمہ: ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کوئی قوم گمراہ نہیں ہوئی راہ پانے کے بعد جس پر وہ تھی مگر جب کہ ان کو جھگڑنا ملا پھر پڑھی آپ نے یہ آیت ﴿مَا ضَرَبُوهُ لَكَ إِلَّا جَدَلًا﴾ یعنی وہ تجھ پر نام نہیں رکھتے مگر جھگڑنے کو اور وہ لوگ جھگڑالو۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ نہیں جانتے ہم اسے مگر حجاج بن دینار کی روایت سے اور حجاج ثقفی ہیں مقارب الحدیث ہیں اور ابو غالب کا نام ضرور ہے۔

خاتمہ: سورہ زخرف میں فوائد عمدہ ہیں۔ چنانچہ سوگند قرآن کی اور عربی اور علی اور حکیم ہونا اس کا لوح محفوظ میں موقوف نہ ہونا نزول وحی کا مسرفوں کے اسراف کے سبب سے بیان ارسال انبیاء کا قدرتیں اللہ تعالیٰ کی آسمان کے پیدا کرنے سے اور زمین کے بچھانے سے اور اسی طرح راہیں بنانا اور پانی اتارنا وغیرہ ذلک۔ ردان مشرکوں کا جو اللہ کے ولد ٹھراتے ہیں تمسک ہر قوم گمراہ کا تقلید آباء کے ساتھ ابراہیم علیہ السلام کی بیزاری تقلید آباء سے انبیاء کو ساحر کہنا کافروں کا اعتراض کہ قرآن کسی سردار پر کیوں نہ اترا، جو قرآن سے غافل ہو ایک شیطان اس کے پیچھے لگا، نبی ﷺ کو طاقت نہیں کہ بہرے کو سنائے امر قرآن کے ساتھ چنگل مارنے کا، تو حید انبیاء کی قصہ موسیٰ علیہ السلام کا عیسیٰ علیہ السلام کا حال سن کر مشرکین قریش کا رکنا نشان قیامت ہونا عیسیٰ علیہ السلام کا عداوت شیطان کی انسان سے یکبارگی آجانا قیامت کا خوف و حزن نہ ہونا عباد مخلصین کو، اور سونے کا بیان اور صراحیوں کا وعدہ نیکیوں کے لیے جنت و عذاب جہنم کا۔ مجرموں کے لیے اور پکارنا ان کا مالک کو اور جواب ان کا، کرنا کاتین کا بیان کہنا نبی ﷺ کا اللہ کا بیٹا ہونا تو میں اول پوجتا معبود ہونا اللہ تعالیٰ کا آسمان و زمین میں بطلان معبودان باطل کی شفاعت کا قائل ہونا کافروں کا اللہ کی خالقیت پر نبی کو حکم معاف کا اور اسلام کا۔



۴۴۔ باب: وَمِنْ سُورَةِ الدُّخَانِ

تفسیر سورہ دخان

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

(۳۲۵۴) عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ فَقَالَ: إِنَّ قَاصًا يَقْصُ يَقُولُ: إِنَّهُ يَخْرُجُ مِنَ الْأَرْضِ الدُّخَانُ فَيَأْخُذُ بِمَسَامِيعِ الْكُفَّارِ وَيَأْخُذُ الْمُؤْمِنِينَ كَهَيْئَةِ الزُّكَّامِ، قَالَ: فَغَضِبَ وَكَانَ مَتَكِّمًا فَجَلَسَ ثُمَّ قَالَ: إِذَا سُئِلَ أَحَدُكُمْ عَمَّا يَعْلَمُ فَلْيَقُلْ بِهِ قَالَ مُنْصَوِّرٌ: فَلْيُخْبِرْ بِهِ- وَإِذَا سُئِلَ عَمَّا لَا يَعْلَمُ فَلْيَقُلْ: اللَّهُ أَعْلَمُ، فَإِنَّ مِنْ عِلْمِ الرَّجُلِ إِذَا سُئِلَ عَمَّا لَا يَعْلَمُ أَنْ يَقُولَ: اللَّهُ أَعْلَمُ، فَإِنَّ اللَّهَ قَالَ لِنَبِيِّهِ: ﴿قُلْ مَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ وَمَا أَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِينَ﴾ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَمَّا رَأَى قُرَيْشًا اسْتَعْصَمُوا عَلَيْهِ قَالَ: ((اللَّهُمَّ اعْنِي عَلَيْهِمْ بِسَبْعٍ كَسَبَعَ يُوسُفُ)) فَأَخَذَتْهُمْ سَنَةٌ فَأُحْصِتْ كُلُّ شَيْءٍ حَتَّى أَكَلُوا الْجُلُودَ وَالْمَيْتَةَ- وَقَالَ أَحَدُهُمَا: الْعِظَامُ- قَالَ: وَجَعَلَ يَخْرُجُ مِنَ الْأَرْضِ كَهَيْئَةِ الدُّخَانِ، قَالَ: فَاتَاهُ أَبُو سَفْيَانَ فَقَالَ: إِنَّ قَوْمَكَ قَدْ هَلَكُوا فَأَذْعُ اللَّهُ لَهُمْ، قَالَ: فِهَذَا لِقَوْلِهِ: ﴿يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُبِينٍ ۝ يَغْشَى النَّاسَ هَذَا عَذَابٌ أَلِيمٌ﴾. قَالَ: مُنْصَوِّرٌ هَذَا لِقَوْلِهِ: ﴿رَبَّنَا اكْشِفْ عَنَّا الْعَذَابَ﴾ فَهَلْ يُكْشَفُ عَذَابُ الْآخِرَةِ؟ قَدْ مَضَى الْبُطْشَةُ وَاللِّزَامُ وَالْدُّخَانُ، وَقَالَ أَحَدُهُمَا: الْقَمَرُ وَقَالَ الْآخَرُ: الرُّومُ. وَاللِّزَامُ يَعْنِي يَوْمَ بَدْرٍ. (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: مسروق سے روایت ہے انہوں نے کہا ایک شخص آیا عبد اللہ کے پاس اور کہا کہ ایک واعظ بیان کرتا تھا کہ نکلے گا زمین میں سے ایک دھواں یعنی قیامت کے قریب اور کافروں کے کان بند کر لے گا اور مومنوں کو زکام سا ہو جائے گا، مسروق نے کہا کہ غصہ ہو گئے عبد اللہ اور تکیہ لگائے ہوئے تھے اٹھ بیٹھے اور کہا جب کسی سے پوچھا جائے اس بات سے کہ نہیں جانتا تو تو کہہ دے اللہ خوب جانتا ہے اس لیے کہ یہ بھی آدمی کے علم کی بات ہے کہ جیسے پہلا ہوا اس سے ایسی چیز کا جو نہیں جانتا تو کہہ دے اللہ خوب جاننے والا ہے اس لیے کہ اللہ نے اپنے نبی سے کہا کہہ دو جسے تم نہیں مانتے میں تم سے مزدوری اور نہیں ہوں میں اپنے دل سے بات بنانے والا اصل اس دخان کی یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جب دیکھا کہ قریش میرا کہنا نہیں مانتے دعا کی یا اللہ مدد کر میری ان پر سات برس کے قحط سے یوسف علیہ السلام کے زمانہ کی مانند، سوان پر قحط پڑا اور سب چیزیں ختم ہو گئیں یہاں تک کہ کھالیں اور مردے کھانے لگے اور اعمش اور منصور دونوں راویوں میں سے ایک نے کہا ہڈیاں بھی کھانے لگے اور کہا عبد اللہ نے زمین سے دھواں بھی نکلنے لگا راوی نے کہا پھر آیا آنحضرتؐ کے پاس ابوسفیان اور عرض کی کہ آپ

کے لوگ ہلاک ہو گئے اللہ سے دعا کرو ان کے لیے کہا عبد اللہ نے یہی مراد ہے اس آیت سے ﴿یَوْم تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُبِينٍ﴾ یعنی جس دن لائے گا آسمان سے کھلا دھواں کہ ڈھانپ لے گا لوگوں کو یہ دکھ کی مار ہے۔ منصور نے کہا یہی مراد ہے اس آیت سے ﴿رَبَّنَا اكْشِفْ عَنَّا الْعَذَابَ﴾ یعنی کھول دے ہم سے عذاب سو کیا کھولا جائے گا عذاب آخرت کا یعنی وہی قحط کا دھواں مراد ہے عبد اللہ نے کہا گزر گیا بطشہ اور لزام اور دخان اور اعمش اور منصور دونوں راویوں میں سے ایک نے کہا کہ گزر گیا شق ہونا قحط کا اور دوسرے نے کہا اور مغلوب ہونا روم کا، کہا ابو یسٰی نے کہ لزام سے مراد ہے وہ قتل جو بدر کے دن ہوا۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم : دخان یعنی دھواں جس کا ذکر ﴿یَوْم تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُبِينٍ﴾ میں ہے اس میں مفسرین کے دو قول ہیں ایک وہی جو اس روایت کے آخر میں مذکور ہوا دوسرا یہ کہ وہ دخان قریب قیامت کے ظاہر ہوگا اور اس سے مؤمنوں کو زکام اور کافروں کو انسداد مسام ہوگا جیسا اول روایت میں مذکور ہے اور بطشہ سے اشارہ ہے اس آیت کی طرف ﴿يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرَى﴾ یعنی جس دن پکڑیں گے ہم ان کو سخت پکڑنا مراد اس سے واقعہ ہے بدر کا اور لزام میں اشارہ ہے اس آیت کی طرف ﴿فسوف يكون لزاماً﴾ یعنی اب ہوگی پکڑ دھکڑ اس سے بھی مراد معاملہ بدر کا ہے اور روم میں اشارہ ہے ﴿الم غلبت الروم﴾ کی طرف یعنی خبر ہے اس میں روم کے مغلوب ہونے کی۔ اور یہ بھی آپ ﷺ کے وقت میں ہو چکا۔



(۳۲۵۵) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((مَا مِنْ مُؤْمِنٍ إِلَّا وَلَهُ بَابَانِ : بَابٌ يَصْعَدُ مِنْهُ عَمَلُهُ وَبَابٌ يَنْزِلُ مِنْهُ رِزْقُهُ ، فَإِذَا مَاتَ بَكِيًّا عَلَيْهِ فَذَلِكَ قَوْلُهُ عَزَّوَجَلَّ : ﴿ فَمَا بَكَتْ عَلَيْهِمُ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ وَمَا كَانُوا مُنْظَرِينَ ﴾ .

(اسنادہ ضعیف) سلسلۃ الاحادیث الضعیفہ (۴۹۱) (اس میں موسیٰ بن عبیدہ اور یزید بن ابان دونوں ضعیف ہیں) انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی مؤمن ایسا نہیں کہ اس کے لیے نہ ہوں دو دروازے یعنی آسمان میں ایک دروازے سے اس کے نیک عمل چڑھتے ہیں دوسرے سے رزق اترتا ہے جب وہ مر جاتا ہے دونوں اس پر روتے ہیں یہی فرماتا ہے اللہ تعالیٰ کہ نہ روئے ان پر یعنی کفار پر آسمان زمین اور نہ تھے وہ مہلت پانے والے۔

فائلا : یہ حدیث غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم اس کو مرفوع مگر اسی سند سے اور موسیٰ بن عبیدہ اور یزید بن ابان رقاشی ضعیف ہیں حدیث میں۔

خاتمہ : سورہ دخان میں یہ مضامین بہ ترتیب مذکور ہیں نزول قرآن کا شب قدر میں یا شب برات میں ربوبیت اور الوہیت اور

احیاء اور امات اللہ تعالیٰ کی، بطش کبریٰ کا بیان، بیان قوم فرعون کا کچھ تھوڑا سا حال قوم منکران بعث کا پیدا نہ ہونا آسمان وزمین کا کھیل کے لیے اور اثبات بعث کا اس سے بیان شجرہ زقوم کا بشارت مقام امین اور خبات اور عیون اور سندس اور استبرق کے لباس کی اور حور عین کے تزویج کی اور فواکہ کی متقیوں کے لیے آسان ہونا قرآن کا نبی ﷺ کی زبان پر۔ سورہ جاثیہ کو اگرچہ مؤلف رضی اللہ عنہ نے نہیں لکھا مگر اس کا خلاصہ مضامین یہ ہے کہ اترا کتاب کا رب الارباب کی طرف سے قدرتیں اس کی جیسے آسمان وزمین کا بنانا اور انسان اور چار پایوں کا پیدا کرنا اور رات دن کا بدلتے آنا اور رزق کا آسمان سے اترا خرابی جھوٹے گنہگاروں کی قدرتیں اس کی جیسے دریا کا کام میں لگانا کشتی کا چلانا وغیرہ مؤمنوں کو کافروں کے قصور معاف کرنے کا حکم نیکی بدی کا بدلہ ضرور ہے بنی اسرائیل کی فضیلتیں اس نبی کو شریعت عطا ہونا، قرآن میں عبرت اور ہدایت اور رحمت پیدا کرنا زمین آسمان کا اس لیے کہ ہر ایک اپنے عمل کی جزا پائے مذمت ہو پر چلنے والے کی فرقتہ دہریہ کا رد منکران بعث کا کہنا کہ ہمارے ماں باپ کو زندہ کر دو مالک ہونا اللہ تعالیٰ کا آسمان وزمین پر رویکاری ہر امت کی اپنی کتاب کے ساتھ حشر میں حمد اور ربوبیت اور کبریائی اور حکمت اللہ تعالیٰ شانہ کی۔



۶۱۔ باب: وَمِنْ سُورَةِ الْأَحْقَافِ

تفسیر سورہ احقاف

(۳۲۵۶) عَنْ ابْنِ أَحِبُّ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ : لَمَّا أُرِيدَ عُثْمَانُ حَاجَةَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ فَقَالَ لَهُ عُثْمَانُ : مَا جَاءَ بِكَ؟ قَالَ : جِئْتُ فِي نَصْرَتِكَ قَالَ : اخْرُجْ إِلَى النَّاسِ فَاطْرُدْهُمْ عَنِّي ، فَإِنَّكَ خَارِجٌ خَيْرٌ لِي مِنْكَ دَاخِلٌ ، قَالَ : فَخَرَجَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ إِلَى النَّاسِ فَقَالَ : أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّهُ كَانَ اسْمِي فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَلَا تَقْسَمَانِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَبْدُ اللَّهِ وَنَزَلَتْ فِي آيَاتٍ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ ، نَزَلَتْ فِي : ﴿ وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ عَلَى مِنْبَلِهِ فَأَمَّنْ وَاسْتَكْبَرْتُمْ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ ﴾ وَنَزَلَتْ فِي : ﴿ قُلْ كَفَى بِاللَّهِ شَهِيدًا بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ وَمَنْ عِنْدَهُ عِلْمُ الْكِتَابِ ﴾ ، إِنَّ اللَّهَ سَيفًا مَعْمُودًا عَنْكُمْ وَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ قَدْ جَاوَزَتْكُمْ فِي بَلَدِكُمْ هَذَا الَّذِي نَزَلَ فِيهِ نَبِيُّكُمْ ، فَاللَّهُ! اللَّهُ! فِي هَذِهِ الرَّجُلِ أَنْ تَقْتُلُوهُ قَوْلًا! إِنْ قَتَلْتُمُوهُ لَتَطْرُدَنَّ جِيرَانُكُمْ الْمَلَائِكَةَ وَلَتُسَلِّنَّ سَيْفَ اللَّهِ الْمَعْمُودَ عَنْكُمْ فَلَا يُعْمَدُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ ، قَالَ : فَقَالُوا : اقْتُلُوا الْيَهُودِيَّ وَاقْتُلُوا عُثْمَانَ . (ضعیف الاسناد) اس میں ابن ابی عبد اللہ بن سلام محمول ہے

ترجمہ: عبد اللہ بن سلام کے بھتیجے سے روایت ہے کہ جب لوگوں نے امیر المؤمنین عثمان رضی اللہ عنہ کے قتل کا ارادہ کیا عبد اللہ بن سلام

آئے حضرت عثمانؓ نے ان سے کہا تم کیوں آئے انہوں نے کہا آپ کی مدد کو آپ نے فرمایا کہ جا تو لوگوں کے پاس اور ان کو مجھ سے دور رکھو اور تیرا باہر رہنا مفید ہے میرے لیے اندر رہنے سے۔ کہا راوی نے کہ عبد اللہ بن سلام نکلے لوگوں کی طرف اور کہا اے لوگو! میرا نام جاہلیت میں فلانا تھا (یعنی حصین) پھر رسول اللہ ﷺ نے عبد اللہ نام رکھا اور میرے بارے میں کئی آیتیں اتریں اللہ کی کتاب سے میرے ہی بارے میں اتری ﴿وَشَهِدَ شَاهِدًا مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ﴾ یعنی گواہی دی ایک گواہی دینے والے نے بنی اسرائیل میں سے اس کے مثل پر یعنی اس پر کہ قرآن اللہ کے پاس سے آیا ہے اور ایمان لایا اور تکبر کیا تم نے اور اللہ ہدایت نہیں دیتا ظالموں کو اور میرے ہی حق میں یہ آیت اتری ﴿وَكَفَى بِاللَّهِ شَهِيدًا﴾ یعنی نبی ﷺ کو کہہ دو کہ کافی ہے اللہ گواہ میرے اور تمہارے درمیان اور جس کے پاس علم ہے کتاب کا (مراد اس سے عبد اللہ بن سلام ہیں) اور اللہ کی ایک تلوار چھپی ہوئی ہے تم سے اور فرشتے تمہارے ہمسایہ رہے ہیں اس تمہارے شہر میں کہ اترے تمہارے نبی یہاں، سو ڈرو اللہ سے ڈرو اللہ سے اس مرد کے (یعنی حضرت عثمانؓ کے) قتل کرنے سے کہ قسم ہے اللہ کی اگر تم نے اس کو مار ڈالا دور ہو جائیں گے تمہارے ہمسایہ فرشتے اور نکل آئے گی تم پر تلوار اللہ کی جو چھپی ہوئی تھی تم پر پھر میان میں نہ جائے گی قیامت تک، سو لوگوں نے عبد اللہ کی بات سن کر کہا مارو اس یہودی کو (اور عبد اللہ رضی اللہ عنہ پہلے یہودی تھے پھر مشرف باسلام ہوئے) اور مارو عثمان کو۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے۔ روایت کیا اس کو شعیب بن صفوان نے عبد الملک بن عمیر سے انہوں نے ابن محمد بن عبد اللہ بن سلام سے انہوں نے اپنے دادا عبد اللہ بن سلام سے۔



(۳۲۵۷) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا رَأَى مَخِيلَةً، أَقْبَلَ وَأَذْبَرَ فَإِذَا مَطَرَتْ، سُرِّيَ عَنْهُ، قَالَتْ : فَقُلْتُ : لَهُ، فَقَالَ : ((وَمَا أَذْرِي لَعَلَّهُ كَمَا قَالَ اللَّهُ تَعَالَى : ((فَلَمَّا رَأَوْهُ عَارِضًا مُسْتَقْبِلَ أَوْدِيَّتِهِمْ قَالُوا هَذَا عَارِضٌ مُمِطُنَا))) . (اسنادہ صحیح) سلسلة الاحادیث الصحيحة (۲۷۵۷)

ترجمہ: ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ نبی ﷺ جب دیکھتے بدلی اندر آتے اور باہر جاتے پھر جب مینہ برسنے لگتا خوش ہو جاتے کہا عائشہؓ نے میں نے عرض کی کہ اس کا کیا سبب ہے آپ نے فرمایا نہیں معلوم ہے مجھ کو شاید ویسا ہی نہ ہو جیسا اللہ تعالیٰ نے فرمایا جب دیکھا انہوں نے ابر سامنے اپنے نالوں یا کھیتوں کے کہنے لگے کہ ابر ہے ہم پر برسنے والا۔ اور اس میں بیان ہے اس عذاب کا جو قوم عاد پر آیا تھا آپ ﷺ کو خوف ہوتا کہ ویسا ہی عذاب نہ ہو۔

فائدہ: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔



(۳۲۵۸) عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ : قُلْتُ لِإِبْنِ مَسْعُودٍ : هَلْ صَحِبَ النَّبِيُّ ﷺ لَيْلَةَ الْحِنِّ مِنْكُمْ أَحَدٌ ؟ قَالَ : مَا صَحِبَهُ مِنَّا أَحَدٌ وَلَكِنْ قَدْ افْتَقَدْنَاهُ ذَاتَ لَيْلَةٍ وَهُوَ بِمَكَّةَ ، فَقُلْنَا اغْتَبِلْ اسْتَطِيرَ ، مَا فَعَلَ بِهِ ؟ فَبِتْنَا بِشَرِّ لَيْلَةٍ بَاتَ بِهَا قَوْمٌ حَتَّى إِذَا أَصْبَحْنَا أَوْ : كَانَ فِي وَجْهِ الصُّبْحِ إِذَا نَحْنُ بِهِ يُجِيءُ مِنْ قِبَلِ حَرَا قَالَ : فَذَكَّرُوا لَهُ الَّذِي كَانُوا فِيهِ : قَالَ : فَقَالَ ((أَتَانِي دَاعِي الْحِنِّ فَأَتَيْتُهُمْ فَقَرَأْتُ عَلَيْهِمْ)) ، قَالَ : فَانْطَلَقْتُ فَأَرَانَا آثَارَهُمْ وَأَثَارَ نِيرَانِهِمْ . قَالَ الشَّعْبِيُّ : وَسَأَلُوهُ الرَّادَّ وَكَانُوا مِنْ جِنِّ الْحَرِيرَةِ فَقَالَ : ((كُلُّ عَظِيمٍ لَمْ يُذَكِّرْ اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهِ يَقَعُ فِي أَيْدِيكُمْ أَوْ قَرَمَا كَانَ لَحْمًا ، وَكُلُّ بَعْرَةٍ أَوْ رَوْنَةٍ عُلِفَ لِدَوَابِّكُمْ)) فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((فَلَا تَسْتَنْجُوا بِهِمَا فَإِنَّهُمَا زَادَ إِخْوَانَكُمْ مِنَ الْحِنِّ)) .

(صحیح) دون جملہ ”اسم الله“ و علف لدوابكم“ سلسلہ الاحادیث الضعیفہ (۱۰۳۸)

ترجمہ: علقمہ رضی اللہ عنہ نے ابن مسعود سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ تم میں سے کوئی آنحضرت ﷺ کے ساتھ تھا جس رات جن آئے تھے انہوں نے کہا نہیں مگر ایک رات آپ گم ہو گئے مکہ میں ہم نے کہا کسی نے آپ کو پکڑ رکھا یا کوئی اڑا لے گیا ہے ہم سب لوگوں کی رات بہت بری کئی یہاں تک کہ جب صبح ہوئی اور صبح میں وہ چلے آتے تھے حرا کی طرف سے، سولوگوں نے اپنا گھبراہٹ کا آپ سے ذکر کیا کہہا راوی نے کہ آپ نے فرمایا میرے پاس بلاوا آیا جنوں کا تو میں ان کے پاس گیا اور میں نے ان پر قرآن پڑھا پھر آپ ہم کو لے گئے اور ان کی نشانیاں دکھائیں اور نشان دکھائے ان کی آگ کے شععی نے کہا کہ پھر جنوں نے آپ ﷺ سے توشہ مانگا اور وہ کسی جزیرے کے رہنے والے تھے آپ نے فرمایا کہ جس ہڈی پر اللہ کا نام نہیں لیتے وہ تمہارے ہاتھ لگ جائے گی خوب گوشت بھری ہوئی اور ہراونٹ کی میٹنی یا گوبر چارہ ہے تمہارے جانوروں کا پھر رسول اللہ ﷺ نے ہم سے فرمایا تم استنجات کرو ان دونوں سے۔ یعنی ہڈی سے وہ توشہ ہے تمہارے بھائیوں کا جنوں میں سے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: لیلۃ الحن میں حاضر ہونے کے بارے میں عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایتیں متعارض آئی ہیں کسی میں ان کا ہونا مذکور ہے کسی میں نہ ہونا مطلب یہ ہے کہ عبد اللہ آپ کے ساتھ گئے تھے مگر جنوں کے جمع ہونے کی جگہ سے دور بیٹھے رہے اس لیے انہوں نے اپنا ہونا بھی ذکر کیا باعتبار جانے کے اور نہ ذکر کیا باعتبار نہ حاضر ہونے کے مجمع جن میں اور یہ بھی احتمال ہے کہ یہ معاملہ دوبار ہوا ہو ایک میں حاضر ہوئے ایک میں نہیں۔

خاتمہ: سورہ اتحاف میں فوائد ذیل مذکور ہیں کتاب کا اثرنا شرک کا ابطال گمراہی اس کی جو غیر اللہ سے دعا کرے جواب اس کا جو قرآن کو جھٹلائے علم غیب نہ ہونا نبی ﷺ کو شہادت ایک خیر کی تصدیق قرآن پر کہ مراد اس سے عبد اللہ بن سلام ہیں کافروں کا مؤمنوں سے کہنا کہ اگر ایمان اچھا ہوتا تو پہلے ہم کو ملتا امام و رحمت ہونا تورات کا موحدوں کو جنت وغیرہ کی بشارت والدین سے

احسان کرنے کی وصیت اور تیس مہینے حمل و فصال لڑکے کا حال خلف کا جو موحد ہے اور ناخلف بے ایمان کا کافروں کی نیکی کا بدلہ دنیا میں مل جانا قصہ عاد کا قصہ جن نصیبین کا نہ تھکنا اللہ تعالیٰ کا آسمان وزمین کے پیدا کرنے سے رو برو دوزخ کے جانا کافروں کا۔



۴۷۔ باب: وَمِنْ سُورَةِ مُحَمَّدٍ (ﷺ)

تفسیر سورہ محمد ﷺ

(۳۲۵۹) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ﴿وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ﴾ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ :

((إِنِّي لَا أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ فِي الْيَوْمِ سَبْعِينَ مَرَّةً)) . (صحیح) [خ (۶۳۰۷) اکثر من سبعین مرة] I

ترجمہ: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا مغفرت مانگتے تو اپنے گناہوں کے لیے اور مؤمن مردوں اور عورتوں کے لیے آپ نے فرمایا میں مغفرت مانگتا ہوں ہر دن میں ستر بار۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ میں مغفرت مانگتا ہوں اللہ تعالیٰ سے ہر دن میں سو بار۔ روایت کیا اس کو محمد بن عمر نے ابوسلمہ سے انہوں نے ابو ہریرہ سے۔



(۳۲۶۰) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : تَلَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ هَذِهِ الْآيَةَ يَوْمًا : ﴿وَإِنْ تَوَلَّوْا يَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ

ثُمَّ لَا يَكُونُوا أَمْثَالَكُمْ﴾ قَالُوا : وَمَنْ يُسْتَبْدَلُ بِنَا؟ قَالَ : فَضَرَبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى مَنْكِبِ سَلْمَانَ ثُمَّ قَالَ : ((هَذَا وَقَوْمُهُ هَذَا وَقَوْمُهُ)) .

(اسنادہ صحیح) سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ (۱۰۱۷) - الطبعۃ الثانیۃ)

ترجمہ: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا پڑھی رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت ایک دن ﴿وَإِنْ تَوَلَّوْا﴾ یعنی اگر تم پھر جاؤ گے اے عرب کے لوگو ایمان سے یا جہاد سے اللہ تمہارے بدلے لائے گا دوسری قوم کو کہ وہ تمہارے مانند نہ ہوں گے صحابہ نے پوچھا کہ کون لوگ آئیں گے ہمارے بدلے آپ نے ایک ہاتھ مارا شانہ پر سلمان کے اور فرمایا یہ اور اس کی قوم یہ اور اس کی قوم۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے۔ اور اس کی اسناد میں گفتگو ہے اور عبدالرحمن بن جعفر نے بھی یہ حدیث روایت کی علاء بن عبدالرحمن سے۔



(۳۲۶۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ : قَالَ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ : يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ هَؤُلَاءِ الَّذِينَ ذَكَرَ اللَّهُ إِنْ تَوَلَّيْنَا اسْتَبْدَلُونَا ثُمَّ لَا يَكُونُوا أَمْثَالَنَا؟ قَالَ : وَكَانَ سَلَمَانُ بَحْنِبِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ فَضْرَبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَخِذَ سَلَمَانَ وَقَالَ : ((هَذَا وَأَصْحَابُهُ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! لَوْ كَانَ الْإِيمَانُ مَنْوُطًا بِالْثُرَيَّا لَتَنَاولَهُ رِجَالٌ مِنْ فَارِسٍ)) . (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کے بعض صحابہ نے عرض کی کہ اے رسول اللہ کے کون لوگ ہیں وہ جن کا ذکر اللہ تعالیٰ نے کیا ہے کہ اگر ہم لوٹ جائیں تو ہمارے بدلے ان کو لائے گا اور وہ ہمارے مانند نہ ہوں گے کہا راوی نے کہ سلمان آپ کے بازو میں تھے، سو ہاتھ مارا رسول اللہ ﷺ نے سلمان کی ران پر اور فرمایا وہ یہی ہے اور اس کے یار قسم ہے اس کی کہ جان میری اس کے ہاتھ میں اگر ایمان لگتا ہوتا ثریا میں (چند ستارے ہیں بلند) تو بھی لے آتے اس کو چند فارس کے لوگ۔

فائدہ: عبداللہ بن جعفر بن نجیح والد ہیں علی بن مدینی کے اور روایت کیا علی بن حجر نے عبداللہ بن جعفر سے بہت کچھ اور روایت کی ہم سے علیؓ نے یہ حدیث اسماعیل بن جعفر سے انہوں نے عبداللہ بن جعفر بن نجیح سے۔

مترجم: عجیب لطف ہے کہ عرب کے لوگ اکثر علم سے بہرہ یاب کم ہوئے بڑے بڑے علماء جن سے دین کو ترقی علم کو فروغ ہوا اکثر عجی ہوئے خواہ فارسی ہوں یا ہندی ترکی ہوں یا رومی۔ چنانچہ امام بخاری اور مسلم اور ترمذی یہ سب فارس میں پیدا ہوئے اسی طرح اکثر علماء اکابر فارسی گزرے اس حدیث سے ان کی بزرگی اور بڑی فضیلت ثابت ہوئی۔

خاتمہ: سورہ محمد (ﷺ) میں فوائد مصرحہ ذیل مذکور ہیں۔ باطل ہونا کافروں کے عملوں کا وہ تغیر سینات اور اصلاح احوال کا مومنوں کے لیے امر کافروں کی گردن مارنے کا وقت مقابلہ کے شہیدوں کی فضیلت وعدہ نصرت ناصران دین کے لیے جط ہونا کافروں کے عملوں کا، ولی ہونا اللہ کا مومنوں کے لیے اور وعدہ جنت کا ان کے لیے چار پایوں کی طرح کھانا کافروں کا، تفصیل جنت کی نہروں کی وعید خلود فی النار کی کافروں کے لیے مذمت احادیث کے بھول جانے کی۔ استماع حدیث سے زیادہ ہونا ایمان کا توحید الوہیت نبی ﷺ کو حکم استغفار کا اپنے اور مومنوں کے لیے خوف منافقوں کا ایسی سورت اترنے کے وقت جس میں لڑائی کا حکم ہو، مذمت زمین میں فساد کرنے والے کی، قرآن میں غور فکر کرنے کی ترغیب حال منافقوں اور مرتدوں کا وعدہ مومنوں کے آزمانے کا جہاد و صبر سے جط اعمال کافروں کا، امر اللہ اور رسول کی اطاعت کا، مغفرت نہ ہونا کافروں کی، مومنوں سے غلبہ کا وعدہ، مذمت بخل کا بیان اللہ کی عطا اور ہمارے فقر کا، ڈرانا اس سے کہ اگر تم تائید نہ کرو گے تو ہم اور لوگ تمہارے بدلے آئیں گے کہ وہ تمہارے مانند نہ ہوں گے۔



۴۸۔ باب: وَمِنْ سُورَةِ الْفَتْحِ تفسیر سورہ فتح

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

(۳۲۶۲) عَنْ أُسْلَمَ قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي بَعْضِ أَصْفَارِهِ فَكَلَّمْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَسَكَتَ، ثُمَّ كَلَّمْتُهُ فَسَكَتَ فَحَرَكْتُ رَاحِلَتِي فَتَحَيْتُ فَقُلْتُ: تَكَلَّمْتُكَ أَمْ لَكَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ نَزَرْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ كُلُّ ذَلِكَ لَا يُكَلِّمُكَ مَا أَخْلَقَكَ بِأَنْ يُنَزَلَ فِيكَ قُرْآنٌ، قَالَ: فَمَا نَشِئْتُ أَنْ سَمِعْتُ صَارِحًا يَصْرُخُ بِي قَالَ: فَجِئْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: ((يَا ابْنَ الْخَطَّابِ لَقَدْ أُنْزِلَ عَلَيَّ هَذِهِ اللَّيْلَةَ سُورَةٌ مَا أَحْبُّ أَنْ لِي بِهَا مَا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ)) إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا)) . (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: روایت ہے اسلم سے کہنا میں نے عمر بن خطاب سے وہ کہتے تھے کہ ہم نبی ﷺ کے ساتھ تھے کسی سفر میں تو میں نے کچھ کہا رسول اللہ ﷺ سے اور آپ چپ ہو رہے پھر میں نے کہا اور آپ چپ ہو رہے تو میں نے اپنے اونٹ کو چلایا اور ایک کنارے ہو گیا اور میں نے کہا تیری ماں تجھ پر روئے اے خطاب کے بیٹے تنگ کیا تو نے رسول اللہ ﷺ کو سوال کر کے تین بار اور ہر بار انہوں نے جواب نہ دیا تجھ کو بہت لائق ہے تو اس سے کہ تیرے حق میں قرآن اترے، سو میں کچھ ٹھہرنا تھا کہ سنا میں نے کہ کوئی مجھے پکارتا ہے پھر آیا میں آپ کے پاس اور فرمایا آپ نے اے خطاب کے بیٹے آج کی رات مجھ پر ایک سورۃ اتری ہے کہ پیاری ہے وہ مجھے ان سب چیزوں سے جن پر سورج نکلتا ہے ((إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا)) ۔

فالا: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔



(۳۲۶۳) عَنْ أَنَسٍ قَالَ: أُنْزِلَتْ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ ﴿لِيُغْفِرَ لَكَ اللَّهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ﴾ مَرْجِعُهُ مِنَ الْحَدِيثِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((لَقَدْ نَزَلَتْ عَلَيَّ آيَةٌ أَحَبُّ إِلَيَّ مِمَّا عَلَى الْأَرْضِ)) ثُمَّ قَرَأَهَا النَّبِيُّ ﷺ عَلَيْهِمْ فَقَالُوا: هَئِنَا مَرْنِيَا يَا رَسُولَ اللَّهِ لَقَدْ بَيَّنَّ اللَّهُ لَكَ مَاذَا يُفْعَلُ بِكَ فَمَاذَا يُفْعَلُ بِنَا، فَتَرَكْتَ عَلَيْهِ ﴿لِيُدْخِلَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ﴾ حَتَّى بَلَغَ ﴿فَوَرَا عَظِيمًا﴾.

(اسنادہ صحیح)

ترجمہ: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا نبی ﷺ پر اتری یہ آیت ﴿لِيُغْفِرَ لَكَ﴾ یعنی تاکہ بخش دے اللہ تعالیٰ تیرے

اگلے گناہ اور پچھلے جب آپ لوٹے آتے تھے حدیبیہ سے تو فرمایا نبی ﷺ نے کہ مجھ پر ایک ایسی آیت اتری ہے کہ ساری زمین کی دولت سے زیادہ پیاری ہے پھر پڑھی آپ نے اصحاب پر یہ آیت انہوں نے کہا مبارک مبارک اور خوش وقتی ہو آپ کو اے رسول اللہ کے بیان کر دیا اللہ تعالیٰ نے جو آپ کے ساتھ کرے گا (یعنی گناہ بخش گا) مگر معلوم نہیں ہمارے ساتھ کیا کرے گا سواتری یہ آیت ﴿يُدْخِلُ﴾ سے ﴿عَظِيمًا﴾ تک۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور اس باب میں مجمع بن جریہ سے بھی روایت ہے۔

مترجم: پوری آیت یوں ہے ﴿يُدْخِلُ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا وَيُكَفِّرُ عَنْهُمْ سَيِّئَاتِهِمْ وَكَانَ ذَلِكَ عِنْدَ اللَّهِ فَوْزًا عَظِيمًا﴾۔ یعنی تاکہ پہنچائے ایمان والے مردوں اور عورتوں کو باغوں میں نیچے بہتی ہیں ان کے نہریں سدا رہیں گے ان میں اور اتاریں ان سے ان کی برائیاں اور یہ ہے اللہ کے یہاں بڑی مراد لینی۔



(۳۲۶۴) عَنْ أَنَسٍ: أَنَّ تَمَائِينَ هَبَطُوا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَأَصْحَابِهِ مِنْ جَبَلِ التَّنْعِيمِ عِنْدَ صَلَوةِ الصُّبْحِ وَهُمْ يَرِيدُونَ أَنْ يَقْتُلُوهُ فَأُخِذُوا أَحْذًا فَأَعْتَقَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَأَنْزَلَ اللَّهُ: ﴿وَهُوَ الَّذِي كَفَّ أَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ عَنْهُمْ﴾ الْآيَةَ. (اسنادہ صحیح) | صحیح ابی داؤد (۲۴۰۸) |

ترجمہ: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا اسی (۸۰) کافرا نے رسول اللہ ﷺ اور ان کے اصحاب کی طرف متعیم کے پہاڑ سے صبح کی نماز کے قریب اور چاہتے تھے کہ قتل کریں آپ کو، سوسب کے سب پکڑے گئے اور آزاد کر دیا ان کو رسول اللہ ﷺ نے پس اتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت ﴿وَهُوَ الَّذِي كَفَّ أَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ عَنْهُمْ﴾ یعنی وہ ایسا ہے کہ روک دیئے اس نے ہاتھ ان کے تم سے اور تمہارے ہاتھ ان سے۔ آخر آیت تک۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔



(۳۲۶۵) عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: ﴿وَالزَّمَهُمْ كَلِمَةَ التَّقْوَى﴾ قَالَ: ((لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ)).

| اسنادہ صحیح |

ترجمہ: ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ کلمہ تقویٰ سے مراد لا الہ الا اللہ ہے۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے۔ اس کو مرفوع نہیں جانتے ہم اس کو مگر حسن بن قزح کی روایت سے اور پوچھا میں نے ابو زرہ کی روایت سے اس حدیث کو تو انہوں نے بھی مرفوع نہ جانا مگر اسی روایت سے۔

خاتمہ: سورہ انا فتحنا میں فوائد ذیل مذکور ہیں: بشارت صلح حدیبیہ کی، مغفرت آپ ﷺ کی نزول سکینہ مومنوں کے دل پر وہ

جنات کا مومنوں کے لیے وعید عذاب کی منافقوں کے لیے، شاہد و مشر و نذیر ہونا رسول کا بیان بیعت کا، اقوال منافقوں کے بايعان حدیبیہ کی فضیلت وعدہ فتح کا مومنوں سے، پھیر دینا اور روکنا کفار مکہ کا مسجد الحرام سے حکمت تاخیر فتح مکہ میں نبی ﷺ کے خواب کا بیان فضیلت اصحاب کی وعدہ مغفرت اور اجر عظیم کا صحابہ کے لیے۔



۴۹۔ باب: وَمِنْ سُورَةِ الْحُجُرَاتِ

تفسیر سورہ حجرات

(۳۲۶۶) حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الزُّبَيْرِ: أَنَّ الْأَفْرَعَ بْنَ حَابِسٍ قَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ قَالَ - فَقَالَ: أَبُو بَكْرٍ: يَا رَسُولَ اللَّهِ اسْتَعْمِلْهُ عَلَى قَوْمِهِ، فَقَالَ عُمَرُ: لَا تَسْتَعْمِلْهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَتَكَلَّمَا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ حَتَّى ارْتَفَعَتْ أَصْوَاتُهُمَا، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: لِعُمَرَ مَا أُرَدْتُ إِلَّا خِلَافِي، فَقَالَ: مَا أُرَدْتُ خِلَافَكَ. قَالَ: فَتَزَلْتُ هَذِهِ الْأَيَّةَ: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ﴾ قَالَ: وَكَانَ عُمَرُ بَعْدَ ذَلِكَ إِذَا تَكَلَّمَ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ لَمْ يَسْمَعْ كَلَامَهُ حَتَّى يَسْتَفْهَمَهُ. (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: مجھ سے عبد اللہ بن زبیر نے بیان کیا کہ اقرع بن حابس آ یا رسول اللہ ﷺ کے پاس اور ابو بکرؓ نے کہا اے رسول اللہ کے اس کو عامل کر دیجیے اس کی قوم پر عمرؓ نے کہا نہ عامل کیجیے اے رسول اللہ کے، سو دونوں میں تکرار ہوئی نبی ﷺ کے پاس اور بلند ہوئیں دونوں کی آوازیں، سو ابو بکرؓ نے کہا عمرؓ سے تم ہر بات میں میرا خلاف چاہتے ہو انہوں نے کہا میں تمہارا خلاف نہیں چاہتا سوا تری یہ آیت اے ایمان والو مت بلند کرو اپنی آوازیں نبی کی آواز پر راوی نے کہا اس کے بعد عمر کا یہ حال تھا کہ جب بات کرتے آپ سے تو سنائی نہ دیتی بات ان کی جب تک کہ سمجھا کرنے پڑتے۔

فائدہ: کہا ابو یسیٰ نے نہ ذکر نہ کیا ابن زبیر نے اپنے دادا یعنی ابی بکر کا، یہ حدیث غریب ہے حسن ہے۔ اور روایت کی بعض نے ابن ابی ملیکہ سے مرسل اور ذکر نہ کیا اس میں عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کا۔



(۳۲۶۷) عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى ﴿إِنَّ الَّذِينَ يُنَادُونَكَ مِنْ وَرَاءِ الْحُجُرَاتِ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُونَ﴾ قَالَ: فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ حَمْدِي زَيْنٌ وَإِنَّ ذَمِّي شَيْنٌ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((ذَاكَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ)). (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے اس آیت کی تفسیر میں کہا جو لوگ پکارتے ہیں تجھے اے نبی ﷺ اپنے حجروں کے باہر سے اکثر

ان میں سے عقل نہیں رکھتے سو کہا انہوں نے ایک شخص کھڑا ہوا یعنی آپ کے دروازہ پر اور اس نے کہا اے رسول اللہ کے میری تعریف عزت ہے اور میری مذمت ذلت ہے تو نبی ﷺ نے فرمایا یہ شان اللہ ہی کی ہے۔
فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔



(۳۲۶۸) عَنْ أَبِي جُبَيْرَةَ بْنِ الصَّحَّاحِ، قَالَ : كَانَ الرَّجُلُ مِنَّا يَكُونُ لَهُ الْإِسْمَانِ وَالثَّلَاثَةُ فَيُدْعَى بِبَعْضِهَا فَعَسَى أَنْ يَكْرَهُ، قَالَ : فَتَرَكْتُ هَذِهِ الْآيَةَ : ﴿ وَلَا تَنَابَرُوا بِالْأَلْقَابِ ﴾ . (اسنادہ صحیح)
 ترجمہ: ابو جبرہ بن صحاح سے روایت ہے انہوں نے کہا ہمارے ایک ایک آدمی کے دو دو اور تین تین نام تھے اور بعض سے پکارنا ان کو برا لگتا تھا اس پر یہ آیت اتری ﴿ وَلَا تَنَابَرُوا ﴾ اور چڑھاؤ نہیں لوگوں کو نام۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ روایت کی ہم سے ابوسلمہ نے انہوں نے بشیر بن مفضل سے انہوں نے داؤد بن ابی ہند سے انہوں نے ابی شععی سے انہوں نے ابو جبرہ بن صحاح سے مانند اس کے اور ابو جبرہ بن صحاح بھائی ہیں ثابت بن الضحاک انصاری کے۔



(۳۲۶۹) عَنْ أَبِي نَضْرَةَ قَالَ : قَرَأَ أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ ﴿ وَاعْلَمُوا أَنَّ فِيكُمْ رَسُولَ اللَّهِ لَوْ يُطِيعُكُمْ فِي كَثِيرٍ مِنَ الْأَمْرِ لَعَنِتُمْ ﴾ قَالَ : هَذَا نَبِيُّكُمْ يُؤْخَى إِلَيْهِ وَخِيَارُ أَيْمَنِكُمْ؛ لَوْ أَطَاعَهُمْ فِي كَثِيرٍ مِنَ الْأَمْرِ لَعَنْتُمْ أَفَكَيْفَ بِكُمْ الْيَوْمَ؟ (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: ابونضرہ سے روایت ہے انہوں نے کہا ابوسعید خدری نے یہ آیت پڑھی ﴿ واعلموا ان فيكم ﴾ ارح۔ یعنی جان لو کہ تمہارے درمیان اللہ کا رسول ﷺ ہے اگر تمہارا کہنا مانے تو بے شک تکلیف میں پڑو تم کہا انہوں نے کہ یہ نبی ﷺ تمہارے ہیں کہ ان پر وحی بھیجی جاتی ہے اور اچھے پیشوا تمہارے یعنی صحابہ اس کے تو اگر اطاعت کرتا نبی ﷺ ان صحابہ کے بہت کاموں میں تو تکلیف میں پڑتے پھر اب تم لوگوں کا کہنا مانے تو کیسی خرابی ہو۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے حسن صحیح ہے۔ علی بن مدینی نے کہا پوچھا میں نے یحییٰ بن سعید قطان سے حال سے مستمر بن ریان کا انہوں نے کہا ثقہ ہیں۔

مترجم: غرض یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ائمہ صحابہ کے حق میں فرماتا ہے کہ اگر نبی ﷺ تمہارا کہنا مانے تو تم تکلیف پاؤ پھر ان کے بعد جو لوگ ہیں ان کی اطاعت اگر کی جائے تو اللہ جانے کیا کیا خرابی ہو۔ اس حدیث سے بخوبی معلوم ہوا کہ مسائل قیاسی واجب التسلیم نہیں ہیں اگرچہ جائز التسلیم ہوں اور حدیث کے مقابل میں فقہاء کے قول پر چلنا بڑی خرابی اور تکلیف کا سبب ہے۔



قرآن کی تفسیر کے بیان میں جلد دوم

(۳۲۷۰) عَنْ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ خَطَبَ النَّاسَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ فَقَالَ: ((يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ اللَّهَ قَدْ أَذْهَبَ عَنْكُمُ غُبَيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ وَتَعَاطَمَهَا بِأَبَائِهَا فَالنَّاسُ رَجُلَانِ: رَجُلٌ بَرٌّ تَقِيُّ كَرِيمٌ عَلَى اللَّهِ، وَفَاجِرٌ شَقِيٌّ هَيْنَ عَلَى اللَّهِ وَالنَّاسُ بَنُو آدَمَ وَخَلَقَ اللَّهُ آدَمَ مِنَ التُّرَابِ قَالَ اللَّهُ: ﴿يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَكُمْ مِنْ ذَكَرٍ وَأُنْثَى وَجَعَلْنَكُمْ شُعُوبًا وَقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوا إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللَّهِ أَتْقَاكُمْ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ﴾)) (صحیح) (الصحيحة (۲۷۰۰))

ترجمہ: عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے خطبہ پڑھا لوگوں پر فتح مکہ کے دن اور فرمایا اے لوگو! اللہ تعالیٰ نے کیا تم سے فخر و نخوت ایام جاہلیت کی اور تکبر کرنا اپنے باپ دادوں کے ساتھ اب لوگ دو طرح ہیں ایک نیکی متقی بزرگ اللہ کے یہاں اور دوسرا بدکار بد بخت ذلیل اللہ کے یہاں اور سب آدم اولاد آدم ہیں اور اللہ نے آدمی کو مٹی سے بنایا۔ چنانچہ فرمایا اس نے اے لوگو! ہم نے پیدا کیا تم کو نر اور مادہ سے اور بنائے تمہارے لیے کنبے اور قبیلے کہ پہچان پڑو بے شک تم میں سے بزرگ اللہ کے یہاں پرہیزگار ہے بے شک اللہ تعالیٰ جاننے والا ہے خبردار ہے۔ یعنی اللہ کے یہاں بزرگی تقویٰ سے ہے نہ حسب نسب سے۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم اس کو عبد اللہ بن دینار کی روایت سے کہ وہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہوں مگر اسی سند سے اور عبد اللہ بن جعفر ضعیف ہیں ضعیف کہا ان کو یحییٰ بن معین نے اور سوائے ان کے اور لوگوں نے اور وہ علی بن مدینی کے والد ہیں اور اس بارے میں ابو ہریرہ اور عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ مترجم: اس جگہ ایک بزرگ کی نقل یاد آئی کہ ان کے آگے ذاتوں کا ذکر ہوا انہوں نے فرمایا ذاتیں دنیا میں دو ہی ہیں ایک نیک ذات دوسری بد ذات۔



(۳۲۷۱) عَنْ سُمُرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((الْحَسَبُ: الْمَالُ، وَالْكَرَمُ: التَّقْوَى)).

(استادہ صحیح) (الارواء (۱۸۷۰))

ترجمہ: سمرہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا حسب مال ہے اور بزرگی کی چیز تقویٰ ہے۔ فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے سمرہ کی روایت سے نہیں جانتے ہم اسے مگر سلام بن ابی مطیع کی روایت سے۔ خاتمہ: سورہ حجرات میں فوائد ذیل مذکور ہیں: نبی تقدیم کرنے سے اللہ و رسول پر اور امر تقویٰ کا، نبی آواز بلند کرنے سے نبی کے آواز پر وعدہ اجر و مغفرت کا ان لوگوں کے لیے جو آواز پست کرتے ہیں نبی کے آگے بے وقوفی ان لوگوں کی جو حجرات کے باہر سے آپ کو پکارتے تھے تکلیف میں پڑنا مسلمانوں کا اگر رسول ﷺ ان کی اطاعت کرے اور ان آیتوں میں بڑی مذمت ہے تقدیم رائے

کی کتاب وسنت پر اور اپنے قیاس کی جو مقابلہ میں حدیث کے ہو اور جھوٹی تاویلوں سے حدیث کو رد کرنے کی حکم صلح کا درمیان دو گروہ مسلمانوں کے جوڑتے ہوں، ظلم تارکان توبہ کا، نبی بدگمانی سے اور عیب جوئی اور غیبت سے انسان کی پیدائش اور قبائل اور شعوب کا ذکر ایمان اعراب کا مطیعوں کے اعمال کا خط نہ ہونا، صفات مؤمنوں کی اعراب کے احسان رکھنے کا ذکر نبی پر ایمان کے ساتھ۔



۵۰۔ باب: وَمِنْ سُورَةِ ق

تفسیر سورہ ق

(۳۲۷۲) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((لَا تَزَالُ جَهَنَّمُ تَقُولُ هَلْ مِنْ مَزِيدٍ حَتَّى يَضَعَ فِيهَا رَبُّ الْعِزَّةِ قَدَمَهُ، فَتَقُولُ: قَطُّ قَطُّ وَعِزَّتِكَ، وَيُزَوَّى بَعْضُهَا إِلَى بَعْضٍ)) . (اسنادہ صحیح) ظلال

الحنة (۵۳۱، ۵۳۴)

ترجمہ: انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ جہنم کہتی رہے گی کہ کچھ اور ہو تو لاؤ یہاں تک کہ رکھ دے گا رب العزت اپنا قدم اس میں تو وہ کہنے لگی گی بس قسم ہے تیری ذات کی اور دب جائے گی ایک قسم اس کی دوسری میں۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے۔

خاتمہ: سورہ قاف میں مضامین ذیل مذکور ہیں: چنانچہ قسم قرآن عظیم الشان کی تعجب کفار کا رسالت پر آیات قدرت کی تکذیب، قوم نوح علیہ السلام و اصحاب رس و مشرعو عباد و فرعون اور اخوان لوط و اصحاب ایکہ قوم تبع کی اپنے اپنے رسولوں کو اللہ تھکتا نہیں انسان کی پیدائش پر حاضر ہونا ملائکہ کا وقت سکرات موت کے نفع صورت وغیرہ حالات قیامت کا فروغ و عید کا جہنم میں جانا انکار شیطان کا انسان کے گمراہ کرنے سے اللہ کی بات بدلتی نہیں ہل من مزید کہنا جہنم کا جنت کا قریب ہونا متقیوں سے اور صفات ان کی قرآن کا نفع صاحب دل کو ہے پیدا کرنا آسمان و زمین کا چھ دن میں حکم صبر اور تسبیح و تحمید کرنے کا طلوع شمس اور غروب کے قبل اور رات کو سجدوں کے بعد بیان منادی قیامت مارنا جلانا اللہ تعالیٰ کا آسان ہونا حشر کا اللہ تعالیٰ پر قرآن سے ڈرانے کا حکم اس شخص کو جو آخرت کا خوف رکھتا ہو۔



۵۱۔ باب: وَمِنْ سُورَةِ الذَّارِيَاتِ

تفسیر سورۃ الذاریات

(۳۲۷۳) عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ رِبِيعَةَ قَالَ: قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ فَدَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَدْ كُرْتُ

عَنْهُ وَافِدَعَادٍ، فَقُلْتُ: أَعُوذُ بِاللَّهِ أَنْ أَكُونَ مِثْلَ وَافِدَعَادٍ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((وَمَا وَافِدَعَادٌ؟)) قَالَ فَقُلْتُ: عَلَى الْخَبِيرِ بِهَا سَقَطَتْ، إِنَّ عَادًا لَمَّا أَقْبَحَتْ بَعَثَتْ قَبِيلًا فَتَزَلَّ عَلَى بَكْرِ بْنِ مُعَاوِيَةَ، فَسَقَاهُ الْخَمْرَ وَغَنَّتْهُ الْحَرَادَاتُ ثُمَّ خَرَجَ يُرِيدُ جِبَالَ مَهْرَةَ فَقَالَ: اللَّهُمَّ إِنِّي لَمْ آتِكَ لِمَرِيضٍ فَأَذَاوِيهِ وَلَا لِأَسِيرٍ فَأَفَادِيهِ فَاسْقِ عَبْدَكَ مَا كُنْتُ مُسْقِيَهُ وَأَسْقِ مَعَهُ بَكْرَ بْنَ مُعَاوِيَةَ. يَشْكُرُ لَهُ الْخَمْرَ الَّذِي سَقَاهُ. فَرَفَعَ لَهُ سَحَابَاتٍ فَقِيلَ لَهُ: أُخْتَرُ إِحْدَاهُنَّ فَاخْتَارَ السَّوْدَاءَ مِنْهُنَّ فَقِيلَ لَهُ خُذْهَا رَمَادًا رَمَدًا، لَا تَذَرُ مِنْ عَادٍ أَحَدًا وَذَكَرَ أَنَّهُ لَمْ يُرْسَلْ عَلَيْهِمْ مِنَ الرِّيحِ إِلَّا قَدَرُ هَذِهِ الْحَلَقَةِ. يَعْنِي حَلَقَةَ الْخَاتَمِ. ثُمَّ قَرَأَ: ﴿إِذْ أَرْسَلْنَا عَلَيْهِمُ الرِّيحَ الْعَقِيمَ﴾ مَا تَذَرُ مِنْ شَيْءٍ أَنْتَ عَلَيْهِ إِلَّا جَعَلْنَاهُ كَالرِّمِيمِ ﴿

اسنادہ حسن۔ سلسلہ الاحادیث الضعیفہ تحت الحدیث (۱۲۲۸)

ترجمہ: ابووائل سے روایت ہے کہ ربیعہ کے ایک مرد نے کہا میں مدینہ آیا اور رسول اللہ ﷺ کے پاس گیا اور آپ کے پاس قوم عاد کے قاصد کا ذکر آیا اور میں نے کہا اللہ کی پناہ مانگتا ہوں اس سے کہ قاصد عاد کی مانند ہوں تب فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ یہ سنا قاصد عاد کا تو میں نے کہا آپ خبردار سے ملے حقیقت یہ ہے کہ عاد پر جب قحط پڑا قیل (نام ہے ایک مرد کا) کو بھیجا اور وہ بکر بن معاویہ کے گھر اترا (اور گھر اس کا مکہ کے قریب تھا اور یہ لوگ پانی مانگنے کو مکہ گئے تھے) پھر بکر نے اس کو شراب پلائی اور دولونڈیاں اس کے آگے گاتی رہیں پھر قیل نکلا اور ارادہ رکھتا تھا مہرہ کے پہاڑوں کا (مہرہ نام ہے ایک قبیلہ کے دادا کا) پھر اس نے کہا یا اللہ میں کسی بیمار کے لیے نہیں آیا ہوں کہ دوا کروں اس کی اور نہ کسی قیدی کے لیے آیا ہوں کہ فدیہ دوں اس کا مگر تو پلا اپنے غلام کو جو پلانا ہو پلا اس کے ساتھ بکر بن معاویہ کو اور شکریہ ادا کرتا تھا وہ اس قول سے اس شراب کا جو اس کو پلائی گئی تھی، سو اس کے سامنے آئیں کئی بدلیاں اور اس سے کہا گیا کہ تو پسند کر لے اس میں سے ایک کو تو پسند کر لی اس نے کالی، سوا تھ نے آواز دی کہ لے تو راکھ جلی ہوئی کہ نہ چھوڑے گی عاد کی قوم سے کسی کو آنحضرت ﷺ نے ذکر کیا کہ عاد پر ہوا نہ چھوڑی گئی مگر اس حلقہ کے برابر یعنی حلقہ انگوٹھی کا پھر پڑھی آپ نے ﴿إِذْ أَرْسَلْنَا﴾ یعنی یاد کر جب بھیجی ہم نے ان پر بانجھ ہوا۔ یعنی جس میں کچھ خیر نہ تھی نہ چھوڑتی تھی جس پر آتی تھی مگر کہتی تھی اس کا چورسا۔

فائدہ: روایت کی یہ حدیث کئی لوگوں نے سلام ابی المنذر سے انہوں نے عاصم بن ابی النجدہ سے انہوں نے ابووائل سے انہوں نے حارث بن حسان سے اور ان کو حارث بن یزید بھی کہتے ہیں۔



(۳۲۷۴) عَنْ الْحَارِثِ بْنِ يَزِيدَ الْبَكْرِيِّ قَالَ: قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ فَدَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَإِذَا هُوَ غَاصُّ بِالنَّاسِ وَإِذَا رَايَاتُ سُودَ تَحْفِيقٍ، وَإِذَا بَلَالٌ مُتَقَلِّدُ السَّيْفِ بَيْنَ يَدَيِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قُلْتُ: مَا شَأْنُ النَّاسِ؟ قَالُوا:

يُرِيدُ أَنْ يَبْعَتْ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ وَجْهًا. فَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِطَوِيلِهِ نَحْوًا مِنْ حَدِيثِ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ بِمَعْنَاهُ. قَالَ: وَيُقَالُ لَهُ الْحَارِثُ بْنُ حَسَّانَ. (اسنادہ حسن) [انظر ماقبله]

ترجمہ: حارث بن یزید بکری سے روایت ہے انہوں نے کہا میں مدینہ آیا اور مسجد میں گیا کہ لوگ اس میں بھرے ہوئے تھے اور کالے پھریرے اڑ رہے تھے اور بالائی ٹیٹھ تلوار پر تنے میں لٹکائے ہوئے تھے رسول اللہ ﷺ کے آگے میں نے کہا کیا حال ہے لوگوں کا کہا ارادہ ہے آپ کا کہ بھیجیں عمرو بن عاص کو کسی طرف پھر ذکر کی حدیث اپنے طول کے ساتھ سفیان کی روایت کی مانند اسی کے ہم معنی اور حارث بن یزید کو حارث بن حسان بھی کہتے ہیں۔

خاتمہ: یہ سورہ والذاریات میں مضامین ذیل مذکور ہیں: صدق وعدہ قیامت آسمان کی قسم کافروں کا سوال کہ قیامت کب ہوگی وعدہ جنت کا متقیوں کے لیے آیات قدرت اس کی زمین اور جان میں رزق آسمان میں ہے، تمثیل کلام الہی کی ہمارے کلام کے ساتھ قصہ ضیف ابراہیم کا ہلاک قوم لوط کا تذکرہ موسیٰ کے حال کی تذکرہ عاد کے ہلاک کی تذکرہ آسمان خانے دار کی اور امر اللہ کی طرف بھاگنے کا ساحر و مجنون کہنا انبیاء کو پیدا کرنا جن و انس کا عبادت کے لیے رزاقیت اور قوت اور متانت اللہ تعالیٰ کی بیان عذاب کا۔



۵۴۔ باب: وَمِنْ سُورَةِ الطُّورِ

تفسیر سورہ طور

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

(۳۲۷۵) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِذْ بَارَ النُّجُومُ)): الرُّكْعَتَانِ قَبْلَ الْفَجْرِ ﴿وَأَذْبَارَ السُّجُودِ﴾: الرُّكْعَتَانِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ ((. (اسنادہ ضعیف) سلسلة الاحادیث الضعیفة (۲۱۷۷)

ترجمہ: ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا نجوم کے پیچھے مراد اس سے دو رکعتیں ہیں فجر کے قبل یعنی سنتیں اور سجدوں کے بعد سے مراد ہیں دو رکعتیں مغرب کے بعد کی۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم اسے مرفوع مگر اس سند سے محمد بن فضل کی روایت سے کہ وہ رشیدین بن کریب سے روایت کرتے ہیں پوچھا میں نے محمد بن اسماعیل بخاری سے محمد اور رشیدین کریب کے بیٹوں کا حال کہ کون ان میں زیادہ ثقہ ہے تو انہوں نے کہا وہ دونوں ایک سے ہیں اور محمد میرے نزدیک راجح تر ہے۔ اور پوچھا میں نے عبد اللہ بن عبد الرحمن سے حال ان دونوں کا تو انہوں نے کہا وہ دونوں ایک سے ہیں اور رشیدین بن کریب میرے نزدیک زیادہ راجح ہیں۔

خاتمہ: سورہ طور میں یہ مضامین مذکور ہیں قسم طور وغیرہ کی وقوع عذاب پر آثار قیامت مکذبین و خائضین کی خرابی فائدہ نہ دینا

صبر کا دوزخ میں جنات و نعم کا وعدہ متقیوں کے لیے وعدہ ذریت کے الحاق کا ان کے آباء کے ساتھ امداد جنتیوں کی فاکہہ اور رحم وغیرہ سے نفی کہانت اور جنوں کی نبی ﷺ سے شاعر و مفتری کہنا کافروں کا نبی کو پندرہ امر متعلق رسالت اور قرآن کے اور جواب ان کا اگر آسمان ٹوٹ پڑے کافر ایمان نہ لائیں کام نہ آنا کافروں کے مگر کا قیامت میں صبر اور تسبیح و تحمید کا حکم۔



۵۳۔ باب: وَمِنْ سُورَةِ النَّجْمِ

تفسیر سورہ نجم

(۳۲۷۶) عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ : لَمَّا بَلَغَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ سِدْرَةَ الْمُنْتَهَى قَالَ : انْتَهَى إِلَيْهَا مَا يُعْرَجُ مِنَ الْأَرْضِ وَمَا يَنْزِلُ مِنْ فَوْقَ، فَأَعْطَاهُ اللَّهُ عِنْدَهَا ثَلَاثًا لَمْ يُعْطِهَا نَبِيًّا كَانَ قَبْلَهُ : فُرِضَتْ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ خَمْسًا وَأُعْطِيَ خَوَاتِيمَ سُورَةِ الْبَقَرَةِ، وَغُفِرَ لَأَمَّتِهِ الْمُفْجَمَاتُ مَا لَمْ يُشْرِكُوا بِاللَّهِ شَيْئًا. قَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ : ﴿إِذْ يُغَشِّي السِّدْرَةَ مَا يُغَشِّي﴾ قَالَ : السِّدْرَةُ فِي السَّمَاءِ السَّادِسَةِ. قَالَ سُفْيَانُ : فَرَأَشَ مِنْ ذَهَبٍ وَأَشَارَ سُفْيَانُ بِيَدِهِ فَأَرْعَدَهَا. وَقَالَ غَيْرُ مَا لِكَ بِنِ مِغُولٍ : إِلَيْهَا يَنْتَهِي عِلْمُ الْخَلْقِ لَا عِلْمَ لَهُمْ بِمَا فَوْقَ ذَلِكَ . (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا جب رسول اللہ ﷺ سدرۃ المنتہی تک پہنچے (شب معراج میں) کہا عبد اللہ نے کہ منتہی ہوتی ہے اس تک جو چیز چڑھتی ہے زمین سے اور جو چیز اترتی ہے اوپر سے سوعنایت فرمائیں ان کو اللہ تعالیٰ نے تین چیزیں کہ نہیں دیں وہ کسی نبی کو ان سے پہلے فرض ہوئیں ان پر پانچ نمازیں اور عنایت ہو ان کو خاتمہ سورہ بقرہ کا بخشے گئے ان کی امت کے کبیرہ گناہ جب تک شریک نہ کریں اللہ کے ساتھ کسی چیز کو۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے پڑھا ﴿إِذْ يُغَشِّي السِّدْرَةَ﴾ یعنی جب ڈھانپ رہی تھی کہا انہوں نے کہ سدرہ چھٹے آسمان میں ہے۔ سفیان نے کہا ڈھانپ رہے تھے اس کو پروانے سونے کے اور اشارہ کیا سفیان نے اپنے ہاتھ سے اور ہلایا ان کو یعنی اس طرح اڑ رہے تھے اور مالک بن مغول کے سوا اور لوگوں نے کہا کہ اسی تک منتہی ہوتا ہے علم خلق کا نہیں علم رکھتی کوئی مخلوق اس کے اوپر کا۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: سدرۃ المنتہی ایک درخت ہے کہ اس کو طوبی بھی کہتے ہیں اور وہ بیری کا درخت ہے بیر اس کے مثلکوں کے برابر پتے جیسے ہاتھی کے کان جڑ اس کی آپ کے گھر میں ہے ایک ایک شاخ اس کی ہر جنتی کے گھر میں شب معراج میں اس پر سنہری بھنگے اڑتے تھے اور بخشے گئے ان کی امت کے گناہ کبیرہ یعنی ان کے سبب سے غلو دنی النار نہ ہوگا اگرچہ دوزخ میں کچھ دن عذاب ہو۔



(۳۲۷۷) حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ قَالَ: سَأَلْتُ زَرَّ بْنَ حُبَيْشٍ عَنْ قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَى﴾ فَقَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو مَسْعُودٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَأَى جِبْرِيلَ وَلَهُ سِتْمَائَةٌ جَنَاحَ. (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: ہم سے شیبانی نے بیان کیا کہ میں نے زربن حبیش سے اس آیت کی تفسیر پوچھی ﴿فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ﴾ یعنی پھر رہ گیا فرق دو کمان کے برابر یا اس سے بہت نزدیک انہوں نے کہا خبر دی مجھ کو ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہ نبی ﷺ نے دیکھا جبریل علیہ السلام کو اور ان کے چھ سو پر تھے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔

ترجمہ: اس آیت میں دو مذہب ہیں مفسرین کے بعض نے کہا یہ ملاقات ہے رسول اللہ ﷺ کی خداوند تعالیٰ شانہ سے۔ اور بعض نے کہا جبریل علیہ السلام سے یہ حدیث موید قول ثانی ہے اور آگے روایت الہی کی اور تفصیل مذکور ہے مطولات میں۔



(۳۲۷۸) عَنْ الشَّعْبِيِّ قَالَ: لَقِيَ ابْنُ عَبَّاسٍ كَعْبًا بِعَرَفَةَ فَسَأَلَهُ عَنْ شَيْءٍ فَكَبَّرَ حَتَّى جَاوَبَتْهُ الْجِبَالُ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: أَنَا بَنُو هَاشِمٍ، فَقَالَ كَعْبٌ: إِنَّ اللَّهَ قَسَمَ رُؤْيَاهُ وَكَلَامَهُ بَيْنَ مُحَمَّدٍ وَمُوسَى فَكَلَّمَ مُوسَى مَرَّتَيْنِ وَرَأَاهُ مُحَمَّدٌ مَرَّتَيْنِ، فَقَالَ مَسْرُوقٌ: فَدَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ فَقُلْتُ: هَلْ رَأَى مُحَمَّدٌ رَبَّهُ؟ فَقَالَتْ: لَقَدْ تَكَلَّمْتُ بِشَيْءٍ فَفَ لَهْ شَعْرِي، قُلْتُ: رُؤْيَاهُ، ثُمَّ قَرَأْتُ: ﴿لَقَدْ رَأَى مِنْ آيَاتِ رَبِّهِ الْكُبْرَى﴾ فَقَالَتْ: أَيْنَ يَذْهَبُ بِكَ؟ إِنَّمَا هُوَ جِبْرِيلُ لَتْ، مَنْ أَخْبَرَكَ أَنَّ مُحَمَّدًا رَأَى رَبَّهُ، أَوْ كَتَمَ شَيْئًا مِمَّا أُمِرَ بِهِ، أَوْ يَعْلَمُ الْخَمْسَ الَّتِي قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿إِنَّ اللَّهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ﴾، فَقَدْ أَعْظَمَ الْفِرْيَةَ وَلَكِنَّهُ رَأَى جِبْرِيلَ لَمْ يَرَهُ فِي صُورَتِهِ إِلَّا مَرَّتَيْنِ، مَرَّةً عِنْدَ سِدْرَةِ الْمُنْتَهَى، وَمَرَّةً فِي جَبَّادٍ، لَهُ سِتْمَائَةٌ جَنَاحَ قَدْ سَدَّ الْأَفْقَ. (ضعيف الاسناد) (اس میں مجاہد بن سعید راوی ضعیف ہے)

ترجمہ: شعبی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا ملاقات کی عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے کعب سے عرفات میں اور پوچھی ان سے کوئی بات تو اللہ اکبر کہنے لگے وہ یہاں تک کہ پہاڑوں نے ان کو جواب دیا (یعنی گو بجھے لگے) تو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا اللہ تعالیٰ نے تقسیم کیا اپنے دیدار اور کلام کو محمد ﷺ اور موسیٰ علیہ السلام پر تو کلام کیا موسیٰ علیہ السلام سے دوبار اور دیکھا اللہ تعالیٰ شانہ کو محمد ﷺ نے دوبار مسروق نے کہا میں گیا ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس اور میں نے کہا محمد ﷺ نے اپنے رب کو دیکھا یا نہیں انہوں نے فرمایا کہ تو نے ایسی بات کی کہ میرے رونیں کھڑے ہو گئے میں نے کہا آپ تامل فرمائیں پھر میں نے یہ آیت پڑھی ﴿لَقَدْ رَأَى مِنْ آيَاتِ رَبِّهِ الْكُبْرَى﴾ یعنی دیکھا آپ نے اللہ تعالیٰ کی بڑی قدرتوں کو پھر کہا تیری عقل کہاں گئی ہے جن کو دیکھا ہے تو وہ جبریل علیہ السلام ہیں جس نے خبر دی تجھ کو کہ محمد نے دیکھا اپنے رب کو یا چھپائی کوئی چیز جس کا علم فرمایا

اللہ نے یا جانتے میں وہ پانچ چیزیں جن کو خبر دی اللہ نے اس آیت میں ﴿ان الله عنده علم الساعة﴾ پس اس نے جھوٹ باندھا لیکن انہوں نے جبریل علیہ السلام کو دیکھا ہے اور اس کو اصلی صورت میں نہیں دیکھا مگر دو بار سدرۃ المنتہی کے پاس اور ایک بار جیاد میں کہ ان کے چھ سو پر ہیں کہ ڈھانپ لیا ہے انہوں نے آسمان کے کناروں کو۔

فائدہ: اور روایت کی داؤد بن ابی ہند نے شعبی سے انہوں نے مسروق سے انہوں نے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے انہوں نے نبی سے اور اس حدیث کی مانند اور حدیث داؤد کی جالد کی حدیث سے چھوٹی ہے۔



(۳۲۷۹) عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : ((رَأَى مُحَمَّدٌ رَبَّهُ قُلْتُ أَلَيْسَ اللَّهُ يَقُولُ: ﴿لَا تُدْرِكُهُ الْأَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْأَبْصَارَ﴾)) قَالَ : وَيَحْكُ ذَاكَ إِذَا تَجَلَّى بِنُورِهِ الَّذِي هُوَ نُورُهُ، وَقَدْ رَأَى

مُحَمَّدٌ رَبَّهُ مَرَّتَيْنِ . (اسنادہ ضعیف) ظلال الحنة (۱۹۰/۴۳۷) محمد بن عمرو بن نبهان ضعیف ہے۔
ترجمہ: عکرمہ سے روایت ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا محمدؐ نے دیکھا ہے اپنے رب کو میں نے کہا اللہ فرماتا ہے کہ اس کو آنکھ نہیں پاسکتی اور وہ آنکھوں کو لے لیتا ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا خرابی ہو تیری یہ تو جب ہے کہ وہ اپنے نور کے ساتھ تجلی فرمائے اور محمدؐ نے اس کو دوبارہ دیکھا ہے۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے حسن ہے۔



(۳۲۸۰) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِ اللَّهِ ﴿وَلَقَدْ رَآهُ نَزْلَةً أُخْرَىٰ ۖ عِنْدَ سِدْرَةِ الْمُنْتَهَىٰ﴾، ﴿فَأَوْحَىٰ إِلَىٰ عَبْدِهِ مَا أَوْحَىٰ﴾، ﴿فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَىٰ﴾ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: قَدْ رَأَى النَّبِيُّ ﷺ .

(حسن صحیح) الظلال (۱۹۱-۴۳۹)

ترجمہ: ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اس آیت کی تفسیر میں کہا ﴿وَلَقَدْ رَآهُ﴾ یعنی دیکھا اس کو دوبارہ سدرۃ المنتہی کے نزدیک اور وحی کی اس نے اپنے بندے کی طرف جو وحی کی پھر رہ گیا دونوں کمانوں کے برابر فرق یا اس سے بھی کم ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ دیکھا ہے اللہ تعالیٰ کو نبی ﷺ نے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔



۱۔ جیار ایک محلہ ہے کہ مکہ کے محلوں میں سے وہاں میدان تھا اب اس میں آبادی ہے۔

(۳۲۸۱) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : ﴿ مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَأَى ﴾ قَالَ : رَأَاهُ يَقْلِبُهُ . (اسنادہ صحیح)
ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ انہوں نے پڑھا ﴿ما کذب الفؤاد﴾ یعنی نہیں جھوٹ بولا دل نے اس میں کہ دیکھا اس نے کہا انہوں نے کہ دیکھا نبی نے دل کی آنکھ سے یعنی رب کو۔
فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔



(۳۲۸۲) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَفِيعٍ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي ذَرٍّ لَوْ أَدْرَكْتُ النَّبِيَّ ﷺ لَسَأَلْتُهُ فَقَالَ : عَمَّا كُنْتَ تَسْأَلُهُ؟ قُلْتُ : أَسْأَلُهُ هَلْ رَأَى مُحَمَّدٌ رَبَّهُ؟ فَقَالَ : قَدْ سَأَلْتُهُ فَقَالَ : ((نُورٌ أَنَّى أَرَاهُ)). [اسنادہ صحیح]
ترجمہ: عبد اللہ بن شقیق سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے ابو ذر سے کہا اگر میں رسول اللہ ﷺ کو پاتا تو آپ سے پوچھتا ابو ذر نے کہا کیا پوچھتے میں نے کہا پوچھتا کہ محمدؐ نے اللہ کو دیکھا انہوں نے کہا میں نے پوچھا اور آپ نے فرمایا وہ نور ہے میں اسے کہاں دیکھ سکتا ہوں۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔

مترجم: ”نورٌ أَنَّى أَرَاهُ“ میں دو روایتیں ہیں ایک بہ تنوین نور اور فتح ہمزہ اور تشدید نون مفتوحہ اور اَرَا بفتح ہمزہ اور اس کے معنی وہی ہیں جو مذکور ہوئے یعنی پردہ اس کا نور ہے میں اسے کہاں دیکھ سکتا ہوں دوسرے بفتح رائے نور و کسرون ثانی و تشدید یا یعنی میں اس کو نورانی دیکھتا ہوں اور اس میں اثبات رویت ہے جیسے معنی اول میں استبعاد اس کا یا معنی اس کے یوں ہیں کہ وہ خالق ہے ایسے نور کا جو مانع ہے اس کی روایت سے۔ کذا فی مجمع البحار بادی زیادت اور روایت الہی میں ابن عباس ابو ذر اور ابراہیم بنی کا مذہب ہے کہ رویت قلب سے ہے اس طرح پر کہ بصر کو اللہ تعالیٰ نے قلب میں پیدا کر دیا کہ قلب سے آپ نے دیکھا ایسا جیسے آنکھ سے دیکھتے ہیں اور ایک جماعت مفسرین کی اس طرف گئی ہے کہ آپ نے بچشم سر دیکھا اور یہی قول ہے انس عکرمہ اور ربیع کا کذاب کرہ الطیبی اور بغوی نے کہا حسن بصری کا بھی یہی مذہب ہے اور ارام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا اس پر انکار فرماتی ہیں چنانچہ اوپر مذکور ہوا۔
واللہ اعلم وعلہ احکم۔



(۳۲۸۳) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ﷺ ﴿ مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَأَى ﴾ قَالَ : رَأَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ جِبْرِيلَ فِي حُلَّةٍ مِنْ زَفَرٍ قَدْ مَلَأَ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ . (اسنادہ صحیح) خ (۳۸۵۸) مختصراً
ترجمہ: عبد اللہ نے اس آیت کی تفسیر میں کہا ﴿ما کذب الفؤاد﴾ یعنی جھوٹ نہ دیکھا دل نے جو دیکھا کہا دیکھا رسول

اللہ ﷻ نے جبرائیل علیہ السلام کو ریشمی جوڑا پہنے ہوئے کہہ کر لیا تھا انہوں نے آسمان وزمین کو۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔



(۳۲۸۴) عَنْ أَبِي عَبَّاسٍ ﴿الَّذِينَ يَحْتَبُونَ كِبَآئِرَ الْإِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ إِلَّا اللَّمَمَ﴾ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((إِنْ

تَغْفِرَ اللَّهُمَّ تَغْفِرْ جَمًّا، وَأَتَى عَبْدُكَ لَكَ لَا أَلَمًا)) . (اسنادہ صحیح) تخریج المشكاة (۲۳۴۹) التحقیق الثانی

ترجمہ: ابن عباس رضی اللہ عنہ نے آیت مذکورہ کی تفسیر میں کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اگر بخشا ہے تو اسے پروردگار تو بخش دے سب گناہ

اور کون بندہ تیرا ایسا ہے کہ جو آلودہ نہ ہوا ہو گناہ میں۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ نہیں جانتے ہم اس کو مگر زکریا بن اسحاق کی روایت سے۔

مترجم: پوری آیت یوں ہے ﴿وَلِلَّهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ لِيُخْزِيَ الَّذِيْنَ اَسَآءُوْا بِمَا عَمِلُوْا وَيُخْزِيَ الَّذِيْنَ

اَحْسَنُوْا بِالْحُسْنٰی ۝ الَّذِيْنَ يَحْتَبُوْنَ كِبَآئِرَ الْاِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ اِلَّا اللَّمَمَ اِنَّ رَبَّنَا عَلَمٌ بِكُمْ اِذَا

اَنْشَأَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ ۝ الْاٰیة۔ یعنی اللہ ہی کا ہے جو ہے آسمانوں میں اور زمین میں تا وہ بدلہ دے برائی والوں کو ان کے کیے کا اور

بدلہ دے بھلائی والوں کو بھلائی سے جو بچتے ہیں بڑے گناہوں سے اور بے حیائی کے کاموں سے مگر کچھ آلودگی بے شک تیرے رب

کی بخشش میں سمائی ہے اور وہ تم کو خوب جانتا ہے جب بنا نکال تم کو زمین سے۔ انتہی۔ اس آیت میں بشارت ہے کہ جو کبیرہ گناہوں

سے اور فواحش سے بچتا رہا اس کے صغائر معاف ہیں۔ اَللّٰهُمَّ اَدْخِلْنَا فِيْهِمْ۔

خاتمہ: سورہ والنجم میں قسم ہے نجم کی اور تعریف ہے جبریل علیہ السلام کی اور ملاقات ان کی نبی ﷺ کے ساتھ اور نفی کذب کی نبی سے اور

ذکرات وعزلی اور منات کا اور آخرت اور دنیا اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہونا اور شفاعت نہ ہونا بغیر اذن کے اور انہی کہنا کافروں کا

ملائکہ کو اور کام نہ آنا گمان کا حق کے روبرو امر دنیا سے اعراض کرنے کا وعدہ مغفرت صغائر کا علم اللہ کا بیان مذمت اس جو حق سے منہ

موڑے بیان ابراہیم اور موسیٰ کے صحیفوں کا بیان انسان کی سعی کا ہنسار و ناموت و زندگی اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہونا خلق انسان کا بیان

عاد اولی کے ہلاک کا اور غرود ارقوم نوح اور مؤتفکات کا بیان اندر ہونا ہمارے نبی ﷺ کا قرب قیامت امر سجدہ۔



۵۴۔ باب: وَمِنْ سُورَةِ الْقَمَرِ

تفسیر سورہ قمر

(۳۲۸۵) عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بَيْنَى فَنَشَقُّ الْقَسْرَ فَلَقْتَيْنِ: فَلَقْنَا مِنْ وَرَاءِ

الْجَبَلِ وَفَلَقَهُ ذُوْنَهُ فَقَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((إِشْهَدُوْا)) يَعْنِي ﴿إِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَأَنْشَقَّ الْقَمَرُ﴾. (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے منیٰ میں کہ چاند شق ہو گیا (یعنی آپ کے معجزہ سے) اور دو ٹکڑے ہو گیا ایک پہاڑ کے اس پار اور ایک اس پار اور رسول اللہ ﷺ نے ہم سے فرمایا گواہ رہو مراد لیتے تھے آپ اس کو کہ قریب آگئی قیامت اور پھٹ گیا چاند۔
فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔



(۳۲۸۶) عَنْ أَنَسٍ قَالَ : سَأَلَ أَهْلُ مَكَّةَ النَّبِيَّ ﷺ آيَةً فَأَنْشَقَّ الْقَمَرُ بِمَكَّةَ مَرَّتَيْنِ فَتَزَلَّتْ ﴿إِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَأَنْشَقَّ الْقَمَرُ﴾ إِلَى قَوْلِهِ ﴿سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ﴾. [(اسنادہ صحیح) دون قولہ فتزلت]
 ترجمہ: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا سوال کیا اہل مکہ نے نبی ﷺ سے ایک معجزہ کا پس شق ہو گیا چاند مکہ میں دو بار پس اتری آیت ﴿إِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَأَنْشَقَّ الْقَمَرُ﴾ سے ﴿وَسِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ﴾ تک۔
فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔



(۳۲۸۷) عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ : أَنْشَقَ الْقَمَرُ عَلَى عَهْدِ لَنَا النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((إِشْهَدُوْا)).
 (اسنادہ صحیح)
 ترجمہ: ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں چاند شق ہوا اور نبی ﷺ نے فرمایا: گواہ رہو۔
فائدہ: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔



(۳۲۸۸) عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : انْفَلَقَ الْقَمَرُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((إِشْهَدُوْا)).
 (اسنادہ صحیح)
 ترجمہ: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں چاند شق ہوا اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: گواہ رہو۔
فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔



(۳۲۸۹) عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، قَالَ: انْشَقَّ الْقَمَرُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حَتَّى صَارَ فِرْقَتَيْنِ عَلَى هَذَا الْجَبَلِ وَعَلَى هَذَا الْجَبَلِ فَقَالُوا: سَحَرَنَا مُحَمَّدٌ. فَقَالَ بَعْضُهُمْ: لَيْنَ كَانَ سَحَرَنَا فَمَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَسْحَرَ النَّاسَ كُلَّهُمْ. (صحيح الاسناد)

ترجمہ: جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا چاند رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں دو ٹکڑے ہو گیا ایک ٹکڑا اس پہاڑ پر ایک اس پہاڑ پر کافر کہنے لگے جادو کیا ہم پر محمدؐ نے اور بعض نے کہا ہم پر کیا ہوگا تو سب پر تھوڑا ہی کر سکے گا پھر جو لوگ باہر سے آئے انہوں نے خبر دی۔

فائدہ: یہ حدیث روایت کی ہے بعض نے حصین سے انہوں نے جبیر سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے اپنے دادا سے یعنی جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے مانند اس کے۔



(۳۲۹۰) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: جَاءَ مُشْرِكُو قُرَيْشٍ يُخَاصِمُونَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي الْقَدَرِ فَنَزَلَتْ ﴿يَوْمَ يُسْحَبُونَ فِي النَّارِ عَلَى وُجُوهِِهِمْ ذُوقُوا مَسَّ سَقَرَ﴾ إِنَّا كُلَّ شَيْءٍ خَلَقْنَاهُ بِقَدَرٍ ﴿﴾.

(اسنادہ صحیح) ظلال الحنة (۳۴۹)

ترجمہ: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا مکے کے مشرک قریش رسول اللہ ﷺ کے پاس تقدیر کے بارے میں لڑتے آئے اور یہ آیت اتری جس دن کھینچے جائیں گے وہ آگ میں اپنے مونہوں کے بل چکھو عذاب دوزخ کا ہم نے پیدا کی ہر چیز تقدیر کے مطابق۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

خاتمہ: سورہ قمر ایک بدر منور ہے ہر ہر آیت اس کی نورانی اختر مضامین منورہ اس کے یہ ہیں قرب قیامت کا اور انشفاق قمر کا بیان، حشر کا بیان کچھ حال نوح علیہ السلام کا آسان ہونا قرآن کا ایک آیت سے چار بار بیان ہوا ہے قوم عاد کی ہلاکت تکذیب ثمود کی اور ہلاکت ان کی بیان قوم لوط کا بیان آل فرعون کا، تلخی روز قیامت کی لوح محفوظ کا ذکر جنات و نہر کا ذکر۔



۵۵۔ باب: وَمِنْ سُورَةِ الرَّحْمَنِ

تفسیر سورہ الرحمن

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

(۳۲۹۱) عَنْ جَابِرٍ قَالَ: خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى أَصْحَابِهِ فَقَرَأَ عَلَيْهِمْ سُورَةَ الرَّحْمَنِ مِنْ أَوَّلِهَا إِلَى

أَخْبَرَهَا فَسَكَنُوا، فَقَالَ : ((لَقَدْ قَرَأْتُهَا عَلَى الْجِنِّ لَيْلَةً الْجِنُّ فَكَانُوا أَحْسَنَ مَرْدُودًا مِنْكُمْ، كُنْتُ كَلِّمًا أَتَيْتُ عَلَى قَوْلِهِ ﴿ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴾ قَالُوا: لَا بَشِيءٌ مِنْ نِعْمَتِكَ رَبَّنَا نَكْذِبُ فَلَكَ الْحَمْدُ)) . (اسنادہ حسن) سلسلۃ الاحادیث الصحیحة (۲۱۵۰)

تفسیر: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ اپنے اصحاب کی طرف نکلے اور ان کے آگے سورہ الرحمن اول سے آخر تک پڑھی اور اصحاب چپ رہے تب آپ نے فرمایا میں نے یہ سورہ جنوں کے آگے پڑھی تو وہ مجھے اچھا جواب دینے والے تھے تم سے جب میں پہنچا اللہ تعالیٰ کے اس قول پر ﴿ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴾ یعنی کس کس نعمتوں کو اپنے رب کی جھٹلاؤ گے تم دونوں وہ کہتے تھے نہیں جھٹلاتے تھے ہم تیری نعمتوں میں سے کسی چیز کو اسے رب ہمارے اور سب تعریف بھی کہے۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم اس کو مگر ولید بن مسلم کی روایت سے کہ وہ زبیر بن محمد سے روایت کرتے ہیں احمد بن زبیر نے کہا زبیر بن محمد جو شام کو گئے ہیں شاید وہ نہیں ہیں جن سے عراق کے لوگ روایت کرتے ہیں۔ گمان ہے کہ وہ دوسرے شخص ہیں کہ لوگوں نے ان کا نام بدل دیا اس لیے کہ وہ لوگ ان سے منکر حدیثیں روایت کرتے ہیں۔ اور سنائیں نے محمد بن اسماعیل بخاری سے کہتے تھے شام کے لوگ روایت کرتے ہیں گمان ہے زبیر بن محمد سے منکر روایتیں اور اہل عراق ان سے روایت کرتے ہیں حدیثیں قریب بصحت۔

خاتمہ: سورہ الرحمن ایک دفتر ہے رحمت کا کہ اس میں تذکرہ بالآلاء سے بہت کچھ مذکور ہے۔ چنانچہ مضامین اس کے بہ ترتیب یہاں مسطور ہیں، تعلیم قرآن کی انسان کی پیدائش، شمس و قمر و نجم و شجر کا بیان، میزان و زمین کا بیان، شکایت اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو جھٹلانے کی انتہی (۳۱) مقام میں ایک آیت سے پیدائش جن و انس و ربوبیت اللہ کی بہنا دریاؤں کا موتی و مرجان کا نکلتا کشتیوں کا چلنا زمین کے فنا کی خبر بقائے ذات الہی وعدہ قیامت کا ذر نہ ہونا انس و جن کا کہ آسمان و زمین سے نکل جائیں آسمان کا پھٹنا، قیامت میں سوال نہ ہونا جن و انس سے حال مجرموں کا وعدہ جنت کا ڈرنے والوں کے لیے اور بیان اس کی نعمتوں کا جیسے نہریں اور میوے اور فراش اور حوریں اور نخل اور رمان اور زعفران اور عبقری سے اور برکت اللہ کے نام کی۔



۵۶۔ باب: وَمِنْ سُورَةِ الْوَاقِعَةِ

سورہ واقعہ کی تفسیر

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

(۳۲۹۲) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((يَقُولُ اللَّهُ : أَعْدَدْتُ لِعِبَادِيَ الصَّالِحِينَ مَا لَا عَيْنٌ

رَأَتْ وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلَى قَلْبٍ بَشَرٍ فَأَقْرَأُ وَإِنْ شِئْتُمْ: ﴿ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا أُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴾ وَفِي الْجَنَّةِ شَجَرَةٌ يَسِيرُ الرَّائِبُ فِي ظِلِّهَا مِائَةَ عَامٍ لَا يَقْطَعُهَا، وَأَقْرَأُ وَإِنْ شِئْتُمْ: ﴿ وَظِلٌّ مَمْدُودٌ ﴾ وَمَوْضِعٌ سَوِطٍ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا وَأَقْرَأُوا إِنْ شِئْتُمْ ﴿ فَمَنْ زُحِرَ عَنِ النَّارِ وَأُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ وَمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا إِلَّا لَمَتَاعٌ الْغُرُورِ ﴾. (حسن صحيح) سلسلة الاحاديث الصحيحة (١٩٧٨)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تیار کی ہے میں نے اپنے نیک بندوں کے لیے ایسی چیز کہ نہ کسی نے دیکھی ہے اور نہ کسی کان نے سنی ہے اور نہ کسی کے دل میں اس کا خیال آیا ہے تمہارا جی چاہے تو پڑھی لو ﴿ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ ﴾ یعنی نہیں جانتا کوئی جی جو کہ تیار کی ہے اس کے لیے آنکھوں کی ٹھنڈک سے بدلا اس کے عملوں کا اور جنت میں ایک درخت ہے کہ سوار اس کے سایہ میں سو برس تک چلا جائے اور اس کو طے نہ کر سکے تمہارا جی چاہے پڑھی لو ﴿ وَظِلٌّ مَمْدُودٌ ﴾ یعنی جنتیوں کے لیے سایہ دراز اور ایک کوڑا رکھنے کی جگہ جنت میں بہتر ہے دنیا سے اور جو اس میں ہے تم چاہو تو پڑھی لو ﴿ فَمَنْ زُحِرَ عَنِ النَّارِ ﴾ جو شخص دور کیا گیا دوزخ سے اور داخل ہوا جنت میں وہ اپنی مراد کو پہنچا اور دنیا کی زندگی تو دھوکے کا سامان ہے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔



(۳۲۹۳) عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَشَجَرَةً يَسِيرُ الرَّائِبُ فِي ظِلِّهَا مِائَةَ عَامٍ لَا يَقْطَعُهَا وَأَقْرَأُوا إِنْ شِئْتُمْ: ﴿ وَظِلٌّ مَمْدُودٌ وَمَاءٌ مَسْكُوبٌ ﴾. (اسنادہ صحیح) انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جنت میں ایک درخت ہے کہ سوار اس کے سایہ میں سو برس چلا جائے اور اسے طے نہ کر سکے تمہارا جی چاہے تو پڑھی لو ﴿ وَظِلٌّ مَمْدُودٌ وَمَاءٌ مَسْكُوبٌ ﴾ یعنی اور ان کے لیے سایہ دراز اور پانی بہایا گیا۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور اس بارے میں ابوسعید سے بھی روایت ہے۔



(۳۲۹۴) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي قَوْلِهِ: ﴿ وَفُرْشٌ مَرْفُوعَةٌ ﴾ قَالَ: ((ارْتِفَاعُهَا كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ، وَمَسِيرَةٌ مَا بَيْنَهُمَا خَمْسُمِائَةِ عَامٍ)).

(اسنادہ ضعیف) التعليق الرغيب: ۲۶۲/۴ (اس کی سند درج عن ابی الہیثم کی وجہ سے ضعیف ہے)

ترجمہ: ابوسعید نے نبی ﷺ سے اس آیت کی تفسیر میں روایت کیا ﴿وَفُرُشٌ مَّرْفُوعَةٌ﴾ یعنی پچھونے اونچے (یعنی جنتیوں کے) فرمایا آپ نے بلندی ان کی ایسی ہے جیسے زمین سے آسمان اور ان دونوں کے درمیان میں فاصلہ ہے پانچ سو برس کا۔
فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم اس کو مگر رشیدین کی روایت سے اور بعض اہل علم نے اس حدیث کے معنی یوں کہے ہیں کہ بلندی ان پچھونوں کی ایک دوسرے سے ایسی ہے جیسے زمین سے آسمان کہا بلندی فرش مرفوعہ کے درجوں میں ایسی ہے کہ ایک درجے سے دوسرا درجہ ایسا ہے جیسے زمین سے آسمان۔



(۳۲۹۵) عَنْ عَلِيٍّ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ﴿وَتَجْعَلُونَ رِزْقَكُمْ أَنْتُمْ تُكَذِّبُونَ﴾ قَالَ : . شُكْرُكُمْ تَقُولُونَ : مُطَرَّنًا بِنُوءٍ كَذَا وَكَذَا، وَبِنَجْمٍ كَذَا وَكَذَا. (ضعيف الاسناد) [قال شعيب الارناؤط اسنادہ حسن]
 ترجمہ: علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ﴿وَتَجْعَلُونَ رِزْقَكُمْ﴾ یعنی ٹھہراتے ہو تم رزق اپنا یہ کہ جھٹلاتے ہو فرمایا آپ نے یعنی ٹھہراتے ہو شکر اپنے رزق کا جھٹلانا کہ کہتے ہو میں برسہا ہم پر فلا نے ستارے کے سبب سے اور فلا نے ستارے کے سبب سے اور ایسا دیا۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ اور روایت کی سفیان نے عبد اللہ اعلیٰ سے یہ حدیث اسی سند سے اور مرفوع نہ کیا اس کو۔
 مترجم: یعنی اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے پانی دیتا ہے لوگ اس کے فضل سے منکر ہو کر پختھروں اور تاروں کی طرف سے جانتے ہیں یہی ان کا جھٹلانا ہے اللہ کی نعمتوں کو۔



(۳۲۹۶) عَنْ أَنَسٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي قَوْلِهِ : ﴿إِنَّا أَنْشَأْنَاهُنَّ إِنْشَاءً﴾ قَالَ : ((إِنَّ مِنَ الْمُنْشَأَاتِ اللَّائِي كُنَّ فِي الدُّنْيَا عَجَائِزَ عُمُشًا رَمَصًا)).

(ضعيف الاسناد) (اس میں موسیٰ بن عبیدہ الریذی اور یزید بن ابان دونوں ضعیف ہیں)
 ترجمہ: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ﴿إِنَّا أَنْشَأْنَاهُنَّ إِنْشَاءً﴾ کی تفسیر میں فرمایا کہ نئی اٹھان والی عورتوں میں سے ہیں وہ عورتیں بھی جو دنیا میں بڑھیاں چنہ بنی دھند بنی تھیں۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم اس کو مرفوع مگر موسیٰ بن عبیدہ کی روایت سے اور موسیٰ بن عبیدہ اور یزید بن ابان رقاشی ضعیف ہیں حدیث میں۔

مترجم: ﴿إِنَّا أَنْشَأْنَاهُنَّ إِنْشَاءً﴾ یعنی اٹھایا ہم نے ان کو نئی اٹھان اور اس آیت میں بیان ہے جنت کی عورتوں کا آپ نے فرمایا کہ یہ دنیا ہی کی عورتیں ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم نے ان کو دوبارہ ایک عمدہ صورت میں پیدا کیا۔



(۳۲۹۷) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : قَالَ أَبُو بَكْرٍ : يَارَسُولَ اللَّهِ قَدْ شَبَبْتُ . قَالَ : ((شَبَبْتَنِي هُوْدُ وَالْوَأَقِعَةُ وَالْمُرْسَلَاتُ وَ «عَمَّ يَتَسَاءَلُونَ» وَ «إِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ»)) .

(اسنادہ صحیح) سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ (۹۵۵)

ترجمہ: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ ابو بکرؓ نے عرض کی کہ اے رسول اللہ کے آپ بوڑھے ہو گئے فرمایا آپ نے بوڑھا کر دیا مجھ کو سورہ ہود، واقعہ، مرسلات، عم يتساءلون، و اذا الشمس كورت نے۔ یعنی ان میں جو قیامت کی خبریں ہیں اور عذاب کی آیتیں ان سے میں بوڑھا ہو گیا۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم اسے ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت سے مگر اسی سند سے۔ اور روایت کی علی بن صالح نے یہ حدیث ابواسحاق سے انہوں نے ابو جحیفہ سے مانند اس کے۔ اور روایت کی کسی نے ابواسحاق سے انہوں نے ابو میسرہ سے کچھ تھوڑی سی حدیث اس میں سے مرسل۔ خاتمہ: سورہ واقعہ میں احوال قیامت سے مذکور ہے خافضہ اور رافعہ ہونا اس کا اور زمین کا لرزنا اور پہاڑوں کا ریزہ ریزہ ہونا اور تقسیم اہل حشر کی اصحاب میمنہ اور میسرہ اور سابقین کی طرف اور حال تینوں گروہ کا اور جنت کی چیزوں سے بیان تختوں کا اور غلمان کوزوں، صراحیوں، پیالوں، میوؤں اور پرندوں کے گوشت اور حور کا اور وعدہ سدر، طلع، ظل اور فواکہ وغیرہ کا ان کے لیے اور احوال نار سے بیان سوم و حیم اور ظل کا اور قوم اور شراب حیم کا اور بیان انسان کی پیدائش کا منی سے اور بیان حرث و زراعت کا اور بیان درخت سے آگ نکلنے کا حکم تسبیح کا تذکیر موت کے ساتھ موت مقررین اور اصحاب یمین اور مکذبین کی امر تسبیح کا۔



۵۷۔ باب: وَمِنْ سُورَةِ الْحَدِيدِ

تفسیر سورہ حدید

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

(۳۲۹۸) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : بَيْنَمَا نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ جَالِسٌ وَأَصْحَابُهُ، إِذْ آتَى عَلَيْهِمْ سَحَابٌ فَقَالَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ : ((هَلْ تَذَرُونَ مَا هَذَا؟)) قَالُوا: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ. قَالَ : ((هَذَا الْعَنَانُ. هَذِهِ زَوَايَا الْأَرْضِ يَسْؤُفُهُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى إِلَى قَوْمٍ لَا يَشْكُرُونَهُ وَلَا يَذْعُونَهُ))، ثُمَّ قَالَ : ((هَلْ تَذَرُونَ مَا فَوْقَكُمْ)) قَالُوا : اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالَ : ((فَإِنَّهَا الرِّقِيعُ سَقْفٌ مَحْفُوظٌ وَمَوْجٌ مَكْفُوفٌ))، ثُمَّ قَالَ : ((هَلْ تَذَرُونَ كُمْ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهَا؟)) قَالُوا : اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالَ : ((بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهَا مَسِيرَةُ خَمْسِمِائَةِ سَنَةٍ))، ثُمَّ قَالَ : ((هَلْ تَذَرُونَ مَا فَوْقَ ذَلِكَ؟)) قَالُوا : اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ. قَالَ : ((فَإِنَّ فَوْقَ ذَلِكَ سَمَائَيْنِ مَا بَيْنَهُمَا مَسِيرَةُ خَمْسِمِائَةِ عَامٍ)) حَتَّى عَدَّ سَبْعَ سَمَوَاتٍ

((مَا بَيْنَ كُلِّ سَمَائَيْنِ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ))، ثُمَّ قَالَ : ((هَلْ تَذَرُونَ مَا فَوْقَ ذَلِكَ؟))
 قَالُوا: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ. قَالَ : ((فَإِنَّ فَوْقَ ذَلِكَ الْعَرْشُ وَبَيْنَهُ وَبَيْنَ السَّمَاءِ بَعْدَ مَا بَيْنَ
 سَمَائَيْنِ))، ثُمَّ قَالَ : ((هَلْ تَذَرُونَ مَا الَّذِي تَحْتَكُمْ؟)) قَالُوا : اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ. قَالَ : ((
 فَإِنَّهَا الْأَرْضُ)). ثُمَّ قَالَ : ((هَلْ تَذَرُونَ مَا الَّذِي تَحْتَ ذَلِكَ؟)) قَالُوا : اللَّهُ وَرَسُولُهُ
 أَعْلَمُ. قَالَ : ((فَإِنَّ تَحْتَهَا أَرْضًا أُخْرَى بَيْنَهُمَا مَسِيرَةُ خُمْسِمِائَةِ سَنَةٍ)) حتى عَدَّ سَبْعَ أَرْضِينَ
 بَيْنَ كُلِّ أَرْضَيْنِ مَسِيرَةَ خُمْسِمِائَةِ سَنَةٍ))، ثُمَّ قَالَ : ((وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَوْ أَنَّكُمْ دَلَيْتُمْ بِجَبَلٍ
 إِلَى الْأَرْضِ السُّفْلَى لَهَبَطَ عَلَى اللَّهِ)). ثُمَّ قَرَأَ : ﴿هُوَ الْأَوَّلُ وَالْآخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ وَهُوَ بِكُلِّ
 شَيْءٍ عَلِيمٌ﴾ . (اسنادہ ضعیف) ظلال الجنة (۵۷۸) حسن بصری مدلس ہے اور اس کا ابو ہریرہ سے سماع ثابت نہیں)

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا ایک بار نبی ﷺ اور اصحاب آپ کے بیٹھے تھے کہ ان پر ایک بدلی آئی آپ
 نے فرمایا تم جانتے ہو یہ کیا ہے لوگوں نے کہا اللہ اور رسول اس کا خوب جانتے ہیں فرمایا آپ نے یہ عنان ہے اور نہ اونٹ
 ہیں زمین کے اللہ تعالیٰ ان کو ہانکتا ہے ایسے لوگوں کی طرف جو اس کا شکر نہیں بجالاتے اور نہ اس کو پکارتے ہیں پھر آپ نے
 فرمایا تم جانتا ہو کیا ہے تمہارے اوپر لوگوں نے عرض کی اللہ اور رسول اس کا خوب جانتے ہیں فرمایا آپ نے یہ رقیع ہے
 اونچی چھت جنوں سے حفاظت کی گئی ہے اور موج ہے رو کی گئی ہے بغیر ستون کے ٹھہرے ہوئے ہے پھر فرمایا آپ نے کیا
 جانتا ہو تم کتنا فاصلہ ہے تمہارے اور اس کے درمیان لوگوں نے عرض کی کہ اللہ اور رسول خوب جانتے ہیں فرمایا آپ نے
 تمہارے اور اس کے درمیان پانچ سو برس کی راہ ہے پھر فرمایا تم جانتے ہو کیا ہے اس کے اوپر بولے اللہ اور اس کا رسول
 خوب جانتا ہیں فرمایا اس پر دو آسمان ہیں جن کے درمیان میں پانچ سو برس کا فاصلہ ہے یہاں تک کہ گئے آپ نے سات
 آسمان ہر دو آسمان کے درمیان میں اتنا فرق ہے جتنا آسمان وزمین کے درمیان میں پھر فرمایا آپ نے تم جانتے ہو کیا ہے
 اوپر اس کے انہوں نے عرض کیا اللہ اور رسول اس کا خوب جانتے ہیں فرمایا آپ نے اوپر اس کے عرش ہے کہ عرش اور
 آسمان کے درمیان میں اتنی دوری ہے کہ جتنی دو آسمانوں کے درمیان میں پھر فرمایا آپ نے کیا جانتے ہو تم کہ تمہارے
 نیچے کیا ہے لوگوں نے کہا اللہ اور اس کا رسول خوب جانتے ہیں فرمایا آپ نے یہ زمین ہے پھر فرمایا جانتے ہو تم کیا ہے اس
 کے نیچے لوگوں نے عرض کی اللہ اور اس کا رسول خوب جانتا ہیں فرمایا آپ نے اس کے نیچے دوسری زمین ہے کہ ان دونوں
 کے درمیان میں پانچ سو برس کا راستہ ہے یہاں تک کہ گئی آپ نے سات زمین ہر دو زمین میں پانچ سو برس کی راہ ہے۔ پھر
 فرمایا آپ نے قسم ہے اس پروردگار کی کہ جان محمد کی اس کے ہاتھ میں اگر ڈالو تم ایک سی زمین کے نیچے کی طرف تو اترے وہ
 اللہ پر پھر پڑھی آپ نے یہ آیت ﴿هُوَ الْأَوَّلُ﴾ سے ﴿عَلِيمٌ﴾ تک۔ یعنی وہی اول ہے آخر ہے اور وہی ظاہر ہے اور

باطن ہے اور وہ ہر چیز پر خبردار ہے۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے اس سند سے۔ اور مروی ہے ایوب اور یونس عبید اور علی بن زید سے کہ انہوں نے کہا حسن کو سماع نہیں ابو ہریرہؓ سے اور تفسیر کی اس کی بعض اہل علم نے اور کہا ہے کہ مراد یہ ہے کہ اتری وہ رسی اللہ کے علم پر اور اس کی قدرت پر اور حکومت اس کی ہر جگہ ہے اور وہ اپنے عرش پر ہے جیسا کہ اس نے وصف کیا اپنی ذات کا کتاب میں۔

خاتمہ: اس حدیث میں تصریح ہے کہ اللہ تعالیٰ کو ماورائے عالم سے احاطہ ذاتی حاصل ہے اور یہ منافی نہیں استواء علی العرش کے جیسا کہ بعض لوگوں نے سمجھا ہے اس لیے کہ اس سے ذات مقدس کا زمین پر ہونا یا عالم میں ہونا ثابت نہیں ہوتا جیسا کہ مقصود ہے مستولین کا اور اس صورت میں تاویل کی بھی ضرورت نہیں اور اگر تاویل کی جائے تو وہی تاویل صحیح ہے جو ترمذی رحمہ اللہ نے اہل علم سے روایت کی اور اس آیت کا پڑھنا بھی مؤید اس تاویل کا ہے کہ اس میں بھی علم کا ذکر ہے معلوم ہوا کہ مقصود آپ کو عموم علم بیان کرنا ہے اللہ تعالیٰ شانہ کا نہ ہر جگہ اس کی ذات کا ہونا جیسا کہ فرقہ ضالہ جہمیہ کا عقیدہ فاسدہ اور سورہ حدید میں مضامین ذیل مذکور ہیں: تسبیح آسمان و زمین کی چیزوں کی چھ صفتیں اللہ تعالیٰ کی احیا اور امات اور ملک اور استواء علی العرش اور خلق اور علم اور چار نام اللہ تعالیٰ کے اول و آخر و ظاہر و باطن بیان رات اور دن کا برابر نہ ہونا ان مجاہدین کا جنہوں نے فتح مکہ کے بعد جہاد کیا اور مال خرچا ان مجاہدین سے جنہوں نے قبل فتح یہ کام کیا ترغیب مال خرچ کرنے کی جہاد میں پل صراط پر سے مؤمنوں کے گزرنے کا بیان قبول نہ ہونا کافروں اور منافقوں کے فدیہ کا خشوع کا وقت آجانا مؤمنوں کے لیے قوت قلب کا بیان فضیلت صدقہ اور انفاق مال کی صدیق اور شہداء کا بیان وعید جہنم کی کافروں کے لیے حیات دنیا کا بیان وعدہ جنت مؤمنوں کے لیے دخول جنت محض فضل رب العزت پر ہے لوح محفوظ میں جمع مصائب کا مکتوب ہونا مختل و فخور و بخیل کی مذمت رسولوں کا بھیجنا بندوں کی ہدایت کے لیے لوہے کا بیان نوح و ابراہیم کا مختصر بیان متبعان انجیل کی نرم دلی رہبانیت کا بیان اللہ تعالیٰ کے فضل کا بیان۔



۵۸۔ باب: وَمِنْ سُورَةِ الْمُجَادَلَةِ

تفسیر سورہ مجادلہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

(۳۲۹۹) عَنْ سَلَمَةَ بْنِ صَخْرٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ : كُنْتُ رَجُلًا قَدْ أُوتِيتُ مِنْ جَمَاعِ النِّسَاءِ مَا لَمْ يُوْتِ غَيْرِي، فَلَمَّا دَخَلَ رَمَضَانُ تَطَاهَرْتُ مِنْ إِمْرَأَتِي حَتَّى يَنْسَلِخَ رَمَضَانُ فَرَقًا مِنْ أَنْ أُصِيبَ مِنْهَا فِي لَيْلِي فَاتَّبَعْتُ فِي ذَلِكَ إِلَى أَنْ يُدْرِكَنِي النَّهَارُ وَأَنَا لَا أَقْدِرُ أَنْ أَنْزِعَ، فَبَيْنَمَا هِيَ تَخْدُمُنِي ذَاتَ لَيْلَةٍ إِذْ تَكَشَّفَ لِي مِنْهَا شَيْءٌ فَوُتِبْتُ عَلَيْهَا فَلَمَّا أَصْبَحْتُ عَدَوْتُ عَلَى قَوْمِي فَأَخْبَرْتُهُمْ خَبْرِي فَقُلْتُ : انْطَلِقُوا مَعِيَ إِلَى

رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأَخْبِرَهُ بِأَمْرِي، فَقَالُوا: لَا وَاللَّهِ! لَا تَفْعَلْ، نَتَخَوَّفُ أَنْ يَنْزِلَ فِيْنَا قُرْآنٌ أَوْ يَقُولَ فِيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَقَالَةً يَبْقَى عَلَيْنَا عَارُهَا، وَلَكِنْ أَذْهَبَ أَنْتَ فَاصْنَعْ مَا بَدَاكَ، قَالَ: فَخَرَجْتُ فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَأَخْبِرْتُهُ خَبِيرِي فَقَالَ: ((أَنْتَ بِذَاكَ؟)) قُلْتُ أَنَا بِذَاكَ، قَالَ: ((أَنْتَ بِذَاكَ؟)) قُلْتُ أَنَا بِذَاكَ، قَالَ: ((أَنْتَ بِذَاكَ؟)) قُلْتُ أَنَا بِذَاكَ، وَهَذَا أَنَا إِذَا أَتَا مَضَى فِي حُكْمِ اللَّهِ فَإِنِّي صَابِرٌ لِذَلِكَ قَالَ: ((أَعْتَقِي رَقَبَةً)). قَالَ: فَضَرَبْتُ صَفْحَةَ عُنُقِي بِيَدِي فَقُلْتُ: لَا وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ! مَا أَصْبَحْتُ أُمْلِكُ غَيْرَهَا، قَالَ: ((فَصُمْ شَهْرَيْنِ))، قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَهَلْ أَصَابَنِي مَا أَصَابَنِي إِلَّا فِي الصَّيَامِ، قَالَ: ((فَأَطْعِمِ سِتِينَ مِسْكِينًا))، قُلْتُ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَقَدْ بَنَّا لَيْلَتَنَا هَذِهِ وَحَشَى مَا لَنَا عَشَاءً قَالَ: ((أَذْهَبْ إِلَى صَاحِبِ صَدَقَةِ بَنِي زُرَيْقٍ فَقُلْ لَهُ فَلْيُدْفَعْهَا إِلَيْكَ، فَأَطْعِمْ عَنْكَ مِنْهَا وَسَقَا سِتِينَ مِسْكِينًا، ثُمَّ اسْتَعِنْ بِسَائِرِهِ عَلَيْكَ وَعَلَى عِيَالِكَ))، قَالَ: فَزَجَعْتُ إِلَى قَوْمِي فَقُلْتُ: وَجَدْتُ عِنْدَكُمْ الصَّبِيحَ وَسُوءَ الرَّأْيِ وَوَجَدْتُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ السَّعَةَ وَالْبَرَكَهَ، أَمْرِي بِصَدَقَتِكُمْ فَأَذْفَعُوهَا إِلَيَّ، فَذَفَعُوهَا إِلَيَّ. (اسنادہ صحیح) ارواء الغلیل (۲۰۹۱) صحیح ابی داود (۱۹۱۷)

ترجمہ: سلمہ بن صعور انصاری سے روایت ہے انہوں نے کہا میں ایسا مرد تھا کہ جماع میں میری ایسی حالت ہوتی کہ کسی کی نہ ہوتی پھر جب رمضان آیا ظہار کیا میں نے اپنی بیوی سے (یعنی کہا کہ تو مجھ پر ایسی حرام ہے جیسے ماں کی پیٹھ) یہاں تک کہ گزرے رمضان اس خوف سے کہ اگر کہیں شروع کروں میں اس سے جماع رات کو تو تار بندھا رہے گا اس کا میری طرف سے یہاں تک کہ آجائے مجھ پر دن اور نہ ہو سکے گا مجھ میں سے کہ میں اس کو چھوڑوں تو ایک رات وہ میری خدمت کر رہی تھی کہ کھل گئی اس کی کوئی چیز (بعض روایت میں ہے کہ کھل گئی پازیب اس کی) اور میں اس پر کودا (یعنی جماع کیا اس سے) پھر جب صبح ہوئی اپنی قوم کے پاس آیا اور ان کو اپنے حال کی خبر دی اور میں نے کہا میرے ساتھ چلو رسول اللہ ﷺ کے پاس تاکہ میں اپنے حال سے ان کو خبر دوں تو میری قوم نے کہا ہم نہ جائیں گے قسم ہے اللہ کی ہم ڈرتے ہیں کہ ایسا نہ ہو اترے ہمارے حق میں قرآن یا فرما میں رسول اللہ ﷺ کوئی ایسی بات کہ اس کی عار باقی رہے ہم پر لیکن تو جا اور جو مناسب ہو کہہ۔ کہا راوی نے کہ پھر نکلا میں اور حاضر ہوا آپ کے پاس اور خبر دی میں نے ان کو اپنے حال کی آپ نے فرمایا تو ہی نے ایسا کیا میں نے کہا میں نے ہی ایسا کیا اور تین بار فرمایا میں حاضر ہوں جاری کیجیے مجھ پر اللہ کا حکم میں اس پر ثابت رہنے والا ہوں آپ نے فرمایا آزاد کر ایک بردہ کہا راوی نے کہ میں نے اپنے چنبر گردن پر ہاتھ مارا اور عرض کی کہ قسم ہے اس پروردگار کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے میں مالک نہیں ہوں اس کے کسی دوسرے کا فرمایا آپ نے کہ پھر روزہ رکھ دو میں نے عرض کی اے رسول اللہ کے مصیبت جو مجھے پہنچی ہے یہ روزے ہی میں تو پہنچی ہے فرمایا آپ نے کہ پھر کھلاؤ

ساتھ مسکینوں کو میں نے کہا قسم ہے اللہ کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے کہ ہم خود آج کی رات بھوکے رہے کہ رات کا کھانا ہمارے پاس نہ تھا فرمایا آپ نے کہ جا اس کے پاس جو بنی زریق کی زکوٰۃ تحصیلتا ہے اور کہہ اس کو کہ دے وہ تجھ کو سو کھلا دے تو اس میں سے اپنی طرف سے ساتھ مسکینوں کو اور باقی اس میں سے خرچ کر تو اپنے اوپر اور اپنے عیال پر۔ کہا راوی نے کہ پھر گیا میں اپنی قوم کے پاس اور کہا میں نے کہ پائی میں نے تمہارے پاس تنگی اور بری تجویز اور پائی میں نے رسول اللہ ﷺ کے پاس کشادگی اور برکت، حکم کیا ہے مجھ کو کہ تم لوگ اپنی زکوٰۃ مجھے دو، سودی انہوں نے اپنی زکوٰۃ مجھ کو۔

فائدہ: یہ حدیث حسن صحیح ہے کہا محمد بن سلیمان بن یسار نے نہیں سنا میرے نزدیک سلمہ بن صخر سے اور کہا انہوں نے کہ سلمہ بن صخر کو سلمان بن صخر بھی کہتے ہیں اور اس باب میں خولہ بن ثعلبہ سے بھی روایت ہے۔

مترجم: اس حدیث میں تصریح ہے کہ یہ کفارہ ہے ظہار کا نہ روزہ رمضان کا۔ اور بعض روایتوں میں سلمہ بن صخر کا نام نہیں آیا فقط راوی نے یہی کہا کہ ایک شخص آیا اور اس نے یوں بیان کیا۔ الی آخر الحدیث۔ پس جمہور نے ان دونوں روایتوں کو جدا جدا شخصوں کا قصہ سمجھا ہے اور ایک کو محمول کیا ہے ظہار پر ایک کو روزہ رمضان کے کفارہ پر اور بعض محققین کے نزدیک دونوں باریک ہی شخص کا حال ہے اور واقعہ بھی ایک ہے پس استدلال کیا ہے اس سے فقط کفارہ ظہار پر اور نہیں پائی کوئی تصریح روزہ رمضان کے کفارہ کی۔ اور وقت ایک ٹوکرا ہے کہ ساتھ صاع کھجور اس میں آتی ہے۔



(۳۳۰۰) عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ : ﴿ لَمَّا نَزَلَتْ يَأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نَاجَيْتُمُ الرَّسُولَ فَقَلِّدُوا بَيْنَ يَدَيْ نَجْوِكُمْ صَدَقَةً ﴾ قَالَ لِيَ النَّبِيُّ ﷺ ((مَا تَرَى ؟ دِينَارًا)) قُلْتُ : لَا يُطِيقُونَهُ ، قَالَ : ((فَيَنْصَفُ دِينَارًا)) قُلْتُ : لَا يُطِيقُونَهُ ، قَالَ : ((فَكُم)) قُلْتُ شَعِيرَةً ، قَالَ : ((إِنَّكَ لَزَهِيدٌ)) ، قَالَ : فَنَزَلَتْ ﴿ أَشْفَقْتُمْ أَنْ تُقَدِّمُوا بَيْنَ يَدَيْ نَجْوِكُمْ صَدَقَاتٍ ﴾ الْآيَةِ قَالَ فَبَيَّ خَفَّفَ اللَّهُ عَنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ . [(ضعيف الاسناد)] اس میں علی بن ابی طالب سیدنا علی سے محل نظر ہے اور ثوری مدلس کا معنعنہ بھی ہے

ترجمہ: علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا جب یہ آیت اتری ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نَاجَيْتُمُ الرَّسُولَ فَقَلِّدُوا بَيْنَ يَدَيْ نَجْوِكُمْ صَدَقَةً﴾ یعنی اے ایمان والو! جب کان میں بات کرو رسول کے تو آگے بھیجو اس سے پہلے صدقہ مجھ سے فرمایا نبی ﷺ نے کیا رائے ہے تیری (یعنی کیا صدقہ مقرر کیا جائے) ایک دینار میں نے عرض کی کہ لوگ طاقت نہ رکھیں گے اس کی فرمایا آدھا دینار میں نے عرض کی کہ لوگ طاقت نہ رکھیں گے اس کی آپ نے فرمایا پھر کتنا میں نے کہا ایک جو فرمایا آپ نے تو بہت کمی کرنے والا ہے پس اتری یہ آیت ﴿أَشْفَقْتُمْ﴾ کیا ڈر گئے تم کہ پہلے سے لا رکھو آگے مناجات اپنی کے صدقہ۔ آخر آیت تک۔ کہا حضرت علیؓ نے سو میرے اوپر فضل فرما کر ہلکا کر دیا اللہ تعالیٰ نے اس حکم کو (یعنی منسوخ ہو گیا)۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ ہم نہیں جانتے اس کو مگر اسی سند سے اور مراد ایک جو سے جو کے برابر سونا ہے۔
خاتمہ: سورہ مجادلہ میں یہ مضامین ہیں حال خولہ بنت ثعلبہ کا اور حکم ظہار کا وعید عذاب مہین کی اللہ اور رسول کی مخالفت کے لیے حشر کا حال، علم اللہ تعالیٰ کا اور معیت اس کی ہر صاحب نجوئی کے ساتھ شکایت منافقان اہل نجوئی کی، تحذیر ان کے حال کی جو بجائے سلام کے سام کہتے ہیں جواز نجوئی بر وقتوئی کے لیے امر مجلسوں میں کھل کر بیٹھنے کا نسخ اس صدقہ کا جو نجوئی کے لیے مامور ہوا تھا، تعریض ان لوگوں کے حال پر جو یہود سے دوستی رکھتے تھے اور بڑی مذمت کافروں سے محبت رکھنے کی وعدہ غلبہ کا رسولوں کے لیے مومنوں کی شان سے نہیں کہ کافروں سے دوستی رکھیں اگر چہ ان کے اقارب ہوں اور فضیلت ایسے مومنوں کی۔



(۳۳۰۱) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ يَهُودِيًّا أَتَى عَلَى نَبِيِّ اللَّهِ ﷺ وَأَصْحَابِهِ فَقَالَ: السَّامُ عَلَيْكُمْ، فَرَدَّ عَلَيْهِ الْقَوْمُ، فَقَالَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ: ((هَلْ تَذَرُونَّ مَا قَالَ هَذَا؟)) قَالُوا: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، سَلَّمَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ. قَالَ: ((لَا وَلَكِنَّهُ قَالَ: كَذًا وَكَذًا، رُدُّوهُ عَلَيَّ))، فَرَدُّوهُ فَقَالَ: ((قُلْتُ السَّامُ عَلَيْكُمْ)) قَالَ: نَعَمْ، قَالَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ: عِنْدَ ذَلِكَ: ((إِذَا سَلَّمَ عَلَيْكُمْ أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ فَقُولُوا: عَلَيْكَ مَا قُلْتُ)) قَالَ: ﴿وَإِذَا جَاءُوكَ حَيَّوْكَ بِمَا لَمْ يُحَيِّكَ بِهِ اللَّهُ﴾. (اسنادہ صحیح) الارواء: ۱۱۷/۵.

ترجمہ: انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک یہودی نبی ﷺ اور ان کے صحابہ کے پاس آیا اور اس نے کہا السام علیکم (یعنی مری پڑے تم پر) اور جواب دیا لوگوں نے اس کو تب فرمایا نبی ﷺ نے تم جانتے ہو کہ اس نے کیا کہا انہوں نے کہا اللہ اور رسول اس کا خوب جانتا ہے، سلام کیا اس نے اے نبی اللہ کے آپ نے فرمایا نہیں بلکہ اس نے ایسا ویسا کہا سو تم مجھے جواب دو صحابہ نے آپ کو جواب دیا (یعنی نیت کی آپ کو جواب دینے کی کہ وہ لائق جواب نہ تھا) پھر آپ نے یہودی سے پوچھا کہ تم نے السام علیکم کہا اس نے کہا ہاں فرمایا اللہ کے نبی نے اسی وقت سے کہ جب سلام کرے تم پر کوئی اہل کتاب سے تو تم اتنا ہی کہو اس کے جواب میں علیک ما قلت یعنی تجھی پر ہے جو تو نے کہا اور پڑھی آپ نے یہ آیت ﴿وَإِذَا جَاءُوكَ﴾ یعنی جب آتے ہیں تیرے پاس یعنی اہل کتاب دعا دیتے ہیں تجھ کو ایسی جو نہیں دی تجھ کو اللہ تعالیٰ نے۔
فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔



۵۹۔ باب: وَمِنْ سُورَةِ الْحَشْرِ تفسیر سورہ حشر

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

(۳۳۰۲) عَنْ أَبِي عُمَرَ قَالَ: حَرَّقَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ نَخْلَ بَنِي النَّضِيرِ وَقَطَعَ وَهِيَ الْبُؤَيْرَةُ فَأَنْزَلَ اللَّهُ ﴿مَا

قَطَعْتُمْ مِنْ لَيْنَةٍ أَوْ تَرَكْتُمُوهَا قَائِمَةً عَلَى أُصُولِهَا فَبِإِذْنِ اللَّهِ وَلِيُخْزِيَ الْفَاسِقِينَ))۔

(اسنادہ صحیح) صحیح ابی داود (۲۳۵۴)

ترجمہ: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا جلا دیا رسول اللہ ﷺ نے بنی نضیر کے کھجور کے درختوں کو اور کاٹ ڈالے اور اس مقام کا نام بوریہ تھا، سو اتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت ﴿مَا قَطَعْتُمْ مِنْ لَيْنَةٍ﴾ سے آخر تک۔ یعنی نہیں کاٹا تم نے کوئی درخت کھجور کا اور نہ چھوڑا قائم اپنی جڑوں پر مگر اللہ کے حکم سے اور تاکہ ذلیل کرے وہ فاسقوں کو۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔



(۳۳۰۳) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿مَا قَطَعْتُمْ مِنْ لَيْنَةٍ أَوْ تَرَكْتُمُوهَا قَائِمَةً عَلَى أُصُولِهَا﴾ قَالَ: اللَّيْنَةُ: النَّخْلَةُ ﴿وَلِيُخْزِيَ الْفَاسِقِينَ﴾ قَالَ: اسْتَنْزَلُوهُمْ مِنْ حُصُونِهِمْ قَالَ: وَأَمَرُوا بِقَطْعِ النَّخْلِ فَحَكَّ فِي صُدُورِهِمْ فَقَالَ الْمُسْلِمُونَ: قَدْ قَطَعْنَا بَعْضًا وَتَرَكْنَا بَعْضًا فَلَنَسْأَلَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ هَلْ بَيْنَمَا قَطَعْنَا مِنْ أَجْرٍ، وَهَلْ عَلَيْنَا فِيمَا تَرَكْنَا مِنْ وَزْرِ؟ فَأَنْزَلَ اللَّهُ: ﴿مَا قَطَعْتُمْ مِنْ لَيْنَةٍ أَوْ تَرَكْتُمُوهَا قَائِمَةً عَلَى أُصُولِهَا﴾ الْآيَةَ. (صحیح الاسناد)

ترجمہ: ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس آیت کی تفسیر میں کہا ﴿مَا قَطَعْتُمْ﴾ یعنی نہیں کاٹا تم نے کوئی لینہ یا چھوڑ دیا اس کو قائم اپنی جڑوں پر۔ کہا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے لینہ کھجور کا درخت ہے ﴿وَلِيُخْزِيَ الْفَاسِقِينَ﴾ یعنی تاکہ ذلیل کرے اللہ فاسقوں کو۔ کہا ابن عباسؓ نے اتار دیا ان کو مسلمانوں نے ان کے قلعوں سے کہا۔ ابن عباسؓ نے اور جب حکم ہوا ان کو کھجور کے درختوں کے کاٹنے کا تو ان کے دل میں خیال آیا اور مسلمانوں نے کہا کہ کاٹے ہم نے بعض درخت اور چھوڑ دیئے بعض تو پوچھیں ہم رسول اللہ ﷺ سے کہ جو درخت ہم نے کاٹے ہیں اس میں کچھ ثواب ہے اور جو چھوڑ دیئے ہیں اس میں کچھ عذاب ہے پس اتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت ﴿مَا قَطَعْتُمْ﴾ سے آخر تک۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے حسن ہے۔ اور روایت کی بعض نے یہ حدیث حفص بن غیاث سے انہوں نے حبیب سے انہوں نے سعید بن جبیر سے مرسل۔ اور انہیں ذکر کیا اس سند میں ابن عباس رضی اللہ عنہما کا۔ روایت کی ہم سے یہ حدیث عبداللہ بن عبد الرحمن نے انہوں نے ہارون بن معاویہ سے انہوں نے حفص سے انہوں نے حبیب بن ابی عمرہ سے انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے نبی ﷺ سے مرسل۔ کہا ابو یسٰی نے یہ حدیث محمد بن اسماعیل بخاری نے مجھ سے سنی۔

مترجم: ترمذی رحمہ اللہ اس سند کی رو سے شیخ ہوئے بخاری کے فضل اللہ یوتیہ من یشاء۔



(۳۳۰۴) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ بَاتَ بِهِ ضَيْفٌ فَلَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ إِلَّا قُوْتُهُ وَقُوْتُ صَبِيَانِهِ فَقَالَ لِإِمْرَأَتِهِ: نَوْمِي الصَّبِيَّةَ وَأَطْفِئِي السِّرَاجَ وَقَرَّبِي لِلضَّيْفِ مَا عِنْدَكَ فَتَزَلْتُ هَذِهِ الْآيَةَ: ﴿وَيُؤْتِرُونَ عَلَى أَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ﴾ (اسنادہ صحیح) (سلسلة الاحادیث الصحیحة: ۳۲۷۲)

ترجمہ: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرد انصاری کے پاس ایک مہمان آیا اور اس کے پاس کھانا نہ تھا مگر اس کا اور اس کے لڑکوں کا، سو اس نے اپنی بیوی سے کہا کہ لڑکوں کو سلا دے اور چراغ بجھا دے اور مہمان کے آگے رکھ دے جو تیرے پاس ہو اس پر یہ آیت اتری ﴿و یؤتروں﴾ یعنی مقدم رکھتے ہیں وہ اپنی جانوں پر اگر چہ ان کو بھوک ہو۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

خاتمہ: سورہ حشر میں یہ مضامین ہیں حسب تفصیل ذیل تسبیح آسمان و زمین کی چیزوں کی قصہ یہود بنی نصیر کا اور کاٹ ڈالنا ان کے درختوں کا تقسیم فی کی حکم راضی رہنے کا رسول کے عطاء پر صفات مہاجرین اور انصار کے اور حسن نصرت انصار کی صفات ان مومنوں کی کہ بعد انصار و مہاجرین کے آئیں گے منافقوں کا وعدہ کرنا بنی نصیر کے یہود سے کہ ہم تمہارے رفیق ہیں امر تقویٰ اور فکر آخرت کا اور نبی اللہ سے غافل ہونے سے خاشع اور متصدع ہو جانا پہاڑ کا اگر اس پر قرآن اترے تو حید الوہیت اور اسمائے الہی یعنی ملک و قدوس اور سلام و مہمسن اور عزیز و جبار و متکبر وغیرہ تسبیح سموت و ارض کی۔



۶۰۔ باب: وَمِنْ سُورَةِ الْمُؤْتَحِنَةِ

سورہ مؤتحنہ کی تفسیر

(۳۳۰۵) عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ يَقُولُ ﴿بَعَثَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنَا وَالزُبَيْرُ وَالْمِقْدَادُ بْنُ الْأَسْوَدِ فَقَالَ ﴿(انْطَلِقُوا حَتَّى تَأْتُوا رَوْضَةَ خَاخَ فَإِنَّ بِهَا طَعِينَةً مَعَهَا كِتَابٌ فَخُذُوهُ مِنْهَا فَاتُونِي بِهِ)﴾ فَخَرَجْنَا تَتَعَادَى بِنَا حَيْلُنَا حَتَّى أَتَيْنَا الرَّوْضَةَ فَإِذَا نَحْنُ بِالطَّعِينَةِ فَقُلْنَا ﴿أَخْرِجِي الْكِتَابَ فَقَالَتْ ﴿مَا مَعِيَ مِنْ كِتَابٍ، فَقُلْنَا لَتُخْرِجِي الْكِتَابَ أَوْ لَتُلْقِيَنَّ الثِّيَابَ، قَالَ: فَأَخْرَجَتْهُ مِنْ عَقَاصِهَا، قَالَ فَاتَيْنَا بِهِ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَإِذَا هُوَ: مِنْ حَاطِبِ بْنِ أَبِي بَلْتَعَةَ إِلَى أَنَسٍ مِنْ الْمُشْرِكِينَ بِمَكَّةَ، يُخْبِرُهُمْ بِبَعْضِ أَمْرِ النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ: ((مَا هَذَا يَا حَاطِبُ))؟ قَالَ: لَا تَعْجَلْ عَلَيَّ يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنِّي كُنْتُ أَمْرَاءَ مُلْصَقًا فِي فُرَيْشٍ وَلَمْ أَكُنْ مِنْ أَنْفُسِهَا وَكَانَ مَنْ مَعَكَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ لَهُمْ قَرَابَاتٌ يَحْمُونَ بِهَا أَهْلِيَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ بِمَكَّةَ فَأُحْبِبْتُ إِذْ قَاتَنِي ذَلِكَ مِنْ نَسَبٍ فِيهِمْ أَنْ اتَّخِذَ فِيهِمْ يَدًا يَحْمُونَ بِهَا قَرَابَتِي وَمَا فَعَلْتُ ذَلِكَ كُفْرًا وَارْتِدَادًا عَنْ دِينِي وَلَا رِضًا بِالْكَفْرِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((

صَدَقَ))، فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: دَعْنِي يَا رَسُولَ اللَّهِ! أُضْرِبُ عَنْقَ هَذَا الْمُنَافِقِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((إِنَّهُ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا فَمَا يُدْرِيكَ لَعَلَّ اللَّهَ أَطْلَعَ عَلَى أَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ: اْعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ)). قَالَ: وَفِيهِ أَنْزَلْتُ هَذِهِ السُّورَةَ ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا عَدُوِّي وَعَدُوَّكُمْ أَوْلِيَاءَ تُلْقُونَ إِلَيْهِم بِالْمَوَدَّةِ﴾ السُّورَةُ. قَالَ عُمَرُو: وَقَدْ رَأَيْتُ ابْنَ أَبِي رَافِعٍ وَكَانَ كِتَابًا لِعَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ. (اسنادہ صحیح) صحیح ابی داود (۲۳۸۱)

ترجمہ: عید اللہ بن ابورافع سے روایت ہے کہ اس میں نے علی بن ابی طالب سے کہتے ہیں کہ بھیجا ہم کو رسول اللہ ﷺ نے مجھے اور زیر اور مقداد بن اسود کو اور کہا جاؤ تم یہاں تک کہ پہنچو روضہ خاں میں (اور وہ نام ہے ایک مقام کا) اور وہاں ایک عورت ہے اونٹ پر سوار اس کے پاس ایک خط ہے، سولواس سے اور میرے پاس لاؤ پھر نکلے ہم دوڑتے تھے گھوڑے ہمارے ہمیں لیے ہوئے یہاں تک کہ ہم روضہ میں پہنچے تو ہم کو ایک عورت ہودج میں ملی اور ہم نے کہا نکال تو خط اس نے کہا میرے پاس تو کوئی خط نہیں ہم نے کہا تو خط نکال نہیں تو سب کپڑے اتار کہا راوی نے پھر نکالا اس نے اپنی چوٹی میں سے کہلائے ہم وہ خط آپ کے پاس اور وہ حاطب بن ابی بلتعہ کا لکھا ہوا تھا مشرکین مکہ کے نام خبر دیتے تھے وہ اس کے ذریعہ سے آنحضرتؐ کے کسی بھید کی تب آپ نے فرمایا کیا ہے یہ اے حاطب انہوں نے عرض کی کہ جلدی نہ کریں آپ مجھ پر اے اللہ کے رسول میں ایک آدمی ہوں ملا ہوا قریش میں اور نہیں ہوں ان کی قوم کا اور وہ لوگ جو آپ کے ساتھ ہیں مہاجرین سے ان کے قربت والے مکہ میں کہ وہ حمایت کرتے ہیں ان کے اہل اور مال کی پھر جب میرا کوئی نسب ان میں نہیں ہے تو میں نے چاہا کہ ان پر احسان کرو کہ اس کی مردت سے وہ میرے عزیزوں کی حمایت کریں اور یہ کام میں نے کفر و ارتداد کی راہ سے نہیں کیا کہ اپنے دین سے پھر گیا ہوں اور نہ کفر سے راضی ہو کر پس نبی ﷺ نے فرمایا کہ حاطب نے سچ کہا، عمرؓ نے عرض کی کہ اجازت دیجیے مجھ کو اے رسول اللہ کے کہ میں اس منافق کی گردن ماروں تو نبی ﷺ نے فرمایا کہ وہ جنگ بدر میں حاضر ہو چکا ہے سو تم کیا جانو یقین ہے کہ اللہ نے جھانکا ہے بدر والوں پر اور فرمایا تم کچھ بھی کرو میں تم کو بخش چکا۔ کہا راوی نے اور اسی بارے میں یہ آیت اتری ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا﴾ یعنی اے ایمان والو میرے اور اپنے دشمنوں کو دوست نہ بناؤ ان کو پیغام بھیجتے ہودوستی سے۔ آخر سورہ تک۔ عمرو جو راوی ہیں حدیث کے کہتے ہیں دیکھا میں نے ابورافع کے بیٹے کو اور وہ کاتب تھے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور اس بارے میں عمرو اور جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے اور روایت کی کئی لوگوں نے یہ حدیث مانند اس کے سفیان بن عیینہ سے اور ذکر کیا انہوں نے یہی لفظ کہ علی اور زیر رضی اللہ عنہما وغیرہ نے کہا نکال تو خط نہیں تو اتار سب

کپڑے اور یہی حدیث مروی ہوئی ہے ابو عبد الرحمن سلمی سے وہ روایت کرتے ہیں علی بن ابی طالب سے مانند اسی روایت کے اور ذکر کر لیا بعض نے کہ انہوں نے کہا تو خط نکال نہیں تو ہم تجھے ننگا کریں گے۔



(۳۳۰۶) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : مَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَمْتَحِنُ إِلَّا بِالْأَيْمَنِ الَّتِي قَالَ اللَّهُ : ﴿ إِذَا جَاءَكَ الْمُؤْمِنَاتُ يُبَايِعْنَكَ ۖ ﴾ الْآيَةَ. قَالَ مَعْمَرٌ : فَأَخْبَرَنِي ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ : مَا مَسَّتْ يَدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَدَ امْرَأَةٍ إِلَّا امْرَأَةً يَمْلِكُهَا . (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کسی کو نہ آزماتے تھے مگر اس آیت سے ﴿اذا جاءك المؤمنات﴾ معمر نے کہا خبر دی مجھ کو ابن طاووس نے اپنے باپ سے اور کہا ان کے باپ نے نہیں چھوا رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ نے کسی عورت کے ہاتھ کو مگر جو آپ کے ملک ہو یعنی اشتراک نکاح سے مراد یہ ہے کہ بیعت آپ زبانی لیتے۔
فائلا: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔



(۳۳۰۷) حَدَّثَنَا أُمُّ سَلَمَةَ الْأَنْصَارِيَّةُ قَالَتْ : قَالَتْ امْرَأَةٌ مِنَ النِّسْوَةِ : مَا هَذَا الْمَعْرُوفُ الَّذِي لَا يَنْبَغِي لَنَا أَنْ نَعْصِيكَ فِيهِ؟ قَالَ : لَا تَنْحَنَ. قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ بَنِي فُلَانٍ قَدْ أَسْعَدُونِي عَلَى عَمِيٍّ وَلَا بُدْلِي مِنْ قَضَائِهِمْ، فَأَبَى عَلَيَّ فَعَاتَبْتُهُ مَرَارًا فَأَذِنَ لِي فِي قَضَائِهِمْ فَلَمْ أَنْحَ بَعْدَ قَضَائِهِمْ وَلَا غَيْرِهِ حَتَّى السَّاعَةِ وَلَمْ يَبْقَ مِنَ النِّسْوَةِ امْرَأَةٌ إِلَّا وَقَدْ نَاحَتْ، غَيْرِي . (اسنادہ حسن) التعليق على ابن ماجه .

ترجمہ: ہم سے ام سلمہ انصاریہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہا کہ ایک عورت نے عرض کی کہ معروف سے کیا مراد ہے جس میں ہم کو آپ ﷺ کی نافرمانی جائز نہیں آپ ﷺ نے فرمایا وہ یہی ہے کہ نوحہ مت کرو تم میں نے عرض کی اے رسول اللہ کے فلان قبیلہ کی عورتیں نوحہ میں میرے شریک ہوئیں جب میں نے اپنے چچا پر نوحہ کیا تھا تو مجھے اس کا بدلہ کرنا ضرور ہے آپ نے میری بات نہ مانی میں نے کئی بار عرض کیا تو مجھے اس کا بدلہ کرنے کی اجازت دی پھر نہ روئی میں ان کے بدلہ کے بعد ان پر اور نہ کسی پر قیامت تک اور باقی نہ رہی کوئی عورت ان عورتوں سے جنہوں نے بیعت کی تھی مگر اس نے نوحہ کیا سو امیرے۔

فائلا: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ اور اس بارے میں ام عطیہ سے بھی روایت ہے عبد اللہ بن حمید نے کہا ام سلمہ انصاریہ کا نام اسماء ہے اور وہ بیٹے ہیں یزید کے جو بیٹے ہیں سکن کے۔

ترجمہ: پوری آیت جس پر آپ بیعت لیا کرتے تھے یہ ہے: ﴿يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا جَاءَكَ الْمُؤْمِنَاتُ يُبَايِعْنَكَ عَلَى أَنْ لَا يُسْرِقْنَ بِاللَّهِ شَيْئًا وَلَا يَسْرِقْنَ وَلَا يَزْنِينَ وَلَا يَقْتُلْنَ أَوْلَادَهُنَّ وَلَا يَأْتِينَ بِبُهْتَانٍ يَفْتَرِينَهُ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَأَرْجُلِهِنَّ

وَلَا يَعْصِيَنَّكَ فِي مَعْرُوفٍ فَبَايَعَهُنَّ وَاسْتَغْفِرُ لَهُنَّ اللَّهُ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ ﴿١﴾۔ یعنی اے نبی جب آپ تیرے پاس عورتیں قرار کرنے کو اس پر کہ شریک نہ بٹھرائیں اللہ کا کسی کو اور چوری نہ کریں اور بدکاری نہ کریں اور اپنی اولاد نہ ماریں اور طوفان نہ لائیں اپنے ہاتھ پیروں میں باندھ کر (یعنی بے اصل جواز خود باندھ لیا ہو) اور نافرمانی نہ کریں وہ تیری کسی معروف میں (ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی روایت میں اسی معروف سے سوال ہوا ہے) کہ ان سے قرار لے اور معافی مانگ ان کے واسطے اللہ سے بے شک اللہ بخشنے والا ہے مہربان۔ انتہی۔ اور اس حدیث سے نہی نکلی نوحہ کی اور نوحہ عرب میں ایسا مروج تھا کہ گویا صلہ رحم کا ایک جزو اعظم تھا اس لیے اس عورت نے اجازت مانگی کہ میں فلاں قبیلہ والوں کے شریک نوحہ ہوں گی کہ وہ میرے شریک ہوئی تھیں اور آپ نے اس کے عجز والہاج پر اجازت دی کہ بعد بدلہ اتارنے کے پھر کبھی نہ روئے شائع کو اختیار ہے کہ کسی کو براہ مصلحت اجازت دے مگر یہ سہنائے ہند کا معلوم نہیں اجازت کا پٹہ کہاں سے آیا ہے کہ ہر سال بارہ سو برس سے محرم میں روتے پیٹتے چلے آتے ہیں ان کا نوحہ تمام ہی نہیں ہوتا اب ان کے رونے سے ہمیں رونا آتا ہے۔ معاذ اللہ من ذالک۔

خاتمہ: سورہ ممتحنہ میں مضامین ذیل مندرج ہیں: نبی دشمنان اللہ کی دوستی سے اور موانع ان سے محبت کرنے کے نفع نہ دینا کسی کی اولاد و قرابت کا قیامت میں لازم ہونا پیروی ابراہیم کا ہم پر اور پیزار ہو جانا ان کا اپنی برادری کا سبب ان کے شرک کے لازم ہونا مومنوں پر انبیاء کی پیروی کا اس امر میں کہ انہوں نے عداوت کفار سے کی۔ رخصت حسن سلوک کی ان کافروں سے جنہوں نے مسلمانوں کو ایذا نہ دی، مومنات کا امتحان، حکم مومنوں کی بیویوں کا جو کفار کے ہاتھ میں پڑ جائیں۔ بیعت عورتوں کی نبی ان لوگوں کی محبت سے جو اللہ کے غضب میں گرفتار ہیں، مایوس ہونا کافروں کا اصحاب قبور سے۔

لطیفہ: گور پرست کافروں سے بدتر ہیں کہ ان کو اہل قبور سے امید ہے۔



(۳۳۰۸) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى ﴿إِذَا جَاءَ كُفُّ الْمُؤْمِنَاتِ مُهَاجِرَاتٍ فَامْتَحِنُوهُنَّ﴾ قَالَ : كَانَتْ الْمَرْأَةُ إِذَا جَاءَ بِ النَّبِيِّ ﷺ لِيُسَلِّمَ حَلْفَهَا بِاللَّهِ : مَا خَرَجْتُ مِنْ بُغْضِ زَوْجِي، مَا خَرَجْتُ إِلَّا حُبًّا لِلَّهِ وَلِرَسُولِهِ . (ضعيف منقطع)

ترجمہ: ابن عباس رضی اللہ عنہما اللہ تعالیٰ کے اس قول ﴿إِذَا جَاءَ كُفُّ الْمُؤْمِنَاتِ مُهَاجِرَاتٍ فَامْتَحِنُوهُنَّ﴾ کی تفسیر میں کہتے ہیں کہ جب کوئی عورت نبی ﷺ کے پاس مسلمان ہونے آتی تو آپ ﷺ اس سے اللہ کی قسم لیتے کہ اس نے اپنے خاوند کی ناجاتی کی وجہ سے وطن نہیں چھوڑا بلکہ صرف اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی محبت کی وجہ سے چھوڑا ہے۔



۶۱۔ باب: وَمِنْ سُورَةِ الصَّف

سورۃ الصف کی تفسیر

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

(۳۳۰۹) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ : قَعَدْنَا نَقْرَأُ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَتَذَكَّرْنَا فَقُلْنَا لَوْ نَعْلَمُ أَىِّ الْأَعْمَالِ أَحَبُّ إِلَى اللَّهِ لَعَمَلْنَاهُ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى : ﴿ سَبِّحْ لِلَّهِ مَا فِي السَّمُوتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۝ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لِمَ تَقُولُونَ مَا لَا تَفْعَلُونَ ﴾ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ : فَقَرَأَهَا عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، قَالَ : أَبُو سَلَمَةَ : فَقَرَأَهَا عَلَيْنَا ابْنُ سَلَامٍ. قَالَ يَحْيَى : فَقَرَأَهَا عَلَيْنَا أَبُو سَلَمَةَ. قَالَ ابْنُ كَثِيرٍ : فَقَرَأَهَا عَلَيْنَا الْأَوْزَاعِيُّ. قَالَ عَبْدُ اللَّهِ : فَقَرَأَهَا عَلَيْنَا ابْنُ كَثِيرٍ. (صحيح الاسناد)

ترجمہ: عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا ہم چند صحابہ رسول اللہ ﷺ کے بیٹھے ہوئے تھے اور چرچا کیا ہم نے اس کا کہ اگر ہم جانتے کہ کون سا عمل اللہ کو پیارا ہے تو بے شک اس کو بجالاتے پس اللہ تعالیٰ نے اتاری یہ آیت ﴿سَبِّحْ لِلَّهِ مَا فِي السَّمُوتِ﴾ سے آخر تک۔ یعنی تسبیح کرتا ہے اللہ کی جو ہے آسمان و زمین میں اور وہ زبردست ہے حکمت والا اے ایمان والو کیوں کہتے ہو تم وہ جو کرتے نہیں۔ عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے کہا ہم پر پڑھی یہ سورت رسول اللہ ﷺ نے کہا ابو سلمہ نے کہ ہم پر پڑھی یہ سورت عبد اللہ بن سلام نے کہا یحییٰ نے کہ ہم پر پڑھی ابو سلمہ نے کہا ابن کثیر نے کہ ہم پر پڑھی ابو زاعی نے کہا عبد اللہ نے کہ ہم پر پڑھی ابن کثیر نے۔

فائدہ: اور محمد بن کثیر میں اختلاف کیا گیا ہے۔ اس حدیث کی سند میں اوزاعی سے تو روایت کی ہے ابن مبارک نے اوزاعی سے انہوں نے یحییٰ بن کثیر سے انہوں نے ہلال بن ابی میمونہ سے انہوں نے عطاء سے انہوں نے عبد اللہ سے جو بیٹے سلام کے ہیں یا روایت ہے ابو سلمہ سے وہ روایت کرتے ہیں عبد اللہ بن سلام سے۔ اور روایت کی ولید بن مسلم نے یہ حدیث اوزاعی سے محمد بن کثیر کی روایت کی مانند۔

مترجم: یہ حدیث مسلسل بالقراءة ہے کہ ہر شاگرد نے اپنے استاذ سے سورۃ صف سنی ہے۔

خاتمہ: سورۃ صف میں فوائد پسندیدہ کا ایک پرانہ ہوا ہے کہ و صاف کی زبان اس کے وصف میں عاجز اور مدح کی لسان اس کی تبيان اوصاف سے قاصر یہ سورۃ مجاہد فی سبیل اللہ کی فتح و ظفر کا پر وانہ ہے ہر قاتل فی سبیل اللہ اس کا دیوانہ ہے اس میں اول تسبیح سموت وارض کی مسطور ہے پھر فضیلت قتال فی سبیل اللہ کی مذکور موسیٰ علیہ السلام کا اپنی قوم سے خطاب ہے اور ان کی اذیت دینے کا سوال و جواب پھر بشارت ہمارے نبی کی عیسیٰ علیہ السلام کی زبان سے اور ظلم مفتریوں کا اور ارادہ کفار کا کہ نور اللہ کو اپنے منہ سے بجھا دیں

اور فضیلت جہاد کی جیسے دوزخ سے نجات پانا بہتر ہونا جہاد کا وعدہ مغفرت و ذنوب کا دخول جنت کا اور وعدہ فتح و ظفر کا مجاہدوں کے لیے اور خطاب مؤمنوں کو کہ انصار اللہ ہو جاؤ۔



۶۲۔ باب: وَمِنْ سُورَةِ الْجُمُعَةِ

تفسیر سورة الجمعة

(۳۳۱۰) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حِينَ أُنْزِلَتْ سُورَةُ الْجُمُعَةِ فَتَلَّاهَا فَلَمَّا بَلَغَ ﴿وَآخِرِينَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ﴾ قَالَ لَهُ رَجُلٌ : يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ هَؤُلَاءِ الَّذِينَ لَمْ يَلْحَقُوا بِنَا؟ فَلَمْ يُكَلِّمَهُ، قَالَ : وَسَلَّمَانَ الْفَارِسِيُّ فِينَا، قَالَ : فَوَضَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَدَهُ عَلَى سَلَمَانَ فَقَالَ : ((وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ كَانَ الْإِيمَانُ بِالْثَرَيَّا لَتَنَاولَهُ رِجَالٌ مِنْ هَؤُلَاءِ)).

(اسنادہ صحیح) سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ (۱۰۱۷)

ترجمہ: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے جب سورہ جمعہ اتری اور پڑھا اس کو آپ نے پھر جب پہنچے اس لفظ پر ﴿وَآخِرِينَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ﴾ یعنی بھیجا اللہ نے نبی کہ پڑھتا ہے ان پر آیتیں اس کی اور ان کو کتاب و حکمت سکھاتا ہے اور ان لوگوں کے لیے جو ابھی ان سے نہیں ملے پوچھا ایک شخص نے کہ اے رسول اللہ کے وہ کون لوگ ہیں جو ہم سے ابھی نہیں ملے پھر رسول اللہ ﷺ نے اس سے کچھ نہ فرمایا اور مسلمان ہمارے درمیان تھے پھر آپ نے اپنا دست مبارک مسلمان پر رکھا اور فرمایا قسم ہے پروردگار کی کہ میری جان اس کے ہاتھ میں ہے اگر ایمان ثریا میں ہوتا تو اتار لاتے چند مردان اللہ ان لوگوں میں سے یعنی اہل فارس سے۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے۔ اور عبد اللہ بن جعفر والد ہیں علی بن مدینی کے۔ اور یحییٰ بن معین نے ان کو ضعیف کہا ہے۔ اور مروی ہوئی ہے یہ حدیث نبی ﷺ سے اور سند سے بھی سوا اس سند کے۔ اور ابوالغیث کا نام سالم ہے وہ مولیٰ ہیں عبد اللہ بن مطیع کے اور ثور بن زید مدینہ کے ہیں اور ثور بن یزید شام کے۔



(۳۳۱۱) عَنْ جَابِرٍ قَالَ : بَيْنَمَا النَّبِيُّ ﷺ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَائِمًا إِذْ قَدِمَتْ عِيرُ الْمَدِينَةِ فَابْتَدَرَهَا أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حَتَّى لَمْ يَبْقَ مِنْهُمْ إِلَّا اثْنَا عَشَرَ رَجُلًا فِيهِمْ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ فَتَزَلَّتْ هَذِهِ الْآيَةُ : ﴿وَأَوْ تِجَارَةً أَوْ لَهْوًا مُفْضًوًا إِلَيْهَا وَتَرَكُوكَ قَائِمًا﴾ . [اسنادہ صحیح]

ترجمہ: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا نبی ﷺ خطبہ پڑھ رہے تھے جمعہ کے دن کھڑے ہو کر ایک بخارہ آیا مدینہ میں (اور پہلے سے گرانی بہت تھی) سو دوڑ پڑے اس پر صحابہ رسول اللہ ﷺ کے اور ان میں ابو بکر و عمر بھی تھے پس اتری یہ آیت ﴿وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً﴾ یعنی جب دیکھتے کوئی سوداگری یا کھیل کود کی چیز دوڑ جاتے ہیں اس طرف اور تجھے کھڑا ہوا چھوڑ جاتے ہیں۔ آخر آیت تک۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ روایت کی ہم سے احمد بن منیع نے انہوں نے ہشیم سے انہوں نے حصین سے انہوں نے سالم بن ابی الجعد سے انہوں نے جابر سے انہوں نے نبی ﷺ سے ماندا اس کے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ خاتمہ: سورہ جمعہ میں تسبیح اللہ تعالیٰ کی اور اسمائے حسنیٰ میں سے ملک و قدوس و عزیز و حکیم مذکور ہے اور تمہن بعث رسول پر اور تمثیل علمائے بے عمل کی گدھے کے ساتھ یہود کو خطاب کہ اگر اللہ کے دوست ہو موت کی آرزو کرو لقاے موت ضرور ہے نماز جمعہ کی طرف چلے کا حکم اذان کے وقت بعد نماز کے منتشر ہو جانے کا حکم ذکر الہی کا حکم شکایت ان لوگوں کی جو بہو تجارت کی طرف رسول ﷺ کو چھوڑ کر چلے گئے۔



۶۳۔ باب: وَمَنْ سُورَةِ الْمُنَافِقِينَ تفسیر سورہ منافقون

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

(۳۳۱۲) عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ: كُنْتُ مَعَ عَمِّي فَسَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي سَلُولٍ يَقُولُ لِأَصْحَابِهِ: ﴿لَا تَنْفِقُوا عَلَى مَنْ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ حَتَّى يَنْفَضُوا﴾ ﴿لَئِنْ رَجَعْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْأَعَزُّ مِنْهَا الْأَذَلَّ﴾ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِعَمِّي فَذَكَرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ، فَذَعَانِي النَّبِيُّ ﷺ فَحَدَّثَنِي، فَأَرْسَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي وَأَصْحَابِهِ فَحَلَفُوا مَا قَالُوا، فَكَذَّبَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَصَدَّقَهُ، فَأَصَابَنِي شَيْءٌ لَمْ يُصِبنِي شَيْءٌ قَطُّ مِثْلَهُ، فَجَلَسْتُ فِي الْبَيْتِ، فَقَالَ عَمِّي: مَا أَرَدْتُ إِلَّا أَنْ كَذَّبَكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَمَقَّتَكَ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ ﴿إِذَا جَاءَكَ الْمُنَافِقُونَ﴾ فَبَعَثْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَرَأَهَا ثُمَّ قَالَ: ((إِنَّ اللَّهَ قَدْ صَدَّقَكَ)). (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا میں اپنے چچا کے ساتھ تھا تو سنا میں نے عبد اللہ بن ابی بن سلول کو کہ وہ اپنے رفیقوں سے کہتا تھا مت خرچ دو ان لوگوں کو جو رسول کے ساتھ ہیں یہاں تک کہ وہ چلے جائیں اور اگر ہم پھر کر جائیں گے مدینہ میں تو نکال دیں گے عزت والے لوگ ذلیل لوگوں کو (اصحاب اور مہاجرین کو اس نے ذلیل کہا) پس ذکر کیا میں

نے اس کا اپنے چچا سے اور انہوں نے ذکر کیا رسول اللہ ﷺ سے پھر مجھ کو بلایا آپ نے اور میں نے آپ سے ذکر کیا آپ نے ایک شخص کو عبد اللہ اور اس کے رفیقوں کے پاس بھیجا اور انہوں نے آ کر قسم کھائی کہ ہم نے یہ بات نہیں کہی اور رسول اللہ ﷺ نے مجھے جھٹلایا اور اس کو سچا جانا، سو مجھے ایسا رنج ہوا کہ کبھی ویسا نہ ہوا تھا اور میں اپنے گھر میں بیٹھ رہا، سو میرے چچا نے کہا تو نے یہی چاہا تھا کہ رسول اللہ ﷺ تجھے جھٹلا دیں اور تجھ پر خفا ہوں، سو اتاری اللہ نے یہ سورت ﴿إِذَا جَاءَكَ الْمُنَافِقُونَ﴾ سے آخر تک۔ تو بلایا مجھے رسول اللہ ﷺ نے اور پڑھی آپ نے یہ سورت فرمایا آپ نے اللہ نے تجھے سچا کیا۔

فائلا : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔



(۳۳۱۳) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَرْقَمٍ قَالَ: غَزَوْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَكَانَ مَعَنَا أَنَسُ بْنُ الْأَعْرَابِ فَكُنَّا نَبْتَدِرُ الْمَاءَ وَكَانَ الْأَعْرَابُ يَسْبِقُونَا إِلَيْهِ فَيَسْبِقُ أَصْحَابَهُ فَيَسْبِقُ الْأَعْرَابِيُّ فَيَمْلَأُ الْحَوْضَ وَيَجْعَلُ حَوْلَهُ حِجَارَةً وَيَجْعَلُ النُّطْعَ عَلَيْهِ حَتَّى يَجِيءَ أَصْحَابَهُ، فَأَتَى رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ أَعْرَابِيًّا فَأَرْخَى زِمَامَ نَاقَتِهِ لِيَتَشَرَّبَ فَأَتَى أَنْ يَدْعَهُ، فَانْتَرَعَ قِبَاضَ الْمَاءِ فَرَفَعَ الْأَعْرَابِيُّ حَشْبَةً. فَضَرَبَ بِهَا رَأْسَ الْأَنْصَارِيِّ فَشَجَّهُ فَأَتَى عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي رَأْسٍ الْمُنَافِقِينَ فَأَخْبَرَهُ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِهِ، فَغَضِبَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي ثُمَّ قَالَ: لَا تُنْفِقُوا عَلَى مَنْ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حَتَّى يَنْفَضُوا مِنْ حَوْلِهِ يَعْنِي الْأَعْرَابَ. وَكَانُوا يَحْضُرُونَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عِنْدَ الطَّعَامِ، فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ: إِذَا انْفَضُوا مِنْ عِنْدِ مُحَمَّدٍ فَأَتُوا مُحَمَّداً بِالطَّعَامِ فَلْيَأْكُلْ هُوَ وَمَنْ عِنْدَهُ، ثُمَّ قَالَ لِأَصْحَابِهِ: لَئِنْ رَجَعْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ فَلْيُخْرِجِ الْأَعْرَابُكُمْ الْأَذَلَّ. قَالَ زَيْدٌ وَأَنَا رَدَفَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَسَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي فَأَخْبَرْتُ عَمِّي فَأَنْطَلَقَ فَأَخْبَرَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَحَلَفَ وَجَحَدَ. قَالَ: فَصَدَّقَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَكَذَّبَنِي، قَالَ فَجَاءَ عَمِّي إِلَى فَقَالَ مَا أَرَدْتُ إِلَّا أَنْ مَقْتَلَكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَكَذَّبَكَ وَالْمُسْلِمُونَ قَالَ: فَوَقَعَ عَلَيَّ مِنَ الْهَمِّ مَا لَمْ يَقَعْ عَلَى أَحَدٍ قَالِ: فَبَيْنَمَا أَنَا أَسِيرُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي سَفَرٍ قَدْ خَفَقْتُ بِرَأْسِي مِنَ الْهَمِّ إِذْ أَتَانِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَعَرَكَ أُذُنِي وَضَحِكَ فِي وَجْهِ، فَمَا كَانَ يَسُرُّنِي أَنَّ لِي بِهَا الْخُلْدُ فِي الدُّنْيَا ثُمَّ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ لَحِقَنِي فَقَالَ: مَا قَالَ لَكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ؟ قُلْتُ مَا قَالَ لِي شَيْئاً إِلَّا أَنَّهُ عَرَكَ أُذُنِي وَضَحِكَ فِي وَجْهِ. فَقَالَ: أَبَشِّرْ، ثُمَّ لَحِقَنِي عُمَرُ فَقُلْتُ: لَهُ مِثْلُ قَوْلِي لِأَبِي بَكْرٍ، فَلَمَّا أَصْبَحْنَا قَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ سُورَةَ الْمُنَافِقِينَ. (صحيح الاسناد)

ترجمہ: ہم سے بیان کیا زید بن ارقم نے کہا جہاد کو نکلے ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ (یعنی غزوہ بنی مصطلق میں) اور ہمارے ساتھ

کچھ گاؤں کے لوگ تھے سوہم پانی پر دوڑنے لگے اور گاؤں کے لوگ ہم سے آگے پانی پر پہنچے تو ایک دیہاتی اپنے اصحاب سے آگے پہنچا پس آگے بڑھتا ایک اعرابی اور حوض بھرتا اور گرداس کے پتھر لگاتا اور اس پر ایک چمڑا ڈال دیتا اس لیے کہ آجائیں یا راس کے (اور تاکہ اور شخص پانی نہ لے سکے) پھر ایک انصاری اس دیہاتی کے پاس آیا اور اپنی اونٹنی کی مہار لٹکا دی کہ وہ پانی پی لے، سو اس گنوار نے پانی نہ پینے دیا اور نکال لیا انصاری نے پانی کی روک کو (یعنی پتھر وغیرہ دور کر دیئے کہ پانی بہ جائے) تو اعرابی نے ایک لکڑی اٹھائی اور انصاری کے سر پر ماری اور اس کا سر پھٹ گیا پس آیا وہ انصاری عبد اللہ بن ابی کے پاس جو سردار تھا منافقوں کا اور خبر کی اس کو اور وہ انصاری اس کے یاروں میں تھا تو غصہ میں آیا عبد اللہ بن ابی اور کہا مت خرچ کرو ان لوگوں پر جو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہیں یہاں تک کہ منتشر ہو جائیں وہ اس کے پاس سے مراد لیتا تھا وہ ان سے اعراب کو اور حاضر ہوتے تھے اعراب رسول اللہ ﷺ کے پاس کھانے کے وقت، سو کہا عبد اللہ بن ابی نے جب اعراب چلے جائیں محمدؐ کے پاس سے تب تم کھانا لے کر جاؤ محمدؐ کے پاس کہ وہ اور جوان کے پاس ہیں کھائیں پھر کہا اس نے اپنے یاروں سے کہ اگر ہم لوٹ کر جائیں مدینہ کی طرف تو چاہیے کہ نکال دیں عزت والے لوگ ذلیل لوگوں کو یعنی اعراب کو۔ زید نے کہا اور میں رسول اللہ ﷺ کے پیچھے سوار تھا اور میں نے عبد اللہ کی بات سن کر اپنے چچا کو خبر دی اور انہوں نے جا کر رسول اللہ ﷺ کو خبر دی، سو رسول اللہ ﷺ نے عبد اللہ کی طرف کسی کو بھیجا اور اس نے آن کر قسم کھائی اور انکا کر کیا۔ کہا زید نے پھر سچا جانا اس کو رسول اللہ ﷺ نے اور جھٹلا دیا مجھ کو کہا زید نے کہ پھر میرے چچا میرے پاس آن کر کہنے لگے تو نے یہی چاہا تھا کہ رسول اللہ ﷺ تجھ پر غصے ہوں اور تجھے جھٹلا دیں وہ اور سب مسلمان کہا زید نے پھر مجھے ایسا رنج ہوا کہ کسی کو نہ ہوا ہوگا راوی نے کہا کہ پھر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ چلا جاتا تھا سفر میں اپنا سر جھکا ہوا آئے میرے پاس رسول اللہ ﷺ اور میرا کان اوٹھتا اور میرے سامنے ہنسنے، سو مجھے اگر ساری دنیا کی زندگی ملتی (ایک نسخہ میں ہے کہ ہمیشہ کی جنت ملتی) جب بھی میں اتنا خوش نہ ہوتا، پھر مجھے ابوبکر رضی اللہ عنہ ملے اور پوچھا کہ تم سے رسول اللہ ﷺ نے کیا کہا میں نے کہا کچھ کہا تو نہیں مگر میرا کان ملا اور میرے رو برو ہنسے تو کہا ابوبکرؓ نے کہ تجھے بشارت ہو پھر ملے عمرؓ ان سے بھی میں نے وہی کہا جو ابوبکرؓ سے کہا پھر جب صبح ہوئی رسول اللہ ﷺ نے سورہ منافقین پڑھی۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔



(۳۳۱۴) عَنْ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ قَالَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ كَعْبٍ الْقُرْظِيَّ مُنْذُ أَرْبَعِينَ سَنَةً يُحَدِّثُ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمٍ [رضی اللہ عنہ] أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي قَالَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ: ﴿لَئِنْ رَجَعْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْأَعَزُّ مِنْهَا الْأَذَلَّ﴾ قَالَ: فَاتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَحَلَفَ، مَا قَالَهُ، فَلَا مَنِي قَوْمِي فَقَالُوا مَا أَرَدْتَ إِلَى

هَذِهِ، فَاتَيْتُ الْبَيْتَ وَنِمْتُ كَيْبًا حَزِينًا فَاتَانِي النَّبِيُّ ﷺ أَوْ أَتَيْتُهُ فَقَالَ: ﴿إِنَّ اللَّهَ قَدْ صَدَقَكَ﴾ قَالَ: فَتَزَلَّتْ هَذِهِ الْآيَةُ: ﴿هُمُ الَّذِينَ يَقُولُونَ لَا تُنْفِقُوا عَلَىٰ مَنْ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ حَتَّىٰ يَنْفَضُوا﴾.

(اسنادہ صحیح)

ترجمہ: حکم بن عتیہ سے روایت ہے انہوں نے کہا سنا میں نے محمد بن کعب قرظی سے چالیس برس ہوئے وہ کہتے تھے زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نے کہا کہ عبداللہ بن ابی نے غزوہ تبوک میں کہا اگر ہم مدینہ میں لوٹ کر جائیں گے تو عزت والے لوگ ذلت والوں کو نکال دیں گے یعنی غربائے اصحاب کو زید نے کہا پھر آیا میں نبی ﷺ کے پاس اور میں ان سے ذکر کیا اور عبداللہ قسم کھا گیا کہ میں نے تو کہا ہی نہیں اور ملامت کرنے لگے مجھے میرے لوگ اور کہنے لگے تو کیا چاہتا تھا یعنی اس جھوٹ بولنے سے میں گھرا آیا اور غمگین ہو کر سو گیا اور آئے میرے پاس نبی ﷺ میں آپ کے پاس گیا اور فرمایا آپ نے کہ اللہ تعالیٰ نے تجھے سچا کیا کما زید نے اور اتری یہ آیت ﴿ہم الذین﴾ سے آخر تک۔ یعنی وہی لوگ ہیں کہ کہتے تھے مت خرچ کرو ان لوگوں پر جو رسول کے پاس ہیں یہاں تک کہ منتشر ہو جائیں۔ آخر آیت تک۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔



(۳۳۱۵) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ: كُنَّا فِي غَزَاةٍ. قَالَ سُفْيَانُ: يَرَوْنَ أَنَّهَا غَزْوَةُ بَنِي الْمُصْطَلِقِ. فَكَسَعَ رَجُلٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ، فَقَالَ الْمُهَاجِرِيُّ يَا لَلْمُهَاجِرِينَ، وَقَالَ الْأَنْصَارِيُّ يَا لِلْأَنْصَارِ، فَسَمِعَ ذَلِكَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: ((مَا بَالُ دَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ))؟ قَالُوا: رَجُلًا مِنَ الْمُهَاجِرِينَ كَسَعَ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((دَعُوهَا فَإِنَّهَا مُنْتَبِهَةٌ)). فَسَمِعَ ذَلِكَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَرْزَةَ سَلُولٌ. فَقَالَ: أَوْقَدْ فَعَلُوهَا؟ وَاللَّهِ لَئِنْ رَجَعْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ لِيُخْرِجَنَّ الْأَعَزُّ مِنْهَا الْأَذَلَّ)) فَقَالَ عُمَرُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ دَعْنِي أَضْرِبَ عُنُقَ هَذَا الْمُنَافِقِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((دَعُهُ لَا يَتَحَدَّثُ النَّاسُ أَنَّ مُحَمَّدًا يَقْتُلُ أَصْحَابَهُ)). وَقَالَ غَيْرُ عَمْرٍو: فَقَالَ لَهُ ابْنُهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: وَاللَّهِ لَا تَنْقَلِبَ حَتَّى تُفَرَّ أَنْتَ الدَّلِيلُ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْعَزِيزُ فَفَعَلَ. (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ہم ایک جہاد میں تھے سفیان نے کہا لوگ خیال کرتے ہیں کہ وہ غزوہ بنی المصطلق تھا، سو ایک مہاجر نے ایک انصار کے چوڑ پر گھونسا مارا اور مہاجر نے پکارا اے مہاجر اور انصاری نے کہا اے انصار کے لوگو! نبی ﷺ نے یہ پکارن کر فرمایا جاہلیت کی پکاریوں ہونے لگی لوگوں نے کہا ایک مہاجر نے کسی انصاری کے گھونسا مارا آپ نے فرمایا اس پکار کو جانے دو خراب ہے جب عبداللہ بن ابی نے سنا کہا ان لوگوں نے ایسا کیا جب ہم مدینہ

جائیں گے عزت دار لوگ ذلیلوں کو نکال دیں گے عمرؓ نے کہا اے رسول اللہ کے مجھے چھوڑیے کہ گردن ماروں اس منافق کی آپؐ نے فرمایا جانے دو لوگ کہیں کہ محمدؐ اپنے ساتھیوں کو مارتا ہے عمرو بن دینار کے سوا اور راویوں نے کہا کہ عبد اللہ بن ابی کے بیٹے عبد اللہ نے کہا ہم ہرگز یہاں سے نہ جائیں گے جب تک تو اقرار نہ کرے کہ تو ذلیل ہے اور آنحضرتؐ عزت والے اس نے اقرار کیا (سبحان اللہ باپ منافق بیٹا مومن)۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔



(۳۳۱۶) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : مَنْ كَانَ لَهُ مَالٌ يُبْلَغُهُ حَجَّ بَيْتِ رَبِّهِ أَوْ يَحِبُّ عَلَيْهِ فِيهِ زَكَاةٌ فَلَمْ يَفْعَلْ يَسْأَلِ الرَّجْعَةَ عِنْدَ الْمَوْتِ، فَقَالَ رَجُلٌ: يَا ابْنَ عَبَّاسٍ! اتَّقِ اللَّهَ فَإِنَّمَا يَسْأَلُ الرَّجْعَةَ الْكُفَّارُ، فَقَالَ سَأَلْتُكَ عَلَيْكَ قُرْآنًا ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُلْهِكُمْ أَمْوَالُكُمْ وَلَا أَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ وَمَنْ يَفْعَلْ ذَلِكَ فَأُولَئِكَ هُمُ الْخَاسِرُونَ﴾ وَأَنْفِقُوا مِمَّا رَزَقْنَكُمْ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَ أَحَدَكُمْ الْمَوْتُ فَيَقُولَ رَبِّ لَوْلَا أَخَّرْتَنِي إِلَى أَجَلٍ قَرِيبٍ فَأَصَّدَّقَ ﴿إِلَى قَوْلِهِ﴾ ﴿وَاللَّهُ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ﴾ قَالَ : فَمَا يُوجِبُ الزَّكَاةَ؟ قَالَ : إِذَا بَلَغَ الْمَالُ مِائَتِينَ فَصَاعِدًا، قَالَ فَمَا يُوجِبُ الْحَجَّ؟ قَالَ الزَّادُ وَالْبُعِيرُ. (ضعيف الاسناد) (اس میں ابو جناب الکعبی راوی ضعیف ہے)

ترجمہ: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا جس کو اتنا مال ہو کہ حج کو جاسکے یا واجب ہو اس پر زکوٰۃ اور نہ ادا کرے حج اور نہ زکوٰۃ تو موت کے وقت آرزو کرے گا دنیا میں لوٹنے کی ایک شخص نے کہا اے ابن عباس! اللہ سے ڈرو کہ دنیا میں لوٹنے کی آرزو کفار کریں گے تو کہا ابن عباسؓ نے میں تم پر قرآن پڑھتا ہوں ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا﴾ سے ﴿بِمَا تَعْمَلُونَ﴾ تک اے ایمان والو! غافل نہ کر دے تم کو مال و اولاد تمہارے اللہ کی یاد سے اور جس نے یہ کیا وہی لوگ ہیں ٹوٹا پانے والے اور خرچ کرو جو دیا ہم نے تم کو پہلے اس سے کہ آئے تم کو موت اور وہ کہنے لگے اے پروردگار میرے کیوں نہ مہلت دی مجھ کو تو نے تھوڑی مدت کہ میں صدقہ دیتا۔ آخر آیت تک۔ ایک نے پوچھا کہ کتنے مال میں واجب ہوتی ہے زکوٰۃ کہا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے جب دوسو درہم ہو جائیں یا زیادہ ایک نے پوچھا کب حج فرض ہوتا ہے کہا جب توشہ اور سواری ہو۔

فائدہ: روایت کی ہم سے عبد بن حمید نے انہوں نے عبد الرزاق سے انہوں نے ثوری سے انہوں نے یحییٰ بن ابی حنیہ سے انہوں نے ضحاک سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس کے ایسی ہی روایت کی ابن عیینہ نے اور کئی لوگوں نے یہ حدیث ابی خیاب سے انہوں نے ضحاک سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے قول ان کا اور مرفوع نہ کیا اس کو اور یہ عبد الرزاق کی روایت سے زیادہ صحیح ہے اور ابو خیاب قصاب کا نام یحییٰ ہے اور وہ قوی نہیں حدیث میں۔

خاتمہ: سورہ منافقوں میں جھوٹی گواہی منافقوں کی نبی ﷺ کی رسالت پر شکایت ان کے ایمان کی اور ارتداد ان کا شکایت ان کی فزہبی کی شکایت ان کی جبن کی منع کرنا منافقوں کا انفاق مال سے خطاب مؤمنوں کو کہ تمہیں اموال وغیرہ غافل نہ کریں، حکم انفاق مال کا تاخیر نہ ہونا اجل میں۔



۶۳۔ باب: وَمِنْ سُورَةِ التَّغَابُنِ

تفسیر سورہ تغابن

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

(۳۳۱۷) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ وَسَأَلَهُ رَجُلٌ عَنْ هَذِهِ الْآيَةِ: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّ مِنْ أَرْوَاجِكُمْ وَأَوْلَادِكُمْ عَدُوًّا لَكُمْ فَاحْذَرُوهُمْ﴾ قَالَ: هَؤُلَاءِ رِجَالٌ أَسْلَمُوا مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ وَأَرَادُوا أَنْ يَأْتُوا النَّبِيَّ ﷺ فَأَبَى أَرْوَاجُهُمْ وَأَوْلَادُهُمْ أَنْ يَدْعُوهُمْ أَنْ يَأْتُوا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، فَلَمَّا أَتَوْا رَسُولَ اللَّهِ رَأَوْا النَّاسَ قَدْ فَفَهُوا فِي الدِّينِ، هَمُّوا أَنْ يُعَاقِبُوهُمْ فَأَنْزَلَ اللَّهُ: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّ مِنْ أَرْوَاجِكُمْ وَأَوْلَادِكُمْ عَدُوًّا لَكُمْ فَاحْذَرُوهُمْ﴾ الْآيَةَ. (اسنادہ حسن)

ترجمہ: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کسی نے یہ آیت پوچھی اے ایمان والو تمہاری بیویوں اور اولاد سے بعض تمہارے دشمن ہیں سو ان سے بچو کہ یہ کس کے حق میں اتری انہوں نے کہا کہ وہ کچھ لوگ تھے کہ اسلام لائے تھے مکہ میں اور ارادہ کیا انہوں نے کہ آنحضرتؐ کے پاس حاضر ہوں اور ان کی عورتوں اور اولاد نے روکا پھر جب وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے لوگوں کو دیکھا کہ دین میں بہت ہوشیار ہو گئے اور ارادہ کیا انہوں نے کہ اپنی اولاد کو سزا دیں سو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری یعنی فرمایا کہ ان کا قصور معاف کرو تو اللہ تعالیٰ نے یہی آیت اتاری۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

خاتمہ: سورہ تغابن میں مذکور ہے، تسبیح اور حمد باری تعالیٰ کی پیدا ہونا کافر اور مؤمن کا کافران سابق کے عذاب کا ذکر۔ انکار بعث کرنا کافروں کا حکم ایمان لانے کا یوم التغابن یعنی قیامت کا بیان، مصیبت بے حکم اس کے نہیں آتی اطاعت اللہ اور رسول کا حکم، توحید الوہیت، عدو ہونا بعض اموال و اولاد کا امر اللہ سے ڈرنے کا جہاں تک ہو سکے وعدہ تضا عاف اجر و مغفرت کا واسطے ان لوگوں کے جنہوں نے جہاد میں مال خرچا، علم اللہ اللہ تعالیٰ کا غیب و شہادت پر۔



۶۶۔ باب: وَمِنْ سُورَةِ التَّحْرِيمِ تفسیر سورہ تحریم

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

(۳۳۱۸) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي ثَوْرٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ: لَمْ أَزَلْ حَرِيصًا أَنْ أَسْأَلَ عُمَرَ عَنِ الْمَرَاتَيْنِ مِنْ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ اللَّتَيْنِ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ ﴿إِنْ تَتُوبَا إِلَى اللَّهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوبُكُمَا﴾ حَتَّى حَجَّ عُمَرُ وَحَاحَجْتُ مَعَهُ فَصَبَّيْتُ عَلَيْهِ مِنَ الْإِدَوَاءِ فَتَوَضَّأَ فَقُلْتُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مِنَ الْمَرَاتَيْنِ مِنْ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ اللَّتَانِ قَالَ اللَّهُ ﴿إِنْ تَتُوبَا إِلَى اللَّهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوبُكُمَا﴾؟ فَقَالَ لِي: وَاعَجَبًا لَكَ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ. قَالَ الزُّهْرِيُّ: وَكَرِهَ وَاللَّهُ مَا سَأَلَهُ عَنْهُ وَلَمْ يَكْتُمَهُ. فَقَالَ لِي: هِيَ عَائِشَةُ وَحَفْصَةُ، قَالَ: ثُمَّ أَنشَأُ يُحَدِّثُنِي الْحَدِيثَ فَقَالَ: كُنَّا مَعَشَرَ قُرَيْشٍ نَغْلِبُ النِّسَاءَ فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ وَجَدْنَا قَوْمًا تَغْلِبُهُمْ نِسَاؤُهُمْ فَطَفِقُوا نِسَاؤُنَا يَتَعَلَّمْنَ مِنْ نِسَاءِهِمْ فَتَغَضَّبْتُ يَوْمًا عَلَى أَمْرَاتِي فَإِذَا هِيَ تُرَاجِعُنِي فَأَنْكَرْتُ ذَلِكَ، فَقَالَتْ: مَا تُنْكِرُ مِنْ ذَلِكَ فَوَاللَّهِ إِنَّ أَزْوَاجَ النَّبِيِّ ﷺ لَيُرَاجِعُنَّهُ وَتَهْجُرُهُ إِحْدَاهُنَّ الْيَوْمَ إِلَى اللَّيْلِ، قَالَ: فَقُلْتُ: فِي نَفْسِي قَدْ خَابَتْ مَنْ فَعَلَتْ ذَلِكَ مِنْهُنَّ وَخَسِرَتْ، قَالَ وَكَانَ مَنْزِلِي بِالْعَوَالِي فِي بَنِي أُمَيَّةَ وَكَانَ لِي جَارٌ مِنَ الْأَنْصَارِ كُنَّا تَتَنَاقَشُ التُّزُولَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: فَيَنْزِلُ يَوْمًا وَيَأْتِينِي بِخَبَرِ الْوَحْيِ وَغَيْرِهِ. وَأَنْزَلَ يَوْمًا فَأَتَيْتُهُ بِمِثْلِ ذَلِكَ، قَالَ: فَكُنَّا نَحْدِثُ أَنَّ غَسَّانَ تَنْعِلُ الْخَيْلَ لِيَغْزُونَ قَالَ: فَجَاءَنِي يَوْمًا عِشَاءً فَضَرَبَ عَلَيَّ الْبَابَ فَخَرَجْتُ إِلَيْهِ فَقَالَ: حَدَّثَ أَمْرٌ عَظِيمٌ، قُلْتُ أَجَاءَتْ غَسَّانُ؟ قَالَ: أَعْظَمُ مِنْ ذَلِكَ طَلَّقَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ نِسَاءَهُ، قَالَ: فَقُلْتُ فِي نَفْسِي قَدْ خَابَتْ حَفْصَةُ وَخَسِرَتْ قَدْ كُنْتُ أَظُنُّ هَذَا كَائِنًا، قَالَ: فَلَمَّا صَلَبْتُ الصُّبْحَ شَدَدْتُ عَلَى يَتَابِي ثُمَّ انْطَلَقْتُ حَتَّى دَخَلْتُ عَلَى حَفْصَةَ فَإِذَا هِيَ تَبْكِي، فَقُلْتُ: أَطَلَقَكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ؟ قَالَتْ: لَا أَدْرِي، هُوَذَا مُعْتَرِلٌ فِي هَذِهِ الْمَشْرِبَةِ، قَالَ: فَأَنْطَلَقْتُ فَأَتَيْتُ غُلَامًا أَسْوَدَ فَقُلْتُ: اسْتَأْذِنَ لِعُمَرَ، قَالَ: فَدَخَلَ ثُمَّ خَرَجَ إِلَيَّ، قَالَ: قَدْ ذَكَرْتُكَ لَهُ فَلَمْ يَقُلْ شَيْئًا، قَالَ: فَأَنْطَلَقْتُ إِلَى الْمَسْجِدِ. فَإِذَا حَوْلَ الْمِنْبَرِ نَفَرٌ يَبْكُونَ فَجَلَسْتُ إِلَيْهِمْ ثُمَّ غَلَبَنِي مَا أَجَدُ فَأَتَيْتُ الْغُلَامَ فَقُلْتُ: اسْتَأْذِنَ لِعُمَرَ. فَدَخَلَ ثُمَّ خَرَجَ إِلَيَّ فَقَالَ: قَدْ ذَكَرْتُكَ لَهُ فَلَمْ يَقُلْ شَيْئًا، قَالَ: فَأَنْطَلَقْتُ إِلَى الْمَسْجِدِ أَيْضًا فَجَلَسْتُ ثُمَّ غَلَبَنِي مَا أَجَدُ فَأَتَيْتُ الْغُلَامَ فَقُلْتُ: اسْتَأْذِنَ لِعُمَرَ. فَدَخَلَ ثُمَّ خَرَجَ إِلَيَّ قَالَ: قَدْ

ذَكَرْتُكَ فَلَمْ يَقُلْ شَيْئًا. قَالَ فَوَلَّيْتُ مُنْطَلِقًا فَإِذَا الْغُلَامُ يَدْعُونِي. فَقَالَ: ادْخُلْ فَقَدْ أُذِنَ لَكَ قَالَ: فَدَخَلْتُ فَإِذَا النَّبِيُّ ﷺ مَتَكِّي عَلَى رَمْلِ حَصِيرٍ فَرَأَيْتُ أَثَرَهُ فِي جَنْبِهِ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَطَلَقْتَ نِسَاءَكَ؟ قَالَ: ((لَا))، قُلْتُ: اللَّهُ أَكْبَرُ. لَوْ رَأَيْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَنَحْنُ مَعَشَرٌ فُرُيشُ نَعْلِبُ النِّسَاءَ فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ وَحَدَانَا قَوْمًا تَغْلِبُهُمْ نِسَاؤُهُمْ فَطَفِقَ نِسَاؤُنَا يَتَعَلَّمْنَ مِنْ نِسَائِهِمْ فَتَغَضَّبْتُ يَوْمًا عَلَى امْرَأَتِي فَإِذَا هِيَ تَرَا جِعْنِي فَأَنْكَرْتُ ذَلِكَ فَقَالَتْ: مَا تَنْكَرُ فَوَاللَّهِ إِنَّ أَرْوَاجَ النَّبِيِّ ﷺ لِيرَاجِعُنَّ وَتَهْجُرُهُ إِحْدَاهُنَّ الْيَوْمَ إِلَى اللَّيْلِ، قَالَ: فَقُلْتُ لِحَفْصَةَ: أَتَرَا جِعِينَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ؟ قَالَتْ: نَعَمْ وَتَهْجُرُهُ إِحْدَانَا الْيَوْمَ إِلَى اللَّيْلِ، قَالَ: فَقُلْتُ: قَدْ خَابَتْ مَنْ فَعَلَتْ ذَلِكَ مِنْكُمْ وَخَسِرَتْ، أَتَأْمَنُ إِحْدَاكُنَّ أَنْ يَغْضَبَ اللَّهُ عَلَيْهَا لِيَغْضِبَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَإِذَا هِيَ قَدْ هَلَكَتْ؟ فَتَبَسَّمَ النَّبِيُّ ﷺ، قَالَ: فَقُلْتُ: لِحَفْصَةَ: لَا تَرَا جِعِي رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَلَا تَسْأَلِيهِ شَيْئًا وَسَلِّبِي مَا بَدَاكَ، وَلَا يَغْرُنَكَ إِنْ كَانَتْ صَاحِبَتُكَ أَوْ سَمَّ مِنْكَ وَأَحَبَّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. قَالَ: فَتَبَسَّمَ أُخْرَى، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ اسْتَأْنِسْ؟ قَالَ: ((نَعَمْ)). قَالَ: فَرَفَعْتُ رَأْسِي فَمَا رَأَيْتُ فِي الْبَيْتِ إِلَّا أَهْبَةَ ثَلَاثَةً، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَدْعُ اللَّهَ أَنْ يُوسِّعَ عَلَيَّ أُمَّتِكَ فَقَدْ وَسَّعَ عَلَيَّ فَارِسَ وَالرُّومَ وَهُمْ لَا يَعْبُدُونَهُ، فَاسْتَوَى جَالِسًا فَقَالَ: ((أَفِي شَلِّ أَنْتَ يَا ابْنَ الْخَطَابِ؟ أَوْلَيْتَ قَوْمٌ عَجَلَتْ لَهُمْ طَيِّبَاتُهُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا))، قَالَ: وَكَانَ أَقْسَمَ أَنْ لَا يَدْخُلَ عَلَى نِسَائِهِ شَهْرًا فَعَاتَبَهُ اللَّهُ فِي ذَلِكَ فَجَعَلَ لَهُ كَفَّارَةً الْيَمِينِ. قَالَ الرَّهْرِيُّ: فَأَخْبَرَنِي عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: فَلَمَّا مَضَتْ بَسْعَ وَعِشْرُونَ دَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ بَدَائِي فَقَالَ: ((يَا عَائِشَةُ إِنِّي ذَاكِرٌ لَكَ شَيْئًا فَلَا تَعْجَلِي حَتَّى تَسْتَأْمِرِي أَبِيكَ))، قَالَتْ: ثُمَّ قَرَأَ هَذِهِ الْآيَةَ: ﴿يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لَأَزْوَاجُكُمْ﴾ الْآيَةَ. قَالَتْ: عَلِمَ وَاللَّهِ! أَنَّ أَبَوَيَّ لَمْ يَكُونَا يَأْمُرَانِي بِفِرَاقِهِ، قَالَتْ: فَقُلْتُ أَفِي هَذَا اسْتَأْمِرُ أَبَوَيَّ؟ فَإِنِّي أُرِيدُ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَالْدَّارَ الْآخِرَةَ. قَالَ مُعَمَّرٌ: فَأَخْبَرَنِي أَيُّوبُ: أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ لَهُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، لَا تُخْبِرْ أَرْوَاجَكَ أَنِّي اخْتَرْتُكَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((إِنَّمَا بَعَثَنِي اللَّهُ مُبَلِّغًا وَلَمْ يَعْثُرْنِي مُتَعَثِّيًا)). (حسن صحيح) سلسلة الاحاديث الصحيحة: (١٥١٦)

ترجمہ: روایت ہے عید اللہ بن عبد اللہ بن ابوثور سے، کہنا میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے وہ کہتے تھے کہ میں چاہتا تھا کہ پوچھوں حضرت عمرؓ سے کہ وہ کون عورتیں ہیں آپ کی بیویوں میں سے جن کے حق میں اللہ نے فرمایا اگر رجوع کرو تم اللہ کی طرف تو جھک رہے ہیں تمہارے دل یہاں تک کہ حج کیا عمرؓ نے اور میں نے ان کے ساتھ سو میں نے پانی ڈالا ان پر ڈولچی سے اور وضو کیا انہوں نے میں نے کہا اے امیر المؤمنین وہ عورتیں آپ کی بیویوں میں سے کون ہیں جن کو اللہ فرماتا ہے اگر رجوع

کر وہم اللہ کی طرف تو جھک رہے ہیں تمہارے دل سو مجھ سے کہا حضرت عمرؓ نے تعجب ہے اے ابن عباسؓ! یعنی تمہیں یہ بھی معلوم نہیں۔ کہا زہری نے برا لگا ان کو! ابن عباسؓ کا پوچھنا مگر چھپایا نہیں پھر کہا انہوں نے کہ وہ عائشہ ہیں اور حصہ دینا پھر مجھ سے قصہ شروع کیا اس کا اور کہنے لگے ہم قریش لوگ عورتوں کو دباتے تھے پھر جب مدینہ میں آئے ہم نے ایسے لوگ پائے کہ عورتیں ان کو دباتی ہیں تو ہماری عورتیں بھی ان کی عادتیں سیکھنے لگیں تو میں ایک دن اپنی عورت پر غصہ ہوا اور وہ مجھے جواب دینے لگی مجھے اس کا جواب دینا برا لگا اس نے کہا تم کیوں برا ماننے ہو قسم ہے اللہ کی کہ آپ کی بیویاں ان کو جواب دیتی ہیں اور دن سے رات تک ان کو چھوڑ دیتی ہیں کہا عمرؓ نے میں نے اپنے دل میں کہا کہ جس نے ایسا کیا محروم ہوگئی اور نقصان پایا اور میں بنی امیہ کے محلہ میں مدینہ کی بلندی پر تھا اور میرا ایک ہمسایہ تھا انصار میں سے کہ باری باری آیا کرتے تھے ہم اور وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس سوا ایک دن وہ آتا تھا اور اس کو خبر دیتا تھا اور ہم میں چرچا تھا کہ غسان اپنے گھوڑوں کے نعل لگا رہا ہے کہ ہم سے لڑے کہا عمرؓ نے کہ ایک دن رات کو آن کر اس انصاری نے دروازہ ٹھونکا اور میں نکلا اس نے کہا ایک بڑی بات ہوئی میں نے کہا کیا غسان آیا اس نے کہا نہیں اس سے بڑی طلاق دیا رسول اللہ ﷺ نے اپنی بیویوں کو میں نے اپنے دل میں کہا حصہ محروم ہوئی اور ٹوٹے میں بڑی میں پہلے ہی سے خیال کرتا تھا کہ ایسا ہوگا کہا عمرؓ نے جب میں نے صبح کی نماز پڑھی اپنے کپڑے لیے اور چلا اور حصہ کے پاس گیا وہ رورہی تھی میں نے کہا کیا تم کو رسول اللہ ﷺ نے طلاق دیا انہوں نے کہا میں نہیں جانتی وہ اس جھروکے میں بیٹھے ہیں، کہا حضرت عمرؓ نے کہ پھر میں ایک کالے لڑکے کے پاس آیا اور میں نے کہا اجازت مانگ میرے لیے پھر وہ آپ کے پاس گیا اور نکلا اور کہا کہ میں نے تمہاری خبر کی مگر آپ کچھ نہ بولے کہا انہوں نے کہ میں مسجد میں گیا اور منبر کے پاس دو چار آدمی رورہے تھے میں ان کے پاس بیٹھا پھر مجھ پر وہی فکر غالب ہوئی اور پھر آیا میں لڑکے کے پاس اور میں نے کہا اجازت مانگ تو عمرؓ کے لیے پھر وہ اندر گیا اور نکلا اور کہا میں نے آپ سے ذکر کیا اور وہ کچھ نہ بولے پھر میں نے پیٹھ موڑی چلنے کو اور لڑکا مجھے بلانے لگا اور کہا اندر آؤ تمہیں اجازت ملی حضرت عمرؓ نے کہا پھر میں نبی ﷺ کے پاس گیا اور آپ سے ایک بورینے پر تکیہ لگائے تھے کہ میں نے اس کا نشان دیکھا آپ کے دونوں بازوؤں میں اور میں نے عرض کی کہ اے رسول اللہ کے کیا طلاق دیا آپ نے اپنی بیویوں کو آپ نے فرمایا نہیں میں نے کہا اللہ بہت بڑا ہے یا رسول اللہ آپ دیکھئے ہم قریش لوگ عورتوں کو دباتے تھے پھر جب مدینہ میں آئے ہم نے ایسے لوگ پائے جن کو عورتیں دباتی تھیں اور ہماری عورتیں بھی ان کی عادت سیکھنے لگیں سو میں ایک دن اپنی عورت پر غصہ ہوا اور وہ مجھے جواب دینے لگی مجھے بہت برا لگا اس نے کہا تم کو کیوں برا لگا اللہ کی قسم آپ کی بیویاں تو آپ کو جواب دیتی ہیں اور ان میں کی ایک ایک آپ سے

خفا رہتی ہے دن سے رات تک، حضرت عمرؓ نے کہا کہ پھر میں نے حصہ سے کہا تو کیا جواب دیتی ہے رسول اللہ ﷺ کو اس نے کہا ہاں اور خفا رہتی ہے ہم میں کی ایک ایک دن سے رات تک میں نے کہا بے شک جس نے ایسا کیا تم میں سے وہ خراب ہوگئی اور نقصان پایا، کیا تم میں سے ہر ایک اس بات سے نہیں ڈرتی کہ اللہ اس پر غصہ ہو اپنے رسول کے غصہ کے سبب سے اور وہ ہلاک ہو جائے پس آپ مسکرائے اور میں نے کہا حصہ سے مت جواب دے تو کبھی رسول اللہ ﷺ کو اور مت مانگ ان سے کوئی چیز اور مجھ سے مانگ لیا کر جو تیرا جی چاہے اور اس خیال میں مت رہ کہ تیری سوت تجھ سے خوبصورت اور چیتی ہے رسول اللہ ﷺ کی یعنی تو اس کی برابری نہ کر آپ ﷺ پھر مسکرائے پھر میں نے عرض کی یا رسول اللہ میں آپ کا دل بہلاؤں آپ نے فرمایا ہاں میں نے سراٹھا کر دیکھا تو گھر میں کچھ نظر نہ آیا سوائے تین چمڑوں کے میں نے عرض کی اے رسول اللہ کے دعا کیجیے اللہ سے کہ وہ کشادگی دے آپ کی امت کو اس نے کشادگی دی ہے فارس اور روم کو حالانکہ وہ عبادت نہیں کرتے اس کی پھر آپ اٹھ بیٹھے اور کہا تم ابھی تک شک میں ہو اے ابن خطاب وہ لوگ تو ایسے ہیں کہ ان کی نیکیوں کا بدلہ دنیا میں مل گیا کہا حضرت عمرؓ نے کہ آپ نے قسم کھائی تھی کہ اپنی عورتوں کے پاس نہ جائیں گے مہینے تک سو غائب یا ان پر اللہ تعالیٰ نے اور حکم کیا ان کو کفارہ کا۔ زہری نے کہا کہ عروہ نے مجھے خبر دی کہ ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا جب انتیس دن گزرے آئے ہمارے پاس رسول اللہ ﷺ اور شروع کیا مجھ ہی سے اور فرمایا اے عائشہ میں تم سے ایک بات ذکر کرنے والا ہوں تم اس کا جواب بغیر ماں باپ کے مشورے کے نہ دینا، پھر آپ نے یہ آیت پڑھی اے نبی کہہ دو اپنی بیویوں سے۔ آخر آیت تک۔ ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا قسم ہے اللہ کی وہ خوب جانتے تھے کہ میرے ماں باپ مجھے ان کے چھوڑنے کا حکم نہ کریں گے تو میں نے کہا اس میں ماں باپ سے مشورہ لینا کیا ضرور ہے میں اللہ اور رسول اور آخرت کے گھر کو اختیار کرتی ہوں۔ معمر نے کہا خبر دی مجھے ایوب نے کہ ام المؤمنین عائشہ نے کہا اے رسول اللہ کے اپنی بیویوں کو آپ خبر نہ دیجیے کہ میں نے آپ کو اختیار کیا آپ ﷺ نے فرمایا کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے پیغام پہنچانے کے لیے بھیجا ہے نہ مشقت میں ڈالنے کے لیے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔ اور کئی سندوں سے مروی ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے۔

خاتمہ: سورہ تحریم میں یہ مضامین حسب تفصیل ذیل مذکور ہیں: خطاب نبی کو کہ حلال کو کیوں اپنے اوپر حرام کرتا ہے ایسی قسم کہ جس کے سبب سے ایک حلال کو حرام کریں اس کے کھولنے کا حکم آپ ﷺ نے جو خفیہ بات کہی اپنی بیویوں سے اس کا بیان تو بہ کی ترغیب ام المؤمنین عائشہ اور حصہ رضی اللہ عنہما کو دوست اور حمایت اللہ اور جبریل اور صالحین مؤمنین کی نبی کے ساتھ نبی اگر طلاق دے تو اس سے بہتر بیویاں ملیں، دوزخ کا بیان، کافروں کا عذر قبول نہ ہونا، توبہ نصوح کا حکم، عزت نبی کے قیامت میں پل صراط پر نور کا بیان، کافروں اور منافقوں سے جہاد اور سختی کا حکم، نوح علیہ السلام اور لوط علیہ السلام کی بیویوں کا حال، فرعون کی بیوی اور مریم علیہا السلام کا حال۔



سورہ ملک کی تفسیر

سورۃ الملک کی تفسیر اگرچہ مؤلف نے بیان نہ فرمائی مگر مضامین اس کے حسب تفصیل ذیل ہیں:

برکت اور ہاتھ اور قدرت الہی کا بیان موت اور حیات کا بیان خلق سموت کا بیان جہنم کے عذاب کا بیان وعدہ مغفرت اور اجر کا اللہ سے ڈرنے والوں کے لیے اللہ کے علم کا بیان اللہ کا آسمانوں پر ہونا، مکذبان سابق کے ہلاک کا بیان چڑیوں کے ہوا میں اڑنے کا بیان ناصرو رزاق نہ ہونا کسی کا سوا اس کے نیک راہ اور گمراہ کا بیان سمع والبصار وافیدہ کا بیان جلدی کرنا کافروں کا قیامت کے لیے قادر ہونا اللہ تعالیٰ کا ہلاک پر انبیاء کے ایمان اور توکل کا حکم پانی سکھادینے کا بیان۔



۶۸۔ باب: وَمِنْ سُورَةِ نُونٍ وَالْقَلَمِ

سورہ نون والقلم کی تفسیر

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

(۳۳۱۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ سُلَيْمٍ قَالَ : قَدِمْتُ مَكَّةَ فَلَقِيتُ عَطَاءَ بْنَ أَبِي رَبَاحٍ فَقُلْتُ : لَهُ يَا أَبَا مُحَمَّدٍ، إِنَّ أَنَا سَاءَ عِنْدَنَا يَقُولُونَ فِي الْقَدْرِ، فَقَالَ عَطَاءٌ : لَقِيتُ الْوَلِيدَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ فَقَالَ : حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ : ((إِنَّ أَوَّلَ مَا خَلَقَ اللَّهُ الْقَلَمَ فَقَالَ لَهُ : اكْتُبْ فَجَرَى بِمَا هُوَ كَاتِبٌ إِلَى الْأَبَدِ)) . وَفِي الْحَدِيثِ قِصَّةٌ . (اسنادہ صحیح) سلسلۃ الأحادیث الصحیحۃ (۱۳۳) تحریج

شرح العقیدۃ الطحاویۃ (۱۳۳) تحریج مشکاة المصابیح (۹۴) ظلال الحنة (۱۰۵، ۱۰۲)

ترجمہ: ہم سے بیان کیا عبد الواحد بن سلیم نے کہا میں مکہ میں آیا اور عطاء بن ابی رباح سے ملا اور میں نے کہا اے ابامحمد ہمارے یہاں کچھ لوگ تقدیر کا انکار کرتے ہیں عطاء نے کہا میں ولید بن عبد اللہ سے ملا انہوں نے کہا میرے باپ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے فرماتے تھے کہ پہلے اللہ نے قلم بنایا اور اس سے کہا لکھ جو ہونے والا ہے اب تک اس نے لکھا اور اس حدیث میں ایک قصہ ہے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما کی سند سے۔

خاتمہ: سورہ نون میں حسب تفصیل ذیل مضامین مندرج ہیں: قلم اور مکتوب کی قسم نفی جنون کی نبی سے جاننا اللہ تعالیٰ کا نیکوں اور بدوں کو نہیں جھوٹے اور سست لوگوں کی اطاعت سے دس برائیاں منکران آیات اور نافرمان رسول ﷺ کی قصہ اصحاب باغ کا اور جل جانا اس کا وعدہ جنت کا، متقیوں کے لیے۔ کافروں سے سوال کہ تم اپنی نجات پر کوئی دلیل کتاب سے رکھتے ہو یا کوئی اقرار نامہ

تمہارے پاس ہے یا تمہارے شرکاء بچا سکتے ہیں اللہ تعالیٰ کی ساق مبارک کھلے گا وعدہ کافروں کو مہلت دینے کا بیان نبی ﷺ کو صبر کا حکم نصیحت ہونا قرآن کا سارے جہان والوں کے لیے۔



۶۸۔ باب: وَمِنْ سُورَةِ الْحَاقَّةِ

سوزہ حاقہ کی تفسیر

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

(۳۳۲۰) عَنْ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ [قَالَ]: زَعَمَ أَنَّهُ جَالِسًا فِي الْبُطْحَاءِ فِي عِصَابَةِ وَرَسُولِ اللَّهِ ﷺ جَالِسٍ فِيهِمْ إِذْ مَرَّتْ عَلَيْهِمْ سَحَابَةٌ فَنَظَرُوا إِلَيْهَا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «هَلْ تَذَرُونَ مَا اسْمُ هَذِهِ؟» قَالُوا: نَعَمْ هَذَا السَّحَابُ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «وَالْمَزْنُ» قَالُوا: وَالْمَزْنُ. قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «وَالْعَنَانُ» قَالُوا: وَالْعَنَانُ ثُمَّ قَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «هَلْ تَذَرُونَ كَمَ بَعْدَ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ؟» فَقَالُوا: لَا وَاللَّهِ مَا نَذَرِي، قَالَ: «فَإِنْ بَعْدَ مَا بَيْنَهُمَا إِمَّا وَاحِدَةٌ وَإِمَّا اثْنَتَانِ أَوْ ثَلَاثٌ وَسَبْعُونَ سَنَةً وَالسَّمَاءُ الَّتِي فَوْقَهَا كَذَلِكَ» حَتَّى عَدَدَ هُنَّ سَبْعَ سَمَوَاتٍ كَذَلِكَ ثُمَّ قَالَ: «فَوْقَ السَّمَاءِ السَّابِعَةِ بَحْرٌ بَيْنَ أَغْلَاهُ وَأَسْفَلِهِ كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ إِلَى السَّمَاءِ، وَفَوْقَ ذَلِكَ ثَمَانِيَةٌ أَوْ عَالٍ بَيْنَ أَظْلَافِهِنَّ وَرُكْبِهِنَّ مِثْلُ مَا بَيْنَ سَمَاءٍ إِلَى سَمَاءٍ ثُمَّ فَوْقَ ظُهُورِهِنَّ الْعَرْشُ بَيْنَ أَسْفَلِهِ وَأَعْلَاهُ مِثْلُ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ إِلَى السَّمَاءِ وَاللَّهُ فَوْقَ ذَلِكَ» . (اسنادہ ضعیف) ظلال الحنة (۵۷۷) سلسلۃ الاحادیث الضعیفہ (۱۲۴۷) تخريج مشكاة المصابيح (۵۷۲۲) عبد اللہ بن عمرہ کا احنف بن قیس سے سماع ثابت نہیں نیز سماک غلط راوی ہے۔

عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ: عباسؓ بن عبدالمطلب نے کہا میں بطحاء میں ایک صحابہ رضی اللہ عنہ کی جماعت میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بیٹھا تھا کہ ایک بدلی آئی اور لوگ اسے دیکھنے لگے آپ نے فرمایا تم جاننے ہو اس کا کیا نام ہے لوگوں نے کہا ہاں یہ سحاب ہے آپ نے فرمایا مزن ہے لوگوں نے کہا ہاں مزن ہے آپ نے فرمایا عنان ہے لوگوں نے کہا عنان ہے پھر آپ نے فرمایا تم جاننے ہو زمین سے آسمان کتنی دور ہے لوگوں نے کہا نہیں اللہ کی قسم ہم نہیں جانتے آپ نے فرمایا ان دونوں میں اکہتر یا بہتر یا تہتر برس کا فرق ہے اور جو آسمان کے اوپر ہے وہ بھی اتنی ہی دور ہے یہاں تک کہ سات آسمان گن دیئے پھر فرمایا ساتویں آسمان پر ایک دریا ہے کہ اس کے اوپر کا کنارہ نیچے سے ایسا ہے جیسے ایک آسمان سے دوسرا اور اس کے اوپر آٹھ فرشتے ہیں جنگلی بکروں کی صورت میں کہ ان کے کھر ٹخنے تک اتنا فرق ہے جتنا ایک آسمان سے دوسرا پھر ان کی پیٹھ پر عرش ہے کہ اس کا

نیچے کا کنارہ اوپر سے اتنا ہے جیسے ایک آسمان سے دوسرا اور اس کے اوپر اللہ تعالیٰ ہے۔

فائدہ: عبد بن حمید نے کہا میں نے یحییٰ بن معین سے سنا ہے کہتے تھے کہ عبد الرحمن بن سعد کیوں نہیں جاتے حج کو کہ لوگ اس سے یہ حدیث سن لیں۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ اور ولید بن ابی ثور نے روایت کی سماک سے اس کی مانند اور مرفوع کیا اس کو اور روایت کی شریک نے سماک سے اس حدیث میں سے کچھ تھوڑی سی اور موقوف کیا اس کو اور نہیں مرفوع کیا اس کو عبد الرحمن بن عبد اللہ بن سعد رازی کے بیٹے ہیں۔ روایت کی ہم سے یحییٰ بن موسیٰ نے عبد الرحمن بن عبد اللہ بن سعد رازی سے کہ ان کے باپ عبد اللہ نے ان کو خبر دی کہ میں نے ایک شخص کو دیکھا بخارا میں ایک خچر پر سوار اور اس کے سر پر سیاہ عمامہ تھا وہ کہتا تھا مجھے آنحضرتؐ نے پہنایا ہے۔

مترجم: شاید مؤلف رحمہ اللہ نے یحییٰ بن موسیٰ کی روایت اس لیے ذکر کی کہ معلوم ہو جائے کہ عبد اللہ تابعی ہیں اور اس حدیث میں بخوبی تصریح ہے اس کی وہ تعالیٰ بذاتہ عرش پر ہے اور یہی عقیدہ ہے سلف صالحین کا۔

خاتمہ: سورۃ الحاقہ میں حال قیامت اور ہلاک شمود و عاد و فرعون اور موقوفات اور ہلاک قوم نوح اور نوح صور اور قیامت کے حال اور اصحاب یمن و شمال کی کیفیت اور قرآن کی تصدیق اور قرآن کا تذکرہ ہونا متقیوں کے لیے مذکور ہے۔



(۳۳۲۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعْدِ الرَّازِيِّ [وَهُوَ الدَّشْتَكِيُّ] أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَاهُ - رَحِمَهُ اللَّهُ - أَخْبَرَهُ قَالَ : رَأَيْتُ رَجُلًا بُخَارِيَّ عَلَى بَغْلَةٍ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ وَيَقُولُ كَسَانِيهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ . (ضعيف الاسناد) (اس میں عبد الرحمن بن عبد اللہ الرازی محمول ہے۔ ابن حبان کے علاوہ کسی نے اس کو ثقہ نہیں کہا) **ترجمہ:** ہم سے عبد الرحمن بن عبد اللہ بن سعد رازی دمشقی نے بیان کیا کہ انہیں ان کے والد نے خبر دی انہیں ان کے والد رحمہ اللہ نے خبر دیتے ہوئے کہا میں نے بخارا میں ایک شخص کو دیکھا جو خچر پر سوار تھا اور اس کے سر پر کالا عمامہ تھا وہ کہتا تھا کہ یہ رسول اللہ ﷺ نے اسے پہنایا ہے۔



۷۰۔ باب: وَمِنْ سُورَةِ سَأَلَ سَائِلٌ

سورہ معارج کی تفسیر

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

(۳۳۲۲) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي قَوْلِهِ : « كَأَلْمُهْلٍ » قَالَ : ((كَعَكْرِ الزَّيْتِ فَإِذَا قَرَّبَهُ إِلَى وَجْهِهِ سَقَطَتْ فَرَوْهُ وَجْهِهِ فِيهِ)) . (اسنادہ ضعیف) تخريج مشکاة المصابيح (۵۶۷۸) التعليق الرغيب (۲۳۴/۴) اس کی سند راجع عن ابی الہیثم کی وجہ سے ضعیف ہے

ترجمہ: ابوسعید رضی اللہ عنہ نے آنحضرتؐ سے اس آیت کی تفسیر میں روایت کی ﴿یوم نکون السماء کالمہل﴾ یعنی جس دن آسمان مانند مہل کے ہو جائے گا آپؐ نے فرمایا مہل سے مراد یہ ہے کہ تیل کی تلچھٹ کے مانند ہو جائے پھر جب کافر کے منہ پاس لائیں اس کے منہ کی کھال گر جائے۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم اسے مگر رشیدین کی روایت سے۔

مترجم: اس حدیث کو مؤلف نے جو اس سورت کی تفسیر میں ذکر کر دیا ہے یہ مسامحہ ہے اس سورت میں مہل کا لفظ آسمان کی صفت میں مذکور ہے جو قیامت میں ہوگی اور آپؐ نے اس مہل کی کیفیت بیان فرمائی ہے جو کافروں کو پلایا جائے گا جس کا ذکر اس آیت میں ہے: ﴿كَالْمُهْلِ يَشْوِي الْوُجُوهُ﴾۔

خاتمہ: سورہ معارج میں عذاب کا ذکر ہے اور اللہ تعالیٰ نے ذی المعارج ہونے کا اور چڑھنا ملائکہ اور روح کا اسی کی طرف اور پچاس ہزار برس کا ہونا روز قیامت کا صبر کا حکم قیامت کے آثار کافروں کی خرابی دوزخ کا مدبر اور متولی اور جیل کو پکارنا بالغ ہونا انسان کا آٹھ صفتیں جنتیوں کی ادائے نماز اور انفاق مال اور تصدیق قیامت اور خوف اللہ اور فرجوں کی حفاظت اور امانت اور اقرار کی رعایت اور گواہی ادا کرنا اور نماز کی حفاظت کافروں کا نبی ﷺ پر اثر دھام کرنا قادر ہونا اللہ تعالیٰ کا اس پر کہ اور بندے ان سے اچھے پیدا کر دے محشر کی کیفیت۔



۷۱۔ باب: وَمِنْ سُورَةِ نُوحٍ

تفسیر سورہ نوح

سورہ نوح کی تفسیر میں اگرچہ مؤلف رحمہ اللہ نے کچھ ذکر نہیں کیا مگر خلاصہ مضامین اس کے یہ ہیں قصہ نوح علیہ السلام کا اور دعوت ان کی رات اور دن اور چھپی اور کھلی فضیلتیں استغفار کی آسمان سے مینہ کا برسنے کا بوہنا بیٹوں کی کثرت باغوں کا سرسبز ہونا ندیوں کا بھرپور بہنا بیان آسمان چاند اور سورج کا بیان انسان کی پیدائش کا بیان زمین کے بچانے کا قوم نوح کے بت و دوسواغ و یغوث و یعوق و نسر کا بیان بددعا نوح علیہ السلام کی مشرکوں کے لیے اور استغفار مومنوں کے لیے۔

۷۲۔ باب: وَمِنْ سُورَةِ الْجِنِّ

تفسیر سورہ جن

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

(۳۳۲۳) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : مَا قَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى الْجِنِّ وَلَا رَأَاهُمْ، انْطَلَقَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي طَائِفَةٍ

مِنْ أَصْحَابِهِ عَامِدِينَ إِلَى سُوقٍ عُكَاظٍ وَقَدْ حِيلَ بَيْنَ الشَّيَاطِينِ وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ وَأُرْسِلَتْ عَلَيْهِمُ الشُّهُبُ، فَرَجَعَتِ الشَّيَاطِينُ إِلَى قَوْمِهِمْ، فَقَالُوا: مَا لَكُمْ؟ قَالُوا حِيلَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ وَأُرْسِلَتْ عَلَيْنَا الشُّهُبُ، فَقَالُوا: مَا حَالُ بَيْنَنَا وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ، إِلَّا مِنْ حَدِيثٍ فَاضْرِبُوا مَشَارِقَ الْأَرْضِ وَمَغَارِبَهَا فَانْظُرُوا مَا هَذَا الَّذِي حَالَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ، قَالَ: فَانْطَلِقُوا يَضْرِبُونَ مَشَارِقَ الْأَرْضِ وَمَغَارِبَهَا يَتَّبِعُونَ مَا هَذَا الَّذِي حَالَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ، فَانْصَرَفَ أُولَئِكَ النَّفَرُ الَّذِينَ تَوَجَّهُوا نَحْوَهُمَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، وَهُوَ بِنَخْلَةٍ عَامِدًا إِلَى سُوقٍ عُكَاظٍ وَهُوَ يُصَلِّي بِأَصْحَابِهِ صَلَاةَ الْفَجْرِ، فَلَمَّا سَمِعُوا الْقُرْآنَ اسْتَمِعُوا لَهُ فَقَالُوا: هَذَا وَاللَّهِ الَّذِي حَالَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ، قَالَ: فَهَنَالِكَ رَجَعُوا إِلَى قَوْمِهِمْ فَقَالُوا: يَا قَوْمَنَا ﴿إِنَّا سَمِعْنَا قُرْآنًا عَجَبًا يَهْدِي إِلَى الرُّشْدِ فَآمَنَّا بِهِ وَلَنْ نُشْرِكَ بِرَبِّنَا أَحَدًا﴾ فَانْزَلَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى عَلَى نَبِيِّهِ ﷺ: ﴿قُلْ أُوْحِيَ إِلَيَّ أَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِنَ الْجِنِّ وَإِنَّمَا أُوْحِيَ إِلَيْهِ قَوْلُ الْحَقِّ. وَبِهَذَا الْإِسْنَادِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَوْلُ الْجِنِّ لِقَوْمِهِمْ: ﴿لَمَّا قَامَ عَبْدُ اللَّهِ يَدْعُوهُ كَادُوا يَكُونُونَ عَلَيْهِ لِبَدًا﴾ قَالَ: لَمَّا رَأَوْهُ يُصَلِّي وَأَصْحَابُهُ يُصَلُّونَ بِصَلَوَتِهِ وَيَسْجُدُونَ بِسُجُودِهِ قَالَ: تَعَجَّبُوا مِنْ طَوَاعِيَةِ أَصْحَابِهِ لَهُ قَالُوا لِقَوْمِهِمْ ﴿لَمَّا قَامَ عَبْدُ اللَّهِ يَدْعُوهُ كَادُوا يَكُونُونَ عَلَيْهِ لِبَدًا﴾ (اسنادہ صحیح)

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ نہ قرآن پڑھا رسول اللہ ﷺ نے جنوں پر اور نہ ان کو دیکھا۔ رسول اللہ ﷺ اپنے صحابہ کے ساتھ عکاظ کے بازار جاتے تھے (وہ مکہ مدینہ کے بیچ میں گلتا تھا) اور جنوں سے آسمان کی خبر رک رہی تھی اور ان پر شعلے چھوٹتے تھے (یعنی آسمان پر سے) سو جن اپنی قوم کے پاس گئے انہوں نے کہا کیا ہے جنوں نے کہا کہ آسمان کی خبر ہم سے رک گئی ہے اور ہم پر شعلے مارے جاتے ہیں ان شوری والوں نے کہا یہ خبر کارکناسی نے امر کے سبب سے ہے سو تم مشرق اور مغرب میں زمین کے پھر دو اور دیکھو کہ کیوں رکی ہے ہم سے خبر آسمان کی تو وہ چلے مشرق اور مغرب کو ڈھونڈتے ہوئے کہ کون چیز مانع ہوئی ہے ان کو خبر سے پھر جو گروہ ملک تہامہ کو چلا تھا آپ کے پاس پہنچا آپ مقام نخلہ میں تھے عکاظ کے بازار کو جاتے ہوئے اور آپ نماز پڑھتے تھے اپنے صحابہ کے ساتھ فجر کی پھر جنوں نے قرآن سنا کان لگا کر سننے لگے اور بولے کہ اللہ کی قسم ہے یہی حائل ہوئی تمہارے اور آسمان کی خبر میں پھر اسی جگہ سے اپنی قوم کی طرف لوٹ گئے اور کہنے لگے اے ہماری قوم ﴿إِنَّا سَمِعْنَا﴾ الایہ یعنی ہم نے سنا ایک قرآن عجیب کہ اچھی راہ بتاتا ہے سو ہم اس پر ایمان لائے اور شریک نہیں کرتے ہم اپنے رب کے ساتھ کسی کو سوتا رہا انہیں کا قول اپنے نبی ﷺ پر ﴿قُلْ أُوْحِيَ إِلَيَّ أَنَّهُ اسنادہ صحیح سے مروی ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا یہ بھی جنوں کا قول ہے کہ انہوں نے اپنی قوم سے کہا ﴿لَمَّا قَامَ

عَبْدُ اللَّهِ يَدْعُوهُ كَادُوا يُكُونُونَ عَلَيْهِ لِبَدًا ﴿٣٣٢٤﴾ یعنی جب کھڑا ہوتا ہے اللہ کا بندہ اس کو پکارنے لوگ اس پر ٹھٹھ ہو جاتے ہیں جب انہوں نے آپ کو دیکھا نماز پڑھتے اور اصحاب بھی آپ کے ساتھ نماز پڑھتے تھے اور ان کے سجدہ کے ساتھ وہ بھی سب سجدہ کرتے تھے سو تعجب کیا انہوں نے اصحاب کی اطاعت پر اور اپنی قوم سے کہنے لگے ﴿لَمَّا قَامَ عَبْدُ اللَّهِ يَدْعُوهُ كَادُوا يُكُونُونَ عَلَيْهِ لِبَدًا﴾۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔



(۳۳۲۴) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَ الْجِنُّ يَصْعَدُونَ إِلَى السَّمَاءِ يَسْتَمِعُونَ الْوَحْيَ فَإِذَا سَمِعُوا، الْكَلِمَةَ زَادُوا فِيهَا تَسْعًا فَأَمَّا الْكَلِمَةُ فَتَكُونُ حَقًّا وَأَمَّا مَا زَادَ فَيَكُونُ بَاطِلًا، فَلَمَّا بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مُنْعُوا مَقَاعِدَهُمْ، فَذَكَّرُوا ذَلِكَ لِإِبْلِيسَ وَلَمْ تَكُنِ النُّجُومُ يُرْمَى بِهَا قَبْلَ ذَلِكَ، فَقَالَ لَهُمْ إِبْلِيسُ: مَا هَذَا إِلَّا مِنْ أَمْرِ قَدْ حَدَثَ فِي الْأَرْضِ فَبَعَثَ جُنُودَهُ فَوَجَدُوا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَائِمًا يُصَلِّي بَيْنَ جَبَلَيْنِ۔ أَرَاهُ قَالَ بِمَكَّةَ۔ فَلَقُوهُ فَأَخْبَرُوهُ فَقَالَ: هَذَا الْحَدَّثُ الَّذِي حَدَّثَ فِي الْأَرْضِ. (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا جن آسمان کی طرف چڑھتے تھے آسمان کی خبر سننے کے لئے پھر جب وہ ایک بات سنتے تو نو باتیں اس میں بڑھا دیتے تو وہ ایک سچ ہو جاتی اور جو انہوں نے بڑھائی تھیں جھوٹ ہوتیں پھر جب رسول اللہ ﷺ مبعوث ہوئے ان کی پیٹھ کی چھن گئی انہوں نے ابلیس پر تلبیس سے اس کا ذکر کیا اور اس کے قبل تارے نہ ٹوٹے تھے ابلیس نے ان سے کہا یہ نہیں ہوا ہے مگر نئے حادثہ کے سبب سے جو زمین میں ظاہر ہوا ہے سو اس نے اپنا لشکر سب طرف بھیجا اور انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو کھڑے نماز پڑھتے پایا دو پہاڑوں کے درمیان میں راوی کہتا ہے کہ شاید مکہ میں سولے وہ آپ سے اور کہا یہی نیا حادثہ ہے جو زمین میں ظاہر ہوا۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

خاتمہ: سورہ جن میں مذکور ہے قول جنوں کا اور بیزاری ان کی شرک سے اور جو رولز کا نہ ہونا اللہ تعالیٰ کا اور سرکشی ان کی زیادہ ہونے کا بیان بسبب اس کے کہ آدمی ان کو اللہ کا شریک ٹھہراتے ہیں آسمان کے چوکیدار اور شعلوں کی کثرت اور بینہ کی مقرر کرنا جنوں کی خبر آسمان سننے کے لئے نیک و بد جنوں کا ہونا ایمان لانا ان کا قرآن پر مسلمان اور کافر ہونا ان کا وعدہ برکت کا ان لوگوں کے لئے جو دین پر ثابت رہیں جو قرآن سے کنارہ کرے اس کا عذاب سجدہ اللہ کے لئے اژدحام انس و جن کا نبی پر وقت نماز کے اشراک فی الدعا اور اشراک فی التصرف کا رد و عید دوزخ کی عاصیوں کے لئے نہ جاننا نبی کا قیامت کے وقت کو اور خاص ہونا علم غیب کا اللہ تعالیٰ کے لئے احاطہ الہی اور گن رکھنا اللہ تعالیٰ کا ہر چیز کو۔



وَمِنْ سُورَةِ الْمُرْقَلِ

سورہ مزمل کی تفسیر

اگرچہ مؤلف رحمہ اللہ نے تفسیر میں اس کے لب نہ کھولا مگر خلاصہ مضامین اس کے یہ ہیں: خطاب نبی کو لفظ مزمل سے اور حکم قیام شب کا یعنی تہجد کا حکم قرآن پڑھنے کا ترتیل سے اور ذکر اور تعجل الی اللہ یعنی اللہ کی طرف لوٹ کر آ جانے کا حکم ربوبیت الہی و توحید الوہیت صبر کا حکم زمین کا لرزنا اور پہاڑوں کا قیامت کے دن مثل موسیٰ کے ہونا ہمارے نبی کا ہلاک ہونا فرعون کا بسبب نافرمانی اپنے رسول کے جانوں کا بوڑھا ہو جانا اور آسمانوں کا پھٹنا قیامت میں تہجد کی فرضیت منسوخ ہونا قرأت قرآن اور اقامت صلوٰۃ اور ادائے زکوٰۃ اور انفاق مال اور استغفار کا حکم۔

۷۴۔ باب: وَمِنْ سُورَةِ الْمَدَّثِرِ

سورہ مدثر کی تفسیر

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

(۳۳۲۵) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ يُحَدِّثُ عَنْ فِتْرَةِ الْوَحْيِ - فَقَالَ فِي حَدِيثِهِ : ((بَيْنَمَا أَنَا أُمْسِي سَمِعْتُ صَوْتًا مِنَ السَّمَاءِ فَرَفَعْتُ رَأْسِي فَإِذَا الْمَلَكُ الَّذِي جَاءَنِي بِحِزَاءٍ جَالِسٌ عَلَى كُرْسِيِّ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ فَجِئْتُ مِنْهُ رُغْبًا فَرَجَعْتُ فَقُلْتُ : زَمِّلُونِي زَمِّلُونِي، فَذَثَرُونِي))، فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى : ﴿يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ ۖ قُمْ فَأَنْذِرْ ۚ﴾ إِلَى قَوْلِهِ : ﴿وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ﴾ قَبْلَ أَنْ تُفْرَضَ الصَّلَاةُ. (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے سنا رسول اللہ ﷺ کو بیان کرتے تھے وہ حال درمیان میں وحی موقوف ہو جانے کا فرمایا آپ نے کہ میں چلا جاتا تھا کہ سنی میں نے ایک آواز آسمان سے اور اٹھایا میں نے اپنا سر تو وہی فرشتہ جو مجھے غار میں ملا تھا آسمان وزمین کے درمیان میں کرسی پر بیٹھا نظر آیا میں اس سے ڈر گیا اور لوٹ آیا اور میں نے کہا مجھے کبل لپیٹ دو پھر مجھے کبل میں اڑھا دیا اور یہ آیت اتری ﴿یا ایہا المدثر﴾ سے ﴿فاهجر﴾ تک۔ اور یہ معاملہ نماز فرض ہونے کے قبل تھا۔

۹۔ فائلا: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور روایت کی یہ یحییٰ بن ابی کثیر نے ابو سلمہ بن عبد الرحمن سے بھی۔ مترجم: پوری آیتیں یوں ہیں ﴿يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ ۖ قُمْ فَأَنْذِرْ ۚ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ وَتَيْبَاتِكَ فَطَهِّرْ وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ﴾ اے کپڑا اوڑھنے والے کھڑا ہو اور ڈرالوگوں کو اور اپنے پروردگار کی بڑائی بول اور اپنے کپڑے پاک کر اور پلیدی چھوڑ دے۔

(۳۳۲۶) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((الصُّعُودُ جَبَلٌ مِنْ نَارٍ يَتَصَعَّدُ فِيهِ سَبْعِينَ خَرِيفًا ثُمَّ يَهْوِي بِهِ كَذَلِكَ فِيهِ أَبَدًا)) . (اسنادہ ضعیف) تخريج مشكاة المصابيح (۵۶۷۷) (اس میں عبداللہ بن سعید ضعیف اور دراج کی ابوالہیثم سے روایت ضعیف ہوتی ہے)

ترجمہ: ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا صعود ایک پہاڑ ہے دوزخ میں کہ دوزخی اس پر چڑھایا جائے گا ستر برس میں اور پھر دھکیل دیا جائے گا یہی عذاب ہوتا رہے گا اس پر ہمیشہ۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم اسے مرفوع مگر ابن لہیعہ کی روایت سے اور اس کا کچھ مضمون عطیہ نے ابوسعید سے روایت کیا ہے موقوف۔



(۳۳۲۷) عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ نَاسٌ مِنَ الْيَهُودِ لِأَنَاسٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ: هَلْ يَعْلَمُ نَبِيُّكُمْ كَمْ عَدَدُ خَزَنَةِ جَهَنَّمَ؟ قَالُوا: لَا نَدْرِي حَتَّى نَسْأَلَ نَبِيَّنَا، فَجَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ! غُلِبَ أَصْحَابُكَ الْيَوْمَ، قَالَ: ((وَبِمَ غُلِبُوا))؟ قَالَ: سَأَلَهُمْ يَهُودٌ هَلْ يَعْلَمُ نَبِيُّكُمْ كَمْ عَدَدُ خَزَنَةِ جَهَنَّمَ، قَالَ قَالُوا: لَا نَدْرِي حَتَّى نَسْأَلَ نَبِيَّنَا، قَالَ: ((أَفْغَلِبَ قَوْمٌ سَأَلُوا عَمَّا لَا يَعْلَمُونَ فَقَالُوا: لَا نَعْلَمُ حَتَّى نَسْأَلَ نَبِيَّنَا، لَكِنَّهُمْ قَدْ سَأَلُوا نَبِيَّهُمْ فَقَالُوا: أَرَنَا اللَّهُ جَهْرَةً، عَلَى بِأَعْدَاءِ اللَّهِ إِنِّي سَأَلْتُهُمْ عَنْ تُرْبَةِ الْجَنَّةِ وَهِيَ الدَّرْمَلُ))، فَلَمَّا جَاءَ وَأَقَالُوا يَا أَبَا الْقَاسِمِ كَمْ عَدَدُ خَزَنَةِ جَهَنَّمَ؟ قَالَ: ((هَكَذَا وَهَكَذَا)) فِي مَرَّةٍ عَشْرَةٍ وَفِي مَرَّةٍ تِسْعٍ، قَالُوا: نَعَمْ، قَالَ لَهُمُ النَّبِيُّ ﷺ: ((مَا تُرْبَةُ الْجَنَّةِ؟)) قَالَ: فَسَكَنُوا هُنَيْهَةً ثُمَّ قَالُوا: خُبْرَةٌ يَا أَبَا الْقَاسِمِ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((الْخُبْرُ مِنَ الدَّرْمَلِ)) .

(اسنادہ ضعیف) سلسلہ الاحادیث الضعیفہ (۳۳۴۸) (اس میں جابر بن سعید راوی ہے)

ترجمہ: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ چند یہود نے اصحاب سے پوچھا کہ تمہارے نبی کو معلوم ہے کہ پہرے دار دوزخ کے کتنے ہیں انہوں نے کہا ہم نہیں جانتے مگر پوچھیں گے رسول اللہ ﷺ کو پھر ایک شخص آیا اور اس نے کہا کہ یا محمد (ﷺ) تمہارے یار ہار گئے آج آپ نے فرمایا کیوں اس نے کہا یہود نے پوچھا ان سے کہ نبی تمہارا جانتا ہے کہ پہرے دار دوزخ کے کتنے ہیں پھر انہوں نے کچھ جواب نہ دیا اور کہا ہم نہیں جانتے جب تک اپنے نبی سے نہ پوچھ لیں آپ نے فرمایا کہ کیا ہار گئے وہ لوگ جن سے پوچھی گئی ایسی چیز جسے وہ نہیں جانتے اور انہوں نے کہا ہم نہیں جانتے جب تک کہ پوچھ لیں اپنے پیغمبر سے (یعنی اس میں ہارنے کی کوئی بات نہیں) یہود نے تو اس سے بڑھ کر بے ادبی کی بات اپنے نبی سے پوچھی کہ دکھا دو ہم کو اللہ کو کھلے لاؤ اللہ کے دشمنوں کو میں ان سے پوچھتا ہوں کہ جنت کی مٹی کا ہے کی ہے اور وہ میدہ

ہے پھر جب یہود آئے آپ کے پاس آئے آپ سے پوچھا اے ابوالقاسم جہنم کے پہرے دار کتنے ہیں آپ نے ہاتھ سے اشارہ فرمایا دو بار ایک بار دسوں انگلیوں سے اور ایک بار نو سے (یعنی انیس ہوئے) انہوں نے کہا ہاں پھر نبی ﷺ نے ان سے پوچھا کہ جنت کی مٹی کا ہے کی ہے وہ تھوڑی دیر چپ ہو رہے پھر کہنے لگے روٹی کی ہے اے ابوالقاسم حضرت نے فرمایا میدہ کی روٹی ہے۔

فائدہ: اس حدیث کو نہیں جانتے ہم مگر اسی سند سے مجاہد کی روایت سے۔



(۳۳۲۸) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ: أَنَّهُ قَالَ فِي هَذِهِ الْآيَةِ: ﴿هُوَ أَهْلُ التَّقْوَىٰ وَأَهْلُ الْمَغْفِرَةِ﴾ قَالَ: ((قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: أَنَا أَهْلُ أَنْ أَتَّقِيَ فَمَنْ أَتَقَانِي فَلَمْ يَجْعَلْ مَعِيَ إِلَهًا، فَأَنَا أَهْلُ أَنْ أَغْفِرَ لَهُ)). (اسنادہ ضعیف) تخریج مشکاة المصابیح (۲۳۵۱ - التحقیق الثانی) اس میں سہیل بن عبد اللہ راوی منفرد ہے
ترجمہ: انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس آیت کی تفسیر میں ﴿هُوَ أَهْلُ التَّقْوَىٰ﴾ یعنی وہ اللہ تعالیٰ لائق ہے کہ اس سے ڈریں اور لائق ہے بخشنے کے فرمایا آپ نے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں لائق ہوں کہ بندے مجھ سے ڈریں اور جو مجھ سے ڈرا اور میرے سوا کسی کو معبود نہ ٹھہرایا تو مجھے لائق ہے کہ میں اسے بخش دوں۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ اور سہیل کچھ قوی نہیں حدیث میں اور سہیل ہی نے یہ حدیث ثابت سے روایت کی ہے۔
خاتمہ: سورہ مدثر میں ہے ڈرانے کا حکم اور تکبیر اور طہارت اور ترک شرک کا اور نبی تمہن سے بہ نیت استکبار کے نفع صور اور تکلیف قیامت کی ندامت ایک کافر نے کی جس کا نام ولید بن مغیرہ تھا، انیس (۱۹) پہرے دار دوزخ کے قیامت کا بیان چار چیزیں دخول جہنم کی جو قرآن سے بھاگیں وہ گدھے ہیں مستحق ترس اور مغفرت کا ہونا پروردگار کا۔



۷۵۔ باب: وَمِنْ سُورَةِ الْقِيَامَةِ

سورہ قیامت کی تفسیر

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

(۳۳۲۹) عَنْ أَبِي عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا نَزَلَ عَلَيْهِ الْقُرْآنُ يُحَرِّكُ بِهِ لِسَانَهُ يُرِيدُ أَنْ يَحْفَظَهُ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: ﴿لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ لِتُجْعَلَ بِهِ﴾ قَالَ: فَكَانَ يُحَرِّكُ بِهِ شَفْتَيْهِ وَحَرَّكَ سُفْيَاكَ شَفْتَيْهِ. (اسنادہ صحیح)

قرآن کی تفسیر کے بیان میں

تفسیر مجاہد: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ پر جب قرآن نازل ہوتا سواپنی زبان ہلاتے کہ اس کو یاد کر لیں سو اللہ تعالیٰ نے اتاری یہ آیت مت ہلا تو اپنی زبان کو تو جلدی کرے قرآن کے ساتھ۔ موسیٰ جو راوی ہیں ہلاتے تھے اپنے دونوں ہونٹ۔ اور سفیان نے ہلائے اپنے ہونٹ (یعنی اس طرح آپ ہلاتے تھے قل نزول آیت کے)۔
فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ علی بن مدینی نے کہا یحییٰ بن سعید قطان نے کہا کہ سفیان ثوری بہت اچھا کہتے تھے موسیٰ بن ابی عائشہ کو۔



(۳۳۳۰) عَنْ ثَوْبَرٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((إِنَّ أَدْنَى أَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلَةً لَمَنْ يَنْظُرُ إِلَى جَنَانِهِ وَأَزْوَاجِهِ وَخَدَمِهِ وَسُرَرِهِ مَسِيرَةَ أَلْفِ سَنَةٍ وَأَكْرَمَهُمْ عَلَى اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ مَنْ يَنْظُرُ إِلَى وَجْهِهِ غُدُوَّةً وَعَشِيَّةً، ثُمَّ قَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ﴿ وَجُوهٌ يَوْمَئِذٍ نَاصِرَةٌ ۝ إِلَىٰ رَبِّهَا نَاظِرَةٌ ﴾))۔

(اسنادہ ضعیف) سلسلۃ الأحادیث الضعیفة (۱۹۸۵) اس میں ثوبیر بن ابی فاختہ راوی ضعیف ہے۔

تفسیر مجاہد: روایت ہے ثوبیر سے کہنا میں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے وہ کہتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جنتیوں میں ادنیٰ درجہ والا دیکھتا ہے اپنے باغ بیویوں اور خادموں اور تختوں کو ہزار برس کی راہ سے اور ان میں بڑے رتبہ والا اللہ کے نزدیک وہ شخص ہے جو دیکھتا ہے اللہ کے منہ کی طرف صبح اور شام پھر پڑھی رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت ﴿ وَجُوهٌ ﴾ سے آخر تک۔ یعنی بہت چہرے اس دن تازہ ہوں گے اور اپنے رب کو دیکھتے ہوں گے۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے۔ اور روایت کی یہ کئی لوگوں نے اسرائیل سے مثل اس کے مرفوعاً۔ اور روایت کی عبد الملک ابن الجبر نے ثوبیر سے انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے قول ان کا اور مرفوع نہ کیا اس کو۔ اور روایت کی اشعری نے سفیان سے انہوں نے ثوبیر سے انہوں نے مجاہد سے انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے قول ان کا اور مرفوع نہ کیا انہوں نے اور کسی نے اس سند میں مجاہد کا نام نہیں لیا سوائے ثوری کے۔

خاتمہ: سورہ قیامہ میں مذکور ہے قیامت کا اور نبی قرآن جلدی پڑھنے سے اور آداب نزول وحی کے نبی کے لیے شکایت دنیا کی محبت کی دیدار الہی کا بیان، سکرات موت کا بیان، شکایت انسان کی عدم تصدیق کی اور ترک صلوٰۃ اور تکذیب اور منہ موڑنے کی پیدائش انسان مٹی سے اور اثبات بعثت کا۔



سورہ دھر کی تفسیر

سورہ دھر کا خلاصہ مضامین یہ ہے کہ بیان خلقت کا شاکر و کافر ہونا انسان کا، وعید سلاسل و اغلال کی کافروں کے لیے، صفات ابرار کے جزائے نیکال نجات اور سرور و نصرت و جنت و حریر و غیرہ بیس چیزیں نزول قرآن کا بیان، امر بصیر و ذکر و سجدہ و تسبیح،

خدمت محبت دنیا کی اور غفلت کرنے کی آخرت سے، خلق انسان کا بیان، موقوف ہونا ہدایت کا مشیبت ایزدی پر و عید عذاب الیم کی ظالموں کے لیے غرض اس سورت میں جنت کا بیان نہایت تفصیل سے ہے۔

سورہٴ مرسلات کی تفسیر

سورہٴ المرسلات میں قسم ہے فرشتوں کی اور آثار ہیں قیامت کے اور خرابی ہے جھٹلانے والوں کو دس جگہ اور ہلاک مجرماں اولین و آخرین انسان کی پیدائش کا بیان، سما جانا احیاء اور موتی کا زمین میں تین کو نے سایہ کا بیان جو قیامت میں ہوگا، قبول نہ ہونا عذر کا فروع کا قیامت میں اور جمع ہونا اولین و آخرین کا اس دن ظلال اور عیون اور فواکہ کا وعدہ متقیوں کے لیے برخوداری کا مجرموں کی اور انکار ان کا رکوع سے۔

سورہٴ نبا کی تفسیر

سورہٴ نبا میں پوچھ گچھ اور اختلاف لوگوں کا قیامت کے بارے میں اللہ تعالیٰ کی قدرت کی نشانیاں جیسے پیدا کرنا زمین اور پہاڑوں کا اور پیدا کرنا جوڑوں کا اور سونارات کا اور معاش کما نادن کا اور پیدا کرنا سات آسمانوں اور سورج کا اور پانی کا اتارنا بدلیوں سے اور نکالنا حب و نبات کا اور باغوں کا میقات ہونا یوم الفصل کا آثار قیامت جیسے نفخ صور اور جینا مردوں کا اور کھلنا آسمان کے دروازوں کا اور چلنا پہاڑوں کا و عید جہنم کی سرکشوں کے لیے اور حیم و غساق کی مکتوب ہونا ہر چیز کا لوح محفوظ میں حدائق اعیان اور کواعب اتراب و کاس دہاق متقیوں کے لیے کھڑا ہونا روح و ملائکہ کا حشر میں اور نہ ہونا شفاعت کا بے اذن اللہ تعالیٰ کے آرزو کرنا کافر کا کاش میں خاک ہو جاتا قیامت کے دن۔

سورہٴ والنازعات کی تفسیر

سورہٴ والنازعات میں ہے قسم فرشتوں کی چند جماعتوں کی بیان نفعہ اولیٰ کا تعجب کرنا کافروں کا مردوں کے جینے پر قصہ موسیٰ علیہ السلام کا اور پکارنا اللہ تعالیٰ کا ان کو وادی مقدس طوبیٰ میں اور حکم فرعون کی طرف جانے کا بیان آسمان کے بلند کرنے کا اور رات کا اور زمین کا بیان قیامت کا۔ و عید جہنم کی سرکشوں کے لیے وعدہ جنت کا ڈرنے والوں کے لیے نہ ہونا علم قیامت کا نبی علیہ السلام کو، قلیل جاننا اہل محشر کا دنیا کی زندگی کو۔

۸۔ باب: وَمِنْ سُورَةِ عَبَسَ

سورہٴ عبس کی تفسیر

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

(۳۳۳۱) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : أُنْزِلَ : ﴿ عَبَسَ وَتَوَلَّى ﴾ فِي ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ الْأَعْمَى، أُنْزِلَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ

قرآن کی تفسیر کے بیان میں جلد دوم

فَجَعَلَ يَقُولُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أُرِيدُنِي وَعِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ رَجُلٌ مِنْ عِظَمَاءِ الْمُشْرِكِينَ، فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُعْرِضُ عَنْهُ وَيُقْبِلُ عَلَى الْآخَرِ وَيَقُولُ: ((أَتَرَى بِمَا أَقُولُ بَاسًا؟)) فَيَقُولُ: لَا، فَيَقُولُ هَذَا أَنْزَلَ. (صحيح الاسناد)

ترجمہ: ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا ﴿عبس و تولی﴾ نازل ہوئی عبد اللہ ابن مکتوم کے واسطے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور کہنے لگے یا رسول اللہ مجھے دین کی راہ بتائیے اور آپ کے پاس ایک بڑا مشرک تھا آپ اسے سمجھا رہے تھے اور عبد اللہ سے کنارہ کرتے تھے اور اس کی طرف متوجہ ہوتے تھے اور عبد اللہ کہتے تھے کہ کیا میری بات میں کچھ برائی ہے آپ فرماتے تھے نہیں پھر آپ پر یہ سورۃ اتری۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے۔ اور روایت کی بعض نے یہ حدیث ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے کہا کہ ﴿اتری عبس و تولی﴾ عبد اللہ بن ام مکتوم رضی اللہ عنہ کے لیے۔ اور نہیں ذکر کیا اس سند میں ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کا۔



(۳۳۳۲) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((تُحْشَرُونَ حَفَاةَ عَوْرَةِ غُرْلًا)) فَقَالَتْ امْرَأَةٌ: أَيُصِيرُ أَوْ يَرِي بَعْضُنَا عَوْرَةَ بَعْضٍ؟ قَالَ: ((يَا قَلَانَةُ، ﴿لِكُلِّ أَمْرٍ مِنْهُمْ يَوْمٌ يَمِيزُ شَأْنَهُ﴾)). (حسن صحيح)

ترجمہ: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا آحضرت نے فرمایا لوگ حشر میں آئیں گے ننگے سر ننگے بدن بے ختنہ کے ایک عورت نے کہا کہ ہر ایک دوسرے کا ستر دیکھے گا آپ نے فرمایا اے فلانی ہر ایک کو اس دن ایسا ایک دھندا ہوگا کہ غافل کر دے گا اسے غیر سے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور مروی ہوئی کئی سندوں سے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے۔

خاتمہ: سورہ عبس میں تعلیم نبی کی اور تذکرہ ہونا اس کا قرآن کا اور تحریر اس کی صحف مکرمہ میں اور شکایت انسان کی ناشکری کی اور ذکر انسان کے کھانے کا جوب اور انگو اور زیتون وغیرہ سے حال قیامت کا اور کام نہ آنا ماں باپ بیٹے کا اور روشن ہونا بعض چہروں کا اور سیاہ ہونا بعض کا۔



۸۱۔ باب: وَمِنْ سُورَةِ إِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ

سورہ کورت کی تفسیر

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

(۳۳۳۳) عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ- وَهُوَ ابْنُ يَزِيدَ الصَّنْعَانِيُّ- قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:

((مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ كَأَنَّهُ رَأَى عَيْنٍ فَلْيَقْرَأْ: ﴿إِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ﴾ وَ ﴿إِذَا السَّمَاءُ انْفَطَرَتْ﴾ وَ ﴿إِذَا السَّمَاءُ انشَقَّتْ﴾))۔ (اسنادہ صحیح) سلسلہ الاحادیث الصحیحہ (۱۰۸۱)

ترجمہ: روایت ہے عبدالرحمن سے، انہوں نے کہا میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے، وہ کہتے تھے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جسے خوش لگے کہ قیامت کو آنکھوں سے دیکھ لے تو وہ پڑھے ﴿إِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ﴾ وَ ﴿إِذَا السَّمَاءُ انْفَطَرَتْ﴾ وَ ﴿إِذَا السَّمَاءُ انشَقَّتْ﴾۔

خاتمہ: سورہ نکویر میں آثار قیامت سے مذکور ہے لپیشناشس کا کدورت تاروں کی سیر پہاڑوں کی کھلے پھرنا گا بھن اونٹنی کا۔ اکٹھا ہو جانا چرند کا جھونکے جانا دریاؤں کا جوڑے لگانا آدمیوں کا، رو بکاری موء وہ کی پھیلنا نامہ اعمالوں کا، سرخ ہو جانا آسمانوں کا، جھونکے جانا جیم کا، قریب ہونا جنم کا، علم ہر ایک کا اپنے عملوں پر صفت قرآن اور جبریل کی اور قوت اور قرب حق ان کا اور مطاع اور امین ہونا، نفی جنون کی نبی سے اور دیکھنا ان کا جبریل کو اور قول شیطان نہ ہونا قرآن کا بلکہ نصیحت ہونا سارے جہان کا اور موقوف ہونا استقامت کا مشیت ایزدی پر۔



سورہ انفطار کی تفسیر

سورہ انفطار میں آثار قیامت سے مذکور ہے پھٹنا آسمان کا جھڑ پڑنا تاروں کا ٹل جانا دریاؤں کا اکٹھا مردوں کا خطاب انسان کو اور حال اس کی پیدائش کا، شکایت قیامت کی کندی کی بیان کرنا کاتبین کا، وعدہ نعیم ابرار کے لیے اور وعید عجم فجار کے لیے، کل مختار ہونا اللہ تعالیٰ کا قیامت کے دن۔

۸۳۔ باب: وَمِنْ سُورَةِ وَئِلٍ لِلْمُطَفِّفِينَ

سورہ مطففین کی تفسیر

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

(۳۳۴) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا أَخْطَأَ خَطِيئَةً نَكَتَتْ فِي قَلْبِهِ نُكْطَةً سَوْدَاءٌ فَإِذَا هُوَ نَزَعَ وَاسْتَغْفَرَ وَتَابَ سَقَلَ قَلْبُهُ، وَإِنْ عَادَ زِيدَ فِيهَا حَتَّى تَعْلُو قَلْبُهُ وَهُوَ الرَّأْيُ الَّذِي ذَكَرَ اللَّهُ ﴿كَالْبَلْبِ رَانَ عَلَى قُلُوبِهِمْ مَا كَانُوا يَكْسِبُونَ﴾))۔ (اسنادہ حسن) التعليق الرغيب: ۲/۲۶۸

ترجمہ: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بندہ جب کوئی گناہ کرتا ہے ایک نکتہ سیاہ اس کے دل میں پڑ جاتا ہے پھر جہاں وہ اس نے چھوڑ دیا اور استغفار کی اور بیزار ہوا اس کے دل کی صیقل ہو گئی اور اگر پھر گناہ پر گناہ کیا سیاہی بڑھ گئی

یہاں تک کہ سارے دل پر چھا گئی اور وہی ران ہے کہ اللہ نے ذکر کیا اس آیت میں کہ چھا گئی ان کے دلوں پر جو وہ کرتے تھے۔
فائل: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔



(۳۳۳۵) عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ حَمَّادٌ: هُوَ عِنْدَنَا مَرْفُوعٌ۔ ﴿يَوْمَ يَقُومُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ﴾ قَالَ: يَقُومُونَ فِي الرَّشْحِ إِلَى أَنْصَافِ آذَانِهِمْ. (اسنادہ صحیح) [ق' مکر الحدیث (۲۴۲۲)]
ترجمہ: ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اس آیت کی تفسیر میں کہا جس دن کھڑے ہوں گے لوگ رب العالمین کے روبرو کہا کھڑے ہوں گے لوگ پسینے میں آدھے کانوں تک۔

فائل: روایت کی ہم سے ہناد نے انہوں نے عیسیٰ بن یونس سے انہوں نے ابن عوان سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے نبی ﷺ سے اس آیت کی تفسیر میں ﴿یوم یقوم﴾ جس دن کھڑے ہوں گے لوگ رب العالمین کے آگے فرمایا آپ نے کھڑے ہوں گے آدھے کانوں تک پسینے میں۔
 یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور اس باب میں ابو ہریرہؓ سے بھی روایت ہے۔

خاتمہ: سورہ تطفیف میں خرابی کیل و وزن میں کمی کرنے کی اور بیان سخن اور علمین کا خرابی مکذبان قیامت کی اور معتواثیم ہونا ان کا اور اساطیر اولین کہنا کافروں کا قرآن کو اور محبوب ہونا پروردگار سے اور وعدہ نعیم اور اراک اور تازگی اور حقیق مختوم کا ابرار کے لیے جواز غلطہ کا اور آخرت میں ہنسنا اور اشارے کرنا مجرموں کا مؤمنوں سے اور ہنسنا مؤمنوں کا کافروں پر قیامت کے دن۔



(۳۳۳۶) عَنْ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: ﴿يَوْمَ يَقُومُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ﴾ قَالَ: ((يَقُومُ أَحَدُهُمْ فِي الرَّشْحِ إِلَى أَنْصَافِ آذُنَيْهِ)). (اسنادہ صحیح) [انظر ماقبلہ]
ترجمہ: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ نبی ﷺ سے اس آیت کے بارے میں ﴿یوم﴾ سے آخر تک جس دن کھڑے ہوں گے کہ لوگ رب العالمین کے آگے۔ فرمایا آپ نے کھڑے ہوں گے پسینے میں آدھے کانوں تک۔

۸۴۔ باب: وَمِنْ سُورَةِ ﴿إِذَا السَّمَاءُ انشَقَّتْ﴾

اذا السماء انشقت کی تفسیر

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

(۳۳۳۷) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: ((مَنْ نُوقِشَ الْحِسَابَ هَلَكَ))، قُلْتُ: يَا رَسُولَ

اللَّهُ إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَقُولُ : ﴿ فَأَمَّا مَنْ أُوْتِيَ كِتَابَهُ بِيَمِينِهِ ﴾ إِلَى قَوْلِهِ ﴿ يَسِيرًا ﴾ قَالَ :
((ذَلِكِ الْعَرْضُ)) . (اسنادہ صحیح) [ق ' وقد معنی برقم (۲۴۲۶)]

ترجمہ: ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، کہتی ہیں کہ سنائیں نے نبی ﷺ کو کہ فرماتے تھے جس سے پوچھ گچھ کی گئی حساب میں ہلاک ہوا میں نے عرض کی اے رسول اللہ کے! اللہ تو فرماتا ہے کہ جس کو دہانے ہاتھ میں کتاب ملے اس کا حساب آسانی سے ہوگا آپ نے فرمایا وہ حساب نہیں ہے وہ فقط نیکیوں کا پیش کر دینا ہے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ روایت کی ہم سے محمد بن ابان اور کئی لوگوں نے کہا انہوں نے روایت کی ہم سے عبد الوہاب ثقفی نے انہوں نے ایوب بنی شیبہ سے انہوں نے ابن ابی ملیک سے انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس کے۔



(۳۳۳۸) عَنْ أَنَسٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((مَنْ حُوسِبَ عُذِّبَ)) . (حسن صحیح)
ترجمہ: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جس کا حساب ہو عذاب میں پڑا۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے قتادہ کی روایت سے کہ وہ انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں نہیں جانتے ہم اس کو قتادہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے کہ وہ انس سے روایت کرتے ہوں وہ نبی ﷺ سے مگر اسی سند سے۔



سورۃ الشقاق میں قیامت کے احوال کا مذکور ہے آسمانوں کا پھٹنا اور زمین کا اپنے خزانوں کو ڈال دینا اور خالی ہو جانا قیامت میں خطاب انسان کو اور بیان اس کی سعی اور کوشش کا، اصحاب یمین اور شمال کا حال قسم شفق وغیرہ کی تعجب ایمان نہ لانے پر لوگوں کے اور انکار کرنا ان کا سجدہ سے وقت قرآن سننے کے عذاب کافروں کا اور ثواب صالحوں کا۔

۸۵۔ باب: وَمِنْ سُورَةِ الْبُرُوجِ

سورۃ بروج کی تفسیر

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

(۳۳۳۹) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((الْيَوْمُ الْمَوْعُودُ : يَوْمُ الْقِيَامَةِ ، وَالْيَوْمُ الْمَشْهُودُ : يَوْمُ عَرَفَةَ ، وَالشَّاهِدُ : يَوْمُ الْجُمُعَةِ)) قَالَ : ((وَمَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ وَلَا غَرَبَتْ عَلَى يَوْمٍ أَفْضَلَ مِنْهُ ، فِيهِ سَاعَةٌ لَا يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُؤْمِنٌ يَدْعُو اللَّهَ بِخَيْرٍ إِلَّا اسْتَجَابَ اللَّهُ لَهُ وَلَا يَسْتَعِيدُ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا أَعَادَهُ اللَّهُ مِنْهُ)) . (اسنادہ حسن) تخريج المشكاة (۱۳۶۲ التحقیق الثانی) سلسلة الاحادیث الصحیحة (۱۵۰۲)

تَبَرَّجَ: ابو ہریرہؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ یوم الموعود قیامت کا دن ہے اور یوم المشہور وعرفہ کا اور شاہد جمعہ کا اور آفتاب نہ نکلا اور نہ ڈوبا کسی دن میں جو افضل ہو جمعہ سے اس میں ایک گھڑی ہے کہ مؤمن جو اچھی دعا کرے اللہ سے قبول کرتا ہے وہ اور جس سے پناہ مانگتا ہے اس سے پناہ دیتا ہے۔

فائدہ: اس حدیث کو نہیں جانتے مگر موسیٰ بن عبیدہ کی روایت سے۔ اور موسیٰ بن عبیدہ ضعیف ہیں حدیث میں یحییٰ بن سعید وغیرہ نے ان کو ضعیف کہا ہے ان کے حافظہ کے سبب سے۔ اور روایت کی ہے شعبہ سفیان ثوری اور کئی اماموں نے موسیٰ بن عبیدہ سے۔ روایت کی ہم سے علی بن حجر نے انہوں نے فران بن نمام اسدی سے انہوں نے موسیٰ بن عبیدہ سے اسی اسناد سے مانند اس کے اور موسیٰ بن عبیدہ زیدی کی کنیت ابو عبد الرزاق ہے اور کلام کیا ہے اس میں یحییٰ بن سعید قطان وغیرہ نے ان کے حافظہ کی طرف سے۔



(۳۳۴۰) عَنْ صُهَيْبٍ قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا صَلَّى الْعَصْرَ هَمَسَ - وَالْهَمْسُ فِي قَوْلٍ بَعْضُهُمْ تَحَرُّكَ شَفْتَيْهِ كَأَنَّهُ يَتَكَلَّمُ - فَقِيلَ لَهُ : إِنَّكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِذَا صَلَّيْتَ الْعَصْرَ هَمَسْتَ، قَالَ : ((إِنْ نَبِيًّا مِنَ الْأَنْبِيَاءِ كَانَ أُعْجِبَ بِأَمْرِهِ فَقَالَ : مَنْ يَقُومُ لَهُوْلَاءِ؟ فَأَوْحَى اللَّهُ إِلَيْهِ أَنْ خَيْرُهُمْ بَيْنَ أَنْ أَنْتَقِمَ مِنْهُمْ وَيَبِينَ أَنْ أُسْلِطَ عَلَيْهِمْ عَذْوُهُمْ فَأَخْتَارُوا النَّقْمَةَ، فَسَلَّطَ عَلَيْهِمُ الْمَوْتَ فَمَاتَ مِنْهُمْ فِي يَوْمٍ سَبْعُونَ أَلْفًا)) قَالَ : وَكَانَ إِذَا حَدَّثَ بِهَذَا الْحَدِيثِ حَدَّثَ بِهَذَا الْحَدِيثِ الْآخِرِ قَالَ : ((كَانَ مَلَكٌ مِنَ الْمَلُوكِ وَكَانَ لِذَلِكَ الْمَلِكِ كَاهِنٌ يَكْهِنُ لَهُ، فَقَالَ الْكَاهِنُ : انْظُرُوا إِلَى غُلَامٍ فَيَمُوتَ. أَوْ قَالَ فَيُطْنَأ. لَقِينَا فَأَعْلَمَهُ عِلْمِي هَذَا، فَإِنِّي أَخَافُ أَنْ أَمُوتَ فَيَنْقُطَعَ مِنْكُمْ هَذَا الْعِلْمُ وَلَا يَكُونَ فِيكُمْ مَنْ يَعْلَمُهُ. قَالَ : فَنَظَرُوا لَهُ عَلَى مَا وَصَفَ، فَأَمَرُوهُ أَنْ يَحْضُرَ ذَلِكَ الْكَاهِنَ وَأَنْ يَخْتَلِفَ إِلَيْهِ. فَجَعَلَ يَخْتَلِفُ إِلَيْهِ وَكَانَ عَلَى طَرِيقِ الْغُلَامِ رَاهِبٌ فِي صَوْمَعَةٍ)) قَالَ مُعَمَّرٌ : أَحْسِبُ أَنَّ أَصْحَابَ الصَّوَامِعِ كَانُوا يَوْمِئِذٍ مُسْلِمِينَ - قَالَ : فَجَعَلَ الْغُلَامُ يَسْأَلُ ذَلِكَ الرَّاهِبَ كُلَّمَا مَرَّ بِهِ، فَلَمْ يَزَلْ بِهِ حَتَّى أَخْبَرَهُ فَقَالَ : إِنَّمَا عَبْدُ اللَّهِ - قَالَ : فَجَعَلَ الْغُلَامُ يَمْكُثُ عِنْدَ الرَّاهِبِ وَيُطِئُهُ عَلَى الْكَاهِنِ، فَأَرْسَلَ الْكَاهِنُ إِلَى أَهْلِ الْغُلَامِ إِنَّهُ لَا يَكَادُ يَحْضُرُنِي، فَأَخْبَرَ الْغُلَامُ الرَّاهِبَ بِذَلِكَ، فَقَالَ لَهُ الرَّاهِبُ : إِذَا قَالَ لَكَ الْكَاهِنُ أَيْنَ كُنْتَ فَقُلْ : عِنْدَ أَهْلِي، وَإِذَا قَالَ لَكَ أَهْلُكَ أَيْنَ كُنْتَ فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّكَ كُنْتَ عِنْدَ الْكَاهِنِ، قَالَ : فَبَيْنَمَا الْغُلَامُ عَلَى ذَلِكَ إِذْ مَرَّ بِجَمَاعَةٍ مِنَ النَّاسِ كَثِيرٍ قَدْ حَبَسَتْهُمْ دَابَّةٌ فَقَالَ بَعْضُهُمْ : إِنَّ تِلْكَ الدَّابَّةَ كَانَتْ أَسَدًا، قَالَ : فَأَخَذَ الْغُلَامُ حَجَرًا فَقَالَ : اللَّهُمَّ إِنْ كَانَ مَا يَقُولُ الرَّاهِبُ حَقًّا فَاسْئَلْكَ أَنْ أَقْتُلَهُ، ثُمَّ رَمَى فَقَتَلَ الدَّابَّةَ فَقَالَ النَّاسُ : مَنْ قَتَلَهَا؟ قَالُوا : الْغُلَامُ، فَفَزِعَ النَّاسُ فَقَالُوا : قَدْ عَلِمَ هَذَا الْغُلَامُ عِلْمًا لَمْ

يَعْلَمُهُ أَحَدٌ، قَالَ فَسَمِعَ بِهِ أَعْمَى قَالَ لَهُ: إِنْ أَنْتَ رَدَدْتَ بَصْرِي فَلَنْ كَذَا وَكَذَا، قَالَ: لَا أُرِيدُ مِنْكَ هَذَا وَلَكِنْ أَرَأَيْتَ إِنْ رَجَعَ إِلَيْكَ بَصْرُكَ أَتُؤْمِنُ بِالَّذِي رَدَّهُ عَلَيْكَ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: فَدَعَا اللَّهَ فَرَدَّ عَلَيْهِ بَصْرَهُ فَمَنْ الْأَعْمَى، فَبَلَغَ الْمَلِكَ أَمْرُهُمْ، فَبَعَثَ إِلَيْهِمْ فَاتَى بِهِمْ فَقَالَ: لَأَقْتُلَنَّ كُلَّ وَاحِدٍ مِنْكُمْ قِتْلَةً لَا أَقْتُلُ بِهَا صَاحِبَهُ، فَأَمَرَ بِالرَّاهِبِ وَالرَّجُلِ الَّذِي كَانَ أَعْمَى، فَوَضَعَ الْمِنْشَارَ عَلَى مَفْرَقِ أَحَدِهِمَا فَقَتَلَهُ وَقَتَلَ الْآخَرَ بِقِتْلَةٍ أُخْرَى ثُمَّ أَمَرَ بِالْغُلَامِ فَقَالَ: انْطَلِقُوا بِهِ إِلَى جَبَلٍ كَذَا وَكَذَا فَالْقُوهُ مِنْ رَأْسِهِ فَانْطَلَقُوا بِهِ إِلَى ذَلِكَ الْجَبَلِ فَلَمَّا انْتَهَوْا إِلَى ذَلِكَ الْمَكَانِ الَّذِي أَرَادُوا أَنْ يُلْقُوهُ مِنْهُ، جَعَلُوا يَتَهَفَّتُونَ مِنْ ذَلِكَ الْجَبَلِ، وَبِتَرَدُّدُونَ حَتَّى لَمْ يَبْقَ مِنْهُمْ إِلَّا الْغُلَامُ. قَالَ: ثُمَّ رَجَعَ فَأَمَرَ بِهِ الْمَلِكُ أَنْ يَنْطَلِقُوا بِهِ إِلَى الْبَحْرِ فَيُلْقُوهُ فِيهِ فَانْطَلَقَ بِهِ إِلَى الْبَحْرِ فَعَرَّقَ اللَّهُ الَّذِينَ كَانُوا مَعَهُ وَأَنْجَاهُ، فَقَالَ الْغُلَامُ لِلْمَلِكِ: إِنَّكَ لَا تَقْتُلْنِي حَتَّى تَصْلُبْنِي وَتَرْمِيَنِي وَقَوْلُ إِذَا رَمَيْتَنِي: بِسْمِ اللَّهِ رَبِّ هَذَا الْغُلَامِ، قَالَ: فَأَمَرَ بِهِ فَصُلِبَ ثُمَّ رَمَاهُ فَقَالَ: بِسْمِ اللَّهِ رَبِّ هَذَا الْغُلَامِ، قَالَ: فَوَضَعَ الْغُلَامُ يَدَهُ عَلَى صُدْغِهِ حِينَ رُمِيَ ثُمَّ مَاتَ، فَقَالَ: النَّاسُ لَقَدْ عَلِمَ هَذَا الْغُلَامُ عِلْمًا مَا عَلِمَهُ أَحَدٌ، فَإِنَّا نُؤْمِنُ بِرَبِّ هَذَا الْغُلَامِ قَالَ: فَقِيلَ لِلْمَلِكِ: أَجَزَعْتَ أَنْ خَالَفَكَ، ثَلَاثَةَ فَهَذَا الْعَالَمُ كُلُّهُمْ قَدْ خَالَفُوكَ، قَالَ: فَخَذَ أَخْذُودًا، ثُمَّ أَلْقَى فِيهَا الْحَطَبَ وَالنَّارَ، ثُمَّ جَمَعَ النَّاسَ فَقَالَ: مَنْ رَجَعَ عَنْ دِينِهِ تَرَكْنَاهُ وَمَنْ لَمْ يَرْجَعْ الْفَيْنَاهُ فِي هَذِهِ النَّارِ، فَجَعَلَ يُلْقِيهِمْ فِي تِلْكَ الْأَخْذُودِ قَالَ: يَقُولُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى فِيهِ: ﴿قُتِلَ أَصْحَابُ الْأَخْذُودِ ۝ النَّارِ ذَاتِ الْوُفُودِ﴾ حَتَّى بَلَغَ ﴿الْعَزِيزُ الْحَمِيدُ﴾ قَالَ: فَأَمَّا الْغُلَامُ فَإِنَّهُ ذُوْنٌ. قَالَ: فَيَذْكُرُ أَنَّهُ أُخْرِجَ فِي زَمَنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَأَصْبَعَهُ عَلَى صُدْغِهِ كَمَا وَضَعَهَا حِينَ قُتِلَ. (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: روایت ہے صہیبؓ سے کہہ رسول اللہ ﷺ جب عصر کی نماز پڑھ چکے آہستہ کچھ پڑھتے اور بعض نے کہا ہمس کے معنی ہونٹ ہلانا گویا وہ بات کرتے ہیں تو لوگوں نے عرض کی اے رسول اللہ کے جب آپ عصر پڑھ چکے ہیں آہستہ ہونٹ ہلاتے ہیں آپ نے فرمایا کہ ایک نبی کو عجب ہوا اپنی امت کی کثرت کا اور اپنے دل میں کہا ان سے کون مقابلہ کر سکتا ہے اللہ نے اس پر وحی بھیجی کہ ان کو اختیار دیں کہ میں ان کو ہلاک کروں یا ان پر کوئی دشمن مسلط کروں پھر انہوں نے ہلاکت کو اختیار کیا اور اللہ تعالیٰ نے ان پر موت بھیجی تو ان میں سے ایک دن میں ستر ہزار آدمی مر گئے۔ اور آنحضرتؐ جب یہ حدیث بیان کرتے تو اس کے ساتھ دوسری حدیث بھی بیان کرتے تھے کہ ایک بادشاہ تھا اور اس کا ایک کاہن تھا کہ وہ انہیں خبریں دیتا تھا پھر اس کاہن نے کہا میرے لیے ایک ہوشیار لڑکا تجویز کرو۔ راوی کو شک ہے کہ کہہا کہا یا فطن لقتنا، تو میں اس کو اپنا یہ علم سکھا دوں اس لیے کہ اگر میں مر جاؤں تو یہ علم تم میں سے اٹھ جائے اور تم میں کوئی اس کا معلم نہ رہے پھر ان لوگوں نے ایسا

لڑکا تجویز کیا اور اس کو کہا کہ ہر روز اس کے پاس حاضر ہوا کرے اور آیا جایا کرے وہ آنے جانے لگا اور اس کی راہ میں ایک راہب تھا ایک عبادت خانہ میں۔ معمر جو راوی حدیث ہیں کہتے ہیں کہ میں جانتا ہوں کہ عبادت خانوں کے لوگ ان دنوں مسلمان تھے تو وہ لڑکا جب ادھر سے جاتا اس راہب سے دین کی باتیں پوچھتا یہاں تک کہ اس نے خبر دی کہ میں اللہ کو پوجتا ہوں، سو وہ لڑکا راہب کے پاس دیر لگانے لگا اور کاہن کے پاس دیر میں جاتا کاہن نے اس کے گھر والوں کو کہلا بھیجا کہ یہ لڑکا معلوم ہوتا ہے کہ اب میرے پاس نہ آئے گا سو لڑکے نے راہب کو خبر دی راہب نے کہا جب کاہن تجھے پوچھے تو کہنا گھر میں تھا اور جب گھر والے پوچھیں تو کہنا کاہن کے پاس تھا غرض وہ لڑکا اسی میں تھا کہ ایک دن ایک جماعت پر گزرا کہ ان کو کسی جانور نے روک رکھا تھا، بعض نے کہا وہ شیر تھا اس لڑکے نے ایک پتھر اٹھایا اور کہا اے اللہ راہب جو کہتا ہے اگر سچ ہے تو میں تجھ سے چاہتا ہوں کہ اس کو قتل کروں یہ کہہ کر پتھر مارا اور وہ جانور مر گیا لوگوں نے پوچھا کہ کس نے مارا جنہوں نے دیکھا تھا کہا اس لڑکے نے لوگ گھبرائے اور کہنے لگے اس نے ایسا علم سیکھا کہ کسی کو نہیں، یہ بات ایک اندھے نے سنی اور اس نے کہا اگر مجھے آنکھیں مل جائیں تو بہت کچھ دوں اس نے کہا میں تجھ سے کچھ نہیں لیتا مگر جب تجھے آنکھیں ہو جائیں تو اس پر ایمان لا جس نے آنکھیں دیں اس نے کہا اچھا اس لڑکے نے دعا کی اور یہ مینا ہو گیا اور ایمان لایا اور اس کی خبر بادشاہ کو پہنچی اس نے ان تمام کو بلایا اور کہا میں تم سب کو ایک نئی طرح سے ماروں گا پھر راہب کو آ رہے سے چروا ڈالا اور اندھے کو اور طرح مروا ڈالا اور لڑکے کے لیے حکم کیا اس کو فلا نے پہاڑ پر لے جاؤ اور اس کی چوٹی پر سے پھینک دو، سو اس کو اس پہاڑ پر لے گئے اور جب وہاں پہنچے جہاں سے گرنا چاہتے تھے وہ خود گرنے لگے یہاں تک کہ کوئی ان میں کا نہ رہا سو لڑکے کے اور پھر وہ لوٹ کر بادشاہ کے پاس آیا اور اس نے حکم دیا کہ اس کو دریا میں لے جا کر ڈبو دو اسے دریا میں لے گئے اور اللہ نے اس کے ساتھیوں کو ڈبو دیا اور اسے بچا لیا پھر لڑکے نے بادشاہ سے کہا تو مجھے کبھی نہ مار سکے گا جب تک باندھ کر تیر نہ مارے اور تیر ماتے وقت یہ کہے کہ شروع کرتا ہوں میں اللہ کے نام سے جو اس لڑکے کا معبود ہے غرض اس نے اسے باندھ کر تیر مارا اور کہا بسم اللہ رب هذا الغلام اور اس لڑکے نے اپنی کپٹی پر ہاتھ رکھ لیا جب تیر لگا اور مر گیا اور لوگ بول اٹھے اس لڑکے نے ایسا علم حاصل کیا کہ کسی کو نہ تھا، ہم اسی کے معبود پر ایمان لائے۔ تب لوگوں نے بادشاہ سے کہا تو تین ہی شخصوں کی مخالفت سے گھبراتا تھا لے یہ سارا عالم تیرا مخالف بن گیا۔ پھر اس نے بڑی بڑی کھایاں کھدوائیں اور اس میں لکڑیاں جمع کر کے آگ لگا دی اور لوگوں کو جمع کیا اور کہا جو اپنے نئے دین سے پھرے اسے ہم چھوڑ دیں گے اور جو نہ پھرے اسے اس آگ میں ڈال دیں گے پھر مومنوں کو کھائیوں میں ڈالنے لگا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کھائیوں والے کی آگ تھی بہت ایندھن والی یہاں تک کہ عزیز المہمید تک پہنچے اور لڑکا تو دفن کر دیا گیا لوگ کہتے ہیں کہ اس کی نعش عمر بن الخطابؓ کے زمانہ میں نکلی تھی اور وہ انگلی اپنی کپٹی پر رکھے ہوئے تھا جیسے قتل کے وقت رکھی تھی۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

خاتمہ: سورہ بروج میں قسم ہے یوم موعود اور شاہد و شہود کی اور قصہ ہے اصحاب اخذ و اوصاف حمیدہ اللہ تعالیٰ کے اور وعید عذاب حریق کی ان کے لیے جو مسلمانوں میں فتنہ ڈالیں اور وعدہ جنت کا مومنوں کے لیے صفت اللہ تعالیٰ کی جیسے شدت بطش اور ابد اور اعادہ اور مغفرت اور وود صاحب عرش اور فعال و مرید ہونا اس کا اور تکذیب ثمود و فرعون کی اور احاطہ اللہ تعالیٰ کا مائرء عالم سے اور لوح محفوظ میں ہونا قرآن کا۔



سورہ اعلیٰ

سورہ اعلیٰ میں حکم اللہ تعالیٰ کی تسبیح کا اور پیدائش انسان وغیرہ کا بیان اور وعدہ نبی ﷺ کو ایسا پڑھانے کا کہ کبھی نہ بھولے حکم وعظ و نصیحت کا وعدہ فلاح کا اہل ترکیہ کے لیے خیرت اور بقاء آخرت کا۔

۸۸۔ باب: وَمِنْ سُورَةِ الْغَاشِيَةِ

تفسیر سورہ غاشیہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

(۳۴۱) عَنْ جَابِرٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((أُمِرْتُ أَنْ أَقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَإِذَا قَالُواهَا غَضَمُوا أَمْنِي دِمَاءَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ إِلَّا بِحَقِّهَا وَحَسَابُهُمْ عَلَى اللَّهِ)) ثُمَّ قَرَأَ : ﴿ إِنَّمَا أَنْتَ مُذَكِّرٌ لِّسُنَّتِ عَلَيْهِمْ بِمُصِيطِرٍ ۝ ۱ ۝ ﴾ . (صحیح) متواتر) سلسلۃ الأحادیث الصحیحہ (۴۰۷)

ترجمہ: جابر سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے حکم ہوا ہے کہ قتل کروں لوگوں کو یہاں تک کہ وہ کہیں کوئی معبود نہیں سوائے اللہ کے پھر جب وہ یہ کہنے لگیں بچالیا انہوں نے مجھ سے کہا جانوں اور مالوں کو اور حساب ان کا اللہ پر ہے پھر آپ نے یہ آیت پڑھی ﴿انما انت مذكر﴾ یعنی نصیحت کرنے والا ہے تو ان پر کچھ داروغہ نہیں۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

خاتمہ: سورہ غاشیہ میں دوزخیوں کا کھانا اور پینا مذکور ہے اور جنتیوں کی نعمتیں اور نہریں اور تخت اور صراحیاں اور تکیے اور مسندیں وغیرہ اور پیدائش اونٹ کی اور بلندی سماء کی اور نصب جبال کا اور بجھانا زمین کا اور داروغہ نہ ہونا نبی ﷺ کا بندوں پر اور وعید عذاب کی کافروں کے لیے۔



۸۹۔ باب: وَمِنْ سُورَةِ الْفَجْرِ

تفسیر سورہ فجر

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

(۳۳۴۲) عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سُئِلَ عَنِ الشَّفْعِ فَقَالَ: ((هِيَ الصَّلَاةُ بَعْضُهَا شَفْعٌ وَبَعْضُهَا وَتَرٌ)).

(ضعیف الاسناد) قتادہ مدلس کا عنعنہ اور رجل من اهل البصرہ مجهول ہے۔

ترجمہ: عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ سے کسی نے پوچھا کہ جفت کیا ہے آپ نے فرمایا نمازیں ہیں کہ بعض جفت ہیں اور بعض طاق۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم اس کو مگر قتادہ کی روایت سے۔ اور روایت کیا اس کو خالد بن قیس نے بھی قتادہ سے۔

خاتمہ: سورہ فجر میں ہے قسم فجر کی اور دس راتوں کی اور شفع اور وتر کی اور ذکر عباد اور ان کی عمارتوں کا اور شہود اور ان کے مکانوں کا اور فرعون اور اس کی میٹھوں کا اور حال انسان کی آزمائش کا نعمت اور تنگی میں اور شکایت عدم اکرام یتیم اور عدم اطعام مساکین اور آثار قیامت کے اور وعدہ جنت کا نفس مطمئنہ کے لیے۔



سورہ بلد

سورۃ البلد میں قسم مکہ کی اور والد اور ولد کی اور پیدا ہونا انسان کا تکلیفوں میں اور فخر کرنا اس کا ہلاک مال پر اور بیان آنکھ اور زبان اور ہونٹ کا اور ترغیب غلام آزاد کرنے کی اور یتیم کے کھلانے اور مسکین کے اور بیان اصحاب مینہ اور مشمہ کا۔

۹۱۔ باب: وَمِنْ سُورَةِ «وَالشَّمْسِ وَضُحَاهَا»

تفسیر سورہ والشمس

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

(۳۳۴۳) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَمْعَةَ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَوْمًا يَذْكُرُ النَّافَةَ وَالَّذِي عَقَرَهَا فَقَالَ: ﴿إِذْ أَنْبَعَتْ

أَشْقَاهَا﴾ ((أَنْبَعَتْ لَهَا رَجُلٌ عَارِمٌ عَزِيزٌ مَنِيعٌ فِي رَهْطِهِ مِثْلُ أَبِي زَمْعَةَ)). ثُمَّ سَمِعْتُهُ يَذْكُرُ النِّسَاءَ

فَقَالَ: ((إِلَى مَا يَعْمِدُ أَحَدُكُمْ فَيَجْلِدُ امْرَأَتَهُ جِلْدَ الْعَبْدِ وَلَعَلَّهُ أَنْ يُضَاجِعَهَا مِنْ آخِرِ يَوْمِهِ)) قَالَ:

ثُمَّ وَعَظَهُمْ فِي ضَحِكِهِمْ مِنَ الضَّرْطَةِ فَقَالَ: ((إِلَى مَا يَضْحَكُ أَحَدُكُمْ مِمَّا يَفْعَلُ)).

(اسناد صحیح) ارواء الغلیل (۲۰۳۱) غایۃ المرام (۲۵۰)

ترجمہ: عبداللہ بن زمعہ رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے نبی ﷺ سے سنا ایک دن کہ وہ ذکر کرتے تھے صالح علیہ السلام کی اونٹنی کا اور جس نے اس کی کوچیں کاٹ ڈالیں تھیں اور پڑھا آپ نے ﴿إِذَا نُبِعْتُ أَشْفَاهَا﴾ اور فرمایا اٹھا اس کے مارنے کو ایک شخص شریر بد ذات زبردست قوت والا اپنی قوم میں مثل ابو زمعہ کے پھر سنائیں نے آپ کو کہ ذکر کرتے تھے عورتوں کا اور فرمایا کیوں کوڑے مارے کوئی تم میں کا اپنی عورت کو غلام کی طرح اور شاید کہ وہ اس کے ساتھ سوئے آخر دن میں پھر نصیحت کی ان کو کہ نہ ہنسو گوز پر اور کیوں ہنستا ہے کوئی تم میں کا اس پر جو آپ کرتا ہے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

خاتمہ: سورہ واشش میں مذکور ہے قسم شمس و قمر و نہار و لیل وغیرہ کی اور فلاح اہل تزکیہ کی اور محرومی اہل ضلال کی اور تکذیب شموذی اور عقر ناقہ کا اور ہلاک قوم کا۔



۹۲۔ باب: وَمِنْ سُورَةِ ﴿وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى﴾

سورہ والیل کی تفسیر

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

(۳۳۴۴) عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا فِي جَنَازَةٍ فِي الْبُقْعِ فَاتَى النَّبِيَّ ﷺ فَجَلَسَ وَجَلَسْنَا مَعَهُ، وَمَعَهُ عُودٌ يَنْكُثُ بِهِ فِي الْأَرْضِ فَرَفَعَ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ فَقَالَ: ((مَا مِنْ نَفْسٍ مُنْقُوسَةٍ إِلَّا قَدْ كُتِبَ مَذْخَلُهَا)) فَقَالَ الْقَوْمُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَفَلَا نَتَكَلَّمُ عَلَى كِتَابِنَا فَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ السَّعَادَةِ فَهُوَ يَعْمَلُ لِلْسَّعَادَةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الشَّقَاءِ فَإِنَّهُ يَعْمَلُ لِلشَّقَاءِ؟ قَالَ: ((بَلِ اعْمَلُوا فِكْلٌ مُبَيَّنٌّ، أَمَّا مَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ السَّعَادَةِ فَإِنَّهُ مُبَيَّنٌّ لِعَمَلِ السَّعَادَةِ، وَأَمَّا مَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الشَّقَاءِ فَإِنَّهُ مُبَيَّنٌّ لِعَمَلِ الشَّقَاءِ)) ثُمَّ قَرَأَ: ﴿فَأَمَّا مَنْ أَعْطَى وَاتَّقَى ۝ وَصَدَّقَ بِالْحُسْنَى ۝ فَسَنِيسِرُهُ لِلْيُسْرَى ۝ وَأَمَّا مَنْ بَخِلَ وَاسْتَغْنَى ۝ وَكَذَّبَ بِالْحُسْنَى ۝ فَسَنِيسِرُهُ لِلْعُسْرَى ۝﴾. (اسنادہ صحیح) [ق' ومعنی باختصار برقم (۲۱۳۶)]

ترجمہ: حضرت علیؑ نے کہا ہم ایک جنازہ کے ساتھ بقیع میں تھے کہ آنحضرت ﷺ بھی تشریف لائے اور ہمارے ساتھ بیٹھ گئے اور آپ کے ساتھ ایک لکڑی تھی کہ اس سے زمین کو کریدتے تھے پھر آپ نے اپنا سر آسمان کی طرف اٹھایا اور فرمایا کوئی جان ایسی نہیں کہ جس کا ٹھکانا لکھنا نہ ہو (یعنی دوزخ یا جنت میں) سولوگوں نے کہا اے رسول اللہ کے ہم بھروسہ کیوں نہ کریں اپنے لکھے پر جو نیکی والا ہوگا اس سے اچھا معاملہ کیا جائے گا اور جو بد ہوگا اس سے برا معاملہ ہوگا آپ نے فرمایا نہیں بلکہ عمل

کرو تم ہر ایک پر آسان ہے وہی جس کے لیے وہ بنا ہے جو نیکی والا ہے اس کے لیے نیکی آسان ہے اور جو بدی والا ہے اس کو بدی آسان ہے پھر آپ نے یہ آیت پڑھی ﴿فَأَمَّا مَنْ أُعْطِيَ﴾ سے ﴿لِلْعُسْرَى﴾ تک۔
فائدہ: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

خاتمہ: سورۃ اللیل میں مذکور ہے قسم لیل و نہار وغیرہ کی وعدہ آسانی کا سختی اور متقی کے لیے اور عید عسر کی بخیل کے لیے کام میں نہ آنا مکتذبان قرآن کے مال کا تخویف شقی اور مکتذب قرآن کی اور نجات نخی اور مرکز کی قبول نہ ہونا عمل کا بغیر اخلاص کے۔



۹۳۔ وَمِنْ سُورَةِ الضُّحَىٰ سورۃ الضحیٰ کی تفسیر

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

(۳۴۵) عَنْ جُنْدُبِ الْبَجَلِيِّ قَالَ : كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي غَارٍ فَذَمِيتُ إِصْبَعَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : ((هَلْ أَنْتَ إِلَّا إِصْبَعٌ ذَمِيتَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ مَا لَقِيتَ. قَالَ : وَأَبْطَأَ عَلَيْهِ جَبْرِيلُ فَقَالَ الْمُسْهِرُ كُفْ : قَدْ وَدِّعَ مُحَمَّدٌ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى : ﴿ مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلَى ﴾)) . (اسنادہ صحیح)
ترجمہ: جندب بجلی رضی اللہ عنہ نے کہا میں نبی ﷺ کے ساتھ تھا ایک غار میں سوخون نکل آیا آپ کی انگلی میں (یعنی کسی صدمہ سے) تو آپ نے فرمایا تو ایک انگلی ہے تجھ سے خون نکلا اللہ کی راہ میں ہے تو جو تجھ کو پہنچا راوی نے کہا اور دیر تک نہ آئے ان کے پاس جبریل تو مشرکوں نے کہا محمد چھوڑ دیئے گئے اللہ نے اس پر یہ آیت اتاری ﴿مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلَى﴾ یعنی نہیں چھوڑ دیا تجھ کو تیرے رب نے اور نہ ناخوش ہوا۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور روایت کی یہ شعبہ اور ثوری نے اسود سے جو بیٹے ہیں قیس کے۔

خاتمہ: سورۃ الضحیٰ میں قسم ہے ضحیٰ کی اور رات اس کی کہ اللہ نے نبی کو چھوڑ نہیں دیا اور آخرت نبی کی دنیا سے بہتر ہے اور وعدہ ان کے راضی کر دینے کا اور احسان جتنا ربوبیت اور ہدایت اور غنا کا اور ان پر اور نہی یتیم کے قہر سے اور سائل کے جھڑکنے سے اور نعمت الہی کے بیان کرنے کا حکم۔



۹۴۔ باب: وَمِنْ سُورَةِ اَلَمْ نَشْرَحْ

سورۃ الم نشرح کی تفسیر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

(۳۳۴۶) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ مَالِكِ بْنِ صَعَصَعَةَ - رَجُلٍ مِنْ قَوْمِهِ - أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((بَيْنَمَا أَنَا عِنْدَ الْبَيْتِ بَيْنَ النَّائِمِ وَالْيَقْظَانِ إِذْ سَمِعْتُ قَائِلًا يَقُولُ: أَحَدُ بَيْنَ الثَّلَاثَةِ. فَأَتَيْتُ بِطُسْتٍ مِنْ ذَهَبٍ فِيهَا مَاءٌ زَمْزَمٌ فَشَرَحْتُ صَدْرِي إِلَى كَذَا وَكَذَا))، قَالَ قَتَادَةُ: قُلْتُ لِأَنَسٍ: مَا يَعْنِي؟ قَالَ: ((إِلَى أَسْفَلِ بَطْنِي))، قَالَ: ((فَاسْتَخَرَجْتُ قَلْبِي فَعَسَلْتُ قَلْبِي بِمَاءِ زَمْزَمٍ ثُمَّ أُعِيدَ مَكَانَهُ ثُمَّ حُشِيَ إِيمَانًا وَحِكْمَةً)) وَفِي الْحَدِيثِ قِصَّةٌ طَوِيلَةٌ. (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ اپنی قوم کے ایک شخص مالک بن صعصعہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ میں بیت اللہ کے پاس کچھ سوتا کچھ جاگتا تھا کہ میں نے ایک شخص کی آواز سنی کہ دو شخص اور اس کے ساتھ تھے اور میرے پاس ایک طشت لائے کہ جس میں زمزم تھا اور میرے سینے کو چاک کیا یہاں تک کہ سعید نے کہا میں نے قتادہ سے پوچھا کہا تک انہوں نے کہا کہ آپ نے فرمایا پیٹ کے نیچے تک اور فرمایا کہ میرا دل نکالا اور زمزم سے دھویا پھر وہیں رکھ دیا اور ایمان و حکمت سے بھر دیا۔ اور اس حدیث میں ایک طویل قصہ ہے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور اس بارے میں ابوذرؓ سے روایت ہے۔

ترجمہ: شرح صدر مقدمہ ہے معراج کا اس کے بعد راوی نے ذکر کیا معراج کا اور تفصیل اس کی کتب سیر میں مذکور ہے۔

خاتمہ: اور اس سورۃ میں نبیؐ کے شرح صدر کا بیان اور بوجھ اتارنے اور ذکر بلند ہونے کا بیان اور حکم پروردگار کی طرف رجوع ہونے کا مذکور ہے۔



۹۵۔ باب: وَمِنْ سُورَةِ وَالتِّينِ

سورۃ التین کی تفسیر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

(۳۳۴۷) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ: مَنْ قَرَأَ سُورَةَ ﴿وَالتِّينِ وَالزُّيْتُونِ﴾ فَقَرَأَ ﴿أَلَيْسَ اللَّهُ بِأَحْكَمَ

الْحَاكِمِينَ ﴿ فَلْيَقُلْ: بَلَىٰ وَأَنَا عَلَىٰ ذَٰلِكَ مِنَ الشَّاهِدِينَ .

(اسنادہ ضعیف) اس میں اعرابی راوی مچھول ہے۔ ضعیف ابی داود (۱۵۶)

ترجمہ: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے تھے جو پڑھے ﴿وَالْتَيْنِ﴾ اور پڑھے ﴿أَلَيْسَ اللَّهُ بِأَحْكَمَ الْحَاكِمِينَ﴾ تو چاہیے کہ کہے ﴿وَأَنَا عَلَىٰ ذَٰلِكَ﴾ سے آخر تک یعنی میں اس پر گواہ ہوں۔

فائدہ: یہ حدیث اسی اسناد سے مروی ہے اس اعرابی سے یعنی جو ابو ہریرہ سے روایت کرتا ہے اس کا نام نہیں لیا گیا۔

خاتمہ: اور اس سورۃ میں قسم ہے انجیر کی اور زیتون کی اور طور سینین کی اور بلد امین کی اور بیان ہے انسان کی پیدائش کا اور اسفل السافلین کا اور احکم الحاکمین ہونا رب العالمین کا۔



۹۶۔ باب: وَمَنْ سُورَةِ إِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ

تفسیر سورہ اقرأ باسم ربک

(۳۳۴۸) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ ﴿سَدَّعُ الزَّبَانِيَّةَ﴾. قَالَ: قَالَ أَبُو جَهْلٍ: لَئِنْ رَأَيْتُ مُحَمَّدًا يُصَلِّيَ لَا طَأَنَّ عَلَىٰ عُنُقِهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((لَوْ فَعَلَ لَا خَذَتْهُ الْمَلَائِكَةُ عِيَانًا)). (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس آیت کی تفسیر میں کہا ﴿سَدَّعُ الزَّبَانِيَّةَ﴾ یعنی بلائیں گے ہم دوزخ کے فرشتوں کو کہا انہوں نے کہ ابو جہل بولا اگر میں محمد کو نماز پڑھتے دیکھوں تو اس کی گردن لاتوں سے روندوں آپ نے فرمایا اگر وہ ایسا کرے تو فرشتے اس کو دیکھتے ہی پکڑے لیں۔

(۳۳۴۹) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّيَ فَجَاءَ أَبُو جَهْلٍ فَقَالَ: أَلَمْ أَنُتْهِكْ عَنْ هَٰذَا؟ أَلَمْ أَنُتْهِكْ عَنْ هَٰذَا؟ أَلَمْ أَنُتْهِكْ عَنْ هَٰذَا؟ فَانْصَرَفَ النَّبِيُّ ﷺ فَرَبَّرَهُ، فَقَالَ أَبُو جَهْلٍ إِنَّكَ لَتَعْلَمُ مَا بِهَا نَادٍ أَكْثَرَ مِنِّي، فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: ﴿فَلْيَدْعُ نَادِيَهُ﴾ سَدَّعُ الزَّبَانِيَّةَ ﴿. قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَوَاللَّهِ لَوْ دَعَا نَادِيَهُ لَا خَذَتْهُ زَبَانِيَّةُ اللَّهِ. (صحیح الاسناد)

ترجمہ: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا نبی ﷺ نماز پڑھتے تھے اور ابو جہل آیا اور کہنے لگا کیا میں تجھ کو اس سے منع نہیں کرتا، کیا میں تجھ کو اس سے منع نہیں کرتا کیا میں تجھ کو اس سے منع نہیں کرتا پھر جب آپ نماز تمام کر چکے اس کو جھڑکا اور ابو جہل بولا تو جانتا ہے کہ کسی کے ہم نشین مجھ سے زیادہ نہیں ہیں اللہ تعالیٰ نے اس پر یہ آیت اتاری کہ وہ اپنے ہم نشین کو بلائے ہم دوزخ کے فرشتے بلاتے ہیں۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا اللہ کی قسم اگر وہ اپنے ہم نشینوں کو بلاتا تو اللہ تعالیٰ کے فرشتے اس کو پکڑے لیتے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔ اور اس باب میں ابو ہریرہؓ سے بھی روایت ہے۔
خاتمہ: سورہ اقرء میں مذکور ہے رب کے نام سے قرأت کرنے کا اور انسان کی پیدائش کا اور قلم کا بیان اور تعجب نماز کے مانع پر اور تحریص ہدیٰ پر اور کافروں پر فرشتوں کے بلانے کا بیان اور حکم سجدہ کا۔



۹۷۔ باب: وَمِنْ سُورَةِ الْقَدْرِ

تفسیر سورہ قدر

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

(۳۳۵۰) عَنْ يُوسُفَ بْنِ سَعْدٍ قَالَ : قَامَ رَجُلٌ إِلَى الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ بَعْدَ مَا بَاعَ مُعَاوِيَةَ فَقَالَ : سَوِّدَتْ وُجُوهُ الْمُؤْمِنِينَ۔ أَوْ يَا مُسَوِّدَ وُجُوهِ الْمُؤْمِنِينَ۔ فَقَالَ : لَا تُؤَيِّنِي رَحِمَكَ اللَّهُ، فَإِنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَرَى بَنِي أُمَيَّةَ عَلَى مَنبَرِهِ فَسَاءَ ذَلِكَ، فَنَزَلْتُ ﴿إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ﴾ (يَا مُحَمَّدُ) ﴿يَعْنِي نَهْرًا فِي الْجَنَّةِ، وَنَزَلْتُ : ﴿إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ﴾ وَمَا أَذْرَكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ (يَمْلِكُهَا بَعْدُكَ بَنُو أُمَيَّةَ يَا مُحَمَّدُ)﴾. قَالَ الْقَاسِمُ فَعَدَدْنَا هَذَا إِذَا هِيَ أَلْفُ شَهْرٍ لَا تَزِيدُ يَوْمًا وَلَا تَنْقُصُ. (ضعیف الاسناد مضطرب، و متنہ منکر) (اس میں یوسف بن سعد مجہول ہے)

ترجمہ: یوسف بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا ایک شخص حسن بن علی کے پاس کھڑا ہوا بعد اس کے کہ حسن بیعت کر چکے تھے معاویہؓ سے اور اس نے کہا تو نے مومنوں کے منہ میں کالک لگا دی آپ نے فرمایا تو مجھ پر الزام نہ رکھ اللہ تجھ پر رحمت کرے پھر فرمایا نبی ﷺ کو بنی امیہ اپنے منبر پر نظر آئے تو آپ کو برا لگا اللہ نے یہ آیت اتاری: ﴿إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ﴾ اے محمد ہم نے تجھ کو کثیر دی، اور کوثر سے مراد نہر ہے جنت کی اور یہ آیت اتری: ﴿إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ﴾ یعنی ہم نے اتارا قرآن شب قدر میں اور تو کیا جانے شب قدر کیسی ہے شب قدر ہزار مہینے سے بہتر ہے کہ سلطنت کریں گے اس میں بعد تیرے بنی امیہ اے محمد ﷺ! قاسم نے کہا ہم نے ان کے ایام سلطنت کو گنا تو ہزار ہی مہینے پایا ایک دن کم نہ زیادہ۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے قاسم بن فضل کی روایت سے۔ اور بعض نے کہا روایت ہے قاسم بن فضل سے وہ روایت کرتے ہیں یوسف بن مازن سے اور قاسم بن حدادی ثقہ ہیں یحییٰ بن سعید اور عبد الرحمن نے ان کو ثقہ کہا۔ اور یوسف بن سعد ایک شخص مجہول ہے اور ہم اس حدیث کو ان الفاظ سے نہیں جانتے مگر اسی سند سے۔

مترجم: اس شخص کو حسن رضی اللہ عنہ کا بیعت کر لینا ناگوار گزار اور مسلمانوں کی جو حضرات امام کی امامت کے مؤید تھے سبکی جانی حالانکہ اس

بیعت سے بڑا سدا فساد ہوا اور ہزاروں مسلمانوں کی جان بچ گئی اور خلاصہ جواب امام کا یہ ہے کہ میں اس بیعت میں مجبور ہوں منظور الہی یہی ہے کہ ان لوگوں کی سلطنت ہزار ماہ تک رہے گی اللہ تعالیٰ نے سورہ قدر میں اس کی خبر دی۔



(۳۳۵۱) عَنْ عَبْدِ بْنِ أَبِي لُبَابَةَ وَعَاصِمٍ [هُوَ ابْنُ بَهْدَلَةَ] سَمِعَ زَيْدَ بْنَ حُبَيْشٍ يَقُولُ : قُلْتُ لِأَبِي بَنِي كَعْبٍ : إِنَّ أَخَاكَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ يَقُولُ : مَن يَقُمِ الْحَوْلَ يُصِيبُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ، فَقَالَ : يَغْفِرُ اللَّهُ لِأَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ لَقَدْ عَلِمَ أَنَّهَا فِي الْعَشِيرِ الْأَوَّلِ وَأَخِيرِ مِنْ رَمَضَانَ، وَأَنَّهَا لَيْلَةُ سَبْعٍ وَعَشْرِينَ وَلَكِنَّهُ أَرَادَ أَنْ لَا يَتَكَلَّمَ النَّاسُ، ثُمَّ حَلَفَ لَا يَسْتَتْنِي أَنَّهَا لَيْلَةُ سَبْعٍ وَعَشْرِينَ. قَالَ : قُلْتُ لَهُ : بَأَيِّ شَيْءٍ تَقُولُ ذَلِكَ يَا أَبَا الْمُنْذِرِ؟ قَالَ : بِآيَةِ النَّبِيِّ أَخْبَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَوْ بِالْعَلَامَةِ : ((أَنَّ الشَّمْسَ تَطْلُعُ يَوْمَئِذٍ لَا شُعَاعَ لَهَا)). (حسن صحيح)

ترجمہ: روایت ہے عہدہ بن ابولبابہ اور عاصم سے، ان دونوں نے سنا زید بن حبیش سے وہ کہتے تھے کہ میں نے ابی بن کعب سے کہا کہ عبد اللہ بن مسعودؓ تمہارا بھائی کہتے ہیں کہ جو سال بھر جاگے شب قدر پائے ابی نے کہا اللہ ابو عبد الرحمن کو بخشے (اور یہ کنیت ہے عبد اللہ کی) وہ جانتے ہیں کہ آخر کی دس تاریخوں میں رمضان کی شب قدر ہے اور وہ ستائیسویں رات ہے لیکن انہوں نے چاہا کہ لوگ اسی پر بھروسہ نہ کریں پھر ابی قسم کھاتے تھے بغیر استثناء کے کہ وہ ستائیسویں رات ہے میں نے کہا کس طرح کہتے ہو تم اے ابوالمندرانہوں نے کہا اس نشان کے سبب سے جس کی خبر دی ہم کو رسول اللہ ﷺ نے کہ سورج اس کی صبح کو نکلتا ہے اور اس میں شعاع نہیں ہوتی۔

خاتمہ: سورہ القدر میں نزول قرآن کا شب قدر میں اور بہتر ہونا اس کا ہزارا مہینے کی راتوں سے اور نزول ملائکہ و روح مذکور ہے۔



۹۸۔ باب: وَمَنْ سُورَةُ لَمْ يَكُنْ

سورہ لم یکن

(۳۳۵۲) عَنْ الْمُخْتَارِ بْنِ قُلْفُلٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ : قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ ﷺ يَا خَيْرَ الْبَرِيَّةِ، قَالَ : ((ذَاكَ إِبْرَاهِيمُ)). (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: مختار بن قفل نے کہا سنا میں نے انس بن مالکؓ کو کہتے تھے کہ کہا ایک مرد نے نبی ﷺ سے اے تمام مخلوق سے بہتر آپ نے فرمایا وہ ابراہیم علیہ السلام ہیں۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

خاتمہ: سورہ لم یکن میں مذکور ہے ضرورت نبی کے آنے کی اور صف مطہرہ کے اترنے کی اور خبر ہے اہل کتاب کے متفرق ہونے کی بعد آنے دلیل کے اور امر اخلاص اور صنفیت کا اور اقامت صلوٰۃ اور ایثار زکوٰۃ کا وعید نارجہم کی کفار اہل کتاب اور مشرکین کے لیے اور شر البریہ ہونا ان کا اور خیر البریہ ہونا مؤمنین صالحین کا اور وعدہ جنت اور رضائے الہی کا ان کے لیے۔



۹۹۔ باب: وَمِنْ سُورَةٍ إِذَا زُلْزِلَتْ

تفسیر سورہ زلزال

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

(۳۳۵۳) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ هَذِهِ الْآيَةَ: ﴿يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ أَخْبَارَهَا﴾ قَالَ: ((أَتَذَرُونَّ مَا أَخْبَارُهَا؟)) قَالُوا: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالَ: ((فَإِنْ أَخْبَارُهَا أَنْ تَشْهَدَ عَلَى كُلِّ عَبْدٍ أَوْ أَمَةٍ بِمَا عَمِلَ عَلَى ظَهْرِهَا، تَقُولُ: عَمِلَ يَوْمَ كَذَا، كَذَا وَكَذَا فَهَذِهِ أَخْبَارُهَا)) . (ضعیف الاسناد)

ترجمہ: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت پڑھی اس دن بیان کرے گی یعنی زمین اپنی خبریں فرمایا آپ نے تم جانتے ہو کہ اس کی خبریں کیا ہیں لوگوں نے کہا اللہ اور رسول اس کا خوب جانتا ہے آپ نے فرمایا خبریں اس کی یہ ہیں کہ گواہی دے گی وہ ہر بندہ پر عورت ہو یا مرد اس کے عملوں کی جو اس نے اس کی پیٹھ پر کیے ہیں کہے گی اس نے فلا نے دن ایسا ایسا کیا یہی اس کی خبریں ہیں۔ (اس میں یحییٰ بن ابی سلیمان کو جمہور نے ضعیف کہا ہے۔)

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

خاتمہ: اس سورت میں زلزلہ زمین کا مذکور ہے اور باہر ڈال دینا اس کا اپنے دینوں کو اور تعجب انسان کا اس پر اور ہر ایک پر ظاہر ہونا عمل اس کا خیر و شر ہے۔



۱۰۰۔ باب: سُورَةُ الْعَادِيَّاتِ

سورہ عادیات کی تفسیر

سورہ العادیات میں مذکور ہے قسم ایک جماعت ملائکہ کی یا غازیوں کے گھوڑوں کی اور شکایت انسان کی ناشکری کی اور محبت مال کی اور غفلت اس کی بعث ہے۔



۱۰۱۔ باب: سُورَةُ الْقَارِعَةِ

سورة قارعة کی تفسیر

سورة القارعة میں تحويف قیامت سے اور پراگندگی لوگوں کی اس دن اور اڑنا پہاڑوں کا اس دن اور جزا و سزا اعمالوں کی مذکور ہے۔

۱۰۲۔ باب: وَمِنْ سُورَةِ الْهٰكُمِ التَّكَاثُرُ

تفسیر سورہ الہکم التکاثر

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

(۳۳۵۴) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الشَّخِيرِ أَنَّهُ انْتَهَى إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ يَقْرَأُ ﴿الْهٰكُمِ التَّكَاثُرُ﴾ قَالَ: ((يَقُولُ: ابْنُ آدَمَ: مَالِي مَالِي، وَهَلْ لَكَ مِنْ مَالِكَ إِلَّا مَا تَصَدَّقْتَ فَأَمْضَيْتَ أَوْ أَكَلْتَ فَأَفْنَيْتَ، أَوْ لَبَسْتَ فَأُبْلَيْتَ)). (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: روایت ہے عبد اللہ بن شخیر سے، کہ وہ اپنے رسول اللہ ﷺ کے پاس اور وہ الہکم التکاثر پڑھتے تھے پھر فرمایا آپ نے کہ بیٹا آدم کا کہتا ہے یہ میرا مال ہے یہ میرا مال ہے اور تیرا مال کچھ نہیں ہے مگر جو صدقہ دیا تو نے اور جاری کر دیا کھایا تو نے اور فنا کر دیا پہنا تو نے اور پرانا کر دیا۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔



(۳۳۵۵) عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: مَا زِلْنَا نَشْكُ فِي عَذَابِ الْقَبْرِ حَتَّى نَزَلَتْ: ﴿الْهٰكُمِ التَّكَاثُرُ﴾. (ضعیف الاسناد)
(اس میں حجاج بن ارطاہ راوی ضعیف ہے)

ترجمہ: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہم کو عذاب قبر میں شک تھا یہاں تک کہ اتری ﴿الہکم التکاثر﴾۔

فائدہ: ابو کریب نے اپنی سند میں کہا روایت ہے عمرو بن قیس سے انہوں نے روایت کی ابن ابی لیلیٰ سے انہوں نے منہال سے اور یہ حدیث حسن غریب ہے۔



(۳۳۵۶) عَنْ زُبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ: ﴿ثُمَّ لَتَسْأَلُنَّ يَوْمَئِذٍ النَّعِيمَ﴾ قَالَ الزُّبَيْرُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَأَيُّ النَّعِيمِ نَسْأَلُ عَنْهُ وَإِنَّمَا هُمَا الْأَسْوَدَانِ: التَّمْرُ وَالْمَاءُ؟ قَالَ: ((أَمَّا إِنَّهُ سَيَكُونُ)). (حسن الاسناد)

قرآن کی تفسیر کے بیان میں

ترجمہ: زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب یہ آیت اتری ﴿ثُمَّ لَتُسْأَلُنَّ﴾ کہ پھر پوچھے جاؤ گے تم اس دن نعمتوں سے عرض کی زبیر نے کہ اے رسول اللہ کے کون سی نعمت کا ہم سے سوال ہوگا ہمارے پاس سوا کھجور اور پانی کے اور کیا ہے آپؐ نے فرمایا یہ اب ہوگا۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ یہ اب ہوگا کے دو معنی ہیں ایک یہ کہ نعمتیں اب تم کو ملیں گی اور بڑے بڑے ملک فتح ہوں گے اور تم آرام و راحت میں ہو جاؤ گے۔ دوسرے یہ کہ سوال ضرور ہوگا کہ کوئی بندہ پر ایسا نہیں ہوتا کہ ہزاروں نعمتیں اس منع حقیقی کی موجود نہ ہوں صحت اور تندرستی اور سمیع و بصیر کتنی بڑی نعمتیں ہیں۔



(۳۳۵۷) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ : ﴿ثُمَّ لَتُسْأَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيمِ﴾ قَالَ النَّاسُ : يَا رَسُولَ اللَّهِ، عَنْ أَيِّ النَّعِيمِ نُسْأَلُ؟ وَإِنَّمَا هُمَا الْأَسْوَدَانِ وَالْعَدُوُّ حَاضِرٌ وَسُيُوفُنَا عَلَى عَوَاتِقِنَا؟ قَالَ : ((إِنَّ ذَلِكَ سَيَكُونُ)) . (اسنادہ حسن)

ترجمہ: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا جب یہ آیت اتری ﴿ثُمَّ لَتُسْأَلُنَّ﴾ یعنی سوال ہوگا تم سے نعمتوں کا لوگوں نے عرض کی اے رسول اللہ کے کس نعمت کا سوال ہم سے ہوگا ہماری یہی دو چیزیں ہیں کھجور اور پانی اور دشمن ہمارے سر پر ہے اور تلواریں ہمارے دوش پر آپؐ نے فرمایا یہ ضرور ہوگا (یعنی نعمتوں کا ملنا سوال)۔

فائدہ: حدیث ابن عیینہ کی جو محمد بن عمرو سے مروی ہے (یعنی جو اس کے اوپر گزری) میرے نزدیک زیادہ صحیح ہے اس حدیث سے اس لیے سفیان بن عیینہ زیادہ یاد رکھنے والے اور بہت صحیح تر ہیں از روئے حدیث کے ابو بکر بن عیاش سے۔



(۳۳۵۸) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((إِنَّ أَوَّلَ مَا يُسْأَلُ عَنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ . يَعْنِي الْعَبْدُ مِنَ النَّعِيمِ . أَنْ يُقَالَ لَهُ : أَلَمْ نُنْصَحْ لَكَ جِسْمَكَ وَنُرْوِيكَ مِنَ الْمَاءِ الْبَارِدِ)) .

(اسنادہ صحیح) سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ (۵۳۹) تخریج المشکاۃ (۵۱۹۶)

ترجمہ: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا پہلے جس چیز کا سوال ہوگا بندے سے قیامت کے دن یہ ہے کہ اس سے کہا جائے گا کیا ہم نے تیرا بدن درست نہ رکھا اور تجھے ٹھنڈے پانی سے میرا نہ کیا۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے۔ اور ضحاک عبدالرحمن کے بیٹے ہیں وہ عزرب کے اور ان کو ابن عزرم بھی کہتے ہیں۔

خاتمہ: اس سورت میں بیان ہے انسان کی غفلت کا اور اس کے طلب مال کا اور قیامت میں نعمتوں سے سوال ہوگا۔



سورۃ العصر

سورۃ عصر میں قسم ہے عصر کی اور خسران میں ہونا ہر انسان کا سوائے صالحین صابریں کے۔

سورۃ الہمزہ

سورۃ ہمزہ میں شکایت ہے ہر غیبت کرنے والے طعن کرنے والے اور بخیل کی اور وعیدِ حطمہ کی اس کے لیے اور جھانکنا دوزخ کی آگ کا دلوں پر اور بند ہونا اس کا ساتھ ستونوں کے۔

سورۃ فیل

سورۃ فیل میں مذکور ہے قصہ اصحاب فیل کا۔

سورۃ قریش

سورۃ قریش میں کوچ ان کا گرمی اور جاڑے میں اور امر رب کعبہ کی عبادت کا اور تمنن امن مکہ کے ساتھ۔

سورۃ ماعون

سورۃ ماعون میں مذمت مکذب یوم الدین کی اور دور کرنا اس کا یتیم کو اور رغبت نہ دلانا اس کا مسکین کے کھلانے پر خرابی نماز سے غفلت کرنے والوں کی اور ریا کاروں کی اور جو مانگے کی چیز کوئی نہ دے۔



۱۰۸۔ باب: وَمِنْ سُوْرَةِ الْكُوْثُرِ

تفسیر سورۃ کوثر

(۳۳۵۹) عَنْ أَنَسٍ: ﴿ إِنَّا أُعْطِينَاكَ الْكُوْثَرَ ﴾ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((هُوَ نَهْرٌ فِي الْجَنَّةِ)) قَالَ: فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((رَأَيْتُ نَهْرًا فِي الْجَنَّةِ حَافَتَيْهِ قَبَابُ اللَّوْثِ، قُلْتُ: مَا هَذَا يَا جَبْرِيلُ قَالَ: هَذَا الْكُوْثَرُ الَّذِي أُعْطَاكَهُ اللَّهُ)) (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: انسؓ نے نبی ﷺ سے کوثر کی تفسیر میں روایت کی کہ آپؐ نے فرمایا وہ ایک نہر ہے جنت میں اور فرمایا آپؐ نے دیکھی میں نے ایک نہر جنت میں کہ اس کے دونوں طرف خیمے تھے موتی کے میں نے کہا اے جبریل یہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا یہ کوثر ہے جو اللہ نے آپؐ کو دی ہے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

(۳۳۶۰) عَنْ أَنَسٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((بَيْنَنَا أَنَا أَسِيرٌ فِي الْجَنَّةِ إِذْ عَرَضَ لِي نَهْرٌ حَافَتَاهُ قَبَابُ اللُّؤْلُؤِ، قُلْتُ لِلْمَلَكِ مَا هَذَا قَالَ : هَذَا الْكُوْثَرُ الَّذِي أَعْطَاكَهُ اللَّهُ، قَالَ : ثُمَّ صَرَبَ بِيَدِهِ إِلَى طِينَةٍ فَاسْتَخْرَجَ مِسْكَاً، ثُمَّ رَفَعَتْ لِي سِدْرَةٌ الْمُنْتَهَى فَرَأَيْتُ عِنْدَهَا نُورًا عَظِيمًا)) . (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں چلا جاتا تھا جنت میں کہ پہنچا ایک نہر پر کہ اس کے دونوں طرف خیمے تھے موتی کے میں نے جبریل علیہ السلام سے پوچھا یہ کیا ہے انہوں نے کہا یہ کوثر ہے جو اللہ نے تم کو دی ہے پھر انہوں نے ہاتھ ڈالا اور اس کی مٹی نکالی تو وہ مشک تھی پھر میرے آگے آئی سدرۃ المنتہی اور میں نے اس پر ایک بڑا نور دیکھا۔
فائلا: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے کئی سندوں سے انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہوئی ہے۔



(۳۳۶۱) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((الْكُوْثَرُ نَهْرٌ فِي الْجَنَّةِ حَافَتَاهُ مِنْ ذَهَبٍ وَمَجْرَاهُ عَلَى الدَّرِّ وَالْيَاقُوتِ، تُرْبَتُهُ أَطْيَبُ مِنَ الْمِسْكِ، وَمَاؤُهُ أَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ وَأَبْيَضُ مِنَ الثَّلَاجِ)) . (اسنادہ صحیح) تخريج مشكاة المصابيح (۵۶۴۱) التحقيق الثاني

ترجمہ: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کوثر ایک نہر ہے جنت میں کنارے اس کے دونوں طرف سونے کے ہیں اور پانی اس کا موتی اور یاقوت پر بہتا ہے مٹی اس کی مشک سے زیادہ خوشبودار ہے اور پانی اس کا شہد سے زیادہ میٹھا برف سے زیادہ سفید۔

فائلا: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

خاتمہ: اس سورت میں بیان ہے کوثر کا اور حکم ہے نماز اور قربانی کا اور خرابی ہے آپ ﷺ کے دشمن کی۔



سُورَةُ الْكَافِرُونَ

سورہ کافروں میں بیان ہے کافروں کا معبود اور ہے اور مسلمانوں کا اور۔

۱۱۰۔ باب: وَمِنْ سُورَةِ الْفَتْحِ

تفسیر سورہ فتح

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

(۳۳۶۲) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : كَانَ عُمَرُ يَسْأَلُنِي مَعَ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ :

أَتَسْأَلُهُ وَلَنَا بُنُوكَ مِثْلَهُ؟ قَالَ : فَقَالَ لَهُ عُمَرُ : إِنَّهُ مِنْ حَيْثُ تَعْلَمُ، فَسَأَلَهُ عَنْ هَذِهِ الْآيَةِ : ﴿ إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ ﴾ فَقُلْتُ : إِنَّمَا هُوَ أَجَلُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَعْلَمُهُ إِيَّاهُ وَقَرَأَ السُّورَةَ إِلَى آخِرِهَا، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ : وَاللَّهِ مَا أَعْلَمُ مِنْهَا إِلَّا مَا تَعْلَمُ . (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ حضرت عمرؓ مجھ سے مسئلہ پوچھا کرتے تھے اصحاب کے سامنے تو کہا ان سے عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے آپ ان سے پوچھتے ہیں اور ہمارے بہت لڑکے ہیں مانند اس کے تب کہا ان سے حضرت عمرؓ نے تو خوب جانتا ہے جس وجہ سے میں پوچھتا ہوں اور پوچھا ان سے مطلب اس آیت کا ﴿ إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ ﴾ تو میں نے کہا اس میں خبر ہے رسول اللہ کی وفات کی خبر دی اس کی اللہ نے اور پڑھی یہ سورت آخر تک۔ پھر کہا حضرت عمرؓ نے اللہ کی قسم میں بھی وہی جانتا ہوں جو تو جانتا ہے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے محمد بن جعفر سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے ابو بشر سے اسی اسناد سے مانند اس کے مگر اس میں مذکور ہے کہ عبدالرحمن نے کہا اَتَسْأَلُهُ وَلَنَا ابْنِ مِثْلَهُ۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔



۱۱۱۔ باب: وَمِنْ سُورَةِ تَبَّتْ

تفسیر سورہ لہب

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

(۳۳۶۳) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : صَعِدَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ عَلَى الصَّفَا فَنَادَى : ((يَا صَبَاحَا))، فَاجْتَمَعَتْ إِلَيْهِ قُرَيْشٌ، فَقَالَ : ((إِنِّي نَذِيرٌ لَكُمْ بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ شَدِيدٍ، أَرَأَيْتُمْ لَوْ أَنِّي أَخْبَرْتُكُمْ أَنَّ الْعُدُوَّ مُمْسِكُكُمْ أَوْ مُصَبِّحُكُمْ أَكُنْتُمْ تُصَدِّقُونِي))؟ فَقَالَ أَبُو لَهَبٍ : الْهَذَا جَمَعْنَا تَبًّا لَكَ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَبَّارَكَ وَتَعَالَى : ﴿ تَبَّتْ يَدَا أَبِي لَهَبٍ وَتَبَّ ﴾ . (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: ابن عباس نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ ایک دن چڑھ کر صفا پر ایا صبا حاء اور جمع ہو گئے آپ کے پاس قریش آپ نے فرمایا میں تم کو ڈرانے والا ہوں سخت عذاب سے بھلا دیکھو تم اگر میں تم کو خبر دوں کہ دشمن شام کو یا صبح کو تم پر آنے والا ہے تو تم مجھے سچا جانو گے۔ ابو لہب نے کہا تو نے اسی لیے ہم کو جمع کیا تھا ٹوٹ جائیں تیرے ہاتھ تو اتاری اللہ تعالیٰ نے ﴿ تَبَّتْ يَدَا أَبِي لَهَبٍ وَتَبَّ ﴾۔ یعنی ٹوٹ جائیں دونوں ہاتھ ابی لہب کے اور ہلاک ہو وہ خود۔

یعنی آپ نے ان کے سینے پر ہاتھ مارا ہے اور دعا کی یا اللہ اس کو اپنی کتاب سمجھا دے۔

۱

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

خاتمہ: اس سورت میں ہلاکت ابولہب کی اور کام نہ آنا اس کے مال کا اور وعید ناری کی اور جبل (ری) ہونا اس عورت کے گلے میں مذکور ہے۔



۱۱۲۔ باب: وَمِنْ سُورَةِ الْأَخْلَاصِ

تفسیر سورۃ اخلاص

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

(۳۳۶۴) عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ: أَنَّ الْمُشْرِكِينَ قَالُوا لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ: اُنْسُبْ لَنَا رَبَّكَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ اللَّهُ الصَّمَدُ﴾ فَالصَّمَدُ الَّذِي ﴿لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ﴾ لِأَنَّهُ لَيْسَ شَيْءٌ يُولَدُ إِلَّا سَيَمُوتُ وَلَيْسَ شَيْءٌ يَمُوتُ إِلَّا سَيُورِثُ وَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَا يَمُوتُ وَلَا يُورَثُ: ﴿وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ﴾ قَالَ: ((لَمْ يَكُنْ لَهُ شَبِيهٌ وَلَا عَدْلٌ وَلَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ)).

(حسن دون قوله "والصمد الذي" ظلال الحنة (۶۶۳) - التحقيق الثاني)

ترجمہ: ابی بن کعبؓ سے روایت ہے کہ مشرکین نے رسول اللہ ﷺ سے کہا کہ اپنے معبود کا نسب ہم سے بیان کیجیے اللہ نے اتاری ﴿قل هو الله﴾ یعنی کہہ وہ اللہ اکیلا ہے اللہ صمد ہے اور صمد وہ ہے جو نہ کسی سے پیدا ہوا ہو نہ اس سے کوئی پیدا ہوا اس لیے کہ جو کسی سے پیدا ہو، گا ضرور مرے گا اور جو مرے گا اس کا کوئی وارث بھی ہوگا اور اللہ نہ مرے گا اور نہ کوئی اس کا وارث ہوگا اور نہ اس کا کوئی کفو ہے۔ کہا راوی نے یعنی اس کے مشابہ اور برابر کوئی نہیں اور نہ اس کے مثل کوئی چیز ہے۔



(۳۳۶۵) عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ ذَكَرَ إِلَهُتَهُمْ فَقَالُوا: اُنْسُبْ لَنَا رَبَّكَ، قَالَ: فَأَتَاهُ جِبْرِئِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِهَذِهِ السُّورَةِ: ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾ فَذَكَرَ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ: عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ.

(اسنادہ ضعیف) (اس میں ابوسعہ ضعیف ہے)

ترجمہ: ابی العالیہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ذکر کیا مشرکوں کے معبودوں کا سوا انہوں نے کہا بیان کر نسب اپنے معبود کا جبرئیل آئے اور یہ سورت لائے پھر ذکر کی حدیث مانند حدیث مذکور کے اور نہیں ذکر کیا اس سند میں ابی بن کعب کا۔

فائدہ: یہ روایت میرے نزدیک زیادہ صحیح ہے ابوسعہ کی روایت سے (یعنی جو اوپر گزری) اور ابوسعہ کا نام محمد ہے وہ بیٹے ہیں میسر کے۔

خاتمہ: اس سورت میں مذکور ہے احدیت اور صمدیت اور تزیہ اللہ تعالیٰ کی والد و ولد اور کفو سے۔

۱۱۳، ۱۱۴۔ باب: وَمِنْ سُورَةِ الْمُعَوِّذَتَيْنِ

تفسیر سورہ معوذتین

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

(۳۳۶۶) عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَظَرَ إِلَى الْقَمَرِ فَقَالَ: ((يَا عَائِشَةُ اسْتَعِيذِي بِاللَّهِ مِنْ شَرِّ هَذَا فَإِنَّ هَذَا هُوَ الْغَاسِقُ إِذَا وَقَبَ)) .

(حسن صحیح) سلسلہ الاحادیث الصحیحة: ۳۷۲۔ تخریج مشکاة المصابیح، مشکاة۔ ۲۴۷۵۔

ترجمہ: عائشہ ام المؤمنین رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے چاند دیکھا اور فرمایا اے عائشہ پناہ مانگ اس کے شر سے اللہ کے ساتھ اس لیے کہ یہی غاسق ہے (یعنی اندھیرا کرنے والا)

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔



(۳۳۶۷) عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((قَدْ أَنْزَلَ اللَّهُ عَلَى آيَاتٍ لَمْ يُرْمَلْهُنَّ)) قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ (((إِلَى آخِرِ السُّورَةِ - ((قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ))) إِلَى آخِرِ السُّورَةِ.

(اسنادہ صحیح)

ترجمہ: عقبہ بن عامر جہنی سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھ پر چند آیتیں ایسی اتاری ہیں کہ ان کا مثل کسی نے نہ دیکھا ﴿قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ﴾ آخر سورت تک اور ﴿قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ﴾ آخر سورت تک۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

معوذتین میں امر ہے ہے تعوذ کا فلق میں مخلوقات اور غاسق اور نفاثات اور حاسد کے شر سے اور ناس میں مذکور ہے ربوبیت اور مالکیت اور الوہیت اللہ تعالیٰ کی اور امر ہے تعوذ کا خناس کے وسواس سے تمام ہوئی فہرست کلام اللہ کی ہر ہر سورت کی بعون الملک الوہاب و بنصر العزیز التواب والحمد لله على ذلك۔



باب: فی قصة خلق آدم وبدء التسليم والتشميت وجده وجد ذريته

(۳۳۶۸) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَمَّا خَلَقَ اللَّهُ آدَمَ وَنَفَخَ فِيهِ الرُّوحَ عَطَسَ فَقَالَ: الْحَمْدُ لِلَّهِ، فَحَمِدَ اللَّهُ بِأَذْنِهِ، فَقَالَ لَهُ رَبُّهُ: يَرْحَمُكَ اللَّهُ يَا آدَمُ، أَذْهَبَ إِلَى أَوْلَيْكَ الْمَلَكَةُ. إِلَى مَلَأَ مِنْهُمْ جُلُوسٍ. فَقُلْ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ، قَالُوا: وَعَلَيْكَ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ، ثُمَّ رَجَعَ

إِلَىٰ رَبِّهِ قَالَ: إِنَّ هَذِهِ تَحِيَّتُكَ وَتَحِيَّةُ بَيْنِكَ بَيْنَهُمْ فَقَالَ اللَّهُ لَهُ: وَيَدَاهُ مَقْبُوضَتَانِ: أَخْتَرُ أَيْنَهُمَا شِئْتَ، قَالَ: أَخْتَرْتُ يَمِينَ رَبِّي وَكَلَّمْنَا يَدِي رَبِّي يَمِينٌ مُبَارَكَةٌ، ثُمَّ بَسَطَهَا فَإِذَا فِيهَا آدَمُ وَذُرِّيَّتُهُ، فَقَالَ: أَيُّ رَبِّ مَاهُولًا قَالَ: هُوَ لَآءُ ذُرِّيَّتِكَ، فَإِذَا كُلُّ إِنْسَانٍ مَكْتُوبٌ عُمُرُهُ بَيْنَ عَيْنَيْهِ فَإِذَا فِيهِمْ رَجُلٌ أَضْوَأُهُمْ. أَوْ مِنْ أَضْوَاءِ هُمْ. قَالَ: يَارَبِّ مَنْ هَذَا؟ قَالَ: هَذَا ابْنُكَ دَاوُدُ وَقَدْ كَتَبْتُ لَهُ عُمُرَ أَرْبَعِينَ سَنَةً، قَالَ: يَارَبِّ زِدْهُ فِي عُمُرِهِ، قَالَ: ذَاكَ الَّذِي كُتِبَ لَهُ. قَالَ: أَيُّ رَبِّ فَإِنِّي قَدْ جَعَلْتُ لَهُ مِنْ عُمُرِي سِتِّينَ سَنَةً قَالَ: أَنْتَ وَذَاكَ، قَالَ: ثُمَّ اسْكِنِ الْجَنَّةَ مَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ أَهْبِطْ مِنْهَا فَكَانَ آدَمُ يُعَدُّ لِنَفْسِهِ، قَالَ: فَاتَاهُ مَلَكُ الْمَوْتِ فَقَالَ لَهُ آدَمُ قَدْ عَجَلْتُ، قَدْ كُتِبَ لِي أَلْفُ سَنَةٍ. قَالَ: بَلَى! وَلَكِنَّكَ جَعَلْتَ لِابْنِكَ دَاوُدَ سِتِّينَ سَنَةً فَجَحَدَ فَجَحَدْتُ ذُرِّيَّتُهُ وَنَسِيَ فَنَسِيتُ ذُرِّيَّتَهُ.. قَالَ: فَمِنْ يَوْمَئِذٍ أُمِرَ بِالْكِتَابِ وَالشُّهُودِ)).

(حسن صحیح) تخریج المشكاة ۴۶۶۲ - ظلال الجنة (۲۰۴ - ۲۰۶)

ترجمہ: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ نے آدم کو بنایا اور ان میں روح پھونکی ان کو چھینک آئی اور کہا الحمد للہ پھر اللہ کی تعریف کی اس کے حکم سے پھر اس کے رب نے فرمایا اللہ تجھ پر رحم کرے اے آدم (ﷺ) جاتو ان فرشتوں کی طرف جو بیٹھے ہوئے ہیں اور ان سے کہہ السلام علیکم انہوں نے جواب دیا آدم (ﷺ) کو وعلیک السلام ورحمة اللہ پھر لوٹے وہ اپنے رب کی طرف اور فرمایا رب نے یہ تیری دعا ہے اور تیری اولاد کی آپس میں (اس میں) رہے بندگی اور گورنشات کا) پھر فرمایا اللہ تعالیٰ نے اپنی دونوں مٹھیاں بند کر کے کہ ان میں سے جسے چاہے تو اختیار کر آدم نے کہا اختیار کیا میں نے داہنا ہاتھ اپنے رب کا اور دونوں ہاتھ اس کے داہنے ہیں برکت والے پھر اس مٹھی کو کھولا تو اس میں تمثال تھے آدم (ﷺ) اور اس کی اولاد کے پوچھا آدم (ﷺ) نے کہ یہ کون لوگ ہیں فرمایا یہ سب تیری اولاد ہے اور ہر ایک کی عمر دونوں آنکھوں کے بیچ میں لکھی ہوئی تھی اس میں ایک مرد تھا نہایت روشن چہرہ آدم نے کہا یہ کون ہے اے پروردگار ارشاد ہوا یہ تمہارا بیٹا داؤد ہے اور میں نے اس کی عمر چالیس برس لکھی ہے آدم (ﷺ) نے کہا یا اللہ اس کی عمر زیادہ کر اللہ تعالیٰ نے فرمایا اتنی ہی لکھی ہے انہوں نے عرض کی اللہ تعالیٰ میں نے اپنی عمر سے اس کو ساٹھ برس دیئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا تم اور ایسی سخاوت پھر وہ جنت میں رہے جتنا اللہ نے چاہا پھر وہاں سے اتارے گئے اور وہ اپنی عمر گنتے تھے پھر جب ملک الموت آئے تو آدم نے کہا تم نے جلدی کی میری عمر تو ہزار برس کی ہے انہوں نے کہا بے شک ولیکن تم نے ساٹھ برس داؤد کو دیئے ہیں پھر وہ منکر ہو گئے اور ان کی اولاد بھی منکر ہونے لگی اور بھول گئے آدم اور بھولنے لگی ان کی اولاد فرمایا آپ نے اس دن سے حکم ہوا اعتقاد کے لکھنے کا اور گواہ ہونے کا۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے اور مروی ہوئی ہے یہ کئی سندوں سے ابو ہریرہ سے انہوں نے روایت کی نبی ﷺ سے۔

باب: فی حکمة خلق الجبال فی الأرض لتقر بعد میدھا

(۳۳۶۹) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : « لَمَّا خَلَقَ اللَّهُ الْأَرْضَ جَعَلَتْ تَمِيْدُ، فَخَلَقَ الْجِبَالَ فَقَالَ : بِهَا عَلَيْهَا، فَاسْتَقَرَّتْ فَعَجَبَتِ الْمَلَائِكَةُ مِنْ شِدَّةِ الْجِبَالِ فَقَالُوا : يَا رَبِّ هَلْ مِنْ خَلْقِكَ شَيْءٌ أَشَدُّ مِنْ الْجِبَالِ؟ قَالَ : نَعَمْ، الْحَدِيدُ. فَقَالُوا: يَا رَبِّ فَهَلْ مِنْ خَلْقِكَ شَيْءٌ أَشَدُّ مِنَ الْحَدِيدِ؟ قَالَ : نَعَمْ، النَّارُ، قَالُوا: يَا رَبِّ فَهَلْ مِنْ خَلْقِكَ شَيْءٌ أَشَدُّ مِنَ النَّارِ؟ قَالَ : نَعَمْ، الْمَاءُ، قَالُوا : يَا رَبِّ فَهَلْ مِنْ خَلْقِكَ شَيْءٌ أَشَدُّ مِنَ الْمَاءِ؟ قَالَ : نَعَمْ الرِّيحُ، قَالُوا: يَا رَبِّ فَهَلْ مِنْ خَلْقِكَ شَيْءٌ أَشَدُّ مِنَ الرِّيحِ؟ قَالَ : نَعَمْ، ابْنُ آدَمَ تَصَدَّقْ بِصَدَقَةٍ بِيَمِينِهِ يُخْفِيهَا مِنْ شِمَالِهِ ».

[اسنادہ ضعیف] تخريج مشكاة المصابيح (۱۹۲۳) التعليق الرغيب (۳۱/۲) (اس میں سلیمان بن ابو

سلیمان غیر معروف ہے)

ترجمہ: انس بن مالک سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جب اللہ نے زمین بنائی وہ جھکی پڑتی تھی تو پہاڑوں کو بنایا اور فرمایا تم زمین کو تھامے رہو پس وہ ٹھہر گئے تب فرشتوں کو تعجب آیا پہاڑوں کی مضبوطی سے اور عرض کی انہوں نے اے پروردگار کوئی چیز تیری مخلوق میں پہاڑ سے زیادہ سخت ہے فرمایا ہاں لوہا عرض کی اے رب کوئی چیز تیری مخلوق میں لوہے سے زیادہ سخت ہے فرمایا ہاں آگ عرض کی اے رب کوئی چیز تیری مخلوق میں آگ سے زیادہ سخت ہے فرمایا ہاں پانی عرض کی اے رب کوئی چیز تیری مخلوق میں پانی سے زیادہ سخت ہے فرمایا ہاں ہوا عرض کی اے رب کوئی چیز تیری مخلوق میں ہوا سے زیادہ سخت ہے فرمایا ہاں وہ آدمی جو صدقہ دے اس طرح کہ داہنے ہاتھ سے دے اور بائیں ہاتھ کو خبر نہ ہو۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم اس کو مرفوع مگر اسی سند سے۔ یہ آخر تفسیر ہے۔





بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

شریعہ اللہ کے نام سے جو بنا مرین نہایت رحم والا ہے

احادیث شئی أبواب الدعوات دعاؤں کے بیان میں

۱۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الدُّعَاءِ دعا کی فضیلت

(۳۳۷۰) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَيْسَ شَيْءٌ أَكْرَمَ عَلَى اللَّهِ مِنَ الدُّعَاءِ».

(اسنادہ حسن) تخریج مشکاة المصابیح (۲۲۳۲/ التحقیق الثانی) التعليق الرغیب (۲۷۰/۲)

ترجمہ: ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: کوئی چیز اللہ تعالیٰ کی درگاہ میں دعا سے زیادہ بزرگ نہیں۔

خاتلہ: یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے مرفوع نہیں جانتے مگر عمران بن قطان کی روایت سے۔ روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے عبد الرحمن بن مہدی سے انہوں نے عمران قطان سے مانند اس کے۔

بَابُ مِنْهُ

دعا عبادت کا مغز ہے

(۳۳۷۱) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «الدُّعَاءُ مَغْزُ الْعِبَادَةِ».

(ضعیف بهذا اللفظ۔ الروض النضير ۲/۲۸۹۔ تخریج المشکاة: ۲۲۳۱) اس میں عبد اللہ ابن ابیہ راوی ضعیف ہے

ترجمہ: انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: دعا مغربے عبادت کا۔
فائدہ: یہ حدیث غریب ہے اس سند سے نہیں جانتے ہم اسے گرا بن ابی لہیعہ کی روایت سے۔



(۳۳۷۲) عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((الدُّعَاءُ هُوَ الْعِبَادَةُ)). ثُمَّ قَرَأَ: ﴿ وَقَالَ رَبُّكُمْ ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ إِنَّ الَّذِينَ يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِي سَيَدْخُلُونَ جَهَنَّمَ دَاخِرِينَ ﴾. (اسنادہ

صحیح) احکام الحناظر (۱۹۴) الروض النضیر (۸۸۸) تخریج مشکاة المصابیح (۲۳۳۰) صحیح ابی داود (۱۳۲۹)

ترجمہ: نعمان بن بشیرؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: دعا یہی تو عبادت ہے پھر پڑھی آپؐ نے یہ آیت ﴿وقال ربکم﴾ یعنی فرمایا تمہارے رب نے پکارو مجھ کو قبول کروں گا میں تمہاری پکار کو جو لوگ تکبر کرتے ہیں میری عبادت سے داخل ہوں گے جہنم میں ذلیل ہو کر۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔ صحیح ہے۔ اور روایت کی یہ منصور اور اعلمش نے ذر سے اور ہم نہیں جانتے اس کو نگر ذر کی روایت سے۔



۲۔ بَابُ مِنْهُ ((مَنْ لَمْ يَسْأَلِ اللَّهَ يَغْضَبْ عَلَيْهِ))

جو اللہ تعالیٰ سے سوال نہیں کرتا اللہ تعالیٰ اس پر غصہ ہوتا ہے

(۳۳۷۳) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((إِنَّهُ مَنْ لَمْ يَسْأَلِ اللَّهَ يَغْضَبْ عَلَيْهِ)).

(اسنادہ حسن) سلسلۃ الأحادیث الصحیحۃ (۳۶۵۴) الضعیفۃ تحت الحدیث (۲۱) ابن ماجہ (۳۸۲۷)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے، انہوں نے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جس نے اللہ تعالیٰ سے سوال نہ کیا اللہ تعالیٰ اس پر

غصہ ہوگا۔ (بعض کے نزدیک یہ روایت ضعیف ہے ابوصالح الحوزی لعین الحدیث ہے۔ تقریب (۸۱۷۲))

فائدہ: اور روایت کی کعب نے کئی لوگوں سے انہوں نے ابی اللہؓ سے یہ حدیث اور نہیں جانتے ہم اس کو نگر اسی سند سے۔ روایت کی ہم سے اسحاق بن منصور نے انہوں نے ابو عاصم سے انہوں نے حمید سے انہوں نے ابوصالح سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس کے۔



۳۔ بَابُ مِنْهُ (كُونِ الزَّكْرَ خَيْرًا عَمَالِكُمْ وَأَزْكَاهَا عِنْدَ مَلِكِكُمْ)

ذکر تمہارے اعمال میں زیادہ بہتر ہے اور تمہارے مالک کے نزدیک زیادہ پاکیزہ ہے۔

(۳۳۷۴) عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي غَزَاةٍ فَلَمَّا قَفَلْنَا أَشْرَفْنَا عَلَى الْمَدِينَةِ

فَكَبَّرَ النَّاسُ تَكْبِيرَةً وَرَفَعُوا بِهَا أَصْوَاتَهُمْ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ رَبَّكُمْ لَيْسَ بِأَصَمٍّ وَلَا غَائِبٍ هُوَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ رُؤُوسِ رِحَالِكُمْ)) ثُمَّ قَالَ: ((يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ قَيْسٍ أَلَا أَعْلَمُكَ كَنْزًا مِنْ كُنُوزِ الْجَنَّةِ؟ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ)) (اسنادہ صحیح) الروض النضیر (۱۰۴۱) صحیح ابی داود (۱۳۶۵)

ترجمہ: سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک جنگ میں گئے۔ جب ہم واپس آئے تو مدینہ کے قریب پہنچنے پر لوگوں نے بہت بلند آواز سے تکبیر کہی، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہارا رب بہرہ نہیں اور نہ ہی وہ غائب ہے بلکہ وہ تمہارے اور تمہاری سوار یوں کے سروں کے درمیان ہے۔ پھر آپ نے فرمایا: اے عبد اللہ بن قیس! کیا میں تجھے جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانے کے متعلق نہ بتاؤں، وہ ”لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ“ ہے۔



۴۔ باب: مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الذِّكْرِ

باب: ذکر کی فضیلت کے بیان میں

(۳۳۷۵) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُسْرِ: أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّ شَرَائِعَ الْإِسْلَامِ قَدْ كَثُرَتْ عَلَيَّ فَأَخْبِرْنِي بِشَيْءٍ أَتَشَبُّتُ بِهِ، قَالَ: ((لَا يَزَالُ لِسَانُكَ رَطْبًا مِنْ ذِكْرِ اللَّهِ)).

(اسنادہ صحیح) تحریج الکلم الطیب، رقم (۳)

ترجمہ: عبد اللہ بن بسرؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کی کہ اے رسول اللہ کے! اسلام کے حکم بہت ہو گئے سو مجھے بتائیے ایسی چیز پکڑوں آپ نے فرمایا ہمیشہ تیری زبان تر رہے اللہ کے ذکر سے۔
فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔ غریب ہے۔



۵۔ باب مِنْهُ: فِي أَنْ ذَاكَرَ اللَّهُ كَثِيرًا أَفْضَلُ مِنَ الْغَازِي فِي سَبِيلِ اللَّهِ

کثرت سے اللہ کا ذکر کرنے والا اللہ کے رستے میں جہاد کرنے والے سے افضل ہے

(۳۳۷۶) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ سُئِلَ: أَيُّ الْعِبَادِ أَفْضَلُ دَرَجَةً عِنْدَ اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ قَالَ: ((الذَّاكِرُونَ اللَّهَ كَثِيرًا وَالذَّاكِرَاتُ)) قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَمِنْ الْغَازِي فِي سَبِيلِ اللَّهِ؟ قَالَ: ((لَوْ ضَرَبَ بِسَيْفِهِ فِي الْكُفَّارِ وَالْمُشْرِكِينَ حَتَّى يَنْكَسِرَ وَيَخْتَصِبَ دَمًا لَكَانَ الذَّاكِرُونَ اللَّهَ كَثِيرًا أَفْضَلُ مِنْهُ دَرَجَةً)).

(اسنادہ ضعیف) التعليق الرغیب ۲/۲۲۸ (اس کی سند ابن ابیہیہ اور راجع عن ابی الہیثم کی وجہ سے ضعیف ہے)

ترجمہ: ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ کسی نے پوچھا رسول اللہ ﷺ سے کہ کون سا بندہ افضل ہے درجہ میں اللہ تعالیٰ کے نزدیک قیامت کے دن آپؐ نے فرمایا اللہ کو بہت یاد کرنے والے انہوں نے کہا اے رسول اللہ کے اور وہ غازی سے بھی افضل ہے آپؐ نے فرمایا اگر غازی اپنی تلوار سے کافر اور مشرک کو مارے یہاں تک کہ تلوار ٹوٹ جائے اور وہ خون آلودہ ہو جائے تو بھی اللہ کا یاد کرنے والا اس سے افضل ہوگا درجہ میں۔

فائل: یہ حدیث غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم اسے مگردراج کی روایت سے۔



۶۔ بَابُ مِنْهُ

اسی بیان میں

(۳۳۷۷) عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : ((أَلَا أُنبِئُكُمْ بِخَيْرٍ أَعْمالِكُمْ وَأَزْكَا عِنْدَ مَلِكِكُمْ وَأَرْفَعَهَا فِي دَرَجَاتِكُمْ، وَخَيْرٌ لَّكُمْ مِنْ إِنْفَاقِ الذَّهَبِ وَالْوَرَقِ وَخَيْرٌ لَّكُمْ مِنْ أَنْ تَلْقَوْا عَدُوَّكُمْ فَتَضْرِبُوا أَعْنَاقَهُمْ وَيَضْرِبُوا أَعْنَاقَكُمْ؟)) قَالُوا: بَلَى، قَالَ : ((ذِكْرُ اللَّهِ)) قَالَ مَعَاذُ بَنِي جَبَلٍ : مَا شَيْءٌ أَنْجَى مِنْ عَذَابِ اللَّهِ مِنْ ذِكْرِ اللَّهِ . (اسنادہ صحیح) تخريج الكلم الطيب، رقم (۱) تخريج مشكاة المصابيح (۲۶۹) التعليق الرغيب (۲/۲۲۸)۔

ترجمہ: روایت ہے ابودرداء رضی اللہ عنہ سے، انہوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا کیا نہ خبر دوں میں تم کو سب عملوں سے بہتر کام کی اور نہایت پاکیزہ کی اپنے مالک کے نزدیک اور بہت بلند کرنے والا تمہارے درجوں کو اور بہتر تمہارے لیے سونا اور چاندی خرچ کرنے سے اور بہتر تم کو اس سے کہ ملو تم اپنے دشمن سے اور تم گردنیں مارو ان کی اور وہ گردنیں ماریں تمہاری؟ انہوں نے کہا ہاں آپؐ نے فرمایا وہ ذکر ہے اللہ کا۔ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے کہا کوئی چیز اللہ کے عذاب سے نجات دینے والی ذکر الہی سے بڑھ کر نہیں۔

فائل: روایت کی بعض نے یہ حدیث عبد اللہ بن سعیدؓ سے مثل اسی کے اسناد سے۔ اور روایت کی بعض نے ان سے اور اسے مرسل کیا۔



۷۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي الْقَوْمِ يَجْلِسُونَ فَيَذْكُرُونَ اللَّهَ مَا لَهُمْ مِنَ الْفَضْلِ

مجلس ذکر کی فضیلت کے بیان میں

(۳۳۷۸) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ وَأَبِي هُرَيْرَةَ : أَنَّهُمَا شَهِدَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ : ((مَا مِنْ قَوْمٍ

يَذْكُرُونَ اللَّهَ إِلَّا حَفَّتْ بِهِمُ الْمَلِكَةُ وَغَشِيَتْهُمْ الرَّحْمَةُ وَنَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِينَةُ وَذَكَرَهُمُ اللَّهُ فِيمَنْ عِنْدَهُ)). [اسنادہ صحیح] سلسلة الأحاديث الصحيحة (۷۵)

ترجمہ: ابوسعید خدریؓ اور ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی جماعت ایسی نہیں کہ یاد کرتی ہو اللہ کو مگر گھیر لیتے ہیں اس کو فرشتے اور ڈھانپ لیتی ہے ان کو رحمت اور اترتی ہے ان پر تسکین اور یاد کرتا ہے ان کو اللہ اپنے پاس والوں (یعنی فرشتوں کے آگے)۔

فائل: یہ حدیث حسن ہے۔ صحیح ہے۔



(۳۳۷۹) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ : خَرَجَ مُعَاوِيَةُ إِلَى الْمَسْجِدِ فَقَالَ : مَا يُجْلِسُكُمْ؟ قَالُوا : جَلَسْنَا نَذْكُرُ اللَّهَ، قَالَ : اللَّهُ مَا أَجْلَسَكُمْ إِلَّا ذَاكَ؟ قَالُوا : وَاللَّهِ مَا أَجْلَسَنَا إِلَّا ذَاكَ، قَالَ : أَمَا إِنِّي لَمْ أُسْخَلِفْكُمْ تَهْمَةً لَكُمْ وَمَا كَانَ أَحَدٌ بِمَنْزِلَتِي مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَقَلَّ حَدِيثًا عَنْهُ مِنِّي، إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ خَرَجَ عَلَى حَلَقَةٍ مِنْ أَصْحَابِهِ فَقَالَ : ((مَا يُجْلِسُكُمْ))؟ قَالُوا : جَلَسْنَا نَذْكُرُ اللَّهَ وَنَحْمَدُهُ لِمَا هَدَانَا لِلْإِسْلَامِ وَمَنْ عَلَيْنَا بِهِ، فَقَالَ : ((اللَّهُ مَا أَجْلَسَكُمْ إِلَّا ذَاكَ))؟ قَالُوا : اللَّهُ مَا أَجْلَسَنَا إِلَّا ذَاكَ، قَالَ : ((أَمَا إِنِّي لَمْ أُسْخَلِفْكُمْ لَتَهْمَةٍ لَكُمْ، إِنَّهُ أَتَانِي جَبْرِئِيلُ وَأَخْبَرَنِي أَنَّ اللَّهَ يُبَاهِي بِكُمْ الْمَلِكَةَ)) . (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ معاویہ مسجد میں آئے اور لوگوں سے کہا تم کیوں بیٹھے ہو انہوں نے کہا ہم اللہ کو یاد کرتے ہیں۔ معاویہ نے کہا اسی لیے بیٹھے ہو انہوں نے کہا اسی لیے قسم ہے اللہ کی معاویہ نے کہا میں نے تمہیں اس لیے قسم نہیں دی کہ تم جھوٹے ہو اور میں آنحضرت ﷺ کی حدیثیں بہت کم روایت کرتا ہوں (یعنی بسبب احتیاط کے) اور آنحضرتؐ نکلے اپنے صحابہ کے حلقہ پر اور فرمایا تم کیوں بیٹھے ہو انہوں نے کہا ہم اللہ کو یاد کرتے ہیں اور تعریف کرتے ہیں اس کی کہ ہدایت کی ہم کو طرف اسلام کے اور احسان کیا ہم پر فرمایا آپؐ نے قسم ہے اللہ کی کیا تم اسی لیے بیٹھے ہو انہوں نے کہا قسم ہے اللہ کی ہم اسی لیے بیٹھے ہیں فرمایا آپؐ نے میں نے تم کو قسم نہیں دی اس لیے کہ تم پر گمان ہے جھوٹ کا آگاہ ہو کہ آئے میرے پاس جبریل اور مجھے خبر دی کہ اللہ تعالیٰ تمہارا فخر بیان کرتا ہے فرشتوں پر (یعنی فرماتا ہے کہ کیا اچھے بندے ہیں میرے)۔

فائل: یہ حدیث حسن ہے۔ غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر اسی سند سے اور ابونعامة سعدی کا نام عمرو بن عیسیٰ ہے اور ابوعثمان نبدی کا نام عبدالرحمن ابن بل ہے۔



۸۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الْقَوْمِ يَجْلِسُونَ وَلَا يَذْكُرُونَ اللَّهَ

جس مجلس میں اللہ تعالیٰ ذکر نہ ہو اس کی مذمت کے بیان میں

(۳۳۸۰) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((مَا جَلَسَ قَوْمٌ مَجْلِسًا لَمْ يَذْكُرُوا اللَّهَ فِيهِ وَلَمْ يُصَلُّوا عَلَى نَبِيِّهِمْ إِلَّا كَانَ عَلَيْهِمْ تِرَةٌ فَإِنْ شَاءَ عَذَّبَهُمْ وَإِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهُمْ)) .

(اسنادہ صحیح) سلسلہ الأحادیث الصحيحة (۷۴) .

ترجمہ: ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کوئی مجلس ایسی نہیں کہ لوگ اس میں بیٹھ کر نہ اللہ کو یاد کریں اور نہ درود پڑھیں اپنے نبی ﷺ پر مگر ہو جائے گی ان پر حسرت اور نقصان اگر چاہے اللہ عذاب کرے ان کو چاہے معاف کر دے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔ اور مردی ہے بواسطہ ابو ہریرہؓ کے نبی ﷺ سے کئی سندوں سے۔



۹۔ بَابُ : مَا جَاءَ أَنَّ دَعْوَةَ الْمُسْلِمِ مُسْتَجَابَةٌ

باب: اس بیان میں کہ مسلمان کی دعا قبول ہے

(۳۳۸۱) عَنْ جَابِرٍ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ : ((مَا مِنْ أَحَدٍ يَدْعُو بِدُعَاءٍ إِلَّا آتَاهُ اللَّهُ مَا سَأَلَ أَوْ كَفَّ عَنْهُ مِنْ سُوءٍ مِثْلَهُ، مَا لَمْ يَدْعُ بِإِثْمٍ أَوْ قَطِيعَةٍ رَحِمَ)) . (اسنادہ حسن) تخريج المشكاة (۲۲۳۶)

ترجمہ: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ فرماتے تھے کہ کوئی ایسا نہیں کہ مانگے اللہ سے کوئی چیز مگر اللہ دیتا ہے اس کو وہی چیز یاد رکھ دیتا ہے اس کے برابر کوئی برائی جب تک کسی گناہ یا ناسات کا گناہ کے لیے دعا نہ کرے۔

فائدہ: اس بارے میں ابوسعید اور عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔



(۳۳۸۲) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَسْتَجِيبَ اللَّهُ لَهُ عِنْدَ الشَّدَائِدِ وَالْكَرْبِ فَلْيَكْثِرِ الدُّعَاءَ فِي الرَّخَاءِ)) . (اسنادہ حسن) سلسلہ الأحادیث الصحيحة (۵۹۵)

ترجمہ: ابو ہریرہؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جسے خوش لگے کہ قبول کرے اللہ اس کی دعائیں سختیوں اور تکلیفوں میں تو بہت دعا کرے راحت میں۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے۔



(۳۳۸۳) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ : ((أَفْضَلُ الذِّكْرِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَفْضَلُ الدَّعَاءِ الْحَمْدُ لِلَّهِ)) . (اسنادہ حسن) سلسلة الأحاديث الصحيحة (۱۴۹۷) تخریج مشکاة

المصباح (۲۳۰۶) التعليق الرغيب (۲۲۹/۲)

ترجمہ: جابر کہتے ہیں کہ سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے فرماتے تھے کہ سب ذکروں میں افضل ہے لا الہ الا اللہ اور سب دعاؤں میں افضل ہے الحمد للہ۔

فائل: یہ حدیث غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم اس کو مکر موسیٰ بن ابراہیم کی روایت سے۔ اور روایت کی علی بن مدینی اور کئی لوگوں نے یہ حدیث موسیٰ بن ابراہیم سے۔



(۳۳۸۴) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَذْكُرُ اللَّهَ عَلَى كُلِّ أَحْيَانِهِ .

(اسنادہ صحیح) سلسلة الأحاديث الصحيحة (۴۰۶) صحیح ابی داود (۱۴)

ترجمہ: ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہر وقت یاد کرتے تھے اللہ کو۔

فائل: یہ حدیث حسن ہے۔ غریب ہے۔ نہیں پہچانتے ہم اس کو مکر یحییٰ بن زکریا بن ابی زائدہ کی روایت سے اور ہی کا نام عبد اللہ ہے۔



۱۰۔ بَابُ : مَا جَاءَ أَنَّ الدَّاعِيَ يَبْدَأُ بِنَفْسِهِ

اس بیان میں کہ دعا کرنے والا پہلے اپنے لیے دعا کرے

(۳۳۸۵) عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ : أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا ذَكَرَ أَحَدًا فَدَعَا لَهُ بَدَأَ بِنَفْسِهِ . (اسنادہ صحیح)

تخریج المشكاة (۲۲۵۸) التحقيق الثاني۔ صحیح الجامع الصغير (۴۷۲۳)

ترجمہ: ابی بن کعب سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب کسی کو یاد کر کے اس کے لیے دعا کرتے تو پہلے اپنے لیے دعا کر لیتے۔

فائل: یہ حدیث حسن ہے۔ غریب ہے صحیح ہے اور ابوقطن کا نام عمرو بن شیم ہے۔ پہلے اپنے لیے دعا کرنے میں محتاجی اپنی اور بے پروائی اللہ کی بخوبی ظاہر ہو جاتی ہے۔



۱۱۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي رَفْعِ الْأَيْدِي عِنْدَ الدُّعَاءِ

دعا کے وقت ہاتھ اٹھانے کے بیان میں

(۳۳۸۶) عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا رَفَعَ يَدَيْهِ فِي الدُّعَاءِ لَمْ يَحْطِطْهُمَا حَتَّى يَمْسَحَ بِهِمَا وَجْهَهُ. قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى فِي حَدِيثِهِ : لَمْ يَرُدَّهُمَا حَتَّى يَمْسَحَ بِهِمَا وَجْهَهُ .

(اسنادہ ضعیف) تخريج المشكاة (۲۲۴۵) الارواء (۴۳۳) (اس سند میں حماد بن عیسیٰ راوی ضعیف ہے)

ترجمہ: عمر بن خطابؓ نے کہا رسول اللہ ﷺ جب دعا کے لیے ہاتھ اٹھاتے نہ اتارتے ان کو جب تک پھیر نہ لیتے اپنے منہ پر۔ اور محمد بن منشا نے اپنی روایت میں کہا نہ لوٹاتے ان کو جب تک پھیر نہ لیتے اپنے منہ پر۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم اس کو مگر حماد بن عیسیٰ کی روایت سے اس نے اکیلے روایت کیا اس کو اور وہ قلیل الحدیث ہیں۔ اور روایت کی ان سے کئی شخصوں نے اور حنظلہ بن ابی سفیان حنفی ثقہ ہیں یحییٰ بن سعید قطان نے ان کو ثقہ کہا ہے۔



۱۲۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِيمَنْ يَسْتَعِجِلُ فِي دُعَائِهِ

دعا میں جو جلدی کرتا ہے اس کے بیان میں

(۳۳۸۷) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((يُسْتَجَابُ لِأَحَدِكُمْ مَا لَمْ يَعْجَلْ، يَقُولُ : دَعَوْتُ فَلَمْ يُسْتَجَبْ لِي)) . (اسنادہ صحیح) صحیح ابی داود (۱۳۳۴)

ترجمہ: ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: دعا قبول کی جاتی ہے تم میں سے ہر کسی کی جب تک کہ وہ جلدی نہ کرے اور یہ نہ کہنے لگے کہ میں نے دعا کی اور قبول نہ ہوئی۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے۔ صحیح ہے اور ابو عبیدہ کا نام سعد ہے اور وہ عبدالرحمن بن ازہر کے۔ وہی ہیں اور عبدالرحمن بن عوف کا مولیٰ بھی کہتے ہیں اور اس باب میں انسؓ سے بھی روایت ہے۔



۱۳۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي الدُّعَاءِ إِذَا أَصْبَحَ وَإِذَا أَمْسَى

صبح اور شام کی دعا کے بیان میں

(۳۳۸۸) عَنْ أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ قَالَ : سَمِعْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ يَقُولُ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((مَا مِنْ عَبْدٍ

يَقُولُ فِي صَبَاحِ كُلِّ يَوْمٍ وَمَسَاءٍ كُلِّ لَيْلَةٍ بِسْمِ اللَّهِ الَّذِي لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهِ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ لَمْ يَضُرَّهُ شَيْءٌ)). وَكَانَ أَبَانُ قَدْ أَصَابَهُ طَرْفٌ فَالِجَ فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَنْظُرُ إِلَيْهِ فَقَالَ لَهُ أَبَانُ: مَا تَنْظُرُ؟ أَمَا إِنَّ الْحَدِيثَ كَمَا حَدَّثْتُكَ، وَلَكِنِّي لَمْ أَقُلْهُ يَوْمَئِذٍ لِيُمِضِيَ اللَّهُ عَلَيَّ قَدْرَهُ.

(حسن صحیح) تخريج الأحاديث المختارة (۲۹۱-۲۹۲) التعليق الرغیب (۱/۲۲۶۲۲۱۷)

ترجمہ: روایت ہے ابان بن عثمان سے، کہا سنا میں نے عثمان بن عفان سے وہ کہتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کوئی بندہ ایسا نہیں کہ صبح اور شام یہ دعا پڑھے اور پھر کوئی چیز اسے ضرر کرے بسم سے علیم تک تین بار یعنی صبح کی ہم نے یا شام کی اللہ کے نام سے کہ ضرر نہیں کرتی اس کے نام کے ساتھ کوئی چیز نہ آسمان اور نہ زمین میں اور وہ سننے والا ہے جاننے والا اور ابان جو راوی حدیث ہیں ان کو فالج تھا اور وہ شخص جو حدیث سنتا تھا ان کی طرف دیکھنے لگا تو ابان نے اس سے کہا تو کیوں دیکھتا ہے (یعنی تعجب سے) آگاہ ہو کہ جو حدیث میں نے تجھ سے بیان کی وہ اسی طرح ہے لیکن میں نے جس دن فالج ہوا یہ دعانہ پڑھی کہ اللہ تعالیٰ اپنی تقدیر کا حکم مجھ پر جاری کر دے (یعنی میں اس کی قضا پر راضی ہوں)۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔ غریب ہے صحیح ہے۔



(۳۳۸۹) عَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ قَالَ حِينَ يُمَسِّي: رَضِيتُ بِاللَّهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا كَانَ حَقًّا عَلَى اللَّهِ أَنْ يُرْضِيَهُ)). (اسنادہ ضعیف) نقد الکتانی: ۳۴/۳۳. الکلم الطیب (۲۴) سلسلة الأحاديث الضعيفة (۵۰۲۰) التعليق الرغیب (۱/۲۲۸) (۲۲۹) (اس میں ابوسعید بن المرزبان ضعیف اور دلس ہے)

ترجمہ: روایت ہے ثوبان رضی اللہ عنہ سے، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو کہا کرے شام کو رضیت سے نبی تک اللہ پر حق ہے اللہ راضی کر دے اس کو۔ اور معنی دعا کے یہ ہیں راضی ہوا میں اللہ کے معبود ہونے پر اور اسلام کے دین ہونے پر اور محمد ﷺ کے نبی ہونے پر۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔ غریب ہے اس سند سے۔



(۳۳۹۰) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا أُمَسَّى قَالَ: ((أَمْسَيْنَا وَأَمْسَى الْمُلْكُ لِلَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ. أَرَاهُ قَالَ: لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، أَسْأَلُكَ خَيْرَ

مَا فِي هَذِهِ اللَّيْلَةِ وَخَيْرٌ مَا بَعْدَهَا، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ هَذِهِ اللَّيْلَةِ وَشَرِّ مَا بَعْدَهَا، وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ
وَسُوءِ الْكِبَرِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ النَّارِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ))، وَإِذَا أَصْبَحَ قَالَ : ذَلِكَ أَيْضًا : ((أَصْبَحْنَا
وَأَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ)). (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا کہ نبی ﷺ جب شام ہوتی فرماتے امسینا سے عذاب القبر تک یعنی شام کی ہم نے
اور شام کی ملک نے اللہ کے حکم سے سب تعریف اللہ کو ہے کوئی معبود نہیں سوا اس کے اکیلا ہے وہ کوئی شریک نہیں اس کا
راوی کہتا ہے خیال ہے مجھے کہ فرمایا اسی کے لیے ہے سلطنت اور اسی کو ہے سب تعریف اور وہ ہر چیز پر ہے مانگتا ہوں میں
تجھ سے بہتری اس رات کی اور بہتری اس کے بعد کی اور پناہ مانگتا ہوں برائی سے اس رات کی اور برائی سے اس کے بعد کی
اور پناہ مانگتا ہوں سستی سے اور برائی سے بڑھاپے کی اور پناہ مانگتا ہوں میں دوزخ کے عذاب سے اور قبر کے عذاب سے
اور جب صبح ہوتی جب بھی یہی فرماتے اور اس میں امسینا کی جگہ اصبحنا کہتے اور روایت کی یہ شعبہ نے ابن مسعود سے اسی
اسناد سے اور مرفوع نہ کیا اس کو۔



(۳۳۹۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ : قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُعَلِّمُ أَصْحَابَهُ : يَقُولُ : ((إِذَا أَصْبَحَ أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلْ
اَللّٰهُمَّ بَلِّغْ أَمْسِنَا وَبَلِّغْ نَحْيَا وَبَلِّغْ نُمُوْتَ وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ، وَإِذَا أَمْسَى
فَلْيَقُلْ : اَللّٰهُمَّ بَلِّغْ أَمْسِنَا وَبَلِّغْ أَصْبَحْنَا وَبَلِّغْ نَحْيَا وَبَلِّغْ نُمُوْتَ وَإِلَيْكَ النُّشُورُ)).
(اسنادہ صحیح) سلسلۃ الأحادیث الصحیحة (۲۶۳) تخریج الکلم الطیب، رقم (۲۰) تخریج مشکاة
المصابیح (۲۳۲۹ - الحقیق الثانی)

ترجمہ: ابو ہریرہؓ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ اپنے صحابہ کو سکھاتے کہ صبح کو کہا کہ اللہم سے آخر تک۔ یعنی یا اللہ تیرے حکم سے ساتھ
صبح کی ہم نے اور تیرے ہی حکم کے ساتھ شام کی ہم نے اور تیرے ہی حکم سے جیتے ہیں ہم اور تیرے ہی حکم سے مرے
ہم اور تیری ہی طرف پھر جانا ہے اور جب شام ہو تو کہے یا اللہ تیرے ہی حکم سے صبح کی تھی ہم نے اور تیرے ہی حکم سے زندہ
ہیں اور مرے گے اور تیری ہی طرف اٹھ کر جانا ہے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔۔



۱۴۔ بَابُ مِنْهُ: دَعَاءُ: ((اَللّٰهُمَّ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَاطِرَ السَّمَاوَاتِ

وَالْأَرْضِ...))

(۳۳۹۲) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ : قَالَ : قَالَ أَبُو بَكْرٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ ! مُرْنِي بِشَيْءٍ أَقُولُهُ إِذَا أَصْبَحْتُ وَإِذَا أَمْسَيْتُ،

قَالَ: ((قُلِ اللَّهُمَّ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَاطِرَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ، رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ وَمَلِيكُهُ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ، أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِي وَمِنْ شَرِّ الشَّيْطَانِ وَشَرِّكِهِ)). قَالَ: ((قُلْهُ إِذَا أَصْبَحْتَ وَإِذَا أُمْسَيْتَ وَإِذَا أَخَذْتَ مَضْجَعَكَ)).

(اسنادہ صحیح) بخیر الکلم الطیب (۲۲) سلسلۃ الأحادیث الصحیحہ (۲۷۵۳)

ترجمہ: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا ابو بکرؓ نے عرض کی اے رسول اللہ کے مجھے ایسی چیز بتائیے کہ میں اس کو صبح اور شام کو پڑھا کروں آپؐ نے فرمایا کہ کہا کرو تم اللہم سے شکر کہہ تک۔ یعنی اللہ جاننے والے چھپی اور کھلی کے پیدا کرنے والے آسمانوں اور زمین کے پالنے والے ہر چیز کے اور مالک اس کے گواہ ہوں میں کہ کوئی معبود نہیں سوا تیرے پناہ مانگتا ہوں میں اپنے نفس کے شر سے اور شیطان کے شر اور شرکت سے۔ انتہی۔ فرمایا آپؐ نے پڑھ لیا کہ تو یہ دعا صبح کو اور شام کو اور جب اپنے بچھوئے پر جائے تو۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔ صحیح ہے۔



بَابُ مِنْهُ : دَعَاءُ سَيِّدِ الْاِسْتِغْفَارِ

سب استغفاروں کی سردار

(۳۳۹۳) عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَهُ: ((الَا أَذْذُكَ عَلَى سَيِّدِ الْإِسْتِغْفَارِ؟ اللَّهُمَّ أَنْتَ رَبِّي لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ خَلَقْتَنِي وَأَنَا عَبْدُكَ وَأَنَا عَلَى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ، أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ وَأَبُوءُ لَكَ بِبِعَمَلِكَ عَلَيَّ وَأَعْتَرِفُ بِذُنُوبِي، فَاغْفِرْ لِي ذُنُوبِي إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ. لَا يَقُولُهَا أَحَدُكُمْ حِينَ يُمَسِّي فَيَأْتِي عَلَيْهِ قَدَرٌ قَبْلَ أَنْ يُصْبِحَ إِلَّا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ وَلَا يَقُولُهَا حِينَ يُصْبِحُ، فَيَأْتِي عَلَيْهِ قَدَرٌ قَبْلَ أَنْ يُمَسِّي إِلَّا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ)).

(اسنادہ صحیح) سلسلۃ الأحادیث الصحیحہ (۱۷۴۷)

ترجمہ: شداد بن اوسؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا ان سے کہ بتادوں میں تم کو سردار سب استغفاروں کی اللہم سے اِلا انت تک۔ یعنی یا اللہ تو پروردگار میرا ہے کوئی معبود نہیں سوا تیرے تو ہی نے مجھے بنایا اور میں تیرا ہی بندہ ہوں اور تیرے اقرار اور وعدہ پر قائم ہوں جہاں تک میرے سے ہو سکتا ہے پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے اپنے کاموں کے شر سے اقرار کرتا ہوں میں تیرے احسانوں کا جو مجھ پر ہیں اور اقرار کرتا ہوں میں اپنے گناہوں کا، سو بخش دے تو گناہ میرے کوئی گناہوں کا بخشنے

والانہیں سواتیرے۔ اٹھلی۔ کوئی بندہ ایسا نہیں کہ یہ دعا شام کو پڑھے اور اسے موت آئے صبح کے قبل مگر واجب ہوگی اس کے لیے جنت اور کوئی ایسا نہیں کہ پڑھے اس کو صبح کو اور آئے اس کو موت شام سے پہلے مگر واجب ہوگی اس کے لیے جنت۔

فائدہ: اور اس بارے میں ابو ہریرہ اور ابن عمر اور ابن مسعود اور ابن ابرئیل اور بریدہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔ غریب ہے اس سند سے۔ اور عبدالعزیز بن ابی حازم زاہد کے بیٹے ہیں۔



۱۷۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي الدُّعَاءِ إِذَا أُوِيَ إِلَى فِرَاشِهِ

سوتے وقت پڑھنے والی دعاؤں کے بیان میں

(۳۳۹۴) عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَهُ: ((أَلَا أُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ تَقُولُهَا إِذَا أُوِيَْتَ إِلَى فِرَاشِكَ فَإِنْ مِتُّ مِنْ لَيْلِكَ مِتَّ عَلَى الْفِطْرَةِ وَإِنْ أَصْبَحْتَ أَصْبَحْتَ وَقَدْ أَصَبْتَ خَيْرًا؟ تَقُولُ: اَللّٰهُمَّ اَسْلَمْتُ نَفْسِيْ اِلَيْكَ، وَوَجَّهْتُ وَجْهِيْ اِلَيْكَ، وَفَوَضْتُ اَمْرِيْ اِلَيْكَ رَغْبَةً وَرَهْبَةً اِلَيْكَ وَالْحَاجَاتُ ظَهَرِيْ اِلَيْكَ، لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَا مِنْكَ اِلَّا اِلَيْكَ. اٰمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِيْ اَنْزَلْتَ وَبِنَبِيِّكَ الَّذِيْ اُرْسَلْتُ)) قَالَ الْبَرَاءُ: فَقُلْتُ: وَبِرَسُولِكَ الَّذِيْ اُرْسَلْتُ، قَالَ: فَطَعَنَ بِيَدِهِ فِيْ صَدْرِيْ ثُمَّ قَالَ: ((وَبِنَبِيِّكَ الَّذِيْ اُرْسَلْتُ)) . (اسنادہ صحیح) تخريج الکلم الطیب (۲۶/۴۱)

ترجمہ: براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا ان سے کہ بتادوں میں تجھے ایسے چند کلمے کہ پڑھا کرے تو ان کو اپنے بچھونے پر یعنی سوتے وقت پھر اگر تو اس رات میں مر جائے تو مرے تو اسلام پر اور اگر صبح کرے اور پائی تو نے خیر کہہ تو اللہ سے ارسلت تک۔ یعنی یا اللہ سوئی میں نے جان اپنی تجھ کو اور متوجہ ہوا میں طرف تیری اور سونپا میں نے اپنا کام تیرے تیں خوشی اور ڈر سے اور پناہ دی میں نے اپنی پیٹھ کو تیری طرف نہ کہیں پناہ کی جگہ ہے نہ ٹھکانہ ہے تجھ سے بھاگ کر سواتیرے ایمان لایا میں تیری کتاب پر جو تو نے اتاری اور تیرے نبی پر جو تو نے بھیجا۔ براء بن عازب نے کہا میں نے کہا یعنی نبیک الذی ارسلت کی جگہ و برسولک الذی ارسلت تو حضرت نے اپنے میری چھاتی میں کو نچا مارا اور فرمایا نبیک الذی ارسلت۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔ صحیح غریب ہے۔ اور اس بارے میں رافع بن خدیج سے بھی روایت ہے۔ اور یہ حدیث براء سے کئی سندوں سے مروی ہے اور روایت کی یہ منصور بن معتمر نے سعد سے انہوں نے براء سے انہوں نے نبی ﷺ سے اسی کی مانند مگر اس نے یہ کہا کہ جب آئے تو اپنے بچھونے پر اور تو وضو سے ہو یعنی با وضو یہ دعا پڑھ۔

(۳۳۹۵) عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((إِذَا اضْطَجَعَ أَحَدُكُمْ عَلَى جَنْبِهِ الْأَيْمَنِ ثُمَّ قَالَ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْلَمْتُ نَفْسِي إِلَيْكَ، وَوَجَّهْتُ وَجْهِي إِلَيْكَ، وَالْجَأْتُ ظَهْرِي إِلَيْكَ وَفَوَّضْتُ أَمْرِي إِلَيْكَ لَا مَلْجَأَ مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ أَوْ مِنْ بَيْتَابِكَ وَبُرْسُلِكَ فَإِنْ مَاتَ مِنْ لَيْلَتِهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ)) . ضعيف الاسناد، وقوله ((وبرسلك)) مخالف للحديث (۳۳۹۴) في "الصحيح"۔

ترجمہ: رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جب تم میں کوئی دامنے کروٹ پر لیٹ کر کہے اللہم سے وبرسلک تک اور اس رات میں مرجائے تو داخل ہو جنت میں یعنی یا اللہ سپرد کی میں نے اپنی جان تجھ کو اور متوجہ کیا میں نے اپنا منہ تیری طرف اور پناہ دی میں نے اپنی پیٹھ کو تیری طرف اور سونپا میں نے اپنا کام تجھ کو نہیں ہے جگہ پناہ کی تیرے عذاب سے سواتیرے ایمان لایا میں تیری کتاب پر اور تیرے رسول ﷺ پر۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔ غریب ہے۔ اس سند سے یعنی رافع بن خدیج کی روایت ہے۔



(۳۳۹۶) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا أُوِيَ إِلَى فِرَاشِهِ قَالَ: ((الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَكَفَّفَانَا وَآوَانَا فَكُم مِمَّنْ لَا كَافِيَ لَهُ وَلَا مُوَيَّ)). (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: انس بن مالک سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب اپنے بچھونے پر آتے الحمد للہ سے آخر تک فرماتے۔ یعنی سب تعریف اللہ کو جس نے کھلایا اور پلایا ہم کو اور بچایا ہم کو (یعنی خلق کے شر سے) اور جگہ دی ہم کو (یعنی رہنے سونے کی) اور بہت سے لوگ ہیں جن کا کوئی بچانے والا اور کہیں ٹھکانا نہیں۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔ غریب صحیح ہے۔



۱۷۔ بَابُ مِنْهُ: دَعَاءُ: ((أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ))

(۳۳۹۷) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ قَالَ حِينَ يَأْوِي إِلَى فِرَاشِهِ: أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، غُفِرَ اللَّهُ لَهُ ذُنُوبُهُ وَإِنْ كَانَ مِثْلَ زَيْدِ الْبَحْرِ، وَإِنْ كَانَ عَدَدَ وَرَقِ الشَّجَرِ، وَإِنْ كَانَ عَدَدَ رَمْلِ عَالِجٍ، وَإِنْ كَانَ عَدَدَ أَيَّامِ الدُّنْيَا)). (اسنادہ ضعیف) تحریج الکلم الطیب (۳۹) التعليق الرغیب (۲۲۱/۱) (اس میں عطیہ عوفی راوی ضعیف ہے)

ترجمہ: ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جو کہا کرے جب اپنے بچھونے پر جائے استغفر اللہ سے اتوب الیک تک

تین بار اللہ اس کے گناہ بخش دے گا اگرچہ دریا کی پہین کے برابر ہوں یا درخت کے پتے کے برابر یا ٹیلوں کی ریت کے برابر یا دنیا کے دنوں کے برابر۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔ غریب ہے۔ ہم نہیں جانتے اس حدیث کو مگر اسی روایت سے عبد اللہ بن ولید و صافی کی سند سے۔



۱۸۔ بَابُ مِنْهُ : دَعَاءُ : ((اللَّهُمَّ قِنِي عَذَابَكَ يَوْمَ تَجْمَعُ عِبَادَكَ))

(۳۳۹۸) عَنْ حَدِيثِ بْنِ الْيَمَانِ : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَنَامَ وَضَعَ يَدَهُ تَحْتَ رَأْسِهِ ثُمَّ قَالَ : ((اللَّهُمَّ قِنِي عَذَابَكَ يَوْمَ تَجْمَعُ أَوْ تَبْعُ عِبَادَكَ)) .

(اسنادہ صحیح) سلسلۃ الأحادیث الصحیحة (۲۷۵۴) تحریج الکلم الطیب (۳۷/۳۹) .

ترجمہ: حذیفہ بن یمانؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ جب سونے کا ارادہ فرماتے اپنا ہاتھ اپنے سر ہانے رکھ لیتے اور کہتے اللہم سے آخر تک۔ یعنی یا اللہ بچا مجھ کو اپنے عذاب سے جس دن جمع کرے گا تو یا اٹھائے گا تو اپنے بندوں کو۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔ صحیح ہے۔



(۳۳۹۹) عَنْ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَتَوَسَّدُ يَمِينَهُ عِنْدَ الْمَنَامِ ثُمَّ يَقُولُ : ((رَبِّ قِنِي عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعُ عِبَادَكَ)) . (اسنادہ صحیح) الصحیحة ایضاً . سلسلۃ الأحادیث الصحیحة (۲۷۵۴)

ترجمہ: براء بن عازبؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ اپنے داہنے ہاتھ کو تکیہ بناتے ہوئے وقت اور فرماتے رب قنی سے آخر تک۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔ غریب ہے اس سند سے۔ اور روایت کی ثوری نے یہ حدیث ابواسحاق سے انہوں نے براء سے۔ اور نہیں ذکر کیا ابواسحاق اور براء کے درمیان میں کسی راوی کا۔ اور روایت کی شعبہ نے ابواسحاق سے اور مروی ہے ابواسحاق سے وہ روایت کرتے ہیں ابو عبیدہؓ سے وہ نبی ﷺ سے مثل اس کے۔



۱۹۔ بَابُ مِنْهُ : دَعَاءُ : اللَّهُمَّ رَبَّ السَّمَوَاتِ وَرَبَّ الْأَرْضِينَ.....))

(۳۴۰۰) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ : قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَأْمُرُنَا إِذَا أَخَذْنَا أَحَدُنَا مَضْجَعَهُ أَنْ يَقُولَ : ((اللَّهُمَّ رَبَّ السَّمَوَاتِ وَرَبَّ الْأَرْضِينَ وَرَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ، فَالِقَ الْحَبِّ وَالنَّوَى وَمُنْزِلَ التَّوْرَةِ وَالْإِنْجِيلِ

وَالْقُرْآنُ أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ ذِي شَرٍّ أَنْتَ آخِذٌ بِنَاصِيَتِهِ، أَنْتَ الْأَوَّلُ فَلَيْسَ قَبْلَكَ شَيْءٌ وَأَنْتَ الْآخِرُ فَلَيْسَ بَعْدَكَ شَيْءٌ، وَالظَّاهِرُ فَلَيْسَ فَوْقَكَ شَيْءٌ، وَالْبَاطِنُ فَلَيْسَ دُونَكَ شَيْءٌ
إِقْضِ عَنِّي الدَّيْنَ وَأَغْنِنِي مِنَ الْفَقْرِ)). (اسنادہ صحیح) تحریج الکلم الطیب (۴۰)

ترجمہ: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ ہم کو حکم فرماتے تھے کہ جب ہم میں سے کوئی اپنے بھونے پر جائے تو کہے اَللّٰهُمَّ سے آخر تک۔ یعنی یا اللہ پالنے والے آسمانوں کے اور پالنے والے زمینوں کے اور پالنے والے ہمارے اور پالنے والے ہر چیز کے چیرنے والے دانہ اور گٹھلی کے (یعنی وہ چیرتا ہے جب درخت نکلتا ہے) اور اتارنے والے تورات اور انجیل اور قرآن کے پناہ مانگتا ہوں میں ساتھ تیرے ہر فساد والی چیز کے فساد سے تو پکڑنے والا ہے اس کی پیشانی کے بالوں کو تو سب سے پہلے ہے تجھ سے پہلے کوئی چیز نہیں تو سب سے آخر ہے تیرے بعد کوئی چیز نہیں تو سب سے اوپر ہے تیرے اوپر کوئی چیز نہیں تو سب سے نیچے ہے تیرے نیچے کوئی چیز نہیں ادا کر دے میرا قرض اور غنی کر دے مجھے حاجی سے۔

فائلا: یہ حدیث حسن ہے۔ صحیح ہے۔



۲۰۔ بَابُ مِنْهُ: دَعَاءُ: ((بِاسْمِكَ رَبِّي وَضَعْتُ جَنْبِي.....))

(۳۴۰۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ عَنْ فِرَاشِهِ ثُمَّ رَجَعَ إِلَيْهِ فَلْيَنْفُضْهُ بِصَنْفَةِ إِزَارِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي مَا خَلَفَهُ عَلَيْهِ بَعْدَهُ، فَإِذَا اضْطَجَعَ فَلْيَقُلْ: بِاسْمِكَ رَبِّي وَضَعْتُ جَنْبِي وَبِكَ أَرْفَعُهُ فَإِنْ أُمْسَكَتْ نَفْسِي فَأَرْحَمْهَا وَإِنْ أُرْسَلَتْهَا فَأَحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهِ عِبَادَكَ الصَّالِحِينَ، فَإِذَا اسْتَيْقَظَ، فَلْيَقُلْ: الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي عَافَانِي فِي جَسَدِي وَرَدَّ عَلَيَّ رُوحِي وَأَذِنَ لِي بِذَنْبِي)). (اسنادہ حسن) تحریج الکلم الطیب (۳۴) دون قولہ "فاذا استيقظت"۔

ترجمہ: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب کوئی تم میں کا اٹھے اور پھر اپنے بھونے پر لوٹ کر آئے تو چاہیے کہ اپنے تہ بند کے کونے سے اپنا بھوننا تین بار جھاڑے اس لیے کہ وہ نہیں جانتا کہ اس کے بعد کیا چیز اس پر آئی پھر جب لیٹے تو کہے باسمک ربی سے صالحین تک۔ یعنی تیرے نام سے اے رب میرے رکھی میں نے کروٹ اپنی اور تیرے ہی نام سے اٹھاؤں گا سو تو اگر روک رکھے میری جان کو یعنی موت دی تو رحم کر اس پر اور اگر چھوڑ دے تو تو تمہاری کر اس کی جیسے نگہبانی کرتا ہے تو اپنے نیک بندوں کی۔ اٹھی۔ پھر جب جاگے تو چاہیے کہ کہے الحمد للہ سے آخر تک۔ یعنی سب تعریف اس اللہ کو ہے کہ عافیت دی اس نے میرے بدن میں اور پھیری مجھ پر میری روح اور حکم دیا مجھ کو اپنی یاد کرنے کا یعنی توفیق دی۔

فائلا: اس بارے میں جابر اور عائشہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ اور حدیث ابو ہریرہ کی حسن ہے۔

۲۱۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِيمَنْ يقرأُ الْقُرْآنَ عِنْدَ الْمَنَامِ

سوتے وقت کچھ قرآن پڑھنے کی فضیلت کے بیان میں

(۳۴۰۲) عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ كُلَّ لَيْلَةٍ جَمَعَ كَفَّيْهِ ثُمَّ نَفَثَ فِيهِمَا فَقَرَأَ فِيهِمَا: ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾ وَ﴿قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ﴾ وَ﴿قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ﴾ ثُمَّ يَمْسَحُ بِهِمَا مَا اسْتَطَاعَ مِنْ جَسَدِهِ يُبَدِّئُ بِهِمَا عَلَى رَأْسِهِ وَوَجْهِهِ وَمَا أَقْبَلَ مِنْ جَسَدِهِ يَفْعَلُ ذَلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ .

(اسنادہ صحیح)

ترجمہ: ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہر رات جب اپنے بچھونے پر آتے دونوں ہتھیلیاں جمع کر کے پھونکتے اور پڑھتے قل هو اللہ احد، قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پھر پھیرتے دونوں ہاتھ جہاں تک پہنچتے اپنے بدن پر شروع کرتے سر اور منہ اور آگے کے بدن سے ایسا کرتے تین بار۔
فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔ غریب صحیح ہے۔

مترجم: اس حدیث میں تقدیم و تاخیر کی راوی نے مراد یہی ہے کہ پہلے قرآن پڑھتے پھر پھونکتے اور ہاتھ سارے بدن پر ملتے۔



۲۲۔ بَابُ مِنْهُ: [فِي قِرَاءَةِ سُورَةِ الْكَافِرُونَ وَالسَّجْدَةِ وَالْمَلِكِ وَالزُّمَرِ وَبَنِي إِسْرَائِيلَ وَالْمَسْبُحَاتِ]

سورہ کافرون اور سجدہ اور ملک اور زمر اور بنی اسرائیل اور مسبحات کا پڑھنا

(۳۴۰۳) عَنْ فَرَوَةَ بْنِ نَوْفَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ عَلِّمْنِي شَيْئًا أَقُولُهُ إِذَا أَوَيْتُ إِلَى فِرَاشِي، فَقَالَ: ((أَقْرَأْ)) ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ﴾ فَإِنَّهَا بَرَاءَةٌ مِنَ الشِّرْكِ)) قَالَ شُعْبَةُ: أَحْيَانًا يَقُولُ: ((مَرَّةً)) . وَأَحْيَانًا لَا يَقُولُهَا . (اسنادہ صحیح) التعلیق الرغیب (۲۰۹/۱)

ترجمہ: فروہ بن نوفل سے روایت ہے کہ وہ آئے نبی ﷺ کے پاس اور عرض کی کہ اے رسول اللہ کے مجھے ایسی چیز سکھائیے کہ میں اس کو کہا کروں جب اپنے بچھونے پر آیا کروں تو آپ نے فرمایا پڑھا کر قل یا ایہا الکفرون اس لیے کہ اس میں نجات ہے شرک سے۔ شعبہ نے کہا ابواسحاق کہی کہتے کہ پڑھا ایک بار اور کبھی ایک بار کا لفظ نہ کہتے۔

فائدہ: روایت کی ہم سے موسیٰ بن حزام نے انہوں نے نیکی سے انہوں نے اسرائیل سے انہوں نے ابواسحاق سے انہوں نے

فروہ سے انہوں نے اپنے باپ نوفل سے کہ وہ آئے نبی ﷺ کے پاس پھر ذکر کی حدیث ہم معنی سابق کے۔ اور یہ روایت صحیح تر ہے۔ اور روایت کی زہیر نے یہ حدیث ابواسحاق سے انہوں نے فروہ سے انہوں نے نوفل سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس کی۔ اور یہ روایت اشبہ اور اصح ہے شعبہ کی روایت سے اور مضطرب ہوئے اصحاب ابواسحاق کے اس حدیث میں۔ اور مروی ہوئی ہے یہ حدیث اس سند کے سوا اور سند سے۔ روایت کی ہے عبدالرحمن بن نوفل نے اپنے باپ سے انہوں نے نبی ﷺ سے اور عبدالرحمن بھائی ہیں فروہ بن نوفل کے۔



(۳۴۰۴) عَنْ جَابِرٍ قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ ﷺ لَا يَنَامُ حَتَّى يَقْرَأَ تَنْزِيلَ السَّحْدَةِ وَ﴿ تَبَارَكَ ﴾.

(اسنادہ صحیح) تخريج المشكاة (۲۱۵۵) الصحيحة سلسلة الأحاديث (۵۸۵) الروض النضير (۲۲۷)

ترجمہ: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ نبی ﷺ نہ سوتے جب تک سورۃ تنزیل سجدہ اور تبارک نہ پڑھ لیتے۔

فائدہ: ایسے ہی روایت کی ثوری اور کئی لوگوں نے یہ حدیث لیث سے انہوں نے ابی الزہیر سے انہوں نے جابر سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس کے۔ اور روایت کی زہیر نے یہ حدیث ابی الزہیر سے کہا زہیر نے ابی الزہیر سے کہ سنی ہے تم نے یہ حدیث جابر سے انہوں نے کہا نہیں سنی میں نے جابر سے میں نے سنی ہے صفوان سے۔ یا ابن صفوان سے اور روایت کی شباہ نے مغیرہ سے انہوں نے ابی الزہیر سے انہوں نے جابر سے حدیث لیث کی مانند۔



(۳۴۰۵) عَنْ أَبِي لُبَابَةَ قَالَ : قَالَتْ عَائِشَةُ : كَانَ النَّبِيُّ ﷺ لَا يَنَامُ حَتَّى يَقْرَأَ الزُّمَرُ وَيُنِيَّ إِسْرَائِيلَ .

(اسنادہ صحیح)

ترجمہ: ابولبابہ سے روایت ہے، کہا کہ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ نبی ﷺ نہ سوتے تھے جب تک کہ وہ سورۃ زمر اور بنی اسرائیل نہ پڑھ لیتے۔

فائدہ: خردی مجھ کو محمد بن اسماعیل بخاری نے کہ ابولبابہ کا نام مروان ہے اور وہ مولیٰ ہیں عبدالرحمن بن زیاد کے اور ان کو سامع ہے ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور سنا ہے ان سے حماد بن زید نے۔



(۳۴۰۶) عَنْ الْعُرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ لَا يَنَامُ حَتَّى يَقْرَأَ الْمُسَبِّحَاتِ وَيَقُولَ ((فِيهَا آيَةُ خَيْرٍ

مِنْ أَلْفِ آيَةٍ)). (اسنادہ حسن)

ترجمہ: عرباض بن ساریہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ سوتے نہ تھے جب تک کہ وہ سورتیں نہ پڑھ لیتے جن کے سرے پر سُبْحَ یا یُسْبِحُ یا سُبْحَانَ ہے اور فرماتے تھے کہ ان میں ایک آیت بہتر ہے ہزار آیتوں سے۔
فائل: یہ حدیث حسن ہے۔ غریب ہے۔



۲۳۔ باب منہ: دعاء: ((اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الثُّبَاتَ فِي الْأُمْرِ.....))

(۳۴۰۷) عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي حَنْظَلَةَ قَالَ : صَحِبْتُ شَدَّادَ بْنَ أَوْسٍ فِي سَفَرٍ فَقَالَ : أَلَا أَعْلَمُكَ مَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُعَلِّمُنَا؟ أَنْ تَقُولَ : ((اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الثُّبَاتَ فِي الْأُمْرِ وَأَسْأَلُكَ عَزِيمَةَ الرُّشْدِ وَأَسْأَلُكَ شُكْرَ نِعْمَتِكَ، وَحُسْنَ عِبَادَتِكَ، وَأَسْأَلُكَ لِسَانًا صَادِقًا وَقَلْبًا سَلِيمًا، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا تَعْلَمُ، وَأَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا تَعْلَمُ، وَاسْتَغْفِرُكَ مِمَّا تَعْلَمُ إِنَّكَ أَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ)) قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَأْخُذُ مَضْجَعَهُ يَقْرَأُ سُورَةَ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ إِلَّا وَكَّلَ اللَّهُ مَلَكًا فَلَا يَقْرُئُهُ شَيْءٌ يُؤْذِيهِ حَتَّى يَهْبَ مَتَى هَبَّ)). (ضعيف) المشكاة (۹۵۵) الكلم الطيب : (۶۵/۱۰۴) (اسنادہ ضعیف) تخريج المشكاة (۲۴۰۵) التعليق الرغیب ۱/۳۱۰ (اس میں رجل من بنی حنظلہ مجہول ہے) ترجمہ: بنی حنظلہ کے ایک مرد سے روایت ہے انہوں نے کہا میں شداد بن اوس کے ساتھ سفر میں تھا تو انہوں نے کہا میں تجھے ایسی چیز سکھاؤں کے رسول اللہ ﷺ ہمیں سکھاتے تھے کہ ہم کہیں اللہ سے علام الغیوب تک۔ یعنی یا اللہ میں مانگتا ہوں تجھ سے مضبوطی کام اور پختگی ہدایت کی اور مانگتا ہوں تجھ سے شکر تیری نعمت کا اور خوبی تیری عبادت کی۔ اور مانگتا ہوں تجھ سے زبان سچی اور دل چنگا اور پناہ مانگتا ہوں تجھ سے اس چیز کے شر سے جسے تو جانتا ہے اور مانگتا ہوں تجھ سے خیر اس چیز کی جسے تو جانتا ہے اور مغفرت مانگتا ہوں میں تجھ سے ان گناہوں کی جسے تو جانتا ہے تو چھپی چیزوں کا جاننے والا ہے۔ اتھی۔ اور فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کوئی مسلمان ایسا نہیں کہ اپنے بستر پر جائے اور ایک سورت اللہ کی کتاب کی پڑھے مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ مقرر کر دیتا ہے اس کی حفاظت کے لیے ایک فرشتہ کہ نہیں آتی اس کے نزدیک ایسی کوئی چیز جو اسے ستائے یہاں تک کہ وہ جاگے جب جاگے۔

فائل: اس حدیث کو نہیں جانتے ہم مگر اس سند سے۔ اور ابوالعلاء کا نام یزید ہے۔ اور وہ عبد اللہ کے بیٹے ہیں اور وہ شخیر کے۔



۲۴۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي التَّسْبِيحِ وَالتَّكْبِيرِ وَالتَّحْمِيدِ عِنْدَ الْمَنَامِ

سوتے وقت تسبیح و تکبیر اور تحمید کے بیان میں

(۳۴۰۸) عَنْ عَلِيٍّ قَالَ : شَكَتُ إِلَى فَاطِمَةَ مَجَلَّ يَدَيْهَا مِنَ الطَّحِينِ فَقُلْتُ : لَوْ أَتَيْتِ أَبَاكَ فَسَأَلْتِيهِ خَادِمًا؟ فَقَالَ : ((أَلَا أَدُلُّكُمَا عَلَى مَا هُوَ خَيْرٌ لَّكُمَا مِنَ الْخَادِمِ؟ إِذَا أَخَذْتُمَا مَضْجَعَكُمَا تَقُولَانِ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ، وَأَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ، مِنْ تَحْمِيدٍ وَتَسْبِيحٍ وَتَكْبِيرٍ)). وَفِي الْحَدِيثِ قِصَّةٌ.

[اسنادہ صحیح]

ترجمہ: روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہ شکایت کی ان سے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے اپنے ہاتھوں کے گٹھوں کی چکی پیسنے کے سبب سے تو کہا علیؑ نے کہ کاش تم جاتیں اپنے باپ کے پاس اور ان سے ایک غلام مانگتیں (سودہ گئیں آپ کے پاس اور مانگا آپ سے غلام) اور آپؑ نے فرمایا میں بتا دوں تم کو ایسی چیز کہ خادم سے بہتر ہے تمہارے لیے جب تم دونوں اپنے پچھونوں پر جاؤ تو کہا کرو تینتیس بار الحمد للہ اور تینتیس بار سبحان اللہ اور چونتیس بار اللہ اکبر۔ اور اس حدیث میں ایک قصہ ہے۔
فائلا: یہ حدیث حسن ہے۔ غریب ہے ابن عسکون کی روایت سے۔ اور مروی ہوئی یہ حدیث کئی سندوں سے حضرت علیؑ سے۔



(۳۴۰۹) عَنْ عَلِيٍّ قَالَ : جَاءَتْ فَاطِمَةُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ تَشْكُو مَجَلَّ يَدَيْهَا فَأَمَرَهَا بِالتَّسْبِيحِ وَالتَّكْبِيرِ وَالتَّحْمِيدِ . (صحیح) ضعیف الادب المفرد (۱۰۰/۶۳۵)
 ترجمہ: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا فاطمہ رضی اللہ عنہا حضرت ﷺ کے پاس آئیں اور شکایت کی اپنے ہاتھوں کے گٹھوں کی تو سکھائی ان کو آپؑ نے تسبیح، تکبیر اور تحمید۔



۲۵۔ بَابُ مِنْهُ : فِي فَضْلِ التَّسْبِيحِ وَالتَّحْمِيدِ وَالتَّكْبِيرِ

فی دبر الصلوات وعند النوم

نمازوں کے بعد اور سوتے وقت تسبیح، تحمید اور تکبیر کی فضیلت

(۳۴۱۰) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((خَلَتَانِ لَا يُحْصِيهِمَا رَجُلٌ مُسْلِمٌ إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ، الْأَوَّهَمَا يَسِيرٌ وَمَنْ يَعْمَلُ بِهِمَا قَلِيلٌ: يُسَبِّحُ اللَّهَ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ عَشْرًا وَيَحْمَدُهُ

عَشْرًا وَيُكَبِّرُهُ عَشْرًا)). قَالَ : فَنَأْتِي رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَعْقِدُهَا بِيَدِهِ قَالَ : ((فَيَلْتَكِ خَمْسُونَ وَمِائَةً بِاللِّسَانِ وَالْأَلْفَ وَخَمْسِمِائَةً فِي الْمِيزَانِ، وَإِذَا أَخَذْتَ مَضْجَعَكَ تُسَبِّحُهُ وَتُكَبِّرُهُ وَتَحْمَدُهُ مِائَةً. فَيَلْتَكِ مِائَةً بِاللِّسَانِ، وَالْأَلْفَ فِي الْمِيزَانِ، فَإِيَّكُمْ يَعْمَلُ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ أَلْفَيْنِ وَخَمْسِمِائَةٍ سَيِّئَةٍ)) قَالُوا : فَكَيْفَ لَا بُحْصِيهَا؟ قَالَ : ((يَأْتِي أَحَدُكُمْ الشَّيْطَانُ وَهُوَ فِي صَلَوتِهِ فَيَقُولُ : اذْكُرْ كَذَا، اذْكُرْ كَذَا حَتَّى يَنْفَتِلَ فَلَعَلَّهُ أَنْ لَا يَفْعَلَ، وَيَأْتِيهِ وَهُوَ فِي مَضْجَعِهِ فَلَا يَزَالُ يُنَوِّمُهُ حَتَّى يَنَامَ)). (اسنادہ صحیح) تخريج الکلم الطیب (۱۱۱) التعليق الرغیب (۲۰۹/۱ و ۲۶۱/۲)

تخريج مشكاة المصابيح (۲۴۰۶) صحيح أبي داود (۱۳۴۶)

ترجمہ: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دو خصلتیں ہیں کہ جو مسلمان ان پر ہمیشگی کرے گا جنت میں داخل ہوگا اور وہ دونوں آسان ہیں اور جوان پر عمل کرے وہ بہت تھوڑے ہیں سبحان اللہ کہے ہر نماز کے بعد دس بار اور الحمد للہ دس بار اور اللہ اکبر دس بار کہہ کر اس نے رسول اللہ ﷺ کو گنتے تھے اپنی انگلیوں پر اور فرمایا آپ نے کہ ڈیڑھ سو ہیں زبان پر اور ڈیڑھ ہزار ہیں میزان میں (اور یہ ایک خصلت ہوئی) اور جب جائے تو اپنے بچھوئے پر سبحان اللہ اور اللہ اکبر اور الحمد للہ کہے سو بار یعنی اللہ اکبر چونتیس بار اور دونوں تینتیس بار تو یہ سو ہوں گی زبان پر اور ہزار ہوں گی میزان میں پھر کون تم میں کارات اور دن ڈھائی ہزار برائیاں کرتا ہے (یعنی اگر اتنی بھی برائیاں کرے معاف ہو جائیں) عرض کی صحابہؓ نے کہ کیوں نہ ہمیشگی کریں ہم اس پر پھر فرمایا آپ نے کہ شیطان تمہارے ایک کے پاس آتا ہے وہ نماز میں ہوتا ہے پس شیطان کہتا ہے یاد کرو فلاں چیز کو یہاں تک کہ وہ نماز پڑھ چکتا ہے اور اکثر وہ کام نہیں کرتا (یعنی جو شیطان نے نماز میں یاد دلایا تھا) اور پھر آتا ہے شیطان جب وہ اپنے بستر پر جاتا ہے اسے تھکتا ہے یہاں تک کہ سو جاتا ہے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔ صحیح ہے اور روایت کی شعبہ اور ثوری نے عطاء بن سائب سے یہ حدیث مجتہد اور اس بارے میں میں زید بن ثابت اور انس اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔



(۳۴۱۱) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ : رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَعْقِدُ التَّسْبِيحَ . (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: عبداللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ میں نے دیکھا رسول اللہ ﷺ کو کہ سبحان اللہ کہتے تھے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔ غریب ہے اعمش کی روایت سے۔



(۳۴۱۲) عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((مُعَقَّبَاتٌ لَا يَخِيبُ قَائِلُهُنَّ تُسَبِّحُ اللَّهَ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَتُحَمِّدُهُ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَتُكَبِّرُهُ أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ)) .

(اسنادہ صحیح) سلسلۃ الأحادیث الصحیحة (۱۰۲)

ترجمہ: کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کچھ چیزیں نماز کے پیچھے پڑھنے کی ایسی ہیں کہ ان کا کہنے والا محروم نہیں رہتا سبحان اللہ کہے تو ہر نماز کے بعد تینتیس بار اور الحمد للہ کہے تو تینتیس بار اور اللہ اکبر کہے تو چونتیس بار۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔ اور عمرو بن قیس ملائی ثقہ ہیں حافظ ہیں۔ اور روایت کی شعبہ نے یہ حدیث حکم سے اور مرفوع نہ کی۔ اور روایت کی یہ منصور بن معتمر نے حکم سے اور مرفوع کی۔



(۳۴۱۳) عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : أُمِرْنَا أَنْ نُسَبِّحَ دُبُرَ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ، وَنُحَمِّدَهُ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَنُكَبِّرَهُ أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ، قَالَ: فَرَأَى رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فِي الْمَنَامِ، فَقَالَ: أَمَرَكُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ تُسَبِّحُوا فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَتُحَمِّدُوا اللَّهَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَتُكَبِّرُوا أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ فَاجْعَلُوا خَمْسًا وَعِشْرِينَ، وَاجْعَلُوا التَّهْلِيلَ مَعَهُنَّ، فَعَدَا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَحَدَّثَهُ فَقَالَ: أَفْعَلُوا . (اسنادہ صحیح) ابن خزيمة (۷۵۲)

ترجمہ: زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: ہمیں حکم دیا گیا کہ ہم ہر نماز کے بعد تینتیس مرتبہ سبحان اللہ، تینتیس مرتبہ الحمد للہ، اور چونتیس مرتبہ اللہ اکبر کہیں۔ راوی نے کہا: ایک انصاری شخص نے خواب میں دیکھا اور کہا حکم دیا تمہیں رسول اللہ ﷺ نے کہ تم تسبیح کرو ہر نماز کے تینتیس مرتبہ اور تحمید کرو اور اللہ کی حمد کرو تینتیس مرتبہ اور اس کی بڑائی بیان کرو چونتیس مرتبہ؟ اس نے کہا: جی ہاں۔ کہا: پس تم اسے شمار کرو چیس مرتبہ اور تہلیل ((لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ)) کو بھی اس کے ساتھ شامل کرو۔ پس صبح صبح وہ نبی ﷺ کے پاس تشریف لائے اور سارا واقعہ کہہ سنایا، آپ ﷺ نے فرمایا: ایسے کرلو۔



۲۶۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي الدُّعَاءِ إِذَا انْتَبَهَ مِنَ اللَّيْلِ

رات کو آنکھ کھل جانے پر پڑھی جانے والی دعا

(۳۴۱۴) حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الصَّامِتِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ : ((مِنْ تَعَارَّ مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

وَحَدِّهِ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، وَسُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ، ثُمَّ قَالَ: رَبِّ اغْفِرْ لِي)) أَوْ قَالَ: ((ثُمَّ دَعَا اسْتَجِيبَ لَهُ، فَإِنْ عَزَمَ وَتَوَضَّأَ ثُمَّ صَلَّى قُبِلَتْ صَلَوَتُهُ)).

(اسنادہ صحیح) تخريج الكلم الطيب (۴۲) صحیح الترغیب (۶۰۸)

ترجمہ: مجھ سے بیان کیا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے، آپ نے فرمایا جو جاگے رات کو اور کہے لا الہ الا اللہ سے الا باللہ تک یعنی کوئی معبود نہیں سوا اللہ کے اکیلا ہے وہ کوئی شریک نہیں اس کا اسی کی ہے سلطنت اور اسی کو ہے سب تعریف اور وہ سب چیز پر قادر ہے اور پاک ہے اللہ اور سب تعریف اللہ کو ہے اور کوئی معبود نہیں سوا اللہ کے اور اللہ بہت بڑا ہے گناہ سے بچنے کی طاقت اور نیکی کرنے کی قوت نہیں مگر اللہ کی طرف سے۔ پھر کہے رب اغفر لی یعنی یا اللہ مجھے بخش دے یا یہ فرمایا آپ نے کہ پھر دعا کرے قبول ہو جاتی ہے دعا اس کی پھر اگر ہمت کی اور وضو کیا اور نماز پڑھی قبول ہوئی نماز اس کی۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔ صحیح ہے غریب ہے۔ روایت کی ہم سے علی بن حجر نے انہوں نے مسلمہ بن عمرو سے کہا مسلمہ نے کہ عمیر بن ہانی ہر روز ایک ہزار رکعت پڑھتے تھے اور ایک لاکھ بار سبحان اللہ کہتے تھے۔



(۳۴۱۵) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ: أَخْبَرَنَا مُسْلِمَةُ بْنُ عَمْرِو قَالَ: كَانَ عُمَيْرُ بْنُ هَانِيٍّ يُصَلِّي كُلَّ يَوْمٍ أَلْفَ سَجْدَةٍ وَيُسَبِّحُ مِائَةَ أَلْفٍ تَسْبِيحَةً. (ضعيف الاسناد مقطوع) (اس میں مسلمہ بن عمرو مجھول ہے) ترجمہ: ہم سے بیان کیا علی بن حجر نے، کہا ہمیں خبر دی مسلمہ بن عمرو نے انہوں نے کہا کہ عمیر بن ہانی ہر روز ایک ہزار رکعت پڑھتے تھے اور ایک لاکھ بار سبحان اللہ کہتے تھے۔



(۳۴۱۶) عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي رِبْعَةُ بْنُ كَعْبٍ الْأَسْلَمِيُّ قَالَ: كُنْتُ أَبِيتُ عِنْدَ بَابِ النَّبِيِّ ﷺ: فَأَعْطِيَهُ وَضُوءَهُ فَأَسْمَعُهُ الْهُوَيَّ مِنَ اللَّيْلِ: يَقُولُ: ((سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ)). وَأَسْمَعُهُ الْهُوَيَّ مِنَ اللَّيْلِ يَقُولُ: ((الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ)). (اسنادہ صحیح) (صحیح ابی داود (۱۱۹۳))

ترجمہ: روایت ہے ابو سلمہ سے، کہا مجھ سے بیان کیا ربيعة بن كعب الأسلمي نے، انہوں نے کہا: میں نبی ﷺ کے دروازے کے پاس سویا کرتا تھا، اور میں دیتا آپ کو وضو کا پانی، پھر رات کو میں بہت دیر تک سنتا رہتا تھا کہ آپ فرماتے تھے ”سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ“ اور بڑی دیر تک رات کو فرماتے تھے ”الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ“۔

۲۸۔ بَابُ مِنْهُ: دَعَاءُ: ((الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَحْيَا نَفْسِي...))

(۳۴۱۷) عَنْ حُدَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَنَامَ قَالَ: ((اللَّهُمَّ بِاسْمِكَ أُمُوتُ وَأُحْيَى))، وَإِذَا اسْتَيْقَظَ قَالَ: ((الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَحْيَا نَفْسِي بَعْدَ مَا أَمَاتَهَا وَإِلَيْهِ النُّشُورُ)).

(اسنادہ صحیح) مختصر الشمائل المحمدیہ (۲۱۷)

ترجمہ: حذیفہ بن یمانؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب ارادہ کرتے سونے کا فرماتے اللہم سے آخر تک۔ یعنی یا اللہ تیرے نام سے مردوں کا میں اور تیرے ہی نام سے جیوں کا میں اور جب جاگتے فرماتے الحمد للہ سے آخر تک۔ یعنی تعریف ہے اللہ کو جس نے زندہ کیا میری ذات کو بعد اس کے کہ مارا اس کو اور اسی کی طرف پھر جانا ہے۔
فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔ صحیح ہے۔



۲۹۔ بَابُ: مَا جَاءَ مَا يَقُولُ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ إِلَى الصَّلَاةِ

تہجد کے وقت اٹھنے کی دعاؤں کے بیان میں

(۳۴۱۸) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ مِنْ حَوْفِ اللَّيْلِ يَقُولُ: ((اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ نُورُ السَّمُوتِ وَالْأَرْضِ، وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ قَيَّامُ السَّمُوتِ وَالْأَرْضِ، وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ رَبُّ السَّمُوتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ، أَنْتَ الْحَقُّ، وَوَعْدُكَ الْحَقُّ، وَلِقَاؤُكَ حَقٌّ، وَالْجَنَّةُ حَقٌّ، وَالنَّارُ حَقٌّ، وَالسَّاعَةُ حَقٌّ، اللَّهُمَّ لَكَ أَسْلَمْتُ، وَبِكَ آمَنْتُ، وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ، وَإِلَيْكَ أُنَبِّئُ، وَبِكَ خَاصَمْتُ، وَإِلَيْكَ حَاكَمْتُ، فَاعْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ، أَنْتَ إِلَهِي لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ)).

[اسنادہ صحیح] ((صفة الصلاة)) صحیح ابی داود (۷۴۵-۷۴۶)

ترجمہ: عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب رات کو اٹھتے فرماتے اللہم سے آخر تک۔ یعنی یا اللہ تیرے ہی لیے سب تعریف ہے تو ہی روشنی ہے آسمانوں کی یعنی رونق ہے اور زمین کی اور تیرے ہی لیے ہے سب تعریف تو قائم کرنے والا ہے آسمانوں کا اور زمین کا اور تیرے ہی لیے ہے سب تعریف تو پالنے والا ہے آسمانوں کا اور زمین کا اور جو لوگ ان میں ہیں تو سچا ہے اور تیرا وعدہ سچا ہے اور تیرا مناسحا ہے اور جنت حق ہے اور دوزخ حق ہے اور قیامت حق ہے یا اللہ تیرے ہی لیے اسلام لایا میں اور تیرے اوپر ایمان لایا میں اور تجھ پر توکل کیا میں نے اور تیری ہی طرف رجوع کیا میں نے،

اور تیرے واسطے لڑا اور تجھی کو حاکم بنایا میں نے سو بخش دے جو آگے بھیجے میں نے گناہ اور جو پیچھے کئے اور جو چھپائے اور جو کھولے تو ہی معبود ہے میرا نہیں کوئی معبود سوا تیرے۔

فائل: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہوئی ہے کئی سندوں سے بواسطہ ابن عباسؓ کے نبی ﷺ سے۔



۳۰. بَابُ مِنْهُ: دعاء: ((اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ رَحْمَةً مِنْ عِنْدِكَ))

اے اللہ مانگتا ہوں میں تجھ سے ایسی رحمت تیرے پاس کی...

(۳۴۱۹) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ لَيْلَةً حِينَ فَرَغَ مِنْ صَلَاتِهِ: ((اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ رَحْمَةً مِنْ عِنْدِكَ تَهْدِي بِهَا قَلْبِي، وَتَجْمَعُ بِهَا أَمْرِي، وَتَلْمُ بِهَا شَعْبِي، وَتُصْلِحَ بِهَا غَائِبِي، وَتَرْفَعُ بِهَا شَاهِدِي، وَتُزَكِّيَ بِهَا عَمَلِي، وَتُلْهِمَنِي بِهَا رُشْدِي، وَتَرْدِ بِهَا الْفِتْنِي، وَتَعْصِمَنِي بِهَا مِنْ كُلِّ سُوءٍ، اللَّهُمَّ أَعْطِنِي إِيمَانًا وَبِقِينًا لَيْسَ بَعْدَهُ كُفْرٌ، وَرَحْمَةً أَنْالَ بِهَا شَرَفَ كَرَامَتِكَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْفَوْزَ فِي الْقَضَاءِ وَنَزْلَ الشُّهَدَاءِ وَعَيْشَ السَّعْدَاءِ وَالنَّصْرَ عَلَى الْأَعْدَاءِ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَنْزِلْ بِلَكَ حَاجَتِي وَإِنْ قَصُرَ رَأْيِي وَضَعُفَ عَمَلِي إِفْتَقَرْتُ إِلَى رَحْمَتِكَ، فَاسْأَلُكَ يَا قَاضِيَ الْأُمُورِ، وَيَا شَافِيَ الصُّدُورِ، كَمَا تُجِيرُ بَيْنَ الْبُحُورِ، أَنْ تُجِيرَنِي مِنْ عَذَابِ السَّعِيرِ، وَمِنْ دَعْوَةِ الثُّبُورِ، وَمِنْ فِتْنَةِ الْقُبُورِ. اللَّهُمَّ مَا قَصُرَ عَنْهُ رَأْيِي وَلَمْ تَبْلُغْهُ نِيَّتِي وَلَمْ تَبْلُغْهُ مَسْئَلَتِي مِنْ خَيْرٍ وَعَدْتَهُ أَحَدًا مِنْ خَلْقِكَ أَوْ خَيْرَ أَنْتَ مُعْطِيهِ أَحَدًا مِنْ عِبَادِكَ فَإِنِّي أَرْغَبُ إِلَيْكَ فِيهِ وَأَسْأَلُكَ بِرَحْمَتِكَ رَبِّ الْعَالَمِينَ، اللَّهُمَّ ذَا الْحَبْلِ الشَّدِيدِ، وَالْأَمْرِ الرَّشِيدِ، أَسْأَلُكَ الْأَمْنَ يَوْمَ الْوَعِيدِ، وَالْجَنَّةَ يَوْمَ الْخُلُودِ مَعَ الْمُقَرَّبِينَ الشُّهُودِ، الرُّكْعَ السُّجُودِ، الْمُؤَفِّينَ بِالْعَهْدِ، أَنْتَ رَحِيمٌ، ذَرُودٌ وَإِنَّكَ تَفْعَلُ مَا تَرِيدُ، اللَّهُمَّ اجْعَلْنَا هَادِينَ مُهْتَدِينَ غَيْرَ ضَالِّينَ وَلَا مُضِلِّينَ سَلَامًا لِأَوْلِيَانِكَ وَعُدْوًا لِأَعْدَانِكَ نَحْبُ بِحَبْلِكَ مَنْ أَحْبَبَكَ وَنَعَادِي بَعْدَ أَوْتِكَ مَنْ خَالَفَكَ. نَسْتَعِينُكَ هَذَا الدُّعَاءُ وَعَلَيْكَ الْإِجَابَةُ وَهَذَا الْجُهْدُ وَعَلَيْكَ التَّكْلَانِ، اللَّهُمَّ اجْعَلْ لِي نُورًا فِي قَلْبِي وَنُورًا فِي قَبْرِي وَنُورًا مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ، وَنُورًا مِنْ خَلْفِي، وَنُورًا عَنْ يَمِينِي، وَنُورًا عَنْ شِمَالِي، وَنُورًا مِنْ فَوْقِي، وَنُورًا مِنْ تَحْتِي، وَنُورًا فِي سَمْعِي، وَنُورًا فِي

بَصْرِيٍّ، وَنُورًا فِي شُعْرِيٍّ، وَنُورًا فِي بَشَرِيٍّ، وَنُورًا فِي لَحْمِيٍّ، وَنُورًا فِي دَمِيٍّ، وَنُورًا فِي عِظَامِيٍّ، اَللّٰهُمَّ اَعْظِمْ لِيْ نُورًا وَاَعْظِمْ لِيْ نُورًا وَاَجْعَلْ لِيْ نُورًا، سُبْحَانَ الَّذِي تَعَطَّفَ الْعِزُّ وَقَالَ بِهِ، سُبْحَانَ الَّذِي لَبَسَ الْمَجْدَ وَتَكَرَّمَ بِهِ، سُبْحَانَ الَّذِي لَا يَنْبَغِي التَّسْبِيْحُ اِلَّا لَهُ، سُبْحَانَ ذِي الْفَضْلِ وَالْبِعَمِ، سُبْحَانَ ذِي الْمَجْدِ وَالْكَرَمِ، سُبْحَانَ ذِي الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ))

(ضعیف الاسناد) (اس میں ابن ابی لیلیٰ سیء الحفظ ہے)

ترجمہ: ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ سنا میں نے رسول اللہ ﷺ کو کہہ فرماتے تھے جب فارغ ہوتے اپنی نماز سے رات کو (یعنی بعد تہجد کے) اللہم انی اسالک سے آخر تک۔ یعنی یا اللہ مانگتا ہوں میں تجھ سے ایسی رحمت تیرے پاس کی کہ راہ پر آجائے اس سے میرا دل اور خاطر جمع ہو جائے میری اور جمعیت حاصل ہو مجھے پریشانی سے اور سنور جائے اس کی برکت سے میرا غائب اور بلند ہو جائے درجہ میرے حاضر کا اور پاک ہو جائے اس کے سبب سے میرا عمل اور سکھلا دے مجھے اس سے سیدھی راہ اور جمع کر دے تو اس سے میرے چہتیوں کو اور بچا تو اس سے مجھے ہر برائی سے یا اللہ دے ہم کو ایمان اور یقین ایسا کہ نہ ہو اس کے بعد کفر اور دے ایسی رحمت کہ پہنچوں میں اس سے تیری کرامت کے شرف کو دنیا اور آخرت میں یا اللہ مانگتا ہوں میں مراد کو پہنچنا قضا میں اور مہمانی شہیدوں کی اور زندگی نیکوں کی اور مدد دشمنوں پر یا اللہ میں تیرے آگے اپنی حاجت لایا ہوں اگرچہ میری عقل تھوڑی ہے اور عمل ضعیف ہے محتاج ہوں تیری رحمت کا، سو تجھی سے مانگتا ہوں اے ہر کام کے بنانے والے اور سینوں کے درست کرنے والے کہ بچائے تو مجھ کو دوزخ کے عذاب سے جیسا بچاتا ہے تو دریاؤں کو طغیانی سے اور بچائے تو ہلاک کرنے والی دعا سے اور قبروں کے فتنوں سے یا اللہ جو خیر میری عقل میں نہ آئے اور میری نیت اور سوال بھی اس تک نہ پہنچا اور وعدہ کیا تو نے اس کا اپنی کسی مخلوق سے یا وہ چیز کہ تو اپنے کسی بندے کو دینے والا ہے، سو میں وہ تجھ سے طلب کرتا ہوں اور مانگتا ہوں تجھ سے تیری رحمت کے وسیلے سے اے پالنے والے عالموں کے یا اللہ بڑی قوت والے اور اچھے کام والے مانگتا ہوں میں تجھ سے چین قیامت کے دن کا جنت ہیشگی کے دن میں نزدیکی والوں کے ساتھ جو گواہی دینے والے ہیں رکوع و سجود بجالانے والے اپنے اقراروں کو پورا کرنے والے بے شک تو مہربان ہے دوستی کرنے والا اور رتو کرتا ہے جو چاہتا ہے یا اللہ! کر دے ہم کو ہدایت کرنے والے ہدایت پائے ہوئے نہ گمراہ اور نہ گمراہ کرنے والے تیرے دوستوں سے صلح رکھنے والے اور تیرے دشمنوں سے دشمنی دوست رکھیں ہم تیری ہی محبت کے سبب سے جو دوست رکھے تجھ کو اور دشمنی رکھیں ہم تیرے دشمنی رکھنے کے سبب سے جو تیرا مخالف ہو یا اللہ! یہ تو دعا ہے اور تیرے ذمہ ہے قبول کرنا (یعنی براہ فضل و احسان کے) اور یہ تو کوشش میری ہے اور بھروسہ تجھی پر ہے یا اللہ! ڈال دے میرے دل میں ایک نور اور میرے نیچے

ایک نور میرے کانوں میں ایک نور اور میری آنکھوں میں ایک نور اور میرے بالوں میں ایک نور اور میرے داہنے ایک نور اور میرے بائیں ایک نور اور میرے بدن پر ایک نور اور میرے گوشت میں ایک نور اور میرے خون میں ایک نور اور میری ہڈیوں میں ایک نور یا اللہ بڑھادے میرا نور اور دے مجھ کو نور اور ٹھہرادے میرے لیے نور پاک ہے وہ جس نے عزت کی چادر اوڑھی اور خاص کیا اس کو اپنی ذات کے لیے پاک ہے وہ جس نے بزرگی کا جامہ پہنایا اور کرم ہوا ساتھ بزرگی کے پاک ہے وہ کہ نہیں لائق ہے تسبیح کے کوئی سوا اس کے پاک ہے وہ فضل اور نعمتوں والا پاک ہے وہ بزرگی اور کرم والا پاک ہے وہ جلال اور بزرگی والا۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم اس کو ابن ابی لیلیٰ کی روایت سے مگر اسی سند سے۔ اور روایت کی شعبہ اور سفیان ثوری نے سلمہ بن کہیل سے انہوں نے کریب سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے انہوں نے نبی ﷺ سے اس حدیث کا ٹکڑا اور نہیں ذکر کی اتنی لمبی۔



۳۱۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي الدُّعَاءِ عِنْدَ افْتِتَاحِ الصَّلَاةِ بِاللَّيْلِ

تہجد نماز شروع کرتے وقت کی دعاؤں کا بیان

(۳۴۲۰) حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ قَالَ : سَأَلْتُ عَائِشَةَ بِأَيِّ شَيْءٍ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَفْتَتِحُ صَلَاتَهُ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ؟ قَالَتْ : كَانَ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ افْتَتَحَ صَلَاتَهُ فَقَالَ : ((اللَّهُمَّ رَبِّ جِبْرِئِيلَ وَمِيكَائِيلَ وَإِسْرَافِيلَ، فَاطِرَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ، عَالِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ أَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِيمَا كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ اهْدِنِي لِمَا اخْتَلَفَ فِيهِ مِنَ الْحَقِّ بِإِذْنِكَ إِنَّكَ عَلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ)).

(اسنادہ صحیح) ((صفة الصلاة)) صحیح ابی داود (۷۴۳)

ترجمہ: مجھ سے بیان کیا ابو سلمہ نے کہا پوچھا میں نے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کیا پڑھتے تھے نبی ﷺ اپنی نماز کے شروع میں (یعنی قبل قرأت اور بعد تحریم) جب رات کو کھڑے ہوتے فرمایا انہوں نے جب رات کو کھڑے ہوتے اور نماز شروع کرتے فرماتے اللھم سے آخر تک۔ یعنی اے رب جبرائیل، میکائیل اور اسرافیل علیہم السلام کے پیدا کرنے والے آسمانوں اور زمین کے جاننے والے چھپے اور کھلے کے۔ تو فیصلہ کرے گا اپنے بندوں کے درمیان میں جس میں وہ اختلاف کرتے تھے سیدھی راہ بتادے مجھے جس میں اختلاف کیا گیا ہے سچی باتوں سے اپنے حکم سے تو ہی ہے سیدھی راہ پر۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔ غریب ہے۔



بَابُ مِنْهُ: دَعَاءُ: ((وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ.....))

متوجہ کیا میں نے اپنے چہرہ کو اس کی طرف جس نے پیدا کیا آسمانوں کو اور زمینوں کو

(۳۴۲۱) عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا قَامَ فِي الصَّلَاةِ قَالَ: ((وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ خَنِيفًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، لَا شَرِيكَ لَهُ وَبِذَلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ، اللَّهُمَّ أَنْتَ الْمَلِكُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ، أَنْتَ رَبِّي وَأَنَا عَبْدُكَ ظَلَمْتُ نَفْسِي وَاعْتَرَفْتُ بِذُنُوبِي فَأَعْفِرْ لِي ذُنُوبِي جَمِيعًا إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ وَاهْدِنِي لِأَحْسَنِ الْأَخْلَاقِ لَا يَهْدِي لِأَحْسَنِهَا إِلَّا أَنْتَ وَاصْرِفْ عَنِّي سَيِّئَهَا لَا يَصْرِفْ عَنِّي سَيِّئَهَا إِلَّا أَنْتَ، آمَنْتُ بِكَ تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ)). فَإِذَا رَكَعَ قَالَ: ((اللَّهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَلَكَ أَسْلَمْتُ، خَشَعَ لَكَ سَمْعِي وَبَصَرِي وَمُخْيَ وَعَظْمِي وَعَصْبِي)). فَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ قَالَ: ((اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلءُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَيْنِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَمِلءُ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ)). فَإِذَا سَجَدَ قَالَ: ((اللَّهُمَّ لَكَ سَجَدْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَلَكَ أَسْلَمْتُ، سَجَدَ وَجْهِيَ لِلَّذِي خَلَقَهُ وَصَوَّرَهُ وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ فَتَبَارَكَ اللَّهُ أَحْسَنَ الْخَالِقِينَ)). ثُمَّ يَكُونُ آخِرُ مَا يَقُولُ بَيْنَ التَّسْهِدِ وَالسَّلَامِ: ((اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ)). (اسنادہ صحیح) صفة الصلاة - صحیح ابی داود (۷۳۸)

ترجمہ: روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز میں کھڑے ہوتے فرماتے وجہت وجہی سے اتوب تک کو کہ متوجہ کیا میں نے اپنا منہ اس کی طرف جس نے پیدا کیا آسمانوں کو اور زمین کو میں ایک طرف کا ہوں اور نہیں میں مشرکوں سے بے شک نماز میری اور قربانی میری اور زندگی میری اور موت میری اللہ تعالیٰ کے واسطے ہے جو پالنے والا ہے سارے جہانوں کا، کوئی شریک نہیں اس کا اسی کا مجھے حکم ہوا ہے اور میں مسلمانوں سے ہوں یا اللہ تو بادشاہ ہے نہیں کوئی معبود مگر تو تو رب میرا ہے اور میں غلام ہوں تیرا ظلم کیا میں نے اپنی جان پر اور اقرار کیا میں نے اپنے گناہ کا سو بخش دے میرے گناہ سب بے شک کوئی گناہ نہیں بخشتا مگر تو راہ بتادے مجھے نیک خصلتوں کی کہ نہیں بتاتا کوئی اس کی راہ سوا تیرے اور دور کر دے مجھ سے بری خصلتیں کہ نہیں دور کرتا مجھ سے کوئی ان کو سوا تیرے ایمان لایا میں تجھ پر بڑی برکت والا ہے تو اور بلند ہے مغفرت مانگتا ہوں میں تجھ سے اور توبہ کرتا ہوں تیرے آگے۔ پھر جب رکوع کرتے فرماتے اللہم سے عصبی

تک اور معنی اس کے یہ ہیں یا اللہ! رکوع کیا میں نے تیرے لیے اور ایمان لایا تجھ پر اور تابع ہوا میں تیرا جھک گئے تیرے لیے کان میرے اور آنکھ میری اور گودا میرا اور بڑی میری اور پٹھے میرے۔ پھر جب سر اٹھاتے فرماتے اللھم ربنا سے من شیء تک۔ یعنی اے اللہ رب ہمارے تجھی کو ہے تعریف آسمان وزمین بھر اور جو اس کے درمیان میں ہے اور جتنی تو چاہے اس کے بعد پھر جب سجدہ کرتے فرماتے اللھم لك سجدة سے الخالقین تک۔ یعنی یا اللہ تیرے ہی لیے سجدہ کیا میں نے اور تجھی پر ایمان لایا میں اور میں تیرا ہی تابع ہوا سجدہ کیا میرے منہ نے اس کے لیے جس نے اسے بنایا اور اس کی تصویر کھینچی اور اس کے کان اور آنکھیں کھولیں سو بڑی برکت والا ہے سب بنانے والوں سے اچھا۔ پھر سب کے آخر میں تشہد کے بعد اور سلام کے قبل فرماتے اللھم اغفر لی سے آخر تک۔ یعنی یا اللہ بخش دے اس کو جو میں نے آگے کیا اور جو پیچھے کیا جو چھپایا اور جو کھولا اور جو تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے میرے عملوں میں سے تو ہے مقدم کرنے والا اور مؤخر کرنے والا کوئی معبود نہیں تیرے سوا۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔ صحیح ہے۔



(۳۴۲۲) عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ قَالَ : ((وَجَّهْتُ وَجْهِي لِلَّذِي فَطَرَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ حَنِيفًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ، إِنَّ صَلَوَتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ لَا شَرِيكَ لَهُ وَبِذَلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ، اَللّٰهُمَّ أَنْتَ الْمَلِكُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ، أَنْتَ رَبِّي وَأَنَا عَبْدُكَ ظَلَمْتُ نَفْسِي وَاعْتَرَفْتُ بِذُنُوبِي فَأَغْفِرْ لِي ذُنُوبِي جَمِيعًا إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ وَاهْدِنِي لِأَحْسَنِ الْأَخْلَاقِ لَا يَهْدِي لِأَحْسَنِهَا إِلَّا أَنْتَ وَاصْرِفْ عَنِّي سَيِّئَهَا لَا يَصْرِفْ عَنِّي سَيِّئَهَا إِلَّا أَنْتَ، لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ كُلُّهُ فِي يَدَيْكَ، وَالشَّرُّ لَيْسَ إِلَيْكَ، أَنَا بِكَ وَإِلَيْكَ، تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ)). فَإِذَا رَكَعَ قَالَ : ((اَللّٰهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَلَكَ أَسْلَمْتُ خَشَعَ لَكَ سَمْعِي وَبَصَرِي وَعِظَامِي وَعَصْبِي)). وَإِذَا رَفَعَ قَالَ : ((اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمَاءِ مِلْءَ الْأَرْضِ مِلْءَ بَيْنَهُمَا مِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدَ)). فَإِذَا سَجَدَ قَالَ : ((اَللّٰهُمَّ لَكَ سَجَدْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَلَكَ أَسْلَمْتُ سَجَدَ وَجْهِي لِلَّذِي خَلَقَهُ وَصَوَّرَهُ وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ تَبَارَكَ اللَّهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ)). ثُمَّ يَقُولُ مِنْ آخِرِ مَا يَقُولُ بَيْنَ التَّسْهِدِ وَالتَّسْلِيمِ : ((اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ وَمَا أَسْرَفْتُ وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي، أَنْتَ الْمُقَدِّمُ

وَأَنْتَ الْمُؤَخَّرُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ (((اسنادہ صحیح)

ترجمہ: روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ جب کھڑے ہوتے نماز میں یعنی بعد تکبیر تحریمہ کے فرماتے وجہت وجہی سے اتوب الیک تک اور معنی اس کے اوپر گزرے۔ مگر لیک وسعدیک سے آخر دعا تک کے معنی یہ ہیں کہ حاضر ہوں میں تیری خدمت میں اور موافقت کی میں نے تیری اطاعت کے ساتھ اور خیر بالکل تیرے ہاتھ میں ہے اور شر سے تیری نزدیکی حاصل نہیں ہوتی میں تیرے ہی اوپر اعتماد کرتا ہوں اے رب ہمارے اور بلند ہے تو مغفرت مانگتا ہوں میں تجھ سے اور توبہ کرتا ہوں تیرے آگے۔ پھر رکوع کرتے اللھم لك رکعت سے عصبی تک پڑھتے اور معنی اس کے اوپر کی حدیث میں گزرے۔ پھر جب سجدہ کرتے فرماتے اللھم لك سجدت سے احسن الخالقین تک اور اسکے معنی بھی اوپر گزرے پھر آخر میں بعد تشہد کے اور قبل سلام کے فرماتے اللھم اغفر لی سے آخر تک۔ اور معنی اس کے بھی اوپر حدیث میں گزرے فقط اس میں ایک لفظ وما اسرف زیادہ ہے اور اس کے معنی جو حد سے زیادہ بڑھا میں یعنی اس کو بھی بخش دے۔ وَمَا أَغْلَنْتُ وَمَا أَسْرَفْتُ وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي أَنْتَ الْمَقْدَمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخَّرُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ ۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔ صحیح ہے۔

مترجم: اَلشُّرُّ لَيْسَ إِلَيْكَ کے کئی معنی ہیں۔ چنانچہ مجمع البحار میں ہے کہ مراد اس سے یہ ہے کہ شر سے تیری نزدیکی حاصل نہیں ہوتی اور تیری رضامندی نہیں ملتی یا شر تیری طرف چڑھتا نہیں اور خیر تیری طرف چڑھ جاتی ہے اور اس کلمہ میں تعلیم ہے ادب کی کہ بندے کو لازم ہے کہ شر کا مرتکب اپنے کو جانے اور خیر اللہ کی طرف سے سمجھے کہ اس کی توفیق اسی کی جانب سے ہوئی یہ مقصود نہیں کہ شر اس کی تقدیر یا خلق سے باہر ہے بلکہ یہ محض ادب ہے اور اسی نظر سے اللہ تعالیٰ کو کتوں یا سور کا رب نہ کہنا چاہیے اگرچہ وہ رب العالمین ہے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بعض بات واقعی ہوتی ہے مگر اس کی تعبیر میں ایک سوء ادب ہے پس ایسی تعبیر سے احتراز لازم ہے اور یہاں سے غلطی شیطانیات صوفیہ کی معلوم ہو گئی کہ جو کلام ان کا شعر سوء ادب کا ہے اس سے احتراز لازم ہے اور ایک یہ بھی معنی ہو سکتے ہیں کہ شر کی نسبت تیری طرف نہیں یعنی اگرچہ تو خالق شر کا ہے مگر خلق شر کا شر نہیں تیرے لیے جیسے ارتکاب اور اکتساب شر کا ہمارے لیے شر ہے۔



(۳۴۲۳) عَنْ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ: أَنَّهُ كَانَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ رَفَعَ يَدَيْهِ حَذْوِ مَنْكِبَيْهِ وَيَصْنَعُ ذَلِكَ إِذَا قَضَى قِرَاءَتَهُ وَأَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ وَيَصْنَعُهُ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ وَلَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي شَيْءٍ مِنْ صَلَاتِهِ وَهُوَ قَائِمٌ، فَإِذَا قَامَ مِنْ سَجْدَتَيْنِ رَفَعَ يَدَيْهِ كَذَلِكَ فَكَبَّرَ، وَيَقُولُ حِينَ يَفْتَتِحُ الصَّلَاةَ بَعْدَ التَّكْبِيرِ: ((وَجْهَهُتُ وَجْهِي لِلَّذِي فَطَرَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ حَقِيقًا وَمَا أَنَا مِنَ

الْمُشْرِكِينَ. إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، لَا شَرِيكَ لَهُ وَبِذَلِكَ
أُمِرْتُ وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ، اللَّهُمَّ أَنْتَ الْمَلِكُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ أَنْتَ رَبِّي وَأَنَا عَبْدُكَ
ظَلَمْتُ نَفْسِي وَاعْتَرَفْتُ بِذُنُوبِي فَاعْفِرْ لِي ذُنُوبِي جَمِيعًا إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ وَاهْدِنِي
لِأَحْسَنِ الْأَخْلَاقِ لَا يَهْدِي لِأَحْسَنِهَا إِلَّا أَنْتَ، وَأَصْرِفْ عَنِّي سَيِّئَهَا لَا يَصْرِفُ عَنِّي سَيِّئَهَا إِلَّا
أَنْتَ لَيْلِيكَ وَسَعْدِيكَ وَأَنَا بِكَ وَإِلَيْكَ لَا مُنْجَا مِنْكَ وَلَا مَلْجَأُ إِلَّا إِلَيْكَ أَسْتَغْفِرُكَ
وَأَتُوبُ إِلَيْكَ)). ثُمَّ يَقْرَأُ فَإِذَا رَكَعَ كَانَ كَلَامُهُ فِي رُكُوعِهِ أَنْ يَقُولَ: ((اللَّهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ
وَبِكَ آمَنْتُ وَلَكَ أَسْلَمْتُ وَأَنْتَ رَبِّي، خَشَعَ سَمْعِي وَبَصَرِي وَمُجْحَى وَعَظْمِي لِلَّهِ رَبِّ
الْعَالَمِينَ)). فَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ ثُمَّ يَتْبَعُهَا: ((اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ
الْحَمْدُ مِلْءُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ مِلْءُ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ))، فَإِذَا سَجَدَ قَالَ فِي سُجُودِهِ
((اللَّهُمَّ لَكَ سَجَدْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَلَكَ أَسْلَمْتُ وَأَنْتَ رَبِّي سَجَدَ وَجْهِي لِلَّذِي خَلَقَهُ وَشَقَّ
سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ تَبَارَكَ اللَّهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ)). وَيَقُولُ عِنْدَ انْصِرَافِهِ مِنَ الصَّلَاةِ: ((اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي
مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ وَأَنْتَ إِلَهِي لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ)).

(حسن صحیح) صحیح ابی داود (۷۲۹)

ترجمہ: روایت ہے حضرت علیؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ جب کھڑے ہوتے نماز فرض پر دونوں ہاتھ اٹھاتے برابر شانوں کے اور ایسا
ہی کرتے جب قرأت تمام کر لیتے اور رکوع کا ارادہ کرتے اور ایسا ہی کرتے جب رکوع سے سر اٹھاتے یعنی تینوں وقت رفع
یدین کرتے اور دونوں ہاتھ نہ اٹھاتے۔ نماز میں جب بیٹھے ہوتے یعنی سجدوں وغیرہ میں پھر جب دو رکعت پڑھ کر اٹھتے
جب بھی رفع یدین کرتے اور تکبیر کہتے اور نماز کے شروع میں فرماتے بعد تکبیر تحریمہ کے وجہت وجہی سے اتوب
الیک تک۔ اور معنی اس کے انابک والیک تک اوپر گزرے۔ اور لا منجاء منک سے آخر تک۔ یہ ہیں کہ نہیں نجات کی
جگہ تیرے عذاب سے اور نہ بھاگنے کا ٹھکانہ مگر تیری ہی طرف مغفرت مانگتا ہوں تجھ سے اور توبہ کرتا ہوں تیرے آگے۔ پھر
قرأت کرتے پھر رکوع کرتے اور رکوع میں آپ ﷺ کا یہ کلام ہوتا اللهم لك رکعت سے رب العالمین تک۔ اور معنی اس
کے اوپر گزرے پھر جب رکوع سے سر اٹھاتے فرماتے سمع اللہ یعنی سنا اللہ نے اس کی کلام کو جس نے اس کی تعریف کی۔ پھر
اس کے بعد فرماتے اللهم ربنا لك الحمد سے بعد تک۔ یعنی یا اللہ رب ہمارے تجھ کو تعریف ہے آسمان بھرا اور زمین بھر
اور جتنی تو چاہے اس کے بعد۔ پھر سجدہ کرتے سجدہ میں فرماتے اللهم لك سجدت سے احسن الخالقین تک۔ اور
جب نماز ختم ہونے لگتی تو فرماتے یعنی قبل اسلام کے اللهم اغفر لی سے آخر تک۔

فائل: یہ حدیث حسن ہے۔ صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے امام شافعی کا اور بعض ہمارے اصحاب رضی اللہ عنہم کا۔ اور کہا بعض اہل علم نے کوفیوں وغیرہم سے کہ یہ ادعیات نوافل میں پڑھے اور فرائض میں نہ پڑھے۔ سنائیں نے ابو اسماعیل یعنی ترمذی سے کہ وہ کہتے تھے سنائیں نے سلیمان بن داؤد ہاشمی سے کہتے تھے جب ذکر کیا اس حدیث کا کہ یہ ہمارے نزدیک حدیث زہری کی مثل ہے جو انہوں نے سالم سے روایت کی ہے اور انہوں نے اپنے باپ سے۔



۳۳۔ بَابُ : مَا جَاءَ مَا يَقُولُ فِي سُجُودِ الْقُرْآنِ

سجدہ تلاوت کی دعاؤں کے بیان میں

(۳۴۲۴) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ! رَأَيْتُنِي اللَّيْلَةَ وَأَنَا نَائِمٌ كَأَنِّي أُصَلِّيُ خَلْفَ شَجَرَةٍ فَسَجَدْتُ فَسَجَدَتِ الشَّجَرَةُ لِسُجُودِي فَسَمِعْتُهَا وَهِيَ تَقُولُ : اَللّٰهُمَّ اكْتُبْ لِيْ بِهَا عِنْدَكَ أَجْرًا وَضَعْ عَنِّيْ بِهَا وَزْرًا وَاجْعَلْهَا لِيْ عِنْدَكَ ذُخْرًا وَتَقَبَّلْهَا مِنِّيْ كَمَا تَقَبَّلْتَهَا مِنْ عَبْدِكَ دَاوُدَ . قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ : قَالَ لِيْ جَدُّكَ : قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ : فَقَرَأَ النَّبِيُّ ﷺ سَجْدَةً ثُمَّ سَجَدَ . قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ : فَسَمِعْتُهُ وَهُوَ يَقُولُ مِثْلَ مَا أَخْبَرَهُ الرَّجُلُ مِنْ قَوْلِ الشَّجَرَةِ .

(اسنادہ حسن) سلسلة الأحاديث الصحيحة (۲۷۱۰) تخريج مشكاة المصابيح (۱۰۳۶)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا آیا ایک شخص رسول اللہ ﷺ کے پاس اور اس نے عرض کی کہ یا رسول اللہ میں اپنے تئیں رات کو خواب میں دیکھا کہ میں نماز پڑھتا ہوں ایک درخت کے پیچھے اور میں نے سجدہ کیا تو درخت نے بھی میرے سجدہ کے ساتھ سجدہ کیا۔ اور میں نے سنا کہ وہ کہتا تھا اللہم سے عبدک داؤد تک۔ یعنی یا اللہ لکھ میرے لیے اس کا ثواب اور مناجحہ سے اس کے سبب سے بوجھ یعنی گناہوں کا اور جمع کر رکھ اس کا ثواب میرے لیے اپنے نزدیک اور قبول کر اس کو مجھ سے جیسا کہ قبول کیا تو نے اپنے بندے داؤد سے کہا ابن جریج نے کہا مجھ سے تمہارے دادا یعنی عبید اللہ نے اور یہ خطاب کیا انہوں نے حسنؓ سے کہ کہا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے پھر پڑھی رسول اللہ ﷺ نے آیت سجدہ کی اور سجدہ کیا کہا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے پس سنائیں نے ان کو کہ پڑھتے تھے اس دعا کو جس کی خبر دی تھی اس نے مرد اور کہا تھا قول درخت کا۔

فائل: یہ حدیث غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے اور اس بارے میں ابوسعیدؓ سے بھی روایت ہے۔



(۳۴۲۵) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقُولُ فِي سُجُودِ الْقُرْآنِ بِاللَّيْلِ : ((سَجَدَ وَجْهِي لِلَّذِي خَلَقَهُ وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ بِحَوْلِهِ وَقُوَّتِهِ)). (اسنادہ صحیح) تخريج المشكاة (۱۰۳۵)

ترجمہ: روایت ہے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا انہوں نے کہ نبی ﷺ رات کو سجدہ تلاوت میں پڑھتے تھے سجد و جہی سے آخر تک۔ یعنی سجدہ کیا میرے منہ نے اس کو جس نے بنایا منہ کو اور چہرے اس کے کان اور آنکھیں اپنے حول و قوت سے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔ صحیح ہے۔

مترجم: ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کی یہ روایت دارقطنی اور حاکم بیہقی نے بھی روایت کی ہے۔ اور ابن سکین نے اس کو صحیح کہا ہے اور اس کے آخر میں یہ بھی زیادہ ہے کہ دعائے مذکور تین بار پڑھتے اور حاکم نے یہ بھی زیادہ کیا ہے فتبارک اللہ احسن الخالقین۔ اور بیہقی نے خلقہ کے بعد صورہ بھی زیادہ کیا ہے اور حدیث درخت کی جو اوپر مذکور ہوئی اس کو حاکم اور ابن حبان نے بھی روایت کیا ہے۔ اور اس کی اسناد میں حسن بن محمد بن عبید اللہ بن ابی یزید ہے۔ اور عقیلی نے کہا ہے کہ وہ مجہول ہے اور دونوں حدیثیں دال ہیں کہ سجد و تلاوت میں کچھ پڑھنا مسنون ہے۔ اور حجتی احادیث سجد و تلاوت میں آئی ہیں سب قاطبہ دلالت کرتی ہیں کہ اس کے ساجد کو وضو ضرور نہیں اور سجدہ تلاوت بے وضو بھی روا ہے اور آنحضرت ﷺ کے ساتھ تلاوت کے وقت جو ہوتا تھا بے تکلف سجدہ کرتا تھا اور کسی روایت میں مذکور نہیں کہ آپؐ نے وضو کا حکم فرمایا ہو اور یہ بھی بعید ہے کہ ہر وقت سب کے سب حاضرین مجلس با وضو ہوا کریں اور مشرکوں نے بھی آپؐ کے ساتھ سجدہ کیا ہیں حالانکہ وہ نجس ہیں اور وضو کے قابل نہیں۔ اور بخاری نے روایت کیا ہے کہ سجدہ نہ کرے آدمی مگر وہ ظاہر ہو تو تطہیق ان دونوں میں اس طرح ہے کہ مراد طہارت سے طہارت کبریٰ ہے یعنی جنابت نہ ہو۔ یا مراد اس سے یہ ہے کہ وضو بہتر ہے اور بے وضو بھی جائز ہے باعتبار ضرورت کے اور جیسے وضو کی ضرورت احادیث سے نہیں سمجھی جاتی ہے ویسی ہی طہارت ثیاب اور مکان کی بھی مفہوم نہیں ہوتی اور مترعورت اور استقبال جب ممکن ہو تو بعضوں نے کہا ضرور ہے اتفاقاً۔ اور فتح الباری میں ہے کہ جواز سجدہ تلاوت بغیر وضو کے اس میں ابن عمر رضی اللہ عنہما کے موافق کوئی نہیں مگر شعی کہ روایت کیا ہے ابن شیبہ نے اس سے بسند صحیح اور روایت کیا گیا ہے ابی عبد الرحمن سلمیٰ سے بھی کہ وہ سجدہ کی آیت پڑھتے اور بے وضو سجدہ کرتے غیر قبلہ کی طرف اور اگر راہ میں ہوتے تو سر سے اشارہ کرتے اور اہل بیت میں ابن عمر رضی اللہ عنہما کی موافقت بے وضو سجدہ کرنے میں ابوطالب اور منصور باللہ نے بھی کی ہے۔ اور مروی ہے بعض صحابہ رضی اللہ عنہم سے کہ وہ مکروہ رکھتے تھے سجدہ تلاوت کو اوقات مکروہہ میں اور ظاہر یہ ہے کہ مکروہ نہیں اس لیے کہ سجدہ تلاوت نماز نہیں اور کراہیت مخصوص بہ نماز ہے۔ کذا فی نیل الاوطار۔



۳۴۔ بَابُ : مَا يَقُولُ إِذَا خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ

باب : اس بیان میں کہ گھر سے نکلنے وقت کیا کہے

(۳۴۲۶) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((مَنْ قَالَ يَغْنِي إِذَا خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ : بِسْمِ اللَّهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللَّهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ يُقَالَ لَهُ : كُفِّتْ وَوُقِفَتْ وَتَنَحَّى عَنْهُ الشَّيْطَانُ)) .

(اسنادہ صحیح) تخریج المشکاة (۲۴۴۳)۔ التحقیق الثانی) التعليق الرغیب ۲/۲۶۴۔ تخریج الکلم الطیب (۵۸/۴۹)

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: جو کہے گھر سے نکلنے وقت بسم اللہ تو کلت علی اللہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ کہا جاتا ہے اس سے کفایت کیا گیا اور بچایا گیا تو شر سے اور دور ہو جاتا ہے اس سے شیطان اور معنی اس کے یہ ہیں کہ شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے بھروسہ کیا میں نے اللہ پر گناہ سے بچنے کی طاقت اور نیکی بجالانے کی قوت کسی کو نہیں ہے مگر اللہ کے ساتھ۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔ صحیح ہے غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے۔



۳۵۔ بَابُ مِنْهُ

دوسرا اسی بیان میں

(۳۴۲۷) عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ قَالَ : ((بِسْمِ اللَّهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللَّهِ اللَّهُمَّ إِنَّا نَعُوذُ بِكَ مِنْ أَنْ نَزِلَ أَوْ نُضِلَّ، أَوْ نُظْلِمَ، أَوْ نُظْلَمَ، أَوْ نُجْهَلَ أَوْ يُجْهَلَ عَلَيْنَا)) .

(اسنادہ صحیح) تخریج الکلم الطیب (۵۹) تخریج مشکاة المصابیح (۲۴۴۲)۔

ترجمہ: روایت ہے ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے کہ نبی ﷺ جب گھر سے نکلے تو بسم اللہ سے آخر تک۔ پڑھتے۔ یعنی شروع کرتا ہوں میں اللہ کے نام سے بھروسہ کرتا ہوں اللہ پر یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں تجھ سے اس سے کہ پھسل جاؤں یا راہ بھول جاؤں یا ظلم کروں کسی پر یا مجھ پر کوئی ظلم کرے یا جہالت کروں میں کسی پر یا مجھ پر کوئی جہالت کرے۔



۳۶۔ بَابُ: مَا يَقُولُ إِذَا دَخَلَ السُّوقَ

بازار میں داخل ہوتے وقت پڑنے کی دعا کا بیان

(۳۴۲۸) عَنْ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ دَخَلَ السُّوقَ فَقَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، كَتَبَ اللَّهُ لَهُ أَلْفَ أَلْفِ حَسَنَةٍ وَمَحَى عَنْهُ أَلْفَ أَلْفِ سَيِّئَةٍ وَرَفَعَ لَهُ أَلْفَ أَلْفِ دَرَجَةٍ)). (اسنادہ حسن) تخريج الأحاديث المختارة (۱۷۶ - ۱۷۸) التعليق الرغيب (۴/۳) تخريج الكلم الطيب (۲۲۹) ((احاديث البيوع))

ترجمہ: روایت ہے حضرت عمرؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو بازار میں داخل ہوا اور لا الہ الا اللہ سے قدر تک پڑھے۔ اس کے لیے دس لاکھ نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور دس لاکھ برائیاں مٹائی جاتی ہیں اور دس لاکھ درجے بلند کیے جاتے ہیں۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے۔ اور روایت کیا ہے اس کو عمرو بن دینار نے جو خزانچی تھے زبیر کے گھر کے سالم بن عبد اللہ سے مانند اسی روایت کے۔ چنانچہ روایت کی ہم سے احمد بن عبدہ الضحیٰ نے انہوں نے حماد بن زید سے اور معتمر بن سلیمان سے دونوں نے کہا روایت کی ہم سے عمرو بن دینار نے اور وہ زبیر کے گھر کے خزانچی تھے انہوں نے سالم سے انہوں نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے سالم کے دادا سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو کہ بازار جاتے لا الہ الا اللہ سے قدر تک۔ یعنی جیسا اوپر مذکور ہوا لکھی جاتی ہیں اس کے لیے دس لاکھ نیکیاں اور مٹائی جاتی ہیں اس کے لیے دس لاکھ برائیاں اور بنایا جاتا ہے اس کے لیے ایک گھر جنت میں۔



(۳۴۲۹) عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ قَالَ فِي السُّوقِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، كَتَبَ اللَّهُ لَهُ أَلْفَ أَلْفِ حَسَنَةٍ وَمَحَى عَنْهُ أَلْفَ أَلْفِ سَيِّئَةٍ وَبَنَى لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ)). (حسن: انظر ما قبله)

ترجمہ: سالم بن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے سالم کے دادا سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص بازار میں جاتے ہوئے یہ کلمات پڑھے لا الہ الا اللہ.... سے ”شیء قدير“ تک۔ تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے دس لاکھ نیکیاں لکھ دیتا ہے اور اس کی دس لاکھ برائیاں مٹا دیتا ہے اور اس کے لئے جنت میں ایک گھر بنا دیتا ہے۔

مَا جَاءَ مَا يَقُولُ الْعَبْدُ إِذَا مَرَضَ

جب بندہ بیمار ہو تو کیا دعا پڑھے

(۳۴۳۰) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّهُمَا شَهِدَا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ، صَدَقَهُ رَبُّهُ وَقَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا وَأَنَا أَكْبَرُ، وَإِذَا قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ، قَالَ، يَقُولُ اللَّهُ: لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا وَأَنَا وَحْدِي، وَإِذَا قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ قَالَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا وَحْدِي لَا شَرِيكَ لِي وَإِذَا قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، قَالَ اللَّهُ: لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا لِي الْمُلْكُ وَلِيَ الْحَمْدُ، وَإِذَا قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ، قَالَ اللَّهُ: لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِي)). وَكَانَ يَقُولُ: ((مَنْ قَالَهَا فِي مَرَضِهِ ثُمَّ مَاتَ لَمْ تَطْعَمُهُ النَّارُ)).

(اسنادہ صحیح) التعلیق الرغیب (۱۶۵/۴) سلسلہ الأحادیث الصحیحة (۱۳۹۰).

ترجمہ: روایت ہے ابو سعیدؓ و ابو ہریرہؓ سے دونوں نے گواہی دی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو کہتا ہے لا الہ الا اللہ واللہ اکبر تصدیق کرتا ہے اس کی اللہ تعالیٰ اور فرماتا ہے نہیں کوئی معبود سوا میرے اور میں ہی بڑا ہوں اور جب کہتا ہے لا الہ الا اللہ وحدہ فرماتا ہے اللہ تعالیٰ کوئی معبود نہیں مگر میں اور میں اکیلا ہوں اور جب کہتا ہے لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ فرماتا ہے اللہ تعالیٰ نہیں کوئی معبود مگر میں اور میں اکیلا ہوں۔ کوئی شریک نہیں میرا اور جب کہتا ہے لا الہ الا اللہ ولہ الحمد فرماتا ہے اللہ تعالیٰ کوئی معبود نہیں مگر میں میرا ملک ہے اور مجھی کو ہے سب تعریف اور جب کہتا ہے وہ لا الہ الا اللہ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ فرماتا ہے اللہ تعالیٰ نہیں کوئی معبود مگر میں اور نہیں طاقت گناہ سے بچنے کی اور نیکی کرنے کی مگر میری ہی طرف سے اور فرماتے تھے کہ جو ان کلمات کو بیماری میں کہے اور پھر مر جائے اس کو آگ نہ کھائے گی۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔ اور روایت کی یہ شعبہ نے ابو اسحاق رضی اللہ عنہ سے انہوں نے ایک اعرابی مسلم سے انہوں نے ابو ہریرہؓ اور ابو سعیدؓ سے مانند اسی روایت کے معنوں میں۔ اور مرفوع نہ کیا اس کو شعبہ نے روایت کی ہم سے یہ محمد بن بشار نے انہوں نے کہا روایت کی ہم سے محمد بن جعفر نے انہوں نے شعبہ سے۔



۳۷۔ بَابُ: مَا جَاءَ مَا يَقُولُ إِذَا رَأَى مُبْتَلًی

اس بیان میں کہ جب کسی مصیبت زدہ کو دیکھے تو کیا کہے

(۳۴۳۱) عَنْ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ رَأَى صَاحِبَ بَلَاءٍ فَقَالَ: الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي عَافَانِي مِمَّا

اِبْتَلَاكَ بِهِ وَفَضَّلَنِي عَلَى كَثِيرٍ مِمَّنْ خَلَقَ تَفْضِيلًا، إِلَّا عُوفِيَ مِنْ ذَلِكَ الْبَلَاءِ كَانِنًا مَا كَانَ مَا

عَاشَ)). [اسنادہ حسن] سلسلۃ الأحادیث الصحیحة (۶۰۲) الروض النضیر (۱۰۶۱)

ترجمہ: روایت ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو دیکھے کسی کو بلاء میں اور کہے الحمد للہ سے تفضیلًا تک۔ یعنی سب تعریف اللہ کو ہے جس نے بچایا مجھ کو اس بلا سے جس میں مبتلا کیا تجھ کو اور فضیلت دی مجھ کو اپنی اکثر مخلوقات پر تو بچایا جائے گا وہ اس بلا سے جو بلا ہو جب تک زندہ رہے گا۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے۔ اور اس بارے میں ابو ہریرہؓ اور عمرو بن دینار سے جو زخارجی ہیں آل زیر کے اور وہ ایک شیخ ہیں بصری اور حدیث میں وہ کچھ قوی نہیں اور منفرد ہوئے ہیں وہ اکثر روایتوں میں جو روایت کی ہیں انہوں نے سالم بن عبد اللہ بن عمر سے۔ اور روایت کی ابو جعفر محمد بن علی نے کہ انہوں نے کہا جب کوئی کسی کو سخت بدنی وغیرہ تکلیف میں دیکھے تو دل میں اس تکلیف سے پناہ مانگے اور اس تکلیف زدہ کو نہ سنائے۔ روایت کی ہم سے ابو جعفر سمنانی نے اور کئی لوگوں نے کہا انہوں نے روایت کی ہم سے مطرف بن عبد اللہ مدینی نے انہوں نے عبد اللہ بن عمر عمری سے انہوں نے سہل بن ابی صالح سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: جو دیکھے کسی کو گرفتار بلاء اور کہے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي عَافَانِي مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهِ وَفَضَّلَنِي عَلَى كَثِيرٍ مِمَّنْ خَلَقَ تَفْضِيلًا اس کو وہ بلا کبھی نہ پہنچے گی۔ یہ حدیث حسن ہے۔ غریب ہے اس سند سے۔



(۳۴۳۲) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ رَأَى مُبْتَلًى فَقَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي عَافَانِي مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهِ وَفَضَّلَنِي عَلَى كَثِيرٍ مِمَّنْ خَلَقَ تَفْضِيلًا، لَمْ يُصِبْهُ ذَلِكَ الْبَلَاءُ)).

(اسنادہ صحیح) سلسلۃ الأحادیث الصحیحة (۲۷۳۷)

ترجمہ: گزر چکا ہے۔



۳۸۔ بَابُ: مَا يَقُولُ إِذَا قَامَ مِنْ مَجْلِسِهِ

مجلس سے اٹھتے وقت کی دعا

(۳۲۳۳) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ جَلَسَ فِي مَجْلِسٍ فَكَثُرَ فِيهِ لَعَطُهُ، فَقَالَ قَبْلَ أَنْ يَقُومَ مِنْ مَجْلِسِهِ ذَلِكَ: سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ، اسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ إِلَّا غُفِرَ لَهُ مَا كَانَ فِي مَجْلِسِهِ ذَلِكَ)). (اسنادہ صحیح) تحریک المشکاة (۲۴۳۳)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: جو کسی مجلس میں بیٹھے اور بہت غلو اور یہودہ باتیں کرے پھر اٹھنے سے پہلے سبحانک سے اتوب الیک تک کہے۔ یعنی پاک ہے تو اے اللہ اور سب تعریف تجھی کو ہے گواہی دیتا ہوں میں کہ کوئی معبود نہیں سوا تیرے۔ مغفرت مانگتا ہوں میں تجھ سے اور توبہ کرتا ہوں تیرے آگے۔ تو بخش جاتی ہیں اس کی باتیں جو اس مجلس میں کہیں۔

فائدہ: اس باب میں ابو ہریرہؓ اور ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔ صحیح ہے غریب ہے اس سند سے۔ نہیں جانتے ہم اس کو سہیل کی روایت سے مگر اسی سند سے۔



(۳۴۳۴) عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : كَانَ تُعَدُّ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي الْمَجْلِسِ الْوَاحِدِ مِائَةُ مَرَّةٍ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَقُومَ : ((رَبِّ اغْفِرْ لِي وَتُبْ عَلَيَّ إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الْغَفُورُ)).

(اسنادہ صحیح) سلسلہ الأحادیث الصحیحة (۵۵۶) صحیح ابی داود (۱۳۵۷)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ گنا جاتا تھا ہر مجلس میں رسول اللہ ﷺ کے کہ سو سو بار فرماتے تھے قبل اٹھنے کے رب اغفر لی رب اغفر لی سے آخر تک۔ یعنی اے رب میرے بخش دے مجھ کو تحقیق توبہ ہے توبہ قبول کرنے والا اور بخشنے والا۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔ صحیح ہے غریب ہے۔

مترجم: اس حدیث میں بڑی ترغیب اور تحریض ہے استغفار اور توبہ پر کہ نبی ﷺ معصوم جن کو اللہ تعالیٰ نے گناہوں سے بچایا بھی تھا اور اگلی بچھلی خطاؤں کو معاف بھی فرمایا تھا جب وہ ہر مجلس میں سو سو بار استغفار فرماتے تھے تو ہم گرفتار ذنوب پر عیوب لوگوں کو تو زیادہ اس کی ضرورت ہے۔



بَابُ : مَا جَاءَ مَا يَقُولُ عِنْدَ الْكُرْبِ

پریشانی کے وقت کی دعا کا بیان

(۳۴۳۵) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَدْعُو عِنْدَ الْكُرْبِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْحَلِيمُ الْحَكِيمُ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيمِ.

(اسنادہ صحیح) الروض النضیر (۶۷۹)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ نبی ﷺ شدت غم کے وقت یہ دعا کرتے لا الہ الا اللہ سے آخر تک۔ یعنی کوئی

معبود برحق نہیں سوا اللہ کے اور وہ بردبار ہے حکمت والا کوئی معبود برحق نہیں مگر اللہ وہ صاحب ہے بڑے تخت کا کوئی معبود برحق نہیں مگر اللہ وہ پالنے والا ہے آسمانوں کا اور زمین کا اور مالک ہے بڑے تخت کا۔

فائدہ: روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے ان سے ابن عدی نے ان سے قتادہ نے ان سے ابوالعالیہ نے ان سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے انہوں نے نبی ﷺ سے مثل روایت مذکور کے۔ اور اس باب میں علی رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے کہ ﷺ یہ حدیث حسن ہے۔ صحیح ہے۔ مترجم: واقع میں چونکہ اس دعائیں اللہ تعالیٰ کی توحید اور اس کا صاحب عرش ہونا اور عام ہونا اس کی پرورش کا آسمان وزمین میں مذکور ہے اس لیے موجدان عرش و دماغوں کا غم کھولنے کے لیے یہ اکسیر اعظم ہے اگرچہ جہمیہ لہیہ کو اس سے کچھ بہرہ نہ ہو اور اس میں صاف اشارہ ہونا ہے اس کی ذات مقدس کے عرش پر ہونے کی طرف۔

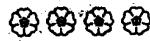


(۳۴۳۶) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا أَهَمَّهُ الْأَمْرُ رَفَعَ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ فَقَالَ: ((سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ)) وَإِذَا اجْتَهَدَ فِي الدُّعَاءِ قَالَ: ((يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ)).

(ضعیف جدا) تخریج الکلم الطیب (۷۷/۱۱۹) (اس میں ابراہیم بن الفضل متروک ہے)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ نبی ﷺ کو جب کسی امر کا فکر سخت ہوتا تو اپنا سر آسمان کی طرف اٹھاتے اور فرماتے سبحان اللہ العظیم یعنی پاک ہے اللہ بڑائی والا اور جب کوشش کرتے دعائیں فرماتے یا حی یا قیوم یعنی اے زندہ سب کے تھامنے والے۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے۔ مترجم: حقیقت میں حی و قیوم دونوں نام مبارک ایسے پیارے ہیں اور اس قدر روح کو ان سے راحت اور لذت حاصل ہوتی ہے کہ سبحان اللہ تقریر و تحریر سے خارج ہے۔ اور اس فقیر حقیر کو اللہ تعالیٰ نے ان ناموں کی برکات سے ایک حصہ عنایت فرمایا ہے اور حقیقت میں یہ دونوں صفتیں ایسی ہیں کہ تمام عالم کا قیام اور حیات انہیں سے وابستہ ہے اگر ایک لحظہ اپنی قیومیت کا اظہار نہ کرے تو سارا جہان کتم عدم میں فوراً چلا جائے اور اگر ان کی حیات کو جو اس کی حیات کا ملکہ کی ظل ہیں ایک لمحہ ان سے روک لے تو ساری ذوی الارواح میں سے ایک بھی زندہ نظر نہ آئے۔



۴۰۔ بَابُ: مَا جَاءَ مَا يَقُولُ إِذَا نَزَلَ مَنْزِلًا

اس بیان میں کہ جب کسی جگہ اترے تو کیا دعا پڑھے

(۳۴۳۷) عَنْ خَوْلَةَ بِنْتِ الْحَكِيمِ السُّلَمِيَّةِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ نَزَلَ مَنْزِلًا ثُمَّ قَالَ: أَعُوذُ

بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ لَمْ يَضُرَّهُ شَيْءٌ حَتَّى يَرْتَحِلَ مِنْ مَنْزِلِهِ ذَلِكُمْ)).

(اسنادہ صحیح)

ترجمہ: روایت ہے خولہ رضی اللہ عنہا سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو اترے کسی منزل میں اور کہے اَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ یعنی پناہ میں آتا ہوں میں اللہ کے پورے کلموں کی مخلوق کے فساد سے تو ضرر نہ پہنچائے گی اس کو کوئی چیز یہاں تک کہ کوچ کرے اس منزل سے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔ غریب ہے صحیح ہے۔ اور روایت کی مالک بن انس نے یہی حدیث کہ بخشی ان کو یہی روایت یعقوب بن اسحاق سے سوز کر کی انہوں نے حدیث اس کی مثل۔ اور مروی ہوئی ہے یہ ابن عجلان سے کہ انہوں نے بھی روایت کی یعقوب بن عبد اللہ بن اسحاق سے اور انہوں نے اس میں کہا کہ روایت ہے سعید بن مسیب سے وہ روایت کرتے ہیں خولہ رضی اللہ عنہا سے اور حدیث لیث کی یعنی جس سند سے اوپر مذکور ہوئی زیادہ صحیح ہے ابن عجلان کی روایت سے۔



۴۱۔ بَابُ: مَا يَقُولُ إِذَا خَرَجَ مُسَافِرًا

اس بیان میں کہ سفر میں جاتے وقت کیا دعا پڑھے

(۳۴۳۸) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا سَافَرَ فَرَكِبَ رَاحِلَتَهُ قَالَ بِأَصْبَعِهِ وَمَدَّ شُعْبَةً إِبْصَعَهُ قَالَ: ((اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ وَالْخَلِيفَةُ فِي الْاَهْلِ، اَللّٰهُمَّ اَصْحَبْنَا بِنُصْحِكَ وَاَقْلَبْنَا بِذِمَّتِكَ، اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا الْاَرْضَ وَهَوِّنْ عَلَيْنَا السَّفَرَ، اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَآبَةِ الْمُنْقَلَبِ)) (اسنادہ صحیح) صحیح ابی داود (۲۳۳۹)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ جب سفر کرتے اور سوار ہوتے اپنی سواری پر اشارہ فرماتے اپنی انگلی سے یعنی آسمان کی طرف۔ اور دراز کی شعبہ نے اپنی انگلی اور فرماتے اللہم سے آخر تک۔ یعنی یا اللہ تو رفیق ہے سفر میں اور تو خلیفہ ہے گھر میں یا اللہ ساتھ رہ میرے اپنی خیر خواہی سے اور لوٹا مجھ کو اپنے ذمہ میں یا اللہ لپیٹ دے ہمارے لیے زمین کو یعنی چھوٹا کر دے اور مسافت کو اور آسان کر دے ہم پر سفر گویا اللہ! میں پناہ مانگتا ہوں تجھ سے سفر کی مشقت سے اور غمگین اور نامراد لوٹنے سے۔

فائدہ: روایت کی ہم سے سوید بن نصر نے انہوں نے عبد اللہ بن مبارک سے انہوں نے شعبہ سے اسی اسناد سے مانند اس کے معنوں میں۔ یہ حدیث حسن ہے۔ غریب ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے نہیں جانتے ہم اس کو مگر روایت سے ابن عدی کی کہ وہ شعبہ سے روایت کرتے ہیں۔

(۳۴۳۹) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَرْجَسٍ قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا سَافَرَ يَقُولُ : ((اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الصّٰحِبُ فِى السَّفَرِ وَالْخَلِيفَةُ فِى الْاَهْلِ ، اَللّٰهُمَّ اصْحَبْنَا فِى سَفَرِنَا وَاخْلُفْنَا فِى اَهْلِنَا . اَللّٰهُمَّ اِنِّى اَعُوْذُبِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَآبَةِ الْمُنْقَلَبِ ، وَمِنْ الْخَوْرِ بَعْدَ الْكُوْرِ وَمِنْ دَعْوَةِ الْمَظْلُوْمِ وَمِنْ سُوْءِ الْمُنْظَرِ فِى الْاَهْلِ وَالْمَالِ)) . [اسنادہ صحیح] صحیح ابی داود (۲۳۳۸)

ترجمہ: روایت ہے عبد اللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ جب سفر کرتے فرماتے اللہم سے آخر تک۔ یعنی یا اللہ تو رفیق ہے سفر میں اور خلیفہ ہے گھر میں یا اللہ تو رفیق رہ ہمارا ہمارے سفر میں اور خلیفہ رہ تو ہمارے گھر میں یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں تجھ سے سفر کی مشقتوں سے اور رنجیدہ محروم و نامراد لوٹنے سے اور حور سے بعد کور کے اور بددعا سے مظلوم کی اور برائی دیکھنے سے اپنے اہل اور مال میں۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔ صحیح ہے۔ اور مروی ہے کہ حور بعد الکور کی جگہ بعد الکون بھی۔ اور معنی اس کے یہ ہیں کہ پناہ مانگتا ہوں میں ایمان سے کفر کی طرف لوٹنے سے یا طاعت سے معصیت کی طرف لوٹنے سے غرض یہ ہے کہ رجوع کرنا خیر سے شر کی طرف مراد ہے۔



۴۲۔ بَابُ : مَا يَقُولُ إِذَا رَجَعَ مِنْ سَفَرِهِ

اس بیان میں کہ سفر سے واپسی کیا کہے

(۳۴۴۰) عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ قَالَ : ((اَيُّوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ)) . (اسنادہ صحیح) صحیح ابی داؤد تحت الحديث (۲۳۳۹)

ترجمہ: روایت ہے براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ جب سفر سے آتے فرماتے اَیُّوْنَ تَائِبُوْنَ سے آخر تک۔ اور معنی اس کے یہ ہیں کہ ہم لوٹنے والے ہیں یعنی سفر سے سلامتی کے ساتھ اور توبہ کرنے والے ہیں عبادت کرنے والے اپنے رب کی تعریف کرنے والے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔ صحیح ہے اور روایت کی ثوری نے یہی حدیث ابو اسحاق سے انہوں براء سے۔ اور نہیں ذکر کیا اس میں ربیع بن براء کا۔ اور روایت کی شعبہ زیادہ صحیح ہے اور اس بارے میں ابن عمر اور جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔



بَابُ مِنْهُ

اسی بیان میں

(۳۴۴۱) عَنْ أَنَسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ فَنَظَرَ إِلَى جُدْرَانِ الْمَدِينَةِ أَوْضَعَ رَأْسَهُ، وَإِنْ كَانَ

عَلَى ذَاتِهِ حَرَكَةٌ مِنْ حُبِّهَا. (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ جب سفر سے آتے اور مدینہ کی دیواروں کو دیکھتے دوڑاتے اپنی اونٹنی اور اگر کسی اور

سواری پر ہوتے تو اس کو بھی جلدی چلاتے مدینہ کی محبت سے۔

فائلا: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔



۴۳- بَابُ: مَا يَقُولُ إِذَا وَدَّعَ إِنْسَانًا

اس بیان میں کہ کسی کو رخصت کرتے وقت کیا کہے

(۳۴۴۲) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا وَدَّعَ رَجُلًا أَخَذَ بِيَدِهِ فَلَا يَدْعُهَا حَتَّى يَكُونَ الرَّجُلُ هُوَ يَدْعُ

يَدَ النَّبِيِّ ﷺ وَيَقُولُ: ((أَسْتَوْدِعُ اللَّهَ دِينَكَ وَأَمَانَتَكَ وَآخِرَ عَمَلِكَ)).

(اسنادہ صحیح) سلسلہ الأحادیث الصحيحة ۱۶ و ۲۴۸۵- الكلم الطيب (۱۶۹/۱۲۲ التحقیق الثانی)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ رسول اللہ ﷺ جب کسی کو رخصت کرتے اس کا ہاتھ پکڑتے اور نہ چھوڑتے آپ یہاں

تک کہ چھوڑ دیتا وہ ہاتھ آپ کا اور فرماتے استودع اللہ دینک یعنی امین کرتا ہوں اللہ تعالیٰ کو تیرے دین ایمان اور

آخر اعمال کا۔

فائلا: یہ حدیث غریب ہے اس سند سے اور مروی ہوئی ہے اور سند سے بھی ابن عمر رضی اللہ عنہما سے۔



(۳۴۴۳) عَنْ سَالِمٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُولُ لِلرَّجُلِ إِذَا أَرَادَ سَفَرًا: اذْنِ مِنِّي أَوْ دَعُكَ كَمَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ

ﷺ يُودِّعُنَا فَيَقُولُ: ((أَسْتَوْدِعُ اللَّهَ دِينَكَ وَأَمَانَتَكَ وَخَوَاتِيمَ عَمَلِكَ)). (اسنادہ صحیح) [المصدر نفسه]

ترجمہ: روایت ہے سالم سے کہ ابن عمر جب کسی کو رخصت کرتے فرماتے میرے نزدیک آئیں تجھے رخصت کروں جیسے رسول

اللہ ﷺ ہم کو رخصت کرتے تھے پھر استودع سے آخر تک۔ پڑھتے اور معنی اس کے اوپر گزرے۔

فائلا: یہ حدیث حسن ہے۔ صحیح ہے غریب ہے اس وجہ سے روایت سے سالم بن عبد اللہ کی۔

۴۴۔ بَابُ مِنْهُ

اسی بیان میں

(۳۴۴۴) عَنْ أَنَسٍ قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أُرِيدُ سَفَرًا فَرَوْذُنِي، قَالَ : ((رَوْذَكَ اللَّهُ النَّقْوَى)) . قَالَ : زِدْنِي، قَالَ : ((وَغَفَرَ ذَنْبَكَ)) . قَالَ : زِدْنِي يَا أَبِیْ أَنْتَ وَأُمِّی، قَالَ : ((وَبَسَّرَ لَكَ الْخَيْرَ حَيْثُ مَا كُنْتَ)) . (حسن صحیح) تخريج الکلم الطیب (۱۷۰) - التحقیق الثانی

ترجمہ: روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہا کہ آیا ایک مرد رسول اللہ ﷺ کے پاس اور عرض کی کہ یا رسول اللہ میں سفر کو جاتا ہوں سو مجھے توشہ دیجیے آپ نے فرمایا توشہ دے تجھ کو اللہ تعالیٰ تقویٰ کا عرض کی اور کچھ زیادہ کیجیے آپ نے فرمایا بخش دے اللہ تعالیٰ گناہ تیرے۔ عرض کی اور کچھ زیادہ کیجیے میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں فرمایا آسان کرے تیرے لیے خیر کو جہاں تو ہو۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔ غریب ہے۔



۴۵۔ بَابُ مِنْهُ

اسی بیان میں

(۳۴۴۵) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ : أَنَّ رَجُلًا قَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أُسَافِرَ فَأَوْصِنِي قَالَ : ((عَلَيْكَ بِتَقْوَى اللَّهِ، وَالتَّكْبِيرِ عَلَى كُلِّ شَرَفٍ)) . فَلَمَّا أَتَى الرَّجُلُ قَالَ : ((اَللّٰهُمَّ اطْوِلْهُ، الْبَعْدَ وَهُوَ عَلَيْهِ السَّفَرُ)) . (استادہ حسن) التعليق علی صحیح ابن خزيمة (۲۵۶۱) سلسلۃ الأحادیث الصحیحة (۱۷۳۰)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ ایک شخص آیا اور عرض کی یا رسول اللہ! میں سفر کا ارادہ رکھتا ہوں کچھ وصیت فرمائیے آپ نے فرمایا تجھے اللہ سے ڈرنا ضرور ہے اور تکبیر کہنا ہر بلندی پر پھر جب وہ چلا آپ نے فرمایا اللہ پلیٹ دے اس کے لیے زمین کی دوری اور آسان کر دے اس پر سفر۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔



۴۶۔ بَابُ : مَا جَاءَ مَا يَقُولُ إِذَا رَكِبَ دَابَّةً

اس بیان میں کہ جب سواری پر سوار ہو تو کیا دعا پڑھے

(۳۴۴۶) عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيعَةَ قَالَ : شَهِدْتُ عَلِيًّا أَنِّي بَدَأَ بِهَا لِيَرَكِبَهَا فَلَمَّا وَضَعَ رِجْلَهُ فِي الرَّكَابِ قَالَ : بِسْمِ

اللّٰهُ ثَلَاثًا، فَلَمَّا اسْتَوَىٰ عَلَىٰ ظَهْرَهَا قَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ. ثُمَّ قَالَ: ﴿سُبْحَانَ الَّذِي سَخَّرْنَا هَذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقَرَّنِينَ وَاِنَّا اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُونَ﴾ ثُمَّ قَالَ: ((اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ))۔ ثَلَاثًا وَاللّٰهُ اَكْبَرُ۔ ثَلَاثًا۔ سُبْحَانَكَ اِنِّى قَدْ ظَلَمْتُ نَفْسِى فَاغْفِرْ لِّىْ فَاِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ. ثُمَّ صَحِكَ، فَقُلْتُ مِنْ اَيِّ شَيْءٍ صَحِجْتَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ؟ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ صَنَعَ كَمَا صَنَعْتُ ثُمَّ صَحِكَ فَقُلْتُ: مِنْ اَيِّ شَيْءٍ صَحِجْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: ((اِنَّ رَبَّكَ لَيَعْجَبُ مِنْ عَبْدِهِ اِذَا قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِّىْ ذُنُوْبِىْ اِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ غَيْرَ لَكَ)).

(اسنادہ صحیح) تخریج الکلم الطیب (۱۷۲/۱۲۶) صحیح ابی داود (۲۳۴۲)۔

ترجمہ: روایت ہے علی بن ربیعہ سے کہ حاضر ہوا میں حضرت علیؑ کے پاس اور ان کی سواری لائے تھے تاکہ وہ سوار ہوں پھر جب پیر رکاب میں رکھا بسم اللہ کہا پھر جب اس کی پیٹھ پر چڑھ گئے الحمد للہ کہا پھر سُبْحَانَ الَّذِي سَخَّرْنَا هَذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقَرَّنِينَ وَاِنَّا اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُونَ پڑھا یعنی پاک ہے وہ اللہ جس نے ہمارے کام میں لگایا اس کو اور ہم اس کو دبانہ سکتے تھے اور ہم اپنے رب کی طرف لوٹنے والے ہیں پھر الحمد للہ تین بار کہا اور اللہ اکبر تین بار کہا پھر کہا سُبْحَانَكَ اِنِّى قَدْ ظَلَمْتُ نَفْسِى فَاغْفِرْ لِّىْ فَاِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ یعنی پاک تو اے اللہ بے شک میں نے ظلم کیا اپنی جان پر سو بخش دے مجھ کو کہ نہیں بخشا کوئی گناہوں کو مگر تو۔ پھر بنے حضرت علیؑ اور میں نے کہا آپ کیوں بنے اے امیر المؤمنین فرمایا انہوں نے کہ دیکھا میں نے رسول اللہ ﷺ کو کہ انہوں نے ایسا ہی کیا جیسے میں نے کیا پھر بنے سو میں نے عرض کی کہ کیوں بنے آپ یا رسول اللہ! فرمایا بے شک تیرا رب پسند کرتا ہے اپنے بندے سے جب وہ کہتا ہے اے رب میرے بخش دے میرے گناہ بے شک کوئی نہیں بخشا گناہ سوا تیرے۔

فائدہ: اس باب میں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔ صحیح ہے۔



(۳۴۴۷) عَنْ ابْنِ عُمرَ: اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ اِذَا سَافَرَ فَرَكِبَ رَاحِلَتَهٗ كَبَّرَ ثَلَاثًا وَقَالَ: سُبْحَانَ الَّذِي سَخَّرْنَا هَذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقَرَّنِينَ وَاِنَّا اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُونَ ﴿ثُمَّ يَقُوْلُ: (اَللّٰهُمَّ اِنِّى اَسْأَلُكَ فِى سَفَرِىْ هَذَا مِنَ الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى وَمِنَ الْعَمَلِ مَا تَرْضٰى، اَللّٰهُمَّ هَوِّنْ عَلَيْنَا الْمَسِيْرَ وَاَطْوِعْنَا بَعْدَ الْاَرْضِ، اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الصّٰحِبُ فِى السَّفَرِ، وَالخَلِيْفَةُ فِى الْاَهْلِ، اَللّٰهُمَّ اَصْحَبْنَا فِى سَفَرِنَا وَاخْلُقْنَا فِى اَهْلِنَا))، وَكَانَ يَقُوْلُ اِذَا رَجَعَ اِلٰى اَهْلِهٖ: ((اَتَّبِعُوْنَ اِنْشَاءَ اللّٰهِ تَابِعُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ)).

(اسنادہ صحیح) صحیح ابی داود (۲۳۳۹)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ نبی ﷺ جب سفر کرتے اور اپنی سواری پر سوار ہوتے اللہ اکبر کہتے تین بار اور سُبْحَانَ الَّذِي سے مُبْقِلُونَ تک کہتے یعنی ایک بار پھر اللہم سے فی اہلنا تک پڑھتے۔ یعنی یا اللہ میں مانگتا ہوں تجھ سے اس سفر میں نیکی اور تقویٰ اور وہ عمل جو تو پسند کرے یا اللہ آسان کر ہمارے اوپر چلنا اور لپیٹ دے ہمارے لیے زمین کی مسافت کو یا اللہ تو رفیق ہے سفر میں اور خلیفہ ہے گھر میں یا اللہ تو ہمارے ساتھ رہ سفر میں اور خلیفہ رہ گھر میں اور جب گھر آتے فرماتے ہم لوٹنے والے ہیں اگر اللہ نے چاہا تو توبہ کرنے والے اپنے رب کی تعریف کرنے والے۔

فائلا: یہ حدیث حسن ہے۔



۴۷۔ بَابُ: مَا ذَكَرَ فِي دَعْوَةِ الْمَسَافِرِ

مسافر کی دعا مقبول ہونے کے بیان میں

(۳۴۴۸) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((ثَلَاثُ دَعَوَاتٍ مُسْتَجَابَاتٌ: دَعْوَةُ الْمَظْلُومِ، وَدَعْوَةُ الْمَسَافِرِ، وَدَعْوَةُ الْوَالِدِ عَلَى وَلَدِهِ)). (اسنادہ حسن) سلسلة الأحاديث الصحيحة (۵۹۸، ۱۷۹۷)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: تین شخصوں کی دعائیں مقبول ہیں ایک مظلوم دوسرے مسافر تیسرے باپ کی دعا لڑکوں کے لیے۔

فائلا: روایت کی ہم سے علی نے انہوں نے اسماعیل بن ابراہیم سے انہوں نے ہشام دستوائی سے انہوں نے یحییٰ سے اسی اسناد سے مانند اس کی اور زیادہ کیا اس میں مستجابات لاشک فیہن یعنی تین دعائیں مقبول ہیں ان میں شک نہیں۔ اور یہ حدیث حسن ہے۔ اور ابو جعفر وہی ہیں جن سے یحییٰ بن ابی کثیر نے روایت کی۔ اور وہ ابو جعفر ہیں مؤذن کہلاتے ہیں اور ان کا نام ہم نہیں جانتے۔



۴۸۔ بَابُ: مَا يَقُولُ إِذَا هَاجَتِ الرِّيحُ

آندھی کے وقت پڑھنے کی دعا کے بیان میں

(۳۴۴۹) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا رَأَى الرِّيحَ قَالَ: ((اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِهَا وَخَيْرِ مَا فِيهَا وَخَيْرِ مَا أُرْسِلَتْ بِهِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِيهَا وَشَرِّ مَا أُرْسِلَتْ بِهِ)).

(اسنادہ صحیح) سلسلة الأحاديث الصحيحة (۲۷۵۷)

ترجمہ: روایت ہے ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے کہ نبی ﷺ جب ہوا چلتی یہ دعا پڑھتے اللہم سے آخر تک۔ یعنی یا اللہ میں تجھ سے مانگتا ہوں خیر اس کی اور جو خیر اس میں رکھی گئی ہے اور جو اس کے ساتھ بھیجی گئی ہے اور پناہ مانگتا ہوں اس کے شر سے اور جو شر اس میں رکھا گیا ہے اور جو شر اس کے ساتھ بھیجا گیا ہے۔

فائل: اور اس بارے میں ابی بن کعبؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔



۴۹۔ بَابُ: مَا يَقُولُ إِذَا سَمِعَ الرَّعْدَ

اس بیان میں کہ جب بادل کی گرج سنے تو کیا دعا پڑھے

(۳۴۵۰) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا سَمِعَ صَوْتَ الرَّعْدِ وَالصَّوَاعِقِ قَالَ: ((اللَّهُمَّ لَا تَقْتُلْنَا بِغَضَبِكَ وَلَا تَهْلِكْنَا بِعَذَابِكَ وَعَافِنَا قَبْلَ ذَلِكَ)). (اسنادہ ضعیف) سلسلة الأحادیث

الضعیفہ (۱۰۴۲)۔ الکلم الطیب (۱۱۱/۱۵۸) اس میں ابو مہر راوی مجھول ہیں (ذہبی میزان میں کہتے ہیں: لایدری من ہو)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ رسول اللہ ﷺ جب سنتے تھے آواز گرج اور کرکڑ کی فرماتے اللہم سے آخر تک۔ یعنی یا اللہ نہ مار ہم کو اپنے غضب سے اور نہ ہلاک کر ہم کو اپنے عذاب سے اور بخش دے قبل اس کے۔

فائل: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے۔



۵۰۔ بَابُ: مَا يَقُولُ عِنْدَ رُؤْيَةِ الْهَلَالِ

چاند دیکھنے کی دعا کے بیان میں

(۳۴۵۱) عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا رَأَى الْهَلَالَ قَالَ: ((اللَّهُمَّ أَهْلِهِ عَلَيْنَا بِالْإِيمَانِ وَالْإِيمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْإِسْلَامِ، رَبِّي وَرَبُّكَ اللَّهُ)).

(اسنادہ صحیح) سلسلة الأحادیث الصحيحة (۱۸۱۶) الکلم الطیب (۱۱۴/۶۱)

ترجمہ: روایت ہے طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ جب چاند دیکھتے اللہم سے آخر تک۔ پڑھتے۔ یعنی یا اللہ مبارک کر ہم پر اس چاند کو ساتھ برکت ایمان کے سلامتی اور اسلام کے رب میرا اور تیرا اللہ ہے۔

فائل: یہ حدیث حسن ہے۔ غریب ہے۔



۵۱۔ بَابُ : مَا يَقُولُ عِنْدَ الْغَضَبِ

غصہ کے وقت کیا کہے

(۳۴۵۲) عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ : اسْتَبَّ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ حَتَّى عُرِفَ الْغَضَبُ فِي وَجْهِ أَحَدِهِمَا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : ((إِنِّي لَا أَعْلَمُ كَلِمَةً لَوْ قَالَهَا لَذَهَبَ غَضَبُهُ أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ)) .

(اسنادہ صحیح) الروض النضیر (۶۳۵)

ترجمہ: روایت ہے معاذؓ سے کہادو شخص آپس میں سخت و ست کہنے لگے نبی ﷺ کے پاس یہاں تک کہ معلوم ہونے لگا غصہ ایک کے چہرہ پر سو فرمایا آپؐ نے میں ایک کلمہ جانتا ہوں اگر یہ کہے تو غصہ جاتا رہے وہ اَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ ہے یعنی پناہ مانگتا ہوں میں شیطان راندے ہوئے سے۔

فائدہ : اس بارے میں سلیمان بن صرد سے بھی روایت ہے۔ روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے عبدالرحمن سے انہوں نے سفیان سے مانند اس کی اور یہ حدیث مرسل ہے اس لیے کہ عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ نے نہیں سنا معاذ سے اور معاذ نے انتقال کیا۔ عمر بن خطاب کی خلافت میں اور وہ عمر خطاب جب شہید ہوئے تو عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ چھ برس کے تھے۔ ایسی ہی روایت کی شعبہ نے حکم سے انہوں نے عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ سے۔ اور روایت کی ہے عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے اور دیکھا ہے ان کو اور عبدالرحمن کی کنیت ابو عیسیٰ ہے۔ اور ابو لیلیٰ یعنی ان کے باپ کا نام یار ہے۔ اور روایت کی گئی ہے عبدالرحمن سے کہ انہوں نے کہادیکھا میں نے ایک سوئیں صحابہ کو انصار سے رضی اللہ عنہم۔



۵۲۔ بَابُ : مَا يَقُولُ إِذَا رَأَى رُؤْيَا يَكْرَهُهَا

اس بیان میں کہ جب کوئی برا خواب دیکھے تو کیا کہے

(۳۴۵۳) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ : ((إِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ الرُّؤْيَا يُحِبُّهَا فَإِنَّمَا هِيَ مِنَ اللَّهِ فَلْيُحْمَدِ اللَّهَ عَلَيْهَا وَلْيَحْدِثْ بِمَا رَأَى، وَإِذَا رَأَى غَيْرَ ذَلِكَ مِمَّا يَكْرَهُهُ فَإِنَّمَا هِيَ مِنَ الشَّيْطَانِ فَلْيَسْتَعِذْ بِاللَّهِ مِنْ شَرِّهَا وَلَا يَذْكُرْهَا لِأَحَدٍ فَإِنَّمَا لَا تَصُرُّهُ)) .

(اسنادہ صحیح) التعلیق الرغیب : ۲/۲۶۲۔ صحیح الجامع (۵۴۹ و ۵۵۰)

ترجمہ: روایت ہے ابوسعید خدریؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ سے سنا انہوں نے کہ فرماتے تھے جب دیکھے کوئی تم میں خواب میں جو دوست رکھتا ہے سو وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے پھر تعریف کرے اللہ کی اور لوگوں سے بیان کرے جو دیکھا ہو اور جو دیکھے

اس کے سوالیسی چیز جس کو برا جانتا ہے تو وہ شیطان کی طرف سے ہے پس پناہ مانگے اس کے شر سے اور کسی سے ذکر نہ کرے اس کا کہ وہ اس کو کچھ ضرر نہیں پہنچائے گا۔

فائدہ: اس بارے میں ابوقنادہؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث غریب ہے حسن ہے صحیح ہے اس سند سے۔ اور ابن الہباد کا نام یزید بن عبداللہ بن اسامہ بن ہامد مینی ہے اور وہ ثقہ ہیں اہل حدیث کے نزدیک۔ روایت کی ہے ان سے امام مالک نے اور بہت لوگوں نے۔



۵۳۔ بَابُ: مَا يَقُولُ إِذَا رَأَى الْبَاكُورَةَ مِنَ الثَّمَرِ

اس بیان میں کہ جب کوئی نیا پھل دیکھے تو کیا کہے

(۳۴۵۴) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: قَالَ: كَانَ النَّاسُ إِذَا رَأَوْا أَوَّلَ الثَّمَرِ جَاءُوا بِهِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَإِذَا أَخَذَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي ثَمَارِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِي مَدِينَتِنَا، وَبَارِكْ لَنَا فِي صَاعِنَا وَمَدِينَا، اللَّهُمَّ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ عَبْدَكَ وَخَلِيلَكَ، وَإِنِّي عَبْدُكَ وَنَبِيُّكَ وَإِنَّهُ دَعَاكَ لِمَكَّةَ وَأَنَا أَدْعُوكَ لِلْمَدِينَةِ بِمِثْلِ مَا دَعَاكَ بِهِ لِمَكَّةَ، وَمِثْلَهُ مَعَهُ)). قَالَ: ثُمَّ يَدْعُو أَصْغَرَ وَلِيدٍ يَرَاهُ فَيُعْطِيهِ ذَلِكَ الثَّمَرَ. (اسنادہ صحیح) الروض النضیر (۴۳۶) مختصر الشمائل المحمدية (۱۱۰)۔

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہا انہوں نے کہ لوگ جب پہلا پھل دیکھتے تو رسول اللہ ﷺ کے پاس لاتے پھر جب آپؐ لیتے فرماتے اللَّهُمَّ سے و مثله معہ تک۔ یعنی یا اللہ برکت دے ہمارے لیے ہمارے پھلوں میں اور برکت دے ہمارے شہر میں اور برکت دے ہمارے صاع اور مد میں یا اللہ ابراہیم جو تیرا بندہ اور دوست اور نبی تھا اس نے دعا کی مکہ کے لیے اور میں کہ تیرا بندہ ہوں اور نبی ہوں تجھ سے دعا کرتا ہوں مدینہ کے لیے مثل اس کے کہ دعا کی انہوں نے مکہ کے لیے اور برابر اس کے اور بھی اس کے ساتھ۔ پھر بلاتے جس چھوٹے لڑکے کو دیکھتے اور وہ پھل اسے عنایت فرماتے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔ صحیح ہے۔



۵۴۔ بَابُ: مَا يَقُولُ إِذَا أَكَلَ طَعَامًا

اس بیان میں کہ جب کھانا کھائے تو کیا کہے

(۳۴۵۵) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: دَخَلْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَا وَخَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ عَلَى مَيْمُونَةَ فَجَاءَتْنَا بِإِنَاءٍ مِنْ لَبَنٍ فَشَرِبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَنَا عَنْ يَمِينِهِ وَخَالِدٌ عَنْ شِمَالِهِ فَقَالَ لِي: ((الشُّرْبَةُ لَكَ فَإِنْ شِئْتَ

أَثَرْتُ بِهَا خَالِدًا)) فَقُلْتُ: مَا كُنْتُ أُؤْتِرُ عَلَى سُورِكَ أَحَدًا، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ أَطْعَمَهُ اللَّهُ طَعَامًا فَلْيَقُلْ: اَللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيهِ وَأَطْعِمْنَا خَيْرًا مِنْهُ، وَمَنْ سَقَاهُ اللَّهُ لَبَنًا فَلْيَقُلْ: اَللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيهِ وَزِدْنَا مِنْهُ)). وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَيْسَ شَيْءٌ يُجْزِي مَكَانَ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ غَيْرَ اللَّبَنِ)). (اسنادہ حسن) تخریج المشكاة (۴۲۸۳ - التحقیق الثانی) سلسلة الأحادیث الصحيحة (۲۳۲۰)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ داخل ہوا میں اور خالد بن ولید رضی اللہ عنہما رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں تو لائیں وہ ایک برتن دودھ کا اور پیاس میں سے رسول اللہ ﷺ نے اور میں آپ کے واسطے اور خالد بائیں تھے تو مجھ سے فرمایا کہ حق پینے کا تو تیرا ہے مگر تو چاہے تو مقدم کر اپنے اوپر خالد کو میں نے عرض کی کہ میں مقدم نہ کروں گا آپ کے جھوٹے پر کسی کو پھر فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جس کو اللہ تعالیٰ کچھ کھلائے تو کہے اَللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيهِ وَأَطْعِمْنَا خَيْرًا مِنْهُ یعنی اللہ برکت دے ہم کو اس میں اور کھلا ہم کو اس سے اچھا، اور جس کو اللہ تعالیٰ دودھ پلائے تو چاہیے کہ کہے ”اللہم بَارِكْ لَنَا فِيهِ وَزِدْنَا مِنْهُ“ یعنی یا اللہ برکت دے ہم کو بھی اور فرمایا آپ نے کہ کوئی شے ایسی نہیں کہ جو کھانے اور پینے دونوں کو کافی ہو سو دودھ کے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔ اور روایت کی بعض نے یہ حدیث علی بن زید سے کہا انہوں نے روایت کی ہے عمر بن حرمہ سے اور بعض نے کہا عمر بن حرمہ اور وہ صحیح نہیں۔

مترجم: اس حدیث سے کئی باتیں معلوم ہوئیں۔ اول یہ کہ کھانے پینے کی چیزیں اصحاب آپ پر تقدیم نہ کرتے تھے اور یہی لازم ہے مسلمان کو اپنے صلحاء اور علماء کے ساتھ یہی آداب رکھیں۔ دوسری یہ کہ پینے کے بعد دہنی طرف سے دور کریں کہ دہنی جانب مقدم ہے بائیں تیسری یہ کہ جھوٹا رسول پاک ﷺ کا چونکہ برکات دینی کا سبب اعظم تھا اس لیے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس میں ایثار نہ کیا معلوم ہوا کہ امور دینیہ میں ایثار اولیٰ نہیں جیسے صف اول کسی پر ایثار کرنا۔ چوتھی دعا تمام کھانوں کی۔ پانچویں دعا دودھ کی۔ چھٹی یہ امر معلوم ہوا کہ دودھ سے بہتر دنیا میں کوئی شے نہیں کہ آپ نے اس میں یہ دعائیں کی کہ اس سے بہتر دے بلکہ یوں کہا کہ اسی کو زیادہ دے اور کوئی شے طعام و شراب کے قائم مقام سو اس کے نہیں۔



۵۵۔ بَابُ: مَا يَقُولُ إِذَا فَرَّغَ مِنَ الطَّعَامِ

اس بیان میں کہ جب کھانے سے فارغ ہوئے تو کیا دعا پڑھے

(۳۴۵۶) عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا رُفِعَتِ الْمَائِدَةُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ يَقُولُ: ((الْحَمْدُ لِلَّهِ حَمْدًا

کَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ غَيْرُ مَوْدَعٍ وَلَا مُسْتَعْنَى عَنْهُ رَبَّنَا)). (اسنادہ صحیح) مختصر الشائل (۱۶۴)
 ۱۶۴: روایت ہے ابو امامہ سے کہ رسول اللہ ﷺ کے آگے سے جب دسترخوان اٹھاتے تھے تو آپ فرماتے الحمد للہ سے آخر تک۔ یعنی سب تعریف ہے واسطے اللہ کے بہت تعریف پاک برکت والی کہ نہیں بیزار ہم اس سے اور نہیں بے پرواہ ہم اس سے اے رب ہمارے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔ صحیح ہے۔



(۳۴۵۷) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا أَكَلَ أَوْ شَرِبَ قَالَ : ((الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مُسْلِمِينَ)) . (اسنادہ ضعیف) تخریج الکلم الطیب (۱۸۸) مختصر الشائل المحمدیہ (۱۶۳)
 (اس میں ابوسعید مجہول اور حجاج بن ارطاة ضعیف ہے)۔

۱۶۵: روایت ہے ابوسعید سے کہا انہوں نے کہ تھے نبی ﷺ جب کھاتے یا پیتے، فرماتے الحمد للہ سے آخر تک۔ یعنی سب تعریف ہے اس اللہ کو جس نے کھلایا اور پلایا، ہم کو اور بنایا، ہم کو مسلمان۔



(۳۴۵۸) عَنْ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((مَنْ أَكَلَ طَعَامًا فَقَالَ : الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَطْعَمَنِي هَذَا وَرَزَقَنِيهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِنِّي وَلَا قُوَّةَ غَيْرِهِ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ)) .

(اسنادہ حسن) ارواء الغلیل (۱۹۸۹) التعليق الرغیب (۱۰۰/۳) تخریج الکلم الطیب (۱۸۷)

۱۶۶: روایت ہے معاذ بن انس رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جس نے کھایا کچھ کھانا پھر کہا الحمد للہ سے ولا قوتہ تک۔ یعنی سب تعریف اس اللہ کو ہے جس نے کھلایا مجھ کو یہ کھانا اور عنایت فرمایا بغیر میرے حول اور قوتہ کے بخشے جائیں گے اس کے اگلے گناہ۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔ غریب ہے اور ابومروم کا نام عبدالرحیم بن میمون ہے۔



۵۶۔ بَابُ : مَا يَقُولُ إِذَا سَمِعَ نَهْيَ الْجَمَارِ

اس بیان میں کہ جب گدھے کی آواز سنے تو کیا دعا پڑھے

(۳۴۵۹) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : ((إِذَا سَمِعْتُمْ صِيَاحَ الدِّيَكَةِ فَاسْأَلُوا اللَّهَ مِنْ فَضْلِهِ فَإِنَّهَا رَأَتْ مَلَكًا، وَإِذَا سَمِعْتُمْ نَهْيَ الْجَمَارِ فَتَعَوَّذُوا بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ فَإِنَّهُ رَأَى شَيْطَانًا)) .

(اسنادہ صحیح)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب سنو تم آواز مرغ کی تو اللہ سے اس کا فضل مانگو اس لیے کہ اس نے دیکھا ہے فرشتے کو اور جب سنو تم آواز گدھے کی تو پناہ مانگو شیطان سے کہ اس نے دیکھا ہے شیطان کو۔



۵۷۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي فَضْلِ التَّسْبِيحِ وَالتَّكْبِيرِ وَالتَّهْلِيلِ وَالتَّحْمِيدِ

تسبیح اور تکبیر اور تہلیل اور تحمید کی فضیلت کے بیان میں

(۳۴۶۰) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((مَا عَلَى الْأَرْضِ أَحَدٌ يَقُولُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ إِلَّا كُفِّرَتْ عَنْهُ خَطَايَاهُ وَلَوْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ)) .

(اسنادہ حسن) التعليق الرغيب (۲/۲۴۹)

ترجمہ: روایت ہے عبد اللہ بن عمروؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: کوئی زمین پر ایسا نہیں کہ لا الہ الا اللہ سے باللہ تک کہے مگر یہ کہ کفارہ ہو جاتا ہے اس کے چھوٹے گناہوں کا اگر چہ دریا کے کف کے برابر ہوں۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔ غریب ہے۔ اور روایت کی شعبہ نے یہی حدیث ابولج سے اسی سند سے مانند اس کے مگر مرفوع نہیں کیا اس کو۔ ابولج کا نام یحییٰ ہے اور وہ بیٹے ہیں ابوسلیم کے اور بعض نے ابن سلیم کہا ہے۔ روایت کی محمد بن بشار نے انہوں نے ابن عدی سے انہوں نے حاتم سے انہوں نے ابولج سے انہوں نے عمرو بن میمون سے انہوں نے عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے۔ روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے محمد بن جعفر سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے ابولج سے مانند اس کی اور مرفوع نہیں کیا انہوں نے اس کو۔



(۳۴۶۱) عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ : كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي غَزَاةٍ فَلَمَّا قَفَلْنَا أَشْرَفْنَا عَلَى الْمَدِينَةِ فَكَبَّرَ النَّاسُ تَكْبِيرَةً وَرَفَعُوا بِهَا أَصْوَاتَهُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((إِنَّ رَبَّكُمْ لَيْسَ بِأَصَمٍّ وَلَا غَائِبٍ هُوَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ رُءُوسِ رِحَالِكُمْ)) ، ثُمَّ قَالَ : ((يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ قَيْسٍ ! أَلَا أَعْلَمُكَ كَنْزًا مِنْ كُنُوزِ الْجَنَّةِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ)) . (اسنادہ صحیح) الروض النضير (۱۰۴۱) صحیح ابی داود (۱۳۶۵)

ترجمہ: روایت ہے ابوموسیٰ اشعریؓ سے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے ایک غزوہ میں پھر جب پھرے ہم اور قریب پہنچے مدینہ کے تکبیر کہی لوگوں نے اور بلند آواز کی اپنی اس کے ساتھ۔ سو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ بے شک رب میرا بہرہ نہیں ہے اور نہ غائب ہے بلکہ وہ تمہارے درمیان ہے اور لوگوں کی سوار یوں میں ہے یعنی ایسا حاضر ہے جیسا کوئی لوگوں کے درمیان موجود ہو پھر فرمایا اے عبد اللہ بیٹے قیس کے کیا نہ تلاؤں میں تجھ کو ایک خزانہ جنت کے خزانوں سے کہ وہ لا حول

ولا قوة الا بالله ہے۔

فائل: یہ حدیث حسن ہے۔ صحیح ہے۔ اور ابو عثمان نہدی کا نام عبدالرحمن بن مل اور ابو نعامة کا نام عمرو ہے اور وہ بیٹے ہیں عیسیٰ کے اور مراد تہارے درمیان اور لوگوں کی سواریوں میں ہونے سے یہ ہے کہ علم اور قدرت اس کی ہر جگہ ہے یعنی یہ مراد نہیں کہ ذات مقدس اس کی ہر جگہ موجود ہے جیسا کہ جہیہ اور لہبیہ کا عقیدہ فاسد ہے۔



۵۸۔ باب: فی ان غراس الجنة: سبحان الله الحمد لله.....

جنت کی کاشت کاری سبحان الله الحمد لله..... ہے

(۳۴۶۲) عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَقِيتُ إِبْرَاهِيمَ لَيْلَةَ أُسْرَى بِي فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ: أَفَرَأَيْتَ أَمْتَلْتَ مِنِّي السَّلَامَ وَأَخْبِرْتَهُمْ أَنَّ الْجَنَّةَ طَيِّبَةُ التُّرْبَةِ عَذْبَةُ الْمَاءِ، وَإِنَّهَا قِيَعَانُ، وَأَنَّ غَرَاسَهَا سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ)) . (اسنادہ حسن) التعليق الرغيب: ۲/۲۴۵۔

۲۵۶۔ الکلم الطیب (۶/۱۵) سلسلة الأحاديث الصحيحة (۱۰۶)

ترجمہ: روایت ہے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ملے مجھ سے ابراہیم علیہ السلام شب معراج میں اور کہا اے محمد تم اپنی امت کو میرا سلام کہو اور خبر دو ان کو کہ جنت کی زمین بہت اچھی ہے پانی بہت میٹھا ہے اور وہ خالی ہے اور درخت لگانا اس کا سبحان اللہ سے آخر تک۔ کہنا ہے۔

فائل: اس باب میں ابویوبؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔ غریب ہے اس سند سے ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت سے۔



(۳۴۶۳) عَنْ سَعْدٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لِحُلَسَائِهِ: ((أَيْعِزُّوْا أَحَدَكُمْ أَنْ يَكْسِبَ أَلْفَ حَسَنَةٍ))؟ فَسَأَلَهُ سَائِلٌ مِنْ جُلَسَائِهِ كَيْفَ يَكْسِبُ أَحَدُنَا أَلْفَ حَسَنَةٍ؟ قَالَ: ((يُسَبِّحُ أَحَدُكُمْ مِائَةَ تَسْبِيحَةٍ تُكْتَبُ لَهُ أَلْفُ حَسَنَةٍ وَتُحْطَ عَنْهُ أَلْفُ سَيِّئَةٍ)) . (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: روایت ہے سعدؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اپنے ہم نشینوں کو کیا تھکتا ہے ایک تم میں کا اس سے کہ کمائے ہزار نیکیاں یعنی ہر روز تو ایک شخص نے پوچھا ان میں سے کیونکر کمائے کوئی ہم میں کا ہزار نیکیاں فرمایا سبحان اللہ کہے سو بار کہ لکھی جائیں اس کے لیے ہزار نیکیاں اور اتاری جائیں اس سے ہزار برائیاں۔

فائل: یہ حدیث حسن ہے۔ صحیح ہے۔



۵۹۔ بَابُ: فِي فَضَائِلِ: ((سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ.....))

سبحان اللہ و بحمدہ کے فضائل

(۳۴۶۴) عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ وَبِحَمْدِهِ غُرِسَتْ لَهُ نَخْلَةٌ فِي الْجَنَّةِ)) . (اسنادہ صحیح) الروض النضر (۲۴۳) سلسلة الأحاديث الصحيحة (۶۴)

ترجمہ: روایت ہے جابرؓ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جو کہتا ہے سبحان اللہ العظیم و بحمدہ اس کے لیے ایک درخت لگایا جاتا ہے جنت میں۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔ غریب ہے صحیح ہے۔ نہیں جانتے ہم اس کو مگر ابی الزبیر کی روایت سے کہ وہ جابرؓ سے روایت کرتے ہیں۔ روایت کی ہم سے محمد بن رافع نے انہوں نے مؤمل سے انہوں نے حماد بن سلمہ سے انہوں نے ابی الزبیر سے انہوں نے جابرؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے کہ فرمایا آپؐ نے جس نے کہا سبحان اللہ العظیم و بحمدہ لگایا جاتا ہے اس کے لیے ایک درخت جنت میں۔ یہ حدیث حسن ہے۔ غریب ہے۔



(۳۴۶۵) عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ قَالَ: سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ وَبِحَمْدِهِ، غُرِسَتْ لَهُ نَخْلَةٌ فِي الْجَنَّةِ)) . (اسنادہ صحیح) [انظر ماقبله]

ترجمہ: روایت ہے جابرؓ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جو کہتا ہے سبحان اللہ العظیم و بحمدہ اس کے لیے ایک درخت لگایا جاتا ہے جنت میں۔



(۳۴۶۶) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ مِائَةَ مَرَّةٍ غُفِرَتْ لَهُ ذُنُوبُهُ وَإِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبُحْرِ)) . (اسنادہ صحیح) تخريج الكلم الطيب - التحقيق الثاني

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے کہا سبحان اللہ و بحمدہ سو بار بخشتے جائیں گے اس کے گناہ اگر چہ کف دریا کے برابر ہوں۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔ صحیح ہے غریب ہے۔



(۳۴۶۷) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((كَلِمَتَانِ خَفِيفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ، ثَقِيلَتَانِ فِي

الْمِيزَانِ، حَبِيبَتَانِ إِلَى الرَّحْمَنِ: سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ، سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ)). (اسنادہ صحیح)
 ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دو کلمے ہیں کہ ہلکے ہیں زبان پر بھاری ہیں میزان پر پیارے ہیں
 رَحْمَنُ كُوسُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ اور سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ۔
 فائلا: یہ حدیث حسن ہے۔ صحیح ہے غریب ہے۔



(۳۴۶۸) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ فِي يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ كَانَ لَهُ عِدْلُ عَشْرِ رِقَابٍ، وَكُتِبَتْ لَهُ مِائَةُ حَسَنَةٍ وَمُحِيتَ عَنْهُ مِائَةُ سَيِّئَةٍ وَكَانَ لَهُ حِرْزًا مِنَ الشَّيْطَانِ يَوْمَهُ ذَلِكَ حَتَّى يُمْسِيَ وَلَمْ يَأْتِ أَحَدٌ بِأَفْضَلَ مِمَّا جَاءَ بِهِ إِلَّا أَحَدٌ عَمِلَ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ)) وَبِهَذَا الْإِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ((مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ مِائَةَ مَرَّةٍ حُطَّتْ خَطَايَاهُ وَإِنْ كَانَتْ أَكْثَرَ مِنْ زَبَدِ الْبُحْرِ)). (اسنادہ صحیح) دون قولہ: ”یحییٰ ویمیت“ الکلم الطیب: ص ۲۶۔ التحقیق الثانی.

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے کہا لا الہ الا اللہ سے قدیر تک۔ ہر روز سو بار اس کو ثواب ہوگا دس غلام آزاد کرنے کا اور لکھی جائیں گی اس کے لیے سو نیکیاں اور مٹائی جائیں گی اس کے لیے سو برائیاں اور ایک پناہ ہوگی اس کے لیے شیطان سے اس دن شام تک اور آخرت میں کوئی اس سے اچھے عمل نہ لائے گا مگر جو اس سے زیادہ یہی عمل کرتا ہوگا۔ اور اسی اسناد سے مروی ہے نبی ﷺ سے کہ آپؐ نے فرمایا جو کہے سبحان اللہ وبحمدہ سو بار مٹائے جاتے ہیں اس کے گناہ اگر چہ کف دریا سے بھی زیادہ ہوں۔
 فائلا: یہ حدیث حسن ہے۔ صحیح ہے۔



۶۰۔ باب: فی ذکر: سبحان اللہ وبحمدہ مائۃ مرۃ

سورۃ سبحان اللہ و بحمدہ کا ذکر کرنا

(۳۴۶۹) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ قَالَ حِينَ يُصْبِحُ وَحِينَ يُمْسِي سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ مِائَةَ مَرَّةٍ لَمْ يَأْتِ أَحَدٌ يَوْمَ الْقِيَمَةِ بِأَفْضَلَ مِمَّا جَاءَ بِهِ إِلَّا أَحَدٌ قَالَ مِثْلَ مَا قَالَ أَوْ زَادَ عَلَيْهِ)).

(اسنادہ صحیح) التعليق الرغيب: (۲۲۶/۱)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ جو کہ صبح کو اور شام کو سبحان اللہ و بحمدہ سو بار نہ لائے قیامت کے دن عمل نیک کوئی اس سے افضل مگر جو برابر کہا کرے یا اس سے زیادہ۔

فائل: یہ حدیث حسن ہے۔ صحیح ہے غریب ہے۔



(۳۴۷۰) عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ لِأَصْحَابِهِ ((قُولُوا سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ مِائَةً مَرَّةً مَنْ قَالَ مَرَّةً كُتِبَتْ لَهُ عَشْرَاءُ، وَمَنْ قَالَهَا عَشْرًا كُتِبَتْ لَهُ مِائَةٌ، وَمَنْ قَالَهَا مِائَةً كُتِبَتْ لَهُ أَلْفَاءُ، وَمَنْ زَادَ زَادَهُ اللَّهُ، وَمَنْ اسْتَغْفَرَ اللَّهُ غُفِرَ لَهُ)).

ضعیف جداً۔ سلسلۃ الأحادیث الضعیفۃ (۴۰۶۷) (اس میں داود بن الزبرقان متروک ہے)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے ایک دن اپنے صحابہ سے کہ تم سبحان اللہ و بحمدہ سو بار اور جس نے یہ کلمہ ایک بار کہا اس کے لیے دس نیکیاں لکھی جائیں گی اور جس نے اس کو دس بار کہا اس کے لیے سو نیکیاں لکھی جائیں گی اور جس نے سو بار کہا اس کے لیے ہزار نیکیاں لکھی جائیں گی اور جس نے زیادہ کہا اس کو اللہ تعالیٰ اس سے بھی زیادہ ثواب دے گا اور جو بخشش مانگے اللہ تعالیٰ سے اس کو بخش دے گا۔

فائل: یہ حدیث حسن ہے۔ غریب ہے۔



۶۱۔ باب: فی ثواب التسیح والتحمید والتہلیل والتکبیر.....

تسبیح، تحمید، تہلیل اور تکبیر کا اجر و ثواب

(۳۴۷۱) عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((مَنْ سَبَّحَ اللَّهَ مِائَةً بِالْعَدَاةِ وَمِائَةً بِالْعُشِيِّ كَانَ كَمَنْ حَجَّ مِائَةً مَرَّةً وَمَنْ حَمِدَ اللَّهَ مِائَةً بِالْعَدَاةِ وَمِائَةً بِالْعُشِيِّ كَانَ كَمَنْ حَمَلَ عَلَى مِائَةِ فَرَسٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ)) أَوْ قَالَ : ((غَزَا مِائَةَ غَزْوَةٍ، وَمَنْ هَلَّلَ اللَّهَ مِائَةً بِالْعَدَاةِ وَمِائَةً بِالْعُشِيِّ كَانَ كَمَنْ أَعْتَقَ مِائَةَ رَقَبَةٍ مِنْ وَلَدِ إِسْمَاعِيلَ، وَمَنْ كَبَّرَ اللَّهَ مِائَةً بِالْعَدَاةِ وَمِائَةً بِالْعُشِيِّ لَمْ يَأْتِ فِي ذَلِكَ الْيَوْمَ أَحَدٌ بِأَكْثَرِ مِمَّا أَتَى إِلَّا مَنْ قَالَ مِثْلَ مَا قَالَ أَوْ زَادَ عَلَى مَا قَالَ)).

(منکر) الضعیفۃ (۱۳۱۵)۔ تخریج المشکاة (۲۳۱۲)۔ التحقیق الثانی التعلیق الرغیب ۱/۲۲۹) ضعیف الجامع

الصغیر (۵۶۱۹) (اس میں شاک بن حمزہ راوی ضعیف ہے)

ترجمہ: عمرو بن شعیب بیان کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو کہے سبحان اللہ صبح کو اور سو بار شام کو تو گویا سو حج کیے اس نے اور جو الحمد للہ کہے سو بار صبح کو اور سو بار شام کو گویا سو گھوڑوں پر غازیوں کو سوار کیا اللہ کی راہ میں یا فرمایا کہ سو جہاد کیے اور جو لا الہ الا اللہ کہے سو بار صبح اور سو بار شام گویا آزاد کیے اس نے سو غلام اولاد اسماعیل علیہ السلام سے اور جو اللہ اکبر سو بار کہے صبح اور شام نہ لائے گا کوئی شخص نیک عمل یعنی قیامت میں اس سے زیادہ مگر جس نے اس سے زیادہ کہا یا اس کے برابر۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔ غریب ہے۔ روایت کی ہم سے حسین بن اسود نے انہوں نے یحییٰ بن آدم سے انہوں نے حسن بن صالح سے انہوں نے ابو بشر سے انہوں نے زہری سے کہ کہا زہری نے ایک بار سبحان اللہ کہنا رمضان میں افضل ہے ہزار بار سے غیر رمضان میں۔



(۳۴۷۲) عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: تَسْبِيحَةٌ فِي رَمَضَانَ أَفْضَلُ مِنْ أَلْفِ تَسْبِيحَةٍ فِي غَيْرِهِ. (ضعيف الإسناد مقطوع) ترجمہ: زہری سے روایت ہے کہتے ہیں ماہ رمضان میں ایک ایک بار سبحان اللہ کہنا غیر رمضان میں ہزار مرتبہ سبحان اللہ کہنے سے افضل ہے۔



۶۲۔ بَابُ: فِي ثَوَابِ كَلِمَةِ التَّوْحِيدِ الَّتِي فِيهَا:

((الها واحد أحدا صمدا)).....

جس کلمہ توحید میں ((الها واحد صمدا.....)) کے الفاظ ہوں اس کا اجر

(۳۴۷۳) عَنْ تَيْمِ الدَّارِيِّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: ((مَنْ قَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ إِلَهًا وَاحِدًا أَحَدًا صَمَدًا لَمْ يَتَّخِذْ صَاحِبَةً وَلَا وَلَدًا وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفْوًا أَحَدًا، عَشْرَ مَرَّاتٍ كَتَبَ اللَّهُ لَهُ أَرْبَعِينَ أَلْفَ حَسَنَةٍ)). (اسنادہ ضعیف) الضعیفہ (۳۶۱۱) صفة الصلاة (۱۳۴۱) اس میں خلیل بن مرہ قوی نہیں نیز اس میں انقطاع بھی ہے۔

ترجمہ: روایت ہے تیم داری سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو کہے اشہد سے کفو احد تک دس (۱۰) بار لکھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لیے چار کروڑ نیکیاں۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم اس کو مگر اس سند سے۔ اور خلیل بن مرہ ایسے کچھ قوی نہیں محدثین کے نزدیک اور محمد بن اسماعیل بخاری نے کہا کہ وہ منکر الحدیث ہے۔

(۳۴۷۴) عَنْ أَبِي ذَرٍّ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ قَالَ فِي ذُبُرِ صَلَاةِ الْفَجْرِ وَهُوَ ثَانِ رَجُلِيهِ قَبْلَ أَنْ يَتَكَلَّمَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، عَشْرَ مَرَّاتٍ كُتِبَتْ لَهُ عَشْرُ حَسَنَاتٍ وَمُحِي عَنْهُ عَشْرُ سَيِّئَاتٍ وَرَفِعَ لَهُ عَشْرُ دَرَجَاتٍ وَكَانَ يَوْمَهُ ذَلِكَ كُلَّهُ فِي جَرَدٍ مِنْ كُلِّ مَكْرُوهٍ وَحَرَسٍ مِنَ الشَّيْطَانِ وَلَمْ يَنْبُعْ لَذَنْبٍ أَنْ يُدْرِكَهُ فِي ذَلِكَ الْيَوْمِ إِلَّا الدَّشْرُكُ بِاللَّهِ)).

(اسنادہ ضعیف) التعليق الرغیب (۱/۱۶۶) (اس میں شہر بن حوشب راوی ضعیف ہے)

ترجمہ: روایت ہے ابو ذرؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو صبح کی نماز کے بعد کہے اور وہ اپنے پاؤں موڑے ہو یعنی دوزانو بیٹھا ہو جیسے نماز میں بیٹھا تھا دس بار لا الہ الا اللہ سے قدر تک۔ سے لکھی جائیں گی اس کے لیے دس نیکیاں اور مٹائی جائیں گی اس سے دس برائیاں اور بلند کئے جائیں گے اس کے دس (۱۰) درجے اور اس دن محفوظ رہے گا وہ ہر برائی سے اور گنہگار کی جگہ اس کی شیطاں سے اور ہلاک نہ کرے گا اس کو اس دن کوئی گناہ سوا شرک کے یعنی اگر شرک کرے گا تو ہلاک ہوگا اور گناہ معاف ہو جائیں گے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔ صحیح ہے غریب ہے۔



بَابُ: مَا جَاءَ فِي جَامِعِ الدَّعَوَاتِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ

جامع دعاؤں کے بیان میں

(۳۴۷۵) عَنْ بُرَيْدَةَ الْأَسْلَمِيِّ قَالَ: سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ رَجُلًا يَدْعُو وَهُوَ يَقُولُ: اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِأَنِّي أَشْهَدُ أَنَّكَ أَنْتَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْأَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِي لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ. قَالَ: فَقَالَ: ((وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَقَدْ سَأَلَ اللَّهُ بِاسْمِهِ الْأَعْظَمِ الَّذِي إِذَا دُعِيَ بِهِ أَجَابَ، وَإِذَا سُئِلَ بِهِ أُعْطِيَ)) قَالَ زَيْدٌ: فَذَكَرْتُهُ لِرُحَيْبِ بْنِ مُعَاوِيَةَ بَعْدَ ذَلِكَ بِسَنَيْنَ فَقَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ مَالِكٍ بِنِ مَعْوَلٍ، قَالَ: زَيْدٌ ثُمَّ ذَكَرْتُهُ لِسُفْيَانَ فَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكٍ. (اسنادہ صحیح) صفة الصلاة (۱۳۴۱)

ترجمہ: روایت ہے بریدہ اسلمیؓ سے کہا انہوں نے کہ سنا رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو کہ وہ دعا کرتا تھا ان کلمات سے اللہم سے کفوًا احد تک۔ یعنی یا اللہ مانگتا ہوں میں تجھ سے اس وسیلہ سے کہ میں گواہ کرتا ہوں تجھ کو کہ کوئی معبود برحق نہیں سوا تیرے تو اکیلا ہے اور نہ والا ہے ایسا کہ نہ جنتا تو نے کسی کو اور نہ جنتا تجھ کو کسی نے اور نہیں تیرا کوئی شریک ذات میں۔ کہارواوی نے کہ پھر فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: قسم ہے اس پروردگار کی کہ میری جان اس کے ہاتھ میں ہے کہ اس نے مانگا اللہ تعالیٰ

سے اس کے اسم اعظم کے ساتھ کہ جب دعا کی جائے اس سے قبول کی جائے اور جب مانگا جائے اس کے وسیلہ سے تو عنایت کرے۔ کہا زید نے جو راوی حدیث ہیں کہ ذکر کی میں نے یہ حدیث زبیر بن معاویہ سے کئی برس کے بعد تو کہا انہوں نے کہ روایت کی مجھ سے ابواسحاق نے انہوں نے روایت کی مالک بن مغول سے۔ کہا زید نے پھر ذکر کیا میں نے اس کا سفیان سے تو انہوں نے بھی روایت کی مالک سے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔ غریب ہے۔ اور روایت کی شریک نے یہ حدیث ابواسحاق سے انہوں نے ابن بریدہ انہوں نے اپنے باپ سے۔ اور سنی ہے یہ روایت ابواسحاق نے مالک بن مغول سے۔



۶۴۔ باب: فی ایجاب الدعاء بتقدیم الحمد والثناء

والصلاة على النبي ﷺ قلبه.....

دعا میں سب سے پہلے حمد و ثنا اور پھر نبی ﷺ پر درود پڑھنے سے دعا کا قبول ہونا

(۳۴۷۶) عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : ((اَسْمُ اللَّهِ الْأَعْظَمُ فِي هَاتَيْنِ الْآيَتَيْنِ)) وَإِلَهُكُمْ إِلَهٌ وَاحِدٌ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ)) وَفَاتِحَةَ آلِ عِمْرَانَ ((اَلَمْ يَلَمْ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ)) . (اسنادہ حسن) صحیح ابی داود (۱۳۴۳) تخريج المشكاة (۲۹۹۱ التحقیق الثانی)

ترجمہ: روایت ہے اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اسم اعظم ان دو آیتوں میں ہے ﴿وَإِلَهُكُمْ إِلَهٌ وَاحِدٌ﴾ الایة اور آل عمران کے شروع کی آیت ﴿اَلَمْ يَلَمْ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ﴾۔
فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔ صحیح ہے۔



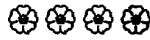
(۳۴۷۷) عَنْ فُضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ : بَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَاعِدٌ إِذْ دَخَلَ رَجُلٌ فَصَلَّى فَقَالَ : اَللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((عَجَلْتُ أَيُّهَا الْمُصَلِّي إِذَا صَلَّيْتَ فَقَعَدْتَ فَاحْمَدِ اللَّهَ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ وَصَلِّ عَلَى ثَمَّ ادْعُهُ))، قَالَ : ثُمَّ صَلَّى رَجُلٌ آخَرُ بَعْدَ ذَلِكَ فَحَمِدَ اللَّهَ وَصَلَّى عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ : ((أَيُّهَا الْمُصَلِّي أَدْعُ تُعَجَّبُ)) .

(اسنادہ صحیح) صفة الصلاة . صحیح ابی داود (۱۳۳۱)

ترجمہ: روایت ہے فضالہ بن عبید سے کہا کہ ایک بار رسول اللہ ﷺ بیٹھے تھے ایک شخص آیا اور اس نے نماز پڑھی پھر کہا اللھم

اغفر لی وارحمنی یعنی یا اللہ بخش مجھ کو اور رحم کر سو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جلدی کی تو نے اے نمازی جب نماز پڑھ کر بیٹھے تو حمد کر اللہ کی جیسے اس کو لائق ہے اور درود بھیج مجھ پر پھر دعا کر اللہ سے۔ پھر نماز پڑھی دوسرے شخص نے اس کے بعد اور حمد کی اللہ تعالیٰ کی اور درود بھیجا رسول اللہ ﷺ پر سو فرمایا اس سے آپ نے اے نمازی دعا کرتیری دعا قبول ہے۔

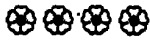
فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔ اور روایت کیا اس کو حیوۃ بن شریح نے ابوہانی سے اور ابوہانی کا نام حمید بن ہانی ہے اور ابوعلی الجینی کا نام عمرو بن مالک ہے۔



(۳۴۷۸) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((ادْعُوا اللَّهَ وَأَنْتُمْ مُوقِنُونَ بِالْإِجَابَةِ، وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ لَا يَسْتَجِيبُ دُعَاءَ مَنْ قَلْبٍ غَافِلٍ لَاهٍ)). (حسن) الصحيحة (۵۹۶)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: دعا کرو اللہ سے اور تم کو یقین ہو قبول ہونے کا اور یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ قبول نہیں کرتا غافل اور کھینچے ہوئے دل سے کچھ۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم اس کو کمراسی روایت سے۔



(۳۴۷۹) عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ يَقُولُ: سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ رَجُلًا يَدْعُو فِي صَلَاتِهِ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((عَجَلْ هَذَا)) ثُمَّ دَعَاهُ، فَقَالَ لَهُ أَوْلَيْغَيْرِهِ ((إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ فَلْيُبَيِّدْ بِتَحْمِيدِ اللَّهِ وَالنَّعَاءِ عَلَيْهِ، ثُمَّ لِيُصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ لِيَدْعُ بَعْدَ مَا شَاءَ)). (استادہ صحیح)

ترجمہ: روایت ہے فضالہ بن عبیدؓ سے کہ انہوں نے کہا سنا نبی ﷺ نے ایک شخص کو کہ دعا کرتا تھا اپنی نماز کے بعد اور نہ درود پڑھا اس نے نبی ﷺ پر سو فرمایا نبی ﷺ نے جلدی کی اس نے پھر بلایا اس کو اور فرمایا اس سے یا اور کسی سے کہ جب نماز پڑھ چکے تو شروع کر اللہ کے حمد اور ثناء سے اور پھر درود بھیج نبی ﷺ پر پھر دعا کر جو چاہے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔ صحیح ہے۔



۶۶۔ باب: دعاء: اللہم عافنی فی جسدی

دعا: اے اللہ! مجھے میرے جسم میں عافیت عطا فرما.....

(۳۴۸۰) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((اللَّهُمَّ عَافِنِي فِي جَسَدِي، وَعَافِنِي فِي بَصَرِي وَاجْعَلْهُ الْوَارِثَ مِنِّي، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ، سُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ،

وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ)). (ضعیف الاسناد) (حبیب بن ثابت کا عروہ سے سماع ثابت نہیں)
 ترجمہ: روایت ہے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ تھے رسول اللہ ﷺ دعا کرتے ان لفظوں سے اَللّٰهُمَّ سے آخر تک۔ یعنی یا اللہ
 تندرستی دے میرے بدن میں اور عافیت دے میری آنکھ میں اور کر دے میرا وارث مجھ سے کوئی معبود برحق نہیں ہے مگر اللہ
 حکمت والا بزرگ پاک ہے اور وہ پروردگار بڑے عرش کا اور سب تعریف اللہ کو ہے جو پالنے والا ہے عالموں کا۔
 فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔ غریب ہے۔ سنن میں نے محمد سے یعنی بخاری سے کہ فرماتے تھے کہ حبیب بن ثابت کو سماع نہیں عروہ
 بن زبیر سے کچھ۔



۶۷۔ بَابُ: الدُّعَاءُ الَّذِي عَلَّمَهُ ﷺ فَاطِمَةَ حِينَ سَأَلَتْهُ الْخَادِمَ

وہ دعا جو نبی ﷺ نے فاطمہ رضی اللہ عنہا کو اس وقت سکھائی تھی

جب انہوں نے آپ سے خادم کا مطالہ کیا

(۳۴۸۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: قَالَ: جَاءَتْ فَاطِمَةُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ تَسْأَلُهُ خَادِمًا فَقَالَ لَهَا: قُولِي: ((اَللّٰهُمَّ
 رَبَّ السَّمَوَاتِ السَّبْعِ وَرَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ، رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ: مُنْزِلَ التَّوْرَةِ وَالْإِنْجِيلِ
 وَالْقُرْآنِ، فَالِقَ الْجَبَلَيْنِ، أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ شَيْءٍ أَنْتَ آخِذٌ بِنَاصِيَتِهِ، أَنْتَ الْأَوَّلُ فَلَيْسَ
 قَبْلَكَ شَيْءٌ وَأَنْتَ الْآخِرُ فَلَيْسَ بَعْدَكَ شَيْءٌ وَأَنْتَ الظَّاهِرُ فَلَيْسَ فَوْقَكَ شَيْءٌ وَأَنْتَ الْبَاطِنُ
 فَلَيْسَ دُونَكَ شَيْءٌ، أَقْضِ عَنِّي الدَّيْنَ وَأَغْنِنِي مِنَ الْفَقْرِ)). (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ سے روایت ہے کہا انہوں نے آئیں سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نبی ﷺ کے پاس کہ ایک خادم مانگیں، تو فرمایا
 ان سے آپ نے کہ کہو تم اَللّٰهُمَّ سے آخر تک۔ یعنی یا اللہ پروردگار رسات آسمانوں کے اور پروردگار بڑے عرش کے اے رب
 ہمارے اے رب ہر چیز کے اتارنے والے تورات اور انجیل اور قرآن کے چیرنے والے دانہ اور گٹھلی کے پناہ مانگتا ہوں
 میں تجھ سے ہر چیز کے فساد سے تو پکڑنے والا ہے ان کی چوٹی تو اول ہے تجھ سے پہلے کوئی چیز نہیں اور تو سب سے اوپر ہے تیرے
 اوپر کوئی نہیں اور تو پوشیدہ ہے نظروں سے کہ تجھ سے مخفی کوئی نہیں ادا کر دے میرا قرض اور بے پرواہ کر دے مجھ کو محتاجی سے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔ غریب ہے۔ اور ایسے ہی روایت کی بعض اصحاب اعمش نے اعمش سے مانند اس کے۔ اور روایت کی
 بعضوں نے اعمش سے انہوں نے ابوصالح سے مرسل اور نہیں ذکر کیا اس میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا۔



۶۸۔ بَابُ: دَعَاءُ: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ قَلْبٍ لَا یُخْشِعُ

دعا: اے اللہ! بے شک میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس دل سے جو خشوع سے خالی ہو.....

(۳۴۸۲) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ قَلْبٍ لَا یُخْشِعُ، وَمِنْ دُعَاءٍ لَا یُسْمَعُ، وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ وَمِنْ عِلْمٍ لَا یَنْفَعُ، اَعُوْذُ بِكَ مِنْ هَؤُلَاءِ الْاَرْبَعِ)) . (صحیح) (التعلیق الرغیب: ۷۵/۱) صحیح ابی داود (۱۳۸۴-۱۳۸۵)

ترجمہ: روایت ہے عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کہ رسول اللہ ﷺ یہ دعا پڑھتے تھے اَللّٰهُمَّ سے آخر تک۔ یعنی یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں تجھ سے ایسے دل سے جس میں خوف یعنی اللہ کا نہ ہو اور ایسی دعا سے جو سنی نہ جائے اور ایسے نفس سے جو سیر نہ ہو اور ایسے علم سے جو نفع نہ دے پناہ مانگتا ہوں میں تجھ سے ان چاروں سے۔

فائدہ: اس بارے میں جابر اور ابو ہریرہ اور ابن مسعود رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔ صحیح ہے غریب ہے اس سند سے۔



۶۹۔ بَابُ: قِصَّةُ تَعْلِیْمِ دَعَاءُ: ((اَللّٰهُمَّ اَلْهِنِّیْ رَشْدِیْ

دعا [اللهم الهمني رشدی.....] کے سکھانے کا قصہ

(۳۴۸۳) عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِأَبِي: ((يَا حُصَيْنُ! كَمْ تَعْبُدُ الْيَوْمَ اِلٰهًا))؟ قَالَ اَبِي: سَبْعَةٌ: سِتَّةٌ فِی الْاَرْضِ، وَوَاحِدًا فِی السَّمَاءِ، قَالَ: ((فَأَيُّهُمْ تُعَدُّ لِرَغْبَتِكَ وَرَهْبَتِكَ))، قَالَ: الَّذِیْ فِی السَّمَاءِ، قَالَ: ((يَا حُصَيْنُ! اَمَّا اِنَّكَ لَوْ اُسَلِّمْتَ عَلَمْتِكَ كَلِمَتَيْنِ تَنْفَعَانِكَ)) قَالَ: فَلَمَّا اُسَلِّمْتُ حُصَيْنٌ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! عَلِمْنِی الْكَلِمَتَيْنِ اللَّتَيْنِ وَعَدْتَنِيْ، فَقَالَ: ((قَالَ: اَللّٰهُمَّ اَلْهِنِّیْ رَشْدِیْ وَاعِزِّنِیْ مِنْ شَرِّ نَفْسِیْ)) . (اسنادہ ضعیف) تخریج المشكاة (۲۴۷۶) التحقیق الثانی

ترجمہ: روایت ہے عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا میرے باپ سے رسول اللہ ﷺ نے کہ کتنے معبودوں کو پوجتا ہے تو ان دنوں؟ انہوں نے کہا سات ایک آسمان میں اور چھ زمین میں فرمایا آپ نے پھر کس سے تو امید اور خوف رکھتا ہے کہا انہوں نے اس سے جو آسمان میں ہے فرمایا آپ نے اے حصین آگاہ ہو اگر تو اسلام لائے میں تجھے دو کلمے ایسے سکھاؤں کہ نفع دیں تجھ کو۔ کہا راوی نے پھر جب وہ مسلمان ہوئے عرض کی یا رسول اللہ! اب سکھائیے مجھے وہ کلمے جن کا وعدہ کیا تھا آپ نے کہہ اَللّٰهُمَّ سے آخر تک۔ یعنی یا اللہ سکھا مجھے دینداری اور بچا مجھے میرے نفس کے شر سے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔ غریب ہے۔ اور مروی ہوئی یہ عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے بھی اس سند سے۔

۷۰۔ باب: دعاء ((اللهم إني أعوذ بك من الهم والحزن))

اس دعا کے بیان میں: اے اللہ! بے شک میں تیری پناہ مانگتا ہوں فکر اور غم سے

(۳۴۸۴) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كَثِيرًا مَا كُنْتُ أَسْمَعُ النَّبِيَّ ﷺ يَدْعُو بِهَذِهِ الْكَلِمَاتِ: ((اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحَزَنِ وَالْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْبُخْلِ وَضَلَعِ الدِّينِ وَفَهْرِ الرَّجَالِ)).

(اسنادہ صحیح) غایۃ المرام (۳۴۷) صحیح ابی داود (۱۳۷۷-۱۳۷۸).

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہا اکثر میں سنتا تھا رسول اللہ ﷺ سے کہ یہ دعا پڑھتے تھے اللہم سے آخر تک۔ یعنی یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں تجھ سے فکر سے اور غم اور تھکن اور سستی اور بخلی اور قرض کے غلبہ اور مردوں کے غصہ سے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔ غریب ہے اس سند سے عمرو بن عمرو کی روایت سے۔



(۳۴۸۵) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَدْعُو يَقُولُ: ((اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْهَرَمِ وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَفِتْنَةِ الْمَسِيحِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ)). (اسنادہ صحیح) صحیح ابی داود (۱۳۷۷)

ترجمہ: روایت ہے انس سے کہ نبی ﷺ یہ دعا پڑھتے تھے اللہم سے آخر تک۔ یعنی یا اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں سستی اور بڑھاپے اور نامردی اور بخلی اور فتنہ سے مسیح دجال کے اور عذاب قبر سے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔ صحیح ہے۔



۷۱۔ باب: مَا جَاءَ فِي عَقْدِ التَّسْبِيحِ بِالْيَدِ

انگلیوں پر گننے کے بیان میں

(۳۴۸۶) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَعْقِدُ التَّسْبِيحَ بِيَدِهِ. (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے کہ انہوں نے کہا دیکھا میں نے نبی ﷺ کو کہ اپنی انگلیوں پر تسبیح گنتے تھے۔ (صحیح)

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔ غریب ہے اس سند سے اعمش سے کہ وہ عطا سے روایت کرتے ہوں۔ اور روایت کی شعبہ اور ثوری نے یہی عطاء بن سائب سے بڑے طول کے ساتھ۔ اور اس باب میں بسیرہ بنت یاسر سے بھی روایت ہے۔



(۳۴۸۷) عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ عَادَ رَجُلًا قَدْ جَهَدَ حَتَّى صَارَ مِثْلَ فَرْخٍ، فَقَالَ لَهُ: ((وَأَمَّا كُنْتَ تَدْعُو؟ أَمَا كُنْتَ تَسْأَلُ رَبَّكَ الْعَافِيَةَ؟))، قَالَ: كُنْتُ أَقُولُ: اَللّٰهُمَّ مَا كُنْتُ مُعَافِي بِهِ فِي الْآخِرَةِ فَعَجَّلْهُ لِيْ فِي الدُّنْيَا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((سُبْحَانَ اللَّهِ إِنَّكَ لَا تُطِيقُهُ أَوْ لَا تَسْتَطِيعُهُ، أَفَلَا كُنْتَ تَقُولُ: اَللّٰهُمَّ إِنَّا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةٌ وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةٌ وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ؟)). (اسنادہ صحیح) صحیح ابی داؤد (۱۳۲۹)

ترجمہ: روایت ہے انسؓ سے کہ نبی ﷺ نے عیادت کی ایک صحابی کی کہ وہ سخت بیمار تھے کہ مانند چڑیا کے بچے کے ہو گئے تھے سو فرمایا ان سے آپؐ نے کہ تم اللہ سے دعا نہیں کرتے اور اس سے عافیت نہیں مانگتے تھے انہوں نے عرض کی کہ میں کہتا تھا یا اللہ جو تجھے عذاب کرنا مجھ پر آخرت میں ہے وہ دنیا ہی میں کر لے سو فرمایا نبی ﷺ نے سبحان اللہ تو طاقت نہیں رکھ سکتا تجھ سے نہیں ہو سکتا تو یہ کیوں نہیں کہتا کہ یا اللہ دے مجھے دنیا میں خوبی اور آخرت میں خوبی اور بچا مجھے عذاب دوزخ سے۔
فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔ صحیح ہے اس سند سے۔ اور مروی ہوئی ہے کئی وجہ سے انسؓ سے وہ روایت کرتے ہیں نبی ﷺ سے۔



(۳۴۸۸) عَنِ الْحَسَنِ فِي قَوْلِهِ ﴿رَبَّنَا إِنَّا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةٌ وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةٌ﴾ قَالَ: فِي الدُّنْيَا الْعِلْمُ وَالْعِبَادَةُ، وَفِي الْآخِرَةِ الْحَنَّةُ. (حسن لغیرہ) تفسیر الطبری: ۲۰۵/۴

ترجمہ: روایت ہے حسن سے کہتے ہیں اس آیت میں دنیا میں نیکی سے مراد علم اور عبادت ہے اور آخرت میں جنت۔



۷۲۔ باب: دعاء: ((اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ الْهُدٰی وَالتَّقٰی وَالعَفَافَ وَالْغِنٰی))

دعاء: اے اللہ! میں تجھ سے ہدایت، تقویٰ، پاکدامنی اور تو نگری کا سوال کرتا ہوں

(۳۴۸۹) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَدْعُو: ((اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْهُدٰی وَالتَّقٰی وَالعَفَافَ وَالْغِنٰی)).

(صحیح)

ترجمہ: روایت ہے عبد اللہ سے کہ نبی ﷺ یہ دعا کیا کرتے تھے/”اے اللہ! میں تجھ سے ہدایت، تقویٰ، پاکدامنی اور تو نگری (مخلوق سے بے نیازی) کا سوال کرتا ہوں“



(۳۴۹۰) عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((كَانَ مِنْ دُعَاءِ دَاوُدَ يَقُولُ: اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يُحِبُّكَ وَالْعَمَلَ الَّذِي يُبَلِّغُنِي حُبَّكَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ حُبَّكَ، أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ نَفْسِي وَأَهْلِي وَمِنْ الْمَاءِ الْبَارِدِ)). قَالَ: وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا ذَكَرَ دَاوُدَ يُحَدِّثُ عَنْهُ قَالَ:

((كَانَ أَعْبَدَ الْبَشَرِ)).

(اسنادہ ضعیف) سلسلہ الأحادیث الصحيحة (۷۰۷) تخریج المشكاة (۲۴۹۶) - التحقیق الثانی) اس کی سند

عبداللہ بن الربیعہ کی وجہ سے ضعیف ہے) البتہ اس کے آخری الفاظ ”كَانَ أَعْبَدَ الْبَشَرِ“ صحیح ہیں۔

ترجمہ: روایت ہے ابو الدرداءؓ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ داؤد علیہ السلام کی دعا میں سے یہ ہے کہ وہ کہتے تھے اَللّٰهُمَّ سَلِّ عَلَى الْمَاءِ الْبَارِدِ تک۔ یعنی یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں تجھ سے محبت تیری اور محبت اس کی جس کو تو چاہتا ہے اور وہ عمل کہ پہنچائے مجھے تیری محبت تک یا اللہ کر دے اپنی محبت میرے لیے زیادہ پیاری میری جان سے اور مال سے اور میرے گھر والوں سے اور ٹھنڈے پانی لے۔ کہا راوی نے کہ آپؐ جب ان کا ذکر کرتے فرماتے وہ سب آدمیوں سے زیادہ عبادت کرنے والے تھے۔
فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔ غریب ہے۔



۷۳۔ بَابُ: دَعَاءُ: ((اللّٰهُمَّ ارْزُقْنِي حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يَنْفَعُنِي حُبُّهُ عِنْدَكَ.....))

دعاء: اے اللہ! مجھے اپنی محبت دے اور اس کی محبت جو نفع دے مجھ کو تیری درگاہ میں.....

(۳۴۹۱) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ الْخَطَمِيِّ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ فِي دُعَائِهِ: ((اللّٰهُمَّ ارْزُقْنِي حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يَنْفَعُنِي حُبُّهُ عِنْدَكَ، اللّٰهُمَّ مَا رَزَقْتَنِي مِمَّا أُحِبُّ فَاجْعَلْهُ قُوَّةً لِّي فِيْمَا تُحِبُّ، اللّٰهُمَّ وَمَا رَزَوْتَنِي عَنْهُ مِمَّا أُحِبُّ فَاجْعَلْهُ فَرَاغًا لِّي فِيْمَا تُحِبُّ)).

(اسنادہ ضعیف) تخریج المشكاة (۲۴۹۱) - التحقیق الثانی) (اس میں سفیان بن کعب ضعیف ہے)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن یزید بن الخطمیؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ کی دعا تھی اَللّٰهُمَّ سے آخر تک۔ یعنی یا اللہ دے مجھے محبت اپنی اور محبت اس کی جو نفع دے مجھ کو تیری درگاہ میں یا اللہ جو دیا تو نے مجھے میری پیاری چیزوں سے سو کر دے اس کو قوت اس چیز کی جس سے تو محبت رکھتا ہے اور جو روک لیا تو نے مجھ سے میری چیزوں سے تو کر دے اس کو موجب فراغت کا اس چیز کے لیے جسے تو دوست رکھتا ہے یعنی جو ملے وہ تیری مرضیات اور محبوبات میں خرچ ہو اور جو جائے وہ سب ہو میرے خالی اور فارغ ہونے کا کہ میں تیری مرضیات میں مشغول رہوں۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔ غریب ہے ابو جعفر خطمی کا نام عمیر بن یزید بن خماشہ ہے۔

مترجم: حقیقت میں یہ دعا مہم اور غموم کو ایسا پاش پاش کرتی ہے جیسا سنگ گراں شیشہ نازک کو اور فوات اور حصول مقاصد کے وقت اس قدر لذت بخش دل و جان ہوتی ہے کہ احاطہ تحریر سے باہر ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر مومن کو اس کی لذت عنایت فرمائے اور اس فقیر کو بھی آمین یا مجیب الداعین۔

۷۴۔ باب: دعاء: ((اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ

شَرِّ سَمْعِي وَمِنْ شَرِّ بَصَرِي.....))

دعاء: اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں اپنے کانوں اور آنکھوں کے شر سے.....

(۳۴۹۲) عَنْ شَكْلِ بْنِ حُمَيْدٍ قَالَ : أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقُلْتُ : يَا رَسُولَ اللَّهِ عَلَّمْنِي تَعُوذًا أَعُوذُ بِهِ، قَالَ :

فَاخَذَ بِقَلْبِي فَقَالَ : ((اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ سَمْعِي وَمِنْ شَرِّ بَصَرِي، وَمِنْ شَرِّ لِسَانِي،

وَمِنْ شَرِّ قَلْبِي، وَمِنْ شَرِّ مَنِيَّ)) يَعْنِي فَرْجَهُ. (اسنادہ صحیح) تخریج المشكاة (۲۴۷۲)

ترجمہ: روایت ہے شکل بن حمید سے انہوں نے کہا آیا میں نبی ﷺ کے پاس اور عرض کی میں نے کہ مجھے کوئی تعویذ ایسا بتائیے کہ

میں اس کو پڑھا کروں سو آپ نے میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا اللہم سے منیٰ تک۔ یعنی میں پناہ مانگتا ہوں تیرے ساتھ اپنے

کانوں اور آنکھ اور زبان اور منی کے شر سے اور مردمنی سے فرج ہے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔ غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر اسی سند سے سعد بن اوس کی روایت سے کہ وہ ہلال بن یحییٰ سے

روایت کرتے ہیں۔



۷۵۔ باب: دعاء: ((أَعُوذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخِطِكَ.....))

دعا: میں تیری رضا کے سبب تیری ناراضگی سے پناہ مانگتا ہوں

(۳۴۹۳) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : كُنْتُ نَائِمَةً إِلَى جَنْبِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَفَّذْتُهُ مِنَ اللَّيْلِ فَلَمَسْتُهُ فَوَقَعَتْ يَدِي

عَلَى قَدَمَيْهِ وَهُوَ سَاجِدٌ وَهُوَ يَقُولُ : ((أَعُوذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخِطِكَ، وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ

عُقُوبَتِكَ، لَا أُحْصِي نَاءً عَلَيْكَ أَنْتَ كَمَا أَتَيْتَ عَلَيَّ نَفْسِكَ)).

(اسنادہ صحیح) (صفة الصلاة) صحيح أبي داود (۸۲۳).

ترجمہ: روایت ہے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ فرمایا انہوں نے میں سوئی تھی بازو میں رسول اللہ ﷺ کے اور میں نے آپ کو

رات کو نہ پایا اور ٹولا تو میرا ہاتھ آپ کے پیروں پر پڑا اور آپ سجدہ میں تھے اور فرماتے تھے اعوذ سے آخر تک۔ یعنی پناہ میں

آتا ہوں میں تیری رضا کے تیرے غصہ سے اور پناہ میں آتا ہوں تیرے غم کے تیرے عذاب سے نہیں پوری کر سکتا ہوں

تعریف تیری تو ویسا ہی ہے جیسے تو نے اپنی ذات مقدس کی تعریف کی ہے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے۔ صحیح ہے۔ اور مروی ہوئی ہے یہ کئی سندوں سے ام المؤمنین عائشہؓ سے روایت کی ہم سے تمبیہ نے انہوں نے لیٹ سے انہوں نے یحییٰ بن سعید سے اسی اسناد سے مانند اس کے۔ اور اس میں یہ الفاظ زیادہ ہیں اَعُوذُ بِكَ مِنْكَ لَا اَحْصِي ثَنَاءَ عَلَيْكَ۔ یعنی پناہ مانگتا ہوں میں تجھ سے تیرے ساتھ اور تعریف نہیں کر سکتا تیری۔



۷۶۔ بَابُ

(۳۴۹۴) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُعَلِّمُهُمْ هَذَا الدُّعَاءَ كَمَا يُعَلِّمُهُمُ السُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ: ((اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ)). (اسنادہ صحیح) صحیح ابی داود (۱۳۷۶)

ترجمہ: روایت ہے عبد اللہ بن عباسؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ ہم کو یہ دعا ایسے سکھاتے تھے جیسے کوئی سورت سکھاتے ہوں قرآن کی اللہم سے آخر تک۔ یعنی یا اللہ میں تیری پناہ میں آتا ہوں عذاب دوزخ سے اور عذاب قبر سے اور پناہ میں آتا ہوں میں فتنہ سے مسیح دجال کے اور پناہ میں آتا ہوں میں فتنہ سے زندگی اور موت کے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔



(۳۴۹۵) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَدْعُو بِهَؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ: ((اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ النَّارِ، وَعَذَابِ النَّارِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَفِتْنَةِ الْقَبْرِ، وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْغِنَى وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْفَقْرِ، وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ، اللَّهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَايَ بِمَاءِ الْفَلَاحِ وَالْبَرْدِ وَأَتَّقِ قَلْبِي مِنَ الْخَطَايَا كَمَا أَتَّقِي الثُّوبَ الْأَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَبَاعِذْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكُسْلِ وَالْهَرَمِ وَالْمَأْتَمِ وَالْمَغْرَمِ)).

(اسنادہ صحیح) ارواء الغلیل (۴۲/۱) صحیح ابی داود (۱۳۸۰)

ترجمہ: روایت ہے ام المؤمنین عائشہؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ یہ دعا پڑھتے تھے اللہم سے آخر تک۔ یعنی یا اللہ میں تیری پناہ میں آتا ہوں آگ کے فتنہ سے اور آگ کے عذاب سے اور قبر کے عذاب سے اور قبر کے فتنہ سے اور امیری کے فتنہ سے اور فقیر کے فتنہ سے اور مسیح دجال کے شر سے یا اللہ دھو دے میری خطاؤں کو برف اور اولوں کے پانی سے اور صاف کر دے میرا دل گناہوں سے جیسا صاف کرتا ہے تو سفید کپڑے کو نیل کچیل سے اور دوری ڈال دے میرے اور میرے گناہوں میں جیسے کہ دوری ڈال دی تو نے مشرق اور مغرب میں یا اللہ میں تیری پناہ میں آتا ہوں اکساہٹ اور بڑھاپے اور گناہ اور چٹی سے۔

فائل: یہ حدیث حسن ہے۔ صحیح ہے۔



(۳۴۹۶) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ عِنْدَ وَفَاتِهِ : ((اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ

وَالْحَقْنِيْ بِالرَّفِيقِ الْاَعْلٰی)) . (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: روایت ہے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا انہوں نے کہ سنائیں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ وفات کے وقت فرماتے تھے اللہم سے آخر تک۔ یعنی یا اللہ بخش مجھ کو اور رحم کر مجھ پر اور ملا مجھ کو رفیق اعلیٰ سے یعنی بلند گروہ یعنی فرشتوں سے یا جماعت

انبیاء سے۔

فائل: یہ حدیث حسن ہے۔ صحیح ہے۔



۷۷۔ باب: ((لَا يَقُولُ أَحَدُكُمْ : اغْفِرْ لِيْ إِنْ شِئْتَ))

تم میں سے کوئی شخص اس طرح نہ کہے کہ اللہ! اگر تو چاہے تو میری مغفرت فرما

(۳۴۹۷) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ : أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ : ((لَا يَقُولُ أَحَدُكُمْ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ إِنْ شِئْتَ ، اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِيْ إِنْ شِئْتَ ، لِيَعْزِمَ الْمَسْأَلَةَ فَإِنَّهُ لَا مُكْرَهَ لَهُ)) .

(اسنادہ صحیح) الروض النضیر (۱۱۸۱) صحیح ابی داود (۱۳۳۳) .

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ نہ کہے کوئی تم میں سے دعا میں کہ اے اللہ میرے بخش مجھ کو اگر تو چاہے یا رحم کر مجھ پر اگر تو چاہے، چاہے کہ غیر معلق کرے سوال کو کیونکہ نہیں ہے کوئی اکراہ کرنے والا اس کے لیے۔

فائل: یہ حدیث حسن ہے۔ صحیح ہے۔



۷۸۔ باب: ((يَنْزِلُ رَبُّنَا كُلَّ لَيْلَةٍ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا))

ہمارا پروردگار اترتا ہے ہر رات کو آسمان دنیا پر

(۳۴۹۸) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ : أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ : ((يَنْزِلُ رَبُّنَا كُلَّ لَيْلَةٍ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا حِينَ يَنْفِي ثُلُكَ اللَّيْلِ الْآخِرُ ، فَيَقُولُ مَنْ يَدْعُونِي فَأَسْتَجِيبَ لَهُ ، مَنْ يَسْأَلُنِي فَأُعْطِيَهُ ، وَمَنْ يَسْتَغْفِرُنِي

فَأَغْفِرَ لَهُ)) . (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اترتا ہے رب ہمارا ہر رات کو آسمان دنیا پر جب باقی رہتی ہے تہائی رات آخر کی اور فرماتا ہے کون ہے کہ دعا کرے مجھ سے کہ میں قبول کروں دعا اس کی کون ہے کہ سوال کرے مجھ سے تاکہ میں دوں اس کو اور کون ہے کہ مغفرت مانگے کہ بخش دوں میں اس کو۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔ صحیح ہے اور ابو عبد اللہ الاغر کا نام سلمان ہے۔ اور اس باب میں علی، عبد اللہ بن مسعود، ابو مسعود، جبیر بن مطعم، رفاعہ جہنی، ابو الدرداء اور عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔



(۳۴۹۹) عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ : قِيلَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَيُّ الدُّعَا أَسْمَعُ؟ قَالَ : ((جَوْفُ اللَّيْلِ الْآخِرُ، وَدُبُرُ الصَّلَوَاتِ الْمَكْتُوبَاتِ)) . (اسنادہ حسن) التعليق الرغيب : ۲۷۶/۲ - تخريج الكلم الطيب (۷۰/۱۱۳) - التحقيق الثاني

ترجمہ: روایت ہے ابو امامہؓ سے کہا انہوں نے کہ عرض کی رسول اللہ ﷺ سے کہ کون سی دعا زیادہ مقبول ہوتی ہے فرمایا آپؐ نے کہ دعا آخر رات کی اور دعا فرض نمازوں کے بعد کی۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔ اور مروی ہوئی ابو ذر سے اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے نبی ﷺ سے کہ فرمایا آپؐ نے دعا خیر رات کی بہت افضل ہے اور امید ہے قبول ہونے کی اور مانند اس کے۔



(۳۵۰۰) عَنْ أَنَسٍ يَقُولُ : إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ : ((مَنْ قَالَ حِينَ يُصْبِحُ : اَللّٰهُمَّ اَصْبَحْنَا نُسْهِدُكَ وَنُسْهِدُ حَمَلَةَ عَرْشِكَ وَمَلَائِكَتَكَ وَجَمِيعَ خَلْقِكَ بِأَنَّكَ اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَحَدَّثَكَ لَا شَرِيكَ لَكَ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ اِلَّا غَفَرَ اَللّٰهُ لَهُ مَا اَصَابَ فِيْ يَوْمِهِ ذَلِكْ، وَإِنْ قَالَهَا حِينَ يُمَسِّيْ غَفَرَ اَللّٰهُ لَهُ مَا اَصَابَ فِيْ بَلَدِكَ اللَّيْلَةِ مِنْ ذَنْبٍ)) . (اسنادہ ضعیف) الكلم الطيب

(۲۵) المشكاة (۲۳۹۸) التحقيق الثاني، سلسلة الأحاديث الضعيفة (۱۰۴۱) ضعيف أبي داود (۱۰۷۷-۱۰۸۲)

ترجمہ: روایت ہے انسؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے کہا صبح کو اللہم سے رسول تک - یعنی یا اللہ صبح کی ہم نے گواہ کرتے ہیں ہم تم کو اور گواہ کرتے ہیں ہم عرش کے اٹھانے والوں کو اور تیرے فرشتوں کو ساری مخلوق کو اور اس پر کہ تو معبود برحق ہے نہیں کوئی معبود برحق سوائے تیرے اکیلا ہے تو کوئی شریک نہیں تیرا اور محمد بندہ تیرا اور رسول تیرا ہے۔ انتہی - تو بخش دیتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کو جو اس دن ہوں اور اگر کہے اس نے یہی کلمات شام کو تو بخش دیتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کو جو اس رات کو ہوں۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔ غریب ہے۔

(۳۵۰۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! سَمِعْتُ دُعَاءَكَ الْإِلَهِيَّةَ فَكَانَ الَّذِي وَصَلَ إِلَيَّ مِنْهُ أَنَّكَ تَقُولُ: ((اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي ذُنُوبِي، وَوَسِّعْ لِي فِي دَارِي، وَبَارِكْ لِي فِيمَا رَزَقْتَنِي)) قَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((فَهَلْ تَرَاهُنَّ تَرْتَكُنَّ شَيْئًا)). ضعيف۔ لكن الدعاء حسن، الروض النضير (۱۱۶۷) غاية المرام (۱۲)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ ایک شخص نے عرض کی کہ یا رسول اللہؐ میں نے ایک دعا آپ کی آج کی رات سوچنی مجھے اس دعا یہ کہ آپؐ فرماتے تھے اَللّٰهُمَّ سے رَزَقْتَنِي تک۔ یعنی یا اللہ بخش دے گناہ میرے اور کثادگی دے میرے گھر میں اور برکت دے میرے رزق میں فرمایا آپؐ نے پھر دیکھا تو نے اس دعا نے کچھ بھی چھوڑا۔ یعنی دین و دنیا کی سب بھلائیاں اس میں آگئیں۔

فائدہ: ابوالسلیل کا نام ضرب بن نقیر ہے اور کوئی نقیر فاکے ساتھ کہتا ہے۔ اور حدیث حسن ہے۔ غریب ہے۔



۷۹۔ بَابُ: دَعَاءُ: ((اللَّهُمَّ اقْسِمْ لَنَا مِنْ خَشْيَتِكَ مَا يَحُولُ بَيْنَنَا وَبَيْنَ مَعَاصِيكَ.....))

دعا: اے اللہ! ہم میں اپنے خوف کو اتنا تقسیم کر دے کہ ہمارے

ہمارے گناہوں کے درمیان حائل ہو جائے

(۳۵۰۲) عَنْ أَبِي عُمَرَ قَالَ: فَلَمَّا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُومُ مِنْ مَجْلِسٍ حَتَّى يَدْعُوْهُ بِهَوْلَاءِ الدَّعَوَاتِ لِأَصْحَابِهِ: ((اللَّهُمَّ اقْسِمْ لَنَا مِنْ خَشْيَتِكَ مَا يَحُولُ بَيْنَنَا وَبَيْنَ مَعَاصِيكَ وَمِنْ طَاعَتِكَ مَا تَبْلُغُنَا بِهِ جَنَّتِكَ، وَمِنْ الْيَقِيْنِ مَا تُهَوِّنُ بِهِ عَلَيْنَا مَصِيبَاتِ الدُّنْيَا وَمَتِّعْنَا بِأَسْمَاعِنَا وَأَبْصَارِنَا وَقُوَّتِنَا مَا أَحْيَيْتَنَا وَاجْعَلْهُ الْوَارِثَ مِنَّا وَاجْعَلْ ثَارَنَا عَلَى مَنْ ظَلَمْنَا وَانْصُرْنَا عَلَى مَنْ عَادَانَا وَلَا تَجْعَلْ مُصِيبَتَنَا فِي دِينِنَا وَلَا تَجْعَلِ الدُّنْيَا أَكْبَرَ هَمِّنَا وَلَا تَبْلُغْ عَلِمْنَا وَلَا تَنْسَلِطْ عَلَيْنَا مَنْ لَا يَرْحَمُنَا)).

(اسنادہ حسن) الکلم الطیب (۱۶۹/۲۲۴)۔ تخریج المشکاۃ (۲۴۹۲)۔ التحقیق الثانی

ترجمہ: روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ انہوں نے آنحضرت ﷺ کم کسی مجلس سے اٹھتے بغیر اس کے کہ یہ دعا کر لیں اپنے اصحابؓ کے لیے اَللّٰهُمَّ سے آخر تک۔ یعنی یا اللہ بانٹ دے ہمارے لیے اتنا خوف اتنا کہ حائل ہو جائے ہمارے گناہوں کے درمیان اور بانٹ دے فرماں برداریاں اتنی کہ پہنچا دے ہم کو تیری جنت تک اور بانٹ دے یقین اتنا کہ آسان ہو جائیں ہم پر مصیبتیں دنیا کی اور برخورداری دے ہم کو ہمارے کانوں سے اور ہماری آنکھوں سے اور ہماری قوتوں سے

جب تک تو ہم کو زندہ رکھے اور کر دے ہمارا وارث ہماری نسلوں سے اور خاص کر دے انتقام ہمارا اسی پر جو ہم پر ظلم کرے اور مدد دے ہم کو اس پر جو ہم پر زیادتی کرے اور مت کر مصیبت ہماری ہمارے دین میں اور نہ کر دنیا کو بڑا مقصود ہمارا اور نہ انتہا ہمارے علم کی اور مسلط نہ کر ہم پر ایسے شخص کو جو رحم نہ کرے ہم پر۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔ غریب ہے۔ اور روایت کی بعض نے یہ خالد بن ابوعمران سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمیر سے۔ مترجم: اس دعا میں سوا طلب مقصود کے بڑے بڑے عمدہ فائدے ہیں۔

اول:

فضیلت خوفِ الہی کے کہ وہ حائل اور مانع ہو جاتا ہے بندوں کا گناہوں سے معلوم ہوا کہ جو جتنا تا فرمان اللہ کا ہے اتنا ہی خوف کم رکھتا ہے اور تقویٰ اور گناہوں سے بچنا یہی خوف ہے اور خوفِ الہی عمدہ چیز ہے کہ حضرت اپنے اصحاب بھی خطبہ کے لیے ہمیشہ مانگتے تھے۔

دوسری فضیلت:

یقین کی کہ بیان فرمایا آپؐ نے کہ یقین سے مصیبتیں ہلکی ہو جاتی ہیں اس لیے کہ جب آدمی کو یقین کامل ہوا کہ ہم کو ایک دن مرنا ہے اور اس دارالمصائب سے سفر کرنا ہے تو ہر مصیبت اس پر آسان ہو جاتی ہے اور جن کو یقین ہوا کہ عبادات پر اللہ تعالیٰ ثواب کثیر اور طاعات پر اجر جزیل عنایت فرمائے گا اس پر ریاضات شاقہ آسان ہو جاتی ہیں اور جس کو یقین ہوا کہ مصیبت میں اللہ تعالیٰ صابریں کے بڑے درجے رکھے ہیں اور اللہ صابریں کے ساتھ ہے اس کو بے شک مصیبت عین راحت نظر آتی ہے اسی طرح جب اللہ تعالیٰ کی وعید اور عذابِ قبر اور عذابِ حشر و نار کا یقین ہو جاتا ہے تو آدمی کو ترکِ معاصی اور شہواتِ آسان ہو جاتا ہے غرض یقین بڑی مفتاحِ سہولت اور آسانی ہے۔

تیسری:

یہ جو فرمایا کہ خاص کر دے انتقام ہمارا اسی پر جو ظلم کرے ہم پر اس میں تعلیم کی کہ بے قصور سے انتقام نہ لیں اور ایک کی قصیر پر دوسرے کو سزا نہ دیں جیسے جاہلیت کا دستور تھا کہ ایک کے بدلے دس (۱۰) کو مارتے۔

چوتھی:

یہ جو فرمایا مت کر مصیبت ہماری دین میں اس سے مراد یہ ہے کہ مصیبتِ دوسم ہے ایک دنیا کی مثلاً فقر محتاجی ہوئی یا دیکھ درو بیماری ہوئی دوسری مصیبتِ دین میں کہ صحبتِ اہل بدع کی ہوئی یا رفاقتِ فساق کی یا معیتِ زانیوں کی یا گرفتاری معاصی میں کہ اس سے آدمی کی عاقبت خراب ہو جاتی ہے اور دین میں خلل آتا ہے اور اس میں ہرگز ثواب کی توقع نہیں پس اس سے پناہ مانگی آپؐ نے۔

پانچویں:

مذمت دنیا کی کہ دعا کی آپ ﷺ نے کہ اس کو ہمارا بڑا مقصود نہ کر اس لیے کہ دنیا ملعون ہے اور طالب ملعون کا ملعون ہے۔ چنانچہ مروی ہے آپ سے کہ دنیا ملعون ہے اور جو اس میں ہے مگر ذکر اللہ کا اور جو اس کی مدد کرے۔

چھٹی:

مذمت حاکم عالم بے رحم ناخدا ترس کی کہ اس سے پناہ مانگی آپ ﷺ نے۔



(۳۵۰۳) حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ بْنُ أَبِي بُرْكَرَةَ قَالَ : سَمِعَنِي أَبِي وَأَنَا أَقُولُ : اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْكَسَلِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ . قَالَ : يَا بُنَيَّ مِمَّنْ سَمِعْتَ هَذَا ؟ قُلْتُ : سَمِعْتُكَ تَقُولُهُنَّ . قَالَ : الزَّمَمُ ، فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُهُنَّ . (صحيح الاسناد)

ترجمہ: بیان کی ہم سے مسلم بن ابی بکرؓ نے کہ میں کہتا تھا یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں تجھ سے فکر اور سستی اور عذاب قبر سے تو کہا انہوں نے اے میرے بیٹے کس سے سنی تو نے یہ دعا میں نے کہا تم سے کہا انہوں نے کہ گناہ میں باندھ رکھو اس دعا کہ اس لیے کہ میں نے سنی ہے رسول اللہ ﷺ سے کہ آپ ﷺ اس کو پڑھتے تھے۔
فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔ غریب ہے۔



۸۰۔ باب: دعاء: (لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ.....)

اس دعا کے بیان میں: ((لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ.....))

(۳۵۰۴) عَنْ عَلِيٍّ قَالَ : قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((أَلَا أَعْلَمُكَ كَلِمَاتٍ إِذَا قُلْتَهُنَّ غَفَرَ اللَّهُ لَكَ وَإِنْ كُنْتَ مَغْفُورًا لَكَ؟ قَالَ قُلْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْحَلِيمُ، الْكَرِيمُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ سُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ)). قَالَ عَلِيٌّ بُنْ خَشَرَمَ : وَأَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ عَنْ أَبِيهِ بِحَدِيثٍ ذَلِكَ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ فِي أَحْرَاهَا : أَلْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ .

(اسنادہ ضعیف) الروض النضر (۶۷۹-۷۱۷) (اس میں حارث اعور ضعیف ہے)

ترجمہ: روایت ہے حضرت علیؓ سے، کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: کیا نہ سکھلاؤں میں تم کو ایسے کلمات کہ اگر تو نے ان کو کہے تو بخش دیا جائے اور بخشا ہوا ہو تو تیرے درجے بلند ہوں کہہ تو لا الہ الا اللہ سے رب العرش العظیم تک۔ یعنی کوئی معبود برحق نہیں سوا اللہ کے بلند ہے اور بڑا ہے نہیں کوئی معبود برحق مگر اللہ جل والا ہے بزرگی والا نہیں کوئی معبود برحق مگر اللہ پاک

ہے اللہ صاحب بڑے عرش کا کہا علی بن خشرم نے خبر دی ہم کو علی بن حسین بن واقد نے اپنے باپ سے مثل اس کے مگر انہوں نے آخر میں الحمد لله رب العالمین پڑھایا۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے ابواسحاق کی روایت سے کہ وہ حارث سے روایت کرتے ہیں وہ علی سے۔



۸۱۔ بَابُ: فِي دَعْوَةِ ذِي النُّونِ.....

یونس علیہ السلام کی دعا

(۳۵۰۵) عَنْ سَعْدِ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((دَعْوَةُ ذِي النُّونِ إِذْ دَعَا وَهُوَ فِي بَطْنِ الْحُوتِ : لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ : فَإِنَّهُ لَمْ يَدْعُ بِهَا رَجُلٌ مُسْلِمٌ فِي شَيْءٍ فَطُ إِلاَّ اسْتَجَابَ اللَّهُ لَهُ)) . (اسنادہ صحیح) تخریج الکلم الطیب : (۷۹/۱۲۲) - التعليق الرغیب ۲/۲۷۵ - و ۴۳/۳ - تخریج المشكاة (۲۲۹۲ التحقیق الثانی)

ترجمہ: روایت ہے سعد سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے دعا ذوالنون کی جو پڑھی انہوں نے پھلی کے پیٹ میں ایسے ہے کہ جو مسلمان اس سے دعا کرے اللہ قبول کرے اور وہ لا الہ سے ظالمین تک۔ یعنی نہیں کوئی معبود برحق مگر تو پاک ہے تو میں ظالموں میں سے ہوں۔

فائدہ: محمد بن یوسف نے ایک باریوں کہا ابراہیم بن محمد بن سعد سے روایت ہے اور وہ سعد سے روایت کرتے ہیں اور وہ روایت کی کئی لوگوں نے یہ حدیث یونس بن اسحاق سے انہوں نے ابراہیم بن محمد بن سعد سے انہوں نے سعد سے اور نہیں ذکر کیا سند میں انہوں نے روایت کی ہوا اپنے باپ سے۔ اور روایت کی بعضوں نے کہ وہ ابوالاحمد زبیری ہیں یونس سے انہوں نے کہا روایت ہے ابراہیم بن محمد بن سعد سے اور وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ سعد سے محمد بن یوسف کی روایت کی مانند۔



۸۴۔ بَابُ: ((إِنَّ لِلَّهِ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ إِسْمًا.....))

بلاشبہ اللہ کے ننانوے نام ہیں۔.....

(۳۵۰۶) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((إِنَّ لِلَّهِ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ إِسْمًا مِائَةً غَيْرَ وَاحِدٍ مَنْ أَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ)) . (اسنادہ صحیح) تخریج المشكاة (۲۲۸۸) - التحقیق الثانی

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ کے نانوے نام ہیں ایک کم سو جو یاد کرے داخل ہو جنت میں۔

فائدہ: یوسف نے کہا خردی ہم کو عبدالاعلیٰ نے ہشام سے انہوں نے محمد بن احسان سے انہوں نے محمد بن سیرین سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مثل اس کے۔ یہ حدیث حسن ہے۔ صحیح ہے۔ اور مروی ہوئی ہے ابو ہریرہؓ سے کئی سندوں سے کہ وہ روایت کرتے ہیں نبی ﷺ سے۔



باب

(۳۵۰۷) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ لِلَّهِ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ إِسْمًا مَنْ أَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ. هُوَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ الْمَلِكُ الْقُدُّوسُ السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ الْمُهِيمُ الْعَزِيزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ الْغَفَّارُ الْقَهَّارُ الْوَهَّابُ الرَّزَّاقُ الْفَتَّاحُ الْعَلِيمُ الْقَابِضُ الْبَاسِطُ الْخَافِضُ الرَّافِعُ الْمُعِزُّ الْمُدِلُّ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ الْحَكُمُ الْعَدْلُ اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ الْجَلِيمُ الْعَظِيمُ الْغَفُورُ الشَّكُورُ الْعَلِيُّ الْكَبِيرُ الْحَفِيفُ الْمُقَيِّتُ الْحَسِيبُ الْجَلِيلُ الْكَرِيمُ الرَّقِيبُ الْمُجِيبُ الْوَاسِعُ الْحَكِيمُ الْوَدُودُ الْمَجِيدُ الْبَاعِثُ الشَّهِيدُ الْحَقُّ الْوَكِيلُ الْقَوِيُّ الْمَتِينُ الْوَلِيُّ الْحَمِيدُ الْمُحْصِي الْمُبْدِئُ الْمُعِيدُ الْمُحْيِي الْمُمِيتُ الْحَيُّ الْقَيُّومُ الْوَاحِدُ الْمَجْدُ الْوَاحِدُ الصَّمَدُ الْقَادِرُ الْمُقْتَدِرُ الْمُؤَخِّرُ الْأَوَّلُ الْآخِرُ الظَّاهِرُ الْبَاطِنُ الْوَالِي الْمُتَعَالَى الْبَرُّ التَّوَّابُ الْمُنتَقِمُ الْعَفُو الرَّؤُوفُ مَالِكُ الْمُلْكِ ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ الْمُقْسِطُ الْجَامِعُ الْغَنِيُّ الْمُغْنَى الْمَنَاعُ الضَّارُّ النَّافِعُ النُّورُ الْهَادِي الْبَلِيعُ الْبَاقِي الْوَارِثُ الرَّشِيدُ الصَّبُورُ)) . (اسنادہ ضعیف)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ اللہ تعالیٰ کے نانوے نام ہیں کہ ایک کم سو جو احصاء کرے ان کا داخل ہو جنت میں ہو الذی سے آخر تک۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے۔ روایت کی ہم سے کئی لوگوں نے صفوان سے اور نہیں جانتے ہم یہ حدیث مگر صفوان سے اور وہ ثقہ ہیں اہل حدیث کے نزدیک۔ اور مروی ہے یہ حدیث کئی سندوں سے بواسطہ ابو ہریرہؓ کے نبی ﷺ سے اور نہیں جانتے ہم اکثر روایتوں میں ذکر اسمائے الہی کا مگر اسی روایت میں۔ اور روایت کی آدم بن ابویاس نے یہ حدیث اور اسناد سے ابی ہریرہؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے اور ذکر کیا اس میں اسماء کا اور اس کی اسناد صحیح نہیں۔ روایت کی ہم سے ابن ابی عمر نے انہوں نے سفیان سے انہوں نے ابی الزناد سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے کہ فرمایا آپؐ نے کہ اللہ تعالیٰ کے

ننانوے نام ہیں جو ان کو یاد رکھے داخل ہو جنت میں۔ اور اس روایت میں بھی ذکر اسماء کا نہیں یعنی تفصیل اس کی مذکور نہیں غرض تفصیل اسماء کی کسی حدیث صحیح میں وارد نہیں ہوئی اور یہ حدیث حسن ہے۔ صحیح ہے۔ اور روایت کی یہ ابوالیمان نے شعیب سے انہوں نے ابی الزناد سے اور انہیں ذکر کیا اس میں اسماء کا۔

مترجم: اس حدیث کے متعلق کئی فوائد ہیں کہ ان کا جاننا ضروری ہے اور نہایت مفید۔
اول:

یہ کہ علماء میں یہاں ایک بحث مشہور ہے کہ اسم عین مسمی یا غیر مسمی اور ہر طرف ایک جماعت گئی ہے مگر تحقیق اس مقام میں یہ ہے کہ ایسے مباحث خوض فی الباطل میں داخل ہیں اور گفتگو اس میں محض لالچنی۔ اور حدیث میں وارد ہوا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: خوبی اسلام کی یہ ہے کہ مالا یعنی کو چھوڑ دے اور اللہ تعالیٰ نے دوزخیوں کے حال میں ارشاد فرمایا ہے کہ وہ کہیں گے ﴿وَكُنَّا نَخُوضُ مَعَ الْفَاحِشِينَ﴾ پس مؤمن کامل کو چاہیے کہ ایسی مباحث میں لب نہ کھولے اور لائق کچھ نہ بولے اور گفت و شنید اس میں خلاف سلف جانے۔

دوم:

یہ کہ حصر اسماء میں علماء کے دو قول ہیں جمہور تو اسی طرف گئے ہیں کہ اسمائے الہی اس سے زیادہ بھی ہیں لیکن دخول جنت کا وعدہ انہیں ننانوے سے خاص ہے۔ اور بعض نے کہا ہے کہ اسمائے حسنیٰ اسی عدد میں محصور ہیں مگر نوادی نے جمہور کے اس قول پر اتفاق علماء کا نقل کیا ہے اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت جس کو احمد نے نکالا ہے اور ابن حبان نے صحیح کہا ہے وہ بھی اسی کی مؤید ہے کہ اس میں یہ لفظ ہیں وَأَسْأَلُكَ بِكُلِّ اسْمٍ سَمَّيْتَ بِهِ نَفْسَكَ اور ایک روایت میں ہے وَأَسْأَلُكَ بِأَسْمَائِكَ الْحُسْنَى مَا عَلِمْتُ مِنْهَا وَمَا كُنْتُ أَعْلَمُ کہ یہ صاف دلالت کرتے ہیں کہ اس ننانوے کے سوا اور بھی نام ہیں اللہ تعالیٰ شانہ کے۔

سوم:

یہ کہ احصاء جو حدیث میں وارد ہوا ہے اس سے کیا مراد ہے علماء کے اس میں کئی اقوال ہیں۔

① یہ کہ احصاء اہل ظاہر کے نزدیک معرفت الفاظ اور معانی کی ہے۔

② اہل اللہ کے نزدیک متصف ہو جانا ان صفتوں سے اور متعلق باخلاق الہی ہو جانا اور ظہور ان کے حقائق کا اور بزرگان کے نتائج کا قلب سالک پر ذکر کیا ان تینوں قول کو ساوی نے حاشیہ جلالین میں اور حافظ ابن حجرؒ نے اس میں چار قول ذکر کیے ہیں۔

پہلا: یاد کیا کہ یہی تفسیر کی ہے بخاریؒ نے اپنی صحیح میں اور مسلم کے نزدیک بھی یہی ہے۔

دوسرا: یہ کہ معنی اس کے پہچانے اور اس پر ایمان لائے۔

تیسرا: یہ کہ جتنا ممکن ہے اس کے معنوں پر عمل کیا اور ان کے ساتھ متعلق ہوا۔

چوتھا: یہ کہ سارا قرآن پڑھ گیا اس لیے کہ قرآن ان سب اسماء کو شامل ہے اور اسی طرف گئے ہیں ابو عبد اللہ زبیری۔

چہارم:

معانی اسمائے الہیہ میں اللہ جلّی نے کہا ہے کہ یہ اکبر الاءاء ہے اور اجمع ان کا اور وہ مشابہ ہے اسمائے اعلام موضوع ہے غیر مشتق اور معنی اس کے قدیم پوری قدرت والا اور جائز نہیں کہ اس کے سوا کسی کو اللہ کہیں۔ اور لسیو سے مروی ہے کہ وہ اسم مشتق ہے اور غلیل سے دور وائتیں ہیں اور بیضاوی نے اس کو کئی لفظوں سے مشتق کہا ہے کہ یہ مقام اس کے ذکر کا نہیں بوجہ طول کے غرض اقوال اصحاب عربیت اور نحو کے اسی اسم مبارک میں بہت ہیں۔ اور یہ بتی نے کہا ان سب قوتوں سے میرے نزدیک بہتر یہ ہے کہ وہ اسم علم ہے اور مشتق نہیں مثل سائر اسماء مشفقہ کے۔ اَلرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ قول معتبر یہ ہے کہ یہ دونوں اسم رحمت سے مشتق ہیں اور رحمن میں زیادہ رحمت بوجہی جاتی ہے رحیم سے کہ اس میں پانچ حرف ہیں اور رحیم میں چار اور بعض نے کہا کہ رحمن اسم عبرانی ہے اور آثار میں وارد ہوا ہے کہ وہ دونوں اسم رقیقی ہیں اور ایک میں رقت زیادہ ہے بہ نسبت دوسرے کے اَلْمَلِكُ سب کا بادشاہ اور یہ نام حدیث میں آیا ہے اور قرآن میں بھی القدوس ہر عیب و نقصان سے پاک اَلْسَّلَامُ خود سلامت اور عالم کا سلامت رکھنے والا اَلْمُؤْمِنُ اپنے دین حق کا باور کرنے والا یا مومنین کو ہول قیامت سے نجات دینے والا اور امن میں رکھنے والا اَلْمُهَيِّمُ شاہد امانت دار محافظ اَلْعَزِيْزُ غالب عزت والا اَلْجَبَّارُ زبردست ٹوٹے پھوٹے کا جوڑنے والا اَلْمُتَكَبِّرُ عظیم الشان گھمنڈ والا اَلْخَالِقُ عدم سے پیدا کرنے والا اَلْبَارِئُ بے نمونہ دیکھے عالم کا بنانے والا اَلْمُصَوِّرُ صورت گر ہر مخلوق کے مناسب شکل اور صورت بنانے والا اَلْغَفَّارُ اپنے بندوں کے عیب اور گناہ بخشنے والا اور ان کی برائیوں کو ڈھکنے والا اَلْقَهَّارُ سب پر غالب اَلْوَهَّابُ بے عوض کثرت سے دینے والا اَلرَّزَّاقُ روزی دینے والا اَلْفَتَّاحُ رزق اور رحمت کے دروازے کھولنے والا اَلْعَلِيْمُ ہر چیز جاننے والا اَلْقَابِضُ بند کرنے والا ارواح اور روزی کا اور مخلوقات کو ایک مٹھی میں لے لینے والا اَلْبَاسِطُ کشادہ کرنے والا رزق کا اور جاری کرنے والا وجود کا بدن میں اَلْخَافِضُ پست کرنے والا مغروروں کا اور زیر کرنے والا اَلرَّافِعُ بلند کرنے والا مومنین منکسرین کا بالادست کرنے والا زیر دستوں کا اَلْمُعِزُّ عزت دینے والا اَلْمُذِلُّ ذلیل کرنے والا اَلْأَسْمِيعُ ہر آواز کو سنتا اَلْبَصِيْرُ ہر چیز کو دیکھتا اَلْحَكَمُ فیصلہ کرنے والا اَلْعَدْلُ منصف مزاج حاکم اَللَّطِيْفُ مہربان باریک دان اَلْخَبِيْرُ اگلی پچھلی ہر چیز سے خبردار اَلْحَلِيْمُ بردباری سائی والا کہ اہل کفر اور فسق کو جلدی نہیں پکڑتا اَلْعَظِيْمُ بزرگ جس کی بڑائی وہم و خیال سے باہر ہو اَلْغَفُوْرُ پردہ پوش اَلشُّكُوْرُ شکر گزاروں کا قدر دان اَلْعَلِيُّ سب سے اونچا اَلْكَبِيْرُ سب سے بڑا اَلْحَفِيْظُ اپنی

مخلوق کا نگہدار اور محافظ اَلْمُقِیْتُ محافظِ خلق کا قوت دینے والا اَلْحَبِیْبُ تمام عالم کو کافی اس کے سوا دوسرے کی حاجت ہرگز نہیں اَلْجَلِیْلُ بڑی شان والا اَلْكَرِیْمُ صاحبِ کرم کہ جس کے عطا کی انتہا نہیں اَلرَّحِیْمُ ہر شے کا نگہبان اَلْمُجِیْبُ حاجت روادعا کا قبول کرنے والا اَلْوَّاسِعُ کشادہ رحمت کشادہ عطاء اَلْحَكِیْمُ حاکم با حکمت استواء کا اَلْوَدُوْدُ نیکوں کا محبت اہل معرفت کا محبوب اَلْمُجِیْدُ بزرگ ذات نیکو کار اَلْبَاقِیُ قیامت میں قبروں سے مردوں کا اٹھانے والا اَلشَّهِیْدُ ہر چیز اس کے آگے حاضر اَلْحَقُّ سچ سچ جس کی ذات اور صفات میں کچھ بھی دھوکا نہیں اَلْوَكِیْلُ سارے عالم کا کارساز روزی کا ضامن اَلْقَوِیُّ زبردست اَلْمَتِیْنُ استوار کار جس کو تھکن اور ماندگی نہیں اَلْوَلِیُّ مددگار عالم کا کارساز اَلْحَمِیْدُ ہر کام کا سرہاسارے عالم کا محمود اَلْمُحْصِیُّ ہر چیز کا گھیرنے والا ذرہ بھی اس کے علم سے باہر نہیں اَلْمُبْدِیُّ بے مثال کے عالم کا ایجاد کرنے والا اَلْمُعِیْدُ دنیا میں زندوں کا مارنے والا آخرت میں مردوں کو زندگی بخشنے والا اَلْمُحْیِیُّ جلانے والا اَلْمُمِیْتُ مارنے والا اَلْحَیُّ بذات خود زندہ اَلْقَیُّوْمُ بذات خود قائم دوسروں کا تھانے والا اَلْوَاجِدُ غنی جس کو کچھ احتیاج نہیں اَلْمَاجِدُ بزرگی والا اَلْوَاحِدُ ا کا جس کا دوسرا کوئی نہیں اَلصَّمَدُ سردار دائمی جو نہ کھائے نہ پیے سب اس کے محتاج ہوں اور وہ سب سے بے نیاز اَلْقَادِرُ صاحبِ قدرت اَلْمُقْتَدِرُ بڑے اقتدار والا اَلْمُقَدِّمُ تقدیم بخشنے والا اَلْمُؤَخِّرُ پیچھے ڈالنے والا اَلْأَوَّلُ سب سے پہلا کہ اس سے قبل کوئی نہیں اَلْآخِرُ پچھلا جس کے بعد کچھ نہیں اَلظَّاهِرُ قدرت کی راہ سے کھلا جس میں کچھ شک نہیں یا سب سے اوپر جس کے اوپر کوئی نہیں اَلْبَاطِنُ غلطی کے وہم و نظر سے چھپا جس کی کنہ ذات پر کوئی آگاہ نہیں اَلْوَالِیُّ مالک صاحبِ حکومت اَلْمُتَعَالِیُّ بلند شان اور بلند ذات والا یعنی ذات اس کی عرش پر ہے سب سے اوپر اَلْأَعْلَیُّ اپنے بندوں پر مہربان اور نیکو کار اَلتَّوَّابُ توبہ قبول کرنے والا اَلْمُنْتَقِمُ بدکاروں کو سزا دینے والا اَلْعَفُوُّ گناہوں کا مٹانے والا اَلْكَهْفُ گاروں کا بخشنے والا اَلرَّءِیُّ وف نہایت مہربانی والا مَالِکُ اَلْمَمْلُکِ سب جہانوں کا مالک جو چاہے سو کرے ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ جلال والا صاحبِ تعظیم و تکریم اَلْمُقْسِطُ عادل منصف اَلْجَامِعُ قیامت میں خلق کا جمع کرنے والا اَلْغَنِیُّ سب سے بے نیاز اَلْمُغْنِیُّ جس کو چاہے بے پرواہ بنادے اَلْمَانِعُ روکنے والا اَلضَّارُّ ضرر پہنچانے والا اَلنَّافِعُ نفع دینے والا اَلنَّوُزُ بذات خود ظاہر اور غیر کا ظاہر کرنے والا جس کے نور سے ایمان کا ظہور ہے اَلْهَادِیُّ نیک راہ بتانے والا مطلب پر پہنچانے والا اَلْبَدِیْعُ خود بے نظیر اور نئی ادبیچ کا لینے والا بے نمونہ اختراع کرنے والا اَلْبَاقِیُّ موجود دائمی ہمیشہ قائم اَلْوَارِثُ فنائے عالم کے بعد قائم رہنے والا اَلرَّشِیْدُ راہ نما اَلصَّبُورُ بڑے سہار والا جو بدکاروں کو جلدی نہیں پکڑتا۔



(۳۵۰۸) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((إِنَّ لِلَّهِ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ اسْمًا مَنْ أَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ))

قَالَ : وَلَيْسَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ ذِكْرُ الْأَسْمَاءِ . (اسنادہ صحیح) تخریج المشكاة (۲۲۸۸) التحقیق الثانی) :
 ترجمہ: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے نبی ﷺ سے کہ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے نانوے نام ہیں جو ان کو یاد رکھے
 داخل ہو جنت میں۔ اور اس روایت میں بھی ذکر اسماء کا نہیں۔



(۳۵۰۹) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ : قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((إِذَا مَرَزْتُمْ بَرِيَاضَ الْجَنَّةِ فَأَرْتَعُوا))، قُلْتُ :
 يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا رِيَاضُ الْجَنَّةِ؟ قَالَ : ((الْمَسَاجِدُ))، قُلْتُ : وَمَا الرِّتْعُ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ :
 ((سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ)) .

(اسنادہ ضعیف) سلسلۃ الأحادیث الضعیفۃ (۱۱۵۰) (اسکین حمید المکی مجہول ہے)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جب گزرو تم باغوں میں جنت کے تو چرو میں نے عرض کی کہ یا رسول
 اللہ جنت کے باغ کون ہیں؟ آپ نے فرمایا مسجدیں میں نے عرض کیو مگر چرنا ان میں فرما باسجان، اللہ سے آخر تک۔ کہنا۔
 فائدہ: یہ حدیث غریب ہے۔



(۳۵۱۰) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ : ((إِذَا مَرَزْتُمْ بَرِيَاضَ الْجَنَّةِ فَأَرْتَعُوا))، قَالُوا : وَمَا رِيَاضُ
 الْجَنَّةِ؟ قَالَ : ((حَلَقَى الدُّكْرِ)) . (اسنادہ حسن) سلسلۃ الأحادیث الصحیحۃ (۲۵۶۲) التعلیق الرغیب: ۳۳۵/۲ .
 ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب گزرو تم باغوں میں جنت کے تو چرو پوچھا باغ جنت کے
 کیا ہیں؟ فرمایا حلقۃ دکر کے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔ غریب ہے اس سند سے ثابت بن انس کی روایت سے۔



۸۳۔ باب: فی الاستدجاع عند المصیبة

مصیبت کے وقت انا للہ..... پڑھنا

(۳۵۱۱) عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ : ((إِذَا أَصَابَ أَحَدُكُمْ مُصِيبَةٌ فَلْيَقُلْ : إِنَّا لِلَّهِ
 وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ، اَللَّهُمَّ عِنْدَكَ أُخْتَسِبُ مُصِيبَتِي فَأَجْرُنِي فِيهَا وَأَنَا لِنَبِيِّ مِنْهَا خَيْرٌ)) . فَلَمَّا
 اخْتَضَرَ أَبُو سَلَمَةَ قَالَ : اَللَّهُمَّ اخْلُفْ فِي أَهْلِي خَيْرًا مِنِّي . فَلَمَّا قُبِضَ قَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ : إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ
 رَاجِعُونَ، عِنْدَ اللَّهِ أُخْتَسِبُ مُصِيبَتِي فَأَجْرُنِي فِيهَا . (صحیح الاسناد)

ترجمہ: روایت ہے ام المؤمنین ام سلمہؓ سے وہ روایت کرتی ہیں ابو سلمہؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب پہنچے کسی کو مصیبت تو کہے انا للہ سے خیر اُن تک۔ یعنی ہم اللہ کے مال ہیں اور ہم اسی کی طرف جانے والے ہیں یا اللہ میں تیرے نزدیک سے اپنی مصیبت کا ثواب چاہتا ہوں تو ثواب دے مجھ کو اس میں اور بدل دے اس سے بہتر چیز یعنی جو فوت ہوگئی مجھ سے پھر جب موت حاضر ہوئی ابو سلمہ کی تو دعا کی انہوں نے کہ یا اللہ میرے پیچھے لا میرے گھر والوں میں مجھ سے بہتر شخص کو پھر جب ان کی روح قبض ہوگئی ام سلمہؓ نے بھی لکھا کہ انا للہ سے آخر تک۔ یعنی ہم اللہ کے مال ہیں ہم اسی کی طرف جانے والے ہیں۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔ غریب ہے اس سند سے اور مروی ہوئی ہے یہ اور سند سے بواسطہ ام سلمہؓ نے لکھا کہ نبی ﷺ سے۔ اور ابو سلمہ کا نام عبد اللہ بن عبد الاسد ہے۔

مترجم: اللہ تعالیٰ نے ام المؤمنین ام سلمہؓ کی دعا کو قبول فرمایا کہ وہ امہات المؤمنین میں داخل ہوئیں اللہ راضی ہو ان سب پر۔



۸۴۔ باب: فی فضل سؤال العافیۃ والمعاfe

عافیت اور لوگوں کے شر اور ایذا سلامتی مانگنے کے فضیلت

(۳۵۱۲) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَيُّ الدُّعَاءِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: ((سَلْ رَبَّكَ الْعَافِيَةَ وَالْمُعَافَاةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ))، ثُمَّ أَتَاهُ فِي الْيَوْمِ الثَّانِي فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَيُّ الدُّعَاءِ أَفْضَلُ؟ فَقَالَ لَهُ مِثْلُ ذَلِكَ، ثُمَّ أَتَاهُ فِي الْيَوْمِ الثَّالِثِ فَقَالَ لَهُ مِثْلُ ذَلِكَ قَالَ: ((فَإِذَا أُعْطِيتَ الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَأُعْطِيتَهَا فِي الْآخِرَةِ فَقَدْ أَفْلَحْتَ)).

(اسنادہ ضعیف) سلسلہ الأحادیث الضعیفة (۲۸۵۱) (اس میں سلمہ بن وردان ضعیف ہے)

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالکؓ سے کہ ایک شخص آیا رسول اللہ ﷺ کے پاس اور اس نے عرض کی کہ یا رسول اللہ کس چیز کا مانگنا اللہ سے افضل ہے آپؐ نے فرمایا مانگ اپنے رب سے عافیت اور معافی دنیا اور آخرت میں پھر آیا وہ دوسرے دن اور اس نے ویسا ہی عرض کیا آپؐ نے پھر ویسا ہی فرمایا پھر آیا وہ تیسرے دن پھر آپؐ نے ویسا ہی فرمایا اور فرمایا کہ جب ملے تجھ کو عافیت دنیا میں اور آخرت میں تو تو مراد کو پہنچ گیا یعنی پھر کیا چاہیے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔ غریب ہے اس سند سے ہم سلمہ بن وردان کی روایت سے اسے جانتے ہیں۔



(۳۵۱۳) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَرَأَيْتَ إِنْ عَلِمْتُ أَيْ لَيْلَةٍ لَيْلَةُ الْقَدْرِ مَا أَقُولُ فِيهَا؟ قَالَ : ((قُولِي : اَللّٰهُمَّ اِنِّكَ عَفُوٌّ تَحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّي)). (اسنادہ صحیح) تحریج مشکاة المصابیح (۲۰۹۱)

ترجمہ: روایت ہے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ عرض کی انہوں نے کہ یا رسول اللہ بتائیے مجھ کو اگر میں جان جاؤں کہ کون سی رات شب قدر رہے تو کیا پڑھوں آپ نے فرمایا کہ اَللّٰهُمَّ سے آخر تک۔ یعنی یا اللہ تو بخشنے والا ہے دوست رکھتا ہے بخشنے والے کو سوجھ کو بخش۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔ صحیح ہے۔



(۳۵۱۴) عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَالَ : قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللَّهِ! عَلِمْنِي شَيْئًا أَسْأَلُهُ اللَّهَ، قَالَ : ((سَلِ اللَّهَ الْعَافِيَةَ))، فَمَكُنْتُ أَبَامًا ثُمَّ جِئْتُ فَقُلْتُ : يَا رَسُولَ اللَّهِ! عَلِمْنِي شَيْئًا أَسْأَلُهُ اللَّهَ؟ فَقَالَ لِي : ((يَا عَبَّاسُ يَا عَمَّ رَسُولُ اللَّهِ سَلِ اللَّهَ الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ)).

(اسنادہ صحیح) تحریج مشکاة (۲۴۹۰) - التحقيق الثاني - سلسلة الأحاديث الصحيحة (۱۵۲۳)

ترجمہ: روایت ہے حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے کہ انہوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! مجھے سکھائیے ایسی چیز کہ میں اللہ سے مانگوں آپ نے فرمایا عافیت مانگو اللہ سے پھر تھوڑے دن میں ٹھہرا اور یہی عرض کی آپ نے فرمایا اے عباس رسول اللہ کے چچا مانگو اللہ سے عافیت دنیا کی اور آخرت کی۔

فائدہ: یہ حدیث صحیح ہے اور عبد اللہ وہ بیٹے حارث کے ہیں وہ بیٹے نوفل کے اور ان کو سامع ہے عباس سے۔



(۳۵۱۵) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((مَا سِئَلَ اللَّهُ شَيْئًا أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ أَنْ يُسْأَلَ الْعَافِيَةَ)).

(اسنادہ ضعیف) تحریج مشکاة (۲۲۳۹) (اس میں عبد الرحمن المکی ضعیف ہے)

ترجمہ: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو چیزیں اللہ سے مانگی جاتی ہیں ان میں اللہ کے نزدیک سب سے بہتر عافیت ہے۔



۸۵۔ باب: دعاء: ((اَللّٰهُمَّ خِرْلِي وَاخْتَرْلِي))

اس دعا کے بیان میں ((اَللّٰهُمَّ خِرْلِي وَاخْتَرْلِي))

(۳۵۱۶) عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا أَرَادَ أَمْرًا قَالَ : ((اَللّٰهُمَّ خِرْلِي وَاخْتَرْلِي)).

(اسنادہ ضعیف) سلسلة الأحاديث الضعيفة (۱۵۱۵) (اس میں نوفل بن عبد اللہ ضعیف ہے)

ترجمہ: روایت ہے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ جب ارادہ کرتے کسی کام کا فرماتے اَللّٰهُمَّ سے آخر تک۔ یعنی یا اللہ اختیار کر میرے واسطے خیر کو اور پسند فرما اور خیر و برکت دے میرے کام میں۔

فائل: یہ حدیث غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم اس کو مگر نفل کی روایت سے۔ اور وہ ضعیف ہیں محدثین کے نزدیک ان کو نفل بن عبد اللہ العرنی کہتے ہیں اور وہ عرفات میں رہا کرتے تھے اور اکیلے انہوں نے یہ روایت بیان کی ہے اور ان کا کوئی متابع نہیں۔



باب

(۳۵۱۷) عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((اَلْوُضُوءُ شَطْرُ الْإِيمَانِ ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ تَمْلَأُ الْمِيزَانَ ، وَسُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ تَمْلَأُ مَا بَيْنَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ ، وَالصَّلَاةُ نُورٌ ، وَالصَّدَقَةُ بُرْهَانٌ ، وَالصَّبْرُ ضِيَاءٌ ، وَالْقُرْآنُ حُجَّةٌ لَكَ . أَوْ عَلَيْكَ كُلُّ النَّاسِ يَغْدُو ، فَبَايَعُ نَفْسَهُ فَمُعْتَقُهَا أَوْ مُوبِقُهَا)) . (اسنادہ صحیح) تخریج مشکاة (۵۹)

ترجمہ: روایت ہے ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: وضو نصف ایمان ہے اور الحمد للہ بھر دیتا ہے میزان اعمال کو یعنی ثواب سے اور سبحان اللہ اور الحمد للہ دونوں بھر دیتے ہیں یا ہر ایک ان میں کا بھر دیتا ہے آسمان و زمین کے درمیان کو اور نماز نور ہے اور صدقہ دلیل ہے ایمان کی اور صبر روشنی ہے اور قرآن حجت ہے تیری نجات کی یا تیرے ہلاک کی اور ہر شخص صبح کرتا ہے اس حال میں کہ بیچنے والا ہے اپنے نفس کا پھر یا اس کا آزاد کرنے والا ہے یا ہلاک کرنے والا یعنی اگر اطاعت و عبادت کی اپنی جان کو عذاب سے نجات دی ورنہ ہلاک کیا۔

فائل: یہ حدیث حسن ہے۔ صحیح ہے۔



۸۶۔ باب: فیہ حدیثان ((التسبیح نصف المیزان))

اس میں دو حدیثیں ہیں ”سبحان اللہ نصف میزان ہے“

(۳۵۱۸) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((اَلتَّسْبِيحُ نِصْفُ الْمِيزَانِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ يَمْلَأُهُ ، وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ لَيْسَ لَهَا دُونَ اللَّهِ حِجَابٌ حَتَّى تَخْلُصَ إِلَيْهِ)) . (اسنادہ ضعیف) تخریج

المشكاة (۲۳۱۳)۔ التحقیق الثانی (اس میں عبد الرحمن بن زیادہ اور اسماعیل بن عیاش دونوں ضعیف ہیں)

ترجمہ: روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: سبحان اللہ آدھی میزان بھر دیتا ہے یعنی ثواب سے اور الحمد

اللہ ساری میزان بھر دیتا ہے اور لا الہ الا اللہ کے اور اللہ کے درمیان کوئی پردہ نہیں یہاں تک کہ وہ اللہ تک پہنچ جاتا ہے یعنی مقبول ہو جاتا ہے۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے۔ اس سند سے اور اسناد اس کی کچھ قوی نہیں۔



(۳۵۱۹) عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ قَالَ: عَدَّهِنَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي يَدِي أَوْ فِي يَدِهِ: ((التَّسْبِيحُ نِصْفُ الْمِيزَانِ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ يَمْلَأُ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ، وَالصَّوْمُ نِصْفُ الصَّبْرِ، وَالطَّهْوَرُ نِصْفُ الْإِيمَانِ)). (اسنادہ ضعیف) تخریج المشكاة (۲۹۶) التعليق الرغیب (۲/۲۴۶) (اس میں جری التہدی مچھول ہے)

ترجمہ: روایت ہے ایک مرد سے جو قبیلہ بنی سلیم سے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے گن دیئے میری پانچ انگلیوں پر ہاتھ کے یا اپنے ہاتھ پر کہ سبحان اللہ آدھی میزان ہے اور یہ پہلی بات ہے اور دوسرے یہ کہ الحمد للہ بھر دیتی ہے اس کو تیسرے یہ کہ اللہ اکبر بھر دیتا ہے آسمان وزمین کے درمیان کو چوتھا یہ کہ روزہ نصف صبر ہے پانچویں یہ کہ طہارت نصف ایمان ہے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔ اور روایت کی شعبہ اور ثوری نے ابواسحاق سے۔



۸۷۔ باب: دعاء عرفہ: ((اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ.....))

عرفہ کی دعا: اے اللہ! تمام تعریفیں تیرے لیے ہیں ہیں.....

(۳۵۲۰) عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ: أَكْثَرُ مَا دَعَا بِهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَشِيَّةَ عَرَفَةَ فِي الْمَوْقِفِ: ((اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ كَالَّذِي تَقُولُ وَخَيْرًا مِمَّا نَقُولُ. اللَّهُمَّ لَكَ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي، وَإِلَيْكَ مَآبِي، وَلَكَ رَبِّ تَوَاتِي. اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَوَسْوَاسَةِ الصُّدْرِ، وَشَتَاتِ الْأَمْرِ. اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا تُجِئُ بِهِ الرِّيحُ)).

(اسنادہ ضعیف) سلسلة الأحاديث الضعيفة (۲۹۱۸) (اس میں قیس بن ربیع کا حافظ آخر میں خراب ہو گیا تھا۔)

ترجمہ: روایت ہے حضرت علیؑ سے کہا انہوں نے کہ اکثر جو دعا کی رسول اللہ ﷺ نے عرفہ کے دن بعد دوپہر کے وقوف عرفات میں وہ یہ تھی اللَّهُمَّ سے آخر تک۔ یعنی یا اللہ تجھ کو تعریف ہے جیسے تو کہے اور بہتر اس سے جیسے ہم کہیں یا اللہ تیرے لیے ہے نماز ہماری قربانی اور زندگی اور موت ہماری اور تیری ہی طرف ہے لوٹنا ہمارا اور تیرے ہی لیے یا اللہ میراث میری یا اللہ میں

تجھ سے پناہ مانگتا ہوں عذاب قبر سے اور دوسرے سے سینہ کے اور پریشانی سے کام کے یا اللہ میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں اس شر سے جو ہوالاتی ہے۔

فائل: یہ حدیث غریب ہے اس سند سے۔ اور اسناد اس کی قوی نہیں۔



۸۸۔ باب: دعاء: ((اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا سَأَلَكَ نَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ ﷺ))

دعا: اے اللہ! ہم تجھ سے ہر اس خیر کا سوال کرتے ہیں جس کا تیرے نبی محمد ﷺ نے سوال کیا

(۳۵۲۱) عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ : دَعَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِدُعَاءٍ كَثِيرٍ لَمْ نَحْفَظْ مِنْهُ شَيْئًا فَلَمَّا يَارَسُوْلَ اللَّهِ! دَعَوْتُ بِدُعَاءٍ كَثِيرٍ لَمْ نَحْفَظْ مِنْهُ شَيْئًا قَالَ ((أَلَا أَدُلُّكُمْ عَلَى مَا يَجْمَعُ ذَلِكُ كُلُّهُ؟ نَقُولُ اللَّهُمَّ: إِنَّا نَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا سَأَلَكَ مِنْهُ نَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ ﷺ، وَنَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَ مِنْهُ نَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ ﷺ وَأَنْتَ الْمُسْتَعَانُ وَعَلَيْكَ الْبَلَاءُ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ)).

(اسنادہ ضعیف) سلسلۃ الأحادیث الضعیفۃ (۳۳۵۶) (اس میں لیث بن ابوسلمہ راوی ضعیف ہے)

ترجمہ: روایت ہے ابوامامہؓ سے کہ پڑھیں رسول اللہ ﷺ نے بہت سی دعائیں کہ یاد نہ رہیں پھر عرض کی یا رسول اللہ آپؐ نے بہت سی دعائیں کیں کہ ہم کو کچھ یاد نہ رہیں آپؐ نے فرمایا میں تم کو ایسی چیز بتا دوں جو ان کی جامع ہو تم کہو اللہم سے آخر تک۔ یعنی یا اللہ ہم مانگتے ہیں تجھ سے وہ خیر جو مانگی تجھ سے تیرے محمد نبی ﷺ نے اور پناہ میں آتے ہیں ہم تیری اس کے شر سے جس سے پناہ مانگی تیرے نبی محمد ﷺ نے اور تو ہی مددگار ہے اور تو ہے پہنچانے والا یعنی خیر اور شر کا اور طاقت گناہ سے بچنے کی اور قوت عبادت کرنے کی نہیں مگر اللہ کی طرف سے۔

فائل: یہ حدیث حسن ہے۔ غریب ہے۔



۸۹۔ باب: دعاء: ((يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوبِ))

دعا: اے دلوں کے پھیرنے والے.....

(۳۵۲۲) عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ قَالَ : قُلْتُ يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوبِ! مَا كَانَ أَكْثَرُ دُعَاءِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِذَا كَانَ عِنْدَكَ؟ قَالَتْ : كَانَ أَكْثَرُ دُعَائِهِ: ((يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوبِ! ثَبِّتْ قَلْبِي عَلَى دِينِكَ)). قَالَتْ : فَقُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللَّهِ! مَا أَكْثَرُ دُعَائِكَ يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوبِ! ثَبِّتْ قَلْبِي عَلَى دِينِكَ؟ قَالَ : ((يَا أُمَّ سَلَمَةَ! إِنَّهُ

لَيْسَ أَدْمِيٌّ إِلَّا وَقَلْبُهُ بَيْنَ أَصْبُعَيْنِ مِنْ أَصَابِعِ اللَّهِ فَمَنْ شَاءَ أَقَامَ وَمَنْ شَاءَ أَزَاغَ)). فَتَلَا مُعَاذَ رَبِّنَا لَا تَزِغْ قُلُوبَنَا بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنَا ﴿الآية﴾. (اسنادہ صحیح) ظلال الحنة (۲۲۳)

ترجمہ: روایت ہے شہر بن حوشب سے کہ انہوں نے کہا ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے کہ اے ام المؤمنین آپ کی اکثر دعا کیا تھی جب وہ آپ کے پاس ہوتے انہوں نے کہا یا مقلب القلوب ثبت قلبی علی دینک اے دلوں کے پھیرنے والے جمادے میرے دل کو اپنے دین پر سو میں نے عرض کی یا رسول اللہ آپ اکثر یہ دعا کیوں کرتے ہیں آپ نے فرمایا اے ام سلمہ! کوئی آدمی ایسا نہیں جس کا دل اللہ کی دو انگلیوں میں نہ ہو پھر جسے وہ چاہتا ہے قائم رکھتا ہے یعنی دین حق پر اور جسے چاہتا ہے اس کا دل ٹیڑھا کر دیتا ہے۔ پھر معاذ نے جو راوی حدیث ہیں یہ آیت پڑھی ﴿رَبَّنَا لَا تَزِغْ﴾ الآية یعنی اے رب ہمارے مت ٹیڑھا کر ہمارے دلوں کو بعد اس کے کہ ہدایت کی تونے۔

فائدہ: اس بارے میں ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا نواس بن سمان انس جابر عبد اللہ بن عمر واد نعیم بن ہمار رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ اور یہ حدیث حسن ہے۔



۹۰۔ باب: دعاء دفع الارق ((اللَّهُمَّ رَبَّ السَّمَوَاتِ.....))

خوف یا وسوسہ دور کرنے کی دعاء ”اللهم رب السماوات“.....

(۳۰۲۳) عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ : شَكَا خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ الْمَخْزُومِيُّ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَا آتَانُمُ اللَّيْلُ مِنَ الْأَرْقِ. فَقَالَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ : ((إِذَا أُوتِيَ إِلَى فِرَاشِكَ فَقُلْ : اللَّهُمَّ رَبَّ السَّمَوَاتِ السَّبْعِ وَمَا أَظْلَمْتُ، وَرَبَّ الْأَرْضَيْنِ وَمَا أَقْلَمْتُ، وَرَبَّ الشَّيَاطِينِ وَمَا أَضْلَمْتُ، كُنْ لِي جَارًا مِنْ شَرِّ خَلْقِكَ كُلِّهِمْ جَمِيعًا أَنْ يَفْرُطَ عَلَيَّ أَحَدٌ مِنْهُمْ أَوْ أَنْ يَبْغِيَ عَلَيَّ، عَزَّ جَارَكَ وَجَلَّ ثَنَاؤُكَ وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ وَلَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ)).

(اسنادہ ضعیف) الکلم الطیب (۳۳/۴۷) تخریج المشکاۃ (۲۴۱۱) (اس میں الحکم بن ظہیر راوی متروک ہے)

ترجمہ: روایت ہے بریدہ سے کہ شکایت کی خالد بن الولید نے نبی ﷺ سے کہ رات کو میں نہ سو سکا یعنی کسی وسوسہ یا خوف کے سبب سے سو فرمایا نبی ﷺ نے جب پہنچے تو اپنے بچھونے پر کہہ تو اللہم سے آخر تک۔ یعنی یا اللہ پالنے والے ساتوں آسمانوں کو اور جن پر انہوں نے سایہ کیا اور پالنے والے زمینوں کو اور جن کو انہوں نے اٹھایا اور پالنے والے شیطانوں کو اور جن کو انہوں نے گمراہ کیا ہو جاتا تو ہمایہ میرا اپنی ساری مخلوق کے شر سے بچانے کو نہ زیادتی کرے ان میں سے کوئی مجھ پر یا بغاوت، معزز ہے ہمایہ تیرا اور بزرگ ہے تاثیر کی کوئی معبود نہیں سوا تیرے کوئی معبود نہیں مگر تو۔

فائدہ : اس حدیث کی اسناد قوی نہیں اور حکم بن ظہیر جو اس کی سند میں ہے وہ متروک الحدیث ہے کہ چھوڑ دی اس سے حدیث لینا بعض محدثین نے۔ اور مروی ہے یہ حدیث نبی ﷺ سے اور سند سے بھی سوا اس کے۔ اور وہ مرسل ہے۔



۹۱۔ باب: قول ((يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ وَأَلِظُوا يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ))

قول: اے زندہ قائم رکھنے والے..... اور لازم پکڑو تم یا ذوالجلال والا کرام کو

(۳۵۲۴) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا كَرَبَهُ أَمْرٌ قَالَ : ((يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ أَسْتَغِيْثُ)) وَبِإِسْنَادِهِ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((اَلِظُّوْا بِذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ)) .

(حسن صحیح) تخریج الکلم الطیب / ۱۱۸ / ۷۶۔ سلسلۃ الأحادیث الصحیحۃ (۱۵۳۶)

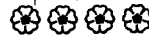
ترجمہ: روایت ہے انس بن مالکؓ سے کہا انہوں نے کہ تھے نبی ﷺ جب کوئی سخت کام ان پر آتا فرماتے یا حی یا قیوم برحمتک استغیث یعنی اے حی زندہ قائم رکھنے والے تیری رحمت کے وسیلہ سے فریاد کرتا ہوں میں۔ اور اسی اسناد سے مروی ہے کہ فرمایا آپؐ نے لازم پکڑو تم ذوالجلال والا کرام کو یعنی اے بڑائی اور بزرگی والے۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے۔ اور مروی ہوئی ہے یہ انسؓ سے اور سند سے بھی سوا اس سند کے۔ چنانچہ روایت کی ہم نے محمود بن غیلان نے انہوں نے مؤمل سے انہوں نے حماد بن سلمہ سے انہوں نے حمید سے انہوں نے انس بن مالکؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے کہ فرمایا آپؐ نے لازم پکڑو تم یا ذوالجلال والا کرام۔ یہ حدیث غریب ہے۔ اور محفوظ نہیں۔ اور مروی ہوئی یہ حماد بن سلمہؓ سے انہوں نے روایت کی حمید سے انہوں نے حسن بصری سے انہوں نے نبی ﷺ سے اور یہ صحیح زیادہ ہے۔ اور مؤمل نے اس میں غلطی کی کہ کہا روایت ہے حمید سے وہ روایت کرتے ہیں انسؓ سے اور ان کا کوئی متابع نہیں۔



(۳۵۲۵) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : ((اَلِظُّوْا بِذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ)) . (اسنادہ صحیح) [انظر ماقبلہ]

ترجمہ: انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا لازم پکڑو تم یا ذوالجلال والا کرام کو۔



۹۲۔ باب: فضل من اوی الی فراشه طاهرا یذکر اللہ

جو جائے اپنے بستر پر طہارت کے ساتھ اور یاد کرتا رہے اللہ تعالیٰ کو اس کی فضیلت

(۳۵۲۶) عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ : ((مَنْ أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ طَاهِرًا))

يَذْكُرُ اللَّهُ حَتَّى يُدْرِكَهُ النَّعَاسُ لَمْ يَنْقَلِبْ سَاعَةً مِّنَ اللَّيْلِ يَسْأَلُ اللَّهُ شَيْئًا مِّنْ خَيْرِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ إِلَّا أُعْطَاهُ اللَّهُ إِنِّيَأَهُ)). (اسنادہ ضعیف) التعليق الرغيب: ۲۷۱ تخريج المشكاة (۱۲۵۰) تخريج الكلم

الطیب (۲۹/۴۳ - التحقیق الثانی) (اس میں شہر بن حوشب راوی ضعیف ہے)

ترجمہ: روایت ہے ابو امامہ باہلیؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: جو جائے اپنے بچھونے پر طہارت کے ساتھ اور یاد کرتا رہے اللہ کو یہاں تک کہ سو جائے نہیں کروٹ لیتا ہے وہ کسی طرف مگر جو مانگتا ہے وہ اللہ سے خیر دنیا اور آخرت کی اللہ اسے عنایت فرماتا ہے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔ غریب ہے اور مروی ہوئی یہ شہر بن حوشب سے وہ روایت کرتے ہیں ابو ظبیہ سے وہ عمرو بن عبسہ سے وہ نبی ﷺ سے۔



۹۳ - باب

(۳۵۲۷) عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ : سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ رَجُلًا يَدْعُو يَقُولُ : اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْأَلُكَ تَمَامَ النِّعْمَةِ، فَقَالَ : ((اُنِّىْ شَيْءٍ تَمَامِ النِّعْمَةِ))؟ قَالَ : دَعْوَةٌ دَعَوْتُ بِهَا اَرْجُوْا بِهَا الْخَيْرَ، قَالَ : ((فَاِنَّ مِنْ تَمَامِ النِّعْمَةِ دُخُوْلَ الْجَنَّةِ وَالْفُوزَ مِنَ النَّارِ)) وَ سَمِعَ رَجُلًا وَهُوَ يَقُولُ : يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ فَقَالَ : ((قَدْ اسْتَجِبَ لَكَ فَسَلْ)) وَ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ رَجُلًا وَهُوَ يَقُولُ : اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْأَلُكَ الصَّبْرَ قَالَ : ((سَأَلْتَ اللّٰهَ الْبَلَاءَ فَاسْأَلْنِىْ الْعَافِيَةَ))). (اسنادہ ضعیف) سلسلة الأحاديث الضعيفة (۴۵۲۰)

ترجمہ: روایت ہے معاذ بن جبلؓ سے کہا انہوں نے کہ سنا نبی ﷺ نے ایک شخص کو کہہتا تھا یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں پوری نعمت تو آپؐ نے فرمایا کیا ہے پوری نعمت اس نے عرض کی کہ میں نے ایک دعا کی کہ امید رکھتا ہوں اس سے بہتری کی آپؐ نے فرمایا پوری نعمت سے ہے داخل ہونا جنت میں اور نجات جانا دوزخ سے اور سنا آپؐ نے ایک شخص کو کہتا تھا یا ذوالجلال والاكرام آپؐ نے فرمایا تیری دعا مقبول ہے اب سوال کر اور سنا آپؐ نے ایک شخص کو کہتا تھا یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں تجھ سے صبر آپؐ نے فرمایا تو نے بلا مانگی اب اللہ سے عافیت مانگ لے۔

فائدہ: یہ روایت کی ہم سے محمد بن منیع نے انہوں نے اسماعیل سے انہوں نے جریری سے اسی اسناد سے مانند اس کے یہ حدیث حسن ہے۔



(۳۵۲۸) عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ : ((إِذَا فَرَعَ أَحَدُكُمْ فِى النَّوْمِ

فَلْيَقُلْ: أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّاتِ مِنْ غَضَبِهِ وَعِقَابِهِ وَشَرِّ عِبَادِهِ، وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِينِ وَأَنْ يَحْضُرُونِ. فَإِنَّهَا لَنْ تَضُرَّهُ)) فَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو يُعَلِّمُهَا مَنْ بَلَغَ مِنْ وَلَدِهِ، وَمَنْ لَمْ يَبْلُغْ مِنْهُمْ كَتَبَهَا فِي صَلَاتِهِ ثُمَّ عَلَّقَهَا فِي عُنُقِهِ. (حسن) دون قوله "فكان عبد الله": الكلم الطيب/ ٤٨/ ٣٥

ترجمہ: روایت ہے عمرو بن شعیب کے دادا سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب کوئی تم میں سے نیند میں چوک پڑے کہہ اعود سے بحضور تک۔ یعنی میں اللہ کی پوری باتوں کی پناہ میں آتا ہوں اس کے غضب سے اور عذاب سے اور اس کے بندوں کے فساد سے اور وسوسوں سے شیطان کے اور اس سے کہ وہ ہمارے پاس آئیں سو وہ خواب اسے ضرر نہ کرے گا۔ عبد اللہ بن عمرو سکھا دیتے تھے اس کو جو بالغ ہوتا تھا ان کی اولاد سے اور جو نابالغ ہوتا تھا اس کو لکھ کر اس کے گلے میں لٹکا دیتے تھے۔
فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔ غریب ہے۔



۹۴۔ باب: دعاء علمہ ﷺ ابابکر.....

دعا جو آپ ﷺ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو سکھائی

(۳۵۲۹) عَنْ أَبِي رَاشِدٍ الْخُبْرَانِيِّ قَالَ: أَتَيْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو بْنَ الْعَاصِ فَقُلْتُ لَهُ حَدِّثْنَا مِمَّا سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأَتَانِي إِلَيَّ صَحِيفَةً فَقَالَ: هَذَا مَا كَتَبَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ: فَنَظَرْتُ فِيهَا فَإِذَا فِيهَا إِنَّ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! عَلَّمَنِي مَا أَقُولُ إِذَا أَصْبَحْتُ وَإِذَا أَمْسَيْتُ، قَالَ: ((يَا أَبَا بَكْرٍ قُلْ: اللَّهُمَّ فَاطِرَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ وَمَلِيكُهُ أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِي وَمِنْ شَرِّ الشَّيْطَانِ وَشَرِّكَه وَأَنْ أَقْتَرِفَ عَلَى نَفْسِي سُوءًا أَوْ أُجْرَهُ إِلَى مُسْلِمٍ)) . (استادہ صحیح) تخريج الكلم الطيب (۹/۲۲) الصحيحة (۲۷۶۳)

ترجمہ: روایت ہے ابوراشد خمرانی سے کہا انہوں نے آیا کہ میں عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کے پاس اور ان سے کہا کہ کوئی حدیث بیان کرو مجھ سے جو نبی ہو تم نے رسول اللہ ﷺ سے سوائے انہوں نے میری طرف ایک صحیفہ یعنی ورق لکھا ہوا ڈال دیا اور کہا کہ لکھو ادیا مجھ کو رسول اللہ ﷺ نے۔ کہا راوی نے کہ میں نے اسے دیکھا اس میں لکھا تھا کہ ابوبکرؓ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ سکھائیے مجھ کو جو میں کہا کروں صبح اور شام تو فرمایا آپؐ نے کہ ہو تم اللہم سے آخر تک۔ یعنی یا اللہ پیدا کرنے والے آسمانوں اور زمین کے جاننے والے چھپی اور کھلی کے کوئی معبود بحق نہیں مگر، تو تو رب ہے ہر چیز کا اور مالک پناہ میں آتا ہوں میں تیری اپنے نفس کے شر سے اور شیطان کے فساد سے اور شر اکت سے اور اس سے کہ کماؤں میں اپنے اوپر برائی یا کھینچ لے جاؤں اس کو کسی مسلم کی طرف۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔ غریب ہے اس سند سے۔



۹۵۔ باب: ((لَا أَحَدٌ أَغْيَرُ مِنَ اللَّهِ.....))

اللہ تعالیٰ سے بڑھ کر کوئی غیرت والا نہیں

(۳۵۳۰) عَنْ عُمَرُو بْنِ مَرْثَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ يَقُولُ. قُلْتُ لَهُ: أَنْتَ سَمِعْتَهُ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ؟ قَالَ: نَعَمْ، وَرَفَعَهُ أَنَّهُ قَالَ: ((لَا أَحَدٌ أَغْيَرُ مِنَ اللَّهِ وَلِلذَلِكَ حَرَمُ الْفَوَاحِشِ مَا ظَهَرَهَا وَمِنْهَا وَمَا بَطَّنَ، وَلَا أَحَدٌ أَحَبُّ إِلَيْهِ الْمَدْحُ مِنَ اللَّهِ وَلِلذَلِكَ مَدْحُ نَفْسِهِ)).

(اسنادہ صحیح)

ترجمہ: روایت ہے عمرو بن مرہ سے کہا انہوں نے کہ سنائیں نے ابووائل سے کہا انہوں نے کہ سنائیں نے عبد اللہ بن مسعود سے عمرو بن مرہ کہتے تھے کہ میں نے پوچھا ابووائل سے کہ تم نے خود سنا عبد اللہ سے انہوں نے کہا ہاں مرفوع کی انہوں نے روایت یعنی فرمایا آنحضرتؐ نے کہ اللہ سے بڑھ کر کوئی غیرت والا نہیں اور اس لیے حرام کیا اس نے بے حیائیوں کو کھلی ہوں یا چھپی اور کسی کو تعریف اچھی نہیں لگتی جتنی اللہ کو اچھی لگتی ہے اور اس لیے اس نے خود تعریف کی اپنی ذات مقدس کی۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔ صحیح ہے۔



۹۶۔ باب: ((اللَّهُمَّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي ظُلْمًا كَثِيرًا.....))

دعاء: اے اللہ! میں نے ظلم کیا اپنی جان پر بہت.....

(۳۵۳۱) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ أَنَّهُ قَالَ: يَارَسُولَ اللَّهِ! عَلَّمَنِي دُعَاءً أَدْعُوهُ فِي صَلَاتِي قَالَ: ((قُلْ: اللَّهُمَّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي ظُلْمًا كَثِيرًا وَلَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ فَاعْفِرْ لِي مَغْفِرَةً مِنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِي إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ)). (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: روایت ہے عبد اللہ سے کہ انہوں نے عرض کی کہ اے رسول اللہ کے مجھے ایسی دعا سکھائیے کہ میں اپنی نماز میں پڑھا کروں آپؐ نے فرمایا کہ تُو اللہم سے آخر تک۔ یعنی یا اللہ میں نے ظلم کیا اپنی جان پر بہت اور نہیں بخشا گناہوں کو کوئی مگر تو سو بخش دے مجھ کو اپنے نزدیک سے بخشا اور رحمت کر مجھ پر بے شک تو ہی ہے بخشنے والے رحمت کرنے والے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔ صحیح ہے غریب ہے۔

(۳۵۳۲) عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ أَبِي وَدَاعَةَ قَالَ : جَاءَ الْعَبَّاسُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَكَأَنَّهُ سَمِعَ شَيْئًا فَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ : ((مَنْ أَنَا؟)) فَقَالُوا: أَنْتَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْكَ السَّلَامُ. قَالَ : ((أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، إِنَّ اللَّهَ خَلَقَ الْخَلْقَ فَجَعَلَنِي فِي خَيْرِهِمْ فِرْقَةً، ثُمَّ جَعَلَهُمْ فِرْقَتَيْنِ فَجَعَلَنِي فِي خَيْرِهِمْ فِرْقَةً، ثُمَّ جَعَلَهُمْ قَبَائِلَ، فَجَعَلَنِي فِي خَيْرِهِمْ قَبِيلَةً، ثُمَّ جَعَلَهُمْ بُيُوتًا فَجَعَلَنِي فِي خَيْرِهِمْ بَيْتًا وَخَيْرِهِمْ نَسَبًا)). (اسنادہ ضعیف) سلسلہ الأحادیث الضعیفة (۲۰۷۳) یزید بن ابی زیاد ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے مطلب بن ابی وداعہ سے کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ آئے رسول اللہ ﷺ کے پاس گویا کہ وہ کچھ سن کر آئے تھے (قریش سے) تو آپ ﷺ منبر پر کھڑے ہوئے اور فرمایا میں کون ہوں؟ لوگوں نے کہا آپ رسول ہیں اللہ کے سلام ہے آپ پر۔ فرمایا آپ ﷺ نے کہ میں محمد ﷺ ہوں بیٹا عبد اللہ کا وہ بیٹے عبد المطلب کے اللہ نے ساری مخلوق کو پیدا کیا اور ان کے اچھے لوگوں میں سے مجھے پیدا کیا پھر ان کے دو گروہ کئے تو مجھے بہتر گروہ میں بنایا پھر ان کے کئی قبیلے بنائے اور مجھے بہتر قبیلے سے پیدا کیا پھر ان کے کئی گھر بنائے اور مجھے بہتر گھر میں پیدا کیا اور بہتر ذات میں۔



۹۷۔ باب: فی تساقط الذنوب

گناہوں کو جھاڑ دینے والے کلمات

(۳۵۳۳) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ مَرَّ بِشَجَرَةٍ يَابِسَةٍ الْوَرَقِ فَضَرَبَهَا بِعَصَاهُ فَتَنَازَرَتِ الْوَرَقُ. فَقَالَ : ((إِنَّ الْحَمْدَ لِلَّهِ وَسُبْحَانَ اللَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ لَتَسَاقِطَ مِنَ ذُنُوبِ الْعَبْدِ كَمَا تَسَاقِطُ وَرَقُ الشَّجَرَةِ هَذِهِ)). (اسنادہ حسن) التعليق الرغيب (۲/۲۴۹)

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ گزرے ایک درخت پر جس کے پتے سوکھے تھے سو مارا اس کو اپنی لاشی سے اور پتے اس کے جھڑ پڑے، سو فرمایا آپ نے کہ یہ چاروں کلمے الحمد للہ وغیرہ بندے کے گناہ جھاڑ دیتے ہیں جیسے جھڑتے ہیں پتے اس درخت کے۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے۔ اور نہیں جانتے ہم غمش کو کہ سماع ہوا ان کو انسؓ سے مگر انہوں نے دیکھا ہے انس رضی اللہ عنہ کو اور نظر کی ہے ان کی طرف۔



(۳۵۳۴) عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الشَّيْبِ السَّبَّائِيِّ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا

شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ عَشْرَ مَرَّاتٍ عَلَى إِثْرِ الْمَغْرِبِ بَعَثَ اللَّهُ لَهُ مَسْلَحَةً يَحْفَظُونَهُ مِنَ الشَّيْطَانِ حَتَّى يُصْبِحَ وَكُتِبَ لَهُ بِهَا عَشْرَ حَسَنَاتٍ مُوجِبَاتٍ وَمَحَى عَنْهُ عَشْرَ سَيِّئَاتٍ مُؤِيقَاتٍ وَكَانَتْ لَهُ بِعَدْلِ عَشْرِ رَقَبَاتٍ مُؤْمِنَاتٍ))

(اسنادہ حسن) صحیح الترغیب والترہیب (۱/۱۶۰/۴۷۲)

ترجمہ: روایت ہے عمارہ بن حمیب السہمی سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: جو کہے لا الہ الا اللہ سے قدر تک۔ دس بار بعد مغرب کے بھیجے گا اللہ تعالیٰ اس کی طرف فرشتے کہ حفاظت کریں گے وہ اس کی صبح تک اور لکھی جائیں گی اس کے لیے دس نیکیاں رحمت کی واجب کرنے والی اور مٹائی جائیں گی اس سے دس برائیاں ہلاک کرنے والی اور ثواب ہوگا اس کو دس بردہ آزاد کرنے کا جو مسلمان ہوں۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے حسن ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر روایت سے لیث بن سعد کی اور ہم نہیں جانتے کہ عمارہ بن حمیب کو سامع ہونی ﷺ سے۔



۹۸۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي فَضْلِ التَّوْبَةِ وَالِاسْتِغْفَارِ وَمَا ذَكَرَ مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ لِعِبَادِهِ

توبہ اور استغفار کی فضیلت کے بیان میں اور اللہ تعالیٰ کی رحمت کا اپنے بندوں پر

(۳۵۳۵) عَنْ زَيْدِ بْنِ حُبَيْشٍ قَالَ: أَتَيْتُ صَفْوَانَ بْنَ عَسَّالٍ الْمُرَادِيَّ أَسْأَلُهُ عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ فَقَالَ: مَا جَاءَ بِكَ يَا زَيْدُ؟ فَقُلْتُ ابْتِغَاءَ الْعِلْمِ. فَقَالَ: إِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَتَصْغُرُ أُجْنَحَتُهَا لِطَالِبِ الْعِلْمِ رِضًا بِمَا يَطْلُبُ، فَقُلْتُ إِنَّهُ حَكٌّ فِي صَدْرِي الْمَسْحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ بَعْدَ الْغَائِطِ وَالْبَوْلِ وَكُنْتُ أَمْرًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ فَجِئْتُ أَسْأَلُكَ هَلْ سَمِعْتَهُ يَذْكُرُ فِي ذَلِكَ شَيْئًا؟ قَالَ: نَعَمْ كَانَ يَأْمُرُنَا إِذَا كُنَّا سَفَرًا أَوْ مُسَافِرِينَ أَنْ لَا نَنْزِعَ خِفَافَنَا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَلَيَالِيَهُنَّ إِنْ مِنْ جَنَابَةٍ لَكِنْ مِنْ غَائِطٍ وَبَوْلٍ وَنَوْمٍ. قَالَ فَقُلْتُ: هَلْ سَمِعْتَهُ يَذْكُرُ فِي الْهَوَى شَيْئًا؟ قَالَ: نَعَمْ؟ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي سَفَرٍ فَبَيْنَا نَحْنُ عِنْدَهُ إِذْ نَادَاهُ أَغْرَابِيُّ بِصَوْتٍ لَهُ جَهْوَرِيٍّ يَأْمَحِدُ! فَاجَابَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى نَحْوِ مِنْ صَوْتِهِ: ((هَآؤُمْ)). فَقُلْنَا لَهُ: وَيَحْكُ أَغْضَضَ مِنْ صَوْتِكَ فَإِنَّكَ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ وَقَدْ نَهَيْتَ عَنْ هَذَا، فَقَالَ وَاللَّهِ لَا أَغْضَضُ. قَالَ لِأَغْرَابِيٍّ: الْمَرْءُ يُحِبُّ الْقَوْمَ وَلَمَّا يَلْحَقْ بِهِمْ، قَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((الْمَرْءُ مَعَ مَنْ

أَحَبُّ يَوْمٍ الْقِيَامَةِ)) فَمَا زَالَ يُحَدِّثُنَا حَتَّى ذَكَرَ بَابًا مِنْ قِبَلِ الْمَغْرِبِ مَسِيرَةُ سَبْعِينَ عَامًا عَرَضَهُ أَوْ الرَّائِبُ فِي عَرَضِهِ أَرْبَعِينَ أَوْ سَبْعِينَ عَامًا، قَالَ سُفْيَانُ: قِبَلِ الشَّامِ، خَلَقَهُ اللَّهُ يَوْمَ خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ مَفْتُوحًا يَعْنِي لِلتَّوْبَةِ لَا يُغْلَقُ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْهُ. (اسنادہ حسن) التعليق الرغيب: ۷۳/۴

ترجمہ: روایت ہے زر بن حبیش سے انہوں نے کہا گیا میں صفوان بن عسال مرادی کے پاس کہ پوچھوں ان سے مسح موزوں کا سو پوچھا انہوں نے کیوں آئے تم اے زرتو کہا میں نے علم حاصل کرنے کو تو کہا انہوں نے ملائکہ اپنے بازو بچھاتے ہیں طالب علم کے لیے اس کی طلب سے راضی ہو کر پھر میں نے کہا کہ میرے دل میں خیال آیا موزوں کے مسح کا بعد پاخانے اور پیشاب کے کریں یا نہ کریں اور میں ایک اصحابی ہوں رسول اللہ ﷺ کا سو آیا میں تمہارے پاس کہ پوچھوں میں تم سے کہ کچھ سنا ہے تم نے آپ سے کہ ذکر کرتے ہوں اس کا انہوں نے کہا ہاں ہم کو حکم کرتے تھے آپ جب ہم مسافر ہوں کہ نہ اتاریں ہم موزے تین دن اور رات مگر غسل جنابت کے لیے اور نہ اتاریں ہم پاخانے یا پیشاب یا سونے کے بعد پھر کہا میں نے کہ کچھ سنا تم نے ذکر کرتے تھے محبت کا انہوں نے کہا ہم ایک میں سفر ساتھ تھے رسول اللہ ﷺ کے ایک اعرابی آیا اور اس نے بلند آواز سے پکارا یا محمد تو آپ نے اس کو جواب دیا آسی آواز سے اور فرمایا کہ آؤ ہم نے اس سے کہا اے خرابی تیری پست کرا اپنی آواز کو کہ تو پاس ہے نبی ﷺ کے اور منع ہے ان کے پاس آواز بلند کرنا تو کہا اس نے واللہ میں پست نہ کروں گا اپنی آواز کو اور کہا اس نے کہ آدمی دوست رکھتا ہے ایک قوم کو اور نہیں ملتا ان سے اور فرمایا نبی ﷺ نے کہ آدمی قیامت کے دن اس کے ساتھ ہوگا جس کو چاہتا ہے یعنی عمل میں اگر چہ ان کے برابر نہ ہو پھر صفوان مجھ سے باتیں کرتے رہے یہاں تک ذکر کیا ایک دروازہ کہ مغرب کی طرف ہے چوڑاں اس کی ایسی ہے کہ چالیس یا ستر برس تک اس میں چلا جائے۔ اور سفیان نے کہا کہ وہ شام کی طرف سے پیدا کیا ہے اس کو اللہ نے جس دن پیدا کیا ہے آسمانوں کو اور زمین کو اور وہ کھلا ہوا ہے یعنی توبہ کے لیے اور بند نہیں ہوتا یہاں تک کہ آفتاب نکلے مغرب سے۔

فانلا: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔



(۳۵۳۶) عَنْ زَيْدِ بْنِ حُبَيْشٍ قَالَ: أَتَيْتُ صَفْوَانَ بْنَ عَسَّالٍ الْمُرَادِيَّ فَقَالَ لِي: مَا جَاءَ بِكَ، قُلْتُ: ابْتِغَاءَ الْعِلْمِ، قَالَ: بَلَّغْنِي أَنَّ الْمَلَائِكَةَ تَضَعُ أَجْنِحَتَهَا لِطَالِبِ الْعِلْمِ رِضًا بِمَا يَفْعَلُ. قَالَ: قُلْتُ لَهُ: إِنَّهُ حَاكٍ أَوْ حَكٌّ فِي نَفْسِي شَيْءٌ مِنَ الْمَسْحِ عَلَى الْخَفِيِّ فَهَلْ حَفِظْتَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِيهِ شَيْئٌ؟ قَالَ: نَعَمْ، كُنَّا إِذَا سَفَرْنَا أَوْ مُسَافِرِينَ أَمَرْنَا أَنْ لَا نَخْلَعُ خِفَاتَنَا ثَلَاثًا إِلَّا مِنْ جَنَابَةٍ وَلَكِنْ مِنْ غَائِطٍ وَبَوْلٍ وَنَوْمٍ، قَالَ: فَقُلْتُ: فَهَلْ حَفِظْتَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي الْهَوَى شَيْئٌ؟ قَالَ: نَعَمْ، كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ فَنَادَاهُ رَجُلٌ كَانَ فِي أَحْرِ الْقَوْمِ بِصَوْتِ جَهْوَرِيٍّ، أَعْرَابِيٍّ جِلْفٍ

جَافٍ، فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ! فَقَالَ لَهُ الْقَوْمُ: مَهْ إِنَّكَ قَدْ نَهَيْتَ عَنْ هَذَا، فَأَجَابَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى نَحْوِ مِنْ صَوْتِهِ: ((هَآؤُمْ)) فَقَالَ: الرَّجُلُ يُحِبُّ الْقَوْمَ وَلَمَّا يَخْلُقْ بِهِمْ. قَالَ: فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((الْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ)). قَالَ زَيْدٌ فَمَا يَرْحَ يُحْدِثُنِي حَتَّى حَدَّثَنِي أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ جَعَلَ بِالْمَغْرِبِ بَابًا عَرْضُهُ مَسِيرَةُ سَبْعِينَ عَامًا لِلتَّوْبَةِ لَا يُغْلَقُ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ قِبَلِهِ وَذَلِكَ قَوْلُ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى ﴿يَوْمَ يَأْتِي بَعْضُ آيَاتِ رَبِّكَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا إِيْمَانُهَا﴾. (صحيح الاسناد) [انظر ماقبله]

ترجمہ: اس کا دیر گزر چکا ہے۔

اس میں عربی کو جلف جاف کہا یعنی احمق سخت و درشت مزاج اور باب توبہ کے بیان کے بعد یہ آیت پڑھی ﴿یوم یاتی﴾ الایہ یعنی جس دن آجائیں گی بعض نشانیاں تیرے رب کی نفع نہ دے گا اس دن کسی کو ایمان اس کا یعنی جب آفتاب مغرب سے طلوع کرے گا کسی کی توبہ قبول نہ ہوگی۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔ غریب ہے۔



(۳۵۳۷) عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ اللَّهَ يَقْبَلُ تَوْبَةَ الْعَبْدِ مَا لَمْ يُغْرِغْ)).

(اسنادہ حسن) التعليق الرغیب (۷۵/۴) تخریج مشکاة المصابیح ۲۳۴۳۔ التحقیق الثانی)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا اللہ توبہ قبول کرتا ہے بندے کی جب تک کہ غرغ نہ کرے۔ یعنی آخر سانس نہ لے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔ غریب ہے۔ روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے ابوعامر عقدی سے انہوں نے عبد الرحمن سے انہوں نے اپنے باپ ثابت سے انہوں نے مکحول سے انہوں نے جبیر بن نصیر سے انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اوپر کی روایت کے اسی کے ہم معنی۔



(۳۵۳۸) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لِلَّهِ أَفْرُحُ بِتَوْبَةِ أَحَدِكُمْ مِنْ أَحَدِكُمْ بِضَالَّتِهِ إِذَا وَجَدَهَا)). (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے اللہ تعالیٰ بندے کی توبہ سے اس سے زیادہ خوش ہوتا ہے جتنا کوئی اپنا کھویا ہوا اونٹ پا کر خوش ہو۔

فائدہ: اس بارے میں ابن مسعود، نعمان بن بشیر اور انس رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ یہ روایت حسن ہے غریب ہے اس سند سے۔

(۳۵۳۹) عَنْ أَبِي أَيُّوبَ أَنَّهُ قَالَ جِئَنَ حَضْرَتُهُ الْوَفَاءُ: قَدْ كَتَمْتُ عَنْكُمْ شَيْئًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((لَوْلَا أَنَّكُمْ تَذْبُونُونَ لَخَلَقَ اللَّهُ خَلْقًا يَذْبُونُونَ فَيَغْفِرُ لَهُمْ)).

(اسنادہ صحیح) سلسلة الأحاديث الصحيحة (۹۶۷-۹۷۰ و ۱۹۶۳)

ترجمہ: روایت ہے ابوایوب رضی اللہ عنہ سے کہ جب ان کو موت سامنے آئی انہوں نے کہا میں نے ایک چیز سنی تھی رسول اللہ ﷺ سے اور وہ تم سے چھپاتا تھا سنا میں نے کہ فرماتے تھے اگر تم گناہ نہ کرو تو اللہ تعالیٰ ایک اور مخلوق پیدا کرے کہ وہ گناہ کرے اور اللہ ان کے گناہ معاف کرے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔ غریب ہے۔ اور مروی ہوئی ہے یہ محمد بن کعب سے وہ روایت کرتے ابوایوبؓ سے وہ نبی ﷺ سے ماندا اس کی۔ روایت کی یہ ہم سے قتیبہ نے انہوں نے عبد الرحمن سے انہوں نے عمرو سے جو مولیٰ ہیں عفرہ کے انہوں نے محمد بن کعب قرظی سے انہوں نے ابوایوبؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے ماندا اس کی۔



باب

(۳۵۴۰) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: يَا بَنِي آدَمَ! إِنَّكَ مَا دَعَوْتَنِي وَرَجَوْتَنِي غَفَرْتُ لَكَ عَلَى مَا كَانَ فِيكَ وَلَا أُبَالِي. يَا بَنِي آدَمَ! لَوْ بَلَغَتْ ذُنُوبُكَ عَنَانَ السَّمَاءِ ثُمَّ اسْتَغْفَرْتَنِي غَفَرْتُ لَكَ وَلَا أُبَالِي يَا بَنِي آدَمَ! إِنَّكَ لَوْ أَتَيْتَنِي بِقَرَابِ الْأَرْضِ خَطَايَا ثُمَّ لَقِيتَنِي لَا تُشْرِكُ بِي شَيْئًا لَا تَيْتَلَكَ بِقَرَابِهَا مَغْفِرَةٌ)). (اسنادہ صحیح) سلسلة الأحاديث الصحيحة (۱۲۷ و ۱۲۸- الروض النضر (۴۳۲- المشكاة (۲۳۳۶- التحقيق الثاني) التعليق الرغيب / ۲۶۸)

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالکؓ سے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے بیٹے آدم کے تو جب تک مجھے پکارے جائے گا اور مجھ سے امید مغفرت کی رکھے گا میں تجھے بخشتا ہوں گا تو کسی کام میں ہو اور میں پرواہ نہیں رکھتا اے بیٹے آدم کے اگر پہنچ جائیں گناہ تیرے آسمان کے کناروں تک پھر بخشش مانگے تو مجھ سے تو بھی بخش دوں میں تجھ کو اور میں پرواہ نہیں رکھتا اے بیٹے آدم کے اگر تو زمین بھر گناہ لے کر مجھ سے ملے کہ شریک نہ کیا ہو تو نے میرے ساتھ کسی کو تو میں اتنی ہی بخشش لے کر تیرے آگے آؤں گا۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔ غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے۔

مترجم: یعنی اس دنیا میں سب گنہگاروں نے گناہ کیے ہیں فرعون بھی اسی دنیا میں تھا اور ہامان بھی اسی دنیا میں بلکہ شیطان بھی اسی

میں پھر یوں سمجھئے کہ جتنے گناہ ان سب گناہ گاروں سے ہوئے ہیں سو ایک آدمی وہ سب کچھ کرے لیکن شرک سے پاک ہو تو جتنے اس کے گناہ ہیں اللہ صاحب اتنی ہی اس پر بخشش کرے گا۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ توحید کی برکت سے سب گناہ بخشے جاتے ہیں جیسے کہ شرک کی شامت سے سب اچھے کام ناکارہ ہو جاتے ہیں اور یہی حق ہے اس لیے کہ جب شرک سے آدمی پورا پاک ہوا کہ کسی کو اللہ کے سوا مالک نہ سمجھے اور اس کے سوا کہیں بھاگنے کی جگہ نہ جانے اور یہ اس کے دل میں خوب ثابت ہو جائے کہ اللہ کے تقصیر وار کو اس سے بھاگ کر کہیں پناہ نہیں اور اس کے مقابل کسی زور آور کا زور نہیں چلتا اور اس کے روبرو کسی کی حمایت کام نہیں آتی اور کوئی کسی کی سفارش اپنے اختیار سے نہیں کر سکتا سو جب یہ بات دل میں خوب ثابت ہو جائے پھر جتنے گناہ اس سے ہوں گے بشریت کی راہ سے ہوں گے یا بھول چوک کر اور ان گناہوں کا ڈر اس کے دل پر گھر کر رہا ہوگا اور ان سے ایسا بیزار ہوگا اور شرمندہ کہ اپنی جان سے بھی تنگ ہوگا اور بے شک ایسا آدمی اللہ کی رحمت کا مستحق ہے اور جوں جوں اس کا اضطراب اور بے قراری گناہوں کے سبب سے بڑھتی جاتی ہے دوں دوں رحمت الہی اس پر زیادہ ہوتی جاتی ہے سو یہ سمجھنا چاہیے کہ جس کی توحید کامل ہے اس کا گناہ وہ کام کرتا ہے کہ اوروں کی عبادت وہ کام نہیں کرتی فاسق موحد ہزار درجہ بہتر ہے متقی شرک سے اور رعتی پر تقصیر لاکھ درجہ افضل ہے باغی خوشامدی سے کہ یہ اپنی تقصیر پر شرمندہ ہے اور وہ اپنے فربہ پر مغرور۔



۹۹۔ باب: ((خَلَقَ اللَّهُ مِائَةَ رَحْمَةٍ))

اللہ تعالیٰ نے سو رحمتوں کو پیدا کیا

(۳۵۴۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((خَلَقَ اللَّهُ مِائَةَ رَحْمَةٍ فَوَضَعَ رَحْمَةً وَاحِدَةً بَيْنَ خَلْقِهِ يَتَرَاخُمُونَ بِهَا، وَعِنْدَ اللَّهِ تِسْعَةٌ وَتِسْعُونَ رَحْمَةً)) .

(اسنادہ صحیح) سلسلة الأحاديث الصحيحة (۱۶۳۴)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا سو رحمتوں کو اور اتاری ایک رحمت اس میں سے یعنی دنیا میں کہ جس کے سبب سے لوگ آپس میں رحم کرتے ہیں اور اس کے پاس ننانوے رحمتیں ہیں یعنی قیامت کے دن ان سے بخشے گا اپنے موحد بندوں کو۔

فائدہ: اس باب میں سلمان اور جندب بن عبد اللہ بن سفیان بکلی عیض سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔



(۳۵۴۲) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((لَوْ يَعْلَمُ الْمُؤْمِنُ مَا عِنْدَ اللَّهِ مِنَ الْعُقُوبَةِ مَا طَمَعَ فِي

الْجَنَّةِ أَحَدٌ، وَلَوْ يَعْلَمُ الْكَافِرُ مَا عِنْدَ اللَّهِ مِنَ الرَّحْمَةِ مَا قَنَطَ مِنَ الْجَنَّةِ أَحَدٌ)).

(اسنادہ صحیح) سلسلہ الاحادیث الصحیحہ (۱۶۳۴)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر جان لے مؤمن اس عذاب کو جو اللہ کے پاس ہے ہرگز طمع نہ کرے جنت کی کوئی اور اگر جان لے کافر اس رحمت کو جو اللہ کے نزدیک ہے ناامید نہ ہو جنت سے کوئی۔

فائل: یہ حدیث حسن ہے۔ نہیں جانتے ہم اس کو مگر علاء بن عبد الرحمن کی روایت سے کہ وہ اپنے باپ سے اور وہ ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں۔

مترجم: حقیقت میں اللہ کی رحمت اور اس کا عذاب بے حساب ہیں۔ کسی شاعر نے خوب کہا ہے۔ نعر
بہدید گر برکشہ تیغ حکم بمانند کرو بیان صم وکم
دگر در دہدیک صلای کرم عزایل گوید نصیب برم



باب

(۳۵۴۳) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ : قَالَ ((إِنَّ اللَّهَ حِينَ خَلَقَ الْخَلْقَ كَتَبَ بِيَدِهِ عَلَى نَفْسِهِ أَنْ رَحِمَتِي تَغْلِبُ غَضَبِي)). (حسن صحیح) سلسلہ الأحادیث الصحیحہ (۱۶۲۹) الروض النضیر (۱۱۱۸)
ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ اللہ تعالیٰ نے جب مخلوقات کو اپنے ہاتھ سے لکھا اپنی ذات کے واسطے کہ رحمت میری غالب ہے میرے غضب پر۔

فائل: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔



(۳۵۴۴) عَنْ أَنَسٍ قَالَ: دَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ الْمَسْجِدَ وَرَجُلٌ قَدْ صَلَّى وَهُوَ يَدْعُو وَهُوَ يَقُولُ فِي دُعَائِهِ: اَللّٰهُمَّ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْمَنَّانُ، يَدْبِعُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ ذَا الْحَلَالِ وَالْإِكْرَامِ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((أَتَدْرُونَ بِمَا دَعَا اللَّهُ؟ دَعَا اللَّهَ بِاسْمِهِ الْأَعْظَمِ الَّذِي إِذَا دُعِيَ بِهِ أَجَابَ وَإِذَا سُئِلَ بِهِ أُعْطِيَ)).

(اسنادہ صحیح) الروض النضیر (۱۳۳)

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ داخل ہوئے نبی ﷺ مسجد میں اور ایک شخص نے نماز پڑھی اور وہ دعا کرتا تھا اور اپنی دعا میں کہتا تھا اللہم سے الاکرام تک۔ یعنی یا اللہ کوئی معبود برحق نہیں مگر تو ہی ہے احسان کرنے والا پیدا کرنے والا آسمانوں کا اور زمین کا صاحب بزرگی اور بڑائی کا، سو فرمایا نبی ﷺ نے آیا جاتے ہو تم جن لفظوں سے اس نے دعا کی دعا

کی اس نے اللہ کے اسم اعظم سے کہ جب دعا کی جائے قبول کرے اور جب اس سے مانگے اس نام سے عطا کرے۔
فائدہ: یہ حدیث غریب ہے اس سند سے اور مروی ہوئی یہ حدیث اور سند سے بھی انسؓ سے۔



۱۰۰۔ باب: ((رَغِمَ أَنْفُ رَجُلٍ ذُكِرْتُ عَنْهُ.....))

اس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے پاس میرا ذکر ہو.....

(۳۵۴۵) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((رَغِمَ أَنْفُ رَجُلٍ ذُكِرْتُ عَنْهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَى، وَرَغِمَ أَنْفُ رَجُلٍ دَخَلَ عَلَيْهِ رَمْضَانُ ثُمَّ انْسَلَخَ قَبْلَ أَنْ يُغْفَرَ لَهُ. وَرَغِمَ أَنْفُ رَجُلٍ أُذِرْتُ عَنْهُ أَبُوَاهُ الْكِبَرُ فَلَمْ يَذْخُلَاهُ الْجَنَّةَ)). قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ: وَأَظْنُهُ قَالَ: ((أَوْ أَحَدَهُمَا)).

(حسن صحیح) المشكاة (۹۲۷) التعليق الرغیب (۲/۲۸۳)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: ناک میں خاک بھرے اس شخص کے کہ میرا ذکر ہو اس کے پاس اور درود نہ پڑھا مجھ پر اور ناک میں خاک بھرے اس شخص کے کہ آیا اس پر رمضان اور چلا گیا قبل اس کے وہ بخشا گیا اور ناک میں خاک بھرے اس کے جس نے پایا اپنے ماں باپ کو بوڑھا اور نہ داخل کیا انہوں نے اس کو جنت میں یعنی ان کی خدمت سے مستحق جنت نہ ہوا۔ کہا عبد الرحمن نے اور گمان کیا میں نے کہ فرمایا ایک ان میں کا یعنی ماں باپ کا۔

فائدہ: اس بارے میں جابرؓ اور انسؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔ غریب ہے اس سند سے۔ اور ربیع بن ابراہیم اور وہ بھائی ہیں اسماعیل بن ابراہیم کے اور وہ ثقہ ہیں اور وہ ابن علیہ ہیں اور مروی ہے بعض اہل علم سے کہ کہا انہوں نے جب درود بھیجتا ہے آدمی نبی ﷺ پر ایک بار مجلس میں تو کافی ہے اس کو جب تک اس مجلس میں رہے۔



(۳۵۴۶) عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((الْبَخِيلُ الَّذِي مَنْ ذُكِرْتُ عَنْهُ فَلَمْ

يُصَلِّ عَلَى)). (استادہ صحیح) المشكاة (۹۳۳) فضل الصلاة (۳۹۱/۱۴) التعليق الرغیب (۲/۲۸۴)

ترجمہ: روایت ہے علی بن ابوطالبؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ بخیل وہ ہے کہ جس کے آگے میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر درود نہ پڑھے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے۔



۱۰۱۔ باب: دعا ((اللهم برّد قلبي.....))

دعا: اے اللہ میرے دل کو ٹھنڈا کر دے.....

(۳۵۴۷) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ : ((اَللّٰهُمَّ بَرِّدْ قَلْبِيْ بِالْثَّلَاجِ وَالْبَرَدِ وَالْمَاءِ الْبَارِدِ، اَللّٰهُمَّ نَقِ قَلْبِيْ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَيْتَ الثَّوْبَ الْاَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ)) . (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: روایت ہے عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے کہا کرتے تھے رسول اللہ ﷺ یہ دعا کرتے اَللّٰهُمَّ سے آخر تک۔ یعنی یا اللہ ٹھنڈا کر دے میرے دل کو برف اور اولوں اور ٹھنڈے پانی سے یا اللہ صاف و پاک کر دے دل میرا گناہوں سے جیسا صاف کیا تو نے سفید کپڑا میل سے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔



باب

(۳۵۴۸) عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((مَنْ فَتِحَ لَهُ مِنْكُمْ بَابُ الدُّعَاءِ فَتَحَتْ لَهُ اَبْوَابُ الرَّحْمَةِ وَمَا سُئِلَ اللّٰهُ شَيْئًا يَعْنِيْ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْ اَنْ يُسَالَ الْعَافِيَةَ)) .

وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((اِنَّ الدُّعَاءَ يَنْفَعُ مِمَّا نَزَلَ وَمِمَّا لَمْ يَنْزَلْ فَعَلَيْكُمْ عِبَادَ اللّٰهِ بِالْدُّعَاءِ)) .

(اسنادہ ضعیف) تخريج المشكاة (۲۲۳۹) التعليق الرغيب (۲/۲۷۲) (اسنادہ حسن) تخريج المشكاة

(۲۵۳۹) التعليق الرغيب : ۲/۲۷۲) اس میں عبد الرحمن بن ابی بکر الملیکی ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جس کے لیے کھولے گئے دروازے دعا کے کھولے گئے اس کے لیے دروازے رحمت کے اور کوئی چیز مانگتا اللہ کو اتنی پیاری نہیں معلوم ہوتی جتنی عافیت مانگنا اور فرمایا دعا نفع دیتی ہے اس بلا کو جو اتر چکی ہے اور جو اترے گی یا ابھی نہیں اتری سوا لازم جانو اے بندو اللہ کے دعا کو۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم اس کو مگر عبد الرحمن بن ابی بکر قرشی سے اور وہ ملیکی ہیں اور ضعیف ہیں اہل حدیث کے نزدیک۔ کلام کیا ان میں بعض محدثین نے ان کے حافظ کی طرف سے۔ اور روایت کیا اسرائیل نے یہ حدیث عبد الرحمن بن ابی بکر سے انہوں نے موسیٰ بن عقبہ سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے کہ فرمایا آپ نے اللہ سے نہیں مانگی کوئی شے پیاری زیادہ عافیت سے۔ روایت کی یہ ہم سے قاسم بن دینار کوئی نے اسحاق بن منصور سے انہوں نے اسرائیل سے۔



۱۰۳۔ باب: مَنْ قَالَ كَلِمَةَ التَّوْحِيدِ الْمُفْصَلِ عَشْرَ مَرَّاتٍ

جو کلمہ توحید ”لا الہ الا اللہ.....“ دس بار کہے اس کی فضیلت

(۳۵۵۳) عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((مَنْ قَالَ عَشْرَ مَرَّاتٍ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، كَانَتْ لَهُ عِدَّةُ أَرْبَعِ رِقَابٍ مِنْ وَلَدٍ إِسْمَاعِيلَ)) . (اسنادہ صحیح) سلسلة الأحاديث الضعيفة، تحت الحديث (۵۱۲۶) .

ترجمہ: روایت ہے ابوایوب انصاریؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: جو کہے دس بار لا الہ الا اللہ سے قدر تک۔ اس کو چار بردوں کے آزاد کرنے کا ثواب ہوگا۔

فائدہ: روایت کی گئی یہ حدیث ابوایوبؓ سے موقوفہ۔



(۳۵۵۴) عَنْ صَفِيَّةَ تَقُولُ : دَخَلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَبَيْنَ يَدَيَّ أَرْبَعَةُ آلَافٍ نَوَافٍ أُسَبِّحُ بِهَا قَالَ : ((لَقَدْ سَبَّحْتَ بِهَذِهِ أَلَا أُعَلِّمُكَ بِأَكْثَرِ مِمَّا سَبَّحْتَ))؟ فَقُلْتُ عَلِّمْنِي، ((فَقَالَ قَوْلِي سُبْحَانَ اللَّهِ عَدَدَ خَلْقِهِ)) . (منكر) [الرد على التعقيب الحثيث (۳۵ - ۳۸)] ہاشم بن سعید ضعیف ہے۔ تقریب (۷۲۵۴، ۲۱۴۷)

ترجمہ: روایت ہے سیدہ صفیہؓ سے کہ داخل ہوئے ان پر رسول اللہ ﷺ اور ان کے آگے چار ہزار گھٹلیاں تھیں کھجور کی کہ وہ تسبیح کرتی تھیں تو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: تو نے تسبیح گنی ان گھٹلیوں کے اوپر میں نہ سکھا دوں تجھے ایسی تسبیح جو ثواب میں اس سے زیادہ ہو میں نے عرض کی ضرور سکھائیے فرمایا آپؐ نے کہ سو سبحان اللہ عدد خلقہ یعنی پائی ہے اللہ تعالیٰ کو اس کی مخلوق کی کتنی کے برابر۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم صفیہؓ کی روایت سے مگر اسی سند سے ہاشم بن سعید کوئی کی روایت سے اور اسناد اس کی معروف نہیں ہے اور اس باب میں ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے۔



(۳۵۵۵) عَنْ جُوَيْرِيَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ مَرَّ عَلَيْهَا وَهِيَ فِي مَسْجِدِهَا، ثُمَّ مَرَّ النَّبِيُّ ﷺ بِهَا قَرِيبًا مِنْ نِصْفِ النَّهَارِ فَقَالَ لَهَا : ((مَا زِلْتِ عَلَى حَالِكِ))؟ فَقَالَتْ نَعَمْ، فَقَالَ : ((أَلَا أُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ تَقْوِيْنَهَا: سُبْحَانَ اللَّهِ عَدَدَ خَلْقِهِ، سُبْحَانَ اللَّهِ عَدَدَ خَلْقِهِ، سُبْحَانَ اللَّهِ عَدَدَ خَلْقِهِ، سُبْحَانَ اللَّهِ رَضِيَ نَفْسِهِ، سُبْحَانَ اللَّهِ رَضِيَ نَفْسِهِ، سُبْحَانَ اللَّهِ رَضِيَ نَفْسِهِ، سُبْحَانَ اللَّهِ زِنَةَ عَرْشِهِ، سُبْحَانَ

اللَّهُ زَنَّةٌ عَرْشُهُ، سُبْحَانَ اللَّهِ زَنَّةٌ عَرْشُهُ، سُبْحَانَ اللَّهِ مِدَادٌ كَلِمَاتِهِ، سُبْحَانَ اللَّهِ مِدَادٌ كَلِمَاتِهِ، سُبْحَانَ اللَّهِ مِدَادٌ كَلِمَاتِهِ.

(اسنادہ صحیح) سلسلۃ الأحادیث الضعیفۃ تحت الحدیث (۸۳) صحیح ابی داود (۱۳۴۸)

ترجمہ: روایت ہے جویریہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ نبی کریم ﷺ ان کی مسجد میں ان کے اوپر گزرے پھر دوبارہ آئے دوپہر کے وقت اور پوچھا ان سے کہ تم جب سے اسی حال پر یعنی تسبیح کرتی ہو میں تمہیں ایسے کلمات بتا دوں کہ تم اسے کہو یعنی تاکہ ثواب اس کے برابر پاؤ یا زیادہ پھر فرمایا آپ نے سبحان اللہ سے آخر تک۔ یعنی پاکی ہے اللہ کو اس کی مخلوق کے عدد کے برابر اور یہ تین بار کہا اور پاکی ہے اللہ کو اس کی ذات مقدس کی خوشی کے برابر تین بار اور پاکی ہے اللہ کو اس کے عرش کے وزن کے برابر اس کو تین بار کہا اور پاکی ہے اللہ کو اس کے کلموں کی سیاحت کے برابر یہ بھی تین بار کہا۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور محمد بن عبد الرحمن مولیٰ ہیں آل طلحہ کے اور وہ شیخ ہیں مدینہ کے رہنے والے ثقہ ہیں۔ اور روایت کی ان سے مسعودی اور ثوری نے یہی حدیث۔



۱۰۴۔ بَابُ: ((إِنَّ اللَّهَ حَيٌّ كَرِيمٌ.....))

اللہ تعالیٰ حیا دار اور کریم ہے

(۳۵۵۶) عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ اللَّهَ حَيٌّ كَرِيمٌ يَسْتَحْيِي إِذَا رَفَعَ الرَّجُلُ إِلَيْهِ يَدَيْهِ أَنْ يَرُدَّهُمَا صِفْرًا خَائِبَتَيْنِ)).

(اسنادہ صحیح) التعليق الرغيب (۲۷۲/۲) تخریج مشکاة المصابيح (۲۲۴۴) صحیح ابی داود (۱۳۳۷)

ترجمہ: روایت ہے سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ بڑی شرم والا ہے اور اللہ شرم کرتا ہے جب آدمی اس کی طرف ہاتھ اٹھاتا ہے اس سے کہ خالی پھیرے ان کو اور محروم رکھے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔ غریب ہے۔ اور روایت کی بعض نے یہی روایت اور مرفوع نہ کی۔



(۳۵۵۷) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَجُلًا كَانَ يَجْلِسُ بِأَصْبُعَيْهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَحِذْ أَحِذْ)).

(حسن صحیح) ((صفة الصلاة)) تخریج مشکاة المصابيح (۹۱۳)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ ایک شخص دعائے کرتا تھا دو انگلیوں سے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایک سے دعا کر ایک سے دعا کر۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے اور مراد حدیث کی یہ ہے کہ جب اشارہ کرے آدمی دعا میں یعنی تشہد میں تو ایک انگلی سے اشارہ کرے۔



أَحَادِيثُ شَتَّى متفرق حدیثیں دعاؤں کی

۱۰۵۔ باب: ((سَلُّوا اللَّهَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ.....))

مانگو اللہ تعالیٰ سے عفو اور عافیت

(۳۵۵۸) عَنْ رِفَاعَةَ قَالَ : قَامَ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ عَلَى الْمِنْبَرِ ثُمَّ بَكَى فَقَالَ : قَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَامَ الْأَوَّلِ عَلَى الْمِنْبَرِ ثُمَّ بَكَى فَقَالَ : ((سَلُّوا اللَّهَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ، فَإِنْ أَحَدًا لَمْ يُعْطَ بَعْدَ الْيَقِينِ خَيْرًا مِّنَ الْعَافِيَةِ)) . (حسن صحيح) الروض النضير (۹۱۷) تخرج الأحاديث المختارة (۶۲-۶۴)

ترجمہ: روایت ہے رفاعہ سے کہا انہوں نے کہ کھڑے ہوئے ابوبکر رضی اللہ عنہ، منبر پر اور فرمایا کہ کھڑے ہوئے رسول اللہ ﷺ پہلے سال میں یعنی ہجرت کے پھر روئے اور ارشاد فرمایا کہ مانگو اللہ سے عفو اور عافیت اس لیے بعد یقین کے کسی کو کئی چیز نہ ملی بہتر عافیت سے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔ غریب ہے اس سند سے ابوبکرؓ سے۔



۱۰۶۔ باب: ((مَا أَصْرَّ مَنِ اسْتَغْفَرَ.....))

جس نے استغفار کی اپنے گناہ پر اس نے اصرار نہ کیا

(۳۵۵۹) عَنْ أَبِي بَكْرٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((مَا أَصْرَّ مَنِ اسْتَغْفَرَ وَلَوْ فَعَلَهُ فِي الْيَوْمِ سَبْعِينَ مَرَّةً)) . (استنادہ ضعیف) تخریج المشكاة (۲۳۴۰) ضعیف ابی داود (۲۶۷) (اس میں مولا ابی بکر مجہول ہے)

ترجمہ: روایت ہے ابوبکرؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جس نے استغفار کی اپنے گناہ پر اس نے اصرار نہ کیا اگرچہ مرتب ہوا گناہ کا دن میں ستر بار۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم اس کو مکر ابو بصیرہ کی روایت سے اور اسناد اس کی قوی نہیں۔



۱۰۷۔ باب

(۳۵۶۰) عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ: لَبَسَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ثَوْبًا جَدِيدًا فَقَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي كَسَانِي مَا اُوَارِي بِهِ عَوْرَتِي، وَاتَّجَمَلُ بِهِ فِي حَيَاتِي، ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَنْ لَبَسَ ثَوْبًا جَدِيدًا فَقَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي كَسَانِي مَا اُوَارِي بِهِ عَوْرَتِي وَاتَّجَمَلُ بِهِ فِي حَيَاتِي، ثُمَّ عَمَدَ اِلَى الثَّوْبِ الَّذِي اَخْلَقَ فَتَصَدَّقَ بِهِ كَانَ فِي كَنْفِ اللّٰهِ وَفِي حِفْظِ اللّٰهِ وَفِي سِتْرِ اللّٰهِ حَيًّا وَمَيِّتًا)).

(اسنادہ ضعیف) تخريج مشكاة المصابيح (۴۳۷۴) التعليق الرغيب (۱۰۰/۳) سلسلة الأحاديث الضعيفة

(۴۶۴۹) اس میں ابوالعلاء راوی مجھول ہے

ترجمہ: روایت ہے ابوامامہؓ سے کہ حضرت عمرؓ نے نیا کپڑا پہنا اور کہا الحمد للہ سے فی حیاتی تک۔ پھر کہا میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے جو پہنے نیا کپڑا اور کہے سب تعریف ہے اللہ کو پہنایا اس نے مجھ کو ایسا کپڑا کہ چھپاتا ہوں میں اس سے اپنا ستر اور سنوارتا ہوں میں اس سے اپنی زندگی میں پھر پرانا کپڑا صدقہ دے دیا ہو گا وہ اللہ کی حفاظت میں ہے اور پناہ میں اور پردہ میں زندگی اور موت میں۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے۔ اور روایت کی یہ یحییٰ بن ایوب نے عبید بن زحر سے انہوں نے روایت کی علی بن یزید سے انہوں نے قاسم سے انہوں نے ابوامامہؓ سے۔



۱۰۸۔ باب

(۳۵۶۱) عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ بَعَثَ بَعْنًا قِيلَ نَجِدُ فَعَنِمُوا غَنَائِمَ كَثِيرَةً وَأَسْرَعُوا الرَّجْعَةَ فَقَالَ رَجُلٌ مِمَّنْ لَمْ يَخْرُجْ: مَا رَأَيْنَا بَعْنًا أَسْرَعَ رَجْعَةً وَلَا أَفْضَلَ غَنِيمَةً مِنْ هَذَا الْبُعْثِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((أَلَا أَذْلكُمْ عَلَى قَوْمٍ أَفْضَلُ غَنِيمَةً وَأَسْرَعَ رَجْعَةً؟ قَوْمٌ شَهِدُوا صَلَاةَ الصُّبْحِ ثُمَّ جَلَسُوا يَذْكُرُونَ اللّٰهَ حَتَّى طَلَعَتِ الشَّمْسُ فَأُولَئِكَ أَسْرَعَ رَجْعَةً وَأَفْضَلُ غَنِيمَةً)). (اسنادہ ضعیف)

التعليق الرغيب: (۱/۱۶۶) - الصحيحة تحت الحديث (۲۵۳۱) (اس میں حماد بن ابی حمید راوی ضعیف ہے)۔

ترجمہ: روایت ہے عمر بن خطابؓ سے کہ نبی ﷺ نے بھیجا ایک لشکر نجد کی طرف اور انہوں نے بہت سی غنیمتیں حاصل کیں اور

جلدی لوٹ آئے تو ایک شخص نے کہا جو ان کے ساتھ نہیں نکلا تھا کہ میں نے کوئی لشکر ایسا نہیں دیکھا جو ایسا جلد لوٹے اور ایسی عمدہ غنیمت لائے اس سے بڑھ کر تو فرمایا نبی ﷺ نے کیا میں بتا دوں تم کو ایسے لوگ جو اس سے افضل غنیمت لائے ہوں اور ان سے جلد لوٹے ہوں اور وہ لوگ ہیں جو حاضر ہوئے نماز صبح میں یعنی جماعت میں پھر بیٹھے اللہ کا ذکر کرتے رہے یہاں تک کہ آفتاب نکلا سو وہ لوگ ہیں ان سے جلد لوٹنے والے ہیں اور ان سے افضل غنیمت لانے والے۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے اور حماد بن ابو حمید وہ محمد بن ابو حمید ہیں اور وہ ابو ابراہیم انصاری مدینی ہیں اور وہ ضعیف ہیں حدیث میں۔



(۳۵۶۲) عَنْ عُمَرَ أَنَّهُ اسْتَأْذَنَ النَّبِيَّ ﷺ فِي الْعُمْرَةِ فَقَالَ : ((أَيُّ أَخِي أَشْرِكُنَا فِي دُعَاكَ وَلَا تَنْسَنَا)).

(اسنادہ ضعیف) تخریج مشکاة المصابیح (۲۲۴۸) ضعیف ابی داود (۲۶۴) (اس میں عاصم بن عبید اللہ ضعیف راوی ہے) **ترجمہ :** روایت ہے حضرت عمرؓ سے کہ انہوں نے اجازت مانگی نبی ﷺ سے عمرہ کی تو آپؐ نے فرمایا: اے میرے چھوٹے بھائی شریک کرنا ہم کو بھی دعا میں اور بھولنا نہیں۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔



۱۱۰۔ باب

(۳۵۶۳) عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ مَكَاتِبًا جَاءَهُ فَقَالَ : إِنِّي قَدْ عَجَزْتُ عَنْ كِتَابَتِي فَأَعِينِي، قَالَ : أَلَا أَعْلَمُكَ كَلِمَاتٍ عَلَّمْنِيَهُنَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ؟ لَوْ كَانَ عَلَيْكَ مِثْلُ جَبَلٍ صَبِيرٍ دَيْنًا أَدَّاهُ اللَّهُ عَنْكَ. قَالَ : ((قُلِ اللَّهُمَّ اكْفِنِي بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ، وَأَغْنِنِي بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ)).

(اسنادہ حسن) التعليق الرغيب (۴۰/۲)۔ تخریج الکلم الطیب (۹۹/۱۴۳)

ترجمہ : روایت ہے حضرت علیؓ سے کہ آیا ان کے پاس ایک مکاتب اور اس نے کہا میں اپنی ادائے کتابت سے عاجز ہو گیا سو میری مدد کیجیے آپؓ نے فرمایا تجھے ایسے کلمات سکھاتا ہوں جو سکھائے مجھ کو رسول اللہ ﷺ نے کہ اگر تجھ پر کوہ صیر کے برابر قرض ہو تو بھی ادا ہو جائے تو کہہ اللہم سے آخر تک۔ یعنی یا اللہ باز رکھ اور دور کر مجھ کو اپنے حرام سے حلال دے کر اور بے پردہ کر دے مجھ کو اپنے غیر سے۔



۱۱۱۔ باب: فی دعاء المریض

مریض کی دعا کے بیان میں

(۳۵۶۴) عَنْ عَلِيٍّ قَالَ : كُنْتُ شَاكِيًا فَمَرَّ بِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَنَا أَقُولُ : اَللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ اَجَلِيْ قَدْ حَضَرَ فَأَرْحُنِيْ، وَاِنْ كَانَ مُتَاَخِّرًا فَأَرْفَعْنِيْ، وَاِنْ كَانَ بَلَاءٌ فَصَبِّرْنِيْ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((كَيْفَ قُلْتَ))؟ قَالَ : فَأَعَادَ عَلَيْهِ مَا قَالَ، قَالَ : فَضْرَبَهُ بِرِجْلِهِ وَقَالَ : ((اَللّٰهُمَّ عَافِهِ. اَوْ اَشْفِهِ)) . شُعْبَةُ الشَّاكِ . قَالَ : فَمَا اسْتَكَيْتُ وَجَعِيْ بَعْدُ . (اسنادہ ضعیف) تخريج المشكاة (۶۱۰۷)

ترجمہ: روایت ہے حضرت علیؑ سے کہ میں بیمار ہوا اور آپ میرے پاس تشریف لائے اور میں کہتا تھا یا اللہ اگر میری موت قریب آئی ہو تو مجھے راحت دے اور اگر موت دور ہو تو مجھے اٹھادے یعنی تندرست کر دے اور اگر امتحان منظور ہو تو صبر دے تو فرمایا آپؑ نے کیونکر کہا تو نے کہا علیؑ نے پھر کہی میں نے وہی بات، سو مارا مجھ کو آپؑ نے اپنے پیر سے اور فرمایا اللہ اس کو عافیت دے یا فرمایا شفا دے۔ شعبہ جو راوی حدیث ہیں ان کو شک ہے فرمایا حضرت علیؑ نے کہ پھر میں نے اپنے مرض کی شکایت نہیں کی یعنی تندرست ہو گیا۔



(۳۵۶۵) عَنْ عَلِيٍّ قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا عَادَ مَرِيضًا قَالَ : ((اَللّٰهُمَّ اَذْهِبِ الْبَاسَ رَبَّ النَّاسِ، وَاشْفِ اَنْتَ الشَّافِي لَا شِفَاءَ اِلَّا شِفَاؤُكَ لَا يُعَادِرُ سَقَمًا)) . (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: روایت ہے حضرت علیؑ سے کہ نبی ﷺ جب کسی بیمار کی عیادت فرماتے تو اذہب سے آخر تک۔ پڑھتے یعنی یا اللہ دور کر مرض کو اے رب لوگوں کے اور شفا دے اور تو ہی ہے شفا دینے والا نہیں شفا مگر تیری دی ہوئی ایسی شفا دے کہ کوئی مرض باقی نہ رہے۔
فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔



۱۱۲۔ باب: فی دعاء الوتر

وتر کی دعا میں سے

(۳۵۶۶) عَنْ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ : اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُولُ فِيْ وَتْرِهِ : ((اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ، وَاَعُوْذُ بِمُعَافَاتِكَ مِنْ عِقَابِكَ، وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ لَا اُحْصِيْ ثَنَاءً عَلَيْكَ اَنْتَ كَمَا اَتَّيْتُ عَلَى نَفْسِكَ)) .

(اسنادہ صحیح) ارواء الغلیل (۴۳۰) تخريج مشكاة المصابيح (۱۲۷۶) صحيح أبی داود (۸۲۳)۔

ترجمہ: روایت ہے حضرت علیؑ سے کہ وہ اپنے وتر میں یہ دعا پڑھتے اللہم سے آخر تک۔ یعنی یا اللہ تیری رضا کی پناہ میں آتا ہے تیرے غصہ سے تیری بخشش کی پناہ میں آتا ہوں تیرے عذاب سے میں پوری تعریف نہیں کر سکتا تو ویسا ہی ہے جیسی تعریف تو نے آپ اپنی ذات مبارک کی کی۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔ غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے حماد بن سلمہ کی روایت سے۔



۱۱۳۔ باب: فِي دُعَاءِ النَّبِيِّ ﷺ وَتَعَوُّذِهِ فِي ذُبْرِ كُلِّ صَلَاةٍ

نبی ﷺ کی دعا اور فرض نماز کے بعد تعوذ کے بیان میں

(۳۵۶۷) عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ أَنَّهُ دَخَلَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَلَى امْرَأَةٍ وَبَيْنَ يَدَيْهَا نَوَآةٌ أَوْ قَالَ حَصَاةٌ تُسَبِّحُ بِهَا فَقَالَ: ((أَلَا أُخْبِرُكَ بِمَا هُوَ أَيْسَرُ عَلَيْكَ مِنْ هَذَا وَ أَفْضَلُ؟ سُبْحَانَ اللَّهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِي السَّمَاءِ، وَسُبْحَانَ اللَّهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِي الْأَرْضِ، وَسُبْحَانَ اللَّهِ عَدَدَ مَا بَيْنَ ذَلِكَ، وَسُبْحَانَ اللَّهِ عَدَدَ مَا هُوَ خَالِقٌ، وَاللَّهُ أَكْبَرُ مِثْلَ ذَلِكَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ مِثْلَ ذَلِكَ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ مِثْلَ ذَلِكَ)). (منكر) تخريج المشكاة (۲۳۱۱) سلسلة الأحاديث الضعيفة (۸۳) تخريج

ترجمہ: روایت ہے کہ سعد بن ابی وقاصؓ کو یہ کلمات سکھاتے تھے جیسے کہ معلم لڑکوں کو سکھاتا ہے اور کہتے تھے کہ آپ ﷺ ان کے ساتھ پناہ مانگتے تھے ہر نماز کے بعد اللہم سے آخر تک۔ یعنی یا اللہ میں تیری پناہ میں آتا ہوں نامردی سے اور تیری پناہ میں آتا ہوں بڑھاپے کی عمر سے، یعنی جس میں عقل جاتی رہے، اور پناہ مانگتا ہوں میں فتنہ دنیا سے اور عذاب قبر سے۔

فائدہ: کہا ابو یسیٰ نے کہ عبد اللہ ابواسحاق ہمدانی اضطراب کرتے تھے اس روایت میں کہ کبھی کہتے تھے روایت ہے عمرو بن میمون سے وہ روایت کرتے ہیں عمر سے اور کبھی اور کچھ کہتے۔ اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اس سند سے۔



(۳۵۶۸) عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ أَنَّهُ دَخَلَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَلَى امْرَأَةٍ وَبَيْنَ يَدَيْهَا نَوَآةٌ أَوْ قَالَ حَصَاةٌ تُسَبِّحُ بِهَا فَقَالَ: ((أَلَا أُخْبِرُكَ بِمَا هُوَ أَيْسَرُ عَلَيْكَ مِنْ هَذَا وَ أَفْضَلُ؟ سُبْحَانَ اللَّهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِي السَّمَاءِ، وَسُبْحَانَ اللَّهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِي الْأَرْضِ، وَسُبْحَانَ اللَّهِ عَدَدَ مَا بَيْنَ ذَلِكَ، وَسُبْحَانَ اللَّهِ عَدَدَ مَا هُوَ خَالِقٌ، وَاللَّهُ أَكْبَرُ مِثْلَ ذَلِكَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ مِثْلَ ذَلِكَ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ مِثْلَ ذَلِكَ)). (منكر) تخريج المشكاة (۲۳۱۱) سلسلة الأحاديث الضعيفة (۸۳) تخريج

الکلم الطیب (۱۳/۴) (اس میں خزیمہ راوی مجہول ہے)

ترجمہ: روایت ہے سعد بن ابی وقاصؓ سے کہ وہ گئے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک عورت کے پاس اور ان کے آگے گھٹلیاں یا

کنکر تھے کہ وہ اس پر تسبیح کرتی تھیں تو آپؐ نے فرمایا کہ میں تم کو اس سے بہل یا افضل تسبیح سکھاؤں یعنی ثواب میں اس سے بہتر ہو اور لفظوں میں کم سبحان اللہ سے آخر تک۔ یعنی پاکی ہے اللہ تعالیٰ کو آسمان اور زمین کی مخلوقات کے برابر اور جو ان کے درمیان میں ہے اور پاکی ہے اس مخلوق کے برابر جس کو وہ پیدا کرنے والا ہے یعنی ابد تک اور بڑائی ہے اس کو اسی کے برابر اور حول والا تو وہ نہیں ہے مگر اللہ کے ساتھ یہ بھی اتنی ہی مخلوق کے برابر۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔ غریب ہے سعد کی روایت سے۔



(۳۵۶۹) عَنْ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : ((مَا مِنْ صَبَاحٍ يُصْبِحُ الْعَبْدُ فِيهِ إِلَّا وَمُنَادٍ يُنَادِي سَبِّحُوا الْمَلِكَ الْقُدُّوسَ)) .

(اسنادہ ضعیف) سلسلۃ الأحادیث الضعیفۃ (۴۴۹۷) (اس میں ابو حکیم مولیٰ الزبیر مجھول ہے)

ترجمہ: روایت ہے زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا نبی ﷺ نے کہ کوئی صبح ایسی نہیں کہ ایک پکارنے والا پکارتا ہے کہ تسبیح کرو ملک قدوس کی۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے۔



۱۱۴۔ باب: فی دعاء الحفظ

حفظ (قرآن) کی دعا کے بیان میں

(۳۵۷۰) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ : بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِذَا جَاءَهُ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَقَالَ : يَا أَبَا الْحَسَنِ! أَفَلَا أُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ يَنْفَعُكَ اللَّهُ بِهِنَّ وَيَنْفَعُ بِهِنَّ مَنْ عِلْمَتَهُ وَيَنْفَعُ مَا تَعَلَّمْتَ فِي صَدْرِكَ؟ قَالَ : أَجَلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ! فَعَلَّمَنِي . قَالَ : ((إِذَا كَانَ لَيْلَةُ الْجُمُعَةِ فَإِنْ اسْتَطَعْتَ أَنْ تَقُومَ فِي ثُلُثِ اللَّيْلِ الْآخِرِ فَإِنَّهَا سَاعَةٌ مَشْهُودَةٌ وَالِدُعَاءِ فِيهَا مُسْتَجَابٌ . وَقَدْ قَالَ أَخِي يَعْقُوبُ ﴿ لَبِئْسَ سَوْفَ أَسْتَغْفِرُكُمْ رَبِّي ﴾ يَقُولُ حَتَّى تَأْتِيَ لَيْلَةُ الْجُمُعَةِ . فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَقُمْ فِي وَسْطِهَا فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَقُمْ فِي أَوَّلِهَا فَصَلِّ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ تَقْرَأُ فِي الرُّكْعَةِ الْأُولَى بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُورَةَ يَسَ ، وَفِي الرُّكْعَةِ الثَّانِيَةِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَحَمَّ الدُّخَانَ ، وَفِي الرُّكْعَةِ الثَّالِثَةِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَالْمَ

تَنْزِيلُ السَّجْدَةِ، وَفِي الرُّكْعَةِ الرَّابِعَةِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَتَبَارَكَ الْمُقْصَلُ. فَإِذَا فَرَعْتَ مِنَ التَّشَهُّدِ فَاحْمَدِ اللَّهَ وَأَحْسِنِ الثَّنَاءَ عَلَى اللَّهِ وَصَلِّ عَلَى وَاحِسْنِ وَعَلَى سَائِرِ النَّبِيِّينَ، وَاسْتَغْفِرْ لِمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَلِإِخْوَانِكَ الَّذِينَ سَبَقُوكَ بِالْإِيمَانِ ثُمَّ قُلْ فِي آخِرِ ذَلِكَ: اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِي بِتُرْكِ الْمَعَاصِي أَبَدًا مَا أَبْقَيْتَنِي، وَارْحَمْنِي أَنْ أَتَكَلَّفَ مَا لَا يَنْفَعُنِي، وَارْزُقْنِي حُسْنَ النَّظَرِ فِيمَا يُرْضِيكَ عَنِّي اَللّٰهُمَّ بَدِيعِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ وَالْعِزَّةِ الَّتِي لَا تُرَامُ أَسْأَلُكَ يَا اَللّٰهُ يَا رَحْمَنُ بِجَلَالِكَ وَنُورِ وَجْهِكَ أَنْ تُلْزِمَ قَلْبِي حِفْظَ كِتَابِكَ كَمَا عَلَّمْتَنِي وَارْزُقْنِي أَنْ أَتْلُوهُ عَلَى النَّحْوِ الَّذِي يُرْضِيكَ عَنِّي. اَللّٰهُمَّ بَدِيعِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ وَالْعِزَّةِ الَّتِي لَا تُرَامُ أَسْأَلُكَ يَا اَللّٰهُ يَا رَحْمَنُ بِجَلَالِكَ وَنُورِ وَجْهِكَ أَنْ تُنَوِّرَ بِكِتَابِكَ بَصَرِي وَأَنْ تُطْلِقَ بِهِ لِسَانِي وَأَنْ تُفَرِّجَ بِهِ عَنْ قَلْبِي وَأَنْ تَشْرَحَ بِهِ صَدْرِي وَأَنْ تَغْفِيلَ بِهِ بَدَنِي فَإِنَّهُ لَا يُعِينُنِي عَلَى الْحَقِّ غَيْرُكَ وَلَا يُؤْتِيهِ إِلَّا أَنْتَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ. يَا أَبَا الْحَسَنِ إِفَاعِلْ ذَلِكَ ثَلَاثَ جُمُعٍ أَوْ خَمْسًا أَوْ سَبْعًا تُحِبُّ بِإِذْنِ اللَّهِ وَالَّذِي بَعَثَنِي بِالْحَقِّ مَا أَخْطَأَ مُؤْمِنًا قَطُّ)). قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ! قَوْلَ اللَّهِ مَا لَبِثَ عَلِيٌّ إِلَّا خَمْسًا أَوْ سَبْعًا حَتَّى جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي مِثْلِ ذَلِكَ الْمَجْلِسِ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنِّي كُنْتُ فِيمَا خَلَا لَا أَخْذُ إِلَّا أَرْبَعَ آيَاتٍ أَوْ نَحْوَهُنَّ فَإِذَا قَرَأْتَهُنَّ عَلَى نَفْسِي تَقَلَّتْنِ وَأَنَا أَعْلَمُ الْيَوْمَ أَرْبَعِينَ آيَةً وَنَحْوَهَا فَإِذَا قَرَأْتُهَا عَلَى نَفْسِي فَكَأَنَّمَا كِتَابُ اللَّهِ بَيْنَ عَيْنَيَّ وَلَقَدْ كُنْتُ أَسْمَعُ الْحَدِيثَ فَإِذَا رَدَدْتُهُ تَقَلَّتْ وَأَنَا الْيَوْمَ أَسْمَعُ الْأَحَادِيثَ فَإِذَا تَحَدَّثْتُ بِهَا لَمْ أُحْرِمْ مِنْهَا حَرْفًا، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عِنْدَ: ((ذَلِكَ مُؤْمِنٌ وَرَبِّ الْكُفْبَةِ يَا أَبَا الْحَسَنِ)). (استنادہ موضوع) التعليق الرغيب: ۲/ ۲۱۴ - سلسلة الأحاديث الضعيفة (۳۳۷۴)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور عرض کیا کہ میرے ماں باپ آپ پرندہ ہوں نکلا جاتا ہے قرآن میرے سینہ سے اور میں اس کے حفظ پر قادر نہیں تو آپ نے فرمایا اے ابوالحسن میں تمہیں ایسے کلمات سکھا دوں کہ تم کو بھی نفع دیں اور جسے سکھاؤ اسے بھی اور جو سیکھو قرآن سے وہ سینہ میں رہے انہوں نے عرض کی کہ ہاں سکھائیے آپ نے فرمایا جب جمعہ کی رات ہو اگر اٹھ سکے تو تہائی رات میں آخر کے تو وہ گھڑی ایسی ہے کہ فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور دعا اس وقت قبول ہوتی ہے اور میرے بھائی یعقوب علیہ السلام نے اپنے بیٹوں کو وعدہ دیا کہ میں مغفرت مانگوں گا اپنے رب سے تمہارے لیے یعنی جب آئے رات جمعہ کی پھر اگر نہ ہو سکے تجھ سے تو کھڑا ہو درمیان رات میں ورنہ اول رات میں اور چار رکعت پڑھ کر پہلی میں فاتحہ اور یاسین دوسری میں فاتحہ اور حم دخان تیسری میں فاتحہ اور الم تزیل السجدہ

اور چوتھی میں فاتحہ اور تبارک جو مفصل میں ہے پھر جب تشہد پڑھ چکے تو حمد و ثنا کر اللہ کی اور خوب درود بھیج مجھ پر اور تمام پیغمبروں پر اور مغفرت مانگ مؤمن مردوں اور عورتوں کے لیے اور ان بھائیوں کے لیے جو تجھ سے پہلے ایمان سے مشرف ہو چکے ہیں پھر آخر میں کہہ اللہم سے الا باللہ العظیم تک یعنی یا اللہ رحم کر مجھ پر ساتھ گناہ چھوڑ دینے کے جب تک مجھے زندہ رکھے اور رحم کر کہ بے فائدہ تکلف نہ کروں اور عنایت کر مجھے خوب غور کرنا تیرے پسندیدہ امور میں اے اللہ پیدا کرنے والے آسمانوں اور زمین کے صاحب جلال اور بزرگی کے اور ایسی عزت والے کہ کوئی اس عزت کی خواہش نہ کر سکے مانگتا ہوں تجھ سے اے بڑی رحمت کرنے والے تیرے جلال اور تیرے چہرے کی روشنی کے وسیلہ سے کہ لازم کر دے میرے دل پر یاد رکھنا اپنی کتاب کا جیسے کہ سکھائی تو نے اور توفیق دے کہ اسے پڑھوں میں جس طرح تو پسند کرے یا اللہ پیدا کرنے والے آسمانوں اور زمین کے جلال اور بزرگی والے اور ایسی عزت والے کہ جس کا کوئی ارادہ نہ کر سکے مانگتا ہوں تجھ سے اے اللہ تیری بزرگی اور تیرے چہرے کی روشنی کے وسیلے سے کہ پر نور کر دے میری آنکھیں اپنی کتاب سے اور جاری کر دے اس کو میری زبان پر اور کھول دے اس سے میرا دل اور کھول دے میرا سینہ اور دھودے اس سے میرا بدن اس لیے کہ میری مدد حق پر کوئی نہیں کرتا سوا تیرے اور نہیں مدد کرتا کوئی مگر تو اور نہیں طاقت گناہ سے بچنے کی اور قوت نیکی کرنے کی مگر اللہ عظمت والے کی طرف سے۔ تمام ہوئی دعا پھر فرمایا آپؐ نے اے ابوالحسنؑ ایسا ہی کرو تم تین جمعہ یا پانچ جمعہ یا سات جمعہ کے قبول ہوگی دعا تمہاری اللہ کے حکم سے اور قسم ہے اس پروردگار کی کہ جس نے بھیجا مجھ کو حق کے ساتھ کہ محروم نہ رہے گا اس کو پڑھ کر کوئی مؤمن کبھی ابن عباسؓ نے کہا کہ پانچ یا سات جمعہ کے بعد حضرت علیؓ پھر آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے ویسے ہی مجلس میں اور عرض کی یا رسول اللہ پہلے میں چار آیتیں یاد کرتا تھا اور جب پڑھتا تھا بھول جاتا تھا اور اب چالیس آیتیں یاد کرتا ہوں اور جب پڑھتا ہوں تو گویا قرآن میرے آگے ہے اور میں حدیث سنتا تھا اور بار بار اس کو کہتا تھا پھر دل سے اتر جاتی تھی اور اب جو سنتا ہوں جب بیان کرتا ہوں اس میں سے ایک حرف نہیں چھوڑتا سو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ قسم ہے رب کعبہ کی ابوالحسنؑ بے شک مؤمن ہے۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم اس کو مگر ولید بن مسلم کی روایت سے۔



۱۱۵۔ باب: فی انتظار الفرج و غیر ذلک

تکلیف و غم و غیرہ کے ازالے کا انتظار کرنا

(۳۵۷۱) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((سَلُوا اللَّهَ مِنْ فَضْلِهِ فَإِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ أَنْ يُسْتَلَ

وَأَفْضَلُ الْعِبَادَةِ أَنْتَظَرُ الْفَرَجَ))۔

(اسنادہ ضعیف) سلسلہ الأحادیث الضعیفة (۴۹۲) (اس میں حماد بن واقد کزور حافظ کی وجہ سے ضعیف ہے)
 تہذیب: روایت ہے عبد اللہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: مانگو اللہ سے فضل اس کا اس لیے کہ دوست رکھتا ہے سوال کرنا اور
 افضل عبادت ہے انتظار کرنا دعا کے قبول ہونے کا۔

فائل: ایسے ہی روایت کی حماد بن واقد نے یہ حدیث اور حماد بن واقد حافظ نہیں رکھتے۔ اور روایت کی ابو نعیم نے یہ حدیث
 اسرائیل سے انہوں نے حکیم بن جبیر سے انہوں نے بواسطہ ایک مرد کے رسول اللہ ﷺ سے۔ اور حدیث ابو نعیم کی شبہ ہے کہ صحیح ہو
 بہ نسبت اس کی۔ [اس میں حکیم بن جبیر ضعیف ہے]



(۳۵۷۲) عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقُولُ : ((اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْکَسَلِ وَالْعَجْزِ
 وَالبخلِ)) وَبِهَذَا الْاِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهُ كَانَ يَتَعَوَّذُ مِنَ الْهَرَمِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ. (اسنادہ صحیح)
 تہذیب: روایت ہے زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ پڑھتے تھے یہ دعا یا اللہ میں تیری پناہ میں آتا ہوں سستی اور عجز اور بخل سے اور
 اسی اسناد سے مروی ہے کہ آپ پناہ مانگتے تھے بڑھاپے اور عذاب قبر سے۔
 فائل: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔



(۳۵۷۳) عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ : ((مَا عَلَيَّ اَلْاَرْضُ مُسْلِمٌ يَدْعُو اَللّٰهَ بِدَعْوَةٍ اِلَّا
 اَتَاهُ اَللّٰهُ اِيَّاهَا اَوْ صَرَفَ عَنْهُ مِنَ السُّوْءِ مِثْلَهَا مَا لَمْ يَدْعُ بِمَا تَمَّ اَوْ قَطِيعَةً رَّحِمٍ)) فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ
 الْقَوْمِ : اِذَا نَكُنْزُ. قَالَ : ((اَللّٰهُ اَكْثَرُ))۔ (حسن صحیح) التعليق الرغیب (۲۷۱/۲ - ۲۷۲)
 تہذیب: روایت ہے عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی مسلمان ایسا نہیں کہ مانگے اللہ سے کوئی چیز مگر دیتا
 ہے اس کو وہ چیز یا دور کر دیتا ہے اس سے کوئی برائی اس کے برابر جب تک دعا نہ کرے ساتھ گناہ کے یا قطع رحم کے سوا ایک
 شخص نے کہا کہ اب تو ہم بہت دعائیں کریں گے آپ نے فرمایا وہ اس سے بھی زیادہ قبول کرنے والا ہے۔
 فائل: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے۔ اور ابن ثوبان کا نام عبد الرحمن ہے اور وہ بیٹے ہیں ثابت کے وہ ثوبان
 کے وہ عابد شامی ہیں۔



۱۱۶۔ باب: الدعاء عند النوم

سونے کے وقت کی دعا

(۳۵۷۴) عَنْ الْبَرَاءِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : ((إِذَا أَخَذْتَ مَضْجَعَكَ فَتَوَضَّأْ وَضُوءَكَ لِكَ لِّلصَّلَاةِ ثُمَّ اضْطَجِعْ عَلَى شِقِّكَ الْأَيْمَنِ ثُمَّ قُلْ : اَللّٰهُمَّ اَسْلَمْتُ وَجْهِيْ اِلَيْكَ ، وَفَوَضْتُ اَمْرِيْ اِلَيْكَ ، وَالْجَنَاتُ ظَهْرِيْ اِلَيْكَ رَغْبَةً وَرَهْبَةً اِلَيْكَ ، لَا مَلْجَا وَلَا مَنْجَا مِنْكَ اِلَّا اِلَيْكَ اَمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِيْ اَنْزَلْتَ ، وَبِنَبِيِّكَ الَّذِيْ اُرْسَلْتَ ، فَاِنْ مِتُّ فِى لَيْلَتِكَ مِتُّ عَلَى الْفِطْرَةِ)) قَالَ : فَرَدَدَتْهُمْ لِأَسْتَذْكِرَهُ ، فَقُلْتُ : اَمَنْتُ بِرَسُولِكَ الَّذِيْ اُرْسَلْتَ فَقَالَ : ((قُلْ اَمَنْتُ بِنَبِيِّكَ الَّذِيْ اُرْسَلْتَ)) .

(اسنادہ صحیح) [ق' و تقدم (۴۳۹۴)]

ترجمہ: روایت ہے براء بن عازبؓ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جب تو اپنے بچھونے پر جائے تو وضو کرے جیسے نماز کے لیے وضو کرتا ہے پھر لیٹ وہی کروٹ پر اور کہہ اَللّٰهُمَّ سے اُرْسَلْتَ تک۔ یعنی یا اللہ اپنا چہرہ کیا میں نے تیری طرف اور سوپ دیا میں نے کام اپنا تجھ کو اور پشت پناہ بنایا میں نے تجھ کو اور امید اور خوف کے وقت تیری ہی طرف رجوع ہونے والا ہوں۔ اور نہیں چھٹکارا اور نجات تیرے عذاب سے مگر تیری ہی طرف ایمان لایا میں تیری اس کتاب پر جو تو نے اتاری اور اس رسول ﷺ پر جو تو نے بھیجا پھر اگر مرا تو اس رات میں تو مرا تو فطرت اسلام پر۔ کہا راوی نے کہ پھر دوبارہ پڑھی میں نے یہ دعا کہ یاد ہو جائے مجھے اور کہا میں نے اس میں برسولك الذی ارسلت تو فرمایا آپ نے نہیں کہہ تو اَمَنْتُ بِنَبِيِّكَ الَّذِيْ اُرْسَلْتَ ۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور کئی سندوں سے مروی ہوئی ہے براء بن عازبؓ سے اور کسی روایت میں ہم وضو کا ذکر نہیں پاتے سو اس روایت کے۔



(۳۵۷۵) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُبَيْبٍ قَالَ : خَرَجْنَا فِى لَيْلَةِ مَطِيْرَةٍ وَظُلْمَةٌ شَدِيْدَةٌ نَطْلُبُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّيْ لَنَا قَالَ : فَاذْكُرْتُهُ فَقَالَ : ((قُلْ)). فَلَمْ أَقُلْ شَيْئًا . ثُمَّ قَالَ : ((قُلْ)) فَلَمْ أَقُلْ شَيْئًا قَالَ : ((قُلْ)) فَقُلْتُ : مَا أَقُوْلُ ؟ قَالَ : ((قُلْ : ﴿ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ﴾ وَالْمُعَوَّذَتَيْنِ حِيْنَ تُمْسِيْ وَتُصْبِحُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ تَكْفِيْلِكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ)) . (اسنادہ حسن) التعليق الرغيب (۱/۲۲۴) تحريج الكلم الطيب (۱۹/۷)

ترجمہ: روایت ہے عبد اللہ بن حبیبؓ سے کہ انھوں نے کہا نکلے ہم مینہ کی رات تاریک میں رسول اللہ ﷺ کو ڈھونڈتے تھے تاکہ امامت کریں ہماری نماز میں سو پایا میں نے اور فرمایا آپ نے کہہ میں نے کچھ نہ کہا پھر فرمایا آپ نے کہہ میں نے کچھ نہ کہا پھر کہا

کہہ میں نے کہا کیا کہوں آپ نے فرمایا پڑھ تو قل ہو اللہ احد اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس صبح اور شام تین بار کفایت کرے تجھ کو ہر چیز سے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے اور ابوسعید بن ابی اسید بن ابی اسید ہے۔



۱۱۷۔ باب: فی دعاء الضیف

مہمان کی دعا کے بیان میں

(۳۵۷۶) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُسْرِ قَالَ : نَزَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى أَبِي فَقَالَ : فَقَرَّبْنَا إِلَيْهِ طَعَامًا فَأَكَلَ مِنْهُ ثُمَّ أَتَى بَتَمْرٍ فَكَانَ يَأْكُلُهُ وَيُلْقِي النَّوَى بِإِصْبَعَيْهِ جَمَعَ السَّبَابَةَ وَالْوُسْطَى - قَالَ شُعْبَةُ وَهُوَ ظَنِّي فِيهِ إِنْ شَاءَ اللَّهُ - وَالْقَى النَّوَى بَيْنَ إِصْبَعَيْنِ ثُمَّ أَتَى بِشَرَابٍ فَشَرِبَهُ ثُمَّ نَاولَهُ الَّذِي عَنْ يَمِينِهِ قَالَ : فَقَالَ أَبِي وَأَخَذَ بِلِحَامِ ذَاتِيهِ ادْعُ لَنَا فَقَالَ : ((اَللَّهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِيْمَارَزَقْتَهُمْ وَاعْفِرْ لَهُمْ وَارْحَمْهُمْ)) . (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: روایت ہے عبد اللہ بن بسر رضی اللہ عنہ سے کہ اترے رسول اللہ ﷺ میرے باپ کے پاس اور لائے ہم ان کے نزدیک کھانا سو کھایا اس میں سے پھر کوئی لایا کھجور سو آپ کھاتے تھے اور کٹھلی اپنے کلمہ کی انگلی اور درمیان کی انگلی سے پھینکتے۔ شعبہ نے کہا اور میرا گمان یہ ہے اور اللہ چاہے صحیح ہو کہ آپ دو انگلیوں سے گٹھلیاں پھینکتے تھے پھر کچھ پینے کی چیز لائے تو آپ نے پی اور اپنے داہنے والے شخص کو دی پھر میرے باپ نے لگام آپ ﷺ کی سواری کی پکڑی اور عرض کیا کہ آپ دعا فرمائیے ہمارے لیے آپ نے دعا کی یا اللہ برکت دے ان کے رزق میں اور بخشش کرا اور رحمت کر ان پر۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔



(۳۵۷۷) عَنْ زَيْدٍ أَنَّهُ سَمَعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ : ((مَنْ قَالَ أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَاتَّوَبَ إِلَيْهِ غَفَرَ اللَّهُ لَهُ وَإِنْ كَانَ قَرَمِينَ الرَّحْفِ)) .

(اسنادہ صحیح) (التعلیق الرغیب: ۲/۲۶۹) صحیح ابی داود (۱۳۵۸)

ترجمہ: روایت ہے زید رضی اللہ عنہ سے کہ انہوں نے سنا نبی ﷺ سے آپ نے فرمایا جو کہے استغفر اللہ سے اتوب الیہ تک یعنی مغفرت مانگتا ہوں میں اس اللہ سے کہ کوئی معبود برحق نہیں ہے سوا اس کے زندہ ہے سب کا تھانے والا اور توبہ کرتا ہوں اس کے آگے بخش دیتا ہے اللہ اس کو اگر چہ وہ جہاد سے بھاگا ہو۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے۔

باب - ۱۱۸

(۳۵۷۸) عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حُنَيْفٍ: أَنَّ رَجُلًا ضَرِبَ الْبَصَرَ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: أَدْعُ اللَّهَ أَنْ يُعَافِيَنِي قَالَ: ((إِنْ شِئْتَ دَعَوْتُ، وَإِنْ شِئْتَ صَبَرْتُ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ))، قَالَ: فَادْعُهُ، قَالَ: فَامَرَهُ أَنْ يَتَوَضَّأَ فَيُحْسِنَ وُضُوئَهُ وَيَدْعُوَ بِهَذَا الدُّعَاءِ: ((اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ وَأَتَوَجَّهُ إِلَيْكَ بِنَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ إِنِّي تَوَجَّهْتُ بِكَ إِلَى رَبِّي فِي حَاجَتِي هَذِهِ لَتُقْضَى لِي، اللَّهُمَّ فَشَفِّعْهُ فِيَّ)) . (اسنادہ صحیح)

التوسل (۶۹- ۷۰) الروض النصير (۶۶۱) التعليق الرغیب (۱/ ۲۴۱- ۲۴۲) التعليق علی ابن خزیمہ (۱۲۰۹)

ترجمہ: روایت ہے عثمان بن حنیف سے کہ ایک نابینا آپ کے پاس آیا اور عرض کی کہ دعا کیجیے کہ اللہ تعالیٰ مجھے عافیت دے آپ نے فرمایا اگر تو چاہے تو میں دعا کروں اور اگر چاہے تو صبر کر کہ وہ بہتر ہے تیرے لیے اس نے عرض کی کہ دعا ہی کیجیے میرے لیے سو حکم دیا آپ نے کہ وضو کرے اچھی طرح اور یہ دعا پڑھے اللَّهُمَّ سے آخر تک۔ یعنی یا اللہ میں مانگتا ہوں تجھ سے اور متوجہ ہوں تیری طرف بوسیلہ تیرے نبی کے جو محمد ہیں نبی رحمت کے میں متوجہ ہوتا ہوں تیرے وسیلہ سے اپنے رب کی طرف اس حاجت میں کہ پوری کر دی جائے حاجت میری یا پھر قبول کر میرے حق میں شفاعت ان کی۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو اگر اسی سند سے ابو جعفر کی روایت سے اور وہ خطی کے سوا ہیں۔

مترجم: اس روایت سے جو بعض نادان یہ خیال کرتے ہیں کہ استغاثت موتی سے جائز ہے یہ محض حماقت ہے اس لیے کہ خود رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”إِذَا اسْتَعْنَتْ بِاللَّهِ“ یعنی جب مدد چاہے تو مدد چاہ اللہ سے اور یہ دعا اس نابینا کی آپ کی حیات میں تھی اور آپ کی حیات میں آپ سے شفاعت کا طالب ہونا جائز ہے مگر اس پر استغاثت از موتی کو قیاس کرنا قیاس مع الفارق ہے۔ اور روایت طبرانی سے جو عموم حکم استعمال اس دعا کا لوگوں نے سمجھا ہے ضعیف ہے اس لیے کہ اس روایت میں روح بن صلاح راوی ضعیف ہے اور عابد سندھی نے اس پر تصریح کی ہے اور صاحب حصن حصین نے جو اس روایت میں یہ عبارت لکھی من كانت له ضرره فليتوضا وليصل ركعتين ثم ليقل ان کا اور ارج ہے اور لفظ حدیث نہیں پس اس سے بھی استدلال کرنا عموم استعمال پر اس دعا کے محض باطل ہے غرض توسل احياء سے جائز ہے نہ اموات سے۔ چنانچہ شیخ الاسلام احمد بن عبدالحلیم نے صراط مستقیم میں کہا ہے۔

فاعلم ان ذلك التوسل الذي ذكره هو مما يفعل بالاحياء دون الاموات والميت لا يطلب منه شيء لادعاء ولا غيره كذلك حديث الأعمى فإنه يطلب من النبي ﷺ أن يدعو له ليرد الله عليه بصره فعلمه النبي ﷺ دعا وأمره فيه أن يسأل الله قبول شفاعته بنية فهذا يدل على أن النبي ﷺ شفع فيه وأمره أن يسأل الله فيؤذن شفاعته وان قوله أسألك وأتوجه إليك بنبيك بنى الرحمة أى بدعائه وشفاعته كما قال عمرو إنا نتوسل إليك بعم نبينا فلفظ التوجه والتوسل فى الحديثين

بمعنی واحد انتہی۔

یعنی جو توسل حدیث میں مذکور ہے وہ توسل بالاحیاء ہے نہ بالاموات اور میت سے کچھ طلب نہیں کیا جاتا نہ دعا نہ غیر اس کا۔ اور حدیث اعلیٰ بھی اس پر دال ہے کہ اس نے نبی ﷺ سے طلب دعا کی یعنی حیات میں اور آپؐ نے اس کو دعا سکھائی اور اس نے اللہ ہی سے مانگا کہ وہ اپنے نبی کی شفاعت قبول کرے اور اس سے صاف معلوم ہوا کہ آپؐ نے اس کے لیے شفاعت کی اور یہی قول حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا تھا کہ انہوں نے کہا ہم توسل ہوتے ہیں اپنے نبی کے چچا کے ساتھ۔ دیکھئے حضرت عمرؓ نے بنا بر عدم جواز توسل بالاموات کے آپ کی وفات کے بعد آپؐ کو توسل نہ کیا اب ان گور پرستوں کا قول جو اموات سے طلب حاجات کرتے ہیں حضرت عمرؓ کے قول و فعل کے آگے کیا اعتبار رکھتا ہے۔ انتہی۔ خلاصہ ما فی صواعق الالہیۃ بتقدیم و تاخیر۔



(۳۵۷۹) عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ : ((أَقْرَبُ مَا يَكُونُ الرَّبُّ مِنَ الْعَبْدِ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ الْآخِرِ فَإِنْ اسْتَطَعْتَ أَنْ تَكُونَ مِمَّنْ يَذْكُرُ اللَّهَ فِي تِلْكَ السَّاعَةِ فَكُنْ)) .

(اسنادہ صحیح) التعليق الرغيب: ۲/۲۷۶۔ تحريج المشكاة (۱۲۲۹)

ترجمہ: روایت ہے عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے کہ بندہ بہت قریب جو ہوتا ہے اپنے رب سے تو آخر شب میں سوا گر تجھ سے ہو سکے کہ اس وقت ذکر الہی میں ہو تو ہو۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے۔



(۳۵۸۰) عَنْ عُمَارَةَ بْنِ زَعْكْرَةَ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ : ((إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ إِنَّ عَبْدِي كُلَّ عَبْدِي الَّذِي يَذْكُرُنِي وَهُوَ مُلَاقٍ قِرْنَهُ)) يَغْنِي عِنْدَ الْقِتَالِ .

(اسنادہ ضعیف) سلسلة الأحاديث الضعيفة (۳۱۳۵) (اس میں عفیر بن معدان ضعیف ہے)

ترجمہ: روایت ہے عمارہ بن زکریہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ اللہ عزوجل فرماتا ہے کہ پورا بندہ میرا وہ ہے جو یاد کرے مجھ کو اپنے برابر والے مقابلہ کے وقت یعنی لڑائی کے وقت جہاد میں۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے اور اسناد اس کی قوی نہیں۔



۱۱۹۔ باب: فی فضل لا حول ولا قوة الا بالله

لا حول ولا قوة الا بالله کی فضیلت کے بیان میں

(۳۵۸۱) عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ بْنِ عُبَادَةَ أَنَّ أَبَاهُ دَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ يَخُذُمُهُ قَالَ : فَمَرَّ بِى النَّبِيُّ وَقَدْ صَلَّيْتُ فَضَرَبَنِى بِرِجْلِهِ وَقَالَ : ((أَلَا أُذَلِّكَ عَلَى بَابٍ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ)) ؟ قُلْتُ : بَلَى ، قَالَ : ((لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ)) . (اسنادہ صحیح) سلسلة الأحاديث الصحيحة (۱۷۴۶)

ترجمہ: روایت ہے قیس بن سعد رضی اللہ عنہ سے کہ ان کے باپ نے ان کو سپرد کر دیا تھا نبی ﷺ کے کہ آپ کی خدمت کریں تو انہوں نے کہا آپ مجھ پر گزر رہے اور مجھے اپنے پیر سے مارا اور فرمایا کہ بتادوں تجھ کو ایک دروازہ جنت کا میں نے کہا ہاں آپ نے فرمایا لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے۔



(۳۵۸۲) عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ، قَالَ : مَا نَهَضَ مَلَكٌ مِنَ الْأَرْضِ حَتَّى قَالَ : لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ.

(اسنادہ صحیح مقطوعاً)

ترجمہ: صفوان بن سلیم سے روایت ہے کہتے ہیں کہ نہیں پرواز کی کسی فرشتے نے زمین سے یہاں تک کہ کہا لا حول ولا قوة الا بالله۔



۱۲۰۔ باب: فی فضل التَّسْبِيحِ وَالتَّهْلِيلِ وَالتَّقْدِيسِ

تسبیح، تہلیل اور تقدیس کی فضیلت کے بیان میں

(۳۵۸۳) عَنْ يُسْبِرَةَ وَكَانَتْ مِنَ الْمُهَاجِرَاتِ قَالَتْ : قَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((عَلَيْكُمْ بِالتَّسْبِيحِ وَالتَّهْلِيلِ وَالتَّقْدِيسِ وَاعْبُدُنَ بِالْأَنَامِلِ فَإِنَّهُنَّ مَسْئُولَاتٌ مُسْتَطَقَاتٌ وَلَا تَغْفَلُنَ فَتَسِينِ الرَّحْمَةَ)). (اسنادہ حسن)

المشكاة (۲۳۱۶) سلسلة الأحاديث الضعيفة تحت الحديث (۸۳) صحيح أبي داود (۱۳۴۵)

ترجمہ: یسیرہ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: لازم پڑو تم تسبیح اور تہلیل اور تقدیس کو اور گنوا انگلیوں کے پوروں پر اس لیے کہ ان سے سوال کیا جائے گا اور حکم ہوگا ان کو بولنے کا یعنی قیامت کے دن اور غافل نہ ہو کہ بھول جاؤ گے تم رحمت کو یعنی اسباب رحمت کو۔

فائدہ: اس حدیث کو صرف روایت کیا ہانی بن عثمان نے۔ اور روایت کیا اس کو محمد بن ربیعہ نے ہانی بن عثمان سے۔

(۳۵۸۴) عَنْ أَنَسٍ قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا غَزَا قَالَ : ((اَللّٰهُمَّ اَنْتَ عَصْدِيْ وَاَنْتَ نَصِيْرِيْ وَبِكَ اُقَاتِلُ)) . (اسنادہ صحیح) تخريج الكلم الطيب (۱۲۵) صحيح أبي داود (۲۳۶۶)

ترجمہ: روایت ہے انسؓ سے کہا کہ نبی ﷺ جب جہاد کرتے کہتے اللہم سے آخر تک۔ یعنی یا اللہ تو میرا قوت بازو ہے اور تو ہی میرا مددگار اور تیری ہی مدد سے لڑتا ہوں میں۔

فائل: یہ حدیث حسن ہے۔ غریب ہے۔



۱۲۲۔ باب: فی دعاء یوم عرفہ

یوم عرفہ کی دعا

(۳۵۸۵) عَنْ عُمَرُو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : ((خَيْرُ الدُّعَاءِ دُعَاءُ يَوْمِ عَرَفَةَ وَخَيْرُ مَا قُلْتُ اَنَا وَالنَّبِيُّونَ مِنْ قَبْلِي: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ)) .

(اسنادہ حسن) تخريج المشكاة : ۲۵۹۸ (التعليق الرغيب ۲/۲۴۲). سلسلة الأحاديث الصحيحة (۱۵۰۳) .

ترجمہ: بسند مذکور مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ بہتر دعا عرفہ کی دعا ہے اور بہتر قول میرا اور انگوں پیغمبروں کا لا الہ الا اللہ سے آخر تک۔ ہے۔

فائل: یہ حدیث حسن ہے۔ غریب ہے اس سند سے اور حماد بن ابی حمید وہ محمد بیٹے ہیں ابی حمید کے اور کنیت ان کی ابوابراہیم انصاری ہے اور وہ قوی نہیں محدثین کے نزدیک۔



۱۲۳۔ باب: دعاء: ((اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ سَرِيْرَتِيْ خَيْرًا مِنْ عَلَانِيَتِيْ))

دعاء: اے اللہ! میرا باطن ظاہر سے اچھا کر دے

(۳۵۸۶) عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ : عَلَّمَنِي رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ قَالَ : ((قُلِ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ سَرِيْرَتِيْ خَيْرًا مِنْ عَلَانِيَتِيْ وَاجْعَلْ عَلَانِيَتِيْ صَالِحَةً. اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْأَلُكَ مِنْ صَالِحِ مَا تُؤْتِي النَّاسَ مِنَ الْمَالِ وَالْأَهْلِ وَالْوَلَدِ غَيْرِ الصَّالِ وَلَا الْمُضِلِّ)) .

[اسنادہ ضعیف] تخريج مشكاة المصابيح (۲۵۰۴ التحقیق الثانی) اس میں محمد بن حمید ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے عمر رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ نے مجھ سے فرمایا کہ کہہ اَللّٰهُمَّ سے آخر تک۔ یعنی یا اللہ میرا باطن ظاہر سے اچھا کر دے اور ظاہر نیک کر دے اور یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں تجھ سے بہتر اس میں کا جو دیتا ہے تو لوگوں کو مال اور بیوی اور لڑکے کہ خود گمراہ ہوں نہ کسی کو گمراہ کریں۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم اس کو کمر اسی اسناد سے اور اسناد اس کی قوی نہیں۔



۱۲۴۔ باب: دعاء ((يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوبِ ثَبِّتْ قَلْبِي.....))

دعاء: اے دلوں کے پھرنے والے! میرا دل جمادے (اپنے دین حق پر)

(۳۵۸۷) عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ الْجَرُمِيُّ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ : دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ يُصَلِّي وَفَدَّ وَضَعَ يَدَهُ الْيُسْرَى عَلَى فَخِذِهِ الْيُسْرَى، وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى فَخِذِهِ الْيُمْنَى، وَقَبَضَ أَصَابِعَهُ وَبَسَطَ السَّبَابَةَ وَهُوَ يَقُولُ : ((يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوبِ ثَبِّتْ قَلْبِي عَلَى دِينِكَ)).

(منکر بهذا السياق) [وانظر الأحاديث (۲۹۱-۲۹۳-۲۱۲۸-۳۳۵۰)]

ترجمہ: بسند مذکور نبی ﷺ سے مروی ہے کہ آپ نماز میں بائیں ہاتھ بائیں ران پر اور داہنا ہاتھ داہنی ران پر رکھ کر انگلیوں کو بند کر کے اور انگشت کھولے کہتے تھے یا مُقَلِّبَ الْقُلُوبِ ثَبِّتْ قَلْبِي عَلَى دِينِكَ یعنی اے دلوں کے پھرنے والے میرا دل اپنے دین حق پر جمادے۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے اس سند سے۔



۱۲۵۔ باب: فی الرقية إذا اشتلی

جب تکلیف ہو تو دم کرنا

(۳۵۸۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَالِمٍ حَدَّثَنَا ثَابِتُ الْبُنَانِيُّ قَالَ : قَالَ لِي : يَا مُحَمَّدُ! إِذَا اشْتَكَيتْ فَضَعُ يَدَكَ حَيْثُ تَشْتَكِي ثُمَّ قُلْ : بِسْمِ اللَّهِ أَعُوذُ بِعِزَّةِ اللَّهِ وَقُدْرَتِهِ مِنْ شَرِّ مَا أَجِدُ مِنْ وَجَعِي هَذَا، ثُمَّ ارْفَعْ يَدَكَ ثُمَّ أَعِدْ ذَلِكَ وَتَرَا فَإِنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَنِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ حَدَّثَهُ بِذَلِكَ .

(اسنادہ صحیح) سلسلة الأحاديث الصحيحة (۱۲۵۸)

ترجمہ: ہم سے بیان کیا سالم نے، ہم سے بیان کیا ثابت بنانی نے کہ کہا انہوں نے مجھ سے کہ اے محمد جب درد ہو تجھے تو ہاتھ رکھ

جہاں درد ہو پھر کہہ بسم اللہ سے ہذا تک یعنی اللہ کے نام سے پناہ میں آتا ہوں اس کی عزت اور قدرت سے اس درد کے شر سے جو میں پاتا ہوں پھر اٹھا اپنا ہاتھ پھر ایسا ہی کر طاق عد یعنی تین بار یا پانچ بار یا سات بار اس لیے کہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے روایت کی مجھ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان سے ایسا ہی بیان فرمایا۔

فائل: یہ حدیث حسن ہے۔ غریب ہے اس سند سے۔



۱۲۶۔ باب: دعاء ام سلمہ

ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی دعا

(۳۵۸۹) عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ : عَلَّمَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ : ((قَوْلِي اللَّهُمَّ هَذَا اسْتِقْبَالُ لَيْلِكَ ، وَاسْتِدْبَارُ نَهَارِكَ ، وَأَصْوَاتُ دُعَائِكَ ، وَحُضُورُ صَلَوَاتِكَ ، أَسْأَلُكَ أَنْ تَغْفِرَ لِي)) . (اسنادہ ضعیف) تخریج الکلم الطیب (۳۵/۷۶)۔ تخریج المشکاة (۶۶۹) (سندیں ابی کثیر راوی ضعیف ہے) ضعیف ابی داود (۸۵)

ترجمہ: روایت ہے ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے کہ انہوں نے کہا سکھائی مجھ کو رسول اللہ ﷺ نے یہ دعا اللہم سے آخر تک۔ یعنی یا اللہ یہ تیری رات کے آنے کا وقت ہے اور دن کے جانے کا اور تیرے پکارنے والوں کی آواز کا اور تیری نماز کے حاضر ہونے کا سو میں سائل ہوں تیری مغفرت کا۔

فائل: یہ حدیث غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم اس کو اگر اسی سند سے اور خصہ بنت ابی کثیر کو ہم نہیں جانتے نہ ان کے باپ کو۔



(۳۵۹۰) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ : قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((مَا قَالَ عَبْدٌ : لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ قَطُّ مُخْلِصًا إِلَّا فُتِحَتْ لَهُ أَبْوَابُ السَّمَاءِ حَتَّى تَفْضِيَ إِلَى الْعَرْشِ مَا اجْتَنَبَ الْكِبَائِرَ)) .

(اسنادہ حسن) تخریج المشکاة (۲۳۱۴) التحقیق الثانی) التعليق الرغیب (۲۳۸/۲)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو بندہ لا الہ الا اللہ کہتا ہے خالص دل سے کھول دیے جاتے ہیں اس کے لیے دروازے آسمان کے یہاں تک کہ وہ پہنچتا ہے عرش تک اور یہ چڑھنا کلمہ کا جب ہی ہوتا ہے کہ کبائر سے بچتا رہے۔

فائل: یہ حدیث حسن ہے۔ غریب ہے اس سند سے۔



(۳۵۹۱) عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ، عَنْ عَمِّهِ قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقُولُ : ((اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ مُنْكَرَاتِ الْأَخْلَاقِ وَالْأَعْمَالِ وَالْأَهْوَاءِ)) . (اسنادہ صحیح) تخریج المشکاة : (۲۴۷۱)۔ التحقیق الثانی)

ترجمہ: زیاد بن علاقہ اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ یہ دعا پڑھتے تھے یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں تجھ سے بری عادتوں برے عملوں اور بری خواہشوں سے۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے اور زیاد بن علاقہ کے چچا کا نام قطبہ بن مالک ہے اور وہ صحابی ہیں نبی ﷺ کے۔



(۳۵۹۲) عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: بَيْنَا نَحْنُ نُصَلِّيُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِذْ قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ: اللَّهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا وَالْحَمْدُ لِلَّهِ كَثِيرًا وَسُبْحَانَ اللَّهِ بُكْرَةً وَأَصِيلًا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنِ الْقَائِلُ كَذَا وَكَذَا؟)) فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ: أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ. قَالَ: ((عَجِبْتُ لَهَا، فُتِحَتْ لَهَا أَبْوَابُ السَّمَاءِ)) قَالَ ابْنُ عُمَرَ: مَا تَرَكْتُهُمْ مِنْذُ سَمِعْتُهُمْ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. (اسنادہ صحیح) صفة الصلاة (۷۴)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ ایک بار ہم نماز پڑھتے تھے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک شخص نے کہا اللہ اکبر سے اصیلاً تک۔ یعنی اللہ بڑی بڑائی والا ہے اور اسی کو ہے ساری تعریف اور بہت پاکی ہے صبح اور شام سو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ کس نے کہا یہ کلمہ ایک شخص نے عرض کی میں نے یا رسول اللہ آپ نے فرمایا تعجب ہوا مجھ کو کہ اس کلمہ کے لیے آسمان کے دروازے کھولے گئے۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا جب سے میں نے آپ سے یہ حدیث سنی ہے نہیں چھوڑا میں نے وہ کلمہ۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے حسن ہے صحیح ہے اس سند سے اور حجاج بن ابی عثمان وہ حجاج بن میسرہ صواف ہیں اور کنیت ان کی صلیبوت ہے اور وہ ثقہ ہیں محدثین کے نزدیک۔



۱۲۷۔ باب: أَيُّ الْكَلَامِ أَحَبُّ إِلَى اللَّهِ

کون سی بات اللہ تعالیٰ کو بہت پسند ہے

(۳۵۹۳) عَنْ أَبِي ذَرٍّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَادَهُ أَوْ أَنَّ أَبَا ذَرٍّ عَادَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: يَا بِي أَنْتَ وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَيُّ الْكَلَامِ أَحَبُّ إِلَيَّ؟ فَقَالَ: ((مَا اصْطَفَاهُ اللَّهُ لِمَلَائِكَتِهِ: سُبْحَانَ رَبِّيَ وَبِحَمْدِهِ، سُبْحَانَ رَبِّيَ وَبِحَمْدِهِ)). (اسنادہ صحیح) التعليق الرغيب (۲/۲۴۲) سلسلة الأحاديث الصحيحة (۴۹۸)۔

ترجمہ: روایت ہے ابو ذر رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے عیادت کی ابو ذر کی یا انہوں نے آنحضرت ﷺ کی عیادت کی کہا ابو ذر نے میرے ماں باپ آپ پر فدا ہیں اے رسول اللہ کے کون سا کلام اللہ کو بہت پیارا ہے فرمایا جو پسند کیا اللہ نے اپنے فرشتوں کے لیے سبحان ربی وبحمدہ یعنی پاک ہے رب میرا اور تعریف اسی کو ہے۔



۱۲۸۔ باب: فِي الْعَفْوِ وَالْعَافِيَةِ

عفو اور عافیت کے بیان میں

(۳۵۹۴) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((الدُّعَاءُ لَا يَرُدُّ بَيْنَ الْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ)) قَالُوا : فَمَاذَا نَقُولُ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟! قَالَ : ((سَلُوا اللَّهَ الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ)) . (منكر بهذا التمام: تخريج الكلم الطيب (۵۱/۷۴) - ارواء الغليل (۲۶۲/۱) التعليق الرغيب (۱۱۵/۱) . (اس میں یحییٰ بن ہمان اور زید العمی دونوں ضعیف ہیں)

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے دعا رد نہیں ہوتی اذان اور تکبیر کے درمیان تو عرض کی لوگوں نے پھر کیا کہیں ہم اس وقت فرمایا آپ نے مانگو اللہ سے عافیت دنیا اور آخرت میں۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔ اور زیادہ کی یحییٰ ہی نے اس حدیث میں یہ عبارت کہ کہا انہوں نے کیا کہیں ہم فرمایا آپ نے مانگو اللہ سے عافیت دنیا اور آخرت میں روایت کی ہم سے محمود بن غیلان نے انہوں نے وکیع اور عبدالرزاق سے انہوں نے ابوالاحمد اور ابو نعیم سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے زید عی سے انہوں نے معاویہ سے انہوں نے انسؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے کہ فرمایا آپ نے دعا رد نہیں کی جاتی یعنی ضرور قبول ہوتی ہے اذان اور تکبیر کے درمیان میں اور ایسے ہی روایت کی ابوالاسحاق ہمدانی نے یہ حدیث بریدہ بن ابی مریم نے انسؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس کی اور یہ صحیح تر ہے۔



(۳۵۹۵) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((الدُّعَاءُ لَا يَرُدُّ بَيْنَ الْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ)) .

(اسنادہ صحیح) [وقد معنی ۲۱۲]

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے وہ روایت کرتے ہیں نبی ﷺ سے آپ نے فرمایا: دعا رد نہیں ہوتی اذان اور تکبیر کے درمیان میں۔



باب

(۳۵۹۶) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ : قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((سَبَقَ الْمُفْرَدُونَ)) قَالُوا وَمَا الْمُفْرَدُونَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ : ((الْمُسْتَهْتَرُونَ فِي ذِكْرِ اللَّهِ، يَصْعُقُ الذِّكْرُ عَنْهُمْ أَثْقَالَهُمْ فَيَاتُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ خِفَافًا)) .

(اسنادہ ضعیف) سلسلة الأحاديث الضعيفة (۳۶۹۰)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے آگے بڑھ گئے ہلکے پھلکے لوگ، لوگوں نے عرض کی کہ کون ہلکے پھلکے

ہیں آپؐ نے فرمایا جو کراہی میں ڈوبے ہوئے ہیں کہ ان سے بوجھ گناہوں کے اتار دیتا ہے اور وہ قیامت کے دن آئیں گے بلکے ہو کر۔

فائل: یہ حدیث حسن ہے۔ غریب ہے۔



(۳۵۹۷) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَأَنْ أَقُولَ سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ)). (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے اگر میں کہوں سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر تو مجھے پیارا ہے ان سب چیزوں سے جن پر آفتاب نکلتا ہے۔

فائل: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔



(۳۵۹۸) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((ثَلَاثَةٌ لَا تَرُدُّ دَعْوَتُهُمْ: الصَّائِمُ حِينَ يَفْطُرُ، وَالْإِمَامُ الْعَادِلُ، وَدَعْوَةُ الْمَظْلُومِ يَرْفَعُهَا اللَّهُ فَوْقَ الْغَمَامِ وَيَفْتَحُ لَهَا أَبْوَابَ السَّمَاءِ، وَيَقُولُ الرَّبُّ وَعِزَّتِي لَا أَنْصُرَنَّكَ وَلَوْ بَعْدَ حِينٍ)). (اسنادہ ضعیف) لکن صح منہ الشطر الأول بلفظ:

((المسافر)) مکان ((الامام العادل)) وفي رواية ((الوالد))۔ التعليق الرغيب (۶۳/۲) سلسلة الأحاديث الضعيفة (۱۳۵۸) سلسلة الأحاديث الصحيحة (۵۹۶ و ۱۷۹۷) التعليق على ابن خزيمة (۱۹۰۱) شيخ الباني

کہتے ہیں امام عادل کی جگہ "مسافر" کا اور ایک روایت کے مطابق والد کا ذکر ہے اور یہ صحیح ہے

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ تین شخصوں کی دعا ہرگز رد نہیں ہوتی ایک روزہ دار کی جب افطار کرتا ہے دوسرے امام عادل کی تیسرے مظلوم کی۔ اللہ تعالیٰ مظلوم کی دعا کو ابر کے اوپر اٹھا لیتا ہے اور اسکے لیے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور فرماتا ہے پروردگار کہ قسم ہے میری عزت کی میں تیری مدد کروں گا اگرچہ ایک مدت کے بعد ہو۔

فائل: یہ حدیث حسن ہے۔ اور سعدان قتی وہ سعدان بن بشیر ہیں۔ اور روایت کی ان سے عیسیٰ بن یونس نے اور ابو عامر وغیرہ نے بڑے بڑے لوگوں نے محدثین کے اور ابو مجاہد کا نام سعد طائی ہے اور کنیت ان کی ابو مدلہ ہے وہ مولیٰ ہیں ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کے اور ہم ان کو اسی حدیث سے جانتے ہیں۔ اور مروی ہے ان سے یہی حدیث بہت طول کے ساتھ اور پوری۔



(۳۵۹۹) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((اللَّهُمَّ انْفَعْنِي بِمَا عَلَّمْتَنِي وَعَلِّمْنِي مَا يَنْفَعُنِي

وَزِدْنِي عِلْمًا، الْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ وَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ حَالِ أَهْلِ النَّارِ».

(اسنادہ صحیح) دون قولہ والحمد لله. تخریج مشکاة المصابیح (۳۴۹۳)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اَللّٰهُمَّ سے آخر تک۔ یعنی یا اللہ نفع دے مجھ کو اس سے جو تو نے مجھے سکھائی یعنی اس پر عمل نصیب کر اور سکھا مجھ کو وہ چیز جو نفع دے اور زیادہ کر میرا علم سب تعریف اللہ کو ہے ہر حال میں اور پناہ مانگتا ہوں میں اللہ کے ساتھ دوزخیوں کے حال سے۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے اس سند سے۔



۱۲۹۔ باب: ماجاء ان لله ملائكة سياحين في الارض

اس بیان میں کہ اللہ تعالیٰ کچھ فرشتے ہیں زمین میں سیر کرنے والے

(۳۶۰۰) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ لِلَّهِ مَلَائِكَةً سَيَّاحِينَ فِي الْأَرْضِ فَضَّلَا عَنْ كُتَابِ النَّاسِ فَإِذَا وَجَدُوا أَقْوَامًا يَذْكُرُونَ اللَّهَ تَنَادَوْا هَلُمُّوا إِلَيْنَا بُغْيَتِكُمْ فَيَجِئُونَ فَيَحْفُونَ بِهِمْ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَيَقُولُ اللَّهُ: أَيُّ شَيْءٍ تَرَكْتُمْ عِبَادِي يَصْنَعُونَ؟ فَيَقُولُونَ: تَرَكْنَاهُمْ يَحْمَدُونَكَ وَيُحْمَدُونَكَ وَيَذْكُرُونَكَ. قَالَ: فَيَقُولُ: هَلْ رَأَوْنِي؟ قَالَ: فَيَقُولُونَ: لَا. قَالَ: فَيَقُولُ: فَكَيْفَ لَوْرَأَوْنِي؟ قَالَ: فَيَقُولُونَ: لَوْ رَأَوْكَ لَكَانُوا أَشَدَّ تَحْمِيدًا وَأَشَدَّ تَمْجِيدًا وَأَشَدَّ لَكَ ذِكْرًا، قَالَ: فَيَقُولُ: وَأَيُّ شَيْءٍ يَطْلُبُونَ؟ قَالَ: فَيَقُولُونَ: يَطْلُبُونَ الْجَنَّةَ. قَالَ: فَيَقُولُ: فَهَلْ رَأَوْهَا؟ فَيَقُولُونَ: لَا. قَالَ: فَيَقُولُ: فَكَيْفَ لَوْرَأَوْهَا؟ قَالَ: فَيَقُولُونَ: لَوْ رَأَوْهَا لَكَانُوا أَشَدَّ لَهَا طَلَبًا وَأَشَدَّ عَلَيْهَا حِرْصًا، قَالَ: فَيَقُولُ: فَمِنْ أَيِّ شَيْءٍ يَتَعَوَّذُونَ؟ قَالُوا: يَتَعَوَّذُونَ مِنَ النَّارِ، قَالَ: فَيَقُولُ: فَهَلْ رَأَوْهَا؟ فَيَقُولُونَ: لَا. قَالَ: فَيَقُولُ: فَكَيْفَ لَوْرَأَوْهَا؟ فَيَقُولُونَ: لَوْ رَأَوْهَا كَانُوا أَشَدَّ مِنْهَا هَرَبًا وَأَشَدَّ مِنْهَا خَوْفًا وَأَشَدَّ مِنْهَا تَعَوُّذًا. قَالَ: فَيَقُولُ: إِنِّي أَشْهَدُكُمْ إِنِّي قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ. فَيَقُولُونَ: إِنَّ فِيهِمْ قَلِيلًا مِنَ الْخَطَاءِ لَمْ يَرُدُّهُمْ إِنَّمَا جَاءَهُمْ لِحَاجَةٍ. فَيَقُولُ: هُمْ الْقَوْمُ لَا يَشْفِي لَهُمْ جَلِيسٌ)). (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: روایت ہے ابو سعید خدریؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے ہیں زمین میں سیر کرنے والے نامہ اعمال لکھنے والوں کے سوا کہ جب وہ کسی قوم کو پاتے ہیں اللہ کے ذکر میں ایک دوسرے کو پکارتے ہیں کہ آؤ اپنے مقصود کے لیے سوہ آتے جاتے ہیں اور ان کو ڈھانپ لیتے ہیں آسمان دنیا تک سو فرماتا ہے اللہ تعالیٰ کس کام میں چھوڑا تم نے میرے

بندوں کو وہ کہتے ہیں جب ہم نے ان کو چھوڑا تو وہ تیری تعریف کرتے تھے تیری بزرگی بولتے تھے اور تجھے یاد کر رہے تھے پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ کیا انہوں نے مجھے دیکھا ہے وہ عرض کرتے ہیں نہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کیا ہو جو وہ مجھے دیکھیں فرشتے عرض کرتے ہیں اگر وہ تجھے دیکھیں تو اور بھی زیادہ تعریف بزرگی بیان کریں اور زیادہ تجھے یاد کریں پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ مجھ سے کیا مانگتے ہیں فرشتے عرض کرتے ہیں مانگتے ہیں وہ جنت اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کیا جنت انہوں نے دیکھی ہے وہ عرض کرتے ہیں نہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اگر وہ جنت کو دیکھیں تو اور زیادہ طلب اور حرص کریں پھر فرماتا ہے اللہ تعالیٰ کس چیز سے پناہ مانگتے ہیں وہ کہتے ہیں دوزخ سے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کیا دوزخ انہوں نے دیکھی ہے وہ عرض کرتے ہیں کہ نہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اگر دوزخ کو دیکھیں تو کیا ہو عرض کرتے ہیں کہ اگر وہ دوزخ کو دیکھیں تو وہ اور زیادہ بھاگیں ڈریں اور پناہ مانگیں اس سے پھر فرماتا ہے میں تم کو گواہ کرتا ہوں کہ میں نے بخش دیا ان کو پھر وہ کہتے ہیں کہ ایک شخص ان میں یوں ہی آ گیا یعنی کسی ضرورت کو جاتا تھا ان کو دیکھ کر بیٹھ گیا خاص ان سے ملنے کو نہیں آیا اللہ فرماتا ہے وہ لوگ ایسے ہیں کہ ان کے ساتھ رہنے والا بھی محروم نہیں ہوتا یعنی وہ بھی بخشا گیا۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہوئی یہ ابو ہریرہؓ سے اس سند کے سوا اور سند سے بھی۔



۱۳۰۔ باب: فضل لا حول ولا قوة الا باللہ

فضل لا حول ولا قوة الا باللہ

(۳۶۰۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَكْثَرُ مِنْ قَوْلٍ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ فَإِنَّهَا كَنْزٌ مِنْ كُنُوزِ الْجَنَّةِ)) قَالَ مَكْحُولٌ: فَمَنْ قَالَ: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ وَلَا مُنْجَا مِنَ اللَّهِ إِلَّا إِلَيْهِ كَشَفَ عَنْهُ سَبْعِينَ بَابًا مِنَ الضَّرِّ أَذْنَاهُنَّ الْفَقْرُ.

(اسنادہ صحیح)، دون قول مکحول، فمن قال: فانه مقطوع، سلسلة الأحاديث الصحيحة (۱۰۵)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ ان سے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے لا حول ولا قوة الا باللہ بہت کہا کہ اس لیے کہ وہ جنت کے خزانے سے ہے۔ مکحول نے کہا جو یہ کلمہ کہتا ہے لا حول ولا قوة الا باللہ وَلَا مُنْجَا مِنَ اللَّهِ إِلَّا إِلَيْهِ دوڑ کر دیتا ہے اللہ تعالیٰ اس سے ستر طرح کے ضرر کو کہ ادنیٰ اس کا محتاجی ہے۔

فائدہ : یہ حدیث کی اسناد متصل نہیں اس لیے کہ مکحول کو سماع نہیں ابو ہریرہؓ سے یعنی بیچ میں کوئی راوی چھوٹ گیا ہے۔



(۳۶۰۲) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ مُسْتَجَابَةٌ وَإِنِّي اخْتَبَأْتُ دَعْوَتِي شَفَاعَةً لِأُمَّتِي وَهِيَ نَائِلَةٌ إِنْ شَاءَ اللَّهُ مِنْ مَاتَ مِنْهُمْ لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا)) . (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: ہر نبی کی ایک دعا مقبول ہے اور میں نے اپنی دعا اٹھا رکھی ہے اپنی امت کی شفاعت کے لیے اور وہ ان کو پہنچنے والی ہے انشاء اللہ جو ان میں سے مرے گا کہ نہ شریک کیا ہوگا اس نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو۔

فائل: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔



۱۳۱۔ باب: فی حسن الظن باللہ عزوجل

اللہ تعالیٰ کے بارے میں اچھا گمان رکھنا

(۳۶۰۳) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى: أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي بِي وَأَنَا مَعَهُ حِينَ يَذْكُرُنِي، فَإِنْ ذَكَرَنِي فِي نَفْسِهِ ذَكَرْتُهُ فِي نَفْسِي، وَإِنْ ذَكَرَنِي فِي مَلَأٍ ذَكَرْتُهُ فِي مَلَأٍ خَيْرٍ مِنْهُمْ، وَإِنْ اقْتَرَبَ إِلَيَّ شَيْئًا اقْتَرَبْتُ مِنْهُ ذِرَاعًا، وَإِنْ اقْتَرَبَ إِلَيَّ ذِرَاعًا، اقْتَرَبْتُ إِلَيْهِ بَاعًا وَإِنْ أَتَانِي يَمْسِسُ أَتَيْتُهُ هَرَوَلَةً)) . (اسنادہ صحیح) (سلسلة الأحاديث الصحيحة (۲۲۸۷))

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں اپنے بندے کے گمان کے ساتھ ہوں اور میں اس کے ساتھ ہوں جب مجھے یاد کرے اگر یاد کرے مجھے اپنے دل میں بھی یاد کرتا ہوں اس کو اپنے دل میں اور اگر یاد کرتا ہے مجھے ایک جماعت میں تو میں بھی یاد کرتا ہوں اس کو اس جماعت میں جو اس سے بہتر ہے یعنی فرشتوں کی جماعت میں اور اگر کوئی بندہ میری طرف ایک بالشت آئے تو میں اس کی طرف ایک ہاتھ آتا ہوں اور اگر کوئی میری طرف ایک ہاتھ آئے تو میں اس کی طرف ایک باہم آتا ہوں اور اگر میری طرف چلتا ہوا آئے تو میں اس کی طرف دوڑتا ہوا آتا ہوں۔

فائل: یہ حدیث حسن ہے۔ صحیح ہے۔ اور مروی ہے اعمش سے اس حدیث کی تفسیر میں کہ یہ جو فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ جو میری طرف ایک بالشت آتا ہے میں اس کی طرف ایک ہاتھ آتا ہوں مراد اس سے یہ ہے کہ مغفرت اور رحمت اپنی اس کے ساتھ کر دیتا ہوں اور یہی تفسیر کی ہے بعض علمائے محدثین نے کہ کہا ہے انہوں نے کہ مراد اس سے یہ ہے کہ جب بندہ اللہ کی طرف اس کی اطاعت اور فرمانبرداری سے تقرب ڈھونڈتا ہے اور اس کے مامورات اور احکام کو بجالاتا ہے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس پر رحمت اور مغفرت نازل ہوتی ہے۔

مترجم: غرض مؤلف رحمہ اللہ کی اس تفسیر سے رد کرنا ہے مذہب باطل جہمیہ لہبیہ کا کہ وہ فرقہ ناریہ ضالہ وہمیہ کا اعتقاد رکھتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر جگہ میں ہے اور ایسی روایات مشابہات کو استدلال کے لیے پیش کرنا حالانکہ یہ روایت خود ان کے عقائدہ فاسدہ کے رد کو کافی ہے اس لیے کہ اگر بالفرض موافق ان کے عقیدہ کے اللہ تعالیٰ بذات مقدس خود ہر جگہ موجود ہوتا تو تفاوت عباد کا اس کے قرب میں محض باطل تھا بلکہ دوری اس سے محال تھی اور طلب اس کے قرب کی محض تحصیل حاصل تھی اور جب قریب ہونا بندہ کا اللہ سے بجز اطاعت اور فرمانبرداری کے اور کچھ نہیں ہے تو قریب ہونا اللہ کا بھی سوا قبول طاعت اثبات اجر عفو مغفرت کے اور کچھ نہیں ہے غرض مؤلف رحمہ اللہ نے جو تاویل اور تفسیر اس کی ذکر کی ہے وہی صحیح اور احق بالقبول ہے ورنہ خطر القتاد۔



۱۳۲۔ باب: فی الاستعاذہ

استعاذہ کے بیان میں

(۳۶۰۴) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((اسْتَعِذُّوا بِاللَّهِ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ، وَاسْتَعِذُّوا بِاللَّهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ. اسْتَعِذُّوا بِاللَّهِ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ، وَاسْتَعِذُّوا بِاللَّهِ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ)) . (صحیح الاسناد) صفة الصلاة (۱۶۳)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: پناہ مانگو اللہ سے عذاب جہنم سے اور عذاب قبر سے اور فتنہ مسیح دجال سے اور فتنہ زندگی اور موت سے۔

فائلا: یہ حدیث صحیح ہے۔



(۳۶۰۴) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ قَالَ حِينَ يُمَسِّي ثَلَاثَ مَرَّاتٍ أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ لَمْ يَضُرَّهُ حَمَةٌ تِلْكَ اللَّيْلَةَ)) . قَالَ سُهَيْلٌ: فَكَانَ أَهْلُنَا نَعْلَمُوهَا فَكَانُوا يَقُولُونَهَا كُلَّ لَيْلَةٍ فَلَدَغَتْ جَارِيَةٌ مِنْهُمْ فَلَمْ تَجِدْهَا وَجَعًا . (اسنادہ صحیح) التعليق الرغيب (۲۲۶/۱)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ فرمایا نبی ﷺ نے جو شام کو تین بار کہے اعوذ سے ماخلق تک۔ یعنی پناہ مانگتا ہوں میں ان کلمات کے وسیلہ سے اس کی مخلوقات کے شر سے تو ضرر نہ کرے گا اس کو اس رات میں کوئی زہر۔ سہیل نے کہا ہمارے گھر والے یہ کلمہ روز نہ کہا کرتے تھے سوا یک لڑکی کو، ہم میں سے کات کھایا سواں کو بالکل درد نہ ہوا۔

فائلا: یہ حدیث حسن ہے۔ اور روایت کی مالک نے یہ حدیث سہیل بن ابی صالح سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے

ابو ہریرہؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے اور روایت کی عبید بن عمر نے اور کئی لوگوں نے یہ حدیث سہیل سے اور نہیں ذکر کیا انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا۔



(۳۶۰۴) (۲) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: قَالَ: دُعَاءُ حَفِظْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لَا أَدْعُهُ ((اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي أَكْثَرَ شُكْرَكَ وَأَكْثَرَ ذِكْرَكَ وَأَتَّبِعْ نَصِيحَتَكَ وَأَحْفَظْ وَصِيَّتَكَ)).

(اسنادہ ضعیف) المشكاة (۲۴۹۹۔ التحقیق الثانی) (اس میں فرج بن فضالہ راوی ضعیف ہے) **ترجمہ:** روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ کہا انہوں نے میں کبھی نہ چھوڑوں گا ایک دعا جو سیکھی میں نے رسول اللہ ﷺ سے اور وہ اللہم سے آخر تک۔ ہے یعنی یا اللہ مجھے ایسی توفیق دے کہ میں تیرا بواشکر بجالاؤں اور تیرا ذکر بہت کروں اور تیری نصیحت کی تابعداری کروں اور یاد رکھوں تیری وصیت کو۔

فائلا: یہ حدیث غریب ہے۔



(۳۶۰۴) (۳) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَا مِنْ رَجُلٍ يَدْعُو اللَّهَ بِدُعَاءٍ إِلَّا اسْتَجِيبَ لَهُ، فِيمَا أَنْ يُعْجَلَ لَهُ فِي الدُّنْيَا، وَإِمَّا أَنْ يُدْخَلَ لَهُ فِي الْآخِرَةِ، وَإِمَّا أَنْ يُكَفَّرَ عَنْهُ مِنْ ذُنُوبِهِ بِقَدَرِ مَا دَعَا، مَا لَمْ يَدْعُ بِإِثْمٍ أَوْ قَطِيعَةٍ رَحِمَ أَوْ يَسْتَعْجِلْ)). قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَكَيْفَ يَسْتَعْجِلُ؟ قَالَ: ((يَقُولُ دَعْوَتُ رَبِّي فَمَا اسْتَجَابَ لِي)).

صحیح دون قولہ ((واما ان یکفر عنه من ذنوبه بقدر ما دعا)) سلسلۃ الأحادیث الضعیفہ (۴۴۸۳) **ترجمہ:** روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کوئی ایسا آدمی نہیں کہ اللہ سے کوئی دعا کرے اور قبول نہ ہو یعنی ہر دعا قبول ہوتی ہے سو دنیا میں اس کو مل جاتی ہے یا آخرت میں اس کے لیے ذخیرہ رہتی ہے یا کفارہ ہو جاتی ہے اس کے گناہوں کا موافق اس کے جتنی دعا کی تھی اس نے اور یہ وہاں تک ہے کہ کسی گناہ کے لیے دعا نہ کرے یا قطع رحم کے لیے اور جلدی نہ کرے اس کے قبول ہونے میں لوگوں نے عرض کی کہ جلدی کیسے یا رسول اللہ فرمایا جلدی یہ ہے کہ آدمی کہے یا اللہ میں نے دعا کی اور تو نے قبول نہ کی۔

فائلا: یہ حدیث غریب ہے اس سند سے۔



(۳۶۰۴) (۴) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَا مِنْ عَبْدٍ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتَّى يَبْذُو إِبْطَهُ يَسْأَلُ

اللَّهُ مَسْأَلَةٌ إِلَّا آتَاهَا بِمَا مَالٌ يَعَجَلُ»، قَالُوا : يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَكَيْفَ عَجَلَتْهُ؟ قَالَ : « يَقُولُ قَدْ سَأَلْتُ وَسَأَلْتُ فَلَمْ أُعْطَ شَيْئًا ». (صحيح) دون الرفع۔

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کوئی بندہ ایسا نہیں جو بلند کرے اپنے ہاتھ یہاں تک کہ کھل جائے بغل اس کی اور پھر مانگے اللہ سے کوئی چیز مگر دیتا ہے اس کو اللہ تعالیٰ جب تک وہ جلدی نہ کرے۔ لوگوں نے عرض کی یا رسول اللہ جلدی کیسے آپؐ نے فرمایا کہتا ہے میں نے بہت مانگا میں نے بہت مانگا اور مجھے کچھ نہ ملا۔

فائدہ: روایت کی یہ حدیث زہری نے ابی عبیدہ موالیٰ ابن ازہر سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے کہ فرمایا آپؐ نے مقبول ہے دعائے میں سے ہر ایک کی جب تک کہ جلدی نہ کرے اور یہ نہ کہے کہ میں نے دعا کی اور قبول نہ ہوئی۔



(۳۶۰۴) (۵) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : «إِنَّ حُسْنَ الظَّنِّ بِاللَّهِ مِنْ حُسْنِ عِبَادَةِ اللَّهِ». (اسنادہ ضعیف) سلسلۃ الأحادیث الضعیفۃ (۳۱۵۰) (اس میں میر بن نہار العبدی مجھول ہے) ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ حسن ظن اللہ تعالیٰ کے ساتھ عمدہ عبادت ہے۔ فائدہ: یہ حدیث غریب ہے اس سند سے۔

مترجم: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حسن ظن یعنی نیک گمان رکھنا بھی ایک عبادت ہے ہر بندہ کو چاہیے کہ اللہ سے نیک گمان رکھے اور مغفرت اور نجات کی امید سے ہمیشہ اپنا دل سرور رکھے کہ ناامیدی اس کی رحمت سے کفر ہے مگر اس کے ساتھ ہی بجالانا طاعات کا اور احتراز معاصی سے ضرور ہے اس لیے کہ ظن جانب راجح کا نام ہے نہ جانب مرجوح کا اور ایمان بین الخوف والرجا ہے اور جس نے اصلاح عقائد کی نہ کی اور توحید کو بخوبی حاصل نہ کیا وہ حسن ظن اللہ سے نہیں رکھ سکتا اس لیے کہ حسن ظن اللہ سے شعبہ ہے اس کی معرفت کا اور وہ معرفت و توحید سے محروم ہے پھر جب عقائد صالحہ حاصل ہوئے اب اعمال میں اس کے اگر قصور بھی ہے تو بھی امید مغفرت ہے۔



(۳۶۰۶) (۶) عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : «لَيَنْظُرَنَّ أَحَدُكُمْ مَا الَّذِي يَتَمَنَّى، فَإِنَّهُ لَا يَذَرِي مَا يَكْتُبُ لَهُ مِنْ أُمِّيَّتِهِ». (اسنادہ ضعیف) الضعیفۃ (۴۴۰۵) (مرسل) (ضعیف) ہے) ترجمہ: روایت ہے ابو سلمہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے ہمیشہ چاہیے کہ نظر کرتا رہے ایک تم میں کہ کیا آرزو کرتا رہے اس لیے کہ وہ نہیں جانتا کہ کیا لکھا جاتا ہے اس کی آرزوؤں میں سے یعنی ہمیشہ نیک آرزو کرنا ضرور ہے کہ وبال آخرت کا سبب نہ ہو۔ فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔

(۳۶۰۴) (۷) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَدْعُو فَيَقُولُ: ((اللَّهُمَّ مَتَّعْنِي بِسَمْعِي وَبَصَرِي وَاجْعَلْهُمَا الْوَارِثَ مِنِّي، وَأَنْصُرْنِي عَلَى مَنْ يُظْلِمُنِي وَخُذْ مِنْهُ بِئَارِي)).

(اسنادہ حسن) الروض النضير (۱۹۰)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ نبی ﷺ یہ دعا کرتے تھے اللہم سے آخر تک۔ یعنی یا اللہ بر خور داری دے مجھے میری آنکھ اور کان سے اور دونوں کو میرا وارث کر دے یعنی باقی رکھ ان کو جب تک میں جیوں یا ان سے ایسے عمل ہوں کہ وہ آخرت میں کام آئیں اور ہمیشہ باقی رہیں اور مدد کر میری اس شخص پر جو مجھ پر ظلم کرے اور لے لے میرا بدلہ اس سے۔
فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔ غریب ہے۔



(۳۶۰۴) (۸) عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَيْسَ أَلْأَحَدُكُمْ رَبَّهُ حَاجَتُهُ كُلَّهَا حَتَّى يَسْأَلَ شَيْعَ نَعْلِهِ إِذَا انْقَطَعَ)). (اسنادہ ضعیف) سلسلة الأحاديث الضعيفة (۱۳۶۲) ضعیف الجامع الصغير (۴۹۴۶)
 ترجمہ: روایت ہے انسؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے چاہیے کہ مانگ کرے ہر شخص تم میں کا اپنے رب سے اپنی سب حاجتیں یہاں تک کہ تسمہ اپنی چپل کا بھی اگر ٹوٹ جائے۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے۔ اور روایت کی کئی لوگوں نے یہ حدیث جعفر بن سلیمان سے انہوں نے ثابت بنانی سے انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے اور نام نہ لیا انہوں نے سند میں انس رضی اللہ عنہ کا۔ چنانچہ روایت کی ہم سے صالح بن عبد اللہ نے انہوں نے جعفر بن سلیمان سے انہوں نے ثابت بنانی سے انہوں نے نبی ﷺ سے کہ فرمایا آپؐ نے چاہیے کہ مانگے ہر کوئی تم میں کا اپنی سب حاجتیں اپنے رب سے یہاں تک کہ مانگے اس سے نمک اور مانگے اس سے تسمہ اپنی چپل کا جب ٹوٹ جائے۔ اور یہ روایت صحیح تر ہے قطن کی روایت سے جو انہوں نے جعفر بن سلیمان سے روایت کی یعنی جو اوپر مذکور ہوئی۔



(۳۶۰۴) (۹) عَنْ ثَابِتِ الْبُنَانِيِّ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((لَيْسَ أَلْأَحَدُكُمْ رَبَّهُ حَاجَتُهُ، حَتَّى يَسْأَلَ الْمُلْحَ وَحَتَّى يَسْأَلَ شَيْعَ نَعْلِهِ إِذَا انْقَطَعَ)). (اسنادہ ضعیف)
 ترجمہ: ثابت بنانی سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ چاہئے کہ مانگے تم میں سے ہر شخص اپنی تمام حاجتیں اللہ تعالیٰ سے یہاں تک کہ نمک بھی اور اگر جوتی کا تسمہ ٹوٹ جائے تو بھی اللہ سے مانگے۔





(المعجم ٤٦) فضیلتوں کے بیان میں (تحفة ٤٢)

١۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي فَضْلِ النَّبِيِّ ﷺ

نبی ﷺ کی فضیلت کے بیان میں

(٣٦٠٥) عَنْ وَائِلَةَ بِنِ الْأَسَمِّ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((إِنَّ اللَّهَ إِصْطَفَى مِنْ وَلَدِ إِبْرَاهِيمَ إِسْمَاعِيلَ،

وَاصْطَفَى مِنْ وَلَدِ إِسْمَاعِيلَ بَنِي كِنَانَةَ، وَاصْطَفَى مِنْ بَنِي كِنَانَةَ قُرَيْشًا، وَاصْطَفَى مِنْ قُرَيْشٍ بَنِي

هَاشِمٍ، وَاصْطَفَانِي مِنْ بَنِي هَاشِمٍ)) . صحيح : دون الاصطفاء الاول، سلسلة الاحاديث الصحيحة (٣٠٢).

ترجمہ: روایت ہے داخلہ بن اسعق سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ اللہ تعالیٰ نے جن لیا اولاد ابراہیم سے اسماعیل کو اور ان سے

بنی کنانہ کو اور ان میں سے قریش کو اور ان میں سے بنی ہاشم کو اور ان میں سے مجھ کو (یعنی آپؐ خلاصہ ہیں موجودات اور

اشرف اولاد ابراہیم ہیں)۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔



(۳۶۰۶) عَنْ وَائِلَةَ بِنِ الْأَسْفَعِ قَالَتْ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَى كِنَانَةَ مِنْ وَلَدِ إِسْمَاعِيلَ ، وَاصْطَفَى قُرَيْشًا مِنْ كِنَانَةَ وَاصْطَفَى هَاشِمًا مِنْ قُرَيْشٍ ، وَاصْطَفَانِي مِنْ بَنِي هَاشِمٍ)) .

(اسنادہ صحیح) سلسلہ الاحادیث الصحیحة (۳۰۲) یزید بن ابی زیاد ضعیف ہے۔

ترجمہ: ترجمہ اس کا اوپر حدیث نمبر (۳۶۰۵) گزر چکا۔

فائل: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے۔



(۳۶۰۷) عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَالَ : قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللَّهِ ! إِنْ قُرَيْشًا جَلَسُوا فَتَذَاكَرُوا أَحْسَابَهُمْ بَيْنَهُمْ فَجَعَلُوا مِثْلَكَ كَمَثَلِ نَحْلَةٍ فِي كَبْوَةٍ مِنَ الْأَرْضِ . فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : ((إِنَّ اللَّهَ خَلَقَ الْخَلْقَ فَجَعَلَنِي مِنْ خَيْرِهِمْ مِنْ خَيْرِ فِرْقِهِمْ وَخَيْرِ الْفَرِيقَيْنِ ، ثُمَّ خَيْرَ الْقَبَائِلِ فَجَعَلَنِي فِي خَيْرِ الْقَبِيلَةِ ، ثُمَّ خَيْرَ الْبُيُوتِ فَجَعَلَنِي فِي خَيْرِ بُيُوتِهِمْ فَأَنَا خَيْرُهُمْ نَفْسًا وَخَيْرُهُمْ بَيْتًا)) .

(اسنادہ ضعیف) سلسلہ الاحادیث نقد الکتابی (۳۱-۳۲- الضعیفة (۳۰۷۳)

ترجمہ: روایت ہے عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا عرض کیا میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ قریش بیٹھ کر اپنے حسب کا ذکر کرنے لگے تو آپ ﷺ کی ایسے درخت سے مثال دی جو گھوڑے پر ہو تو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا ساری مخلوق کو اور مجھے ان سب گروہوں سے اچھے گروہ میں پیدا کیا اور پسند کیا دو گروہوں کو (یعنی اولاد اسحق اور اولاد اسماعیل کو) پھر چنانہ قبیلوں سے اور مجھے بہتر قبیلہ میں کیا پھر چنانہ گروہوں کو اور مجھے سب گروہوں سے بہتر گھر میں کیا تو میں ان سب سے ذات میں بھی بہتر ہوں اور گھرانے میں بھی۔

فائل: یہ حدیث حسن ہے اور عبد اللہ حارث کے بیٹے ہیں وہ نوفل کے۔



(۳۶۰۸) عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ أَبِي وَدَاعَةَ قَالَ : جَاءَ الْعَبَّاسُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَكَانَهُ سَمِعَ شَيْئًا ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ : ((مَنْ أَنَا)) ؟ فَقَالُوا : أَنْتَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْكَ السَّلَامُ ، قَالَ : ((أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ . إِنَّ اللَّهَ خَلَقَ الْخَلْقَ فَجَعَلَنِي فِي خَيْرِهِمْ فِرْقَةً ، ثُمَّ جَعَلَهُمْ فِرْقَتَيْنِ فَجَعَلَنِي فِي خَيْرِهِمْ فِرْقَةً ، ثُمَّ جَعَلَهُمْ قَبَائِلَ فَجَعَلَنِي فِي خَيْرِهِمْ قَبِيلَةً ، ثُمَّ جَعَلَهُمْ بُيُوتًا فَجَعَلَنِي فِي خَيْرِهِمْ بَيْتًا وَخَيْرِهِمْ نَفْسًا)) . (اسنادہ ضعیف) سلسلہ الاحادیث الضعیفة (۳۰۷۳) .

ترجمہ: روایت ہے مطلب بن وداعہ سے کہ عباس آئے رسول اللہ ﷺ کے پاس گویا وہ کچھ سن کر آئے تھے یعنی قریش وغیرہ سے

سو کھڑے ہوئے نبی ﷺ منبر پر اور فرمایا کہ میں کون ہوں لوگوں نے عرض کی آپ رسول ہیں اللہ کے سلام ہے آپ پر فرمایا آپ نے کہ میں محمد بیٹا ہوں عبد اللہ کا وہ بیٹے ہیں عبدالمطلب کے اور اللہ نے ساری مخلوق کو پیدا کیا اور ان کے اچھے لوگوں میں سے مجھے پیدا کیا پھر ان کے دو گروہ کیے سو مجھے بہتر گروہ سے نکالا پھر ان کے کئی قبیلے کئے اور مجھے بہتر قبیلہ سے پیدا کیا پھر ان کے کئی گھر کئے اور مجھے بہتر گھر میں پیدا کیا اور بہتر ذات میں۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔ اور روایت کی سفیان ثوری نے یزید بن ابی زیاد سے اس حدیث کی مانند جو اسماعیل بن ابی خالد سے مروی ہے اور انہوں نے یزید بن ابی زیاد سے روایت کی انہوں نے عبد اللہ بن حارث سے انہوں نے عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ سے یعنی جو اوپر مذکور ہوئی۔



(۳۶۰۹) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالُوا : يَا رَسُولَ اللَّهِ ! مَتَى وَجَبَتْ لَكَ النُّبُوَّةُ؟ قَالَ : ((وَآدَمُ بَيْنَ الرُّوحِ وَالْجَسَدِ)) . (اسنادہ صحیح) سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ (۱۸۵۶) تخريج المشكاة (۵۷۵۸) .
ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ فرمایا پوچھا نبی ﷺ سے کہ کب واجب ہوئی آپ پر نبوت آپ نے فرمایا جب آدم کی جسد اور روح تیار ہو رہی تھی۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت نہیں جانتے ہم اس کو گرامی سند سے۔



(۳۶۱۰) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((أَنَا أَوَّلُ النَّاسِ خُرُوجًا إِذَا بُعِثُوا وَأَنَا خَاطِبُهُمْ إِذَا وَقَدُوا، وَأَنَا مَبْشِرُهُمْ إِذَا أَيْسُوا. لِيَأْوَءَ الْحَمْدُ يَوْمَئِذٍ بِيَدِي، وَأَنَا أَكْرَمُ وَلَدِ آدَمَ عَلَى رَبِّي وَلَا فَخْرَ)) . (اسنادہ ضعیف) تخريج المشكاة (۵۷۶۵) . لیث راوی ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے میں سب سے پہلے نکلنے والا ہوں یعنی قبر سے اور میں خطیب ہوں ان کا جب وہ اللہ کی درگاہ میں حاضر ہوں گے اور میں خوشخبری سنانے والا ہوں ان کو جب وہ ناامید ہوں حمد الہی کا جہنم اقامت کے دن میں میرے ہاتھ میں ہوگا اور میں ساری اولاد آدم سے بہتر ہوں اللہ کے نزدیک اور کچھ فخر نہیں۔
فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔



(۳۶۱۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((أَنَا أَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْأَرْضُ فَأُكْسَى الْحِلَّةَ مِنْ حُلَلِ الْجَنَّةِ ثُمَّ أَقُومُ عَنْ يَمِينِ الْعَرْشِ لَيْسَ أَحَدٌ مِنَ الْخَلَائِقِ يَقُومُ ذَلِكَ الْمَقَامَ غَيْرِي)) .

(اسنادہ ضعیف) تخريج المشكاة (۵۷۶۶) ضعیف ترمذی (۴۸۲) ابی خالد مدلس و عنعن

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے میں پہلے ہوں ان میں کا جن کی قبر چیری جائے گی اور پہنایا جائے گا مجھے ایک جوڑا جنت کے جوڑوں سے پھر کھڑا ہوں گا میں عرش کے داہنی طرف کوئی وہاں کھڑا نہیں ہو سکے گا سو امیرے۔
فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے۔



(۳۶۱۲) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((سَلُوا اللَّهَ لِي الْوَسِيلَةَ)) قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَمَا الْوَسِيلَةُ؟ قَالَ: ((أَعْلَىٰ دَرَجَةٍ فِي الْجَنَّةِ لَا يَنَالُهَا إِلَّا رَجُلٌ وَاحِدٌ أَرْجُو أَنْ أَكُونَ أَنَا هُوَ)) .

(اسنادہ صحیح) تخریج مشکاة (۵۷۶۷)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے ماگو اللہ تعالیٰ سے میرے لیے وسیلہ لوگوں نے عرض کی وسیلہ کیا چیز ہے آپؐ نے فرمایا ایک درجہ ہے جنت میں کہ نہ ملے گا وہ کسی کو مگر ایک شخص کو اور امید رکھتا ہوں کہ وہ میں ہی ہوں۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے۔ اور کعب جو اس کی سند میں ہیں وہ مشہور شخص نہیں اور ہم کسی کو نہیں جانتے کہ ان سے روایت کی ہو سو لیث بن ابی سلیم کے۔



(۳۶۱۳) عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((مَثَلِي فِي النَّبِيِّينَ كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنَىٰ دَارًا فَأَحْسَنَهَا وَأَكْمَلَهَا وَأَجْمَلَهَا وَتَرَكَ مِنْهَا مَوْضِعَ لَبَنَةٍ، فَجَعَلَ النَّاسُ يَطُوفُونَ بِالْبَنَاءِ وَيَعْبُدُونَ مِنْهُ، وَيَقُولُونَ: لَوْ تَمَّ مَوْضِعُ تِلْكَ اللَّبَنَةِ. وَأَنَا فِي النَّبِيِّينَ بِمَوْضِعِ تِلْكَ اللَّبَنَةِ)) وَبِهَذَا الْإِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ كُنْتُ إِمَامَ النَّبِيِّينَ وَخَطِيبَهُمْ وَصَاحِبَ شَفَاعَتِهِمْ غَيْرَ فَخْرٍ .

(اسنادہ صحیح) تخریج فقہ السیرۃ (۱۴۱) مشکاة المصابیح (۵۷۶۸) ظلال الجنة (۷۸۷).

ترجمہ: روایت ہے ابی بن کعبؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے میری مثال پیغمبروں میں ایسی ہے کہ جیسے کسی نے ایک محل بہت خوبصورت اور اچھا اور پورا بنایا اور اس میں ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی اور لوگ اس میں پھرتے تھے اور تعجب کرتے تھے یعنی اس کی خوبی کو دیکھ کر اور کہتے تھے کاش کہ یہ جگہ ایک اینٹ کی بھی پوری ہو جاتی پس میں پیغمبروں میں ایسا ہوں۔ اور اسی اسناد سے مروی ہے کہ آپؐ نے فرمایا جب قیامت کا دن ہوگا میں امام ہوں گا پیغمبروں کا اور خطیب اور صاحب شفاعت ان کا اور کچھ فخر نہیں دروازہ شفاعت اول میں ہی کھولوں گا۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔



(۳۶۱۴) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ : ((إِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَقُولُوا مِثْلَ مَا يَقُولُ الْمُؤَذِّنُ ثُمَّ صَلُّوا عَلَيَّ فَإِنَّهُ مَنْ صَلَّى عَلَيَّ صَلَاةً صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ بِهَا عَشْرًا، ثُمَّ سَلُّوا لِيَ الْوَسِيلَةَ فَإِنَّهَا مَنْزِلَةٌ فِي الْجَنَّةِ لَا تَبْغَى إِلَّا لِعَبْدٍ مِنْ عِبَادِ اللَّهِ وَأَرْجُو أَنْ أَكُونَ أَنَا هُوَ، وَمَنْ سَأَلَ لِيَ الْوَسِيلَةَ حَلَّتْ عَلَيْهِ الشَّفَاعَةُ)). (اسنادہ صحیح) الارواء (۲۴۲). التعليق على بداية السؤل (۵۲/۲۰)

ترجمہ: روایت ہے عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے کہ سنا انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو کہ فرماتے تھے جب سنو تم اذان تو کہو جیسا مؤذن کہتا ہے پھر مجھ پر درود بھیجو اس لیے کہ جو مجھ پر درود بھیجتا ہے ایک بار اللہ اس پر دس بار رحمت نازل کرتا ہے پھر مانگو میرے لیے وسیلہ کہ وہ ایک درجہ ہے جنت میں کہ نہیں لائق اس کے مگر ایک بندہ اللہ کے بندوں سے اور میں امید رکھتا ہوں کہ وہ میں ہی ہوں اور جس نے میرے لیے وسیلہ مانگا اس کو میری شفاعت ہوگی یعنی قیامت میں۔

فائل: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور محمد نے کہا کہ عبد الرحمن بن جبیر قرشی ہیں اور وہ مصر کے رہنے والے ہیں اور عبد الرحمن جو پوتے نصیر کے وہ شامی ہیں۔



(۳۶۱۵) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((أَنَا سَيِّدٌ وَلَدَ آدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ، وَبَيْدَى لَوَاءِ الْحَمْدِ وَلَا فَخْرَ، وَمَا مِنْ نَبِيٍّ يَوْمَئِذٍ. آدَمُ فَمَنْ سِوَاهُ. إِلَّا تَحْتَ لَوَائِي، وَأَنَا أَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْأَرْضُ وَلَا فَخْرَ)). وَفِي الْحَدِيثِ قِصَّةٌ.

(اسنادہ صحیح) تخریج شرح العقيدة الطحاوية (۱۷۰) سلسلة الاحاديث الصحيحة (۱۵۷۱).

ترجمہ: روایت ہے ابوسعید خدریؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے میں سردار ہوں اولاد آدم کا قیامت کے دن اور کچھ فخر نہیں اور میرے ہاتھ میں جھنڈا حمد الہی کا اور کچھ فخر نہیں اور کوئی نبی نہیں اس دن آدم ہو خواہ ان کے سوا مگر وہ میرے جھنڈے کے نیچے ہوگا اور پہلے میرے لیے زمین شق ہوگی اور کچھ فخر نہیں یعنی سب اظہار ہے اللہ کے فضل کا اور یہ بیان فخر انہیں کہ اپنی بڑائی مقصود ہو اور اس حدیث میں ایک قصہ ہے۔

فائل: یہ حدیث حسن ہے۔



(۳۶۱۶) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : جَلَسَ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَنْتَظِرُونَهُ قَالَ : فَخَرَجَ حَتَّى إِذَا دَنَا مِنْهُمْ سَمِعَهُمْ يَتَذَكَّرُونَ فَسَمِعَ حَدِيثَهُمْ فَقَالَ بَعْضُهُمْ: عَجَبًا إِنَّ اللَّهَ عَزَّوَجَلَّ اتَّخَذَ مِنْ خَلْقِهِ خَلِيلًا، اتَّخَذَ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلًا. وَقَالَ آخَرُ: مَاذَا بَأْعَجَبَ مِنْ كَلَامِ مُوسَى كَلِمَةً تَكْلِيمًا. وَقَالَ آخَرُ: فَعِيسَى كَلِمَةً اللَّهُ وَرُوحَهُ. وَقَالَ آخَرُ: آدَمُ اصْطَفَاهُ اللَّهُ. فَخَرَجَ عَلَيْهِمْ فَسَلَّمَ وَقَالَ: ((قَدْ

سَمِعْتُ كَلَامَكُمْ وَعَجَبْتُكُمْ. إِنَّ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلُ اللَّهِ وَهُوَ كَذَلِكَ، وَمُوسَى نَجِيُّ اللَّهِ وَهُوَ كَذَلِكَ، وَعِيسَى رُوحُ اللَّهِ وَكَلِمَتُهُ وَهُوَ كَذَلِكَ، وَأَدَمُ أَصْطَفَاؤُ اللَّهِ وَهُوَ كَذَلِكَ أَلَا وَأَنَا حَبِيبُ اللَّهِ وَلَا فَخْرَ وَأَنَا حَامِلُ لَوَاءِ الْحَمْدِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ، وَأَنَا أَوَّلُ شَافِعٍ وَأَوَّلُ مُشْفَعٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ، وَأَنَا أَوَّلُ مَنْ يُحْرَكُ حِلَقُ الْجَنَّةِ فَيَفْتَحُ اللَّهُ لِي فَيَدْخِلُنِيهَا وَمَعِيَ فَقَرَاءُ الْمُؤْمِنِينَ وَلَا فَخْرَ، وَأَنَا أَكْرَمُ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ وَلَا فَخْرَ)).

(اسنادہ ضعیف) تخریج المشکاة (۵۷۶۲) (اس میں زمعه بن صالح ضعیف ہے)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ چند اصحاب حضرت کے انتظار میں بیٹھے باتیں کر رہے تھے تو آپؐ نکلے اور ان کی باتیں سنیں سو کسی نے کہا تعجب ہے اللہ تعالیٰ نے ابراہیم کو اپنی مخلوق سے دوست بنا لیا دوسرے نے کہا اللہ کا موسیٰ سے کلام کرنا اس سے عجیب تر ہے ایک نے کہا عیسیٰ صرف اللہ کے کلمہ کن سے پیدا ہو گئے اور روح ان کی اس کی طرف سے ہے اور کسی نے کہا آدم علیہ السلام کو اللہ نے پسندیدہ کیا تو آپؐ ان پر نکلے اور سلام کیا اور فرمایا کہ میں نے تمہاری باتیں سنیں اور تمہارا تعجب کرنا ابراہیم کی خلقت پر اور وہ ایسے ہی ہیں اور موسیٰؑ چنے ہوئے اللہ کے اور وہ ایسے ہی ہیں اور عیسیٰؑ کی روح اللہ کی طرف سے ہے اور اس کے کلمہ سے پیدا ہوئے اور وہ ایسے ہی ہیں اور آدمؑ کو مقبول کر لیا اللہ نے اور وہ ایسے ہی ہیں یعنی جو درجات ان کے بیان ہوئے سب حق ہیں سلام اللہ علیہم اجمعین اور آگاہ ہو میں محبوب ہوں اللہ کا اور کچھ فخر نہیں اور میں اٹھانے والا ہوں حمد کے جھنڈے کو قیامت کے روز اور کچھ فخر نہیں اور میں پہلا شفاعت کرنے والا ہوں اور پہلا شفاعت قبول کیا گیا ہوں اور کچھ فخر نہیں اور میں پہلے جنت کی زنجیر درٹھوکوں گا اور کھولی جائے گی وہ میرے لیے اور داخل کرے گا مجھ کو اللہ اور میرے ساتھ فقراء مؤمنین ہوں گے اور کچھ فخر نہیں اور میں اگلوں پچھلوں سے بزرگ زیادہ ہوں اور کچھ فخر نہیں۔

فائل: یہ حدیث غریب ہے۔



(۳۶۱۷) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ: مَكْتُوبٌ فِي التَّوْرَةِ صِفَةُ مُحَمَّدٍ، وَعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ يُدْفَنُ مَعَهُ. قَالَ: فَقَالَ أَبُو مُوَدُّودٍ: قَدْ بَقِيَ فِي الْبَيْتِ مَوْضِعُ قَبْرِ . (اسنادہ ضعیف) تخریج المشکاة (۵۷۷۲)

ترجمہ: روایت ہے عبد اللہ بن سلام سے کہ لکھا ہے تورات میں وصف محمد ﷺ کا اور یہ کہ عیسیٰ بن مریم ان کے ساتھ دفن ہوں گے۔ ابو مودود نے کہا حجرہ مبارک میں ایک قبر کی جگہ باقی ہے۔

فائل: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے کہا عثمان بن ضحاک نے اور معروف ضحاک بن عثمان مدینی ہیں۔



(۳۶۱۸) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ : لَمَّا كَانَ الْيَوْمُ الَّذِي دَخَلَ فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمَدِينَةَ أَضَاءَ مِنْهَا كُلُّ شَيْءٍ، فَلَمَّا كَانَ الْيَوْمُ الَّذِي مَاتَ فِيهِ أَظْلَمَ مِنْهَا كُلُّ شَيْءٍ، وَمَا نَفَضْنَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ الْأَيْدِي وَإِنَّا لَفِي دَفْنِهِ حَتَّى أَنْكُرْنَا قُلُوبَنَا. (اسنادہ صحیح) المختصر (۳۲۹) تخريج مشكاة المصابيح (۵۹۶۲)

ترجمہ: روایت ہے انسؓ سے کہ جس دن رسول اللہ ﷺ مدینہ میں داخل ہوئے تھے سب چیز روشن ہوگئی تھی اور جس دن انتقال فرمایا ہر چیز تاریک ہوگئی اور ہم نے ابھی ہاتھوں سے خاک نہ جھاڑی تھی اور دفن میں مشغول تھے آپؐ کے کہ بدل گئے دل ہمارے یعنی وہ نور ایمان نہ رہے جو آپ ﷺ کی حیات میں تھے۔

فائدہ: یہ حدیث صحیح ہے غریب ہے۔

مترجم: سوچنا چاہیے کہ جب ایسا جلدی انوار قلوب میں تغیر آ گیا تو اب کہ ہجرت قدسیہ سے چودہ سو چوبیس برس گزر گئے کیا کچھ فرق عظیم الشان آ گیا ہوگا۔



۲۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي مِيلَادِ النَّبِيِّ ﷺ

نبی ﷺ کی پیدائش کے بیان میں

(۳۶۱۹) عَنْ قَيْسِ بْنِ مَحْرَمَةَ قَالَ : وَلِذْتُ أَنَا وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَامَ الْفِيلِ۔ قَالَ : وَسَأَلَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ قُبَاتُ بْنُ أَشِيمٍ أَحَابِثِي يُعَمَّرُ بْنُ لَيْثٍ۔ أَأَنْتَ أَكْبَرُ أَمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ؟ فَقَالَ : رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَكْبَرُ مِنِّي وَأَنَا أَقْدَمُ مِنْهُ فِي الْمِيلَادِ، قَالَ : وَرَأَيْتُ خَلْقَ الطَّيْرِ أَخْضَرَ مُجِيلًا. (ضعيف الاسناد)

ترجمہ: روایت ہے قیس بن مخرمہؓ سے کہا انہوں نے کہ پیدا ہوا میں اور رسول اللہ ﷺ جس سال ہاتھی کعبہ کو ڈھانے کو آئے تھے ابرہہ کے بھیجے ہوئے اور کہا کہ پوچھا عثمان بن عفان نے قبات بن اشیم سے جو قبیلہ بنی یحمر بن لیث سے تھے کہ تم بڑے ہو یا رسول اللہ ﷺ تو انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ مجھ سے بڑے ہیں اور پیدا ہونے میں میں ان سے پہلے ہوں اور میں نے دیکھی ہے بیٹ ان چڑیوں سبز کی یعنی جنہوں نے ابرہہ کے ہاتھوں کو مارا تھا کہ رنگ اس کا بدل گیا تھا۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو گر محمد بن اسحاق کی روایت سے۔

مترجم: قباتؓ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ مجھ سے بڑے ہیں اور پھر اپنی عمر و ولادت ان سے پہلے بیان کی اور یہ کمال ادب تھا ان کا رسول معصوم ﷺ کی خدمت مبارک میں کہ اتنا بھی کہنا گوارا نہ کیا کہ میں ان سے بڑا ہوں سبحان اللہ یہ آداب تھے رسول اللہ ﷺ کے اصحاب کرام کے قلوب زکیہ اور طابع سلیمہ میں بخلاف اخوان زمان کے کہ ان پر جب کوئی امر نہی آپؐ کی پیش کی جاتی ہیں اور ان کے مذاہب محدثہ اور مشارب مبتدعہ کے خلاف ہوتی ہے تو کیا کیا سوء ادب کا اظہار کرتے ہیں کوئی کہتا ہے حدیث پر عمل کس سے

ہو سکتا ہے اور اس میں یہ مطلب نکلا کہ آپ محالات کا حکم فرماتے ہیں کوئی کہتا ہے حدیث کون سمجھ سکتا ہے اس کا یہ مطلب ہوا کہ آپ کی باتیں خلاف عقل ہوتی ہیں کوئی کہتا ہے حدیث پر چلنا سخت دشوار اور مشکل ہے اور اس کا یہ مطلب کہ آپ نے ہم کو سخت مشکل میں ڈالا۔ کوئی کہتا ہے یہ حدیث ہمارے امام نے نہیں لی ہم اس پر کیونکر عمل کریں اس کا یہ مطلب کہ آپ کے قول کا اعتبار نہیں اور اس پر عمل جائز نہیں جب تک امام حکم نہ دیں غرض ایسی ہی خرافاتیں کہتے ہیں اور محدثین تبعین کی طرف تعجب سے تکتے ہیں اور ہرگز آنحضرتؐ کے آداب و تعظیم پر نظر نہیں کرتے۔



۳۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي بَدْءِ نُبُوَّةِ النَّبِيِّ ﷺ

ابتدائے نبوت کے بیان میں

(۳۶۲۰) عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ : خَرَجَ أَبُو طَالِبٍ إِلَى الشَّامِ وَخَرَجَ مَعَهُ النَّبِيُّ ﷺ فِي أَشْيَاخٍ مِنْ قُرَيْشٍ فَلَمَّا أَشْرَفُوا عَلَى الرَّاهِبِ هَبَطُوا فَحَلُّوا رِحَالَهُمْ فَخَرَجَ إِلَيْهِمُ الرَّاهِبُ وَكَانُوا قَبْلَ ذَلِكَ يَمْرُونَ بِهِ فَلَا يَخْرُجُ إِلَيْهِمْ وَلَا يَلْتَفِتُ، قَالَ فَهُمْ يَحْلُونَ رِحَالَهُمْ فَجَعَلَ يَتَخَلَّلُهُمُ الرَّاهِبُ حَتَّى جَاءَ فَأَخَذَ بِيَدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ : هَذَا سَيِّدُ الْعَالَمِينَ، هَذَا رَسُولُ رَبِّ الْعَالَمِينَ، يَبْعَثُ اللَّهُ رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ. فَقَالَ لَهُ أَشْيَاخٌ مِنْ قُرَيْشٍ مَا عَلِمْنَاكَ؟ فَقَالَ : أَنْكُمْ حِينَ أَشْرَفْتُمْ مِنَ الْعَقْبَةِ لَمْ يَبْقَ حَجَرٌ وَلَا شَجَرٌ إِلَّا خَرَّ سَاجِدًا، وَلَا يَسْجُدَانِ إِلَّا لِنَبِيِّ وَإِنِّي أَعْرِفُهُ بِخَاتَمِ النُّبُوَّةِ أَسْفَلَ مِنْ غُضْرُوفٍ كَتَبْتُهُ مِثْلَ التُّفَاحَةِ ثُمَّ رَجَعَ فَصَنَعَ لَهُمْ طَعَامًا فَلَمَّا أَتَاهُمْ بِهِ وَكَانَ هُوَ فِي رَعِيَةِ الْإِبِلِ فَقَالَ : أَرْسِلُوا إِلَيَّ فَأَقْبَلْ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ تُظِلُّهُ فَلَمَّا دَنَا مِنَ الْقَوْمِ وَجَدَهُمْ قَدْ سَبَقُوهُ إِلَى فِيءِ الشَّجَرَةِ فَلَمَّا جَلَسَ مَالَ فِيءِ الشَّجَرَةِ عَلَيْهِ فَقَالَ انْظُرُوا إِلَى فِيءِ الشَّجَرَةِ مَالَ عَلَيْهِ، قَالَ : فَبَيْنَمَا هُوَ قَائِمٌ عَلَيْهِمْ وَهُوَ يَنَاشِدُهُمْ أَنْ لَا يَذْهَبُوا بِهِ إِلَى الرُّومِ فَإِنَّ الرُّومَ إِنْ رَأَوْهُ عَرَفُوهُ بِالْصِّفَةِ فَيَقْتُلُونَهُ، فَالْتَفَتَ فَإِذَا بِسَبْعَةٍ قَدْ أَقْبَلُوا مِنَ الرُّومِ فَاسْتَقْبَلَهُمْ فَقَالَ : مَا جَاءَ بِكُمْ؟ قَالُوا جِئْنَا إِنَّ هَذَا النَّبِيَّ خَارِجٌ فِي هَذَا الشَّهْرِ فَلَمْ يَبْقَ طَرِيقٌ إِلَّا بَعَثَ إِلَيْهِ بَأَنَاسٍ وَإِنَّا قَدْ أَخْبَرْنَا خَبْرَهُ، بُعِثْنَا إِلَى طَرِيقِكَ هَذَا، فَقَالَ : هَلْ خَلَفَكُمْ أَحَدٌ هُوَ خَيْرٌ مِنْكُمْ؟ قَالُوا إِنَّمَا أُخْبِرْنَا خَبْرَهُ بِطَرِيقِكَ هَذَا. قَالَ : أَفَرَأَيْتُمْ أَمْرًا أَرَادَ اللَّهُ أَنْ يَقْضِيَهُ هَلْ يَسْتَطِيعُ أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ رَدَّهُ؟ قَالُوا : لَا، قَالَ : فَبَايَعُوهُ وَأَقَامُوا مَعَهُ، قَالَ : أَنْشُدْكُمْ بِاللَّهِ أَيُّكُمْ وَلِيُّهُ؟ قَالُوا : أَبُو طَالِبٍ فَلَمْ يَزَلْ يَنَاشِدُهُ حَتَّى رَدَّهُ أَبُو طَالِبٍ وَبَعَثَ مَعَهُ أَبُو بَكْرٍ بِلَالًا وَزَوَّدَهُ الرَّاهِبُ مِنَ الْكُمْلِكَ وَالزَّيْتِ)). (صحيح) فقه السيرة

دفاع عن الحديث النبوي (۶۲-۷۲- المشكاة: ۵۹۱۸- لكن ذكر بلال رضي الله عنه منكر، كما قيل .

ترجمہ: روایت ہے ابو موسیٰ اشعرئ سے کہا انہوں نے کہ نکلے ابوطالب شام کی طرف یعنی تجارت کو اور نکلے نبی ﷺ بھی ان کے ساتھ اور بوڑھے لوگ بھی قریش کے پھر جب پہنچے بحیرا راہب کے پاس وہ اپنے صومعہ سے اترے اور ان لوگوں نے اپنے کجاوے اونٹوں سے اتارے سو وہ راہب ان کے پاس آیا اور ہمیشہ یہ جب وہاں جاتے تھے تو وہ کبھی ان کے پاس نہ آتا تھا اور ان کی طرف التفات نہ کرتا تھا سو وہ اپنے کجاوے اتار رہے تھے کہ راہب ان کے درمیان میں گھس آیا اور رسول اللہ ﷺ کا ہاتھ پکڑ لیا اور کہا یہ سردار ہے سب جہاں کے لوگوں کا یہ رسول ہے رب العالمین کا بھیجے گا اللہ اس کو سارے جہان کے لوگوں پر رحمت کے لیے سو بوڑھے قریش کے لوگوں نے کہا کہ تو کیا جانے اس نے کہا کہ جب تم اترے اس ٹیلے سے تو کوئی درخت اور پتھر باقی نہ رہا مگر گر پڑا سجدہ میں اور یہ دونوں سجدہ نہیں کرتے مگر نبی کو اور میں پہچانتا ہوں اس کو مہر نبوت سے جو ایک غدہ ہے شانہ پر مثل سیب کے پھر صومعہ میں گیا اور تیار کیا ان کے لیے کھانا پھر جب ان کے پاس لایا اس وقت آپ اونٹ چرانے گئے تھے پھر راہب نے کہا کہ کسی کو بھیجوان کو بلاؤ تو آئے آپ اور ان پر بدلی سایہ کئے ہوئے تھے پھر جب ان کے پاس آئے تو لوگ درخت کے سایہ میں بیٹھے ہوئے تھے پھر جب آپ بیٹھے تو سایہ اس کا آپ پر جھک گیا سو راہب نے کہا کہ دیکھو درخت کا سایہ آپ پر جھک گیا۔ کہا راوی نے پھر وہ ان کے پاس کھڑا ان کو قسم دے کر کہہ رہا تھا کہ ان کو روم نہ لے جاؤ اس لیے کہ روم کے لوگ آ کر ان کو دیکھیں گے پہچان لیں گے ان کے اوصاف سے اور قتل کر ڈالیں گے پھر متوجہ ہوا تو دیکھا تو سات (۷) آدمی تھے کہ آئے تھے وہ روم سے سو متوجہ ہوا ان کی طرف اور ان سے پوچھا کہ تم کیوں آئے ہو؟ انہوں نے کہا ہم اس نبی کے لیے آئے ہیں جو اس شہر سے آنے والا ہے اور ہر راہ پر کچھ کچھ لوگ بھیجے گئے ہیں اور جب ہم کو تمہاری طرف کی خبر لگی تو ہم تمہاری راہ پر بھیجے گئے اس نے کہا بھلا دیکھو تو جس کام کا اللہ ارادہ کرے اس کو کوئی پھیر سکتا ہے انہوں نے کہا نہیں اس نے کہا پھر بیعت کرو یعنی اس نبی سے اور اس کی رفاقت میں رہو پھر وہ ان کی طرف مخاطب ہوا یعنی اہل مکہ کی طرف اور کہا کون ان کی خدمت کرتا ہے لوگوں نے کہا ابوطالب پس وہ ان کو قسم دیتا رہا یہاں تک کہ پھر آنحضرت ﷺ کو ابوطالب نے اور ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ساتھ کر دیا آپ کے بلال رضی اللہ عنہ کو اور تو شہد دیا ان کو راہب نے کعبہ اور زیت سے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے۔

مترجم: اس حدیث میں محدثین کو بہت کلام ہے۔ چنانچہ بعض نے اس کو ضعیف کہا ہے اور بعض نے یاطل اس لیے کہ بلال رضی اللہ عنہ، تو اس وقت تک پیدا بھی نہ ہوئے تھے اور ابو بکر رضی اللہ عنہ آپ سے بھی چھوٹے تھے کہ وہ آپ سے دو برس چھوٹے ہیں اور حافظ ابن حجر نے اصابعہ میں کہا ہے کہ رجال تو ثقافت ہیں اور اس میں انکار کی کوئی وجہ نہیں سوا اس کے یعنی بلال رضی اللہ عنہ کی معیت کے اور احتمال ہے کہ یہ کسی راوی کا ادراج ہو غرض باقی حدیث معتبر ہے کذا فی اللمعات۔

۴۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي مَبْعَثِ النَّبِيِّ ﷺ وَابْنُ كَمْ كَانَ حِينَ بُعِثَ

نبی ﷺ کی بعثت کے بیان میں اور آپ کی عمر اس وقت کتنی تھی

(۳۶۲۱) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : أُنْزِلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ ابْنُ أَرْبَعِينَ فَأَقَامَ بِمَكَّةَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ وَبِالْمَدِينَةِ عَشْرًا وَتَوَفَّى وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ . (اسنادہ صحیح) مختصر الشمائل (۳۱۷) .

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ رسول اللہ ﷺ پر وحی اتری جب وہ چالیس برس کے تھے پھر مکہ میں تیرہ برس رہے اور مدینہ میں دس برس اور وفات ہوئی آپ کی جب تیسٹھ برس کے تھے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔



(۳۶۲۲) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : قُبِضَ النَّبِيُّ ﷺ وَهُوَ ابْنُ خَمْسٍ وَسِتِّينَ سَنَةً . (شاذ) [المصدر قبل السابق]

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ آپ کی وفات ہوئی جب پینتھٹھ برس کے تھے۔

فائدہ: ایسی ہی روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے اور روایت کی ان سے محمد بن اسماعیل بخاری نے اسی کی مثل۔



(۳۶۲۳) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَقُولُ : لَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِالطَّوِيلِ الْبَائِنِ وَلَا بِالْقَصِيرِ [الْمُتَرَدِّدِ]، وَلَا بِالْأَبْيَضِ الْأُمْهَقِ وَلَا بِالْأَدَمِ وَلَيْسَ بِالْجَعْدِ الْقَطِطِ وَلَا بِالسَّبِطِ، بَعَثَهُ اللَّهُ عَلَى رَأْسِ أَرْبَعِينَ سَنَةً فَأَقَامَ بِمَكَّةَ عَشْرَ سِنِينَ، وَبِالْمَدِينَةِ عَشْرًا سِنِينَ، وَتَوَفَّاهُ اللَّهُ عَلَى رَأْسِ سِتِّينَ سَنَةً وَلَيْسَ فِي رَأْسِهِ وَلِحْيَتِهِ عَشْرُونَ شَعْرَةً بَيْضَاءَ . (صحیح) مختصر الشمائل رقم (۱)

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ بہت دراز قد نہ تھے اور نہ بہت کوتاہ اور رنگ آپ کا نہایت سفید نہ تھا اور نہ بالکل گندم گوں اور بال آپ کے سر کے نہ بہت ڈولیدہ تھے نہ بالکل سیدھے، مبعوث کیا اللہ تعالیٰ نے ان کو جب چالیس برس کے تھے اور مکہ میں دس برس رہے اور مدینہ میں دس اور وفات پائی تیسٹھ برس کی عمر میں اور بیس بال سفید نہ تھے آپ کے سر میں اور ریش میں یعنی اس سے کم تھے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔



۵۔ باب: مَا جَاءَ فِي آيَاتِ نُبُوَّةِ النَّبِيِّ ﷺ وَمَا قَدْ خَصَّهُ اللَّهُ بِهِ

نبی ﷺ کے معجزات اور خصوصیات کے بیان میں

(۳۶۲۴) عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ بِمَكَّةَ حَجْرًا كَأَن يُسَلِّمَ عَلَيَّ لَيَالِيَ بُعِثْتُ إِنِّي لَأَعْرِفُهُ الْآنَ)). (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: روایت ہے جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ مکہ میں ایک پتھر ہے کہ وہ مجھ پر سلام کرتا تھا جن راتوں میں معبود ہوا تھا کہ میں اسے اب بھی پہچانتا ہوں۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔



(۳۶۲۵) عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ نَتَدَاوُلُ مِنْ قَصْعَةٍ مِنْ غُدُوَّةٍ حَتَّى اللَّيْلِ تَقُومُ عَشْرَةٌ وَيَقْعُدُ عَشْرَةٌ، قُلْنَا فَمَا كَانَتْ تُمَدُّ؟ قَالَ: مِنْ أَيِّ شَيْءٍ تَعْجَبُ مَا كَانَتْ تُمَدُّ إِلَّا مِنْ هَهْنَا وَأَشَارَ بِيَدِهِ إِلَى السَّمَاءِ. (اسنادہ صحیح) تخریج مشکاة المصابیح (۵۹۲۸)

ترجمہ: روایت ہے سمرہ بن جندبؓ سے کہا انہوں نے کہ ہم نبی ﷺ کے ساتھ کھاتے رہے ایک کوئٹہ سے صبح سے رات تک کہ دس آدمی بیٹھتے تھے اور دس اٹھتے تھے ہم نے کہا سمرہؓ سے کہ پھر اس کوئٹہ میں کچھ بڑھایا نہ جاتا تھا انہوں نے کہا تم کو تعجب کیوں آتا ہے اس میں کہیں سے بڑھایا نہ جاتا تھا مگر وہاں سے اور اشارہ کیا ہاتھ سے آسمان کی طرف یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کی امداد ہوتی تھی اس سے معلوم ہوا کہ خدائے رزق آسمانوں پر ہے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابوالعلاء کا نام یزید بن عبد اللہ بن الشیر ہے۔



۶۔ باب: فِي قَوْلِ عَلِيٍّ فِي اسْتِقْبَالِ كُلِّ جَبَلٍ وَشَجَرٍ النَّبِيِّ ﷺ بِالتَّسْلِيمِ

ہر پہاڑ اور درخت کے نبی ﷺ کا سلام کے ساتھ استقبال کرنے کے بارے میں علی رضی اللہ عنہ کا قول

(۳۶۲۶) عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَخَرَجْنَا فِي بَعْضِ نَوَاحِيهَا فَمَا اسْتَقْبَلَهُ جَبَلٌ وَلَا شَجَرٌ إِلَّا وَهُوَ يَقُولُ: السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ. (اسنادہ ضعیف) تخریج مشکاة (۵۹۱۹)۔ التحقیق الثانی

ترجمہ: روایت ہے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے کہ ہم نبی ﷺ کے ساتھ بعض نواحی مکہ میں نکلے تو جو پہاڑ اور درخت سامنے آیا اس نے کہا سلام ہے تم پر اے رسول اللہ کے۔ (ولید بن ابی ثور اور عباد بن ابی یزید مجہول ہے۔)

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ اور روایت کی کئی لوگوں نے ولید بن ابی ثور سے اور کہا انہوں نے کہ روایت ہے عباد بن ابی یزید سے انہیں میں ہیں فروہ کہ جن کی کنیت ابوالمغراء ہے۔



باب

(۳۶۲۷) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ خَطَبَ إِلَى لِرَقِ جَذْعٍ وَاتَّخَذُوا لَهُ مَنِيْرًا فَخَطَبَ عَلَيْهِ فَحَنَّ الْجَذْعُ حَنِيْنًا ثَاقِفًا. فَنَزَلَ النَّبِيُّ ﷺ فَمَسَّهُ فَمَسَّكَتْ. (اسنادہ صحیح) سلسلۃ الاحادیث الصحیحة (۲۱۷۴)

ترجمہ: روایت ہے انسؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ خطبہ پڑھے تھے ایک کھجور کے تنے سے تکیہ لگا کر پھر جب آپؐ کے لیے منبر تیار کیا گیا اور آپؐ نے اس پر خطبہ پڑھا وہ تاروں نے لگا جیسے اونٹنی روتی ہے پھر اترے نبی ﷺ اور اس کو چھوا وہ چپ ہو رہا۔

فائدہ: اس باب میں ابی جابر ابن عمر سہل بن سعد ابن عباس رضی اللہ عنہما اور ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے۔ اور یہ حدیث انس رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے۔

مترجم: مستن چونکہ ذکر الہی سے مست و سرشار تھا اور ہمیشہ لذت یاد الہی سے شاد و فرحان تھا جب منبر تیار ہوا وہ درد بھرا اور فراق سے رونے لگا جب آپؐ کی جدائی سے چوب خشک کا یہ حال ہوا تو انسان ان کی جدائی کا درد نہ پائے کیا معنی اور یقین جانو کہ تلخ بہ محدثات امور و تعلق بہ بدعات بے نور آپؐ کی جدائی کا سبب ہیں کہ آپؐ ان سے نفور ہیں سو جو مومن ان چیزوں سے نفرت نہ کرے وہ چوب خشک سے بدتر ہے۔



(۳۶۲۸) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ : يَمْ أَعْرِفُ إِنَّكَ نَبِيٌّ؟ قَالَ : ((إِنْ دَعَوْتُ هَذَا الْعَدُوَّ مِنْ هَذِهِ النُّحْلَةِ تَشْهَدُ أُنِّي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ)) فَدَعَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَجَعَلَ يَنْزِلُ مِنَ النُّحْلَةِ حَتَّى سَقَطَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ قَالَ : ((ارْجِعْ)) فَعَادَ فَأَسْلَمَ الْأَعْرَابِيُّ. (اسنادہ صحیح) دون

قولہ: "فاسلم الاعرابی" تخريج المشكاة (۵۹۲۶- التحقيق الثاني) سلسلۃ الاحادیث الصحیحة (۳۳۱۵)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ ایک اعرابی آیا اور اس نے کہا کیونکر جانوں میں کہ آپؐ نبی ہیں آپؐ نے فرمایا اگر میں بلادوں اس شاخ کو کھجور کی اور وہ گواہی دے کہ میں رسول ہوں تب تو جانے گا پھر بلایا آپؐ نے اور وہ کھجور سے اتر کر نبی ﷺ کے آگے گر پڑی اور پھر فرمایا کہ لوٹ جاؤ چلی گئی پس وہ اسلام لایا۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے۔



(۳۶۲۹) عَنْ أَبِي زَيْدِ بْنِ أَحْطَبَ قَالَ: مَسَحَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَدَهُ عَلَى وَجْهِهِ وَدَعَا لِي. قَالَ عَزْرَةُ: إِنَّهُ عَاشَ مِائَةً وَعِشْرِينَ سَنَةً وَلَيْسَ فِي رَأْسِهِ إِلَّا شَعِيرَاتُ بَيْضٍ. (اسنادہ صحیح) (التعلیقات الحسان (۷۱۲۸))

ترجمہ: روایت ہے ابو زیدؓ سے کہ ہاتھ پھر رسول اللہ ﷺ نے میرے منہ پر اور دعا کی میرے لیے۔ عزرا نے کہا جو راوی حدیث ہیں کہ ابو زید ایک سو بیس برس تک زندہ رہے اور ان کے سر کے کئی ایک بال سے زیادہ سفید نہ تھے۔

فانلا: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور ابو زید کا نام عمرو بن اخطب ہے۔



(۳۶۳۰) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَقُولُ: قَالَ أَبُو طَلْحَةَ لِأُمِّ سُلَيْمٍ: لَقَدْ سَمِعْتُ صَوْتَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ: ضَعِيفًا أَعْرَفَ فِيهِ الْحَوَاحِشَ فَهَلْ عِنْدَكَ مِنْ شَيْءٍ؟ فَقَالَتْ: نَعَمْ فَأَخْرَجَتْ أَقْرَاصًا مِنْ شَعِيرٍ ثُمَّ أَخْرَجَتْ خِمَارًا لَهَا فَلَقَّتِ الْخُبْزَ بَعْضُهُ ثُمَّ دَسَّتْهُ فِي يَدِي وَرَدَّتْنِي بِبَعْضِهِ ثُمَّ أَرْسَلَتْنِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، قَالَ: فَذَهَبْتُ بِهِ إِلَيْهِ فَوَجَدْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ جَالِسًا فِي الْمَسْجِدِ وَمَعَهُ النَّاسُ، قَالَ: فَقُمْتُ عَلَيْهِمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أُرْسَلْتُ أَبُو طَلْحَةَ؟)) فَقُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: ((بِطَعَامٍ)) فَقُلْتُ: نَعَمْ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لِمَنْ مَعَهُ: ((قَوْمُوا))، قَالَ: فَانْطَلَقُوا، فَانْطَلَقْتُ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ حَتَّى جِئْتُ أَبَا طَلْحَةَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ: يَا أُمِّ سُلَيْمٍ! قَدْ جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِالنَّاسِ وَلَيْسَ عِنْدَنَا مَا نَطْعِمُهُمْ، قَالَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالَ: فَانْطَلَقَ أَبُو طَلْحَةَ حَتَّى لَقِيَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، فَأَقْبَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَبُو طَلْحَةَ مَعَهُ حَتَّى دَخَلَا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((هَلُمِّي يَا أُمِّ سُلَيْمٍ! مَا عِنْدَكَ؟)) فَأَتَتْ بِذَلِكَ الْخُبْزِ فَأَمَرَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَفَتَّ وَعَصَرَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ بَعْكَةً لَهَا فَأَدَمَتْهُ ثُمَّ قَالَ فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَقُولَ، ثُمَّ قَالَ: ((أُذِّنْ لِعَشْرَةٍ))، فَأَذِنَ لَهُمْ فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا ثُمَّ خَرَجُوا، ثُمَّ قَالَ: ((أُذِّنْ لِعَشْرَةٍ))، فَأَذِنَ لَهُمْ فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا ثُمَّ خَرَجُوا، فَأَكَلَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ وَشَبِعُوا، وَالْقَوْمُ سَعُونَ أَوْ ثَمَانُونَ رَجُلًا. (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے تھے کہ ابو طلحہؓ نے کہا ام سلیمؓ سے کہ میں نے سنی آواز رسول اللہ ﷺ کی ضعیف اور معلوم ہوتی ہے ان کو بھوک سو کچھ تمہارے پاس ہے انہوں نے کہا ہاں نکالی گئی روٹیاں جو کہ پھر اوڑھنی میں لپیٹ کر میرے ہاتھ میں چھپا دیں اور کچھ اوڑھنی مجھے اوڑھا بھی دی پھر بھیجا مجھے رسول اللہ ﷺ کے پاس اور میں جب ان کے پاس گیا ان کو مسجد میں بہت لوگوں کے ساتھ بیٹھا پایا پھر میں ان کے پاس کھڑا ہوا اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا تجھے ابو طلحہؓ نے بھیجا ہے میں نے کہا ہاں فرمایا کھانا لے کر میں نے عرض کی ہاں آپؐ نے اپنے ساتھیوں سے فرمایا اٹھو پھر چلے اور میں

ان کے آگے تھا پھر جب ابو طلحہؓ کے پاس آیا میں نے ان کو خبر دی ابو طلحہؓ نے کہا اے ام سلیم رسول اللہ ﷺ لوگوں کے ساتھ تشریف لائے اور ہمارے پاس کچھ موجود نہیں کہ ان کو کھلائیں ام سلیم رضی اللہ عنہا نے کہا اللہ اور رسول اس کا خوب جانتا ہے، سو ابو طلحہؓ چلے یہاں تک کہ ملے رسول اللہ ﷺ سے تو آئے رسول اللہ ﷺ اور ابو طلحہؓ ان کے ساتھ تھے یہاں تک کہ اندر آئے تو فرمایا رسول اللہ ﷺ اے ام سلیم! لاؤ جو تمہارے پاس ہے تو وہی روٹیاں آپ کے آگے لائیں اور حکم کیا رسول اللہ ﷺ نے کہ وہ توڑی گئیں اور اندھادی اس پر ام سلیم رضی اللہ عنہا نے کچی گھی کی اور چکنا کر دیا اس کو پھر پڑھا اس پر رسول اللہ ﷺ نے جو اللہ نے چاہا پھر فرمایا بلاؤ دس شخصوں کو سو بلایا اور وہ کھا کر سیر ہو گئے اور چلے گئے پھر فرمایا بلاؤ دس کو پھر وہ کھا کر سیر ہو کر چلے گئے پھر فرمایا بلاؤ دس کو اور وہ بھی کھا کر سیر ہو کر چلے گئے غرض سارے لوگ کھا کر سیر ہو گئے اور سب لوگ ستر یا سی تھے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔



(۳۶۳۱) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ : رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَحَاضَتْ صَلَوةُ الْعَصْرِ وَالْتَمَسَ النَّاسُ الْوُضُوءَ فَلَمْ يَجِدُوا فَأَتَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِوَضُوءٍ فَوَضَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَدَهُ فِي ذَلِكَ الْإِنَاءِ وَأَمَرَ النَّاسَ أَنْ يَتَوَضَّأُوا مِنْهُ قَالَ : فَرَأَيْتُ الْمَاءَ يَنْبُعُ مِنْ تَحْتِ أَصَابِعِهِ فَتَوَضَّأَ النَّاسُ حَتَّى تَوَضَّأُوا مِنْ عِنْدِ آخِرِهِمْ .

(اسنادہ صحیح)

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے دیکھا میں نے رسول اللہ ﷺ کو کہ نماز عصر کا وقت آچکا تھا اور لوگوں نے وضو کا پانی ڈھونڈھا اور نہ پایا سولائے رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک وضو کا پانی اور آپ نے اس برتن میں ہاتھ رکھ کر اور لوگوں کو فرمایا کہ وضو کریں پھر میں نے دیکھا کہ آپ کی انگلیوں سے پانی جوش مارتا تھا اور لوگ وضو کرتے تھے یہاں تک کہ جو ان کے آخر میں تھا اس نے بھی وضو کر لیا۔

فائدہ : اس باب میں عمران بن حصین ابن مسعود اور جابر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے حدیث انس رضی اللہ عنہ کی حسن صحیح ہے۔



(۳۶۳۲) عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ : أَوَّلُ مَا ابْتَدَى بِهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنَ النَّبُوءَةِ حِينَ أَرَادَ اللَّهُ كَرَامَتَهُ وَرَحْمَةً الْعِبَادِ بِهِ أَنْ لَا يَرَى شَيْئًا إِلَّا جَاءَتْ كَفَلَقِ الصُّبْحِ، فَمَكَتْ عَلَى ذَلِكَ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَمُكَّتْ وَحُبِّبَ إِلَيْهِ الْخَلُوةُ فَلَمْ يَكُنْ شَيْءٌ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ أَنْ يَخْلُوَ . (حسن صحیح)

ترجمہ: روایت ہے ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ ابتدائے نبوت میں رسول اللہ ﷺ کی جب اللہ تعالیٰ نے بزرگی اور رحمت

اپنے بندوں کی ان سے چاہی تو یہ ہوا کہ وہ جو خواب دیکھتے تھے اس کی تعبیر صبح روشن کی طرح ظاہر ہو جاتی تھی پھر آپؐ کا یہی حال رہا جب تک اللہ نے چاہا اور ان دنوں آپؐ کو خلوت ایسی بھاتی تھی کہ کوئی شے ایسی پیاری نہ تھی۔
فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔



(۳۶۳۳) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ : إِنَّكُمْ تَعُدُّونَ الْآيَاتِ عَذَابًا وَإِنَّا كُنَّا نَعُدُّهَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بَرَكَهٖ، لَقَدْ كُنَّا نَأْكُلُ الطَّعَامَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ وَنَحْنُ نَسْمَعُ تَسْبِيحَ الطَّعَامِ. قَالَ : وَأَتَى النَّبِيُّ ﷺ بِنَاءً فَوَضَعَ يَدَهُ فِيهِ فَجَعَلَ الْمَاءُ يَنْبُعُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : ((حَيَّ عَلَى الْوُضُوءِ الْمُبَارَكِ وَالْبَرَكَهٖ مِنَ السَّمَاءِ)) حَتَّى تَوَضَّأْنَا كُلُّنَا . (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: روایت ہے عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے کہ انہوں نے کہا تم قدرت کی نشانیوں کو عذاب جانتے ہو اور ہم ان کو رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں برکت جانتے تھے اور ہم کھانا کھاتے تھے نبی ﷺ کے ساتھ اور تسبیح سنتے تھے اور لائے حضرت کے پاس ایک برتن اور اس میں آپؐ نے ہاتھ رکھ دیا پھر پانی آپؐ کی انگلیوں کے درمیان سے بہنے لگا اور آپؐ نے فرمایا آؤ وضو مبارک پر اور برکت آسمان سے ہے یعنی اللہ کی طرف سے کہ وہ آسمانوں پر عرش پر ہے یہاں تک کہ ہم سب نے وضو کر لیا۔
فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔



۷۔ بَابُ : مَا جَاءَ كَيْفَ يَنْزِلُ الْوَحْيُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ

نزول وحی کی کیفیت کے بیان میں

(۳۶۳۴) عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ الْحَارِثَ بْنَ هِشَامٍ سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ كَيْفَ يَأْتِيكَ الْوَحْيُ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((أُحْيَانًا يَأْتِينِي مِثْلَ صَلَافَةِ الْجَرَسِ وَهُوَ أَشَدُّ عَلَيَّ، وَأُحْيَانًا يَتَمَثَّلُ لِي الْمَلَكُ رَجُلًا فَيَكَلِّمُنِي فَأَعْيِي مَا يَقُولُ)). قَالَتْ عَائِشَةُ فَلَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَنْزِلُ عَلَيْهِ الْوَحْيُ فِي الْيَوْمِ الشَّدِيدِ الْبَرْدِ فَيَقْصِمُ عَنْهُ وَإِنَّ جَبِينَهُ لَيَتَفَصَّدُ عَرَقًا. (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: روایت ہے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ حارث بن ہشام نے نبی ﷺ سے پوچھا کہ آپؐ پر وحی کیونکر آتی ہے؟ آپؐ نے فرمایا کبھی سنائی دیتی ہے مجھے گھنٹی کی سی جھنجھناہٹ اور وہ سخت ہوتی ہے اور کبھی فرشتہ میرے آگے آدمی کی صورت بن کر آتا ہے اور مجھ سے کلام کرتا ہے کہ میں اسے یاد کر لیتا ہوں ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں نے آپؐ کو دیکھا کہ سخت سردی میں جب وحی اترتی اور تمام ہو جاتی تو ان کے ماتھے پر پسینہ آ جاتا تھا یعنی بسبب شدت کے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم : حارث بن ہشام مخزومی ہیں ابو جہل کے بھائی اور رفیق اور فتح مکہ کے دن ایمان لائے ہیں اور فضلاء صحابہؓ سے ہیں اور فتوح شام میں شہید ہوئے۔ چند ہویں سال ہجرت کے اور احتمال ہے کہ انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا کے آگے حضرتؐ سے یہ سوال کیا ہو یا ان کو خبر دی ہو اور اس صورت میں یہ مرسل ہے صحابی کی مگر حکم موصول میں ہے جمہور کے نزدیک اس لیے کہ عقل اور قیاس کو اس میں دخل نہیں۔ قولہ : آپؐ پر کیونکر وحی آتی ہے یعنی نفس وحی سے سوال کیا یا اس کے اوصاف سے اور بہر حال مراد یہ ہے کہ وحی لے کر فرشتہ کیونکر آتا ہے اور دو قسمیں وحی کی فرمائیں ایک آواز جس دوسرے متمثل ہونا فرشتہ کا۔ بصورت مردم اول شدید ہے اس لیے کہ حامل متصف باوصاف سامع نہیں ہے اور ثانی آسان اس لیے کہ متصف باوصاف سامع ہے۔



۸۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي صِفَةِ النَّبِيِّ ﷺ

نبی ﷺ کی صفات کے بیان میں

(۳۶۳۵) عَنْ الْبَرَاءِ قَالَ : مَا رَأَيْتُ مِنْ ذِي لِمَّةٍ فِي حُلَّةٍ حَمْرَاءَ أَحْسَنَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، لَهُ شَعْرٌ يَضْرِبُ مَنْكِبَيْهِ، بُعِيدَ مَا بَيْنَ الْمُنْكَبَيْنِ، لَمْ يَكُنْ بِالْقَصِيرِ وَلَا بِالطَّوِيلِ . (اسنادہ صحیح)

ترجمہ : روایت ہے براءؓ سے کہ کہا انہوں نے میں نے نہیں دیکھا کسی لمہ والے کو سرخ جوڑے میں خوبصورت زیادہ رسول اللہ ﷺ سے ان کے بال ایسے تھے کہ کندھے سے لگتے تھے اور دونوں شانوں میں آپ کے بہت فرق تھا نہ تھے کوتاہ قد نہ بہت لمبے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم : لمہ وہ بال ہیں کہ کان کی لو سے نیچے ہوں اور دونوں شانوں کی دوری دلالت کرتی ہے سینہ کے چوڑے ہونے پر اور وہ علو ہمت اور وسعت علم اور فراخی حوصلگی پر دال ہے اور قد آپ ﷺ کا متوسط تھا مگر جب لوگوں میں کھڑے ہوتے سب سے اونچے معلوم ہوتے۔



(۳۶۳۶) عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ : سَأَلَ رَجُلٌ الْبَرَاءَ أَحْمَأَنَّ وَجْهُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِثْلَ السَّيْفِ؟ قَالَ : لَا، مِثْلَ الْقَمَرِ . (اسنادہ صحیح) مختصر الشمال (۹)

ترجمہ : روایت ہے ابو اسحاق سے کہ ان سے پوچھا کسی نے چہرہ آپ کا مثل تلوار کے تھا یعنی طولانی انہوں کے کہا نہیں مثل چاند کے۔

فائل: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: سائل نے خیال کیا کہ چہرہ آپ کا لمبا ہوگا۔ براء رضی اللہ عنہ نے کہا نہیں گول تھا۔



(۳۶۳۷) عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ ﷺ بِالطَّوِيلِ وَلَا بِالْقَصِيرِ، شَنَّ الْكَفَّيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ، ضَخَمَ الرَّأْسَ، ضَخَمَ الْكَرَادِيسَ، طَوِيلَ الْمُسْرَبَةِ، إِذَا مَشَى تَكْفًا تَكْفِيًا كَأَنَّمَا يَنْحَطُّ مِنْ صَبَبٍ لَمْ أَرْ قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ مِثْلَهُ. (اسنادہ صحیح) مختصر الشمائل (۴۰)

ترجمہ: روایت ہے حضرت علیؑ سے کہ نہ تھے نبی ﷺ بہت لمبے نہ بہت ٹھگنے پر گوشت تھیں ہتھیلیاں آپ کی اور تلوے بڑے تھے سروالے بڑے جوڑوں والے یعنی گھٹنے اور کہنیاں پر گوشت اور فریبہ تھیں سینہ سے ناف تک باریک بال تھے جب چلتے آگے جھکتے چلتے جیسے کوئی اوپر سے نیچے اترتا ہوں نہ دیکھا میں نے ان سے پہلے اور نہ ان کے بعد کوئی ان کے برابر۔

فائل: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ روایت کی ہم سے سفیان بن کعب نے انہوں نے ابی سے انہوں نے مسعودی سے اسی اسناد سے مانند اس کے۔



(۳۶۳۸) عَنْ عَلِيٍّ قَالَ كَانَ إِذَا وَصَفَ النَّبِيُّ ﷺ قَالَ: لَيْسَ بِالطَّوِيلِ الْمُعْطِ، وَلَا بِالْقَصِيرِ الْمُتَرَدِّدِ، وَكَانَ رُبْعَةً مِنَ الْقَوْمِ، وَلَمْ يَكُنْ بِالْحَجْدِ الْقَطِطِ وَلَا بِالسَّيْطِ كَانَ جَعْدًا رَحْلًا، وَلَمْ يَكُنْ بِالْمُطَهِّمِ، وَلَا بِالْمُكَلِّمِ وَكَانَ فِي الْوَجْهِ تَدْوِيرٌ أَيْضُ مُشْرَبٌ، أَدْعَجُ الْعَيْنَيْنِ، أَهْدَبُ الْأَشْفَارِ، جَلِيلُ الْمَشَاسِ وَالْكَتِدِ، أَجْرَدُ ذُو مُسْرَبَةٍ، شَنَّ الْكَفَّيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ، إِذَا مَشَى تَقَلَّعَ كَأَنَّمَا يَمْشِي فِي صَبَبٍ، وَإِذَا التَفَتَ التَفَّتَ مَعًا، بَيْنَ كَيْفِيَةِ خَاتَمِ النَّبُوَّةِ وَهُوَ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ أَجْوَدُ النَّاسِ كَفًا وَاشْرَحَهُمْ صَدْرًا وَأَصْدَقُ النَّاسِ لَهْجَةً، وَالْيَنُحْمُ عَرِيكَةً، وَأَكْرَمُهُمْ عَشْرَةً، مَنْ رَأَاهُ بَدِيهَةً هَابَةً، وَمَنْ خَالَطَهُ مَعْرِفَةً أَحَبَّهُ، يَقُولُ نَاعَتُهُ لَمْ أَرْ قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ مِثْلَهُ ﷺ. (اسنادہ ضعیف) مختصر الشمائل۔ تخریج المشكاة ۱۱/۷۹۷ (اس کی سند متصل نہیں)

کیونکہ ابراہیم راوی کی علی سے ملاقات ثابت نہیں اور عمر بن عبداللہ راوی ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے حضرت علیؑ سے کہ جب وہ حلیہ بیان فرماتے نبی ﷺ کا کہتے کہ آپ بہت لمبے نہ تھے اور نہ بہت ٹھگنے میا نہ قد والے تھے لوگوں میں اور بہت گھونگر والے نہ تھے بال آپ کے اور نہ بالکل سیدھے بلکہ تھے تھوڑے گھونگریلے اور بہت فریبہ بھی نہ تھے اور چہرہ بالکل گول بھی نہ تھا بلکہ اس میں کچھ گلائی تھی گوری رنگ سپیدی اور سرخی ملی ہوئی سیر چشم لمبی پلکوں والی بڑے جوڑوں والے اور بڑے شانہ والے یعنی دونوں شانوں کے درمیان پر گوشت تھا بدن پر آپ کے بال نہ تھے مگر ایک

خط سینہ سے ناف تک کھینچا تھا بالوں کا پر گوشت تھی ہتھیلیاں اور تلوے آپ کے جب چلتے زمین پر پیر گاڑ کر رکھتے گویا وہ نیچے اترتے ہیں اور جب کسی کی طرف پھیر کر دیکھتے تو پورے بدن سے پھرتے فقط آنکھ چرا کر نہ دیکھتے۔ جیسے منکبڑوں کی عادت ہے اور نہ فقط گردن پھر کر جیسے ہلکے لوگوں کی عادت ہے، ان کے دونوں شانوں کے درمیان میں مہر نبوت تھی اور وہ خاتم النبیین تھے اور سب لوگوں سے اچھے سینہ والے یعنی بغض و حسد کسی سے نہ رکھتے تھے اور سینہ چوں آئینہ صاف رکھتے اور سب سے زیادہ سچے بات میں اور نرم طبیعت والے بزرگ عیش جو ان کو یکبارگی دیکھتا ڈرجاتا اور جو ان سے ملتا اور واقف ہوتا دوست رکھتا ان کی تعریف کرنے والا کہتا تھا کہ میں نے کبھی ان کے مثل نہ دیکھا نہ قبل ان کے نہ بعد۔ رحمت اور سلامتی بھیجے اللہ تعالیٰ ان پر۔

فائدہ: اس حدیث کی اسناد متصل نہیں کہا ابو جعفر نے سنائیں نے اصمعی سے کہتے تھے تفسیر میں صفت رسول اللہ ﷺ کے کہ مغط بہت لمبا کہا انہوں نے اور سنائیں نے ایک اعرابی سے کہ وہ اپنی باتوں میں کہتا تھا تَمَغَطُ فِيْ نَشَابَتِهِ یعنی بہت کھینچا اپنا تیر اور مُتَرَدَّدُ ہے کہ جس کا بعض بدن بعض میں گھسا ہوا ہو ٹھنکنے پن کی وجہ سے اور قَطُ وہ بال ہیں جس میں بہت گھونگر ہو اور رَجَل وہ کہ جس کے بالوں میں تھوڑی سی خمیدگی ہو اور مُطَهَّم نہایت فرہ کثیر اللحم اور مُكَلَّمٌ جس کا چہرہ گول اور بدور ہو اور مُشْرَبٌ وہ جس کے رنگ میں پسیدگی اور سرخی ملی ہوئی اور یہ عمدہ ترین الوان ہے اور اَدْعَجٌ وہ جس کی آنکھوں کی سیاہی خوب کالی ہو اَهْدَبٌ جس کی پلکیں لمبی ہوں اور کَتِيْدٌ دونوں شانوں سے ملنے کی جگہ اور کو کابل بھی کہتے ہیں اور سربہ ایک خط دراز مستقیم سینہ سے ناف تک ہے بالوں کا اور شَنْ وہ شخص جس کی انگلیاں ہاتھ پیروں کی اور تھیلی اور قدم فرہ پر گوشت ہوں اور تَقْلَعُ قوت سے چلنا پیر گاڑھ کر اور صَبَبُ اترنا عرب کہتا ہے اترے ہم صَبَبُ اور صَبَبُ سے یعنی بلندی سے اور حَلِيلُ الْمُشَاشِ یعنی بڑے جوڑوں والے مراد اس سے شانوں کا سربہ یعنی شانہ بلند تھے اور عشرت سے صحبت مراد ہے اس لیے کہ عشر ہم صحبت ہے اور بَدِيْهَةٌ یکبارگی اچانک عرب کہتا ہے بَدَهْتُهٖ بِأَمْرِ یعنی اچانک یکبارگی گھبرا دیا اس کو کسی کام سے۔



۹۔ باب: قول عائشة: كَأَنَّ يَتَكَلَّمُ بِكَلَامِ يُبَيِّنُهُ فَضْلٌ.....

عائشہ رضی اللہ عنہا کا قول کہ نبی ﷺ ایسی گفتگو کرے جیسے خوب واضح فرماتے

(۳۶۳۹) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : مَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَسْرُدُ سَرْدَكُمْ هَذَا وَلَكِنَّهُ كَانَ يَتَكَلَّمُ بِكَلَامِ يُبَيِّنُهُ، فَضْلٌ يَحْفَظُهُ مَنْ جَلَسَ إِلَيْهِ . (اسنادہ حسن) المختصر (۱۹۱) - تخريج المشكاة (۵۸۲۸) .

ترجمہ: روایت ہے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ رسول اللہ ﷺ تمہارے اس قدر جلدی جلدی باتیں نہ کرتے تھے بلکہ وہ ایسی کھلی ہوئی جدا جدا باتیں کرتے تھے کہ جو ان کے پاس بیٹھا ہو بخوبی یاد کر لے۔

فائلا : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے نہیں جانتے ہم اس کو گرزہری کی روایت سے اور روایت کی یونس بن یزید نے زہری سے۔



(۳۶۴۰) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُعِيدُ الْكَلِمَةَ ثَلَاثًا لِيُتَقَلَّ عَنْهُ . (حسن صحيح)

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ ایک کلمہ کو تین بار فرماتے تھے کہ لوگ سمجھ لیں۔

فائلا : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم اسے مگر عبداللہ بن ثنی کی روایت سے۔



۱۰۔ باب: قول ابنجزء: ما رايت احدا اكثر تبسما.....

ابن جزء رضی اللہ عنہ کا قول کہ میں نے کسی کو بھی زیادہ مسکراتے نہیں دیکھا.....

(۳۶۴۱) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ جَزْءٍ قَالَ : مَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَكْثَرَ تَبَسُّمًا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ .

(اسنادہ صحیح) مختصر الشمائل (۱۹۴) تخریج المشكاة (۵۸۲۹)۔ التحقیق الثانی)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن حارث رضی اللہ عنہ سے کہ انہوں نے کہا میں نے کسی کو زیادہ مسکراتے نہ دیکھا رسول اللہ ﷺ سے۔

فائلا : یہ حدیث غریب ہے۔ اور مروی ہوئی یہ یزید بن حبیب سے انہوں نے روایت کی عبداللہ بن حارث سے مثل اس کے روایت کی ہم سے یہ احمد بن خالد نے انہوں نے یحییٰ سے انہوں نے لیث سے انہوں نے یزید بن حبیب سے انہوں نے عبداللہ بن حارث سے کہ اکثر نبی رسول اللہ ﷺ کی مسکراتا تھی۔



(۳۶۴۲) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ جَزْءٍ قَالَ : مَا كَانَ ضَحِكُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِلَّا تَبَسُّمًا .

(اسنادہ صحیح) تخریج المشكاة ایضاً۔

ترجمہ: عبداللہ بن حارث سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ کا ہنسنا اکثر مسکراتا ہوتا تھا۔

فائلا : یہ حدیث صحیح ہے غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم اس کو لیث بن سعد کی روایت سے گرا سی سند سے۔



۱۱۔ باب: مَا جَاءَ فِي خَاتِمِ النَّبُوَّةِ

مہر نبوت کے بیان میں

(۳۶۴۳) عَنْ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدٍ يَقُولُ : ذَهَبَتْ بِي خَاتَمِي إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَتْ : يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّ ابْنَ أُخْتِي

وَجَعَلَ فَمَسَحَ بِرَأْسِي وَدَعَا لِي بِالْبَرَكَةِ وَتَوَضَّأَ فَشَرِبْتُ مِنْ وُضُوئِهِ فَقُمْتُ خَلْفَ ظَهْرِهِ فَتَنَظَّرْتُ إِلَى الْخَاتَمِ بَيْنَ كَتِفَيْهِ فَإِذَا هُوَ مِثْلُ زُرِّ الْحَجَلَةِ . (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: روایت ہے سائب بن یزید سے کہ لے گئیں مجھ کو خالہ میری نبی ﷺ کے پاس اور عرض کی یا رسول اللہ میرا بھانجا پیار ہے سو آپ نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور میرے لیے برکت کی دعا کی اور وضو کیا آپ نے، سو پیٹ میں نے وضو کا بچا ہوا پانی اور پیچھے آپ کے کھڑا ہوا تو دیکھی میں نے مہر نبوت دونوں شانوں کے درمیان میں جیسے گھنڈی ہوتی ہے چھڑک کی۔

فائلا: اس بارے میں سلمان اور قرہ بن ایاس مزنی جابر بن سمرہ ابو رمثہ بریدہ السلمی عبد اللہ بن سرجس عمر بن الخطاب اور ابوسعید رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے۔



(۳۶۴۴) عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ: كَانَ خَاتَمُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَعْنِي الَّذِي بَيْنَ كَتِفَيْهِ عُذَّةٌ حُمْرَاءُ مِثْلُ بَيْضَةِ الْحَمَامَةِ . (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: روایت ہے جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے، کہا انہوں نے کہ مہر نبوت رسول اللہ ﷺ کی یعنی جو شانوں کے درمیان میں تھی وہ ایک عدد وہاں سرخ رنگ جیسے انڈا کبوتر کا۔

فائلا: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔



۱۲۔ باب: قول ابن سمرہ: كان في ساق رسول الله ﷺ حموشة.....

ابن سمرہ رضی اللہ عنہ کا قول کہ رسول اللہ ﷺ کی دونوں پنڈلیوں میں بار کی تھی.....

(۳۶۴۵) عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ: كَانَ فِي سَاقِي رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حُمُوشَةٌ وَكَانَ لَا يَضْحَكُ إِلَّا تَبَسُّمًا وَكُنْتُ إِذَا نَظَرْتُ إِلَيْهِ قُلْتُ أَكْهَلَ الْعَيْنَيْنِ وَلَيْسَ بِأَكْهَلَ .

(اسنادہ ضعیف) (اس میں جابر بن ارطاة ضعیف اور مدلس ہے)

ترجمہ: روایت ہے جابر بن سمرہ سے کہ رسول اللہ ﷺ کی دونوں پنڈلیوں میں بار کی تھی اور آپ کا ہنسانہ تھا مگر مسکراتا اور جب میں آپ کو دیکھتا خیال کرتا کہ دونوں آنکھوں میں سرمہ لگائے ہوئے ہیں حالانکہ سرمہ نہ تھا یعنی خود آنکھوں کے پونے اندر سے سیاہ تھے کہ معلوم ہوتا تھا کہ سرمہ لگا ہوا ہے۔

فائلا: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔



(۳۶۴۶) عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ضَلِيعَ الْفَمِ أَشْكَلَ الْعَيْنَيْنِ مِنْهُوسَ الْعَقَبِ .

[اسنادہ صحیح]

ترجمہ: روایت ہے جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ کشادہ دہان تھے اور عرب کے نزدیک یہ محمود ہے اور آنکھوں کے دور سے سرخ اور ابروؤں میں گوشت کم۔

فائدہ: یہ حدیث ہے حسن ہے صحیح ہے۔ روایت کی ہم سے ابو موسیٰ نے انہوں نے محمد سے انہوں نے جعفر سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے سماک بن حرب سے انہوں نے جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے کہا کرتے تھے رسول اللہ ﷺ ضلیع الفم اشکل العینین منہوس العقب۔ شعبہ نے کہا میں نے سماک سے پوچھا ضلیع الفم کیا ہے انہوں نے کہا کشادہ دہان میں نے کہا اشکل العینین انہوں نے کہا حدقہ چشم کلاں یعنی بڑی آنکھ والے اور یہ نہایت حسن ہے میں نے کہا منہوس العقب انہوں نے کہا ایزی میں گوشت کم اور یہ بھی حسن ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔



(۳۶۴۷) عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ضَلِيعَ الْفَمِ أَشْكَلَ الْعَيْنَيْنِ مِنْهُوسَ الْعَقَبِ .

(اسنادہ صحیح)

ترجمہ: اوپر گزر چکا ہے۔



(۳۶۴۸) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : مَا رَأَيْتُ شَيْئًا أَحْسَنَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ كَانَ الشَّمْسُ تَجْرِي فِي وَجْهِهِ، وَمَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَسْرَعَ فِي مَشْيِهِ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ كَأَنَّمَا الْأَرْضُ تُطْوَى لَهُ إِنَّا لَنُجْهِدُ أَنْفُسَنَا وَإِنَّهُ لَغَيْرُ مُكْتَرَبٍ . (اس میں عبد اللہ بن لہیع راوی ضعیف ہے)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ سے کہ انہوں نے کہا میں نے کسی کو خوبصورت نہ دیکھا رسول اللہ ﷺ سے گویا سورج ان کے چہرہ پر پھرتا تھا یعنی ایسا درخشاں اور تاباں تھا اور کسی کو نہ دیکھا میں نے ان سے زیادہ چلنے والا گویا زمین ان کے لیے لیٹی جاتی تھی ہم اپنی جانوں کو مشقت میں ڈالتے تھے یعنی ان کے ساتھ چلنے کو اور وہ بے پرواہ چلے جاتے تھے۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے۔



(۳۶۴۹) عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ : ((عُرِضَ عَلَيَّ الْأَنْبِيَاءُ فَإِذَا مُوسَى ضَرْبٌ مِنَ الرِّجَالِ كَأَنَّهُ

مِنْ رَجَالٍ شَنْوَاءَةٍ، وَأَرَأَيْتَ عِيسَى بْنَ مَرْيَمَ فَإِذَا أَقْرَبَ النَّاسِ مِنْ رَأَيْتَ بِهِ شَبَهَا عُرْوَةَ بْنَ مَسْعُودٍ، وَرَأَيْتَ إِبْرَاهِيمَ فَإِذَا أَقْرَبَ مِنْ بِهِ شَبَهَا صَاحِبُكُمْ . يَعْنِي نَفْسَهُ. وَرَأَيْتَ جِبْرِئِيلَ فَإِذَا أَقْرَبَ مِنْ رَأَيْتَ بِهِ شَبَهَا دُحْيَةَ وَهُوَ ابْنُ خَلِيفَةَ الْكَلْبِيِّ)).

(اسنادہ صحیح) سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ (۱۱۰۰)

ترجمہ: روایت ہے جابرؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ آگے آئے میرے انبیاء یعنی شب معراج میں تو موسیٰ علیہ السلام ایک چھریرے جوان تھے جیسے قبیلہ شموہ کے لوگ ہوتے ہیں اور دیکھا میں نے عیسیٰ بن مریم کو تو ان سے بہت مشابہ لوگوں میں عروہ بن مسعودؓ ہیں اور دیکھا میں نے ابراہیم علیہ السلام کو تو ان سے بہت مشابہ تمہارا صاحب ہے مراد لیتے تھے آپ اپنے تئیں اور دیکھا میں نے جبریل کو تو ان سے بہت مشابہ دحیہ کلبی ہیں اور وہ اصحاب میں بہت خوبصورت تھے۔
فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔



۱۳۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي سِنِّ النَّبِيِّ ﷺ وَأَبْنِ كَمْ كَأَنَّ حِينَ مَاتَ

نبی ﷺ کی وفات کے وقت عمر کے بیان میں

(۳۶۵۰) عَنْ أَبِي عَبَّاسٍ يَقُولُ: تُوُفِّيَ النَّبِيُّ ﷺ وَهُوَ ابْنُ خَمْسٍ وَسِتِّينَ . (شاذ) [ومعنى (۳۴۵۶)]

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ وفات پائی رسول اللہ ﷺ نے جب وہ پینسٹھ برس کے تھے۔

فائدہ: روایت کی ہم سے نظر بن علی نے انہوں نے بشر بن مفضل سے انہوں نے خالد خداء سے انہوں نے عمار سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ وفات پائی رسول خدا ﷺ نے جب وہ پینسٹھ برس کے تھے۔ یہ حدیث حسن الاسناد ہے صحیح ہے۔



(۳۶۵۱) أَخْبَرَنَا أَبُو عَبَّاسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تُوُفِّيَ وَهُوَ ابْنُ خَمْسٍ وَسِتِّينَ.

ترجمہ: ہمیں خبر دی ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ نبی ﷺ نے وفات پائی جب وہ پینسٹھ برس کے تھے۔

(۳۶۵۲) عَنْ أَبِي عَبَّاسٍ قَالَ: مَكَتَ النَّبِيُّ ﷺ ثَلَاثَ عَشْرَةِ سَنَةً يَعْنِي يُوْحَىٰ إِلَيْهِ، وَتُوُفِّيَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ

وَسِتِّينَ . (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ تشریف رکھی رسول اللہ ﷺ نے مکہ میں تیرہ برس یعنی بعد نبوت کے اور وفات پائی جب وہ تریسٹھ برس کے تھے۔

فائدہ: اس باب میں ام المؤمنین عائشہ انس بن مالک اور غفل بن خطلہ سے بھی روایت ہے۔ اور غفل کا سماع نبی ﷺ سے صحیح

نہیں ہوا اور حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حسن غریب ہے عمرو بن دینار کی روایت سے۔



(۳۶۵۳) عَنْ جَرِيرٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ أَنَّهُ قَالَ : سَمِعْتُهُ يَخْطُبُ يَقُولُ : مَاتَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ

ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ، وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَأَنَا ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ . (اسنادہ صحیح) مختصر الشائل (۳۱۸)

ترجمہ: روایت ہے جریر سے کہ انہوں نے کہا خطبہ میں معاویہ بن ابی سفیان نے فرمایا کہ وفات ہوئی رسول اللہ ﷺ کی اور وہ تریسٹھ برس کے تھے ابو بکر رضی اللہ عنہ اور عمر بھی تریسٹھ برس کے تھے اور میں بھی تریسٹھ کا ہوں۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔



(۳۶۵۴) عَنْ عَائِشَةَ : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ مَاتَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ . (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: روایت ہے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ نبی ﷺ کی وفات تریسٹھ ہوئی۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی زہری کے بھیجے نے زہری سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے ام المؤمنین عائشہ سے اس کی مثل۔



۱۴۔ باب: مَنَاقِبُ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رضی اللہ عنہ

وَأَسْمُهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ وَلَقَبُهُ عَتِيقٌ

ابو بکر رضی اللہ عنہ صدیق رضی اللہ عنہ کے مناقب ان کا نام عبداللہ بن عثمان اور لقب عتیق ہے

(۳۶۵۵) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((أَبْرَأُ إِلَى كُلِّ خَلِيلٍ مِنْ خَلِيلِهِ وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا لَاتَّخَذْتُ ابْنَ أَبِي قُحَافَةَ خَلِيلًا، وَإِنْ صَاحِبَكُمْ لَخَلِيلُ اللَّهِ)).

(اسنادہ صحیح) سلسلہ الاحادیث الضعیفہ تحت الحدیث (۳۰۳۴)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: میں ہر دوست کی دوستی سے باز آیا اور اگر میں کسی کو دوست بناتا تو ابن ابی قحافہ یعنی ابو بکر رضی اللہ عنہ کو دوست بناتا اور تمہارا صاحب اللہ کا دوست ہے مراد لیتے تھے وہ اپنے باپ کو۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس بارے میں ابوسعید ابی ہریرہ، ابن عباس رضی اللہ عنہما اور ابن زبیر رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔



(۳۶۵۶) عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ: أَبُو بَكْرٍ سَيِّدُنَا وَخَيْرُنَا وَأَحَبُّنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ.

[اسنادہ حسن] تخریج مشکاة المصابیح (۶۰۱۸).

ترجمہ: روایت ہے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا انہوں نے بے شک ابوبکر رضی اللہ عنہ سردار ہمارے اور بہتر محبوب تر تھے ہم سب لوگوں سے زیادہ رسول اللہ ﷺ کو۔

فائدہ: یہ حدیث صحیح ہے غریب ہے۔



(۳۶۵۷) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَائِشَةَ: أَيُّ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ كَانَ أَحَبَّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ؟ قَالَتْ: أَبُو بَكْرٍ، قُلْتُ: تُمَّ مَنْ؟ قَالَتْ: عُمَرُ، قُلْتُ: تُمَّ مَنْ؟ قَالَتْ: تُمَّ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ، قَالَ: قُلْتُ: تُمَّ مَنْ؟ قَالَ: فَسَكَتَتْ. (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: روایت ہے عبد اللہ بن شقیق سے کہ انہوں نے کہا میں نے کہا ام المؤمنین عائشہ سے کہ اصحاب میں سب سے زیادہ پیارا کون تھا رسول اللہ ﷺ کا انہوں نے فرمایا ابوبکر رضی اللہ عنہ میں نے کہا پھر کون فرمایا عمر میں نے کہا پھر کون؟ فرمایا ابوعبیدہ بن جراح۔ میں نے کہا پھر کون تو وہ چپ ہو رہی ہیں۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔



(۳۶۵۸) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ أَهْلَ الدَّرَجَاتِ الْعُلَى لَيَرَاهُمْ مَنْ تَحْتَهُمْ كَمَا تَرَوْنَ النُّجْمَ الطَّالِعَ فِي أَفْقِ السَّمَاءِ، وَإِنَّ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرُ مِنْهُمْ وَأَنْعَمَا)).

(اسنادہ صحیح) الروض النضر (۹۷۰)

ترجمہ: روایت ہے ابوسعید سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ بلند درجوں والے جنت میں دیکھیں گے ان کو نیچے درجے والے جیسے تم دیکھتے ہو تارا نکلا ہوا آسمان کے کناروں میں ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمر انہیں بلند درجے والوں میں ہیں اور کیا خوب ہیں۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے اور کئی سندوں سے مروی ہوئی ہے عطیہ سے انہوں نے روایت کی ابوسعید سے۔



۱۵۔ باب: ((لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا لَا تَخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ خَلِيلًا))

اگر میں کسی کو دوست بناتا تو ابوبکر رضی اللہ عنہ کو بناتا

(۳۶۵۹) عَنْ أَبِي الْمُعَلَّى: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ خَطَبَ يَوْمًا فَقَالَ: ((إِنَّ رَجُلًا خَيْرَهُ رَبُّهُ بَيْنَ أَنْ يَعْيشَ فِي

الدُّنْيَا مَا شَاءَ أَنْ يَعْيشَ، وَيَأْكُلَ فِي الدُّنْيَا مَا شَاءَ أَنْ يَأْكُلَ، وَبَيْنَ لِقَاءِ رَبِّهِ؟ فَأَخْتَارَ لِقَاءَ رَبِّهِ)).
 قَالَ: فَبَكَى أَبُو بَكْرٍ. فَقَالَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ ﷺ أَلَا تَعَجُّبُونَ مِنْ هَذَا الشَّيْخِ إِذْ ذَكَرَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ
 رَجُلًا صَالِحًا خَيْرَ رُبِّهِ بَيْنَ الدُّنْيَا وَبَيْنَ لِقَاءِ رَبِّهِ فَأَخْتَارَ لِقَاءَ رَبِّهِ. قَالَ: فَكَانَ أَبُو بَكْرٍ أَعْلَمَهُمْ بِمَا قَالَ
 رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: بَلْ نَفْدِيكَ بِآبَائِنَا وَأُمَمَانَا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَا مِنَ النَّاسِ أَحَدٌ
 أَمَّنَ إِلَيْنَا فِي صُحْبَتِهِ وَذَاتِ يَدِهِ مِنْ ابْنِ أَبِي قُحَافَةَ، وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا لَا تَخَذْتُ ابْنَ أَبِي
 قُحَافَةَ خَلِيلًا، وَلَكِنْ وَدُّ وَإِخَاءُ إِيْمَانٍ. مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا. أَلَا وَإِنَّ صَاحِبَكُمْ خَلِيلُ اللَّهِ)).

(ضعیف الاسناد) (اس میں ابن ابی المعلیٰ کا والد مجهول ہے)۔

ترجمہ: روایت ہے ابوالمعلیٰ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک دن خطبہ پڑھا اور فرمایا کہ ایک بندہ کو اللہ نے اختیار دیا کہ جب تک چاہیے جیسے دنیا میں اور کھائے اور جب چاہے اپنے رب سے ملے سو اختیار کی اس نے ملاقات اپنے رب کی سونے لگے ابو بکر رضی اللہ عنہ اور اصحابؓ نے کہا تم کو تعجب نہیں آتا اس بوڑھے پر کہ یہ کیوں روتا ہے جب ذکر کیا آپؐ نے ایک بندہ کا کہ اس کو خیر کیا تھا اللہ نے دنیا کی زندگی اور رب کے ملنے میں سو اس نے اختیار کی ملاقات اپنے رب کی کہا راوی نے کہ واقعی ابو بکر رضی اللہ عنہم سے زیادہ علم رکھتے تھے کہ وہ آپ ﷺ کا قول سمجھ گئے کہ مراد اس سے آپ ہی کی ذات ہے۔ سو ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا ہم فدا کریں گے آپ پر باپ دادا اور مال اپنے سو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کوئی آدمی مجھ پر زیادہ والی خرچ کرنے والا اور حقوق صحبت بخوبی ادا کرنے والا ابن قحافہ سے بڑھ کر نہیں اور اگر میں کسی کو دوست دلی بنا تا تو ابن ابی قحافہ کو بنا تا لیکن بڑی دوستی اور برادری ایمان کی ہے فرمایا یہ کلمہ آپؐ نے دو یا تین بار اور فرمایا آگاہ ہو کہ صاحب تمہارا خلیل ہے اللہ کا، مراد لیا اس سے اپنے تئیں۔

فائدہ: اس بارے میں ابو سعیدؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث غریب ہے اور مروی ہوئی یہ حدیث ابو عوانہ سے انہوں نے روایت کی عبد الملک بن عمیر سے اور اسناد سے اور مراد اَمَّنَ إِلَيْنَا سے یہ ہے کہ بہت احسان کرنے والے اوپر ہمارے یعنی ابو بکر رضی اللہ عنہ ہیں۔



(۳۶۶۰) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ: ((إِنَّ عَبْدًا خَيْرَ اللَّهِ بَيْنَ أَنْ يُؤْتِيَهُ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا مَا شَاءَ وَبَيْنَ مَا عِنْدَهُ فَأَخْتَارَ مَا عِنْدَهُ))، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: فَذَنِّكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ بِآبَائِنَا وَأُمَّهَاتِنَا. قَالَ: فَعَجَبْنَا. فَقَالَ النَّاسُ انْظُرُوا إِلَى هَذَا الشَّيْخِ يُخْبِرُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْ عَبْدِ خَيْرِهِ اللَّهُ بَيْنَ أَنْ يُؤْتِيَهُ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا مَا شَاءَ، وَبَيْنَ مَا عِنْدَ اللَّهِ وَهُوَ يَقُولُ فَذَنِّكَ بِآبَائِنَا وَأُمَّهَاتِنَا؟ فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ هُوَ الْمُخْبِرُ، وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ هُوَ أَعْلَمُنَا بِهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((إِنَّ مِنْ أَمَنِ النَّاسِ عَلَيَّ

فِي صُحْبَتِهِ وَمَالِهِ أَبُو بَكْرٍ، وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا، لَا تَخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ خَلِيلًا وَلَكِنْ أَخُوهُ الْإِسْلَامِ لَا تُبْقِيَنَّ فِي الْمَسْجِدِ خَوْخَةً إِلَّا خَوْخَةً أَبِي بَكْرٍ)) . [اسنادہ صحیح]

ترجمہ: روایت ہے ابوسعید خدریؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ منبر پر بیٹھے اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ایک بندے کو مختار کیا کہ دنیا کی چیزوں سے اور زینت سے جو چاہے لے یا اختیار کر لے جو اللہ کے نزدیک ہے یعنی جنت اور رضوان سے تو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا فدا کیا ہم نے آپؐ پر اپنے ماں باپ کو تو لوگوں نے تعجب سے کہا دیکھو اس بوڑھے کہ رسول اللہ تو خبر دیتے ہیں ایک بندے کی اللہ نے اس کو مختیر کیا دنیا کی زینت اور عقبی کی دولت میں اور یہ کہتا ہے فدا کیا آپؐ پر ہم نے اپنے ماں باپ کو اور حقیقت میں وہ بندہ مختیر رسول اللہ ﷺ ہی تھے اور ابوبکر رضی اللہ عنہ ہم سے زیادہ جاننے والے تھے ان کے حال کو، سو فرمایا نبی ﷺ نے کہ سب سے زیادہ میرے حقوق صحبت ادا کرنے والے اور اپنا مال خرچ کرنے والے ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں اور اگر میں کسی کو دوست بناتا تو ابوبکر رضی اللہ عنہ کو بناتا لیکن اخوت اسلام کافی ہے باقی نہ رہے کوئی کھڑی مسجد میں مگر کھڑی ابوبکر رضی اللہ عنہ کی یعنی سب کھڑیاں بند کر دو سوائے ابوبکر رضی اللہ عنہ کی کھڑی کے اور یہ اشارہ ہے گویا ان کی خلافت کی طرف کے خلیفہ کو اکثر ضرورت ہے مسجد میں آنے کی۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔



(۳۶۶۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَا لِأَحَدٍ عِنْدَنَا يَدٌ إِلَّا وَقَدْ كَافَأَنَا مَا خَلَا أَبَا بَكْرٍ فَإِنَّ لَهُ عِنْدَنَا يَدًا يَكْفِيهِ اللَّهُ بِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَمَا نَفَعْنِي مَالٌ أَحَدٌ قَطُّ مَا نَفَعْنِي مَالُ أَبِي بَكْرٍ، وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا لَا تَخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ خَلِيلًا وَلَا وَإِنْ صَاحَبَكُمُ خَلِيلُ اللَّهِ)) .

(اسنادہ ضعیف) دون قولہ: ”وما نفعنی“ و فصحیح - تخریج مشکلة الفقر (۱۳)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کسی کا احسان مجھ پر ایسا نہیں جس کا بدلہ ہم نے نہ کر دیا ہو سوائے ابوبکر رضی اللہ عنہ کے کہ ان کا احسان جو ہم پر ہے اس کا بدلہ ان کو اللہ قیامت میں دے گا اور اتنا نفع مجھ کو کسی کے مال نے نہ دیا جتنا نفع پایا میں نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کے مال سے اور اگر میں دوست بناتا کسی کو تو دوست بناتا ابوبکر رضی اللہ عنہ کو آگاہ ہو کہ تمہارا صاحب اللہ کا دوست ہے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے۔



۱۶۔ باب: ((اِقْتَدُوا بِالَّذِينَ مِنْ بَعْدِي أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرُ))

پیروی کرو میرے بعد ابو بکر رضی اللہ عنہ و عمر کی

(۳۶۶۲) عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ : ((اِقْتَدُوا بِالَّذِينَ مِنْ بَعْدِي أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرُ)) .

(اسنادہ صحیح) تخریج مشکاة المصابیح (۶۰۵۲) سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ (۱۲۳۳)

ترجمہ: روایت ہے حذیفہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اقتداء کرو میرے بعد ابو بکر رضی اللہ عنہ و عمر رضی اللہ عنہ کا۔

فائدہ: اس بارے میں ابن مسعودؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور روایت کی سفیان ثوری نے یہ حدیث عبد الملک بن عمیر سے انہوں نے ربیع کے مولیٰ سے انہوں نے حذیفہؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے۔

مترجم: اس حدیث میں اشارہ ہے ان دونوں کی خلافت راشدہ کا اور دوسرا ہی اللہ تعالیٰ نے کیا کہ انعقاد خلافت ان کا باجماع صحابہ ہوا اور کسی نے اہل سنت سے اس کا انکار نہ کیا سوائے کلاب ناس گرفتار و سواس شیطین الانس و افض ملاحہ کے۔
قول ابو یسوی:

روایت کی ہم سے احمد بن منیع نے اور کئی لوگوں نے سفیان بن عیینہ سے انہوں نے عبد الملک بن عمیر سے مانند اس کے اور سفیان بن عیینہ کبھی تدلیس کرتے تھے اس حدیث میں اور اکثر ذکر کرتے تھے کہ روایت زائدہ سے اور وہ روایت کرتے ہیں عبد الملک بن عمیر سے اور کبھی زائدہ کا ذکر نہ کرتے اور روایت کی یہ حدیث ابراہیم بن سعد نے سفیان ثوری سے انہوں نے عبد الملک بن عمیر سے انہوں نے ہلال سے جو مولیٰ ہیں ربیع کے انہوں نے ربیع سے انہوں نے حذیفہؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے۔



(۳۶۶۳) عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ : كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ : ((إِنِّي لَا أَدْرِي مَا بَقَائِي فَيُكْمُ فَأَقْتَدُوا

بِالَّذِينَ مِنْ بَعْدِي)) وَأَشَارَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ . (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: روایت ہے حذیفہؓ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا میں نہیں جانتا کہ کب تک تمہارے درمیان رہوں، سو تم اقتداء کرو ان دو کا جو میرے بعد ہوں گے یعنی خلیفہ ہوں گے اور اشارہ کیا ابو بکر رضی اللہ عنہ و عمر رضی اللہ عنہ کی طرف۔



(۳۶۶۴) عَنْ أَنَسٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : لِأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ : ((هَذَانِ سَيِّدَا كَهْوَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ مِنَ

الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ إِلَّا النَّبِيِّينَ وَالْمُرْسَلِينَ)) . (اسنادہ صحیح) [انظر ماقبله]

ترجمہ: روایت ہے انسؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ و عمرؓ دونوں سردار ہیں جنت کے ادھیڑ لوگوں کے اگلے ہوں یا پچھلے مگر انبیاء اور مرسلین کے، اور اے علی! تو انہیں جب نہ دینا۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے روایت کی ہم سے یعقوب بن ابراہیم نے انہوں نے سفیان سے کہا سفیان نے کہ ذکر داؤد نے شعی سے انہوں نے روایت کی حارث سے انہوں نے حضرت علیؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے کہ فرمایا آپؐ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمرؓ سردار ہیں جنت کے ادھیڑ لوگوں کے خواہ اگلے ہوں خواہ پچھلے سوا انبیاء اور مرسلین کے اور خبر نہ دینا ان کو اے علی۔ مترجم: کُھول بضم کاف کھل کی اور کھل عربی میں اس کو کہتے ہیں جو مرتیں برس کی عمر سے تجاوز کر گیا ہو اور چالیس تک پہنچا ہو یا پچاس تک اور آنحضرتؐ نے ان کو ادھیڑ فرمایا باعتبار دنیا کے کہ وہ دنیا میں ادھیڑ تھے اس لیے کہ جنت میں کوئی ادھیڑ نہیں سب نوجوان ہم عمر ہوں گے تو مراد یہ ہوئی کہ جو مسلمانوں میں ادھیڑ ہو کر انتقال کرتے ہیں یہ ان کے سردار ہوں گے اور بعض نے کہا ادھیڑ سے مراد عقل اور ہوشیار لوگ ہوں گے کہ اس سن میں آدمی کے شعور و عقل کامل ہوتے ہیں۔ ملا علی قاری نے کہا ہے کہ ادھیڑ سے انسان کامل اور مرد عاقل مراد ہے اور مدارج جنت کے باعتبار عقل و معرفت کے ہیں۔



(۳۶۶۵) عَنْ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ : كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِذْ طَلَعَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((هَٰذَانِ سَيِّدَا كُھُولِ أَهْلِ الْجَنَّةِ مِنَ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ إِلَّا النَّبِيَّ وَالْمُرْسَلِينَ يَا عَلِيُّ لَا تُخْبِرْهُمَا)) . (اسنادہ صحیح) سلسلة الاحادیث الصحيحة (۸۲۴) .

ترجمہ: روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ و عمرؓ آئے اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ دونوں سردار ہیں جنت کے ادھیڑ لوگوں کے اگلے ہوں یا پچھلے مگر انبیاء اور مرسلین کے اے علی! تو ان کو خبر نہ کرنا۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے اس سند سے۔ اور ولید بن محمد موقری ضعیف ہیں حدیث میں اور مروی ہوئی یہ حدیث حضرت علیؓ سے اور سند سے بھی اور اس بارے میں اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔



(۳۶۶۶) عَنْ عَلِيٍّ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ سَيِّدَا كُھُولِ أَهْلِ الْجَنَّةِ مِنَ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ مَا خَلَا النَّبِيَّ وَالْمُرْسَلِينَ، لَا تُخْبِرْهُمَا يَا عَلِيُّ)) . (اسنادہ صحیح) [انظر ماقبله]

ترجمہ: روایت ہے علی رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ و عمرؓ دونوں سردار ہیں جنت کے ادھیڑ لوگوں کے اگلے ہوں یا پچھلے مگر انبیاء اور مرسلین کے اور خبر نہ دینا ان کو اے علی رضی اللہ عنہ۔



(۳۶۶۷) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ : قَالَ أَبُو بَكْرٍ : أَلَسْتُ أَحَقَّ النَّاسِ بِهَا، أَلَسْتُ أَوَّلَ مَنْ أَسْلَمَ، أَلَسْتُ صَاحِبَ كَذَا، أَلَسْتُ صَاحِبَ كَذَا. (صحیح) الاحادیث المختارة (۱۹-۲۰)

ترجمہ: روایت ہے ابوسعید خدریؓ سے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا کیا میں سب لوگوں سے زیادہ اس کا مستحق نہیں ہوں شاید خلافت مراد ہو کیا میں اول سب لوگوں سے ایمان نہیں لایا ہوں یعنی احرار لوگوں میں نہیں ہوں صاحب فلانی فضیلت کا کیا نہیں ہوں صاحب فلانی فضیلت کا۔

فائدہ: اس حدیث کو بعض نے شعبہ سے روایت کیا ہے انہوں نے جریری سے انہوں نے ابو نضرہ سے انہوں نے کہا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا اور یہ صحیح تر ہے روایت کی یہ ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے عبد الرحمن سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے جریری سے انہوں نے ابی نضرہ سے کہا ابی نضرہ نے کہ فرمایا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اور ذکر کی حدیث ہم معنی اس کی اور نہیں نام لیا ابوسعید کا سند میں اور یہ صحیح تر ہے۔



(۳۶۶۸) عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَخْرُجُ عَلَى أَصْحَابِهِ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ وَهُمْ جُلُوسٌ وَفِيهِمْ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ فَلَا يَرْفَعُ إِلَيْهِ أَحَدٌ مِنْهُمْ بَصْرَهُ إِلَّا أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ فَإِنَّمَا كَانَا يَنْظُرَانِ إِلَيْهِ وَيَتَبَسَّمَانِ إِلَيْهِ وَيَتَبَسَّمُ إِلَيْهِمَا .

(اسنادہ ضعیف) تخریج المشكاة (۶۰۶۲) (اس میں حکم بن عطیہ راوی ضعیف ہے)

ترجمہ: روایت ہے انسؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نکلتے تھے اپنے اصحاب پر مہاجرین اور انصار سے اور اصحاب بیٹھے ہوتے اور ان میں ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمرؓ بھی ہوتے پھر کوئی آپؐ کی طرف نظر نہ اٹھاتا یعنی ہیبت سے مگر ابوبکر رضی اللہ عنہ و عمرؓ کہ تھے نظر کرتے آپؐ کی طرف اور مسکراتے اور آپؐ بھی ان کی دیکھ کر مسکراتے۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر حکم بن عطیہ کی روایت سے اور کلام کیا بعض محدثین نے حکم بن عطیہ میں۔



(۳۶۶۹) عَنْ ابْنِ عُمَرَ : أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ خَرَجَ ذَاتَ يَوْمٍ فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ، أَحَدُهُمَا عَنْ يَمِينِهِ وَالْآخَرُ عَنْ شِمَالِهِ وَهُوَ آخِذٌ بِأَيْدِيهِمَا وَقَالَ : ((هَكَذَا بُعِثْتُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)) . (اسنادہ ضعیف)

تخریج مشکاة المصابیح (۶۰۶۳) سلسلة الاحادیث الصحيحة (۸۲۴) تخریج الاحادیث المختارة (۵۱۹)۔

(۵۲۰) اس میں سعید بن مسلمہ قوی نہیں)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ ایک دن اور داخل ہوئے مسجد میں اور ابوبکر رضی اللہ عنہ و عمرؓ بھی ساتھ دونوں آپؐ



کے ساتھ تھے ایک داہنی دوسرے بائیں اور آپ ان دونوں کے ہاتھ پکڑے ہوئے تھے اور فرمایا آپ نے اسی طرح اٹھائے جائیں گے ہم قیامت کے دن۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے اور سعید بن مسلمہ محدثین کے نزدیک قوی نہیں اور مروی ہوئی یہ حدیث اور سند سے بھی سوا اس سند کے نافع سے وہ روایت کرتے ہیں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے۔



(۳۶۷۰) عَنْ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لِأَبِي بَكْرٍ: ((أَنْتَ صَاحِبِي عَلَى الْحَوْضِ، وَصَاحِبِي فِي الْغَارِ)). (اسنادہ ضعیف) تخریج المشكاة (۶۰۲۸) کثیر اور اس کا شیخ دونوں ضعیف ہیں۔

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ابو بکر رضی اللہ عنہ سے کہ تم رفیق ہو میرے حوض کوثر پر اور رفیق تھے میرے غار میں یعنی ہجرت میں۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے۔



(۳۶۷۱) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُطَيْبٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَأَى أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ فَقَالَ: ((هَذَا السَّمْعُ وَالْبَصَرُ)). (اسنادہ صحیح) سلسلۃ الاحادیث الصحیحة (۸۱۴) اہل علم محققین نے اس کو اہم طلب کی تدلیس کی وجہ سے ضعیف کہا ہے۔

ترجمہ: روایت ہے عبد اللہ بن حطبؓ سے کہ فرمایا نبی ﷺ نے ابو بکر رضی اللہ عنہ و عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھ کر کہ یہ دونوں سمع و بصر ہیں۔

فائدہ: اس بارے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے یہ حدیث مرسل ہے اور عبد اللہ بن حطب نے نہیں پایا رسول اللہ ﷺ کو یعنی بیچ میں کوئی راوی چھوٹ گیا ہے۔

مترجم: اس حدیث سے صاف ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے ابو بکر رضی اللہ عنہ و عمر رضی اللہ عنہ کو وزیر کیا تھا رسول اکرم ﷺ کا زمین میں جیسے کہ وزیر تھے آپ کے جبریل اور میکائیل علیہما السلام آسمان میں اور کمال شرافت شیخین کی اس سے ظاہر ہے کہ مسلمانوں میں یہ دونوں ایسے ہیں جیسے بدن میں سمع و بصر اور اس سے اشارہ ہے ان کی وزارت و کالت پر اور تصریح ہے اس پر کہ وہ اتباع حق اور استماع اوامر الہیہ میں اور مشاہدہ انوار غیبیہ اور آیات الہیہ میں یگانہ آفاق ہیں اور استحقاق خلافت میں ان پر مقدم کوئی نہیں۔



(۳۶۷۲) عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ)). فَقَالَتْ: عَائِشَةُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّ أَبَا بَكْرٍ إِذَا قَامَ مَقَامَكَ لَمْ يُسْمَعْ النَّاسُ مِنَ الْبُكَاءِ فَأُمِرُ عُمَرُ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ، قَالَتْ: فَقَالَ: ((مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ))، قَالَتْ عَائِشَةُ: فَقُلْتُ لِحَفْصَةَ قَوْلِي لَهُ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ إِذَا قَامَ فِي مَقَامِكَ لَمْ

يُسْمِعُ النَّاسَ مِنَ الْبُكَاءِ، فَأَمَرَ عُمَرَ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ فَقَعَلَتْ: حَفْصَةُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنِّكَ لَأَنْتَ صَوَاحِبُ يَوْسَفَ، مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ))، فَقَالَتْ: حَفْصَةُ لِعَائِشَةَ: مَا كُنْتُ لِأَصِيبَ مِنْكَ خَيْرًا. (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: روایت ہے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا حکم کرو ابو بکر رضی اللہ عنہ: کو کہ نماز پڑھائیں لوگوں کو یعنی امامت کریں تو عائشہ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ ابو بکر رضی اللہ عنہ جب کھڑے ہوں گے آپ ﷺ کی جگہ تو لوگوں کو رونے کے سبب سے قراءت نہ سنا سکیں گے یعنی نرم دل ہیں تو آپ حکم دیجیے عمر کو کہ وہ امامت کریں لوگوں کی پھر آپ نے فرمایا حکم کرو ابو بکر رضی اللہ عنہ: کو کہ امامت کریں لوگوں کی تب عائشہ رضی اللہ عنہا نے ام المؤمنین حفصہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ تم عرض کرو آپ سے کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ جب کھڑے ہوں گے آپ کی جگہ میں تو لوگوں کو قراءت نہ سنا سکیں گے رونے کے سبب سے تو حکم دیجیے کہ عمر امامت کریں لوگوں کی سو عرض کی حفصہ رضی اللہ عنہا نے اور فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ تم وہی تو ہو جنہوں نے یوسف کو تنگ کیا یعنی یہاں تک کہ انہوں نے لاچار قید خانہ میں جانا قبول کیا اور پھر فرمایا آپ نے کہ حکم کرو ابو بکر رضی اللہ عنہ: کو کہ امامت کریں لوگوں کی سو حفصہ رضی اللہ عنہا نے کہا عائشہ سے یعنی بطور شکایت کے کہ تمہاری طرف سے مجھے کبھی خیر نہ پہنچی یعنی ایسی بات بتائی کہ آپ کی خفگی سنوائی۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس بارے میں عبد اللہ بن مسعود اور ابو موسیٰ ابن عباس رضی اللہ عنہما اور سالم بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔

مترجم: اس حدیث میں بھی اشارہ ہے کہ احق بالخلافت ابو بکر رضی اللہ عنہ ہیں اس لیے کہ وہ احق بالامامت ہیں نماز میں اور نماز افضل ارکان دین ہے پس امور دین میں بھی وہی امام ہیں اور سائر صحابہ مقتدی۔ اور رد ہے اس میں روافض متمرده پر جو احق بالخلافت حضرت علی رضی اللہ عنہ کو کہتے ہیں۔



(۳۶۷۳) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَا يَنْبَغِي لِقَوْمٍ فِيهِمْ أَبُو بَكْرٍ أَنْ يُؤْمَهُمْ غَيْرُهُ)).

(ضعیف جدا) سلسلة الاحادیث الضعیفة (۴۸۲۰) (اس میں عیسیٰ بن میمون انصاری ضعیف ہے)

ترجمہ: روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے نہیں پہنچتا ہے کسی قوم کو کہ ان میں ابو بکر رضی اللہ عنہ ہو اور پھر امام بنائیں کسی شخص کو سوا ابو بکر رضی اللہ عنہ کے۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے۔



(۳۶۷۴) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ : ((مَنْ أَنْفَقَ زَوْجَيْنِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ نُودِيَ فِي الْجَنَّةِ يَاعْبُدُ اللَّهُ هَذَا خَيْرٌ، فَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّلَاةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّلَاةِ، وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجِهَادِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الْجِهَادِ، وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّدَقَةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّدَقَةِ، وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصِّيَامِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الرِّيَّانِ)): فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: يَا بِي أَنْتَ وَأُمِّي مَا عَلَى مَنْ دُعِيَ مِنْ هَذِهِ الْأَبْوَابِ مِنْ ضَرُورَةٍ، فَهَلْ يُدْعَى أَحَدٌ مِنْ تِلْكَ الْأَبْوَابِ كُلِّهَا؟ قَالَ: ((نَعَمْ، وَأَرْجُوا أَنْ تَكُونُوا مِنْهُمْ)).

(اسنادہ صحیح) سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ (۲۸۷۸)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص خرچ کرے ایک جوڑا یعنی دو روپیہ یا دو پیسہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں پکارا جائے گا جنت میں اسے بندے اللہ کے یہ خیر ہے یعنی تیرے لیے تیار کی گئی ہے پس جو نماز کو خوب ادا کرتا ہے اور دل اس کا شوق رکھتا ہے وہ نماز کے دروازہ سے بلایا جائے گا یعنی جنت میں اور جو اہل جہاد سے ہے وہ باب جہاد سے بلایا جائے گا اور جو اہل صیام سے ہے وہ دریاں کے دروازہ سے بلایا جائے گا تو ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ سب دروازوں سے بلایا جانا ایک شخص کا تو کچھ ضرور نہیں اس لیے کہ ایک دروازہ سے طلب ہونا کافی ہے دخول جنت کے لیے مگر کوئی ایسا بھی ہے کہ براہ بزرگی اور شرافت سب دروازوں سے بلایا جائے آپؐ نے فرمایا کہ ہاں مجھے امید ہے کہ تم انہیں میں ہو۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔



(۳۶۷۵) عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ يَقُولُ : أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ نَتَصَدَّقَ وَوَأَفَقَ ذَلِكَ عِنْدِي مَالًا فَقُلْتُ الْيَوْمَ أَسْبَقُ أَبَا بَكْرٍ إِنْ سَبَقْتُهُ يَوْمًا، قَالَ: فَجِئْتُ بِنَصِيفٍ مَالِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَا أَبْقَيْتَ لِأَهْلِكَ))؟ قُلْتُ مِثْلَهُ، وَأَتَى أَبُو بَكْرٍ بِكُلِّ مَا عِنْدَهُ، فَقَالَ: ((يَا أَبَا بَكْرٍ! مَا أَبْقَيْتَ لِأَهْلِكَ))؟ فَقَالَ: أَبْقَيْتُ لَهُمُ اللَّهَ وَرَسُولَهُ، قُلْتُ: لَا أَسْبِقُهُ إِلَى شَيْءٍ أَبَدًا. (اسنادہ حسن) تخریج المشکاۃ (۶۰۳۰)

ترجمہ: روایت ہے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے کہ ایک بار حکم کیا ہم کو رسول اللہ ﷺ نے صدقہ کا اور اتفاق سے ان دنوں میرے پاس مال بھی تھا تو میں نے اپنے دل میں کہا کہ میں بڑھ جاؤں گا ابو بکر رضی اللہ عنہ سے اگر آج کے دن بڑھ گیا کہا عمرؓ نے کہ پھر میں آدھا مال آپؐ کے پاس لے آیا اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم اپنے بال بچوں کے لیے کیا چھوڑ آئے ہو تو میں نے کہا اسی کے برابر ابو بکر رضی اللہ عنہ لے آئے جو ان کے پاس تھا یعنی سب کا سب۔ سو فرمایا آپؐ نے ان سے کہ تم کیا چھوڑ آئے ہو انہوں نے کہا چھوڑ آیا میں ان کے لیے اللہ اور رسول کو تب تو میں نے کہا میں ان سے کبھی آگے نہ بڑھ سکوں گا۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: اس حدیث سے فضیلت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی تمام صحابہ پر عموماً اور حضرت عمرؓ پر خصوصاً ثابت ہوئی اور یہی عقیدہ ہے اہل سنت والجماعت کا کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ افضل امت ہیں ان کے بعد عمرؓ۔



(۳۶۷۶) عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ أَنَّ امْرَأَةً أَتَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَكَلَّمَتْهُ فِي شَيْءٍ فَأَمَرَهَا بِأَمْرٍ فَقَالَتْ: أَرَأَيْتَ يَارَسُولَ اللَّهِ إِنْ لَمْ أَجِدْكَ؟ قَالَ: ((إِنْ لَمْ تَجِدْنِي فَأَتِي أَبَا بَكْرٍ)). (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: روایت ہے جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے کہ ایک عورت آئی رسول اللہ ﷺ کے پاس اور اس نے کچھ عرض کی اور آپ نے اس کو کچھ حکم کیا پھر اس نے عرض کی اگر میں آپ کو نہ پاؤں یا رسول اللہ تو آپ نے فرمایا جب مجھ کو نہ پائے تو تو آیا کر ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس۔ اور اس میں اشارہ ہے کہ آپ کے بعد ابو بکر رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوں گے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔



(۳۶۷۷) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((بَيْنَمَا رَجُلٌ رَاكِبٌ بَقَرَةً إِذْ قَالَتْ لَمْ أُخْلَقْ لِهَذَا إِنَّمَا خُلِقْتُ لِلْحَرْثِ))، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَمَنْتُ بِذَلِكَ أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ)) قَالَ: أَبُو سَلَمَةَ وَمَاهِمَا فِي الْقَوْمِ يَوْمَئِذٍ. (اسنادہ صحیح) الارواء (۲۴۷)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص نیل پر سوار تھا کہ اس نے کہا میں سواری کے لیے نہیں بنایا گیا میں تو کھیت جو تنے کے لیے بنایا گیا ہوں پھر فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ یقین کیا اس پر میں نے اور ابو بکر رضی اللہ عنہ اور عمرؓ نے۔ اور وہ دونوں ان لوگوں میں حاضر نہ تھے۔

فائدہ: روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے محمد بن جعفر سے انہوں نے شعبہ سے اسی اسناد سے مانند اس کے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: اگرچہ سوابق اسلامیہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے اور فضائل ایمانیہ ان کے بہت ہیں مگر یہاں ہم بطور شے نمونہ از خردارے از بطور اختصار بیان کر دیتے ہیں۔

اول:

یہ کہ وہ نہایت شریف النسب ہیں۔ اور مصعب زبیری نے کہا ہے کہ اسی لیے ان کا نام متیق ہوا کہ ان کے نسب میں کوئی عیب نہیں۔

ثانیاً:

یہ کہ وہ نہایت فصیح و بلیغ تھے اور معارف عظیمہ اور مجامع کثیرہ میں ان کے خطبہ بلیغ مشہور ہیں۔

یہ کہ خمر کو جاہلیت میں انہوں نے اپنے اوپر حرام کیا تھا اور بت کو کبھی سجدہ نہ کیا۔ اور صواعق میں مذکور ہے کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کے بارے میں کبھی شک نہ کیا اور ابن الدغنے نے ان کی بزرگی، شرافت، جود و سخا اور مہمان نوازی اور ہمدردی خلق پر گواہی دی اور شرفائے قریش نے اس کی تصدیق کی اور قبل اسلام آنحضرتؐ سے محبت اور الفت تامہ رکھتے تھے اور شام سے لوٹتے وقت آپ کے رفیق تھے۔ چنانچہ تفصیل اس کی اوپر مذکور ہوئی۔

اور احرار بالغین میں سب سے اول آپ اسلام سے مشرف ہوئے جیسا صغار صحابہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ اور غلام میں حضرت بلال رضی اللہ عنہ اور نساء میں حضرت خدیجہ سباق مسلمین سے ہیں اور یہی قول محقق ہے محدثین کے نزدیک غرض حر بالغ معزز و مطاع خلق ان سے پہلے کوئی اسلام نہ لایا اور انہوں نے بعد اسلام ترغیب و تحریض اسلام پر یہاں تک کوشش کی کہ بہت سے لوگ دائرہ اسلام میں داخل ہوئے اور سب ان کے اسلام کا فقط تنبیہ غیبی تھا۔ چنانچہ انہیں سے مروی ہے کہ میں ایک دن جاہلیت میں ایک درخت کے نیچے بیٹھا تھا اور اس نے آواز دی کہ فلاں وقت میں ایک پیغمبر ظاہر ہوگا تو سب سے اول اس پر ایمان لانا پھر جب آپ پر وحی نازل ہوئی اس درخت نے مجھے خبر دی اور میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے آپ کی رسالت کی تصدیق کی۔ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جب آپ اسلام لائے آپ کی ترغیب سے عثمان بن عفان، زبیر بن عوام، عبدالرحمن بن عوف، سعد بن ابی وقاص اور طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہم اسلام سے مشرف ہوئے اور ان میں سے ہر ایک نخباء قریش اور ان اوسط بطون سے تھا اور حقیقت میں ان کے ایمان لانے سے کفر کی کمرٹوٹ گئی اور ابتدائے اسلام اور غربت ایمان کے وقت چالیس ہزار درہم تقویت اسلام اور ترفیہ مسلمین کے لیے آپ کی خدمت میں صرف کیے اور سات شخصوں کو غلامان قریش میں سے کہ تصدیق رسالت اور توحید الوہیت میں راسخ القدم تھے اور موالی ان کے طرح طرح کی تکالیف اور شدا اندان کو پہنچاتے تھے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے خرید کیے اور اللہ تعالیٰ کی رضامندی کے لیے آزاد کیے کہ انہیں میں ہیں بلال رضی اللہ عنہ اور عامر بن فہیرہ اور جب آیت ﴿فاصدع بما تؤمر﴾ اتری اور آپ ﷺ نے اظہار دعوت کا قصد کیا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے یہ امر خطیر اپنے ذمہ لیا اور خطبہ عجیبہ قریش پر پڑھا اور انہوں نے بہت ایزدائیں آپ کو دیں اور اس پر صابر رہے۔ اور یہ پہلا خطبہ تھا جو اسلام میں پڑھا گیا۔

اور قریش نے کئی بار آنحضرت ﷺ کو ایزدائیں پہنچانے کا قصد کیا اور ہر بار حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنی جان آپ پر فدا کی اور بلیات و آفات میں آپ کے نفس نفیس کا وقایہ اور سینہ سپر بنے۔ چنانچہ تفصیل اس کی کتب احادیث اور ازالۃ الخفا وغیرہ میں مذکور ہے اور جب قریش آپ کی ایزدائیں پر مجتمع ہوئے حضرت صدیق رضی اللہ عنہ آنحضرتؐ کے شریک حال رہے اور پہلے جس نے اسلام میں مسجد بنائی ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں۔ انہوں نے اپنے گھر کے آئلنائی میں مکہ میں مسجد بنائی اور قرآن کی قراءت میں مشغول ہوئے۔ روایت کیا اس کو بخاری نے اور اعلیٰ کلمۃ اللہ کے لیے محاربہ فارس اور روم میں انہوں نے شرط لگائی کہ روم فارس پر غالب ہوگا اور دیباہی ہوا

الحمد للہ اور آنحضرت ﷺ کی آمد و رفت جس قدر صدیق رضی اللہ عنہ کے گھر تھی اس قدر اور کہیں نہ تھی۔ چنانچہ مکہ میں ہر روز آپ صبح وشام ان کے گھر تشریف لائے۔

اور مروی ہے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ جب ہم مدینہ میں آئے تو صدیق اکبرؓ نے پوچھا کہ یا رسول اللہ آپ اپنی بیوی سے ہم بستر کیوں نہیں ہوتے آپ نے فرمایا مجھے مہر کا خیال ہے پس ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ساڑھے بارہ اوقیہ چاندی ان کے پاس بھیج دی آپ نے وہ ہمارے پاس روانہ کی اور مجھ سے ہم بستر ہوئے اور نہ تصدیق کی معراج کی ابوبکر رضی اللہ عنہ سے اول کسی نے اور آنحضرتؐ نے جب موسم حج میں اپنے تئیں حیا عرب پر پیش کیا کہ کون آپ کی مدد کرتا ہے تو ہر بار حضرت صدیق رضی اللہ عنہ آپ کے رفیق رہے چنانچہ ریاض نصرت میں یہ قصص مفصل مذکور ہیں اور جنگ بدر میں جو افضل مشاہد اسلام سے تھے حضرت صدیق اکبر کو مآثر نمایاں حاصل ہوئے۔

اول یہ کہ کہ عیش میں آپ ﷺ بھی تھے۔ دوسرے یہ کہ الہام عجیب آپ کے دل پر ہوا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب آنحضرتؐ دعا کرتے تھے ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا کافی ہے آپ کو پھر نکلے لڑائی پر اور فرماتے تھے۔ ﴿سبھزم الجمع ویولون الدبر﴾ غرض صدیق کو الہام ہوا کہ دعا قبول ہوگئی۔

تیسرے یہ کہ لڑائی میں مینہ لشکر صدیق اکبر کو عنایت ہوا اور میکائیل کو ان کے ہمراہ فرمایا اور میرہ حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو اور اسرافیل کو ان کے ساتھ کیا۔

چوتھے یہ کہ اسیران بدر کے حق میں مشورہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا آپ کو پسند آیا اور اسی پر کار بند ہوئے اگرچہ آخر میں فضیلت حضرت عمر کی ظاہر ہوئی اور اسی طرح جنگ احد میں آپ کو بہت سے مآثر جمیلہ ہاتھ آئے چنانچہ آپ کی خدمت میں اسی دن سعی جمیلہ بجالائے چنانچہ ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ جب اصحاب آپ کے منتشر ہو گئے پہلے جولوٹ کر آپ کے پاس آئے احد میں وہ ابوبکر رضی اللہ عنہ تھے یہی کہا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اور کہا کہ جب میں لوٹا میں نے دیکھا ایک اور شخص کو اپنے ساتھ کہ وہ بھی آپ کی طرف آتا تھا اور وہ ابوعبیدہ بن جراح تھے روایت کیا اس کو حاکم نے اور کفار قریش بھی آنحضرتؐ کے بعد ابوبکر رضی اللہ عنہ کو گنتے تھے۔ چنانچہ ابوسفیانؓ نے تفصص حال لشکر اسلام کا کیا تو انہیں تین شخصوں کو پوچھا پہلے کہا کیا لشکر میں محمد ہیں تو آپ نے فرمایا اسے جواب نہ دو پھر پوچھا ابن قحظہ ہیں آپ نے فرمایا جواب نہ دو پھر کہا ابن خطاب ہیں پھر اس نے کہا یہ تینوں قتل ہو گئے اگر زندہ ہوتے تو ضرور جواب دیتے پھر حضرت عمرؓ نہ سکے اور فرمایا آپ نے جھوٹا ہے تو اے دشمن اللہ تعالیٰ کے اللہ تعالیٰ نے تیرے لیے بچار کھا ہے ایسی چیز کو جو ذلیل کرے گی تجھ کو اور آنحضرتؐ نے بعد احد تعاقب کفار کا کیا حضرت صدیق رضی اللہ عنہ اس معرکہ میں حاضر تھے الذین ﴿استجابوا لله والرسول﴾ کی بشارت میں شامل اور اسی طرح جنگ خندق میں ایک جانب لشکر کی حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کو عنایت ہوئی کہ اب تک مسجد آپ کی خندق کے نزدیک موجود ہے اور حقیقت میں وہ موضع نزول تھا حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کا غر وہ

خندق میں اور اسی طرح غزوہ مریسہ میں جب ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا پر منافقوں نے تہمت لگائی اور جن مسلمانوں نے براءت صدیقہ میں توقف کیا وہ معاتب ہوئے حضرت صدیق کو اس میں فضائل نمایاں نصیب ہوئے بچہ و جہ
اول یہ کہ اس واقعہ ہوش ربا میں کمال انقیاد اور تسلیم اور فدا ان سے ظاہر ہوا آنحضرت ﷺ کی خدمت میں۔ چنانچہ تشیع روایات سے معلوم ہوتا ہے۔

ثانی:

یہ کہ جب براءت عائشہ رضی اللہ عنہا نازل ہوئی اللہ تعالیٰ نے اس براءت میں ان کو بھی شریک کیا اور فرمایا ﴿وَأُولَٰئِكَ مُبَرَّءُونَ مِمَّا

يقولون﴾

ثالث:

یہ کہ حضرت صدیق رضی اللہ عنہ: مسطح بن اثاثہ کو کچھ خرچ دیا کرتے تھے اور جب شرکت اس کی افک میں ظاہر ہوئی آپ نے ہاتھ روکا اس وقت اللہ تعالیٰ نے حضرت صدیق رضی اللہ عنہ: کو اولو الفضل اور یہ آیت ﴿وَلَا يَأْتِلُ أُولُو الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ أَنْ يُوتُوا أُولَى الْقُرْبَى﴾ اور پھر حضرت صدیق رضی اللہ عنہ: نے کہا کہ میں اللہ کی مغفرت دوست رکھتا ہوں اور نفقہ جاری کر دیا اور اسی طرح صلح حدیبیہ میں ان کو مآثر جیلہ حاصل ہوئے۔

اول یہ کہ عروہ بن مسعود نے جب آپ سے گستاخی کی حضرت صدیق رضی اللہ عنہ: نے اس کو دشنام سخت اور اظہار جلالت اور جرأت کو کام فرمایا کہ وہ متجرب صلح ہو گئے اور جب حضرت فاروق رضی اللہ عنہ: کو غیرت نے گھیرا ابو بکر رضی اللہ عنہ: نے ان کو وہی جواب دیا جو نبیؐ نے دیا تھا اس سے کمال قرب اور اتحاد ان کا نبیؐ کے ساتھ ظاہر ہوا اور صلح و جنگ میں جب صحابہ کا اختلاف ہوا حضرت نے انہیں کے مشورہ پر عمل کیا اور اسی طرح غزوہ خیبر میں حضرت صدیق رضی اللہ عنہ: حاضر رہے اور آپ نے ان کو امیر لشکر کیا اور اسی طرح سریہ بنی فزارہ پر امیر کیا اور جب لوگوں نے عرض کیا کہ آپ اطراف میں اور لوگوں کو تعلیم سنن و فرائض کے لیے روانہ فرماتے ہیں ابو بکر رضی اللہ عنہ: و عمر رضی اللہ عنہ: کو کیوں نہیں بھیجتے تو آپ نے فرمایا ”لَا غِنَى لِي عَنْهُمَا انْهَمَا مِنَ الَّذِينَ كَالسَّمْعِ وَالْبَصَرِ“ یعنی مجھے ہر وقت ان سے کام رہتا ہے اور وہ دین کے سمع و بصر ہیں اور اس سے کمال فضیلت شیخین کی ثابت ہوئی روایت کیا اس کو حاکم نے اور حضرت صدیق رضی اللہ عنہ: سے رسول اللہ ﷺ راتوں کو امور مسلمین میں مشورہ فرماتے تھے اور صبح کو اس پر کاربند ہوتے تھے رواہ احمد۔ اور جب ازواج طاہرات نے غیرت کی اور سورہ تحریم نازل ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے شیخین کو صالح المؤمنین فرمایا: رواہ الحاکم۔ اور حضرت صدیق رضی اللہ عنہ: غایت سعی کتمان اسرار میں آنحضرت کے فرماتے تھے۔ چنانچہ یہ امر اس قصہ میں مذکور ہے جس میں حفصہ رضی اللہ عنہا کو عثمان رضی اللہ عنہ: پر عرض کرنا مسطور ہے۔ رواہ البخاری۔

اور صدیق رضی اللہ عنہ: ہر چیز میں سبقت فرماتے تھے یہاں تک کہ صحابہ میں آپ کا لقب سابق الی الخیر ہو گیا اور حضرت عمرؓ نے

ان کو سابق بالخیر فرمایا اور جب مدینہ میں قحط تھا اور کاروان شام پہنچا اور لوگ آپ کو خطبہ پڑھتے چھوڑ گئے حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ کا ساتھ نہ چھوڑا اور ثابت قدم رہے اور اسی طرح غزوہ فتح مکہ میں حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کو فضائل نمایاں حاصل ہوئے۔

اول یہ کہ ابوسفیان قبل واقعہ حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوئے طلب شفاعت کی اس سے معلوم ہوا کہ کفار بھی جانتے تھے کہ حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کو بڑی وجاہت و مؤمنوں میں حاصل ہے مگر تعجب ہے کہ غلاۃ روافض اس کے منکر ہیں۔

دوسرے کہ یہ باپ صدیق اکبر کے اس دن مشرف باسلام ہوئے اور یہ فضیلت سوا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے اور کسی کو نصیب نہ ہوئی کہ چار پشت ان کی شرف صحبت سے رسول اللہ ﷺ کے مشرف اور انوار ایمان سے منور ہوئے اور رسول اللہ ﷺ کے پاس جب حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے والد کو لائے آپ نے ان کے سینہ پر ہاتھ پھیرا اور فرمایا کہ اسلام لا وہ مسلمان ہو گئے موسیٰ بن عقبہ سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا چار پشت کسی کے شرف صحبت سے رسول اللہ ﷺ کے سرفراز نہیں ہوئے سوا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے اور ملے حضرت سے ابوقحافہ، ابوبکر رضی اللہ عنہ، ان کے بیٹے عبدالرحمنؓ اور ان کے بیٹے ابوشقیق اور قصہ حنین اور قضیہ ابی قحادہ میں مشورت ان کی شرف تصویب کو پہنچی۔

اور غزوہ طائف میں بھی آپ کو فضائل جمیلہ اور آثار جمیلہ ہاتھ آئے۔

اول یہ کہ صاحبزادہ حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے اس میں مجروح ہوئے اور اسی زخم کے انتقاض سے وفات پائی۔

دوسرے یہ کہ بازگشت محاصرہ اہل طائف سے آپ کے مشورہ کے موافق ہوئی اور غزوہ تبوک میں بھی بہت سے فضائل آپ کو حاصل ہوئے چنانچہ مال خرچ کرنے میں سب سے سبقت لے گئے اور اپنا کل مال اللہ کی راہ میں حاضر کیا اور فاروق اعظم نے نصف مال۔

دوسرے یہ کہ امامت لشکر کی آپ کو عنایت ہوئی۔

تیسرے کہ انشاء راہ میں آنحضرت ﷺ چند اصحاب کے ساتھ آرام کو اترے آخر شب میں اور وہاں قیام فرمایا کہ اگر لشکر ابوبکر رضی اللہ عنہ و عمر رضی اللہ عنہ کی اطاعت کرے تو راہ یاب ہو آ ورنہ یوں سال حضرت ﷺ نے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو امیر حاکم کیا۔ اور وہ اول شخص ہیں کہ اسلام میں حاجیوں کے امیر ہوئے۔

اور یہاں پر بعض علماء سے غلطی ہوئی کہ انہوں نے سمجھا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو پیچھے روانہ کرنا بنظر عزل حضرت صدیق رضی اللہ عنہ تھا حالانکہ یہ غلط فہمی ہے حقیقت میں امیر حاج صدیق ہی تھے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ابلاغ براءت تحویل ہوئی تھی اور اسی لیے نسائی نے خطبہ حج ابوبکر رضی اللہ عنہ ہی سے روایت کئے ہیں کہ حضرت صدیق نے موسم حج میں پڑھے اور جزیۃ الوداع میں آنحضرت ﷺ کے رفیق سفر تھے۔ اور سامان آپ کا اپنی سواری پر لادا تھا یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ جب بیمار ہوئے حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے حق میں بڑی عنایت بجالائے۔ چنانچہ نماز کا ان کو امام کیا تمام صحابہ اس سے سمجھ گئے کہ وہ خلیفہ ہیں حضرت کے بعد وفات رسول اکرم ﷺ جو فضائل حضرت صدیق کو حاصل ہوئے مجملہ اس کے یہ ہے کہ آپ کے نزدیک دفن ہوئے اور موت و حیات میں آپ کا ساتھ نہ چھوڑا

اور خلفائے اربعہ میں سب سے پہلے آپ رسول اللہ ﷺ کے پاس عالم بزرخ میں حاضر ہوئے۔



(۳۶۷۸) عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَ بِسَدِّ الْأَبْوَابِ إِلَّا بَابَ أَبِي بَكْرٍ. (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: روایت ہے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ نبی ﷺ نے حکم فرمایا کہ مسجد میں جن لوگوں کے دروازے ہیں بند کر دیئے جائیں مگر دروازہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کا (اس میں بھی اشارہ ہے کہ وہ خلیفہ ہیں رسول اللہ ﷺ کے کہ خلیفہ کو مسجد میں بیٹھنے کی زیادہ ضرورت ہے قضا اور افتاء وغیرہ کے لیے)۔

فائدہ: اس بارے میں ابوسعید سے بھی روایت ہے یہ حدیث غریب ہے اس سند سے۔



(۳۶۷۹) عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ أَبَا بَكْرٍ دَخَلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: ((أَنْتَ عَتِيقُ اللَّهِ مِنَ النَّارِ))، فَيَوْمَئِذٍ

سُمِّيَ عَتِيقًا. (اسنادہ صحیح) تخریج المشكاة (۶۰۳۱ - التحقیق الثانی)

ترجمہ: روایت ہے عائشہ ام المؤمنین رضی اللہ عنہا سے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ داخل ہوئے رسول اللہ ﷺ کے پاس اور آپ نے فرمایا کہ تم عتیق ہو یعنی آزاد کیے ہوئے ہو اللہ کی آگ سے یعنی دوزخ سے، سو اس دن سے ان کا نام عتیق ہو گیا (اے اللہ ہم کو بھی آزاد کر اپنے فضل سے دوزخ سے)۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے اور روایت کی بعض نے یہ حدیث معن سے اور کہا روایت ہے موسیٰ بن طلحہ سے وہ روایت کرتے ہیں عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے۔

(۳۶۸۰) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَا مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا وَلَهُ وَزِيرَانِ مِنْ أَهْلِ السَّمَاءِ، وَوَزِيرَانِ مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ، فَأَمَّا وَزِيرَايَ مِنْ أَهْلِ السَّمَاءِ فَجِبْرِئِيلُ وَمِيكَائِيلُ، وَأَمَّا وَزِيرَايَ مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ فَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ)).

(اسنادہ ضعیف) تخریج المشكاة (۶۰۶۵) (اس میں تلید بن سلیمان اور عطیہ عوفی دونوں ضعیف ہیں)

ترجمہ: روایت ہے ابوسعید خدری سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کوئی نبی ایسا نہیں جن کے دو وزیر نہ ہوں آسمان والوں سے اور دوزمین والوں سے اور میرے دو وزیر آسمان والوں سے جبرائیل اور میکائیل علیہما السلام ہیں اور زمین والوں سے ابوبکر رضی اللہ عنہما۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ اور ابوالحجاف کا نام داؤد بن ابی عوف ہے۔ اور مروی ہے سفیان ثوری سے کہ انہوں نے کہا ابوالحجاف مرد پسندیدہ تھے۔

اللهم اجمع بیننا و بینہ یوم القیامۃ کما جمعت بیننا و بین تحریر احوالہ یومنا هذا



مَنَاقِبُ أَبِي حَفْصٍ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

مناقب ابو حفص عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ

(۳۶۸۱) عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ : ((اَللّٰهُمَّ اَعِزَّ الْاِسْلَامَ بِاَحَبِّ هَذَيْنِ الرَّجُلَيْنِ اِلَيْكَ يَا بَنِي جَهْلٍ اَوْ بِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ)) . قَالَ : وَكَانَ اَحَبَّهُمَا اِلَيْهِ عُمَرُ .

(اسنادہ صحیح) تخريج المشكاة (۶۰۴۵) - التحقیق الثانی

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ رسول اللہ ﷺ نے دعا کی کہ یا اللہ قویٰ کر اسلام کو ابو جہل اور عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ دونوں سے جو پیارا ہو اس کے ساتھ اور ان دونوں میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو پیارے نکلے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت سے۔

مترجم: بمنطوق حدیث مذکورہ بلاشبہ مسلمانوں کو حضرت عمرؓ کے اسلام سے بڑی تقویت حاصل ہوئی اور اس دن سے اہل اسلام مکہ میں کھل کر رہنے لگے اور کفار بہت دبے۔



(۳۶۸۲) عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ : ((اِنَّ اللّٰهَ جَعَلَ الْحَقَّ عَلَى لِسَانِ عُمَرَ وَقَلْبِهِ)) . قَالَ : وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ : مَا نَزَلَ بِالنَّاسِ اَمْرٌ قَطُّ فَقَالُوا فِيهِ وَقَالَ فِيهِ عُمَرُ اَوْ قَالَ ابْنُ الْخَطَّابِ فِيهِ شَكٌّ خَارِجَةٌ - اِلَّا - نَزَلَ فِيهِ الْقُرْآنُ عَلَى نَحْوِ مَا قَالَ عُمَرُ . (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ نے جاری کر دیا حق کو عمر رضی اللہ عنہ کی زبان اور دل پر اور ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ کوئی واقعہ لوگوں پر نہ پڑا اور اس میں لوگوں نے کلام نہ کیا مگر اتر آقرآن حضرت عمرؓ کے قول کے موافق۔

فائدہ: اس بارے میں فضل بن عباس ابو ذر اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے۔



(۳۶۸۳) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : ((اَللّٰهُمَّ اَعِزَّ الْاِسْلَامَ بِاَبِي جَهْلٍ بِنِ هِشَامٍ اَوْ بِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ)) ، قَالَ : فَاصْبَحَ فَعَدَا عُمَرُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَاسْلَمَ .

(ضعیف جداً) - تخريج المشكاة (۶۰۴۵) (اس میں نظر ابی عمر راوی متروک ہے)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ رسول اللہ ﷺ نے دعا کی کہ یا اللہ عزت دے اسلام کو ابو جہل یا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے سوچ کو عمر رضی اللہ عنہ اسلام لائے۔

فضیلتوں کے بیان میں

جلد دوم

فائل: یہ حدیث غریب ہے اس سند سے اور کلام کیا ہے بعض محدثین نے نظر میں جن کی کنیت ابو عمر ہے اور وہ منا کی روایت بیان کرتے ہیں۔



(۳۶۸۴) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ : قَالَ عُمَرُ لِأَبِي بَكْرٍ : يَا خَيْرَ النَّاسِ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ : أَمَا إِنَّكَ إِنْ قُلْتَ ذَلِكَ فَلَقَدْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ : ((مَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ عَلَى رَجُلٍ خَيْرٍ مِنْ عُمَرَ)) .

ترجمہ: روایت ہے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے کہ حضرت عمرؓ نے کہا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے اے بہتر لوگوں کے بعد رسول اللہ ﷺ کے تو ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ تم تو یوں کہتے ہو اور میں نے سنا ہے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے سورج نہیں نکلا کسی مرد پر جو حضرت عمرؓ سے بہتر ہو۔ یعنی بعد انبیاء علیہم السلام کے۔ (اسنادہ موضوع) سلسلۃ الاحادیث الضعیفۃ (۱۳۵۷) (اس میں عبد اللہ بن داؤد الواسطی ضعیف اور ابن اثیر محمد بن المنکدر مجہول ہے)

فائل: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو کمراسی سند سے اور اسناد اس کی کچھ خوب نہیں۔ اور اس بارے میں ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔



(۳۶۸۵) عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ : مَا أَظُنُّ رَجُلًا يَنْتَقِصُ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ وَيُحِبُّ النَّبِيَّ ﷺ .

(صحیح الاسناد مقطوع)

ترجمہ: روایت ہے ابن سیرینؓ سے کہا انہوں نے کہ میں نہیں خیال کرتا کسی کو کہ دوست رکھتا ہے نبی کو اور پھر تنقیص شان کرے ابو بکر رضی اللہ عنہ و عمر رضی اللہ عنہ کی۔

فائل: یہ حدیث غریب ہے حسن ہے۔



(۳۶۸۶) عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : ((دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَإِذَا أَنَا بِقَصْرِ مِنْ ذَهَبٍ، فَقُلْتُ : لِمَنْ هَذَا الْقَصْرُ؟ قَالُوا : لِشَاپٍ مِنْ قُرَيْشٍ. فَظَنَنْتُ أَنِّي أَنَا هُوَ، فَقُلْتُ : وَمَنْ هُوَ؟ فَقَالُوا : عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ)) . (اسنادہ صحیح) سلسلۃ الاحادیث الصحیحة (۱۴۰۵، ۱۴۲۳) .

ترجمہ: روایت ہے انسؓ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ داخل ہوا میں جنت میں یعنی عالم رویا میں سودیکھا میں نے ایک محل سونے کا تو میں نے کہا یہ کس کا ہے فرشتوں نے کہا ایک جوان کا قریش میں ہے میں نے خیال کیا کہ میں ہوں پھر کہا میں نے کون ہے تو فرشتوں نے کہا وہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ہیں۔

نصیلتوں کے بیان میں جلد دوم

فائل: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: اس حدیث سے مبشر بالجنة ہونا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا اور کمال قرب ان کا آپ کے درجہ سے معلوم ہوا کہ آپ نے ان کے محل کو اپنا ہی خیال کیا۔



(۳۶۸۷) عَنْ أَبِي عُمَرَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((رَأَيْتُ كَأَنِّي أُوتِيتُ بِقَدَحٍ لَبَنٍ فَشَرِبْتُ مِنْهُ فَأَعْطَيْتُ فَضْلِي عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ))، قَالُوا : فَمَا أَوْلَتْهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ : ((الْعِلْمُ)).

(اسنادہ صحیح)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ دیکھا میں نے خواب میں کہ لائے میرے پاس ایک پیالہ دودھ کا پھر میں نے پیا اور باقی عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو دیا لوگوں نے عرض کی کہ کیا تعبیر کی اس کی آپ نے فرمایا تعبیر اس کی علم ہے۔

فائل: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔

مترجم: اس حدیث سے معلوم ہوئی قوت علمیہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی کہ کامل درجہ پر ہے اور نمونہ ہے قوی انبیاء کا۔



(۳۶۸۸) عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((لَوْ كَانَتْ نَبِيٌّ يَعْدِي لَكَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ)) **ترجمہ:** روایت ہے عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر میرا بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر بن خطاب ہوتے۔

فائل: یہ حدیث غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم اس کو مگر شرح بن ہاعان کی روایت سے۔



(۳۶۸۹) عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ : أَصْبَحَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَدَعَا بِلَالًا فَقَالَ : ((يَا بِلَالُ بِمَ سَبَقْتَنِي إِلَى الْجَنَّةِ؟ مَا دَخَلْتُ الْجَنَّةَ قَطُّ إِلَّا سَمِعْتُ خَشْخَشَتَكَ أُمَامِي، دَخَلْتُ الْبَارِحَةَ الْجَنَّةَ فَسَمِعْتُ خَشْخَشَتَكَ أُمَامِي فَأَتَيْتُ عَلَى قَصْرِ مُرَبَّعٍ مُشْرِفٍ مِنْ ذَهَبٍ، فَقُلْتُ: لِمَنْ هَذَا الْقَصْرُ؟ فَقَالُوا لِرَجُلٍ مِنَ الْعَرَبِ، فَقُلْتُ: أَنَا عَرَبِيٌّ لِمَنْ هَذَا الْقَصْرُ؟ قَالُوا: لِرَجُلٍ مِنْ قُرَيْشٍ فَقُلْتُ أَنَا قُرَيْشِيٌّ لِمَنْ هَذَا الْقَصْرُ؟ قَالُوا: لِرَجُلٍ مِنْ أُمَّةٍ مُحَمَّدٍ ﷺ، فَقُلْتُ: أَنَا مُحَمَّدٌ لِمَنْ هَذَا الْقَصْرُ؟ قَالُوا: لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ))، فَقَالَ بِلَالٌ : يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَا أَذْنْتُ قَطُّ إِلَّا صَلَّيْتُ رَكَعَتَيْنِ، وَمَا أَصَابَنِي حَدَثٌ قَطُّ إِلَّا تَوَضَّأْتُ عِنْدَهَا وَرَأَيْتُ أَنَّ لِلَّهِ عَلَيَّ رَكَعَتَيْنِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ : ((بِهِمَا)).

(اسنادہ صحیح) (التعليق الرغيب: ۹۹/۱)

ترجمہ: روایت ہے بریدہ سے انہوں نے کہا کہ صبح کو رسول اللہ ﷺ نے بلایا بلال رضی اللہ عنہ، کو اور فرمایا کہ اے بلال رضی اللہ عنہ، کیا سبب ہے کہ تم جنت میں میرے آگے ہوتے ہو کبھی داخل نہ ہوا میں جنت میں کہ نہ سنی میں نے آواز تمہاری نعلین کی اپنے آگے داخل ہوا میں جنت میں آج کی شب اور سنی میں نے آواز تمہارے نعلین کی اپنے آگے پھر گزرا میں ایک چوکور اور بلند محل پر کہ سونے کا تھا سو پوچھا میں نے کہ یہ کس کا ہے فرشتوں نے کہا کہ ایک مرد عربی کا میں نے کہا میں عربی ہوں یہ کس کا ہے انہوں نے کہا یہ ایک مرد قرشی کا ہے میں نے کہا میں قرشی ہوں یہ کس کا ہے انہوں نے کہا ایک مرد کا ہے کہ امت محمد ﷺ سے ہیں میں نے کہا میں محمد ہوں یہ کس کا ہے انہوں نے کہا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ، کا۔ پھر عرض کیا بلال رضی اللہ عنہ، نے کہ یا رسول اللہ میں جب اذان دیتا ہوں تو دو رکعت پڑھ لیتا ہوں اور جب مجھے حدیث ہوتا ہے وضو کرتا ہوں اور اللہ کے لیے دو رکعت ادا کرتا ہوں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ انہی دونوں باتوں کے سبب سے تو جنت میں میرے آگے ہوتا ہے۔

فائدہ: اس بارے میں جابر معاذ انس اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ دیکھا میں نے ایک محل سونے کا جنت میں سو پوچھا یہ کس کا ہے فرشتوں نے کہا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ، کا۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اور مراد اس قول سے آپ کی کہ میں داخل ہوا آج کی شب جنت میں یہ خواب ہے ایسا ہی مروی ہوا بعض روایتوں میں اور مروی ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ خواب انبیاء کا وحی ہے۔

مترجم: اس حدیث میں بڑی فضیلت وضوء اور تحیۃ الموضوع کی ثابت ہوئی کہ وہ باعث ہے دخول جنت کا اور آگے چلنا بلال رضی اللہ عنہ، کا رسول اللہ ﷺ سے ایسا تھا جیسے کہ چوہدار اور نقیب بادشاہوں کے آگے چلتے ہیں نہ یہ کہ وہ رسول اللہ ﷺ سے افضل ہیں۔



(۳۶۹۰) عَنْ بُرَيْدَةَ يَقُولُ : خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي بَعْضِ مَغَازِيهِ فَلَمَّا انْصَرَفَ جَاءَتْ حَارِثَةُ سَوْدَاءُ فَقَالَتْ : يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنِّي كُنْتُ نَذَرْتُ أَنْ رَدَّكَ اللَّهُ سَالِمًا أَنْ أَضْرِبَ بَيْنَ يَدَيْكَ بِالْذُّفِّ وَأَتَغْنَى. فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((إِنْ كُنْتُ نَذَرْتُ فَأَضْرِبِي وَإِلَّا فَلَا))، فَجَعَلَتْ تَضْرِبُ فَدَخَلَ أَبُو بَكْرٍ وَهِيَ تَضْرِبُ ثُمَّ دَخَلَ عَلِيٌّ وَهِيَ تَضْرِبُ ثُمَّ دَخَلَ عُثْمَانُ وَهِيَ تَضْرِبُ ثُمَّ دَخَلَ عُمَرُ فَأَلْقَتِ الذُّفَّ تَحْتَ اسْتِهَا ثُمَّ قَعَدَتْ عَلَيْهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((إِنَّ الشَّيْطَانَ لَيَخَافُ مِنْكَ يَا عُمَرُ! إِنِّي كُنْتُ جَالِسًا وَهِيَ تَضْرِبُ فَدَخَلَ أَبُو بَكْرٍ وَهِيَ تَضْرِبُ ثُمَّ دَخَلَ عَلِيٌّ وَهِيَ تَضْرِبُ ثُمَّ دَخَلَ عُثْمَانُ وَهِيَ تَضْرِبُ فَلَمَّا دَخَلَتْ أَنْتَ يَا عُمَرُ أَلْقَتِ الذُّفَّ)).

(اسنادہ صحیح) نقد الکتانی (۴۷-۴۸- سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ (۲۲۶۱)۔

ترجمہ: روایت ہے بریدہ سے کہا انہوں نے کہ نکلے رسول اللہ ﷺ کسی جہاد میں پھر جب آئے لوٹ کر ایک لڑکی آئی کالی اور

اس نے عرض کی کہ یا رسول اللہ میں نے نذر مانی تھی کہ اگر اللہ تعالیٰ آپ کو صحیح و سالم لائے گا تو میں آپ کے آگے دف بجاؤں گی اور گاؤں گی تو آپ نے فرمایا کہ اگر تو نے نذر مانی ہے تو بجا نہیں تو نہیں اور وہ بجانے لگی پھر آئے ابو بکر رضی اللہ عنہ اور وہ بجاتی رہی پھر علی رضی اللہ عنہ آئے اور وہ بجاتی پھر عثمان آئے اور وہ بجاتی رہی پھر حضرت عمرؓ آئے اور وہ دف اپنے چوڑے کے نیچے ڈال کر بیٹھ گئی پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ شیطان تم سے ڈرتا ہے اے عمر میں بیٹھا تھا اور وہ دف بجاتی رہی اور ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ آئے اور وہ بجاتی رہی اور حضرت علی آئے تو وہ بجاتی رہی اور حضرت عثمان آئے تو وہ بجاتی رہی پھر جب تم آئے اے عمر تو اس نے دف ڈال دی۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے بریدہ کی روایت سے اور اس بارے میں عمر رضی اللہ عنہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے۔ مترجم: شیخ نے لمعات میں کہا ہے کہ حدیث دف بجانے کی اباحت پر دال ہے اور عورتوں کی غنا کی حلت پر جب خوف فتنہ کا نہ ہو اور وہ گانا مہیج شہوت اور زنا کا نہ ہو لیکن حدیث میں ایک اشکال یہ ہے کہ پہلے آپ نے اس کو گانے دیا اور ابو بکر رضی اللہ عنہ و علی و عثمان رضی اللہ عنہم نے پھر حضرت عمرؓ کے آنے کے وقت آپ نے اسے کار شیطان فرمایا اور جواب اس کا بعض لوگوں نے یوں دیا ہے کہ پھر نا رسول اللہ ﷺ کا غزا سے صحیح و سالم ایک بڑی نعمت تھی اور موجب سرور و فرحت اس لیے کہ آپ نے حکم دیا اس کو دفائے نذر کا اور اس نظر سے وہ فعل منجملہ لہو نہ ہوا اور کراہت سے نکل آیا مگر دفائے نذر چونکہ تھوڑا بجانے سے بھی حاصل ہو جاتی ہے اور اس نے جب اس سے زیادہ بجایا گویا کراہت کی مرتکب ہوئی اور اسی وقت حضرت عمرؓ آئے پس آپ نے اس کو منع نہیں فرمایا کہ درجہ حرمت کو پہنچے اور برائی بھی اس کی فرمادی کہ ثبوت کراہت کا ہو جائے اور یہ سب جب ہے کہ خوف فتنہ کا نہ ہو اور جب خوف فتنہ کا ہو تو جو حکم فتنہ کا ہے وہی اس کے اسباب کا یعنی حرام ہے۔



(۳۶۹۱) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ جَالِسًا فَسَمِعْنَا لَغَطًا وَصَوْتَ صَبِيَّانَ : فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَإِذَا حَبَشِيَّةٌ تَزْفُنُ وَالصَّبِيَّانَ حَوْلَهَا، فَقَالَ : ((يَا عَائِشَةُ تَعَالِي فَأَنْظُرِي)) فَجِئْتُ، فَوَضَعْتُ لَحْيِي عَلَى مَنْكِبِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَجَعَلْتُ أَنْظُرُ إِلَيْهَا مَا بَيْنَ الْمَنْكِبِ إِلَى رَأْسِهِ فَقَالَ لِي : ((أَمَا شَبِعْتَ أَمَا شَبِعْتَ))؟ قَالَتْ : فَجَعَلْتُ أَقُولُ : لَا، لِأَنْظُرُ مَنْزِلَتِي عِنْدَهُ إِذْ طَلَعَ عُمَرُ قَالَتْ فَأَرَفَضَ النَّاسُ عَنْهَا قَالَتْ : فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((إِنِّي لَأَنْظُرُ إِلَى شَيَاطِينِ الْجَنِّ وَالْإِنْسِ قَدْ قَرُّوا مِنْ عُمَرُ)) ، قَالَتْ : فَرَجَعْتُ . (اسنادہ صحیح) تخریج المشكاة (۶۰۴۹) .

ترجمہ: روایت ہے ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ رسول اللہ ﷺ بیٹھے تھے کہ ہم نے ایک نعل سنا اور آواز لڑکوں کی سوکھڑے ہوئے رسول اللہ ﷺ اور دیکھا ایک حبشی عورت ناچتی ہے اور لڑکے اس کے گرد ہیں تو آپ نے فرمایا اے عائشہ آؤ سو دیکھو

تو رکھ دی میں نے اپنی ٹھوڑی رسول اللہ ﷺ کے شانے پر اور اس کو دیکھنے لگی اور میری ٹھوڑی آپ کے شانہ اور سر کے درمیان میں تھی پھر فرمایا آپ نے مجھ سے کہ تیرا پیٹ بھرا یعنی تماشے سے اور میں کہنے لگی نہیں کہ دیکھوں آپ کو میری خاطر کس قدر ہے اسی عرصہ میں حضرت عمرؓ سامنے آئے اور سب لوگ بھاگ گئے اس عورت کے پاس سے اور فرمایا آپ نے کہ میں دیکھتا ہوں جن اور انس کے شیطانوں کو کہ بھاگ گئے عمر سے، کہا عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ پھر میں لوٹ آئی۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے۔

مترجم: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو امر صورت لبو ہوا اگرچہ حرام نہیں کہ اس کو آپ نے دیکھا ہے مگر تاہم اس پر شیاطین کا اجتماع ہوتا ہے اور جب منکرات جو صحیح شہوت حرام ہیں اس کے ساتھ ملحق ہو جائیں تو پھر حرمت اس کی ظاہر ہے اگر کوئی کہے کہ شیاطین آپ کو دیکھ کر نہ بھاگتے تھے اور عمر کو دیکھ کر بھاگ گئے یہ کیسی بات ہے تو یہ پھر کچھ تعجب نہیں اس لیے آپ ﷺ بمنزلہ بادشاہ کے ہیں اور عمر بمنزلہ کو تو ال اور شخنے سے چور زیادہ ڈرتے ہیں بہ نسبت بادشاہ کے اور یہ فضیلت بھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو آپ ہی کے طفیل سے تو حاصل ہوئی۔



(۳۶۹۲) عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((اَنَا أَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْأَرْضُ ، ثُمَّ أَبُو بَكْرٍ ، ثُمَّ عُمَرُ ، ثُمَّ آتَى أَهْلَ الْبَقِيعِ فَيَحْشَرُونَ مَعِيَ ثُمَّ أَنْتَظِرُ أَهْلَ مَكَّةَ حَتَّى أُحْشَرَ بَيْنَ الْحَرَمَيْنِ)) .

(اسنادہ ضعیف) سلسلۃ الاحادیث الضعیفہ (۲۹۴۹) (اس میں عاصم بن عمر العمری ضعیف ہے)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے پہلے میری قبر شق ہوگی پھر ابو بکر رضی اللہ عنہ کی پھر عمر کی پھر آؤں گا میں بقیع والوں کے پاس اور وہ میرے ساتھ اٹھائے جائیں گے پھر انتظار کروں گا مکہ والوں کا یہاں تک کہ حشر ہوگا میرا حرمین کے درمیان میں۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور عاصم بن عمر عمری میرے نزدیک حافظ نہیں محدثوں کے آگے۔

مترجم: اس حدیث سے فضیلت شیخین کی اور قرب ان کا رسول اللہ ﷺ سے بخوبی ثابت ہوا۔



(۳۶۹۳) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((قَدْ يَكُونُ فِي الْأَمَمِ مُحَدِّثُونَ فَإِنْ يَلُكَ فِي أُمَّتِي أَحَدٌ فَعَمْرُ بْنُ الْخَطَّابِ)) . (حسن صحیح)

ترجمہ: روایت ہے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگر اگلی امتوں میں محدثین ہوتے تھے اور میری امت میں محدث ہے تو عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ہے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور خردی مجھ کو بعض اصحاب نے ابن عیینہ سے یعنی سفیان بن عیینہ سے کہ انہوں نے کہا محدثین وہ ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے دین کی فہم کامل عنایت کی۔

مترجم : قاموس میں ہے کہ محدث بروزن معظم بمعنی صادق کے ہے اور مجمع البحار میں ہے کہ محدث وہ شخص ہے جس کے دل میں بات فوراً آ جائے اور کمال حدس اور فراست سے کلام کرے اور یہ دولت اللہ جس کو عنایت کرے۔ اور بعض نے کہا محدث وہ ہے جس کا ظن صحیح نکلے گویا اس سے کسی نے کہہ دیا۔ اور بعض نے کہا محدث وہ ہے جس سے فرشتے بات کریں اور بعض روایتوں میں مکمل ہونے کا بھی آیا ہے اور وہ اس معنی کا مؤید ہے اور بخاری نے کہا محدث وہ ہے جس کی زبان پر حق اور صواب جاری ہو اور یہی تفسیر عمدہ ہے کہ حدیث مرفوع سے ثابت ہے چنانچہ فرمایا آپ ﷺ نے کہ حق جاری ہوتا ہے عمر کی زبان اور دل میں اور اسی لیے حضرت عمرؓ نے کہا موافقت کی میری رائے نے رب العالمین سے غرض محدث وہ ہے کہ جس کی رائے اقرب ترین آراء ہو حق سے اور سردار اس گروہ کے حضرت عمرؓ ہیں اگرچہ ہر عالم کتاب وسنت اور تبع احکام شریعت کو اس سے اپنے حوصلہ کے موافق بہرہ ہے اور معلوم ہوا کہ مقلدین کو اس نعمت عظمیٰ سے کچھ بہرہ نہیں اس لیے کہ وہ اپنی رائے کو راہ اللہ میں صرف ہی نہیں کرتے بلکہ دوسروں کی رائے پر تکیہ کیے ہوئے ہیں خطا ہو یا صواب اور اتباع حق سے برابر کہ زبان و قلب پر ان کے ہرگز حق جاری نہیں ہوتا یعنی نہ قال اللہ نہ قال الرسول بلکہ رات دن ان کا وظیفہ افتی فلان قدا فتی فلان۔



(۳۶۹۴) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : ((يَطْلُعُ عَلَيْكُمْ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ)) فَأُطْلِعَ أَبُو بَكْرٍ ثُمَّ قَالَ : ((يَطْلُعُ عَلَيْكُمْ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ)) فَأُطْلِعَ عُمَرُ.

(اسنادہ ضعیف) تخریج المشکاة (۶۰-۶۷) (اس میں محمد بن حنفیہ راوی ضعیف ہے)

ترجمہ : روایت ہے عبد اللہ بن مسعودؓ سے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ آتا ہے تم پر ایک جنتی سو آئے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ صدیق رضی اللہ عنہ پھر فرمایا آتا ہے تم پر ایک جنتی سو آئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ۔

فائدہ : اس بارے میں ابوموسیٰ اور جابرؓ سے روایت ہے یہ حدیث غریب ہے ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت سے۔



(۳۶۹۵) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((بَيْنَمَا رَجُلٌ يَرْغَى غَنَمًا لَهُ إِذْ جَاءَ الذَّنْبُ فَأَخَذَ شَاةَ فِجَاءٍ صَاحِبُهَا فَانْتَزَعَهَا مِنْهُ، فَقَالَ الذَّنْبُ: كَيْفَ تَصْنَعُ بِهَا يَوْمَ السَّبْعِ يَوْمَ لَا رَاعِيَ لَهَا غَيْرِي))؟ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((فَأَمَنْتُ بِذَلِكَ أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ)) قَالَ أَبُو سَلَمَةَ : وَمَا هُمَا فِي الْقَوْمِ يَوْمَئِذٍ .

(اسنادہ صحیح)

بیہوش: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ایک چرواہا بکریاں چراتا تھا کہ ایک بھڑیے نے آ کر ایک بکری پکڑی اور چرواہے نے اس سے چھڑائی وہ بولا کہ تو کیا کرے گا درندوں کے دن یعنی جس دن انسان مرجائیں گے اور درندے رہ جائیں گے کہ اس دن کوئی ان کا چرواہا نہ ہوگا میرے سوا فرمایا آپؐ نے کہ یقین لایا میں اس پر اور ابو بکر رضی اللہ عنہ اور عمرؓ۔ ابو سلمہؓ نے کہا کہ شیخین اس وقت حاضر بھی نہ تھے قوم میں (یعنی یہ کمال نوازش تھی کہ ان کی غیبت میں بھی ان کو یاد فرمایا اور کمال ایمان کی ان کی تعریف کی)۔

فائدہ: روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے محمد بن جعفر سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے سعد سے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم: مآثر جلیلہ حضرت عمرؓ کے بھی بے حساب ہیں۔ چنانچہ آپ اشraf قریش میں سے ہیں اور قریش میں کمال عزت و وقار و وجاہت رکھتے تھے اور تدبیر غیبی اور دعائے محمدی ان کے اسلام کا سبب ہوئی مراد تھے نہ مرید اور مخلص تھے نہ مخلص تھے شتان بین المرتبین۔ درود یوار نے ان کو ندا کی اور رسول مختار نے ان کے اسلام کی دعا کی قبل اظہار دعوت نبوت آپؐ نے ایک خواب دیکھا کہ ایک شخص نے ایک گوسالہ ذبح کیا اور حیج کر کہا یا جلیح^۱ امر نجیح رجل فصیح یقول لا الہ الا اللہ غرض یہ گھبرا کر اٹھے اور انہیں دنوں دعوت نبوت شائع ہوئی۔ اور محمد بن اسحاق نے کہا کہ فاطمہ حضرت فاروق کی بہن اور ان کے شوہر سعید بن زید ان سے پیشتر ایمان لا چکے تھے جب ان کو خبر پہنچی تعصب آیا اور اپنے بہنوئی کی بہت اہانت کی اور بہن کا سر پھاڑ دیا کہ خون آلود ہو گئیں پھر ان کے دل میں رحم آیا اور سورہ طہ جو ان کے پاس تھی لے کر پڑھی اور داعیہ اسلام ان کے دل میں آیا اور آپؐ کی خدمت حاضر ہوئے اور اسلام لائے اور جب وہ اسلام سے مشرف ہوئے آنحضرتؐ نے ان کے لیے دعا کی کہ یا اللہ ان کے دل سے بخل نکال دے اور ایمان بھر دے اور ان کے سینہ پر ہاتھ مارا۔

روایت کیا اس کو حاکم نے اور جب اسلام لائے اپنے اسلام کو شائع اور ظاہر کیا اور ایک لحظہ نہ چھپایا اور جو جو تکالیف اس راہ میں پیش آئیں ان کو شہد و شکر کی طرح گوارا کیا یہاں تک کہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جب وہ مسلمان ہوئے لوگوں سے کہا کون ایسا ہے جو بات جلدی کو مشہور کر دے لوگوں نے کہا جمیل بن معمر جمی حضرت فاروق رضی اللہ عنہ صبح کو اس کے پاس گئے اور کہا کہ اے جمیل میں مسلمان ہو گیا اور اس نے کچھ جواب نہ دیا اور چادر کھینچتا ہوا باہر نکلا۔ حضرت عمرؓ اس کے ساتھ ہوئے عبد اللہ کہتے ہیں کہ میں بھی اپنے باپ کے ساتھ ہوا یہاں تک کہ جب وہ مسجد الحرام کے دروازہ پر پہنچا اس نے پکارا کہ اے گروہ قریش کے اور وہ اپنی مجلسوں میں بیٹھے ہوئے تھے جو کعبہ کے گرد تھیں ابن خطاب صابی ہو گیا یعنی اپنے باپ دادا کا دین چھوڑ بیٹھا اور نیا دین اختیار کیا۔ اور حضرت عمرؓ اس کے پیچھے تھے اور فرماتے تھے تو جھوٹا ہے میں مسلمان ہوا ہوں اور گواہی دیتا ہوں کہ معبود برحق نہیں۔ بجز اللہ کے اور محمدؐ اس کے بندے اور رسول ہیں اور لوگ ان کی طرف جھکے اور لوگوں سے لڑتے تھے اور لوگ ان سے لڑتے تھے یہاں تک کہ آفتاب ان کے سر پر آ گیا پھر جب آپؐ تھک گئے بیٹھ گئے اور لوگ ان کو گھیرے کھڑے تھے اور فرماتے تھے کہ میں اللہ کی قسم کھاتا ہوں کہ اگر

ہم لوگ تین سو ہوتے یعنی مسلمان تو مکہ چھوڑ دیتے یعنی ہجرت کر جاتے یا تم کو نکال دیتے مکہ سے۔

غرض وہ اسی حال میں تھے کہ ایک بوڑھا یعنی چادر کا جوڑا پہنے آیا اور اس کے بدن پر ایک منقش کرتا تھا اس نے کہا کیا ہے لوگوں نے کہا عمر صابی ہو گیا اس نے کہا پھر کیا ہوا۔ ایک مرد نے ایک کام کو اختیار کیا پھر تم کیا چاہتے ہو۔ کیا تم بنی عدی بن کعب کو جانتے ہو کہ وہ اپنی قوم کے آدمی تم کو دے دیں گے ایسے حال سے تم سے کچھ تعرض نہ کریں گے اگر اس کو ایذا دو گے چلو چھوڑ دو اس کو کہا عبد اللہ نے وہ ایسے ان کے پاس سے پھٹ گئے جیسے کپڑا پھٹ جاتا ہے اور میں نے اپنے باپ سے ہجرت کے بعد پوچھا کہ وہ بوڑھے کون تھے انہوں نے فرمایا اے بیٹے وہ عاص بن وائل سہمی تھے اور اگرچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا اسلام بعثت سے چھ برس ہوا اور بہت سے سوابق ان سے فوت ہوئے مگر تائید الہی نے اس کے عوض قیام بحقوق خلافت بوجہ اتم اور توسط ان کا امت اور نبی ﷺ کے درمیان نشر علوم میں اور ترویج دین میں ایسا عنایت کیا کہ اول امر میں اگرچہ وہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے مفضل تھے مگر آخر امر میں ان کے بمعنا و سبیم ہو گئے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے ان دونوں امروں کو بخوبی بیان فرمایا ہے۔ امر اول کو اس طرح کہ جب شیخین کی آپس میں تکرار ہوئی آپ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خطاب باعتماد فرمایا کہ میں نے کہا تھا میں رسول ہوں اللہ کا تمہاری طرف تو تم نے مجھ کو جھٹلایا

اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے میری تصدیق کی۔ روایت کی یہ بخاری نے غرض اس میں سبقت اسلامی ابوبکر رضی اللہ عنہ کی مذکور ہے اور رویائے قلب کی روایت میں آپ نے فرمایا کہ پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ڈول لیا اور ان کے کھینچنے میں ضعف تھا اور اللہ نے ان کو بخش دے گا پھر عمرؓ نے ڈول لیا اور وہ بہت بڑا ہو گیا سو میں نے کوئی ایسا کڑیل جوان نہ دیکھا جو اس کے برابر کام کرتا ہو یہاں تک کہ لوگوں نے اپنے اونٹوں کو سیراب کر کے پانی کے گرد بٹھا دیا۔ روایت کیا اس کو شیخین وغیرہما نے اور اس میں کارگزاری ایام خلافت عمر رضی اللہ عنہ کی مذکور ہے۔

اور جب سے حضرت فاروق ایمان لائے مومنوں کی عزت بڑھ گئی۔ ابن مسعودؓ سے مروی ہے مازلنا اعزة منذ اسلم عمر رواہ البخاری۔ اور انہیں سے مروی ہے کہ ہم حرم میں نماز نہ پڑھ سکتے تھے یہاں تک کہ حضرت عمرؓ اسلام لائے اور انہوں نے نماز پڑھی اور ہم نے بھی ان کے ساتھ نماز پڑھی کعبہ کے نزدیک اور کمال شجاعت اور علو ہمت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی یہ ہے کہ آپ سے پیشتر آپ نے مدینہ کو ہجرت کی اور یہ گویا توطیہ اور مقدمہ ہوا آنحضرت ﷺ کی ہجرت کا غرض اور فضائل اور حسنات ان کے بہت ہیں کہ تفصیل اس کی دراز ہے۔ ومن شاء فليرجع الى ازالة الحفا۔



۱۔ نام ہے ایک شخص کا۔

۱۸۔ باب: مَنَاقِبُ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

وَلَهُ كُنْيَتَانِ يُقَالُ أَبُو عَمْرٍو وَأَبُو عَبْدِ اللَّهِ

مناقب عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے

اور ان کی دو کنیتیں ہیں ابو عمرو اور ابو عبد اللہ

(۳۶۹۶) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ كَانَ عَلَى جِرَاءٍ هُوَ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِيٌّ وَطَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ فَتَحَرَّكَ الصَّخْرَةَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «(أَهْدَأُ إِنَّمَا عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ أَوْ صِدِّيقٌ أَوْ شَهِيدٌ)».

(اسنادہ صحیح) سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ : ۵۶۲/۲.

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ کوہ حرا پر تھے (کہ ایک پہاڑ ہے کہ میں) ابو بکر رضی اللہ عنہ، عمر رضی اللہ عنہ، علیؓ، طلحہ اور زبیر رضی اللہ عنہم آپ کے ساتھ تھے پس وہ پتھر ہلا یعنی جس پر یہ سب تھے اور نبی ﷺ نے فرمایا کہ تمہارا رہ کہ تمہارے پر سوائے نبی یا صدیق و شہید کے اور کوئی نہیں۔

فائلا : اس بارے میں عثمان، سعید بن زید، ابن عباس، سہل بن سعد، انس بن مالک اور بریدہ السلمی رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ اور یہ حدیث صحیح ہے۔



(۳۶۹۷) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ حَدَّثَهُمْ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَعِدَ أُحُدًا وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ فَرَجَفَ بِهِمْ فَقَالَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ: «(أُتِبْتُ أُحُدًا فَإِنَّمَا عَلَيْكَ نَبِيٌّ وَصِدِّيقٌ وَشَهِيدَانِ)».

(اسنادہ صحیح) سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ (۸۷۵)

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ ابو بکر رضی اللہ عنہ، عمر رضی اللہ عنہ اور عثمان چڑھے احد پر اور وہ لرزاتو فرمایا نبی ﷺ نے تمہارا رہ کہ تمہارے پر نبی اور صدیق اور دو شہیدوں کے سوا اور کوئی نہیں (اور دو شہید فرمایا عمر و عثمان کو)۔

فائلا : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔



(۳۶۹۸) عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «(لِكُلِّ نَبِيٍّ رَفِيقٌ وَرَفِيقِي. يَعْنِي فِي الْجَنَّةِ. عُثْمَانُ)».

(اسنادہ ضعیف) سلسلۃ الاحادیث الضعیفہ (۲۲۹۱) (اس میں شیخ من بنی زہرہ مجھول اور

حارث بن عبد الرحمن اور طلحہ کے درمیان انقطاع ہے)۔

ترجمہ: روایت ہے طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ سے کہ کہا: رسول اللہ ﷺ نے ہر نبی کا ایک رفیق ہے اور رفیق میرا یعنی جنت میں عثمان بن عفان ہے۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے اور اسناد اس کی قوی نہیں اور وہ منقطع ہے۔



باب

(۳۶۹۹) عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ قَالَ: لَمَّا حَصَرَ عُمَانُ أَشْرَفَ عَلَيْهِمْ فَوْقَ دَارِهِ ثُمَّ قَالَ: أَذْكُرُكُمْ بِاللَّهِ هَلْ تَعْلَمُونَ أَنَّ جِرَاءَ جِمِينَ انْتَقَضَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَثْبُتْ جِرَاءَ فَلَيْسَ عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ أَوْ صِدِّيقٌ أَوْ شَهِيدٌ)) قَالُوا: نَعَمْ. قَالَ: أَذْكُرُكُمْ بِاللَّهِ هَلْ تَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ فِي جَيْشٍ: ((الْعُسْرَةُ مَنْ يُفِيقُ نَفَقَةً مُتَقَبِّلَةً))؟ وَالنَّاسُ مُجْهَدُونَ مُعْسِرُونَ فَجَهَّزْتُ مَذْلِكَ الْحَيْشَ؟ قَالُوا: نَعَمْ. ثُمَّ قَالَ: أَذْكُرُكُمْ بِاللَّهِ هَلْ تَعْلَمُونَ أَنَّ بَرَّ رُومَةَ لَمْ يَكُنْ يَشْرَبُ مِنْهَا أَحَدٌ إِلَّا بَنَمٍ فَاَبْتَنَعْتُهَا فَجَعَلْتُهَا لِلْغَنِيِّ وَالْفَقِيرِ وَابْنِ السَّبِيلِ؟ قَالُوا: أَلَلَّهُمَّ نَعَمْ. وَأَشْيَاءٌ عَدَّهَا. (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: روایت ہے ابو عبد الرحمن السلمی سے کہ جب محصور ہوئے حضرت عثمان مدینہ میں چڑھے اپنے مکان کے کوٹھے پر اور فرمایا کہ میں تم کو یاد دلاتا ہوں اللہ کا واسطہ دے کر آیا تم جانتے ہو کہ حرا کو جب وہ ہلا تھا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تمہارا حرا اے حرا کہ تجھ پر کوئی نہیں مگر نبی صدیق اور شہید ان لوگوں نے کہا ہاں پھر کہا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے میں تم کو یاد دلاتا ہوں اللہ کا واسطہ دے کر کہ آیا تم جانتے ہو کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو جیش عسرت یعنی غزوہ تبوک کے لیے پسندیدہ خرچ دے یعنی اس کے لیے جنت ہے اور لوگ ان دنوں مشقت اور تنگی میں تھے، سو میں نے تیاری کر دی اس کی لوگوں نے کہا ہاں پھر آپ نے فرمایا میں تمہیں اللہ کا واسطہ دے کر یاد دلاتا ہوں آیا تم جانتے ہو رومہ کو کہ نام ہے ایک کنوئیں کا مدینہ میں اور اس میں سے کوئی پانی نہ پی سکتا تھا بغیر قیمت کے تو خریدا میں نے اس کو اور سبیل کر دیا غنی اور فقیر اور مسافر پر لوگوں نے کہا ہاں ہم جانتے ہیں اور اسی طرح بہت سے فضائل اپنے یاد کیے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اس سند سے ابو عبد الرحمن کی روایت سے کہ وہ عثمان سے روایت کرتے ہوں۔



(۳۷۰۰) عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَبَّابٍ قَالَ: شَهِدْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ يَحُثُّ عَلَى جَيْشِ الْعُسْرَةِ فَقَامَ عُمَانُ بْنُ عَفَّانٍ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! عَلَى مِائَةِ بَعِيرٍ بِأَحْلَاسِهَا وَأَقْتَابِهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ، ثُمَّ حَضَّ عَلَى الْحَيْشِ. فَقَامَ عُمَانُ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! عَلَى مِائَتَا بَعِيرٍ بِأَحْلَاسِهَا وَأَقْتَابِهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ، ثُمَّ حَضَّ

عَلَى الْحَيْشِ. فَقَامَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ فَقَالَ: عَلَى ثَلَاثُمِائَةِ بَعِيرٍ. بِأَحْلَاسِهَا وَأَقْتَابِهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ، فَأَنَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَنْزِلُ عَنِ الْمِنْبَرِ وَهُوَ يَقُولُ: ((مَا عَلَى عُثْمَانَ مَا عَمِلَ بَعْدَ هَذِهِ، مَا عَلَى عُثْمَانَ مَا عَمِلَ بَعْدَ هَذِهِ)) .

[اسنادہ ضعیف] تخريج مشکاة المصابيح (۶۰۷۲) (اس میں فرقہ ابوطی بھول اور ولید بن ابی ہشام مستور ہے) روایت ہے عبد الرحمن بن خباب رضی اللہ عنہ سے کہا کہ حاضر ہوا میں نبی ﷺ کے پاس اور وہ ترغیب دے رہے تھے لشکرِ عسرت کے سامان کی تو کھڑے ہوئے عثمان رضی اللہ عنہ اور عرض کی کہ یا رسول اللہ میرے ذمہ سوانٹ ہیں مع جھولوں اور پالان کے اللہ کی راہ میں پھر ترغیب دی آپ نے اسی لشکر کی پھر کھڑے ہوئے عثمان رضی اللہ عنہ اور عرض کی کہ یا رسول اللہ میرے ذمہ دو سو اونٹ ہیں مع جھولوں اور پالان کے اللہ کی راہ میں پھر ترغیب دی آپ نے اسی کی پھر کھڑے ہوئے عثمان اور عرض کی کہ یا رسول اللہ میرے ذمہ تین سوانٹ ہیں مع جھولوں اور پالان کے اللہ کی راہ میں سودیکھا میں نے رسول اللہ ﷺ کو کہ اترے اوپر سے منبر کے اور فرماتے تھے کہ اب عثمانؓ پر کسی عمل کا مواخذہ نہیں جو کچھ کرے۔ وہ اس کے بعد یعنی قطعاً مغفور و مرحوم ہیں۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے اس سند سے اور اس بارے میں عبد الرحمن بن سرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔



(۳۷۰۱) عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سُمْرَةَ قَالَ: جَاءَ عُثْمَانُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ بِالْفِ دِينَارٍ. قَالَ الْحَسَنُ بْنُ وَاقِعٍ وَكَانَ فِي مَوْضِعٍ آخَرَ مِنْ كِتَابِي. فِي كُفِّهِ جِئِنْ جَهَّزَ حَيْشَ الْعُسْرَةِ فَتَشَرَّهَا فِي حَجَرِهِ. فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ: فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يُقَلِّبُهَا فِي حَجَرِهِ وَيَقُولُ: ((مَا ضَرَّ عُثْمَانَ مَا عَمِلَ بَعْدَ الْيَوْمِ)) مَرَّتَيْنِ. (اسنادہ حسن) تخريج المشكاة (۶۰۷۳)

ترجمہ: روایت ہے عبد الرحمن بن سرہ رضی اللہ عنہ سے کہا آئے حضرت عثمانؓ نبی ﷺ کے پاس ہزار دینار لے کر۔ حسن بن واقع جو راوی حدیث ہیں انہوں نے کہا کہ دوسری جگہ میری کتاب میں یوں ہے کہ لائے وہ اپنی آستین میں جب کہ تیاری کی لشکر عسرت کی اور ڈال دیا ان کی گود میں کہا عبد الرحمن نے پھر دیکھا میں نے نبی ﷺ کو کہ ان کو الٹ پلٹ کرتے تھے اپنی گود میں اور فرماتے تھے اب ضرر نہ کرے گا عثمان کو کوئی عمل آج کے بعد فرمایا یہ کلمہ دوبار۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے۔



(۳۷۰۲) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: لَمَّا أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِبَيْعَةِ الرِّضْوَانِ كَانَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ رَسُولَ

اللہ ﷻ إِلَى أَهْلِ مَكَّةَ، قَالَ : فَبَايَعَ النَّاسَ، قَالَ : فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((إِنَّ عُثْمَانَ فِي حَاجَةِ اللَّهِ وَحَاجَةِ رَسُولِهِ)) فَصَرَبَ بِإِحْدَى يَدَيْهِ عَلَى الْأُخْرَى فَكَانَتْ يَدُ رَسُولِ اللَّهِ ﷻ لِعُثْمَانَ خَيْرًا مِنْ أَيْدِيهِمْ لَا نَفْسِيهِمْ)) . (اسنادہ ضعیف) تخريج المشكاة (٦٠٧٤) الحکم بن عبدالمالك ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالکؓ سے کہ کہا انہوں نے جب حکم کیا رسول اللہ ﷺ نے بیعت الرضوان کا اور عثمان رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے قاصد بن کر گئے تھے اہل مکہ کی طرف راوی نے کہا پھر بیعت کی لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے اور فرمایا آپؐ نے کہ عثمان اللہ اور رسول کے کام میں گیا ہے پس مارا آپؐ نے ایک ہاتھ اپنا دوسرے ہاتھ پر اور آنحضرت ﷺ کا ہاتھ عثمان کے لیے ہزار درجہ بہتر تھا لوگوں کے ہاتھوں سے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔

مترجم: اس حدیث سے بڑی فضیلت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی ثابت ہوئی کہ نبی ﷺ نے اپنا ہاتھ گویا عثمان کا ہاتھ ٹھہرایا اور آپ کے نائب ہوئے بیعت میں اور بیعت الرضوان میں یہ بڑی فضیلت حاصل ہوئی الحمد للہ علی ذلک۔



(۳۷۰۳) عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ حَزْنٍ الْقُشَيْرِيِّ قَالَ : شَهِدْتُ الدَّارَ جِئْنَ أَشْرَفَ عَلَيْهِمْ عُثْمَانُ، فَقَالَ : اتُّنَوْنِي بِصَاحِبِيكُمْ الَّذِينَ الْبَايَعُكُمْ عَلَيَّ؟ قَالَ. فَجِئَءَ بِهِمَا كَانَهُمَا جَمَلَانِ أَوْ كَانَهُمَا جِمَارَانِ، قَالَ: فَأَشْرَفَ عَلَيْهِمْ عُثْمَانُ فَقَالَ: أُنْشِدُكُمْ بِاللَّهِ وَالْإِسْلَامِ هَلْ تَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَدِمَ الْمَدِينَةَ وَلَيْسَ بِهَا مَاءٌ يُسْتَعْدَبُ غَيْرَ بَيْرِ رُومَةَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((مَنْ يَشْتَرِي بِئْرَ رُومَةَ فَيَجْعَلْ دَلْوَهُ مَعَ دِلَاءِ الْمُسْلِمِينَ بِخَيْرِ لَهْ مِنْهَا فِي الْجَنَّةِ))، فَأَشْتَرَيْتُهَا مِنْ صُلْبِ مَالِي فَأَنْتُمْ الْيَوْمَ تَمْنَعُونِي أَنْ أَشْرَبَ مِنْهَا حَتَّى أَشْرَبَ مِنْ مَاءِ الْبَحْرِ؟ قَالُوا: اللَّهُمَّ نَعَمْ، فَقَالَ: أُنْشِدُكُمْ بِاللَّهِ وَالْإِسْلَامِ هَلْ تَعْلَمُونَ أَنَّ الْمَسْجِدَ صَاقَ بِأَهْلِهِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((مَنْ يَشْتَرِي بُقْعَةَ آلِ قُلَانٍ فَيَرِيذُهَا فِي الْمَسْجِدِ بِخَيْرِ لَهْ مِنْهَا فِي الْجَنَّةِ))، فَأَشْتَرَيْتُهَا مِنْ صُلْبِ مَالِي فَأَنْتُمْ الْيَوْمَ وَأَنْتُمْ تَمْنَعُونِي أَنْ أَصِلِيَ فِيهَا رَكْعَتَيْنِ؟ قَالُوا: اللَّهُمَّ نَعَمْ، قَالَ: أُنْشِدُكُمْ بِاللَّهِ وَالْإِسْلَامِ هَلْ تَعْلَمُونَ إِنِّي جَهَرْتُ جَيْشَ الْعُسْرَةِ مِنْ مَالِي؟ قَالُوا: اللَّهُمَّ نَعَمْ، ثُمَّ قَالَ: أُنْشِدُكُمْ بِاللَّهِ وَالْإِسْلَامِ هَلْ تَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ عَلَى نَبِيرِ مَكَّةَ وَمَعَهُ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَأَنَا فَتَحَرَّكَ الْجَبَلُ حَتَّى تَسَاقَطَتْ جِجَارَتُهُ بِالْحَضِيضِ، قَالَ : فَرَكَّضَهُ بِرَجْلِهِ، فَقَالَ : ((اسْكُنْ نَبِيرَ فَإِنَّمَا عَلَيَّ نَبِيٌّ وَصِدِّيقٌ وَشَهِيدَانِ))؟ قَالُوا: اللَّهُمَّ نَعَمْ، قَالَ: اللَّهُ أَكْبَرُ شَهِدُوا لِي وَرَبِّ الْكُعْبَةِ أَنِّي شَهِيدٌ ثَلَاثًا . (اسنادہ حسن) الارواء (۱۵۹۴) .

ترجمہ: روایت ہے شامہ بن حزن سے کہ کہا انہوں نے کہ حاضر ہوا میں مکان پر جب حضرت عثمانؓ اس پر چڑھے تھے اور فرمایا آپؐ نے میرے سامنے لاؤ ان دونوں کو جن دونوں نے تم کو جمع کیا ہے مجھ پر تولائے ان کو اور وہ گویا دو اونٹ تھے یا دو گدھے یعنی نہایت فربہ اور قوی شخص تھے سو متوجہ ہوئے ان کی طرف حضرت عثمانؓ اور فرمایا آپؐ نے میں تم کو واسطہ دیتا ہوں اللہ تعالیٰ کا اور اسلام کا تم جانتے ہو کہ رسول اللہ ﷺ جب مدینہ تشریف لائے یہاں بیٹھا پانی پینے کو نہ تھا سوائے بیر رومہ کے اور فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو اس کو خرید لے اور سب مسلمانوں کے برابر اپنا بھی ڈول سمجھے یعنی کچھ زیادہ تصرف اپنانہ چاہے چن لیا جائے گا بدلہ اس کا جنت سے تو خریدا میں نے اس کو اپنے اصل مال سے اور تم مجھ کو آج روکتے ہو کہ میں اس میں سے پانی پیوں یہاں تک کہ میں پیتا ہوں سمندر کا پانی یعنی کھاری شور کہا سب لوگوں نے یا اللہ ہاں یہی بات ہے پھر فرمایا آپؐ نے کہ میں تم کو واسطہ دیتا ہوں اللہ تعالیٰ کا اور اسلام کا آیا تم جانتے ہو کہ مسجد تنگ ہوئی اپنے لوگوں پر یعنی مسجد نبویؐ سو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو خریدے فلا نے لوگوں کی زمین اور بڑھا دے اس کو مسجد میں چن کر دیا جائے گا بدلا اس کا جنت سے تو خریدا میں نے اس کو اپنے اصل مال سے۔ اور آج تم مجھے اس میں دو رکعت پڑھنے نہیں دیتے کہا لوگوں نے کہ یا اللہ ہاں یہی بات ہے پھر فرمایا آپؐ نے میں تم کو واسطہ دیتا ہوں اللہ تعالیٰ اور اسلام کا تم جانتے ہو کہ تیار کر دیا میں نے سامان عیش و عشرت کا یعنی غزوہ تبوک کا اپنے مال سے لوگوں نے کہا ہاں پھر فرمایا آپؐ نے واسطہ دیتا ہوں میں تم کو اللہ تعالیٰ اور اسلام کا تم جانتے ہو کہ رسول اللہ ﷺ شیر پر تھے جو ایک پہاڑ ہے مکہ میں اور آپؐ کے ساتھ ابو بکر رضی اللہ عنہ، عمرؓ اور میں تھا پھر وہ ہلا یہاں تک کہ بعض پتھر اس کے نیچے گر پڑے یعنی فخر کی راہ سے تو لات ماری اس کو رسول اللہ ﷺ نے اور فرمایا ٹھہرا رہے شیر تیرے اوپر نبی صدیق اور دو شہیدوں کے سو اکون ہے لوگوں نے کہا کہ ہاں تب فرمایا انہوں نے: اللہ اکبر، گواہی دے چکے یہ میرے لیے شہادت کی قسم ہے رب کعبہ کی اور یہ تین بار فرمایا۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے اور روایت کی گئی ہے حضرت عثمانؓ سے کئی سندوں سے۔



(۳۷۰۴) عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ الصَّنْعَانِيِّ: أَنَّ حُطَبَاءَ قَامَتْ بِالشَّامِ وَفِيهِمْ رِجَالٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَامَ آخِرُهُمْ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ مَرَّةُ بْنُ كَعْبٍ، فَقَالَ لَوْ لَا حَدِيثٌ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ مَا قُمْتُ وَذَكَرَ الْفِتَنَ فَقَرَّبَهَا فَمَرَّ رَجُلٌ مُقَنَّعٌ فِي ثَوْبٍ فَقَالَ: ((هَذَا يَوْمِيذٍ عَلَى الْهَدْيِ))، فَقُمْتُ إِلَيْهِ فَإِذَا هُوَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ فَأَقْبَلْتُ عَلَيْهِ بِوَجْهِهِ فَقُلْتُ هَذَا؟ قَالَ: نَعَمْ. (استادہ صحیح)

ترجمہ: روایت ہے ابی الاشعث صنعانی سے کہ بہت خطیب کھڑے ہوئے شام کے ملک میں کہ اس میں صحابی بھی تھے رسول

اللہ ﷺ کے پھر ان میں سے مرہ بن کعب رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور انہوں نے کہا کہ اگر حدیث نہ سنی ہوتی میں نے رسول اللہ ﷺ سے تو میں ہرگز خطبہ کے لیے کھڑا نہ ہوتا پھر ذکر کیا انہوں نے فتوں کا اور بیان کیا ظہوران کا قریب ہے اور گزرے ایک شخص منہ پر کپڑا ڈالے تو کہا مرہ نے یعنی آپ کا قول نقل کیا کہ یہ اس دن ہدایت پر ہوگا تو میں کھڑا ہوا ان کے پاس تو وہ عثمان بن عفان تھے پھر میں نے مرہ کی طرف منہ کیا اور کہا کہ وہ یہی ہیں انہوں نے کہا کہ ہاں۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس بارے میں ابن عمر، عبد اللہ بن حوالہ اور کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔ مترجم: اس حدیث سے بخوبی معلوم ہوا کہ جو فتنہ حضرت عثمانؓ کے زمان خلافت میں ہوئے اس سے حضرت عثمانؓ پاک تھے اور ان کے اعدا و قاتلین سب گرفتار فتنہ غرض خلیفہ برحق حق پر تھا اور وہ باطل پر۔



(۳۷۰۵) عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : ((يَا عُمَانُ إِنَّهُ لَعَلَّ اللَّهَ يُقِمِّصُكَ قَمِيصًا فَإِنْ أَرَادُوكَ عَلَى خَلْعِهِ فَلَا تَخْلَعْهُ لَهُمْ)) وَ فِي الْحَدِيثِ قِصَّةٌ طَوِيلَةٌ . (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: روایت ہے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا اے عثمانؓ شاید اللہ تجھ کو ایک کرت پہنائے اور لوگ اس کو اتارنا چاہیں تو تو ہرگز نہ اتارنا اس حدیث میں ایک قصہ طویلہ ہے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

مترجم: نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگر اللہ تعالیٰ تجھے اس کام کا متولی کرے اور منافقین چاہیں کہ تیرا قمیص اتار لیں جو تجھے اللہ نے پہنایا ہے سو تو ہرگز نہ اتارنا تین بار یہی فرمایا نعمان نے کہا کہ میں نے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ تم نے یہ حدیث لوگوں کو کیوں نہ سکھائی انہوں نے فرمایا میں بھول گئی روایت کیا اس کو ابن ماجہ نے۔ شاید مؤلف رحمہ اللہ نے اسی کی طرف اشارہ کیا ہو اور روایتیں اس بارے میں بہت ہیں چنانچہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ میں آنحضرت ﷺ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ عثمان بن عفان آئے اور جب ان کے قریب آئے آپؐ نے فرمایا اے عثمان تم مقتول ہو گے ایسے وقت میں کہ پڑھتے ہو گے سورہ بقرہ اور ایک قطرہ تمہارے خون کا فسکفیکہم اللہ پر گرے گا کہ مشرق و مغرب کے لوگ اس پر تم سے رشک کریں گے اور شفاعت قبول کی جائے گی تیری ربیعہ اور مضر کے قبیلہ کے برابر اور مبعوث ہوگا تو قیامت کے دن امیر المؤمنین ہر محروم کے اوپر۔ روایت کیا اس کو حاکم نے۔ اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ عثمان رضی اللہ عنہ صبح کو اٹھے اور بیان کیا کہ میں نے خواب میں دیکھا نبی ﷺ کو آج کی رات اور فرمایا آپؐ نے اے عثمانؓ آج تم ہمارے ساتھ افطار کرنا پھر صبح کو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ روزہ دار تھے کہ مقتول ہوئے رضی اللہ عنہ۔ روایت کیا اس کو حاکم نے۔



(۳۷۰۶) عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَوْهَبٍ: أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ مِصْرَ حَجَّ الْبَيْتِ فَرَأَى قَوْمًا جُلُوسًا فَقَالَ: مَنْ هَؤُلَاءِ؟ قَالُوا: قُرَيْشٌ، قَالَ: فَمَنْ هَذَا الشَّيْخُ؟ قَالُوا: ابْنُ عُمَرَ فَأَتَاهُ فَقَالَ: إِنِّي سَأَلْتُكَ عَنْ شَيْءٍ فَحَدَّثْتَنِي أَنَّهُ شَدِيدُ بَحْرَمَةِ هَذَا الْبَيْتِ، أَتَعْلَمُ أَنَّ عُثْمَانَ فَرَّ يَوْمَ أُحُدٍ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: أَتَعْلَمُ أَنَّهُ تَغَيَّبَ عَنْ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ فَلَمْ يَشْهَدْهَا؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: أَتَعْلَمُ أَنَّهُ تَغَيَّبَ يَوْمَ بَدْرٍ فَلَمْ يَشْهَدْهُ؟ قَالَ: نَعَمْ، فَقَالَ: اللَّهُ أَكْبَرُ، فَقَالَ لَهُ ابْنُ عُمَرَ: تَعَالَ حَتَّى أُبَيِّنَ لَكَ مَا سَأَلْتُ عَنْهُ، أَمَا فِرَارُهُ يَوْمَ أُحُدٍ فَأَشْهَدُ أَنَّ اللَّهَ قَدْ عَفَا عَنْهُ وَغَفَرَلَهُ، وَأَمَا تَغَيُّبُهُ يَوْمَ بَدْرٍ فَإِنَّهُ كَانَتْ عِنْدَهُ أَوْ تَحْتَهُ ابْنَةُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَكَ أَجْرٌ رَجُلٍ شَهِدَ بَدْرًا وَسَهْمَهُ)). وَأَمَا تَغَيُّبُهُ عَنْ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ فَلَوْ كَانَ أَحَدٌ أَعَزَّ بِطَنٍ مَكَّةَ مِنْ عُثْمَانَ لَبَعَثَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَكَانَ عُثْمَانَ، بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عُثْمَانَ وَكَانَتْ بَيْعَةُ الرِّضْوَانِ بَعْدَ مَا ذَهَبَ عُثْمَانُ إِلَى مَكَّةَ، قَالَ: فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِيَدِهِ الْيُمْنَى: ((هَٰذَا يَدُ عُثْمَانَ)) وَضَرَبَ بِهَا عَلَى يَدِهِ وَقَالَ: ((هَٰذَا لِعُثْمَانَ)). قَالَ لَهُ: أَذْهَبَ بِهَٰذَا الْآنَ مَعَكَ. (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: روایت ہے عثمان بن عبد اللہ بن مَوْهَب سے کہ ایک مرد مصری آیا حج بیت اللہ کو تو کچھ لوگوں کو بیٹھے دیکھا اور کہا کہ یہ کون لوگ ہیں لوگوں نے کہا یہ قریش ہیں کہا یہ بوڑھا کون ہے کہا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما تو وہ مصری ان کے پاس آیا اور کہا میں تم سے کچھ پوچھنے والا ہوں سو تم مجھ سے بیان کرو تمہیں قسم ہے اس گھر کی حرمت کی کیا تم جانتے ہو کہ عثمانؓ بھاگے تھے احد کے دن انہوں نے کہا ہاں پھر کہا کیا تم جانتے ہو کہ وہ حاضر نہ تھے بیعت الرضوان میں انہوں نے کہا ہاں اس نے کہا کیا تم جانتے ہو کہ وہ غیر حاضر رہے بدر میں انہوں نے کہا ہاں اس مصری نے کہا اللہ اکبر یعنی پھر تم ان کی فضیلت کے کیوں قائل ہو تو ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا آ میں تجھ سے بیان کروں تیرے سوالوں کو احد کے بھاگنے کا جو حال تو نے پوچھا تو گواہ رہ کہ وہ اللہ نے ان کو معاف کر دیا اور بخش دیا اور غیر حاضری بدر کی اس کا سبب یہ کہ ان کے نکاح میں صاحبزادی تھیں رسول اللہ ﷺ کی تو آپ نے ان سے فرمایا کہ تمہیں اس مرد کے برابر ثواب ہے جو بدر میں حاضر ہوا اور ان کا حصہ بھی تمہیں ملے گا اور غیر حاضری ان کی بیعت الرضوان سے اس کا سبب یہ ہے کہ اگر کوئی ان سے بڑھ کر مکہ میں عزت رکھتا ہوتا تو آپ اسی کو بھیجتے عثمانؓ کے بدلے اور آپ نے ان کو مکہ روانہ کیا اور بیعت الرضوان ان کے بعد ہوئی اور آپ نے اپنے دست مبارک کو کہا کہ یہ عثمان رضی اللہ عنہ کا ہاتھ ہے اور اس کو دوسرے ہاتھ پر مارا اور فرمایا یہ بیعت ہے عثمان رضی اللہ عنہ کی۔ پھر کہا عبد اللہ نے جابہ جواب اپنے ساتھ لے جا۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: چونکہ مصری ہی لوگ باعث قتل و حصر امیر المؤمنین حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ہوئے تھے اسی نظر سے اس مرد مصری کو بھی

ان سے بدگمانی تھی مگر عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جزائے خیر دے کر انہوں نے خوب اس کی تسلی کر دی اللہ ہمارے زمانہ کے روافض کو بھی ہدایت کرے کہ وہ اصحابِ ثلاثہ کی خدمات میں گستاخیاں نہ کریں۔ آمین یا رب العالمین۔



(۳۷۰۷) عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : كُنَّا نَقُولُ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَيٌّ : أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ .

(صحیح) تخریج المشكاة (۶۰۷۶)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ کہا انہوں نے ہم رسول اللہ ﷺ کی حیات میں بڑے لوگوں میں گنا کرتے تھے ابو بکر عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم کو۔

فائل: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے غریب سمجھی جاتی ہے عبید اللہ بن عمر کی روایت سے۔ اور روایت کی گئی ہے یہ حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کئی سندوں سے۔



(۳۷۰۸) عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : ذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِتْنَةً فَقَالَ : ((يُقْتَلُ فِيهَا هَذَا مَظْلُومًا)) لِعُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ . (حسن الاسناد)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ ذکر کیا رسول اللہ ﷺ نے ایک فتنہ کا اور فرمایا کہ عثمان رضی اللہ عنہ اس میں مظلوم قتل ہوں گے۔

فائل: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے۔



(۳۷۰۹) عَنْ جَابِرٍ قَالَ : أَتَى النَّبِيَّ ﷺ بِحَنَازَةِ رَجُلٍ لَيْصَلِي فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ، فَقِيلَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا رَأَيْنَاكَ تَرَكْتَ الصَّلَاةَ عَلَى أَحَدٍ قَبْلَ هَذَا؟ قَالَ : ((إِنَّهُ كَانَ يُبْغِضُ عُثْمَانَ فَأَبْغَضَهُ اللَّهُ)) . (اسنادہ موضوع) سلسلة الاحاديث الضعيفة (۱۹۶۷) (اس میں محمد بن زیاد سخت ضعیف ہے)۔

ترجمہ: روایت ہے جابر سے کہ نبی ﷺ کے پاس ایک جنازہ لائے نماز کے لیے آپ نے نماز نہ پڑھی لوگوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ ﷺ ہم نے کبھی نہ دیکھا آپ ﷺ کو کہ کسی کی نماز نہ پڑھی آپ نے فرمایا وہ بغض رکھتا تھا عثمانؓ سے اور اللہ بغض رکھتا ہے اس سے۔

فائل: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے اور محمد بن زیاد صاحب میمون بن مہران ضعیف ہیں حدیث میں اور محمد بن زیاد صاحب ابو ہریرہؓ وہ ثقہ ہیں اور کنیت ان کی ابو الحارث ہے اور محمد بن زیاد الہانی صاحب ابی امامہ ثقہ ہیں شامی کنیت ان کی ابوسفیان ہے۔

مترجم: یہ حدیث اگرچہ غریب ہے مگر روافض ملعونین کا حضرت ذوالنورین سے عداوت رکھنا باوجود ان روایات کے اس سے زیادہ غریب تر ہے۔



(۳۷۱۰) عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ : انْطَلَقْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَدَخَلَ حَائِطًا لِلْأَنْصَارِ فَقَضَى حَاجَتَهُ فَقَالَ لِي : ((يَا أَبَا مُوسَى أَمْلِكْتُ عَلَى الْبَابِ فَلَا يَدْخُلَنَّ عَلَيَّ أَحَدٌ إِلَّا بِإِذْنٍ)) ، فَجَاءَ رَجُلٌ فَضْرَبَ الْبَابَ فَقُلْتُ : مَنْ هَذَا؟ قَالَ : أَبُو بَكْرٍ فَقُلْتُ : يَا رَسُولَ اللَّهِ! هَذَا أَبُو بَكْرٍ يَسْتَأْذِنُ؟ قَالَ : ((ائْذِنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ)) ، فَدَخَلَ وَجَاءَ رَجُلٌ آخَرُ فَضْرَبَ الْبَابَ فَقُلْتُ : مَنْ هَذَا؟ فَقَالَ : عُمَرُ ، فَقُلْتُ : يَا رَسُولَ اللَّهِ! هَذَا عُمَرُ يَسْتَأْذِنُ ، قَالَ : ((افْتَحْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ)) فَفَتَحْتُ وَدَخَلَ وَبَشَّرْتُهُ بِالْجَنَّةِ ، فَجَاءَ رَجُلٌ آخَرُ فَضْرَبَ الْبَابَ فَقُلْتُ : مَنْ هَذَا؟ فَقَالَ : عَثْمَانُ ، قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللَّهِ! هَذَا عَثْمَانُ يَسْتَأْذِنُ ، قَالَ : ((افْتَحْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ عَلَى بَلْوَى تُصِيبُهُ)) . (اسنادہ صحیح) صحیح الادب المفرد

ترجمہ: روایت ہے ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کہ داخل ہوا میں نبی ﷺ کے ساتھ انصار کے ایک باغ میں اور پوری کی آپ نے وہاں حاجت اپنی اور مجھ سے فرمایا اے ابو موسیٰ تم دروازہ پر رہو کہ کوئی داخل نہ ہونے پائے بغیر اذن کے سو ایک شخص آیا اور اس نے دروازہ کھٹکھٹایا میں نے کہا کون ہے انہوں نے کہا ابو بکر رضی اللہ عنہ میں نے کہا یا رسول اللہ ابو بکر رضی اللہ عنہ اذن مانگتے ہیں آپ نے فرمایا ان کو اذن دو اور بشارت دو جنت کی سودہ داخل ہوئے پھر دوسرے شخص آئے انہوں نے دروازہ کھٹکھٹایا میں نے کہا کون ہے انہوں نے کہا عمرؓ میں نے عرض کی یا رسول اللہ عمرؓ اذن مانگتے ہیں آپ نے فرمایا ان کے لیے دروازہ کھول دو اور بشارت دو ان کو جنت کی اور دروازہ کھولا میں نے اور بشارت دی ان کو جنت کی پھر ایک شخص آئے انہوں نے دروازہ کھٹکھٹایا میں نے کہا کون ہے انہوں نے کہا عثمانؓ میں نے عرض کی یا رسول اللہ یہ عثمانؓ ہیں اذن مانگتے ہیں آپ نے فرمایا کھول دو ان کے لیے اور بشارت دو ان کو جنت کی ایک بلوے پر جوان پر ہوگا (اور وہ بلوی وہی آخر خلافت کا جس میں آپ رضی اللہ عنہ شہید ہوئے)۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور کئی سندوں سے عثمان نہدی سے مروی ہوئی ہے۔ اور اس بارے میں جابر اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔



(۳۷۱۱) عَنْ أَبِي سَهْلَةَ قَالَ : قَالَ لِي عَثْمَانُ يَوْمَ الدَّارِ : إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَدْ عَهَدَ إِلَيَّ عَهْدًا فَأَنَا صَابِرٌ عَلَيْهِ . (اسنادہ صحیح) ظلال الحنة (۱۱۷۵-۱۱۷۶)

ترجمہ: روایت ہے ابو سہلہ سے کہ فرمایا مجھ سے حضرت عثمانؓ نے جب وہ اپنے گھر میں گھرے ہوئے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے

مجھ سے ایک عہد کیا ہے میں اس پر صابر ہوں۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسماعیل بن ابی خالد کی روایت سے۔

مترجم: مآثر جمیلہ اور مجاہد حسنہ حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ کے بھی بہت ہیں ازاں جملہ یہ ہے کہ قریش میں آپ کا نسب بہت عالی تھی نہ اہل اور دونوں طرف سے۔ استیعاب وغیرہ میں کہ عثمان بن عفان بن ابی العاص بن امیہ بن عبدالمطلب بن عبدمناف بن قصی ہیں اور والدہ ان کی اردوی بنت کریم بن ربیعہ بنت حبیب بن عبدالمطلب اور ماں اروی کہ نام ان کا بیضاء ہے کہ وہ ماں ہیں حکیم بنت عبدالمطلب کی جو پھوپھی ہیں رسول اللہ ﷺ کی اور قبل اسلام بھی قریش میں ثروت و وجاہت رکھتے تھے اور متصف بہ سخا تھے بعض لوگوں نے کہا ذوالنورین ان کا لقب اسی لیے ہوا کہ دو سخاوتیں کیں ایک قبل اسلام ایک بعد اس کے اور فطرت سلیمہ ان کی بہت سے امور جاہلیت سے نفور و مجبور تھی اور یہ دلیل ہے اس پر کہ وہ اصل فطرت میں تھے۔

استیعاب میں ہے کہ جاہلیت میں شراب انہوں نے اپنے اوپر حرام کی تھی اور ریاض میں ہے کہ انہوں نے فرمایا میں نے زنا نہیں کیا نہ جاہلیت میں نہ اسلام میں نہ چوری کی اور وہ سابق مسلمین سے ہیں ابو عبیدہؓ بن جراح اور عبدالرحمنؓ بن عوف سے بھی ایک روز پہلے ایمان لائے ہیں بدالالت ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ اور وہ اس جماعت میں ہیں کہ انصام عمر سے ان کے چالیس عدد پورے ہوئے اور آنحضرتؐ نے اپنی صاحبزادی رقیہ کو ان کے نکاح میں دیا اور ان کے حسن سلوک سے ہمیشہ شاد و متوجہ رہے اور جب کفار مکہ نے اہل اسلام کے ایذا پر کمر باندھی انہوں نے حبشہ کی طرف ہجرت کی اور وہ پہلے شخص ہیں کہ اپنی زوجہ کے ساتھ انہوں نے ہجرت کی بعد ابراہیم اور لوط علیہما السلام کے۔ اور آپ ان کی خبر کے ہمیشہ منتظر رہتے تھے اور آنحضرتؐ جب مدینہ میں رونق افروز ہوئے حضرت عثمانؓ انہیں دنوں حاضر خدمت ہوئے بخلاف اور مہاجرین حبشہ کے وہ بعد واقعہ خیبر کے آئے اور جب جہاد شروع ہوا جمع غزوات میں آپ کے ہم رکاب رہے سوائے بدر کے کہ اس میں تیمارداری رقیہ رضی اللہ عنہا میں مشاغل تھے بحکم آنحضرتؐ اور آپ نے ان سے اجر و غنیمت دونوں کا وعدہ کیا اس لیے بدر میں بھی شمار ہوئے اور جب غزوہ احد میں ذرا صحابہ پسپا ہوئے رحمت الہی نے ان کا تدارک کیا اور اس خطا کو بذیل عفا اللہ عنہم چھپا دیا اور آنحضرتؐ نے اسراء مسلمین کی تسلی کے لیے ان کو مکہ روانہ کیا اور وہ عسکر مشرکین میں آئے اور ابان بن سعید بن العاص نے ان کو امان دی اور مکہ جا کر ہر مسلمان کو تسلی اور پیغام نبی ﷺ پہنچایا اور جب صلح حدیبیہ میں آپ نے ان کو مکہ روانہ فرمایا اور آوازہ ان کے قتل کا بلند ہوا وہی باعث ہوا بیعت الرضوان کا۔ اور آپ نے اپنے ایک ہاتھ پر دوسرا ہاتھ رکھا کہ یہ بیعت عثمان ہے اور اس لیے معدود ہوئے وہ اہل رضوان میں جب رقیہ رضی اللہ عنہا نے انتقال فرمایا آپ نے ان کے نکاح میں ام کلثوم رضی اللہ عنہا دیں۔ اور یہ عجیب فضیلت ہے کہ ان کے سوا کسی کو میسر نہیں اور جب ام کلثوم رضی اللہ عنہا کا بھی انتقال ہوا تو آپ نے فرمایا ان کے نکاح کی تجویز کرو کہ اگر میرے پاس چالیس بیٹیاں ہوتیں تو میں ایک ایک بیاتا جاتا ان کے ساتھ اگر چہ ایک نہ رہتی۔ اور جیش عسرت کی تجبیز میں نصیب اوفیٰ اور اکمل ان کو عنایت ہوا اور آپ نے ان کو اسی میں بشارت دی کہ اب کوئی عمل

ان کو نقصان نہیں کرتا اور تسبیل کی انہوں نے بیرومہ کی اور توسیع کی مسجد نبوی کی ایک مرد خرید کی میں ہزار کو اور غزوہ تبوک کے حصہ شدیدہ کو کہ ایک قافلہ کا قافلہ قوت و طعام وادام کا آپ کی خدمت میں خرید کے حاضر کیا اور آپ نے اسے دیکھ کر آسمان کی طرف ہاتھ اٹھائے اور کہا کہ یا اللہ میں عثمانؓ سے راضی ہوا تو بھی راضی ہو جزاء اللہ عنا خیر الجزاء ورضی عنا کما رضی عنہ اور اکثر احیان کتبت وحی آپ نے کی ہے اور وہ اول شخص ہیں کہ انہوں نے آپ کے لیے خبیص پکایا اور وہ ایک قسم ہے حلوے کی کہ آٹے اور گھی اور شہد سے پکاتے ہیں اور آپ نے اسے بہت پسند کیا کھایا اور ان کے لیے دعا کی۔

اور ریاض نصرہ میں ہے کہ ایک بار کے گھر میں عسرت ہوئی اور لڑکے رونے لگے اور آپ نکلے کہ بجا نماز پڑھتے اور دعا کرتے کہ حضرت عثمانؓ حاضر ہوئے اور اس پر مطلع ہو کر دنیا کو برا کہا اور چند بوجھے آٹا، گیہوں، کھجور اور چند بکریاں چھلے چھلائی اور تین سو درہم روانہ کیا اور کہا کہ کھانا دیر میں تیار ہوگا اس لیے روٹی اور بھنا ہوا گوشت بھی بھیجا اور آپ جب گھر میں تشریف لائے اور اس پر مطلع ہوئے باہر نکلے اور دونوں ہاتھ اٹھا کر دعا کی کہ یا اللہ میں راضی ہوا عثمانؓ سے سو بھی راضی ہو دو بار یہی دعا کی اور کئی بار ایسی دعا کا اتفاق ہوا اور اعمال مقربہ سے حظ وافر اور نصیب کامل اللہ نے ان کو عنایت فرمایا تھا چنانچہ آپ کے زمانہ میں انہوں نے قرآن حفظ کیا اور بغایت قوی الحفظ تھے اور طہارت کے مابین اعتنائے کامل رکھتے تھے۔

چنانچہ حدیث حمران کی اور ایک جماعت کی جو صحیحین میں ہے اس پر شاہد عادل ہے اور صیام و قیام میں ید طولی رکھتے تھے چنانچہ مولاؑ سے عثمانؓ کی مروی ہے کہ آپ صوم دہر رکھتے تھے اور قیام اللیل بجالاتے تھے یعنی ساری رات جاگتے تھے سوا اول شب کے کہ تھوڑا سا سو جاتے تھے۔

اور صدقہ کا یہ حال تھا کہ ایک بار خلافت ابو بکر رضی اللہ عنہ میں مدینہ میں قحط ہوا اور ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا شام تک اللہ تعالیٰ تمہاری تکلیف کھول دے گا پھر جب دوسرا دن ہوا ہزار شتر بار برد طعام کے حضرت عثمانؓ کے یہاں شام سے آئے اور تاجران کے پاس آئے اور دس گون کے بارہ اور چودہ اور پندرہ کے دام دیئے لگے آپ نے فرمایا اور لوگ اس سے زیادہ مجھے دیتے ہیں لوگوں نے کہا وہ کون ہیں آپ نے فرمایا کہ یہ سب صدقہ ہے فقراء مدینہ پر کہ اللہ تعالیٰ نے اس کا دس گنا دیئے کا وعدہ کیا ہے۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اس شب میں نے خواب میں دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ ایک سرخ گھوڑے پر سوار ہیں اور ہاتھ میں ایک نورانی چھڑی ہے اور دو نعلین آپ کے پیر میں ہیں کہ تمہیں اس کے نور کے ہیں تو میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر فدا ہیں مجھے آپ کی زیارت کا نہایت شوق تھا آپ نے فرمایا کہ میں عثمانؓ کی شادی میں جاتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے ایک حور سے ان کی شادی جنت میں کی ہے اور انہوں نے ہزار اونٹ اللہ تعالیٰ کی راہ میں صدقہ کیے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ نے ان سے قبول کیا ہے اور اسی طرح اعماق میں بلند پایہ رکھتے تھے۔ چنانچہ فرمایا انہوں نے کہ جب سے میں اسلام لایا کوئی جمعہ نہیں گزرا کہ میں نے ایک غلام آزاد نہ کیا اور اگر کوئی جمعہ ناغہ ہوتا تو جمعہ آئندہ میں اس کو جمع کرتا اور آدائے حج و عمرہ میں بھی ماشاء اللہ ان کا یہی حال تھا کہ

اکثر ایسا ہوتا کہ آپ عمرہ سے آتے اور پالان نہ اتارتے پھر چلے جاتے اور صلہ رحم میں بھی اپنے اقران سے ممتاز تھے۔ چنانچہ ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے لَقَدْ قَتَلُوهُ وَإِنَّهُ لَمِنَ أَوْصِلِهِمُ لِلرَّحِمِ وَأَتَقَاهُمُ لِلرَّبِّ۔ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بھی ایسا ہی مروی ہے اور اسی طرح مراتب سلوک میں پایہ عالی رکھتے تھے جزاءہ اللہ عنا خیر الجزاء آمین۔



۱۹۔ باب: مَنَاقِبُ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يُقَالُ:

وَلَهُ كُنَيَّتَانِ: أَبُوتَرَابٍ وَأَبُوالْحَسَنِ

باب: مناقب علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے اور ان کی دو کنیتیں مشہور ہیں ایک ابوتراب دوسری ابوالحسن

(۳۷۱۲) عَنْ عُمَرَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ: بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ جَيْشًا وَاسْتَعْمَلَ عَلَيْهِمُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ فَمَضَى فِي السَّرِيَّةِ فَأَصَابَ جَارِيَةً فَانْكُرُوا عَلَيْهِ وَتَعَاقَدَ أَرْبَعَةٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالُوا: إِنَّ لَقِينَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَخْبَرَنَا بِمَا صَنَعَ عَلِيٌّ، وَكَانَ الْمُسْلِمُونَ إِذَا رَجَعُوا مِنْ سَفَرٍ بَدَأَ وَابِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَسَلَّمُوا عَلَيْهِ ثُمَّ انْصَرَفُوا إِلَى رِحَالِهِمْ، فَلَمَّا قَدِمَتِ السَّرِيَّةُ سَلَّمُوا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَقَامَ أَحَدُ الْأَرْبَعَةِ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَلَمْ تَرِ إِلَى عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ صَنَعَ كَذَا وَكَذَا، فَأَعْرَضَ عَنْهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، ثُمَّ قَامَ الثَّانِي فَقَالَ مِثْلَ مَقَالَتِهِ فَأَعْرَضَ عَنْهُ، ثُمَّ قَامَ إِلَيْهِ الثَّالِثُ فَقَالَ مِثْلَ مَقَالَتِهِ فَأَعْرَضَ عَنْهُ، ثُمَّ قَامَ الرَّابِعُ فَقَالَ مِثْلَ مَا قَالُوا فَأَقْبَلَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَالْغَضَبُ يُعْرِفُ فِي وَجْهِهِ فَقَالَ: ((مَا تُرِيدُونَ مِنْ عَلِيٍّ، مَا تُرِيدُونَ مِنْ عَلِيٍّ، مَا تُرِيدُونَ مِنْ عَلِيٍّ؟ إِنَّ عَلِيًّا مِنِّي وَأَنَا مِنْهُ، وَهُوَ وَلِيٌّ كُلِّ مُؤْمِنٍ مِنْ بَعْدِي)). (اسنادہ صحیح) سلسلة الاحاديث الصحيحة (۲۲۲۳)۔

ترجمہ: روایت ہے عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے کہ انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے ایک لشکر روانہ فرمایا اور علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو اس پر عامل کیا اور وہ گئے اس لشکر میں پھر لے لی انہوں نے مال غنیمت سے ایک لونڈی لوگوں نے اسے برا جانا اور چار صحابیوں نے اقرار کیا کہ ملاقات کے وقت آپ کو خبر کریں گے اور مسلمانوں کی عادت تھی کہ جب سفر سے آتے پہلے آپ کو سلام کرتے پھر گھر جاتے غرض جب لشکر لوٹ آیا اور آپ پر سلام کیا ایک ان چار کا کھڑا ہوا اور عرض کی کہ یا رسول اللہ ﷺ دیکھئے علی رضی اللہ عنہ نے کیا کیا آپ نے منہ پھیر لیا پھر دوسرا کھڑا ہوا وہی کہا تیسرا اور چوتھا آپ نے سب سے منہ پھیر لیا اور چوتھے سے متوجہ ہوئے اور غضب آپ کے چہرہ سے معلوم ہوتا تھا اور تین بار فرمایا کیا جاتے ہو تم علی سے؟ علی مجھ سے ہے اور میں علی سے ہوں اور وہ دوست ہے ہر مؤمن کا بعد میرے۔

فائل : یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر جعفر بن سلیمان کی روایت سے۔



(۳۷۱۳) عَنْ أَبِي سَرِيحَةَ أَوْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ شَكَ شُعْبَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلَيْ مَوْلَاهُ)) .

(اسنادہ صحیح) سلسلۃ الاحادیث الصحیحة (۱۷۵۰) الروض النضیر (۱۷۱) تخریج المشکاة (۶۰۸۲)

ترجمہ: روایت ہے ابی سریحہ یا زید بن ارقم سے شعبہ کو شک ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جس کا میں دوست ہوں اس کا علی دوست ہے۔

فائل : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور روایت کی شعبہ نے یہ حدیث میمون بن عبد اللہ سے انہوں نے زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس کے اور ابوسریحہ کا نام حذیفہ ہے اور وہ بیٹے ہیں اسید کے اور وہ صحابی ہیں نبی ﷺ کے۔

مترجم: شیعہ جو اس حدیث سے استدلال کرتے ہیں ثبوت خلافت بلا فصل پر حضرت علیؑ کے یہ محض باطل ہے بچند وجوہ اول یہ کہ مولیٰ عربی میں بہت معنوں پر آتا ہے اور اطلاق اس کا کبھی رب پر اور کبھی مالک اور سید پر اور کبھی منعم علیہ و متفق اور ناصر و محبت اور تابع جارا بن حکم حلیف عقیدہ چند عبد معنق اور منعم پر آتا ہے پس تخصیص ایک معنی کی بغیر کسی تخصیص کے باطل ہے اور لفظ کثیر المعنی سے خاص آئینہ معنی مراد لینا خلاف ہر عاقل ہے۔

دوسرے یہ کہ قطع نظر ان معانی کثیرہ متحملہ کے ہم نے یہ بھی تسلیم کیا کہ مولیٰ سے خلیفہ ہی مراد ہے مگر اس سے پھر ثبوت خلافت بلا فصل کا محال ہے اور مطلق ثبوت خلافت محل خلاف نہیں۔

تیسرے یہ کہ مولیٰ کا مصدر بھی مختلف ہے کبھی وہ مشتق ہوتا ہے ولایت سے جو بفتح ہے اور یہ مستعمل ہے نصب اور نصرت اور عتق میں پس اس صورت میں دلالت اس کی امارت اور حکومت پر ہو ہی نہیں سکتی اور کبھی ولایت سے جو باکسر ہے کہ اس کے معنی امارت کے ہیں اس صورت میں پھر وہی اشکال درپیش ہے کہ امارت مطلقہ سے اثبات امارت مقیدہ کا محال ہے۔ انتہی ما قال المترجم۔



(۳۷۱۴) عَنْ عَلِيٍّ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((رَحِمَ اللَّهُ أَبَاهُ الْكَرِيمُ، وَوَجَنِي ابْنَتَهُ، وَحَمَلَنِي إِلَى دَارِ الْهَجْرَةِ، وَأَعْتَقَ بَلَاءًا مِنْ مَالِهِ. رَحِمَ اللَّهُ عَمْرَ يَقُولُ الْحَقُّ وَإِنْ كَانَ مُرًّا. تَرَكَهُ الْحَقُّ وَمَالَهُ صَدِيقٌ. رَحِمَ اللَّهُ عُثْمَانَ تَسْتَحْيِيهِ الْمَلَائِكَةُ. رَحِمَ اللَّهُ عَلِيًّا اللَّهُمَّ أَدِرِ الْحَقَّ مَعَهُ حَيْثُ دَارَ)) .

[ضعیف جداً] سلسلۃ الاحادیث الضعیفۃ (۶۰۹۴) المشکاة (۶۱۲۵) . (اس میں البخاری بن نافع ضعیف ہے)

ترجمہ: روایت ہے حضرت علیؑ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے رحمت کرے اللہ تعالیٰ ابوبکر رضی اللہ عنہ پر کہ بیاہ دی انہوں نے مجھے لڑکی اپنی اور لے آئے مجھ کو ہجرت کے گھر اور آزاد کیا بلال رضی اللہ عنہ کو اپنے مال سے رحمت کرے اللہ تعالیٰ عمرؓ پر کہ حق بات کہتا ہے اگر چہ ناگوار ہو کسی کو حق نے اس کو ایسے حال میں چھوڑا کہ اس کا کوئی دوست نہیں یعنی سوا اللہ تعالیٰ اور رسول کے اور رحمت

کرے اللہ تعالیٰ عثمان پر کہ حیا کرتے ہیں اس سے فرشتے اور رحمت کرے اللہ تعالیٰ علیٰ پر کہ یا اللہ حق اس کے ساتھ رہے وہ جہاں کہیں ہو۔

فائل: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو گرا سی سند سے۔

مترجم: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو معاملات حضرت علیؑ کے زمان خلافت میں ہوئے اور جن لوگوں نے آپ سے خلاف کیا مثل معاویہ وغیرہ نے اس میں حق حضرت علیؑ کی طرف تھا اس لیے کہ دعا آپ کی مقبول ہے اور ان لوگوں سے جنہوں نے آپ کا خلاف کیا خطائے اجتہادی ہوئی اور خطائے اجتہادی محل طعن نہیں پس طعن اصحاب پر مقدمہ رفض ہے خواہ معاویہؓ ہوں یا کوئی اور۔



(۳۷۱۵) عَنْ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ بِالرَّحْبَةِ فَقَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ خَرَجَ إِلَيْنَا نَاسٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ فِيهِمْ سَهْلُ بْنُ عَمْرٍو وَأَنَاسٌ مِنْ رُؤَسَاءِ الْمُشْرِكِينَ فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! خَرَجَ إِلَيْكَ نَاسٌ مِنْ أبنَائِنَا وَإِخْوَانِنَا وَأَرْقَانِنَا وَلَيْسَ لَهُمْ فَهْمٌ فِي الدِّينِ، وَإِنَّمَا خَرَجُوا فِرَارًا مِنْ أُمُورِنَا وَضِيَاعِنَا فَأَرَدُوهُمْ إِلَيْنَا فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُمْ فَهْمٌ فِي الدِّينِ سَنَفْقَهُهُمْ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ لَتَسْتَهْنَأَنَّ أَوْ لَيَبْعَثَنَّ اللَّهُ عَلَيْكُمْ مَنْ يَضْرِبُ رِقَابَكُمْ بِالسَّيْفِ عَلَى الدِّينِ، قَدْ أَمْتَحَنَ اللَّهُ قُلُوبَهُمْ عَلَى الْإِيمَانِ)) قَالُوا: مَنْ هُوَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ فَقَالَ لَهُ أَبُو بَكْرٍ: مَنْ هُوَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ وَقَالَ عُمَرُ: مَنْ هُوَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: ((هُوَ خَاصِصُ النَّعْلِ)) وَكَانَ أُعْطِيَ عَلِيًّا نَعْلَهُ يَخْصِفُهَا، قَالَ: ثُمَّ التَفَتَ إِلَيْنَا عَلِيٌّ فَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَّبِعُوا مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ)) . (ضعيف الاسناد) لكن

الجملة الأخيرة منه صحيحة متواترة [اس میں شریک القاضی مدلس ہے اور عن سے روایت کر رہا ہے]

ترجمہ: روایت ہے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے کہ انہوں نے کہا جبہ کوفہ میں کہ حدیبیہ کے دن ہماری طرف کئی مشرک نکلے کہ ان میں سہیل بن عمرو اور کئی سردار مشرکوں کے تھے اور انہوں نے کہا یا رسول اللہؐ کی شخص ہمارے بیٹوں بھائیوں اور غلاموں میں سے آپ کی طرف نکلے ہیں کہ ان کو دین کی سمجھ نہیں اور ہمارے اسوال اور ضیاع میں سے بھاگ گئے ہیں سو ہم کو پھر دیکھیے کہ اگر ان کو دین کی سمجھ نہیں تو ہم انہیں سمجھا دیں گے آپ نے فرمایا کہ اے گروہ قریش کے کہ تم اپنی نفسانیت سے باز آؤ ورنہ اللہ تعالیٰ ایسے لوگ تم پر بھیجے گا جو تمہاری گردن پر دین کی تلوار مارے اور اللہ نے آزمایا ان کے دلوں کو ایمان پر لوگوں نے عرض کی کہ وہ کون ہے یا رسول اللہؐ اور ابو بکر رضی اللہ عنہ نے بھی اور عمرؓ نے بھی عرض کی کہ کون ہے یا رسول اللہؐ آپ نے فرمایا کہ وہ جوئی ٹانگنے والا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اپنی جوتی ٹانگنے کو دی تھی راوی نے کہا کہ پھر علیؑ ہم سے متوجہ ہوئے اور کہا کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ جو مجھ پر جھوٹ باندھے اپنی جگہ دوزخ میں ڈھونڈ لے۔

فائل: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے گرا سی سند سے ربعی کی روایت سے کہ وہ علیؑ سے روایت کرتے ہیں۔

انصار کا قول کہ ہم لوگ پہنچاتے منافقین کو کہ وہ عداوت رکھتے ہیں علی بن ابی طالب سے
(۳۷۱۶) عَنْ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ : ((اَنْتَ مِنِّيْ وَاَنَا مِنْكَ)) وفي الحديث

بیترجمہ: روایت ہے براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے کہ نبی کریم ﷺ سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے ہوں۔



ترجمہ: روایت ہے کہ ابوسعید خدریؓ نے فرمایا ہم لوگ انصار کے ہیں پہچانتے ہیں منافقوں کو کہ وہ عداوت رکھتے ہیں حضرت علی بن ابی طالبؓ سے۔

فائدہ : یہ حدیث غریب ہے اور کلام کیا شعبہ نے ابوہارون عبدی میں اور مروی ہوئی یہ حدیث اعمش سے انہوں نے روایت کی ابو صالح سے انہوں نے ابوسعید سے۔



بیترجمہ: روایت ہے ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے دوست نہیں رکھتا علی رضی اللہ عنہ کو کوئی منافق اور دشمن نہیں رکھتا ان کو کوئی مؤمن۔

فائدہ : اس باب میں علی رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے۔



(۳۷۱۸) عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((إِنَّ اللَّهَ أَمَرَنِي بِحَبِّ أَرْبَعَةٍ وَأَخْبَرَنِي أَنَّهُ يُحِبُّهُمْ)) ،
قِيلَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ سَمِّهِمْ لَنَا؟ قَالَ : ((عَلَيَّ مِنْهُمْ)) يَقُولُ ذَلِكَ ثَلَاثًا ((وَأَبُو ذَرٍّ وَالْمِقْدَادُ وَسَلْمَانُ ،
وَأَمَرَنِي بِحُبِّهِمْ وَأَخْبَرَنِي أَنَّهُ يُحِبُّهُمْ)) . (اسنادہ ضعیف) سلسلۃ الاحادیث الضعیفہ (۱۵۴۹) (اس کی سند
شریک قاضی کی تدلیس کی وجہ سے ضعیف ہے)

ترجمہ: روایت ہے بریدہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے مجھے حکم کیا ہے چار شخصوں کی محبت کا اور خبر دی کہ وہ بھی انہیں دوست رکھتا ہے لوگوں نے عرض کی اے رسول اللہ کے ان کے نام فرمائیے آپؐ نے فرمایا علیؓ ان میں سے ہیں یہ تین بار فرمایا اور نام لیتے تھے ابوذرؓ مقدادؓ اور سلمانؓ رضی اللہ عنہم کا اور فرماتے تھے کہ حکم کیا مجھ کو ان کی محبت کا اور خبر دی کہ وہ بھی ان سے محبت رکھتا ہے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مکر شریک کی روایت سے۔



(۳۷۱۹) عَنْ حُبَيْبِ بْنِ جُنَادَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((عَلِيٌّ مِنِّي وَأَنَا مِنْ عَلِيٍّ وَلَا يُودِي عَنِّي إِلَّا أَنَا أَوْ عَلِيٌّ)) . (اسنادہ حسن) مشکاة المصابيح (۶۰۹۲) صحيح الجامع الصغير (۴۰۹۱) سلسلة الاحاديث الصحيحة (۱۹۸۰) ظلال الحنة (۱۱۸۹)

ترجمہ: روایت ہے حبیب بن جنادہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ علیؓ مجھ سے ہے اور میں علیؓ سے ہوں اور صلح اور عہد نقض وغیرہ کو میری طرف سے کوئی اقدام نہیں کر سکتا مگر میں یا علیؓ اور (یہ آپؐ نے جب فرمایا کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ علی رضی اللہ عنہ کو روانہ کیا کہ وہ مشرکوں کو مقدمہ براءت کا سنا دیں)۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے۔



(۳۷۲۰) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : أَخَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَيْنَ أَصْحَابِهِ فَجَاءَ عَلِيٌّ تَذَمُّعُ عَيْنَاهُ فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَخَيْتَ بَيْنَ أَصْحَابِكَ وَلَمْ تُؤَاجِ بَيْنِي وَبَيْنَ أَحَدٍ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((أَنْتَ أَخِي فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ)) . (اسنادہ ضعیف) تخريج المشكاة (۶۰۹۳) (اس میں حکیم بن جبیر راوی ضعیف ہے)۔

ترجمہ: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ نے اپنے اصحاب کے درمیان بھائی چارہ قائم فرمایا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ روتے ہوئے آئے اور کہا اے اللہ کے رسول آپؐ نے آپس میں بھائی بھائی بنا دیا اور مجھے کسی کا بھائی نہ کیا تو آپؐ نے فرمایا تم دنیا اور آخرت میں میرے بھائی ہو۔



(۳۷۲۱) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ : كَانَ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ طَيْرٌ فَقَالَ : ((اللَّهُمَّ إِنِّي بِأَحَبِّ خَلْقِكَ إِلَيْكَ يَا كُلُّ مَعِي هَذَا الطَّيْرِ)) فَجَاءَ عَلِيٌّ فَأَكَلَ مَعَهُ .

(اسنادہ ضعیف) تخريج المشكاة (۶۰۹۴) (ابن جوزی نے اس کو موضوع قرار دیا ہے)

تَرْجَمَہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہا کہ میں آپ کے پاس تھا کہ آپ نے دعا کی کہ یا اللہ لے آ میرے پاس اس شخص کو جو ساری مخلوق سے زیادہ تیرا دوست ہو کہ وہ میرے ساتھ اس پرندہ کا گوشت کھائے پھر علی حاضر ہوئے اور انہوں نے آپ کے ساتھ کھایا۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو سدی کی روایت سے مگر اسی سند سے اور مروی ہوئی یہ حدیث انسؓ سے کئی سندوں سے اور سدی کا نام اسماعیل بن عبد الرحمنؓ ہے اور انہوں نے پایا ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو اور دیکھا ہے حسین بن علی رضی اللہ عنہ کو۔



(۳۷۲۲) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ هِنْدٍ الْحَمَلِيِّ قَالَ : قَالَ عَلِيٌّ كُنْتُ إِذَا سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَعْطَانِي وَإِذَا سَكْتُ ابْتَدَأَنِي . (اسنادہ ضعیف) المشكاة (۶۰۹۵) اس میں انقطاع ہے۔ عبد اللہ بن عمرو بن ہند کا سیدنا علیؓ سے سماع ثابت نہیں۔

تَرْجَمَہ: عبد اللہ بن عمرو بن ہند حملی سے روایت ہے کہ حضرت علیؓ نے فرمایا جب میں رسول اللہ ﷺ سے کچھ مانگتا عنایت فرماتے تھے اور جب میں چپ رہتا تب بھی مجھے پہلے دیتے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے۔



(۳۷۲۳) عَنْ عَلِيٍّ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((أَنَا ذَارُ الْحُكْمَةِ وَعَلِيٌّ بَابُهَا)) . (اسنادہ ضعیف) تخریج المشكاة (۶۰۹۶) ضعیف الجامع الصغیر (۱۳۲۲) سلسلۃ الاحادیث الضعیفہ (۲۹۵۵) (اس میں محمد بن عمر بن الرومیٰ لین الحدیث ہے)

تَرْجَمَہ: روایت ہے حضرت علیؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں گھر ہوں حکمت کا اور علیؓ اس کا دروازہ ہیں۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے منکر ہے روایت کی بعضوں نے یہ حدیث شریک سے اور ذکر نہ کیا اس میں ضابطی کا اور نہیں جانتے ہم کسی کی روایت سے اس کو سوا شریک کے ثقات سے اور اس باب میں ابن عباس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔



(۳۷۲۴) عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ : أَمَرَ مَعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ سَعْدًا فَقَالَ : مَا مَنَعَكَ أَنْ تَسَبَّ أَبَا تَرَابٍ قَالَ : أَمَّا مَا ذَكَرْتُ ثَلَاثًا قَالَهُنَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَلَنْ أُسَبَّ لِأَنْ تَكُونَ لِي وَاحِدَةً مِنْهُنَّ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ، سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ لِعَلِيٍّ وَخَلَفَهُ فِي بَعْضِ مَعَاذِيهِ؟ فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ : يَا رَسُولَ اللَّهِ! تَخْلُقُنِي مَعَ النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ؟ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((أَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى إِلَّا أَنَّهُ لَا نُبُوَّةَ بَعْدِي)) . وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ يَوْمَ خَيْبَرٍ : ((لَأُعْطِيَنَّ الرَّأْيَةَ

رَجُلًا يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيُحِبُّهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ)). قَالَ: فَتَطَاوَلْنَا لَهَا فَقَالَ: ((ادْعُوا لِي عَلِيًّا))، قَالَ: فَاتَاهُ وَبِهِ رَمَدٌ فَبَصَقَ فِي عَيْنَيْهِ فَدَفَعَ الرَّايَةَ إِلَيْهِ فَفَتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِ، وَأَنْزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ: ﴿نَدُّعُ أَبْنَاءَنَا وَأَبْنَاءَكُمْ وَنِسَاءَنَا وَنِسَاءَكُمْ﴾ الْآيَةُ دَعَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلِيًّا وَفَاطِمَةَ وَحَسَنًا وَحُسَيْنًا فَقَالَ: ((اللَّهُمَّ هَؤُلَاءِ أَهْلِي)) . (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: روایت ہے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے کہ پوچھا معاویہ بن ابی سفیانؓ نے سعد کو کہ تم برا کیوں نہیں کہتے ابو تراب کو یعنی حضرت علی رضی اللہ عنہ کو کہا جب تک یاد رکھوں گا میں تین باتوں کو کہہا تھا ان کو رسول اللہ ﷺ نے تو نہیں برا کیوں گا ان کو ان میں سے ایک کو میرے واسطے ہونا اس سے اچھا ہے کہ میرے لیے سرخ اونٹ ہوں سنا میں نے رسول اللہ ﷺ کو اور مدینہ میں چھوڑا تھا ان کو آپ نے بعض مغازی میں، سوانہوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ آپ مجھے چھوڑے جاتے ہیں عورتوں اور لڑکوں کے ساتھ کیا میں جہاد کے لائق نہیں تو فرمایا آپ نے کیا تو راضی نہیں ہوتا اس درجہ عالیہ پر کہ تو میری جانب سے ایسا ہو جیسا موسیٰ کی جانب سے یعنی وہ بھی کوہ طور جاتے وقت حضرت ہارون کو بنی اسرائیل میں خلیفہ کر گئے تھے مگر فرق اتنا ہے کہ نبوت میرے بعد کسی کو نہیں دوسرے یہ سنا میں نے کہ فرماتے تھے خیر کے دن کہ آج جھنڈا لڑائی کا ایسے مرد کو دوں گا کہ وہ اللہ اور رسول کو دوست رکھتا ہے اور اللہ و رسول اس کو دوست رکھتے ہیں۔ کہا راوی نے پھر رغبت کی ہم سب لوگوں نے اس کی اور آپ نے فرمایا کہ بلاؤ میرے پاس علی کو اور وہ حاضر ہوئے اور ان کی آنکھیں دکھتی تھیں پس آپ نے لب مبارک ڈال دیا ان کی آنکھ میں اور دے دیا جھنڈا ان کو اور فتح دی اللہ نے ان کو تیسرے یہ کہ جب اتری آپ پر یہ آیت ﴿نَدُّعُ أَبْنَاءَنَا﴾ سے آخر تک بلایا رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی، فاطمہ، حسن اور حسین رضی اللہ عنہم کو اور فرمایا کہ یا اللہ یہ میرے گھر والے ہیں۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے اس سند سے۔

مترجم: یعنی حضرت معاویہؓ نے پوچھا کہ تم جو ان کے یعنی حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خطائے اجتہادی کا اظہار اور ہمارے اجتہاد کی کوئی خوبی بیان نہیں کرتے اس کا کیا سبب ہے نہ یہ کہ حکم کیا ہو معاویہؓ نے کہ ان کو برا کہو اس لیے کہ صحابہ اس نفسانیت سے پاک تھے اور حقانیت کے پتلے صرف مردان کی یہی تھی کہ ان کی خطا لوگوں سے بیان کرو اور ہمارا صواب چنانچہ حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ انہوں نے حضرت معاویہؓ اور ان کے لوگوں کے حق میں یہی فرمایا کہ ہمارے بھائیوں نے ہم پر بغاوت کی نہ یہ کہ ان کو منافق کہیں یا کافر افسوس ہے کہ ہمارے اس زمانہ کے بھائیوں میں تکفیر کا بازار اس قدر گرم ہے اور تکفیر اس قدر رازاں ہے کہ معاذ اللہ سعد نے ان کے جواب میں تین فضیلتیں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی بیان فرمائیں اور آپ نے ان کو اپنا خلیفہ فرمایا جیسے موسیٰ علیہ السلام حضرت ہارون کو خلیفہ کر کے کوہ طور پر تشریف لے گئے تھے اور آیت مذکور کو آیت مبالغہ کہتے ہیں پوری آیت یوں ہے۔ ﴿فَقُلْ تَعَالَوْا نَدُّعُ أَبْنَاءَنَا وَأَبْنَاءَكُمْ وَنِسَاءَنَا﴾

نَا وَنَسَائِكُمْ وَانْفُسَنَا وَانْفُسَكُمْ ثُمَّ نَبْتَهْلُ فَنَجْعَلُ لَعْنَةَ اللَّهِ عَلَى الْكَاذِبِينَ ﴿﴾۔ یعنی اگر پھر تمھ سے کوئی حجت کرے بعد اس علم کے جو تجھے آچکا ہو کہ ان سے کہ آؤ بلائیں ہم اپنے لڑکوں کو اور تمھارے لڑکوں اور اپنی عورتوں کو اور تمھاری عورتوں کو اور اپنی جانوں کو اور تمھاری جانوں کو پھر عاجزی کریں ہم دعا میں اور لعنت مانگیں ہم اللہ کی جھوٹوں کے لیے یعنی جو ہم میں سے جھوٹا ہو اس پر اللہ کی لعنت اور یہ آیت نصاریٰ نجران کے مقدمہ میں نازل ہوئی کہ جب عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں ان سے اور آپ سے تقریر ہوئی تو اللہ نے حکم مباہلہ کا اتارا اور انہوں نے آپس میں مشورہ کیا اور عاقب جو ان کا سردار اور عاقل اور ہوشیار تھا اس نے اپنی قوم سے کہا کہ اے لوگو تم بخوبی جانتے ہو کہ محمد ﷺ اللہ کا نبی ہے اور قسم ہے اللہ کی کہ کسی نے نبی سے لعان نہیں کیا آخر کو اس کا یہ حال نہ ہوا کہ بڑا ان کا جینے نہ پایا اور چھوٹا ان کا بڑھنے نہ پایا اور اگر تم ان سے ملا نہ کرو گے تو سب کے سب ہلاک ہو گے۔

اور آنحضرت ﷺ اپنی گود میں حسین رضی اللہ عنہ کو لے کر اور حسن رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر اس طرح حاضر ہوئے کہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا آپ کے پیچھے تھیں اور حضرت علیؑ ان کے پیچھے جب اسقف نجران نے ان کو دیکھا اپنی قوم سے کہا کہ میں ایسے پاکیزہ چہرے دیکھتا ہوں کہ اگر اللہ سے سوال کریں تو پہاڑ ٹل جائے تو تم مباہلہ نہ کرنا ورنہ ہلاک ہو جاؤ گے اور قیامت تک زمین پر نصرانی کا وجود نہ رہے گا پھر انہوں نے آپ سے عرض کی کہ ہم مناسب جانتے ہیں کہ آپ سے مباہلہ نہ کریں اور آپ ہم کو ہمارے دین پر اور ہم آپ کو آپ کے دین پر چھوڑ دیں آپ نے فرمایا کہ اگر مباہلہ سے تمہیں انکار ہے تو اسلام لاؤ کہ جو مسلمانوں کا حق ہے وہ تمہارا حق ہو اور جو ان پر واجب ہے وہ تم پر واجب ہو اور اگر تمہیں اسلام سے انکار ہے تو ہم تم سے لڑیں گے انہوں نے کہا ہم کو عرب سے لڑنے کی طاقت نہیں مگر آپ سے صلح کرتے ہیں کہ اگر آپ ہم سے نہ لڑیں اور ہمارے دین سے نہ پھریں تو ہم آپ کو ہر سال دو ہزار حلہ دیا کریں گے ایک ہزار صفر میں اور ایک ہزار ربیع میں پھر اس پر صلح ٹھہر گئی اور مباہلہ اب بھی جائز ہے۔ چنانچہ ابن تیمیہ وغیرہ رحمہ اللہ نے منکران صفات سے رکن و مقام کے درمیان میں مباہلہ کرنا چاہا ہے مگر وہ بھی نجرانیوں کی طرح مباہلہ سے ڈر گئے ہیں اور مثبتان صفات سے مباہلہ نہ کر سکے۔



(۳۷۲۵) عَنْ الْبَرَاءِ قَالَ: بَعَثَ النَّبِيُّ ﷺ جَيْشَيْنِ وَأَمَرَ عَلَى أَحَدِهِمَا عَلِيٌّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ وَعَلَى الْآخَرِ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ وَقَالَ: إِذَا كَانَ الْقِتَالُ فَعَلِيٌّ، قَالَ: فَأَفْتَتَحَ عَلِيٌّ حِصْنًا فَأَخَذَ مِنْهُ جَارِيَةً فَكَتَبَ مَعِيَ خَالِدٌ كِتَابًا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ يَشِيءُ بِهِ، قَالَ: فَقَدِمْتُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَرَأَ الْكِتَابَ فَتَغَيَّرَ لَوْنُهُ ثُمَّ قَالَ: ((مَا تَرَى فِي رَجُلٍ يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيُحِبُّهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ))، قَالَ: قُلْتُ: أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ غَضَبِ اللَّهِ وَمِنْ غَضَبِ رَسُولِهِ وَإِنَّمَا أَنَا رَسُولٌ فَسَكَتَ. (ضعيف الاسناد) [ومضی برقم (۱۷۰۴)]

ترجمہ: روایت ہے براء بن عازبؓ سے کہ بھیجا نبی ﷺ نے دو لشکروں کو اور ایک پر علیؑ کو امیر کیا دوسرے پر خالد کو اور فرمایا جب

لڑائی ہو تو حاکم علی ہیں تو فتح کیا حضرت علیؑ نے ایک قلعہ اور لے لی ایک لونڈی یعنی مال غنیمت سے تو لکھ بیجا میرے ساتھ خالد بن ولیدؓ نے ایک خط آپ کی خدمت میں کہ چغل خوری کی اس میں یعنی حضرت علیؑ کی تو میں آیا آپ ﷺ کے پاس اور آپؐ نے خط پڑھوا کر سنا اور رنگ آپ کا متغیر ہو گیا اور مجھ سے فرمایا کیا چاہتا ہے تو اس شخص کے حق میں جو اللہ اور رسول کو دوست رکھتا ہے اور اللہ اور رسول اس کو دوست رکھتے ہیں میں نے کہا اللہ کی پناہ میں آتا ہوں اس کے اور اس کے رسول کے غضب سے اور میں تو قاصد ہوں یعنی میرا کیا قصور ہے آپؐ چپ ہو رہے۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے یعنی حضرت علیؑ بنی اللہ امیر تھے ان کو اختیار تھا اگر ایک لونڈی لے لی تو کیا ہوا اور آپؐ ان پر حاکم تھے آپؐ نے اسے جائز رکھا حاکم کو اختیار ہے کہ مال غنیمت سے جس کو چاہے کچھ اس کے حسن خدمت کی نظر سے دے دے اور حضرت خالد بن ولیدؓ کو یہ مسئلہ نہ معلوم ہوگا اس لیے آپؐ سے اطلاع کر دی۔



(۳۷۲۶) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ : دَعَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَلِيًّا يَوْمَ الطَّائِفِ فَأَنْتَحَاهُ فَقَالَ النَّاسُ : لَقَدْ طَالَ نَحْوَاهُ مَعَ أَبِي عَمِّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((مَا أَتَتْجِيئُهُ وَلَكِنَّ اللَّهَ أَتَنَجَّاهُ)) . (اسنادہ ضعیف) تخریج المشكاة (۶۰۹۷) سلسلة الاحادیث الضعيفة (۳۰۸۴) ضعیف الجامع الصغير (۵۰۲۲)

ترجمہ: روایت ہے جابرؓ سے کہا انہوں نے کہ بلایا رسول اللہ ﷺ نے حضرت علیؑ کو طائف کے دن اور ان سے سرگوشی کی تو لوگ کہنے لگے آج آپؐ نے اپنے چچیرے بھائی کے ساتھ بہت دیر تک سرگوشی کی تو آپؐ نے فرمایا میں نے ان سے سرگوشی نہیں کی اللہ نے خود ان سے سرگوشی کی۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اس طرح کی روایت سے اور روایت کی ابن فضیل کے سوا اور لوگوں نے بھی اس طرح سے اور مراد اس قول کے کہ اللہ نے خود ان سے سرگوشی کی یہ ہے کہ اس نے مجھ کو حکم دیا کہ میں ان سے کان میں کچھ کہہ دوں۔



(۳۷۲۷) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِعَلِيٍّ : ((يَا عَلِيُّ! لَا يَجِلُّ لِأَحَدٍ أَنْ يُجَنَّبَ فِي هَذَا الْمَسْجِدِ غَيْرِي وَغَيْرُكَ)) قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ : قُلْتُ لِضَرَّارِ بْنِ صُرَدٍ مَا مَعْنَى الْحَدِيثِ؟ قَالَ : لَا يَجِلُّ لِأَحَدٍ يَسْتَطْرِقُهُ جُنْبًا غَيْرِي وَغَيْرُكَ .

(اسنادہ ضعیف) تخریج المشكاة (۶۰۹۸) الضعيفة (۴۹۷۳) (اس میں عطیہ عوفی راوی ضعیف ہے)

ترجمہ: روایت ہے ابو سعیدؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے حضرت علیؑ سے کہ جائز نہیں میرے اور تیرے سوا کسی کو کہ جب رہے اس مسجد میں علی بن منذرؓ نے کہا میں نے ضرار بن صرد سے اس کے معنی پوچھے تو انہوں نے کہا اس سے مراد یہ ہے کہ حلال

نہیں کسی کو حالت جنابت میں اس مسجد سے گزر جائے حضرت اُورعلیٰ کے سوا۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے اور محمد بن اسماعیل بخاری نے اس حدیث کا مضمون سنا اور غریب جانا۔

مترجم: غرضیکہ یہ بھیہ ہے آنحضرت ﷺ کا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کا کہ وہ حالت جنابت میں مسجد نبوی سے ہو کر چلے جائیں اور کسی کو جائز نہیں۔



(۳۷۲۸) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ : بُعِثَ النَّبِيُّ ﷺ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَصَلَّى عَلَيَّ يَوْمَ الْاِثْنَاءِ .

(ضعیف الاسناد) (اس میں مسلم الملایٰ ضعیف ہے)۔

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک سے کہ مبعوث ہوئے نبی ﷺ دو شنبہ کو اور نماز پڑھی حضرت علیؑ نے سہ شنبہ کو۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر مسلم اعمرو کی روایت سے اور مسلم اعمرو محدثین کے نزدیک قوی نہیں اور مروی ہوئی یہ حدیث مسلم سے انہوں نے روایت کی جبہ سے انہوں نے علیؑ سے مانند اس کے۔



(۳۷۲۹) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ هِنْدٍ الْجَمَلِيِّ قَالَ : قَالَ عَلِيٌّ : كُنْتُ إِذَا سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ

أَعْطَانِي، وَإِذَا سَكْتُ أَبْتَدَأَنِي . (اسنادہ ضعیف) تخريج المشكاة (۶۰۹۵) ضعیف الجامع الصغیر (۶۰۸۷) اس میں انقطاع ہے۔ عبد اللہ بن عمرو بن ہند کا سیدنا علیؑ سے سماع ثابت نہیں۔

ترجمہ: عبد اللہ بن عمرو بن ہند سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا جب میں رسول اللہ ﷺ سے مانگتا تو آپ مجھے عطا کرتے اور جب میں خاموش رہتا تو بھی پہلے عطا کرتے۔



(۳۷۳۰) عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِعَلِيٍّ : ((أَنْتَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى)).

(اسنادہ صحیح) سلسلة الاحاديث الصحيحة (۳۳۵/۴)

ترجمہ: روایت ہے سعدؓ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا حضرت علی رضی اللہ عنہ سے تم مجھ سے ایسے ہو جیسے ہارون موسیٰ سے یعنی خلیفہ ہو۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہوئی یہ سعدؓ سے انہوں نے روایت کی نبی ﷺ سے کئی سندوں سے اور یحییٰ بن سعید انصاری کی روایت سے یہ غریب بھی جاتی ہے۔



(۳۷۳۱) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِعَلِيٍّ: ((أَنْتَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى إِلَّا أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي)). (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: روایت ہے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا حضرت علیؑ سے کہ تم مجھ سے بمنزلہ ہارون کے ہو مگر اتنا ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا جیسے ہارون تھے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے اور اس بارے میں سعد بن زید بن ارقم، ابو ہریرہ اور ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے۔



(۳۷۳۲) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ - أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَ بِسَدِّ الْأَبْوَابِ إِلَّا بَابَ عَلِيٍّ. (اسنادہ صحیح) سلسلہ الاحادیث الضعیفہ، تحت الحدیث (۴۹۳۲، ۴۹۵۱)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے حکم فرمایا ان دروازوں کے بند کرنے کا جو مسجد نبوی میں تھے مگر دروازہ علی کا۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو شعبہ کی روایت سے اس اسناد سے مگر اسی وجہ سے۔



(۳۷۳۳) عَنْ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَحَدَ بَيِّدٍ حَسَنٍ وَحُسَيْنٍ قَالَ: ((مَنْ أَحَبَّنِي وَأَحَبَّ هَٰذَيْنِ وَأَبَاهُمَا وَأُمَّهُمَا كَانَ مَعِيَ فِي ذُرَجَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ)).

(اسنادہ ضعیف) سلسلہ الاحادیث الضعیفہ (۳۱۲۲) تخریج المختارہ (۳۹۲، ۳۹۷)

ترجمہ: روایت ہے علی بن ابی طالبؑ سے کہ نبی ﷺ نے ہاتھ پکڑا حسن اور حسین رضی اللہ عنہما کا اور فرمایا جو دوست رکھے مجھ کو اور ان دونوں کو اور ان کے باپ اور ماں کو ہوگا میرے ساتھ میری جگہ میں قیامت میں۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو جعفر بن محمد کی روایت سے مگر اسی سند سے۔

مترجم: اے اللہ تو گواہ ہے کہ یہ تیرا عاجز غلام تیرے فضل و کرم سے تیرے رسول کو اور حسین اور حضرت علی رضی اللہ عنہما کو اور آپ کی نعت جگر سیدہ فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا اور تمامی اصحاب رسول کو سارے جہان سے زیادہ دوست رکھتا ہے اور ان کے سنن سنہ کو تمامی عادات اور رسوم پر ترجیح دیتا ہے اور جب ان کی سنت مل جاتی ہے سارے عالم کے اقوال و افعال و مرغوبات پر پشت مارتا ہے اور یہ سب تیرا فضل ہے اور امید رکھتا ہے تیرے کرم سے کہ اسی پر میرا خاتمہ اور حشر و فخر ہو اللہم کما جمعتننی بین حدیث نبیک و سننہ فی الدنیا فأجمع بینی و بینہ فی العقبی برحمتک و کرمک امین یا مجیب الداعین۔



(۳۷۳۴) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: أَوَّلُ مَنْ صَلَّى عَلَيَّ.

(اسنادہ صحیح) سلسلہ الاحادیث الضعیفہ، تحت الحدیث (۴۹۳۲)۔

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ پہلے جس نے نماز پڑھی مؤمنوں میں حضرت علیؑ ہیں۔
فائدہ: یہ حدیث غریب ہے اس سند سے نہیں جانتے ہم اس کو شعبہ سے کہ وہ روایت کرتے ہوں ابولج سے مگر محمد بن حمید کی روایت سے اور ابولج کا نام یحییٰ بن ابی سلیم ہے اور بعض علمائے محدثین نے کہا ہے کہ پہلے جو اسلام لائے مردوں سے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں اور اسلام لائے حضرت علی رضی اللہ عنہ جب وہ آٹھ برس کے تھے اور عورتوں میں سب سے اول خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا ایمان لائیں۔



(۳۷۳۵) عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمٍ يَقُولُ: أَوَّلُ مَنْ أَسْلَمَ عَلِيٌّ، قَالَ عَمْرُو بْنُ مُرَّةٍ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِابِرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ فَأَنْكَرَهُ وَقَالَ: أَوَّلُ مَنْ أَسْلَمَ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ.

(اسنادہ صحیح) سلسلۃ الاحادیث الضعیفۃ تحت الحدیث: ۴۱۳۹.

ترجمہ: روایت ہے زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے کہا کہ اول جو اسلام لایا علیؑ ہیں عمرو بن مرہ نے کہا کہ میں نے اس کا ذکر ابراہیم نخعی سے کیا تو انہوں نے اس کو منکر جانا اور کہا کہ اول جو اسلام لائے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں، یعنی لڑکوں میں اول حضرت علیؑ، اور بوڑھے مردوں میں حضرت صدیق رضی اللہ عنہ ہیں۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابوحزہ کا نام طلحہ بن زید ہے۔



(۳۷۳۶) عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: لَقَدْ عَاهَدَ إِلَيَّ النَّبِيُّ ﷺ النَّبِيُّ الْأُمِّيُّ أَنَّهُ لَا يُحِبُّكَ إِلَّا مُؤْمِنٌ وَلَا يُبْعِضُكَ إِلَّا مُنَافِقٌ. قَالَ عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ: أَنَا مِنَ الْقَرْنِ الَّذِينَ دَعَا لَهُمُ النَّبِيُّ ﷺ.

(اسنادہ صحیح) سلسلۃ الاحادیث الصحیحة (۱۷۲۰)

ترجمہ: روایت ہے حضرت علیؑ سے کہ فرمایا مجھ سے نبی ﷺ نے جو نبی امی تھے کہ دوست نہ رکھے گا تجھ کو مگر وہی جو مؤمن ہوگا اور بعض نہ رکھے گا تجھ سے مگر وہی جو منافق ہوگا۔ عدی بن ثابت نے کہا کہ میں اس قرن میں ہوں جن کے لیے آپ نے دعا کی یعنی قرونِ مشہود بالآخر میں ہوں۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔



(۳۷۳۷) عَنْ أُمِّ عَطِيَّةٍ قَالَتْ: بَعَثَ النَّبِيُّ ﷺ حَيْشًا فِيهِمْ عَلِيٌّ، قَالَتْ: فَسَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ رَافِعٌ يَدَيْهِ وَيَقُولُ: ((اللَّهُمَّ لَا تُمِيتْنِي حَتَّى تُرِيَنِي عَلِيًّا)).

(اسنادہ ضعیف) تخریج المشکاة (۶۰۹۹) (اس میں ابی الجراح اور ام شریل دونوں محمول ہیں)۔

ترجمہ: روایت ہے ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے کہ بھیجنا نبی ﷺ نے ایک لشکر کہ اس میں حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی تھے اور کہا انہوں نے کہ سنائیں نے کہ آپ ہاتھ اٹھا کر دعا کرتے تھے کہ یا اللہ نہ مار مجھ کو جب تک نہ دکھائے مجھ کو علی کو (یعنی آپ نے دعا کی کہ وہ زندہ لوٹ آئیں اس لیے کہ آخر میں ان سے بہت کام لینا ہے)۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے۔

ترجمہ: محامد حسنہ اور فضائل جلیلہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بھی بہت ہیں منجملہ ان کے یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے آپ قربت قریب رکھتے تھے اور شرافت نسب میں بہت عالی تھے چنانچہ نسب ان کا یہ ہے علی بن ابی طالب بن عبدالمطلب اور ماں ان کی فاطمہ بیٹی اسد کی اور وہ بیٹے ہاشم کے ہیں ابو عمر نے کہا ہے کہ وہ پہلی ہاشمیہ ہیں کہ انہوں نے ہاشمی کو جنا غرض حضرت مرتضیٰ اور ان کے بھائی پدر اور مادر دونوں کی طرف سے ہاشمی ہیں اور ان کے بعد حضرت حسنین رضی اللہ عنہما اور ان کے بعد امام محمد باقر اور عبد اللہ محض اور بھائی ان کے سب دونوں طرف سے ہاشمی ہیں اور جناب رسول اللہ ﷺ نے ان کی والدہ یعنی فاطمہ کے لیے فرمایا کہ میری ماں کے انتقال کے بعد وہی میری ماں تھیں کہ ابوطالب کے ہاں جب دعوت ہوتی تو وہ ہم کو کھانے پر جمع کرتیں اور فاطمہ میرے لیے اس میں کچھ بچا رکھتیں کہ میں پھر کھاتا۔ روایت کیا اس کو حاکم نے اور ان کے افضل مناقب سے عجیب امر یہ ہے کہ پیدائش جوف کعبہ میں ہوئی اور آنحضرت ﷺ صغریٰ سے ان کی پرورش کے متکفل ہوئے اور آنحضرت جب نماز کا وقت آتا ابتدائے نبوت میں گھائیوں کی طرف مکہ کے نکل جاتے اور علی بن ابی طالب بھی ان کے ساتھ اپنے باپ سے چھپ کر چلے جاتے اور وہاں نماز ادا کرتے شام تک ایک دن ابوطالب اس پر مطلع ہو گئے اور وہ دونوں نماز ادا کرتے تھے انہوں نے آپ سے پوچھا کہ یہ کون سا دین ہے جس پر تم چلتے ہو آپ نے فرمایا کہ اے چچا یہ اللہ کا اور فرشتوں کا رسولوں ہمارے دادا حضرت ابراہیم علیہ السلام کا دین ہے اور اللہ نے مجھے اس کے ساتھ مبعوث کیا ہے اور ان کو دعوت کی انہوں نے کہا اے میرے بھتیجے یہ تو مجھ سے نہیں ہو سکتا کہ میں اپنے ماں باپ کا دین چھوڑ دوں مگر قسم ہے اللہ کی کہ جب تک جیوں گا کوئی تمہیں ایذا نہیں دے سکے گا۔ اور مروی ہوا ہے کہ انہوں نے حضرت علیؑ سے کہا کہ اے بیٹے یہ کیا دین ہے جس پر تم چلتے ہو انہوں نے کہا اے میرے باپ میں ایمان لایا ہوں رسول اللہ ﷺ پر اور تصدیق کی ہے ان کی اور ان کے ساتھ نماز پڑھتا ہوں اور ان کا تابع ہوں تو ابوطالب نے کہا وہ تجھے خیر کے سوا اور کچھ نہ بتائے گا تو تو ان کا ساتھ کبھی نہ چھوڑنا۔ سبحان اللہ کیا اچھی بات کہی اور جب ابوطالب کا انتقال ہوا اور حضرت علیؑ نے ان کو غسل دیا آنحضرت ﷺ نے حضرت علیؑ کے لیے ایسی دعائے خیر دی اور تسلی فرمائی کہ وہ فرماتے ہیں وہ دعا مجھے سرخ اونٹوں سے بھی زیادہ پیاری ہے۔

اور جب آنحضرت ﷺ نے ارادہ ہجرت مصمم کیا حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرمایا کہ میرے بستر پر سو رہو وہ سو رہے اور اپنی جان عزیز آنحضرت ﷺ پر قربان کی اور آپ ﷺ کی ردائے مبارک اوڑھ لی کہ کافروں کو دھوکا دے اور آپ تشریف لے گئے پھر بعد چند روز کے علی رضی اللہ عنہ بھی ہجرت کر کے حاضر خدمت ہو گئے اور جب صحابہ میں مواخات واقع ہوئی آپ نے ان کو اپنا بھائی فرمایا۔ چنانچہ

روایت اس کی اوپر گزری اور مشہد بدر میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بڑے فضائل حاصل ہوئے۔

اول یہ کہ جب موضع بدر میں پہنچے چند لوگوں کو آپؐ نے خبر کفار دریافت کرنے کو روانہ کیا حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی ان میں تھے۔
 ثانیاً یہ کہ ہنگامِ مقاتلہ جب تین کفار لشکر سے نکلے اور مسلمانوں نے ان کا مدافعہ کیا حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی ان میں تھے۔
 ثالثاً یہ کہ جراثیل یا میکاٹیل ان کے ساتھ تھے۔ روایت کیا اس کو حاکم نے اور بڑی فضیلت آپؐ کی یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی لخت جگر نور چشم پدر فاطمہ رضی اللہ عنہا کو ان کے نکاح میں دیا اور مشہد احد میں بھی آپؐ کو بڑے فضائل ہاتھ آئے چنانچہ جب مصعب بن عمیر صاحب لواء شہید ہوئے آپؐ نے لوائے محمدی آپؐ کے ہاتھ میں دیا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے قریش کے صاحب لواء کو واصل جہنم کیا اور بعد ختم غزوہ کے جب زخم مبارک آنحضرت ﷺ کا دھویا جاتا تھا تو خدمت آپاشی کی حضرت علی کو تھی اور خندق کے دن جب کفار خندق سے پار چلے آئے حضرت علیؑ نے بکمال شجاعت عمرو بن عبدود کو روانہ جہنم فرمایا اور اس سے کفار کی کمر ٹوٹ گئی۔
 اور بیعت الرضوان میں بھی حاضر تھے اور نامہ صلح آپؐ کے دست مبارک سے لکھا گیا۔

فقیر مترجم کہتا ہے کہ میں نے اس روایت کو لکھا اللہ کا فضل بہت وسیع ہے امید ہے کہ مجھے بھی اس سے زلہ ربائی کا درجہ عنایت فرمائے اور غزوہ خیبر میں رایت فتح آپؐ ہی کے ہاتھ میں تھا۔ چنانچہ روایت اس کی اوپر گزری اور اس غزوہ میں آپؐ نے بڑی شجاعت اور دلادوری فرمائی کہ سپر آپؐ کی ٹوٹ گئی تھی آپؐ نے اس کے عوض ایک دروازہ اکھاڑ لیا اور سپر بنالیا یہاں تک کہ فتح نمایاں ظاہر ہوئی ابورافع فرماتے ہیں کہ ہم سات آدمی چاہتے تھے کہ اس کو الٹیں تو اسے الٹ نہ سکے اور مہابلہ کے وقت آپؐ نے ان کو اپنا اہل فرمایا۔ چنانچہ تفصیل اس کی اوپر گزری۔ غرض فضائل اور محامد آپؐ کے بہت ہیں جزاہ اللہ عنا خیر الجزا۔



۲۱۔ مناقبُ اَبی مُحَمَّدٍ طَلْحَةَ بْنِ عُبَیْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

مناقب طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ کے اور کنیت ان کی ابو محمد ہے

(۳۷۳۸) عَنْ الزُّبَیْرِ قَالَ: كَانَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ أُحُدٍ دُرْعَانٌ فَتَهَضَّ إِلَى الصَّخْرَةِ فَلَمْ يَسْتَطِعْ فَأَقْعَدَ تَحْتَهُ طَلْحَةَ، فَصَعِدَ النَّبِيُّ ﷺ حَتَّى اسْتَوَى عَلَى الصَّخْرَةِ، فَقَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: ((أَوْجَبَ طَلْحَةُ)). (اسنادہ حسن)

ترجمہ: روایت ہے زبیرؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ جنگ احد میں دو زر ہیں پہنے ہوئے تھے اور ایک پتھر پر چڑھنے لگے تو نہ چڑھ سکے پس بٹھایا طلحہ رضی اللہ عنہ کو اپنے نیچے اور چڑھ گئے تو سنا میں نے کہ فرماتے تھے واجب ہو چکی طلحہ کے لیے یعنی جنت۔
 فائلا: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔

مترجم: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ وہ جنتی ہیں اور جو معاملات ان کے اور حضرت علیؓ کے درمیان گزرے اللہ اسے معاف کرنے والا ہے۔



(۳۷۳۹) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ : ((مَنْ سَرَّهَ أَنْ يُنْظَرَ إِلَى شَهِيدٍ يَمْشِي عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ فَلْيَنْظُرْ إِلَى طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ)) .

(اسنادہ صحیح) سلسلۃ الاحادیث الصحیحة (۱۲۶)

ترجمہ: روایت ہے جابرؓ سے، کہا کہ سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے آپ نے فرمایا: جس کو خوش لگے کہ شہید کو زمین پر چلتا دیکھے تو طلحہ بن عبید اللہ کو دیکھے۔

فائل: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر صلت بن دینار کی روایت سے اور کلام کیا اس سے ان میں بعض اہل علم نے اور ضعیف کہا ہے ان کو اور کلام کیا ہے بعض نے صالح بن موسیٰ میں بھی۔



(۳۷۴۰) عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ قَالَ : دَخَلْتُ عَلَى مُعَاوِيَةَ قَالَ : أَلَا أُبَشِّرُكَ؟ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ : ((طَلْحَةُ مِمَّنْ قُضِيَ نَجَبُهُ)) . (اسنادہ حسن).

ترجمہ: روایت ہے موسیٰ بن طلحہ سے کہا انہوں نے کہ میں داخل ہوا حضرت معاویہؓ کے پاس اور انہوں نے کہا میں تجھے ایک بشارت دوں میں نے سنا ہے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے طلحہ ان میں ہیں جن کے حق میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ اپنا کام پورا کر چکے ہیں یعنی تائید دین پوری کر چکے اور حقوق ایمان پورے بجالا چکے۔



(۳۷۴۱) عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ يَقُولُ : سَمِعْتُ أُذُنِي مِنْ فِي رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ يَقُولُ : ((طَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ جَارَايَ فِي الْجَنَّةِ)) . (اسنادہ ضعیف) تحریج المشكاة (۶۱۲۳) سلسلۃ الاحادیث الضعیفہ (۲۳۱۱) (اس میں ابو عبد الرحمن بن منصور ضعیف ہے)

ترجمہ: روایت ہے علی بن ابی طالبؓ سے کہ کہا انہوں نے میرے کانوں نے سنا رسول اللہ ﷺ کے منہ مبارک سے کہ فرماتے تھے طلحہؓ اور زبیرؓ دونوں ہمسا یہ ہیں میرے یعنی جنت میں۔

فائل: یہ حدیث غریب ہے کہ نہیں جانتے ہم اس کو گرا سی سند سے۔



فضیلتوں کے بیان میں

جلد دوم

(۳۷۴۲) عَنْ طَلْحَةَ أَنَّ أَصْحَابَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالُوا لِأَعْرَابِيٍّ جَاهِلٍ: سَلِّهِ عَمَّنْ قَضَىٰ نَحْبَهُ، مَنْ هُوَ؟ وَكَانُوا لَا يَحْتَرِفُونَ عَلَىٰ مَسْئَلَتِهِ يُوقِرُونَهُ وَيَهَابُونَهُ فَسَأَلَهُ الْأَعْرَابِيُّ فَأَعْرَضَ عَنْهُ، ثُمَّ سَأَلَهُ فَأَعْرَضَ عَنْهُ، ثُمَّ سَأَلَهُ فَأَعْرَضَ عَنْهُ. ثُمَّ إِنِّي أَطَّلَعْتُ مِنْ بَابِ الْمَسْجِدِ وَعَلَىٰ ثِيَابٍ خُضْرٍ فَلَمَّا رَأَىٰ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((أَيْنَ السَّائِلُ عَمَّنْ قَضَىٰ نَحْبَهُ؟)) قَالَ الْأَعْرَابِيُّ: أَنَا، يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: ((هَذَا مِمَّنْ قَضَىٰ نَحْبَهُ)). (حسن صحيح)

ترجمہ: روایت ہے طلحہؓ سے کہ اصحاب رسول اللہ ﷺ نے ایک اعرابی نادان سے کہا کہ پوچھ تو آپ سے کہ وہ کون ہے جو اپنا کام پورا کر چکا اور وہ جرات نہ کرتے تھے آپ سے پوچھنے کی آپ کی توقیر کرتے تھے سو پوچھا آپ سے اعرابی نے اور آپ نے منہ پھیر لیا پھر پوچھا آپ نے منہ پھیر لیا پھر پوچھا آپ نے منہ پھیر لیا طلحہؓ نے کہا کہ میں پھر دروازہ سے مسجد میں آیا اور میں مہر کپڑے پہنے ہوئے تھا جب مجھ کو آپ نے دیکھا تو فرمایا کہ وہ پوچھنے والا کہاں ہے اعرابی نے کہا میں ہوں یا رسول اللہ آپ نے فرمایا یہ طلحہ انہیں لوگوں میں ہیں جو اپنا کام پورا کر چکے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر ابوکریب کی روایت سے کہ وہ یونس بن بکیر سے روایت کرتے ہیں۔ اور روایت کی کئی کبار محدثین نے ابوکریب سے یہی حدیث اور سنائیے نے محمد بن اسماعیل بخاری سے کہ وہ بھی روایت کرتے تھے اس کو ابوکریب سے اور کہا انہوں نے اس حدیث کو کتاب الفوائد میں۔



۲۲۔ باب: مَنَاقِبُ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

مناقب زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کے

(۳۷۴۳) عَنِ الزُّبَيْرِ، قَالَ: جَمَعَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَبُوهُ يَوْمَ قُرَيْظَةَ فَقَالَ: ((بَابِي وَأُمِّي)). (اسنادہ صحیح) ترجمہ: روایت ہے حضرت زبیرؓ سے کہ انہوں نے کہا جمع کیا میرے لیے رسول اللہ ﷺ نے اپنے ابوین بنی قریظہ کی لڑائی کے دن یعنی فرمایا کہ ماں باپ میرے تیرے اوپر خدا ہیں۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔



۲۳۔ باب: ((ان لكل نبي حواريا.....))

ہر نبی کے حواری ہیں.....

(۳۷۴۴) عَنْ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوَارِيًّا وَإِنَّ حَوَارِيَ الزُّبَيْرِ

فضیلتوں کے بیان میں جلد دوم

بُنُ الْعَوَّامِ)) . (حسن صحیح)

ترجمہ: روایت ہے حضرت علیؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ ہرنی کے حواری ہیں اور میرا حواری زبیر بن عوام ہے۔
 فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور حواری کے معنی مددگار کے ہیں۔



۲۴۔ باب

(۳۷۴۵) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ : ((إِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوَارِيًّا وَإِنَّ حَوَارِيَّ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ)) وَزَادَ أَبُو نُعَيْمٍ فِيهِ : يَوْمَ الْأَحْزَابِ قَالَ : ((مَنْ يَأْتِينَا بِخَبَرِ الْقَوْمِ))؟ قَالَ الزُّبَيْرُ : أَنَا قَالَهَا ثَلَاثًا . قَالَ الزُّبَيْرُ : أَنَا . (اسنادہ صحیح) الروض النضیر (۶۹۷) تخریج المختارۃ (۴۳۳)

ترجمہ: روایت ہے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کہ سنائیں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے ہرنی کے حواری ہیں اور میرے حواری زبیرؓ ہیں اور زیادہ کیا ابو نعیم نے اس روایت میں یہ بھی کہ احزاب کے دن آپؐ نے فرمایا کہ کون لاتا ہے میرے پاس خبر کافروں کی یعنی وہ بھاگ گئے یا نہیں تو زبیرؓ نے عرض کی کہ میں اور آپؐ نے تین بار یہی فرمایا ہر بار زبیرؓ نے یہی جواب دیا کہ میں۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: یعنی جنگ احزاب میں کئی قوموں نے آ کر مدینہ کو گھیر لیا تھا اور آپؐ نے بمشورہ مسلمان فارسی، حبشی، مدینہ کے گرد خندق کھود لی اسی کو جنگ خندق بھی کہتے ہیں غرض ایک رات نہایت سردی تھی اور مارے جاڑے کے کوئی سر باہر نہ نکال سکتا تھا اس وقت آپؐ نے اصحاب سے فرمایا کہ کافروں کی خبر کون لا سکتا ہے کسی نے جواب نہ دیا سوا زبیرؓ کے پھر گئے اور کافروں کو دیکھا کہ مارے سردی کے اور ہوا کے پریشان ہیں اور خیمے ان کے اکھڑ گئے اور ہانڈیاں الٹ گئیں اور سب بھاگ گئے اور زبیرؓ رضی اللہ عنہ کو بالکل سردی نہ معلوم ہوئی یہ معجزہ تھا آپؐ کا۔



(۳۷۴۶) عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ قَالَ : أَوْصَى الزُّبَيْرُ إِلَى ابْنِهِ عَبْدِ اللَّهِ صَبِيحَةَ الْحَمَلِ فَقَالَ : مَا مِنِّي عُضْوٌ إِلَّا وَقَدْ جُرِحَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حَتَّى انْتَهَى ذَلِكَ إِلَى فَرْجِهِ . (صحیح الاسناد)

ترجمہ: روایت ہے ہشام بن عروہ سے کہ وصیت کی زبیرؓ نے اپنے بیٹے عبد اللہ کو حمل کی صبح کو اور کہا کہ کوئی عضو میرا ایسا نہیں جو زخمی نہ ہوا ہو رسول اللہ ﷺ کی رفاقت میں یہاں تک کہ میری فرج بھی (اور یہ وصیت شاید اس لیے کی کہ غسل کے وقت کوئی نقصان کا گمان نہ کرے سبحان اللہ کیا جان شاریاں تھیں صحابہ کی آنحضرت ﷺ کے ساتھ کہ ساری امت کو ان سے فخر ہے)۔

فائدہ : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے حماد بن زید کی روایت سے۔

مترجم : جمل کہتے ہیں اونٹ کو اور یوم الجمل اس لڑائی کا نام ہے جس میں ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا اونٹ پر سوار ہو کر حضرت علیؑ سے مقابل ہوئی تھیں طلحہؓ اور زبیرؓ ام المؤمنین رضی اللہ عنہا کے ساتھ تھے اور بعد قتل پھر اپنی خطا سے مطلع ہوئیں اور اللہ کی رحمت نے اس کا تدارک کیا۔ چنانچہ مروی ہے ام المؤمنینؓ سے کہ انہوں نے فرمایا کاش میں ایک شاخ سبز ہوتی کسی درخت کی اور اس محاربہ میں نہ جاتی اور حضرت طلحہؓ نے بھی انتقال کے وقت حضرت علی رضی اللہ عنہ کی بیعت قبول کی اور زبیرؓ جب مقابل حضرت علی رضی اللہ عنہ ہوئے آپ نے ان سے فرمایا کہ تمہیں یا انہیں کہ ایک دن میں اور تم چپکے چپکے باتیں کرتے تھے کہ آپ نے فرمایا تو ان سے سرگوشی کرتا ہے اور ایک دن یہ تجھ سے لڑے گا اور ظالم ہوگا یعنی زبیرؓ غرض جب ان کو وہ حدیث یاد آئی اپنی سواری جنگ سے پھیری اور لڑائی سے باز آئے راہ میں پھر ایک شخص نے ان کو شہید کیا غرض صحابہ میں جو اختلاف اور قتال باہمی ہوا ہے وہ براہ اجتہاد تھا اور مجتہد کو خطا میں بھی ایک ثواب ہے پس ہرگز وہ پاک لوگ قابل طعن نہیں بلکہ سب مرحوم و مغفور مرضی ہیں رضی اللہ عنہم و رضوا عنہ۔



۲۵ : اب: مَنَاقِبُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ بن عبد عوف الزہریؒ

مناقب عبد الرحمن بن عوف بن عبد عوف زہری رضی اللہ عنہ کے

(۳۷۴۷) عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((أَبُو بَكْرٍ فِي الْجَنَّةِ، وَعُمَرُ فِي الْجَنَّةِ، وَعُثْمَانُ فِي الْجَنَّةِ، وَعَلِيٌّ فِي الْجَنَّةِ، وَطَلْحَةُ فِي الْجَنَّةِ، وَالزُّبَيْرُ فِي الْجَنَّةِ، وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ فِي الْجَنَّةِ، وَسَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَاصٍ فِي الْجَنَّةِ، وَسَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ فِي الْجَنَّةِ، وَأَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ فِي الْجَنَّةِ)).

(اسنادہ صحیح) تخريج المشكاة (۶۱۱۸، ۶۱۱۹) تخريج شرح العقيدة الطحاوية (۷۲۸)۔

ترجمہ : روایت ہے عبد الرحمن بن عوف سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: ابو بکر جنت میں ہیں اور عمر جنت میں ہیں، اور عثمان جنت میں ہیں، اور علی جنت میں ہیں، اور طلحہ جنت میں ہیں، اور زبیر جنت میں ہیں، اور عبد الرحمن بن عوف جنت میں ہیں، اور سعد بن ابی وقاص جنت میں ہیں، اور سعید بن زید جنت میں ہیں، اور ابو عبیدہ جنت میں ہیں، یعنی یہ دسوں جنتی ہیں رضی اللہ عنہم اور انہیں عشرہ مبشرہ کہتے ہیں۔

فائدہ : روایت کی ہم سے ابو مصعب نے کہ پڑھا انہوں نے عبد العزیز بن محمد کے آگے انہوں نے روایت کی عبد الرحمن بن حمید سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے سعید بن زیدؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس کے۔ اور نہیں ذکر کیا اس سند میں عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کا اور مروی ہوئی یہ حدیث عبد الرحمن بن عبید سے انہوں نے روایت کی اپنے باپ سے انہوں نے سعید بن

زیدؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس کے اور یہ صحیح تر ہے حدیث اول سے۔



(۳۷۴۸) عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ حَدَّثَهُ فِي نَفَرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ : ((عَشْرَةٌ فِي الْجَنَّةِ: أَبُو بَكْرٍ فِي الْجَنَّةِ، وَعُمَرُ فِي الْجَنَّةِ، وَعَلِيٌّ وَعُثْمَانُ وَالزُّبَيْرُ وَطَلْحَةُ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ وَأَبُو عُبَيْدَةَ وَسَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ)) قَالَ : فَعَدَّ هَؤُلَاءِ التَّسْعَةَ وَسَكَّتْ عَنِ الْعَاشِرِ۔ فَقَالَ : الْقَوْمُ : نَشْذُكَ اللَّهُ يَا أَبَا الْأَعْوَرِ! مِنَ الْعَاشِرِ؟ قَالَ : نَشْذُ ثَمُونِي بِاللَّهِ. أَبُو الْأَعْوَرِ فِي الْجَنَّةِ. قَالَ : هُوَ سَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ بْنُ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ. (اسنادہ صحیح) (تخریج شرح العقيدة الطحاوية) (الروض النضر ۴۲۵)

ترجمہ: روایت ہے سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے کہ انہوں نے چند لوگوں میں بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دس شخص جنت میں ہیں ابو بکر رضی اللہ عنہ، جنت میں ہیں۔ اور عمرؓ جنت میں ہیں اور علیؓ، عثمانؓ، زبیرؓ، طلحہؓ، عبد الرحمنؓ، ابو عبیدہؓ اور سعد بن ابی وقاصؓ۔ کہا راوی نے کہ پھر گنا انہوں نے ان نو شخصوں کو اور چپ رہے دسویں پر پھر لوگوں نے کہا قسم دیتے ہیں ہم تم کو اسے ابوالاعور وہ دسواں کون ہے تو انہوں نے کہا تم نے مجھ کو قسم دی اللہ کی ابوالاعور جنت میں ہیں۔ کہا راوی نے وہ سعید بن زید بن عمرو بن نفیل ہیں۔

فائل: سنائیں نے محمد سے کہتے تھے یہ زیادہ صحیح ہے حدیث اول سے۔



(۳۷۴۹) عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَقُولُ : ((إِنَّ أَمْرَكُنَّ لِمِمَّا يَهْمُنِي بَعْدِي، وَلَنْ يَصْبِرَ عَلَيْكُنَّ إِلَّا الصَّابِرُونَ)) قَالَ : ثُمَّ تَقُولُ عَائِشَةُ : فَسَقَى اللَّهُ أَبَاكَ مِنْ سَلْسَبِيلِ الْجَنَّةِ، تَرِيدُ: عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ وَقَدْ كَانَ وَصَلَ أَزْوَاجَ النَّبِيِّ ﷺ بِمَالٍ يَبْعَثُ بِأَرْبَعِينَ أَلْفًا.

(اسنادہ حسن) المشكاة (۶۱۳۰، ۶۱۳۱)

ترجمہ: روایت ہے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے اپنی بیویوں سے کہ تمہارا کام ایسا ہے کہ مجھے فکر میں ڈالتا ہے کہ بعد میرے کیا ہوگا یعنی حال تمہارا اور نہ صبر کریں گے تمہارے ادائے حقوق اور خدمت میں مگر صابرین۔ کہا راوی نے کہ پھر ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی تھیں کہ اللہ تعالیٰ تیرے باپ کو سلسبیل جنت سے سیراب کرے مراد لیتی تھیں وہ عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کو اور انہوں نے سلوک کیا تھا آپ کی بیویوں کے ساتھ ایسے مال سے جو چالیس ہزار کو بکا۔

فائل: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔



(۳۷۵۰) عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ أَوْضَى بِحَدِيقَةِ لَأْمَهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ بَيْعَتُ بَارِعَ مِائَةِ أَلْفٍ .

(حسن الاسناد صحیح بمقابلہ)

ترجمہ: روایت ہے ابو سلمہؓ سے کہ عبدالرحمن بن عوف نے وصیت کی ایک بارغ کی امہات المؤمنین کے لیے کہ وہ چار لاکھ کو بیکا

شاید حدیث اول میں دینار اور اس حدیث میں درہم مراد ہیں۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔



۲۶۔ باب: مَنَاقِبُ أَبِي إِسْحَاقَ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

وَأَسْمُهُ أَبِي وَقَّاصٍ مَالِكُ بْنُ وَهَيْبٍ

ابو اسحاق سعد بن ابی وقاص کے مناقب

اور کنیت ان کی ابی اسحاق ہے وہ بیٹے ہیں ابی وقاص کے اور نام ان کا مالک ہے وہ بیٹے ہیں وہیب کے

(۳۷۵۱) عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((اللَّهُمَّ اسْتَجِبْ لِسَعْدٍ إِذَا دَعَاكَ)).

(اسنادہ صحیح) تخريج المشكاة (۶۱۶۵)

ترجمہ: روایت ہے سعد سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یا اللہ قبول کر سعد کی دعا کو جب وہ تجھ سے دعا کرے۔

فائدہ: مروی ہوئی ہے یہ حدیث اسماعیل سے انہوں نے روایت کی قیس سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اللہ قبول کر سعد کی دعا کو جب وہ تجھ سے دعا کرے۔



(۳۷۵۲) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: أَقْبَلَ سَعْدٌ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((هَذَا خَالِي فَأَلْبِسْنِي أَمْرًا خَالَهُ)).

(اسنادہ صحیح) تخريج المشكاة (۶۱۲۷)

ترجمہ: روایت ہے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے کہ سعد آئے تو نبی ﷺ نے فرمایا یہ میرے ماموں ہیں بھلا کوئی دکھائے مجھے اپنا ماموں یعنی جیسے میرے ماموں ہیں ایسا کسی کا ماموں نہیں۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر روایت سے مجاہد کے اور سعد قبیلہ بنو زہرہ سے تھے اور ماں رسول اللہ ﷺ کی اسی قبیلہ سے تھیں اس لیے آپ نے ان کو اپنا ماموں فرمایا۔



(۳۷۵۳) عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: مَا جَمَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَبَاهُ وَأُمَّهُ لِأَحَدٍ إِلَّا لِسَعْدٍ، قَالَ لَهُ يَوْمَ أُحُدٍ: ((أَرُمُ فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي أَرُمُ))، وَقَالَ لَهُ: ((أَيُّهَا الْغُلَامُ الْحَزَوْرُ)). (منكر) بذكر الغلام الحزور

ترجمہ: روایت ہے علی سے کہ جمع نہیں کیا رسول اللہ ﷺ نے اپنے ماں باپ کو کسی کے لیے سوا سعد کے کہ ان سے فرمایا احد کے دن مارتو ایک تیر میرے ماں باپ فدا ہیں تجھ پر ماراے جوان پٹھے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور اس بارے میں سعد سے بھی روایت ہے اور روایت کی کئی لوگوں نے یہ حدیث یحییٰ بن سعید

سے انہوں نے سعید بن مسیب سے روایت کی ہم سے قتیبہ نے انہوں نے لیث بن سعد سے اور عبد العزیز بن محمد سے انہوں نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے سعد بن ابی وقاصؓ سے کہا جمع کیا میرے لیے رسول اللہ ﷺ نے اپنے ماں باپ کو احد کے دن۔ یہ حدیث صحیح ہے۔ اور مروی ہوئی یہ حدیث عبد اللہ بن شداد بن الہاد سے انہوں نے روایت کی علیؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے۔ روایت کی یہ ہم سے محمود بن غیلان نے انہوں نے وکیع سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے سعد بن ابراہیم سے انہوں نے عبد اللہ بن شداد سے انہوں نے علی بن ابی طالبؓ سے کہا حضرت علیؓ نے نہیں سنا میں نے نبی ﷺ کو کہہ فدا کیا ہوا آپؐ نے اپنے ماں باپ کو کسی پرسوا سعد کے اور میں نے سنان کو احد کے دن کہہ فرماتے تھے: مارتو اے سعد ایک تیر میرے ماں باپ تیرے اوپر فدا ہیں۔



(۳۷۵۴) عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ: جَمَعَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَبَوَيْهِ يَوْمَ أُحُدٍ. [اسنادہ صحیح]
 تیسرے حصہ: سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ جمع کیا میرے لئے رسول اللہ ﷺ نے اپنے ماں باپ کو جنگ احد کے دن۔
 فائلا: یہ حدیث صحیح ہے۔



(۳۷۵۵) عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ: مَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقْدِي أَحَدًا بِأَبَوَيْهِ إِلَّا لِسَعْدٍ، فَإِنِّي سَمِعْتُهُ يَوْمَ أُحُدٍ يَقُولُ: ((أَرْمِ سَعْدًا، فِذَاكَ أَبِي وَأُمِّي)). (اسنادہ صحیح)
 تیسرے حصہ: روایت ہے سیدنا علی بن ابی طالبؓ سے، انہوں نے کہا: نبی سنا میں نے نبی ﷺ کو کہہ فدا کیا ہوا آپؐ نے اپنے ماں باپ کو کسی پرسوا سعد رضی اللہ عنہ کے، اور میں نے سنان کو احد کے دن کہہ فرماتے تھے: مارتو اے سعد ایک تیر میرے ماں باپ فدا ہیں تجھ پر۔



(۳۷۵۶) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: سَهَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَقْدَمَهُ الْمَدِينَةَ لَيْلَةً فَقَالَ: ((لَيْسَتْ رَجُلًا صَالِحًا يَحْرُسُنِي اللَّيْلَةَ))، قَالَتْ: فَبَيْنَمَا نَحْنُ كَذَلِكَ إِذْ سَمِعْنَا خَشْخَشَةَ السِّلَاحِ فَقَالَ: ((مَنْ هَذَا؟)) فَقَالَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَا جَاءَ بِكَ؟)) فَقَالَ سَعْدُ: وَقَعَ فِي نَفْسِي خَوْفٌ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَجِئْتُ أَحْرُسُهُ: فَدَعَا لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ثُمَّ نَامَ.

(اسنادہ صحیح) (صحیح الادب المفرد ۶۲۲)

تیسرے حصہ: روایت ہے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ ایک دن آنکھ نہ لگی رسول اللہ ﷺ کی مدینہ میں جب وہ کسی غزوہ سے لوٹ کر آتے تھے تو فرمایا آپؐ نے کہ کوئی نیک مرد ہوتا کہ وہ باقی رات میری چوکیداری کرتا فرمایا ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ

ہم اسی خیال میں تھے کہ ایک شخص کے ہتھیاروں کی آواز سنی اور آپ نے پوچھا کون انہوں نے عرض کی سعد بن ابی وقاص آپ نے فرمایا تم کیوں آئے کہا انہوں نے میرے دل میں خوف آیا کہ رسول اللہ ﷺ کو کوئی ضرر نہ پہنچائے تو حاضر ہوا میں کہ پہرہ دوں آپ کے لیے، سودعا کی ان کے لیے رسول اللہ ﷺ نے اور سو گئے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔



۲۷۔ باب: مَنَاقِبُ أَبِي الْأَعْوَرِ

وَأَسْمُهُ: سَعِيدُ بْنُ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

مناب سعید رضی اللہ عنہ کے اور کنیت ان کی ابوالاعور ہے

اور وہ بیٹے ہیں زید کے وہ عمرو کے وہ نفیل کے

(۳۷۵۷) عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ أَنَّهُ قَالَ: أَشْهَدُ عَلَى التَّسْعَةِ أَنَّهُمْ فِي الْجَنَّةِ، وَلَوْ شَهِدْتُ عَلَى الْعَاشِرِ لَمْ أَتَمَّ قِيلَ وَكَيْفَ ذَلِكَ؟ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِحِجْرَاءَ فَقَالَ: ((أُبْتُ حِرَاءَ، فَإِنَّهُ لَيْسَ عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ أَوْ صَدِيقٌ أَوْ شَهِيدٌ))، قِيلَ: وَمَنْ هُمْ؟ قَالَ: رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَبُوبَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِيٌّ وَطَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ وَسَعْدُ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ، قِيلَ: فَمَنِ الْعَاشِرُ؟ قَالَ: أَنَا. (استنادہ صحیح)

ترجمہ: روایت ہے سعید رضی اللہ عنہ سے کہ کہا انہوں نے میں گواہی دیتا ہوں نو شخصوں کی کہ وہ جنتی ہیں اور اگر دسویں کو کہوں تو بھی گنہگار نہیں لوگوں نے کہا کیونکر انہوں نے کہا کہ ہم ساتھ تھے رسول اللہ ﷺ کے حرا میں تو آپ نے فرمایا اے حرا ٹھہرا رہ کہ تیرے اوپر کوئی نبی ہے یا صدیق یا شہید ہے لوگوں نے عرض کی کہ وہ کون لوگ ہیں یعنی جنہیں آپ نے صدیق یا شہید فرمایا آپ نے فرمایا ابوبکر، عمر، عثمان، طلحہ، زبیر، سعد اور عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہم میں لوگوں نے کہا کہ وہ دسواں کون ہے سعید نے کہا میں ہوں۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور مروی ہوئی یہ کئی سندوں سے بواسطہ سعید بن زید رضی اللہ عنہ کے نبی ﷺ سے۔ روایت کی ہم سے احمد بن منیع نے انہوں نے حجاج بن محمد سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے حرب بن صباح سے انہوں نے عبدالرحمن بن احنس سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس کے معنوں میں۔ یہ حدیث حسن ہے۔



مَنَاقِبُ أَبِي عُيَيْدَةَ عَامِرِ بْنِ الْجَرَّاحِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

مناقب ابو عبیدہ عامر بن جراح رضی اللہ عنہ کے

(ا) عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ قَالَ : جَاءَ الْعَاقِبُ وَالسَّيِّدُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَا : ابْعَثْ مَعَنَا أَمِينًا، قَالَ : ((فَلْيَأْتِيَا سَابِعْتُ مَعَكُمْ أَمِينًا حَقٌّ أَمِينٌ))، فَأَشْرَفَ لَهَا النَّاسُ فَبَعَثَ أَبُو عُيَيْدَةَ. قَالَ : وَكَانَ أَبُو إِسْحَاقَ إِذَا حَدَّثَ بِهَذَا الْحَدِيثِ عَنْ صَلَّةٍ قَالَ : سَمِعْتُهُ مِنْذُ سِتِّينَ سَنَةً.

[اسنادہ صحیح] تخريج مشكاة المصابيح (٦١٢٣) سلسلة الاحاديث الصحيحة (١٩٦٤)

ترجمہ: روایت ہے حذیفہ سے کہ آئے سردار اور اس کے نائب ایک قوم کے نبی ﷺ کے پاس اور ان دونوں نے کہا کہ بھیج دیجیے ہمارے ساتھ ایک اپنے امین کو آپ نے فرمایا میں تمہارے ساتھ ایک پورا امین بھیجتا ہوں، سو لوگ اس خدمت کی خواہش کرنے لگے پھر بھیجا آپ نے ابو عبیدہ کو اور کہا راوی نے کہ ابواسحاق جب یہ حدیث روایت کرتے صلہ سے تو کہتے کہ نبی میں نے یہ حدیث ان سے ساٹھ برس سے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور مروی ہوا ابن عمر اور انس رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ ہر امت کا ایک امین ہوتا ہے اور اس امت کا امین ابو عبیدہ بن الجراح ہے۔ روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے مسلم بن قتیہ اور ابوداؤد سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے ابواسحاق سے کہ کہا حذیفہ نے کہ کہا میں نے صلہ بن زفر سے سونے کا آدمی ہے یعنی بہت اچھا ہے۔



(ب) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ : قُلْتُ لِعَائِشَةَ : أَيُّ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ كَانَ أَحَبَّ إِلَيْهِ؟ قَالَتْ : أَبُو بَكْرٍ، قُلْتُ : ثُمَّ مَنْ؟ قَالَتْ : ثُمَّ عُمَرُ، قُلْتُ : ثُمَّ مَنْ؟ قَالَتْ : ثُمَّ أَبُو عُيَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ، قُلْتُ : ثُمَّ مَنْ؟ فَسَكَتَ . (اسنادہ صحیح) التعليق على الاحسان (٧٠٦٣)

ترجمہ: روایت ہے عبد اللہ بن شقیق سے کہ کہا انہوں نے پوچھا میں ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ اصحاب میں بہت پیارا رسول اللہ ﷺ کا کون تھا؟ انہوں نے فرمایا ابو بکر میں نے کہا پھر کون پھر عمر میں نے کہا پھر کون کہا انہوں نے ابو عبیدہ بن الجراح میں نے کہا پھر کون تو وہ چپ ہو رہی ہیں۔



(ج) عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((نِعَمَ الرَّجُلُ أَبُو بَكْرٍ، نِعَمَ الرَّجُلُ عُمَرُ، نِعَمَ الرَّجُلُ أَبُو عُيَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ)) . (اسنادہ حسن) سلسلة الاحاديث الصحيحة (٥٣٤/٢)

ترجمہ: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: ابو بکر، عمر اور ابو عبیدہ رضی اللہ عنہم نیک آدمی ہیں۔
فائدہ: یہ حدیث حسن ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر سہیل کی روایت سے۔



۲۸۔ باب: مَنَاقِبُ أَبِي الْفَضْلِ عِمِّ النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ

الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رضی اللہ عنہ

مناقب عباس رضی اللہ عنہ کے

اور کنیت ان کی ابو الفضل ہے اور وہ چچا ہیں نبی ﷺ کے بیٹے ہیں عبدالمطلب کے

(۳۷۵۸) عَنْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ رَبِيعَةَ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَنَّ الْعَبَّاسَ بْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ دَخَلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مُغْضِبًا وَأَنَا عَنْدهُ فَقَالَ: ((مَا أَغْضَبَكَ؟)) قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَا لَنَا وَلِقَرَيْشٍ إِذَا تَلَاقَوْا بَيْنَهُمْ تَلَاقَوْا بِوُجُوهِ مُبْشِرَةٍ وَإِذَا لَقُونَا لَقُونَا بِغَيْرِ ذَلِكَ. قَالَ فَغَضِبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَتَّى أَحْمَرَ وَجْهَهُ ثُمَّ قَالَ: ((وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يَدْخُلُ قَلْبُ رَجُلٍ الْإِيمَانُ حَتَّى يُحِبَّكُمْ لِلَّهِ وَرَسُولِهِ؟)) ثُمَّ قَالَ: ((يَا أَيُّهَا النَّاسُ! مَنْ أَذَى عَمِّي فَقَدْ أَذَانِي فَإِنَّمَا عَمُّ الرَّجُلِ صِنُو أَبِيهِ)).

(اسنادہ ضعیف) الا قوله ((عم الرجل)) فصيح، المشكاة (۶۱۵۶) سلسلة الاحادیث الصحيحة (۸۰۶)

ترجمہ: روایت ہے عبدالمطلب بن ربیعہ سے کہ عباسؓ آئے رسول اللہ ﷺ کے پاس غضب ناک اور میں بھی آپ کے پاس تھا آپ نے پوچھا تم کیوں غصہ ہوئے انہوں نے کہا یا رسول اللہ قریش کو ہم سے کیا پڑی ہے کہ جب وہ آپس میں ملتے ہیں کشادہ پیشانی سے ملتے ہیں اور جب ہم سے ملتے ہیں اور طرح ملتے ہیں۔ پھر غضب ناک ہوئے رسول اللہ ﷺ یہاں تک کہ چہرہ آپ ﷺ کا سرخ ہو گیا پھر فرمایا قسم ہے اس اللہ تعالیٰ کی کہ میری جان اس کے ہاتھ میں ہے کہ کسی کے دل میں ایمان داخل نہیں ہو سکتا جب تک وہ اللہ اور رسول کے لیے تم کو دوست نہ رکھے پھر فرمایا اے لوگو! جس نے اذیت دی میرے چچا کو اس نے مجھے اذیت دی اس لیے کہ چچا آدمی کا مثل باپ کے ہے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔



(۳۷۵۹) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((الْعَبَّاسُ مِنِّي وَأَنَا مِنْهُ)).

(اسنادہ ضعیف) تخریج المشكاة (۶۱۵۷) سلسلة الاحادیث الضعيفة (۲۳۱۵)

ترجمہ: حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: عباس مجھ سے اور میں عباس سے ہوں۔
(۳۷۶۰) عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِعُمَرَ فِي الْعَبَّاسِ: ((إِنَّ عَمَّ الرَّجُلِ صِنُو أَبِيهِ)) وَكَانَ عَمْرُ كَلِمَةً فِيْ صَدَقْتِهِ . (صحيح) الارواء (۳/ ۳۴۸، ۳۵۰)

ترجمہ: روایت ہے حضرت علیؑ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا حضرت عمرؓ سے حضرت عباسؓ کے بارے میں کہ چچا آدمی کا اس کے باپ کے برابر ہے اور حضرت عمرؓ نے ان سے کچھ گفتگو کی تھی صدقہ کے بارے میں (یہ حدیث حسن ہے)۔



(۳۷۶۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((الْعَبَّاسُ عَمُّ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَإِنَّ عَمَّ الرَّجُلِ صِنُو أَبِيهِ أَوْمِنْ صِنُو أَبِيهِ)). (اسنادہ صحیح) سلسلة الاحاديث الصحيحة (۸۰۶- الارواء: ۳/ ۳۴۸، ۳۵۰) صحيح أبي داود (۱۴۳۵)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: عباسؓ چچا ہیں رسول اللہؐ کے اور چچا آدمی کا مثل باپ کے ہے۔
فائلا: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم اس کو ابو الزناد کی روایت سے مگر اسی سند سے۔



(۳۷۶۲) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِلْعَبَّاسِ: ((إِذَا كَانَ غَدَاةَ الْإِثْنَيْنِ فَاتَيْبِي أَنْتَ وَوَلَدُكَ حَتَّى أَدْعُو لَهُمْ بِدَعْوَةِ يَنْفَعُ اللَّهُ بِهَا وَوَلَدُكَ))، فَعَدَا وَغَدَوْنَا مَعَهُ فَأَلْبَسَنَا كِسَاءً ثُمَّ قَالَ: ((اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِلْعَبَّاسِ وَوَلَدِهِ مَغْفِرَةً ظَاهِرَةً وَبَاطِنَةً لَا تَغَادِرُ ذَنْبًا، اللَّهُمَّ احْفَظْهُ فِي وَلَدِهِ)).

اسنادہ حسن، تخريج المشكاة (۶۱۵۸)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا حضرت عباسؓ سے کہ دو شنبہ کی صبح کو تم اور تمہارا لڑکا دونوں میرے پاس آؤ کہ میں دعا کروں کہ اللہ نفع دے ان سے تم کو اور تمہارے لڑکوں کو، پھر ہم صبح کو گئے اور ہم کو آپؐ نے ایک چادر اڑھا دی اور دعا کی کہ یا اللہ بخشش کر عباس اور ان کے لڑکے کے لیے ظاہر اور باطن ایسی بخشش کہ کوئی گناہ نہ چھوڑے، اور یا اللہ توفیق دے کہ وہ اپنے لڑکے کا خوب حق ادا کرے۔

فائلا: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے۔



۲۹۔ باب: مناقب جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ

مناقب برادر علی جعفر بن ابی طالب کے رضی اللہ عنہ

(۳۷۶۳) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((رَأَيْتُ جَعْفَرًا يَطِيرُ فِي الْحِنَّةِ مَعَ الْمَلَائِكَةِ)). (اسنادہ صحیح) سلسلة الاحاديث الصحيحة (۱۲۲۶) تخريج المشكاة (۶۱۶۲)۔

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ میں نے جعفر کو دیکھا جنت میں اڑ رہے ہیں فرشتوں کے ساتھ۔
فائدہ: یہ حدیث غریب ہے ابو ہریرہؓ کی روایت سے نہیں جانتے ہم اسے مگر عبد اللہ بن جعفر کی روایت سے اور ضعیف کہا ہے یحییٰ بن معین وغیرہ نے عبد اللہ بن جعفر کو اور وہ والد ہیں علی بن مدینی کے اور اس بارے میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔



(۳۷۶۴) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : مَا احْتَذَى النَّبِيُّ ﷺ وَلَا رَكِبَ الْمَطَايَا، وَلَا رَكِبَ الْكُورَ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَفْضَلَ مِنْ جَعْفَرٍ . (صحيح الاسناد موقوفاً)
 ترجمہ: ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہا انہوں نے کہ نہ جوتی پہنی کسی نے اور نہ سوار ہوا سواری پر اور نہ چڑھا کوئی کاٹھی پر اونٹ کی بعد رسول اللہ ﷺ کے افضل جعفر سے۔
فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔



(۳۷۶۵) عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِجَعْفَرِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ((أَشْبَهْتَ خَلْقِي وَخُلُقِي)) وَفِي الْحَدِيثِ قِصَّةٌ . (اسنادہ صحيح)
 ترجمہ: روایت ہے براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جعفر سے: تم میری صورت اور سیرت دونوں میں مشابہ ہو۔ اور اس حدیث میں ایک قصہ ہے۔
فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔



(۳۷۶۶) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : إِنْ كُنْتُ لَأَسْأَلَ الرَّجُلَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ عَنِ الْآيَاتِ مِنَ الْقُرْآنِ أَنَا أَعْلَمُ بِهَا مِنْهُ مَا أَسْأَلُهُ إِلَّا لِيُطْعِمَنِي شَيْئًا فَكُنْتُ إِذَا سَأَلْتُ جَعْفَرَ بْنَ أَبِي طَالِبٍ لَمْ يُجِبْنِي حَتَّى يَذْهَبَ بِي إِلَى مَنْزِلِهِ فَيَقُولُ لِأَمْرَأَتِهِ : يَا أَسْمَاءُ! أَطْعِمِينَا فَإِذَا أَطْعَمْتُنَا أَجَابَنِي، وَكَانَ جَعْفَرُ يُجِيبُ الْمَسَاكِينَ وَيَحْلِسُ إِلَيْهِمْ وَيُحَدِّثُهُمْ وَيُحَدِّثُونَهُ فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُكْنِيهِ بِأَبِي الْمَسَاكِينِ . (ضعيف جدا)
 المشكاة (۶۱۵۲، التحقيق الثاني) (اس میں ابواسحاق المخزومی متروک ہے)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ میں ہمیشہ لوگوں سے آیات قرآنی پوچھا کرتا تھا کہ اگرچہ میں اس سے زیادہ واقف ہوتا صرف اس لیے پوچھتا کہ وہ مجھے کھلائے پھر جب میں جعفر سے کچھ پوچھتا تو وہ جواب نہ دیتے جب تک اپنے گھر نہ لے جاتے اور اپنی بیوی سے فرماتے کہ ہمیں کھانا دو پھر جب وہ کھلا جکتیں تو مجھے جواب دیتے اور جعفر مسکینوں کو چاہتے تھے اور

ان کے ساتھ بیٹھتے اور باتیں کرتے تھے اور وہ بھی ان سے باتیں کرتے تھے، سورسول اللہ ﷺ ان کو ابوالمساکین فرمایا کرتے تھے یعنی مسکینوں کے باپ۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے اور ابواسحاق خزومی کا نام ابراہیم بن الفضل مدینی ہے اور بعض محدثین نے ان کے حافظہ میں کلام کیا ہے۔ (۳۷۶۷) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: كُنَّا نَدْعُو جَعْفَرَ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَبَا الْمَسَاكِينِ فَكُنَّا إِذَا أَتَيْنَاهُ قَرَبْنَا إِلَيْهِ مَا حَضَرَ فَأَتَيْنَاهُ يَوْمًا فَلَمْ يَجِدْ عِنْدَهُ شَيْئًا فَأَخْرَجَ جَرَّةً مِنْ عَسَلٍ فَلَسَّرَهَا فَجَعَلْنَا نَلْعَقُ مِنْهَا۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ ہم جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو ابوالمساکین کہہ کر پکارتے تھے، جب ہم ان کے پاس آتے تو جب تک وہ موجود ہوتے ہمیں اپنے قریب رکھتے، سو ہم ان کے پاس ایک روز آئے تو انہوں نے (ہمیں پیش کرنے کے لیے) اپنے پاس کوئی چیز نہ پائی تو شہد کی ایک ٹھیلی نکالی اور اسے توڑ دیا، سو ہم اس میں سے (شہد) انگلی سے چاٹنے لگے۔



۳۰۔ باب: مَنَاقِبُ أَبِي مُحَمَّدٍ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ ابْنِ أَبِي طَالِبٍ وَالْحُسَيْنِ

بْنِ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

ابو محمد حسن بن علی بن ابی طالب اور حسین بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہما کے مناقب

(۳۷۶۸) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ سَيِّدَا أَشْبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ))۔

(اسنادہ صحیح) سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ (۷۹۶) تخريج مشكاة المصابيح (۶۱۶۳)

روایت ہے ابو سعید رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ حسن اور امام حسین دونوں سردار ہیں جنت کے نوجوانوں کے۔ **فائدہ:** یہ روایت کی ہم سے سفیان نے انہوں نے جریر اور ابن فضیل سے انہوں نے یزید سے مانند اس کے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور ابن ابی نعم کا نام عبدالرحمن بن ابی نعم البجلي کوئی ہے۔



(۳۷۶۹) عَنْ أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ: طَرَفْتُ النَّبِيَّ ﷺ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَبَعْضُ الْحَاجَةِ فَخَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ وَهُوَ مُشْتَمِلٌ عَلَى شَيْءٍ لَا أَدْرِي مَا هُوَ، فَلَمَّا فَرَعْتُ مِنْ حَاجَتِي قُلْتُ: مَا هَذَا الَّذِي أَنْتَ مُشْتَمِلٌ عَلَيْهِ فَكَشَفَهُ فَإِذَا حَسَنٌ وَحُسَيْنٌ عَلَى وَرَكَيْهِ. فَقَالَ: ((هَذَانِ ابْنَايَ وَأَبْنَا ابْنَتِي، اللَّهُمَّ إِنِّي أَحِبُّهُمَا فَأَحِبَّهُمَا وَأَحِبَّ مَنْ يُحِبُّهُمَا))۔ (اسنادہ حسن) تخريج المشكاة (۶۱۵۶) التحقيق الثاني .

ترجمہ: روایت ہے اسامہؓ سے کہ کہا انہوں نے میں ایک رات گیا نبی ﷺ کے پاس اپنے کسی کام کو سو آپؐ نکلے اور اپنی پیٹھ پر کچھ لیٹے ہوئے تھے کہ میں نہ جانتا تھا جب میں اپنے کام سے فارغ ہوا میں نے کہا یہ کیا ہے آپؐ نے کھولا تو وہ حسن اور امام حسینؑ بیٹھے آپؐ کے کو لے پر اور فرمایا آپؐ نے یہ میرے بیٹے ہیں اور میری بیٹی کے بیٹے، یا اللہ! میں ان کو دوست رکھتا ہوں تو تو بھی ان کو دوست رکھ اور جو ان کو دوست رکھے اس کو بھی دوست رکھ۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔



(۳۷۷۰) عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي نُعْمٍ: أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْعِرَاقِ سَأَلَ ابْنَ عُمَرَ عَنْ دَمِ الْبُعُوضِ يُصِيبُ الثَّوْبَ، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: انْظُرُوا إِلَيَّ هَذَا يَسْأَلُ عَنْ دَمِ الْبُعُوضِ وَقَدْ قَتَلُوا ابْنَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَاسْمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((إِنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ هُمَا رِيحَانَتَايَ مِنَ الدُّنْيَا)).

(اسنادہ صحیح) تخریج المشكاة (۶۱۵۵) سلسلة الاحادیث الصحيحة (۵۶۴)

ترجمہ: روایت ہے عبدالرحمن بن ابی نعم سے کہ ایک مرد نے عراق سے پوچھا ابن عمرؓ سے مجھ کے خون کا حکم جو کپڑے میں لگ جائے تو ابن عمرؓ نے فرمایا دیکھو تو اس کو کہ یہ مجھ کے خون کا حکم پوچھتا ہے اور قتل کر ڈالا انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے فرزند ارجمند کو یعنی حسینؑ کو اور سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے حسن اور امام حسینؑ دونوں میرے پھول ہیں دنیا کے۔

فائدہ: یہ حدیث صحیح ہے۔ اور روایت کی شعبہ نے محمد بن ابی یعقوب سے اور روایت کی ابو ہریرہؓ نے نبی ﷺ سے مانند اس کے اور ابن ابی نعم وہی عبدالرحمن بن ابی نعم بجلی ہیں۔



(۳۷۷۱) عَنْ سَلْمَى قَالَتْ: دَخَلْتُ عَلَى أُمِّ سَلَمَةَ وَهِيَ تَبْكِي فَقُلْتُ مَا يُبْكِيكِ؟ قَالَتْ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ تَغْنِي فِي الْمَنَامِ. وَعَلَى رَأْسِهِ وَلِحْيَتِهِ التُّرَابُ فَقُلْتُ: مَا لَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: ((شَهِدْتُ قَتْلَ الْحُسَيْنِ آتِفًا)). (اسنادہ ضعیف) تخریج المشكاة (۶۱۶۶) اس میں سلمیٰ مجھول روایہ ہے۔

ترجمہ: روایت ہے سلمیٰ سے انہوں نے کہا میں گئی ام سلمہؓ کے پاس وہ رو رہی تھیں میں نے سب پوچھا تو انہوں نے کہا میں نے دیکھا رسول اللہ ﷺ کو یعنی خواب میں اور ان کے سر اور ریش مبارک پر خاک تھی میں نے سب پوچھا تو فرمایا میں حاضر ہوا تھا قتل میں حسینؑ کے ابھی۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے۔



(۳۷۷۲) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَيْ أَهْلَ بَيْتِكَ أَحَبُّ إِلَيْكَ؟ قَالَ: ((الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ))، وَكَانَ يَقُولُ لِفَاطِمَةَ: ((ادْعِي لِي ابْنِي فَيُشْمُهُمَا وَيَضُمَّهُمَا إِلَيْهِ)).

[اسنادہ ضعیف] تخریج مشکاة المصابیح (۶۱۶۷) (اس میں یوسف بن ابراہیم راوی ضعیف ہے) **ترجمہ:** روایت ہے انس بن مالک سے کہ وہ کہتے تھے کسی نے پوچھا رسول اللہ ﷺ سے کہ آپ کو اپنے گھر والوں سے کون زیادہ پیارا ہے فرمایا حسن اور حسین رضی اللہ عنہما اور آپ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرماتے تھے کہ بلاؤ ہمارے اپنے دونوں بیٹوں کو اور ان کو سونگتے تھے اور اپنے کیچے سے لگاتے تھے۔

فائدہ: یہ حدیث غریب انس رضی اللہ عنہ کی روایت سے۔



(۳۷۷۳) عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ: صَعِدَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمِنْبَرَ فَقَالَ: ((إِنَّ ابْنِي هَذَا سَيِّدٌ يُصْلِحُ اللَّهُ عَلَى يَدَيْهِ بَيْنَ فِتْنَتَيْنِ)). (اسنادہ صحیح) الروض النضر (۹۲۳- الارواء (۱۵۹۷))

ترجمہ: روایت ہے ابو بکرہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ چڑھے رسول اللہ ﷺ منبر پر اور فرمایا یہ بیٹا میرا یعنی حسنؑ سید ہے کہ صلح کرے گا اللہ تعالیٰ اس کے ہاتھوں سے دو گروہوں میں۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور مراد اس سے حسنؑ ہیں۔

مترجم: یعنی دو گروہ مسلمانوں کے آپس میں ان کے سبب سے صلح کر لیں گے اور وہ دو گروہ ایک حضرت معاویہؓ کے ساتھ تھا ایک حضرت حسنؑ کے ساتھ اور خلافت کا نزاع تھا پھر حسنؑ نے اپنی خلافت چھوڑ دی اور مسلمانوں کو قتل و قلع سے بچایا اور بڑا کام کیا۔ جزاء اللہ عنائیر الجزاء۔



(۳۷۷۴) عَنْ أَبِي بُرَيْدَةَ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَخْطُبُنَا إِذْ جَاءَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ عَلَيْهِمَا قَمِيصَانِ أَحْمَرَانِ يَمْشِيَانِ وَيَعْتُرَانِ فَنَزَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنَ الْمِنْبَرِ فَحَمَلَهُمَا وَوَضَعَهُمَا بَيْنَ يَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ: ((صَدَقَ اللَّهُ ﴿إِنَّمَا أَمْوَالُكُمْ وَأَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ﴾ نَظَرْتُ إِلَى هَذَيْنِ الصَّبِيِّينِ يَمْشِيَانِ وَيَعْتُرَانِ فَلَمْ أَصْبِرْ حَتَّى قَطَعْتُ حَدِيثِي وَرَفَعْتُهُمَا)).

(اسنادہ صحیح) تخریج مشکاة المصابیح (۶۱۶۸) صحیح ابی داود (۱۰۱۶) موارد الظمان (۲۲۳۰)

ترجمہ: روایت ہے ابو بریدہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ خطبہ پڑھتے تھے کہ حسنؑ اور حسینؑ آئے اور وہ دونوں کرتے سرخ پہنے ہوئے تھے کہ چلتے تھے اور گر پڑے تھے یعنی صغریٰ اور ضعف کے سبب سے تو اترے رسول اللہ ﷺ منبر سے اور دونوں کو

اٹھالیا اور اپنے آگے بٹھالیا پھر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ سچ فرماتا ہے کہ مال اور اولاد تمہاری فتنہ ہے یعنی آزمائش دیکھا میں نے ان دونوں لڑکوں کو چلتے تھے اور گرتے تھے تو میں نہ رہ سکا یہاں تک کہ میں نے اپنی بات کاٹی اور ان کو اٹھالیا۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم اس کو مگر حسین بن واقد کی روایت سے۔
مترجم: انسوس ہے کہ جن سے آنحضرت ﷺ کو اس قدر محبت اور الفت تھی ان کے ساتھ اس امت کے ظالموں نے کیا بد سلوکی کی اور کیسی ایذا اور تکلیف دی انا للہ وانا الیہ راجعون۔



(۳۷۷۵) عَنْ يَعْلَى بْنِ مُرَّةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((حُسَيْنٌ مِنِّي وَأَنَا مِنْ حُسَيْنٍ ، أَحَبَّ اللَّهُ مَنْ أَحَبَّ حُسَيْنًا ، حُسَيْنٌ سَبْطٌ مِنَ الْأَسْبَاطِ)) . (اسنادہ حسن) سلسلة الاحاديث الصحيحة (۱۲۲۷)
ترجمہ: روایت ہے یعلیٰ بن مرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا حسین مجھ سے ہے اور میں حسین سے۔ دوست رکھا ہے اللہ اس کو جو دوست رکھے حسین کو اور حسین ایک نواسا ہے نواسوں میں سے۔
فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔



(۳۷۷۶) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ : لَمْ يَكُنْ أَحَدٌ مِنْهُمْ أَشْبَهَ بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنَ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ . (اسنادہ صحیح)
ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے نہ کو لوگوں میں رسول اللہ ﷺ سے مشابہ حسن بن علی رضی اللہ عنہ سے زیادہ کوئی نہ تھا۔



(۳۷۷۷) عَنْ أَبِي حُجَيْفَةَ قَالَ : رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَكَانَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ يُشَبِّهُهُ . (اسنادہ صحیح)
ترجمہ: روایت ہے ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا تو ان کے مشابہ حسن بن علی رضی اللہ عنہ تھے۔
فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور اس باب میں ابو بکر صدیق، ابن عباس اور ابن الزبیر رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے۔



(۳۷۷۸) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ : كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ زَيْدٍ فَجِئْتُ بِرَأْسِ الْحُسَيْنِ فَجَعَلَ يَقُولُ يَقْضِيْبُ لَهُ فُيْ أَنْفِهِ وَيَقُولُ : مَا رَأَيْتُ مِثْلَ هَذَا حُسْنًا لِمَ يَذْكُرُ، قَالَ : قُلْتُ : أَمَا إِنَّهُ كَانَ مِنْ أَشْبَهِهِمْ بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ . (اسنادہ صحیح) تخریج المشكاة (۶۱۷۰ - التحقیق الثانی)

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالکؓ سے کہا انہوں نے کہ میں ابن زیادہ نابکار کے پاس تھا اور لائے وہاں سر حسین رضی اللہ عنہ کا یعنی کربلا سے تو وہ ان کے ناک میں چھڑی مارتا تھا اور کہتا تھا میں نے ایسا حسن نہیں دیکھا اور یہ کیوں ذکر کیا جاتا ہے۔ راوی نے کہا کہ میں بولا وہ سب لوگوں سے زیادہ تر مشابہ تھے رسول اللہ ﷺ سے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔

ترجمہ: بخاری کی روایت میں یہ لفظ فَحَلَّ يَنْكُثُ وَقَالَ فِي حُسْنِهِ شَيْءٌ یعنی چھڑی مارتا تھا اور ان کے حسن میں عیب لگا تھا اور اس روایت کی تطبیق ترمذی کی روایت سے اس طرح ہو سکتی ہے کہ جو اس نے کہا کہ میں نے ایسا حسن نہیں دیکھا یہ کہنا اس نابکار کا بطریق طعن واستہزاء ہو۔



(۳۷۷۹) عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: الْحَسَنُ أَشْبَهَ بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ مَا بَيْنَ الصَّدْرِ إِلَى الرَّأْسِ، وَالْحُسَيْنُ أَشْبَهَ بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ مَا كَانَ أَسْفَلَ مِنْ ذَلِكَ. (ضعيف) المشكاة (۶۱۷۰) (اس میں ہانی بن ہانی مجھول ہے)

ترجمہ: روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہ حسنؓ سب سے زیادہ مشابہ تھے رسول اللہ ﷺ کے سینہ سے سر تک اور حسینؓ سینہ سے نیچے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔



(۳۷۸۰) عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ: لَمَّا جِيءَ بِرَأْسِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ وَأَصْحَابِهِ نُضِدَتْ فِي الْمَسْجِدِ فِي الرَّحْبَةِ فَأَنْتَهَيْتُ إِلَيْهِمْ وَهُمْ يَقُولُونَ: قَدْ جَاءَتْ قَدْ جَاءَتْ فَإِذَا حَيَّةٌ قَدْ جَاءَتْ تُخَلِّلُ الرُّؤُوسَ حَتَّى دَخَلَتْ فِي مَنْحَرِي عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ فَمَكَّنْتُ هَنِيئَةً ثُمَّ خَرَجْتُ فَذَهَبَتْ حَتَّى تَغَيَّبْتُ ثُمَّ قَالُوا: قَدْ جَاءَتْ، قَدْ جَاءَتْ، فَقَعَلْتُ ذَلِكَ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا. (صحيح الاسناد)

ترجمہ: روایت ہے عمارہ بن عمیر سے کہ جب عبد اللہ بن زیاد اور اس کے لوگوں کے سر مسجد میں لا کر ڈال دیئے جو رحبہ میں تھے اور وہ نام ہے ایک مقام کا تو میں وہاں گیا اور لوگ کہنے لگے آیا آیا اور وہ ایک سانپ تھا کہ لوگوں میں سے ہو کر آیا اور عبد اللہ بن زیاد کے گھٹنوں میں تھوڑی دیر گھسا رہا پھر نکلا اور چلا گیا اور غائب ہو گیا پھر لوگوں نے کہا آیا آیا اور پھر گھسا اسی طرح تین بار گیا یا دو بار اور یہ نمونہ تھا اللہ کے عذاب کا اس نابکار کے واسطے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔



(۳۷۸۱) عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ : سَأَلْتُنِي أُمِّي مَتَى عَهْدُكَ؟ تَعْنِي بِالنَّبِيِّ ﷺ فَقُلْتُ : مَالِي بِهِ عَهْدٌ مُنْذُ كَذَا وَكَذَا، فَنَالَتْ مِنِّي فَقُلْتُ لَهَا : دَعِينِي أَبَى النَّبِيِّ ﷺ فَأَصْلِي مَعَهُ الْمَغْرِبَ وَأَسْأَلُهُ أَنْ يَسْتَغْفِرَ لِي وَلَكَ . فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَصَلَّيْتُ مَعَهُ الْمَغْرِبَ فَصَلَّى حَتَّى صَلَّى الْعِشَاءَ ثُمَّ انْقَلَبَ فَبَعَثَهُ فَسَمِعَ صَوْتِي فَقَالَ : ((مَنْ هَذَا؟ حُذَيْفَةُ؟)) قُلْتُ : نَعَمْ . قَالَ : ((مَا حَاجَتُكَ غَفَرَ اللَّهُ لَكَ وَلَأَمَلْتُ))؟ قَالَ : ((إِنَّ هَذَا مَلَكٌ لَمْ يَنْزِلِ الْأَرْضَ قَطُّ قَبْلَ هَذِهِ اللَّيْلَةِ، اسْتَأْذَنَ رَبَّهُ أَنْ يُسَلِّمَ عَلَيَّ وَيُبَشِّرَنِي بِأَنْ فَاطِمَةُ سَيِّدَةُ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ، وَأَنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ سَيِّدَا شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ)) . (اسنادہ صحیح) التعليق

الرغیب (۲۰۵، ۲۰۶ - تخريج المشكاة (۶۱۷۱) سلسلة الاحاديث الصحيحة (۲۷۸۵)

ترجمہ: روایت ہے حذیفہؓ سے کہا کہ پوچھا مجھ سے میری ماں نے کہ تو آپ کی خدمت میں کب جایا کرتا ہے میں نے کہا اتنے روزوں سے میرا کوئی حاضری کا وقت مقرر نہیں یعنی اکثر غیر حاضر رہتا ہوں تو وہ مجھ سے خفا ہوئیں میں نے کہا اب جانے دو میں آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر مغرب ان کے ساتھ پڑھوں گا اور آپ سے سوال کروں گا میرے اور تمہارے لیے مغفرت مانگیں پھر میں آپ کے پاس حاضر ہوا اور مغرب ان کے ساتھ پڑھی پھر آپ ﷺ نوافل پڑھتے رہے یہاں تک کہ عشاء پڑھی اور لوٹے اور میں آپ کے ساتھ چلا تو میری آواز سنی اور فرمایا کون حذیفہ ہے میں نے کہا جی فرمایا تمہارا کیا مطلب ہے بخشے تم کو اللہ اور تمہاری ماں کو اور فرمایا یہ ایک فرشتہ تھا کہ زمین پر کبھی نہ اترتا تھا آج کی رات اس نے اجازت مانگی رب سے کہ مجھ پر سلام کرے اور بشارت دی کہ فاطمہؓ سردار جنت کی عورتوں کی حسن اور حسینؓ سردار ہیں جنت کے جوانوں کے یعنی جو دنیا میں جوان تھے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم اس کو مکر اسرائیل کی روایت سے۔



(۳۷۸۲) عَنْ الْبَرَاءِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَبْصَرَ حَسَنًا وَحُسَيْنًا فَقَالَ : ((اللَّهُمَّ إِنِّي أُحِبُّهُمَا فَأَجِبْهُمَا)) .

(اسنادہ صحیح) سلسلة الاحاديث الصحيحة (۲۷۸۹)

ترجمہ: روایت ہے براءؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے دیکھا حسنؓ اور حسینؓ کو اور کہا یا اللہ میں ان کو دوست رکھتا ہوں تو بھی ان کو دوست رکھ۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔



(۳۷۸۳) عَنْ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ يَقُولُ : رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَاضِعَ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَلَى عَاتِقِهِ وَهُوَ يَقُولُ :

((اللَّهُمَّ إِنِّي أُحِبُّهُ فَأَجِبْهُ)) . (اسنادہ صحیح) سلسلة الأحاديث الصحيحة (۲۷۸۹) .

ترجمہ: روایت ہے براہ بن عازب رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا دیکھائیں نے نبی ﷺ کو کہ حسن بن علی رضی اللہ عنہ کو اپنے کندھے پر لیے ہوئے تھے اور فرماتے تھے یا اللہ میں اس کو دوست رکھتا ہوں تو بھی اس کو دوست رکھ۔
فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔



(۳۷۸۴) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَامِلَ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَلَى عَاتِقِهِ، فَقَالَ رَجُلٌ : نِعْمَ الْمَرْكَبُ رَكِبْتَ يَا غَلَامُ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : ((وَنِعْمَ الرَّكَّابُ هُوَ)).

[اسنادہ ضعیف : [تخریج المشكاة (۶۱۷۲)۔ (اس میں زمعه بن صالح راوی ضعیف ہے)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ حسن بن علی رضی اللہ عنہ کو اپنے کندھے پر لیے ہوئے تھے تو ایک شخص نے کہا کیا خوب سواری پائی تو نے اے لڑکے نبی نے فرمایا اور سوار بھی خوب ہے۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے اور زمعه بن صالح کو بعض اہل علم نے ضعیف کہا ہے بسبب سوء حفظ کے۔



۳۱۔ باب: مَنَاقِبُ أَهْلِ بَيْتِ النَّبِيِّ ﷺ

نبی ﷺ کے اہل بیت کے مناقب

(۳۷۸۵) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ : رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي حَجَّتِهِ يَوْمَ عَرَفَةَ وَهُوَ عَلَى نَاقَتِهِ الْقُصْوَاءِ يَحْطُبُ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ : ((يَا أَيُّهَا النَّاسُ ! إِنِّي تَرَكْتُ فِيكُمْ مَنْ إِنْ أَخَذْتُمْ بِهِ لَنْ تَضِلُّوا كِتَابَ اللَّهِ وَعَتَرْتُمْ أَهْلَ بَيْتِي)) . (اسنادہ صحیح) تخریج المشكاة (۶۱۵۲)۔ (التحقیق الثانی)۔

ترجمہ: روایت ہے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے کہ دیکھائیں نے نبی ﷺ کو حج میں عرفہ کے اور وہ اپنی اونٹنی پر تھے جس کا نام قصواء تھا اور خطبہ پڑھتے تھے، سونائیں نے کہ فرماتے تھے اے لوگو! میں تمہارے لیے ایسی چیز چھوڑے جاتا ہوں کہ جب تک تم اسے پکڑے رہو گے کبھی گمراہ نہ ہو گے ایک کتاب اللہ کی دوسرے عترت یعنی اہل بیت اپنے۔

فائدہ: اس بارے میں ابو ذر ابوسعید زید بن ارقم اور حذیفہ بن اسید رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ اس سند سے۔ اور زید بن الحسن سے سعید بن سلیمان اور کئی اہل علم نے روایت کی ہے۔

مترجم: تو رپشتی نے کہا کہ عترت کے کئی معنی ہیں اس لیے آپ نے فرمادیا کہ مراد اس سے اہل بیت ہیں تاکہ معلوم ہو جائے کہ مقصود اس سے آپ ﷺ کی نسل اور بیہیمان اور قرابت قریبہ والے ہیں اور پکڑے رہنے سے مراد ہے ان کی محبت رکھنا اور ان کی حرمت

کی حفاظت کرنا اور ان کی روایات پر عمل کرنا اور ان کے اقوال حسنہ پر اعتماد کرنا اور یہی معاملہ کتاب سے ضرور ہے کہ اس کی حرمت نگاہ رکھنا اور اس پر عامل رہنا اور امر کو بجالانا اور نواہی سے باز رہنا۔



(۳۷۸۶) عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ: النَّبِيُّ ﷺ: ((إِنَّ كُلَّ نَبِيٍّ أُعْطِيَ سَبْعَةَ نَحْبَاءَ رُفَقَاءَ. أَوْ قَالَ رُقَبَاءَ وَأُعْطِيتُ أَنَا أَرْبَعَةَ عَشَرَ))، فُلْنَا مَنْ هُمْ؟ قَالَ: ((أَنَا وَأَبْنَاءُ وَجَعْفَرُ وَحَمْزَةُ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَمُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ وَبِلَالٌ وَسَلْمَانُ وَعَمَارُ وَالْمِقْدَادُ وَحُذَيْفَةُ وَأَبُو زَرٍّ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ)).

(اسنادہ ضعیف) تخريج المشكاة (التحقيق الثانی ۶۲۵۵) ضعیف ترمذی (۷۹۱) (اس میں کثیر النواہ ضعیف راوی ہے) ترجمہ: روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ ہر نبی کو اللہ تعالیٰ نے سات نقیب عنایت فرمائے ہیں اور مجھے چودہ ہم نے پوچھا کہ وہ کون ہیں تو آپ نے مجھے اور میرے دونوں بیٹوں، جعفر، حمزہ، ابوبکر، عمر، مصعب بن عمیر، بلال، سلمان، عمار، مقداد، حذیفہ، ابو زرارہ اور عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہم کو فرمایا۔

فانلا: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ اس سند سے اور مروی ہوئی یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے موقوفہ۔



(۳۷۸۷) عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ رَجَبِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ: ﴿إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا﴾ فَبَيَّتَ أُمَّ سَلَمَةَ، فَذَعَا النَّبِيُّ ﷺ فَاطِمَةَ وَحَسَنًا وَحُسَيْنًا فَجَلَّلَهُمْ بِكَسَاءٍ وَعَلَى خَلْفِ ظَهْرِهِ فَجَلَّلَهُ بِكَسَاءٍ ثُمَّ قَالَ: ((اللَّهُمَّ هَؤُلَاءِ أَهْلُ بَيْتِي فَأَذْهِبْ عَنْهُمْ الرِّجْسَ وَطَهِّرْهُمْ تَطْهِيرًا)). قَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ: وَأَنَا مَعَهُمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: ((أَنْتِ عَلَى مَكَانِكَ وَأَنْتِ إِلَى خَيْرٍ)). (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: روایت ہے عمرو بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ سے جو گیلڑ تھے نبی ﷺ کے انہوں نے کہا جب یہ آیت اتری نبی ﷺ پر ﴿إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ﴾ یعنی اللہ چاہتا ہے کہ دور کر دے تمہاری ناپاکی کو اے گھر والو ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں، سو بلایا نبی ﷺ نے فاطمہ رضی اللہ عنہا، حسن، حسین رضی اللہ عنہما کو اور ان پر ایک چادر ڈال دی اور ان کے پیچھے حضرت علی رضی اللہ عنہ تھے سوان سب پر ایک چادر ڈال کر آپ نے عرض کی کہ یا اللہ یہ لوگ میرے گھر والے ہیں، سوان کی ناپاکی دور کر دے۔ اور ان کو بخوبی پاک کر دے اور ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی کہ میں بھی ان میں ہوں یا رسول اللہ آپ نے فرمایا تم اپنی جگہ پر رہو اور تم نیکی پر رہو۔

فانلا: اور اس بارے میں ام سلمہ، معقل بن یسار، ابی الحمراء اور انس بن مالک رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے یہ حدیث غریب ہے۔

مترجم: اللہ چاہتا ہے کہ دور کر دے تمہاری ناپاکی مراد ناپاکی سے اخلاق رزیدہ اور عادات حسیہ ہیں یا وہ معاصی جن کی اللہ تعالیٰ نے نبی فرمائی یا وساوس و خطرات شیطانیہ اور ہوا جس و شبہات نفسانیہ کہ ان سب سے اللہ تعالیٰ نے اہل بیت کو پاک کیا۔ اور اہل بیت سے مراد آنحضرت ﷺ کی ازواج مطہرات ہیں جو بیت نبی میں تھیں۔ اور یہی روایت سعید بن جبیر کی ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اور یہی قول ہے عکرمہ، مقاتل کا، اور ابو سعید خدریؓ اور ایک جماعت تابعین کی اس طرف گئی ہے کہ مراد اہل بیت سے علی، فاطمہ اور حسین رضی اللہ عنہم ہیں اور روایت مذکورہ بھی اس کی مؤید ہے مگر بہر حال نساء نبی اس سے خارج نہیں اس لیے کہ لفظ قرآنی اور ارشاد رحمانی خود ان کو شامل ہے اور زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نے کہا ہے کہ اہل بیت وہ ہیں جن پر صدقہ حرام ہے اور وہ آل علی، آل عقیل، آل جعفر اور آل عباس ہیں رضی اللہ عنہم۔ (من البغوی)



(۳۷۸۸) عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((إِنِّي تَارِكٌ فِيكُمْ مَا إِن تَمَسَّكْتُمْ بِهِ لَنْ تَضِلُّوا بَعْدِي، أَحَدُهُمَا أَعْظَمُ مِنَ الْآخَرِ: كِتَابُ اللَّهِ حَبْلٌ مُمْدُودٌ مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ، وَاعْتَرَتِي أَهْلُ بَيْتِي، وَلَنْ يَنْفَرَقَا حَتَّى يَرَدَا عَلَى الْحَوْضِ فَأَنْظُرُوا كَيْفَ تَخْلُقُونِي فِيهِمَا)) . (اسنادہ صحیح)

تخریج المشكاة ۶۱۵۳ - الروض النضر (۹۷۷، ۹۷۸) الصحیحة ۴/ ۳۵۶ - ۳۵۷ رقم (۱۷۶۱)

ترجمہ: روایت ہے زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے میں تمہارے درمیان ایسی دو چیزیں چھوڑ جاتا ہوں ایک ان میں سے دوسرے سے بڑی ہے وہ جو بڑی ہے اللہ کی کتاب ہے کہ گویا ایک رسی ہے آسمان سے زمین تک لٹکی ہوئی اور دوسری میری عترت یعنی اہل بیت میرے کہ یہ دونوں جدا نہ ہوں گے یہاں تک کہ وارد ہوں گے میرے ساتھ حوض کوثر پر، سو دیکھو میرے پیچھے ان کے ساتھ کیا کرتے ہو۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

مترجم: افسوس ہے کہ امت نے ان دونوں کے ساتھ کچھ حسن سلوک نہ کیا ایک گروہ نے تو قرآن کو بگ بگ ٹھہرایا اور رسم و رواج کی طرح اس کی تعلیم جانی اور دستور العمل اپنا آراء رجال کو کیا اور دوسرے گروہ نے اہل بیت کے ساتھ جو بد سلوکی ظاہر و باہر ہے۔



(۳۷۸۹) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((أَحِبُّوا اللَّهَ لِمَا يَغْذُوكُمْ مِنْ نِعَمِهِ، وَأَحِبُّوا بَيْتِي بِحُبِّ اللَّهِ، وَأَحِبُّوا أَهْلَ بَيْتِي بِحُبِّي)) .

(اسنادہ ضعیف) تخریج فقہ البصرة (۲۳) (محمد بن علی کا اپنے دادا سے سماع ثابت نہیں)۔

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دوست رکھو اللہ تعالیٰ کو اس لیے کہ وہ تم کو اپنی نعمتیں کھلاتا ہے

اور دوست رکھو مجھے اللہ تعالیٰ کے لیے اور دوست رکھو میرے اہل بیت کو میرے لیے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ اسی سند سے ہم اسے جانتے ہیں۔



۳۲۔ باب: مَنَاقِبُ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ وَزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَأَبِي بَنِ كَعْبٍ

وَعُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ

مناقب معاذ بن جبل اور زید بن ثابت اور ابی بن کعب اور عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہم کے

(۳۷۹۰) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((أَرْحَمُ أُمَّتِي بِأُمَّتِي أَبُو بَكْرٍ، وَأَشَدُّهُمْ فِي أَمْرِ اللَّهِ عُمَرُ وَأَصْدَقُهُمْ حَيَاءُ عُمَانُ بْنُ عَفَّانٍ وَأَعْلَمُهُمْ بِالْحَلَالِ وَالْحَرَامِ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ، وَأَفْرَضُهُمْ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ، وَأَقْرَوُهُمْ أَبُو بَنِ كَعْبٍ، وَلِكُلِّ أُمَّةٍ أَمِينٌ. وَآمِنُ هَذِهِ الْأُمَّةِ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ)) . (اسنادہ صحیح) سلسلة الاحاديث الصحيحة (۱۲۲۴)

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالکؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سب سے زیادہ رحم کرنے والے میری امت پر ابو بکرؓ ہیں یعنی نرم دل اور سب سے زیادہ سخت اللہ کے کام بجالانے میں عمر اور سب سے زیادہ سچے عثمان بن عفان اور سب سے زیادہ حلال و حرام سے واقف معاذ بن جبل، اور سب سے زیادہ فرائض جاننے والے زید بن ثابت، اور سب سے زیادہ قراءت جاننے والے ابی بن کعب، اور ہر امت کا ایک امین ہے اور اس امت کا امین ابو عبیدہ بن جراح ہیں۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو قنادہ کی روایت سے مگر اسی سند سے اور روایت کی ہے یہ ابو قلابہ نے انسؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے ماندا اس کی۔



(۳۷۹۱) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((أَرْحَمُ أُمَّتِي بِأُمَّتِي أَبُو بَكْرٍ، وَأَشَدُّهُمْ فِي أَمْرِ اللَّهِ عُمَرُ وَأَصْدَقُهُمْ حَيَاءُ عُمَانُ، وَأَقْرَوُهُمْ لِكِتَابِ اللَّهِ أَبُو بَنِ كَعْبٍ وَأَفْرَضُهُمْ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَأَعْلَمُهُمْ بِالْحَلَالِ وَالْحَرَامِ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ أَلَا وَإِنَّ لِكُلِّ أُمَّةٍ أَمِينًا وَإِنَّ آمِنَ هَذِهِ الْأُمَّةِ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ)) . (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: ترجمہ پیچھے گزر چکا ہے۔



(۳۷۹۲) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِأُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ : ((إِنَّ اللَّهَ أَمَرَنِي أَنْ أَقْرَأَ عَلَيْكَ لَمْ يَكُنِ الَّذِينَ كَفَرُوا)) قَالَ : سَمَانِي قَالَ : ((نَعَمْ فَبُكِّي)) .

(اسنادہ صحیح) سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ (۲۹۰۸)

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے کہ اللہ نے مجھے حکم دیا ہے کہ تمہارے آگے سورہ لم یکن پڑھوں انہوں نے عرض کی کہ کیا اللہ نے میرا نام لیا؟ آپ نے فرمایا ہاں وہ رونے لگے یعنی شکر کی راہ سے۔
فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور مروی ہوئی یہی حدیث ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے انہوں نے روایت کی نبی ﷺ سے۔



(۳۷۹۳) عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَهُ : ((إِنَّ اللَّهَ أَمَرَنِي أَنْ أَقْرَأَ عَلَيْكَ فَقَرَأَ عَلَيْهِ)) لَمْ يَكُنِ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ ﴿ فَقَرَأَ فِيهَا : إِنَّ ذَاتَ الدِّينِ عِنْدَ اللَّهِ الْخَفِيَّةُ الْمُسْلِمَةُ لَا الْيَهُودِيَّةُ وَلَا النَّصْرَانِيَّةُ ، مَنْ يَعْمَلْ خَيْرًا فَلَنْ يُكْفَرَهُ ﴾ وَقَرَأَ عَلَيْهِ : (وَلَوْ أَنَّ لَابْنَ آدَمَ وَادِيًا مِنْ مَالٍ لَا يَبْغَى إِلَيْهِ ثَانِيًا ، وَلَوْ كَانَ لَهُ ثَانِيًا لَا يَتَّبِعِي إِلَيْهِ ثَالِثًا ، وَلَا يَمْلَأُ جَوْفَ ابْنِ آدَمَ إِلَّا التُّرَابُ ، وَيَتُوبُ اللَّهُ عَلَى مَنْ تَابَ) . [اسنادہ صحیح]

ترجمہ: ابی بن کعب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: بے شک اللہ نے مجھے حکم دیا ہے کہ آپ پر قرآن پڑھوں، پس آپ نے ان پر ﴿ لَمْ يَكُنِ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ ﴾ کی تلاوت فرمائی اور اس میں یہ بھی پڑھا: بے شک دین دار اللہ کے نزدیک وہ ہے جو یکسو اور مسلمان ہے، نہ کہ یہودی اور عیسائی، جو بھلائی کرے گا تو وہ اس (کے اجر) سے محروم نہیں کیا جائے گا۔ اور آپ نے ان پر یہ بھی پڑھا: اور اگر ابن آدم کے لیے مال کی ایک وادی ہو تو وہ اپنے لیے دوسری حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے اور اگر اس کے لیے دو وادیاں ہوں تو اپنے لیے تیسری حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ اور ابن آدم کا پیٹ صرف مٹی بھرے گی اور اللہ اس کی توبہ قبول فرماتا ہے جو توبہ کرے۔
فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔



(۳۷۹۴) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ : جَمَعَ الْقُرْآنَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَرْبَعَةُ كُلُّهُمْ مِنَ الْأَنْصَارِ : أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ وَمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَأَبُو زَيْدٍ قَالَ : قُلْتُ لِأَنَسٍ : مَنْ أَبُو زَيْدٍ؟ قَالَ : أَحَدُ عُمُوْمَتِي .

(اسنادہ صحیح)

تبرہ: روایت ہے انس بن مالکؓ سے کہ انہوں نے کہا جمع کیا قرآن کو رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں چار شخصوں نے کہ سب انصار سے تھے ابی بن کعب، معاذ بن جبل، زید بن ثابت اور ابو زید رضی اللہ عنہم راوی نے کہا میں نے کہا ابو زید کون ہیں؟ انسؓ نے کہا وہ میرے چچاؤں میں ہیں۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔



(۳۷۹۵) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((نِعَمَ الرَّجُلُ أَبُو بَكْرٍ، نِعَمَ الرَّجُلُ عُمَرُ، نِعَمَ الرَّجُلُ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ، نِعَمَ الرَّجُلُ أُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ، نِعَمَ الرَّجُلُ ثَابِتُ بْنُ قَيْسِ بْنِ شِمَاسٍ، نِعَمَ الرَّجُلُ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ، نِعَمَ الرَّجُلُ مُعَاذُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ الْجُمُوحِ)) . (اسنادہ صحیح)

تبرہ: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: کیا خوب ہیں ابو بکر، عمر، ابوعبیدہ بن جراح، اسید بن حضیر، ثابت بن قیس بن شماس، معاذ بن جبل اور معاذ بن عمرو بن جموح رضی اللہ عنہم۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر سہیل کی روایت سے۔



(۳۷۹۶) عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ قَالَ : حَاءَ الْعَاقِبُ وَالسَّيِّدُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَا : ابْعَثْ مَعَنَا أَمِينًا فَقَالَ : ((فَبِإِنِّي سَأَبْعُثُ مَعَكُمْ أَمِينًا حَقَّ أَمِينٍ)) فَأَشْرَفَ لَهَا النَّاسُ فَبَعَثَ أَبَا عُبَيْدَةَ قَالَ وَكَانَ أَبُو إِسْحَاقَ إِذَا حَدَّثَ بِهَذَا الْحَدِيثِ عَنْ صَلَّةٍ قَالَ : سَمِعْتُهُ مُنْذُ سِتِّينَ سَنَةً . (اسنادہ صحیح) تخريج المشكاة ۶۱۳۲ - التحقيق الثانی - سلسلة الاحاديث الصحيحة (۱۹۶۴) .

تبرہ: روایت ہے حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کہ آیا سر اور ایک قوم کا اور نائب اس کا نبی ﷺ کے پاس اور دونوں نے عرض کی کہ ہمارے ساتھ کوئی اپنا امین روانہ فرمائیے آپؐ نے فرمایا میں تیرے ساتھ ایسا امین بھیجوں گا جو حق امانت بخوبی ادا کرے اور لوگوں نے اس خدمت کی طمع کی۔ سو بھیجا آپؐ نے ان کے ساتھ ابوعبیدہ کو۔ کہا راوی نے ابو اسحاق جب اس حدیث کو صلہ سے روایت کرتے تھے کہتے تھے کہ میں نے ساٹھ برس ہوئے کہ یہ حدیث ان سے سنی تھی اور یہ ان کا کمال حافظہ تھا۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور روایت کی گئی یہ عمرؓ اور انسؓ سے دونوں نے روایت کی نبی ﷺ سے کہ آپؐ نے فرمایا: ہر امت کا ایک امین ہے اور اس امت کا امین ابوعبیدہؓ۔



۳۳۔ باب: مَنَاقِبُ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

مناقب سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے

(۳۷۹۷) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((إِنَّ الْجَنَّةَ تَشْتَاقُ إِلَى ثَلَاثَةٍ : عَلِيٍّ وَعَمَّارٍ وَسَلْمَانَ)) .

(اسنادہ ضعیف) سلسلۃ الاحادیث الصعیفة (۶۳۲۹) اسکی سند حسن مدلس کے عنعنہ کی وجہ سے ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جنت تین شخصوں کی مشتاق ہے علیؑ، عمارؓ اور سلمان فارسیؓ کی۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم اس کو مگر حسن بن صالح کی روایت سے۔

مترجم: سلمان فارسیؓ فارس کے تھے ان کے باپ آتش پرست تھے ان کو اللہ نے ہدایت کی دین کا شوق ہوا پھر یہودی ہوئے پھر نصرانی ایک مدت دین کی تلاش میں بسر کی کئی جگہ کے آخر میں توفیق الہی آپ کی خدمت میں پہنچ لائی یہاں مشرف باسلام ہوئے بڑی عمر تھی قریب چار سو برس کے اور جنگ احزاب میں خندق انہیں کی صلاح و مشورہ سے کھودی گئی آپ نے ان کو اہل بیت سے فرمایا۔ جزا اللہ عنہا خیر المجزاء۔



۳۴۔ باب: مَنَاقِبُ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ وَكُنْيَتُهُ أَبُو الْيَقْظَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

مناقب عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کے اور کنیت ان کی ابو الیقظان ہے

(۳۷۹۸) عَنْ عَلِيٍّ قَالَ : جَاءَ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ يَسْتَأْذِنُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ : ((ائْذِنُوا لَهُ مُرَحَّبًا بِالطَّيِّبِ الْمُطِيبِ)) .

(اسنادہ صحیح) سلسلۃ الاحادیث الصحیحة (۴۶۶/۲) الروض النضیر (۷۰۲)

ترجمہ: روایت ہے حضرت علیؑ سے کہ عمارؓ حاضر ہوئے اور اجازت چاہی نبی ﷺ نے فرمایا ان کو آنے دو مرحبا مرد پاک ذات پاک خصلت کو۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔



(۳۷۹۹) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((مَا خَيْرَ عَمَّارٍ بَيْنَ أَمْرَيْنِ إِلَّا اخْتَارَ أَرَشَدَهُمَا)) .

(اسنادہ صحیح) سلسلۃ الاحادیث الصحیحة (۸۴۵)

ترجمہ: روایت ہے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: اختیار نہ دیا گیا عمار کو کسی دو امور میں کہ نہ اختیار کیا انہوں نے ان میں سے بہتر کو۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو اگر اسی سند سے عبدالعزیز بن سیاہ کی روایت سے اور وہ شیخ کو فی ہیں اور ان سے محدثین نے روایت کی ہے اور ان کا ایک لڑکا ہے کہ اس کو یزید بن عبدالعزیز کہتے ہیں اور وہ ثقہ ہیں۔ روایت کی ان سے یحییٰ بن آدم نے۔



☆ عَنْ حَدِيفَةَ قَالَ : كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ : ((إِنِّي لَا أَدْرِي مَا قَدَرُ بَقَائِي فِيكُمْ فَأَقْتَدُوا بِالَّذِينَ مِنْ بَعْدِي)). وَأَشَارَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ، ((وَاهْتَدُوا بِهَذِي عَمَارٍ، وَمَا حَدَّثَكُمْ ابْنُ مَسْعُودٍ فَصَدِّقُوا)). (اسنادہ صحیح) سلسلة الاحاديث الصحيحة (١٢٣٣)

ترجمہ: روایت ہے حدیفہؓ سے کہا انہوں نے کہ ہم بیٹھے تھے نبی ﷺ کے پاس کہ فرمایا آپؐ نے نہیں میں جانتا کہ تم میں کب تک جیوں سو اقتداء کرو میرے بعد ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما کی اور چلو چال عمار رضی اللہ عنہ کی اور ابن مسعودؓ جو حدیث بیان کریں اس کو سچ جانو۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے اور روایت کی ابراہیم بن سعد نے یہ حدیث سفیان ثوریؒ سے انہوں نے عبدالملک بن عمیر سے انہوں نے ہلال موالیٰ ربیع سے انہوں نے حدیفہؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے اس کی مانند۔



(۳۸۰۰) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((أُبَشِّرُ عَمَّارُ تَقْتُلُكَ الْفِتْنَةُ الْبَاقِيَةُ)).

(اسنادہ صحیح) سلسلة الاحاديث الصحيحة (۷۱۰).

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے بشارت ہو تجھ کو اے عمار کہ قتل کریں گے تجھ کو باقی لوگ۔

فائدہ: اس بارے میں ام سلمہؓ، عبداللہ بن عمرؓ، ابی الیسر اور حدیفہؓ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے علاء بن عبد الرحمن کی روایت سے۔

مترجم: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت علیؓ اور حضرت معاویہؓ کے جنگ و جدل میں حضرت علی رضی اللہ عنہ حق پر تھے اور حضرت معاویہؓ خطا پر تھے مگر اصحاب سے چونکہ کف لسان واجب ہے اور خطا ان کی خطائے اجتہادی تھی اس لیے محل طعن نہیں اور حضرت عمار کو اصحاب معاویہؓ نے شہید کیا۔



۳۵۔ باب: مَنَاقِبُ أَبِي ذَرِّ الْغِفَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

مناقب ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ کے

(۳۸۰۱) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ : ((مَا أَظَلَّتِ الْخُضْرَاءُ وَلَا أَقَلَّتِ الْغُبَرَاءُ أَصْدَقُ مِنْ أَبِي ذَرٍّ)). (اسنادہ صحیح) تخريج ما دل عليه القرآن (١٤٧) سلسلة الاحاديث الصحيحة (٢٣٤٣)

ترجمہ: روایت ہے عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ آسمان نے کسی پر سایہ نہ کیا اور زمین نے کسی کو نہ اٹھایا جو زیادہ سچا ہوا ابو ذرؓ سے۔

فائدہ: اس باب میں ابوالدرداءؓ اور ابو ذرؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔



(۳۸۰۲) عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((مَا أَظَلَّتِ الْخُضْرَاءُ وَلَا أَقَلَّتِ الْعَبْرَاءُ مِنْ ذِي لَهَجَةٍ أَصْدَقَ وَلَا أَوْفَى مِنْ أَبِي ذَرٍّ شِبْهَ عِيسَى بْنِ مَرْيَمَ)) فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ كَأَلْحَاسِدٍ : يَا رَسُولَ اللَّهِ ! أَفْتَعْرِفُ ذَلِكَ لَكَ قَالَ : ((نَعَمْ فَأَعْرِفُوهُ)) . (اسنادہ ضعیف) المشكاة (۶۲۳۹ ، التحقيق الثاني) .

ترجمہ: روایت ہے ابو ذرؓ سے کہ انہوں نے کہا میرے لیے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے آسمان نے کسی پر سایہ نہ کیا اور زمین نے کسی کو نہ اٹھایا جو زبان کا سچا زیادہ ہوا اور بہتر ہوا ابو ذرؓ سے اور بہت مشابہ ہے عیسیٰ بن مریم سے تو عمر بن خطابؓ نے آپ سے پوچھا جیسے کسی کو شک آتا ہے کہ کیا ان کو خبر کر دیں ہم اس کی؟ آپ نے فرمایا کہ ہاں کہہ دو اس سے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے۔ اور روایت کی بعض نے یہ حدیث اور کہا کہ آپ نے یوں فرمایا کہ ابو ذرؓ زمین پر ایسے زند کے ساتھ بسر کرتا ہے جیسے عیسیٰ بن مریم علیہ السلام۔



۳۶۔ باب: مناقب عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ

مناقب عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کے

(۳۸۰۳) عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنِ ابْنِ أُحَيٍّ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ : لَمَّا أُرِيدَ قَتْلُ عُثْمَانَ جَاءَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ فَقَالَ لَهُ عُثْمَانُ : مَا جَاءَ بِكَ؟ قَالَ : جِئْتُ فِي نَصْرِكَ، قَالَ : أَخْرِجْ إِلَى النَّاسِ فَاطْرُدْهُمْ عَنِّي فَإِنَّكَ خَارِجًا خَيْرٌ لِي مِنْكَ دَاحِلًا، فَخَرَجَ عَبْدُ اللَّهِ إِلَى النَّاسِ، فَقَالَ : أَيُّهَا النَّاسُ ! إِنَّهُ كَانَ اسْمِي فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَلَانَ فَاسْمَانِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَبْدُ اللَّهِ وَنَزَلَتْ فِيَّ آيَاتٌ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ، نَزَلَتْ فِيَّ ﴿ وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ عَلَى مِثْلِهِ فَأَمَنْ وَاسْتَكْبَرْتُمْ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ ﴾ وَنَزَلَتْ فِيَّ ﴿ قُلْ كَفَى بِاللَّهِ شَهِيدًا بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ وَمَنْ عِنْدَهُ عِلْمُ الْكِتَابِ ﴾ إِنَّ لِلَّهِ سَيْفًا مَغْمُودًا عَنْكُمْ وَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ قَدْ جَاوَرَتْكُمْ فِي بَلَدِكُمْ هَذَا الَّذِي نَزَلَ فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَاللَّهُ فِي هَذَا الرَّجُلِ أَنْ تَقْتُلُوهُ فَوَاللَّهِ لَئِنْ قَتَلْتُمُوهُ لَتَطْرُدَنَّ جِيرَانَكُمْ الْمَلَائِكَةُ وَلَتَسْلُنَّ سَيْفُ اللَّهِ الْمَغْمُودُ عَنْكُمْ فَلَا

يُعْمَدُ عَنْكُمْ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ قَالُوا : اَقْتُلُوا الْيَهُودِيَّ وَاقْتُلُوا عُثْمَانَ .

(ضعیف الاسناد) (اس میں ابنِ اُخی عبد اللہ بن سلام بھول ہے)

ترجمہ: روایت ہے عبد الملک سے کہ انہوں نے کہا جب ارادہ کیا لوگوں نے حضرت عثمانؓ کے قتل کا۔ آئے عبد اللہ بن سلامؓ اور حضرت عثمانؓ نے ان سے پوچھا کہ تم کیوں آئے ہو انہوں نے عرض کی کہ آپ کی مدد کو آپ نے فرمایا جاؤ لوگوں کو میری ایداء سے باز رکھو اس لیے کہ تمہارا باہر رہنا میرے لیے زیادہ مفید ہے اندر کے رہنے سے، تو عبد اللہ باہر نکلے اور لوگوں سے کہا اے لوگو! میرا نام جاہلیت میں فلاں تھا اور نام رکھا میرا رسول اللہ ﷺ نے عبد اللہ اور کئی آیتیں کتاب اللہ کی میری شان میں نازل ہوئیں چنانچہ ﴿وَشَهِدَ شَاهِدٌ﴾ اور ﴿قُلْ كَفَى بِاللّٰهِ شَهِيدًا﴾ میرے ہی لیے نازل ہوئی اور اللہ کی تلواریں میان میں ہے اور ملا کہ تمہارے ہمسایہ ہیں اس شہر مدینہ میں جس میں اترے رسول اللہ ﷺ، سوڈر اللہ سے اور بچو اس شخص کے قتل سے سو قسم ہے اللہ تعالیٰ کی اگر تم نے اس کو قتل کیا یعنی حضرت عثمانؓ کو تو تمہارے ہمسایہ ملا کہ تم سے دور ہو جائیں گے اور تلواریں اللہ تعالیٰ کی تم پر میان سے باہر ہو جائے گی کہ پھر قیامت تک میان میں نہ آئے گی سولوگوں نے ان کی نصیحت سن کر جواب دیا کہ قتل کرو اس یہودی کو بھی اور حضرت عثمانؓ کو بھی۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر عبد الملک بن عمیر کی روایت سے۔ اور روایت کی شعیب بن صفوان نے یہ حدیث عبد الملک بن عمیر سے اور کہا انہوں نے کہ روایت ہے عمر بن محمد بن عبد اللہ بن سلام سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے دادا عبد اللہ بن سلام سے۔

مترجم: دونوں آیتیں عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کی شان میں نازل ہوئیں۔

اول ﴿قُلْ اَرَأَيْتُمْ اِنْ كَانَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَكَفَرْتُمْ بِهِ وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِنْ بَنِي اِسْرَآئِيْلَ عَلٰى مِثْلِهِ فَاَنْتُمْ وَاسْتَكْبَرْتُمْ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ﴾ - یعنی کہہ تو اے نبی کہ بھلا دیکھو تو اگر یہ قرآن اللہ کے نزدیک سے ہو اور تم اس کے منکر ہوئے اور ایک گواہ بنی اسرائیل کا بھی اس کی گواہی دے چکا اور اس پر ایمان لا چکا اور تکبر کیا تم نے تو کتنا بڑا ظلم کیا ہے شک اللہ راہ نہیں دیتا ظالموں کو۔ انتہی۔

اور اس گواہ سے مراد عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ بھی ہیں یہی قول ہے قتادہ اور ضحاک کا کہ انہوں نے گواہی دی کہ قرآن کلام الہی ہے اور محمد ﷺ رسول ہیں۔

دوسری ﴿وَيَقُولُ الْذِّبْنَ كَفَرُوا لَسْتُ مُرْسَلًا قُلْ كَفَى بِاللّٰهِ شَهِيدًا بَيْنَكُمْ وَمَنْ عِنْدَهُ عِلْمُ الْكِتَابِ﴾ - یعنی کہ فرماتے ہیں کہ تو رسول نہیں کہہ تو کافی ہے اللہ تعالیٰ گواہ میرے اور تمہارے درمیان اور جس کے پاس علم ہے کتاب کا اور مراد اس سے بھی عبد اللہ بن سلام ہیں یہی قول ہے قتادہ کا۔ اور ان نابکاروں نے ظلم کیا جو ایسے مومن کامل الایمان کو یہودی کہا

اور حقیقت میں جب سے حضرت عثمانؓ خلیفہ برحق مقتول ہوئے اہل اسلام کبھی متفق ہو کر کسی دشمن سے نہ لڑے اور اللہ کے غضب کی تلوار ان کے اوپر کھینچی گئی جو کہ آپس میں پھوٹ ڈالنے اور تحریش فیما بینہم کا سبب ہو گئی۔



(۳۸۰۴) عَنْ يَزِيدَ بْنِ عُمَيْرَةَ قَالَ : لَمَّا حَضَرَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ الْمَوْتَ قِيلَ لَهُ : يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ ! أَوْصِنَا قَالَ : أَجْلِسُونِي فَقَالَ : إِنَّ الْعِلْمَ وَالْإِيمَانَ مَكَانَهُمَا مَنِ ابْتَغَاهُمَا وَحَدَّهُمَا ، يَقُولُ ذَلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ، وَالتَّمَسُّوا الْعِلْمَ عِنْدَ أَرْبَعَةِ رَهْطٍ عِنْدَ عُؤَيْمِرِ أَبِي الدَّرْدَاءِ وَعِنْدَ سَلَمَانَ الْفَارِسِيِّ وَعِنْدَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَعِنْدَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ الَّذِي كَانَ يَهُودِيًّا فَاسْلَمَ . فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ : ((إِنَّهُ عَاشِرُ عَشْرَةٍ فِي الْجَنَّةِ)) . (اسنادہ صحیح) المشكاة (۶۲۴۰) .

ترجمہ: روایت ہے یزید بن عُمیرہ سے کہ جب حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو موت قریب ہوئی لوگوں نے کہا ہم کو صیت کرو انہوں نے کہا مجھ کو بٹھاؤ پھر کہا علم اور ایمان اپنی جگہ میں موجود ہے جو ان کو ڈھونڈے بے شک پائے تین باریہی کہا اور کہا کہ علم کو ڈھونڈو چار شخصوں کے پاس ایک ابوالدرداء دوسرے سلمان فارسی تیسرے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ، چوتھے عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ جو یہودی تھے اور اللہ نے ان کو شرف اسلام عنایت فرمایا اور میں نے سنا ہے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے کہ وہ ان دس میں ہیں جو جنتی ہیں۔

فائدہ: اس باب میں سعد سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔



۳۷۔ باب: مناقب عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ

مناقب عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے

(۳۸۰۵) عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((اقْتَدُوا بِاللَّذِينَ مِنْ بَعْدِي مِنْ أَصْحَابِي أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرُ وَاهْتَدُوا بِهَذِي عَمَارٍ وَتَمَسَّكُوا بِعَهْدِ ابْنِ مَسْعُودٍ)) . (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: روایت ہے ابن مسعودؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: پیروی کرو میرے بعد ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کی اور خصلت اختیار کرو عمار کی اور وصیت اور نصیحت پر چلو ابن مسعودؓ کے۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے اس سند سے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت سے نہیں جانتے ہم اس کو مگر یحییٰ بن سلمہ بن کہیل کی روایت سے اور یحییٰ بن سلمہ ضعیف ہیں حدیث میں اور ابوالزعرار کا نام عبداللہ بن ہانی ہے اور وہ ابوالزعرار جن سے شعبہؓ اور ثوریؓ اور

ابن عیینہ روایت کرتے ہیں ان کا نام عمرو بن عمرو ہے اور وہ بھیجتے ہیں ابوالاحوص کے رفیق ہیں ابن مسعودؓ کے۔



(۳۸۰۶) عَنْ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدٍ: أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا مُوسَى يَقُولُ: لَقَدْ قَدِمْتُ أَنَا وَأَجِيءُ مِنَ الْيَمَنِ وَمَا نُرَى جِينًا إِلَّا أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ بَيْتِ النَّبِيِّ ﷺ لِمَا نُرَى مِنْ دُخُولِهِ وَدُخُولِ أُمِّهِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ.

(اسنادہ صحیح)

ترجمہ: روایت ہے اسود بن یزید سے کہ انہوں نے سنا ابو موسیٰ سے کہ وہ کہتے تھے کہ آئے ہم اور بھائی ہمارے یمن سے اور ہم اکثر اوقات یہی دیکھتے تھے کہ عبد اللہ بن مسعودؓ ایک شخص ہیں نبی ﷺ کے گھر والوں سے اس لیے کہ ہم بہت ان کی اور ان کی والدہ کی آمد و رفت دیکھتے نبی ﷺ کے گھر میں۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور روایت کی یہ سفیان ثوری نے ابواسحاق سے۔



(۳۸۰۷) عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدٍ قَالَ: أَتَيْنَا عَلَى حَذِيفَةَ فَقُلْنَا: حَدِّثْنَا بِأَقْرَبِ النَّاسِ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ هَذِيًا وَدَلًّا فَتَنَاخَذَ عَنْهُ وَنَسَمِعَ مِنْهُ، قَالَ: كَانَ أَقْرَبُ النَّاسِ هَذِيًا وَدَلًّا وَسَمْنَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ابْنُ مَسْعُودٍ حَتَّى يَتَوَارَى مِنَّا فِي بَيْتِهِ وَلَقَدْ عَلِمَ الْمُحْفُوظُونَ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ ﷺ أَنَّ ابْنَ أُمِّ عَبْدِ مِنْ هُوَ أَقْرَبُهُمْ إِلَى اللَّهِ زُفَى. (اسنادہ صحیح) التعليقات الحسان (۷۰۷۳)

ترجمہ: روایت ہے عبد الرحمن بن یزید سے کہا انہوں نے کہ آئے ہم حذیفہؓ کے پاس اور کہا ہم نے بتاؤ ہم کو کون شخص زیادہ قریب تھا بہ نسبت لوگوں کے رسول اللہ ﷺ سے چال چلن میں کہ ہم اس سے دین سیکھیں اور حدیثیں سنیں تو انہوں نے کہا سب سے زیادہ قریب لوگوں سے رسول اللہ ﷺ سے چال و چلن اور خصلت میں عبد اللہ بن مسعودؓ ہیں اور وہ پوشیدہ حالات خانگی سے آپ کے واقف ہوتے تھے جو ہم نہ جانتے تھے اور بخوبی جانتے ہیں اصحاب رسول اللہ ﷺ کے جو کذب سے محفوظ ہیں کہ بیٹا ام عبد کا یعنی عبد اللہ بن مسعودؓ ان سب سے زیادہ نزدیک ہیں اللہ تعالیٰ سے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔



(۳۸۰۸) عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَوْ كُنْتُ مُؤَمِّرًا أَحَدًا مِنْهُمْ مِنْ غَيْرِ مَشُورَةٍ لَأَمَرْتُ ابْنَ أُمِّ عَبْدِ)). (اسنادہ ضعیف) اس میں حارث اور ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے حضرت علیؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ اگر میں کسی کو امیر کرتا ان میں سے بغیر مشورہ کے تو امیر کرتا عبد اللہ بن مسعودؓ کو جو بیٹے ہیں ام عبد کے۔ یعنی کسی لشکر خاص پر اور اس سے خلافت مراد نہیں اس لیے کہ خلیفہ قریش سے ہیں۔

(۳۸۰۹) عَنْ عَلِيٍّ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((لَوْ كُنْتُ مُؤَمِّرًا أَحَدًا مِنْهُمْ مِنْ غَيْرِ مَشُورَةٍ لَأَمَرْتُ ابْنَ أُمِّ عَبْدِ اللَّهِ)) . (اسنادہ ضعیف) [انظر ماقبله]

ترجمہ: روایت ہے حضرت علیؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ اگر میں کسی کو امیر کرتا ان میں سے بغیر مشورہ کے تو امیر کرتا عبد اللہ بن مسعود کو جو بیٹے ہیں ام عبد کے۔ یعنی کسی لشکر خاص پر اور اس سے خلافت مراد نہیں اس لیے کہ خلیفہ قریش سے ہیں۔
فائدہ: اس حدیث کو نہیں جانتے ہم مگر حارث کی روایت سے کہ وہ علیؓ سے روایت کرتے ہیں روایت کی ہم سے سفیان بن وکیع نے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے سفیان ثوری سے انہوں نے ابواسحاق سے انہوں نے حارث سے انہوں نے حضرت علیؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: اگر میں کسی کو امیر کرتا بغیر مشورہ کے تو امیر کرتا ابن ام عبد کو۔



(۳۸۱۰) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((خُذُوا الْقُرْآنَ مِنْ أَرْبَعَةٍ: مِنْ ابْنِ مَسْعُودٍ وَأَبِي بِنِ كَعْبٍ وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ وَسَالِمِ مَوْلَى أَبِي حَذِيفَةَ)) .

(اسنادہ صحیح) سلسلة الاحاديث الصحيحة (۱۸۲۷)۔

ترجمہ: روایت ہے عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: قرآن لیکھو چار شخصوں سے عبد اللہ بن مسعود اور ابی بن کعب اور معاذ بن جبل اور سالم مولیٰ ابی حذیفہ سے۔
فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔



(۳۸۱۱) عَنْ خَيْثَمَةَ بْنِ أَبِي سَبْرَةَ قَالَ : أَتَيْتُ الْمَدِينَةَ فَسَأَلْتُ اللَّهَ أَنْ يُسَيِّرَ لِي جَلِيسًا صَالِحًا فَيَسِّرَ لِي: أَبَاهُ رِيْرَةً فَجَلَسْتُ إِلَيْهِ فَقُلْتُ لَهُ: إِنِّي سَأَلْتُ اللَّهَ أَنْ يُسَيِّرَ لِي جَلِيسًا صَالِحًا فَوَقَفْتُ لِي، فَقَالَ لِي: مَنْ أَيْنَ أَنْتَ؟ قُلْتُ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ جِئْتُ التَّمِيسُ الْخَيْرِ وَأَطْلُبُهُ فَقَالَ: أَلَيْسَ فِيكُمْ سَعْدُ بْنُ مَالِكٍ مُجَابُ الدَّعْوَةِ، وَابْنُ مَسْعُودٍ صَاحِبُ طَهْوَرِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَنَعْلَتِهِ، وَحَذِيفَةُ صَاحِبُ سِرِّ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، وَعَمَّارُ الَّذِي أَجَارَهُ اللَّهُ مِنَ الشَّيْطَانِ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ، وَسَلْمَانُ صَاحِبُ الْكِتَابَيْنِ، قَالَ قَتَادَةُ: وَالْكِتَابَانِ: الْإِنْجِيلُ وَالْقُرْآنُ. (اسنادہ صحیح)۔

ترجمہ: روایت ہے خيثمة بن ابی سبرہ سے کہ کہا میں نے مدینہ میں آ کر دعا کی کہ مجھے کوئی رفیق صالح میسر ہو تو ابو ہریرہؓ مل گئے میں ان کے پاس بیٹھا اور کہا میں نے دعا کی تھی کہ رفیق صالح میسر ہو سو تم مل گئے انہوں نے کہا کہاں کے ہو میں نے کہا کوفہ کا اور میں طلب خیر میں یہاں آیا ہوں تو انہوں نے کہا کیا تم میں سعد بن مالک مجاب الدعوات نہیں اور ابن مسعود رسول

اللہ ﷻ کے وضو کا پانی دینے والے اور آپ کی نعلین اٹھانے والے نہیں اور حدیفہ آپ کے ہمراز نہیں اور وہ عمار نہیں جن کو بزبان رسول اللہ ﷻ نے شیطان سے بچایا ہے اور سلمان صاحب دو کتابوں کے نہیں قتادہ نے کہا یعنی انجیل اور قرآن کے وہ پہلے نصرانی تھے اور انجیل پر ایمان لائے تھے اور پھر مشرف باسلام ہوئے اور قرآن پر ایمان لائے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اور خبیثہ بیٹے ہیں عبدالرحمن کے وہ بیٹے ہیں ابوسبرہ کے اور سند میں وہ منسوب ہوئے اپنے دادا کی طرف۔



۳۸۔ باب: مَنَاقِبُ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

مناقب حدیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ

(۳۸۱۲) عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! لَوْ اسْتَخْلَفْتَ قَالَ: ((إِنْ عَلَيَّكُمْ فَعَصَيْتُمُوهُ عَذَابُكُمْ وَلَكِنْ مَا حَدَّثَكُمْ حُذَيْفَةُ فَصَدِّقُوهُ، وَمَا أَقْرَأَكُمْ عَبْدُ اللَّهِ فَاقْرَءُوهُ)). قَالَ عَبْدُ اللَّهِ فَقُلْتُ لِإِسْحَاقَ بْنِ عِيسَى: يَقُولُونَ هَذَا: عَنْ أَبِي وَائِلٍ. قَالَ: عَنْ زَاذَانَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ.

(اسنادہ ضعیف) المشكاة (۶۲۴۱) (اس میں شریک راوی ضعیف ہے)

ترجمہ: روایت ہے حدیفہؓ سے کہ انہوں نے کہا لوگوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! اگر آپ خلیفہ کر دیتے ہم پر کسی کو تو آپ نے فرمایا اگر میں تم پر خلیفہ کروں اور پھر تم اس کا کہنا نہ مانو تو تم پر عذاب ہو لیکن جو تم سے حدیفہؓ بیان کرے اس کو سچ جانو اور جو عبداللہؓ پڑھائیں پڑھ لو۔ کہا عبداللہؓ نے جو راوی حدیث ہیں کہ میں نے اسحاق بن عیسیٰ سے کہا لوگ کہتے ہیں یہ مروی ہے ابی وائل سے انہوں نے کہا نہیں زاذان سے انشاء اللہ تعالیٰ۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے اور وہ شریک سے مروی ہے۔

مترجم: حضرت حدیفہؓ صاحب سرنبی ﷻ کہلاتے تھے اور آپؐ نے ان کو منافقوں کے نام بتلا دیئے تھے اور حضرت عمرؓ ان سے پوچھا کرتے تھے کہ میرا نام منافقوں میں تو نہیں، سبحان اللہ یہ ان کا کمال ایمان اور غایت خوف تھا۔ جزا ہم اللہ عنا خیر الجزاء۔



۳۹۔ باب: مَنَاقِبُ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

مناقب زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ

(۳۸۱۳) عَنْ أَسْلَمَ عَنْ عُمَرَ أَنَّهُ قَرَضَ لِأَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ فِي ثَلَاثَةِ آلَافٍ وَخَمْسِمِائَةٍ، وَقَرَضَ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ

عُمَرُ فِي ثَلَاثَةِ آفٍ. فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ لَأَبِيهِ: لِمَ فَضَّلْتَ أَسَمَةَ عَلَيَّ؟ فَوَاللَّهِ! مَا سَقَنِي إِلَى مَشْهَدٍ، قَالَ: لِأَنَّ زَيْدًا كَانَ أَحَبَّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنْ أَبِيكَ، وَكَانَ أَسَمَةُ أَحَبَّ إِلَيَّ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنْكَ، فَاتَّزْتُ حَبَّ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَلَى حَبِّي. [أسناده ضعيف] تخريج المشكاة: (٦١٧٣).

ترجمہ: روایت ہے اسلم سے کہ حضرت عمرؓ نے اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کو ساڑھے تین ہزار دیئے بیت المال سے اور عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو تین ہزار تو عبد اللہ نے کہا آپ نے اسامہ کو مجھ پر فضیلت کیوں دی اور قسم ہے اللہ تعالیٰ کی انہوں نے کسی مشہد خیر میں مجھ سے پیش قدمی نہ کی تو حضرت عمرؓ نے فرمایا اس لیے کہ زید اسامہؓ کے باپ رسول اللہ ﷺ کو زیادہ پیارے تھے تیرے باپ سے اور اسامہ زیادہ پیارے تھے ان کو تم سے سو مقدم کیا میں نے رسول اللہ ﷺ کے محبوب کو اپنے محبوب سے۔
فائدہ: یہ حدیث غریب ہے حسن ہے۔



(٣٨١٤) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: مَا كُنَّا نَدْعُو زَيْدَ بْنَ حَارِثَةَ إِلَّا زَيْدَ بْنِ مُحَمَّدٍ حَتَّى نَزَلَتْ ﴿ادْعُوهُمْ لِآبَائِهِمْ هُوَ أَقْسَطُ عِنْدَ اللَّهِ﴾. (أسناده صحيح)

ترجمہ: روایت ہے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا ہم زید بن حارثہ کو آپ کا بیٹا کہا کرتے تھے یہاں تک کہ یہ آیت اتری کہ پکارو لوگوں کو ان کے باپوں کی طرف منسوب کر کے کہ یہ انصاف کی بات ہے اللہ کے نزدیک۔
فائدہ: یہ حدیث صحیح ہے۔



(٣٨١٥) عَنْ جَبَلَةَ بْنِ حَارِثَةَ قَالَ: قَدِمْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَبْعَثْ مَعِيَ أَخِي زَيْدًا، قَالَ: ((هُوَ ذَا))، قَالَ: ((فَبِأَنِ انْطَلَقَ مَعَكَ لَمْ أُمْنَعْهُ)). قَالَ زَيْدٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَاللَّهِ لَا أَخْتَارُ عَلَيْكَ أَحَدًا، قَالَ: فَرَأَيْتَ رَأَى أَخِي أَفْضَلَ مِنْ رَأْيِي. (أسناده حسن) المشكاة (٦١٧٤)، التحقيق الثاني

ترجمہ: روایت ہے جبلة بن حارثہ رضی اللہ عنہ سے جو بھائی ہیں زید بن حارثہ کے انہوں نے کہا کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور عرض کی کہ یا رسول اللہ میرے بھائی زید کو میرے ساتھ روانہ فرمائیے آپ نے فرمایا یہ موجود ہے اگر تمہارے ساتھ جائے تو میں کب روکتا ہوں زید نے کہا یا رسول اللہ میں آپ کی صحبت چھوڑ کر کسی کی صحبت اختیار نہیں کرتا جبلة نے کہا میں نے دیکھا کہ رائے میرے بھائی کی افضل تھی میری رائے سے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے ہم اس کو مگر ابن الرومی کی روایت سے کہ وہ علی بن مسهر سے روایت کرتے ہیں۔



(۳۸۱۶) عَنْ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بَعَثَ بَعْثًا وَأَمَرَ عَلَيْهِمْ أَسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ فَطَعَنَ النَّاسُ فِي إِمْرَتِهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((إِنْ تَطَعْنُوا فِي إِمْرَاتِهِ فَقَدْ كُنْتُمْ تَطَعُونُ فِي إِمْرَةِ أَبِيهِ مِنْ قَبْلُ، وَأَيُّمَ اللَّهِ! إِنْ كَانَ لَخَلِيفًا لِلْإِمَارَةِ، وَإِنْ كَانَ مِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ، وَإِنَّ هَذَا مِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ بَعْدَهُ)). (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک لشکر روانہ کیا اور اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کو اس پر امیر کیا تو لوگ ان کے امیر ہونے پر طعن کرنے لگے تو آپ نے فرمایا تم اس کے امیر ہونے پر طعن کرتے ہو تو کیا ہوا اس کے باپ کے امیر ہونے پر بھی طعن کرتے تھے اول سے اور قسم ہے اللہ کی کہ وہ مستحق زیادہ تھا امارت کا اور بہت پیارا تھا میرا سب لوگوں میں اور یہ بھی یعنی اسامہ زیادہ پیارا ہے میرا سب لوگوں میں بعد اس کے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ روایت کی ہم سے علی بن حجر نے انہوں نے اسماعیل بن جعفر سے انہوں نے عبد اللہ بن دینار سے انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند حدیث مالک بن انس کے یعنی جو ابو عبد اللہ سے مروی ہو چکی ہے۔



۴۰۔ باب: مناقبُ أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رضی اللہ عنہ

مناقب اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کے

(۳۸۱۷) عَنْ أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ: لَمَّا ثَقُلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ هَبَطْتُ وَهَبَطَ النَّاسُ الْمَدِينَةَ فَدَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَقَدْ أَصِمْتُ فَلَمْ يَتَكَلَّمْ، فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَضَعُ يَدَيْهِ عَلَيَّ وَيَرَفَعُهُمَا فَأَعْرِفُ أَنَّهُ يَدْعُو لِي. (اسنادہ حسن) تخريج المشكاة (۶۱۷۵)

ترجمہ: روایت ہے اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے کہ جب مرض شدید ہوا رسول اللہ ﷺ کا اتر میں اور چند لوگ مدینہ میں یعنی جرف سے جو ایک مقام ہے اور وہاں لشکر ان کا ٹھہرا ہوا تھا جو آپ نے روانہ فرمایا تھا اور داخل ہوا میں رسول اللہ ﷺ کے پاس اور آپ کی زبان بند ہو چکی تھی یعنی مرض الموت میں پھر آپ نے کچھ کلام نہ کیا اور اپنا ہاتھ مجھ پر رکھتے تھے اور اٹھاتے تھے اور میں جانتا تھا کہ میرے لیے دعا کرتے ہیں۔

مترجم: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مجیب الداعین اوپر ہے کہ دعا کے لیے آپ ہاتھ اوپر ہی اٹھاتے تھے اور یہی عقیدہ تھا تمام اصحاب و انبیاء کا۔



(۳۸۱۸) عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ: أَرَادَ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يَنْحَى مُحَاظَ أَسَامَةَ، قَالَتْ عَائِشَةُ: دَعْنِي حَتَّى أَكُونَ أَنَا الَّذِي أَفْعَلُ. قَالَ: ((يَا عَائِشَةُ! أَحَبُّهُ، فَإِنِّي أَحِبُّهُ)). (اسنادہ صحیح) تخريج المشكاة (۶۱۷۶)

ترجمہ: روایت ہے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا انہوں نے کہ ارادہ کیا نبی ﷺ نے کہ پونچھیں رینٹ اسامہ کی تو ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی کہ آپ چھوڑ دیں میں پونچھ دیتی ہوں آپ نے فرمایا اے عائشہ ان کو دوست رکھو میں ان کو دوست رکھتا ہوں۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔



(۳۸۱۹) عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ : كُنْتُ جَالِسًا إِذْ جَاءَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي الْعَبَّاسِ يَسْتَأْذِنَانِ، فَقَالَ : يَا أُسَامَةُ اسْتَأْذِنُ لَنَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ عَلِيُّ بْنُ أَبِي الْعَبَّاسِ يَسْتَأْذِنَانِ قَالَ : ((أَتَدْرِي مَا جَاءَ بِهِمَا)) قُلْتُ : لَا، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : ((لِكَيْنِي أُدْرِي، أَلْذِنَ لَهُمَا)) فَدَخَلَا، فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ! جِئْنَاكَ نَسْأَلُكَ أَيُّ أَهْلِكَ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ : ((فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ)) فَقَالَ مَا جِئْنَاكَ نَسْأَلُكَ عَنْ أَهْلِكَ. قَالَ : ((أَحَبُّ أَهْلِي إِلَيَّ مَنْ قَدْ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَأَنْعَمْتُ عَلَيْهِ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ))، قَالَ : ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ : ((ثُمَّ عَسَى بْنُ أَبِي طَالِبٍ))، فَقَالَ الْعَبَّاسُ : يَا رَسُولَ اللَّهِ! جَعَلْتَ عَمَّكَ آخِرَهُمْ؟ قَالَ : ((إِنَّ عَلِيًّا قَدْ سَبَقَكَ بِالْهَجْرَةِ)) . (اسنادہ ضعیف) تخريج المشكاة (۶۱۷۷)

ترجمہ: روایت ہے اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے، کہا: میں بیٹھا تھا کہ علیؑ اور عباسؑ آئے اور اجازت مانگی اور مجھ سے کہا اے اسامہ اجازت لو ہماری رسول اللہ ﷺ سے میں نے عرض کی یا رسول اللہ علیؑ اور عباسؑ اجازت چاہتے ہیں آپ نے فرمایا تو جانتا ہے کہ کیوں آئے ہیں میں نے عرض کی نہیں آپ نے فرمایا میں خوب جانتا ہوں کہ وہ کیوں آئے ہیں اجازت دے ان کو پھر ان دونوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ ہم اس لیے حاضر ہوئے کہ آپ سے دریافت کریں کہ اپنے اہل سے آپ کو کون زیادہ پیارا ہے آپ نے فرمایا فاطمہ بیٹی محمد کی انہوں نے کہا ہم آپ کی اولاد کو نہیں پوچھتے آپ کے گھر والوں سے سوال کرتے ہیں آپ نے فرمایا گھر والوں میں مجھے وہ سب سے زیادہ پیارا ہے جس پر میں نے اور اللہ نے انعام کیا اور وہ اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ ہے پھر ان دونوں نے عرض کی ان کے بعد کون پیارا ہے آپ نے فرمایا علیؑ بن ابی طالبؑ عباسؑ نے عرض کی یا رسول اللہ آپ نے اپنے چچا کو سب سے آخر درجہ میں رکھا آپ نے فرمایا علیؑ نے تم سے پہلے ہجرت کی ہے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے اور شعبہ عمر بن ابی سلمہ کو ضعیف کہتے تھے۔

مترجم: اور اسی طرح ایمان بھی ان کا عباسؑ سے اول ہے۔



۴۱۔ باب: مناقبُ جریرِ بنِ عبدِ اللہ البجلیؓ

مناقب جریر بن عبد اللہ بجلي رضی اللہ عنہ کے

(۳۸۲۰) عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ : مَا حَجَبَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مُنْذُ أَسْلَمْتُ وَلَا رَأَيْتُ إِلَّا صَاحِبَكَ .

(اسنادہ صحیح)

ترجمہ: روایت ہے جریر بن عبد اللہ سے کہا کہ کبھی نہ محروم رکھا مجھے کسی عطا سے رسول اللہ ﷺ نے جب سے میں ایمان لایا اور جب دیکھا مجھے آپؐ نے بنے۔

فائل: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ روایت کی ہم سے یحییٰ بن منیع نے انہوں نے معاویہ بن عمرو سے انہوں نے زائدہ سے انہوں نے اسماعیل بن ابی خالد سے انہوں نے قیس سے انہوں نے جریر سے کہا جریر نے کبھی محروم نہ رکھا مجھ کو رسول اللہ ﷺ نے جب سے میں اسلام لایا۔

فائل: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔



(۳۸۲۱) عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ : مَا حَجَبَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مُنْذُ أَسْلَمْتُ، وَلَا رَأَيْتُ إِلَّا تَبَسَّمَ . (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: روایت ہے جریر بن عبد اللہ سے کہا کہ کبھی نہ محروم رکھا مجھے کسی عطا سے رسول اللہ ﷺ نے جب سے میں ایمان لایا اور جب دیکھا مجھے آپؐ نے بنے۔



۴۲۔ باب: مناقبُ عبدِ اللہ بنِ عباسؓ

مناقب عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے

(۳۸۲۲) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ إِنَّهُ رَأَى جِبْرِئِيلَ مَرَّتَيْنِ وَدَعَا لَهُ النَّبِيُّ ﷺ مَرَّتَيْنِ .

(ضعیف الاسناد) (ابو جہضم کی ابن عباس رضی اللہ عنہ سے ملاقات ثابت نہیں)۔ نیز اس میں لیث ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہ انہوں نے دیکھا جبریل کو دو بار اور دعا کی آپؐ نے ان کے لیے دو بار۔

فائل: یہ حدیث مرسل ہے ابو جہضم نے نہیں پایا ابن عباس کو اور نام ان کا موسیٰ بن سالم ہے۔



(۳۸۲۳) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : دَعَانِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يُؤْتِنِي اللَّهُ الْحُكْمَ مَرَّتَيْنِ .

(اسنادہ صحیح) (الروض النضر (۳۹۵)۔)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ کہا انہوں نے دو بار دعا کی میرے لیے رسول اللہ ﷺ نے کہ عطا کرے اللہ مجھ کو حکمت۔
 فائلا: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ اس سند سے عطا کی روایت سے۔ اور روایت کی یہ عطا نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے۔ چنانچہ
 روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے عبد الوہاب ثقفی سے انہوں نے خالد خداء سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن
 عباس رضی اللہ عنہما سے کہا سینہ سے لگایا مجھ کو رسول اللہ ﷺ نے اور فرمایا اللہ سکھادے اس کو حکمت۔



(۳۸۲۴) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : ضَمَّنِي إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَقَالَ : ((اَللّٰهُمَّ عَلِّمَهُ الْحِكْمَةَ)) .

(اسنادہ صحیح)

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے، کہا: سینہ سے لگایا مجھے رسول اللہ ﷺ نے اور فرمایا اے اللہ سکھادے اسے حکمت۔



۴۳۔ باب: مناقب عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما

مناقب عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے

(۳۸۲۵) عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَأَنَّمَا بِيَدِي قِطْعَةُ اسْتَبْرَقٍ وَلَا أَشِيرُ بِهَا إِلَى مَوْضِعٍ مِنَ الْحَنَّةِ إِلَّا طَارَتْ بِي إِلَيْهِ فَقَصَصْتُهَا عَلَى حَفْصَةَ فَقَصَصْتُهَا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ : ((إِنَّ أَخَاكَ رَجُلٌ صَالِحٌ))، أَوْ : ((إِنَّ عَبْدَ اللَّهِ رَجُلٌ صَالِحٌ)) . (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا انہوں نے دیکھا میں نے خواب میں کہ میرے ہاتھ میں ایک ٹکڑا ہے ریشمی ٹمبل کا کہ مجھے
 جنت میں جہر اشارہ کرتا ہوں وہ مجھے لے اڑتا ہے اور میں نے بیان کیا حفصہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے تو
 آپ نے فرمایا تمہارے بھائی نیک مرد ہیں یا فرمایا عبد اللہ رضی اللہ عنہ نیک مرد ہے۔

فائلا: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔



۴۴۔ باب: مناقب عبد اللہ بن الزبیر رضی اللہ عنہ

مناقب عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے

(۳۸۲۶) عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَأَى فِي بَيْتِ الزُّبَيْرِ مَضْبَاحًا، فَقَالَ : ((يَا عَائِشَةُ! مَا أَرَى أَسْمَاءَ إِلَّا قَدْ نَفَسَتْ فَلَا تُسَمُّوهُ حَتَّى أَسْمِيَهُ)) فَسَمَاهُ عَبْدَ اللَّهِ وَحَنَكُهُ بِتَمْرَةٍ بِيَدِهِ . (اسنادہ حسن)

ترجمہ: روایت ہے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ نبی ﷺ نے دیکھا رات کو زیر ہوا نبی کے گھر میں چراغ تو فرمایا کہ اے عائشہ میں یقین کرتا ہوں کہ اسماء یعنی بیوی زیر کی بنے تو اس کا نام تم لوگ نہ رکھنا میں رکھوں گا پھر ان کا نام عبد اللہ رکھا اور کھجور چاکران کے منہ میں دی۔

فائل: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔



۴۵۔ باب: مناقب أنس بن مالك

مناقب انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے

(۳۸۲۷) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَسَمِعْتُ أُمِّي أُمَّ سُلَيْمٍ صَوْتَهُ، فَقَالَتْ: يَا بِي أَنْتُ وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللَّهِ! أُنَيْسُ قَالَ: فَدَعَا لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ثَلَاثَ دَعَوَاتٍ، قَدْ رَأَيْتُ مِنْهُنَّ اثْنَيْنِ فِي الدُّنْيَا، وَأَنَا أَرْجُو الثَّلَاثَةَ فِي الْآخِرَةِ. (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہا گزرے رسول اللہ ﷺ اور نبی میری ماں نے آواز ان کی تو عرض کی کہ میرے ماں باپ فدا ہوں آپ پر یا رسول اللہ یہ انیس ہے پھر دعا کی میرے لیے رسول اللہ ﷺ نے تین دعائیں کہ دو اس میں سے دنیا میں دیکھ چکا ہوں اور تیسری کا امیدوار ہوں آخرت میں۔

فائل: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ اس سند سے اور مروی ہوئی یہ حدیث کئی سندوں سے بواسطہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے نبی ﷺ سے۔



(۳۸۲۸) عَنْ أَنَسِ قَالَ: رُبَّمَا قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((يَا ذَا الْأُذُنَيْنِ)). قَالَ: أَبُو أُسَامَةَ: يَعْنِي يُمَارِجَهُ. (صحیح)

ترجمہ: روایت ہے انس سے کہ انہوں نے کہا اکثر مجھے رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے اے دوکان والے ابواسامہ نے کہا یہ فرمانا آپ کا بطریق مزاح تھا اور لطف یہ ہے کہ بادل صاف مزاح کے یہ قول آپ کا واقعی تھا کہ ہر شخص کے دوکان ہوتے ہیں۔

فائل: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے۔



(۳۸۲۹) عَنْ أُمِّ سُلَيْمٍ أَنَّهَا قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ حَدِّثْكَ أَدْعُ اللَّهَ لَهُ. قَالَ: ((اللَّهُمَّ أَكْثِرْ

مَالَهُ وَوَلَدَهُ، وَبَارِكْ لَهُ فِيمَا أُعْطِيَتْهُ).

(اسنادہ صحیح) سلسلہ الاحادیث الصحیحة (۲۲۴۶) تخریج مشکلة الفقر (۱۲)

ترجمہ: روایت ہے ام سلیم رضی اللہ عنہا سے کہ انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ انس بن مالک آپ کا خادم ہے، سو اس کے لیے دعا کیجیے اللہ سے آپ نے فرمایا اے اللہ زیادہ کر اس کا مال اولاد اور برکت دے اس کو اس میں جو تو نے اسے عنایت کی۔
فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔



(۳۸۳۰) عَنْ أَنَسٍ قَالَ: كُنَّا نِي رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بِبَقْلَةٍ كُنْتُ أُحْتَنِيهَا.

(اسنادہ ضعیف:) تخریج المشكاة (۴۷۷۳، التحقیق الثانی) (اس میں جابر بن یزید الجعفی راوی ضعیف ہے)

ترجمہ: روایت ہے انس سے کہ کہا انہوں نے کہ کنیت رکھی میری رسول اللہ ﷺ نے ایک ساگ کے ساتھ کہ جس کو میں چن رہا تھا اور اس ساگ کا نام حمزہ ہے اور کنیت ان کی ابو حمزہ ہے۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے جابر بن جعی کی روایت سے کہ وہ ابو نضر سے روایت کرتے ہیں اور ابو نضر کا نام خثیمہ ہے اور وہ بیٹے ہیں ابو خثیمہ کے جو بصری ہیں اور انس سے بہت روایت کرتے ہیں۔



(۳۸۳۱) عَنْ ثَابِتِ الْبُنَانِيِّ قَالَ: قَالَ لِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ: يَا ثَابِتُ! خُذْ عَنِّي فَإِنَّكَ لَمْ تَأْخُذْ عَنْ أَحَدٍ أَوْ تَقُ مَنِي، إِنِّي أَخَذْتُهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَأَخَذَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ جَبْرِئِيلَ، وَأَخَذَهُ جَبْرِئِيلُ عَنِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ.

(ضعیف الاسناد) میمون بن ابان مجھول ہے۔

ترجمہ: روایت ہے ثابت بنانی سے کہ کہا مجھ سے انس بن مالک نے اے ثابت تم مجھ سے علم دین حاصل کرو کہ مجھ سے زیادہ معتبر آدمی کوئی تم کو نہ ملے گا اس لیے کہ میں نے لیا ہے ان علوم کو رسول اللہ ﷺ سے اور انہوں نے لیا ہے جبرئیل سے اور انہوں نے رب جلیل سے۔

فائدہ: روایت کی ہم سے ابو کریب نے انہوں نے زید بن حباب سے انہوں نے میمون ابو عبد اللہ سے انہوں نے ثابت سے انہوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے ابراہیم بن یعقوب کی حدیث کی مانند یعنی جو اوپر گزری مگر اس میں یہ مذکور نہیں کہ لیا ہے ان علوم کو نبی ﷺ نے جبرئیل علیہ السلام سے۔ یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر زید بن حباب کی روایت سے۔



(۳۸۳۲) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ نَبَحُوا حَدِيثَ إِبْرَاهِيمَ بْنِ يَعْقُوبَ، وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ: وَأَخَذَهُ النَّبِيُّ ﷺ عَنْ جَبْرِئِيلَ. (ضعیف) میمون بن ابان مجھول ہے، صرف ابن حبان نے اس کے ثقہ کہا ہے۔

ترجمہ: روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے ابراہیم بن یعقوب کی حدیث کی مانند یعنی جو اوپر گزری مگر اس میں یہ مذکور نہیں کہ لیا ہے ان علوم کو نبی ﷺ نے جبرائیل علیہ السلام سے۔



(۳۸۳۳) عَنْ أَبِي خَلْدَةَ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي الْعَالِيَةِ : سَمِعَ أَنَسٌ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : خَدَمَهُ عَشْرَ سِنِينَ وَدَعَا لَهُ النَّبِيُّ ﷺ ، وَكَانَ لَهُ بُسْتَانٌ يَحْمِلُ فِي السَّنَةِ الْفَاكِهَةَ مَرَّتَيْنِ ، وَكَانَ فِيهَا رِيحَانٌ ، يَجِدُ مِنْهُ رِيحُ الْمِسْكِ . (اسنادہ صحیح) سلسلہ الاحادیث الصحیحة (۲۲۴۱)

ترجمہ: روایت ہے ابوخلدہ سے کہا انہوں نے کہ میں نے ابو العالیہ سے کہا کہ انسؓ نے احادیث سنی ہیں نبی ﷺ سے؟ انہوں نے کہا نہ کیسا کہ انہوں نے تو آپ کی خدمت کی ہے دس برس اور دعا کی ہے ان کے لیے نبی ﷺ نے اور ان کا ایک باغ تھا کہ ہر سال دو مرتبہ پھل لاتا تھا اور اس میں ایک پودا تھا کہ اس سے مشک کی خوشبو آتی تھی۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے حسن ہے اور ابوخلدہ کا نام خالد بن دینار ہے اور وہ ثقہ ہیں محدثین کے نزدیک اور انہوں نے پایا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو اور روایت کی ہے ان سے۔

مترجم: آنحضرت ﷺ کی دعائے خیر سے اللہ نے ان کو ایسی برکت عطا فرمائی کہ انہوں نے کہا میری زمین دوبارہ ہر سال بار آورہوتی ہے اور میرا مال بہت ہے اور میری اولاد اور پوتے نواسے قریب سو کے ہیں۔ کذا فی مشکوٰۃ۔



۴۶۔ باب: مناقبِ اَبی ہُرَیْرَہؓ

مناقب ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے

(۳۸۳۴) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَسْمَعُ مِنْكَ أَشْيَاءَ فَلَا أَحْفَظُهَا، قَالَ : ((ابْسُطْ رِدَاءَكَ)) ، فَبَسَطْتُ فَحَدَّثَ حَدِيثًا كَثِيرًا، فَمَا نَسِيتُ شَيْئًا حَدَّثَنِي بِهِ . (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ انہوں نے کہا کہ عرض کی میں نے یا رسول اللہ آپ سے بہت حدیثیں سنتا ہوں اور یاد نہیں رہتی آپ نے فرمایا کہ تم اپنی چادر پھیلاؤ، سو پھیلائی میں نے اپنی چادر اور آپ نے بہت حدیثیں فرمائیں کہ میں اس میں سے کچھ نہ بھولا اور یہ معجزہ آپ کا تھا۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور کئی سندوں سے مروی ہوئی ہے ابو ہریرہؓ سے۔



(۳۸۳۵) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَبَسَطْتُ ثَوْبِي عَنْدَهُ ثُمَّ أَخَذَهُ فَجَمَعَهُ عَلَيَّ قَلْبِي، فَمَا نَسِيتُ بَعْدَهُ. (حسن الاسناد)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ انہوں نے کہا حاضر ہوا میں نبی ﷺ کی خدمت میں اور پھیلا دی میں نے اپنی چادر ان کے پاس اور آپ نے اس کو اکٹھا کر کے میرے دل پر رکھ دیا اس دن سے میں کچھ نہ بھولا۔
فائل: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ اس سند سے۔



(۳۸۳۶) عَنْ أَبِي عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ لِأَبِي هُرَيْرَةَ : يَا أَبَا هُرَيْرَةَ! أَنْتَ كُنْتَ أَلْزَمَنَا لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَأَحْفَظَنَا لِحَدِيثِهِ. (صحيح الاسناد)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ انہوں نے ابو ہریرہؓ سے کہا تم ہم سے زیادہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر رہنے والے تھے اور ہم سب سے زیادہ ان کی حدیثوں کو یاد رکھنے والے۔
فائل: یہ حدیث حسن ہے۔



(۳۸۳۷) عَنْ مَالِكِ بْنِ أَبِي عَامِرٍ قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ إِلَى طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ فَقَالَ : يَا أَبَا مُحَمَّدٍ! أَرَأَيْتَ هَذَا الْيَمَانِيَّ - يَعْنِي أَبَا هُرَيْرَةَ - أَهْوَأُ أَعْلَمُ بِحَدِيثِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنْكُمْ نَسْمَعُ مِنْهُ مَا لَا نَسْمَعُ مِنْكُمْ، أَوْ يَقُولُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مَا لَمْ يَقُلْ؟ قَالَ : أَمَا أَنْ يَكُونَ سَمِعَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مَا لَمْ نَسْمَعْ عَنْهُ وَذَلِكَ أَنَّهُ كَانَ مُسْكِنًا لَا شَيْءَ لَهُ ضَيْفًا لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَدُهُ مَعَ يَدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، وَكُنَّا نَحْنُ أَهْلُ بُيُوتَاتٍ وَغَنَى، وَكُنَّا نَأْتِي رَسُولَ اللَّهِ ﷺ طَرْفِي النَّهَارِ. لَا أَشْكُ إِلَّا أَنَّهُ سَمِعَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مَا لَمْ نَسْمَعْ، وَلَا تَجِدُ أَحَدًا فِيهِ خَيْرٌ يَقُولُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مَا لَمْ يَقُلْ. (ضعيف الاسناد)

ترجمہ: روایت ہے مالک بن ابی عامر سے کہ انہوں نے کہا آیا ایک شخص طلحہ بن عبید اللہ کے پاس اور اس نے کہا اے ابو محمد! کیا تو اس مرد یمانی یعنی ابو ہریرہؓ کو کیا وہ رسول اللہ ﷺ پر جھوٹ لگا دیتا ہے انہوں نے کہا کہ نہیں بے شک اس نے بہت سی حدیثیں سنی ہیں کہ تم سے نہیں سنتے کیا وہ رسول اللہ ﷺ پر جھوٹ لگا دیتا ہے انہوں نے کہا کہ نہیں بے شک اس نے بہت سی حدیثیں سنی ہیں حضرت سے کہ ہم نے نہیں سنی اور اس کا سبب یہ تھا کہ وہ مسکین تھے یعنی اصحاب صفہ سے اور مہمان رہتے تھے رسول اللہ ﷺ کے کہ ہاتھ ان کا ساتھ پڑتا تھا رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ کے یعنی کھانے پینے میں اور ہم گھربار والے لوگ تھے اور مالدار اور ہم حاضر ہوتے تھے آپ کی خدمت میں صبح و شام اور اس میں کچھ شک نہیں کہ اس نے سنی ہیں رسول اللہ ﷺ سے

بہت حدیثیں کہ ہم نے نہیں سنیں اور تو کسی نیک مرد کو نہ پائے گا کہ وہ رسول اللہ ﷺ پر جھوٹ باندھے۔
فائل: یہ حدیث غریب ہے حسن ہے نہیں جانتے ہم اس کو اگر محمد بن اسحاق کی روایت سے اور روایت کی یونس بن بکیر وغیرہ نے یہ حدیث محمد بن اسحاق سے۔



(۳۸۳۸) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ لِيَ النَّبِيُّ ﷺ : ((مِمَّنْ أَنْتَ)) قُلْتُ : مِنْ دَوْسٍ . قَالَ : ((مَا كُنْتُ أَرَى أَنَّ فِي دَوْسٍ أَحَدًا فِيهِ خَيْرٌ)) . (اسنادہ صحیح) سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ (۲۹۳۶)
 روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ مجھ سے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے تم کس قبیلہ سے ہو؟ میں نے عرض کی کہ بنی دوس سے آپ نے فرمایا میں نہ جانتا تھا کہ دوس میں کوئی نیک مرد ہوگا۔

فائل: یہ حدیث غریب صحیح ہے اور ابوخلدہ کا نام خالد بن دینار ہے اور ابو العالیہ کا نام رفیع ہے۔



(۳۸۳۹) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ بِمَرَاتٍ فَقُلْتُ : يَا رَسُولَ اللَّهِ ! ادْعُ اللَّهَ فِيهِمْ بِالْبَرَكَةِ فَضَمَّهُمْ ثُمَّ دَعَا لِي فِيهِمْ بِالْبَرَكَةِ ، فَقَالَ لِي : ((خُذْهُمْ وَاجْعَلْهُمْ فِي مَزُودِكَ هَذَا أَوْ فِي هَذَا الْمَزُودِ ، كُلَّمَا أَرَدْتَ أَنْ تَأْخُذَ مِنْهُ شَيْئًا فَأَدْخِلْ يَدَكَ فِيهِ فَخُذْهُ وَلَا تَنْشُرْهُ نَشْرًا)) ، فَقَدْ حَمَلْتُ مِنْ ذَلِكَ التَّمْرِ كَذَا وَكَذَا مِنْ وَسْقٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ، وَكُنَّا نَأْكُلُ مِنْهُ وَنُطْعِمُ ، وَكَانَ لَا يَفَارِقُ حَقْوِي حَتَّى كَانَ يَوْمَ قَتْلِ عُثْمَانَ فَإِنَّهُ انْقَطَعَ . (حسن الاسناد)

روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ لایا میں رسول اللہ ﷺ کے پاس کچھ بھجوریں اور عرض کی میں نے کہ یا رسول اللہ اس میں برکت کی دعا کیجیے آپ نے ان کو جمع کر کے اس میں برکت کی دعا کی اور مجھ سے فرمایا کہ اس کو اپنے توشہ دان میں رکھ اور جب اس میں سے لینا چاہو تو ہاتھ ڈال کر نکال لو اور اس کو جھاڑومت تو میں نے اس میں کتنے ہی ٹوکے اللہ کی راہ میں خرچ کیے اور اس میں سے ہم کھاتے تھے اور لوگوں کو کھلاتے تھے اور میری کمر سے وہ تھیلی کبھی جدا نہ ہوتی یہاں تک کہ جس دن حضرت عثمان رضی اللہ عنہ قتل ہوئے وہ گر گئی۔

فائل: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ اس سند سے اور مروی ہوئی یہ حدیث کئی سندوں سے ابو ہریرہؓ سے سوائے اس سند کے۔
 مترجم: یہ آپ کی دعا کی برکت تھی کہ برسوں تک تھیلی میں سے کھاتے رہے اور کھلاتے رہے اور کئی بار وسق کے وسق اس میں سے خرچ کیے مگر تمام نہ ہوا اور وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے اور صاع قریب $2\frac{3}{4}$ سیر کے ہے اور اکثر تبرکات آنحضرت ﷺ کے حضرت عثمانؓ کے زمانہ خلافت تک دنیا سے مفقود ہو گئے۔ چنانچہ وہ تھیلی اور آپ ﷺ کی انگوٹھی حضرت عثمانؓ کے ہاتھ سے کنویں میں گر گئی۔ (حسن الاسناد)

(۳۸۴۰) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَافِعٍ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي هُرَيْرَةَ : لِمَ كُنَيْتَ أَبَاهُ هُرَيْرَةَ؟ قَالَ : أَمَا تَفَرَّقُ مِنِّي؟ قُلْتُ بَلَى، وَاللَّهِ! إِنِّي لَأَهَابُكَ، قَالَ : كُنْتُ أَرَعِي عَنْمَ أَهْلِي، فَكَانَتْ لِي هُرَيْرَةُ صَغِيرَةً فَكُنْتُ أَضَعُهَا بِاللَّيْلِ فِي شَحْرَةٍ، فَإِذَا كَانَ النَّهَارُ ذَهَبْتُ بِهَا مَعِيَ فَلَعِبْتُ بِهَا فَكُنُونِي أَبَاهُ هُرَيْرَةَ . (صحیح)

ترجمہ: روایت ہے عبد اللہ بن ابی رافع سے کہ میں نے پوچھا ابو ہریرہؓ سے کہ آپ کی کنیت ابو ہریرہؓ کیوں ہوئی انہوں نے کہا کیا تم مجھ سے ڈرتے ہو میں نے کہا ہاں تم سے ڈرتا ہوں انہوں نے کہا میں اپنے گھر والوں کی بکریاں چراتا تھا اور میری ایک بلی تھی چھوٹی سی اور میں اس کو رات کو درخت پر بٹھا دیتا تھا اور جب چرائی پر جاتا اور اس سے کھیلتا، سولوگوں نے میری کنیت ابو ہریرہؓ رکھ دی۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔



(۳۸۴۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : لَيْسَ أَحَدٌ أَكْثَرَ حَدِيثًا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنِّي إِلَّا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو فَإِنَّهُ كَانَ يَكْتُبُ وَكُنْتُ لَا أَكْتُبُ . (صحیح)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ انہوں نے کہا مجھ سے زیادہ کوئی حدیث یا نہیں رکھتا رسول اللہ ﷺ کی مگر عبد اللہ بن عمروؓ کو وہ لکھتے تھے اور میں لکھتا نہ تھا۔

مترجم: حضرت ابو ہریرہؓ بڑے کثیر الروایہ ہیں اور قومی الحافظ اور رسول اللہ ﷺ کے خاص خادم تھے رات دن احادیث یاد کرتے آپ نے ان کو اسی وجہ سے اول شب میں وتر پڑھنے کا حکم دیا تھا اور اصحاب صفہ میں تھے نہ مال نہ متاع نہ راس مال دن رات صرف احادیث نبویہ یاد کرنا ان کا شغل تھا۔ رحمہ اللہ



۴۷۔ باب: مَنَاقِبُ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ

مناقب معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ کے

(۳۸۴۲) عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عُمَيْرَةَ، وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ إِنَّهُ قَالَ لِمُعَاوِيَةَ : ((اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ هَادِيًا مَّهْدِيًّا وَاهْدِيْهِ)) .

(اسنادہ صحیح) تخريج المشكاة (۶۲۳) سلسلة الاحاديث الصحيحة (۱۹۶۹)

ترجمہ: روایت ہے عبد الرحمن بن ابی عمیرہؓ سے اور وہ اصحاب رسول اللہ ﷺ میں تھے کہ نبی ﷺ نے معاویہ کے لیے دعا کی کہ

یا اللہ اس کو ہدایت پر اور ہدایت یافتہ کر دے اور لوگوں کو اس سے ہدایت کر۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔



(۳۲۸۴۳) عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ قَالَ: لَمَّا عَزَلَ عُمَرُ ابْنُ الْخَطَّابِ عُمَيْرَ بْنَ سَعْدٍ، عَنْ جَمْعٍ وَكَلَى مُعَاوِيَةَ، فَقَالَ النَّاسُ عَزَلَ عُمَيْرًا وَوَكَلَى مُعَاوِيَةَ. فَقَالَ عُمَيْرٌ: لَا تَذْكُرُوا مُعَاوِيَةَ إِلَّا بِخَيْرٍ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((اللَّهُمَّ اهْدِهِ)). (صحيح بما قبله)

ترجمہ: روایت ہے ابو ادريس خولانی سے کہ جب معزول کیا حضرت عمرؓ نے عمیر بن سعد کو جس کی حکومت سے اور حاکم کیا معاویہ کو تو کہنے لگے عمیر معزول ہوئے اور معاویہ حاکم ہوئے، سو عمیرؓ نے کہا ان کو کچھ نہ کہو مگر اچھی بات کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ وہ دعا کرتے تھے یا اللہ ہدایت کر معاویہ سے لوگوں کو۔

فائدہ۔ یہ حدیث غریب ہے۔ عمرو بن واقد ضعیف ہے۔



۴۸۔ باب: مَنَاقِبُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

مناقب عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کے

(۳۸۴۴۴) عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَسْلَمَ النَّاسُ وَآمَنَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ)).

[اسنادہ حسن: [سلسلة الاحاديث الصحيحة (۱۱۵) تخريج المشكاة (۶۲۳۶)۔

ترجمہ: روایت ہے عقبہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ مسلمان ہوئے لوگ اور مؤمن ہوئے عمرو بن العاص یعنی ایمان قلبی اللہ نے ان کو عنایت فرمایا جس کا درجہ اسلام سے اوپر ہے۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر ابن لہیعہ کی روایت سے کہ وہ مشرح سے روایت کرتے ہیں اور اسناد اس کی قوی نہیں۔



(۳۸۴۵۰) عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((إِنَّ عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ مِنْ صَالِحِي قُرَيْشٍ)). (ضعيف الاسناد) (اس میں ابن ابی ملیک نے طلحہ کو نہیں پایا۔)

ترجمہ: روایت ہے طلحہ بن عبید اللہ سے کہ انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے عمرو بن العاص قریش کے نیک لوگوں میں سے ہیں۔

فائدہ: اس حدیث کو نہیں جانتے ہم مگر نافع بن عمرو والحجمی کی روایت سے اور نافع ثقہ ہیں اور اسناد اس کی متصل نہیں اس لیے کہ ابن ابی ملیکہ نے نہیں پایا طلحہ رضی اللہ عنہ کو۔



۴۹۔ باب: مَنَاقِبُ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ

مناقب خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے

(۳۸۴۶) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: نَزَلْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ مَنْزِلًا، فَجَعَلَ النَّاسُ يَمْرُونَ، فَيَقُولُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ هَذَا يَا أَبَا هُرَيْرَةَ؟)) فَيَقُولُ ((نَعَمْ عَبْدُ اللَّهِ هَذَا)). وَيَقُولُ ((مَنْ هَذَا؟)) فَيَقُولُ ((نَعَمْ عَبْدُ اللَّهِ هَذَا)). حَتَّى مَرَّ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ، فَقَالَ: ((مَنْ هَذَا؟)) فَقُلْتُ: هَذَا خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ قَالَ: ((نَعَمْ عَبْدُ اللَّهِ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ سَيُفِّ مِنْ سَيُوفِ اللَّهِ)). (اسنادہ صحیح)

تخریج المشكاة (۲۶۲۲ التحقیق الثانی) سلسلة الاحادیث الصحيحة (۲۳۷، ۱۸۲۶ - احکام الخناظر (۱۶۶)).

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہا انہوں نے کہ اترے ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کسی منزل میں یعنی کسی سفر میں اور لوگ نکلنے لگے ہمارے آگے تو رسول اللہ ﷺ فرمانے لگے کہ یہ کون ہے اے ابو ہریرہؓ اور میں کہنے لگا یہ فلاں شخص ہے پھر آپؐ کسی کو فرماتے کہ یہ کیا اچھا بندہ ہے اللہ کا اور کسی کو فرماتے تھے کہ یہ کیا برا بندہ ہے اللہ کا یہاں تک کہ خالد بن ولید رضی اللہ عنہ بھی نکلے اور آپؐ نے فرمایا یہ کون ہیں میں نے عرض کیا خالد بن الولید آپؐ نے فرمایا یہ کیا اچھا بندہ ہے اللہ کا خالد بن الولید ایک تلوار ہے اللہ کی تلواروں میں سے۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے اور ہم نہیں جانتے کہ زید بن اسلم کو سماع ہو ابو ہریرہؓ سے اور یہ حدیث مرسل ہے میرے نزدیک اور اس باب میں ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔

مترجم: فرمانا رسول اکرم ﷺ کا اللہ تعالیٰ نے سچا کیا کہ ایام خلافت عمرؓ میں حضرت خالد بن الولیدؓ سے بڑی تائید دین کی ہوئی اور فتوحات متعددہ حاصل ہوئے حقیقت میں اس ملت کی ایک تلوار تھے کہ اللہ تعالیٰ نے کافروں کی بربادی کے لیے میان سے باہر نکالی تھی۔ جزاءہ اللہ عنا خیر الجزاء۔



۵۰۔ باب: مَنَاقِبُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ

مناقب سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے

(۳۸۴۷) عَنْ الْبَرَاءِ قَالَ: أَهْدَى لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ تَوْبُ حَرِيرٍ فَجَعَلُوا يَعْجَبُونَ مِنْ لِينِهِ، فَقَالَ رَسُولُ

اللہ ﷻ : ((اَتَعْبُدُونَ مِنْ هَذَا؟ لَمَّا دُرِئِلَ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ فِي الْجَنَّةِ أَحْسَنُ مِنْ هَذَا)) . (اسنادہ صحیح)
 تفسیر: روایت ہے براء بن عازبؓ سے کہ کہا انہوں نے ہدیہ میں آئے رسول اللہ ﷺ کے پاس ریشمی کپڑے تو لوگ ان کی نرمی سے تعجب کرنے لگے اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا تم اس پر تعجب کرتے ہو بے شک رومال سعد بن معاذؓ کے جنت میں اس سے بہتر ہیں۔ اس سے ان کا جنتی ہونا ثابت ہوا۔

فائل: اس باب میں انس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔



(۳۸۴۸) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ وَجَنَازَةُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ ((اهْتَزَلَتْ عَرْشُ الرَّحْمَنِ)) . (اسنادہ صحیح) ارواء الغلیل (۱۶۶/۳ - ۱۶۷) ظلال الجنة (۵۵۲)
 تفسیر: روایت ہے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے، کہا کہ سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ آپ فرماتے تھے اور جنازہ سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کا ان کے آگے تھل گیا ان کے لیے عرشِ رحمن کا یعنی مارے خوشی کے جب روح مبارک ان کی وہاں پہنچی۔
 فائل: اس باب میں اسید بن خنیر سے اور ابوسعید اور رمیث سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے۔



(۳۸۴۹) عَنْ أَنَسٍ قَالَ : لَمَّا حُمِلَتْ جَنَازَةُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ قَالَ الْمُنَافِقُونَ : مَا أَخَفَّ جَنَازَتُهُ؟ وَذَلِكَ لِحُكْمِهِ فِي بَنِي قُرَيْظَةَ. فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ : ((إِنَّ الْمَلَكَةَ كَانَتْ تَحْمِلُهُ)). (اسنادہ صحیح) تخریج المشكاة : (۶۲۳۷)
 تفسیر: روایت ہے انسؓ سے کہا انہوں نے جب اٹھایا گیا جنازہ سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کا منافقوں نے کہا کیا ہلکا جنازہ ہے اس کا اور یہ طعن انہوں نے اس لیے کیا کہ سعد رضی اللہ عنہ نے حکم کیا تھا بنی قریظہ کے قتل و نہب کا پھر جب خبر پہنچی اس کی رسول اللہ ﷺ کو آپؐ نے فرمایا کہ ملائکہ اس کو اٹھا رہے تھے۔

فائل: یہ حدیث صحیح ہے غریب ہے۔

مترجم: بنی قریظہ کے یہود ایک قلعہ میں محبوس تھے لشکر اسلام نے ان کو گھیرا تھا اور وہ سعد بن معاذؓ کے فیصلہ پر راضی ہوئے اور سعدؓ نے یہ حکم کیا کہ ان کے جوان مقاتلین قتل ہوں اور مال ان کا مسلمانوں میں تقسیم ہو اور عورت و اطفال غلام و لونڈی بنیں اور آنحضرت ﷺ نے ان کا فیصلہ بہت پسند فرمایا اور اسی پر عمل ہوا اس پر منافقوں نے جل کر یہ طعن کیا کہ ان کا جنازہ کیسا ہلکا ہے ان احمقوں کو یہ خبر نہ تھی کہ ملائکہ اٹھائے ہوئے ہیں۔



لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللَّهِ لِأَبْرَةٍ، مِنْهُمْ الْبَرَاءُ بَنُ مَالِثٍ))

(اسنادہ صحیح) تخريج المشكاة (٦٢٣٨) تخريج المشكاة (١٢٥). صحيح الجامع الصغير (٤٥٧٣)

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالکؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بہت سے پریشان بال غبار آلودہ دو پرانے کپڑے والے کہ جن کی طرف کوئی التفات نہیں کرتا ایسے ہیں کہ اگر وہ اللہ کے بھروسے پر قسم کھا بیٹھیں تو اللہ ان کی قسم سچی کر دے انہیں میں ہیں براء بن مالک۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔



۵۵۔ باب: مناقب أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

مناقب ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے

(۳۸۵۵) عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ : ((يَا أَبَا مُوسَى! لَقَدْ أُعْطِيتَ مِزْمَارًا مِنْ مَزَامِيرِ آلِ دَاوُدَ)) . (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: روایت ہے ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اے ابوموسیٰ! تم کو ایک آواز خوش دی گئی ہے آل داؤد کی آوازوں میں سے۔

فائدہ: یہ حدیث غریب حسن صحیح ہے اور اس باب میں بریدہ اور ابو ہریرہ اور انس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔



مناقب سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

مناقب سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کے

(۳۸۵۶) عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ : كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ يَحْفِرُ الْخَنْدَقَ وَنَحْنُ نَنْقُلُ التُّرَابَ فَيَمُرُّ بِنَا فَقَالَ : ((اَللّٰهُمَّ لَا عَيْشَ إِلَّا عَيْشَ الْآخِرَةِ، فَاغْفِرْ لِلْأَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَةِ)) . (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: روایت ہے سہل بن سعد سے کہا انہوں نے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے اور آپ خندق کھدواتے تھے اور ہم لوگ مٹی اٹھاتے تھے، سو آپ ہمارے پاس آتے تھے اور فرماتے تھے کہ یا اللہ کوئی عیش نہیں سوائے آخرت کی عیش کے تو بخش دے انصار اور مہاجرین کو۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اس سند سے اور ابو حازم کا نام سلمہ بن دینار اخرج زاہد ہے روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے محمد بن جعفر سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ

فرماتے تھے یا اللہ کوئی عیش نہیں سوا عیش آخرت کے سو بزرگی دے انصار اور مہاجرین کو۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔۔ اور مروی ہوئی یہ انس رضی اللہ عنہ سے کئی سندوں سے۔



(۳۸۵۷) عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَقُولُ: ((اَللّٰهُمَّ لَا عَيْشَ إِلَّا عَيْشَ الْآخِرَةِ فَأَكْرِمِ الْأَنْصَارَ

وَالْمُهَاجِرَةَ)) . (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے: اے اللہ! کوئی عیش نہیں سوائے آخرت کی عیش کے، تو بزرگی دے انصار اور مہاجرین کو۔

۵۶۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي فَضْلِ مَنْ رَأَى النَّبِيَّ ﷺ وَصَحْبَهُ

صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کی فضیلت کے بیان میں

(۳۸۵۸) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ : ((لَا تَمَسُّ النَّارُ مُسْلِمًا رَأَى

أَوْ رَأَى مَنْ رَأَى)) قَالَ طَلْحَةُ : فَقَدْ رَأَيْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ، وَقَالَ مُوسَى : وَقَدْ رَأَيْتُ طَلْحَةَ، قَالَ يَحْيَى وَقَالَ لِي مُوسَى : وَقَدْ رَأَيْتَنِي وَنَحْنُ نَرْجُو اللَّهَ .

(اسنادہ ضعیف) تخریج المشکاة (۶۰۱۳۔ التحقیق الثانی) ضعیف الجامع الصغیر (۶۲۷۷)۔

ترجمہ: روایت ہے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے کہ انہوں نے کہا سنا میں نے رسول اللہ ﷺ کو کہ فرماتے تھے دوزخ کی آگ نہ لگے گی اس مسلمان کو جس نے دیکھا مجھ کو یا دیکھا اس کو جس نے مجھ کو دیکھا۔ طلحہ نے کہا کہ میں نے دیکھا ہے جابر کو اور موسیٰ رضی اللہ عنہ کو۔ اور موسیٰ نے کہا میں نے دیکھا ہے طلحہ رضی اللہ عنہ کو۔ اور یحییٰ نے کہا موسیٰ نے مجھے کہا تم نے دیکھا ہے مجھ کو اور ہم سب امید رکھتے ہیں اللہ سے نجات کی۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم اس کو مگر موسیٰ بن ابراہیم انصاری کی روایت سے اور روایت کی یہ علی بن مدینی نے اور کئی لوگوں نے محدثین کے موسیٰ سے۔

مترجم: امید رکھتا ہے اللہ سے نجات کی کہ اس نے خدمت کی ہے رسول اللہ ﷺ کی حدیث مبارک کی اور پھیلا یا ہے ان کی احادیث مطہرہ کو ایک قطر عالم میں اور لکھا ہے اور ترجمہ کیا ہے اس حدیث کا بھی اور یہ سب اللہ کے فضل اور توفیق سے ہے نہ اس فقیر حقیر کی سعی اور کوشش سے اور امید رکھتا ہے اس امیر المؤمنین کے لیے نجات و فلاح و فوز دارین کی جس کی دھگیری باعث ہوئی اس کے طبع و شکر کے جزاء اللہ عناء خیر الجزاء۔



(۳۸۵۹) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((خَيْرُ النَّاسِ قَرْنِي ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ يَأْتِي قَوْمٌ بَعْدَ ذَلِكَ تَسْبِقُ أَيْمَانُهُمْ شَهَادَاتِهِمْ أَوْ شَهَادَاتُهُمْ أَيْمَانُهُمْ)) .

(اسنادہ صحیح) الروض النضیر (۳۴۷) سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ (۷۰۰)

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن مسعودؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: سب زمانوں میں بہتر میرا زمانہ ہے پھر جو اس کے بعد ہو پھر جو اس کے بعد ہو یعنی تابعین اور تبع تابعین کا پھر ایسے لوگ آئیں گے کہ گواہی کے قبل قسم کھائیں گے اور ہر قسم کے قبل گواہی دیں گے۔

فائدہ: اس بارے میں عمر عمران بن حصین اور بریدہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: اس حدیث میں تین زمانوں کی آپ حضرت نے ارشاد فرمائی اول اپنا زمانہ اور صحابہ کا زمانہ آپ ہی کا زمانہ ہے اس لیے کہ صحابہ رسول اللہ ﷺ کے ہم عصر تھے اور اس کے بعد تابعین کا زمانہ اس کے بعد تبع تابعین کا اور اس کے بعد قرن رابع کی برائی اور شیوع کذب شہادت زور اور ایمان کا ذب اور افتراء اور فتن کی خبر دی پس مؤمن تبع کو ضرور ہے کہ دین کی سند انہیں تین زمانہ کی عادات اور مروجات کو جانے اور جو چیز ان تین زمانوں میں بلا تکیر اہل اسلام میں ہو بہتر سمجھے اور بعد اس کے جو امور مسلمانوں میں ایسے شائع ہوئے نہ اصل یا نظیر ان تین زمانوں میں نہ ہو ان کو لغو اور پوچ جانے اور ان فقہائے متعسفہ اور جہلائے متزبدہ اور فقراء مستفہ کے اقوال پر مغرور نہ ہوں جنہوں نے بدعات کو حسنہ کہہ کے لوگوں میں پھیلا دیا اور ہزاروں تعصبات مذہبی اور نفسانیتوں کو عوام کیا بلکہ خواص کی نظروں میں ایسا جمادیا کہ انوار حقانیت جامعہ ان کے دلوں سے منطفی ہو گئے یریدون ﴿لِيُطْفِئُوا نَوْرَ اللَّهِ﴾ بافواہم ﴿﴾۔

اور بقول شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کے تعصب مذہبی اور تعصب مشربی بھی اسی قرن رابع میں پیدا ہوا اور ہر ایک نے اپنا ایک نام گھڑا اور لقب جدا ٹھہرایا قبل اس کے تمامی اہل اسلام کا شعار محمدیت خالصہ تھا اور احمدیت مخلصہ مگر یہاں صحابہ اور تابعین کی تعریف وغیرہ جو اصولیوں نے کی ہے اور علم حدیث میں اکثر کام آتی ہے اس کا جاننا ضروری ہے، سو صحابی محدثین کے نزدیک وہ مسلمان ہے کہ جس نے نبی ﷺ کو دیکھا ہے، ابن الصلاح نے ایسا ہی کہا ہے اور نقل کیا ہے اس کو بخاری وغیرہ سے اور بعض نے کہا صحابی وہ ہے جس کی مجالست طویل ہوئی رسول اللہ ﷺ سے علی طریق المستمع اور صحابہؓ ب عدول ہیں کوئی ان میں ضعیف غیر معتبر نہیں اور ان میں اکثر کثیر الروایۃ سب سے زیادہ ابو ہریرہؓ ہیں کہ انہوں نے پانچ ہزار تین سو چوہتر حدیثیں روایت کی ہیں کہ ان میں سے سواتین سو پر شیخین متفق ہیں یعنی بخاریؒ اور مسلمؒ۔ اور بخاریؒ نے انفراداً اترانوے حدیث روایت کی ہے اور مسلمؒ نے ایک سو تراسی اور آٹھ سو سے زیادہ لوگوں نے ان سے حدیث سنی ہے اور وہ احفظ صحابہ تھے۔ اور امام شافعیؒ نے کہا ابو ہریرہؓ احفظ راویان حدیث تھے اپنے زمانہ میں اسناد کی اس قول کی بیہی نے مدخل میں اور جب رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوئی اصحاب آپؐ کے جنہوں نے آپؐ سے روایت

کی اور حدیثیں سنیں ایک لاکھ چودہ ہزار تھے اور ان کے طبقات میں محدثین کا اختلاف ہے بعض نے ان میں طبقہ کیے ہیں کہ مذکور ہیں مطولات میں اور تابعی محدثین کے نزدیک وہ مسلمان ہے کہ صحبت میں رہا ہو صحابی کے اور بعض نے کہا جس نے صحابی سے ملاقات کی اور یہی قول اظہر ہے۔ کذا فی التدریب۔ اور ان کے محدثین کے نزدیک پندرہ طبقے ہیں۔ چنانچہ مذکور ہیں مطولات میں اور معلوم ہوگئی اس سے تعریف تبع تابعین کی۔ اتمی۔



۵۷۔ بَابُ : مَا جَاءَ فِي فَضْلِ مَنْ بَايَعَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ

بیعت رضوان والوں کی فضیلت کے بیان میں

(۳۸۶۰) عَنْ جَابِرٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((لَا يَدْخُلُ النَّارَ أَحَدٌ مِمَّنْ بَايَعَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ)) .

(اسنادہ صحیح) ظلال الجنة (۸۶۰) سلسلة الاحادیث الصحيحة (۲۱۶۰) .

ترجمہ: روایت ہے جابرؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دوزخ میں داخل نہ ہوگا جس نے بیعت کی درخت کے نیچے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: مراد اس بیعت سے بیعت رضوان ہے اور تفصیل اس کی یہ ہے کہ چھٹے سال ہجرت کے رسول اللہ ﷺ دو شنبے کے روز غزہ ذی الحجہ کے چودہ سو آدمی یا کچھ کم و بیش لے کر قصد عمرہ مدینہ سے لے کر حدیبیہ میں پہنچے اور حدیبیہ نام ہے ایک کنویں یا درخت کا کہ اس جگہ میں تھا اور اب نام ہو گیا اس مقام اور مکان آپ کے فیض تو امان میں معلوم تھا زمانہ صحابہ میں گم ہو گیا غرض جب حدیبیہ میں پہنچے قریش دخول مکہ سے مانع ہوئے آپ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو مکہ روانہ فرمایا کہ قریش کو مطلع کریں کہ ہم صرف عمرہ کو آئے ہیں نہ قتال کو اور یہاں شیطان نے خبر اڑادی کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو کفار نے قتل کیا اس پر آپ کو بہت رنج ہوا اور تمام حاضرین سے ایک کیکر کے درخت کے نیچے بیعت لی اور اللہ تعالیٰ نے اس بیعت کو نہایت قبول فرمایا اور یہ آیت نازل ہوئی:

﴿لَقَدْ رَضِيَ اللَّهُ عَنِ الْمُؤْمِنِينَ إِذْ يَبَايَعُونَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ﴾

”یعنی اللہ راضی ہوا ان مومنوں سے جو درخت کے نیچے تجھ سے بیعت کرتے ہیں۔“

اور اس لیے اس کو بیعت الرضوان کہتے ہیں اور اللہ کی رضا مندی سے آپ نے ان کو بشارت دی کہ اس بیعت کے لوگوں کو دوزخ سے آزادی ہے۔

غرض اس بیعت میں بڑی بڑی برکات حاصل ہوئیں اور اللہ تعالیٰ نے انا فتحنا میں اسی کی بشارت دی بقول اکثر مفسرین۔



۵۸۔ بَابُ : فِيمَنْ سَبَّ أَصْحَابَ النَّبِيِّ ﷺ

نبی ﷺ کے صحابہ کو جو برا بھلا کہے اس کے بیان میں

(۳۸۶۱) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((لَا تَسُبُّوا أَصْحَابِي فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ أَنْفَقَ مِثْلَ أُحُدٍ ذَهَبًا مَا أَذْرَكَ مُدًّا أَحَدِهِمْ وَلَا نَصِيفَهُ)) . (اسنادہ صحیح) الظلال (۹۸۸) .

ترجمہ: روایت ہے ابو سعید خدریؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: مت برا کہو میرے صحابہ کو اس لیے کہ تم ہے اس پروردگار کی کہ میری جان اس کے ہاتھ میں ہے اگر کوئی تم میں سے احد کے برابر سونا خرچ کرے تو ان کے ایک مد بلکہ آدھے مد کے برابر بھی نہ ہوگا یعنی ثواب میں۔

فائلا : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور نصیفہ سے نصف مد مراد ہے۔ روایت کی ہم سے حسن بن علی نے انہوں نے ابو معاویہ سے انہوں نے اعش سے انہوں نے ابوصالح سے انہوں نے ابو سعید خدریؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس کے۔



(۳۸۶۲) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((اللَّهُ اللَّهُ فِي أَصْحَابِي ، لَا تَتَّخِذُوهُمْ غَرَضًا بَعْدِي ، فَمَنْ أَحَبَّهُمْ فَبِحَبِّي أَحَبَّهُمْ ، وَمَنْ أَبْغَضَهُمْ فَبِغْضِي أَبْغَضَهُمْ ، وَمَنْ آذَاهُمْ فَقَدْ آذَانِي ، وَمَنْ آذَانِي فَقَدْ آذَى اللَّهَ ، وَمَنْ آذَى اللَّهَ يُوشِكُ أَنْ يَأْخُذَهُ)) . (اسنادہ ضعیف) تخریج شرح العقيدة

الطحاوی (۴۷۱)۔ سلسلۃ الاحادیث الضعیفہ (۲۹۰۱)۔ (اس میں عبیدہ بن ابی رافعہ مچھول ہے)

ترجمہ: روایت ہے عبد اللہ بن مغفلؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: اللہ سے ڈرو اللہ سے ڈرو میرے اصحاب کے بارے میں اور ان کو ہدف ملامت نہ ٹھہراؤ میرے بعد اس لیے کہ جس نے ان سے محبت رکھی اس نے میری محبت کی راہ سے ان سے محبت رکھی اور جس نے ان سے عداوت کی اس نے میری ہی عداوت کی نظر سے ان سے عداوت کی اور جس نے ان کو ایذا دی اس نے مجھے ایذا دی اور جس نے مجھے ایذا دی اس نے اللہ کو ایذا دی اور جس نے اللہ کو ایذا دی اس کو ضرور پکڑے گا یعنی عذاب میں۔

فائلا : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے۔



(۳۸۶۳) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((لَيْدُ خُلَنَ الْجَنَّةَ مَنْ بَايَعَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ إِلَّا صَاحِبَ الْجَمَلِ الْأَحْمَرِ)) . (اسنادہ ضعیف) سلسلۃ الاحادیث الصحیحة ، تحت الحديث (۲۱۶۰) .

ترجمہ: روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ بے شک داخل ہوگا جنت میں جس نے بیعت کی درخت کے نیچے یعنی حدیبیہ میں مگر سرخ اونٹ والا۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے۔

مترجم: مراد اونٹ والے سے حد بن قیس منافق ہے کہ وہ اپنا اونٹ بیعت کے وقت ڈھونڈتا پھرتا تھا اور بیعت میں شریک نہ ہوا۔



(۳۸۶۴) عَنْ جَابِرٍ أَنَّ عَبْدًا لِحَاطِبٍ جَاءَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَشْكُو حَاطِبًا، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! لِيَدْخُلَنَّ حَاطِبُ النَّارَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ! ((كَذَبْتَ، لَا يَدْخُلُهَا فَإِنَّهُ شَهِدَ بَذْرًا وَالْحَدِيثِيَّةَ)) . (اسنادہ صحیح) ترجمہ: روایت ہے جابر سے کہ غلام حاطب رضی اللہ عنہ کا رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور حاطب کی شکایت کرنے لگا اور کہا کہ یا رسول اللہ حاطب دوزخ میں داخل ہوگا آپ نے فرمایا جھوٹ کہا تو نے وہ دوزخ میں ہرگز نہ جائے گا اس لیے کہ وہ حاضر ہوا ہے بدر میں اور حدیبیہ میں۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔



(۳۸۶۵) عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَا مِنْ أَحَدٍ مِنْ أَصْحَابِي يَمُوتُ بَارِضٍ إِلَّا بُعِثَ قَائِدًا وَنُورًا لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)) . (اسنادہ ضعیف) سلسلہ الاحادیث الضعیفہ (۴۶۸) . تخريج مشکاة المصابيح (۶۰۱۶) ضعیف الجامع الصغیر (۵۱۸۳) (اس میں عثمان بن ناہیہ ستور ہے)

ترجمہ: روایت ہے بریدہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کوئی صحابی میرا ایسا نہیں کہ کسی زمین میں مرجائے مگر قیامت میں آئے گا وہ ان کا پیشوا اور نور ہو کر۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے اور روایت کی یہ حدیث عبداللہ بن مسلم نے ابوطیبہ سے انہوں نے بریدہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مرسل۔



۵۹۔ باب

(۳۸۶۶) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِذَا رَأَيْتُمُ الَّذِينَ يَسْبُونَ أَصْحَابِي فَقُولُوا لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى سَائِرِهِمْ)) . (اسنادہ ضعیف جداً) تخريج المشكاة (۶۰۱۷) التحقیق الثانی . (اس میں سیف بن عمرو انصر بن

حماد دونوں مجہول ہیں)



ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جب دیکھو تم ان لوگوں کو کہ برا کہتے ہیں میرے اصحاب کو تو کہہ دو اللہ کی لعنت ہے تمہارے فساد پر۔

فائل: یہ حدیث منکر ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر عبید اللہ بن عمر کی روایت سے مگر اسی سند سے۔



۶۰۔ باب: مَا جَاءَ فِي فَضْلِ فَاطِمَةَ [بنت محمد ﷺ] رضی اللہ عنہا

سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت کے بیان میں

(۳۸۶۷) عَنْ الْمُسَوَّرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ: ((إِنَّ بَنِي هِشَامِ بْنِ الْمُغِيرَةِ اسْتَاذَنُونِي فِي أَنْ يُنْكِحُوا ابْنَتَهُمْ عَلِيَّ ابْنَ أَبِي طَالِبٍ فَلَا أَذْنَ ثُمَّ لَا أَذْنَ ثُمَّ لَا أَذْنَ إِلَّا أَنْ يُرِيدَ ابْنُ أَبِي طَالِبٍ أَنْ يُطَلِّقَ ابْنَتِي وَيُنْكِحَ ابْنَتَهُمْ، فَإِنَّهَا بَضْعَةٌ مِنِّي، يَرِيبُنِي مَا رَأَيْتُهَا، وَيُوْذِنُنِي مَا آذَاهَا)). (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: روایت ہے مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے کہ سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے اور وہ منبر پر تھے فرماتے تھے کہ بنی ہشام بن مغیرہ نے مجھ سے اجازت چاہی کہ ہم اپنی لڑکی علی کو بیاہ دیں سو میں اجازت نہیں دیتا مگر اگر ارادہ ہو ابن ابی طالب کا تو میری بیٹی کو طلاق دے دے اور ان کی بیٹی سے نکاح کر لے اس لیے کہ میری بیٹی میرا کٹرا ہے برا لگتا ہے مجھے جو اسے برا لگے اور ایذا ہوتی ہے مجھ کو جس سے اسے ایذا ہو۔

فائل: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔



(۳۸۶۸) عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ: كَانَ أَحَبَّ النِّسَاءِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَاطِمَةُ وَمِنْ الرِّجَالِ عَلِيٌّ. قَالَ إِبْرَاهِيمُ: يَعْنِي مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ. (منکر) نقد الکسانی (۲۹). عبد اللہ بن عطاء مدلس کے سماع کی صراحت نہیں۔

ترجمہ: روایت ہے بريدہ سے کہ انہوں نے کہا سب سے زیادہ پیاری عورتوں میں رسول اللہ ﷺ کو سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا تھیں اور مردوں میں علی رضی اللہ عنہ۔ ابراہیم نے کہا یعنی اپنے اہل بیت سے۔

فائل: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے۔



(۳۷۶۹) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَلِيًّا ذَكَرَ بِنْتَ أَبِي جَهْلٍ، فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: ((إِنَّمَا فَاطِمَةُ بَضْعَةٌ مِنِّي، يُوْذِنُنِي مَا آذَاهَا، وَيُنْصِنُنِي مَا أَنْصَبَهَا)). (اسنادہ صحیح) الارواء: ۲۹۴/۸۔

ترجمہ: روایت ہے عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے کہ حضرت علیؑ نے ذکر کیا ابو جہل کی لڑکی سے نکاح کا اور نبی ﷺ کو یہ خبر پہنچی اور فرمایا آپؐ نے کہ فاطمہ میرا جگر گوشہ ہے اذیت دیتا ہے مجھے جو اسے اذیت دے اور تعب میں ڈالتا ہے مجھے جو اسے تعب میں ڈالے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اسی طرح کہا یوب نے کہ روایت کی ہے ابن ابی ملیکہ سے وہ روایت کرتے ہیں ابو الزبیر سے اور کئی لوگوں نے کہا روایت ہے ابن ابی ملیکہ سے وہ روایت کرتے ہیں مسور سے اور احتمال ہے کہ ابن ابی ملیکہ نے دونوں سے روایت کیا ہو اس کو اور روایت کی عمرو بن دینار نے ابن ابی ملیکہ سے انہوں نے مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے لیٹ کی روایت سے۔



(۳۸۷۰) عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لِعَلِيٍّ وَفَاطِمَةَ وَالْحُسَيْنِ وَالْحُسَيْنِ: ((أَنَا حَرْبٌ لِمَنْ حَارَبْتُمْ، وَسَلْمٌ لِمَنْ سَالَمْتُمْ)). (اسنادہ ضعیف) تخریج مشکاة المصابیح: (۶۱۴۵) سلسلہ الاحادیث الضعیفہ: (۶۰۲۸) (اس میں صبیح مولیٰ ام سلمہ غیر معروف ہے)۔

ترجمہ: روایت ہے زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا حضرت علیؑ، فاطمہ، حسن اور حسین رضی اللہ عنہم سے کہ میں لڑنے والا ہوں اس سے جس سے تم لڑو اور ملنے والا اس سے جس سے تم ملو۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے اور صبیح مولیٰ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے کچھ معروف نہیں ہیں۔



(۳۸۷۱) عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ جَلَلَ عَلَى الْحُسَيْنِ وَالْحُسَيْنِ وَعَلِيٍّ وَفَاطِمَةَ كِسَاءً ثُمَّ قَالَ: ((اللَّهُمَّ هُوَ لَاءِ أَهْلِ بَيْتِي وَخَاصَّتِي أَذْهَبْ عَنْهُمْ الرِّجْسَ وَطَهِّرْهُمْ تَطْهِيرًا)). فَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ: وَأَنَا مَعَهُمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: ((إِنَّكَ عَلَى خَيْرٍ)). (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: روایت ہے ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے کہ نبی ﷺ نے ایک چادر اڑھادی حسن، حسین، علی اور فاطمہ رضی اللہ عنہم پر اور پھر فرمایا یا اللہ یہ لوگ میرے گھر والے ہیں اور خاص لوگ ہیں، سو تو ان کی نجاست دور کر دے اور پاک کر دے ان کو بخوبی یعنی اخلاقِ حبیبہ اور عاداتِ رذیلہ سے دور رکھ تو ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی کہ میں بھی ان کے ساتھ ہوں اے رسول اللہ کے آپؐ نے فرمایا تم خیر پر ہو۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور یہ احسن ہے ان روایتوں میں جو مروی ہیں اس باب میں اور اس باب میں انس، عمرو ابن ابی سلمہ اور ابی الحمر سے بھی روایت ہے۔



(۳۸۷۲) عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ: مَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَشْبَهَ سَمْتًا وَدَلًّا وَهَذِيًّا بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي قِيَامِهَا

وَقُعُودِهَا مِنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَتْ : وَكَانَتْ إِذَا دَخَلَتْ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ قَامَ إِلَيْهَا فَقَبَّلَهَا وَأَجْلَسَهَا فِي مَجْلِسِهِ، وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا دَخَلَ عَلَيْهَا قَامَتْ مِنْ مَجْلِسِهَا فَقَبَّلَتْهُ وَأَجْلَسَتْهُ فِي مَجْلِسِهَا، فَلَمَّا مَرَضَ النَّبِيُّ ﷺ دَخَلَتْ فَاطِمَةُ فَأَكْبَتَ عَلَيْهِ فَقَبَّلَتْهُ ثُمَّ رَفَعَتْ رَأْسَهَا فَبَكَتْ، ثُمَّ أَكْبَتَ عَلَيْهِ ثُمَّ رَفَعَتْ رَأْسَهَا فَضَحِكَتْ، فَقُلْتُ : إِنْ كُنْتُ لَا ظُنَّ أَنَّ هَذِهِ مِنْ أَعْقَلِ نِسَاءٍ نَا فَإِذَا هِيَ مِنَ النِّسَاءِ، فَلَمَّا تَوَفَّى النَّبِيُّ ﷺ قُلْتُ لَهَا : أَرَأَيْتِ جِئْتُ أَكْبَيْتِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَرَفَعْتَ رَأْسَكَ فَبَكَيْتَ ثُمَّ أَكْبَيْتِ عَلَيْهِ فَرَفَعْتَ رَأْسَكَ فَضَحِكْتَ، مَا حَمَلَكَ عَلَى ذَلِكَ؟ قَالَتْ : إِنِّي إِذَا نَ لَبِذْرَةً أَخْبَرَنِي إِنَّهُ مَيِّتٌ مِنْ وَجَعِهِ هَذَا فَبَكَيْتُ ثُمَّ أَخْبَرَنِي إِنِّي أَسْرَعُ أَهْلِهِ لِحُوقًا بِهِ فَذَكَ جِئْتُ ضَحِكْتُ .

(اسنادہ صحیح) نقد الکتابی (۴۴-۴۵) .

ترجمہ: روایت ہے عائشہ ام المؤمنین رضی اللہ عنہا سے کہ انہوں نے کہا نہیں دیکھا میں نے چال، چلن، خصلت اور عادت میں اور انھیں بیٹھنے میں مشابہ رسول اللہ ﷺ کا سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے زیادہ جو بیٹی تھیں آپ کی اور آپ کی یہ عادت تھی کہ جب وہ آتیں آپ کھڑے ہوتے یعنی محبت کی راہ سے اور ان کا بوسہ لیتے اور اپنی جگہ میں بٹھاتے اور آپ بھی جب ان کے پاس تشریف لاتے وہ اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوتیں اور بوسہ لیتیں آپ کا اور بٹھاتیں آپ کو اپنی جگہ پر پھر جب آپ بیمار ہوئے آپ فاطمہ رضی اللہ عنہا آئیں اور آپ پر گر پڑیں اور بوسہ لیا آپ کا پھر اپنا سر اٹھایا اور رونے لگیں پھر آپ پر گریں اور سر اٹھا کر ہنسنے لگیں سو پہلے تو میں جانتی تھی کہ یہ سب عورتوں سے زیادہ عقل والی ہیں مگر ان کے ہنسنے پر سمجھی کہ وہ بھی آخر عورت ہی تو ہیں یعنی یہ کون سا موقع ہنسنے کا ہے۔ پھر جب آپ کی وفات ہوئی میں نے اسے پوچھا کہ کیا سبب تھا اس کا کہ میں نے تم کو دیکھا کہ تم گریں آپ پر اور سر اٹھا کر رونے لگیں پھر گریں اور سر اٹھا کر ہنسنے لگیں انہوں نے کہا میں نے آپ کی حیات میں یہ بھی دیکھا چھپایا کہ افشائے راز آپ کا مناسب نہیں بات یہ تھی کہ پہلے آپ نے مجھے خبر دی کہ ان کا انتقال ہونے والا ہے اس مرض میں پھر مجھے خبر دی کہ ان کے گھر والوں میں سب سے اول میں ان سے ملوں گی، سو اس پر میں ہنسی۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ اس سند سے اور مروی ہوئی یہ حدیث کئی سندوں سے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے۔



(۳۸۷۳) عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَخْبَرْتُهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ دَعَا فَاطِمَةَ يَوْمَ الْفَتْحِ فَنَاجَاهَا فَبَكَتْ . ثُمَّ حَدَّثَهَا فَضَحِكَتْ . قَالَتْ : فَلَمَّا تَوَفَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ سَأَلْتُهَا عَنْ بُكَائِهَا وَضَحِكِهَا . قَالَتْ : أَخْبَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ يَمُوتُ فَبَكَيْتُ، ثُمَّ أَخْبَرَنِي أَنِّي سَيِّدَةُ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ إِلَّا مَرِيَمَ ابْنَةَ عِمْرَانَ فَضَحِكْتُ . (اسنادہ صحیح) تخریج المشكاة (۶۱۹۳) سلسلة الاحادیث الصحيحة (۴۳۹/۲) .

ترجمہ: اوپر گزر چکا ہے۔

(۳۸۷۳) عَنْ جُمَيْعِ بْنِ عُمَيْرٍ النَّبِيِّ قَالَ : دَخَلْتُ مَعَ عَمَّتِي عَلَى عَائِشَةَ فَسُئِلَتْ : أُمِّي النَّاسِ كَانَ أَحَبَّ إِلَيَّ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ؟ قَالَتْ : فَاطِمَةُ، فَقِيلَ : مِنَ الرِّجَالِ، قَالَتْ : زَوْجُهَا، إِنْ كَانَ مَا عَلِمْتُ صَوَّامًا قَوَّامًا .
(منکر) نقد الکتابی ص (۲۰) . اس میں جمیع بن عمیر ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے جمیع بن عمیر تبی سے کہا انہوں نے کہ داخل ہوا میں اپنی پھوپھی کے ساتھ ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس اور پوچھا میں نے ان سے کہ کون شخص زیادہ پیارا تھا رسول اللہ ﷺ کو انہوں نے فرمایا سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا میں نے کہا مردوں میں سے انہوں نے فرمایا ان کا شوہر یعنی حضرت علیؑ اور پھر فرمایا ام المؤمنین عائشہؓ نے کہ میں خوب جانتی ہوں کہ وہ بڑے روزہ رکھنے والے اور تہجد پڑھنے والے تھے۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے۔



۶۱۔ بَابُ : فِي فَضْلِ خَدِيجَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا

باب : ام المؤمنین خدیجہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت میں

(۳۸۷۵) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : مَا غَرْتُ عَلَى أَحَدٍ مِنْ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ مَا غَرْتُ عَلَى خَدِيجَةَ، وَمَا بِي أَنْ أَكُونَ أَذْرَكْتُهَا، وَمَا ذَاكَ إِلَّا لِكَثْرَةِ ذِكْرِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لَهَا وَإِنْ كَانَ لَيَذْبَحُ الشَّاةَ فَيَتَّبِعُ بِهَا صَدَائِقَ خَدِيجَةَ فَيَهْدِيهَا لَهُنَّ . (اسنادہ صحیح) سلسلة الاحادیث الصحيحة (۱۵۵۴)

ترجمہ: روایت ہے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ انہوں نے کہا اتنا رشک مجھے کسی بیوی پر نہ آیا آپ کی بیویوں میں سے جتنا خدیجہ رضی اللہ عنہا پر رشک آیا اور کیا حال ہوتا میرا اگر میں ان کو پاتی اور رشک کا سبب اور کچھ نہ تھا۔ بجز اس کے کہ آپ ان کو بہت یاد کرتے تھے اور بکری ذبح کرتے تھے اور ڈھونڈ ڈھونڈ کر خدیجہ رضی اللہ عنہا کے دوستوں (سہیلیوں) کو ہدیہ دیتے تھے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔



(۳۸۷۶) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : مَا حَسَدْتُ امْرَأَةً مَا حَسَدْتُ خَدِيجَةَ، وَمَا تَزَوَّجْنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَّا بَعْدَ مَا مَاتَتْ، وَذَلِكَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بَشَّرَهَا بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ، لَا صَخَبَ فِيهِ وَلَا نَصَبَ .

(صحیح)

ترجمہ: روایت ہے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ انہوں نے کہا اتنا رشک مجھ کو کسی پر نہ آیا جتنا خدیجہ رضی اللہ عنہا پر اور مجھ سے تو آپ

نے جب نکاح کیا تھا وہ انتقال فرما چکی تھیں اور رشک کا سبب یہ تھا کہ آپ نے ان کو بشارت دی ایک گھر کی جو ایک موتی سے بنا ہوا ہے نہ اس میں غل غپاڑا ہے نہ اید او تکلیف۔

فائل: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔



(۳۸۷۷) عَنْ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ يَقُولُ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ : ((خَيْرُ نِسَائِهَا خَدِيجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ، وَخَيْرُ نِسَائِهَا مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ)) . (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: روایت ہے حضرت علیؑ سے کہ کہنا انہوں نے سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے کہ دنیا کی عورتوں میں اپنے زمانہ میں سب عورتوں سے بہتر ام المؤمنین خدیجہ رضی اللہ عنہا تھیں اور بہتر عورتوں کی اپنے زمانہ میں مریم بنت عمران ہیں۔

فائل: اس بارے میں انسؓ سے اور ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔



(۳۸۷۸) عَنْ أَنَسِ بْنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((حَسْبُكَ مِنْ نِسَاءِ الْعَالَمِينَ : مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ، وَخَدِيجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ، وَفَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ، وَأَسِيَّةُ امْرَأَةِ فِرْعَوْنَ)) . (اسنادہ صحیح) تخريج المشكاة (۶۱۹۰) .

ترجمہ: روایت ہے حضرت انسؓ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کافی ہے تجھ کو جہاں کی عورتوں سے مریم بنت عمران، خدیجہ بنت خویلد، فاطمہ بنت محمد اور آسیہ بی بی فرعون کی رضی اللہ عنہن یعنی یہ چاروں سارے جہان سے افضل ہیں۔

فائل: یہ حدیث صحیح ہے۔

مترجم: یعنی یہ چاروں عورتیں مراتب کمال پر فائز ہوئیں اور افتاء اور پیروی کے لائق ہیں اور محاسن اور مناقب ہر ایک کے بہت ہیں آپ مریم کو اللہ تعالیٰ نے صدیقہ فرمایا اور ان کے احسان کو بیان کیا ہے اور آپ خدیجہ رضی اللہ عنہا کو اللہ تعالیٰ اپنا سلام بھیجتا ہے اور آپ فاطمہؓ زمان جنت کی سردار ہیں اور آسیہ فرعون کی بیوی حضرت موسیٰ علیہ السلام پر ایمان لائی تھیں اور جب فرعون بے عون ان کے ایمان لانے پر آگاہ ہوا ان کو چومنے کے دھوپ میں لٹاتا اور بھاری پتھر سینہ پر رکھتا اور سلمان نے کہا ہے کہ ان کو دھوپ عذاب کرتا تھا پھر جب لوگ ان سے دور ہو جاتے فرشتے ان پر سایہ کرتے آخر جب ان کی وفات قریب ہوئی انہوں نے دعا کی: رَبِّ اٰتِنِي لِيْ عِنْدَكَ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ وَنَجِّنِيْ مِنْ فِرْعَوْنَ وَعَمَلِهِ وَنَجِّنِيْ مِنَ الْقَوْمِ الظَّالِمِيْنَ . یعنی یا اللہ بتا میرے لیے جنت میں اپنے نزدیک ایک گھر اور نجات دے مجھے فرعون سے اور اس کے کاموں سے اور نجات دے مجھے ظالم لوگوں سے پس اللہ تعالیٰ نے ان کی آنکھوں سے پردہ اٹھا دیا کہ جنت میں انہوں نے اپنا گھر دیکھ لیا۔ اور حسن اور ابن کیسان سے مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو جنت کی طرف اٹھالیا کہ وہ اس میں کھاتی بیٹی ہیں اور فرعون کے عمل سے شرک مراد ہے جیسے ظالموں سے موزی شرک مراد ہیں غرض ایمان کامل اور صبر اور ثبات نے ان کو ایسے درجات عالیہ پر پہنچایا۔ جزا اللہ عنہا خیر الجزاء۔

۶۲۔ بَابُ: مِنْ فَضْلِ عَائِشَةَ

ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت میں

(۳۸۷۹) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ النَّاسُ يَتَحَرَّوْنَ بِهَذَا يَوْمُهُمْ يَوْمَ عَائِشَةَ، قَالَتْ: فَاجْتَمَعَ صَوَاحِبَاتِي إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ فَقُلْنَ: يَا أُمَّ سَلَمَةَ! إِنَّ النَّاسَ يَتَحَرَّوْنَ بِهَذَا يَوْمُهُمْ يَوْمَ عَائِشَةَ، وَإِنَّا نُرِيدُ الْخَيْرَ كَمَا تُرِيدُ عَائِشَةَ، فَقَوْلِي لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَأْمُرُ النَّاسَ يَهْدُونَ إِلَيْهِ أَيْنَمَا كَانَ، فَذَكَرْتُ ذَلِكَ أُمِّ سَلَمَةَ فَأَعْرَضَ عَنْهَا، ثُمَّ عَادَ إِلَيْهَا فَأَعَادَتِ الْكَلَامَ، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّ صَوَاحِبَاتِي قَدْ ذَكَرْنَ أَنَّ النَّاسَ يَتَحَرَّوْنَ بِهَذَا يَوْمُهُمْ يَوْمَ عَائِشَةَ فَأُمِّرِ النَّاسَ يَهْدُونَ أَيْنَمَا كُنْتُ، فَلَمَّا كَانَتِ الثَّالِثَةَ قَالَتْ ذَلِكَ، قَالَ: ((يَا أُمَّ سَلَمَةَ! لَا تُؤْذِينِي فِي عَائِشَةَ، فَإِنَّهُ مَا أُنْزِلَ عَلَيَّ الْوَحْيُ وَأَنَا فِي لِحَافٍ امْرَأَةٍ مِنْكُمْ غَيْرَهَا)) [إسناده صحيح] [وَقَدْ رَوَى بَعْضُهُمْ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ حَمَادِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مُرْسَلًا].

ترجمہ: روایت ہے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ لوگ دیکھتے تھے باری ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کی کہ جس دن رسول اللہ ﷺ ان کے یہاں ہوتے اسی دن ہدیہ لاتے تو کہا ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ میری سونئیں سب جمع ہوں ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر اور سب نے کہا اے ام سلمہ لوگ اپنے ہدایا بھیجنے کو ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کی باری ڈھونڈتے ہیں اور ہم سب ارادہ رکھتے ہیں خیر کا جیسا کہ ارادہ رکھتی ہیں عائشہ تو تم اس کا ذکر رسول اللہ ﷺ سے کرو کہ آپ حکم کر دیں لوگوں کو کہ وہ ہمیشہ آپ کو ہدیہ بھیجا کریں حضرت جہاں کہیں ہوں تو ذکر کیا اس کا ام سلمہ نے رسول اللہ ﷺ سے اور آپ نے کچھ خیال نہ کیا پھر دوبارہ کہا جب آپ تشریف لائے اور عرض کی کہ اے رسول اللہ کی میری سونئیں ذکر کرتی ہیں کہ لوگ اپنے ہدیے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کی باری میں روانہ فرماتے ہیں تو آپ لوگوں کو حکم فرمائیے کہ وہ ہدیہ بھیجا کریں آپ جہاں کہیں ہوں پھر جب تیسری بار آپ نے عرض کی آپ نے فرمایا اے ام سلمہ تم مجھے (حضرت) عائشہ کے بارے میں مت ستاؤ اس لیے کہ مجھ پر کسی عورت کے لحاف میں وحی نہ اتری سوا عائشہ کے یعنی محبت میری ان سے دنیا کے لیے نہیں بلکہ وہ اللہ کے نزدیک بھی مقبول ہے۔ اور بعض نے اس حدیث کو حماد سے انہوں نے ہشام سے انہوں نے اپنے باپ عروہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے مرسل روایت کی ہے۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے اور مروی ہے ہشام بن عروہ سے وہ روایت کرتے ہیں عوف سے وہ رمیث سے وہ ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے کچھ مضمون اس کا۔ اور یہ حدیث مروی ہوئی ہے ہشام بن عروہ سے اور اس میں روایات مختلف ہیں اور روایت کی سلیمان بن ہلال نے ہشام بن عروہ سے حماد بن زید کی روایت کے مانند۔

(۳۸۸۰) عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ جِبْرِائِيلَ جَاءَ بِصُورَتِهَا فِي خِرْقَةٍ حَرِيرٍ خَضِرَاءَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ : إِنَّ هَذِهِ زُوجَتُكَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ . (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: روایت ہے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ جبریل علیہ السلام ایک پارہ حریر پر ان کی تصویر نبی ﷺ کے پاس لائے یعنی قبل نکاح کے اور فرمایا کہ یہ آپ کی بیوی ہیں دنیا اور آخرت میں۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم اس کو مگر عبد اللہ بن عمرو بن علقمہ کی روایت سے اور روایت کی عبد الرحمن بن مہدی نے یہ حدیث عبد اللہ بن عمرو سے اسی اسناد سے مرسل اور نہیں ذکر کیا اس میں کہ روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور روایت کی ابواسامہ نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے نبی ﷺ سے کچھ مضمون اس میں سے۔



(۳۸۸۱) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((يَا عَائِشَةُ! هَذَا جِبْرِائِيلُ وَهُوَ يَقْرَأُ عَلَيْكَ السَّلَامَ)) قَالَتْ : قُلْتُ : وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ تَرَى مَا لَا تَرَى .

(اسنادہ صحیح) سلسلة الاحادیث الضعيفة، تحت الحديث (۵۴۳۳) .

ترجمہ: روایت ہے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے اے عائشہ یہ جبریل ہیں کہ تم کو سلام کہتے ہیں انہوں نے کہا ان پر سلام ہے اور رحمت اللہ کی اور برکتیں اس کی آپ دیکھتے ہیں جو ہم نہیں دیکھتے۔



(۳۸۸۲) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((إِنَّ جِبْرِائِيلَ يَقْرَأُ عَلَيْكَ السَّلَامَ)) ، فَقُلْتُ : وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ . (اسنادہ صحیح) وقد مضى (۲۶۹۳) .

ترجمہ: روایت ہے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ جبریل تم کو سلام کہتے ہیں میں نے کہا ان پر بھی سلام اور رحمت اللہ کی۔

فائدہ: یہ حدیث صحیح ہے۔



(۳۸۸۳) عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ : مَا أَشْكَلَ عَلَيْنَا أَصْحَابَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حَدِيثُ قَطٍ ، فَسَأَلْنَا عَائِشَةَ إِلَّا وَجَدْنَا عِنْدَهَا مِنْهُ عِلْمًا . (اسنادہ صحیح) تخريج المشكاة (۶۱۹۴) .

ترجمہ: روایت ہے ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا جب ہم لوگ اصحاب رسول اللہ ﷺ پر کوئی حدیث مشکل ہوتی اور ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھتے تو اس کا ایک علم پاتے ان کے پاس۔
فائلا: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔



(۳۸۸۴) عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ قَالَ : مَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَفْصَحَ مِنْ عَائِشَةَ .
 (اسنادہ صحیح) تخریج المشكاة (۶۱۹۵) .
 ترجمہ: موسیٰ بن طلحہ سے روایت ہے کہتے ہیں: ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے زیادہ میں نے کسی کو فصیح اللسان نہیں دیکھا۔



(۳۸۸۵) عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ اسْتَعْمَلَهُ عَلَى جَيْشِ ذَاتِ السَّلَاسِلِ، قَالَ : فَأَتَيْتُهُ فَقُلْتُ : يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَيُّ النَّاسِ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ : ((عَائِشَةُ))، قُلْتُ : مِنَ الرِّجَالِ؟ قَالَ : ((أَبُو هَا)) . (اسنادہ صحیح) التعليق على "الاحسان" (۴۵۲۳) .
 ترجمہ: عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں ایک لشکر پر امیر کیا اور انہوں نے کہا جب میں آیا تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کون شخص زیادہ پیارا ہے آپ کو۔ آپ نے فرمایا عائشہ میں نے عرض کی مردوں میں فرمایا ان کا باپ یعنی ابو بکرؓ۔
فائلا: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔



(۳۸۸۶) عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّهُ قَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ : مَنْ أَحَبُّ النَّاسِ إِلَيْكَ؟ قَالَ : ((عَائِشَةُ))، قَالَ : مِنَ الرِّجَالِ؟ قَالَ : ((أَبُو هَا)) . (اسنادہ صحیح)
 ترجمہ: روایت ہے عمرو بن عاصؓ سے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ کون شخص آپ کو سب لوگوں سے زیادہ پیارا ہے آپ نے فرمایا عائشہ انہوں نے عرض کی مردوں میں آپ نے فرمایا ان کا باپ۔
فائلا: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ اس سند سے اسماعیل کی روایت سے کہ وہ قیسؓ سے روایت کرتے ہیں۔



(۳۸۸۷) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ : ((فَضْلُ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِيدِ عَلَى سَائِرِ الطَّعَامِ)) . (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: فضیلت ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کی ساری عورتوں پر

ایسی ہے جیسے فضیلت گوشت اور روٹی کو تمام کھانوں پر۔

فائل ۸ : اس بارے میں ام المؤمنین عائشہ اور ابو موسیٰ رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور عبد اللہ بن عبد الرحمن بن معمر کی کنیت ابو طوالہ الانصاری مدینی ہے اور وہ ثقہ ہیں۔



(۳۸۸۸) عَنْ عَمْرِو بْنِ غَالِبٍ أَنَّ رَجُلًا نَالَ مِنْ عَائِشَةَ عِنْدَ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ : اغْرُبْ مَقْبُوحًا مَنُوبُحًا، أَتَوَدَّى حَبِيبَةَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ . (ضعیف الاسناد) سفیان ثوری وابو اسحاق دونوں مدلس ہیں۔
ترجمہ: روایت ہے عمرو بن غالب سے کہ ایک شخص نے عمار بن یاسر کے آگے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کو کچھ کہا تو عمار نے فرمایا جا مردود بدتر تو رسول اللہ ﷺ کے محبوب کو ایذا دیتا ہے۔

فائل ۹ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔



(۳۸۸۹) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ الْأَسَدِيِّ قَالَ : سَمِعْتُ عَمَّارَ بْنَ يَاسِرٍ يَقُولُ : هِيَ زَوْجَتُهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ۔ يَعْنِي عَائِشَةَ . (اسنادہ صحیح) [وانظر الحديث (۳۸۸۰)]
ترجمہ: روایت ہے عبد اللہ بن زیاد اسدی سے کہ کہا میں نے عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کو کہتے تھے کہ وہ بیوی ہیں رسول اللہ ﷺ کی دنیا اور آخرت میں یعنی ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا۔

فائل ۱۰ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔



(۳۸۹۰) عَنْ أَنَسٍ قَالَ : قِيلَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَنْ أَحَبُّ النَّاسِ إِلَيْكَ؟ قَالَ : ((عَائِشَةُ)) . قِيلَ : مِنَ الرِّجَالِ؟ قَالَ : ((أَبُوهَا)) . (اسنادہ صحیح) التعليق على الاحسان .

ترجمہ: روایت ہے حضرت انس خادم رسول اللہ ﷺ سے کہ کسی نے پوچھا کہ یا رسول اللہ ﷺ کون زیادہ پیارا ہے آپ کو لوگوں میں آپ نے فرمایا عائشہ لوگوں نے عرض کی کہ مردوں میں آپ نے فرمایا ان کے باپ یعنی ابو بکر رضی اللہ عنہ۔

فائل ۱۱ : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے انس کی روایت سے۔

مترجم: ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا ام المؤمنین ہیں اور اللہ تعالیٰ نے ان کو بڑا رتبہ عالی عنایت فرمایا کہ قرآن عظیم الشان میں سورہ نور کو ان کی برأت سے نور علی نور کیا کہ قیامت تک برأت اور طہارت ان کی بلکہ سائر اہل بیت کی حفاظت قرآن کی زبان سے صلوة اور خطب میں پڑھی جاتی ہے اور اسی لیے علماء اسلام نے فرمایا ہے کہ طاعن ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کا کافر مردود ہے اس لیے کہ وہ قرآن کا

منکر ہے اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو کمال تفقہ اور زہد و ورع و تقویٰ عنایت فرمایا تھا اور بعد رسول اللہ ﷺ کے ایک مدت مدید تک اصحاب نے ان سے احادیث رسول کی سماعت کی اور آپ کی بیویوں میں ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کی سب سے زیادہ کثیر الروایت ہیں اور اصحاب کو جو اشکال پیش ہوتا ام المؤمنین کے پاس اس کا خزانہ نکلتا اور فوراً وہ مشکلات علمیہ حل ہو جاتیں۔ جزا اللہ عنہا خیر الجزاء۔



۶۳۔ بَابُ : فِي فَضْلِ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ

نبی ﷺ کی بیویوں کی فضیلت میں

(۳۸۹۱) عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ : قِيلَ لِابْنِ عَبَّاسٍ بَعْدَ صَلَاةِ الصُّبْحِ مَا تَمَاتَ فُلَانَةٌ لِبَعْضِ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ. فَسَجَدَ، فَقِيلَ لَهُ أَتَسْجُدُ هَذِهِ السَّاعَةَ؟ فَقَالَ : أَلَيْسَ قَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((إِنَّمَا رَأَيْتُمْ آيَةً فَاسْجُدُوا))؟ فَأَيُّ آيَةٍ أَكْبَرُ مِنْ ذَهَابِ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ.

(اسنادہ حسن) تخریج المشكاة (۱۴۹۱). صحیح ابی داود (۱۰۸۱)

ترجمہ: روایت ہے عکرمہ سے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا گیا نماز صبح کے بعد کہ فلاں بیوی نے نبی ﷺ کی انتقال فرمایا تو وہ سجدہ میں گر پڑے لوگوں نے کہا آپ اس وقت سجدہ کرتے ہیں انہوں نے کہا آپ نے فرمایا کہ جب تم کوئی نشانی دیکھو تو سجدہ کرو تو کون سی آیت بڑی ہے آپ کی بیویوں کے جانے سے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے۔



(۳۸۹۲) عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ حُجَيْبٍ قَالَتْ : دَخَلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَقَدْ بَلَغَنِي عَنْ حَفْصَةَ وَعَائِشَةَ كَلَامٌ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ : ((أَلَا قُلْتِ وَكَيْفَ تَكُونَانِ خَيْرًا مِنِّي وَرَوْجِي مُحَمَّدًا وَأَبِي هُرَيْرَةَ، وَعَمِّي مُوسَى))، وَكَانَ الَّذِي بَلَغَهَا أَنَّهُمْ قَالُوا : نَحْنُ أَكْرَمُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنْهَا، وَقَالُوا : نَحْنُ أَزْوَاجُ النَّبِيِّ ﷺ وَبَنَاتُ عَمِّهِ . (ضعيف الاسناد). (اس میں ہاشم ابن سعید الکوفی ضعیف ہے)

ترجمہ: روایت ہے صفیہ رضی اللہ عنہا سے جو بیٹی ہیں جی کی انہوں نے کہا میرے پاس رسول اللہ ﷺ آئے ام المؤمنین حفصہ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہما سے مجھے ایک بات پہنچی تھی کہ وہ میں نے آپ سے ذکر کی تو آپ نے فرمایا تم نے یہ کیوں نہ کہا کہ وہ دونوں مجھ سے بہتر کیونکر ہوں گی اس لیے کہ شوہر میرے محمد ﷺ ہیں اور باپ میرے ہارون ہیں اور چچا میرے موسیٰ رضی اللہ عنہ ہیں اور وہ بات یہ تھی کہ ام المؤمنین حفصہ اور ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہما نے کہا تھا کہ ہماری آبرو آپ کے نزدیک زیادہ ہے صفیہ رضی اللہ عنہا سے اس لیے کہ ہم پہلے تو بیویاں ہیں نبی ﷺ کی اور دوسرے بیٹیاں ہیں اس کے چچا کی۔

فائدہ : اس باب میں انس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر ہاشم کوئی کی روایت سے اور اسناد اس کی کچھ ایسی قوی نہیں۔

مترجم : صفیہ رضی اللہ عنہا کا نسب یہ ہے صفیہ بنت حبیب بن اخطب بن سعد بن ثعلبہ بن عبید بن کعب بن الخزرج بن ابی حسیب بن النضر ابن الحزام بن ناخوم۔ اور بعض نے ناخوم اور بعض نے نخوم کہا ہے اور اول قول یہود کا ہے اور اپنی زبان سے خوب واقف ہیں اور یہ لوگ بنی اسرائیل سے ہیں لاوی بن یعقوب کے نواسوں سے پھر اولاد سے ہارون بن عمران کے جو بھائی ہیں موسیٰ علیہ السلام کے اور اسی لیے آپ نے ہارون کو ان کا باپ اور حضرت موسیٰ کو ان کا چچا فرمایا اور صفیہ رضی اللہ عنہا کی ماں برہ بنت سموال ہیں کہ وہ یہودی تھیں سلام بن مشکم یہودی کی پھر اس کے بعد کنانہ بن ابی الحقیق کی اور وہ دونوں شاعر تھے اور کنانہ خیبر کے دن مقتول ہوا اور انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جب خیبر فتح کیا اور قیدیوں کو اکٹھا کیا دحیہ بن خلیفہ آئے اور انہوں نے آپ سے ایک لونڈی مانگی آپ نے فرمایا جاؤ ایک لونڈی لے لو انہوں نے صفیہ رضی اللہ عنہا کو لیا اور لوگوں نے آپ سے عرض کیا یہ سردار ہیں قرظہ اور نضیر کی اور یہ آپ ہی کے لائق ہیں آپ نے دحیہ سے فرمایا تم اور لونڈی لے لو ان کو آپ نے پسند کیا اور ان کو پردہ میں رکھا اور نکاح کیا ان سے اور آزاد کیا اور ان کے لیے باری مقرر کی اور وہ بڑی عقل مند یہودی تھیں۔

اور اسحاق بن یسار سے مروی ہے کہ جب فتح کیا رسول اللہ ﷺ نے قنوص کو جو قلعہ تھا ابن ابی الحقیق کا صفیہ بنت حبیب کی کو لائے اور ان کے ساتھ ایک چچیری بہن بھی تھی اور ان دونوں کو بلالؓ لے کر یہود کے مقتولین پر سے گزرے تو جب ان کو اس چچیری بہن نے دیکھا اپنا منہ سینے لگی اور چیختی ہوئی اپنے سر پر خاک ڈالنے لگی اور آپ نے فرمایا کہ اس شیطانی کو میرے آگے سے دور کرو اور صفیہ کے لیے یہی حکم فرمایا کہ ہمارے پیچھے جگہ دو اور آنحضرت ﷺ کا کپڑا ان کو اڑھا دیا اور لوگوں نے جان لیا کہ آپ نے ان کو اپنے واسطے پسند فرمایا اور بلالؓ سے آپ نے فرمایا کہ اے بلال کیا تمہارے دل سے رحم نکل گیا کہ تم عورتوں کو ان کے مقتولین پر سے لے کر چلے اور صفیہؓ نے اس سے پیشتر خواب دیکھا تھا کہ ایک چاندان کی گود میں اتر آیا ہے اور جب یہ خواب اپنے باپ سے بیان کیا اس نے ایک طمانچہ ان کے منہ پر ایسا مارا کہ اس کا نشان ان کے چہرہ پر ہو گیا اور کہا تو ایسی سرفراز ہوگی کہ بادشاہ عرب تک پہنچ جائے گی اور وہ نشان ان کے چہرہ پر جب تک تھا کہ وہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور آپ نے اس کا سبب پوچھا اور انہوں نے سب کیفیت خواب کی بیان کی۔

اور انسؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے صفیہؓ کو آزاد کیا اور آزادی کو ان کا مہر ٹھہرایا۔ اور اس حدیث سے جائز ہوا عتق کا مہر قرار دینا اور محدثین کا یہی مذہب ہے اور حنفیہ نے اس کا خلاف کیا ہے جیسے اور احادیث کثیرہ کے وہ مخالف ہیں اور وفات ام المؤمنین صفیہ رضی اللہ عنہا کی سن چھتیس ہجری میں ہے اور بعض نے پچاس ہجری کہی ہے۔ جزا ہا اللہ عنہا خیرا الجزاء۔



(۳۸۹۳) عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ دَعَا فَاطِمَةَ عَامَ الْفَتْحِ، فَنَاجَاهَا فَبَكَتْ، ثُمَّ حَدَّثَهَا فَصَحَّحَتْ، قَالَتْ: فَلَمَّا تَوَفَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ سَأَلْتُهَا عَنْ بُكَائِهَا وَضَحِكِهَا، قَالَتْ: أَخْبَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ يَمُوتُ فَبَكَيْتُ، ثُمَّ أَخْبَرَنِي أَنِّي سَيِّدَةُ نِسَاءِ أَهْلِ الْحَنَّةِ إِلَّا مَرِيَمَ بِنْتَ عِمْرَانَ فَصَحَّحْتُ.

(اسنادہ صحیح)

ترجمہ: روایت ہے ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے کہ رسول اللہ ﷺ نے جس سال مکہ فتح ہوا سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو بلایا اور ان کے کان میں کچھ کہا کہ وہ رو دیں پھر کچھ کہا کہ ہنس دیں پھر جب آپ کی وفات ہوئی میں نے پوچھا ان کے رونے اور ہنسنے کا سبب تو انہوں نے کہا مجھے آپ نے اپنی وفات کی خبر دی تو میں رونے لگی پھر خبر دی کہ میں جنت کی سب عورتوں کی سردار ہوں سو امریم کے تو میں ہنس پڑی۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے اس سند سے۔



(۳۸۹۴) عَنْ أَنَسٍ قَالَ: بَلَغَ صَفِيَّةُ أَنَّ حَفْصَةَ قَالَتْ: بِنْتُ يَهُودِيٍّ فَبَكَتْ فَدَخَلَ عَلَيْهَا النَّبِيُّ ﷺ وَهِيَ تَبْكِي، فَقَالَ: ((مَا يُبْكِيكِ؟)) قَالَتْ: لِي حَفْصَةُ ابْنَةُ يَهُودِيٍّ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((وَأَنْلِكَ لِابْنَةِ نَبِيٍّ، وَإِنْ عَمَلْتَ لِنَبِيٍّ، وَأَنْلِكَ لِنَحْتِ نَبِيٍّ، فَفِيمَ تَفْخَرُ عَلَيَّ؟)) ثُمَّ قَالَ: ((اتَّقِيَ اللَّهَ يَا حَفْصَةُ)). (اسنادہ صحیح) تخريج المشكاة (۶۱۹۲).

ترجمہ: روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہ ام المؤمنین صفیہ رضی اللہ عنہا کو خبر پہنچی کہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے ان کو یہودی کی بیٹی کہا اور صفیہ رضی اللہ عنہا رونے لگیں اور آپ تشریف لائے اور وہ رو رہی تھیں تو آپ نے پوچھا کہ کیوں روتی ہوں انہوں نے عرض کی کہ حفصہ نے مجھے یہودی کی لڑکی کہا تو آپ نے فرمایا تو نبی کی لڑکی ہے اور چچا تیرا بھی نبی ہے اور نکاح میں بھی نبی کے ہے پھر وہ تجھ پر کیا فخر کرتی ہے پھر فرمایا اللہ سے اے حفصہ رضی اللہ عنہا۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے۔



(۳۸۹۵) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((خَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ لِأَهْلِهِ، وَأَنَا خَيْرُكُمْ لِأَهْلِي، وَإِذَا مَاتَ صَاحِبُكُمْ فَدَعُوهُ)). (اسنادہ صحیح) سلسلة الاحاديث الصحيحة (۲۸۵).

ترجمہ: روایت ہے ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے بہتر تم میں وہ ہے جو اپنے گھر والوں سے اچھا سلوک رکھے اور میں تم سب سے زیادہ اچھا سلوک کرنے والا ہوں اپنے گھر والوں سے اور جب کوئی تم میں کامر جائے تو اسے چھوڑ

دو۔ یعنی اس کی برائی نہ یاد کرو۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی گئی یہ ہشام بن عروہ سے انہوں نے روایت کی اپنے باپ سے انہوں نے نبی ﷺ مرسلہ۔



(۳۸۹۶) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((لَا يُبْلَغُنِي أَحَدٌ عَنْ أَحَدٍ مِنْ أَصْحَابِي شَيْئًا فَإِنِّي أُحِبُّ أَنْ أُخْرَجَ إِلَيْهِمْ وَأَنَا سَلِيمُ الصَّدْرِ)) ، قَالَ عَبْدُ اللَّهِ : فَأَتَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَمَالُ فَقَسَمَهُ النَّبِيُّ ﷺ فَأَنْتَهَيْتُ إِلَى رَجُلَيْنِ جَالِسَيْنِ وَهُمَا يَقُولَانِ : وَاللَّهِ مَا أَرَادَ مُحَمَّدٌ بِقِسْمَتِهِ الَّتِي قَسَمَهَا وَجْهَ اللَّهِ ، وَلَا الدَّارَ الْآخِرَةَ ، فَتَنَيْتُ جِئْتُ سَمِعْتُهُمَا فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَأَخْبَرْتُهُ فَأَحْمَرَّ وَجْهَهُ ، وَقَالَ : ((دَعْنِي عَنْكَ ، فَقَدْ أُوذِيَ مُوسَى بِأَكْثَرٍ مِنْ هَذَا فَصَبِرَ)) .

(ضعیف الاسناد) اس میں ولید بن ہشام مستور ہے اور زید بن زائدہ کو ابن حبان کے علاوہ کسی نے ثقہ نہیں کیا)

ترجمہ: روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے میرے صحابہ میں کوئی کسی کی برائی مجھ تک نہ لائے اس لیے کہ میں دوست رکھتا ہوں کہ جب ان کی طرف نکلوں تو صاف سینہ ہو میرا یعنی بے کینہ کہا عبد اللہ نے کہ ایک بار آپ کے پاس پچھ مال آیا اور آپ نے اس کو بانٹا تو میں دو شخصوں کے پاس پہنچا کہ وہ کہہ رہے تھے اللہ کی قسم اس تقسیم سے محمد کو نہ رضائے الہی مطلوب ہے نہ خوبی آخرت پس برا جانا میں نے جب میں نے سنا اس کو تو آیا میں رسول اللہ ﷺ کے پاس اور میں نے ان کو خبر دی تو آپ کا چہرہ مبارک سرخ ہو گیا یعنی مارے غضب کے پھر فرمایا تم مجھے جانے دو اس لیے کہ موسیٰ اس سے زیادہ ستائے گئے اور صبر کیا۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے اس سند سے اور اس کی سند میں ایک مرد بڑھ گیا ہے۔ روایت کی ہم سے محمد بن اسماعیل نے انہوں نے عبد اللہ بن موسیٰ سے اور حسین بن محمد سے انہوں نے اسرائیل سے انہوں نے سدی سے انہوں نے ولید بن ابی ہشام سے انہوں نے زید بن زائدہ سے انہوں نے ابن مسعود سے انہوں نے نبی ﷺ سے کچھ مضمون اس میں سے اس سند کے سوا اور سند سے۔



(۳۸۹۷) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((لَا يُبْلَغُنِي أَحَدٌ عَنْ أَحَدٍ شَيْئًا)) .

(اسنادہ ضعیف) تخریج المشکاة (۴۸۵۲) [انظر السابق]

ترجمہ: عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: کوئی میرے پاس کسی کی برائی لے کر نہ آئے۔



۶۴۔ باب: فَضْلُ أَبِي بِنِ كَعْبٍ

فضیلت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی

(۳۸۹۸) عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَهُ: ((إِنَّ اللَّهَ أَمَرَنِي أَنْ أَقْرَأَ عَلَيْكَ الْقُرْآنَ)) فَقَرَأَ عَلَيْهِ ﴿لَمْ يَكُنِ الَّذِينَ كَفَرُوا﴾ وَقَرَأَ فِيهَا: ((إِنَّ الدِّينَ عِنْدَ اللَّهِ الْخَيْرُ الْمُسْلِمَةَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَلَا النَّصْرَانِيَّةُ، وَلَا الْمَجُوسِيَّةُ، مَنْ يَعْمَلْ خَيْرًا فَلَنْ يُكْفَرَهُ)). وَقَرَأَ عَلَيْهِ: ((لَوْ أَنَّ لِابْنِ آدَمَ وَادِيًا مِنْ مَالٍ لَا بُشْغَى إِلَيْهِ ثَانِيًا، وَلَوْ كَانَ لَهُ ثَانِيًا لَا بُشْغَى إِلَيْهِ ثَالِثًا، وَلَا يَمْلَأُ جَوْفَ ابْنِ آدَمَ إِلَّا تُرَابٌ وَيَتَوَبُّ اللَّهُ عَلَى مَنْ قَابَ)). (اسناد حسن) تخريج المشكاة (۱۴) سلسلة الاحاديث الصحيحة (۲۹۰۸).

ترجمہ: روایت ہے ابی بن کعب سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ان سے کہ اللہ تعالیٰ نے حکم کیا ہے کہ میں تم کو قرآن سناؤں پھر پڑھا آپ نے ان کے آگے ﴿لَمْ يَكُنِ الَّذِينَ كَفَرُوا﴾ اور پڑھا اس میں ان الدین سے یکفرہ تک یعنی دین اللہ کے نزدیک ایک طرف کی ملت ہے نہ یہودیت نہ نصرانیت نہ مجوسیت اور جو نیکی کرے گا رد نہ کی جائے گی یعنی اس کا بدلہ پائے گا اور پڑھا آپ نے لسان سے آخر تک یعنی اگر آدمی کا ایک جنگل بھرا ہوا ہو مال سے تو بھی دوسرا ڈھونڈتا ہے اور اگر دو جنگل ہوں تو تیسرا طلب کرتا ہے اور آدمی کا پیٹ ہرگز نہیں بھرتا مگر مٹی سے یعنی قبر کی اور توبہ قبول کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی جو توبہ کرے یعنی قناعت عنایت فرماتا ہے اس کو جو قناعت کرتا ہے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور مروی ہوئی ہے یہ اور سند سے بھی۔ اور روایت کی ہے عبد اللہ بن عبد الرحمن بن ابی ہریرہ نے اپنے باپ سے انہوں نے ابی بن کعب سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ کو حکم کیا ہے کہ میں تمہارے آگے قرآن پڑھوں۔ اور روایت کی قتادہ نے انس سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ کو حکم فرمایا کہ میں تمہارے آگے قرآن پڑھوں۔ مترجم: حقیقت میں انسان ایسا حریص ہے کہ کسی طرح مال و متاع دنیوی سے سیر نہیں ہوتا بجز خاک گور کے کسی شاعر نے اسی مضمون کو نظم کیا ہے۔ شعر

گفت چشم تنگ دنیا دار را یا قناعت پر کند یا خاک گور

اور دوسرے نے کہا ہے۔ شعر

کاسہ چشم حریصاں پر نشد تا صدف قانع نشد پردر نشد



۶۵۔ فی فضل الأنصار وقریش

باب : انصار وقریش کی فضیلت میں

(۳۸۹۹) عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((لَوْلَا الْهَجْرَةُ لَكُنْتُ امْرَأًا مِنَ الْأَنْصَارِ)) .
وَبِهَذَا الْإِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((لَوْ سَلَكَ النَّاسُ وَادِيًا أَوْ شِعْبًا لَكُنْتُ مَعَ الْأَنْصَارِ)) .

حسن صحیح۔ سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ (۱۷۶۸) .

ترجمہ: روایت ہے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: اگر ہجرت دین میں نہ ہوتی تو میں ایک مرد انصاری ہوتا اور اسی اسناد سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا اگر انصار کسی نالے یا کھائی میں چلیں تب بھی میں ان کے ساتھ رہوں یعنی ان کی رفاقت نہ چھوڑوں۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے۔



(۳۹۰۰) عَنْ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ أَوْ قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ ﷺ فِي الْأَنْصَارِ : ((لَا يُحِبُّهُمْ إِلَّا مُؤْمِنٌ وَلَا يُبْغِضُهُمْ إِلَّا مُنَافِقٌ، مَنْ أَحَبَّهُمْ فَأَحَبَّهُ اللَّهُ، وَمَنْ أَبْغَضَهُمْ فَأَبْغَضَهُ اللَّهُ))، فَقُلْنَا لَهُ: أَنْتَ سَمِعْتَهُ مِنَ الْبَرَاءِ فَقَالَ: إِنِّي أَيْ حَدَّثْتُ . (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: روایت ہے عدی بن ثابت سے وہ روایت کرتے ہیں براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے کہ انہوں نے سنا نبی ﷺ سے یا کہا انہوں نے کہ فرمایا نبی ﷺ نے انصار کے حق میں کہ نہیں دوست رکھتا ہے ان کو مگر مؤمن اور نہیں بغض رکھتا ان سے مگر منافق اور جو ان کو دوست رکھے اللہ اس کو دوست رکھے اور جو ان سے بغض رکھے اللہ ان سے بغض رکھے، سولوگوں نے عدی سے کہا کہ تم نے سنی ہے یہ حدیث براء سے انہوں نے کہا ہاں براء نے مجھ ہی سے تو بیان کی۔

فائدہ: یہ حدیث صحیح ہے۔



(۳۹۰۱) عَنْ أَنَسٍ قَالَ : جَمَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ نَاسًا مِنَ الْأَنْصَارِ، فَقَالَ ((هَلْ فِيكُمْ أَحَدٌ مِنْ غَيْرِكُمْ فَقَالُوا : لَا، إِلَّا ابْنُ أُخْتٍ لَنَا فَقَالَ ﷺ ابْنُ أُخْتِ الْقَوْمِ مِنْهُمْ)) ثُمَّ قَالَ : ((إِنْ قُرِئْتُ حَدِيثٌ عَنْهُمْ بِجَاهِلِيَّةٍ وَمُصَيِّبَةٍ وَإِنِّي أَرَدْتُ أَنْ أُجْبِرَهُمْ وَأَتَأَلَّفَهُمْ، أَمَا تَرْضَوْنَ أَنْ يَرْجِعَ النَّاسُ بِالذُّنْيَا وَتَرْجِعُونَ بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِلَى بُيُوتِكُمْ))، قَالُوا : بَلَى، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((لَوْ سَلَكَ النَّاسُ وَادِيًا أَوْ شِعْبًا لَكُنْتُ مَعَ الْأَنْصَارِ)) .

وَإِدْيَا أَوْ شُعْبَا وَسَلَكْتَ الْأَنْصَارَ وَإِدْيَا أَوْ شُعْبَا لَسَلَكْتُ وَإِدْيَا الْأَنْصَارِ وَشُعْبُهُمْ)) .

(اسنادہ صحیح) سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ : ۱۷۷۶۔ الروض النضیر (۹۶۱) .

ترجمہ: روایت ہے انسؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے جمع کیا چند لوگوں کو انصار کے اور فرمایا کہ تم میں کوئی غیر تو نہیں انہوں نے عرض کی کہ کوئی غیر نہیں مگر ایک بھانجا ہمارا آپ نے فرمایا بھانجا قوم کا قوم میں داخل ہے پھر فرمایا کہ قریش اپنی نبی جاہلیت چھوڑ کر مسلمان ہوئے ہیں اور انہوں نے مصیبت بھی پائی ہے یعنی قتل و اسرو وغیرہ سے اور میں چاہتا ہوں کہ کچھ ان کی دل شکنی کا علاج کروں اور ان کا دل پر چاؤں یعنی اس لیے مال غنیمت میں سے میں نے ان کو کچھ دیا ہے کیا تم راضی نہیں ہوتے کہ لوگ دنیا لے کر اپنے گھر جائیں اور تم اللہ کے رسول کو لے کر اپنے گھر جاؤ لوگوں نے کہا کیوں نہیں ہم راضی ہوئے پھر فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: اگر لوگ کسی نالی یا کسی پہاڑ کی گھاٹی میں چلیں اور انصار نالی اور گھاٹی میں چلیں تو میں انصار ہی کا ساتھ دوں۔

فائلا : یہ حدیث صحیح ہے۔



(۳۹۰۲) عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ: أَنَّهُ كَتَبَ إِلَى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يُغْزِيهِ فِيمَنْ أُصِيبَ مِنْ أَهْلِهِ وَبَنِي عَمِّهِ يَوْمَ الْحَرَّةِ، فَكَتَبَ إِلَيْهِ: أَنَا أَبَشِّرُكَ بِبُشْرَى مِنَ اللَّهِ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِلْأَنْصَارِ وَلِذُرَارِي الْأَنْصَارِ، وَلِذُرَارِي ذُرَارِيهِمْ)) . (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: روایت ہے زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے کہ انہوں نے لکھا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو ایک خط تعزیت کا جب ان کے گھر والوں اور چچا کی اولاد سے کچھ لوگ کام آئے تھے دن حرہ کے اور اس میں یہ لکھا تھا کہ میں تم کو ایک بشارت دیتا ہوں اللہ کی طرف سے کہ سنی ہے میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرمایا آپؐ نے اے اللہ بخش دے انصار کو اور ان کی اولاد کو، اور ان کی اولاد کی اولاد کو یعنی تین پشتوں تک سب کی مغفرت کے لیے آپؐ نے دعا دی۔

فائلا : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور روایت کی یہ قنادہ نے نضر بن انس سے انہوں نے زید بن ارقم سے۔



(۳۹۰۳) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي طَلْحَةَ قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَقْرَأْ قَوْمَكَ السَّلَامَ فَإِنَّهُمْ مَا عَلِمْتُ أَعَفَّةً صَبْرًا)) . (ضعیف لکن صح منہ الشطر الثانی) تخریج المشکاة (۶۲۵۱) .

ضعیف ترمذی (۳۹۴) ضعیف الجامع (۲۱۷۵)

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ ابو طلحہ نے کہا کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے کہ سلام کہہ دو میرا تم اپنی قوم کو کہ

ان کو میں پرہیزگار اور صابر جانتا ہوں۔

فائل: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔



(۳۹۰۴) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((أَلَا إِنَّ عَيْتِي أَلْتِي أَوْيَ إِلَيْهَا أَهْلُ بَيْتِي وَإِنَّ كَرِشِي الْأَنْصَارَ، فَأَعْفُوا عَنْ مُسِيئَتِهِمْ وَأَقْبَلُوا مِنْ مُحْسِنِهِمْ)).

(منکر بذکر اہل البیت، تخریج المشکاة (۶۲۴۹) . ضعیف ترمذی (۳۹۴) ضعیف الجامع (۲۱۷۵) .

ترجمہ: روایت ہے ابوسعیدؓ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا آگاہ ہو کہ میرے جامدانی کہ جس کی طرف میں لوٹ کر آتا ہوں میرے اہل بیت ہیں اور میرے رازدار اور امین انصار ہیں، سو معاف کردوان کی برائیوں کو بروں سے اور قبول کرلو نیکیوں کو ان کے نیکیوں سے۔

فائل: یہ حدیث حسن ہے اور اس باب میں انس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔

مترجم: عیتہ جامدانی اور صندوق کہتے ہیں کہ جس میں کپڑے حفاظت سے رہیں آپ نے اہل بیت کو اپنی جامدانی فرمایا کہ وہ آپ کے خدمت گزار اور امانت دار تھے اور کرش جانور کے عضو کا نام ہے مثل معدہ کے آپ نے انصار کو کرش یعنی جیسے معدہ میں طعام و غذا تیار رہتی ہے اور مجتمع ہوتی ہے پھر اس سارے بدن کو نفع پہنچتا ہے اسی طرح میں خاطر جمعی سے انصار میں ہوں کہ نہایت دیانت اور امانت سے میرے عہد اور مواثیق اور اسرار کے حافظ و نگہبان ہیں اور دل و جان سے مجھ پر قربان ہیں۔ جَزَاهُمْ اللَّهُ عَنَّا خَيْرَ الْجَزَاءِ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُمْ وَارْحَمْ وَأَلْحِقْنَا بِهِمْ -



(۳۹۰۵) عَنْ سَعْدِ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((مَنْ يُرِدْ هَوَانَ قُرَيْشٍ أَهَانَهُ اللَّهُ)).

(اسنادہ صحیح) سلسلہ الاحادیث الصحیحة (۱۱۷۸) .

ترجمہ: روایت ہے سعدؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: جو ارادہ کرے قریش کی ذلت کا اللہ اس کو ذلیل کرے۔

فائل: یہ حدیث غریب ہے خردی ہم کو عبد بن حمید نے انہوں نے یعقوب بن ابراہیم بن سعد سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے صالح بن کیسان سے انہوں نے ابن شہاب سے اسی اسناد سے مانند اس کے۔



(۳۹۰۶) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِي : ((لَا يَغْنُصُ الْأَنْصَارَ رَجُلٌ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ)).

(اسنادہ صحیح) سلسلہ الاحادیث الصحیحة (۱۲۳۴) .

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ دعا کی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ نہیں بغض رکھتا انصار سے جو ایمان رکھتا ہے اللہ پر اور پچھلے دن پر۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔



(۳۹۰۷) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((الْأَنْصَارُ كَرِشِي وَعَيْبَتِي، وَإِنَّ النَّاسَ سَيَكْفُرُونَ وَيَقْلُونَ، فَاقْبَلُوا مِنْ مُحْسِنِهِمْ، وَتَجَاوَزُوا عَنْ مُسِيئِهِمْ)) . (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے انصار معذہ میرا ہیں اور جامدانی میری اور لوگ بڑھتے جائیں گے اور انصار کم ہوتے جائیں گے، سو قبول کرو ان کے نیکوں سے اور معاف کرو ان کے بدوں سے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔



(۳۹۰۸) عَنْ أَبِي عَبَّاسٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((اللَّهُمَّ أَذِقْ أَوَّلَ قُرَيْشٍ نَكَالًا فَأَذِقْ آخِرَهُمْ نَوَالًا)) . (حسن صحیح) سلسلة الاحاديث الضعيفة، تحت الحديث (۳۹۸) .

ترجمہ: روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ دعا فرمائی رسول اللہ ﷺ نے یا اللہ چکھایا تو نے قریش کو اول عذاب یعنی قتل و اسر کا اور چکھا ان کو آخر میں مزا عنایت اور رحمت کا۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ روایت کی ہم سے عبد الوہاب وراق نے انہوں نے یحییٰ سے انہوں نے اعمش سے مانند اس کے۔



(۳۹۰۹) عَنْ أَنَسٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : ((اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِلْأَنْصَارِ، وَلِأَبْنَاءِ الْأَنْصَارِ، وَلِأَبْنَاءِ الْأَنْصَارِ وَلِإِسَاءِ الْأَنْصَارِ)) . (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: روایت ہے انس سے کہ نبی ﷺ نے دعا کی کہ یا اللہ بخش دے انصار کو اور ان کی اولاد کو، اور ان کی اولاد کی اولاد کو، اور ان کی عورتوں کو۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ اس سند سے۔



۶۶۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي أَيِّ دُورِ الْأَنْصَارِ خَيْرٌ

انصار کے گھروں کی فضیلت کے بیان میں

(۳۹۱۰) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَقُولُ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ دُورِ الْأَنْصَارِ، أَوْ بِخَيْرِ الْأَنْصَارِ؟)) قَالُوا : بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ : ((بَنُو النَّجَارِ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، بَنُو عَبْدِ الْأَشْهَلِ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، بَنُو الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، بَنُو سَاعِدَةَ)) ثُمَّ قَالَ بِيَدَيْهِ فَقَبَضَ أَصَابِعُهُ ثُمَّ بَسَطَهُنَّ كَأَلْرَامِيِّ بِيَدَيْهِ قَالَ : ((وَفِي دُورِ الْأَنْصَارِ كُلِّهَا خَيْرٌ)) . (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالکؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: کیا نہ خبر دوں میں تم کو انصار کی یا فرمایا انصار کے بہتر لوگوں کی لوگوں نے عرض کی کیوں نہیں اے رسول اللہ کے فرمایا بہتر گھر انصار میں، بنو نجار ہیں پھر جو ان کے قریب ہیں بنی عبدالاشہل پھر جو ان کے قریب ہیں بنی الحارث جو اولاد ہیں خزرج کی پھر جو ان سے قریب ہیں بنی ساعدہ پھر اشارہ کیا آپ نے دونوں ہاتھوں سے اور بند کیا انگلیوں کو اور پھر کھولا ان کو جیسے کوئی اپنے ہاتھوں سے کچھ پھینکتا ہے اور فرمایا کہ انصار کے سب گھروں میں خیر ہے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور مروی ہوئی یہ حدیث انسؓ سے وہ روایت کرتے ہیں ابواسید ساعدی سے وہ نبی ﷺ سے۔



(۳۹۱۱) عَنْ أَبِي أُسَيْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((خَيْرُ دُورِ الْأَنْصَارِ دُورُ بَنِي النَّجَارِ، ثُمَّ دُورُ بَنِي عَبْدِ الْأَشْهَلِ، ثُمَّ بَنِي الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ، ثُمَّ بَنِي سَاعِدَةَ وَفِي كُلِّ دُورِ الْأَنْصَارِ خَيْرٌ))، فَقَالَ سَعْدٌ : مَا أَرَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ إِلَّا قَدْ فَضَّلَ عَلَيْنَا، فَقِيلَ قَدْ فَضَّلَكُمْ عَلَى كَثِيرٍ .

(اسنادہ صحیح)

ترجمہ: روایت ہے ابواسید ساعدی سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے انصار کے سب گھروں میں بہتر گھر بنی نجار کے ہیں پھر بنی عبدالاشہل کے پھر بنی الحارث بن الخزرج کے پھر بنی ساعدہ کے اور سب گھروں میں انصار کے خیر ہے سو سعد نے کہا میں دیکھتا ہوں رسول اللہ ﷺ کو کہ بے شک آپ نے فضیلت دے دی ہم پر اور لوگوں کو تو لوگوں نے ان سے کہا کہ تم کو بھی تو فضیلت دی اپنے بہت لوگوں پر۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور ابواسید ساعدی کا نام مالک بن ربیعہ ہے۔



(۳۹۱۲) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((خَيْرُ دِيَارِ الْأَنْصَارِ بَنُو النَّجَارِ)) .

(اسنادہ صحیح بمقابلہ)

ترجمہ: روایت ہے جابرؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ انصار کے سب گھروں میں بہتر بنو نجار کے گھر ہیں۔

فائل: یہ حدیث غریب ہے۔



(۳۹۱۳) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((خَيْرُ الْأَنْصَارِ بَنُو عَبْدِ الْأَشْهَلِ)) .

(اسنادہ صحیح بمقابلہ بحديث)

ترجمہ: روایت ہے جابرؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: انصار میں بہتر گھر بنو عبد الاشہل کے ہیں۔

فائل: یہ حدیث غریب ہے اس سند سے۔



۶۷۔ بَابُ: مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الْمَدِينَةِ

مدینہ کی فضیلت کے بیان میں

(۳۹۱۴) عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ : خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حَتَّى إِذَا كَانَ بِحَرَّةِ الشَّقِيَاءِ الَّتِي كَانَتْ لِسَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((ائْتُونِي بِوُضُوءٍ)) فَتَوَضَّأْتُ ثُمَّ قَامَ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ ثُمَّ قَالَ : ((اَللّٰهُمَّ اِنَّ اِبْرٰهِيْمَ كَانَ عَبْدَكَ وَخَلِيْلَكَ وَدَعَا لِاَهْلِ مَكَّةَ بِالْبِرْكَةِ، وَاَنَا عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ اُذْعُوْكَ لِاَهْلِ الْمَدِيْنَةِ اَنْ تُبَارِكَ لَهُمْ فِيْ مُدِيْنِهِمْ، وَصَاعِهِمْ مِثْلَ مَا بَارَكْتَ لِاَهْلِ مَكَّةَ مَعَ الْبِرْكَةِ بِرَكَّتَيْنِ)) . (اسنادہ صحیح) التعليق الرغيب (۱۴۴/۲)

ترجمہ: روایت ہے حضرت علیؓ سے کہا کہ نکلے ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ یہاں تک کہ جب پہنچے ہم حرہ شقیاء میں جو نام ہے ایک مقام کا قریب مدینہ کے اور وہ محلہ تھا سعد بن ابی وقاصؓ کا وہاں فرمایا آپ نے کہ وضو کا پانی مجھے لا دو پھر وضو کر کے قبلہ رخ کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ یا اللہ ابراہیمؑ تیرا بندہ اور دوست تھا اور اس نے دعا کی مکہ والوں کے لیے برکت کی اور میں تیرا بندہ اور رسول ہوں دعا کرتا ہوں مدینہ والوں کے لیے برکت دے تو ان کے مد اور صاع میں اس برکت سے دو گنی جو مکہ والوں کو ہے اور ہر برکت کے ساتھ دو برکتیں اور یعنی مکہ والوں سے چو گنی برکت عنایت کر۔

فائل: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور اس باب میں عائشہؓ، عبد اللہ بن زید اور ابو ہریرہؓ سے بھی روایت ہے۔



(۳۹۱۵) عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ قَالَا: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَا بَيْنَ بَيْتِي وَمِنْبَرِي رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ)) . (حسن صحیح) ظلال الحنة (۷۳۱) - الروض النضير (۱۱۱۵)

ترجمہ: روایت ہے علی بن ابی طالب اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان میں ایک باغ ہے جنت کے باغوں سے۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے حسن ہے اس سند سے روایت کی ہم سے محمد بن کامل مروزی نے انہوں نے عبدالعزیز بن ابی حازم سے انہوں نے کثیر بن زید سے انہوں نے ولید بن رباح سے انہوں نے ابو ہریرہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے کہ فرمایا آپ نے میرے گھر اور منبر کے درمیان میں ایک باغ ہے جنت کے باغوں سے۔ اور اسی اسناد سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرمایا آپ نے ایک نماز میری اس مسجد میں بہتر ہے ہزار نمازوں سے اور مسجدوں کے مگر مسجد حرام کی ایک نماز آپ ﷺ کی مسجد کی ہزار نمازوں کے برابر ہے۔ چنانچہ ذکر کیا اس کو ابن الملک نے یہ حدیث صحیح ہے اور مروی ہوئی نبی ﷺ سے اور سند سے بھی سوا اس کے۔



(۳۹۱۶) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَا بَيْنَ بَيْتِي وَمِنْبَرِي رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ)) .

[حسن صحیح] ظلال الحنة (۷۳۱) - الروض النضير (۱۱۱۵) .

ترجمہ: اوپر گزر چکا ہے۔



(۳۹۱۷) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((مَنِ اسْتَطَاعَ أَنْ يَمُوتَ بِالْمَدِينَةِ فَلْيَمُتْ بِهَا فَإِنِّي أَشْفَعُ لِمَنْ يَمُوتُ بِهَا)) . (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: جس سے ہو سکے کہ مدینہ میں مرے تو وہیں مرے اس لیے کہ میں شفاعت کروں گا اس کی جو وہاں مرے۔

فائدہ: اس بارے میں سمیعہ بنت حارث اسمیہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے ایوب سختیانی کی روایت سے۔



(۳۹۱۸) عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ مَوْلَاهُ لَهُ أَتَتْهُ، فَقَالَتْ: إِشْتَدَّ عَلَيَّ الزَّمَانُ، وَإِنِّي أُرِيدُ أَنْ أَخْرُجَ إِلَى الْعِرَاقِ، قَالَ: فَهَلَّا إِلَى الشَّامِ أَرْضُ الْمَنْشَرِ؟ وَاصْبِرِي لَكَ عَ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَنْ صَبَرَ عَلَى شِدَّتِهَا وَلَا وَآلَهَا كُنْتُ لَهُ شَهِيدًا أَوْ شَفِيعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ)) . (اسنادہ صحیح) تحریج فقہ السیرہ (۱۸۴) .

بخاری: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک مولاۃ ان کی آئیں اور کہنے لگی کہ مجھ پر زمانہ کی گردش ہے اور میں چاہتی ہوں کہ عراق کو جاؤں انہوں نے کہا شام کو نہیں جاتیں تم کہ وہ زمین ہے حشر و نشر کی اور صبر کراے نادان اس لیے کہ میں نے سنا ہے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے جو صبر کرے مدینہ کی تختی اور بھوک پر میں اس کا گواہ اور شفیع ہوں گا قیامت کے دن۔

فائدہ: اس باب میں ابوسعید اور سفیان بن ابوزہرہ اور سیدہ اسمیہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔



(۳۹۱۹) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((اِخْرُ قَرْيَةً مِنْ قُرَى الْإِسْلَامِ خَرَابًا الْمَدِينَةَ)).

(اسنادہ ضعیف) سلسلۃ الاحادیث الضعیفہ (۱۳۰۰)۔

بخاری: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: اسلام کے شہروں میں سب سے اخیر میں جو ویران ہوگا وہ مدینہ ہے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم اس کو مگر جنادہ کی روایت سے کہ وہ ہشام سے روایت کرتے ہیں۔



(۳۹۲۰) عَنْ جَابِرٍ : أَنَّ أَعْرَابِيًّا بَايَعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَلَى الْإِسْلَامِ، فَأَصَابَهُ وَعْكٌ بِالْمَدِينَةِ، فَجَاءَ الْأَعْرَابِيُّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ : أَقْلِنِي يَبْعَتِي. فَأَبَى فَخَرَجَ الْأَعْرَابِيُّ ثُمَّ جَاءَهُ، فَقَالَ أَقْلِنِي يَبْعَتِي فَأَبَى. فَخَرَجَ الْأَعْرَابِيُّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((إِنَّمَا الْمَدِينَةُ: كَالْكَبِيرِ تَنْفِي خَبْثِهَا وَتَنْصَعُ طَبِيعُهَا)).

(اسنادہ صحیح) سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ (۲۱۷)۔

بخاری: روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سے کہ ایک اعرابی نے بیعت کی رسول اللہ ﷺ سے اسلام پر اور اس کو بخار آیا مدینہ میں اور وہ حاضر ہوا اور عرض کی کہ آپ مجھ سے اپنی بیعت پھیر لیں یعنی تاکہ میں مدینہ سے چلا جاؤں آپ نے نہ مانا پھر حاضر ہوا اور عرض کی کہ آپ مجھ سے اپنی بیعت پھیر لیں پھر نہ مانا آپ نے اور نکلا وہ اعرابی، سو فرمایا آپ نے مدینہ بمنزلہ بھٹی کے ہے دور کر دیتا ہے اپنی خباثت کو اور خالص کر دیتا ہے پاک کو یعنی جیسے بھٹی لوہے کا میل دور کر دیتی ہے مدینہ برے لوگوں کو نکال دیتا ہے۔

فائدہ: اس باب میں ابو ہریرہؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔



(۳۹۲۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ : لَوْ رَأَيْتُ الطَّبَّاءَ تَرَعُ بِالْمَدِينَةِ مَا ذَعَرْتُهَا. إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ : ((مَا بَيْنَ لَابَيْتَيْهَا حَرَامٌ)). (اسنادہ صحیح)

بخاری: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ وہ کہتے تھے کہ اگر دیکھوں میں ہرن کو حوالی مدینہ کے چرتا ہوا تو ہرگز نہ ڈراؤں میں اس کو اس

لیے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ دو پتھر پلّی زمین کے درمیان میں حرم ہے۔

فائلا: اس باب میں سعد، عبد اللہ بن زید، انس، ابوالیوب، زید بن زید، رافع بن خدیج، جابر بن عبد اللہ اور سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے مانند اس کے یعنی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت کی مانند اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن ہے صحیح ہے۔
مترجم: محدثین اور محققین کا یہی مذہب ہے کہ مدینہ بھی حرم ہے اگرچہ حنفیہ نے اس کا انکار کیا ہے مگر مذہب حنفیہ کا بالکل حدیث کے خلاف ہے اور ان سب صحابیوں نے جن کے نام اوپر مذکور ہوئے ہیں حرم ہونا مدینہ کا بیان فرمایا ہے اور یہی صحیح ہے۔



(۳۹۲۲) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ طَلَعَ لَهُ أَحَدًا، فَقَالَ: ((هَذَا جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ. اَللّٰهُمَّ إِنِّ ابْرَاهِيمَ حَرَمٌ مَّكَّةَ، وَإِنِّي أَحْرِمُ مَا بَيْنَ لَا بُتَيْهَا)) . (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: روایت ہے انس بن مالک سے کہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے آیا کوہ احد تو آپ نے فرمایا یہ ایسا پہاڑ ہے کہ ہم کو دوست رکھتا ہے اور ہم بھی اس کو دوست رکھتے ہیں یا اللہ تحقیق ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو حرم ٹھہرایا اور میں دونوں پتھر پلّی زمین کے درمیان کو یعنی مدینہ کو حرام ٹھہراتا ہوں۔

فائلا: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔



(۳۹۲۳) عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ اللَّهَ أَوْحَى إِلَيَّ: أَيُّ هَؤُلَاءِ الثَّلَاثَةِ نَزَلَتْ فِيهِ دَارُ هِجْرَتِكَ: الْمَدِينَةُ أَوِ الْبَحْرَيْنِ، أَوْ قَنِسْرَيْنِ)) .

(اسنادہ موضوع) الرد علی الکتابی، رقم الحدیث (۱) . (اس میں غیلان بن عبد اللہ العامری لین الحدیث ہے)

ترجمہ: روایت ہے جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے میری طرف وحی کی کہ ان تینوں مقاموں میں جہاں تو جائے وہ تیری ہجرت کا گھر ہے مدینہ یا بحرین یا قنسرین۔

فائلا: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر فضل بن موسیٰ کی روایت سے اور اکیلے ابو عامر نے اس کو روایت کیا ہے۔



(۳۹۲۴) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((لَا يَصْبِرُ عَلَى لَأَوَاءِ الْمَدِينَةِ وَشِدَّتِهَا أَحَدٌ إِلَّا كُنْتُ لَهُ شَفِيعًا أَوْ شَهِيدًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ)) . (اسنادہ صحیح) تخریج فقہ السیرۃ (۱۸۴) .

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کوئی ایسا نہیں کہ مدینہ کی بھوک اور سختی پر صبر کرے مگر میں اس کا شفیع یا گواہ ہوں گا قیامت کے دن۔

فائلا: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ اس سند سے اور صالح بن ابی صالح بھائی ہیں سہیل بن ابی صالح کے۔

۶۸۔ بَابُ: فِي فَضْلِ مَكَّةَ

مکہ معظمہ کی فضیلت میں

(۳۹۲۵) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَدِيٍّ بْنِ حَمْرَاءَ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَاقِفًا عَلَى الْحَزْوَرَةِ، فَقَالَ: ((وَاللَّهِ! إِنَّكَ لَخَيْرُ أَرْضِ اللَّهِ، وَأَحَبُّ أَرْضِ اللَّهِ إِلَيَّ، وَلَوْلَا إِنِّي أُخْرِجُ مِنْكَ مَا خَرَجْتُ)).

(اسنادہ صحیح) تخریج مشکاة المصابیح (۲۷۵۲)

ترجمہ: روایت ہے عبد اللہ بن عدی بن حمراء سے کہ انہوں نے کہا میں نے دیکھا رسول اللہ ﷺ کو کوہ حرورہ کے اوپر کھڑے ہوئے اور فرماتے تھے کہ قسم ہے اللہ کی اے مکہ تو بہتر ہے اللہ کی ساری زمین سے اور پیارا ہے ساری زمین سے اللہ کو اور اگر میں نہ نکالا جاتا تو ہرگز تجھ سے باہر نہ جاتا۔

فائلا: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے۔ اور روایت کی یونس نے زہری سے مانند اس کے اور روایت کی یہ محمد بن عمرو نے ابوسلمہ سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے اور حدیث زہری کی جو ابوسلمہ سے مروی ہے کہ انہوں نے عبد اللہ بن عدی بن حمراء سے روایت کی ہے وہ میرے نزدیک زیادہ صحیح ہے۔



(۳۹۲۶) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِمَكَّةَ: ((مَا أَطْيَلَتْ مِنْ بَلَدٍ وَأَحَبَّ إِلَيَّ، وَلَوْلَا أَنَّ قَوْمِي أَخْرَجُونِي مِنْكَ مَا سَكَنْتُ غَيْرَكَ)). (اسنادہ صحیح) تخریج مشکاة (۲۷۲۴).

ترجمہ: روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے مکہ سے کہ تو کیا اچھا شہر ہے اور مجھ کو سب سے زیادہ پیارا ہے اور اگر میری قوم مجھے نہ نکالتی تو میں سوائے تیرے کہیں نہ رہتا۔

فائلا: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے۔



۶۹۔ بَابُ: فِي فَضْلِ الْعَرَبِ

عرب کی فضیلت میں

(۳۹۲۷) عَنْ سَلْمَانَ قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((يَا سَلْمَانُ! لَا تُبْغِضْنِي فَتُفَارِقَ دِينَكَ))، قُلْتُ:

يَا رَسُولَ اللَّهِ! كَيْفَ أَبْغِضُكَ وَبِكَ هَدَانَا اللَّهُ، قَالَ: ((تُبْغِضُ الْعَرَبَ تُبْغِضْنِي)). (اسنادہ ضعیف)

سلسلہ الاحادیث الضعیفہ (۲۰۲۰ - مشکاة (۵۹۹۸)). (اس میں قابوس بن ابی طیّان راوی ضعیف ہے)

ترجمہ: روایت ہے سلمان رضی اللہ عنہ سے کہا کہ مجھ سے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ اے سلمان نہ بغض رکھ تو مجھ سے کہ تیرا دین ہاتھ سے جاتا نہ رہے میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ میں آپ سے کیونکر بغض رکھوں گا اور آپ ہی کے سبب سے اللہ نے مجھے ہدایت کی فرمایا جب تو بغض رکھے گا عرب سے تو بغض رکھے گا مجھ سے۔

فائل: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ نہیں جانتے ہم اس کو مگر ابو بدر بن شجاع بن ولید کی روایت سے۔



(۳۹۲۸) عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((مَنْ عَشَّ الْعَرَبَ لَمْ يَدْخُلْ فِي شَفَاعَتِي وَلَمْ تَنْلَهُ مَوَدَّتِي)) . (اسنادہ موضوع) سلسلة الاحاديث الضعيفة : ۵۴۵ - تخریج المشكاة (۵۹۹۹) . (اس میں حصین بن عمر راوی کذاب ہے)

ترجمہ: روایت ہے عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ جو خیانت کرے عرب سے داخل نہ ہوگا میری شفاعت میں اور نصیب نہ ہوگی اس کو محبت میری۔

فائل: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر حسین بن عمر حمسی کی روایت سے کہ وہ مخارق سے روایت کرتے ہیں اور حصین محدثین کے نزدیک کچھ قوی نہیں۔



(۳۹۲۹) عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي رَزِينٍ عَنْ أُمِّهِ قَالَتْ : كَانَتْ أُمُّ الْحَرِيرِ إِذَا مَاتَ أَحَدٌ مِنَ الْعَرَبِ اشْتَدَّ عَلَيْهَا فَقِيلَ لَهَا إِنَّا نَرَاكَ إِذَا مَاتَ الرَّجُلُ مِنَ الْعَرَبِ اشْتَدَّ عَلَيْكَ، قَالَتْ : سَمِعْتُ مُوَلَّاهُ يَقُولُ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((مِنْ أَقْتِرَابِ السَّاعَةِ هَلَاكُ الْعَرَبِ)) قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي رَزِينٍ : وَمَوْلَاهَا طَلْحَةُ بْنُ مَالِكٍ . (اسنادہ ضعیف) سلسلة الاحاديث الضعيفة (۵۱۵) . (اس میں ام رزین مہولہ ہے)

ترجمہ: روایت ہے محمد بن ابی رزین سے کہ انہوں نے روایت کی اپنی ماں سے کہ انہوں نے کہا حریر کی ماں کا یہ حال تھا کہ جب عرب میں سے کوئی مرتا تھا تو ان کو نہایت غم ہوتا تھا لوگوں نے کہا ہم دیکھتے ہیں کہ جب کوئی عرب مرتا ہے تو تم کو نہایت غم ہوتا ہے انہوں نے کہا میں نے سنا ہے اپنے مولا سے کہ وہ کہتے تھے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے قیامت قریب ہونے کی نشانی ہے عرب کا مرنا۔ محمد بن ابی رزین نے کہا کہ مولیٰ ان کے طلحہ بن مالک تھے۔

فائل: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر سلیمان بن حرب کی روایت سے۔



(۳۹۳۰) عَنْ أُمِّ شَرِيكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ : ((لَيَفِرَّنَّ النَّاسُ مِنَ الدَّجَالِ حَتَّى يَلْحَقُوا بِالْبُجْبَالِ))

قَالَتْ أُمُّ شَرِيكِ : يَا رَسُولَ اللَّهِ ! فَأَيُّ الْعَرَبِ يَوْمِيذٍ؟ قَالَ : ((هُمْ قَلِيلٌ)) .

(اسنادہ صحیح) سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ (۳۰۷۹) .

ترجمہ: روایت ہے ام شریک رضی اللہ عنہا سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ لوگ بھاگیں گے دجال سے یہاں تک کہ کوہستان میں جارہیں گے ام شریک رضی اللہ عنہا نے عرض کی کہ یا رسول اللہ عرب اس دن کہاں ہوں گے آپ نے فرمایا وہ ان دنوں بہت کم ہوں گے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔



(۳۹۳۱) عَنْ سَمُرَةَ بِنْتِ جُنْدُبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ : ((سَامُ أَبَوِ الْعَرَبِ وَيَسَافُكُ أَبُو الرُّومِ وَحَامُ

أَبُو الْحَبَشِ)) . (اسنادہ ضعیف) سلسلۃ الاحادیث الضعیفہ (۳۶۸۳) .

ترجمہ: روایت ہے سمرہ بنت جندب رضی اللہ عنہا سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ سام باپ ہیں عرب کے اور یافث روم کے اور حام حبش کے۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے اور یافث کو یافث یعنی تاء مشنۃ سے اور یافث بھی کہتے ہیں۔



۷۰۔ بَابُ : فِي فَضْلِ الْعَجَمِ

عجم کی فضیلت میں

(۳۹۳۲) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ : ذُكِرَتِ الْأَعَاجِمُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : ((لَا نَابِيَهُمْ، أَوْ

بَعْضُهُمْ أَوْ تُقَى مَنِيَّ بِكُمْ أَوْ يَبْعُضُكُمْ)) . (اسنادہ ضعیف) تخریج المشکاۃ (۶۲۵۴) . ضعیف ترمذی

(۵۲۴) (اس میں صالح بن ابی صالح ضعیف ہے)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ وہ کہتے تھے رسول اللہ ﷺ کے پاس عجم کا ذکر آیا تو آپ نے فرمایا مجھے ان کا یا ان کے بعض کا زیادہ اعتماد ہے بہ نسبت تمہارے۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر ابو بکر بن عیاش کی روایت سے اور صالح وہ بیٹے ہیں مہران کے مولیٰ ہیں عمرو بن حریش کے۔



(۳۹۳۳) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حِينَ أُنْزِلَتْ سُورَةُ الْجُمُعَةِ فَتَلَاهَا، فَلَمَّا بَلَغَ

﴿وَاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ﴾ قَالَ لَهُ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مَنْ هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ لَمْ يَلْحَقُوْا بِنَا؟ فَلَمْ يُكَلِّمْهُ، قَالَ - وَسَلَّمَاكَ الْفَارِسِيُّ فِينَا - قَالَ: فَوَضَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَدَهُ عَلٰى سَلَمَانَ فَقَالَ: ((وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ لَوْ كَانَ الْإِيْمَانُ بِالْفَرِثِيَّاتِ لَنَنَّا وَلَهُ رِجَالٌ مِنْ هٰؤُلَاءِ)). (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ انہوں نے کہا ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس تھے جب سورہ جمعہ اتری تو پڑھا اس کو آپ نے پھر جب پہنچے ﴿وَاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ﴾ یعنی اور لوگ جو ابھی ان سے نہیں ملے ایک شخص نے پوچھا یا رسول اللہ! وہ کون لوگ ہیں جو ابھی ہم سے نہیں ملے آپ نے کچھ نہ فرمایا اور سلمان فارسی رضی اللہ عنہ ہمارے درمیان موجود تھے پھر آپ نے اپنا ہاتھ سلمان پر رکھا اور فرمایا کہ قسم ہے اس کی کہ میری جان اس کے ہاتھ میں ہے اگر ایمان ثریا میں لٹکا ہوتا تو اتار لاتے اس کو چند لوگ ان میں کے یعنی فارس کے۔

فائدہ: حدیث حسن ہے اور کئی سندوں سے ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ وہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔ مترجم: پوری آیت سورہ جمعہ میں یہ ہے۔

﴿هُوَ الَّذِيْ بَعَثَ فِي الْاَوَّلِيْنَ رَسُوْلًا مِنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰتَايَهُ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِي ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ وَاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ﴾

”یعنی وہ اللہ ایسا ہی ہے کہ اٹھایا اس نے امیوں میں سے ایک رسول ان میں کا کہ پڑھتا ہے ان پر آیتیں اس کی اور پاک کرتا ہے اور ان کو سکھاتا ہے ان کو کتاب اور حکمت اور تھے وہ اس سے پہلے صریح گمراہی میں اور وہ لوگ ہیں کہ ابھی ان میں نہیں ملے اور وہ زبردست ہے حکمت والا“ یعنی اس آیت میں بشارت ہے کہ ایک اور لوگ صحابہ سے آکر ملیں گے اور دین کی تائید میں ان کے شریک ہوں گے۔

پس آپؐ نے فرمایا کہ وہ لوگ جن کی اس آیت میں بشارت ہے فارس کے لوگ ہیں اور حقیقت میں ایسا ہی ہوا کہ اکثر عجم کے لوگوں نے بڑی تائید لوگوں کی کی اور بڑی خدمت قرآن و حدیث کی بجالانے اور ہزاروں محدثین اور مفسرین اور مؤیدان کتاب و سنت فارس میں پیدا ہوئے۔



۷۱۔ بَابُ: فِيْ فَضْلِ الْيَمَنِ

باب : یمن کی فضیلت میں

(۳۹۳۴) عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَظَرَ قَبْلَ الْيَمَنِ، فَقَالَ: ((اَللّٰهُمَّ اَقْبِلْ بِقُلُوْبِهِمْ وَبَارِكْ لَنَا فِيْ صَاعِنَا وَمِدْنَانَا)). (اسنادہ حسن صحیح) تخريج المشكاة ۶۲۷۲۔ التحقيق الثاني، الارواء: ۱۷۶/۴۔

ترجمہ: روایت ہے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے نظر کی یمن کی طرف اور کہا کہ یا اللہ ان کے دل ہماری طرف پھیر دے اور ہمارے صاع اور مد میں برکت دے یعنی اگر وہ لوگ آئیں مدینہ میں تکلیف نہ پائیں۔

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کی روایت سے نہیں جانتے ہم اس کو مگر عمرانؓ قطان کی روایت سے۔



(۳۹۳۵) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((أَتَاكُمْ أَهْلُ الْيَمَنِ هُمْ أَضْعَفُ قُلُوبًا وَأَرْقُ أَفْئِدَةً، الْإِيمَانُ يَمَانٌ وَالْحِكْمَةُ يَمَانِيَّةٌ)) . (اسنادہ صحیح) الروض النضیر (۱۰۳۴) .

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے آئے تمہارے پاس لوگ یمن کے اور وہ نہایت نرم دل اور رقیق القلب ہیں، ایمان بھی یمن سے نکلا ہے اور حکمت بھی یمن سے نکلی ہے۔

فائدہ: اس باب میں ابن عباس سے اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔



(۳۹۳۶) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((الْمُلْكُ فِي قُرَيْشٍ وَالْقَضَاءُ فِي الْأَنْصَارِ، وَالْأَذَانُ فِي الْحَبَشَةِ وَالْأَمَانَةُ فِي الْأَزْدِ)) يَعْني الْيَمَنَ .

(اسنادہ صحیح) سلسلة الاحاديث الصحيحة (۱۰۸۳) .

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے سلطنت: اور بادشاہی قریش میں ہے اور قضا انصار میں اور اذان حبشہ میں اور امانت ازدمیں یعنی یمن میں۔

فائدہ: روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے عبد الرحمن سے انہوں نے معاویہ سے انہوں نے ابو مریم سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے مانند اس کے اور مرفوع نہیں کیا اس کو اور یہ صحیح تر ہے زید بن حباب کی روایت سے۔

مترجم: سلطنت اور خلافت اللہ نے قریش کو ہی دی اور ائمہ قریش میں ہوئے اور اذان حبشیوں کو کہ ان کی آواز بلند ہے اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ مؤذن آنحضرت ﷺ کے حبشی تھے اور ایمان و حکمت کو جو یمنی فرمایا اس لیے کہ ایمان و حکمت دونوں مکہ سے نکلے ہیں اور مکہ تہامہ سے ہے اور تہامہ زمین یمن میں داخل ہے۔



(۳۹۳۷) عَنْ أَنَسٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : ((الْأَزْدُ أَسَدُ اللَّهِ فِي الْأَرْضِ، يُرِيدُ النَّاسُ أَنْ يَصْعَوْهُمْ وَيَأْبَى إِلَهُهُ إِلَّا أَنْ يَرْفَعَهُمْ، وَلَيَأْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَقُولُ الرَّجُلُ: يَا لَيْتَ أَبِي كَانَ أَزْدِيًّا يَا لَيْتَ أُمِّي كَانَتْ أَزْدِيَّةً)) . (اسنادہ ضعیف) سلسلة الاحاديث الضعيفة (۲۴۶۷) . (اس میں صالح بن عبد الکبیر محمول ہے)

ترجمہ: روایت ہے انسؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: ازدیدگار ہیں اللہ کے زمین میں لوگ چاہیں گے کہ ان کو زیر کریں اور اللہ ان کی ایک نہ مانے گا اور ازدیوں کو بلند کرے گا اور لوگوں پر ایک وقت آئے گا کہ آدمی کہے گا کہ کاش میرا باپ ازدی ہوتا کاش میری ماں ازدی ہوتی۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے اور مروی ہوئی انسؓ سے اسی اسناد سے موقوفاً اور وہ ہمارے نزدیک زیادہ صحیح ہے۔



(۳۹۳۸) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَقُولُ: ((إِنْ لَمْ نَكُنْ مِنَ الْأَزْدِ فَلَسْنَا مِنَ النَّاسِ)). (صحیح الاسناد موقوف) ترجمہ: روایت ہے انسؓ سے کہ وہ کہتے تھے اگر ہم ازدی نہ ہوں تو بھلے آدمی نہیں۔ فائدہ: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے۔



(۳۹۳۹) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ: كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَجَاءَهُ رَجُلٌ أَحْسَبُهُ مِنْ قَيْسٍ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! الْعَنْ جَمِيرًا فَأَعْرَضَ عَنْهُ، ثُمَّ جَاءَهُ مِنَ الشَّقِيقِ الْآخَرِ فَأَعْرَضَ عَنْهُ، ثُمَّ جَاءَهُ مِنَ الشَّقِيقِ الْآخَرِ فَأَعْرَضَ عَنْهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((رَحِمَ اللَّهُ جَمِيرًا أَفْوَاهُهُمْ سَلَامٌ، وَأَيَّدِيَهُمْ طَعَامٌ، وَهُمْ أَهْلُ أَمْنٍ وَإِيمَانٍ)).

اسنادہ موضوع۔ سلسلۃ الاحادیث الضعیفہ (۳۴۹) (اس میں بیناء متروک ہے)

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے کہ ایک شخص آیا اور خیال کرتا ہوں میں کہ وہ بنی قیس کے قبیلہ سے تھا اور اس نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ قبیلہ حمیر کو لعنت فرمائیے، سو آپؐ نے منہ پھیر لیا اور پھر وہ اور طرف سے آیا پھر آپؐ نے منہ پھیر لیا پھر وہ اور طرف سے آیا پھر آپؐ نے منہ پھیر لیا پھر وہ اور طرف سے آیا پھر آپؐ نے منہ پھیر لیا اور فرمایا کہ اللہ رحمت کرے حمیر کے قبیلہ پر کہ منہ میں ان کے سلام ہے اور ہاتھ میں ان کے طعام اور وہ امن و ایمان والے ہیں۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے عبدالرزاق کی روایت سے اور بیناء سے اکثر منکر روایتیں مروی ہوتی ہیں۔



۷۲۔ بَابُ: فِي غَفَارٍ وَأَسْلَمَ وَجْهَيْنَةَ وَمُزَيْنَةَ

غفارؓ، اسلمؓ، جبینہ اور مزینہ کی فضیلتوں میں

(۳۹۴۰) عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((الْأَنْصَارُ وَمُزَيْنَةُ وَجْهَيْنَةُ وَأَشْجَعُ وَغَفَارٌ وَمَنْ كَانَ مِنْ بَنِي عَبْدِ الدَّارِ مَوَالِي لَيْسَ لَهُمْ مَوْلَى دُونَ اللَّهِ وَاللَّهُ وَرَسُولُهُ مَوْلَاهُمْ)).

(اسنادہ صحیح)

ترجمہ: روایت ہے ابویوب انصاری رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے انصار مزینہ، جہینہ، اشج اور غفار اور جوہ قبیلہ عبدالدار سے وہ میرے رفیق ہیں کوئی ان کا رفیق نہیں سوا اللہ کے اللہ اور رسول ﷺ ان کا رفیق ہے۔
فائلا: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔



(۳۹۴۱) عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((أَسْلَمَ سَالَمَهَا اللَّهُ، وَغِفَارُ غَفَرَ اللَّهُ لَهَا، وَغُصَيَّةُ غَصَبِ اللَّهُ وَرَسُولَهُ)). (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے اسلم (قبیلہ) کو اللہ سلامت رکھے اور غفار کی مغفرت فرمائے اور غصیہ نے نافرمانی کی اللہ اور رسول کی۔



۷۳۔ بَابُ: فِي تَقْيِيفِ وَبَنِي حَنِيفَةَ

تقیف اور بنی حنیفہ کی فضیلت میں

(۳۹۴۲) عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَحَرَقْتَنَا بِنَالِ تَقْيِيفٍ فَأَذْعُ اللَّهُ عَلَيْهِمْ. فَقَالَ: ((اللَّهُمَّ اهْدِ تَقْيِفًا)). (اسنادہ ضعیف) تخریج المشکاة (۵۹۹۵). اس کی سند ابو زبیر کے عنعنہ کی وجہ سے ضعیف ہے۔

ترجمہ: روایت ہے جابرؓ سے کہ لوگوں نے عرض کی یا رسول اللہ جلاؤ یا ہم کو تیروں ثقیف نے تو بہرہ کیجیے ان کے لیے، سو فرمایا آپؐ نے یا اللہ ہدایت کر ثقیف کو۔

فائلا: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔



(۳۹۴۳) عَنْ عُمَرَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ: مَاتَ النَّبِيُّ ﷺ وَهُوَ يَكْرَهُ ثَلَاثَةَ أَحْيَاءٍ: تَقْيِفًا وَبَنِي حَنِيفَةَ وَبَنِي أُمَيَّةَ. (ضعیف الاسناد)

ترجمہ: روایت ہے عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے کہ انہوں نے کہا وفات ہوئی نبی ﷺ کی اور وہ برا جانتے تھے تین قبیلوں کو ثقیف اور بنی حنیفہ اور بنی امیہ کو۔

فائلا: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو کمراسی سند سے۔

(۳۹۴۴) عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((فِي تَقْيِيفٍ كَذَابٌ وَمُيِّرٌ)). (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ قبیلہ بنی ثقیف میں ایک جھوٹا ہے ایک ہلاک کرنے والا۔

فائدہ: روایت کی ہم سے عبدالرحمن بن واقد نے انہوں نے شریک سے اسی اسناد سے مانند اس کے اور عبداللہ بن عصم کی کنیت اباعلوان ہے اور وہ کوئی ہیں۔ یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر شریک کی روایت سے اور شریک کہتے ہیں کہ روایت ہے عبداللہ بن عصم سے۔ اور اسرائیل نے جو روایت کی انہی شیخ سے تو عبداللہ بن عصم کہا۔ اور اس باب میں اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے۔

آپ کا خبر دینا صحیح ہوا کہ ثقیف میں ایک جھوٹا کذاب مختار بن عبید ثقفی پیدا ہوا کہ اس نے دعویٰ نبوت کیا اور دوسرا حجاج بن یوسف ظالم کہ جس نے ہزاراں ہزار صالحین اور اکابر دین کو قتل کیا۔



(۳۹۴۵) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ أَعْرَابِيًّا أَهْدَى لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ بَكْرَةً فَعَوَّضَهُ مِنْهَا سِتَّ بَكْرَاتٍ فَتَسَخَّطَهَا فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ ﷺ فَحَمَدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: ((إِنَّ فَلَانًا أَهْدَى إِلَيَّ نَاقَةً فَعَوَّضْتُهُ مِنْهَا سِتَّ بَكْرَاتٍ فَظَلَّ سَاحِطًا، لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ لَا أَقْبَلَ هَدِيَّةً إِلَّا مِنْ قُرَشِيٍّ أَوْ أَنْصَارِيٍّ أَوْ ثَقَفِيٍّ أَوْ دَوْسِيٍّ)). وَفِي الْبُحَارِ فِي كَلَامِ أَكْثَرِ مِنْ هَذَا.

(اسنادہ صحیح) تخريج المشكاة (۳۰۲۲) - التحقيق الثاني - سلسلة الاحاديث الصحيحة (۱۶۸۴) .

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ ایک گنوار نے ہدیہ میں دی رسول اللہ ﷺ کو ایک جوان اونٹنی کا اور آپ نے اس کے عوض میں چھ اونٹیاں عنایت فرمائیں پھر بھی وہ بخار ہا اور یہ خبر آپ کو پہنچی تو آپ نے اللہ کی حمد و ثنا کی اور فرمایا کہ فلاں شخص نے مجھے ایک اونٹنی دی ہے اور میں نے اس کے بدلے میں چھ اونٹیاں دی ہیں جب بھی وہ بخار ہا تو اب میں نے قصد کیا کہ ہرگز قبول نہ کروں ہدیہ کسی کا سوا قریشی یا انصاری یا دوسی کے۔ اور اس حدیث میں اور بھی ذکر ہے۔

فائدہ: یہ حدیث مروی ہوئی ابو ہریرہؓ سے کئی سندوں سے۔ اور یزید بن ہارون الیوب ابی العلاء سے روایت کرتے ہیں اور وہ الیوب بن مسکین ہیں اور ان کو ابن ابی مسکین بھی کہتے ہیں اور شاید کہ یہ حدیث وہی ہو جو مروی ہوئی الیوب سے انہوں نے روایت کی سعید مقبری سے اور وہ الیوب ابو العلاء ہیں اور وہی الیوب بن مسکین ہے اور ان کو ابن ابی مسکین بھی کہتے ہیں۔



(۳۹۴۶) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: أَهْدَى رَجُلٌ مِنْ بَنِي فِزَارَةَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ نَاقَةً مِنْ إِبِلِهِ الَّتِي كَانُوا أَصَابُوا بِالْغَابَةِ فَعَوَّضَهُ مِنْهَا بَعْضَ الْعَوَاضِ فَتَسَخَّطَهَا فَسَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُولُ: ((إِنَّ رَجُلًا مِنَ الْعَرَبِ يُهْدِي أَحَدَهُمُ الْهَدِيَّةَ فَأَعَوَّضَهُ مِنْهَا بِقَدَرِ مَا عِنْدِي، ثُمَّ يَتَسَخَّطُهَا فَيُظَلُّ يَتَسَخَّطُ فِيهِ عَلَيَّ. وَأَيْمُ اللَّهِ لَا أَقْبَلُ بَعْدَ مَقَامِي هَذَا مِنْ رَجُلٍ مِنَ الْعَرَبِ هَدِيَّةً إِلَّا مِنْ قُرَشِيٍّ أَوْ أَنْصَارِيٍّ أَوْ ثَقَفِيٍّ أَوْ دَوْسِيٍّ)). (اسنادہ صحیح) [انظر ماقبله]

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ ایک شخص نے بنی فزارہ سے کہ ہدیہ میں دی رسول اللہ ﷺ کو ایک اونٹنی اپنی ان اونٹیوں میں جو لی تھیں غابہ میں تو آپ نے اس کے بدلے میں کچھ عنایت فرمایا اور وہ خفا ہوا، سوسنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ آپ منبر پر فرما رہے تھے کہ عرب کے لوگ مجھے ہدیہ دیتے ہیں اور میں اس کے بدلے میں جو میرے پاس ہوتا ہے دے دیتا ہوں پھر وہ خفا رہتے ہیں اور مجھ پر خفگی ہی جتا رہتے ہیں اور قسم ہے اللہ کی کہ اب اس کے بعد میں کسی عرب کو گول کا ہدیہ نہ لوں گا مگر جو قرشی ہو یا انصاری یا ثقفی یا دوسی یعنی یہ لوگ فہمیدہ ہیں اور اعراب نادان۔

فائدہ: یہ حدیث زیادہ صحیح ہے یزید بن ہارون کی روایت سے۔



(۳۹۴۷) عَنْ عَامِرِ بْنِ أَبِي عَامِرٍ الْأَشْعَرِيِّ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((بِعَمِّ الْحَيِّ الْأَسَدِ وَالْأَشْعَرُونَ لَا يَفْرُونَ فِي الْقِتَالِ وَلَا يَغْلُونَ، هُمْ مِنِّي وَأَنَا مِنْهُمْ))، قَالَ: فَحَدَّثْتُ بِذَلِكَ مُعَاوِيَةَ فَقَالَ: لَيْسَ هَكَذَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((هُمْ مِنِّي وَإِلَيَّ)). فَقُلْتُ: لَيْسَ هَكَذَا حَدَّثَنِي أَبِي، وَلَكِنَّهُ حَدَّثَنِي قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((هُمْ مِنِّي وَأَنَا مِنْهُمْ)) قَالَ فَأَنْتَ أَعْلَمُ بِحَدِيثِ أَبِيكَ. (اسنادہ ضعیف) سلسلۃ الاحادیث الضعیفہ (۶۹۲)۔ (اس میں عبداللہ بن ملازم مجھول ہے)

ترجمہ: روایت ہے عامر بن ابی عامر اشعری سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کیا خوب قبیلہ ہے بنی اسد کا اور قبیلہ بنی اشعر کا کہ وہ لوگ بھاگتے نہیں لڑائی سے اور چراتے نہیں مال غنیمت سے اور وہ مجھ سے ہیں میں ان سے۔ کہا عامر نے کہ بیان کی میں نے یہ روایت حضرت معاویہؓ سے تو انہوں نے کہا کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ وہ مجھ سے ہیں اور میرے ہو میں نے کہا میرے باپ نے بیان کیا آپ نے فرمایا وہ مجھ سے ہیں میں ان سے ہوں تب کہا حضرت معاویہؓ نے کہ تم ہی خوب واقف ہو اپنے باپ کی روایت سے۔

فائدہ: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر روایت سے وہب بن جریر کے۔ اور اسد اور ازد دونوں قبیلہ ایک ہی ہیں۔

مترجم: اسد اور ازد دونوں ایک ہی شخص کا نام ہے اور وہ یمن کے ایک قبیلہ کا باپ تھا اور انصار سب اسی کی اولاد ہیں اور اشعر بھی ایک شخص کا لقب ہے کہ عمرو بن حارث اس کا نام ہے اور وہ بھی باپ ہیں یمن کے ایک قبیلہ کے کہ اسی میں سے ہیں ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ اور اشعر بن سب اسی کی اولاد ہیں۔

(۳۹۴۸) عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((أَسْلَمَ سَالَهُمَا اللَّهُ، وَغَفَرُ غَفَرَ اللَّهُ لَهَا)). (اسنادہ صحیح)

ترجمہ: روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اسلم کو اللہ صحیح و سالم رکھے اور غفار کی مغفرت کرے۔

فائدہ: اس بارے میں ابو ذرؓ اور ابو ہریرہؓ سے بھی روایت ہے۔



ترجمہ: زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس کاغذ کے ٹکڑوں سے قرآن مجید جمع کر رہے تھے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: شام کے لیے خوشحالی ہے۔ ہم نے کہا: اے اللہ کے رسول! یہ کس وجہ سے ہے؟ آپ نے فرمایا: اس لیے کہ بے شک رحمن کے فرشتے اس پر اپنے پر پھیلانے ہوئے ہیں۔



(۳۹۵۵) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : ((لَيَنْتَهِيَنَّ أَقْوَامٌ يَفْتَخِرُونَ بِأَبَائِهِمُ الَّذِينَ مَاتُوا، إِنَّمَا هُمْ فَحْمٌ جَهَنَّمِ، أَوْ لَيَكُونُنَّ أَهْوَنَ عَلَى اللَّهِ مِنَ الْجُعَلِ الَّذِي يَدْهِدُهُ الْخِرَاءُ بِأَنفِهِ إِنْ اللَّهُ قَدْ أَذْهَبَ عَنْكُمْ عِبِّيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ وَفَخَرَهَا بِالْأَبَاءِ، إِنَّهَا هُوَ مُؤْمِنٌ تَقِيٌّ وَفَاجِرٌ شَقِيٌّ، وَالنَّاسُ كُلُّهُمْ بَنُو آدَمَ، وَآدَمُ خُلِقَ مِنْ تُرَابٍ)) . [اسنادہ حسن] التعليق الرغيب: ۴ / ۲۱، ۳۳، ۳۴۔ غايۃ المرام (۳۱۲)۔

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: بازر ہیں وہ لوگ کہ فخر کرتے ہیں اپنے باپ دادوں پر جو مر چکے یعنی حالت جاہلیت و کفر میں اور حقیقت میں وہ کوئلہ ہیں جہنم کا نہیں تو ذلیل ہو جائیں گے اللہ کے آگے گوبریلی سے بھی زیادہ جو اپنے ناک سے گوبر کی گولیاں بناتا ہے اور بے شک اللہ نے دور کی تم سے بڑا اور لاف زنی جاہلیت کی اور فخر کرنا اپنے باپ دادوں پر اب تو لوگ مؤمن متقی ہیں اور فاجر شقی اور نسب کی حقیقت یہ ہے کہ سب لوگ اولاد آدم ہیں اور آدم مٹی سے بنے ہیں۔

فائلا: اس باب میں ابن عمر اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے۔



(۳۹۵۶) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ : ((قَدْ أَذْهَبَ اللَّهُ عَنْكُمْ عِبِّيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ وَفَخَرَهَا بِالْأَبَاءِ، مُؤْمِنٌ تَقِيٌّ وَفَاجِرٌ شَقِيٌّ، وَالنَّاسُ بَنُو آدَمَ وَآدَمُ مِنْ تُرَابٍ)) . [اسنادہ حسن] انظر ما قبلہ۔

ترجمہ: روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ اللہ نے دور کی تم سے لاف زنی جاہلیت کی اور فخر کرنا اپنے باپ دادا پر اب لوگ دو قسم کے ہیں مؤمن متقی یا بدکار شقی اور سب لوگ اولاد آدم ہیں اور آدم مٹی سے بنے ہیں۔

فائلا: یہ حدیث حسن ہے۔ اور سعید مقبری کو سماع ہے ابو ہریرہؓ سے اور روایت کیس انہوں نے اپنے باپ سے بہت سی چیزیں کہ روایت کی تھیں ان کے باپ نے ابو ہریرہؓ سے۔ اور روایت کی سفیان ثوری نے اور کئی لوگوں نے یہ حدیث ہشام بن سعد سے انہوں نے سعید مقبری سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے نبی ﷺ سے ابو عامر کی حدیث کی مانند جو ہشام بن سعد سے مروی ہے آخر سند تک۔ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَصَلَاتُهُ وَسَلَامُهُ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَإِلَيْهِ الطَّاهِرِينَ۔

اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِكَاتِبِهِ وَالْوَالِدِيَّ





(المعجم ٤٧) راویوں کے بیان میں (تحفة ٤٣)

خبر دی ہم کو کرنی نے ان کو قاضی ابوعامر از دی نے اور شیخ غوری اور ابوالمظفر دھان تینوں نے کہا کہ خبر دی ہم کو ابوہریرہ جراحى نے ان کو ابوالعباس مجوبی نے ان کو ابویسعیٰ ترمذی یعنی مؤلف دیشی نے کہ فرمایا انہوں نے جو کچھ اس کتاب میں حدیث ہے معمول بہ ہے اور تمسک کیا ہے اس کے ساتھ بعض اہل علم نے سواد حدیثوں کے ایک حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما کی کہ نبی ﷺ نے حج کی عمر اور ظہر مدینہ میں مغرب اور عشاء بغیر خوف سفر اور مطر کے۔ اور دوسری حدیث نبی ﷺ کی کہ فرمایا آپ نے کہ جب کوئی شراب پے کوڑے مار داس کو پھراگر پے چوتھی بار تو اسے قتل کر ڈالو اور بیان کر دی ہم نے علت دونوں حدیثوں کی کتاب میں۔ مترجم: کہتا ہے کہ حج بغیر عذر حرام ہے۔ جمہور کے نزدیک بلکہ بحر زخار میں مذکور ہے بعض اہل علم سے کہ اس پر اجماع ہے یعنی حرام ہونا حج بین الصلواتین کا بغیر عذر کے جمع علیہ ہے اور بعض نے جواز اس کا بغیر عذر کے آپ سے اور زید بن علی سے روایت کیا ہے اور وہ روایت صحیح نہیں ہے اور حاصل یہ کہ اگر اس پر اجماع نہ بھی ہو تو بھی مذہب جمیع صحابہ تابعین اہل بیت اور علماء امت کا تو ہے اور بحر زخار میں کہا ہے کہ حرام ہے جمع بغیر عذر کے۔

غرض اولہ ناظرہ و جواب توفیق پر اس قدر موجود ہیں کہ استیفاء اس کا کتاب دست سے دشوار ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ﴿ان الصلوة كانت على المؤمنين كتاباً موقوتاً﴾ اور آپ نے فرمایا کہ نماز کا ایک اول وقت ہے ایک آخر اور فرمایا الوقت

غرض ادا نہ ناطقہ وجوب توقیت پر اس قدر موجود ہیں کہ استیفا اس کا کتاب وسنت سے دشوار ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ﴿وَإِنَّ الصَّلَاةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ كِتَابًا مَوْقُوتًا﴾ اور حضرت نے فرمایا کہ نماز کا ایک اول وقت ہے ایک آخر اور فرمایا: الوقت بین ہذین اور ائمہ معانی کے نزدیک مقرر ہو چکا ہے کہ مبتدا جو ٹھیکے بلام جنس ہو وہ مقصورہ ہوتی ہے خبر پر برابر ہے کہ خبر بھی معرف بلام ہو یا نہ ہو، غرض الوقت یہاں مبتدا ہے اور وہ مقصور ہے بین ہذین میں اور یہ آپ نے جب فرمایا کہ دو دن نماز سائل کے ساتھ پڑھ دی پس معلوم ہوا کہ وقت اپنے اوقات کے بیچ میں ہے اور انہی وقتوں میں مقصود ہے اور ایسا ہی قول ہے آپ کا ((وقت صلوتکم بین ما رایتہ)) اور یہ ترکیب بھی صیغہ اور مقاماً مفید حصر ہے۔

غرض رسول اللہ ﷺ نے اوقات صلوت کو قولاً اور فعلاً ایسا بیان کیا ہے کہ کسی مادر زاد اندھے پر بھی پوشیدہ نہیں رہ سکتا کہ بصیر حافظ علی الصلوٰۃ پر اور ترمذی رحمہ اللہ نے بھی اسی کتاب میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مرفوعاً روایت کیا ہے کہ جو دو نمازیں بغیر عذر جمع کرے وہ کبار کے دروازہ میں آگیا مگر اس کی سند میں جش ہے اور وہ حسین بن قیس الرجبی ہے کہ ملقب بابی علی ہے اور وہ ضعیف ہے امام احمد وغیرہ نے اس کو ضعیف کہا ہے اور ابن ابی شیبہ اور عبد الرزاق نے بسند صحیح حضرت سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے اپنے خط میں ابو موسیٰ کو لکھا کہ جمع بین الصلوٰتین بغیر عذر کے کبار سے ہے۔

اور بڑی دلیل مجوزین جمع کی مطلقاً یہی حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما کی ہے اور امہات میں مروی ہے کہ نبی ﷺ نے مدینہ میں پڑھیں سات یا آٹھ رکعت ظہر اور عصر اور مغرب اور عشاء کی اور ابویوب نے کہا کہ شاید یہ معاملہ کشب باراں میں ہو اور شیخین کی روایت میں ہے کہ میں گمان کرتا ہوں کہ آپ نے ظہر میں تاخیر کی ہو اور عصر میں تسخیل اور مغرب میں تاخیر کی ہو اور عشاء میں تسخیل۔ اور ایک روایت میں ہے کہ پڑھی آپ نے ظہر اور عصر جمعاً اور مغرب اور عشاء جمعاً بغیر خوف و ستر کے اور روایت کیا اس کو طبرانی نے اوسط میں اور کبیر میں اور روایت کی حافظ بیہقی نے مجمع الزوائد میں ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہ جمع کی رسول اللہ ﷺ نے ظہر اور عصر اور مغرب اور عشاء سولوگوں نے عرض کی تو آپ نے فرمایا میں نے اس لیے کیا کہ تکلیف نہ ہو میری امت پر اور بعض لوگوں نے جو اس کو ضعیف کہا ہے اس لیے کہ اس میں ابن عبد القدوس ہے تو ضعیف ان کی مضر نہیں اس لیے کہ ابن عبد القدوس میں جو محدثین کو کلام ہے تو صرف اسی نظر سے کہ وہ ضعیف سے روایت کرتا ہے اور اہل تشیع سے ہے اور اول غیر قاذح باعتبار ماسنح فیہ کے اس لیے کہ اس کو کسی ضعیف سے روایت نہیں کیا بلکہ اعمش سے روایت کیا ہے، جیسا کہ حافظ بیہقی نے کہا ہے اور تشیع بھی قاذح نہیں ہو سکتا جب تک کہ حد معتبر سے تجاوز نہ کرے اور تجاوز اس کا حد معتبر سے منقول نہیں باوجودیکہ بخاری نے اس کو صدوق کہا ہے اور ابو حاتم نے لا باس بہ اور یہ دونوں بڑے امام ہیں جرح و تعدیل کے اور اس حدیث کو بزاز نے بھی سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ مضمون اس کا یہ ہے۔

جمع کیا نبی کریم ﷺ نے دو نمازوں کو مدینہ میں بغیر خوف کے اور طحاوی نے روایت کیا سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ جمع کیا رسول اللہ ﷺ نے ظہر اور عصر اور مغرب اور عشاء کو اور وہ مسافر نہ تھے اور ایک شخص نے سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا کہ آپ نے ایسا

کیوں کیا انہوں نے کہا تا کہ امت پر حرج نہ ہو اور روایت کیا اس کو مسلم نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کے جمع کیا ظہر اور عصر اور مغرب اور عشاء کو مدینہ میں بغیر کوف اور مطر کے اور ترمذی نے بھی کہا بغیر خوف اور مطر کے اور اس روایت سے قول ابو ایوب کا رد ہو گیا یعنی جو انہوں نے کہا تھا کہ شاید یہ معاملہ شب باراں کا ہو اور امام الحرمین سے تعجب ہے کہ انہوں نے کہا لفظ مطر متن حدیث میں وارد نہ ہوا حالانکہ مسلم اور ترمذی میں یہ لفظ صاف مذکور ہے اور جب یہ حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما کو جو بڑی دلیل ہے مجوز جمع کی بغیر تنقید باعذار تجھے جمع طرق سے معلوم ہوگئی، تو اب معلوم کرنا چاہیے کہ لفظ جمع کا لغتہ ہیئت اجتماعہ پر دلالت کرتا ہے اور یہ ہیئت جمع تقدیم اور جمع تاخیر اور جمع صوری تینوں میں موجود ہے مگر ایک وقت میں دو صورتوں یا تین کو شامل نہیں ہو سکتا خواہ خواہ ان میں ایک ہی مراد ہے۔

اس لیے کہ فعل مثبت جمع اقسام پر اپنے عام نہیں ہوتا جیسے کہ مختصر انتہیٰ اور اس کی شرح میں اس پر تصریح کی ہے اور غایۃ السؤال میں اور اکثر کتب اصول میں مذکور ہے اور جب یہ معلوم ہو گیا تو ان میں سے کوئی جمع متعین نہیں ہو سکتی مگر بدلیل اور روایت نسائی کی صاف دال ہے کہ یہ جمع جمع صوری تھی چنانچہ نسائی میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا نماز پڑھی میں نے نبی ﷺ کے ساتھ ظہر اور عصر اور مغرب اور عشاء کی جمیعاً اور تاخیر کی آپ نے ظہر میں اور تعجیل کی عصر میں اور تاخیر کی مغرب میں اور تعجیل کی عشاء میں اور اس کی موید ہے جوابو الشعاء ابن عباس رضی اللہ عنہما کے راوی سے مروی ہے کہ ان سے ابن دینار نیکہا میں گمان کرتا ہوں کہ پہلی نماز میں تاخیر کی ہوگی اور دوسری میں تقدیم تو انہوں نے کہا میں بھی یہی گمان رکھتا ہوں اور اسی کی تائید کرتی ہے روایت ابن مسعود رضی اللہ عنہما کی بھی کہ مالک اور بخاری اور ابوداؤد اور نسائی نے اس کو نکالا ہے کہ کہا ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہ میں نے نہ دیکھا رسول اللہ ﷺ کو کہ کبھی پڑھی ہو آپ نے کوئی نماز غیر میقات میں مگر دو نمازیں کہ جمع کیں آپ نے مغرب اور عشاء مزدلفہ میں اور نماز پڑھی آپ نے اس دفن فجر کی قبل یقات، اس لیے کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے اس میں مطلقاً نفی کی جمع کی اور حصر کیا جمع کو مزدلفہ میں باوجود اس کے کہ وہ جمع بالمدینہ کے رواۃ سے ہے۔

غرض یہ سب موید ہیں اس امر کی کہ جمع بالمدینہ صوری تھی اور اگر حمل کریں اس کو جمع حقیقی پر تو ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی دونوں روایتوں میں تناقض لازم آئے گا اور گریز تناقض سے جمع کی طرف حتی الامکان واجب ہے اور ابن جریر کی روایت جو ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے وہ بھی اس امر کی مصرح ہے، چنانچہ مروی ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ نکلے ہم پر رسول اللہ ﷺ اور تاخیر کرتے تھے ظہر میں اور تعجیل کرتے تھے عصر میں اور دونوں کو جمع کرتے تھے اور تاخیر کرتے تھے مغرب میں اور تعجیل کرتے تھے عشاء میں اور جمع کرتے تھے ان دونوں کو اور یہ وہی جمع صوری ہے اور ابن عمر رضی اللہ عنہما بھی جمع بالمدینہ کے رواۃ سے ہیں، غرض جمع بالمدینہ جمع صوری ہے، ورنہ خطر التفاد انتہیٰ ما قال المترجم۔

اور کہا ابو عیسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہ جو ذکر کیا ہم نے اس کتاب میں مذہب فقہاء کا اس میں سے جو قول سفیان ثوری رضی اللہ عنہ کا ہے تو اکثر اس میں سے روایت کیا ہم سے محمد بن عثمان کوئی نے انہوں نے روایت کیا عبید اللہ بن موسیٰ سے انہوں نے سفیان سے اور

بعض اس میں سے روایت کی ہم سے ابو الفضل مکتوم بن عباس ترمذی نے انہوں نے روایت کی محمد بن یوسف فریابی سے انہوں نے سفیان سے اور جو اس کتاب میں مالک بن انس کا قول ہے تو اکثر روایت کیا ہم سے تو اس کو اسحاق بن موسیٰ انصاری نے انہوں نے معن بن عیسیٰ فزاری سے انہوں نے مالک بن انس سے۔

اور جو اس کتاب میں ابواب صوم سے ہے اس کی خبر دی ہم کو ابو مصعب مدینی نے انہوں نے روایت کی سیدنا مالک بن انس رضی اللہ عنہ سے۔

اور بعض کلام مالک رضی اللہ عنہ کی خبر دی ہم کو موسیٰ بن حزام نے ان کو عبد اللہ بن مسلم تعنی نے ان کو مالک بن انس رضی اللہ عنہ نے اور جو اس کتاب میں ابن مبارک کا قول ہے وہ بیان کیا ہم سے احمد بن عبدہ آملی نے انہوں نے روایت کی ابن مبارک کے اصحاب سے انہوں نے ابن مبارک سے اور بعض روایات ہم کو بواسطہ ابو وہب کے پہنچی ہیں ابن مبارک سے اور بعض بواسطہ علی بن الحسن اور بعض روایات کیں ہم سے عبدان نے انہوں نے سفیان بن عبد الملک سے انہوں نے ابن مبارک سے اور بعض پہنچی ہم کو بواسطہ ابن حبان کے ابن مبارک سے اور بعض روایت کی ہم سے وہب بن زمعہ نے انہوں نے فضالہ سے انہوں نے عبد اللہ بن المبارک سے اور عبد اللہ بن مبارک سے روایت کرنے والے اور بھی ہیں سوا ان کے جو ہم نے ذکر کیے اور جو اس کتاب میں امام شافعی رضی اللہ عنہ کا قول ہے تو اکثر سے اس میں خبر دی ہم کو احسن بن محمد زعفرانی نے انہوں نے روایت کی امام شافعی رضی اللہ عنہ سے اور جو وضوء اور نماز کے باب میں ہے اس کی خبر دی ہم کو ابوالولید کی نے امام شافعی سے اور بعض روایات پہنچی ہم کو ابواسامعیل سے انہوں نے روایت کی یوسف بن یحییٰ قرشی بویطی سے انہوں نے امام شافعی رضی اللہ عنہ سے اور ذکر کی ابواسامعیل نے اکثر چیز بواسطہ ربیع کے امام شافعی رضی اللہ عنہ سے اور کہا ابواسامعیل نے کہ اجازت دی ہم کو ان چیزوں کی ربیع نے اور لکھ بھیجا ہماری طرف۔

اور جو اس میں امام احمد بن حنبل اور اسحاق بن ابراہیم کا قول ہے اس کی خبر دی ہم کو اسحاق بن منصور نے انہوں نے روایت کی امام احمد اور اسحاق سے مگر جو ان میں سے مذکور ہے ابواب حج اور دیات اور حدیث میں اس کو میں نے نہیں سنا اسحاق بن منصور سے بلکہ خبر دی اس کی مجھ کو محمد بن موسیٰ الاصم نے اسحاق بن منصور سے انہوں نے احمد اور اسحاق سے اور بعض کلام اسحاق کی خبر دی ہم کو محمد بن فلیح نے انہوں نے روایت کی اسحاق سے اور بیان کر دی ہم نے یہ اسانید بخوبی اس کتاب میں اس کتاب میں موقوف روایتیں ہیں یعنی وہ اس سند ترمذی کے سوا ہے اور اس کتاب میں عتیس حدیثوں کی اور احوال رجال کے اور تاریخ وغیرہ مذکور ہے اس کو لیا ہے میں نے کتاب التاریخ سے یعنی بخاری کی اور اکثر علل ایسی ہیں کہ میں نے خود مناظرہ کیا اس میں محمد بن اسماعیل بخاری رضی اللہ عنہ سے اور بعض ایسی ہیں کہ مناظرہ کیا میں نے اس میں عبد اللہ بن عبد الرحمن اور ابو زرعة سے اور اکثر چیزیں محمد بن اسماعیل بخاری سے لیں اور کچھ تھوڑی عبد اللہ اور ابو زرعة سے اور ہم نے بیان کیے اس کتاب میں اقوال فقہاء اور علل احادیث کی تو اس کا سبب یہ ہوا کہ لوگوں نے ہم سے اس کی فرمائش کی اور ایک مدت تک ہم نے اسے شامل نہ کیا پھر جب یقین ہوا کہ اس میں لوگوں کا نفع ہے تو شامل کر دیا ہم نے اس کو کتاب میں۔

مترجم: کہتا ہے کہ اشارہ کیا مؤلف رحمہ اللہ نے اس طرف کہ حدیث رسول کے ہوتے ہوئے اقوال فقہاء کی حاجت نہ تھی، مگر اقوال فقہاء اور علل احادیث کو دوسب سے ہم نے شامل کتاب کیا ایک تو فرمائش لوگوں کی دوسرے علت احوال رجال کے بیان میں وثوق اور عدم وثوق روایت کا معلوم ہوتا ہے اور اقوال فقہاء کے بیان میں معلوم ہو جاتا ہے کہ کس کے قول میں خطا ہے اور مخالفت حدیث کی اور کس کے قول میں خطا ہے اور موافقت حدیث کی اور چونکہ یہ امر موجب حصول کمال بصیرت ہے اس لیے ہم نے اس کو بھی شامل کتاب کیا، انتھی ما قال المترجم

فرمایا مؤلف رحمہ اللہ نے اس لیے ہم نے دیکھا کئی اماموں کو کہ انہوں نے بکمال شفقت ایسی تصنیفیں کیں کہ ان سے اگلوں میں سے کسی نے نہ کی تھیں ان ہی اماموں میں ہیں ہشام بن حسان اور عبد الملک بن عبد العزیز بن جریج اور سعد بن ابی عروبہ اور مالک بن انس اور حماد بن سلمہ اور عبد اللہ بن مبارک اور یحییٰ بن زکریا بن ابی زائدہ اور وکیع بن جراح اور عبد الرحمن بن مہدی وغیرہم۔

اور یہ لوگ اہل علم و فضل ہیں کہ تصنیف کی انہوں نے اللہ تعالیٰ نے ان کی تصنیف میں مضمت کثیر عنایت کی اور ان کو اللہ تعالیٰ کی درگاہ میں اجر جلیل ثابت ہوا اس لیے کہ نفع دیا اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو ان کی تصنیف سے اور وہ پیشوا اور مقتداء ہیں، فن تصنیف میں اور بعض لوگوں نے جن کو حدیث کا فہم نہیں انہوں نے رجال میں گفتگو کرنے پر عیب کیا یعنی سمجھا اپنی نا فہمی سے یہ کہ غیبت میں داخل ہے حالانکہ ہم نے کتنے ہی ائمہ کو تابعین سے پایا کہ انہوں نے کلام کیا ہے رجال میں کہ انہی میں ہیں حسن بصری اور طاؤس کہ کلام کیا انہوں نے معبد جہنی میں اور کلام کیا سعید بن جبیر نے طلق بن حبیب میں اور کلام کیا ابراہیم خنی اور عامر شعی نے حارث اعمور میں اور ایسے ہی رجال میں کلام کرنا مروی ہوا ہے ایوب سختیانی اور عبد اللہ بن عون اور سلمان تیمی اور شعبہ بن ججاج اور سفیان ثوری اور مالک بن انس اور اوزاعی اور عبد اللہ بن مبارک اور یحییٰ بن سعید قطان اور وکیع بن جراح اور عبد الرحمن بن مہدی وغیرہم سے جو اہل علم تھے، کہ کلام کیا انہوں نے رجال میں اور ضعیف کہا ان کو اور سب اس کا ہمارے نزدیک تو خیر خواہی تھی مسلمانوں کی آگے اللہ جانے اور ان کا اکابر دین پر ہرگز یہ گمان نہیں ہو سکتا کہ انہوں نے لوگوں پر طعن یا ان کی غیبت کا ارادہ کیا ہو ہمارے نزدیک تو یہی بات ہے کہ ان کا ارادہ یہی تھا کہ بیان کر دیں ضعف ان لوگوں کا کہ مشہور ہو جائیں یعنی تاکہ لوگ ان کی حدیث سے احتراز کریں اور ضلالت سے بچیں۔ اور جن لوگوں کا ضعف بزرگوں نے بیان کیا ہے ان میں سے کوئی صاحب بدعت تھا، کوئی اپنی حدیث میں متہم تھا یعنی تہمت تھی کہ اس نے خود بنائی ہے یا کسی دوسرے وضاع سے لی ہے اور کوئی اصحاب غفلت اور کثیر الخطا تھا، یعنی بسبب ضعف حفظ کے بھول جاتا تھا اپنی حدیث کو پس ان اماموں نے ارادہ کیا کہ ان کا حال بیان کریں کہ ان کو دین کا خیال بہت تھا اور ہمیشہ اس کے درپے ثابت تھے، اور بات یہ ہے کہ گواہی دین زیادہ تر مستحق تحقیقات ہے حقوق و اموال کی گواہی سے یعنی جب حقوق ناس اور ان کے اموال کی گواہیوں میں تزکیہ اور تحقیق گواہوں کی ضرور ہوتی ہے تو رواۃ کی تحقیق جو امور دینیہ کے گواہ ہیں ضرور تر ہوئی۔

روایت کی ہم سے محمد بن اسماعیل نے انہوں نے محمد بن یحییٰ بن سعید قطان سے انہوں نے اپنے باپ سے کہا ان کے باپ نے پوچھا میں نے سفیان ثوری اور شعبہ اور مالک بن انس اور سفیان بن عیینہ سے کہ اگر کسی شخص میں تہمت یا ضعف ہو تو اس سے سکتہ رہیں یا بیان کر دیں تو ان سب نے جواب دیا کہ بیان کر دو، اور روایت کی ہم سے محمد بن رافع نیشاپوری نے انہوں نے یحییٰ بن آدم سے کہا، یحییٰ نے کہ لوگوں نے ابوبکر بن عیاش سے کہا کہ بعض لوگ حدیث بیان کرنے کو بیٹھتے ہیں اور لوگ ان کے پاس حاضر ہوتے ہیں حالانکہ ان کو لیاقت حدیث بیان کرنے کی نہیں تو ابوبکر نے کہا کہ لوگوں کا قاعدہ ہے کہ جو بیٹھے اس کے پاس بیٹھنے لگتے ہیں مگر صاحب سنت جب مر جاتا ہے اللہ اس کا ذکر و مذکور لوگوں میں جاری رکھتا ہے اور مبتدع کا کوئی ذکر نہیں کرتا۔

روایت کی ہم سے محمد بن علی بن الحسن بن شقیق نے انہوں نے نصر بن عبد اللہ بن اسم سے انہوں نے اسماعیل بن زکریا سے انہوں نے عاصم سے انہوں نے ابن سیرین سے کہ ابن سیرین نے کہا کہ زمانہ سابق میں اسناد کی پوچھ گچھ نہ ہوتی تھی یعنی اس لیے کہ لوگ سچے اور عادل تھے، پھر جب فتنے واقع ہوئے محدثین نے اسناد پوچھنا شروع کیں لیکن وہ لے لیتے ہیں حدیث اہل سنت کی اور چھوڑ دیتے ہیں حدیث اہل بدعت کی اور روایت کی ہم سے محمد بن علی بن الحسن نے کہا انہوں نے کہ سنائیں نے عبدان سے کہ کہتے تھے عبد اللہ بن مبارک کہ اسناد میرے نزدیک دین میں داخل ہے اور اگر اسناد نہ ہوتی جس کا جودل چاہتا کہ بیٹھتا اور اب جو اسناد ہے تو جب راوی سے پوچھو کہ تجھ سے کس نے بیان کیا تو وہ چپ رہ جاتا یعنی اگر جھوٹا ہے تو مہموت ہو جاتا۔

اور روایت کی ہم سے محمد بن علی نے انہوں نے حبان بن موسیٰ سے کہ کہا حبان نے عبد اللہ بن مبارک کے آگے ایک حدیث مذکور ہوئی انہوں نے کہا اس کی مضبوطی کے لیے اینٹوں کا پستہ درکار ہے یعنی انہوں نے اس کی اسناد ضعیف سمجھی اور روایت کی ہم سے احمد بن عبدہ نے انہوں نے وہب بن زمعہ سے کہ کہا وہب نے عبد اللہ بن مبارک نے چھوڑ دی حدیث حسن بن عمار کی اور حسن بن دینار اور ابراہیم بن محمد اسلمی کی اور مقاتل بن سلمان اور عثمان بزی اور روح بن مسافر اور ابوشیبہ واسطی اور عمرو بن ثابت کی اور ایوب بن خوط اور ایوب بن سوید اور نصر بن طریف ابی جزء اور حکم اور حبیب حکم کی اور روایت کی عبد اللہ بن مبارک نے ایک حدیث حبیب حکم سے کتاب الرقاق میں پھر چھوڑ دی اور حبیب کو میں نہیں جانتا کہا احمد بن عبدہ نے اور سنائیں نے عبدان سے کہ عبد اللہ بن مبارک نے پڑھیں حدیثیں بکر بن خنیس کی اور آخر عمر میں جب ان حدیثوں پر گزرتے تھے ان سے اعراض کرتے تھے اور پھر ان کا ذکر نہ کرتے تھے اور کہا احمد نے اور بیان کیا ہم سے ابو وہب نے کہ عبد اللہ بن مبارک کے آگے لوگوں نے ایک شخص کا نام لیا کہ وہ حدیث میں وہم کرتا تھا تو عبد اللہ نے کہا اگر میں رہزنی کروں تو بہتر ہے اس سے کہ اس شخص سے روایت کروں، اور خبر دی مجھ کو موسیٰ بن حزام نے کہا انہوں نے کہ سنائیں نے یزید بن ہارون سے کہتے تھے کسی کو حلال نہیں کہ روایت کرے سلمان بن عمر نخعی کوئی سے اور سنائیں نے احمد بن حسن سے کہتے تھے ہم احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے پاس تھے تو ذکر کیا لوگوں نے کہ جمعہ کس پر واجب ہوتا ہے پس ذکر کیا لوگوں نے قول بعض علماء کا تابعین وغیرہم سے تو میں نے کہا کہ اس بارے

میں ایک ہدیث نبی ﷺ کی امام احمد نے فرمایا نبی ﷺ کی میں نے کہا ہاں اور کہا میں نے روایت کیا، ہم سے حجاج بن نصیر نے انہوں نے معلوک بن عمار سے انہوں نے عبد اللہ بن سعید مقبری سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جمعہ اس پر فرض ہے جو رات کو لوٹ کر اپنے گھر آ سکے کہا احمد بن حسن نے کہ غصے ہو گئے اس روایت کو سن کر امام احمد بن حنبل اور دوبار مجھ سے کہا کہ مغفرت مانگ اللہ سے اور انہوں نے اس لیے یوں کہا کہ تصدیق نہ ہوئی ان کو اس روایت کی رسول اللہ ﷺ سے بسبب ضعف اسناد کے غرض نہ جانا انہوں نے اس روایت کو نبی ﷺ سے اور حجاج بن نصیر ضعیف ہیں حدیث میں اور عبد اللہ بن سعید مقبری کو بھی بہت ضعیف کہا ہے۔ یحییٰ بن سعید قطان نے غرض جس شخص سے حدیث مروی ہو اور وہ متہم ہو یعنی کذب وضع کے ساتھ یا ضعف ہو بسبب غفلت اور کثرت خطا کے اور اس حدیث کا کوئی راوی نہ ہو سو اس کے تو وہ قابل احتجاج نہیں اور روایت کی بہت سے اماموں نے ضعیف راویوں سے اور بیان کر دیا ہے احوال ان کا لوگوں سے۔

روایت کی ہم سے ابراہیم بن عبد اللہ نے انہوں نے یعلیٰ بن عبید سے کہا یعلیٰ نے کہا کہ ہم سے سفیان نے کہ پیکس سے سو لوگوں نے کہا کہ تم جو روایت کرتے ہو اس سے تو کہا انہوں نے کہا میں پہچانتا ہوں اس کے سچ کو جھوٹ سے اور خبر دی ہم کو محمد بن اسماعیل نے انہوں نے روایت کی یحییٰ بن معین سے انہوں نے عفان سے انہوں نے ابو عوانہ سے کہا جب انتقال کیا حسن بصری نے میں نے ان کی کلام کی خواہش کی سو ڈھونڈنا شروع کیا میں نے ان کے اصحاب سے سو آیا میں ابان بن عیاش کے پاس اور اس نے جو کچھ پڑھا سب حسن ہی سے روایت کیا یعنی جو اس سے پوچھتے تھے حسن سے روایت کر دیتا تھا اور وہ محض جھوٹا تھا کہا ابو عوانہ نے کہ پھر میں اس سے کوئی روایت کرنا حاصل نہیں جانتا اور روایت کی ہے ابان بن عیاش سے کئی اماموں نے اگرچہ اس میں ضعف اور غفلت ہے جیسا کہ بیان کیا ہے ابو عوانہ وغیرہ نے سو تو مغرور مت ہو اس پر کہ ثقہ لوگ اس سے روایت کرتے ہیں یعنی بعض ائمہ تنقید اور اعتبار کے لیے ضعیف کی حدیث بھی لکھ لیتے تھے کہ اس میں نظر اور غور کریں گے تو اس سے ان کا ثقہ ہونا لازم نہیں آتا اس لیے کہ ابن میرین سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا بعض شخص مجھ سے روایت بیان کرتا ہے اور میں اس کو متہم نہیں جانتا لیکن متہم جانتا ہوں اس سے اوپر کے راوی۔ ((انتہی قو کلام المترجم))

اور روایت کی کئی لوگوں نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے علقمہ سے انہوں نے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ قنوت پڑھتے تھے وتر میں قبل رکوع کے ایسا ہی روایت کیا سفیان ثوری نے ابان بن عیاش سے اور روایت کی بعضوں نے ابان بن عیاش کے اسناد سے مانند اس کے اور اس میں زیادہ کیا کہ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا خبر دی مجھ کو میری ماں نے کہ وہ رات کو رہیں نبی ﷺ کے پاس سو دیکھا انہوں نے آپ کو کہ قنوت پڑھتے آپ ﷺ نے قبل رکوع کے وتر میں اور ابان بن عیاش اگرچہ عبادت اور ریاضت کے ساتھ موصوف تھا مگر حدیث میں اس کا یہی حال تھا یعنی جھوٹ بول دیتا تھا اور بہت لوگ اصحاب حفظ ہوتے ہیں اور اکثر آدمی صالح ہوتے ہیں مگر شہادت کی لیاقت نہیں رکھتے نہ اس کو یاد رکھتے ہیں غرض جو متہم ہو کذب کے ساتھ حدیث میں یا غافل ہو کثیر الخطا پس لائق ہے کہ اس کی روایت کے ساتھ مشغول نہ ہوں یہی مختار ہے اکثر ائمہ حدیث کا یعنی

اس سے روایت نہ کریں، کیا دیکھا نہیں تو نے کہ عبداللہ بن مبارک نے بیان کیا ایک قوم سے اہل علم سے اور پھر جب ان پر ان کا حال کھل گیا تو چھوڑ دیا ان سے روایت کرنا اور کلام کیا ہے بعض محدثین نے بڑے بڑے علماء پر اور ان کو ضعیف کہا ہے سوء حفظ کے سبب اور توثیق کی ہے ان کی بعض ائمہ نے بسبب جلالت شان کے اور صدق کے اگرچہ ان سے وہم ہو گیا ہے بعض روایتوں میں اور کلام کیا ہے یحییٰ بن سعید قطان نے محمد بن عمرو میں اور پران سے روایت بھی کی ہے۔

روایت کی ہم سے ابوبکر عبدالقدوس بن محمد الطار نے انہوں نے علی بن مدینی سے کہا انہوں نے کہ پوچھا میں نے یحییٰ بن سعید سے حال محمد بن عمرو بن علقمہ کا تو کہا انہوں نے کہ تو ارادہ عفو کا رکھتا ہے یا تشدد کا میں نے کہا نہیں بلکہ تشدید چاہتا ہوں تو انہوں نے کہا وہ ان میں نہیں ہیں جن کا تو ارادہ رکھتا ہے اور وہ کہا کرتے تھے کہ اشیاخ ہمارے ابوسلمہ یعنی محمد بن عمرو اور یحییٰ بن عبدالرحمن بن حاطب ہیں کہا یحییٰ بن سعید نے اور پوچھا میں نے مالک بن انس سے حال محمد بن عمرو کا سوانہ کے حق میں انہوں نے بھی وہی بات کہی جو میں نے کہی تھی، کہا علی نے کہ کہا اسحاق بن سعید نے کہ محمد بن عمرو بہتر ہیں سہیل بن ابی صالح سے اور وہ میرے نزدیک عبدالرحمن بن حرمہ سے بھی درجہ میں اوپر ہیں یعنی بہتر، کہا علی بن مدینی نے پھر کہا میں نے یحییٰ سے کیا دیکھا تم نے عبدالرحمن بن حرمہ سے انہوں نے کہا اگرچہ میں تلحق کروں تو کر سکتا ہوں علی نے کہا کہ وہ تلحقین کیے جاتے تھے یحییٰ نے کہا ہاں، کہا علی بن مدینی نے اور روایت نہ کی یحییٰ نے شریک سے اور نہ ابوبکر بن عیاش سے اور نہ ربیع بن صبیح سے اور نہ مبارک بن فضالہ سے۔

کہا ابوعیسیٰ اور یحییٰ نے جو ان سے روایت لینا چھوڑ دیا تو اس نظر سے نہیں کہ وہ متہم بکذب تھے بلکہ اس نظر سے کہ ان کا حافظہ خوب نہ تھا اور نہ ذکر کیا گیا، یحییٰ بن سعید سے کہ ان کا قاعدہ تھا کہ جب آدمی ایک بار اپنے حفظ سے روایت کرے ایک طور پر اور دوسری بار اور طور سے تو اس کی کوئی روایت ثابت نہ جانتے تھے اور ان سے روایت لینا چھوڑ دیتے تھے اور جن لوگوں سے یحییٰ بن سعید قطان نے روایت لینا چھوڑ دیا ان سے عبداللہ بن مبارک اور وکیع بن جراح اور عبدالرحمن بن مہدی وغیرہ اور اماموں نے روایت کی ہے اور اسی طرح کلام کیا ہے بعض محدثین نے سہیل بن ابی صالح اور محمد بن اسحاق اور حماد بن سلمہ اور محمد بن عجلان اور ان کی مانند اور لوگوں میں ان کے قلت حافظہ کے سبب سے ان کی بعض روایتوں میں اور پھر ان سے روایت کی ائمہ حدیث نے۔

مترجم: خلاصہ یہ کہ مؤلف رحمہ اللہ نے اس طرف اشارہ کیا کہ روادعہ دو قسم ہیں، ایک وہ کہ متہم بکذب ہیں، ان سے تو روایت نہ لینا چاہیے اور دوسرے وہ کہ متہم بکذب نہیں ہیں، صدوق ہیں مگر ان کے حافظہ میں کچھ فرق ہے ان سے لوگوں نے روایت لی بھی ہے اور ان کا سوء حفظ بھی بیان کر دیا۔

قال المؤلف رحمہ اللہ:

روایت کی ہم سے حسن بن علی حلوانی نے انہوں نے علی بن مدینی سے کہ کہا سفیان بن عیینہ نے ہم سہیل بن صالح کو شبث

جانتے تھے، حدیث میں۔ روایت کی ہم سے ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا سفیان بن عیینہ نے محمد بن عجلان ثقہ تھے مامون تھے، حدیث میں اور کلام کیا یحییٰ بن سعید قطان نے ہمارے نزدیک محمد بن عجلان کی روایت میں جو انہوں نے سعید مقبری سے روایت کی ہے، چنانچہ روایت کی ہم سے ابو بکر بن علی بن عبد اللہ سے انہوں نے کہا کہ کہا یحییٰ بن سعید نے محمد بن عجلان کی حدیثیں سعید مقبری کی روایت سے بعض تو ایسی ہیں کہ محمد بن عجلان نے سعید سے روایت کی ہیں انہوں نے روایت کی ایک مرد سے انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے تو کہا محمد بن عجلان نے کہ دونوں قسم کی حدیثیں گڈ بڈ ہو گئیں تو میں نے دونوں حدیثوں کو مسند کر دیا سعید سے انہوں نے روایت کی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے۔

مترجم: غرض مؤلف کی یہ ہے کہ یحییٰ بن سعید قطان نے جو محمد بن عجلان پر طعن کیا سبب اس کا یہ تھا کہ انہوں نے کہا میرے پاس دو قسم کی حدیثیں تھیں، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی ایک میں فقط سعید کا واسطہ تھا، دوسری میں سعید اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے بیچ میں ایک اور راوی تھا اور جب وہ دونوں قسم مجھ پر مشتبہ ہو گئیں تو میں سب کو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے فقط بواسطہ سعید روایت کرنے لگا اس لیے آگے پھر مؤلف اسی کی تصریح فرماتے ہیں۔ اتنی

قال المؤلف:

غرض میرے نزدیک یحییٰ بن سعید کا طعن ابن عجلان پر اسی سبب سے ہوا اور باوصف اس کی روایت کی ہیں یحییٰ نے ابن عجلان سے بہت حدیثیں اور اسی طرح جس نے کلام کیا ہے ابی لیلیٰ میں تو فقط سوء حفظ کے سبب سے کہا علی نے کہ کہا یحییٰ بن سعید نے روایت کی شعبہ نے ابن ابی لیلیٰ سے انہوں نے اپنے بھائی سے جو عیسیٰ ہیں انہوں نے عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ سے انہوں نے ابو ایوب سے انہوں نے نبی ﷺ سے چھینک کے باب میں کہا یحییٰ نے کہ پھر ملا میں ابن ابی لیلیٰ سے تو روایت کی انہوں نے اپنے بھائی عیسیٰ سے انہوں نے عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ سے انہوں نے علی رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی کریم ﷺ سے کہا ابو عیسیٰ نے اور ابو لیلیٰ کی روایتوں میں اکثر ایسا ہوتا ہے کہ وہ کبھی روایت کرتے ہیں کبھی کچھ بغیر اسناد کے اور یہ فقط نقصان حافظہ کے سبب سے ہے اس لیے کہ اکثر سلف کے لوگ حدیث نہ لکھتے تھے اور جس نے لکھی تو بعد سماع لکھی۔

مترجم: غرض یہ کہ عدم کتابت حدیث موجب تھی ایسی خطاؤں کا جیسے ابن ابی لیلیٰ نے ایک برکی روایت میں ابو ایوب کا نام لیا ایک بار علی کا اور کتابت بھی کہیں ہوتی تھی تو بعد سماع کے۔

قال المؤلف اور سنا میں نے احمد بن حسن سے کہتے تھے سنا میں نے احمد بن حنبل سے کہتے تھے ابن ابی لیلیٰ ان میں ہیں جن کی روایت قابل احتجاج نہیں اور ایسا ہی ہے کلام ان علماء کا جنہوں نے کلام کیا ہے مجالد بن سعید اور عبد اللہ بن لہیعہ وغیرہا میں کہ کلام کیا انہوں نے ابن میں بسبب سوء حفظ کے اور بجهت کثرت خطا کے اور روایت کی ان لوگوں سے کتنے ہی اماموں نے غرض ایسے راوی جب منفرد ہوں کسی روایت کے ساتھ اور اس کا کوئی تابع نہ ہو تو وہ قابل احتجاج نہیں ایسا ہی کہا احمد بن حنبل نے کہ ابن ابی لیلیٰ کی روایت قابل احتجاج نہیں اور مراد اس سے وہی روایت ہے جو اکیلے ابن ابی لیلیٰ کی روایت کریں اور ان کا

متابع کوئی نہ ہو اور سب سے زیادہ وجہ ضعف اور عدم احتیاج کی اس کی روایت میں ہے جو اسناد یا دندرکے اور اسناد میں کچھ بڑھا دے یا گھٹا دے یا اسناد بدل دے یعنی ایک ہدیث کی اسناد دوسری میں لگا دے یا متن میں ایسا تغیر کر دے کہ جس کے معنوں میں فرق آجائے پس اس کی روایت ہرگز قابل احتیاج نہیں اور جو شخص اسناد کو برابر بیان کر دے اور اس کو یاد رکھے اور کسی ایسے لفظ میں تغیر کرے جس سے معنوں میں تغیر نہ آئے تو اہل علم کے نزدیک کچھ مضائقہ نہیں۔

مترجم: یہاں تصریح کی مؤلف رحمہ اللہ نے کہ روایت بالمعنی جائز ہے اور ایسے تغیر سے جس سے معنوں میں فرق نہ آئے روایت میں طعن نہیں وارد ہوتا تفصیل اس کی یہ ہے کہ راوی دو حال سے خالی نہیں نا واقف الفاظ کے بدلولات سے اور ان کے مقاصد سے اور خبر نہیں رکھتا ان کے معانی اور مہاں سے اور معرفت کامل نہیں اس کو مصادیق الفاظ کی پس جائز نہیں اس کو روایت بالمعنی بالاتفاق اور ضرور ہے اس کو کہ وہی لفظ کہے جو سنا ہے اور دوسرا وہ ہے کہ ان سب سے واقف ہے تو ایک گروہ اصحاب حدیث اور فقہ اور اصول کا اس طرف گیا ہے کہ اس کو بھی روایت بالمعنی جائز نہیں اور ابن سیرین اور ثعلب اور ابو بکر رازی حنفیہ سے اسی طرف گئے ہیں اور مروی ہے یہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور جائز کہا ہے بعض نے اس کے لیے روایت بالمعنی اور جمہور سلف و خلف نے کہ ائمہ اربعہ بھی اس میں ہیں اس کا جواز بیان فرمایا ہے اور مؤلف رحمہ اللہ کا بھی یہی قول ہے اور احوال صحابہ اور سلف میں غور کرنے سے اس کے جواز میں کسی طرح کا شک اور شبہ نہیں رہتا اس لیے کہ وہ قصہ واحدہ کو الفاظ مختلفہ میں روایت کرتے تھے اور اس مسئلہ خاص میں ایک حدیث مرفوعہ بھی وارد ہوئی ہے کہ ابن مندہ نے معرفۃ الصحابہ اور طبرانی نے کبیر میں عبد اللہ بن سلیمان بن اکثمہ لیثی سے روایت کی ہے کہ انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ میں آپ سے بہت سی حدیثیں سنتا ہوں اور یہ نہیں ہو سکتا کہ جیسے آسے سنوں ویسے ہی ادا کروں بلکہ اس میں کوئی حرف بڑھ جاتا ہے کوئی حرف گھٹ جاتا ہے سو فرمایا آپ نے کہ جب کسی حلال کو حرام نہ کر دو اور کسی حرام کو حلال نہ کر دو اور پہنچ جاؤ تم معنی کو تو کچھ مضائقہ نہیں یعنی ایسا تغیر جس سے معنوں میں فرق نہ آئے اور تحلیل حرام اور تحریم حلال لازم نہ آئے روایت میں کچھ قدح نہیں کرتا اور بیان کی گئی یہ روایت حسن سے نو انہوں نے کہا اگر یہ حدیث ان ہوتی تو ہم لوگ روایت ہی نہ کرتے اور استدلال کیا ہے امام شافعی رحمہ اللہ نے اس کے جواز پر انزل القرآن علی سبعة احرف واما تیسر منہ اور کہا کہ جب اللہ کی رحمت اور رافت کا تقاضا یہ ہوا کہ اپنی کتاب کو ساتھ لفظوں پر اتارا اور اس میں ایسا تغیر جائز رکھا کہ جس سے معنوں میں فرق نہ آئے تو غیر قرآن اس کے جواز کے لیے اولیٰ ہے اور یہی حق نے مکمل سے روایت کیا کہ انہوں نے کہا داخل ہوا میں اور ابوالا زہر وائلہ بن اسحق پر اور کہا جس نے کہ اے ابالاسقع ہم سے ایسی حدیث روایت کرو کہ نبی ﷺ سے تم نے سنی ہو اور نہ اس میں وہم ہو نہ زیادت نہ نسیان، سو انہوں نے کہا کہ تم میں سے کسی کو قرآن یاد ہے ہم نے کہا پڑھا تو ہے ہم نے قرآن مگر خوب یاد نہیں بلکہ بڑھا دیتے ہیں ہم کہیں واؤ کو کہیں الف کو اور کہیں گھٹا دیتے ہیں تب انہوں نے کہا کہ قرآن تمہارے درمیان لکھا ہوا موجود ہے اور اس کو تم یاد نہیں کر سکتے بلکہ تم کہتے ہو کہ ہم سے اس میں کچھ زیادت اور نقصان ہو جاتا ہے پھر بھلا حدیث کا حال دیکھو کہ وہ تو ہم نے سنی رسول اللہ ﷺ سے اور بعض حدیث ایک

بارسنی پس تم اسی کو کافی سمجھو کہ ہم روایت بالمعنی کرتے ہیں اور مدخل میں جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حدیفہ نے کہا ہم عرب لوگ ہیں پھر بدل دیتے ہیں ہم باتوں کو اور مقدم و مؤخر کر دیتے ہیں اور شعیب بن الحجاب سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا داخل ہوا میں اور عبدان حسن پر اور کہا ہم نے کہ اے ابوسعید آدمی ایک حدیث بیان کرتا ہے اور اس میں کچھ کمی بیشی ہو جاتی ہے انہوں نے کہا جو قصد ایسا کرے وہ کذب ہے اور جریر بن حازم نے کہا سنا میں نے حسن کو کہ وہ بہت حدیثیں بیان کرتے تھے کہ مضمون اس کا ایک ہوتا تھا اور کلام مختلف اور ابن عون نے کہا کہ حسن اور ابراہیم شععی روایت بالمعنی کیا کرتے تھے اور ابو اور یس نے کہا پوچھا ہم نے زہری سے تقدیم و تاخیر حدیث کو انہوں نے کہا یہ قرآن میں تو جائز ہے پھر حدیث میں کیوں روانہ ہوگی اور جب تو جائز ہے نہ مصنفات میں اگرچہ لفظ مغیر بالکل ہم معنی ہو قطعاً اور راوی بالمعنی کو ضرور ہے کہ آخر روایت میں کہہ دے کہ اسی کے مانند ہے یا شبیہ یا اشبہ الفاظ اور اکثر صحابہ رضی اللہ عنہ کا یہ قاعدہ تھا حالانکہ وہ سب سے زیادہ جاننے والے تھے معانی کلام کو اور اہل لسان تھے۔

چنانچہ ابن ماجہ اور حاکم اور احمد نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فاغر و رقت عینہ و انتفخت، پھر کہا کہ حضرت نے یہی فرمایا مثل اس کے یا مانند و شبیہ اس کے اور مسند دارمی وغیرہ میں ہے کہ ابو الدرداء رضی اللہ عنہ کی عادت تھی کہ وہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ روایت کرتے تھے اس کے بعد نحوہ اور شبہ کہتے تھے اور ابن ماجہ میں انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ روایت کی پھر گھبرائے اور کہا ایسا ہی ہے یا جیسا فرمایا ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے۔
انتهی کذا فی التدریب

کہا مؤلف رحمہ اللہ نے روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے عبد الرحمن بن مہدی سے انہوں نے معاویہ بن صالح سے انہوں نے علاء بن حارث سے انہوں نے مکحول سے انہوں نے وائلہ بن اسقع سے کہ کہا انہوں نے کافی ہے تم کو ہماری روایت بالمعنی اور روایت کی ہم سے یحییٰ بن موسیٰ نے عبد الرزاق سے انہوں نے معمر سے انہوں نے ایوب سے انہوں نے محمد بن سیرین سے کہ کہا محمد بن سیرین نے میں سنتا ہوں حدیث کو دس لفظوں مختلف سے کہ معنی اس کے ایک ہی ہوتے ہیں اور روایت کی ہم سے احمد بن منیع نے ان سے محمد بن عبد اللہ انصاری نے انہوں نے ابن عون سے کہا ابن عون نے کہ ابراہیم نخعی اور حسن اور شععی حدیثوں کو بالمعنی روایت کیا کرتے تھے اور قاسم بن محمد اور محمد بن سیرین اور رجاہ بن حیوۃ اعادہ حدیث کیا کرتے تھے انہیں حروف پر جن سے پہلے بیان کیا تھا۔ روایت کیا ہم سے علی بن خشرم نے ان سے حفص بن غیاث نے انہوں نے عاصم احوال سے کہا عاصم نے کہ کہا میں نے ابو عثمان نہدی سے کہ آپ ایک بار حدیث بیان کرتے ہیں پھر اسی کو دوسری بار اور طرح بیان کرتے ہیں تو انہوں نے کہا اختیار کر لو تم سماع اول کو۔ روایت کی ہم سے جارود نے ان سے وکیع نے ان سے ربیع بن صبیح نے ان سے حسن نے کہا حسن نے جب معنی حدیث ثابت ہوئی تو کافی ہے یعنی تتبع الفاظ ضروری نہیں۔ روایت کی ہم سے علی بن حجر نے ان سے عبد اللہ بن مبارک نے انہوں نے سیف سے کہ وہ بیٹے ہیں سلیمان کے کہا سیف نے سنا میں نے مجاہد سے کہ

حدیث میں تو چاہے تو کچھ گھٹا دے مگر بڑھامت یعنی گھٹانے میں کچھ نقصان نہیں کہ دوسرا راوی سے بیان کر دے گا یا تو ہی دوسرے وقت بیان کر سکتا ہے مگر اپنی طرف سے بڑھانے میں تو بڑا نقصان ہے۔

مترجم: اشارہ کیا مؤلف رحمہ اللہ نے اس روایت میں اس طرف کہ روایت کرنا بعض حدیث کا دون بعض جائز ہے یعنی ایک ہی حدیث میں سے راوی ایک ٹکڑا بیان کرے اور ایک نہیں اور اس میں کئی مذہب ہیں، محدثین کے بعض نے تو اس کو مطلقاً منع کیا ہے بناء علی منع الروایۃ بالمعنی اور بعض نے اس کو ناجائز کہا ہے اگرچہ روایت بالمعنی ان کے نزدیک جائز ہے مگر عدم جواز کے اس وقت قائل ہوئے ہیں کہ اس روایت کو اسی راوی نے یا کسی اور نے قبل اس کے تمامہ بیان نہ کیا ہو اور اگر ایک بار اس نے یا اور کسی راوی نے پورا بیان کر دیا ہے تو رواء ہے کہ پھر دوبارہ اس کا ایک ٹکڑا بیان کریں اور بعض نے مطلقاً جائز رکھا ہے مگر صحیح یہ ہے کہ اس میں تفصیل ہے اور عارف حدیث کو روایت بعض کی اور ترک بعض کا روا ہے جب خبر متروک غیر متعلق بجز مردی ہو اور خبر متروک اور خبر مردی میں ایسا علاقہ نہ ہو کہ جز متروک کے ترک سے اختلال معنی کا لازم آئے مثلاً جزء متروک استثناء ہو یا غایت ہو یا شرط ہو غرض اس کے ترک سے دلالت مردی میں کچھ فرق نہ آئے تو حذف اس کا جائز ہے اور جواز اس کا بدیہی ہے جیسے اس کے غلام میں عدم جواز ضروری ہے اور اسی طرح تفتیح حدیث کے ابواب متفرقہ میں جیسے محدثین ہا باب ہے اقرب الی الصواب ہے کذا فی التہذیب ابنتی ما قال المترجم

قال المؤلف رحمہ اللہ:

روایت کی ہم سے ابوعمار حسین بن حریش نے ان سے زید بن حباب نے انہوں نے ایک مرد سے کہہا اس نے کہ نکلے ہماری طرف سفیان ثوری اور کہا اگر میں تم سے کہوں جیسا میں نے سنا ہے یعنی وہیسا بیان کرتا ہوں تو ہرگز تم سچ نہ جانو حقیقت میں وہ اس کے معنی ہیں۔ روایت کی ہم سے حسین بن ہریش نے کہا میں نے وکیع سے کہتے تھے کہ اگر معنی وسعت نہ ہوتی تو لوگ ہلاک ہو جاتے یعنی سد باب روایت لازم آتا اور علم منقول بالکل اٹھ جاتا اور تفاضل علماء کا حفظ و اتقان اور تثبت عند السماع کی جہت سے ہے اگرچہ اکثر ائمہ باوجود حفظ کے خطا اور غلط سے نہیں بچتے۔

روایت کی ہم سے محمد بن حمید رازی نے انہوں نے جریر سے انہوں نے عمارہ بن قعقاع سے انہوں نے کہا کہ مجھ سے ابراہیم نخعی رحمہ اللہ نے جب روایت کرے تو تو روایت کر ابو زرہ سے جو بیٹے ہیں عمرو بن جریر کے اس لیے کہ انہوں نے مجھ سے ایک ہدیث بیان کی پھر پوچھی میں نے ان سے دو برس بعد تو برابر بیان کر دی انہوں نے سفیان سے اور نہ گھٹایا اس میں سے ایک حرف روایت کی ہم سے ابو حفص عمرو بن علی نے انہوں نے یحییٰ بن سعید قطان سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے منصور سے کہا منصور نے کہہا میں نے ابراہیم سے سالم بن ابی الجعد کی حدیث تم سے زیادہ پوری کیوں نہیں ہوتی انہوں نے کہا اس لیے کہ وہ لکھتے تھے۔

روایت کی ہم سے عبد الجبار نے انہوں نے سفیان سے کہا کہ کہا مجھ سے عبد الملک بن عمیر نے کہ میں جب حدیث لیتا ہوں

تو اس میں سے ایک حرف نہیں چھوڑتا۔ روایت کی ہم سے حسین بن مہدی نے انہوں نے عبدالرزاق سے انہوں نے معمر سے کہا کہ کہا قنادہ نے نہیں سنی میرے کانوں نے کوئی بات کی یاد نہ رکھا ہوا اس کو میرے دل نے روایت کی ہم سے سعید بن عبدالرحمن مخزومی نے انہوں نے سفیان بن عیینہ سے انہوں نے عمرو بن دینار سے کہا انہوں نے کسی کو نہ دیکھا میں نے خوب بیان کرنے والا حدیث کا زہری سے روایت کی ہم سے ابراہیم بن سعید جو ہری نے انہوں نے سفیان بن عیینہ سے کہا کہ ایوب سختیانی نے میں کسی کو اہل مدینہ سے علم حدیث میں بعد زہری کے یحییٰ بن کثیر سے بڑھ کر نہیں جانتا۔ روایت کی ہم سے محمد بن اسماعیل نے انہوں نے سلیمان بن حرب سے انہوں نے حماد بن زید سے کہا انہوں نے ابن عون بدیث بیان کرتے تھے پھر جب میں ان سے بروایت ایوب اس کے خلاف بیان کرتا تھا وہ اپنی روایت چھوڑ دیتے تھے اور میں کہتا تھا کہ تم نے تو یوں ہی سنی ہے تو وہ کہتے تھے کہ ایوب ہم سب سے زیادہ جانتے والے تھے، محمد بن سیرین کی حدیث کو روایت کو روایت کی ہم سے ابوبکر نے انہوں نے علی بن عبداللہ سے کہا انہوں نے کہا یحییٰ بن سعید سے کہ ہشام دستوائی اور مسعر میں کون زیادہ ثبت ہے تو انہوں نے کہا مسعر سب لوگوں سے زیادہ ثبت ہیں۔

روایت کی ہم سے ابوبکر عبدالقدوس بن محمد نے اور روایت کی مجھ سے ابوالولید نے کہا میں نے حماد بن زید سے کہتے تھے شعبہ نے مجھ سے جس روایت میں خلاف کیا میں نے اس کو چھوڑ دیا یعنی شعبہ کے اعتماد پر کہا ابوبکر نے اور روایت کی مجھ سے ابوالولید نے کہا مجھ سے حماد بن سلمہ نے کہ اگر تو حدیث کا ارادہ رکھتا ہے تو لازم کر صحبت شعبہ کی۔۔۔ یٰت کی ہم سے عبدحمید نے انہوں نے ابوداؤد سے کہا کہ کہا شعبہ نے نہیں لی میں نے کسی سے کہ نہ گیا ہوں میں اس کے پاس ایک بار سے زیادہ اور نہیں لیں ہم میں نے کسی سے دس حدیثیں کہ نہ گیا ہوں میں اس کی خدمت میں دس بار سے زیادہ اور جس سے لیں میں نے پچاس حدیثیں حاضر ہوا میں اس کے پاس پچاس بار سے زیادہ اور جس سے لیں میں نے سو حدیثیں اس کے پاس گیا میں سو بار سے زیادہ مگر جہاں کوئی بارتی سے میں نے یہ حدیثیں سنی تھیں اور پھر دوبارہ جو گیا میں ان کے پاس تو وہ انتقال کر چکے۔

(قول المترجم) اور یہ نہایت قدر دانی تھی حدیث کی انتہی۔

روایت کی ہم سے محمد بن اسماعیل نے عبداللہ بن اسود سے انہوں نے ابن مہدی سے کہ میں نے سفیان سیکھتے تھے کہ شعبہ امیر المؤمنین ہیں حدیث کے۔

روایت کی ہم سے ابوبکر نے انہوں نے علی بن عبداللہ سے انہوں نے کہا میں نے یحییٰ بن سعید سے کہتے تھے کوئی زیادہ پیارا نہیں مجھے شعبہ سے اور میرے نزدیک ان کے برابر کوئی نہیں اور جب سفیان ان کا خلاف کرتے ہیں تو سفیان کے قول پر اعتماد کرتا ہوں اور کہا میں نے یحییٰ سے کون ان دونوں میں طویل حدیث کو خوب یاد رکھنے والا ہے سفیان یا شعبہ تو انہوں نے کہا شعبہ زیادہ قوی تھے اس بارے میں اور کہا یحییٰ بن سعید نے شعبہ سب سے زیادہ واقف تھے احوال رجال سے اور خوب جانتے تھے کہ یہ فلاں سے مروی ہے اور اس نے فلاں سے روایت کیا ہے اور سفیان صاحب ابواب تھے، روایت کی ہم سے ابوعمار حسین بن

حریث نے کہا سنا میں نے وکیع سے کہتے تھے کہ..... سفیان مجھ سے زیادہ حافظہ رکھتے ہیں اور جب میں نے کسی حدیث کو سفیان سے پوچھا تو انہوں نے ویسے ہی بیان کی جیسے ان کے شیخ نے مجھ سے بیان کی تھی اور سنا میں نے اسحاق بن موسیٰ انصاری سے کہا سنا میں نے معن بن عیسیٰ سے کہتے تھے مالک بن انس تشدد رکھتے تھے یعنی احتیاط کرتے تھے یہ اور تے کی مانند اور اس کے یعنی اتنی بھی تحقیقات چھوڑتے نہ تھے روایت کی ہم سے ابو موسیٰ نے انہوں نے ابراہیم بن عبد اللہ بن قریم انصاری سے جو قاضی تھے مدینہ کے کہا کہ گزرے مالک بن انس رضی اللہ عنہ ابی حازم پر اور وہ بیٹھے حدیث بیان کر رہے تھے، پس نہ ٹھہرے امام مالک اور چلے گئے لوگوں نے اس کا سبب پوچھا تو کہا کہ وہاں بیٹھنے کی جگہ نہ تھی اور کمروہ جانا میں نے کہ لوں میں حدیث رسول اللہ ﷺ کی کھڑے کھڑے۔

مترجم: اشارہ کیا مؤلف رحمہ اللہ نے اس روایت سے آداب محدث کی طرف جو اس کو طلب حدیث اور اخذ روایت کے وقت ضرور ہیں، اسی میں سے ہے بیٹھ کر سماع کرنا حدیث کا اس لیے کہ کھڑے ہونے میں بخوبی تہیظ اور حفظ اور قدرت کا ملہ سماع پر نہیں ہوتی اور اخلاص نیت اللہ کے واسطے اس کی طلب میں اس لیے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو کسی ایسے علم کو سیکھے کہ جس سے طلب کی جاتی ہے رضا مندی اللہ کی اور نہ سیکھے اس کو گمراہی لیے کہ پائے وہ کوئی چیز دنیا کی نہ پائے گا وہ ہرگز بوجہ نیت خالصہ کی یہ ہے جو مروی ہوئی عمرو بن نجید سے کہ انہوں نے کہا انہوں نے پوچھا ابو جعفر بن حمدان سے کہ میں کس نیت سے حدیث لکھوں انہوں نے کہا تم جانتے نہیں کہ صالحین کے ذکر کے وقت رحمت اترتی ہے انہوں نے کہا ہاں ابو جعفر نے کہا پھر رسول اللہ ﷺ تو سردار ہیں، سب نیکیوں کے اور ضرور ہے طلب تو شوق اور تسدید اور تیسیر کی اللہ جل جلالہ سے اور ضرور ہے استعمال اخلاق جمیلہ اور عادات رضیہ اور خصائل، یہ سب کا اور ضرور ہے افرار جہد اس کی اور تحصیل میں اور غنیمت جانا اس کے امکان، چنانچہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حریص رہ اس کی طلب پر جو تجھے نفع دے اور اللہ سے مدد مانگ اور عاجز مت ہو اور پہلے سماع کرے اپنے ارنج شیوخ بلد سے اسناد اور علما شہرہ اور دینا اور جب ان سے فارغ ہو تو سائر بلدان کو رحلت کرے اور ہر جگہ اسانید عالیہ طلب کرے اور نقاء حفاظ اور ان کے مذاکرہ اور استفادہ پر حریص رہے چنانچہ جابر رضی اللہ عنہ کی رحلت مدینہ سے شام تک ایک حدیث کے لیے مشہور ہے اور حضرت موسیٰ رضی اللہ عنہ کی رحلت حضرت

۱۔ ذکر تو عبادت ہے زبان کی اس نیت سے تو عبادت غیر کی ہوگی، رسول اللہ ﷺ کی عبادت بھی شرک ہے، بندہ کے نام یا کلام سے اگر تبرک چاہے تو بغیر اس لحاظ کے اللہ تعالیٰ کے دین سیکھنے میں اس کی رضا مندی ہے اور کسی نیت سے نہ چاہے بندہ کے نام اور کلام بڑھنے سے خوف ہے کہ اور عمل بھی ضائع ہوگا جب اس میں تبرک چاہے جیسے اللہ کا نام یا کلام پڑھنا بڑا عبادت ہے ولہذا ذکر اللہ اکبر یہاں سے حکم ختم صحیح بخاری کا جو بلیات میں مروی ہے یا بعضے جو شامک و قصائد کے وظیفہ کرتے ہیں معلوم ہوا کہ یہ غلطی ہے بعضے برے مولویوں کی غرض کہ اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے اللہ اکبر، جیسے جہد رکوع طواف اعتکاف صوم عبادت ہیں، اسی طرح نام و کلام پڑھنا ذکر سے بڑھ کر عبادت ہے، اور سب عبادات خالص اللہ کے لیے چاہئیں، مالک نے کہا اللہ سے سوال بغیر اس کے نام و صفات کے نہ چاہیے۔ ۱۲۔ عبد اللہ بن عبد اللہ غزنوی رحمہ اللہ۔

خضر علیہ السلام کی طلب میں حصول علم کے لیے قرآن میں مذکور ہے۔ ابراہیم ادہم نے کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ دفع کرتا ہے بلا کو اس امت سے اصحاب حدیث کے سفر اور نہایت حرص علم کے باعث نہ ہو اس کے تساہل کے قتل حدیث میں کہ متروک ہو جائیں اس سے بعض شروط قتل کی اور یہ بھی ضرور ہے کہ احادیث عبادات اور فضائل اعمال کی جو سنے اس پر کچھ عمل بھی کرے کہ یہ زکوٰۃ ہے ان حدیثوں کی اور سب سے ان کے یاد رہنے کا۔

بشر حافی رحمہ اللہ نے کہا ہے کہ اے اصحاب حدیث ادا کرو زکوٰۃ حدیث کی عمل کرو دو سو حدیث میں سے پانچ حدیث پر یعنی جیسے دو سو درہم میں پانچ درہم زکوٰۃ واجب ہوتی ہے ایسے ہی دو سو حدیثوں سے پانچ پر تو عمل کرو اور احمد بن حنبل سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا نہ لکھی میں نے کوئی حدیث کہ عمل نہ کیا اس پر یہاں تک کہ پہنچا مجھ کو حجامت کی نبی ﷺ کی ابو طیبہ نے اور عنایت کیا آپ ﷺ نے ان کو ایک دینار سو میں نے بھی حجامت کروائی اور حجام کو ایک دینار دیا اور حجامت سے مراد پچھنے لگانا ہے اور ضرور ہے طالب حدیثوں کو کہ تعظیم کرے اپنے شیخ کی اور جس سے حدیث سنے اس لیے کہ اس میں اجلال ہے علم کا اور سب سے اس سے منتفع ہونے کا چنانچہ مغیرہ سے مذکور ہے کہ ہم ابراہیم اپنے شیخ سے ڈرتے تھے جیسے کوئی حاکم سے ڈرتا ہے اور بخاری نے کہا ہم نے یحییٰ بن معین سے بڑھ کر کسی کو نہ دیکھا کہ تعظیم کرتا ہو محدثین کی اور حدیث میں ہے تو اضعوا لمن تعلمون منہ رواہ البیہقی مرفوعاً من حدیث ابی ہریرۃ وضعفہ وقال الصحیح وقفہ علی عمر اور اعتقاد کرے جلالت شیخ کا اور کے رجحان کا غیر پر اور طالب رہے اس کی رضا کا اور زیادہ طلب نہ کرے اس سے کہ تھکا کرے اس کو بلکہ قناعت کرے اس پر جتنا وہ روایت کرے اس سے اور اپنے شیخ سے مشورہ لے اپنے امور میں اور شیخ کو ضرور ہے کہ خیر خواہی اور بذل نصیح کرے اس کے واسطے اور جب فارغ ہو جائے تلمیذ اس کا اس کی روایت کے سماع سے تو ضرور ہے شیخ کو کہ اپنے سے اکمل کی طرف ہدایت کرے تاکہ علم طلبہ کا کامل ہو اور افادہ نشر احادیث کا کامل ہو اور حیا اور کبر ہرگز مانع نہ ہو اس کو علم کے طلب کرنے سے اور تلمذ سے اس شخص کے جو کم ہونب اور عمر وغیرہ میں اس لیے کہ مجاہد سے مروی ہے کہ علم حاصل نہیں کرتا حیا کرنے والا نہ متکبر اور صبر کرے جفائے شیخ پر اور اعتناء کرے ہم ضروری کے ساتھ اور فکر و غور نہ کرے استکثار پر اور لکھے اور سماع کرے کتاب و خبر کو بالاستیعاب اور انتخاب کا ارادہ نہ کرے۔ خلاصہ مافی التدریب انتھی ما قال المترجم

قال المؤلف:

روایت کی ہم سے ابو بکر نے انہوں نے علی بن عبد اللہ سے کہا یحییٰ بن سعید نے مالک کی روایت جو سعید بن مسیب سے مروی ہے مجھے زیادہ پیاری ہے اس سے جو بواسطہ سفیان ثوری کے ابراہیم نخعی سے مروی ہے پھر کہا یحییٰ بن قوم میں کوئی شخص حدیث میں زیادہ معتبر نہیں مالک بن انس رحمہ اللہ سے اور مالک امام تھے حدیث میں، سنا میں نے احمد بن حسن سے کہتے تھے سنا میں نے احمد بن حنبل سے کہ کہتے تھے نہیں دیکھا میں نے کسی کو یحییٰ بن سعید قطان کے برابر اور کہا احمد بن حسن نے کسی نے پوچھا احمد بن حنبل سے کج اور عبد الرحمن بن مہدی کو تو انہوں نے فرمایا کہ کج اکبر ہیں قلب میں اور عبد الرحمن امام ہیں، سنا

میں نے محمد بن عمرو بن بہان بن صفوان ثقفی بصری سے کہتے تھے، سنائیں نے علی بن مدینی کو کہتے تھے اگر میں چاہوں تو قسم کھا سکتا ہوں رکن اور مقام کے بیچ میں کسی کو نہ دیکھا میں نے علم میں زیادہ عبد الرحمن بن مہدی سے کہا ابو عیسیٰ نے اور کلام اس مقام میں اور روایت اہل علم سے بہت ہے اور بیان کیا ہم نے کچھ تھوڑا سا اس میں سے بطور اختصار کے تاکہ استدلال کیا جائے اس سے منازل علماء اور تفاضل فضلاء پر کہ بعض ان میں بعض سے افضل تھے حفظ و اتقان میں اور جس میں کلام کیا ہے، علماء نے تو کس وجہ سے کلام کیا ہے۔

مترجم: غرض یہ کہ یہاں تک احوال تھے رجال کے خواہ ثقہ ہوں یا ضعیف اور ضعف ان کا سوء حفظ کے سبب سے ہو یا اس کے سوا اور سبب سے اور اس کو اصطلاح محدثین میں جرح و تعدیل کہتے ہیں اور تفصیل اس کی اور کتب مطولہ میں اس فن کی موجود ہے اور جزو اعظم ہے فن حدیث کا کہ معلوم ہوتا ہے اسی حال قوت و ضعف روایات کا اور وجوہ ترجیح بعض کے بعض پر اور وثوق عدم وثوق احادیث کا۔ انتہی ماقال المترجم

کہا مؤلف نے اور قراءت عالم کے سامنے جب اس کو حفظ ہو جو چیز کہ پڑھی جاتی ہے یا حفظ نہ ہو تو اس کے اصل کو دیکھ رہا ہو یعنی جس کی نقل پڑھی جاتی ہے صحیح ہے نزدیک اہل حدیث کے چنانچہ روایت کی ہم سے حسین بن مہدی بصری نے انہوں نے عبد الرزاق سے انہوں نے ابن جریج سے کہا کہ پڑھائیں عطاء بن ابی رباح کے آگے اور ان سے کہا کہ میں اس کو کیونکر روایت کروں انہوں نے کہا کہ روایت کی ہم سے اس کی عطاء بن ابی رباح نے اور روایت کی ہم سے سوید بن نصر نے ان سے علی بن حصین نے ان سے ابی عصمہ نے انہوں نے یزید نخعی سے انہوں نے عکرمہ سے کہ چند لوگ ابن عباس کے پاس آئے اہل طائف سے ایک کتاب لے کر ان کی کتابوں میں، سوا بن عباس پڑھنے لگے ان پر بہ تقدم و تاخیر اور کہا انہوں نے: میں تو بھائی اس مصیبت سے عاجز آ گیا سو تم لوگ میرے آگے پڑھو کہ میرا قراءت ایسا ہے جیسا میرا پڑھنا تمہارے آگے۔ اور روایت کی ہم سے سوید نے ان سے علی بن حصین بن واقد نے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے منصور بن معتمر سے کہا کہ جب دی کتاب آدمی نے انہی دوسرے کو اور کہا کہ مجھ سے روایت کر اس کو تو اسے جائز ہے کہ اس سے روایت کرے اور سنائیں نے محمد بن اسماعیل سے کہتے تھے پوچھا میں نے ابو عاصم نبیل سے ایک حدیث تو کہا انہوں نے تم پڑھ جاؤ اس حدیث کو میرے آگے تو میں نے چاہا کہ وہی پڑھیں میرے آگے تو انہوں نے کہا تم شیخ کے آگے تمیز کا پڑھنا روا نہیں رکھتے حالانکہ سفیان ثوری اور مالک بن انس اس کو روا رکھتے تھے۔ روایت کی ہم سے احمد بن حسن نے ان سے یحییٰ بن سلیمان جعفی مصری نے کہا کہ کہا عبد اللہ بن وہب نے جس روایت میں حدیث کہوں اس کو جان لو کہ میں نے لوگوں کے ساتھ سنی ہے اور جس میں حدیث کہوں اس کو جان لو کہ میں نے اکیلے سنی ہے اور جس میں اخبار کہوں اس کو جان لو کہ استاذ پر پڑھی گئی ہے اور میں بھی حاضر تھا اور جس میں اخبار نہی کہوں اسے جان لو کہ میں نے اکیلے استاذ کے آگے پڑھی ہے اور سنا میں نے ابو موسیٰ محمد بن ثنیٰ سے کہتے تھے سنائیں نے یحییٰ بن سعید قطان سے کہتے تھے۔ حدیث اور اخبار نالیک ہی ہے۔

کہا ابو عیسیٰ نے کہ ہم ابو مصعب مدینی کے پاس تھے کہ ان کے آگے پڑھی گئیں بعض حدیثیں ان کی سویں نے ان سے

پوچھا کہ ہم کیونکر اس کو روایت کریں انہوں نے کہا کہ کہو حدیث بیان کی ابو مصعب نے کہا ابو یسیٰ نے اور جائز رکھا ہے بعض اہل علم نے اجازت کو کہ جب اجازت دی کسی عالم نے کسی کو کہ روایت کرے اس کی طرف سے کسی حدیث کو تو اسے جائز ہے کہ اس کی طرف سے روایت کرے روایت کی ہم سے محمود بن غیلان نے ان سے وکیع نے ان سے عمران بن ہدیر نے ان سے ابو مجلز نے ان سے بشیر بن نہیک نے کہا انہوں نے کہ لکھی میں نے ایک کتاب میں روایتیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی اور کہا میں ان سے کہ روایت کروں میں اسے آپ سے انہوں نے کہا ہاں!

روایت کی ہم سے محمد بن اسماعیل واسطی نے ان سے محمد بن حسن نے کہ عوف اعرابی نے کہا کہ ایک مرد نے کہا حسن سے میرے نزدیک آپ کی چند حدیثیں ہیں، میں ان کو روایت کروں انہوں نے فرمایا کہ ہاں کہا ابو یسیٰ نے اور محمد بن حسن معروف محبوب بن الحسن ہیں اور روایت کی ہے ان سے کئی ائمہ نے۔ روایت کی ہم سے جارد بن معاذ نے انہوں نے انس سے انہوں نے عید اللہ بن عمرو سے کہا عبید اللہ نے کہ آیا میں زہری کے پاس ایک کتاب لے کر اور میں نے کہا یہ آپ کی حدیثیں ہیں انہیں میں آپ سے روایت کروں انہوں نے کہا ہاں۔ روایت کی ہم سے ابوبکر نے انہوں نے علی بن عبد اللہ سے انہوں نے یحییٰ سے جو بیٹے ہیں سعید کے کہا کہ آئے ابن جریج ہشام بن عروہ کے پاس ایک کتاب لے کر اور کہا کہ آپ کی حدیثیں ہیں میں آپ سے اس کو روایت کروں انہوں نے کہا کہ ہاں کہا یحییٰ نے کہ میں نے اپنے دل میں کہا میں نہیں جانتا کہ کون سا امر بہتر ہے یعنی قراءت یا اجازت اور کہا علی نے کہ پوچھا میں نے یحییٰ بن سعید سے ابن جریج کی حدیثوں کو جو وہ عطاء خراسانی سے روایت کرتے ہیں کہا کہ ضعیف ہیں میں نے کہا کہ وہ تو کہتے ہیں کہ خبر دی مجھ کو عطاء نے کہا ان کا خبر فی کہنا کچھ نہیں اس لیے کہ عطاء نے ان کو فقط کتاب دے دی تھی۔

مترجم: یہاں مؤلف رحمہ اللہ نے اخذ روایت کے طریقے بیان کیے اور ان میں سے کئی طرق ذکر کیے۔ اول یہ کہ شاگرد کتاب لے کر پڑھے اور استاد نے حفظ سے یا اصل دیکھتا جائے۔ ثانی یہ کہ استاد کسی کو کتاب دے دے اور کہے کہ مجھ سے روایت کر یہ میرے مرویات ہیں جیسے منصور بن معتمر نے کہا، ثالث یہ کہ اجازت دے کوئی استاد کہ ہماری مرویات کو روایت کر، رابع یہ کہ شاگرد ایک کتاب لائے اور کہے کہ یہ تمہاری حدیثیں ہیں اور شیخ ان کی روایت کی اجازت دے، خامس یہ کہ کتاب نہ لائے بلکہ یونہی کہے کہ چند حدیثیں آپ کی میرے پاس ہیں اور شیخ اس کی اجازت دے۔

اب سنو کہ سورت اول کو محدثین عرض کہتے ہیں اس لیے کہ قاری مایقراء کو شیخ پر عرض کرتا ہے جیسا کہ قرآن مقرر پر عرض کیا جاتا ہے اور برابر ہے کہ تو خود پڑھے یا اور کوئی شاگرد پڑھے شیخ پر اور تو بھی سنتا ہو، غرض قائل ہوئے ہیں جواز و صحت عرض کے اصحاب میں سے انس اور ابن عباس اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما اور تابعین سے ابن مسیب اور ابوسلمہ اور قاسم بن محمد اور سالم بن عبد اللہ اور خارجہ بن زید اور سلیمان بن یسار اور ابن ہرمرز اور عطاء اور نافع اور عروہ اور شععی اور زہری اور کحول اور حسن اور منصور اور ایوب اور ائمہ سے ابن جریج اور ثوری اور ابن ابی ذئب اور شعبہ اور ائمہ اربعہ اور ابن مہدی اور شریک اور لیث اور ابو عبیدہ اور بخاری اور

ان کے سوا اور بہت سے محدثین اور اس میں اختلاف ہے علماء کا کہ عرض اس کے برابر ہے جس کا لفظ شیخ سے سماع ہے یا عرض راجح ہے یا مرجوح، سواول یعنی مساوات مروی ہے مالک سے اور ان کے اشیاء اور اصحاب اور معظم علمائے حجاز اور کوفہ اور بخاری وغیرہم سے اور حکایت کیا ہے اس کو راہ مہر مزی نے علی بن طالب سے اور ابن عباس سے چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ قراءت عالم پر بمنزلہ سماع کے ہے اس سے اور ابن عباس کا کہ پڑھو تو مجھ سے کہ تمہارا پڑھنا میرے آگے ایسا ہے جیسا میرا پڑھنا تمہارا ہے آگے رواہ البیہقی فی المدخل وحکاہ ابو بکر الصیر فی عن الشافعی رحمہ اللہ۔

اور دوسرا مذہب یعنی عرض راجح ہے سماع سے مروی ہے ابو حنیفہ سے اور ابن ابی ذئب وغیرہما سے اور وہی مروی ہے امام مالک سے روایت کیا اس کو دارقطنی نے اور ابن فارس اور خطیب نے اور مذہب تیسرا یعنی راجح ہونا سماع ہر مروی ہے۔ جمہور اہل مشرق سے اور تدریب میں اس کو صحیح کہا ہے اور صورت ثانی کو جس میں استاد کتاب دے دے محدثین مناوہ کہتے ہیں اصل اس میں روایت بخاری ہے جس کو تعلیقاً کتاب العلم میں ایراد کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک امیر سریہ کو ایک خط دے دیا اور کہا کہ فلاں مقام پر پہنچ کر اس کی لوگوں کو اطلاع دینا۔ (الحديث) اور مناوہ دوسم ہے ایک قرون باجازت اور دوسرے مجرد عن الاجازت اور اس کی کئی صورتیں ہیں کہ مذکور ہیں، مطولات میں اور باقی تین صورتیں مؤلف رحمہ اللہ نے اجازت کی لکھی ہیں اور اجازت کی نو صورتیں ہیں کہ بیان کیں ہم نے بعض ان میں سے ارشاد اہل توحید میں جو مقدمہ ہے ترجمہ ترمذی کا..... فمن شاء فليرجع اليه کہا ابو عیسیٰ نے اور حدیث جب مرسل ہو تو اکثر اہل حدیث کے نزدیک صحیح نہیں اور ضعیف کہا ہے اس کو کئی لوگوں نے چنانچہ روایت کی ہم سے علی بن حجر نے انہوں نے بقیہ بن ولید سے انہوں نے عقبہ بن ابی حکیم سے کہا عقبہ نے کہ سنا زہری نے اسحاق بن عبد اللہ بن ابی فروہ کو کہ وہ کہہ رہے تھے قال رسول اللہ ﷺ تو زہری نے کہا اللہ کی مارتجہ پر اے ابن ابی فروہ کہ تو ایسی حدیثیں لاتا ہے ہمارے پاس جس کی مہار اور لگام نہیں ہوتی یعنی سند معتمد علیہ نہیں ہوتی اور روایت کی ہم سے ابو بکر نے انہوں نے علی بن عبد اللہ سے کہا یحییٰ بن سعید نے مراسلات مجاہد کی میرے نزدیک بہت اچھی ہیں عطاء بن ابی رباح کی مراسلات سے اس لیے کہ عطاء ہر قسم کی حدیثوں کو مرسل روایت کرتے تھے اور کہا اس نے کہا یحییٰ نے مراسلات سعید بن جبیر کی مجھے بہت اچھی معلوم ہوتی ہیں، عطاء کی مراسلات سے اور کہا علی نے کہ کہا میں نے یحییٰ سے مراسلات مجاہد کی تمہارے نزدیک بہتر ہیں یا طاؤس کی انہوں نے کہا بہت قریب قریب ہیں دونوں، کہا علی نے اور سنا میں نے یحییٰ بن سعید سے کہتے تھے مراسلات ابی اسحق کی نزدیک میرے لاشئ محض ہیں یعنی غیر معتبر ہیں اور اعش اور تبی اور یحییٰ بن ابی کثیر کی اور مراسلات ابن عیینہ کی مثل ہوا کے ہیں یعنی غیر معتبر پھر کہا قسم ہے اللہ کی اور سفیان بن سعد کی مراسلات بھی ایسی ہیں اور کہا میں نے یحییٰ سے مراسلات مالک کی انہوں نے کہا یہ میرے نزدیک بہتر ہیں پھر کہا یحییٰ نے لوگوں میں کسی کی حدیث صحیح تر نہیں امام مالک سے روایت کی ہم سے سوار بن عبد اللہ العنبر ی نے کہا انہوں نے کہا سنا میں نے یحییٰ بن سعید کو کہ کہتے تھے حسن بصری نے جس حدیث میں کہا قال قال رسول اللہ ﷺ ضرور پائی ہم نے اس کی کوئی اصل سوا ایک یا دو حدیثوں کے، کہا ابو عیسیٰ رحمہ اللہ نے اور جن بزرگوں نے مرسل کو ضعیف

اس لیے کہا ہے کہ احتمال ہے کہ اس میں ائمہ ثقافت نے اس کو غیر ثقہ سے لیا ہو اس لیے کہ کلام کیا ہے حسن بصری نے معبد جہنی میں اور پھر ان سے روایت بھی کی چنانچہ روایت کی ہم سے بشر بن معاذ بصری نے انہوں نے مرحوم بن عبد العزیز عطاء سے انہوں نے اپنے باپ اور چچا سے دونوں نے کہا سنا ہم نے حسن بصری سے کہ فرماتے تھے دور رہو معبد جہنی سے کہ وہ ضال اور مضل ہے کہا ابو عیسیٰ نے اور مروی ہے شععی سے انہوں نے کہا روایت کی ہم سے حارث اعور نے اور وکذاب تھا۔ یعنی رافضی مترجم: معبد جہنی وہ شخص ہے کہ جس نے پہلے تقدیر کا انکار کیا اور منسوب تھا رافضی کی طرف اور غیبت رئیس تھا قدریہ کا جو جو ہیں اس امت کے۔

کہا مؤلف نے اور سنا میں نے محمد بن بشار سے انہوں نے کہا عبد الرحمن بن مہدی کہتے تھے تم تعجب نہیں کرتے ہوسفیان بن عیینہ پر کہ میں نے چھوڑ دیا جابر جعفی کو بہ سبب اس قول کے جو ان سے حکایت کیا جاتا ہے ہزار حدیث سے زیادہ میں یعنی ہزار حدیث سے زیادہ جو ان سے مروی تھیں چھوڑ دیں اور پھر ان سے روایت کرتے تھے کہا محمد بن بشار نے اور چھوڑ دی عبد الرحمن بن مہدی نے حدیث جابر جعفی کی اور احتجاج بھی کیا ہے بعض علماء نے مراسل سے۔

مترجم: مرسل وہ حدیث ہے جس میں تابعی کہے قال رسول اللہ ﷺ اور حضرت کے اور اس کے درمیان ایک راوی چھوٹ گیا ہو یعنی صحابی اور بعضوں نے کہا جس میں دور راوی متروک ہوئے وہ بھی مرسل ہے اور وہ ایک قسم - ضعیف حدیثوں میں سے جمہوریہ محدثین کے نزدیک - اور اکثر فقہاء اور اصولیوں کے نزدیک اور مالک اور ابو حنیفہ اور احمد نے کہا ہے کہ وہ صحیح ہے اور بعضوں نے کہا صحیح مراسل سے وہ مراسل مراد ہیں جو قرون ثلاثہ مشہور بالخیر سے ارسال کی گئی ہوں اس لیے کہ بعد ان زمانوں کے خبر ہے افشائے کذب کی اور ابن جریر نے کہا اجماع ہے تابعین کا قبول مراسل پر اور کسی کا انکار اس پر مذکور نہیں اور نہ کسی نے ائمہ سے اس پر انکار کیا ہے دوسری صدی تک۔

قال المؤلف:

روایت کی ہم سے ابو عبیدہ بن ابی السفر الکوئی نے ان سے سعید بن عامر نے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے سلیمان اعمش سے کہا سلیمان نے کہا میں نے ابراہیم نخعی سے کوئی روایت متصل بیان کرو مجھ سے جو مروی ہو عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے تو ابراہیم نے کہا جب میں تم سے کہوں عن عبد اللہ تو جان لو کہ وہ میں نے خود ان سے سنی ہے اور جب کہوں قال عبد اللہ تو میرے اور ان کے درمیان کئی واسطے ہیں اور مختلف ہوئے ہیں اہل علم تضعیف رجال میں جیسے مختلف ہیں وہ اس کے ماسوا میں اور مذکور ہے شعبہ سے کہ انہوں نے ضعیف کہا ابوالزبیر کی کو اور عبد الملک بن ابی سلیمان اور حکیم بن جبیر کو اور چھوڑ دیا ان سے روایت لینا پھر لے لی روایت شعبہ نے ان لوگوں سے جو کہ حفظ وعدالت میں ان سے بھی کم تھے چنانچہ لی انہوں نے روایت جابر جعفی سے اور ابراہیم بن مسلم، جبری اور محمد بن عبید اللہ العزرمی اور کئی لوگوں سے جو نہایت ضعیف ہیں حدیث میں۔ روایت کی ہم سے محمد بن عمرو بن مہان نے انہوں نے امیہ بن خالد سے کہا کہ کہا میں نے چھوڑ دیتے ہو تم روایت عبد الملک بن ابی سلیمان کی اور لیتے ہو روایت

محمد بن عبید اللہ العزری سے انہوں نے کہا ہاں کہا ابو یسیٰ نے اور شعبہ روایت کرتے تھے عبد الملک بن ابی سلیمان سے پھر چھوڑ دیا ان کو اور کہا گیا ہے کہ چھوڑ دیا ہے انہوں نے اس لیے کہ مفرد ہوئے وہ اس حدیث کے ساتھ جو روایت کی عبد الملک نے عطاء بن ابی رباح سے انہوں نے جابر سے انہوں نے نبی ﷺ سے کہ فرمایا آپ نے آدمی اپنے شفعہ کا مستحق ہے کہ اس کا انتظار کیا جائے اگرچہ غائب ہو جبکہ راہ ان دونوں کی ایک ہو اور ثابت کہا ہے ان کو کوئی اماموں نے اور روایت کی ہے ابو الزبیر اور عبد الملک بن ابی سلیمان اور حکیم بن جبیر سے، روایت کی ہم سے احمد بن منیع نے انہوں نے ہشیم سے انہوں نے حجاج اور ابن ابی لیلیٰ سے انہوں نے عطاء بن ابی رباح سے کہا انہوں نے تھے ہم جب نکلتے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کے پاس مذاکرہ کرتے آپس میں ان کی حدیثوں کا اور ابو الزبیر ہم سب سے زیادہ یاد رکھنے والے تھے حدیث کو۔

روایت کی ہم سے محمد بن یحییٰ بن ابی عمر نے انہوں نے سفیان بن عیینہ سے کہ کہا ابو الزبیر نے عطاء مجھے آگے کرتے تھے جابر بن عبد اللہ کے پاس تاکہ یاد رکھوں میں ان کے لیے حدیث کو۔ روایت کی ہم سے ابن ابی عمر نے انہوں نے سفیان سے کہا سنائیں نے ایوب سختیانی سے کہتے تھے روایت کی مجھ سے ابو الزبیر نے اور سفیان نے اپنے ہاتھ کی مٹھی بند کی کہا ابو یسیٰ نے مراد اس سے یہ تھی کہ وہ اتقان و حفظ میں کامل تھے اور مروی ہے عبد اللہ بن مبارک سے کہ سفیان ثوری کہتے تھے کہ عبد الملک بن ابی سلیمان میزان تھے علم کے اور روایت کی ہم سے ابو بکر نے انہوں نے علی بن عبید اللہ سے کہا پوچھا میں نے یحییٰ بن سعید سے حال حکیم بن جبیر کا انہوں نے کہا ترک کر دیا ان کو شعبہ نے اس حدیث کے سبب سے کہ روایت کی انہوں نے صدقہ کے باب میں یعنی حدیث عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی کہ نبی ﷺ نے جو سوال کرے لوگوں سے اور اس کے پاس اتنا ہے کہ کام نکل جائے تو قیامت کے دن آئے گا کہ منہ اس کا چھلا ہوا ہوگا لوگوں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ کتنا مال ہے کہ جس سے آدمی کا کام نکلتا ہے اور اس کو سوال کی حاجت ہوتی فرمایا پچاس درہم یا اس کی قیمت کا سونا اتنی، کہا علی نے کہا یحییٰ نے اور روایت کی حکیم بن جبیر سے سفیان ثوری اور زائدہ نے کہا علی نے کہ یحییٰ ان کی حدیث میں کچھ مضائقہ نہ دیکھتے تھے۔ روایت کی ہم سے محمود بن غیلان نے انہوں نے یحییٰ بن آدم سے انہوں نے سفیان ثوری سے انہوں نے حکیم بن جبیر سے حدیث صدقہ کی کہا یحییٰ بن آدم نے پھر کہا عبد اللہ نے جو رفیق ہیں شعبہ کے سفیان ثوری سے کاش کہ حکیم کے سوا اور کوئی شخص اس کو روایت کرتا تو کہا ان سے سفیان نے کیا شعبہ اس سے روایت نہیں کرتے انہوں نے کہا ہاں کہا سفیان نے سنائیں نے زبید کو کہ روایت کرتے تھے ان کو محمد بن عبد الرحمن بن یزید سے۔

کہا ابو یسیٰ رضی اللہ عنہ نے اور جس حدیث کو ہم نے حسن کہا ہے تو حسن ہمارے نزدیک وہ حدیث ہے کہ اس کی اسناد میں کوئی متہم بکذب نہ ہو اور حدیث شاذ بھی نہ ہو اور مروی ہو اور سند سے بھی مثل اس کے سودہ ہمارے نزدیک حسن ہے اور جو ذکر کی ہم نے اس میں حدیث غریب ہے، تو جاننا چاہیے کہ محدثین حدیث کو جانتے ہیں کئی وجوہ سے اور بہت سی حدیثیں جو غریب ہوتی ہیں اس لیے کہ مروی نہیں ہوتیں مگر ایک سند سے جیسے حدیث حماد بن سلمہ کجو مروی ہے ابو العشراء سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے

باپ سے کہا کہ عرض کی میں نے اے اللہ کے رسول کیا ذبح نہیں روا ہے مگر حلق اور لبہ میں سو فرمایا آپ نے اگر بھونک دے اس کی ران میں تو کافی ہے سو یہ حدیث ایسی ہے کہ متفرد ہوئے اس کے ساتھ حماد بن سلمہ ابی العشرۃ سے روایت کرنے میں اور ابوالعشرۃ کی کوئی حدیث معلوم نہیں ہوتی سو اس کے اور یہ حدیث مشہور جو ہوئی علماء کے نزدیک تو حماد بن سلمہ کی روایت سے کہ نہیں جانتے ہم اس کو مگر انہی کی روایت سے یعنی اکثر ہوتا ہے کہ اماموں میں سے کوئی حدیث ایک ہی شخص روایت کرتا ہے اور معلوم نہیں ہوتی وہ مگر اسی کی روایت سے پھر اس شخص سے بہت لوگ روایت کرتے ہیں اور وہ مشہور ہو جاتی ہے، جیسے روایت عبداللہ بن دینار کی کہ روایت کی انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ نبی ﷺ نے منع فرمایا بیچ سے ولاء کے اور اس کے ہمہ سے اور نہیں معلوم ہوتی یہ مگر عبداللہ بن دینار کی روایت سے اگرچہ ان سے بہت لوگوں نے روایت کی ہے جیسے عبید اللہ بن عمر سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر سے سو وہم کیا اس میں یحییٰ بن سلیم نے اور صحیح یہی ہے کہ وہ مروی ہے عبید اللہ بن عمرو سے وہ روایت کرتے ہیں، عبداللہ بن دینار سے وہ ابن عمر سے ایسی ہی روایت کی عبدالوہاب ثقفی اور عبداللہ بن عمر سے انہوں نے عبداللہ بن دینار سے انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور روایت کی مؤمل نے یہ حدیث شعبہ سے تو شعبہ نے کہا بیشک میں آرزو رکھتا ہوں کہ اگر عبداللہ بن دینار نے مجھے اجازت دی تو میں کھڑا ہو کر اس کے سر میں بوسہ لوں، کہا ابو یسعی رضی اللہ عنہ نے اور اکثر حدیثیں غریب سمجھی جاتی ہیں کہ ان میں کچھ زیادت ہوتی ہے یعنی ایسی زیادت جو ثقات سے مروی نہیں اور وہ زیادت صحیح جب ہوتی ہے کہ ایسے شخص سے مروی ہو جس کے حافظہ پر اعتماد کیا جاتا ہو یعنی اس وقت قابل قبول ہے جیسے کہ روایت کی مالک بن انس نے نافع سے انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا انہوں نے کہ مقرر کیا رسول اللہ ﷺ نے صدقہ فطر رمضان سے ہر آزاد اور غلام اور مرد اور عورت پر جو مسلمانوں سے ہو ایک صاع کھجور سے یا ایک صاع جو سے کہا اور زیادہ کیا مالک نے اس حدیث میں لفظ من المسلمین کا یعنی جو مسلمانوں سے ہو، اور روایت کی ایوب سختیانی اور عبید اللہ بن عمر اور کئی اماموں نے حدیث کے اس حدیث کو نافع سے انہوں نے ابن عمر سے اور نہیں ذکر کیا اس میں لفظ من المسلمین کا اور روایت کی بعضوں نے نافع سے مثل روایت مالک کے مگر وہ ایسے لوگ ہیں ان کے حافظہ پر اعتماد نہیں کیا جاسکتا اور تمسک کیا ہے کئی اماموں نے مالک کی حدیث سے اور احتجاج کیا ہے اس سے انہیں میں ہیں، امام شافعی اور امام احمد بن حنبل کہ دونوں نے کہا جب کسی کے پاس غلام ایسے ہوں جو مسلمان نہیں تو ان کی طرف سے صدقہ فطر نہ دے۔ اور استدلال کیا انہوں نے امام مالک کی اسی روایت سے بغرض، اب زیادت ایسے حافظ کی طرف سے ہو جس کے حفظ پر اعتماد کیا جاتا ہے تو وہ زیادت مقبول ہے اور کئی حدیثیں ایسی ہیں کہ کئی سندوں سے مروی ہوئیں اور ایک اسناد سے غریب سمجھی جاتی ہیں جیسے کہ یہ روایت۔ روایت کی ہم سے ابو کریم بن ہنہ اور ہشام اور ابوالسائب اور حسین بن اسود نے چاروں نے کہا روایت کی ہم سے ابواسامہ نے انہوں نے بریدہ بن عبداللہ بن ابی بردہ سے انہوں نے اپنے دادا سے انہوں نے ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی ﷺ سے کہ فرمایا آپ نے کافر کھاتا ہے سات آنتوں میں اور مومن کھاتا ہے ایک آنت میں یہ حدیث غریب ہے اس سند سے من قبل اسنادہ اور یہ نبی ﷺ سے کئی سندوں سے مروی ہے اور صرف ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ

کی روایت سے غریب سمجھی جاتی ہے چنانچہ پوچھا میں نے محمود بن غیلان سے حال اس حدیث کا تو انہوں نے کہا وہ روایت ہے ابو کریم کی ابو اسامہ سے اور پوچھا میں نے محمد بن اسماعیل بخاری سے حال اس کا تو انہوں نے بھی یہی کہا یہ حدیث ہے ابو کریم کی جو مروی ہے ابو اسامہ سے اور نہیں جانتے ہم اس کو مگر ابو کریم کی روایت سے سو میں نے کہا مجھ سے کئی شخصوں نے روایت کی ہے کہ سب ابو اسامہ سے راوی ہیں سو وہ تعجب کرنے لگے اور کہا کہ میں نہیں جانتا کسی کو کہ روایت کی ہو یہ سوا ابو کریم کے اور کہا محمد بن اسماعیل بخاری نے کہ میں گمان کرتا ہوں کہ ابو کریم نے یہ حدیث ابو اسامہ سے مذکرہ میں یعنی بغیر روایت کرنے کے اور کسی بحث میں سنی۔ روایت کی ہم سے عبد اللہ بن ابی زیاد اور کئی لوگوں نے شابہ بن سوار سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے بکیر بن عطاء سے انہوں نے عبد الرحمن بن یحمر رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے منع کیا دبا اور مروت کے استعمال سے یہ حدیث غریب ہے اسناد کی طرف سے اس لیے کہ ہم کسی کو نہیں جانتے کہ شعبہ سے روایت کرتا ہو سوا شابہ کی اس لیے غریب لکھی جاتی ہے کہ اکیلے انہوں نے روایت کی ہے شعبہ سے اور روایت کی شعبہ نے اور سفیان ثوری نے اسی اسناد سے بکیر بن عطاء سے انہوں نے عبد الرحمن بن یحمر سے انہوں نے نبی ﷺ سے کہ آپ نے فرمایا الحج عرفہ یعنی حج وقوف عرفات کا نام ہے سو یہ حدیث معروف صحیح تر ہے محدثین کے نزدیک اس اسناد سے۔ روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے معاذ بن ہشام سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے کہا یحییٰ نے کہ انہوں نے سنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ کہتے تھے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو ساتھ جائے جنازہ کے اور نماز پڑھے اس پر اس کو ایک قیراط ہے یعنی ثواب ہے اور جو اس کے ساتھ رہے یہاں تک کہ فراغت کی جائے اس کے کام سے سو اس کو دو قیراط ہیں لوگوں نے عرض کی اے اللہ کے رسول دو قیراط کتنے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا چھوٹا ان میں کا مثل احد کے ہے۔

روایت کی ہم سے عبد اللہ بن عبد الرحمن نے انہوں نے مروان بن محمد سے انہوں نے معاویہ بن سلام سے انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے ابو مزاحم سے کہ سنا انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جو ساتھ جائے جنازہ کے اس کو ایک قیراط ہے پھر ذکر کی حدیث مانند اس کے معنوں میں کہا عبد اللہ نے اور خبر دی ہم کو مروان نے معاویہ بن سلام سے کہ کہا یحییٰ نے روایت کی مجھ سے ابو سعید مولیٰ المہری نے حمزہ سے جو بیٹے ہیں سفینہ کے انہوں نے سائب سے کہ سنا انہوں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے نبی ﷺ سے مانند اس کے کہا میں نے ابو محمد عبد اللہ بن عبد الرحمن سے کہ تمہاری وہ کوئی حدیث ہے جس کو محدثین نے غریب سمجھا ہے اور تم نے بساند سائب بواسطہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے نبی ﷺ سے روایت کی ہے سو انہوں نے یہی حدیث مجھ سے بیان کی اور سنا میں نے محمد بن اسماعیل سے کہ روایت کرتے تھے یہ حدیث عبد اللہ بن عبد الرحمن سے۔

کہا ابو عیسیٰ رضی اللہ عنہ نے اور یہ حدیث مروی ہوئی کئی سندوں سے بواسطہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے نبی ﷺ سے اور غریب سمجھی جاتی ہے یہ حدیث فقط اسناد کی راہ سے یعنی سائب کی روایت سے کہ وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے وہ نبی ﷺ سے روایت کرتے۔ روایت کی ہم سے ابو حفص عمرو بن علی نے انہوں نے یحییٰ بن سعید قطان سے انہوں نے مغیرہ بن ابی قرۃ السدوسی سے کہا انہوں

نے سنا میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہتے تھے کہا ایک شخص نے اے اللہ کے رسول ﷺ میں اونٹ کا زانو باندھ کر اللہ پر بھروسہ کروں یا بے زانو باندھ بھروسہ کروں فرمایا آپ نے زانو باندھ اس کا اور بھروسہ کر کہا عمرو بن علی نے کہا یحییٰ بن سعید نے یہ حدیث میرے نزدیک منکر ہے۔

کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے اس سند سے نہیں جانتے ہم اس کو انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی روایت سے مگر اسی اسناد سے اور مروی ہوئی عمرو بن امیہ ضمری سے نبی ﷺ سے مانند اس کے۔

اور ہم نے اس کتاب میں رعایت اختصار کی رکھی اس لیے کہ امید ہے اس سے نفع کی اور مانگتے ہیں ہم اللہ سے کہ نفع دے اس کے مضمون سے اور اس کو ہماری نجات و فلاں کی حجت ٹھہرا دے اپنی رحمت سے اور اس کو وبال نہ ٹھہرائے ہمارے اوپر اپنی رحمت سے یہ آخر ہے کتاب کا اور سب تعریف ہے اللہ کو اکیلا ہے وہ جیسے اس نے انعام و افضال کیے اور صلوٰۃ و سلام ہو جو اس کا سید المرسلین امی پر اور ان کے اصحاب و آل پر اور کافی ہے ہم کو اللہ اور کیا اچھا کہ ام بنانے والا ہے اور نہیں طاقت گناہ سے بچنے کی اور نہ قوت عبادت کرنے کی مگر اللہ کی طرف سے جو بلند ہے اور سب سے بڑا اور اسی کو تعریف ہے پوری اور نبی اور ان کے آل و اصحاب پر افضل صلوٰۃ اور ازکی سلام اور سب تعریف اللہ کو ہے جو رب ہے تمام جہانوں کا۔

الحمد للہ ترمذی شریف مع کتاب العلل ختم ہوئی
کتبہ محبوب احمد خوشنویس

تمت بالخیر



ہر گھر کی ضرورت ہر لائبریری کی زینت

اردو زبان میں اہلی مرتبہ

مکتبہ اسلامیہ لاہور

مکمل رہنما اور ترقی پزیر سائنس

- ① نوامیس
- ② سائنس پورٹل
- ③ جامع علم طب
- ④ سائنس اور دین
- ⑤ جامع قرآنی
- ⑥ سائنس نامی
- ⑦ سائنس ابن ماجہ
- ⑧ سائنس
- ⑨ سائنس



J 2



پاکستان میں کتب و سنت کی شمع کا قدیم دار
 مکتبہ اسلامیہ لاہور
 341 3721365
 Download all kinds of Books Free.
 Web: notmanbooks.com, E-Mail: notman2000@hotmail.com

